TELE. ADDRESS : "SADAQAT"
TELEPHONE NO. 68643

ESTD. 1925

THE SADAQAT

A LEADING URDU WEEKLY OF NORTHERN INDIA

FOUNDER
LATE KHWAJA ABDUS SALAM

1948

KANPUR-1 ________________ 197

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 466

جمال یہ توحق عزم مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ 5/0/0
ششماہی 2/8/0
سہ ماہی 1/8/0
فی پرچہ 12/-

VOL. 45 NO. 5

Cawnpore. Saturday 3rd. January. 1948.

کانپور شنبہ ۳ جنوری ۱۹۴۸ء مطابق ۲۰ صفر المظفر ۱۳۶۷ھ

ادبیات

امام الہند کا مقام بلند

(از جناب یحییٰ صاحب اعظمی)

...وت سرمدی سے آشنا جس نے — دل مسلم کو بخشی لذت ذوق انا جس نے
...ساد سرفروشی کی صلا جس نے — سنائی کاروان قوم کو بانگ درا جس نے

وہ فخر ہند امام الہند کی ذات گرامی ہے
حقیقت میں یہ سب فیض نوائے ابو الکلامی ہے

...ر میں وہ آخری شمع ہدایت ہے — منور جس کی نور افشانیوں سے بزم ملت ہے
...حکمت ہے حیات افروز امت ہے — سراپا دعوت و ارشاد و پیغام و عزیمت ہے

سراسر نغمۂ الہام ہے ہر اک نوا جس کی
ہے ملت کے لئے پیغام ہر صوت و صدا جس کی

...سالی سے جو ہند میں گرم ندا اب تک — فضا میں گونجتی ہے ہر طرف جس کی نوا اب تک
...کی نغمہ ساماں ہے فضا اب تک — ہر یہ کلک پر جس کے معارف ہے فدا اب تک

وہ خضر جادۂ حق، ساقیٔ خم خانہ ملت
ہے جس کی ذات اقدس رونق کاشانہ ملت

...حق وہ مضطبر کا پیر فرزانہ — قلم جس کا ہے گویا کوثر معنی کا میخانہ
...دم سے پھر آباد ہے ملت کا کاشانہ — شبستان وطن میں کیوں نہ پھر رقصاں ہو پیمانہ

کہ ساقی کی نگاہیں بزم میں پھر کارفرما ہیں!
نئے انداز سے جلوہ فشاں پھر جام و مینا ہیں

...ں فدا جس پہ ہیں پھر ملت کے پروانے — وہ نباض سیاست دیدہ ور ہیں جس کے دیوانے
...تف جس نے کردئے عرفاں کے میخانے — اٹھا ہے پھر رگ افسردۂ ملت کو گرمانے

بحمد اللہ و المنتہ وہ دور انقلاب آیا
کہ پھر رندوں کی محفل میں ایاغ آفتاب آیا

...ت جو تھے تارے شب تاریادت کے — کہ پھر جلوے نمایاں ہو گئے مہر ہدایت کے
...معجز۔ے دنیا نے پھر حق و صداقت کے — ید بیضا نے پردے چاک کر ڈالے ہیں ظلمت کے

بحمد اللہ باطل کا فریب ساحری ٹوٹا
جو تھا ملت پہ طاری وہ طلسم سامری ٹوٹا

...ہم دین و ملت کا امام ان کو — کہ حاصل ہے امام الہند کا عالی مقام ان کو
...تا ہی اب بھی صدر عظام ان کو — بھلا سمجھیں نہ کیوں ارباب دیں فخر کرام ان کو

کہ اب تنہا انھیں سے ہیں روایات سلف باقی
... اسلاف کے ہیں وارث مجد و شرف باقی

...ہادی امت بھی ہیں [illegible] بھی — ہیں گنجور معارف بھی حقائق کے سمندر بھی
...ن و ملت بھی وطن کے میر لشکر [illegible] — مسلمانوں کے اجمل بھی ہیں انصاری بھی جوہر بھی

فلک ہم سے نہ [illegible] متاع بے بہا یارب
اسے ضو آفریں [illegible] ہدی یارب

دنیا بھر سے تبصرہ

عربوں اور یہودیوں کی جنگ سارے فلسطین میں پھیل گئی
تل ابیب کی ناکہ بندی کی کوشش

یروشلم۔ عربوں کے تیز رو دستے جو مشین گنوں، بموں اور رائفلوں سے لیس تھے۔ آج تل ابیب کی ناکہ بندی کرتے ہوئے دیکھے گئے وہ ساحل پر اس سرحدی علاقہ کی طرف جا رہے تھے۔ جو یہودیوں کے شہر تل ابیب اور عربوں کے شہر جافا کے درمیان واقع ہے اور جو فلسطین میں ہنگاموں کے لحاظ سے اول درجہ کا مقام سمجھا جاتا ہے۔

وہاں عرب فوجیں غذا اور مسافروں کے قافلوں پر چھاپے مار رہی تھیں جو اندر کی طرف اور خصوصاً یروشلم کی طرف جا رہے تھے آج یہودیوں اور عربوں کی جنگ ملک کے ان علاقوں میں بھی پھیل گئی۔ جہاں ابھی تک امن قائم سمجھا جاتا تھا کہ طبریاس لڑائی کے شعلے پہونچ گئے جو بحیرہ گلیلی کے ساحل پر شمالی فلسطین میں واقع ہے اور یہاں سے یہودی ذرائع سے دو آدمیوں کے زخمی ہونے کی خبر آئی ہے۔

کوہستانی عربوں کے دستے بھی پہاڑی علاقوں سے امنڈے چلے آ رہے ہیں۔ اور عربوں کے چھاپہ مار گوریلا، فوج کے دستے [illegible] اٹھا کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ خوراک اور دوسری چیزوں کی رسد کے سلسلوں کو یہودی بستیوں تک جاتے ہیں گاڑیوں پر اچانک حملے کر کے منقطع کر رہے ہیں۔

ایک دستے نے اس ٹرین کو روک کر جو حیفہ سے جنوب کی طرف جا رہی تھی۔ گیارہ ڈبے مال کے لوٹ لئے گئے۔ یہ بات سرکاری طور پر بتائی گئی ہے۔ آج پولیس نے چار لاری کپڑا ایک ایسے زمین دوز گودام سے برآمد کیا جو ایک عجیب ساخت سے محفوظ کر دیا گیا تھا جس میں ناواقف جانے والے پھنس سکتے تھے۔ پولیس نے بتایا ہے کہ یہ کپڑا تل ابیب کے ایک کارخانہ سے یہودیوں کی دہشت انگیز جماعت چرا کر لائی تھی حیفہ میں بڑے دن کے موقعہ پر مقتولین کی تعداد اب جو بتائی گئی ہے اس میں دس عرب اور دو یہودی [illegible] کل سڑکوں پر جو خونریز لڑائی ہوئی تھی اس میں ترپن آدمی زخمی ہوئے تھے ان میں سے تین برطانی پولیس والے اور دو فوجی سپاہی [illegible] یہودی ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تل ابیب میں دو برطانی سپاہی ہلاک اور تین زخمی ہوئے ایک برطانی سپاہی [illegible] میں زخم آئے۔ ایک برطانی غیر فوجی انجینیر کی لاش جو عراقی پٹرولیم کمپنی کا ملازم تھا کل رات پڑی ہوئی پائی گئی۔ اس کے سینہ پر زخم تھا۔

شرق اردن کی فوجیں فلسطین میں مقیم رہینگی

یروشلم۔ آج رات فلسطین حکومت نے اعلان کیا ہے کہ شاہ عبد اللہ کی عرب فوج اور شرق اردن کی شاہی سرحدی فوج اسوقت تک فلسطین میں مقیم رہے گی۔ جب تک کہ یہودیوں کے حملے جاری رہیں گے۔ سرکاری بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت اپنے کارخانوں اور مرکزوں کی حفاظت کے لئے ہر فوج کو کام میں لائے گی۔

شرق اردن کی عرب فوج کے چند رسالے، ایک سال قبل برطانی حفاظتی فوج کی کمک کے لئے فلسطین لائے گئے تھے۔ یہ فوج ایک انگریز بریگیڈیر جنرل غلب پاشا کے زیر کمان ہے۔ آج رات بیان کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے فیصلے کے بعد عرب یہود جنگ کے اٹھائیس دن کے اندر برطانی حفاظتی دستوں نے یہودیوں کے انیس جنگی مرکزوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ان کی اٹھارہ اسٹین بندوقیں، ایک بیرن گن تیرہ رائفلیں ایک ہزار راؤنڈ سے زیادہ گولہ بارود اور بہت سے دستی اور موٹر بم ہاتھ آئے ہیں۔

دوسری طرف اسی عرصہ میں برطانی فوج اور پولیس نے عربوں کی بھی چودہ پستولوں۔ ایک اسٹین گن اور آٹھ رائفلیں اور تقریباً ایک ہزار راؤنڈ گولہ بارود۔ پر قبضہ کر لیا ہے اس کے مقابلہ میں برطانی حفاظتی فوجوں کو تین سو ۳۰ بندوقوں اور ساٹھ ہزار راؤنڈ گولہ بارود کا نقصان ہوا وہ بھی اس طرح کہ یہ چیزیں ۱۳ دسمبر کو عرب پولیس کے ایک تھانہ سے مسلح عرب حملہ آوروں نے چرالی ہیں۔

حکومت نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ ارض مقدس پر غیر ملکی طیارے پرواز کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ اور بتایا ہے کہ صرف شاہی ہوائیہ کے طیارے اور غیر فوجی ہوائی جہاز فلسطین پر پرواز کر رہے ہیں۔

عرب ناانصافی کو برداشت نہ کرینگے

لندن۔ شام کے وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی نے ایک بیان میں کہا کہ متحدہ اقوام میں روسی وفد کے سرگروہ موسیو وماسکو یہ قول کہ فلسطین کی تقسیم کی مخالفت غیر ملکی ایما پر کی جا رہی ہے۔ بہت حیرت انگیز ہے۔ ان کا اشارہ صاف صاف الفاظ میں برطانیہ کی طرف ہے۔ جس پر عربوں کو اکسانے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ عربوں کو متحدہ اقوام کے غیر قانون اور غیر منصفانہ فیصلے کے خلاف اکسانے کی ضرورت ہے۔ برطانیہ پر یہ الزام لگا کر انھوں عربوں کے وقار اور عزت کا غلط اندازہ لگایا ہے۔ عرب اپنی عزت اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے اپنی فوجیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آخر میں انھوں نے کہا کہ میں ان وجوہ پر جن کے پیش نظر روس نے فلسطین کی تقسیم کے سلسلہ میں ایسا رویہ اختیار کیا۔ نکتہ چینی نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ یہ یقین دلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ عرب غیر قانونی اور غیر منصفانہ سلوک کا جواب دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دِل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۳- جنوری سنہ ۱۹۴۸ء | نمبر ۱

پُرانا سال ختم اور نئے سال کی آمد

سنہ ۱۹۴۷ء ختم ہو گیا اور ۱۹۴۸ء شروع ہو رہا ہے۔ جانے والے سال نے ہندوستان کو جہاں آزادی کی بیش بہا نعمت دی وہاں اس نے اس آزادی کی بربادی کے اسباب بھی پیدا کر دیئے۔ آزادی سے پہلے ملک تقسیم ہو گیا اور تقسیم کے بعد ملک والوں کا تعصب ترقی کر گیا اس تعصب نے لاکھوں انسانوں کی جانیں لے لیں اور کم سے کم ایک کرور کو بے گھر کر دیا۔ آزادی کے بعد جو تعمیری کام شروع ہونے چاہیئے تھے ان کے لئے نہ تو نئی حکومت یا حکومتوں کے پاس وقت اور نہ پیسہ۔

اس طرح ہندوستان کے لئے یہ پچھلا سال منحوس بھی رہا اور مبارک بھی جن لوگوں کے عزیز فرقہ وارانہ فسادمیں قتل ہوئے ہیں جن لوگوں کو اپنا آبائی گھر چھوڑ کر نئی سرزمین پر آنا یا جانا پڑا ہے اور جن لوگوں کو انسانوں کی حیوانیت سے صدمہ پہونچا ہے ان کے ذہن میں ۱۹۴۷ء کی تصویر کا تاریک پہلو زیادہ روشن ہو گا اور یہ ایک قدرتی چیز ہے۔

لیکن جو لوگ آگ اور خون تعصب اور نفرت کے اس دھندلکے کے آرپار دیکھنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہ اس شمع کی لو کو بھی دیکھ سکیں گے جو ۱۵- اگست سنہ ۱۹۴۷ء کو روشن ہوئی تھی۔ اس کی روشنی ابھی بہت ہی مدھم ہے وہ ابھی تعصب کی تاریکی کو دور نہیں کر سکی ہے لیکن اس نے اس گوشہ کو یقیناً روشن کر دیا ہے جہاں سے یہ تاریکی شروع ہوئی تھی تعصب اور نفرت کا پرچار بظاہر فرقہ پرستوں نے کیا لیکن جس بیج کو انھوں نے پروان چڑھایا اس کے بونے والے سامراجی تھے اب یہ طبقہ ہندوستان میں ختم ہو رہا ہے۔ لیکن ہندوستان کے مسلمانوں نے لکھنؤ کی نمایندہ کانفرنس میں فرقہ داری سیاست کو دفن کر دیا ہے اور یہ ایک بڑا اچھا اتفاق ہے کہ جس شہر میں دس سال سے پہلے مسلم فرقہ پرستی کی داغ بیل پڑی تھی اس شہر سے اب اس فرقہ پرستی کے خلاف جہاد شروع ہو رہا ہے اس جہاد کی کامیابی تو یقینی ہے لیکن اگر ہندو فرقہ پرستی کو جس نے پچھلے سال سے ایک جارحانہ روپ اختیار کر لیا ہے ختم کر دیا جائے تو یہ جہاد بہت جلد کامیاب ہو جائیگا۔ یہ نئے سال کا دوسرا اہم مسئلہ ہے اور اسے حل کرنا کانگرس اور قومی کارکنوں کا کام ہے یہ دونوں مسئلے دوسرے تمام مسئلوں کی بنیاد ہیں اگر یہ طے ہو جاتے ہیں تو عوام کو امن و امان اور حکومت کو سکون اور اطمینان مل جائیگا اور وہ دوسرے مسئلوں مثلاً صنعتی ترقی۔ کاشتکاروں کی فلاح، تعلیم کے بندوبست اور حفظانِ صحت کے انتظام پر توجہ دے سکے گی۔

نئے سال میں ہندوستان کی طرح دنیا بھی نئے مسئلوں سے دوچار ہو رہی ہے پچھلے ایک سال کے اندر بین الاقوامی سیاسیات میں بڑی ابتری پیدا ہو گئی ہے زمانہ جنگ کی اتحادی طاقتیں جنگ کے بعد مخالف طاقتیں بن گئی ہیں دنیا کا یہ حال خاصہ تشویشناک ہے لیکن اس میں امید کی ایک کرن موجود ہے وہ یہ کہ سب طاقتیں جنگ شروع کرتے گھبراتی ہیں اور بعض طاقتیں جتھہ بندی سے الگ رہنے کی کوشش کر رہی ہیں ان طاقتوں میں ہندوستان سب سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے اس نے نہ ہر مسئلہ پر امریکہ کا ساتھ دیا اور نہ ہر رائے شماری میں روس کی حمایت کی اور جس مسئلہ کو امن عالم کے لئے مضر سمجھا اسے دوسری تمام باتوں کا خیال کئے بغیر پیش کر دیا اگرچہ اس سے بعض وقت اسکے اپنے مفاد کو نقصان پہونچ گیا لیکن اس طرح اس نے بین الاقوامی سیاسیات میں اپنی ساکھ بنائی اور اصول پرستی اور حق گوئی کا ایک معیار قائم کر دیا۔

ہندوستان اپنی خارجہ سیاست میں ترقی پسند اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ اندرونی سیاست میں بھی ترقی پسند ہو وہ دنیا میں جارحانہ حرکتوں اور امتیازی کارروائیوں کے خلاف آواز اسی وقت اُٹھا سکتا ہے جب اس کا اپنا دامن ان آلودگیوں سے پاک ہو۔ اس طرح نئے سال میں ہم نئی آزمائشوں سے دوچار ہوں گے اور اگر ہمارے قدم نہ ڈگمگائے تو ہم اپنے ملک میں کامیاب اور پوری دنیا میں سرخ رو ہونگے۔

آئینۂ کانپور

اسمبلی کا ضمنی الکشن۔ مسز لوچیتنا کرپلانی ضلع کانپور کی عورتوں کی سیٹ سے بلا مقابلہ یجیس لیٹو اسمبلی کی ممبر ہو گئیں۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی ایک سیٹ لیجسلیٹو اسمبلی میں خالی ہوئی ہے اس کے لئے کانگرس کی طرف سے لالہ رام رتن گپتا نے نامیشن کرایا ہے ان کے علاوہ بابو رام نرائن خزانچی اور سر ہرگووند مصرا نے بھی نامیشن کرائے ہیں۔

پریس نوٹ۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ

اتوار کو دوکانیں بند کرنا قانوناً ضروری ہیں پہلی اور دوسری جنوری (یوم پیدائش اور چہلم) کی چھٹیوں کے متعلق لکھا ہے کہ یہ چھٹیاں قانوناً ضروری ہیں لیکن دوکاندار ان دنوں میں دوکانیں کھول سکتے ہیں لیکن اپنے ملازموں کو سال کے دوران میں یہ چھٹیاں دینا ہونگی۔

اور ڈیولپ منٹ بورڈ نے تمام جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی بنانے کی تجویز منظور کی ہے اسی طرح گورنمنٹ کی تحریک پر کانپور میں پبلک اور گورنمنٹ عمارتوں کے لئے زمین دینے کے لئے سات ممبران کی ایک کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے بورڈ نے ڈاکٹر جواہر لال۔ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی اور مسٹر دوارکا پرشاد نگم کو بورڈ کی طرف سے کانپور آہنی بس سروس لمیٹڈ کے ڈائرکٹرس بورڈ کے لئے ڈائرکٹر مقرر کیا ہے۔

مسلمانانِ ھند کانفرنس۔ مسلمانانِ ہند کانفرنس جو لکھنؤ میں ۲۷- ۲۸ دسمبر کو ہوئی ہے اسکے لئے مسلمانانِ کانپور نے تقریباً بیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

سکھ کانفرنس۔ ۲۷- ۲۸- دسمبر کو کانپور میں سکھوں کی کانفرنس بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ بعض غیر ذمہ دار حضرات نے اشتعال انگیز تقریریں بھی کیں۔

ملک کی تمام فرقہ وارانہ سیاسی جماعتیں ختم کر دینی [illegible]

مولانا ابو الکلام آزاد کا خطبۂ صدارت

لکھنؤ ۲۷ دسمبر- آج میں یہاں اس لئے نہیں آیا ہوں کہ کسی مسلمان کو بھی ملامت کروں۔ میں ایک منٹ کے لئے یہ گوارا بھی نہیں کروں گا کہ آپ میں سے کسی کی زبان کسی ایک مسلمان کے لئے کھلے۔ اور ہم ملامت کریں تو کس کی۔ وہ دیوار ہے کہاں جس سے سر ٹکرائیں۔

پچھلی بحثیں ہمیں بالکل بھلا دینی چاہئیں۔ انھیں ہمیں بھول جانا چاہیئے۔ ہمیں سوچنا یہ ہے کہ کیا رخ استعمال کرنا چاہیئے جو مسلمانوں کے لئے مفید بھی ہو اور صحیح بھی ہو۔ میرے پاس کوئی نیا حل نہیں۔ میرے پاس وہی حل ہے جو میں چالیس برس سے آپکے سامنے رکھتا آیا ہوں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی جس آزادی کا خواب ہم ساٹھ برس سے دیکھتے ہیں وہ سچی آزادی ہو تب ہمارا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ فرقہ پرستی کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔

اس وقت سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ فرقہ پرستی کے روگ سے اس ملک کو بچایئے۔ ہر شخص اپنی آنکھیں کھولے ہوئے دیکھ رہا ہے کہ اس میں نقصان ہے۔

لیگ والوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم اس کی باگ ڈور ہاتھ میں لو اور جو طرز عمل مناسب ہو اختیار کرو لیکن جس نے اپنا ضمیر فرقہ پرستی سے بنایا اور اس کی ایک روایتی زندگی بن چکی لیکن صرف قیادت بدلنے سے کیا فائدہ۔ انجمن وہی، تاریخ وہی، روایتیں وہی اور دیواریں وہی ہیں جو اس کو گھیرے ہوئے ہیں یہ تبدیلی کیسی؟ لیگ کے لیڈر نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہاری امن مشن کی اپیل پر مغربی پنجاب جاتا ہوں لیکن اس کے بعد وہ واپس نہ آسکے۔

جہاں تک آپ کا تعلق ہے آپ صاف صاف یہ فیصلہ کریں کہ آپ آیندہ کوئی مسلم مجلس یا کوئی مسلم نظام یا کوئی ایسا کام نہ کریں جس میں سیاست کا دخل ہو اور آپ کی کسی جماعت کے اوپر سیاست کی کوئی پرچھائیں بھی نہ پڑنے پائے۔ لیکن ایسی جماعتیں ضرور ہونی چاہئیں جو مسلمانوں کے مذہبی تعلیمی اور تمدنی مفاد کی نگہداشت کریں۔

حضرات مجھے اس وقت کچھ باتیں آپ سے کہنی ہیں میں کھڑا ہو گیا ہوں لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ کہانی شروع کروں تو کہاں سے کروں۔ ؟

سرایں رشتہ نہ دانم ز کجا یافتہ ایم

پچھلے آٹھ مہینے کے اندر آپ کو معلوم ہے کہ کس تیزی کے ساتھ ایک کے بعد ایک واقعات رونما ہوتے رہے ہیں ان میں سے ہر ایک کی کڑی اس طرح جڑی ہوئی ہے کہ کسی ایک کو الگ کر کے پوری زنجیر نہیں بنا سکتے۔

اس آٹھ مہینے کے اندر جو کچھ ہوا ہے اسے سمجھنے کے لئے ہمیں پچھلے دس برس کے واقعات کی سراغ رسانی کرنی پڑتی ہے واقعات کی اس رفتار پر جو پچھلے دس برس کے اندر بن چکی ہے غور کیا جائے تو اس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ پچھلی بحثیں اور پچھلی تلخیاں بھی اُبھریں۔

اگر میں کوشش کروں کہ ایسا نہ ہو تو بھی واقعات کی نوعیت ایسی ہے کہ اس میں بہت سے لوگوں کے لئے ملامت کا پہلو پیدا ہوتا ہی

میں اس لئے نہیں آیا ہوں کہ کسی کو ملامت کروں، اسکا دور گزر چکا ہے اسے پسند نہ کروں گا کہ کسی دوست کی زبان اس کے لئے کھلے اور اگر ملامت کریں تو کس کی ملامت کریں اپنے عزیزوں کو ملامت کریں، نہیں ہم کو پچھلی تلخیاں بھلا دینا چاہیئے اور صاف اور نیا دماغ لے کر وقت کا تقاضا پورا کرنا چاہیئے۔

سیاہی سوکھ چکی اور قلم کو جو لکھنا تھا وہ لکھ چکا

اب ان حالات میں ہمیں کونسا رخ اختیار کرنا چاہیئے جو مسلمانوں کے لئے اور ملک کے لئے صحیح راستہ ہو سکتا ہے۔

میرے پاس اس کا کوئی نیا جواب نہیں آگے یہ گتھی میرے ناخنوں کو چھوتی ہے کہ میں اسے سلجھاؤں تو میرے پاس کوئی نیا حل نہیں۔

میرے پاس پرانا حل ہے جو تیس بلکہ چالیس برس سے آپکے سامنے رکھتا رہا ایسے ہزاروں بلکہ لاکھوں اشخاص موجود ہیں جو میرے ساتھ تھے اور ہیں۔

لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک میں بہت سے میرے ساتھ نہیں تھے لیکن ان کو بدلے ہوئے حالات میں اپنا رویہ بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔

رہنمائی کا مطالبہ

مولانا آزاد نے نومبر کے اس مشاورتی جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے جو دہلی میں ہوا تھا کہا کہ پچھلے دنوں میرا یہ ارادہ نہیں تھا کہ کوئی جلسہ بلایا جائے۔ میرا خیال تھا کہ ہمیں موقع دینا چاہیئے کہ حالات خود کوئی رخ اختیار کریں۔

لیکن میں نے دیکھا کہ ملک کے مختلف حصوں سے میرے اوپر خطوط اور تاروں کی بارش ہونے لگی۔ یہ درخواستیں جو برستی رہیں اس میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جن کا تعلق مسلم لیگ سے ہے۔ پھر دہلی میں کچھ لوگ آئے اور انھوں نے کہا کہ تم کو رہنمائی کرنا چاہیئے۔ میں نے کہا کہ [illegible] کوئی موقع ایسا پیدا کیا جائے جس میں ملک [illegible]

دہلی کی ہوا بگڑ گئی اور بات ٹل گئی۔ تھوڑے دنوں کے بعد پھر تقاضے شروع ہوئے اور آخر میں نے سوچا کہ جس چیز کو میں اور ہمارے ساتھی درست سمجھتے تھے اسے ملک کے سامنے رکھ دیں کسی کے سمجھ میں نہ آئے تو ہم دماغ پیدا نہیں کر سکیں گے۔

فرقہ پرستی ختم کر دی جائے

ہم کسی کے دل کو بدل نہیں سکتے۔ کوئی نیا دل دماغ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ ہم جو چیز صحیح سمجھتے ہیں اُسے مسلمانوں کے سامنے رکھ دیں مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے اس سے زیادہ ضروری چیز ملک کے لئے کوئی نہیں ہے جہاں تک ملک کی سیاسی زندگی کا تعلق ہے فرقہ پرستی کو مذہب کے نام پر ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا چاہیئے اس کے سوا میرے پاس کوئی مشورہ نہیں۔

اس پر آپ کو توجہ کرنا چاہیئے کہ لیگ نے ملک کے سامنے ایک مقصد رکھا وہ صحیح تھا یا غلط اس جھگڑے میں نہ پڑیئے میں تو اس کو آج بھی غلط سمجھتا ہوں۔ لیکن جب تک ملک میں برطانی حکومت تھی ہمارے لئے کوئی فیصلہ کرنا ممکن نہیں تھا لیکن جب برطانی حکومت یہاں سے ہٹنے والی تھی [illegible] وقت کوئی تاخیر [illegible]

پہلے برطانی کابینی وفد آیا تھا کہ یہاں کی سیاسی گتھی سلجھائے کانگرس [illegible] گتھی سلجھانے کے کام میں حصہ لینے کو رکھا تھا اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت مسلمانوں اور ملک کی تمام اقلیتوں کے مفاد کو دیکھتے ہوئے اس سے بہتر کوئی نقشہ نہیں بن سکتا تھا لیکن جن لوگوں کے ہاتھ میں مسلمانوں [illegible] تھی انھوں نے اس کو ٹھکرایا اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا کیا جائے جب برطانی حکومت نقشہ سے ہٹ گئی تو یہ سوال پیدا [illegible] کہ کیا کیا جائے اب یہ سوال تھا کہ کیا کرنا چاہیئے ہم یہ محسوس کرتے تھے کہ ان بنیادوں پر ہندوستان کی تقسیم صحیح نہیں دوسری طرف یہ دیکھتے تھے کہ کسی نہ کسی شکل میں اس کا فیصلہ کرنا چاہیئے اس کو اب زیادہ دنوں تک لگایا نہیں جا سکتا اب ہمارا فرض یہ دیکھنا ہے کہ جس طرح ہو سکے کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے۔

یہ معاملہ تو مارچ کے آخر میں آ گیا تھا لیکن آپکو بتلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس کو ۱۶ مارچ تک چلانا چاہا اس وقت میں شملہ میں تھا اور لارڈ ماونٹ بیٹن نقشہ کو لیکر ۱۶ مئی کو انگلینڈ آرہے تھے مجھے تار دیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے اور جو نقشہ ہم نے برطانی کابینہ کی موجودگی میں بنایا تھا وہی بہتر تھا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ تمام حالات کو دیکھتے ہوئے بہتر سے بہتر بھی نقشہ بنایا جا سکتا تھا اور اسی طرح ان دشواریوں کا حل ہو سکتا تھا اس کے علاوہ کوئی دوسرا نقشہ نہیں ہو سکتا تھا [illegible] پیدا ہو گئے تھے کہ [illegible] [illegible]

رجعت پسندوں کو یقیناً شکست ہوگی — ترقی پسند ملک آگے بڑھائیں گے

اپنی قسمت کو بنانا اور بگاڑنا خود ہمارے ہاتھ میں ہے

مسلمانوں کو خوف و ہراس کی کوئی وجہ نہیں ہے — سچے ہندوستانی بننے کے لئے مسلمانوں کو مشورہ

صدر مجلس استقبالیہ حافظ محمد ابراہیم کا خطبۂ صدارت

لکھنؤ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۷ء۔ مسلمانوں کو خوف و ہراس کی کوئی وجہ نہیں انھیں فرقہ پرستی سے خود بھی بچنا چاہیئے اور [کوشش] کرنا چاہیئے کہ وہ فرقہ پرستوں کو اس بھنور سے نکالیں گے۔ انھیں بھول جانا چاہیئے کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ یہ بات آج ہی غلط نہیں ہے بلکہ ہندوستان کی آزادی سے پہلے بھی ایسا ہی تھا، ہمیں یہ بھول جانا چاہیئے کہ ہندو اور مسلمان ایک نہیں ہیں، وہ تو آج بھی ایک ہیں۔ اپنی قسمت کو بنانا اور بگاڑنا خود ہمارے ہاتھ میں ہے رجعت پرستی کی شکست ہوگی اور ترقی پسندی کی فتح ہو کر رہے گی۔

[صدر مجلس] استقبالیہ حافظ محمد ابراہیم نے اپنے خطبہ میں مذکورہ بالا الفاظ کہے۔ انھوں نے کہا۔

"جماعتی کاموں میں ہم کو حصہ لینا ہے ورنہ ہم ان فرائض کو ادا نہیں کر سکتے جو ملک کی طرف سے عائد ہوتے ہیں اس وقت ملک میں کانگرس ہی ایک ایسی جماعت ہے جو صحیح اور سچے اصولوں پر قائم ہے اور مسلمانوں کے لئے بھی ایک ایسی جماعت ہے جس میں رہ کر ملک کی فلاح و بہبودی اور اسکے بہتر سے بہتر بنانے میں حصہ لے سکتے ہیں۔ کانگرس کے کسی فرد کی غلط کاریوں سے اس جماعت یا اس کے اصولوں پر کوئی حرف نہیں آتا۔

محترم نمایندگان اور معزز حاضرین!

میں اپنی اور جماعت استقبالیہ کی طرف سے آپ کا [تہ] دل سے خیر مقدم اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اپنے [م]شاغل چھوڑ کر اور سفر کی تکلیف گوارا کرکے کانفرنس کی شرکت کے لئے لکھنؤ تشریف لائے۔ لکھنؤ ہندوستان کے ان شہروں میں ہے جن کو کسی نہ کسی حیثیت سے تاریخی عظمت حاصل ہے۔ برطانی حکومت سے پہلے لکھنؤ ایک آزاد ملکی حکومت [کا] دار السلطنت رہا صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ہندوستانیوں [کی م]شترکہ تہذیب کا ایک اعلیٰ نمونہ بھی پیش کرتا رہا انگریزی [حکومت کے] زمانہ میں بھی لکھنؤ نے اپنی [خص]وصیتیں ضائع نہیں کیں۔ بلکہ حکومت کے قیام ا[ور تہذی]ب دونوں کے لحاظ سے، اس کی بلند پائیگی کسی نہ کسی [...] اگر [چہ] یہ ضابط میں دار السلطنت نہیں لیکن صوبہ یوپی [کی] آزاد حکومت کی قیام گاہ ہے اور ابھی تک [ہندو]ستانیوں کی مایہ ناز مشترکہ تہذیب اور پچھلے زمانہ کی [...] عظمت یادگاریں اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے [یہ پہل]ی موقع نہیں ہے جبکہ ہم لکھنؤ میں اس غرض سے [جمع ہو]ئے ہیں کہ اپنے ملک وملت کے متعلق چند اہم فیصلے [کریں ب]لکہ اس سے قبل بھی اس سرزمین میں دور رس اور دیرپا [فیصلے ک]ئے جاچکے ہیں۔ ہم کو یاد ہے کہ سنہ ۱۹۱۶ء کا تاریخی پیکٹ لکھنؤ ہی میں [ہو]ا تھا۔ انڈین نیشنل کانگرس کی سالانہ [...]یں، مسلمانوں [کی ت]علیمی اور آل پارٹی کانفرنسیں بھی پچھلے [زمانہ میں ہ]وچکی ہیں لیکن ان زمانوں میں جبکہ [...]ئیں اور آج کے زمانہ میں بہت بڑا [فرق ہے ہم] غلام تھے آج آزاد ہیں اور ہم سب [...] ا[و]ر [...] شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے [...]ی پر بڑی ذمہ داریاں لئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ہم کو [اس] ذمہ داری کو جو آزادی ہم پر لائی ہے پورے اور [صحی]ح طور پر محسوس کرنا اور اپنے فرائض کو سمجھنا ہے۔

میں یہ یاد دلانا ضروری نہیں سمجھتا کہ ہمارے ملک نے آزادی کس طرح حاصل کی اور اسکے لئے ہم کو کیا کیا قربانیاں کرنی پڑیں۔ مگر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ آزادی کس فضا میں آئی۔ برطانی حکومت کے زمانہ میں لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی پر مسلسل اور پیہم عمل ہوا۔ ہندو اور مسلمانوں میں کشیدگی پیدا کرنے اور اس کو قائم رکھنے کے لئے جو کچھ تدبیریں برطانی مدبرین نے ضروری سمجھیں کیں۔ سیاسی دائرہ میں مسلمانوں کو ہندوؤں سے علاحدہ رکھنے کے لئے جداگانہ انتخابات کی تباہ کن تدبیر اختیار کی گئی۔ تعلیمی میدان میں فرقہ وارانہ مدرسے قائم کرائے گئے اور جو بات بھی مسلمان سے ہندو کو جدا رکھنے کے لئے ضروری سمجھی گئی وہ [کی] گئی۔ اور اختلافات کو شدید سے شدید تر بنانے کے لئے

ہندوؤں اور مسلمانوں میں جو رجعت پسند طبقے ہاتھ لگ سکے ان کو آلہ کار بنایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو اور مسلمان اس بات کو بالکل بھول گئے کہ ان کے درمیان کہیں اور کسی دائرہ میں کوئی اشتراک بھی ہے اور ہم ایک دوسرے کو کسی حیثیت اور کسی معنی اور کسی مفہوم میں اپنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

ترقی پسند گروہ

ہندوستان میں آزادی آنے سے پہلے اور اس کے بعد وہ صورت حال پیدا ہوئی جس کے مکروہ بلکہ قابل نفرت ہونے سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ میرے عرض کرنیکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ سب ہی مسلمانوں نے ایسا کیا بلکہ بہت سے ایسے بھی تھے جنھوں نے ان باتوں سے اپنے آپ کو [...] راستہ پر رہے اور رجعت پسند افراد اور طبقوں کے پروپیگنڈے سے بچکر ترقی پسند گروہ کا ساتھ دیا اور ہندوستان کو غیروں کے آہنی پنجہ سے آزاد کرانے میں پورا پورا حصہ لیا۔ مجھ کو یہ کہنے میں قطعاً باک نہیں ہے کہ انھوں نے مسلمانوں کی لاج رکھی، اور ان کی بدولت آج مسلمانوں کو یہ کہنے کا پورا موقع ہے کہ ہندوستان کے آزاد کرانے میں ان کا حصہ ہے۔ مگر باوجود اسکے اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ رجعت پسند پچھلے دس سال میں جو پروپیگنڈے کرتے رہے ان کے اس پروپیگنڈے نے ملک کی فضا کو اتنا مسموم کر دیا کہ اسکے مہلک اور تباہ کن نتیجے سامنے آئے بغیر نہ رہے آج حقیقتوں کے آشکارا ہو جانے کے بعد اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہم نے کچھ ایسا ضرور کیا جسکے نتیجے ہم کو بھگتنے پڑے اب جب تک کہ ہم یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے جو کچھ کیا تھا وہ کیا تھا اور اس سے کیا نتیجے پیدا ہوئے اسوقت تک ہم کو صحیح راہ عمل ملنا مشکل ہے چونکہ آج ہم یہاں ایک صحیح راستہ کی تلاش کے لئے جمع ہوئے ہیں اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ ان باتوں کو زبان پر لاؤں۔

اب ہم کیا کریں اور کس راہ پر چلیں اس کے لئے ہمکو اس کی ضرورت ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو محسوس کریں جس کا بوجھ اپنے کاندھوں پر لئے ہوئے آج ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم عام طور پر شکایت کرتے تھے کہ مسلمان مفلس ہیں طرح طرح کے دکھ اور تکلیفیں محسوس کرتے تھے اور بے چین تھے کہ کس طرح کنگالی کی مصیبت سے نکل جائیں اور دکھوں سے چھوٹ جائیں افلاس اور فاقہ کشی ملک کی عام مصیبت تھی۔ دکھوں اور تکلیفوں سے ملک بھرا ہوا تھا۔ بدیسی حکو[مت] نے اس ملک میں جس معاشی دست برد (EXP[LOI]TATION) کی پالیسی اختیار کی تھی اس نے خصوصیت سے [مسل]مانوں کی صنعت گری اور دستکاریوں کو تباہ کیا ان کی [تجا]رت کو نقصان پہنچایا یہ افلاس جس کی ہم کو شکایت تھی [او]ر وہ دکھ جن میں ہم

مبتلا تھے اس وقت تک نہیں جا سکتے تھے جب تک کہ ملک آزاد نہ ہو۔

آپ اپنی تقدیر کے مالک

خدا نے ایسا کیا کہ ملک آزاد ہو گیا۔ پہلے ہماری قسمت غیر ملک کے ہاتھ میں تھی آج ہم اپنی تقدیر کے خود مالک ہیں۔ آج ہمارے اپنے اختیار میں ہے کہ ہم چاہیں تو اپنے آپ کو بنالیں، چاہیں بگاڑلیں۔ ہمارا ملک اگر ترقی نہیں کرتا ہمارے ملک کی صنعت وحرفت ترقی نہیں کرتی تو ہم نہیں اُبھر سکتے۔ ہمارا ملک علم کی دولت سے مالامال نہیں ہوتا تو ہم جاہل سے عالم نہیں ہو سکتے آج اس ملک کو بنانے اور بگاڑنے اس کو ابھارنے یا گرانے کی ذمہ داری خود ہمارے سر و نیز ہے، ملک بگڑ گیا تو ہم بگڑ گئے، ہماری تہذیب بگڑ گئی، ہمارا علم فنا ہو گیا، ہم فنا ہو گئے۔ ہندوستان میں آزادی کسی خاص فرقے کسی خاص جماعت یا کسی خاص مذہب کے لئے نہیں آئی ہر شخص کے لئے آئی ہے۔ جو ہندوستان کا رہنے والا ہے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے خواہ وہ کسی مذہب یا فرقہ کا ہو کہ آزادی صرف اسکے لئے آئی ہے تو وہ غلط سمجھتا ہے، وہ ملک کا دوست نہیں اپنا دوست نہیں۔ بین اقوامی حالات اور بیسویں صدی کی فضا ایسی چیزیں ہیں جو آج انسانوں کو فرقہ پرستی اور غلط مذہبیت کے تنگ دائرہ سے نکال کر مطمح نظر کو وسیع کرنے پر مجبور کرتی ہیں اور ہر اس شخص کو جو اس ملک میں رہتا ہے جرأت اور ہمت کے ساتھ بغیر کسی شبہ کے یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ اس آزادی میں برابر کا حق دار ہے اور اس کو آزادی سے حاصل ہونے والی نعمتوں سے برابر کا فائدہ اٹھانے کا پورا پورا حق ہے۔ آج شہری حقوق کا ہر شخص مالک ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنی جگہ پر یہ سمجھے کہ اس کو آزادی سے صرف نفع اُٹھانے ہی کا حق حاصل نہیں ہے بلکہ اس آزادی کو باقی رکھنے، اس کے ذریعے سے ملک کو ترقی دینے اور سماج یا سوسائٹی کو اونچا لیجانیکا فرض بھی اسکے اوپر عائد ہے اس کو ملک کے ترقی پسندوں کا ساتھ دینا اور اس حکومت سے جو ملک کو صحیح راہوں پر چلانا اور اس کو اونچائی کی طرف لیجانا چاہتی ہو تعاون کرنا لازمی ہے آزادی آجانے کے بعد ہم نے جو مظالم دیکھے وہ بتلاتے ہیں کہ بہت سے ہندوؤں اور مسلمانوں نے آزادی کا صحیح مطلب نہیں سمجھا۔ ہم کو ان سے یہ سبق لینا چاہیئے کہ ملک کی آزادی کی خاطر اور اس کی ترقی کے واسطے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم فرقہ پرستی کو مٹائیں اس کی بھی ضرورت ہے کہ ہم ان طاقتوں کو جو ہم کو رجعت پسندی کی طرف لے جائیں اور فرقہ پرستی کی طرف مائل کریں اُبھرنے نہ دیں فرقہ پرستی اگر باقی رہی یا اس نے ترقی کی تو وہ ہندو مسلمان سب کو تباہ کر دیگی۔ مسلمانوں میں اس وقت خوف و ہراس ہے اور ان پر ایک کمزوری اور بزدلی طاری ہے اس کی وجہ سے سوائے اسکے کچھ نہیں ہو سکتی کہ انکی خود اعتمادی پچھلے دس سالوں کے زہریلے پروپیگنڈے کا شکار ہو چکی۔

معصیبت اپنے ساتھ ایک سبق لاتی ہے اگر انسان جرأت اور ہمت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتا ہے تو اسپر غالب آتا ہے۔ میں مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انکے لئے کوئی وجہ خوف و ہراس کی نہیں ہے ان کا علاج اور صحیح علاج فرقہ پرستی کو مٹانے اور رجعت پسند طاقتوں کا مقابلہ کرنے میں ہے اس میں نہیں ہے کہ ہم

حکومت کا سہارا ڈھونڈیں اور اسکے منتظر رہیں کہ حکومت ہمارے لئے کیا کرتی ہے۔

ہمارا فرض

ہمارے لئے جو کچھ گورنمنٹ کو کرنا ہے اس سے بہت زیادہ ہم کو خود کرنا ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم ملک میں امن و آشتی کی فضا خود پیدا کریں اور دیگر اہالیان وطن کو اپنے چلن اور عمل سے متاثر کرکے اسپر مائل کریں کہ وہ بھی اس فضا کے پیدا ہونے میں مدد دیں۔ میں جہاں مسلمانوں کو کہہ رہا ہوں وہاں میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ہندوؤں اور دیگر مذہب والوں میں بھی رجعت پسند اور فرقہ پرست ہیں مگر میں مسلمانوں کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ نہ صرف اپنے ہی آپ کو فرقہ پرستی کے گرداب سے نکالیں بلکہ اس کے مدعی بنیں کہ وہ ہر ہندوستانی کو خواہ اس کا مذہب کچھ ہو اس بھنور سے نکالیں گے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ فرقہ پرستی کے خلاف پروپیگنڈہ کریں۔ اس بات کو بھول جائیں کہ ہندو و مسلمان دو جدا جدا قومیں ہیں بلکہ سمجھیں کہ ہندوستان کے ہندو اور مسلمان ایک قوم ہیں۔

یہ بات کہ ہندو اور مسلمان دو قومیں ہیں ہندوستان کے آزاد ہو جانے سے پہلے بھی غلط تھی مسلمانوں کو سمجھنا چاہیئے کہ صدیوں کی رہائش مدتوں کے میل جول اور مشترکہ زندگی نے ہندوستان کے تمام رہنے والوں کو دنیاوی زندگی کے دائروں میں ایک دوسرے سے اس طرح ملا دیا ہے کہ اس کو ایک کے سوا دو کہنا غلط ہے۔ ہم اگر اپنی زندگی کے روزمرہ کے کاموں میں سے ہر ایک کو جانچیں تو یہ بات سمجھ میں آنا بہت آسان ہے کہ گو ہمارے مذہب دو ہیں مگر ہم اور باتوں میں ایک ہیں۔ یورپ کے تمام ممالک اپنے اپنے باشندوں میں اختلاف مذاہب ہونے کے باوجود ایک ایک نیشن ہو گئے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم ان اختلاف مذاہب کی وجہ سے ایک نہ ہو سکیں۔

ہندوستان میں فسادات کے دوران میں بھی ہندوؤں نے مسلمانوں اور مسلمانوں نے ہندوؤں کا بڑے خلوص

اور جانبازی سے ساتھ دیا ہے ہندو اور مسلمان ایک ہو کر ہی رجعت پسندی کو شکست ہوگی اور ترقی پسند ہندوستان کی کشتی کو کھینچ کر کنارہ لگا دیں گے ہمت کی ضرورت ہے اور مسلمانوں کو یہ ہمت کرنا ہے اس لئے کہ اسی میں ان کی اور سارے ملک کی نجات ہے۔

ہم کیا کریں اس کے جواب میں میں نے کہا کہ ہم فرقہ پرستی کو کھو کیں اور اپنے درمیان کوئی ایسی چیز باقی نہ رہنے دیں جو فرقہ پرستی کی طرف لے جانے والی ہو اشد ضرورت ہے کہ ہم ان تمام فرقہ وارانہ سیاسی جماعتوں کو جو مسلمانوں میں موجود ہیں جلد سے جلد بغیر کسی افسوس کے ختم کر دیں اور جہاں تک سیاسی دائرہ کا تعلق ہے اس کی نسبت بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہندو اور مسلمانوں کا ایک ہونا چاہیئے البتہ جماعتی کاموں میں جماعت میں شریک ہوئے بغیر حصہ نہیں لیا جا سکتا ہم کو حصہ لینا ہے اگر ہم حصہ نہ لیں گے تو ہم ان فرائض کی ادائیگی سے قاصر رہیں گے جو ملک کی جانب سے ہم پر عائد ہوتے ہیں ہم کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہمیں ایک ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو فرقہ پرستی کے الزام سے بری ہو اور ایسی جماعت سوائے انڈین نیشنل کانگرس کے اور کوئی نہیں کانگرس آج صحیح اور سچے اصولوں پر قائم ہے جیسا کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر لیڈران کے قول و عمل سے ثابت ہے مجھ سے اگر دریافت کیا جائے تو میں مسلمانوں کو یہی مشورہ دوں گا کہ انھیں کانگرس میں شریک ہونا اور کانگرس کو مضبوط بنانا چاہیئے۔ غلطیاں سب سے ہوتی ہیں شکایتیں ہمیشہ پیدا ہوتی رہی ہیں لیکن ان کا علاج دور سے کھڑے ہو کر برا کہنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اندر جا کر اصلاح کرنا ہوتا ہے۔

مسلمانوں نے کانگرس کے اندر یقیناً ایسی خدمات کی ہیں جو کانگرس کی تاریخ میں قابل یادگار سمجھی جائیں گی کیا کوئی انکار کر سکتا ہے کہ ہمارے ملک کے فخر مولانا ابو الکلام آزاد اور ہمارے مایہ ناز مولانا حسین احمد مدنی کی خدمات کانگرس کی تاریخ میں بلاشبہ جلی حروف میں لکھی جانے کے قابل نہیں ہیں؟ میں کوئی وجہ نہیں سمجھتا کہ مسلمان کانگرس سے علاحدہ رہیں اگر وہ کافی تعداد میں پہلے ہی سے موجود ہوتے تو شاید وہ بہت سی صورتیں جو پیش آئیں نہ آتیں مسلمانوں کو کانگرس کو

اپنا سمجھنا چاہیئے اور کوشش کرنا چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسکے جائیں۔

خوش قسمتی

ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمارے درمیان مولانا ابوالکلام آزاد جیسی جلیل القدر ہستی موجود ہے جن کی اصابت رائے اور صحیح قوت فیصلہ کا زندہ ثبوت وہ واقعات ہیں جو ہمارے سامنے ہیں ہم کو پورا موقعہ ہے کہ ہم ان کی ہدایت سے فائدہ اٹھائیں اس جگہ میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ ہم ان سے کیوں نہ درخواست کریں کہ وہ ہم کو سچی اور سیدھی راہ دکھائیں۔ ہندوستان کے بدلے ہوئے حالات میں آج ہم کو جہاں سوچ سمجھکر صحیح راستہ اختیار کرنیکی ضرورت ہے وہاں ہم کو یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم کو آیندہ ایک ایسی رہنمائی درکار ہے جو ہم کو ملک کے مفاد اور ترقی کی طرف لے جائے اور ہم کو رجعت پسندی سے بچائے اور نہ صرف ہمارے لئے بھروسے اور اعتماد کے قابل ہو بلکہ اسپر تمام ملک بھروسہ کریں اور اسکی رہنمائی کو مانیں اس ضرورت کو ہمیں فراغ دلی اور وسعت دماغ کے ساتھ سمجھنا چاہیئے۔ اگر ہم اسپر نظر نہ رکھیں گے کہ ہماری رہنمائی کیسی ہو اور کن ہاتھوں میں ہو تو ہم پھر یقیناً کسی قعر مذلت میں جا پڑیں گے

حضرت مولانا ابوالکلام نے گزشتہ نومبر کی ۱۳ و ۱۴ تاریخ میں بمقام دہلی مسلمانوں کا ایک کنونشن طلب فرمایا تھا جس نے مولانا ممدوح کی صدارت میں مسلمانوں کے متعلق مسائل حاضرہ پر غور کر کے چند فیصلے کئے جو آج سے قبل اخبارات کے ذریعہ سے ملک میں شائع ہو چکے ہیں یہاں اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں سمجھتا اس کنونشن نے یہ بھی طے کیا کہ ان فیصلوں کو بغرض منظوری ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک کانفرنس کے سامنے پیش کیا جائے جو دسمبر کے آخر ہفتہ میں بمقام لکھنؤ منعقد ہو چنانچہ آج آپ کانفرنس میں تشریف رکھتے ہیں۔

چونکہ کنونشن کا اجلاس دہلی میں نومبر کے تیسرے ہفتہ میں ہوا تھا اس لئے اتنا وقت نہیں تھا کہ اس کانفرنس کے لئے جس درجہ پر تیاریاں ہونی چاہیئے تھیں اس درجہ پر نہ ہو سکیں مجبوراً جو کچھ تھوڑے وقت میں ہو سکا اسپر اکتفا کیا گیا جماعت استقبالیہ نے باوجود کمی وقت کے [illegible] ہے کہ مہمانوں کو تکالیف نہ ہوں لیکن مجھ کو یہ عرض کرنے میں تامل نہیں کہ فروگذاشت ہوئیں تکالیف ضرور ہونگی اس کے لئے میں اور جماعت استقبالیہ دونوں معافی چاہتے ہیں کانفرنس کو جلد سے جلد منعقد کر لینا اسلئے ضروری سمجھا گیا کہ تمام مسلمانوں میں ہر طرف ایک فکر و انتشار ہے اور ان کی نظریں مضطربانہ ایک ہدایت کی تلاش کر رہی ہیں۔

آخر میں میں اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ ان دنوں مسلمان فکر و پریشانی اور خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میری نظر میں کوئی بات ایسی نہیں جو ہمارے لئے باعث مایوسی ہو ہم کو مردانہ جرأت و ہمت سے کام لینا چاہیئے خود اعتمادی پیدا کر کے اس کو بڑھانا اور اسکے بل بوتے پر نہ صرف اپنے لئے بلکہ کل اہالیان ملک کے لئے راستہ بنانا چاہیئے جن باتوں سے ہم متاثر تھے یا ابھی تک ہیں وہ وقتی اور آنے جانے والی ہیں میں آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کا ایک شاندار مستقبل دیکھتا ہوں اگر ہم نے اس کانفرنس کے بعد اس اخذ کئے ہوئے نتیجوں اور طے کئے ہوئے فیصلوں پر ہمت و استقبال اور اخلاقی جرأت کے ساتھ عمل کیا تو ہم یقیناً کامیاب ہوں گے اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ سارے ملک کے لئے مشعل راہ بن جائیں گے ہم کو ڈرنا نہ چاہیئے اور ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ ہندو جو فرقہ پرستی کا شکار ہے اور وہ مسلمان جو اس میں مبتلا ہے گنا ہگار اور ملک کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے ہم کو ثبات و استقلال کے ساتھ اپنے آپ کو اپنے ملک کی خدمت میں لگا دینا چاہیئے تاکہ ہم اپنی قسمتیں بنا سکیں اور اپنی کوشش سے ہندوستان کو واقعی جنت نشان بنا دیں ان الفاظ کے ساتھ میں مہمانان عزیز سے ان تکلیفوں کے جو ان کو لکھنؤ کے قیام کے دوران میں ہونگی معافی چاہتا ہوں اور ان کے تکلیف فرمانیکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حیدرآباد میں ہمارے ایجنٹ جنرل

نئی دہلی ۲۵ دسمبر ایک سرکاری اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند نے مسٹر کے ایم منشی کو حیدرآباد میں اپنا ایجنٹ جنرل مقرر کیا ہے

توقع کی جاتی ہے کہ وہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں اپنا عہدہ سنبھال لیں گے

اس سلسلہ میں مسٹر منشی نے یہ بات واضح کر دی ہے، کہ وہ اس عہدہ کو قبول کر کے کسی تنخواہ کے طالب نہ ہونگے۔

مولانا ابوالکلام کا خطبہ صدارت

بقیہ صـ۲

کا دروازہ کھولا اس کی پچھلی دس برس کی تاریخوں میں فرقہ پرستی کی تاریخ ہے اگر دروازہ بند نہیں کیا جاتا تو موجودہ صورت حال کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہوگی۔

۱۵- اگست سے پہلے جو چیز میرے نزدیک صحیح تھی وہ آج تو آپکے نزدیک صحیح ہونا چاہیئے اور اگر آپ آج بھی اسکو صحیح نہیں دیکھتے تو آپ مسلمانوں کی اصلاح حال نہیں کرنا چاہتے فرقہ پرستی کے روگ سے مسلمانوں کو بچائیں جو مسلمان اور جو جماعت ایک دن بھی اس میں تاخیر کرتی ہے تو وہ ملک کی بربادی کی اینٹ رکھتی ہے اور لوگ ملک کی بربادی کی جو دیوار بنانا چاہتے ہیں اس میں اینٹ لگاتی ہے۔

یہ میری آنکھوں کی دیکھی ہوئی چیز ہے میں آپ کو دیکھ رہا ہوں اگر آپ کے پھوٹوں کو بند نہیں کرنا چاہتے تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس سے بڑھکر کوئی خطرناک چیز نہیں فرقہ پرستی کے سب دروازے بند ہونا چاہیئں اگر لیگ کی طرف سے دروازہ بند نہ کیا جائے تو [illegible] کی آب و ہوا کی خرابی کی ذمہ داری اس پر ہوگی [illegible] مشاورتی جلسہ ہوا اس میں یہ طے ہوا کہ مسلمان [illegible] کا ایک جلسہ بلایا اور اس میں ایک متحدہ فیصلہ کیا جائے میں یہاں ایک بات اور بتلا دوں کہ ۱۵- اگست کے بعد دوسری جماعتوں کے نمائندوں کے علاوہ مجھ سے مسلم لیگ کے نمائندے بھی ملے۔

اگر آپ یہ فیصلہ کرتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ فرقہ واری پسند نہیں کرتے خواہ وہ تار توڑنے والی انجمن ہی کیوں نہ ہو

وقت کے سوال کی اصلی چیز یہی ہے اس سے آپ کا بنیادی کام پورا ہو جاتا ہے اور یہ چیز اپنی جگہ مکمل ہے کہ فرقہ وارانہ سیاسی انجمن ختم ہونا چاہیئے اور آیندہ کوئی انجمن نہ ہونا چاہیئے۔

آیندہ مسلمان کیا کریں۔ کھلی ہوئی بات ہے کہ وہ ایک سیاسی انجمن میں شریک ہو سکتے ہیں جن میں کوئی تفریق نہ ہو اسکا ایک سیاسی مقصد ہو۔ ہندو مسلمان۔ عیسائی سب اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ جب آپ کا بنیادی کام پورا ہو گیا۔ آپ کس انجمن میں جائیں لیکن وہ انجمن سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ صرف ایسی انجمن میں شریک ہو کر ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی اس کی یہ مانگ باقی رہتی ہے کہ اگر آپ مشورہ دے سکتے ہیں تو وہ مشورہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی نیا مشورہ نہیں دے سکتا وہ کوئی نیا مشورہ نہیں ہے ملک میں جو ترقی پسند جماعت ہے اس میں کانگرس صرف ایک ایسی جماعت ہے جس میں مسلمان شریک ہو سکتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک مسلمان کل تک مسلم لیگ میں تھا مسلم لیگ کے ختم ہو جانے کے بعد کسی دوسری غیر فرقہ پرستی میں شریک ہو سکتا ہے اس لئے کہ اصل چیز فرقہ پرستی کو سیاست کے میدان سے ہٹا دے لیکن آپ کو یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں ایک سوال یہ ہے کہ آجکل یا پرسوں فیصلہ کیجئے فیصلہ کر دینے سے کام پورا نہیں ہوگا آپ نے فیصلہ کیا تو لیکن بستر پر جا کر لیٹ گئے فیصلہ تو ہو گیا لیکن ملک میں آب و ہوا نہیں بدلی۔

اب آپ کو چاہیئے کہ ایک نئی آب و ہوا پیدا کریں آپ کو ایک کمیٹی بنانا چاہیئے لیکن وہ غیر فرقہ پرستی پر مبنی ہو۔ غیر فرقہ پرستی کے متعلق ایک کانفرنس میں جو فیصلے کئے ہیں ملک اس کی آب و ہوا پیدا کرے اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ ملک کی خدمت کریں گے۔

صحیح مشورہ

میرے نزدیک صحیح مشورہ یہی ہو سکتا ہے کہ ملک میں جو غیر فرقہ وارانہ سیاسی جماعت ہو سکتی ہے وہ صرف کانگرس ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس مشورہ کے دینے کا یہ مطلب نہیں کہ اگر مسلمان اس سے پہلے مسلم لیگ میں تھا اس کو صرف کانگرس میں شرکت کر لینا چاہیئے انھیں سب سے زیادہ ترقی پسند اور غیر فرقہ وارانہ جماعت میں شرکت کرنی چاہیئے اور میرے نزدیک یہ جماعت صرف کانگرس ہے

اب اس کے بعد ایک عملی سوال باقی ہے ان کا فیصلہ کر دینے سے آپ کا کام پورا نہیں ہو جاتا لیکن صرف فیصلہ کر دینے سے اس کا یہ نتیجہ نہیں نکلیگا کہ ملک کی آب و ہوا بھی بدل جائے بلکہ آپ کو کوئی ایسی مشین بھی ڈھالیں جو اس آب و ہوا کو بدل دے آپ کو معلوم ہے کہ ملک میں پچھلے دس برس میں کیا آب و ہوا تھی یاد رکھئے آب و ہوا صرف فیصلہ کر لینے سے نہیں بدل سکتی اگر آپ اسے بدلنا چاہتے ہیں تو آپ ایک غیر فرقہ وارانہ کمیٹی بنائیے جو اس کانفرنس کے فیصلہ کو پیش نظر رکھ کر ملک کی آب و ہوا کو بدلے۔

آج صبح جب میں پہونچا تو مجھکو چند دوستوں سے معلوم ہوا کہ صوبائی لیگ کے کچھ حضرات مجھ سے مل کر گفتگو اور تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی گفتگو کا خلاصہ یہ تھا کہ جہاں تک ملک کے حالات کا تقاضا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ فرقہ وارانہ انجمنیں ختم ہونی چاہیئں۔ لیکن ہم ایک ادارے سے وابستہ ہیں اور ہم کو اس کے ضابطہ کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے اس موقعہ پر ہم شریک نہیں ہو سکے لیکن جہاں تک اسکے مقصد کا تعلق ہے ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں کہ ملک میں کوئی فرقہ وارانہ [illegible] نہ ہونی چاہیئے۔ میں نے ان سے بھی یہی کہا تھا کہ مجھے خوشی ہے کہ آپ کو اس مقصد سے اتنا اتفاق ہے باقی طریقہ کار آپ کی مصلحت کی بات ہے

جوناگڈھ میں استصواب رائے

راجکوٹ ۲۴ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ استصواب رائے کے خاص افسر جو گذشتہ اتوار کو بمبئی سے جوناگڈھ پہنچے ہیں، جوناگڈھ مناودر، منگرول، سردارگڈھ کی ریاستوں نیتوا اور بیری داد کے تعلقوں میں استصواب رائے عامہ کئے جانے کے متعلق ابتدائی کاموں میں منہمک ہیں تاکہ اس طرح ان علاقوں کے عوام کی مرضی معلوم کی جا سکے کہ وہ دونوں ڈومنینوں میں سے کس ڈومنین میں شامل ہونا چاہتے ہیں [illegible] ریاست جوناگڈھ کے [illegible] وہ تمام قواعد و ضوابط بھی شائع کئے جا چکے ہیں [illegible]

دو روزہ اجلاس کا اختتام

(بقیہ صـ۶)

محض ایک نام نہاد شرکت نہ ہونا چاہیئے بلکہ اپنے ایک جائز حق کا استعمال کے طور پر ہونا چاہیئے ہمارا کانگرس میں شرکت کا مقصد اس کی بنائی ہوئی پالیسی پر اپنی رائے کا اثر ڈالنا ہونا چاہیئے اس وقت حکومت کانگرس کے ہاتھ میں ہے اس لئے اس میں حصہ لینے کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ اور ایسی تعداد میں جو ہر طرح سے موثر ثابت ہو سکے کانگرس میں شریک ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر حکومت یو۔ پی نے قرارداد پیش کی۔

یہ کانفرنس اپنے اس یقین کا اعادہ کرتی ہے کہ فرقہ وارانہ سیاسی جماعتیں مستقبل میں کسی طرح مفید نہیں ہو سکتیں بلکہ اس کے برخلاف یہ اقلیتوں کے لئے صرف خطرے کا باعث ثابت ہونگی اس کے ساتھ ہی ساتھ کانفرنس محسوس کرتی ہے کہ مسلمان بعض [illegible] اور تمدنی مفادات بھی رکھتے ہیں جن کے تحفظ کے لئے [illegible] کی ضرورت ہے جسے خاص طور سے یہ کام سپرد کیا جائے

جمیعۃ العلماء ہند کی پچھلی تاریخ اور خدمات کو دیکھتے ہوئے یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ ایک زیادہ جمہوری بنیاد پر منظم جمیعۃ اور شیعوں کے مذہبی مفادات کی حفاظت کے لئے ایک علیحدہ ادارہ ان فرائض کو انجام دینے اور ان کاموں کو اپنی تنہا ذمہ داری میں لینے کے لئے موزوں ترین جماعتیں ہیں۔

اجلاس نے یہ قرارداد منظور کرلی مخالفت میں صرف ایک ہاتھ اٹھا لیکن وہ شاید کسی غلط فہمی کی بنا پر تھا۔

غیر فرقہ واری کمیٹی۔

مصر میں ہندوستان کے نامزد سفیر ڈاکٹر سید حسن نے یہ قرارداد پیش کی۔ "اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ایک غیر فرقہ وارانہ کمیٹی بنائی جائے (اور وہ کمیٹی بنا دی گئی ہے) تاکہ وہ اس کانفرنس کے فیصلوں پر عمل کر سکے اور کانفرنس مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانفرنس کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کمیٹی کے ممبر نامزد کر دیں یہ کانفرنس عوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ پندرہ لاکھ روپیہ چندہ دیں تاکہ یہ کمیٹی اپنا کام چلا سکے۔ کمیٹی کو اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ کانفرنس کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے [illegible]ری قواعد و قوانین بنائے۔

ڈاکٹر شوکت اللہ انصاری (دہلی) اور محمد طاہر صاحب (بمبئی) نے اس کی تائید کی۔

تجویز کی تشریح کرتے ہوئے مولانا آزاد نے کہا کہ ہم نے چند فیصلے کئے ہیں جو اہم ہیں اور ان کی تکمیل کی ضرورت ہے کہ ملک میں ایسی آب و ہوا پیدا ہو جو اس آب و ہوا سے مختلف ہو جو دس سال تک پیدا کی گئی ہے آب و ہوا بنانے اور دماغ بنانے کے لئے سانچوں کی ضرورت ہے اور اس کے لئے فنڈ بھی ضروری ہے۔

ممبروں کا انتخاب بعد میں کیا جائے گا کیونکہ اس پر غور و خوض کی ضرورت ہے اس کے لئے مشورہ کی ضرورت ہے۔

کانفرنس نے یہ قرارداد بالاتفاق منظور کرلی۔

فلسطین۔

مولانا آزاد نے کہا کہ فلسطین کا مسئلہ بہت دنوں سے زیر بحث ہے ادارہ متحدہ اقوام میں ہندوستانی نمایندوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ انڈین یونین عربوں کے حقوق کو تسلیم کرتی ہے۔ اور فلسطین کو ناقابل تقسیم سمجھتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کی رائے بالکل درست تھی لیکن آپ یہاں جمع ہوئے ہیں اس لئے اس مسئلہ پر بھی اپنی رائے ظاہر کر دینا مناسب ہے۔

یہ قرارداد بھی بالاتفاق منظور ہو گئی اس کی تحریک ڈاکٹر سید محمود نے اور تائید سید عبدالعزیز بریلوی نے کی۔

بقیہ آئینہ کانپور

جے ہند ٹاکیز کا افتتاح۔

یکم دسمبر ۶ بجے شام کو پنڈت بالکرشن شرما ایم-ال-اے نے جے ہند ٹاکیز گمٹی نمبر ۵ کا افتتاح کیا افتتاح سے قبل سینما کے پروپرائٹر صاحب نے معززین شہر کو ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا اور سب کا خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر کیرٹ کاردار کی شہرہ آفاق تصویر جیل یاترا سے اس ہوس کا افتتاح ہوا۔ تصویر کو لوگوں نے بہت پسند کیا سینما ہوس نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے معلوم ہوتا ہے کہ سینما ہوس کے بلڈنگ کے مالک سری للو مل ولال جی نے دل کھولکر روپیہ لگایا ہے یہ ہوس ایر کنڈیشن بھی ہوگا

Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزمِ مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲/۸/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 46. NO. 2. | Cawnpore. Saturday 10th January 1948. | کانپور شنبہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۸ء مطابق ۲۷ صفر المظفر ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۶ نمبر ۲

ادبیات

پیامِ بیداری

از حضرت یحییٰ اعظمی صاحب

اٹھ اب اے قومِ خوابیدہ کہ ہے یہ وقت بیداری
رہے گا تجھ پہ آخر تا بہ کے خوابِ گراں طاری
ہیں اقوامِ جہاں میں زندگی کے ولولے ساری
مگر تو ہے ابھی تک زیست کے احساس سے عاری
رہے گا آہ یہ تیرا طریقِ زندگی کب تک
یہ تیری زندگی بے جلوۂ زندگی کب تک

تجھے اب آشنا ہونا ہے بامِ اوج و رفعت پر
نکلنا ہے تجھے اب پستیٔ قعرِ مذلت سے
بسر کرنا ہے تجھ کو زندگی دنیا میں عزت سے
ہے خود آگاہ دہر اب بھی تری دیرینہ عظمت سے
ہے تیرے کارناموں میں وہ اگلی سی جھلک اب بھی
نگاہوں میں تجھے رکھے نہ کیوں چشمِ فلک اب بھی

مصافِ زیست میں کر اب نئے شام و سحر پیدا
جو آنکھیں ہوں تو کر اب اک نیا طرزِ نظر پیدا
پہنچنا ہے جو منزل تک تو کر عزمِ سفر پیدا
اگر ہے حسرتِ پرواز تو کر بال و پر پیدا
کہ دنیا میں یہی شیوہ رہا ہے زندہ قوموں کا
شعارِ زندگانی ہے یہی پایندہ قوموں کا

نہیں کچھ غم مخالف ہے اگر سارا جہاں اپنا
مساعد ایک دن ہوگا یہ دورِ آسماں اپنا
خدا کا شکر ہے ذوقِ طلب خود ہے عناں اپنا
بحمد اللہ ہے اب جادہ پیما کارواں اپنا
ہے اب یہ قافلہ اس طرح گرمِ جادہ پیمائی
کہ حیرت سی ہیں اقوامِ جہاں اس کے تماشائی

جہادِ زندگی میں اب ہمیں یہ عزم کرنا ہے
کہ دنیا میں ہمیں عزت سے جینا اور مرنا ہے
بہر صورت ہمیں اس قعرِ پستی سے ابھرنا ہے
ہمیں اب جلد تر اس دورِ نکبت سے نکلنا ہے
بدلنا ہے ہمیں ماضی کے اب فکر و تصور کو
مٹانا ہے ہمیں دنیا سے اب نسلی تفاخر کو

بنائیں گے خود اب بگڑی ہوئی تقدیر ہم اپنی
کریں گے اپنے ہاتھوں آپ اب تعمیر ہم اپنی
منائیں گے زمانے کو خود اب توقیر ہم اپنی
کریں گے ثبت قلبِ دہر پر تصویر ہم اپنی
ہر اک دل پر ہمارا نقشِ نواب مرتسم ہوگا
ہر اک بچہ ہماری قوم کا اب محترم ہوگا

دنیا کے اسلام

عراق میں جہالت امراض اور بیرونی خطرے کی روک تھام

بغداد ۴ جنوری - جہالت، افلاس، بیماری اور عربوں کے لئے بیرونی خطرہ کو دور کرنے کی غرض سے عراق میں ایک دستوری محاذ قائم کیا گیا ہے جس میں عراق پارلیمنٹ کے ایک سو چالیس اراکین میں سے پچاس سے زیادہ ممبر شامل ہیں۔

ان عراقی اراکین پارلیمنٹ کے علاوہ سیکڑوں غیر ممبر بھی اس دستوری محاذ کے حامی بنتے جا رہے ہیں۔ تین ممتاز عرب لیڈر نصرت الفارسی، شاہ رداء الشبیبی اور جعفر ہندی نے جو کابینہ کے وزیر اور پارلیمنٹ کے رکن بھی رہ چکے ہیں ایک مشترکہ بیان میں اس محاذ کے سیاسی پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے اس کے دو خاص مقاصد بتائے ہیں پہلا مقصد داخلی اصلاح اور دوسرا خارجہ پالیسی اس اعلان میں کہا گیا ہے " اس محاذ کی تشکیل کا مقصد یہ ہے کہ قوم کو موجودہ نازک صورت حال سے نکالا جائے اور عربوں کے لئے درپیش بیرونی خطروں کو دور کیا جائے۔

جہاں تک خارجہ مسائل کا تعلق ہے اس سلسلہ میں تین مسائل کو مقدم رکھا گیا ہے یعنی مسئلہ فلسطین، کمیونزم کا مقابلہ اور برطانی عراقی معاہدہ پر نظر ثانی۔ محاذ کے ترجمان نجیب السیف نے اخباری نمایندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ عرب اور مشرق قریب کی ریاستوں کے لئے کمیونزم کا مقابلہ ضروری ہے۔ کمیونزم اور صیہونیت ساتھ ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کو تقویت پہونچا رہے ہیں اور ان دونوں ہی کا مقصد ایک ہے یعنی مشرق وسطیٰ میں ہنگامہ اور مشرق قریب کی منڈیوں اور تیل کو اپنے ہاتھ میں لے لیا جائے۔ اس یقین کا اظہار کرتے ہوئے روس نے تقسیم فلسطین کے حق میں محض اس لئے ووٹ دیا کہ مشرق وسطیٰ میں ہنگامہ اور خونریزی شروع ہو تاکہ وہ اسی طرح مشرق کا تیل بھی حاصل کر لے جس طرح ایران میں اپنے قدم جما چکا ہے نجیب السیف نے کہا، روس کے اس اہم منشا سے عربوں کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ روس، عراق، ایران اور سعودی عرب کا تیل حاصل کرنے کی فکر میں لگا ہے وہ اپنی صنعت و تجارت کے لئے ہماری منڈیاں بھی اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہتا ہے اور اس غرض سے ایسی تیاریاں کر رہا ہے کہ یا تو اس کا مقصد حاصل ہو جائے یا پھر عرب ممالک میں جنگ چھڑ جائے۔ ترجمان نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ عراقی فوجیں مشرق وسطیٰ کی بہترین فوجیں سمجھی جاتی ہیں لیکن ہم انھیں جنگ فلسطین میں اتار دیں گے۔ اور وہاں صیہونیت قائم نہ ہونے دیں گے۔ ہمارا محاذ حکومت سے یہ کہے گا کہ وہ مسئلہ فلسطین کے متعلق کوئی فوری اقدام کرے یا پھر دوسری حکومت کے لئے جگہ خالی کرے۔ عراقی ترجمان نے برطانی عراقی معاہدہ پر نظر ثانی کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت ایک سال سے یہ وعدہ کرتی آرہی ہے کہ وہ معاہدہ پر نظر ثانی کے لئے برطانیہ پر زور دیگی لیکن ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ اب وہ یا تو اپنی ناکامی کا اعتراف کر لے یا معاہدہ پر نظر ثانی کرائے۔

داخلی اصلاح۔ داخلی اصلاح کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے نجیب السیف نے کہا ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو سکے ملک کی نجات کا سامان کریں ہمارے ملک میں اس وقت اصلاح کی سخت ضرورت ہے ہمیں جہالت افلاس اور بیماریوں سے چھٹکارہ حاصل کرنا ہے ان فوری مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔

اگرچہ ہمیں یہ اہم داخلی مسائل درپیش ہیں لیکن صیہونیوں اور ان کے حامیوں نے ہمیں مجبور کر رکھا ہے کہ اس وقت تمام توجہات اور کوششوں کو تحفظ فلسطین کے لئے وقف کر دیا جائے۔

یہودیوں نے یروشلم کا ایک ہوٹل اڑا دیا

یروشلم ۵ جنوری آج دو دھماکوں کے بعد جن کے متعلق یہودی ذرائع نے کہا کہ وہ یہودی مدافعتی فوج ہگانا کا کام تھا کم از کم بیس آدمی ہلاک یا لاپتہ ہیں۔ کا کی ریمس ہوٹل تباہ ہو گیا۔ ہسپانوی نائب قنصل وسکانڈے "دی ماڈ" بھی لاپتہ ہے۔ برطانی سفرمینا کے آدمیوں نے ہوٹل اور دہشت پھیلے ہونے کے باوجود ملبہ کے نیچے دبے ہوئے آدمیوں کی تلاش فوراً شروع کر دی۔ ہولناک طوفان اڑتی ہوئی مٹی اور بارش کی وجہ سے ہوٹل تک پہنچنے کی تمام راہیں مسدود تھیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ہوٹل کے ۳۳ باشندوں میں سے ۱۳ آدمی محفوظ ہیں اور اب تک تین لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ ہگانا کا دعویٰ ہے کہ ہوٹل عربوں کی نوجوان انجمن کا ضلع کا صدر دفتر ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ عرب نوجوانوں کے دو انجمنوں کے صدر دفتر بھی ہوٹل میں تھے۔ عمارت کے سامنے کا نصف حصہ بالکل تباہ ہو گیا سرکاری اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ سب سے بڑے دھماکے سے پہلے ہوٹل میں ایک دستی بم پھینکا گیا اور بمباری سے پہلے ایک چھوٹی سی کار ہوٹل کے سامنے آکر رکی جس پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ پولیس کی اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ دھماکوں سے آس پاس کے مکانات کو بھی نقصان پہنچا۔ دھماکے دو بار ہوئے اور ان کے ساتھ ہی ساتھ رائفل سے گولیاں بھی چلائی گئیں۔ دھماکے اس وقت ہوئے جب چند ہی گھنٹہ پہلے جافہ میں فوج اور پولیس کے آدمی ایک لاری کے دھماکے کے شکار ہونے والوں کو کھود کر نکالنے میں مشغول تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کم از کم ۱۴ آدمی ہلاک اور سو زخمی ہوئے ہیں۔ یہ دھماکہ گھنٹہ گھر کے چوک میں ہوا جہاں آبادی بہت گنجان ہے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والے جافہ کے ہسپتال میں پہنچا دیئے گئے۔ آتشگیر مادے سے بھری ہوئی لاری کے پھٹنے سے مارسیلز بینک، مرکزی قہوہ خانے کی عمارت، عربوں کی قومی کمیٹی کی عمارت اور بہت سی دکانیں اور سڑک کے کنارے کھڑی ہوئی گاڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ گئیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جافہ اور تل ابیب کے سرحدی علاقہ میں لڑائی شروع ہو جانے کی وجہ سے ایک یہودی ہلاک اور ایک زخمی ہوا

صداقت کانپور

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہی تو ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء | نمبر ۲

ہماری حکومت مسلمانوں کا تحفظ کرنے کی ذمہ دار ہے

لکھنؤ میں سردار پٹیل کی تقریر

لکھنؤ ۶ جنوری۔ ملک کی آزادی سے ہماری عزت بہت بڑھی تھی لیکن گزشتہ چند ماہ کے حالات نے ہم کو اس سے زیادہ گرا بھی دیا ہے ہمیں پاکستان سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہم اس کو گرانا چاہتے ہیں پاکستان تو خود اپنے افعال سے گر رہا ہے۔

آج نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے امین الدولہ پارک میں ایک لاکھ کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کہے یہ جلسہ شہری کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام مسٹر پلن بہاری بنرجی کی زیر صدارت ہوا۔ سردار پٹیل نے کہا۔

قوم پرور مسلمانوں نے تقسیم کو روکنے کے لئے ہر امکانی کوشش کی لیکن لیگی مسلمانوں اور زیادہ تر نوجوانوں نے ملک کو تقسیم کرنے کی کوشش کی ان کی خواہش کو ہم دبا نہیں سکے۔ ہمارا مقصد غیر ملکی حکومت کو نکالنا تھا اس لئے تقسیم کو برا سمجھتے ہوئے بھی اسے قبول کرنا پڑا۔ اب ہماری خواہش ہے کہ مسلمان پاکستان کو ایک اچھا ملک بنائیں۔

سردار پٹیل نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "ہمیں یہ امید نہ تھی کہ علیحدہ ہونے کے بعد بھی وہ ہمیں چین سے نہ بیٹھنے دیں گے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ہندوستان اور پاکستان ایک ہو جائیں گے کیونکہ پاکستان نے ابھی اپنی غلطی محسوس نہیں کی ہے ہندوستان میں چار کروڑ مسلمان رہ گئے ہیں ہم ان کو دھوکا دینا نہیں چاہتے مجھے لوگ مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن کہتے ہیں۔ ایک زمانہ میں گاندھی جی کو دشمن نمبر ایک کہا جاتا تھا۔ اب ان کو دوست سمجھا جاتا ہے۔ اور مجھے دشمن نمبر ایک کہا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں مسلمانوں کا دوست ہوں اور ان کی دوستی میں صداقت بات کہتا ہوں۔

آگے چلکر سردار پٹیل نے کہا پاکستان کے مطالبہ کے ساتھ کہا جاتا تھا کہ اس سے تمام مسلمانوں کا تحفظ ہو جائیگا لیکن اگر اب پاکستان ان چار کروڑ مسلمانوں کا تحفظ نہیں کر سکتا تو ہم ان کا تحفظ کریں گے آزادی سے ہمارا نام دنیا میں سر اونچا ہوا تھا لیکن حالیہ فسادات کے باعث ہم کو گردن جھکا لینی پڑی۔ اس سلسلہ میں پاکستان کی طرف سے برابر مداخلت ہوتی رہی ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرانے کے بعد بھی پاکستان نے ہندوستان کا مزید حصہ لینے کی کوشش کی جوناگڈھ کے نواب کو دھوکا دیکر کراچی بلا لیا اور ہندوستان کی ریاستوں کو پاکستان میں شامل ہونیکی ترغیب دی حالانکہ ہم کہتے ہیں کہ وہ پاکستان کی ریاستوں کو پاکستان میں شامل کر لیں اور ہندوستان کی ریاستوں سے سروکار نہ رکھیں۔

کشمیر میں بھی یہی کہا گیا وہاں سرحدی فوج داخل ہوئی جس کو پاکستان نے فوجی سامان دیا اور افسر بھی دیئے جب ہم ان سے دریافت کرتے ہیں تو اس کا جواب دیا جاتا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ جب ہم نے اس سلسلہ میں ادارہ اقوام متحدہ سے شکایت کی تو سر ظفر اللہ کہتے ہیں کہ باہمی معاملات کو باہر لیجانیکی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اگر اتنی ہی بات ہوتی تو ہم معاملہ کو واپس لے لیتے اور آپس ہی میں طے کر لیتے لیکن دوسری طرف یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہم کو کچھ دلایا جائے تو ہم سرحدی حملہ آوروں کو روک دیں۔

سردار پٹیل نے کانفرنس مسلمانان ہند کا ذکر کرتے ہوئے کہا مسلمانوں کو دلیری سے کام کرنا چاہیئے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ غلط ہے تو وہ اپنی زبان کیوں نہیں کھولتے ہیں۔ جب تک وہ ایسا نہیں کرتے ان کی یہ شکایت بیکار ہے کہ ان سے وفاداری کا ثبوت کیوں طلب کیا جاتا ہے مسلمانوں کی وفاداری کا یہ معیار ہونا چاہیئے کہ وہ ہندوستان کو اپنا سب کچھ سمجھیں وہ جس ناؤ پر سوار ہیں اسے کھینچنے میں مدد کریں دو گھوڑوں پر سوار مسلمانوں کی وفاداری نہیں ہے اگر ہندوستان

مسلمان عاجز ہو کر پاکستان چلے جائیں تو یہ بات ہمارے لئے شرمناک ہو لیکن جو مسلمان وفادار نہیں ہیں انھیں پاکستان جانا ہی پڑے گا۔

سردار پٹیل نے ہندوستان کی مختلف جماعتوں مثلاً راشٹریہ سیوک سنگھ کے متعلق کہا کہ ہماری حکومتوں کو اس سلسلہ میں دور اندیشی سے کام لینا چاہیئے راشٹریہ سیوک سنگھ کے اندر جو جذبہ ہے وہ برا نہیں ہے ہاں اس کا استعمال ضرور غلط ہے ہماری حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اسی کو صحیح راستہ پر لگائیں۔

ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا۔ جب ابتدا میں ہم نے ریاستوں کو آزاد ہندوستان کے نظام کی طرف متوجہ کیا تو اکثر والیان ریاست نے ہماری دعوت کا خیر مقدم کیا اور تقریباً چالیس نے ہم سے اشتراک عمل کیا ہمارا مقصد ریاستوں کو ختم کرنا نہیں ہے ہم ان کے اشتراک سے اپنے کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں۔

قومی حکومت کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا۔ ہمیں حکومت اسوقت ملی تھی جب ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ملک کے دو بڑے صوبے تقسیم ہو گئے تھے سرحدیں تقسیم کی گئیں۔ پونجی تقسیم کی گئی۔ پونجی کی تقسیم میں ہم نے کسی غیر ملکی کی مدد نہیں لی۔ ہم نے پاکستان کو اس طرح حصہ دیا جیسے کوئی چھوٹے بھائی کو دیتا ہے اگر ہمارا مقصد پاکستان کو مٹانا ہوتا تو ہم اس طرح تقسیم نہ کرتے بہرکیف اس انتظامی کشمکش کے باوجود ہم تعمیری کام بھی کرتے رہے۔ اب ہم کو ملک کے معیار کو بلند کرنا ہے جس کے لئے ایک مضبوط مرکزی حکومت اور فوج کی ضرورت ہے جس میں بری بحری اور ہوائی تینوں قسم کی فوج شامل ہے اگر حالات ایسے ہی رہے تو پاکستان سے لڑائی ہونا ضروری ہے۔ ہماری حکومت میں ہر طرح کے عناصر شامل ہیں، ہندو مہاسبھا بھی ہے، سرمایہ دار بھی ہیں۔ عیسائی بھی ہیں ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم صرف کانگرس کی حکومت قائم کریں۔

سردار پٹیل نے ہندوستان کی صنعت اور صنعتی تنازعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا مضبوط فوج کے لئے ملکی صنعت کو بھی مستحکم بنانا ضروری، لیکن افسوس کی بات ہے کہ مزدور طبقہ کمیونسٹوں کے ہاتھ میں پھنس گیا ہے اور اسے ہڑتال کو ایک کھیل سمجھ لیا ہے لیکن ملک کی تعمیر کے پیش نظر کچھ عرصہ کے لئے ہڑتالوں کو روکنے کے لئے ثالثی کا فیصلہ ماننا ضروری ہوگا

آخر میں سردار پٹیل نے ہندو اور مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کے مسلمانوں کو چین سے رہنے کا موقع دیا جائے مسلمانوں سے تعرض کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے اگر کوئی مخالفت کرے گا تو ہم خود اس کا انتظام کریں گے

یو۔پی میں غلہ کا کنٹرول ختم

لکھنؤ ۷ جنوری ہمارے صوبہ میں آج سے غلہ کی نقل و حرکت اور اس کی قیمت پر کوئی کنٹرول نہ ہوگا چاول پر بالکل کنٹرول نہ رہے گا لیکن اگر پیدا کرنے والوں، تاجروں اور تھوک فروشوں نے منافع خوری اور چور بازاری کی کوشش کی تو ان کے خلاف سخت آرڈیننس کا نفاذ کیا جائے گا۔

یہ الفاظ وزیر غذا مسٹر چندر بھان گپتا نے آج ایک صحافتی کانفرنس میں کہے۔ انھوں نے کہا کہ غذائی صورت حال کو دیکھتے ہوئے حکومت نے چند اہم امور کے مطابق حکومت نے اپنے سابقہ منصوبے پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اول یہ کہ تمام غلہ کی قیمتوں اور نقل و حرکت پر جلد از جلد پابندی ہٹا لی جائے دوسرے یہ کہ یکم فروری سے راشننگ کی پابندیوں میں کافی کمی کر دی جائے اس سلسلہ میں یکم فروری سے صرف ان لوگوں کو راشن دیا جائیگا جن کی آمدنی سو روپیہ سے کم ہو۔ مل کی اشیاء پر سے بھی کنٹرول اٹھا لیا جائے گا تاکہ لوگوں کو مل کی ضروریات آسانی سے مل سکیں۔

انھوں نے بتایا کہ ۱۲ دسمبر سنہ ۴۷ء کو ایک صحافتی اعلانیہ شائع ہوا تھا جو حکومت کے غلہ پر سے کنٹرول اٹھانے کے منصوبے کے مطابق تھا۔ یہ منصوبہ سنہ ۴۸ء میں غلہ کے متعلق حکومت ہند کی عام پالیسی کے تحت ہے۔ حکومت نے حال ہی میں تین باتوں کی روشنی میں اس منصوبہ کا بغور جائزہ لیا۔ اول یہ کہ حکومت ہند سنہ ۴۸ء کے پہلے حصہ میں صوبہ کو گیہوں کی جو مقدار دیگی اسی عرصہ میں راشن کے حلقوں میں اسے کے لئے جو یکم جنوری سنہ ۴۸ء سے کم ہو گئے ہیں ناکافی ہوگی۔ دوسرے یہ کہ عام طور پر یہ خیال ہے کہ دیہاتوں میں گیہوں کا کافی ذخیرہ ہے لیکن اس کی قیمت اور نقل و حرکت پر پابندی کی وجہ سے اسے شہروں میں نہیں لایا جا سکتا اور تیسرے اس خیال کے پیش نظر کہ غلہ پر سے کنٹرول جلد ہی ہٹ جائے گا لوگ خریف کی فصل کے ذخیروں کو بازار میں نہیں لانا چاہتے۔

ان باتوں کو دیکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے طے کیا ہے کہ وہ چند اہم باتوں کے ماتحت اپنے منصوبے پر نظر ثانی کرے اول یہ کہ جلد از جلد تمام غلوں کی قیمتوں اور نقل و حرکت پر سے پابندی اٹھا لی جائے دوسرے یکم فروری سے راشننگ کی پابندیوں میں کافی کمی کر دی جائے لیکن صوبائی حکومت نے کمی کرنے میں اس چیز کو مدنظر رکھا ہے کہ ان رقبوں میں کمی کی جائے جہاں غلہ کا قحط پڑنے کا اندیشہ نہ ہو دوسرے الفاظ میں جہاں غلہ زیادہ ہو ساتھ ہی ساتھ حکومت کو صنعتوں کی ضروریات مثلاً ریلوے مزدور اور کچھ دیگر طبقوں کی آبادی کا خاص خیال رہے گا جن کی حکومت پر خاص ذمہ داری ہے۔ انھوں نے کہا کہ یکم فروری سے راشن ان لوگوں کو دیا جائیگا جن کی ماہانہ آمدنی سو روپیہ یا اس سے کم ہو اور کاروباری ٹاؤن۔ کانپور۔ آگرہ۔ لکھنؤ۔ بنارس اور الہ آباد اور لینس ڈاؤن، باوڑی، رانی کھیت۔ المورا۔ نینی تال مسوری اور ڈیرہ دون میں ہوں۔ صنعتی مزدوروں ریلوے مزدوروں، پناہ گیروں، قیدیوں، مریضوں اور ملازمان پولیس کو راشن ملیگا۔ راشن کی مقدار میں گیہوں دو چھٹانک موٹا اناج چار چھٹانک جس میں زیادہ تر غیر ملکی مکا ہوگی۔ انھوں نے کہا کہ مل کی چیزوں پر سے بھی کنٹرول اٹھا لیا جائیگا تاکہ لوگوں کو مل کی چیزوں کی ضروریات مل سکیں۔

صوبائی حکومت کو امید ہے کہ گو وہ راشننگ پر سے پابندیاں کم کر رہی ہے لیکن اس کے پاس وقت ضرورت کے لئے موٹے اناج کا کافی ذخیرہ موجود رہے گا گو آہستہ آہستہ کنٹرول ختم کر دینے کی پالیسی میں خطرات ہیں لیکن پھر بھی حکومت کی توقع ہے کہ چونکہ خریف کی فصل اچھی ہو رہی ہے اور ربیع کی فصل کے متعلق بھی خیال ہے کہ وہ اچھی ہوگی اور کاشتکاروں اور تاجروں کی امداد سے صوبہ میں سال سنہ ۴۸ء با آسانی گذر جائیگا۔

انھوں نے مختلف سوالات کے جوابات میں کہا کہ حصول غلہ کا ابھی سوال نہیں ہے جب تک کہ صورت حال کو نہ دیکھ لیا جائے آپ نے کہا کہ صوبائی حکومت نے ہند سے سوا لاکھ ٹن غلہ مانگا تھا لیکن اس نے صرف پچاس ہزار ٹن گیہوں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ انھوں نے حکومت کے جدید فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ بھی ایک تجربہ ہے۔ اگر اس سے لوگوں نے غلط فائدہ اٹھایا تو پھر نئے قوانین بنانا پڑیں گے اور حکومت کو مزید اختیارات آرڈیننس کے ذریعہ حاصل کرنا ہوں گے تاکہ منافع بازی ذخیرہ کو روکا جا سکے آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت ہر وقت غلہ کا اسٹاک لوگوں سے حاصل کر سکتی ہے اور اس کا چور بازاری کے انسداد کے سلسلہ میں قانون تیار ہے صورت حال کو دیکھ کر اس میں تبدیلی بھی کی جا سکتی ہے اگر عوام کو دقت اور مشکلات پیش آئیں تو آرڈیننس کا نفاذ کیا جائے گا۔ اور غلہ کا اسٹاک لوگوں کے قبضہ سے چھین لیا جائیگا۔

آئینہ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ

۷ جنوری ۴½ بجے شام کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ جی میں بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں مسٹر راجندر منی شاستری پریسیڈنٹ کانپور ہندو مہاسبھا کے اس خط پر مباحثہ ہوا جس میں انھوں نے بورڈ سے مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ کو ایک ماہ کے اندر علیحدہ کر دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ اور علیحدہ نہ کرنے کی صورت میں بورڈ کو یہ دھمکی دی تھی کہ وہ براہ راست کارروائی کریں گے۔

بورڈ نے اس خط کو غیر ذمہ دار قرار دیتے ہوئے اس پر کوئی نوٹس لینے سے انکار کر دیا ہے

مسٹر منوہر لال کنوڈیا ممبر ورکنگ کمیٹی کانپور ہندو مہاسبھا اور لالہ رام نرائن گرگ سابق پریسیڈنٹ کانپور ہندو مہاسبھا نے نہایت زوردار الفاظ میں کہا کہ ہندو مہاسبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی سے اس مسئلہ میں کوئی مشورہ نہیں لیا گیا اور کہا کہ بعض خود غرض موقع پرست اور عہدے کے لالچی اشخاص اپنے فائدہ کے لئے ہندو مہاسبھا کو بدنام کرنا چاہتے ہیں

مسٹر منوہر لال کنوڈیا نے یہ بھی کہا کہ بورڈ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے ذمہ دار افسر کے خلاف اس قسم کے مسائل پر بار بار غور کرے

بعض ممبران نے یہ بھی کہا ہے کہ اس دھمکی آمیز خط کو بورڈ میں پیش ہونے کے بجائے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیج دینا چاہیئے تھا۔

آخر میں مسٹر مصطفیٰ حسین نیر نے بورڈ کو مبارکباد دی کہ ممبران نے اس سوال پر فرقہ وارانہ نوعیت سے غور نہیں کیا۔

مسلم ممبران بورڈ نے یہ اعلان کیا کہ بورڈ کے اندر مسلم لیگ پارٹی کا کوئی وجود باقی نہیں رہا ہے۔

— ایسٹ انڈین ریلوے کی یو۔پی ایڈوائزری کمیٹی کے لئے بورڈ نے پنڈت سریہا نند کو مقرر کیا ہے بورڈ نے مسٹر خبیر حسین۔ ابرار حسین اور نبی داد خان ملازمان کو تین تین ماہ کا نوٹس دیکر ان کی خدمات سے انکو سبکدوش کر دیا ہے۔

بڑے جانوروں کے مذبح خانے کے بند کرنے اور انکے لائسنس منسوخ کرنے کو بورڈ نے طے کر دیا۔

اسمبلی کا ضمنی الکشن

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی جو سیٹ لیجس لیٹو اسمبلی میں خالی ہوئی تھی اور جس کے لئے کانگریس کی طرف سے لالہ رام رتن گپتا کھڑے ہوئے تھے اس سے گپتا جی نے اپنا نام واپس لیلیا کیونکہ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے اب یہ طے کیا ہے کہ وہ اس جگہ کے لئے اپنا کوئی آدمی نہیں کھڑا کریگی۔

اس جگہ کے لئے اب مقابلہ رائے بہادر رام نرائن خزانچی اور سر ہرگوبند مصرا میں ہوگا۔ ووٹر لسٹ صرف ۱۱۰ آدمیوں کی ہے۔

مزدور شہیدوں کا دن

۶ جنوری کو مزدور شہیدوں کا دن منایا گیا اور جلسہ کیا گیا جس میں مختلف ملوں کے تقریباً پچاس ہزار مزدوروں نے شرکت کی یہ دن اس یادگار میں منایا گیا ہے کہ ۶ جنوری سنہ ۳۸ء کو جریب کی چوکی کے قریب پولیس کی گولیوں سے کچھ مزدور شہید ہوئے تھے۔

سیمنٹ اور ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو سیمنٹ کا جو کوٹہ ملتا ہے اس کے صحیح خرچ ہونے کے متعلق انٹی کرپشن ڈپارٹمنٹ کو شک تھا اس سلسلہ میں پولیس نے انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ میں قفل ڈالدیئے اور وہاں کے کچھ کاغذات معائنہ کر کے بعض کاغذات کو حاصل کر لیا ہے۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جنرل سکریٹری مسٹر آشوتوش لہری [illegible] کو صبح کو کانپور تشریف لائے آپ نے ایک پریس کانفرنس میں فرمایا کہ ہندوستان کی تقسیم کے بعد انڈین یونین میں مسلم لیگیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے لیکن صرف مسلمان رہ سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مسلمانوں کو پانچ یا دس [illegible]

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

سنہ ۴۹-۱۹۴۸ء میں سڑکوں کے بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی فراہمی کے لئے ذریعہ مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں کہ

کام کا نام	لاگت کا تخمینہ	[illegible]
(۱) ۸۰ ہزار کیوبک فٹ اسٹون بلسٹ کی سپلائی	۴۶۱۵۰ روپیہ	۲۳۰۸ روپیہ
(۲) ۵۰ ہزار کیوبک فٹ چپس کی سپلائی	۳۷۰۳۱ روپیہ	۱۸۵۲ روپیہ
(۳) ۳۰ ہزار کیوبک فٹ کرٹ کی سپلائی	۱۳۵۰۰ روپیہ	۶۷۵ روپیہ
(۴) ۵ ہزار کیوبک فٹ مورم کی سپلائی	۱۶۷۲ روپیہ	۸۴
(۵) ۵ ہزار کیوبک فٹ کنکر کی سپلائی	۱۷۵۰ روپیہ	[illegible]

ذیل کے دستخط کرنے والے ٹنڈر ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء کے ۳½ بجے شام تک وصول [illegible] ہر ٹنڈر کے ساتھ ہر ایک کام کے نام کے سامنے چوتھے کالم میں درج شدہ زر پیشگی (ارنسٹ منی) [illegible] میونسپل خزانہ میں جمع ہونے کے ثبوت میں اصلی رسید نتھی ہونا چاہیئے۔

بلا زر پیشگی (ارنسٹ منی) کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

ہر ایک ٹنڈر مہر بند ہونا چاہیئے اور اس کے اوپر کام کا نام لکھا ہونا چاہیئے اور [illegible] فارموں پر ہونا چاہیئے جو میونسپل دفتر سے نمبر ایک و ۲ کے لئے دو کاپیوں کے [illegible] اور نمبر ۳ کے لئے دو کاپیوں کے سٹ کی قیمت ۲ روپیہ اور نمبر ۴ و ۵ کے لئے دو کاپیوں کے سٹ کی قیمت ایک روپیہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

یہ ٹنڈر فارم ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء کے ۳ بجے شام تک بورڈ کے دفتر سے مل سکتے ہیں کام کے مفصل اور دیگر شرائط کام کے گھنٹوں میں میونسپل انجینئر صاحب کے دفتر سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

دستخط محمد حبیب اللہ (بی۔ اے۔ ال ال۔ بی)
ایگزیکٹیو افیسر۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور

حملہ آوروں کو پاکستان کی اِمداد کا ثبوت

کشمیر پر حملہ روکنے کے لئے حفاظتی کونسل سے اپیل

متحدہ اقوام کے سامنے ہندوستان کا توجہ نامہ

نئی دہلی ۳ جنوری۔ ممکن ہے حکومت ہند حفاظت خود اختیاری میں حملہ آوروں کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کے لئے پاکستان کے علاقہ کے اندر داخل ہونے پر مجبور ہو جائے

اس کا اندیشہ حکومت ہند نے اس توجہ نامہ میں ظاہر کیا ہے جو کشمیر کے معاملہ کے متعلق متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور جو آج رات کو سرکاری طور پر شائع کر دیا گیا ہے۔ توجہ نامہ میں بتلایا گیا ہے کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ حملہ آوروں کو پاکستانی فوج کے حملہ آور تربیت دے رہے ہیں۔ اور ایک حد تک ان کی رہنمائی بھی کر رہے ہیں۔ ان کے راشن اور دوسری چیزیں پاکستان کے علاقہ سے آتی ہیں۔

حفاظتی کونسل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ پاکستان کو ہدایت کرے کہ وہ اس قسم کی امداد فوراً روک دے جو ہندوستان کے خلاف ایک جارحانہ حرکت ہے۔

اس توجہ نامہ میں کہا گیا ہے کہ متحدہ اقوام کے منشور کی دفعہ ۳۵ کے تحت ادارہ کا کوئی رکن حفاظتی کونسل کو کسی ایسی صورت حال کی طرف توجہ دلا سکتا ہے جس کے جاری رہنے سے بین اقوامی امن و تحفظ کو خطرہ ہو۔

اب ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے اور اس کا سبب وہ امداد ہے جو جموں اور کشمیر پر حملہ کرنے والوں کو جن میں پاکستان کے باشندے اور پاکستان کے شمال مغرب میں اس سے بالکل ملے ہوئے علاقہ کے قبائلی شامل ہیں۔ پاکستان سے مل رہی ہے۔

... ورنہ

ہندوستان کی شکایت کے خاص خاص نکات یہ ہیں

حکومت ہند حفاظتی کونسل سے درخواست کرتی ہے کہ وہ پاکستان کو ہدایت کرے کہ وہ اس قسم کی امداد دینا فوراً روک دے جو ہندوستان کے خلاف ایک جارحانہ حرکت ہے اگر پاکستان ایسا نہیں کرتا تو ممکن ہے حکومت ہند حفاظت خود اختیاری میں حملہ آوروں کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کے لئے پاکستان کے علاقہ کے اندر داخل ہونے پر مجبور ہو جائے۔ اس لئے یہ مسئلہ فوری اہمیت رکھتا ہے اور اس بات کا مقتضی ہے کہ حفاظتی کونسل بین اقوامی امن میں خلل کو روکنے کے لئے فوری کارروائی کرے۔

حملے کی ابتدا

ستمبر سنہ ۱۹۴۷ء کے وسط [illegible] حکومت ہند کو صوبہ جموں کے مغربی حصہ میں مسلح حملہ آوروں کے داخلہ کی خبریں ملتی رہی تھیں ان حملہ آوروں نے بہت زیادہ نقصان پہنچایا تھا اور ریاست کے علاقہ کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ ۲۴۔ اکتوبر کو حکومت ہند کو خبر ملی کہ کشمیر کی وادی میں پاکستانی ڈومنین کے صوبہ سرحد سے ایک بڑا حملہ ہوا ہے کوئی دو ہزار یا اس سے زیادہ اشخاص جو پوری طرح ... اور سامان جنگ سے لیس تھے ٹرکوں پر آئے انھوں نے شہر مظفر آباد کی سرحد پار کر لی بہت سے اشخاص کو ہلاک کر دیا اور وادی جہلم کی سڑک سے سری نگر کی طرف بڑھے انھوں نے راستہ کے شہروں کو لوٹا اور جلایا اور بہت سے باشندوں کو ہلاک کر دیا۔

ریاست کا الحاق

کشمیر اور جموں پر حملوں کے فوراً ہی بعد حکومت ہند کے سامنے ... طور پر یہ تجویز پیش کی گئی کہ وہ انڈین ڈومینین سے اس ریاست کا الحاق منظور کر لے۔ یہ ... کے اندر رونما ہوتے رہے بہر صورت ... ریاست کو خطرہ لاحق ہو گیا۔

ریاست کے حکمراں مہاراجہ سر ہری سنگھ نے ... فوجی امداد کے لئے درخواست ... خواہش بھی کی کہ ریاست جموں و کشمیر [illegible] شامل ہونے کی اجازت دی جائے۔ ... حکومت ہند کو امداد کے لئے ایک درخواست کشمیر کی سب سے بڑی عوامی جماعت نیشنل کانفرنس کی طرف سے بھی موصول ہوئی جس کے لیڈر شیخ محمد عبداللہ ہیں وادی کشمیر پر فوج کشی کی وجہ سے وہاں کے بے قصور عوام کے جان و مال اور ریاست جموں و کشمیر کے تحفظ کو جو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا تھا اس کا تقاضا تھا کہ حکومت ہند دونوں درخواستوں پر فوراً ہی کوئی فیصلہ کرتی۔

رائے طلبی کی پیشکش

ہنگامی حالات کی وجہ سے یہ بات لازمی ہو گئی کہ جموں و کشمیر کے تحفظ کی ذمہ داری وہ حکومت لے لے جو اس فرض کی انجام دہی کی اہلیت رکھتی تھی۔ لیکن اس خیال سے کہ کہیں یہ نہ کہا جائے کہ ہندوستان نے ریاست کے فوری خطرہ کو اپنے سیاسی فائدے کے لئے استعمال کیا۔ انڈین ڈومینین کی حکومت نے اس بات کو واضح کر دیا کہ ریاست کی سرزمین حملہ آوروں سے پاک ہو جائیگی اور معمولی حالات بحال ہونے کے بعد وہاں کے عوام کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ رائے طلبی یا استصواب رائے عامہ کے مانے ہوئے جمہوری طریقے سے اپنے مستقبل کی بابت فیصلہ کرلیں اور مکمل غیر جانبداری کا تیقن کرنے کے لئے یہ رائے بین اقوامی اہتمام میں ہو سکتی ہے۔

حکومت ہند کی اپنا فرض سمجھا کہ فوجی امداد کی اپیل کو منظور کرلے ایک تو یہ کہ وہ اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی تھی کہ ایک پڑوسی اور دوست ریاست کو کوئی طاقت اپنی قوت کے زور سے داخلہ معاملات یا خارجہ تعلقات کا تصفیہ کرنے پر مجبور کرے اور دوسرے اسلئے کہ انڈین ڈومینین سے جموں و کشمیر کے الحاق کے بعد قانونی طور پر ہندوستان اس ریاست کے تحفظ کا ذمہ دار ہو گیا تھا۔

فوجی صورت حال

حکومت ہند کی مداخلت سے سری نگر بچ گیا۔ حملہ آوروں سری نگر سے اوڑی تک پسپا کر دیئے گئے اور ہندوستانی فوجیں ان کو وہیں پر روکے ہوئے ہیں۔ اس علاقہ میں ہندوستانی فوجوں کے مقابلہ میں تقریباً انیس ہزار حملہ آور ہیں۔ وادی کشمیر میں لڑائی شروع ہونے کے بعد سے ریاست جموں و کشمیر کے مغربی اور جنوبی سرحد پر حملہ آوروں کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ ان کے متعلق صحیح اعداد شمار نہیں مل سکے ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں تقریباً ۱۵ ہزار حملہ آور لڑ رہے ہیں بعض علاقوں میں ریاستی فوجیں گھر گئی ہیں۔

ریاست کے علاقہ میں حملہ آوروں کے حملے، قتل و غارت آتشزنی اور عورتوں کا اغوا جاری ہے لوٹ کا مال جمع کر کے قبائلی علاقہ لے جایا جاتا ہے تاکہ قبائلیوں کو حملہ آوروں میں شامل ہونے کی ترغیب دلائی جائے جو لوگ حملوں میں عملی طور پر شریک ہیں ان کے علاوہ قبائلی اور دوسرے لوگ جن کی تعداد کا تخمینہ ایک لاکھ ہے مغربی پنجاب کے ریاست جموں و کشمیر سے ملے ہوئے ضلعوں میں جمع کئے گئے ہیں اور ان میں سے ایک بڑی تعداد کو پاکستان کے باشندے جن میں پاکستانی فوج کے افسر بھی شامل ہیں فوجی تربیت دے رہے ہیں پاکستان کے علاقہ میں ان لوگوں کی خبر گیری کی جاتی ہے ان کو کپڑے اسلحہ اور دوسرا سامان دیا جاتا ہے اور جموں و کشمیر کے علاقہ میں پہونچایا جاتا ہے۔

تربیت یافتہ حملہ آور

توجہ نامہ میں بتلایا گیا ہے کہ حملہ آور جدید آلات سے مسلح ہیں جن میں خندقی توپیں اور اوسط درجہ کے مشین گنیں شامل ہیں اس کے علاوہ وہ باقاعدہ فوجیوں کا جنگی لباس پہن کر آتے ہیں اور ایک حال کی لڑائی میں انھوں نے باقاعدہ فوجی صف بندی کے ساتھ جنگ کی ہے اور وہ جنگ کی جدید ترکیبیں اختیار کر رہے ہیں فوجیوں کے ساتھ جانے والے وائرلس سیٹ باقاعدہ طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں اور ۳ انچ مارٹر گنیں بھی استعمال کی گئی تھیں۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کو پاکستانی فوج کے مستقل افسر تربیت دے رہے ہیں اور ایک حد تک ان کی رہنمائی بھی کر رہے ہیں ان کا راشن اور دوسری چیزیں پاکستان کے علاقہ سے آتی ہیں۔

ان واقعات سے قطعی طور پر یہ نتیجے نکلتے ہیں کہ

(۱) حملہ آوروں کو پاکستان سے ہو کر آنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ (۲) ان کو اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ پاکستان کے علاقہ میں اپنی کارروائیوں کے مرکز قائم کرلیں (۳) ان میں پاکستان کے باشندے شامل ہیں (۴) ان کو بہت سا فوجی سامان، نقل و حمل کے ذرائع اور رسد (جس میں پٹرول بھی شامل ہے) یہ سب پاکستان سے ملتی ہیں۔ (۵) پاکستان کے افسر ان کو تربیت دے رہے ہیں۔ ان کی رہنمائی کر رہے ہیں اور دوسرے طریقوں سے ان کی مدد کر رہے ہیں

پاکستان کا رویہ

پاکستان کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے جہاں سے یہ لوگ جدید فوجی سامان اتنی مقدار میں حاصل کر سکیں حکومت ہند نے پاکستان سے کہا تھا کہ وہ حملہ آوروں کو اتنی آسانیاں نہ دے جن کا دینا ہندوستان کے خلاف ایک جارحانہ اور مخالفانہ فعل ہے لیکن پاکستان نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا۔ پچھلی بار یہ درخواست ۲۲ دسمبر کو کی گئی تھی جب ہندوستان کے وزیر اعظم نے بذات خود وزیر اعظم پاکستان کو ایک خط دیا تھا جس میں مختصر طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ پاکستان حملہ آوروں کو کس کس قسم کی امداد دے رہا ہے اور حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس امداد کو فوری اور غیر مشروط طور پر بند کر دے اس خط کا ابھی تک کوئی جواب نہیں موصول ہوا ہے باوجودیکہ ۲۶ تاریخ کو تار کے ذریعہ یاددہانی بھی کرادی گئی تھی۔

مندرجہ بالا بیان سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حکومت پاکستان اس امداد کو نہیں روکنا چاہتی جو حملہ آور سپاہیوں کو اور سامان کی شکل میں پاکستان کے لوگوں اور علاقوں سے پا رہے ہیں اور اس امداد میں حکومت پاکستان کے فوجی اور غیر فوجی ملازمین بھی شریک ہیں یہ رویہ حکومت ہند کے خلاف جارحانہ اقدام ہے کیونکہ ریاست کشمیر انڈیا کا ایک حصہ ہے۔

سمجھانے کی کوشش۔

انڈین حکومت نے پاکستان کو سمجھانے کی کوشش کی اور صبر سے کام لے کر پاکستان کا رویہ بدلنا چاہا لیکن وہ ناکام رہی اور اب کشمیر کی لڑائی میں پاکستان کی امداد کی وجہ سے اس کو حملہ آوروں ... مقابلہ کرنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ... کشمیر کے باشندوں پر وحشیانہ مظالم کر رہے ہیں ... اور پاکستانی علاقوں میں جمع ہو کر انڈیا کے دوسرے علاقوں کے لئے بھی خطرناک بن رہے ہیں اس لئے انڈیا کے لئے کشمیر میں اور زیادہ موثر فوجی کارروائیاں کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس جنگ کے مصارف کا بار انڈیا پر پڑ رہا ہے اور یہ انڈیا پاکستان کے درمیان قیام امن کے لئے بھی خطرناک ہے۔

آیندہ اقدام

حملہ آوروں کے نئے حملوں کو روکنے اور ان کو ہندوستان سے نکالنے کے لئے ہندوستان کی فوجوں کو پاکستان کے اندر داخل ہونا پڑے گا کیونکہ اسی طرح ان کی تردید کی جا سکتی ہے اور ان کے اڈے ختم کئے جا سکتے ہیں اور چونکہ پاکستان ہندوستان کے خلاف حملہ آوروں کی امداد کر کے جارحانہ کارروائی کر رہا ہے اس لئے ہندوستان بین اقوامی قانون کی رو سے یہ حق حاصل ہے کہ حملہ آوروں کے خلاف موثر اقدام کے لئے اپنی فوجیں پاکستان سے بھیجے۔

لیکن اس طرح سے پاکستان سے جنگ ہو جانیکا اندیشہ ہے اس لئے متحدہ اقوام کے منشور کے مطابق انڈین حکومت حفاظتی کونسل سے درخواست کرتی ہے کہ وہ پاکستان کی حکومت کو مندرجہ ذیل باتوں کی ہدایت کر دے

(۱) پاکستان کے فوجی و غیر فوجی ملازمین کو ریاست جموں و کشمیر پر فوج کشی میں شرکت کرنے یا اس کی مدد کرنے سے روک دے۔

(۲) پاکستان کے باشندوں کو ہدایت کرے کہ وہ ریاست جموں و کشمیر پر جنگ میں کوئی حصہ نہ لیں۔

(۳) حملہ آوروں کو (ا) کشمیر کے خلاف کارروائی میں اپنے علاقے کے اندر آنے یا اسے استعمال کرنے (ب) فوجی اور دوسرا سامان حاصل کرنے کا موقع نہ دے اور (ج) ان کو کسی دوسرے قسم کی ایسی امداد نہ دے جس سے موجودہ لڑائی طویل ہو جائے۔

فوری اور خصوصی اہمیت۔

حکومت ہند اس بات کی خصوصی اہمیت پر زور دینا چاہتی ہے کہ حفاظتی کونسل اس کی درخواست پر فوری کارروائی کرے وہ یہ بھی بتا دینا چاہتی ہے کہ فوج کشی والے علاقہ میں پچھلے چند روز کے اندر فوجی کارروائیاں اتنی تیزی سے ہو رہی ہیں کہ وہ حفاظت خود اختیاری کے لئے یہ اپنا رویہ اختیار محفوظ رکھنا ضروری سمجھتی ہے کہ ضرورت پڑنے پر وہ اسکے مطابق جو فوجی کارروائی مناسب سمجھے گی کرے گی۔

حکومت ہند کو اس بات پر بڑا افسوس ہے کہ اس کے اور پاکستان کے تعلقات میں ایک نازک صورت حال پیدا ہو گئی۔ پاکستان اس کا صرف پڑوسی ہی نہیں ہے بلکہ حال کی علیحدگی کے باوجود ہندوستان اور پاکستان بہت سے مشترکہ بندھن اور مفادات رکھتے ہیں۔ ہندوستان کو اس بات سے زیادہ کسی بات کی خواہش نہیں ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ قریبی اور دیرپا دوستی کے طرز سے رہے دونوں مملکتوں کا بلکہ دراصل پوری دنیا کا مفاد یہ ہے کہ امن قائم رہے حکومت ہند حفاظتی کونسل کے سامنے اس مخلصانہ امید کے ساتھ آئی ہے کہ کونسل کی بروقت کارروائی سے امن کا تحفظ ہو جائے۔

کشمیر کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے اسباب

بقیہ صفحہ ۷ کا

پنڈت نہرو نے کہا کوئی انڈیا کے اندر داخل ہونا چاہے اسکا پرزور خیر مقدم کیا جائیگا لیکن یہ سب افواہیں دونوں ریاستوں میں عوام کے خوف و ہراس کا نتیجہ ہیں اور یہ دونوں ریاستوں کے لئے خطرناک ہے

پنڈت نہرو نے لارڈ مونٹ بیٹن کے استعفیٰ کی خبر کو جو کچھ اخباروں میں شائع ہوئی تھی لغو و فضول کہا انھوں نے کہا کہ اس خبر سے اخباروں کے اعتبار اور ذہانت پر برا اثر پڑتا ہے کیونکہ یہ خبر سو فیصدی سے زیادہ جھوٹ ہے دستوری اعتبار سے گورنر جنرل اپنے وزراء کے مشورہ کے اعتبار سے کام کرتا ہے اسکے علاوہ وہ مشترکہ دفاعی کونسل کا صدر بھی ہے

پنڈت نہرو سے سوال کیا گیا کہ آیا اس معاملہ کو انھوں نے حکومت برطانیہ کے رجوع کیا یا نہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا یہ ایسا اہم معاملہ تھا کہ ہم نے برطانوی حکومت کو حالات اور اپنے اقدامات سے مطلع کیا اور صرف وزیر اعظم برطانیہ ہی کو مطلع نہیں کیا گیا بلکہ انڈیا میں دوسرے ممالک کو بھی مطلع کر دیا گیا۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا اس معاملہ میں ان کا مسٹر جناح سے گفتگو کرنا بہتر نہ ہوگا۔ پنڈت نہرو نے کہا "انڈیا کے وزراء پاکستان کے وزیر اعظم اور دوسرے وزراء سے اکثر ملتے رہے ہیں اور چند دن میں مشترکہ دفاعی کونسل کا جلسہ بھی لاہور میں ہوگا لیکن آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسٹر جناح گورنر جنرل ہونیکی حیثیت سے ان معاملات پر بات چیت نہیں کر سکتے ہیں۔

مالیاتی سمجھوتہ کے متعلق پنڈت نہرو نے جو جواب پاکستان کے وزیر خارجہ کو دیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے انھوں نے کہا ہم مالیاتی سمجھوتہ کو بالکل تسلیم کرتے ہیں لیکن ہم پاکستان کو روپیہ کیسے دے سکتے ہیں جبکہ وہ انڈیا پر حملہ آوروں کی مدد کر رہا ہے۔ ہم مکمل سمجھوتہ کے بعد مالیاتی سمجھوتہ پورا کرنے کے لئے تیار ہیں دراصل اس فیاضانہ رویہ کا یہ مطلب تھا کہ وہ کشمیر اور دوسرے مسائل کو حل کرنے میں مدد دیگا لیکن ایسا نہیں ہوا موجودہ حالات میں ہم اپنے خلاف استعمال کرنے کے لئے روپیہ نہیں دے سکتے لیکن حالات ٹھیک ہو جانیکے بعد ہم روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں۔

سرحدی کمیشن کے فیصلہ کی بابت وزیر اعظم نے کہا "انڈیا نے بھی اس فیصلہ پر اعتراض کیا ہے میرے خیال میں انڈیا کے ساتھ بڑی ناانصافی کی گئی خصوصاً بنگال میں کھلنا کے ضلع اور چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ کے متعلق ہم اس معاملہ کو دونوں حکومتوں کے درمیان طے کرنا چاہتے تھے اور اس کے لئے کوئی بین اقوامی مصالحتی بورڈ یا کوئی دوسرا ادارہ قائم کرنا چاہتے تھے لیکن فسادات کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو سکا لیکن ہم اب بھی اس کو کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک دوستانہ دیہ ہوگا اور اس میں کوئی زبردستی نہیں ہے

اجمیر کے متعلق پنڈت نہرو نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ سر ظفر اللہ خاں کے خون میں کس درجہ حرارت پائی جاتی ہے۔ دو تین ہفتہ پہلے حالات یقیناً افسوسناک تھے لیکن پاکستان کے اخباروں کی خبریں مبالغہ آمیز ہیں۔ درگاہ بالکل محفوظ ہے لوٹ مار ہوئی جس میں پچاس ساٹھ آدمی مارے گئے اور کافی تعداد میں مسلمانوں نے اجمیر چھوڑ دیا۔ میں کل اجمیر جا رہا ہوں اور وہاں جا کر لوگوں کو اجمیر چھوڑنے سے روکنا چاہتا ہوں اور جو لوگ چلے گئے ہیں ان سے واپس آنے کے لئے کہوں گا۔

جوناگڑھ کے متعلق بھی خبریں غلط ہیں صرف دو تین دکانیں لوٹی گئی ہیں اور دو تین آدمی قتل ہوئے لیکن حالات پر جلد ہی قابو حاصل کر لیا گیا۔

پنڈت نہرو نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جوناگڑھ

پاکستان پر حملہ حق بجانب ... ہندوستان نے گریز کیا

کشمیر کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے اسباب

حالات اور واقعات پر پنڈت جواہر لال نہرو کا تبصرہ -

نئی دہلی ۲ جنوری۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ایک صحافتی کانفرنس میں ان اسباب کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جن کی بنا پر حکومت ہند نے کشمیر کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا تخمینہ ہے کہ پچاس ہزار حملہ آور کشمیر کی سرحد میں اور ایک لاکھ پاکستان کے اندر ہیں جنھیں خوراک تربیت اور اسلحہ دیئے جا رہے ہیں اور ان کو حملہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ بین اقوامی قانون یا متحدہ اقوام کے منشور کے ہر پہلو سے ہندوستان حفاظت خود اختیاری کے لئے حملہ آوروں کے اڈوں پر حملہ کرنے میں حق بجانب ہوگا۔ ایسا کرنے میں ہم ہمیشہ حق بجانب ہوتے لیکن ہم اس سے اس وقت تک گریز کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جب تک ہم اپنی ریاست اور ان لوگوں کے مفاد کے خیال سے ایسا کرنے پر مجبور نہیں ہو جاتے جو چاہتے ہیں کہ ہم ان کی حفاظت کریں ایسا فوراً کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ اس تمام معاملہ میں پاکستان کا ہاتھ ہے لیکن یہ پوری طرح صاف نہیں ہو سکا کہ پاکستان نے جو حالات پیدا کر دیئے تھے ان پر بعد میں خود اسے کتنا قابو باقی رہا۔

وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ اس معاملہ پر حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کرنے کے باوجود حکومت ہند نے ایسے تمام اقدامات کا اختیار مخصوص رکھا ہے جو حفاظت خود اختیاری کے لئے ضروری ہوں۔

انھوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ بجائے خود ایک علاحدہ حیثیت رکھتا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا

جیسا کہ تمام لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ حکومت ہند نے پاکستان سے یا پاکستان سے ہو کر آنے والوں کے کشمیر پر حملہ کے مسئلہ کو متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے حکومت چاہتی ہے کہ سفارتی وقار اور مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو عوام اور اخبارات کو تمام واقعات سے باخبر کر دیا جائے۔ اس نے ابھی تک انتظار کیا ہے کیونکہ مناسب یہی ہوتا کہ اس معاملہ کی تشہیر سے پہلے حفاظتی کونسل اس پر غور کر لیتی لیکن اس معاملہ پر پاکستان کے وزیر خارجہ اور دوسرے لوگوں کے تبصرے کے پیش نظر مناسب یہی ہے کہ تمام واقعات اجمالی طور پر بیان کر دیا جائے

فوج بھیجنے کے بعد

اپنی فوجیں کشمیر بھیجنے کے بعد میں نے اس سے پہلے کئی بار کشمیر سے متعلق واقعات ملک کے سامنے پیش کئے ہیں ہماری فوجیں وادی کشمیر اور سری نگر شہر بچا لینے میں کامیاب ہوئیں اور انھوں نے وادی جہلم کی سڑک سے حملہ آوروں کو اوری تک بھگا دیا اس وقت سے پاکستان اور ریاست کشمیر کے کنارے کنارے تقریباً ہر جگہ ایک بہت بڑے محاذ پر جنگ ہوتی رہی ہے اور بہت سے مسلح آدمی جنگجویانہ انداز میں اور جدید اسلحہ سے لیس ہو کر کئی جگہ سے کشمیر کے اندر داخل ہو گئے ہیں اس کے علاوہ پاکستان کی طرف ان کے اس سے بھی بڑے بڑے گروہ جمع ہوتے رہے ہیں

پاکستان کے یہی سرحدی علاقے حملہ آوروں کے اڈے بن گئے ہیں اور ان محفوظ اڈوں سے بہت سے حملہ آور سرحد کو پار کر کے ریاست کشمیر میں جو ہندوستان نو آبادیوں کا علاقہ ہے آتش زنی اور لوٹ مار کرتے ہیں حکومت ہند حفاظت خود اختیاری میں اڈوں پر حملہ کر دینے میں حق بجانب ہوتی اور اس طرح حملہ آوروں کی رسد اور فراہمی کے ذرائع کو ختم کیا جا سکتا تھا لیکن اس نے ایسا کرنے سے سختی سے گریز کیا اور اپنی نقل و حرکت کا میدان اس امید پر محدود رکھا کہ پاکستان حملہ آوروں کی امداد اور اعانت مجرمانہ ختم کر دیگا پچھلے دو مہینے میں حکومت پاکستان سے بار بار درخواست کی گئی کہ وہ اپنے علاقہ کو ہندوستان کے خلاف جارحانہ کارروائی کے لئے استعمال نہ ہونے دے پاکستان نے اس پر عمل کرنے سے صرف گریز ہی نہیں کیا ہے بلکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حکومت پاکستان نے ان حملہ آوروں کی جن میں پاکستان کی قومیت رکھنے والے بھی شامل ہیں ہر طرح سے امداد کی ہے اس نے پاکستان کے علاقہ سے ہو کر حملہ آوروں کی آمد و رفت کی اجازت دی ہے موٹر اور ریل کے ذریعہ نقل و حرکت پٹرول خوراک اور رہائش بہم پہونچائی ہے اور ان کے پاس زیادہ تر اسلحہ پاکستانی فوج کے ہیں کشمیر کی مہم میں ہماری فوجوں نے پاکستانی فوج کے آدمی گرفتار کئے ہیں۔

حکومت پاکستان نے اس حملہ کو روکنے کے لئے نہ صرف موثر اقدام روکنے سے انکار کیا ہے بلکہ اس نے حملہ آوروں سے یہ بھی کہنے سے انکار کیا ہے کہ وہ اپنی جارحانہ کارروائیوں سے باز رہیں۔

حکومت ہند اسے برداشت نہیں کر سکتی کہ ہندوستان پر حملہ کے لئے ایک دوستی رکھنے والے ہمسایہ ملک کو استعمال کیا جائے بلکہ ہر طرح کی عملی کارروائی سے گریز کے خیال سے بشرطیکہ اس کو اس پر مجبور نہ کر دیا جائے، اس نے یہ معاملہ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے

پاکستان سے درخواست

۲۲ دسمبر ۴۷ء کو پاکستان کے وزیر اعظم سے ایک باضابطہ تحریری درخواست کی گئی۔ اس خط میں پاکستان کی جارحانہ کارروائیوں اور حملہ آوروں کو پاکستان کی امداد کی نوعیت اجمالی طور پر بیان کی گئی اور حکومت پاکستان سے اپیل کی گئی کہ وہ پاکستان کی قومیت رکھنے والے آدمیوں سے کہے کہ وہ ریاست جموں و کشمیر پر حملہ میں شریک نہ ہوں اور حملہ آوروں کو اسکا موقع نہ دیں۔

ریاست کشمیر پر حملہ کے لئے پاکستان کے علاقے تک حملہ آوروں کی رسائی نہ ہونے دیں نہ وہ اس کو استعمال کرنے دیں۔

(۲) کسی طرح کی فوجی یا دیگر سامان فراہم نہ کریں

(۳) اس طرح کی کوئی امداد نہ پہونچائیں جس سے موجودہ جد و جہد طویل ہو سکے۔

حکومت ہند نے اس دلی خواہش کا دوبارہ اظہار کیا کہ وہ پاکستان سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتی ہے اور اسے امید تھی کہ اس کی درخواست فوراً اور غیر مشروط طور پر منظور کر لی جائیگی اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر مناسب اقدام نہ کیا گیا تو وہ متحدہ اقوام کے ایک رکن کی حیثیت سے اپنے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں کو ملحوظ رکھ کر اپنے مفاد اور جموں و کشمیر کے عوام اور حکومت کے مفادات کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری کارروائی کرے گی۔

حفاظتی کونسل سے درخواست

اس باضابطہ تحریر کا جواب نہ ملنے پر دوبارہ یاد دہانی کی گئی آخر کار ۳۰ دسمبر کو متحدہ اقوام میں ہندوستان کے نمائندے کے توسل سے حفاظتی کونسل سے باضابطہ طور پر رجوع کیا گیا۔

۳۱ دسمبر کو اس تحریر کی ایک نقل تار کے ذریعہ حکومت پاکستان کے پاس بھیجدی گئی جس میں اس معاملہ کے حقائق بیان کئے گئے اور کہا گیا کہ ان سے لازمی طور پر مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) حملہ آوروں کو پاکستان سے گذرنے دیا جاتا ہے

(ب) انھیں اپنی کارروائیوں کے لئے پاکستان کا علاقہ استعمال کرنے دیا گیا ہے

(ج) ان میں پاکستان کی قومیت رکھنے والے شامل ہیں۔

(د) وہ اپنا زیادہ تر فوجی ساز و سامان اور رسد جس میں پٹرول بھی شامل ہے پاکستان سے حاصل کرتے ہیں۔ اور

(ہ) پاکستان کے افسران کی اور رہنمائی کے علاوہ دوسرے طریقوں سے امداد کر رہے ہیں۔

پاکستان کے علاوہ کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جہاں سے جدید ترین فوجی ساز و سامان کی اتنی بڑی مقدار، تربیت اور رہنمائی حاصل ہو سکے اس لئے حکومت ہند نے حفاظتی کونسل سے درخواست کی کہ وہ حکومت پاکستان سے مندرجہ ذیل باتوں کے لئے کہے۔

(۱) حکومت پاکستان کے فوجی اور غیر فوجی ملازمین کو جموں اور کشمیر پر حملہ کرنے یا حملہ میں امداد کرنے سے روکا جائے۔

(۲) پاکستان کی قومیت رکھنے والے دوسرے لوگوں کو جموں اور کشمیر کی جنگ میں شرکت کرنے سے باز رہنے کے لئے کہا جائے۔

(۳) حملہ آوروں کو

(ا) کشمیر کے خلاف کارروائی کے لئے پاکستانی علاقوں تک نہ پہونچنے اور استعمال کرنے دیا جائے

(ب) کوئی ایسی امداد نہ دی جائے جس سے موجودہ جد و جہد طویل ہو سکے۔

اس لئے حفاظتی کونسل میں جو مسائل پیش کئے جا رہے ہیں وہ متذکرہ بالا معاملات تک محدود ہیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ کشمیر میں جنگ کو روکا جائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب حملہ آور واپس چلے جائیں۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ ابھی تک جنگ انڈیا کے علاقہ میں ہو رہی ہے اور اس کو ہر طرح کا حق حاصل ہے کہ وہ حملہ آوروں کو اپنے علاقہ سے نکالے ریاست کشمیر جب تک حملہ آوروں سے صاف نہ ہو جائے کسی معاملہ پر غور نہیں کیا جا سکتا ہے۔

انڈین حکومت کو افسوس ہے کہ ایسے نازک حالات پیدا ہو گئے ہیں لیکن اس کو اس بات پر مجبور کیا گیا ہے۔ حملہ آور فوجوں نے ریاست کشمیر میں بڑا قتل و غارت کیا ہے۔ کوئی حکومت ایسے حملہ کو برداشت نہیں کر سکتی ہے انڈین حکومت نے کافی بردباری کے ساتھ معاملہ کو سلجھانے کی لئے پاکستان کی حکومت سے متعدد بار اپیل کی لیکن وہ سب بیکار ثابت ہوئیں اور مجبور ہو کر حفاظتی کونسل سے اس معاملہ کو رجوع کرنا پڑا۔

ظفر اللہ کے الزام

پاکستان کے وزیر خارجہ نے اپنے حالیہ بیان میں انڈین حکومت کے اوپر متعدد الزامات لگا بلاتفصیل ان الزامات کی تردید کرتا ہوں جو کچھ کئے اس سے سب واقف ہیں اور ہم ہر طرح کے جا تیار ہیں یہ تمام الزامات کشمیر کے معاملہ کو چھپانے لگائے گئے ہیں۔

یہ بالکل غلط ہے کہ انڈین حکومت نے تقسیم ہندوستان یا پاکستان کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ پاکستان سے جن فیاضانہ شرائط پر ہم نے مالیاتی سمجھوتہ کیا وہ اس کا بڑا ثبوت ہے کہ ہم دوستانہ طریقہ پر پاکستان کی امداد کرنا چاہتے ہیں یہ غلط ہے کہ ہم ان کو سمجھوتوں سے مکر گئے ہیں ہم نے پاکستان سے صرف یہ کہا ہے کہ ہم یہ روپیہ فی الحال نہیں ادا کر سکتے کیونکہ یہ روپیہ ہمارے خلاف جنگ میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کشمیر کا مسئلہ اپنی جگہ پر اٹل ہے اگر کسی دوست حکومت پر دشمن کو حملہ کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے تو پاکستان اور انڈیا کا کوئی مستقبل نہیں ہے اس لئے حملہ کو روکنے اور کشمیر کو آزاد کرانے کی آخر تک کوشش کی جائے گی۔ ایسا رویہ پاکستان کے لئے خود مضر رساں ہے کیونکہ بد امنی پھیلانے والی طاقتیں ایک مرتبہ آزاد ہو کر مشکل سے پابند کی جا سکتی ہیں۔

کشمیر میں کوئی فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں ہے۔ ہندو مسلمان اور سکھوں کی کافی تعداد حملہ آوروں کے خلاف لڑ رہی ہے یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور ہم نے کشمیریوں سے مدد کا وعدہ کر لیا ہے اور اپنے قول کا آخر وقت تک پاس کریں گے میں اخباروں سے درخواست کروں گا کہ وہ ایسے نازک موقع پر اس مسئلہ میں ذرا سوچ سمجھ کر خبریں دیں ہم ان کو امکانی طور پر اطلاعات فراہم کریں گے۔ لیکن غیر ذمہ دارانہ بیانات ملک کے لئے مضرت رساں ہیں۔

انڈیا نے پاکستان کے کسی علاقہ میں حملہ آوروں پر حملہ نہیں کیا ہے۔ حالانکہ پاکستان نے کئی مرتبہ احتجاج کیا کہ اس کے علاقہ پر ہمارے ہوائی جہازوں نے اڑ کر بم گرائے لیکن ان معاملات کی تحقیقات کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ اطلاعات بالکل غلط ہیں یا انتہائی مبالغہ آمیز ہیں ممکن ہے کہ غلطی سے کوئی بم سرحد کے اس پار گر گیا ہو انڈین حکومت نے اپنی فوج اور ہوائیہ کو پاکستان میں داخل ہونے سے منع کر دیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ حفاظتی کونسل فوراً کوئی کارروائی کریگی یہ مسئلہ بالکل صاف ہے اور اتنا الجھا ہوا نہیں جتنا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے اسے دکھلانے کی کوشش کی ہے۔ وہ کشمیر کے مسئلہ کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۳۱ سوال کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا ہم [illegible] اگر ہم حملہ آوروں کے [illegible] گے تو وہ بھی جنگ نہ ہو [illegible] حفاظتی ہوگا۔ مجھے یقین [illegible] اس [illegible] حکومت نے مشرقی پنجاب کی سرحد پر حملہ آوروں کے حملہ کو روکنے کے لئے کوئی انتظام کیا ہے۔

(باقی صفحہ ۳ کالم ۵ پر)

کراچی کے ہنگامہ میں جانی نقصانات

کراچی ۷ جنوری تازہ اور مصدقہ تخمینہ کے مطابق کل کراچی کے ہنگاموں میں ایک سو بائیس آدمی ہلاک اور دو سو تیس زخمی ہوئے تھے۔ ان میں ۹ مسلمان ہلاک اور اکیس زخمی ہوئے۔ اب صورت حال پر کافی قابو حاصل کر لیا گیا ہے۔ آج شہر کی فضا پرسکون رہی

ہڑتالوں سے ملک کو نقصان ہوگا

گاندھی جی

دہلی ۷ جنوری۔ کل گاندھی جی نے اپنے عبادتی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس ہڑتال کا ذکر کیا جس کا خطرہ بمبئی کے بندرگاہ میں پیدا ہوگیا ہے انھوں نے کہا کہ ایسے زمانہ میں اس قسم کی ہڑتالیں ملک کو نقصان پہنچائیں گی۔ گاندھی جی نے سوشلسٹوں اور ان لوگوں کو جن کا ہاتھ ہڑتال کی پشت پر بتایا جاتا ہے یہ مشورہ دیا کہ وہ ایسی ہڑتالوں میں کوئی حصہ نہ لیں اور ان سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔

بادشاہ خان کے خلاف مقدمہ

پشاور ۷ جنوری۔ سرحدی لیڈر خان عبدالغفار خان کے خلاف قانون اسلحہ کے تحت مقدمہ چل رہا ہے انھوں نے عدالت میں بیان دینے سے انکار کر دیا۔

دہلی میں والیان ریاست کا اجتماع

دہلی ۷ جنوری آج گورنمنٹ ہاوس میں دیسی والیان ریاست اور ان کے نمایندوں کے ایک اجتماع میں جس کی صدارت لارڈ مونٹ بیٹن نے کی والیان ریاست کی ایک کمیٹی بنائے جانے کے مسئلہ پر بے ضابطہ طریقہ سے گفتگو ہوئی۔

آج کے جلسہ میں حسب ذیل حکمرانوں نے شرکت کی

نواب بھوپال، مہاراجہ جے پور، مہاراجہ کوٹہ، مہاراجہ بیکانیر، ریوا، الور اور مہاراجہ اوندھ

ان کے علاوہ کشمیر، اندور، اودے پور، کولہاپور جے پور، کوٹہ، بیکانیر، ریوا، الور کے وزرائے اعظم ریاست پٹیالہ کے وزیر خارجہ، جودھپور کے وزیر انصاف ٹراونکور اور کوچین کے نمائندے موجود تھے۔

حکومت ہند کے ریاستی محکمہ کے سکریٹری مسٹر مینن بھی جلسہ میں شریک تھے۔

مسلم اور غیر مسلم قیدیوں کا تبادلہ

جالندھر ۶ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ مشرقی پنجاب اور دہلی کے ۴۲۶۵ مسلمان قیدی جن میں ایک ہزار جرائم پیشہ بھی ہیں پاکستان بھیجے جائیں گے اور مغربی پنجاب کے ۴۱۶۱ غیر مسلم قیدی جن میں ۲۴۹۸ جرائم پیشہ بھی ہیں مشرقی پنجاب منتقل کئے جائیں گے۔

کراچی میں اب کیمپ نہیں کھلیگا

کراچی ۷ جنوری وزارت امداد بحالی کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آیندہ سے دارالحکومت میں پناہ گزینوں کے لئے کوئی کیمپ نہیں کھولا جائیگا

حفاظتی کونسل میں طویل بحث کا امکان

لیک سکسس ۷ جنوری حفاظتی کونسل میں کل کے ابتدائی اور رسمی اجلاس کے خاتمہ کے بعد اس بات کی پیشین گوئی کی جا رہی ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں ہندیا پاکستان کے تنازع میں ایک طویل اور سخت بحث ہوگی۔

ہندوستان کی شکایات میں جو کل شائع کی گئی ہے۔ پاکستان پر اس بات کا الزام لگایا گیا ہے کہ وہ کشمیر پر قبائلیوں کے حملہ کو طرح دے رہا ہے حالانکہ ابھی پاکستان نے اپنی صفائی میں کوئی دفاع شائع نہیں کیا ہے لیکن باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اپنی صفائی میں کہیگا کہ اس نے کشمیر کی حکومت سے بار بار پرامن گفت و شنید کی درخواست کی لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

انوار عالم جنتری ۱۹۴۸ء

مثل سالہائے گذشتہ کے امسال بھی یعنی ۱۹۴۸ء کی انوار عالم جنتری اپنی مخصوص شان اور گوناگوں خوبیوں کے ساتھ شائع ہوگئی ہے۔ یہ جنتری اپنی خوبیوں اور افادیت کے اعتبار سے ملک کے گوشہ گوشہ میں مقبولیت اور ہر دلعزیزی حاصل کر چکی ہے۔ سالہائے سابق کے مقابلہ میں ۱۹۴۸ء کی انوار عالم جنتری نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول" کا حکم رکھتی ہے۔

جنتری سے متعلق مکمل و مفصل تقویم، جیوتش، اور روزمرہ کی ضروریات اور حساب کتاب کے مفید عام معلومات، ٹھوس اور مفید تاریخی ادبی معاشرتی اور اقتصادی مضامین وغیرہ غرضیکہ ہر ایک وہ بات اس انوار عالم جنتری میں موجود ہے جسے کوئی صاحب ذوق ایک جنتری میں تلاش کرنا چاہتا ہے

ہم اس جنتری کے مرتب حاجی محمد رفیع صاحب مالک مطبع مجیدی کانپور کو داد تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ موصوف نے کاغذ کی کمی اور پابندیوں کے باعث ۵۶ صفحہ کی اس جنتری کو اپنی محنت اور قابلیت سے سیکڑوں ہزاروں صفحات کی افادیت سے بھر دیا ہے اسی اعتبار سے ہم اس جنتری کو دریا کو کوزہ میں بھرنے کی مثال دیتے ہوئے جنتری کے خواہشمندوں سے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔ ہمیں صرف امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ ہر خریدار اس جنتری سے حسب دلخواہ فائدہ اٹھائیگا۔ قیمت ۸/ ہر شہر کے تاجر کتب سے یہ جنتری خریدی جا سکتی ہے۔ براہ راست منگوانے کا پتہ

انوار عالم جنتری مطبع مجیدی ٹپکاپور کانپور

کراچی میں ۲۴ گھنٹے کا کرفیو

کراچی ۸ جنوری۔ کراچی میں اس وقت ۲۴ گھنٹہ کا کرفیو ہے یہ کرفیو کل چار بجے سے شروع ہوا ہے اور جمعہ کے ۸ بجے صبح تک رہیگا۔ شہر میں امن و امان ہے فوجی دستے اور پولیس گشت کر رہی ہے۔ کل سندھ کا صوبائی دفتر بالکل بند رہا پولیس نے تقریباً ایک ہزار آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ کرفیو کی خلاف ورزی کے جرم میں تقریباً ڈیڑھ ہزار آدمی پکڑے گئے ہیں۔

مسلمانوں کی جان اور عزت کی حفاظت ہمارا فرض ہے

اجمیر کے عام جلسہ میں جواہرلال کی تقریر

فرقہ پرست ملک کے سب سے بڑے دشمن ہیں

اجمیر ۴ جنوری۔ ہمیں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ اجمیر کا ہر مسلمان حفاظت اور عزت کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلمانوں کی پوری پوری حفاظت کریں۔

یہ الفاظ وزیراعظم پنڈت جواہرلال نہرو نے کل شام یہاں ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔ انھوں نے کہا کہ

اگرچہ ہم کو پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں سے پوری پوری ہمدردی ہے اور ہم ان کی امداد کریں گے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں اس کا خیال خاص طور پر رکھنا چاہیئے کہ ہر مسلمان عزت اور حفاظت کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

پاکستان کے معیار ہمارے معیار نہیں اور نہ ان کی یہاں پیروی کی جاسکتی ہے۔ ہم صرف یہی نہیں چاہتے کہ ہر مسلمان یہیں رہے بلکہ ہماری خواہش ہے کہ جو لوگ یہاں سے چلے گئے ہیں وہ اپنے گھروں میں واپس آجائیں

جواہرلال نے کہا کہ میں مسرت بھرے دل سے کئی بار اجمیر آچکا ہوں لیکن اس مرتبہ میرا دل رنج و غم سے معمور ہے۔ اجمیر اپنی درگاہ کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے اگرچہ درگاہ محفوظ ہے لیکن یہ ایک انتہائی افسوسناک بات ہے کہ مسلمان یہاں سے چلے گئے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ہم نے مسلم لیگ کی مخالفت اور مذمت کی تھی کیونکہ وہ نفاق اور دو قومی نظریہ کی تبلیغ کرتی تھی لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہی بات ہندوؤں اور سکھوں میں بھی جگہ پاتی جارہی ہے۔ اس سے سماج کی ترقی ہی میں رکاوٹ نہیں پڑتی بلکہ اس کا نتیجہ تباہی ہوتا ہے امور خارجہ کے ذمہ دار کی حیثیت سے میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے پانچ مہینہ میں ہماری تنگ خیالی اور آپس کے جھگڑوں سے دنیا کی نظر میں ہمارے وقار کو سخت دھکا لگا ہے۔

متحد ہوکر

ہمیں متحد ہوکر طاقت حاصل کرنی چاہیئے لیکن لوٹ مار قتل اور غارت کے لئے نہیں کیونکہ ایسی طاقت کو طاقت نہیں کہا جاسکتا اس سے ہماری آزادی تباہ ہو جائے گی یہ ہندوستان کے رہنے والوں کا کام ہے وہ اس کا فیصلہ کریں کہ وہ کس کی پیروی کرنا چاہتے ہیں ڈومینین اور

وزیراعظم عوام ہی بناتے ہیں

ہر ملک میں بڑی تبدیلی کے بعد عظیم الشان انقلاب رونما ہوتے ہیں لیکن آپ کو غلط تصورات کی رو میں نہ بہ جانا چاہیئے۔

پنڈت نہرو نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے فوجی امداد اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھیجی ہے جو جارحانہ کارروائی کرنے والوں کے خلاف آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں جنگی حکمت عملی کے لحاظ سے کشمیر بہت اہمیت رکھتا ہے لیکن ایسے افسوسناک واقعات سے جو پچھلے مہینہ اجمیر میں پیش آئے تھے کشمیر کے رہنے والوں میں اس سلوک کی طرف سے شک پیدا کرسکتے ہیں۔ جو ہندوستان کے رہنے والے ان کے ساتھ آیندہ کریں گے۔

کانگرس اور اقلیت

پنڈت نہرو نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کانگرس نے ملک کے سامنے بعض اصول پیش کئے ہیں لیکن عوام اگر انھیں نہیں پسند کرتے تو انھیں چاہیئے کہ وہ نئے اصول بنالیں۔ کل ہند کانگرس کمیٹی نے اپنے پچھلے اجلاس میں فرقہ واریت اور اقلیتوں کے متعلق اپنے رویہ کا غیر مبہم الفاظ میں اعلان کردیا تھا۔ وہی موجودہ حکومت کا بھی ہے اور اگرچہ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ اسے عملی ۴

۴ جامہ پہنانے میں ہم پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے لیکن ہم اس سے بالکل نہیں ہٹیں گے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں گے آجکل کی دنیا میں کوئی ایسی ریاست قائم نہیں رہ سکتی جس کی بنیاد مذہب پر ہو۔

جنگ آزادی میں کانگرس تنہا تھی اب بہت سی جماعتیں میدان میں آگئی ہیں لیکن صرف آزادی کو مٹانے کے لئے۔ کانگرس اب بھی طاقت رکھتی ہے اور نفاق پیدا کرنے والی طاقتوں سے خائف نہیں ہے۔ وہ ہماری ترقی میں صرف تاخیر کا باعث ہوسکتی ہیں۔ لیکن ہماری آزادی تباہ کرنے میں انھیں کبھی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ فرقہ پرست اس ملک کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

درگاہ میں۔

اس سے پہلے پنڈت نہرو درگاہ گئے جہاں مسلمانوں کے بہت بڑے مجمع نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔

انھیں خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے پچھلے چند دنوں کے واقعات پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ مسئلہ صرف اجمیر کا نہیں بلکہ پورے ملک کا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آزادی ختم نہ ہو جائے تو ہمیں اسکو حل کرنا پڑے گا۔

پنڈت نہرو نے پرزور الفاظ میں کہا کہ حکومت ہند ہر مذہب کے ماننے والے کی آزادی چاہتی ہے خوف انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس سے نجات پا جائیں۔

پنڈت نہرو نے چیف کمشنر اور صوبہ کانگرس کمیٹی کے صدر کی معیت میں شہر کا دورہ کیا اور پچھلے ہنگاموں میں جلائی جانے والی یا منہدم کی جانے والی مسجدوں دوکانوں اور مکانوں کو دیکھا۔

شراب بندی

۳ جنوری فرانس کے مقبوضہ مقامات میں سے ماہی اور اسکے ملحقہ علاقوں میں یکم جنوری سے شراب بند کردی گئی۔

کفایت شعاری مختلف زمانوں میں (۴)

چمڑے کا روپیہ

دھاتوں کے رائج الوقت ہونے کی وجہ سے لوگوں میں جو باہمی جھگڑے اور مقدمات پیدا ہوگئے تھے۔ اُن سے پریشان ہوکر ایک عقلمند حکمران نے دھات کے ڈلوں پر اپنی مہر ثبت کرنے کی سوچی تاکہ دھات کے خالص ہونے کی تصدیق ہو سکے۔ وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ بنیادی دھاتوں کی جگہ سونا اور چاندی نے لے لی اور ڈلوں کا رقبہ بھی کم ہوگیا۔ اس طرح پہلا سکہ تیار ہوا۔ یہ ہزارہا سال پیشتر کی بات ہے۔ بادشاہ اپنی شبیہ گھٹیا دھات کے سکوں پر نقش کرنے سے لوگوں کو منع کرنے میں اکثر ناکامیاب رہتا خصوصاً جب پولیس نالائق ہوتی یا بادشاہ جنگ و جدل میں مشغول ہوتا۔ یاد رکھئے ہمایوں بادشاہ کے ایک دفعہ دریائے گنگا میں ڈوبنے پر چمڑے کے ٹکڑے زر قانونی بن گئے تھے! حکمرانوں کی متعدد تبدیلیاں روپیہ کی قیمت کو کم و بیش کرتی رہیں۔

حفاظتی کونسل میں ہندستان کی نمایندگی

نئی دہلی ۵ جنوری آج رات کو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حفاظتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر غور و خوض کے وقت حکومت ہند کی نمائندگی وزیر زائد مسٹر گوپال سوامی آئنگر اور مسٹر ایم ان استیلواد کریں گے۔

واشنگٹن میں ہندستانی سفارت خانہ کے فوجی مشیر کرنل بی کے کول اور وزارت خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ کے مسٹر ایچ ان بکسر پارایٹ لا ہندوستانی وفد کے مشیر ہوں گے۔

برطانی برمی معاہدہ کی توثیق

رنگون ۴ جنوری۔ نئی برمی یونین کے پارلیمنٹ ... برطانی برمی معاہدہ کی ... وزیراعظم مسٹر ... نو نے لندن میں ... دستخط کئے تھے۔

برما کی کمیونسٹ پارٹی نے اس معاہدہ کی مخالفت کی اور اس کے خلاف رائے دی۔

دہلی میں نظام کے ایجنٹ جنرل

حیدرآباد ۵۔ جنوری حکومت نظام کے ایک اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ حیدرآباد کے سابق نائب وزیراعظم نواب زین یار کو ریاست حیدرآباد کی طرف سے انڈین یونین میں ایجنٹ جنرل اور فوجی سکریٹری نواب یوسف یار جنگ کو ان کے ساتھ افسر خاص مقرر کیا گیا ہے۔

ESTD. 1925
the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار
صداقت

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 64 NO. 3 | Cawnpore. Saturday 17 JANUARY 1948

کانپور شنبہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۶ نمبر ۳

ادبیات

مہاجرینِ پاکستان کی صدائے درد

تقسیم ہند کے بعد جو مہاجرین پاکستان میں داخل ہوکر قلبی و روحانی تکالیف محسوس کررہے ہیں ان کے دردناک احساسات کا خاکہ ہند کی ایک مشہور حساس دل شاعرہ نے مندرجہ ذیل اشعار میں پیش کیا ہے جو ہدیہ ناظرین ہیں (اڈیٹر)

تاجِ اعزاز کے جلووں سے سنورنے والو — مسندِ عزت و رفعت پہ بکھرنے والو
جادۂ عیش سے ہر گام گزرنے والو — فرصتِ زیست پہ اک فخر سا کرنے والو
کچھ ہماری بھی مصیبت کا ہے احساس تمہیں؟
اُمتِ احمدِ مرسل کا ہے کچھ پاس تمہیں؟

ہم بھی آئے تھے یہاں زیست بسر کرنے کو — گھر کو چھوڑا تھا اسی دیس میں گھر کرنے کو
تہی داماں چلے آئے تھے یہاں مرنے کو — گوشۂ دامنِ مقصود مگر بھرنے کو
لیکن افسوس کہ آزار یہ معلوم نہ تھا
زندگی ہوگی یہاں خوار یہ معلوم نہ

ہم نے زندہ کیا توحید کے افسانے کو — ہم نے آباد کیا زیست کے ویرانے کو
متحد ہم ہوئے معراج وفا پانے کو — ہم نے ایثار کیا کچھ صلہ مل جانے کو
لیکن اب ہم ہیں کوئی یار و مددگار نہیں
ہم مہاجر ہیں مگر کچھ بھی سزاوار نہیں

ہم یہاں آئے تھے بایانِ حکومت کیلئے — ہم یہاں آئے تھے اسلام کی عظمت کیلئے
ہم ہوئے گرمِ سفر گوشۂ راحت کیلئے — نہ کہ افسوس یہ ہنگامِ صعوبت کیلئے
یہ اگر جانتے کیوں رشتہ بہ پا ہوتے ہم
اپنا گھر چھوڑ کے پامالِ جفا ہوتے ہم

[illegible] اُٹھائیں گے نہ ہم — بھیک کے واسطے یہ ہاتھ بڑھائیں گے نہ ہم
[illegible] ملات مٹائیں گے نہ ہم — یعنی اب حسنِ خودی اپنا چھپائیں گے نہ ہم
ہم کو محسوس ہوا اب غلطی کی ہم نے
یعنی کیوں ہجرتِ مظلوم ابھی کی ہم نے

ہم بہت خوش تھے کہ اک زندگی پائی ہمنے — ایک دنیا بھی نئی اپنی بنائی ہم نے
اپنی یکجائی کی اک شان دکھائی ہمنے — اپنے ایثار سے تقدیر جگائی ہم نے
آہ کیا خواب تھا جس کی نہیں کوئی تعبیر
پھرتے ہیں کوچہ بکوچہ کوئی جیسے ہو فقیر

دنیائے اسلام

عراق کے ہوائی مراکز سے برطانی فوجوں کے تخلیہ کا سوال

لندن ۹ جنوری۔ ان دنوں وزیر اعظم سید صالح جابر کی سرکردگی میں جو عراق وفد سنہ ۱۹۳۰ء کے برطانی عراقی معاہدہ کی ترمیم تنسیخ کے لئے آیا ہوا ہے اس نے آج صبح ایک جلسہ کیا آج سہ پہر کو یہ وفد برطانی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون سے ملاقات کریگا۔ امید کی جاتی ہے کہ گفتگو خاص طور پر موجودہ معاہدہ کی دفعہ ۵ پر ہوگی اور اس کی اس متعلقہ تحریر پر جو فوج کے متعلق ہے معاہدہ کی دفعہ ۵ کے بموجب شاہ عراق اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ برطانی مواصلات کی حفاظت سے ملک کا مفاد وابستہ ہے اس میں برطانیہ کو حبانیہ اور شیبہ کے ہوائی مستقر استعمال کرنے اور یہاں فوجیں رکھنے کا حق بھی دیا گیا ہے۔

اس دفعہ کے متعلق فوجوں کے بارے میں جو فقرے ہیں ان میں برطانی فوجوں کی نقل و حرکت اور تربیت دینے کی اجازت ہے اور وہ مختلف محصولات سے مستثنےٰ ہیں۔

مشرق وسطیٰ اور ہندوستان میں برطانیہ کی تبدیل شدہ صورت حال اس دفعہ میں ترمیم کی مقتضی ہے۔ عراق میں متذکرہ بالا دو ہوائی مستقر اور بغداد کے فوجی دفتر کو چھوڑ کر کہیں برطانی فوج نہیں ہے، تمام فوجیں گزشتہ اکتوبر میں تخلیہ کرچکی ہیں اس لئے اس کا امکان ہے کہ ان دونوں مقامات سے بھی فوجیں ہٹالی جائیں اور انھیں جو مراعات حاصل ہیں انھیں بھی مسترد کردیا جائے۔

یہ سوال مشکل ہے کہ ان دونوں ہوائی مراکز سے منتقل کرنیکا معاملہ برطانیہ کے لئے کس حد تک قابل قبول ہوگا۔ کیونکہ صنعت کے مواصلاتی سلسلہ کی یہ اہم کڑیاں تھے فلسطین اور مصر سے برطانی فوجوں کے تخلیہ اور کینیا کو فوجی مستقر بنانے کے بعد عراق کے حبانیہ اور شیبہ کی اہمیت کم ہوگئی ہے لیکن اس مسئلہ پر ابھی فوجی ماہرین کو غور کرنا ہے، برطانی فوجی ارباب حل و عقد کو اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں اور مباحث سے باخبر رکھا جارہا ہے۔ غالباً ان لوگوں کا مشورہ اس سلسلہ میں آخری فیصلہ کا درجہ رکھے گا

موجودہ معاہدہ کی بنیادی چیز یہ ہے کہ جانبین کسی تیسری طاقت سے ایک دوسرے کے خلاف معاہدہ امن نہ کریں گے اور جنگ کے زمانہ میں ایک دوسرے کو تمام سہولتیں فراہم کریں گے اس ضمانت میں کسی قسم کی تبدیلی کا امکان نہیں۔ پھر برطانیہ نے عراق کو جدید ترین آلات جنگ فراہم کرنے جو وعدہ کیا ہے اس میں بھی کوئی ترمیم نہ ہوگی۔

لنڈن کے یہودی علاقوں میں برطانیہ کے اس رویہ پر اعتراض کیا جارہا ہے کہ وہ عراق کو آلات جنگ فراہم کرنے پر مجبور ہے کیونکہ یہودیوں کا خیال ہے کہ عراق ان اسلحہ کو فلسطین میں یہودیوں کے خلاف استعمال کرسکتا ہے۔

کل رات ایک عراقی فوج وفد بھی آیا تھا، معاہدہ کی ترمیم و تنسیخ میں حصہ لینے کے لئے یہ وفد بلایا گیا ہے بریگیڈیر ایف فتاح شاہی عراقی ہوائیہ کے کمان دار اعلیٰ اس کے سرگروہ ہیں۔

حفاظتی کونسل تقسیم فلسطین کیلئے سب کچھ کرے گی

لیک سکسس۔ نیویارک ۹ جنوری راستہ دشوار سہی لیکن اس سلسلہ میں ہمیں حفاظتی کونسل سے مدد ملنے کی امید ہے ہمیں یقین ہے کہ تقسیم فلسطین کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حفاظتی کونسل اپنے تمام حقوق استعمال کریں گے۔" ان الفاظ کے ساتھ آج ادارہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل موسیو ٹرائی گیف لی نے فلسطینی کمیشن کے پہلے اجلاس کا افتتاح کیا۔

انھوں نے کہا۔ آپ کو اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ اگر ضرورت پیش آئی تو حفاظتی کونسل اپنے تمام حقوق کا استعمال کرکے جو اسے اعلان میں دیئے گئے ہیں قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری لیگی۔ لیکن آپ کا کام نازک گفتگو بے باکانہ تصفیہ پختہ عزم غیر متزلزل دلیری اور ناقابل گرفت مقاصد کا طالب ہو مجھے امید ہے کہ آپ لوگ تمام مشکلات سے عہدہ برآ ہوسکیں گے۔

اجلاس کے سامنے یہ مسئلہ درپیش ہے کہ کمیشن کو فلسطین میں اپنا کام انجام دینے کے لئے کیا محافظتی اقدام کرنا چاہیئے اور وہ انھیں کس طرح کریگا جنرل اسمبلی کا خیال ہے کہ کمیشن کو اس ضمن میں کوئی مشکل پیش نہ آئیگی اور اگر کوئی دشواری پیش آئی تو حفاظتی کونسل اسے دور کردے گی نیویارک میں بیٹھ کر بیٹے کرنا مشکل ہے کہ کمیشن کو فلسطین میں پہونچکر کون کون سی مشکلیں پیش آئیں گی اور کس طرح ان کا تدارک کیا جائیگا۔

دوسری طرف یہ بھی خیال ہے کہ اگر کمیشن کو فلسطین پہونچنے کے بعد آزادی سے کام کرنے کا موقع نہ ملا تو پھر حفاظتی کونسل سے حفاظت کے لئے اپیل کرنا اور اس کا جلد انتظام ہونا مشکل ہو جائیگا۔

موسیو ٹرائی گیف لی نے اس سلسلہ میں یہ کہا کہ یہ کام خود کمیشن کے کرنیکا ہے دفتر سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس سلسلہ میں انھوں نے پہلے ہی اس بات کا اظہار کردیا ہے کہ بڑی طاقتوں نے عالمی فوج کے ذریعہ فلسطین میں امن قائم رکھنے کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کی ہے اور چھوٹی طاقتوں سے بھی اس کی درخواست کی گئی ہے کہ وہ کمیشن کی مدد کے لئے اپنی اپنی فوجیں بھیجیں۔ کناڈا کی البتہ یہ تجویز ہے کہ کمیشن کے اراکین کو محفوظ رکھنے اور کام انجام دینے کے لئے تمام دنیا کے ملکوں کے رضاکاروں سے تشکیل شدہ فوج کی مدد لی جائے۔ ممکن ہے فروری میں کناڈا کا نمایندہ حفاظتی کونسل کی صدارت کرتے وقت یہ تجویز پیش کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میرا ہے | زبان پر بھی وہی ہے جو ہے دلمیں میرے

ہفتہ وار صدائے وقت

کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۳

مہاتما گاندھی کے برت کا اثر

گاندھی جی کے برت نے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اپنا اثر دکھادیا۔ ہندوستان کی متعدد سیاسی وغیر سیاسی جماعتوں نے اور بااثر اصحاب نے پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ امن قائم کرکے گاندھی جی کی جان بچائیں جابجا جلسے منعقد کیئے گئے ہیں اور سب اخباروں نے سوائے دوچار کے گاندھی جی کے مقصد سے اتفاق کیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ گاندھی جی نے بہت وقت پر یہ اقدام کیا ہے، ان کی اس عظیم الشان قربانی نے تباہی کے اٹھنے والے عالمگیر طوفان کو روک دیا ہے ورنہ آج ہندوستان کی جو حالت ہورہی ہے وہ نہ صرف پاکستان میں غیر مسلموں کا اور ہندوستان میں مسلمانوں کا قلع قمع کردے گی بلکہ پھر یہ آگ اور نیچے اترے گی، مسلمانوں مسلمانوں اور ہندوؤں ہندوؤں میں فساد ہوگا۔ ان کے آپس کے فرقے ایک دوسرے کا گلا کاٹیں گے۔ بدنظمی، افراتفری، طوائف الملوکی کا راج ہوگا آزادی اور جمہوریت اس چتا میں جل کر راکھ ہوجائیں گی۔ پھر یہ آگ پھیل کر عالمگیر جنگ میں جذب ہوکر عالمگیر آگ بن جائیگی۔ خطرہ ہے کہ جنگ کا مرکز ہندوستان ہی بنے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس ملک کی گیارہ بارہ ہزار سال کی تہذیب مع اپنے رکھوالوں کے ختم ہوجائیگی۔ گاندھی جی نے اس خطرناک تباہی کو اپنے سینے پر روک لیا ہے۔

اگر ہندوستان اس راہ چلتا ہے جدھر گاندھی جی لے جانا چاہتے ہیں تو نہ صرف ہندوستان میں امن اور جمہوریت اور فارغ البالی کا راج ہوجائیگا، بلکہ ہندوستان جو آج جنگ عالمگیر کا پیامی بنا ہوا ہے کل عالمگیر صلح اور فارغ البالی کا پیام بن جائیگا۔

دنیا اس وقت ترقی اور تباہی کے دوراہے پر کھڑی ہوئی ہے۔ ہندوستان جدھر قدم اٹھاتا ہے دنیا اسی طرف جاتی ہے۔ کیا فیصلہ ہے ہندوستان کا؟ اور کیا فیصلہ ہے اسکے گیارہ ہزار سال کے تمدن تہذیب اور اس میں جگہ پانے والے عالمگیر مذاہب کا؟ ہندوستان کو مستقبل کا قاتل بننا چاہیئے یا رہبر؟

پاکستان کے ایک وزیر غضنفر علی خاں نے کہا ہے کہ "آج گاندھی جی نے ہندو مسلم اتحاد پیدا کرنے کے لئے جو برت غیر معینہ مدت کے لئے شروع کیا ہے اس سے نہ صرف ہندوستان بلکہ پاکستان کے لوگوں کی بھی آنکھیں کھلنی چاہیئے۔ اگر یہی حالت چند دنوں اور رہی تو ہماری آزادی یقیناً ختم ہو جائے گی۔

سکھ لیڈروں نے مہاراجہ پٹیالہ کی صدارت میں ایک اپیل شائع کی ہے جس میں کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ گاندھی جی کی ذات انسانیت کی ایک امانت ہے۔ اور ان کی زندگی ہر قیمت پر بچانا چاہیئے گاندھی جی نے جس لیئے یہ برت رکھا ہے اس سے ہر سکھ خواہ اس کا سیاسی مسلک کچھ بھی ہو، اتفاق کرتا ہے، ہم گاندھی جی کو یقین دلاتے ہیں کہ امن قائم رکھنے اور مختلف فرقوں میں اتحاد بڑھانے کے لئے سکھ سب سے زیادہ کوشاں رہیں گے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کانگرس کے ممبر اور سب مختلف فرقوں اور غیر کانگرسی جماعتوں کے لیڈر جنھوں نے گاندھی جی کے مشن سے اتفاق کیا ہے امن کے لئے پوری کوشش کریں تو ایک دن میں امن قائم ہوسکتا ہے لیکن ہم کو یقین کرنا چاہیئے کہ کہنے والوں کے دلوں میں وہی ہے جو ان کی زبان پر ہے۔ کیونکہ گاندھی جی کی جان ایسی چیز نہیں ہے جو آسانی سے کھوئی جاسکے۔ اس لئے ہم کو یقین ہے کہ یہ لوگ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہونگے ہم عوام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کی کوششوں میں پورا ساتھ دیں۔

نفرت ختم کرکے گاندھی جی کی جان بچا لیجیئے

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ گاندھی جی نے یہ برت ہندوستان کے باشندوں کو فرقہ واریت کی راہ پر چلنے سے روکنے اور ان کو اس سے پیدا ہونے والے یقینی خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے شروع کیا ہے۔

یہ الفاظ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج دہلی صوبہ کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام ایک اور اجتماع امن کو خطاب کرتے ہوئے کہے۔

فرقہ وارانہ نفرت کو ختم کرکے گاندھی جی کی زندگی کو بچانیکی اپیل کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اگرچہ میں پناہ گزینوں سے پوری پوری ہمدردی رکھتا ہوں لیکن میں یہ ہرگز تسلیم نہیں کرسکتا کہ انھوں نے اپنی شکایتیں دور کرانیکا مناسب ذریعہ اختیار کیا ہے۔ پ

نوٹس

یو۔ پی میونسپلٹیز ایکٹ ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۱۴۳ کے ماتحت

(عمارات۔ قطعات زمین یا دونوں کی سالانہ مالیت پر ٹیکس)

اس نوٹس کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ پانچ سال ۱۹۴۸-۵۳ء (مع اس علاقہ کے لئے جو سابق میں جوہی نوٹیفائڈ رقبہ کے نام سے موسوم تھا) کے لئے تیار کی ہوئی تشخیص کی فہرست کا معائنہ دفتر کے اوقات میں میونسپل آفس میں تشخیص افسر صاحب کے دفتر میں کیا جاسکتا ہے اور اس نوٹس کی تاریخ سے ایک ماہ گذر جانیکے بعد فہرست میں صحیح مالیت اور تشخیص پر وہ کمیٹی جس کو اس معاملہ میں اختیارات ملے ہوئے ہیں غور کرنا شروع

آئینہ کانپور

مہاتما گاندھی کا برت

مہاتما گاندھی نے ۳ جنوری ۱۱ بجے دن سے فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے اپنا برت ایک غیر معینہ مدت کے لئے شروع کردیا ہے۔ آپ نے ۱۳ جنوری کے شام کے عبادتی جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے اپنے اس عزم بالجزم کا اظہار کیا ہے کہ اقلیتوں کے تحفظ کا اطمینان کرنے کے لئے میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوں اور اسی لئے میں نے یہ برت رکھا ہے۔

اس برت نے سارے ہندوستان کو تشویش میں ڈالدیا ہے۔ کیونکہ مہاتما گاندھی کی ایک ایسی عظیم الشان ہستی ہے جو ملک کے لئے نہایت قیمتی اور مفید ہے۔ اسی لئے ملک کا ہر باشندہ مہاتما جی کی زندگی اور مقصد کی کامیابی کے لئے دست بہ دعا ہے

کانپور کی سٹی کانگرس کمیٹی ہندو مسلمان اور سکھوں کے ساتھ ملکر بڑی جد وجہد سے کام کررہی ہے ایک مشترکہ کمیٹی اس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے۔

۱۶ جنوری کو بعد نماز جمعہ تقریباً ایک سو مسجدوں میں مہاتما گاندھی کی زندگی اور انکے مقصد کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگی گیئں اور جامع مسجد میں بعد نماز ایک جلسہ ہوا جس میں خضر بابا نے زبردست تقریر کی۔ مندروں میں بھی دعائیں مانگی جارہی ہیں۔ محلہ محلہ جلسے ہورہے ہیں۔ آج بابو پورہ۔ قلی بازار۔ بانس منڈی۔ اور مسافر خانہ نواب محمد ابراہیم صاحب پریڈ پر جلسہ ہوگا۔ اتوار کو باطخانہ میں پریڈ وارڈ کا جلسہ ہوگا۔ اور شام کو ۴ بجے شردھانند پارک میں ایک بڑا مشترکہ جلسہ ہوگا۔

کانپور کے ہر فرقہ کے لوگ مہاتما گاندھی کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے مقصد یعنی ہندو مسلم اور سکھ اتحاد کے لئے پوری پوری تائید سچے دل سے کرتے ہیں۔ اور ان کی مہاتما جی سے استدعا ہے کہ وہ اپنے برت کو جلد سے جلد ختم کرکے سارے ملک کی خواہش کو پورا کریں۔

پولیس دربار میں پنت جی کی تقریر

۱۶ جنوری ۱۰½ بجے دن کو پھول باغ میں پولیس پریڈ یعنی سالانہ پولیس دربار آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم کی موجودگی میں ہوا۔ جس میں بڑی تعداد میں شہر کے معززین بھی شریک تھے۔ پریڈ کی سلامی لینے کے بعد پنت جی نے پولیس مینوں کو آنکے بہترین خدمات کے صلہ میں انعامات دیئے۔ اور اسکے بعد پولیس مینوں سے ملاقات فرمائی بعد ازاں آپنے ایک زبردست تقریر کے دوران میں فرمایا کہ

آج ہماری پولیس اسقدر مضبوط ہوچکی ہے کہ وہ ملک پر کسی بیرونی حملہ کا مقابلہ بغیر فوج کی مدد کے بھی کرسکتی ہے۔

آپنے فرمایا کہ اس وقت ہمیں اپنے ملک سے فرقہ پرستی کے بھوت کو کسی نہ کسی طرح دور کرنا ہے۔ سوسائیٹی سے اس زہر کو دور کرنے کے لئے مہاتما گاندھی ایسی برگزیدہ شخصیت نے برت (روزہ) رکھ کر اپنی جان کی بازی لگادی ہے آپ اور ہم سب ملکر دعا کریں کہ مہاتما جی کامیابی کے ساتھ اپنا برت ختم کریں

کوی سمیلن

۲۵ جنوری کو یوپی گورنمنٹ لیبر ڈپارٹمنٹ کے لیبر ویلفیر درشن پورہ میں کوی سمیلن منعقد ہوگا جسکے لئے مندرجہ ذیل مضامین مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) آزادی (سوتنترا)

(۲) ہمارا دیش (۳) مزدور (۴) اتحاد

مسٹر ہربنس رائے بچن الہ آبادی صدارت کریں گے۔ اور آل انڈیا ریڈیو براڈکاسٹ کریگا

۱۶ جنوری ۳ بجے دن کو اس کی شہری کی تجاویز کے متعلق لیبر کمشنر دوں نے مقامی اخبارات

۷ لاکھ ۵ ہزار کے خرچ کا تخمینہ کیا ہے واٹر ورکس کی آمدنی میں ۶ لاکھ ۷ ہزار ۹۲۰ روپیہ کا نقصان ہے۔

میونسپل بورڈ۔ کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ ۲۱ جنوری ۴½ بجے شام کو ہوگی جسمیں کمیٹیوں کے ممبران کی نامزدگی کا اعلان کیا جائیگا اور الکشن کی تاریخ مقرر کی جائیگی اور کانپور میونسپل ودیولپمنٹ بورڈ کی مالی پوزیشن کے سلسلہ میں مسٹر انو صوبیدار کی رپورٹ پر غور کیا جائیگا۔

نشہ بندی۔ یوپی گورنمنٹ نے کانپور ناؤ کے ضلعوں میں یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے نشہ کی فروخت بند کرنیکا فیصلہ کیا ہے جس سے آمدنی میں ۷۷ لاکھ کا نقصان ہوگا اور اسکیم پر عمل درآمد

نظام نے بیس کروڑ روپے پاکستان کو دیدیئے

دھلی میں نواب معین نواز جنگ کا بیان

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ ریاست حیدرآباد کے وزیر مالیات و امور خارجہ نواب معین نواز جنگ نے جو آجکل دہلی میں ہیں۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمایندے کو بتایا کہ حکومت نظام نے حکومت پاکستان کے حکومت ہند کی بیس کروڑ کی وہ ہنڈیاں دیدی ہیں جو اب تک اس کے پاس تھیں۔ یہ تمسکات مملکت پاکستان کی ہنڈیوں کے بدلے میں دیئے تھے، یہ تمسکات اس وقت ہوا تھا جب ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات آجکل کی طرح ناخوشگوار نہ تھے۔

انھوں نے پرزور الفاظ میں یہ تردید کی کہ پاکستان کو تمسکات کی منتقلی مملکت ہندوستان سے غیر دوستانہ تعلقات پر کسی طرح دلالت نہیں کرتی، یہ تو حیدرآباد میں پڑی ہوئی ہنڈیوں کا ایک طرح کا تبادلہ تھا۔

اور یہ ایک عام طریقہ ہے کہ ایک حکومت دوسری حکومت کے تمسکات کو اپنے قبضہ میں رکھتی ہے۔ کچھ دنوں قبل حکومت نظام چند اسٹرلنگ تمسکات کو بھی اپنے قبضہ میں لینا چاہتی تھی لیکن ملک میں واقعات کی رفتار کی وجہ سے یہ خیال ترک کر دینا پڑا۔

نواب معین نواز جنگ نے کہا حکومت پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد کے حیدرآباد آنے اور اس بیس کرور کے تمسکات کو پاکستان منتقل کر دینے سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ حکومت نظام نے نومبر کے شروع میں یہ طے کیا تھا جب یہ معلوم ہوا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات بہت خوشگوار ہیں اور حکومت ہند حکومت پاکستان کو نقدی فاضلات کے سلسلہ میں بڑی مراعات دینے کو تیار ہے۔ ان حالات کی بنا پر حکومت نظام نے تمسکات کو پاکستان منتقل کرنے میں جلدی کی۔

نواب معین نواز جنگ نے کہا" ہندوستان اور حیدرآباد کے درمیان جو عارضی سمجھوتہ ہوا تھا اس کی رفتار ترقی میں یونہی ہے حیدرآباد کو جس اتحاد و تعاون کی امید تھی وہ بھی پوری نہ ہوئی اس کی وجہ یہ ہے کہ جانبین کے ایجنٹ جنرل نے حال ہی میں اپنے عہدے سنبھالے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہم اپنے سمجھوتہ میں کامیاب رہیں گے۔

انھوں نے کہا کہ یہ سوچنا غلط ہے کہ حکومت نظام نے حال ہی میں جو آرڈینس جاری کئے ہیں ان کا مقصد پاکستان کو مالیاتی مدد دینا تھی حیدرآباد میں کسی کو ہندوستانی سکوں میں بنک [illegible] حساب کھولنے کی ممانعت نہیں اور نہ روپے پیسہ کو قریب صوبوں میں برآمد کرنے پر پابندی ہے موجودہ آرڈینس کا حلقہ اثر بہت محدود ہے۔ حیدرآباد میں صرف عثمانیہ سکہ رائج وقت تھا۔ حکومت ہند نے یہ مشورہ دیا تھا کہ بیرونی مبادلہ زر کا کام شروع کیا جائے۔ لیکن دو سکوں کا بیک وقت رائج رہنا مناسب نہ تھا۔ پھر بھی ہندوستانی سکہ چلتا رہا اور موجودہ آرڈینس صرف مقامی ادائیگی زر کے سلسلے میں عائد ہوا۔ حیدرآباد نے ہندوستانی سکوں پر کوئی پابندی عاید نہیں کی اب ہندوستانی سکہ اور سکہ عثمانیہ کی شرح تبادلہ کا استقرار ہو گیا ہے۔ اگر کوئی مجھے اس بات پر قائل کر دے گا کہ یہ آرڈینس غلط ہے اور ملک کے لئے مفید نہیں تو میں اس آرڈینس کو واپس لینے میں مطلق تامل نہ کروں گا۔

۱۸ جنوری سے کپڑے کا کنٹرول ختم

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ اناج پر سے کنٹرول ہٹانے کے بعد کپڑے کا کنٹرول ختم کرنے کے سوال پر انڈین حکومت غور کر رہی ہے۔ جس میں راشننگ اور قیمتوں پر سے بھی پابندیاں اٹھانے کا مسئلہ شامل ہے غالباً ۱۸ جنوری تک ہٹا لی جائیں گی۔

اسٹالن ماسکو سویٹ کے صدر

لندن ۱۱ جنوری۔ جنرل لسمو اسٹالن جو گذشتہ ماہ ماسکو کی شہری سویٹ کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ آج باتفاق آرا سویٹ کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

ماسکو ریڈیو نے خبر دی ہے۔ ریڈیو نے یہ بھی بتلایا کہ وزیر خارجہ موسیو مولوٹاف نائب صدر منتخب ہوئے ہیں۔

پاکستانی وفد امریکہ روانہ ہو گیا

کراچی ۱۱ جنوری متحدہ اقوام کے لئے پاکستان کا وفد آج ڈیڑھ بجے رات کو کراچی سے ہوائی جہاز پر نیویارک روانہ ہو گیا۔

والیان ریاست کا جلسہ

نئی دہلی ۱۱ جنوری لارڈ لوئی مونٹ بیٹن گورنر جنرل انڈیا نے کل صبح کو گورنمنٹ ہاؤس میں والیان ریاست اور ان کے نمایندوں کے ایک جلسہ کی صدارت کی جس میں اکتیس والیان ریاست اور ریاستوں کے چوالیس نمایندوں نے شرکت کی۔ انڈیا کے محکمہ ریاست کا بھی ایک نمایندہ جلسہ میں موجود تھا۔

شیخ عبداللہ امریکہ روانہ ہو گئے

بمبئی ۱۱ جنوری شیخ عبداللہ مسٹر ایم۔ کے دلودی، مسٹر اے این زتشی اور حفاظتی کونسل میں ہندوستانی وفد کے لیڈر کے سکریٹری مسٹر سی پراتھا سوامی کل سہ پہر کو ہوائی جہاز سے امریکہ روانہ ہو گئے۔

امریکہ ایران کو اسلحہ مفت دیگا

لندن ۱۰ جنوری ماسکو ریڈیو نے آج طہران کے اخبار "قیام ایران" کی ایک خبر کا اقتباس پیش کیا کہ امریکہ نے ایران کو عارضی طور پر بلا قیمت لئے وہ اسلحہ دینے کی پیش کش کی ہے جو ایرانی فوجوں کے لئے درکار ہوں۔" اس خط میں شعبہ اخبار خارجہ نے حکومت ایران کو مطلع کیا تھا کہ وہ ایسے اسلحہ عارضی طور پر بلا قیمت لئے فراہم کرنے کے لئے تیار ہے جو ایرانی فوج کے لئے درکار ہوں۔ یہ اسلحہ خریدنے کے لئے ایک فوجی وفد واشنگٹن میں گفت و شنید کر رہا ہے

ہند چین کے مسئلہ کیلئے کانفرنس

پیرس ۱۰ جنوری یورپ کی پریس ایجنسی نے آج راستہ بتایا ہے کہ ہند چین میں ایک پرامن سمجھوتہ کیلئے ہند چین میں فرانسیسی ہائی کمشنر موسیو ایمل بولیری انام کے سابق شہنشاہ باوڈائی کے سامنے ایک کانفرنس طلب کرنے کی تجویز پیش کریں گے۔ موسیو بولیری اسی ہفتہ جنیوا میں باوڈائی سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔

گڑگاؤں کے صرف مسلمان باقی ہیں

شملہ ۱۱ جنوری ضلع گڑگاؤں کے ۱½ لاکھ مسلمان میواتیوں کو چھوڑ کر جنھوں نے گاندھی جی کے کہنے پر فی الحال یہیں رہنا طے کر لیا ہے مشرقی پنجاب میں کوئی مسلمان آدمی باقی نہیں ہے۔

مندرجہ بالا اطلاع مشرقی پنجاب کی حکومت نے سرکاری طور پر دی ہے۔

گورنر جنرل انڈیا کا سرمائی دورہ

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوری کے آخری ہفتہ میں گورنر جنرل آف انڈیا اور لیڈی ماونٹ بیٹن بھوپال صوبہ متوسط اور مدراس کا دورہ کریں گے۔

مشرقی اور مغربی بنگال کی متنازعہ زمینیں

کلکتہ ۱۱ جنوری مشرقی اور مغربی بنگال کی حکومتوں نے طے کیا ہے کہ دونوں حکومتوں کے محکمہ کاغذات دیہی کے مہتمم اعلیٰ مشترکہ طور پر اس متنازعہ زمین کا معائنہ کر کے جو چراگاہ کے کام میں آتی ہے اپنی اپنی حکومتوں کو رپورٹ دیں۔ ان رپورٹوں کو بنیاد بنا کر دونوں حکومتیں کانفرنس کر کے اس زمینوں کے قضیہ کو طے کر لیں گی۔

درمیانی عرصہ کے لئے دونوں حکومتوں نے یہ طے کیا ہے کہ ان زمینوں کی ابتدائی حیثیت قائم رکھی جائیگی۔

گورنمنٹ ہاوس میں درخت لگانیکی رسم

لکھنؤ ۱۱ جنوری چینی سفیر ڈاکٹر چائی لین لو لندن میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر وی کرشنا مینن اور وزیر اعظم بیکانیر سردار ایم پانیکار نے لکھنؤ میں اپنی آمد کی یادگار کے طور پر آج گورنمنٹ ہاوس میں تین درخت لگائے۔

ایران کے سرکاری نمایندے واپس

لندن ۱۱ جنوری۔ طہران ریڈیو نے آج اعلان کیا ہے کہ حکومت ایران نے باہر کے ممالک میں اپنے تمام سرکاری اداروں پریس اور پروپیگنڈہ نمایندوں کو واپس بلا لیا ہے۔

سرکاری حکم میں بتلایا گیا ہے کہ آیندہ سے باہری ممالک میں سرکاری ملازمین کو کوئی رقم نہ دی جائے گی۔ اس کارروائی کا کوئی سبب نہیں بتایا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات

لکھنؤ ۱۱ جنوری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے صوبہ میں ڈسٹرکٹ بورڈوں اور نوٹیفائڈ علاقوں کے انتخابات کی میعاد ۳۰ اپریل سنہ ۴۸ء تک بڑھا دی ہے اور ان بورڈوں کے عام انتخابات جو آیندہ اپریل سے پہلے ہونے والے تھے ۳۰ اپریل کے بعد بالغ رائے دہندگی کی بنیاد پر ہوں گے۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ $\frac{۲۷}{۲۳۸۸}$

بعدالت خفیفہ ضلع کانپور

عبدالحق ولد اللہ بخش ساکن مکھنیا بازار مالک فرم اللہ بخش عبدالحق کانپور مدعی

بنام

گوری شنکر ولد جگناتھ پرشاد قوم کھتری ساکن ھٹیہ جرنیلگنج کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ــــــ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔ بحکم منصرم بعدالت خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

پاکستان کیلئے پہلا ترکی سفیر

انقرہ ۱۱ جنوری۔ یحییٰ کمال کو پاکستان کا پہلا ترکی سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

یو، پی میں فوری صنعتی ترقی کا منصوبہ

شمالی اور جنوبی اضلاع میں برقانی قوت کا استعمال

لکھنؤ ۱۰ جنوری۔ یو پی کی حکومت نے صوبہ میں صنعت کو تیزی سے ترقی دینے کے لئے ایک ابتدائی اسکیم تیار کی ہے۔ اس اسکیم پر کل کابینہ کے اجلاس میں غور کیا گیا اس کا مقصد ایسی بھاری صنعتوں کا قیام ہے جن کا تعلق دھات اور بجلی کے ذرائع سے ہے۔ یہ صنعتیں صوبہ کے شمال اور جنوب میں کھولی جائیں گی اس کے علاوہ ایسی صنعتیں بھی قائم کی جائیں گی جو صوبہ کے شمال وجنوب سے آئی ہوئی خاص پیداواروں اور میدان کی زرعی پیداواروں کو کام میں لاسکیں۔

گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے بھی اس اسکیم میں خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ ان صنعتوں کو برقی پیمانہ پر تنظیم دینے کے لئے تعمیری طاقتوں کو مدنظر رکھا گیا ہے اور نجی سرمایہ کو ضروری سمجھا گیا ہے لیکن ان صنعتوں کے لئے خام اشیاء بازاروں کی قربت اور نقل وحرکت کی آسانیوں کا بھی لحاظ رکھنا ہے اس لئے صوبائی حکومت ایک حد تک ان صنعتوں پر اپنا ضابطہ رکھے گی۔ فنی ماہرین کی کمی کی وجہ سے حکومت خالص اپنی صنعتیں نہیں کھول سکتی اور یہ کام اس کے لئے بہت دن تک ناممکن ہے۔

بھاری صنعتوں کے امکانات کے متعلق حکومت کو جو مشکل پڑ رہی ہے وہ صوبہ کے شمالی وجنوبی حصہ میں معدنی وسائل کے متعلق معلومات کی کمی ہے۔

حکومت نے کئی برقانی اسکیمیں تیار کی ہیں جن میں سے خاص نائر کا بندھ، ٹونس کی سرنگ اور رام گنگا کا بندھن ہیں۔ یہ اسکیمیں جلد عملی صورت میں لائی جائیں گی تاکہ صوبہ کے وسطی اور شمالی حصوں کو ترقی دی جاسکے دہرہ دون میں اخباری کاغذ کی صنعت کے قیام کے امکانات ہیں اور بہت سی اہم صنعتیں بھی قائم کی جائیں گی۔

صوبہ کے جنوبی حصہ کے معدنی وسائل کے متعلق ماہرین کو قدرے معلومات ہیں لیکن وہ کسی واضح صنعتی اسکیم کے لئے ناکافی ہیں۔ موجودہ معلومات کی بناء پر مرزا پور کے ضلع میں صنعتی ترقی اچھے پیمانہ پر ہو سکتی ہے مرزا پور میں برقابی ترقی کے بھی کافی امکانات ہیں لیکن ابھی تک پیری بندھ کی ترقی پر ہی زور دیا گیا ہے اور اب دریائے سون اور اس کی معاون شاخیں کے متعلق بھی اسکیم زیر غور ہے۔

معدنی تحقیقات کے مطابق پیری بندھ کا علاقہ انڈین یونین میں معدنی وسائل میں سب سے زیادہ امیر ہے صوبہ کے وسطی حصہ میں بھی صنعتی ترقی کی کافی اہلیت موجود ہے اور ان کا شمالی وجنوبی حصوں کی ترقی سے بھی تعلق ہے۔

بہت سی نئی خام اشیاء مصنوعات کے لئے استعمال میں لائی جائیں گی اور دوسرے صوبوں سے بھی خام اشیاء لائی جائیں گی۔ اس کے علاوہ زرعی پیداوار بڑھنے سے بھی صنعتی ترقی کے لئے خام اشیاء ملیں گی۔

ابتدائی تحقیقات کمیشن کی سفارشوں میں سے گنے سے خالص الکوحل بنانیکی اسکیم کافی اہم ہے۔

پنجاب سے جو روئی انڈیا کو ملتی تھی اس کی کمی کو کپڑے کی صنعت کے لئے پورا کرنے کا اہم سوال بھی ہے محکمہ زراعت کو اس سلسلہ میں فوری اقدام کرنے پڑینگے صوبہ میں ریشم کی ترقی کے بھی امکانات ہیں۔

گتھی نہ سلجھی تو پاکستانی متنفروں پر حملے

بمبئی ۱۰ جنوری۔ ہم کشمیر والوں کا ہمیشہ یہ عقیدہ رہا ہے کہ ہندوستان ایک ملک رہا ہے اور یہاں فرقہ وارانہ اتحاد باقی رہنا چاہیئے مسٹر جناح نرمی کے ساتھ ہم سے اپنا دو قومی نظریہ نہ منوا سکے اور اس لئے وہ تشدد پر اتر آئے ہیں ہمیں یقین ہے کہ ہم بالآخر اس جنگ میں کامیاب ہوں گے اس اعتبار سے ہم جو جنگ لڑ رہے ہیں وہ صرف کشمیر ہی کے لئے نہیں بلکہ انڈیا بھر کے لئے ہے۔

کشمیر کے خانماں برباد لوگوں کیلئے عطیہ

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم انڈیا نے کشمیر وجموں کے لئے ایک لاکھ روپیہ بھیجا ہے۔

عطیہ کو قبول کرتے ہوئے مسٹر غلام محمد بخشی قائم مقام صدر ہنگامی انتظامیہ نے ایک خط میں سردار پٹیل کو لکھا ہے۔

" مجھے یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ یہ عطیہ اس زبردست امداد کی نشانی ہے جو آپ ذاتی طور پر اور آپ کی حکومت ہم کو اس ضرورت کے وقت میں دے رہی ہے یہ روپیہ کشمیر کے خانماں برباد لوگوں کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ وہ آپ کے خیالات ومقاصد کی کامیابی کے لئے دعا کرینگے۔

اسٹرلنگ معاہدہ کی توسیع کا مسئلہ

نئی دہلی ۹ جنوری۔ آج تین بجے حکومت ہند اور برطانی وفود میں اسٹرلنگ فاضلات کے مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی۔ اس گفتگو کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق اس سے قبل جو عارضی معاہدہ ہو چکا ہے اس کی یکم جنوری ۱۹۴۸ء سے مزید چھ ماہ تک کے لئے توسیع کردی جائے۔

سابقہ معاہدہ کی رو سے جیبر انڈیا کے نمائندے مسٹر روی بزہولی راؤ اور ملک معظم کے نمائندے سر ولیم نے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو لندن میں دستخط کئے تھے۔ حکومت ہند کو کرنسی کے علاقہ میں ۳۱ دسمبر ۱۹۴۷ء تک تین کروڑ پچاس لاکھ

پونڈ دیئے گئے ...
تبدیلی اور قابل ...
میں دی گئی تھی۔
۱۴۔ اگست ...
ایک کروڑ ساٹھ ...
دوسرا حساب کھول ...
ذریعہ صرف کی جا ...

به اجلاس جناب اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ دوم تحصیل ڈیرا پور ضلع کانپور

(ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۳۹ء)

بعدالت اسسٹنٹ کلکٹر صاحب تحصیل ڈیرا پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ایک دفعہ ۸۷/۸۸

پنڈت رام لال ولد گوری شنکر برہمن نمبردار سلیم پور جہرا پٹی نمبر ۲ پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور ——— مدعی

بنام

گیا دین سنگھ ولد امول سنگھ ٹھاکر ساکن سلیم پور جہرا پرگنہ ڈیرا پور۔ ضلع کانپور ——— مدعا علیہ

بذریعہ نوٹس تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تم نے بلا علم واطلاع کے موضع کا رہنا اور کاشت کرنا چھوڑ دیا ہے اور کوئی لگان ادائیگی کا بھی انتظام نہیں کیا ہے۔ ایسی حالت میں تمہاری اراضی ذیل چھوڑی ہوئی کیوں نہ قرار دیجاوے اگر تم کو کوئی عذر ہو تو خود یا بذریعہ وکیل عدالت مذکور میں تاریخ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء کو پیش کرو بعد کو کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا

پرگنہ	موضع	پٹی	نمبر	رقبہ	لگان
ڈیرا پور	سلیم پور جہرا	۲۰	۵۴	۲ بیگہ ۶ بسوہ	8/4

تاریخ پیشی ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء

آج بتاریخ ۷ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم حاکم عدالت — مہر عدالت

دہلی ریلوے اسٹیشن پر بم پھٹا

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ پرانی دہلی اسٹیشن پر ایک بم پھٹا جس سے تقریباً ایک درجن آدمی زخمی ہوئے جس میں پولیس کے دو کانسٹیبل بھی شامل ہیں۔ . . . . . .

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ نان بائیوں اور دھابوں پر کنٹرول اور انتظام کرنے کی غرض سے کانپور میونسپل بورڈ سکشن ۲۹۸ (۲) ایف (ڈی) اور جے (ڈی) یو - پی میونسپلٹیز ایکٹ ۱۹۱۶ء کے ماتحت حسب ذیل ڈرافٹ بائی لاز بنانا تجویز کرتا ہے۔

اس نوٹس کی اشاعت کی تاریخ کے چودہ دن کے اندر جو مشورہ یا اعتراض مندرجہ ذیل دستخط کرنے والے کو وصول ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

نان بائیوں اور دھابوں پر کنٹرول اور انتظام کرنے کے لئے ڈرافٹ بائی لاز کانپور میونسپلٹی کے حدود کے اندر سکشن ۲۹۸ (۲) ایف (ڈی) اور جے (ڈی) کے ماتحت

۱- تعریف

(اے) "نان بائی" کے مفہوم میں نانبائیوں کی وہ تمام دوکانیں اور باورچی خانے داخل ہیں جو ماہوار یا روزانہ مقررہ قیمت پر پبلک کو ہندوستانی قسم کا کھانا سپلائی کرتے ہیں۔ لیکن اس میں خونچہ والے (ہاکر) داخل نہیں ہیں۔

(بی) "دھابا" کے مفہوم میں وہ تمام دوکانیں اور باورچی خانے داخل ہیں جو ماہانہ یا روزانہ مقررہ قیمت پر پبلک کو ہندوستانی قسم کا کھانا سپلائی کرتے ہیں لیکن اس میں خونچہ والے (ہاکر) داخل نہیں ہیں۔

۲- کوئی شخص نان بائی یا دھابے کا کاروبار میونسپل حدود میں کسی گئو خانہ۔ اصطبل۔ پبلک پاخانہ کھلے سیور نج۔ کوڑے خانہ۔ یا گھورے خانہ کے سو فٹ کے اندر نہیں کھول سکے گا جب تک کہ وہ میونسپل بورڈ سے اس کے لئے لائسنس نہ حاصل کرلے۔

۳- ہر نان بائی یا دھابا کے مالک کو مندرجہ ذیل شرطوں کی پابندی کرنا ہوگی۔

(اے) عمارت کے اندر پاخانہ نہیں رکھے گا تاوقتیکہ وہ پکی دیوار کے ذریعہ سے علیحدہ نہ کردیا گیا ہو یا اس کے درمیان کم سے کم ۶ فٹ کھلی ہوئی جگہ ہو۔

(بی) وہ کسی کمرہ کو رہنے یا سونے کا کمرہ نہیں بنائیگا۔ یا بنے دیگا تاوقتیکہ وہ ایک پختہ دیوار کے ذریعہ علیحدہ نہ ہو۔ اور اس میں ایک ایسی کھڑکی نہ ہو جو براہ راست کسی راستہ یا میدان کی طرف کھلتی ہو۔ جہاں کھلا آسمان ہو اور ۸ فٹ سے کم چوڑی گلی نہ ہو۔

(سی) وہ کوئی سامان فروخت کے لئے نہ رکھے گا تاوقتیکہ وہ تار کی جالی کے ڈھکن سے یا شیشہ کے ڈھکن سے ڈھکا ہوا نہ ہو تاکہ وہ مکھیوں اور دھوئیں یا گرد و غبار سے محفوظ رہے۔ تمام گرد پوش یا ڈھکن صاف ستھرے ہونا چاہئیں اور تمام سامان جو کھانے کی چیزوں کی تیاری میں لگایا جائے اچھے قسم کا اور نقصان دہ ملاوٹوں سے پاک ہو۔

(ڈی) وہ اپنی دوکان اور اپنے باورچی خانہ کا فرش پختہ رکھے گا جس میں کوئی چیز جذب نہ ہوسکے۔

(ای) جو شخص کسی چھوت چھات کی بیماری یا متعدی مرض میں مبتلا ہو وہ دوکان یا باورچی خانہ میں ملازم نہیں رکھا جائیگا نہ اس کو دوکان یا باورچی خانہ کا کوئی کام کرنے دیا جائے گا۔

(ایف) کھانا تیار کرنے میں جو پانی استعمال کیا جائیگا وہ یا تو میونسپلٹی کے نل کا ہوگا یا ایسی جگہ کا لیا جائے گا جس کو میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ منظور کرلیں۔

(جی) دوکان یا باورچی خانہ کی عمارت میں کوئی جانور نہیں رہنے دیا جائے گا۔

(ایچ) دوکان یا باورچی خانہ میں کوئی بستر یا میلے کپڑے یا ایسی دوسری چیزیں نہ رہنے دی جائیں گی جن کی نان بائی یا دھابہ کے کام میں ضرورت نہ ہو۔

(آئی) کھانا پکانے کے تمام برتنوں کو ہر روز استعمال کرنے سے قبل پوری طرح صاف کرالیا جائیگا

(جے) کوئی لیمپ یا دیگر قسم کی روشنی کھلی استعمال نہ کی جائے گی جو اپنی بناوٹ یا حالت کی وجہ سے دھواں دے۔

(کے) جو جگہ اس کاروبار کے لئے استعمال کی جائیگی اس کا معائنہ چیرمین صاحب۔ ایگزیکٹو افیسر صاحب یا میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ سے کرایا جائیگا۔ اور جو معقول و مناسب ہدایات ان بائی لاز کے مطابق بورڈ دیگا ان کی پوری طرح تعمیل کرنا ہوگی۔

۴- مندرجہ بالا بائی لاز کے اغراض و مقاصد کے پورا کرنے کے لئے ایگزیکٹو افیسر لائسنسنگ افیسر ہوں گے اور لائسنس کی فیس جو ان بائی لاز کے ماتحت دیا جائیگا ساٹھ روپیہ سالانہ ہوگی جو ہر سال پیشگی ادا کرنی ہوگی۔ لائسنس ہر سال ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائیگا۔ موجودہ لائسنس کی تجدید کے لئے ایک ماہ قبل درخواست دینی ہوگی۔

سزا

اپنے ان اختیارات کے ذریعہ جو از روئے سکشن ۲۹۹ (۱) یو۔ پی میونسپلٹیز ایکٹ کے بورڈ کو حاصل ہیں بورڈ ہدایت کرتا ہے کہ ان بائی لاز کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کرنے پر سزا و جرمانہ دونوں ہوں گے۔ جرمانہ کی تعداد پانچسو روپیہ تک ہوسکتی ہے اور اگر خلاف ورزی کا سلسلہ جاری رہیگا تو پہلی سزا یابی کی تاریخ کے بعد بشرطیکہ جرم ثابت ہو جائے ہر دن کے لئے پانچ روپیہ تک جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

دستخط محمد حبیب اللہ

ایگزیکٹو افیسر۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور

کفایت شعاری مختلف زمانوں میں (۵)

گمراہ سلطان اور غلط سکہ

سلطان محمد بن تغلق جو ۱۳۲۵ء تا ۱۳۵۱ء حکمران رہا پہلا بادشاہ تھا جس کو ہندوستان میں کاغذ کے نوٹ جاری کرنے کا خیال آیا۔ اس کی غیر محتاط تنظیم نے جلد ہی اس کے مالیات کو الٹ پلٹ دیا۔ اپنی مشکلات سے چھٹکارا پانے کا راستہ سوچتے ہوئے اس کو چین میں رائج کردہ کاغذ کے نوٹوں کی یاد آئی۔ اس نے خیال کیا کہ اگر چین کا شہنشاہ کاغذ کے نوٹ کامیابی سے اپنے ملک میں رائج کرسکتا ہے تو وہ اپنی طاقت سے کم از کم تانبے کے سکوں سے چاندی کا کام لے سکتا تھا۔ لیکن ہندوستان اس وقت اس علامتی سکہ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔

اس زمانہ میں بچت کرنے کا طریقہ سونے اور چاندی کی سلاخیں یا سکے ذخیرہ کرنے پر منحصر تھا اور سلطان کے حکم کے مطابق اب ان کے عوض صرف تانبہ ہی مل سکتا تھا۔ اس لئے لوگوں نے نئے سکے لینے سے انکار کردیا اور یہ تانبے کے نئے سکے رائج نہ ہو سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متروک تانبے کے سکوں کے ڈھیر تغلق آباد میں لگ گئے اور ان کی قیمت کنکروں سے زیادہ نہ تھی۔

کانگرس کی نئی ورکنگ کمیٹی کا اعلان

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی ورکنگ کمیٹی کے اراکین کا اعلان کردیا۔

۱- پنڈت جواہر لال نہرو
۲- سردار ولبھ بھائی پٹیل
۳- مولانا ابوالکلام آزاد
۴- پنڈت گووند بلبھ پنت
۵- سردار پرتاپ سنگھ
۶- ڈاکٹر پی سی گھوش
۷- ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ
۸- مسٹر رفیع احمد قدوائی
۹- مسٹر ایس کے پاٹل
۱۰- پروفیسر این۔ جی۔ رنگا
۱۱- مسٹر بلونت رائے مہتا
۱۲- مسٹر شنکر راؤ دیو
۱۳- اچاریہ جگل کشور
۱۴- مسز سچیتا کرپلانی

سردار ولبھ بھائی پٹیل خازن اور مسٹر شنکر راؤ دیو اور اچاریہ جگل کشور جنرل سکریٹری ہونگے۔ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۸ء کو دہلی میں ہوگا۔ وقت اور مقام کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

میری کوشش مت روکیئے کام کیجئے

نئی دہلی ۱۴ جنوری "یہ رونے کا نہیں کام کرنے کا وقت ہے۔ اگر میں نے یہ برت خدا کی ایما سے رکھا ہے تو یقیناً آپ اس کا نتیجہ دیکھیں گی"۔

گاندھی جی نے مذکورہ بالا الفاظ ایک مسلم خاتون سے کہے جنھوں نے آبدیدہ ہوکر ان سے برت نہ رکھنے کی درخواست کی تھی۔

گاندھی جی سے پہلے مجھے مار ڈالو

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ آج جب برلا ہاؤس کے سامنے چند پناہ گزینوں کے ایک گروہ نے "گاندھی جی کو مر جانے دو" کے نعرے لگائے تو پنڈت جواہر لال نہرو آپے سے باہر ہو گئے اور وہ ان آدمیوں کو مارنے دوڑ پڑے۔

شام کو جب پنڈت نہرو، سردار پٹیل اور مولانا ابوالکلام آزاد مشترکہ طور پر گاندھی جی سے ملاقات کرچکے تو تقریباً تیس آدمی برلا ہاؤس کے سامنے اکٹھے ہوکر نعرے لگانے لگے پنڈت نہرو اس وقت برلا ہاؤس سے رخصت ہو رہے تھے انھوں نے اپنا موٹر رکوالیا اور ان لوگوں کی طرف یہ کہتے ہوئے جھپٹے "تم کو یہ کہنے کی کیونکر جرأت ہوئی" آؤ پہلے مجھے مار ڈالو"۔

یہ سنتے ہی مظاہرین بھاگ گئے۔

پاکستان کے محکمہ فراہمی میں تخفیف

دہلی ۱۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حکومت کے محکمہ سول سپلائی کے

ریاست ٹہری گڑھوال کا نظم و نسق

لکھنؤ ۱۴ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ریاست ٹہری گڑھوال میں سخت فساد ہونے کے سبب سے محکمہ ریاست نے حکومت یوپی سے کہا ہے کہ وہ ریاست کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لے۔ ریاست کی مسلح پولیس کا ایک دستہ بھیجا جا رہا ہے۔

نظام کی طرف سے عارضی سمجھوتے کی خلاف ورزی

نئی دہلی ۸ جنوری ۔ باوثوق ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کی ریاستی وزارت نے حیدرآباد میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل سے اس خبر کے متعلق فوری اطلاع طلب کی ہے کہ آیا حیدرآباد کی حکومت نے پاکستان کو پچیس کروڑ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

یونائیٹڈ پریس کے ایک نمایندے سے دوران ملاقات میں حکومت ہند کے محکمہ امور خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ ایک ریاست کا دوسری ریاست کو قرض دینے کا معاملہ خارجی تعلقات کی ضمن میں آتا ہے۔

حیدرآباد کے لئے سب سے بہتر صورت حکو ہند کو مطلع کرنا کرنا تھا کہ اس سے قرض مانگا جا رہا ہے، پاکستان سے اس سلسلہ میں کوئی گفتگو کرنا یا اس کو کسی اور ریاست کو قرض دینے کے متعلق یہ معنی ہوں گے کہ حیدرآباد عارضی سمجھوتہ کی پابندی نہیں کر رہا ہے۔

اسی ترجمان نے مزید یہ بتایا کہ اگر حیدرآباد کی حکومت نے قرض دینے پر اصرار کیا تو حکومت ہند غالباً ایسے طریقے اختیار کریگی جن سے قرض دینا ممکن نہ ہوگا۔

انڈیا اور پاکستان میں جنگ کا خطرہ

نیویارک ۷ جنوری اس ہفتہ یہاں کے اخباروں میں دہلی سے آئی ہوئی جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ اب انڈیا اور پاکستان میں کھلی جنگ چھڑ جانیکا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ نہ تو پاکستان انڈیا کی شرطوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے اور نہ انڈیا پاکستان کے مطالبات کو

نیویارک ہیرالڈ ٹریبون نے یہ خبر شائع کی ہے کہ قبائلی راولپنڈی کی دوکانیں لوٹ رہے ہیں اس پر اس نے ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے کہ سرحدی قبائلیوں کو آزاد چھوڑ کر خود حکومت پاکستان مصیبت میں پڑ گئی ہے اور جس قوت کو اس نے خود ابھارا اب اس پر قابو پانا مشکل ہو گیا ہے۔

یہاں اس کا کوئی اندازہ نہیں کہ کشمیر کے مسئلہ میں پاکستان کس اصول پر جوابدہی کرے گا

ادارہ اقوام متحدہ کے حلقوں میں اس بات پر افسوس کیا جا رہا ہے کہ انڈیا اور پاکستان میں اتنی بدمزگی

پیدا ہو گئی کہ انڈیا کو حفاظتی کونسل کی طرف رجوع کرنا پڑا وہ ابھی یہ نہیں بتا سکے کہ حفاظتی کونسل اس سلسلہ میں کیا طریقہ اختیار کریگی۔ اور اس کا کیا فیصلہ ہوگا۔ بہرحال خیال یہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیگی۔

ایرانی سرحد پر روسی فوجوں کا اجتماع

طہران ۸ جنوری ایرانی فوج کے چیف آف اسٹاف جنرل رزمرا نے آج یہ بتایا کہ ایرانی سرحد سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ وہاں روسی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔

انھوں نے کہا کہ اسوقت وہاں روسی فوجوں کی تعداد ان فوجوں کی بہ نسبت بہت کم ہے جو دو مہینے پیشتر تھی جبکہ شاہ ایران نے اس بل پر دستخط کئے تھے جس کے ذریعہ روسی ایرانی معاہدہ جو تیل کے بارہ میں ہوا تھا نا منظور کیا گیا۔

تحریک ہوم رول کے لیڈر جعفر پیشہ وری کے متبعین کو ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ جب ۱۹۴۶ء میں سرحدی صوبہ آذربائیجان پر ایرانی فوجوں نے قبضہ کر لیا تو وہ روسی بھاگ گئے تھے۔ جہاں وہ اب کوئلے کی کانوں میں کام کر رہے ہیں۔

برطانیہ میں نئی آب دوز کشتی

لندن ۸ جنوری ۔ برطانیہ میں ایک نئی قسم کی آبدوز کشتی تیار کی جا رہی ہے جو ایک مہینہ پانی کے اندر رہ سکتی ہے اور یہ کشتی جہاز کا کام دے سکتی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے وجود میں آنے سے بحری جنگ کے طریقوں میں نمایاں تبدیلی ہو جائیگی۔

یوپی میں فوجی پولیس کی بھرتی

لکھنؤ ۹ جنوری ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے فوجی پولیس کے گیارہ بٹالین جو مجموعی حیثیت سے پانچہزار افراد پر مشتمل ہیں بھرتی کی ہیں۔

یہ رنگ روٹ صوبہ کے مختلف مرکزوں میں ٹریننگ حاصل کریں گے اور ان کا کام صوبہ میں امن و امان کا قائم رکھنا ہوگا۔

برطانی سکوں سے شہنشاہ ہندوستان کا اخراج

لندن ۹ جنوری چونکہ شاہ جارج ششم نے اپنے خطاب میں شہنشاہ ہندوستان استعمال کرنا بند کر دیا ہے اس لئے اسکے مترادف لاطینی الفاظ میں جو ابھی تک استعمال کئے جا رہے تھے اب برطانی سکوں سے نکال دیئے جائیں گے اور بقیہ الفاظ کو مناسب طور پر پھر سے ترتیب دیا جائیگا۔ شاہی ٹکسال کے ایک سرکاری افسر نے آج یہ بتایا کہ ممکن ہے کہ نئی ترتیب میں وہ الفاظ جو ابھی تک مختصر لکھے جاتے تھے زیادہ وضاحت کے ساتھ دیئے جا سکیں لیکن اس کام میں کافی وقت لگیگا اور ممکن ہے کہ ایسے سکے کئی مہینہ کے بعد پبلک کے سامنے آویں۔

بڑودہ میں یکم فروری سے نمائندہ حکومت

بڑودہ ۱۰ جنوری کل مہاراجہ بڑودہ کی طرف سے ایک فرمان جاری ہوا ہے جس میں یکم فروری سے ریاست میں اصلاح شدہ آئین کے اجراء کا وعدہ کیا گیا ہے یعنی جدید آئین کی رو سے حکومت میں عوام کی نمایندگی ہوگی اور گاؤں اپنے انتظامات خود کیا کریں گے۔

آئین ساز اسمبلی اپنے نمایندوں پر مشتمل ہوگی۔ جو بالغ رائے دہی کے اصول پر منتخب ہو کر آئیں گے۔ جب تک نئے آئین پر عمل درآمد شروع نہ ہوگا اس وقت تک کے لئے ایک عارضی حکومت بنائی جائیگی جس میں عوام کے نمایندے بھی شامل کئے جائیں گے۔

یوپی میں ہفتہ خواندگی۔ لکھنؤ ۱۱ جنوری حکومت یوپی نے ۲۷ جنوری سے ۲ فروری تک تمام صوبہ میں ہفتہ خواندگی

ESTD. 1923

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/8/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

VOL. 46 NO. 4	Cawnpore. Saturday 24th JANUARY 1948	کانپور شنبہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۶ نمبر ۴

ادبیات

اعترافِ حقیقت

از جناب ظہور احمد صاحب ظہورؔ سہارنپور

سمجھ چکے ہیں یہ انساں تمام گاندھی جی
ہیں آپ ہند میں عالی مقام گاندھی جی

تمام فرقہ پرستوں کی سازشوں کے خلاف
لگی ہے آپ کی قوت تمام گاندھی جی!

وہ ملک و قوم کے دشمن ہیں جو نہیں سنتے
جو آپ دیتے ہیں ہر شب پیام گاندھی جی!

عمل سے آپ نے ثابت کیا ہے دونوں ایک
نظر میں آپ کی رحمٰن و رام گاندھی جی!

ہم کو آپ کی ہم جیتے جی چلائیں گے
پڑھا چکے ہیں ہمیں ابو الکلام گاندھی جی!

تمام ملک کے محسن ہو۔ کر دیا ثابت
قیامِ امن خدا کا ہے کام گاندھی جی!

مہاتما کی یہی شان ہے خدا کی قسم
دلوں میں آپ کا ہے احترام گاندھی جی!

مخالفوں نے بھی مانا ہے آپ کا لوہا
کئے ہیں آپ نے کچھ ایسے کام گاندھی جی!

عمل کریں نہ کریں ہند کے عوام ظہورؔ
جہاں کو دیتے ہیں سچا پیام گاندھی جی!

مبارکباد

از جناب خان غازی کابلی

مبارک آج بھارت باسیوں کو
کہ ابھرا ڈوب کر قسمت کا تارا

ہوئی نظروں سے غائب ساعتِ یاس
رخِ امید کو اس نے نکھارا

رہے یا رب سلامت با کرامت
کہ ہے جانِ وطن گاندھی ہمارا

از جناب منشی تلوک چند محرومؔ

یا رب! ایں ساعتِ مسعود مبارک بادا
روزہ منسوخ شد و مژدۂ افطار آمد
"للہ الحمد" ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
از پسِ پردۂ تقدیر پدیدار آمد"

دنیائے اسلام

یہودی بستیوں پر شام کی پہاڑیوں سے عربوں کا حملہ

یروشلم ۱۰ جنوری۔ برطانی فوجیوں نے ہوائیہ اور توپ خانہ کی مدد سے کل چھ سو عربوں کی ایک جمعیۃ کو شکست فاش دی جنھوں نے شامی پہاڑیوں سے یہودیوں کی دو بستیوں پر دھاوا بول دیا تھا۔ برطانی فوجیوں نے ساڑھے پانچ گھنٹے کی جنگ کے بعد عربوں کو شام کی پہاڑیوں میں بھگا دیا۔

عربوں کی اسی اسی آدمیوں کی بھاگتی ہوئی ٹولیوں نے کفر اور دان کی یہودی بستیوں کا محاصرہ کر لیا۔ فلسطین میں شورش شروع ہونے کے بعد عربوں کا یہ سب سے زیادہ زبردست اور منظم حملہ ہے۔

بستیوں میں رہنے والے تین سو یہودیوں نے عربوں کو اس وقت تک روکے رکھا جب تک برطانی جانباز دستے راستہ میں کمین گاہوں سے عربوں کی گولیوں کی بارش اور راستہ روکنے کی کوششوں کا مقابلہ کرتے ہوئے موقع پر نہیں پہونچ گئے۔ برطانی فوج کو کوئی جانی نقصان نہیں پہونچا۔ تین یہودی ہلاک اور نو زخمی ہوئی۔ عربوں کے نقصان جان کا علم نہیں ہو سکا۔

فلسطین کی حکومت نے دمشق میں مامور برطانی سفیر سے درخواست کی ہے کہ فلسطین کی سرحد پر اس واقعہ کے خلاف شامی حکومت سے سخت احتجاج کریں۔

یروشلم کے عرب ذرایع سے کل رات کو معلوم ہوا کہ فلسطین میں عرب قومی کمیٹی کی تمام شاخوں نے مصر، لبنان، شام شرق اردن، عراق، سعودی عرب اور یمن سے بحری تار کے ذریعہ اپیل کی ہے کہ عربوں پر یہودیوں کے حال کے بموں سے حملوں کے بعد انھیں فوری امداد بھیجی جائے۔

آج یہاں کے معتبر ذرایع سے معلوم ہوا کہ توقع کی جاتی ہے کہ تین سو امریکی جہازی سپاہی امریکہ قونصل خانہ اور دوسری امریکی عمارتوں کی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لے لیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یروشلم کے دوسرے قونصل خانوں نے بھی ایسی ہی حفاظت کی درخواست کی ہے۔

یروشلم میں امریکی قونصل خانہ کے ایک ترجمان نے کہا اسے اس خبر کا کوئی علم نہیں ہے کہ امریکی شہریوں کی حفاظت کے لئے امریکی بحری فوجی بھیجے جا رہے ہیں۔

نیویارک کے ایک سرکاری بحری تار کے کل رات کو معلوم ہوا کہ نیویارک کی ریاستی پولیس نے عمارتوں کو اڑانے کا سامان جو تین بڑی بڑی سامان لیجانے والی لاریوں پر لدا ہوا تھا اور جس کا وزن ساٹھ ٹن تھا آٹھ ریاستوں میں نگرانی کے بعد پکڑ لیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ آتشگیر مادہ فلسطین بھیجا جانے والا تھا۔ لاریاں ایک صیہونی لیڈر کے گھر کی طرف جا رہی تھیں

نیا عراقی برطانی معاہدہ اتحاد

لندن ۱۱ جنوری عراق اور برطانیہ میں ۱۹۳۰ء میں جو معاہدہ ہوا تھا اس کی جگہ دونوں اب تک ایک نئے معاہدہ اتحاد پر رضامند ہو گئے ہیں۔

برطانی افسر خارجہ میں معاہدہ کے مسودہ پر عراقی وزیر اعظم سید صالح جابر اور برطانی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بےون نے عارضی طور پر کل دستخط کر دیئے ہیں۔ باقاعدہ دستخط اگلے ہفتہ ہونگے۔ اور جتنی جلد ممکن ہوگا مسودہ شائع کر دیا جائے گا اس بات کا اعلان آج رات کو سرکاری طور پر کیا گیا ہے۔

موجودہ گفت و شنید بدھ کو شروع ہوئی تھی اور معتبر ذرایع کا خیال ہے کہ گفت و شنید معاہدہ کی دفعہ پر مرکوز رہی جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ شاہ عراق تسلیم کرتے ہیں کہ برطانیہ کے ضروری رسل و رسائل کی حفاظت کرنا ان کے ملک کے مفاد میں عین مطابق ہے۔

معاہدہ میں برطانیہ کو حبانیہ اور شائبہ کے ہوائی اڈوں کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہو اور وہاں اپنی فوجیں رکھنے کا حق دیا گیا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ گفت و شنید میں ۱۹۳۰ء کے صلحنامہ کے فوجی ضمیمہ سے بھی بحث کی گئی جس میں اس بات کی اجازت دی گئی تھی کہ برطانی سپاہی بعض مالی اور قانونی پابندیوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔ مثلاً ٹیکس سے بری ہوگا یا ان کو نقل و حرکت اور ٹریننگ کی سہولتیں حاصل ہونا۔

فلسطین میں فوجیں بھیجنے کا سوال

لیک سکس ۲۱ جنوری۔ کل ادارہ اقوام متحدہ کے فلسطینی کمیشن میں فلسطین فوجیں بھیجنے کے سوال پر گفتگو ہوئی اور یہ طے پایا کہ یہ فوجیں انہیں امور کو عملی جامہ پہنانے کے کام میں لائی جائیں گی جن کا تذکرہ جنرل اسمبلی کی تقسیم فلسطین کی قرارداد میں کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۲۴ - جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۴

کشمیر کے تنازع کے لئے کمیشن کا تقرر

لیک سکسس - نیویارک - ۲۰ جنوری - متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل نے کشمیر کے مسئلہ پر غور کرتے ہوئے کونسل کے صدر فرینڈ وان لنگھودسے آج اس تجویز کی عبارت پڑھ کر سنی جو انھوں نے انڈیا اور پاکستان کے نمایندوں سے مشورہ کے بعد تیار کی ہے۔

کشمیر کے مسئلہ کو ثالثی کے ذریعہ طے کرنے کے لئے حفاظتی کونسل کے کمیشن میں تین ممبر ہوں گے۔ ایک انڈیا کا اور ایک پاکستان کا۔ یہ دونوں ممبر ایک تیسرے ممبر کو نامزد کریں گے۔

ذیل میں پوری قرار داد کا مضمون درج کیا جاتا ہے یہ سوچتے ہوئے کہ حفاظتی کونسل کسی ایسے متنازعہ یا صورت حال کی تحقیقات کر سکتی ہے جس کے جاری رہنے سے بین اقوامی تحفظ کے قیام کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہو اور چونکہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان جو موجودہ صورت حال ہے اس کے پیش نظر اس قسم کی تحقیقات ضروری ہے اس لئے وہ حسب ذیل قرار داد منظور کرتی ہے۔

(۱) حفاظتی کونسل کی طرف سے ایک کمیشن مقرر کیا جاتا ہے یہ کمیشن اقوام متحدہ کے تین ممبروں کے نمایندوں پر مشتمل ہوگا۔ ایک نمایندہ کو ہندوستان، دوسرے کو پاکستان اور تیسرے کو ہندوستان و پاکستان کے نمایندے ملکر نامزد کریں گے۔

کمیشن وہ فرائض انجام دے گا جن کا ذکر دفعہ تین میں ہے سب سے پہلے وہ ریاست کشمیر اور جموں کی اس صورت حال کا مطالعہ کرے گا جس کو ہندوستان کے نمایندے نے اپنے اس خط میں بیان کیا ہے جو انھوں نے حفاظتی کونسل کے صدر کو یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو لکھا تھا اور جس کا ذکر اس خط میں بھی ہے جو پاکستان کی حکومت کے وزیر خارجہ نے سکریٹری جنرل کو بھیجا تھا اگر حفاظتی کونسل ہدایت کرے گی تو یہ کمیشن ان دوسری صورت حال کا بھی مطالعہ کرے گا۔ پاکستان حکومت وزیر خارجہ نے اپنے خط میں بیان کیا ہے یہ خط انھوں نے سکریٹری جنرل کو ۱۵ - جنوری ۱۹۴۸ء کو لکھا تھا۔

(۲) کمیشن اپنا فیصلہ اکثریت رائے سے کرے گا یہ خود اپنا طریق کار متعین کرے گا۔ یہ اپنے ممبروں، متبادل ممبروں ان کے مددگاروں اور اپنے عملہ کے درمیان ان فرائض کو تسلیم کرے گا۔ جو اس کے مقصد کو پورا کرنے اور اپنے فیصلوں پر پہنچنے کے لئے ضروری ہیں۔

(۳) کمیشن اس کے ممبران، متبادل ممبران، ان کے مددگار اور اس کے عملہ کو جدا جدا یا مل جل کر جہاں کہیں بھی جانے کی ضرورت ہو جانے کی اجازت ہوگی اور خاص طور سے ایسے علاقوں میں جہاں کے واقعات کی طرف حفاظتی کونسل کی توجہ منعطف کرائی گئی ہے۔

(۴) اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کمیشن کو ایسا عملہ اور مدد دیں گے جس کی کمیشن ضرورت سمجھتا ہو۔

تحریک کی عبارت سننے کے بعد ہی کونسل نے اس رکاوٹ پر توجہ کی جو گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں کسی حد تک پیدا ہو گئی ہے یہ تحریک جموں اور کشمیر کے مسلہ پر تھی چیر سر ظفر اللہ خاں نے یہ اعتراض کیا کہ اس پر پہلے ہی اتفاق ہو چکا ہے کہ ان الفاظ کو حذف کر دیا جائیگا۔

صدر نے اس اعتراض کو تسلیم نہیں کیا اس کے بعد مسٹر گوپال سوامی آینگر نے کہا کہ خواہ یہ لفظ باقی رکھے جائیں یا نکال ڈالے جائیں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ یہ تحریک جموں اور کشمیر سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلئے کہ یہی ایک مسئلہ ایجنڈے پر تھا۔ پچھلے دنوں کے عرصہ میں ہم اس بات پر غور کرتے رہے ہیں کہ کمیشن کے اختیارات زیادہ سے زیادہ کیا ہونا چاہئیں۔

پاکستانی وفد نے چاہا کہ کمیشن کے حدود اختیار میں دوسرے مسائل بھی داخل کئے جائیں اس پر یہ قرار پایا کہ کمیشن بنیادی حیثیت سے تو جموں اور کشمیر کے مسئلہ کے متعلق ہی بنایا گیا ہے لیکن پاکستان اپنی دوسری شکایات بھی تحقیقات کے لئے اسکے سامنے پیش کر سکتا ہے۔

فسطائی بم

یہ خبر نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں بہت غم و افسوس سے سنی گئی ہو گی کہ ایک دیوانے گاندھی جی پر بم پھینک دیا۔ گاندھی جی کی جان آج صرف ہندوستان ہی کے امن و ترقی کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے امن و ترقی کے لئے بھی ضروری ہے۔ وہ دنیا جس کے سر پر ایٹم بم کی تباہیاں منڈلا رہی ہیں اور ہر وقت خطرہ ہے کہ وہ دنیا کے متمدن مقامات کو چشم زدن میں ریگستان بنا دیں ایسی حالت میں اگر کسی کے پاس سکون اور راحت کا پیام ہے تو وہ گاندھی جی ہیں۔ گاندھی جی کی آواز ہندوستان کو پار کر کے دنیا کے گوشہ گوشہ میں اب سے دس پندرہ سال پہلے ہی سے پہونچ رہی ہے مگر اب مغربی دنیا کے سیاست دانوں اور حکمرانوں کے دل و دماغ میں بھی سرایت کرنے لگی ہے اور ان کے اندر یقین پیدا کر رہی ہے کہ ایک طاقت ایسی بھی ہے جو امن و صلح کو قائم رکھنے میں ہلاکت آفریں ایٹم بم کو آسانی سے شکست دے سکتی ہے۔ اور وہ ہے ستیہ گرہ کی طاقت۔ اسی طاقت کے پیامی کی جان پر ایک پاگل نے حملہ کیا ہے۔

جس پاگل نے حملہ کیا ہے وہ ہندوستانی ہے۔ وہ ہندوستانی جسے گاندھی جی کی کوششوں نے غلامی کے بندھنوں سے چھڑایا ہے اور جس کی آنے والی نسلوں کے لئے ترقی اور فارغ البالی کے راستے کھولے۔ دیوانے نے اس پیاری جان پر حملہ کیا تھا جس سے ہندوستان کی بہت کچھ امیدیں وابستہ ہیں اور جو تھکی ماندی دنیا کے لئے امن کا طاقتور پیام ہے۔ ہم کو یقین ہے کہ اس اندوہناک واقعہ پر نہ صرف ہندوستان کا بچہ بچہ غمگین ہوگا۔ بلکہ ساری دنیا افسردہ ہوگی اور یقین ہے کہ سب خوش ہوں گے کہ وہ پیاری جان بچ گئی۔

انڈونیشیا میں سمجھوتہ

انڈونیشیا میں وہاں کی عوامی حکومت اور ہالینڈ کی فوجوں کے درمیان ۲۹ مہینہ سے جو لڑائی ہو رہی تھی اسے ہندوستان کی تحریک پر متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل نے امن عالم کے لئے ایک خطرہ قرار دیدیا تھا اب فریقین کے درمیان لڑائی بند کرنے کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو جانے سے بظاہر یہ خطرہ دور ہو گیا ہے یا کم سے کم رک گیا ہے لیکن جن اسباب کے تحت یہ خطرہ پیدا ہوا تھا وہ ابھی ختم نہیں ہوئے ہیں اور جو ادارہ اس قسم کے خطروں کی روک تھام کے لئے مقرر ہوا اسکی طاقت اور دیانت مشتبہ ہے۔

انڈونیشیا کا مسئلہ دراصل اسی وقت سے امن عالم کے لئے ایک خطرہ بنا ہوا ہے جب سے کہ جاپان کی شکست کے اعلان اور وہاں عوام کی حکومت کے قیام کے بعد امریکہ اور برطانیہ نے ہالینڈ کے راج کو بحال کرنیکی کوشش کی اور انڈونیشیا جمہوریہ نے اس کوشش کا مقابلہ شروع کیا اس طرح عملی طور سے ہندوستان کے جنوب مشرق کے اس مجموع الجزائر میں جنگ کی کیفیت پیدا ہو گئی لیکن چونکہ ہالینڈ جاپان سے ہار کر دیوالیہ ہو چکا تھا اور انڈونیشی جمہوریہ اپنی عمارت کو مستحکم نہیں کر سکی تھی اس لئے لڑائی کے ساتھ ساتھ سمجھوتہ کی کوششیں بھی جاری رہیں اور پچھلے سال مارچ میں ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان لنگا جاتی کے مقام پر ایک سمجھوتہ بھی ہو گیا۔ جس میں طے پایا کہ انڈونیشیا کے سب جزیروں کا ایک وفاق بنایا جائے اور یہ وفاق نوآبادیاتی درجہ کی خود مختاری کے ساتھ ہالینڈ کے تاج کا اقتدار تسلیم کرے۔

میونسپل بورڈ

۲۱ - جنوری کا نپور میونسپل بورڈ کی ایک ضروری میٹنگ۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں سید مصطفیٰ حسین نیر نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ دہلی میں ایک پناہ گزین کے ہاتھوں مہاتما گاندھی پر بم پھینکنے کی مذمت کی جو مسٹر جے چند سنگھ کی تائید کے بعد اتفاق رائے سے پاس ہوئی۔

بورڈ نے ادنیٰ گریڈ کے ملازمان کی تنخواہ کی ترقی کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ۳ ممبران کی ایک سب کمیٹی بنادی جس میں خود چیرمین صاحب، مسٹر وی سنگھ بہارگو اور سید مصطفیٰ حسین نیر شامل ہیں۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ بی پی سمر لو اسٹوا مارکٹ کو بذریعہ نیلام فروخت کر کے اس کی رقم کو پبلک کے فائدے کے کاموں میں صرف کیا جائے۔

بورڈ نے چیرمین صاحب کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ ڈیولپمنٹ بورڈ کے رزولیوشن پر دونوں بورڈ کی مشترکہ کمیٹی کے لئے مع اپنے نام کے ۶ ممبران کو نامزد کر دیں۔

۳۱ جنوری کو بورڈ کی سب کمیٹیوں کا انتخاب ہونا طے ہوا ہے۔

بورڈ نے شہر کے اندرونی حلقوں سے طوائفوں کے ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔

بورڈ نے کل شہر میں لازمی تعلیم جاری کرنا منظور کر لیا ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

۱۷ - جنوری کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی میٹنگ ہوئی۔ بورڈ نے پورے اتفاق رائے سے ۱۵ ممبران کی ایک کمیٹی بنانا طے کیا ہے جو میونسپل و ڈیولپمنٹ بورڈوں کی ذمہ داریاں اور فرائض کا فیصلہ کرے۔ اور منوصوبیدار کی رپورٹ کو مد نظر رکھ کر دونوں بورڈوں کے فرائض اور کانسٹی ٹیوشن پر غور کرے اس کمیٹی میں دونوں بورڈوں کے ۶ - ۶ ممبران ہوں گے اور سٹی و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانگرس کمیٹیوں کے پریسیڈنٹ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی شامل ہوں گے کمیٹی کو پانچ ممبران کے کوآپٹ کرنے کا بھی حق حاصل ہوگا۔

جدید ٹیکسوں سے ۲۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

جواہر لال نہرو کی اپیل

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پیداوار کے بحران کے متعلق ایک نشریہ میں قوم سے یہ درخواست کی کہ وہ اس تین سالہ صنعتی سمجھوتہ پر پورا پورا عمل کرے جس کی حال ہی میں صنعتی کانفرنس نے سفارش کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمکو کام کرنا اور بہت محنت سے کام کرنا چاہیئے پیداوار سے صرف چند افراد ہی مالا مال نہ ہونگے بلکہ پوری قوم مالا مال ہو گی۔ مجھے آپ سے پیداواری بحران کے متعلق کچھ کہنا ہی لیکن میرے دماغ میں دوسرے معاملات اور دوسرے بحران چکر لگا رہے ہیں۔ ہم بہت سی چیزوں کی پیداوار کا ذکر کرتے رہتے ہیں لیکن میری رائے میں کسی قوم کے لئے سب سے زیادہ ضروری اور اچھے اور سچے افراد کا پیدا کرنا ہے۔

ڈیولپمنٹ کی لیڈری

ڈیولپمنٹ بورڈ کے کانگرسی ممبران کی ایک میٹنگ میں مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کو کانگرس پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا ہے آپ اس وقت تک ایکٹنگ لیڈر تھے آپ ڈیولپمنٹ میں بڑی محنت اور دلچسپی اور قابلیت سے کام کر رہے ہیں۔

جرمانہ کی رقم پبلک کاموں میں

معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ کے پاس یہ تجویز بھیجی گئی ہے کہ جو روپیہ گذشتہ کانگرسی تحریک کے سلسلہ میں پبلک سے بطور جرمانہ وصول کیا گیا ہے وہ پبلک کے کاموں میں لگا دیا جائے۔ اور جتنا جس علاقہ سے وصول کیا گیا ہے وہ اسی علاقہ میں صرف کیا جائے چنانچہ کانپور سے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ وصول کیا گیا ہے۔

کانفرنس

یو۔ پی۔ فوڈ راشننگ اور سپلائی امپلائز یونین کی صوبہ دار کانفرنس ۲۴ - و ۲۵ جنوری کو کانپور گورنمنٹ ہائی اسکول میں ہوگی جس کا افتتاح سری دامودر سروپ پریسیڈنٹ پراونشل کانگرس کمیٹی کریں گے۔

۲۴ - جنوری ۴½ بجے شام کو کانفرنس کا افتتاح ہوگا اور ۲۵ جنوری ۲ بجے دن کو کھلا اجلاس ہوگا۔

پٹرول کوپن

مسٹر ایم۔ ایس۔ شرما سکنڈ ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ پٹرول کے کوپن کے واسطے درخواستیں فاہینہ اپریل کی ششماہی کے لئے جلد بھیجیں۔ جنوری کے آخر ہفتہ میں کوپن جاری کر دیے جائیں گے۔

اسٹرائک کرنیکا فیصلہ

کانپور میونسپل بورڈ کے ادنیٰ ملازمان کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ۵۔ فروری سے اسٹرائک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ گرانی کی شرح میں اضافہ اور عارضی ترقی خاص مطالبات ہیں۔

اسپتال کا سنگ بنیاد

۲۲ جنوری کو کملاپت سنگھانیہ کے اسپتال کا سنگ بنیاد آنریبل پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم یو پی نے رکھا آپنے سر پدم پت سنگھانیہ کے رفاہ عام کاموں کی تعریف کی۔ اس اسپتال میں ایک سو پلنگ ہوں گے جس میں سے ۳۰ پلنگ زچہ کے لئے ریزرو ہونگے۔

ہندوستانی برادری

۲۴ - جنوری ۶ بجے شام کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر ہوگی۔

ڈی اے وی کالج

۲۴ - جنوری ۳ بجے شام کو ڈی۔ اے۔ وی کالج میں آنریبل سری سمپورنانند منسٹر ایجوکیشن تشریف لا رہے ہیں جس میں لوکل اخبار نویسوں کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ اس میٹنگ میں سائنٹفک اور انڈسٹریل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد وغیرہ پر روشنی ڈالی جائے گی۔ معزز مہمانوں کو ایٹ ہوم بھی دیا جائیگا

یتیم خانہ اسلامیہ

یتیم خانہ اسلامیہ کا عام جلسہ ۱۸ جنوری کو ہوا جس میں آیندہ سال کے لئے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب ہوا خان بہادر حافظ محمد ابراہیم صاحب صدر سید احمد حسن صاحب جنرل سکریٹری اور حاجی محمد حمزہ صاحب خزانچی منتخب ہوئے ہیں۔

مشاعرے

۲۳ جنوری ۸ بجے رات کو گورنمنٹ گلکترہ ہائی اسکول میں ایک غیر طرحی مشاعرہ ہوگا ہوگا۔ ۲۵ - جنوری ۲ بجے دن کو جناب سید محمد احسن کاظمی آغا خفیفہ کانپور کے بنگلہ پر ادارہ ادب عالیہ کا ایک طرحی مشاعرہ جناب حبیب احمد صدیقی ڈپٹی سپلائی افیسر کی صدارت میں ہوگا

لیبر ہڑتال

میور ملس کانپور ٹکسٹائل ملس اور کانپور کاٹن ملس میں ہڑتال اور لاک آؤٹ ہونیکی وجہ سے تقریباً دس ہزار مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔

۱۲ سے زیادہ ورکرس جو کہ کمیونسٹ بیان کئے جاتے ہیں سیوو ایریا میں ہڑتال کے لئے اکسانے پر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ مختلف کاٹن ملوں نے اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ وہ مزدور جو وقت سے پہلے مل چھوڑیں گے ان کی تنخواہوں اور مہنگائی الاونس میں کمی کر دی جائیگی۔

گاندھی جی نے برت توڑ دیا

امن کی برقراری کیلئے تمام فرقوں کا عہد

اقلیت کے مذہب اور جان و مال کی حفاظت کا وعدہ

نئی دہلی ۱۸ جنوری گاندھی جی نے آج دن میں بارہ بجکر چالیس منٹ پر اپنا برت توڑ دیا۔ انھوں نے برت لیمو کے عرق کے ایک گلاس سے توڑا جسے مولانا ابوالکلام آزاد نے پیش کیا تھا۔

گاندھی جی نے اپنی سیاسی زندگی کا پندرھواں برت امن کمیٹی کے اراکین کے دستخط سے ایک عہدنامہ موصول ہونے پر توڑا جس میں انھیں یقین دلایا گیا تھا کہ انھوں نے برت توڑنے کے لئے جو شرطیں لگائی ہیں انھیں پورا کیا جائیگا۔

برت کے خاتمہ سے پہلے ایک عبادت ہوئی جس میں گیتا، قرآن مجید، انجیل مقدس سے تلاوت کی گئی اور بھجن گائے گئے عبادت کے بعد گاندھی جی نے مولانا آزاد کے پیش کئے ہوئے لیموں کے عرق سے برت توڑا اور جو لوگ ان کے گرد جمع تھے انھوں نے آہستہ سے "گاندھی جی کی جے" کے نعرے بلند کئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو ان کے پاس خاموش بیٹھے رہے گاندھی جی عرق پی چکے تو ڈاکٹر راجندر پرشاد نے چند جملے کہے۔ انھوں نے کہا "گاندھی جی نے ہمارے قول پر اعتماد کیا اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے سچا ثابت کر دکھائیں۔

پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر زاہد حسین اور نظام کے ایجنٹ جنرل نواب زین یار جنگ بھی برت توڑنے کے وقت موجود تھے مسٹر زاہد حسین نے گاندھی جی کو یقین دلایا کہ فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے پاکستان ہر امکانی کوشش کریگا۔

گاندھی جی نے جو نحیف اور ناتواں نظر آتے تھے کمزور آواز میں آہستہ آہستہ ان لوگوں سے چند باتیں کہیں جو ان کے گرد جمع تھے انھوں نے الہ آباد کے ہنگاموں کا ذکر کیا اور کہا کہ امن کمیٹی کو اپنی مہم صرف دہلی تک محدود نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ اسے پورے ملک میں چلانی چاہیئے۔

چند منٹ کے بعد گاندھی پر غشی کی حالت طاری ہوتی ہوئی معلوم ہوئی اور انھوں نے آنکھیں بند کرلیں۔ ان کے سکریٹری مسٹر پیارے لال نے جو ان کی تقریر قلمبند کر رہے تھے خیال کیا کہ گاندھی جی تقریر ختم کر چکے اس لئے وہ تقریر کو سنانے کے لئے کھڑے ہوگئے گاندھی جی چند ہی منٹ میں ہوش میں آگئے انھوں نے مسٹر پیارے لال سے کہا کہ انھوں نے تقریر ختم نہیں کی ہے اسکے بعد گاندھی جی نے اپنی تقریر جاری رکھی۔

برت توڑنے کے بعد گاندھی جی نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ انھوں نے گرو گووند سنگھ کی یوم ولادت کے موقع پر جو آج منایا جا رہا ہے۔ سکھوں کے نام حسب ذیل پیغام لکھا سکھوں نے اپنے غصہ پر قابو پاکر بہت بڑی دلیری کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں اسی کو حقیقی دلیری سمجھتا ہوں۔ گرو مہاراج کی بھی یہی تعلیم ہے یہی اس قول کے بھی معنی ہیں کہ ایک سکھ ایک لاکھ پچیس ہزار آدمیوں کے برابر ہوتا ہے۔

پیغام کے آخر میں انھوں نے لکھا "سکھوں کی جے ہو"

برت توڑنے کے وقت مسٹر چوتھ رام گڈوانی (سندھ) دیوان چمن لال (مغربی پنجاب) مسٹر مہر چند کھنا (صوبہ سرحد) اور دہلی کے مختلف جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔

گاندھی جی کے برت توڑنے سے پہلے ان کی ایما پر بچیوں نے حاضرین کو پھل تقسیم کئے۔ مولانا آزاد کو گاندھی جی نے خود ایک نارنگی دی۔

ڈاکٹر بی سی رائے نے اخباری نمایندوں سے کہا کہ گاندھی جی اپنی صحت کی بحالی کے لئے چند دنوں تک مکمل آرام کریں گے۔ کیونکہ ان کی صحت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

گاندھی جی کا یہ برت ایک سو اکیس گھنٹہ تیس منٹ لمبا تھا۔ جسے انھوں نے ۱۳ جنوری کو ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان پر خلوص دوستی کی دلی تمنا پوری کرنے کے لئے شروع کیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ برت ختم کرنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا اور یہ اسوقت توڑا جائیگا جب مجھے اطمینان ہو جائیگا کہ کسی خارجی اثر سے مجبور ہو کر نہیں بلکہ احساس فرض کی بیداری کی وجہ سے تمام فرقوں کے دل ایک ہو گئے ہیں۔"

کل ہندوؤں، سکھوں، مسلمانوں، دوسرے فرقوں اور جماعتوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جو ایک سو تیس اراکین پر مشتمل ہے۔ صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد اس کے داعی ہیں اس کمیٹی کا کام گاندھی جی کو یہ یقین دلانا تھا کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے گاندھی جی نے جو شرطیں پیش کی ہیں اسے پوری کرنے کی پر خلوص کوشش کی جائے گی۔

آج صبح کمیٹی کے اراکین نے گاندھی جی سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ انھوں نے ایک نامہ پر دستخط کئے جس میں یقین دلایا گیا تھا کہ "دہلی میں جو واقعات پیش آئے ہیں انھیں دوبارہ پیش نہ آنے دیا جائے گا۔ اور وہ مسلمانوں کے مذہب جان اور مال کی حفاظت کرینگے۔

جب گاندھی جی کو اس کا یقین دلا دیا گیا تو انھوں نے برت توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔

ملک میں فرقہ وارانہ اتحاد قائم کرنے کے لئے جن لوگوں نے گاندھی جی کو یقین دلایا ہے ان میں مولانا ابوالکلام، صدر کانگرس، ڈاکٹر راجندر پرشاد، مولانا حفظ الرحمٰن، گوسوامی گنیش دت (راشٹریہ سیوک سنگھ اور ہندو مہا سبھا کی جانب سے) سردار رام سنگھ (پناہ گزین سکھوں کی جانب سے) دہلی کے چیف کمشنر اور دہلی کے ڈپٹی کمشنر بھی شامل ہیں۔

برت کا خاتمہ امن کے لئے مہم کی ابتدا ہے

فرقہ واریت کی بیخکنی کے لئے مولانا آزاد کی اپیل

نئی دہلی ۱۸ جنوری گاندھی جی کے برت پر آج دوپہر سے کچھ قبل ختم ہوگیا۔ تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا کہ یہ امن کی مہم کی طرف ابتدا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے کہا کہ برت کا پہلا اثر یہ ہوا کہ برت کے شروع ہوتے ہی فضا میں ایک قطعی تبدیلی پیدا ہوگئی اس سے مستقبل کے لئے امید بندھتی ہے۔ انھوں نے متنبہ کیا کہ معاملہ گاندھی جی کے برت ختم ہونے ہی پر ختم نہیں ہوتا بلکہ اس سے ہماری قومی زندگی سے فرقہ واریت کی بیخکنی کی تحریک کی ابتدا ہوتی ہے ہم کو بہت کچھ کرنا ہے اور خیر اندیشی رکھنے والے لوگوں کو اس برائی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے کے لئے مل کر کام کرنا چاہیئے۔

امن کے عہد پر جس پر گاندھی جی کی موجودگی میں دستخط ہوئے۔ دستخط کرنے والوں میں ہر خیال کے لوگ تھے ان میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے صدر، ہندو مہا سبھا اور اکالی جماعت، اور مغربی پنجاب، صوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کے نمایندے بھی تھے۔

مولانا آزاد نے جو گاندھی جی کو اپنا برت ختم کرنے پر آمادہ کرنے میں پیش پیش تھے کہا کہ گاندھی جی نے آج سے پانچ روز قبل اپنے برت کو ختم کرنے کے لئے جو شرائط رکھی تھیں ان کا پورا کرنا بہت مشکل تھا۔ گاندھی جی چاہتے تھے کہ تقریباً دو لاکھ پناہ گزینوں کو جو پہاڑ گنج سبزی منڈی، قرول باغ اور دوسری جگہ کے مسلمانوں کے مکانات پر قابض ہیں اس پر آمادہ کیا جائے کہ وہ ان علاقوں میں دوبارہ مسلمانوں کو بسانے پر اعتراض نہ کریں لیکن شرط کو پورا کرنے میں بہت سی عملی مشکلات تھیں۔ بہت بحث و مباحثہ کے بعد گاندھی جی نے ان شرائط پر رضامندی ظاہر کی جو کل شائع ہو چکی ہیں مرکزی امن کمیٹی پر جو صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد کی صدارت میں بنی ہے رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ یہ کمیٹی جس میں بہت سی جماعتوں کے لوگ شریک ہیں آج پھر اپنا جلسہ کر رہی ہے اس جلسہ میں وہ نہ صرف دہلی بلکہ پورے ہندوستان سے فرقہ واریت ختم کرنے کے لئے پروگرام بنائے گی۔

مولانا آزاد نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر زاہد حسین نے جن کی موجودگی میں گاندھی جی سے برت ختم کرنے کی درخواست کی گئی۔ پاکستان کی حکومت کی طرف سے یہ یقین دلایا کہ پاکستان نے حالات پر امن بنانے فرقہ وارانہ محبت اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے دقیقہ اٹھا نہیں رکھے گا۔ مولانا آزاد نے کہا کہ ان کو پوری امید ہے کہ پاکستان اس کے لئے کوشش کرے گا۔ اور اس کے ہائی کمشنر کی یقین دہانی سچی نکلے گی۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ گاندھی جی نے اپنا برت ختم کرنے کے لئے کچھ دیر پہلے الہ آباد کے فساد کا ذکر کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ دستخط کرنے والے نہ صرف دہلی بلکہ پورے ہندوستان میں امن قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہندوستان کے فرقہ وارانہ اتحاد کا اثر پاکستان پر بھی پڑے گا

برت کی کامیابی پر گاندھی جی کا اظہار اطمینان

نئی دہلی ۱۸ جنوری گاندھی جی نے آج شام کو اپنی عبادتی تقریر میں کہا۔ میں نے اپنا برت حق کے نام پر شروع کیا تھا جس کا دوسرا نام خدا ہے اور اسی سے لوگ زیادہ مانوس ہیں۔ زندہ اور بیدار حق کے بغیر خدا کا وجود کہیں نہیں ہے۔ ہم نے خدا کے نام پر جھوٹ بولا ہے ہم نے انسانوں کا قتل عام کیا ہے اور اس کی تمیز نہیں کی کہ وہ گنہگار ہیں یا بے گنہ۔ مرد ہیں یا عورت یا بچے ہم نے اغوا کیا ہے۔ بجبر مذہب تبدیل کرایا ہے۔ اور یہ سب شرم کے احساس کے بغیر کیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کسی شخص نے یہ سب حق کے نام پر کیا ہے یہی نام میری زبان پر بھی تھا جب میں نے اپنا برت توڑا۔ ہمارے ہموطنوں کی اذیت ناقابل برداشت تھی۔ راجندر بابو میرے پاس سو سے زیادہ آدمی لائے جن میں ہندو مسلم سکھ سبھی تھے اور جن میں ہندو سبھا راشٹریہ سویم سیوک سنگھ، پنجاب، سرحد، اور سندھ کے پناہ گزین کے نمایندے شامل تھے اسی نمایندہ گروہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر زاہد حسین صاحب، دہلی کے چیف کمشنر اور ڈپٹی کمشنر آزاد ہند فوج کے نمایندے جنرل شاہ نواز خاں بھی شامل تھے۔ پنڈت نہرو بھی بت بنے بیٹھے تھے اور مولانا صاحب بھی اسی حالت میں بیٹھے تھے۔ راجندر بابو نے ہندوستانی میں ایک تحریر پڑھی جس پر ان نمایندوں کے دستخط تھے اور جس میں مجھے کہا گیا تھا کہ میں اب مزید بار نہ ڈالوں اور برت ختم کرکے ان کی اذیت دور کردوں۔

انڈین یونین اور پاکستان سے میرے پاس تار پر تار چلے آرہے تھے کہ میں ایسا ہی کروں میں ان تمام احباب کے مشورہ کو ماننے سے انکار نہیں کر سکتا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے ہندوؤں مسلمانوں سکھوں عیسائیوں پارسیوں اور یہودیوں میں مکمل دوستی رہے گی ایسی دوستی جو کبھی نہیں ٹوٹے گی کیونکہ اس دوستی کو توڑنے کا مطلب قوم کے حصے بخرے کر دینا ہے۔

یہ سطریں لکھتے وقت میرے اوپر تسلی بخش تاروں اور پیغامات کی بارش ہو رہی ہے میری دلی تمنا ہے کہ خدا مجھے انسانیت کی اس خدمت کے لئے جو میرے پیش نظر ہے صحیح الجسم اور صحیح الدماغ رکھے آج جو مقدس عہد کیا گیا ہے اس پر اگر عمل کیا گیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسکے بعد خدا کے سامنے میری اس دلی خواہش اور تمنا کا اظہار دگنی قوت سے ہوگا کہ مجھے پوری زندگی دیکھنی نصیب ہو تاکہ میں آخر دم تک انسانیت کی خدمت کرسکوں۔ میری زندگی اصحاب علم کی رائے میں کم از کم ایک سو پچیس سال اور بعض لوگوں کی رائے میں ۱۳۳ سال ہے۔

دہلی کے تمام شہریوں کی انتہائی خیر اندیشی کیوجہ سے جن میں ہندو مہا سبھا کے لیڈر اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ والے بھی شامل ہیں میرا عہد میری توقعات سے بہت پہلے پورا ہوگیا۔ اس کا نتیجہ اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا تھا خصوصاً جب میں دیکھتا ہوں کہ ہزاروں پناہ گزین اور دوسرے لوگ کل سے برت رکھ رہے ہیں مجھے ہزاروں آدمیوں کے خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں دلی دوستی کا یقین دلایا گیا ہے تار کے ذریعہ دنیا بھر سے دعا اور پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ کیا میرے اس فعل میں خدا کی ایما کا اس سے بہتر بھی ثبوت ہو سکتا ہے۔ لیکن میرے مقدس عہد کے الفاظ پر عمل کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

عہد کی روح یہ ہے کہ یونین کے ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان پر خلوص دوستی ہو اور ایسی ہی دوستی پاکستان میں بھی ہو اگر پہلے کا یقین ہو سکے تو موخر الذکر کا وجود لازمی ہے بلکہ اس طرح جیسے رات کے بعد دن کا آنا یقینی ہے۔ اگر یونین میں تاریکی رہے گی تو پاکستان میں روشنی کی امید کرنا حماقت ہے۔ لیکن یونین میں اگر رات یقینی طور پر ختم ہو جائے تو پاکستان میں حالات کا اسکے برعکس ہونا ممکن نہیں ہے۔ اور واقعات سے اس کے آثار بھی نظر آتے ہیں۔

پاکستان سے متعدد پیغام آئے ہیں ان میں سے کسی میں اختلاف نہیں کیا گیا۔ خدا سے جو حق ہے میری دعا ہے کہ وہ ہماری اسی طرح رہنمائی کرے جیسا اس نے چھ دنوں میں بدیہی طور پر کیا تھا۔

امن کمیٹی کے ممبران گاندھی جی سے عہد

نئی دہلی ۱۸ جنوری امن کمیٹی کے اراکین نے گاندھی جی کی موجودگی میں ان کے برت ختم کرنے سے پہلے حسب ذیل عہدنامہ پر دستخط کئے

ہم یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ مسلمان ہندو سکھ اور دوسرے فرقوں کے افراد ایک بار پھر دہلی میں بھائیوں کی طرح کامل اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہیں ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم مسلمان کی جان مال اور مذہب کا تحفظ کریں گے اور جو وارداتیں دہلی میں پہلے ہو چکی ہیں اب نہ ہونگی۔

(۱) ہم گاندھی جی کو یقین دلاتے ہیں کہ اس سال بھی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار پر عرس ہوگا۔

(۲) اور مسلمان سبزی منڈی، قرول باغ، پہاڑ گنج اور دوسرے محلوں میں اس طرح چل پھر سکیں گے جس طرح پہلے چل پھر سکتے تھے

(۳) جو مسجدیں مسلمان چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور جو اب ہندوؤں اور سکھوں کے قبضہ میں ہیں مسلمانوں کو واپس کر دی جائینگی

(۴) ہم لوگوں کو ان مسلمانوں کے یہاں واپس آنے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا جو دہلی چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

ہم یقین دلاتے ہیں کہ مسلمان پہلے کی طرح اپنی تجارت جاری رکھ سکتے ہیں۔

ہم اس کا بھی یقین دلاتے ہیں کہ یہ سب چیزیں ہم خود اپنی کوششوں سے کرینگے اور پولیس اور فوج کی مدد نہیں لیں گے

ہم گاندھی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہم پر اعتماد کریں اپنا برت ختم کردیں اور ہماری اسی طرح قیادت کریں جس طرح اب تک کرتے آئے ہیں۔

جواہر لال کی امداد کشمیر کو

نئی دہلی ۲۱۔ جنوری جواہر لال جی نے کشمیر امدادی فنڈ میں دس ہزار روپیہ کا ایک چک دیا ہے۔

مسلم یونیورسٹی مڈیکل کالج کا فنڈ

کراچی ۲۱۔ جنوری آج یہاں حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے بعض اخباروں کی اس اطلاع کی قطعی تردید کی ہے کہ حکومت پاکستان نے علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کے ذمہ داران کو لکھا ہے کہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم نے علی گڈھ مڈیکل کالج فنڈ کے نام سے جو پچاس لاکھ روپیہ سے زیادہ رقم جمع کی تھی وہ پاکستان کے کسی بینک میں منتقل کر دی جائے۔ ترجمان نے کہا کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے

مسٹر آصف علی اگلے ماہ آرہے ہیں

نئی دہلی ۲۰۔ جنوری معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں ہندوستان کے سفیر مسٹر آصف علی ایکسال کی مدت ملازمت ختم کرنے کے بعد دہلی آرہے ہیں۔

گاندھی جی بال بال بچ گئے

بم سے ہلاک کرنے کی کوشش

ملزم "امن مہم" کے خلاف تھا

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ آج گاندھی جی بال بال بچ گئے۔ جب کہ ایک دیسی بم جو غالباً ان کی طرف پھینکا گیا تھا ان سے پندرہ گز کے فاصلہ پر گرا۔

یہ بم عبادت گزاروں کے مجمع سے ذرا فاصلہ پر گر کر زور دار آواز سے پھٹا جس سے اینٹوں کی چار دیواری کے ایک حصہ کو نقصان پہنچا جہاں گاندھی جی عبادت کرتے ہیں۔ بم پھٹنے سے عبادت گاہ میں دھواں پھیل گیا کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔

عبادتی جلسہ حسب معمول پانچ بجے شام کو شروع ہوا۔ گاندھی جی جو اب بھی کمزور ہیں عبادتی جلسہ میں آرام کرسی پر لائے گئے مختلف مقدس کتابوں اور رام دھن کی تلاوت کے بعد گاندھی جی نے اپنی تقریر شروع کی آج لاؤڈ اسپیکر نے کام نہیں کیا۔ اس لئے ان کی آواز کو سنا نہیں جا سکا لیکن حاضرین متوجہ رہے۔

گاندھی جی نے تقریباً دس منٹ تقریر کی ہوگی کہ دھماکا ہوا جس سے مجمع گھبرا گیا لیکن گاندھی جی پریشان نہیں ہوئے اور انھوں نے اپنی تقریر کو جاری رکھا۔

گاندھی جی ابھی تقریر ہی کر رہے تھے کہ مجمع میں سے کچھ آدمی اور دو کانسٹبل اس دھماکہ کی وجہ دریافت کرنے ادھر اُدھر گئے اور انھوں نے دیکھا کہ ایک دیسی بم پھٹا ہے جس سے عبادتی احاطہ کی بیرونی دیوار کو نقصان پہنچا ہے پولیس نے دیکھا کہ چند گز کے فاصلہ پر ایک شخص تنہا کھڑا ہوا ہے اسے فوراً گرفتار کر لیا گیا کہا جاتا ہے کہ اس کے قبضہ سے ایک بم بھی نکلا وہ نہایت نفیس کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

جب گاندھی جی اپنی تقریر ختم کر چکے تو ڈاکٹر سوشیلا نائر نے گاندھی جی کی تقریر کو دہرایا اس کے بعد جلسہ ختم ہو گیا اور گاندھی جی کو ان کے کمرہ میں پہنچا دیا گیا۔

ایک خادمہ نے جو جائے حادثہ کے قریب ہی تھی اور جو کہتی ہے کہ میں نے خود پورا واقعہ دیکھا ہے۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کے ایک نامہ نگار کو بتایا کہ ایک جیپ کار آکر رکی اور ایک شخص نے اتر کر اس احاطہ کے پیچھے سے بم پھینکا جہاں گاندھی جی بیٹھے ہوئے تھے جب دھماکا ہوا تو ایک ملازم جو قریب ہی تھا بم پھینکنے والے سے الجھ گیا اور اسے پکڑ لینا چاہا کہ اسے عرصہ میں تین آدمی جیپ کار لیکر بھاگ گئے۔

ایک دوسرے چشم دید گواہ کے بیان کے مطابق ملزم یا ملزمان جیپ کار میں نہیں آئے تھے بلکہ ایک سرے رنگ کی کار میں تھے۔ بم گاندھی جی سے تیس چالیس گز کے فاصلہ پر گرا جس سے ایک دیوار کو نقصان پہنچا۔

اس شخص پر جس پر بم پھینکنے کا الزام ہے ایک پولیس میں شاہی ہندوستانی ہوائیہ کے ایک آدمی اور ایک اخباری فوٹوگرافر بابو رام گپتا نے ملکر فوراً ہی گرفتار کر لیا

اس نے بلند آواز سے اپنی گرفتاری پر احتجاج کیا لیکن جب اس کی تلاشی لی گئی تو اس کی جیب سے ایک دستی بم برآمد ہوا اس شخص کو پکڑ کر برلا ہاؤس کے ایک کمرہ میں لیجایا گیا۔ اور قریبی تھانہ کو اطلاع دیدی گئی۔

یہ شخص ضلع منٹگمری واقع مغربی پنجاب کا رہنے والا ہے پوچھ گچھ کرنے پر اس نے اقرار کیا کہ بم میں نے ہی پھینکا ہے۔ اس نے اپنے اس فعل کا سبب بتلاتے ہوئے کہا کہ میں مہاتما گاندھی کی اس کوشش کو پسند نہیں کرتا جو وہ امن قائم کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ مغربی پنجاب چھوڑنے کے بعد میں کسی نہ کسی طرح بمبئی پہونچ گیا۔ اور دہلی آئے ہوئے مجھے صرف ایک ہفتہ ہوا ہے۔ میں نئی دہلی کے قریب پہاڑ گنج کی ایک مسجد میں مقیم ہوں اور حال ہی میں مجھ سے کہا گیا کہ میں مسجد کو خالی کردوں مجھے اسپر غصہ آیا اور آج گاندھی جی کے عبادتی جلسہ میں پہنچا جہاں اس سے پہلے میں کبھی نہیں آیا تھا۔

اس شخص کا رنگ گورا اور جثہ درمیانی ہے وہ پہلے سرکاری ملازمت میں تھا وہ یورپی پوشاک پہنے ہوئے ہے لیکن ٹائی لگائے ہوئے نہیں ہے۔

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جو وقت کے بعد بھی اپنے دفتر میں بیٹھے کام کر رہے تھے۔ اس حادثہ کی خبر سنتے ہی دوڑے ہوئے برلا ہاؤس پہونچے۔ مہاتما گاندھی کے کمرہ میں جانے سے قبل انھوں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے گفتگو کی۔ مبینہ ملزم کے پاس سے جو دستی بم برآمد ہوا ہے اسے بھی وزیر اعظم کو دکھایا گیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کوئی بیس منٹ تک گاندھی جی کے ساتھ رہے اس کے بعد وزیر صحت راجکماری امرت کور نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔

کوئی چودہ سال ہوئے پونا میں بھی گاندھی جی کو ایک ایسا ہی حادثہ پیش آیا تھا۔ اور ایک شخص نے جسے ہریجنوں کے معاملہ میں گاندھی جی سے اختلاف تھا انپر ایک بم پھینکا تھا مگر خوش قسمتی سے گاندھی جی کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہونچا اور وہ بالکل محفوظ رہے تھے اسپر گاندھی جی نے ملک والوں سے کہا تھا کہ اس حادثہ سے میں بالکل نہیں گھبرایا اور جب تک خدا میری ذات کو اس دنیا کے لئے مفید سمجھے گا میں زندہ رہوں گا۔ اور مجھے کوئی حادثہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

آج کے حادثہ کی خبر دہلی میں بڑی تیزی سے پھیل گئی اور دریافت حال کرنے والوں کے ٹیلیفون برلا ہاؤس میں برابر آتے رہے۔

مہاتما گاندھی نے اپنی تقریر میں اس حادثہ کا کوئی ذکر نہیں کیا غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس وقت تک یہ نہ سمجھ سکے تھے کہ واقعہ کی نوعیت کیا ہے۔

ڈپٹی کمشنر دہلی رندھاوا اور دوسرے افسر بھی جلد ہی موقع پر پہونچ گئے۔ ملزم کو پولیس حوالات میں بھیجدیا گیا۔

پورے ۵۵ کروڑ کا مطالبہ

کراچی ۱۹۔ جنوری۔ حکومت پاکستان کے کابینی سکریٹریٹ سے آج رات ایک صحافتی اعلانیہ جاری ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان کو حکومت ہند کے اس اعلانیہ کی ایک نقل موصول ہوئی ہے جس میں اس نے نقد فاضلات کے متعلق اقتصادی معاہدے پر فوراً عمل کرنیکا اعلان کیا ہے۔

حکومت پاکستان کو یہ معلوم کرکے سخت تعجب ہوا ہے کہ حکومت ہند ۵۵ کرور روپیہ کی رقم ادا کرنیکا ارادہ تو کر رہی ہے مگر ان اخراجات کو منہا کرنے کے بعد جو ۱۵۔ اگست کے بعد سے انڈیا کو پاکستان کی وجہ سے برداشت کرنا پڑے ہیں یہ صورت بھی غلط اور قابل اعتراض ہے اس لئے کہ معاہدہ میں ایسی کوئی دفعہ نہیں ہے کہ رقم کی ادائیگی سے پہلے اس قسم کے اخراجات اس میں سے وضع کر لئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ اگر ۱۵۔ اگست سے اب تک پاکستان کی وجہ سے حکومت ہند کو کچھ خرچ کرنا پڑا ہے تو حکومت ہند کی وجہ سے پاکستان کو بھی تو کچھ اخراجات برداشت کرنا پڑے ہیں۔

لنکا کے پہلے گورنر جنرل

لندن ۲۰ جنوری دفتر تعلقات دولت مشترکہ کی طرف سے آج اعلان کیا گیا ہے کہ لنکا کے گورنر سر ہنری مانک میسن مور ۴۔ فروری سے لنکا کے پہلے گورنر جنرل اور کمانڈر ان چیف مقرر کئے گئے ہیں۔ اسی دن لنکا کی آزادی کے قانون کا نفاذ کر دیا جائیگا۔

گاندھی جی دہلی کے باہر آرام کریں

کلکتہ ۲۱ جنوری ڈاکٹر بی سی رائے نے جنھوں نے اپنے کلکتہ روانہ ہونے سے پہلے گاندھی جی کا طبی معائنہ کیا گاندھی جی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کم از کم ڈیڑھ مہینہ تک کوئی ایسا کام نہ کریں جس میں ذہنی یا جسمانی محنت کی ضرورت پڑے۔ ڈاکٹر بی سی رائے نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ گاندھی جی کچھ مدت دہلی سے باہر پرسکون جگہ پر صرف کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ اپنے مشن کے سلسلہ میں پاکستان جانے سے گاندھی جی ایک مہینہ کیلئے سیلواگرام آشرم وار دھا جانیکے لئے راضی ہو جائیں گے

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بورڈ ان قواعد و ضوابط میں جو زیر دفعہ ۲۹۷ (۱) جی (۳) بنائے گئے ہیں۔ اور جو ہینڈ بک آف بائی لاز کے صفحہ ۱۹۶ پر شائع ہوئے ہیں۔ اور جس میں ٹیکس کمیٹیوں کے اختیارات۔ فرائض اور کاموں کی تشریح کی گئی ہے حسب ذیل دفعہ کا اضافہ کرنا تجویز کرتا ہے۔

جو مشورہ یا اعتراض اس کے متعلق ذیل کے دستخط کرنے والے کو اس نوٹس کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر وصول ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

ترمیم

بائی لاز کی کتاب کے صفحہ ۱۹۶ پر جو قواعد و ضوابط دربارہ تشریح اختیارات ٹیکس کمیٹیاں درج ہیں۔ ان میں دفعہ ۳ کی حیثیت سے مندرجہ ذیل دفعہ کا اضافہ کیا جائے۔:-

"نیز آنکہ کوئی درخواست دربارہ تبدیلی نام کسی ایسے شخص کی قبول نہیں کی جائیگی جو عمل انتقال جائداد یا کسی اور طریقہ سے کسی جائداد کا مالک بنا ہو تا وقتیکہ جائداد متعلقہ کی تخمینی قیمت پر آٹھ آنہ فی صدی کے حساب سے میونسپلٹی کے خزانہ میں فیس داخل کرکے اس کی رسید درخواست کے ساتھ منسلک نہ کی جائے۔

نام کی تبدیلی کے لئے درصورت منتقلی جائداد اس کی وہ قیمت منظور کی جائیگی جس پر دفتر رجسٹری میں اسٹامپ لگایا گیا ہے۔ اور وراثت کی صورت میں جائداد کی قیمت وہ متصور ہوگی جو ڈویزنل ٹیکس سپرنٹنڈنٹ صاحب نے سرمایہ پر بحساب پانچ فیصدی تشخیص کی ہو۔"

دستخط محمد حبیب اللہ
ایکزیکٹو افیسر۔ میونسپل بورڈ کانپور

مہاراجہ نیپال کی مبارکباد

رکسول ۲۱۔ جنوری۔ مہاراجہ نیپال نے مہاتما گاندھی کو ایک تار بھیجا ہے جس میں ان کی تندرستی کے لئے دعا ہے اور انکے برت کے کامیاب خاتمہ پر مبارکباد۔

ہندو مصیبت زدوں کے لئے فنڈ

[illegible] کے جذبہ کے ماتحت [illegible] شدہ [illegible] فنڈ قائم کیا ہے جس سے وہ [illegible] کراچی کے حالیہ فسادات۔

کانگرسی امیدوار بلا مقابلہ کامیاب

مراد آباد ۲۱ جنوری - لیگی امیدوار اختر حسین اور آزاد امیدوار ارکان عالم صاحب نے مراد آباد کے جنوبی مشرقی دیہی حلقہ کے ضمنی انتخاب سے اپنے نام واپس لے لئے۔ اس طرح کانگرسی امیدوار مولانا محمد اسمٰعیل بلا مقابلہ صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔

فسادوں کے پس پشت سرمایہ دار ہیں

لکھنؤ بدھ - حکومت کے پاس ایسے شواہد موجود ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ صوبہ کے چند سرمایہ دار جن میں پناہ گزین اور یو پی کے باشندے دونوں شامل ہیں فرقہ دارانہ فسادوں کو اس غرض سے ابھار رہے ہیں تاکہ ان کو سستے داموں کارخانے اور جائداد خریدنے کا موقع مل جائے۔ کیونکہ فساد سے گھبرا کر لوگ بھاگ گئے ہیں اور اپنی جائداد اور کارخانے کوڑیوں میں فروخت کر دیتے ہیں۔

واقعات کی چھان بین کرنے والے کا بیان ہے کہ حال میں بریلی - چندوسی، الہ آباد - بستی اور نگینہ میں جو فساد ہوئے ہیں ان میں ایک خاص قسم کی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

حکومت کے ایک ذمہ دار شخص نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان فسادوں کو باقاعدہ طور پر منظم کیا گیا تھا۔ مثلاً پہلے ایک پٹاخہ داغا گیا جس سے بھگدڑ مچ گئی - پناہ گزینوں کے فرقہ دارانہ جذبہ سے کام نکالنے کی بہت کوشش کی گئی۔

مسوری ۲۱ جنوری - ایک طرف تو حکومت یو - پی نے حکومت ہند کے ریاستی محکمہ کی ہدایات کے مطابق ریاست ٹیڑھی کے نظم و نسق کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - دوسری طرف ریاست کے مختلف حصوں میں پرجا منڈل کے لیڈر دیہی جمہوریتوں کے قیام پر عمل کر رہے ہیں۔

پناہ گزینوں کی زبردست امداد

نئی دہلی ۲۱ جنوری - خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند پناہ گزین ماہرین صنعت و حرفت کی مالی امداد کی غرض سے جلد ہی دس کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے ایک کارپوریشن قائم کرنیوالی ہے امید کی جاتی ہے کہ مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس سلسلہ میں قرار داد پیش کی جائیگی۔

समन बनाम मुदआले ह बिनाबर हाजरी असालतन

बगरज़ करार दाद उमूर तनकीह तलब - (ऑडर ५ का १५ दा ३)

बअदालत सिविल जजी मथुरा मुः मथुरा ज़िला कानपुर

मुकद्दमा नम्बर २३ बाबत सन् १९४७ ई॰

१-गो. देवी प्रशाद २-गो. श्री राम पिसरान गो. …बसतलाल ब्राह्मन साकिन जम पुर मुहल्ला राम गंज बाज़ार

२-लाल राजबहादुर वल्द मुंसोहन लाल कायस्थ साकिन मथुरा मुहल्ला सुनारान

४-ला. रामनरायन वल्द ला. नन्द किशोर कायस्थ साकिन वृन्दाबन मुहल्ला गोबिन्द बाग़ बनाम

१-गो. राधा प्रशाद वल्द गो गनपत लाल ब्राह्मन साकिन जम पुर मुहल्ला राम गंज बाजार २-गो. जुगल किशोर वल्द गो. राधा प्रशाद ब्राह्मन साकिन जम पुर मु. राम गंज बाजार ३-गो. राम किशोर उर्फ़ मुरारी लाल पिसर मुतवन्ना मुः दुर्गा देई क़ौम खत्री साकिन शाहजहाँ पुर मुहल्ला मुजफ्फर गंज बनाम रूप किशोर उर्फ़ मुरारी लाल क़ौम खत्री साकिन शाहजहाँ पुर मुहल्ला मुज़फ़्फ़र गंज। हरगाह कि मुद्दईयान मज़कूर ने तुम्हारे नाम एक नालिश हस्ब दफ़ा ९२ ज़ाब्ता दीवानी दायर की है और दरख्वास्त तक़र्रुर रिसीवर व पेश करने काग़ज़ात गुज़रानी है - लिहाज़ा तुमको हुक्म दिया जाता है कि तुम बतारीख़ १७ सत्तरह माह फरवरी सन् १९४८ ई॰ वक़्त १० बजे दिन के अदालत हाज़ा में असालतन हाज़िर हो और जवाबदिही दावा की करो और तुम को लाज़िम है कि उसी रोज़ जुमला दस्तावेज़ात पेश करो जिन पर तुम बताईद अपने जवाबदिही के इस्तदलाल करना चाहते हो। तुमको इत्तिला दी जाती है कि बरोज़ मज़कूर अगर तुम हाज़िर न होगे तो मुक़द्दमा बग़ैर हाज़री तुम्हारे मसमूअ और फ़ैसल होगा।

बसब्त मेरे दस्तख़त और मोहर अदालत के आज बतारीख़ १५ माह जनवरी सन् १९४८ ई॰ जारी किया गया।

मु. अदालत

दस्तख़त हाकिम

دہلی اور یو پی کے ۴۴ ہزار مسلمان جا چکے ہیں

نئی دہلی ۲۰ جنوری معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دو ماہ کے اندر تبادلے کے پاکستانی ادارہ نے یو پی اور دہلی سے تقریباً ۲۴ ہزار پاکستانی سرکاری ملازمین اور ان کے اہل و عیال کو پاکستان منتقل کر دیا ہے جس کے بعد ان صوبوں سے ان ملازمین کا تخلیہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے - اب تک مجموعی طور پر جتنے اشخاص منتقل ہو چکے ہیں ان میں تقریباً بیس ہزار یو پی کے باشندے ہیں اور باقی دہلی کے۔ یو پی سے آٹھ ہزار اشخاص کو بذریعہ جہاز براہ بمبئی کراچی پہونچایا گیا ہے اور باقی اشخاص کو اسپیشل ٹرینوں کے ذریعہ منتقل کیا گیا ہے۔

کپڑے پر سے کنٹرول کافی حد تک کم کر دیا جائے گا

ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں کپڑا بھیجنے پر پابندی بدستور

بمبئی ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹکسٹائل کنٹرول بورڈ کی صنعتی کمیٹی نے جس کا اجلاس آج یہاں ختم ہوا ہے۔ کپڑے۔ سوت۔ پیداوار۔ اور قیمتوں پر سے کنٹرول ہٹانے کے متعلق اپنے فیصلوں کی تکمیل کرلی ہے۔ لیکن ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں کپڑے اور سوت کی منتقلی پر بدستور کنٹرول باقی رہے گا

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی تجویز یہ ہے کہ وہ کارخانہ داروں اور مل مالکوں پر یہ زور دیگی کہ وہ اپنی پیداوار کا تقریباً بیس فیصدی اس سلئے الگ کردے تاکہ اسے مخصوص دکانوں پر معتدل نرخ پر ایک نیم سرکاری کمیٹی کی نگرانی میں فروخت کرایا جاسکے۔

اس تجویز کا اصل مقصد یہ ہے کہ کپڑے اور سوت کی قیمتیں زیادہ نہ بڑھنے پائیں۔ کارخانہ داروں سے یہ بھی کہا جائیگا کہ اس مہینہ کے آخر تک ان کے پاس جتنا مال موجود ہو اس کا اعلان کریں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ٹکسٹائل کنٹرول بورڈ کے پچھلے جلسہ میں کپڑے کی جو مقدار صوبوں اور ریاستوں کے لئے مقرر کی گئی تھی وہ جنوری ۱۹۴۸ء تک کے لئے تھی۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ کپڑے اور سوت کا کنٹرول ختم ہو جانے کے بعد کپڑا کمشنر کے ماتحت کئی غیر ضروری شعبے ٹوٹ جائیں گے اور اس طرح تقریباً گیارہ ہزار کلرک بیکار ہو جائیں گے۔

آج رات حکومت ہند نے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے کہ سوتی کپڑے پر موجودہ کنٹرول کل (منگل) سے کافی حد تک کم کر دیا جائے۔

ٹکسٹائل کمشنر بمبئی نے ایک آج سرکاری اعلانیہ میں جو ایک ہزار الفاظ پر مشتمل ہے بتایا ہے کہ حکومت کو قوی امید ہے کہ اس کی موجودہ پالیسی عام مطالبہ کو پورا کرسکے گی حکومت کو اعتماد ہے کہ کارخانے، مزدور دوکاندار اور عام صارفین اس معاملہ میں اشتراک عمل کریں گے۔

اعلانیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر حالات کی وجہ سے کنٹرول ضروری ہو گیا تو حکومت دوبارہ کنٹرول کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کو تیار ہے۔

حکومت کو صنعت کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے کہ روئی کی موجودہ صنعتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے

مناسب قیمتیں مقرر کی جائیں گی۔ حکومت نے اس یقین دہانی کا خیر مقدم کرتے ہوئے قیمتوں کے تعین کا مسئلہ مل مالکان کے سپرد کر دیا ہے۔

حکومت کا ارادہ ہے کہ معمولی تجارتی سہولتیں پیدا کردی جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں کپڑا مل سکے۔ صوبائی اور ریاستی حکومتیں بہرحال اس کے لئے آزاد ہوں گی۔ کہ کپڑے کی فراہمی کے لئے اپنی ذاتی ایجنسیاں جاری رکھیں یا از سر نو قائم کریں کوٹہ تقسیم کرنے کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا۔

کسی صوبہ کے اندر کپڑا ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے لیجانے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ اور ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں لیجانے کے لئے ٹکسٹائل کمشنر کی منظوری ضروری ہوگی۔ سوا ان مقامات کے جہاں ایسا نقل و حرکت غیر معاشی اور غیر دانشمندانہ ہو سوت کی تقسیم کا موجودہ طریقہ ہاتھ سے کپڑا بننے والوں کے مفاد کے پیش نظر بدستور رکھا جائے گا ملوں کو بہرحال اس کی اجازت ہوگی کہ اپنی خواہش کے مطابق سوت کی ایسی مقدار تقسیم کردیں جو معقول مدت کے اندر اٹھا لی جائیں۔

دفعات قانون کے مطابق روئی کی قیمتیں فوراً ختم کر دی جائیں گی۔ لیکن روئی کی قیمتیں قائم رکھنے کے لئے برآمد پر موجودہ محصول دگنا کر دیا جائیگا۔

قیمتوں پر کنٹرول فوراً ختم کر دیا جائے گا۔

روئی کی برآمد پر پابندی

حکومت ہند نے تمام قسم کی روئی اور کپاس غیر ممالک کو (جن میں پاکستان بھی شامل ہے) بھیجے ۴ جانے پر فوری پابندی لگا دینا طے کر لیا ہے لیکن بعض قسم کی روئی اس حکم امتناعی سے مستثنیٰ بھی ہے ایک صحافتی اعلانیہ مظہر ہے کہ چونکہ ملکی کارخانوں کے لئے اچھی قسم کی روئی کی ضرورت ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ روئی اور کپاس کا بیرونی ملکوں کو بھیجنے آج ہی کی تاریخ سے ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

... ایٹم بم کا موجد

میڈرڈ ۲۰ جنوری۔ جو راسی سالہ اسپینی سیاست داں کاؤنٹ رومینونس نے جو شاہ الفانسو کے دوست اور دور شہنشاہیت میں اعتدال پسندوں کے لیڈر رہ چکے ہیں آج ایک خبر رساں ایجنسی کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نوبل پرائز ایٹم بم کے موجد کو پیش کیا جائے انھوں نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا اس موجد کا شکریہ کہ جنگ تو تھمی اب کوئی حکومت ایٹم بم کے مقابلہ کا حوصلہ نہیں کرتی گویا عام طور پر دنیا کے تمام سیاست داں اور عالم کے حکمراں خوف و ہراس سے مبہوت ہو کر رہ گئے ہیں۔

دہلی میں گورنروں کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۰ جنوری یہاں دو اور ۳ فروری کو تمام صوبجات کے گورنروں کی ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے یہ گورنر انڈیا کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن مرکزی حکومت کے وزیر اعظم اور دوسرے وزراء سے بھی ملیں گے۔ ابھی تک اس کانفرنس کا ایجنڈا نہیں بنا ہے لیکن خیال ہے کہ یہ کانفرنس تبادلہ خیالات

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر ۲۳۸۸ سنہ ۱۹۴۷ء

بعدالت خفیفہ۔ کانپور

عبدالحق ولد اللہ بخش ساکن ملکھفیا بازار مالک فرم اللہ بخش عبدالحق کانپور مدعی

بنام گوری شنکر ولد جگن ناتھ پرشاد قوم کھتری ساکن حصہ جرنیلگنج کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۰/۹ ۔/۱۰۰ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹۔ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸۔ ماہ جنوری ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا

بحکم منصرم عدالت خفیفہ کانپور

(مہر ثبت عدالت)

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے | جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ -/۲ دو آنہ

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام
بی اے

VOL. 46 NO. 5.	Cawnpore. Saturday 31st JANUARY 194	کانپور شنبہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۸ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۶ نمبر ۵

ادبیات

بہار پھر بہار ہے

(حضرت جوش ملیح آبادی)

بہک کے جو بچھڑ گئے ہیں راستے پہ آئیں گے ‖ تڑپ کے ایک دوسرے کو پھر گلے لگائیں گے
بہم وگر حریف تھے، یہ بات بھول جائینگے ‖ کھیلیں گے گنگنائینگے ہنسیں گے مسکرائینگے

یہ آرزوئے دہر ہے، یہ حکم روزگار ہے
بہار پھر بہار ہے۔ بہار پھر بہار ہے

اٹھو کہ اس زمین کو ہم آسماں بنائینگے ‖ عمارتوں کو پھونک کے امارتوں کو ڈھائینگے
نشیب کو ابھار کر فراز کو جھکائیں گے ‖ سفینہ بحر نور میں غرور سے چلائیں گے

اگرچہ اپنے گرد و پیش آج موج نار ہے
بہار پھر بہار ہے۔ بہار پھر بہار ہے

جنت نشان اپنا

(جگن ناتھ پرشاد۔ ایم۔ ایل۔ اے)

ہزاروں آفتیں جھیلی ہیں تندانِ محبت کی ‖ بڑی مشکل سے جب توڑی ہیں زنجیریں حکومت کی
گرادی چار دیواری غلامی کی عمارت کی! ‖ فتح حاصل ہوئی ہے پہلی منزل پر سیاست کی

لکھا جائیگا آب زر سے دنیا میں یہ افسانہ
ہماری ہمتوں کو حق نے بخشا عزم مردانہ

چمن اپنا گل اپنے۔ باغ اپنا۔ باغباں اپنا ‖ دل اپنا شوق اپنا راز اپنا رازداں اپنا!
سن اے حب وطن یہ ملک ہے جنت نشاں اپنا ‖ شکستِ ننگ کی دنیا نہ ہو بار گراں اپنا!

نگاہِ منظرِ عشرت زمیں سے آسماں تک ہے
بہارِ گلشنِ ہستی فضائے لامکاں تک ہے

دنیائے اسلام

یہودی اور عربوں نے ایک دوسرے پر ہزاروں فایر کئے

یروشلم ۲۵ جنوری۔ عرب چھاپہ مار دستوں کے آزمودہ کار سردار عبد القادر حسینی نے آج خود کئی ہزار مسلح عربوں کے ایک دستے کی قیادت کرتے ہوئے یہودی دفاعی مجلس ہگانا کے دستوں سے کوہستان کیسٹل میں جا فاسے یروشلم جانے والی سڑک پر چار گھنٹے تک جنگ کی۔ عربوں کے قول کے مطابق انھوں نے آٹھ یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا برخلاف اس کے عربوں کے دو آدمی ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔ یہودی ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اس جنگ میں پانچ یہودی مارے گئے، اور دس عرب کام آئے۔

تل ابیب میں یہودیوں کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تل ابیب کے جنوب و مشرق میں ہگانا کے دستوں نے عرب بدوؤں کے ایک قافلہ پر جو یہودیوں کی بستی رہوابتہ کے قریب خیمہ زن تھا حملہ کیا۔ ان کے خیمے پھونک دئے۔ اور ان کو جانی نقصان پہونچایا گیا۔ ہگانا نے بتایا ہے کہ ہم نے یہ چھاپہ مار کر ان گیارہ یہودیوں کا بدلہ لیا ہے جو اس علاقہ میں حال ہی میں مار ڈالے گئے تھے۔ کوہستان کیسٹل کی لڑائی دوپہر کو شروع ہوئی تھی جب کہ یہودیوں کا ایک فوجی قافلہ لاریوں بسوں اور موٹر کاروں پر تل ابیب سے یروشلم جا رہا تھا۔ اس کا مقابلہ عرب جمعیت سے ہو گیا جو عبد القادر حسینی کی سرکردگی میں یروشلم سے دس میل کے فاصلہ پر سڑک کے نیچے سرنگ بچھا رہی تھی۔

طرفین نے مزید کمک منگائی۔ قاصد تیزی کے ساتھ عرب مواضعات کی طرف جھپٹے اور ان سے ہتھیار لے کر چلنے کی استدعا کی چنانچہ عرب رائفلوں اور ٹامی گنوں سے لیس ہو کر لاریوں اور کاروں میں بیٹھ کر میدان جنگ میں آ موجود ہوئے۔

اب دونوں جماعتوں میں خوب گولی چلنے لگی۔ اور دونوں طرف کے لوگوں نے ایک دوسرے پر ٹامی گنوں سے ہزاروں فائر داغ دئے جنگ کے فارغ ہو کر عبد القادر حسینی ایک امریکی کار میں بیٹھ کر فاتحانہ انداز سے واپس ہوئے ان کے جلو میں مشین گنوں سے مسلح باڈی گارڈ تھے۔ وہ مسلح عربوں کی جماعت کے آگے آگے جب موضع رملہ پہونچے جو یروشلم کے شمال میں واقع ہے۔ تو اہل قریہ نے ان کا اس طرح استقبال کیا جس طرح کسی فاتح کا کیا جاتا ہے۔

گاؤں والوں نے خوشی میں رائفلوں اور پستولوں سے سیکڑوں ہوائی فیر کر دئے۔ وہ "یہود مردہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔

عراقی وزیر اعظم کی مسٹر بے ون سے ملاقات

لندن۔ سید صالح جابر وزیر اعظم عراق آج برطانوی محکمہ خارجہ کے دفتر میں مسٹر بے ون سے رخصت ہونے کے لئے آئے۔ کیونکہ وہ کل بذریعہ ہوائی جہاز معہ عراقی وفد کے عراق واپس جانے کا ارادہ کر رہے ہیں عراقی وفد نے برطانیہ و عراق کے درمیان سمجھوتہ پر نظر ثانی کر کے پچھلے ہفتہ پورٹس متھ میں دستخط کئے ہیں۔

جنرل نوری سعید پاشا اور توفیق سویدی جو وفد کے ممبر ہیں۔ اور عراق کے سابق وزرار اعظم بھی ہیں برطانیہ میں کچھ دن قیام کریں گے۔ صالح جابر اپنے ملک کو اس اعلان کے بعد واپس ہو رہے ہیں۔ جو بغداد میں شاہی محل سے بروہ کو کیا گیا ہے۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ نظر ثانی کئے ہوئے معاہدہ کی توثیق نہ کی جائے گی کیونکہ وہ عراق کے قومی توقعات کے مطابق نہیں ہے۔

رائٹر کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ " یہ بات واضح ہے کہ سمجھوتہ کرنے والے وفد کی پوزیشن خراب ہو گئی ہے۔ لیکن سمجھوتہ کے مسودہ کے اعلان کے بعد بغداد میں اس کی مخالفت بڑھ گئی ہے۔

برطانی نظریہ کے لحاظ سے ۱۹۳۰ء کے فرسودہ معاہدہ پر مزید نظر ثانی کے لئے اس وقت تک اس کچھ نہیں کیا جا سکتا جب تک عراق کے سیاست دان آپس میں اس بات پر متفق نہ ہو جائیں۔ کہ کن بنیادوں پر پھر سے سمجھوتہ ہو۔ لندن میں خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ مسودہ جس پر دستخط ہوئے ہیں۔ آسانی سے مسترد نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ اس کو تیار کرنے میں کافی وقت صرف ہوا ہے۔

عراقی کابینہ مستعفی ہو جائے گی

بغداد۔ اس بیان کے بعد کہ عراق کے ولی اور لیڈروں نے یہ طے کیا ہے کہ نیا برطانی عراقی معاہدہ عراق کے قومی مقاصد کو نہیں حاصل کر سکا ہے۔ اس بات کی توقع تھی کہ عراقی کابینہ مستعفی ہو جائے گی۔

قصر شاہی سے جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ شاہ عراق کے ولی نے وعدہ کیا ہے کہ کسی ایسے معاہدہ کی توثیق نہیں کی جائے گی جس میں ملک کے حقوق کو تسلیم نہ کیا گیا ہو۔ بغداد کے سیاسی حلقوں اور اخبارات میں ولی عراق کے اس تدبر کی تعریف کی ہے کہ انھوں نے اس فیصلہ سے ملک کو خانہ جنگی اور خون ریزی سے بچا لیا۔

شرق اردن کا مشن لندن میں

لندن۔ آج لندن کے ہوائی اڈے پر شرق اردن کا مشن پہونچ گیا۔ جو یہاں اس لئے آیا ہے کہ حکومت برطانیہ سے برطانیہ اور شرق اردن کے باہمی معاہدہ پر نظر ثانی کے بارے میں گفت و شنید کرے۔ اس کے علاوہ مشرق وسطی میں ان تبدیلیوں پر بھی تبادلہ خیالات کرے۔ جو برطانیہ کے فلسطین چھوڑ دینے کے نتیجہ میں پیدا ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار وقت نوا

کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۵

مہاتما گاندھی کو شہید کر دیا گیا

نئی دہلی: ۳۰ جنوری، آج جس وقت گاندھی جی عبادت کرنے آ رہے تھے اور مجمع کے اندر سے ہو کر گزرنے لگے۔ ایک شخص نے بالکل قریب سے ان کے تابڑ توڑ چار فائر کئے گولی گاندھی جی کے پیٹ اور سینہ میں لگی وہ فوراً گر پڑے۔ وہ اپنی پوتی اور بہو کے کاندھے پر سہارا دے کر آئے تھے وہ رونے لگیں، گاندھی جی کو اٹھا کر لوگ برلا ہاؤس میں لے گئے ڈاکٹروں کو فوراً بلایا گیا ذرا دیر کے بعد گاندھی جی کے بھگتوں نے آکر خبر دی کہ گاندھی جی نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

آج شام کو جب وہ برلا ہاؤس سے عبادت کے میدان میں جا رہے تھے تو ان پر چار مرتبہ گولی چلائی گئی اور وہ شدید طور پر زخمی ہوئے۔ ڈاکٹروں کو فوراً بلایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ گاندھی جی ۵ بجکر ۵ منٹ پر برلا ہاؤس سے باہر آئے اور اپنی پوتی اور بہو کے سہارے سے عبادتی جلسہ کے میدان کی طرف چلے جب وہ پلیٹ فارم کے پاس پہونچے تو حاضرین دو حصوں میں بٹ گئے تاکہ گاندھی جی کے لئے راستہ صاف ہو جائے۔

ایک آدمی جس کی عمر ۳۰ یا ۳۵ سال کی ہوگی اور جو خاکی کوٹ پہنے ہوئے مجمع میں موجود تھا اس نے تقریباً دو گز کے فاصلہ سے گاندھی جی پر ایک پستول سے چار گولیاں چلائیں۔ گاندھی جی کے جسم سے خون بہت بہہ رہا تھا ان کو اٹھا کر فوراً برلا ہاؤس لے گئے۔ اور ڈاکٹروں کو فوراً بلایا گیا۔ وہاں کسی کو جانے کی مطلقاً اجازت نہیں تھی۔ آدھ گھنٹے بعد یعنی ۵ بجکر چالیس منٹ پر کمرے کے اندر سے لوگ برآمد ہوئے اور انھوں نے خبر دی کہ گاندھی جی کا انتقال ہو گیا۔ مجمع پر جو گاندھی جی کے بارے میں خبر سننے پر اکٹھا ہوا تھا یہ سنکر بجلی گر پڑی۔

گاندھی جی کی موت سے دہلی اور تمام ہندوستان ایٹمی طاقت کے تہلکہ کی طرح ہل گیا۔ گورنر جنرل لارڈ ماونٹ بیٹن۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو، نائب وزیر اعظم سردار پٹیل کو فوراً سانحہ کی اطلاع کیگئی پنڈت نہرو اور سردار پٹیل فوراً برلا ہاؤس بھاگے۔

گورنر جنرل کے فوجی سکریٹری کرنل ڈی، ایچ کری۔ انڈیا کے کمانڈر انچیف جنرل بوشر اور جام صاحب نوانگر بھی فوراً برلا ہاؤس پہونچے۔ گاندھی جی کے اوپر قاتلانہ حملہ کے آدھ گھنٹہ بعد لارڈ ماونٹ بیٹن برلا ہاؤس پہونچے۔ اور گاندھی جی کے بستر کے قریب تقریباً ایک گھنٹہ کھڑے رہے۔

آل انڈیا ریڈیو کے تمام پروگرام پانچ بجکر پچپن منٹ پر روک دیئے گئے۔ ریڈیو پر اعلان کرنے والے نے کہا "آپ ایک بہت اہم اعلان سنیں گے۔ اور بہت رقت انگیز الفاظ میں اس نے گاندھی جی کی موت کی خبر بتائی اور اعلان کو ہندوستانی و انگریزی دونوں میں چار مرتبہ دُہرایا گیا۔ اعلان کے بعد گاندھی جی کے محبوب بھجن "وشنو جنتو" "رام دھن" اور گیتا کے کچھ حصے پڑھے گئے۔

جواہر لال کا پیغام

نئی دہلی: ۳۰ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج رات کو ریڈیو پر قوم کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔

پیارے بھائیو اور ساتھیو میں آپ کے سامنے بولنے آیا ہوں لیکن کیسے کہوں اور کیا کہوں سمجھ میں نہیں آتا ایک اندھیرا سا چھا گیا ہے ہمارے قومی باپ ہمارے پیارے باپو کا انتقال ہو گیا ہے ایک پاگل آدمی کے ہاتھ سے ایسا ہوا ہے، ہماری بڑی بڑی امیدیں ختم ہو گئیں اور ہم ناامید ہو گئے، ہمیں غصہ۔ تکلیف۔ ناامیدی تو ہوگی ہی۔ دل افسوس سے بھرا ہوا ہے لیکن اس کے بارے میں ہم بعد میں سوچیں گے۔ اب ہمیں کیا کرنا ہے ایسے موقعہ پر ہمارا اور ملک کا امتحان ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ پیارے باپو جو کرتے ہیں وہی ہمیں کرنا ہے۔ ایسی کوئی بات نہ ہو جسے وہ پسند نہ کرتے۔ ہمیں وہی کرنا ہے جو ان کی نگاہ میں نامناسب نہ ہوتا ہمیں ان کی ہدایتیں ماننا ہیں وہ گئے لیکن وہ ہمیشہ ہندوستان کے ساتھ رہیں گے نہ کبھی ہندوستان انھیں چھوڑ سکتا ہے اور نہ وہ کبھی ہندوستان کو چھوڑیں گے۔ اُن کی آتما ہمیں ہمیشہ راستہ بتائے گی۔ اُن کی نگاہ ہمیں لگی رہے گی۔ اٹھتر سال کی عمر تک انھوں نے ہمیں سبق سکھایا ہمیں آزادی کے دروازہ تک پہونچا دیا اور آج وہ روشنی بجھ گئی اور اندھیرا چھا گیا لیکن نہیں۔ اس ملک و دنیا سے اُن کی روشنی کبھی نہیں مٹے گی۔ ایک ہزار سال بعد بھی اُن کے سبق ہمیں اور دنیا کو راستہ دکھائیں گے۔ دنیا کہے گی کہ ایک انسان تھا جس نے اس ملک کو روشنی دکھائی۔ میں کہاں تک کہوں۔ اس وقت تو مجھے اتنا ہی کہنا ہے کہ ہم مردوں کی طرح اس دُکھ کو برداشت کریں گے۔ مل کر چھوٹے چھوٹے جھگڑے ختم کر کے متحد ہو کر زہر اور اشتعال کا مقابلہ کریں اور اس کو ختم کریں جس کی وجہ سے ہم غلط باتیں کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اس زہر کا سامنا کرنا ہے۔ اپنے راستے چل کر، باپو کے راستے چل کر۔ اس شاندار ملک کے شاندار لیڈر کے راستے پر ہمیں چلنا ہے۔ ہمیں لیڈر کی نشانی کے خلاف کچھ بھی نہیں کرنا ہے۔

سردار پٹیل کا پیغام

نئی دہلی۔ ۳۰ جنوری، سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آج رات کو ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا میرے پیارے بھائی پنڈت جواہر لال نہرو کا پیغام آپ نے سن لیا میرا دل درد سے بھرا ہے کیا کہوں اور کیا نہ کہوں آج کا دن ہندوستان کے لئے دُکھ و درد اور شرم کا دن ہے۔ میں آج شام کو چار بجے سے باپو کے ساتھ تھا اور ایک گھنٹہ تک اُن سے گفتگو کرتا رہا پھر وہ گھڑی نکال کر بولے۔ میری عبادت کا وقت ہو گیا ہے۔ میں اب جاؤنگا۔ وہ بھگوان کے مندر کی طرف چلے گئے۔ یہ وقت غم و افسوس کا ہے غصہ کا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ہم نے غصہ کیا تو ہم ان کی زندگی بھر کا سکھایا ہوا سبق بھول جائینگے۔ جو ہمنے انکی زندگی میں نہ مانا اور اگر اب بھی ہم اسکو اُنکے مرنیکے بعد بھولے رہے تو ہمارے اوپر بڑا بُرا دھبہ ہوگا اسلئے بھائیو انھوں نے ہمیں جو کچھ سکھایا ہے اسکا امتحان ہے۔

آئینۂ کانپور

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کی سالانہ رپورٹ

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کی یکم اپریل ۱۹۴۶ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۴۷ء کی سالانہ رپورٹ اسوقت ہمارے سامنے ہے۔ رپورٹ دلچسپ معلومات سے پُر طریقہ پر لکھی گئی ہے اور پڑھنے والے کو اس سے اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ بورڈ میں چھوٹے ملازمان کو چھوڑ کر ۲۴ اعلےٰ ملازم اور افسران ہیں۔ اس سال زیر ریویو میں بارہ معمولی ایک ضروری اور سات خاص جلسے ہوئے۔

پہلی اپریل ۱۹۴۶ء کو بورڈ کے بقایا میں ۵۱۴۸۰۰ روپیہ تھا۔ دوران سال کی آمدنی ۱۰۴۲۰۴۸۱ روپیہ تھی۔ اس میں ۲۷۴۰۴۷ روپیہ زمین کی فروخت سے ۱۳۵۶۴۱۶ روپیہ ۳۰ سال سے زیادہ میعاد کے پٹوں پرستطوں سے ۱۲۱۹۶ خاص نزول زمین کی فروخت سے ۱۳۰۷۸ مکانات کی فروخت کے ذریعہ سے ۶۵۹۹۳ روپیہ زمین اور مکانوں کے کرایہ سے ۶۰۲۵۹۶ واٹر ورکس کے ذریعہ سے وصول ہوا اور ۵۵۲۰۰ روپیہ سرکار سے سڑکوں کی مرمت کیلئے اور ۱۵۰۰۰ روپیہ میونسپل بورڈ سے آمدنی ہوئی ـــــ ۳۰ لاکھ روپیہ گورنمنٹ نے قرض دیا، سوا چھ لاکھ سرکاری کاغذات کی فروخت سے وصول ہوا، ۱۳۲۸۴۲۱ روپیہ زمین خریدنے والوں سے پیشگی جمع کرنے سے وصول ہوا۔

سال زیر ریویو میں معمولی صرفہ ۴۳۳۸۵۳۲ روپیہ کا ہوا ۱۸۸۴۹ روپیہ متفرق خرچ تھا ۴۱۰۶۳۲ روپیہ مستقل کاموں میں اور اسکیموں کے لئے علحدہ کر دیا گیا ۱۵۹۲۷۰۷ روپیہ بورڈ کی نئی اسکیموں پر خرچ ہوا بورڈ کی عمارتیں بازار وغیرہ کی مرمت سامان وغیرہ میں ۶۱۵۷۹۰ روپیہ خرچ ہوئے۔ واٹر ورکس کے صیغہ پر ۸۹۸۹۶۵ روپیہ خرچ ہوئے۔ غیر معمولی اخراجات کی میزان ۴۱۲۰۹ روپیہ ہوئی جس میں سے واٹر ورکس کا پُرانا قرضہ ۳۰۴۱۷ یو، پی گورنمنٹ کو دیا گیا۔ ۱۰۱۲۲۱۴ روپیہ کا اسٹور سامان خرید اگیا، ۱۲۳۸۴۴۰ روپیہ پیشگی دیا گیا۔ ۱۳۸۱۴۰۹ روپیہ زمین کی خرید وغیرہ کے لئے پیشگی جمع کا واپس کیا گیا۔ اس طرح پر کل ۸۵۲۴۷۴۱ روپیہ خرچ ہوا۔ آمدنی و خرچ کی کل میزان ملانے سے ۱۸۹۶۷۴۰ روپیہ کی بچت ہوئی

پُرانے امپرومنٹ ٹرسٹ کے اوپر ۴۶-۱۹۴۵ء تک ۵۳۲۷۰۰۰ روپیہ سرکاری قرضہ تھا، ڈیولپمنٹ بورڈ نے سال زیر ریویو میں ۲۵۱۰۰۰ روپیہ ادا کیا۔ یعنی ۵۰۷۵۵۰۰ روپیہ کا پچھلا قرض ابھی ادا کرنے کو باقی ہے محکمۂ واٹر ورکس اس بورڈ کو منتقل ہو جانے کی وجہ سے ۳۳۷۴۲۹ روپیہ کا اس پر قرضہ بھی اس بورڈ کے ذمہ آگیا سرکار نے ۲۰ لاکھ روپیہ نئی اسکیموں کے لئے اور دس لاکھ روپیہ واٹر ورکس کے لئے یعنی کل ۳۰ لاکھ روپیہ مزید قرضہ دیا، اس طرح ۳۱ مارچ ۱۹۴۷ء تک بورڈ پر کل قرضہ ۱۱۳۹۷۵۸۲ روپیہ تھا۔

اس سال بورڈ نے ۸۵۶۰۶۷ ایکڑ زمین ۶۴۱۹۳۲ معاوضہ ادا کر کے حاصل کی۔ انجینرنگ محکمہ میں ۴۴۵۵۵۱۲۱ روپیہ خرچ ہوئے

بلا انجینر کے انجینری کا کام کیسا اور کیا ہو سکتا ہے یہ راز بتلانے کے بجائے خود سمجھ لینا زیادہ بہتر ہے پریسیڈنٹ صاحب خود ہی انجینر تھے۔ ان کے اس خرچ سے شہر کو کیا ملا۔ اور کتنا آرام و فائدہ پہونچا یہ ناظرین شہر خود سمجھ سکتے ہیں، سڑکوں کی جو حالت ہے وہ کسی سے چھپی نہیں، کئے ہوئے کاموں میں برہم پوروہ کے رقبہ ۵ آبادی کے کام کو ملتوی کرنا پڑا۔ کالپی راؤ کو ملانے والی سڑک پر برابر سال بھر کام جاری رہا لیکن دو سو گز پر مرمت ختم نہ ہوتا۔ ای، آئی ریلوے کا خاص اوور برج پل اور جی، آئی، پی کا ریلوے کراسنگ کا کام پورا ہونا۔ ایک طویل نالے کا کام تقریباً پورا ہونا قابل ذکر ہیں، باقی سڑکیں کہیں اور پر کھودی پڑی ہیں کہیں کنکش کیا گیا ہے۔ کچھ پولس کے تھانوں کی تعمیر کی شروعات [illegible] ہوئی ہے۔

پالسی روڈ اور مال روڈ کے درمیان کی سڑک کا کام شروع کیا گیا ہے ۸۳۵۷۵۹ روپیہ کے خرچ کا لمبا حساب ہے جس سے کچھ [illegible] کچھ ادھر کام ہونے کی اطلاع ملتی ہے، نئی اسکیموں کی [illegible] رپورٹ کے کئی صفحات کو رونق دے رہی ہے اس کی نہ کہیں شروعات ہی درج ہے اور نہ خاتمہ ہی ملتا ہے۔ [illegible] مطابق سال زیر ریویو ترقی کے خیال سے ناامید بخش رہا ہے، حساب کتاب کے لحاظ سے آمدنی [illegible] خاص رقوم نظر آتی ہیں۔

ایک طرف پیشگی جمع ہے اور دوسری طرف پیشگی واپس ہے آمدنی [illegible] ہے، خرچ کی خاص مد ہے اسٹور (سامان) اور لاکھوں روپیہ کرسی میز سے لے کر بورڈ کی عمارتوں [illegible] خرچ ہو گئے ہیں۔ صرف تنخواہوں پر ۳۰۴۸۰۴ روپیہ ۱۱ آنہ ۶ پائی خرچ ہو گئے۔ اس میں سے ہر ایک محکمہ کا خرچ علحدہ اسکیموں کے سر ڈالکر ۱۳۱۰۶۴ منہا کر دیا گیا ہے۔ اور صرف ۸۴۸۱۹ روپیہ دکھلایا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے بہت زیادہ پریسیڈنٹ صاحب کی تنخواہ ہی ہوتی ہے۔ اصلی آمدنی تو پٹوں پر قسطوں کی ہے، اس کا ایک تہائی تنخواہ میں چلا گیا باقی آمدنی وقتی، عارضی اور بطور آمدنی میں نہیں شامل کیجا سکتی۔ زمین کسقدر فروخت ہوئی اس سے بورڈ کو کیا آمدنی ہوئی یہ توطے شدہ آمدنی میں شامل نہیں ہے۔

اس روپیہ کے صرفہ سے عوام کا کسقدر بھلا ہوا، اور یہ پبلک کے کس قدر کام آیا۔ یہ سوال ایک معمہ ہی ہے، کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ صوبہ میں اپنے نمونہ کی چیز ہے، اس کی کامیابی یا ناکامیابی پر ایسی ضروری اسکیموں کا مستقبل منحصر ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ میونسپلٹی کے ہاتھ سے سڑکوں کا انتظام یا واٹر ورکس لے لینے سے پبلک کو کس قدر زیادہ فائدہ پہونچا، بظاہر کوئی فائدہ نہیں پہونچا۔ کوئی ایسی چیز نہیں نظر آتی جس سے یہ کہا یا یہ سمجھا جا سکے کہ شہر کا ڈیولپمنٹ یا ترقی ہو رہی ہے۔

اب کانپور کے کئی پارٹیوں کے لیڈر اور شہری اس کے ممبر نامزد ہوئے ہیں انھوں نے کام بھی بظاہر تسلی بخش طریقہ سے شروع کیا ہے اور سٹی کانگرس کمیٹی کے الفاظ میں ہمکو انھیں چھ ماہ کام کرنے کا موقعہ دینا چاہئے۔ اس کے بعد ہم انکے کام کا جائزہ لیں گے۔ ہم کو امید ہے کہ یہ نئی ٹیم اپنے ارادوں میں کامیاب ہوگی اور ۴۸-۱۹۴۷ء کی رپورٹ سے پبلک کو کامل اطمینان ہوگا۔

یوم پیدائش نیتا جی

۲۳ جنوری کو سوبھاش چندر بوس نیتا جی کی ۵۲ ویں سالگرہ منانے کے لئے فارورڈ بلاک کی طرف سے شردھانند پارک سے جلوس نکالنے اور شام کو پھول باغ میں جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا، چونکہ کانپور میں مزدوروں کی اسٹرائک کی وجہ سے فضا بہت خراب ہے اور دفعہ ۱۴۴ پہلے سے لگی ہوئی تھی ان حالات کی وجہ سے حکام نے جلسہ کرنے کی اجازت تو دی لیکن جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی، اس سلسلہ میں کچھ خط و کتابت سکریٹری کانگرس کمیٹی اور سکریٹری فارورڈ بلاک میں ہوئی تھی یہ معلوم کر کے کہ فارورڈ بلاک نے یہ طے کیا ہے کہ وہ خلاف ورزی کر کے جلوس نکالیں گے اس سلسلہ میں پنڈت بشمبھر ناتھ ترپاٹھی ایم، ایل، اے و ممبر دستور سازی اسمبلی و پریسیڈنٹ فارورڈ بلاک سے بھی کانگرس کمیٹی اور حکام نے گفتگو کی لیکن کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ بہر حال وقت مقررہ پر شردھانند پارک سے جلوس نکالنے کی کوشش کی گئی۔ اور پولیس نے ان کو لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔

اس کے بعد پنڈت بشمبھر ناتھ ترپاٹھی کی رہنمائی میں کافی آدمیوں کا جلوس یہ کہتے ہوئے نکلا کہ "بنیتھ منسٹری نہیں رہے گی" سرکاری روک کو توڑ دو"۔ پولیس نے جلوس کو روکنے کی متعدد بار کوشش کی۔ لیکن پہلا مقابلہ پولیس اور جلوس میں بادشاہی ناکہ پر ہوا، جہاں دونوں طرف کے اینٹوں سے زخمی ہوئے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کار کو بھی نقصان پہونچا، اس کے بعد جلوس اور پولیس کا مقابلہ بہائی روڈ پر ہوا، تقریباً آدھے گھنٹہ تک خشت باری ہوتی رہی مجبوراً پولیس نے ہوائی فیر کئے۔ خشت باری سے جلوس اور پولیس کے کافی آدمی زخمی ہوئے سٹی مجسٹریٹ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سب انسپکٹر بھی زخمی ہوئے لیکن مسٹر ترپاٹھی اپنے تقریباً ایک سو ساتھیوں کے ساتھ وہاں موجود رہے، پھول باغ جہاں جلسہ ہونے والا تھا۔ وہاں کافی تعداد میں پولیس تھی لیکن مسٹر ترپاٹھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہونچ گئے اس کے بعد پولیس نے ترپاٹھی جی کو گرفتار کر لیا۔

اس کے بعد دوسرا جلسہ مسٹر اونکار شنکر ودیارتھی کی صدارت میں ہوا۔ اور تقریباً نصف درجن حضرات نے تقریریں کیں جسمیں لاٹھی چارج اور فائرنگ کی مذمت کی گئی، اکیسو سے زائد آدمی اس موقعہ پر گرفتار کئے گئے اور رات کو کرفیو آرڈر لگا دیا گیا۔

دوسرے دن ہڑتال رہی، (بارہ وفات کیوجہ سے مسلمانوں کی دوکانیں بھی بند رہیں اور مسلمانوں نے بارہ وفات کا جلوس نکالنے کی کوشش نہیں کی۔)

۲۷ جنوری کو فائرنگ ڈے منانے کے سلسلہ میں ہڑتال کا اعلان کیا گیا تھا۔ ۲۶ کی رات کو ۱۲ بجے رات کے بعد کچھ کمیونسٹ گرفتار کئے گئے اور چوٹی کے کمیونسٹ لیڈر انڈر گراؤنڈ ہو گئے لیکن ۲۷ جنوری کو ہڑتال نہ ہو سکی۔ اور کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔

سری شیو نرائن ٹنڈن پریسیڈنٹ سٹی کانگرس کمیٹی نے اسٹوڈنٹ سے تعمیری کام کیلئے اپیل کی ہے، بہت سے اسٹوڈنٹ جو گرفتار ہوئے تھے ان کو رہا کر دیا گیا ہے۔

بہر حال جو کچھ ہوا وہ افسوسناک ہے، ترپاٹھی جیسے قابل عزت لیڈر کو جو طریقہ اختیار کرنا چاہئے تھا وہ انھوں نے نہیں کیا جو قابل افسوس ہے۔

کانگریسی ہسٹری کیلنڈر

انڈین نیشنل ڈائرکٹریس (تری پولی) مدراس نے ۱۹۴۸ء کا ایک خوب صورت کلنڈر شائع کیا ہے جس کے درمیان میں کانگرس کا سہ رنگا جھنڈا اور اس کے دونوں طرف آل انڈیا نیشنل کانگرس کے ۴۶ پریسیڈنٹوں کے فوٹو شائع کئے ہیں۔ اس کے علاوہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے بڑے فوٹو علحدہ سے دیئے گئے ہیں، ہر فوٹو کے نیچے صدارت کا سنہ لکھا گیا ہے۔ اس طرح یہ کلنڈر در حقیقت کانگرس کی ایک تصویر دار تاریخ بن گئی ہے اور جو اس قابل ہے کہ ہر ایک دفتر اور مکان کی زینت بنے۔ اس کی خوبیوں کو دیکھتے ہوئے اسکی قیمت بارہ آنے کچھ بھی نہیں ہے۔ مزید معلومات کے لئے انڈین نیشنل ڈائرکٹریس بس وانگدی بنگلور کو لکھئے۔

مہاتما جی کا ماتم

(۳۰ جنوری ۶ بجے شام) جس وقت کانپور میں یہ خبر پہونچی کہ مہاتما گاندھی جی پر ایک آدمی نے فائر کیا اور مہاتما جی کا انتقال ہو گیا تو سارے شہر میں بھگدر سی مچگئی اور سارے شہر کی دوکانیں فوراً بند ہو گئیں اور لوگوں پر ایک سکتہ کا سا عالم طاری ہو گیا اور لوگ جوق در جوق تلک ہال کی طرف دوڑے۔ تلک ہال میں سری شیو نرائن ٹنڈن پریسیڈنٹ سٹی کانگرس نے لوگوں کو سمجھایا اور کہا کہ ہم لوگوں کو مہاتما جی کا مشن پورا کرنا ہے اور وہ امن و اتحاد سے پورا ہوگا۔

حکام شہر اور پولیس بھی پوری طرح متوجہ ہو گئے اور حکام و پولیس نے سارے شہر کا گشت لگایا۔

۳۱ جنوری کو ۳ بجے دن کو تلک ہال سے ایک جلوس اُٹھ کر بھگوت گھاٹ جائے گا، جس میں ہر آدمی ننگے سر اور ننگے پاؤں ہوگا اور وہیں جلسہ ہوگا اور ہر مذہب کے لوگ دعا پڑھیں گے۔

کانپور نوویوگ کلب

کانپور نوویوگ کلب کی جانب سے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۴۸ء کو سچانگ ٹاکیز کے ہال میں "غریب" ناٹک کا مظاہرہ کیا گیا، ناٹک فی زمانہ موزوں۔ دلچسپ اور ہندو مسلم اتحاد کے جذبات سے مملو تھا۔ بارش اور کافی سردی کے باوجود بھی ہال پبلک سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور پبلک خاموشی کے ساتھ ڈرامہ دیکھنے میں منہمک تھا جو واقعی نصیحت آموز اور دلچسپ تھا بابو پیارے لال جی سریواستو ایسٹرم ڈسٹرکٹ جج کانپور پریسیڈنٹ و بابو آنند بہادر ورما ڈائرکٹر کلب مذکور کی سرگرمیوں و جان فشانیوں کے باعث ہی ڈرامہ مذکور کو اتنی نمایاں کامیابی حاصل ہوئی جو مستحق تعریف ہیں۔ مندرجۂ ذیل اصحاب کا پارٹ نہایت پسندیدہ اور قابل تعریف تھا۔ بابو نرسنگھ بہادر (مراد) مسٹر بجے دیو کمار وکیل (دلبیر) مسٹر راج نرائن نگم وکیل (ریتونت) مسٹر لذہیر کمار سریواستو (اراتی) مسٹر سندر لال (ارتاب) مسٹر بشمبھر ناتھ رسینہ، مسز بسنت کماری و انیتا کماری، ماسٹر تلو۔ گرجا شمبھودین و پنڈت بابو لال باجپئی۔

ہندستان متعدد مذاہب لیکن ایک قوم کا وطن رہے گا

مسلم یونیورسٹی میں جواہر لال کا خطبہ تقسیم اسناد

ہماری قوم پرستی تنگ نظری پر مبنی نہ ہوگی

علیگڈھ ۲۴ جنوری۔ دنیا نے مذہبی [illegible]ی ریاست کے خیال کو کئی صدی پہلے ترک کر دیا۔ اور عصر حا[ضر] کے انسان کے دماغ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ الفاظ ہندستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔

پنڈت نہرو نے کہا۔

جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے میں ایک حد تک یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم دنیا وی اور قوم پرستی کے راستہ پر چلیں گے جو بین اقوامیت کے طاقت ور رجحانات کے مطابق ہوگا۔ موجودہ ایام میں کتنی ہی الجھنیں کیوں نہ پیدا ہو گئی ہوں۔ ہندوستان زمانہ قدیم کی طرح بہت سے مذاہب کا وطن ہوگا۔ جہاں سب کی عزت اور سب کا مساویانہ احترام کیا جائے گا۔ لیکن اس کا قومی نقطہ نظر ایک ہوگا مجھے امید ہے کہ ہماری قوم پرستی تنگ نظری پر مبنی نہ ہوگی۔ جو کسی خول کے اندر رہے گی۔ بلکہ ہماری قوم پرستی رواداری پر مبنی ہوگی اور اس میں تخلیقی عناصر موجود ہوں گے۔ اسے اپنے اوپر اور اپنے عوام کی روح پر اعتماد ہوگا اور وہ بین اقوامی نظام کے قیام میں پورا حصہ لے گی۔

ہندوستان اور پاکستان۔

ہندستان اور پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ مختلف اسباب کی بنا پر ہندستان اور پاکستان کے لئے ایک دوسرے سے قریب تر آنا ناگزیر ہے ورنہ ان میں تصادم ہوگا۔ اس کے علاوہ کوئی درمیانی راستہ نہیں ہے۔ کیوں کہ ہم ایک دوسرے کو اتنے طویل عرصہ تک جانتے رہے ہیں۔ کہ ایسے ہمسائے نہیں بن سکتے جو ایک دوسرے سے بے خبر ہوں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ میں علیگڈھ اور اس یونیورسٹی میں بہت عرصے کے بعد آیا ہوں۔ ہم کو صرف وقت نے ایک دوسرے سے دور نہیں رکھا بلکہ روح اور نقطہ نظر میں بھی بعد تھا مجھے اچھی طرح نہیں معلوم کہ آپ یا اس سلسلہ میں یوں کہنا چاہیئے کہ ہم میں سے اکثر آج کس جگہ پر ہیں۔ کیونکہ ہم سب ایک طوفان اور مایوسیوں کے دور سے گذر رہے ہیں جس نے یقیناً ہم میں سے بہتوں میں شکوک پیدا کر دئے ہیں۔ یا ہماری [illegible]یں کھل گئی ہیں۔

حال کے متعلق یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن مستقبل اور بھی زیادہ مبہم ہے اور اس کے متعلق کچھ کہنا بہت دشوار ہے۔ پھر بھی ہمیں حال کا مقابلہ اور مستقبل کی تعمیر کرنا ہے۔ ہم کو بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو دیکھنا ہے۔ کہ ہم کہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم کس منزل کی طرف جا رہے ہیں۔ مستقبل پر قومی اعتبار کے بغیر ہم حال میں بھٹک کر رہ جائیں گے۔ اور زندگی کا بجائے خود کوئی ایسا مقصد نہ رہ جائے گا۔ جس کے لئے جد و جہد کرنا ہمارے شایان شان ہو۔

مجھے آپ کے وائس چانسلر کا دعوت نامہ منظور کرنے میں خوشی ہوئی ہے۔ کیوں کہ میں آپ سب سے مل کر یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ کے دماغ میں کیا باتیں ہیں۔ اور آپ سے یہ بتلانا چاہتا تھا کہ خود میرے اپنے دماغ میں کیا کیا ہے۔ ہمارے لئے ایک دوسرے کو سمجھنا ضروری ہے اور اگر ہم ہر بات پر اتفاق نہیں کر سکتے تو ہمیں کم از کم اختلاف رائے پر اتفاق رائے کرنا چاہیئے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کس بات پر اختلاف رائے ہے۔

ہندوستان کے ہر حساس انسان کو پچھلے چھ مہینے میں اذیت اور تکلیف پہونچی ہے۔ اور سب سے معیوب بات یہ ہوئی ہے کہ ان کی روح کی ذلت ہوئی۔ معمر اور تجربہ کار لوگوں کے لئے یہ تکلیف دہ تھا۔ لیکن مجھے اکثر تعجب ہوتا ہے کہ نوجوانوں کے کیا کیا احساسات ہیں جو اپنی زندگی کے دروازے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ اور جنھوں نے آلام و مصائب اور تباہی کو دیکھا ہے۔ اور ان کا مقابلہ کیا ہے اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ وہ اس پر غالب آ جائیں گے۔ لیکن بہت ممکن ہے۔ ان کی باقی زندگی پر اس کے نشانات باقی ہیں۔ لیکن ہم اگر دانشمند ہیں اور اب بھی صحیح راستے پر کی طاقت رکھتے ہیں تو ممکن ہے کہ ہم اس داغ کو دہو ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں۔

مستقبل پر اعتماد۔

پنڈت نہرو نے پرزور الفاظ میں کہا کہ تمام باتوں کے باوجود مجھے ہندوستان کے مستقبل پر قوی اعتماد ہے اس میں شک نہیں کہ اگر مجھ میں اعتماد نہ ہوتا تو میں ایک دن بھی موثر طور پر کام نہیں کر سکتا تھا۔

انھوں نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے ہندستان پر فخر ہے۔ صرف اس کی قدیم عظیم الشان میراث کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے بھی کہ دور دراز کے ملکوں سے آنے والی فرحت افزا اور تازگی بخش ہوا کے لئے اس نے اپنے دماغ اور اپنی روح کے دریچے اور دروازے کھلے رکھ کر ثابت کر دیا کہ اس میں اضافہ کی عجیب و غریب اہلیت موجود ہے۔ ہندوستان کی طاقت کا راز دو باتوں میں مضمر ہے۔ اس کا اپنا فطری تمدن جو کئی صدیوں میں پروان چڑھا ہے۔ اور دوسرے ذرائع سے مستفیض ہو کر اپنے تمدن کو مالا مال کرنے کی اہلیت۔ اس میں خود اپنی توانائی موجود ہے۔ کہ وہ باہر سے آنے والے دہاروں کی رو میں نہیں بہہ سکا۔ اور اس میں آتنی دانشمندی بھی موجود ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اپنے علیحدہ بھی نہیں رکھا۔ اسی وجہ سے ہندوستان کی حقیقی تواریخ میں ایک مسلسل ترکیب اور امتزاج ہے۔ اور متعدد سیاسی تبدیلیوں کا اس سے تنوع لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے متحد تمدن کے نشو و نما پر بہت کم اثر پڑا ہے۔

میں کہہ چکا ہوں کہ میں اپنی میراث اور اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرتا ہوں جنھوں نے ہندستان کو ذہنی اور تمدنی برتری بخشی ہے۔ اس ماضی کے متعلق آپ کے تاثرات کیا ہیں؟ کیا آپ بھی محسوس کرتے ہیں کہ آپ بھی اس کے حصہ دار اور وارث ہیں۔ اس لئے آپ بھی اس چیز پر فخر کرتے ہیں۔ جو آپ کی بھی اتنی ہی ملکیت ہے جتنی میری ہے۔ یا آپ اس سے اجنبیت محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کو سمجھے بغیر اس کا چرچا کرتے یا وہ عجیب و غریب احتراز بھی محسوس کرتے ہیں جو اس احساس سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم اس شاندار خزانے کے ولی اور وارث نہیں ہیں

آپ سے یہ سوال اس وجہ سے کرتا ہوں کہ پچھلے چند برسوں میں بہت سی ایسی طاقتیں کار فرما رہی ہیں جنھوں نے عوام کے دماغ غلط اطراف میں مبذول کرا دئے تھے۔ اور تاریخ کے راستہ کو مسدود کرنے کی کوشش کی تھی۔

آپ مسلمان ہیں اور میں ہندو۔ ہم مختلف مذاہب کے پیرو ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے ہم کسی مذہب کو نہ مانیں لیکن اس کی وجہ سے ہم اس ثقافتی میراث سے محروم نہیں ہو سکتے جو ہماری اور آپ کی سب کی ہے۔ ماضی ہم سب کا مشترک ہے اس لئے حال یا مستقبل ہمیں روحانی طور پر کیوں تقسیم کرے۔

سیاسی تبدیلیوں سے بعض نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اہم تبدیلیاں صرف وہی ہیں جن کا تعلق کسی قوم کی روح یا اس کے نقطۂ نظر سے ہے۔ پچھلے مہینوں اور برسوں میں مجھے جس چیز نے بے انتہا فکر مند بنا لیا ہے وہ سیاسی تبدیلیاں نہیں ہیں۔ بلکہ کسی حد تک روح کی تبدیلی کا بہت آہستہ آہستہ پیدا ہونے والا احساس ہے جس نے ہمارے درمیان میں ایک بہت بڑی فصیل قایم کر دی ہے۔ ہندوستان کی روح کو بدل دینے کی کوشش تاریخ کے راستہ کو بدلنے کی کوشش کے مترادف ہے۔ اور صرف اسی وجہ سے کہ ہم نے تاریخ کے دہارے کا رخ بدلنے کی کوشش کی تھی۔ ہم پر تباہی غالب آ گئی ہم جغرافیہ یا ان طاقت ور رجحانات کو جن سے تاریخ کی تعمیر ہوتی ہے کھلونا نہیں بنا سکتے۔ اور اگر ہم نفرت اور تشدد کو اپنا سرچشمہ عمل بنا لیں تو یہ قطعی طور پر اس سے بھی زیادہ بدتر چیز ہے۔

پاکستان کا مسئلہ

میرے خیال میں پاکستان کا وجود کسی حد تک غیر فطری طور پر عمل میں آیا ہے پھر بھی وہ بہت بڑی آبادی کے مطالبات کی نمایندگی کرتا ہے۔ میرے خیال میں حالات کی تبدیلی رجعت قہقری ہے۔ لیکن ہم نے اسے بہی خلوص کے ساتھ قبول کر لیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہمارا موجودہ نقطہ نظر کیا ہے۔ ہم پر الزام لگایا گیا ہے کہ ہم پاکستان کا گلا گھونٹ دینا اور اسے ہندوستان سے دوبارہ اتحاد پر مجبور کر دینا چاہتے ہیں۔ دوسرے الزامات کی طرح یہ بھی الزام خوف اور ہمارے طرز عمل کو نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ متعدد اسباب کی بنا پر ہندستان اور پاکستان کے لئے ایک دوسرے کے قریب تر آنا ناگزیر ہے۔ ورنہ ان دونوں میں تصادم ہوگا۔ اس کے علاوہ کوئی درمیانی راستہ نہیں ہے کیوں کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو اتنے طویل عرصے جانتے ہیں کہ ایسے ہمسائے نہیں بن سکتے جو ایک دوسرے سے بے خبر رہیں۔

اس میں شک نہیں کہ میرا عقیدہ ہے کہ دنیا کے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ہندستان کو دوسرے ہمسائے ملکوں سے قریب تر تعلقات رکھنے ہوں گے۔ لیکن اس کا مطلب پاکستان کا گلا گھونٹنا یا اسے کسی طرح سے مجبور کرنا ہرگز نہیں ہے۔ جبر کا تو کبھی امکان ہی نہیں ہے۔ اور پاکستان میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کا اثر الٹا ہندستان پر پڑے گا۔ اگر ہم پاکستان کو ختم کرنا چاہتے تو ہم تقسیم ہی پر کیوں راضی ہوتے؟ اسے اس وقت دوگنا زیادہ آسان تھا۔ نہ کہ اس وقت جب یہ تمام واقعات پیش آ چکے ہیں۔ تاریخ میں پیچھے قدم ہٹانا ممکن نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انڈیا کا فائدہ اسی میں ہے کہ پاکستان ایک مضبوط و محفوظ اور خوش حال مملکت بنے جس سے ہمارے دوستانہ تعلقات قایم ہوں۔ اگر اتفاق سے آج کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ پاکستان خود یہ درخواست کرے کہ اُسے انڈیا میں پھر شامل کر لیا جائے تو میں بعض واضح اسباب کی بنا پر اس کی مخالفت کروں گا۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ پاکستان کے نازک اور اہم مسائل کی ذمہ داری کا بوجھ بھی میں اپنے سر لے لوں۔ میری اپنی ذمہ داریاں ہی بہت کافی ہیں۔

انڈیا اور پاکستان کے تعلقات کو اعتدال اور دوستی کے طریقہ پر پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ اس لئے بحیثیت مملکت کے پاکستان ختم ہونے نہ پائے گا۔ بلکہ وہ ایک ایسی وسیع تر یونین کا جز بننے کا اہل ہو جائے گا۔ جسے ممکن ہے کہ آیندہ کچھ ممالک مل کر بنائیں۔

میں نے پاکستان کا ذکر اس لئے کیا تاکہ یہ مسئلہ آپ کے دماغ میں محفوظ رہے۔ اور آپ یہ سمجھ سکیں گے کہ پاکستان کے بارے میں ہمارا رویہ کیا ہے۔ آج کل بظاہر آپ کو یکسوئی حاصل نہیں ہے۔ اور آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آپ کیا کریں۔ اور کدھر جائیں۔ ہر شخص کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کون سے نظریات اور اصول تھے۔ جن کو ابتدا میں ہم نے اپنایا تھا۔ کیا ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ملک میں ایک ایسی قومی حکومت بنے۔ جس میں ہر مذہب اور ہر خیال کے انسانوں کو مساوی حقوق حاصل ہو وہ حکومت مذہبی نہیں۔ بلکہ غیر مذہبی ہو یا اس کے برعکس ہمارا عقیدہ اب بھی یہ ہے کہ نظریاتی حیثیت سے حکومت کو مذہبی ہونا چاہیئے

یہ ایک عجیب سوال ہے جو آپ سے پوچھا گیا ہے اس لئے کہ نظریاتی یا مذہبی حکومت کا تخیل دنیا نے صدیوں سے چھوڑ دیا ہے اور آج کل کی دنیا میں اس کے لئے کوئی جگہ نہیں رہی ہے لیکن اس کے باوجود بھی آج کل انڈیا میں یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے اور ہم میں سے بہت سے لوگ عہد ماضی کی طرف پلٹ جانے کی کوشش کر رہے ہیں مجھے اس میں شمہ برابر شبہ نہیں کہ انفرادی حیثیت سے لوگوں کو چاہے جو خیال بھی ہو لیکن ہم پلٹ کر اس نظریہ کی طرف رُخ نہیں کر سکتے جسے دنیا چھوڑ چکی ہے۔ اور جو زمانہ حاضرہ کے نظریات تخیلات سے کوئی ربط نہیں رکھتا۔

جہاں تک انڈیا کا سوال ہے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا کہ ہم ملک کو غیر مذہبی اور قومی اصولوں پر لے کر چلیں گے اور ہمارا رجحان بین الاقوامیت کی طرف رہے گا۔ اس وقت خواہ کچھ ہو۔ آیندہ کا ہندستان ماضی کے ہندستان کی طرح ایک ایسا ملک ہوگا جس میں مختلف مذاہب اور مسلک کے لوگ رہتے ہوں۔ اور وہ سب مساوی حیثیت سے عزت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوں۔ بلکہ ان سب کا ایک ہی قومی نظریہ ہو مجھے امید ہے کہ یہ قومی نظریہ بھی اس قوم کی سی تنگ نظری پر مبنی نہ ہوگا جو کوئیں کے مینڈکوں کی طرح دنیا سے الگ تھلگ اپنے ہی ملک کی حدود کے اندر رہنا چاہتی ہے۔ بلکہ وہ اتنی وسعت نظری پر مبنی ہوگا کہ تمام دنیا کو اتحاد کے ایک رشتہ میں منسلک کر دینا چاہتا ہو۔

ہمارا مطمح نظر صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ تمام دنیا ایک ہو جائے۔ یہ نعرہ اس زمانہ میں جب کہ جنگ جو قوتیں سرگرم عمل ہیں۔ اور دنیا میں تیسری عالمگیر جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں بے محل معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی صرف یہی ایک ایسا اعلیٰ مقصد ہے جسے ہم اپنے پیش نظر رکھ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر ایسا تو دنیا تباہ ہو جائے گی۔

ہمیں ہی وسیع نظریہ اپنے پیش نظر رکھنا اور دوسروں کی کوتاہ نظری اور تنگ خیالی کا اثر قبول نہ کرنا چاہیئے۔ اس ملک میں فرقہ پرستی کا کافی سے زیادہ مظاہرہ ہو چکا ہے اور اس کے زہریلے اثرات سے ہم خوب متاثر ہو چکے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم فرقہ پرستی کی لعنت سے نکلیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تعلیمی اداروں کا کیا ذکر میں قومی زندگی کے کسی شعبہ میں بھی فرقہ واریت کو پسند نہیں کرتے۔ تعلیم کا منشا تو یہ ہے کہ انسان کی روح اور اس کے جذبات آزاد ہیں نہ کہ ان کو فرقہ پرستی کے شعلوں میں اور محصور کر دیا جاوے۔

میں اسے پسند نہیں کرتا کہ اس یونیورسٹی کا نام مسلم یونیورسٹی ہے۔ اسی طرح میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ بنارس یونیورسٹی کو ہندو یونیورسٹی کہا جائے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ کوئی یونیورسٹی کسی مخصوص ثقافتی فن کی مخصوص طور پر تعلیم ہی نہ دے۔ میرے خیال میں آ[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]ون کی تہذیب و تمدن سے تعلق رکھنے والے مضامین کی تعلیم خصوصیت سے دے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے آخر میں کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ خود ان مسائل پر غور کر کے ان کے نتائج کو اخذ کریں گے۔ ان نتائج کے لئے آپ کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ یہ تو حالات کے فطری نتیجہ کے طور پر پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے ہم آنکھیں بند نہیں کر سکتے آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کی حیثیت یہاں غیر ملکیوں کی سی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ آپ بھی انڈیا کے جگر کے ٹکڑے اسی طرح ہیں جس طرح کوئی دوسرا شخص ہو سکتا ہے۔ اور آپ کو بھی ان تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے جو انڈیا اپنے باشندوں کو دے سکتا ہے۔

جو لوگ اپنے حقوق سے متمتع ہونا چاہتے ہیں انھیں ذمہ داریوں میں بھی حصہ لینے کی ضرورت ہے درحقیقت اگر ذمہ داریوں اور فرائض کے بار کو قبول کر لیا جائے تو زیادہ سے زیادہ حقوق خود بخود ملتے رہیں گے۔ میں آپ کو آزاد انڈیا کے آزاد باشندوں کی حیثیت سے دعوت دیتا ہوں۔ کہ آپ اپنے عظیم ملک کی تعمیر میں اپنے فرض کو محسوس کریں اور وطن کے اچھے اور برے وقت دونوں میں دوسروں کے ساتھ رہیں گے۔

موجودہ زمانہ میں اپنی تمام ناخوش گواریوں اور کلفتوں کے باوجود بھی گذر ہی جائے گا۔ اب تو مستقبل کی فکر کرنا چاہیئے۔ خصوصًا آپ جیسے نوجوانوں کو جن کی طرف ہمارا مستقبل امید بھری نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ اس آواز پر کہاں تک صدائے لبیک بلند کرتے ہیں۔

خواجہ بختیار کاکی کے عرس میں

گاندھی جی کی شرکت

نئی دہلی ۲۷ جنوری۔ گاندھی جی نے آج یہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر موضع مہرولی میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے سالانہ عرس میں شرکت کی میلہ میں سیکڑوں مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں نے گاندھی جی سے نیاز حاصل کیا۔

گاندھی جی کار سے اتر کر خواجہ صاحب کے مزار پر گئے اور وہاں انھوں نے قرآن شریف سے اپنی پسندیدہ آیات پڑھیں۔ اس کے بعد انھوں نے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے فرقہ وارانہ اتحاد اور رواداری کی تلقین کی۔ انھوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے ساتھ غیر جانب دار برتاؤ کرے گی۔

گاندھی جی نے میلہ کی سیر کی اور مرکزی امن کمیٹی کے زیر اہتمام جو انتظامات کئے گئے تھے۔ ان پر اطمینان کا اظہار کیا۔

یاد ہوگا۔ گاندھی جی نے حال ہی میں اپنے برت توڑنے کے لئے جو سات شرطیں پیش کی تھیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ خواجہ صاحب کے مزار پر سالانہ میلہ پر امن طور پر منایا جائے۔

چیف کمشنر دہلی مسٹر خورشید احمد خان اور ڈپٹی کمشنر مسٹر ایم ایس رندھاوا نے گاندھی جی کو میلہ کی سیر کرائی۔

عراق میں نئی کابینہ کا قیام

بغداد۔ عراقی سینٹ کے سابق صدر سید محمد الصدر نے آج نئی کابینہ بنالی۔ یہ تبدیلی وزیر اعظم صالح جابر کے استعفے کے بعد عمل میں آئی۔ جنھوں نے حال کے عراق۔ برطانی معاہدہ پر فسادات کی وجہ سے استعفاء دے دیا۔

پاکستان نے علیگڑھ سے روپیہ مانگا

علیگڑھ :۔ ۲۷ر جنوری مسلم یونیورسٹی کے پبلسٹی ڈائرکٹر لکھتے ہیں۔ حال ہی میں اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ پاکستان حکومت نے مسلم یونی ورسٹی علیگڑھ سے میڈیکل کالج کا کوئی روپیہ نہیں مانگا، یہ تردید پاکستان کے وزیر تعلیم کے کسی آفیسر نے کراچی سے شائع کرائی ہے حالانکہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے کہ پاکستان سے میڈیکل کالج کیلئے جمع کئے ہوئے فنڈ کا مطالبہ کیا تھا، نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب وائس چانسلر نے اس کا جواب ان کو دیدیا تھا جس میں روپیہ دینے سے انکار کیا تھا اور اس کی یہ وجوہات بتائی تھیں۔

۱۔ یہ روپیہ یونیورسٹی میں میڈیکل کالج کے قیام کیلئے جمع کیا گیا تھا اور جو مسلم یونیورسٹی کا فنڈ ہوگیا ہے یونیورسٹی ایکٹ کے ماتحت یونی ورسٹی کا کوئی ادارہ یونیورسٹی فنڈ سے علی گڈھ کی حدود کے باہر قائم نہیں ہوسکتا،

۲:۔ اس روپیہ میں ہندوؤں اور دیگر غیر مسلموں کے عطیات بھی شامل ہیں۔

نیز وائس چانسلر نے پاکستان کے صوبہ سندھ کے وزیر تعلیم پیر الٰہی بخش کو لکھا تھا کہ آپ کا یہ عمل غیر آئینی ہے کہ اس معاملے میں براہ راست یونیورسٹی کو لکھا گیا اس بارہ میں آپ کو حکومت ہند کے ذریعے سے خط و کتابت کرنی چاہیئے تھی،

برما کے ہندستانیوں نے صدر کانگریس کو ۲۸ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی تھی

نئی دہلی :۔ ۲۷ر جنوری، یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر راجندر پرشاد جب برما کی آزادی کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے برما گئے تھے تو وہاں کے ہندوستانیوں نے ان کو تقریباً اٹھائیس ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی تھی۔ اس میں سے دس ہزار کی رقم پناہ گزینوں کی امداد کے لئے الگ کر دی گئی ہے:۔

کشمیر میں جنگ کی رفتار

نئی دھلی :۔ ۲۷ر جنوری، آج رات وزارت دفاع کے ایک اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ حملہ آوروں نے ۲۵ر اور ۲۶ر جنوری کی درمیانی شب میں رام گڈھ کے قریب پھر ایک چھاپہ مارا۔ حملہ آوروں کی تعداد تقریباً پانچسو تھی جو رائفلوں، مشین گنوں، اور خندقی توپوں سے مسلح تھے لیکن ہمارے دستوں نے انھیں مار بھگایا صبح ہونے سے پہلے حملہ آور پاکستانی علاقہ میں بھاگ گئے۔

حملہ آوروں کے ایک اور جتھے نے رام گڈھ کے قرب میں کچھ ہی فاصلہ پر سرحدی مواضعات پر حملہ کیا ان کا مقابلہ بھی ہمارے دستوں نے کیا اور رات کے گیارہ بجے تک برابر گولی چلتی رہی۔ یہ جتھا بھی آخر کار پاکستانی علاقہ کی طرف پسپا ہوگیا۔

عبدالمجید خواجہ بلا مقابلہ منتخب

علیگڑھ :۔ ۲۷ر جنوری لیگی اور آزاد امیدوار کے مقابلہ سے ہٹ جانے کے بعد یو،پی اسمبلی کیلئے مسٹر عبدالمجید خواجہ صدر کل ہند مسلم مجلس کے انتخاب کا اعلان کردیا گیا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ چودھری خلیق الزماں کے استعفے سے دستوری اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی ہے مسٹر خواجہ اس کے انتخاب میں بھی کھڑے ہوئے ہیں:

ترکی اسمبلی کے صدر کا انتقال

انقرہ ۱۵ ——— ۲۷ر جنوری

کل ترکی کی قومی اسمبلی کے صدر جنرل کاظم کرابکر قلب کی حرکت بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ جنرل کرابکر ۱۹۴۶ء میں پہلی بار قومی اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے تھے جس کے بعد نومبر میں ان کا دوبارہ انتخاب کیا گیا۔ وہ ترکی اور روس میں دوستی کے حامی تھے اسلئے کہ ان کا خیال تھا کہ درہ دانیال میں ان دونوں ملکوں کے مشترکہ مفاد کے پیش نظر دونوں کی دوستی ضروری ہے:۔

مسٹر سہروردی کراچی میں

کراچی، ۲۸ر جنوری، سابق وزیراعظم مسٹر شہید سہروردی کل بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے کراچی پہنچے:۔

ذیل میں پانچ سالہ ۱۰۰ و ۱۰ انعامی بونڈ ۱۹۴۹ء کے سلسلہ میں آٹھویں ششماہی میں انعام جیتنے والوں کی فہرست عام اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ یہ قرعہ اندازی بمبئی میں مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۴۸ء کو کی گئی تھی۔

۱۰۰ روپیہ کی نوعیت کے

انعام جیتنے والے بونڈوں کے نمبر

رقم انعام	سیریز اے	سیریز بی	سیریز سی	سیریز ڈی
۵۰ ۰۰۰ روپیہ	۰۸۷۰۶۳	۰۲۹۸۲۳	۰۰۳۶۴۱	۰۸۵۵۳۴
۲۰ ۰۰۰ ″	۰۴۶۰۵۴	۰۷۱۰۷۰	۰۳۸۲۹۴	۰۳۱۹۶۶
۲۰ ۰۰۰ ″	۰۷۵۱۴۵	۰۷۹۷۳۷	۰۴۵۰۸	۰۵۰۳۷۹
۵ ۰۰۰ ″	۰۲۳۰۹۱	۰۶۱۵۳۴	۰۹۰۲۳۱	۰۰۲۰۳۰
۵ ۰۰۰ ″	۰۷۴۶۰۰	۰۵۸۳۰۴	۰۶۰۷۷۹	[illegible]

۱۰ روپیہ کی نوعیت کے

انعام حاصل کرنے والے بونڈوں کے نمبر

رقم انعام	سیریز اے اے	سیریز اے بی	سیریز اے سی	سیریز اے ڈی	سیریز اے ای	سیریز اے الیف	سیریز اے جی	سیریز اے ایچ	سیریز اے جے	سیریز اے کے	سیریز اے ایل	سیریز اے ایم	سیریز اے این
۲ ۵۰۰ روپیہ	۰۵۴۴۳۶	۰۰۴۵۷۷	۰۰۲۷۲۲	۰۱۹۵۳۰	۰۴۲۲۹۵	۰۹۱۴۶۱	۰۶۸۰۰۹	۰۵۷۸۶۴	۰۲۰۳۳۱	۰۹۰۹۹۹	۰۴۰۱۰۷	۰۵۷۹۶۵	۰۱۹۰۹۰
۱ ۲۵۰ ″	۰۲۸۹۸۰	۰۷۰۳۱۱	۰۱۳۲۱۶	۰۵۴۳۴۴	۰۱۸۳۲۹	۰۴۶۵۲۲	۰۳۱۲۶۷	۰۷۳۷۶۱	۰۷۳۷۸۵	۰۴۶۳۸۷	۰۰۴۷۰۶	۰۰۳۹۸۱	۰۱۷۸۴۴
۱ ۲۵۰ ″	۰۰۷۰۱۹	۰۳۵۷۸۳	۰۰۳۱۴۱	۰۴۰۲۵۷	۰۴۱۰۸۰	۰۷۰۰۵۲	۰۷۷۲۴۵	۰۵۸۷۳۱	۰۸۲۰۹۳	۰۸۲۱۷۲	۰۱۳۴۸۰	۰۴۵۸۴۱	۰۳۶۵۱۰
۵۰۰ ″	۰۱۷۰۷۶	۰۴۲۷۰۹	۰۴۶۵۰۰	۰۰۶۴۳۲	۰۵۱۵۸۴	۰۰۲۳۸۲	۰۵۴۹۷۶	۰۴۲۹۱۵	۰۷۱۲۰۷	۰۶۹۷۵	۰۲۸۸۵۸	۰۳۰۲۲۷	۰۳۹۴۹۹
۵۰۰ ″	۰۴۱۳۴۱	۰۰۵۴۴۱	۰۷۸۰۵۸	۰۱۸۲۱۹	۰۳۱۷۱۰	۰۸۹۰۲۹	۰۸۴۳۴۰	۰۸۹۱۸۳	۰۳۹۷۸۸	۰۶۱۵۹۰	۰۷۴۳۲۳	۰۶۳۳۲۷	۰۷۶۵۷۹
۵۰۰ ″	۰۱۰۹۷۳	۰۸۴۵۰۴	۰۵۷۳۵۰	۰۵۴۴۳۶	۰۶۹۶۸۰	۰۰۷۰۸۳	۰۷۵۴۶۴	۰۱۵۴۰۵	۰۶۶۶۴۷	۰۴۱۶۳۷	۰۱۲۹۱۶	۰۹۴۰۶۵	۰۸۹۵۵۵
۵۰۰ ″	۰۴۹۰۹۹	۰۸۸۰۰۴	۰۹۶۵۴۷	۰۵۰۰۷۳	۰۵۸۹۱۱	۰۰۰۶۸۴	۰۵۵۷۸۸	۰۶۹۹۲۱	۰۷۱۵۸۷	۰۰۸۷۵۵	۰۱۷۴۶۶	۰۳۶۸۸۱	۰۱۷۲۶۳
۵۰۰ ″	۰۷۴۸۴۹	۰۶۵۲۰۴	۰۴۴۴۵۳	۰۸۱۵۰۴	۰۱۱۷۹۸	۰۵۱۱۴۷	۰۸۳۳۱۹	۰۸۵۹۹۹	۰۶۰۴۲۸	۰۳۳۸۲۸	۰۵۶۸۹۹	۰۱۰۴۴۸	۰۴۷۲۲۳
۲۵۰ ″	۰۱۶۹۳۴	۰۱۷۰۵۱	۰۷۴۶۹۷	۰۱۲۶۹۵	۰۸۸۷۸۰	۰۹۰۹۶۱	۰۱۴۵۱۵	۰۱۰۰۶۴	۰۵۹۹۷۴	۰۱۷۱۲۲	۰۵۶۳۶۲	۰۴۶۹۶۵	۰۷۸۶۳۶
۲۵۰ ″	۰۹۹۴۸۱	۰۳۱۹۱۶	۰۹۲۸۱۵	۰۲۹۱۱۶	۰۴۲۳۲۶	۰۳۳۰۸۳	۰۴۰۸۱۳	۰۵۸۸۷۱	۰۷۳۵۰۳	۰۰۴۰۱۸	۰۰۹۹۷۳	۰۵۹۶۱۵	۰۸۲۷۹۸
۲۵۰ ″	۰۴۹۰۷۳	۰۶۳۴۴۸	۰۵۸۵۸۹	۰۶۶۵۱۷	۰۶۷۱۸۸	۰۴۰۱۱۸	۰۳۷۱۹۵	۰۳۵۵۵۹	۰۲۵۴۸۲	۰۴۲۲۱۶	۰۷۲۳۰۰	۰۹۲۵۹۶	۰۰۷۳۰۷
۲۵۰ ″	۰۹۷۴۰۳	۰۵۹۹۳۰	۰۷۳۷۱۱	۰۶۷۳۳۸	۰۸۳۳۴۳	۰۳۳۴۰۱	۰۸۲۷۶۱	۰۲۹۲۷۳	۰۲۰۰۲۳	۰۲۸۴۲۱	۰۵۲۹۳۳	۰۸۱۴۳۰	۰۹۶۶۴۹
۲۵۰ ″	۰۸۴۳۷۱	۰۸۸۳۰۱	۰۵۴۹۹۱	۰۵۳۶۱۱	۰۴۴۱۴۸	۰۹۳۹۵۸	۰۳۰۳۶۸	۰۶۱۶۴۷	۰۲۲۶۶۴	۰۶۰۷۱۷	۰۰۶۸۰۱	۰۴۳۹۶۸	۰۹۴۴۱۷
۲۵۰ ″	۰۴۶۷۰۰	۰۶۶۵۶۴	۰۸۶۴۹۸	۰۰۸۰۶۳	۰۶۱۱۲۶	۰۸۶۰۲۰	۰۵۵۲۷۵	۰۲۷۶۱۲	۰۵۳۲۷۶	۰۰۷۸۴۸	۰۹۳۴۵۴	۰۵۰۲۵۷	۰۸۷۲۵۰
۲۵۰ ″	۰۲۶۴۰۷	۰۸۰۵۲۱	۰۷۷۷۴۴	۰۴۸۸۰۵	۰۸۰۲۸۸	۰۹۷۹۱۸	۰۸۶۴۱۳	۰۴۳۷۶۲	۰۲۶۲۱۵	۰۸۹۹۰۴	۰۰۸۰۷۳	۰۵۳۹۹۶	۰۳۷۰۰۷
۲۵۰ ″	۰۴۸۷۹۹	۰۸۲۲۵۳	۰۹۷۵۰۸	۰۰۷۹۲۶	۰۹۵۵۹۰	۰۶۶۵۲۲	۰۵۱۳۶۲	۰۲۲۵۰۷	۰۸۰۱۶۹	۰۱۴۶۶۳	۰۶۷۶۴۸	۰۲۵۸۳۱	۰۴۰۳۶۶
۲۵۰ ″	۰۲۸۶۵۲	۰۸۱۸۷۵	۰۱۷۰۳۷	۰۲۷۴۱۹	۰۱۳۱۶۲	۰۲۸۲۳۸	۰۲۳۸۰۵	۰۹۵۶۲۳	۰۵۵۰۴۶	۰۰۸۱۳۱	۰۲۵۴۳۱	۰۴۴۳۲۸	۰۴۵۴۶۳
۲۵۰ ″	۰۴۶۷۰۳	۰۸۷۸۹۸	۰۰۷۰۸۸	۰۷۵۹۶۰	۰۶۷۷۴۰	۰۵۲۰۴۳	۰۷۶۱۸۰	۰۰۳۸۶۳	۰۱۸۶۲۴	۰۵۹۵۶۰	۰۵۲۷۵۹	۰۸۸۲۷۱	۰۰۸۰۷۱

پچھلی قرعہ اندازیوں میں حاصل کئے گئے انعامات کی فہرست جن کی طلب ۱۵ر جنوری ۱۹۴۸ء تک نہیں ہو[ئی]

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ر جولائی ۱۹۴۴ء پہلی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۷۰۰۹۸ اے، اے	۲۵۰ روپیہ
		۰۸۶۱۶۰ اے، اے	″ ۲۵۰
		۰۶۲۹۱۱ اے، سی	″ ۲۵۰
۱۵ر جنوری ۱۹۴۵ء دوسری قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۷۹۷۳۸ اے، بی	″ ۱۲۵۰
		۰۲۷۶۲۷ اے، سی	″ ۲۵۰۰
		۰۶۴۳۹۶ اے، سی	″ ۵۰۰
		۰۱۳۴۲۸ اے، ای	″ ۵۰۰
		۰۰۲۱۴۸ اے، الیف	″ ۲۵۰
		۰۵۷۶۴۲ اے، جی	″ ۲۵۰
		۰۷۸۴۹۷ اے، ایچ	″ ۲۵۰
		۰۹۱۶۰۵ اے، جے	″ ۲۵۰
		۰۰۹۸۳۸ اے، جے	″ ۲۵۰
۱۳ر جولائی ۱۹۴۵ء تیسری قرعہ اندازی	۱۰۰ روپے	۰۲۰۹۴۷ سی	″ ۲۰۰۰۰
	۱۰ روپیہ	۰۴۳۱۷۹ اے، بی	″ ۵۰۰
		۰۵۷۱۹۹ اے، بی	″ ۲۵۰
		۰۱۱۳۳۴ اے، سی	″ ۲۵۰
		۰۰۶۲۰۰ اے، ڈی	″ ۲۵۰
		۰۷۵۹۹۶ اے، الیف	″ ۲۵۰
		۰۷۵[illegible] اے، الیف	″ ۲۵۰
		۰۹۶۸۹۵ اے، الیف	″ ۲۵۰
		۰۰۲۱۰۸ اے، الیف	″ ۲۵۰
		۰۰۱۳۱۵ اے، جے	″ ۲۵۰
		۰۶۱۳۰۵ اے، جے	″ ۵۰۰
		۰۷۷۴۱۱ اے، جے	″ ۲۵۰
		۰۷۰۰۶۵ اے، کے	″ ۵۰۰
		۰۵۷۸۲۶ اے، ایل	″ ۲۵۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ر جنوری ۱۹۴۶ء چوتھی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۵۷۱۷۱ اے، بی	۵۰۰ روپیہ
		۰۱۰۳۵۷ اے، بی	″ ۵۰۰
		۰۰۸۱۰۸ اے، بی	″ ۲۵۰
		۰۷۰۷۳۹ اے، بی	″ ۲۵۰
		۰۶۵۲۰۵ اے، سی	″ ۲۵۰۰
		۰۱۸۴۰۶ اے، سی	″ ۲۵۰
		۰۴۱۳۰۹ اے، سی	″ ۲۵۰
		۰۷۳۶۳۴ اے، ای	″ ۲۵۰
		۰۰۸۸۲۶ اے، ای	″ ۲۵۰
		۰۷۲۹۰۹ اے، الیف	″ ۲۵۰
		۰۱۲۶۲۶ اے، کے	″ ۱۲۵۰
		۰۰۲۶۰۱ اے، ایل	″ ۲۵۰
		۰۸۲۰۸۹ اے، ایل	″ ۵۰۰
		۰۶۱۳۶۰ اے، ایل	″ ۲۵۰
		۰۷۳۹۵۵ اے، ایل	″ ۲۵۰
		۰۶۱۱۷۷ اے، ایل	″ ۲۵۰
		۰۰۶۰۹۰ اے، ایم	″ ۵۰۰
		۰۳۰۱۴۵ اے، این	″ ۲۵۰
۱۵ر جولائی ۱۹۴۶ء پانچویں قرعہ اندازی		۰۴۷۹۹۸ اے، بی	″ ۲۵۰
		۰۰۹۸۹۴ اے، سی	″ ۲۵۰۰
		۰۷۱۱۵۸ اے، ڈی	″ ۲۵۰
		۰۷۲۶۲۱ اے، ای	″ ۲۵۰۰
		۰۶۹۶۷۷ اے، الیف	″ ۱۲۵۰
		۰۸۳۴۰۵ اے، الیف	″ ۲۵۰
		۰۲۱۶۶۰ اے، الیف	″ ۲۵۰
		۰۱۳۰۸۹ اے، الیف	″ ۲۵۰

غیر طلب [شدہ بونڈوں کی تفصیل]

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ر جولائی ۱۹۴۶ء پانچویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	[illegible]	۲۵۰ روپیہ
		[illegible]	″ ۲۵۰
		[illegible]	″ ۱۲۵۰
		۰۳۸۱۹۵ اے، ایچ	″ ۵۰۰
		۰۱۹۱۴۵ اے، ایچ	″ ۲۵۰
		۰۵۹۴۷۶ اے، جے	″ ۵۰۰
		۰۴۱۹۶۴ اے، جے	″ ۵۰۰
		۰۴۵۸۵۲ اے، جے	″ ۲۵۰
		۰۲۹۵۲۴ اے، جے	″ ۲۵۰
		۰۷۶۹۸۸ اے، جے	″ ۲۵۰
		۰۶۹۶۴۱ اے، کے	″ ۵۰۰
		۰۲۲۵۲۱ اے، ایل	″ ۲۵۰
		۰۹۷۱۲۰ اے، ایل	″ ۲۵۰
		۰۴۲۱۵۲ اے، ایل	″ ۲۵۰
		۰۳۵۱۰۹ اے، ایم	″ ۵۰۰
		۰۹۲۵۱۱ اے، ایم	″ ۲۵۰
		۰۳۸۱۴۶ اے، ایم	″ ۲۵۰
		۰۸۷۴۸۳ اے، ایم	″ ۲۵۰
		۰۱۸۶۵۶ اے، این	″ ۵۰۰
۱۵ر جنوری ۱۹۴۷ء چھٹی قرعہ اندازی		۰۶۳۵۱۲ اے، اے	″ ۱۲۵۰
		۰۷۴۱۰۰ اے، اے	″ ۵۰۰
		۰۴۹۸۶۰ اے، اے	″ ۲۵۰
		۰۵۵۹۴۷ اے، اے	″ ۲۵۰
		۰۲۶۵۱۱ اے، بی	″ ۲۵۰
		۰۲۴۵۶۲ اے، بی	″ ۲۵۰
		۰۶۳۹۳۷ اے، بی	″ ۲۵۰

(بقیہ صفحہ (۵) پر ملاحظہ ہو)

پچھلی قرعہ اندازیوں میں حاصل کئے گئے انعامات کی فہرست جن کی طلب ۱۵ جولائی ۱۹۴۸ء تک نہیں ہوئی

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء چھٹی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۲۳۶۹۳ اے،سی	۲۵۰۰ روپیہ
		۰۹۲۷۶۵ اے،سی	۵۰۰ //
		۰۹۱۱۰۱ اے،سی	۵۰۰ //
		۰۵۳۸۲۸ اے،سی	۲۵۰ //
		۰۵۴۲۷۶ اے،ڈی	۲۵۰ //
		۰۴۷۷۶۷ اے،ڈی	۲۵۰ //
		۰۳۴۹۸۳ اے،ڈی	۲۵۰ //
		۰۰۲۰۳۹ اے،ای	۲۵۰ //
		۰۵۸۶۳۴ اے،جی	۵۰۰ //
		۰۲۶۴۵۰ اے،جی	۲۵۰ //
		۰۳۴۷۹۲ اے،جی	۲۵۰ //
		۰۶۸۴۱۳ اے،جی	۲۵۰ //
		۰۹۱۷۷۱ اے،ایچ	۱۲۵۰ //
		۰۴۱۹۶۳ اے،ایچ	۵۰۰ //
		۰۷۶۴۹۱ اے،ایچ	۵۰۰ //
		۰۴۴۹۰۶ اے،ایچ	۲۵۰ //
		۰۴۴۸۸۹ اے،ایچ	۲۵۰ //
		۰۸۹۴۶۳ اے،جے	۱۲۵۰ //
		۰۱۶۵۷۹ اے،جے	۵۰۰ //
		۰۷۶۹۴۰ اے،جے	۵۰۰ //
		۰۱۶۷۴۸ اے،جے	۲۵۰ //
		۰۳۴۴۷۵ اے،جے	۲۵۰ //
		۰۹۰۵۳۱ اے،کے	۱۲۵۰ //
		۰۶۶۵۷۶ اے،کے	۲۵۰ //
		۰۷۴۸۴۵ اے،ایل	۱۲۵۰ //
		۰۹۴۷۶۹ اے،ایل	۲۵۰ //
		۰۱۷۸۰۱ اے،ایم	۱۲۵۰ //
		۰۱۸۷۲۲ اے،ایم	۵۰۰ //
		۰۴۳۹۷۹ اے،این	۲۵۰ //
۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء ساتویں قرعہ اندازی	۱۰۰ روپے	۰۲۷۱۹۶ بی	۲۰۰۰۰ //
		۰۴۷۰۲۱ سی	۵۰۰۰۰ //
		۰۹۸۶۸۳ سی	۵۰۰۰ //
		۰۹۴۰۳۷ ڈی	۲۰۰۰۰ //
	۱۰ روپے	۰۵۹۸۰۷ اے،اے	۱۲۵۰ //
		۰۲۰۰۲۵ اے،اے	۱۲۵۰ //
		۰۴۷۷۲۸ اے،اے	۵۰۰ //
		۰۰۷۱۷۷ اے،اے	۵۰۰ //
		۰۰۰۷۵۸ اے،اے	۲۵۰ //
		۰۰۰۳۳۹ اے،اے	۲۵۰ //
		۰۵۷۴۷۳ اے،اے	۲۵۰ //
		۰۷۷۵۱۶ اے،اے	۲۵۰ //
		۰۳۲۰۱۹ اے،بی	۵۰۰ //

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء ساتویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۷۳۱۵۱ اے،بی	۵۰۰ روپیہ
		۰۹۵۳۴۱ اے،بی	۲۵۰ //
		۰۵۶۳۸۳ اے،بی	۲۵۰ //
		۰۲۰۸۱۵ اے،بی	۲۵۰ //
		۰۶۱۱۵۸ اے،بی	۲۵۰ //
		۰۴۱۳۱۳ اے،بی	۲۵۰ //
		۰۰۳۹۱۱ اے،بی	۲۵۰ //
		۰۷۱۲۹۱ اے،بی	۲۵۰ //
		۰۱۸۳۲۹ اے،سی	۵۰۰ //
		۰۰۷۹۷۱ اے،سی	۵۰۰ //
		۰۷۵۴۲۲ اے،سی	۵۰۰ //
		۰۸۰۱۱۲ اے،سی	۲۵۰ //
		۰۲۰۲۴۴ اے،سی	۲۵۰ //
		۰۵۴۳۶۴ اے،سی	۲۵۰ //
		۰۳۲۳۱۹ اے،سی	۲۵۰ //
		۰۴۷۸۰۵ اے،ڈی	۲۵۰۰ //
		۰۴۴۷۶۶ اے،ڈی	۵۰۰ //
		۰۲۹۵۶۱ اے،ڈی	۵۰۰ //
		۰۹۷۱۱۷ اے،ڈی	۵۰۰ //
		۰۲۹۱۷۳ اے،ڈی	۲۵۰ //
		۰۳۴۱۳۱ اے،ڈی	۲۵۰ //
		۰۶۰۸۶۵ اے،ڈی	۲۵۰ //
		۰۰۴۰۷۴ اے،ڈی	۲۵۰ //
		۰۸۲۷۲۶ اے،ای	۱۲۵۰ //
		۰۲۰۹۰۴ اے،ای	۵۰۰ //
		۰۷۱۶۴۳ اے،ای	۲۵۰ //
		۰۸۹۹۰۸ اے،ای	۲۵۰ //
		۰۰۷۰۱۵ اے،ای	۲۵۰ //
		۰۹۶۴۱۷ اے،ای	۲۵۰ //
		۰۶۸۱۲۱ اے،ایف	۱۲۵۰ //
		۰۱۳۱۰۷ اے،ایف	۵۰۰ //
		۰۳۶۷۶۳ اے،ایف	۵۰۰ //
		۰۱۴۰۶۸ اے،ایف	۵۰۰ //
		۰۲۹۹۷۴ اے،ایف	۲۵۰ //
		۰۵۰۷۶۹ اے،ایف	۲۵۰ //
		۰۱۲۹۳۱ اے،ایف	۲۵۰ //
		۰۶۶۰۶۷ اے،ایف	۲۵۰ //
		۰۳۰۵۷۹ اے،جی	۲۵۰۰ //
		۰۴۷۷۲۰ اے،جی	۵۰۰ //
		۰۳۸۶۰۰ اے،جی	۵۰۰ //
		۰۷۹۳۴۴ اے،جی	۵۰۰ //
		۰۶۱۳۹۱ اے،جی	۲۵۰ //

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء ساتویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۲۳۶۱۳ اے،ایچ	۵۰۰ روپے
		۰۰۰۳۷۴ اے،ایچ	۵۰۰ //
		۰۶۰۷۷۶ اے،ایچ	۲۵۰ //
		۰۶۶۵۰۵ اے،ایچ	۲۵۰ //
		۰۸۳۶۹۷ اے،ایچ	۲۵۰ //
		۰۵۹۳۴۹ اے،جے	۱۲۵۰ //
		۰۰۲۲۴۱ اے،جے	۵۰۰ //
		۰۵۸۹۹۸ اے،جے	۵۰۰ //
		۰۸۳۵۵۹ اے،جے	۲۵۰ //
		۰۷۵۴۴۳ اے،جے	۲۵۰ //
		۰۰۵۶۵۴ اے،جے	۲۵۰ //
		۰۹۱۵۷۳ اے،جے	۲۵۰ //
		۰۶۲۷۲۵ اے،کے	۲۵۰ //
		۰۳۴۷۷۹ اے،کے	۵۰۰ //
		۰۳۴۸۸۰ اے،کے	۲۵۰ //
		۰۷۸۵۴۱ اے،کے	۲۵۰ //
		۰۱۲۸۵۸ اے،کے	۲۵۰ //
		۰۸۴۷۷۰ اے،کے	۲۵۰ //
		۰۵۳۲۰۰ اے،کے	۲۵۰ //
		۰۸۷۶۱۱ اے،ایل	۱۲۵۰ //
		۰۱۷۳۴۸ اے،ایل	۲۵۰ //
		۰۱۸۴۵۰ اے،ایل	۲۵۰ //
		۰۲۹۵۶۹ اے،ایل	۲۵۰ //
		۰۶۶۹۲۹ اے،ایم	۱۲۵۰ //
		۰۶۲۲۸۵ اے،ایم	۵۰۰ //
		۰۹۲۲۳۹ اے،ایم	۵۰۰ //
		۰۵۹۹۴۱ اے،ایم	۵۰۰ //
		۰۸۷۵۴۲ اے،ایم	۵۰۰ //
		۰۹۷۴۴۴ اے،ایم	۲۵۰ //
		۰۲۱۴۹۸ اے،ایم	۲۵۰ //
		۰۱۶۲۶۳ اے،ایم	۲۵۰ //
		۰۸۰۵۷۰ اے،ایم	۲۵۰ //
		۰۵۰۵۱۷ اے،ایم	۲۵۰ //
		۰۳۷۰۴۹ اے،این	۱۲۵۰ //
		۰۲۲۴۶۰ اے،این	۵۰۰ //
		۰۲۵۲۶۴ اے،این	۵۰۰ //
		۰۹۸۴۶۹ اے،این	۲۵۰ //
		۰۰۷۹۵۰ اے،این	۲۵۰ //
		۰۴۳۶۰۵ اے،این	۲۵۰ //
		۰۹۴۰۹۰ اے،این	۲۵۰ //
		۰۶۴۸۷۰ اے،این	۲۵۰ //
		۰۲۵۱۳۴ اے،این	۲۵۰ //

حکومت ہند کے وزارت فائنانس نے شائع کیا

مزدوروں اور کارخانہ داروں کے اختلافات کم کرنیکی تدبیریں

صحافتی کانفرنس میں سمپورنانند جی کی تقریر

لکھنؤ، ۲۰؍جنوری۔ یو،پی کے وزیر صنعت بابو سمپورنانند نے ایک صحافتی کانفرنس میں آج کارخانہ داروں اور مزدوروں سے یہ اپیل کی کہ وہ صنعت کی چلتی ہوئی گاڑی میں رکاوٹ ڈالنے سے پرہیز کریں۔

انھوں نے کہا کہ میری یہ اپیل ان کارخانہ داروں سے بھی ہے جو ہندوستانی نہیں ہیں لیکن انھیں حکومت نے یہ یقین دلایا ہے کہ انھیں اس ملک میں اپنا کاروبار جاری رکھنے کی اجازت رہے گی، یہاں انکی حیثیت مہمان کی سی ہے، اور اس لئے ان سے بجا طور پر توقع کیجا سکتی ہے کہ وہ "صنعتی صلحنامہ" کا احترام کرینگے اور اس طرح انڈین یونین کی صنعتی خوشحالی کو بڑھانے میں مدد دیں گے۔ وزیر صنعت نے یہ انتباہ کیا۔ کہ حکومت ایسی کارروائیوں کو برداشت نہ کرے گی، جن کے باعث صنعت کو نقصان پہونچ سکتا ہو۔

وزیر صنعت نے انکشاف کیا کہ مزدور ہمیشہ سے پُرسکون چلے آرہے تھے، بس گذشتہ سال کانپور میں بعض ناخوشگوار واقعات پیش آئے تھے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ حکومت موجودہ صورت حال سے مطمئن، شکر، شیشے، کپڑے اور چمڑے وغیرہ کے کارخانوں میں مزدوروں کے تھوڑے بہت تنازعات چلتے ہی رہیں، لیکن تنازعات کا مرکز خاص طور پر شکر اور کپڑے کی صنعتیں بنی رہیں، جہاں تک شکر کی صنعت کا سوال ہے۔ ملک کے اندر یو،پی اور بہار کے صوبوں میں شکر سب سے زیادہ پیدا ہوتی ہے، اور اس لئے اس شکر کی صنعت کے متعلق حکومت کی ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں، تاکہ کوئی ایسا تنازعہ نہ اٹھ کھڑا ہو، جس کا برا اثر تمام ملک پر پڑے، لیکن خوشی کی بات ہے کہ جب سے اس محکمہ کی ذمہ داری میرے اوپر آئی ہے شکر کے کارخانہ دار اور مزدور حکومت کے ساتھ پورا پورا اشتراک عمل کر رہے ہیں بلاشبہ کارخانہ داروں میں کچھ "رنگے سیار" بھی تھے، اور حکومت کو جبر و اکراہ کے ساتھ شکر کی دو فیکٹریوں کو اپنے کنٹرول میں لینا پڑا، لیکن مجموعی حیثیت سے کارخانہ داروں کا رویہ قابل اطمینان رہا۔

سمپورنانند جی نے کہا کہ شکر کے کارخانوں کے مزدوروں کی سب سے زیادہ نمائندہ انجمن "یو،پی اینڈ بہار شوگر ورکس فیڈریشن" ہے۔ جس کا صدر دفتر گوالٹولی کانپور ہے۔ شروع ہی سے فیڈریشن کا اثر و نفوذ شکر کے مزدوروں میں بہت زیادہ رہا ہے اور اسی خصوصیت کا لحاظ کرتے ہوئے حکومت نے بھی اسے تسلیم کر لیا ہے اور جب کبھی کوئی کمیٹی بنی ہے اسکے نمائندوں کو اس میں ضرور شامل کیا گیا ہے، پچھلے دنوں کے واقعات نے حکومت کے اندازہ کو بالکل صحیح ثابت کر دیا ہے۔

گذشتہ سال کچھ لوگوں نے مزدوروں کو ورغلایا تھا کہ وہ شکر کے کارخانوں میں ہڑتال کر دیں لیکن وہ اپنی کوششوں میں بالکل ناکام رہے، اس سال سے توقعات پہلے سے بھی زیادہ پہلے سے بھی زیادہ روشن دکھائی دے رہے ہیں، مزدور اور کارخانہ دار ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے لگے ہیں۔ اور ایکدوسرے سے زیادہ سے زیادہ قریب ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، مجھے اس کا پورا یقین ہے کہ دونوں فریقوں کی یہ خواہش ہے کہ شکر کی پیداوار زیادہ سے زیادہ ہوتی رہے، میں نے کارخانہ داروں اور مزدوروں کی متعدد مشترکہ کانفرنس بلائیں اور مجھے خوشی ہے کہ ان کے نتائج قابل اطمینان نکلے۔ آئندہ جب گنے کی پرائی کا موسم ختم ہو جائے گا، ایسی مشترکہ کانفرنس پھر بلائی جائے گی، تاکہ اس عرصہ میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہوں انھیں پھر آپس میں دور کر لیا جائے۔ حکومت کے توسط سے مزدوروں کے ساتھ کارخانہ دار بہتر سلوک کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔

شکر کے مزدوروں میں پھوٹ ڈالنے کی ایک کوشش پچھلے سال اسوقت کی گئی جبکہ یو،پی اینڈ بہار شوگر ورکس فیڈریشن کا سالانہ اجلاس پیلی بھیت میں ہوا تھا جسکے نتیجہ میں مزدوروں کی ایک نئی انجمن بن گئی، جس کا صدر دفتر لکھنؤ میں ہے۔ اس انجمن نے حکومت سے مل کر یہ کوشش کی کہ اسے سرکاری حیثیت سے تسلیم کر لیا جائے لیکن میرا خیال ہے کہ یو،پی اور بہار کی بیشتر شکر فیکٹریوں میں اس کا کوئی بھی اثر نہیں ہے اس لئے حکومت نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، حکومت یو،پی کی طرح کارخانہ داروں اور حکومت بہار نے بھی کانپور فیڈریشن ہی کو تسلیم کیا ہے

کپڑے کی صنعت

کپڑے کی صنعت کے مزدوروں کی حالت شکر کے مزدوروں کی حالت کے مقابلہ میں اچھی نہیں ہے، میں اس کا الزام نہ کارخانہ داروں کو دیتا ہوں اور نہ مزدوروں کو، ان میں سے کسی نے بھی اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس نہیں کیا، تاکہ کپڑے کی پیداوار زیادہ سے زیادہ ہو سکتی اس کا نتیجہ جو ہو سکتا تھا وہ ہوا یعنی یہ کہ پیداوار زیادہ سے زیادہ نہیں ہو سکی۔ کمی پیداوار کے متعدد وجوہ ہوئے اول یہ کہ مزدور ایک متحدہ محاذ قائم کرنے سے قاصر رہے۔ ان کا تمام سمجھدار سنجیدہ طبقہ انڈین ٹریڈ یونین کانگریس کیساتھ تھا جسمیں سوتی مل مزدور یونین بھی شامل تھی، حال میں یونین کے کارکنوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کیگئی جو کامیاب ہوئی، چنانچہ ایک نئی انجمن بن گئی جسنے اپنا نام مزدور کانگریس رکھا۔ اسے بھی یہ دعویٰ ہے کہ اس کا الحاق بھی انڈین ٹریڈ یونین کے ساتھ ہے، حکومت کو اتنا وقت نہ تھا کہ وہ اس نئی انجمن کی عددی قوت کے بارے میں تحقیق کرتی۔ لیکن مجھے امید ہے کہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانے کا موجودہ رجحان جلد ختم کر دیا جائے گا، اس لئے کہ اس سے مزدور سبھا کے مزدوروں کے مفاد کو نقصان پہونچتا ہے۔

کانپور میں مزدوروں کے تنازعات اس لئے ہوتے رہتے ہیں کہ وہاں کمیونسٹ پارٹی کا مرکز ہے۔ یہ وہی پارٹی ہے جو جنگ کے زمانہ میں مزدوروں کو بے دردی سے کچلنے اور نقصان پہونچانے پر تیار ہو گئی تھی لیکن آج مزدوروں کی سب سے بڑی ہمدرد بنتی ہے کئی اسباب کی بناء پر کمیونسٹوں سے عوام کو ہمدردی باقی نہیں رہی ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ وہ عوام کی نظروں میں پھر رسوخ حاصل کر لینے کے لئے بے چین ہے، کمیونسٹ ۹ر فروری کو عام ہڑتال کرانا چاہتے تھے لیکن یوم سبھاش بوس کے موقعہ پر پیش آنے والے حادثات کی وجہ سے کانپور میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے فائدہ اٹھا کر انھوں نے ہڑتال کی تاریخ ۲۶ جنوری بدل دی، ان کے تمام لیڈر روپوش ہو گئے۔ اس سلسلہ میں جن ۲۵ کمیونسٹوں کی گرفتاریاں ہوئی ہیں ان میں سے ایک بھی کوئی بڑا لیڈر نہیں ہے۔ ہڑتال کی وجہ یہ تھی کہ مزدوروں کی مہنگائی الاونس میں اس لئے کمی کر دی گئی ہے کہ ضروریات زندگی کی قیمتیں کچھ گر گئی ہیں۔

کارخانہ دار اس تخفیف میں اس لئے حق بجانب تھے کہ اگر ضروریات کی چیزوں کے بھاؤ گرے تو مہنگائی الاونس بھی کم ہونا چاہئے۔ لیکن اب حکومت کو بتایا گیا ہے کہ کارخانوں کی دوکانوں میں بعض چیزیں نہیں رہیں تھیں، اور مزدوروں کو باہر سے زیادہ دام پر خریدنا پڑتی تھیں، اگر یہ سچ ہے تو حکومت یقیناً اسکی تحقیقات کرے لیکن یہ ایسی بات تو نہیں کہ اس کی بناء پر ایک طوفان کھڑا کر دیا جائے۔

ایسی شہادتیں بھی موجود ہیں جن سے مزدوروں کی سستی کا ثبوت ملتا ہے۔ بعض موقعوں پر مزدور کارخانہ میں صرف حاضری بھرنے کے لئے گئے تاکہ وہ اس دن کی مزدوری کے مستحق ہو جائیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تین ملوں میں قفل پڑ گئے اور دوسری ملوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا، انڈین ٹریڈ یونین کانفرنس اور کانگریس کے کارکنوں کی کوشش سے تمام ملیں کل سے پھر چالو ہو گئی ہیں۔ اور ان میں مزدور بھی پوری تعداد میں حاضر ہو رہے ہیں، جن کارخانوں میں قفل ڈال دیا گیا تھا وہ بھی کل سے کھل جائیں گے اور ان میں بھی مزدوروں کی پوری حاضری ہو گی اب میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ خطرہ ٹل گیا ہے۔

اب حکومت ایسی کارروائیاں کر رہی ہے جن سے اختلافات کے مواقع پیدا نہ ہونے پائیں وہ مختلف کمیٹیاں بنانا چاہتی ہے جن میں کارخانہ داروں اور مزدوروں کے نمائندے شامل ہوں اور وہ ہر معمولی سے معمولی نزاع کو آپس میں بیٹھ کر طے کر لیا کریں تاکہ معمولی جھگڑا بڑھ کر کسی بڑے جھگڑے کی شکل اختیار نہ کرنے پائے جہاں تک شکر کے مزدوروں کا سوال ہے حکومت ایسی کمیٹیوں کے بنانے میں کامیاب ہو چکی ہے، ابتدا میں کپڑے کے کارخانہ داروں نے ایسی کمیٹیوں کو قبول کرنے میں تامل سے کام لیا لیکن اب مجھے امید ہے کہ ہر کارخانہ میں اس قسم کی ایک کمیٹی جلد ہی بنائی جائے گی۔ انگلستان میں ایسی کمیٹیاں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ وہ تمام جھگڑوں کو باہمی گفت و شنید سے طے کر لیتی ہیں اور اسی لئے

کشمیر پر سمجھوتے کی اُمید تقریباً ختم

لیک سکسس:۔ (نیویارک) ۲۹ر جنوری، کشمیر کے مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سمجھوتے کی امیدیں ختم ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور اب حفاظتی کونسل کے اراکین کے سامنے یہ انتہائی نازک کام آپڑا ہے کہ وہ ایسا جو نہ صرف منصفانہ ہو بلکہ اسے فریقین اپنا وقار قائم رکھتے ہوئے تسلیم بھی کرلیں۔

کشمیر پر عام مباحثہ کے پہلے دور کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس آج برطانی وقت کے حساب سے ساڑھے سات بجے شام کو (ہندوستانی وقت کے مطابق ایک بجے رات) ہو رہا ہے۔ جس میں توقع کی جارہی ہے کہ سب سے پہلے رائے طلبی کے مسئلہ پر خاص طور سے توجہ کی جائے گی۔

کونسل اب فریقین کے مفصل بیانات سن چکی ہے اور اس کے اراکین بھی محسوس کرتے ہیں کہ اس منزل پر پہونچنے کے بعد گول میز کانفرنس سے کوئی فائدہ کی امید نہیں ہے:۔

کشمیر مسلم کانفرنس کے لیڈروں کا خیال

سری نگر، ۲۸ر جنوری، مسلم کانفرنس کے بڑے بڑے لیڈروں نے اگرچہ رائے طلبی کا خیر مقدم کیا ہے لیکن وہ شیخ عبداللہ کے ہنگامی نظم ونسق کے خاتمہ کی خبر کو "غلط اور بے بنیاد" بتاتے ہیں، ان کے خیال کے مطابق موجودہ نظم ونسق ریاست مسلمانوں کے مفادات کی کافی نمائندگی کرتا ہے۔

رضا کار کہاں گئے، فلسطین یا کشمیر؟

لکھنؤ: ۲۹ر جنوری، پولیس نے آج یہاں سولہ خاکساروں کو قانون تحفظ عامہ کے تحت گرفتار کرلیا گیا ہے جن میں ڈاکٹر رئیس فاطمی بھی شامل ہیں۔

معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر فاطمی نے مجوزہ تقسیم فلسطین کے خلاف جہاد کے لئے محاذ بنایا تھا جس میں رضاکاروں کو بھرتی کیا جارہا تھا، چنانچہ ایسے رضاکار حال ہی میں لکھنؤ سے فلسطین جانے کے لئے کراچی روانہ ہوئے تھے لیکن وہ کراچی سے کہاں گئے۔ اسکا ابھی تک کوئی علم نہو سکا اگرچہ افواہیں گرم ہیں کہ وہ لوگ کشمیر جاکر حملہ آوروں میں شامل ہوگئے ہیں:۔

عراق میں نئی کابینہ کا قیام

بغداد۔ ۲۹ر جنوری، عراقی سینٹ کے سابق صدر سید محمد الصدر نے آج نئی کابینہ بنالی، یہ تبدیلی وزیر

سر ظفر اللہ کی غیر منصفانہ تجویز

لیک سکسس (نیویارک) ۲۸ر جنوری۔ حفاظتی کونسل کے آج کے اجلاس کو جو برطانی وقت کے حساب سے ساڑھے سات بجے شام کو ہندوستانی وقت کے حساب سے جمعرات کے ایک بجے رات کو ہو رہا ہے۔ کشمیر کے مسئلہ کے دو خاص امور متنازعہ یعنی ہندوستانی فوج کا تخلیہ اور مجوزہ رائے طلبی کے زمانہ میں کشمیر کے نظم ونسق پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تعطل کا سامنا کرنا ہوگا۔

ذمہ دار ذرائع سے اس بات کی تصدیق کیگئی ہے کہ پچھلی گول میز کانفرنس کا اس کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکا کہ فریقین نے اپنے شدید اختلاف رائے پر زور دیا:۔

اس کانفرنس میں ہندوستان کے نمائندہ خصوصی مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے یہ دلیل پیش کی کہ کشمیر کے اقتدار اعلیٰ میں مداخلت کے لئے متحدہ اقوام کے پاس کوئی جواز نہیں ہے:۔

کانفرنس مسلمانان ہند کے زیر اہتمام دو رسالے جاری ہونگے

نئی دہلی:۔ ۲۷ر جنوری، کانفرنس مسلمانان ہند کی تشکیل کردہ "انجمن اتحاد وترقی" کے زیر اہتمام عن قریب اردو اور انگریزی میں دو ہفتہ وار رسالے جاری ہونے والے ہیں۔

ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد یہ ہوگا کہ ہندوستانی مسلمانوں میں غیر فرقہ وارانہ فضا پیدا کی جائے:۔

समन बग़रज़ इनफ़िसाल मुक़द्दमा

मुक़द्दमा नम्बर ३० सन् १९४७ ई॰
ब अदालत जनाब सिविल जज साहेब बहादुर प्रतापगढ़
राजबहादुर सिंह वल्द द्रिगज सिंह ठाकुर सा॰ अररवा पर॰ सलोन ज़ि॰ राय बरेली मुद्दई
बनाम
उदित नारायन सिंह मुद्दाअलेह
बनाम उदित नरायन सिंह वल्द शिव पाल सिंह सा॰ झोकवार पर॰ मानिक पुर तह॰ कुंडा ज़ि॰ प्रतापगढ़

हरगाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत १२४१२॥३। के दायर की है लिहाज़ा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख़ दूसरी २ माह मार्च सन् १९४८ ई॰ बवक़्त असालतन या मारफ़त वकील के जो मुक़द्दमे के हालात से क़रार वाक़ई वाक़िफ़ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुतअल्लिक़े मुक़द्दमा का जवाब दे सके या जिसके साथ कोई और शख़्स हो कि जो जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाज़िर हों और जवाब दिही दावे मुद्दई मज़कूर की करो और हरगाह वही तारीख़ जो आप के इज़हार के लिये मुक़र्रर है वास्ते इनफ़िसाल क़तई मुक़द्दमे के तजवीज़ हुई है पस आप को लाज़िम है कि अपने जवाब दावा की ताईद में जिन गवाहों की शहादत पर या जिन दस्तावेज़ात पर आप इस्तदलाल करना चाहते हों उसी रोज़ उन को पेश करो!

मुत्तिला रहे कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुक़द्दमा बग़ैर हाज़िरी आप के मसमूअ और फ़ैसल होगा

आज बतारीख़ २२ जनवरी १९४८ ई॰ मेरे दस्तख़त और मुहर अदालत से जारी किया गया

बवक़्त हाज़िरी दफ़्तर सिविल जजी प्रतापगढ़ दस बजे से ४ बजे तक

दस्तख़त हाकिम (मुहर अदालत)

رام گڑھ کے علاقہ میں دشمن کو شکست فاش

جموں:۔ ۲۷ر جنوری، کل رات رام گڑھ اریا علاقہ میں پٹھان کوٹ روڈ کے قریب حملہ آوروں نے جو حملہ کیا تھا اس جنگ میں ہندوستانی بریگیڈ کے زیر کمان ہندوستانی فوجوں نے دشمن کو شکست فاش دی اور ۴۰ حملہ آوروں کو ہلاک کرکے باقی کو فرار پر مجبور کردیا:۔

بہار کی سرکاری زبان ہندی

پٹنہ: ۲۹ر جنوری، کل وزیروں کی کونسل کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بہار کی سرکاری زبان دیوناگری رسم الخط میں ہندی قرار دیا جائے۔ اس تبدیلی کے متعلق محکمہ تقرری، تمام تفصیلی امور انجام دے گا:۔

کانگرسی کیخلاف تادیبی کارروائی!

بریلی:۔ ۲۷ر جنوری، معلوم ہوا ہے کہ بابو پریم نرائن سکسینہ وکیل ومیونسپل کمشنر کو صوبہ کانگرس کمیٹی کے صدر نے سٹی کانگرس کمیٹی سے اس لئے علحدہ کردیا ہے کہ وہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے کارکن ہیں، صدر صاحب نے لکھا ہے کہ بابو پریم نرائن کبھی منتخب شدہ کانگرس کمیٹی میں نہیں رہ سکتے!

نوٹس

مسٹر خلیل الدین انصاری کے بجائے ایک یارن امپورٹر (سوت منگانے والے) کو منتخب کرنا ہے۔ جو سوت (یارن) کے دوکاندار فروخت کرتے ہیں وہ ۱۰ فروری ۱۹۴۸ء تک اینجانب کے پاس درخواستیں بھیجیں۔ درخواست میں وہ مقدار دکھانا چاہیئے جو انھوں نے سنہ ۱۹۴۷/۴۸ء میں سوت کی درآمد کی ہے جو مندرجہ ذیل نقشہ کی صورت میں ہونا چاہیئے۔

مرکز جہاں سے سوت کی درآمد کی ہو	نام اور پتہ بھیجنے والے کا اور کمیشن ایجنٹ کا جس سے مال خرید اگیا	تعداد برآمد مال گانٹھوں اور وزن دونوں میں
(۱)	(۲)	(۳)

دستخط ایچ۔ اے۔ صدیقی
ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کان پور

پٹنہ ریڈیو اسٹیشن کے افتتاح پر سردار پٹیل کی تقریر

پٹنہ:- ۲۶ر جنوری، آج شام وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے پٹنہ ریڈیو اسٹیشن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بڑی خوشی ہے کہ میں یہ رسم ادا کرنے پٹنہ آیا ہوں۔

انھوں نے کہا کہ ریڈیو کے لحاظ سے ہندستان کی حیثیت ابھی بچہ کی جیسی ہے لیکن اس دس سال کے عرصہ میں ہندوستان میں ریڈیو کا اچھا خاصہ چرچا ہوگیا ہے، اس سے قبل اس سلسلہ میں کسی خاص منصوبہ کے ماتحت عمل نہیں کیا گیا لیکن بعد از اسکیم کے ماتحت ایک منصوبہ بنایا گیا۔ لیکن پٹنہ ریڈیو اسٹیشن کیلئے ۱۹۴۰ء ہی میں منظوری دیدیگئی تھی، اگر دوسری اس سے زیادہ ضرورتوں اور عمارتی دقتوں کی بناء پر اس پر عمل نہ کیا جاسکا۔ اس سلسلہ میں یہاں کی صوبائی حکومت سب سے زیادہ قابل تعریف ہے کہ اس نے ریڈیو اسٹیشن کیلئے ایک معقول اور مناسب عمارت فراہم کردی اجس کی وجہ سے بہت آسانی پیدا ہوگئی۔ اگرچہ یہ عمارت عارضی طور پر ملی ہے۔ لیکن صوبائی حکومت نے پٹنہ ہائیکورٹ کے قریب پندرہ ایکڑ کے ایک رقبہ کو مستقل عمارت بنانے کیغرض سے دیا ہے۔

سردار پٹیل نے کہا کہ اسموقعہ پر جبکہ میں ریڈیو اسٹیشن کا افتتاح کررہا ہوں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات واضح کردوں کہ ریڈیو اسٹیشن کا قیام یوں ہی بلا سوچے سمجھے نہیں کیا جاتا بلکہ اس سلسلہ میں بہت سی باتوں کا لحاظ کرنا پڑتا ہے، زبان کا لحاظ، اس علاقہ کا لحاظ جسمیں ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جاتا ہے اس کے قیام سے کتنی دیہی اور کتنی شہری آبادی فائدہ اٹھاسکے گی اس لئے حکومت کو امید ہے کہ بہار کے لوگ اس ریڈیو اسٹیشن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

انھوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے صوبہ بہار پر اور صوبوں سے زیادہ توجہ کی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہاں کی دیہی آبادی جس کی تعداد سب سے زیادہ ہے وہ ضرور فائدہ اٹھائے گی۔ اس سلسلہ میں شروعات کردیگئی ہیں اور بچوں کا پروگرام نشر کیا گیا ہے، لیکن جب تک دیہاتوں میں ریڈیو سٹ نہ لگائے جائیں اسوقت تک وہاں کے لوگ فائدہ نہ اٹھاسکیں گے، حکومت اس طرف توجہ کررہی ہے۔ اسکولوں کے بچوں اور عورتوں کے پروگرام کا باقاعدہ انتظام کیا جارہا ہے۔

اب تک جو معلوم ہوا ہے اس کے مطابق ۹۰ فی صدی ریڈیو سٹ شہروں میں ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ دیہات کے لوگ ریڈیو اسٹیشن سے بہت کم فائدہ اٹھاتے ہیں۔ صوبائی حکومت کو اس کا انتظام کرنا ہوگا، دیہاتوں میں زیادہ سے زیادہ ریڈیو سٹ فراہم کئے جائیں۔

آخر میں سردار پٹیل نے کہا کہ مجھے خاص طور پر خوشی ہے کہ پٹنہ ریڈیو اسٹیشن کا افتتاح یوم آزادی کو ہورہا ہے جو ایک نیک شگون ہے۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح آزادی سے سب ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اسیطرح اس ریڈیو اسٹیشن سے بھی سب ہی لوگ فائدہ حاصل کریں گے۔

کفایت شعاری مختلف زمانوں میں (۲)

چلنے کو دوڑنے والا روپیہ

عہد قدیم میں کوئی سست اختراعی دماغ والا انسان گنتی کی مشکلات سے تنگ آیا ہوا تھا۔ مثلاً ایک گدھے کے بدلے کتنے چاول درکار ہونے چاہئیں۔ اس نے ہر ایک چیز کی قیمت کو ایک جنس کی صورت میں ادا کرنے کو سوچا۔ جیسا کہ آج کل مشرقی افریقہ کے کچھ قبیلوں میں رواج ہے یہ ایک جنس شاید بکری تھی۔ ایک شکاری چاقو دس بکریوں کے برابر سمجھا جاتا اور پچاس کیلئے ایک بکری کے بچہ کے عوض تبدیل کئے جاتے اور اسی طرح دوسری چیزیں بھی۔ کسی آدمی کی دولت کا اندازہ اس کی بکریوں کی تعداد سے کیا جاتا تھا۔ قیاس کیجئے کہ خرید و فروخت کرنے کے لئے اپنی بکریاں اٹھائے پھرنا کتنا عجیب معلوم ہوتا۔ بچت بھی بکریوں کے جمع کرنے پر منحصر تھی۔ جو کہ زیادہ منافع بخش مد نہ تھی۔ بکریوں کے پالنے پر کافی خرچ ہوتا اور چوروں۔ وحشی جانوروں اور امراض کا تو کہنا ہی کیا!۔ ایک امیر آدمی رات کے اندر اندر مفلس ہوسکتا تھا۔

صوبوں کی نمائندگی کا مسئلہ

نئی دھلی:- ۲۷ر جنوری، آج دستور ساز اسمبلی کے یک روزہ اجلاس میں دو اہم تجاویز منظور ہوئیں جو مغربی بنگال اور مشرقی پنجاب کی دستور ساز اسمبلی میں مزید نمائندگی پر مبنی تھیں۔

غیر ممبر وزراء حکومت کو اسمبلی کے مباحثوں میں حصہ لینے کی اجازت اور ریاستی نمائندوں کی خالی نشستوں کو پر کرنے کے متعلق بھی قرارداد منظور کی گئی۔ طریقہ کار کے متعلق مختلف تحریکیں منظور کی گئیں قانون کی ترمیم پر گورنر جنرل کی توثیق و تصدیق کے متعلق بڑی بحث رہی آخر میں ان فقرات کو مسودہ ساز کمیٹی کے پاس از سر نو غور کرنے کے لئے بھیجدیا گیا:-

برما میں نئے نوٹ

رنگون: ۲۷ر جنوری، معلوم ہوا ہے کہ برما کے نئے نوٹ اس ماہ کے اخیر یا ماہ فروری کے شروع میں جاری کردیئے جائیں گے۔ پچاس لاکھ کے ایک ایک روپے والے نوٹ لندن سے رنگون پہونچ چکے ہیں:-

برطانی دولت مشترکہ کے لئے نئے مشاورتی [illegible] کی تجویز

لندن:- ۲۶ر جنوری، برطانیہ ایک ایسا مستقل مشاورتی ادارہ بنا[illegible] برطانیہ کی تمام دولت مشترکہ کے نمائندے شامل ہوں گے اور اس کا مقصد یہ ہوگا کہ تمام ایسے معاملات [illegible] جیسے کہ انڈیا و پاکستان کے درمیان ہیں بجائے ادارہ متحدہ اقوام میں پیش کرنے کے اس ادارہ کے ذریعہ [illegible] ہوں۔

مسٹر پیٹرک گارڈن واکر نائب سکریٹری رابطہ دول مشترکہ نے دارالعوام میں کیپٹن مارسدن (قدامت پسند) کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس معاملہ کے لئے دول مشترکہ کے تمام ممالک اور برطانیہ کی منظوری کی ضرورت ہے!

اس سے قبل کیپٹن مرسڈن نے سوال کیا تھا کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان جھگڑے کو طے کرنے کے لئے برطانی دول مشترکہ کے اندر ہی کوئی کوشش کیگئی تھی۔

مسٹر گارڈن واکر نے جواب دیا۔ برطانی دول مشترکہ کے ہر ممبر کو اختیار ہے کہ وہ دوسرے ممبروں سے اپنے اختلافات کے سمجھوتے کے لئے حمایت کا طالب ہو، لیکن انڈیا و پاکستان کے درمیان کشمیر کے متعلق جو جھگڑا ہے اسکے لئے دونوں حکومتوں میں سے ایک نے بھی ایسی حمایت نہیں طلب کی:-

وزراء لوکل سلف گورنمنٹ کی کانفرنس

نئی دھلی: ۲۷ر جنوری، معلوم ہوا ہے کہ میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ کامیابی سے چلانے کے لئے حکومت ہند اپریل میں تمام صوبوں

حیدرآباد کانگریس کے لیڈر اور گاندھی جی

نئی دھلی:- ۲۷ر جنوری، حیدرآباد ریاستی کانگریس کے لیڈر مسٹر سری کشن دھوت نے آج گاندھی جی سے ملاقات کرکے ان کو ریاست کے تازہ حالات بتائے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد واردھا میں

نئی دھلی:- ۲۷ر جنوری، صدر کانگریس ڈاکٹر [illegible] راجندر پرشاد ۳۰ر جنوری کو دہلی سے واردھا روانہ ہونگے [illegible] ۷ر فروری تک قیام کریں گے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد [illegible] مختلف کمیٹیوں کے جلسوں کے انعقاد کے سلسلے میں [illegible] جارہے ہیں، یہ جلسے فروری کے پہلے ہفتہ میں ہونگے [illegible] صدر کانگریس گاندھی سیوا سنگھ گئو سیوا سنگھ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی زرعی اصلاحات کمیٹی کے جلسے میں شریک ہوں گے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد ۸ر فروری کی صبح کو واردھا سے روانہ ہوں گے۔ وہ کولمبو جائیں گے اور وہاں کے جشن آزادی میں، ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔

موجودہ پروگرام کے مطابق ڈاکٹر راجندر پرشاد ۹ر فروری کی صبح کو کولمبو پہونچیں گے:-

ٹونک حکومت ہند کے زیر انتظام؟

لکھنؤ: ۲۶ر جنوری، نواب صاحب کے مشیر قانونی مسٹر سراج حسین تقریباً ایک ہفتہ ہوا لکھنؤ سے ٹونک روانہ ہوگئے۔ جہاں انھیں نواب صاحب نے خاص طور پر طلب کیا تھا مسٹر سراج ٹونک سے دہلی روانہ ہوگئے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر سراج کا یہ سفر حکومت ہند کے اس غیر مصدقہ فیصلہ کے سلسلہ میں گفت و شنید کے لئے ہے کہ حکومت ہند ریاست ٹونک کو اپنے زیر انتظام لے لے گی۔

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO A 406

رجسٹرڈ نمبر ۴۰۶

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے /6
ششماہی ؎ 3/8
سہ ماہی عہ 2/-
فی پرچہ ۲ر

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 46 NO. 6 | Cawnpore. Saturday 7th FEBRUARY 1948 | کانپور شنبہ، ۷ فروری ۱۹۴۸ء مطابق ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۶ نمبر ۶

انسانِ کامل کا ماتم

شعرائے کرام کا سوگ

۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء کا دن کیسا منحوس دن تھا جبکہ ہماری روحانی، سیاسی، سماجی زندگی کا محبوب پیشوا اور حقیقی انسانیت کا علمبردار تعصب، تنگ نظری اور کم عقلی کے بھوت کے ہاتھوں ہم سے مادی طور پر جدا ہو گیا۔ اُف، نوعمر آزاد ہندوستان جس کی آزادی کو ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے یتیم ہو گیا۔ ۳۰ جنوری کی شام نے ہماری امیدوں کی صبح کو شامِ غم و مایوسی میں تبدیل کر دیا۔ ۳۰ جنوری کی شام رہتی دنیا تک شامِ غم رہے گی۔ اور اس شام کو شاید کائنات کی کوئی شئی کبھی بھی خندہ نظر نہ آئے گی۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ عالم کے گوشہ گوشہ سے نالہ و بکا کی دردناک صدائیں آرہی ہیں جس سے حساس دل پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ آج شعراء میں بھی بزمِ عزا برپا ہے اور چند نظمیں ہدیۂ ناظرین ہیں۔ (اڈیٹر)

بدقسمتِ ہند

(از جناب ماسٹر عبدالصمد بزمی بلند شہری)

تعصب نے، وحشت نے، نفرت نے مارا
وہ گاندھی جو تھے حق پرستوں کے حامی
سزا دی گئی ان کو جرمِ وفا پر
ہوئے دردِ مخلوق میں واصلِ حق
تشدد کو جو کھو رہے تھے جہاں سے
عمل نیک کہتے ہیں کردارِ بد کو
حفاظت میں انساں کی مر مٹے وہ
غرضمند طبقے نے شورش مچائی
ہوا ہم کو معلوم اس سانحہ سے

غریبوں کے حامی کو دولت نے مارا
انھیں آج حق کی حمایت نے مارا
شیاطین کی اک عدالت نے مارا
بنی نوعِ انساں کی خدمت نے مارا
انھیں اک تشدد کی شدت نے مارا
زمانہ کی الٹی سیاست نے مارا
انھیں انتہائے محبت نے مارا
مخالف کے ذوقِ حکومت نے مارا
انھیں آج ملکی جہالت نے مارا

قطعہ تاریخ

(از جناب حفیظ الرحمٰن صاحب امین شہابی)

جانکاہ و دل گداز یہ کیا بات ہو گئی
کس سانحے سے آج ملاقات ہو گئی
سارے جہاں میں ہے صفِ ماتم بچھی ہوئی
گاندھی جو فخرِ ہند تھا یکتائے روزگار
بخشی تھی جس نے قوم کو یہ زندگی نو
وہ ناخدائے قوم زمانے سے اُٹھ گیا
تھا جس کے دل میں دردِ بہت اہلِ ملک کا
اے کاش ہم ہوں اس کی نصیحت پہ کاربند
دیوار و در سے آئی یہ آواز جیسے اُف

کیوں رنج و غم کی ہند میں برسات ہو گئی
کیوں زندگانی حاملِ صدمات ہو گئی
کیا جانے کس کی مرگِ مفاجات ہو گئی
موت آج اسی کی دلی میں ہیہات ہو گئی
پوشیدہ ہائے نظروں سے وہ ذات ہو گئی
اب انتہائے کثرتِ آفات ہو گئی
روٹھا ہوا ہے قوم سے کیا بات ہو گئی
دنیا کہے "تلافیٔ مافات ہو گئی"
ہندوستاں میں چاروں طرف رات ہو گئی

رہنما و راہبرِ ہند نے
ہاتفِ غیبی نے دلائی ہے یاد
رہنمائے قوم گاندھی چل بسا
کہہ دو امین مصرعِ سالِ وفات

۱۹۴۸ء
آج سوئے ملکِ عدم راہ لی
"کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت" کی
۱۹۴۸ء
تیرہ و تاریک ہے ہر سو فضا
"فخرِ ہندستاں یکایک اُٹھ گیا"
۱۹۴۸ء

قوم کا جنازہ

(از جناب ندرت کانپوری)

آہ گاندھی قافلہ سالار و میرِ کارواں
اُف ترا سازِ فراست اُف ترا پُرسوز راگ
تو نہ ہوتا تو نہ ہوتے ہم کو یہ دن بھی نصیب
قوتِ برطانیہ مجبور ہی ہو کر رہی
ملک تیرے مشوروں سے ہو رہا تھا مستفید
کربلا کا واقعہ تازہ فسانہ کر دیا
آہ، ننگِ قوم، ناتھورام، بزدل نوجواں
عقل کے دشمن، نہ آیا ذہن میں تیرے یہ راز
ایک عالمگیر ہستی سے، یہ نازیبا سلوک
یہ تو مانا تو نے گُل کر دی عجب شمعِ حیات
کیا ہوا اس ملک میں گاندھی کے مرنے کا اثر
ملک کو اس شخصیت کی سخت حاجت تھی ابھی
نشرِ یکسانیت میں یہ رہا کرتا تھا غرق
اس کا مسلک وہ بھی تھا جو واقعی مسلک نہ تھا
باخبر تھا اوس سے جو قرآن کے پاروں میں تھا
کوئی اس کا پیرو طرزِ عمل ممکن نہیں
وقتِ آخر جب نہیں یہ کہہ رہا تھا خیر باد
ہو نہیں سکتی تلافی کوئی اس نقصان کی
نعش گاندھی کی نہ تھی در اصل دوشِ قوم پر

تیری جد و جہد کا ممنون ہے ہندوستاں
ہندیوں کے ہاتھ میں ہے آج آزادی کی باگ
ملک میں پیدا نہ ہو گا اب کوئی ایسا خطیب
سعیٔ آزادی تری مشکور ہی ہو کر رہی
یہ کہاں سے آ گیا ظالم یزید ابنِ یزید
اس نے آ کر تجھ کو، گولی کا نشانہ کر دیا
ایک انساں سے یہ تیری بدسلوکی ناگہاں
یہ وہ گاندھی ہے سیاست جس پہ خود کرتی ہے ناز
حضرتِ عیسٰی سے جیسے قومِ عیسٰی کا سلوک
زندۂ جاوید ہے ظالم، مگر گاندھی کی ذات
ہم بتاتے ہیں تجھے، سُن غور سے اے بے خبر
قوم کو ہر گام پر اس کی ضرورت تھی ابھی
اس کی نظروں میں نہ تھا کچھ مندر و مسجد میں فرق
یہ موحد تھا کسی کو اس میں کوئی شک نہ تھا
گویا انجیل اور گیتا کے پرستاروں میں تھا
مختصر یہ ہے، کہ اب نعم البدل ممکن نہیں
نزع کی ہچکی میں تھی تلقینِ امن و اتحاد
آ گئی ہے بات تو کہتے ہیں ہم ایمان کی
یہ جنازہ قوم ہی کا تھا بالفاظِ دگر۔

(از جناب [illegible])

غم میں مہاتما کے جو شور و فغاں ہے آج
وہ کیا نہیں رہا کہ زمانہ نہیں رہا
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں مگر سوجھتا نہیں
پستی میں چین ہے نہ بلندی میں ہے سکوں
یہ کون بالکبر رہے دریا کی گود میں!

کیسی اُداس اداس یہ بزمِ جہاں ہے آج
اپنا وجود جیسے زمیں پر گراں ہے آج
سورج کی روشنی نہیں گویا دھواں ہے آج
جیسے نہ وہ زمیں ہے نہ وہ آسماں ہے آج
جمنا کی موج موج پہ گیتا رواں ہے آج

عدالت پروری حق پرستی ہے | زبان پر کبھی دل میں ... ہے

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۷ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۶

انسانِ کامل

۳۰ جنوری کی شام اُف کس درجہ المناک اور منحوس شام تھی جس نے اس انسان کامل کو جس کی ابھی دنیا کے مظلوموں، کمزوروں، اور لاچاروں کو ضرورت تھی اُن سے چھین لیا اور جس کے غم میں آج خود انسانیت سوگوار ہے۔

سائنس کے اس دور میں جبکہ دنیا کی مختلف العقائد سب ہی بڑی بڑی طاقتیں ... امن میں ترقی معکوس کی منزلیں انتہائی سرعت کے ساتھ طے کر رہی تھیں لیکن روحانی سکون ... لمحہ کم ہو رہا تھا ان حالات میں اس انسان کامل نے انسانیت کا وہ اچھوتا درس دیا کہ بلالحاظ مذہب و ملت اور رنگ و نسل دُنیا والے اس کے گرویدہ ہو گئے اور آج ہر وہ شخص جس کو حق و انصاف محبت اور انسانیت سے ذرا بھی لگاؤ ہے امن و شانتی اور پریم کے اس دیوتا کی جدائی پر اپنے اندر ایک خلا محسوس کر رہا ہے۔

ہندوستان میں تو اس وحشتناک خبر نے وہ لرزہ پیدا کر دیا جو شاید اہل جاپان میں ہیروشیما پر ایٹم بم گرنے سے بھی نہ پیدا ہوا ہوگا۔

ہیروشیما میں ایٹم بم نے بیشک لاکھوں انسانوں کا خون کیا مگر ایک گمراہ نوجوان (ناتھورام) کے ہاتھ سے اس مقدس اور برگزیدہ ہستی کا نقصان ہوا جو لاکھوں نہیں کروڑوں انسانی جانوں سے قیمتی تھی۔

مہاتما گاندھی کی ذات موجودہ دنیا کی سب سے افضل اور برتر تھی اور جس پر انسانیت کو فخر و ناز تھا۔

مہاتما گاندھی کی وفات سے ہندوستان یتیم ہو گیا اس عظیم المرتبت ہستی سے ہماری تمام امیدیں وابستہ تھیں اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنا سب کچھ کھو چکے مگر ہمارا یہ خیال غلط ہے شاید اس غم میں ہم ایسا محسوس کر رہے ہیں اگرچہ ہمارا محبوب اور بزرگ پیشوا مادی طور پر ہم سے جُدا ہو گیا ہے لیکن اس کی تعلیمات قائم رہیں گی۔

باپو اپنا کام پورا کر گئے اور جو کچھ باقی رہ گیا تھا وہ اُن کی شہادت نے پورا کر دیا۔ اُن کا تیاگ اور ان کی تعلیمات آج بھی ہماری رہبری کے لئے اسی طرح مشعل راہ ہیں جس طرح وہ اپنی مقدس زندگی میں ہماری رہبری کیا کرتے تھے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ان کے مشن کے باقی حصہ کو اپنا فرض سمجھ کر پورا کریں۔ بیسویں صدی کا ہندوستان مہاتما گاندھی کے تیاگ اور تعلیمات کی پیداوار ہے اس کی آزادی اسکی اخلاقی قوت اس کا قومی وقار سبھی انسان کامل باپائے قوم کی مرہون منت ہے۔

تقریباً دو صدیوں کے دور غلامی نے ہندوستانی قوم کی ذہنیت میں اس درجہ ابتذال پیدا کر دیا کہ ہم اپنی تہذیب اپنی معاشرت اپنے قولی روایات اور اپنے مشاہیر کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے تھے اور ہم اس درجہ گر گئے تھے کہ اپنے مذہب کا بھی تمسخر اڑانے لگے تھے اور اپنی زندگی کے ہر زاویہ نگاہ کو مغربی عینک سے دیکھنے کے عادی ہو گئے تھے۔ اغیار کی غلامی کے باعث ہماری سماجی معاشی زندگی دگرگوں ہو رہی تھی ہمارے حوصلہ پست اور ہمتیں شکست ہو رہی تھیں۔

اس دور ابتلا میں نحیف الجثہ منحنی انسان مادر ہند کی ڈوبتی کشتی پار لگانے کے لئے محض خدا کے سہارے اٹھا اور بڑھا اس نے ہمیں اپنی تہذیب و تمدن کے بنیادی اصولوں کا احساس دلایا جسے ہم بھلا چکے تھے ستیہ۔ اہنسا۔ اور پریم کے ہتھیاروں سے سج کر جب یہ انسانیت کا محافظ میدان عمل میں آیا تو غیر ممالک کا ذکر کیا۔ خود ہمارے ذیشن کے جاہ طلبی۔ سرمایہ پرستی کے خود غرض نسلی اور مذہبی تعصب اور قومی احساس کمزوری کے قلعہ داروں نے اس کا تمسخر اڑایا۔ مگر اس آہنی ارادے کے انسان کے پایۂ ثبات میں مطلق لغزش نہ آئی اور وہ برابر اپنے کلام اور عمل سے ہم کو قومی خودداری اضمیر کی پاکی پریم و اخوت اور مساوات انسانی کا درس دیتا رہا۔ اس نے سوتے جاگتے کبھی بھی سچائی اور حقیقت کو نہیں چھوڑا اس کا نعرہ تھا "حق خدا ہے اور خدا حق ہے" تائید ایزدی اس کے شامل حال رہی اور جو کامیابی اس قدر جلد اس کو اپنے مشن کی کامیابی میں ہوئی وہ شاید ہی کسی اور مصلح کو نصیب ہوئی ہو۔

دنیا میں اکثر مصلحوں نے شہادت پائی ہے مگر بیسویں صدی کے اس مصلح کی شہادت نے دنیائے انسانیت میں تہلکہ مچا دیا۔

مسلمانوں کی قیادت عظمیٰ کے دعویدار تقریباً پانچ کروڑ مسلمانوں کو پاکستان کی تخلیق میں قربان کر دیتا ہے لیکن یہ انسان کامل باپائے قوم مہاتما گاندھی اپنے ان کروڑوں مسلمان بچوں کی حفاظت کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کر دیتا ہے۔

فاسسٹ اور نازی تحریکات کو ہلاکت خیز اسلحے سے شکست دینے والی طاقت برطانیہ جس نے اس پیکر امن مجسم کے اعمال و گفتار اور خیالات کو زندگی بھر قید رکھنے کی ناکام جدوجہد کی آج وہ بھی اس عظیم قربانی کی قدر و قیمت محسوس کرتی ہے "مسٹر ایچ۔ ان۔ بریلس فورڈ" گاندھی جی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ:۔

"ان کی یادگار کے طور پر برطانیہ کو روس سے یہ درخواست کرنی چاہئے کہ دونوں ملک گاندھی جی کے نام پر اپنے اختلافات کو گفتگو کر کے طے کر لیں اور امن کا راستہ ڈھونڈھ نکالیں۔"

... سے وہاں چند لوگوں میں غم و غصہ اور انتقام کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور نہیں مگر مشتعل ہو کر تشدد کے ذریعہ انتقامی اقدامات کی کوشش کی گئی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے اقدامات سے "باپو" کی روح کو سخت صدمہ پہونچے گا۔ کسی قسم کا بھی تشدد آمیز قدم اٹھانا۔ ستیہ۔ اہنسا اور پریم کے اس پجاری کے آدرش کا تمسخر اڑانا ہے۔ یہ وقت ہم لوگوں کی سخت آزمائش کا ہے اس میں ایک لمحہ کے لئے بھی "باپو" کی تعلیمات کو نہ بھلانا چاہئے۔ اور صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے اگر یہ جرم کسی خاص سازش کی کڑی ثابت ہوئی تو اُسے ہماری قومی حکومت سمجھے گی آج ہمارے ملک کی حکومت کی باگ ڈور ان ہاتھوں میں ہے جنکے شمار دنیا کے قابل ترین لوگوں میں ہے اور وہ باپو کے سچے چیلے اور جانشین ہونے کے مستحق ہیں۔

مہاتما گاندھی کی سب سے بڑی یادگار یہ ہوگی کہ ہر ہندوستانی کو جس کو اس عظیم الشان ہستی سے ذرا بھی لگاؤ ہے یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہندوستان کی مقدس سرزمین پر ایک بھی مخالف گاندھی نہ رہنے دیں گے۔ اور ہر مخالف گاندھی کو ستیہ۔ پریم اور اہنسا کے ہتھیاروں سے فتح کریں گے۔

آخر میں ہماری ارباب حکومت سے درخواست ہے کہ بیسویں صدی کے اس مسیح کی یاد ہندوستانیوں کے دلوں میں تازہ رکھنے کے لئے آزاد ہندوستان کی سنہ کی ابتدار اس عظیم قربانی کے دن سے کی جائے۔

انسانیت کے اس محسن اعظم کی جدائی پر ساری دُنیا سوگوار ہے اور دنیا کے گوشہ گوشہ سے ہندوستان کیساتھ غم میں شرکت کی جا رہی ہے اس موقعہ پر مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے بھی اظہار افسوس ان الفاظ میں کیا ہے کہ:۔

"گاندھی جی پر جو قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اُس کو سنکر مجھ کو صدمہ ہوا موت کے معاملہ میں اختلاف کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ ہمارے سیاسی اختلافات خواہ کچھ ہی ہوں لیکن گاندھی جی ہندو قوم کی ایک عظیم ترین ہستی اور ایک ایسے لیڈر تھے جن پر تمام ہندو اعتماد رکھتے ہیں اور جن کی عزت کرتے تھے۔ میں ہندوؤں سے اور گاندھی جی کے پسماندگان سے اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں۔"

مسٹر جناح کے اس بیان پر کہ مہاتما گاندھی صرف ہندوؤں کے لیڈر تھے مسلمانوں کو انتہائی افسوس اور صدمہ و تعجب ہوا لیکن یہ حیرت و استعجاب غلط ہے نفرت و حقارت تعصب بدظنی اور تنگ دلی سے آبیاری کر کے دو قومی نظریہ کے زہر افشاں پودے کو پروان چڑھانے والے کو حق و انصاف پریم اور فراخدلی سے کیا لگاؤ۔

مسٹر جناح کے اس بیان نے انڈین یونین کے مسلمانوں کے دلوں پر نمک پاشی کا کام کیا ہے۔ کانگریسی عقیدے کے مسلمانوں نے اپنا سب کچھ کھو کر ملک کی تقسیم کو محض اسلئے برداشت کیا تھا کہ ان کے پاس ان کی سب سے بیش بہا دولت ان کا محبوب پیشوا مہاتما گاندھی موجود تھا۔ جس کی تعلیمات اور رہنمائی میں اپنا مستقبل روشن دیکھ رہے تھے اور جبکہ گراں ناتھورام نے اس انسان کامل کو شریف ایس ہم ... سے جُدا کر دیا کہ وہ مسلمانوں کا ہمدرد تھا۔

اسموقعہ پر اس قسم کے تنگ خیالی کے بیانات جس سے ہماری عزیز ترین ہستی کو غیر بتا کر ہمسے چھیننے کی کوشش کیگئی ہو ہمارے لئے انتہائی روحانی تکلیف کا باعث اور قطعی ناقابل برداشت ہے۔

مہاتما گاندھی کی عظیم الشان قربانی نے خود مسٹر جناح کے معتقدوں میں ذہنی انقلاب پیدا کر دیا ہے پاکستان کے بیشتر لیڈروں نے اس جانکاہ حادثہ کے سلسلہ میں جس انداز سے اظہار التعزیت کیا ہے اس سے "جناح ازم" کے خلاف بغاوت کی صاف جھلک نظر آتی ہے

مہاتما گاندھی نہ صرف ۱۵ اگست کے بعد بلکہ اس کے قبل بھی ہندوستان کے بسنے والوں کے سیاسی اور سماجی واحد رہنما تھے۔ ہندوستان کے تقسیم ہونیکے بعد مہاتما جی نے پاکستان میں بسنے رہنے والوں سے پریم و محبت کا وہی رشتہ رکھا جو تقسیم سے پہلے تھا۔ ۱۵ اگست کے بعد پاکستان اور ہندوستان میں انسانیت سوز جو ذلیل حرکات ہوئیں اس کی اصلاح کا بیڑا اٹھا کر اس عظیم المرتبت ہستی نے کمزوروں کے بچانے کا نعرہ لگا کر جام شہادت پیا۔

اس نعرۂ حق نے سوئی ہوئی روحوں کو جگا دیا آج وہ پاکستان جس کی بنیاد مذہبی تعصب تنگدلی پر رکھی گئی تھی مہاتما گاندھی کے مت یعنی پریم و انصاف اور رواداری کے نصب العین کی تلقین کر رہا ہے۔ انڈین یونین میں رہنے والے فرقہ وارانہ ذہنیت کے مسلمانوں سے اور مسلم لیگ سے خاص طور پر ہم امید کرتے ہیں کہ وہ مسٹر محمد علی جناح کے اس تنگ نظری کے بیان کی پُرزور تردید اور مذمت کریں گے، ۱۵ اگست کے بعد انڈین یونین کے فرقہ وارانہ ذہنیت کے مسلمانوں کے اندر ایک ذہنی انقلاب پیدا ہو چکا ہے اور انکو صحیح طور پر احساس ہو گیا ہے کہ دو قومی نظریہ ان کیلئے کسقدر سم قاتل ثابت ہوا ہے۔

آئینۂ کانپور

ایسا سوگ کبھی نہیں منایا گیا

کانپور کی تاریخ میں ۲ فروری کا سا سوگ نہیں منایا گیا ہر شخص کی زبان پر مہاتما گاندھی کی بے وقت شہادت کا چرچا تھا مسلمانوں کا رنج و غم بھی کسی طرح ہندو بھائیوں سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ انھوں نے سب کچھ کھو کر مہاتما گاندھی کو پایا تھا۔ اور پاتے ہی کھو بھی دیا۔

۳ بجے شردھانند پارک سے مہاتما گاندھی کی تصویر کے ساتھ جلوس اُٹھ کر سٹن روڈ کے چوراہے پر آیا اور وہاں سے روانہ ہوا سب سے آگے فوج اور پولس تھی اور اس کے بعد عورتیں اور اس کے بعد مہاتما جی کی تصویر اور لاکھوں آدمی ننگے پاؤں اور ننگے سر شریک جلوس تھے۔

مہاتما جی کی تصویر کے ساتھ پنڈت صاحبان اشلوک پڑھتے ہوئے چل رہے تھے یہ جلوس ٹھیک ۴½ بجے گفتار گھاٹ پہونچا اور وہاں ہندو مسلمان عیسائی، سکھ، جین وغیرہ کے عالموں نے آیتیں اور اشلوک پڑھے اور مہاتما گاندھی کا محبوب ترین گیت "رگھوپتی راگھو راجہ رام" وغیرہ بھی گایا گیا۔ اور مہاتما جی کی روح کی شانتی کے لئے دعا کی گئی۔

۳۰ جنوری کی رات سے ۲ فروری تک نہایت مکمل ہڑتال لوگوں نے اپنی خوشی سے کی اور تمام دفاتر و اسکول بھی بند رہے۔

۲ فروری سے لیکر آج تک صدہا محلوں میں ہندو مسلم مشترکہ جلسے ہوئے جس کی مثال کانپور میں اپنی آپ نظیر ہے۔

تمام تفریحات اور آبکاری بند

۲ فروری سے ۱۲ فروری تک شہر کے تمام تفریحات سینما وغیرہ شراب اور تاڑی وغیرہ کی دوکانیں حکام نے بند کر دی ہیں۔

۲۰ ہزار کے عطیہ کا اعلان

حافظ محمد صدیق صاحب جو کانپور کے اولوالعزم دانی ہیں انھوں نے برٹیڈ وارڈ کی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ مہاتما گاندھی کے اصولوں کے پروپگنڈے کے لئے ایک لائبریری قائم ہونے پر وہ اس کے لئے بیس ہزار روپیہ دینگے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ

یکم فروری کو راشٹریہ سیوک سنگھ اور کانگرس کے والنٹیروں میں تصادم ہوا جس سے کانگرس کے تین والنٹیر زخمی ہو گئے۔ مسٹر نیند رجیت سنگھ جو کہ صوبہ کے آرگنائزر ہیں ان کے بنگلہ کو ایک مشتعل مجمع نے گھیر کر اینٹوں کی بارش کی لیکن پولیس عین موقعہ پر پہونچ گئی اور کوئی نقصان نہیں ہونے پایا، بغرض احتیاط ۲۴ گھنٹہ کا کرفیو لگا کر اور پولیس و فوج تعینات کر دی گئی تھی۔ مسٹر نیند رجیت سنگھ اور تقریباً دو سو راشٹریہ سیوک سنگھ والے گرفتار کر لئے گئے لیکن دوسرے دن بہت سے لڑکوں اور دیگر لوگوں کو چھوڑ دیا گیا۔

۵ فروری کو راشٹریہ سیوک سنگھ صوبۂ یوپی میں غیر قانونی قرار دیدی گئی ہے اور اس سلسلہ میں شہر کے مختلف حصوں میں پولیس نے متعدد کارکنوں کے مکانات کی تلاشیاں لیں اور متعدد کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے، شہر کے والے احاطہ اور کچھیانہ میں پولیس نے صوبہ کے گداموں کی تلاشی لی۔ کہا جاتا ہے کہ ان گداموں سے تقریباً ۴۶ ہزار پیٹیاں، ۱۸۰۰ ہزار ٹوپیاں ۱۳۸ چپل، ایک ہزار چھوٹے جھنڈے ساتھ سولیزم چار سو لیزم کی کڑیاں اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے قائد اعظم مسٹر ایم۔ ایس۔ گول والکر کی کئی ہزار تصویریں نکلیں۔

۶ فروری کو بھی پولیس نے تلک نگر میں ایک کالج کے پروفیسر کے بنگلہ کو اپنا قفل لگا کر بند کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسی بنگلہ سے سنگھ کو ہدایات ملتی تھیں، اب تک پولیس نے ۳۲ مقتدر حضرات کو گرفتار کیا ہے انمیں یو۔ پی سنگھ اسٹور کے انچارج مسٹر رام جس سنگھ ایک مقامی کالج کے پروفیسر مسٹر رام بہادر سنگھ سکسینہ ایک انجنیر سپروائزر آف ٹیلیگراف مسٹر آر۔ ڈی گپتا اور کانپور کی سنگھ کے چیف آرگنائزر پنڈت آر کے شکلا شامل ہیں۔

پھول بہانے کی رسم

۱۲ فروری کو مہاتما گاندھی کے راکھی کے پھول ایک اسپیشل ٹرین کے ذریعہ الہ آباد لائے جائیں گے اور وہاں گنگا کے نذر کئے جائیں گے اور اس موقعہ پر لاکھوں آدمی الہ آباد جائیں گے اسی سلسلہ میں یو۔ پی گورنمنٹ نے ۱۱ سے ۱۳ فروری تک عام تعطیل کر دی ہے۔

کانپور میں بھی ۱۱ سے ۱۳ فروری تک بڑے بڑے بازار بند رہیں گے۔ البتہ ہوسٹل، ریسٹورنٹ۔ ترکاری منڈیاں چھوٹی چھوٹی پرچون والوں کی دوکانیں۔ دواؤں کی دوکانیں اور ڈاکٹر صاحبان کے دواخانہ کھلے رہیں گے اور سواریوں کے چلنے کی کوئی ممانعت نہیں ہوگی، البتہ ۱۲ فروری کو مکمل ہڑتال ہوگی، غالباً اس دن گاڑیاں بھی بند رہیں گے

جلوس اور جلسہ

۱۲ فروری کو راکھی کے پھول بہانے کی رسم کے سلسلہ میں شردھانند پارک سے جلوس اٹھے گا جو ... ہالسی روڈ وغیرہ ہوتا ہوا ۴ بجے کمپنی باغ پہونچیگا اور وہاں جلسہ ہوگا امید کیجاتی ہے کہ ۲ فروری کی طرح اس جلوس میں بھی لاکھوں آدمی شریک ہوں گے۔

ہندوستانی ...

... کو ہندوستانی ... ایک میٹنگ مسٹر پری ... مسٹر حبیب اللہ کے بنگلہ پر ہوئی ... ایک ریزولیوشن پاس ...

فری انڈیا ...

... لمیٹیڈ ... جلسہ کر کے مہاتما گاندھی ... ہے۔

کانپور میونسپل بورڈ

... بورڈ نے طے کیا ہے ... فروری کو پانچ ہزار روپے کے صرفہ سے غربا کو کھانا کھلایا جائے گا۔

گوالٹولی

گوالٹولی میں بھی نواب سید نواب علی صاحب کے اہتمام سے بھی ایک بہت بڑی میٹنگ ہوئی جس میں مہاتما گاندھی کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا

الکشن

رائے بہادر رام نرائن خزانچی چیمبر آف کامرس کی طرف سے لیجس لیٹو اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ۱۴ ووٹ خزانچی صاحب کو اور ان کے مقابل سر ہر گووند مصرا کو ۹ ووٹ ملے۔ مصرا صاحب چند روز پہلے ریٹائر بھی ہو گئے تھے

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے ۶ فروری کی شام کو ایک میٹنگ ہوئی جس میں مہاتما گاندھی کی وفات پر اظہار غم کیا گیا۔

تادیبی خطوط

مسٹر ہری شنکر ودیارتھی لیڈر ڈیولپمنٹ بورڈ پارٹی اور مسٹر حمید خاں جنرل سکریٹری سٹی کانگرس کمیٹی کے نام خطوط آئے ہیں کہ اگر سنگھ کی مخالفت بند نہ کی گئی تو سزا دی جاوے گی۔

ڈاکٹر کاٹجو

ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو گورنر اڑیسہ لکھنؤ جاتے ہوئے ۶ فروری کو دو گھنٹہ کیلئے کانپور میں ڈاکٹر برجیندر سروپ صاحب کے یہاں ٹھہرے اور بذریعہ کار لکھنؤ تشریف لے گئے۔

مسٹر وجین کا انتقال

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس ...

وہ عظمت اٹھ گئی اور وہ سورج غروب ہو گیا

دستوری اسمبلی میں مہاتما جی کو نہرو کا خراج عقیدت

فرقہ واریت، نفرت اور تشدد کو ختم کرنے کا عہد

نئی دہلی ۱۲ فروری

آج دستوری اسمبلی (قانون ساز) میں گاندھی جی کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ایوان کے لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا "گاندھی جی کے قتل کا المیہ صرف ایک پاگل آدمی کی حرکت نہ تھی بلکہ یہ سانحہ اس تشدد اور نفرت کی فضا کا نتیجہ تھا جو اس ملک میں کئی برسوں سے پھیلی ہوئی تھی۔ ہمیں اس فضا کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس سے لڑنا ہے اور نفرت و تشدد کو ختم کرنا ہے۔

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ اس کو ختم کرنے کی انتہائی کوشش کرے گی۔ کیونکہ ہم اگر کسی وجہ سے اپنی کمزوری سے اس کو ختم کرنے کے لئے موثر طریقے نہیں اختیار کر سکتے تو ہم کو حکومت کرنیکا کوئی حق نہیں ہے۔ اور ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم گاندھی جی کے پیرو کہلا سکیں۔ ہم کو اس عظیم ترین ہستی کی تعریف کا بھی حق نہیں ہے۔

"آنے والے زمانوں۔ صدیوں اور شاید لاکھوں سال بعد لوگ اس کا خیال کریں گے جس میں یہ جذار سیدہ انسان (مہاتما گاندھی) پیدا ہوا تھا اور شاید اس کے ساتھ ہی وہ ہماری کمتر ہستیوں کا بھی خیال کریں جنھوں نے اس مقدس زمین پر قدم رکھا ہے جس پر گاندھی جی کے قدم پڑ چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے کو گاندھی جی کے شایان شان بنانا ہے" مولانا

وزیر اعظم نے کہا آزادی میں ان کی یہ رسم ہے کہ ہر اس نمایاں ہستی کو جو ... دنیا سے اٹھ جاتی ہے خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے اور کچھ تعریفی و تعزیتی الفاظ کہے جاتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ایسے موقعہ پر ایسا کرنا میرے لئے یا ایوان میں کسی دوسرے کے لئے مناسب ہو گا۔ کیوں کہ مجھے حکومت کے وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے اور انفرادی طور پر بھی اس بات پر شرم آتی ہے کہ ہم اپنے سب سے بڑے خزانہ کی حفاظت نہ کر سکے۔ یہ ہماری ناکامی بھی اسی طرح کی تھی جس طرح ہم پچھلے مہینوں میں لاکھوں مرد عورت اور بچوں کی حفاظت میں ناکام رہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے لئے یا کسی حکومت کے لئے یہ ایک بڑا بوجھ ہو۔ پھر بھی یہ ناکامیابی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ہم اس عظیم ترین شخصیت کو جس کی ہم لا انتہا عزت اور محبت کرتے تھے اس کی حفاظت نہ کر سکے، ہمارے لئے قابل شرم ہے۔ میرے لئے یہ بات ایک ہندوستانی کی حیثیت سے بھی قابل شرم ہے کہ ایک ہندوستانی نے ان پر ہاتھ اٹھایا۔ میرے لئے یہ واقعہ ہندو کی حیثیت سے بھی شرمناک ہے کہ ایک ہندو نے ایسی حرکت کی اور سب سے بڑے ہندوستانی اور موجودہ زمانہ کے سب سے بڑے ہندو کے خلاف۔"

سورج غروب ہو گیا

پنڈت نہرو نے کہا ہم لوگوں کی تعریف زندہ الفاظ میں کرتے ہیں اور ان کی عظمت کیلئے ایک معیار رکھتے ہیں لیکن ہم گاندھی جی کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں اور ان کو کیسے پرکھ سکتے ہیں کیوں کہ وہ ہماری طرح معمولی خمیر سے نہیں بنے تھے۔ گاندھی جی پیدا ہوئے اور کافی زمانہ تک زندہ رہے اور گزر گئے ان کی تعریف کے لئے ایوان میں کسی کے الفاظ کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ زندگی ہی میں اُن کی اتنی تعریف ہو چکی تھی۔ جتنی کہ کسی کو زندگی میں نہ ملی ہو گی اور موت سے دو یا تین دن پہلے ان کو تمام دنیا نے خراج عقیدت پیش کیا تھا۔ ہم ان کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں؟ ہم سب اُن کے بچے ہونے سے زیادہ ہم ان کے روحانی بچے تھے۔

"وہ عظمت اٹھ گئی اور وہ سورج جو ہماری ہستیوں کو گرم اور روشن رکھنے والا تھا غروب ہو گیا۔ اب ہم تاریکی اور سردی سے کانپ رہے ہیں۔ لیکن وہ (گاندھی جی) ہم کو اس حالت میں نہیں چھوڑیں گے۔ ہم نے پچھلے برسوں میں وہ عظمت دیکھی ہے۔ اس انسان نے ہمیں اپنی روحانی آب و تب سے بدل دیا۔ اور آج ہم جو کچھ ہیں وہ اسی سے ڈھل کر بنے ہیں۔ اس روحانی آگ میں سے ہم میں سے اکثر نے ایک چھوٹی سی چنگاری لے لی۔ جس نے ہم کو طاقت پہنچائی اور اُن اصولوں پر کام کرنے کی ہمت دی جو گاندھی جی نے بتلائے تھے۔ اس لئے اگر ہم ان کی تعریف کرتے ہیں تو ہمارے الفاظ حقیر معلوم ہوتے ہیں۔ اور کچھ حد تک وہ ہماری خود کی تعریف ہوتی۔

ہندوستان کا بنانیوالا "بڑی اور نمایاں ہستیوں نے اپنی یادگاریں سنگ مرمر اور دھاتوں کی بنوائیں لیکن یہ آسمانی جوش رکھنے والا انسان کروروں انسانوں کے دل میں گھر کرنے کے لئے زندگی بھر کام کرتا رہا اور ہم لوگ بھی انتہائی کمتر طریقہ پر اسی کے جذبات کی پیروی کرنے لگے وہ ہندوستان بھر میں پھیل گیا۔ محلوں منتخب مقاموں اور ایوانوں میں نہیں بلکہ ہر مصیبت زدہ اور غریب کی جھونپڑی میں۔

"پچھلے تیس سال کے عرصہ میں اس ملک کو سنوارنے کی زیادہ تر اپنے آپ کو اور اس عالم تربیت روح کو دھوکا نہ دینا چاہئے۔ پھر آپ "گاندھی جی کی جے" کا نعرہ نہیں لگا سکتے۔

حکومت اس آدمی کو جس نے یہ حرکت کی ہے اور اس کے مددگاروں کو یقیناً سزا دے گی لیکن اُن لوگوں کیخلاف کیا کارروائی کیجا سکتی ہے جو عوام کے جذبات مشتعل کر کے اس کے ذمہ دار صرف بالواسطہ ہیں۔ جو لوگ ہندو راج کا مطالبہ کر رہے تھے انھیں نے سب سے بڑے ہندو کو قتل کر دیا۔ لیکن کسی شخص کو انتقام نہ لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ مہاتما گاندھی کی تعلیم کے منافی ہے۔ وزیر اعظم نے حکومت کی طرف سے اعلان کیا کہ اس نے بد نظمی فرقہ واریت اور نجی فوجوں کو سختی سے کچلنے کا عزم کر لیا ہے۔

مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کی فرقہ واریت کافی رنگ لاچکی ہے اور اس سے ہندوستان کو کافی آلام و مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن ہم کسی گروہ کی مزید قومیت دشمن کارروائی کو برداشت نہیں کر سکتے۔

ہم ایک غیر مذہبی حکومت قائم کرنے میں کوشاں ہیں جس میں کسی ایک فرقہ، گروہ یا جماعت کو دوسروں کے حقوق غصب کرنے کا اختیار نہیں دیا جائے گا، اس کام میں ہمیں ہندوستانی عوام کی امداد کی ضرورت ہے۔ ہمیں کروڑوں عوام کی بنیادی اچھائی پر اعتماد ہے۔ اور ممکن ہے کچھ دنوں کے لئے کسی چیز کا اس پر سایہ پڑ جائے لیکن جو ہر شخص میں فطری ہوتا ہے اسی اعتماد کی بنا پر گاندھی جی نے اپنا آخری برت رکھا اور ان کی موت اسے تمام باتوں سے برتر بنا دے گی۔

پنڈت نہرو نے عوام سے اپیل کی کہ وہ امن کو برقرار رکھیں اور قانون کی خلاف ورزی کر کے حکومت کے کام میں خلل نہ ڈالیں۔

جلسہ میں سردار پٹیل اور مولانا آزاد نے وزیر اعظم کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ واریت کو ملک سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ انھوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ قومی حکومت کے ساتھ پورا پورا اشتراک عمل کریں۔

یو۔پی میں احکام

لکھنؤ: ۔ ۴ر فروری، معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے اس صوبہ میں راشٹریہ سیوک سنگھ کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا یہ بھی پتہ چلا ہے کہ سنگھ اور ہندو مہاسبھا کے بڑے بڑے لیڈروں کی گرفتاری کے لئے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

یو۔پی میں غلہ پر پابندیاں ختم

لکھنؤ: ۔ ۴ر فروری، ایک سرکاری اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے صوبہ سے ان پابندیوں کو ہٹا لیا ہے جو ۱۹۴۶ء کے قانون کے مطابق غلہ کے نرخ پر عائد تھیں

اب دعوتوں پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو گی۔

مہاتما گاندھی کے پھول بہانے کی رسم

صوبہ میں تین دن کی تعطیل

لکھنؤ: ۔ ۴ر فروری، حکومت یو۔پی نے ۱۱ ۱۲ اور ۱۳ فروری کو جب مہاتما گاندھی کی راکھ تربینی (الہ آباد) میں بہائی جائے گی تینوں دن صوبہ بھر میں تعطیل عام کا اعلان ہے۔

وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت نے اس سلسلہ میں ضروری انتظامات کے لئے آج سول سکریٹریٹ میں مسٹر لال بہادر شاستری، مسٹر کیشو دیو مالویہ۔ میجر جنرل ناتھو سنگھ جنرل افسر کمانڈنگ یو۔پی ایریا چیف سکریٹری مسٹر بی این جھا اور انسپکٹر جنرل پولیس یو۔پی سے گفت و شنید کی۔ پھول الہ آباد اسپیشل ٹرین کے ذریعہ نئی دہلی سے لائے جائیں۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے وزراء اس رسم میں شریک ہوں گے۔

راکھی تمام صوبوں میں جائے گی

نئی دہلی: ۔ ۳ر فروری، مسٹر دیوداس گاندھی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پھول اور راکھی بہانے کی رسم خاص تو الہ آباد سنگم پر ادا کی جائے گی اور وہاں بھی یہ رسم وہاں کے مخصوص دریا یا سمندر پر ادا کی جائے گی۔ ان جگہوں میں سے خاص جگہیں یہ ہیں۔ ناسک میں گوداوری، بزواڑہ میں کرشنا، سری رنگا پٹم کاویری، احمد آباد میں سابرمتی کلکتہ میں ہگلی، مشرقی پنجاب میں ستلج، اوڑیسہ میں مہاندی گیا میں گومتی، آسام میں برہمپترا دہا میں باتوار پوری میں سمندر کے کنارے، رامیشرم میں، راس کماری اور پوربندر۔

اس وقت دہلی میں جن صوبوں کے گورنر موجود ہیں۔ وہ اپنے ساتھ راکھی لیتے جائیں۔ دن اور مقام کے متعلق آخری فیصلہ صوبہ کے وزیر اعظم کریں گے۔

دہلی میں مہاتما گاندھی کا مجسمہ

نئی دہلی: ۔ ۴ر فروری، دہلی میونسپلٹی نے اپنے ایک جلسہ میں گاندھی جی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ ٹاون ہال میں ان کی ایک بڑی تصویر رکھی جائے گی، اور ان کی یادگار کو مستقل بنانے کیلئے کوئنس گارڈن میں کسی مناسب جگہ ان کا ایک مجسمہ نصب کیا جائے گا۔

مہاتما جی رہائش کا کمرہ زیارتگاہ خلائق

نئی دہلی۔ ۳ر فروری، وہ کمرہ جہاں مہاتما گاندھی جی کا انتقال ہوا ہے کل صبح سے کھول دیا گیا ہے۔ تاکہ عوام ان چیزوں کو دیکھ سکیں جنھیں مہاتما گاندھی جی استعمال کیا کرتے تھے۔

مہاتما جی ایک لکڑی کے تخت پر سوتے تھے اس تخت پر سفید کھدر بچھا ہوا ہے جس پر مہاتما کی ایک قد آدم تصویر رکھدی گئی ہے۔ پاس ہی ارتھی پر چڑھائے ہوئے پھول پڑے ہیں۔ ایک پہلو میں گیتا قرآن، اوپنشد، اور وہ مذہبی صحیفے رکھے ہیں جو مہاتما جی تلاوت کیا کرتے تھے، دوسرے پہلو میں ان کا وہ چرخہ رکھا ہوا ہے جسے وہ اپنی موت سے صرف چند گھنٹے پہلے تک چلاتے تھے۔

مہاتما جی کی یاد میں مسلمان قیدیوں کی رہائی

مدراس: ۔ ۲ر فروری، مہاتما گاندھی جی کے احترام میں حکومت مدراس نے ان مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے جو صوبہ مدراس اور حیدر آباد کے سرحدی علاقے میں فتنہ و فساد کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔ یہ فیصلہ صوبائی وزراء نے اپنے اس جلسہ میں کیا جو آج صبح وزیر اعظم او۔ پی راماسوامی ریڈیر کی صدارت میں ہوا تھا

وزیر اطلاعات مسٹر ایم کھنڈالسلم نے اخبارات کے نمائندوں کو بتایا کہ حکومت مدراس نے یہ فیصلہ اس مقصد کے ماتحت کیا ہے تاکہ سرحدی علاقوں میں فرقہ وارانہ بدمزگی نہ پیدا ہونے پائے۔

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ غیر قانونی

آتش زنی، قتل و ڈکیتی کے سنگین الزامات

نئی دہلی: ۔ ۴ر فروری، تمام انڈیا میں ہندو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کو غیر قانونی قرار دیدیا گیا ہے۔

وزارت داخلہ کے اعلانیہ میں کہا گیا ہے:۔

"سنگھ کے متشددانہ مسلک کے متعدد لوگ شکار ہو گئے۔ جن میں سے سب سے زیادہ تازہ واقعہ مہاتما گاندھی کا ہے۔ جو ان کے تشدد کا شکار ہو گئے۔

آگے چلکر اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ سنگھ کے کارکنوں نے تشدد سے کام لیکر آتش زنی، چوری ڈکیتی اور قتل کئے۔ انھوں نے ناجائز طور پر اسلحہ و بارود جمع کیا۔ حکومت کے خلاف بد امنی پھیلانے فوج اور پولیس کو خلاف قانون کام کرانے کے لئے دہشت انگیزی کے طریقے اختیار کئے۔

اعلانیہ کا مضمون حسب ذیل ہے:۔

حکومت ہند نے اپنی ۲ر فروری ۱۹۴۸ء کی قرارداد میں اس بات کے عزم کا اظہار کیا تھا کہ وہ نفرت اور تشدد کے عناصر کا قلع قمع کر دے گی جو قوم کی آزادی کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور اس کی شہرت کو داغدار کر رہے ہیں۔ اس پالیسی کے مطابق حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ چیف کمشنر کے صوبوں میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے۔ اسی قسم کا اقدام گورنر کے صوبوں میں کیا جا رہا ہے۔"

دنیا کی جمہوری حکومتوں کی طرح حکومت ہند اور صوبائی حکومتیں بھی ہمیشہ اس کی خواہاں رہی ہیں کہ وہ تمام پارٹیوں کو جن میں وہ پارٹیاں بھی شریک ہیں جو حکومت سے اختلاف رکھتی ہیں۔ اس کی اجازت دے کہ وہ معقول حدود کے اندر اپنی سیاسی، سماجی اور اقتصادی سرگرمیوں کو جاری رکھیں ہیں۔ ان پر اگر کوئی پابندی ہے تو صرف اتنی ہے کہ وہ قانونی حدود اور معقولیت سے تجاوز نہ کرنے پائیں۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کے اعلان کردہ اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ وہ ہندوؤں کو جسمانی، دماغی اور اخلاقی اعتبار سے بلند کرنے کی کوشش کریگا۔ اور ان میں مساوات، اخوت، محبت اور تعاون باہمی کے جذبات کو تقویت پہونچائے گا۔ حکومت ہند ان باتوں کے لئے خود کوشاں ہے اور وہ چاہتی ہے کہ ملک کے ہر طبقہ کے اندر یہی خصوصیات پیدا کر دے۔ چنانچہ وہ انھیں اغراض و مقاصد کے ماتحت اسکیمیں تیار کر کے ان پر عمل کر رہی ہے اس کے علاوہ اس نے ملک کے نوجوانوں کو فوجی تعلیم و تربیت دلانے کی اسکیم پر بھی عمل کرنا شروع کر دیا ہے لیکن حکومت بڑے افسوس کے ساتھ اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ عملی حیثیت سے راشٹریہ سیوک سنگھ والے ان اغراض و مقاصد پر برقرار نہیں رہے۔ جن کا انھوں نے اعلان کیا تھا۔

سنگھ والوں نے ایسی سرگرمیاں اختیار کیں جو نہ صرف غیر پسندیدہ بلکہ خطرناک بھی ہیں حکومت کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ملک کے اکثر حصوں میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے ممبروں نے بڑی تشدد انگیز کارروائیاں کیں ہیں۔ مثلاً آتش زنی، ڈاکہ، قتل اور رہزنی اسکے علاوہ انھوں نے ناجائز طور پر ہتھیار اور گولی بارود بھی جمع کیا تھا۔ وہ ایسے اشتہارات کی نشر و اشاعت کرتے رہے جن میں لوگوں کو دہشت انگیز طریقے اختیار اور ہتھیار جمع کرنے کی ترغیب دی گئی تھی اور انھیں اس پر آمادہ کیا تھا کہ وہ حکومت کے ساتھ وفاداری نہ کریں انھوں نے فوج اور پولیس کو ضابطہ اور قانون کیخلاف کام کرنے پر ابھارا تھا۔ یہ تمام سرگرمیاں پوری آزادی کیساتھ جاری رہیں اور حکومت کو وقتاً فوقتاً یہ غور کرنے کی ضرورت پیدا ہوئی کہ سنگھ کے مقابلہ میں جماعتی حیثیت سے وہ کیا رویہ اختیار کرے۔ حکومت نے اسکے متعلق اپنے رویہ کی توضیح کی آخری مرتبہ اس وقت کی تھی۔ جبکہ نومبر کے آخر میں بمقام دہلی صوبجات کے وزرائے اعظم اور وزرائے داخلہ کی کانفرنس ہوئی تھی اس وقت بالاتفاق آرا یہ طے کیا گیا تھا کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے خلاف جماعتی حیثیت سے کوئی کارروائی کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔ بلکہ اس کے ممبروں کے خلاف انفرادی طور پر حسب ضرورت کوئی سخت کارروائی کیجاتی رہے۔ غرضکہ سنگھ کی قابل اعتراض اور مضرت رساں سرگرمیوں کا سلسلہ بغیر روک ٹوک کے جاری رہا۔ اور سنگھ اپنی سرگرمیوں سے جو تشدد کا بیج بویا اس کا بہت سے لوگ شکار بنے۔ ان کے تشدد کا سب سے آخری شکار خود مہاتما گاندھی ہوئے جن کی جان قومی نقطہ نظر سے سب سے زیادہ قیمتی تھا۔

ان حالات میں حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسی موثر کارروائیاں کرے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ آئندہ تشدد کرنے کے لائق ہی نہ رہے۔ چنانچہ اس لئے طے کیا ہے کہ سنگھ کو خلاف قانون جماعت قرار دیدے۔ حکومت کو اس میں ذرا سا بھی شبہ نہیں ہے کہ ایسا کرنے میں ملک کے ان تمام باشندوں کی تائید اس کے ساتھ ہے جو قانون کے مطابق پر امن زندگی بسر کرتے ہیں اور ملک کی بھلائی کے خواہاں ہیں

مہاتما گاندھی امر ہو گئے“ کا نعرہ

رام داس گاندھی نے آخری رسوم ادا کین

نئی دہلی۔ آج چار بجکر ۵۰ منٹ پر مہاتما گاندھی کے منجھلے لڑکے رام داس گاندھی نے کم از کم دس لاکھ غمزدہ انسانوں کی موجودگی میں چتا میں آگ دی۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد اور پنڈت نہرو بلک بلک کر روتے دیکھے گئے۔ جب غروب ہوتے ہوئے سورج کے سامنے لال لال شعلے اٹھنے لگے تو ہجوم سے ایک نعرہ بلند ہوا۔ ”مہاتما گاندھی امر ہو گئے“۔ آج صبح سویرے ہی سے لال قلعہ کے جنوب میں جمنا کے کنارے راج گھاٹ پر لوگ جوق در جوق چلے آ رہے تھے۔ چار بجے شام تک اس میدان میں لاکھوں آدمیوں کا ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا۔ اور چتا کے حلقے کے گرد انسانوں کی کئی سو قطاریں تھیں۔

گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن لیڈی ماؤنٹ بیٹن جو اسی وقت مدراس سے آئی تھیں۔ ان کی دونوں لڑکیاں سر آرچی بالڈ نائی گورنر مدراس، مسز سروجنی نائیڈو گورنر یوپی مسٹر چندو لال ترویدی گورنر مشرقی پنجاب، مسٹر جی بی کھیر وزیر اعظم بمبئی۔ صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد اور بہت سے فوجی اور غیر فوجی افسران اعلیٰ ارتھی کے پہلے ہی چتا کے میدان میں پہونچ گئے تھے۔

چینی سفیر ڈاکٹر چیا لوئین لو جو سفارتی گروہ کے افسر اعلیٰ تھے۔ مختلف سفارت خانوں کی نمایندگی کر رہے تھے۔ جو ہی ارتھی دکھائی دی۔ گورنر جنرل اپنے اسٹاف کے ساتھ ایک چھوٹے سے چبوترے کی طرف بڑھے جس پر چتا بنائی گئی تھی۔ یہ لوگ چتا کے گرد فرش پر بیٹھ گئے۔ لڑکیاں رام دھن گا رہی تھیں جب ارتھی اس حلقے میں داخل ہوئی جو چتا میں داخل ہونے سے سو گز سے زائد فاصلہ پر بنایا گیا تھا۔ تو مجمع کے ریلے نے حلقہ توڑ ڈالا۔ درجنوں آدمی بے ہوش ہوتے دیکھے گئے۔ اور اٹھا کر ریڈ کراس کی گاڑی میں پہونچا دئے گئے۔ فوجیوں نے مجمع کو پیچھے ڈھکیلنے کی بے حد کوشش کی لیکن حلقہ ٹوٹ چکا تھا۔ اور لوگ موج در موج خطرناک حد تک چتا کے قریب آ جاتے تھے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن مجمع میں گئے۔ اور فوجیوں کو مجمع کو پیچھے ہٹائے رکھنے کی ہدایت کی۔ پنڈت نہرو مجمع سے دور رہنے کی خوشامد کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ لیکن روتی ہوئی عورتیں مہاتما گاندھی کا آخری درشن کرنے کے لئے پل پڑیں۔ کئی بچے بے ہوش ہو گئے۔ اور پنڈت نہرو۔ سردار پٹیل اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن بچوں کو اٹھا کر محفوظ مقام پر لے جاتے دیکھے گئے۔ آخر گھوڑ اسوار فوج نے بہ ہزار دقت مجمع کو چتا کی طرف بڑھنے سے روکے رکھا۔

آشرم کے لوگ مہاتما گاندھی کی لاش ارتھی سے اتار کر لے گئے۔ اور صندل کی چتا پر اس طرح رکھ کر کہ سر شمال کی طرف تھا۔ مہاتما گاندھی کے چرنوں پر پھول پھولوں کے ہار اور کھادی کے ہار چڑھائے گئے پہلا ہار چینی سفیر نے چڑھایا جس قومی جھنڈے سے ارتھی ڈھکی ہوئی تھی۔ وہ ہٹا لیا گیا۔ اور لاش پر صندل کی لکڑی ڈھیر کر دی گئی۔ پروہت پنڈت رام دھن شرما وید کے منتر پڑھتے جاتے تھے۔ اور رام داس گاندھی داہ سنسکار کر رہے تھے۔ جب چتا میں آگ لگا دی گئی تو مجمع کے ہر چھوٹے بڑے کا دل بھر آیا۔

سردار پٹیل نے جو زمین پر بیٹھے ہوئے تھے تسلی دینے کے لئے ایک سسکیاں بھرتی ہوئی لڑکی پر ہاتھ رکھ دیا۔ آدھ گھنٹہ تک سردار بت کی طرح بے حرکت بیٹھے رہے۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ دس سال اور بوڑھے ہو گئے ہیں۔ بہت سے چتا پر پھول پھینکنے کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن مجمع کو نہیں چیر سکتے تھے۔ شعلے اٹھتے گئے اور فضا صندل اور دوسری خوشبوؤں سے معطر ہوتی گئی۔ سورج آہستہ آہستہ غروب ہو رہا تھا۔ اور مجمع منتشر ہو رہا تھا۔

لوگ اس طرح گھر لوٹ رہے تھے جیسے اپنی شام کی روزانہ عبادت سے پلٹ پڑے ہوں۔ ان کو یہ احساس تھا کہ آج کا ہندوستان ایسا ہندوستان ہے جس میں گاندھی جی نہیں۔

گاندھی جی کی خدمت میں آخری نذرِ عقیدت

دہلی میں ارتھی کے جلوس کا پر اثر منظر

نئی دہلی۔ گاندھی جی کی ارتھی کا جلوس برلا ہاؤس سے ۱۱ بجکر ۴۲ منٹ پر روانہ ہوا۔ اور ۴ بجکر ۲ منٹ پر راج گھاٹ پر پہونچا۔ دس لاکھ سے زیادہ مجمع تھا۔ ساڑھے پانچ میل کا پورا راستہ عورتوں، مردوں، بچوں اور بوڑھوں سے بھرا ہوا تھا پورے مجمع پر ایک اداسی چھائی ہوئی تھی بعض لوگ بے اختیار رو رہے تھے۔

پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ جلوس کی رہنمائی کر رہے تھے۔ مجمع مہاتما گاندھی کے آخری درشن کے لئے بے تاب تھا۔ اور برلا ہاؤس کے سامنے میدان میں تل رکھنے کی گنجائش نہ تھی۔ گاندھی جی کا جسم سفید کھادی میں لپٹا ہوا تھا۔ اور کیسری رنگ کی چادر اوپر پڑی ہوئی تھی۔ پوری ارتھی پھولوں سے ڈھکی تھی۔ ارتھی کی گاڑی پر پنڈت جواہر لال نہرو سردار ولبھ بھائی پٹیل اور بلدیو سنگھ بیٹھے ہوئے تھے۔ چار ہزار فوج۔ ایک ہزار ہوائیہ ایک ہزار بحریہ اور ایک ہزار پولیس نے بھی جلوس میں شرکت کی۔ گورنر جنرل کے مخصوص محافظ سوار جلوس کے آگے آگے تھے۔ جمعیتہ العلماء کے رضا کار فائر بریگیڈ یہ اور اسکاوٹ جلوس کے انتظامات کر رہے تھے۔ گاندھی جی کی ارتھی لے جانے کے لئے ایسی گاڑی کی ضرورت تھی جو کافی اونچی ہو۔ تاکہ لوگ آسانی سے دیکھ سکیں۔ لیکن اس کے ساتھ اس کا بھی لحاظ رکھنے کی ضرورت تھی کہ وہ مشین کے ذریعہ نہ چلائی جائے۔ اس لئے کہ مشین گاندھی جی کی لپسند کی چیز نہ تھی۔ اس لئے رات کو ایک ایسی اونچی گاڑی تیار کی گئی جس میں چار رسّے لگے تھے۔ اور ہر رسّے کو کھینچنے کے لئے پچاس پچاس آدمی مقرر کئے گئے۔

گاندھی جی کو کمرے سے گاڑی تک ان کی پوتی مسٹر پیارے لال اور دوسرے متعقدین لائے۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل اور کابینہ کے دوسرے ممبران اس کے پیچھے تھے۔ گاندھی پر ایک سے زیادہ زیادہ ہار پڑے ہوئے تھے۔ ان ہاروں میں سے ایک ایک ہار ہر جگہ کے لئے سیفروں کا تھا۔ گورنر جنرل جب برلا ہاؤس پہونچے تو ان کے ساتھ ان کی دونوں بیٹیاں بھی تھیں۔ گورنر جنرل بازو پر کالی پٹی باندھے ہوئے تھے۔

گیارہ بجکر ۴۵ منٹ پر گاڑی روانہ ہوئی گاڑی کے چلنے کے ساتھ ہی گاندھی جی کی جے اور سنکھ کی آواز سنائی دیں۔ یوپی کی گورنر مسز سروجنی نائیڈو ٹھیک اسی وقت وہاں پہنچیں۔ گاڑی ہوائیہ اور بحری اور فوج کے ڈگ گھیٹ رہے تھے۔ پوری گاڑی پھولوں سے بھری ہوئی تھی۔ لیکن گاندھی جی کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ گاڑی کے داہنے طرف سردار بلدیو سنگھ اور بائیں جانب پنڈت نہرو کھڑے تھے۔ ان کے پیچھے سردار پٹیل تھے۔ گاڑی کے سامنے دیوداس گاندھی بیٹھے ہوئے تھے۔ گاندھی جی کے قریبی رشتہ دار گاندھی جی کیمپ کے لوگ گاڑی کے آگے آگے چل رہے تھے۔

گاڑی آدھ گھنٹے میں انڈیا گیٹ پر پہونچی انڈیا گیٹ کے قریب درختوں پر لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کی شاخیں ان کے بوجھ سے جھکی جا رہی تھیں۔ انڈیا گیٹ کے اوپر سے دیکھنے سے مجمع کا پورا منظر سامنے آ جاتا تھا۔ اس وقت مجمع انتہا سے زیادہ ہو گیا۔ اور آگے بڑھنے میں سخت دشواری ہو رہی تھی۔

گورکھا فوج راستہ صاف کرنے میں مشغول تھی۔ اسکاؤٹ اور رضا کار بھی اس کی امداد کر رہے تھے۔ باوجود اتنے بڑے مجمع کے مجموعی حیثیت سے پورے جلوس پر ایک خاموشی سی طاری تھی۔ اتنے بڑے حادثہ کا

لوگوں کے چہروں سے نمایاں تھا۔ کبھی کبھی مرد و عورتیں لوگ بلند آواز سے رونے لگتے تھے۔ اور گاندھی جی کی جے کے نعروں سے خاموشی ٹوٹ جاتی تھی۔

شہادت اور اس سے پہلے

مانو گاندھی کا بیان

نئی دہلی۔ گاندھی جی کی پوتی مانو گاندھی نے جن کے سہارے سے وہ عبادت کے جلسے میں آ رہے تھے۔ جب ان پر حملہ کیا گیا۔ اس المناک حادثہ کا مفصل بیان بتاتے ہوئے کہا کہ جب گاندھی جی زینہ پر چڑھ کر چبوترے پر پہنچے حملہ آور ایک دم سے بھیڑ کو چیرتا ہوا گاندھی جی کے سامنے آ گیا پہلے وہ جھک گیا۔ مانو گاندھی نے خیال کیا کہ یہ شخص گاندھی جی کے قدم کے نیچے کی مٹی کو تبرک سمجھ کر اٹھا رہا ہے۔ انھوں نے اُسے روکنے کی کوشش کی۔

حملہ آور نے مانو گاندھی کو الگ ڈھکیل دیا اور گاندھی جی پر گولی چلانا شروع کر دی۔

پہلی گولی گاندھی جی کے پیٹ میں لگی۔ ان کے منہ سے ”ہے رام“ کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد دو گولیاں اور چلیں۔ گاندھی جی پیٹھ کے بل گر گئے۔ ان کی عینک اور چپل دور جا پڑی۔ —— جن کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔

پیٹ کے زخم سے خون بہت زیادہ نکل رہا تھا گاندھی جی کو ان کے کمرے میں لے جایا گیا۔ وہ بے ہوش تھے۔ بیس منٹ کے بعد وہ اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ گئے۔

مس مانو گاندھی نے کہا کہ گاندھی جی کو شاید قتل سے پہلے والی رات کو آنے والے حادثہ کا اندازہ ہو گیا تھا۔ اس رات کو سونے سے پہلے انھوں نے اپنی پوتیوں کو گجراتی کا ایک دوہا سنایا جس کا مفہوم یہ تھا۔

”یہ دنیا ایک عجیب شے ہے۔ مجھے یہ کھیل آخر کب تک کھیلنا ہوگا۔“

صبح تڑکے گاندھی جی نے اپنے نجی کام کی دیکھ بھال کرنے والے لبٹو نائفو سے کہا کہ ”آج تمام خاص خاص خطوط مجھے دیدو۔ میں سب کو آج ہی نبٹا دوں گا“

صدمہ برداشت نہ کر سکے

لکھنؤ ۔۳۱ جنوری۔ لاڈلے مرزا صاحب جس وقت درگاہ گنج سے مہاتما جی کے تعزیتی جلوس میں شریک ہونے کے لئے چلے تو انھوں نے گھر والوں سے کہا ”ہم بھی اب گاندھی جی کے پاس جا رہے ہیں“۔ یہ کہہ کر مرزا صاحب گھر سے چل دئے۔

امین آباد پارک سے جلوس میں شریک ہوئے اور موتی محل پہونچنے سے قبل ان کی حرکت قلب بند ہو گئی ہے۔

راج گھاٹ زیارت گاہ بن گئی

نئی دہلی۔ ۳۱ جنوری۔ جمنا کا راج گھاٹ جہاں مہاتما گاندھی کی آخری رسوم ادا ہوئی تھیں۔ زیارت گاہ بن گئی ہے۔ اینٹوں کا وہ چبوترا جس پر چتا جلائی گئی تھی۔ بجلی کے تاروں سے گھیر دیا گیا ہے۔ اور مدراسی فوج سوار کے دستے اس کے اردگرد پہرہ دے رہے ہیں۔

آج صبح کو گھاٹ پر ایک مذہبی رسم ادا کی گئی جس میں مسٹر رام داس اور مسٹر دیوداس گاندھی نے شرکت کی پوجا پاٹ کی گئی اور مہاتما جی کا پسندیدہ بھجن رام دھن اور دوسرے بھجن تقریباً دو گھنٹہ تک گائے گئے۔ بہت سے لوگ اپنے ساتھ پھول لائے تھے۔ جنھیں چبوترے کے اوپر رکھ دیا گیا۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی باشندوں کے ایک لیڈر مسٹر رستم جی سہراب جی آج راج گھاٹ گئے اور وہاں عبادت کی۔

مہاتما جی کا سوگ ۱۳ دن تک

نئی دہلی۔ آج رات وزیر اعظم کے دفتر سے ایک اعلان میں جاری کیا گیا ہے کہ جس میں بتایا گیا ہے کہ مہاتما گاندھی کا غم سرکاری حیثیت سے ۳۰ جنوری سے تیرہ دن تک منایا جائے گا۔ قومی جھنڈے سرنگوں رکھے جائیں گے۔ اور اس عرصہ میں کوئی تقریب نہ ہوگی۔

مہاتما گاندھی کی آواز ریڈیو پر

نئی دہلی یکم فروری۔ آل انڈیا ریڈیو نے طے کیا ہے کہ مہاتما گاندھی اپنی زندگی میں جو تقریریں اپنے عباداتی جلسوں میں کرتے رہے ہیں۔ انہیں وہ اسی وقت جس وقت گاندھی جی تقریر کیا کرتے تھے یعنی شام ۵ بجے سے میٹر ۳۸۰۶ اور میٹر ۱۹۰۱ پر روزانہ کیا کرے گا تاکہ عوام جو ان کی تقریروں سے محروم ہو چکے ہیں پچھلی تقریروں سے استفادہ کر سکیں۔

کانپور میں مہاتما جی کا ماتم

اہلکاران عدالت دیوانی۔ جملہ اہلکاران عدالت دیوانی مہاتما گاندھی کے اچانک و دل دہلا دینے والی موت پر بے حد افسوس و ملال کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خداوند کریم سے دست بدعا ہیں کہ وہ مہاتما جی کے روح کو مغفرت عطا فرمائے۔ اور ان کے اعزا و متعلقین کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔

گوالٹولی کانپور۔ ایک تعزیتی جلسہ بمقام احاطہ نواب صاحبان گوالٹولی شہر کانپور بہ سلسلہ وفات حسرت آیات آنجہانی مہاتما گاندھی منعقد ہوا جس میں نواب معتمد الدولہ بہادر مرحوم کے خاندان کے ممبران نے مہاتما گاندھی کے انتقال پر ملال پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور ان پر بزدلانہ حملہ کی مذمت کی گئی۔ اور امید کی کہ ان کی شہادت اس نصب العین کی تکمیل کا آلہ کار بن گئی جس کے لئے آنجہانی نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ اور دعا کی کہ آنجہانی کو خداوند کریم اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے گو کہ مہاتما جی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں مگر دل کی آنکھیں ہمیشہ ان کو دیکھتی رہیں گی۔ نواب سید نواب علی خان

لطیف گرل اسکول کانپور آج بروز دوشنبہ ۲ فروری کو ۱۰ بجے حسب مذکورہ بالا مدرسہ کھلا تو دعا کے وقت ہیڈ مسٹریس مس دہر مجیبت صاحبہ نے ایک مختصر اسپیچ اپنے شاگردوں کو دی جس میں ہندو مسلم عیسائی اور سکھ لڑکیاں شریک تھیں۔ اس میں آپ نے محبت اتحاد اور یگانگت [illegible] نصیحت کی جس کا پرچار گاندھی جی نے اپنی [illegible] اور آخر میں اپنی پیاری جان بھی نذر [illegible] کے اس نصیحت کا ان کی شاگردوں [illegible] نے [illegible] کیا کہ ہم ساری عمر گاندھی [illegible] مس موصوفہ کی پیر[illegible] ہیڈ مسٹریس صاحبہ [illegible] گئے جس کی اس [illegible] اچانک [illegible] سے متاثر ہو کر

مولانا محمد علی اسکول

مولانا محمد علی میموریل اسکول کے تمام [illegible] اسٹاف و اراکین نے ۳۱ جنوری کو اظہار غم کیا۔ اسکول بند کیا گیا اور حسب ذیل تجویز بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔

جملہ اساتذہ و اراکین اور طلباء مولانا محمد علی میموریل اسکول کا یہ جلسہ گاندھی جی کے اچانک انتقال پر ملال پر اظہار غم کرتا ہے۔ اور قاتل کے اس بزدلانہ فعل کی مذمت کرتا ہے اس مقتدر ہستی کے انتقال سے جو صدمہ ملک و قوم کو پہونچا ہے وہ ناقابل تلافی ہے۔ ہم تمام حاضرین جلسہ اس غم میں اشکبار ہیں۔ اور التجا کرتے ہیں کہ ہندوستان کے رہنے والوں کو بلا تمیز مذہب و ملت رنگ و نسل اسی طرح شیر و شکر رہنا چاہیئے۔ جس سے گاندھی جی کی روح کو اطمینان نصیب ہو۔ ان کی یاد کو قائم رکھنے کے لیے آج اسکول بند کیا جاتا ہے۔

گاندھی جی کی ”دہلی ڈائری“

احمد آباد۔ ۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نوجیون دفتر عنقریب ہی گاندھی کی ”دہلی کی ڈائری“ شائع کرنے والا ہے۔ اس ڈائری میں وہ عبادتی تقریریں ہوں گی۔ جو انھوں نے دہلی کے دوران قیام میں کی تھی۔ یہ تین زبانوں یعنی انگریزی۔ گجراتی۔ اور ہندستانی میں شائع کی جائیں گی۔

نئی دہلی۔ یکم فروری۔ مسٹر جی، وی، پانڈے جنرل سکریٹری آل انڈیا ہندو مہا سبھا کو آج سہ پہر کو ہندو مہا سبھا بھون میں گرفتار کر لیا گیا اور دفتر کی تلاشی بھی لی گئی۔

نفرت اور جنگ کی تبلیغ بغاوت قرار دیجائے

نئی دہلی۔ "ہم اس تعطل کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر قسم کی ذمہ داری خواہ وہ کانگریس ورکنگ کمیٹی میں ہو۔ یا حکومت میں ہو۔ یا کہیں اور ہو لینے کے لئے تیار ہیں"۔ آج سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے مہاتما گاندھی کی شہادت کے متعلق صحافتی کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کہے۔

صحافتی کانفرنس میں مسٹر جے پرکاش نرائن ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اور شریمتی کملا دیوی چٹوپادھیا نے مندرجہ ذیل بیان دیا۔ گاندھی جی کو ہمارے درمیان سے جس طرح جدا کر دیا گیا ہے۔ وہ تمدن اور ریاست دونوں کے لئے ایک تعطل ہے۔ تمدنی زندگی کو پھیلانے کے لئے مہاتما بدھ کے نائب اور چکرورتی راج قائم کرنے کے لئے اشوک کے نائب کو شہید کر دیا گیا۔

قاتل فرد واحد نہیں ہے: اور نہ یہ کسی جتھے یا اشخاص کا کام ہے۔ بلکہ یہ جماعتوں کی ایک گہری سازش ہے۔ ریاستی اور روحانی تعطل کی ذمہ داری ہندو مہا سبھا راشٹریہ سویم سنگھ مسلم لیگ اور اسی قسم کی جماعتوں پر ہے۔

اس تعطل کا مقابلہ کرنے کے لئے ریاست سب کو سب سے پہلے ان جماعتوں کو ختم کر دینا چاہیئے۔ اور عوام کو ان جماعتوں کو کسی قسم کی امداد کرنے سے انکار کر دینا چاہیئے۔ ہمارے وطن کے مختلف فرقوں میں نفرت اور جنگ کی تبلیغ کو ہماری نئی ریاست کے خلاف بغاوت قرار دینا چاہیئے۔ غلط قسم کے لوگوں کو بہت عرصہ تک خانہ جنگی کی تبلیغ کی اجازت دی گئی اور حکومت نے اس کا اندازہ نہیں کیا کہ اس سے ہماری ریاست کو کتنا نقصان پہونچا۔ حد یہ ہے کہ حکومت ایک قاتل سے ہمارے خزانہ کی حفاظت کرنے میں بھی ناکام رہی۔

"مسلمہ" جمہوریت کے دستور کے مطابق حکومت کو رسمی طور پر فعل مذموم (گاندھی جی کے قتل) کے ازالہ میں مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ اور کابینہ کی دوبارہ تشکیل پر وزارت داخلہ اور اطلاعات کو تبدیل ہونا چاہیئے۔ وزارت داخلہ کسی ایسے وزیر کے سپرد کرنا چاہیئے جس کے پاس کوئی دوسرا شعبہ نہ ہو اور جو قابلیت کے ساتھ فرقہ وارانہ نفرت پھیلانے والی جماعتوں اور اصولوں کو ختم کرنے کے لئے تیار ہو۔ نئی تشکیل شدہ حکومت میں فرقہ پرست اور ان لوگوں کے لئے جو جنگ آزادی میں الگ کھڑے رہے کوئی جگہ نہ ہونا چاہیئے۔ نئی تشکیل شدہ حکومت اور خصوصاً وزارت داخلہ کو چاہیئے کہ وہ حکومت کی ملازمتوں کو فرقہ پرستی سے صاف کرنے اور ان کو قوم پرور شہری بنانے کا کام تیزی سے کرے۔ اگر حکومت نے مندرجہ بالا کے مطابق کام نہ کیا تو شاید لوگ غلط راستہ پر چلنے لگیں۔

مشاہیر عالم کے تعزیتی پیغامات

نئی دہلی۔ ۳ فروری۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو دنیا کے مختلف مقامات سے گاندھی جی کے وفات پر تعزیتی پیغامات موصول ہو رہے ہیں جن میں سے بعض اہم پیغامات ذیل میں دئے جاتے ہیں۔

صدر ترکی :۔ مہاتما گاندھی کی وفات تمام انسانیت کے لئے ایک صدمہ ہے۔

وزیر اعظم وزیر خارجہ شام :۔ اس محب وطن کی وفات سے سب کو بہت صدمہ ہے۔ ہم اس غم میں آپ کے ساتھ ہیں۔

وزیر اعظم افغانستان۔ گاندھی جی جیسے امن پسند کا بے رحمانہ قتل ایک سانحہ عظیم ہے۔ میں اپنی اور اس ملک کے باشندوں کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی پیش کرتا ہوں۔

وزیر اعظم پرتگال۔ گاندھی جی دنیا کے سب سے بڑے معلم اخلاق تھے ہم ... پرتگال ان کی وفات پر آپ کے اور ہندوستان کے باشندوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔

صدر سوئزرلینڈ۔ "مہاتما گاندھی مجسمہ امن تھے۔ حکومت اور اہل سوئزرلینڈ اس غم میں آپ کے ساتھ ہیں۔

وزیر اعظم فن لینڈ۔ گاندھی جی کی المناک موت پر اہل فن لینڈ کی تعزیت قبول کیجئے۔

وزیر خارجہ ناروے :۔ گاندھی جی کے قتل ہو جانے سے ہندوستان کا سب سے بڑا سپوت جاتا رہا۔ انھوں نے امن اور اخوت کا جو سبق دیا وہ ناروے میں ہمیشہ تازہ رہیگا۔

وزیر خارجہ برازیل "حکومت برازیل حکومت ہند اور اہالیان ہند کے اس غم میں ان کے ساتھ ہیں

صدر لسوئیکارنو (انڈونیشیا) گاندھی جی کی وفات کی المناک خبر سے ہم سب کو بڑا صدمہ ہوا۔ میں اپنی اور اپنے ملک والوں کی طرف سے آپ کو تعزیت دیتا ہوں خدا آپ کو اور ہندوستان کے باشندوں کو صبر عطا کرے۔

شہنشاہ حبش۔ گاندھی جی کی وفات کا حال سنکر انتہائی افسوس ہوا۔ اس مصلح انسانیت اور معلم اخلاق کی رحلت کا اثر دنیا بھر پر پڑے گا۔

ڈاکٹر مکرجی کا پیغام گوڈسے

لکھنؤ۔ یہاں یہ معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی میں ہندو مہا سبھا کی تحریک شروع کرنے سے پہلے ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی وزیر رسد و فراہمی نے جو پیغام دہلی سے مہنت دگ وجے ناتھ کو لکھنؤ بھیجا تھا۔ اس کو لانے والا گاندھی جی کا قاتل ناتھو رام گوڈسے تھا۔ اس پیغام میں صلح کے شرائط کا مسودہ تھا۔

شقی اپنی حرکت پر نادم نہیں

مہاراشٹر کا رہنے والا ناتھو رام نرائن ونایک گوڈسے ہے پونا ہندو مہاسبھا کا سکریٹری بیان کیا جاتا ہے۔ جس ریوالور سے اس نے مہاتما گاندھی کو قتل کیا وہ فرانسیسی ساخت کا تھا اس میں سے ۹ راونڈ چلائے جا سکتے ہیں جب پولیس نے ریوالور قاتل کے ہاتھ چھینا تو اس میں دو راونڈ چلنے ابھی اور باقی تھے۔ پہلی گولی لگتے ہی گاندھی جی نے ہاتھ جوڑے۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ کہ گر پڑے۔ رائل ایر فورس کے سارجنٹ دی آر سنگھ نے فوراً قاتل کو پکڑ لیا۔ اور لوگوں نے اسے پیٹنا شروع کیا۔ سارجنٹ اسے گولی سے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ کہ پولیس نے اسے حراست میں لے لیا۔ جب گاندھی جی گرے تو ان کی زبان سے رام رام نکلا۔

قاتل جمعہ کو صبح ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی آیا۔ اسے ایک ہوٹل کے ایک ویٹنگ روم میں دیکھا گیا تھا قتل کے بعد اسے تغلق روڈ تھانہ کی حوالات میں لے جایا گیا۔ وہ سفید قمیص نیلی نیکر اور خاکی جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ جب جیل میں اسے دیکھا گیا تو اس کے ماتھے سے خون نکل رہا تھا۔ چہرے کا سارا درمیانی حصہ لت پت ہو چکا تھا۔ یہ خون لوگوں کی مارپیٹ سے نکلا تھا۔ ایک اخباری نمائندہ اس کے سامنے گیا تو وہ کھڑا ہو گیا۔ "کیا تم کچھ کہنا چاہتے ہو" پوچھے جانے پر قاتل مسکرایا اور کہا۔ اس وقت تو میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے لئے مجھے مطلقاً افسوس نہیں۔ مزید عدالت میں بیان کروں گا۔

قاتل نے خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ گاندھی جی کے گر جانے کے بعد اس نے ریوالور اپنے ماتھے کی طرف موڑا مگر ایک پولیس والے نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور ریوالور زمین پر گر پڑا۔ جامہ تلاشی لینے پر اس کی جیب سے سات روپیہ کے کرنسی نوٹ برآمد ہوئے۔ حوالات میں اس کے چہرے پر ملال کا کوئی نشان نہیں تھا۔

پاکستان ریڈیو پر "رگھوپتی راگھو راجہ رام"

لاہور۔ ۳۱ جنوری۔ گاندھی جی کے ماتم میں آج پاکستان ریڈیو نے ماتم منایا۔ اور ان کی یاد میں ان کا پیارا بھجن "رگھوپتی راگھو راجہ رام۔ پتی ات پاون سیتارام" گاتا رہا۔ ریڈیو کا دوسرا بھجن "دیا کرو بھگوان سب پر دیا کرو۔ سب پر دیا کرو بھگوان۔"

کابینہ میں تبدیلیوں کی توقع؟
ڈاکٹر مکرجی کی پوزیشن کمزور

نئی دہلی۔ ۳ فروری۔ انڈین ڈومینین کی کابینہ میں ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کی پوزیشن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو لکھا ہے کہ اگر ان کے کابینہ میں رہنے سے حالات ناخوشگوار پیدا ہو رہے ہیں تو پنڈت نہرو ان کو سبکدوش کر دیں۔

ڈاکٹر مکرجی کا کابینہ میں رہنا مشکل خیال کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ کے حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ کابینہ کی نئے سرے سے تشکیل لازمی ہے۔ اور ایسا توقع سے پہلے ہی ہوگا۔ جس سے حکومت زیادہ یک رنگ اور متحد بن جائے گی۔

گوڈسے کے مشتبہ ساتھی کی گرفتاری

لکھنؤ۔ مرزاپور ریلوے اسٹیشن پر کل ایک شخص گرفتار کیا گیا جس کا نام دیو ندر کمار واڈسے ہے یہ شخص ایک نوجوان اور گریجویٹ مرہٹہ ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی کو قتل کرنے والے گروہ میں یہ بھی شامل ہے۔ یہ اطلاع حکومت یو۔پی کو بذریعہ ٹیلیفون موصول ہوئی۔

واڈسے دہشت انگیزانہ اقدام کے سلسلہ میں کئی مرتبہ گرفتار ہو چکا ہے۔ اس نے پولیس کو بتایا ہے کہ وہ گوڈسے کے ساتھ ایک دہشت انگیز اسکیم کی بنا پر دہلی گیا۔ جو کئی نمایاں ہستیوں کے قتل کے متعلق تھی۔ اور جس میں مرکزی و صوبائی حکومتوں کے وزرا شامل تھے۔ وہ گاندھی جی کے قتل کے خلاف تھا۔ اسی لئے اس گروہ کے لوگوں نے اسے غداری کے الزام پر گولی مارنے کا فیصلہ کیا لیکن وہ دہلی سے جان بچا کر بھاگا۔

واڈسے نے پولیس کو بیان دیتے ہوئے کئی انکشافات کئے ہیں۔ اور ان لوگوں کے نام بتائے ہیں جن کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

واڈسے کے پاس سے کئی اہم کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

بنمبر مقدمہ ۱۸۸۵ سنہ ۱۹۴۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور۔

پرتاب نرائن مالک فرم بیجناتھ پرتاب نرائن واقع کاہو کوٹھی کانپور — مدعی

بنام :۔ فرم گوری لال لچھمی نرائن۔ مدعا علیہ

بنام۔ فرم گوری لال لچھمی نرائن واقع رسڑا ضلع بلیا سمن کی تعمیل پرمیشوری دلال ولد کا متا پرشاد و موتی چند ولد ... و لچھمی نرائن نابالغ بولایت پرمیشوری لال پدر خود ولی دوران مقدمہ اقوام دیش اگروالہ ساکنان قصبہ رسڑا ضلع بلیا۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 791/12/- کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۴۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ اور لچھمی نارائن نابالغ کا ولی دوران مقدمہ مسمی پرمیشوری لال مدعا علیہ ۳ کو بنایا ہے۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہاتما جی کے خون آلود کپڑے

نئی دہلی۔ ۴ فروری۔ وہ خون آلود کپڑے جو گاندھی جی اپنی شہادت کے روز پہنے ہوئے تھے۔ گاندھی کیمپ میں محفوظ رکھے جائیں گے۔ یہ کپڑے قوم کی ملکیت ہے۔ اس لئے وہ گاندھی میوزیم کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ابھی تک مہاتما جی کی عینک کا پتہ نہیں چلا ہے۔ جو ان کے گولی لگنے کے وقت زمین پر گر گئی تھی۔ کھڑاؤں کا ایک جوڑا ملا ہے۔ جو برلا ہاؤس میں گاندھی جی کے کمرے میں محفوظ ہے۔

... کی وہ ٹوپی جو گاندھی جی اپنی ... پر پہنتے تھے۔ اور دہلی میں بھی سورج سے حفاظت کے لئے استعمال کرتے تھے محفوظ کر لی گئی ہے۔

گاندھی جی کے نام پر!!

لندن۔ یکم فروری۔ اسٹرایچ، ان بریلس فورڈ نے جو ہندوستانی مسائل پر اکثر لکھتے ہیں آج گاندھی جی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ تجویز کیا کہ ان کی یادگار کے طور پر برطانیہ کو روس سے یہ درخواست کرنی چاہئے کہ دونوں ملک گاندھی جی کے نام پر اپنے اختلافات کو گفتگو کر کے طے کر لیں اور امن کا راستہ ڈھونڈھ نکالیں۔

دائیں بازو کے اتوار کے اخبار "رینالڈ نیوز" میں لکھتے ہوئے مسٹر بریلس فورڈ نے کہا کہ اگر پنڈت جواہر لال نہرو میزبان بننا منظور کر لیں تو یہ گفتگو دونوں ممالک کے ترجمانوں کے درمیان دہلی میں شروع کی جا سکتی ہے۔

میں اس تجویز کو مسٹر بیون اور پنڈت نہرو کے سامنے رکھنے کی جرأت کرتا ہوں۔

نئی دہلی :۔ ۲ فروری۔ صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک بیان میں کہا۔ ۱۲ فروری (جمعرات) کو گاندھی جی کے پھول الہ آباد میں دریا کے سپرد کئے جائیں گے۔ یہ دن "قومی غم" کا دن ہوگا اس دن سہ پہر کو جلوس نکلنا چاہئیں اور شام کو ۵ بجے عام جلسے ہونے چاہئیں جہاں پر گاندھی جی کیلئے دعا کیجائے گی اور مقدس یادگار میں خراج عقیدت پیش کیا جائیگا۔

(۲)
کہانی روپیہ کی مختلف زمانوں میں
پھلنے پھولنے والا روپیہ

عہدِ قدیم میں کوئی سست اختراعی دماغ والا انسان گنتی کی مشکلات سے تنگ آیا ہوا تھا۔ مثلاً ایک گدھے کے بدلے کتنے چاول درکار ہونے چاہئیں۔ اُس نے ہر ایک چیز کی قیمت کو ایک جنس کی صورت میں ادا کرنے کو سوچا۔ جیسا کہ آج کل مشرقی افریقہ کے کچھ قبیلوں میں رواج ہے یہ ایک جنس شاید بکری تھی۔ ایک شکاری چاقو دس بکریوں کے برابر سمجھا جاتا اور پچاس کیلئے ایک بکری کے بچّہ کے عوض تبدیل کئے جاتے اور اسی طرح دوسری چیزیں بھی۔ کسی آدمی کی دولت کا اندازہ اُس کی بکریوں کی تعداد سے کیا جاتا تھا۔ قیاس کیجئے کہ خرید و فروخت کرنے کے لئے اپنی بکریاں اُٹھائے پھرنا کتنا عجیب معلوم ہوتا۔ بچت بھی بکریوں کے جمع کرنے پر منحصر تھی۔ جو کہ زیادہ منافع بخش مد نہ تھی۔ بکریوں کے پالنے پر کافی خرچ ہوتا اور چوروں۔ وحشی جانوروں اور امراض کا تو کہنا ہی کیا! ۔ ایک امیر آدمی رات کے اندر اندر مفلس ہو سکتا تھا۔

آئندہ کے لئے بچائیے
نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خریدیئے

آج کل نہ خرید و فروخت اور نہ بچت کرنے میں زیادہ دقت پیش آتی ہے۔ لیکن روپیہ لگانے کی اچھی مدیں مشکل سے ہی ملتی ہیں۔ اچھا کاروباری آدمی جانتا ہے کہ آج کل کی بہترین روپیہ لگانے والی مد نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس ہے۔ ان میں لگائی ہوئی رقم بالکل محفوظ ہے اور واجب الادا ہونے پر ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے ہر دس روپیہ بارہ سال کے بعد پندرہ روپے ہو جاتے ہیں۔ منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔ یہ اب ڈیڑھ سال کے بعد بھنائے جا سکتے ہیں (پانچ روپے کے سرٹیفکیٹس ایک سال کے بعد) چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ ... اور ... آنے کے سیونگز سٹامپس خرید سکتے ہیں۔

سرٹیفکیٹس اور سٹامپس ڈاکخانوں منظور شدہ سرکاری ایجنٹوں اور سیونگز بیورو سے مل سکتے ہیں

فرقہ وارانہ جماعتوں کو برداشت نہیں کیا جائیگا
نجی فوجوں کی تنظیم کی اجازت نہیں ہوگی
حکومت ہند کی فرقہ پرستوں کو سخت تنبیہ

نئی دہلی :- ۲ر فروری، حکومت ہند نے مہاتما گاندھی کی موت پر دو تجویزیں منظور کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ کوئی ایسا ادارہ جو فرقہ وارانہ نفرت اور تشدد کی تبلیغ کرے گا اس کو برداشت نہ کیا جائے گا۔ اور نجی فوجوں کی تنظیم کی اجازت نہ ہوگی۔

حکومت ہند نے اس ارادہ کا اظہار کیا ہے کہ وہ گاندھی جی کے پیغام کو ہر ممکن طریقے سے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی اور عوام سے امداد کی اپیل کرتے ہوئے ان بدی اور تشدد کی شر انگیز طاقتوں سے جنگ کے لئے کیا ہے جو اس وقت کام کر رہی ہیں۔ اور جو ہندوستان کا سب سے قیمتی جان اور خزانہ لوٹنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔

تجاویز میں عوام سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ یہ تجاویز ایک غیر معمولی سرکاری گزٹ میں سیاہ حلقہ کے اندر آج شام کو شائع کی گئی ہیں۔

پہلی تجویز کا مسودہ حسبِ ذیل ہے:۔
"مہاتما گاندھی کی موت ایک سنگین واقعہ ہے اور ہمیں ان نفرت و تشدد کی طاقتوں کی یاد دلاتا ہے جو ہمارے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں اور ہماری قوم کی آزادی اور اس کی شہرت پر دھبہ لگا رہی ہیں۔ ان طاقتوں پر جلد قابو حاصل کر کے ان کو برباد کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح ہندوستان اپنی منزل مقصود کی طرف چلکر اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔ اس کوشش میں کامیابی کے لئے عوام کی امداد کی ضرورت ہے حکومت کو اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ عوام کی اکثریت کا یہ مطالبہ ہے کہ ایسا قدم اٹھا کر فرض ادا کیا جائے، اس لئے حکومت استقلال و انصاف کیساتھ کارروائی کرے گی۔ اور اس کو امید ہے کہ عوام اشتراک کرتے ہوئے قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں گے۔

آج انڈیا میں کسی ایسے ادارہ کے لئے جو فرقہ وارانہ نفرت اور تشدد پھیلائے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے کسی ایسے ادارہ کو برداشت نہ کیا جائے گا اور کسی نجی فوج کی تنظیم کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ حکومت شہریوں اور خصوصاً سرکاری ملازموں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے رویہ میں اس پالیسی کو معیار بنائیں اور اس پالیسی کو معیار بنائیں اور اس بارے میں حکومت کی اعلان شدہ پالیسی پر سختی سے کاربند ہوں۔

دوسری تجویز میں کہا گیا ہے، کہ ہندوستان اور دنیا کے اوپر ۳۰ر جنوری کو پانچ بجے شام کے وقت مصیبت آئی جبکہ ایسی زندگی کو جو انسانیت کے لئے بے حد قیمتی تھی اور جس پر پچھلی نصف صدی سے ہندوستان کی قسمت کا انحصار تھا ایک قاتل نے ختم کر دیا۔ مہاتما گاندھی قوم کے باپ۔ عوام کے محبوب۔ عدم تشدد کے مبلغ۔ امن کے دیوتا و پیغمبر آزادی کے سب سے بڑے سپاہی اور غریب و مظلوم سے محبت کرنے والے اس وقت قتل کر دیئے گئے جبکہ وہ عبادت کے لئے جا رہے تھے۔ جہاں ان کے ہموطن ہر شام کو اُن کا پیغام سننے کیلئے جمع ہوتے تھے۔

"گاندھی جی کا آخری زبردست کارنامہ ان کا یہ فیصلہ تھا کہ وہ ہندوستان کے عوام میں امن و ہم آہنگی پیدا کر کے رہیں گے۔ اتوار ۱۸ر جنوری کو انھوں نے اپنا برت انڈیا کے عوام کی طرف سے عہد کے بعد ختم کیا اور انڈیا نے اطمینان کا سانس لیا۔

"مادرِ وطن کا سب سے بڑا اور بلند ترین بیٹا چل بسا۔ دنیا اس کے عظیم الشان کارناموں اور شاندار جذبہ پر خراج تحسین و عقیدت پیش کرتی ہے۔ حکومت ہند اب بھی اپنے بڑے لیڈر کو فخر و تشکر کے ساتھ یاد کرتی ہے جس نے کروڑوں انسانوں کی ڈھارس بندھائی اور ان کو بلند کوششوں اور صحیح اقدام کا راستہ دکھلایا۔ زندگی کی طرح موت کی حالت میں بھی ان کے چہرے پر مسکراہٹ، سکون اور سب کے لئے محبت تھی اور وہ حق و عدم تشدد کا مجسمہ معلوم ہوتے تھے۔ انھوں نے اپنی تمام زندگی انسانوں میں رواداری اور انصاف کے لئے جد و جہد کی۔

حکومت ہند مہاتما گاندھی کی شاندار یادگار میں اپنا پُر خلوص خراج عقیدت پیش کرتی ہے اور ان کے پیغام کی تکمیل کے لئے پوری کوشش کے ارادہ کا اعلان کرتی ہے۔ ان کے لئے فرض کی آواز سب سے مقدم تھی۔ اور آج فرض کا یہ مطالبہ ہے کہ ہندوستانیوں کو ہمت۔ دور اندیشی۔ حق پرستی اور رواداری پر عمل کرنا چاہیئے۔ حکومت ہند اپنے ہموطنوں سے اس غمناک قومی حادثہ کے موقعہ پر بھی مضبوط دل کے ساتھ فرض کی ادائیگی کرتی ہے اور عوام سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ تشدد و بدی کی ان شر انگیز طاقتوں سے مقابلہ کریں جو ہمارے درمیان پھیلی ہوئی ہیں اور جو اس خزانہ کو برباد کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں جو انڈیا کا سب سے قیمتی سرمایہ تھا۔ اس ارتکاب نے اس کی روحانی عظمت کو اور بھی بلند کر دیا جو آج تابناک ہے اور ہندوستان کے عوام و انسانیت پر ہمیشہ تابناک رہے گی۔ زندگی کی طرح موت میں بھی وہ ان کی عظیم المرتبت روح ہندوستان کی ہدایت و نگرانی کرے گی۔ جس سے ان کو بیحد محبت تھی اور جس کی خدمت انھوں نے اس قدر انتھک اور خلوص کے ساتھ کی۔ ان کی شاندار ہستی میں ہندوستان اور اسکا پیغام مجسم تھا۔ اس لئے ہمیں گاندھی جی اور ہندوستان کا وفادار رہنا چاہیئے۔ اور ہندوستان کو اس کی منزل مقصود تک پہنچانے میں کوشش کرنا چاہیئے۔

مہنت ڈگ وجے ناتھ گرفتار کر لئے گئے

گورکھپور :- ۴ر فروری، یو۔ پی ہندو مہاسبھا کے صدر مہنت ڈگ وجے ناتھ آج تیسرے پہر گورکھپور کے مندر میں گرفتار

مہاتما گاندھی پر بم پھینکنے والا ملزم

... کے ایک پناہ گزین کو ... سپن نے ۲۰ ... مہاتما گاندھی کی عبادت ... سخت نگرانی میں بمبئی لایا ... کیا جا رہا ہے ... کے صدر دفتر کو اس شخص کے ذریعہ مشتبہ سازش کے انکشاف میں مدد ملے گی۔

گاندھی سمبت شروع کرنے کی تجویز

الہ آباد: ۳ر فروری، شری درگا دیوی ہائی اسکول جین پور الہ آباد کے ہیڈ ماسٹر مسٹر ایچ سی اگروال نے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ۳۰ر جنوری سے گاندھی سمبت شروع کیا جائے۔ مسٹر اگروال کی

اسمبلی کی اس نشست کے مقابلہ کے لئے جو چودھری خلیق الزماں کے استعفے سے خالی ہو رہا ہے اب تک صرف مولانا ابو الکلام کی نامزدگی ہوئی ہے اس نشست کے لئے ابھی تک کسی دوسرے امیدوار کی نامزدگی کا اعلان نہیں ہوا ہے۔

مہاتما جی پر بم پھینکنے والا ملزم

نئی دہلی: ۴ر فروری، آج عدالت نے مزید تحقیقات کرنے کے لئے مدن لال کو نو اور عرصہ کیلئے پولیس کی حراست میں رکھنے جانے کا حکم دیا ہے یہ وہی شخص ہے جس پر یہ الزام ہے کہ اس نے ۲۰ر جنوری کو عبادتی جلسہ میں مہاتما گاندھی پر بم پھینکا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آج مدن لال کو ہوائی جہاز کے ذریعہ مزید تفتیش کیلئے بمبئی لے جایا گیا ہے۔

مدراس میں سیوک سنگھ پر پابندی

مدراس :- ۴ر فروری، راشٹریہ سیوک سنگھ کو صوبہ مدراس میں غیر قانونی جماعت قرار دے دیا گیا ہے۔

بمبئی میں احکام

بمبئی :- ۴ر فروری، حکومت بمبئی نے ایک اعلانیہ جاری کیا ہے جس کے ذریعہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور اس کے ملحقہ اداروں کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا ہے۔ حکومت نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ یہ جماعت امن عامہ کے لئے خطرناک ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مختلف اضلاع میں سنگھ کے سرگرم کارکنوں کی گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔

سی پی میں احکام

ناگپور :- ۴ر فروری، سی پی اور برار میں بھی راشٹریہ سیوک سنگھ کے سرگرم کارکنوں کی گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔

مولانا آزاد دستوری اسمبلی کے امیدوار

لکھنؤ :- ۴ر فروری، یو۔ پی اسمبلی کی دستور ساز

The ... Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 46 NO. 7 | Cawnpore. Saturday 14th FEBRUARY 1948

کانپور شنبہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۶ نمبر ۷

بزم ماتم

سخنور ہند کے سب دلفگار بزم ماتم ہیں
یہ اُن کے اشک خونیں یادگار بزم ماتم ہیں

مہاتما گاندھی کی شہادت سے قدرتی طور پر شعرا کے جذبات غم میں طوفان برپا ہے۔ اعلیٰ حضرت نواب صاحب رام پور نے برج بھاشا میں جس خوبی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے وہ قابل قدر ہے۔ (ایڈیٹر)

تعزیت نامہ

(از اعلیٰ حضرت نواب صاحب رام پور)

انکھیاں کھولو مکھ سوں بولو دیش کی راکھو لاج
لائے ہیں شردھا⁽¹⁾ انجلی ہم گاندھی جی مہاراج
گھر گھر دکھ کے بادل چھائے سکھ کی نیّا ڈوبی جائے
بھارت ماتا رُو رُو کہت ہیں بن کے بگڑ گئے کاج
نینن نیر بہاتا چھوڑا بھگتوں سے کاہے مکھ موڑا
دیویں دُہائی بھارت باشی باپو جاگو آج
دونوں جگ میں تمری جے ہو گولی کھا کے امر بھئے ہو
ہم سے بچھڑ کے سُورگ گئے ہو سُگت⁽²⁾ کا پہنے تاج
جس نے بڑا دیش کا تارا بھئے ساگر سے پار اُتارا
اُس کو کس نردئی نے مارا بتا دو ہے یمراج⁽³⁾
اس دھرتی کی ریت ہے نیاری اسکو بھٹیں ہنسا کاری⁽⁵⁾
تن من دھن جو تج کے چاہے سدا اہنسا⁽⁶⁾ راج
ہندو مسلم اب بل ہاریں من تمرے اُپدیش پہ واریں
مل جل سب "جے ہند" پکاریں باجیں پریمی باج
ہار کہاں یہی ست وجے⁽⁶⁾ ہے گھر گھر دیکھلو تمری جے ہے
پہلے تو گاندھی جی دیش گرو تھے جگت گرو بھیو آج
رنجا پیا کو سوچ یہی ہے تمرے بن سنکوچ⁽⁷⁾ یہی ہے
اس جیون میں دیکھ نہ پائے پھولا پھلا سوراج

نوٹ:۔ (۱) اشک عقیدت (۲) شہادت (۳) فرشتۂ اجل (۴) تشدد پسند (۵) امن پسند (۶) حق کی فتح (۷) اضطراب۔ (ماخوذ ناظم رام پور)

باپو کی ارتھی

(از جناب طلعت صدیقی صاحب نہٹوری)

آنکھوں میں سمایا ہے وہ جمنا کا کنارا
ڈوبا ہے جہاں ہند کی قسمت کا ستارا
ٹوٹا ہے جہاں قوم کے بازو کا سہارا
ہے تاب کسے دیکھے جو ارتھی کا نظارا

باپو کو سر شام وہ نیند آئی ہوئی سی
اک خامشی ہر چیز پہ ہے چھائی ہوئی سی

کس درجہ ہے پُر امن و سکوں خیز یہ منظر
ہے موت کی آغوش میں سویا ہوا "رہبر"
اوڑھے ہوئے کھادی کی ترنگی سی وہ چادر
ڈھک جاتی ہے جو پھول برسنے کے برابر

دن رات سدا جس کے لئے کام کیا ہے
آج اُس نے سُلایا ہے تو آرام کیا ہے

سوئی ہوئی پیری میں بھی آثار جوانی
خاموش لبوں پر بھی صداقت کی کہانی
سینے پہ ابھی تک ہے شہادت کی نشانی
رستے ہوئے زخموں سے وہی خوں کی روانی

ہر چند کہ گولی سے جگر ٹوٹ چکا ہے
قاتل کو ہنستے کیلئے ہاتھ اٹھا ہے

ہنسا نے کیا ختم "اہنسا" کا سپاہی
منزل کا پتہ دے کے رَوانہ ہوا راہی
افسوس کہ اب ملک ہوا نذر تباہی
جس سمت بھی دیکھو نظر آتی ہے سیاہی

نقصان ہے یہ وہ جس کی تلافی نہیں ممکن
ہے "پاپ" یہ وہ جس کی معافی نہیں ممکن

"بھارت کا دیا" بجھ گیا۔ چھایا ہے اندھیرا
یہ شام وہ ہے جس کا نہیں کوئی سویرا
شیطان کے فتنوں نے بڑی طرح سے گھیرا
اب طلعت غمگیں یہی فرض ہے تیرا

"مرحوم نے جس کام کو چھوڑا ہے ادھورا
مل جل کے وطن والوں سے کر دے اُسے پورا

ہلاکت کا سبب

از ساحر گنوری

گاندھی کی ہلاکت کا سبب پوچھنے والو
میں تم کو بتاؤں اُسے کس بات نے مارا
وہ ہندو و مسلم کو سمجھتا تھا برابر
واللہ اُسے دردِ مساوات نے مارا

آہ! گاندھی

از تبسم علی پوری

وطن والو! وطن کیا اس طرح آزاد ہوتے ہیں
کہیں لاشوں کے پشتوں پر وطن آباد ہوتے ہیں
ندامت سے مری گردن تبسم جھک گئی ایسی
کہ بھائی پر ہی بھائی کے ستم ایجاد ہوتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہی سے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند
کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۴ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۷

مہاتما جی کے اصولوں کی فتح ہو

الہ آباد ۱۲ فروری، آج ہماری قوم کے سرپرست کی آخری ماتمی تقریب بھی ختم ہو گئی۔ گزشتہ پچاس سال میں گاندھی جی اس ملک کے گوشہ گوشہ میں پھرے اور انھوں نے ہر جگہ عوام کی مدد کی اور خلوص کے ساتھ حقانیت اور عدم تشدد کی تعلیم دی۔ اب وہ زبردست ہستی ہمارے درمیان باقی نہیں۔ لیکن ان کا دیا ہوا پیغام ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا۔

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے گنگا کے کنارے مہاتما گاندھی کی "جل پرواہ" کی تقریب کے بعد تقریر کرتے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کہے۔

مہاتما گاندھی کے پھول سپرد دریا کر دینے کے بعد ان سے ہمارے تعلقات کا رشتہ ٹوٹتا نہیں بلکہ اور زیادہ مستحکم ہو جاتا ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم گاندھی جی کے عہد میں پیدا ہوئے اور انھیں گوشت و پوست میں زندہ دیکھا۔ آنے والی نسل انھیں اس صورت میں نہ دیکھ سکے گی۔ لیکن ان سے وہی تقویت حاصل کرے گی جو ہم حاصل کر رہے ہیں کیونکہ ان کی شخصیت ہم پر ہمیشہ اثر انداز ہوتی رہے گی۔

ان کی زندگی میں ہم ان کے پاس جا کر ان سے مشورہ لیتے تھے اب ایسا ممکن نہیں اب ہم ان کی مدد اور مشورہ سے اپنے مسائل کے بار کو ہلکا نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتے رہیں گے۔

گاندھی جی نے ہمارے ملک کو آزادی کے راستہ پر ڈالا وہ ہمیشہ عدم تشدد اور فرقہ واریت کے خلاف رہے۔ لیکن حصول آزادی کے بعد [illegible] افتراق پیدا ہوا اور ملک بھر میں تشدد کی ایک لہر دوڑ گئی [illegible] محکوم اور محکومیت کے نیچے دبے ہوئے انسانوں کو انھوں نے جس خوبی سے اور جس طریقے سے آزاد اور بلند کیا اس کی مثال تاریخ عالم میں ڈھونڈھے نہیں ملتی۔ لیکن اس وقت ہندوستان کی روح مجروح اور دنیا کے سامنے ذلیل و خوار ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا حال ہی میں فرقہ وارانہ درحسب کا زہر ملک کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا ہے۔ بعض طبقوں کا تشدد دانہ رویہ روز بروز بڑھتا گیا یہاں تک کہ خود "باپو" اس کا شکار ہو گئے اب اگر اس تشدد کو نہ روکا گیا تو ملک کی آزادی ختم ہو جائے گی۔

ہم آج گنگا کے کنارے سے یہ عزم کر کے اٹھیں گے کہ ہمیں اس تشدد کا قلع قمع کرنا ہے۔ ہندوستان کے بہت سے نوجوان تشدد کے راستہ پر چل رہے ہیں اب انھیں اس راستہ سے اپنے پاؤں ہٹا لینے چاہئیں۔ سیاسی مخالفین کے خلاف تشدد والی قوت کا استعمال معیوب ہے اور یہ ہمارے مستقبل کے لئے بھی مفید نہیں۔ انھوں نے کہا کہ "ہمیں اپنے ملک میں جمہوریت قائم کرنا ہے یہاں ہر شہری کو اس کا حق ہونا چاہئے کہ وہ امن میں رخنہ ڈالے بغیر اپنے خیالات کا آزادی سے اظہار کر سکے۔

یہاں وہی جماعت حکومت کر سکتی ہے کہ جسے عوام کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہو، جو لوگ اس قسم کی حکومت نہیں چاہتے اور تشدد کے ذریعے حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں انھیں آزاد ہندوستان میں کوئی جگہ نہ ملے گی۔

پنڈت نہرو نے سوال کیا کہ آخر ملک میں فرقہ واریت کا زہر کیوں پھیلا اور تشدد کا زور کیوں ہوا؟

اور پھر خود انھوں ہی نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا "اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ملک کے بعض ذمہ دار اشخاص نے نوجوانوں کو غلط راستہ پر ڈال دیا اور اپنے مقاصد کے لئے معصوم انسانوں کو بھڑکایا۔ ممکن ہے ماضی میں ہم نے نرمی سے اسکو دبایا ہو لیکن آج گاندھی جی کے مقدس پھول کو گنگا کی نذر کر دینے کے بعد ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے تشدد اور فرقہ واریت کو ختم کرنے کا بیڑا اٹھا لیا ہو۔

آج ہم غمگین دلوں کے ساتھ اپنے گھر واپس جائیں گے لیکن اس غم کے ساتھ فخر یہ جذبہ بھی شامل ہوگا۔ کہ ہماری تحریک آزادی کا رہنما مہاتما گاندھی جیسا عظیم المرتبت شخص تھا انھوں نے ہمیں جنگ کرنے کا ایک نیا طریقہ سکھایا یعنی عدم تشدد، انھوں نے ہمارے لئے جو کچھ کیا وہ ہم پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ ہم اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچائیں اور ہندوستان کو انکی خواہش کے مطابق بنائیں۔

ہمیں ہندوستان میں بلا تفریق مذہب و ملت سب کو یکساں شہری حقوق دینا ہیں اور پھر ہمیں دنیا بھر کو انسانی وحدت اخوت اور مساوات کا سبق دینا ہے۔ اگر ہم یہ سب کچھ نہ کر سکے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اس کے مستحق نہ تھے کہ ہم میں اتنا بڑا رہبر قوم پیدا ہوتا۔

پنڈت نہرو نے آخر میں کہا کہ گزشتہ چالیس سال سے عوام گاندھی جی کی جے کے نعرے لگاتے آئے ہیں، گاندھی جی اپنے ذاتی جے کے طالب نہ تھے۔ وہ ہندوستان کی فتح کے آرزومند تھے۔ انھوں نے ہندوستان کی آزادی کی بنیاد عدم تشدد اور سچائی پر رکھی، اور اب ہمیں اس طرح سے چلنا ہے کہ ان اصولوں کی ہمیشہ فتح ہو۔"

باپو کی روح سے خطاب

ہندوؤں کا گر تجھے لیڈر کہیں
درحقیقت ہے یہ اخلاقی گناہ
امتیاز مذہب و ملت نہ تھا
روشنی دیتا تھا سب کو مثل ماہ

از جناب رگھنندن گستور صاحب
شوق لامبر اپور

"باپو" کا جل پرواہ

الہ آباد ۱۲ فروری

آج گاندھی جی کی راکھ تانبہ کے ایک سادہ کلسہ میں دریائے گنگا و جمنا کے سنگم پر ایک سفید کشتی میں لائی گئی اور اس کو مہاتما جی کے لڑکے مسٹر رامداس گاندھی نے ایک بجکر پچپن منٹ پر سپرد سنگم کیا۔

پنڈت نہرو اور سردار پٹیل نے اس تقریب میں شرکت کی تقریباً کے بعد آخری ماتمی بگل بجایا گیا لاکھوں آدمیوں نے دریا کے کنارے سے تقریب کو دیکھا اور بہت سے لوگ تو اس مقدس اور تاریخی تقریب میں زیادہ نزدیک سے حصہ لینے کے لئے دریا کے اندر چلے گئے۔

اسٹیشن سے دریا تک تین میل لمبے راستے پر تقریباً بیس لاکھ آدمی کا ہجوم تھا۔ چار چھوٹے ہوائی جہاز نیچے اڑ کر خاص گاڑی پر گیندے گلاب اور سویٹ پی کی پنکھڑیوں کی بارش کر رہے تھے۔ اس گاڑی کے آگے تین جیپ موٹریں پانچ مسلح گاڑیاں اور جو بیس پولیس کے سوار تھے جن کے ہاتھوں میں نیلے و سرخ بیرق لگے ہوئے نیزے تھے اور وہ سفید و بادامی گھوڑوں پر سوار تھے

خاص سوگواروں کے چاروں طرف تین قطاروں میں سیکڑوں گورکھے۔ شاہی مسلح فوج کا عملہ جاٹ اور بنگال کے سفرمینا کے سپاہی تھے۔

کالی بکری کا دودھ

حافظ عبد الرزاق صاحب (احسان منزل پورانا توپخانہ بازار) ہمارے شہر کے مشہور تاجر اور قدیم روایات کے بزرگ ہیں مہاتما گاندھی کی شہادت سے حافظ صاحب موصوف انتہائی متاثر ہوئے ہیں آپ کا خیال ہے کہ جس بزرگ کو جو چیز زیادہ پسند ہوتی ہے اس چیز کو خیرات کیا جانا زیادہ بہتر ہے اور چونکہ مہاتما گاندھی زیادہ تر کالی بکری کا دودھ استعمال کرتے تھے لہذا اسکی خیرات زیادہ ایصال ثواب کا باعث ہے۔ لہذا آپ نے نہایت اچھے نسل کی اور کافی دودھ دینے والی دو کالی بکریاں معہ بچوں کے منگوا کر ہندو مسلم یتیم خانوں کو بھیج کر ان سے درخواست کی ہے کہ ان کا دودھ یتیم بچوں کو پلایا جائے۔ ہم حافظ صاحب کے اس عقیدتمندی کی قدر کرتے ہیں۔

سنت دھرم سمیلن

اچاریہ مید دھار تھی اور بھکھو سکریٹری آرنج بودھ سنگھ بودھ پوری (کانپور گنگا نہرہ کے قریب) لکھتے ہیں کہ:

۲۲ فروری ۲ بجے دن کو بودھ پوری میں سری شیو نرائن ٹنڈن جی پریسیڈنٹ سٹی کانگرس کمیٹی کی صدارت میں سنت دھرم سمیلن ہوگا جسمیں سب مذہبوں کے نمائندہ شریک ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اور جناب صدر کے ہاتھوں سنت گاندھی کی تصویر بودھ پوری میں رکھی جائے گی۔

سمیلن میں کرشن جی۔ مہاتما بدھ۔ حضرت عیسیٰ حضرت محمد۔ کبیر صاحب۔ روی داس۔ گرو نانک جی دیانند جی اور مہاتما گاندھی کے اصولوں پر ان ہی مذہب کے عالموں کی تقریریں ہونگی۔

"سقراط بال سبھا" بودھ پوری کے ممبروں کے ذریعہ سب پیشواؤں کے متعلق اچھے گانے بھی سنائے جائیں گے۔

آئینہ کانپور

مہاتما گاندھی کا سوگ

مہاتما گاندھی کا سوگ کانپور نے نہایت دلی افسوس کے ساتھ منایا۔ کانپور میں سیکڑوں ماتمی جلسے ہوئے اور ہزاروں غریبوں کو کھانا کھلایا گیا اور ۱۳ روز تمام کھیل تماشوں سے لوگوں نے پرہیز کیا۔ اور کانپور کے ہر ایک آدمی نے یہ محسوس کیا کہ ملک کا ایک ایسا زبردست نقصان ہو گیا ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔

استھی کی اسپیشل ٹرین

استھی کی اسپیشل ٹرین (مہاتما گاندھی کے پھول لانے والی ٹرین) جو الہ آباد سے ۱۱ جنوری ۶½ بجے صبح چلی تھی وہ کانپور کے اسٹیشن پر ۴½ بجے پہونچی۔ ضلع کانپور میں ۷۰ میل تک پٹری کے دونوں طرف سو سو گز کے فاصلہ پر پولیس اور کانگرس سیوا دل کے والنٹیر حفاظت کے لئے موجود تھے اسٹیشن پر فوج اور پولس کے انچارج افسران اور سپاہی تھے۔ اور اسٹیشن پر تار دینے کے لئے عارضی طور پر ایک دفتر قائم کر دیا گیا تھا۔ تاکہ عوام کو اور اخباری نمایندوں کو خبریں اور پیغامات بھیجنے میں آسانی ہو

جس وقت ٹرین کانپور اسٹیشن میں داخل ہوئی فوج پولیس اور کانگرسی والنٹیروں نے سلامی دی اور کانگرس و دیگر انسٹی ٹیوشنوں کی طرف سے ہار و پھول چڑھائے ۲ لاکھ سے زیادہ مغموم اور سوگوار انسانوں نے زیارت کر کے نذر عقیدت پیش کی۔

باوجود بہترین انتظام کے نہ معلوم کتنے لوگ بیہوش اور زخمی ہوئے لیکن لوگ عقیدت میں اسقدر محو تھے کہ ان کو تن من کا کوئی خیال نہ تھا۔ ٹرین ۴½ بجے یہاں سے روانہ ہوئی اور تقریباً ایک میل تک کچھوے کی چال سے چلتی رہی۔ کیونکہ ٹرین کے دونوں طرف بے حد ہجوم تھا۔

جامعہ ادبیہ

۱۰ فروری کو انجمن جامعہ ادبیہ کی ایک میٹنگ مسٹر محمد حبیب اللہ صدر انجمن کی صدارت میں ہوئی جس میں مہاتما گاندھی کی شہادت پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور آپ کی وفات کو ملک کے لئے ناقابل تلافی نقصان بتایا گیا۔

ہندوستانی برادری

۱۲ فروری کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر پرنی پورنانند ورما کی صدارت میں ہوئی جس میں سب ممبران نے مہاتما گاندھی کی تصویر پر پھول چڑھائے اور قرآن شریف۔ انجیل۔ گیتا۔ اور بودھ مذہب کی آیتیں اور اشلوک پڑھے گئے اور اس کے مطالب سمجھائے گئے۔ اور بودھ صاحب نے "رگھوپتی راگھو راجہ رام" مہاتما گاندھی کا محبوب ترین گیت گایا۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے مہاتما گاندھی کی روح کو ثواب پہونچانے کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپیہ کے صرفہ سے غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔

توپ خانہ بازار

۱۲ فروری ۱۰ بجے دن کو پورانا توپخانہ بازار میں سید بشیر الدین احمد صاحب کی صدارت میں اہل محلہ کا جلسہ مہاتما گاندھی کی شہادت پر اظہار افسوس کے لئے ہوا جس میں ڈاکٹر مراری لال اور ڈاکٹر جواہر لال وغیرہ حضرات نے تقریریں کیں اور ایک رزولیوشن اظہار افسوس کا کھڑے ہو کر پاس کیا گیا اور مہاتما گاندھی کے راستہ پر چلنے کا عہد کیا گیا

کرسچین یونین

۸ فروری کو کرسچین یونین کی طرف سے کانپور کے عیسائیوں کا ایک جلسہ مسٹر آر منوہر لال رو ائی۔ ایم، سی، اے کی صدارت میں ہوا جس میں مہاتما گاندھی کی وفات کو دنیا کے لئے ناقابل تلافی نقصان تبلایا گیا اور مہاتما گاندھی کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کا عہد کیا۔

ویلفیر کا مشاعرہ

۲۴ فروری ۸ بجے رات کو مسز سوشیلا گنجو ویلفیر آفیسر یو۔ پی کی طرف سے گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹر ہمایوں باغ میں ایک غیر طرحی مشاعرہ مسٹر حبیب احمد صدیقی ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کی صدارت میں ہوگا۔

مہاتما گاندھی کا مجسمہ

مسٹر دی سنگھ بھارگو اسپیشل کمشنر نے مہاتما گاندھی کی یادگار قائم کرنے کے سلسلہ میں بورڈ میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ مہاتما گاندھی کا قد آدم سنگ مرمر کا مجسمہ اکو توالی کے

بنی نوع انسان کے ضمیر کا ترجمان تھا

امریکہ اور برطانیہ کے تاثرات

واشنگٹن - آج ایک طرف بیان کے اخبار سب سے موٹے حروف میں گاندھی جی کے قتل کا اعلان کر رہے تھے۔ اور ان کی عظمت کو خراج عقیدت پیش کرنے میں کالم کے کالم سیاہ کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف تیاریاں ہو رہی تھیں کہ واشنگٹن میں جلد از جلد گاندھی جی کی یادگار تعمیر کی جائے۔

مسٹر امیول سیلر کی تجویز ہے کہ امریکی عوام کے روپیہ سے گاندھی جی کی ایک یادگار قایم کی جائے۔ انھوں نے امریکہ کی انڈیا لیگ کے صدر مسٹر جے سنگھ سے مشورہ کیا کہ کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ کہ ان کی یہ تجویز عملی شکل میں اختیار کرے۔

ہندوستانی وفد کے سرگروہ مسٹر آئینگر نے گاندھی جی کے قتل کی خبر سنتے ہی پنڈت نہرو کو بحری تار روانہ کیا جس میں انھوں نے اس سانحۂ عظیم پر شدید صدمہ کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس انجام سے تو یہی بہتر تھا کہ ان کا برت جاری رہتا لیکن آپ بہت نہ ہارے۔ اور سانحۂ عظیم ہی جس کا جواب ہندوستان کی تاریخ میں نہیں ملتا۔ آپ ثابت قدم رہئے۔

پاکستانی وفد کے سرگروہ سر ظفر اللہ خاں ان لوگوں میں تھے جو مسٹر آئینگر کے پاس سب سے پہلے تعزیت کرنے گئے انھوں نے مسٹر ... سے کہا۔ میں اس سانحۂ عظیم کو سن کر دم بخود رہ گیا۔ قیامت ہے کہ ایک بزدل کا ہاتھ ایسی ہستی کا خاتمہ کر دے جس نے ہندوستان اور انسانیت کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دی ہو اور خصوصاً ایسے وقت جبکہ ہندوستان کو ان کی مسیحائی کی سخت ضرورت تھی۔ اس ناقابل نقصان سے ہندوستان ہی نہیں دنیا کہیں زیادہ تہی دست ہو گئی ہے۔

حفاظتی کونسل کے صدر موسیو نگیئن بھی ان لوگوں میں تھے جو سب سے پہلے مسٹر آئینگر کے پاس گئے۔

واشنگٹن میں تقریباً ۳۰ فیصدی حبشی آباد ہیں۔ حبشی شیدائیوں اس شخص کی موت سے متعلق خبریں سننے کے لئے جو امن اور مساوات کا سب سے بڑا علمبردار تصور کرتے ہیں اپنی بیبیوں پر ریڈیو کھولے ہوئے ہیں۔ ایک زبردست سانحہ - یقین ہی نہیں آتا۔ یہ وہ الفاظ تھے۔ جو جگہ جگہ ان کی زبان سے ادا ہو رہے تھے۔

نیم ہند لوگوں کی قومی انجمن کے ایک ترجمان نے کہا۔ انجمن گاندھی جی کی موت کا سخت صدمہ ہے جو جمہوریت اقلیت حقوق اور عدم تشدد کا علمبردار تھا۔ گاندھی جی کی موت تمام اقلیتوں کا نقصان ہوا۔ سینٹ کے ڈیموکریٹ لیڈر مسٹر بارکلے نے کہا میں اس قتل کو ایک عالمگیر سانحہ کرتا ہوں۔"

وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل نے ... گاندھی کو بنی نوع انسان کے ضمیر کا ترجمان بتایا۔ پنڈت نہرو کے نام ایک ... وہ کہتے ہیں۔ امریکہ کو مہاتما گاندھی کی وفات کی خبر سے بڑا صدمہ ... اور وہ ہندوستان کے رنج و غم میں شریک ہے۔ ایوان نمایندگان گاندھی کی موت پر ... کے لئے خاموش ہو گیا۔

... ہندوستانی سفیر مسٹر آصف علی نے کہا ہندوستان کے لئے یہ سب سے دردناک سانحہ ہے۔ میں رنج و غم سے مجبور ہوں کہ فی الحال اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

قتل کی خبر معلوم ہوتے ہی برطانیہ کی اہم ہستیوں نے اظہار افسوس کیا۔

... ہائی کمشنر ... متعینہ لندن مسٹر حبیب ابراہیم نے کہا۔ گاندھی جی پر قاتلانہ حملہ کی خبر سن کر مجھے اس قدر بدحواسی ہوئی کہ میں سوائے اس کے اظہار نفرت کے کچھ اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔

مسٹر ... نائب وزیر اعظم برطانیہ نے کہا یہ بہت افسوسناک خبر ہے اور ایک بہت نمایاں اور بہت بڑے آدمی کی زندگی کا المیہ خاتمہ ہے۔

لارڈ ولسٹو دل - سابق وزیر ہند نے کہا یہ ہولناک المیہ ہے۔ گاندھی جی کی موت سے ہندوستان ہی کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو نقصان پہنچا ہے کیونکہ موجودہ نسل میں امن قایم کرنے کی جدوجہد میں ان کی ہستی نمایاں تھی۔ ان کی کمی ہر جگہ محسوس کی جائے گی۔ یہ ایک ایسا زبردست المیہ ہے کہ میں مشکل سے اپنے خیالات مجتمع کر سکتا ہوں۔

کنٹربری کے لاٹ پادری - ڈاکٹر فشر نے کہا۔ میں گاندھی جی کی موت پر ہندوستان کے ساتھ اس کے غم میں شریک ہوں۔ یہ ایک ہولناک سانحہ ہے۔ گاندھی جی کی موت ایک قاتل کے ہاتھوں ہوئی۔

انھوں نے اپنی زندگی کو لوگوں کو تشدد سے ہٹا کر امن و اخوت کی راہ پر لگانے کے لئے وقف کر دی تھی۔ تعصب اور نفرت نے ان کو ان مقاصد کے لئے شہید کر دیا۔

لارڈ ہیلی فیکس - نے جو ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۱ء تک ہندوستان کے وائسرائے رہ چکے ہیں۔ کہا گاندھی جی کے قتل کی خبر ہندوستان اور اس کے مقصد کے لئے زبردست المیہ ہے جس کے لئے وہ ہمیشہ جان دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔

ہندوستان کی خدمت کے لئے کسی نے اتنے خلوص سے کام نہیں کیا جتنا کہ گاندھی جی نے کیا۔ اور ان کے دوستوں کو اب صرف یہ توقع کرنا چاہئے کہ ان کی فکر انگیز ... اور ... ان پر اتنا ہو گا کہ وہ ان کے اصولوں کو سمجھیں گے۔ اور ان پر عمل کریں گے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ تاریخ میں چند ہی ایسی مثالیں ہوں گی جو اپنی ذاتی مثال اور کیرکٹر سے اپنی نسل کو اتنا زیادہ متاثر کر سکی ہو۔

سر اسٹیفورڈ کرپس - وزیر خزانہ برطانیہ نے کہا مہاتما گاندھی کا قتل ہندوستان اور دنیا کے لئے شدید ترین سانحہ ہے آزادی کے بعد جو ہیجانی کیفیت طاری رہی اس میں وہ امن کے لئے زبردست اثر ڈال رہے تھے ایسی مستقل مزاج اور تسلی و تشفی بخش شخصیت کی ایسے نازک وقت میں موت سے ان تمام لوگوں کو صدمہ ہو گا۔ جو دنیا کی دشواریوں کا حل چاہتے ہیں۔ ان کے دوستوں کو اور بھی زیادہ ہو گا۔ وہ اپنے عدم تشدد کے عقیدے کا اظہار قول ہی سے نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے اعمال اور ان قربانیوں کے ذریعہ بھی کرتے تھے جو وہ ساری عمر کرتے رہے۔ ہمارے زمانہ میں اس سے بڑا کوئی روحانی لیڈر نہیں ہوا ہے۔ ان کی موت سے ان لوگوں کا نقصان ہوا ہے اور حوصلہ شکنی ہوئی جو ان کی طرح روحانی قدروں کو دوسری چیزوں پر فوقیت دیں گے۔

مسٹر ریجنالڈ سورین سین - رکن پارلیمنٹ نے جو ۱۹۲۶ء کے پارلیمانی وفد کے ایک رکن کی حیثیت سے ہندوستان آئے تھے۔ کہا۔ مجھے یقین ہے کہ خود ان کی یہی خواہش ہوتی کہ جو ان کو جانتے اور عزیز رکھتے ہیں۔ وہ تو بدلہ نہ لیں۔

وہ مشرق کی بہترین باتوں کے نشان تھے

چینی حکومت نے نانکنگ میں ایک سرکاری بیان شائع کیا جس میں گاندھی جی کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا کہا کہ دنیا اس کمی کو پورا نہیں کر سکتی۔ متحدہ ہندوستان کے لئے ان کی جدوجہد نے انھیں بلند ترین مرتبہ پر پہونچا دیا تھا۔ وہ ایک اعلیٰ مرتبت ایشیائی تھے۔ ان کے اصول ان کے بعد بھی زندہ رہیں گے اور آنے والی نسلوں کو فیضان بخشتے رہیں گے۔

جنرلیسمو چیانگ کائی شک دوسرے چینی وزیروں نے سرکاری افسروں نے وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو کے نام تعزیت کے تار بھیجے ہیں جس میں جواہر لال جی سے۔ گاندھی جی کے گھر والوں سے اور پوری ہندوستانی قوم سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔

جنرل میک آرتھر - (جاپان کے اتحادی کمانڈر انچیف) اگر دنیا میں تہذیب کو باقی رہنا ہے تو اس کے ارتقا میں تمام انسانوں کو آخر ان کا عقیدہ اختیار کرنا پڑے گا کہ اختلاف کے مسئلوں کو طے کرنے کے لئے طاقت کا استعمال نہ صرف اصولی طور پر غلط ہے۔ بلکہ اس کے اندر خود اپنی بربادی کے جراثیم موجود ہیں۔

جاپان کے وزیر اعظم نے کہا گاندھی جی اپنی زندگی بھر ہندوستان کی آزادی اور دنیا کے امن کے لئے جو کوشش کرتے رہے اس کا میں دل سے احترام کرتا ہوں۔

برما کی یونین کے صدر نے گورنر جنرل کے نام اور وزیر اعظم نے ہندوستان کے وزیر اعظم کے نام تعزیت کے پیغامات بھیجے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ مہاتما گاندھی کی وفات برمی قوم کے لئے بھی ایک نقصان خیال کی جاتی ہے۔ اور اس نے ہندوستان کی طرح برما بھی آج یوم غم منا رہا ہے۔

رنگون میں ہڑتال رہی حکومت نے چھٹی کا اعلان کر دیا۔

آسٹریلیا کے وزیر اعظم۔ حکومت اور عوام نے مہاتما گاندھی کی المناک موت پر بڑے بڑے رنج و غم کے ساتھ سنا۔ وہ انسانیت کی فلاح اور امن کی ترقی کے لئے کام کر رہے تھے۔

مشرق الہند - (انڈونیشیا) میں ہالینڈ کے لفٹنٹ گورنر جنرل۔ پوری دنیا غریب ہو گئی۔ ان کا اثر جنگ سے اندھی بنی ہوئی دنیا کے تمام تشدد آمیز عناصر سے زیادہ دیرپا ہو گا۔

سیلون کے - وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے اس خبر سے اتنا سخت دھچکا لگا ہے کہ میں کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ کہ ہندوستان ہی کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ وزیر داخلہ نے کہا۔ مجھے سب سے پہلے پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کے کاندھوں پر آنے والی ذمہ داریوں کا خیال آ رہا ہے۔ پارلیمنٹ نے وزیر اعظم کی ایک قرارداد منظور کی جس میں کہا گیا تھا کہ مہاتما گاندھی مشرق کی بہترین باتوں کے ایک نشان تھے۔ راستہ دکھانے والی روشنی بجھ گئی لیکن ایک طرح سے دیکھا جائے تو یہ ناممکن ہے۔ ان کا شمار دنیا کے ان لوگوں میں ہے جو امر ہو گئے۔

جنوبی افریقہ - کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل جان اسمٹس نے تار میں لکھا۔ مسٹر گاندھی کے مر جانے سے ہندوستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ دعا ہے کہ اس المناک حادثہ کا اثر ہندوستان کی روح سے فرقہ وارانہ جذبات کو نکال دے اور اس کے باشندوں کو وہ امن عطا کر دے جس کے لئے مسٹر گاندھی اپنی جان دینے کو تیار رہتے تھے جیسا کہ انھوں نے کر دکھایا۔ ڈربن میں ہر مذہب و ملت کے آٹھ ہزار سے زائد ہندوستانیوں نے گاندھی جی کی یاد میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور اس میں عہد کیا کہ انسانی وقار کے لئے گاندھی جی کے عقیدے پر جمے رہیں گے۔ اور جنوبی افریقہ میں ان کے کام کو جاری رکھیں۔ تاکہ حق اور انصاف کا بول بالا ہو۔ اور آزادی حاصل ہو جائے۔

جانبرگ۔ پریٹوریا اور جنوبی افریقہ کے دوسرے شہروں میں بھی اسی قسم کے جلسے ہوئے۔ اور ایسے ہی عہد کئے گئے۔

دنیا کے بادشاہوں کی نظر میں مہاتما گاندھی

شاہ فاروق کا پیغام

قاہرہ۔ مہاتما گاندھی کی شہادت پر شاہ فاروق نے انڈیا کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو مندرجہ ذیل تار روانہ کیا ہے۔

مجھے عظیم المرتبت مہاتما گاندھی کی المناک موت کا حال معلوم ہو کر انتہائی دکھ پہونچا جنھوں نے اپنے حب الوطنی اور انسانیت دوستی کے نظریات پر امن پسندانہ جدوجہد کے ذریعہ فتح پا کر بہادری اور قربانی کی ایک مشترک مثال قایم کر دی ہے۔

ان دردناک لمحات میں میں اور اسکلینی اور مرحوم کے خاندان کو اپنا دلی تعزیتی پیغام بھیجتا ہوں۔ میری جملہ ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں۔

شاہ جارج کا پیغام

ہز مجسٹی شاہ برطانیہ نے گورنر جنرل انڈیا لارڈ ماونٹ بیٹن کو حسب ذیل پیغام بھیجا ہے۔

"گاندھی جی کی خبر سن کر ملکہ اور مجھے بہت صدمہ ہوا کیا آپ میرا یہ پیغام ہندوستان پہونچا دیں گے۔ کہ ہماری پر خلوص ہمدردیاں ہندوستانیوں کے ساتھ ہیں۔ جن کو نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کی عظیم المرتبت ہستی کے اٹھ جانے سے ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔"

شاہ ایران کی طرف سے تعزیت

ایرانی مجلس کے صدر رضا حکمت نے گاندھی جی کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے کہ ہندو اور مسلم مل کر استحکام امن و اتحاد کی کوشش کریں گے۔

شاہ محمد رضا پہلوی شاہ ایران نے آج اپنے دربار کے ایک اعلیٰ عہدہ دار کو حکم دیا کہ وہ ان کی نیابت کرتے ہوئے ہندوستانی سفیر کو گاندھی جی کی وفات پر تعزیت دیں۔

شاہ ایران نے بحری تار کے ذریعہ اپنے سفیر مقیم دہلی کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ان کی جانب سے گاندھی جی کے اعزا اور پنڈت نہرو کو تعزیت دیں۔ ابراہیم حکیمی نے حکومت ہند کو بحری تار کے ذریعہ تعزیتی پیغام بھیجا ہے۔

طہران کے سرکاری اور مذہبی حلقوں میں گاندھی جی کی وفات کا جو اثر ہوا ہے۔ ایرانی اخبارات اس کا اظہار کر رہے ہیں۔

ریاست ٹہری کی نئی عوامی کابینہ

نئی دہلی ۱۰ فروری - ٹہری پرجا منڈل نے نئی کابینہ کے وزیروں کی جو فہرست مرتب کی تھی کل ہند عوامی ریاستی کانفرنس نے اسے منظور کر لیا ہے ان نئے وزیروں کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر کے این گیرولا۔ ڈاکٹر انند سہارن تواری۔ مسٹر کرشنا سنگھ اور خوشحال سنگھ۔ یہ وزرات لبندت ... کو حلف اٹھائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ اگر کابینہ میں کوئی جگہ خالی ہو تو اسے پر کرنے کے لئے پرجا منڈل نے ... مسٹر دولت رام اور مسٹر ... اونیال کے نام بھی وزیروں کی فہرست میں درج کر رہے ہیں اس کے علاوہ اس نئی کابینہ کی رہنمائی کے لئے ایک مشاورتی کونسل بھی قایم کی گئی ہے۔

سردار پٹیل کے مکان کے باہر

ایک مشتبہ شخص کے چکر

نئی دہلی ۱۱ فروری۔ اتوار کی صبح کو حفاظتی پولیس کے آدمیوں نے ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل کے مکان کے احاطہ کے باہر دس منٹ تک ایک شخص کو چکر لگاتے دیکھا گیا جب اس آدمی کو ٹوک کر اس کی جامہ تلاشی لی گئی تو ایک خنجر برآمد ہوا۔ اس نے اپنا نام ہمت سنگھ بتایا ہے۔

مشرقی پاکستان میں پھول بہانے کی رسم

کلکتہ۔ انتظام کیا جا رہا ہے کہ گاندھی جی کی راکھ کا ایک حصہ مشرقی پاکستان میں بہایا جائے۔

بنگال صوبائی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر سریندر موہن گھوش کل دہلی سے کلکتہ واپس آئے۔ وہ اپنے ساتھ گاندھی جی کی راکھ کا ایک حصہ لائے ہیں۔ جو نواکھالی میں بہایا جائے گا بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر پی سی گھوش آج ڈھاکہ روانہ ہو گئے وہ اس سلسلہ میں وہاں انتظامات کرنے گئے ہیں۔

ریاست الور کا انتظام حکومت ہند نے اپنے ہاتھ میں لے لیا

مہاراجہ اور وزیر اعظم کو باہر رہنے کا حکم

نئی دہلی ۱۰ ۷ فروری، حکومت ہند نے مہاراجہ الور اور ان کے وزیر اعظم ڈاکٹر این بی کھرے کو حکم دیا ہے کہ وہ عارضی طور پر ریاست سے باہر رہیں۔ حکومت ہند کے ایک غیر معمولی گزٹ مورخہ ۷ فروری ۱۹۴۸ء میں کیا گیا ہے۔

دستور ساز اسمبلی کے ریاستی شاندار ونچی گفت کمیٹی کے اراکین سے گورنر جنرل نے مشورہ کیا اور اس کے بعد وہ ان شواہد اور مواد پر غور کرنے کے بعد جو ریاست الور میں راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرگرمیوں کے (جن کا مہاتما گاندھی کے قتل کی سازش میں شرکت کا امکان ہے) متعلق ملے ہیں اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست سنگھ کی جد و جہد سے چشم پوشی ہی نہیں بلکہ ان کی اعانت بھی کرتی تھی اس نتیجے پر پہونچے ہیں کہ مندرجہ ذیل امور کے لئے ثبوت کی ضرورت نہیں۔

(۱) مہاراجہ الور اور ان کے وزیر اعظم کھرے عارضی طور پر ریاست سے باہر رہیں تاکہ اُن کی موجودگی سے تحقیقات پر کوئی اثر نہ پڑنے پائے

(۲) عارضی طور پر ریاست کا انتظام ایک ایسے مہتمم کی طرف سے ہو جسے محکمہ ریاست حکومت ہند مقرر کرے۔

حکومت ہند نے مذکورہ بالا مشورہ مان لیا ہے اور طے کیا ہے کہ مہاراجہ الور اور ان کے وزیر اعظم ڈاکٹر کھرے ریاست سے باہر رہیں، حکومت میں عارضی انتظام کے لئے ایک مہتمم بھی مقرر کر دیا گیا ہے، اور فوری طور پر تمام ضروری انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

مہاراجہ الور کی تحریر

مہاراجہ الور نے محکمہ ریاست کو ایک تحریر بھیجی ہے جس میں کہا ہے۔

گورنر جنرل اور وزیر محکمہ ریاست کی موجودگی میں محکمہ ریاست کے سکریٹری نے مجھے حکومت ہند کے محکمہ ریاست کی تحریر ایف — ۲۰۰ پی — ۴۸ مورخہ ۷ فروری ۱۹۴۸ء دی ہے مجھے اس تحریر کو دیکھ کر جس میں ریاست الور راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرگرمیوں کا تذکرہ ہے دھچکا لگا۔ تحریر میں کہا گیا ہے کہ سنگھ کا گاندھی جی کی ہلاکت میں ہاتھ ہے اور ریاست میں اس کی سرگرمیوں سے چشم پوشی ہی نہیں بلکہ اس کی اعانت کی گئی ہے۔"

"اس قسم کا خیال میرے لئے باعث اذیت ہے الزام بہت سخت ہے۔ میں تحقیقات میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتا تاکہ معاملہ صاف ہو جائے اور ریاست بری الذمہ قرار پائے، اس لئے حکم دیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کھرے وزیر اعظم کا عہدہ ختم کر دیا جائے، اور دوران تحقیقات میں ریاست کا انتظام اس مہتمم کے ذریعہ ہو جسے حکومت ہند کا محکمہ ریاست مقرر کرے گا۔ ریاستی فوجی اور غیر فوجی ملازمین کو اس سے تعاون کرنا چاہیئے۔ میں بخوشی دوران تحقیقات میں ریاست الور کے باہر رہوں گا اور کسی طرح اس پر اثر انداز نہ ہوں گا۔

وزیر اعظم کو حکم

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا جس کی تعمیل ڈاکٹر کھرے پر کی گئی۔

جو اطلاعات ملی ہیں ان سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر این بی کھرے وزیر اعظم ریاست الور وارد حال نئی دہلی مقیم کیننگ لین ریاست الور میں راشٹریہ سیوک سنگھ (جو غیر قانونی قرار دی جا چکی ہے) کی سرگرمیوں میں اعانت کر کے تحفظ امن عامہ کے خلاف کام کیا ہے۔ اور چونکہ انھیں تحفظ امن عامہ کے خلاف اب سرگرمیوں سے باز رکھنا ہے اس لئے میں آئی، ایم ایس رندھاوا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی ان اختیارات سے جو قانون تحفظ عامہ پنجاب بشکل نفاذ صوبہ دہلی کی دفعہ ۱۴ (۱) ب کی رو سے مجھے ملے ہیں یہ تحریری حکم دیتا ہوں کہ مذکورہ ڈاکٹر این، بی کھرے آج سے ایک مہینہ کیلئے صوبہ دہلی میں رہیں۔ یہ حکم فوری طور پر نافذ ہو گا اور

ہڑتالی صورت حال کے پیش نظر اسے فریق مخالف کی عدم موجودگی میں جاری کر دیا گیا ہے۔

تعطیل عام کا اعلان

لکھنؤ:۔ ۶ فروری، ایک سرکاری اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت یو، پی نے نگوشی ایبل انسٹرومنٹس ایکٹ ۱۸۸۱ء کے تحت جمعرات ۱۲ فروری کو مہاتما گاندھی کے پھول بہانے کی رسم ادا کرنے کے سلسلہ میں عام تعطیل کا دن قرار دیا ہے۔ اس دن صوبہ کے تمام دفاتر اور خزانے بند رہیں گے۔ حکومت نے خزانے اور بینکوں کے علاوہ تمام عدالتوں اور دفتروں کے لئے ۱۱ اور ۱۳ فروری کو بھی تعطیل کے دن قرار دیئے ہیں۔

ڈاکٹر ضیاء الدین کی تدفین

علیگڑھ، ۴ فروری، کل شام کو تین بجے ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب مرحوم کی میت دفن کر دی گئی، طلباء نے وائس چانسلر کے منع کرنے کے باوجود ڈاکٹر صاحب مرحوم کو سرسید کے پہلو میں دفنایا گیا یونیورسٹی کی طرف سے طلباء کو نوٹس دیا گیا ہے کہ قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

سازش کا نقشہ گورکھپور میں تیار کیا گیا تھا

لکھنؤ:۔ ۷ فروری، معلوم ہوا ہے کہ گڈسے کا جو ساتھی مرزا پور میں گرفتار کیا گیا تھا اور جسے لکھنؤ لایا گیا ہے اُس نے سازش کی مکمل تصویر اور پورا نقشہ پولس کو بتا دیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس سازش کا نقشہ ایک سال قبل ہندو مہا سبھا کے اجلاس کے موقعہ پر گورکھپور میں بنایا گیا تھا جس میں تمام کانگریسی لیڈروں کی قتل کرنے کی سازش تھی،

لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سازشی پروگرام کسی طرح مکمل نہیں ہو سکا تھا۔ کیونکہ اس کے ممبران میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گورکھپور میں ہندو مہاسبھا کی سبجکٹس کمیٹی کی بیٹھک کے بعد رات میں کافی دیر سے ایک چھوٹی سی میٹنگ اور ہوئی جس میں چند افراد شریک ہوئے اور اس جلسہ میں سازش کا نقشہ تیار کیا گیا تھا۔

جامع مسجد کے سامنے گاندھی جی کی راکھ کی تدفین

نئی دہلی: ۷ فروری، دہلی کے مسلمانوں نے طے کیا ہے کہ گاندھی جی کی راکھ جامع مسجد دہلی کے سامنے "ہرے بھرے" کے مزار کے قریب دفن کی جائے گی۔

"ہرے بھرے" اورنگ زیب کے زمانہ میں ایک بڑے مسلمان بزرگ گذرے ہیں۔

مہاتما جی کی سوانح عمری کی فلم

نئی دہلی:۔ ۶ فروری، معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے مشہور فلم ڈائرکٹر مسٹر شانتارام گاندھی جی کی سوانحعمری کی فلم تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ فلم انگریزی اور ہندوستانی زبان میں تیار کی جائیگی معلوم ہوا ہے کہ فلم تیار کرنے کے لئے ہولی وڈ کے ماہرین کی امداد طلب کی جا رہی!

گاندھی جی کی یاد میں

بھاگلپور، ۵ فروری، شہری کانگرس کی مجلس انتظامیہ نے اپنے اجلاس میں ایک تجویز کے ذریعہ حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ گاندھی جی کی یاد میں آئندہ سے انڈین ڈومنین میں جمعہ کو نصف دن کی چھٹی دی جایا کرے!

مدراس کی نو جماعتوں کی سرگرمیاں ختم

مدراس۔ ۶ فروری، مدراس کے گورنر سر آرچی بالڈ نے آج اپنے ایک حکم کے ذریعے صوبے کی نو جماعتوں کی تمام سرگرمیاں ختم کرنے کا حکم دیا ہے، اس کے علاوہ راشٹریہ سیوک سنگھ کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔

اس حکم کے ... پر جلد ہی عمل شروع ہو جائیگا اور جو مدراس تحفظ امن عامہ ایکٹ کے تحت جاری کیا گیا ہے مندرجہ بالا نو جماعتیں جلسے نہیں کر سکتی ہیں، جلوس نہیں نکال سکتیں، اسلحے یا بغیر اسلحے کے ڈرل یا پریڈ نہیں کر سکتی ہیں اور نہ کیمپ لگا سکتی ہیں۔

اس حکم کے نفاذ کی وجہ بتاتے ہوئے حکومت نے کہا ہے کہ حکومت کا خیال ہے کہ ان جماعتوں کی سرگرمیاں امن و نظم کے لئے مضر ہیں۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قراردادیں

نئی دہلی، ۷ فروری، کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آج دو قراردادیں منظور کیں، پہلی قرارداد میں جو گاندھی جی کی یادگار کے متعلق ہے تمام کانگرسیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ ان کو فرقہ وارانہ اتحاد قائم کرنے کے لئے پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ گاندھی جی کی موت کی وجہ سے یہ کام ادھورا رہ گیا ہے۔ قرارداد میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تمام نجی فوجیں اور اس قسم کے ادارے ممنوع قرار دیئے جائیں،

ایسی جماعتوں کو جن کا دار و مدار مذہب پر ہو ان کی حوصلہ افزائی سیاسی مقاصد میں نہ کیجائے،

دوسری قرارداد میں ایک قومی یادگار فنڈ قائم کرنے کے لئے کیا گیا ہے جس کا مقصد تمام ہندوستان میں تعمیری کام کرنا ہو گا، فنڈ مہاتما گاندھی کی تصانیف اور تعلیمات کو جمع کرنے اور ان کو مختلف زبانوں میں اشاعت دینے کے لئے بھی استعمال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ گاندھی جی سے متعلقہ چیزوں کو محفوظ رکھنے کے لئے میوزیم بھی قائم کیا جائے گا، ورکنگ کمیٹی ہندوستانی عوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ قومی یادگار فنڈ میں چندہ دیں، اور ہر شخص کم از کم دس دن کی آمدنی دے ورکنگ کمیٹی نے صدر کانگرس کو اختیار دیا ہے کہ وہ تمام ابتدائی کارروائی کریں جس میں فنڈ کو جاری کرنے کے لئے ایک عارضی کمیٹی کا قیام بھی شامل ہو

... صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے قرارداد کے ہمراہ جو بیان شائع کیا ہے اس میں عوام سے اپیل کی گئی ہے ... وہ مہاتما گاندھی کے قتل کا کوئی انتقام نہ لیں۔ کیونکہ ان ... کی مہاتما جی نے ہمیشہ مخالفت کی ہے، حکومت تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ اگر اس قسم کی واقعات جاری رہے تو ... کام میں رکاوٹ پڑے گی۔

آج ورکنگ کمیٹی کا تین گھنٹہ تک جلسہ ہوا۔ اب اس ... جلسہ ۸ فروری اور اس کے بعد کی تاریخوں میں ہو گا۔

معلوم ہوا ہے کہ دو قراردادوں کے علاوہ ورکنگ کمیٹی نے اقتصادی تحقیقی کمیٹی کی رپورٹ۔ کانگرس کے نئے دستور اور کانگرس کے اصولوں کے تحت عام سیاسی حالات پر بھی غور کیا۔ کمیٹی میں رائے کی اکثریت کا یہ خیال ہے کہ جماعت کے اندر ڈھیلا پن ختم کر کے ذرا سختی سے کام کرنا ہو گا جس ... کانگرس کی عام پالیسی کا اعلان ضروری ہے، یہ بات بھی ... لیگئی ہے کہ اس وقت آپس میں اتحاد کی سخت ضرورت ہے ... یہ ممکن ہے کہ آنے والے کل ہند کانگرس کمیٹی کے اجلاس ... اس معاملہ پر باقاعدہ کوئی بیان سوچ سمجھ کر دیا جائے

سرکاری ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی

لکھنؤ ۷ فروری، آج حکومت یو پی نے ضلع اور دوسرے محکموں کے اعلیٰ حکام کے نام ہدایت ... کی ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم ... تعلق رکھتا ہو ... عمل میں لائی جائے اور بغیر کسی تاخیر کے اُنھیں فوراً معطل کر ... جائے۔ سی آئی ڈی کو بھی ہدایت کر دیگئی ہے کہ وہ یہ دیکھتی رہے کہ کوئی سرکاری ملازم سنگھ سے کوئی تعلق تو نہیں رکھتا ... اور حکومت کی ہدایت کے بعد بھی اگر کسی کو ایسا کرتے ہوئے پایا ... تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی جس میں اس کی برخاستگی بھی شامل ہو۔

راج گھاٹ پر یادگار کا خاکہ

نئی دہلی:۔ ۷ فروری، راج گھاٹ پر ایک ... پارک بنائے گی، جس میں چاروں طرف سبزہ زار ہو ... انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔

خیال کیا ... کہ مہاتما کی سمادھی پر ایک ... حکومت کا محکمہ تعمیرات مشہور ماہ ... کے بارے میں بات چیت کر ...

قرعہ اندازی کے ذریعہ قاتل کا تعین

ناگپور۔ ۹ر فروری، مقامی ہندی اخبار پراجا متر واکے ناگ پور کے نامہ نگار کو باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے ممتاز کارکنوں کا ایک جلسہ ناگ پور میں ۲۵ر جنوری کو ہوا جس میں یہ سوال اٹھا کہ آخر گاندھی جی کو کون قتل کرے اس بات کا فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعہ کیا گیا جب قرعہ ڈالا گیا تو قاتل رام ناتھو رام گوڈسے نام نکلا۔

جوناگڑھ میں ۱۲ر فروری سے رائے طلبی

نئی دہلی ۱۰ر فروری، جوناگڑھ بیرباواڈ منگرول، مناودر، سنٹوا اور سردارگڑھ کے مسئلہ الحاق پر رائے طلبی ۱۲ر فروری سے شروع ہو کر ۲۰ر فروری تک

ریاست بھور کے نظم و نسق پر حکومت کا قبضہ

پونہ ۔۔ ۷ر فروری، معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کی حکومت نے دکن کی ایک ریاست بھور کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ۔ ریاست پونہ کے قریب ہے ۔ پونہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ریاست کا منتظم مقرر کیا گیا ہے ۔ یہ قدم ان فسادات کی وجہ سے اٹھایا گیا ہے کہ جو ریاست میں ہوئے ہیں ریاست کے والی نے وزارت ریاست سے امن و امان قائم کرنے میں مدد دینے کی درخواست کی تھی۔

کچھ پھول محفوظ رکھے گئے ہیں

نئی دہلی ۔۔ ۱۱ر فروری، اسٹر دیوداس گاندھی ایک بیان میں کہتے ہیں۔

چوں کہ راکھ کی خواستگاری کی تمام درخواستوں پر عملدرآمد ناممکن تھا اس لئے بعض مقامات پر گاندھی جی کی راکھ نہ پہونچ سکنے سے جو مایوسی پیدا ہے اسکا مجھے بخوبی احساس ہے۔ دوسری مجبوریوں کے علاوہ ایک بات تو یہی ہے کہ راکھ زیادہ نہیں تھی کہ ہر مقام پر پہونچائی جاسکے اس لئے اس کے بہائے جانے کیلئے صرف مقدس دریاؤں اور تیرتھوں کو منتخب کیا گیا۔

اس کے علاوہ میرے احباب کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ پریاگ میں راکھ بہائے جانے کی مرکزی طور پر جو بڑی رسم ادا کی جا رہی ہے اس میں دوسرے مقامات کی بھی نمائندگی شامل ہے اور اس طرح گویا ہر ہندوستانی اس آخری رسم میں شریک ہے۔

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ کے لئے ہم نے گاندھی جی کی تھوڑی سی راکھ محفوظ کر لی ہے اس سلسلہ میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ اسے یادگار کے طور پر باقی رکھا جائے۔ لیکن ابھی تک کوئی قطعی بات طے نہیں پائی ہے۔ غیر ممالک سے بھی راکھ کی خواستگاری کی گئی ہے کچھ بچی ہوئی راکھ وہاں بھی بھیجی جا سکتی ہے اور اگر بعد میں کوئی اہم مقام معلوم ہوا تو وہاں بھی بھیجنا ضروری ہوگا۔ لیکن ان تمام باتوں کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ اسی وقت کیا جاسکے گا جب ہمارے لیڈر

۴ جاری رہے گی رائے دہندگان کی فہرست تیار ہے اور انتخابی مراکز اور انتخابی افسران مقرر ہو چکے ہیں رائے دہی کے لئے بہت سے مسلمان واپس ہو چکے ہیں سوال یہ ہے کہ عوام ہندوستان کے ساتھ الحاق کیلئے تیار ہیں یا پاکستان کے ساتھ۔

مرکزی لیگ سے صوبہ لیگ کا مطالبہ

لکھنؤ ۔۱۰ر فروری، مولوی سید رضوان اللہ صاحب صدر صوبہ مسلم لیگ نے آج ایک تار مسٹر محمد اسمٰعیل کنوینر انڈین مسلم لیگ کونسل کو روانہ کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ آپ مسلم لیگ

حکومت کا ریاست بھرت پور کے نظم و نسق پر قبضہ

نئی دہلی: ۱۰ فروری۔ حکومت ہند کے محکمہ ریاستنے ریاست بھرت پور کا نظم و نسق اپنے تحت میں لے لیا ہے ریاستی حکومت پر الزام یہ ہے کہ اس نے راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرگرمیوں میں شرکت کی ہے۔

آج رات ایک سرکاری اعلانیہ میں کہا گیا ہے:۔ وزارت ریاست ہز ہائی نس مہاراجہ بھرت پور سے گفتگو میں ہز ہائینس کو وہ باتیں بتادیں جن سے راشٹریہ سیوم سیوک سنگھ کی سرگرمیوں میں بھرت پور کی حکومت کی شرکت کا ثبوت ملتا ہے۔ ہز ہائی نس کو یہ خبر سنکر ایک دھچکا سا لگا۔ لیکن اپنی اور اپنی حکومت کی پوزیشن صاف کرنے کے خیال سے انھوں نے یہ منظور کر لیا ہے کہ ان کی ریاست کے لئے ایک مہتمم مقرر کر دیا جائے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ یہ مہتمم فوراً ہی اپنے کام کا جائزہ لے لیگا۔

ہز ہائی نس نے یقین دلایا ہے کہ حکومت ہند کے محکمہ ریاست کے مقرر کئے جانے والے مہتمم اور پولیس کے افسر اعلیٰ کو اپنے کاموں میں ہز ہائی نس، عوامی وزیروں اور ریاستی پولیس اور فوج کا پورا پورا تعاون حاصل ہوگا!

راشٹریہ سیوک سنگھ کے ہاتھ ہوائی جہاز بیچا گیا

نئی دہلی:۔ انڈین پارلیمنٹ کی لابی کی اطلاعات کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ وزارت صنعت فراہمی کے ڈائرکٹر فروخت نے راشٹریہ سیوک کے ہاتھ ایک ہوائی جہاز کو فروخت کیا۔ اس خبر کی ابھی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

خیال یہ ہے کہ ہوائی جہاز کسی جماعت کے ہاتھ فروخت کیا گیا تھا اور اس جماعت نے راشٹریہ سیوک سنگھ کے سپرد کر دیا، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انڈین یونین کی مملکت کے اندر ایک ہندوستانی ریاست کے مرنا زوانے ایک ہوائی اڈہ خریدا ہے۔

گاندھی جی کی "سوانح عمری"

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ سے گاندھی جی کی سوانح عمری لکھنے کی درخواست کی ہے امید ہے کہ یہ سوانح عمری ایک سال کے اندر مکمل ہو کر شائع ہو جائے گی۔

الور کے علاوہ دو اور ریاستیں بھی سازش میں شریک؟

لکھنؤ۔ اتوار۔ حکومت ہند کی خفیہ پولیس نے دو آدمیوں کے ذریعہ جو سازش میں شریک تھے۔ تمام حالات معلوم کر لئے ہیں ان میں سے ایک تو مدن لال ہے۔ اور دوسرا واڈسے ہے جسے پولیس نے مرزا پور میں گرفتار کیا تھا۔ یہ دونوں سرکاری گواہ بن گئے ہیں اور انھوں نے بہت طولانی بیان دئے ہیں جن سے بہت سنسنی خیز رازوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ غالباً مدن لال کو سرکاری گواہ نمبر ایک بنایا جائیگا اس نے بہت سے رازوں کا انکشاف کیا ہے۔

واڈسے کا بیان بھی ۳۰ صفحات کا ہے۔ اس کے بیانات سے باتیں ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ خفیہ پولیس کے ساتھ ساتھ فوجی خفیہ پولیس بھی تحقیقات کر رہی ہے۔

خبر ہے کہ اس سازش میں الور کے ساتھ دو بڑی ریاستیں اور بھی شریک ہیں لیکن ابھی ان کے والیان ریاست کی شرکت کا مکمل ثبوت نہیں ملا ہے لیکن ان کے بڑے اور ذمہ دار آدمیوں کی شرکت کا کافی شبہ ہے۔

یہ یقینی امر ہے کہ بھرت پور اور گوالیار بھی سازش کے اڈے تھے۔ چنانچہ گوالیار کی گرفتاریوں سے اس کا کافی ثبوت مل گیا ہے یہ امر یقینی ہے کہ سازش دسمبر ۴۷ء میں گورکھپور کے مہاسبھا کے اجلاس میں کی گئی تھی۔ اور سازش بہت بڑے پیمانہ پر تھی۔ اس موقع پر ایک ہندو انقلابی پارٹی تیار کی گئی تھی جس میں سنگھ اور مہاسبھا کے بڑے بڑے رکن شامل تھے۔ خبروں سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اس پارٹی کے پروگرام میں لیڈروں کا قتل اور حکومت پر قبضہ کر لینا شامل تھا۔

حیدر آباد میں چار اخبارں پر پابندی

حیدر آباد دکن۔ حکومت حیدر آباد کے ایک پریس نوٹ میں بتلایا گیا ہے کہ حکومت نے دو انگریزی۔ دکن کرانیکل۔ اور ڈیلی نیوز۔ اور ۲ اردو پیام۔ اور امروز روزناموں کو حکم دیا ہے کہ وہ آج سے دو مہینے تک اپنے مقالہ افتتاحیہ شائع کرنے سے قبل محکمہ حکومت کو دکھلا دیا کریں۔

سیوک سنگھ نازی پارٹی کے نقش قدم پر

لندن:۔ ۱۰ فروری، مقامی اخبار "امپائر نیوز" کا نامہ نگار مقیم دہلی کا خیال ہے کہ مہاتما گاندھی کے قاتل ناتھو رام ونایک گوڈسے کا مقدمہ جو پندرہ روز کے اندر دہلی شروع ہوگا، بیسویں صدی کا ایک بڑا سنسنی خیز مقدمہ ہوگا،

راشٹریہ سیوم سیوک سنگھ کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے نامہ نگار نے سنگھ کو ہٹلر کے [illegible] کے "اسٹرن گروپ"

جماعت "ہٹلر نوجوان تحریک" کے اصولوں پر بنائی گئی ہے نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے لیڈر کے سوا کسی اور کا حکم نہ مانیں۔ لڑکوں کی جسمانی طاقت برداشت کا مادہ دیکھنے کے لئے ان کو جان بوجھ کر زخمی کیا جاتا ہے [illegible] ہے کہ ایک لڑکا [illegible]

مسلم نیشنل گارڈ [illegible]

[illegible]

... ن سے خلاف ہیں ... اس کو تسلیم کریگا۔ اب ہندوستان آزاد ... ہے اس ہر فرقہ کو اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے حکومت پر بھروسہ کرنا چاہیئے حکومت اس بات کا اعلان کر چکی ہے کہ ہندوستان ایک دنیاوی حکومت ہوگی جسمیں مختلف فرقوں کو بلا امتیاز مذہب اور تہذیب برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔ حکومت اگر تہ پھر اپنے اس عزم کا اظہار کرنا چاہتی ہے۔ کہ یہاں اقلیتوں کی ہر غیر قانونی اور ناجائز حرکتوں سے پوری حفاظت کرے گی حکومت کو اعتماد ہے نفرت اور تشدد کے خلاف جو قدم اٹھایا گیا ہے۔ اسے مسلمان نقصان دہ سمجھنے کے بجائے حفاظت کی طرف ایک قدم خیال کریں گے۔

... کارروائیاں کیا کرتے ... رہتے ہیں وہ ایسے اشتہارات شائع کرتے رہتے ہیں جن میں اسلحہ جمع کرنے کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ موجودہ حالات میں ہندوستان میں ایسے اداروں کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ہے۔ اس لئے حکومت نے خاکسار ادارہ کو چیف کمشنر

آزادی کے بعد

... کی آزادی کے بعد ان ممبروں سے امید کی جاتی ہے کہ [illegible] کے وفادار اور پر امن شہری بن جائیں گے لیکن حکومت کا افسوس ہے کہ اس کی یہ توقعات پوری نہیں ہوئیں۔

اور مسلم نیشنل گارڈ کے اراکین اب بھی فرقہ وارانہ نفرت اور تشدد کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مسلمان شہریوں میں ملک کی سالمیت کے ختم کرنے کے مقصد سے وطن باہر وفاداری کا خفیہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ لوگ خفیہ طور پر اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔ اپنے اراکین کی اسلحہ کی استعمال کرنے کے لئے تربیت کر رہے ہیں۔ اور سرحد پار کے ادارہ کے اراکین کے مشورہ سے تحریک کو ہوا دے رہے ہیں۔

حالیہ واقعات کی روشنی میں حکومت ملک کے تحفظ اور سالمیت کے امکانی خطرہ کو برداشت نہیں کر سکتی ہے۔ اس لئے اس نے طے کیا ہے کہ چیف کمشنر کے صوبوں میں مسلم نیشنل گارڈ کو غیر قانونی قرار دے دے۔ اسی طرح کی کارروائی گورنر کے صوبوں میں بھی کی جارہی ہے۔

خاکساروں کی جماعت بھی فرقہ وارانہ نفرت اور تشدد کی قائل ہے مختلف موقعوں پر اس کے ممبروں نے تشدد کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے گذشتہ سال دہلی میں اجتماع کیا تھا۔ حالانکہ

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال بہ توقع عزم مستقل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲ ۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 46 NO. 8	Cawnpore. Saturday 21st FEBRUARY 1948	کانپور شنبہ ۲۱ فروری ۱۹۴۸ء مطابق ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۶ نمبر ۸

مہاتما گاندھی کا بزم شعراء میں ماتم

سخنورِ ہند کے سب دلفگار بزمِ ماتم ہیں
یہ اُن کے اشکِ خونیں یادگارِ بزمِ ماتم ہیں

مہاتما گاندھی کی شہادت سے قدرتی طور پر شعراء کے جذبات غم میں بھی طوفان برپا ہے اور وہ اپنے جذبات کا اظہار نہایت حسنِ عقیدت کے ساتھ کر رہے ہیں۔ آج کی صحبت میں جناب شہیر گویائی صاحب۔ جناب آزاد ایم۔ اے اور جناب منظر کے کلام ہدیۂ ناظرین ہیں۔ (ایڈیٹر)

نذرِ عقیدت

(از جناب شہیر گویائی صاحب بمبئی)

اے شہیدِ ملک و ملت افتخارِ ایشیا
معدنِ انسانیت اے شانتی کے دیوتا

دشمنِ ظلم و تشدد مرہمِ زخمِ جگر
حاملِ امن و سکوں اخلاق کے پیغامبر

تجھ پہ کیا ہندوستاں سارے جہاں کو ناز تھا
تو زمانے کو بدلنے کے لئے اعجاز تھا

قتل تیرا بن گیا ہے ہند کے ماتھے کا داغ
مادرِ ہندوستاں کے بجھ گیا گھر کا چراغ

لٹ گیا افسوس آزادی کی دولھن کا سہاگ
بیاہ کو دو دن نہ بیتے تھے کہ پھوٹے اُسکے بھاگ

خوں کے آنسو رو رہی ہے اور ہندوستاں
کہہ رہا ہے الاماں کو الحذر سارا جہاں

دردمندوں بیکسوں کا آسرا جاتا رہا
پھنس گئی طوفاں میں کشتی ناخدا جاتا رہا

خون میں اپنے نہا کر ہو گیا تو سُرخرو
آہ لیکن مٹ گئی ہندوستاں کی آبرو

رو رہا ہے آج تیرے غم میں ہر پیر و جواں
ہے زمیں پر سوگوار کرتا ہے ماتم آسماں

خود غرض خونخوار دنیا چھوڑ کر۔ تو چل دیا
ہم تڑپتے ہی رہے منہ موڑ کر تو چل دیا

موت تیری بن گئی تیرے لئے وجہِ حیات
لُٹ گئی لیکن جہاں میں غمزدوں کی کائنات

اے اہنسا کے پجاری تو کہاں ہے سچ بتا
ڈھونڈھتی پھرتی ہے تجھ کو بیکسوں کی آتما

دل کے ٹکڑے بن گئے ہیں آنسوؤں میں ڈھل کے پھول
ہدیۂ خدمت ہے یہ۔ نذرِ عقیدت ہو قبول

اب بتا اے بدخصال و بدگہر ہندوستاں
پائے گا اُس گوہرِ انمول کا ثانی کہاں

لے کے ڈھونڈے مشعلِ شمس و قمر گر عمر بھر
ایسا فخرِ ملک و ملت اب نہ آئے گا نظر

یہ ترے نامرد۔ بزدل۔ نربجے۔ کارِ کپوت
بھیس میں انسانیت کے ہیں درندے اور بھوت

جس نے دلوائی غلامی سے انھیں آ کر نجات
اُف اسی رہبر کی اپنے کاٹ دی شاخِ حیات

عمر بھر مٹ کر انھیں جس نے دیا درسِ وفا
پا کے آزادی اُسی محسن کو جا کر ڈس لیا

سامنے دنیا کے اب کیا ہند منہ دکھلائے گا
کس طرح غیروں میں فخر و ناز سے یہ جائے گا

اس زباں سے نعرۂ جے ہند کیا ہو گا ادا
اپنے محسن کا جو اپنے ہاتھ سے کاٹے گلا

ایسے نامردوں کو بھارت ورش کہتا ہے کپوت
باعثِ ذلت ہیں یہ میرے وطن تیرے کپوت

ہائے شرم و رنج و غیرت سے جھکا جاتا ہے سر
بھر نہیں سکتے ہیں اب یہ زخمِ دل زخمِ جگر

گاندھی جی کے قتل سے پہلے
ابلیس کے حضور میں قاتل کی دُعا

(از جناب مسٹر جگن ناتھ آزاد ایم۔ اے)

چلا ہوں اِک فقیرِ بے نوا کے قتل کرنے کو
نقوشِ آرزو میں رنگ غداری کا بھرنے کو

چلا ہوں نغمہ ہائے حریت کو بے اثر کرنے
چلا ہوں ہند کی تقدیر کو زیر و زبر کرنے

چلا ہوں آدمیت کے شکستِ انجام کرنے کو
طلوعِ صبحِ آزادی میں رنگ شام بھرنے کو

کرم تیرا رہا شامل تو منہ دشمن کا موڑوں گا
عنایت سے تری روحانیت کا ساز توڑوں گا

میں قومی ارتقا کو اے مرے سردار روکوں گا
ترے لطف و کرم سے وقت کی رفتار روکوں گا

میں نہرو کو ستاروں کی بلندی سے گرا دوں گا
امام الہند کو اپنے مقابل سے ہٹا دوں گا

جنونِ خام کو میرے مذاقِ زِشتہ کاری دے
مرے ذوقِ عمل کو بجلیوں کی بیقراری دے

توانائی عنایت کر مرے ناپاک ارادوں کو
مرے ناپاک ارادوں کو مرے بیباک ارادوں کو

بوقتِ حملہ تیرا نام میرا رہنما ہو گا
ترا ہی فیض میرے [illegible] کا آسرا ہو گا

مرے مرشد! ترا ہی نام لے کر کام کر دوں گا
مرا جو ہو سو ہو دشمن کو میں ناکام کر دوں گا

جسے کہتے ہیں گاندھی اُسکو دنیا سے مٹا دوں گا
میں اُس کے نام کی عظمت کو مٹی میں ملا دوں گا

گاندھی جی کے پھول

"۱۲ فروری ۱۹۴۸ء کی تاریخی عظمت"

(از جناب منظر صدیقی اکبر آبادی)

اب جنتِ نظر ہیں اسی رہنما کے پھول
جس نے کھلا دئے تھے جہاں میں وفا کے پھول

یوں تو کھلے ہزار بقاء و فنا کے پھول
دیکھے نہ تھے کسی نے مگر اس ادا کے پھول

قسمت پہ اپنی شاد ہے "سنگم" کی موج موج
ہیں آج اس کی گود میں حق آشنا کے پھول

گاندھی سمجھتے دو جہاں کے ہاں کے تاج بادشاہ
مقبول عام کیوں نہ ہوں اُنکی جفا کے پھول

یہ نذرِ خونِ گرم نہ جائے گی رائگاں
چمکیں گے چاند بن کر شہیدِ جفا کے پھول

بنیاد ڈالدی ہے اہنسا کی جابجا
کھلتے رہیں گے ہند میں صبر و رضا کے پھول

ہم نے خود اپنے ہاتھ رنگے جس کے خون سے
فطرت نے سرخرو کیا اس کو بنا کے پھول

ہے جن کے احترام میں دنیا کا سر نگوں
ہیں اصل میں یہی تو وہ نور و ضیا کے پھول

اے خاکِ ہند اپنے مقدر پہ ناز کر
تو نے چنے ہیں عظمتِ بے انتہا کے پھول

اے موجِ بحران کی حفاظت ہے لازمی
یہ ہیں ہمارے سب سے بڑے ناخدا کے پھول

دستِ خزاں مٹا نہ سکے گا انہیں کبھی
منظر سدا بہار ہیں میری دعا کے پھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل ہر ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

قند

کانپور

جلد ۴۶ | کانپور یکشنبہ ۲۲ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۸

نئے دستور کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد

نئی دہلی۔ ۱۹ فروری کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج ایک قرارداد کے ذریعے کانگریس کے نئے دستور میں اس کا مقصد ہندوستان کے باشندوں کی فلاح بہبودی اور ترقی، مواقع اور سماجی معاشی اور سیاسی حقوق کے مساوات کی بنیاد پر ملک میں امداد باہمی کی دولت مشترکہ اور عالمی امن و تعاون بیان کیا ہے کمیٹی نے آج شام کے اجلاس میں دو قراردادیں منظور کیں۔ ایک کا تعلق کانگریس کے نئے دستور سے اور دوسری کا مہاتما گاندھی کی یادگار سے ہے۔

کانگریس کے دستور کے متعلق قرارداد میں کہا گیا ہے:۔

کانگریس کے نئے دستور کی بنیاد کے لئے ورکنگ کمیٹی حسب ذیل بنیادی اصولوں کی سفارش کرتی ہے

مقاصد

کانگریس کا مقصد ہندوستان کے رہنے والوں کی فلاح و بہبودی اور مواقع اور سماجی سیاسی اور معاشی حقوق کی مساوات کی بنیاد پر ملک میں امداد باہمی کی دولت مشترکہ کا قیام اور عالمی امن و تعاون ہے۔

ہر شخص کو جسکی عمر بارہ سال یا اس سے زیادہ ہو اور کانگریس کے مقاصد کو تسلیم کرتا ہے ابتدائی کانگریسی پنچایت میں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

ہر گاؤں، یا گاؤں کے کسی گروہ یا شہر کے کسی حصہ میں ایک ابتدائی کانگریس پنچایت ہوگی۔

ابتدائی پنچایتوں کے انتخاب کے لئے ملک کو مناسب حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور ابتدائی پنچایتوں کے منتخب ممبروں کا تناسب تقریباً ہر پانچ سو باشندوں پر ایک ہوگا۔

ابتدائی پنچایت کے لئے منتخب ہونے کے لئے ہر امیدوار کو حسب ذیل شرائط پورے کرنے ہوں گے (۱) ہاتھ سے کتے ہوئے سوت سے بنی ہوئی کھادی کا عادی اور منشیات سے گریز کرنے والا ہو وہ کسی ... ماننا ہو (۲) ...

وہ منتخب ہوئے ہوں

ابتدائی پنچایتوں کے اراکین کانگریس کے لئے نمایندے منتخب کریں گے اور انھیں پر صوبہ کانگریس کمیٹی مشتمل ہوگی۔

نمایندے ضلع اور تعلقہ کانگریس کمیٹی کے ممبر باعتبار ہوں گے۔

ہر صوبے کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی آبادی کے ہر ایک لاکھ پر ایک نمایندہ کانگریس کے لئے منتخب کریں۔

ہر موثر رکن کو مندرجہ ذیل شرائط پورے کرنے ہوں گے (۱) وہ ہاتھ سے کتے ہوئے سوت سے بنی ہوئی کھادی کا عادی اور منشیات سے گریز کرنے والا ہو گا وہ کسی شکل یا نوع کی چھوت چھات نہ مانتا ہو اس کا فرقہ وارانہ اتحاد پر ایمان ہو اور وہ تمام مذاہب کا احترام کرتا ہو۔ نسل مذہب یا جنس کے کسی امتیاز کے بغیر وہ سب کے لئے مساوی مواقع اور حیثیت پر ایمان رکھتا ہو (۲) اسے اپنے وقت کا کچھ حصہ قومی اور تعمیری کارروائیوں کے کسی پہلو میں جسے کانگریس نے وقتاً فوقتاً بیان کیا ہے صرف کرنا چاہئیے اور اس سلسلے میں اسے ایک عہدنامہ پر دستخط کرنا ہوگا۔

صرف موثر اراکین ...

جن ریاستوں نے ہندوستانی یونین سے الحاق کرلیا ہے انھیں کانگریس کی تنظیم کے لئے ہندوستان کے دوسرے حصوں کے برابر کی حیثیت حاصل ہوگی۔ ان ریاستوں کو علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے گا۔ ورکنگ کمیٹی مناسب سمجھے گی تو انھیں موجودہ صوبوں سے ملا دیا جائے گا۔

کانگریس انڈین یونین میں کام کرے گی اور حسب ذیل صوبے ہوں گے۔ اجمیر میرواڑہ، آندھرا، آسام دہلی، گجرات، کرناٹک، کرالا، مہاکوشل، مہاراشٹر، بہار، مغربی بنگال، بمبئی (شہر)، ناگپور، مشرقی پنجاب تامل ناڈ، یو۔پی، اتکل، ودربھا اور وہ ریاستیں جنھیں کانگریس کے لئے علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔

کانگریس کا سالانہ اجلاس ہر سال ہوا کرے گا۔

کانگریس حسب ذیل خود مختار اداروں کا الحاق کرے گی:۔

۱۔ کل ہند اسپنرس ایسوسی ایشن (۲) کل ہند گھریلو صنعتوں کی انجمن (۳) ہندوستانی تعلیمی سنگھ (۴) ہریجن سیوک سنگھ۔ (۵) گئو سیوا سنگھ۔

نوٹ:۔ کانگریس کے کارکن اور کانگریس کی تنظیم کا پروگرام کانگریس ورکنگ کمیٹی مقرر کرے گی۔

مہاتما گاندھی کی یادگار کے متعلق حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی:۔

کل ہند کانگریس کمیٹی گاندھی قومی فنڈ کھولنے اور ان تعلیمات اور تصنیفات کو جمع کرنے اور انھیں مختلف زبانوں میں شائع کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی کے فیصلے کی توثیق کرتی ہے تاکہ ان تعمیری، تعلیمی، سماجی اور ثقافتی تصورات اور کارروائیوں کو فروغ حاصل ہو سکے جو مہاتما گاندھی کو اپنی زندگی میں بہت عزیز تھے اور جن کو عملی جامہ پہنانے کے بعد انھیں امید تھی کہ وہ ہندوستان کو صحیح معنوں میں ایک صحت مند، خود اعتماد، متحد اور جمہوری ملک بنا دیں گے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ عالمی امن اور تعاون کے مقصد کو بھی فروغ دیں گے۔

گاندھی جی قومی یادگار فنڈ کے سلسلے میں کل ہند کانگریس کمیٹی ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کی تائید کرتی ہے اور صدر کی اس اپیل کی حمایت کرتی ہے کہ لوگ اس فنڈ میں کم از کم اپنی دس دن کی آمدنی چندے کے طور پر دیں۔

کل ہند کانگریس کمیٹی تمام کانگریس کمیٹیوں اور کانگرس والوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ گاندھی قومی یادگار فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنے میں مدد کریں ... یادگاروں کے لئے علیحدہ ... اپنی قوتوں ک...

آئینۂ کانپور

گاندھی یادگار فنڈ

۱۱ فروری کو ہندوستانی برادری کی انتظامیہ کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر محمد حبیب اللہ کے بنگلہ پر مسٹر ہری پورنا نند ورما کی صدارت میں ہوئی اور بالاتفاق یہ طے ہوا کہ "باپو" (مہاتما گاندھی) کی وفات سے ان کے مشن کو کامیاب بنانے اور اس کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لئے ہر ایک ہندوستانی کا فرض بہت بڑھ گیا ہے۔ مہاتما گاندھی کی ایک عظیم الشان یادگار ان کے مشن کو یاد دلانے کے لئے نہایت ضروری ہے اس یادگار کے متعلق ڈاکٹر راجندر پرشاد پریسیڈنٹ کانگریس نے جو اپیل کی ہے اس کی یہ برادری تہ دل سے تائید کرتی ہے۔ اس اپیل کی تائید اور امداد میں برادری نے طے کیا ہے کہ ایک سبق آموز ناٹک کھیلا جائے جو ۱۸۵۷ء کے غدر پر ہو" کیونکہ اس زمانہ میں ہندوستان کی آزادی کی تحریک کا آغاز ہوا تھا اور ہندو مسلم اتحاد انتہائی عروج پر تھا۔

ہندوستانی برادری نے "نانا فرنویس" کے مشہور مصنف سری ہری پورنا نند ورما سے اس ڈرامہ کو لکھنے اور تیار کرنے کی درخواست کی ہے۔ اور یہ طے کیا ہے کہ سٹی کانگریس کے پریسیڈنٹ سری شیو نرائن ٹنڈن کو اس کا سرپرست بنایا جائے اور ڈرامہ کی آمدنی اور خرچ کرنے کا پورا حق ان کو دیا جائے جس طرح چاہیں وہ اس ڈرامہ کی آمدنی کو خرچ کریں۔

برادری نے سری رام رتن گپتا جی سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ مہربانی کر کے اس ڈرامہ کے پورے خرچ کو خود برداشت کریں تاکہ ڈرامہ کی آمدنی کا ایک پائی بھی ڈرامہ پر خرچ نہ ہو اور ڈرامہ کی پوری آمدنی "باپو فنڈ" میں دی جا سکے۔

ڈرامہ کمیٹی کے پریسیڈنٹ سری نولکشور بھرتیا اور سکریٹری ڈاکٹر۔ ایس۔ این سکسینہ منتخب کئے گئے ہیں۔ اور ہندوستانی برادری کی اگزیکٹو کمیٹی اس ڈرامہ کمیٹی کی اگزیکٹو کمیٹی ہوگی۔

سری سرودا نند ورما ڈرامہ کے پروڈیوسر بنائے گئے ہیں۔

ہندوستانی برادری نے ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ صوبہ کی حکومت کو مہاتما گاندھی کے مشن کی امداد کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

برادری کی طرف سے مہاتما گاندھی کے مشن کے پروپیگنڈا کے لئے سوامی ویدانند ناتھ کو مقرر کیا گیا ہے جو صوبہ میں دورہ کر کے پروپیگنڈا کریں گے۔

لازمی تعلیم کیلئے بچوں کا شمار

کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ٹپکاپور ہر گنج۔ صدر بازار اور انور گنج وارڈوں میں لازمی تعلیم کے سلسلے میں بچوں کا شمار ۲۶ - ۲۷ - اور ۲۸ فروری ۱۹۴۸ء کو ہوگا۔

لہذا پبلک سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کام میں پوری امداد دیں اور اس کے متعلق ٹھیک ٹھیک اطلاعات لکھا دیں۔ کیونکہ لازمی تعلیم کی توسیع کے اغراض کی تکمیل لڑکوں کے شمار ہونے ہی پر منحصر ہے جو لوگ اس سلسلہ میں غلط رپورٹ دیں گے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

سب کمیٹیوں کے انتخابات

۱۱ فروری کو کانپور میونسپل بورڈ ... بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں بلا اختلاف رائے بورڈ کی ... کئے گئے۔

مسٹر ایس ...

... صنعتوں ... کا ... ۲۴ فروری سے ... ۸ بجے رات کو ڈپٹی کے ... ہوں گے اور ۲۸ فروری کو ... پورہ میں ایک نمائش ہوگی۔

گورنر جنرل کی تشریف آوری

گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن پہلی بار سرکاری حیثیت سے کانپور آئے۔ گورنر جنرل اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن آج صبح بذریعہ کار لکھنؤ سے یہاں آئے سرکٹ ہاؤس پہنچنے پر الہ آباد ڈویژن کے کمشنر مسٹر حسن ظہیر نے ان کا استقبال کیا۔ لکھنؤ سے یو۔پی کے وزیر اعظم اور ان کے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر مکٹ بہاری لال بھی ساتھ گئے تھے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سینیر سپرنٹنڈنٹ کے ہمراہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ادم پور ریاست میں ہوم گارڈ اور پرانت رکھشا دل کا معائنہ کیا اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے سیٹ اسپتال کو دیکھا کانپور ہوم گارڈ نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو سلامی دی اس کے بعد آپ نے پرانتی رکھشا دل کا پریڈ کا معاینہ کیا اور آپ کو تمام ذمہ داروں سے ملایا گیا۔ پرانتی رکھشا دل نے کچھ مظاہرے بھی دکھائے جس میں فساد زدہ حالت میں لوگوں کو بچانا وغیرہ شامل تھا اس کے بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے رکھشا دل اور ہوم گارڈ کے سامنے ایک مختصر تقریر بھی کی آپ نے ہوم گارڈ اور رکھشا دل کو دیکھا و لیا کسی صوبہ میں نہیں دیکھا اور ہمیں خوشی ہے کہ آپ نے فسادات کے زمانہ میں بہت ہی اچھا کام کیا۔ آیندہ بھی آپ کو اسی طرح کام کرنا چاہئیے۔ آپ نے ملک میں ضبط نظم کائم۔ ✻

ہندو مہا سبھا اپنی سیاسی سرگرمیاں ختم کر دے گی

آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

نئی دہلی:۔ ۱۵ر فروری، آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے آج ایک قرارداد میں فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنی سیاسی سرگرمیوں کو ختم کر دے گی۔ اور تمامتر توجہ اپنے اصل تنظیمی کام یعنی پناہ گزینوں کی امداد [illegible] اور آزاد ہندوستان میں ایک طاقتور اور منظم ہندو سوسائٹی کی تشکیل کے لئے مختلف سماجی، تمدنی اور [illegible] مسائل کے حل کی طرف مرکوز کر دے گی۔

پاکستان میں کام کرنے والی ہندو سبھاؤں کو وہاں کے حالات کے مطابق اپنے لائحہ عمل کے متعلق فیصلہ [illegible] کی آزادی ہوگی۔

کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کے آئین کے مسودہ پر نظر ثانی کی جائے اور فرقہ وارانہ اور مذہبی بنیادوں پر جو خاص تحفظات کئے گئے ہیں ان کو یکسر ختم کر دیا جائے تاکہ ہندوستانی سیاست کے میدان سے فرقہ واریت کو مکمل طور پر نکال باہر کرنے کے لئے میدان تیار ہو جائے۔

ورکنگ کمیٹی نے آج مسٹر ایل، بی بھوپالکر کی صدارت میں دوبارہ غور و خوض شروع کیا اور حسب ذیل قرارداد منظور کی:۔

[illegible] کی جنگ آزادی کے سب سے بڑے سپاہی نے ہندو دھرم کو مضبوط اور صاف ستھرا بنانے کے لئے ڈالی تھی۔ خاص مقصد اسکو سماجی اور تمدنی ادارہ بنانا تھا۔ آگے چلکر تاریخی وجوہ کی بنا پر وہ سیاست کے میدان میں اترنے پر مجبور ہوئی۔ کئی نازک موقعوں پر قوم پرور عناصر کے اپنا اثر ڈالنے میں ناکامیاب رہنے کی وجہ سے وہ جارحانہ فرقہ واریت زور پکڑتی گئی۔ جس کی تبلیغ مسلم لیگ سامراجی پالیسی کی شہ پر کر رہی تھی، نتیجہ یہ ہوا کہ کمیونل اوارڈ نے ہندوستانی قوم پروری پر کاری ضرب لگادی اور ہندوستان کے آئین کے لازمی جزو کی حیثیت سے فرقہ وارانہ اور مذہبی بنیاد پر جداگانہ طریقۂ انتخاب کو برطانی پارلیمنٹ کی منظوری حاصل ہو گئی۔ مسلم لیگ جس نفرت اور تشدد کی تبلیغ کر رہی تھی۔ اس کے خلاف مزاحمت کا جذبہ پیدا کرنا ہندو مہا سبھا نے اپنا فرض سمجھا، حالاں کہ اس کی رکنیت ہندو، بودھ، سکھ، اور جین مت والوں تک محدود تھی۔ لیکن اس کا نقطۂ نظر اور پالیسی حقیقی معنوں میں قوم پرور تھی۔

ہندوستان سے برطانی طاقت کے ہٹنے اور ہندوستان کے آزاد ہونیکے بعد ہندو مسلم اختلاف پیدا کرنے والی سب سے بڑی طاقت ہٹ چکی ہے، جن بنیادی مسائل کی مہا سبھا علمبردار تھی۔ اور جو ہلاس پور کی قرارداد میں درج ہیں ان کو دستور ساز اسمبلی تقریباً منظور کر چکی ہے۔ جداگانہ انتخاب کا طریقہ ختم کر دیا گیا ہے اقلیتوں کو غیر منصفانہ پاسنگ دیا جانا ترک کر دیا گیا ہے صوبوں کو مالیتی اختیارات نہیں دیئے گئے ہیں۔ ہندو مہا سبھا کے اس مطالبہ کی دانشمندی کہ مرکزی حکومت کو مضبوط اور قوی ہونا چاہئے اور ہندوستان کے جسم سیاست میں انتشار پرور طاقتوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہئے ہندوستان کے دستور سازوں پر عیاں ہو گئی ہے۔

۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کے بعد سے ہندو مہا سبھا نہایت سنجیدگی سے غور کر رہی تھی کہ اپنی پالیسی کو نئی شکل دینے کے لئے کیا اقدام کئے جائیں۔ مہاتما گاندھی کی المناک موت کی وجہ سے ضروری ہو گیا کہ اس مسئلہ پر بہت جلد فیصلہ کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اپنی مادر وطن کی قسمت کی تشکیل کا اصل اختیار ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہندوستان میں جمہوری آئین کو رائج ہونا ہے تو ہندوؤں کو جو ۸۰ فیصدی ہونے کی وجہ سے صاف اکثریت میں ہیں۔ کوئی اقلیت دبا نہیں سکتی اور نہ ان کے جائز حقوق میں کسی طرح کی رکاوٹ ڈالی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ خود سیاسی خودکشی پر نہ تل جائیں۔ آل انڈیا ورکنگ کمیٹی برادرکشی کے ان علامات کی طرف سے فکرمند ہے کہ جو مہاتما گاندھی کے قتل کے بعد ملک کے مختلف حصوں میں رونما ہو رہی ہے۔ ملک ہندو مسلمانوں کی فرقہ وارانہ لڑائی سے بری طرح زخمی ہو چکا ہے لیکن یہ سانحہ اب نئی شکل اختیار [illegible] ہندو ہندو [illegible]

میں خانہ جنگی ہو جانے کا اندیشہ ہے

آگے چلکر قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس اندرونی خانہ جنگی کے پیش نظر کمیٹی خاص طور پر محسوس کرتی ہے کہ اس نازک موقعہ پر اسے جرأت کے ساتھ قدم آگے بڑھانا چاہئے۔ اس لئے کمیٹی نے مذکورہ بالا فیصلہ کیا ہے

آگے چل کر کمیٹی نے مرکزی، صوبائی اور ریاستی حکومتوں سے درخواست کی ہے۔ کہ مہاراشٹر اور دوسرے حصوں میں جو حال میں بدنظمی رونما ہوئی ہے اُن میں جن بے گناہ شہریوں کی جائداد لوٹی برباد کی گئی ہے انکو معقول معاوضہ دینے کا انتظام کیا جائے۔

پاکستان کے نئے گورنر جنرل

نواب بھوپال؟

لاہور:۔ ۱۵ر فروری، سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نئی دہلی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ "نئی دہلی کے والیان ریاست کے باخبر حلقوں سے مجھے وثوق کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ نواب بھوپال مسٹر جناح کی جگہ گورنر جنرل ہوں گے۔

یہ تبدیلی مسٹر جناح کی خرابیٔ صحت اور مستقبل قریب میں سبکدوش ہو جانے کے لئے ان کی خواہش کے پیش نظر ہوگی۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ اس تبدیلی کا فیصلہ غیر رسمی طور پر پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس پر عملدرآمد میں چند مہینے صرف ہونگے۔

انھیں حلقوں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی عمر کا ایک سال پورا ہونے کے بعد نواب بھوپال مسٹر جناح کی جگہ لے لیں گے۔ کیونکہ ہندوستانی یونین سے بھوپال کے الحاق کی وجہ سے نواب بھوپال کو ضابطہ کی کارروائیوں کے لئے کچھ وقت درکار ہوگا۔ اور انھیں اپنے تخت سے بھی دستبردار ہونا پڑے گا۔ کیونکہ بیک وقت وہ دونوں مملکتوں میں عہدے نہیں سنبھال سکتے۔

یو، پی اسمبلی میں لیگ پارٹی کا خاتمہ

لکھنؤ:۔ ۱۵ر فروری، آج مسلم لیگ پارٹی یو، پی اسمبلی کا جلسہ دوبارہ کونسل ہاؤس میں منعقد ہوا۔ جلسہ کل سے اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ہو رہا ہے کہ یو، پی اسمبلی پارٹی کو ختم کر دیا جائے۔ یا قائم رکھا جائے۔ چنانچہ آج کے جلسہ میں پارٹی کے ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا اور اب پارٹی ۱۹ر فروری کے بعد ختم ہو جائے گی۔ پارٹی نے کئی تجاویز منظور کی ہیں۔

ان میں یہ کہا گیا ہے کہ پارٹی [illegible]

جمہوری حکومت میں [illegible]

کسی [illegible]

[illegible] نہ وہ تمام گرفتار [illegible] اور آئندہ کسی کو اس وقت تک [illegible] نہ کرے جب تک اس کے خلاف غلط کام اور سرگرمیوں کا ثبوت نہ ملے۔

تیسری تجویز میں کہا گیا ہے کہ صوبائی حکومت نے زبان کے معاملہ میں جو پالیسی اختیار کی ہے وہ غیر قانونی اور فرقہ وارانہ ہے اسی سلسلہ میں پارٹی نے حکومت کی توجہ دستور ساز اسمبلی کی ان تجاویز کی طرف مبذول کرائی ہے جن میں کہا گیا ہے کہ زبان اور تہذیب کے معاملہ میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت ہر حالت میں کی جائے گی۔ کانگریس نے بھی یہی فیصلہ کیا تھا کہ ہندوستان کی قومی زبان ہندوستانی ہونا چاہئے۔ مہاتما گاندھی کی بھی یہی خواہش تھی۔ تجویز میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستانی زبان کو جو ہندی اور اردو دونوں رسم الخط میں لکھی جا سکے صوبہ کی سرکاری زبان قرار دیدیا جائے۔

بلوچستان میں مسٹر جناح کی تقریر

بلوچستان:۔ ۱۴ر فروری، جمعرات کو گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے یہاں تقریر کرتے ہوئے

[illegible] کہا کہ ہم آج یہاں بغیر کسی امتیاز حکومت کے خادم [illegible] سے جمع ہوئے ہیں [illegible] عوام اور ملک کے مفاد کو آگے بڑھایا جا سکے۔ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار حکومت ہے اور اسکا نظم و نسق عوام کے ہاتھ میں ہے لیکن جب تک ہمارا اپنا دستور تیار نہ ہو جائے اسوقت تک ہمیں اسی پرانے دستور [illegible]

اور [illegible] کی [illegible] کام [illegible] لوگ جانتے ہیں [illegible] اپنی منزل [illegible] دشواریاں [illegible]

یو، پی اسمبلی میں باپو کو خراج عقیدت

لکھنؤ - ۱۶ فروری، مہاتما گاندھی کے قتل کے بعد آج یو، پی لیجسلیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا، باپو کو خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد اجلاس کو ان کی یاد میں احتراماً ۲۴ فروری تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

اسپیکر، وزیر اعظم اور دوسرے مقررین پر باپو کی موت کا بہت زیادہ اثر تھا اور یہ لوگ جب تقریر کرنے کھڑے ہوئے تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ آخر میں جب پورا ایوان دو منٹ کے لئے خاموش کھڑا تھا تو بہتوں کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے۔

حیدر آباد میں ہریجن کیلئے ایک کروڑ روپیہ

حیدر آباد - ۱۴ فروری، اخیال کیا جاتا ہے کہ ہزا کزالٹیڈ ہائینس نظام نے حکومت حیدر آباد کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ ریاست حیدر آباد میں ہریجنوں کی عام اصلاح کے لئے ایک کروڑ روپیہ کا فنڈ قائم کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ ایک کروڑ روپیہ کی رقم منافع ٹیکس کی آمدنی سے حاصل کی جائے گی، یہ فنڈ چار ہریجن نمائندوں

گاکہ وہ فرقہ وارانہ کے ... نے دھخیاں ... سے ہوئی ... ہند ایک ایسے نظام کی ترقی کا کوشاں رہے گا جو سیاسی جمہوریت سوشل انصاف اور اقتصادیات کی بنیاد پر قائم ہو۔

ہم اپنے ہمعصر کا دل سے خیر مقدم کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ یہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔

کہ ہندوستانی صحافت کے اعلیٰ روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ عوام کی بے غرضانہ خدمت ادا کرے گا آپ نے ہندوستانی روزناموں کی قطار میں "روزانہ اخبار ہند" کے داخلہ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔"

اخبار کے ... میں پنڈت جواہر لال نہرو، سردار پٹیل، مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کے پیغامات شائع ہوئے ہیں۔ مسٹر رام لال شرما اڈیٹر اپنے اڈیٹوریل میں لکھتے ہیں کہ :-

دھرم سنگھ کا جھنڈا نہیں لگایا گیا

پریاگ - ۱۴ فروری ہندستان پریس کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ ۱۲ فروری کو سنگم پر سینکڑوں سادھوؤں اور مہنتوں نے گاندھی جی کے احترام میں اپنے جھنڈے جھکا دیئے تھے۔ لیکن دھرم سنگھ کے سوامی کرپاتری اور جوتش پیٹھ دھیشور شری شنکر اچاریہ شری مندرا بن سرسوتی کی قیام گاہ میں جھنڈے اونچے لہراتے رہے۔

یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ شری شنکر اچاریہ سرسوتی ڈاکٹر ان، بی کھرے موجودہ دیوان الور کے بھائی

روزانہ ہند دہلی

مسٹر رام لال ورما منیجنگ اڈیٹر کا شمار ہندوستان کے قابل ترین اخبار نویسوں میں ہے آپ نے انڈیا جرنلسٹ لمیٹڈ قائم کر کے دہلی سے روزانہ ہند نکالا ہے جس کا پہلا نمبر ۱۵ فروری بسنت جیسے مبارک دن شائع ہوا ہے اور جو اسوقت ہمارے سامنے ہے اور جو تمام صحافتی خوبیوں سے مالامال ہے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد کانگریس پریسیڈنٹ نے اپنے پیغام مبارکباد میں لکھا ہے کہ :-

"دائمی بیداری آزادی کی قیمت ہے اور اس بیداری کو قائم رکھنے میں ایماندار اور آزاد پریس بہت بڑی خدمت انجام دے سکتا ہے اسلئے اس امید میں

کفایت شعاری مختلف زمانوں میں

(۴)

چمڑے کا روپیہ

دھاتوں کے رائج الوقت ہونے کی وجہ سے لوگوں میں جو باہمی جھگڑے اور مقدمات پیدا ہو گئے تھے۔ اُن سے پریشان ہو کر ایک عقلمند حکمران نے دھات کے ڈلوں پر اپنی مُہر ثبت کرنے کی سوچی تاکہ دھات کے خالص ہونے کی تصدیق ہو سکے۔ وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ بنیادی دھاتوں کی جگہ سونا اور چاندی نے لے لی اور ڈلوں کا رقبہ بھی کم ہو گیا۔ اس طرح پہلا سکّہ تیار ہوا۔ یہ ہزار ہا سال پیشتر کی بات ہے۔ بادشاہ اپنی شبیہ گھٹیا دھات کے سکّوں پر نقش کرنے سے لوگوں کو منع کرنے میں اکثر ناکامیاب رہتا خصوصاً جب پولیس نالائق ہوتی یا بادشاہ جنگ و جدل میں مشغول ہوتا۔ یاد رکھئے ہمایوں بادشاہ کے ایک دفعہ دریائے گنگا میں ڈوبنے پر چمڑے کے ٹکڑے زرِ قانونی بن گئے تھے! حکمرانوں کی متعدد تبدیلیاں روپیہ کی قیمت کو کم و بیش کرتی رہیں۔

جب روپے کی قیمت اتنی غیر یقینی تھی اور حکومتیں سُرعت سے بدلتی رہیں تو بچت کرنے پر آمادہ کرنے والے اسباب بہت کم تھے۔ نیز جو کچھ بچت کی جاتی وہ اکثر محفوظ رکھنے کے لئے زمین میں دبا دی جاتی اور اکثر ضائع ہو جاتی۔

آج کل روپیہ کے غیر مستحکم ہونے کا کوئی خطرہ نہیں اور بچت بھی کسی چیز کے ذخیرہ کی شکل میں نہیں ہوتی۔ آپ اپنے روپیہ کو کسی مد میں لگا سکتے ہیں اور اس سے اچھا منافع حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ رقم جو نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں لگائی جاتی ہے بالکل محفوظ ہے اور واجب الادا ہونے پر ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔ ہر دس روپے بارہ سال کے بعد پندرہ روپے ہو جاتے ہیں۔ منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔ اب آپ پانچ روپیہ سے لیکر پندرہ ہزار روپیہ تک کی رقم ان میں لگا سکتے ہیں۔ چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ، ۸ آنے اور ۴ آنے کے [illegible] سکتے ہیں۔ سرٹیفکیٹس اب ڈیڑھ سال کے بعد بھنائے جا سکتے ہیں۔ [illegible] والے سرٹیفکیٹس ایک سال کے [illegible]

غیر ملکیوں کے داخلہ پر پابندیاں

غیر ملکیوں کو باہر جانے کے لئے بھی اجازت لینی پڑے گی

نئی دہلی:- ۱۴ر فروری، گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ میں غیر ملکیوں کے متعلق ایک نیا حکم جاری ہوا ہے جس کی رُو سے غیر ملکیوں کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان میں داخل ہونے سے پیشتر سول حکام کی اجازت حاصل کریں۔ اس حکم کی رُو سے ۱۹۳۹ء کا غیر ملکی ایکٹ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کن حالات میں کسی غیر ملکی کے داخلہ پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ ہر غیر ملکی کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان میں داخل ہونے سے پیشتر باقاعدہ اجازت حاصل کرے۔ یہ حکم سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر جاری کیا گیا۔ اگر کوئی غیر ملکی بلا اجازت داخل ہو جائے تو اسے نظر بند کیا جا سکتا ہے۔

اس حکم کی رُو سے غیر ملکی سمندری یا ہوائی بیڑے کے افراد کن شرائط کے ماتحت ہندوستان میں داخل ہو سکتے ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس حکم کی رُو سے یہ اختیار بھی لے لیا ہے کہ اگر کسی غیر ملکی کو کسی فوجداری مقدمہ میں جواب دہی کرنی ہو۔ یا اس نے ضروری شرائط پوری نہ کی ہوں تو اُسے ہندوستان چھوڑنے سے روکا بھی جا سکتا ہے۔ ہر غیر ملکی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ہندوستان میں داخلہ ہونے سے پیشتر رجسٹرار کے دفتر سے اجازت نامہ حاصل کرے جس میں یہ درج ہو کہ وہ کتنے عرصہ تک ہندوستان میں رہیگا۔ غیر ملکی کو اس مدت کے خاتمہ سے پیشتر باہر نکلنا ہوگا۔ علاوہ ازیں کسی غیر ملکی باشندہ کو اس بات کا اختیار نہیں ہوگا کہ وہ کسی ممنوعہ علاقہ میں داخل ہو، کسی غیر ملکی کو تحریری اجازت کے بغیر ملازمت میں بھی نہیں لیا جا سکیگا اس حکم کی رُو سے افسروں کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی غیر ملکی کو چھاونی کے حدود سے نکال دیں۔

سول حکام کسی غیر ملکی کے لئے کوئی کلب یا تفریح گاہ بند کر سکتے ہیں۔ انھیں یہ بھی اختیار ہے کہ کسی غیر ملکی کو گرفتار کر کے نظر بند کر دیں۔ اس کے متعلق انھیں مرکزی گورنمنٹ کے پاس فوراً تفصیلی بیان بھیجنا ہوگا۔

ہندوستانی وفد کیوں واپس آیا

بمبئی - ۱۵ر فروری، ایسی منزل آگئی ہے جبکہ کشمیر کے قضیہ کے دونوں فریق اس مقام سے جنبش نہیں کرتے جہاں وہ مباحثہ کے آغاز میں تھے اور نہ کسی جنبش کا امکان نظر آتا ہے۔ مسٹر این گوپال سوامی آئنگر نے جو حفاظتی کونسل میں ہندوستانی وفد کے لیڈر رہیں یہ الفاظ آج شام کو اپنے ہندوستان واپس آنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ایک ملاقات میں کہے۔

مسٹر آئنگر نے کہا کہ ہندوستانی وفد کو ایک طرح سے اب ایک تعطل کا سامنا ہے۔

بیان جاری رکھتے ہوئے انھوں نے کہا کہ کشمیر کے اراکین کی اکثریت نے یہ رویہ اختیار کیا ہے کہ ان کو محض کشمیر کی لڑائی روکنے کے اقدام نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان حالات کو دور کرنے کے اقدام کرنا چاہئے جن کی وجہ سے حملہ آور ریاست میں گھسے۔ مسٹر آئنگر نے کہا کہ جب تک انڈین یونین سے ریاست کا الحاق قائم ہے کشمیر کی ذمہ داری حکومت ہند پر عائد ہوتی ہے۔ جبتک کشمیر میں امن قائم ہو جائے اور وہاں کے لوگ اپنی آئندہ سیاسی حیثیت کے متعلق فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہوں، ہندوستانی وفد ہندوستانی فوجوں کو کشمیر سے ہٹائے جانے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ روسی نمائندہ نے کشمیر کے لئے ایک بین اقوامی کمیشن کی تقرری پر کیوں ووٹ نہیں دیا۔ مسٹر آئنگر نے کہا کہ روس حالاں کہ کمیشن کی تقرری کے موافق تھا لیکن اسکو تقرری کا طریقہ ناپسند تھا اس کی خواہش تھی کہ حفاظتی کونسل کمیشن میں متحدہ اقوام کے اراکین نہیں خود اپنے اراکین رکھے۔

مسٹر آئنگر نے کہا کہ ہندوستانی وفد کو اس پر اعتراض نہیں کہ اگر حفاظتی کونسل آزادانہ اور منصفانہ رائے طلبی کے لئے شاہدین کی ایک جماعت کشمیر بھیجے لیکن ان شاہدین کو انتظامی اختیارات حاصل نہیں ہونا چاہئے۔

کشمیر کے مسئلہ پر بحث کو ملتوی کرانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ آج ۵ر تاریخ کو بھی مسئلہ اسی جگہ ہے جہاں ۸ر جنوری کو تھا، ہندوستانی وفد کے اراکین کو ہندوستانی حکومت سے ضروری ... امرت ... مسٹر آئنگر ...

عہدہ سنبھالا تو ... کمیٹی کے کام کا ان کو خیال ... مولانا آزاد نے تقریر جاری ... یہ چاہتا ہے کہ یہ کمیٹی اسی طریقہ سے کام کرے ... [illegible] کی امدادی کمیٹی کام کرتی ہے۔ اس کو سارے ملک میں یونیورسٹیوں کی تعلیم کو ترقی دینا چاہئے اس کا سال میں ایک جلسہ محض امداد منظور کرنے اور ان تجاویز پر غور کرنے کے لئے نہیں ہونا چاہئے جو اس کے سامنے پیش کی جائیں۔ بلکہ کمیٹی کو یونیورسٹیوں کی سرگرمی سے سارا سال باخبر رہنا چاہئے۔

شریک تھے ان کے نام یہ ہیں:- مسٹر سنہا۔ ڈاکٹر شانتی سروپ بھٹناگر۔ ڈاکٹر ایم۔ این سنہا۔ سر ہومی مودی، سرکے زیڈ اجاریہ۔ ڈاکٹر بی۔ سی۔ رائے۔ ڈاکٹر سوبرائن۔ ڈاکٹر ذاکر حسین۔

[illegible] کا جھنڈا ڈاؤ ... لہرایا گیا

... آزاد کرنے کے سلسلے میں حکومت لنکا کے خاص نمائندے ... سلوا نے آزاد لنکا کے قومی جھنڈے کی پرچم کشائی کے وقت بدھ بھکشو برابر منتر جپتے رہے۔ یہ تقریب مسٹر ڈی سلوا کے مکان پر ہوئی۔ اور اس میں گورنر جنرل، پنڈت جواہر لال نہرو، سردار پٹیل دیگر وزراء حکومت اور دوسرے بڑے بڑے افسروں نے شرکت کی۔ تقریب کی ابتدا سے پہلے گاندھی جی کے سوگ میں کچھ دیر خاموش کھڑے رہے۔

یونیورسٹیوں کی امدادی کمیٹی کا جلسہ

نئی دہلی ۱۴ر فروری، کل یونیورسٹیوں کی امدادی کمیٹی کا ایک جلسہ ڈاکٹر ایم۔ آر جیکار کی صدارت میں کونسل چیمبر نئی دہلی میں منعقد ہوا۔

اپنے افتتاحی خطبہ سے قبل وزیر اعظم تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد نے کہا کہ اس کمیٹی کا جلسہ مہاتما گاندھی کی حسرتناک وفات کے بعد ہو رہا ہے۔ انھوں نے قوم کے معمار اعظم کی یاد میں ایک منٹ خاموش کھڑے ہونے کی ممبروں سے درخواست کی۔

کمیٹی کو خطاب کرتے ہوئے مولانا آزاد نے کہا کہ دسمبر ۱۹۴۵ء میں یونیورسٹیوں کی جو امدادی کمیٹی از سر نو بنی ہے

The ... Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

احسن سہمی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ سے 6/-
ششماہی سے 3/8/-
سہ ماہی عہ 2/-
فی پرچہ ۲ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۴۶ نمبر ۹	کانپور شنبہ ۲۸ فروری ۱۹۴۸ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۷ھ	Cawnpore. Saturday 28 1st FEBRUARY 1948	VOL. 46 NO. 9

مہاتما گاندھی کا بزم شعرائین ماتم

سخنوران ہند کے سب دلفگار بزم ماتم ہیں
یہ اُن کے اشک خونیں یادگار بزم ماتم ہیں

مہاتما گاندھی کی شہادت سے قدرتی طور پر شعراء کے جذبات غم میں بھی طوفان برپا ہے۔ اور وہ اپنے جذبات کا اظہار نہایت حسن عقیدت کے ساتھ کر رہے ہیں۔ آج کی صحبت میں جناب مولوی آفتاب احمد صاحب جوہر سول جج کانپور، جناب ندرت کانپوری جناب ماسٹر عبد الصمد بنئی اور حضرت سیماب اکبر آبادی کی نظمیں وقطعات ہدیہ ناظرین ہیں۔ (ایڈیٹر)

اشک عقیدت

(از جناب مولوی آفتاب احمد صاحب جوہر سول جج کانپور)

کیوں تار تار دامن صبح چمن ہے آج
کیوں سوگوار گیسوئے شام وطن ہے آج

کیا ہوگیا جو زخم جگر پھر ہرے ہوئے
کیوں گلفروش سرخی داغ کہن ہے آج

کس کی چتا سے آگ کے شعلے ہوئے بلند
کیوں دود آہ تا بہ فلک موج زن ہے آج

لائے ہیں کس کے پھول بہانے کے واسطے
آنکھوں میں کیوں روانی گنگ و جمن ہے آج

مہر مبین عظمت بھارت ہوا غروب
پنہاں نظر سے چشم و چراغ وطن ہے آج

انسانیت کے درد سے معمور تھا جس کا دل
آغشتہ خاک و خوں میں اوسی کا بدن ہے آج

... کون ہوگا ...
خاموش آہ بلبل شیریں سخن ہے آج

...
افسوس دل ... انجمن ہے آج

... سن ہے آج

... نہ اب کوئی چارا ... رہا
... جو معرکہ آرا نہیں رہا

... کو نہ تھا نفاق گوارا نہیں رہا

... ہند کا پرچم گیا ...
خوابیدہ قوتوں کو اُبھارا نہیں رہا

انسانیت کی وجہ شرف فخر ایشیا
ہندوستان کی آنکھ کا تارا نہیں رہا

خوف اجل پہ فتح مبیں جسکی زندگی
مر کر بھی موت سے جو نہ ہارا نہیں رہا

بھٹکا ہے کارواں شب تار حیات میں
تھا اک جو روشنی کا منارا نہیں رہا

ہندو کا خیر خواہ مسلماں کا دستگیر
کہتا ہے دل کہ کوئی ہمارا نہیں رہا

گو تکیہ صرف ذات الٰہی پہ چاہیئے
ظاہر میں تھا جو ایک سہارا نہیں رہا

آئینہ دار مہر و محبت کلام او
سرمایہ دار دولت سرمد پیام او

در بزم راستی و وفا شمع محفلش
در رزم آشتی و اہنسا حسام او

از نیم جرعہ اش دل آفاق شادکام
یارب چہ بادہ بود کہ میداشت جام او

مردے کہ در اماثل و اقران روزگار
الحق زد نہ سکہ جرات بہ نام او

اے ماتمی رحلت گاندھی خموش باش
شاید ہنوز بے خبری از مقام او

واگوش دل بکن بشنو از لسان غیب
"ثبت است بر جریدۂ عالم دوام او"

روحانیت سے خطاب

(از جناب ندرت کانپوری)

اے فدائے قوم گاندھی۔ آنجہانی نیک نام
ہے تری روحانیت سے ایک شاعر ہمکلام

غور سے سن تو کہ اسمیں راز کی باتیں ہیں کچھ
قابل افسوس، خاص انداز کی باتیں ہیں کچھ

تیرا قاتل، قوم ہی کا ایک بزدل مرد تھا
یہ بباطن اپنی کینہ پروری میں فرد تھا

تجھ کو یہ سن کر بھی شاید، انتہائی ہو ملال
ملک میں ہیں اور کچھ غدار۔ اسکے ہمخیال

اے اہنسا کے پجاری، ہے تشدد ان کا کام
چاہتے ہیں اپنی ہاتھوں میں حکومت کا نظام

ملک جب آزاد ہے۔ اقوام ہم آواز ہیں
ایسے نازک وقت میں یہ تفرقہ پرداز ہیں

خون تیرا کر کے بھی، ظالم نہیں ہیں مطمئن
ملک میں ہو جائے غدر۔ اس فکر میں ہیں رات دن

جو ترے بیری ہیں، اونکے دشمن جانی ہیں یہ
الغرض ہر بات پہ مصروف نادانی ہیں یہ

تجھ کو کھو دینے کے معنی ذہن میں لاتے نہیں
اپنی بدافعالیوں سے اب بھی باز آتے نہیں

تلخ ہو جائے نہ تیرے ہندیوں کی زندگی
ضبط و نظم ملک میں، پیدا نہ کر دیں برہمی

گر نہ جائے ڈگمگا کر قوم، اسکو تھام لے
آنجہانی؟ اک ذرا روحانیت سے کام لے

قطعہ تاریخ مہاتما گاندھی

(از جناب ماسٹر عبد الصمد ... ...)

آج گاندھی جی کی رحلت سے بپا کہرام تھا
جیسے اپنے وقت کا اک ناصح مطلق گیا

پوچھی جب تاریخ بزمی ہم سے اک رہگیر نے
ہم نے برجستہ کہا "اب خضر راہ حق گیا"

۱۹۴۸ء

قطعہ از جناب سیماب اکبر آبادی

سولہ ماہ ربیع الاول کو
خاک میں مل گئی اُمید وطن

شام جمعہ کو چل بسے گاندھی
حملہ آور ہوا یزید وطن!

حامی امن و صلح و آزادی
آہ، وہ رہبر سعید وطن

اُس کا دل مخزن سیاست تھا
ہاتھ میں اُس کے تھی کلید وطن

سال ہجری یہ لکھدو اے سیماب
مخلص بے ریا شہید وطن

۱۳۶۷ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہے جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۲۸ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۹

آزاد ہندوستان کا مسودۂ قانون

نئی دہلی، ۲۵ فروری۔ آج دستور ساز اسمبلی میں ہندوستان کا مسودہ دستور پیش کیا گیا۔ مسودۂ دستور اٹھارہ حصے تین سو پندرہ دفعات اور آٹھ گوشواروں پر مشتمل ہے۔

دیباچہ کی بنیاد اغراض و مقاصد والی اس قرارداد پر رکھی گئی ہے یہ قرارداد دستوری اسمبلی میں گذشتہ جنوری میں منظور کی گئی تھی۔ دستور کا یہ مسودہ ایک کمیٹی نے بنایا ہے اس کمیٹی میں آئین کے ماہرین شامل ہیں ڈاکٹر بی۔ آر امبیڈکر اس کے صدر ہیں، اس مسودہ کا دستور کا مقصد ہند میں ایک آزاد اور مطلق العنان جمہوریہ کا قیام ہے، جہاں ہر شہری کو سماجی، معاشی، سیاسی، اور مذہبی آزادی ہوگی، سب کے لئے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں گے اور عوام کی حالت کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس مسودہ دستور پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

ہندوستان کے دستور کا مسودہ جسے دستور تیار کرنے والی کمیٹی نے تیار کیا ہے دستور ساز اسمبلی کے صدر کو پیش کر دیا گیا ہے اور آج اسے اشاعت کے لئے دیدیا گیا ہے، یہ دستور اٹھارہ حصوں میں ہے جسمیں ۳۱۵ دفعات اور آٹھ گوشوارے ہیں۔

مسودہ کمیٹی کے اراکین حسب ذیل ہیں:۔

ڈاکٹر بی، آر امبیڈکر (صدر) سیرز گوپال سوامی آئنگر، الادی کرشنا سوامی آئر، کے۔ ایم منشی، این مدھوا راؤ، ڈی، پی کھیتان اور سید محمد سعد اللہ۔

دستوری اسمبلی کے صدر کو رپورٹ پیش کرتے ہوئے کمیٹی کے صدر نے کہا کہ دستور کو تیار کرتے وقت کمیٹی نے اس بات کی کوشش کی کہ وہ ان فیصلوں کی جنھیں دستور ساز اسمبلی نے منظور کیا ہے پابندی کرے۔ تاہم چند ایسے معاملات ہیں جن میں کمیٹی نے بعض تبدیلیاں کرنا ضروری خیال کیا ہے۔

مسودہ دستور کا دیباچہ دستور ساز اسمبلی کی اس اغراض و مقاصد والی قرارداد پر مبنی ہے جو گزشتہ جنوری میں منظور کی گئی تھی، دیباچہ میں کہا گیا ہے

"ہم ہندوستان کے باشندوں نے طے کیا ہے کہ ہندوستان کو ایک ایسی مطلق العنان جمہوریہ بنایا جائیگا جس میں ہر شہری کو سماجی، معاشی سیاسی آزادی ہوگی، خیالات کے اظہار کا موقعہ ہوگا۔ اور اپنے اعتقاد اور مذہب کے مطابق مذہبی رسومات ادا کرنے کا حق ہوگا۔ سب کو یکساں مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ فرد و قوم کی وقعت کا احساس پیدا کیا جائے [illegible] ہی دستور ساز اسمبلی میں [illegible]

[illegible]

اراکین [illegible] مسٹر اور [illegible] مسٹر این [illegible] اور (۵) مسٹر ڈی، پی کھیتان (۶) مسٹر محمد سعد اللہ۔

مسودہ قانون میں بتایا گیا ہے کہ یونین پارلیمنٹ ایک صدر اور دو ایوان (۱) کونسل آف اسٹیٹ (۲) دار العوام پر مشتمل ہوگا۔ کونسل آف اسٹیٹ میں ۲۵۰ اراکین ہوں گے۔ ان میں سے ۱۵ نامزد ہوں گے نامزدگی کرتے وقت صدر ادب، فنون، سائنس اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کی نمائندگی کا خیال رکھے گا۔

دستور کے پہلے حصہ میں یونین اس کے علاقہ اور اس کے اختیارات سے بحث کرے گی۔ انڈیا کے علاقہ میں سابق انڈیا، انکو اور کوئی دوسرا علاقہ جو یونین حاصل کرے شامل ہیں۔ نئی ریاستوں کے قیام، داخلہ کی تشکیل کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

لسانی صوبے

لسانی صوبوں کے متعلق دستور بنانے والی کمیٹی نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حال ہی میں اس مسئلہ پر حکومت کی طرف سے ایک بیان شائع کیا گیا تھا کہ دستور میں اندھرا ایک صوبہ کی حیثیت سے شامل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ قانون ہند ۱۹۳۵ء میں اڑیسہ اور سندھ کیلئے کیا گیا تھا۔ دستوری کمیٹی ایک موقعہ پر اندھرا کو ایک صوبہ کی حیثیت سے گوشوارہ میں شامل کرنے کے لئے تیار ہو گئی تھی، لیکن جب پوری طرح غور کیا گیا تو کمیٹی نے محسوس کیا کہ گوشوارہ میں ریاست کا محض ذکر کر دینے کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ نئے دستور کے نافذ ہونے کے بعد وہ وجود میں بھی آجائے۔ اس لئے موجودہ دستور کے اندر رہ کر فوری تیاری کرنا چاہئے، تاکہ یہ نئی ریاست حکومت کے پورے ساز و سامان کے ساتھ نئے دستور کے نافذ ہونے کے وقت تک وجود میں آجائے۔

قانون حکومت ہند ۱۹۳۵ء نے اڑیسہ اور سندھ کے ضمن میں یہی کیا گیا تھا، یہ قانون ۱۹۳۵ء سے نافذ ہوا، مگر اڑیسہ اور سندھ کے صوبے اپریل ۱۹۳۶ء سے معرض وجود میں آئے۔ اس لئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ صرف اندھرا ہی کے لئے نہیں بلکہ اس سلسلہ میں دوسرے لسانی علاقوں کے تمام متعلقہ امور کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن بنایا جائے اور یہ اپنی رپورٹ ایسے وقت دے کہ نئے [illegible]

مسودہ دستور کے گوشوارہ میں ان کا تذکرہ ہو تاکہ یہ دستور کا جزو ہوں۔

[illegible]وں کی بحثیں

دستور کے حصہ اول میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان [illegible] یونین ہوگا [illegible] وفاق کی جگہ یونین کا لفظ استعمال کیا ہے [illegible]

[illegible] حصہ میں شہریت اور تیسرے میں بنیادی حقوق سے بحث کی گئی ہے، چوتھے حصہ میں ان اصولوں کا تذکرہ ہے جو حکومت کی پالیسی میں رہبری کریں گے، اس میں یہ اصول بھی ہے کہ حکومت ایک ایسا سماجی نظام قائم کرے گی جس میں عوام مطمئن اور خوشحال رہ سکیں۔ دوسرے اصول جن پر حکومت عمل کریگی حق کارکردگی اور تعلیم وغیرہ سے متعلق ہیں۔

یونین کی انتظامیہ

صدر:۔ مملکت کا حاکم اعلےٰ ہندوستان کا صدر ہوگا یونین کے تمام انتظامات کی باگ ڈور صدر کے ہاتھ میں ہوگی ذمہ دار اور نمائندہ وزراء کے مشورے سے کام کریگا صدر کا انتخاب انتخابی ادارے کے اراکین کرینگے، یہ ادارہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور ریاستوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگا، صدر کے عہدہ کی مدت ۵ سال ہوگی، صدر کا دوبارہ صرف ایک ہی مرتبہ انتخاب ہو سکتا ہے، صدر کی عمر ۳۵ سال سے کم نہ ہوگی، اور دار العوام کا رکن ہوگا، صدر پر دستور کی خلاف ورزی پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

آئینۂ کانپور

مکان کی تلاشی

۲۵ فروری ۸ بجے صبح کو مسٹر بال کرشن شرما جیف ایڈیٹر روزنامہ ویر بھارت کے مکان کے اس کمرہ کی ۲ گھنٹہ تک پولیس نے لی جس میں وہ بیٹھ کر ویر بھارت کا کام کیا کرتے ہیں۔ پولیس دو کتابیں اور چار خط جو ویر بھارت کے متعلق تھے اپنے ہمراہ لے گئی۔ اور ہیشیو دمی جی کو بھی سی آئی ڈی کے برانچ آفس میں بلا کر اُن سے کچھ تحقیقات کی گئی۔

اسٹیشن ماسٹر گرفتار

اروَل کے اسٹیشن ماسٹر مسٹر راجہ رام کو رشوت لینے کے الزام میں پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے رشوت لے کر کچھ مال بک کیا تھا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

آئندہ ہونے والے ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کے لئے ۴۸ وارڈ بنائے گئے ہیں جس میں سے ۳۳ عام نشستیں ۱۲ اچھوتوں کی اور ۳ مسلمانوں کی ہوں گی۔

باندہ لائن

آئندہ ماہ جولائی سے کانپور باندہ لائن جاری ہونے کی خبر ہے۔ یہ جنگ کے زمانہ میں بند ہو گئی تھی۔

سہ جماعتی کانفرنس کا فیصلہ

کل یوپی کے لیبر کمشنر مسٹر جے ہالسٹن کی صدارت میں مزدوروں، مالکوں اور حکومت کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ سفارش کی گئی کہ مزدور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے شائع ہونے تک ہر قسم کے ردائی جھگڑوں اور تخفیف سے گریز کیا جائے۔ اس سلسلہ میں لیبر کمشنر جلد ہی مالکوں سے اس سفارش عملدرآمد کی اپیل کریں گے۔

مزدوروں کے جھگڑوں کا تصفیہ کرنے میں جو وقت ضائع ہوگا کانفرنس میں اس پر بھی غور کیا گیا۔ اور تصفیہ کا ایک نیا طریقہ نکالا گیا جس کی رو سے جھگڑے نسبتاً کم وقت میں طے ہو جایا کریں گے۔ مزدوروں اور مالکوں دونوں کے یہاں چونکہ ایسے عملہ کی کمی ہے جو مصالحتی کارروائیوں میں نمائندگی کر سکے۔ اس لئے مصالحتی کارروائیوں میں عموماً بہت زیادہ دیر لگ جاتی ہے۔ کانفرنس میں اس امر پر بھی غور کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ دونوں پارٹیاں اپنے یہاں ایسے عملہ کی تعداد بڑھائیں۔

کانفرنس میں ٹریڈ یونینوں کو تسلیم کرنے کی بنیادی شرائط پر بھی غور کیا گیا لیکن اس امر پر تفصیلی بحث اس وجہ سے ابھی ملتوی کر دی گئی کہ خود حکومت ہند ایسے قوانین و شرائط کا مرتب کر رہی ہے جن کی تکمیل پر ٹریڈ یونینوں کو تسلیم کیا جا سکے گا۔ مزید برآں ابھی یوپی نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس اور شمالی ہند کے مالکوں کی ایسوسی ایشن میں ٹریڈ یونین کانگریس سے ملحقہ ٹریڈ یونینوں کو تسلیم کرنے کے بارے میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس سہ جماعتی کانفرنس میں ایک فیصلہ یہ بھی کیا گیا کہ ملوں میں غلہ کی دوکانوں کو ختم کر دیا جائے۔ ان دوکانوں پر ورکرس کو ارزاں قیمتوں پر چیزیں فراہم کی جاتی ہیں۔ اب اس کے بجائے ورکروں کو غلہ کا مہنگائی الاونس دیا جایا کرے گا۔ جو بازار کے اتار چڑھاؤ کے مطابق ہوگا۔ یہ فیصلہ متفقہ طور پر کیا گیا۔

یوپی میں بکری ٹیکس اور زرعی انکم ٹیکس کی تجویز

نئے سال کے بجٹ میں ساڑھے چار کروڑ سے زیادہ کا خسارہ

کانپور اور اناؤ میں شراب بندی

لکھنؤ ۲۶ فروری۔ حکومت یوپی جلد ہی دو نئے ٹیکس لگائے گی عام بکری ٹیکس اور زرعی ٹیکس تاکہ ساڑھے چار کروڑ کے خسارے کو تیس لاکھ کی بچت میں تبدیل کیا جا سکے۔ اس کا اعلان یوپی کے وزیر مالیات مسٹر سری کرشن دت پالیوال نے آج یوپی اسمبلی میں ۴۹-۱۹۴۸ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا۔ یہ زبردست خسارہ ترقی کے تمام منصوبوں پر اخراجات میں اضافہ مزید اضلاع میں شراب بندی کی توسیع اور تنخواہوں پر عام نظر ثانی کے مصارف کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

وزیر مالیات نے حسب ذیل اعداد و شمار پیش کئے:

آمدنی	۴۵ کروڑ ۸۷ لاکھ روپیہ
خرچ	۵۰ کروڑ [illegible] لاکھ
خسارہ	[illegible]

انھوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت بہت جلد دو نئے ٹیکس [illegible] زرعی انکم ٹیکس۔ ان ٹیکسوں سے امید ہے کہ ۵ کروڑ روپیہ حاصل ہو جائیگا [illegible] رقم فاضل بچ رہے گی۔ جو مال بھی سالانہ بارہ ہزار [illegible] ٹیکس لیا جائے گا۔ سوائے غلہ [illegible]

[illegible] خرچ سے انکم ٹیکس مرکز [illegible] کے سیلز ٹیکس کی شرح سے [illegible]

[illegible] بیون، اور گانجہ پر ڈیوٹی علی الترتیب ۱۰ فیصدی، ۲۰ فیصدی۔ اور ۲۵ فیصدی اضافہ کر دی جائیگی

[illegible] کروڑ ۸۶ لاکھ [illegible] امید ہے کہ مرکزی حکومت سے انکم ٹیکس کے حصہ کے طور پر [illegible] امداد [illegible] ۶ لاکھ اور غیر منفعت بخش ترقی کی اسکیموں کے لئے بطور عطیہ ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ مل جائیگا۔ بقیہ آمدنی صوبائی وسایل ہی سے حاصل ہوگی۔ خرچ۔ پچاس کروڑ، ۵۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی میں سے تعمیر قومی یا معاشی ترقی کی اسکیموں پر ۲۴ کروڑ ایک لاکھ صرف ہوگا ۱۹۵۰ء میں ان اسکیموں پر جو رقم صرف کیگئی تھی۔ اس میں اس سال ۱۱۱ فیصدی کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ عام نظم و نسق پر جس میں پولیس جیل اور عدالتیں شامل ہیں۔ ۱۲ کروڑ، ۷ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

کانپور میونسپل بورڈ کی سب کمیٹیوں کے چیرمین

سینیر وائس چیرمین۔	مسٹر ایس، سی۔ مترا۔
جونیر وائس چیرمین۔	مسٹر عبد الصمد۔
فائنس کمیٹی۔	سری رام دیو مرولیا۔
پبلک ہیلتھ کمیٹی۔	حاجی قمر الدین صاحب۔
ایجوکیشن کمیٹی۔	پنڈت برہما نند مصرا۔
سٹی ٹیکس کمیٹی۔	مسٹر وحید احمد۔
سول لائنس ٹیکس کمیٹی۔	مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا۔
انور گنج ٹیکس کمیٹی۔	مسٹر محمد انور صاحب۔
پبلک ورکس کمیٹی۔	مسٹر مدن گوپال کنودیا۔
ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی۔	سری گنگا نرائن مصرا۔
روڈ اینڈ ڈپے منٹ کمیٹی۔	سری رگھو راج سنگھ۔
اسکول کمیٹی۔	سری رام لال سونکار۔
مابڈنگ کمیٹی۔	مسٹر محمد عتیق صاحب۔
پارک کمیٹی۔	سری پرس رام صاحب۔
فزیکل کلچر کمیٹی۔	سری منوہر لال کنودیا۔
گنگا جل سدھار کمیٹی۔	مسٹر جے چند سنگھ۔
بھیروں گھاٹ کمیٹی۔	سری دیو نرائن باجپئی۔
مسلم قبرستان کمیٹی۔	مسٹر ظہور احمد

شہر کے دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کے لئے مندرجہ ذیل حضرات قائمقام منتخب کئے گئے ہیں:

گورنمنٹ ہائی اسکول۔ پنڈت گنگا داس مصرا۔ مسٹر سید علی زیدی۔ گیا پرشاد لائبریری۔ مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا۔ مسٹر سید علی زیدی۔ ریڈ کراس سوسائٹی۔ مسٹر جی، پی سریواستوا۔ حاجی قمر الدین۔ سری دیو نرائن باجپئی۔ میونسپل کوآپریٹیو سوسائٹی۔ مسٹر بجلی داس۔ پنڈت شیو کمار شوکلا۔ مسٹر محمد فاروق۔ لیبر ویلفیر کمیٹی۔ مسٹر رام نرائن گرگ۔ مسٹر ظہور احمد۔ کنگ ایڈورڈ میموریل ہال۔ مسٹر مہادیو پرشاد۔ مسٹر عبد الصمد۔

نئے مہتمم صاحب مدرسہ جامع العلوم کا بیان

کانپور، ۱۳ فروری، آج جامع مسجد کانپور میں قبل نماز جمعہ حاجی محمد رفیع صاحب مالک مطبع [illegible] نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مہتمم و متولی مدرسہ جامع العلوم [illegible] گئے ہیں اور ان کی واپسی کی توقع نہیں [illegible]

[illegible] صدر الدین صاحب صدر [illegible] نے نہ تو چارج میرے علم میں کسی کو سمجھایا۔ اور نہ دفتر میں رجسٹر [illegible] شوریٰ نے تمام حالات پر [illegible] معطل کر دیا۔ اور یہ طے کیا [illegible] جائے کہ تمام [illegible] دیں۔

[illegible] شوریٰ نے ان کی جگہ پر فی الحال حاجی محمد رفیع صاحب مالک مطبع مجیدی کا تقرر کر دیا ہے۔ تاکہ مستقل انتظام ہونے تک مدرسہ و مسجد کے کاموں میں ہرج نہ واقع ہو۔

حاجی صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مدرسہ کی تحویل میں اس وقت صرف پونے دو سو روپیہ کے قریب ہیں۔ حاجی صاحب نے اس بات کو واضح کیا کہ انھوں نے عارضی طور پر یہ ذمہ داری قبول کی ہے۔ اور وہ جلد از جلد اس خدمت سے سبکدوشی چاہتے ہیں۔

آخر میں انھوں نے یہ بھی کہا کہ مجلس شوریٰ نے ایک نئے مہتمم کی منظوری دے دی ہے جسکو معاوضہ دیا جائے گا۔ لہٰذا جو لوگ اس خدمت کے اہل ہوں وہ اپنی درخواستیں بھیجیں اور جو بلا مشاہرہ یہ کام کر سکتے ہوں وہ بھی درخواست میں تحریر کریں۔

یتیم خانہ اسلامیہ میں ماتمی جلسہ

ممبران مجلس انتظامیہ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور اور اس کے کارکنان کا یہ جلسہ مہاتما گاندھی جی کی شہادت پر تہ دل سے اظہار رنج و ملال کرتا ہے، کیونکہ مہاتما گاندھی جی ہمارے ملک کی ایک عظیم شخصیت تھے جنھوں نے ملک و قوم کی آزادی کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کر دی تھی اور فرزندان ملک کی صحیح رہنمائی کر کے ملک کو آزادی کی منزل پر پہنچا دیا، مہاتما گاندھی امن و امان کے سچے پیامبر تھے انھوں نے ملک و قوم کو فتنہ و شر اور خانہ جنگی سے بچانے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دیں اور بالآخر امن و امان اور اتحاد کے لئے اپنی جان تک قربان کر دی۔

نئی دہلی ۱۱ار فروری۔ آج سہ پہر کل ہند کانگرس کمیٹی کا اجلاس دستوری کلب میں ڈاکٹر راجندر پرشاد کی صدارت میں شروع ہوا۔ اجلاس میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو، اعلیٰ کمان کے ارکین صوبائی وزرائے اعظم۔ اور ڈومی نین پارلیمنٹ کے ممبروں نے شرکت کی ڈائس کے پیچھے قومی ترنگے جھنڈوں کے درمیان مہاتما گاندھی کی ایک بڑی تصویر لگی ہوئی تھی۔

صدر نے افتتاحی تقریر میں کانگرسیوں سے اپیل کی کہ کانگرس کو اس کمزوری سے پاک کریں جسکی طرف مہاتما گاندھی نے اپنی افسوسناک موت سے پہلے انھیں متوجہ کیا۔

صدر کانگرس نے کہا "حال ہی میں ملک پر ایک بڑی مصیبت آپڑی ہے جس کا عام طور پر تمام دنیا پر اور خصوصاً ہندوستان پر اثر پڑا ہے۔ میرے لئے کل ہند کانگرس کمیٹی یا کانگرس کو بغیر مہاتما گاندھی کے تصور کرنا مشکل ہے۔ لیکن ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا۔

صدر کانگرس نے کہا کہ ملک کو مہاتما گاندھی کی نہ صرف زندگی بلکہ ان کی موت سے بھی سبق لینا ہوگا۔ گاندھی جی اس مقصد کے لئے جسے وہ صحیح سمجھتے تھے بہادری کے ساتھ لڑے اور آخر میں انھوں نے اس مقصد کے لئے اپنی جان تک دیدی۔ یہ مقصد فرقہ وارانہ اتحاد ہے ملک کے مستقبل کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ یہ مقصد کہاں تک پورا ہوتا ہے۔ ملک سے ان کی آخری اپیل یہ تھی کہ وہ فرقہ وارانہ حالت ختم کردے۔ لوگوں نے اب یہ محسوس کیا ہے کہ وہ دہلی کے باشندوں سے جس بات کو منوانا چاہتے تھے۔ اسے پوری قوم کے مفاد میں ضرور پورا ہونا چاہئے۔ جبکہ قوم کے باپ کی اس مقصد کے باعث ایک گمراہ ہندو کے ہاتھوں جان جاچکی۔

کمیٹی میں پیش ہونے والی قراردادوں میں سب سے پہلے قرارداد مہاتما گاندھی کی شہادت پر ہے جسمیں دلی افسوس اور ندامت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ کانگرس کے اس مطمح نظر کی مزید تصدیق کی گئی ہے کہ وہ ایک غیر مذہبی جمہوری ریاست پر عقیدہ رکھتی ہے۔

اس کے علاوہ گاندھی قومی فنڈ [illegible] کمیٹی کی رپورٹ پر زیر غور ایجنڈے کی دوسری [illegible] بحاث ہیں۔

[illegible]اریت کا خاتمہ

غیر مذہبی، جمہوری حکومت کے متعلق قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کل ہند کانگرس کمیٹی عوام اور خاص طور پر کانگرس کے لوگوں سے یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی تمام قوت فرقہ وارانہ شیطانی عناصر کے خلاف جنگ میں لگادیں۔ اس لئے کہ اگر اسے فوراً نہ روکا گیا تو خطرہ ہے کہ کہیں وہ ہماری حاصل کی ہوئی آزادی کو برباد کرکے ہمارے مقاصد کو ناکام بنادیں۔

کل ہند کانگرس کمیٹی اس بات کو کبھی فراموش نہیں کرسکتی کہ شہادت کے چند ہی دن پہلے گاندھی جی نے مختلف فرقوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے مرن برت رکھا تھا۔ لیکن اس یقین دہانی پر کہ مسلمان ہندوستان میں محفوظ اور باعزت طریقہ پر رہ سکیں گے گاندھی جی نے اپنا برت چھٹے دن توڑ دیا تھا۔

اس کے بعد یہ حادثہ پیش آیا۔ اس موقعہ پر جب کہ مختلف فرقوں میں اتحاد کی کوشش کی جارہی تھی ایسے واقعہ کا ہونا اور زیادہ تکلیف دہ ہے۔

اگرچہ ملک کا سرپرست اور قوم کا باپ جسمانی حیثیت سے ہمارے درمیان نہیں ہے کہ وہ ہمارے وعدہ کی یاددہانی کراسکے لیکن ہم اسموقعہ پر پوری سنجیدگی اور خلوص کے ساتھ اپنے عزم کی تصدیق کرتے ہیں کہ ہم اس راستہ پر جسے ہمارے باپو نے ہمیں دکھایا تھا اس پر چلتے رہیں گے۔ اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے ہر امکانی کوشش کریں گے۔ جو ادھورا رہ گیا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی اس قرارداد کی بھی تصدیق کرتی ہے جو ورکنگ کمیٹی نے ۴ر فروری کو منظور کی ہے اور جس میں عوام اور حکومت سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ تنفر و تشدد کی ان قوتوں کی طرف توجہ مبذول کرے جو علانیہ یا درپردہ سماجی زندگی کی جڑوں کو کھوکھلا بنارہی ہیں اسکے علاوہ یہ بھی شدید ضروری ہے کہ ان قوتوں کو ناکام اور بے اثر بنانے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو اس بات پر مبارکباد بھی پیش کرتی ہے کہ انھوں نے ایسی فرقہ وارانہ جماعتوں پر تیزی سے کارروائی کرکے پابندیاں عائد کردی جو تنفر و تشدد کی تخم ریزی کرارہی تھیں اور جن کا تنفر خیز پروپیگنڈا ہمارے بعض اہل وطن کے دماغوں سے نکلکر مسموم بنانے کا سبب بن رہا تھا جس کے نتیجہ میں بڑے سے بڑے افعال کا ارتکاب ہورہا تھا۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی حکومت کو یقین دہانی کرتی ہے کہ وہ ان عناصر سے چھٹکارا پانے کے لئے اس کی عملی امداد کرے گی، جو فرقہ وارانہ تنفر پھیلانے فرقہ وارانہ فسادات برپا کرنے اور ذہنیتوں کو بگاڑنے کا باعث بنی ہوئی ہیں۔

اس غرض سے کہ کانگرس اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرسکے، ضرورت ہے کہ وہ اپنی داخلی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ کمیٹی تمام کانگرسیوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کو مضر عناصر سے بالکل پاک و صاف کریں خواہ ایسا کرنے میں کانگرس کے ممبروں کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ گھٹ جائے۔

[illegible] کہنا ہے کہ گاندھی جی کو اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اسبات [illegible] کہ ہوتا کہ کانگرسیوں کے کردار کا معیار بہت پست ہوگیا تھا جس کا اظہار انہوں نے مبہم الفاظ میں اپنی عمر کے آخری برت کے موقعہ پر کیا تھا کانگرس کے ہر رکن کا فرض ہے کہ وہ اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھے اور اس عظیم الشان تنظیم کو تقویت پہنچاوے جسے بڑی قربانیوں کے بعد برسوں میں ترقی کی موجودہ منزل تک پہنچایا گیا ہے۔ کانگرسیوں کے لئے ضرورت ہے کہ وہ اپنے کردار و اخلاق کو پھر اسی منزل پر پہنچادیں جس کا نمونہ گاندھی جی نے ان کے سامنے پیش کیا تھا۔

حصول اختیار و اقتدار کے بعد کانگرسیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ منکسر المزاج ثابت کریں اور انھیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا اور خود کو عوام کی خدمت کے لئے زیادہ موزوں بنانا چاہئے۔

خدمت کی حاصل ہوں، کمیٹی اس کا تہیہ اور اپنے اس ارادہ کا اظہار کردینے کی ضرورت محسوس کرتی ہے کہ وہ ایسی غیر مذہبی حکومت کی بنیادوں کو مضبوط بنانے میں ہر ممکن کوشش کرے گی۔

صدر کانگرس کی اپیل

صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی افتتاحی تقریر میں کانگرسیوں سے اپیل کی کہ وہ کانگرس کو ان کمزوریوں اور خامیوں سے پاک کردیں جن کی طرف گاندھی جی نے اپنی المناک موت سے پہلے ان کی توجہ مبذول کرائی تھی۔

انھوں نے کہا کہ اس زمانہ میں ملک ایک بڑی مصیبت اور آفت کا شکار رہا ہے جس نے دنیا پر عموماً اور انڈیا پر خصوصاً زبردست اثر ڈالا۔ مجھے تو اس کا تصور بھی نہیں ہوتا کہ کانگرس بغیر مہاتما گاندھی کے ہو بھی سکتی ہے۔ لیکن اب تو ہمیں اسی کانگرس پر قانع ہونا پڑے گا۔ جو مہاتما جی کی قیادت سے محروم ہوگئی ہے۔ ہمیں نہ صرف گاندھی جی کی زندگی سے بلکہ ان کی موت سے بھی بہت کچھ سبق لینے ہیں، وہ اپنی عمر بھر اس مقصد کے لئے جنگ کرتے رہے جسے وہ حق بجانب اور شریفانہ خیال کرتے تھے۔ اور اسی کی خاطر انھوں نے اپنی جان دے دی۔ ان کا یہ مقصد فرقہ وارانہ اتحاد و یکجہتی تھا اور ملک کے مستقبل کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ ان کا یہ مقصد کس حد تک پورا ہوتا ہے۔ قوم سے ان کی آخری اپیل یہی تھی کہ وہ فرقہ پرستی چھوڑ دیں۔ لوگوں نے اب محسوس کرنا شروع کیا ہے کہ دہلی کے باشندوں سے گاندھی جی جو کچھ چاہتے تھے وہ یقیناً پورا ہونا چاہئے اس لئے کہ ملک کا مفاد اسی میں ہے لیکن یہ احساس اس وقت پیدا ہوا ہے جبکہ قوم کے باپ کی جان ایک گمراہ ہندو کے ہاتھوں جاچکی۔

ہندو دھرم کے لئے یہ بات بڑے شرم کی ہے کہ مہاتما گاندھی جنھوں نے اپنی تمام عمر ان کو غلامی سے نجات دلانے میں صرف کی ایک ہندو کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔ ہم یہ داغ بدنامی کبھی نہ مٹا سکیں گے۔ گو ہم ان کی زندگی میں ان کے نقش قدم پر نہ چل سکے۔ لیکن ان کی وفات کے بعد ہم ان کے راستہ سے بال برابر نہ ہٹیں گے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آج کے جلسہ کا مقصد ہی یہی ہے کہ ہر کانگرسی کا فرض ہے کہ وہ فرقہ واریت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے، تاکہ ہندوستان کی آزادی مستحکم ہوجائے۔ گاندھی جی نے ہمیں ان کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی جو کانگرس میں آگئی تھیں۔ اب ہم کسی طرح ان خرابیوں کو نظر انداز نہیں کرسکتے۔ ہمیں کانگرس کی تمام برائیوں کو دور کرکے اپنے تمام امور کو درست کرنا ہے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کہا کانگرس پارٹی کے مسودہ [illegible] پر غور و خوض کیا جائے گا، اور مسودہ ساز تحتی کمیٹی کو ہدایت کردی جائے گی کہ کن بنیادی اصولوں پر مستقبل کا آئین بنایا جائے گا۔

یادگار

گاندھی جی کی یادگار قائم کرنے کے بارے میں صدر کانگرس نے کہا اس تجویز کو ملک بھر کی تائید حاصل ہے لیکن یہ یادگار اینٹ اور پتھر کی عمارت ہی نہ ہوگی، مجسمہ کے ذریعے ان کی یاد باقی رکھنا ان کے لئے باعث ناخوشی ہے انھوں نے اپنی ساری زندگی دنیا بھر کے غریبوں کی بہبودی اور خوشحالی کے لئے صرف کردی۔

اس لئے ان کی یادگار کو ان کے اس مقصد زندگی سے مشابہ ہونا چاہئے، ہمیں مظلوم اور کچلے ہوئے غریب انسانوں کی بہبودی اور سدھار کے لئے ایک مرکزی ادارہ قائم کرنا چاہئے۔

اس ادارہ کے لئے ہمیں محض روپیہ ہی کی نہیں ایثار پسند اور بے غرض انسانوں کی بھی حاجت ہوگی اب سے پہلے گاندھی جی نے جب کبھی کارکنوں کے لئے اپیل کی تو خود کثیر تعداد میں رضاکار آگئے گو کہ وہ آج ہم میں نہیں لیکن ان کی روح رضاکاروں کو طلب کررہی ہے کہ وہ اس نیک کام کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔

صدر کی تحریک پر کمیٹی نے مہاتما گاندھی کے قتل پر سخت رنج و غم کی قرارداد منظور کی۔

غیر مذہبی اور جمہوری ریاست

مسٹر شنکر راؤ دیو نے ایک تجویز پیش کی جسمیں کہا گیا کہ کل ہند کانگرس کمیٹی کا اعتقاد غیر مذہبی اور جمہوری

[illegible] غیر قانونی قرار دینے کے اقدام پر جو مبارکباد مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو دی گئی ہے اس میں سے مشرقی پنجاب کی حکومت کا نام نکالدیا جائے۔ مسٹر رام نرائن سنگھ نے ایک تحریک کے ذریعہ حکومت بہار کا نام بھی نکلوانا چاہا۔ ...... مسٹر موہن سنگھ مہا جی نے کہا کہ مرکزی و صوبائی کابینوں سے فرقہ وارانہ جماعتوں کے ممبران کو نکال دینا چاہئے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ تمام ان لوگوں کو کانگرس سے نکالدیا جائے جو راشٹریہ سنگھ، ہندو مہاسبھا اور اکالی پارٹی سے متعلق ہیں۔

سوامی سہجانند سرسوتی نے اپنی ترمیم میں کہا کہ تمام فرقہ وارانہ جماعتوں اور ان کے ممبروں کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔

مسٹر انصاری ہروانی نے کہا کہ کانگرس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کو ہدایت کرے کہ وہ حکومت سے ایسے افراد کو نکال دیا جائے جو فرقہ وارانہ کشمکش کی ہمت افزائی کررہے ہیں۔ ...... مسٹر دیوراج سیٹھی نے تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ نئے دستور کے مطابق جداگانہ انتخاب ختم ہوجائے گا، لیکن مخصوص نشستوں کا طریقہ بھی ختم ہونا چاہئے۔ جب تک اسکو نہ ختم کیا جائے گا۔ اکالی پارٹی ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کی ایسی فرقہ وارانہ جماعتوں کو غیر قانونی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ راشٹریہ سنگھ کو مشرقی پنجاب میں نہیں دبایا گیا۔

پرکاشم کی نکتہ چینی

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا میں تجویز کو پڑھکر متحیر ہوں کیوں کہ اس میں بہت سی چیزیں غلط طریقہ پر شامل کرلی گئی ہیں اور کچھ ضروری چیزیں نہیں رکھی گئی ہیں۔ گاندھی جی کے افسوسناک قتل کے بعد ان کے قتل کا الزام صرف فرقہ وارانہ جماعتوں ہی پر نہیں لگایا جاسکتا۔ بلکہ یہ الزام مرکزی اور صوبائی حکومتوں پر بھی آتا ہے۔ جس کا تسلیم کرنا ان کے اوپر لازم ہے۔ آخر حکومت نے فرقہ واریت کے خطرہ کو گاندھی جی کے قتل کے بعد کیوں محسوس کیا؟ خفیہ پولیس کہاں تھی؟ اگر خفیہ پولس نے حکومت کو قتل کے خطرہ سے اطلاع دے دی تھی۔ تو اس کے دفاع کا انتظام کیوں نہیں کیا گیا؟ راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرگرمیوں اور پروپیگنڈے سے ہر شخص واقف تھا۔ لیکن ان کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے ہمارے کچھ ذمہ دار وزرا نے ان کے سرکاری فوجی اجتماع میں شرکت کی اور ان کے تمام کام [illegible] کیں۔

کانگرس کمیٹی کے پچھلے اجلاس میں ان جماعتوں کے متعلق ایک قرارداد منظور کی گئی تھی جسمیں انکو خطرناک بتایا گیا تھا۔ اب کمیٹی کو یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ اس قرارداد کے مطابق اس خطرہ کو ختم کرنے کے لئے کیا اقدام کیا گیا؟ حکومت کی ملازمتیں فرقہ وارانہ جماعتوں اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے مضبوط اڈے ہیں، لیکن ان کے اثرات کو روکنے کے لئے صرف نرمی ہی نہیں برتی گئی بلکہ کارروائی میں بھی دیر کی گئی؟ یقیناً کانگرس کمیٹی حکومت کی بدانتظامی پر مبارکباد نہیں دے سکتی [illegible] اور مسلمانوں [illegible]

[illegible] کی دی ہوئی تربیت اور وراثت میں ملی ہوئی تو فرقہ وارانہ رنج کے متعلق ہدایات دے۔

مس مردولا سارابائی نے کہا کہ گزشتہ نومبر میں کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فرقہ وارانہ اداروں کے خلاف قرارداد منظور کی تھی لیکن ہم نے راشٹریہ سیوم سنگھ اور دوسرے اداروں پر پابندی لگانے میں تاخیر سے کام لیا ہے۔ میں اس سلسلہ میں حکومت کو مبارکباد دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔

ماسٹر موہن سنگھ نے کہا کہ فرقہ واریت کو مضبوطی کے ساتھ ختم کردینا چاہئے، انھوں نے کہا کہ ہندوستان کے سیاسی جسم میں فرقہ واریت کالے ناگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ انتظامیہ کو تمام فرقہ وارانہ عناصر سے پاک کرنا چاہئے۔

مسٹر مہابیر تیاگی نے ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں عجلت سے نہ کام لینا چاہئے۔ کانگرس کی اسوقت بھاری ذمہ داری ہے کہ اس کی کوئی مخالف جماعت نہیں ہے اور اسی ملک کے تمام عناصر کے مفاد کو پیش نظر رکھنا ہے۔

قرارداد پر اظہار خیال کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا میں اس موضوع پر کچھ کہنا ضروری نہ سمجھتا تھا، لیکن مباحثہ کا رخ دیکھکر میرے بعض رفقاء کار بعض نکات کی تشریح چاہتے ہیں، انھوں نے اپنی ترمیمات کے ذریعہ اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی اس بات کے لئے تعریف کیوں کی گئی کہ انھوں نے فرقہ وارانہ جماعتوں پر پابندیاں لگائیں، بعض نے پنجاب اور بہار کی وزارتوں پر اعتراض کیا حکومت کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے مجھے تعریف و تحسین کی زیادہ فکر نہیں، ورکنگ کمیٹی نے کافی غور و خوض کے بعد یہ قرارداد بنائی ہے، ایوان کو اس میں ترمیم و تنسیخ اور منظوری کا حق ہے لیکن اس جلسہ میں صوبائی وزیروں پر نکتہ چینی کرنا نامناسب سا ہے، آل انڈیا کانگرس کمیٹی وزیروں کو برطرف نہیں کرسکتی۔ یہ کام ان صوبائی پارلیمنٹری بورڈوں کا ہے جنکے مشورہ سے وزارت کی تشکیل ہوئی تھی۔ مرکز صوبائی وزارتوں کو ختم نہیں کرسکتا۔ ہاں تشکیل وزارت کا پارلیمنٹری طریقہ اگر آپ پسند نہیں تو اسکو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ صوبائی وزارتیں آج کل کن مشکلات کا شکار ہیں، مہاتما گاندھی کی ہلاکت کا سب پر بڑا اثر ہے یہ موقعہ نکتہ چینی اور اعتراضات کا نہیں ہے اس وقت یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ اگر ماضی میں یہ نہ کیا جاتا تو اس قسم کے نتائج برآمد نہ ہوتے، اس کا مطلب نہیں کہ ہم اپنی غلطیوں کو تسلیم نہ کریں، ہمارے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں کہا کہ ہم گاندھی جی کو نہ بچاسکے، کانگرس ہائی کمان پر بھی اعتراض کیا گیا ہے۔ یہ آخر کون لوگ ہیں؟ اگر واقعی وزارتیں قابل الزام ہیں تو صدر کانگرس اور پارلیمنٹری بورڈ کے ذریعہ اس کا تدارک کیجئے۔"

تمام فرقہ وارانہ [illegible] کو غیر قانونی قرار دیئے جانے کے [illegible] انھوں نے کہا کہ اس قسم کی جلد بازی کرنا [illegible] کیا مبادا علاج مرض سے بدتر ثابت ہو۔

سردار پٹیل نے کہا کہ اس حادثہ کا الزام کسی خاص شخص یا کسی خاص جماعت پر عائد نہیں ہوتا، وزارتیں مشترکہ ذمہ داری کے اصول پر کام کررہی ہیں اس لئے اگر کوئی کام بگڑتا ہے تو سب مجموعی حیثیت سے ذمہ دار قرار پاتے ہیں۔

[illegible] ترمیمات پر بحث کرتے ہوئے جو [illegible] کہے جارہے ہیں مسٹر دار پٹیل نے کہا کہ [illegible] بھی احساس کرنا چاہئے کہ جن کی موجودگی میں پنجاب وزارت کا قیام

عمل میں آیا ہے وہ صوبہ جو اتنی کشیدگی کا شکار رہا ہے اور حد درجہ گمراہ ہو گیا تھا، انتہائی مشکلات ہیں وہاں کی وزارت کا کام کرنا پڑ رہا ہے، اگر عوام اس وزارت کے بجائے نئی وزارت کے خواہاں ہیں تو اس کے لئے انھیں پھر سے انتخاب کرانا چاہئے لیکن میرے لئے یہ تصور کرنا بھی دشوار ہے کہ اس کے بجائے کوئی دوسری حکومت آ سکتی ہے، میرے خیال میں یہ حد درجہ غیر مناسب ہے کہ وزارت پر اس طرح کے حملے کئے جائیں جس طرح بعض ممبروں نے کئے ہیں۔

سرکاری ملازم سنگھ کے ممبر تھے

فرقہ وارانہ جماعتوں کو مٹا ڈالنے کے مطالبہ پر بحث کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا کہ ہم سے جس معجزنمائی کی توقع کی جاتی ہے وہ ممکن نہیں ہے، وہ روایات اور تنفر و تعصب کے جذبات جو سماج میں بڑھ گئے ہیں یک بارگی دور نہیں کئے جا سکتے، فرقہ پرستی کے تباہ کرنے کی کوشش میں ہمیں خود تباہ نہ ہونا چاہیے۔ یہ صحیح ہے کہ بہت سے سرکاری ملازم بھی ناواقفیت کی وجہ سے راشٹریہ سیوک سنگھ میں شامل تھے یا انھیں سنگھ میں اس بنا پر شامل کیا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنی ہمدردیوں کو غلط محل پر استعمال کیا۔

ہمیں ملک کی فضا کو خوشگوار بنانے کے لئے سخت محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح ہمیں انڈیا میں غیر مذہبی اور جمہوری حکومت کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں بہت زیادہ کام کرنا ہے۔

مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے مسٹر شنکر راؤ دیو نے کہا کہ ہم نے ملک کے لئے جو طرز حکومت پسند کیا ہے وہ جمہوری ہے جو سیاسی جماعتوں کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا، گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بہتر طریقہ انھیں تعلیم دینا ہے جس پر عمل کیا جا رہا ہے۔

ترمیمات نامنظور ہو گئیں اور اصلی قرارداد کا مسودہ منظور کر لیا گیا۔

گاندھی قومی فنڈ

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے گاندھی قومی فنڈ کے متعلق بھی ایک قرارداد منظور کی جسے ڈاکٹر پی، سی گھوش نے پیش کیا تھا۔ اس قرارداد کے ذریعہ ورکنگ کمیٹی کے اس اقدام کی تصدیق کی گئی ہے جو اس نے گاندھی قومی فنڈ کے قیام کے سلسلہ میں اس غرض سے کیا ہے تاکہ اس تعمیری تعلیمی سماجی اور ثقافتی نظریوں اور سرگرمیوں کو وسیع بنایا جائے جس سے گاندھی جی اپنی زندگی میں اتنے زیادہ وابستہ رہے تھے اور ذریعہ سے انھیں امید تھی کہ انڈیا ترقی کی منزل پر فائز ہو سکتا ہے اور دنیا میں امن و اخوت کے مقصد کو تقویت پہنچ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ فنڈ اس لئے بھی قائم کیا جا رہا ہے تاکہ مہاتما جی کی تصانیف، تالیفات اور تعلیمات کو اکٹھا کر کے مختلف زبانوں میں شائع کرایا جا سکے۔

کانگرس کمیٹی کی قرارداد کی تصدیق کرتی ہے جو اس فنڈ کے متعلق منظور کی ہے اور اس اپیل کی تائید کرتی ہے جو اس نے اس سلسلے میں جاری کیا ہے اور جس میں عوام سے کہا ہے کہ وہ اپنی دس دن کی آمدنی چندہ میں دیں۔

اجلاس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریک پر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ایک اور قرارداد منظور کی جس میں تمام کانگرس کمیٹیوں اور کانگرسیوں پر یہ زور دیا گیا کہ وہ اس فنڈ کے جمع کرنے میں مدد کریں اور اپنے اپنے یہاں الگ یادگاریں قائم کرنے کے لئے چندہ اکٹھا کریں۔

کانگرس کا نیا دستور

مسٹر شنکر راؤ دیو نے کانگرس کے دستور کے متعلق تجویز پیش کی، انھوں نے کہا "برطانیہ کی طاقت ختم ہونے کے بعد حالات تبدیل ہو گئے ہیں اور اس لئے کانگرس کے لئے نیا دستور بنانے کی ضرورت ہے۔ کچھ لوگوں کی یہ رائے تھی کہ آزادی کے حصول کے بعد کانگرس کا کام ختم ہو گیا ہے اس لئے اس جماعت کو بھی ختم کر دینا چاہئے لیکن میں اس کے خلاف ہوں کانگرس کے سامنے آزادی کا منفی نظریہ کبھی نہیں تھا، کانگرس کا مقصد صرف سیاسی آزادی نہ تھا بلکہ اقتصادی اور سماجی آزادی بھی اس کے نصب العین میں شامل تھی۔

نئے دستور میں جو خاص باتیں قرارداد میں پیش کی گئی ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) چار آنے فیس ممبری کا خاتمہ (۲) پنچایت راج پر زور (۳) گاؤں پنچایت کو ادارہ کی بنیاد ہونا چاہئے (۴) ہندوستانی ہند اور برطانوی ہند کے امتیاز کا خاتمہ (۵) ممبروں سے تعمیری کام کرنے کا مطالبہ۔

مسٹر آر۔ آر۔ دواکر نے قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی آزادی حاصل کرنے کے بعد ہمیں اسی ادارہ کے ذریعہ ملک کی سماجی، معاشی حالت کو بھی درست کرنا ہے آزادی کے حصول کے بعد ہمیں اپنے مقصد میں اور وسعت پیدا کرنا چاہئے اور ہمارا مقصد دوسرے ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور عالمی امن کا قیام ہونا چاہئے۔

چار آنے فیس ممبری ختم کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو کانگرس کے مقاصد سے دلچسپی رکھتا ہے اور انھیں مانتا ہے اس کا ممبر ہو سکے، اس کے ممبروں پر یہ پابندی ہوگی وہ دوسری سیاسی جماعت کے ممبر نہ ہو سکیں گے اسلئے ضروری ہو گئی ہے کہ آزادی کے بعد اب کانگرس مختلف جماعتوں کے لئے ایک مشترکہ محاذ کا کام انجام نہیں دے سکتی۔

اس تجویز پر کہ سیاسی آزادی کے حصول کے بعد کانگرس کو توڑ دینا چاہئے مسٹر دیواکر نے کہا "اگر کانگرس توڑ دی گئی تو اس طرح جو خلا پیدا ہوگا اسے کوئی دوسری سیاسی پارٹی پر نہ کر سکے گی۔ اس وقت ایسا خلا پیدا کرنا درست نہیں کانگرس کی تاریخ ایثار و قربانی کی مثالوں سے بھری پڑی ہے اور یہی ہماری نجات کا باعث بن سکتی ہے۔"

ابھی مباحثہ جاری تھا کہ اجلاس کل ۲ ½ بجے دن تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔

انڈیا آفس کے نوادر کا حصول

نئی دہلی، ۱۸ر فروری، توقع کی جاتی ہے کہ حکومت ہند کے تاریخی دستاویزات کے محکمہ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ایس این سین کی سرکردگی میں ماہرین کی ایک کمیٹی جو انڈیا آفس لندن سے تاریخی دستاویزات اور نوادر لانے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ وسط مارچ تک لندن کے لئے روانہ ہو جائے گی۔

وزارت تعلیم کے ذمہ داران کا خیال ہے کہ کمیٹی کے حق کے سلسلہ میں بعض پیچیدہ مسائل حل کرنے کے لئے متعلقہ وزراء میں گفتگو کی ضرورت ہوگی، اس لئے ممکن ہے اپریل کے آخر میں وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد بھی لندن جائیں۔

انڈیا اور پاکستان میں معاہدہ نہیں ہوا

نئی دہلی، ۱۸ر فروری، یہاں کے سرکاری حلقوں میں اس الزام کی تردید کی گئی ہے کہ انڈیا نے اس معاہدہ کا احترام نہیں کیا جس کی رو سے اسے گذشتہ سال اگست سے دسمبر تک پاکستان کو کپڑا فراہم کرنا چاہیے تھا۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں انڈیا اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان اس مسئلہ پر کہ پاکستان انڈیا کو روئی اور انڈیا پاکستان کو کپڑا اور سوت فراہم کرے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا تھا۔

ترکی سفیر پاکستان میں

کراچی، ۱۸ر فروری، پاکستان میں ترکی کے نامزد سفیر موسیو یحییٰ کمال بیاطلی آج کراچی پہنچ گئے۔ وہ موجودہ زمانہ میں ترکی کے سب سے بڑے شاعر بھی ہیں [illegible]

ان کے سکرٹری [illegible]

نئے دستور کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد

نئی دہلی، ۱۹ر فروری، کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آج ایک قرارداد کے ذریعہ کانگرس کے نئے دستور میں اس کا مقصد ہندوستان کے باشندوں کی فلاح بہبودی اور ترقی مواقع اور سماجی معاشی اور سیاسی حقوق کے مساوات کی بنیاد پر ملک میں امداد باہمی کی دولت مشترکہ اور عالمی امن و تعاون بیان کیا ہے۔ کمیٹی نے آج شام کی اجلاس میں دو قراردادیں منظور کیں۔ ایک کا تعلق کانگرس کے نئے دستور سے اور دوسری کا مہاتما گاندھی کی یادگار سے ہے۔

کانگرس کے دستور کے متعلق قرارداد میں کہا گیا: کانگرس کے نئے دستور کی بنیاد کے لئے ورکنگ کمیٹی حسب ذیل بنیادی اصولوں کی سفارش کرتی ہے۔

کانگرس کا مقصد ہندوستان کے رہنے والوں کی فلاح و بہبودی اور مواقع اور سماجی سیاسی اور معاشی حقوق کی مساوات کی بنیاد پر ملک میں امداد باہمی کی دولت مشترکہ کا قیام اور عالمی امن و تعاون ہے۔

ہر شخص کو جس کی عمر بارہ سال یا اس سے زیادہ ہے اور کانگرس کے مقاصد کو تسلیم کرتا ہے ابتدائی کانگرسی پنچایت میں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

ہر گاؤں، یا کسی گاؤں کے گروہ یا شہر کے کسی حصہ میں ایک ابتدائی کانگرس پنچایت ہوگی۔

ابتدائی پنچایتوں کے انتخاب کے لئے ملک کو مناسب حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، اور ابتدائی پنچایتوں کے منتخب ممبروں کا تناسب تقریباً ہر پانچ سو باشندوں پر ایک ہوگا۔

ابتدائی پنچایت کے لئے منتخب ہونے کے لئے ہر امیدوار کو حسب ذیل شرائط پورے کرنے ہوں گے، وہ ہاتھ سے کتے ہوئے سوت سے بنی ہوئی کھادی کا عادی اور منشیات سے گریز کرنے والا ہو۔ وہ کسی شکل یا نوع کی چھوت چھات نہ مانتا ہو، اس کا فرقہ وارانہ اتحاد پر ایمان ہو اور وہ تمام مذاہب کا احترام کرتا ہو نسل مذہب یا جنس کے کسی امتیاز کے بغیر وہ سب کے لئے مساویانہ مواقع اور حیثیت پر ایمان رکھتا ہو،

ابتدائی پنچایتوں کی [illegible]

سالانہ ہوگی [illegible]

وقتاً فوقتاً بیان کیا ہے صرف کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں اسے ایک عہدنامے پر دستخط کرنا ہوگا۔

صرف موثر ارکین کانگرس کمیٹیوں کے انتخاب کیلئے امیدوار ہو سکیں گے، لیکن ابتدائی کانگرس کمیٹی کی امیدواری کیلئے شرط اہلیت وہی ہوگی جو ابتدائی کانگرس پنچایت کے لئے ہے، کسی منتخب کانگرس کمیٹی کا جس میں ابتدائی کانگرس پنچایتیں بھی شامل ہیں کوئی بھی رکن کسی ایسی دوسری سیاسی جماعت کا ممبر نہیں بن سکتا جس کی رکنیت، جس کا دستور اور پروگرام علیحدہ ہے۔

ابتدائی کانگرس پنچایت اور دوسری کانگرس کمیٹیوں کی میعاد عمر عام طور پر تین سال ہوگی۔

جن ریاستوں نے ہندوستانی یونین سے الحاق کر لیا ہے انھیں کانگرس کی تنظیم کے لئے ہندوستان کے دوسرے حصوں کے برابر کی حیثیت حاصل ہوگی، ان ریاستوں کو علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے گا، یا ورکنگ کمیٹی مناسب سمجھے گی تو انھیں موجودہ صوبوں سے ملا دیا جائے گا۔

کانگرس انڈین یونین میں کام کرے گی اور حسب ذیل صوبے ہوں گے اجمیر، میرواڑہ۔ آندھرا۔ آسام، دہلی، گجرات، کرناٹک، کرالا، مہاکوشل، مہاراشٹر، بہار، مغربی بنگال، بمبئی، (شہر)، ناگپور، مشرقی پنجاب، تامل ناڈ، یو پی، اتکل، ودربھا اور وہ ریاستیں جنھیں کانگرس کے لئے علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔

سالانہ اجلاس کانگرس کا سالانہ اجلاس ہر سال ہوا کریگا۔

[illegible] مذاہب کا کام احترام کرتا ہو نسل مذہب جنس کے کسی امتیاز کے بغیر وہ سب کے لئے مساویانہ مواقع اور حیثیت پر ایمان رکھتا ہو (۲) اسے اپنے وقت کا کچھ حصہ قومی اور تعمیری کارروائیوں کے کسی پہلو میں جو کانگرس نے [illegible]

[illegible] اسید واروں کا انتخاب صوبائی [illegible] کرے گا۔

ریاست بھرت پور یوپی میں ملا دی جائیگی

نئی دہلی، ۱۸ر فروری، باخبر سیاسی حلقوں میں یہ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ریاست بھرت پور یقینی طور پر یوپی میں ملا دی جائے گی، جس روز مرکزی حکومت نے ریاست کا نظم و نسق سنبھالا ہے اسکو یوپی میں ملانے کا مطالبہ بڑھتا جا رہا ہے اس سلسلے میں پرجا منڈل کے کئی اجلاس ہو چکے ہیں

پر اسرار موٹر کا بھرت پور سے تعلق

لکھنؤ، ۱۹ر فروری، کانپور روڈ پر گرداوہ کے قریب جو نئی اور خالی موٹر چند روز ہوئے پائی گئی تھی اس میں معلوم ہوا ہے کہ ریاست بھرت پور سے متعلق کاغذات پائے گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کار دہلی کے ایک آئی، سی، ایس افسر کی تھی جو چوری ہو گئی تھی اور وہ کچھ دن بھرت پور میں رکھنے کے بعد لکھنؤ، کانپور روڈ پر گرداوہ کے قریب چھوڑ دی گئی تھی۔

بعدالت جناب نورالحسن اسکوائر منصف سٹی کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵

نمبر مقدمہ ۶۵۷ سنہ ۱۹۴۷ء

عدالت۔ منصفی شہر کانپور

مسٹر سرندا [illegible] مدعی

بنام [illegible] مدعا علیہ

[illegible] فرم بھی [illegible]

گوری شنکر ولد نامعلوم مدعا علیہ

[illegible] ولد [illegible] دار [illegible]

2057 [illegible] ایچ ۶ ماہ [illegible]

[illegible] دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو [illegible] اپریل ۱۹۴۸ء بوقت [illegible] کے جو مقدمہ کے بابت سے قرارداد [illegible] اہم متعلقہ [illegible] کا جواب [illegible] کوئی شخص [illegible] حاضر ہوں اور جو ابدہی دعوی [illegible] لازم ہے [illegible] دستاویزات پیش کریں [illegible] اپنے جوابدہی کے ثبوت میں [illegible] کرنا چاہتے ہوں۔

[illegible] دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت سٹی منصفی کانپور

(مہر: عدالت)

یوپی کو انکم ٹیکس سے ۷ کروڑ

لکھنؤ، ۲۰ر فروری، معلوم ہوا ہے کہ یوپی کو ۱۹۴۹ء میں ۷ کروڑ روپیہ سے زیادہ انکم ٹیکس کا حصہ ملیگا اب تک اس سے زیادہ [illegible]

انڈونیشیا میں گاندھی لائبریری

نئی دہلی، ۱۷ر فروری، معلوم ہوا ہے کہ [illegible] میں مقیم ہندوستانی گاندھی جی کی یادگار قائم کرنے [illegible] ایک لائبریری کھول رہے ہیں اس کا نام [illegible] لائبریری ہوگا، لائبریری کے لئے تقریباً تین لاکھ روپیہ فراہم ہو چکا ہے۔ حکومت انڈونیشیا کے صدر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس لائبریری کے لئے ایک عمدہ عمارت دیں گے۔

کانگرس حسب ذیل خود مختار اداروں کا الحاق کرے گی: (۱) کل ہند اسپنرس ایسوسی ایشن (۲) گھریلو صنعتوں کی کل ہند انجمن (۳) ہندستانی تعلیمی سنگھ (۴) ہریجن سیوک سنگھ (۵) گئو سیوا سنگھ۔

نوٹ:۔ کانگرس کے کارکن اور کانگرس پنچائتوں کا پروگرام کانگرس ورکنگ کمیٹی مقرر کرے گی۔

افغانستان کی طرف سے پٹھانستان کے قیام پر زور

کراچی، ۲۰ر فروری، آج سندھ آبزرور نے لکھا ہے کہ پاکستان میں افغانستان سے آنے والے خاص نمائندے سردار نجیب اللہ خاں نے افغانستان اور پاکستان کے معاہدے کے دوران میں ۶ر دسمبر کو حکومت پاکستان کے محکمۂ خارجہ کے سامنے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی تھیں۔

افغانوں کے حق خود ارادیت کی سرکاری طور پر تصدیق کیجائے، افغانوں کی واحد حکومت کے تحت لا کر ان کی اس انتظامی مشین کو ایسا نام دیا جائے جس میں ان کے تمدن کی جھلک ہو، پاکستان اور افغانستان کے حدود کا ازسرنو تعین، سفیروں کا تقرر، اگر جانبین میں سے کسی پر حملہ ہو تو دوسرا غیر جانبدار رہے گا۔

سندھ آبزرور لکھتا ہے کہ ۱۰ر دسمبر کو پاکستان کے محکمۂ امور خارجہ کے سکریٹری نے سردار نجیب اللہ خاں سے ملے اور کہا کہ قبائلی علاقوں کا مسئلہ دستور ساز اسمبلی طے کریگی، اس لئے ان علاقوں کے متعلق فی الحال افغانستان سے کوئی معاہدہ نہیں کیا جا سکتا۔ سفیروں کا تبادلہ ممکن ہے پاکستان افغانستان جانیوالے مال پر کوئی درآمدی محصول نہ لے گا، اور چمن اور کراچی میں اسے خاص مراعات دے گا۔

افغانستان کا نمائندہ ان جوابوں پر مطمئن نہ ہوا اس نے پٹھانستان پر زور دیا اور بتایا کہ ۱۹۴۳ء میں برطانیہ نے افغانستان کو بحیرۂ عرب کا ایک حصہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ افغانستانی نمائندہ نے عالمی معاہدوں کی نقلیں پیش کر کے انھیں بنیادوں کی معاہدہ چاہا، پاکستانی کابینہ نے اس پر ۲۲ر دسمبر کو غور و خوض کیا اور اپنی متبادل تجاویز بھیجیں۔

«سردار نجیب اللہ نے کہا کہ یہ امور تجارتی وفد کے ذریعہ طے ہو سکتے ہیں لیکن پاکستان نے اسبات پر زور دیا کہ ان کی اہمیت محض تجارتی نہیں ہے، اس قسم کی گفت و شنید سے ایک تعطل پیدا ہو گیا اور افغانستانی نمائندہ واپس گیا۔ آئندہ گفت و شنید کے امکانات بہت روشن ہیں اور اس سلسلہ میں بہت جلد گفتگو شروع ہونیوالی ہے، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سندھ آبزرور نے لکھا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندوں کو بتایا کہ اس کی بنیاد تو اس نشریہ پر ہے جو ۲ر فروری ۱۹۴۸ء کو سردار نجیب اللہ خاں نے کابل سے کیا تھا۔

بعدالت جناب سردار ویدار سنگھ صاحب اڈیشنل منصف بہادر کانپور

سمن بنابر تنقیح مقدمہ

(آرڈر ۔ قاعدہ ۱و ۵)

نمبر مقدمہ ۔ ۹ ۱۹۴۷ء

بعدالت ۔ اڈیشنل منصف [illegible]ل کانپور

قدرت علی بنام رسول بخش وغیرہ

بنام رسول بخش ولد کریم بخش قوم مسلمان ساکن [illegible] شہر کانپور حال مقیم رنجیت پورہ محلہ وزیر گنج مکان گھسے ضلع اناؤ۔

لالہ مٹھن لال ولد بلدیو داس قوم لقال گھی فروش احاطہ [illegible] مکان ۳۸/۱۵۶ گلشن بازار شہر کانپور، مدعا علیہم

ہر گاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے، لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۹۴۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔

پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ر ماہ فروری ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم سفرم عدالت اڈیشنل منصفی اول کانپور

مہر عدالت

راڈر کی ایجاد

تار، ٹیلیفون اور وائرلیس کی ایجاد کے بعد آواز کا ایک اور عجوبہ راڈر ہے۔ ریڈیو کی ہلکی سے ہلکی لہر کی گونج دور کی اور چھپی ہوئی اشیاء کو ظاہر کرتی ہے۔ پس راڈر فاصلے۔ اندھیرے یا دھندلے پن کی وجہ سے چھپی ہوئی اشیاء کو دیکھنے میں مدد دیتی ہے۔ راڈر بجائے ہتھیار کے طور پر بمبار جہازوں کا پتہ لگانے کے لئے ایجاد کی گئی اور اس نے برطانیہ کی جنگ جیتنے میں کافی مدد دی۔ اس کے بعد دوران جنگ میں بھی ہتھیار پیش قدمی کے لئے مفید ثابت ہوا اور دشمن کی فوجی قوت کو ختم کرنے میں مدد دیتا رہا۔

امن کے زمانے میں بھی راڈر کئی ایک جگہ استعمال ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے سمندری جہاز خراب موسم میں بھی سفر کر سکتے ہیں۔ ہوائی جہاز راڈر کی لہر کے ساتھ ساتھ سفر کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔ پس موجودہ سفر کی بہت سی مشکلات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ جنگی ہتھیار امن کے زمانہ کے لئے بھی ایک مفید کل ثابت ہو رہا ہے۔

لکھنؤ یونیورسٹی میں ہندی کا علحدہ شعبہ

لکھنؤ، ۱۷ر فروری، اگلے تعلیمی سال سے لکھنؤ یونیورسٹی میں ہندی کا شعبہ علحدہ کر دیا جائے گا۔ ابھی تک سنسکرت ہندی کا شعبہ [illegible] کی انتظامی کونسل نے وائس چانسلر اچاریہ نریندر دیو کی صدارت میں ہوا۔

کونسل نے یونیورسٹی کی تعلیمی کونسل کی سفارشات کو منظور نہیں کیا۔ جس میں ہندوستان کی جدید زبانوں کا شعبہ کھولنے کی تجویز تھی اور کونسل نے ایک مسئلہ پر ازسرنو غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی۔

لوہارو اور بنگنا پلی کے نواب صاحبان

نئی دہلی ۱۸ر فروری، ایک اعلانیہ مظہر ہے کہ نواب لوہارو

وسٹ منسٹر ایبے میں خراج عقیدت

لندن، ۱۷ر فروری، برطانیہ نے آج وسٹ منسٹر ایبے میں جہاں اس کے قومی ہیرو دفن کئے جاتے ہیں، مہاتما گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

عیسائی مذہب کی چند دعائیں جلسہ میں پڑھی گئیں ان میں کہا گیا کہ عدم تشدد اور اشتراک کے جن اصولوں کے لئے انھوں نے جان دی وہ دنیا میں فروغ پائیں۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کے متعلق سنسنی خیز واقعات کا انکشاف

لکھنؤ، ۱۹ فروری، کانگرسی لیڈران اور حکومت کے وزرا [illegible] جان سے مار دینے کی سازش جس کی ابتدا اور جس کا اختتام مہاتما گاندھی کے قتل پر ہوتا ہے اب ظاہر ہو چکی ہے مرکزی اور صوبہ جاتی سی آئی ڈی کے مخصوص افسران ان تمام افراد کی سرگرمیوں کی تفصیلات معلوم کرنے کی دن رات کوشش کر رہے ہیں۔ جنھوں نے موجودہ حکومت کے اراکین کو قتل کرنے کا عہد کیا تھا اور اس طرح موجودہ حکومت کا خاتمہ کر دینا چاہتے تھے۔

اس وقت راشٹریہ سنگھ کے دفتروں کی جو تلاشیاں سارے ملک میں ہوئی ہیں اور جو گرفتاریاں کی گئی ہیں ان سے سرکاری حکام کو بہت سے سنسنی خیز راز معلوم ہوئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مدن لال نے اقبالی مجرم ہونا منظور کر لیا ہے اور اس نے سازش کے متعلق بہت کچھ انکشافات کئے ہیں۔ مدن لال کو مہاتما گاندھی پر بم پھینکنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ گاڈسے کا ایک دوسرا ساتھی جس کا نام دو بیدار کر [illegible] ہے اور جو حال ہی میں مرزاپور میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس نے لکھنؤ سی آئی ڈی کے افسران کو ایک طویل بیان دیا ہے۔ قتل کرنے کی سازش دسمبر ۱۹۴۶ء میں ہندو مہاسبھا کے گورکھپور سیشن کے ایک خاص جلسہ میں کی گئی تھی جو نصف رات کو منعقد کیا گیا تھا سازش یہ کی گئی تھی کہ اس وقت کے عارضی حکومت کے ممبران کو قتل کر دیا جائے جس کے منتخب صدر پنڈت نہرو تھے۔ دوسرے کانگرسی لیڈروں کے قتل کرنے کی سازش کی گئی تھی۔ یہ جلسہ گورکھ ناتھ مندر کے ایک کمرہ میں کیا گیا تھا اسی جلسہ میں ہندوؤں کی ایک باغی جماعت کا بھی قیام عمل میں آیا تھا۔ جس کو مسٹر ڈی، وی ساورکر کی خوشنودی حاصل تھی۔ مہاراشٹر اور پنجاب کے رہنے والے ۲۰ قابل اعتبار افراد نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ اس کام کی تکمیل کے لئے اپنی جان سے دریغ نہیں کریں گے۔

چونکہ کانگرسی صوبوں میں یہ کام نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے اپنا [illegible] جاری رکھنے کے لئے انھوں نے ہندوستانی ریاستوں کو اپنا مرکز بنایا۔ وزیر اعظم الور ڈاکٹر این بی کھرے نے ان کے ساتھ سچی ہمدردی کی۔ ڈاکٹر کھرے کانگرس سے خوش نہیں تھے۔ بالخصوص مہاتما گاندھی سے وہ بہت ناراض تھے۔

الور کے علاوہ بعض دوسری ریاستوں کے راجاؤں نے بھی ملک میں ہندو راج قائم کرنے کے خیال کی تائید کی سنگھ اور اس جماعت کے اراکین کو روپیہ اور اسلحہ وغیرہ بطور امداد دیئے۔ ریاست گوالیار بھی ان کے خاص مرکزوں میں تھی۔ اور ڈاکٹر پرا شوٹ ان کے خاص سرغنہ تھے اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے انھوں نے بہت کافی روپیہ جمع کیا تھا۔ ۱۵ اگست کا دن ان لوگوں کے لئے بہت تعجب خیز تھا کیونکہ اس روز ہندوستان کو آزادی مل چکی تھی۔ لیکن وہ اس روز تک اپنا کام پورا نہیں کر سکے تھے۔ ملک کی تقسیم اور پاکستان سے انتقال آبادی سے انھوں نے ناجائز فائدہ اٹھانے کا خیال کیا اور بڑی حد تک اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ اسی درمیان میں پونا بمبئی اور دوسرے مقامات پر جلسے بھی ہوتے رہے جس میں ان طریقوں پر غور کیا جاتا تھا۔ جن کے ذریعہ ان کی تدابیر کو عملی صورت دی جا سکے۔ لیکن بعض لوگوں میں کمزوری پیدا ہو گئی آخری جلسہ میں یہ بات واضح ہو گئی کہ ان کی جماعت میں اتفاق اور اتحاد ختم ہو رہا ہے کیونکہ جماعت کے بعض ممبر اس بات پر تو متفق تھے کہ پنڈت نہرو، مولانا آزاد اور مسٹر رفیع احمد قدوائی وغیرہ کو جان سے مار دیا جائے۔ لیکن مہاتما گاندھی کو مارنے پر آمادہ نہیں تھے۔ گوڈسے اپنے ارادہ میں زیادہ مستحکم تھا۔ اس لئے اس نے دوسرے لوگوں کو اپنا قول بھول جانے پر ملامت کی اور مہاتما گاندھی کو قتل کر دینے کی قسم کھائی۔ ان لوگوں نے پناہ گزینوں کو بھی اپنے ساتھ ملایا اور چونکہ پناہ گزیں گاندھی جی اور حکومت کی صلح نوازی پالیسی سے نفرت کرتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں نے بعض پناہ گزینوں کو بھی اپنی سازش میں شریک کر لیا۔ مدن لال جس نے مہاتما گاندھی پر ۲۰ جنوری کو بم پھینکا تھا پناہ گزیں تھا۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔

انسپکٹر جنرل پولیس کا سنگھ سے تعلق

لکھنؤ۔ ۱۹ فروری۔ اسوسی ایٹڈ بھارت کے نامہ نگار خصوصی کی خبر ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ سی، پی کے انسپکٹر جنرل پولیس پر سنگھ سے [illegible]

کفایت شعاری مختلف زمانوں میں

۵ — گمراہ سلطان اور غلط سکہ

سلطان محمد بن تغلق جو ۱۳۲۵ء سے ۱۳۵۱ء تک حکمران رہا پہلا بادشاہ تھا جس کو ہندوستان میں کاغذ کے نوٹ جاری کرنے کا خیال آیا۔ اس کی غیر محتاط تنظیم نے جلد ہی اس کے مالیات کو الٹ پلٹ دیا۔ اپنی مشکلات سے چھٹکارا پانے کا راستہ سوچتے ہوئے اس کو چین میں رائج کردہ کاغذ کے نوٹوں کی یاد آئی۔ اس نے خیال کیا کہ اگر چین کا شہنشاہ کاغذ کے نوٹ کامیابی سے اپنے ملک میں رائج کر سکتا ہے تو وہ اپنی طاقت سے کم از کم تانبے کے سکوں سے چاندی کا کام لے سکتا تھا۔ لیکن ہندوستان اس وقت اس علامتی سکہ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔

اس زمانہ میں بچت کرنے کا طریقہ سونے اور چاندی کی سلاخیں یا سکے ذخیرہ کرنے پر منحصر تھا اور سلطان کے حکم کے مطابق اب ان کے عوض صرف تانبہ ہی مل سکتا تھا۔ اس لئے لوگوں نے نئے سکے لینے سے انکار کر دیا اور یہ تانبے کے نئے سکے رائج نہ ہو سکے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متروک تانبے کے سکوں کے ڈھیر تغلق آباد میں لگ گئے اور ان کی قیمت کنکروں سے زیادہ نہ تھی۔

[illegible] ڈیلرا کو آئرلینڈ [illegible] آئرلینڈ کے [illegible] ڈی ویلرا کے ہاتھ سے یہ عہدہ [illegible] اس عہدہ پر سولہ سال سے فائز تھے۔

مغربی بنگال کا بجٹ

کلکتہ، ۱۷ فروری، مغربی بنگال کا پہلا سالانہ بجٹ آج وہاں کے وزیر مالیات مسٹر نلینی رنجن سرکار نے اسمبلی میں پیش کر دیا۔ اس کی بجٹ میں تقریباً ایک کروڑ روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ آمدنی کا اندازہ ۳۱ کروڑ ۸ لاکھ ۵۲ ہزار اور خرچ کا اندازہ ۳۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ۵۴ ہزار کیا گیا ہے۔

		۱۱
بھاولا (بڑا)	۱۰۹۱	۱۰
بھاولا (چھوٹا)	۱۴۰۲	صفر
سردارگڑھ	۳۲۸۱	۲
باریاواڑ	۵۳۹۲	۸

جوناگڑھ میں رائے طلبی ۲۰ فروری کو ہوگی اور فیصلہ [illegible]

چین کو ستاون کروڑ ڈالر کی امداد

[illegible] صدر ٹرومین نے آج امریکی کانگرس سے درخواست کی ہے کہ وہ چینی حکومت کی امداد کے لئے ستاون کروڑ ڈالر کی منظوری دیدی۔ چھ کروڑ ڈالر چین کے تعمیر نو کے منصوبوں کے لئے دیئے جائیں گے۔

صدر ٹرومین نے تجویز پیش کی کہ یہ پروگرام وہی ادارہ عمل درآمد کرے جو یورپ کے ملکوں کی امداد کریگا لیکن امریکہ یہ حقوق محفوظ رکھے گا۔ کہ اگر چینی حکومت امداد کے معاہدے پر عملدرآمد نہ کرے گی تو اسے ختم کر دیا جائیگا

صدر ٹرومین نے کہا کہ پروگرام میں کوئی فوجی امداد شامل نہیں انھوں نے کمیونسٹ فوجیوں کا ایک بار ذکر کیا لیکن انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ امریکی حکومت چین کی حکومت کی تائید کرے گی۔

ہندوستان کیلئے ۳۱۳۹۶ اور پاکستان کیلئے ۳۹ ووٹ

نئی دہلی، منگرول، مانا وادر، بھاولا، سردارگڑھ، باریاواڑ کی ریاستوں نے رائے طلبی کے مطابق ہندوستانی یونین سے الحاق کا فیصلہ کیا ہے ہندوستان کے حق میں

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال بہ توحق عزم مستقل میں ہے

(حسن سمبھلی)

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔۔ -/6/
ششماہی ۔۔ -/3/8/
سہ ماہی ۔۔ -/2/
فی پرچہ -/2/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 46 NO. 10 | Cawnpore. Saturday 6th MARCH 1948 | کانپور شنبہ ۶ مارچ ۱۹۴۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۶ نمبر ۱۰

ادبیات

آہ مہاتما گاندھی

(از نتیجۂ فکر جناب محمد نصیر الدین خان نصیرؔ ناطقی پالوی)

وہ ناخدائے سیاست مہاتما گاندھی — وہ ملک و قوم کی عزت مہاتما گاندھی
مشیر پند و نصیحت مہاتما گاندھی — امیر ملک و حکومت مہاتما گاندھی
دلا گئے ہیں غلامی سے ہم کو آزادی — اٹھا کے قید و مصیبت مہاتما گاندھی
علاوہ ان کے کسی کو نہیں نصیب ہوئی — جو دل میں رکھتے تھے قوت مہاتما گاندھی
فسانہ اپنا کہا اور سو گئے خود ہی — جگا کے ہند کی قسمت مہاتما گاندھی
کسی کا مذہب و ملت نہ ان سے شاکی تھا — ہر اک کی کرتے تھے عظمت مہاتما گاندھی
ہمیشہ پڑھتے تھے قرآن بھی پران کے ساتھ — خوشی سے وقت عبادت مہاتما گاندھی
کیا وہ کام کہ جس کام سے ہوئی [illegible] — جہاں میں آپ کی شہرت مہاتما گاندھی
تمہاری مرگ سے عالم میں آج ماتم ہے — یہ دن ہے [illegible] قیامت مہاتما گاندھی
وہ مر گئے ہیں مگر پھر بھی مر نہیں سکتے — رہیں گے تا بہ قیامت مہاتما گاندھی
پڑھا کے درس وفاداری و رواداری — بتا کے راز حکومت مہاتما گاندھی
ہر ایک موج میں گنگا کی اور جمنا کی — بنی ہے آپ کی تربت مہاتما گاندھی
نصیرؔ اسکے سوا کیا کہے کوئی غمگیں — کہ ہم سے ہو گئی رخصت مہاتما گاندھی

قطعۂ تاریخ وفات مہاتما گاندھی

(از نتیجۂ فکر جناب خان بہادر سید مسعود حسن لکھیم پور ضلع کھیری)

دست بدبخت سے ہوئے مقتول — نیک طینت مہاتما گاندھی
ہو گئے مر کے زندۂ جاوید — وقت طاعت مہاتما گاندھی
ہجر میں تیرے ہو گئی برپا — اک قیامت مہاتما گاندھی
مشورے کی ترے تھی نہرو کو — ابھی حاجت مہاتما گاندھی
ہے یہ مسعودؔ مصرعۂ تاریخ — کاخ رفعت مہاتما گاندھی
۱۹۴۸ء

از جناب حبیب اللہ خان حبیبؔ لکھیم پور محلہ عیدگاہ

ہند میں آج مچ گئی ہلچل — ہو گئے ہیں مہاتما جی فوت
لکھ دی میں نے حبیبؔ یہ تاریخ — کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت
۱۹۴۸ء

دنیائے اسلام

کرد قبائلی روس کی مدد سے ایران پر حملہ کرنا چاہتے ہیں

طہران۔ ۲۹ فروری۔ ایرانی حکومت کے بیان کے مطابق برزانی کرد قبائلی جو پچھلے ایرانی فوج کے ہاتھوں شکست کے بعد روس بھاگ گئے تھے اب روسی ذمہ داران کی امداد سے مسلح دستوں کی تنظیم کر رہے ہیں، تاکہ سرحد پار کر کے ایران میں دوبارہ داخل ہو جائیں یہ بات ایرانی حکومت نے اس تحریر میں لکھی ہے جو ۱۴ر جنوری کی روس کی اس تحریر کے جواب میں بھیجی گئی ہے جس میں امریکی مشن کی کارروائیوں کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔

کردوں کی آبادی تقریباً ۳۰ لاکھ ہے اور اس علاقہ میں رہتے ہیں جو چار ملکوں یعنی ایران، ٹرکی، عراق اور شام کا حصہ ہے وہ روس کی سرحد کے قریب آباد ہیں، پچھلے سو سال یا اس سے کچھ کم یا زیادہ عرصہ میں ان کے قومی جذبات میں بارہا ابال آیا ہے اور انھوں نے کرد ریاست کا مطالبہ کیا ہے۔ جنگ کے بعد جب ۱۹۴۵ء میں آذربائیجان کے جمہوریت پسندوں نے شمالی ایران میں علحدگی کی تحریک شروع کی اس کے حامیوں نے علی الاعلان بغاوت کی تیاری کی اسوقت شمال کے کرد قبائلیوں کی قیادت غازی محمد کے ہاتھ میں تھی، کرد لیڈروں کی بغاوت پر عراق کے برزانی کردوں پر عراقی حکومت نے تین طرف سے حملہ کیا اور نئی کرد حکومت کے قیام میں امداد کے لئے غازی محمد کی اپیل پر برزانی کرد چپکے سے ایرانی سرحد کے اندر داخل ہو گئے۔

عراقی اور ایرانی کردوں کے لیڈروں میں اختلافات پیدا ہو گئے اور برزانی کردوں نے اپنے آپ کو کردستان کے شرق اور جنوب مشرق میں محصور پایا۔ یہاں پہاڑ کے ایک طویل سلسلہ نے ان کا عراق واپس جانے کا راستہ بند کر دیا۔

فلسطین میں صیہونی دہشت پسندوں کا جارحانہ اقدام

یروشلم۔ ۲۹ فروری۔ صیہونی اسٹرن گینگ کے دہشت پسندوں نے آج چھبیس برطانوی سپاہیوں کو جو رخصت سے واپس آ رہے تھے، مصر حیفہ کی گاڑی پر مار دیا، انھوں نے فوجی ڈبوں کے نیچے پھٹنے والی سرنگیں رکھ دی تھیں، تقریباً پچاس سپاہی زخمی بھی ہوئے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں سے کچھ کی حالت نازک ہے۔ سپاہیوں کی کافی تعداد لاپتہ اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جل گئے ہیں۔ یہ سرنگیں بجلی کے ذریعہ سے پھٹنے والی تھیں، اور ان کا تعلق آر۔ ئیج گرد سے تھا، جو صیہونی شہر ریحو ویتھ کے قریب ہے، سرنگوں کے پھٹنے سے ڈبوں کے پرخچے اڑ گئے اور بقیہ گاڑی پٹری سے اتر گئی۔ اسٹرن گینگ نے صیہونی اخباروں کو یہ خبر بھیجی ہے کہ یہ پچھلے اتوار کو بن یہودا میں جو دھماکہ ہوا تھا اس کا جواب ہے۔

فوجی صدر مقام کے ایک اعلان میں عوام کو انتباہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ "فوج عرب اور یہودیوں سے زیادہ طاقتور ہتھیار رکھتی ہے اور اس کو استعمال کرنے کے لئے تیار ہے اگر اس قسم کی حرکتوں کو نہ روکا گیا تو حکومت جارحانہ اقدام کرنے والوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کرے گی۔ فوج سے جھڑپ نہ ہونے کی یہی ایک صورت ہے کہ کسی جنگ میں حصہ نہ لیا جائے کیونکہ فوج ہر جھڑپ [illegible] مداخلت کرے گی۔

یہودیوں کے [illegible] منتقلین کا ایک جہاز نگراں [illegible] حیفہ آگیا ہے [illegible] اس جہاز کو جس برطانی ہوائیوں نے دیکھا تھا اور برطانی دستوں نے اسے روک لیا ہے، بیت الدجان میں ایک ٹرام ایک عرب لاری سے لڑھک کر ایک یہودی کے گھر کے سامنے پھٹ گیا جس سے ایک یہودی زخمی ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ یروشلم کے مرکزی جیل سے دو یہودی قیدیوں نے بھیس بدل کر بھاگنا چاہا لیکن ان کا بستر جل گیا۔

۱۵ رمئی کے بعد اقوام متحدہ کا کمیشن فلسطین پر حکومت کرے گا

لیک سکسس، ۲۸ر فروری، برطانی حکومت نے ادارہ اقوام متحدہ کے فلسطینی کمیشن کو اس بات کی رسمی اطلاع دے دی ہے کہ وہ ۱۵ رمئی کے بعد سے فلسطین کی حکومت تسلیم کرے گی۔ برطانیہ کے انتداب کے قانونی خاتمہ کے متعلق کمیشن کے نام ایک یادداشت میں کہا ہے۔ ...... اسوقت فلسطین کا ایک قانونی وجود ہے لیکن وہ کوئی با اقتدار ریاست نہیں ہے۔" "فلسطین ایک ایسا علاقہ ہے جس کا انتظام برطانی انتداب کے تحت ہوتا ہے، اور برطانیہ مکمل طور پر اس کے داخلی اور بیرونی معاملات کا ذمہ دار ہے۔"

برطانی یادداشت میں کہا گیا ہے کہ "جب ۱۵ رمئی کو برطانی انتداب ختم ہو جائے گا تو فلسطین کا قانونی وجود باقی رہے گا لیکن وہ ایک با اقتدار ریاست نہ ہوگا، کیونکہ اسے فوری طور پر حکومت خود اختیاری حاصل نہ ہوگی، آگے چلکر کہا گیا ہے کہ "لیکن وہ طاقت جو اسکے انتظام کی ذمہ دار ہے تبدیل ہو جائے گی، موجودہ صورت میں فلسطین کے اقتدار کی ذمہ داری کس پر ہے، یہ غالباً ایک قانونی مسئلہ ہے جسکے متعلق مصنفوں نے مختلف رائیں دی ہیں، یکم مئی کے بعد فلسطین کے اقتدار (وہ دن جس دن فلسطینی کمیشن کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت ہوگی) کی ذمہ داری کس پر ہوگی یہ بھی شاید ایسا مسئلہ ہے جس پر مختلف رائیں ہوں گی، لیکن جہاں تک برطانی حکومت کا تعلق ہے وہ اسکو جانتی ہے کہ اسکا جواب دینا عملی معاملات میں ضروری نہیں"۔ ۱۵ رمئی کے بعد اقوام متحدہ کا کمیشن فلسطین کی حکومت ہوگا یہ بات غیر ضروری سی معلوم ہوتی ہے کہ یہ حکومت بالفعل ہوگی [illegible]

قند اثر انت تمہرا لتُحلیف

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی جو خیر و دل میں ہے

ہفتہ وار صدا

کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۶ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰

مرکزی بجٹ پر مباحثہ

ہندوستانی پارلیمنٹ میں بجٹ پر جو مباحثہ ہوا ہے اس میں تقریباً سب ممبروں نے بجٹ پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور اسی بجٹ کو مایوس کن اور برطانوی دور کی یاد دلانے والے بجٹ سے مثال دی ہے۔ سرمایہ داروں کو ٹیکس کے بارے ہلکا کرکے متوسط طبقہ کی ضروریات یعنی چار، قہوہ، سگریٹ، وغیرہ پر ٹیکس لگانے پر ممبران کے سخت اعتراض کیا ہے۔ مباحثہ کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

مسٹر اننتھا سانام آئنگر نے کہا کہ بجٹ کے متعلق عام طور پر نرم و گرم خیالات ظاہر ہوئے ہیں۔ کارخانہ داروں کی وزیر مالیات نے اس لئے ہمت افزائی کی ہے کہ پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ پوری طرح مطمئن نہیں ہوئے ہیں۔

وزیر مالیات کے اس اقدام کی وجہ سے بجٹ میں جو خسارہ ہوا ہے اُسے انھوں نے اس طرح پورا کرنے کی کوشش کی ہے کہ بعض ایسی چیزوں پر جنھیں پہلے انسانی تعیش سے متعلق سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب ضروریات زندگی میں داخل ہو گئی ہیں۔ بالواسطہ طور پر ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ آمدنی کے کھاتہ میں دس کروڑ کی جو رقم بر انکم ٹیکس منتقل کی گئی ہے۔ وہ غلطی ہے ممکن ہے ایسا کرنے سے حسابات میں دو سال تک کوئی فرق نہ پڑے لیکن بعد میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

سید کریم الدین نے کہا کہ آج کل ہندوستان ہر قسم کے خطرات میں مبتلا ہے۔ اور غیر ملکی پالیسی میں خطرو(ں) سے چھٹکارا پانے کے لئے کوئی تدبیر نہیں بتائی گئی ہے ہیں الاقوامی حالات اس کے متقاضی ہیں کہ ہمارے پاس ایک قابل تیز ... اور صنعتوں کو قومی ملکیت قرار دینے کے متعلق اس میں ایک لفظ ہے ان لوگوں پر جنھوں نے جنگ کے زمانے میں دولتیں کمائی ہیں۔ ... ٹیکس لگانا چاہئے تھا لیکن وزیر مالیات نے ایسا نہیں کیا ہے۔

مایوس کن بجٹ - مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری نے کہا کہ ملک کے عوام کو اس قسم کے بجٹ سے توقع نہ تھی چند ہی مہینے ہوئے ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے یہ قرار داد منظور کی تھی کہ ملک میں ایسا نظم قائم کیا جائے ... الف ... مساوات پر مبنی ہو ... رکھتے ہوئے بجٹ ... تین کروڑ کی جو ... کیا وجہ ہو سکتی ہے ... ہو چکا ہے کہ موجودہ ...

انھوں نے کہا کہ ... گیا ہے اس سے صنعتی صلح ... مدد نہیں مل سکتی۔ یہ بات ... پر ٹیکس لگایا جائے گا اور اس طرح ... حکومت عوام کی بھلائی کے کاموں پر خرچ ... معاہدہ ہوا ہی تھا کہ حکومت نے سرمایہ دارو(ں کی) داری شروع کر دی بعلاوہ اس کی کیسے توقع ... مزدور اس کی اس پالیسی کی تائید کریں گے۔ منتخب کمیٹی مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرے گی اور مزدور سلسلہ انصاف کرنے کے ضروری سمجھیگی

شریمتی درگا بائی نے کہا کہ بہت سے بالواسطہ ٹیکسوں کے لگائے جانے پر اعتراض کیا۔ اور کہا کہ وزیر مالیات نے اپنے اس اقدام کو امریکہ اور برطانیہ کی مثالیں دے کر حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ایسا کرتے وقت انھوں نے اس حقیقت سے آنکھیں بند کر لیں کہ ان ملکوں میں عوام کی ضروریات زندگی پوری کی جاتی ہیں۔ چار اور قہوہ پر ٹیکس لگائے جانے کی مخالفت کرتی ہوں۔ سرمایہ داروں پر نوازشوں کی جو بارش کی گئی ہے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر ایس وی کرشنا مورتھی راؤ نے چار اور قہوہ اور دیا سلائی پر ٹیکس لگانے کی مخالفت کی۔ انھوں نے کہا کہ

ضرورت تو یہ تھی کہ غیر ملکی شرابوں آرائش کے سامان اور دوسری تعیش کی چیزوں پر ٹیکس میں اضافہ کیا جاتا۔

اندرون ملک میں ہوائی ڈاک کی شرح محصول کو بڑھا دیا جاتا تو اس کا اثر صرف مالدار طبقہ ہی پر پڑتا۔ دوسرے محکموں میں بھی کفایت شعاری سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ریسرچ پر کافی خرچ کیا جا رہا ہے حکومت کو یہ بھی دیکھتے رہنا چاہئے کہ جتنا صرف کیا جا رہا ہے اس کے اعتبار سے نتائج بھی نکلتے ہیں یا نہیں۔

مسٹر ایم۔ آر۔ مسانی(؟) نے کہا کہ ہمیں ٹیکسوں اور بر ٹیکسوں میں تھوڑی بہت کمی کو دینے سے صنعتی پیداوار میں اتنا اضافہ نہیں کیا جا سکتا کہ ملک کی ضرورت پوری ہو سکے۔ معاشی حالت تو اس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتی جب تک کہ حکومت موثر اقدامات نہ کرے۔ اشیاء کی قیمتوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے متوسط طبقہ پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے بوجھ کو ہلکا کیا جائے۔

مسٹر احمد ابراہیم نے کہا کہ وزیر مالیات صنعتی پیداوار میں اضافہ اس طرح ہرگز نہیں کر سکتے کہ سرمایہ داروں کے ٹیکسوں میں کچھ کمی کر دی جائے۔ انھوں نے چار اور قہوہ پر ٹیکس لگائے جانے کی بھی مخالفت کی۔

گھریلو صنعتوں کو ترقی دینا چاہئے تھی - مسٹر اروں چندر گوہا نے کہا کہ وزیر مالیات ... مقصد سے ... متوسط طبقہ کو ہلکا کیا ہے۔ اس کے بجائے انھیں گھریلو صنعتوں کو ... اور غذائی پیداوار کی ...

... اور شراب ... کھاتے ہیں۔ بجٹ میں ... کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ہے۔ ... گاندھی جی کو بہت عزیز تھی۔ تقریباً یہ آ رہا ہے کہ عوام کو ٹیکس لگا کر اس لئے لوٹا جا رہا ہے تاکہ حکومت گاگراں بار نظم و نسق چلانے کے لئے روپیہ ملتا رہے ٹیکس لگانے میں حکومت کو ایسی پالیسی بنانا چاہئے کہ دولت کی موجودہ عدم مساوات باقی نہ رہنے پائے۔

بندر بانٹ - مسٹر روہنی کمار چودھری نے کہا کہ بجٹ دیکھتے ہی ایک سرمایہ دار یہ ضرور کہیگا کہ ہمارے پرانے دوست مسٹر شنمکم چیٹی ہمیں بھولے نہیں ہیں لیکن جب وہ بجٹ پر گہری نظر ڈالے گا تو اپنی سابقہ رائے سے اسے ہٹنا پڑے گا بجٹ کو دیکھ کر اسی قسم کی رائے غیر سرمایہ دار قائم کرے گا۔ امیر اور غریب کے درمیان مسٹر چیٹی نے ثالث بننے کی کوشش کی ہے اور اس اعتبار سے انھوں نے اس بندر کی طرح عمل کیا ہے جس نے دو بلیوں کے درمیان ترازو لے کر ...

تقسیم کی تھی۔ اور جھگڑتے ہوئے بلے کی روٹی میں سے ٹکڑا توڑ کر اپنے لئے رکھتا جاتا تھا مسٹر چیٹی بھی دونوں طرف سے کتر کتر کر خزانہ عامرہ کے لئے رکھتے گئے ہیں۔

مسٹر اننداپرکاش نے کہا کہ بجٹ میں غریبوں کی حالت سدھارنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی ہے۔ زیادہ تر ٹیکس غریبوں سے وصول کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان ٹیکسوں کا فائدہ بھی زیادہ تر انھیں پہونچنا چاہئے۔ مسٹر آنند پرکاش نے یہ مشورہ دیا کہ پناہ گزینوں کو کاروبار کے لئے روپیہ قرض نہ دینا چاہئے۔ بلکہ خود حکومت کو ایسے کارخانے کھول دینا چاہئے جن میں پناہ گزینوں سے کام لیا جائے۔ اس طریقہ سے پناہ گزینوں اور حکومت دونوں کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

مسٹر موہن لال ساکسینہ(؟) نے کہا کہ جس طرح برطانی اقتدار کے زمانے بجٹ پیش ہوتے تھے اسی طرح اب کی یہ بجٹ بھی پیش کیا گیا ہے۔ بس پرانی شراب کو نئے شیشہ میں بھر دیا گیا ہے

مسٹر گوبند داس نے کہا کہ وزیر مالیات نے جو مراعات سرمایہ داروں کو دی ہیں۔ ان میں زیادہ کام کرنے کی شوق ان کو اسطرح مالی لالچ دے کر کام پر آمادہ کرنا مناسب نہیں اس سے ہندوستانی سماج کی تشکیل نہیں ہو سکتی۔

پنڈت کنزرو اور وزیر مالیات کے درمیان گرما گرم سوال و جواب شروع ہوا۔ اول الذکر ممبر نے کہا کہ بجٹ کی تجاویز کا علم پہلے سے بعض دلچسپی رکھنے والوں کو ہو گیا تھا۔ اس کے جواب میں مسٹر چیٹی نے بڑے تیکھے پن سے کہا کہ بجٹ کسی راز کو افشا نہیں کیا گیا۔

پنڈت کنزرو نے کہا کہ امداد اور نئے ٹیکس کے سلسلہ میں متعلقہ لوگوں کو بجٹ کی تجاویز کا اس سے پہلے کہ بجٹ پیش کیا جائے علم ہو چکا تھا۔

مسٹر چیٹی۔ کیا بجٹ کی تجویزیں پہلے سے ظاہر ہو گئیں تھیں

پنڈت کنزرو۔ جی ہاں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض تجاویز ٹھیک ٹھیک پہلے سے معلوم ہو گئی تھیں۔

مسٹر چیٹی۔ یہ وہم سے زیادہ اور کچھ نہیں۔

پنڈت کنزرو۔ ہاں یہ وہم مجھے بالکل حقیقت ثابت ہوا ...

... کئے جانے ... مسٹر چیٹی۔ جو اس ... کی پرواز ... کرتا ہوں ...

... جات کو اس طرح ... رسا ہمیں رکھنا چاہئے تھا۔

... اچھائیوں اور برائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے پنڈت کنزرو نے معاشی صورت حال کے مختلف پہلوؤں کی تشریح بتائی۔ پاکستان سے موجودہ معاہدے کے ختم ہونے کے بعد تجارت کی درآمد اور برآمد کا لحاظ کرتے ہوئے پاکستان کی حیثیت بھی اجنبی ملکوں کی سی ہو جائے گی۔ میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرز حکومت ہند کو کتنی آمدنی ہو سکیگی میں پوچھتا ہوں کہ سرمایہ سے حاصل کئے ہوئے منافع پر سے ٹیکس سے حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی جس کے متعلق مجھے نہ اتفاق وزیر مالیات نے کہا کہ اس سے حکومت کو ساڑھے تین کروڑ روپیہ ملیگا۔ بجٹ میں غلہ کی خریداری کے متعلق جو دفعہ رکھی گئی ہے اس کے بارے میں پنڈت کنزرو نے یہ امید ظاہر کی کہ امریکہ کے گیہوں کے بھاؤ جیسی ہو جانے کے باعث ہمیں زیادہ اخراجات نہ پڑیں گے ٹیکسوں میں جو تخفیف کی گئی ہے اس سے صرف دولت مند طبقہ کو فائدہ پہونچیگا۔

ڈاکٹر پی بی کے سین نے کہا کہ لوگوں کو یہ توقع تھی کہ یہ آزاد ہندوستان کا بجٹ ہے اس لئے اس میں کوئی ندرت ہوگی لیکن یہ بجٹ نقائص سے پر ہے۔ اسلئے کہ اس میں ان مد ابیر کا کہیں ذکر نہیں ہے جو ایک عام آدمی کی زندگی ...

آئینہ کانپور

کپڑے کی قیمتیں کم ہونگی

مسٹر شیو نرائن ٹنڈن صدر کانگریس کمیٹی کی دعوت پر ۲۸ فروری کو تلک ہال میں مقامی مل مالکوں، کپڑے کے دوکانداروں اور کانپور کپڑا کمیٹی کے نمائندوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں کپڑے کی بڑھی ہوئی قیمتوں کو کم کرنے کے لئے ٹھوس تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

جلسہ کے شروع میں مسٹر ٹنڈن نے یہ بتایا کہ کپڑے کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی قیمتوں کی بنا پر کانپور کے عوام بہت زیادہ برافروختہ ہیں اور مل مالکوں دوکانداروں اور خریداروں تینوں کا مفاد اسی میں ہے۔ کہ قیمتیں کم کرنے کی فوری تدابیر کی جائیں۔ مل مالکوں کے نمائندوں نے کانگریس کے صدر کی اس تجویز پر خیر مقدم کیا، اور یہ وعدہ کیا کہ مالکوں کی انجمن ایک ہفتہ کے اندر ہی ایک جلسہ منعقد کرے گی جس میں موثر تدابیر اختیار کرنیکے سوال پر غور کیا جائے گا۔

پھر بھی یہ ضروری خیال کیا گیا کہ فوری طور پر کچھ تدابیر اختیار کی جائیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ کانپور کے تمام کپڑے کے مل اگلے ہفتہ اپنا مال کانپور کے بازار میں بھیجدیں ساتھ ہی ساتھ یہ مال گانٹھوں کی شکل میں نہیں بلکہ ٹکڑوں کی شکل میں بھیجا جائے۔ تھوک فروش یہ کپڑا کمیشن ایجنٹوں اور دوکانداروں کو زیادہ سے زیادہ ۲/۱ ۷ فی صدی منافع پر دیں۔

شکر بورڈ کے فیصلہ پر عمل

یو۔ پی کی شکر ملوں کے مالکوں اور یو۔ پی وبہار شکر مل مزدور فیڈریشن کے نمائندوں میں شکر ... بورڈ کے ذریعہ جو سمجھوتہ ہو گیا تھا حکومت ... منظور کر لیا ہے۔ اور اس ...

... سوشلسٹ ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جب تک سرمایہ داری باقی رہے گی ... وقت تک مزدور پوری ترقی نہیں کر سکتے، یہ الفاظ یو۔ پی کے لیبر منسٹر مسٹر سمپورنانند نے ۲۹ فروری کو یو۔ پی لیبر مرکز کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔

آگے چلکر بابو سمپورنانند نے کہا جب تک سرمایہ کا وجود باقی رہے گا۔ اس وقت تک تباہ کاری بھی قائم رہیگی اور مزدور اور سرمایہ دار میں جنگ بھی چلتی رہے گی ہم کو

اس درمیانی عرصہ میں مزدوروں اور بسماندہ عوام کی بہبودی اور خوش حالی کے لئے مالکوں اور مزدوروں کے باہمی اشتراک عمل سے کچھ تدابیر نکالنی ہیں، اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ حکومت مزدوروں کی حالت سدھارنے کی حتی الامکان کوشش کرے گی۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا مزدوروں سے نظم برقرار رکھنے اور پیداوار کو بڑھانے کی اپیل کی کیونکہ یہی وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے، انھوں نے مل مالکوں کو بھی متنبہ کیا کہ وہ حکومت کی حفاظت کے اس وقت تک مستحق رہیں گے جب تک وہ ایمانداری اور انصاف سے کام کرتے رہیں گے جو لوگ پیداوار بڑھانے میں سد راہ بنیں گے حکومت ان کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتی خواہ وہ مزدور ہوں یا سرمایہ دار۔

بابو سمپورنانند نے آخر میں کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ مزدوروں کی حالت سدھارنے میں بہت خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ مجھے افسوس بھی ہے کہ حالات کی خرابی کی وجہ سے یہ مرکز اس قدر کام نہ کر سکے جتنا عام حالات میں انھیں کرنا چاہئے تھا۔ اب جبکہ حالات معمول کی طرف لوٹ رہے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ مرکز مزدوروں کی بہتری کے لئے بہت کچھ کرے۔

ریلوے کمیٹی - ایسٹ انڈین ریلوے کی یو۔ پی ایڈوائزری کمیٹی کی ایک میٹنگ کانپور میں ہوئی جس میں چیرمین صاحب نے کہا کہ دو سال کے اندر نئی قسم کی گاڑیاں چلنے لگیں گی۔ تیسرے درجہ کے ٹکٹ خریدنے میں سہولتیں دیئے جانیکا وعدہ کیا گیا ہے ... یہ بھی کہا کہ اسٹیشن پر ٹرینوں میں اچھا قسم ...

... لکشن - یو۔ پی شیڈول کاسٹ ... ایسوسی ایشن نے اپنے ... کٹ بورڈ کے انتخابات میں ... بورڈ قائم کیا جائے تاکہ ...

... پی چیمبر آف کامرس ... ایک جلسہ ۲۹ فروری ... کی صدارت ... ار افسوس ... ممبران انتخابات ... ...ری خنکر ... کا انتخاب ہوا ... ہوئے ہیں۔

... ڈی ایس - کانپور میڈیکل ایسوسی ایشن نے اپنی ایک میٹنگ میں آئندہ سال کیلئے ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ ڈی نروتا کو پریسیڈنٹ ڈاکٹر پی۔ ان کیجے باجپئی کو آنریری سکریٹری اور ڈاکٹر ایس۔ ان سکسینہ کو آنریری ٹریزرر منتخب کیا ہے۔

کرسچین یونین - کرسچین یونین کی سالانہ میٹنگ مسٹر آر۔ منوہر لال کے بنگلہ پر ہوئی۔ جس میں آئندہ سال کے لئے مسٹر آر۔ منوہر لال وائی، ایم، سی، اے ہیڈ ... مسٹر اے۔ چیلڈس۔ پریسیڈنٹ مسٹر اے۔ ایچ۔ موگ جنرل سکریٹری اور ریو جی۔ ایم مس سے آنریری ٹریزرر منتخب ہوئے ہیں۔

... کہ بہتر ہوتا کہ ... اختیار کی جاتیں ... کی جائیں گی۔ عام آدمی تو صرف اس حساب سے بجٹ کو پرکھیگا۔ کہ اس میں غذا اور ... تحفظ کی صورت نکال گئی ہے یا نہیں۔ اس نقطۂ نظر سے بجٹ بہتر ...

۲۶ کروڑ ۸۵ لاکھ روپے کا خسارہ

نئی دہلی، ۲۸ فروری، آزاد ہندوستان کا پہلا سالانہ بجٹ ہند سرکار کے مالیات سکریٹری شری شنمکھم چیٹی نے [illegible] شام کو ٹھیک پانچ بجے سنٹرل اسمبلی میں پیش کر دیا، اس بجٹ میں ۲۶ کروڑ ۸۵ لاکھ روپے کے خسارہ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

موجودہ اسکیم کے مطابق آئندہ سال ہند سرکار کو دو ارب تیس کروڑ ۵۲ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوگی اور خرچ دو ارب ۵۷ کروڑ ۳۷ لاکھ روپیہ خرچ کرنا ہوگا اس طرح ۲۶ کروڑ ۸۵ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوگا، یہ خسارہ اس صورت میں ہوگا جبکہ نئے ٹیکس بالکل نہ لگائے جائیں گے، مالیات سکریٹری نے بجٹ پیش کرنے سے پہلے مہاتما گاندھی کو بہت دردناک الفاظ میں شردھانجلی پیش کی۔ اس وقت تمام ایوان پر رقت کا عالم طاری تھا ہاؤس کی گیلریوں میں تل دھرنے کی جگہ بھی نہ تھی مالیات سکریٹری نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارا بجٹ ایسے زمانہ میں پیش ہو رہا ہے جبکہ ہند سرکار کو کشمیر کی حفاظت اور شرنارتھیوں کی مدد اور انھیں بسانے کے کام پر بہت زیادہ رقمیں خرچ کرنی پڑ رہی ہیں۔

مالیات سکریٹری نے اگلے سال کی آمدنی اور خرچ کے اعداد و شمار بتاتے ہوئے بتایا۔ کہ حکومت کو سال رواں میں جو ۳۱ مارچ کو ختم ہوگا، ۶ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ گھاٹا رہے گا۔

مالیات سکریٹری نے بتایا کہ اگلے سال ہند سرکار کو ڈیفنس پر ایک ارب ۲۱ کروڑ ۸ لاکھ روپیہ خرچ کرنا ہوگا اس کے علاوہ مزید کیپٹل اخراجات پر حکومت کو ۱۴ کروڑ ۹۹ لاکھ روپیہ خرچ کرنا ہوگا، اس کے علاوہ شرنارتھیوں پر دس کروڑ ۴۲ لاکھ روپیہ خرچ کرنے کا اندازہ لگایا گیا ہے، اس کے ساتھ ہی حکومت انڈسٹریل فنانس کارپوریشن کو دس کروڑ روپیہ دے گی، سال رواں میں شرنارتھیوں کی بھلائی پر اپریل ۱۹۴۸ء تک ہند سرکار کا ..... ۱۴ کروڑ ۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

اناج کے نرخ ایک خاص نرخ پر رکھنے کے لئے حکومت کو ۱۹ کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑے گا حکومت خسارہ پورا کرنے کے لئے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں ۴½ کروڑ روپیہ کی کمی کرے گی، اس وقت باہر سے جو اناج اور دوسرا سامان منگایا جا رہا ہے اس کی وجہ سے ہندوستان کے اسٹرلنگ قرضہ جات پر بہت زیادہ بار پڑ رہا ہے۔ ..... ہند سرکار نے صوبوں کی ترقی کے کاموں میں جو امداد دینا منظور کیا ہے اس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

مالیات سکریٹری نے مزید بتایا کہ عین اغلب ہے کہ ہند سرکار کو قرض بھی لینا پڑے، ایسی صورت میں ہند سرکار ڈیڑھ ارب روپیہ تک ہندوستان ہی میں قرض لے گی، ترقی کی مرکزی اور صوبوں کی اسکیموں اور اس سلسلہ میں حسب معمول ضروریات پر ہند سرکار کو ایک ارب ۶۵ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ خرچ کرنا ہوگا۔

سپاری (چھالیوں) کا آبکاری ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے تیل کے بیجوں پر برآمدی ٹیکس ۸۰ روپیہ فی ٹن اور ویجیٹیبل تیل پر دو سو روپیہ فی ٹن برآمدی ٹیکس لگایا جائے گا، مینگنیز پر بیس روپیہ فی ٹن؛ موٹر کاروں کی درآمد پر آئندہ ۳۳ فی صدی سے بڑھا کر ۵۰ فی صدی ٹیکس لیا جائے گا۔

زائد منافع کے ٹیکس میں کمی۔

مالیات سکریٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں زائد منافع کے ٹیکس کے بارے میں بہت زیادہ کمی کرنے پر غور کر رہا ہوں۔ اسوقت جو رعایت دی جا رہی ہے وہ ایک لاکھ روپیہ یا سرمایہ کا ۶ فیصدی جو بھی زیادہ ہو ہے اب یہ رعایت ۲ لاکھ روپیہ یا سرمایہ کا ۶ فی صدی ہوگی، اور ٹیکس کی شرح کم کر کے دس فیصدی کر دی جائے گی۔

سپر ٹیکس۔

سپر ٹیکس لگانے کی رقم آئندہ ۳½ لاکھ روپیہ کمائی اور بے کمائی آمدنی پر ہوگی، اس سے خزانہ کو ایک کروڑ روپیہ کا گھاٹا ہوگا۔

کارپوریشن ٹیکس

کارپوریشن ٹیکس ۲ سے بڑھا کر ۴ آنہ کر دیا گیا ہے اور ان کمپنیوں کو جو اپنا منافع ہندوستان میں تقسیم کریں گی، ایک آنہ کی رعایت دی جائے گی۔

سوتی کپڑے پر ٹیکس

سوتی کپڑے کی برآمد پر ۲۵ فی صدی ٹیکس بہ لحاظ قیمت لگایا جائے گا، کھڈیوں کا بنا ہوا کپڑا برآمدی ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگا، سوت کی برآمد کی ڈیوٹی بھی منسوخ کر دی جائے گی۔

چائے

چائے پر اکسائز ڈیوٹی ۲ آنہ فی پونڈ سے بڑھا کر چار آنہ فی پونڈ کر دی جائے گی؛ کافی پر اکسائز ڈیوٹی چار آنہ فی پونڈ بڑھا دی گئی؛ ویجیٹیبل پروڈکٹ ڈیوٹی میں ۵۰ فی صدی اضافہ کر کے ۷½ آنہ فی ہنڈرڈ ویٹ کر دی جائیگی ناریل کے ریشوں پر ٹیکس پچاس فی صدی اضافہ کیا جائیگا سگریٹوں کے اکسائز ٹیکس میں ۲۵ فیصدی اضافہ کیا گیا ہے، امید کی جاتی ہے کہ اس سے مزید سات کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوگی۔

چند اقسام کے تمباکو کے ٹیکس کو ۹ آنہ فی پونڈ سے بڑھا کر ۱۲ آنہ فی پونڈ کر دیا گیا ہے، چند سستی اقسام کے تمباکو کا ٹیکس تین آنہ سے بڑھا کر ۱۲ آنہ فی پونڈ کر دیا گیا ہے؛

جاگیروں کے ٹیکس کا بل

مالیات سکریٹری نے اعلان کیا کہ حکومت پارلیمنٹ کے اسی سیشن میں [illegible] ٹیکس لگانے کے متعلق بل پیش کرے گی۔

مالیات سکریٹری نے اعلان کیا ہے کہ ٹرنک ٹیلیفون پر چارج ۴۰ فی صدی سے بڑھا کر ۶۰ فیصدی کر دیا گیا ہے اور اسے بنیادی شرح میں ملا دیا گیا ہے۔

کمپنیوں کے انکم ٹیکس میں کمی

جن کمپنیوں کی آمدنی پچیس ہزار روپیہ سے کم ہوگی معمولی شرح سے نصف شرح پر انکم ٹیکس لیا جائے گا۔

بجٹ ایک نظر میں

آئندہ سال کا خسارہ	۲۶ کروڑ ۸۵ لاکھ روپیہ
سال رواں کا خسارہ	۶ کروڑ ۸۵ لاکھ روپیہ
آئندہ سال کی آمدنی کا تخمینہ	۲ ارب تیس کروڑ ۵۲ لاکھ روپیہ
آئندہ سال خرچ کا تخمینہ	۲ ارب ۵۷ کروڑ ۳۷ لاکھ روپیہ

ہوگا۔

مومن کانفرنس کو غیر سیاسی بنانے کی تجویز

پٹنہ، ۲۹ فروری، آل ہند مومن کانفرنس کی مجلس انتظامیہ کا اجلاس مسٹر عبدالقیوم انصاری کی صدارت میں یہاں دو دن ہوا، اجلاس میں ایک قرار داد منظور کی گئی ہے، جس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ مومن کانفرنس آئندہ صرف سماجی اور معاشی جماعت رہے اور مومن برادری و غیر ترقی یافتہ مسلمانوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے لئے کام کرے۔ قرار داد میں سیاسی کام کو ختم کرنے اور کانفرنس کے دستور میں سے سیاسی دفعات نکالنے کا مشورہ بھی دیا گیا ہے۔

کمیٹی نے گاندھی جی کی موت پر اظہار غم کی تجویز بھی منظور کی۔

صوبہ میں ۵۰ ہزار پنچائتیں

لکھنؤ، ۲۹ فروری، حال ہی میں پنچائت راج اسکیم کے سلسلہ میں ضلع افسروں اور تحصیلداروں کا ایک جلسہ کونسل ہاؤس میں منعقد ہوا، جلسہ میں یوپی کے ڈائرکٹر پنچائت نے تقریر کی تھی اور یہ بتایا کہ پنچائت راج کے سلسلہ میں ہر محکمہ کو کیا کیا ضروری کام انجام دینا پڑیں گے اور کس طرح پنچائت راج کے سلسلہ میں تمام محکمے اپنی سرگرمیوں میں رابطہ پیدا کر سکیں گے۔

انھوں نے بتایا کہ صوبہ میں پچاس ہزار پنچائتیں اور دس ہزار پنچایتی عدالتیں قائم کی جائیں گی انتخابات ختم ہونے کے بعد عملی تربیت دینے کی کوشش کی جائے گی پنچائت اور عدالت کے دفتر کے علاوہ ہر گاؤں میں ایک پنچائت گھر ہوگا جس میں ایک دارالمطالعہ لائبریری گھر بلو کھیلوں اور دوسری تفریحات کا انتظام ہوگا اس طرح دیہات میں رہنے والے اپنا وقت گپ بازی اور لڑائی جھگڑے میں ضائع کرنے کے بجائے پنچائت گھر میں گزار سکیں گے، اور اپنے مشترکہ معاملات پر وہاں مل بیٹھ کر گفتگو کر سکیں گے۔

دیہاتوں سے فرقہ پرستی، جاہلیت اور پارٹی بازیاں ختم کرنے کے لئے منظم طور پر تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

کاٹھیاوار کے والیان ریاست کا عہد

بمبئی، ۲۹ فروری، کاٹھیاوار کی ریاستوں کی یونین کے راج پرمکھ جام صاحب نوانگر کاٹھیاوار کے دوسرے والیان ریاست نے عوام کی خدمت اور مہاتما گاندھی کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے کا عہد کیا ہے۔

بمبئی کے شمال میں ایک گاؤں چندی ولی کی ایک ۴۹۰ [illegible] اونچی پہاڑی پر مہاتما گاندھی کے ۲۰ فٹ اونچے بہت [illegible] مجسمہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے جام صاحب نے کہا کہ کاٹھیاواڑ کی ریاست سوراشٹر کے قیام کے بعد ہم مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ [illegible] گے۔ ہم عوام کی فلاح و بہبودی، ان کے امن و سکون اور ان کی [illegible] کے لئے کام کریں گے، سی پی اور برار کے گورنر مسٹر منگل داس پکواسا نے تقریب کی صدارت کی۔

پاکستان کا پہلا بجٹ

کراچی، ۲۸ فروری، پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد بخش نے کل ۴۹-۱۹۴۸ء کا بجٹ پیش کیا انھوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ۴۸-۱۹۴۷ء کے بجٹ میں خسارہ ۲۳۴۱ لاکھ کا ہوا ہے۔ لیکن ۴۹-۱۹۴۸ء کے بجٹ میں تخمینی خسارہ لاکھ کا ہے، انھوں نے یہ بھی بتایا کہ سال رواں میں ریلوے کے سلسلے میں ۱۵۰ لاکھ کا خسارہ ہوا لیکن... ۴۹-۱۹۴۸ء میں ریلوے میں کچھ بچت کی امید کی جا سکتی ہے،

بجٹ ۴۸-۱۹۴۷ء خاص مدات کی آمدنی ۱۷،۳۷ لاکھ، ریلوے، ڈاک تار (۲۰۱۰) لاکھ۔ دیگر مدات (۵،۳۲) لاکھ۔ اخراجات دفاع (۳۴۴۲۴) لاکھ۔ ریلوے ڈاک تار۔ (۲۲۱۵) لاکھ۔ دیگر اخراجات (۱۹۸۱) لاکھ خسارہ (۱۴۳۲۳) لاکھ۔

بجٹ ۴۹-۱۹۴۸ء، خاص مدات کی آمدنی (۳۱۲۰) لاکھ۔ ریلوے اور ڈاک تار۔ (۳۶۸۹) لاکھ۔ دیگر مدات (۱۱۴۸) لاکھ۔ اخراجات، دفاع۔ (۳۷۱۱) لاکھ۔ ریلوے اور ڈاک تار، (۳۷۱۵) لاکھ۔ دیگر اخراجات۔ (۱۵۲۲) لاکھ۔ خسارہ۔ (۱۰۱۱) لاکھ۔

لکھنؤ، ۲۶ فروری، آج یو، پی اسمبلی میں پنڈت کرشن دت پالیوال وزیر مالیات نے ہندوستان کی آزادی کے بعد یو، پی کا پہلا بجٹ ایوان کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ آزاد ہندوستان کے قیام پر ہر شخص کو خوشی اور مسرت ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے نصب العین نے عملی صورت اختیار کر لی ہے اور اب ہمارا سب سے بڑا نظریہ ہے کہ ہم ایک غیر جانبدار جمہوری حکومت کا قیام چاہتے ہیں۔ انھوں نے تقسیم کے بعد ان فرقہ وارانہ فسادات کا بھی ذکر کیا ہے جو مغربی اور مشرقی پنجاب میں ہوئے ہیں جنھوں نے لاکھوں انسانوں کی زندگیاں مال و دولت کو برباد کر کے انسانیت پر ایک ایسی ضرب کاری لگائی ہے کہ لاکھوں بے خانماں ہوگئے۔ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے سامنے پناہ گزینوں کو آرام پہونچانے کا مسئلہ اولیں اہمیت رکھتا ہے۔ اس بات پر فخر کرتے ہوئے کہ حکومت یو، پی کی کوششوں سے فرقہ وارانہ شعلوں نے اس صوبہ کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہونچایا۔ اور اپنے پناہ گزین بھائیوں کے ساتھ ان کی کافی امداد کی۔

آزادی کے بعد

گو آزادی حاصل ہو چکی ہے لیکن اس آزادی کو قائم رکھنا زیادہ مشکل ہے اور آزادی ہی ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ امن اور ترقی کے آخری مدارج تک پہونچنا ہے سیاسی آزادی کی جنگ اگرچہ ختم ہو چکی ہے لیکن ہمیں افلاس، جہالت پستی اور بیماری کے خلاف بھی جنگ کرنا ہے، صوبہ کی دولت میں اضافہ کرنا، لوگوں کو خوشحال کرنے میں اضافہ کرنا ہے اور دیہاتوں میں عوام کے معیار زندگی کو اتنا بلند کر دینا ہے کہ جتنا ایک شہری کا معیار زندگی ہوتا ہے۔

نیا بجٹ

میں ۴۹-۱۹۴۸ء کا بجٹ ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں گزشتہ بجٹ اور موجودہ بجٹ کا درمیانی زمانہ ہندوستان کی طویل اور تابناک تاریخ میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۵ اگست کو ملک نے صدیوں کی غلامی کے بعد آزادی کے حصول پر بے انتہا خوشی اور مسرت کا اظہار کیا تھا، یہ دنیا کی تاریخ میں پہلی مثال ہے، کہ کسی اتنے بڑے ملک نے پرامن اور عدم تشدد پر مبنی طریقوں سے آزادی حاصل کی ہو۔

اگرچہ ملک کی تعمیر اور گزشتہ جنگ عظیم کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی کمی کی وجہ سے لوگوں کی خوشی میں کمی ہوگئی لیکن آزاد ہندوستان اپنے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہو گیا۔ ہندوستان میں ایک غیر مذہبی جمہوری ریاست کے قیام کی کوششیں ہونے لگیں، ان مقاصد کو بھی عملی شکل دی جانے لگی۔ جن کا ذکر دستور ساز اسمبلی کی پہلی قرار داد میں کیا گیا تھا، ہندوستان کی وقعت بین اقوامی دنیا میں روز بروز بڑھنے لگی ہندوستان کے وزیر اعظم انڈونیشیا اس غرض سے گئے تھے کہ وہاں کے مسئلہ کے حل میں مدد دیں۔ ہندوستان کو امن، مساوات اور آزادی کا ایک بڑا علمبردار سمجھا جانے لگا آزادی اپنے ساتھ بہت سے خطرات اور ذمہ داریاں بھی لائی ملک کی تقسیم کے بعد فرقہ وارانہ فسادات کم ہونے کے بجائے بڑھ گئے، اور انھوں نے مغربی پاکستان اور مشرقی پنجاب میں نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی جس سے لاکھوں آدمی ہلاک ہوئے اور کروڑہا روپے کی جائداد تلف ہوئی، اور بے شمار لوگ خانماں برباد ہوگئے، ان فسادات کی وجہ سے امن قائم رکھنا اور پناہ گزینوں کو آباد کرنا مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا پہلا فرض ہو گیا، ہم کو اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے صوبے میں کبھی فرقہ وارانہ فسادات نے شدت اختیار نہیں کی۔ ہم نے اپنے بس بھر اپنے پناہ گزینوں کی بھی مدد کی ہے، جن کی تعداد ہمارے صوبہ میں چالیس لاکھ ہے مصائب اور تکالیف کی زیادتی کی وجہ سے عدم اطمینان کے ساتھ ساتھ غم و غصہ اور انتقام کا جذبہ بڑھتا گیا، اس جذبہ کو ہوا ان دردبھرے اور بعض اوقات مبالغہ انگیز واقعات نے دیا جو پنجاب سے آنے والے پناہ گزین بیان کرتے تھے اس صورت حال سے خود غرض جماعتوں، رجعت پسندوں اور فرقہ پرستوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا، نفرت، تشدد اور انتقام کی آواز سے پورا ملک گونج اٹھا۔ فرقہ پرستی نے اس ملک میں خوب گل کھلایا

نفرت، تشدد، اور انتقام سے بھری فضا میں صرف ایک آواز تھی جو محبت، عفو انسانی برادری اور تمام بنی نوع انسان کی خدمت کا پیغام دے رہی تھی، یہ آواز مہاتما گاندھی کی آواز تھی، خواہ نواکھالی ہو، خواہ دہلی، خواہ بہار، غرض وہ ہر جگہ امن، خدمت اور عفو گذاری کا پیغام لے گئے۔ اس بیسویں صدی میں بھی وہ ایک معجزہ کے بعد دوسرے معجزے کے ظہور سے انسانیت کو سہارا دیتے رہے۔ انھوں نے ہندوؤں، سکھوں، اور پناہ گزینوں کو تلقین کی کہ پاکستان کی بدعنوانیوں کے باوجود مسلمانوں سے محبت کرتے رہیں۔ اور ان کی خدمت کے کام کو جاری رکھیں وہ فرقہ پرستوں کی راہ میں سب سے بڑے روڑے تھے اور انجام کار انھیں کے ہاتھوں فرقہ وارانہ اتحاد کے مقدس فرض کے پورا کرنے کے دوران میں ختم کر دیئے گئے۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا نے اس حادثہ عظیم کی شدت کو محسوس کیا ساری دنیا نے ان کی موت کا غم منایا۔ اور ان کو ایسا خراج عقیدت پیش کیا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

ہم پر ابتک اس صدمے کے اثرات ہیں، لیکن مہاتما گاندھی کی زندگی، ان کی تعلیمات اور سب سے زیادہ انکی شہادت ہم کو اس رستہ پر چلنے کا حوصلہ دلاتی رہے گی۔ جو انھوں نے اپنی زندگی میں دکھایا تھا۔

ہمارے بجٹ پر گذشتہ سال کے واقعات کے اثرات ہیں ہمارے بجٹ میں اس بات کی خواہش بھی جھلکتی ہے کہ ہم اس بڑے مصلح کے نقش قدم پر چلیں سب کی بھلائی کے لئے کوشش کریں، غریبوں کی خدمت کا بیڑا اٹھائیں۔ اور عوام کی زندگی کے معیار کو بلند کریں۔

ہم نے آزادی تو حاصل کر لی ہے لیکن ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ہم کو اپنی آزادی کو قائم رکھنا ہے جس کا برقرار رکھنا اس کے حصول سے زیادہ مشکل ہے پھر آزادی مقصود بالذات تو نہیں ہو سکتی، یہ تو امن اور آسودگی کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، ہم نے غلامی کی لعنت سے تو چھٹکارا حاصل کر لیا ہے لیکن ہم کو غربت، نفاق، بیماری، جہل، آمریت اور تنزل کے خلاف جنگ کرنا ہے، ہم کو صوبہ کی دولت میں اضافہ کرنا اور لوگوں کی عزت کو بڑھانا ہے، ہم یہ مقصد صرف پیداوار کو بڑھا کر نہیں بلکہ دولت کو بہت زیادہ دولتمند سے بہت زیادہ غریب کو منتقل کر کے حاصل کرنا ہے ہم کو دیہی اور غیر دیہی علاقوں کی معیشت میں ایک توازن پیدا کرنا ہے تاکہ قصبات اور شہر ساتھ ساتھ ترقی کریں۔ یہ ترقی دیہاتوں کو نظر انداز کر کے نہ ہو بلکہ جہاں تک ممکن ہو دیہات تک

باشندوں کا معیار زندگی اسی قدر بلند کی جائے جس قدر قصبات اور شہر کے لوگوں کا معیار بلند ہو۔

وزیر مالیات نے ۴۶-۱۹۴۶ء اور ۴۷-۱۹۴۷ء کے حسابات پر ایک نظر ڈالتے ہوئے بتایا کہ سیکڑوں ابتدائی اسکول کھولے جا چکے ہیں، دیہاتوں میں شفاخانے قائم کئے گئے ہیں غلہ زیادہ پیدا کرنے کے مختلف طریقے اختیار کئے گئے ہیں ۴۸-۱۹۴۸ء اور ۴۹-۱۹۴۹ء کے بجٹ میں آمدنی اور خرچ دونوں بہت زیادہ ہیں، آمدنی ۴۵۰۸۷ لاکھ روپیہ ہے اور خرچ ۴۵۵ ہوجائیگا جس کے حساب سے ۴۷۰ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوتا ہے یہ نقصان اس لئے ہے کہ حکومت کے ہر شعبہ میں کافی ترقیاں کی جائیں گی، اور تنخواہوں پر نظر ثانی عام طور پر کی جائیگی۔ آمدنی کے سلسلہ میں انھوں نے بتایا کہ ۵۵۰ لاکھ روپیہ انکم ٹیکس میں اضافہ ہوکر ۱۹۰۷ لاکھ روپیہ ہوگئے ہیں۔

شراب بندی

اس سال اضلاع کانپور اور اناؤ میں مکمل نشہ بندی کی اسکیم جاری کی جائے گی۔ اور اب صوبہ کے نو اضلاع اٹہ، مین پوری، فرخ آباد، جون پور، سلطانپور پرتاب گڈھ، کانپور اور اناؤ میں یہ اسکیم جاری ہوجائیگی اس نشہ بندی سے ۲۶ لاکھ روپیہ کا نقصان حکومت کو ہوگا اور اب دیسی شراب پر دس فیصدی افیون پر بیس فیصدی گانجے پر ۲۵ فی صدی کا اضافہ سرکاری محصول میں کر دیا جائے گا جس سے ۳۹ لاکھ روپیہ کی آمدنی اور بڑھ جائے گی۔

انھوں نے اس پر اظہار مسرت کیا کہ توسیع تعلیم کی اسکیم میں کافی ترقی ہو رہی ہے ۲۲ سو ابتدائی اسکول کھولے جا چکے ہیں اس سال ۴۴۰۰ نئے اسکول کھولے جائیں گے۔ جس پر ۲۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا شہروں میں ابتدائی لازمی تعلیم کر دی جائے گی جس پر ۲۹ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا محکمہ تعلیم کی از سر نو تنظیم پر ۱۷ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا چار لاکھ روپیہ تعلیمی اداروں میں فوجی تربیت پر صرف کیا جائیگا صوبہ کی یونی ورسٹیوں کو پانچ لاکھ کی زائد رقم سے امداد دی جائے گی، صوبہ کے تعلیمی اداروں کو ۴۴ لاکھ روپیہ دو لاکھ روپیہ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں کو عوام کی جسمانی تربیت کے سلسلے میں دیئے جائیں گے تعلیم بالغان کی اسکیم کو بھی آگے بڑھانا ہے اور محکمہ تعلیم پر ۳۲۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

صحت عامہ

محکمہ صحت عامہ کے سلسلے میں مسٹر پالیوالی نے بتایا کہ چالیس اسپتال پچاس آیورویدک اور یونانی شفاخانے ۱۵ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے دیہات میں قائم کئے جائیں گے کانپور میں علاج دق کا ایک اسپتال ہوگا ملیریا کے علاج کے لئے پانچ زائد یونٹیں قائم کی جائیں گی، اس کے علاوہ سیتاپور میں آنکھوں کا ایک اسپتال قائم کیا جائے گا۔ اور یونانی اور آیورویدک کالجوں میں اضافہ کیا جائے گا، محکمہ زراعت کے افزائش مویشی کے شعبہ پر بیس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا محکمہ صنعت و ترقی کے سلسلے میں کئی نئی اسکیمیں سامنے آئیں گی، اور ان نئے مدات پر ۲۹ لاکھ روپیہ صرف ہوگا، جس میں خریداری مشین بھی ہے ایک ٹیزری کا قائم کرنا کھدر اور گڑ کی ترقی ہے، کپڑے کی چھپائی دری بافی ایسی صنعتوں کو ہے، تعمیرات عامہ کے سلسلے میں جس میں سڑکوں کی مرمت اور تعمیر وغیرہ شامل ہے ۷۷۲ لاکھ روپیہ صرف ہوگا جس میں سے ۵۴۳ لاکھ روپیہ حکومت ہند نے دیا ہے۔

آبپاشی کے سلسلے میں سپرا ربند اور نہر سارداکی گہرائی میں کی توسیع اور ٹیوب ویلوں پر ۴۱ لاکھ روپیہ ۸۴ لاکھ روپیہ اور پانچ لاکھ روپیہ علی الترتیب صرف ہوگا، بجلی کے سلسلے میں رہیند بند سچاری پاور ہاؤس جمنا ہائیڈل پروجیکٹ اور دھکوان پاور اسکیم کے تحت کافی روپیہ صرف کیا جائے گا، ۲۷۲ لاکھ روپیہ متفرق مدات پر صرف کیا جائے گا، پناہ گزینوں کی امداد اور ان کو دوبارہ آباد کرنے پر ۲۱۶ لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ نئے انتخابات پر ۱۵ لاکھ روپیہ صرف ہوگا جو اس وقت ہوگا جب دستور ساز اسمبلی ملک کے لئے نیا دستور تیار کرے گی، وزیر مالیات نے یہ بھی بتایا کہ اس سال ڈھائی کروڑ روپیہ کا قرضہ لیا جائے گا۔ گیارہ لاکھ روپیہ ہریجن طلبار کو وظائف کی صورت میں دیا جائے گا سال رواں میں ۴۷۰ لاکھ روپیہ کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے دو نئے ٹیکس عائد کرنے کی تجویز کی گئی ہے ایک عام بکری ٹیکس اور دوسرا زرعی آمدنی پر ٹیکس، ان دونوں ٹیکسوں سے تقریباً چار کرور اور ایک کرور روپیہ حاصل ہوگا بکری ٹیکس تین پائی فی روپیہ ہوگا جس میں مستثنیات غلہ، دودھ، بجلی کا سامان ہے گڑ اور شکر پر ایک پائی فی روپیہ لیا جائیگا زرعی ٹیکس کی شرح وہی ہوگی کہ جو مرکزی حکومت کے انکم ٹیکس کی ہے۔ مگر زائد ٹیکس کی شرح مرکزی حکومت کی شرح سے نصف ہے، سکریٹریٹ کی از سر نو تنظیم کے لئے ایک افسر مقرر کیا گیا ہے آخر میں انھوں نے محکمہ کے افسران کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے بجٹ کی تیاری میں اور ترتیب میں کافی مدد دی ہے۔

جواہر لال اور مولانا آزاد

نئی دہلی، ۲۷ فروری، دہلی یونیورسٹی کی "سلور جوبلی" منانے کی غرض سے ۷ مارچ کو یونیورسٹی کا جو مخصوص جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہو رہا ہے اس میں ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کو ادب کی اعزازی ڈگری دی جائے گی۔

وزیر اعظم کے علاوہ مولانا آزاد۔ راجکماری امرت کور، سر جان سارجنٹ، ڈاکٹر ذاکر حسین ڈاکٹر، وی، کے، آر، وی راؤ۔ راؤ صاحب اس رنگا ناتھن، ڈاکٹر ایس این، سین اور ڈاکٹر مورٹیمر وھیلر کو بھی ادب کی اعزازی ڈگریاں دی جائیں گی۔

ان کے علاوہ سر اس، اس، بھٹناگر، سر کے، اس کرشنن، ڈاکٹر ڈی، این واڈیا، سر تیج بہادر سپرو، سر اس ورد اچاری، سر بی، ان، راؤ کو سائنس کی ڈگریاں ملینگی۔

پاکستان "بیرونی ملک" قرار دیدیا گیا

نئی دہلی، ۲۷ فروری، درآمد اور برآمد کے محصول عائد کرنے کی غرض سے حکومت ہند نے پاکستان کو یکم مارچ ۱۹۴۸ء سے "بیرونی ملک" قرار دے دیا ہے۔ اس کے متعلق آج ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔

کشمیر میں ہنگامی قانون

سرینگر، ۲۷ فروری، جموں اور کشمیر کی ہنگامی حکومت نے دشمن جاسوسوں کے لئے ایک ہنگامی قانون نافذ کیا ہے، جس کی رو سے دشمن جاسوسوں، دشمن کو مدد پہونچانے والوں اور ہندوستانی فوجوں کی جنگی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو سزائے موت دی جائے گی۔

اس آرڈی ننس کا نفاذ گزشتہ ۲ اکتوبر سے کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین کی تدفین

علیگڑھ، ۲۷ فروری، مسلم یونیورسٹی کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ ۲۴ فروری کو منعقد ہوا جس میں یونیورسٹی کے اُن طالب علموں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے مسئلہ پر غور کیا گیا جنھوں نے مجلس عاملہ کے احکام کی خلاف ورزی کرکے ڈاکٹر ضیاء الدین کو سر سید مرحوم کے برابر دفن کیا تھا، کافی سوچ بچار کے بعد تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جو ڈاکٹر ذاکر حسین ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، مسٹر [illegible] عادل اور ڈاکٹر بابر مرزا پر مشتمل ہے

قلات نے پاکستان [illegible]

کراچی، ۲۷ فروری، پاکستان کی وزارت خارجہ کی طرف سے [illegible] اخباروں کی اس خبر کی اصلیت کو [illegible] کہ ریاست [illegible] ریاست قلات کے دوران [illegible] [illegible]

اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت خفیفہ سول جج صاحب بہادر مقام و ضلع اعظم گڑھ

مقدمہ نمبر ۳۴ بابتہ ۱۹۴۶ء

اجراء نمبر ۱۲۵ بابتہ ۱۹۴۷ء

فرم سکیب چند بنام رام الیسری سنگھ

فرم سکیب چند لوپ چند بذریعہ پھول چند ولد گنپت رائے ساکن محلہ آصف گنج شہر اعظم گڑھ مدعی

بنام رام الیسری سنگھ ولد چندر بہج سنگھ متوفی وسٹرا پرگنہ ماہل ضلع اعظم گڑھ۔ مدعا علیہ

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان ڈگریدار نے واسطے نیلام جائیداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۴۸ء واسطے طے کرنے شرائط نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۱ ماہ فروری ۱۹۴۸ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم رام شنکر سنگھ سفرم عدالت خفیفہ سول جج اعظم گڈھ

طلباء فرقہ واریت کو ختم کرکے اتحاد کی تبلیغ کریں

سورت، یکم مارچ، مسٹر جے پرکاش نرائن نے آج صبح طلبار کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی منصوبہ بندی آج اتنی ہی ضروری ہے جتنی معاشی منصوبہ بندی اور ضرورت اس کی ہے کہ بے فائدہ مطالعہ میں وقت خراب کرکے قوت اور ذہنی صلاحیتوں کو ضائع نہ کیا جائے۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا: ہمارا موجودہ نظام تعلیم ایسے سند یافتہ آدمی پیدا کرتا ہے جو کسی مخصوص شعبہ زندگی کے لئے مخصوص تربیت حاصل نہیں کرتے اسلئے انکی تعلیم میں بلا وجہ روپیہ اور قوت ضائع ہوتی ہے اور سوسائٹی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہر شعبہ زندگی کی ضروریات کے مطابق طلبار کی تعداد مقرر ہونی چاہئے جنھیں ایک معینہ مدت تک ایک مخصوص قسم کی تعلیم دینی چاہئے تاکہ ہمیں اپنے ترقی کے منصوبوں کے آغاز میں صرف اس وجہ سے توقف نہ کرنا ہو کہ مناسب آسامیوں کی کمی ہے۔

طلبار کا فرض

طلبار کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ طلبار کو صرف فرقہ واریت ہی نہیں ختم کرنا ہے بلکہ انھیں اخلاقی زندگی گذارنے کے لئے اپنی تربیت بھی کرنی ہے، ملک میں آج ہر شعبہ زندگی میں بد دیانتی اور پستی کا دور دورہ ہے، نئی نسل کا فرض ہے کہ وہ حق اور دیانت کی زندگی گزارے، اسی آمدنی پر مطمئن رہے جو قوت بازو سے حاصل کی جائے اور بددیانتی کرکے زیادہ روپیہ پیدا کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ انھوں نے کہا کہ ذات پات کی بڑھتی ہوئی لعنت کے خلاف بھی جنگ کرنی چاہئے، آجکل لوگ فرقہ واریت کے ساتھ ہی ساتھ ذات پات کے اختلافات بھی بڑھا رہے ہیں جس سے ملک میں اور نفاق پیدا ہوگیا ہے، طلبار کو آگے بڑھنا چاہئے اور کوشش کرکے بنی نوع انسان کے اتحاد کے اصول کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ اگر ان کی ضرورت کیلئے مناسب لیڈر نہیں ملتے تو اپنے لیڈر خود بنائیں۔

انھوں نے طلبار کو تنبیہ کی کہ سماجی اصلاح کا کام غیر ملکی حکومت کے خلاف جنگ کرنے یا انصاف پر مبنی سماج کی تشکیل سے بہت زیادہ مشکل ہے آج ملک کو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جن کا اخلاقی کردار بہت بلند ہو نہ کہ ایسے آدمیوں کی جو ذہنی صلاحیت رکھنے کے باوجود بد دیانت ہیں۔

یہ سمجھ بیٹھنا حماقت ہے کہ دنیا کو آنے والے المیہ کا خطرہ نہیں ہے، ہمیں جارحانہ حملے کا برابر خطرہ ہے، نئے ہتھیاروں کی تباہکاری کا مطلب یہ ہے کہ جنگ درحقیقت بنی نوع انسان کی بڑے پیمانہ پر تباہی کا دوسرا نام ہوگا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کا جواب "عالمی وفاق" کا منشور ہوگا، لیکن جب تک ایسی بنیاد موجود نہیں ہے جس پر آزاد انسان حفاظت اور بقا کی تعمیر کر سکتے ہیں ان آزاد انسانوں کیلئے جو اپنی خود مختاری کے طالب ہیں اپنی حفاظت کیلئے ضرور تکا سوال برتر ہو

وزارت کو رجعت پسند عناصر سے پاک کرنے کا مطالبہ

سورت، ۲۹ فروری، مسٹری [illegible] نے اپنی تقریر میں کہا کہ کابینہ کی نئی تشکیل از بس ضروری ہے تاکہ حکومت رجعت پسند عناصر سے پاک کی جاسکے، [illegible] جہاں ہیں اور سرمایہ داروں کے نمائندوں کی قومی حکومت میں کوئی گنجائش نہ ہونی چاہئے۔

آخر میں انھوں نے اس الزام کی تردید کی [illegible] سردار پٹیل کو حکومت کے استحکام کے لئے نہرو اور پٹیل دونوں کا وجود ضروری ہے لیکن انھوں نے ان کی ذمہ داریوں کو ختم کرنے پر زور دیا [illegible] داخلہ کسی ایسے شخص کے ہاتھ میں ہونا چاہئے کہ جسکے خیالات فرقہ واریت کے متعلق بالکل واضح ہوں اس لئے کہ موجودہ [illegible] ایسے ہی شخص کی ضرورت ہے۔

[illegible] اس

امریکہ کو اچانک حملوں کے لئے تیار رہنے کا مشورہ

واشنگٹن، یکم مارچ، امریکہ کی فضائی پالیسی کی تشکیل کے لئے امریکی کانگرس کی مشترکہ بورڈ کی رپورٹ میں جو آج شائع ہوئی ہے امریکی فضائی بیڑے میں چھتیس ہزار ہوائی جہاز رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کی تنبیہہ کرتے ہوئے کہ "اٹیم بم" سے بھی زیادہ تباہ کن ہتھیار پہلے ہی سے وجود میں ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "عالمی دفاع" کے منشور کی عدم موجودگی کی وجہ سے امریکہ کے پاس ایسا ہوائی بیڑہ ہونا چاہئے کہ امریکی عوام یہ کوئی اچانک حملہ کامیاب نہ ہو سکے اور اس بات کا یقین ہو کہ اس طرح کے ہر حملہ کا مناسب، تیزی سے اور غالب آجانے والی طاقت سے زبردست جواب دیا جائے گا۔

... بنک کے بورڈ کا جلسہ

گیا ہے، ... کی آمدنی ہوگی۔

... انڈیا کو ایک جلسہ جو حال ہی میں نئی دہلی میں ہوا تھا جس میں پاکستان حکومت کے اس فیصلہ پر غور کیا گیا کہ یکم اپریل سے ریزرو بنک پاکستان بنکر کی حیثیت سے کام انجام نہ دے سکے گا۔

یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ جلسہ میں اس سلسلہ میں کچھ متعین فیصلے کئے گئے ہیں۔

آخری برطانوی فوج کا پاکستان سے کوچ

کراچی، ۲۶ر فروری، آج برطانیہ کی آخری فوج ۲ ہم ویں شاہی رجمنٹ نے پاکستان چھوڑنے کے لئے کوچ کر دیا۔ تقریباً سو افسروں اور سپاہیوں نے گورنر جنرل

... سال رواں میں ... تک سندھ سرکار کا .....

علاوہ ان کے ... فیاضانہ ...

... پاکستان جائے اور وہاں سے ہندوستان آنے کے لئے ... اجازت حاصل کرنے کا طریقہ رائج کئے جانے کی کافی امید پائی جاتی ہے۔

پانچ ریاستوں کی مشرقی پنجاب میں شمولیت

جالندھر، ۲۸ر فروری، سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ پانچ ریاستوں نے مشرقی پنجاب میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے یہ ریاستیں سوکت، سنگرو، ڈوپاسا، لوہارو اور پٹودی ہیں ان ریاستوں میں سے سوکت اور لوہارو کا انتظام اس وقت مشرقی پنجاب کی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔

صرف جیل جانا کافی نہیں

لکھنؤ، یکم مارچ، کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے جلسہ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ وغیرہ کے انتخابات کے سلسلے میں اگر کوئی کانگرسی رکن نہ ہو تو غیر کانگرسی کو بھی امیدوار بنایا جا سکتا ہے، بشرطیکہ وہ کانگرس کے اصولوں پہ چلنا منظور کرے اس کے علاوہ کسی ممبر اسمبلی یا کونسل کو صدارت کے لئے کھڑا نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ صدارت کے لئے کھڑا ہونا چاہے تو اُسے اسمبلی یا کونسل ممبری سے مستعفی ہونا پڑے گا، بورڈ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور ٹاؤن ایریا کی صدارت کے لئے صرف جیل جانا اہلیت کے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہے پارلیمنٹری بورڈ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ یو۔ پی اسمبلی کی جس مسلم نشست بستی سے خالی ہوئی ہے اس جگہ کے لئے قاضی عدیل عباسی کو نامزد کیا جائے۔

عوام کی ذہنی تربیت کے لئے مولانا آزاد کی اپیل

نئی دہلی، ۲۷ فروری، وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے اندر پرستھ گرلز کالج کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ نوجوان مردوں اور عورتوں میں ایک نئے نظریہ حیات کی تخلیق کے لئے ہندوستان کے نظام تعلیم کی از سر نو تنظیم ہونی چاہئے تاکہ وہ ملک کے بہتر شہری بن سکیں۔
ہمیں تعلیم نسواں کا معیار بلند کرنا ہے تاکہ ہندوستانی عورتوں کی سیاسی اور سماجی حیثیت کی اصلاح ہو سکے، ہمیں پورے نظام تعلیم کو اس طرح بدلنا ہے کہ عورتیں ملک کی ہمہ گیر ترقی میں مناسب حصہ لے سکیں اور صرف اچھی گھر والیاں بن کر نہ رہ جائیں۔

یو۔پی اسمبلی میں غیر دلچسپ کارروائی

لکھنؤ، ۲۶ فروری، مروجہ قاعدے کیخلاف آج ۴۹-۱۹۴۸ء کے لئے بجٹ کا تخمینہ پیش ہونے کے بعد ایوان میں روز مرہ کی کارروائی شروع ہو گئی، لیکن ممبران کی طبیعت کچھ بجٹ کی طرف راغب نہ تھی، اور کورٹ فیس (ترمیمی) کا قانون اور مالگذاری (ترمیمی) کا قانون تینوں منازل طے کر کے چند منٹ میں منظور ہو گئے۔

وزیر مالیات کی بجٹ کی تقریر میں کوئی خاص بات نہ تھی اور لوگ اسکو خاموشی سے سنتے رہے صرف ایک مرتبہ لوگوں نے وزیر مالیات کے یہ بیان دینے پر کہ کانپور اور اناؤ کے اضلاع میں شراب نوشی ممنوع قرار دیدی گئی ہے نعرہ ہائے تحسین بلند ہوئے ٹیکس بندی حسب توقع تھی اس لئے کوئی خاص دلچسپی اس میں بھی نہیں لی گئی۔

لوگ حکومت کی اس قابلیت کے معترف تھے کہ اس نے آمدنی کو جو ۳۷-۱۹۳۶ء میں صرف بارہ کروڑ تھی آج چھپن کروڑ تک بڑھا دیا ہے لیکن بجٹ پر لوگ معترض بھی تھے خیال کیا جاتا ہے کہ زرعی ٹیکس اور بکری کے ٹیکس کا اثر براہ راست صارفین پر پڑے گا۔

نئے دستور کا ہندوستانی ترجمہ

نئی دہلی، ۲۷ فروری، آزاد انڈین جمہوریت کا دستور اساسی کا مسودہ ہندوستانی زبان میں ترجمہ کرایا جا رہا ہے تاکہ عوام لوگ بھی نئے دستور کے دفعات کا کچھ اندازہ کر سکیں۔ صدر دستور ساز اسمبلی نے یہ کام وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے پرائیویٹ سکریٹری پروفیسر اجمل خاں کے سپرد کیا ہے۔

عرب ملکوں کی امریکہ کو دھمکی

واشنگٹن، ۲۶ فروری، عرب دفتر کے ایک ترجمان نے آج اس بات کی تصدیق کی کہ ان ملکوں نے جو عرب لیگ میں شامل ہیں امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ فلسطین کی تقسیم پر زور دیں گے تو ان مراعات کو منسوخ کر دیا جائیگا جو تیل کے سلسلے میں اسے مشرق وسطیٰ میں دیے گئے ہیں۔

امام یمن کی جانشینی کا مسئلہ

قاہرہ، ۲۶ فروری، مرحوم امام یمن یحییٰ حمید الدین کے بڑے لڑکے امیر سیف الاسلام نے جنھوں نے کل امام یمن ہونے کا اعلان کیا ہے سلطان ابن سعود سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سے قبل کہ ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جائے جانشینی کے نزاعی مسئلہ میں مداخلت کریں۔
یہ نزاع یوں ہی شروع ہو گئی ہے کہ ۱۸ فروری کو امام عبداللہ الوزیر نے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ الوزیر نے یہ دھمکی دی ہے کہ اگر امیر احمد اور ان کے موافقین نے جنوب میں اپنی کوہستانی جائے پناہ کو چھوڑ کر حکومت سے وفاداری کا اعلان نہ کیا تو انھیں قتل کر دیا جائے گا۔

حکومت یو۔پی ڈھائی کروڑ روپیہ قرض لے گی

لکھنؤ، ۲۶ فروری، معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی ڈھائی کروڑ روپیہ قرض لے رہی ہے، یہ رقم ان صوبائی فاضلات میں شامل کر دی جائے گی جس میں سے ڈھائی کروڑ روپیہ ۴۹-۱۹۴۸ء میں حکومت ہند کے قرض ادائگی کے لئے دیگا معلق۔

کچھ کے حکمراں کا انتقال

بمبئی، ۲۶ فروری، یہاں جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بمقام بھج ریاست کچھ کے فرمانروا کا انتقال ہو گیا۔

کفایت شعاری مختلف زمانوں میں
(۱)
انوکھے بیوپار

زمانہ قدیم میں جبکہ معاشرت غیر متمدن حالت میں تھی تجارت تمام تر اشیاء کے باہمی تبادلے سے ہوا کرتی تھی مثال کے طور پر اگر آپ شکاری ہوتے تو آپ اپنی شیر کی کھال کے عوض ایک بکری لے سکتے یا غلہ خرید سکتے یہاں تک کہ بیوی بھی حاصل کر سکتے۔ لیکن اگر کسی بھی بیچنے والے کو شیر کی کھال کی ضرورت نہ ہوتی تو آپ کچھ بھی نہ خرید سکتے۔ کوئی شخص مستقبل کے لئے خواہ کتنا ہی بچانا چاہتا ایسا کرنا نہ تو آسان تھا اور نہ کارآمد کیونکہ بچت ایک عجیب شکل اختیار کر سکتی تھی۔ کیلوں کے ڈھیر، غلے کی بوریاں یا بھیڑوں کے ریوڑ۔ کیا یہ تلف ہو جانے والی بچت نہ تھی؟ سال کے بعد ایسی بچت پر کوئی منافع بھی نہ تھا۔

آج کل نہ تو خرید و فروخت میں اور نہ بچت کرنے میں زیادہ دقت پیش آتی ہے۔ عقلمند آدمی مستقبل کے لئے بچانے کو اس وقت خرچ کرنے پر ترجیح دیتا ہے اور اپنی بچت کو عقلمندی سے کسی مد میں لگاتا ہے۔ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں لگائی ہوئی رقم بالکل محفوظ ہے اور ... فیصدی بڑھ جاتی ہے ہر دس روپے بارہ سال کے بعد ... رقم ان میں لگا سکتے ہیں۔ چھوٹی رقمیں ...

آئندہ کے لئے بچائیے
نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خریدیئے

سرٹیفکیٹس اور سٹامپ

تعمیری کام کے لئے ... ہزار کی

تعمیری بورڈ نے مہاتما گاندھی نیشنل میموریل کے لئے دس ہزار کارکنان دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ تعمیری کارکن مہاتما گاندھی کے طرز زندگی پر چلنے کی کوشش اور ان کے اصولوں کو رائج کرنے کے لئے کام کریں گے۔ بورڈ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ کم سے کم دس لاکھ چرخوں کو کام میں لایا جائے، بورڈ نے گاندھی برسی بھی منانا طے کیا ہے۔ سال بھر کا پروگرام یہ ہوگا کہ صوبہ بھر کے دیہاتوں میں صفائی کی جائے گی۔ بورڈ نے ہر گاؤں سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ وہ عبادت کے لئے کوئی جگہ ایک سو مربع فٹ کی بنالیں جہاں روزانہ مہاتما گاندھی کے طریقوں پر عبادت کیا کریں اور اُن کے اصولوں پر تبادلہ خیال کریں۔
۴۴ کل دہلی پہونچنے والے ہیں۔

حیدرآباد ...

... گفت و شنید کا ذکر کرتے ہوئے نظام حکومت کے ایک ترجمان نے کہا کہ چونکہ دونوں حکومتوں کو ایک دوسرے سے بہت سی شکایات ہیں اسلئے وفد یہ تجویز پیش کریگا کہ متنازعہ فیہ معاملہ کو عارضی سمجھوتہ کی دفعہ جاری کی رو سے طے کیا جائے اس دفعہ میں متنازعہ فیہ مسائل کو ثالث کے سپرد کئے جانے کی ہدایت کی گئی ہے۔
ترجمان نے اس بات کے اظہار پر زور دیا کہ حیدرآباد کو انڈین یونین سے کسی قسم کا عناد نہیں ہے اور اس کی یہ دلی خواہش ہے کہ حکومت ہند سے کوئی طویل المیعاد معاہدہ ہو جائے۔
انھوں نے یہ بھی کہا کہ حیدرآباد ہندوستان سے الحاق کیلئے تیار نہیں تھا گفت و شنید موجودہ اشتباہ کو ختم کرنے کی تدابیر نکالنے کے لئے کی جا رہی ہے! معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے، ایم منشی گفت و شنید میں حصہ لینے کیلئے ۴۴

باجلاس جناب مسٹر محمد مختار حسین صاحب بہادر سول جج اعظم گڑھ

سمن برائے انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵ -)
نمبر مقدمہ ۲۲۴ سنہ ۱۹۴۷ء
بعدالت ... اعظم گڑھ
رام کشن سنگھ ——— مدعی
... سکنہ کلیچہ آباد پرگنہ ... ضلع اعظم گڑھ مدعا علیہ
ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت نقدی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جواب دہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں، آپ کو اطلاع کی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بلاحاضری آپکے مسموع اور فیصل ہو گا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔
مہر عدالت
بحکم رام شنکر سنگھ منصرم عدالت دیوانی
ججی اعظم گڑھ۔

مولانا طیب اللہ آسام کی کابینہ میں

شیلانگ، یکم مارچ، معلوم ہوا ہے کہ آسام صوبائی کانگرس کمیٹی کے صدر مولانا طیب اللہ کو اس ہفتہ آسام کی کابینہ میں لیا جائیگا۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 466

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۶۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲/-
دو آنہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۴۶ نمبر ۱۱

کانپور شنبہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۷ھ

VOL. 46 NO. 11 | Cawnpore. Saturday 13th MARCH 1948

ادبیات

اختلاط

(از جناب ماسٹر عبد الصمد بزمی بلند شہری)

ہوتا ہے گماں یہ محبت میں شاید کہ نقوشِ آب ہیں ہم
[illegible] گو یا اک موجِ تہِ گرداب ہیں ہم

[illegible]

یہ عالم ہے بیداری کا یا اس دم محوِ خواب ہیں ہم

جب جوش میں آگے نکلتے تھے چٹان جگہ سے ٹلتے تھے
یا دھارے تھے طوفانوں کے یا دریائے پایاب ہیں ہم

اب نغمہ بے آواز ہے کیوں خاموش ہمارا ساز ہے کیوں
کیوں تاروں میں جھنکار نہیں کیوں مجبورِ مضراب ہیں ہم؟

تہذیب کے اپنے نمونوں سے ہم درس جہاں کو دیتے تھے
بازارِ سکون و تحمل میں کیوں اب جنسِ نایاب ہیں ہم؟

ہم خاک میں مل کر چمکے ہیں ہم اوجِ فلک پر دمکے ہیں
گہ ذرۂ بیمقدار ہیں ہم، گہ مہرِ عالمتاب ہیں ہم

ہیں کیفِ سخن کے حامل بھی، اور سخن شناسِ کامل بھی
ہر دور میں بزمیؔ ہیں حاضر، جامِ بزمِ احباب ہیں ہم

[illegible] نئی دھلی، ۲۸ فروری [illegible] معلوم ہوا ہے [illegible]

بدلو

(از جناب ظفر ادیب صاحب)

زمانے کی غمگیں فضاؤں کو بدلو
خدارا مخالف ہواؤں کو بدلو

بکھر جائے گا، گلستاں کا تماشا
جفاؤں کو بدلو، وفاؤں کو بدلو

تقاضا ہے، بدلے ہوئے دور کا پھر
روش کو سنبھالو، اداؤں کو بدلو

یہ بگڑے سے تیور، یہ کھوئے سے بشرے
جنون خرد کی بلاؤں کو بدلو

نہیں کچھ بھلی۔ فرقہ واری کی پھیری
مناسب ہے ان بد صداؤں کو بدلو

پرستش ہے شاید یہ۔ اپنی خودی کی
خدائی کے جھوٹے خداؤں کو بدلو

ابھی وقت ہے، راہ پر لوٹ آؤ
خرابی مٹاؤ، ریاؤں کو بدلو

دنیائے اسلام

حکومت تسلیم نہ کی گئی تو ممالک غیر کی مدد حاصل کی جائے گی

امام یمن کی عرب لیگ کو دھمکی

قاہرہ، ۱۰ مارچ۔ امام عبد اللہ الوزیر یمن نے ۱۸ فروری کو حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد اپنے امام ہونے کا اعلان کر دیا تھا، رائے طلبی کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اور عرب لیگ کو دھمکی دی ہے کہ اگر ان کی حکومت تسلیم نہ کی گئی تو وہ غیر ملکی حکومت کی امداد حاصل کر لیں گے مصری ہفتہ وار اخبار "الیوم" کی ایک خبر کے مطابق اپنے پیش رو کے قتل کی سازش میں شرکت کی تردید کرتے ہوئے انھوں نے عرب لیگ کی تحقیقاتی کمیٹی سے کہا کہ میں خدا اور اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے امام یحییٰ کے قتل کی خبر سانحہ سے پہلے نہیں ملی اس قتل سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ مجھے سازش کی بھی خبر نہیں تھی، مجھے تاج و تخت کی طمع نہیں ہے۔"

اخبار "الیوم" کا دعویٰ ہے کہ اسے عرب لیگ کے اس مشن کی ایک نقل مل گئی ہے جو امام یمن کے قتل کے بعد امام عبد اللہ کے مقابلہ میں امیر سیف الاسلام احمد کے تخت نشین ہونے کے اعلان کی تحقیقات کرنے یمن گیا تھا۔ اخبار "الیوم" کی اطلاع ہے کہ عبد اللہ الوزیر کی حکومت کے اکثر اراکین نے قتل کی مذمت کی ہے اور عرب لیگ مشن کے اراکین امام کے قول کو صحیح تسلیم کرنے پر مائل ہیں۔ اعلان کے مطابق کہا جاتا ہے کہ سلطان ابن سعود یمن کے تخت کے دونوں دعویداروں کے تنازع میں غیر جانبدار رہنے اور عرب لیگ کے فیصلہ کے پابند رہنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ قاہرہ کے مشہور عربی روزنامہ "الاہرام" میں شائع ہونے والے ایک بیان کے مطابق شرق اردن کے سلطان عبد اللہ نے کہا ہے کہ مقتول امام یمن کے سب سے بڑے لڑکے امیر سیف الاسلام احمد ہی یمن کے تاج و تخت کے دستوری وارث ہیں۔

انھوں نے کہا کہ یمن امیر احمد کی واپسی دلانی چاہئے۔ یحییٰ کا قتل عرب قوم کے لئے ایک سانحہ عظیم اور ایک انتہائی پریشان کن واقعہ ہے، اس سے دوسرے لوگوں کے لئے مثال قائم ہوتی ہے کہ اپنا مقصد کس طرح بجبر حاصل کیا جا سکتا ہے، اس لئے ہمارا فرض احمد کی حمایت کرنا ہے۔ یمن کے دار الحکومت صنعا میں تخت کے دعوے داروں کے درمیان جنگ جاری ہے، امیر احمد ابھی تک اپنی پہاڑی پناہ گاہ میں ہیں۔ جہاں وہ ہمسایہ قبائل کو اپنی حمایت کی ترغیب دے رہے ہیں۔

تقسیم فلسطین کا مسئلہ بڑوں کے زیر غور

لیک سکسس، ۱۰ مارچ۔ تقسیم فلسطین کی اسکیم پر عمل درآمد کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ فیصلہ امریکہ اور روس کے ہاتھ میں ہوگا۔ حفاظتی کونسل نے اپنے مستقل ممبروں کو یعنی پانچ بڑوں کو اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے دعوت دی ہے اور کہا کہ وہ مشورہ کر کے دس دن میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ کر دیں۔ پہلا جلسہ آج چار بجے شام کو [illegible] کے دفتر میں ہونے والا تھا، برطانیہ ان جلسوں میں شرکت نہ کرے گا، لیکن اس کا ایک نمائندہ اس غرض سے موجود رہے گا کہ اگر دوسرے شریک ہونے والے ممبروں کو کسی بات کے متعلق دریافت کرنا ہو تو وہ معلومات فراہم کر سکے۔ چین تقسیم کے خلاف ہے [illegible] سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ مارچ تک تمام گفتگو وارن اسٹن (امریکی نمائندہ) اور ایم گرومائیکو روسی نمائندہ کے درمیان ہوگی۔ روسی نمائندے نے کونسل کے فیصلہ پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اس سے عربوں میں مایوسی پیدا ہو رہی ہے اس لئے کونسل کی قرارداد میں پانچ بڑوں کو تقسیم فلسطین پر عملدرآمد کرانے کے سلسلہ میں گفتگو میں دس روز لگ جائیں گے۔ اور اس وقت تک فلسطین کمیشن کوئی موثر اقدام نہ کر سکے گا، اور اس وقت تک فلسطین میں برطانی انتداب کے خاتمہ کے صرف آٹھ ہفتے رہ جائیں گے۔ امریکی وفد بھی خوش نہیں ہے اس لئے کہ کونسل کی قرارداد میں ان کی تحریک کے دو حصے نکال دیئے گئے ہیں اور موجودہ قرارداد تقسیم کی نامنظور شدہ ترمیم سے کسی طرح بہتر نہیں۔ چھوٹے ممالک اسے بد دل ہیں کہ اب فلسطین کا مسئلہ بڑوں کے ہاتھ میں چلا گیا ہے جہاں بند کمرے میں طاقتی سیاست کے تحت مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔

جنگ کے لئے عربوں کی تیاریاں مکمل

یروشلم، ۱۰ مارچ۔ یہاں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آزادی کے لئے لڑنے والی عرب فوج کے کمانڈر انچیف فوزی القاوقجی اپنی فوج کی کمان کرنے کے لئے دمشق سے فلسطین پہنچ گئے ہیں۔ ہمارا سے جو خبریں گذشتہ رات یروشلم آئی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ کمانڈر انچیف اپنا صدر مقام نابلس کے علاقہ میں بنا رہے ہیں جو مسلمانوں کے ایک محفوظ قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کئی سو عراقی اور شامی سپاہی فلسطین کے باہر فوجی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد آکر عربوں کے ساتھ سماریا اور گیلیلی کے علاقوں میں پہنچ چکے ہیں۔ باخبر حلقوں میں فوزی القاوقجی کے آنے کو اس کی علامت سمجھا جا رہا ہے کہ عرب لیڈر مقدس میں [illegible] کی تیاریاں کر چکے ہیں [illegible] توقع ہے کہ آج پندرہ سو برطانی پولیس اور ہوائی بیڑے والوں کو جن کی مدت ملازمت ختم ہو چکی ہے لیکر روانہ ہو جائیگا۔

صداقت
کانپور
جلد ۴ | کانپور شنبہ ۱۳ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۱

ہندستان کشمیر سے اپنی فوجیں نہیں ہٹا سکتا

لیک سکسس، ۱۱ مارچ، ہندستانی وفد کے لیڈر مسٹر این گوپال سوامی آینگر نے آج حفاظتی کونسل میں کشمیر کے پیچیدہ مسئلہ کو جلد سلجھانے کی اپیل کی۔

مسٹر آینگر نے ہندوستان سے واپس ہوکر جہاں وہ اپنی حکومت سے مشورہ کرنے گئے تھے آج پہلی مرتبہ کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کشمیر میں ابھی تک لڑائی جاری ہے اور اگر اس مسئلہ کا فیصلہ ذرا پہلے ہوگیا ہوتا تو بہت سے لوگوں کی جانیں ہی بچ جاتیں بلکہ بہت سا سامان اور روپیہ بھی ضائع ہونے سے بچ جاتا۔

انھوں نے کہا کہ میں کشمیر کے مسئلہ پر کئی دن تک اپنی حکومت سے مشورہ کرتا رہا ہوں اور اس نے سمجھوتہ کی تمام صورتوں پر پوری طرح غور کرلیا ہے۔

مسٹر آینگر نے کہا کہ ہندوستان امن و صلح کا دلدادہ ہے وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں امن قائم رہے اور لڑائی کی نوبت نہ آنے پائے۔

میری حکومت نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں اس کے اس عقیدہ کا اظہار ایک مرتبہ اور حفاظتی کونسل میں کردوں کہ اسے اس ادارہ کی مصلحت بینی پر پورا اعتماد ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ اس کونسل کی مدد سے پاکستان سے ہمارا سمجھوتہ ہوجائے گا، وہ کشمیر کی جنگ کو روک دے گا جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے، ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک ایسے ادارہ کی داغ بیل رکھوا دے گا جو دونوں میں دائمی صلح کا سبب بن سکے۔

مسٹر آینگر نے کہا کہ میرا وفد ہر اس معقول تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے جو کونسل کے ارکان پیش کریں۔ اور جس کے ذریعہ اس کا یقین ہو سکتا ہے کہ کشمیر کی رائے طلبی میں ہندوستان کی مسلح فوجیں کوئی مداخلت نہ کریں گی۔

انھوں نے صفائی کے ساتھ کہا کہ کشمیر میں ہندستانی فوجوں کا رکھنا ہماری ایک ذمہ داری ہے تاکہ کشمیر کو بیرونی حملہ آوروں سے محفوظ رکھا جائے اور اس کے داخلی امن و امان میں کوئی ابتری پیدا نہ ہونے دی جائے۔ ہم انھیں دو مقصدوں سے ہم کشمیر سے اپنی فوجیں نہیں ہٹا سکیں گے۔

انھوں نے کہا کہ حکومت ہند حسب ذیل امور پر بالکل رضامند ہے:۔

(۱) کشمیر کی رائے طلبی کی نگرانی کرنے کے لئے جو کمیٹی بھی بنائی جائے اس کو بغیر کسی دباؤ کے آزادی سے کام کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔

(۲) جو کمیٹی بھی بنائی جائے اسے کشمیر کی خود مختاری اور ہندوستان اور کشمیر کے فیڈرل تعلقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے طریقہ کار میں پوری آزادی حاصل ہوگی۔

(۳) ادارہ اقوام متحدہ اگر عام رائے طلبی کے سلسلہ میں کچھ قواعد و ضوابط بنائے گا تو حکومت ہند ان کا خیر مقدم کرے گی، اور کمیٹی کشمیر کی خود مختاری کے حدود کے اندر بغیر کسی رکاوٹ کے کام کرے گی۔

مسٹر آینگر نے کہا کہ مباحثہ میں التوا کی وجہ سے ہمیں صورت حال کے ہر پہلو پر نظر ڈالنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ حفاظتی کونسل کے ممبران کو بھی کشمیر کے مسئلہ کے بارے میں اپنے رویہ پر نظر ثانی کا موقعہ مل گیا ہوگا۔ ایسی حالت میں جبکہ طرفین کو نظر ثانی کا وقت مل چکا ہے میرے لئے یہ توقع کرنا بے محل نہ ہوگا کہ اس پیچیدہ مسئلہ کے حل کی کوشش ترمیم شدہ نقطہ نظر کے ماتحت نہ صرف ہماری طرف سے بلکہ پاکستان کی طرف سے بھی کی جائے گی۔ یہی نہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر میں یہ کہوں گا کہ خود حفاظتی کونسل کے ارکان بھی اس کی کوشش کریں گے۔

اس سوال کے متعلق کہ عام رائے طلبی کے زمانہ میں کشمیر میں نظم و نسق کا کیا طریقہ ہوگا مسٹر آینگر نے کہا کہ اس مسئلہ میں پہلی بات یہ کہی جاتی ہے کہ کشمیر کے موجودہ نظم و نسق کی جگہ ایک غیر جانب دار نظم و نسق مقرر کیا جائے اس بارے میں میں پھر وہی کہوں گا جو جناب صدر کہہ چکے ہیں، اس تجویز کے راستہ میں ایک آئینی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

اس آئینی پوزیشن کو جس کی رو سے اس قسم کا سوال جموں اور کشمیر کی ریاست یعنی اس کے حکمران اور عوام پر چھوڑا جانا چاہئے، برقرار رکھنا پڑے گا، حفاظتی کونسل کا اس قسم کا کوئی مطالبہ کہ ایک خود مختار ریاست کا داخلی انتظام ایک ایسے ہاتھ میں دیا جائے جس کا ریاست سے کوئی تعلق نہیں یا جس کو ریاست کے عوام کی تائید حاصل نہیں۔ ایک ایسی تجویز ہے کہ جس کا خیال بھی نہیں لایا جاسکتا اور میں بہت ادب سے حفاظتی کونسل سے کہوں گا کہ ہم پر اس کے ماننے کے لئے زور نہ دے۔

" میں اپنے پورے احساس ذمہ داری اور اپنی حکومت کی پوری تائید کے ساتھ کہتا ہوں کہ موجودہ نظم و نسق کو ہٹا کر اس کی جگہ کسی بیرونی ہاتھ کو جس کو ریاست کے عوام کی تائید حاصل نہیں ہے انتظام سپرد کرنے کے سوال پر پیچھے ہٹنا ہمارے لئے ممکن نہ ہوگا۔

اس سلسلہ میں بتا دوں کہ اس اثنا میں مہاراجہ جموں و کشمیر نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ جس میں اہم نکات ہیں، ایک نکتہ یہ ہے کہ ریاست کے عوام کو مکمل طور پر ذمہ دار حکومت دے دی گئی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا ایک دستور مرتب کرنے کے لئے جو عوام کو مکمل طور پر ذمہ دار حکومت دے گا۔ ایک مناسب انتظامی مشینری قائم کی جائے گی اور جب یہ حکومت قائم ہوجائے گی تو وہ ریاست کے ایک حصہ ہی کے نہیں پوری ریاست کے جنہیں وہ علاقے بھی شامل ہیں جہاں مقامی طور پر اب بھی تھوڑی بہت لڑائی جاری ہے مفاد کی ضامن ہوگی۔

" اعلان کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ ہنگامی نظم و نسق کو ریاست جموں و کشمیر کے تحت ایک مستقل مجلس وزرا میں بدل دیا گیا ہے۔ یہ مجلس وزرا جہاں تک ہوگا ایک ذمہ دار منتظم کی طرح فرائض انجام دے گی یہ تبدیلی ہوچکی ہے۔

" اس نئی مجلس وزرا کے سرگروہ اپنی کابینہ بنا رہے ہیں اور حفاظتی کونسل کو یہ سنکر دلچسپی ہوگی کہ ابھی کل مجھے بحری تار وصول ہوا ہے کہ وہ اپنے خیالات سے مختلف سیاسی خیالات کے لوگوں کے نمایندوں کو شامل کرنیکی کوشش میں سرگرداں ہیں، میری آرزو ہے کہ وہ کابینہ میں ہر سیاسی خیال کے نمایندوں کو شامل کرنے میں کامیاب ہوں، تاکہ عارضی حکومت پر نکتہ چینی کا کسی کو کم سے کم موقع مل سکے۔

رائے طلبی کے زمانے میں ہندستانی فوج کی موجودگی کے سوال پر مسٹر آینگر نے کہا، جہاں تک ہم سمجھتے ہیں اس اثنا میں ہندوستانی فوج کے بالکل ہی ہٹائے جانیکا مطالبہ کرنا عملی سیاست کے حدود سے بعید بات ہے۔ اس مطالبہ کی اصل وجہ یہی ہے تاکہ جب عوام سے رائے طلب کی جائے تو ہندستانی فوج کو آزادانہ رائے دہی میں مداخلت کا موقعہ نہ ملے۔ مجھے حفاظتی کونسل کو یقین دلانے ہدایت کی گئی ہے کہ اگر حفاظتی کا کوئی رکن اسکے اطمینان کے لئے کہ فوج آزادانہ رائے دہی میں مداخلت نہ کرنے پائے کوئی ذمہ دارانہ تدبیر بتائیں تو ہم اس پر غور کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔

" اس سلسلہ میں جتنا بھی ہمارے امکان میں ہوگا ہم کرنے کے لئے تیار ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ ہندستان یا پاکستان سے الحاق کے انتخاب میں ایک ووٹر پر بھی کسی قسم کا دباؤ پڑے " فوجیں بالکل ہی ہٹا لینے کے سوا ہمارے امکان میں جو کچھ بھی ہوگا اس پر غور کرنے کے لئے ہم تیار ہیں۔

" تیسری خصوصیت وہ مشینری ہے جو عام رائے طلبی کرانے کے لئے بنائی جائے گی، حکومت ہند چاہتی ہے کہ ایسے انتظامات کئے جائیں کہ یہ مشینری ریاست کے نظم و نسق کے دباؤ سے بالکل آزاد ہوکر کام کرسکے تاکہ دنیا کی نظروں میں یہ بات ثابت ہوجائے کہ رائے طلبی ایسے حالات میں ہوئی کہ دباؤ وغیرہ کے سلسلے میں کسی قسم کی نکتہ چینی کی ہی نہیں جاسکتی۔

" ہم کو بڑی فکر ہے کہ یہ مشینری اپنے کام میں اتنی ہی آزاد ہو جتنی آزادی اس کو جموں و کشمیر کی خود مختاری کو برقرار رکھتے ہوئے اور حکومت ہند اور حکومت کشمیر کے وفاقی تعلقات برقرار رکھتے ہوئے دیجا سکتی ہے

" ہم چاہتے ہیں کہ یہ مشینری خود قاعدے بنائے جن کو بغیر کسی ترمیم کے نافذ کیا جاسکے۔ ہم یہ احکامات جاری کرنے اور ریاست کی طرف سے ان کا نفاذ کرانے کے لئے تیار ہیں رائے طلبی کے زمانے میں ووٹر پر نظم و نسق فوج یا پولیس کا کوئی اثر دباؤ نہ پڑنے پائے۔

" مجھے امید ہے کہ یہ بات حفاظتی کونسل کو یقین دلائے گی کہ حکومت ہند کو بھی اس کی اتنی ہی فکر ہے کہ رائے طلبی آزاد ہو جتنی کسی دوسرے کو۔

" اس سلسلہ میں مجھوں تدابیر بتانا تو ہمارا کام نہیں ہے لیکن امن کی ضمانت کرنے کے لئے جو تدابیر بتائی جائیں ان [illegible]

[illegible]

سر ظفر اللہ کی جوابی تقریر

لیک سکسس، ۱۰ مارچ، پاکستان کے نمائندے سر محمد ظفر اللہ خاں نے ہندوستانی وفد کے سرگروہ مسٹر گوپال سوامی آینگر کی تقریر کے بعد حفاظتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے معاملہ میں ہندستانی وفد کا رویہ آج بھی بالکل وہی ہے جو اس وقت تھا جب اس معاملہ پر حفاظتی کونسل کی بحث ملتوی کردی گئی تھی۔

سر ظفر اللہ نے کہا، حالاں کہ مسٹر آینگر کی تقریر سے یہ امید بندھی تھی کہ وہ جو کچھ کہنے جا رہے ہیں اس میں حکومت ہند کے رویہ میں خاصی تبدیلی کا انکشاف ہوگا لیکن یہ امید بے سود ثابت ہوئی۔

سر محمد ظفر اللہ نے کہا کہ کہا گیا ہے کہ کشمیر کی موجودہ حکومت کو کشمیری عوام کی تائید حاصل ہے، اگر ایسا ہوتا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا کہ جسکو حل کرنے کی ضرورت ہوتی، کشمیر کا معاملہ حفاظتی کونسل میں آیا ہی اسی لئے ہے کہ وہاں کے عوام کا ایک خاصہ حصہ اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے لڑ رہا ہے۔

کشمیر سے بحث کرتے ہوئے اُنھوں نے کہا " اگر رائے طلبی میں فوج کی مداخلت کو روکنے کے انتظامات کرنے کے باوجود مداخلت ہوئی تو کیا جو لوگ لڑ رہے ہیں وہ مطمئن ہوجائیں گے اور اپنے ہتھیار رکھ دیں گے؟"

سر محمد ظفر اللہ نے کہا کہ اگر آزاد اور غیر جانب دار رائے طلبی نے ثابت کیا کہ اکثریت ہندوستان سے الحاق کے حق میں ہے تو یہ نتیجہ پاکستان کے لئے خواہ کتنا ہی ناخوشگوار ہو، مسئلہ کا حل وہی ہے اور اُسے ماننا پڑے گا۔

پاکستانی نمایندہ نے کہا کہ انھیں یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ مسٹر آینگر کی تقریر سے معاملہ وہیں رہا جہاں کونسل کے پچھلے التوا کے وقت تھا۔ حالاں کہ انھوں نے زیادہ نرم اور مدبرانہ زبان میں تقریر کی ہے لیکن اسکی حقیقت بھی مکڑی کے جال میں جانے کی دعوت دینے کے سوا کچھ بھی نہیں۔"

غیر جانب دار نظم و نسق

نظم و نسق کے سلسلہ میں سر ظفر اللہ نے کہا کہ غیر جانبدار نظم و نسق کے مطالبہ میں ایک بنیادی دستوری مسئلہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے، اس مسئلہ پر امریکہ کا نمایندہ اثنا بحث میں اپنی ایک نہایت پُر مغز تقریر میں کافی روشنی ڈال چکا ہے دستور کے بنیادی مسئلہ کے سلسلہ میں ایک موقعہ پر میں حفاظتی کونسل اور خود ہندوستانی وفد کی توجہ الور اور بھرت پور کے واقعات کی طرف مبذول کرنے کی جسارت کرچکا ہوں، میں نے اس وقت یہ دلیل دی تھی کہ کشمیر میں عام رائے طلبی کے لئے جو ہنگامی انتظامات تجویز کئے گئے ہیں وہ ان انتظامات سے کمتر ہیں جو حکومت ہند نے ریاست الور اور بھرت پور پر عائد کئے ہیں۔

" کشمیر کا سارا قضیہ ہی اسی بات پر ہے کہ آیا شیخ عبد اللہ یا مہاراجہ اور حکومت ہند کے پیچھے ہوئے کسی دوسرے شخص کو جسکو وہ عوام پسند نہیں کرتے جو اسی مہاراجہ اور اُسی حکومت سے لڑ رہے ہیں، اسوقت جبکہ قضیہ کا تصفیہ رائے طلبی سے ہو رہا ہے، نظم و نسق کا نگراں رہنا چاہیے،

" حکومت ہند کا یہ قول کہ ان حالات میں آزادانہ رائے طلبی ہوسکتی ہے، شاید کسی کو متاثر کرے تو کرے لیکن ان لوگوں کے دل پر ہرگز کوئی اثر نہیں کرسکتا جن کو ان معاملات میں جو حفاظتی کونسل کے نمایندوں کے تجربہ کا عشر عشیر بھی حاصل ہو، ہم کو بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم شیخ عبد اللہ آج کل کچھ لوگوں کی ایک فہرست تیار کر رہے ہیں جنکی وزارت کی حیثیت سے تقرری کے لئے مہاراجہ کے سامنے پیش کیا جائیگا حکومت ہند اور مہاراجہ نے اس اثنا میں لیا اور یہ اختیار کیا ہے اور ایسا قدم اٹھایا ہے جس سے ان مشکل مسائل کے تصفیہ میں آسانی پیدا ہونا تو درکنار تصفیہ کی مشکلات میں اور اضافہ ہوجائے گا۔

" اگر کشمیر میں رائے طلبی واقعی غیر جانبدارانہ ماحول میں ہو اور یہ رائے طلبی ثابت کرے کہ اکثریت ہندوستان کی حامی ہے تو یہ نتیجہ پاکستان کے لئے خواہ کتنا ہی [illegible] عوام اپنا فیصلہ دے چکے اور اس فیصلہ کا ماننا [illegible] اب دوسرا رخ دیکھئے۔ اگر رائے طلبی ہندستا[illegible] تجویز کے مطابق ہوئی اور نتیجہ ہندستان سے الحاق [illegible] نکلا تو کیا اس کو کوئی دیانت داری کا فیصلہ ما[illegible] اس سے معاملہ حل ہوجائے گا۔؟

میں حفاظتی کونسل کو اس امر کی طرف متوجہ [illegible] کہ تمام معاملات میں آج حکومت ہند کی طرف سے [illegible] اظہار کیا گیا ہے وہ بالکل وہی ہے جو اسوقت تھا [illegible] وفد اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے رخصت [illegible] بیان کے آخر میں ہندستانی نمائندہ نے کہا ہے کہ [illegible] کی ضمانت کرنے کے لئے کوئی ذمہ دار تجویز بتائی [illegible] ماننے کے لئے تیار ہیں۔"

" اولاً کیا میں دریافت کرنے کی جرأت [illegible] کہ مہاراجہ کے سر ایسی کوئی تجویز منڈھنے کا کیا حق [illegible] مہاراجہ کی خود مختاری کے ساتھ یہ کیسے نبھائی جا[illegible] بنیادی دستوری مسئلہ کو یہ کیونکر پار کرے گی [illegible] دوئم یہ کہ فوج کی طرف سے مداخلت کو ر[illegible] کے باوجود اگر مداخلت ہوئی تو اس کا کیا علاج ہو[illegible] سوئم کیا یہ یقین دہانیاں ان لوگوں کو اطمی[illegible] لئے کافی ہوں گی جو کشمیر میں لڑ رہے ہیں اور وہ [illegible] " اور یہی وہ مسئلہ ہے جسے فوری طور پر حل ہو[illegible]

میونسپل بورڈ کا بجٹ

کانپور میونسپل بورڈ کے ۴۹-۱۹۴۸ء کے بجٹ میں ایک لاکھ روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے لیکن امید کی جاتی ہے کہ بورڈ کے پاس سال کے ابتدا میں جو ۲ لاکھ روپیہ فاضل ہے اس سے یہ خسارہ پورا ہوجائیگا۔ آمدنی کا مجموعی تخمینہ ۵۰ لاکھ ۶۴ ہزار ۵۳۰ روپیہ اور خرچ کا مجموعی تخمینہ ۹۹ لاکھ ۴۳ ہزار ۱۰ سو روپیہ کیا گیا ہے۔

آمدنی کی مدوں میں واٹر ٹیکس سے ۸ لاکھ ۳۰ ہزار دو سو پچھتر ۔ ۱۱ لاکھ روپیہ اور تعلیمی امداد سے ۲ لاکھ روپیہ وصول ہونگے۔ اور خرچ کی مدوں میں عام انتظام پبلک کے ایک لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ ٹیکسوں کے وصول کے لئے ۲ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ واٹر سپلائی کے لئے ۱۱ لاکھ ۱۸ ہزار روپیہ تعمیرات عامہ کیلئے ۲ لاکھ روپیہ اور تعلیمی اداروں کیلئے گیارہ لاکھ پچاس ہزار روپے شامل ہیں۔

میونسپل بورڈ کی میٹنگ

۹ مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں سٹی کانگریس کے ایک خط پر غور کرنے کے بعد بورڈ نے ۲۵ مارچ کی عام تعطیل منظور کرلی یہ تعطیل آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار میں دی گئی ہے۔ جنھوں نے اب سے ۱۷ سال قبل فرقہ وارانہ اتحاد کی خاطر اپنی جان عزیز قربان کردی۔

بورڈ نے بعض ممبران کے شدید اختلاف کے باوجود کانپور کے ہوٹل اور رسٹورنٹ کے مالکان پر ساٹھ روپیہ سالانہ ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

کپڑے کا بازار

مسٹر شیو نرائن ٹنڈن پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کی کوششوں سے کپڑے کی چور بازاری دور ہوتی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں تاکت ڈل میں سٹی کانگریس کمیٹی اور کپڑے کے تاجروں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ٹنڈن [illegible]

[illegible] کیا ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے طے کیا ہے کہ نہ بچے خانے صنعتی رقبہ میں منتقل کردئے جائیں اور یہ بھی طے کیا ہے کہ پرم پوروہ کے مکانات کا ایک بلاک شرنارتھیوں کے لئے مخصوص کردیا جائے اور

آئینہ کانپور

اُن سے چار روپیہ ماہوار کرایہ بھی لیا جائے اور جو لوگ [illegible] ان کو مفت مکانات دئے جادیں۔

میونسپل بورڈ کو نوٹس

کانپور میونسپل بورڈ کے [illegible] ایسوسی ایشن نے چیرمین [illegible] کا نوٹس دیکر اپنے مطالبات پورا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ور[illegible] ملازمان ہڑتال کردیں گے۔

ایک سادھو کی گرفتاری

ایک سادھو کلیان پور [illegible] میں گرفتار کیا گیا ہے [illegible] دھمکی آمیز خطوط اس مضمون کے لکھتا تھا کہ راشٹریہ سیوک [illegible] کارروائی بند کی جائے۔ اس سادھو کے قبضے سے تحریر [illegible] چار خطوط برآمد ہوئے ہیں جو حکام ضلع کے نام تھے۔

لیبر ویلفیر کا سالانہ جلسہ

مسٹر ایس گپو لیبر ویلفیر [illegible] نوٹ ہو الکانی [illegible] پراونشل لیبر آفس کے ویلفیر کا سالانہ جلسہ ۲۹ فروری [illegible] پوروہ کانپور میں لیبر ویلفیر سنٹر میں۔ لیبر لیڈروں، مل ما[illegible] افسروں اور دیگر معززین کے بیچ میں ہوا۔ آنریبل سری [illegible] لیبر اور تعلیم نے جلسہ کی صدارت کی۔ اور لیبر ویلفیر سالان[illegible] انعامات تقسیم کئے۔ پروگرام میں سری سورج پرشاد اوستھی [illegible] چیف آرگنائزر لیبر ویلفیر ورک یوپی کی خدمت میں ایک [illegible] پیش کیا جانا بھی شامل تھا۔ مسز سوشیلا گاگو۔ سری لیبر و[illegible] کی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ اور لیبر کمشنر یوپی نے شکریہ ادا [illegible] سری سمپورنانند نے گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹر و[illegible] کی تعریف لیکن انھوں نے اس بات کا افسوس ظاہر کیا کہ [illegible] نہ ہونے کی وجہ سے لیبر آفس کا ویلفیر سکشن وہ کام نہیں کرسکا [illegible] کرنا چاہیے تھا بہرحال انھوں نے امید ظاہر کی کہ حالات کے [illegible] لیبر کے بہت کچھ کرسکیگا۔ مل مالکوں اور مل میں کام کرنے [illegible] تقریر کرتے ہوئے لیبر منسٹر نے ڈسپلن قائم رکھنے اور پیداوار [illegible] بڑھانے پر زور دیا۔ [illegible]

غنڈوں کی گرفتاری

[illegible] ناکیز میں کچھ غنڈ[illegible] گڑبڑ مچادی۔ اور کافی نقصان کیا۔ اس سلسلہ میں پولیس [illegible] کو گرفتار کیا ہے۔ ناکیز یہ حکومت کو اب کافی آمدنی ہو[illegible] حکومت کو اب خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرور[illegible] اس قسم کے غنڈہ گردی کا تدارک ہوسکے۔

نئی دہلی، ۸ر مارچ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ڈومی نین پارلیمنٹ میں بیرونی معاملات پر مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے کہ وزارت دفاع کا وفد لندن اس غرض سے ہو گیا ہے کہ وہ برطانی دولت مشترکہ اور ہندوستان کے تعلق پر کوئی گفتگو کرے۔

یہ مسئلہ کسی خاص محکمہ کے طے کرنے کا نہیں اسے تو صرف دستوری اسمبلی ہی طے کر سکتی ہے، اس کے متعلق آخری طور پر جو بھی فیصلہ ہو لیکن یہ یقینی ہے کہ ہندوستان مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ہوگا اب اسے آپ عوامی جمہوریہ دولت مشترکہ یا ریاست جس نام سے بھی چاہے یاد کریں۔

لیکن اس کے بعد بھی انگلستان نیز دوسرے گروہوں سے ہمارے تعلق کا مسئلہ باقی رہتا ہے اور اس پر ہمیں غور کرنا ہو دوسرے سوالات کے علاوہ اس کا اثر ان ہندوستانیوں کی شہریت پر بھی پڑتا ہے جو مختلف برطانی نو آبادیوں میں رہ رہے ہیں۔ انھوں نے بیرونی پالیسی کے متعلق کہا کہ ہندوستان گروہ بندی میں پھنس کر اپنے اصولوں کا خون نہیں کر سکتا وہ اپنی رائے کو ہمیشہ کے لئے کسی مخصوص گروہ کا پابند نہیں کرنا چاہتا۔

صوبہ میں نہروں کی تعمیر۔ غلہ کی پیداوار میں اضافہ کی امید

اسمبلی میں حافظ محمد ابراہیم کا بیان

لکھنؤ، ۸ر مارچ، آج یو۔ پی اسمبلی کا اجلاس ٹھیک گیارہ بجے بابو پرسوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو۔ پی اسمبلی کی صدارت میں شروع ہوا۔

حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل و رسائل نے (۳۱،۵۳۳۸،۱۰۰) روپیہ کی وہ مد آبپاشی جو محکمہ مال سے پوری کی جاتی ہے پیش کی اور بتایا کہ ہر سال صوبہ کے محکمۂ آبپاشی میں کافی ترقی ہوتی رہی ہے۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ صوبہ میں کوئی ایسی جگہ باقی نہ رہے جہاں آبپاشی کا انتظام نہ ہو۔ انھوں نے بتایا کہ حکومت نہر کے پلوں کو اور ان پلوں کو جن کی مرمت کا بار دیہات والوں پر تھا اپنے اوپر لیا ہے، اور اب ان کی مرمت خود کرے گی۔ نہر کی پٹریاں جو خام تھیں انھیں پختہ کر کے عام طور پر رسل و رسائل کے لئے کھول دیا جائیگا، رڑکی انجینیرنگ کالج جس کی عمر اب سو برس کی ہے اور جو یونیورسٹی بن چکا ہے اس کی صد سالہ یادگار منائی جا رہی ہے اور حکومت کی یہ کوششیں ہیں کہ اس موقع پر انجینیرنگ کی اعلےٰ نمائش ہو جس کے واسطے ایک لاکھ [illegible] کیا گیا ہے، انھوں نے [illegible]

نہر بھی تعمیر کی جائے گی۔ گھاگھرا اور گومتی کے درمیانی علاقہ فیض آباد، سلطانپور، پرتاب گڈھ، اعظم گڈھ، غازی پور اور جون پور کو سیراب کرے گی۔ للت پور بند جو بن رہا ہے اور بیرائی بند جو بننے والا ہے ان سے پانچ میل نئی نہریں جھانسی، جالون اور ہمیرپور کے اضلاع میں نکالی جائیں گی، نل کنوئیں کے سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ ان سے (۱،۰۰۰،۴۴۲) ایکڑ اراضی سیراب ہو گی جس سے ۴۰،۰۰۰ ٹن مزید غلہ پیدا ہوگا بتایا گیا ہے کہ جب بجلی کی طاقت مناسب طریقہ پر ملنے لگے گی تو پوری، فرخ آباد، اور ایٹہ میں چار سو نل کنوئیں گنگا کے مغربی اضلاع میں ۲۰۰ اور اضلاع بجنور، مراد آباد، بدایوں میں پچاس کنوئیں بنائے جائیں گے۔ جس کی اسکیم حکومت کے سامنے ہے، بتایا گیا ہے کہ سال رواں میں بکھر ندی پر ایک بند بنانے کی اسکیم ہے جو تحصیل سیا ضلع الہ آباد میں آبپاشی کرے گی۔ گھاسن دریا پر ایک ذخیرہ بنایا جائے گا، ضلع پرتاب گڈھ کے لئے بھی ایک برانچ پیش نظر ہے۔

پروفیسر کرشن چندر نے مطالبہ میں ایک روپیہ کی تخفیف اس لئے کرنا چاہی کہ نہروں کے محکمہ کی حالت ٹھیک نہیں رہی [illegible] ہے، انھوں نے [illegible] آبپاشی کے اختیار کرنا چاہئے۔ کانگرس کے دفتروں میں نہر کے محکمہ کی کافی شکایات آتی ہیں۔ اور جب ان کی تحقیقات کر کے روانہ کیا جاتا ہے تو کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ ابھی تک تو ہم عوام کو آزادی کے نام پر اطمینان دلایا کرتے تھے لیکن اب جبکہ آزادی مل چکی ہے تو ہم کیا کہہ کر انھیں اطمینان دلائیں۔

مسٹر ای۔ ایم فلیس نے اس بات کی شکایت کی کہ افسران نہر کا رویہ ممبران اسمبلی کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔

مسٹر مکند لال اگروال نے تقریر شروع ہی کی تھی کہ اجلاس لنچ کے لئے ملتوی ہو گیا۔

لنچ کے بعد اجلاس کی کارروائی آنریبل مسٹر نفیس الحسن ڈپٹی اسپیکر کی صدارت میں شروع ہوا۔

مسٹر سلطان عالم نے کہا کہ صوبہ میں آبپاشی کی جو بڑی بڑی اسکیمیں بنائی جا رہی ہیں ان سے مخصوص حلقوں اور رقبوں میں آبپاشی ہو گی، حالانکہ اسکی ضرورت ہے کہ صوبہ کے ہر حصہ میں آبپاشی کی سہولیت پیدا کی جائے

مسٹر ہر پرشاد سنگھ نے باندہ کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ بڑے افسران تو اب درست ہو گئے ہیں مگر چھوٹے ملازمین میں ابھی ایمانداری کا صحیح معیار نہیں پیدا ہوا ہے انھوں نے

پاکستان جانے کے لئے پروانۂ راہداری

نئی دہلی، ۲۸ر فروری [illegible] معلوم ہوا [illegible]

وہ ایک ایسا نمونہ کا کنواں بنوانا چاہتی ہے جس کی تکمیل کے بعد ایسے کنوئیں بنوائے جائیں گے جس سے جو بیس گنا زائد پانی نکالا جا سکے۔ ایوان میں آبپاشی کے سلسلے میں ایک پمفلٹ بھی تقسیم کیا جا چکا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ۴۶-۱۹۴۵ء میں رقبہ آبپاشی (۵۹۸۳۷۸۰) ایکڑ تھا اور ۴۷-۱۹۴۶ء میں (۵۹۷۱۶۴۴۳) ہو گیا اور ۴۸-۱۹۴۷ء میں توقع کی جاتی ہے کہ وہ (۶۱۰۸۶۳۰) ایکڑ ہو جائے گا، پانچسالہ میں نہروں کی تعمیر کا منصوبہ (۶۰۰) میل ہے سال ۴۶-۱۹۴۵ء میں نہروں کی لمبائی (۱۷۰۸۲۱) میل تھی اور سال ۴۷-۱۹۴۶ء میں ۲۵۰ میل کا اضافہ ہوا ہے اور سال رواں میں تین سو میل اضافہ کی امید ہے اور وہ بڑھ کر ۱۸۳۷۰ ہو جائیگی ضلع گورکھپور میں گیارہ میل لمبی نہر تعمیر کی گئی ہے جس پر اکیس لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے اور جو ۱۰۰۰ ایکڑ اراضی کو سیراب کرے گی، اور اس نہر سے (۱۴۰۰) من زیادہ غلہ پیدا ہوگا اس کے علاوہ کچھ نئی نہریں اور نکالی جائیں گی، اور ان سے ۱۲۴۰۰ ٹن مزید غلہ کی پیداوار ہونے کی امید ہے۔ رہن بند جب بنجائے گا تو اس سے امید کی جاتی ہے کہ ایک پمپ والی

پاکستان سے افغانستان کے مطالبات کی تشریح

نئی دہلی، ۱۰ر مارچ، افغانستان کے نمائندے سردار نجیب اللہ خاں کراچی سے کابل واپس آئے، وہاں انھوں نے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں سے پاکستان اور افغانستان حکومتوں کے مابین متنازعہ امور کے متعلق گفت و شنید کی تھی، سردار نجیب اللہ نے اپنے ایک نشریہ میں کہا کہ پاکستان کا جواب پرانے شہنشاہی نظریہ پر مبنی تھا۔ اس نشری تقریر میں پہلی بار افغانستان کے پاکستان سے مطالبہ کا اعلان کیا گیا مطالبات حسب ذیل ہیں۔

تمام قبائلی علاقوں کو جہاں پاکستانی اور افغانی آباد ہیں ایک آزاد اور خود مختار صوبہ بنا دیا جائے

پاکستان افغانستان کو سمندر تک پہنچنے کا راستہ دے اس کے لئے یا تو مغربی بلوچستان میں ایک پٹی بنائی جائے یا کراچی میں ایک آزاد افغانی علاقہ علٰحدہ کر دیا جائے۔

ہندستانی لباس کی مقبولیت

لندن، ۷ر مارچ، ہندوستانی رقاص رام گوپال جنھوں نے رقص کا ایک نیا باب کھولا ہے کو لندن میں ابھی ابھی ایک ماہر پوشاک کا خط ملا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ لباس کی نئی وضع اختراع کرتے وقت وہ ہندوستانی لباس کو بنیاد بنائے گا۔

[illegible] پائے اور تبدیل کھنڈ میں نئے قسم کے ٹیوب ویل کا انتظام کیا جائے۔

جوابی تقریر آنریبل حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل و رسائل نے اپنی جوابی تقریر میں پروفیسر کرشن چندر کی تخفیفی تحریک کے سلسلہ میں کہا کہ آبپاشی کے سلسلہ میں ایک پانچسالہ اسکیم کی تفصیلات بتا دی گئی ہیں اور برابر بتائی جا رہی ہیں۔ انھوں نے سرکاری ملازمین کے طرز عمل کے سلسلہ میں کہا کہ جو شکایات کی گئی ہیں وہ آئندہ پیدا نہیں ہو سکیں گی۔ حکومت نے اس معاملہ میں خاص طور پر توجہ کی ہے اور وقتاً فوقتاً ملازمین کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ عوامی رابطہ پیدا کریں۔ لیکن پھر بھی میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمام ملازمین ویسے ہی ہوں گے۔

لیکن ۱۵ اگست کے بعد جس تبدیلی کی توقع کی گئی تھی۔ وہ تبدیلیاں ہوئی ہیں، لیکن ہم کو بھی اپنے طرز عمل میں کچھ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے اپنے عہدہ داروں سے بتا دیا ہے کہ اب ہم صرف تنخواہ کے لئے کام نہیں کر رہے ہیں ہمیں اپنے صوبہ کو اور ملک کو اوپر اٹھانا ہے۔ اور اب سرکاری ملازمین کے اس رویہ کو جو پہلے تھا ایک منٹ کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔

انھوں نے یہ بھی بتایا کہ آبپاشی کے سلسلہ میں صوبجاتی بورڈ بنا دیا گیا ہے۔ بہرحال آبپاشی کے سلسلہ میں جو کام بھی ہوگا وہ جلد نہیں ہوگا اور اس میں وقت لگے گا کیونکہ سب سے بڑی دقت مشینری کی ہے اور اس سلسلہ میں ہم نے محض خط و کتابت ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے افسران کو بھیجا لیکن بڑی مشکلات ہیں حکومت کی کوشش جاری ہے انھوں نے اور شکایات کے سلسلہ میں ممبران کو یقین دلایا کہ وہ اسے جلد رفع کرنے کی کوشش کریں گے اس کے بعد پروفیسر کرشن چندر نے اپنی تحریک تخفیف واپس لے لی۔

آزاد پاکستان سوشلسٹ جمہوریہ

کراچی، ۸ر مارچ، مغربی پاکستان کے آٹھ مسلمان سیاست دانوں کے نام سے آج ایک منشور شائع ہوا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ ایک "کل پاکستان عوام پارٹی" قائم کی جائے جو ایک آزاد سوشلسٹ جمہوریہ کی تشکیل کرائے۔

منشور میں دستخط کرنے والوں میں سب سے پہلا نام سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خاں کا ہے۔

عوامی پارٹی کے مسودہ دستور میں بتایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کا ہر شہری اس کا رکن بن سکے گا۔ اس کے علاوہ پارٹی کا ایک مقصد یہ بھی ہوگا کہ وہ ڈومی نین کی ثقافتی اور لسانی وحدتوں کو خود مختاری دلائے، ایک رضاکار فوج تشکیل دے اور مزدوروں اور طالب علموں کے ادارے قائم کرے۔

اس اسکیم کے ان موٹے موٹے اصولوں سے جو اشخاص اتفاق رکھتے ہیں کراچی میں ۱۰، اور ۱۱ر مارچ کو ان کا ایک اجتماع طلب کیا گیا ہے۔

مشرقی پنجاب کے بجٹ میں خسارہ

شملہ، ۸ر مارچ، وزیر اعظم اور وزیر مالیات ڈاکٹر گپتا چندر بھارگو نے پرانے رواج کو ترک کر کے مشرقی پنجاب کے قانون ساز اسمبلی میں ۴۹-۱۹۴۸ء کے بجٹ کا تخمینہ پیش کرتے ہوئے ہندی میں تقریر کی۔

انھوں نے حصول آزادی کے بعد کا پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ۴۹-۱۹۴۸ء میں چھ کروڑ انہتر لاکھ کا خسارہ ہوگا، کل آمدنی کا تخمینہ گیارہ کروڑ تیرہ لاکھ اور کل خرچ کا تخمینہ سترہ کروڑ بیاسی لاکھ ہے۔

یکم اپریل سے پاکستان کے لئے علٰحدہ نوٹ

نئی دہلی، ۸ر مارچ، معلوم ہوا ہے کہ ریزرو بینک نے حکومت پاکستان کے لئے علٰحدہ نوٹ جن پر لفظ پاکستان لکھا ہوا ہوگا تیار کرنے کا حکم دیدیا ہے، یہ نوٹ جلد ہی پاکستان روانہ کئے جائیں گے، گو حکومت ہند کے موجودہ نوٹ بدستور ماہ ستمبر تک موجودہ صورت میں رہیں گے لیکن پاکستان کا نیا نوٹ ہندستان میں سرکاری سکہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

ریزرو بنک کی تقسیم ستمبر میں ہو گی اور اس وقت تک پاکستان سے تمام ہندستانی سکہ واپس لے لیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ ان اعداد و شمار کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹرلنگ فاضلات کی تقسیم کی جائے گی۔

نئی دہلی، ۸ر مارچ، مشرقی پنجاب کی گیارہ کوہستانی ریاستیں جن میں چمبا اور سوکیت بھی شامل ہیں ہندوستانی یونین میں ملا دی گئی ہیں اور ان کے الحاق کے معاہدوں پر دستخط کر دیئے گئے ہیں۔ ان معاہدوں میں ریاستوں کے دائرہ اقتدار اور ان کے نظم و نسق کے سلسلہ میں انتظامی امور کے اختیارات کے مسائل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت ہند یہ بھی چاہتی ہے کہ ان ریاستوں کو ایک مرکزی انتظامی وحدت بنا دے اس وحدت کے لئے ایک لفٹیننٹ گورنر مقرر ہوگا اور ایک مشاورتی کونسل جسمیں مشرقی پنجاب کی کوہستانی ریاستوں کے تین حکمران شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ ایک مقامی مقننہ بھی قائم کی جائے گی۔ رؤسا کو ذاتی حقوق و مراعات حاصل ہوں گی۔ اور ان کی ذاتی جائداد باقی رہے گی

مشرقی پنجاب کی ان کوہستانی ریاستوں کے الحاق کے بعد جو ابھی تک شامل نہیں ہوئی ہیں، ہندوستانی یونین کے ماتحت گیارہ ہزار مربع میل رقبہ آ جائے گا۔ جس کی آبادی [illegible] کروڑ چالیس لاکھ اور آمدنی تقریباً ایک کروڑ ہو گی، ریاستوں کی اس مجوزہ وحدت میں ریاست ٹہری گڑھوال کی شمولیت کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔

کشمیر متحدہ قومیت کیلئے جنگ کر رہا ہے

نئی دہلی، ۸ر مارچ، خواہ پاکستان کشمیر کی طرف للچائی ہوئی نظریں ڈالے اور خواہ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کشمیر کے مسئلہ کو سیاسی اقتدار کی ترازو میں تولنے کی کوشش کرے لیکن کشمیر اور جموں کے ہم باشندوں کے نقطۂ نظر سے ہماری جنگ عام جنگوں سے بالکل الگ نوعیت رکھتی ہے اس لئے کہ ہمارا سیاسی عقیدہ جمہوریت اور انسانیت شناسی پر مبنی ہے۔

ان خیالات کا اظہار وزیر اعظم کشمیر شیخ عبد اللہ نے اپنے اس مضمون میں کیا ہے جو "انڈین نیوز کرانیکل" میں شائع ہوا ہے۔

پاکستان نے نزاع کی ایک ایسی چیز اٹھائی ہے جسے بنیادی کہا جا سکتا ہے۔ اس مورچہ کی ایک طرف پاکستان کے دو قومی نظریہ کی قوتیں پر اجائے کھڑی ہیں جو تنفر و دشمنی کے جذبات سے مسلح ہیں، دوسری طرف ہم یہ قسم کھا کر کھڑے ہوئے ہیں کہ آخری سانس تک متحدہ قومیت کے نظریہ کی خاطر لڑتے رہیں گے۔ وہ قومیت جو انسانیت و اخوت کے تعلقات اور ایک مشترکہ تاریخ کے اجزا سے صدیوں میں تیار ہوئی ہے۔ اور جس کے بنانے میں ہمنے متحدہ طور پر محنتیں کی ہیں۔ اور زحمتیں اٹھائی ہیں ایسی صورت میں ہماری جنگ ان جنگوں سے بالکل مختلف ہے جو توسیع مملکت کے لئے لڑی جاتی ہیں۔ ہم اپنے وطن کے جانثاروں کا خون بہنا اس لئے گوارا نہیں کئے ہوئے ہیں کہ چند سو مربع میل ہمارے قبضہ میں آ جائے بلکہ ہم اس نظریہ کی خاطر لڑ رہے ہیں کہ جموں اور کشمیر ہندوؤں مسلمانوں، سکھوں کا مساوی حیثیت سے مشترک وطن بنا ہے۔ ہمارا یہی انسانیت پرور اصول ہے جس کی وجہ سے ہمارا اور ہندوستان کا مفاد ایک ہو جاتا ہے نقطۂ نظر کا یہی اتحاد ہے جس کی بنا پر ہر محب وطن ہندوستانی کو کشمیر کی جنگ کو اپنی جنگ سمجھنا چاہیے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کی نیپال سے ساز باز

بنارس، ۸ر مارچ، سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے آج اخباری نمائندہ سے گفتگو کے دوران میں اس بات کا انکشاف کیا کہ نیپال کے بعض رانا راشٹریہ سیوک سنگھ کے گہرے دوست ہیں، انھوں نے یہ بھی بتایا کہ نیپال کے موجودہ کمانڈر ان چیف اس جماعت کو روپے اور دوسرے ساز و سامان سے مدد پہونچا رہے ہیں اس کے علاوہ سنگھ کے کارکن فوجی ٹریننگ کے لئے نیپال جاتے رہتے ہیں۔

[illegible] بھیجی جا رہی ہیں، ماہ جنوری میں سولہ ہزار موٹریں برطانیہ سے انڈیا بھیجی گئیں، موٹر سازی کی صنعت کے ۵۰ سال کے عرصہ میں کبھی اتنی موٹریں [illegible]

رضاکار قومی فوج کے قیام

نئی دہلی، ۸ر مارچ، معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک قومی رضاکار فوج قائم کی جائے اور نوجوانوں کے لئے فوجی ٹریننگ لازمی قرار دی جائے۔

حکومت ہند کے وزیر دفاع ڈومی نین پارلیمنٹ میں اسی ہفتہ اس فیصلہ کا اعلان بھی کر دیں گے۔

سولہ دکنی ریاستوں کا نظم و نسق

بمبئی، ۸ر مارچ، حکومت بمبئی نے آج سولہ دکنی ریاستوں کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ان ریاستوں کا مجموعی رقبہ ۷ ہزار میل اور مجموعی آبادی ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار سے زیادہ ہے ان ریاستوں کے نام یہ ہیں:۔ اکل کوٹ، اوندھ، بھونت، المھنڈی، جاتھ، کرندوار، اسینیر اور جونیر، اسینیر اور جونیر ا موددھول، فالٹن، رام درگ، اسانگلی، سوانور، سونت ددی، اور ددی ٹھاگر۔

حکومت بمبئی نے اطراف کے اضلاع کے کلکٹروں کو ان ریاستوں کا مہتمم اعلےٰ مقرر کر دیا ہے۔ آج صبح کو ان ریاستوں کی ہر راجدھانی میں ایک شاندار تقریب منائی گئی جس میں وزیر اعظم بمبئی کا بیان پڑھ کر سنایا گیا اور ہندستانی یونین کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اس یادگار کی خوشی میں تمام ریاستوں میں چھٹی کا اعلان کیا گیا ہے۔

ہاتھی کا ہوائی سفر

لندن، ۸ر مارچ، لندن میں بل زور زندہ عجائب گھر کے لئے کلکتہ سے چند جانور منگوائے جا رہے ہیں، اس سلسلے میں ایک کم عمر ہاتھی جلد ہی ہوائی جہاز پر لندن آئے گا، اس جہاز میں چار شیر کے بچے، چار چیتے کے بچے، پانچ بلیاں اور دو ریچھ بھی لندن لائے جائیں گے۔

برطانی مصری تجارتی معاہدہ میں توسیع

قاہرہ:۔ ۸ر مارچ، مصری کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ برطانی مصری تجارتی معاہدے کی میعاد ایک سال اور بڑھا دی جائے۔

یمن میں جبری فوجی بھرتی

لندن، ۸ر مارچ، یمن کی نئی حکومت نے جنوبی یمن کے دار الحکومت میں جبری بھرتی شروع کر دی ہے اور ہزاروں نوجوانوں کو بھرتی کر لیا گیا ہے، شہزادہ سعد کے لڑکے اور رشتہ داروں نے امام عبد اللہ الوزیر کی وفاداری کا حلف اٹھا لیا ہے۔

ہندوستان کیلئے برطانی موٹریں

لندن، ۸ر مارچ، ہندوستان کو برطانی موٹریں کافی تعداد میں

ریاستوں کو ملانے اور جمہوری بنانے کی پالیسی کی کامیابی

نئی دہلی، ۹ ر مارچ، سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم نے آج رات کو ایک بیان میں کہا ہے۔

ایک الگ اخباری اعلانیہ جاری کیا گیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب کی پہاڑی ریاستوں کے حکمرانوں اور سردار دل نے ان ریاستوں کی حکومت کے تمام اختیارات حکومت ہند کے سپرد کر دیئے ہیں اور ان ریاستوں کو ملا کر ایک وحدت بنا دیا جائے گا، جس کا نظم و نسق مرکزی حکومت کے ہاتھ میں ہوگا۔ اسی اثنا میں دیگر ریاستوں مثلاً بندیلکھنڈ، گجرات اور وسط ہند کی ریاستوں کے ذمہ داروں کی طرف سے بھی ان ریاستوں کے ختم کئے جانے یا ایک دوسرے کے ساتھ ملائے جانے کے متعلق درخواستیں آئی ہیں، جو ٹوٹنے اور آپس میں ملنے کے خوب سوچے سمجھے منصوبوں کی تشکیل میں ان ریاستوں کو مدد دینے کیلئے میں وزارت ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی مینن کو اڑیسا اور ٹونگ اور اس کے بعد بمبئی جانے کے لئے مقرر کر رہا ہوں اس کے بعد ہم کو دوسری ریاستوں سے بھی نپٹنا ہے جو جداگانہ وحدتوں کی حیثیت سے نہیں پنپ سکتیں۔

ریاستوں کو جمہوری بنانے اور ایسی ریاستوں کو جن کی حیثیت ایسی نہیں ہے کہ اپنا الگ خود مختار وجود قائم رکھ سکیں آپس میں ملانے کی پالیسی نے جس پر کچھ ماہ سے ریاستیں عمل پیرا ہیں، بہت تھوڑے عرصہ میں حیرت انگیز نتائج دکھائے ہیں۔ ریاستوں کے حکمرانوں نے بدلے ہوئے حالات میں اپنے کو کھپانے میں قابل قدر حب الوطنی کا مظاہرہ کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ان کے تعاون سے جو ہمیں پوری طرح حاصل ہو رہا ہے۔ ہم اپنا نصب العین توقع سے پہلے ہی پالیں گے۔

اس بات کے یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ جن ریاستوں میں اس پالیسی پر عملدرآمد کا مسئلہ زیر غور ہے ان کے حکمران عوام مطالبات کے پورا کرنے کے اس جذبہ سے محروم ہیں جس کا ثبوت دوسرے حکمران دے چکے ہیں، ان پیچیدہ اور نازک مسائل کے حل کی اہمیت کا ہم سب کو بخوبی احساس ہے، میں ان ریاستوں کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ایک باعزت اور اطمینان بخش [illegible] میں دیر نہ لگائیں گے۔ اور ان سے اپیل کرتا ہوں کہ جب تک ہم ان مختلف ریاستوں سے گفت و شنید کی تمام [illegible] کے کوئی دستوری سمجھوتہ نہ کرلیں اس وقت وہ ان ریاستوں میں حکومت کے قیام بارہی دستوری ذمہ داری میں انکی شمولیت کا مطالبہ کر کے ان کے خلاف کوئی مظاہرہ نہ کریں۔ اس لئے کہ ان باتوں سے محکمہ ریاست کی کوششوں اور پر امن طور پر عوام کے ہاتھ میں اقتدار کی منتقلی میں خلل اور رکاوٹ کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

مجھے یہ معلوم کر کے اطمینان ہوا کہ شیخ عبداللہ پرجامنڈل اور دوسرے عوامی اداروں کو پہلے ہی یہ مشورہ دے چکے ہیں کہ ریاستوں کے تمام مظاہرے اور تحریکیں موقوف کر دی جائیں میں اس اپیل کی تائید کرتا ہوں اور ریاستی لیڈروں کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ کوئی ایسی سیاسی تحریک نہ اٹھائیں جو ریاست میں نقض امن یا والی ریاست سے تعلقات کی خرابی کا باعث ہوتا کہ اس طرح ریاستوں کے یہ اہم مسائل امن اور خیر اندیشی کی فضا میں طے پا سکیں۔

اسی کے ساتھ مجھے یہ بھی امید ہے کہ ریاستوں کے حکمران اور ان کے مہتمم بھی عوام سے بہتر تعلقات کے قیام کی ضرورت محسوس کریں گے۔

طبیہ کالج دہلی کا نام بدل دیا گیا

نئی دہلی، ۸ ر مارچ، آیورویدک و یونانی طبیہ کالج دہلی کے بورڈ آف ٹرسٹیز نے یہ طے کیا ہے کہ مہاتما گاندھی کی یاد میں اس کالج کا نام بدل کر گاندھی اجمل آیورویدک و یونانی طبیہ کالج رکھا جائے۔

قانون ساز دستوری اسمبلی

نئی دہلی، ۸ ر مارچ، قانون ساز دستوری اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا ایک جلسہ آج کونسل ہاؤس میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

پنڈت جواہر لال (لیڈر) سردار پٹیل (ڈپٹی لیڈر) شری ستیا نارائن سنہا (چیف وہپ) شری گوکل بھائی بھٹ (وہپ) موہن لال سکسینہ (سکریٹری) اننتھا سائنم آئنگر (سکریٹری) پروفیسر رانگا (سکریٹری) سیٹھ گووند داس خزانچی (کرشنا چاری (محاسب)

مجلس عاملہ میں حسب ذیل لوگوں کا انتخاب ہوا: مولانا ابوالکلام آزاد - ردھنی کمار چودھری، ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ، گیانی کرتار سنگھ، کے سنتھانم، جگجیون رام جی درگا بھائی، رفیع احمد قدوائی، جے، بی کرپلانی، ایس نجالن گپتا، ڈاکٹر بی، وی کیسکر، لکشمی کانتا، پنڈت ٹھاکر داس بھارگوا، لالہ دیش بندھو گپتا آر، کے سدھوا۔

فلسطینی کمیشن اراکین استعفیٰ داخل کریں گے

لندن، ۸ ر مارچ، متحدہ اقوام کے فلسطینی کمیٹی کے ممبر استعفے داخل کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں کیونکہ تقسیم کا سوال دن بدن پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔

اگر فلسطین کے کمیشن کو یہ معلوم ہو گیا کہ ان کا فلسطین جانا فائدہ مند نہیں ہوگا تو خیال کیا جاتا ہے کہ حفاظتی کونسل کو اس بات سے آگاہ کر دیا جائے گا کہ وہ اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حفاظتی کونسل اپنی طرف سے ایک تحقیقاتی کمیشن فلسطین روانہ کرے گی جو رپورٹ کرے گی کہ آیا وہاں کی صورت حال دنیا کے امن کے لئے خطرے کا باعث ہے یا نہیں۔

اوساکی اپیل خارج

رنگون، ۸ ر مارچ، آج دو گھنٹے کی سماعت کے بعد برمی عدالت عالیہ نے سابق برمی وزیر اعظم اوساکی یہ اپیل خارج کر دی کہ ان کے مقدمہ کی دوبارہ سماعت کی جائے۔

اپیل خارج کرتے ہوئے جج نے کہا کہ "اوسا اور دوسرے مجرموں کا مقدمہ بالکل واضح ہے ان لوگوں نے برمی وزراء کے قتل کی سازش میں اہم حصہ لیا ہے۔

مخصوص عدالت نے ان کو جو سزائیں دی ہیں ان میں کمی کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔

یو، پی صوبائی پست اقوام کانفرنس

اٹاوا، ۹ ر مارچ، معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ ر مارچ کو یو، پی صوبائی پست اقوام کانفرنس کا افتتاح حکومت ہند کے وزیر محنت مسٹر جگ جیون رام کریں گے، کانفرنس کی صدارت چودھری گردھاری لال کریں گے۔

جونا گڑھ [illegible]

کلکتہ، ۹ ر [illegible] کمیٹی کی طرف سے لارڈ [illegible] [illegible] انکشاف کیا کہ وہ آئندہ [illegible] جائیں گے۔

جاپان کی نئی وزارت

ٹوکیو، ۹ ر مارچ، جاپان کے وزیر اعظم مسٹر ہتوشی اشیدا نے آج نئی کابینہ کی تشکیل کا اعلان کیا جس میں مسٹر سوہرو تشیو نائب وزیر اعظم کی حیثیت سے شامل ہیں یہ سابق چیف سکریٹری ہیں جو پچھلی کابینہ میں "اینگ آدمی" مشہور تھے۔

مسٹر ٹتسو کٹایاما سابق وزیر اعظم نے جنھوں نے شروع فروری میں استعفا دیا تھا، نئی کابینہ میں عہدہ نہیں قبول کیا، نئے وزیر اعظم مسٹر اشیدا جمہوری پارٹی کے صدر ہیں اور پچھلی کابینہ میں وزیر خارجہ تھے۔

اتحادی سپریم کمانڈر جنرل ڈگلس میک آرتھر نے مسٹر اشیدا سے ملاقات ہونے کے بعد رسمی طور پر کابینہ بنانے کی منظوری دے دی۔

چونکہ بائیں بازو کے مسٹر سارو میرد اور مسٹر جانجو کاٹو کو بالترتیب امور داخلہ اور محنت سپرد ہوئے ہیں اس لئے سیاسی مشاہدین کا خیال ہے کہ نئی کابینہ کے بقا کا امکان پہلے کی توقع سے زیادہ ہے۔

کابینہ میں انتہائی بائیں بازو کے دو رکن شامل ہیں یہاں سیاسی مشاہدین اس کو وزیر اعظم کا بہت قابل تعریف مصالحتی اقدام تصور کرتے ہیں۔

حکومت ہند اور حیدرآباد کی گفتگو

حیدرآباد دکن، ۸ ر مارچ، حکومت حیدرآباد کے ایک ترجمان نے اخبارات کے اس خبر کی تردید کی کہ حیدرآباد اور حکومت ہند کی وہ گفتگوئیں ناکام رہیں جو حال ہی میں دہلی میں ہوئی تھیں۔

ترجمان نے کہا کہ اس کے برعکس وہ بہت سی غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں جو عارضی سمجھوتے پر کوئی عملی شکل دینے کے سلسلے میں پیدا ہو گئی تھیں یہی نہیں بلکہ خاص خاص نکات کے بارے میں جن پر گفتگوئیں ہوئی تھیں ایک قطعی سمجھوتہ بھی ہو گیا ہے۔

ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ آخری گفتگوئیں بہت گرمجوشی کی فضا میں ہوئیں، ان کا زیادہ تر تعلق ان نکات کی وضاحت سے تھا۔

پٹیالہ اپنا سکھ کردار قائم رکھے گا اور ضم نہیں ہوگا

پٹیالہ، ۹ ر مارچ، ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ نے ایک بڑے عام جلسے میں اعلان کیا کہ پٹیالہ اور مشرقی پنجاب کی ریاستیں کسی صوبے میں نہیں ضم ہوں گی۔

ہز ہائی نس نے کہا "میں زور دار الفاظ میں اعلان کرتا ہوں کہ پٹیالہ ہمیشہ پٹیالہ رہے گا۔ اور اپنا سکھ کردار قائم رکھے گا۔ صرف مٹھی بھر آزردہ خاطر شورش پسند ہیں جو پٹیالہ کے اتحاد اور سالمیت کو برہم کرنا چاہتے ہیں، جب تک پٹیالہ کے لوگ متحد ہیں اور گرو کا ہاتھ ان پر سایہ کئے ہوئے ہے پھوٹ ڈالنے والی سرگرمیاں ان کے اتحاد پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتیں۔

دستوری اصلاحات کا تذکرہ کرتے ہوئے ہز ہائی نس نے کہا کہ سال بھر میں ریاست کے اندر مکمل طور پر ذمہ دار حکومت قائم ہو جائے گی۔ انھوں نے عوام کو ایسے لوگوں کے منتخب کرنے کا مشورہ دیا کہ جن کو نہ صرف ان کا مکمل اعتماد حاصل ہو بلکہ جو نظم و نسق کو اچھی طرح چلا بھی سکتے ہوں۔

ہندوؤں اور سکھوں میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پر زور دیتے ہوئے ہز ہائی نس نے کہا کہ جو لوگ ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے دونوں فرقوں میں کشیدگی پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ ملک اور اپنے فرقے کے دشمن ہیں "ہندو اور سکھ صدیوں سے بھائی بھائی کی طرح رہتے آئے ہیں انھوں نے ایک ساتھ خون پسینہ ایک کیا ہے اور مل کر مصیبتیں جھیلی ہیں، ان کے مفاد بھی یکساں ہیں، ملک کی تقسیم کے بعد نئے سیاسی ڈھانچہ میں ان کو ایک ساتھ جینا اور ایک ساتھ ڈوبنا ہے۔

انھوں نے کہا کہ مجھے یہ سنکر دکھ ہوا کہ کچھ لوگ خوف و ہراس کی وجہ سے پٹیالہ سے چلے جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ یہ ان شر پسندوں کا کام ہے جو نظم و نسق کو بدنام کرنے پر تلے ہیں۔

میں یقین دلاتا ہوں کہ میری حکومت ان لوگوں [illegible] سخت کارروائی کرے گی [illegible]

ہز ہائی نس نے لوگوں پر زور دیتے [illegible] کہا کہ حالاں کہ آپ ایک مشکل دور سے گذر رہے ہیں۔ لیکن آپ کو پاکستان سے جنگ [illegible] بچانے میں اپنا وقت اور طاقت نہیں برباد کرنا چاہئے اس کے بجائے آپ کو تعمیری کاموں میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ تاکہ صدیوں کی غلامی کے بعد ملک نے جو آزادی حاصل کی ہے وہ اپنے ساتھ ملک کی ترقی اور خوشحالی کا دور لا سکے، آپ کو ملک کے دفاع کا مسئلہ حکومت پر چھوڑ دینا چاہئے جو ہر اتفاقی صورت کے لئے مستعد ہے۔

آخر میں انھوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ اغوا شدہ مسلم عورتوں اور بچوں کی واپسی میں حکام کی مدد کریں۔

فن لینڈ اور روس میں معاہدہ

ہلسنکی، ۸ ر مارچ، فنلینڈ کی حکومت نے آج یہ طے کیا ہے کہ اُسے اپنا ایک وفد اس غرض سے ماسکو بھیجنا چاہئے کہ وہ اس فوجی امدادی معاہدہ کے سلسلہ میں گفتگو کرے جسکی تجویز خود ہز ایکسی لنسی مارشل اسٹالن نے صدر حکومت فن لینڈ کو خط بھیج کر کی ہے۔

کیا کشمیر بھی تقسیم ہوگا؟

لندن، ۸ ر مارچ، اخبار "ریناللڈ نیوز" کے نامہ نگار مقیم لندن نے آج اعلان کیا ہے کہ ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ اور امریکہ کے سیاست دانوں نے ایک فارمولا تیار کیا ہے جسکی رُو سے جموں و کشمیر کی ریاست کو ہندو اور مسلم علاقوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کبھی بھی اس حل کو منظور نہیں کرے گا۔ حکومت ہند پہلے ہی اعلان کر چکی ہے کہ کشمیر کی ہندوستان یا پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ رائے طلبی کے ذریعہ کیا جائے گا۔ اس لئے ہندوستان کسی صورت میں بھی کشمیر کی تقسیم کا فیصلہ منظور نہیں کر سکتا۔

یہ بیان کرتے ہوئے کہ حفاظتی کونسل میں کشمیر کی بات چیت کا دوسرا دور کل شروع ہوگا۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ سر گرجا شنکر باجپئی کو پنڈت نہرو نے خاص طور پر ہدایات دی ہیں کہ وہ ہندوستان کے معاملہ کو اچھی طرح سے حفاظتی کونسل کے سامنے رکھیں۔

قلات کے خان پاکستان میں شمولیت نہیں چاہتے

[illegible] ساتھ الحاق نہیں چاہتے [illegible] کے لئے وہ مسلم لیگ پارٹی اور [illegible] قلات کے دستور کی دفعہ [illegible] اسمبلیاں شاہی خاندان کے کسی فعل یا شاہی حکومت کے ساتھ تعلقات میں دخل اندازی نہیں کر سکتے، معاہدے کرنے کا حق صرف قلات کے حکمرانوں کو حاصل ہے۔ فوجی معاملات میں بھی ریاست کا حکمران خود مختار ہے۔

مسلم لیگ کو ختم کیجئے

مدراس، ۹ ر مارچ، حکومت ہند کے سابق رکن سر محمد عثمان نے

جو عارضی سمجھوتہ کی بنا پر پیدا ہوئے ہیں الطویل المیعاد سمجھوتہ کے لئے سبج [illegible] ابھی تک گفتگو شروع نہیں کی گئی ہے، یہ گفتگوئیں زیادہ وضاحتی حیثیت رکھتی ہیں۔

ضروری اطلاع

قومی اخبار مورخہ ۸ ر مارچ ۱۹۴۸ء میں مکانات برائے فروخت کے عنوان سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے اس لئے ہر کس و ناکس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دو قطعہ مکانات ۴۴/۳۳۳ و ۴۴/۳۳۴ واقع محلہ بوچڑخانہ حوز دھیلی لڑلہ شہر کانپور اور ایک قطعہ مکان نمبری ۹/۱۲۴ واقع محلہ افتخار آباد شہر کانپور تنہا میری والدہ کے مملوکہ و مقبوضہ ہیں اگر کوئی صاحب کسی کے ورغلانے میں آکر ان مکانات کو خریدنے کی زحمت گوارا کریں گے تو قانونی نتائج کے خود ذمہ دار ہوں گے و نیز زیر بار خرچہ دہرجہ کے [illegible] گے۔

المعلن

سید ارشد حسن ولد مولوی سید احمد حسن صاحب مرحوم

امریکہ میں بندروں کی مانگ

بمبئی، ۵ ر مارچ، ایک امریکی جہاز ٹری ہاٹ وکٹری بندرگاہ کراچی نیو یارک روانہ ہو گیا۔ اس جہاز میں دیگر جہازی سامان کے تین سو بندر اور دس بڑے سانپ بھی تھے، امریکہ میں بندروں کی بڑی مانگ ہے اور ایک بندر کی قیمت تیس اور پچاس ڈالر کے درمیان پڑ رہی ہے۔ لوگوں کو بندر پالنے کا بڑا شوق ہے اس کے علاوہ طبی تحقیقات کے سلسلے میں کچھ بندروں کی ضرورت ہے۔

امریکہ میں ہندستان کے خلاف کوئی پروپگنڈا نہیں

نیویارک، ۹ مارچ، گزشتہ رات امریکہ میں برطانی شعبہ نشر و اشاعت کے کنٹرولر مسٹر ڈارسی اڈمانڈسن نے کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو کا یہ الزام بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ یہ شعبہ امریکہ میں ہندوستان کے خلاف پروپگنڈا کر رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس شعبہ میں ہم نے کسی ہندوستانی کو ملازم نہیں رکھا ہے۔ اور نہ کسی کا تقرر کر رہے ہیں، ہم نے کسی وقت بھی پاکستان کا کوئی پروپگنڈا نہیں کیا ہے۔ ہندوستانی مسائل کے بارے میں ہمیں جو بات پوچھنا ہوتی ہے وہ ہندستانی نمائندہ سے اور پاکستانی مسائل کے بارے میں پاکستانی نمائندہ سے دریافت کر لیتے ہیں۔

ہمارے یہاں ہندوستانی شعبہ بھی تھا، لیکن اس کے عملہ میں بھی کوئی ہندوستانی نہیں بلکہ سب کے سب انگریز تھے، یہ ہندوستانی شعبہ گزشتہ اگست میں ہندستان کو آزادی ملنے کے بعد توڑ دیا گیا۔ اسوقت ہمارے موجود عملہ میں ہندستانی شعبہ کے صرف دو ممبر موجود ہیں لیکن وہ دونوں انگریز ہیں اور ہندوستان سے تعلق رکھنے والے مسائل کا وہ کام بھی نہیں کرتے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ ہندستانی مسائل کے متعلق ہمنے برطانی نقطۂ نظر کو پیش کیا ہے جو ہمیشہ ہندستانیوں کے لئے درست نہیں ہو سکتا تھا، ہم نے ہمیشہ واقعات و حقائق کا اظہار کیا ہے جن کو جھٹلانے کی کوئی آسانی سے ہمت نہیں کر سکتا۔

صوبہ سرحد سے غیر مسلموں کی منتقلی

پشاور، ۸ مارچ، حکومت ہند کے افسر ترک وطن میجر بی، کے کپور نے یونائیٹڈ پریس کے ایک نمائندہ سے کہا کہ گذشتہ چار مہینوں میں صوبہ سرحد سے تقریبًا ۴۵ ہزار آدمیوں کو ریل اور ہوائی جہاز کے ذریعہ منتقل کیا گیا ہے، بنوں میں ۷ ہزار، ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ڈیڑھ ہزار چترال اور رعب میں ۲ ہزار ایسے غیر مسلم موجود ہیں جنھیں منتقل کرنا باقی ہے۔

بمبئی۔ لکھنؤ، اور کانپور سے روئی کے گٹھوں کو لے جانے کے لئے اسپیشل گاڑیاں چلائی ہیں، جی، آئی، پی ریلوے نے بنولوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے بھی اسپیشل گاڑیاں چلائی ہیں۔ یہ گاڑیاں سی، پی اور برار کے روئی پیدا کرنے والے علاقوں سے ۱۰ مارچ کو دہلی اور مشرقی

سوشلسٹ حزب مخالف ہیں

لکھنؤ، ۹ مارچ، یو، پی اسمبلی کے قریبی حلقوں کا خیال ہے کہ سوشلسٹ ممبران۔ کانگرس اسمبلی پارٹی سے علحدہ ہو جائیں گے اور اس بات کا فیصلہ ناسک کانفرنس میں کیا جائے گا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اسی ایوان کی جنتا پارٹی جواب سے پہلے مسلم لیگ پارٹی تھی وہ بھی اسی پارٹی کے ساتھ آجائیگی، اور یہ بھی خیال ہے کہ اگر سوشلسٹ ممبران اسمبلی پارٹی نے پسند کیا تو جنتا پارٹی ان کے ساتھ ملکر ایک مشترکہ حزب مخالف بنائے گی اور سوشلسٹ گروپ ہی کے ممبران کو لیڈر اور ڈپٹی لیڈر بھی منتخب کیا جائے گا۔

لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سوشلسٹ پارٹی کے ممبران جنتا پارٹی کے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کریں گے یا نہیں۔

افتتاح یو، پی کے وزیر مالیات مسٹر اس، کے ڈی پالی وال کرینگے اسی دن اخبار نویسوں کے کل ہند وفاق کا اجلاس بھی ہوگا۔

الہ آباد چیف جسٹس کی تقریر

الہ آباد، ۸ مارچ، کل سہ پہر کو سر کالج کے وزیا نگرم ہال میں یو، پی عدالتی افسروں کی ۱۵ ویں کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر بی ملک نے کہا کہ ہر ملک کی خوشحالی اور بہتری کا اندازہ اس امر سے لگایا جاتا ہے کہ اس کے باشندوں میں قانون کی کتنی عزت ہے، یہ چیز اسی وقت ممکن ہے جب قانون کی حکومت مسلم ہو اور ہر شخص کو یہ یقین ہو کہ عدالت اس کی شکایتوں پر انصاف سے غور کرے گی چیف جسٹس نے آزاد، بے خوف، قطعی غیر جانبدار اور ایماندار عدالتی نظام کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔

مسٹر جسٹس ملک نے کہا "اس وقت ہم ایک عبوری دور سے گذر رہے ہیں۔ اس وقت ہم جو کچھ کر رہے ہیں جو روایات چھوڑیں گے، جو دستور بنائیں گے اور جو نظائر قائم کریں گے۔ ان کا آنے والی نسلوں پر بڑا گہرا اثر پڑیگا اس وقت ہمارے ملک میں ایک پارٹی حکومت ہے اسلئے اسوقت عدالتی نظام کی آزادی میں خلل پڑنے کا بھی بہت خدشہ ہے۔

مجھے اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ صوبوں میں اور مرکزی حکومت کے چوٹی کے لوگ ایک آزاد اور ایسے غیر قطعی جانب دار اور عدالتی نظام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں جس میں عاملہ دخل انداز نہ ہو سکے، لیکن اس دور میں جبکہ عوام جذبات اور جوش کے دھارے میں بہہ رہے ہیں، ہمیں اپنے اعتماد کو بہت کچھ سوچ سمجھ کر استعمال کرنا ہے"۔

انھوں نے کہا "مجھے یہ دیکھکر بڑا تعجب ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایسے کام کئے جاتے ہیں، ایسے قانون بنائے جاتے ہیں اور ایسے احکام نافذ کئے جاتے ہیں جن سے عدالتی اختیارات محدود ہو جاتے ہیں اور ان کا وقار گھٹ جاتا ہے۔

ضروری اشیاء کے لئے مخصوص گاڑیاں

نئی دہلی، ۸ مارچ، ریلوے نے ایک تحریک شروع کی ہے کہ مختلف مرکزوں پر گاڑی میں لادے جانے کے لئے پڑی ہوئی "ضروری اشیا" کو سرعت سے متعلقہ مقامات پر پہنچایا جائے۔ اس اسکیم کے مطابق جی، آئی، پی ریلوے نے

ہندوستان اور جوناگڈھ کا معاملہ

لیک سکسس، ۹ مارچ، گزشتہ شب جوناگڈھ کی ریاست میں ہندستان نے دوبارہ استصواب رائے عامہ کرانے کی پیشکش کی، اس ریاست میں گذشتہ ماہ استصواب عامہ ہو چکا ہے اور ہندوستان سے الحاق کے حق میں ایک لاکھ نوّے ہزار ووٹ اور پاکستان سے الحاق کے حق میں ۹۱ ووٹ پڑے تھے، جب حکومت ہند کی اس ریاست کے متعلق جسکو وہاں کے مسلمان حکمراں نے گزشتہ اگست میں پاکستان میں اپنی مرضی سے شامل کر دیا تھا، مباحثہ کا دوبارہ آغاز ہوا تو ہندوستان کے ترجمان مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے حفاظتی کونسل سے کہا کہ اگر حفاظتی کونسل اس کی نگرانی کی خواہش کرے گی تو ہندستان اس پر عمل کرے گا۔

حالیہ استصواب رائے عامہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر آئنگر نے کہا کہ حکومت ہند کا کبھی یہ ارادہ نہ تھا وہ اس معاملہ میں حفاظتی کونسل ... کی مرضی کے خلاف ...

یو پی صحافتی کانفرنس کا پانچواں اجلاس

آگرہ، ۸ مارچ، معلوم ہوا ہے کہ ۱۱ اپریل کو آگرہ میں یو پی صحافتی کانفرنس کا پانچواں اجلاس منعقد ہوگا، جس کا

نیپال کی مجوزہ دستوری اصلاحات

بنارس، ۷ مارچ، وزیر اعظم نیپال نے اصلاحات کی جس اسکیم کا اعلان کیا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر بشیشور پرشاد کورالا صدر نیپالی نیشنل کانگریس کہتے ہیں کہ اگر اس اسکیم کو نئی اصلاحات کا پیش خیمہ سمجھ لیا جائے تب تو اس پر امید افزا انداز میں غور کیا جا سکتا ہے لیکن اگر یہی حقیقی انتقال طاقت ہے تو پھر یہ اسکیم بہت زیادہ مایوس کن ہے۔

حیدرآباد کی سرحد پر ہنگاموں کی ذمہ داری

مدراس، ۷ مارچ، مدراس کے وزیر خارجہ ڈاکٹر پی راؤ نے آج شام کو مدراس کونسل میں کہا کہ حیدرآباد کے سرحدی علاقوں پر دو عناصر حیدرآباد کی طرف سے مجلس اتحاد کے آدمی اور ہندوستان کی طرف سے کمیونسٹ ہنگامے کر رہے ہیں۔

وزیر داخلہ نے بجٹ اجلاس میں پولیس کے محکمہ کے خلاف الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریاست حیدرآباد کے دو اضلاع ورنگل اور نالاکونا میں کوئی سول حکومت ہی نہیں ہے۔ انھیں اطلاع ہے کہ مسلح لوگ سرحدی علاقوں میں گھس آتے ہیں حکومت نظام اور اس صوبہ کے حکومت کے درمیان دوستانہ تعلقات کا دارومدار ان واقعات کے ختم کرنے اور سرحدی علاقوں کے باشندوں میں دوبارہ اعتماد پیدا کرنے پر ہے۔

انھوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنی مسلح محفوظ پولیس میں اضافہ کر لیا ہے اور سرحدی علاقوں کے باشندوں کی حفاظت کے لئے پولیس کے گشتی دستے متعین کر دیئے گئے ہیں

رام پور میں صنعتی نمائش

رام پور، ۷ مارچ، رامپور کی ساتویں زراعتی اور صنعتی نمائش کا افتتاح ۵ مارچ کو نواب صاحب رام پور نے کیا۔

نمائش کے دوران میں ۱۱ اور ۱۲ مارچ کو ایک تعلیمی اور ادبی کانفرنس بھی منعقد ہوگی۔ اور یہ کانفرنس محکمہ تعلیم کی نگرانی میں منعقد ہو رہی ہے، آچاریہ نریندر دیو سے کانفرنس کی صدارت کی درخواست کی گئی ہے علیگڑھ دہلی، الٰہ آباد کے ماہرین تعلیم کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

ہندوستان کیلئے جرمن کاریگروں کی بھرتی

برلن، ۷ مارچ، ہندوستانی فوجی مشن نے یہاں اعلان کیا کہ ہندوستان کی طرف سے جرمنی کے کاریگروں کو بھرتی کیا جا رہا ہے، ہندوستان کا ارادہ ہے کہ وہ تمام دنیا کے کاریگروں کو ہندوستان بلائے۔ تاکہ وہ ہندوستانیوں کو صنعت کے ہر شعبے کے لئے تیار کر سکیں۔

فن لینڈ کو روس کی ایک اور تحریر

ہلسنکی، ۷ مارچ، فنلینڈ کے وزیر داخلہ کو روس کی طرف سے ایک نئی تحریر موصول ہوئی ہے ابھی اس تحریر کے مندرجات کا علم نہیں ہوا ہے، فن لینڈ کے محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ان کا ملک روس سے فوجی امداد کے بارے میں گفت و شنید شروع کر رہا ہے

اس اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جرمنی اور مغربی یورپ میں قومی معاشی اتحاد عمل ہونا چاہئے اسکے علاوہ یہ بھی طے ہوا ہے کہ فرانسیسی علاقہ اور امریکی برطانی علاقہ کی اسی راہ میں نمائندگی ہونی چاہئے جو مارشل امداد کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے قائم کیا جائے۔ کانفرنس میں یہ بھی طے ہوا ہے کہ جرمنی کا اتحاد قائم کرنے کیلئے وفاقی طرز کی حکومت سب سے بہتر ہوگا۔

چھ طاقتی کانفرنس کا اعلان

لندن، ۷ مارچ، آج مغربی جرمنی کے مستقبل پر کانفرنس ختم ہوئی اور اعلان کیا گیا کہ روہر جو جرمنی کا سب سے اہم صنعتی مقام ہے اور جس پر برطانیہ کا قبضہ تھا وہ بین الاقوامی کنٹرول میں رہے گا۔ یہ فیصلہ چھ طاقتوں کے مشورہ سے کیا گیا ہے۔ یہ مقصد پالیسی جس کا فیصلہ کانفرنس میں ہوا ہے اس کی سفارش بھی شریک ہونے والے ملکوں کی حکومتوں سے کیا جائے گا۔ وہ حکومتیں یہ ہیں:- (۱) امریکہ (۲) فرانس (۳) برطانیہ (۴) بلجیم (۵) ہالینڈ (۶) لگزمبرگ۔

کفایت شعاری مختلف زمانوں میں (۲)

اُچھلنے کودنے والا روپیہ

عہد قدیم میں کوئی نسبت اختراعی دماغ والا انسان گنتی کی مشکلات سے تنگ آ گیا تھا۔ مثلاً ایک گدھے کے بدلے کتنے چاول درکار ہونے چاہئیں۔ اس نے ہر ایک چیز کی قیمت کو ایک جنس کی صورت میں ادا کرنے کو سوچا۔ جیسا کہ آج کل مشرقی افریقہ کے کچھ قبیلوں میں رواج ہے۔ یہ ایک جنس شاید بکری تھی۔ ایک شکاری کا چاقو دس بکریوں کے برابر سمجھا جاتا اور پچاس کیلے ایک بکری کے بچے کے عوض تبدیل کئے جاتے اور اسی طرح دوسری چیزیں بھی۔ کسی آدمی کی دولت کا اندازہ اس کی بکریوں کی تعداد سے کیا جاتا تھا۔ قیاس کیجئے کہ خرید و فروخت کرنے کے لئے اپنی بکریاں اٹھائے پھرنا کتنا عجیب معلوم ہوتا ہوگا۔ بچت بھی بکریوں کے جمع کرنے پر منحصر تھی۔ جو کہ زیادہ منافع بخش مد نہ تھی۔ بکریوں کے پالنے پر کافی خرچ ہوتا اور چوروں۔ وحشی جانوروں اور امراض کا تو کہنا ہی کیا! ایک امیر آدمی رات کے اندر اندر مفلس ہو سکتا تھا۔

بحکم جناب جج خفیفہ صاحب بہادر — کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۶۲۳ سنہ ۱۹۴۷ء۔

بعدالت۔ جج خفیفہ کانپور۔

سرستی دیوی بنام گوروداس

سرستی دیوی بیوہ منالال برہمن ولد ساٹیفکیٹ یافتہ سری رام نابالغ پسر خود قوم برہمن ساکن ڈپٹی کا پڑاؤ کانپور مدعی بنام گورداس ولد سوہن لال قوم بقال ساکن ۹۶/۸۷ ڈپٹی کا پڑاؤ رائے پوروہ شہر کانپور۔ مدعا علیہ۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/45 کے دائر کی ہے۔ لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء وقت ۱ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔

پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جواب دہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

اتحاد المسلمین کے ارکان کی گرفتاری

اورنگ آباد، ۷ مارچ، یہاں جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے جو بندوقوں بھالوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے اور جنھیں انجمن اتحاد المسلمین کا رضاکار بتایا جاتا ہے ضلع اورنگ آباد کے چار مواضعات کے باشندوں پر حملہ کیا۔

اطلاع ملنے پر اس علاقہ کے تعلقدار پولیس کی ایک جمعیت لے کر موقعہ پر پہونچے اور صورت حال پر قابو پایا مجلس اتحاد المسلمین کے بعض ممتاز ارکان کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

ہندوستان کے لئے غلہ

نئی دہلی، ۵ مارچ، معلوم ہوا ہے کہ اس ماہ میں باہر سے تقریباً (۲۶۹۵۰۰) ٹن غلہ ہندوستان آ رہا ہے۔

اس میں سے (۱۲۵۵۰۰) ٹن گیہوں (۱۳۰۰۴۴) ٹن چاول (۳۶۳۰۰) ٹن جو اس کے علاوہ دوسرا غلہ ہوگا۔ برآمد کرنے والوں میں سب سے زیادہ آسٹریلیا، ارجنٹائن اور برما ہے۔ پچھلے مہینے میں ہندوستان میں باہر سے (۵۰۰...) ٹن غلہ آیا۔

ریاست اودے پور میں نمائندہ حکومت

اودے پور، ۷ مارچ، کل مہاراجہ اودے پور کے یوم ولادت کے جشن میں ایک اعلان ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ آئندہ جون تک وزیروں کی ایک کونسل بنائی جائے گی جو مجلس قانون ساز کے سامنے جواب دہ ہوگی۔ نئے آئین کے مطابق ریاست میں مجلس قانون ساز کے لئے جو انتخابات ہوں گے ان کی بنیاد بالغ رائے دہی پر ہوگی، انتخاب کے بعد وزیروں کی ایک کونسل مرتب ہوگی، جو مجلس قانون ساز کے سامنے اپنے افعال کی جواب دہ ہوگی۔ وزیروں کا انتخاب مجلس قانون ساز کے نمائندہ اور منتخب اراکین کریں گے۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO.
A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

احسن بمبئی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 46 NO. 12	Cawnpore. Saturday 20th MARCH 1948	کانپور شنبہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۶ نمبر ۱۲

ادبیات

رنگینیٔ بہار و گلستاں کو کیا ہوا

(از جناب شہیر کوریائی صاحب بمبئی)

کل کر رہا تھا پردہ نشیں پہ شیخ وعظ — یارب حریم و حسنِ مسلماں کو کیا ہوا
برقع ہے اب نہ پردہ نہ شرم و حجاب ہے — عصمت کا پاس پاکیٔ داماں کو کیا ہوا
وہ انتباع بنت شہ دو جہاں گئی — دینِ مبیں کو عاملِ قرآں کو کیا ہوا
اے گل [illegible] کیوں [illegible] خاب ہے — رنگینیٔ بہار و گلستاں کو کیا ہوا
اپنا چراغ خانہ ہے کیوں شمعِ انجمن — شرم و حیا کو غیرتِ ایماں کو کیا ہوا
ہوٹل میں رقص ہیں ترے نامحرموں کے سنگ — اُس عظمتِ جلیل و درخشاں کو کیا ہوا
ہنستے ہیں لوگ دیکھ کے بے پردگی تری — کہتے ہیں مست بادۂ عرفاں کو کیا ہوا

خاتونِ محترم وہ تری شان کیا ہوئی
ذوقِ وفا کو زلفِ پریشاں کو کیا ہوا

یہ سُن کے ایک شوخ نے ہنس کر کہا جناب — کہیئے تو میں کہوں دلِ ناداں کو کیا ہوا
اس چاند کو لگا ہے خود آپ نے گہن — پھر پوچھتے ہیں پاکیٔ داماں کو کیا ہوا

جب خضر ہی نے چھوڑ دیا راہِ مستقیم
پریاں اُڑیں یہ کہہ کے سلیماں کو کیا ہوا

افکارِ نو

(از حضرت سروش عسکری طباطبائی)

ترے نثار یہ اب خستگی کا عالم ہے — اشارۂ نگہِ دلنواز بھی ستم ہے
ہزار برقِ تجلّی، ہزار شعلۂ طور! — ہنوز اے مرے اللہ روشنی کم ہے
وہ خوابِ ناز سے انگڑائی لیکے اُٹھے ہیں — کہ آفتاب کی پہلی کرن مجسّم ہے
یہ جبرِ وقت ہے یا تیری برہمی اے دوست — کہ ہے تو دردِ جگر میں کسک، مگر کم ہے
تمھیں تو دیکھ کے اکثر یہ ہو گیا دھوکا — بہشت اُتری ہے، یا چاندنی مجسّم ہے
بہار رقص میں ہے یا خرامِ ناز میں تم — پسینہ چہرہ پہ ہے یا کنول پہ شبنم ہے
تنک مزاج سے نبھتی ہے دیکھیے کیونکر — گھڑی میں شعلہ ہے ظالم گھڑی میں شبنم ہے

سروش کا دلِ ویراں بھی دیکھتے جاؤ
بہار پر وہ نہیں جو خزاں پہ عالم ہے

دنیائے اسلام

فلسطین کے مسئلہ پر چار بڑوں "بین تبادلۂ خیالات"

لیک سکسس۔ توقع کی جاتی ہے کہ برطانیہ کے علاوہ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کے چار بڑے کونسل کے منگل کے اجلاس میں فلسطین پر مباحثہ کے وقت اس مسئلہ پر باہمی مشورے کی رفتار پر انفرادی بیانات دیں گے۔ دوشنبہ کی سہ پہر چینی وفد کے دفتر میں امریکہ، فرانس، چین، روس کے نمایندوں کا ایک جلسہ ہوگا۔ اور فلسطین کمیشن کی دوسری ماہوار رپورٹ اسی روز صدر کونسل کے پاس بھیجی جائے گی۔

کمیشن نے چار بڑوں کو پہلے ہی مطلع کر دیا ہے کہ عرب تقسیم فلسطین کی جب تک اس زور شور سے مخالفت کرتے رہیں گے تقسیم کے منصوبے پر امن عمل درآمد ممکن نہیں ہے۔ کونسل نے یہ بھی کہا کہ وہ تقسیم کے منصوبے میں کوئی ایسی الحاقی ترمیم نہیں پیش کر سکتی ہے جس سے فلسطین والوں کو سمجھوتے کی بنیاد مل گے۔ فلسطین کمیشن کو حکومت فلسطین کے پاس سے یروشلم میں جمعرات کو یہودی ایجنسی کی عمارت میں دھماکے کے متعلق جس میں تیرہ یہودی ہلاک اور نوے زخمی ہوئے تھے۔ واقعات کا خلاصہ بھی موصول ہوا ہے۔ یہودی ایجنسی کی مجلس عاملہ کے ایک رکن ربی ہلال سلور نے چار بڑوں سے درخواست کی ہے کہ وہ غیر قانونی فوجوں کو فلسطین میں داخل ہونے سے روکے اور جو فلسطین پہونچ چکی ہیں انھیں وہاں سے نکال دیا جائے۔

انھوں نے یہ بھی درخواست کی کہ کونسل ۱۔ عرب ریاستوں سے درخواست کرے کہ وہ تقسیم کی مخالفت کے لئے فوجوں کی بھرتی بند کر دیں فلسطین سے اپنے آدمی واپس بلالیں۔ اور جنگی پروپیگنڈا بند کر دیں۔ ۲۔ یہ فیصلہ کرے کہ تقسیم کے منصوبہ کو طاقت استعمال کر کے بدلنے کی کوشش امن کے لئے خطرہ اور جارحانہ کارروائی ہے اور امن کے لئے خطرہ موجود ہے۔ ۳۔ فلسطین کمیشن سے کہے کہ وہ اپنا کام بدستور جاری رکھے اور تقسیم کی از جلد تکمیل کرے۔ ایجنسی کی مجلس عاملہ کے ایک اور رکن مسٹر موسی شرطاق نے چار بڑوں سے کہا کہ یہودیوں نے عرب لیگ کے ممبروں سے گفتگو کی ہے اور بعض عرب تقسیم پر گفت و شنید کے لئے تیار ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہودی منصوبہ پر عمل کرنے اور فلسطین کے اپنے حصہ میں حکومت اور امن و امان قایم کرنے کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار رہیں۔

عرب مجلس عاملہ نے یہودی ایجنسی کے متعلق ۴۰ صفحہ کا قرطاس اسود شائع کیا ہے جس میں شرطاق اور ربی سلور دونوں کا ذکر ہے۔ اور یہودی ایجنسی پر دہشت پسندوں سے تعلق رکھنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ارض مقدس میں بے گناہوں کے ہر قطرۂ خون کی ذمہ داری صیہونیوں پر ہے۔

عرب وزراء کے سامنے فوجی کونسل کی اہم سفارشات

دمشق۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کے ملکوں کے وزراء اور دوسرے نمایندوں کی کمیٹی کے جلسہ میں جو آج ہو رہا ہے فلسطین میں مارشل لا کے نفاذ کی منظوری دیدی جائے گی۔ کمیٹی سے درخواست کی جائے گی کہ وہ عرب کی آزادی کی فوج کی فوجی کونسل کی اہم سفارشات کو جن میں پورے ملک میں ہنگامی حالات کے نفاذ کا اعلان بھی شامل ہے منظور کرے۔ ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ عراقی چیف آف اسٹاف جنرل اسمٰعیل صفوت پاشا جنھیں عرب لیگ کی آزادی کی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا تھا مارشل لا کے نفاذ کی نگرانی کریں گے۔

ان سفارشات پر عرب افواج کے سپہ سالار جنرل فوزی القوقجی، روزانہ موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق عمل کیا جا رہا ہے۔ جنرل فوزی ٹھیک ایک ہفتہ پہلے کافی فوج لے کر مرکزی فلسطین کے عرب رقبہ میں پہونچ گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب انھیں دمشق واپس بلایا جا رہا ہے۔ جہاں وہ فوجی کونسل کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔

ممکن ہے آج کے جلسہ میں مفتی اعظم الحاج امین الحسینی بھی شرکت کریں۔ یہاں مشاہدین کا کہنا ہے کہ اگر یکم اپریل تک جب غیر فوجی نظم و نسق کا اختتام شروع ہو برطانی ارباب حل و عقد کوئی ایسا ہی قدم نہیں اٹھاتے جو فلسطین کے عرب حصہ میں امن و امان قایم رکھنے کی ذمہ داری مقامی ذمہ داران پر ہوگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس صورت میں عرب مجلس اعلیٰ عرب فوج سے کہے گی کہ وہ اس کی ذمہ داری خود اپنے ہاتھوں میں لیلے۔

کہا جاتا ہے کہ عربوں کے موجودہ مقبوضہ یا بعد کی کارروائیوں سے حاصل ہونے والے علاقوں میں آنے والے یہودی علاقوں کے باشندوں نے ہنگامی نظم و نسق قبول کرنے سے انکار کیا تو ان علاقوں کو باغی تصور کیا جائے گا۔ یہاں کے مشاہدین اس خبر کو باور کرانے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جنرل فوزی القوقجی سے کہا جائیگا کہ وہ فلسطین کی یہودی مدافعتی فوج ہگانہ کے سرحدی مورچوں کے خلاف فوراً ہی بڑے پیمانہ پر کارروائی شروع کر دیں لیکن اس بات کو بہت ممکن سمجھا جاتا ہے کہ رسل و رسائل اور دوسری خدمات میں رخنہ ڈالنے کے لئے چھاپہ مار فوجوں کی کارروائی جلد ہی شروع کر دی جائے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کارروائیوں سے ہگانا کے منصوبے درہم برہم ہو جائیں گے۔ اور ان کی دیکھ بھال کی کارروائی بہت جلد محدود ہو جائیں گی۔ اور ان کی فوجوں کو جس کی تیزی سے از سر نو تنظیم ہو رہی ہے۔ اور کمک پہونچائی جا رہی ہے۔ سامان نہ مل سکیگا۔

کہا جاتا ہے کہ شامی وزیر اعظم جمیل مردم بے کو متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کے شامی رکن فارس الخوری کا کل ایک بحری تار ملا ہے جس میں اس یقین کا اظہار کیا گیا ہے کہ تقسیم کا منصوبہ ناکام ثابت ہوگا۔ مردم بے نے کہا کہ فارس الخوری کی رپورٹ میں عرب ملکوں کے مستقبل کے متعلق ایک اہم بات کہی گئی ہے اور تقسیم کے سلسلہ میں امریکہ کی پالیسی میں تبدیلی کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔

عراقی فوج کے لئے برطانی ہوائی جہاز

بغداد۔ عراقی فوج کو برطانیہ کی طرف سے جنگی ہوائی جہازوں کی پہلی قسط موصول ہوئی۔ باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ عراقی فوج کو جدید معیار کے مطابق کیل کانٹے سے لیس کرنے کے لئے جنگی سامان اور دوسری ضروری چیزیں برابر موصول ہوتی رہینگی۔

بقدر الفراق ...

جمال پر توق عزم مستقل ہیں ہے | زبان پر بھی وہی ہر جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۲

حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر آئنگر کا بیان

لیک سکسس۔ حفاظتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے متعلق ڈاکٹر سیا نائب صدر کونسل اور سر ظفر اللہ خاں کی تقریر کے بعد ہندوستانی نمائندے مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے کہا کہ "میں یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اس مسودے کی تجویزیں ایسی ہیں کہ ان پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہئے۔ ممکن ہے ہمیں بعض دفعات اور ہندی بیان کے متعلق کچھ تفصیل کے ساتھ کہنا پڑے لیکن ہندوستانی حکومت اس پر اس کی اچھائی اور برائی کے مطابق غور کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ اور اس میں تبدیلی کے لئے کوئی خاص یا اہم بات نہیں کہی ہے۔

میں یہ بات پوری طرح سمجھ کر کہتا ہوں کہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہمیں مزید رعایتیں کرنا پڑیں گی لیکن ہم سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے کہ جموں و کشمیر میں جتنی جلد جنگ رک جائے اتنا ہی بہتر ہے"

مسٹر آئنگر نے اپنی تقریر تجویز پر غور کرنے کے لئے وقت کے مطالبہ کے ساتھ شروع کی اور کہا اس تجویز سے مجھ پر جو ابتدائی رد عمل ہوا ہے میں اس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں مجھے افسوس ہے کہ پاکستانی وفد نے توقع کے مطابق تجویز کے مسودہ کو نہیں سمجھا۔ مجھے امید ہے کہ اس مسودہ پر غور کرنے کے بعد وہ اسے زیادہ مفید پائے گا۔ اس مسودہ میں ان تین اہم شرائط پر غور کیا گیا ہے جن پر پہلے اختلاف تھا۔

پہلا سوال ہندوستانی فوجوں کی کشمیر سے واپسی ہے دوسرا سوال کشمیر میں ایک غیر جانبدار حکومت قائم کرنے کے متعلق ہے اور تیسرا سوال عام رائے دہی کے لئے ذرائع اختیار کرنا ہیں۔

"کونسل کو سب سے پہلے یہ بات ماننا چاہئے کہ کشمیر میں جو لوگ حکومت کشمیر کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ان کو پاکستان سے ہر طرح کی امداد مل رہی ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ ابھی تک جنگ جاری رکھ سکے ہیں اور جاری رکھیں گے۔ اگر ہم نے اس کو روکنے کے لئے حفاظتی کونسل میں کوئی فیصلہ نہ کیا عام رائے دہی کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے کونسل کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا ہے۔

جہاں تک فوجوں کی واپسی کا سوال ہے مجھے امید ہے کہ کونسل یہ بات تسلیم کرے گی کہ جنگ ختم ہونے کے بعد بھی عام رائے دہی کے لئے امن و امان برقرار رکھنے کے لئے ریاست میں ایک فوج کی ضرورت ہوگی۔ اور وہ فوج ہندوستانی ہی ہوگی۔ بظاہر تجویز کی بنا اس بات پر رکھی گئی ہے کہ ہندوستانی فوج کے زمانہ قیام کے متعلق یہ ضمانت ہونا چاہئے کہ وہ دہندون پر کسی طرح دباؤ نہیں ڈالے گی۔ اور جو ضمانت اس کے متعلق تجویز میں رکھی گئی ہے۔ اس پر سر ظفر اللہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔ کونسل کی بحث میں کہا گیا ہے کہ کوئی نہ کوئی فوج ریاست میں ہونا چاہئے۔ اور یہ ضروری چیز ہے۔

مسٹر غلام عباس نے جو الزامات ہندوستانی فوج پر لگائے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر آئنگر نے کہا "اگر ہم کوئی ایسا بیان دیں تو ذلیل بات ہوگی۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ادارہ متحدہ اقوام کا کمیشن اس کی مکمل تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرے۔ کہ فوجوں پر اس قسم کے الزامات میں ذرا بھی معقولیت ہے۔ ان فوجوں نے صرف میدان میں فتح نہیں حاصل کی ہے۔ بلکہ مقامی آبادی بھی ان کی معترف ہے۔

"جہاں تک ... کی کشمیر سے رفتہ رفتہ واپسی کا سوال ہے ... جنگ ختم ہونے کے بعد ہی ممکن ہے۔ غیر جانبدارانہ انتظام کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آئنگر نے پوچھا۔ یہ مطالبہ کرنے کی کیا وجہ ہے کہ شیخ عبد اللہ کو ان کے موجودہ عہدے سے ہٹا دیا جائے۔ کیا اس کی وجہ یہ نہیں کہی جاتی ہے کہ موجودہ حالت میں عام رائے دہی غیر جانبدارانہ ہوگی۔ میں حفاظتی کونسل سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ شیخ عبد اللہ کو ہٹانے کے متعلق ہم پر زیادہ زور نہ دے۔ کیونکہ ان کو ہندو اور مسلمان دونوں کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے میں حفاظتی کونسل سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ریاست کشمیر کے اقتدار اعلیٰ میں مداخلت نہ کرے کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ ریاست میں ایک ایسی حکومت ہے جس پر شیخ عبد اللہ کا کافی اثر نہیں ہے

سوشلسٹوں کی علیحدگی

کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے اپنے تمام ممبروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کانگریس سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے گذشتہ فروری میں کانگریس کے دستور کا جو مسودہ منظور کیا تھا اس کی رو سے کانگریس کے اندر ایسے لوگ نہیں رہ سکتے جو کسی دوسری پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں سوشلسٹوں کا کہنا ہے کہ کانگریس کمیٹی کا یہ فیصلہ گاندھی جی کے مشورے کے خلاف ہے۔

ہمارے کام میں اڈیٹر صاحبان بہت کچھ مدد کر سکتے ہیں انکی امداد سے ہمارا کام آسان ہو کر کامیابی کی طرف بڑھے گا اسلئے استدعا ہے کہ وہ اپنے اخباروں میں وقتاً فوقتاً ایسے مضمون بھی کو گوارا فرمائیں جس سے آپس میں پریم محبت ہمدردی رواداری بھائی چارہ ایکدوسرے کی عزت کرنا وغیرہ وغیرہ اچھی باتیں ترقی پائیں اور فرقہ واریت و چھوت کی برائیوں سے لوگ گریز کریں۔

باشندگان شہر سے بھی ہماری اپیل ہے کہ وہ فرقہ واریت و چھوا چھوت کی برائیوں کو ختم کرنے میں ہماری امداد کریں۔ کیا اچھا ہو کہ جو بھی اسکول وغیرہ کے نام فرقہ واریت کی بنیاد پر رکھے ہوئے ہوں اُن کو بدل کر قومی کر دیویں اس سے آگے کام میں سہولت ہوگی۔

جو کام ہم حلقوں میں کرنا چاہتے ہیں اسی حلقے میں کام کرنے کے لئے ایسے کارکنان کی ضرورت ہوگی جو اس کام میں دلچسپی رکھتے ہوں اور باقاعدہ طور سے روزانہ حلقہ میں کام کرنے کے لئے وقت دیں۔ ساتھ ہی جو فرقہ واریت و چھوا چھوت سے بری ہوں۔

جو صاحب اس کے لئے تیار ہوں وہ "تلک ہال" میں شام کے وقت ۶، ۷ بجے کے درمیان سیوا سماج کمیٹی کے دفتر میں ملنے کی مہربانی کریں۔ تاکہ ہمارا کام آگے بڑھے۔

عصرانہ مسٹر حبیب احمد صدیقی ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور کا تبادلہ بحیثیت اڈیشنل ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کو ہوا ہے۔ صدیقی صاحب جس نیک دلی اور قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض ادا کئے ہیں وہ قابل تعریف ہیں۔ موصوف ایک اچھے شاعر ہیں۔ اور آپ کی وجہ سے کانپور میں شعر و شاعری کا کافی چرچا رہا ہے۔ جناب ... صاحب نے آپ کو اسی سلسلہ میں ایک چائے کی دعوت بھی دی تھی۔

چیمبر آف کامرس یوپی چیمبر آف کامرس کے سالانہ انتخابات کے سلسلہ میں جو مقدمہ بازی شروع ہو گئی تھی اس میں مصالحت ہو گئی ہے۔ مسٹر جے کے بہروا استوا چیرمین اور بنارسی داس ٹنڈن سکریٹری قائم رہے ہیں۔

لکشمی کاٹن ملس لکشمی رتن کاٹن ملس غیر معین زمانہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ مل مالکوں کو یہ کارروائی غیر قانونی ہڑتال کی وجہ سے کرنا پڑی ہے۔

ڈاکٹر گدوانی ۱۸ مارچ کو ڈاکٹر گدوانی مسٹر ہیرا نند اور شریمتی کملا دیوی کانگریسی لیڈروں نے پناہ گزینوں کے کیمپوں کا معائنہ کیا۔ اور اسی تاریخ کی شام کو ۴ بجے ... میں ایک ایٹ ہوم ان کے اعزاز میں دیا گیا۔

آئینہ کانپور

پریسیڈنٹ کانگریس کا استعفیٰ شری شیو نرائن ٹنڈن پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کانپور نے ۱۰ ماہ کی صدارت کے بعد اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ ٹنڈن جی نے جس قابلیت و مستعدی کیساتھ ایسے نازک دور میں صدارت کے فرائض ادا کئے ہیں اس کی جسقدر تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ شہر کی بدقسمتی ہے کہ آپ اس بار گراں سے اب سبکدوش ہونا چاہتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ سارے شہر کو آپ سے درخواست کرنا چاہئے کہ وہ ابھی تھوڑے دنوں اور شہر کی خدمت کرنے کیلئے اپنا قیمتی وقت صرف کریں۔ کیونکہ ابھی شہر کو ان کی خدمات کی اشد ضرورت ہے۔

میونسپل بورڈ ۱۵ مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ، بابو دوارکا پرشاد نگم چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جلسہ شروع ہونے سے پہلے ممبران نے شہر میں طاعون پھیلنے کی طرف بورڈ کو توجہ دلائی تاکہ بورڈ اس کے تدارک کی طرف پوری توجہ دے، بورڈ کے بجٹ میں آمدنی میں دو لاکھ کے بجائے پانچ لاکھ زمین کے کرایہ وغیرہ سے وصول ہونے کا اندازہ کیا گیا ہے بجٹ مباحثہ کے بعد منظور کر لیا گیا بورڈ کی سنہ ۱۹۴۸-۴۹ء کی کل آمدنی ۶۰ لاکھ ۴۶ ہزار اور کل خرچ ۵۹ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے اور اسی طرح بجت کا اندازہ ۷۱ ہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ بقایا ملا کر بجت ۵ لاکھ کی ہے

سماج سیوا کمیٹی شہر کانگریس کمیٹی کانپور
ڈاکٹر مراری لال صدر و منشی بھگوتی پرشاد سکریٹری کا بیان

شہر کانگریس کمیٹی کے تحت میں سماج سیوا کمیٹی ... میں قائم کی گئی ہے کمیٹی نے ... تعمیری کام کو ہی اپنا پروگرام ... چلانے کیلئے شہر میں تقریباً ... اس طور سے بنائے جائیں گے کہ جسمیں کسی فرقہ کے لوگ ... حلقے میں خاص کام فرقہ واریت چھوت چھات کو مٹانا ہوگا اسلئے حلقہ بناتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوگا کہ اسمیں بڑی ذات والے ہندو مسلمان اور ہریجن بھائی ضرور آجاویں۔

حلقے میں مندرجہ بالا کے علاوہ تعلیم تندرستی اور صفائی پر بھی دھیان دیا جاویگا۔ آپسی مسئلے آپس میں طے کرانے اور بوجھ بابو جی کے بتلائے ہوئے دوسرے کاموں کو پورا کرنے کی کوشش کیجائے گی۔ باشندگان حلقہ کو شہری حقوق و فرائض بھی بتلائے جانے کی کوشش کیجائے گی۔ حلقے میں بچوں کی طرف خاص توجہ دی جاوے گی، کیونکہ یہی لوگ ملک کی ریڑھ ہیں اور آگے چلکر ملک کی باگ ڈور انھیں کے ہاتھ ہوگی بچوں کے دل و دماغ شروع میں بالکل پاک و صاف ستھرے ہوتے ہیں اسلئے اگر شروع ہی سے انکو ایسی تعلیم و کتابیں دیجاویں جیسے وہ ملک کے سچے شہری بنیں اور ان میں انسانی اخلاقی ترقی ہو، میل محبت ہمدردی رکھنا ایکدوسرے مذاہب کی اچھی باتیں جانیں، ایکدوسرے کی عزت کرنا اور بری باتوں سے دور رہ کر بچنا، اس کے متعلق ہمیں ایسی کتابیں اور لٹریچر کی ضرورت ہوگی جس سے ہمارے کاموں میں مدد اور کامیابی مل سکے، اس لئے ہم اپنے بھی ہمدردوں مضمون نویسوں اور شعرا کرام سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ آسان زبان میں بچوں اور بڑوں کے واسطے ایسی کتابیں تیار کر کے دینے کی مہربانی کریں جنکو ہم نجی مدرسوں میں پڑھا سکیں، اس طرح اس کام میں ہماری امداد کریں، جس سے ہمیں کامیابی کے راستہ میں آسانی ہو۔

ہم صوبائی سرکار سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ اس طرح کے لٹریچر و کتابیں تیار کرائے اور اس کیلئے ایک خاص کمیٹی بنائی جائے جسمیں غیر سرکاری ممبر بھی ہوں اور جنکو اس کام سے دلچسپی ہو نیز جو فرقہ واریت و چھوا چھوت کی برائیوں سے ہمیشہ دور رہے ہوں کورس کی کتابیں بہت جلد تیار کرانے کی کوشش کیجائے کہ گرمیوں کی چھٹی کے بعد اسکول کھلنے پر وہ درجوں میں پڑھائی جاسکیں ساتھ ہی سرکار سے یہ بھی استدعا ہے کہ اگر سرکار کسی اسکول وغیرہ کو کوئی امداد دیوے تو صرف ایسے ہی کو دینے کی مہربانی کرے جو فرقہ واریت اور چھوا چھوت سے دور رہے ہوں اور اس برائی سے نفرت کرتے ہوں یہی استدعا میونسپل بورڈ سے بھی ہے۔

ٹاکیز و سینما گھر بھی ہمارے اچھے خاصے درسگاہ بن سکتے ہیں بشرطیکہ ان میں مندرجہ بالا بنیاد پر تصویریں دکھلائی جاویں اس لئے صوبائی و مرکزی سرکاروں سے استدعا ہے کہ وے ملک کی بہبودی کیلئے خاص توجہ سے مہربانی فرمائیں اور بہت جلد ایسی تصویریں سینما گھر میں لانے کی کوشش کریں۔

ڈیولپمنٹ بورڈ سر ای۔ ایم۔ سوٹر پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ مارچ کے بعد چھ ماہ کی رخصت پر ولایت جا رہے ہیں، حکومت یوپی نے ان کی جگہ پر ڈیولپمنٹ بورڈ کانگریس پارٹی کے لیڈر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی چیف ایڈیٹر "روزانہ پرتاپ" کو پریسیڈنٹ مقرر کیا ہے ہم گورنمنٹ کے اس انتخاب پر مبارکباد دیتے ہیں اور ودیارتھی جی سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ نہایت مستعدی اور محنت کے ساتھ بورڈ کے کام کو چلانے کی کوشش کریں گے

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پانڈے ایگزیکیٹو افیسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو حکومت یوپی سکریٹریٹ میں بلانا چاہتی ہے اور اگر وہ چلے گئے تو ان کی جگہ پر مسٹر بی۔ بی۔ ... کانپور ایگزیکیٹو افیسر ہوں گے۔

سر اقبال لائبریری سر اقبال لائبریری کو ڈیڑھ ہزار روپیہ کی امداد کانپور میونسپل بورڈ نے دی تھی جس کو حکومت نے منظور نہیں کیا تھا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس رقم کو وصول کرنے کے لئے دیوانی مقدمہ دائر کرنے کی حکومت سے اجازت طلب کی گئی ہے۔

طاعون کا ٹیکہ مسٹر کے پرشاد میڈیکل افیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ کانپور میں طاعون کا زور بڑھنے کا خوف ہے۔ اس لئے پبلک سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ طاعون کا ٹیکہ ضرور لگوا لیں نوتی پیدائش کے دفتروں میونسپل آفس اور شہر کے تمام ڈاکٹر صاحبان کے یہاں مفت ٹیکہ لگانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اہل شہر ٹیکہ لگوا کر اپنے کو محفوظ کریں گے۔

ایٹ ہوم مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے پریسیڈنٹ ہونے کے اعزاز میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے ۲۰ مارچ ۵½ بجے شام کو کرزن پارک میں ایک ایٹ ہوم دیا جا رہا ہے۔ ۲۲ مارچ ۵½ بجے شام کو کرزن پارک میں معززین شہر کی طرف سے ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جائیگا۔ ایٹ ہوم دینے والوں میں ۴۲ معززین شہر کے نام درج ہیں۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

... سپلائی کے ...

۱ (اے) بھوسہ کے واسطے ارنسٹ منی	ایک ہزار روپیہ	
چنا یا چونی کے واسطے ارنسٹ منی	۹ سو روپیہ	
کوکھی کے واسطے ارنسٹ منی	ایک سو روپیہ	

۲ (ب) دس فیصدی کے حساب سے ضمانت کی رقم ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء کو ۴ بجے شام تک ان ٹنڈروں کو ذیل کے دستخط کنندہ وصول کریں گے۔ وقت گذرنے کے بعد کوئی ٹنڈر نہیں لیا جائے گا۔

۳۔ میونسپل خوانہ میں نقد ارنسٹ منی جمع کرنے کے ثبوت کے طور پر اصلی رسید ہر ٹنڈر کے ساتھ منسلک ہونا چاہئے۔ اس رسید کے بغیر کسی ٹنڈر پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ اور چک قبول نہیں کیجائیگی

۴۔ بھوسہ۔ چنا۔ یا چونی اور کولھو کی کھلی کے لئے ٹنڈر ان فارموں پر ہونا چاہئے۔ جو بالترتیب تین روپیہ۔ تین روپیہ اور ایک روپیہ کی دو کاپی کے ایک سٹ کے حساب سے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء کو ۴ بجے شام تک فارم کیپر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور ایک دفعہ خریداری کے بعد ٹنڈر کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی۔

۵۔ ہر ایک ٹنڈر مہر بند لفافہ میں ہونا چاہئے جس کے اوپر "راشن کی سپلائی کیواسطے ٹنڈر" کے الفاظ درج ہونا چاہئے۔ اور میڈیکل افیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کے پتہ سے آنا چاہئے۔

۶۔ ٹنڈروں کے ساتھ چیزوں کے نمونے مہر بند جھولوں میں بھیجنا چاہئے۔ بھوسہ مقدار میں پانچ سیر سے کم نہیں ہونا چاہئے۔

۷۔ بورڈ اپنے آپ کو کم سے کم یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کے لئے پابند نہیں کرتا ہے۔ اور ٹنڈر کے نامنظور کرنے کے لئے کوئی وجوہات نہ بتلائے جاویں گے۔

۸۔ اتوار اور تعطیلات کے علاوہ ہر روز دفتر کے اوقات یعنی ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام کے درمیان مزید اطلاعات میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے دفتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۹۔ ٹھیکہ کے کام کو مناسب طریقہ سے پورا کرنے کی پوری ضمانت دس فی صدی کے حساب سے نقد منظور شدہ ٹنڈر دینے والے کو جمع کرنا ہوگی۔

۱۰۔ ٹھیکہ داروں کو آئیٹم وار ہندسہ و الفاظ دونوں میں نرخ لکھنا چاہئے۔ ورنہ بلا اس کے ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۔ دوسرے کاموں کے متعلق جمع کی ہوئی ارنسٹ منی اس میں منتقل نہیں کی جائے گی۔

۱۲۔ ایک دفعہ داخل کرنے کے بعد اگر ٹنڈر دینے والا اپنا ٹنڈر واپس لینا چاہے گا تو اُن کی ارنسٹ منی ضبط کر لی جائے گی۔

۱۳۔ ٹنڈر کی منظوری کی اطلاع کی تاریخ سے چار دن کے اندر اگر کامیاب ٹنڈر دینے والا اگریمنٹ کرنے سے قاصر رہیگا تو اس کی ارنسٹ منی کی رقم ضبط کر لی جائے گی۔

نوٹ:۔ اگریمنٹ کا فارم جس کو کامیاب ٹنڈر دینے والے کو بھرنا ہوگا۔ میونسپل دفتر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور جنرل نوٹس بورڈ پر چسپاں کر دیا جائے گا۔

۱۳ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء کے بعد پہلے بورڈ کی میٹنگ میں ٹنڈر کھولے جائیں گے۔

(دستخط) کے۔ پرشاد
میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور

یو، پی کے لئے پانچ سالہ تعلیمی منصوبہ

اسمبلی میں پانچ کروڑ روپیہ کی منظوری

لکھنؤ، ۱۶ مارچ - آج یو پی اسمبلی کا اجلاس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو پی اسمبلی کی صدارت میں شروع ہوا مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیمات یو، پی نے ۵۳۱۹۲۷۰۰ روپیہ کا مطالبہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس مد میں ۱۶۶ تحریکات تخفیف پیش کی گئیں اور ابتدائی تعلیم سے فوجی تعلیم تک کا ایک طویل قصہ ہے آپ نے کہا کہ اس وقت صوبہ بہار میں ۴۶۳۳۳۲ - تعلیمیافتہ ہیں۔ اور اس وقت ۵۳۱۹۲۷۰۰ روپیہ تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے۔ ابتدائی تعلیم کے لئے ۲۲۰۰۰ اسکول کھولنا طے کیا گیا ہے۔ تاکہ ہر گاؤں سے ڈیڑھ میل پر ایک اسکول ہو سکے۔ گزشتہ سال ۲۳۰۵ مدرسے کھل چکے ہیں، ان اسکولوں کے لئے سارجنٹ اسکیم میں یہ طے کیا گیا تھا کہ عمارتیں پختہ ہوں لیکن ہم نے اخراجات کو کم کرنے کے لئے کچی عمارتیں بنوانے کا فیصلہ کیا ہے اس اسکیم کے تحت ہر اسکول کی لاگت ۱۵ ہزار روپیہ تھی جس کا ہمارے لئے صرف کرنا نا ممکن تھا، اب ہمنے طے کیا ہے کہ اسکول پہلے کھل جائیں اور عمارتیں بعد کو بنیں اسکیم کی مدت بجائے دس سال کے پانچسال کر دی گئی ہے اس سال چار ہزار چار سو اسکول کھلیں گے، پانچ برس کے بعد صوبہ میں لازمی تعلیم ہو جائے گی، طریقہ تعلیم بنیادی رہے گا، ان مدرسوں کے لئے ۶۶ ہزار مدرسین کی ضرورت رہے گی۔ تعلیم پر اگرچہ ہم پانچ کروڑ خرچ کر رہے ہیں اور اس سے آمدنی ۳۳ لاکھ ہو رہی ہے تربیت یافتہ مدرسین کی کمی کی بنا پر سہ ترک تربیت دینے کے لئے ۲۶ گروہ بنائے گئے ہیں۔ تربیت دینے سے جو فاضل وقت بچے گا اس میں یہ جماعتیں دیہاتیوں کو تاریخ اور آرٹ کی باتیں بتائیں گے۔ پارسال غیر تربیت یافتہ مدرسین کے لئے ۲۰ روپیہ کا گریڈ مقرر کیا گیا تھا امسال مزید پانچ روپیہ کا اضافہ کر دیا گیا، تین برس تک اگر انھوں نے کام کیا تو انھیں مدرسین کو تربیت یافتہ مدرسین کا گریڈ دے دیا جائے گا۔ شہروں میں تعلیم کو لازمی کرنے کے لئے ۲۹ لاکھ روپیہ خرچ رکھا گیا ہے اور ضرورت پر مقامی ادارے تعلیم کے لئے ایک چوتھائی خرچ کریں گے، اور تین چوتھائی حکومت دے گی، ان اسکولوں پر ۱۶۱۶۹۷۰۰ روپیہ خرچ ہوا ہے اور ۶۶ فیصدی خرچہ بڑھ گیا ہے۔

ثانوی تعلیم کے سلسلہ میں وزیر تعلیم نے بتایا کہ الہ آباد میں ایک ذہنی جانچ کا ادارہ کھول دیا گیا ہے، آٹھویں درجہ کے بعد جو طلبا تعلیم چھوڑ دیتے ہیں ان کے لئے ایسے اسکول کھولے جائیں گے جس میں گھریلو دستکاری اور مختلف چھوٹی چھوٹی صنعتیں سکھائی جائیں گی، اور یہ طلباء جب تربیت کے بعد واپس ہوں گے تو فوراً باکار ہو جائیں گے

یونیورسٹی کی تعلیم کے سلسلہ میں انھوں نے کہا کہ ہمیں ماہرین کی ضرورت ہے پچھلے سال کے مقابلہ میں امسال ۸۶۲۶۰۰ روپیہ زیادہ صرف ہوا ہے۔ دو لاکھ ہندو یونیورسٹی کو اس کے قرض کے بار کی وجہ سے دیا گیا ہے اور ڈیڑھ لاکھ سائنس کی تحقیقات کے لئے رکھا گیا ہے اور ۱۷۹۸۰۰ روپیہ ۳ یونیورسٹیوں کے لکچراروں کی تنخواہوں میں اضافہ کے لئے رکھا گیا ہے۔ لکچرار کو ۳ سو سے پانچسو تک ریڈر کو پانچ سو سے ۸ سو تک اور پروفیسر کو آٹھ سو سے ساڑھے بارہ سو تک تنخواہ ملے گی۔

لنچ کے بعد ایوان کی کارروائی مسٹر نفیس الحسن ڈپٹی اسپیکر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیمات نے اپنے مطالبہ کے سلسلہ میں تقریر جاری رکھتے ہوئے ڈگری کالج میں تنخواہوں کے اضافہ مومن و انصار کے وظیفہ اور ہند و غیر ترقی یافتہ طبقہ کے وظیفہ کے سلسلہ میں تفصیلات بتائے۔ اس کے بعد انھوں نے مردوں اور عورتوں کی ٹریننگ کے بارے میں کہا کہ امسال کئی سی، ٹی کالج کھلنے والے ہیں جو مردوں کے لئے نئے پانچ ماڈل اسکول اور چار لڑکیوں کے لئے کھولنے کا ارادہ ہے، ہندوستانی اسکولوں کو بھی اینگلو ہندوستانی اسکولوں کے معیار پر لایا جائے گا، اور ٹریننگ کے میعاد کو نصف کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اسوقت تربیت یافتہ ماسٹروں اور مدرسین کی بہت ضرورت ہے۔ تعلیم بالغان کے سلسلہ میں وزیر تعلیمات نے اس بات کا اعتراف کیا کہ اس سال حکومت کو ادھر توجہ دینے کا موقعہ نہیں ملا لیکن وہ بہت جلد اس طرف بھی توجہ کرے گی۔ سنسکرت یونیورسٹی کھولنے کے متعلق انھوں نے بتایا کہ جو کالج موجود ہے اسی کو یونیورسٹی بنا دیا جائے گا۔ ثقافتی تعلیم کے سلسلے میں انھوں نے موسیقی اور میوزیم وغیرہ کے متعلق بتایا کہ کمیٹیوں کی رپورٹ مانگی گئی ہے اور کوشش ہو رہی ہے کہ ضلع وار میوزیم اور سفری میوزیم بھی کھولے جائیں۔ سماجی خدمت کے لئے بتایا کہ اس سال فیض آباد میں تقریباً ۵۰ گریجویٹ تربیت حاصل کر رہے ہیں اور اگلے سال سے اور عمدہ تربیت شروع ہو جائے گی۔ اور مکمل نصاب رکھا جائیگا

فوجی تربیت کے سلسلے میں بھی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر سمپورنانند نے بتایا کہ پچھلی حکومت نے اسکو ابھی تک روکا۔ لیکن اب وہ اس سلسلہ میں کام کرنے جا رہے ہیں، مرکزی حکومت سے ۲۰ ہزار طلباء کا کوٹہ یو پی کے ذمہ ملا ہے اسکولوں میں نویں اور دسویں ... جسمانی [illegible] ... کے ممبر مقرر ہوں سے بیلن انٹرمیڈیٹ کو فوجی تربیت کا انتظام کیا جائے گا۔ جو کالج درخواست کریں گے وہاں تربیت ہو گی، انھوں نے بتایا کہ فوجی تربیت کے سلسلہ میں جتنا سامان انھوں نے حکومت ہند سے مانگا تھا اس کا نصف ملا ہے، سارے صوبے میں ایک ساتھ ٹریننگ فی الحال مشکل ہے لیکن اس تجربہ کے بعد تربیت لازمی کر دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ وہ جسمانی تربیت کیلئے ڈائرکٹر کا تقرر بھی کرنے جا رہے ہیں۔

آخر میں انھوں نے ممبران اسمبلی سے اپیل کی کہ وہ حکومت کے کاموں میں اشتراک کریں اس کے بعد تالیوں کی گونج میں انھوں نے تقریر ختم کی۔

تعلیم کے مطالبہ پر ایک تخفیفی تحریک کے سلسلہ میں مسٹر اندر دیو ترپاٹھی نے کہا کہ یونیورسٹیوں کی حالت ٹھیک نہیں ہے طلباء میں کوئی ضبط نہیں ہے۔ لڑکیوں کو ایسی تعلیم دینی چاہئے کہ جس سے وہ صحیح طور پر گھریلو زندگی بسر کر سکیں۔

مسٹر رگھوکل تلک نے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ وزیر تعلیم کو جتنی توجہ تعلیم پر دینی چاہئے اتنی نہیں کر رہے ہیں ان کے پاس دوسرے محکموں کے کام کرنے کی وجہ سے وقت نہیں ہے، اسکیمیں ضرور معقول ہیں لیکن دیکھنا ہے کہ ان پر عمل کہاں تک ہوتا ہے وزیر تعلیم کے لئے مناسب ہے کہ وہ ایک ابتدائی اسکولوں کی حالت ×

بقیہ کالم ۵ پر دیکھئے

اِتحاد کے لئے صدر یو، پی کانگرس کی اپیل

بنارس، ۱۴ مارچ، کل صوبائی کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سیٹھ دامودر سروپ صدر صوبائی کانگرس کمیٹی نے کہا "ہمیں کوشش کرنا چاہئے کہ ہمارے درمیان کسی قسم کی جماعتی سیاسیات باقی نہ رہے ہمیں آپس کے وہ تمام اختلافات ختم کر دینے چاہئیں جن کا مقصد قوم اور آزادی کے نام سے ذاتی فائدہ حاصل کرنا ہو اور آگے بڑھنے کے لئے اپنے میں ایک نئی روح پھونکنی چاہئے اگر ہم نے یہ سب نہ کیا تو آزادی کے کوئی معنی نہیں ہیں

مسٹر سیٹھ نے کہا کہ آزاد ہندوستان میں صوبائی کانگرس کا یہ پہلا اجلاس ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ خدمت اور ایثار کا وہ جذبہ جس نے ہمیں آزادی دلائی ہے اُسوقت تک کمزور نہ پڑے گا جب تک کانگرس کے تمام اعلےٰ مقاصد عملی جامہ نہ پہن لیں۔

مہاتما گاندھی کے افسوسناک قتل کا ذکر کرتے ہوئے صدر کانگریس نے کہا کہ بڑی حد تک اس کی ذمہ داری کانگرس والوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ گاندھی جی کے محبت اور خدمت کے اُس مشن کو پورا کیا جائے جو انکی زندگی میں نہ پورا کیا جا سکا تھا، انھوں نے کہا کہ کانگرس میں جو ناچاقیاں نظر آ رہی ہیں اُن کا کانگرس کے نصب العین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُن کی وجہ صرف یہ ہے کہ کانگرس میں بعض ایسے ناپسندیدہ عناصر داخل ہو گئے ہیں جن کا مقصد ذاتی منفعت ہے۔ اس طرح کانگرس میں جو اخلاقی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں، اُن سے گاندھی جی کو بڑی تکلیف پہونچی تھی، مجھے اُمید ہے کہ اب اس زبردست سانحہ کے بعد ہر شخص اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے گا اور جماعتی سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر کے اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے صدق دل سے کوشش کرے گا۔

"کانگرس دستور میں اگر کوئی تبدیلی کی جا رہی ہے تو اُس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اب تنقید اور اعتراضات کی اجازت نہیں ہو گی، اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو کانگرس خود اپنی قبر کھود لے گی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری بحث و تمحیص کے بعد جب کوئی فیصلہ کر لیا جائے تو ہر کانگرسی اس پر عمل کرے خواہ وہ ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔ دامودر سروپ نے کونسل میں ایک خاص جماعت کی قلیل نمائندگی ضلع بورڈوں کے انتخابات اور کانگرس کے سالانہ انتخابات کے خلاف شکایت کا ذکر کیا اور کہا کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہمیں اختلاف نہ کرنا چاہئے یہ تو اب طے ہو چکا ہے کہ آئندہ کونسل میں جو نشستیں خالی ہوں گی اُن کے انتخاب میں کانگرس کارکنوں سے بھی مشورہ لیا جائے گا جو لوگ پارلیمنٹری بورڈ کے ممبر نہیں ہیں اُن سے بھی مشورہ لیا جائیگا سالانہ انتخابات کی دشواریوں کو ختم کرنے اور ان کی نگرانی کرنے کے لئے ۲ یا ۳ ایسے آدمیوں کا ایک بورڈ بنایا جائے گا جنکو سیاست کی سرگرمیوں سے کوئی خاص تعلق نہ ہو گا۔

آئندہ تعلیمی منصوبہ کی تشریح

نئی دہلی، ۱۰ مارچ، ہند پارلیمنٹ میں آج ہندوستان کے وزیر تعلیمات مولانا ابو الکلام آزاد نے مستقبل کے تعلیمی منصوبہ کی پوری وضاحت کی اور ان اسکیموں کا تذکرہ کیا کہ جن پر حکومت اسوقت عمل کر رہی ہے ۔ انھوں نے کہا کہ خیال تو یہ ہے کہ ملک کے ہر پڑھے لکھے آدمی کی خدمات پانچسال تک کے لئے مستعار لے لی جائیں اور وہ تعلیم بالغان کے سلسلہ میں کام کرے، یہی تعلیمی کانفرنس نے گزشتہ جنوری میں طے کیا تھا۔

آئندہ جولائی سے دہلی میں بنیادی تعلیمی منصوبہ کے مطابق عام لازمی تعلیم شروع کر دیجائے گی، ثقافتی تعلیم کا تذکرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا مارس ہندوستانی موسیقی کالج لکھنؤ کی از سر نو تنظیم کا خیال ہے

سرکاری زبان بنگالی

ڈھاکہ، ۱۱ مارچ، آج متعدد سرکاری دفتروں کے سامنے پولیس نے جو لاٹھی چارج کیا اس سے تقریباً پچاس آدمی زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر اے۔ کے فضل الحق بھی شامل ہیں۔ مشرقی پاکستان کے مسلمان طلباء کی لیگ نے آج اپنے اس مطالبہ پر زور دیتے ہوئے عام ہڑتال کی تھی کہ بنگلہ کو مشرقی پاکستان کی سرکاری زبان قرار دیا جائے، اس کے علاوہ دوسری سرکاری زبانوں کی طرح بنگلہ کو بھی مساوی درجہ دیا جائے۔

قلات کا پاکستان میں شمولیت سے انکار

لندن، ۱۱ مارچ، پیٹرک ڈوز اقدامت پسند نے قلات کے اس فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ اس نے پاکستان میں شمولیت سے انکار کر دیا ہے۔ آج دار العوام میں سوال کیا کہ کیا برطانی حکومت کا ارادہ ہے کہ وہ برطانی حکومت ڈومینین میں رہتے ہوئے معاہدہ دوستی کرنیکی تحریک کرے گی۔

رابطہ دولت مشترکہ کے نائب وزیر مسٹر گارڈن واکر نے جواب دیا کہ میری توجہ اخبارات کے اس خبر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ خان قلات نے پاکستان میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن مجھے یقین کرنے کا کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا کہ قلات اور پاکستان کی گفت و شنید ختم ہو چکی ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان دونوں کے درمیان ابھی تک ایک عارضی معاہدہ موجود ہے۔

آسام کا خسارہ بجٹ

شلانگ، ۱۱ مارچ، آج صوبائی بجٹ وزیر مالیات مسٹر بی۔ آر۔ مہدی نے اسمبلی میں پیش کیا جس میں ایک کروڑ ۴۹ لاکھ ۵۹ ہزار روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

پناہ گزینوں کی امداد

دہلی، ۱۲ مارچ، وزیر امداد و بحالی مسٹر کے سی نیوگی نے آج انڈین پارلیمنٹ میں کہا کہ حکومت اس سلسلہ میں اپنے بساط بھر کام کر رہی ہے، اگرچہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی، لیکن اس کے باوجود حکومت کو اس معاملہ میں ابھی خاصی کامیابی ہوئی ہے، انھوں نے بتایا کہ بحالی و نو آبادی کا کام اطمینان بخش طور پر اس وقت ہو سکتا ہے جب دونوں آبادیوں میں ان کی جائدادوں کی ملکیت کا مسئلہ طے ہو جائے جنھیں پناہ گزین چھوڑ آئے ہیں۔

پاکستان کے سرکاری دفاتر پر حملہ

کراچی، ۱۲ مارچ، حکومت پاکستان کے کچھ ملازم نے کل حکومت پاکستان کے دفاتر کے سامنے مظاہرہ کیا جس پر قابو پانے کے لئے پولیس کو طلب کرنا پڑا

ان ملازموں نے جن کے پاس رہنے کے لئے ایک مکان نہیں ہے اور خیموں میں رہتے ہیں شکایت کی کہ ایک دن پہلے موسلادھار بارش سے انھیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ انھوں نے مکان کی فوری فراہمی کا مطالبہ کیا۔ ان میں بعض لوگوں نے کھڑکیوں اور دروازوں کے شیشے توڑ ڈالے اور وہ سکریٹریٹ کے تھانے لے جائے گئے۔ جہاں انھیں چھوڑ دیا گیا۔

× بقیہ کالم (۲)

دیہات میں جا کر بغیر کسی اطلاع کے دیکھیں، انھوں نے کہا کہ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم کا دفتر لکھنؤ آ جانا چاہئے کیونکہ دفتر کی دوری کی وجہ سے کام میں کافی تاخیر ہوتی ہے، جس کی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ ۱۹۴۲ء میں ایک ماسٹر کو علحدہ کیا گیا تھا اور اسی ایوان میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی جانب سے بتایا گیا تھا کہ اس کا تقرر کیا جا چکا ہے لیکن میں ایوان اور وزیر تعلیم کی اطلاع کیلئے بتانا چاہتا ہوں کہ آج تک اس کا حکم نہیں پہونچا ہے (قہقہہ)

انھوں نے کہا کہ طالب علموں کی فیس میں اضافہ نہ کیا جائے بلکہ اگر ضرورت ہو تو تعلیمی ٹیکس لگا دیا جائے کیونکہ روپیہ تو ہمیں سب کو دینا ہے، استادوں کی تنخواہیں کم ہیں اور بعض بعض اسکولوں میں انھیں چپراسیوں کے برابر تنخواہ بھی نہیں ملتی ہے۔ طریقۂ تعلیم کو بھی ہمیں بدلنا چاہئے غلط تعلیم ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ اکثر اسکولوں کے نوے فیصدی طلباء راشٹریہ سیوک سنگھ میں شامل ہو گئے تھے، گو کہ اس کی ذمہ داری ہم سب پر ہے لیکن زیادہ تر محکمہ تعلیم ذمہ دار ہے انھوں نے یہ تجویز کیا کہ تعلیمی اداروں کے فرقہ وارانہ ناموں کو ختم کیا جائے اور آئندہ کسی طالب علم کی ذات نہ لکھی جائے مسٹر اسرار احمد نے لڑکوں لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کی مخالفت کی۔ باقی

کشمیری عوام کا فیصلہ ہندستان کے حق میں ہوگا

لکھنؤ، ۱۳؍ مارچ، ہم کشمیر کو پریم کی نگری بنانا چاہتے ہیں جہاں کے حسین قدرتی مناظر سے دنیا کی تھکی ہاری انسانیت کو دماغی سکون اور تقویت قلب حاصل ہوسکے، آج نفرت کی طاقتیں ہم سے ٹکرا رہی ہیں، لیکن یہ طاقتیں پریم کی طاقت کے آگے سرنگوں ہوں گی۔" یہ وہ الفاظ ہیں جو شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے آج یہاں گورنمنٹ ہاؤس میں صحافتی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہے۔

کشمیر کے مستقبل کے متعلق انھوں نے کہا کہ "کشمیر کے عوام ہندوستان کے ساتھ آنے کے لئے تیار ہیں۔ وہاں مسٹر جناح کے دو قومی نظریہ کا کوئی اثر نہیں۔

شیخ عبداللہ نے کہا کہ آج کشمیر میں علاقے کے ۔۔ نہیں اصولوں کے لئے جنگ ہو رہی ہے، مسٹر جناح نے ہندو سوسائٹی کے عیوب سے فائدہ اٹھا کر دو قومی نظریہ بنایا اور کہا کہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل کر نہیں رہ سکتے انھوں نے فرقہ وارانہ منافرت کو اس ہوا دی کہ آخر ملک تقسیم ہوگیا۔

ہندوستان اور پاکستان دونوں کے نظریوں کے لئے کشمیر کی خاص اہمیت ہے کیونکہ وہاں کی ۸۰ فی صدی آبادی مسلمان ہے، یہی نہیں وہ تقریباً تین طرف سے مسلم اکثریت کے علاقوں سے (جن میں روس اور چین کے علاقے بھی شامل ہیں) گھرا ہوا ہے۔ اسی لئے کشمیر پر مسٹر جناح کی خاص نظریں ہیں، ۱۹۴۴ء میں انھوں نے کشمیر آکر کوشش کی کہ کشمیر ان کا دو قومی نظریہ مان لے لیکن بہت بحث و تمحیص کے بعد ان کو نامراد واپس جانا پڑا۔

اس ضمن میں انھوں نے کہا کہ اگر کشمیر ہندوستان کے ساتھ رہے تو ہندو بھی مسلمانوں کی عزت کرنے لگیں گے شیر کشمیر نے کہا کہ لوگ مجھ سے حیرت سے پوچھتے ہیں کہ کشمیر کے مسلمان رائے طلبی میں کیسے ہندستان کے حق میں فیصلہ کریں گے، اصل میں انھیں یقین نہیں آتا کہ ملک کا کوئی گوشہ ایسا بھی ہوسکتا ہے جو فرقہ وارانہ تعصب سے پاک ہو، میں ان لوگوں کو کیسے یقین دلاؤں، یوں سمجھئے کہ جب ہندستان اور پاکستان پر فرقہ وارانہ منافرت کے بادل خون برسا رہے تھے، کشمیر میں مہاتما گاندھی کے اصولوں پر عمل ہو رہا تھا، جب قبائلی لٹیرے سرینگر کے قریب پہونچ گئے، ریاستی فوج شکست کھا کر منتشر ہو گئی اور مہاراجہ کشمیریوں کو بے یار و مددگار چھوڑ کر بھاگ گئے تو سرینگر کا مسلمان بچہ بچہ اپنے ہندو اور سکھ بھائیوں کی حفاظت کیلئے بندوق لاٹھی اور ڈنڈے لے کر قبائلیوں کے

مقابلہ کے لئے نکل آیا، شہر میں توپوں اور بندوقوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن ہندو اور سکھ عورتیں آزادی سے چل پھر رہی تھیں، کیوں؟ اس لئے کہ انھیں یقین تھا کہ اُن کی عزت پر حملہ ہونے سے پیشتر دو لاکھ مسلمان اپنی جان دے دیں گے۔ پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کے ساتھ کشمیری مسلمانوں نے ایسا سلوک کیا کہ انھیں حیرت تھی کہ ایسے بھی مسلمان ہوتے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ان تمام باتوں کے باوجود کشمیر کے ہندستان کے ساتھ آنے کا انحصار ہندستان کے عام فرقہ وارانہ حالات پر ہے، ہندستان کی فرقہ وارانہ حالت درست رہنی چاہئے تاکہ مسلمان عزت کے ساتھ اسکو اپنا وطن سمجھیں۔

کشمیر اور اہل کشمیر کو سمجھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ہم برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں میں رہنے والے سیدھے سادے لوگ ہیں، ہم سیاست کی باریکیوں سے ناواقف ہیں۔ ہمارا دل برف کی طرح صاف ہے، ہمارا ملک ایک حسین وادی ہے۔ ہم اسکو ایک ایسی جگہ بنانا چاہتے ہیں جہاں کے خوبصورت مناظر سے تھکے ہوئے دل و دماغ تقویت اور سکون حاصل کرسکیں ہم کشمیر کو ایک پریم کی نگری بنانا چاہتے ہیں۔

انھوں نے انکشاف کیا کہ امریکہ میں ان کے خلاف یہ پروپگنڈا کیا گیا تھا کہ وہ کمیونسٹ ہیں اور خفیہ طور پر کئی بار ماسکو جاچکے ہیں، چنانچہ اس بارے میں لوگوں نے ان سے سوالات بھی کئے جس کی تردید انھیں یہ بتا کر کرنا پڑی کہ ہندستان کے باہر یہ ان کا پہلا سفر ہے۔

انھوں نے کہا کہ میرے خلاف یہ الزامات اکثر عائد کئے گئے ہیں، جب میں نے "کشمیر چھوڑدو" کی تحریک شروع کی تو مسٹر جناح نے بھی یہ ہتھیار استعمال کیا تھا اور کہا تھا کہ اس تحریک کے پیچھے کسی بیرونی طاقت کا ہاتھ ہے نیشنل کانفرنس کے کردار کا انھوں نے تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ نیشنل کانفرنس میں جس طرح ایک خاص مقصد کیلئے

فرقوں میں اتحاد پایا جاتا ہے ۔۔۔ خیالات میں بھی اتحاد ہے نیشنل کانفرنس میں سوشلسٹ، لیبورسٹ ہر خیال کے لوگ ہیں، اور جدید کشمیر کی تعمیر کے لئے مل جل کر کام کرتے ہیں، ہم نے اپنے اغراض و مقاصد اور نصب العین کا خاکہ "نیا کشمیر" نام کی ایک

کتاب میں درج کر دیا ہے جو اس سے اتفاق کرتا ہے اسکے مطابق عمل کرتا ہے اور یہی نیشنل کانفرنس کا ممبر ہے صرف ممبر اور وفادار ہے، وہ ہمارا شریک ہے خواہ اس کے ذاتی خیالات کچھ بھی ہوں نیشنل کانفرنس کا نصب العین اشتراکی طرز کا ہے جس میں زمینداری، جاگیرداری یا دیگر قسم کی لوٹ کھسوٹ کی کوئی جگہ نہیں۔ پریس کی عظمت و طاقت اور ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ آپ کے قلم میں جو طاقت ہے وہ بڑے بڑے لیڈروں کے کلام میں بھی نہیں، آپ اپنے قلم سے لاکھوں انسانوں کے دل و دماغ کو متاثر کرسکتے ہیں۔ آپ اس طاقت کو اعلےٰ مقاصد کے حصول میں استعمال کیجئے

مہاتما گاندھی کے اصولوں کی تبلیغ کیجئے۔ اور ۔۔۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ قبائلی لٹیرے قتل و غارت گری اور اغوا میں ہندو مسلمانوں کا امتیاز نہیں کرتے، کشمیر تو کشمیر پاکستان میں بھی مسلمانوں کے ساتھ ان کی یہی حرکتیں ہیں۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ جموں سے جو مسلمان پاکستان بھاگ گئے تھے اُن کا پاکستان میں کوئی پرسان حال نہیں، وہ جموں واپس آنا چاہتے ہیں لیکن سرحد پر لڑائی ہو رہی ہے اسلئے پھنس کر رہ گئے ہیں، قبائلیوں کی ذہنیت کا تذکرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وہ محض لوٹنے کیلئے کشمیر آتے ہیں اور جب لوٹ کا کافی

سرحدی تصفیہ کیلئے مشترکہ کمیشن!

نئی دہلی۔ ایک صحافتی اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ مشرقی بنگال کے ضلع سلہٹ اور صوبہ آسام کے درمیان سرحدی تنازعات کو ریڈکلف کمیشن کا فیصلہ مدنظر رکھ کر دوستانہ طور پر طے کرنے کے لئے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے ایک مشترکہ حد بندی کمیشن مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کمیشن پہلے پتھریا کی پہاڑی پر محفوظ جنگل کی سرحد اور اس کے بعد دریائے کیارا کے راستہ کے متعلق تنازعات کا تصفیہ کرے گا۔ کمیشن اپنی تجاویز ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے سامنے پیش کرے گا۔ طریق کار اور کمیشن کے اجلاس کی جائے وقوع کا فیصلہ خود کمیشن کرے گا کمیشن میں مسٹر ر۔ سی۔ چودھری حکومت ہند کی اور سید معین الدین حکومت پاکستان کی نمایندگی کریں گے کمیشن کے ہر رکن کی امداد کے لئے دونوں حکومتیں مساویانہ تعداد میں فنی مشیر مقرر کریں گی۔

بھوپال اپنی انفرادیت کو برقرار رکھیگا

بھوپال۔ نواب بھوپال نے اپنی ریاست کی شمولیت کے مسئلہ پر اپنی پوزیشن پیش کرتے ہوئے کہا۔ میں کسی ایسے مشورہ یا تجویز کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں جس میں یہ کہا گیا ہو کہ ریاست بھوپال کو کسی صوبہ میں شامل کر دیا جائے۔ یا دہ ریاستوں کی کسی یونین میں شامل ہوجائے۔ یا جس کی بنا پر بھوپال کی موجودہ سرحد انفرادیت اور معیار میں کوئی تبدیلی پیدا ہوتی ہو اس کے علاوہ انھوں نے دو اعلانات اور بھی کئے ہیں اور دوسرا ریاست میں ذمہ دار حکومت کے قیام کے بارہ میں دیہی آبادی کی اصلاح و ترقی کے لئے بڑی رقوم کی منظوری کے متعلق، انھوں نے یہ سب اعلانات ان جلسوں میں کئے جو ریاست میں جگہ جگہ ان کے دورہ کے سلسلہ میں ہوئے۔

شمولیت کے مسئلہ پر انھوں نے کہا کہ یہ ریاست اس پر مضبوطی سے قایم رہے گی کہ وہ اپنی قدیم روایات کے مطابق باشندوں کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کرے۔ اور ان کی برابر خدمت کرتی رہے اور وہ یہ چاہتی ہے کہ اس کی موجودہ سالمیت اور اس کا نام باقی رہے۔

مجھے پورا یقین ہے کہ بھوپال کے عوام کسی افواہ سے متاثر نہ ہوں گے خواہ وہ افواہ کسی حلقہ ہی سے کیوں نہ پھیلائی گئی ہو۔ اور وہ اس وفاداری کے مسلک پر قایم رہیں گے۔ جس کا اظہار جگہ جگہ میرے دورہ کے سلسلہ میں کیا گیا ہے۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱/۵ د)

نمبر مقدمہ ۸۶، ۳۰، ۱۹۴۸ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

دی دہلی جنرل انشورنس کمپنی لمیٹیڈ واقع سٹن روڈ کانپور بذریعہ مسٹر رام داس اگروال برانچ مینیجر کمپنی مذکور مدعی

بنام۔ ظہور احمد ولد نا معلوم قوم مسلمان واقع کوپر گنج متصل برف خانہ کانپور مدعاعلیہ۔

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت 557/8 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم جگت نرائن منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۳

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر پرگنہ بھوگنی پور مقام پکھرایاں ضلع کان پور

لالہ کندن لال — مدعی

بنام کنہیا لال — مدعاعلیہ

بنام کنہیا لال ولد رام دیال قوم بھٹیری ساکن دلاہان پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام پکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

مسٹر جناح سمجھوتہ ممکن سمجھتے ہیں۔

کراچی: ۱۲ مارچ۔ مسٹر محمد علی جناح، پاکستان کے گورنر جنرل نے سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار نویس سے کہا کہ اگر ہندوستان اور پاکستان اپنے اختلافات کو طے کر لیں اور اپنے ہاں کے اندرونی حالات درست کر لیں" تو بیرونی حملہ کے خلاف مشترکہ دفاع کے لئے دوستانہ تعاون ممکن ہے۔

ڈاکٹر ایرک اسٹریف نے جو زیورچ واقع سوئٹزرلینڈ کے اخبار "نیوز زیورچر زی ٹنگ" کے نامہ نگار خصوصی ہیں مسٹر جناح سے دریافت کیا کہ کیا بین الاقوامی معاملات میں پاکستان اور ہندوستان مل کر کام کریں گے؟ نیز کیا ہندوستان دونوں ملک اپنی بری و بحری سرحدوں کا بچاؤ کریں گے۔ اور کسی بیرونی حملہ کے خلاف تعاون کریں گے۔

مسٹر جناح نے جواب دیا کہ ذاتی طور پر مجھے اس بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ خود ہمارے مطلب سے مقدم مفادات کا تقاضہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی نوآبادیاں بین الاقوامی معاملات میں اپنا حق ادا کرنے کی غرض سے اور ان اتفاقات سے جو آئندہ رونما ہو سکتے ہیں اشتراک عمل کریں۔

آزاد و خود مختار ریاستوں کی حیثیت سے پاکستان اور ہندوستان کے لئے یہ امر بھی بیحد اہمیت رکھتا ہے کہ کسی حملہ کے خلاف اپنی بری و بحری سرحدوں کے مشترکہ بچاؤ کے لئے دوستانہ طور پر اشتراک عمل کریں۔

لیکن اس کا اظہار تمام تر اس سوال پر ہے کہ آیا پاکستان اور ہندوستان اپنے اختلافات طے کر سکتے ہیں اور خانگی معاملات کو مقدم قرار دیتے ہیں، بالفاظ دیگر ہم اگر اندرونی طور پر اپنے گھر کے حالات درست کر سکیں تو ہم خارجی طور پر تمام بین الاقوامی امور میں عظیم الشان حصہ لے سکتے ہیں۔

ان سے دریافت کیا گیا کہ اس کی کوئی امید ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں ان اختلافات پر جو نہایت اہم ہیں ان کے بارے میں خود سے پُرامن سمجھوتہ ہو سکتا ہے؟

مسٹر جناح نے جواب دیا، ہاں! بشرطیکہ حکومت ہند اپنا احساس برتری ترک کر دے، پاکستان سے مساویانہ حیثیت سے سلوک کرے اور حقائق کو پوری طرح محسوس کرے،

ملک کے لاکھوں آدمیوں کے مکان کی تعمیر

زمانہ جنگ ۴۵-۱۹۳۹ء ملک میں بہت سی تبدیلیاں ہوئیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بڑے بڑے شہروں اور قصبوں اور ان کے ارد گرد بہت سے صنعتی ادارے قائم ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان مقامات کی شہری اور دیہات کی آبادیاں بہت گھنی ہو گئیں۔ لیکن نئے مکانات کی تعمیر اور جائے رہائش میں کوئی اضافہ نہ کیا جا سکا۔

اب گورنمنٹ اور صنعتی کارخانوں کی طرف سے زمانہ موجودہ کے مطابق تمام آسائشوں اور صحت و تندرستی کے خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مکانات بنانے کی اسکیم بڑے پیمانہ پر تیار کی گئی ہے۔ ان اسکیموں میں لوہے کا استعمال بہت زیادہ ہوگا۔

مدراس گورنمنٹ نے ایک ایسی ہی اسکیم تیار کی ہے جس کے ماتحت ہر شہر میں مختلف قسم کے سو مکانات بنائے جائیں گے ان مکانوں کی تعمیر میں لوگوں کی صحت اور آسایش کا خیال رکھا جائیگا۔

سلاخیں، بیم، چادریں عمارت بنانے کے دوسرے لوہے کے سامان ان رہائشی مکانوں کو مدد دیتے ہیں۔

کم سے کم ضروری تخمینہ *

۱۰۰ مربع فٹ

بمبئی	۲۷ مربع فٹ
احمد آباد	۲۳ مربع فٹ
شولاپور	۲۲ مربع فٹ

ماہرین فن کے تجربہ کے مطابق بمبئی احمد آباد اور شولاپور میں ایک آدمی کے مصرف میں جو کم سے کم مکانیت ہے اس خاکہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ (د!)

* انسانوں کو بہتر مکانیت کا اپنا گھر بنانے میں کام دے گا۔

بمبئی میں دو ریڈیو ٹرانسمیٹر برآمد

بمبئی۔ بمبئی کی خفیہ پولیس نے تار دیو کی عمارتوں میں سے ایک عمارت کی دوسری منزل سے دو ریڈیو ٹرانسمیٹر برآمد کئے ہیں جو پورے ہندوستان میں خبریں بھیج سکتے ہیں۔ یہ ٹرانسمیٹر کئی ہفتہ کی تلاش کے بعد برآمد ہوئے ہیں۔

مہاراجہ بھرت پور کے بھائی گرفتار

نئی دہلی۔ مہاراجہ بھرت پور کے بھائی راجہ مان سنگھ جنہوں نے ہندوستانی یونین میں بھرت پور کے ضم کئے جانے پر احتجاج کیا تھا، گرفتار کر کے یہاں لائے گئے۔ ریاست کا ایک سابق وزیر دیس راج بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ریاست کی فضا پرسکون ہے۔

نظام کا اندھرا یونیورسٹی کو عطیہ

حیدر آباد۔ نظام حیدر آباد نے اندھرا یونیورسٹی کو اس کے جلسہ تقسیم اسناد کے ہال کی تعمیر اور اس کے ساز و سامان کے لئے دو لاکھ روپیہ عطا کئے ہیں۔ یہ رقم اس امید پر دی گئی ہے کہ یونیورسٹی ان تجارتی اور ثقافتی تعلقات کو بڑھانے کی کوشش کرے گی۔ جو حیدر آباد اور اندھرا کے درمیان ہیں۔

ہندستان میں نیشنل کیڈٹ کور، قائم کی جائے گی

نئی دہلی، ۱۳ مارچ، آج ہند پارلیمنٹ میں سردار بلدیو سنگھ (وزیر دفاع) نے اس بات کا اعلان کیا کہ نیشنل کیڈٹ کور نے نوجوانوں کو فوجی تربیت دینے کے سلسلے میں جو سفارشات کی تھیں انھیں حکومت نے منظور کر لیا ہے، وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے کہا۔ اس سلسلہ میں جولائی ۴۶ء میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی، پنڈت ہردے ناتھ کنزرو اس کے صدر تھے، کمیٹی نے گذشتہ جولائی میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ کمیٹی کی تجاویز اور سفارشات بہت اہم اور معقول ہیں یہ جب عملی جامہ پہن لیں گی، تب ہندستان میں ایک زبردست نیشنل کیڈٹ کور، قائم ہو جائے گی، کمیٹی نے یہ مشورہ دیا ہے کہ نیشنل کیڈٹ کور تین ڈویژن پر مشتمل ہو۔ (۱) ایک سینئر ڈویژن جس میں یونی ورسٹی اور کالجوں کے موجودہ فوجی تربیتی ادارے ختم کر دیے جائیں (۲) ایک جونیر ڈویژن، جو اسکول کے طلبا پر مشتمل ہو، (۳) اور لڑکیوں کا ایک ڈویژن کمیٹی کا خیال ہے کہ سینئر ڈویژن میں ۴۳ ہزار ۵ سو اور جونیر ڈویژن میں ایک لاکھ ۳۵ ہزار افراد ہوں، دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ ابتدائی دور کے لئے اس تعداد کو بھی حکومت نے منظور کر لیا ہے۔

سر ظفر اللہ کی پریشانی

نیویارک :۔ ۱۳ مارچ، پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں حفاظتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر جو تاخیر ہوئی ہے اس سے پریشان اور کبیدہ خاطر معلوم ہوتے ہیں، انھوں نے اپنی بیوی کو لکھا ہے کہ وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کراچی کب تک واپس ہو سکیں گے۔

پاکستان کا مندرجہ فہرست بینک

کراچی :۔ ۱۳ مارچ، پاکستانی سکہ کے لئے بینک آف بھوپال لمیٹڈ کو پاکستان کا مندرجہ فہرست بینک قرار دیا گیا۔

پاکستان سے آنیوالے پناہ گزینوں میں مسلمان

بمبئی :۔ ۱۳ مارچ، جہازی کمپنیوں سے معلوم ہوا ہے کہ ہر اس جہاز میں جو جہاز میں جو پاکستان سے ہندوؤں کو لاتا ہے بہت سے مسلمان بھی ہوتے ہیں

آنے والے مسلمانوں میں سے بعض نے وقتی طور پر پاکستان میں ملازمت کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن وہاں کی مشکلات سے دوچار ہونے کے بعد اب آخری طور پر ہندستان میں ملازمت کرنا طے کیا ہے، ان میں سے بیشتر ڈاک اور تار کے محکمہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

جہاز سمندر میں اُتارنے کی رسم

وزیگاپٹم، ۱۴ مارچ، پنڈت جواہر لال نہرو نے سندھیا کے جہازی کارخانہ میں بنے ہوئے پہلے ہندستانی سمندری جہاز "جل اوشا" کو سمندر میں اتارنے کی رسم ادا کرتے ہوئے اس تاریخی موقعہ کو آج سے چند ماہ قبل آزاد ہندوستان کے بہار کی رسم افتتاح سے تشبیہ دی اور جہازی کارخانے کے مزدوروں اور ملک کے جہاز کے چلانیوالوں سے دونوں جہازوں کو ہمیشہ چلاتے رہنے کی اپیل کی۔

جہاز کو پانی میں اتارنے کی رسم ادا کرنے کے بعد پنڈت نہرو نے کہا کہ خدا کرے یہ جہاز جسے آج ہم نے پانی میں اُتارا ہے بہت سے چھوٹے اور بڑے جہازوں کو پانی میں اتارنے اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہندستان کے پیغام پہونچانے کا پیش خیمہ ہو۔

الہ آباد میں شیخ عبداللہ کی تقریر

الہ آباد :۔ ۱۴ مارچ، پرشوتم داس ٹنڈن پارک میں ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے کہا کہ ہم کشمیر میں کسی صلح یا الحاق کیلئے جنگ لڑ رہے ہیں سچ پوچھئے تو یہ جنگ دو اصولوں کی جنگ ہے۔ ایک اصول محبت اور اتحاد کا ہے جسے مہاتما گاندھی نے پیش کیا ہے دوسرا اصول نفرت اور نفاق کا ہے جسے مسلم لیگ نے اپنایا ہے، اگر ہمارا محبت اور اتحاد کا وہ اصول صحیح ہے جس کیلئے آج ہم کشمیر میں جنگ کر رہے ہیں تو ہمکو یقین ہے کہ ہم جواہر لال کے

اشیاء کے باہمی تبادلہ سے علامتی سکہ یعنی بکریاں وغیرہ سے لین دین کرنا انسان کا ترقی کی طرف ایک بھاری قدم تھا اور اشیاء کے تبادلہ کا تسلی بخش ذریعہ۔ لیکن بکریوں کا تبادلہ مقبول عام نہ تھا کیونکہ تمام بکریاں ایک جیسی نہ ہوتیں۔ دُبلی پتلی اور ناقص بکریوں کے ریوڑ کے تبادلہ کی قیمت جلد ہی ایک مسئلہ بن گئی۔ بیماری دولت کو اکثر تباہ کر دیتی۔ تجارت میں نئی تبدیلیوں نے آدمی کو جو کہ اختراع پسند ہے بہتر تبادلے کا ذریعہ تلاش کرنے پر مجبور کیا۔ اس کی نگاہِ انتخاب دھاتوں پر پڑی جو کہ یقیناً یکساں تھیں اور جلد تلف ہونے والی نہ تھیں۔ اس کے بعد تمام تجارتی معاملات لوہے۔ تانبے یا سیسہ وغیرہ کی سلاخوں یا ان کے ڈھلے ہوئے ڈلوں سے کئے جاتے تھے۔

آدمی کو اپنی روزانہ خرید و فروخت کے لئے کسی نہ کسی دھات کی سلاخیں یا ڈلے اُٹھانے پڑتے۔ اسی وجہ سے آئندہ کے لئے بچت دھاتوں کے ذخیرہ کرنے پر منحصر تھی۔ آدمی حقیقتاً اپنی دولت کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے۔ کچّی دھاتوں کی کانوں میں اگر زیادہ سرگرمی ہوتی تو روپے کی قیمت کم ہو جاتی اور نفع خور خالص دھاتوں میں ملاوٹ کرتے رہتے۔

مذہبی حکومت قائم نہیں ہو سکتی

وارد ہا، ۱۴ مارچ، کل کامرس کالج کے میدان میں تقریر کرتے ہوئے ہند کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا کہ "وقت کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ملک کے نوجوان مرد اور عورتیں کونسا راستہ اختیار کرتی ہیں؟ کیا یہ لوگ اس راستہ پر چل کر جو گاندھی جی نے انھیں دکھایا ہے تعمیری کاموں میں مدد دیں گے؟ یا تخریب کا راستہ اختیار کر کے فسطائی سرگرمیوں کو مدد پہونچائیں گے"؟

وزیر اعظم نے کہا کہ "گاندھی جی کی شہادت طاقت حاصل کرنے کے لئے مہاسبھا کا چیلنج تھا، بسا اوقات میرا جی چاہتا ہے کہ عہدہ سے سبکدوش ہو کر میدان میں آ کر اس چیلنج کو قبول کر لوں، دہشت پسندی کے ذریعے نظام کو قائم کرنے کے خیال کو میں احمقانہ سمجھتا ہوں۔

پنڈت نہرو نے کہا "بسا اوقات میرا دل چاہتا ہے کہ عہدہ سے سبکدوش ہو کر میدان میں آ کر اس چیلنج کو قبول کر لوں کہ فرقہ واریت جمہوریت کے منافی ہے جو نازی اور فسطائی طریقوں پر بھروسہ کرتی ہے، مجھے یقین ہے کہ جس طرح ہندستان میں ہندو راج قائم نہیں ہو سکتا اسی طرح پاکستان میں اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی، آجکل دنیا کے حالات ایسے ہیں جن میں فرقہ واری ریاست قائم نہیں ہو سکتی، وزیر اعظم نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ فرقہ واریت ترک کر کے مہاتما گاندھی کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں جس پر چل کر انھوں نے آزادی حاصل کی ہے۔

کسان مزدور پرجا پارٹی کا خاتمہ

بنارس :۔ ۱۳ مارچ، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کسان مزدور پرجا پارٹی توڑ دی گئی ہے۔

مسٹر ایس، کے، ڈی پالیوال (وزیر اطلاعات یو، پی) اس پارٹی کے لیڈر تھے۔ یو، پی کانگرس کمیٹی میں سوشلسٹ پارٹی کی اکثریت ہے، کسی وقت کسان مزدور پرجا پارٹی کے حامیوں کی تعداد بھی کانگرس کمیٹی میں زیادہ تھی۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے پانچ نئے رکن

بنارس :۔ ۱۳ مارچ، یو، پی کانگرس کمیٹی کے منعقدہ کے اجلاس میں مندرجہ ذیل پانچ افراد کو متفقہ طور پر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا رکن منتخب کیا گیا۔

(۱) مسز سوچیتا کرپلانی (۲) مسٹر پھول سنگھ (۳) مسٹر ترلوکی ناتھ سنگھ (۴) مسٹر مظفر حسن (۵) بابا راگھو داس

سوڈانی وفد کی وزیر تجارت سے گفتگو

نئی دہلی :۔ ۱۳ مارچ، یہاں سوڈانی وفد نے کل حکومت ہند کے وزیر تجارت اور دوسرے افسروں سے گفتگو کی معلوم ہوا کہ حکومت ہند سوڈانی وفد کی قیمتوں پر روئی خریدنے کے لئے تیار نہیں۔

Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۴۶ نمبر ۱۳ | کانپور شنبہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۷ھ | Cawnpore. Saturday 27th MARCH 1948 | VOL. 46 NO. 13

ادبیات

ہندوستانی شیر بچوں کا نعرہ

(از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب منّی بلند شہری)

ہم شیر بچے ویر[1] ہیں — چلنے میں اک شمشیر ہیں
اُڑنے میں مثلِ تیر ہیں — حیران جوان و پیر ہیں
ہم شیر کی تصویر ہیں
ہم شیر بچے ویر ہیں

ہم جوش میں جب آئیں گے — ویروں کو ہم دہلائیں گے
موقع کبھی جب پائیں گے — ہم ہمتیں دکھلائیں گے
ہم من میں رکھتے دھیر[3] ہیں
ہم شیر بچے ویر ہیں

ہم میں نہیں بالکل جھجک — ماتھے میں کندن کی دمک
پھرتی ہے شعلہ کی لپک — تیزی ہے بجلی کی کڑک
بہتا ہوا ہم نیر[2] ہیں
ہم شیر بچے ویر ہیں

بھارت سے اُلفت ہے ہمیں — سب سے محبت ہے ہمیں
سیوا کی عادت ہے ہمیں — بڑھنے کی ہمت ہے ہمیں
ہم ہند کی تقدیر ہیں
ہم شیر بچے ویر ہیں

ہیں سب شریف اور نیک ہم — گرتے ہوؤں کی ٹیک ہم
ٹھنڈے دلوں کی سیک ہم — آپس میں سب ہیں ایک ہم
مضبوط اِک زنجیر ہیں
ہم شیر بچے ویر ہیں

جب ہم جوان ہو جائیں گے — کچھ کر کے ہم دکھلائیں گے
سب ہم کو آگے پائیں گے — بزمی! ہم اوّل آئیں گے
ہر دوڑ میں ہم میر ہیں
ہم شیر بچے ویر ہیں

[1] ویر۔ بہادر۔ [2] نیر۔ پانی۔ [3] دھیر۔ سنجیدگی۔

دنیائے اسلام

عرب مسئلہ فلسطین کو جمہوری اصول پر حل کرنے کیلئے تیار ہیں

بیروت ۲۲ مارچ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبدالرحمن عزام پاشا نے یہاں ایک بیان کے دوران میں کہا کہ فلسطین کے مسئلہ کو جمہوری اصول پر حل کرنے کے لئے عرب ہر طرح کی گفت و شنید کے لئے تیار ہیں۔ ہم یہودیوں کے ساتھ آمنے سامنے بیٹھ کر حل تلاش کرنے کو تیار ہیں۔ اس مسئلہ کو متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی کے سامنے دوبارہ پیش کرتے ہوئے متحدہ اقوام کی تجویز سے اس کے ممبروں کو یہ محسوس کرنے کا موقع ملیگا کہ تقسیم فلسطین کا منصوبہ منظور کر کے انھوں نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔

عزام پاشا نے کہا کہ فلسطین کو بین الاقوامی تولیت میں رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے عربوں کو معلوم ہے کہ صورت حال کتنی دشوار ہے۔ لیکن تولیت اگر مدت غیر معینہ کے لئے ہوگی تو عرب اس سے اتفاق نہیں کریں گے انھوں نے کہا کہ عربوں نے فلسطین میں یہودیوں کو مخصوص مفاد اور حقوق رکھنے والی اقلیت کا درجہ دے کر اپنی بے انتہا فراخدلی کا ثبوت دیا ہے عربوں اور یہودیوں کے تناسب کچھ بھی نکلے لیکن عرب اپنے اس قول پر قائم رہیں گے کہ وہ جمہوریت کے اصول تسلیم کریں گے لیکن وہ آئندہ یہودیوں اور عربوں کے تناسب میں مزید اضافے پر مجبور نہیں کئے جا سکتے۔ اگر یہودیوں کے مزید توطن کا مسئلہ ان صرف تیس ہزار یہودیوں تک محدود کر دیا جائے جو غیر قانونی طور پر داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور فی الحال قبرص کے کیمپوں میں ہیں تو عرب ان کو کھپانے کے لئے تیار ہیں۔

عزام پاشا نے رائٹر کے ایک نمائندہ سے کہا کہ عربوں اور یہودیوں کے تعلقات ہمیشہ غیر ملکی مداخلت کی وجہ سے ابتر ہوتے رہے ہیں۔

خاتمہ جنگ اس سوال پر کہ کیا فلسطین کے عرب رضاکاروں کو حکم دے دیا جائیگا کہ وہ جنگ روک دیں اور جن علاقوں سے آئے ہیں وہیں واپس چلے جائیں عزام پاشا نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ فلسطین میں ایسے یہودیوں کی تعداد بہت کافی ہے جو جنگ جاری رکھنے کے خطرے کو محسوس کرتے ہیں۔ یہودی علاقے کے ایسے غیر فوجیوں کی تعداد جن کا فلسطین سے نکلنا ضروری ہے۔ عرب رضاکاروں سے بہت زیادہ ہے اور جن کی موجودگی پر متعلقہ طاقتوں نے اعتراض کیا ہے۔ انھوں نے خیال ظاہر کیا کہ انتہا پسند یہودی جنگ نہیں روکینگے اور اس طرح عرب بھی مجبور ہو جائیں گے کہ وہ جنگ جاری رکھیں عربوں نے کبھی انتہا پسندی کا ثبوت نہیں دیا۔ عزام پاشا نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ جو یہودی مشرق میں ہمارے ساتھ گھل مل جانا چاہتے ہیں۔ وہ جلد ہی محسوس کریں گے کہ ان کے دوست ہمیں ہیں۔ اور وہ لوگ نہیں جو صنعتی ترقی میں پچھڑے ہوئے عالم عرب کو لوٹنے اور عربوں کو نقصان پہونچانے آئے ہیں۔

امریکہ مشرق وسطیٰ کے فوجی اڈوں اور تیل پر قبضہ چاہتا ہے

لنڈن۔ ۲۲ مارچ تقسیم فلسطین کی حمایت سے امریکہ کی دست برداری پر روس کی پالیسی کا پہلی بار انکشاف کرتے ہوئے کل رات کو ماسکو ریڈیو نے الزام لگایا کہ امریکہ نے تقسیم فلسطین کے لئے متحدہ اقوام کے فیصلے کی حمایت سے کنارہ کشی صرف مشرق وسطیٰ کے فوجی اڈوں اور تیل کے حصول کا کام آسان تر بنانے کے لئے کیا ہے۔

ریڈیو پر کہا گیا کہ عربوں اور یہودیوں کے اختلافات کو انگریزوں نے ہوا دی ہے۔ اور تقسیم کے لئے متحدہ اقوام کے فیصلے کو کامیاب بنانے کا ارادہ نہ تو امریکہ نے کیا تھا۔ اور نہ برطانیہ نے۔ برطانوی نمائندوں نے جب متحدہ اقوام کو فلسطین کا مسئلہ حل کرنے کا موقعہ دیا اس وقت بھی ان کا ارادہ برطانوی نوآبادی سے دست بردار ہونے کا نہیں تھا۔ برطانیہ کے رجعت پرست عناصر منصوبہ کو ختم کرنے پر کمربستہ ہو گئے۔ اس میں انھیں امریکہ کے رجعت پرست حلقوں کی حمایت بھی حاصل تھی۔

اس مقصد کے حصول کے لئے برطانوی مدبروں نے مشرق وسطیٰ کی تمام رجعت پرست طاقتوں کو متحد کر دیا۔ امریکہ کی پالیسی بھی فیصلہ پر عمل درآمد کے لئے مسلسل جد وجہد سے مطابقت نہیں رکھتی۔ فروری کے اوائل میں ایوان مندوبین کی مسلح افواج کی کمیٹی کے صدر نے کہا تھا کہ میرے خیال میں یہ فیصلہ ایک فاش غلطی ہے۔ کیونکہ اس سے عربوں کے تیل کے مفاد کو نقصان پہونچے گا۔ برطانیہ اور متحدہ اقوام کے برعکس روس نے متحدہ اقوام کے فیصلہ سے مطابقت رکھنے والے حل کو کامیاب بنانے کی کوشش برابر جاری رکھی ہے۔

برطانی عراقی معاہدہ کی تکمیل

بغداد ۲۴ مارچ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور عراق میں معاہدہ کی تکمیل ہو گئی ہے جس کی رو سے ۱۶ مئی کے بعد سے برطانوی فوجی مشن، عراقی فوج کو ٹریننگ دینا موقوف کر دے گا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ عراق کے نئے وزیر اعظم سید محمد الصدر نے برطانی عراقی معاہدہ سنہ ۱۹۳۰ء بغرض ثانی کی گفت و شنید شروع کرنے سے پہلے برطانی فوجوں کے تخلیہ اور عراق کے قومی مطالبات کو تسلیم کئے جانے جو مطالبات پیش کئے تھے۔ وہ بھی اس معاہدہ میں شامل ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاءِ الحق و زہق الباطل | زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳

جناح کو مشرقی پاکستان کی ہندستان میں شرکت کا خوف

ڈھاکہ ۲۵ مارچ مسٹر جناح نے کل ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ من مانی کرنے لگیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک متحد اور منظم قوم ہونے کا ثبوت دیں اب ہمیں تعمیری جذبے کی ضرورت ہے جنگ جوئی کے اس جذبے کی نہیں جو جنگ آزادی کے وقت ضرورت تھی۔

نئی ریاست کے وجود کے بعد ہمیں بہت بڑے بڑے مسائل کو حل کرنا پڑا لیکن پاکستان ان صدموں کو برداشت کر گیا۔ اس کے بعد ہی دوسری دشواریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مثلاً ہندوستان نے ہمارے نقد فاضلات اور فوجی سامان میں ہمارے حصہ کی ادائیگی سے انکار کر دیا۔ اور بعد میں آپ کے قریب قریب مکمل معاشی ناکہ بندی کر لی گئی لیکن مجھے یقین ہے کہ ہندوستان مملکت کے تمام راست خیال آدمی ان واقعات کی مذمت کرتے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ نقطہ نظر بدل جائیگا۔ جو ان واقعات کا ذمہ دار ہے لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ان تبدیلیوں پر نظر رکھیں اور ہوشیار رہیں۔

کچھ دنوں سے آپ کے صوبے پر حملے نے ایک نئی شکل اختیار کر لی ہے۔ ہمارے دشمنوں نے اور مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ ان میں اب بھی کچھ مسلمان شامل ہیں۔ پاکستان کو کمزور کر دینے کی امید پر سرگرمی سے صوبہ پرستی کی ہمت افزائی شروع کر دی ہے تاکہ یہ صوبہ دوبارہ ہندوستان میں شامل کر لیا جائے۔

لسانی مسئلہ

مسٹر جناح نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مشرقی بنگال کا لسانی تنازع پاکستان کے دشمنوں کا صرف ایک حربہ ہے۔ جس کے ذریعہ وہ چابکدستی سے صوبہ میں صوبہ پرستی کا زہر پھیلا رہے ہیں جو لوگ پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے ایسی کارروائیاں کر رہے ہیں وہ حماقت کر رہے ہیں۔ اور کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پھر بھی وہ اپنی کوششوں میں مصروف ہیں۔

یہ بات اہمیت سے خالی نہیں ہے کہ اردو کا انڈین یونین سے جلا وطن کر دیا گیا ہے۔ اور اردو رسم خط کے سرکاری طور پر استعمال کی اجازت نہیں ہے۔ جو لوگ لسانی تنازع سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ انھیں اس حقیقت سے پوری طرح علم ہے۔

کیا آپ کو یہ بات بہت عجیب نہیں معلوم ہوتی کہ بعض ہندوستانی اخبار جو پاکستان کے نام سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ لسانی تنازعہ میں اس چیز کے علم بردار بن گئے ہیں جسے وہ آپ کا جائز حق کہتے ہیں۔ کیا یہ بات اہمیت نہیں رکھتی کہ وہی لوگ جنھوں نے اس سے پہلے مسلمانوں سے غداری کی ہے یا پاکستان کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ اب یکایک آپ کے جائز حق کے علمبردار بن گئے ہیں اور لسانی مسئلہ پر آپ کو حکومت کے احکام کی خلاف ورزی پر برانگیختہ کر رہے ہیں

قائد اعظم نے طلبا سے اپیل کی کہ وہ پانچویں کالم سے ہوشیار رہیں۔ پاکستان کی سرکاری زبان پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ اس صوبے میں سرکاری طور پر استعمال کے لئے مشرقی بنگال کے عوام جو زبان چاہیں منتخب کر لیں۔ لیکن قومی زبان صرف ایک ہو سکتی ہے جو ریاست کے مختلف صوبوں کے درمیان پیام و کلام کا ذریعہ ہو۔ اور اس زبان کو اردو ہی ہونا چاہئے۔ یہ ایک ایسی زبان ہے جسے اس ذیلی براعظم کے دس کروڑ مسلمانوں نے پروان چڑھایا ہے جو پاکستان کے طول و عرض میں سمجھی جاتی ہے۔ اور تمام صوبائی زبانوں کے مقابلہ میں اس زبان میں اسلامی ثقافت اور روایات کا بہترین سرمایہ موجود ہے اور یہی زبان دوسرے اسلامی ممالک کی زبانوں سے سب سے زیادہ قریب ہے۔

مسلم لیگ۔

مسٹر جناح نے کہا کہ مسلم لیگ نے پاکستان حاصل کیا اور قائم کیا ہے اور وہی پاکستان کی تعمیر کے مقدس فریضہ کی ضامن ہے موجودہ دور بہت نازک اور اہم ہے ہمارے سامنے بیرونی خطرے موجود ہیں۔ اور ہمیں اہم اور دور رس داخلی مسائل کو حل کرنا ہے۔ اس کے لئے مکمل یکجہتی، اتحاد اور نظم و ضبط کی ضرورت ہے۔

قائد اعظم جب لسانی تنازع میں بعض ہندوستانی اخبارات کے حصہ کا ذکر کر رہے تھے۔ تو طلبا کے ایک گروہ نے "نہیں نہیں" کے نعرے بلند کئے۔ جلسہ تقسیم اسناد کے خاتمہ کے بعد طلبا کے ایک گروہ نے بنگالی کا درجہ اردو کے برابر ہو اور قائد اعظم زندہ باد کے نعرے لگائے۔

مسٹر جناح کے اندیشے

مسٹر جناح نے لیگ کی صدارت تو چھوڑ دی لیکن لیگی ذہنیت نہیں چھوڑی ہے! اور اس کا ثبوت ان کی ڈھاکہ کی تقریر ہے۔ جس میں انھوں نے لیگ کے سوا تمام جماعتوں کو مشتبہ قرار دیا ہے پاکستان کے مسلمانوں کو دشمنوں سے ڈرایا ہے۔ پاکستان کے اندرونی حالات پر پردہ ڈالا ہے اور اقلیتوں کے معاملہ میں پاکستان کو ہندوستان سے بہتر بتایا ہے۔ ایک مملکت کے صدر کے لئے کسی ایک جماعت کا خاص کر جب کہ وہ ایک فرقہ واری جماعت ہو پروپیگنڈا کرنا اور ایک پڑوسی ملک کے متعلق جس کے ساتھ مل کر وہ دفاع کا ایک مشترکہ نظام قائم کرنا چاہتے ہیں اس قسم کی باتیں کہنا دستوری اور اخلاقی اعتبار سے ایک نامناسب بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ مسٹر جناح نے ایسی باتیں کہیں کیوں۔

اس سوال کا جواب ہمیں پاکستان کے عام حالات پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مل جاتا ہے پچھلے دنوں پاکستان کے ہر صوبے میں بجٹ کے اجلاس ہوئے۔ اور ہر جگہ بجٹ کے مباحثوں میں مجالس قانون ساز کے ممبروں نے موجودہ حکومت پر بہت ہی سخت نکتہ چینی کی۔ ان نکتہ چینیوں میں سب سے زیادہ پیش پیش لیگ کے عہدہ دار تھے مثلاً مغربی پنجاب اسمبلی میں صوبائی لیگ کے صدر میاں افتخار الدین نے کہا کہ نہ موجودہ ایوان عام کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور نہ موجودہ وزارت انھوں نے حکومت کے ضمنی الکشن میں ناجائز دباؤ ڈالنے کا الزام لگایا اور یہ سوال پیش کیا کہ ایوان کے کتنے ممبر دیانت داری سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے صوبے کی لوٹ میں حصہ نہیں لیا حکومت کے اس دعوے کو کہ اس نے پچاس لاکھ پناہ گزینوں کو بحال کر دیا ہے۔ انھوں نے بے بنیاد بتایا اور کہا کہ زیادہ سے زیادہ دس بارہ لاکھ کے لئے بندوبست کیا جا سکا ہے انھوں نے اور ان کے علاوہ لیگ پارٹی کے دوسرے ممبروں اور علیائی اور اینگلو انڈین جماعت کے نمائندوں نے بھی حکومت کے عہدیداروں ہی پر نہیں بلکہ وزیروں پر بھی دوکانوں اور آراضیوں کی تقسیم میں پاسداری برتنے اور تقرریوں میں بد عنوانیوں کے کرنے کا الزام لگایا۔ اسی قسم کے الزامات صوبہ سرحد اور مشرقی بنگال کی اسمبلیوں میں بھی لگائے گئے۔ اور اسمبلی کے باہر لیگی لیڈروں نے اپنے بیانات میں بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ان لیڈروں میں فضل الحق جیسے لوگوں کے علاوہ سرحد کے لیگی لیڈر اور کل پاکستان لیگ کونسل کے ممبر غلام محمد خان جیسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے ایک انٹرویو میں سرحدی حکومت پر انتقامی احکامات کے ذریعہ عوام کی شہری آزادی کو کچلتے رہنے کا الزام لگایا ہے۔ قبائلی رہنما فقیر ایپی نے بھی جن کو لیگ والے اپنا حامی کہتے تھے حال ہی میں کہا ہے کہ پاکستان مسلمانوں کی نہیں بلکہ انگریزوں کی تخلیق ہے۔ اور لیگی لیڈروں نے پاکستان کے لوگوں سے جو وعدے کئے تھے وہ پاکستان کے شراب خانے میں رکھ دئے گئے۔

نکتہ چینیوں کے ساتھ ساتھ عوامی مفاد کے مختلف پہلوؤں پر زور دینے والی جماعتیں بھی بن رہی ہیں۔ اور عوام کا ان کی طرف توجہ ہونا کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے۔ اس لئے پاکستان بننے کے بعد سے ابھی تک انھیں کوئی ایسا فائدہ نہیں ہوا ہے جسے محسوس کیا جا سکے۔ بلکہ الٹے ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ فسادوں میں جان و مال کا جو نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ کاروبار چوپٹ ہو گیا۔ اور معاشی نظام درہم برہم ہو گیا۔ اس کے بعد پناہ گزینوں کی وجہ سے رسل و رسائل کے ذرائع پر ناقابل برداشت بار پڑ گیا۔ اور جب پچاس ساٹھ لاکھ مسلمان پاکستان پہونچ گئے تو ایک طرف ان کو یہ شکایت پیدا ہوئی کہ ان کی امداد و بحالی کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔ اور دوسری طرف مقامی باشندوں میں یہ ڈر پیدا ہو گیا ہے کہ ان کے حق میں سے پناہ گزینوں اور ہندوستان سے آنے والے سرکاری ملازموں کو حصہ مل جائیگا۔ اور ان کو ترقی کرنے میں دشواری ہوگی۔ اس اندیشہ میں اس وجہ سے اور اضافہ ہو گیا کہ پاکستان کی حکومت کے خاص خاص ارکان ہندوستانی اور چار میں سے تین گورنر انگریز تھے۔ اس چیز نے صوبہ واریت کو جنم دیا۔

پناہ گزینوں کی پریشانیوں اور پاکستانی عوام کے باشندوں کے اندیشوں کو دور کرنا مشکل ضرور تھا۔ اور پاکستانی حکمرانوں میں ان ہی چیزوں کی کمی سے یہ پریشانیاں اور اندیشے بڑھ گئے۔ کوشش کی کمی مشرقی پنجاب اور مشرقی بنگال کے زرعی نظام کو موجودہ شکل میں برقرار رکھنے سے خلوص اور ایثار کی کمی بڑی بڑی تنخواہوں کو (جن میں سب سے بڑی تنخواہ یعنی ستائیس ہزار روپیہ خود مسٹر جناح کی ہے) بحال رکھنے سے اور احتیاط کی کمی اردو بنگالی کی بحث میں آمرانہ رویہ اختیار کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنا مسٹر جناح اور ان کے ساتھیوں کے بس سے باہر ہے۔ اور اسی لئے انھوں نے پاکستان کے عوام کو باہر سے امداد پانے والے دشمنوں سے ڈرانا شروع کر دیا ہے۔ یہ حربہ وہی ہے جسے وہ ہندوستان میں مسلمانوں کے [illegible] ہیں۔ اور اس کا [illegible] مسائل پر توجہ [illegible]

اس قسم کی باتوں سے مسٹر جناح کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو گمراہ کیا جائے۔ دو قومی نظریے کے منطقی نتیجہ یعنی پاکستان کے قیام سے ان کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی طرف سے ان کی توجہ ہٹا کر ان کو یہ باور کرانا ہے کہ پاکستان کی اسلامی مملکت ہندوستان کی وجہ سے خطرے میں پڑی ہوئی ہے۔ مسٹر جناح نے مشرقی پاکستان میں اقلیتوں کے محفوظ اور مطمئن ہونے کی بابت جو کچھ کہا ہے اس کا مقصد بھی اپنا پروپیگنڈا نہیں بلکہ اس طرح وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو جتا رہے ہیں کہ وہ یہ نہ سوچیں کہ پاکستان ہندوؤں پر جو زیادتیاں کر رہا ہے۔ اس سے ہندوستان کے مسلمانوں کی مشکلات بڑھ رہی ہیں۔

یہ دونوں باتیں حقیقت سے کوئی تعلق نہیں رکھتی ہیں اس لئے کہ ہندوستان کو اگر پاکستان سے دشمنی کرنی ہوتی تو وہ اُسے بننے ہی کیوں دیتا۔ اس کے علاوہ پاکستان کی شرارتوں کے باوجود اس کے ساتھ مراعات کیوں کرتا۔ اسی طرح اگر مشرقی پاکستان میں ہندوؤں کا جان و مال محفوظ ہوتا تو وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر وہاں سے کیوں آتے۔ مسٹر جناح نے کہا کہ جو لوگ اس طرح آئے ہیں۔ ان کی تعداد دس لاکھ نہیں بلکہ دو لاکھ ہے لیکن اتنی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے۔ جہاں تک ہندوستانی مسلمانوں کا تعلق ہے۔ ان کے لئے مسٹر جناح کی یہ غلط بیانی نمک پاشی کا کام کرے گی اس لئے کہ اس میں یہ بات صاف طور پر جھلکتی ہے کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو سیاسی معاشی اور تمدنی اعتبار سے اتنا سخت نقصان پہنچانے کے بعد بھی امن و چین سے نہیں رہنے دینا چاہتے۔ عام مسلمانوں کو اس جال میں پھنسنا چاہیئے۔ اور لیگی لیڈروں کو اس بات کی کوشش کرنا چاہئیے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کیا جائے۔ جس کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ان کے تحفظ کی یقین دہانی کر دی جائے بلکہ یہ ضروری ہے کہ ان کو حکومتوں میں مناسب حصہ دیا جائے۔

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ کا انتقال

لکھنؤ۔ گجرانوالہ سے نہایت ہی کرب انگیز اطلاع ملی ہے کہ مشہور مناظر شیخ الاسلام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدیر اہل حدیث جو پنجاب کے فسادات کے بعد سے گجرانوالہ میں مقیم تھے اور حال ہی میں فالج گرنے سے نڈھال ہو چکے تھے۔ انتقال فرما گئے۔ ان کے انتقال سے روحانی طور پر مسلمانوں کی تمام جماعتیں عموماً اور فرقہ اہل حدیث خصوصاً یتیم ہو چکی ہیں۔ مولانا موصوف [illegible]

آئینہ کانپور

رکشا دل کا مظاہرہ

۲۱ مارچ ۴ بجے شام کو پھول باغ میں ہوم گارڈ و رکشا دل کے سپاہیوں کا مظاہرہ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم کے سامنے ہوا جس میں آنریبل لال بہادر شاستری اور آنریبل چندر بھان گپتا و مسٹر مادت پارلیمنٹری سکریٹری بھی شریک ہوئے۔ شہر کے معززین اور تمام افسران بھی اس موقع پر موجود تھے مظاہرہ کے بعد ایک شاندار ایٹ ہوم بھی دیا گیا۔ اس موقع پر پنت جی نے ہوم گارڈ اور رکشا دل کے سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اب وقت آگیا ہے کہ آپ اپنے نقطہ نظر میں تبدیلی پیدا کریں آپ کو یہاں اس طرح کام کرنا نہیں ہے جس طرح تنخواہ دار لوگ کام کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کو امن و سلامتی اور آزادی و خوشحالی کے ایسے پیغام بردں کی حیثیت سے کام کرنا چاہیئے جنھوں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ ہر شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کریں گے۔ اور ہمیشہ اس کے کوشاں رہیں گے کہ عوام کے درمیان خوشگوار تعلقات قایم رہیں۔"

رکشا دل کے انسٹرکٹروں کے اس کام پر جو انھوں نے دو مہینے کی مختصر مدت میں کیا ہے۔ اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کرنل بی ایس راٹھور اور مسٹر انکار سنگھ کو مبارکباد دی۔ انھوں نے انسٹرکٹروں کو مشورہ دیا کہ وہ فرقہ پرستی کی لعنت کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور عوام کے وصلوں کو بڑھائیں۔ وزیر اعظم نے بڑی مسرت کے ساتھ یہ بتایا کہ ہمارا صوبہ کسی ناگہانی آفت کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ اور اس نے اپنے میں اتنی قوت پیدا کر لی ہے کہ اگر کوئی بیرونی طاقت ہمارے ملک پر حملہ آور ہو تو وہ کامیاب مدافعت کر سکے۔ انھوں نے یہ امید بھی ظاہر کی [illegible] خصوصاً [illegible]

انھیں یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ عوام [illegible] عوام کا اعتماد حاصل کرنا ہے۔ پنڈت پنت نے پر زور الفاظ میں ان سے یہ بھی کہا کہ انھیں ہر حالت میں عوام کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا اور یہ دیکھتے رہنا چاہیئے کہ ہر شخص وفادار ہے اور کسی طرف سے بھی ہمارے ملک کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت ایک ایسا ہی ادارہ عورتوں کا بھی قایم کرنے والی ہے۔

آخر میں وزیر اعظم نے اپیل کی کہ رکشا دل اور عوام کے درمیان اچھے تعلقات قایم رہنا چاہئیں تاکہ عوام میں اتحاد اور یکجہتی کی فضا پیدا ہو سکے۔

اس سے پہلے وزیر اعظم کے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر جے بی راوت نے صوبائی رکشا دل کی اسکیم کی وضاحت کی اور اس کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔

مرچنٹ چیمبر آف کامرس

۲۳ مارچ ۱ بجے دن کو مرچنٹ چیمبر آف کامرس کا سولہواں سالانہ جلسہ ہوا جس میں آنریبل سری کیشو دیو مالویہ منسٹر انڈسٹریز اور آنریبل مولوی نثار احمد خاں شروانی منسٹر زراعت نے بھی شرکت فرمائی۔ لالہ لکشمی پت سنگھانیا نے اپنے خطبہ صدارت میں ملک کے انڈسٹری اور لیبر کے متعلق مختلف پہلوؤں سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور حکومت کے سامنے بعض تجاویز رکھیں۔

سری مالویہ جی نے اپنی جوابی تقریر میں بعض باتوں کا نہایت خوبی سے جواب دیا۔ آپ نے مل مالکوں اور مزدوروں کے تعلقات پر بھی بری طرح سے تبصرہ کرتے ہوئے مل مالکوں کو مشورہ دیا کہ وہ مزدوروں کو سماجی حیثیت سے اونچا کرنے میں آگے قدم بڑھائیں۔ آپ نے یقین دلایا کہ حکومت انڈسٹری کے ترقی میں جو کچھ بھی کر سکتی ہے۔ اس سے دریغ نہیں کرے گی۔

شروانی صاحب نے بھی تقریر فرمائی اور مل مالکوں اور مزدوروں کے اچھے تعلقات پر زور دیا۔ اس کے بعد ممبران اور دیگر معززین مہمانوں کو لنچ دیا گیا۔

آیندہ سال کے لئے مندرجہ عہدہ دار و ممبران انتظامیہ کا انتخاب ہوا۔ مسٹر کشن چند ایم اے (پریذیڈنٹ) مسٹر پرشوتم داس سنگھانیا (وائس پریذیڈنٹ) ممبران انتظامیہ حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں۔ مسرس ایس ایم بشیر۔ رام پرشاد گپتا۔ نند لال کھنہ۔ نولکشور بہرتیا۔ کرشنا نرائن۔ میاں لطیف

لکشمی پت سنگھانیا۔ موتی لال۔ منشر شانتی نرائن۔ بی سی ترپاٹی۔ سر پدم پت سنگھانیا۔ پی ایل جیتیلے۔ رام دیو مردیا۔ سردار اندر سنگھ۔ سیتلا پرشاد۔

ودیارتھی جی کو ایٹ ہوم

۲۲ مارچ کو شہر کے ۲ بجے معززین کی طرف سے کرزن پارک میں سری ہری شنکر ودیارتھی چیف ایڈیٹر روزنامہ پرتاپ کو ان کے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے پریسیڈنٹ ہونے پر ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ ڈاکٹر مراری لال ایم ایل سی اور پنڈت اما شنکر دکشت ایڈیٹر روزنامہ ورتمان نے ان کے اس تقرر پر ان کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ کے کام کو اچھی طرح چلانے کے لئے سارے شہر کی امداد ان کے ساتھ ہے۔

گنیش ڈے

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی جن کی شہادت ہندو مسلم اتحاد کے لئے ہوئی تھی اور جن کی خدمات کو نہ صرف سارا شہر بلکہ سارا ملک کبھی نہیں فراموش کر سکتا۔ ان کی برسی منانے کے لئے ۲۵ مارچ ۵ بجے شام کو تلک ہال میں جلسہ ہوا جس میں متعدد حضرات نے گنیش جی کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کو تلقین کی۔

۲۶ مارچ ۸ بجے رات کو فراش خانہ اور چوبے گلی کے پاس کی بڑی سڑک پر بھی ایک بہت بڑا جلسہ ہوا (اسی کے قریب میں گنیش جی شہید کئے گئے تھے) اور رات کے ۱۲ بجے تک جلسہ ہوتا رہا متعدد حضرات نے تقریریں کیں! اور گنیش جی کے مشن کو اہمیت دیتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ ایک رزولیوشن کے ذریعہ یہ بھی طے کیا گیا کہ اس جگہ پر گنیش جی کی ایک یادگار قایم کی جائے۔

شاندار ہولی لنچ

مسٹر گووی شنکر مہروترا جنرل مینجر نتا اسٹور۔ نادلٹی جگت اور اودے ٹاکیز نے ۲۲ مارچ ۱۲½ بجے دن کو اپنے خاص خاص دوستوں کو پرسٹل میں ایک شاندار لنچ دیا جس میں تقریباً ہر طبقہ کے معزز حضرات نے شرکت کی۔

[illegible] مارچ ہند [illegible] کے "جینے دو" [illegible] اور اپنے [illegible] ہیں وہ [illegible]

آج کل کانپور تشریف لائے ہوئے [illegible] شہر سے تعارف کرانے کے لئے مسٹر بی آر کندرا مینجنگ ڈائرکٹر انڈین پکچرس و سینما لمیٹڈ نئی دہلی اور کندرا پکچرس ڈسٹری بیوٹرس آفس کے مالک نے ایک شاندار ایٹ ہوم گوپال بھون میں ۲۶ مارچ ۵ بجے شام کو دیا۔

"جینے دو" تصویر سوشلسٹ نقطہ نظر پر تیار کی گئی ہے۔ کپور صاحب کا خیال ہے کہ یہ تصویر اپنی نوعیت کی پہلی تصویر ہوگی۔ جس میں دیکھنے والوں کے حقیقی جذبات بھی ہوں گے۔ اور ملک کو بھی اس سے فائدہ بھی ہوگا۔" آپ کی یہ رائے ہے کہ اب آزاد ہندوستان میں اسی قسم کی تصاویر تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ مقصد بلا حکومت کے امداد کے حاصل نہیں ہو سکتا جس کی طرف سب سے پہلے حکومت کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ضلع کانپور میں شراب بندی

یکم اپریل سے ضلع کانپور میں شراب بندی شروع ہونے والی ہے۔ حکومت کی طرف سے شراب بندی کے سلسلہ میں پچاس ہزار اشتہارات تقسیم کئے گئے ہیں۔

شراب بندی کے سلسلہ میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی ۲۸ مارچ کو کانپور تشریف لا رہے ہیں۔ اور ۵½ بجے شام کو پھول باغ میں ایک جلسہ سری بھگوت دیال ایم ایل اے کی صدارت میں ہوگا جس میں پنت جی تقریر فرمائیں۔

اسی موقع پر مسٹر نائر اکسائز کمشنر نے لوگوں کو بذریعہ کارڈ معززین شہر کو مدعو کیا ہے۔

شراب بندی نہایت ضروری ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ ضلع کانپور کے باشندے اپنے نفع و نقصان کا خیال کر کے اس "برائیوں کی ماں" چیز کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کا عہد کر کے ضلع کانپور کو اس کے نقصانات سے محفوظ کر دیں گے۔

ہندستانی برادری

۲۷ مارچ ۶ بجے شام کو مسٹر حبیب اللہ کے نگلہ پر ہندستانی برادری کی ایک میٹنگ آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار منانے کے لئے ہوگی۔

سوشلسٹوں کو کانگریس سے علیحدہ ہو جانے کی اپیل
کانگریس ٹکٹ پر منتخب ہونے والے اراکین اسمبلی بھی مستعفی ہوں

ناسک ۲۰ مارچ۔ سوشلسٹ پارٹی کے اجتماع میں آج ایک تجویز منظور کی گئی جس میں کانگریس کی ابتدائی رکنیت اور اس کے تمام منتخب عہدوں سے سوشلسٹوں کے مستعفی ہونے کے لئے ۱۵ اپریل آخری تاریخ مقرر کی گئی۔

یہ قرارداد اس سے پہلے نمایندوں کے اجلاس میں منظور کی گئی جس میں جنرل سکریٹری مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ ریاستی پرجا منڈلوں۔ کل ہند ریاستی عوامی کانفرنس اور ایسے ہی دوسرے اداروں سے سوشلسٹوں کے تعلق کا مسئلہ اجلاس کے دوران ان نمایندوں سے تبادلۂ خیال کے بعد طے کیا جائے گا۔ جو ریاستوں سے آئے ہیں۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ کانگریس ٹکٹ پر منتخب ہونے والے سوشلسٹوں کو مقامی بورڈوں۔ میونسپل بورڈوں اور مرکزی و صوبائی مجالس قانون ساز سے بھی مستعفی ہو جانا چاہیئے لیکن انھیں ان کمیٹیوں اور بورڈوں سے متعلق قطع تعلق نہ کرنا چاہیئے جنھیں مرکزی یا صوبائی حکومتوں نے مقرر کیا ہو۔

سوشلسٹوں کو مہاتما گاندھی قومی یادگار فنڈ کمیٹی سے مستعفی نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے مقاصد کو فروغ دینے امداد کرنی چاہیئے۔

قرارداد۔ قرارداد میں جو نمایندوں کے اجلاس اور عام اجلاس دونوں میں کسی مباحثہ کے بغیر منظور کرلی گئی۔ کہا گیا کہ آزادی کے حصول کے بعد ہندوستانی عوام ایک متحدہ محاذ کی حیثیت سے کانگریس کا کام ختم ہو گیا ہے۔ کانگریس کے لیڈر خود بھی اس عظیم الشان جماعت کو ایک مربوط پارٹی میں تبدیل کرنا چاہیئے۔ پارٹی کے نئے دستور میں اس کے تاریخی وجود کے دوران میں پہلی بار کسی منظم گروہ یا پارٹی کو کانگریس کے اندر کام کرنے سے باز رکھا گیا ہے۔

قرارداد میں کہا گیا کہ اسے پارٹی کی شکل دے دینے کے بعد کانگریس قومی ادارے یا مختلف طبقات کی جماعت کی حیثیت سے باقی نہیں رہ جاتی۔ اس کے بعد وہ لازماً کسی مخصوص طبقہ کی جماعت ہو جاتی ہے۔ درحقیقت کانگریس اپنی اس کوشش سے کہ وہ مختلف طبقات کی جماعت بن جائے۔ مزدوروں کی جماعت باقی نہیں رہ جاتی۔ دستوری تبدیلیوں اور مذکورہ بالا تبدیلیوں کا داخلی استدلال کانگریس سے سوشلسٹوں کی طویل وابستگی ختم کر دیتا ہے۔

قرارداد میں امید ظاہر کی گئی کہ کانگریس ہمیشہ ایک ترقی پسند ادارہ رہے گا۔ اور اس کے سوشلسٹ پارٹی کے سیاسی اصول عقیدت اور ماضی سے وابستگی مشترک رہے گی۔ سیاسی صورت حال پر اجتماع کی ایک ہزار الفاظ کی قرارداد میں کہا گیا کہ وقت آنے والا ہے کہ سیاسی سالمیت کی مستحکم بنیاد کا تیقن صرف سوشلسٹوں ریاست میں ہو سکیگا۔ اس لئے جمہوری سوشلزم کی قوتوں کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ سوشلسٹ ریاست کا جھنڈا لہراتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

کانگریس اور سوشلزم نمایندہ کے اجلاس میں مذکورہ بالا قرارداد پیش کرتے ہوئے اچاریہ نریندر دیو نے کہا کہ میری ہمیشہ سے یہی رائے رہی ہے کہ سوشلسٹ ریاست کے قیام کے مقصد کے حصول کے لئے کانگریس مناسب جماعت نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے کانگریس کے ساتھ کام کیا ہے کیونکہ ہمارا عقیدہ تھا کہ آزادی کے بغیر سوشلزم ناممکن ہے۔ ہمیں آزادی مل چکی ہے اب ہمیں سوشلزم قایم کرنا ہے۔ کانگریس یہ کام نہیں کر سکی۔ لیکن ہمیں کرنا ہے اس لئے ہمارا یہ اقدام فطری بھی ہے اور ناگزیر بھی۔

سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اچاریہ جی نے کہا۔ کمیونسٹوں کی "موقع پرست" سیاست سوشلسٹوں کے مزاج کے مناسب کبھی نہیں ہو سکتی۔ کانگریس اور سوشلسٹ پارٹی ہی ایک ملک کی ایسی جماعتیں ہیں جو ملک کی دو لعنتوں یعنی فرقہ پرستی اور اشتراکیت کا مقابلہ کر سکتی ہیں لیکن کانگریس کام طبقات کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتی۔ وہ سوشلسٹ نعروں اور امداد باہمی کے اصول پر مبنی دولت مشترکہ کی باتیں تو کرتی ہے۔ لیکن آزادی کے حصول کے بعد بجائے اس کے کانگریس ملک کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں رکھے خود کانگریس نظم و نسق کے جنگل میں پھنس گئی۔

قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے مسٹر اچیوت پٹوردھن نے کہا کہ کانگریس کی یہ دلیل بنیادی طور پر غلط ہے کہ مقابلہ کے بجائے گفت و شنید سے امن قایم رکھا جا سکتا ہے۔ ہم اقتدار کی موثر منتقلی کے اصول سے ہٹ گئے اور اس کی پوری قیمت ادا کی ہم نے تقسیم کے مسئلہ پر کو اپنا شریک نہیں بنایا۔ اور ان کے دلوں میں اپنا اعتماد قایم نہیں رکھا۔ ہم ریاستی عوام کے مسائل کی طرف سے آنکھیں پھیرے رہے ہم نے رجعت پرست طاقتوں کو متحد اور مضبوط ہو کر اپنی بیخ کنی کرنے دی تقسیم کے ساتھ ساتھ اقتدار کی منتقلی سے مسلم دشمن عناصر اور سرمایہ داروں کو اور زیادہ شہ مل گئی اور فرقہ پرست عناصر کی اس امید پر حمایت کی گئی۔ کہ ان کی وجہ سے سماجی تبدیلیوں میں تاخیر ہو سکے گی۔

مسٹر اشوک مہتا نے کہا کہ قرارداد سے سوشلسٹ کو ایک نئی بنیاد مل جائے گی۔ اس کی نوعیت ایک اعلان ایک سوشلسٹ اعلیٰ نظام کی بنیاد کی ہے۔ سوشلسٹ کانگریس سے اس کے دستور میں تبدیلی کی وجہ سے نہیں علیحدہ ہو رہے ہیں بلکہ اس پر کہ وہ آزادی دینے کا ذریعہ ہی باقی نہیں رہی۔ وہ صرف پابندی پیدا کرنے والی طاقت بن چکی ہے۔

سیاسی صورت حال کے متعلق جو قرارداد ہے۔ اس میں کہا گیا۔ " کانگریس خطرے میں ہے کیونکہ اس پر داہنے بازو کی مذہبی اور جمہوریت دشمن طاقتوں کا غلبہ ہونے کی وجہ سے اس میں کھلا نہ تعصب پایا جاتا ہے۔ اس لئے جمہوری توازن کو قایم رکھنے کے لئے مخالفت ضروری ہو جاتی ہے سوشلسٹ پارٹی کہ چونکہ یہ روایات ایسی ہیں کہ اس نے برابر نادارون کا ساتھ دیا ہے۔ اس لئے حزب مخالف کے یہ فرائض وہی انجام دے سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا بھی امکان ہے ملک میں ایسی فضا پیدا ہونے میں کوئی ترقی نہ ہو جو جمہوریت کی طرف لے جاتی ہے۔ اس صورت میں بھی سوشلسٹ پارٹی ہی ایسی جماعت ہے جس کو موثر طور پر حرکت میں لایا۔ اور مضبوط کیا جا سکتا ہے تاکہ عوام اقتدار حاصل کریں۔

قرارداد میں ان واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو آزادی حاصل کرنے سے کانگریس کی طرف سے ماونٹ بیٹن کو تقسیم کی تجویز منظور کئے جانے کے بعد رونما ہوئے کہا گیا ہے۔ حالانکہ ماونٹ بیٹن کے منصوبے نے ہندوستان کو آزادی کا جامہ پہنایا۔ لیکن اس نے ملک کو تقسیم کر دیا۔ اور ملک پر تقسیم کے تمام الملناک نتائج کی بھرمار کر دی جن میں لاکھوں کا بے گھر ہونا قتل ہونا اور ہجرت کرنا شامل ہیں۔"

ماونٹ بیٹن منصوبہ کے برے نتائج میں سے یہ بھی ہے کہ ملک کی طبقاتی طاقتیں خطرناک طور پر دوبارہ صف بند ہو گئیں تقسیم میں چونکہ دو فرقوں پر دیا گیا تھا۔ اس لئے فرقہ وارانہ فضا تیز کر گئی اور وہ طاقتیں سامنے آگئیں جو فرقہ واریت کی حامی تھی۔

ماونٹ بیٹن منصوبہ میں بنیادی طور پر یہ بھی فرض کر لیا گیا تھا کہ برطانوی ہند اور ریاستیں الگ الگ چیزیں ہیں اور فرمانروا والیان ریاست ہیں نہ کہ ریاستی عوام اس مفروضہ سے کئی ریاستوں میں خصوصاً کشمیر، حیدرآباد اور جوناگڈھ میں آزاد ہندوستان کو سخت دشواریاں پیش آئیں۔

سیاسی اور رجعتی طبقات کے از سر نو صف بند ہونے کی تشریح کرتے ہوئے قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ان سب میں سب سے خطرناک فرقہ وارانہ طاقتیں ہیں جن کی پشت پناہی غرض مند طبقے اپنے اثر و رسوخ اور دولت سے کر رہے ہیں۔ یہ طبقے نقطۂ نظر میں قرون وسطیٰ سے تعلق رکھتے ہیں تمام انسانی قدروں سے بے نیاز ہیں۔ اور اس وجہ سے نئی ریاست کی بنیادوں کے لئے سخت خطرہ ہے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دوسرا دھارا کمیونسٹ پارٹی کی شکل میں لئے ہوئے ہے۔ کمیونسٹ سخت خطرناک ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی مقصد براری کے آگے ریاست کے استحکام اور سالمیت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

سوشلسٹ پارٹی کا خاص کام یہ ہے کہ ہندوستان کی سیاسی زندگی کے اصل بڑے دھارے کے کنارے کی اس پتلی لکیر کو جدا کر دیں یہ کہتے ہوئے کہ اس وقت بڑے سیاسی دھارے صرف دو ہیں۔ کانگریس اور سوشلسٹ پارٹی۔ ——

کنونشن نے کانگریس سے درخواست کی ہے کہ اگر اسے سماجی تبدیلیوں کا ذریعہ بننا ہے تو حکومت اور اپنے آپ کو ایک چیز سمجھنا چھوڑ دے ظاہر ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی اسی پس منظر میں کہ کانگریس اپنی انقلابی روایات نہیں برقرار رکھ سکتی۔ ایک دوسری جماعت کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے۔

جمہوری طاقتوں کو حرکت میں لانے کا کام انجام دینے کے ساتھ ساتھ سوشلسٹ پارٹی ان مشترکہ کوششوں میں پورا پورا ساتھ دے گی جن سے ہندوستان کی سیاسی زندگی جمہوری جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

قرارداد میں سوشلسٹ پارٹی کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ فرقہ وارانہ رجعت پسندی کی گرفت صوبہ جاتی اور ذات پات کی رقابتوں کو ختم کرنے میں کانگریس کا ساتھ دیں تاکہ جمہوری طاقتیں مضبوط ہو جائیں۔

انڈین یونین سے چندر نگر کے الحاق کا اعلان

چندر نگر۔ ۲۱ مارچ۔ چندر نگر کی انتظامیہ کونسل نے اپنی ذمہ داری پر مغربی بنگال کی حکومت کے ذریعہ چندر نگر کے فرانسیسی مقبوضہ کے انڈین یونین کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اعلان مغربی بنگال کے وزیر رسل و رسائل کے حوالہ کر دیا گیا ہے تاکہ وہ اس کو ڈاکٹر بی سی رائے وزیر اعظم مغربی بنگال اور پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو پہنچا دیں۔ الحاق کا فیصلہ حکومت ہند کرے گی۔ ۱۵ اگست کے بعد سے چندر نگر میں عوام کی تحریک چل رہی تھی کہ اس مقبوضہ کو ہندوستان میں شامل ہونا چاہیئے کئی ہڑتالیں بھی ہوئیں۔ اور سلح پولیس سے جھڑپیں بھی بالآخر چندر نگر کی انتظامیہ کونسل نے مغربی بنگال سے چندر نگر کے الحاق کا اعلان کر دیا۔ اور عوام کے تمام مطالبات منظور کر لئے۔

بین الاقوامی صورت حال پر سوشلسٹوں کی تشویش

ناسک۔ ۲۱ مارچ۔ آج یہاں سوشلسٹوں کے اجتماع نے سوشلسٹ پارٹی کے دستور میں ایک اہم ترمیم کی۔ اس ترمیم کی رو سے پاکستان کی سوشلسٹ پارٹی ایک آزاد پارٹی کی حیثیت سے کام کرے گی۔ اور اس کا ہندوستان کی سوشلسٹ پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

پاکستانی علاقوں کے سوشلسٹوں کو یہ آزادی حاصل ہو گئی ہے کہ وہ موجودہ جماعت سے اپنا تعلق ختم کر دیں اور خود اپنی الگ ایک جماعت بنا لیں۔

آج شام کے اجلاس میں اجتماع نے بین اقوامی حالات کے تیزی سے خراب ہونے پر اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔

بین اقوامی حالات پر جو قرارداد منظور ہوئی ہے اس میں ایشیائی باشندوں کو نوزائیدہ حکومتوں سے اپنی معاشی اور تمدنی زندگی کو جمہوری اشتراکیت کی بنیادوں پر قایم کرنے کی اپیل کی گئی۔ اس لئے کہ صرف یہی چیز ان کو دنیا کے معاملات میں نئی تہذیب کی طرف سے مداخلت کرنے کا حق دیگی۔

قرارداد میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ ہندوستان کو یا تو جنگ اور علیحدگی کی راہ اختیار کرنا چاہیئے یا اسے جمہوری اشتراکیت کی قوت بنیاد پر اپنی تعمیر کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے جنھوں نے یہ قرارداد پیش کی تھی کہا ان ایشیائی ملکوں کو جو آزاد نہیں ہیں۔ یا جنھوں نے آزادی کی جدوجہد شروع نہیں کی ہے متحدہ قوتوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ تمام ایسی کوششوں کا مقابلہ کر سکیں جو ان کو جمہوری ریاستوں کی حیثیت سے زندہ رہنے کا حق نہیں دینا چاہتیں سوشلسٹ پارٹی کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ ان ملکوں اور مصر کا ایک بلاک بنانے میں پہل کرے۔ اس بلاک کی بنیاد مشترکہ دفاعی اتحاد پر ہونا چاہیئے۔

ریاستوں کے منصوبہ۔

سوشلسٹ پارٹی کے اجتماع میں جس کا آج سہ روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ حکومت کی اس پالیسی کا کہ اس نے چھوٹی ریاستوں کو ختم کر کے صوبوں میں ضم کر دیا ہے خیر مقدم کیا۔ بڑی ریاستوں کے متعلق اجتماع نے حکومت کی پالیسی کو قطعاً ناقابل اطمینان بتلایا۔ اجتماع نے ریاستوں کے ایک سات نکات منصوبہ کی سفارش کی ہے۔

۱۔ ریاستوں کی فوجوں کا خاتمہ اور انڈین فوج میں براہ راست بھرتی۔

۲۔ محصولوں اور اجازت ناموں کی منسوخی۔

۳۔ حکومت ہند والیان ریاست اور عوام کے آئینی تعلقات کے برطانوی راج کو ریاستی وزارت ختم کر دے۔

۴۔ نئے صوبوں کا قیام جہاں اختیارات عوام کے ہاتھ میں ہو۔

۵۔ عارضی حکومتوں میں عوام کے نمایندہ کے علاوہ اور کسی کو نہ رکھا جائے۔ جاگیرداروں اور والیان ریاست کے نمایندہ کو نہ رکھا جائے۔

۶۔ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات۔

۷۔ منظم ہونے اور انجمن سازی کی آزادی۔

اجتماع نے مطلق العنانیت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ریاستی عوام کی جدوجہد کی پوری حمایت کی ہے۔ اجتماع نے اپنے اس یقین کا اظہار کیا کہ ملک جلد سیاسی و معاشی طور پر ایک ہو جائے گا جس کے لئے سوشلسٹ پارٹی جدوجہد کرے گی۔

پیرس سے روسی شہریوں کو نکالا جائیگا

پیرس۔ آج رات کو یہاں یہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ فرانس کچھ روسی شہریوں کو نکال دے گا۔ ان لوگوں نے روسی شہریوں کی غیر قانونی یونین کی از سر نو تشکیل کی کوشش کی تھی۔

اوساکو ۹ اپریل کو پھانسی ہوگی

رنگون۔ ۲۱ مارچ۔ آج سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ سابق برمی وزیر اعظم اوساکو ۹ اپریل کو پھانسی دی جائے گی۔ انھیں اونگ سان اور ان کے کابینہ کے دوسرے ارکان کو ماہ جولائی میں قتل کے واقعہ میں شرکت کے الزام میں دسمبر کے مہینے سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔

اٹلی فرانس میں محصولی معاہدہ

ٹیورن۔ آج یہاں اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ کارلو اور فرانسیسی وزیر خارجہ بیدالت نے ایک سیاسی دستاویز پر دستخط کئے۔ جس کی رو سے فرانس اور اٹلی میں ایک کسٹم یونین قایم ہو جائے گی۔

اٹلی اور فرانس پر مشتمل ایک کمیشن ایک کسٹم معاہدہ مرتب کرے گا۔ جس پر ۱۹۵۲ء سے پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ سیاسی دستاویز کی شرائط کی روشنی میں مرتب ہوگا۔

امریکہ میں جبری بھرتی کے قانون کا نتیجہ!

نیو یارک ۲۱ مارچ۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں جبری بھرتی کے قانون کا یہ مطلب ہوگا کہ بارہ لاکھ امریکی باشندوں کو فوجی ملازمت کے لئے بھرتی ہونا پڑے گا اندازہ لگایا گیا ہے کہ فوجی ملازمت کے لئے ۳۰ لاکھ امریکی مل سکیں گے۔ لیکن بیس اور ۲۶ سال کی عمر کے آٹھ لاکھ امریکنوں کو فوراً بلا لیا جائے گا۔

قانون منظور ہونے کے دو تین ماہ بعد نئے آدمی بھرتی کئے جائیں گے۔ اور ان کو فوجی تربیت دی جائے گی۔

بھوپالی اسپتال کا انتظام حکومت کے ہاتھ میں

بھوپال۔ ۲۲ مارچ۔ صوبائی حکومت نے بھوپالی کے تپ دق کے اسپتال کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

ڈیڑھ سو سوشلسٹ مستعفی

نئی دہلی۔ ۲۱ مارچ۔ ہندوستان کی سوشلسٹ پارٹی نے کانگریس سے علاحدگی کا جو فیصلہ ناسک میں کیا ہے اس کے نتیجہ میں دہلی صوبائی کانگریس کمیٹی کے تقریباً ۱۵۰ اراکین نے کانگریس سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ استعفیٰ دینے والوں میں مسز ارونا آصف علی صدر۔ مسٹر سروپ نرائن سکریٹری اور مسٹر رام سرن چوہان آرگنائزنگ سکریٹری دہلی کانگریس کمیٹی بھی شامل ہیں۔

میتیا یونین کی وزارت کا اعلان

الور۔ ۲۱ مارچ۔ میتیا یونین کے کابینہ کے ارکان کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس کے ارکان حسب ذیل ہوں گے۔

الور کے مسٹر شوبھا رام وزیر اعظم۔ بھرت پور کے مسٹر جگل کشور چترویدی وزیر تعلیم۔ الور کے مسٹر بھولا رام وزیر تعمیرات عامہ بھرت پور کے مسٹر گوپال یادو وزیر مال دھولپور کے منگل سنگھ وزیر تجارت و صنعت۔ قرولی کے چرنجی لال شرما وزیر ترقیات

یوپی کے ایک سو سوشلسٹ کانگریس سے مستعفی

لکھنؤ۔ ۲۱ مارچ۔ سوشلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ کے فیصلے کے مد نظر ایک سو سوشلسٹوں نے جو صوبہ کانگریس کے عہدہ دار تھے استعفیٰ دے دئے۔ انھوں نے اپنے استعفے سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری کو بھیج دئے۔

فن لینڈ کا وفد ماسکو میں

ماسکو۔ ۲۲ مارچ۔ فن لینڈ کا وفد جو روس کے ساتھ باہمی امداد کا ایک معاہدہ کرنے کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہاں پہونچ گیا

ایٹمی طاقت کی تحقیقات انسانی مفاد کیلئے

نئی دہلی۔ ۲۳ مارچ۔ آج وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ میں ایٹمی طاقت کا مسودہ قانون پیش کیا۔

اس مسودہ قانون کے ذریعہ حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایٹمی طاقت کی ترقی کے لئے ضروری اقدام اپنے زیر اہتمام کرے تاکہ اس سے عوام فائدہ اٹھا سکیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے بل کے مقاصد پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بد قسمتی سے ایٹمی طاقت کے وہ فوائد جو عام زندگی سے متعلق ہیں وہ اس کی فوجی اہمیت کی بنا پر پس منظر میں آگئے ہیں ورنہ یہ ایک ایسا انکشاف تھا کہ اگر اسے انسانی ترقی اور بہبود کے کام میں لایا جاتا تو انسانی تہذیب ایک اونچی منزل پر پہونچ سکتی تھی۔

مسودہ قانون کی دفعات قریب قریب اسی طرز پر رکھی گئی ہیں جیسے کہ برطانی ایٹمی ایکٹ ۱۹۴۶ء میں ہیں۔

اس سلسلہ میں جو تحقیقات کی جائے گی اسے راز میں رکھنے کی کوشش نہ کی جائے لیکن وہ معلومات باہر سے حاصل کئے جائیں گے ان کے متعلق اگر اس متعلقہ ملک نے رازداری کی شرط لگائی تو اس کی پابندی کی جائے گی۔

تحقیقاتی بورڈ کے لوگ تحقیقات کے سلسلہ میں آپس میں بحث و مباحثہ کے لئے آزاد ہوں گے لیکن رازداری کی پابندی کی غرض سے ضروری پابندیاں عائد کرنے کے لئے بل میں گنجائش رکھی گئی ہے۔

کپڑے کی قیمتیں اور ٹکسٹائل کمشنر

بمبئی۔ ۲۱ مارچ۔ حکومت ہند کے ٹکسٹائل کمشنر کو اس قسم کی بہت سی شکایتیں ملی ہیں کہ کپڑے کے تاجر چھپے ہوئے بھنگر نرخ سے ۱۰ سے ۸۰ فیصدی تک زیادہ قیمت پر کپڑے فروخت کرتے ہیں

کپڑا کنٹرول پر حکومت نے اپنی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا تھا کہ حکومت کپڑے نقل و حمل کے لئے ہر آسانی فراہم کرے گی تاکہ قیمتوں میں جا بجا بہت زیادہ فرق نہ ہونے پائے اور کپڑے کی صنعت کی طرف سے اس بات کا یقین دلایا گیا تھا کہ کپڑوں کی معقول قیمتیں مقرر کی جائیں گی اور کپڑے کی پیداوار کو ایک مقررہ حد تک رکھا جائے گا۔ صنعت کی طرف سے مناسب قیمتوں پر کپڑا بیچنے کے لئے دوکانیں کھولنے کا بھی وعدہ کیا گیا تھا

ٹکسٹائل کمشنر بتا دینا چاہتا ہے کہ جن کپڑوں پر جنوری یا اس سے پہلے کی مہر لگی ہوئی ہے انھیں چار آنے دو آنے اور ایک آنہ فی روپیہ کے اضافہ سے بیچنا چاہئے یعنی موٹے

(بقیہ کالم ۳ کے نیچے)

مالیاتی بل کی محصولاتی تجاویز میں ردوبدل

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ آج پارلیمنٹ میں مالیاتی بل پر منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اس رپورٹ نے محصولاتی تجاویز میں متعدد تبدیلیاں کی ہیں

عام افراد ہندوؤں کے غیر منقسم خاندان اور غیر رجسٹری شدہ اداروں اور ایسوسی ایشن کو اب تین ہزار سے کم کی سالانہ آمدنی پر کوئی محصول نہ دینا پڑے گا۔ پہلے یہ رقم ۲ ہزار تھی۔

مالیاتی بل میں چاء اور قہوہ (کافی) پر دوگنا محصول لگانے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ منتخبہ کمیٹی اسے مناسب نہیں سمجھتی اور چاہتی ہے کہ موجودہ شرح محصول پر صرف ۵۰ فی صدی اضافہ کیا جائے۔

کچی منگ نیز پر برآمدی محصول کے متعلق منتخبہ کمیٹی کا خیال ہے کہ سب طرح کی کچی منگ نیز پر یکساں محصول لگانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اچھے قسم کی کچی منگ نیز تو باہر جانے لگے گی اور گھٹیا قسم کی ملک کے اندر رہ جائے گی اس لئے اس پر بہ لحاظ قیمت ۲۵ فیصدی محصول لگانا چاہیئے۔

ململ کو چھوڑ کر بناسپتی پر جس پر آمدی محصول لگانے کی تجویز ہے اس کے متعلق کمیٹی کا خیال ہے کہ بناسپتی کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اس پر ۲۰۰ روپیہ فی ٹن کے بجائے ۱۶۰ روپیہ فی ٹن محصول لگایا جائے۔

بناسپتی پر جو اندرونی محصول لگایا گیا تھا اس میں بھی ترمیم کی گئی ہے۔ پہلے ۷ روپیہ فی ہنڈ ویٹ محصول کی تجویز تھی اب ۱ روپیہ فی ہنڈ ویٹ لگایا جائے گا اس طرح ایک آنہ فی پونڈ محصول پڑتا ہے۔

کمیٹی نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ ۱۰ سے اس فقرہ کو بھی نکال دیا ہے جس کی رو سے ملکیت کا تعین کرتے وقت ہوٹلیں ٹیکس کو وضع کر دیا جاتا تھا کیونکہ کمیٹی کے خیال میں مالیاتی بل کے بجائے اس کی اصل جگہ انکم ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ میں ہونی چاہیئے

خیراتی اداروں کو جو رقمیں بطور امداد دی جاتی ہیں ان کو انکم ٹیکس سے مستثنا کرنے کا خیال تھا۔ اس کے متعلق کمیٹی نے یہ مشورہ دیا ہے کہ مستثنا رقم کے صرف نصف حصے کو انکم ٹیکس سے ب[illegible]

کو سرمایہ دار جو مالی [illegible] ٹیکس ہے جو انھیں پر حکو[illegible] ان عطیات کو انکم ٹیکس [illegible] اپریل یا اس کے بعد ملے ہیں۔

کمیٹی اس بات کا بھی انتظام کرنا چاہتی ہے کہ صوبوں کے اندر بدیسی کمپنیوں کے حصہ داروں کو اپنے حصول پر جو منافع ملتا ہے اس پر زائد ٹیکس کس طرح لیا جائے مدت محصول دہی کی تعریف میں بھی کمیٹی نے ترمیم کی ہے تاکہ اس کے تحت وہ محصول دینے والے بھی آسکیں جن کا حساب کتاب کرنے کا سال مالیاتی سال سے مختلف ہے۔

قلات سے گفت و شنید

کراچی ۲۲ مارچ۔ قلات کے الحاق کے مسئلہ پر کل کوئٹہ میں خان قلات اور حکومت پاکستان میں گفتگو شروع ہوئی۔ اس موقعہ پر پاکستان کی نمائندگی کرنل کے۔ بی شا۔ جوائنٹ سکریٹری وزارت خارجہ نے کی

توقع کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ پر کراچی میں خان قلات سے گفت و شنید کا جو طول طویل سلسلہ چھڑنے والا ہے اس کے لئے کوئٹہ کی یہ گفتگو بہت کچھ مفید ثابت ہوگی۔

ہند پارلیمنٹ میں چار نئے بل

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ آج ہند پارلیمنٹ میں چار نئے بل پیش کئے گئے۔

(۱) ہندستانی قانون طیارہ سازی ۱۹۳۴ء میں مزید ترمیم کا بل۔

(۲) جہاز رانی کنٹرول ایکٹ ۱۹۴۷ء کا ترمیمی بل۔

(۳) بینکنگ کمپنیوں کے قانون میں ترمیم و استحکام کا بل

(۴) صوبوں میں محصول ملکیت کا اجراء اور اس کے وصول کرنے کے ذرائع سے متعلق بل۔

(بقیہ کپڑے کی قیمتیں اور ٹکسٹائل کمشنر)

کپڑے کے چار آنے اوسط درجہ کے کپڑے کو دو آنے اور عمدہ کپڑے کو ایک آنہ فی روپیہ کے اضافہ پر

جن کپڑوں پر فروری یا اس کے بعد کے مہینوں کی مہر ثبت ہیں انھیں اسی قیمت پر بیچنا چاہیئے جس کی مہر لگی ہے کیونکہ کارخانے ان کپڑوں کی یہی قیمت مناسب سمجھتے ہیں۔

غیر ممالک کو امریکہ کی فوری امداد

واشنگٹن۔ ۲۲ مارچ۔ آج امریکی سنیٹ کی مصارف کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ طویل المیعاد غیر ملکی امداد کے قانون کی منظوری کے بعد آسٹریا۔ فرانس اور اٹلی کو پانچ کروڑ ستاسی لاکھ ڈالر کی فوری امداد دی جائے۔

یہ رقم فوری مالی بل میں شامل کر لی گئی ہے

نظام کی مدد سے حیدر آباد میں اسلحہ تیار ہو رہے ہیں

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ ہندستانی پارلیمنٹ میں آج وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے بتایا کہ حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ کچھ عرصہ سے حیدر آباد کے بعض کارخانے حکومت نظام کی مدد سے بندوقیں رائفلیں اور گولہ بارود بنانے میں مصروف ہیں

وزیر اعظم نے اس بات کا انکشاف سردار مکٹ بہاری لال بھارگو کو جواب دیتے ہوئے کیا جنھوں نے دریافت کیا تھا کہ کیا حکومت کو اخبارات کی اس خبر کا علم ہے کہ حیدر آباد میں اسلحہ سازی کے کارخانے قائم ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ہندستان کے ایجنٹ جنرل مقیم حیدر آباد کو ہدایت کی جا چکی ہے کہ وہ یہ معاملہ حکومت نظام کے سامنے پیش کریں اب ان کی جوابی رپورٹ کا انتظار ہے۔

پروفیسر رنگا کو تحریری جواب دیتے ہوئے وزیر مالیات نے کہا کہ ہندستان اور پاکستان میں مال کی درآمد و برآمد کے لئے جو راستے معین کیا گیا ہے اس پر ۱۳۹ چنگی گھر قائم کئے گئے ہیں جن میں چنگی کے افسران تعینات ہیں۔

حکومت یہ بھی انتظام کر رہی ہے کہ گشتی محافظین مقرر کئے جائیں تاکہ ممنوعہ اور غیر مقررہ راہوں سے مال کی درآمد و برآمد نہ ہو سکے اس کے علاوہ جن مقامات پر ضرورت ہوگی وہاں حفاظت کی غرض سے پولیس بھی تعینات کر دی جائے گی۔

وزیر مالیات نے بتایا کہ ہندستان میں جو سرحدی چنگی کے دفتر قائم ہیں ان کے ماہوار اخراجات دس لاکھ کے قریب ہوتے ہیں

مسائل حاضرہ پر برطانی کابینہ میں غور

لندن ۲۲ مارچ۔ باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ برطانی کابینہ کے جلسے میں فلسطین، ٹرسٹ، پیرس میں مارشل منصوبہ کے سلسلہ میں ہونے والی کانفرنس یورپ کی امداد کے متعلق صدر ٹرومین کے کانگریس کے پیغام پر غور کیا گیا۔ جلسہ آج صبح کو ہوا تھا۔

پتہ چلا ہے کہ فلسطین کی تقسیم کی تجویز سے امریکہ کی کنارہ کشی سے برطانیہ کے اس فیصلہ پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے کہ وہ ذمہ داری کو انتداب ختم کرے گا۔ اس کے کسی ارادہ میں بھی کوئی تزلزل پیدا نہیں ہوا ہے کہ وہ یکم اگست تک اپنی فوجیں واپس بلا لیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ میں فلسطین پر جلد ہی کوئی بیان دیا جائے گا۔

بٹن دبانے سے چلنے والی موٹر

لندن ۱۸ مارچ۔ برطانیہ میں ایک نئی قسم کی موٹر کار تیار کی گئی ہے جو بٹن دبانے سے چلتی ہے اس میں کلچ اور گیر نہیں ہوتا یہ موٹر کار ۹۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی ہے یہ کار ابھی تک برطانیہ سے باہر نہیں بھیجی گئی لیکن مختلف ملکوں سے اس کے لئے پانچ لاکھ پونڈ کے آرڈر موصول ہو چکے ہیں۔

ایشیا و مشرق بعید کی ترقی کیلئے نہرو منصوبہ کی تجویز

نئی دہلی۔ ۲۴ مارچ۔ مسٹر ہنری ایف گریڈی امریکی سفیر متعینہ ہندستان نے عالمی معاملات کی ہندستانی کونسل کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مارشل منصوبہ کے مطابق ایک "نہرو منصوبہ" بنانے کا مشورہ دیا جس کا مقصد علاقہ داری بنیاد پر ایشیا اور مشرق بعید کی معاشی بحالی اور تجارتی ترقی ہوگا۔

انھوں نے کہا۔ ایشیا اور مشرق بعید مارشل منصوبہ کے حصہ سے محروم نہیں رکھے جائیں گے اور ان کو بھی ضرورت کے مطابق سامان فراہم کیا جائے گا

یورپ کی بحالی کے پروگرام کی وجہ سے وہاں مشین اور سامان زیادہ بننے لگے گا اور اس طرح یورپ میں امریکی سامان کی مانگ کم ہو جائے گی اور امریکہ و یورپ ایشیائی [illegible] کو تبادلہ کے ذریعہ صنعتی سامان مہیا کرنے کا موقع دیں گے۔ یورپ کی بحالی کا پروگرام اشتراک و باہمی امداد کی بنیاد پر قائم ہے۔

مسٹر گریڈی نے کہا۔ بین الاقوامی معاشیات کے اداروں نے کئی جلسے کئے جس کا مقصد ایشیا اور مشرق بعید کی تجارت کو اشتراک عمل سے ترقی دینا ہے۔

نہرو منصوبہ: مسٹر گریڈی نے ایشیائی ممالک میں معاشی اشتراک کے لئے ایک نہرو منصوبہ بنانے کے متعلق زور دیتے ہوئے کہا "آپ کا مارشل منصوبہ یا نہرو منصوبہ علاقہ داری بنیاد پر باہمی امداد کے لئے موثر ہو سکتا ہے مثال کے طور پر تجارت کو ترقی دینے اور ایجنسیوں کی ہمت افزائی کی جا سکتی ہے۔ یورپین حکومتوں نے تجارتی ترقی کے لئے بڑے پیمانہ پر کام کیا ہے۔ ایشیا اور مشرق بعید میں تجارتی توسیع کے بہت سے امکانات ہیں"

ڈاکٹر گریڈی نے پرانے بین الاقوامی جھگڑوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح چالیس سالہ معاشی جنگ نے جارحانہ قوم پرستی کی بنیاد ڈالی [illegible]

عرب تولیت کی تجویز کو نہیں مانیں گے

لندن۔ ۲۱ مارچ۔ لندن کے عرب دفتر نے فلسطین تقسیم کی مجوزہ منصوبہ سے امریکہ کی کنارہ کشی پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ عرب کبھی ایسی تجویز کو تسلیم نہیں کریں گے جو اقوام متحدہ کی تولیت کے نہج پر مرتب کی گئی ہو۔

عرب دفتر نے کہا کہ عربوں کا مطالبہ ایک آزاد اور غیر منقسم فلسطین کے لئے تھا اور اب بھی ہے۔ تولیت کی وجہ سے وہی نتائج پیدا ہوں گے جو برطانی انتداب کی بدولت پیدا ہوئے تھے۔ اس سے سخت قسم کے بین اقوامی خطرات پیدا ہوں گے اور یہودیوں کی ہمت افزائی ہوگی۔

پاکستان کے دشمنوں کو برداشت نہیں کیا جائیگا

ڈھاکہ۔ ۲۱ مارچ۔ پاکستان کے گورنر جنرل محمد علی جناح نے آج شام کو ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مشرقی بنگال کے جو لوگ انڈین یونین میں شمولیت کا خیال رکھتے ہیں وہ گویا خوابوں کی دنیا کے باسی ہیں یہ لوگ پاکستان کے دشمن ہیں۔ ہم پاکستان کے دشمنوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔

مسٹر جناح نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت پاکستان ان لوگوں کے خلاف سخت اقدام کرے گی۔ پاکستان ہمیں اسلام کی ہر وجہد کے بعد ملا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے دشمنوں کے ہاتھوں سے بچائیں۔ ہمیں اتحاد واستقامت کی ضرورت ہے۔

اگر آپ کو پاکستان کی خدمت کرنا منظور ہے تو خود رو سیاسی اداروں کو چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہو جائیے۔

زبان کے مسئلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا پاکستان کی سرکاری زبان اردو کی علاوہ کوئی دوسری زبان نہ ہوگی۔ مشرقی بنگال کی صوبائی زبان کے بارے میں عوام کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے۔

ہمیں پاکستان میں ہر قسم کا سدھار کرنا ہے اور اسے ہر طرح ترقی دینا ہے۔ چٹاگانگ کے بندرگاہ کو بہتر اور وسیع بنانا ہے اور ملک کو قحط اور غربت اور افلاس کے خطرہ سے نجات دلانی ہے۔ اعتراضات کرنا اور غلطیاں نکالنا سہل ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ حکومت کے لئے اچھے کام کریں۔ اور تعمیری تنقید سے بھی گریز نہ کریں۔ حکومت میں خامیاں اور خرابیاں ہیں۔ مگر ہماری خواہش یہ ہے کہ ان کی تعداد کم سے کم تر کی جائے۔ اصل طاقت عوام کے ہاتھ میں ہے اس لئے اگر عوام چاہتے ہیں کہ وہ اس کو بہتر طریقہ پر استعمال کر کے حکومت کو مستحکم بنا سکتے ہیں۔

پھر ہمیں فرقہ واریت اور صوبائی تعصبات کو ختم کرنا ہے اور پنجابی سندھی بنگالی۔ اور بلوچی کے تفنیہ کو مٹانا ہے۔ ہم اول اور آخر مسلمان ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ان تعصبات سے بلند تر ہو کر ملک و ملت اور خدا کی خدمت کریں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم تفریق پرستی جماعت بندی فرقہ واریت اور جغرافیائی تعصبات سے بلند ہو کر ایک سچے مسلمان کی طرح پاکستان کے صحیح معمار ثابت ہوں۔ اور حکومت کا ہاتھ بٹا کر ایک مستحکم اور پرامن ریاست بنائیں۔ اور ہر وقت اجتماعی مفاد کو پیش نظر رکھیں [illegible] دوسرے ملکوں کی نظروں میں عزت حاصل کر سکیں۔

بحالی کیلئے برطانیہ اور شرق اردن میں معاہدہ

عمان (شرق اردن) برطانیہ اور شرق اردن کے درمیان ایک نئے معاہدہ پر آج برطانوی وزیر سر اے ایس کرک برج اور شرق اردن کے وزیر اعظم وزیر خارجہ توفیق پاشا نے دستخط کر دئے۔

آج ہی کسی وقت اس معاہدہ کو شرق اردن کے شاہ عبداللہ کے سامنے تصدیق کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

جو معاہدہ ۱۹۴۶ء کے بجائے ہوا ہے جس میں فریقین نے ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنا منظور کیا ہے۔ اور جس میں شرق اردن کی آزادی و خود مختاری کو ملحوظ کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ معاہدہ بیس سال تک نافذ العمل رہے گا۔

فلسطین کے متعلق امریکی فیصلہ کا اثر

واشنگٹن ۲۱ مارچ۔ صدر ٹرومین کی ڈیماکریٹک پارٹی کے ممبروں نے یہاں کہا کہ اس فیصلہ سے کہ تقسیم فلسطین کے مسئلہ سے امریکی اپنی تائید ہٹالے گا۔ صدر ٹرومین امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں اپنا سیاسی اثر کھو بیٹھے ہیں۔

اس فیصلہ کا اثر صدارت کے الیکشن پر یہ پڑے گا کہ یا تو مسٹر ہنری ویلیس کو ووٹ حاصل ہو جائیں گے۔ یا ری پبلکن پارٹی کو۔

بنگال کے دونوں حصے پھر متحد ہو سکتے ہیں

کلکتہ۔ ۲۱ مارچ۔ آج صبح گورنمنٹ ہاؤس میں ایک مختصر سے مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر راج گوپال آچاریہ نے کہا کہ اگر بنگال کے عوام گاندھی جی کے بتلائے ہوئے راستے پر چلیں تو کچھ عرصے میں بنگال کے دونوں حصے پھر متحد ہو سکتے ہیں۔

کفایت شعاری مختلف زمانوں میں

۴

چمڑے کا روپیہ

دھاتوں کے رائج الوقت ہونے کی وجہ سے لوگوں میں جو باہمی جھگڑے اور مقدمات پیدا ہو گئے تھے۔ ان سے پریشان ہو کر ایک عقلمند حکمران نے دھات کے ڈلوں پر اپنی مہر ثبت کرنے کی سوچی تاکہ دھات کے خالص ہونے کی تصدیق ہو سکے۔ وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ بنیادی دھاتوں کی جگہ سونا اور چاندی نے لے لی اور ڈلوں کا رقبہ بھی کم ہو گیا۔ اس طرح پہلا سکہ تیار ہوا۔ یہ ہزارہا سال پیشتر کی بات ہے۔ بادشاہ اپنی شبیہ گھٹیا دھات کے سکوں پر نقش کرنے سے لوگوں کو منع کرنے میں اکثر ناکامیاب رہتا خصوصاً جب پولیس نالائق ہوتی یا بادشاہ جنگ و جدل میں مشغول ہوتا۔ یاد رکھئے ہمایوں بادشاہ کے ایک دفعہ دریائے گنگا میں ڈوبنے پر چمڑے کے ٹکڑے زر قانونی بن گئے تھے! حکمرانوں کی متعدد تبدیلیاں روپیہ کی قیمت کو کم و بیش کرتی رہیں۔

جب روپیہ کی قیمت اتنی غیر یقینی تھی اور حکومتیں سرعت سے بدلتی رہیں تو بچت کرنے پر آمادہ کرنے والے اسباب بہت کم تھے۔ نیز جو کچھ بچت کی جاتی وہ اکثر محفوظ رکھنے کے لئے زمین میں دبا دی جاتی اور اکثر ضائع ہو جاتی۔

آج کل روپیہ کے غیر مستحکم ہونے کا کوئی خطرہ نہیں اور بچت بھی کسی چیز کے ذخیرہ کی شکل میں نہیں ہوتی۔ آپ اپنے روپیہ کو کسی مد میں لگا سکتے ہیں اور اس سے اچھا منافع حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ رقم جو نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں لگائی جاتی ہے بالکل محفوظ ہے اور واجب الادا ہوتے ہوتے ۵۰ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔ ہر دس روپے بارہ سال کے بعد پندرہ روپے ہو جاتے ہیں۔ یہ منافع بیرا انکم ٹیکس معاف ہے۔ اب آپ پانچ روپیہ سے لے کر پندرہ ہزار روپیہ تک کی رقم ان میں لگا سکتے ہیں۔ چھوٹی رقمیں جمع کرنے والے ایک روپیہ۔ ۸ آنے اور ۴ آنے کے سیونگز سٹامپس خرید سکتے ہیں۔ سرٹیفکیٹس اب ڈیڑھ سال کے بعد بھنائے جا سکتے ہیں (پانچ روپیہ والے سرٹیفکیٹس ایک سال کے بعد)

آئندہ کے لئے بچائیے

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خریدئیے

سرٹیفکیٹس اور سٹامپس ڈاک خانوں۔ منظور شدہ سرکاری ایجنٹوں اور سیونگز بیورو سے مل سکتے ہیں۔

AC 213

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱۔ ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۰۷۷ سنہ ۱۹۴۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کان پور

روبی جنرل انشورنس کمپنی واقع مسٹن روڈ شہر کانپور بذریعہ بابو رام داس اگروال برانچ منیجر کمپنی مذکور مدعی

بنام محمد صدیق مسلمان معرفت ظہور احمد متصل برف خانہ کوپر گنج شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 22/8/6 کے دائر کی ہے۔ لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ اپریل سنہ ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوٰی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم جگت نرائن منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

مسٹر بھابھا کا استعفٰی منظور

نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے وزیر تجارت مسٹر بھابھا کا [illegible]

مشرقی پنجاب میں خلاف قانون جماعتیں

شملہ۔ ۲۲ مارچ۔ وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگوا نے سوالات کے دوران میں آج مشرقی پنجاب اسمبلی میں کہا کہ اس صوبہ میں راشٹریہ سیوک سنگھ مسلم نیشنل گارڈ اور خاکسار جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔

مسٹر عدیل عباسی ممبر اسمبلی منتخب ہو گئے

لکھنؤ ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عدیل عباسی (کانگرس) بستی کے شمالی مسلم انتخابی حلقہ سے یوپی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ یہ نشست مسلم لیگی ممبر مسٹر کرم حسین کے استعفے کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔

مشرقی بنگال کے کانگرسی اور مسٹر جناح

ڈھاکہ ۲۲ مارچ مشرقی بنگال کے کانگرس اسمبلی پارٹی کے ممبروں نے پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر جناح سے کل صبح کو ملاقات کی اور ان کی خدمت میں ایک توجہ نامہ پیش نامہ کیا۔ جس میں دوسری چیزوں کے علاوہ حسب ذیل نکات تھے۔ صوبہ میں نظم و ضبط دونوں نو آبادیوں کے سرکاری ملازمین کو انتخاب کا دوبارہ حق۔ ہر قسم کے سکوں کا تبادلہ کی آسانیاں اور پاکستانی حکومت کے اس حکم کا اثر کہ پاکستان سے کچھ چیزوں کے ہندوستان بھیجے جانے کے لئے اجازت لی جائے۔

جمعیۃ العلماء ہند کا آئندہ اجلاس

نئی دہلی۔ ۲۲ مارچ۔ جمعیۃ العلماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حفظ الرحمٰن نے بیان کیا کہ جمعیۃ العلماء ہند کا آئندہ اجلاس ۲۰ اپریل لغایتہ ۲۷ اپریل بمبئی میں ہوگا۔ حکومت ہند کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد بھی اس اجلاس میں شرکت کریں گے

گاندھی یادگار فنڈ کو گاندھی جی کے شایان شان بنایئے

وزیر اعظم اور گورنر یو۔پی کی عوام سے اپیل

لکھنؤ ۲۴ مارچ۔ ہز اکسلینسی شریمتی سروجنی نائیڈو۔ پنڈت گووند بلبھ پنت۔ شری دمودر سروپ اور مسٹر ہری چیتر نرائن شرما نے مہاتما گاندھی یادگار فنڈ کے لئے حسب ذیل شائع کی ہے۔

گاندھی جی کو ہمارے آنسوؤں اور ہمارے خراج عقیدت کی کیا ضرورت ہے؟ وہ ان سب چیزوں سے بالا و بالا ہیں، ان کی زندگی، ان کی خدمات اور ان کی شہادت نے ان کو حیات جاوید بخش دیا ہے لیکن اس کے باوجود ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کی حیات افروز تعلیمات کی یادگار قائم کر کے ان سے اپنی محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں اس مقصد کے لئے صدر کانگریس بابو راجندر پرشاد نے ہم کو یہ ہدایت کی ہے کہ ایک کل ہند یادگار کے لئے ہر صوبہ میں فنڈ جمع کیا جائے اس فنڈ سے ان مختلف اداروں کے کام کو مستحکم اور منضبط بنایا جائے گا جنھیں گاندھی جی نے اپنی زندگی میں اپنے ہم وطنوں کی خدمت کے لئے بنایا تھا اس کے علاوہ ایک عجائب خانہ کی بھی تشکیل کی جائے گی جس میں ان کے مسودات اور حصول آزادی کے لئے ان کی کوششوں سے متعلق اشیا رکھی جائیں گی۔

سچ پوچھئے تو یہ ایک عوامی فنڈ ہوگا جس میں ہر شخص کچھ نہ کچھ دے گا۔ دولت مند اپنی دولت کے اور غریب اپنی محبت کے مطابق اس میں چندہ دے گا۔ اگرچہ زیادہ سے زیادہ چندہ کی رقم تعین نہیں کیا گیا ہے لیکن یہ ضرور خواہش کی گئی ہے کہ ہر شخص اپنی دس روز کی تنخواہ اس فنڈ میں دینے کی کوشش کرے۔ شریمتی سروجنی نائیڈو کی صدارت میں فنڈ جمع کرنے کے لئے یو۔پی میں ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت اور سیٹھ دمودر سروپ کو نائب صدر اور شری ہری چیتر نرائن سنہا کو سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ جلد ہی ضلع وار کمیٹیاں قائم کر دی جائیں گی اور ایک مستقل صوبائی دفتر کھول دیا جائے گا لیکن اس دوران میں چندے یا تو براہ راست گورنر یو۔پی سکریٹری گورنمنٹ ہاؤس لکھنؤ یا وزیر اعظم گووند بلبھ پنت کے پرائیوٹ سکریٹری یا ذیل کے بنک کو بھیجے جا سکتے ہیں (۱) سنٹرل بنک (۲) بنک آف انڈیا (۳) ہندستان کمرشیل بنک (۴) یونائیٹڈ کمرشیل بنک (۵) پنجاب نیشنل بنک (۶) یو۔پی پراونشل کوآپریٹو بنک (۷) سی۔پی اور برار کوآپریٹو بنک (۸) مدراس کوآپریٹو بنک (۹) بمبئی پراونشل کوآپریٹو بنک اور ان کی شاخوں کو۔

ہم کو امید ہے کہ ہماری اس اپیل کا باشندگان صوبہ کے ہر طبقہ پر فوری اثر ہوگا اور یو۔پی سے جو مشترکہ رقم کل ہند فنڈ میں بھیجی جائے گی وہ اس عظیم الشان اور عظیم المرتبت ہستی کے شایان شان ہوگی جس نے ہندستان کو شرف آزادی بخشا اور جس نے قومی اتحاد کے لئے اپنی جان تک نچھاور کر دی۔

لیگیوں کے نئے روپ کی جڑ

لکھنؤ ۲۴ مارچ۔ سابق مسلم لیگی اسمبلی پارٹی جس نے نیا روپ دھارن کر کے اپنے کو جنتا پارٹی بنا لیا ہے مخلوط انتخاب کی مخالفت کرتے کرتے اس کی سخت موافق بن گئی ہے۔ ایسی موافق کہ نشستوں کے تعین تک کی مخالف ہے۔ بعض کانگریسی اس تبدیلی پر حیرت زدہ ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ بات صرف کانگریسی ہندوؤں کو اپنا کر کام نکالنے کے لئے رکھی گئی ہے لیکن اس کی تہ میں کچھ اور بھی ہے۔

یہ پارٹی صرف ایک غرض سے بنائی گئی ہے وہ یہ کہ آئندہ الکشن میں نشستیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اب سوال یہ تھا کہ مسلمانوں کی نشستیں تناسب سے مقرر ہو چکی ہیں اس حساب سے ان کو مردم شماری پر چودہ پندرہ سے زائد نشستیں نہ ملیں گی۔ اتنی نشستوں میں سابق لیگیوں کو اگر ملیں گی تو کتنی ملیں گی؟ اگر سب کی سب بھی مل گئیں تب بھی وہ جنتا پارٹی کے سب ممبروں کی مختلف کی قیمت ادا نہ کر سکیں گی کیونکہ اس میں اس سے ڈھائی گنے ممبر ہیں۔

پارٹی بنانے والوں کے سامنے مسئلہ یہ آیا کہ اگر ہم نے اس سلسلہ میں کوئی خاص اقدام نہ کیا تو جنتا پارٹی کے ممبر رفتہ رفتہ یہ محسوس کرنے لگیں گے کہ اس پارٹی سے اگر کسی کا بھلا ہو سکتا ہے تو وہ لاری صاحب ہیں یا ان کے دو چار نائب۔ باقی لوگ صرف ان کے براتیوں کا کام کریں گے۔ ایسا محسوس کرنے کے بعد وہ رفتہ رفتہ پارٹی سے الگ ہو جائیں گے اور شاید کوئی اور پارٹی بنا لیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جنتا پارٹی کی نشستوں کی امید کم ہو جائے گی اور لاری صاحب کے نائبوں کا نقصان ہوگا اس لئے کوئی ایسی ترکیب کرنا چاہیے کہ اس کے ممبروں کی آس نہ ٹوٹنے پائے۔

نشستوں کے تعین کی مخالفت سے آس بندھانے کا سہل نسخہ ہاتھ لگ گیا۔ اب اس پارٹی کے کرتا دھرتا اپنے ممبروں کو اس بھلاوے میں رکھ سکتے ہیں کہ اگر تعین ختم ہو گیا تو ہم تم سب کو نشستیں دلا دیں گے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اب وہ ہر کانگریسی سے بلکہ مہاسبھائیوں سے بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس ثبوت کے بعد بھی تم کو کیا ہماری کایا پلٹ پر یقین نہیں آتا ہے۔

جہاں تک کانگریسیوں کا تعلق ہے وہ ایسے لوگ ہیں جو بیس پچیس سال سے ایسے لوگوں کا تماشا دیکھ رہے ہیں کہ جو زمانہ کو دیکھ کر عقائد کو بدل ڈالتے ہیں اس لئے وہ تو اس چال میں آنے سے رہے ہاں خود اس پارٹی کے ممبر آ جائیں تو آ جائیں بلکہ وہ آ رہے ہیں صرف اس وجہ سے آ رہے ہیں کہ ادھر کچھ آس تو ہے اس سے ہٹو تو پھر اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ نشست کی کوئی امید نہیں۔

مسٹر ماولنکر بنارس میں

بنارس ۲۴ مارچ۔ ہندستانی پارلیمنٹ کے اسپیکر مسٹر جی وی ماولنکر آج تین دن کے لئے یہاں آئے ہیں۔

اقلیتی فرقے اپنے وطن کو خیرباد نہ کہیں

کراچی ۲۴ مارچ۔ ہندستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

ہندستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم اپنی ۱۷ مارچ کے ملاقات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اقلیتوں کے متعلق اپنی حکومتوں کی پالیسی کی پھر سے وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ دونوں حکومتوں کو امید ہے اور وہ یقین رکھتی ہیں کہ اقلیتی فرقے اپنے وطن میں رہے گا۔ دونوں حکومتیں ... کے ساتھ اس بات کی خواہشمند ہیں ... کی امکانی کوشش کریں گی کہ وہ ... مدد دیں۔ حکومتوں کو یقین ہے کہ تمام متعلقہ اسی کا اسی میں فائدہ ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو لوگ اپنی مرضی سے ایک ڈومینین سے دوسری ڈومینین کو ہجرت کرنا چاہیں ان کی راہ میں روڑا اٹکایا جائے۔

مسٹر بھابھا کا استعفیٰ منظور

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے وزیر تجارت مسٹر بھابھا کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے ... فی الحال ان کی جگہ پر کوئی ... مسٹر شیاما پرشاد مکرجی ... [illegible]

روس مغربی اتحادیوں سے برلن چھوڑنے کا مطالبہ کریگا؟

واشنگٹن ۲۰ مارچ۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ کے افسران یہ بات صاف طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ اگر روس نے مغربی اتحادیوں سے برلن چھوڑنے کے لئے کہا تو امریکہ کی حیثیت کمزور ہوگی۔

روس سے ایسے مطالبہ کی توقع اس واقعہ سے ہوتی کہ روس نے مغربی طاقتوں سے مشترکہ کنٹرول کے انتظام میں علیحدہ ہونے کے لئے بہت ہی کمزور عذر تلاش کیا ہے امریکہ کے فوجی گورنر متعینہ جرمنی نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ کا جرمنی چھوڑنے کا بالکل ارادہ نہیں ہے۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر روس نے برلن و مغربی علاقوں کے درمیان ریل و سڑک کی آمد و رفت روک دی تو شہری آبادی کے راشن کا کیا انتظام ہوگا مغربی اتحادی صرف برلن سے ہوائی جہازوں پر رکھ کے اس کو فوجی شکل نہ اختیار کرنے دیں گے۔

یہاں سرکاری حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور فرانس برلن میں ڈٹے رہنے کے متعلق متفق ہیں چاہے چار طاقتوں کا انتظامی ادارہ ختم ہی کیوں نہ ہو جائے۔

ہندستان میں مقیم پٹھان غیر ملکی سمجھے جائیں گے

بمبئی ۲۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندستان میں سرحد کے پٹھانوں کو جنھیں اب تک یہاں کا شہری خیال کیا جاتا تھا یکم اپریل ۴۸ء سے غیر ملکی سمجھا جائے گا۔

چنانچہ ہندستان کی تمام صوبائی حکومتوں کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ نووارد پٹھانوں کو صوبہ میں داخل نہ ہونے دیں لیکن ان پٹھانوں کو جو ہندستان میں مقیم رہ کر اپنی خانگی ضروریات سے سرحد گئے ہوئے ہیں۔ دوبارہ واپس آنے دیا جائے گا

شہر بمبئی میں اس وقت تقریباً پانچ ہزار پٹھان موجود ہیں۔ گذشتہ ہفتہ غیر ملکی باشندوں کے قانون کے ماتحت حکومت مدراس پٹھانوں کو یہ نوٹس دے چکی ہے کہ وہ ۳۱ مارچ تک ہندستانی یونین کے حدود سے باہر چلے جائیں۔

ڈومینین پارلیمنٹ میں چار مسودہ قانون منظور

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ آج ہندستانی پارلیمنٹ میں چار مسودہ قانون منظور ہوئے یعنی قانون درآمد ۱۹۳۴ء کے پہلے گوشوارہ کے حفاظتی محصولات کی تاریخ میں توسیع کا بل قانون ٹکر سازی (تحفظ) ۱۹۳۳ء میں ترمیم کا بل ہندستانی چائے پر کنٹرول کا قانون ۱۹۳۸ء الکوحل کی صنعت میں ترقی کا بل قانون ریلوے ۱۸۹۰ء میں ترمیم کا بل

اس مسودہ قانون کی منظوری کے بعد ایوان ۲۹ مارچ تک کے لئے برخاست ہو گیا۔

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے

قیمت
سالانہ ۶/۰
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/۰
فی پرچہ دو آنہ -/۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 46 NO. 14 | Cawnpore. Saturday 3rd APRIL 1948 | کانپور شنبہ ۳ اپریل ۱۹۴۸ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۶ نمبر ۱۴

دنیائے اسلام

عربوں اور یہودیوں میں فوری سمجھوتہ کی اپیل

واشنگٹن ۔ ۲۵ مارچ صدر ٹرومین نے فلسطین کے عربوں اور یہودیوں میں جلد از جلد ایک سمجھوتہ ہو جانے کی اپیل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جب ۱۵ مئی کو برطانی انتداب ختم ہو جائے گا تو اقوام متحدہ کی تجویز کردہ تولیت کو فلسطین میں عمل میں لایا جائے گا۔

صدر ٹرومین نے کہا کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ فلسطین میں مزید کشت و خون نہ ہو تو اس ملک کے عرب و یہودیوں میں ایک سمجھوتہ ہو جانا چاہیئے۔ میں امریکہ کے نمایندہ کو یہ ہدایت کر رہا ہوں کہ وہ حفاظتی کونسل سے پرزور طریقہ سے وہ یہ کہے کہ وہ ایک ایسے سمجھوتے کے لئے عربوں اور یہودیوں کے نمایندوں کی گفتگو کا ایک انتظام کرے۔

برطانیہ نے یہ صاف صاف اور بار بار اعلان کر دیا ہے کہ وہ ۱۵ مئی کو انتداب ختم کر دیگا۔ اگر کوئی فوری قدم نہ اٹھایا گیا تو کوئی ایسی جماعت نہیں ہوگی جو اس تاریخ کو فلسطین میں امن و امان قایم رکھ سکے مسٹر ٹرومین نے جو ایک صحافتی کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ خطرات سر پر منڈلا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ذمہ دار ارکین اس صورت حال کا صرف اس صورت میں مقابلہ کر سکتے ہیں کہ جلد از جلد کارروائی کریں۔ امریکہ نے حفاظتی کونسل کے سامنے ایک وقتی تولیت کی اسکیم رکھی ہے تاکہ کوئی ایسی حکومت ہو جو امن قایم رکھ سکے! اس تولیت کو اس وقت پیش کیا گیا ہے جب فلسطین کی تقسیم کو پرامن طریقہ سے عمل میں لانے کے لئے تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ تولیت کو تقسیم کے بدل کے طور پر نہیں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کو پیش کرنے کا مقصد اس خلا کو پر کرنا ہے جو برطانی انتداب کے ختم ہو جانے کے بعد پیدا ہوگا۔ اس سے کسی آخری اور قطعی فیصلہ پر پہونچنے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کشت و خون سے بچنے اور پرامن سمجھوتے کے لئے امریکہ ہر قسم کی مدد دینے کے لئے تیار ہے۔

اگر اقوام متحدہ ایک وقتی تولیت کی تجویز مان لے تو امریکہ اس ذمہ داری کو پورا کرے گا۔ جو اس پر عاید ہوتی ہے اس لئے کہ اسی اقوام متحدہ دنیا کے امن اور خود اپنے مفاد کا خیال ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ امریکہ اقوام متحدہ کی تولیتی تجویز کی اپنی فوج کے ذریعہ حمایت کرے گا۔ یا نہیں صدر ٹرومین نے کہا کہ اقوام متحدہ کی تولیت کی تائید کرنا امریکہ کی پالیسی ہے لیکن اس کے لازمی معنی یہ نہیں ہیں کہ امریکی فوج کا بھی استعمال کیا جائے۔ امریکہ چاہتا تھا کہ برطانی انتداب ۱۵ اگست ختم نہ ہو لیکن برطانیہ نے ۱۵ مئی کو انتداب ختم کرنے کا یکایک فیصلہ کر لیا۔ صدر ٹرومین نے کہا کہ وہ اب تک تقسیم کے حق میں ہیں۔ اور یہودی کے فلسطین میں ہجرت کرنے سے متعلق ان کے نقطہ نظر میں کوئی فرق نہیں ہوا ہے۔

حفاظتی کونسل کے حلقوں نے کہا کہ صدر ٹرومین نے تولیت کی جو پرزور تائید کی ہے۔ اور عرب اور یہودیوں میں سمجھوتے کی جو خواہش ظاہر کی ہے کہ اس کی بنا پر جنرل اسمبلی کا ایک مخصوص اجلاس طلب کیا جانا ضروری ہے۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ جنرل اسمبلی اپنے فیصلہ تقسیم کو وقتی تولیت کے حق میں اس یقین دہانی پر واپس لے سکتی ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو امریکہ تولیت کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی فوجیں بھیجیگا۔

تولیت کی تجویز نامنظور کر دی جائے گی

قاہرہ ۲۵ مارچ یروشلم کے مفتی اعظم حاجی امین الحسینی نے یہ اعلان کیا ہے کہ عرب امریکہ کی طرف سے پیش کی ہوئی فلسطین کے لئے تولیت کی تجویز منظور نہیں کریں گے۔ یہ اطلاع عرب اعلیٰ کمیٹی کے ایک ترجمان ڈاکٹر منصب نے یہاں دی۔ ڈاکٹر منصب نے یہ اطلاع عرب لیگ کی ایک صحافتی کانفرنس کے موقع پر دی۔ لیگ کے پریس افسر اسد نے کہا کہ عرب آزادی کے لئے اپنی جنگ جاری رکھیں گے۔ انھوں نے کہا کہ عرب لیگ کونسل جس کا جلسہ بیروت میں ہوگا۔ تولیت کی تجویز کی تفصیلات کا انتظار کر رہی ہے۔

ایران میں امریکی سامراج کی ریشہ دوانیاں

طہران ۲۸ مارچ۔ ایران میں امریکی جنگی مشن کی سرگرمیوں پر روس کے احتجاج کے جواب میں حکومت ایران نے جو تحریر بھیجی تھی کل رات روسی سفارت خانہ کی طرف سے اس کا سخت الفاظ میں جواب دیا گیا۔ اس جوابی تحریر کی خبر سب سے پہلے روسی سفارت خانہ کے اطلاعنامہ میں شائع ہوئی ہے۔ ایران میں امریکی سامراج کی ریشہ دوانیوں کے متعلق ۲ فروری کو روس نے ایرانی حکومت کو ایک احتجاجی تحریر بھیجی ہے جس کے جواب میں ایرانی حکومت نے روس کے عائد کردہ الزامات کی تردید کرتے ہوئے روسی حکومت پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ بار زانی کرد کو پناہ دے رہی ہے۔ اور ایرانی حدود میں آنے کی غرض سے انھیں منظم ہونے دے رہی ہے اسی جوابی تحریر میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ حکومت روس آذربائی جان کے جنگ جو غداروں کا بھی تحفظ کر رہی ہے۔

ترکی کو امریکہ کی جنگی امداد

استنبول ۔ ۲۶ مارچ۔ آج امریکہ کے دس دس ہزار ٹن کے دو جہاز امریکہ کے امدادی پروگرام کے ماتحت ترکی کے لئے گاڑیاں اور جنگی سامان لئے ہوئے بحیرہ مارمورا پہونچے۔ اس اسکیم کے تحت لڑاکو ہوائی جہازوں کی ایک کھیپ آج فرنیک فرٹ سے استنبول پہونچی اور انقرہ روانہ کر دی گئی۔ یہاں کی خبر ہے کہ ایک طاقت ور ہوائی فوج کی تنظیم میں ترکوں کے ساتھ کام کرنے کے لئے ڈہائی سو امریکی ماہر تقریباً مقرر کئے جائیں گے۔

ترکی اور یونان میں متوقع گفت و شنید

اتھینز۔ ترکی سفیر مقیم یونان آٹھ مہینے کی غیر حاضری کے بعد آج یونان ترکی سے واپس آگئے ہیں۔ وہ ترکی اس لئے گئے تھے تاکہ اس گفت و شنید کے سلسلہ میں تیاریاں کر سکیں۔ جو یونان اور ترکی کے درمیان ہونے والی ہے۔

ادبیات

فرقہ پرستی کے خلاف جہاد

(از جناب رام لال ورما ہندی)

مسموم ہے مہلک ہے۔ نہ تم اس کو ہوا دو
چاہو جو بقا۔ فرقہ پرستی کو مٹا دو

تعمیر سے جس کی ہوئی تخریب نمایاں
اس پھوٹ کی دیوار کو ٹھوکر سے گرا دو

ہم ایک تھے۔ ہم ایک ہیں۔ ہم ایک رہینگے
افسانۂ دو قوم غلط۔ اس کو بھلا دو

تقسیم کیا جس نے میرے پاک وطن کو
وہ دین کی تفریق زمانے سے اڑا دو

تاریخ اگر پھوٹ کی دیتی ہو شہادت
بہتر ہے کہ تاریخ کے اوراق جلا دو

گہوارۂ شر کیوں ہیں؟ یہ مسجد یہ شوالے
ہر ایک میں تم امن کا معبود بٹھا دو

ہر دل میں جو بیدار کرے جذب و تلاطم
وہ نغمۂ نو ساز وطن پھر سے سنا دو

یاد وطن

(از جناب جگدیش چندر درد تلمیذ جناب منور لکھنوی)

ہے گل ریز کیا یاد میرے وطن کی
کہ صحرا میں بھی ہیں بہاریں چمن کی!

یہ ہستی مجھے جان سے بھی ہے پیاری
یہ دیوی ہے۔ وہ جس کا میں ہوں پجاری

بہاروں کے رنگ تبسم سے اچھی
مغنی کے دلکش ترنم سے اچھی

تجلی ہے۔ ایک ایک جلوے میں اس کے
ستارے جھلکتے ہیں۔ پردے میں اس کے

ادا پائی ہے اس نے برق و شرر کی
نظر اس پہ پڑتی ہے۔ شمس و قمر کی

دل و جاں سے اس کی حفاظت کروں گا!
جیوں گا، اسی میں، اسی میں مروں گا!

بفضل الرحمٰن الرحیم

جاں لب پر تو حق عزم مستقل ہے

زبان پر بھی ہے بر جو تیر ڈالیں ۓ

ہفتہ وار ... کانپور

جلد ... | کانپور سہ شنبہ ۳ اپریل | نمبر ۱۴

یوپی مجلس قانون ساز سے سوشلسٹوں کا استعفا

لکھنؤ۔ آج سوشلسٹ پارٹی کے بارہ اراکین نے جس میں اچاریہ نریندر دیو بھی شامل ہیں یوپی مجلس قانون ساز کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کونسل کے ایک سوشلسٹ رکن بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔

استعفے ایوان کے لیڈر وزیراعظم پنڈت پنت کو ایوان اسمبلی میں ٹھیک بارہ بجے پیش کئے گئے تاکہ وہ ان استعفوں کو گورنر کو بڑھا دیں۔ استعفوں کو پیش کرتے ہوئے اچاریہ نریندر دیو نے اپنے ساتھیوں کی طرف سے ایک مختصر تقریر کی۔ وزیر اعظم نے اپنی جوابی تقریر میں گذشتہ برسوں میں حکومت چلانے کے سلسلہ میں علیحدہ ہونے والے اراکین کے اشتراک عمل کا شکریہ ادا کیا۔

اسمبلی کے اسپیکر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن۔ جنتا پارٹی کے لیڈر مسٹر اسحاق خاں۔ زمیندار پارٹی کے لیڈر مسٹر مگن ناتھ بخش سنگھ۔ مسٹر سلطان عالم خاں آزاد۔ اور مسٹر ای ایم فلپس عیسائی نمائندے نے علیحدہ ہوتے اراکین کو خراج عقیدت پیش کیا۔

حسب ذیل اراکین نے استعفے پیش کئے ہیں۔

اسمبلی کے ممبران۔

۱۔ اچاریہ نریندر دیو۔ فیض آباد۔ مسٹر رگھوکل تلک میرٹھ مسٹر رام ڈیش سنگھ سلطان پور۔ سرب جیت لال ورما فیض آباد مسٹر ملکھان سنگھ علیگڑھ۔ مسٹر کنہیا لال چندر سیتا پور مسٹر ہرش چندر باجپئی پرتاب گڈھ۔ مسٹر چندریکا لال گورکھپور مسٹر سدھیشور پرشاد غازی پور۔ مسٹر دامودر داس شاہجہانپور مسٹر گجادھر پرشاد ہرجن۔ مسٹر ایشور سدن۔ گونڈہ

کونسل کے ممبران۔

مسٹر چندر ہاس۔ ہردوئی۔

دردناک لہجہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کئی سال تک ہم نے مل جل کر کام کیا ہے۔ اس ایوان میں مسٹر ہرگوبند سہائے کے علاوہ ہمیں اچاریہ جی سے سب سے زیادہ پرانے تعلقات ہیں۔ گذشتہ چالیس سال سے ہم ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ تقریباً تین سال تک وہ اور ہم احمد نگر کے قلعہ میں ایک ساتھ نظر بند رہے۔ سوشلسٹ پارٹی کے وجود میں آنے سے قبل اچاریہ جی ہمیں اپنا قیمتی مشورہ دیتے رہے یہ بڑی افسوسناک بات ہے کہ ایسے ساتھی کانگریس سے جدا ہو رہے ہیں۔ ہم نے حال ہی میں آزادی حاصل کی ہے ہم وہ سب کچھ نہیں حاصل کر سکے ہیں جس کے ہم خواہشمند تھے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ ہم لوگ اس وقت ایک دوسرے کی مخالفت پر کیوں آمادہ ہو جائیں میں اس کے نتائج سے کانپ جاتا ہوں۔ ہم ابھی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہمارا پڑوسی ملک پاکستان برابر یہ کہتا رہتا ہے کہ وہ دشمنوں سے گھرا ہوا ہے جس سے ہمیں اس کے رویہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ فضا میں جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ ہم کو علم نہیں ہے کہ وہ مستقبل ہمارے لئے کیسا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ آیا ہمارے نظریات میں بھی فرق ہے۔ حال ہی میں ورکنگ کمیٹی نے اپنی پالیسی اور پروگرام کا اعلان کیا ہے جس کو سوشلسٹوں کی تائید حاصل ہے۔ پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ اس اتفاق رائے کے باوجود ہم کیوں جدا ہو رہے ہیں جہاں تک اس صوبہ کے نظم و نسق کا تعلق ہے ہم نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ اختلاف رائے کے باوجود اشتراک عمل سے کام کریں ہم نے جو کچھ بھی کیا ہے۔ اس میں ہمیں سوشلسٹوں کی تائید حاصل ہے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔

اس کے علاوہ مخالف پارٹی اور جمہوریت کی بھی باتیں کی جا رہی ہیں۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی وقت ایسا تھا۔ جب کہ مخالف پارٹی نہ تھی۔ مسلم لیگ پارٹی۔ زمیندار پارٹی اور آزاد خیال اراکین کی مخالف پارٹیاں تھیں۔ اس کے علاوہ خود ہماری جماعت کے اراکین آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔

بعض اوقات تو ہمارے دوستوں نے ایسی باتیں کیں جس نے مخالف پارٹی کی اراکین کو مطمئن کر دیا ہے۔ ہمیں مخالف پارٹی کے صحیح معنی سمجھنا ہوں گے۔ اگر آپ حکومت کی تمام سرگرمیوں کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ نوے فیصدی معاملات میں مخالفت نہیں کی گئی بعض سیاسی معاملات ایسے ضرور ہیں جن میں اختلاف رائے کی گنجائش نہیں ہے۔

ایک ایسے ملک میں جہاں جمہوریت پختہ ہو چکی ہو مخالف پارٹی کارآمد ہو سکتی ہے۔ لیکن ایک ایسے ملک میں جہاں اختلاف ہوں۔ فرقہ وارانہ جھگڑے اور اسی قسم کے دوسرے مسائل ہوں اور جہاں کی نوے فی صدی آبادی جاہل ہے جہاں ابھی سڑکیں نہ ہوں۔ رسل و رسائل کے ذرائع ناقص ہوں۔ جہاں غلہ کی کمی ہو۔ وہاں مغربی طرز کی مخالف پارٹیوں کے بنانے سے ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔

میں اپنے علیحدہ ہونے والے دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ جہاں بھی ہوں گے ان کا رویہ کانگریس سے مخلصانہ رہیگا۔

سیٹھ دامودر سروپ نے یوپی کانگریس کمیٹی کی صدارت سے اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے کل ہند کانگریس کمیٹی اور یوپی کانگریس کمیٹی سے استعفا دے دیا۔

مغربی یوپی کے دو ممتاز کانگریسی اراکین مسٹر مہابیر تیاگی اور مسٹر اجیت پرشاد جین نے آج یوپی کی مجلس قانون ساز سے استعفا دے دیا ہے۔ ایک انٹرویو میں انھوں نے بتلایا کہ ابھی تک ہم نے سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہونے کا فیصلہ نہیں کیا ہے ہم حالات کا بغور مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایک دوسرے رکن مسٹر ایشور سرن نے بھی مجلس قانون ساز سے استعفا دے دیا ہے۔ مسٹر بھگوان سنگھ بھی مستعفی ہو گئے ہیں انھوں نے کانگریس کی ابتدائی رکنیت سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے اور اب وہ سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔

سیٹھ دامودر سروپ نے یوپی کانگریس کمیٹی کے سکریٹری کے نام اپنے استعفیٰ میں لکھا ہے۔ اس وقت جو نازک گھڑی در پیش ہے اس کے تصور سے مجھے قلبی تکلیف اور ذہنی کوفت ہو رہی ہے۔ لیکن میں اپنے پچھلے اٹھائیس سال کے تمام تعلقات منقطع کر لینے پر مجبور ہو گیا ہوں۔

یہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہماری باہمی جنگ اور ہماری حکومتوں کی کانگریس کی لاپروائی اور غفلت کا نتیجہ ہے۔ ایک سال سے زیادہ ہو رہا ہے۔ کہ کانگریس سے میری دلچسپی ختم ہو چکی ہے لیکن میں اپنے بعض کانگریسی احباب کی محبت اور ہونے والے انتخابات کے خیال سے میں کسی نہ کسی طرح اپنے فرائض انجام دیتا رہا۔

لیکن کل ہند کانگریس کمیٹی نے کانگریس کے نئے دستور کے متعلق حال ہی میں جو فیصلہ کیا اور کانگریس اعلیٰ کمان نے سوشلسٹوں کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا۔ اس نے مجھے یہ یقین کرنے پر مجبور کر دیا کہ انڈین نیشنل کانگریس میں سوشلسٹ کارکنوں کے لئے اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے لہٰذا میں لیفٹ ونگ کو مضبوط کر کے یوپی کانگریس کمیٹی کی صدارت اور کانگریس کی ابتدائی رکنیت سے اپنا استعفیٰ پیش کر رہا ہوں۔

درخواست ہے کہ دوران صدارت میں مجھ سے جو خامیاں ہو گستاخیاں سرزد ہو گئی ہوں انھیں معاف کر کے میرا استعفا منظور ہو۔

امید ہے کہ آپ پچھلے واقعات بھلا دیں گے۔ اور میرے لئے دعا کریں گے کہ میں زندگی کی کسی منزل میں حق و صداقت کی راہ سے بھٹکنے نہ پاؤں۔

آج ڈسٹرکٹ بورڈ کے مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پر بحث کے دوران میں مسٹر مہابیر تیاگی نے کہا سوراج کے حصول کے بعد ضروری ہو گیا ہے کہ ہمیں جو طاقت ملی ہے۔ اس میں عوام بھی شریک ہوں۔ جب تک نظم و نسق میں بنیادی تبدیلیاں نہ ہوں گی۔ حکومت کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتی ہے۔ کانگریسی وزارت کو عوام کے ساتھ اس طرح بے اعتمادی سے کام نہ لینا چاہیئے۔ جیسا کہ برطانوی حکومت اجنبی ہونے کی حیثیت سے فطری طور پر کام لیا کرتی تھی۔

مسٹر اجیت پرشاد جین نے ایک انٹرویو میں کہا جب سے وزارت قائم ہوئی ہے۔ میں اس کی پالیسی سے متفق نہیں ہو سکا ہوں۔ نوکر شاہی کے پرانے طریقے نااہلی۔ بددیانتی اور بے انتظامی بدستور موجود ہیں۔ میں نے وزیر اعظم اور دوسرے وزرا کو اس کے خلاف انتباہ دیا لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اس لئے میرا یہ فیصلہ ناگزیر ہو گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان واقعات سے ان لوگوں کو جن کو طاقت حاصل ہے آنکھیں کھل جائیں گی۔

کلکتہ میں ہڑتال شروع

کلکتہ۔ ۲ اپریل۔ مرکزی حکومت کے ملازمین کی انجمنوں کے وفاق نے اعلان کیا ہے کہ ملازموں نے اپنے پروگرام کے مطابق آج سے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے اور تحریری کام بند کر دیا ہے۔ وفاق نے بتایا ہے کہ شہر میں حکومت ہند کے پندرہ دفتروں میں اس کے ممبروں کی تعداد سترہ ہزار ہے۔ ڈاک اور تار کے ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر کے ملازمین نے بھوک ہڑتال کی۔ ایک بیان کے مطابق سرکاری حکومت کے تقریباً تیس ملازمین نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ آرمی فیکٹری کے کنٹرولر کے دفتر پر دھرنا دینے کے سلسلہ میں تقریباً [illegible] ہڑتالی گرفتار کئے گئے یہ ہڑتالی اپنے ساتھیوں کو کام پر جانے سے روک رہے تھے۔

کمیونسٹوں کی گرفتاریاں

۲ اپریل کی صبح کو بمبئی میں پولیس بالکل تیار [illegible] کمیونسٹوں کے مکانات پر چھاپہ مار کر [illegible] کے مسٹر ایس اے ڈانگے ایم ایل اے اور مسٹر ایس ایس [illegible] صدر آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کو گرفتار [illegible] ہے کہ مسٹر پی سی جوشی سابق سکریٹری کمیونسٹ پارٹی مسٹر بی ٹی رنادیوے نئے سکریٹری اور ڈاکٹر ادھیکاری سابق ایڈیٹر "پیپلز ایج" کے خلاف بھی وارنٹ تھے۔ کمیونسٹ پارٹی کے ہیڈ کوارٹر میں تلاشی نہیں لی گئی اور [illegible] پریس کو وہاں سے معلوم ہوا کہ مسٹر جوشی بمبئی میں نہیں ہیں۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے حاضرین سے ڈاکٹر صاحب کا تعارف کرایا اور ایک مختصر لیکن مدلل تقریر میں ڈاکٹر صاحب کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

آخر میں ڈاکٹر صاحب نے اخبار نویسی کی مشکلات اور دقتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض دلچسپ واقعات کا انکشاف کیا۔

سیل ٹیکس یوپی گورنمنٹ نے کانپور پر یکم اپریل سے سیل ٹیکس لگا دیا ہے۔ لیکن حکومت کی طرف سے کوئی طریقہ کار دوکانداروں کو نہیں موصول ہوئی ہیں۔ اس سے دوکاندار از حد پریشان ہیں۔ ٹریڈرس چیمبر آف یونائیٹڈ پروانسیس کانپور میں اسی پریشانی میں مبتلا ہے۔ لہٰذا حکومت کو جلد تفصیلات جاری کر دینا چاہئے۔ کہ ٹیکس کس طرح سے اور کس مقدار سے وصول کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کا انتخاب ڈسٹرکٹ پارلیمنٹری بورڈ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے آنے والے انتخابات کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے لئے کانگریسی ٹکٹ پر ۴۰ امیدواران کو الکشن کے مقابلہ کے لئے نامزد کیا ہے۔

چیرمین شپ کے لئے سری جنگ بہادر پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو نامزد کیا گیا ہے۔

عام جلسہ ۳ اپریل ۶ بجے شام کو تلک ہال میں ڈاکٹر لنکا سوندرم ایک عام جلسہ میں تقریر کریں گے۔

فارورڈ بلاک ۴ اپریل۔ کو فارورڈ بلاک کی ایک میٹنگ ہونے والی ہے جس میں ملک کے موجودہ حالات پر غور کیا جائیگا۔

سکھ کانفرنس آل پارٹی سکھ کانفرنس کی ایک میٹنگ میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا ہے۔

سردار سنتوکھ سنگھ (پریسیڈنٹ) سردار ہربنس لال (وائس پریسیڈنٹ) سردار بچاتر سنگھ (سکریٹری)

آئینہ کانپور

نشہ بندی کا افتتاح ۲۸ مارچ کی شام کو پھول باغ میں کانپور و اناؤ کے اضلاع میں مکمل نشہ بندی کی اسکیم کا افتتاح کرتے ہوئے پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے نشہ بندی کی ضرورت اس کے نتائج اور اسکیم کو کامیاب بنانے کے طریقوں پر ایک جلسہ عام کے سامنے تقریر کی۔

وزیر اعظم نے نشہ بندی کو سماجی مذہبی اور طبی اصولوں کی بنا پر حق بجانب ثابت کرتے ہوئے کہا۔ گاندھی جی کے نام پر ہمیں تمام نشی اشیاء سے پرہیز کرنے کا عہد کرنا چاہیئے۔ سماج میں نشہ باز کی ذرا بھی عزت نہیں رہ جاتی۔ اور وہ جانوروں کی طرح حرکتیں کرنے لگتا ہے۔ اور اس پر اثر زہر کے ذریعہ خودکشی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس اسکیم سے تقریباً چالیس یا پچاس ہزار روپیہ روزانہ بچ جائیگا۔ میں کارخانوں میں کام کرنے والوں سے مخصوص طور پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رقم کو مفید کاموں پر صرف کریں۔

انسان کا اخلاق قانون سے درست نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس وقت عوام کو صحیح تعلیم کی ضرورت ہے کارخانوں میں رضاکاروں کی ضرورت ہے تاکہ مزدوروں کی نگرانی و تعلیم صحیح طریقے سے ہو سکے۔

پنڈت پنت نے گاندھی جی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ فرقہ وارانہ میل جول غیر مذہبی ریاست کے قیام اور چھوت چھات کو دور کرنے کی کوشش کر کے اپنے کو گاندھی جی کا صحیح پیرو ثابت کریں۔

مسٹر محمود ہاری لال وزیر آبکاری نے بھی نشہ بندی کے متعلق ایک مختصر تقریر کی وزیر اعظم کی تقریر کے دوران میں نشہ بندی کے اشتہارات ہوائی جہاز سے برسائے جا رہے تھے۔

صنعتی نمائش میں اچاریہ جی کی تقریر ۲۹ مارچ کو سوشلسٹ لیڈر اچاریہ نریندر دیو نے سودیشی صنعتی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اس وقت تک [illegible] جب تک اس کی بنیاد ایک نئے معاشی نظام پر نہ رکھی جائے۔

انھوں نے کہا۔ ہمارے لیڈر کہتے ہیں کہ ہندستان کی پیداوار بڑھنا چاہیئے لیکن ہم سرمایہ داروں کی ہمت افزائی کر کے پیداوار نہیں بڑھا سکتے۔ ہمیں مزدوروں کو مطمئن کرنا پڑے گا۔ اور ان کی اجرت میں اضافہ کرنا ہوگا۔

حکومت کو انتباہ کرتے ہوئے اچاریہ نریندر دیو نے کہا۔ اگر آپ سرمایہ داروں کی ہمت افزائی کرنا ہی چاہتے ہیں تو آپ مزدوروں کو نہیں بھول سکتے۔ آپ مزدوروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ پیداوار میں اضافہ کریں۔ تو آپ کو سرمایہ داروں سے یہ کہنا ہوگا کہ اپنے منافع کا کافی حصہ قربان کریں۔

سائنس و صنعت کے موجودہ زمانے میں عوام کا نظریہ بدلنے کی سخت ضرورت ہے۔ نئی قومیں اس وقت تک نہیں بن سکتیں جب تک پرانے مسائل کا قدامت پسندانہ نظریہ تبدیل نہ کیا جائے۔

اچاریہ نریندر دیو نے صوبے کے زرعی و صنعتی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا کہ صنعتوں کو فوری قومی بنانا ممکن نہیں ہے لیکن اس کی طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔

تعلیم یافتہ لوگوں کے ہاتھ میں یہ فن نہ تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب یہ فن تعلیم یافتہ حضرات کے ہاتھ میں آچلا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ تعلیم یافتہ حضرات اس فن پر جلد پورے حاوی ہو جائیں گے۔

اس فن سے ملک اور قوم کی ہر طرح سے خدمت کی جا سکتی ہے۔

ورلڈ افیرس کونسل ۲ اپریل ۶ بجے شام کو لالہ رام رتن گپتا کی صدارت میں انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس کی ایک میٹنگ کرائسٹ چرچ کالج میں ہوئی جس میں ڈاکٹر لنکا سوندرم ایڈیٹر کامرس اینڈ انڈسٹریز (ممبر انڈین ڈیلی گیشن۔ جنرل اسمبلی آف یونائیٹڈ نیشن (۱۹۴۶ء) اور ہیومن رائٹ کمیشن آف یو این جو (۱۹۴۷ء)) نے اٹلانٹک کرینسی کونسل آف فریڈم کے مضمون پر ایک عالمانہ تقریر کی۔

ڈاکٹر لنکا کو ڈنر ۲ اپریل ۸ ½ بجے رات کو کانپور ہوٹل (برہانہ روڈ) میں مسٹر بالکرشن ہیمنوری چیف ایڈیٹر روزنامہ ویر بھارت و جنرل سکریٹری کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے ایک شاندار ڈنر ڈاکٹر لنکا سوندرم کو دیا۔ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ پریسیڈنٹ ...

گنیش راج پتنگ ودیالیہ ۲۸ مارچ کی شام کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے گنیش راج پتنگ ودیالہ (جو کہ پھول باغ میں گنگا ایڈورڈ ہال میں قایم ہے) میں تشریف لا کر معائنہ فرمایا اور اس کے مقصد کی تعریف کی۔

اس اسکول کا سالانہ بجٹ ۲۵ ہزار روپیہ ہے۔

ودیارتھی ڈے آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی ہندو مسلم اتحاد کے لئے شہادت کو ہندوستان کبھی نہیں بھول سکتا آنجہانی کی یادگار کے سلسلہ میں ۲۵ مارچ کو تلک ہال میں ایک جلسہ ہوا جس میں متعدد حضرات نے گنیش جی کی زندگی پر روشنی ڈال کر ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔

۲۶ مارچ ۸ بجے رات کو چوبے گولے کے سامنے والی بڑی سڑک پر (جہاں گنیش جی کی شہادت ہوئی تھی) ڈاکٹر مراری لال صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ اور گنیش جی کی ہندو مسلم خدمات اور ان کی زندگی پر ڈاکٹر مراری لال سری پیارے لال اگروال۔ پنڈت بھگوتی پرشاد۔ مسٹر جی جی جوگ۔ سری تارا وتی اگروال اور خواجہ عبدالوحید صاحبان نے تقریریں کیں۔

فوجی بھرتی ۲۹ مارچ کو پھول باغ میں فوجی بھرتی کا میلا ہوا۔ آنریبل لال بہادر شاستری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فوجی طاقت بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ آزاد ہندوستان میں سپاہی ملک کے تنخواہ دار ملازم ہی نہیں بلکہ ملک کی قسمت کے مالک ہوں گے۔

اسلحہ جات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ایک پریس نوٹ میں لکھا ہے کہ۔ ہندوستان اور پاکستان کی لاہور کانفرنس میں یہ طے ہوا تھا کہ جو لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک کو جائیں ان کے لائسنس شدہ ہتھیار لے جانے کی اجازت دی جائے۔ اب دونوں حکومتوں نے اس فیصلہ پر سختی کے ساتھ پابندی کرنے پر احکامات جاری کئے ہیں [illegible] سلسلہ میں جو ہتھیار ضبط کرلئے گئے ہیں وہ واپس کردئے جاویں گے۔

دودھ [illegible] [illegible] نے [illegible] ڈسٹری بیوشن [illegible] اصلی دودھ کی سپلائی کرنے [illegible]

عورتوں کی ٹریننگ [illegible] کونسل نے ایک ہزار روپیہ کی امداد اس غرض سے دی ہے کہ عورتوں کو ورزش کی تعلیم دی جائے۔ ٹریننگ کا انتظام سرسیا گھاٹ پر کیا گیا ہے۔

ودیارتھی جی کو ڈنر ۳۱ مارچ ۸ بجے رات کو کرزن پارک میں لالہ سالگ رام پرانہ نے ڈیولپمنٹ بورڈ کے نئے پریسیڈنٹ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کو ایک شاندار ڈنر دیا جس میں تقریباً ڈیڑھ سو معززین شہر شریک ہوئے۔ آخر میں لالہ جی نے ودیارتھی جی کو مبارکباد دی۔ اور اس کے بعد ودیارتھی جی نے بزرگوں اور دوستوں کی محبت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں نے آپ سب حضرات کے اصرار ہی پر اس ذمہ داری کو قبول کیا ہے۔

پرتھوی راج کپور ۲۸ مارچ کی شام کو سردار سورن سنگھ بدھ پائنر بھاٹ ایکڑ نے مشہور فلم ایکٹر پرتھوی راج کپور کو 'کیڈو' میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ سردار جی اور مسٹر کھنہ نے پرتھوی راج کپور کا حاضرین سے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ پرتھوی راج جی اُن ہستیوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے فلمی لائن کی بہت کچھ خدمت انجام دی ہے۔ اور اداکاری کو اپنے حقیقی روپ میں پیش کیا ہے۔ اور اب ہم اس قابل ہیں کہ دنیا کے سامنے ہندوستان کی اداکاری کے نمونے پیش کر سکتے ہیں۔ مسٹر پرتھوی راج نے سردار سنگھ اور اہل کانپور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اہل کانپور نے میرے ساتھ نہایت محبت کا برتاؤ کیا ہے۔

آپ نے اداکاری پر ایک مبسوط تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کلاکاری (اداکاری) ہندوستان کے لئے کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ہندوستان برسوں سے اس کلا میں آپ اپنا نظیر ہے۔ اور اس کے ایسے ایسے نمونے موجود ہیں کہ دنیا دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔

البتہ کچھ عرصہ سے یہ لطیف فن ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آ گیا تھا کہ اس نے اس قابل عزت فن کو لوگوں کی نظروں میں ذلیل کر دیا۔

فلم کی ایجاد نے اس فن کو پھر سے زندہ کر دیا ہے۔ اگرچہ شروع شروع میں

مرکزی بجٹ میں ۱۰۴ لاکھ کا مجموعی خسارہ

متوسط اور نچلے طبقہ پر محصولات کا بار

منتخبہ کمیٹی کی سفارشات کا نتیجہ ۔ ارکین کے اعتراضات

مرکزی بجٹ میں منتخبہ کمیٹی نے جو ترمیمات کی ہیں ۔ اس کا مجموعی اثر ۱۰۴ لاکھ کے خسارہ کی صورت میں رونما ہوگا ۔ اس کی شرح یہ ہے کہ ہمیں آمدنی کی مدات میں ۲۰۴ لاکھ کا خسارہ اور ۱۰۰ لاکھ کا فائدہ ہوگا ۔ خسارہ کی رقم سے فائدہ کی رقم گھٹا کر ۱۰۴ لاکھ کا خسارہ رہتا ہے ۔ اس میں انکم ٹیکس کی ۵۰ لاکھ کی اس مزید رقم کو بھی جوڑ دیجئے جو مرکز صوبوں کو دے گا ۔ تو مجموعی خسارہ ۱۰۴ لاکھ بیٹھتا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ وزیر مالیات مسٹر چیٹی نے بل کی ان مالیاتی تجاویز پر غور کرنے کی تحریک پیش کی جن کی منتخبہ کمیٹی نے سفارش کی ہے ۔

ارکین نے اس سلسلہ میں جو اعتراضات کئے ان کا لب لباب یہ ہے کہ بجٹ میں عوام کی زندگی کا معیار بلند کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ محصولات کا بار متوسط اور نچلے درجہ پر زیادہ پڑ رہا ہے ۔

نئی دہلی ۔ آج ہند پارلیمنٹ میں وزیر مالیات مسٹر آر کے چیٹی نے یہ تحریک پیش کی کہ ان کے اس بل کی مالیاتی تجاویز پر عمل کرنے کے لئے متعلق غور و خوض کیا جائے ۔ جو منتخبہ کمیٹی سے ہو کر آیا ہے ۔

وزیر مالیات نے کہا مرکزی بجٹ میں منتخبہ کمیٹی نے جو ترمیمات کی ہیں ، ان کا مجموعی اثر یہ پڑے گا کہ حکومت کو ۱۰۴ کا مزید خسارہ ہوگا ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ متوقع خسارہ کی ۱۰۹ لاکھ کی رقم میں ۱۰۴ لاکھ اور شامل کر دئے جائیں ۔ یعنی حکومت کو کل ۲۱۳ لاکھ کا خسارہ ہوگا ۔

چائے اور قہوہ پر محصول کے بارے میں منتخبہ کمیٹی نے جو ترمیم کی ہے ۔ اس پر عمل کرنے سے ہمیں نقصان ہوگا ۔ بناسپتی پر ڈہائی روپیہ کے بجائے ۲ روپیہ محصول کر دینے کے معنی یہ ہیں کہ حکومت کی آمدنی میں ۸ لاکھ کی کمی ہوگی ۔ بناسپتی کے برآمدی محصول میں جو ترمیم کی گئی ہے ۔ اس سے ۳۳ لاکھ کا نقصان ہوگا ۔ لیکن اس کا مقصد یہ ہے کہ تلہن کے بجائے تیل برآمد ہو ۔ پیکنگز کے متعلق کمیٹی نے یہ مشورہ دیا کہ ۲۵ فیصدی کے حساب سے بہ لحاظ قیمت ماد[illegible] محصول لگائی جائے ۔ اس طرح ۸ لاکھ کا خسارہ ہوگا ۔

پہلے کم از کم ۲۵ ہزار سالانہ آمدنی پر انکم ٹیکس دینا پڑتا تھا ۔ اب اس رقم کو بڑھا کر ۳ ہزار کر دیا گیا ہے یعنی جن لوگوں کی آمدنی ۳ ہزار سالانہ سے کم ہوگی ۔ ان سے انکم ٹیکس نہ لیا جائے گا ۔

اس لئے حکومت کی آمدنی ۵۰ لاکھ گھٹ جائے گی ۔ کمیٹی نے یہ رائے دی ہے کہ آمدنی کا تعین کرتے وقت اس رقم کو الگ نہ کرنا چاہئے ۔ جو بطور مقامی ٹیکس کے دینا پڑتا ہے یہ تجویز منظور کرلی گئی ہے ۔ اس سے حکومت کو ۵ لاکھ کی آمدنی ہوگی ۔

خیراتی اداروں کے عطیات کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کے لئے کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ یہ اصول صرف ان رقوم پر عائد کیا جائے جو یکم اپریل ۱۹۴۸ء یا اس سے بعد دی جائیں ۔ اس لئے حکومت کو ۷۵ لاکھ کا فائدہ ہوگا ۔

مختصر یہ ہے کہ ہمیں آمدنی [illegible] مدات میں ۲۰۴ لاکھ کا خسارہ اور ۱۰۰ لاکھ کا فائدہ ہوگا یعنی مجموعی طور پر ۱۰۴ لاکھ کا خسارہ رہے گا ۔ اس میں انکم ٹیکس کی پچاس لاکھ کی اس مزید رقم کو بھی جوڑ لینا چاہئے جو مرکز صوبوں کو دے گا ۔

مسٹر بی شیو اراؤ نے کہا کہ کمیٹی ارکین نے غریبوں اور متوسط درجہ کے آدمیوں کا محصولاتی بار ہلکا کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ تجارتی منافع کے ٹیکس کا ایک حصہ صنعتوں کو دینا ٹھیک نہیں یہ رقم مزدوروں کو وسیع پیداوار بطور بونس دی جائے ۔ اس طرح مزدور وسیع پیداوار مائل ہوسکیں گے ۔

پروفیسر کے ٹی شاہ نے کہا ہندوستان کے نظام محصولات کو سرتاپا بدلنے اور درست کرنے کی ضرورت ہے ۔ ہم محصول کے ذریعہ صرف سماجی ناانصافی اور معاشی فرق ہی کو دور نہیں کرسکتے بلکہ ملک کی دولت میں بھی اضافہ کر سکتے ہیں ۔ ذاتی آمدنی کے حدود کیوں نہ مقرر کردئے جائیں ۔

کل وزیر اعظم نے سماجی کاموں کے لئے لازمی بھرتی کا خیال ظاہر کیا تھا ۔ ہم افراد کے ہاتھوں سے ملکی دولت کو حاصل کرنے کا کوئی قانون کیوں نہ بنائیں ۔ سرمایہ داروں کی حب الوطنی خود منفعتی ہوتی ہے ۔

مسٹر ہری ہرناتھ شاستری سیاسی آزادی کے بعد عوام کی معاشی زندگی کی تنظیم بھی ہونا چاہئے ۔ بجٹ کے ذریعہ عوام کی زندگی کے معیار کو اخلاقی یا معاشی طور پر بلند کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے ہم نے اپنے ایفاء وعدہ کے لئے کیا کیا ؟ اسلحہ بنانے کے کارخانے بند کرکے حکومت نے غلطی کی ۔ عالمی حالات اس کی توسیع کے متقاضی ہیں ۔

پروفیسر این جی رانگا ۔ زراعت اور گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے مالی امداد کی کارپوریشن قایم کی جائے ۔

گاندھی جی نے جس اسٹرائکیٹ کا پرچار کیا اس میں نفع بازی کو مطلقاً دخل نہیں ۔ اس کا مقصد ملکی قوتوں اور معاشیات کی لامرکزیت تھا ۔ میں اس کا موئید ہوں ۔ مزدور کو کارخانوں میں موثر حصہ دار کی حیثیت سے کام کرنا چاہئے ۔

بجٹ بنانے سے پہلے پانچسالہ کا خاکہ ذہن میں ہونا چاہئے تھا ۔ اور بجٹ بجٹ کا ہونا چاہئے تھا ۔ تاکہ مشکلات کے دن اطمینان سے کاٹے جاسکتے ۔

حکومت کو قرض طلب تجویز پر عمل کرنا چاہئے ۔ ملک میں روپیہ کی کمی نہیں ہے ۔ سرمایہ کو لازمی طور پر تجارت میں لگانے کے سوال پر بھی غور کرنا ہے ۔

مسز دکشایانی ۔ ہریجنوں کے لئے الگ فنڈ ہونا چاہئے ۔ وظیفہ دے کر جو ۳۵ طلبا سمندر پار بھیجے گئے ہیں ان میں صرف ایک ہریجن ہے ۔

مسٹر کرشن چندر شرما ۔ افراط زر کا اصل باعث اشیائے صرف کی کمی کے علاوہ فوج میں آدمیوں کی زیادتی بھی ہے ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۲ء تک بجٹ میں خسارہ رہا ۔ اشیا کی قیمتیں بڑھیں اور افراط زر رہا ۔ پھر چند سال فاضل بجٹ بنتا رہا ۔ اور قیمتوں کا اتار چڑھنا بند ہوگیا ۔ اس سال بجٹ میں پھر خسارہ ہے ۔ ہمیں توسیع پیداوار کی ضرورت ہے ۔ مزدوروں کی بددلی کی وجہ سے معاشی بنیاد کے علاوہ سرمایہ داروں اور مل مالکوں کا برتاؤ بھی ہے ۔

مسٹر شبن لال سکسینہ ۔ معاشی بحران کا تذکرہ برابر ہوتا رہا ہے مگر بجٹ میں اس بحران کے دور کرنے کا کوئی منصوبہ پیش نہیں کیا گیا ہے ۔ بجٹ میں عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی بھی تجویز موجود نہیں ۔ عالمی حالات کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے معاملات کو دور جنگ کے معاملات کی طرح جانچیں اور طے کریں ۔ ہندوستان بیرونی پالیسی میں غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے ۔ مگر معاشی نظام کا عدم استحکام اس پالیسی کو پورا نہ ہونے دے گا ۔

مسٹر برجیشور پرشاد ۔ ہندوستان عالمی معاملات میں عزلت گزینی کا رویہ اختیار نہیں کرسکتا ۔ تمام ملکوں سے بے تعلق اور بیگانہ وار رہنا ممکن نہیں ۔ اس وقت ملک کو صنعتی بنانے کے لئے اشیاء اصل کی ضرورت ہے ۔ اور کوئی ملک اس وقت تک ہندوستان کو اشیاء اصل نہ دیگا جب تک کہ ہندوستان جنگ میں اس کی مدد نہ کرے ۔ ہم برطانی امریکی گروہ کے رکن ہیں ۔ اس لئے ہمیں اپنی بیرونی پالیسی اسی راستہ پر ڈالنی چاہئے ۔

مسٹر کرشنا موتی راؤ ۔ چائے اور قہوہ کے محصول کو حق بجانب ثابت نہیں کیا جاسکتا ۔ اس کا اثر صارفین ہی پر نہیں بلکہ ان اشیاء کے پیدا کرنے والوں پر بھی پڑے گا ۔ اس محصول کو ختم کردینا چاہئے ۔

اس کے بعد مسٹر چیٹی نے مباحثہ کا جواب دیا اور ایوان کل تک کے لئے ملتوی ہوگیا ۔

امریکہ جنگ نہیں چاہتا

واشنگٹن ۔ ۳۰ مارچ ۔ صدر ٹرومین نے گذشتہ شب اپنی ایک تقریر میں کہا کہ امریکہ ہر ملک سے امن کی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے ۔ لیکن وہ کسی ملک کی آزادی کو تباہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا ہے ۔

صدر نے جو یونان کے امریکیوں کو خطاب کر رہے تھے کہا ۔ میرا ملک جنگ نہیں چاہتا ہے ۔ لیکن دنیا میں بعض چیزیں جنگ سے بھی بری ہیں جن میں غلامی بھی شامل ہے ۔"

کلکتہ کی مجوزہ ہڑتال حکومت کیلئے سیاسی چیلنج

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج تمام سرکاری ملازمین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس ہڑتال میں کسی قسم کا حصہ نہ لیں جو کلکتہ میں ۱۲ اپریل کو شروع ہونے والی ہے ۔

پنڈت نہرو نے اس مجوزہ ہڑتال کو حکومت کے خلاف ایک سیاسی چیلنج کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ان حالات میں اس ہڑتال میں شرکت کرے گا یا کسی اور براہ راست اقدام کا مرتکب ہوگا تو اس پر کوتاہی فرض اور [illegible] ضوابط کی عدم پابندی کا الزام لگا کر ملازمت سے برخاست کر دیا جائے گا ۔

پنڈت نہرو نے یہ باتیں آج ہند پارلیمنٹ میں مسٹر ٹی ٹی کرشنما چاری کے سوال کے جواب میں بتائیں ۔

وزیر اعظم نے کہا "کلکتہ میں مرکزی حکومت کے دفتر کے ملازمین ہڑتال کے لئے جو کارروائیاں کر رہے ہیں اس کا حال معلوم کرکے حکومت کو رنج ہوا ۔ جو اطلاعات ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہڑتال عام ہڑتال نہیں ۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ لوگ دفتر کے اندر بیٹھ کر کوئی کام نہ کریں گے اور ساتھ ہی ساتھ بھوک ہڑتال بھی کریں گے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر داعیان اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو تشدد پسندی سے بھی گریز نہ کریں گے ۔ انہوں نے اس قسم کی دھمکیاں بھی دی ہیں "

" صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ ہڑتال کرنا چاہتے ہیں ان کا مقصد ملازمین کی معاشی بہتری کے سوا کچھ اور ہے ۔ اس میں ایسے سیاسی مقاصد شامل ہیں جن کا معاشی معاملات سے کوئی تعلق نہیں ۔ گو اس میں شریک ہونے والے معاشی بنیاد پر حصہ لیں گے اس لئے اس مسئلہ نے بہت اہمیت اختیار کرلی ہے ۔ گو مجوزہ ہڑتال فی الحال صرف کلکتہ میں ہوگی لیکن یہ اس بڑی تحریک کا ایک جزو ہے جس میں سیاست اور تشدد کا امتزاج ہے اور جو ملک کے مختلف حصوں میں جاری ہے اگر کوئی اقلیت تشدد کے حربہ سے کام لیکر اکثریت کی حکومت کو کام نہ کرنے دے تو جمہوریت معرض خطرہ میں پڑجاتی ہے یہ مسئلہ اہم تھا اس لئے میں نے اس سوال کا ذرا تفصیل سے جواب دیا ہے "

" حکومت اس امر کی خواہش مند ہے کہ حتی المقدور اپنے ملازمین کی مدد کرے ۔ ہم ہر طرح کی تدبیر سے کام لے کر بھی فوری طور پر ملک کے ہر ایک مرد و زن کو مناسب ملازمت دینے میں کامیاب نہیں ہوسکتے ۔ ہمارا نصب العین ضرور ہے کہ ہر آدمی کو مناسب ملازمت دیں "

" اس کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے بڑے منصوبے بنائے ہیں اور ان پر عمل کرنے جا رہی ہے ، کیونکہ منزل تک پہنچنے کا یہی ایک راستہ ہے "

" کلکتہ کی یہ ہڑتال پہلے ۷ مارچ کو ہونے والی تھی لیکن بعد کو ۱۲ اپریل کے لئے ملتوی ہوگئی ۔ یہ ہڑتال مرکزی حکومت کے ملازمین کی یونین کی فیڈریشن کی طرف سے کی جا رہی ہے ۔ دہلی میں اسی نام کی جو یونین ہے اس کا اس ہڑتال سے کوئی تعلق نہیں ہے "

" چند ہفتہ پہلے وزیر مالیات کے پاس اس ادارہ کی طرف سے ملازمین کے اضافہ تنخواہ کے متعلق ایک عرضداشت آئی تھی ، ایوان کو معلوم ہے کہ تنخواہوں کے اضافہ کے سوال پر غور کرنے کے لئے ایک مرکزی کمیشن مقرر کیا گیا تھا ۔ اس کمیشن نے جو سفارشات کی تھیں اسے حکومت نے منظور کرلیا ہے اور اب اس پر رفتہ رفتہ عمل کیا جا رہا ہے اس لئے تنخواہوں میں مزید تبدیلی نامناسب اور خلاف موقع ہے ۔ جب فیڈریشن اس چیز کو ہڑتال کی بنیاد نہ بنا سکی تو اس نے ہڑتال کے لئے ملٹری اکاؤنٹس اور محکمہ رسد و صنعت کے ملازمین کی سبکدوشی کی آڑ لی "

اب فیڈریشن نے ملازمین کی تخفیف کو ہڑتال کی بنیاد بنایا ہے ۔ فیڈریشن تخفیف کی مخالف ہے ۔ وہ کہتی ہے کہ اگر تخفیف کی جائے تو سبکدوش ملازمین کو دوسری ملازمتوں میں کھپانے کی ضمانت دی جائے "

" حکومت اس مطالبہ پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی کہ یہ ناقابل قبول ہے ۔ جنگ کے زمانہ میں ملٹری اکاؤنٹس کے ملازمین ۶۰۰ سے ۳۶ ہزار ہوگئے تھے ۔ اب ہماری جنگی ضرورتیں باقی نہیں اس لئے ان کی سبکدوشی ناگزیر ہے ظاہر ہے جن اسامیوں کی اب ضرورت باقی نہیں رہی انہیں اس لئے برقرار رکھنا کہ لوگ ملازمت سے لگے رہیں یہ عوامی مفاد کے منافی ہے ۔ بیشتر عارضی طور پر جو یہ ملازمین رکھ لئے گئے تھے ان میں بیشتر وہ اہلیت نہیں رکھتے جو مستقل ملازمت کے لئے درکار ہے "

" سبکدوشی کے بعد ملازمین کو جو دقتیں پیش آئیں گی ان کا حکومت کو پورا احساس ہے ۔ انہیں کم کرنے کی وہ کوشش کر رہی ہے جہاں تک ممکن ہوسکے گا سبکدوش ملازمین کو دوسری نوکریاں دی جائیں گی ۔ تبادلہ روزگار کے [illegible] سبکدوش [illegible]

" حکومت عارضی ملازموں کے واسطے بھی نکال رہی ہے ۔ بالغ رائے دہی بنیاد پر رائے دہندگان کی فہرست تیار کرنے کے سلسلہ میں بہت سے آدمی کھپ جائیں گے ۔

ملازمین کے نام لکھے جا چکے ہیں گے اور ان کو روزگار سے لگانے کا کام ہو رہا ہے گا "

" حکومت ایسے حالات پیدا کرنا چاہتی ہے کہ جو لوگ ملازمت کے مستحق ہیں انہیں سرکاری وغیر سرکاری ملازمتیں انکی قابلیت اور اہلیت کے لحاظ سے دی جائیں ۔ صوبائی یا مرکزی حکومتیں ترقیات کے جو منصوبے چلانا چاہتی ہیں ان سے ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے "

" حکومت عارضی ملازمتوں کے راستے بھی نکال رہی ہے ۔ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر رائے دہندگان کی فہرست تیار کرنے کے سلسلہ میں بہت سے آدمی کھپ جاویں گے ۔

ایوان کو ان افسوسناک واقعات اور ہنگاموں کی یاد دلانا عبث ہے جنہوں نے گذشتہ سات مہینے میں ملک کی چولیں ہلا کر رکھ دیں ۔ ہزاروں مارے گئے لاکھوں بے گھر ہوئے اور لاتعداد ذہنی اور جسمانی پریشانیوں میں مبتلا ہوگئے اب یہ حکومت اور عوام کا فرض ہے کہ ان کی امداد کی جائے اور انہیں آباد کیا جائے ۔

جو لوگ تخفیف میں آ رہے ہیں انہیں ان باتوں کا احساس ہونا چاہئے کہ اگر حکومت پر ناقابل برداشت بار پڑ گیا تو سارا معاشی نظام تہ و بالا ہو کر رہ جائیگا ۔

ان حالات میں گو حکومت عارضی ملازمین کی امداد کے لئے تیار ہے مگر وہ یہ نہیں مان سکتی کہ تخفیف کو غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دیا جائے ۔ ہم ان ملازمین کو مستقل نہیں کرسکتے جنہیں ایک سال کام کرتے ہوگیا ہے ۔

اس کے علاوہ عالمی حالات کی نزاکت کا بھی احساس ہے ہم ایک گہرے غار کے کنارے کھڑے ہیں اور مستقبل کا علم نہیں ۔ ملک کے معاشی نظام کو ابتر کرنے کی اس منظم کوشش کا سلسلہ دوسرے اہم اور بڑے مسائل سے وابستہ ہے ۔ اس وقت حکومت کی انتظامی مشین کو فیل کرنے کی کوشش بڑی غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے ۔ اس سے وطن دشمنی کا پتہ چلتا ہے ۔ ہم نے عوام سے اشتراک و تعاون کی جو اپیل کی اس پر مزدوروں نے لبیک کہی ۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو شر انگیزی پر تلا ہوا ہے ۔

ہر ہندوستانی خصوصاً سرکاری ملازمین کا یہ فرض عین ہے کہ وہ عوام کا فائدہ پیش نظر رکھیں ۔ یہ بات افسوسناک ہے کہ سرکاری ملازمین براہ راست اقدام کی دھمکیاں دیں جس سے حکومت ہی کا نقصان نہیں عوام کا نقصان بھی ہوگا ۔ یہ کوتاہی فرض کے مترادف ہے ۔ جو تحریک یا اقدام جمہوری حکومت کو زک دینے یا سرکاری ملازمین کے نظم و ضبط کو درہم برہم کرنے کے لئے اٹھایا جائیگا ۔ اس کو حکومت سختی سے فرو کرے گی ۔ اور جو ملازمین اس تحریک میں حصہ لیں گے ۔ انہیں ملازمت سے برخاست کردیا جائے گا ۔ اس سلسلہ میں کلکتہ میں ہدایات بھیجی جا رہی ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ سرکاری ملازمین اس میں حصہ نہ لیں گے ۔ اور ضبط و نظم کا ایک قابل تعریف معیار قائم کریں گے ۔ حقوق اور ذمہ داریوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے حقوق کا سوتا ذمہ داری کی تہ سے پھوٹتا ہے اگر ذمہ داری پوری نہ ہو تو حقوق پیدا ہی نہیں ہوتے ۔"

برطانی اور افغانی حکومتوں کا فیصلہ

لندن ۔ برطانیہ کے محکمہ خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور افغانستان کی حکومتیں اس پر رضامند ہو گئی ہیں ۔ کہ وہ اپنے اپنے نمائندوں کو سفرا کا مرتبہ دیدیں گے ۔

کابل میں برطانی وزیر سرگائلس فریڈرک ہیں جن کا تقرر ۱۹۴۳ء میں ہوا تھا ۔ اور افغانی نمائندے سردار محمد نعیم کا تقرر ۱۹۴۶ء میں عمل میں آیا تھا ۔

سوشلسٹ ملک کی خارجہ پالیسی سے متفق ہیں !

مادہوپورہ ۔ ۲۹ مارچ ۔ سوشلسٹ پارٹی کے سکریٹری جے پرکاش نرائن نے آج اپنی تقریر میں کہا کہ ان کی پارٹی ہند حکومت کی خارجہ پالیسی کی پوری تائید کرتی ہے ۔

مسٹر جے پرکاش نرائن مادہورا میونسپلٹی کے سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے کہ کونسلر نے ان سے پوچھا ۔ اگر ہندوستان اور دوسرے ملک میں جنگ چھڑ گئی تو اس وقت حکومت ہند کے ساتھ آپ کی پارٹی کا کیا رویہ ہوگا ۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سوشلزم نظری طور پر ایک بین الاقوامی تصور ہے لیکن اس کے ساتھ سوشلسٹوں کا یہ بھی خیال ہے کہ بین الاقوامیت محض خلاء میں کار فرما نہیں ہوسکتی ۔ اس لئے ہر ملک کی سوشلسٹ پارٹیوں کو دوسرے ملکوں کے مفاد سے پہلے خود اپنے قومی مفاد کو پیش نظر رکھنا چاہئے ۔

میرے نزدیک آج کل کی دنیا میں کسی حقیقی بین الاقوامی تحریک کا جاری ہونا ممکن ہی نہیں ۔ اس وقت ہندوستان کے ہر سوشلسٹ کو سب سے پہلے اپنے ملک کی فکر ہے ۔

اگر ہندوستان کو کسی سے جنگ کرنا پڑی تو پھر ملک کا دفاع سوشلسٹوں کا فرض ہوگا ۔

سوشلسٹ امن اور صلح جوئی کی پالیسی برتتے ہیں ۔ اور خوشی کی بات ہے کہ ملک کی خارجہ پالیسی میں کم از کم یہ ایک ایسا نکتہ ضرور موجود ہے جس پر سوشلسٹ ہند حکومت سے متفق ہیں ۔ انہیں اس بات کے یقین میں کچھ بھی شبہ نہیں کہ ہندوستان اپنی کسی جارحانہ پالیسی کی وجہ سے نہیں بلکہ حالات سے مجبور ہو کر جنگ میں شرکت کرے گا ۔ اگر ایسی نوبت پہنچی تو پھر سوشلسٹ بلاشبہ حکومت کی حمایت کریں گے ۔ خواہ حکومت ان کی مخالف ہی کیوں نہ ہو ۔

حکومت ہند پاکستان سے مشترکہ دفاعی معاہدہ کرنے کو تیار

نئی دہلی ۔ ۳۰ مارچ ۔ آج ڈومنین پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ حکومت ہند ۔ ہندوستان اور پاکستان کے مشترکہ دفاع پر خوشی کے ساتھ وقت آنے پر غور کرے گی ۔

مسٹر برجیشور پرشاد کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ حکومت نے مسٹر جناح کی ہند و پاکستان کی مشترکہ دفاع کی پیش کش کو اخبارون میں دیکھا ہے ۔

سوال ۔ کیا حکومت پاکستان نے سرکاری یا غیر سرکاری طور پر مشترکہ دفاعی معاہدہ کرنے کے لئے حکومت ہند سے درخواست کی ہے ؟"

پنڈت نہرو ۔ حکومت کو سرکاری یا غیر سرکاری طور پر اس قسم کی پیش کش نہیں کی گئی ہے لیکن ہندوستان اور پاکستان کے نقطۂ نظر سے مشترکہ دفاع بہت اہم ہے ۔ حکومت وقت آنے پر اس قسم کے معاہدہ پر بخوشی غور کرے گی ۔

روس اور فن لینڈ میں معاہدہ

ماسکو ۔ ۳۰ مارچ ۔ آج یہاں اس بات کا یقین کیا جا رہا ہے کہ فن لینڈ اور روس میں امداد باہمی کے معاہدہ پر عام سمجھوتہ ہوگیا ہے ۔ لیکن روس اور فن لینڈ دونوں نے سمجھوتہ کی تفصیلات نہیں بتلائی ہیں گفت و شنید بغیر کسی قسم کی نشر و اشاعت کے جاری ہے ۔

مالیاتی تجاویز کو بروئے کار لانے کا بل منظور

نئی دہلی ۔ ۳۰ مارچ ہند پارلیمنٹ نے آج وہ بل منظور کیا جس کے مطابق مرکزی حکومت منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ کردہ مالیاتی تجاویز کو عملی جامہ پہنائے گی ۔

مشہور امریکی انجینیر ہندوستان آرہے ہیں

نئی دہلی ۔ ۳۰ مارچ ۔ امید کی جاتی ہے کہ بین الاقوامی شہرت کے مالک امریکی سول انجینیر مسٹر جان ایل سیویج جلد ہی ہندوستان آئیں گے ۔ ہندوستان میں مختلف دریاؤں پر بند باندھنے کے لئے جو کام کیا جا رہا ہے ۔ یہ اس کا مطالعہ کریں گے ۔ مشرقی پنجاب میں دریائے ستلج پر مجوزہ بھاکڑا بند باندھنے کے کام کا یہ خاص طور پر مطالعہ کریں گے ۔

گھریلو صنعتوں کو ترقی دی جائے

نئی دہلی۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ہندوستانی ایوان تجارت و صنعت کے دفاق کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ صنعتوں کو تین علم اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا۔ جنہیں فوراً ہی قومی ملکیت بنانا ہے جنہیں بتدریج قومی ملکیت بنانا ہے۔ اور جنہیں نجی کاروبار کے لئے چھوڑ دینا ہے۔ انہوں نے پرزور الفاظ [illegible] قائم کی ہوئی صنعتوں کو حاصل کرنے کے بجائے حکومت کو اپنے تمام ذرائع [illegible] پیمانے میں صرف کرنی چاہئیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ جہاں تک مشینوں کے حصول کا تعلق ہے۔ اگر ہندوستان کو ہر جگہ پوری کوشش کے بعد بھی مشینیں نہیں مل سکتیں تو اسے ان کے بغیر بھی کام چلانا چاہیئے۔ اور خاموش نہ بیٹھنا چاہیئے۔

موجودہ حالات میں بحران کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ دیہی صنعتوں کو فوراً اور وسیع پیمانے پر ترقی دی جائے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ میں روز بروز اس نتیجہ پر پہونچتا جا رہا ہوں کہ اس ملک کی خاص ضرورت جبری بھرتی ہے۔ اس سے میری مراد فوج کے لئے جبری بھرتی نہیں ہے۔ بلکہ سماجی کام کے لئے۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان محاصل درآمد برآمد کے قیود کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ وقت بہت جلد آئیگا جب یہ قیود باقی نہیں رہیں گے۔ انہوں نے پورے انڈین یونین میں (جس میں ریاستیں بھی شامل ہیں) آزادی سے سامان لانے اور لے جانے کی حمایت کی۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں میں معاشی دفاعی اور دیگر امور میں مشترکہ دائرہ عمل کی تعمیر کے لئے وزیر اعظم نے علاقہ واری اشتراک عمل کی تائید کی۔

انہوں نے تجارتی اور صنعتی طبقہ سے خیر اندیشی اور اشتراک عمل کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ان کی امداد اور ان کے ساتھ اشتراک عمل کے لئے تیار ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں حکومت کے تیار ہونے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو اس کا فرض ہے کہ وہ مشترکہ فلاح کے لئے کام کرنے والے تمام طبقوں، شعبوں اور گروہوں کی امداد کرے۔

مشرقی و مغربی پنجاب کے تنازعہ امور میں ثالثی عدالت کا فیصلہ

لاہور۔ مشرقی و مغربی پنجاب کے ۳۰ متنازعہ امور کے متعلق ثالثی عدالت نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ اس فیصلہ کی رو سے غیر منقسم پنجاب کی پونجی اور قرضہ میں مشرقی پنجاب کو چالیس فیصدی حصہ دیا گیا ہے۔

فیصلہ کی رو سے مشرقی پنجاب مارچ ۱۹۴۹ء تک مغربی پنجاب کو اس شرط کے ساتھ بجلی فراہم کرتا رہیگا کہ مارچ ۱۹۴۸ء سے ستمبر ۱۹۴۸ء تک مغربی پنجاب پروجکٹ کے ذریعہ جس قدر بجلی پیدا ہوگی اس کا نصف حصہ لے سکیگا۔ اس کے بعد یہ حصہ یکم اکتوبر سے ۳۱ دسمبر تک پچاس فی صدی ۷ ۲ فی صدی کر دیا جائے گا۔ ۲ پیسے فی یونٹ کے حساب سے بجلی کا دام وصول کئے جائیں گے۔

عدالت نے نہروں کی قیمت اس قسم کی دوگنی مقرر کی ہے جو اس کی تعمیر میں صرف ہوئی تھی۔ سات اور چالیس فی صدی کے تناسب کے لحاظ سے مشرقی پنجاب کو صرف نہروں کا معاوضہ ۱۲ کروڑ ملیگا۔

عدالت نے لاہور عجائب گھر کی تقسیم کے مطالبہ کو تسلیم کر لیا ہے اور مسٹر ایس این گپتا کو تقسیم کی نگرانی کے لئے مقرر کیا ہے دونوں حکومتوں کے نمائندے تقسیم کو عمل میں لائیں گے۔ کے طریق کار کے دوران میں اگر کسی بات پر اختلاف پیدا ہوگا تو اس پر عدالت پھر سے نظر ثانی کرے گی۔

سنٹرل ورکنشاپ امرتسر۔ آب پاشی کا تحقیقاتی ادارہ لاہور۔ گورنمنٹ کالج لاہور سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور زراعتی کالج لائل پور۔ مویشی کالج لاہور۔ انجینیرنگ پنجاب کالج لاہور۔ سول انجینیرنگ کالج اسکول اور آماشی کی تحقیقاتی کالج لاہور کی تقسیم نہیں ہوگی۔

پٹھانوں کو غیر ملکی قرار دینے کے خلاف

پشاور۔ آج حزب مخالف کے لیڈر ڈاکٹر خان صاحب نے اس تحریک التواء کی حمایت کی جس کے ذریعہ حکومت ہند کے پٹھانوں کو غیر ملکی قرار دینے کے فیصلے کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔

ہندوستانی پارلیمنٹ میں چیٹی کا جواب

نئی دہلی۔ وزیر مالیات مسٹر شنموکھم چیٹی نے پارلیمنٹ میں مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں اسے تسلیم کرتا ہوں کہ دفاعی بجٹ میں کفایت شعاری کی گنجائش ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ذیلی کمیٹی کے تقرر پر میں وزیر دفاع سے گفتگو کرونگا۔ صنعتی مزدوروں کے لئے مکانات کی تعمیر کے مسئلہ پر انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کو بروئے کار لانے میں حکومت کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ حکومت مالی امداد کرنے کو بھی تیار ہے اور وزراء اس کی طرف سے عدم توجہ کا اظہار بھی نہیں کر رہے ہیں۔

وزیر مالیات مسٹر آر کے شنموکھم چیٹی نے آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں یہ بتایا کہ ٹرنک ٹیلیفون پر ۲۰ فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ وہ صحافتی ٹیلیفونی پیغامات پر عائد نہ ہوگا بلکہ میں تو اس پر رضا مند ہو گیا ہوں کہ اس قسم کے ٹیلیفونوں پر ۵۰ فیصدی کی تخفیف کر دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دفاعی بجٹ میں ابھی کفایت شعاری کی گنجائش ہے اور میں وزیر دفاع سے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی کی تشکیل کے مسئلہ پر گفتگو کروں گا۔ میں نے وزیر محنت کو بھی یہ یقین دلایا ہے کہ اگر وہ صنعتی کارخانوں کے مزدوروں کے رہنے لئے مکانات کی تعمیر کی کوئی اسکیم جاری کریں گے تو میں اس کے لئے روپیہ دونگا اسی طرح اگر مزدوروں کی کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کرنے کی کوئی اسکیم چلائی گئی تو میں اس میں یقینی مدد دونگا۔

اس وقت ملک کی ضروریات اس کی مقتضی ہیں کہ گھریلو اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو ترقی دی جائے۔ ملک میں مصنوعی ذرائع سے زندگی جو بیتابات ہوتی جا رہی ہے اس کے تباہ کن اثرات سے بچنے کے لئے ضرورت یہی ہے کہ ہم گھریلو اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو ترقی دیں۔

ایوان نے مالیاتی تجاویز کے متعلق جن کی سفارش منتخبہ کمیٹی نے کی ہے وزیر مالیات کی تحریک کو منظور کر لیا اور اس پر دفعہ وار کل مباحثہ ہوگا۔

۵ فرقہ واریت اور صوبائیت کو ختم کرنے میں کانگریس کا پورا پورا ساتھ دیں گے اور انہیں جڑ سے اکھاڑے بغیر ہم آزادی سے صحیح معنوں میں فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی پارٹی کو زیادہ سے زیادہ نمائندہ جماعت بنانے کی کوشش کریں گے ہمارا کام قریب قریب برطانوی لیبر پارٹی کے طرز پر ہوگا۔ ہم ہر جگہ مزدوروں اور کسانوں کی یونین بنائیں گے اور ان سب کا تعلق سوشلسٹ پارٹی سے ہوگا۔ ہمارا مقصد ملک کو کام کرنے والوں کی دنیا میں تبدیل کرنا ہوگا جس میں مستقل مفاد رکھنے والوں کی گنجائش نہ ہوگی تاکہ کام کرنے والے اپنی محنتوں کا پھل حاصل کر سکیں انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ یہ تبدیلی ایک دن میں نہ ہوگی اس کیلئے ہمیں مشکلات کی پرواہ کئے بغیر مستقل مزاجی اور بے غرضی سے کام کرنا ہوگا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہے کہ موجودہ نظام زندگی میں کوئی بنیادی تبدیلی بغیر اس پرانے ڈھانچے کو بدلے ہوئے نہ ہو سکے گی۔ مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ کانگریس کے لوگ بھی سوشلسٹ پروگرام کے کچھ اجزاء پر عمل کرنے کی بات چیت کیا کرتے ہیں لیکن معلوم نہیں کیوں وہ اس پر واقعی عمل نہیں کرتے شاید وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ مستقل مفاد رکھنے والے اس کی مخالفت کریں گے۔ انہوں نے تامل ناد کے سوشلسٹوں سے اپیل کی کہ وہ کسی بات کی پرواہ کئے بغیر پوری مستعدی اور جانفشانی اور ہمت کے ساتھ اپنے کام میں لگ جائیں۔

کانگریس سے علیحدگی کے اسباب پر جے پرکاش کی تقریر

تامل ناد سوشلسٹ پارٹی کے اجتماع میں مسٹر جے پرکاش نرائن نے جو صدارتی تقریر کی ہے ذیل میں اسکی تفصیل دی جاتی ہے۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ اب کانگریس کی حیثیت ایک سیاسی پارٹی کی سی ہوگئی ہے اور وہ ایک حد تک مستقل مفاد رکھنے والوں کی نمائندہ جماعت [illegible] اس پر رفتہ رفتہ ایسے لوگ قابض ہوتے چلے جا رہے ہیں جن کا جنگ آزادی سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اس کو چین کی کومنٹانگ پارٹی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ گو کہ کانگریس ابھی اس حد تک خراب نہیں ہوئی ہے لیکن وہ تیزی کے ساتھ اس منزل کی طرف جا رہی ہے۔ کانگریس کے لوگ سوشلزم کا صرف نام لیتے ہیں لیکن جب اس کے پروگرام کو عمل میں لانے کا وقت آتا ہے تو کترا جاتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسی لئے میں نے کانگریس کے ختم کئے جانے کی تجویز پیش کی تھی کہ کانگریس نے آزادی کے پہلے جو شاندار خدمات انجام دی ہیں ان کے پیش نظر اس کا نام اب بدنام نہ ہونا چاہیئے۔

گاندھی جی نے بھی کانگریس کے اندر بدعنوانیوں کو محسوس کر کے یہ تجویز پیش کی تھی کہ کانگریس کو پارلیمنٹری سیاست سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے اور خادم قوم کی حیثیت سے تعمیری کاموں میں لگ جانا چاہیئے۔

کانگریس اس وقت عوام کے مفاد کے لئے کام نہیں کر رہی ہے بلکہ اس کی کوشش یہ ہے کہ پرانے حالات بدستور قائم رہیں اور ان میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہو سوشلسٹوں نے جب یہ محسوس کر لیا کہ وہ کانگریس کو سوشلسٹ پروگرام کے مطابق نہیں بنا سکتے تو انہوں نے مجبوراً اس سے علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ مزدوروں اور کسانوں کے مفاد کو محفوظ کرنے کے لئے سوشلسٹ پروگرام کو آگے بڑھا سکیں۔

کانگریس سے سوشلسٹوں کے علیحدہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ملک میں ابھی تک غیر فرقہ وارانہ کوئی جماعت حزب مخالف میں نہ تھی جو جمہوری نظام کو صحیح طریقہ پر چلانے کے لئے ضروری چیز ہے۔

اس وقت جو حالات ہیں ان میں یہ بہت ممکن تھا کہ کانگریس حکومت ایک جماعتی حکومت کی حیثیت سے عوام کا مفاد اور شہری آزادی کا لحاظ کئے بغیر مطلق العنانی کے ساتھ حکومت کرتی۔ اس لئے ایک ایسے حزب مخالف کی سخت ضرورت تھی جس کی حب الوطنی اور غیر فرقہ واریت مسلم ہو اور جس کی مخالفت غیر فرقہ وارانہ ہو۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ کانگریس سے علیحدہ ہو جانے کی معنی یہ نہیں ہیں کہ اپنی اس آزادی اور حکومت کو کسی طرح کمزور ہونے دیں گے جسے ہم نے حاصل کیا ہے ہم اپنے ملک کو ہر طرح سے مضبوط اور مستحکم کرنے کی کوشش کریں گے ہم ملک کے دو بڑے دشمنوں یعنی ۵

"وہ ہم سے بھی زیادہ کشتۂ تیغ ستم نکلے"

کراچی۔ جو دھپور جلتے ہوئے سندھ سے جو ٹیشن ہندوستان آ رہی ہیں ان میں ہندوؤں سے زیادہ مسلمان نظر آ رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے پاکستان میں نہ تو رہنے کی گنجائش نکلی اور نہ وہاں ان کی تجارت ہی چل سکی۔ تخمینا لگایا جاتا ہے کہ پچھلے دو ہفتے کے اندر کئی ہزار مسلمان کراچی سے ہندوستان لوٹ چلے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے مختلف مقامات سے تقریباً دس ہزار ہندو لاہور واپس آ چکے ہیں۔ یہ واپسی اس وقت سے شروع ہوئی جب سے مغربی پنجاب کی حکومت نے تخلیہ کنندوں کی جائیداد کے محافظ مقرر کئے ہیں۔

انکم ٹیکس اور منافع ٹیکس

نئی دہلی۔ ہند پارلیمنٹ میں آج وزیر دفاع نے نیشنل کیڈٹ کور کے قیام کے لئے ایک بل کی تحریک پیش کی۔ بل کا مسودہ کسی نہج پر بتایا گیا ہے کہ جو انہوں نے ایوان میں اس سے پہلے بیان کیا تھا۔

وزیر مالیات مسٹر شنموکھم چیٹی نے انکم ٹیکس اور کاروباری منافع ٹیکس (ترمیمی) بل پیش کیا جس میں دوسری باتوں کے علاوہ وہ شرائط بیان کئے گئے ہیں جن کی رو سے انکم ٹیکس کا محکمہ بند کئے ہوئے حسابات دوبارہ کھول سکے گا اور محکمہ کو اختیار ملے گا کہ اگر کوئی شخص ٹیکس ادا نہ کرے تو اس کا وہ قرض ضبط کر لیا جائے گا جو کسی قرض دار کے پاس واجب الادا ہوگا۔

وزیر نقل و حمل ڈاکٹر جان متھائی نے سڑک سے نقل و حمل کے کارپوریشن کے بل کی تحریک پیش کی جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو نقل و حمل کے بورڈ قائم کرنے کا اختیار مل جائے گا

وزیر غذا مسٹر جے رام داس دولت رام نے اجمیر میواڑ قبضہ آراضی اور بندوبست بل کی تحریک کی جس کے ذریعہ صوبہ کے ان کاشتکاروں کو بچایا جائے گا جو فی الحال زمینداروں کے رحم و کرم پر اور خاص طور سے استمراری بندوبست سے تعلق رکھتے ہیں۔

سوشلسٹ فرض کے راستہ سے نہ ہٹیں گے

یوپی اسمبلی میں اچاریہ نریندر دیو کی تقریر

لکھنؤ۔ ۱۳ مارچ: "ہم بارہ اراکین نے اسمبلی سے استعفا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم نے اپنے استعفے اپنے رہ لیڈر پنڈت گووند بلبھ پنت کے سامنے پیش کر دئے ہیں" آج پانچ منٹ کی تقریر میں اچاریہ نریندر دیو نے یوپی اسمبلی میں مذکورہ بالا الفاظ کہے۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کانگریس سے علاحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ ہماری زندگی کا سب سے مشکل فیصلہ ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ بے سوچے سمجھے نہیں کیا ہے بلکہ ہم خوب غور و خوض کرنے کے بعد اس فیصلہ پر پہونچے ہیں اس فیصلہ پر پہونچنے کا سبب یہ ہے کہ ہم اپنے مقاصد کو بروئے کار لاسکیں، اس فیصلہ پر پہونچنے کے لئے ہمیں کافی وقت صرف کرنا پڑا ہے:

"ہم ملک کی موجودہ صورت حال سے بخوبی واقف ہیں ہم اس کا اقرار کرتے ہیں کہ ملک بحران سے گذر رہا ہے۔ لیکن ہم ان خطرات کی فہرست میں جن سے ہم دوچار ہیں اپنے کلچر اور جمہوریت کو بھی شامل کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہمارا کلچر اور جمہوریت دونوں خطرات سے گذر رہے ہیں"

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جمہوریت کی کامیابی کے لئے صحت مند مخالف پارٹی کی ضرورت ہے ایک ایسی مخالف پارٹی جس کا مقصد جمہوریت اور غیر مذہبی ریاست کا قیام ہو اور جو صرف مخالفت کرنے کے لئے حکومت کی مخالف نہ ہو۔ تعمیر اور ترقی وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہم اس فوری ضرورت کو پورا کرنا چاہتے ہیں اور مجھے معاف کیا جائے اگر میں یہ کہوں کہ اس ضرورت کو صرف ہم پورا کر سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں جمہوریت کی کوئی روایت نہیں ہے۔ اس وقت فرقہ واریت شباب پر ہے۔ جمہوریت بھی ایک عادت ہے اور ہم جمہوری اداروں اور جمہوریت پر عمل کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ صحت مند مخالفت کی غیر موجودگی سے آمرانہ ذہنیت کے پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس جگہ وزیر پولیس کی کل والی اور بجٹ کی تقریر کا حوالہ دینا بے موقع نہ ہوگا ان تقریروں میں انہوں نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ حکومت میں جمہوری اسپرٹ اور جمہوریت کی کامیابی کے لئے مخالف پارٹی کا ہونا ضروری ہے۔ میں ان کے خیال سے پوری طرح متفق ہوں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ انکی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ اس حکومت [illegible]لات کی ترجمانی ہے۔ اگر ایسا ہے تو مجھے امید ہے کہ نئی مخالف پارٹی حکومت کی اصلاح کرنے کی ضرورت کو پورا کرے گی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی:

افسوسناک!

جدائی ہمیشہ تکلیف دہ اور ناگوار ہوا کرتی ہے۔ ہمیں کانگریس سے الگ ہونے کا کچھ کم صدمہ نہیں۔ لیکن انجمنوں اور اشخاص کی زندگی میں ایسے بھی موقع آتے ہیں جب کہ انہیں نظریات اور مقاصد کی خاطر اپنی عزیز ترین چیزوں کو جدا کر دینا پڑتا ہے۔ ہم آج اپنے آبائی گھر سے رخصت ہو رہے ہیں لیکن ہم اپنے حق میراث سے دست بردار نہیں ہوتے ہیں۔ ہم جس میراث کے طالب ہیں وہ یہ مادی مال و اسباب نہیں بلکہ وہ نظریات اور اعلیٰ مقاصد کا خزانہ ہے، یہ بیش بہا ارث نہ تو اس قانون کے تحت تقسیم ہوئی ہے کہ صرف اولاد اکبر کو ملے اور نہ اس اصول کے مطابق دی جاتی ہے کہ جائز وارثوں میں برابر برابر بانٹ دی جائے۔ اس کا تعلق قرقوں کے انفرادی قانون سے نہیں ہے۔ اس کے حقدار صرف وہی ہو سکتے ہیں جو اپنے یقین و کردار سے خود کو اس ارث کا وارث ثابت کر دیں۔ ہمیں کسی قسم کا غرور بیجا اور پندار نہیں ہم اپنی قدروں سے واقف ہیں اور اپنی خامیوں کو سمجھتے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اس میراث کے حقدار بننے کی کوشش کرنا چاہئے۔

ایسے موقعوں پر برطانوی پارلیمنٹ اور بعض دوسری مجالس قانون ساز میں ایسا بھی ہوا ہے کہ اراکین اسمبلی کی رکنیت سے استعفا دئے بغیر دوسری پارٹی میں شامل ۴

۴ ہو گئے۔ ہم بھی یہ رویہ اختیار کر سکتے تھے۔ لیکن ہم اسے معقول وجوہ کی بنا پر مناسب نہیں سمجھتے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی خوبیوں کے سبب اس عظیم الشان ایوان میں اپنی جگہ خود بنالیں۔ لیکن ہم خواہ کوئی مقام حاصل کر سکیں یا نہیں ہم اپنے فرض کی ادائگی میں کوتاہی نہ کریں گے۔ ہم خوب جان رہے ہیں کہ اس وقت ہمارا ملک ایک تعمیری دور سے گذر رہا ہے اس لئے ہماری نکتہ چینی صرف تعمیری ہوگی ہم کبھی ذاتیات پر حملے نہ کریں گے اور ذاتی مخالفت کی بحثوں میں نہ پڑیں گے۔ ہم عوامی زندگی کے معیار کو اخلاقی اصولوں پر بلند کرنے میں حصہ لیں گے اور ایسے تمام مسائل میں ہمیشہ مہاتما گاندھی کی تعلیمات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گے۔

ہم آپ کو یقین دلانا چاہتے ہیں، یہ طرز عمل اس لئے نہیں اختیار کیا گیا ہے کہ ہم کوئی بے معنی اور فضول مخالفت کرنا چاہتے ہیں یا کچھ مخاصمت اور رنجش رکھتے ہیں ہمارے بہت سے دوست اور رفقائے کار کانگریس میں موجود ہیں جن کے ساتھ ہمارے تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہے ہیں۔ ہمیں احساس ہے کہ کانگریس سے ہماری جدائی کا انہیں بھی صدمہ ہے۔ ہمارے مشترکہ سیاسی نظریات اور عقائد ہم میں اب بھی اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔

آنریبل اسپیکر! آپ نے کانگریس کے ایک ممتاز رکن ہوتے ہوئے ایوان کے دوسرے گروپوں کے حقوق کا ہمیشہ تحفظ کیا ہے ہمیں امید ہے کہ آپ کی خیراندیشیاں ہمارے ساتھ رہ کر ہمیں اپنے مقاصد کے اصول میں کامیاب بنائیں گی۔

اب آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کا اور اپنے محترم لیڈر آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت کا پاس و شکریہ ادا کریں۔

مرکزی کابینہ میں

تبدیلیوں کا امکان

نئی دہلی۔ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جب مسٹر بھابھا اپنے عہدے سے سبکدوش ہوں گے تو وزارت تجارت کا کام وزیر صنعت و فراہمی ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی سنبھالیں گے۔

دوسرے وزیر مسٹر کے سی نیوگی کا استعفا بھی علی طور پر منظور کر لیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک یہ طے نہیں ہو پایا ہے کہ وہ کابینہ سے کس تاریخ سے علیحدہ ہوں گے کیوں کہ آج کل وہ حکومت پاکستان سے دونوں ملکوں کے پناہ گزین جو جائیداد چھوڑ گئے ہیں اس کے متعلق گفت و شنید کر رہے ہیں۔

یہاں یہ بھی خبریں گشت کر رہی ہیں کہ دو اور وزیر بھی جلد سے جلد کابینہ سے علاحدہ ہونا چاہتے ہیں اگر یہ خبر صحیح ثابت ہوئی تو وزیر اعظم کو اس بات کا موقع مل جائے گا کہ وہ اپنے کابینہ کے اراکین کی تعداد گھٹا کر بارہ کر دیں۔ اور اسی کے ساتھ محکموں کی تعداد کو بھی گھٹا دیں۔

مثال کے طور پر کہا جاتا ہے کہ تجارت صنعت اور فراہمی کے محکمے ایک وزیر کی نگرانی میں دیدینا چاہئے اور اسی طرح نقل و حمل اور رسل و رسائل کے محکموں کو ایک کر دینا چاہئے۔

تعلیم اور صحت کے محکمے بھی جن میں زیادہ کام نہیں ہے ایک وزیر کی نگرانی میں دیدینا چاہئے۔

کہا جاتا ہے کہ سردار پٹیل جن کی تیزی کے ساتھ صحت درست ہو رہی ہے۔ اب تین محکموں داخلہ ریاست اور اطلاعات و نشریات کے نگراں نہیں رہیں گے اور ان کے ایک یا دو محکمے دوسرے وزیروں میں تقسیم کر دئے جائیں گے۔

مسٹر ناہٹنم کی اس تجویز پر ابھی غور نہیں کیا جائے گا کہ قانون کا محکمہ قائم رکھنا ابھی غیر ضروری ہے۔ لیکن اس کا امکان ہے کہ وزیر قانون ڈاکٹر امبیدکر کو جن کے پاس زیادہ کام نہیں ہے۔ اور دوسرے فائدہ مند کام سپرد کر دئے جائیں گے۔

عام خیال ہے کہ فی الحال وزیر کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا جائے گا، حالانکہ بعض لوگ یہ رائے دے رہے ہیں کہ ڈاکٹر بھابھا کی جگہ کسی دوسری پارٹی کو کابینہ میں نمائندگی دی جائے اس سلسلہ میں بمبئی کے ڈاکٹر گلڈر کا نام لیا جا رہا ہے۔

چیف وہپ مسٹر ستیہ نرائن سنہا اس وقت چیف پارلیمنٹری سکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں وہ قابلیت کے ساتھ غیر حاضر وزراء کی طرف سے سوالات کے جواب دیتے ہیں لیکن ابھی اس سوال کا کوئی جواب دیا جا سکا ہے کہ آیا نائب وزراء کا تقرر کیا جائے گا یا نہیں غالباً اس کا فیصلہ وزیروں پر چھوڑ دیا جائے گا۔

پنجاب میں کمیونسٹوں کی کاروائیاں

شملہ۔ ۱۳ مارچ۔ ایک باخبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے کمیونسٹوں کے درمیان جو خط و کتابت زراعت اور مزدوروں کے مسائل پر ہو رہی تھی وہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے روک لی ہے۔

اس ذریعے نے بتایا ہے کہ افسران کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ بھکرا کا بند بنانے والوں مزدوروں اور زمینداروں کسانوں میں کمیونسٹ بے چینی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حفاظتی کونسل میں کشمیر پر مباحثہ

لیک سکس۔ ۱۳ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ جوں کا توں پڑا ہے اور اس کے متعلق مختلف نمائندوں میں گفتگو بھی موقوف ہو چکی ہیں۔

ہندوستان اور پاکستان کے نمائندے ابھی تک اپنی حکومتوں کی طرف سے آخری ہدایات کے منتظر بیٹھے ہیں اور اب یہ توقع بھی باقی نہیں رہی ہے کہ ۵ اپریل سے پہلے حفاظتی کونسل میں اس مسئلہ پر کوئی مباحثہ ہو سکے گا۔

نئی مسلم لیگ پاکستان سے ترکی تک

ماسکو۔ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں برطانی امریکی توسیعی پالیسی کے پس پردہ تیل کے خاص خاص چشموں اور نگم انرکود پر جس طرح قبضہ کیا جا رہا ہے۔ اور وہاں جس بے دردی سے سستے داموں کام کرایا جا رہا ہے اس پر روسی فوج کے اخبار ریڈ اسٹار نے آج سخت نکتہ چینی کی ہے۔ مشہور سیاسی تبصرہ نگار دشتینن نے اپنے ڈیڑھ ہزار الفاظ کے تبصرہ میں لکھا ہے۔ کہ برطانیہ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں اپنا اقتدار قائم رکھنے کی ہر امکانی کوشش میں لگا ہے۔ لیکن ۔۔۔ کے بعد اپنے طاقتور ساتھی امریکہ سے مدد کا طالب ہوا ہے۔

دشتینن نے لکھا ہے۔ برطانی امریکی سامراج کا منشور یہ ہے کہ اسلامی ممالک کی ایسی مسلم لیگ کر دی جائے جس میں پاکستان ایران۔ ترکی اور عرب لیگ کی دوسری ریاستیں شامل ہوں۔

برطانی امریکی پروگرام کا ایک دوسرا مقصد یہ ہے کہ شرق اردن شام۔ لبنان۔ عراق اور فلسطین کا کچھ حصہ شامل کر کے عظیم تر شام کی تکمیل کی جائے۔

ان تمام کارروائیوں کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ مشرق کے عرب ممالک میں نقص امن کیا جائے۔"

مومن کانفرنس کا اجلاس ختم

۔۔۔ انفرنس جس کا اجلاس کل رات ختم ۔۔۔ ہوا ہے۔ اس میں مولوی محمود ۔۔۔ پارلیمنٹری سکریٹری وزیر تعلیم بہار ۔۔۔ قرارداد پیش کی جس کی تائید ریاض الدین ۔۔۔ عبد انصاری صدر یو پی مومن کانفرنس نے کی۔

اس قرارداد میں درخواست کی گئی تھی کہ تمام مومن کانگریس میں شامل ہو جائیں۔ اس لئے کہ کانگریس ہی ایک ایسی جماعت ہے جو غیر ترقی یافتہ اور پچھلے طبقہ کو اوپر لانا چاہتی ہے۔

مولانا حفظ الرحمن نے ایک قرارداد کے ذریعہ یہ کہا کہ مومن کانفرنس کے دستور سے سیاسی کا لفظ نکال دیا جائے اس لئے کہ اب اس کی تمام کارروائیاں صرف معاشی اور سماجی کاموں تک محدود رہیں گی۔

مومن کانفرنس میں فلسطین کشمیر اور حیدر آباد کے متعلق قرار دادیں منظور کی گئیں۔

فلسطین کی تقسیم کی مذمت کرتے ہوئے عرب لیگ سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور تقسیم کو فلسطین کی وحدت اور استحکام کے خلاف قرار دیا گیا۔

کشمیر میں حملہ آوروں اور پاکستان کی امداد کی مذمت کی گئی۔ اور شیخ عبداللہ کو ہر قسم کی امداد پہونچانے کی اپیل کی گئی حکومت ہند سے درخواست کی گئی کہ وہ کشمیر کو حملہ آوروں سے پاک کرنے کی ہر امکانی کوشش کرے۔

نظام سے درخواست کی گئی کہ وہ جغرافیائی حالات کے پیش نظر ہندوستان میں شامل ہو جائیں۔ قرارداد میں اتحاد المسلمین کی کارروائیوں کی بھی مذمت کی گئی۔

پاکستان کی ترقی کا دار و مدار بیرونی تعلقات پر

کراچی۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے بین اقوامی ادارہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس زمانے میں کوئی ترقی پسند ملک علیحدگی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اور پاکستان تو بین اقوامی معاملات میں باعزت طریقہ پر حصہ لینے کا خواہشمند ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ اس وقت بین اقوامی امن و امان کی سخت ضرورت ہے انسانیت کو اخلاقی طور پر زیادہ پسند نہیں ہونے دیا جا سکتا تیسری جنگ اپنے ساتھ جو دہشت ناک تباہیاں لائے گی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

انھوں نے کہا کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس کی ترقی اور استحکام کے لئے امن و امان انتہائی ضروری ہے۔

پاکستان میں ہندستانی نوٹ ۳۰ ستمبر تک

کراچی۔ پاکستان کی مالیاتی وزارت کی جانب سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ کسی ملک کا سکہ ملک کے حدود ہی میں چلتا ہے لیکن عارضی سمجھوتہ کے مطابق ہندوستان کے نوٹ ۳۰ ستمبر تک پاکستان میں سکہ کی حیثیت سے چلنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لیکن پاکستان کا نوٹ صرف پاکستان کے ہی حدود میں چل سکتا ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ پاکستان ۔۔۔ کے رہنے والوں کے پاس ہندوستانی نوٹ کی کافی تعداد موجود ہے۔ اگر اسے پاکستانی نوٹ میں تبدیل کرنے کا وقت نہ دیا جاتا تو لوگوں کو بڑی زحمت ہوتی۔

نئے پاکستانی نوٹ اور سکے

بمبئی۔ ریزرو بینک آف انڈیا نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کے ایک روپے کے نوٹ اور سکے جن پر اردو اور انگریزی میں "حکومت پاکستان" ہوگا یکم اپریل سے جاری ہو جائیں گے۔ سکوں کا ڈیزائن ہندوستان کے سکوں سے مختلف ہوگا۔

یہ پاکستانی نوٹ اور سکے ہندوستان میں نہ چل سکیں گے۔

حکومت ہند اچوراجگر ریلوے خریدیگی

نئی دہلی۔ ایک صحافتی اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یکم اپریل سنہ ۴۹ سے حکومت ہند اچوراجگر ریلوے کو خرید لے۔

اچوراجگر ریلوے کمپنی کو اس کی اطلاع بھی کر دی گئی ہے۔

شیشے کے ہوائی جہاز تیار کئے جائینگے

نیویارک۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مستقبل قریب میں شیشے کے ہوائی جہاز تیار کئے جائیں گے۔ امریکی سائنسدان کچھ عرصے سے اس جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اور اس سلسلے میں انھوں نے کافی ترقی کی ہے۔ انھیں شیشوں کے ریشوں سے ایک ہوائی جہاز تیار کرنے میں کامیابی نصیب ہوئی ہے۔"

تجارتی معاہدہ پر ۵۳ قوموں کے دستخط

ہوانا۔ بین اقوامی تجارتی ادارہ کی کانفرنس آج یہاں ختم ہو گئی۔ اس کانفرنس میں ۵۳ قوموں نے ایک قطعی سمجھوتہ پر دستخط کر دئے۔

ارجنٹائن اور پولینڈ نے پہلے ہی یہ کہہ دیا تھا کہ وہ معاہدہ پر دستخط نہیں کریں گے۔ ترکی کے وفد نے یہ اعلان کیا کہ اسے انقرہ سے مزید ہدایات کا ابھی انتظار کرنا پڑیگا۔

لاس بیلا قلات کی ماتحت ریاست نہیں

کراچی۔ لاس بیلا کے وزیر مرزا احمد علی نے ایک اخباری نمایندے کو بتایا کہ لاس بیلا قلات کی ماتحت ریاست نہیں ہے۔ اس نے کرن اکرام اور بلوچستان کی دوسری ریاستوں کے ساتھ پاکستان سے الحاق کیا ہے۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جہاں بہ توحق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ /۲/

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 46 NO. 15 | Cawnpore. Saturday 10th APRIL 1948 | کانپور شنبہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۶ نمبر ۱۵

ادبیات

بٹوارہ

—(از جناب آغا صادق ایم۔ اے پروفیسر سنڈیمن کالج کوئٹہ)—

نظر آرہا ہے جہاں ٹکڑے ٹکڑے
زمیں سہتا آسماں ٹکڑے ٹکڑے

جگر پارہ پارہ ہے دل پرزے پرزے
بدن ریزہ ریزہ ہے جاں ٹکڑے ٹکڑے

فرنگی تدبر کا شہکار ہے یہ
کیا جس نے ہندوستاں ٹکڑے ٹکڑے

یہاں ایک تنکا وہاں ایک تنکا
ہوا اسطرح آشیاں ٹکڑے ٹکڑے

ہوا منتشر پتا پتا ہمارا
خزاں نے کیا گلستاں ٹکڑے ٹکڑے

نہ مذہب رہا، نہ لامذہبیت
یقیں ٹکڑے ٹکڑے گماں ٹکڑے ٹکڑے

ہوائیں چلیں ایسی بربادیوں کی
مکین خانہ ویراں مکاں ٹکڑے ٹکڑے

محبت کی رسم کہن پارہ پارہ
مروّت کا نام و نشاں ٹکڑے ٹکڑے

منادر میں ناقوس محو فغاں ہے
مساجد میں صوت اذاں ٹکڑے ٹکڑے

تعصب نے لٹیا ڈبو دی وطن کی
کہاں متحد اور کہاں ٹکڑے ٹکڑے

سیاست نہیں ہے یہ لعنت ہے لعنت
کیا جس نے سارا جہاں ٹکڑے ٹکڑے

پریشاں ہے شیرازہ دل کا یہاں تک
کہ آتی ہے لب پر فغاں ٹکڑے ٹکڑے

یہ روداد لکھی نہ جائیگی مجھ سے
ہوئی ہے قلم کی زباں ٹکڑے ٹکڑے

دنیائے اسلام

برطانیہ سے معاہدے کے خلاف شرق اردن میں عوامی تحریک

دمشق۔ ۴ اپریل۔ طلبا کی ایک طاقتور جماعت نے جسے قوم پروروں کی تائید حاصل ہے۔ ایک اعلان جس میں برطانیہ اور شرق اردن کے درمیان معاہدے پر سخت اعتراضات کیے گئے ہیں اخباروں نے پیشین گوئی کی ہے کہ اس کا حشر وہی ہوگا جو برطانی عراقی معاہدہ کا ہوا ہے۔ جو گذشتہ جنوری میں پورٹسمتھ میں ہوا تھا۔ اور جسے عراقی حکومت نے بعد میں رد کر دیا تھا۔

یہاں کے اخباروں کے مقالات افتتاحی میں ہاشمی حکمران پر شرق اردن کو غلام بنانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اور ممتاز قوم پرور عرب لیڈروں نے ہاشمی حکومت پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اس پر اپنے ملک کو ہمیشہ کے لئے غلام بنانے کا الزام لگایا ہے۔

عوام میں بے اطمینانی کے اظہار کے پہلے حکومت کے ذمہ دار حلقے خاموش ہیں۔ اور اظہار خیال کرنے کے بجائے دیکھنا چاہتے ہیں کہ بعد کے واقعات کی کیا روش ہوتی ہے۔ شرق اردن کے دارالحکومت عمان سے شائع ہونے والے تین اخباروں سے ایک الجہد کو جس کے مقالہ افتتاحیہ میں معاہدے کی مذمت کی گئی تھی فوراً بند کر دیا گیا۔ اور اس کے ایڈیٹر اور سابق وزیر خارجہ سلیمان بے نبلوسی گرفتار کر لئے گئے۔ عمان کا شاہ حسین کلب بھی جس کے زیادہ تر اراکین شرق اردن کے تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بند کر دیا گیا ہے۔

اخبار اور کلب دونوں نے حکومت پر اعتراض کیا تھا کہ اس نے گذشتہ جنوری میں شرق اردن کی پہلی پارلیمنٹ کے افتتاح کے باوجود پہلے سے عوام کی رضامندی حاصل کئے بغیر معاہدے اور اس کے فوجی ضمیمہ پر دستخط کر دئے گئے۔ کہا جاتا ہے سلیمان بے نبلوسی پر الزام لگایا گیا ہے کہ انھوں نے عمان السلت اور اربد کے شہروں کے عوام کو مظاہروں پر جو کسی حادثہ کے بغیر گزر گئے تھے مشتعل کیا تھا۔

اسی دوران میں بڑی تعداد میں خفیہ طور پر پمفلٹ جاری کئے جا رہے ہیں جن میں سلطان عبداللہ پر نکتہ چینی کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض میں جو دمشق تک پہونچے ہیں۔ عبداللہ کے مخالف گروہ کے لیڈر ڈاکٹر صبحی ابوغنیمہ کو شرق اردن کا واحد رہنما کہا گیا ہے۔ عبداللہ کے مخالف گروہ کے حامیوں کی تعداد کئی سو ہے۔ اور اس میں شامی لبنانی اور مصری کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا شامل ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حکومت کے تقریباً بیس مخالفوں کو یا تو قید کر لیا گیا ہے۔ یا انھیں ملک کے دور دراز حصوں میں جلا وطن کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ابوغنیمہ نے جو آجکل دمشق میں ہیں۔ ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ملک کو غلامی سے نجات دلانے اور اس کے امن دوست باشندوں کو آزادی کی زندگی بخشنے اور ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے لئے ان کی آزاد شرق اردن پارٹی پچھلے دس برس سے کام کر رہی ہے۔ شام کے وزیر اعظم جمیل مردم بے نے برطانیہ کے حکام بے چون و چرا تسلیم کر لینے پر سلطان عبداللہ کی بالواسطہ مذمت کی ہے۔

موجودہ بین اقوامی بحران کو اپنی تجویز کے اعادے کا سبب بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ کسی غیر طاقت سے صرف ایک ملک کا معاہدہ باقی ملکوں کے مفاد کے لئے مضر ہوتا ہے۔

بیروت سے فرانسیسی میں شائع ہونے والے اخبار اول اوریئن نے لکھا ہے۔ یہ کوئی راز نہیں ہے۔ کہ عالم گروہ تین نمایاں گروہ میں منقسم ہے۔ پہلا عراق اور شرق اردن کی عالی سلطنتوں پر مشتمل ہے جس میں یمن کے نئے امام احمد کو بھی شامل کر لینا چاہیئے۔ دوسرا گروہ سعودی عرب اور شامی جمہوریہ کا ہے۔ اور فلسطین کی عرب اعلیٰ کمیٹی بھی اسی کے زیر اثر ہے۔ اور تیسرا گروہ مصر اور لبنان کا ہے۔

عربوں کو فلسطین میں متحدہ جمہوری حکومت قائم کرنے دیا جائے

یروشلم۔ ۷ اپریل۔ عرب اعلیٰ کمیٹی کے سکریٹری حسین خالدی نے کل رات کو کہا کہ فلسطین کی تقسیم کی تجویز اگر بالکل نہ ختم کی گئی اور عالم عرب میں سیاسی قبضہ اور یہودی ریاست کے لئے صیہونی اپنے عزائم سے دست بردار نہ ہوئے تو بیان عارضی التوا رجنگ سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ یہودیوں کا قانونی اور غیر قانونی تو وطن رد کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

ڈاکٹر خالدی نے بیان فلسطین میں برطانی ہائی کمشنر سر ایلن کننگھم کی نشری اپیل پر تبصرہ کرتے ہوئے جواب دیا تھا جس میں انھوں نے خاتمہ جنگ کی اپیل کی تھی۔ یہودی ایجنسی نے اپیل کا خیر مقدم کیا لیکن اس شرط کی طرف اشارہ کیا کہ عارضی التوا رجنگ کے ابتدائی گفت و شنید سے پہلے تمام فریقین تقسیم فلسطین کے لئے متحدہ اقوام کی ۲۹ نومبر کی تجویز منظور کر لیں۔

ایجنسی نے کہا کہ عارضی التوا رجنگ میں یہودی اس پر بھی اصرار کریں گے کہ غیر ملکی مسلح افواج کو فلسطین سے واپس بلانے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے جن کے متعلق برطانی حکومت نے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ کہ فلسطین کے شمال میں سماریہ کے ضلع بیسان کا قریب قریب قبضہ ہے۔

یہودی ایجنسی کے ترجمان نے کہا کہ یہودی اس امر پر بھی اصرار کریں گے کہ فلسطین کے شاہراہوں کو غیر فوجی آمد و رفت کے لئے آزادی سے استعمال کرنے دیا جائے۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبدالرحمان عزام پاشا نے کل دمشق میں کہا کہ فلسطین میں برطانی عارضی التوا جنگ کے لئے عربوں کی شرط یہ ہے کہ ایک متحدہ جمہوری حکومت قائم کرنے دی جائے جس کے ماتحت نفاذ پذیر قانون کے مطابق اقلیتوں کو مساویانہ حقوق حاصل ہوں۔ " عزام پاشا نے جو عرب لیگ کی فلسطین کمیٹی کے اجلاس کے بعد بیروت سے قاہرہ روانہ ہو رہے تھے۔ یہ بھی کہا فلسطین کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کرنا۔ تقسیم کی ناکامی کا ثبوت ہے "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ برق و عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی اثر ہو جو تیر دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۰ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵

حیدر آباد کا مسئلہ

حیدر آباد کی ریاست نے حکومت ہند کے ساتھ تعلقات درست کرنے کے لئے جو دو تین کام کئے ہیں وہ چھوٹے کام نہیں ہیں۔ اس نے پاکستان سے کہا ہے کہ وہ اس بیس کروڑ کی ہنڈیوں کو جو حیدر آباد نے اسے قرض کے طور پر دی تھیں استعمال نہ کرے۔ نظام نے اپنے اس فرمان کو جس کی رو سے ہندوستانی روپیہ حیدر آباد کے اندر نہیں چل سکتا تھا واپس لے لیا ہے اور اب ہندوستانی روپیہ سے وہاں خرید و فروخت کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ریاست سے ہندوستان میں مصنوعات اور پیداوار کی برآمد کرنے پر جو پابندیاں تھیں وہ بھی ہلکی کر دی گئی ہیں یہ باتیں نظام کے نیک ارادوں کو ظاہر کرتی ہیں لیکن ریاست کے اندر کے حالات کسی پہلو سے بھی نیک ارادوں کو ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ ان سے اگر ہم کچھ نتیجہ نکال سکتے ہیں تو صرف اتنا کہ اس سرزمین پر عوامی عناصر اور خطائی عناصر میں سخت جد و جہد ہو رہی ہے اور دونوں بہت طاقتور ہیں۔ اتنے طاقت ور ہیں کہ دونوں ریاست کے اقتدار پر مسلسل ضربیں لگا رہے ہیں اور ریاست ان کا زور توڑنے میں ابھی تک ناکام رہی ہے۔

ریاست میں اس وقت ریاست کی فوج کے علاوہ ایک اور فوج بھی ہے جو اتحاد المسلمین کے صدر کی ماتحت ہے۔ اس فوج کی تعداد پوری طرح معلوم نہیں لیکن بتایا جاتا ہے کہ ایک لاکھ ہے جو مسلح ہے اور باوردی ہے۔ ان کی باقاعدہ قواعد ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی نمائش بھی ہوتی ہے۔ اس فوج کو رضا کاروں کی جماعت کا ہلکا پھلکا نام دیدیا گیا ہے۔

اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی اس فوج کے ڈکٹیٹر یا سپہ سالار ہیں اور جب ہندوستان اور حیدر آباد کے تعلقات کی بات چیت ہوتی ہے تو وہ اس قسم کی زبان میں بیانات دیتے رہتے ہیں:-

"میں بحث و مباحثہ میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ...... اب اگر میرے پاس وقت نکل سکتا ہے تو آہن و خون کیلئے میں اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہتا ہوں اور اگر میں یہ کہوں کو بیجا نہ ہوگا کہ پتھر کے بجائے میرے نزدیک لوہا زیادہ موزوں ہوگا ......" "یہ وقت محاذوں پر صف آرائی کا ہے ...... ہم صرف وردی پہننے اور برچھیوں کی نوک کو تیز کرنے کے لئے وقت نکال سکتے ہیں"

یہ ہیں ان کے دو موقع کے بیانات۔ ایک بیان اور ہے جو اس سے بھی زیادہ زہریلا ہے۔ اتحاد المسلمین نے ۳۱ مارچ کو یوم السلحہ منایا تھا اس موقع پر سید قاسم رضوی نے کہا تھا۔ مسلمانوں کو اپنی تلواروں کو اس وقت تک نیام میں نہ رکھنا چاہیے جب تک کہ ان کا مقصد جو ہے یعنی اسلام کی سربلندی وہ حاصل نہ ہو جائے۔ انہوں نے یہ پیام صرف حیدر آباد کے مسلمانوں تک نہیں رکھا بلکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی اس میں گوندھ لیا۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے ساڑھے چار کروڑ مسلمان رضا کاروں کی طرف اس آس سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اسلامی جھنڈے کو بلند کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب انڈین یونین ہم لوگوں پر زیادتی کرے گی اس وقت صرف ہم ہی نہیں بلکہ سارے ہندوستان کے مسلمان بغاوت کریں گے۔ سید قاسم رضوی اس حد تک بڑھ گئے کہ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے مسلمان ہمارا پانچواں کالم ہیں۔

مختصر یہ کہ اب قائد اعظم محمد علی جناح کے بعد سید قاسم رضوی ہندوستان بھر کے مسلمانوں کے واحد نمائندگی کے دعوے دار ہیں۔ اور اسلامی حکومت قائم کر رہے ہیں اور اسلامی جھنڈا بلند کر رہے ہیں۔ اتحاد المسلمین اور سید قاسم رضوی کے نعروں میں بھی وہی خود غرضی اور فریب ہے جو مسلم لیگ اور قائد اعظم کے نعروں میں تھا۔ انہوں نے بھی مسلمانوں کو واقعات کی طرف سے آنکھیں بند کرنا سکھایا تھا وہی کام اب یہ کر رہے ہیں۔ جس طرح سے ہندوستان کے مسلمان لیگی نشے میں سرشار ہو کر یہ بھلا بیٹھے تھے کہ پاکستان صرف پاکستانی علاقوں میں بنے گا اور یہ کہ پاکستان میں اسلامی حکومت اور ہندوستان میں ہندو راج کا مطالبہ کر کے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں اسی طرح حیدر آباد کے مسلمان یہ بھلا بیٹھے ہیں کہ جس سرزمین پر وہ آباد ہیں وہاں ۸۵ فیصدی ہندو آباد ہیں۔ اور یہ کہ اب جمہوریت اور سیاسی گروہ کے دور میں حکومت اتنی بڑی اکثریت کی مرضی کے خلاف محض ہتھیار کے زور پر قائم نہیں کی جا سکتی ہے۔ وہ واقعات کی طرف سے اندھے اور بہرے ہو رہے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے بھی جھوٹے فتوے نچائے جا رہے ہیں اور وہ ان پر مومنت ہو کر عقل کو داں دے رہے ہیں۔

ٹھوس واقعات نے ایک ٹھوس بہت ہی ٹھوس ہمالیہ کی طرح ٹھوس رویہ بھی اختیار کر لیا ہے۔ وہ یہ کہ حیدر آباد کے دو علاقوں تلنگانہ اور آندھرا کے دو ہزار دیہاتوں نے اپنی آزاد اور مسلح حکومت بنالی ہے وہاں نہ نظام کا اثر ہے اور نہ اتحاد المسلمین کا۔ دونوں کی فوجیں کبھی کبھی کسی دیہات میں گھس جاتی ہیں اور خوب مظالم ڈھاتی ہیں۔ لیکن نتیجہ سوائے ظلم کا سرٹیفکیٹ مل جانے کے اور کچھ نہیں ہوتا ہے۔

جس حکومت کے اندر دیہاتوں نے اس طرح آزادی حاصل کر لی ہو اور فوجوں اور رضا کاروں کے بدلے کچھ نہ بچتا ہو وہاں جمہوریت کی مرضی کے خلاف "رضا کاروں" کے بل پر حکومت قائم کرنا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے یہ بے وقوفی ہے لیکن بہت شاندار بے وقوفی ہے کیونکہ بہت بڑے پیمانہ پر ہے اور تعلیم یافتہ اعلیٰ سمجھدار لوگوں کا بہت بڑا جلوس اس کے ہمراہ ہے۔ بالکل وہی صورت ہے جو مسلم لیگ کی تھی۔ اس میں شامل ہو کر بہت سمجھدار اور تعلیم یافتہ مسلمان پاکستان بنا رہے تھے (جو کہ تمام مسلمانوں کا وطن ہونے والا تھا) اور ہندوستان میں نہایت خیالی سے ہندو مسلم اتحاد قائم کر رہے تھے۔ جیسے وقوفی بھی اس دھوم سے کی جائے وہ شاندار بن جاتی ہے۔ اور آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔ یقین نہیں آتا کہ یہ بے وقوفی ہو سکتی ہے۔ ایسا یقین کرنے کے لئے بہت غیر معمولی خود اعتمادی کی ضرورت ہوتی ہے

حیدر آباد کے تعلیم یافتہ اور مہذب مسلمان سب کے سب اتحاد المسلمین کی بے وقوفی میں شریک ہیں۔ کیوں کہ وہ جب دیہاتوں کی آزادی سے انقلاب سے خائف ہیں اپنے منافع کی حفاظت کے لئے بے چین ہیں۔ خود غرضیوں نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے وہ ٹھوس واقعات کو نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

ایک خطائی اتحاد المسلمین ہے اور دوسری طرف آزاد دیہاتوں کی حکومت اس کے بیچ میں نظام کی حکومت ایسی صورت میں حیدر آباد کا مستقبل کیا ہوگا۔ اس پر ہم اس جگہ بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ ہم صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ کہ آیا اس بات کا خطرہ ہے یا نہیں کہ اتحاد المسلمین کے اسلامی نعرے ملک بار پھر فرقہ وارانہ تعصب اور انتقام کے جذبات کو ہرا دیں؟ غور کیجئے اور بتائے کہ یہ خطرہ ہے یا نہیں اور اگر ہے تو ہمارے مسلم لیڈران اس کے روک تھام کی کیا تدبیریں کر رہے ہیں؟

حیدر آباد تو ہم نہیں جا سکتے ہیں لیکن کم از کم ہندوستان کو تو وہاں کی آگ سے محفوظ رکھنا چاہیے ہمارے تمام مسلم لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ باآواز بلند اس بات کو کہیں کہ ہم اتحاد المسلمین کی خطائی تحریک اور اکثریت پر اس کی مرضی کے خلاف مذہبی حکومت مسلط کرنے کی کوشش کو بدترین جرم سمجھتے ہیں اور کسی طرح ہماری ہمدردیاں انکے ساتھ نہیں ہیں۔ یہ فرض صرف قوم پرور لیڈروں کا نہیں ہے لیکی لیڈروں کا بھی ہے۔ خاص کر ان لیڈروں کا جو اب جتنا پارٹی اور اس قسم کی پارٹیاں بنا رہے ہیں اور خدا کی قسمیں کھا کھا کر وفاداری کا اعلان کر رہے ہیں۔ یہ موقع ہے ان کو اپنی قوم پروری، جنتا پروری اور وفاداری دکھانے کا۔ وہ حیدر آباد جائیں اور وہاں لیگ کے نئے روپ یعنی اتحاد المسلمین کو سمجھائیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو تباہ کرنے کی کوشش کے سوا اور کچھ نہیں ہے + (قومی آواز)

مسٹر قاسم رضوی کی تقریر

نئی دہلی۔ ۹ اپریل۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے مسٹر قاسم رضوی صدر مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد کی اس تقریر پر رائے زنی کرتے ہوئے جو ۳۱ مارچ کو رضوی نے رضا کاروں کی ایک پریڈ میں کی تھی کہا یہ تقریر صرف غیر ذمہ دارانہ ہی نہیں بلکہ قتل و غارت کو اشتعال دینے والی بھی ہے اور حکومت ہند حیدر آباد کے حالات پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا یہ تحریک التوا مختلف نظریات کے ماتحت اس قابل نہیں ہے کہ اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ لیکن میں قانون اور آئینی نکات پر زور دینا نہیں چاہتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے موضوع پر بحث اس ایوان کے وقار کے مطابق ہونا چاہیے۔ حالاں کہ یہ ایک غیر سرکاری

۴ سے مشکل سے ۸ آدمیوں [illegible] سوشلسٹ کہا جا سکتا ہے لیکن اگر ۲۰۰ آدمیوں میں سے [illegible] جائیں تو اس کی کیا حقیقت ہے [illegible]

جب تک سوشلسٹ کسانوں اور مزدوروں کی بہتری کے لئے کام کرتے رہیں گے، کانگریس ان کی کوئی مخالفت نہیں کرے گی کیونکہ خود کانگریس کا مقصد پسماندہ عوام کی بہتری ہے۔ وزیر مالیات نے کہا کہ خاتمہ زمینداری بل یوپی اسمبلی کے سامنے ہے اور سوشلسٹ کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ کانگریس خاتمہ زمینداری میں دیر لگا رہی ہے۔

مسٹر بالیوال نے کہا کہ یوپی میں عوام کی ضروریات کو زیادہ سے زیادہ پورا کرنے اور ان کی مشکلات کو کم کرنے کی جس قدر کوششیں کی گئی ہیں اتنی کسی صوبہ میں نہیں کی گئیں کسی صوبہ نے بھی تعمیری کاموں پر اتنا روپیہ خرچ نہیں کیا ہے۔ جتنا حکومت یوپی نے کیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ کانگریس کی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ اس کا ثبوت پروفیسر کپلینڈ کی کتاب ہندوستان کے دستوری مسائل ہے جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ کانگریس ملک کی سب سے بڑی منظم قوت ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ پروفیسر کپلینڈ نے یہ کتاب ہندوستان کے بدترین دشمن مسٹر چرچل کے ایما پر لکھی تھی۔

عوام کے سامنے اب صرف ۳ راستے کھلے ہیں۔ پہلا راستہ گاندھی جی اور کانگریس کا راستہ ہے۔ دوسرا فرقہ واری فسطائیت کا اور تیسرا سوشلسٹ پارٹی کا راستہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ لوگ ان میں سے کانگریس راستہ ہی کو منتخب کریں گے۔

ڈاکٹر لوہیا کی تقریر

۲ اپریل کی شام کو پریڈ کے میدان میں سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی انتخابی مہم کی ابتدا کرتے ہوئے کہا کہ۔

سماج وادی دل (سوشلسٹ) ہندوستان میں ایسی حکومت چاہتا ہے کہ جس میں طاقت کسان اور مزدوروں کے ہاتھ میں ہو اس بات کو لیکر وہ کانگریس سے علیحدہ ہوئے ہیں آپ نے کہا کہ کانگریس کو بتاتے ہیں سوشلسٹوں نے کافی ایثار اور قربانی کی ہے لیکن آج ہم اپنی پونجی کو چھوڑ آئے ہیں آپ نے کہا کہ ہمارا مقصد ایک ایسی جماعت قائم کرنا ہے جو مزدوروں اور کسانوں کی ہو۔ آپ نے کہا کہ کانگریس کی نقصان رساں پالیسی کی بدولت ملک کا بٹوارہ ہوا اور فرقہ وارانہ لوگوں کے ہاتھ مضبوط ہوئے۔ اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ خود کانگریس میں فرقہ وارانہ ذہنیت پھیل گئی۔ سوشلسٹ چاہتے ہیں کہ فرقہ وارانہ ذہنیت کے خلاف جنگ ہو

اپنے کانپور

قومی ہفتہ

۔ اپریل سے قومی ہفتہ شروع ہو گیا ہے جس میں نشہ بندی، ہندو مسلم اتحاد، ہریجن ادھار، چھوت چھات مٹانا، لیڈیز کانفرنس پبلک جلسے، لڑکوں و لڑکیوں کا میلہ اور انٹرنیشنل ڈنر بھی شامل ہیں۔

کانگریس کی زبردست کامیابی

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے الکشن میں کانگریس کو زبردست کامیابی ہوئی ہے۔ مسٹر جنگ بہادر پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی بلا مقابلہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین منتخب ہو گئے ہیں۔

ضلع کی ۵۱ نشستوں میں سے اس وقت تک ۱۸ نشستوں پر کانگریس کے امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ بقیہ نشستوں پر سوشلسٹ مقابلہ کرنے والے تھے لیکن اس میں سے بھی دو سوشلسٹ امیدواروں نے اپنی نامزدگی واپس کر لی ہے۔

کانگریس منتریوں کی اپیل

سٹی کانگریس کمیٹی اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے ۲۵ ممبر برادرو ممبران نے کانگریس کی روایات اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے کانگریس کی پالیسی و پروگرام میں تبدیلی کے لئے اپیل کی ہے اور موجودہ پالیسی پر نکتہ چینی کی ہے اور پبلک سے وعدوں کے تکمیل کی یاد دلائی ہے۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

۱۰ اپریل کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی پہلی میٹنگ بورڈ کے نئے پریسیڈنٹ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کی صدارت میں ہوگی

لکشمی رتن کاٹن ملس

لکشمی رتن کاٹن ملس جو کہ ۱۷ مارچ کو بند ہو گیا تھا ۸ اپریل سے چالو ہو گیا ہے اور پانچ مزدوروں [illegible] شروع کیا گیا ہے اس مل میں ۶ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کی تھی جس کو گورنمنٹ نے ناجائز ہڑتال قرار دیا تھا اور مزدوروں کو جواب دیدیا گیا تھا۔ مل چالو ہونے پر خوف تھا کہ شاید کوئی ناگوار صورت اختیار ہو جائے لیکن حکام اور پولیس کی مستعدی سے کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا اور مل میں پانچ مزدوروں نے کام شروع کر دیا۔

پراتھنا جھنڈے کے مصنف کو انعام

مسٹر شیام لال پرشاد پراتھنا جھنڈے کے مصنف ہیں اور جس نے ملک میں بڑی مقبولیت حاصل کی ہے۔ شیام لال جی کی ملکی خدمات اور قربانیوں کی قدر دانی کرتے ہوئے آپ کے لئے گورنر یوپی نے پچاس روپیہ ماہوار کی پنشن منظور کی ہے۔ شیام لال جی نرول (ضلع کانپور) کے سیوا آشرم کے ایک سرگرم کارکن ہیں۔

نیشنل ہیلتھ اسکیم

گورنمنٹ آف انڈیا اور پراونشیل گورنمنٹ ایک نیشنل ہیلتھ انشورنس اسکیم مل مزدوروں کے لئے بہت جلد جاری کرنے والی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر شیو پوری جو کہ سنٹر گورنمنٹ کی طرف سے اس کام کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ وہ آجکل کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور ملوں و شہر کے اسپتالوں کا معائنہ کر کے اس کا اندازہ کر رہے ہیں کہ کانپور میں کس طرح اس اسکیم کو کامیاب بنایا جائے۔

ڈاکٹر ایس، دانی سکسینہ نے ۸ اپریل کی رات کو مسٹر شیو پوری کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا جس میں ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم ال اے۔ پنڈت گنگا سہائے چوبے ایم ایل اے

اور مسٹر گوپی ناتھ سنگھ اور متعدد دیگر حضرات شریک تھے

تحقیقات

کانپور میں ہائی اسکول کے بعض پرچوں کے قبل از وقت ظاہر ہو جانے کی شکایات کے متعلق مسٹر رجنی کانت سود ڈپٹی ڈائرکٹر تعلیمات تحقیقات کرنے کانپور آئے ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک ہندی اور ایک انگریزی کا پرچہ امتحان کے تاریخ سے پہلے ظاہر ہو گیا تھا۔

ایک ہندی جرنلسٹ کا انتقال

مسٹر شیام وجے پانڈے ایک مقامی ہندی جرنلسٹ کا انتقال ہو گیا ہے جس کا کانپور کے پریس کے حلقے میں سخت افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

پریس نوٹ

مسٹر ایم ایس شرما ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ چونکہ کنٹرول تمام چیزوں سے ہٹایا جا رہا ہے۔ اس لئے جلد سے جلد سپلائی آفس بند ہو جانے کی امید کی جاتی ہے۔ اس لئے جن لوگوں کا روپیہ باقی ہے۔ وہ واپسی کی درخواست فوراً دیں اور اپنے مطالبات پیش کریں۔ تاکہ بعد کو ان کو پریشانی نہ ہو اور حساب جلد بیباق ہو جائے۔ معاملات کو صاف کرنے کی پوری اور جلد کوشش کی جائیگی۔

سیسہ مئو ٹینیرن کمیٹی

۱۰ مارچ کو سیسہ مئو ٹینیرن ایسوسی ایشن کانپور کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل انتخابات ہوئے۔ مسٹر دبی سنگھ بھارگو (پریسیڈنٹ) ڈاکٹر گلزاری لال اور ڈاکٹر گھسیا سنگھ (وائس پریسیڈنٹ) بابو برج لال نگم (سکریٹری) مسٹر بالمکند مسٹر رام لال چنتاک (اسسٹنٹ سکریٹریاں) مسٹر رام لال کپور (خزانچی) مسٹر بھولا ناتھ ترویدی (اڈیٹر)

ودیارتھی جی کو پارٹیاں

مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے پریسیڈنٹ ہونے پر اہل شہر نے بڑا خیر مقدم کیا اور اس کثرت سے ہر طبقہ کی طرف سے ایٹ ہوم اور ڈنر دئے جا رہے ہیں۔ کہ شاید کانپور کے تاریخ میں [illegible] پارٹیاں کسی کو نہیں دی گئی [illegible] کوآپریشن کرنے کے لئے [illegible] اور امید کی جاتی ہے کہ وہ [illegible] کی بہت [illegible] خرابیوں کو دور کر سکیں گے

کانگریس کی انتخابی مہم

[illegible] اپریل کی شام کو مسٹر بالیوال نے نند پارک کے جلسہ میں آنریبل سری کرشن دت پالیوال وزیر انفارمیشن و مالیات نے کانگریس کی طرف سے ڈسٹرکٹ بورڈ کی انتخابی مہم کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ:

جب تک سوشلسٹ کسانوں اور مزدوروں کی بہتری کے لئے کام کرتے رہیں گے اسوقت تک کانگریس ان کی مخالفت نہیں کرے گی کیونکہ کانگریس خود پسماندہ عوام کی بہتری کے لئے کوشاں ہے۔

آپ نے کہا کہ سوشلسٹوں کا اعتقاد طبقہ داری نزاع پر ہے لیکن اس کے برخلاف کانگریس ہمیشہ عوام کی بہبودی کی قائل رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات میں سوشلسٹوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آخر کانگریس سوشلسٹ پارٹی سے کن باتوں میں پیچھے ہے۔ ہر شخص اپنے آپ کو سوشلسٹ کہتا ہے۔ زمیندار۔ سرمایہ دار رجعت پسند چور بازاری کرنے والے غرض کہ کانگریس کے تمام دشمن اپنے آپ کو سوشلسٹ کہتے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ کانگریس سوشلزم کی حامی نہیں ہے۔

کانگریس سے بعض ممبران اسمبلی کے استعفے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بالیوال نے کہا کہ جن ۱۴ اراکین نے استعفی دیا ہے ان میں صرف

فرقہ وارانہ سیاست کو ختم کرنے کے لئے قانونی کارروائی

جائز مذہبی، تمدنی اور تعلیمی سرگرمیوں کی اجازت

نئی دہلی ۳ اپریل ۔ آج ہند پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک قرارداد کو منظور کر لیا جس میں کہا گیا ہے کہ کسی فرقہ وارانہ انجمن کو سوائے جائز مذہبی ، تمدنی سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں کے اور کسی قسم کی سرگرمیوں کی اجازت نہ دی جائے گی قرارداد کے ذریعہ اس قسم کی سرگرمیاں کی روک تھام کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات کرنے کی سفارش کی گئی ہے ۔ قرارداد کو منظور کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے یہ بات بات صاف کر دی ہے کہ جہاں تک قرارداد پر عمل کرنے کا تعلق ہے اس کے تمام پہلوؤں پر خصوصاً قانونی پہلو پر کافی غور و خوض کرنا ہوگا ۔ اور اسے آخر میں ایوان کے سامنے پیش کرنا ہوگا ۔

وہ قرارداد جو مسٹر اننتھا سیانم آئنگر نے فرقہ وارانہ سیاسی جماعتوں کو ممنوع قرار دئے جانے کے متعلق پیش کی تھی ۔ اسے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک ترمیم کے ساتھ منظور کر لی ۔ قرارداد کے الفاظ یہ تھے ۔

جمہوریت قومی اتحاد اور یکجہتی کے لئے ضروری ہے کہ ملک سے فرقہ وارانہ کا خاتمہ کر دیا جائے اس ایوان کی رائے میں وہ ادارے جو اپنے دستور کے لحاظ سے یا دوسرے امتیازی اختیارات کی بنا پر جو ان اداروں کے عہدے داروں کو دئے گئے ہوں اپنے اداروں میں لوگوں کو مذہب نسل اور ذات پات کی بنیاد پر داخل ہوتے ہوں یا اسی بنیاد پر داخلہ سے محروم رکھتے ہوں یا وہ خالص مذہبی ۔ تمدنی سماجی اور تعلیمی کاموں کے علاوہ دوسرے کاموں میں حصہ لیتے ہوں ۔ تو ان کے خلاف قانونی اور انتظامی ضروری اقدامات انھیں ان کاموں سے باز رکھنے کے لئے کئے جائیں ۔"

اس قرارداد کو منظور کرتے ہوئے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے نعرہ تحسین کے درمیان کہا کہ جب ملک آزاد ہو گیا ہے ایسی صورت میں قرارداد کے مطابق کام نہ کرنے کے معنی اندرونی بے چینی اور انتشار کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے ۔

انھوں نے یہ امید ظاہر کی کہ ملک میں تیزی کے ساتھ جمہوریت اور اتحاد پیدا ہوتا جائے گا ۔ انھوں نے کہا کہ یہ ہم لوگوں کا فرض ہے کہ ہم یہاں کے غریب اور غیر ترقی یافتہ عوام کے معیار زندگی کو سماجی معاشی اور دوسرے لحاظ سے اونچا کریں ۔ اور یہی ہماری حکومت کی پالیسی ہے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہم [illegible] بھر اس مقصد کے حصول کی کوشش کریں گے جس [illegible] اس قرارداد میں کیا گیا ہے ۔ اس سے پہلے ممکن ہے کہ کچھ ایسے [illegible] وجوہ ہوں جن کی بنا پر ایسا اقدام نہ کیا جا سکا ہو لیکن اب حالات بہت مختلف ہیں ۔ ملک کے آزاد ہونے کے بعد سوائے اس پالیسی کے دوسری پالیسی ہو ہی نہیں سکتی ۔

انھوں نے کہا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ فرقہ واریت سے ہمیں کیسی کیسی نقصانات اٹھانے پڑے ہیں ۔ اور اس کے کتنے خطرناک نتائج برآمد ہوئے ہیں ۔ یہ بات ہمارے ذہنوں میں بالکل واضح ہو جانا چاہیئے کہ فرقہ واریت کے روپ میں مذہب اور سیاست کا ملاپ انتہائی خطرناک ہے اور اس سے غیر قدرتی اور نامناسب نتائج برآمد ہونے کے سوا اور کوئی امید نہیں کی جا سکتی ۔

لیکن جہاں تک سیاست کو اخلاقی قدروں پر جانچنے اور اسے ان کے مطابق ڈھالنے کا سوال ہے اس کے لئے مہاتما گاندھی ۳۰ سال سے زائد ہم کو سبق دیتے رہے ہیں ۔ اب ہم اس میں کہاں تک کامیاب ہوئے تو اس کا فیصلہ تو دنیا اور آئندہ نسل ہی کر سکیگی ۔ بہرحال ہم نے باوجود اپنی تمام کمزوریوں اور دشواریوں کے اس اعلیٰ مقصد کو اپنے سامنے رکھا اور ایک حد تک اس کو عملی جامہ پہنانے کی بھی کوشش کی ۔

فرقہ داری سیاست ملک ۔۔۔ اکثریت ۔۔۔ اور اقلیت غرض سب کے لئے انتہائی مضر اور نقصان دہ ہے ۔

آزاد ملک میں اس سیاست سے اقلیت کو سب سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے ۔ وہ اپنے اور دوسرے کے درمیان مذہبی نہیں بلکہ سیاسی اور صرف سیاسی ہی نہیں بلکہ معاشی رکاوٹیں پیدا کر لیتی ہے ۔ اور وہ اثر جو وہ جائز طریقہ پر ڈال سکتی تھی ان رکاوٹوں کے باعث نہیں ڈال سکتی ۔

پنڈت نہرو نے ہندوستان کے نئے دستور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ دو تین ماہ میں تیار ہو جائیگا ۔ اور وہ قرارداد جو اس ایوان میں منظور کی جائے گی ۔ اس کا کوئی اثر دستور پر نہ پڑے گا لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس قرارداد کے منظور کرنے والے اور دستور کے بنانے والے قریب قریب ایک ہی ہیں اس لئے امید ہے کہ وہاں بھی اس قرارداد کے مقصد سے پوری ہمدردی ظاہر کی جائے گی ۔

دستور میں فرقہ واریت کی خرابیوں سے بچنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے ۔ اور جو اثرات باقی رہ گئے ہیں ۔ ان کے ختم کرنے کی میں ذمہ داری تو نہیں لے سکتا لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے میری قطعی رائے ہے کہ ہمارا دستور جس فرقہ واریت کی خرابیوں سے خالی ہو زیادہ بہتر ہے ۔

انھوں نے کہا کہ قرارداد میں انتظامی اور قانونی اقدامات کا ذکر ہے جہاں تک انتظامی اقدامات کا تعلق ہے ان کے متعلق ابھی فوری طور سے کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ اس طرح قانون سازی کے لئے بھی کافی غور و فکر کی ضرورت ہے ۔ آیندہ اجلاس تک خیال ہے کہ دستور تیار ہو جائے گا ۔ اور اس کی سفارشات کی روشنی میں قانون سازی کا کام زیادہ آسان ہوگا ۔

تحفظات

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ اس قرارداد کا مقصد ملک پر یہ واضح کرتا ہے کہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے علاوہ اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے ۔ اور میری رائے ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہمیں ہر جگہ اور ۔۔۔ ہر موقعہ پر فرقہ واریت سے بچنا چاہیئے مثلاً ایک تجویز ہے کہ مشترکہ انتخاب کے ساتھ پست اقوام اور دوسری اقلیتوں کی نشستیں محفوظ کی جائیں میں نہیں کہہ سکتا کہ آخری طور پر یہ تجویز منظور ہوگی ۔ یا نہ ہوگی ۔ لیکن میں ضرور یہ چاہتا ہوں کہ نشستوں کا تحفظ خود اقلیت کے مفاد کے خلاف ہے اور اس سے وہ گھاٹے میں رہیں گی ۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہم جمہوریت کے متعلق بات چیت کیا کرتے ہیں لیکن ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ آج کی جمہوریت صرف وہ جمہوریت نہیں ہے ۔ جو انیسویں صدی میں تھی ۔ صحیح جمہوریت صرف سیاسی مساوات ہی نہیں ہے ۔ بلکہ اس کے حدود اور زیادہ وسیع ہیں ۔ صرف ووٹ لینے کے حق میں مساوات کے کوئی معنی نہیں ہے ۔ ایک محتاج اور مل مالک میں کوئی برابری نہیں ہے ۔ حالانکہ ووٹ دینے کا مساوی حق رکھتے ہیں ۔

اسی طرح ایک وہ شخص جسے تعلیم کی تمام آسانیاں فراہم ہیں اس شخص کے برابر نہیں جسے یہ آسانیاں حاصل نہیں اس طرح لوگوں میں معاشی تعلیمی نیز دوسرے اعتبار سے بہت فرق پایا جاتا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ لوگوں میں اہلیتوں کے لحاظ سے فرق ضرور ہمیشہ رہیگا لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شخص کو اپنی اہلیت کے مطابق بڑھنے کے مساوی مواقع حاصل ہونا چاہیئے ۔ تاکہ وہ جہاں تک ترقی کرنا چاہے کر سکے ۔

یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان کے غریب اور امیر طبقہ میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے ۔ اس فرق کو کم کرنا نہ صرف انسانی لحاظ سے ضروری ہے بلکہ جمہوریت کی تکمیل کے لئے بھی اس کی سخت ضرورت ہے ۔

وہ منزل تو ابھی بہت دور ہے جب کہ پورے طریقہ سے معیار زندگی برابر ہو سکے لیکن جہاں تک ضروریات زندگی کا تعلق ہے ۔ وہ تو ہر شخص کے لئے فراہم ہونا چاہیئے ۔ اگرچہ کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ ایک شخص کو تو نعمتیات زندگی حاصل ہوں ۔ اور دوسرے کو نہ حاصل ہوں ۔ لیکن ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے ۔ بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم عوام کو تعلیمی معاشی اور سماجی لحاظ سے بلند کرنے کی کوشش کریں ۔ اس پالیسی کو ملک کی تائید حاصل ہے ۔ اور یہی ہماری حکومت کی پالیسی ہے ۔

اس پالیسی کے مطابق پست اقوام کے لئے نشستوں کا تحفظ اور تعلیمی وظائف مقرر کئے گئے ہیں اور نہ صرف پست اقوام کے لئے بلکہ دوسرے غیر ترقی یافتہ لوگوں کو بھی زیادہ سے زیادہ آسانیاں فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ ہمیں صرف اس بات سے مطمئن نہ ہونا چاہیئے کہ ہم نے انھیں ووٹ کا حق دے دیا ہے ۔ اور بس یہ کافی ہے ہمیں ہمیشہ ان کے معیار زندگی کے بلند کرنے پر نظر رکھنی چاہیئے ۔

ہمیں ذاتی طور پر نشستوں کے تحفظ سے معیار کو بلند کرنا پسند نہیں کرتا ۔ سیاسی ترقی سے زیادہ ان کے لئے معاشی لحاظ سے بلند ہو گئے ۔ تو وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لائق ہو جائیں گے ۔

انسانیت ہمارا مذہب اور خدمت ہماری عبادت ہونا چاہیے

نئی دہلی ۔ ۳ اپریل ۔ مسٹر اننتھا سیانم آئنگر نے آج ڈومنین پارلیمنٹ میں فرقہ وارانہ جماعتوں کے متعلق ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا جب تک ہندوستان ترقی کر کے ایک مضبوط اور متحد ریاست نہیں بنتا اس وقت تک اس کو دنیا میں کوئی پوزیشن حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اور جو آزادی [illegible] ہے ۔ وہ بھی عارضی ثابت ہوگی ۔ ہندوستان کی پرانی تاریخ کے حوالے سے انھوں نے یاد دلایا کہ کس طرح برطانیہ نے اپنے مفادات کے لئے [illegible]سلم اختلافات اور ہندوؤں کے آپس کے ذات پات کے اختلافات کو استعمال کیا ۔

مسٹر آئنگر نے بیان جاری رکھتے ہوئے سوال کیا ۔ ہم اس تاریخ کو سامنے دہراتا ہمیں پرانی پالیسی کو برقرار رکھنا چاہیئے ۔ یا مشکلات کا لحاظ کرتے ہوئے ہمیں اتحاد کا نیا باب شروع کرنا چاہیئے ۔ اس کے لئے مذہب سے زیادہ متفق کرنے والی طاقت کی ضرورت ہے ۔ انسانیت ہمارا مذہب اور ہونا چاہیئے ۔ اور خدمت ہماری عبادت ۔ اس منزل پر پہونچنے سے پہلے قومی ریاست کو غیر مذہبی بنیاد پر قایم کرنا ہے ۔ وہ ہندو جو ہندو مذہبی سیاست بنانا چاہتا ہے ۔ ان سے کہتا ہوں کہ ایسی ریاست ایک بے یار و مددگار ریاست ہوگی کیونکہ دنیا میں ہندوؤں کی کوئی دوسری ریاست نہیں ہے ۔ جو ضرورت کے وقت ہندوستان کی مدد کر سکے ۔

میں اقلیتوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر انھوں نے اپنے کو مذہبی اقلیتوں کی حیثیت سے برقرار رکھنا چاہا تو یہ ان کے خود کے لئے مضرت رساں ہوگا کیونکہ ایک مذہبی اقلیت کبھی اکثریت کی پوزیشن نہیں اختیار کر سکتی اور اقلیت کا ممبر سیاسی یا اقتصادی بنیاد پر ہی ہندوستان کا وزیر اعظم ہو سکتا ہے ۔ اس لئے مذہبی وجوہ کی بنا پر اختلافات کو قایم رکھنا غلط ہے ۔ اس لئے مذہب کو سیاست سے الگ ہی رکھنا چاہیئے مجھے خوشی ہے کہ ہندو مہاسبھا اور اکالی دل نے سیاست سے کنارہ کشی کر کے اب اپنی تحریک کو مذہبی اور ثقافتی مسائل کے لئے محدود کر دیا ہے اور جمعیۃ العلماء و احرار کی جماعتوں نے بھی کیا ہے ۔

" میں دنیا کے تمام پیغمبروں ۔ انسانیت کے نجات دہندوں اور مہاتما گاندھی جنھوں نے اپنا خون انسانیت کے لئے بہایا ۔ ہندوستان کے کروڑوں انسانوں اور ملک کے اتحاد و مضبوطی کے نام پر آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اس تجویز کو منظور کریں ۔

حکومت کی طرف سے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے تجویز کا خیر مقدم کیا ۔

سیٹھ گووند داس نے تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے عوام روایتی طور پر متحد اور وسیع النظر تھے فرقہ وارانہ تعصب سنہ ۱۹۱۶ء کے لکھنؤ کے معاہدہ کے بعد شروع ہوا اور اب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ختم ہو گیا ہے مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کو ختم کرنے سے فرقہ وارانہ تعصب نہیں ختم ہو سکتا ۔ اس کے اسباب زیادہ گہرے ہیں جس کو ختم کئے بغیر صحیح قوم پروری کے جذبات نہیں پیدا ہو سکتے ۔

مسٹر اسحاق سیٹھ نے جو ترمیم پیش کی جن کا مقصد ہر اس جماعت کو غیر قانونی قرار دینے کا تھا ۔ جو تشدد اور فرقہ وارانہ تعصب کی تبلیغ کرتی ہو ۔ انھوں نے کہا کہ مسٹر آئنگر کی تجویز کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایسی فرقہ وارانہ جماعتوں کو ناجائز قرار دیا جائے ۔ جو سیاست میں حصہ لیتی ہوں ۔

مسٹر ایچ ۔ وی کامتھ نے بھی ایک ترمیم پیش کی ۔ جس میں کہا گیا تھا کہ فرقہ وارانہ جماعتوں کو سماجی اور تعلیمی تحریکوں کے چلانے کی اجازت ہونا چاہیئے ۔ انھوں نے بھی تجویز کا خیر مقدم کیا ۔

ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی ۔ وزیر رسد و صنعت نے بھی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہندوستان کی سیاسی زندگی پر ابھی تک فرقہ واریت اثر انداز تھی لیکن اس وقت حالات پر ہمیں کنٹرول نہیں تھا ۔ برطانیہ کی لڑاؤ اور حکومت کرو ۔ کی پالیسی اور جداگانہ انتخاب اس کے علاوہ نیک نیتی کے ساتھ خوشنودی اور مراعات کی پالیسی لکھنؤ کا معاہدہ کیمونل ایوارڈ اصول مساوات بھی بجائے متوقع نتائج کے پاکستان کی صورت میں ظاہر ہوئے اور پاکستان بننے سے بھی یہ مسئلہ حل نہ ہوا بلکہ نئے مسائل پیدا ہو گئے ۔ اور کچھ ایسی باتیں ہوئیں جس سے ہندوستان میں عوام کی اور فرقہ وارانہ جذبات پیدا ہو گئے ۔ اور عوام اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے

کسی قوم کے لئے قوت کا جھوٹا احساس پیدا ہو جانا اس کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا ہے ۔ وہ ظاہری قوت جو بیرونی امداد سے حاصل ہوتی ہے وہ کوئی قوت نہیں ہے اصلی قوت وہ ہے جو اندرونی طور پر بغیر بیرونی امداد کے پیدا ہو ۔ تحفظات کے ذریعہ جو طاقت حاصل ہوگی اصلی طاقت نہ ہوگی ۔ اس لئے معاشی اور تعلیمی ترقی کی سخت ضرورت ہے ۔ بغیر اس کے تحفظات سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا ۔

موجودہ صورت حال میں ان کی ترقی کے لئے مخصوص مراعات کی ضرورت ہے ۔ اس لئے عارضی طور پر تحفظات میں بھی کوئی ہرج نہیں لیکن ہماری زیادہ توجہ تعلیمی اور معاشی ترقی پر ہونی چاہیئے ۔

لئے متحد نہ ہو سکے ۔ لیکن اب ہمیں تاریخ کے اعادہ سے بچنا چاہیئے ۔ اور سیاست میں متحد ہونا چاہیئے لیکن ایسا دباؤ نہیں کیا جا سکتا کچھ فرقوں اور طبقوں کو تحفظ کی ضرورت ہے ۔ اور تجویز میں متعلقہ فرقوں کے تعلیمی ثقافتی اور سماجی حقوق کے تحفظ کی ضمانت کی گئی ہے ۔ پاکستان میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا اثر ہندوستان کے عوام پر ہوتا ہے لیکن ایسا نہ ہونا چاہیئے ۔ یہ فرض حکومت کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے ۔

ہمیں اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ نئے دستور میں فرقہ واریت کا کہیں شائبہ بھی نہ ہو ۔ اور مذہبی بنیاد پر نشستوں کی تخصیص نہ ہونا چاہیئے ۔ بلکہ اقلیتوں کو چاہیئے کہ وہ اکثریت سے تحفظ کی متوقع ہوں ۔ اور اکثریت ان کی رائے سے ان کا تحفظ اور امداد کرے ۔

تقریر ختم کرتے ہوئے ڈاکٹر مکرجی نے کہا ۔ ہر اس ملک کا کوئی باشندہ خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی یا مسلمان جب تک وہ قومی مفاد کا خواہاں ہے ۔ اسی قسم کا خوف کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ قوم کے مستقبل کا فیصلہ ہو رہا ہے ۔ اور ہم غیر مذہبی ریاست قایم کرتے جا رہے ہیں ۔

گیانی گرمکھ سنگھ مسافر نے کہا کہ نئے دستور میں مخلوط انتخاب کی وجہ سے فرقہ واریت بڑی حد تک ختم ہو جائے گی لیکن اس کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے نشستوں کی تخصیص ختم کر کے ایک عام لباس و زبان کے استعمال کی ضرورت ہے ۔

مسٹر ایچ ۔ جی کھانڈیکر نے کہا کہ تجویز منظور کرنے کے بعد بھی پست اقوام لیگ کے ایسے اداروں کا قایم رہنا ضروری ہے کیونکہ وہ ہریجنوں کی ترقی اور دوسرے فرقوں سے ان کا میل ملاپ بڑھانے کے لئے کام کر رہی ہے ۔

مسٹر محمد طاہر نے بھی تجویز کی حمایت کی ۔

مسٹر تجمل حسین نے کہا کہ ملک میں مساوات اخوت اور غیر فرقہ وارانہ جذبات ہماری زندگی کے کسی شعبہ میں بھی نہیں پائے جاتے ہیں خواہ وہ کھیل کود ہو یا سماجی تحریک یا ایوان تجارت ریلوں پر بھی ہمیں ہندو اور مسلم ہوٹل اور رسٹورنٹ ملتے ہیں ۔ ان تمام باتوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے ۔

مسٹر پنجاب راؤ دیش مکھ نے تجویز کو دوسرے کو دوسرے نظریہ سے دیکھتے ہوئے کہا ۔ دستوری مسودہ میں ہر شخص کو جماعتی تنظیم کی آزادی دی گئی ہے ۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس تجویز کے ذریعہ یہ آزادی سلب نہ کی جائے ۔ لیکن میں محرک کی اس تجویز سے متفق ہوں ۔ کہ ملک کو فرقہ وارانہ سے پاک کر دینا چاہیئے ۔

مسٹر کریم الدین نے مسٹر اسحٰق سیٹھ کی ترمیم پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس ترمیم کا صرف یہ مقصد ہے کہ ایسی فرقہ وارانہ جماعتوں کو ختم کیا جائے جو تشدد اور فرقہ وارانہ نفرت کی تبلیغ کرتی ہوں لیکن یہ ترمیم فرقہ وارانہ جماعتوں کی مخالف نہیں ہے ۔ انھوں نے کہا اب ہر شخص کی یہ کوشش ہونا چاہیئے کہ وہ ماضی کا حوالہ نہ دے بلکہ ان سے آیندہ کی ہدایت کے لئے نتائج اخذ کرے ۔

اقلیتوں کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر کریم الدین نے کہا کہ اس ملک میں غیر مذہبی ریاست کا قیام اقلیتوں کے لئے سب سے زیادہ مفید ہے ۔

مسٹر اننتھا سیانم آئنگر نے بحث کا جواب دیتے ہوئے تجویز کے خیر مقدم کے لئے ایوان اور حکومت کا شکریہ ادا کیا ۔ اور انھوں نے نہرو کابینہ کی مثال پیش کی جس میں تمام فرقوں کے نمایندے تھے اور جس کی ہر شخص کو پیروی کرنا چاہیئے ۔

رائے دہی پر ایوان نے مسٹر اسحٰق سیٹھ کی دونوں ترمیمیں نامنظور کر دیں ۔ مسٹر ایچ ۔ وی کامتھ کی ترمیم منظور کر لی گئی ۔

اس کے بعد ایوان نے نعرہ ہائے تحسین کے درمیان تجویز کو منظور کر لیا اور ایوان دوشنبہ کے لئے ملتوی ہو گیا ۔

امریکہ میں عام فوجی تربیت کیلئے قانون

واشنگٹن ۔ ۳ اپریل ۔ امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر جمیس فارسٹل نے آج کانگریس سے یہ خواہش کی ہے کہ وہ عام فوجی تربیت کے لئے ایک قانون منظور کرے ۔ جس کے رو سے ۱۹ سال ۲۶ سال کی عمر کے لوگوں کو فوج میں بھرتی کیا جا سکے ۔

وندھیا پردیش کا افتتاح

ریوان ۔ ۴ اپریل ۔ آج ریاست ہائے متحدہ وندھیا پردیش کا جس میں بندیل کھنڈ کی ۳۳ ریاستیں اور ریاست ریوا شامل ہیں ۔ باقاعدہ طور پر افتتاح ہو گیا ۔ مسٹر این وی گیڈگل وزیر معدنیات تعمیر و طاقت حکومت ہند نے آج یہاں ایک اثر تقریب میں ہز ہائینس مہاراجہ ریوا سے راج پرمکھ کی حیثیت سے حلف لیا ۔ تقریب میں بندیل کھنڈ کے تقریباً بیس حکمرانوں نے شرکت کی

راج پرمکھ ہز ہائینس مہاراجہ ریوا نے اپ راج پرمکھ کی حیثیت سے ہز ہائینس مہاراجہ پنا سے حلف لیا ۔ مسٹر کامتا پرشاد سکینہ سے بندیل کھنڈ کے لیڈر کی حیثیت سے حلف لیا گیا ۔

اس موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے راج پرمکھ نے کہا میں اس یادگار موقع پر اپنی ریاست کی راجدھانی میں آپ سب کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ علالت کی وجہ سے آنریبل سردار پٹیل ہمیں اپنی تشریف آوری کا شرف نہیں بخش سکے ۔ ہم سب کی آرزو ہے کہ وہ بہت جلد مکمل طور پر صحت یاب ہو جائیں ۔ میں آنریبل مسٹر گیڈگل کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ کہ افتتاح کی رسم ادا کرنے کے لئے تشریف لے آئے ۔

جنگ عظیم میں ہندوستانی فوجوں کا حصہ

الہ آباد ۔ ۴ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد یونیورسٹی کے لکچرر ڈاکٹر بشیشور پرشاد کو حکومت ہند کے محکمہ دفاع میں اسپیشل افسر مقرر کیا گیا ہے ۔ ڈاکٹر پرشاد ہندوستانی تاریخی کانگریس کے سکریٹری بھی ہیں ۔

خیال یہ ہے کہ ان کے سپرد گذشتہ جنگ میں ہندوستانی فوجوں کی تاریخ لکھنے کا کام کیا جائے گا ۔

ہندوستان کے متعلق نظمیں

ماسکو ۔ ۳ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ تاجک جمہوریہ کے ادیب مرزا ترسن زادے کو اسٹالن انعام ملا ہے ۔ ان کو یہ انعام ہندوستان کے متعلق بہت سی نظمیں لکھنے پر ملا ہے ۔ ان نظموں میں انھوں نے ان اثرات کو بیان کیا ہے جو ان پر ہندوستان آنے کے بعد ہوئے تھے ۔ وہ دہلی کی ایک سائنٹفک کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے روس سے آئے تھے ان نظموں میں سے ایک نہایت عمدہ نظم ہندوستانی گیت ہے جسے انھوں نے اچھوتوں کے نام معنون کیا ہے ۔

گوالیار کو مالوہ یونین کی شرکت

گوالیار ۔ ۴ اپریل ۔ اندور کے وزیر اعظم مسٹر وی لیس کھوڈے نے وزارت ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی مینن سے ملنے کے بعد اندور روانہ ہونے سے قبل ایک صحافتی ملاقات میں یہ کہا کہ وہ بعض اخبارات کے اس خیال کی تائید نہیں کرتے ہیں ۔ کہ مالوہ یونین کی مجوزہ تشکیل میں ریاست گوالیار کے کچھ جبر سے کام لے رہے ہیں ۔

ریاست بھوپال اور پرجا منڈل

بھوپال ۔ ۴ اپریل ۔ ریاست بھوپال کے سیاسی اور دستوری مستقبل کے بارے میں تمام مسائل پر مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے ۔ اور نواب بھوپال کو ریاست کی تمام سیاسی جماعتوں کی مکمل اور متفقہ تائید حاصل ہے ۔

اٹلی کے سفیر کی پنڈت نہرو کی ملاقات

نئی دہلی ۔ اٹلی کے قائم مقام سفیر ڈاکٹر رنزو نے آج صبح کو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی ۔

کشمیر کا مسئلہ ابھی تک اپنی پرانی منزل پر

لیک سکس۔ ۷ اپریل۔ کشمیر کا مسئلہ ابھی تک اپنی پرانی منزل پر ہے اور حفاظتی کونسل بظاہر اس مسئلہ پر جس بے ترتیبی کے ساتھ اور رک رک کر غور کر رہی ہے اس پر ہندوستانی اور پاکستانی وفود پریشانی کا اظہار کرنے لگے ہیں

بہتر اطلاعات کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی کونسل کے نئے صدر ڈاکٹر اے لوپز (کولمبیا) ابھی تک فیصلہ نہیں کر سکے کہ انہیں کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ معلوم ہوا ہے کہ فریقین کے ساتھ ان کی گفتگو واقعات کا پس منظر معلوم کرنے تک محدود تھی اور خیال کیا جاتا ہے کہ کسی نئے نقطہ نظر کی تجویز پیش نہیں کی گئی ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر لوپز نے ہندوستانی وفد کو نجی طور پر بتایا ہے کہ کشمیر کے معاملہ پر غور و خوض میں تاخیر کا سبب فلسطین کے مسئلہ میں پیدا ہونے والی پیچیدگیاں ہیں۔

لیکن انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ۶ اپریل کو اسمبلی کے اجلاس کے اجلاس کے آغاز سے پہلے حفاظتی کونسل کا اجلاس منعقد کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ پھر بھی بعض حلقوں میں اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ فلسطین اسمبلی کی وجہ سے کشمیر کا معاملہ اور زیادہ التوا میں نہ پڑ جائے اور اس پر مباحثہ میں ضرورت سے زیادہ تاخیر ہو۔

اسی ہزار مسلمانوں کی واپسی

کراچی ۷ اپریل۔ یہاں کے ایک غیر سرکاری لیکن معتبر ذرائع نے اندازہ لگایا ہے کہ پچھلے مہینہ میں اکیاسی ہزار سے زیادہ مسلمان سندھ سے انڈین یونین کے مختلف حصوں میں واپس آ گئے ہیں۔ واپس آنے والوں میں زیادہ تر میواتی ہیں۔

ہندوستان عربوں کی حمایت کریگا

قاہرہ میں مقیم ہندوستانی سفیر ڈاکٹر سید حسین نے عرب لیگ کے جنرل سکریٹری عزام پاشا سے ملاقات کی اور انہیں یقین دلایا کہ ہندوستان عربوں کی پوری حمایت کرے گا۔ ڈاکٹر حسین نے ایک صحافتی کانفرنس میں کہا کہ میرے تقرر سے ہندوستان اور مصر کے تعلقات اور بھی خوشگوار ہو جائیں گے۔

لارڈ ماونٹ بیٹن کا پیغام

اسکاٹ لینڈ۔ ۸ اپریل۔ گورنر جنرل ہندوستان لارڈ ماونٹ بیٹن نے برطانیہ کے ہندوستانی طالب علموں کی کانفرنس میں جس کا اجلاس آج سے شروع ہوا ہے۔ خیر سگالی کا ایک پیغام روانہ کیا ہے۔

انہوں نے لکھا ہے کہ "یہ پہلا موقع ہے کہ آپ لوگ ایک آزاد ملک کے باشندے کی حیثیت سے جمع ہو رہے ہیں، ہندوستان میں تعمیری کام کے لئے میدان کافی وسیع ہے اور وہ لوگ جنہیں باہر رہ کر ٹریننگ حاصل کرنے کا موقع ملا ہے وہ ملک کی ترقی میں کافی مفید حصہ لے سکتے ہیں۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔"

صوبائی سیاست میں مسٹر قدوائی کی واپسی

لکھنؤ۔ ۸ اپریل۔ صوبجات متحدہ کی موجودہ سیاست میں مسٹر رفیع احمد قدوائی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بعض لوگ یہ چاہتے ہیں کہ خان بہادر محبوب حسین جن کا ابھی حال ہی میں انتقال ہو گیا ہے اور ان کے انتقال سے یوپی اسمبلی میں جو مسلم نشست خالی ہوئی ہے اس سے مسٹر رفیع احمد قدوائی کھڑے ہوں۔ یوپی اسمبلی کی نقبا پارٹی بھی اپنا امیدوار اس نشست پر کھڑا کرنا چاہتی ہے لیکن اگر رفیع احمد قدوائی اس نشست سے کھڑے ہوں گے تو جنتا پارٹی غالباً ان کا مقابلہ نہ کرے گی۔

عراق میں کمیونسٹوں کے خلاف قانون

بغداد۔ بائیں بازو کی طاقتوں، کمیونسٹ عناصر اور کمیونسٹ انجمنوں کو خواہ وہ سیاسی ہوں یا ثقافتی روکنے کیلئے عرب لیگ کے رکن ملکوں کے متفقہ اقدامات کو عراق میں قانونی شکل دیدی گئی ہے۔ جس شخص کے لئے ثابت ہو جائیگا کہ وہ کمیونسٹ کارکن ہے اس کے پاس کمیونزم سے متعلق پروپیگنڈہ یا دستاویزات پائی جائیں گی اسے سخت سزا دی جائے گی۔ یہ اقدامات عالم عرب میں کمیونزم کی ترویج روکنے کے لئے کئے جائیں گے۔ اور ان کے متعلق پچھلے مہینے سمجھوتہ ہوا تھا۔

کانپور میونسپلٹی

ودیا ناتھ پاربتی باگلا ٹی۔ بی۔ اسپتال کانپور کے لئے ایک ٹرینڈ لیبریٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ جس کا گریڈ ۵۰۔۵۔۱۰۰ روپیہ ہوگا اور جس کو گرانی الاونس اور بونا فائڈ پراویڈنٹ فنڈ کا بھی فائدہ پہونچے گا۔ تجربہ کار امیدوار کو ترجیح دیجائیگی۔

درخواستیں مستند سارٹیفکٹوں کے نقول کے ساتھ ۲۰ اپریل ۱۹۴۸ء تک ذیل کے دستخط کرنے والے کے پاس آنا چاہیئے۔

دستخط۔ کے۔ پرشاد
میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ
میونسپل بورڈ کانپور

نوٹس

کانپور واٹر ورکس

نیچے لکھے ہوئے اسٹور (سامان) سنہ ۴۹-۱۹۴۸ء کی سپلائی کے واسطے مہربند ٹینڈر بورڈ کے مقررہ فارموں پر طلب کئے جاتے ہیں۔ اور جو ۱۹ مئی سنہ ۱۹۴۸ء کو ۴ بجے شام تک میرے دفتر میں پہونچ جانا چاہیئے۔ ہر ٹینڈر کے لئے ایک ٹنڈر فارم ہے جس میں دو کاپیاں ہوں گی اور ہر ایک ٹینڈر چار روپیہ ادا کرنے پر دفتر کے کسی کام کے دن دفتر کے اوقات میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ہر ایک مہربند ٹینڈر کے اوپر خاص ٹنڈر کا نام لکھا ہونا چاہیئے۔

آئیٹم نمبر (۱) کے واسطے ارنسٹ منی (زرضمانت) ۴ سو روپیہ
آئیٹم نمبر (۲) کے واسطے ۲ سو روپیہ آئیٹم نمبر (۳) کے واسطے ۲ سو روپیہ
آئیٹم نمبر (۴) کے واسطے ۲ سو روپیہ آئیٹم نمبر (۵) کے واسطے ۲ سو روپیہ
ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور کے خزانہ میں بطور معاینہ کے جمع کرنا چاہیئے۔ اور رسید ٹنڈر کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔ ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

اسٹور (سامان) کی تفصیل

۱. متفرق اسٹور (سامان)
۲. بجلی کے متعلق سامان
۳. پائپ اور فٹنگ کا سامان
۴. تیل۔ چربی اور پینٹ
۵. کارخانہ کے اوزار اور ریتیاں

دستخط۔ آر۔ ان۔ ٹنڈن
بی۔ ایس۔ سی۔ انجنئرنگ۔ اے۔ ایم۔ آئی۔ ای
سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کانپور

کشمیر میں ۳ ہزار دشمن ہلاک ۹ ہزار زخمی

نئی دہلی۔ ۷ اپریل۔ ہندوستانی محکمہ فوج نے جو تازہ اعداد و شمار جمع کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جموں اور کشمیر کے محاذ پر اس وقت بھی بیس اور اکیس ہزار کی تعداد میں حملہ آور جنگ کر رہے ہیں۔ مغربی کمانڈ کے آرمی کمانڈر نے اخباری نمائندوں کو بتلایا ہے کہ وادی کشمیر میں صرف اوڑی کے محاذ پر تقریباً چودہ ہزار حملہ آور لڑ رہے ہیں اور جموں میں نوشہرہ، پونچھ اور بھمبر کے علاقہ میں چھ اور سات ہزار دشمن مقابلہ کر رہے ہیں۔ آرمی کمانڈر نے کشمیر کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "نومبر میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے مجموعی طور پر اب تک تین ہزار حملہ آور ہلاک اور ۹ ہزار زخمی کئے جا چکے ہیں۔ ہندوستانی فوجوں اور ہوائیہ نے جن دشمنوں کو ہلاک یا گھائل کیا ہے ان کی تعداد الگ ہے۔ اس کے خلاف ہندوستانی فوج کے کل ساڑھے تین سو سپاہی ہلاک اور سات سو زخمی ہوئے۔"

گاندھی یادگار فنڈ کیلئے اپیل

نئی دہلی - گاندھی قومی میموریل فنڈ کے سکریٹری اچاریہ کرپالانی ایک اخباری بیان میں کہتے ہیں۔

"جیسا کہ آپ کو معلوم ہے جنگ آزادی کے ایک اور جلیانوالا باغ کے شہیدوں کی یادگار کے طور پر خود یہ ہفتہ مہاتما گاندھی نے جاری کیا تھا - اس سال یہ ہفتہ ایک مخصوص نوعیت رکھتا ہے اس لئے کہ یہ ملک آزادی اور خود اس کے بانی کی شہادت کے بعد یہ پہلی بار منایا جا رہا ہے۔ جبکہ صدر کانگریس پہلے ہی ہدایت کر چکے ہیں - اس بار اس ہفتہ کے منانے کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ تمام قومی کارکن گاندھی قومی میموریل فنڈ میں چندہ جمع کرنے اور فرقہ وارانہ اتحاد و ہم آہنگی پیدا کرنے کی متحدہ کوشش کریں، اور ۱۳ اپریل سے شروع ہونے والی ہفتہ میں پوری مستعدی سے چندہ جمع کرتے رہیں -

افسوس ہے کہ صوبائی اور ریاستی کمیٹیوں کو رسید کی کتابیں بھیجنے میں اچھی خاصی دیر لگ گئی لیکن اس دیر کا سبب یہ ہوا کہ مرکزی کمیٹی گاندھی جی کی تصویر کے ساتھ مخصوص طرز کی رسیدیں چھپوانا چاہتی ہے - تاکہ ناجائز طور پر چندہ وصول کرنے کے اندیشے دور ہو سکیں - اب میں نے اپنے بعض احباب، اخبارات اور وزارت رسل و رسائل کے اشتراک عمل سے ان رسیدوں کی روانگی کا انتظام کر لیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ تمام علاقائی کمیٹیاں چندہ وصول کرنے والے اشخاص اور دوسرے عوامی کارکن اس دیر کی تلافی کر دیں گے اور قومی ہفتہ کے دوران میں زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کرنے کی مہم جاری کریں گے۔

یکم اپریل سے بکری ٹیکس کا نفاذ

دونوں ایوانوں کی منظوری

لکھنؤ - یوپی محکمہ اطلاعات کے اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں نے یوپی بکری ٹیکس کا قانون منظور کر لیا ہے - اور یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے اس کا نفاذ سمجھا جائے گا حکومت بہت جلد ٹیکس کی تشخیص اور وصولی کے لئے ضروری عملہ مقرر کرے گی۔

عام اطلاع کے لئے بل مذکور کی نمایاں خصوصیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں -

(۱) ۴۹-۱۹۴۸ء (یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۹ء تک) میں یہ ٹیکس ۳ پائی فی روپیہ کی شرح سے گذشتہ سال کی نکاسی کی رقم (ٹرن اوور) پر لگایا جائے گا۔

(۲) نکاسی کی رقم (ٹرن اوور) سے مراد ہر قسم کی منقولہ جائیداد سامان کے ذخیرے، حصے یا ضمانتوں کی فروخت کی اوسط رقم ہے۔ لیکن اس اصلاح میں باغبانی یا زراعتی پیداوار کے ابتدائی کاشتکار مرغیاں پالنے والے اور ڈیری فارم کرنے والوں کی بکری اور کاروائی کے قابل دعوے (ایکشن ایبل کلیمس) شامل نہیں ہیں -

(۳) پانی، نمک، پانی، نمک، اجناس، گھا۔ دودھ صنعت و فروخت کے متعلق بجلی۔ کتابیں۔ رسالے، اخبار اور موٹر اسپرٹ کی بکری کی آمدنی پر بھی ٹیکس نہیں لیا جائیگا ... ان اشیا کے متعلق آئندہ ٹھیکوں کے معاہدوں پر ٹیکس ... سکتا ہے۔

(۴) آل انڈیا اسپنرس ایسوسی ایشن اور گاندھی آشرم میرٹھ اور ان کی شاخوں کی بکری پر بھی ٹیکس نہیں لیا جائیگا

(۵) یہ ٹیکس ان کاروباری اشخاص پر نافذ ہوگا جن کی نکاسی پچھلے سال ۱۲ ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ تھی۔

(۶) کمیشن ایجنٹوں پر ٹیکس کا نفاذ نہیں ہوگا بشرطیکہ انہوں نے متعلقہ حکام سے مقررہ فیس کی ادائیگی کے بعد لائسنس حاصل کئے ہوں۔

(۷) مالیاتی سال کے شروع ہونے سے ساٹھ دن کے اندر نکاسی کے نقشہ جات متعلقہ حکام کے سامنے پیش کرنا ہوں گے۔ حاکم تشخیص اس مدت میں توسیع کر سکتا ہے۔

لائسنس یافتہ کاروبار کرنے والوں کے ذریعہ سونے چاندی کی فروخت کو مستثنیٰ کر دینے کا مسئلہ زیر غور ہے -

ناجائز کپڑے کی برآمدگی

کانپور - غیر قانونی درآمد برآمد کے انسدادی محکمہ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کالپی اور بھوگنی پور کے درمیان بیس گانٹھیں باریک کپڑے کی پکڑیں جو ناجائز طریقہ پر ایک موٹر ٹرک میں لائی جا رہی تھیں۔ ٹرک اور ڈرائیور بھی حراست میں لے لئے گئے

پاکستانی پناہ گزین جناح کے بنگلے کا طالب

بمبئی - معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے ایک پناہ گزین نے حکومت بمبئی سے درخواست کی ہے کہ ماؤنٹ روڈ کا بنگلہ جس میں قائداعظم جناح رہتے تھے اسے رہنے کے لئے دیا جائے۔ پناہ گزین نے اپنی درخواست میں لکھا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ بنگلہ ابھی تک خالی پڑا ہے۔ اس پناہ گزین نے حکومت کو یہ بھی بتایا ہے کہ حکومت پاکستان نے کراچی کے بہت سے بنگلوں کے علاوہ "مہتا پیلس" پر بھی قبضہ کر لیا ہے جو ایک ہندو تاجر کی ملکیت ہے۔

تیاگی کانگریس کی ممبری سے مستعفی

لکھنؤ - ۴ اپریل معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مہابیر تیاگی نے کانگریس کی ابتدائی رکنیت سے استعفا دیدیا ہے -

اسقاط حمل کو جائز ٹھہرانے کا قانون

ٹوکیو - جاپانی اخبارات کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ایوان بالا کے ممبر ایک ایسے بل کا مسودہ تیار کر رہے ہیں جس کی رو سے جاپان میں اسقاط حمل قانوناً جائز قرار پائے گا -

اس بل کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ ہونے والی ماؤں کی صحت کا تحفظ ہو سکے اور کمزور بچوں کی ولادت کو روکا جا سکے۔

یہ ایک ایسا قانون بن رہا ہے جو جاپان کی تاریخ میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلا قانون کہا جا سکتا ہے -

سندھ سے ایک لاکھ پناہ گزین ہندستان میں

بمبئی میں محکمہ تخلیہ کے ڈائرکٹر کے دفتر سے بتایا گیا ہے کہ مارچ کے مہینہ میں جہاز اور ریل کے ذریعہ تقریباً ایک لاکھ ہندو پناہ گزین سندھ سے ہندوستان آ چکے ہیں -

فرید کوٹ سے ۲ کروڑ روپیہ غائب

نئی دہلی - مہاراجہ فرید کوٹ کے خلاف ہند سرکار نے نہایت سنسنی خیز الزامات کی تحقیقات کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ریاست کے جبر و تشدد کے علاوہ ایک بڑا الزام یہ بھی ہے کہ مہاراجہ نے سرکاری خزانے سے تقریباً دو کروڑ روپیہ ریاست سے باہر لندن بھیجا ہے اور ان کا بھائی بھی بے شمار جواہرات لیکر آسٹریلیا چلا گیا ہے۔ ان سارے الزامات کی تحقیقات کرنے کے لئے ہائی کورٹ کے جج کے ماتحت کمیٹی بنائی جائے گی۔ اس دوران میں ریاست ... ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوگا اور مہاراجہ کو ریاست سے ... نکال کر دہلی میں نظر بند کر دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں مزید تفاصیل کا انتظار ہے۔

مسٹر ساورکر کی جائیداد

بمبئی - ہندو مہاسبھا کے سابق صدر مسٹر ڈی وی ساورکر کی جائیداد کو ناسک ضلع میں ہے اور جو ۱۹۱۰ء میں ضبط کر لی گئی تھی حکومت بمبئی واپس کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

یہ اطلاع بمبئی کے وزیر داخلہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے مسٹر آر جی منڈلک کے ایک سوال کے جواب میں دی۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ حکومت کی نظر سے اخبارات کی یہ تجویز نہیں گذری ہے کہ مسٹر ساورکر کو ان کی ساری جائداد اس لئے واپس کر دینا چاہیئے کہ انہوں نے اور انکے بھائی نے آزادی کے سلسلے میں خدمات انجام دی ہیں -

ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ڈیسائی نے کہا کہ حکومت ان کی گذشتہ خدمات کو اس لئے نہیں سراہے گی کہ ان کی موجودہ عدم خدمات ان کی خدمات سے کہیں زیادہ ہیں۔

۶ ارب ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر خرچ

واشنگٹن - امریکہ کے دارالمندوبین نے یہ منظور کر لیا ہے کہ غیر ملکی امدادی پروگرام چھ ارب نو کروڑ اسی لاکھ ڈالر سے چلایا جائے -

اس رقم میں سے تین ارب تیس لاکھ یورپ پر ساڑھے تین ... کروڑ یونان اور ترکی کی فوجی امداد پر چھیالیس کروڑ تیس لاکھ چین کی فوجی اور معاشی امداد پر اور چھ کروڑ ... کے لئے کھولا گیا ہے، ایک ...

... گارڈ کا خاتمہ

... مسلم نیشنل گارڈ کے سالار صوبہ مسٹر ہاجر نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو ختم کر دیا گیا ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے "پاکستان کے بعد اب نیم فوجی نوعیت کے مسلم لیگ نیشنل گارڈ کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے اس لئے اسے ختم کیا جاتا ہے۔ اس کے ان ممبروں کو جو گذشتہ جنگ آزادی میں حصہ لے چکے ہیں اب اپنی تمام صلاحیتوں کو پاکستان کی تعمیر میں صرف کرنا چاہیئے"

ان اشخاص کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس فوج میں بھرتی ہوں جسے حکومت قائم کر رہی ہے۔

کل ایشیا کسان کانفرنس ملتوی

نئی دہلی - معلوم ہوا ہے کہ چار اپریل کو رنگون میں ہونے والی کل ایشیا کسان کانفرنس اکتوبر تک کے لئے ملتوی کر دی گئی کیونکہ اس میں شرکت کے لئے جن ۳۸ اقوام کے نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی ان میں سے صرف پانچ اقوام کے نمائندوں نے تاریخ مقررہ پر کانگریس میں شرکت منظور کی ہے۔

...e SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال ہر قومی عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 6/-
ششماہی 3/8
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ دو آنہ -/2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 46 NO. 16	Cawnpore. Saturday 17th APRIL 1948	کانپور شنبہ ۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۶ نمبر ۱۶

ادبیات

چاند کی کشتی

(از جناب منظر الحق خیال رائے بریلوی پوسٹ ماسٹر کلول اسٹریٹ کانپور)

جب چاند کا چہرہ خنداں تھا جب چاندنی ہر سو بکھری تھی
جب محو تماشا عالم تھا جب فصل بہاراں نکھری تھی

سوسن کے شہابی ہونٹوں پر شبنم کی کہانی رقصاں تھی
خاموش فضا کے دامن میں کلیوں کی جوانی رقصاں تھی

ناہید کے زریں بربط پر پنچم کے سہانے نغمے تھے
جذبات کے شعلے لرزاں تھے کچھ کیف میں ڈوبے ڈوبے سے

تاروں کی درخشاں محفل میں فردوس سے حوریں آئی تھیں
اک نور کی بارش ہوتی تھی رحمت کی گھٹائیں چھائی تھیں

پروین کے دمکتے جھومر پر معصوم ستارے رقصاں تھے
ہر پیکر حسن تاباں پر تنویر کے ہالے رقصاں تھے

کچھ ماہ وشوں کے جھرمٹ تھے افلاک کے دلکش تا منین
کچھ عرش بریں کی حوریں تھیں مہتاب کے زریں پا رنین

کچھ ذوق طلب کے دیوانے آکاش پہ چکر کھاتے تھے
کچھ رشک چراغ محفل تھے جو ٹوٹ کے بجھ بجھ جاتے تھے

بادل کے سنہرے ٹکڑوں میں دریا کی روانی پنہاں تھی
جذبات میں طوفاں برپا تھا احساس کی دنیا لرزاں تھی

تخئیل کی رنگین وادی میں رومان کی بستی کیا کہئے
اک نور کے زریں دھارے میں وہ چاند کی کشتی کیا کہئے

دنیائے اسلام

عربوں کے قتل کا معاملہ حفاظتی کونسل میں پیش ہوگا

دار یسین کے واقعہ پر عرب مجلس اعلیٰ کا ارادہ

یروشلم ۔ ۱۲ اپریل جمعہ کو یروشلم کے قریب قریہ دار یسین میں یہودی دہشت پسندوں نے شب تاخت کرکے ۲۰۰ عرب مرد عورت اور بچوں کو مار ڈالا تھا۔ کل رات عربوں کے ساتھ یہودا یجنسی نے بھی اس وحشیانہ فعل کی مذمت کی ہے۔

فلسطین کے عرب مجلس اعلیٰ نے اس قتل عام میں برطانی افسروں کی بے توجہی کی بھی مذمت کی ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے کہ اس معاملہ کو ادارہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ڈاکٹر حسن خالدی نے عالمی صلیب احمر کے ایک افسر کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ واقعہ بہت سنگین اور ہولناک ہے ڈاکٹر خالدی نے بتایا کہ جب صلیب احمر کا ایک ڈاکٹر قریہ میں پہونچا تو اسے معلوم ہوا کہ ۱۵۰ لاشیں کنوئیں میں ڈال دی گئی ہیں۔ ۴۰۔ ۵۰ لاشیں گاؤں میں ادھر ادھر بکھری ہوئی ہیں۔

یہودی ایجنسی کی طرف سے عربوں کی ایک مذمتی تحریر کا جو جواب دیا گیا ہے اس میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ جب عربوں نے یہودیوں کو قتل کیا تھا تب عرب قائدین نے اس کی مذمت کیوں نہ کی۔ بہرحال ہگانا کا یہ فعل یہودیوں کی اسپرٹ کے خلاف ہے یہودی ہمیشہ ان اصولوں کو مانیں گے جو جینوا کے اجتماع میں منظور کئے گئے تھے۔ کل رات پولیس نے اطلاع دی ہے کہ غازہ کے جنوب میں یہودیوں کی تنہا ساحلی بستی کفر دارم پر حملہ کیا گیا جس میں گیارہ مصری ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔ یہودیوں نے تل ابیب کے جنوب میں رحاوت کے ایک قہوہ خانہ میں ایک برطانی سپاہی کو گولی ماردی دو برطانوی سپاہی قہوہ خانے سے بھاگ نکلے تو یہودیوں نے ان کو اسٹین گن لے کر قبضہ میں کرلی۔

یروشلم میں لبنانی نائب قونصل پر یہودیوں نے گھات میں بیٹھ کر گولی چلائی۔ اور انھیں زخمی کردیا۔ کہا جاتا ہے کہ کل صبح ہوتے ہی شمالی فلسطین کی یہودی بستیوں پر فوزی بے القوقجی کی سرکردگی میں کئی ہزار عراقی جان بازوں نے حملہ کیا۔ یہ عراقی عرب نجات دہندہ فوج کے رکن ہیں۔ ہگانا ریڈیو نے کل رات اطلاع دی ہے کہ یہود دہشت پسندوں نے کوہ قسطل کے نزدیک ایک عرب گاؤں کو تاخت وتاراج کردیا۔ اس میں ایک برطانی اور ایک عراقی افسر بھی مارا گیا۔ گاؤں اب تک جل رہا ہے۔

اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ عرب نجات دہندہ فوج کے انسپکٹر جنرل۔ جنرل اسمٰعیل صفوت پاشا فلسطین آگئے ہیں۔ ایک سرکاری فوجی ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کی عرب یہود خانہ جنگی کو روکنے کے لئے برطانوی فوج نے ایک یہودی جہاز کو مار گرایا جو اس علاقہ پر برگشت کر رہا تھا جہاں عرب اور یہودیوں میں لڑائی چھڑی ہوئی تھی۔ یہ واقعہ یہودیوں کی بستی کفر ازیان میں ہوا جو جنوبی فلسطین میں عبران کے علاقہ میں ہے۔

یہودیوں نے شاہ عبداللہ کے شرق اردن کے دستہ پر حملہ کردیا۔ جو دو موٹروں پر تھا۔ اور دستہ کے ریڈیو کے ذریعہ امداد طلب کی ایک جان بازوں کا گشتی دستہ فوراً ان کی مدد کے لئے روانہ کیا گیا جس نے حملہ آور یہودیوں اور ان کی مسلح موٹروں پر گولی چلانا شروع کردی۔ اور جنگ جب جاری تھی یہودیوں کا ایک جہاز جان بازوں کے گرد حلقہ بنا کر نیچے اڑ رہا تھا اور یہودیوں کو ہدایات دے رہا تھا۔ برطانی فوجوں نے ہوائی جہاز پر گولیاں چلائیں۔ اور جہاز زمین پر آرہا۔ اموات کی تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی ہے [illegible] رات کو یہودیوں نے اطلاع دی ہے کہ سڑکوں پر پھٹنے والی سرنگیں لگی ہوئی ہیں۔ اور ٹیلیفون کی لائن اڑا دی گئی ہے جس کی وجہ سے عرب شمالی فلسطین سے اس حملہ کی خبر نہیں آرہی ہے۔ جو عرب آزادی کی فوج کے ہزاروں عراقیوں نے یہودیوں کی بستی شمار ہیکاب پر کردیا ہے۔

یہودی ایجنسی نے کل رات کو شرق اردن کے بادشاہ عبداللہ کو ایک بحری تار کے ذریعہ اپنا بیان بھیجا ہے جس میں دار یسین کے قتل وغارت پر اظہار نفرت ودہشت کیا گیا ہے۔ فلسطین کے ربی اعظم نے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ارگن پارٹی اور اسٹرن گینگ سے جنھوں نے اس تباہی میں حصہ لیا تھا۔ کہا ہے کہ انھیں اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ ان کا یہ حملہ یہودی قوم کے لئے کس قدر شرمناک دھبہ ہے۔

امام یحیٰی کے قاتل کو سزائے موت

قاہرہ ۱۰ اپریل۔ یمن کے دارالسلطنت صنعا سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ۵۰ سالہ امام یحیٰی کے قتل کے سلسلہ میں عبدالعزیز پر جو مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اس میں وہ مجرم ثابت ہوئے۔ اور جمعرات کے دن پھانسی دے دی گئی ہے۔ امام یمن کے قتل کے بعد عبداللہ العزیز نے اپنی بادشاہت کا اعلان کردیا تھا۔ اور چار ہفتے تاج وتخت کا مالک بھی بنا رہا۔ امام یمن کے بڑے صاحبزادے امیر سیف الاسلام احمد نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا جس میں انھیں کامیابی ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ عبداللہ العزیز کو بمقام حجہ پھانسی دی گئی جو صنعا سے پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں امیر سیف الاسلام احمد نے عبدالعزیز کے خلاف اپنی مہم شروع کی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال یار تو حق ہر دم مستقل میں ہے | [illegible]

صداقت

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۶

حیدرآباد کے حالات پر حافظ ابراہیم کا تبصرہ

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے یہ بیان جاری کیا ہے کہ:- بڑے افسوس کی بات ہے کہ حیدرآباد کے معاملات بدترین قسم کی فرقہ پرستی کے سیلاب میں ڈوب گئے ہیں معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حیدرآبادی مسلمانوں کے لیڈروں میں اتنی سوجھ بوجھ نہیں ہے کہ وہ اپنے وطن کے مستقبل کا تصور کر سکیں جو انڈین یونین کے ساتھ وابستہ ہے۔ مسٹر قاسم رضوی وہاں کی ایک فرقہ پرست اور جارحانہ جماعت کے لیڈر ہیں، اور ان کے حالیہ بیانات میں حقیقت نا شناسی کا افسوسناک فقدان نظر آتا ہے۔ مجلس اتحاد المسلمین نے تشدد آمیز اور جارحانہ طریق کار اختیار کیا ہے اسے ہندوستان کا کوئی مسلمان پسندیدگی یا ہمدردی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ حیدرآباد کی یہ بدقسمتی ہوگی اگر اپنے سیاسی شعور کی کمی کی وجہ سے وہ ان جمہوری قوتوں کے ساتھ ٹکرا گیا جو انڈین یونین میں سرگرم عمل ہیں۔

مسٹر قاسم جیسے لیڈروں کو اس بات سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ انڈین یونین کے مسلمان اب ان مذہبی نعروں سے گمراہ نہیں ہو سکتے جن کے ذریعہ تقسیم والے دن تک ان کو دھوکہ دیا جا رہا تھا۔ ہندوستان میں لیگی قیادت کا اعتبار پوری طرح ختم ہو جانے کے بعد اب مسلمان کانگریس کے ساتھ ہیں جو عوام کے جمہوری جذبات کی نمائندگی کرنے والی سب سے بڑی جماعت ہے۔ میں ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو ہمیشہ کانگریسی رہا ہے او[illegible] لئے بھی یہی ارادہ رکھتا ہے میں انڈ[illegible] مسلمانوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں [illegible] طرح سمجھ لیں کہ کانگریس کی [illegible] ایک مثال سوشلسٹ پارٹی کی [illegible] جیسے بڑھ جائیں لیکن ہندوستانی مسلمان [illegible] منحرف نہیں ہو سکتے۔

یہ ایک افسوس کی بات ہے کہ ریاست حیدرآباد اور ہندوستانی مسلمانوں کے تعلقات کو جو ہمیشہ سے دوستانہ بلکہ برادرانہ رہے ہیں، اس ریاست میں فرقہ پرستی کے تخریبی رجحانات سے خاصا نقصان پہونچ گیا ہے۔ مسٹر قاسم رضوی اور مجلس کے دوسرے لیڈروں نے انڈین یونین کے لیڈروں پر جو گستاخانہ حملے کئے ہیں ان میں اسی ذہنی ابتری کی جھلک موجود ہے جس کی بدولت کچھ دنوں پہلے ملک کی تقسیم کے فوراً ہی بعد یہاں کے مسلمانوں پر مصیبتوں کا بے پناہ پہاڑ ٹوٹ پڑا ہندوستانی مسلمانوں کو لیڈروں کی ایک غیر ذمہ دار اور غیر محب وطن ٹولی کی رہنمائی میں جا کر ایک ایسے پاکستان کے لئے جس سے ان کو کبھی فائدہ نہیں پہونچ سکتا تھا، بہت ہی مہنگے دام ادا کرنا پڑے۔ اب اگر مسٹر قاسم رضوی ایک اور پاکستان بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں تو ان کو یہ جان لینا چاہیے کہ ہندوستانی مسلمان جو ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے ایک زبردست آفت سے گذر چکے ہیں ایسے مقصد کے ساتھ نہ صرف یہ کہ کوئی ہمدردی نہ کریں گے بلکہ سرگرمی کے ساتھ اس کا مقابلہ بھی کریں گے۔

ریاست حیدرآباد سے امن و نظم کی ابتری اور انتظامات کی افراتفری کی جو خبریں آرہی ہیں اگر یہ مان لیا جائے کہ ان میں کسی قدر مبالغہ سے کام لیا گیا ہے تب بھی اس بات کی کافی واقعاتی شہادت موجود ہے کہ ریاست کے بہت سے حصوں میں امن عامہ کی حالت کافی خراب ہو رہی ہے۔ حکومت نظام نے بظاہر مجلس اور اسکے رضاکاروں کی غیر ذمہ دارانہ اور شر انگیز حرکتوں کی روک تھام کے لئے کوئی خاص کارروائی نہیں کی ہے اگر وہ اس فسطائی جماعت کو انگیز کرتی رہی اور اس کی پشت پناہی کرتی رہی تو مجھے اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کے مسلمان یونین کی حکومت کو اس کی ان کوششوں میں پوری امداد دیں گے کہ موجودہ صورت حال پر قابو حاصل کرنے کے لئے کرے۔ ریاست حیدرآباد وہاں کے مسلمانوں اور خانوادہ آصفی کا مفاد اسبات کا مقتضی ہے کہ فرقہ پرستی کی ان حرکتوں کی فوراً روک تھام کر دی جائے جو بظاہر نظم و نسق کی مشینری تک میں پہونچ چکی ہیں۔

مسلم یونیورسٹی میں اہم تبدیلیاں

خیال ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کورٹ کا جو جلسہ ۱۸ اپریل کو ہو رہا ہے وہ ایک تاریخی جلسہ ثابت ہوگا۔ ایجنڈے کی خاص خاص دفعات حسب ذیل ہیں۔

مسلم یونیورسٹی کا نام بدل کر سرسید احمد میموریل یونیورسٹی رکھنا۔ دفاتر میں جمعہ کے بجائے اتوار کو چھٹی۔ ہائی اسکول اور یونیورسٹی میں ہندی کو لازمی مضمون قرار دینا تاریخ اسلام کے بجائے تاریخ تہذیب انسانی شروع کرنا اور شعبہ ادب میں سنسکرت اور ہندی کے شعبہ قائم کرنا امید ہے کہ یونیورسٹی کے دستور میں بھی اہم تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں خیال ہے کہ ہندوستان سے باہر رہنے والے اشخاص کو یونیورسٹی کی رکنیت سے محروم [illegible] جائے گا۔ چانسلری کے لئے نظام حیدرآباد کا نام [illegible] گا اور وائس چانسلری کے عہدہ پر پھر سے [illegible] کورٹ کی رکنیت کے لئے جن لوگوں کا نام [illegible] ذیل ہیں۔
[illegible] حافظ محمد ابراہیم، ڈاکٹر [illegible] کونسل کیلئے ڈاکٹر [illegible]

ہوائی جہاز [illegible]

لندن ۱۵ اپریل۔ [illegible] اڈے پر پان امریکن ایرویز کا ایک [illegible] یہ ہوائی جہاز کراچی سے روانہ ہوا تھا۔ [illegible] مسافر اور جہازی عملہ کے دس اشخاص سفر کر رہے [illegible] سوائے ایک امریکن مسافر کے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ ان ہلاک ہونے والوں میں بمبئی کے ۷۷ سالہ ملک سر ہومی مہتا احمد آباد کے ۴۴ سالہ تاجر مسٹر سہراب جی اور بیگم شاہ نواز کی صاحبزادی مس شاہ نواز بھی شامل ہیں۔

[illegible] کے کارخانے اس وجہ سے بند ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس کافی مال موجود ہے۔ لیکن مزدوروں میں اس کارروائی کے خلاف غم و غصہ ہے کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ مالکوں نے مزدوری بچانے کے لئے یہ حرکت کی ہے ان مزدوروں کی تعداد تقریباً تین ہزار کہی جاتی ہے۔

حافظ محمد ابراہیم آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر رسل و رسائل ۱۵ اپریل کو لکھنؤ سے کانپور تشریف لائے اور دہیرہ پور چلے گئے جہاں انہوں نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات میں ایک جلسہ میں تقریر کی۔ رات ہی کو آپ لکھنؤ تشریف لے گئے۔

ایونٹ کانپور

مکانات کے سلسلہ میں مفید تجاویز

کانپور میں مکانات کی کمی کو دور کرنے کے لئے مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو افسر کانپور میونسپل بورڈ نے بعض مفید تجاویز پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: اینٹ اور سیمنٹ کی کمی کی وجہ سے خالی زمینوں پر کچی اینٹ کی عمارتیں بنانے کی اجازت دیدی جائے۔ اور جو لوگ اپنی زمینوں پر مکانات تعمیر نہ کریں ان سے زمین حاصل کر کے ایسے لوگوں کو زمین دیدی جائے جو تعمیر کر سکیں اور بورڈ نے جہاں دو منزلہ عمارتیں بنانے کی ممانعت کر دی ہے۔ وہاں بائی لاز میں ترمیم کر کے دو منزلہ عمارت بنانے کی اجازت دی جاوے۔ اور احاطوں والوں کو ایک مکان نمونہ کے طور پر بنا دیا جاوے اور ان سے ویسے ہی زیادہ سے زیادہ مکان بنانے کے لئے کہا جائے اور اس کی مدت مقرر کر دی جائے۔ اور اگر مالکان احاطہ مکانات نہ بنوائیں تو ان سے یہ احاطے حاصل کر کے ڈیولپمنٹ بورڈ تعمیر کرے۔ اور ماہواری کرایہ سے لاگت وصول کرے۔ اور لگائی ہوئی رقم وصول ہونے کے بعد احاطہ تعمیر شدہ مالکان کو واپس کر دئے جاویں۔

ہمارے خیال میں تجاویز نہایت مفید ہیں۔ اس پر عمل کرنے سے مکانات کی پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں۔

سیل ٹیکس کے خلاف کانفرنس

یوپی کے ٹریڈرس کی کونسل نے یوپی کے ٹریڈروں کی ایک کانفرنس طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسمیں یوپی سیل ٹیکس ایکٹ کے اجراء کے نتائج پر غور کیا جائیگا اور ایک میموریل گورنمنٹ کے پاس روانہ کیا جائیگا۔ کانفرنس کانپور میں ۲ مئی کو ہوگی جسمیں ایکٹ میں ترمیم کا مطالبہ کیا جائے گا۔

میونسپل ایجوکیشن کمیٹی

کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین صاحب نے محکمہ تعلیم کا چارج لینے کے لئے ایگزیکٹو افسر میونسپل بورڈ کو حکم دیا ہے کیونکہ کمشنر صاحب کی بلا اجازت ایک معطل شدہ چپراسی کو اس کمیٹی نے دوبارہ ملازم رکھ لیا ہے جو غیر حاضری اور غبن کے الزام میں علیحدہ کیا گیا تھا۔

انجمن طبیہ

انجمن طبیہ کے ایک جلسہ میں حکیم حشمت علی مرحوم کی جگہ حکیم نواب علی صاحب انجمن طبیہ کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

جمعیۃ العلماء

جمعیۃ العلماء کانپور کا سالانہ انتخاب مولانا بشیر احمد صاحب منشی افسر انتخاب کی موجودگی میں ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:-

مولانا خضر محمد صاحب (صدر) مولانا ظفر عالم اور مولانا محمد اسمٰعیل (نائب صدر) مولانا حبیب الرحمن (ناظم) منشی محمد عظیم اللہ (خازن)

پناہ گزینوں کی زمینیں

یوپی گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ لمورا اور نینی تال میں پناہ گزینوں کو ۸ ایکڑ سے ۱۰ ایکڑ تک کرایہ پر زمینیں دی [illegible] جس پر ان کو موروثی حقوق حاصل ہوں گے۔ ان لوگوں [illegible] مکانات کے بنانے کا کام کرنا ہوگا۔ اور گورنمنٹ [illegible] ہوگی منتقل جائداد کا حق نہ ہوگا [illegible] [illegible] نوں کو ترجیح دیجائیگی۔

[illegible] سنٹ کے فارم ایمپلائمنٹ [illegible] انڈیا پناہ [illegible] ایک فہرست تیار [illegible] فہرست ہر صوبہ میں بھیجی جاوے گی۔ اور [illegible] ملازمتیں دی جاویں گی۔ اس کام کے لئے ایک [illegible] قائم کر دیا گیا ہے۔

سوت کنٹرول ختم

کمشنر فوڈ اینڈ سول سپلائز یوپی گورنمنٹ نے سوت کی راشننگ کو ختم کر دیا ہے اب سوت کی خرید و فروخت آزادی کیساتھ ہوگی البتہ قیمت و آمد و رفت پر موجودہ کنٹرول رہیگا۔ گورنمنٹ ہند کے سوت پر سے قطعی کنٹرول ہٹا لینے کے زمانہ تک سنے اسٹاکس کی درآمد کے لئے پہلی کی طرح اجازت دیجاویگی۔

کانسٹبل کو انعام

مقامی حکام نے اس کانسٹبل کو انعام دینا طے کیا ہے جس نے لکشمی کاٹن ملس پر حملہ کرنے والے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے فیر کیا تھا۔

نشہ بندی

کانپور میں نشہ بندی کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ شراب کی بجائے لوگ اسپرٹ کا استعمال

کر رہے ہیں جو بیہوش ہو کر سڑکوں پر گر پڑتے ہیں۔ اور پولیس کو انھیں ہٹانا پڑتا ہے۔

دھوکا بازی

پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے جو کہ کمشنر صاحب کا چپراسی بنکر کسانوں کو پانچ بیگہ کاشت کے لئے مفت زمین دلانے کیلئے دو روپیہ فیس کیساتھ درخواستیں حاصل کرتا تھا اس کے پاس سے کانگریس اور کمشنر کے نام کی دو مہریں اور کچھ چھپے ہوئے ہوشیاری کے فارم دستیاب ہوئے ہیں۔

کمیونسٹ گرفتار

مسٹر ایس ایس یوسف وائس پریسیڈنٹ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس و پریسیڈنٹ کانپور مزدور سبھا کو پولیس نے ہرتی میں گرفتار کیا ہے کچھ دن ہوئے ان کے خلاف مزدوروں میں بے چینی پھیلانے کی وجہ سے ان کے خلاف وارنٹ گرفتاری نکلا تھا۔

مسٹر سنتوش چندر کپور کمیونسٹ کارکن بھی لکھنؤ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ضلع کانپور میں الکشن ملتوی

شاہ عزیز احمد الکشن افسر کانپور نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ جھنجھک، بلہور، بھوگنی پور اور رکھیر یا بالی کے انتخابی مرکزوں پر طاعون کی وجہ سے انتخاب ملتوی کر دئے گئے ہیں۔ نامزدگی کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

پانچ کانگریسیوں کے خلاف کارروائی

کانپور ضلع کانگریس کمیٹی نے پانچ کانگریسیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی ہے جن پر یا تو کانگریسیوں کی مخالفت یا ان کے مخالفین کی امداد کا الزام ہے۔

کمیٹی کی رائے میں ان ممبران کا استعفیٰ ہی کافی ہوگا۔ اس لئے ان کے استعفے نامنظور کر دئے گئے ہیں اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی ہے جس سے وہ ایک طویل مدت تک کانگریس میں نہیں آسکتے۔ مسٹر بینی سنگھ اوستھی کنوینر کانپور ضلع پارلیمنٹری بورڈ نے تمام منڈل کانگریس کمیٹیوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں نگرانی رکھیں کہ کسی قسم کی بے ضابطگی کی اجازت نہ دیں۔

آل انڈیا خواتین کانفرنس

کانپور خواتین انجمن کی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام آل انڈیا خواتین کانفرنس کا ایک جلسہ کل کانپور میں مسز نونتا سری کی صدارت میں ہوا۔

مسز سیتا لارونٹی نے کانفرنس کے آخری جلسہ کے متعلق جو مدراس میں ہوا تھا، ایک مختصر بیان دیا۔ صدر نے کانفرنس کا اگلے سال کا پروگرام بتایا اور عورتوں کے شہری اور سیاسی حقوق پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نئے دستور کے مطابق ہندوستان کی عورتوں کو رائے بالغان کے ذریعہ اپنے شہری و سیاسی حقوق استعمال کرنے کا موقع ملیگا۔ انھوں نے عورتوں سے اپیل کی کہ وہ پناہ گزین عورتوں کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ اور ان کو بارزوگار بنانے کی کوشش کریں۔

کانفرنس نے یہ طے کیا کہ مختلف گاؤں میں عورتوں کی تعلیم کے لئے پچاس اسکول بالغان کھولے جائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو پناہ گزین عورتوں کو بطور معلمات رکھا جائے۔

کانپور کے مرکزی ۴۰۷ بارزوگار

کانپور تبادلہ روزگار کے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مارچ میں ۱۲۵۸ اشخاص نے ملازمتوں کے لئے درخواستیں دی جن میں سے ۴۰۷ اشخاص کو مناسب روزگار دلایا گیا۔

لکشمی کاٹن ملس

۱۳ اپریل کو لکشمی رتن کاٹن ملس کے مزدوروں میں جھگڑا ہو گیا جس میں تقریباً ایک درجن اشخاص مع ایک ہیڈ سپروائزر کے زخمی ہوئے۔ لڑائی میں لاٹھیاں اور اینٹیں آزادی سے استعمال کی گئیں۔ اس جھگڑے میں ایک پولیس افسر نے مجمع پر فائرنگ بھی کی۔

ایک مشتعل مجمع نے مزدوروں کو مل کے اندر جانے سے روکنے کے لئے اینٹیں پھینکنا شروع کر دیں اور یہی جھگڑا ہو گیا مل کے منتظمین کا بیان ہے کہ یہ اسکیم پہلے ہی سے تیار کر لی گئی تھی تاکہ مل پر قبضہ کر لیا جائے اس اطلاع کے پاتے ہی پولیس نے فوراً موقع پر پہونچ کر حالات کو سنبھالا اور تقریباً ایک درجن اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے غیر مسلح پولیس کے ایک سب انسپکٹر اور مسلح پولیس کے ایک ہیڈ کانسٹبل کو معطل کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے اس موقع پر بزدلی دکھائی تھی۔

پولیس نے فسادات کو روکنے کے لئے کافی انتظام کر لیا ہے۔

ٹیکس تحقیقاتی کمیشن

انکم ٹیکس کے متعلق دھوکہ دینے والے واقعات کی تفتیش کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ وہ کانپور میں اپنا کام کر کے دہلی واپس

معلوم ہوا ہے کہ کچھ واقعات کے متعلق کمیشن نے واضح نتائج اخذ کئے ہیں لیکن ابھی مزید تحقیقات اور اطلاع کی ضرورت ہے اس لئے معاملات محکمہ انکم ٹیکس کے سپرد کر دئے گئے ہیں۔ جو اپنی رپورٹ کمیشن کو دہلی بھیج گا۔

پروگرام کے مطابق کمیشن ایک مہینہ دہلی میں رہیگا۔ پھر ایک ماہ کی چھٹی کے بعد جولائی میں وہ بمبئی جائیگا کمیشن کو بمبئی، کلکتہ، کانپور اور دہلی میں زیادہ معاملات کی تفتیش کرنا ہے کچھ معاملات مدراس اور ناگپور میں ہیں۔

سائنٹفک اور صنعتی تحقیقات

یوپی کے وزیر تعلیمات سمپورنانند جی نے ڈی اے وی کالج میں سائنٹفک اور صنعتی تحقیقات انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ سائنٹفک تحقیقات کو ترقی دینا ضروری ہے اور اس مقصد کے لئے حکومت سائنٹفک تحقیقات کمیٹی کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ دے چکی ہے۔

انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی کی تعلیم کا دشمن نہیں ہوں لیکن یہ بھی نہیں چاہتا کہ کم فنڈ اور کم قابلیت کے مدرسے کھولے جائیں کیونکہ اس سے گریجویٹ کی قابلیت کا معیار گر جائیگا۔

انھوں نے انکشاف کیا کہ حکومت یوپی ایک سہ ماہی رسالہ نکالنے والی ہے جس میں ان تحقیقاتوں کا تذکرہ ہوگا جو حکومت کے خرچ کی جائیں گی۔

کانگریس سے استعفیٰ

مسٹر دیوی دت اگنی ہوتری ممبر ضلع کانگریس کمیٹی اور ڈپٹی کے براد کے وارڈ کانگریس کے تین ممبروں نے کانگریس سے استعفیٰ دیکر سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

گرفتاری

مسٹر رگھوبیر سہائے ٹریڈ یونین کانگریس کے کارکن کو پولیس نے سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے۔

بجلی کیلئے درخواست

یوپی کے صنعت و تجارت کے ڈائرکٹر نے ایک پریس نوٹ [illegible] صحیح طریقہ یہ ہے کہ یہ [illegible] جن پر ترجیحی قواعد کی پا[illegible]

[illegible] جلسہ میں ۱۳ اپریل [illegible] باغ میں ایک [illegible] عیسائی سکھ اور اچھوت [illegible] قریباً اسو تھی۔

[illegible] بجے صبح کو کانپور [illegible] ایک میٹنگ مسٹر دا[illegible] جس [illegible] زمین کے چار گنا [illegible] اکثریت نے سخت اختلاف کیا مسٹر دیدار نواب یا تبلیغی حاجی محمد سمیع نے کہا کہ کرایہ بہت زیادہ ہے۔ اور کورٹ کو مسئلہ پر دوبارہ غور کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق تین ممبروں کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو از سر نو اس مسئلہ پر غور کر کے بورڈ کے آئندہ میٹنگ میں اپنی سفارش پیش کرے گی۔

کمشنر کی اجازت کے بغیر سر اقبال الرحیم کو پندرہ سو روپیہ کی گرانٹ کی ادائیگی کے متعلق جب کمشنر صاحب کا خط بورڈ کے سامنے آیا تو بہت گرما گرم بحث ہوئی کچھ ممبروں نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں ان سے بذریعہ عدالتی کارروائی رقم مذکور وصول کرنی چاہئے لیکن متعلقہ افسروں کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت کمشنر صاحب نے نہیں دی ہے۔ بلکہ انھوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس کا مقصد تنبیہ ہے چیرمین صاحب نے کہا کہ وہ غلطی کرنے والے افسروں کی پوری صفائی ان کے سامنے پیش کریں گے۔ اور کوئی قانونی کارروائی کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ کمشنر صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے قرضہ منظور کر لیا ہے۔

بورڈ نے کچھ پرائمری اسکول اور جونیئر ہائر سکنڈری کلاس اسکولوں کو ملا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

رینٹ کنٹرول ایکٹ

معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ ان مشکلات کے مد نظر جو یوپی کنٹرول آف رینٹ ایکٹ کے عمل میں لائے جانے میں پیش آرہی ہیں اس پر مزید غور کرنے کا خیال کر رہی ہے اس سلسلہ میں یوپی گورنمنٹ کے سول سپلائز ڈپارٹمنٹ کے ڈپٹی سکریٹری مسٹر محمد مجتبیٰ صدیقی ۱۶ اپریل کو کانپور تشریف لائے ہیں اور انھوں نے اس ایکٹ کے سلسلہ میں ضلع کے حکام اور مکانداروں کرایہ داروں کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کیا۔

چار ہوزری کے کارخانے بند

کانپور کے چار ہوزری کے

یوپی ورکنگ جرنلسٹ فیڈریشن کا دو روزہ اجلاس ختم

اخبار نویسوں کی اجرت اور پراویڈنٹ فنڈ کے لئے تجاویز

لکھنؤ۔ ۱۳ اپریل۔ یوپی ورکنگ جرنلسٹ فیڈریشن کا پانچواں سالانہ اجلاس آگرہ میں مسٹر ایس این گھوش ایڈیٹر پانیر کی صدارت میں دو روز منعقد ہوا۔ اور کل اس کا آخری اجلاس وہ متعدد تجاویز پاس کرنے کے بعد ختم ہوا۔ کانفرنس کے اجلاس میں لکھنؤ کی طرف سے آئندہ کانفرنس کے اجلاس کو منعقد کرنے کی دعوت دی گئی اور یہ طے ہوا کہ آئندہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس لکھنؤ میں ہوگا۔ کانفرنس نے گاندھی جی کی موت پر ایک تجویز پاس کی۔ اور وہ نقصان جو اخبار نویسوں کو گاندھی جی کی موت سے بالخصوص ہوا ہے۔ اس کا اظہار کیا گیا۔ جو انھیں ملک اور بالخصوص اخبار نویسوں کے روحانی قائد اور رہنما کی حیثیت سے حاصل تھی۔ کانفرنس نے ہر اخبار نویس سے پرزور اپیل کی کہ وہ گاندھی قومی یادگار فنڈ کے لئے ہر امکانی امداد بہم پہونچائے تاکہ جمع شدہ سرمایہ سے گاندھی جی کے مشن کی تبلیغ کی جائے۔

دوسری تجویز میں کانفرنس نے آزادی کے حصول کے لئے لاکھوں نامعلوم جانبازوں کی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور اخبار نویسوں کی فیڈریشن نے ان جمہوری اصولوں سے بھی پورے اتفاق کا اظہار کیا جو پنڈت جواہر لال نہرو وزیراعظم نے ہندوستان پارلیمنٹ میں بیان کئے۔ ان کے علاوہ کانفرنس نے حسب ذیل تجاویز منظور کیں۔

۱۔ اقوام متحدہ کی جو کانفرنس حال میں آزادی رائے و اطلاعات کے متعلق منعقد ہوئی تھی۔ اس کی تجاویز کو کانفرنس نے سراہا۔ کانفرنس کی رائے میں حکومت ہند اور صوبائی حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ اقوام متحدہ کی تذکرہ بالا تجاویز کے مطابق ملک آزادی رائے کی ترویج کے لئے ایسے تمام امتناعی قوانین اور احکامات واپس لے لیں جو اظہار رائے اور اشاعت اخبار میں مخل ہوتے ہیں اور جو آزاد ہندوستان کے شایان شان نہیں ہیں۔

کانفرنس نے آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس سے بھی درخواست کی کہ وہ فوراً اپنا اجلاس طلب کرکے ملک میں جو جابرانہ قوانین رائج ہیں ان کو ختم کرانے کیلئے اقدام کرے۔

۲۔ کانفرنس نے حکومت یوپی سے درخواست کی کہ وہ اخبار نویسوں کی پیشہ ورانہ زندگی کے متعلق جو تحقیقات کر رہی ہے اس کے لئے محض ایک سوال نامہ لوگوں کے پاس بھیج دینا کافی نہ ہوگا کیونکہ اکثر ایسے سوال ناموں کے جوابات وقت پر دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔ کانفرنس کی رائے میں حکومت کو چاہیئے کہ وہ تحقیقاتی کمیٹی کی ایک سب کمیٹی مقرر کرے۔ جو صوبہ کے ہر اخباری مرکز میں جاکر اس سوال نامہ کے جوابات اخبار نویسوں سے خود معلوم کرے اس کے علاوہ کانفرنس نے ایک سب کمیٹی خود بھی بنانے کا فیصلہ کیا جو اس کام میں سہولت پہونچائے گی۔

۳۔ کانفرنس نے حکومت یوپی سے درخواست کی کہ وہ لکھنؤ کانپور۔ الہ آباد بنارس۔ اور آگرہ میں اخبار نویسوں کے کلب بنانے کے لئے آراضی مہیا کرے جیسا کہ مرکزی حکومت نے دہلی میں کیا ہے۔

۴۔ ان یونیورسیٹیوں کو مبارکباد دی گئی جنھوں نے صحافت کو بحیثیت ایک فن کے نصاب میں داخل کیا ہے۔ کانفرنس نے ان یونیورسیٹیوں کو بتایا کہ وہ فیڈریشن سے بات چیت کرکے اس سلسلہ میں مشورہ کرسکتی ہیں۔

۵۔ کانفرنس نے ملک میں اخباری کاغذ کی کمیابی پر بے چینی اور تشویش کا اظہار کیا اور حکومت سے یہ درخواست کی کہ وہ ملک میں کاغذ کی تقسیم کا ایک ایسا نظام قایم کرے جس سے چھوٹے سے چھوٹے اخبار کو بھی یہ کاغذ دستیاب ہوسکے۔ کانفرنس کی رائے میں حکومت کو بھی یہ کاغذ دستیاب اور استعمال میں کفایت کرنا چاہیئے۔

۶۔ کانفرنس نے طے کیا کہ اغراض و مقاصد کے مطابق فیڈریشن کے ممبران کے فائدہ کے لئے ایک فنڈ کھولا جائے جو قائمہ کمیٹی کی رائے سے خرچ کیا جائے۔ اس فنڈ کی ابتدا کے طور پر کانفرنس نے اپنے سرمایہ سے ڈھائی سو روپیہ کی ایک ...

ضلع میں نامہ نگاروں نے یہ شکایت کی کہ مقامی حکام ان کے کام میں بیجا مداخلت کرتے ہیں۔ اور ان کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کانفرنس حکومت کو یہ مشورہ دیتی ہے کہ وہ اپنے تمام مقامی حکام کو فوراً ہدایت کرے کہ وہ اخبار نویسوں سے اشتراک عمل کریں اور اخلاق سے پیش آئیں۔ کانفرنس یوپی پریس مشاورتی کمیٹی کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ یوپی کے اخبار نویسوں کے مفاد کی نگرانی کے لئے زیادہ باخبری سے کام لے۔ اس کے علاوہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ یوپی ورکنگ جرنلسٹ فیڈریشن کی قائمہ کمیٹی کے مشورہ کے مطابق پریس مشاورتی کمیٹی کی دوبارہ تشکیل کرے۔ کانفرنس اس سلسلہ میں قائمہ کمیٹی کو یہ ہدایت کرتی ہے کہ وہ مسٹر سنالال کو جو اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ وہ تمام امداد بہم پہونچائے کہ جس کی انھوں نے درخواست کی ہے کیونکہ ان پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورکھپور نے ایک مقدمہ چلایا ہے۔ قائمہ کمیٹی کو کانفرنس نے یہ بھی ہدایت کی کہ وہ ملک کی دوسری اخبار نویسوں کی صوبائی انجمنوں سے ربط پیدا کرے۔ اور ایک آل انڈیا ورکنگ کمیٹی جرنلسٹ فیڈریشن کا آغاز کیا جائے۔ کانفرنس نے الہ آباد کے ہندی اخبار پریم درتن جس سے چار ہزار کی ضمانت ایک قابل اعتراض خبر دینے پر طلب کی گئی ہے کے معاملہ کو پریس مشاورتی کمیٹی کے سپرد کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اخبار الہ آباد کے اخبار نویسوں کی انجمن سے اتفاق کیا ہے۔ کانفرنس کی رائے میں پریم درتن کے ایڈیٹر کو ضمانت داخل کرنے کا حکم انتباہ کے بعد دیا جانا چاہیئے تھا اس کے علاوہ وہی خبر دوسرے اخباروں میں بھی شائع ہوئی تھی۔

یوپی جرنلسٹ فیڈریشن کی قائمہ کمیٹی کی ادارت میں ایک سہ ماہی رسالہ نکالنے کی بھی تجویز منظور کی گئی جو اخبار نویسوں کے مفاد کیلئے شائع ہوا کریگا۔ کانفرنس نے حکومت سے اس امر پر زور سفارش کی ہے کہ وہ تار اور ڈاک خانہ کے ایکٹ سے وہ تمام دفعات خارج کردے جن کی رو سے ٹیلی گراف ماسٹروں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ایسے پریس کی خبروں کو اس وقت تک کے لئے روک لیں جب تک کہ مقامی حکام سے ان کی منظوری نہ لے لیں چونکہ ان دفعات کی وجہ سے اخبار نویسوں اور اخباروں کی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اس لئے حکومت کو انھیں فوراً ختم کر دینا چاہیئے ایسی دفعات آزاد ہندوستان میں بے محل معلوم ہوتی ہیں۔

کانفرنس نے حکومت ہند سے حسب ذیل سفارش کی ہے۔ پورے وقت کام کرنیوالے مستند اخبار نویسوں کے ٹیلیفون کو موجودہ ٹیلیفون کی نرخ سے مستثنیٰ کردیا جائے۔ اور اخبار نویسوں سے ایک سالانہ رعایتی رقم وصول کی جائے۔

۲۔ پورے وقت کام کرنے والے مستند اخبار نویسوں کو ٹیلیفون کے نمبر سب سے پہلے دے جائیں اور ان سے رعایتی شرح کے مطابق دام لئے جائیں۔

۳۔ اخباری تار اور غیر مقامی ٹیلیفون کے پیغامات میں اخبار نویسوں کو وہی فوقیت دی جائے۔ جو جنگ سے قبل ان کو حاصل تھی۔

۴۔ ڈاک کے ذریعہ ملک کے اندر جو خبروں کے لفافے روانہ کئے جاتے ہیں ان کے لئے بھی رعایتی محصول مقرر کیا جائے۔

کانفرنس نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے یہ درخواست کی کہ وہ ایسے تمام اشتہارات کو ممنوع قرار دے کہ جن میں مہاتما گاندھی کی تصویر نام یا ان کے مضامین سے اقتباسات کو دواؤں اور دوسری چیزوں کو ذاتی اغراض و منافع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے اس قسم کا حکم عصر حاضر کے اس سب سے بڑے انسان کی عظمت کے عین مطابق ہوگا تاکہ کہ ملک میں ہندستانی زبان اور دو رسم الخط میں خبروں کی نشر کے لئے فوراً انتظام کا مطالبہ بھی کانفرنس نے کیا اور اس سلسلہ میں حکومت ہند سے سفارش کی گئی کہ وہ فوری اقدامات کرے۔

آخری تجویز میں کانفرنس نے بتایا کہ اس نے اس امر کو بہت زیادہ رنج و افسوس کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ اس کی گذشتہ تجویز جو اجرتوں اور تنخواہوں کے معیار کو مقرر کرنے پراونڈنٹ فنڈ قایم کرنے چھٹیوں کے باقاعدہ اصول معین کرنے اور الاؤنس اور دوسرے شرائط ملازمت بنائے جانے کے متعلق فوری توجہ دلائی ہے۔

۱۔ پراونڈنٹ فنڈ اور گریجویٹی الاؤنس حکومت یوپی کے قواعد کے مطابق دیا جائے۔

۲۔ ۲۵ دن کی ایک رعایتی ۱۴ روز کی اتفاقی اور ۱۴ روز کی طبی چھٹی ایک سال میں پوری تنخواہ کے ساتھ دی جائے۔

۳۔ تمام روزانہ اخبار ہفتہ میں چھ روز شائع ہوں۔ اور تمام اخبارات کیلئے ایک مشترکہ یوم تعطیل ہو۔

۴۔ ادارتی عملہ کے کسی بھی آدمی سے چھ گھنٹہ سے زائد کام عام حالات میں نہ لیا جائے۔ کانفرنس نے اسٹینڈنگ کمیٹی سے درخواست کی کہ وہ اس معاملہ کو آگے بڑھائے۔ اور اخبار نویسوں کے لئے تذکرہ بالا سہولتیں مہیا کرے۔

اندور اور گوالیار کے وزرا کی دہلی میں طلبی

نئی دہلی ۱۲۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اندور اور گوالیار کے وزراء اعظم کو وزارت ریاست کے حکام سے ۱۷ اپریل کو ملنے کے لئے دہلی بلایا گیا ہے ان سے وسط ہند کی ریاستوں کے ایک یا دو یونین میں ختم ہونے کے متعلق گفتگو کی جائے۔ والیان ریاست کی ایک کانفرنس بھی ۱۹ اپریل کو طلب کی گئی ہے اس کانفرنس میں وزارت ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی مینن والیان ریاست سے مشورہ کریں گے اور ان کو ریاستی باشندوں کے کانفرنس کی نقطہ نظر سے باخبر کریں گے۔

رام گڑھ کا مقدمہ فیڈرل کورٹ سے خارج

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ والیٔ ریاست رام گڑھ نے حکومت بہار کے خلاف فیڈرل کورٹ میں جو مقدمہ دائر کیا تھا۔ اس کا فیصلہ سناتے ہوئے ججوں نے کہا کہ چونکہ رام گڑھ قانون حکومت ہند کے مطابق الحاقی ریاست نہیں ہے اس لئے عدالت مذکور کو والیٔ ریاست کا مقدمہ سننے کا مجاز نہیں۔ مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔

والیٔ رام گڑھ نے فیڈرل کورٹ کے سامنے یہ دلیل پیش کی تھی کہ رام گڑھ قانون حکومت ہند کی دفعہ ۲۰۴ کی رو سے ایک الحاقی ریاست ہے۔ اس لئے وہ حکومت بہار کے احکامات کی پابند نہیں ہوسکتی۔

قوام السلطنت پر مقدمہ چلایا جائیگا

لندن۔ ۱۳ اپریل۔ ایران کے سابق وزیراعظم قوام السلطنت پر مقدمہ چلایا جانے والا ہے۔ ان پر یہ الزامات عائد کئے گئے ہیں کہ انھوں نے چاول کی برآمد کا لائسنس جاری کرنے کے سلسلہ میں ۸ لاکھ ریال اور چائے کی درآمد کے لائسنس کے معاملہ میں ۵۵ لاکھ ریال کی رشوت لی ہے۔

قوام کی سلطنت کی عمر اس وقت ستر برس کی ہے۔ وہ گذشتہ سال ۳۰ ستمبر کو طہران سے پیرس گئے تھے جہاں وہ ابھی تک مقیم ہیں۔ انھوں نے بتایا تھا کہ ان کی صحت خراب ہے اور وہ اپنے علاج کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔

کشمیر کے متعلق نئی تجویز

نیویارک ۱۳ اپریل۔ حفاظتی کونسل کے صدر ڈاکٹر القا لوپز کل حفاظتی کونسل کے سابق صدروں کی کمیٹی میں شریک ہوں گے۔ تاکہ کشمیر کے متعلق ہندستان پاکستان میں چھڑ جانے سے جو نزاع چلی آرہی ہے۔ اس کے متعلق ایک تجویز کا مسودہ تیار کیا جاسکے اس کے بعد یہ قرارداد باضابطہ طور پر حفاظتی کونسل کے اجلاس میں پیش کی جائے گی امید ہے کہ جمعہ کو جنرل اسمبلی کے اجلاس سے پہلے ہی کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوگا۔

گاندھی میموریل فنڈ کی رسیدیں

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ ایک صحافتی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ گاندھی قومی میموریل فنڈ کی رسیدیں خواہ وہ خشکی کے راستہ بھیجی جائیں یا ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈاک خانوں میں ٹکٹ اور رجسٹری کی رقم سے مستثنیٰ کردی گئی ہیں۔ لیکن ان رسید کے بھیجنے والے کو بنڈل یا پیکٹ پر یہ لکھ دینا چاہیئے کہ اس میں گاندھی میموریل فنڈ کی رسیدیں ہیں۔

قاسم رضوی نے اشتعال انگیز تقریریں کی تھیں

حکومت ہند کے ترجمان کا میر لائق علی کو جواب

مقامی اخبارات کو خبریں شائع کرنے کی ممانعت تھی

نئی دہلی۔ ۱۳ اپریل۔ آج ایک سرکاری ترجمان نے حیدرآباد کے وزیراعظم میر لائق علی کے اس تار کا جواب دیا ہے۔ جو انھوں نے پنڈت نہرو کو بھیجا تھا ... اس بات کی تردید کی تھی کہ اتحاد المسلمین کے صدر مسٹر قاسم رضوی نے ۳۱ مارچ کو کوئی تقریر کی تھی۔ اور رضاکاروں کا اجتماع ہوا تھا ... ہفتہ اسلحہ منایا گیا تھا۔

جواب دیتے ہوئے ترجمان نے بتایا ہے کہ جماعت کے اخبار اتحاد نے ۲۹ مارچ کو اعلان کیا تھا کہ ۳۱ مارچ کو رضاکاروں کی پریڈ ہوگی جس میں قاسم رضوی تقریر کریں گے۔ اور اس میں ایک بیرونی نامہ نگار موجود تھا۔

نظام گزٹ میں یکم اپریل کو ایک خبر نکلی کہ ۳۱ مارچ کو نبی منظاہرات کا اور فوجی اجتماع ہوا۔ اس مظاہرہ میں مسٹر قاسم رضوی اور ایک بیرونی نامہ نگار کے علاوہ مجلس عمل کے صدر مسٹر بشیر احمد بھی موجود تھے۔ مسٹر شیام سندر ریاستی ہریجنوں کے لیڈر اور محمد حسام الدین غوری سالار اعلیٰ نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی تھی۔

غالباً میر لائق علی اور مسٹر قاسم رضوی ان واقعات کو بھول گئے مقامی اخباروں نے اس لئے خبریں نہیں دیں کہ انھیں ممانعت کردی گئی تھی۔

لیکن ۷ اپریل اور اس کے دو دن بعد مسٹر قاسم رضوی نے یوم رضاکار میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی کچھ مختلف نہیں۔ انھوں نے اپنی آخری تقریر میں رضاکاروں کے مقاصد اور ان کے ارادوں کا اظہار کیا ہے کہ شمالی سرکار اور برار کو لے لیا جائے گا اور ریاست کے حدود خلیج بنگال تک جا پہنچیں گے۔

اگر مسٹر قاسم رضوی نے یہ تقریر نہیں کی تو میر لائق علی کو تردید کی کیا ضرورت پیش آئی۔ اس سے بہتر تو یہ تھا کہ وہ حالات کا جائزہ لیتے۔

حکومت حیدرآباد نے یہاں تک لکھ دیا کہ یہ خبر ہندستان ٹائمز میں چھپوائی گئی لیکن شاید وہ یہ بھول گئی کہ یہ خبر ملک کے اور اخباروں میں بھی شائع ہوئی اور یہ کسی سازش کا نتیجہ نہیں ہے۔

اقوام متحدہ کے اعلان پر فوری نظر ثانی کا مطالبہ

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ امریکی سینٹ کے ایک رکن عمر گان نے سینٹ میں ایک قرارداد کے ذریعہ اقوام متحدہ کے اعلان پر فوری طور پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

قرارداد کی تائید سولہ اراکین نے کی ہے جو چودہ ریاستوں کے نمائندہ ہیں۔

تجویز میں کہا گیا ہے کہ جارحانہ اقدام کی تیاریاں اور نئے رکن کے داخلہ کے متعلق حفاظتی کونسل میں جو حق تنسیخ دیا گیا ہے وہ منسوخ کردیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک عالمی پولیس کے قیام کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ جس میں پانچ بڑے قوموں کے پانچ اور چھوٹی قوموں کے ایک مشترکہ دستہ ہوگا یہ عالمی پولیس مخصوص فوج کا کام انجام دے گی۔

خلیق الزماں کا مشرقی پاکستان کا دورہ

ڈھاکہ ۱۳ اپریل۔ نئے حالات کے ماتحت پاکستان مسلم لیگ کو از سر نو تنظیم دینے کے متعلق مشرقی پاکستان کی تنظیمی کمیٹی کا جلسہ کل ڈھاکہ میں ہوا۔ چودھری خلیق الزماں صدر پاکستان مسلم لیگ نے جلسہ میں شرکت کی۔

چودھری خلیق الزماں آج سلہٹ جائیں گے جہاں وہ دو دن قیام کریں گے۔ وہ بدھ کو ڈھاکہ واپس آئیں گے اور دوسرے دن میمن سنگھ روانہ ہو جائیں گے سلہٹ اور میمن سنگھ دونوں جگہ چودھری صاحب عام جلسوں میں تقریر کریں گے۔

سردار پٹیل تندرست ہوگئے

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ نائب وزیراعظم سردار پٹیل جو کچھ دنوں سے علیل تھے اب اچھے ہوچکے ہیں لیکن ڈاکٹروں نے ان سے ملاقات کی ابھی ممانعت کر رکھی ہے اور صرف کسی ضروری مقصد ہی کے لئے ان سے ملاقات کی جاسکتی ہے ...

ہیرا کنڈ بند کا سنگ بنیاد رکھنے کی رسم

سمبل پور ۱۲ اپریل۔ وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ہیرا کنڈ بند کے سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی۔

یہ بند چھ سال میں تیار ہوگا۔ اس میں ۴۷ کروڑ ۸۱ لاکھ صرف کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

یہ رسم بند کے قریب ادا کی گئی تھی۔ اور ان مہمانوں کے علاوہ جنھیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا قریبی دیہات کے بہت سے لوگ پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر سننے کی غرض سے جمع ہوگئے تھے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جن لوگوں کی آراضیاں بند کی تعمیر میں آگئی ہیں۔ فوری طور پر جو نقصان پہونچا ہے اس سے انھیں ناراض نہ ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس فوری نقصان سے پورے ملک کو مستقل اور بے شمار فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔

وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بند پر جاتے اور آتے وقت ایسا راستہ اختیار کیا جس سے وہ ان گاؤں میں جاسکیں جنھیں اس بند کی بنا پر نقصان پہنچا ہے گاؤں والوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کا بڑے جوش و خروش سے استقبال کیا۔ اور کسی نے بھی بند کے سلسلہ میں کوئی شکایت نہ کی۔

کانگریس کے نئے انتخابات دسمبر تک؟

نئی دہلی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اچاریہ جگل کشور نے آج اس بات کا انکشاف کیا کہ عارضی آئین کے تحت کانگریس کے آئندہ انتخابات دسمبر تک ہونے والے ہیں۔

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دہلی میں ہوگا

نئی دہلی۔ ۱۱ اپریل۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بمبئی کے بجائے اب ۲۱ اور ۲۲ اپریل کو نئی دہلی میں ہوگا۔

قاسم رضوی کی تقریر اشتعال انگیز ہے

مدراس۔ ہندوستانی مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسمٰعیل نے آج ایک بیان میں مسٹر سید قاسم رضوی کی اس تقریر پر سخت اعتراضات کیا ہے جس میں انھوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو پانچویں کالم سے تعبیر کیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ ایسی باتیں انتہائی غیر مناسب اور شرارت انگیز ہیں میں اس طرز کی پرزور طریقہ پر کھلے الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔

مسٹر اسمٰعیل نے کہا کہ ہندوستانی مسلمانوں کے متعلق ملک کا پانچواں کالم کہنا انتہائی غلط اور جھوٹ ہے وہ ملک کے پورے وفادار اور حکومت کے قوت بازو ہیں۔

نہرو حکومت کے ہاتھ مضبوط کیجئے

شملہ۔ پنجاب کے قوم پرور لیڈر پروفیسر عبدالمجید نے آج ہندستان کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ نہرو حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔ اور کانگریس میں شامل ہوکر اس آزادی کو باقی رکھیں جسے اتنی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔

پروفیسر عبدالمجید مشرقی پنجاب کے دارالسلطنت میں گاندھی میموریل فنڈ کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے۔

انھوں نے کہا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ گاندھی جی کے نقش قدم پر چلیں گاندھی جی نے اپنی جان اسی لئے دی کہ مسلمان زندہ رہ سکیں۔

انھوں نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ جی کھول کر گاندھی میموریل فنڈ میں چندہ دیں۔

یوپی کے اخبار نویسوں کی کانفرنس میں ہندی کی تقریر

آگرہ۔ ۱۱ اپریل۔ "دستور ساز اسمبلی نے جو بنیادی حقوق بنائے ہیں ان کی روشنی میں اخبارات کی موجودہ پابندیوں پر نظرثانی کرنے کی ضرورت ہے۔"

"ہمیں سیاسی آزادی حاصل ہو چکی ہے اب قومی حکومت کا فرض ہے کہ ان زنجیروں کو توڑ دے جن میں اخبارات جکڑے ہوئے ہیں کیوں کہ ان سے دور غلامی کی یاد تازہ ہوتی ہے۔"

یہ الفاظ پاینیر کے ایڈیٹر مسٹر [illegible] گوش [illegible] (آگرہ) میں آج اپنے صدارتی خطبہ میں کہے۔

انہوں نے کہا "ہماری صوبائی [illegible] میں اخباری پابندیوں میں کمی کرنے کے [illegible] ہے۔ اس سے اخبار نویسوں میں [illegible] ہیں۔"

اخبار نویسوں کو معقول معاوضہ دینے پر زور دیتے ہوئے مسٹر گھوش نے کہا "اخبار میں کام کرنے والوں کو اتنا معاوضہ ملنا چاہیے کہ وہ باعزت زندگی بسر کر سکیں۔ فیڈریشن کا فرض ہے کہ اخبار نویسوں کے اس مطالبہ کو منوائے اس کا طریقہ یہ ہے کہ فیڈریشن زیادہ تعداد میں ممبر بنائے تاکہ وہ ایک ٹریڈ یونین کی شکل میں وہ اپنے مطالبات منوا سکے۔"

"ہر ملک میں اخباروں کی آزادی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آزاد اخبار حکومت کو غلط راستہ پر جانے نہیں دیتا۔ اس کے ذریعہ عوام کی صحیح رائے کا اندازہ ہوتا ہے ہمارے یہاں یوں ہی اخباروں پر کیا کم پابندیاں ہیں کہ ان میں مزید اضافہ کیا گیا ہے، ہمیں برابر اس بات پر زور دیتے رہنا چاہیے۔"

"مرکز نے اخباری قوانین کی جو تحقیقاتی کمیٹی بنائی تھی اس کے روبرو یوپی پریس مشاورتی کمیٹی کی جانب سے نیشنل ہیرالڈ کے اڈیٹر مسٹر چیلاپتی راؤ نے ایک عرض داشت پیش کی ہے جس میں اخباروں کے حق آزادی پر زور دیا گیا ہے۔"

اخبار نویسی کے پیشہ کی عظمت کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر گھوش نے کہا کہ "اخبار نویسوں کی برادری الگ ہے۔ سچائی، صاف گوئی، آزادی اور اخلاق کے اصولوں کے مطابق کام کرنا ہمارا فرض ہے۔ انہی فرائض کی انجام دہی پر جمہوریت کا کام ٹھیک چل سکتا ہے۔ گاندھی جی نے اخبار نویسوں کے لئے اعلیٰ نصب العین بنایا تھا۔ اگر ہم ان کے سچے پیرو ہیں تو ہمیں ان اصولوں سے انحراف نہ کرنا چاہیے۔"

"اخبار نویس سے یہ توقع کی جائے کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو ایمانداری اور دیانت داری سے انجام دے تو اسے باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے معقول معاوضہ ملنا چاہیے۔ حکومت یوپی نے اخباروں کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیٹی بٹھائی تھی لیکن وہ کچھ یوں ہی سا کام کر رہی ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہ کمیٹی پوری طرح تحقیق کر کے حکومت کو اپنی رپورٹ دے گی اور حکومت اس کی سفارشات کی بنیاد پر اخبار اور اخبار نویسوں کے متعلق قوانین بنائے گی۔"

استقبالیہ کمیٹی کے صدر مسٹر شری رام شرما نے صدر اور مندوبین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنگ آزادی میں اخباروں کے کارناموں کا تذکرہ کیا۔

ٹریڈ یونین

مسٹر شرما نے اخباروں میں جذبہ ٹریڈ یونین کے بارے میں کہا "میں اس صنعت میں اس جذبہ کو پسند نہیں کرتا۔ ہمیں اس وقت ایثار کرنے کی ضرورت ہے گو سرمایہ داروں نے ہماری معاشی حالت کو خراب کر دیا ہے لیکن ہمیں اپنی پالیسی کی بنیاد نفرت اور خفگی پر نہ رکھنا چاہیے موجودہ صورت حال میں ہمیں باہمی اتحاد اور خیر اندیشی کی ضرورت ہے قانون کی نہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ٹریڈ یونین کے بجائے ملک کے پانچ ہزار اخبار نویسوں کی انجمن ہائے امداد باہمی بنائی جائیں۔"

برما ادارہ متحدہ اقوام کا ممبر

لیک سکیس۔ ۱۱ اپریل۔ آج حفاظتی کونسل نے اتفاق رائے سے برما کی درخواست ادارہ متحدہ اقوام کی ممبری کے لئے منظور کر لی۔

ادارہ اقوام متحدہ ناکام رہے گا

براڈفرڈ (یارک شائر) ۱۱ اپریل۔ برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر امینیول شنویل نے کل ادارہ اقوام متحدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ ایک ایسی سخت لکڑی کی سی حیثیت رکھتا ہے جس میں لچک نام کو نہیں اس کے لئے جو قواعد و ضوابط بنائے گئے ہیں، انہوں نے اسے بیگ نظر بنا دیا ہے۔ اور کسی کام کو جرات کے ساتھ انجام دینے کی اس میں صلاحیت موجود نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہر قدم اٹھاتے ہوئے ہچکچاتا ہے۔ بھلا ایسے ادارہ سے اس کی کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ دنیا میں امن قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکے گا۔

لیبر پارٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر جنگ نے کہا کہ ہم اہل برطانیہ کے لئے سب سے بڑا یہ ہو گا اگر ہم روس والوں کو اپنا دشمن خیال کریں ہم ہر اس بات کو نہیں سمجھ سکتے جو روس والے کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی ہماری ہر بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

ہم اپنی طرف سے تو یہ نہیں چاہتے کہ روس سے الگ الگ رہیں ضرورت ہے کہ روسی لیڈر اپنے نقطہ نظر میں ذرا اور وسعت اور حزم و احتیاط پیدا کریں تاکہ تاکہ برطانیہ کے لیڈر یہ سمجھ سکیں کہ واقعی ان کا منشا کیا ہے۔

برما کے آخری بادشاہ کے پوتے کا قتل

رنگون۔ ۱۰ اپریل۔ یہاں آج رات کو جو اطلاع ملی اس سے معلوم ہوا ہے کہ برما کے آخری بادشاہ تھی با کے ۲۹ سالہ پوتے کو وسط برما میں مار ڈالا گیا جب کہ اس گاڑی پر حملہ کیا گیا جس میں وہ میمو پہاڑی پر جا رہے تھے یہ حملہ بدمعاشوں نے کیا تھا۔

پانڈے چری میں جے پرکاش کی تقریر

پانڈے چری۔ ۱۱ اپریل۔ سوشلسٹ پارٹی کے سکریٹری مسٹر جے پرکاش نرائن نے آج یہاں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فرانسیسی ہند کے ہر ہر ہندوستانی کا یہ فرض ہے کہ "ہندوستان خالی کرو" کا نعرہ بلند کرے۔

انہوں نے کہا کہ فرانسیسی ہند کا مسئلہ بہت ہی سیدھا سادھا ہے۔ یہ آزادی کا ایک بنیادی اور ابتدائی مسئلہ ہے جس کے بارہ میں دب کر کوئی سمجھوتا کرنے کی گنجائش نہیں ہے کوئی شخص بھی غیر ملکی حکومت کو پسند نہیں کر سکتا۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو اعزازی ڈگری

پٹنہ۔ ۱۳ اپریل۔ ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو آج پٹنہ یونیورسٹی کے ایک مخصوص جلسہ تقسیم اسناد میں ڈی ایس سی کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کہا "ہندوستان کی مسلح افواج میں ہندوستانی نوجوانوں کے داخل ہونے اور فوجی تربیت حاصل کرنے کی آسانیاں فوج میں نوجوانوں کی سیرت کی تشکیل ہوتی ہے اسلئے طلبا کو یونیورسٹی میں فوجی تربیت حاصل کرنا چاہیے۔

گورنر بہار شری مدھا شری ہری اینے نے پٹنہ یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو اعزازی ڈگری دی۔ جلسہ تقسیم اسناد میں صوبائی وزراء معززین شہر اعلیٰ افسر پروفیسروں و طلبا و طالبات نے شرکت کی۔

قاسم رضوی کی تقریروں پر اظہار ملامت

[illegible] ممبران مسٹر حسن امام بیگم اعزاز رسول [illegible] جعفر امام مسٹر نذیر الدین احمد نے [illegible] کہا ہے۔

[illegible] کو یقین نہیں آتا کہ کوئی ہوش و حواس رکھنے والا آدمی [illegible] احمقانہ اور ناعاقبت اندیشانہ تقریر ہو گی جیسی کہ مسٹر قاسم رضوی نے کی ہے۔

ہم لوگ نہایت پرزور طریقہ سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں پر یہ الزام لگانا ہے کہ وہ غدار بن جائیں گے۔ یا اپنے ملک کے وفادار نہیں رہیں گے ہم ایسی بات پر اپنی خفگی کا پورا پورا اظہار کرتے ہیں خواہ کسی جانب یا کسی حلقہ سے یہ بات کہی گئی ہو۔ ہم بلا تامل یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم کو مسٹر رضوی یا ان کی جماعت کی دست گیری کی ہرگز ضرورت نہیں ہے ہماری یہ رائے ہے کہ اگر اس تقریر کی اطلاع صحیح ہے تو حیدرآباد کے حکام کو اپنے شہریوں کی غیر ذمہ دارانہ باتوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہیے۔

حیدرآباد میں اصلاحات کے نفاذ کی فوری ضرورت

قاسم رضوی کے تشدد آمیز بیانات کی مذمت

نئی دہلی ــــــ ۱۲ اپریل

حکومت ہند کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندہ سے حیدرآباد کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا "حکومت نظام کو اصلاحات نافذ کرنا چاہیئے۔"

"بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہند اور حیدرآباد کے تعلقات خوشگوار ہونے کے بجائے ادھر چند مہینوں سے خراب تر ہوتے جا رہے ہیں، متنازعہ فیہ مسائل کا پرامن تصفیہ حیدرآباد ہی کے لئے نہیں بلکہ ہندوستانی عوام کے لئے بھی خالی از فائدہ نہیں۔"

"اس ضمن میں اب تک ہندوستان نے مصلحانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ لیکن ۳۱ مارچ کو انجمن اتحاد المسلمین کے لیڈر نے جو تقریر کی وہ بہت ہی شر انگیز ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک ذمہ دار شخص کس طرح اس قسم کی تقریر کر سکتا ہے۔ انہوں نے ریاست کے ساتھ ساتھ ہندوستانی مسلمانوں کو بھی اس میں گھسیٹ لیا ہے اور جو طرز اختیار کیا ہے اس سے ہندوستانی مسلمانوں کی وفاداری پر حرف آتا ہے مجھے خوشی ہے کہ صرف جمعیۃ العلماء کے اراکین ہی نے نہیں بلکہ دوسرے ذمہ دار مسلم افراد نے اس بیان کی مذمت کی ہے۔"

"اگر حیدرآباد میں کچھ عناصر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے فرقہ وارانہ نقطہ نظر کی ہندوستانی مسلمان تائید کریں گے تو جتنی جلد یہ غلط فہمی دور ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے۔"

"میں نے مسٹر قاسم رضوی کا ایک بیان دیکھا ہے جس میں انہوں نے ۳۱ مارچ والی تقریر کی تردید کی ہے۔ لیکن انہوں نے اور ان کے ہم خیالوں نے بعض ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے جن سے حیدرآباد کے تعلقات زیادہ کشیدہ ہو گئے ہیں۔ اور ریاست میں بھی مختلف فرقے ایک دوسرے سے برگشتہ خاطر ہوتے جا رہے ہیں۔"

"اتحاد المسلمین ایک نیم فوجی ادارہ ہے جس کی بنیاد تشدد پر ہے۔ کوئی حکومت اس قسم کے ادارہ کو برداشت نہیں کر سکتی۔"

مجھے یقین ہے کہ نظام اپنی حکومت کو ہدایت کریں گے کہ وہ اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کرے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا بھر میں اہم تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ اور حیدرآباد اسی وقت باقی رہ سکتا ہے جب کہ وہ دور حاضر کے مطالبات کو پورا کر سکے میں نظام اور انکی حکومت کے مفاد کی خاطر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ریاست میں اصلاحات کا فوری نفاذ کریں۔ ہندوستان کی قومی حکومت تمام مسائل کو پرامن اور دوستانہ طریقہ پر طے کرنے کیلئے تیار ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ حیدرآباد کی حکومت جمہوریت کی بنیاد پر ہو۔

پاکستان سے ۴۵ ہزار مسلمان واپس آ چکے ہیں

نئی دہلی۔ ۱۰ اپریل۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق تقریباً پینتالیس ہزار مسلمان جو ہندوستان کے بعد پاکستان چلے گئے تھے گذشتہ تین ہفتوں میں ہندوستان واپس آ گئے ہیں۔ سمندر یا خشکی کے راستہ سے ہندوستان واپس آنے والے مسلمانوں کا اوسط ایک ہزار ہے۔

ہندستان کو برطانی دولت مشترکہ سے علاحدہ ہو جانا چاہئے

نئی دہلی ۔ ۱۴ اپریل ۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے نئی دہلی کے اجلاس اور بعد میں کل ہند کانگریس کمیٹی کے بمبئی کے اجلاس میں اس مسئلہ پر بحث کی جائے گی کہ ہندوستان کو برطانوی دولت مشترکہ میں شریک رہنا چاہیئے یا اس سے علاحدہ ہو جانا چاہیئے۔

باور کیا جاتا ہے کہ کل ہند کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں ایک قرارداد پیش کی جائے گی جس میں سفارش کی جائے گی کہ ہندوستان کو برطانی دولت مشترکہ سے قطع تعلق کر کے با اقتدار جمہوریہ کی حیثیت اختیار کر لینی چاہئے۔

بنگالی زبان کی تحریک جاری رہے گی

ڈھاکہ ۔ ۱۴ اپریل ۔ مشرقی بنگال میں ملکی زبان کے بارے میں جو تحریک چل رہی ہے اس کی مجلس عمل نے آج ایک قرارداد میں یہ طے کیا ہے کہ جب تک مشرقی بنگال کے وزیر اعظم اس سمجھوتے کے دوسرے حصہ کو پورا نہ کریں جو مجلس عمل سے ہوا ہے تحریک کو آئینی طریقوں پر جاری رہنا چاہیئے۔ کمیٹی کے بیان کے مطابق سمجھوتے کے اس حصہ میں کہا گیا ہے کہ مشرقی بنگال کی حکومت صوبائی اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کرے گی جس میں دستوری اسمبلی سے سفارش کی جائے گی کہ بنگالی کو پاکستان کی سرکاری زبانوں میں شمار کیا جائے۔

حکومتی قرض کی ۱۵ جولائی تک ادائیگی

نئی دہلی ۔ ۱۴ اپریل ۔ حکومت ہند اپنے گزٹ کے ایک معمولی شمارہ میں اعلان کرتی ہے کہ ۳ ½ فیصدی سود پر حکومت نے جو قرض لیا تھا اور جس کی میعاد ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک تھی وہ سب کا سب ۱۵ جولائی ۱۹۴۸ء کو مع سود تا تاریخ ادا کر دیا جائے گا۔

شرائط قرض کی رو سے حکومت ہند کو اس کا حق تھا کہ جو قرضہ ۳ ½ فی صدی سود پر ۱۹۵۲ء تک کے لئے لیا گیا تھا وہ کل کا کل یا اس کا کوئی حصہ حکومت تین مہینے کا نوٹس دیکر جون ۱۹۴۸ء یا اس کے بعد ادا کر سکتی ہے۔

سوشلسٹ اور حیدر آباد

مدراس ۔ ۱۴ اپریل ۔ "اگر حیدر آباد کے حالات بگڑتے ہی چلے گئے تو سوشلسٹ پارٹی اقدام کرے گی اور ریاستی عوام کی امکانی مدد کرنے میں کوئی تامل نہ کریگی"۔

سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے آج ایک صحافتی کانفرنس کے موقع پر مذکورہ بالا اعلان کیا۔

انہوں نے کہا "سوشلسٹ پارٹی بغور حالات کا مطالعہ کر رہی ہے اور اس کا انتظار کر رہی ہے کہ اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے حکومت کیا کرتی ہے۔ لیکن حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں جلد از جلد بہتر بنانا چاہیئے"۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ "میں کل حیدر آباد کے مسئلہ پر حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے دہلی جا رہا ہوں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں حیدر آباد بھی جاؤنگا۔

ملک کے نئے دستور کی منظوری

کلکتہ ۔ ۱۴ اپریل ۔ دستوری اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے آج اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ملک کا نیا دستور غالباً جون کے آخر تک منظور ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا "مختلف تحتی کمیٹیاں پہلے ہی بہت کچھ کام کر چکی ہیں اور اب دستوری اسمبلی کا اجلاس بھی ۸ مئی سے شروع ہونے والا ہے۔

اگر جون تک نیا دستور منظور کر لیا گیا تو نئے دستور کے ماتحت اگلے سال تک عام انتخابات ہو سکیں گے۔ فہرست ہائے دہندگان کی تیاری کے سلسلہ میں ابتدائی کارروائیوں کے متعلق صوبائی حکومتوں کو پہلے ہی لکھا جا چکا ہے"۔

گاندھی فنڈ عوام کے مفاد میں

کلکتہ ۔ صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک صحافتی کانفرنس میں کہا کہ گاندھی میموریل فنڈ کی رقم عوام اور خاصکر غریب طبقہ کے حقیقی فائدے کے کاموں میں صرف کی جائے گی۔

اس سلسلہ میں تجویز یہ ہے کہ ۷۵ فی صدی رقم تو ان صوبوں میں بھیجی جائے جہاں چندہ جمع کیا گیا ہے اور باقی پچیس فی صدی روپیہ مرکزی فنڈ میں جمع کر دیا جائے۔ اس رقم سے قابل امداد اور خستہ حال علاقوں کی مدد کی جائے گی۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے بتایا کہ اس فنڈ کے دو مقصد ہیں ایک تو یہ کہ مہاتما گاندھی کے تعمیری کاموں کو آگے بڑھایا جائے اور دوسرا یہ کہ مختلف زبانوں میں گاندھی جی کی تقریریں اور مضامین شائع کئے جائیں۔ لیکن اس دوسرے مقصد پر کوئی کثیر رقم خرچ نہ ہوگی اس لئے زیادہ تر روپیہ دوسرے ہی مقصد کے لئے صرف کیا جائے گا۔ یعنی گاندھی جی کے بتائے ہوئے اصول پر تعمیری کاموں کی توسیع۔

حیدر آباد کو "جنوبی پاکستان" بنانے کا دعویٰ

حیدر آباد (دکن) ۱۴ اپریل ۔ ضلع ورنگل کی مجلس اتحاد المسلمین صدر سید عبدالعلیم (ایم ایل اے حیدر آباد) نے ۹ اپریل کو رضاکاروں اور ۲ ہزار سے زیادہ رضاکاروں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ انڈین یونین حیدر آباد کی آزادی سلب کرنا چاہتی ہے۔

انہوں نے دعویٰ کیا [illegible] کہ ۸۵ لاکھ ہندو جن ریاست کے ۳۵ لاکھ مسلمانوں کے ساتھ ہیں کیونکہ یہ لوگ حیدر آباد کی اسلامی حکومت کے عدل و انصاف سے مطمئن ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے وفادار ہندو اور عیسائی حیدر آباد کی آزادی قائم رکھنے کے حق میں ہیں۔ مسٹر علیم نے کہا تھا "اچھا تھا انڈین یونین سوتے ہوئے شیروں کو یونہی سونے دیتی۔ کیونکہ اگر بنگال (مشرقی پاکستان) کشمیر اور حیدر آباد کے شیر جاگ اٹھے تو سب کے سب دہلی میں جا کر ایک دوسرے سے ملیں گے (دفترے ہائے تحسین) رضاکاروں کو ہر بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے"۔

مسٹر علیم کے بعد مسٹر سراج الرحمن نے تقریر کی اور جہاد کے معنی سمجھائے۔ انہوں نے کہا "ہر مسلمان مرد عورت اور بچے کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے تاکہ وہ اپنے خالق کے سامنے باعزت موت کے بعد جائے مسلمانوں کو موت سے نہ ڈرنا چاہیئے۔ انڈین یونین کے مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان نہتے مرد عورتوں پر مظالم کئے جائیں۔

مسٹر غلام دستگیر (ضلع کے رضاکاروں کے کپتان) نے کہا کہ "حیدر آباد کے حدود کو وسیع کرنا ہے۔ مولی ٹیم اور برار کے اضلاع کو لینا ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں کی جان و مال اور عزت آبرو کی حفاظت کرنا ہے۔ رضاکار حیدر آباد کو "جنوبی پاکستان" بنائیں گے"۔

کشمیر پر حفاظتی کونسل کے صدر کی تجویز

لیک سکسس ۔ ۱۳ اپریل ۔ حفاظتی کونسل کے نئے صدر ڈاکٹر الفانسو لوپز اور کونسل کے پانچ دوسرے ممبران کے درمیان کشمیر کے تنازع کے متعلق جو نجی گفتگو آج صبح کو ہونے والی تھی آج دوپہر تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ جلسہ میں ممبران اپنی تجویز کا ایک فیصلہ کن مسودہ تیار کرنے کی کوشش کریں گے جو بشرط امکان اس ہفتہ میں کونسل میں پیش کی جائے گی۔ تجویز کے شرائط سختی کے ساتھ صیغہ راز میں رکھے گئے ہیں۔

آسام کو ملانے والی نئی سڑک

شیلانگ ۔ ۱۳ اپریل ۔ پاکستان کے علاقے سے گزرے بغیر پہلا بری قافلہ آسام کی نئی سڑک سے ہو کر آج یہاں پہونچا ہے۔ اس طرح آسام کو ہندوستان سے براہ راست ملانے والی سڑک رسمی طور پر کھل گئی۔ یہ قافلہ مسلح گاڑیوں پر مشتمل تھا اور کمانڈنٹ افسران اس کی نگرانی کر رہے تھے۔

حیدر آباد سے سمجھوتہ کی گفت و شنید شروع

نئی دہلی ۔ ۱۵ اپریل ۔ حکومت ہند سے ہندوستان اور حیدر آباد کے تعلقات پر گفت و شنید شروع کرنے کے لئے حیدر آباد کے وزیر اعظم میر لائق علی اور امور خارجہ کے سکریٹری ظہیر احمد آج بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہونچ گئے۔

نظام کے دستوری مشیر سر والٹر مانکٹن نے کل شام ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے اور صبح ریاستی وزیر سردار پٹیل سے گفت و شنید کی۔

آج صبح میر لائق علی نے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے گفتگو کی۔ گفت و شنید کل جاری رہے گی۔

مسٹر آصف علی امریکہ سے روانہ ہو گئے

نیویارک ۔ ۱۲ اپریل ۔ جہاز "کوئن الزبتھ" آج جن دو ہزار مسافروں کو لیکر "ساؤتھ ہیمپٹن" روانہ ہوا ہے۔ ان میں سبکدوش ہونے والے ہندوستانی سفیر مسٹر آصف علی بھی شامل ہیں۔

اقوام متحدہ کے مالیاتی مشیر سر ولیم میتھوز اور فلمی اداکار فریڈرک مارک بھی اس جہاز سے سفر کر رہے ہیں۔

رضاکاروں کو دشمن بنا کر انڈین یونین باقی نہیں رہ سکتی

حکومت ہند کو سید قاسم رضوی کی دھمکی

حیدر آباد (دکن) ۱۰ اپریل۔ مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے کل یہاں ایک جلسہ عام تقریر کرتے ہوئے کہا "انڈین یونین اگر اتحاد المسلمین کے رضاکاروں کو اپنا دشمن بنائے گی تو وہ باقی نہیں رہ سکتی"۔

مسٹر رضوی اخبارات کی ان [illegible] رہے تھے کہ حکومت ہند کو فی الحال حیدر [illegible] ذمہ دار حکومت کی اتنی پرواہ نہیں ہے جتنی وہ رضاکاروں کی جماعت کو ختم کرنے پر کمر بستہ ہے۔

انہوں نے کہا "ظاہر ہے کہ حکومت ہند کا خیال ہے کہ رضاکاروں کا خاتمہ حیدر آباد پر حکومت کے لئے راستہ صاف کر دے گا، لیکن میں اسے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انڈین یونین کے لئے صرف یہی باعزت راستہ باقی رہا ہے کہ وہ حیدر آباد کی آزادی تسلیم کر کے اس سے دوستانہ تعلقات قائم کرے ورنہ پائے دار امن قائم کرنا ناممکن ہو جائے گا اور ہم اس کے بدترین دشمن ہوں گے۔

جلسہ میں شرکت کرنے والے رضاکاروں کو مخاطب کرتے ہوئے مجلس کے صدر نے کہا کہ "وہ صرف اپنے اقتدار اعلیٰ اور اپنی آزادی باقی رکھنے کا عہد نہ کریں بلکہ اس کا بھی عہد کریں کہ وہ جب تک کھوئے ہوئے علاقے واپس نہ لے لیں گے چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

مسٹر رضوی نے یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ حیدر آباد صوبہ مدراس میں شامل کئے جانے والے علاقوں کو جلد ہی واپس لیں گے [illegible] دن دور نہیں جب خلیج بنگال کی لہریں ہمارے [illegible] دربار [illegible] نے تقرید رہے ہوئے رضاکاروں کو یاد دلایا کہ ان کی تلوار کبھی غلط مقصد کے لئے بے نیام نہیں ہوئی اور ان کی قربانی ہمیشہ حق پر ہوگی۔ انہوں نے کہا: ان حالات میں ان اشخاص کے خلاف کہا جا سکتا ہے جو آپ کی جماعت کو اچھا نہیں سمجھتے اور آپ پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے ہر طرح کے الزام لگا رہے ہیں۔ ان کے اقتدار کا خیال محض خواب ہے۔ انڈین یونین کی فوجوں کی طرح ہمارے رضاکاروں نے کہیں لوٹ مار نہیں کی اور جب ہمارے معترضین کو یہ معلوم ہوا کہ انکی لوٹ مار کی شرارت آمیز سرگرمیوں کو رضاکار روک رہے ہیں تو انہوں نے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا۔

مسٹر اکرام اللہ وزیر امور مذہبی نے کہا کہ حیدر آباد میں دو سو سال سے ایک کامیاب حکومت قائم ہے اور اس حکومت کی افادیت کو دیکھتے ہوئے کوئی ایسی دوسری حکومت کا خواہشمند نہیں ہو سکتا جو دائی ریاست کے اقتدار اعلیٰ کے لئے مضرت رساں ہو۔

زیادہ تر ملازمین نے ایک جلسہ کر کے ہڑتال ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور پنڈت جواہر لال نہرو کو آج مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

"کل دفتر کے بیشتر ملازمین نے ایک جلسہ میں ہڑتال کو غیر مشروط طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ ہڑتال تمام تر معاشی بنیادوں پر تھی۔ ہم حکومت کے سچے وفادار ہیں۔ خدا کے واسطے بھٹکے ہوئے ہڑتالیوں پر رحم کیجئے"۔

اس تار کی نقلیں وزیر مالیات حکومت ہند آڈیٹر جنرل ہند اکاؤنٹنٹ جنرل (تار و ڈاک) شملہ اور ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل (تار و ڈاک) کلکتہ کے پاس بھیجی گئی ہیں۔

کلکتہ میں حکومت ہند کے ملازمین کی ہڑتال ختم

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل (تار و ڈاک) کلکتہ کے دفتر کے بیشتر ملازمین اور اکاؤنٹس آفس ایسوسی ایشن (مغربی بنگال) کے اراکین نے ہڑتال ختم کر دی ہے۔ حکومت ہند کے ملازمین نے کلکتہ میں ۲ اپریل کو ہڑتال شروع کی تھی۔ اکاؤنٹس آفس ایسوسی ایشن کی مجلس عمل نے بیان دیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ہڑتال کو اس لئے ختم کیا جا رہا ہے کہ ایسوسی ایشن کے بیشتر اراکین اس کو رکھنا پسند نہیں کرتے۔ کل ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل (تار و ڈاک) کے دفتر کے

ماضی کی طرف نہیں مستقبل کو دیکھئے

جھر ساگوڈا ۱۲ اپریل۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو، مس ریتا پنڈت اور حکومت ہند کی وزارت تعمیرات معدنیات و برقیات کے سکریٹری مسٹر بی کے گوکھلے کی معیت میں آج ساڑھے نو بجے صبح یہاں آئے۔

وزیر اعظم کا استقبال اڑیسہ کے گورنر ڈاکٹر کاٹجو اور وزیر اعظم مسٹر ہری کرشن مہتاب نے کیا۔ اڑیسہ کی فوجی پولیس نے انہیں سلامی بھی دی بعد میں اسپیکر، وزیر تعلیم، اڑیسہ کی ریاستوں کی کونسل کے اراکین اور ڈانگ پور کے راجہ اور رانی ماتا کو وزیر اعظم سے متعارف کرایا گیا۔

جھر ساگوڈا کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ میں یہاں بارہ سال کے بعد آیا ہوں۔ اس دوران میں بڑی بڑی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ آپ کو گزری ہوئی باتوں سے پریشان نہ ہونا چاہیے بلکہ مستقبل کی طرف دیکھنا چاہیے۔

ہمیں پہلا کام تو یہ کرنا ہے کہ عوام کی غربت و افلاس دور کریں، اس کے لئے دولت کی ضرورت ہے دولت ہمیں باہر سے نہیں مل سکتی بلکہ ہمیں خود اپنے ذرائع کو فروغ دینا ہوگا۔ دولت سے مراد صرف سونا نہیں ہے سونے کی ضرورت کو صرف تجارت کے لئے ہوتی ہے، ہمارا مقصد فی الحال یہ ہونا چاہیے کہ ہر شخص کو خواہ وہ ہندوستان کے کسی دور دراز گوشہ میں رہتا ہو کم از کم اتنا آرام پہنچا سکیں جو ان کے لئے ضروری ہے۔ یہاں آپ کی دولت آپ کے دریا ہیں اور میں ہیرا کنڈ بند کی تعمیر کے سلسلہ میں یہاں آیا ہوں جس سے دریائے مہاندی کا پانی روک کر اس کی طاقت سے کام لیا جائے گا۔

بہ اجلاس جناب مسٹر محمد غلام صابر صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ اول بدایوں۔

نوٹس دعویداران حسب دفعہ ۱۱ قانون انکم برڈ اسٹیٹ ایکٹ

بعدالت اسپیشل جج درجہ اول مقام بدایوں ضلع بدایوں

نمبر مقدمہ ۲۳ / سنہ ۱۹۳۶ء متفرقہ نمبر ۲ / سنہ ۱۹۴۸ء

(۱) جنگی لال ولد ٹیکارام و (۲) بدری پرشاد ولد نرسی رام (۳) مسماۃ رام دیوی زوجہ جواہر لال اقوام ویش ساکنان محلہ نیا گنج قصبہ سہسوان ۴۔ بہاری لال ولد بدری پرشاد قوم ویش ساکن شہباز پور محلہ سہسوان ۵۔ مسماۃ بنیادی بیگم بیوہ کالے خاں ۶۔ نیفر خاں بالغ ۷۔ عزیز خاں بعمر ۱۶ سال نابالغ ۸۔ چھوٹن خاں بعمر ۸ سال نابالغ۔ ۹۔ مسماۃ شفیقاً بعمر ۱۰ سال نابالغ دختر۔ ۱۰۔ مسماۃ صدیقاً بالغ دختر۔ ۱۱۔ مسماۃ لطیفاً بیوہ۔ جملہ ورثاء غنی خاں سائل متوفی قوم پٹھان و نابالغان مذکور برفاقت نیفر خاں برادر حقیقی خود ساکنان سہسوان محلہ شہباز پورہ ۱۲۔ ظہیر الدین و ۱۳۔ رئیس الدین۔ ۱۴۔ مسماۃ سعیدن بیوہ نابالغان پسران رفیع الدین و نابالغان مذکور برفاقت مسماۃ سعیدن بیوہ مادر حقیقی خود قوم شیخ ساکنان سہسوان محلہ شہباز پورہ

بنام: ۱۔ لالہ دبی داس ولد لالہ گوپال داس قوم ویش ساکن سہسوان محلہ سیف اللہ گنج۔ ۲۔ بابو پربھاش چندر داس نابالغ و ۳۔ بابو شوشیل چندر داس بالغ پسران لالہ رام چندر داس نابالغ مذکور بولایت دبی داس چچا حقیقی خود قوم ویش ساکنان محلہ سیف اللہ گنج قصبہ سہسوان۔ ۴۔ فرم جوگل کشور بلدیو سہائے کانپور بذریعہ لالہ بابو رام مالک فرم ۵۔ محمد عبد اللہ خاں خود و ولی رضا اللہ خاں۔ ۶۔ حمید اللہ خاں ۷۔ واحد اللہ خاں پسران نابالغان عبد اللہ خاں مذکور قوم پٹھان ساکنان موضع نہتوا پرگنہ سہسوان

چونکہ سائلان دعویداران نے درخواست دفعہ ۱۱ قانون انکم برڈ اسٹیٹ ایکٹ گذرانی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۸ء بوقت دس بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکورہ آپ کے غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم اے۔ بی۔ مہروترا منصرم عدالت اسپیشل جج درجہ اول بدایوں

مہر عدالت:

کولمبیا بھر میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا

بگوٹا۔ ۱۱ اپریل۔ کولمبیا کی نئی محفوظ حکومت نے سارے ملک میں مارشل لا جاری کر دیا ہے۔ فوج نے اعلان کیا ہے کہ اگر وہ کسی شخص کو لوٹتے دیکھے گی تو فوراً گولی کا نشانہ بنا دیگی۔ واشنگٹن سے خبر آئی ہے کہ کل رات کو کولمبیا کے سرکاری ریڈیو نے یہ اعلان کیا تھا کہ انقلاب سے اس وقت تک جو بدیسی گرفتار کئے گئے ہیں ان میں کچھ روسی ایجنٹ بھی ہیں۔

آج کولمبیا کے سرکاری ریڈیو نے اعلان کیا [illegible] سے تمام سفارتی تعلقات ختم کر دئے ہیں۔ سفارتی تعلقات کا خاتمہ نشاخسانہ ہے ان [illegible] انقلاب برپا کرنے کے جرم میں پکڑے گئے ہیں۔ بگوٹا میں پان امریکن کانفرنس کا اجلاس [illegible] اور کرہ ارض کے ان ممالک میں کمیونزم کو کبھی سر اٹھانے کا موقع نہ ملے۔

سفارتی تعلقات حکومت کے اس اعلان [illegible] غیر ملکی ایجنٹوں کو فساد پھیلانے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ حکومت یہ دلیل [illegible] گی کیوں کہ اعتدال پسند اور قدامت پسند حزب مخالف کے لبرل پارٹی کے لیڈر ڈا [illegible]

نوٹس دعویداران حسب دفعہ ۱۱ قانون انکم برڈ اسٹیٹ ایکٹ

بہ اجلاس جناب مسٹر محمد غلام صابر صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ اول بدایوں۔

مقدمہ نمبر ۲۳ / سنہ ۱۹۳۶ء متفرقہ نمبر ۳ / سنہ ۱۹۴۸ء

بعدالت اسپیشل جج درجہ اول مقام بدایوں ضلع بدایوں

۱۔ جاگن ۲۔ بیدرام عرف بدھ سین پسران رتن ۳۔ زنگو عرف زنگال۔ ۴۔ دینت رام پسران روشن اقوام مالی ساکنان شہباز پورہ سہسوان ضلع بدایوں

بنام: ۱۔ لالہ دبی داس ولد لالہ گوپال داس قوم ویش ساکن سہسوان محلہ سیف اللہ گنج۔ ۲۔ بابو پربھاش چندر داس نابالغ و ۳۔ شوشیل چندر داس بالغ پسران لالہ رام چندر داس و نابالغ مذکور بولایت دبی داس چچا حقیقی خود قوم ویش ساکنان محلہ سیف اللہ گنج قصبہ سہسوان۔ ۴۔ فرم جوگل کشور بلدیو سہائے کانپور بذریعہ لالہ بابو رام مالک فرم [illegible] عبد اللہ خاں خود و ولی رضا اللہ خاں و حمید [illegible] احمد اللہ خاں پسران عبد اللہ خاں قوم پٹھان [illegible] ساکنان موضع نہتوا پرگنہ سہسوان

چونکہ دعویداران سائلان نے درخواست دفعہ ۱۱ قانون انکم برڈ اسٹیٹ ایکٹ گذرانی ہے۔ اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھا دیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم اے۔ بی۔ مہروترا منصرم۔ عدالت اسپیشل جج درجہ اول بدایوں۔ مہر عدالت۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 46 NO. 17	Cawnpore. Saturday 24th APRIL 1948	کانپور شنبہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۸ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۶ نمبر ۱۷

ادبیات

شاعر کا پیام اپنے پیارے وطن کے نام

(از حضرت شہیر کوریائی صاحب بمبئی)

اے مرے آزاد خود مختار اے پیارے وطن
گودیوں میں تا ابد کھیلیں تری گنگ و جمن

ہوں مبارک تجکو [illegible]ادیاں آنونہال
تیرا مستقبل درخشاں مطمئن ہو تیرا حال

تیری ہر اک صبح لائے صبح عشرت کا پیام
آئے گاتی نغمۂ عیش و طرب ہر ایک شام

شانتی ہر گھر میں پھیلے ناچتی گاتی ہوئی
دولت امن و اماں کے پھول برساتی ہوئی

طبلہ عطار ہو جائے مشام زندگی
ہر طرف آئے نظر گردش میں جام زندگی

جھوم اٹھے سارا جہاں تیری ہی ایک انداز پر
گوش بر آواز ہو دنیا تیری آواز پر

ہر روش ہر گام پہ ہوں زندگی کے چہچہے
ہر لب گویا سے پیدا ہوں خوشی کے قہقہے

آسماں تجھ پہ ہمیشہ پھول برساتا رہے
ساکنوں کو تیرے جنت کا مزہ آتا رہے

ہاں مگر اب گوش دل سے سن ذرا میرا پیام
ہے تری آبادیوں سے تیرا شاعر ہمکلام

اے مرے ناہم بہنو بھائیو، ماتا پتا
پیارے بیٹو بیٹی و اس گھر کے دھن دولت دیا

یہ جو دولت امن و آزادی کی تمنے پائی ہے
صدیوں کے بعد اب نعمت جو یہ ہاتھ آئی ہے

پھر نہ کھو دینا کہیں اسکو خوشی میں بھول کر
ورنہ گھر پاؤ گے اب ہرگز نہ رستہ بھول کر

ظرف جو رکھتے ہیں وہ دولت پہ اتراتے نہیں
دی ہے جو چادر سے باہر پیر پھیلاتے نہیں

اور تم کرتے ہو آپس ہی میں یہ جنگ و جدال
ڈر رہا ہوں پھر نہ آجائے غلامی کا وبال

آدمی ہو گر تو سیکھو آدمیت کی ادا
جائے عبرت ہے کہ کاٹے بھائی کا بھائی گلا

امتحان عقل ہے احساس ہونا چاہیئے
آدمی کو آدمی کا پاس ہونا چاہیئے

دی ہے پھر تمکو خدا نے دولت ہندوستاں
اور بنایا ہے تمھیں اس سرزمیں کا پاسباں

اب چمن کا رنگ و بو آداب محفل ایک ہو،
لطف آزادی ہے جب سب ایک ہوں دل ایک ہو

دنیائے اسلام

عرب اور یہودیوں میں عارضی صلح کی قرارداد منظور

لیک سکسس۔ ۱۷ اپریل۔ آج حفاظتی کونسل نے کافی مباحثہ کے بعد فلسطین میں عرب اور یہودیوں کے درمیان عارضی صلح اور جنگ روکنے کے متعلق قرارداد نو ووٹ سے منظور کر دی۔ قرارداد میں فریقین سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس درمیان میں ان تمام سیاسی سرگرمیوں سے باز رہیں جو کسی فریق کے حقوق کو پامال یا نقصان پہونچنے کا خطرہ ہو۔

فلسطین کی عرب اعلی کمیٹی کے نمایندہ جمال الحسینی نے حفاظتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم صلح کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن اگر ہمارے حقوق پر حملہ کیا گیا تو ہم اسے خاموشی سے برداشت نہیں کر سکتے۔ مباحثے میں روسی نمایندے گرومائیکو نے قرارداد کے بعض حصوں کی مخالفت کی۔ اور انھیں یہودی مفاد کے خلاف قرار دیا۔ گرومائیکو نے کہا کہ ہم ان اعتراضات کی جو یہودی نمایندے نے قرارداد کے متعلق کئے ہیں اس لئے تائید کرتے ہے کہ قرارداد کے اس حصہ کے الفاظ بہت مبہم ہیں جہاں دونوں فریق سے تمام باقاعدہ اور بے قاعدہ فوجی سرگرمیاں ختم کر دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس کی مختلف تشریحیں کی جا سکتی ہیں۔ اسی قرارداد میں اسلحہ استعمال کرنے کے لائق تمام آدمیوں کا داخلہ فلسطین میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ کیا اس کا اطلاق یہودیوں پر کے داخلہ پر بھی ہوگا۔ ؟ اس کے علاوہ فلسطین میں اسلحہ کے داخلہ کو ممنوع قرار دیدیا گیا ہے یہ بھی یہودیوں کے مفاد کے خلاف اور عربوں کے لئے مفید ہے۔

گرومائیکو نے کہا کہ عارضی صلح کے متعلق قرارداد کو فوجی معاملات تک محدود رہنا چاہیئے تھا۔ اس کو سیاسی معاملات میں نہ لانا چاہیئے تھا۔ انھوں نے کہا کہ قرارداد میں برطانوی فوج کے لئے آزادی تعداد کا جز کر دیا گیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ آخر میں انھوں نے کہا کہ روس کے نزدیک یہ قرارداد غیر منصفانہ ہے اور وہ اس کی تائید نہیں کر سکتا۔

فرانسیسی نمایندہ نے قرارداد کی تائید کی اور کہا کہ تفصیلات میں زیادہ وقت مطالعہ کرنے میں ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ امریکی نمایندہ وارن آسٹن نے کہا کہ یہ عارضی صلح ہے اور اس لئے اسے مستقل انتظام سمجھنا غلط ہے۔ انھوں نے قرارداد کے مسودہ میں ہم اتنی تبدیلی کر دینے کے لئے تیار تھے کہ جس سے یہ واضح ہو جائے کہ یہودی مہاجرین کا ارض [illegible]خلہ ممنوع قرار نہ دیا جائے گا۔ مسٹر آسٹن نے کہا کہ اس قرارداد کا مقصد متنفق جذبات کو ٹھنڈا کرنا ہے اور جب جذبات ٹھنڈے ہو [illegible]یں گے۔ اور سنجیدگی سے مسائل پر غور کرنے لگیں گے تو کوئی مستقل حل تلاش کیا جا سکیگا۔

جمال الحسینی۔ نے عرب اعلی کمیٹی کی نمایندگی کرتے ہوئے کہا کہ کوئی عارضی صلح اس وقت تک مفید نہیں ثابت ہو سکتی جب تک کہ فلسطین سے یہودی دہشت انگیزوں کو باہر نہ بھگا دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس عارضی صلح سے فریقین کو دم لینے کا موقعہ مل جائیگا اس کے بعد اور شدت سے جنگ شروع ہو جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ تقریبا تیس سال سے عرب اس صلح بازی کا شکار ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کی راہ میں بہت سی دشواریوں کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور مستقل حل کی تلاش مشکل ہو گئی ہے۔

جمال الحسینی نے کہا کہ اگر حفاظتی کونسل نے عربوں سے عارضی صلح کے لئے کہی گی تو وہ اسے قبول کر لیں گے۔ لیکن وہ اپنے حقوق کی پامالی خوشی برداشت نہ کر[illegible]۔ حال ہی میں یہودیوں نے جو آزادی کا اعلان کیا ہے۔ وہ ایسا اقدام ہے جس سے صلح کا کوئی امکان نہیں پایا جاتا۔ انھوں نے کہا کہ جو صلح بھی ہو اس میں اس کا انتظام ضروری ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کا ناجائز داخلہ نہ ہو سکے۔

موشے شیرٹاک یہودی نمایندے نے جمال الحسینی کا جواب دیتے ہوئے کہا فلسطین کے یہودی بھی پر امن زندگی کے خواہش مند ہیں لیکن انھیں اپنا مستقبل زندگی سے زیادہ عزیز ہے۔ حفاظتی کونسل نے قرارداد کے ہر پیرے کو علیحدہ علیحدہ منظور کیا۔ قرارداد کا وہ پیرا جس میں عارضی صلح اور جنگ کے روکنے کے متعلق اپیل کی گئی تھی۔ اور تمام فوجی اور متشددانہ کارروائیوں سے باز رہنے۔ نیز فلسطین میں مسلح فوجوں کے داخلہ سے روکا گیا تھا متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ وہ پیرا جس میں اسلحہ کی برآمد اور حصول کی ممنوع قرار دیا گیا تھا نو ووٹ سے منظور ہوئی۔ روس اور یوکرین ووٹنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ اسی طرح وہ پیراگراف جس میں ان تمام سیاسی سرگرمیوں سے روکا گیا تھا جس سے کسی فریق کو نقصان پہونچے نو ووٹ سے منظور ہوئی۔

دو اور پیراگراف منظور کرنے کے بعد پوری قرارداد پر رائے شماری ہوئی۔ اور قرارداد نو ووٹ میں شرکت نہیں کی۔ اس کے بعد کونسل کل سہ پہر کے لئے ملتوی ہو گئی۔

روسی ایرانی تعلقات میں خوش گواری کے آثار

طہران۔ ۲۰ اپریل۔ آج رات یہاں ایسے آثار پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اب روس و ایران کے تعلقات میں خوش گواری پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ یہ اندازہ اس ملاقات کے بعد ہوا ہے جو روسی سفیر مقیم ایران موسیو آیون سارچیکوف نے کل ایرانی وزیر اعظم محمد ابراہیم کلیمی سے کی تھی۔ اس کے بعد روسی سفیر ایران نے وزیر خارجہ سے ملے گے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان میں کیا بات چیت ہوئی۔ لیکن وزیر اعظم کے دفتر سے تعلق رکھنے والے کا بیان ہے کہ گفتگو بہت ہی دوستانہ اور انداز سے ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حملوں پر ترقی عزم مستقل ہے

کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۷

آزادی کے بعد کانگریس کا پہلا کھلا اجلاس

بمبئی ۲۱ اپریل جیسا پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ بمبئی بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے کانگریس کے مستقبل کے متعلق فیصلہ کیا جائیگا اور ملک کے اہم سیاسی اور معاشی مسائل طے کیے جائیں گے۔ "گاندھی نگر" کی تکمیل جس میں یہ اجلاس منعقد ہوگا اپنی آخری منزل میں ہے۔ اس میں ۲۰ ہزار مندوبین اور تماشائیوں کی گنجائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

اجلاس کی فرد کارروائی بہت طویل ہے۔ اس لئے اس میں ایک دن کی توسیع کا امکان ہے۔ آزادی کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا یہ پہلا کھلا اجلاس ہے اجلاس کے انعقاد کے لئے جو تیاریاں ہو رہی ہیں ان کی تفصیل صوبائی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر ایس کے پاٹل نے بتائی ہیں۔

اس گاندھی نگر کا نام بعد کو گاندھی میدان رکھا جائیگا۔ پنڈال کے دروازے پر مہاتما گاندھی کی قد آدم تصویر لگائی گئی ہے۔ اور صدر نشین کے عقب میں ان کی ایک بڑی سی روغنی تصویر آویزاں کی جائے گی۔ مسٹر پاٹل نے بتایا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ۳۰۵ اراکین میں سے پچاس اراکین کے آنے کی امید کی جاتی ہے۔ مرکزی کابینہ کے اراکین کے علاوہ صوبائی گورنر وزرائے اعظم۔ وزیروں۔ کانگریس کے صدر اور سکریٹریوں اور صوبائی مجلس قانون ساز کے اسپیکروں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ ہندوستان اور دنیا کے اخباروں کے نمائندے روئداد قلم بند کرنے کے لئے موجود ہوں گے آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن کی کارروائی براڈکاسٹ کرے گا۔ پانچ فلم ساز کمپنیاں اس اجلاس کی فلم بھی لیں گی۔ اس میں ولایت کی بھی ایک کمپنی شامل ہے۔

مسٹر پاٹل نے بتایا ہے کہ اجلاس ختم ہونے کے بعد کانگریس کے صوبائی صدر اور سکریٹریوں کا ایک جلسہ ہوگا۔

کانگریس بھون میں ۲۵ اپریل کو آل انڈیا کسان کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوگا۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اراکین کی مشغولیتوں میں مہاتما گاندھی کی زندگی کا فلم اور ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا ڈرامہ چترا دیکھنا بھی شامل ہے۔ لیڈروں کی حفاظت کے لئے معقول انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ پنڈال کے چاروں طرف پولیس کا زبردست پہرہ ہوگا۔ اس کے علاوہ سادے کپڑوں میں بھی خفیہ پولیس کے سپاہی نگرانی کرتے رہیں گے۔

بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۲۴ اور ۲۵ اپریل کو ہوگا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے دستوری کمیٹی کی یہ سفارش منظور نہیں کہ کانگریس کی روزمرہ کی کارروائی ہندوستانی (ناگری رسم خط میں) زبان میں چلائی اور لکھی جائے ورکنگ کمیٹی نے ہندوستانی کو باقی رکھا ہے لیکن رسم خط کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

مذکورہ بالا فیصلہ ورکنگ کمیٹی کے آج کے جلسہ میں ہوا۔ جس کا دو روزہ اجلاس آج سہ پہر کو ختم ہوا۔ اور جس میں کانگریس کے معاشی پروگرام اور حیدرآباد اور کشمیر کی صورت حال پر تین گھنٹہ تک بحث کی گئی۔ ورکنگ کمیٹی کے صبح کے اجلاس میں جو ساڑھے تین گھنٹے تک ہوتا رہا کانگریس کے مسودہ دستور پر بحث ختم ہو گئی اور مسودہ چند معمولی ترمیموں کے بعد منظور کر لیا گیا۔

مزدوروں میں بے چینی اور اس سے پیدا ہونے والے صورت حال پر مباحثہ کے بعد ایک پانچ اراکینی مقرر کی گئی جس کے اراکین صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اور سکریٹری مسٹر شنکر راؤ دیو ہوں گے۔ یہ کمیٹی ملک کے مزدوروں کی حالت پر نظر رکھیگی اور کل ہند کانگریس کمیٹی کے شعبہ محنت کی امداد کرے گی۔

معاشی ذیلی کمیٹی پر مباحثہ کے بعد ورکنگ کمیٹی نے ایک نو اراکینی مجلس قائمہ مقرر کی جو ملک کی معاشی حالت پر مفصل رپورٹ پیش کرے گی۔ کانگریس کے مسودہ دستور میں (جو صبح کے اجلاس میں منظور کیا گیا تھا) ترمیموں کے سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی نے یہ سفارش بھی مسترد کر دی ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے اراکین کی تعداد پندرہ سے بڑھا کر بیس کر دی جائے۔

دستوری کمیٹی کی یہ سفارش مسترد کرتے ہوئے کہ پارلیمنٹری انتخابی کمیٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کل ہند کانگریس کمیٹی مقرر کرے ورکنگ کمیٹی نے تجویز پیش کی ہے کہ کانگریس اعلیٰ کمان کو اختیار دیا جائیگا کہ وہ ایک پارلیمنٹری کمیٹی مقرر کرے جس کے صدر کانگریس کے صدر ہوں اور یہی کمیٹی عام انتخابات کی مہم چلائے۔ مرکزی اور صوبائی مجالس قانون ساز کے لئے امیدوار منتخب کرے۔ اور مرکز اور صوبوں کی پارلیمنٹری کارروائیوں کی نگرانی کرے۔

اسنادی کمیٹی کے تقرر کو منظور کرتے ہوئے ورکنگ کمیٹی نے اس کے اختیارات صرف اس حد تک کر دئے ہیں کہ وہ کانگریس کی صدارت رکنیت کی درخواستوں پر غور کرکے اس کے متعلق فیصلہ کرے۔

حصول آزادی کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو پہلا اجلاس کل بمبئی میں ہو رہا ہے۔ اس میں نہایت اہم فیصلے کئے جائیں گے جن سے ساٹھ برس سے زیادہ عمر والی قومی جماعت کے ڈھانچہ تک پر اثر پڑے گا۔ اجلاس میں ماضی پر تبصرہ کیا جائیگا۔ حال کو پرکھا جائیگا۔ اور مستقبل کا تعین کیا جائیگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کسی غیر سرکاری قرارداد پر نہیں غور کیا جائیگا لیکن اگر صدر نے ان کو ضروری سمجھا کہ ان قرارداد [illegible] کے لئے اجلاس میں ایک دن کی [illegible] کے پیچیدہ مسائل یعنی حیدرآباد [illegible] سیاسی صورت [illegible] اس لئے صرف [illegible] حیدرآباد [illegible] انڈیا کانگریس کمیٹی کے بہت سے اراکین کی طرف سے تحریکوں کے نوٹس دئے گئے تھے لیکن ورکنگ کمیٹی نے صرف ان کو قلمبند کر لیا ہے اور [illegible] میں یا کوئی ایسی ترمیم کرلی ہے۔ یا ان کو قرارداد میں [illegible] کر لیا ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ کارخانہ دار مزدوروں پر یا مزدور کارخانہ داروں پر اپنی مرضی سے تسلط کریں بلکہ خواہش یہ ہے کہ ملک کو ایسی ٹھوس اور مضبوط بنیادوں پر کھڑا کر دیا جائے۔

---

۴ پنڈت بالکرشن شرما کشن چند۔ اذکار سنگھ اسپی ال بھاٹیا آفتاب احمد جوہر۔ سید محمد حسن کاظمی۔ مراد سنگھ۔ انوار الحسن پنڈت گنگا سہائے چوبے نولکشور بھرتیا۔ محمد حبیب اللہ گوپی ناتھ سنگھ۔ پیارے لال اگروال نو دھاری لال منشی بھگوتی پرشاد اقبال کشن کپور سکندر چرن لال نگم۔ ڈاکٹر ایس ان سکسینہ سری رام علوٹے۔ برج نرائن پانڈے۔ سید احمد حسن۔ دیویندر سروپ

متوالا شاعر متوالا شاعر ڈاکٹر شانتا رام کی بہترین جذباتی اور رومانی تصویر کہی جاتی ہے جسکو مسٹر بی آر کندرا منیجنگ ڈائرکٹر الپائن سینما نے کانپور میں پیش کیا ہے۔

اس تصویر کا افتتاح ۲۲ اپریل کو الپائن سینما درشن پورہ کانپور میں ہوا اور اس موقعہ پر مسٹر کندرا نے شہر کے معززین کو مدعو کیا تھا۔ اس تصویر کی نمائش شالیمار ٹاکیز ریل بازار کانپور میں بھی اسی تاریخ کو ہوئی ہے۔

سیل ٹیکس ۱۸ اپریل کو یوپی ٹریڈرس چیمبر کی سرپرستی میں مقامی انگریزی اخبار روزانہ ٹیلی گراف کے دفتر میں ایک بیس کانفرنس ہوئی جس میں تجارتی طبقہ نے یوپی گورنمنٹ کے سیل کی سخت نکتہ چینی کی چیمبر کے پریسیڈنٹ مسٹر بی این سنگھ نے کہا کہ سیل ٹیکس کے نفاذ کے خلاف زبردست بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے اس کے دفعات کے مختلف قسم کے معنی لگائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کو ان کی تفصیل شائع کرانے کی ضرورت ہے۔

مسٹر منن لال گپتا سکریٹری ہندوستان کمرشیل بنک لمیٹڈ نے یہ بات تسلیم کرتے ہوئے کہ آئندہ زمانہ میں نیشن بلڈنگ تحریکوں پر خرچ کرنے کے لئے روپیہ حاصل کرنے کے لئے ٹیکس لگانا ضروری ہے لیکن یوپی سیلس ایکٹ جس طریقہ سے لگایا گیا ہے کہ اس میں بہت سی خامیاں ہیں اور جس کا دور کرنا گورنمنٹ اور پبلک دونوں کے لئے مفید اور ضروری ہے۔

گورنمنٹ کو صرف پانچ کروڑ روپیہ کی کمی کو پورا کرنا تھا لیکن گورنمنٹ کو سیل ٹیکس کے نفاذ سے ۱۵ کروڑ روپیہ سے زیادہ وصول ہوگا۔ آپ نے تاجروں اور پبلک کی ان تکالیف اور مشکلات کا ذکر کیا جو اس ٹیکس کی وجہ سے بلاوجہ اٹھانا پڑ رہی ہیں۔ علاوہ اس کے ایک چیز پر کئی کئی بار ٹیکس پڑیگا جو قطعی نا واجب ہے۔

ڈاکٹر برجندر سروپ ایڈوکیٹ و ایم ایل سی نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ یوپی سیل ٹیکس اپنی قسم کا ایک عجیب قانون ہے۔ اگر اس ٹیکس کا اثر خریداروں پر پڑتا ہی تو اس کا نام خریدار ٹیکس ہونا چاہئے تھا۔ نہ کہ سیل ٹیکس لیکن حکومت نے بیان کر دیا ہے کہ ٹیکس خریداروں سے نہیں لیا جائیگا لیکن خطرہ یہ بھی ہے کہ اس ٹیکس کا بار خریداروں ہی پر پڑیگا۔

کسی زمانہ میں ایسا نہیں ہوا کہ زندگی کی ضروریات کی چیزوں پر ٹیکس لگایا گیا ہو لیکن یہاں اناج تو بری ہے لیکن اس سے بنی ہوئی دوسری چیزیں بری نہیں ہیں۔ بمبئی مدراس وغیرہ میں سیل ٹیکس میں خرابیاں نہیں ہیں بلا پبلک کی رائے کے یہ ایکٹ بہت جلد ہی اسمبلی اور کونسل سے پاس کیا گیا ہے۔ آپ نے تجارتی طبقہ سے اپیل کی کہ وہ کسی قسم کا ایجی ٹیشن نہ کرکے حکومت کے سامنے مناسب مشورے پیش کریں۔

مسٹر دیا رام قاضی مختار احمد ڈاکٹر بنواری لال اور مسٹر بی ایس اگروال وغیرہ نے بھی تقریریں کیں۔

چیمبر کے سکریٹری صاحب نے اعلان کیا کہ ۲ مئی کو ٹریڈرس کانفرنس ہوگی جس میں سیل ٹیکس کی دفعات پر غور ہوگا۔ اور گورنمنٹ کے پاس ایکٹ کی ترمیمات بھی جائینگی۔

تاجروں کا ڈپوٹیشن حکومت یوپی کے وزیر اعظم اور وزیر مالیات نے سیل ٹیکس کے متعلق یوپی کے کارخانہ داروں اور تاجروں کے ایک مشترکہ ڈپوٹیشن سے ۲۰ اپریل کو کونسل ہاؤس لکھنؤ میں تبادلہ خیالات کیا اور اس بات کو منظور کر لیا کہ ٹیکس کے تعین کے لئے گذشتہ سال کی بکری کو بنیاد نہیں بنایا جائے گا۔ اور حکومت اس بات پر غور کرے گی کہ تاجروں سے بکری ٹیکس ہر تیسرے مہینے وصول کر لیا جایا کرے۔ اور جس طرح تنخواہوں سے انکم ٹیکس کی رقم کاٹ لی جاتی ہے اسی طرح ایک مالیاتی سال کی بکری کو بنیاد بنا کر تاجروں کے ذمہ واجب الادا رقم کا حساب کر لیا جائے گا۔

اس مشترکہ ڈپوٹیشن کی لیڈری یوپی مرچنٹس چیمبر کے پریسیڈنٹ مسٹر کے سی پوری کر رہے تھے۔ ڈپوٹیشن کے سکریٹری نے حکومت سے گفتگو کے متعلق ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ:۔

حکومت چاہتی ہے کہ بیوپاری بکری ٹیکس کی جو رقم وصول کریں وہ حکومت کے حوالہ کر دیں۔ اور کوئی شخص اس رقم کو اپنے پاس رکھ کر وطن سے دشمنی نہ کرے جہاں تک مختلف مدارج پر ٹیکس وصول کرنے کا سوال ہے حکومت کو اس کی دشواریوں کا اعتراف ہے لیکن اس کی رائے ہے کہ ایک ہی منزل پر ٹیکس وصول کرنے میں دشواریاں پیش آئیں گی۔ چنانچہ حکومت نے ڈپوٹیشن سے کہا ہے کہ وہ ایک منزل پر ٹیکس وصول کرنے کے متعلق کوئی ایسی تجویز پیش کریں جس میں دشواریاں اور بے عنوانیاں نہ

پیدا ہو سکیں۔

ڈپوٹیشن نے بعض لوگوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کے متعلق جو باتیں کیں ان کے متعلق حکومت نے غور کرنے اور مستحق افراد کا خیال رکھنے کا وعدہ کیا۔

وزیر اعظم صاحب نے یہ تجویز بھی منظور کر لی کہ اپیل کے لئے قانون اور محکمہ عدالت کے ماتحت کوئی بندوبست کرایا جائے اور اس سلسلہ میں ضروری ترمیمات پر غور کرکے ان کو قانون میں شامل کر لیا جائیگا معمولی تبدیلیوں اور الفاظ کی تشریح کے متعلق دوسری عرضداشتوں میں سے بیشتر کو حکومت نے منظور کر لیا۔ اور ان پر پوری طرح سے غور کرنے کا وعدہ کیا ڈپوٹیشن نے حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ اور اپنے طبقہ کی طرف سے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے پریسیڈنٹ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی نے شہر میں بنے ہوئے مکانوں کی دو چھتیوں کے رہائش کے استعمال کو بہت نامناسب بتلاتے ہوئے ایک بیان کے ذریعہ مکان مالکوں اور شہری باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس عام صحت کو نقصان پہونچانے والے رواج کو ختم کر دیں۔ یہ محض اسٹور وغیرہ کے رکھنے کے کام میں استعمال ہونا چاہئے۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے مسٹر کشن چند بیری وکیل و کانگریس ورکر کو عارضی طور پر ایک سال کے لئے اسٹور پرچیز افسر مقرر کیا ہے۔

تبادلہ مسٹر پانڈے کو گورنمنٹ نے بلا لیا ہے آپ کی جگہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے اگزیکیٹو افسر مسٹر بی ان درما ایم ال اے باندہ جن کو ایگزیکیٹو افسری کا تجربہ ہے۔ مقرر کیا ہے۔ آپ نے ۲۳ اپریل کو چارج لے لیا ہے۔

ڈپٹی مجسٹریٹ و اڈیشنل مسٹر ایس بی ال بھاٹیا کانپور کے سٹی مجسٹریٹ مقرر کیے گئے ہیں۔

مسٹر بی پی سنگھ سیٹھ دیہات کے اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

سمجھوتہ مسٹر شیو نرائن ٹنڈن پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے جو مقدمہ وزانہ تنویر کے خلاف دائر تھا اس میں چودھری خلیق الزمان نے اظہار افسوس کرکے معافی مانگ لی۔ لہذا مقدمہ میں سمجھوتہ ہو گیا

رہائی سری راجندر منی شاستری اور ان کے دوسرے ۸ ساتھی رہا کر دئے گئے ہیں جو ۳ مارچ کو اینٹی پاکستان ڈے کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے۔

گرفتاری کانپور کشمی رتن کاٹن ملس اسٹرائک کے لیڈر مسٹر بھگوت سنگھ کو پولیس نے گرفتار

کر لیا ہے اس کی وجہ سے مل پر اجتماعی حملہ ہوا تھا۔

مولانا محمد علی میموریل اسکول مولانا محمد علی میموریل سوسائٹی کا سالانہ انتخاب ۱۵ اپریل کو ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل حضرات عہدہ دار منتخب ہوئے:۔

جناب مصطفے حسین صاحب نیر (صدر) جناب محمد یعقوب صاحب ایم ال اے (نائب صدر) جناب فاروق احمد صاحب (نائب صدر) جناب رشید احمد صاحب (سکریٹری) جناب حسن احمد صاحب جناب اسلم صاحب ہندی (جائنٹ سکریٹری) جناب محمد جمیل صاحب صدیقی (خزانچی) اور ۲۱ اراکین مجلس منتظمہ چنے گئے۔

قاسم رضوی کی تقریر کی مذمت جمعیتہ علماء کانپور کی مجلس منتظمہ کا ایک جلسہ حال ہی میں منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ سید قاسم رضوی صدر اتحاد المسلمین کی تقریر کی مذمت کی گئی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ سید قاسم رضوی کی کج روی سے انڈین یونین اور حیدرآباد کے درمیان اختلاف کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہ اختلافات بالآخر حکومت نظام کے لئے ہلاکت آفرین ثابت ہوگا۔ انڈین یونین کے مسلمانوں کی ہمدردیاں انڈین یونین کے ساتھ ہیں کیونکہ یہی ان کا وطن ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کا الکشن ضلع کی مختلف تحصیلوں سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے الکشن میں کانگریس سب کی سب ۸ ہم نشستوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ ام نشستیں تو اسے بلا مقابلہ مل چکی تھیں۔ بقیہ سات نشستوں کے لئے کل مقابلہ ہوا۔ غیر سرکاری اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ تمام پولنگوں پر کانگریس کو اکثریت نے ووٹ دئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کانگریسی امیدواروں نے ہر ہر پولنگ پر سوشلسٹ امیدواروں کو شکست دی ہے۔

[illegible] ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی [illegible] یادگار میں ۱۰ مئی کو یوم انقلاب [illegible] اس [illegible] کمیٹی ڈیولپمنٹ بورڈ کے چیرمین [illegible] صدارت میں بنا دی گئی ہے جو [illegible] کرے گی۔ یوم انقلاب [illegible] جلوس ۱۸۵۷ء کے شہیدوں [illegible] کے لئے ایک اجتماع ایک جلسہ [illegible] جس میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی [illegible] جلسہ عام میموریل ہال گارڈن میں ہوگا۔

[illegible] ۸ بجے رات کو شیخ **دعوت** [illegible] یوسف علی ایڈوکیٹ اور خواجہ عبدالوحید مالک انتظامی پریس نے مسٹر ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو نواب محمد ابراہیم صاحب کے مسافر خانہ پریڈ پر ایک شاندار ڈنر دیا جس میں شریک ہونے والے خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مسز ڈاکٹر برجندر سروپ۔ ڈاکٹر مراری لال۔ ۴

بین مملکتی کانفرنس میں اقلیتوں کی حفاظت کے متعلق سمجھوتہ

اقلیتوں کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہ رکھا جائے گا

پریس کانفرنس میں نیوگی اور غلام محمد کا مشترکہ بیان

کلکتہ ۱۹ اپریل. وہ بین مملکتی کانفرنس جو پانچ دن سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہو رہی تھی. اس میں اقلیتوں کی حفاظت اور تارکین وطن کی جائداد کی نگرانی کے متعلق سمجھوتے کا اعلان کرتے ہوئے مسٹر کے سی نیوگی اور مسٹر غلام محمد نے آج ایک پریس کانفرنس میں مشترکہ بیان دیا.

سمجھوتہ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ اقلیت کی حفاظت کی ذمہ داری اس متعلقہ مملکت پر ہوگی جہاں وہ اقلیت رہتی ہے ہندستان اور پاکستان کے تمام باشندوں کے حقوق مواقع مراعات اور فرایض یکساں اور مساوی ہوں گے.

اقلیتوں کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہ رکھا جائیگا. اور ان کے مذہبی اور تمدنی حقوق پوری طرح محفوظ رہیں گے سمجھوتہ میں یہ بھی تجویز پیش کی گئی ہے کہ مشرقی اور مغربی بنگال میں ایک ایک اقلیتی بورڈ قایم کیا جائے جس کا کام اقلیتوں کے حقوق کی نگرانی ہو. اور اس کے تحت ضلع واری بورڈ بھی قایم کئے جائیں.

اس بین ملکتی کانفرنس نے یہ بھی طے کیا کہ ان علاقوں میں جہاں سے بڑی تعداد میں لوگ ترک وطن کر چکے ہیں. ان کی جائداد کی حفاظت کے لئے بورڈ قایم کئے جائیں.

سمجھوتے میں یہ کہا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان یا ان کے کسی حصہ کو ملانے کے متعلق پروپیگنڈے کی بالکل حوصلہ افزائی نہ کی جائے گی.

سمجھوتہ پر عمل درآمد کرانے کی غرض سے دونوں ملکتوں کے نمایندے دو ماہ میں ایک مرتبہ مزید تبادلہ خیال کیا کریں گے مشرقی اور مغربی بنگال کے وزیر اعظم مہینے میں ایک مرتبہ ملنے کا انتظام کریں گے. فی الحال کام شروع کرنے کی غرض سے دونوں صوبوں کے چیف سکریٹری مہینے میں دو مرتبہ ملنے کا موقع نکالیں گے. تاکہ سمجھوتہ پر بہتر طریقہ پر عمل درآمد کیا جاسکے

اس کانفرنس میں یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ جلد ہی ایک بین ملکتی کانفرنس اور طلب [illegible] جائے جس میں دوسرے صوبوں کے نمایندے بھی شرکت کریں لیکن مشرقی پنجاب یا مغربی پنجاب. اور صوبہ سرحد جہاں کے بڑے پیمانہ پر لوگ منتقل ہوگئے ہیں ان کی علیحدہ کانفرنس کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے.

اسی طرح مشرقی بنگال سے مسلمانوں کی آسام میں ہجرت اور آسام سے قدیم مسلمان باشندوں کی مشرقی بنگال میں ہجرت کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک الگ کانفرنس کرنا طے پایا ہے.

معاہدے کا متن حسب ذیل ہے.

چونکہ دونوں ملکتوں کی رائے میں اقلیتوں کی عام ہجرت دونوں ملکتوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اس لئے ان کا یہ عزم ہے کہ اس کو روکنے کی ہر امکانی تدابیر عمل میں لائیں گی. وہ اس کی بھی کوشش کریں گی کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں جس سے وہ لوگ جو ترک وطن کر چکے ہیں. وہ پھر اپنے اصلی وطن واپس آجائیں. اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دونوں ملکتوں نے مندرجہ ذیل باتیں طے کیں ہیں.

حصہ اول

۱. اقلیتی فرقہ کی جان ومال کی حفاظت میں یہ دیکھنا کہ ان کے شہری حقوق محفوظ ہیں اور ان کے ساتھ انصاف برتا جا رہا ہے اس مملکت کا فرض ہے جس میں متعلقہ اقلیتی رہتی ہے.

۲. ہندوستان اور پاکستان کے تمام باشندوں کے حقوق مواقع مراعات اور فرایض مساوی ہوں گے. اور اقلیت کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہ روا رکھا جائیگا. اس کے تمدنی اور مذہبی حقوق بالکل محفوظ ہوں گے.

اس جگہ یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ تمدنی حقوق تعلیمی حقوق بھی شامل ہوں گے. پاکستان اور ہندستان یا ان کے کسی حصہ کو ملانے کے متعلق پروپیگنڈا کی ہمت افزائی نہ کی جائے گی.

اس میں مشرقی بنگال ایک طرف اور دوسری طرف مغربی بنگال آسام کوچ بہار اور تری پورہ بھی شامل ہیں. پروپیگنڈہ میں وہ ادارے بھی شامل ہیں جو اس غرض سے بنائے جائیں.

۴. دونوں ملکتوں کی رائے میں اچھے تعلقات قایم کرنے کے سلسلہ میں اخباروں کا اشتراک عمل بہت ضروری ہے. اس غرض سے یہ کوشش کی جائے گی کہ اخباروں کے نمایندوں کے مشورہ سے اس کا خیال رکھا جائیگا کہ وہ

الف. ایک دوسری مملکت کے خلاف پروپیگنڈے سے باز رہیں

ب. ایسی مبالغہ آمیز خبروں کی اشاعت سے پرہیز کریں جن سے کسی فرقہ کے جذبات مشتعل ہونے کا اندیشہ ہو.

پ. ایسے مضامین کے شائع کرنے سے احتراز کریں جن میں دونوں ملکتوں کے درمیان جنگ کی ترغیب دی گئی ہو.

۵. اگر ہندوستان یا پاکستان کی کوئی اقلیت یہ شکایت کرے گی کہ اس پر ظلم ہوا ہے اور اس ظلم کے خلاف جو رپورٹ کی گئی تھی اس کی کچھ شنوائی نہیں ہوئی تو اس شکایت پر فوراً غور کیا جائیگا اور ایسی کارروائی عمل میں لائی جائیگی کہ اس شکایت کا ازالہ ہوسکے.

۶. مشرقی اور مغربی بنگال دونوں جگہ ایک صوبائی اقلیتی بورڈ کا قیام عمل میں آئیگا اس صوبائی بورڈ کے ماتحت ضلع اقلیتی بورڈ ہوں گے جن کی تشکیل کا مقصد یہ ہوگا کہ اقلیتوں کے مفاد کا تحفظ کیا جائے. ان کے دلوں سے خوف دہراس دور اور ان کے دلوں کے اندر اعتماد پیدا کیا جاسکے. یہ بورڈ اس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ اقلیتوں کی شکایات کو بلا تاخیر عمل حکام کے علم میں لائیں. اور ان کے ازالہ کا معقول بندوبست کریں. یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ صوبائی اقلیتی بورڈ پانچ ممبروں پر مشتمل ہوگا جن میں کم سے کم تین اہم اقلیت کے افراد ہوں گے جنھیں صوبائی اسمبلیوں کے اقلیتوں کے ارکان نامزد کریں گے. بقیہ دو ممبر ایسے اشخاص ہوں گے جن کا اثر ورسوخ زیادہ ہو ان دو ممبروں کو صوبائی حکومت نامزد کرے گی ضلع اقلیتی بورڈوں کے صدر ضلع مجسٹریٹ ہوا کریں گے. صوبائی بورڈ کا صدر کوئی وزیر ہوگا جسے صوبائی حکومت نامزد کرے گی.

۷. ہندوستان اور پاکستان اور ان کی صوبائی حکومتیں واضح اعلان کر کے اپنے افسروں کو اور ملازمین کو یہ بات اچھی طرح سمجھا دیں گی کہ جو سرکاری ملازم اقلیتوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے میں اپنے فرایض پورے نہ کریگا. یا ان اعلانیہ یا درپردہ برا برتاؤ کرے گا یا ان کا مقابلہ میں تعصب سے کام لیگا وہ سخت سزا کا متوجب قرار پائے گا.

۸. اس شخص یا ان اشخاص کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی جو اقلیتوں کے افراد کے دل میں خوف دہراس پیدا کرے.

۹. دونوں حکومتیں اس کے لئے مناسب اقدامات بروئے کار لائیں گی کہ حسب ذیل امور کے متعلق شکایات رفع ہوسکیں.

الف. برآمدی اشیاء کے لیسنس منظور کرنے اور ریلوے کے ذریعہ سامان بھیجنے کے سلسلہ میں اقلیتوں کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہ کیا جائے گا.

ب. اقلیتوں کا معاشی بائیکاٹ اور ان کی معاشی حالت کو بگاڑنے کے تمام رجحانات کو ختم کیا جائیگا.

۱۰. دونوں ملکوں کی حکومتیں اپنی صوبائی حکومتوں سے بھی یہی استدعا کریں گی کہ وہ بھی اپنے اپنے یہاں انھیں اصولوں پر عمل کریں.

مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کی حکومتیں ایسے قوانین منظور کریں گی جن کے ذریعہ ان علاقوں میں جہاں سے زیادہ تعداد میں اقلیت کے افراد ترک وطن کر گئے ہیں ایسے بورڈ کا قیام عمل میں آسکے جو تارکین وطن کی املاک و جائداد کا معقول تحفظ کر سکیں. اس قسم کے بورڈ صرف اس وقت بنائے جائیں گے جبکہ ان کی ضرورت محسوس ہو. اور وہ انھیں املاک و جائداد کا جائداد کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیں گے جن کے مالکوں نے ایسا کرنے کی ان سے صریحی درخواست کی ہو. ان کا کام صرف یہ ہوگا کہ وہ ایسی جائدادوں کی دیکھ بھال کریں لیکن انھیں یہ حق نہ ہوگا کہ وہ ان جائدادوں کو منتقل کر سکیں. ان بورڈوں کے ممبر صرف اقلیت والی جماعت سے لئے جائیں گے.

ط. ترک وطن کا اطلاق اسی شخص پر ہوگا جو مشرقی یا مغربی بنگال کے صوبوں سے کسی صوبہ سے یکم جون ۱۹۴۸ء یا اس کے بعد باہر چلا گیا ہو اور جو اپنے اس ارادہ کا اظہار کرتا ہو جیسے ہی مقامی حالات اعتدال پر آجائیں گے وہ پھر اپنے وطن واپس چلا جائیگا.

دونوں حکومتوں کی طرف سے فوراً حکام کی ایک ایسی کمیٹی بنادی جائے گی جو اسباب پر غور کرے گی کہ اس سلسلہ میں کس قسم کے قوانین کو منظور کرنا ضروری ہے.

حصہ دوم

اس خیال سے کہ اس معاہدہ کے دفعات کی پوری پوری تعمیل ہوتی رہے دونوں حکومتوں کے نمایندے کم سے کم ہر دوسرے مہینہ اپنی کانفرنس کرتے رہیں گے تاکہ ایک دوسرے کو یہ بتا سکے کہ فلاں فلاں دفعات پر ہندستان یا پاکستان نے عمل نہیں کیا. مشرقی بنگال اور مغربی بنگال میں جہاں کی صورت حال اپنی اہمیت کے اعتبار سے فوری اقدامات کی مقتضی ہے. دونوں صوبوں کے وزرائے اعظم مہینے میں اور ان کے چیف سکریٹری ہر پندرہ دن میں ایک مرتبہ یکجا ہوتے رہیں گے جب کبھی آسام کوچ بہار اور تری پورہ کے متعلق کوئی سوال پیدا ہوگا تو مغربی بنگال کے چیف سکریٹری ان کے نمایندوں کو بلانے کا بندوبست کریں گے.

حصہ سوم

کانفرنس ہذا یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ اس کی ایک دوسری بین مملکتی کانفرنس کسی قریبی تاریخ کو طلب کی جائیگی. جس میں سوائے مشرقی پنجاب. مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے ان صوبوں اور ریاستوں کے نمایندوں کو شریک کیا جائیگا جہاں سے بڑی تعداد میں لوگ ترک وطن کر چکے ہیں. یا کرنیکا امکان ہے تاکہ انھیں لائنوں پر حسب ذیل امور کے متعلق مناسب صورتیں بروئے کار لانے پر غور کیا جاسکے.

الف. ان تارکین وطن کی املاک وجائداد کا تحفظ کس طرح کیا جاسکتا ہے جو ایک مملکت سے دوسری مملکت میں یا تو عارضی طور پر منتقل ہوگئے ہیں یا مستقلاً.

ب. کسی فساد زدہ علاقہ میں ایسے حالات کا بحال کرنا کہ اقلیتوں کو یہ یقین ہو جائے کہ وہاں ان کا جان ومال بالکل محفوظ ہے. اور وہاں سے ترک وطن کو روکا جائے گا اور تارکین وطن کو اس پر آمادہ کیا جائیگا کہ وہ پھر پھر اپنے گھروں کو واپس آجائیں.

۲. یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جیسا کہ اس سے پہلے قرار پا چکا ہے کہ ایک الگ کانفرنس اور منعقد کی جائے گی. جس میں مشرقی اور مغربی بنگال پنجاب اور صوبہ سرحد کے معاملات پر خاص طور پر غور کیا جائے گا. کانفرنس ہذا نے طے کیا ہے کہ یہ مجوزہ کانفرنس بھی بہت جلد طلب کی جائے.

۳. یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ ایک اور بین مملکتی کانفرنس جلد ہی کسی تاریخ کو منعقد کی جائے جس میں مشرقی بنگال اور آسام کے نمایندے شرکت کریں. اس کانفرنس میں ان مسلمانوں کی ہجرت کے فیصلہ پر غور کیا جائیگا جو [illegible] بنگال سے آسام منتقل ہو رہے ہیں. یا آسام سے مشرقی بنگال وہ مسلمان جا رہے ہیں. جو آسام میں ملک کی تقسیم کے پہلے رہتے تھے فریقین اس پر رضامند ہیں کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے. کہ ایک صوبے سے دوسرے صوبے کی طرف وسیع پیمانہ پر ہجرت نہ کی جاسکے.

حصہ چہارم

ماہرین کی اس کمیٹی کی رپورٹ پر بھی بحث ہوئی جو بین مملکتی کانفرنس نے بعض معاشی مسائل پر غور کرنے کے لئے بنائی تھی. اور دونوں مملکتیں اس پر رضامند ہیں کہ رپورٹ کی سفارشوں کو عملی جامہ پہنایا جائے.

ابتدا ہی میں بین مملکتی کانفرنس نے دونوں مملکتوں اور بعض صوبوں اور ریاستوں کے بڑے افسروں کی ایک کمیٹی بنائی جو ان مسائل پر غور کریں گے جو موجودہ معاہدہ ختم ہونے کے بعد پیدا ہوگئے ہیں. مثلاً دونوں حکومتوں کے درمیان سرحد پر چنگی خانوں کا قیام اور اس سامان کو جو ایک مملکت سے دوسری مملکت میں لے جایا جائے کنٹرول کی پابندیاں عاید کرنا. اس کمیٹی کی بعض اہم سفارشوں کو جنھیں ہندستان اور پاکستان کے وزراء نے منظور کر لیا ہے حسب ذیل ہیں.

الف. مسافروں اور سامان کی آمد رفت پر پابندیاں

ب. دو مملکتوں کے افسر چنگی سیدھے سادھے قواعد پر عمل کریں اور یہ قواعد دونوں طرف سے یکساں طور پر عمل میں لائے جائیں.

ج. سامان کے بارے میں قواعد کو اس طرح عمل میں لایا جائے کہ مسافروں کو کوئی پریشانی نہ اٹھانا پڑے.

د. مسافروں کی سامان کی جانچ ہوائے چنگی افسروں کے کوئی غیر متعلق [illegible] کیا جائے دوسرے [illegible] حالت میں جامہ تلاشی لی جائے. اس کا قوی شبہ ہے کہ کوئی خلاف قانون چیز لے جائی جا رہی ہے. یہ تلاشی صرف سب سے بڑے چنگی افسر کے حکم سے لی جائے. اور اس قسم کی تمام تلاشیوں کا ریکارڈ رکھا جائے.

س. عورتوں کی جامہ تلاشی صرف خاتون افسر ہی کے ذریعہ لی جائے.

ص. دونوں مملکتیں اپنے اپنے تجارتی محاصل کے نقشوں اور درآمد برآمد کے کنٹرول کے قواعد پر اس نظر سے نظر ثانی کریں گی کہ مسافر غیر ضروری پریشانی سے محفوظ رہ سکیں.

ط. مسافروں کے ساتھ اخلاق کا برتاؤ کیا جائے گا اور ان کے سامان کی خواہ مخواہ جانچ پڑتال کر کے ان کا راستہ کھوٹا نہ کیا جائیگا.

ع. سوائے اس پولیس افسر کے جو اس کا مجاز ہو کسی دوسرے شخص کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ سرحد پار کرتے ہوئے کسی فرد بھی اس شبہ میں زیر حراست لے کہ وہ کوئی خلاف قانون چیز اپنے ساتھ لے جا رہا ہے ایسے شخص کو وہ واپس افسر چنگی کی قریبی چنگی پر پوچھ گچھ کے لئے لے جائیگا. جہاں اس کی اور اس کے سامان کی تلاشی چنگی کے افسر کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہ لیگا چنگی کے یہ افسر جو تلاشی کے لئے آئیں گے ایسے بیج لگائے ہوں گے کہ ان کی شناخت آسانی سے ہوسکے. جب کوئی مسافر چنگی کی مقررہ سرحد سے آگے بڑھ جائے گا تو اس کی یا اس کے سامان کی کوئی تلاشی نہ ہوسکیگی.

عام مال واسباب کے لانے لے جانے میں سہولتوں کی غرض سے کمیٹی نے حسب ذیل سفارشیں کی ہیں.

الف. جہاں تک ممکن ہو دونوں مملکتیں اپنے اپنے چنگی خانے قریب قریب قایم کریں گی.

ب. دونوں ملکتوں کو چاہیئے کہ وہ آنے جانے والی اشیاء کی تعداد کم کردیں جن پر محصول لیا جاسکتا ہے. بس انھیں چیزوں پر محصول لیا جائے گا جن کی صراحت کر دی گئی ہو. اس سے خواہ مخواہ کی وہ اشیاء کی دشواریاں دور ہو جائیں گی جو خراب ہونے والی اشیاء کے سلسلہ میں پیدا ہو رہی ہیں.

ج. دونوں مملکتیں برآمدی تجارت کے سلسلہ میں بھی اپنے قواعد وضوابط پر نظر ثانی کریں گی. اس وقت دونوں ملکتوں میں درآمد برآمد پر کوئی پابندی نہیں ہے.

د. اگر سرحد کے کسی ایسے گاؤں میں کوئی کاشتکار رہتا ہی جس کے کچھ کھیت دوسری مملکت میں واقع ہیں تو اسے اپنی ضروریات کے بقدر اپنی پیداوار کو بلا روک ٹوک اپنے گاؤں میں لانے کا اختیار ہوگا.

مال لانا لے جانا.

الف. ہر مملکت ایسے موثر اقدامات بروئے کار لائے گی کہ مال لانے لے جانے میں بین اقوامی شرائط کے ماتحت سہولتیں پیدا ہوسکیں.

ب. کسی رجسٹری شدہ سامان تجارت کی منتقلی کے سلسلہ میں یا غیر ملکی تبادلہ کی آمدنی یا اس کی ذمہ داری اس مملکت کی ہوگی جہاں سے وہ چلا ہو یا جہاں وہ جا رہا ہو غرض کہ جیسی صورت ہو نہ کہ اس مملکت سے جہاں سے گذر رہا ہو.

ج. باہر جانے والے سامان کی منتقلی میں عام طور پر وہی سہولتیں دی جائیں گی جو اندرونی حیثیت سے اس مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے میں دی جاتی ہیں.

د. دونوں ملکتوں کے باہر بین محاصل سامان کی منتقلی میں ایک سادہ طریقہ کار اختیار کریں گے اور ان دشواریوں اور دقتوں کا لحاظ رکھیں گے. جو سامان کی منتقلی میں جغرافیائی حیثیت سے پیش آسکتی ہیں.

ہ. جب کسی مملکت کے چنگی افسر کا سرٹیفکیٹ مال کی روانگی کے متعلق سرحد پر دکھایا جاوے گا تو اس کے متعلق یہی سمجھا جائیگا کہ وہ مال اس ملک کی آرہا ہے جہاں سے کہ سرٹیفکیٹ جاری ہوا ہے. اور اس لئے اس کی روانگی میں ممکن سہولتیں بہم پہونچانے سے انکار نہ کیا جائے گا. اور اس کے متعلق یہ شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہ ہوگی کہ وہ کسی دوسرے ملک سے آرہا ہے.

۵

۵ - دونوں ملکتوں کے افسر ایک دوسرے سے اتحاد عمل کی کوشش کریں گے. تاکہ سامان کی روانگی میں زیادہ دشواریاں اور جھگڑے پیش نہ آئیں.

علیگڑھ یونیورسٹی کا جلسہ

علیگڑھ ۱۹ اپریل. علیگڑھ یونیورسٹی کورٹ کا ایک جلسہ مسٹر محمد اسماعیل کی صدارت ہوا مسٹر منیر خاں نے جو تجویز نظام حیدرآباد کو یونیورسٹی کا چانسلر منتخب کرنے کی بابت پیش کی تھی وہ واپس لے لی. کیونکہ نظام کو یہ عہدہ قبول کرنے میں پس و پیش تھا. ایک تحقیقی کمیٹی بنائی گئی جو چانسلر کے انتخاب کے مسئلہ پر غور کرسکے. اس کمیٹی کے ممبر وائس چانسلر نواب چھتاری کرنل حیدر اور نواب نذیر یار جنگ سابق جج حیدرآباد مقرر کئے گئے.

ڈاکٹر سید محمود بیگم اعزاز رسول حافظ محمد ابراہیم ڈاکٹر کے آئے حامد مسٹر عبدالرحمن صدیقی مسٹر حسین امام مسٹر وحید احمد اور مسٹر فضل الرحمن کورٹ کے ممبر منتخب کئے گئے.

مندرجہ ذیل ممبروں کا انتخاب انتظامیہ کونسل کے لئے ہوا. ڈاکٹر ذاکر حسین نواب چھتاری. بیگم اعزاز رسول مسٹر خلیل الدین احمد ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی. مسٹر منیر خاں مسٹر عبداللہ ڈاکٹر ہادی حسین ڈاکٹر بار و مرزا ڈاکٹر طاہر رضوی.

مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کونسل کی ممبری سے اپنا نام واپس لے لیا. کورٹ نے گاندھی جی اور ڈاکٹر ضیاء الدین کی موت کے متعلق تعزیتی قرارداد پیش کی اور ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دو منٹ تک اختیار کی.

ڈاکٹر غلام امام نے اپنی یہ تجویز واپس لے لی کہ یونیورسٹی کا نام بجائے مسلم یونیورسٹی کے سرسید احمد کی یادگار یونیورسٹی رکھا جائے کیونکہ اکثریت اس تجویز کے خلاف تھی. مسٹر مونس خاں کی یہ تجویز کہ یونیورسٹی کے دفاتر میں اردو رائج کی جائے مسترد کر دی گئی. مسٹر عبدالحی یہ تجویز تھی کہ جمعہ کو بجائے اتوار کو تعطیل ہو اور جمعہ کو نصف دن کی چھٹی رہے مسترد کر دی گئی.

کورٹ نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ہائی اسکول تک ہندی لازمی کردی جائے اور انٹرمیڈیٹ اور بی اے میں اختیاری رکھی جائے اور ہندی اور سنسکرت کے شعبے بھی جاری کئے جائیں ہندی بی اے تک اختیاری ہوگی. اور سنسکرت ایم اے تک یہ بھی طے پایا کہ غیر مسلم طلباء کے لئے تمام درجوں میں بجائے مسلم تاریخ کے تاریخ وتمدن لازمی کر دی جائے.

یہ بھی طے ہوا کہ یونیورسٹی کی جبلی کی تقریب کسی مناسب تاریخ میں منائی جائے. اور تعلیمی معاملات کی کونسل کو پنڈت جواہر لال نہرو مولانا ابو الکلام آزاد اور مسز سروجنی نائیڈو کو ادب میں ڈاکٹر کی اعزازی ڈگری دینے کا معاملہ سپرد کیا گیا.

سمن لغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۴۸ء

عدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب بہادر منصف شرقی مقام ہردوئی

۱. گجراج سنگھ ولد کوشل سنگھ و مسماۃ منی کنور زوجہ رام نراین سنگھ و رام سنگھ نابالغ بولایت رام نرائن سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان کنورہ آنٹ پرگنہ گونڈوہ تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی مدعی

بنام. ۱. گنگا سنگھ ڈنگے سنگھ و جیپال سنگھ ولد جنگا سنگھ اقوام ٹھاکر و سنتو ولد مغاں قوم آرکھ ساکنان موضع کنورہ آنٹ پرگنہ گونڈوہ تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی.

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت دلا پانے مبلغ ۶۵/- بطور ہرجہ ومعاوضہ دائر کی ہے. لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ مئی سنہ ۱۹۴۸ء وقت ۱۰ بجے دن بر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو. اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو. پیش کرو.

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا.

آج بتاریخ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا.

بحکم منصرم عدالت منصفی شرقی ہردوئی

مہر عدالت

جمعیۃ العلما ہند کا سالانہ اجلاس. بمبئی. ۱۹ اپریل جمعیۃ العلماء ہند کا کل ہند سالانہ اجلاس ۲۶، ۲۷ اپریل کو بمبئی میں ہو رہا ہے.

کشمیر کے نئے حل کو ہندوستان نے مسترد کر دیا

حفاظتی کونسل میں مسٹر آئینگر کی تقریر

لیک سکسس ۔ ۱۹ اپریل ۔ ہندوستان کے نمائندہ مسٹر [illegible] نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے لئے [illegible] کشمیر کے مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان [illegible] ہے اور جس کے متعلق حفاظتی کونسل [illegible] کی ہے مسٹر آئینگر نے اس پر اپنی رائے [illegible] حفاظتی کونسل میں کہا ۔ میں حکومت ہند کی طرف سے کونسل کے صدر مسٹر الفانسو لوپیز اور تمام سابق صدر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے کشمیر کے مسئلہ پر کافی محنت سے کام کر کے اپنا وقت صرف کیا ہے ۔

انھوں نے حفاظتی کونسل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ، آپ کا طریقہ کار ہمیشہ حقیقت پسندانہ رہا ہے اور آپ نے مختلف ممالک کے تنازعات کو اپنے سیاسی تجربہ سے امکانی طریقہ پر سلجھانے کی کوشش کی ہے ۔ لیکن اگر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا تو اس کی ذمہ داری حفاظتی کونسل پر عائد نہیں ہوتی ۔

مسٹر آئینگر نے کہا کہ ہندوستان کو اقوام متحدہ کے منشور کے مقاصد اور توقعات پر عقیدہ ہے خصوصاً منشور کے اس حصہ پر جس میں اقوامی معاملات کے سلجھانے کے متعلق پر امن طریقے اختیار کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۔ ہندوستان میں ہر لوگ منشور کو اہمیت دیتے ہیں ۔ اور ہمیں امید ہے کہ تنازعات کا پر امن طریقہ پر فیصلہ کرنے میں حفاظتی کونسل کارگر ثابت ہوگی ۔ اور ہمارا عقیدہ برقرار رہیگا ۔

مسٹر آئینگر نے کشمیر کے مسئلہ پر التوا اور ان کے ہند جانے کے وقت تک جتنی کارروائی حفاظتی کونسل میں ہوئی تھی ، دہراتے ہوئے کہا ، التوا کے لئے صرف مجھے ہی اپنی حکومت سے مشورہ لینے کا وقت نہیں دیا ۔ بلکہ ممبران کونسل کو بھی اس وقفہ میں اطمینان کے ساتھ کشمیر کے مسئلہ پر از سر نو غور کرنے کا موقع ملا ۔ اور جب مارچ میں پھر بحث شروع ہوئی تو حالات زیادہ امید افزا تھے ۔

میں نے حفاظتی کونسل سے اپنی حکومت کی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا بنیادی مسائل پر میری رائے اب بھی وہی ہے جو التوا سے پہلے تھی ۔ میں نے عام رائے دہی کی آزادی اور غیر جانبداری پر زور دیا تھا ۔ ۱۰ و ۱۸ مارچ کے درمیان [illegible] مجھے معلوم ہے کونسل کے دو یا تین دوسرے وفود نے اس مسئلہ پر غیر سرکاری طور سے گفتگو کی جس کا نتیجہ ۱۸ مارچ کا مسودہ تجویز تھا ۔

اس کے بعد مسٹر آئینگر نے ایک تقریر کے ذریعہ اس تجویز کے اہم نکات کی وضاحت کی ۔ اور اس پر ایک مختصر مباحثہ ہوا ۔

اس وقت کونسل ملتوی ہو گئی اور معاملہ ایک مہینہ تک پیش نہیں ہوا ۔ ڈاکٹر سیانگ کی ۱۸ مارچ کی تجویز سمجھوتہ کی بہترین کوشش تھی اور میں نے اس کو شرائط کے ساتھ تجویز میں چند ترمیموں کی ضرورت سے منظور کر لیا ۔ کیونکہ وہ ہم کو ہمارے بنیادی اصولوں سے الگ نہیں کرتا تھا ۔ میری حکومت نے اس کو منظور کر لیا ہے اور مجھ کو یہ اختیار دیدیا ہے کہ میں حفاظتی کونسل کے سامنے اس منظوری کو دہراؤں لیکن حکومت ہند کو یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا کہ ایک غیر رسمی کانفرنس میں جس میں امریکہ و برطانیہ کے نمائندے بھی شریک تھے ڈاکٹر سیانگ کی تجویز کے اہم حصوں کو توڑ مروڑ دیا گیا ۔ اور ان کی نوعیت بدل دی گئی ۔ اور تقریباً چینی تجویز میں ہر ترمیم ہمارے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے اور موجودہ تجویز میں وہ اس قدر تبدیلیوں کے ساتھ پیش کی گئی کہ ہمارے لئے اس کا قبول کرنا مشکل ہے ۔

جیسا کہ ڈاکٹر سیانگ نے کہا ہے ہم نے تین پچھلی تجاویز میں ترمیم کر کے اپنے بنیادی اصولوں کے معیار پر لانا چاہا لیکن ہم ناکامیاب رہے ۔ اس وقت ہم موجودہ تجویز میں کوئی ترمیم کرنا نہیں چاہتے کیونکہ حفاظتی کونسل کی اکثریت نے اس کو منظور کر لیا ہے ۔ اگر ہم اس مسئلہ میں آزادی محسوس کرتے تو تقریباً تمام شرائط میں ترمیم پیش کرتے لیکن میں نے اس پر قناعت کی ہے کہ آپ کے سامنے اپنے خاص اعتراضات پیش کر دوں جن کی بنا پر مجھے تجویز سے سخت اختلاف ہے ۔

مسٹر آئینگر نے [illegible] ستان جس مسئلہ کے فیصلہ کے لئے حفاظتی کونسل میں آیا تھا ۔ اس پر ذرا بھی توجہ نہیں کی جا رہی ہے ۔ ہندوستان کا استغاثہ تھا کہ حملہ آوروں کو پاکستانی علاقوں سے تمام تر امداد مل رہی ہے اور پاکستان نے کشمیر پر اس حملہ کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی جو اس کے علاقہ سے ہو رہا ہے ۔ حملہ آوروں میں تقریباً نصف پاکستان کے باشندے ہیں ۔ وہ پاکستان کے سوا کسی طرف سے داخل نہیں ہو سکتے ۔ اور وہ بلا پاکستان کی رسد و اسلحہ کی امداد کے جنگ میں زیادہ عرصہ تک ٹک بھی نہیں سکتے تھے ۔ سوائے اس کے کہ پاکستان نے باقاعدہ اعلان جنگ کر کے کشمیر میں اپنی فوجیں نہیں بھیجی ہیں ۔ وہ حملہ آوروں کو مدد کرنے کے لئے سب کچھ کر رہا ہے جس سے دونوں ملکوں کے درمیان کسی وقت بھی جنگ چھڑ جانے کا سخت خطرہ ہے ۔ پچھلے چند دنوں میں ہندوستانی فوجوں نے حملہ آوروں سے [illegible] واپس لے لیا ہے ۔ اور اس شکست نے قبائلیوں کو اور زیادہ وحشی اور بے رحم بنا دیا ہے ۔ اور وہ شہریوں سے بہت ظالمانہ برتاؤ کر رہے ہیں ۔

نام نہاد حکومت کا تار

مسٹر آئینگر نے کہا ، میں اپنی مرضی کے خلاف آزاد کشمیر کی حکومت کا تار پڑھ رہا ہوں جس میں ہندوستانی فوج پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ راجوڑی میں ایسے مظالم کر رہی ہے جو مہذب دنیا نے کبھی نہ سنے ہوں گے اس میں کہا گیا ہے کہ تقریباً ایک لاکھ آدمیوں کو دو دن کے اندر نکال دیا گیا ہے اور وہ خانماں برباد بھوک ، موت اور تباہی کے چنگل میں گرفتار ہیں ۔ کونسل کو اس تار کی صداقت کے متعلق فیصلہ کرنا ہے ۔

مسٹر آئینگر نے ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ۱۴ اپریل کو اس کے بیان کے مطابق حملہ آوروں نے راجوڑی میں سخت ترین مظالم کئے ہیں ، اور جو عورتیں اغوا کی گئی ہیں ۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کی وزارت ریاست نے بتایا ہے ۔ کہ راجوڑی سے حملہ آوروں نے بھاگتے وقت زمین سے پالیسی اختیار کی اور قبائلیوں نے تمام ہندو اور مسلم آبادی کا قتل و غارت کیا ۔ لاشوں کی تعداد اتنی تھی کہ راجوڑی کے شمال میں ان سے خندق پٹے ہوئے تھے

مسٹر آئینگر نے بتایا کہ ۱۶ اپریل کو پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ان کو ایک تار میں لکھا تھا حملہ آوروں نے بڑے پیمانہ پر شہریوں کو قتل کیا ۔ لوٹا اور ان کی جائدادوں کو تباہ کر کے عورتوں کو اغوا کر لے گئے ۔ راجوڑی چھوڑنے سے پہلے ان کا رویہ بارہ مولا سے بھی زیادہ وحشیانہ تھا ۔ آپ حفاظتی کونسل سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ایسی وحشی مخلوق سے معاملت کرنا کتنا مشکل ہے ۔

مسٹر آئینگر نے کونسل پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا میں بات کونسل پر چھوڑتا ہوں ۔ کہ وہ آزاد کشمیر کی حکومت کے لگائے ہوئے الزامات پر اعتبار کرے یا اس اطلاع کو صحیح سمجھے جو میری حکومت نے دی ہے ۔ اور میں نے [illegible] بھی پڑھا ہے ۔

[illegible] نہرو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا یہ مخلوق [illegible] کسی ایسی پابندی کو تسلیم نہیں [illegible] کا مقتضی ہے ۔ غالباً [illegible] پچھلی جنگ عظیم [illegible] حال دے کر کہیں کہ ہمیں [illegible] سے ایسے مظاہرہ کی کیوں امید [illegible] ہمارا مقصد یہ ہے کہ کیا پاکستان [illegible] کشمیر کی معصوم مسلم و غیر مسلم آبادی پر مسلط کریگا ذمہ دار نہیں ہے ۔ اس مسئلہ میں پاکستان نے جو انحراف اپنی طرف سے کیا ہے ۔ اس کے متعلق اس تجویز میں کہیں ذکر بھی نہیں کیا گیا ہے ۔ مجھے تجویز کی ان سفارشات پر بھی اعتراض ہے جس میں پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ حملہ آوروں کو اپنے علاقہ سے نہ گزرنے دے کیونکہ یہ پاکستان کا فرض ہے جس کو اس نے پچھلے ۶ مہینوں میں کبھی نہیں ادا کیا ۔

مسٹر آئینگر نے اپنے دعوے کے ثبوت میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل کا حوالہ دیا جس میں مسئلہ یونان پر تقریر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ کسی ملک کے لئے دوسرے ملک کے خلاف اس کے باغیوں کی امداد بین اقوامی قانون کے مطابق جارحانہ فعل ہے چنانچہ کونسل نے اس سے پہلے پاکستان سے ایسی تمام کارروائیوں سے احتراز کرنے کے لئے کہا تھا ۔ جو حالات کو ابتر کرنے والی ہوں ۔

کچھ نہیں کیا ۔ اور اب بھی حملہ آوروں کے اڈے پاکستان میں موجود ہیں ۔ بلکہ حملہ آوروں کے لئے اسلحہ و گولہ بارود بنانے کے لئے ایک کارخانہ بھی کھولا ہے ۔ اور بڑی تعداد میں اسلحہ سامان و آدمی پاکستان سے کشمیر جا رہے ہیں ۔ جن کو سیکڑوں لاریوں میں منتقل کیا جا رہا ہے ۔

مسٹر آئینگر نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا حال ہی میں ایک قریب کی پہاڑی سے ۲ لمبی مار والی توپوں سے ۳۰۰ گولے مارے گئے ۔ اس قسم کی کوئی توپ ہندوستانی فوج سے نہیں چھینی گئی اور پونچھ کے علاقہ میں یہ توپیں درختوں میں نہیں چھپتی ہیں ۔ پاکستان متواتر بین اقوامی فرائض سے انحراف کر رہا ہے حفاظتی کونسل کو چاہیئے کہ اسے ایسا کرنے سے روکے ۔ یہ معاملہ اہم ہے اور حفاظتی کونسل کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بین اقوامی امن کے لئے خطرہ ہے ۔ ہماری خاص شکایت کی طرف سے جو بے توجہی برتی گئی ہے ۔ اس سے ہم کو ہماری حکومت اور قوم کو تکلیف پہنچی ہے ۔ ہم کونسل کے سامنے ایک سیدھی سادھی شکایت لائے تھے ۔ اور اس کے متعلق جو کارروائی ہم چاہتے تھے وہ ناگزیر تھی ۔ ہماری شکایت کو جانچ تو در کنار کرنے کے تقریباً چار مہینے تک التوا میں رکھا گیا اور کشمیر میں قتل و غارت اور معاشی تباہی برابر جاری رہی ۔

موجودہ تجویز میں کشمیر کے مسئلہ کا جو حل تلاش کیا گیا ہے وہ ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہے ۔ ہندوستان اور پاکستان کو تجویز میں ایک ہی درجہ دیا گیا ہے ۔ کیونکہ تجویز کی تمہید میں ہندوستان اور پاکستان دونوں سے جنگ بند کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۔ اور دوسری جگہ یہ کہا گیا ہے ہندوستان کی فوجیں بھی قبائلیوں اور حملہ آوروں کے ساتھ کشمیر سے ہٹالی جائیں ۔

مسٹر آئینگر نے کونسل کی تجویز کے ان مختلف حصوں کی طرف توجہ دلائی جس پر ہندوستانی وفد کو اعتراض ہے ۔ اور کہا یہ ایسے شرائط ہیں جن کو ہم ایک آزاد اور خود مختار حکومت کی حیثیت سے باعزت اور خود دارانہ طریقہ پر منظور نہیں کر سکتے ۔

مسٹر آئینگر نے تجویز کے کچھ شرائط کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ۔ الحاق کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک مخصوص مدت کے لئے عارضی طور پر ہوا تھا ۔ اور اب وہ مدت گزر گئی ہے ۔ ہم اس دعوے کی تردید کرتے ہیں کشمیر کا الحاق جو ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ہوا تھا ۔ جائز اور آئینی ہے ۔ اور ہندوستان نے اس معاملہ میں اپنے تمام فرائض کی پابندی کی ہے ۔ اس نے ریاست کشمیر کو تباہی سے بچا لیا ۔ اور اس کے دشمنوں کا مقابلہ کر رہا ہے ۔ اس لئے یہ الحاق جو آج ہے وہ امن کے بعد بھی برقرار رہیگا ۔ وہ اس وقت تک برقرار رہیگا جب تک عام رائے دہی ہندوستان کے خلاف نہ ہو ۔ آئینی طریقہ پر پاکستان کا ریاست کشمیر پر قبضہ نہیں ہے ۔

پاکستان ٹائمز پر پابندی

لکھنؤ ۔ دوشنبہ حکومت یوپی نے لاہور کے انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز کے داخلہ پر پابندی لگا دی ہے ۔

یہ حکم یوپی قانون تحفظ عامہ ۱۹۴۷ء کی رو سے جاری کیا گیا ہے ۔ اس کے ذریعہ ضلع اور ڈاکخانہ کے حکام کو ہدایت دیا گیا ہے کہ اگر صوبہ میں کسی جگہ اخبار کی کاپیاں پائی جائیں تو انھیں ضبط کر دیا جائے ۔

زرعی آلات کے پہلے کارخانہ کا افتتاح

لکھنؤ ۔ ۲۰ اپریل ۔ آج یوپی کے وزیر صنعت و ترقیات پنڈت گووند مالوی نے یوپی کمرشیل کارپوریشن میں ٹریکٹر اور زرعی آلات کے پہلے کارخانہ کا افتتاح کیا ۔ حکومت یوپی نے بڑے پیمانہ پر زرعی مشینی آلات سے کاشت کرنے کی مہم شروع کی ہے جس کا مقصد لاکھوں ایکڑ بنجر زمین کو قابل کاشت بنانا ہے ۔ اس طرح ہماری غذائی پیداوار میں اضافہ ہوگا ۔ اس کارخانہ کا افتتاح اس مہم کی ایک کڑی ہے ۔

کشمیر کے ہنگامی افسران کی سبکدوشی

سری نگر ۔ ۲۰ اپریل ریاست کشمیر کے ایک صحافتی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ عوامی حکومت ریاست کے نظم و نسق کو مکمل طور پر اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد اب کسی مقام پر ہنگامی افسران کی تقرری ضروری نہیں سمجھتی ۔

اس لئے اس قسم کی تمام ہنگامی تقرریاں ختم کی جاتی ہیں ۔

مہاتما گاندھی کے قاتلوں کا مقدمہ لال قلعہ میں

نئی دہلی ۱۰ اپریل . مہاتما گاندھی کے قتل کا مقدمہ مئی کے پہلے ہفتہ میں دہلی کے لال قلعہ میں شروع ہوگا . مقدمہ کے لئے ایک خاص عدالت قایم کی جائیگی جس کی صدارت کانپور کے سشن جج مسٹر آتما چرن کریں گے قتل کے سلسلہ میں دس آدمی ماخوذ ہیں جن میں پہلا ناتھورام ونایک گوڈسے ہے جو مہاتما گاندھی کے قتل کے فوراً بعد ۳۰ جنوری کو گرفتار کیا گیا تھا - اور دوسرا مدن لال ہے جس نے برلا ہاؤس میں بم کے سلسلہ میں قتل سے دس روز قبل گرفتار کیا گیا تھا . دوسرے ملزم یہ ہیں - ہندو مہا سبھا کے سابق صدر وی ڈی ساورکر . گوپال گوڈسے - آپٹے . کوکاری - پرسوری . شنکر . بجے اور دھن وتے .

پنڈت نہرو نے راجستھان یونین کا افتتاح کیا

اودے پور ۱۸ اپریل . آج وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک شاندار لیکن سنجیدہ تقریب میں راجستھان یونین کا اس کی نئی شکل میں افتتاح کیا . کیونکہ اس موقعہ پر راجپوتانہ کی خاص ریاست اودے پور کو اس یونین میں شامل کیا گیا . تریسٹھ سالہ مہاراجہ اودے پور نے دوامی راج پرمکھ کی حیثیت سے حلف اٹھایا . اور مہاراجگان کوٹہ بوندی اور ڈونگار پور ۵ سال کے لئے یونین کے نائب صدر مقرر ہوئے . مسٹر مانک لال ورما وزیراعظم راجستھان یونین نے بھی پنڈت نہرو کے سامنے حلف وفاداری اٹھایا .

جلسے کے سامنے تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا چند مہینوں کے اندر ریاستوں کے گروہوں کا قیام ہندوستانی تاریخ میں ایک یادگار چیز ہوگی .

راجستھان یونین ابھی تک ریاستوں کا سب سے بڑا گروہ ہے جس میں دس ریاستیں شامل ہیں . اور جس کی آبادی ۴۲ لاکھ علاقہ ۳۰ ہزار مربع میل اور آمدنی تین کروڑ روپیہ ہے . افتتاحی تقریب مہارانا کے شہر کے محل میں ہوئی جس میں تقریباً ایک ہزار سربر آوردہ مہمان راجپوتی لباس میں شریک تھے .

بکری ٹیکس کمشنر کا تقرر

لکھنؤ ۲۰ اپریل . نائب انکم ٹیکس کمشنر مسٹر ڈی ان بسرد کو حکومت یو پی نے اپنے صوبہ کا بکری ٹیکس کمشنر بنایا ہے . یہ فوراً اپنے اس نئے عہدہ کا چارج لیں گے .

مہاراجہ کشمیر دہلی میں

نئی دہلی ۱۸ اپریل . کشمیر کے مہاراجہ سر ہری سنگھ اور مہارانی کشمیر آج شام جموں سے تھوڑے دنوں کے لئے یہاں پہونچی ہیں یہ لوگ مع اپنے عملہ کے گورنمنٹ ہاؤس میں مقیم ہیں معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائنس نجی کام سے آئے ہیں .

مہاراجہ کشمیر نے آج نائب وزیراعظم سردار پٹیل سے ملاقات کی ہے .

سردار پٹیل مسوری میں آرام کریں گے

نئی دہلی ۱۸ اپریل حکومت ہند کے نائب وزیراعظم سردار پٹیل آرام کی غرض سے ۲۴ اپریل کو مسوری جا رہے ہیں . وہ وہاں تقریباً تین مہینے تک ٹھہریں گے .

صنعتی صلح بورڈ کے قیام کی تجویز منظور

نئی دہلی ۱۷ اپریل . حکومت ہند نے صنعتی صلح کے جس بورڈ کے قیام کی تجویز کی تھی اسے آج قائمہ کمیٹی کے افتتاحی اجلاس میں منظور کر لیا گیا .

حیدرآباد میں یوم اقبال

حیدرآباد ۱۸ اپریل اتحاد المسلمین کے صدر مسٹر قاسم رضوی نے گذشتہ شام یہاں اقبال ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہند اور پاکستان کے دس کروڑ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی صحیح طور پر نمائندگی کریں انھوں نے کہا کہ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعہ دنیا کو اسلامی اخوت کا سبق دیا .

افتتاحی تقریب کی صدارت نواب حسن یار جنگ نے کی . اقبال ہفتہ کی کامیابی کے لئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو . پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر جناح سر تیج بہادر سپرو مسز سروجنی نائیڈو اور پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان کے پیامات موصول ہوئے ہیں .

بکری ٹیکس میں ترمیم کا امکان

لکھنؤ ۲۰ اپریل . معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی نے ان مشکلات کے پیش نظر جن سے یو پی بکری ٹیکس کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں دوچار ہونا پڑتا ہے چند تبدیلیاں کی جائیں . اس کا نفاذ یکم اپریل سے ہوا تھا .

"ہم سیاست سے الگ ہو کر صرف سماجی پروگرام پر عمل کرنیکو تیار ہیں"

نکتہ چینیوں اور مخالفوں کو خان عبدالغفار خاں کا جواب

پشاور۔ ۱۶ر اپریل۔ خان عبدالغفار خاں نے آج اپنے نکتہ چینیوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی ریاست اور اُس کی حکومت کی وفاداری اور اس کے ساتھ اشتراک عمل کیلئے پیش کش [illegible] اظہار کے باوجود وہ برابر رنجش پیدا کر رہے ہیں اور [illegible] کے اور ان کی جماعت کے متعلق واقعات کو مسخ کرکے پیش کر رہے ہیں۔

خان عبدالغفار خاں نے کل شام کو ایک صحافتی بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہاں کے بعض لوگ پاکستان اس کے تمام باشندوں کے بجائے صرف اپنی ملکیت سمجھتے ہیں جب کبھی ان کا ذاتی مفاد خطرہ میں ہوتا ہے تو وہ "پاکستان خطرے میں ہے" کا نعرہ لگانے لگتے ہیں جو ان کے غرض پر مبنی پروگرام کی تکمیل میں ان کا ساتھ نہیں دیتے اور جن میں اتنی اخلاقی جرأت اور عقیدے میں پختگی ہے کہ وہ ان کی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کر سکیں انھیں پاکستان کا دشمن اور پانچویں کالم والا کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے۔

کیا پاکستان اسی طرح عظمت حاصل کر سکتا ہے اور اسلامی مساوات اور انصاف قائم کیا جا سکتا ہے؟

برطانیہ کا بنایا ہوا دستور

اس سوال پر کہ کیا وہ صوبہ کے مفاد کے پیش نظر اپنی پارٹی کو موجودہ وزارت کے ساتھ مخلوط وزارت بنانے دیں گے۔ خدائی خدمتگاروں کے لیڈر نے کہا میرا عقیدہ ہے کہ جب تک نظم و نسق کا موجودہ مضرت رساں نظام بالکل بدل نہیں دیا جاتا اور برطانیہ کے بنائے ہوئے دستور کی جگہ جلد از جلد خود عوام کا بنایا ہوا دستور نافذ نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک وزارتوں کے ذریعہ غریب عوام کیلئے کچھ بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

انھوں نے یاد دلایا کہ انھوں نے اس سخت مخالفت کی تھی کہ ان کی پارٹی وزارت بنائے لیکن وہ کانگریس اعلیٰ کمان کو قائل نہیں کر سکے اور آخر اعلیٰ کمان کی رائے منظور کرنی پڑی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کمزور ہو گئی۔ انھوں نے اس مسئلہ کے ایک دوسرے پہلو کی [illegible] میری [illegible] درمیان [illegible] ایک بڑی خلیج حائل [illegible] کا سوال خارج از بحث ہے۔

انھوں نے اپنے مخالفوں کے طرز عمل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب میں نے عوام کی فلاح و بہبود اور ریاست کی عظمت کیلئے حکومت کی تمام مفید اور ترقی پسند تجویزوں کے لئے اشتراک عمل کرنے کی خواہش صاف صاف ظاہر کر دی ہے تو مجھے گندی جماعتی سیاست میں کیوں کھینچا جاتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ چاہتے کیا ہیں اگر وہ صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ہم سیاست سے کنارہ کش ہو جائیں تو انھیں ایسا صاف صاف کہہ دینا چاہیئے۔ ہم ایسا کرنے کے لئے خوشی سے تیار ہو جائیں گے ہم عوام میں صرف سماجی پروگرام پر عمل کریں گے اور ان کو اختیار ہوگا کہ اپنی خوشی کے مطابق جس پروگرام پر چاہیں عمل کریں۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے خان عبدالغفار خاں نے دعویٰ کیا کہ مسلم ریاست کے قیام کے بعد جو کچھ ہونا چاہیئے تھا وہ نہیں ہو رہا ہے اور یہاں کے حالات بہت پسندیدہ نہیں ہیں۔

انھوں نے اخبار نویسوں سے کہا کہ وہ گاؤں گاؤں جاکر خود دیکھیں کہ کیا عوام میں اب بھی وہی جوش و خروش ہے جو پاکستان کے قیام کے وقت تھا۔

گلبرگہ کے نظربندوں کی بھوک ہڑتال

حیدرآباد۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ر اپریل کے ہنگامے اور لاٹھی چارج کے بعد کل گلبرگہ جیل کے سیاسی نظربندوں نے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی ہے۔

سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ ریاستی کانگریس کے صدر رام نند تیرتھ جنھیں گلبرگہ جیل میں رکھا گیا ہے بھوک ہڑتال نہیں کر رہے ہیں۔

[illegible] تقریر

پشاور۔ ۱۷ر اپریل۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کل صبح پشاور سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں آئے ہوائی اڈے پر گورنر سرحد، وزیر اعظم سرحد اور قبائلی علاقوں کے ریزیڈنٹ نے ان کا خیر مقدم کیا۔

ہوائی اڈے سے سرکٹ ہاؤس تک عوام نے ان پر پھولوں کی بارش کی اور پر زور نعروں سے قائداعظم کا خیر مقدم کیا، وہ اس راستے سے ایک کھلے ہوئے موٹر میں گذرے۔

سرکٹ ہاؤس پر مقامی پولیس کے دستوں کی سلامی لینے کے بعد انھوں نے سرحدی اسمبلی کے اراکین، مقامی مسلم لیگ کے نمائندوں، قبائلی سرداروں اور ایک سے ملاقات کی۔ انھوں نے افغانی سرحد کے خانہ بدوشوں کے ایک وفد سے بھی بات چیت کی، اور ہندوؤں کے دو نمائندوں سے بھی ملے۔ شہر میں ہندوؤں کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے، جب ہندو نمائندوں نے پاکستان ہی میں رہنے کا ارادہ ظاہر کیا تو مسٹر جناح نے ان کی حفاظت کا یقین دلایا۔

معلوم ہوا ہے کہ قبائلیوں کے نمائندوں اور عوام نے غلہ کی قلت کی شکایت کی۔

بنوں میں

بنوں سے روانہ ہونے سے قبل مسٹر جناح نے پولو میدان میں ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے عوام کے اتحاد و یکجہتی [illegible]

انھوں نے کہا "پاکستان تو مل گیا لیکن ابھی اسکی تعمیر کا مشکل ترین کام باقی ہے۔ لیکن یہ کام اس وقت آسان ہو سکتا ہے جب آپ سب لوگ ملکر اپنے ہر قسم کے ذرائع اور قوتوں سے حکومت کی مدد کریں، میں عوام کے مطالبات سے واقف ہوں، دو سال کے اندر اندر یہ سب پورے کر دیئے جائیں گے"۔

ہوائی اڈے سے لیکر بنوں تک چار میل کا فاصلہ ہے قائداعظم مس فاطمہ جناح کے ساتھ جب اس طرف سے گذرے تو عوام نے کثیر تعداد میں انھیں ہار پہنا کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

بنوں میں شام کو قلعہ بنوں کے قبائلیوں اور باشندوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے انھوں نے کہا "رشوت ستانی، اعزا پروری، جنبہ داری اور باہمی رقابت کو ختم ہو جانا چاہیئے۔ آپ لوگ آپس میں مل جل کر رہیں اور حکومت کا ہاتھ بٹائیں، کام کی زیادتی کے باعث مجھے کراچی سے باہر نکلنے کا موقع نہیں ملتا لیکن میں چاہتا تھا کہ آپ لوگوں سے مل کر آپ کے مسائل معلوم کروں

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 46 NO. 18	Cawnpore. Saturday 1st MAY 1948	کانپور شنبہ یکم مئی ۱۹۴۸ء مطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۶ نمبر ۱۸

ادبیات

تضمین بر غزل حضرت صدیق

تضمین بر غزل مصورِ غم جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق کانپور

ازحضرت قمر سلیمانی صاحب

یوں ہی مناظر جہاں فانی کو درس عبرت دیا کریں گی — جہاں پہ پژمردہ پھول ہوں گے وہیں پہ غنچے ہنسا کریں گے
رہیگا دریا یوں ہی خراماں حباب یوں ہی مٹا کریں گی — "ہماری تربت پہ بعد مردن ہزار میلے لگا کریں گے
رہیگی اپنی نہ خاک باقی چراغ مرقد جلا کریں گے

ترے تصور سے کام لیکر تشفی دل کیا کریں گے — یہی ہے اب جان آرزو کی اسی کو اب ہم نبھا کریں گے
فسانہ سوز عشق کہہ کر بیان صبر و رضا کریں گے — کسی کے گیسوئے مشکبو سے حدیث حرماں کہا کریں گے
"ٹھہر ٹھہر اب علاج تیرا جنون درد وفا کریں گے

نہیں ہے اب تاب دل میں باقی نظام ضبط الم ہے برہم — یہ دیکھتے ہیں کہ شعلۂ غم بدلنے والا ہے شکل شبنم
نہ دل ہی پر اختیار ہے اب نہ اب قابو میں چشم پرنم — "کہاں تلک ضبط گریۂ غم بس اب ارادہ یہ کر چکے ہیں
"ہماری آنکھوں سے دیکھ لینا ہزار طوفاں اٹھا کریں گے

نہ آہ کرنے کی ہے اجازت نہ شرح درد و الم کا امکاں — زباں پہ آ کے لوٹ جاتا ہے شکوۂ اضطراب پنہاں
یہ بیکسی کا ہے اپنی عالم کہ زندگی سے ہے دل پریشاں — "ہو کیسے تشریح درد حرماں بہت ہے نازک مزاج جاناں
"نگاہ خاموش سے اب اپنی فسانۂ غم کہا کریں گے

خرام رنگیں سے ہر قدم پر قیامت خوشنما اٹھا کر — ہر ایک ذرے کو عکس عارض سے حسن کا آئینہ بنا کر
ادا کو جان ادا بنا کر حیا کو جان حیا بنا کر — "وہ سیر گلشن کو جا رہے ہیں نگاہ سب سے بچا بچا کر
جو ان کو اک روز پا کے تنہا گلے لگا یا تو کیا کریں گے

جو آنکھ ممتاز مستیوں میں جمال بے مثل دلکشی ہیں — شباب میں شان دل نوازی نگاہ کامل فسوں گری ہیں
جو روئے گل ہیں وہ تازگی میں تو برگ گل ہیں وہ نازکی میں — "ابھی سے یکتا ہیں دلبری میں ہزار فتنے ہیں سادگی میں
"سنور کے آئے جو انجمن میں تو ایک محشر بپا کریں گے

کبھی نہ ہمسیر ہوئی عنایت کبھی نہ آنکھوں نے جلوہ دیکھا — یہی رہی زندگی کو حسرت یہی رہی روح کو تمنا
ہمیں پہ توڑی ہر اک قیامت ہمیں پہ ہر ظلم آزمایا — "ارادہ یہ ہے کہ حشر کے دن خدا سے انکا کریں گے شکوہ
"وہ سامنے آ گئے اچانک تو پھر بتاؤ کہ کیا کریں گے۔

صنم پرستی سے بعض آئیں غلط ہے تیرا خیال ناصح — ہماری رندی و عاشقی سے عبث ہے تجھ کو ملال ناصح
ہمارے انداز بیخودی پر فضول ہے قیل و قال ناصح — "ہمیں نہ ہوں گے تو کون ہوگا حریف حسن و جمال ناصح
"بغیر باد سحر گلستاں میں کیسے غنچے کھلا کریں گے

جفا ہوئی ہم پہ بے نہایت ستم ہوئے ہم پہ انتہائی — ہمیں کو برباد کر کے چھوڑا نہ پوچھو ظالم کی بیوفائی
کرم میں بھی ہے جفائے تازہ اداؤں میں بھی ہے کج ادائی — "رہے سلامت یہ کج ادائی کہ ان کے دم تک ہے دلربائی
"ہزار ہم سے کریں برائی ہم ان کے حق میں دعا کریں گے

سرشک غم آنکھ سے ہیں جاری غم محبت شباب پر ہے — نہ اپنی حالت سے واسطہ ہے قمر نہ دنیا کی کچھ خبر ہے
یہ گریۂ و نالہ بے حقیقت یہ آہ و فریاد بے اثر ہے — "اگر وہ آئیں یہاں کسی دن جو دل کی روداد مختصر ہے
"کہیں گے صدیق اس مزے سے وہ پہروں بیٹھے سنا کریں گے

دنیائے اسلام

فلسطین میں وسط مئی سے برطانی اقتدار ختم ہو جائے گا

لیک سکسس۔ برطانیہ کی وزیر نوآبادیات مسٹر کریچ جونس نے آج اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اپنے اس فیصلہ پر قایم ہے کہ ۱۵ مئی کو فلسطین میں حکم برداری ختم کر دی جائے جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں مسئلہ فلسطین پر مباحثہ کا آغاز کرتے ہوئے مسٹر جونس نے کہا کہ فلسطین میں عارضی صلح ہونا بہت ضروری ہے۔ اور اقوام متحدہ کو اس کے لئے ہر امکانی کوشش کرنا چاہیئے۔

برطانیہ فلسطین میں انتداب کے خاتمہ پر غور کر چکا ہے اب ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ فلسطین کے نظم و نسق۔ جائداد کی نگرانی۔ مفاد عامہ کے کاموں۔ عوام کے تحفظ اور اس قسم کے بیسیوں فرایض اور حکومتی ذمہ داریاں آخر کس مرکزی طاقت کے سپرد کیجائیں۔

جو مندوبین ۲۹ نومبر کے اس فیصلہ پر قایم ہیں کہ فلسطین کو تقسیم کر دیا جائے انھیں پوری دیانت داری سے اس سوال پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا ان کی حکومتیں تقسیمی قراردادوں پر عمل درآمد کرانے میں حصہ لینے پر تیار ہیں۔ کیا وہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ فلسطین کی اکثریت پر جبراً یہ منصوبہ مسلط کر دیا جائے۔ اور کیا اس طریق کار سے اشتراک عمل اور خیر اندیشی کا وہ جذبہ جو فلسطین کی عام شہری زندگی کے لئے ضروری ہے۔ پیدا ہو جائیگا۔ اس کے علاوہ اگر کسی موثر اقدام کی ضرورت پیش آئی تو کیا ۱۵ مئی تک فلسطین کے لئے فوجیں مہیا کی جا سکیں گی۔

میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت پسندی کا تقاضا ہے کہ اقوام متحدہ ان سوالات پر غور کر کے موجودہ تعطل کو دور کر دے ۱۵ مئی قریب آ رہی ہے اقوام متحدہ نے اس سلسلہ میں آخر کیا طے کیا ہے۔

فلسطینی کمیشن کے ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہ حکم بردار طاقت نے اس سے اشتراک عمل نہیں کیا مسٹر جونس نے کہا کہ بعض لحاظ سے یہ قرارداد حقیقت پسندی سے بہت دور تھی ہم ہمیشہ یہ کہتے رہے کہ تقسیم پر عمل درآمد کی ذمہ داری اقوام متحدہ کی ہے ہم اس میں کوئی حصہ نہ لیں گے لیکن دوسرے مسائل میں برطانیہ پورا پورا اشتراک عمل کر رہا ہے۔ اس الزام کا ذکر کرتے ہوئے کہ گزشتہ پانچ ماہ سے برطانیہ فلسطین کے ہنگاموں کو فرو کر کے وہاں امن و امان قایم کرنے سے مجبور نظر آ رہا ہے۔ مسٹر جونس نے کہا کہ یہ کام اتنا آسان نہیں جتنا سمجھ رکھا گیا ہے حالت یہ ہے کہ برطانی فوجوں پر سخت حملے ہو رہے ہیں۔ اور انھیں بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود ہم وہاں بین اقوامی فیصلہ برقرار رکھے ہیں۔ رہا یہ الزام کہ ہم غیر جانبداری نہیں برتتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے عربوں اور یہودیوں دونوں کو غیر مسلح کر دیا ہے۔

عارضی صلح کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا وہ گزشتہ سال جنرل اسمبلی نے جدوجہد موقوف کر دینے کی جو اپیل کی تھی اس کا کوئی اثر نہ ہوا [illegible] کونسل نے مارچ میں ایک پر زور اپیل کی۔ وہ بے اثر نکلی۔ میرے نزدیک اس طرح عارضی صلح کی اس اپیل کا بھی کوئی [illegible] نکلیگا۔ اس لئے کہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کی نگرانی کے لئے کوئی موثر نظام قایم نہیں ہے۔

حیفہ کے بندرگاہ پر یہودیوں کا قبضہ

یروشلم ۲۲ اپریل۔ یہودیوں نے آج کوہ حمل سے لے کر حیفہ کے وسط تک قبضہ کر لیا۔ اور برطانی فوجوں نے بندرگاہ کے ارد گرد دفاعی پوزیشن اختیار کر لی۔ یہودی نے ٹیلیفون اور دوسری عمارتوں پر قبضہ کر لیا۔ اور گودی کے قریب کی عمارتوں کو آگ لگا دی۔ ایک سو سے زائد زخمی عربوں کو اسپتال لے جایا گیا۔ برطانی فوجی دستے لنگس وے کی حفاظت کر رہی ہیں۔ یہ ایک تجارتی علاقہ ہے اور عربوں اور یہودیوں کے علاقوں کو ملاتا ہے۔

تقسیم میں حیفہ کو عربوں کا شہر قرار دیا گیا تھا مسلح عربوں نے ایلن بائی بارکس کے جنکشن پر حملہ کیا اور اٹھارہ ہزار پونڈ لے کر چلتے بنے۔ مسلح یہودیوں نے وسط یروشلم میں حکومت کے دفاتر پر قبضہ کر لیا۔ عبد الرحمان اعظم عرب لیگ کے جنرل سکریٹری نے آج قاہرہ میں کہا کہ عرب لیگ سمجھوتہ کو منظور کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ اقوام متحدہ فلسطین کے ساحلوں پر یہودیوں کو ناجائز طور نہ اترنے دے۔ چوں کہ اقوام متحدہ ہگانا کو غیر مسلح اور ختم نہیں کر سکتی ہے اس لئے فلسطین میں امن قایم رکھنے کی صرف یہ صورت ہے کہ اس کے دستوں کو ملک سے نکال باہر کیا جائے۔

شام نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی میں اپنے نمایندوں سے یہ کہا ہے کہ وہ اس بات پر زور دیں کہ عربوں کی باقاعدہ فوجیں برطانی انتداب ختم ہونے سے پہلے اپنی کارروائی شروع کر دیں۔ شامی حکومت کا یہ خیال ہے کہ ہگانا صرف فلسطین یہودیوں نہیں بلکہ ساری دنیا کے یہودیوں کی مسلح فوج ہے۔

ہگانا کا مقابلہ عربوں کی چھاپہ مار فوج کر رہی ہے۔ یہ فوج غیر تربیت یافتہ ہے اس کے پاس جدید ترین اسلحے نہیں ہیں۔

۱۶ مئی تک فلسطین میں عرب ریاست کا قیام

نیویارک ۲۵ اپریل۔ یہاں پاکستان کے نمایندے سر ظفر اللہ خان کے اس انکشاف پر کافی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ ۱۶ مئی کو فلسطین میں عرب ریاست کے قیام کا اعلان کر دیا جائیگا خیال کیا جاتا ہے کہ سر ظفر اللہ اس سلسلہ میں ایشائی بلاک کی یک جہتی کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ جو فلسطین میں عرب حکومت تسلیم کرے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل پر ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۶ | کانپور شنبہ یکم مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۸

شرق اردن کا یہودیوں کے خلاف اعلان جنگ

دمشق (شام) ۲۷ اپریل۔ کل رات سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شرق اردن کی عرب حکومت نے صیہونیت کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

شرق اردن کی فوج نے جوجو پر قبضہ کر لیا ہے یہ مقام یروشلم سے ۱۵ میل شمال دمشرق میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شرق اردن کے دارالحکومت عمان میں شام لبنان۔ عراق اور شرق اردن کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا کہ یکم مئی سے پہلے فلسطین پر سہ طرفہ حملہ کیا جائیگا شرق اردن کی فوج میں برطانی افسران کام کرتے ہیں۔

یہودیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ۵۰ ہزار عرب سپاہیوں سے کام لیا جائیگا۔

شرق اردن کی فوجوں نے عکہ کے پرانے میدان جنگ جہاں صلیبی لڑائیاں ہو چکی ہیں) سے حیفہ کے یہودی مورچوں کو بڑی توپوں کا نشانہ بنایا ہے۔

عمان کے اس معاہدہ پر لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح نے شام کی طرف سے دستخط کئے ہیں۔ اس معاہدہ پر مصر اور سعودی عرب کے بادشاہوں کے دستخط ہونا باقی ہیں۔

کل رات شام کو پارلیمنٹری کا ایک خفیہ اجلاس ہوا ہے جس میں وزیر دفاع نے فلسطین میں شام کی فوجوں کی سرگرمیاں اور ارادوں کا اظہار کیا ہے۔

عرب لیگ میں سات ریاستیں ہیں۔ شرق اردن عراق۔ مصر۔ شام۔ لبنان۔ سعودی عرب اور [illegible] میں سے اول الذکر چھ فلسطینی عربوں کے لئے [illegible] ہیں یمن ابھی اس قابل نہیں ہے کہ [illegible] عرب کی نجات دہندہ فوج عرص [illegible] اس کی طاقت کا صحیح اندا [illegible] اسماعیل صفوت اور [illegible] ہیں۔

فلسطین کی فوجوں کے ہیڈکوارٹر [illegible] سے آج پہلا اعلانیہ جاری ہوا ہے۔ جس میں کہا [illegible] کی لڑائی میں عرب اپنے مورچوں پر جمے ہوئے ہیں۔ جو [illegible] شروع ہوئی تھی۔ لڑائی کے شعلے کچھ دیر ٹھنڈے رہنے کے بعد آج پھر بھڑک اٹھے ہیں۔

اس اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ شہر عکہ میں جو جافہ سے ۶۲ میل شمال کی جانب ایک بندرگاہ ہے۔ شدید لڑائی ہوئی۔ ہگانا جماعت نے بڑی فوج کے ساتھ اس پر حملہ کیا۔ یروشلم کے الامین کیمپ جہاں کل تخلیہ کرنے کے وقت تک صرف چند برطانی سپاہی حفاظت کے لئے رہ گئے ہیں۔ آج رات عربوں نے بکتر بند گاڑیوں اور شاہ عبداللہ کی پیدل فوج کے سپاہیوں کو ساتھ لے کر کیمپ کے اصل پھاٹک سے دو سو گز کے فاصلہ پر مورچہ قائم کر لیا ہے۔ یہودی فوج اس چھوٹے سے بن میں جمع ہوئی ہے جو کیمپ سے نسبتاً کچھ زیادہ فاصلہ پر واقع ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ ایک موٹر سوار فوج جس کی تعداد دس بارہ ہزار ہے۔ شرق اردن کے دارالسلطنت عمان سے جنرل مصطفیٰ راغب پاشا کی سرکردگی میں روانہ ہو چکی ہے۔ اور دس دن کے اندر فلسطین میں داخل ہو جائے گی۔ بیروت میں حکومت لبنان کے صدر نے فلسطین کے بارہ ہزار عرب پناہ گزینوں کی امداد کے لئے اپیل کی

میں اشتراک تعاون کرتی رہے جب تک کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی اپنا آخری فیصلہ نہ دے۔

آج حکومت فلسطین نے ان افواہوں کے متعلق کہ برطانیہ نے اب اپنے پروگرام میں کچھ تبدیلی کر دی ہے۔ ایسی ہدایات جاری کر کے غلط ثابت کر دیا ہے۔ جن میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انتداب کے خاتمہ کے سلسلہ میں تمام کام ۱۵ مئی تک پورے ہو جانا چاہئیں۔ سرکاری بیان کہا گیا ہے کہ اگر حکومت فلسطین کو اس کا کوئی علم نہیں ہے کہ برطانیہ اپنے پروگرام میں کوئی تبدیلی کی ہے۔

جافہ میں برطانی فوجیں حرکت میں

تل ابیب۔ ۲۸ اپریل۔ بعض یہودیوں کا اس بات کا دعویٰ ہے کہ تین دن کی تباہ کاری کے بعد عربوں کا شہر جافہ ان کے قبضہ میں آگیا ہے کہ برطانی فوجوں کے آرگن زوائی لیوی کے دو ہزار سپاہیوں کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے۔

چند گھنٹہ قبل ضلع ہائی کمشنر نے تل ابیب کے میئر سے کہا تھا کہ برطانی فوجیں یہودیوں کو جافہ پر قبضہ نہ کرنے دیں گی۔

[illegible] ہوئے ارگن کے یہود سپاہیوں جافہ پر [illegible] کا اعلان کرتے پھر رہے تھے۔ کہ فضا میں مشین گنوں اور چھوٹی توپوں کی گھن گرج سے گونج [illegible] تل ابیب کے جنوبی ضلع میں یہود خندقیں [illegible] درست کرنے میں مصروف ہیں۔

[illegible]

جافہ کا زبردست محاصرہ اٹھا لیا ہے اور ہزار [illegible] نے چھوٹی چھوٹی کشتیوں [illegible] بھاگنا شروع کر [illegible]

[illegible] والوں نے [illegible]

اس نے کہا مصری [illegible] شرق اردن کے دارالحکومت عمان [illegible] کے ہاشمی کمان کے اتحاد کے متعلق گفتگو ہوگی۔ قاہرہ کے ایک اخبار نے اطلاع دی ہے کہ اگلے ہفتہ بیروت میں عرب ممالک کے حکمران اور اعلیٰ ترین عہدہ داروں کا جلسہ ہوگا۔

یروشلم کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ نے فلسطین میں قایم کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی عربوں نے اس کو مسترد کر دیا۔

عراق کے وزیر عدل و انصاف نے کہا عرب موت و زندگی کی جنگ میں مبتلا ہیں۔ انھیں ہر قسم کی مددی جائے گی۔ عراقی وزیر عدل عرب لیگ کے جلسے میں شرکت کرنے کے بعد بغداد آئے ہیں۔ انھوں نے بتایا ارض مقدس میں قتل عام کو روکنے کے لئے عربوں کو مداخلت کرنا ہوگی۔

آج قاہرہ میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ فلسطین کے جو عرب [illegible]

تل ابیب ۲۹ اپریل عربوں کے مشہور بندرگاہ جافہ میں جنگ کا آج چوتھا دن ہے۔ برطانی توپوں نے اپنے دہانے یہودیوں کی فوجوں پر کھول دیتے ہیں۔ بحر روم کے ساحل کے قریب ایک عرب بستی میں یہودیوں اور عربوں میں ایک ایک گھر کے لئے لڑائی ہو رہی ہے۔ اور یہودیوں نے اپنے مورچے مضبوط کر لئے تھے اب برطانی توپ خانے اس پر بم برسا رہے ہیں۔

غیر مصدقہ یہودی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ برطانی فوجوں نے جافہ کی بری ناکہ بندی توڑ دی ہے۔ اور یہ اب عربوں کے کمکی دستوں کی آمد کی منتظر ہیں۔

کل کی لڑائی میں ۲۶ عرب ہلاک اور ۲۹ زخمی ہوئے برطانی فوجیں جافہ میں اپنے مورچوں پر جمی ہوئی ہیں۔

قاہرہ کے اخبار الاہرام نے اپنے عمان کے نامہ نگار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ شرق اردن کی عرب فوج سے برطانی افسران الگ ہو جائیں گے! اور ان کی جگہ عرب افسران رکھے جائیں گے۔

شرق اردن کی عرب فوج نے حربہ کو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقام بحیرہ مردہ کے کچھ اوپر ہے۔ اور یروشلم سے ۱۵ میل شمال دمشرق میں واقع ہے۔

کل رات لبنان کابینہ کے ۵ گھنٹہ کے خفیہ اجلاس کے بعد لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ حکومت لبنان فلسطین کی خبروں کی اشاعت سے پہلے ان کی جانچ کرے گی حکومت نے اس بارے میں قانون بنا دیا ہے۔ انھوں نے کہا "فلسطین کے مسئلہ پر تمام عرب ممالک متفق ہیں"۔ انھوں نے اس افواہ کی تصدیق نہیں کی کہ عراق کے ایجنٹ اور شاہ عبداللہ کل بیروت آئیں گے۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ یروشلم تل ابیب سڑک جو حراست خانہ تھا۔ اس کو توڑ کر عرب قیدی بھاگ نکلے ہیں۔ ان کی تعداد سو کے قریب ہے۔

زبان اور رسم خط:۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اخبار نویسوں کی یونین میں قومی زبان کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ ظاہر ہے کہ انگریزی کی اہمیت رفتہ رفتہ کم ہوتی جائے گی۔ اور اس کی جگہ ملکی زبان استعمال ہونے لگیگی۔

انھوں نے کہا کہ جہاں تک قومی زبان کا تعلق ہے اسے چاہے ہندی کے نام سے یاد کیا جائے یا ہندستانی کے نام سے لیکن اسے عوام کی زبان ہونا چاہیئے۔ اور اس میں وہ تمام الفاظ استعمال کئے جانا چاہئیں۔ جو عام طور پر سمجھے اور بولے جاتے ہیں۔ خواہ وہ کسی زبان کے کیوں نہ ہوں۔ تمام ترقی پسند زبانیں اپنے دامن کو دوسری زبانوں کے الفاظ سے ہمیشہ مالا مال کیا کرتی ہیں چنانچہ انگریزی زبان میں ہر سال پانچ ہزار الفاظ کا استعمال کیا [illegible] اتا ہے انھوں نے رسم خط کے متعلق اظہار [illegible] کہ اس کے متعلق میری وہی رائے ہے جو گاندھی جی کی تھی یعنی ہماری قومی زبان ہندی اور اردو دونوں رسم خط میں لکھی جانی چاہیئے۔

[illegible] تقریر

[illegible] ہریجن (شیڈولڈ کاسٹ) کانفرنس میں [illegible] ہوئے حکومت ہند کے وزیر قانون ڈاکٹر امبیدکر نے جو کچھ کہا ہے افسوسناک ہے۔ ان کی تقریر کا لب لباب یہ ہے کہ ہریجنوں کو ایک جماعت۔ ایک جھنڈے ایک قائد کے تحت مجتمع ہو کر کانگریس اور سوشلسٹوں سے سیاسی مول تول کرنا چاہیئے! اس میں حیرت کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر جس حکومت کے وزیر ہیں وہ ابھی چند روز ہوئے جب فرقہ داری سیاسی جماعتوں کے خلاف ایک قرارداد منظور کر چکی ہے۔ پارلیمنٹ کے مباحثہ میں ڈاکٹر امبیدکر نے اس اصول کی مخالفت کی تھی۔ ان کا یہ قانونی نکتہ قابل قبول نہیں ہے کہ ان کی جماعت فرقہ داری نہیں بلکہ طبقہ داری ہے اس لئے کہ ڈاکٹر امبیدکر اور معمولی مزدور کسی طرح ایک ہی طبقہ کے افراد نہیں کہے جا سکتے۔

اس جتھہ بندی کے جواز میں ڈاکٹر امبیدکر نے کہا کہ کانگریس ہریجنوں کے مفاد کو نظر انداز کرتی رہی ہے یہ حقیقتوں پر پردہ ڈالنے کی ایک افسوسناک کوشش ہے

آئینہ کانپور

انتخاب کی تیاریاں

معلوم [illegible] ہے کہ مرکزی اور صوبائی ہلیوں کے انتخابی فہرستیں تیار کرنے کا ابتدائی کام شروع کیا جا رہا ہے۔ دیہاتوں میں یہ فہرستیں پٹواریوں کے حلقوں کے مطابق تیار کی جائیں گی کیونکہ ابھی مرکزی اور صوبائی حلقے مقرر نہیں ہوئے ہیں فہرستوں کی تیاری دستوری مسودہ کے مطابق ہوگی۔ انتخاب رائے بالغان سے ہوگا فہرستیں ہندی دیوناگری خط میں لکھی جائیں گی۔

وبائی امراض سے تحفظ

کانپور میونسپل بورڈ کے ہیلتھ افسر نے وبائی امراض کے قانون کے ماتحت احکامات جاری کئے ہیں جس کی رو سے تمام اشیا خورد و نوش یعنی پھل اور مٹھائیوں کو سربازار کھلا رکھ کر فروخت کرنا یا پھلوں کو کاٹ کر فروخت کرنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ تقریباً ۵۰ ہزار اشخاص کو ہیضہ کا اور تقریباً ایک لاکھ ۲۲ ہزار کو طاعون کا ٹیکہ لگایا جا چکا ہے۔

بال سبھا کو عطیہ

یوپی گورنمنٹ نے بال سبھا (ایسوسی ایشن) کو ایک ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے جس سے کتابیں خریدی جائیں گی۔

ہوائی جہازوں کی چوری کا مقدمہ

دو انگریز افسروں پر دو ہوائی جہازوں کو بیکار بتلا کر فروخت کرنے کا الزام ہے۔ اور اسی سلسلہ میں جو مقدمہ ان دونوں پر قایم ہے اس کی کارروائی عدالت میں شروع ہوئی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں گواہ گذر رہے ہیں۔

سیل ٹیکس

ٹریڈرس کے قائم مقاموں کی ایک میٹنگ میں یوپی کے تجارتی طبقہ کی شکایات پیش کی گئیں۔ اور گورنمنٹ سے ایکٹ ترمیم کی درخواست کی گئی۔

تحقیقات

آگرہ یونیورسٹی کے مسٹر بھو یو شرما ہندی ڈپارٹمنٹ کرائسٹ چرچ کالج کے علیحدہ کئے جانے کی تحقیقات کے لئے ایک ٹربیونل مقرر کیا تھا جس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

شراب کی گرفتاری

رام کشن نگر کے نصف درجن پنجابی ہوٹلوں کی پولیس نے تلاشی لے کر ۳ گیلن شراب برآمد کی ہے اس سلسلہ میں ایک درجن آدمی بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

نشہ بندی کے بعد یہ پہلی گرفتاری ہے۔ پولیس نے ایک ہزار روپیہ کی مالیت کا گانجہ بھی برآمد کر کے چند لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ پرمٹ پر ایک کانسٹبل ایک یکہ والے کو گانجہ رکھنے کے الزام میں گرفتار کر کے لے جا رہا تھا کہ ایک درجن آدمیوں نے لاٹھیوں سے حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا شور مچانے پر محلہ والوں نے آکر امداد کی۔ اس یکہ والے کے پاس سے ۲۲ پونڈ گانجہ برآمد ہوا ہے۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۲۸ اپریل ۵½ بجے شام کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ بہاری نواس میں بابو گوپی ناتھ سنگھ کے صدارت میں ہوئی جس میں کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی اور طے ہوا کہ اس رپورٹ کو ممبران میں گشت کرایا جائے۔ اور ایک کمیٹی میونسپل بورڈ کو مہاتما گاندھی کی یادگار منانے کے لئے مشورہ دینے کے لئے مقرر کی گئی۔

خواجہ عبدالسلام خزانچی نے حسابات پیش کئے جو منظور کئے گئے۔

ایٹ ہوم

بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کے صاحبزادہ مسٹر کلکتہ کا [illegible] کی شادی مس سنتوش کماری دختر مسٹر بخشی ویال کے ساتھ ہوئی ہے جس کی تقریب میں چیرمین صاحب نے تقریباً چار سو معزز حضرات کو ۲۹ اپریل ۶ بجے شام کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

اس موقعہ پر شہر کے تمام حکام اور ہر طبقہ کے معززین نے شرکت کی۔

ڈنر دیا۔

افسوسناک موت

۲۹ اپریل ۱۱½ بجے دن کو سید محمد احسن کاظمی جج خفیفہ کانپور کے چھوٹے صاحبزادے جنھوں نے امسال ہائی اسکول کا امتحان دیا تھا۔ اور جن کا سن ۱۶ یا ۱۷ سال کا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ پرمٹ کے ایک گھاٹ پر نہانے کے لئے گئے تھے۔ کہ وہ وہاں ڈوب گئے! اور باوجود انتہائی کوشش کے نعش برآمد نہ ہو سکی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو اس جانکاہ صدمہ میں کاظمی صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۸ اپریل کو اسی گھاٹ پر ایک اور نوجوان نے ڈوب کر اپنی جان دی۔ یہ نوجوان اوریا ضلع اٹاوہ سے ایک بارات کے ساتھ آیا تھا۔ ہم کو اس نوجوان کے وارثوں کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

خطرناک گھاٹ

کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں پرمٹ کے اس گھاٹ پر ہر سال دس بیس نوجوانوں کی جانیں نذر ہو جاتی ہیں! اور اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ نہانے والا یہ سمجھتا ہے کہ پانی کم ہے لیکن یہاں پر کوئی کھنڈ ایسا ہے کہ جس میں کوئی جانور رہتا ہے اور وہ آدمی کو دبوچ لیتا ہے۔

لہٰذا ہمارے خیال میں اس نقصان سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ گنگا تقریباً خشک ہو جاتی ہے۔ اس گھاٹ پر نہانا ممنوع قرار دیدیا جائے۔ اور وہاں پر ایک بورڈ لگا کر خطرہ سے آگاہ کر دیا جاوے۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ شہر میں امن و امان قایم رکھنے کے لئے نافذ کر دی ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت بلا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت پانچ آدمی یا اس سے زیادہ آدمی ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں گے۔ کوئی میٹنگ نہ ہو سکیگی۔ کوئی جلوس چاہے وہ دوامی ہو یا عارضی نہ نکل سکیگا کوئی شخص عام راستہ پر کسی قسم کا کوئی اسلحہ لے کر نہیں نکل سکتا۔ اور مارچ یا ڈرل وغیرہ نہیں کر سکیگا کسی پبلک جگہ پر یا ایسی جگہ پر جہاں سے عام راستہ میں آواز سنائی دے کسی قسم کا کوئی اعلان یا تقریر نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ لاوڈ اسپیکر یا مائیکروفون سے کوئی اعلان کیا جا سکتا ہے۔ کوئی شخص ایسی افواہ نہیں پھیلا سکتا ہے کہ دو فرقوں کے درمیان نفرت بڑھے۔ اور نہ اس قسم کے اشتہار یا پوسٹر چسپاں کئے جا سکتے ہیں۔ اور نہ اس قسم کی کوئی تصویر دکھائی جا سکتی ہے۔ اور نہ کوئی شخص پبلک جگہ پر پاکستان ریڈیو سن سکتا ہے اور نہ اپنا ریڈیو اس زور سے بجا سکتا ہے کہ پاکستان ریڈیو کی آواز عام راستہ پر آسکے! اور نہ کوئی شخص ایسی خبر کو اس طرح اشاعت کرے گا کہ جس سے معلوم ہو کہ وہ پاکستان یا کسی بیرونی سیاست کا وفادار ہے۔

کوئی شخص لاٹھی۔ چاقو۔ بلم نیزہ۔ ترولی یا اس قسم کے دوسرے ہتھیار بلا اجازت نہیں بیچے گا۔ اور نہ عام راستہ پر لیکر چل سکتے ہیں۔ البتہ حکومت کے ملازمان اس سے مستثنیٰ ہیں اور کچہری تک لائسنس کے تجدید کے لئے لا سکتے ہیں۔ سکھ اپنے ساتھ ایک کرپان رکھ سکتے ہیں، کوئی شخص زیادہ مقدار میں اپنے یہاں آگ لگانے والا سامان مثلاً پٹرول مٹی کا تیل اور دوسرے کیمیاوی سامان نہیں رکھ سکتا۔

اس حکم کو عمل میں لانے کے لئے ہر پولیس افیسر جس کا مرتبہ سب انسپکٹر سے کم نہ ہو۔ اختیار ہے کہ وہ کسی دوکان یا مکان کی جہاں اس کو اس قسم کی سامان کے موجود ہونے کا شک ہو۔ تلاشی لے سکتا ہے۔ اس حکم کا نفاذ ۲۹ اپریل سے ایک مہینے تک کانپور میونسپل۔ کنٹونمنٹ بورڈ و ڈسٹرکٹ بورڈ کے حدود کے اندر جاری رہیگا۔

---

۴ [illegible] پرشوتم داس ٹنڈن کی زیر صدارت ہوئی۔ پہلے مسٹر سیتلا پرشاد سنگھ سلطان پور کے کانگرسی رکن اسمبلی کی موت پر اراکین اسمبلی نے کھڑے ہو کر تعزیتی قرارداد منظور کی۔

مبارکباد

کانگریس کے معاشی پروگرام پر عمل درآمد کیلئے کمیٹی کا قیام

بمبئی ۲۵ اپریل۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کا دو روزہ پہلا اجلاس آج شام کو سات بج کر چھپن منٹ پر صدر کانگریس کی اس اپیل پر ختم ہوا کہ امداد و بحالی کا کام خدمت کے جذبے کیا جائے۔ اور مہاتما گاندھی قومی یادگار فنڈ کے لئے چندہ دیا جائے۔ اور جوش و خروش کا اظہار کیا جائے۔

کل ہند کانگریس کمیٹی کا خفیہ اجلاس کل آٹھ بجے صبح ہوگا جس میں کشمیر اور حیدرآباد کی صورت حال پر بحث کی جائے گی۔ صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اعلان کیا کہ اگر میری صحت نے اجازت دی تو میں مہاتما گاندھی قومی یادگار فنڈ کے لئے چندہ وصول کرنے کی خاطر ملک بھر کا دورہ کروں گا۔ انھوں نے اعلان کیا کہ اب اس نئے دستور کی منظوری کے بعد کانگریس صرف مملکت ہند کے حدود میں باقی رہے گی پاکستان کے وہ عوام جو کانگریس سے دلچسپی رکھتے ہیں اگر چاہیں تو کانگریس کے نام سے اپنا کام رکھ سکتے ہیں لیکن انڈین نیشنل کانگریس سے ان کا کوئی تعلق باقی نہیں رہیگا۔

اجلاس میں مسودہ دستور منظور کرنے کے بعد کانگریس کے معاشی پروگرام پر عمل درآمد کے لئے ایک مجلس قائمہ بنانے کے معاشی پروگرام پر عمل درآمد کے لئے ایک مجلس قائمہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو نو اراکین پر مشتمل ہوگی۔

مسودہ دستور اور اس پر متعلقہ تجاویز کی منظوری کے بعد کل ہند کانگریس کمیٹی کے سامنے معاشی پروگرام کی تجویز غور و خوض اور بحث و مباحثہ کے لئے پیش ہوئی۔

یہ قرارداد مسٹر شنکر راؤ دیو نے مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کی:-

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے معاشی پروگرام کی کمیٹی نے جو رپورٹ دی تھی۔ اسے کانگریس کمیٹی نے پہلے ہی منظور کر لیا ہے رپورٹ میں جو اغراض و مقاصد رکھے گئے ہیں کانگریس کمیٹی اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔ مزید تفصیلات اور حکومت ہند کی صنعتی پالیسی پر غور و خوض کرنے کے لئے کل ہند کانگریس کمیٹی نے مندرجہ ذیل مجلس قائمہ بنائی ہے۔ اس مجلس قائمہ کو عام پروگرام کے مخصوص امور پر عمل درآمد کرنے کے سلسلہ میں اراکین نامزد کرنے کا حق ہے۔ مجلس قائمہ وقتاً فوقتاً ورکنگ کمیٹی سے سفارشات کرتی رہے گی۔ کمیٹی کے اراکین یہ ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو (صدر) مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ مسٹر شنکر راؤ دیو۔ پروفیسر این۔ جی۔ رنگا۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ۔ مسٹر جگجیون رام۔ مسٹر گلزاری لال نندا۔ مسٹر جے سی کمارپا۔ مسٹر انند پرشاد چودھری

مسٹر شنکر راؤ دیو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ملک کا مستقبل بنانے کا سوال پیدا ہوتا کہ لوگ اپنی فتح سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ مسٹر دیو نے تجویز کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ معاشی پروگرام ہی عوام کی بھلائی کی بنیاد ہوتا ہے۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کے سامنے جب معاشی پروگرام کی رپورٹ پیش کی گئی اس وقت لوگوں کے دل مہاتما گاندھی کے غم سے چور تھے اسی لئے اس پر غور کرنے کے مسئلہ کو ملتوی کر دیا گیا لیکن پروگرام کی بنیادی باتوں پر کانگریس کمیٹی نے اپنی رضامندی دے دی۔ اس کے بعد حکومت نے اپنی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ پالیسی کانگریس کے معاشی پروگرام سے کس قدر منطبق ہے۔

مسٹر دیو نے کہا کہ کانگریس کا یہ مقصد ہے کہ وہ جمہوریت کی بنیادوں پر ایک ایسی سوسائٹی قائم کرے جس میں ہر شخص کی جو قرار واقعی محنت کرتا ہے۔ اسے ترقی ہو اور اپنی شخصیت بڑھانے کے امکانات حاصل ہوں۔ اسی طرح کی جمہوریت ہندوستان کی آزادی کا اظہار کر سکتی ہے۔

مسٹر شنکر راؤ دیو نے کہا کہ صحیح جمہوریت اس وقت تک نہیں قائم ہو سکتی ہے جب تک کہ طاقت اور پیداوار میں لامرکزیت نہ ہو کانگریس اور حکومت کے فیصلے ایک ہی ہونا چاہئیں۔ کانگریس کی پالیسی نجی سرمایہ داری اور دولت کے ایک جگہ پر جمع ہو جانے کے خلاف ہے کانگریس بیچ کا راستہ اختیار کرنا چاہتی ہے۔ جو صنعتی پالیسی کے لئے اہم ہے۔

انھوں نے کہا یہ عملی کام عملی طور سے قائمہ کمیٹی کے قیام کے بعد شروع ہوگا۔ ہمارے پاس بہت سی اسکیمیں ہیں جن کو مختصر مدت میں پورا نہیں کیا جا سکتا ہے اس قائمہ کمیٹی کو ترجیحی اسکیموں کا انتخاب کرنا پڑے گا۔

اس کے بعد کانگریس کمیٹی چار کے لئے پینتالیس منٹ تک ملتوی رہی۔

پروفیسر این جی رنگا نے قرارداد کو سراہتے ہوئے ایوان سے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس کو متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے۔ انھوں نے حکومت کے معاشی پروگرام کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی تحتی کمیٹی کی رپورٹ اور حکومت ہند کی معاشی پالیسی میں کہاں تک مطابقت پائی جاتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ اشتراکی حکومت کی منزل تک پہنچنے کے لئے ایک زینہ کا کام کرے گی۔ اگر حکومت ہند کا پروگرام آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے مقاصد کو پورا نہیں کرتا تو کمیٹی کا فرض ہے کہ ایسے ذرائع اختیار کرے جن سے حکومت اس کی صنعتی پالیسی پر عمل پیرا ہو سکے حکومت حالات کے لحاظ سے اس پالیسی پر معمولی سی ترمیم کر سکتی ہے لیکن بنیادی اصولوں میں فرق پیدا نہیں کر سکتی۔ آل کانگریس کمیٹی کا مطمح نظر ہمیشہ ایک اتحاد باہمی کی دولت مشترکہ قائم کرنا رہا ہے۔

پروفیسر رنگا نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اگرچہ سیاسی اعتبار سے آزاد ہو گیا ہے۔ لیکن معاشی اعتبار سے آزاد نہیں ہوا ہے۔ یہ آزادی اس وقت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ راہ چلنے والا بھی معاشی لحاظ سے خود کفالتی نہ ہو جائے۔

پروفیسر رنگا نے کہا کہ دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ آیا کل ہند کانگریس کمیٹی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی صنعتی مشینوں کی نگرانی کرنے کی صلاحیت رکھتی بھی ہے یا نہیں۔ سیاسی میدان کی طرح معاشی میدان کے لئے بھی ہم کو معاشی مجلس قائمہ کی ضرورت ہے۔ جو صورت حال کا مقابلہ کرے گی سفارشات کرے گی اور حکومت کی پالیسی اور کل ہند کانگریس کمیٹی کے مقاصد کی تکمیل میں ہم آہنگی اور یکسانیت پیدا کرے گی۔

مسٹر انصاری (دہلی) نے ایک ترمیم پیش کی جس کی غرض و غایت یہ تھی مجلس قائمہ کے ممبروں کو چنتے وقت کسانوں ٹریڈ یونین اور سیاسی جماعتوں کو نمائندگی ضرور دی جائے۔

وہ یہ دفعہ اس لئے رکھنا چاہتے تھے کہ ان جماعتوں نے کانگریس کی جنگ آزادی میں کانگریس کے ساتھ شانہ بشانہ حصہ لیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ جماعتیں چونکہ معاشی سیاسی طاقتوں کی نمائندگی کرتی ہے اس لئے کانگریس کو ان کو اپنے ساتھ رکھنا چاہئے۔

مسٹر دیوندر ناتھ (مغربی بنگال) چاہتے تھے کہ پروفیسر نرمل کمار بوس کا نام مجلس قائمہ میں رکھا جائے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اس موقعہ پر بحث میں دخل دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں لوگوں کی یہ عادت ہو گئی ہے کہ جب اپنا کام نکالنا ہوتا ہے تو گاندھی جی کے اصولوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اور جب کام نکل جاتا ہے تو اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کمیٹی کے اراکین تبدیل کرنے کی مخالفت کی اور کہا کہ وہ قریب قریب وہی ہیں جنھوں نے معاشی پروگرام تیار کیا تھا۔ صرف اس میں سوشلسٹ نہیں ہیں جو کانگریس چھوڑ چکے ہیں۔ ورنہ عملی حیثیت سے اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔

پنڈت نہرو نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کے معاشی پروگرام پر کسی خلا میں غور نہیں کیا جا سکتا ہمیں اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کیا کرنا ہے۔ اور کیا کیا جا چکا ہے۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کی مقررہ مجلس قائمہ اور حکومت کے ذمہ داران میں جو ریاست کے پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں قریب ترین ربط ہونا چاہئے۔

کمیونسٹ سب سے زیادہ رجعت پرست ———

ان لوگوں کو جواب دیتے ہوئے جو مجلس قائمہ میں انتہا پسند عناصر کی شمولیت پر اصرار کرتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا بہت سے لوگ جنھیں انتہا پسندی سمجھا جاتا ہے درحقیقت وہی رجعت پرست ہیں۔ ہندوستان کے سب سے بڑے رجعت پرست شاید کمیونسٹ ہیں۔ ڈھیلے ڈھالے الفاظ استعمال کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ان سے ہم کسی منزل پر نہیں پہنچ سکتے۔

گزرنا ضروری ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے تفصیلات کا ذکر کئے بغیر اپنے منصوبہ کا ایک خاکہ بنایا تھا۔ اب تفصیلات پر غور کرنے کا وقت ہے۔ اور یہ کام ماہرین فن کا ہے۔ نظروں کے سامنے عام خاکہ کا رہنا ضروری ہے حکومت کا فرض ہے کہ کمیٹی نے جو عام خاکہ مرتب کیا ہے اس پر عمل کرے۔ اگر حکومت اس معاشی خاکہ اور پروگرام کے مطابق عمل نہیں کر سکتی تو اسے حکومت سے دست بردار ہو جانا چاہئے لیکن یہ بھولنا چاہئے کہ اگر کسی حکومت کو تفصیلات کے ایک ایک جزو پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا جائے تو وہ کچھ نہ کر سکیگی۔ اور حکومت چلانا مشکل ہو جائیگا۔

حکومت ایک منصوبہ بندی کمیشن مقرر کرنا چاہتی ہے حکومت فوری طور پر جو کچھ کرنا چاہتی ہے اس کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ ممکن ہے حکومت کا یہ اقدام بعض اراکین کی امیدوں کے مطابق نہ ہو لیکن میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت ان مقاصد کے لوگوں کی روگردانی نہ کرے گی۔

جنھیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ حکومت کی صنعتی پالیسی اور کانگریس کمیٹی کی تحتی کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات میں چنداں فرق نہیں ہے حکومت نے بعض صنعتوں کو قومی ملکیت بنانے کے لئے ایک سال کی مدت رکھی ہے۔ رپورٹ میں اس کے لئے ۵ سال کی مدت رکھی گئی ہے۔

صنعتوں کو قومی ملکیت بنانے کے سلسلے میں ہمیں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہئے دنیا میں پیداوار کے طریقہ کار میں اتنی تیزی سے تبدیلی ہو رہی ہے کہ کوئی دور اندیش حکومت کسی ایسی صنعت کو اپنے قبضہ میں نہ کرے گی جو آئندہ دس سال کے اندر پرانی اور بے وقعت ہو کر رہ جائے اس لئے جدید ترین صنعتوں کو قومی ملکیت بنانا نامناسب ہے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر ادھیکاری کی انڈونیشیا کو روانگی

لکھنؤ۔ ۲۶ اپریل۔ مسٹر ہرگوبند جو ہندی روزنامہ ادھیکار میں اسسٹنٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے کل لکھنؤ سے انڈونیشیا کے لئے روانہ ہو گئے ان کے اعزاز میں ہندی اخبار نویسوں نے ایک رخصتی جلسہ کیا۔ اور انھیں ان کے اعلیٰ مقاصد کی کامیابی کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کی مبارکباد دی کہ وہ تنہا اپنے ارادہ اور مقصد کو بغیر کسی سہارا لئے ہوئے یہ سفر اختیار کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں انھوں نے کسی سے امداد کی بھی خواہش نہیں کی۔

اخبار نویس سوال نامے کا جواب ۵ مئی تک بھیج سکتے ہیں

لکھنؤ۔ ۲۶ اپریل۔ میں اخبار نویسوں کے عام مطالبے کے جواب میں اخباری صنعت کی تحقیقاتی کمیٹی کے چیرمین نے یہ طے کیا ہے کہ کمیٹی کے اراکین کے سوال نامے کے جوابات موصول ہونے کی آخری تاریخ میں ۵ مئی ۴۸ تک توسیع کر دی جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ اخبار نویس نیز صنعت سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے اشخاص جو ابھی تک کمیٹی کے سکریٹری کے پاس اپنے جوابات اور تجاویز نہیں بھیج سکے ہیں اب روانہ کریں گے۔

حیدرآباد میں انڈین اکسپریس کی کاپیاں ضبط

حیدرآباد۔ مدراس کے ایک انگریزی روزنامہ اکسپریس کی جو کاپیاں آج ہوائی ڈاک سے یہاں پہونچیں انھیں پولس نے اس بنا پر ضبط کر لیا کہ انھیں اخبار مذکور کی اس اشاعت میں کچھ قابل اعتراض مواد موجود ہے۔

انگریزوں کی جگہ پر ہندوستانی مجسٹریٹ

لکھنؤ ۲۵ اپریل۔ ۱۵ اگست سے یورپین افسران کے ریٹائر ہونے کے بعد تقریباً بیس ہندوستانی جوائنٹ مجسٹریٹوں کو مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدوں پر ترقی دی گئی۔

کانگریس کا مسودہ دستور کل ہند کانگریس کمیٹی میں منظور

بمبئی ۲۵ اپریل۔ کل ہند کانگریس کمیٹی نے آج کانگریس کا مسودہ دستور منظور کر لیا۔ شام کے اجلاس میں کانگریس کے لئے نئے دستور پر عمل درآمد کے وقت تک عارضی قواعد و ضوابط کی منظوری پر رائے لینے پر اصرار کیا گیا۔ اور اصل تجویز کثرت رائے سے منظور کر لی گئی۔

صدر کانگریس نے رائے شماری کی مسلسل اپیل کو [illegible] کر لیا لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سو تین نے عارضی قواعد کے حق میں اور چھیاسٹھ نے اس کی خلاف ووٹ دئے۔ پنڈت جواہر لال نہرو مولانا ابوالکلام آزاد اور صوبوں کے وزراء اعظم اور وزرا نے عارضی قواعد کی منظوری کے حق میں ووٹ دئے۔

اجلاس کے شروع میں صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ممبروں سے اپیل کی کہ دوپہر سے قبل کانگریس کے دستور کو منظور کرنے میں میری مدد کیجئے تاکہ سہ پہر کے اجلاس میں ایوان دوسرے معاملات پر غور کر سکے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اس پر زور دیا کہ اجلاس آج ختم ہو جانا چاہئے۔

اس کے بعد دستور پر دفعہ وار غور و خوض شروع ہوا۔ دفعہ ۴ جس میں کانگریس کی رکنیت کے شرائط ہیں بغیر کسی تبدیلی کے جس طرح دستوری کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی نے اس کی سفارش کی تھی منظور ہو گئی۔ ایک یہ ترمیم کہ ہر رکن قومی تعمیری کام کل ہند کانگریس کمیٹی یا اس کی طرف سے مستند شدہ اداروں کی ہدایات کے مطابق انجام دے نامنظور ہو گئی۔

اگلی تین دفعات بھی بغیر کسی ترمیم کے منظور ہو گئیں ۵ ویں دفعہ میں کہا گیا ہے کہ کانگریس کسی ابتدائی پنچایت اور کانگریس کمیٹی کی مدت عمر تین سال ہوگی۔

دفعہ ۷ ممبروں کا ایک رجسٹر رکھنے سے متعلق ہے دفعہ ۸ میں ووٹروں اور امیدواروں کی شرائط کا ذکر ہے۔ دفعہ ۸ بھی جو کانگریس کی ابتدائی پنچایتوں سے متعلق ہے منظور ہو گئی۔

دفعہ ۹ پر جس میں کانگریس کے لئے مندوبین کے انتخاب کا ذکر ہے کچھ بحث و مباحثہ ہوا۔ اراکین نے تین ترمیمیں پیش کیں جنھیں منظور کر لیا گیا۔

ایک ترمیم کے ذریعہ یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اگر صوبائی کانگریس کمیٹی مقررہ وقت کے اندر مستند اور سرگرم ممبران کی فہرست پیش کرنے سے قاصر رہتی ہے تو ورکنگ کمیٹی کو ضروری اقدامات کرنے کا اختیار ہوگا۔

اس دفعہ پر بہت کامیابی کے ساتھ یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ اس طرح تو انکار کے ذریعہ ایک پورا صوبہ اپنے مندوبین کو انتخاب کرنے سے محروم رہ سکتا ہے۔

ایک دوسری ترمیم کے ذریعہ واحد علاقائی حلقہ انتخاب کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔

مسودہ قانون میں سفارش کی گئی تھی کہ صوبائی کانگریس کمیٹی کا صدر کانگریس کا خود بخود مندوب ہو جائے گا۔ آج تیسری ترمیم کے ذریعہ صوبائی کانگریس کمیٹی کا ہر سابق صدر کانگریس کا مندوب تصور کیا جائے گا بشرطیکہ وہ ایک سال تک اپنے عہدے پر رہا ہو۔

اس دفعہ پر یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ اگر وہاں ایسے [illegible] پورا پورا تو مندوب بننے اور صدارت حاصل کرنے کے لئے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ساز باز ہوا کرے گی۔

کل ہند کانگریس کمیٹی کا اجلاس دوپہر کو سہ پہر کے لئے ملتوی ہو گیا۔ آج اپنی صبح کی تین گھنٹہ کی نشست میں [illegible] کی ۲۰ دفعہ کو منظور کیا بقیہ دفعات سہ پہر کی [illegible] میں منظور کی جائیں گی۔

[illegible] کمیٹی اور دستوری کمیٹی نے کل ہند کانگریس کمیٹی کے اراکین کے انتخاب کے سلسلہ میں جو تجویز پیش کی تھی ایوان نے اسے منظور نہیں کیا کل ہند کانگریس کمیٹی نے یہ ترمیم منظور کی کہ ورکنگ کمیٹی کے ½ اراکین سے زیادہ صوبائی یا مرکزی کابینہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ حکومت کے جن اراکین نے اس کی مخالفت کی ان میں مولانا ابوالکلام بھی شامل تھے مگر ان کی مخالفت کارگر ثابت نہ ہوئی۔

دفعہ ۲۱ تا ۲۵ جن کا تعلق انتخابی جھگڑوں اور عدالتوں سے ہے بغیر کسی مباحثہ کے منظور کر لی گئیں۔

دفعہ ۲۶ (ہندوستان میں کانگریس کا تمام کاروبار ہوا۔ اور اس زبان میں ایک کاغذات رکھے جائیں) بحث طلب ہونے کی وجہ سے ملتوی کر دی گئی۔

مسٹر جوہائی لال جوہاری (اجمیر) نے التوا کی اس بنیاد پر تردید کی کہ مسئلہ اہم ہے۔ اور فوری توجہ کا محتاج ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ اس مسئلہ پر فوری طور پر بحث کر کے اس کو طے کر لیا جائے لیکن ان کی یہ تجویز نامنظور ناقابل قبول ٹھہری۔

انتخابی کمیٹی کے قیام کا ذکر تھا۔ اس کی چھ ترمیموں پر مباحثہ ہوا تمام ترمیموں کا مقصد یہ تھا کہ ہر صوبہ کا انتخابی بورڈ اور کمیٹی الگ الگ ہو۔ اور امیدواروں کو صوبائی کمیٹیوں کے خلاف مرکزی کمیٹی میں اپیل کرنے کا حق ہو اور مرکزی انتخابی کمیٹی کا انتخاب آل انڈیا کانگریس کمیٹی کرے۔

ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ نے مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے ترمیموں کے اصول کو منظور کر لیا۔ اور کہا اصل مسودہ میں اس قسم کا ایک فقرہ تھا مگر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اس کو نکال دیا۔ وہ فقرہ یہ ہے کہ صوبائی انتخابی کمیٹیاں صوبائی کانگریس کمیٹی کے عام جلسہ میں اس فقرہ کو دفعہ ۲۸ میں شامل کر لیا گیا دوسرے حضرات نے جو ترمیمیں پیش کیں تھیں وہ یا تو منظور ہوئیں یا واپس لے لی گئیں۔

دفعہ ۲۹ (آئندہ دستور میں ترمیم صرف ⅔ اکثریت سے کی جائے گی) کو بھی منظور کر لیا گیا۔ یہ آخری دفعہ تھی۔ اس لئے پورے دستور کو ایوان کے سامنے پھر پیش کیا گیا جسے منظور کر لیا گیا۔

ایک گھنٹہ کی کارروائی کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کرسی صدارت پر آگئے اور چھ دفعات معہ کچھ زبانی ترمیمو ن کے بہت جلد منظور کر لی گئیں۔

کل ہند کانگریس کمیٹی کے انتخاب کے طریقہ پر پر زور بحث ہوئی اور جلسہ نے دستوری مسودہ کی سفارش کو مسترد کر دیا۔

جس میں کہا گیا تھا کہ کل ہند کانگریس کے دو تہائی ممبران کا انتخاب تعمیم کرنے والے ووٹوں سے ہوا۔ اور بقیہ ایک تہائی متناسب نمائندگی اور واحد قابل انتقال ووٹ سے منتخب کئے جائیں۔

جلسے نے بالاتفاق ایک ترمیم منظور کر لی کہ کل ہند کانگریس کمیٹی کے ممبران کا انتخاب واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ سے ہو۔ اور پرشوتم داس ٹنڈن نے سخت مخالفت کی۔ دونوں اشخاص نے کہا کہ واحد قابل انتقال ووٹ سے غلط پروپیگنڈے کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔ اور ایسے لوگ منتخب ہو جاتے ہیں جو الکشن کے بعد کانگریس کمیٹی سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔

ڈاکٹر سیتارامیہ نے کہا کہ کمیٹی کے تین سو ای ممبران میں سے مشکل سے سو ممبر موجودہ اجلاس میں شریک ہیں ہم لوگوں کو ذمہ دار اشخاص کی طرح کام سے دلچسپی لینا چاہئے۔ سیٹھ گووند داس نے ترمیموں کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ قابل انتقال ووٹ میں سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ہر امیدوار کو صوبائی مندوبین کے پاس بلا اپنی حیثیت کا لحاظ کئے جانا پڑے گا۔ یہ ٹھیک نہیں ہے کہ وہ لوگ جو نیچے درجے کے مندوبین سے الگ ہیں۔ ان کا انتخاب کل ہند کانگریس کمیٹی کے لئے ہو۔

گیارہ بجے ڈاکٹر راجندر پرشاد کرسی صدارت پر دوبارہ آگئے۔

دفعہ ۱۱ جو صوبائی کانگریس کمیٹیوں کے دستور سے متعلق تھی۔ منظور کر لی گئی۔ دستور کمیٹی کی طرف سے مسٹر ایس [illegible] پاٹل نے ایک ترمیم چاہی جس کے رو سے طے ہوا کہ تجویز سے وہ شرط نکال دی جائے۔ جو صوبائی کانگریس کمیٹیوں میں ممبران کو نامزد کر لینے کے متعلق تھی۔

اس کے بعد ۱۲ سے سولہ تک دفعات منظور کر لی گئیں۔ ان دفعات میں انتخابات۔ کانگریس کمیٹی کے کام اور کانگریس کے سالانہ اجلاس کے متعلق کہا گیا تھا۔

دفعہ ۱۶ پر پھر ایک مرتبہ پر زور بحث ہوئی یہ دفعہ کانگریس کی مجلس عاملہ کی تنظیم کے متعلق تھی۔ دستوری مسودہ میں کہا گیا تھا کہ مجلس عاملہ میں سب ملا کو پندرہ ممبر ہونا چاہئے جس میں صدر سکریٹری اور خزانچی سب شامل ہیں۔ اور ان ممبران کو صدر کل ہند کانگریس کمیٹی کے ممبران سے منتخب کرے گا لیکن اگر کوئی مجلس عاملہ کا ممبر چھ ماہ کی مدت کے اندر کل ہند کانگریس کمیٹی کا ممبر نہیں بنتا ہے تو وہ مجلس عاملہ کا بھی ممبر نہیں رہے گا۔

۲۲۔ پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا گیا۔

مسئلہ حیدرآباد پر غور کرنے کیلئے کل ہند کانگریس کمیٹی کا خفیف اجلاس

بمبئی ۲۶ اپریل - حیدرآباد کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج صبح کانگریس ہاؤس میں کل ہند کانگریس کمیٹی کا خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ڈاکٹر راجندر پرشاد کر رہے تھے۔ تقریباً ڈھائی گھنٹے جاری رہا۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے اجلاس میں ۵۰ منٹ تک تقریر کر کے پوری صورت حال پر تبصرہ اور حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی۔

ابتدا میں پنڈت جواہر لال نہرو نے حیدرآباد کی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے کل ہند کانگریس کمیٹی کے اراکین کو بتایا کہ حکومت حیدرآباد کے واقعات کا پورا علم ہے۔

پنڈت نہرو کی تقریر کے بعد دو آدمیوں نے جنھیں خاص طور پر حیدرآباد کے حالات بتانے کے لئے بلایا گیا تھا جلسے میں تقریریں کیں۔ انھوں نے کل ہند کانگریس کمیٹی کو ریاست حیدرآباد کے تمام حالات سے باخبر کیا۔ اس کے بعد کل ہند کانگریس کمیٹی کے اراکین نے اس پر بحث و مباحثہ کیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی تقریر کے دوران میں اس گفت و شنید کی مختلف منزلوں کا تذکرہ کیا جو حکومت ہند اور ریاست حیدرآباد میں ہوتی رہی ہیں۔

وزیر اعظم نے کانگریس کمیٹی کے اراکین کو یقین دلایا کہ حکومت کو ریاست حیدرآباد کے حالات کی نزاکت کا پورا احساس ہے۔ وقت آنے پر حکومت ہند اپنے پورے وقار کے ساتھ مناسب اقدام کرنے سے گریز نہ کرے گی۔ حکومت ہند کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہتی جس میں اس کی سبکی ہو۔ حکومت کے پیش نظر صرف ریاست حیدرآباد کے عوام کا مفاد رہیگا۔

پنڈت نہرو نے ان واقعات کا تذکرہ کیا جو ریاست کے حدود میں اور اس کی سرحد پر پیش آ رہے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ صوبائی حکومتیں ریاست کی سرحد پر بسنے والے ہندوستانیوں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کیا کرنے والی ہیں۔

حکومت ہند نے اس نازک مسئلے میں صوبائی حکومتوں کے ساتھ ہے۔ سرحدی مقامات پر آئے دن جو واقعات پیش آ رہے ہیں۔ صوبائی حکومتوں کو ان کا پورا علم ہے اور مرکزی حکومت حالات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے حالات نازک تر ہوتے جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ پولیس تمام علاقے میں احاطہ کرے اور مناسب اقدام کے لئے تیار رہے "

ممباسہ میں مسلم کالج قائم ہوگا

بمبئی - ۲۲ اپریل - یہاں یہ اطلاع آئی ہے کہ آغا خاں نے ممباسہ میں ایک مسلم کالج اور ایک فنی ادارہ قائم کرنا طے کیا ہے جس کے لئے انھوں نے ایک لاکھ پونڈ تقریباً تیرہ لاکھ ۳۳ ہزار ۳ سو روپیہ عطیہ دیا ہے۔ یہ خبر سر آغا خان کے پاس سے ان کے دفتر بمبئی کو ملی ہے۔

بمبئی میں جمعیۃ کے سالانہ اجلاس کا آغاز

مولانا ابو الکلام آزاد کا افتتاحی خطبہ

بمبئی - ۲۶ اپریل - جمعیۃ علماء ہند کا پانچواں سالانہ اجلاس آج شام کو مولانا حسین احمد مدنی کی صدارت میں شروع ہوا۔ تاکہ جمعیۃ کو غیر سیاسی جماعت بنانے کے لئے جمعیۃ کے دستور اور مقاصد میں اس کی مجلس مرکزی کے فیصلے کی توثیق کی جائے جمعیۃ کا اجلاس تین سال کے بعد ہو رہا ہے۔ موجودہ اجلاس دو دن تک ہوتا رہے گا۔ اجلاس کا افتتاح مولانا ابو الکلام آزاد نے کیا۔ بعد میں پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی تقریر کی۔

مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو کانفرنس چوپاٹی کے جلسہ عام سے براہ راست آئے تھے۔ اجلاس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی جو گاندھی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ کانفرنس بمبئی سنٹرل اسٹیشن کے سامنے ایک خوبصورت اور آراستہ پنڈال میں ہو رہی ہے۔ مولانا آزاد اور پنڈت نہرو کا خیر مقدم امام الہند زندہ باد اور جواہر لال نہرو زندہ باد کے نعروں سے کیا گیا۔

جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا حفظ الرحمن کی درخواست پر کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مولانا آزاد نے کہا کہ جمعیۃ کے گزشتہ اجلاس کے بعد بہت سے اہم واقعے پیش آ چکے ہیں۔ اور آج ہمارے سامنے بنیادی اہمیت رکھنے والے مسائل درپیش ہیں ہندوستان میں پیش آنے والی تبدیلیاں صرف کاغذی تبدیلیاں نہیں ہیں۔ انھوں نے صرف ملک کی صورت میں نہیں بلکہ بہت سے دلوں میں بھی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

مولانا آزاد نے کہا کہ کسی ذہنیت کے ماتحت یہ تبدیلیاں ہوئیں یہ فرقہ پرستی کی لعنت ہے جس نے پچھلے چند مہینوں میں ہندوستان کو تقسیم کر دیا اور اس کے باشندوں اور مختلف فرقوں کے درمیان مادی اور نفسیاتی رکاوٹیں پیدا کر دیں

دستوری اسمبلی کا آیندہ اجلاس ملتوی

۱۸ مئی کے بجائے جولائی میں

نئی دہلی ۲۳ دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کی عرض داشت پر محترم صدر اسمبلی نے طے کیا ہے کہ اسمبلی کا جو اجلاس ۱۹ مئی سے ہونے والا تھا۔ وہ اب جولائی کے کسی تاریخ سے شروع ہوگا جس کا اعلان بعد میں صدر کی طرف سے کر دیا جائے گا۔

ڈی ویلرا کے ہندوستان آنے کی توقع !

ڈبلن - ۲۲ اپریل - یہاں پتہ چلا ہے کہ ایرے (آئرلینڈ) کے سابق وزیر اعظم مسٹر ایمن ڈی ویلرا جو آج بندرگاہ شبن سے آسٹریلیا کے سفر پر روانہ ہو گئے ہیں۔ واپسی میں غالباً ہندوستان بھی جائیں گے۔

لندن کی سوبھاش سوسائٹی نے ان کو دعوت دی ہے کہ وہ جب آئرلینڈ کو واپس ہوں تو راستہ میں ہندوستان بھی جائیں۔

آج ڈی ویلرا کی طرف سے ایک ترجمان نے کہا کہ اس بارہ میں اس وقت تک کچھ قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک کہ ڈی ویلرا آسٹریلیا نہ پہونچ جائیں۔ اگر وہ نیوزی لینڈ بھی گئے تو ممکن ہے کہ وہ مغربی راستہ سے امریکہ ہوتے ہوئے واپس آئیں۔ لیکن اگر وہ نہر سویز کے راستہ سے واپس ہوئے اور انھیں بھی ملا تو وہ ہندوستان اتر سکتے ہیں۔

یکم مئی کو تعطیل کی جا سکتی ہے

[illegible] اپریل - ایک سرکاری اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ [illegible] مزدور ایک عرصہ سے [illegible] ہیں۔ اگرچہ یوم مئی ہندوستان میں [illegible] ورنہ یہ برابر منایا ہی جاتا رہا [illegible] برسوں سے میں اس سے اچھی خاصی [illegible] حاصل ہوگئی ہے۔ حکومت ہند کو اسی سلسلہ [illegible] مزدوروں سے اتفاق ہے۔ کہ سال میں ایک بار [illegible] دار کے ذخیروں کا جائزہ لیا جائے۔ اور قوم کی فلاح و بہبود کے سلسلے میں مزدوروں نے جو خدمات کی ہیں۔ ان کے اعتراف کے طور پر ایک دن منایا جائے۔

حکومت کو امید ہے کہ جہاں وہ یوم مئی کے تقریب کے سلسلہ میں مزدوروں کا ساتھ دے گی۔ وہاں مزدور بھی حکومت کی اس خواہش میں اس کا ساتھ دیں گے۔ کہ زیادہ سے زیادہ پیداوار ہو سکے۔

حکومت نے تمام صنعتی کارخانوں کے منتظمین کے نام ہدایت جاری کر دیں ہیں کہ اگر ان کے کارخانے کے مزدور خواہش کریں تو یکم مئی کو کارخانہ بند رکھا جائے۔ لیکن یہ تعطیل اس شرط پر ہو کہ وہ اس کے بجائے کسی دوسری چھٹی کے دن کام کریں گے۔ حکومت کو امید ہے کہ دوسرے نجی کارخانے بھی یہی طرز عمل اختیار کریں گے۔

یو پی پٹواری کانفرنس

فتح پور - ۲۳ اپریل - دسویں یو پی پٹواری کانفرنس پہلی اور دوسری مئی کو انیگلو سنسکرت کالج میں منعقد ہوگی۔

ڈاکٹر تاثیر اور حفیظ جالندھری

لاہور - آزاد کشمیر حکومت کے معاملے میں جالندھری [illegible] اختلافات پیدا ہوا ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک عجیب و غریب خبر اڑ رہی ہے۔

شہباز اخبار میں ایک اطلاع شائع ہوئی ہے کہ حفیظ جالندھری (ہندوستان کے مشہور شاعر اور آل انڈیا ریڈیو کے سابق افسر) اور ڈاکٹر تاثیر اردو کے مشہور ادیب اور اسلامیہ کالج کے سابق پرنسپل کے آزاد کشمیر حکومت کا محکمہ نشر اشاعت کے ادیپیسے [illegible] کیا۔ آزاد حکومت کشمیر کا محکمہ نشر و اشاعت ان کے قبضہ میں ہے۔ اور انھوں نے [illegible] روپیہ اپنے اوپر خرچ کیا ہے۔

بادشاہ کے القاب میں تبدیلیاں

لندن - ہندوستان اور پاکستان کو اختیارات کی منتقلی کے پیش نظر بادشاہ عنقریب شاہی القاب میں تبدیلیوں کا اعلان کریں گے آج شب لندن کے باوثوق حلقوں سے اس بات کا انکشاف ہوا ہے۔ اس اعلان میں خاص بات یہ ہوگی کہ اس کے ذریعہ شہنشاہ ہندوستان کا لقب ختم ہو جائے گا۔

برطانی حکومت نے اختیارات کی منتقلی سے چند ماہ قبل ضروری تبدیلیاں کرنے کے لئے دستوری کارروائی کی تھی۔ ان تبدیلیوں کے لئے دوسری ڈومینوں کا مشورہ لینا ضروری تھا۔

رستم زماں گاما پہلوان

لاہور - یہاں وائی ایم سی اے ہال میں ایک جلسہ ہوا جس میں ایک مقرر نے انکشاف کیا کہ مشہور پہلوان گاما رستم زماں پاکستان میں بھوکوں مر رہے ہیں انھیں مہاراجہ پٹیالہ کی طرف سے پہلے تین سو روپیہ ماہوار وظیفہ ملا کرتا تھا۔ اس مقرر نے یہ بھی کہا کہ گاما پاکستان کی عظمت ہے۔ اس کی موجودہ حالت پر

[illegible] ندامت سے [illegible] ہیں۔

کراچی میں یوم اقبال

کراچی - ۲۱ اپریل - پاکستان کے قومی شاعر ڈاکٹر سر محمد اقبال کی دسویں یادگار کراچی میں پوری شان و شوکت سرگرمی کے ساتھ منائی گئی کل تمام دفاتر اور ادارے بند رہے۔

حیدرآباد کے تین ہزار سیاسی قیدی رہا

حیدرآباد - ۲۲ اپریل - گذشتہ ہفتہ میں حیدرآباد کے مختلف جیلوں سے تین ہزار سے زائد سیاسی قیدی رہا کئے گئے۔ رہا شدہ قیدیوں میں وہ چھ سو قیدی بھی شامل ہیں جو سکندرآباد اور حیدرآباد جیل سے رہا کئے گئے ہیں۔ ریاستی کانگریس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ رہا شدہ قیدیوں میں سے نہیں ہیں۔ آزادی پسند جماعت کے ممتاز لیڈر ابھی تک رہا نہیں کئے گئے۔

ڈانگے کی گرفتاری

بمبئی - آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کے جنرل سکریٹری این ایم جوشی کو ٹریڈ یونینوں کی عالمی فیڈریشن کے جنرل سکریٹری کا ایک بحری تار ملا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹریڈ یونینوں کے عالمی فیڈریشن کی طرف سے پنڈت نہرو وزیر اعظم ہند کو فیڈریشن کی مجلس انتظامیہ کے رکن مسٹر ایس اے ڈانگے کی گرفتاری کے متعلق ایک احتجاجی تار بھیجا گیا ہے۔

اس بحری تار میں بتایا گیا ہے کہ فیڈریشن کے ایک وفد نے ۱۲ اپریل کو ہندوستان سفیر مقیم فرانس سے ملاقات کر کے ڈانگے کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔

یو پی کے وزراء کی بمبئی سے واپسی

لکھنؤ - پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی مسٹر سری کرشن دت پالیوال وزیر مالیات اور مسٹر لال بہادر شاستری وزیر پولیس آج واپس بذریعہ جہاز آ گئے۔

حیدرآباد کا مسئلہ

صرف معقول اور باعزت طریقہ سے طے ہوگا

بمبئی ۲۷ اپریل - صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک لمبی سی تقریر میں ملک کے حالات جائزہ لیا اور اُن مسائل کا ذکر کیا جن سے ملک حکومت اور کانگرس کو دوچار ہونا پڑ رہا ہے - اپنی اس تقریر کی ابتدا میں اُنھوں نے سردار پٹیل کا ایک پیغام پڑھ کر سُنایا، جس میں خاص طور پر حیدرآباد کی صورتِ حال کا تذکرہ تھا،

سردار پٹیل نے اپنے پیغام میں کل ہند کانگرس کمیٹی کو یقین دلایا تھا کہ حکومت کو صورتِ حال کا پورا احساس ہے - اور وہ ایک معقول اور باعزت حل کے علاوہ کچھ منظور نہ کرے گی، اُنھوں نے کل ہند کانگرس کمیٹی، اور اس کے توسط سے ملک سے اُن مشکل اور نازک مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے اتحاد کی اپیل کی تھی، سردار پٹیل کے پیغام کا مختصر متن یہ ہے۔

"مجھے افسوس ہے کہ طبی مشورہ کے بموجب میں اس اہم اجلاس میں شرکت سے معذور ہوں، لیکن اب تک آپ نے مجھ سے جس محبت اور اخلاص کا اظہار کیا ہے وہ مجھے بستر مرض سے یہ پیغام بھیجنے کی جرأت دلاتا ہے۔

"حیدرآباد کی صورت حال پر آپ کو جو ذہنی پریشانی اور قلبی تشویش ہوگی، اُس کا مجھے اندازہ ہے۔ حیدرآباد کے اندر اور باہر جو لوگ مصائب کا شکار ہو رہے ہیں اس سے مجھے دلی صدمہ ہے۔ حیدرآباد اور ہندوستان کے آیندہ تعلقات اور حیدرآباد میں ذمہ دار حکومت کے قیام کے مسائل کا بھی مجھے احساس ہے۔ حکومت حالات سے پوری طرح باخبر ہے۔ چند دشواریاں اور پیچیدگیاں ضرور ہیں لیکن حکومت صرف معقول اور باعزت حل پر رضامند ہوسکے گی، آپ پہلے کی طرح اب بھی ہم پر اعتماد کیجئے۔ جب تک ہم اس معاملہ کا قابل قبول حل ڈھونڈ نہ نکالیں، ان نازک حالات میں ایک لفظ بھی بلا سوچے سمجھے کہنا نامناسب ہے۔

ملک جس نازک دور سے گزر رہا ہے۔ اُس کا آپ سب کو احساس ہونا چاہیئے - دائمی ہوشیاری آزادی کی قیمت ہے

دُنیا کی کسی حکومت نے اتنے کم وقت میں دوسروں سے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں نہیں لی - اور نہ کسی کو ایسے اہم اور نازک اور گوناگوں مسائل کا سامنا کرنا پڑا، عوام کے اعتماد، وفاداری اور محبت کی وجہ سے ہم اس بار گراں کو اُٹھانے میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے، ہم نے پانسہ پلٹ دیا ہے۔ مگر ابھی مشکل کا دور ختم نہیں ہوا، ان حالات میں اپنی قوتوں اور ذرائع کو مجتمع کرنے سے بڑھ کر کوئی کام نہیں، اتحاد ہی ہمارے لیئے سب کچھ ہے۔

"ریاستوں سے اشتراک عمل اور تعاون پیدا کرنے میں ہمیں بڑی کامیابی ہوئی، اس کامیابی کی وجہ عوام کا ایثار اور وطن پرستی اور والیان ریاست کا تدبر تھا"

آنے والے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہمیں اپنے اختلافات دور کرنا اور ذرائع اور قوتوں کو یکجا کرنا ہے۔ اس لیئے ایک ادارہ کی حیثیت سے ہمیں زیادہ ہم آہنگی، اتحاد اور زیست کی ضرورت ہے۔ ہمیں ضبط و نظم اور احساس ذمہ داری کی ضرورت ہے۔ ہمیں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہیئے، اور قومی مفاد کو ترجیح دینا چاہیئے۔

کانگرس نے آزادی کی اتنی بڑی لڑائی لڑی ہے، جس کا جواب تاریخ عالم میں نہیں ملتا۔ جنگ آزادی میں ہماری قیادت اس بے مثال ذہن نے کی، جو اب ہم سے چھین لیا گیا ہے۔ ہمیں اسی اتحاد و یکجہتی کو قائم رکھنے کی اب بھی ضرورت ہے۔ آئیے اس مشعل کو جلتا رکھیں جو اس عظمت روح نے روشن کی تھی۔"

صوبائی ہریجن کانفرنس میں

ڈاکٹر امبیدکر کی تقریر

لکھنؤ ۲۶ اپریل "کانگرس ہریجنوں کی دوست نہیں ہے - اور اگر ہریجنوں نے کانگرس میں شامل ہوجانے کا فیصلہ کیا، تو یہ اُن کے لئے خودکشی مرادف ہوگا" یہ الفاظ حکومت ہند کے وزیر قانون ڈاکٹر بی، آر، امبیدکر نے کل یوپی شیڈول کاسٹ فیڈریشن کی سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔ کانگرس سے سوشلسٹوں کی علیٰحدگی کا خیرمقدم کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیدکر نے کہا۔ "کہ دشمنوں کی جماعت" کی اس پھوٹ سے ہری جنوں کو فائدہ ہوگا۔ عام انتخابات میں اس پارٹی کو جسے غالب اکثریت سے کامیاب ہونے کی اُمید نہ ہوگی، ہری جنوں کی خوشنودی حاصل کرنی پڑے گی۔ اُس وقت ہمارے لئے یہ موقع ہوگا کہ مخلوط حکومت کی تشکیل کے لیے جو شرائط چاہیں منوالیں۔

ڈاکٹر امبیدکر نے کہا کہ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ساری عمر کانگرس سے لڑتے رہنے کے بعد، میں نہرو حکومت میں کیوں شامل ہوگیا۔؟ اُنھیں نہیں معلوم کہ سیاسی داؤں پیچ میں آدمی کو بعض دفعہ اپنے دشمنوں سے بھی صلح کرنی پڑتی ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر نے اپنی تقریر کی ابتدا میں یوپی کے ہریجنوں کو گزشتہ سال پنت وزارت کے خلاف تحریک نا زمانی چلانے پر مبارک باد دی۔

۱۹۴۶ء میں برطانی حکومت کا جو کانگرس کے مطالبات پر غور کرنے ہندوستان آیا تھا، اس کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیدکر نے کہا کہ اس وفد نے ہندوستان میں ۳ فرقوں کا وجود تسلیم کرلیا تھا، ہندو مسلم، سکھ، ہریجن ۱۹۴۵ء کی شملہ کانفرنس میں، لارڈ ویول نے بھی اس بات ادعا کیا تھا۔ لیکن ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت انگریز پھر اپنی بات سے پھر گئے - اس طرح ہریجن کے لیئے بہت نازک صورتِ حال پیدا ہوگئی تھی۔

کانگرس سے اپنے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ نہ میں کبھی کانگرس کا ممبر رہا ہوں اور نہ اپنے بھائیوں کو اُس میں شامل ہونے مشورہ دوں گا - اگرچہ یہ بھی صحیح ہے کہ میں نہرو حکومت میں غیر مشروط طور پر شریک ہوا ہوں۔ عہدہ قبول کرنے میں میرا اصلی منشا یہ تھا، کہ ملک کے نظم و نسق میں اچھوت بھی کچھ حصہ لے سکیں۔

ڈاکٹر امبیدکر نے اس امر پر اعتراض کیا کہ پنت وزارت نے ہری جنوں کو سرکاری ملازمتوں میں صرف ۱۰ فی صدی حصہ دیا ہے، حالانکہ صوبہ میں اُن کا تناسب آبادی ۲۲ فی صدی ہے۔ مرکزی حکومت نے ہری جنوں کو ہندوستان

آگ پر بنائی گئی ہے - اور اگر سوشلسٹوں نے اُسے چھوڑ دیا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ ہم نے اگر کانگرس میں شرکت کی تو یہ صریح حماقت ہوگی، ہم کو متحد رہنا چاہیئے - جس کی حمایت حاصل کرنے کے لیئے کانگرس اور سوشلسٹ ہمیشہ خواہش مند رہیں۔

آخر میں ڈاکٹر امبیدکر نے ہری جنوں اور پسماندہ اقوام سے ایک متحدہ محاذ بنانے کی اپیل کی اور کہا کہ ہم کو سماجی معذوریوں کی پرواہ نہیں ہے، اب ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ہمیں ہمارے سیاسی حقوق دیئے جائیں - اپنی جنگ جیتنے کا واحد ذریعہ ہمارے پاس یہی ہے - کہ قانون ساز اسمبلیوں کی زیادہ سے زیادہ نشستوں پر قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اس سے پہلے کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت ہند سے یوپی کی موجودہ وزارت کو علیٰحدہ کردینے کا مطالبہ کیا گیا، کیونکہ ہری جنوں کو اس پر اعتماد باقی نہیں رہا ہے۔

فلسطین کے متعلق مسٹر بیون کا بیان

لندن۔ ۲۸ اپریل۔ وزیر خارجہ مسٹر بیون نے آج دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ آخری وقت میں فلسطین سے تخلیہ کرنے کی پالیسی کو نہیں بدل سکتا ہے۔ مسٹر بیون سے دریافت کیا گیا تھا کہ برطانیہ کن حالات میں ۱۵ مئی کو انتداب کے خاتمے پر فلسطین پر حکومت کرنے یا وہاں کے انتظام میں شرکت کرنے کے لئے تیار ہے۔

جواہر لال اُردو کو ترک کردینا پسند نہیں کرتے

قومی زبان کے مسئلہ پر مہاتما گاندھی کے اصول سے اتفاق

بمبئی ۲۵ اپریل۔ کانگریس ہندی یا یوں کہنا چاہئے کہ ہندوستانی زبان کی استعمال کی حامی ہے۔ لیکن میں عوام یا زبان کے لئے ہندستانی کا لفظ استعمال کرنا پسند نہیں کرتا جھگڑا صرف یہ ہے کہ قومی زبان ہندی ہو یا اُردو بلکہ جھگڑا رسم خط کا بھی ہے۔ مہاتما گاندھی کی خواہش تھی کہ ہندوستان کی سرکاری زبان ہندستانی ہو۔ اور رسم خط ناگری اور اُردو دونوں۔ مجھے مہاتما گاندھی کے اصول سے پورا پورا اتفاق ہے۔

یہ الفاظ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اخبار نویسوں کی یونین کے ایک خیر مقدمی جلسہ میں کہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ ریاست حیدرآباد کے باشندوں کی زندگی اگر رضاکاروں کی کارروائیوں کی وجہ سے خطرے میں پڑ گئی تو کیا حکومت ہند مداخلت کرے گی۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ ریاست حیدرآباد کی گتھی سلجھانے کے سلسلہ میں حکومت ہند کا پیمانہ صبر لبریز ہونے ہی کو ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ سوال کا الحاق یا ریاست میں ذمہ دار حکومت کا بھی نہیں ہے حالانکہ بجائے خود یہ مسائل بھی کافی اہم ہیں اصل مسئلہ صرف یہ ہے کہ حیدرآباد کا ایک طبقہ ہند کے خلاف مخالفانہ کارروائیاں کر رہا ہے۔ ہمیں اس کا علم نہیں کہ وہ طبقہ حیدرآباد کی حکومت کی نمائندگی میں ایسی کارروائیاں روکنے کی طاقت نہیں ہے یا ممکن ہو کہ وہ انھیں روکنا ہی نہ چاہتی ہو۔

بہر حال وقت آگیا ہے کہ یہ دشمنی ختم ہو جائے اگر حکومت حیدرآباد اسے نہیں روک سکتی تو اسے روکنے کے دوسرے ذرائع اختیار کئے جائیں گے۔

پنڈت نہرو نے ہندوستان کے برطانی دولت مشترکہ سے منسلک رہنے، ملک کی نئی قومی زبان اور کمیونسٹوں کے خلاف مہم کے سلسلے میں سوالات کے جوابات بھی دئے۔

اس سوال پر کہا کہ یہ بات پسندیدہ ہے کہ ہندستان برطانی دولت مشترکہ ہی میں رہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ابھی تک ہندوستان نے صرف اتنا فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک با اقتدار جمہوریہ ہوگا۔ دستور ساز اسمبلی اسی نہج پر کام کر رہی ہے اس سلسلے میں آخری فیصلہ دستور ساز اسمبلی ہی کرے گی۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ اس سوال پر واقعات عالم کی روش کو مدنظر رکھ کر غور کیا جائے گا۔ ہندستان دوسرے ملکوں سے بالکل بے تعلق ہو کر نہیں رہ سکتا۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ہندوستان اور برطانی دولت مشترکہ میں قریبی تعلقات ہونے چاہئیں۔

لیکن برطانی دولت مشترکہ سے منسلک رہنے کا مطلب اگر یہ ہے کہ چند طاقتوں کے گروہ سے وابستہ رہا جائے تو میں دولت مشترکہ میں شریک رہنے کی مخالفت کروں گا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ میں قوموں کے گروہ بنانے کی پالیسی کو غلط سمجھتا ہوں۔ ذاتی طور پر ثقافتی اور معاشی امور میں اشتراک عمل کے لئے ایشائی گروہ بنانے کے حق میں ہوں۔ ہم اسی طرح کے قریبی تعلقات برطانی دولت مشترکہ سے بھی رکھ سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنی پالیسی پر کسی مداخلت کے بغیر چل سکتے ہیں تو ہم اس پر بھی غور کر سکتے ہیں کہ برطانی دولت مشترکہ سے ہمارے تعلقات کس قسم کے ہوں۔

قومی زبان اور رسم خط کے سلسلے میں پنڈت نہرو نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ رسم خط زیادہ مقبول ہے لیکن میں ہندی رسم خط کو ترک کر دینا پسند نہیں کرتا۔ جہاں تک الفاظ کا تعلق ہے ہندی کو دوسری زبانوں کے الفاظ لینے سے گریز کرنا چاہئیے۔ اس میں ان تمام آسان الفاظ کو شامل کر لینا چاہئے جو پورے ملک میں عام ہیں۔ خواہ وہ کسی زبان سے حتی کہ انگریزی سے نکلے ہوں۔ دنیا کی تمام مکمل اور وسیع ترین زبانوں میں دوسری زبانوں کے الفاظ ہیں۔ انگریزی بھی انھیں زبان میں شامل ہے۔ اور اس میں ہر سال ۵ ہزار نئے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

ہندی اُردو کا مسئلہ ہندو مسلم مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک علاقائی مسئلہ ہے۔ اردو الفاظ اور اردو رسم خط کو ترک کرنے نیز ہندی میں سنسکرت کے مشکل الفاظ بھر دینے کے مشورے کی مذمت کی ہے۔

انڈین پارلیمنٹ [illegible] مسٹر سری نواسن نے جو سوالات ۴۴ اٹھائے تھے ان کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ " مسٹر سری نواسن نے ایک بہت مشکل اور نازک مسئلہ چھیڑا ہے ہمارے سامنے بہت سے مشکل مسائل ہیں اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کس مسئلہ کو پہلے حل کیا جائے اگر آگ لگے تو اس کا بجھانا ضروری ہے۔ اگر بلوہ ہو تو اس کا فرو کرنا ضروری ہے۔ اگر حکومت کو ختم کرنے کی کوئی کوشش کی جائے تو اس کی سرکوبی کرنی چاہیئے۔

[illegible] سامنے قومی اور بین اقوامی حالات ہیں [illegible] کا مستقبل قریب میں کوئی امکان نہیں۔ ہندوستان کے موجودہ حالات ۱۵ اگست [illegible] واقعات پیش آئے [illegible] دیکھا ہے۔ [illegible] ہے۔ اور پھر ایک [illegible] یا جس کا ہمیں شان و گمان بھی نہ [illegible] حالت۔

اخباروں کی آزادی :۔

[illegible] نواسن نے اخباروں کی آزادی کا تذکرہ کیا ہے [illegible] اصولی طور پر اخباروں کی آزادی کے بارے میں ان سے متفق ہوں۔ لیکن ہمیں انفرادی آزادی کا بھی پاس و لحاظ چاہئیے۔ غالباً آپ کو اس سے اتفاق ہوگا کہ جب ملک میں قتل و غارت اور آتش زنی کا بازار گرم ہو تو ان چیزوں کو ختم کرنا اخباروں کو آزادی دینے سے زیادہ اہم ہے۔ ان حالات میں اخباروں کی آزادی کو اہمیت اور ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ بہت سے اہم اور دشوار مسائل حکومت ہند کی فوری توجہ کے طالب ہیں۔

ہمیں اپنے اقدامات کا خود بھی جائزہ لینا پڑتا ہے تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ ایک بڑے پیمانہ پر ہمیں یہ دیکھنا چاہئیے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ وہ ٹھیک ہے۔

اخباروں کے بہت سے فرائض ہوتے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ اخبار یہ فرائض کس طرح انجام دیتے ہیں۔ ہندستان کے اخبارات کسی نہ کسی حلقہ سے وابستہ ہوتے ہیں حال میں اخباروں نے اپنے ٹرسٹ قایم کئے ہیں۔ میں اسے پسند نہیں کرتا کیوں کہ اس طرح غیر جانبدارانہ تنقید کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد پنڈت نہرو نے ذمہ دار اور غیر ذمہ دار اخباروں کا تذکرہ کیا۔ اور کہا شمالی ہندوستان کے غیر ذمہ دار اخبار کا رویہ بہت زیادہ قابل اعتراض رہا ہے۔ وہ جھوٹی سچی خبروں اور افواہوں کو بہت بڑھا چڑھا کر چھاپتے ہیں۔ یہ اخبارات اختیار احتیاط سے کام نہیں لیتے ہیں۔ اس لئے حکومت کو ان کے ساتھ نپٹنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔

ہم صرف قانون ہی کے ذریعہ ان پر پابندی عائد کرتے ہیں۔ ہم نے دلی کے کسی اخبار کے خلاف کوئی اقدام پریس کمیٹی کے مشورہ کے بغیر نہیں کیا۔

آپ نے ان پابندیوں اور قوانین کا بھی تذکرہ کیا ہے جو حال میں عائد کئے گئے ہیں۔ لڑائی کے زمانہ میں اخبارات پر ہر قسم کی پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ اس وقت ہندوستان کے اندرونی حالات جنگ کے زمانہ کے حالات سے مختلف نہیں اس لئے حکومت کو یہ پابندیاں عائد کرنا پڑی ہیں۔ ہم خبر کو اس حیثیت سے دیکھتے ہیں کہ اس کی اشاعت حالات کو کہیں اور خراب تو نہ کر دے گی۔ اس قسم کی پابندیاں عائد کرتے وقت حکومت اور اخبارات میں توازن ہونا ضروری ہے۔

مسٹر سری نواسن نے کہا تھا۔" اخباروں پر پابندیاں لگاتے وقت حکومت کو ذمہ دار اور غیر ذمہ دار اخبارات کا لحاظ رکھنا چاہئیے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے اخباروں کے متعلق یکساں پالیسی ہونا چاہئے۔ میں چاہتا ہوں کہ اخبار نویسوں اور کانگریس کے لیڈروں میں وہی پرانا رشتہ دوستی قایم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اخبارات اور حکومت کے اعلیٰ ترین عہدہ داروں کے راستے میں کوئی رخنہ نہ ہو اور اخبارات اپنے حالات اور معاملات سے براہ راست بڑے سے بڑے عہدہ دار کو باخبر کر سکیں۔

کھوڑو برخاست کردیے گئے

کراچی ۲۶ اپریل۔ ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے گورنر جنرل پاکستان کی ہدایت کے مطابق گورنر سندھ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء (جیسا کہ وہ پاکستان کے عارضی دستوری حکم ۱۹۴۷ء میں ترمیم ہو کر رہ گیا ہے) کی دفعہ ۵۱ (۵) کے تحت مسٹر ایوب کھوڑو وزیر اعظم سندھ کو برخاست کر دیا ہے۔ کیونکہ ان کے خلاف بد انتظامی فرائض کی ادائیگی میں غلط کاری اور بدعنوانیوں کا الزام ہے۔

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔/۶
ششماہی ۔/۳/۹
سہ ماہی ۔/۲
فی پرچہ دو آنہ ۲/

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 46 NO. 19 | Cawnpore. Saturday 8th MAY 1948 | کانپور شنبہ ۸ مئی ۱۹۴۸ء مطابق ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۶ نمبر ۱۹

ادبیات

اُن کی جو بات ہے ایمان ہوئی جاتی ہے

(از جناب شہیر گوریانی صاحب۔ بمبئی)

ہر ادا حسنِ دل و جان ہوئی جاتی ہے
ان کی جو بات ہے ایمان ہوئی جاتی ہے

جس نظر نے تھا دیا پاکیٔ داماں کا پیام
اب وہی کفر کا سامان ہوئی جاتی ہے

پاکبازی مری عصیاں طلبی پر صدقے
اُسکی رحمت کے لئے شان ہوئی جاتی ہے

دے رہا ہے کوئی آنکھوں سے پیامِ الفت
ہر نظر تارِ رگِ جان ہوئی جاتی ہے

نازشِ حسن ترا ناز ہے نازِ عالم
جو ادا ہے ترے قربان ہوئی جاتی ہے

خواہش لطف و کرم ہے نہ ستم کا شکوہ
اب جفا بھی تری احسان ہوئی جاتی ہے

تم نے اپنے رخِ روشن سے جو الٹی ہے نقاب
شمعِ محفل میں پریشان ہوئی جاتی ہے

جو نظر تھی کبھی بیگانہ رازِ الفت
اب وہی وصل کا عنواں ہوئی جاتی ہے

کچھ خبر ہے تجھے منہ پھیر کے جانے والے
زندگی بے سر و سامان ہوئی جاتی ہے

لیکے آئی ہے قضا مژدۂ وصلِ محبوب
موت ہی زیست کا سامان ہوئی جاتی ہے

جس نے یہ سوزِ محبت مجھے بخشا ہے شہیر
شکر ہے اُس پہ فدا جان ہوئی جاتی ہے

قطعات

حُسنِ عمل

کتابِ زندگی کے دو ورق ہیں جنت و دوزخ
عمل جیسا کرے انساں وہی تصویر بن جائے
تجھے بخشا ہے قدرت نے شعورِ محفل آرائی
اگر تدبیر ہو اچھی تو پھر تقدیر بن جائے

علم

علم انسان کو انسان بنا دیتا ہے
علم بے مایہ کو سلطان بنا دیتا ہے
علم اللہ جسے دے اُسے ایمان بھی دے
ورنہ یہ وہ ہے جو شیطان بنا دیتا ہے

دنیائے اسلام

یروشلم میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان عارضی صلح کی اُمید

یروشلم۔ ۳ مئی۔ فلسطینی حکومت اور اس کی مددگار برطانی فوجوں کو آج یہ امید پیدا ہوگئی ہے کہ سارے یروشلم میں عارضی صلح کے قیام کے متعلق عرب اور یہودیوں میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ یروشلم کے جنوبی عرب علاقہ کتمان میں عربوں نے اور یہودیوں میں جو جنگ جاری تھی کل فلسطینی حکومت کے چیف سکریٹری سر ہنری گرے نے اسے اڑتالیس گھنٹے کے لئے موقوف کر دیا۔ ایک برطانوی فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ مشرق وسطی میں فوجی اقدامات ہو رہے ہیں۔ ان میں یروشلم کی فوجی کارروائیوں کو اہمیت اور ترجیح دی جا رہی ہے۔ برطانی فوجی صدر مقام سے جو خبریں آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قبرص اور مالٹا سے فلسطین میں برطانی توپ خانہ۔ ٹینکوں اور فوجوں کی مدد بھیجی جا رہی ہے۔ اس وقت ارض مقدس میں جتنی برطانی فوجیں جمع ہو چکی ہیں ان کی تعداد کا اندازہ بیس ہزار لگایا جاتا ہے معلوم ہوا ہے کہ یہودی فوجیں اچانک حملے کر رہی ہیں جن کی وجہ سے فلسطین کی صورت بہت ابتر ہو گئی ہے۔

یہودی ایجنسی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ صورت حال کی ابتری کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہودیوں کو جنگ میں کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔

عربوں کا حملہ:- تل ابیب جو خبریں پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ شامی سرحد میں دمشق کو جانے والی شاہ راہ کے پل پر عربوں کے حملہ کا جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس سے دوچار ہونے کے لئے یہودی کمک شمالی فلسطین پر پہنچا رہے ہیں۔ اس علاقہ میں کل شامی فوجیں عرب بستیوں پر زبردست حملے کر چکی ہیں جنھیں یہودی فوجوں نے پسپا کر دیا ہے۔

عمان ۳ مئی۔ عربوں کی عارضی فوج کے نائب سپہ سالار جنرل عبدالقادر پاشا نے ایک [illegible] کے دوران میں تبلایا کہ حیفہ پر یہودیوں نے قبضہ سے فلسطین میں عربوں سے شروع ہونے والی جد و جہد پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ ۱۵ مئی کے بعد آنے والے چند ہفتے فیصلہ کن ہوں گے۔ حیفہ میں فتح حاصل کرنے والے یہودیوں کو فتح کی خوشیاں منانے کا بہت کم وقت ملیگا۔ قاہرہ میں عرب لیگ کونسل کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس اور شا[illegible] عبداللہ کے ساتھ ہونے والی اہم گفت و شنید سے ہماری حالت یہودیوں سے نہایت بہتر اور مضبوط ہو گئی ہے۔

جنرل عبدالقادر نے کہا کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہودی روسی ہتھیاروں اور سامان جنگ کو استعمال کر رہے ہیں۔ حال کی ایک لڑائی میں یہودی اور محاذ جنگ پر ایک مسلح کار چھوڑ گئے۔ جو روس کی بنی ہوئی تھی۔ اور ایک اطلاع کے مطابق امریکی سفیر جارج ووڈز ورتھ جو حال ہی میں واشنگٹن سے واپس آئے ہیں غالبًا یہ خبر لائے ہیں کہ فلسطین کے بارے میں امریکہ نے اپنا رویہ بدل دیا ہے۔

لیک سکس ۳ مئی۔ یہودی ایجنسی کے سیاسی افسر مسٹر موشے شرٹاک نے آج ادارہ اقوام متحدہ کے حوالہ وہ تار کیا جو انھیں آج فلسطین کی یہودی ہگانہ کے نامزد وزیر [illegible] مسٹر ڈیوڈ بن گورین نے بھیجا ہے۔ اس تار میں لکھا گیا ہے کہ یروشلم کے پرانے شہر میں "لڑائی بند کرو" والا حکم آج جاری کر دیا گیا [illegible] التوا جنگ کے متعلق گفت و شنید ہو کر کوئی سمجھوتہ ہوا تو عمل کیا جائے گا۔ پہلے سے یہ بھی طے ہے کہ اگر سمجھوتہ نہ ہو سکا تو [illegible] کو اپنے طور پر آئندہ قدم اٹھانے کا حق حاصل ہوگا۔

فلسطین کی جنگ کے متعلق ماہرین جنگ کی رائے

لندن۔ ۲ مئی۔ وہ ماہرین جنگ جنھوں نے فلسطین کی جنگ کے متعلق غور و فکر کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ عربوں اور یہودیوں کی جنگ جلد ختم نہ ہوسکیگی۔ بلکہ اس کے ختم ہونے میں برسوں لگ جائیں گے۔ ان کی رائے ہے کہ اس کے ختم ہونے کی صرف یہی شکل ہے کہ امریکہ کوئی قابل عمل منصوبہ پیش کرے۔ یا پھر کافی قوت کے ساتھ اسے ختم کرنے کی کوشش کرے۔ ماہرین جنگ کی پیشن گوئی ہے کہ عربوں اور یہودیوں کی جنگ چند بڑی جنگوں میں سے ہوگی۔ ان کے نزدیک عربوں کے لئے یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ چھاپہ مار جنگ کا طریقہ استعمال کریں۔ وہ اس طرح مدت جنگ کو زیادہ دنوں تک بڑھا کر یہودیوں کے ذرائع ختم کرنے اور ان کو پریشان کرنے میں آسانی سے کامیاب ہو سکیں۔ اس میں انھیں ریگستان میں وسیع پیمانہ پر ذرائع رسل و رسائل قایم کرنے ہوں گے۔ جو کافی دشوار طلب ہیں۔

فوجی ماہرین کی رائے ہے کہ جنگ کے ابتدائی دور میں عرب فوج یہودیوں کے مقابلہ میں زیادہ تربیت یافتہ اور زیادہ تجربہ کار ثابت نہ ہوسکیگی۔ مصر۔ عراق اردن۔ شام اور لبنان کی فوجوں کا اندازہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار کیا جاتا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ابھی کل کی کل فلسطین نہیں بھیجی جا سکتی۔

لوگوں کا خیال ہے کہ عراقی چھاپہ مار فوج جس کو کردی باغیوں کے مقابلہ میں اس جنگ کا کافی تجربہ حاصل ہو چکا ہے یہودیوں کے لئے بہت زحمت کا باعث ثابت ہوگی۔ جہاں تک یہودیوں کے جنگی منصوبہ کا تعلق ہے۔ وہ رفتہ رفتہ واضح ہوتا جا رہا ہے۔ وہ پہلے فلسطین کی تینوں بڑی بندرگاہوں یعنی حیفہ، جافہ اور عکہ پر قبضہ کر لینا چاہتے ہیں تاکہ وہ سمندر پار سے اسلحہ اور فوجی کمک حاصل کر سکیں۔ اسی طرح وہ ان سڑکوں پر بھی قبضہ کر لینا چاہتے ہیں۔ جو فلسطین کے بڑے بڑے شہروں کو ملاتی ہیں۔ جیسے کہ تل ابیب سے رباط والی سڑک اسی طرح لدی ہوائی اڈے پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پر تو حق عزمِ مستقل پر ہے | زبان پہ بھی اسی کا جو ہر جسمیں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۸ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۹

جمعیت کے سالانہ اجلاس کی قرادادیں

ذیل میں وہ قرار دادیں بالتفصیل درج کی جاتی ہیں۔ جو جمعیتہ العلماء ہند کے پندرہویں سالانہ اجلاس میں، جو بمبئی میں ۲۶ تا ۲۸ اپریل منعقد ہوا تھا۔ منظور ہوئی تھیں۔

جمعیتہ علمائے ہند کا یہ اجلاس عام انڈین یونین پارلیمنٹ کو مبارکباد دیتاہے کہ اس نے جمہوری اصولوں پر اپنا دستور مرتب کرکے ایک آزاد جمہوری اسٹیٹ کی مضبوط بنیاد ڈال دی جہاں تک اسٹیٹ کی زبان کا تعلق ہے یہ اجلاس انڈین یونین حکومت سے پر زور مطالبہ کرتاہے کہ وہ مہاتما گاندھی اور انڈین نیشنل کانگریس کے بتلائے ہوئے اصولوں کے موافق صاف الفاظ میں یہ واضح کردے کہ اسٹیٹ کی زبان ہندوستانی ہوگی۔ جو اردو اور ناگری دونوں رسم خط میں لکھی جائیگی۔ اس اجلاس کو پوری توقع ہے کہ حکومت نے جس طرح خود کو جمہوری حکومت کے سانچے میں ڈھالنے کی سعی مبارک کی ہے۔ اس طرح حکومت کے تمام اقدامات میں قول وعمل کی مطابقت کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے گا۔

اوقاف۔ جمعیتہ علماء ہند کا یہ اجلاس اوقاف کی مصیبت کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے مندرجہ ذیل حضرات کی ایک مرکزی کمیٹی منتخب کرتاہے۔ جو اوقاف کی بقا حفاظت اور ان کے نظم ونسق کو بہتر بنانے کے لئے مسودات قانون مرتب کرکے صوبائی اسمبلیوں میں پیش کرائے گی۔ اور جن صوبوں میں اوقاف کے متعلق کوئی قانون مرتب ہو چکاہے۔ وہاں مذکورہ بالا امور کے پیش نظر اگر ضرورت محسوس کرے گی تو مناسب ترمیمات کرائے گی۔

اجلاس ہذا میں صوبہ صوبہ یو پی کے قانون [illegible] ترمیمات کی فوری ضرورت محسوس کر[illegible] کرتاہے کہ سب سے پہلے صوبہ یو[illegible] سے متعلق ضروری ترمیما[illegible]

ارکان کمیٹی حضرت مولا[illegible] صدر جمعیتہ علماء ہند ۲۔ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی نائب امیر شریعت بہار ۳۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کٹھوری۔ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر رسالہ "الفرقان" حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ایم ایل اے۔ مولانا محفوظ الرحمن صاحب ایم ال اے پارلیمنٹری سکریٹری لکھنؤ۔ قاضی عدیل عباسی صاحب جناب محمود علی علیخاں صاحب۔ ایم ایل اے۔ حضرت مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ العلماء ہند

مذہبی اور اخلاقی تعلیم جمعیتہ علماء ہند کا یہ اجلاس مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی ان کوششوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتاہے جو تعلیم کو عام کرنے کے متعلق جاری ہیں۔ اور توقع رکھتاہے کہ بہت تھوڑے عرصہ میں دوسرے متمدن ممالک کی طرح ہندوستان کا ہر ایک باشندہ تعلیم یافتہ ہوگا۔

اجلاس ہذا یہ بھی ضروری سمجھتاہے کہ ابتدائی تعلیم کیطرح مذہبی اور اخلاقی تعلیم کو بھی لازمی قرار دیا جائے۔ تاکہ ہندوستان کے نونہال ابتدا ہی سے مہذب اور با اخلاق شہری ہوں اور مادی ترقی کی طرح اخلاقی ترقی کے لحاظ سے بھی ہندوستان بلند مرتبہ حاصل کرے۔ اجلاس ہذا میں مندرجہ ذیل حضرات کی کمیٹی منتخب کرتاہے جس کے ارکان ذمہ داران حکومت سے تبادلہ خیال کرکے ایسی صورت طے کریں گے کہ ابتدائی تعلیم کے ساتھ مذہبی اور اخلاقی تعلیم بھی ہوتی رہے۔ اجلاس ہذا یقین دلاتاہے کہ جمعیتہ علماء ہند کا پورا نظام اس مبارک مقصد میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا۔

مدارس عربیہ جمعیتہ علماء ہند کا یہ اجلاس مدارس عربیہ کے نصاب اور نظام تعلیم وتربیت کی تربیت مدارس عربیہ ذمہ دار حضرات کو توجہ دلاتے ہوئے ضروری قرار دیتاہے کہ یہ مدارس اپنے باہمی اشتراک وتعاون سے ایک ایسا نظام جو تمام مدارس کو ایک دوسرے سے منسلک کردے اور یہ تمام مدارس ایک سلسلہ کی کڑیاں سمجھی جائیں۔

اجلاس ہذا یقین رکھتاہے کہ اگر نصاب تعلیم طریقہ تعلیم اور امتحانات داخلہ طلبا اور اخراج کے متعلق مدارس عربیہ مشترک طور پر کچھ اصول طے کرلیں۔ اور ایک مرکزی اور اخراج کے متعلق مدارس عربیہ مشترک مجلس عملی منتخب کرکے اس کی نگرانی وغیرہ کے اختیارات دے دیں۔ تو تنظیم مدارس کا اہم مقصد بڑی حد تک کامیاب ہوسکتاہے۔

اجلاس ہذا مندرجہ ذیل حضرات کی ایک کمیٹی منتخب کرتاہے جو مدارس کے ذمہ دار حضرات کو کسی مناسب مقام پر مجتمع کرکے مذکورہ بالا اصول کی روشنی میں تنظیم مدارس کے مقصد کو کامیا[illegible]تیں طے کرے۔

[illegible] علماء ہند کا یہ اجلاس ابتدائی [illegible] تعلیم کی اہمیت اور ضرورت [illegible] جمعیتوں [illegible]

[illegible]

قلق اور [illegible]

دوران میں اغوا[illegible]

ظلم واستبداد میں دردناک [illegible]

اس امر پر اظہار اطمینان کرتاہے کہ پاکستان اور انڈین یونین کی حکومتیں امداد واعانت کی طرف متوجہ ہیں۔ لیکن جدوجہد کی رفتار اجلاس ہذا کے نزدیک قابل اطمینان نہیں ہر مہذب ملک اور مہذب حکومت کے لئے عدد وجہ عار ہے کہ محترم خواتین جو بنیادی تہذیب کے لحاظ سے نیز اخلاقا اور مذہبا حسن سلوک اور احترام کی مستحق ہیں۔ وہ عدد رجہ ذلیل زندگی پر مجبور رہیں۔ لہذا ہر دو حکومتوں سے زیادہ سے زیادہ جدوجہد کا مطالبہ کرتے ہوئے انڈین یونین اور پاکستان کے عوام سے مطالبہ کرتاہے کہ واجب الاحترام صنف کو اس کے جبر واستبداد سے رہائی دلانے میں رضا کارانہ خدمات انجام دیں اور اپنے وطن عزیز کے ناموس سے قابل نفرت توجہ کو مٹائیں۔

مشرقی پنجاب کی ریاستیں

۵ مئی۔ پٹیالہ، کپورتھلہ، فرید کوٹ۔ جنید۔ نابھا، کلسیا، نالہ گڈھ۔ اور مالیر کوٹلہ کے حکمرانوں نے یونین کی تشکیل کے متعلق ایک دستاویز پر دستخط کرئے۔

اس نئی یونین کا نام پٹیالہ اور مشرقی پنجاب ریاستی یونین ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ نام عارضی طور پر رکھ دیا گیاہے۔ دارالحکومت کے متعلق فیصلہ یونین کی دستوری اسمبلی پر چھوڑ دیا گیاہے۔

دستاویز پر دستخط پٹیالہ ہاؤس نئی دہلی میں کئے گئے۔ یونین کے افتتاح کے لئے ۱۵ جولائی مقرر کی گئی ہے امید ہے کہ ۲۰ اگست تک تمام شامل ہونے والی ریاستیں انتظام کی منتقلی مکمل کرلیں گی۔

اس نئی ریاستیں یونین کا رقبہ دس ہزار مربع میل سے زائد ہوگا۔ اس کی آبادی تقریبا ۳۵ لاکھ ہوگی۔ اور اس کی آمدنی تقریبا ۵ کروڑ روپے ہوگی۔ جسے اب تک علیحدہ زندگی بسر کرنے کے قابل ریاست خیال کیا جاتاہے۔ اور جس کی آبادی تقریبا دس لاکھ ہے۔ اس یونین میں پنجاب کی سب سے بڑی ریاست پٹیالہ بھی شامل ہوگی۔

اس دستاویز کی خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ یونین کی جانب سے راج پرمکھ کو دستاویز الحاق پر دستخط کرنے کا اختیار دیا گیاہے جس کے ذریعہ ہندوستان کی مجلس قانون ساز کو ان معاملات کے متعلق جو فہرست ۱ اور ۲۔ فہرست جدولی، گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں دئے ہوئے قانون بنانے کا حق دیا گیا ہو۔ لیکن فہرست ۱ میں ٹیکس اور محصول کے متعلق جو دفعات دی ہوئی ہیں۔ انہیں کم دیا گیاہے۔

مہاراجہ پٹیالہ یونین میں تاحیات راج پرمکھ اور مہاراجہ کپورتھلہ آپ راج پرمکھ رہیں گے۔

دستاویز پر دستخط کرنے کے بعد مسٹر مینن سکریٹری ریاست نے نائب وزیراعظم سردار پٹیل کی جانب سے مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔

مجھے یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی کہ پٹیالہ اور دیگر ریاستوں نے متحد ہوکر ایک یونین بنانے کا فیصلہ کیاہے۔ میرے نزدیک اس نئی یونین کے بننے کے بعد ہندوستان کی ریاستوں کے اجتماع اور استحکام کا کام قریب قریب مکمل ہوجاتاہے۔

اسمبلی کا اجلاس ختم ہوگیا

لکھنؤ آج بھی یوپی اسمبلی میں مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کی زیر صدارت یوپی دیہی ترقی (حصول آراضی) کے مسودہ قانون پر بحث جاری رہی۔

مسٹر رگھوبیر سہائے (کانگریسی) نے حکومت کو مسودہ قانون کے لئے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہاکہ تالابوں کے کھودنے اور کھاد کی تیاری کے لئے حکومت کو اختیارات کی ضرورت ہے۔

مسٹر مکند لال اگروال نے بحث کو ختم کرنے کی تحریک کی جس کو ایوان نے منظور کرلیا۔

مسٹر کیشو دیو مالویہ وزیر ترقی نے بحث کا جواب دیتے ہوئے [illegible]کومت ایک مقررہ پروگرام کو پورا کرنا چاہتی ہے اگر [illegible] تو اس کا مکمل ہونا مشکل ہوگا۔

[illegible] کی تحریک مسترد کردی جو مسودہ [illegible] کے متعلق تھی اور مسودہ قانون کی پہلی [illegible]

[illegible] آٹھ دفعات منظور [illegible]

[illegible] ایک اور ترمیم پیش کی جس میں [illegible]وں اور پودوں کی پرورش گاہوں کے لئے [illegible] کے واسطے کیا گیا تھا۔ یہ ترمیم منظور کی گئی۔

[illegible]ے مسودہ قانون منظور کرلیا۔ اور اسمبلی کا اجلاس ختم ہوگیا۔

صم سری پرکاش جی کو مدعو کیا گیا تھا۔ آپ نے تشریف لاکر پریس والوں کے سامنے پاکستان کے متعلق ایک مبسوط تبصرہ کیا۔ اور پریس والوں سے اپیل کی کہ جس طرح پاکستان کے باشندے تمام ضروریات کو چھوڑ کر صرف پاکستان کو طاقتور بنانے میں مصروف ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے باشندوں کو بھی تمام ضروریات کو چھوڑ کر صرف ہندوستان کو طاقتور بنانے میں اپنی پوری طاقت لگادینا چاہیئے۔

آپ سے جو سوالات کئے گئے اس کے آپ نے موزوں جوابات بھی دئے۔

آخر میں سری روپ ناتھ سنگھ پریسیڈنٹ کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے سری پرکاش جی کا شکریہ ادا کیا۔

کپڑے کے کنٹرول کی تیاریاں

معلوم ہوا ہے کہ سوتی کپڑے کے کنٹرول والے عملے کو از سر نو منظم کیا جارہاہے تاکہ جس وقت بھی حکومت کنٹرول جاری کرنا چاہے۔ اس پر فوراً عمل درآمد کر سکے۔ اور وہ دیکھی جو حکومت کپڑے کے

آئینہ کانپور

گاندھی میموریل فنڈ ۲ مئی کی شام کو گاندھی نیشنل میموریل فنڈ کمیٹی کی ایک میٹنگ ڈاکٹر مراری لال ایم ایل سی کی صدارت میں ہوئی جس میں شہر کے ہر طبقہ کے ممتاز اور سربرآوردہ حضرات شریک تھے۔ پنڈت بال کرشن شرما نے اپنی تقریر کے دوران میں مہاتما گاندھی کے خیالات اور فنڈ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اس فنڈ کے لئے ڈھائی کروڑ روپیہ کی اپیل کی۔

پولیس افسران اور پولیس کانسٹبلان نے دس دن اور تین دن کی بالترتیب اپنی تنخواہ اس فنڈ میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

سیل ٹیکس ۵ مئی کو ٹریڈرس چیمبر یوپی کی اگزیکیوٹیو کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جو سیل ٹیکس ایکٹ کی ترمیمات پر غور کرنے کے لئے بلائی گئی تھی۔ جلسہ نے یہ محسوس کیاکہ گورنمنٹ نے شکایات دور کرنے کے لئے کافی ترمیمات کی ہیں لیکن پھر بھی یہ ترمیمات ضرورت کے لحاظ سے کم ہیں مکرر ٹیکس سے بچنے کے لئے انتظامات اطمینان بخش ہیں لیکن اس صوبہ سے باہر جانے والے مال کو اس ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ کرنے کے لئے سخت ضرورت ہے۔

چیمبر نے گورنمنٹ سے یہ درخواست کی ہے کہ فی الحال ایکٹ کا نفاذ ملتوی کیا جائے کیونکہ ایکٹ میں بہت سی پیچیدگیوں کے صاف کرنے کی ضرورت ہے۔

یوم شہیدان مقامی فارورڈ بلاک ۱۰ مئی کو یوم شہید منا رہاہے۔ پروگرام میں نانا۔ دھوندھو۔ پنت کی یادگار مقام پر صبح پھول چڑھانا اور شام کو بٹھور میں جلسہ کرناہے۔

سوشلسٹ پارٹی منشی احمد دین پنجاب سوشلسٹ لیڈر کانپور تشریف لائے تھے۔ آپنے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے دوران تقریر میں پبلک مطالبہ کی حمایت کی۔ اور گورنمنٹ سے حیدرآباد میں عوام کی حکومت قائم کرنے میں امداد دینے کی اپیل کی۔

سوشلسٹ پارٹی نے متعدد کانگریس ممبوں کے استعفے جو انہوں نے سوشلسٹ پارٹی سے دئے ہیں منظور کرلے۔

پناہ گزینوں کا جلوس پناہ گزینوں نے وکٹوریہ سے پناہ گزینوں کو دوکانات ہٹانے کے خلاف ایک مختصر سا جلوس نکال کر مظاہرہ کیا جس میں کانگریس کے خلاف نعرے لگائے۔ ان پناہ گزینوں اور دوکانداروں کے درمیان کچھ کشمکش ہوگئی ہے۔ اب دونوں پارٹیوں نے حکام سے اس مسئلہ کے حل نکالنے کی اپیل کی ہے۔

ٹیکنیکل اسکول سنٹرل ٹکنیکل اسکول کے ایک لڑکے نے ایک دوکان کو اسکول کی مہر بنانے کا آرڈر دیا تھا فرم نے آرڈر کی تصدیق پرنسپل صاحب سے کی تو یہ راز کھلاکہ یہ جعل تھا۔ لڑکا جعل سازی میں گرفتار کرلیا گیاہے۔

گرفتاری پولیس نے دو آدمیوں اور ایک عورت کو گرفتار کیاہے جن کے پاس سے ایک پستول وکارتوس دو مارچ اور چار اوزار قفل توڑنے اور نقب لگانے کے برآمد ہوئے ہیں۔ خاکی وردی کے کپڑے اور زیورات بھی برآمد ہوئے ہیں۔

بیوس کمپنی بیوس کمپنی کانپور کا انتظام گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لے لیاہے۔ ایک اڈمنسٹریٹر مقرر کردیاہے۔ بعد کو کمپنی کو کسی کو ٹھیکہ میں دی جادے گی۔

کپڑے والوں کی لوٹ جب سے کپڑے پر سے کنٹرول ہٹاہے کپڑے والوں نے لوٹ مچا دی ہے۔ اور بیچ گنے دچھ گنے دام پر کپڑا فروخت کررہے ہیں۔

جہاں تک خیال کیا جاتاہے کہ کپڑے کی مانگ اس صوبہ میں اسقدر نہیں ہے بلکہ باہر جانے کی وجہ سے کپڑا اس قدر مہنگا فروخت کیا جارہاہے۔ اور کپڑا صوبہ سے باہر غیر قانونی طور پر روانہ کیا جاتاہے اور محکمہ ریلوے اس کے روکنے میں ناکامیاب ہورہی ہے۔

ضرورت ہے کہ مرکزی گورنمنٹ اور صوبہ کی گورنمنٹ اس کے خلاف سخت تدابیر اختیار کریں۔ کیونکہ اس قیمت پر کپڑے کی خریداری پبلک کے امکان سے باہر ہے۔ ہمارے خیال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ جو کپڑا پکڑا جائے وہ ضبط کرلیا جائے غیر قانونی طور پر کپڑے کے باہر جانے کی اطلاع گورنمنٹ کو دیں گے ان کو انعامات دئے جائیں گے۔ تاکہ لوگوں کو اس قسم کی اطلاعات دینے میں ترغیب ہو اور اگر یہ انعام ضبط شدہ کپڑے کا نصف حصہ تک ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس طرح سے کپڑے کی غیر قانونی روانگی قطعی بند ہوسکتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اس قسم کی تجاویز پر غور کرکے اس اندھیر نگری کو روکنے کی کوشش کرے گی۔

ادارہ ادب عالیہ ادارہ ادب عالیہ کا مشاعرہ ۲۲ مئی سنیچر کے دن ۱۰½ بجے شام کو حافظ محمد صدیق صاحب کے بنگلہ سول لائن (متصل میموریل) میں ہوگا۔

چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ سری جگت بہادر سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کو ضلع کانپور کے متعدد مسلمانوں کی طرف سے ایک ایٹ ہوم ۴ مئی ۶ بجے شام کو کانٹن اسمبلی کے کمپونڈ میں دیا گیا۔ آر۔ ایس، وی۔ پی مین۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر وکیل میونسپل کمشنر کا نام تھا۔

نیشنل انشورنس کمپنی نیشنل انشورنس کمپنی کلکتہ کمانا درگرد میں آگئی ہے۔ اور اب اس کی ایک برانچ ویسٹ کاٹ بھون (کواسٹ جیمبرلین) بلڈنگ میں کھل رہی ہے۔ لالہ لکشمی پت سنگھانیا اس کے پریسیڈنٹ ہیں۔ ۸ مئی ۶½ بجے شام کو آنریبل مسٹر آتمارام جی گپتا ممبر منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ یوپی اس برانچ کا افتتاح کریں گے۔ اس موقعہ پر شہر کے ہر طبقہ کے معزز لوگوں کو مدعو کیا گیاہے۔

سخت گرمی گرمی کی شدت کی وجہ سے ضلع کانپور میں تین آدمی موت کا شکار ہوئے اور ایک درجن سے زیادہ جانور گرمی کی نذر ہوگئے۔

گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ سخت پریشان ہیں۔

ودیارتھی جی کو ڈنر ۹ مئی۔ ۸ بجے رات کو گرین پارک میں کپڑا کمیٹی کی طرف سے شری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو ایک شاندار ڈنر دیا جارہاہے جس میں پانچ چھ سو معززین شہر کو مدعو کیا گیاہے۔

کانپور اولن ملس کانپور اولن ملز اور مزدوروں کے درمیان تنخواہوں اور بونس وغیرہ کے متعلق جو قضیہ ات تھے اور طے نہیں ہورہے تھے۔ اب اس مسئلہ کو فیصلہ کے لئے لیبر کمشنر یوپی کے پاس بھیج دیا گیاہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ فیصلہ ۲۰ مئی تک ہوجاویگا۔

اینٹی ٹیوبرکلوسس کانپور اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کی دوسری سالانہ میٹنگ مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوئی۔ اور آئندہ سال کے لئے مسٹر کشن چند پریسیڈنٹ اور مندرجہ ذیل حضرات ممبران ایگزیکیوٹیو کمیٹی منتخب ہوئے ہیں۔

مسرس رام نرائن خزانچی۔ رام رتن گپتا۔ شیو نرائن ٹنڈن ایس پی جہو۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ جے ناتھ کپور۔ ڈاکٹر جی وشنو دیو نند سروپ۔ نولکشور بھرتیا۔ ایچ ام سمیع

اوتھی ٹیکسٹائل ملس اوتھی ٹیکسٹائل ملس لمیٹڈ کانپور کے مزدوروں کو ۱۸ اگست ۴۷ سے ۳۱ مارچ تک کی بڑھی مزدوری دینے کی سفارش کنسیلیشن افیسر یوپی نے کی ہے۔

جے ہند سنیما کہا جاتاہے کہ جے ہند سینما درشن پوروہ کانپور کے انتظام کرنے والے ڈپلیکیٹ اور غلط نمبروں کی ٹکٹ کی کاپیاں رکھتے تھے جس کو انسپکٹر سینما نے پکڑ لیا اس جرم میں منتظمان پر مقدمہ قائم کیا گیاہے۔ اور لائسنس فی الحال ملتوی کردیا گیاہے جس کی وجہ سے سینما بندہے۔

ڈاکٹر راجندر روہتگی ڈاکٹر راجندر روہتگی ایم بی بی ایس (بمبئی) اور ایم ایس لندن ڈی او ایل او (دانا) جو کہ کانپور کے آنکھ، کان، ناک اور گلہ کے ایک مشہور ڈاکٹر ہیں۔ اور جو ہیلٹ اسپتال کے آنریری سرجن ہیں۔ ۱۲ مئی کو دہلی سے انگلینڈ اور امریکہ اور روس بذریعہ ہوائی جہاز جارہے ہیں۔

شری پرکاش جی شری پرکاش جی ہندوستان کی طرف سے پاکستان میں کمشنر ہیں۔ آج کل آپ ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ کانپور جرنلسٹ ایسوسی

کشمیر کی جنگ زور و شور سے جاری رہیگی

صحافتی کانفرنس میں جواہر لال کا اعلان

حیدرآباد کا ہندوستان سے الحاق ناگزیر ہے

نئی دہلی۔ یکم مئی۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ایک صحافتی کانفرنس میں کہا کہ کشمیر کا مسئلہ صرف دو طرح حل کیا جا سکتا ہے۔ یا تو جنگ کے ذریعہ جسے ہندوستان نے برابر جاری رکھا ہے۔ یا سمجھوتے کے دوسرے ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ ہم دونوں کو آزما چکے ہیں۔ ہم جنگ کر رہے ہیں۔ اور ہمارا ارادہ ہے کہ اسے اپنے پرامن انداز میں زور و شور کے ساتھ اور تیزی سے جاری رکھیں گے۔ جتنا کہ ممکن ہے۔ یہاں کہ آخری حملہ آور نکال دیا جائے گا۔ امن داماں کے قیام کے بعد دوسرے اقدامات کئے جائیں گے۔

انھوں نے اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ ایک پیچیدہ صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ کہا کہ میں یہ پیشین گوئی کر سکتا ہوں کہ ہندوستان جو کچھ کہیگا اس کا ردعمل حفاظتی کونسل پر کیا ہوگا۔ اور کون سے دوسرے اقدامات ضروری ہوں گے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ کوئی کام بد دلی سے نہیں کیا جائے گا۔

ہندوستانی وفد کے سرگروہ مسٹر گوپال سوامی آئینگر بھی کانفرنس میں موجود تھے۔ اور انھوں نے چند سوالات کے جواب بھی دئے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اگر معقول سمجھوتہ کی معقول امید ہوگی تو ہندوستان ضرور پاکستان سے گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ لیکن فی الحال اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

حفاظتی کونسل کی منظور کردہ تجویز کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ مسٹر گوپال سوامی آئینگر ہمارے نقطہ نظر کا اظہار پہلے ہی کر چکے ہیں کہ تجویز کے بعض حصے ہندوستان کے لئے ناقابل ہیں ہم ان پر عمل کر ہی نہیں سکتے۔ کیوں کہ وہ ان وعدوں کے منافی ہیں جو ہم نے کشمیر کے عوام ان کی حکومت اور دنیا کے ساتھ کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس پالیسی کے بھی منافی ہیں کہ جن پر ہم نے عمل کیا تجویز کے ان حصوں پر عمل کرنا بالکل ہی ناممکن ہے جن کا تعلق کشمیر کی حکومت کی داخلی تشکیل کشمیر میں ہماری فوجوں کے قیام کے اور دوسری باہری فوجوں مثلاً پاکستان کی فوجوں کی آمد سے ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستانی وفد کے دوسرے اراکین کی واپسی کا انتظار کر رہی ہے۔ جن میں مسٹر باجپئی بھی شامل ہیں۔ اس کے حکومت معاملہ پر غور کرے گی۔ لیکن حکومت کی بنیادی پالیسی کو ہرگز پس پشت نہیں ڈالا جائے گا۔

انھوں نے پر زور اور غیر مبہم الفاظ میں کہا کہ متحدہ اقوام کے تمام واقعات کے باوجود اس کا ہرگز کوئی امکان نہیں ہے۔ کہ ہندوستان اس عالمی ادارہ سے علیحدہ ہو جائے۔

وزیر اعظم سے سوال کیا گیا کہ حکومت مسٹر گوپال سوامی آئینگر کے اس بیان سے پیدا ہونے والے تضاد کو کس طرح دور کرے گی کہ ہندوستان حفاظتی کونسل کا فیصلہ نہیں منظور کرے لیکن اس کے برعکس متحدہ اقوام کے کمیشن کے لئے ہندوستان نے چیکوسلاویکیہ کا نمائندہ نامزد کیا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ کمیشن کے رکن کی نامزدگی کا سوال تین ہفتے پہلے ہوا تھا۔ ہندوستان سے کہا گیا کہ وہ اپنا رکن نامزد کرے۔ اور اس نے اپنا نمائندہ نامزد کر دیا۔ ایسا چیکوسلاویکیا کی تبدیلیوں سے بہت پہلے کیا گیا تھا۔

ہندوستانی وفد کے رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے بتلایا کہ یہ ایک دوسری ہی بات ہے کہ کمیشن کیا کرے گا۔ اور کیا نہ کرے گا۔ ہندوستان نے ایک نمائندہ نامزد کر دیا ہے۔ اور اب وہ اسے واپس نہیں لے سکتا۔ میں یہ پیشین گوئی نہیں کر سکتا کہ پاکستان کیا کریگا۔ تجویز بہت پیچیدہ ہے در حقیقت تجویز کی رو سے پہلا قدم کو پاکستان کو اٹھانا ہوگا۔ یہ پاکستان ہی بتلا سکتا ہے کہ وہ کیا اقدامات کرے گا۔ تجویز کو اصولی طور پر تسلیم کرنا اور اس پر عمل درآمد کرنا دو الگ چیزیں ہیں۔ تجویز کو یک لخت مسترد کرنے کا دوسرا ہی اثر ہوگا۔ اور اسے مشروط طور پر مسترد کرنا دوسری چیز ہوگی۔

اس سوال پر کہ کیا ہندوستان تجویز کو جزوی طور پر منظور کر سکتا ہے۔ ہندوستان کا نقطہ نظر حفاظتی کونسل سے مختلف ہے۔ ہندوستان کی ایک شکایت یہ بھی تھی کہ نزاع کی بنیاد اور اس کی نوعیت پر غور کیا ہی نہیں گیا۔ رائے طلبی کے چرچے تو بہت دنوں سے ہوتے ہیں۔ لیکن سوال یہ باقی رہتا ہے کہ رائے طلبی کا معاملہ اکیلے ہندوستان

اس سوال کے جواب میں متحدہ اقوام کے سکریٹری جنرل اگر تجویز میں کسی ترمیم کے بغیر اس پر عمل درآمد شروع کر دیں گے۔ تو کیا حکومت اشتراک کرے گی۔ مسٹر گوپال سوامی آئینگر نے کہا کہ سکریٹری جنرل تجویز پر عمل درآمد کر اس وقت تک شروع نہیں کر سکتے۔ جب تک ان کے ایسا کرنے سے پہلے حفاظتی کونسل مناسب اقدامات کو ہندوستان بھی مناسب سمجھے۔ تجویز کی منظوری اور اس پر عمل درآمد کے درمیان بھی ایک منزل ہوتی ہے جس کا طے کرنا ضروری ہے۔ یعنی جن اقدامات کو تجویز کیا گیا ہے ان پر عمل درآمد کے لئے ہم بھی راضی ہو جائیں۔ میرے خیال میں اگر ہندوستان تجویز کے بعض حصوں پر عمل درآمد کرنے سے انکار کرے گا۔ تو حفاظتی کونسل باقی حصوں پر بھی عمل درآمد کو مناسب نہ سمجھے گی۔

ایک دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے یاد دلایا کہ ہندوستان نے کشمیر کا مسئلہ جس وقت حفاظتی کونسل میں پیش کیا تھا۔ یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ فوجی کارروائیوں کا حلقہ عمل اور زیادہ وسیع ہو جائے۔ اور ملک میں ہندوستان اور پاکستان کی فوجیں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جائیں۔ ہندوستان اس سے بچنا چاہتا تھا۔ لیکن ہندوستان نے محسوس کیا تھا کہ فوجی کارروائیوں کے دوران میں اسے پاکستانی حدود کے اندر کے فوجی کارروائی کے اڈوں پر حملہ کرنا پڑے گا۔ فوجی حیثیت سے ہندوستان کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ لیکن سیاسی حیثیت سے اور دوسرے ظاہری اسباب کی بنا پر ہندوستان ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور اسی وجہ سے ہندوستان نے یہ معاملہ حفاظتی کونسل میں پیش کیا تا کہ پاکستانی علاقوں کو فوجی کارروائی کا اڈہ نہ بنایا جائے۔ یہ بات بالکل صاف ہے کہ ہمارے وہ لوگ جن کی تربیت غالباً پاکستان فوج نے کی ہے۔ نہ صرف معمولی اسلحہ ہمارے ہوائی جہازوں کے خلاف طیارہ شکن توپیں جو قبائلی لوگوں کے پاس نہیں ہوتیں دور انداز توپیں اور بڑی پہاڑی توپیں استعمال کر رہے ہیں اور یہ سب پاکستان کی ملکیت ہیں۔

کشمیر کے حملہ آوروں کو پاکستان کی امداد کا آج پہلے سے بھی زیادہ ثبوت موجود ہے۔ لیکن ہندوستان اس معاملہ میں یا کسی دوسرے سوال پر پاکستان سے الجھنا نہیں چاہتا۔ اس لئے ہندوستان نے پاکستان سے جنگ کو سامنے رکھ کر معاملات پر غور نہیں کیا۔ ہندوستان کشمیر کے علاقہ میں اپنی کارروائیاں جاری رکھیگا۔ اور جہاں تک ممکن ہوگا۔ پاکستانی علاقہ کو پار کرنے یا اس کے اندر داخل ہونے سے گریز کرے گا۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان نے آزاد کشمیر حکومت کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ آزاد کشمیر حکومت پاکستان کے بعض وزیروں نے یہ سراسر غلط خبر اڑائی ہے کہ رجوڑی میں ہندوستانی فوج کے سپاہیوں نے وہاں کے باشندوں کو اندھا کر دیا تھا۔ رجوڑی میں ہندوستانی فوجوں کے داخلہ سے پہلے وہاں کے باشندوں کا قتل عام کیا گیا حملہ آور آبادی کو چھوڑتے وقت عورتوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اور شہر کو بڑی تباہ حالی میں چھوڑ گئے۔ اور پھر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ حملہ آور رجوڑی میں اس جنون کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ کہ لاہور سے یہ خبر اڑائی گئی کہ ہندوستانی فوج کے سپاہیوں نے ۴ ہزار مقامی باشندوں کی آنکھیں پھوڑ دی ہیں یہ جھوٹ کی انتہا ہے۔ آزاد کشمیر حکومت اس قسم کا پروپیگنڈا کرتی ہے۔

دوسرے دفعات کے ماتحت قانونی کارروائی بھی کر سکتی ہے۔ مگر اس مخصوص قرارداد کے ذریعہ تو ہندوستان کی حکومت کو چند مشورے دئے گئے ہیں۔ یہ فیصلہ کسی کے سر منڈھا نہیں جا سکتا ہے۔"

حیدرآباد

حیدرآباد کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے پہلے پنڈت نہرو نے کہا کہ اپنی بمبئی کی تقریر کا خلاصہ بتایا اور کہا وہ اخبارات میں ذرا غلط شائع ہوئی تھی۔ میں نے یہ کہا تھا کہ حیدرآباد کا محل وقوع کچھ ایسا ہے کہ اسے ہندوستان سے قریبی تعلقات رکھنا چاہیئے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو کشمکش ہوگی۔ حیدرآباد کی آزادی کے متعلق گفتگو کی جاتی ہے۔ آزادی کے معنی ہیں بیرونی تعلقات اور دفاع کی آزادی کے اگر حیدرآباد کو یہ آزادی حاصل نہ ہوئی تو اس کی آزادی بے معنی ہے۔ ہندوستان اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ حیدرآباد کا کوئی بھی حصہ بیرونی طاقت کا مستقر بن جائے۔ یا اس کے مستقر بن جانے کا احتمال ہو۔ حکومت ہند اس احتمال کا تدارک کرے گی کیونکہ اس سے اس کے امن کو خدشہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اور ایک مستقل کشمکش کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔

"اسی لئے حیدرآباد کو لازمی طور پر مملکت ہند کا ایک جزو ہونا چاہیئے۔ الحاق کا سوال ناگزیر ہے لیکن ہندوستان فوجی ذرائع اختیار کر کے کسی ریاست کا الحاق نہیں چاہتا اسے تو عوام رائے طلبی کے ذریعہ طے کریں گے۔"

سب سے اہم سوال تو ذمہ دار حکومت کے قیام کا سوال ہے۔ ایک سال قبل ہندوستان کی صورت جو رہی ہو اس وقت ہندوستان کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے یا جہاں ذمہ دار حکومت کا ذکر ہے۔ حیدرآباد کے علاوہ کہیں شخصی حکومت نہیں ہے۔ سماجی اعتبار سے حیدرآباد میں شخصی حکومت اور سامنتی نظام ہونا اس کی پستی کی علامتیں ہیں۔ پورے ہندوستان میں تبدیلی کے بعد حیدرآباد میں اس قسم کی حکومت کا قیام درست نہیں اس کے ذمہ دار حکومت کا قیام کا اہم اور فوری سوال ہے۔

پھر حیدرآباد کے سرحد کے اندر باہر قیام امن کا سوال بھی کچھ اہمیت کا حامل نہیں۔ اس پر سب سے پہلے توجہ دینی ہے کیونکہ اگر یہ صورت حال قائم رہی تو ذمہ دار حکومت کا قیام ہی ممکن نہ ہوگا۔ گذشتہ چند ماہ سے یہ گڑبڑ جاری ہے۔ اس سلسلے میں بعض بڑے واقعات بھی پیش آئے حیدرآباد کی پولیس اور رضاکاروں نے سرحد کے اس پار آکر عوام کو مارا پیٹا قتل کیا۔ لوٹ مار کی اور گولیاں چلائیں۔ گزشتہ مارچ میں ایک ہیبت ناک واردات پیش آئی۔ مقامی باشندوں کو قطار میں کھڑا کر کے ہندوستانی حدود میں انھیں گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ حیدرآباد کے اندر بھی افراتفری ہے۔ عوام محفوظ نہیں۔ آتش زنی اور قتل کے واقعات پیش آیا کرتے ہیں۔ حیدرآباد کے اس مسئلہ کو سب سے پہلے طے کرنا ہے اسی لئے حکومت ہند نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جس طرح ملک کے دوسرے حصوں میں غیر سرکاری فوجوں کو ختم کر دیا گیا ہے اسی طرح رضاکاروں کو حیدرآباد میں ختم کر دیا جائے۔

رضاکار ایک غیر سرکاری فوج کی حیثیت رکھتے ہیں یا تو حکومت کو ان سے ہمدردی ہے یا اس میں اتنی طاقت نہیں کہ ان کو قابو میں رکھ سکے۔ اس کے علاوہ کوئی تیسری بات نہیں۔ اگر حیدرآباد ان کی ہمت افزائی کر رہا ہے تو وہ ہندوستان کے خلاف مخاصمانہ سرگرمیوں میں حصہ لے رہا ہے۔ اور اگر حکومت ان کو قابو نہیں رکھ سکتی تو وہ نکمی اور ناکارہ ہے۔

اگر رضاکار دبائے نہ گئے اور یہ سرحدی ہنگامے یوں ہی جاری رہے تو ہمیں ان حملہ آوروں کے خلاف سخت ترین اقدامات کرنے ہوں گے۔ اور اگر حیدرآباد کے اندر صورت حال خراب ہوتی گئی اور وہاں کی حکومت اس کو قابو میں نہ لا سکی تو تب بھی ہم یوں ہی بیٹھے نہ رہیں گے۔

معاشی ناکہ بندی

وزیر اعظم سے سوال کیا گیا کہ حیدرآباد کی معاشی ناکہ بندی کی گئی ہے؟

انھوں نے کہا کہ "عارضی معاہدہ پر اب تک عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس معاہدہ کے ۴۸ گھنٹہ کے وہاں سب کچھ ہوا۔ پاکستان کو قرضہ دیا گیا۔ حیدرآباد کی فوج کو ۰ ہزار سے ۰ ہزار کیا گیا۔ پولیس کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ رضاکار کی توسیع ہوئی۔ یہ تمام باتیں

اسلحہ نہ کیا جائے۔ اس لئے حکومت ہند کو عام حالات میں حیدرآباد کو جو اسلحہ جات بھیجنے چاہیئے تھے۔ وہ نہیں بھیجے گئے حکومت ہند کو معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد خفیہ طور پر بیرونی ملکوں سے اسلحہ جات منگانے کی فکر میں ہے۔ اور بہت سے ہتھیار خفیہ طور پر آ بھی چکے ہیں۔ حکومت ہند نے انھیں پکڑا بھی ہے۔ یہ ہتھیار یورپ کے مختلف ملکوں سے آتے ہیں۔ یہ سب جنگ کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور یہ عارضی معاہدہ اور صلح پسند سرگرمیوں کے خلاف ہے۔ ہم نے حیدرآباد کو اسلحہ جات نہیں بھیجے۔ اور اس حد تک ہم نے عارضی معاہدہ کی خلاف ورزی ضرور کی ہے۔"

محکمہ محصولات کے حکام نے بعض اشیاء کی درآمد ریاست میں روک دی تھی لیکن حکم ملنے کے بعد ان کی درآمد کی اجازت دے دی گئی ہے۔

اس لئے جو کچھ ہو رہا ہے اسے معاشی ناکہ بندی نہیں کہا جا سکتا۔ اگر معاشی ناکہ بندی ہوتی تو غذا اور دوسری چیزوں کی بھی ریاست میں درآمد کی اجازت نہ ہوتی۔ صرف ہتھیار اور ہتھیار تیار کرنے والے سامان پر پابندی لگائی گئی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ حکومت حیدرآباد اس کا اقراری ہے کہ بعض غیر ذمہ دار عناصر نے کچھ بدعنوانیاں کی ہیں لیکن وہ رضاکاری کو بری الذمہ قرار دیتی ہے ابھی نے قاسم رضوی کی تقریر کی تردید کی لیکن حکومت ہند کو اس تقریر کی تمام تفصیلات معلوم ہیں۔ اور انھیں جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

حیدرآباد کے مسئلہ میں ہمارا سابقہ نظام یا وہاں کی موجودہ حکومت سے نہیں بلکہ چند غیر ذمہ دار آدمیوں سے ہے۔ نرم الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی ذمہ دار حکومت وہ نہیں کر سکتی جو یہ کر رہے ہیں۔"

ان سے یہ دریافت کیا گیا کہ اگر حیدرآباد نے ہندوستان کے دوسرے مطالبات تسلیم کر لئے تو کیا الحاق کے مطالبہ پر زور نہ دیا جائے گا۔

دو راستے

انھوں نے جواب دیا صرف دو راستے ہیں۔ ایک تو ہندوستان سے الحاق جس کے معنی یہ ہیں کہ دفاع رسل و رسائل اور بیرونی امور انڈین یونین کے تحت ہوں گے۔ (حیدرآباد کو اس میں نمائندگی دی جائے گی) اس کے معنی یونین کی ماتحتی نہیں بلکہ مختلف حصوں کے ایک مشترکہ وفاق حصہ دار ہونے کے ہیں۔ دوسرا راستہ عدم الحاق اور ہندوستان سے ضمنی تعلق رکھنے کا ہے۔ یہاں بھی متذکرہ بالا امور میں یونین کا دست نگر ہونا پڑے گا۔ اب یا تو حیدرآباد یونین میں ایک حصہ دار کی حیثیت سے شامل ہو سکتا ہے اس میں اس کی نمائندگی ہوگی۔ یا پھر وہ ضمنی تعلق رکھے۔ اس دوسری صورت میں بھی اسے متذکرہ بالا تین امور میں یونین کا دست نگر ہونا پڑے گا۔ لیکن نمائندگی کا فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

شیخ عبداللہ کا بیان

دہلی۔ ۳ مئی کشمیر کے وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ جو یہاں پچھلے دنوں میں یہاں آئے ہوئے ہیں آج تیسرے پہر سری نگر واپس چلے جانے والے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور ہندوستان کے دوسرے وزیروں سے اس وقت حال پر تبادلہ خیال کیا جو حفاظتی کونسل کی قرارداد کے بعد پیدا ہو گئی ہے۔ جب ان سے اس صورت حال پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا تو انھوں نے کہا کہ ہم اس بات کو پوری طرح واضح کر چکے ہیں کہ ہم پاکستان کے ساتھ ایک ایسا سمجھوتہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں جو انصاف اور صفائی معاملہ پر مبنی ہو۔ لیکن اگر پاکستان لڑائی چاہتا ہے تو ہم لڑنے کو تیار ہیں۔ اور اگر وہ کشمیر میں رائے طلبی کا خواہاں ہے تو یہ بھی ممکن ہے۔

کشمیر اور جموں کی حکومت ریاست میں ذمہ دار حکومت کے قیام کی خوشی میں جو تقریب منانے والی ہے اس کے لئے بڑی سرگرمی سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو بھی اس تقریب میں شرکت کرنے سری نگر جائیں گے۔

یوپی میں ناخواندگی کیخلاف مہم

آگرہ۔ ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے دس [illegible] ناخواندگی ختم کر دینے کا فیصلہ کیا

اندر شہری اور دیہاتی علاقوں میں چار ہزار چار سو ابتدائی مدرسے کھولے جائیں گے تعلیم بالغان کے لئے شبینہ اسکول کھولے جائیں گے۔ گونگوں بہروں کے لئے میرٹھ، آگرہ اور دوسرے مقامات پر اسکول کھولے جائیں گے۔ تعلیم لازمی اور مفت ہوگی۔ یوپی میں لڑکیوں کے لئے اسکول اور کالج بھی قائم کئے جائیں گے۔ اس سال چار سو ہائی اسکول کھولے جائیں گے۔

ہندوستان کا پہلا تیار کردہ ہوائی جہاز

بڑودہ۔ ۲ مئی۔ ہندوستان کے پہلے تیار کردہ ہوائی جہاز "بڑودہ نمبر ا" نے آج اپنی پہلی کامیاب پرواز کی۔ اس پرواز کو دیکھنے کے لئے مشاقین کا ایک بڑا مجمع ہوائی اڈہ پر موجود تھا۔ یہ ہوائی جہاز ریاست ہوائی جہاز بنانے کے کارخانہ میں بنایا گیا ہے۔ یہ کارخانہ اب سے چند ماہ قبل بڑودہ حکومت کے صنعتی تحقیقی شعبہ کے زیر اہتمام قائم ہوا تھا۔ اس میں بہت سے کاریگر ہوائی جہاز بنانے کے فن کو سیکھ رہے ہیں

اس کارخانہ میں مختلف قسم کے جہاز زیر تعمیر ہیں۔ بڑودہ حکومت کا خیال ہے کہ وہ چند ماہ میں دفاعی اور شہری استعمال کے لئے سارے ملک کو ہوائی جہاز مہیا کر سکیگی۔

عام انتخابات کے لئے برطانیہ میں تیاریاں

دہلی ۲ مئی۔ محکمہ تعلیمات دولت مشترکہ کے سکریٹری مسٹر جے نوبل بیکر نے آج یوم مئی کے ایک مظاہرہ کے موقع پر کہا کہ ۱۹۵۰ء میں ہونے والے عام انتخابات کی برطانی مزدور حکومت نے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ انتخابات ان خدمات کی بنا پر لڑے جائیں گے۔ جو پہلی جنگ عظیم کے بعد قدامت پرست لیڈروں نے اور دوسری جنگ عظیم کے بعد مزدور جماعت نے انجام دیں۔ ان دونوں کا مقابل ہی ہر دو جماعت کی خدمات کو واضح اور آشکارا کر دے گا۔

اگر آپ کو یہ یاد نہیں ہے کہ دونوں جنگوں کے درمیانی وقفہ میں کیا کچھ ہوا تو آپ اپنے والدین سے دریافت کیجئے آئیے ہم اسی کو اپنا نعرہ بنائیں۔

نیپال میں نیشنل ہیرلڈ کا داخلہ ممنوع

بنارس۔ ۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نیپال نے نیپال میں آج۔ سنسار اور نیشنل ہیرلڈ کے داخلہ پر پابندی لگا دی ہے۔ آج اور سنسار ہندی کے اخبارات ہیں۔ اور بنارس سے شائع ہوتے ہیں۔ یہ اطلاع آج اخبار کے دفتر میں موصول ہوئی ہے۔

نشہ بندی کیلئے فلم

لکھنؤ۔ ۳ مئی۔ محکمہ اطلاعات کی جانب سے حکومت یوپی نشہ بندی کی پالیسی کے ماتحت ایک فلم تیار کرنے جا رہی ہے۔ اس کے نگران مسٹر شیر سنگھ ہیں۔ یہ فلم "ہوا سو ہوا" کے نام سے تیار ہوگا۔ ابھی تک اس کے متعلق اسکیم تیار کی جا رہی ہے۔ غالباً ۱۵ مئی سے فلم بننا شروع ہوگی۔ اور ایک ماہ کے اندر ہی فلم تیار ہو جائے گی۔ اس فلم کی تیاری کے لئے ماہرین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

پسماندہ طبقوں کی صوبائی کانفرنس

۱۲، ۱۳ مئی کو بھاگلپور میں

بھاگلپور۔ ۳ مئی۔ بہار کے پسماندہ طبقوں کی صوبائی کانفرنس یہاں ۱۲، ۱۳ مئی کو منعقد ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے وزیر محنت مسٹر جگ جیون رام داس کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

صوبہ میں نمک کی حالت بہتر ہے

وزیر رسد کا بیان

لکھنؤ ۳ مئی۔ یوپی اسمبلی میں سوالات کے مسٹر بھگوان دین مصرا کے ایک سوال کے جواب میں سی بی گپتا وزیر غذا نے بتایا کہ حکومت باہر سے نمک منگا رہی ہے جیسے ہی کافی نمک آنے لگیگا اس پر سے کنٹرول ہٹانے کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ ایک ضمنی سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ نمک کی حالت اب اچھی ہے۔ اس لئے لاہوری اور سمندری نمک

کل ہند کانگریس کے ریاستی ممبروں کی فہرست

نئی دہلی ۔ ۴ مئی ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے یکم مئی کے اجلاس میں یہ طے کیا ہے کہ ریاستوں کے جو بیس نمایندوں کو کل ہند کانگریس کمیٹی کا رکن مقرر کیا جائے ۔ یہ فیصلہ ریاستوں کے متعلق کل ہند کانگریس کمیٹی کی اس عارضی تجویز کے مطابق کیا گیا ہے جو بمبئی کے اجلاس میں منظور کی جا چکی ہے ۔ اور جس کے ذریعہ ورکنگ کمیٹی کو مجاز کیا گیا تھا کہ وہ ریاستوں سے تیس ممبروں سے زیادہ منتخب نہ کرے ۔ یہ نئے اراکین صرف عارضی مدت کے لئے منتخب ہوئے ہیں ۔ انھیں وہی حقوق حاصل ہوں گے جو صوبوں سے منتخب کئے ہوئے ممبروں کو حاصل ہوتے ہیں ۔

ان شامل کئے جانے والے ممبروں کی فہرست یہ ہے ۔ پنڈت ہیرا لال شاستری ۔ وزیر اعظم جے پور پنڈت نرائن دیاس وزیر اعظم جودھ پور مسٹر ٹی ام ورگز وزیر ریاست ٹراونکور ۔ مسٹر درشن بھن ایڈوکیٹ پٹیالہ مسٹر اکندر دربار ایڈوکیٹ ترچور ۔ کوچین) مسٹر گوکل بھائی بھٹ وسروہی راجپوتانہ) مسٹر کے سی ریڈی وزیر اعظم میسور (بنگلور) مسٹر گوپی کرشنن وجے ورگی وزیر گوالیار ۔ مسٹر بجناتھ مادھویا وزیر اندور ۔ مسٹر بی شکارے (سانگلی) مسٹر کمل نائن بجاج بمبئی ۔ مسٹر ٹی سدھانگیا ۔ میسور ریاستی کانگریس بنگلور) مسٹر پاتھم تھانو پیلے وزیر اعظم ٹراونکور ۔ مسٹر رتن اپا کما کولہاپور ۔ مسٹر بابو رام چتر ویدی (نوگاؤں وندھیا پرادیش) مسٹر کاشی ناتھ ترویدی (بادھونی وسط ہند) مسٹر ابا صاحب پنت اودھ جنوبی ہند ۔ مسٹر جنی لال بی شاہ بڑودا ۔ مسٹر منکیا لال ورما وزیر اعظم راجستان اودے پور ۔ مسٹر یو ، ان دھیبر وزیر اعظم سوراشٹر راج کوٹ ۔ ڈاکٹر یشونت سنہا پرامر (شملہ) مسٹر سنت رام وکیل پنجاب ۔ مسٹر بھون جی ارجن کھیم جی کچھ ۔ مسٹر سرنگدھر داس اڑیسہ ۔

اخبار نویسوں کیلئے ضابطہ عمل، متعدد تحتی کمیٹیوں کی تشکیل

لکھنؤ ۴ مئی یوپی کے پیشہ ور اخبار نویسوں کی فیڈریشن کی نو منتخبہ مجلس قائمہ کا پہلا اجلاس کل پاینر کے دفتر میں مسٹر گھوش کی صدارت میں ہوا ۔ مجلس قائمہ نے اس بات پر اطمینان ظاہر کیا کہ حکومت یوپی نے یوپی پریس مشاورتی کمیٹی کی سفارشات پر الہ آباد کے ہندی اخبار "پرتی ورتن" سے ۲ ہزار کی ضمانت طلبی کا حکم واپس لے لیا ہے ۔

صدر نے حکومت کے اس ارادہ سے مطلع کیا کہ مشاورتی کمیٹی میں آگرہ اجلاس کی سفارشات کے مطابق ترمیم و تنسیخ کر دی جائے گی ۔

مجلس قائمہ نے اس بات کو پسند کیا کہ تحقیقاتی کمیٹی کے سوال نامہ کے جوابوں کی تاریخ کو ۱۵ مئی تک بڑھا دیا ہے ۔ مطالبہ کیا گیا کہ تاریخ میں ۳۱ مئی تک توسیع کر دی جائے گی ۔ جوابات تیار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ۔

مسٹر گھوش ۔ مسٹر چیلاپتی راؤ ۔ مسٹر کے پی گوسوامی مسٹر ستیش بھٹاچاریہ ۔ مسٹر ست نرائن جیسوال مسٹر شیو اچرن لال شرما اور مسٹر جوالا سنگھ ۔

مسٹر چیلاپتی راؤ اور مسٹر این ڈی اگروال کو مجلس قائمہ کا رکن بنا لیا گیا ۔ اور مسٹر چیلاپتی راؤ اور مسٹر ٹھیپت رام ناگر کو فیڈریشن کا نائب صدر چنا گیا ۔ مسٹر گر یشیمی ماتھر کو اسسٹنٹ سکریٹری منتخب کیا گیا ۔

مسٹر جیوا رام پالیوال مسٹر چیلاپتی راؤ اور مسٹر پی کے سین کو ٹریبونل کا رکن مقرر کیا گیا ۔ تاکہ اخبار نویسوں سے طریقہ کار کے مطابق کام کرایا جا سکے ۔

ایک اشاعتی کمیٹی اور فائدہ رسانی فنڈ کے قواعد و ضوابط بنانے کے لئے ایک تحتی کمیٹی بنائی گئی ۔

پیشہ ور اخبار نویسوں کی ایک کل ہند فیڈریشن بنانے کے لئے بھی ایک تحتی کمیٹی بنائی گئی ۔

مسٹر گھوش نے مجلس قائمہ کے سامنے یونسکو سے آئے ہوئے ایک خط کو پیش کیا جس میں پریس ریڈیو اور فلم کے متعلق مختلف معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالات کئے گئے ۔ مسٹر گھوس مسٹر چیلاپتی راؤ اور مسٹر جوالا سنگھ کو معلومات فراہم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ۔

امریکی فوجیں بڑی تعداد میں الاسکا بھیجی جا رہی ہیں

وائٹ ہاؤس ۔ ۴ مئی ۔ رائٹر کا مخصوص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ آرکٹک کے علاقہ الاسکا میں امریکی فوجیں معتد بہ بڑی تعداد میں کناڈا کی راہ سے آ رہی ہیں ۔ جنگ کے بعد اتنی فوجیں یہاں کبھی نہیں آئی تھیں ۔

الاسکا میں آب نائے برنگ سے پچاس میل سمندر پار سائبریا میں چکچس کا جزیرہ نما سب سے زیادہ قریب خشکی کا مقام ہے ۔ امریکی فوجوں اور افسروں کو یقین تھا کہ وہ جنگ کے لئے بھیجے جا رہے ہیں ۔ اور جلد ہی ان کو حملہ آوروں سے براعظم کا تحفظ کرنا پڑے گا ۔

بیس ہزار ملین روبل کا قرضہ

ماسکو ۴ مئی ۔ کل روسی حکومت کی جانب سے بچائی کے قرضہ کی لاٹری کا نتیجہ سناتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ بیس ہزار ملین روبل روس کی فوجی اور معاشی حالت کو ترقی دینے کے لئے جمع ہوا ہے ۔

فرانس کے وزیر مالیات نے بتایا کہ اس قرض پر چار فیصدی سود دیا جائے گا ۔ اور اس کی ادائیگی بیس سال کے اندر لاٹری کے انعامات کے ذریعہ ہر تیسرے سال کی جایا کرے گی ۔ اور وہ لوگ جو انعامات نہ حاصل کر سکیں گے انھیں بیس سال کے بعد ان کی دی ہوئی رقم واپس کر دی جائے گی ۔

شاہ عبد اللہ عرب فوج کے اعلےٰ کمان دار ہونگے

دمشق ۔ ۴ مئی ۔ رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے لکھا ہے کہ عرب فوجیں فلسطین کی طرف بڑھنا شروع ہو گئی ہیں موٹر سوار عراقی فوجیں جو شرق اردن پہونچ گئی ہیں وہ جلد ہی شاہ عبد اللہ کی ان فوجوں کے ساتھ جن کی تربیت برطانیہ میں ہوئی ہے فلسطین پر حملہ کرنے والی ہیں ۔

ہماچل پردیش کانگریسی صوبہ بن گیا

نئی دہلی ۔ ۴ مئی ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ہماچل پردیش کو ایک علیحدہ کانگریسی صوبہ تسلیم کر لیا ہے چونکہ اس نئے صوبہ میں کوئی منطقائی کونسل فی الحال کام نہیں کر رہی ہے ۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی نے ۱۳ آدمیوں کی مقرر کی ہے ۔ جو عارضی حیثیت سے کام کرے گی ۔

غازی میاں کی چھڑیاں، نیزے اور جھنڈے

درگاہ حضرت سید سالار مسعود غازی شہر بہرائچ ملکات اودھ میں واقع ہے ۔ یہ درگاہ سلطان فیروز شاہ شہنشاہ دہلی نے بنوائی تھی ۔ صدہا برس سے سالانہ میلہ جیٹھ فصلی کے پہلے اتوار کو ہوتا ہے ۔ اور دو ماہ قبل سے ہندوستان کے کونے کونے میں اس شہید اعظم کی یادگار بصورت چھڑیاں نیزے منائی جاتی ہے ۔

حال میں اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۸ء صفحہ ۳ پر خواجہ اجمیر کی چھڑیاں کے عنوان سے خواجہ ہلال قطبی کا اعلان درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحب دہلی سے ہوا جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ چھڑیاں خواجہ اجمیری سے تعلق رکھتی ہیں ۔ چونکہ یہ واقعہ حقیقت کے خلاف ہے ۔ اس لئے اس کی تشریح ضروری ہے ۔

حضرت سید سالار مسعود غازی رح دہلی ہوتے ہوئے بہرائچ تشریف لائے اور ۴۲۴ھ میں شہادت حاصل کی ۔ چونکہ حضرت سید سالار مسعود غازی رح کی آمد کی غرض یہ تھی کہ رعایا ہند کو اس وقت کے ظالم و جابر راجاؤں کے ظلم سے نجات دلائی جاوے اس لئے عام رعایا ہند بلا تخصیص مذہب و ملت اس غازی کی یاد بزمانہ میلہ اور کچھ قبل و بعد مختلف مقاموں پر مناتی ہے ۔ ذیل میں ہم اپنے اس بیان کی تصدیق میں کہ چھڑیاں بیادگار حضرت سید سالار مسعود غازی رح اٹھتی ہیں ایک واقعہ شہنشاہ اکبر کا پیش کریں ۔ چونکہ قطعی فیصلہ اس سوال کا ہوگا اور وہ یہ کہ مصنف طبقات اکبری لکھتا ہے کہ :۔

"شہنشاہ اکبر ذکر کرتے تھے کہ ایک دن میں اکبر آباد میں شاہ سالار غازی رح کی چھڑیاں دیکھنے گیا ۔ ایک شخص نے مجھے پہچان کر دوسرے سے کہا کہ بادشاہ جاتا ہے ۔ میں نے فوراً اپنی آنکھوں کے کونے باہر نکال لئے اور کچھ برا سا منہ بنا لیا ۔ جب دوسرا شخص مجھے دیکھ کر گیا تو کہنے لگا کہ بادشاہ کی ایسی آنکھیں نہیں ! (یہاں شہنشاہ اکبر نے حضرت سید صاحب رح کے نام کے ساتھ شاہ کا لفظ بزرگی کے لئے استعمال کیا ہے) ۔ خواجہ خلیل احمد شاہ ممبر کمیٹی درگاہ حضرت سید سالار مسعود غازی رح

ڈاک اور تار کا بین مملکتی شرح محصول

نئی دہلی ۔ ۴ مئی ۔ حکومت ہند اور حکومت پاکستان میں ایک معاہدہ کے ذریعہ بین مملکتی ڈاک اور تار کے شرح محصول کا تعین کر دیا گیا ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ اس وقت دونوں مملکتوں میں داخل مراسلت کے لئے لفافہ اور کارڈ کی جو قیمتیں مقرر ہیں ۔ وہی بین مملکتی مراسلت کے لئے بھی معین رہیں گی ۔ اور یکم مئی سے بین مملکتی معمولی تار کے لئے آٹھ الفاظ پر ایک روپیہ چھ آنے کا جو شرح محصول مقرر کیا جا چکا ہے ۔ وہ بھی برقرار رہیگا ۔

حاجیوں کیلئے مزید جہاز کا انتظام

لکھنؤ ۔ مولانا حفظ الرحمن پارلیمنٹری سکریٹری نے کانگریس اور جمعیۃ کے جلسوں میں شرکت کے بعد بمبئی میں حجاج کے مختلف مسائل پر جہاز ران کمپنیوں اور حج رپورٹ افسر سے بات چیت کی پچھلے سال صرف مغل لائن کے ذریعہ حاجی گئے تھے ۔ اس سال سندھیا اسٹیم نیوی گیشن بھی حاجیوں کو لے جائیگی جس سے یہ امید ہے کہ یوپی کے تمام حجاج کو حج کی سعادت نصیب ہوگی ۔

گوالیار کی ریاستہائے متحدہ کا افتتاح

اندور ۔ ۳ مئی ۔ باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گوالیار کی متحدہ ریاستوں کا افتتاح ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو ۲۸ مئی کو گوالیار میں کریں گے ۔ اس یونین کے راج پرمکھ مہاراجہ گوالیار اور وزیر اعظم پنڈت لیلا دھر مصر ہوں گے ۔

نظر بندوں کے ساتھ حکومت کا رویہ

لکھنؤ ۔ ۳ مئی ۔ حکومت یوپی کے اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ ، خاکسار اور مسلم نیشنل گارڈ کے نظر بندوں کے ساتھ جیلوں میں جو سلوک کیا جا رہا ہے کچھ عرصہ سے وہ زیر بحث ہے جب ذیل بیان میں اصل واقعات دئے جا رہے ہیں ۔

راشٹریہ سیوک سنگھ خاکسار اور مسلم نیشنل گارڈ کے نظر بندوں کو اسپیشل کلاس میں رکھا گیا ہے ۔ انھیں اس امر کی اجازت ہے کہ جیل میں انھیں جو مقررہ غذا ملتی ہے اس میں سرکاری خرچہ پر چار آنہ فی یومیہ تک اور اپنے صرفہ سے دس روپے ماہوار تک اضافہ کر سکتے ہیں ۔ مناسب حالات میں نظر بندوں کو ذاتی صرف سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری کے بعد مقررہ غذا میں اضافہ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے ۔ جہاں تک ممکن ہے جیل کے اندر نظر بندوں کو خود اپنا کھانا پکانے کی اجازت دی گئی ہے ۔ انھیں اپنے کپڑے پہننے اپنا بستر ، کتابیں اور اخبار رکھنے اور خانگی امور پر عزیزوں سے مراسلت کرنے ۔ نہانے اور کپڑے دھونے کا صابن منگوانے اور حجامت بنانے کے لئے اپنا سامان رکھنے کی اجازت ہے ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت سے لوگوں سے ملنے کی بھی مناسب سہولتیں دی جاتی ہیں ۔

ان نظر بندوں میں جو طالب علم ہیں ۔ انھیں جیل کے اندر پڑھنے اور سالانہ امتحان میں شریک ہونے کے لئے تمام سہولتیں دی جاتی ہیں ۔ انھیں جیلوں میں نصاب کی مقررہ کتابیں منتخب کاپیاں وغیرہ مل سکتی ہیں ۔ اکثر صورتوں میں ان کو جیل سے باہر امتحان میں شریک ہونے کے لئے عارضی طور پر رہا کیا گیا ۔ اور حفاظتی وجہ کی بنا پر جن لوگوں کو رہا کرنا ممکن نہ تھا ان کے لئے جیل کے اندر امتحان دینے کا انتظام کر دیا گیا ۔

اسکول اور کالجوں میں لازمی فوجی ٹریننگ

الہ آباد ۔ ۳ مئی ۔ یونیورسٹی کے لفٹنٹ کرنل تواری جن کی خدمات اسکولوں اور کالجوں میں لازمی فوجی ٹریننگ کی تنظیم کے سلسلہ میں حکومت یوپی کو مستعار دی گئی ہیں ۔ اپنے اس جدید کام کو ہاتھ میں لینے کے لئے کل لکھنؤ روانہ ہو جانے والے ہیں ۔

یہ فوجی تربیت ہائی اسکولوں اور انٹر کالجوں کے آخری دو سالوں میں دی جایا کرے گی ۔ اس طرح ٹریننگ کا زمانہ چار سال ہوگا ۔ سر دست یہ ٹریننگ میرٹھ ، علیگڑھ ، آگرہ ، بریلی ، لکھنؤ ، کانپور ، الہ آباد اور بنارس کے تمام مردانہ اور زنانہ اسکولوں اور کالجوں میں جاری کی جائے گی ۔

گلوب ایجنسی کی اطلاع مظہر ہے کہ طلبا سے فوجی وردی کی قیمت لی جائے اور ہتھیار حکومت مہیا کرے گی ۔ ٹریننگ کے لئے طلبا کو فوج اور پولیس کے ساتھ لگا دیا جائے گا ۔

فرقہ وارانہ یک جہتی کیلئے اضلاع میں پروپیگنڈہ

اتحاد و ترقی یوپی کا فیصلہ

لکھنؤ ۳۰ مئی۔ انجمن اتحاد و ترقی صوبۂ یوپی کا ایک جلسۂ عام حافظ محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا، کمیٹی کے پچاس سے زائد ممبران نے شرکت کی، حافظ صاحب نے کمیٹی کی کارروائی شروع ہونے میں جو تاخیر ہوئی ہے، اس پر اظہار افسوس کیا، اور یاد دلایا کہ مسلم کانفرنس نے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ تمام فرقہ وارانہ جماعتوں کو ختم کر کے کانگرس میں شرکت کریں، جو ملک کی واحد غیر فرقہ وارانہ اور سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے۔ کانفرنس کی تجاویز پر عمل درآمد کرنے اور پروگرام کے بموجب کام شروع کرنے کے لئے اتحاد و ترقی کی مرکزی کمیٹی نے انڈین یونین کے تمام صوبوں میں صوبائی شاخیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن چونکہ مستقل طور سے کسی جماعت کو قائم کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے، اس لئے صوبائی شاخوں کو اضلاع میں اپنی شاخیں قائم کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ کیونکہ مقصد تو فرقہ پرستی ختم کرنا ہے، اور جب یہ مقصد پورا ہو جائے گا، تو مسلمان کسی بھی غیر فرقہ وارانہ جماعت میں شریک ہو کر ملک کی خدمت کرنے کے لئے آزاد ہوں گے، انجمن کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے حافظ صاحب نے بتایا کہ دو تین اخبارات جاری کرنے کے ساتھ ساتھ پروگرام میں یہ بھی ہے کہ تمام اضلاع میں وفود روانہ کئے جائیں، اور صوبہ بھر میں قومی کارکنان سے تعلق پیدا کیا جائے، تاکہ فرقہ پرستی کے خلاف کافی پروپیگنڈہ ہو سکے، کمیٹی کے چندے کے متعلق آپ نے کہا کہ مولانا آزاد نے پندرہ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ جس میں سے یوپی سے انھیں پانچ لاکھ کی امید ہے۔ آپ نے بتایا کہ مسلم کانفرنس کے وقت چند اضلاع سے اسی ہزار روپیہ جمع ہوا تھا، جس میں سے تقریباً ۳۱ ہزار روپیہ کانفرنس پر صرف ہوا، اور مولانا آزاد کی خواہش کے مطابق ۲۱ ہزار روپیہ مرکزی کمیٹی کے فنڈ میں دے دیا گیا تھا، اس وقت تقریباً ۲۸ ہزار روپیہ تحویل میں ہے، جس سے کام شروع کیا جائے گا، آپ نے تمام ممبران سے درخواست کی کہ چندہ جمع کرنے میں امداد دیں، کمیٹی بحث و مباحثہ کے بعد دستور اور صوبائی کمیٹی کے قواعد پر منظوری دی گئی، دستور العمل میں صرف دو عہدیدار ہیں، ایک داعی اور ایک خزانچی، اور پچیس ممبران کی ایک ورکنگ کمیٹی ہے، صوبائی کمیٹی کے داعی حافظ محمد ابراہیم اور خزانچی قاضی عبد الغفار منتخب ہوئے۔ ورکنگ کمیٹی میں مختلف اضلاع کے ممتاز کارکنان ہیں، کمیٹی کے دس ممبران نے صوبہ بھر میں دورہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ حافظ صاحب نے بھی ایک پروگرام مرتب کیا ہے، اور امید ہے کہ وہ اسی مہینہ میں متعدد اضلاع کا دورہ

عام فہم ہندوستانی کے استعمال کا مطالبہ

لکھنؤ ۳ مئی، یوپی ایوان قانون ساز کی جنتا پارٹی نے یکم مئی کو اپنے جلسہ میں ایک تجویز منظور کی جس میں اس نے کہا کہ باوجود بارہا توجہ دلانے کے بھی، یوپی اسمبلی کے ایجنڈے اور قوانین میں جو زبان استعمال ہوتی ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، حالاں کہ یہ زبان ایوان کے ایک بڑے حصے کے لئے ناقابل فہم ہے، اور اس سے حزب مخالف کو کارروائی میں حصہ لینے میں دقت ہوتی ہے، جنتا پارٹی حکومت سے پھر درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔ اور آسان ہندوستانی زبان استعمال کرے، لیکن اگر اس درخواست پر توجہ نہ دی گئی تو مخالف پارٹی کے لئے سوا اس کے کوئی چارہ کار نہ ہوگا کہ وہ اسمبلی میں شرکت نہ کرے، پارٹی نے اسپیکر سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ آسان ہندوستانی زبان استعمال کرنے پر اصرار کریں، جو سب سمجھ سکیں۔

مہاتما گاندھی کو خراج عقیدت

نئی دہلی ۳ مئی، پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد مغربی پنجاب کے وزراء میاں ممتاز دولتانہ اور مسٹر شوکت حیات خاں آج تیسرے پہر برلا ہاؤس گئے اور اس کمرے میں پھولوں کے ہار چڑھائے جہاں قتل کے بعد مہاتما گاندھی کی میت رکھی گئی تھی۔

غضنفر علی خاں سفیر بنا دیئے گئے

کراچی ۳ مئی، معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے وزیر بحالی مسٹر غضنفر علی خاں حکومت پاکستان کے سفیر بن کر عنقریب طہران روانہ ہونے والے ہیں،

ان کے بجائے مسٹر انتی رحسین خاں ممدوٹ پاکستانی کابینہ کے وزیر مقرر ہوں گے۔

عربوں کا صدر دفتر عمان ہوگا!

عمان ۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب لیڈروں کی ایک کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا، کہ عرب فوجوں کا صدر دفتر عمان میں بنایا جائے۔

(گورنر جنرل) راجگوپال آچاری گورنر جنرل

نئی دہلی ۳ مئی۔ قصر بکنگھم سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت ہند کی سفارش پر بادشاہ نے ارل ماؤنٹ بیٹن اور برما کے بعد جو ۲۱ جون سنہ ۱۹۴۸ء کو اپنے عہدے سے دست بردار ہو جائیں گے، مسٹر چکرورتی راج گوپال آچاری موجودہ گورنر مغربی بنگال کے گورنر جنرل ہند کی حیثیت سے ان کے جانشین مقرر کئے جانے کی منظوری دیدی ہے۔ یہ بات وزارت امور داخلہ کے ایک سرکاری اعلانیہ میں بتائی گئی ہے۔

سندھ کے نئے وزیر اعظم کا حلف وفاداری

کراچی ۳ مئی، آج دن میں ڈیڑھ بجے گورنر کے مکان پر پیر الٰہی بخش نے سندھ کے نئے وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف وفاداری لیا۔

تین اور وزیروں، میر غلام علی خاں تال پور، میران محمد شاہ اور میر محمد اعظم نے بھی حلف وفاداری لیا۔

میران محمد شاہ سندھ اسمبلی کے اسپیکر ہیں، نئے وزیر اعظم پیر الٰہی بخش اور میر غلام علی خاں تال پور، مسٹر کھوڑو کے کابینہ میں وزیر رہ چکے ہیں، مسٹر محمد اعظم سندھ اسمبلی میں مسلم لیگ کی طرف سے ممبر ہیں۔

امریکہ کو عرب ممالک کی دھمکی

لندن ۳ مئی۔ اگر امریکہ نے عرب ممالک پر زور دیا کہ وہ فلسطین میں فوجی مداخلت نہ کریں تو اس کا جواب تیل کی کل مراعات کی منسوخی کی دھمکی میں دیا جائے گا، اس کا انکشاف مصر کے رسل و رسائل کے وزیر نے ایک صحافتی کانفرنس میں کیا ہے۔

انھوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ مصر کی بہت بڑی فوج مصر کی سرحدوں پر پہنچ چکی ہے۔ لیکن مصری فوجیں ۱۵ مئی تک کوئی اقدام نہیں کریں گی۔

مصر کے جہازوں کی بندرگاہ سعید کو روانگی

اسکندریہ ۲ مئی، مصری بحریہ کے مقناطیسی سرنگیں صاف کرنے والے دو جہاز، جنھیں حال ہی میں امریکہ سے حاصل کیا گیا تھا، آج دوپہر کو غیر متوقع طور پر بندرگاہ سعید روانہ ہو گئے۔

غیر مصدقہ اطلاعات کے ذریعہ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ فلسطین جا رہے ہیں۔

"تاج محل ٹاکیز کراچی میں" — آتش زدگی —

کراچی ۲ مئی، آج صبح ہونے تاج محل ٹاکیز میں دفعتہً آگ لگ گئی، آگ بجھانے کے انجن نے ایک گھنٹہ کے بعد شعلوں پر قابو پایا۔

تاج محل ٹاکیز میں اردو کی فلمیں دکھائی جاتی تھیں یہ نیا روڈ پر واقع تھا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

حسب آرڈر ۵، قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی۔
بعدالت مسٹر ستیش پرشاد رائے صاحب بہادر ایم اے ایل ایل بی منصف بہادر جنوبی۔ سلطانپور اودھ،
اجراء نمبری مقدمہ نمبر ۳۱۱ سنہ ۱۹۴۷ء
ماتادین پاکھٹہ ساکن بھاگی پور پرگنہ میرانپور تحصیل و ضلع سلطان پور۔ ڈگریدار
بنام ٹھاکر پرشاد وغیرہ ساکنان دہرمدرسپور مدیونان
بنام رام منورتھ ولد رام دت تیواری ساکنان دہرمدرسپور پرگنہ میرانپور تحصیل و ضلع سلطانپور اودھ و لالتا پرشاد بالغ و رام کمار نابالغ پسران مونیسر تیواری بولایت مہندر پرتاپ وکیل ساکنان دہرمدرسپور پرگنہ میرانپور تحصیل و ضلع سلطان پور اودھ، مدعا علیہم
ہرگاہ مسمی ماتادین پاکھٹہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ وارث قائمقامی کی جاوے۔ رامدت متوفی کے،
لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے دن بتاریخ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۴۸ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھائیے۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔
بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
وقت حاضری بہ دفتر منصفی جنوبی سلطان پور، ۱۰ بجے دن سے ۴ بجے تک
بحکم اننت پرشاد منصرم
عدالت منصفی سلطان پور۔ جنوبی
(مہر عدالت)

سمن بنا پر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)
عدالت جناب جج خفیفہ بہادر کانپور
نمبر مقدمہ ۲۲۵۰ سنہ ۱۹۴۷ء
صادق حسین عرف ذکاءاللہ ولد منشی خادم حسین قوم شیخ ساکن بکن گنج احاطہ گموخاں شہر کانپور مدعی
بنام ۔ مساۃ بانو بیگم زوجہ سید عبد القادر قوم سید ساکن [illegible] گنج بالاخانہ آغا جی برمکان ہدایت احمد۔ مدعا علیہ
[illegible] آپ کے نام ایک نالش بابت کرایہ کے دائر [illegible] آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ مئی [illegible] بوقت [illegible] دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل [illegible] حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ [illegible] جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر، نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔
آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر [illegible] آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔
بحکم منصرم۔ عدالت جج خفیفہ کانپور
(مہر عدالت)

ہندوستان میں ٹیلیفون فیکٹری

نئی دہلی۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ایک برطانی فرم سے ہندوستان میں جلد ایک ٹیلی فون فیکٹری کے قائم کرنے کے بارہ میں معاملہ کیا ہے۔

ایڈیٹر و سنیٹری خواجہ عبد السلام پرنٹر خواجہ عبد الرحمن انتظامی پریس کا نپور

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال بر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 46 NO. 20 | Cawnpore. Saturday 15th MAY 1948 | کانپور شنبہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۶ نمبر ۲۰

ادبیات

جنوں کی کارفرمائی کے دن ہیں

(از جناب سروش عسکری طباطبائی لکھنوی)

جوانی ہے خود آرائی کے دن ہیں — غرور ناز و برنائی کے دن ہیں

نسیم شوق کو مژدہ ہو مژدہ — بہار حسن و رعنائی کے دن ہیں

گھٹا چھائی ہوئی ہے میکدے پر — فروغ بادہ پیمائی کے دن ہیں

عروج حسن ہے اور شورش عشق — عجب ہنگامہ آرائی کے دن ہیں

خرد کے حوصلے ٹھنڈے پڑے ہیں — جنوں کی کارفرمائی کے دن ہیں

کسے سمجھا رہا ہے تو بھی ناصح — ارے ناداں یہ خودائی کے دن ہیں

قسم ہے دل کو نافرمانیوں کی — تمناؤں کی رسوائی کے دن ہیں

دعاؤں کی مناجاتوں کی راتیں — نمازوں کی جبیں سائی کے دن ہیں

گلوں سے بڑھکے ہے کانٹوں پہ رنگت — ہماری آبلہ پائی کے دن ہیں

نگاہوں سے جلاتے ہیں وہ مُردے — خدا رکھے مسیحائی کے دن ہیں

سروش اب تک جنوں ہے خام تیرا
ابھی تک پاس رسوائی کے دن ہیں

دنیائے اسلام

۱۶ مئی کو فلسطین میں یہود ریاست قایم ہو جائے گی

یروشلم ۱۰ مئی۔ کل رات یہود صوبائی انتظامی کونسل کے مہتمم مسٹر بن گوریان نے بتایا کہ چند دنوں کے اندر فلسطین میں یہود ریاست قایم ہو جائے گی۔ مسٹر گوریان نے یہ خیال تل ابیب کے ایک جلسہ عام میں ظاہر کیا جو ۵ لاکھ پونڈ قرض اکٹھا کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ گذشتہ چند ہفتوں میں یہودیوں کی کہیں شکست نہ ہوئی تو تمام یہود بستیاں ان کے پاس ہیں لیکن عرب ریاستوں کی باقاعدہ فوج حملہ کرنے والی ہے اور تل ابیب کے ساحل پر تباہ کن کشتیاں چکر لگا رہی ہیں۔

فلسطین کے برطانی ہائی کمشنر سر ایلن کنگھم نے آج یہود ایجنسی کے محکمہ سیاسیات کے مہتمم سے امن کی نئی تجویز پر گفتگو کی اس سے قبل حکومت فلسطین نے عربوں اور یہود دونوں کو عارضی صلح کی مسودہ تجاویز بھیج دی تھیں۔ بغداد میں لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح بے نے کہا سعودی عرب کے شاہ ابن سعود اب تک خاموش تھے لیکن اب انھوں نے عرب لیگ کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور فلسطین میں یہود ریاست کے قیام کے مخالف ہیں۔ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لڑائی میں عربوں نے حصہ لیا۔ لبنان کے وزیر اعظم نے اعلانیہ کا ذکر کیا جو ریاض سعودی عرب کے دارالحکومت سے جاری ہوا ہے اور جس میں بتایا گیا ہے کہ عرب لیگ نے عمان میں جو فیصلہ کیا ہے۔ شاہ ابن سعود کو اس سے اتفاق ہے۔

اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ لبنان اور شام کے وزراء اعظم شاہ ابن سعود کے پاس ان فوجی اقدامات کی توثیق کے لئے گئے تھے۔ جن پر عمل کرنے کا فیصلہ عمان میں کیا گیا تھا۔ آج شام اور لبنان کے وزراء اعظم عرب نجات دہندہ فوج کے انسپکٹر جنرل جنرل طٰہٰ الہاشمی کے ساتھ دمشق جا رہے ہیں۔

سرکاری یہودی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یروشلم تل ابیب سڑک پر یروشلم سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر باب الواد کے پاس جن پہاڑیوں پر عربوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ان پر یہودیوں کے دستوں نے حملہ بول دیا۔ یہودی رات کی تاریکی میں اس شاہ راہ کو صاف کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ابو غوث کے اردگرد کی تمام پہاڑیوں پر ہیں۔

ادارۂ اقوام متحدہ مسئلہ فلسطین کے تصفیہ سے عاجز رہا

لیک سکسس ۹ مئی۔ رائٹر کا نامہ نگار بحری تار کے ذریعہ اطلاع دیتا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کے مندوبین تاسفانہ طور پر اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ نہ تو وہ ارض مقدس کے مسئلہ کو حل کر سکے اور نہ عرب اور یہود کی خانہ جنگی روک سکے۔ تیرہ مہینہ کی تحقیق مباحثہ اور منصوبہ بندی کے بعد وہ اس تلخ حقیقت تک پہونچے ہیں کہ فلسطین کا معاملہ خود ہی حل ہو تو ہو۔ امید کی آخری کرن یہ ہے کہ بڑے پیمانہ پر جنگ شروع ہونے سے پہلے ممکن ہے عرب اور یہود عارضی صلح پر راضی ہو جائیں۔

مسئلہ فلسطین کے ماہرین کا خیال ہے کہ جنگ اور غیر مکمل امن کے امکانات برابر کے ہیں۔ لیکن یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ۱۵ مئی کو برطانی انتداب کے خاتمہ پر جارحانہ کارروائیاں تیز تر ہو جائیں گی۔ یا عارضی طور پر امن ہو جائیگا۔ ایک سال ہوا کہ جنرل اسمبلی کے ایک خاص اجلاس میں فلسطین کے سامنے مخصوص کمیٹی بنائی گئی تھی اس نے ۲½ مہینے کے بعد دو رپورٹیں داخل کی تھیں اکثریت یعنی کمیٹی کے دس اراکین میں سے سات نے یہ سفارش کی تھی کہ فلسطین کو دو حصوں میں آزاد ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور ان دونوں کی بناء اشتراک معاشی ہو۔ ایک دوسری تجویز یہود عرب اور ریاستوں کے ایک وفاق کی تھی جس میں دونوں ریاستوں کو بڑی حد تک خود ارادیت دیا گیا تھا۔ اکتوبر میں جنرل اسمبلی کی دو مختلف تحتی کمیٹیوں نے ان دونوں تجاویز پر غور کیا۔ اور پہلی تجویز فلسطین کی مخصوص کمیٹی کی توثیق کے بعد جنرل اسمبلی کے سامنے آئی ۲۹ نومبر تک یہ امر مشکوک تھا کہ تقسیم فلسطین پر اسمبلی کی ⅔ اکثریت موافقت کا اظہار کرے گی۔ امریکی وفد نے آخری وقت میں بعض ان چھوٹے ملکوں پر زور ڈالا جو تقسیم کے خلاف تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۳ اراکین نے تقسیم کے حق میں اور ۱۳ نے مخالفت میں ووٹ دئے۔ دس آدمیوں نے اظہار رائے سے گریز کیا۔

چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر کارل لیسکی کے زیر صدارت پانچ اراکین پر مشتمل فلسطین کمیشن بنا دیا گیا۔ اس کی کارروائیوں کی کے پہلو بہ پہلو فلسطین کی پاک زمین خون سے تر ہوتی رہی فلسطینی کمیشن نے برطانیہ کے عدم تعاون کا الزام لگا کر یہ رپورٹ دی کہ عالمی فوج کے بغیر تقسیم پر عمل درآمد ممکن نہیں۔ اور ارض مقدس کے پانچ تنہا زائرین واپس آگئے۔

پانچ بڑوں نے فوراً خفیہ اجلاس میں اس پر مباحثہ کیا۔ لیکن فلسطین میں کوئی اپنی فوجیں بھیجنے پر راضی نہ ہوا۔ ۱۹ مارچ کو یکایک امریکہ نے یہ اعلان کر دیا کہ اب وہ تقسیم کے حق میں نہیں۔ اور یہ تجویز پیش کی کہ فلسطین عارضی تولیت میں دے دیا جائے۔ اس لمحہ کے بعد فوراً اس کا یقین ہو گیا کہ ادارہ اقوام متحدہ مسئلہ فلسطین کا تصفیہ کرنے سے عاجز ہے۔

اس اجلاس میں طے کیا گیا کہ یروشلم میں عارضی صلح کرا دی جائے۔ اور اس کے انتظام کے لئے ایک غیر جانب دار کمشنر مقرر کیا جائے موخر الذکر برطانیہ کی تجویز تھی۔ یہ ہے فلسطین کے متعلق اس وقت تک کا کچا چٹھا۔ فی الحال ادارہ اقوام متحدہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ یار تو حق عزم مستقل یہ ہے | زمانہ پر بھی ہری ہو جو تیر دل میں ہے

ہفتہ وار

قند

کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۵ ؍ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۰

فلسطین میں برطانوی نگرانی کا خاتمہ

لندن - ۱۴ ؍ مئی - آج سرکاری طور پر قاہرہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ آج نصف شب کو ۱۲ بجے فلسطین سے برطانوی اقتدار و نگرانی مکمل طور پر ختم ہو جائے گی - اس لئے ۱۲ بجکر ایک منٹ پر مصری فوجیں فلسطین کی جنوبی سرحد کو عبور کر کے فلسطین کے حدود میں داخل ہو جائیں گی - اس کے برعکس یہودی فلسطین ایک یہودی حکومت کے قیام کا اعلان کر دیں گے اور اپنے اس اعلان کا جواز یہودیوں یہ قرار دے رہے ہیں کہ گذشتہ ماہ نومبر میں ادارہ متحدہ اقوام نے فلسطین کی تقسیم کا جو فیصلہ کیا ہے - اس کی مطابقت میں یہودی اپنی ایک جمہوری حکومت قایم کریں گے -

حکومت مصر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانوی اقتدار کے ختم ہوتے ہی مصر میں فوجی اڈوں، ہوائی مستقروں ڈاک اور تار گھروں اور دیگر پبلک مقامات پر فوجی انتظامات کئے جائیں گے -

برطانوی پارلیمنٹ میں گذشتہ رات نائب سکریٹری نوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے ان شرائط کو منظور کر لیا ہے جو القدس میں امن قایم کرنے کے لئے مرتب کئے گئے ہیں لیکن اس سلسلہ میں ابھی تک یہودیوں کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے -

القدس میں عربوں اور یہودیوں کی تجویز ہائی کمشنر سر ایلن کنگھم نے پیش کی تھی جس کا مقصد یہ ہے کہ شہر میں کوئی فوج داخل نہ ہو اور فوجیوں اور فوجی سامان کو شہر کے اندر داخل نہ ہونے دیا جائے -

معلوم ہوا ہے کہ آج نصف شب کے وقت برطانوی اسکاٹ فوجی بگل بجا کر اس بات کا اعلان کرے گا کہ متحدہ اقوام کی جانب سے فلسطین میں جو برطانوی نگران اقتدار گذشتہ ربع صدی سے قایم تھا - وہ ختم ہو گیا ہے -

بتایا گیا ہے کہ برطانوی نگرانی کا قیام فلسطین میں ۱۹۲۳ء میں شروع ہوا تھا جنگ کے بعد سے برطانوی فوجی طاقت فلسطین میں ۸۴ ہزار پر مشتمل رہی اور اس پر برطانیہ کے مصارف ۲ کروڑ پونڈ ہوئے - گذشتہ رات برطانوی وزارت خارجہ اور وزارت نوآبادیات نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں فلسطین میں برطانوی اقتدار کی مختصر تاریخ بتائی گئی ہے - بتایا گیا ہے کہ باوجودیکہ برطانیہ فلسطین سے اپنی نگرانی ہٹا رہا ہے لیکن ملک معظم کی حکومت کو امید ہے کہ عرب اور یہودی دونوں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ فلسطین میں ہنگامہ آرائی دونوں جانب کے لئے مضرت رساں ہوگی مصالحت کی صورت پیدا کریں گے - اور ملک میں کشت و خون اور تباہی سے احتراز کریں گے - اگر یہودی اور عرب باہمی مفاہمت کی کوشش کریں گے - تو ایسی صورت میں ملک معظم کی حکومت ہر ممکن امداد کرنے پر اب بھی آمادہ و تیار ہے - ملک معظم کی حکومت دونوں فریق پر کوئی ایسا فیصلہ عائد نہیں کر سکتی جو دونوں کے لئے زبردستی قبول کرنے کے لئے ہو اس کے علاوہ اور تمام کوشش کرنے پر آمادہ ہے -

فلسطین میں ملک کی موجودہ آبادی میں عربوں کی تعداد ۱۳ لاکھ اور اور یہودیوں کی ۶ لاکھ ہے - جب برطانیہ فلسطین کی نگرانی شروع کی تھی اس وقت ملک کی حالت بہت ابتر تھی اور ملک میں افلاس مبتلا تھا - اس وقت فلسطین کی کل آبادی ۷ لاکھ ۵۰ ہزار تھی - برطانی نگرانی کے دور میں فلسطین نے بہت کافی ترقی کی اور سب سے زیادہ ترقی یہودیوں کے سب سے بڑے مرکز جبل عفیف کو حاصل ہوئی - یہ شہر ۱۹۰۹ء میں قایم ہوا اور اس وقت یہاں کی آبادی بہت ہی قلیل تھی - لیکن اب آبادی کی تعداد ایک لاکھ ۸۰ ہزار ہے -

برطانی وزارت خارجہ اور وزارت نوآبادیات کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فلسطین پر برطانوی اقتدار کے گذشتہ ۳۰ سال کے اندر جو ترقی کے انتظامات کئے گئے ان کے ماتحت بہتر طریقہ کاشتکاری رائج کیا گیا - اور اعلیٰ قسم کے تخم فراہم کئے گئے -

فلسطین سے برآمد کے انتظامات کو بہتر بنایا گیا جس کے نتیجہ میں فلسطین کی خاص پیداوار پھلوں کی پیداوار میں بہت بڑا اضافہ ہو سکا - صحت و تندرستی کے لئے انتظامات کے نتیجہ میں فلسطین سے ملیریا کے خطرات کو دور کیا گیا - اور پانی کی نکاسی کے لئے بہتر اور معقول انتظامات کئے گئے - ۱۹۲۲ء اور ۱۹۴۰ء کے درمیان عرب آبادی دوگنی ہو گئی جس کی وجہ یہ ہے کہ بچوں کی اموات روکنے میں بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی گئی - ۱۹۲۰ء سے فلسطین میں ۴ لاکھ یہودی تارکان وطن داخل ہوئے -

ملک میں صنعت و حرفت کو ترقی دی گئی جس کے نتیجہ میں ۱۹۴۷ء میں صنعتی پیداوار کی قیمت ۴ کروڑ پونڈ تک پہنچ گئی - گذشتہ ۳۰ سال کے اندر ملک کی سیاسی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے وزارت خارجہ اور وزارت نوآبادیات کے بیان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۱۷ء میں برطانیہ نے فلسطین کو ۴۰۰ سو سال تک ترکی کے زیر حکومت رہنے کے بعد آزادی دلائی [illegible] وقت برطانیہ کے سکریٹری امور خارجہ مسٹر آرتھر [illegible] ایک اہم اعلان کے ذریعہ عربوں سے [illegible] کیا کہ ان کو آزادی دی جائے - اور اس کے ساتھ ہی یہودیوں سے [illegible] وعدہ کیا گیا کہ ان کو ان کے وطن میں [illegible] عربوں نے اس اعلان کو قبول کرنے سے [illegible] فلسطین میں آباد یہودیوں کو حکومت قایم کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے -

۴ اہم [illegible]
ایک بیان میں [illegible]
دو سو آدمیوں کو گاؤں [illegible]
ان کے رہنے وغیرہ کا انتظام [illegible]

پولیس وردی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible] ماتحت پولیس وردی [illegible] ملتی جلتی وردی پہننے کی ممانعت کر دی ہے - کیونکہ [illegible] پولیس مینوں اور دوسرے لوگوں میں شناخت کرنا مشکل ہو جاتا ہے -

سودیشی نمائش میں دفعہ ۱۴۴

۱۴ ؍ مئی سے ایک ماہ کے لئے آل انڈیا سودیشی صنعتی نمائش میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے اسکے اندر بلا اجازت جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے کیونکہ نمائش کے اندر کئی واقعات ایسے ہوئے ہیں جس سے امن و امان میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے -

کانپور آمنی بس سروس

آنریبل مسٹر لال بہادر شاستری کی صدارت میں ایک کانفرنس لکھنؤ میں ہوئی اومنی بس سروس کو قومی ملکیت بنانے اور اس کے مستقبل پر تبادلہ خیالات ہوا - یہ کانفرنس مسٹر ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی خواہش پر بلائی گئی تھی - اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو ۳۰ مئی تک اپنی رپورٹ بسوں کے اچھی طرح سے چلانے کے متعلق پیش کرے گی -

ڈسچارج شدہ پرنٹرز اینڈ سوسائٹی

۱۲ مئی کو ۱۰ بجے دن مسٹر ہادی حسن کو [illegible]

میونسپل بورڈ

۱۱ مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا جس میں سری ہری شنکر ودیارتھی کو ڈیولپمنٹ بورڈ کا پریسیڈنٹ مقرر ہونے پر مبارکباد دی گئی - اور بورڈ کے ممبران نے نئی سڑک پر سرناتھیوں کی دوکانیں لگانے پر اعتراض کیا - بورڈ نے شہر میں لڑکیوں کی تعلیم کے انتظام و نگرانی کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے - اس کمیٹی کے ممبران کا انتخاب آیندہ بورڈ کے جلسہ میں ہوگا - بورڈ نے مہاتما گاندھی میموریل فنڈ میں عطیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے لیکن رقم کا فیصلہ بعد کو کیا جائے گا -

کہا جاتا ہے کہ چیرمین میونسپل بورڈ نے پانچ ملازمان کو ان کی خواہش پر ملازمت سے علیحدہ کرنے اور تین ماہ کی تنخواہ اور پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ دینا طے کیا تھا - چنانچہ ان کو اپریل سے ہٹا دیا گیا ہے لیکن اس درمیان میں ان ملازمان نے اس سے انکار کیا کہ ان کے مشورہ سے ان کو ہٹایا گیا ہے - اور انھوں نے اپنی جگہوں پر قایم رہنے کی درخواست کی لیکن بورڈ نے اس کو منظور نہیں کیا - چنانچہ یہ پانچوں ملازمان اپنی اپنی جگہوں سے ہٹا دئے گئے ہیں -

بورڈ نے ادنیٰ گریڈ کے ملازمان کی انٹریم امداد کی درخواست ملتوی کر دی ہے - کیونکہ بورڈ کی مالی حالت اچھی نہیں ہے - اور گورنمنٹ نے قرضہ دینے سے انکار کر دیا ہے - میونسپل بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ میونسپل اسٹاف کی دس دن کی تنخواہ گاندھی میموریل فنڈ کے لئے وصول کر کے کمیٹی کو بھیجدی جاوے -

گاندھی میموریل فنڈ

مہاتما گاندھی میموریل فنڈ کی ایک سب کمیٹی بنا دی گئی ہے جس کے پریسیڈنٹ ڈاکٹر مراری لال سکریٹری پنڈت رگھوبر دیال بھٹ اور خزانچی سری راجندر ناتھ بہار گوا مقرر ہوئے ہیں - جو لوگ اس کام میں امداد دینا چاہیں وہ سکریٹری کو اطلاع دیں - جن لوگوں کے سپرد چندہ وصول کرنے کا کام کیا جائیگا - ان کو رسیدیں دی جائنگی - اور ان کے نام وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہینگے

سیل ٹیکس ایکٹ

یوپی گورنمنٹ نے ایک ترمیمی بل کے ذریعہ یوپی سیل ٹیکس میں ترمیم کر دی ہے لیکن اس میں یونی ٹریڈرس چیمبر اب بھی خامیاں بتلاتا ہے - اور بہت سی تفصیلات تشریح کی محتاج ہیں - اور [illegible] ترمیمات بل سے بھی زیادہ مشکوک ہیں - اس لئے ٹریڈرس چیمبر نے چند مزید ترمیمات کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے -

... سٹی کانگریس کمیٹی

سری شیو نرائن ٹنڈن پریسیڈنٹ کانگریس کمیٹی نے ممبران کے انتہائی اصرار پر اپنا استعفیٰ [illegible] کے خواہش کے مطابق ہے -

[illegible] آبکاری کے افسران نے مناپور وہ [illegible] بیگم گنج میں شراب بنانے کا کارخانہ [illegible] جہاں تیار شراب اور اس کے بنانے کے برتن وغیرہ دستیاب ہوئے ہیں - اس سلسلہ میں دو آدمی بھی گرفتار ہوئے ہیں -

ڈسٹرکٹ بورڈ

۱۰ مئی کو کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں دو عورتیں اور ایک اس طبقہ کا ممبر جو بورڈ میں موجود نہیں ہے اور ایک سکھ، عیسائی یا اچھوت کو کو ایٹ کیا جائے گا -

حکومت غلہ محفوظ رکھیگی

حکومت یوپی نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ ۱۵ ؍ مئی ۱۹۴۸ء سے راشننگ کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے - سارے صوبہ میں فصل بڑی اچھی ہوئی ہے - لیکن حکومت نے ۱۶ ہزار ٹن غلہ کا ذخیرہ محفوظ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں گیہوں چاول اور جو ہوگا -

صحت کا ہفتہ

۱۱ ؍ مئی کو کانپور میں آنریبل مسٹر اے جی کھیر وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے صحت کے ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ خود صاف ستھرے رہتے ہیں - اور اپنے گرد و پیش صاف رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ مذہبی اور سیاسی دونوں فرض ادا کرتے ہیں -

آپ نے کہا کہ عام لوگوں کی صحت اس وجہ سے خراب ہے کہ ان کی عادتیں خراب ہیں - اگر آپ ناواقفیت اور لاپرواہی کی وجہ سے اپنے گرد و پیش کو گندہ کرتے ہیں اور اسی طرح سے لوگوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں - تو آپ ایک گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں - آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی سڑکوں، گلیوں اور نالیوں کو صاف رکھیں -

کارپوریشن

یوپی کے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر اے جی کھیر نے ایک دعوت کے موقع پر کہا کہ کانپور میں جلد کارپوریشن قایم کیا جائیگا - اور لوکل سلف گورنمنٹ ایکٹ میں اس کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ کپڑا کمیٹی اور اسی طرح کے دوسرے تجارتی اداروں کو کارپوریشن میں مخصوص نمایندگی حاصل ہو سکے

پانچ سپاہیوں کا قتل

۱۰ مئی کو کانپور گن فیکٹری میں گورکھا فوج کے ایک حولدار نے جو گارد روم کا نگراں بھی تھا - رائفل سے دو سپاہیوں پر حملہ کر دیا - تین ہیڈ کانسٹبل اسی جگہ ہلاک ہو گئے - اور ایک صوبہ دار اور ایک جمعدار جو سخت زخمی ہوئے تھے اسپتال جا کر مر گئے -

اس واقعہ کے بعد حولدار نے بچے ہوئے کارتوس رائفل اپنے افسر کے حوالہ کر دی - اور خود قریب کے ایک ہوٹل میں جا کر چاء پینے لگا جہاں اسے گرفتار کر لیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ حولدار کو ہلاک ہونے والے سپاہیوں سے عداوت تھی -

ہریجن نواس کا سنگ بنیاد

۹ مئی کو برہانہ روڈ کی لنیت پر آنریبل مسٹر اے جی کھیر وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے "ہریجن نواس" کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ذات پات کی وجہ سے ملک کی ترقی بہت کم ہو سکی - جب تک ہم اس خرابی کو دور نہیں کریں گے - ہم ایک مضبوط قوم نہیں بن سکتے - آزادی کے حصول کے بعد ہمارے سامنے ایک روشن مستقبل ہے - اور یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ وسیع النظری کے ساتھ غریب اور پست اقوام کا معیار زندگی بلند کرے - پرانے خیالات کو ختم کر کے نئے سماج کے قیام کی ضرورت ہے - جس کی بنیادیں محبت اور اخوت پر ہوں -

گرین پارک کی دعوت

۹ مئی کو گرین پارک میں ۸ بجے رات کو کپڑا کمیٹی کی طرف سے سری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو ایک نہایت شاندار ڈنر دیا گیا جس میں ہر طبقہ کے تقریباً ۶ سو معزز حضرات نے شرکت کی - جس میں آنریبل سری اے جی کھیر صاحب وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے بھی شرکت کی - آپ نے اس دعوت کے متعلق بڑی خوشی کا اظہار کیا - اور یہ یقین دلایا کہ کانپور میں کارپوریشن بنانے پر کانپور کپڑا کمیٹی کو بھی ایک جگہ دی جائے گی - آپ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے پریسیڈنٹ کے عہدہ پر سری ہری شنکر ودیارتھی کی تقرری کی سب لوگوں نے پوری قدر کی ہے - آپ نے ودیارتھی جی کی تعریف کی -

سری ہری شنکر ودیارتھی جی نے تجارتی طبقہ سے کانگریس کا ساتھ دینے کی اپیل کی - اور ڈیولپمنٹ بورڈ کے ذریعہ شہر کی خدمت کرنے کا یقین دلایا -

استعفیٰ

مسٹر حمید خاں سکریٹری کانگریس کمیٹی و ممبر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے بورڈ کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے - کہا جاتا ہے کہ یہ استعفیٰ ڈیولپمنٹ بورڈ کے کسی عملہ کے بدسلوکی کی وجہ سے دیا گیا ہے

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ بجائے ۱۵ ؍ مئی کے ۲۳ مئی ۱۹۴۸ء کو ۶ بجے بہاری نواس میں ہوگی -

گنیش راج نیتاگ ودیالہ پنڈت گنگا سہائے جو ۴

ہندوستان کے مسلمان غدار نہیں کیونکہ ان کی قیادت تبدیل ہو چکی ہے

بمبئی کے اجلاس میں علمائے جمعیۃ کی تقریریں

جمعیۃ العلماء کا پندرہواں سالانہ جلسہ جو بمبئی کے بائیکلا میدان میں منعقد ہو رہا تھا تین روز تک جاری رہنے کے بعد گذشتہ بدھ کو ختم ہو گیا ہزاروں مسلمانوں نے نہایت صبر و سکون کے ساتھ علمائے کرام کی تقریروں کو سنا۔ اور اگرچہ جن دنوں میں جمعیۃ کے اجتماعات ہوئے۔ وہ مزدوروں کی چھٹیوں کے دن نہ تھے۔ پھر بھی حاضرین کی تعداد ہر روز پچاس ہزار سے اوپر رہی۔ جو بمبئی جیسے شہر میں خلاف توقع تھی۔ آخری دن حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب نے وفاداری اور غیر وفاداری کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور انھوں نے نہایت سخت الفاظ میں ان لوگوں کی مذمت کی جو موقع بے موقع مسلمانوں سے وفاداری کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔

جس وقت حضرت مولانا نے فرمایا کہ وفاداری ڈرا دھمکا کر نہیں کی حاصل کی جا سکتی۔ بلکہ پریم اور محبت سے حاصل ہوتی ہے۔ تمام پنڈال تالیوں اور اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا۔

اسی طرح جب حضرت مولانا نے فرمایا مسلمانوں کی وفاداری میں شبہ کرنا غلط ہے۔ اگر ہم غدار ہیں تو تم بھی غدار ہو۔ تو حاضرین نے تالیاں بجائیں۔ اور اس طرح خراج تحسین ادا کیا گویا حضرت مولانا ان کے دل کی بات کہہ رہے ہیں۔ آخری جلسہ میں جن دیگر حضرات کی تقریریں ہوئیں۔ ان میں مولانا نور الدین صاحب بہاری مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی اور مولانا حبیب الرحمن کے نام قابل ذکر ہیں۔ بعد میں صدر اجلاس حضرت شیخ الہند مولانا مولانا حسین احمد مدنی نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

مسئلہ زبان۔

مسئلہ زبان پر حضرت مولانا نور الدین صاحب بہاری نے قرارداد پیش کرتے ہوئے مسلمانان ہند کی ١٥ اگست سے قبل کی سیاست پر روشنی ڈالی۔ اور کراچی میں ہونے والے کانگریس کے اجلاس کا ذکر کیا جس میں کانگریس نے اپنے بنیادی مقاصد میں صاف طور پر اعلان کیا تھا کہ ہندوستان کی سرکاری زبان ہندوستانی ہوگی۔ جو فارسی اور ہندی رسم خط میں لکھی جائے گی حضرت مولانا نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ آج جب کہ حکومت کی باگ ڈور کانگریس کے ہاتھ میں آئی ہے۔ وہ اس اصول کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ اور نہایت بیدردی کے ساتھ اردو زبان کو مٹایا جا رہا ہے۔ مولانا نور الدین صاحب نے ریڈیو پر بولی جانے والی زبان کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ اس وقت جو زبان ریڈیو سے نشر کی جا رہی ہے۔ وہ کسی صوبے میں بھی نہیں بولی جاتی۔ آپ نے اسے حکومت کی بے انصافی سے تعبیر کرتے ہوئے اس امر کا خدشہ ظاہر کیا کہ اگر زبان کو برابر فروغ دیا جاتا رہا تو اس سے مسلمانوں کے کلچر پر بہت برا اثر پڑے گا۔

حضرت مولانا نے اس سلسلہ میں گاندھی جی کی پالیسی اور ان کے وعدوں کا ذکر کیا جو اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں کئے گئے تھے۔ اور کہا مجھے اُمید ہے کہ حکومت اپنی پالیسی پر نظرثانی کرے گی۔ اور اردو کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک نہ کرے گی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں حکومت کو اس امر کی طرف بھی متوجہ کیا۔ کہ حکومت ہند جو دستور مرتب کرے گی۔ اس میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے گا کہ کانگریس کے مرتب کردہ اصولوں کی خلاف ورزی نہ ہو۔

مولوی عبد الغنی۔

مولوی عبد الغنی صاحب لدھیانوی ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اس تجویز کی تائید کی۔ اور کہا کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ٩٠ فیصدی ایسے مسلمان ہیں۔ جو صرف اردو رسم الخط ہی کو جانتے ہیں اس لئے اردو رسم الخط کو اڑا دینے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے حقوق کو ہر جگہ سلب کیا جا رہا ہے۔

حافظ علی بہادر خاں۔

یہ تصور بھی نہ تھا جمعیۃ کے پلیٹ فارم سے اردو رسم خط کے بارے میں احتجاج کی ضرورت پیش آئے گی جن مسلمانوں نے کانگریس کے ساتھ رہ کر بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ ان کے پیش نظر میں یہ سمجھتا تھا کہ جمعیۃ علماء کے لوگ جب حکومت کو اس کی غلطی کی طرف توجہ دلائے گی تو وہ اسے تسلیم کرے گی۔ اور احتجاج کی نوبت نہ آئے گی۔ لیکن افسوس

"شکلا جی وزیر اعظم سی پی۔ اپنی تقریروں میں بار بار یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے کلچر میں رنگ جاؤ پتہ نہیں شکلا جی کا اس سے کیا مطلب ہے۔ وہ کیوں بار بار مسلمانوں کو مطعون کرتے ہیں مسلمانوں کا کلچر ہندوستانی ہے۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور وہ کسی ملک کے کلچر کو سب پر مسلط نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تمام کلچروں پر حاوی ہے۔ جہاں تک اردو کا تعلق ہے اس کا نہ تو عربی سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ اسلام سے بلکہ یہ خالص ہندوستانی اور ہندو مسلمان سب کی مشترک زبان ہے۔ لارڈ منٹو کے زمانے سے جو فرقہ وارانہ فضا پیدا ہوئی یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ جہاں اور فرقہ وارانہ تنازعات پیدا کئے گئے۔ وہاں اردو کو بھی مسلمانوں کی زبان بنا دیا گیا۔

لیکن اس سلسلہ میں کچھ فرائض ہم پر بھی عائد ہوتے ہیں اگر فیصلہ آپ کے خلاف دے دیا جاتا ہے تو آپ کو کوئی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ نہایت استقلال اور ہمت کے ساتھ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اگر آپ زندہ ہیں تو یہ زبان بھی زندہ رہے گی۔

تو آگ میں جل اور خاک میں مل جب خشت بنے تب کام چلے
ان خام دلوں کے عنصر پر بنیاد نہ رکھ تعمیر نہ کر

مغویہ عورتیں۔

حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی نے مغویہ عورتوں کی بازیابی کے متعلق ایک قرارداد پیش کی۔ اور کہا کہ ہندوستان میں ہندو مسلم فساد کا زمانہ ۱۹۲۳ء سے شروع ہوتا ہے مگر کسی فساد میں ایسے واقعات پیش نہیں آئے تھے۔ جیسے کہ حالیہ فسادات میں پیش آئے۔ اور ہزاروں بیکس عورتوں کو اغوا کیا گیا۔ اور ان کی عصمتوں کو لوٹا گیا۔ حضرت مولانا نے کہا عورت کے ناموس کی عزت کرنا حکومت کا فرض ہے۔ لیکن یہ کام صرف اعلان کر دینے سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے لئے عمل کی ضرورت ہے۔ اور عمل اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک حکومت اور اس کے افسران دل سے کام نہ کریں۔

مولانا حفظ الرحمن۔

اس کے بعد مولانا حفظ الرحمن نے انتہائی پرجوش اور زبردست تقریر فرمائی جو سب سے زیادہ کامیاب تقریر تھی آپ نے جمعیۃ کی دو تجویز پیش کیں۔ جن میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو قیام امن کی کوششوں پر مبارکباد دی گئی۔ اور فسادات کی مذمت کی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ نے پہلے فرقہ پرستی پھیلائی لیکن ١٥ اگست کے بعد لیگ کا سوال باقی نہیں رہا تھا۔ اور بقول مولانا آزاد اس وقت کسی کو فرصت ہی نہ تھی کہ وہ اس پر غور کرے کہ لیگ کا وجود باقی رہیگا یا نہیں۔ لیکن اب ہندوؤں میں بعض جماعتیں ایسی پیدا ہو گئی ہیں جو اس طرح فرقہ پرستی کا زہر پھیلا رہی ہیں جس طرح کہ لیگ نے پھیلایا تھا۔ ان جماعتوں میں راشٹریہ سیوک سنگھ اور ہندو مہاسبھا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وہ لیگ سے بھی زیادہ بھیانک صورت میں فرقہ پرستی کا جھنڈا لے کر میدان میں اتری ہیں۔

٢٥ فیصدی مسلمان

١٥ اگست کے بعد جب ہند اور پاکستان کا قیام عمل میں آیا مولانا آزاد نے پاکستانیوں سے کہا تھا کہ ٢٥ فیصدی مسلمان فوج اور دوسرے انتظامی امور میں رہنے دیجئے خود مسٹر لیاقت علی خاں نے اس کو بے حد پسند کیا۔ لیکن بدقسمتی سے اس تجویز کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ اور اس کے برعکس ہمیں سنا سنا کر کہا گیا کہ جیسا کہ اسی تاسے نے پاکستان

یہ ایک انتہائی زہر کا پیالہ ہے۔ جو مسلم لیگ کی پالیسی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

ایک رخ نہ دیکھئے۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ اگر ہم حالات کا صرف ایک ہی رخ دیکھ کر چلیں گے اور دوسرے کی غلطی کو دیکھنے کے بجائے اپنی غلطی نہ پکڑیں گے۔ تو امن قائم ہونا مشکل ہے سوال یہ ہے کہ یہ تباہی کیوں آئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں طرف یہ سمجھا گیا کہ خطا میری نہیں بلکہ دوسرے کی ہے۔ حالانکہ یہی چیز امن و آشتی کی دشمن ہے۔ جوابیا بہانہ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ کہاں مظالم زیادہ ہوئے۔ اور کہاں کم جب تک ہم سب مل کر اظہار ندامت نہ کریں گے۔ اس وقت کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پنڈت نہرو نے ہمیشہ ہند یونین میں ہونے والے واقعات کا اعتراف کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ پاکستان کے وزیر کے زبان سے الفاظ ایسے نہیں سنے حالانکہ حکومتوں کا اس بات کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اقلیتوں کی حفاظت میں ناکام رہیں۔ شرمساری اور ندامت کے اظہار سے عوام پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

اگر یوں بھی کہہ دیجئے کہ پاکستان میں مسلم راج اور ہند میں ہندو راج ہے تب بھی میں پوچھتا ہوں کہ کیا مسلم راج یا ہندو راج اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اقلیت کو مٹا دینا چاہیئے۔ جو شخص صبح کو چیونٹیوں کا سوراخ ڈھونڈتا پھرتا ہو تاکہ انھیں دانہ پہنچائے۔ وہ کس طرح اس بات کی اجازت دے سکتا ہے کہ دوسرے کو تباہ کر دے۔ ایک اسلام کا جاننے والا پاکستان میں کیسے ایک منٹ کے لئے بھی اس بات کی اجازت دے سکتا ہے۔ کہ غیر مسلموں کو ختم کر دیا جائے۔ اسلام سب سے بڑا جمہوریت پسند مذہب ہے۔ مصر حجاز شام فلسطین۔ غرض کہ مسلمان جہاں بھی پہنچے انھوں نے اقلیتوں کی حفاظت کی۔ اور صاف طور پر اعلان کیا کہ "اے غیر مسلمو تم سمجھ لو کہ جس طرح ہمارا مال محفوظ ہے تمہارا مال بھی محفوظ رہیگا۔ اور تمہاری جان کی حفاظت ہم اپنی جان کی حفاظت کی طرح کریں گے۔

کانگریس کی غلطی

مولانا حفظ الرحمن نے کہا میں بہت واضح الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ایک مسٹر جناح نہیں بلکہ ان کے سارے چیلے چانٹے اور انگریز کی ساری مشنری بھی اگر ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا دیتی تو وہ پاکستان نہ حاصل کر سکتی تھی۔ اگر کانگریس پاکستان کو تسلیم کرنے کی ہمالیہ کے برابر غلطی نہ کر بیٹھتی آپ نے کہا جب میرٹھ میں کانگریس کا اجلاس ہوا۔ اور پنڈت نہرو۔ پنڈت گووند بلبھ پنت اور دوسرے لیڈروں نے یہ کہا کہ ہم تقسیم کو قابل نفرت و ملامت سمجھتے ہیں لیکن ہمارے سامنے یہ مجبوری ہے کہ یا تو آزادی کو قبول کریں یا ٹھکرا دیں۔ اس لئے ہم چار و ناچار تقسیم کو منظور کر رہے ہیں۔ تو اس وقت میں نے کھڑے ہو کر نجی کی حیثیت سے نہیں بلکہ سیاسی ممبر کی حیثیت سے یہ بتایا کہ جس مصیبت سے بچنے کے لئے آپ یہ کام کر رہے ہیں اس سے آپ بچ نہ سکیں گے۔ تقسیم سے تباہی آئے گی اور ایسی تباہی کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی چنانچہ جو واقعات رونما ہوئے ہیں۔ وہ آپ کے سامنے ہیں۔

ہند کے مسلمان۔

اس کے بعد حضرت مولانا نے کہا کہ بلاشبہ وہ مسلمان جو پاکستان کی طرف تکتے ہیں ان کو وہ ہندوستان سے چلے جائیں۔ لیکن ساتھ ہی ہندوؤں کو یہ محسوس کر لینا چاہیئے کہ چار کروڑ مسلمان غدار نہیں ہے۔ میں گذشتہ جنگ کا واقعہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسٹالن اور روزویلٹ اور چرچل تینوں نے اپنے حریف جرمنی کے متعلق یہ کہا تھا کہ ہم جرمنی عوام کے مخالف نہیں بلکہ ہٹلریت کے مخالف ہیں۔ حالانکہ اس وقت جنگ جاری تھی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک ایک ہزار میں ٩٩٩ جرمن ہٹلریت کے حامی تھے۔ لیکن اس کے باوجود جرمنوں کو مٹانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ بلکہ اعلان کیا گیا کہ ملک کی خطا نہیں ہے۔ لیڈروں کی خطا ہے۔ اگر وہ ایسا کہہ سکتے ہیں تو وجہ ہے کہ ان عوام

لیڈری بدل گئی تو ہندوستان کے مسلمان بھی غدار نہیں کہے جا سکتے۔ کیوں کہ ان کی قیادت بھی تبدیل ہو چکی ہے۔

وفاداری اسکول کا امتحان نہیں ہے کہ اس کے نمبر ملیں وفاداری ڈرانے دھمکانے یا مرعوب کرنے سے نہیں پیدا کی جا سکتی۔ بلکہ پریم و محبت کے ذریعہ پیدا کی جا سکتی ہے۔ اگر پاکستان یہ سمجھتا ہے کہ جو ہندو وہاں بستے ہیں وہ یرغمال ہیں تو وہ بھی غلط ہے کیوں کہ اس کی نہ تو عقل اجازت دیتی ہے اور نہ مذہب اور اخلاق اجازت دیتا ہے اس طرح اگر ہندوستان یونین میں کوئی شخص مسلمان کو مال غنیمت سمجھتا ہے کہ جب چاہا حیدرآباد اور کشمیر کے نام پر اس کو دبا دیا جائے۔ تو اس چیز کو بھی برداشت نہیں کیا جائے گا جس طرح پاکستان کا مسلمان اور پاکستان کا ہندو وہاں کا شہری ہے۔ اسی طرح یہاں کے بسنے والے ہندو مسلمان یہاں کے شہری ہیں۔

مبارک باد۔

حضرت مولانا نے آگے چل کر فرمایا کہ اگرچہ مرکز بمبئی یوپی سی پی اور مدراس وغیرہ کی حکومتوں نے امن قائم کرنے کی کوشش کی اور انھوں نے اس بات کی پرواہ نہ کی کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود عام ہندو پبلک میں جو زہر پھیل چکا ہے وہ انتہائی خطرناک ہے حکومتوں کا فرض کہ اس زہر کو مٹائیں تاکہ ہند کو ذلت نہ دیکھنی پڑے۔

قوم پرور مسلمان۔

حضرت مولانا نے بتایا کہ قوم پرور ہندو اور قوم پرور سکھوں کے مقابلہ میں قوم پرور مسلمان کس قدر مصیبت میں مبتلا ہیں ان کے لئے یہ زبردست امتحان ہے کہ کیوں کہ اگر وہ پاکستان میں جائیں تو پانچواں کالم کہلائیں اور یہاں رہیں تو غیر وفادار حالانکہ قوم پرور ہندو اور قوم پرور سکھوں کو ہند میں باعزت رہنے کی جگہ ہے لیکن اس کے باوجود قوم پرور مسلمان صبر و استقامت کے ساتھ کھڑا ہے۔ وہ یہاں ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے لیکن وہ اپنا وطن نہیں چھوڑ سکتا۔

دہلی کے فسادات۔

دہلی کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا حفظ الرحمن صاحب نے بتایا کہ ہم وہاں ایسے حالات میں کھڑے تھے کہ لاشیں گر رہی تھیں۔ اور انسانیت کو ذبح کیا جا رہا تھا۔ ہم سے بار بار ہمارے دوست نیشنلسٹ ہندوؤں نے کہا کہ شہر کے حالات سخت نازک ہو گئے ہیں۔ اور یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم زیادہ دیر تک شہر کے اندر رہیں انھوں نے ہمیں اولڈ کیمپ میں چلنے کا مشورہ دیا اور یقین دلایا کہ وہاں پہرہ ہوگا۔ اور ہر قسم کی آسانیاں حاصل ہوں گی۔ لیکن میں نے مولانا احمد سعید صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے صاف طور پر کہہ دیا کہ انکار ناتھ اور نریندر سرن جی آپ لوگ یہ کیا کہہ رہے ہیں جس ملک کو آپ نے گھٹنے کے زور پر آزاد کرایا۔ اس ملک میں ہم ریفوجی (پناہ گزین) بن کر رہیں گے۔ ہم یہیں کٹ جائیں گے۔ وہاں سے نہ ہٹیں گے۔ آپ نے بتایا کہ اس عزم کا نتیجہ جو صرف اللہ کا فضل و کرم تھا یہ دہلی میں ڈیڑھ لاکھ مسلمان موجود ہے۔

غلطیوں کی اصلاح

مولانا نے فرمایا کہ جب ہمیں برطانیہ ستاتا تھا تو کیا ہم کسی دوسرے ملک کی طرف دیکھتے تھے۔ کیا ہمیں ترکی یا مصر کی طرف چلے جانے کا خیال پیدا ہوتا تھا جب اس وقت نہ ہوا تو کیا اب آزادی ملنے کے بعد ہم وطن کو چھوڑ دیں گے۔ ہم وطن کو نہیں چھوڑ سکتے ہم یہیں رہیں گے۔ اور حکومت کی غلطیوں کو تکلے کے بل کی طرح سے ٹھیک کریں گے۔ آج ہم سے وفاداری کا امتحان لیا جاتا ہے۔ تم کیا جانو وفاداری کسے کہتے ہیں۔ اگر مسلمان پاکستان کی تائید کرنے کے جرم غدار کہے جا سکتے ہیں۔ تو جو ہندو راج کا راگ الاپتے ہیں۔ وہ بھی غدار ہیں۔

آخر میں آپ نے فسادات کی تحقیقات اور جو مجرم ثابت ہوا ہے۔ اس کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ پناہ گزین کو بسایا جائے اور ہر ممکن مالی امداد دی جائے۔

مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کی تقریر

مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی نے ایک زوردار

یہ اسلامی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ غیر مسلموں کے ساتھ برادرانہ سلوک کریں۔ اور ان غیر مسلم پناہ گزینوں کی جو پاکستانی علاقے سے ہندوستان میں آئے ہیں۔ دلجوئی کریں۔ ایسا کرنا کسی خوف یا ڈر کی بنا پر ضروری نہیں ہے بلکہ اسلام کی تعلیم ہی یہی رہی ہے۔ نبی کریم اور خلفائے راشدین نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں اور بھائیوں کے ساتھ پرخلوص اور محبت کا برتاؤ کریں عورتوں کی عصمت دری کرنا اور معصوم بچوں کو تہ تیغ کرنا کسی مذہب نے نہیں کہا آپ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی کہ اگر کسی مذہب نے خدا پر بھروسہ رکھو اور اپنی جگہ پر مضبوطی سے جمے رہو۔ اگر تمہارے ساتھ کوئی ظلم ہوگا تو بھی تم مظلوم کہلاؤ گے۔ اور دنیا کی ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہوں گی۔

ہندوستان میں فرقہ وارانہ امن قائم کیجئے

نئی دہلی۔ شیخ عبد اللہ وزیر اعظم کشمیر نے نیوز کرانیکل کو کشمیر کی آزادی کی تقریب میں ایک پیغام بھیجا جس میں کہا گیا ہے ایسے وقت میں جبکہ ہندوستانی فوجیں ہماری زندگی کی جدوجہد کی حمایت کر رہی ہیں۔ اور بہادری کے ساتھ لڑ رہی ہیں۔ میں ہندوستانی عوام کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ فرقہ وارانہ مفاہمت اور ہم آہنگی کشمیر کی سب سے بڑی امداد ہے۔

مدراس کے اسکولوں میں ہندوستانی کی تعلیم

مدراس۔ حکومت مدراس کے ایک سرکاری اعلانیہ میں جو حکومت کے گزٹ میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں صوبہ کے اسکولوں میں ہندوستانی پڑھنے کے لئے نصاب تعلیم دیا گیا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ "صوبہ مدراس کو جو حیثیت ہندوستان کی قومی زندگی میں حاصل ہے۔ اس کا یہ تقاضہ ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان ہندوستانی کی کاروباری تعلیم حاصل کریں جو کہ ہندوستانی میں سب زبانوں سے زیادہ رائج ہے:

اس زبان کی تعلیم مڈل اور ہائی اسکولوں میں چھ سال تک دی جائے گی جس کے بعد ایک امتحان ہوگا اس کو دونوں رسم خط میں سکھایا جائے گا۔

مہاتما گاندھی کی زندگی کے متعلق نمائش

حکومت مشرقی پنجاب کا محکمہ اطلاعات ١٥ جون سے ٢٢ جون تک شملہ میں مہاتما گاندھی کی زندگی کے متعلق ایک نمائش منعقد کرنے کا انتظامات میں مصروف ہے۔

اس نمائش میں مہاتما جی کی تصاویر ان کے لکھے ہوئے خطوط مضامین اور نادر قلمی تحریریں رکھی جائیں گی۔ اس کے علاوہ ایسی تمام ادبی چیزیں پیش کی جائیں گی۔ جو گاندھی جی کی زندگی پر روشنی ڈالتی ہوں۔

ہٹے کٹے پناہ گزینوں کا راشن بند

شملہ۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ پناہ گزینوں کے کیمپ میں تندرست اور ہٹے کٹے اشخاص کا راشن بالکل بند کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ تاکہ پناہ گزینوں کو دستکاری اور محنت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جس کی آجکل بہت کمی ہے۔

مغربی پنجاب میں ١٠٦ نئے اخبارات

لاہور۔ ٨ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے ستائیس اخبارات اور اناسی نئے رسالوں کے اجراء کی اجازت دیدی ہے۔ ان رسالوں میں ہفتہ وار پندرہ روزہ اور ماہوار سب ہی شامل ہیں۔

حکومت نے یہ فیصلہ یوں کیا ہے کہ پاکستان میں نیوز پرنٹ کی درآمد کے متعلق حکومت پاکستان نے کناڈا اور ہیکنڈی۔ نیویا کے ممالک سے معاہدہ کر لیا ہے۔

سندھ آبزرور اور الوحید سے پابندی ختم

کراچی ٨ مئی۔ حکومت سندھ نے اپنے اس سابقہ حکم کو منسوخ کر دیا ہے جس کے بموجب سندھ آبزرور اور کی اشاعت ایک مہینہ کے لئے بند کر دی گئی تھی۔ سندھی اخبار الوحید پر جو پابندی تھی۔ وہ بھی اٹھالی گئی ہے۔ اور

ہندوستانی ادب سے روسیوں کا ذوق

ماسکو ۱۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی ادیب الکس بارنی کوف نے ہندوستان کے ادب پر اپنی کتاب مکمل کر لی ہے۔ مسٹر بارنی کوف نے روسی خبر رساں ایجنسی طاس کے نمایندے کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی علوم کا مطالعہ کرنے والے روسی طلبا ہندوستان کی تاریخ، معاشیات اور ادب پر مواد فراہم کر رہے ہیں۔ اور خاص خاص ہندوستانی زبانوں ہندی، اُردو، بنگالی اور مرہٹی کی لغت تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ان روسی ادیبوں نے ہندو فلسفہ کے متعلق بہت کچھ تحقیقی کام کیا ہے۔

انھوں نے مختلف ہندوستانی زبانوں کے ادب کی تاریخ کے خاکے اور اعلیٰ ترین ہندوستانی ادب کے روسی تراجم بھی شائع کئے ہیں۔ روسی ادیب شرباسکی بودھ مت کے فلسفہ پر ایک معیاری رسالہ شائع کر چکے ہیں۔ مسٹر بارنی کوف نے طاس کے نمایندہ کو بتایا کہ وہ مشہور رزمیہ نظم رامائن کا ترجمہ عنقریب شائع کرنے والے ہیں۔

انھوں نے کہا "مہابھارت" کے پہلے باب کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کئی روسی طلبا کوٹلیہ کے "ارتھ شاستر" کے ترجمے میں بھی مصروف ہیں۔

ہم نے آزادی حاصل کر لی اب اس کی حفاظت کرینگے

سری نگر کے باشندوں سے شیر کشمیر کا خطاب

سری نگر ۱۰ مئی۔ ہمیں سترہ سال کی زبردست جد وجہد کے بعد آزادی نصیب ہوئی ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت خواہ وہ پاکستان ہو یا کوئی اور اس آزادی کو غصب نہیں کر سکتا۔ یہ الفاظ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ محمد عبد اللہ نے جوبلین گراؤنڈ کے میدان میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔ جو اس سے پہلے مہاراجہ کے پولو کے لئے مخصوص تھا۔

انھوں نے کہا ہم اس عزم و استقلال کے ساتھ اپنی آزادی کی حفاظت کریں جس کی وجہ سے ہمیں اب تک کامیابی حاصل ہوتی رہی ہے۔

جلسہ میں سوویٹ یونین، انڈونیشی جمہوریہ کے نمایندوں اور برمی سفیر نے کشمیر کے عوام کو پیام تہنیت دیا۔

کل جشن آزادی کے ہفتہ کے دوسرے دن خرابی موسم اور ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی جموں سے آمد میں تاخیر سے جن کے استقبال کے لئے عظیم الشان انتظامات کئے گئے تھے۔ لوگوں کو بڑی مایوسی ہوئی۔

جشن آزادی کے لئے مئی کے دوسرے ہفتہ کا انتخاب صرف اس لئے کیا گیا تھا کہ ان دنوں دھوپ تیز ہوتی ہے۔ لیکن ہوا خنک اور فرحت بخش ہوتی ہے پچھلے چار پانچ دن سے روزانہ رات کو تیز ہوا چلتی ہے اور بارش بھی کافی ہو جاتی ہے جس کا اثر دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے۔ خرابی موسم کی وجہ سے ہزاروں رضاکاروں کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ جو پنڈت نہرو کے استقبال کے لئے سڑکوں کو سجانے میں دن رات مشغول ہیں۔ یہ خبر سن کر ہر شخص مایوس ہو گیا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ وزیر اعظم آج یہاں نہ آسکیں گے۔ ان کی مایوسی کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ بعد میں اس خبر کہ پنڈت نہرو جموں تک پہونچ گئے ہیں۔ اور سری نگر موٹر سے آئیں گے۔ کیونکہ خرابی موسم کی وجہ سے ہوائی جہاز جموں سے سری نگر نہیں آسکتا۔ یہ خبر سن کر ہر شخص کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور نیشنل کانفرنس کے کارکن پھاٹکوں کو جھنڈوں سے خوبصورت رنگ برنگ پھولوں سے سجانے میں پھر مصروف ہو گئے۔ لوگ خوشی سے اتنے دیوانے ہو رہے تھے کہ انھوں نے کشمیر کی بیش قیمت شالوں اور کپڑوں کو پھاٹکوں پر لپٹنا شروع کر دیا۔ اور اس کا کوئی خیال نہیں کیا کہ ان کی قیمت کیا ہے۔

سرکاری منتظمین کے تیار کئے ہوئے پروگرام کے علاوہ مختلف محلوں کے رہنے والوں نے بہت کچھ اپنے آپ بھی کیا ہے۔ اور مختلف تفریحات اور موسیقی کا انتظام کیا ہے جشن آزادی کو کامیاب بنانے میں ہر شخص تن من دھن سے لگا ہوا ہے۔ اور ان کا جوش و خروش دیکھ کر ایک گونہ تعجب ہوتا ہے۔

سہ پہر کے قریب یکبارگی شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ تین بجے کے قریب ہوائی جہاز سے آئیں گے۔ اور گھنٹہ بھر [illegible] ہوائی اڈے سے شہر جانے والی پوری سات میل لمبی [illegible] ہی آدمی نظر آتے تھے۔ تاکہ وہ وزیر اعظم کی ایک جھلک دیکھ لیں۔ ہر سو گز کے فاصلہ پر کچھ لوگ جمع [illegible] شہر سے ہوائی اڈے تک راستے [illegible] طرف درختوں کی شاخیں اور پھولوں سے لدی ہوئی ڈالیاں کاٹ کر لگائی گئی تھیں لیکن جب لوگوں کو یہ خبر ملی کہ جواہر لال جموں سے یہاں کار پر آئیں گے۔ اور سری نگر رات کے وقت یا علی الصباح پہونچیں گے۔ تو ان کی مایوسی کی کوئی حد نہ رہی۔

شاہانہ استقبال

لیکن ہوائی اڈہ پر جمع ہونے والے عوام کی تھوڑی سی اشک شوئی حکومت ہند کے تین وزراء کی آمد سے ہو گئی ہوائی اڈہ پر جواہر لال کے استقبال کے لئے وزیر کشمیر اور اعلیٰ فوجی و غیر فوجی افسر موجود تھے۔ وزیر اعظم کے سلامی کے لئے کشمیر میں مقیم ہندوستانی فوج کشمیری قومی فوج اور رضاکار خواتین کے دستے سلامی کے لئے تیار کھڑے تھے۔ یکبارگی جموں کی طرف سے ہوائی جہازوں کے آنے کی آواز سنائی دی۔ اور یکے بعد دیگرے دو ہوائی جہاز آئے۔ اس وقت تک مولانا ابو الکلام آزاد، مسٹر رفیع احمد قدوائی، مسٹر گوپال سوامی آئینگر اور مسٹر سری پرکاش وہاں پہونچ چکے تھے۔ وزراء کا شاہانہ استقبال کیا گیا اور حاضرین نے پرجوش نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ شیخ عبد اللہ وزیر اعظم نے وزراء کا خیر مقدم کیا۔ اور سلامی کے بعد انھیں سرکاری افسران اور معززین سے

مسٹر گوپال سوامی آئینگر کی آمد سے بہت سے لوگوں کو خوشی ہوئی کیونکہ وہ صرف ہندوستانی کونسل کے ہندوستانی وفد کے سرگروہ ہی نہیں ہیں۔ بلکہ کشمیر کے وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں مسٹر آئینگر اپنے بہت سے پرانے احباب سے ملاقات کی اور ان سے دیر تک گفتگو کرتے رہے۔

وزراء شیخ عبد اللہ کی معیت میں جلوس کی شکل میں شہر تک لے جائے گئے۔

جموں میں ایک میل لمبا جلوس

جموں ۱۰ مئی۔ کل جشن آزادی کی تقریب میں ایک میل لمبا جلوس نکالا گیا جلوس نیشنل کانفرنس کے صوبائی صدر مقام سے اٹھایا گیا۔ اس نے شہر کے سب بازوں کا گشت لگایا۔ شاہی پریڈ کے میدان میں ایک بہت بڑا جلسہ عام ہوا جس میں نیشنل کانفرنس کے لیڈروں نے تقریریں کیں۔

کشمیر کے عوام اپنا فیصلہ خود کرینگے

سری نگر ۱۰ مئی۔ ایک اخباری نمایندے سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کہا۔ ریاست میں قیام امن اور حالات کے اعتدال میں پائے جانے کے بعد کشمیر کے عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔"

کشمیری جس بہادری، شجاعت اور پامردی سے حملہ آوروں کا مقابلہ کر رہے ہیں، اس کی تعریف نا ممکن ہی ہے۔ آج کشمیر اپنی آزادی کا جشن منا رہا ہے۔ مگر اس سرزمین پر دشمن کی موجودگی اس تقریب میں بدمزگی کا باعث ہے۔

حکومت ہند حملہ آوروں کو نکال باہر کرنے میں کشمیر کی مدد کرتی رہے گی مجھے امید ہے کہ بہت جلد حملہ آوروں کو کشمیر سے نکال دیا جائے گا۔ اور کشمیر کے عوام صحیح معنوں میں امن اور خوش حالی کی زندگی بسر کریں گے۔

پیوپلس ایج اور طلوع اسلام کا داخلہ ممنوع

لکھنؤ ۱۰ مئی۔ حکومت نے عوام کے تحفظ اور امن عامہ کو برقرار رکھنے کے خیال سے کمیونسٹ پارٹی کے انگریزی ہفتہ وار پیوپلس ایج کے داخلے کو جو بمبئی میں شائع ہوتا ہے، یوپی میں ممنوع قرار دیا ہے۔

تحفظ عامہ کے تحت عوام میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت نے یوپی میں ماہوار اردو رسالے "طلوع اسلام" کے داخلے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ جو کہ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔

ورکرس یونین کے سکریٹری کی برخاستگی

لکھنؤ۔ مسٹر ایس کے بکرجی جو لکھنؤ پریس ورکرس کی یونین کے سکریٹری ہیں۔ ان کو پائنیر پریس کے مالکان نے نوکری سے برخاست کر دیا ہے۔ لکھنؤ پریس ورکرس یونین اور صوبائی حکومت کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے۔ اگر کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو یونین کوئی سخت کارروائی کرے گی مسٹر بکرجی کو اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ ملازمت سے علیحدہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن مالکان کو انھیں واپس لینا پڑا تھا

NOTICE

In the Court of The I civil Judge. Kanpur.

Suit. No. 43 of 1948.

The Kanpur Electric Supply Corporation Ltd., Joint stock company Ltd. by Share corporated and registered under The English companies Act having to registered office Situate at Orient House New Board Street in The city of London in England and having its place of business in India at Sutherlad House civil lines, Cawnpur in The United Provinces

Plaintiff.

VERSUS

1. The United Province Service on The Secretary. Labour Deptt. U.P. Govt:- Lucknow.
2. J. David residing at christ church college compound Cawnpore in The United Provinces
3. Satgur Prasad Nigam residing at No. 106/8. Maharani Bhawan Sisa Mau, Cawnpore in The United Provinces.

Defendants.

Where as The plaintiffs in The case noted above have made an application in this Court that They may be allowed to sue in representation capacity on behalf of J. David & Satgur P[illegible] Nigam and for The benefit of all persons [illegible] in The award of Mr. M. Ahsan Dated. June 1947 you are hereby ordered to appear in person or Through some counsel duly instructed to answer all questions on your behalf and show cause against the said application failing which The application will be heard and determined exparte The [illegible] concerned may apply for being made [illegible] show cause by 24.5.48 why plaintiffs may not be allowed to sue in representative capacity

Given under my hand and The Seal of This court This 10th day of April 1948.

(seal.)

By Order
MUNSARIM.

سابق وزیر اعظم اوسا کو پھانسی دے دی گئی

رنگون ۸ مئی۔ سنتالیس سالہ سابق وزیر اعظم برما اوسا کو آج صبح ساڑھے پانچ بجے این سین جیل میں پھانسی دیدی گئی۔ اوسا کو یہ سزا برما کے وزیر اعظم اونگ سان اور چھ اور وزرا کے قتل کے الزام میں دی گئی ہے جن کو پچھلے سال جولائی میں قتل کر دیا گیا تھا۔

اوسا ۱۹۳۹ء میں برما کے وزیر اعظم ہوئے اور اس کے دوسرے سال برما کے مستقبل کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے وہ مسٹر ونسٹن چرچل کے پاس لندن گئے۔ وہاں سے واپسی پر انھوں نے پرتگال میں جاپانی سفارت خانہ کے افسران سے ملاقات کی اور جاپان کو اپنی خدمات پیش کیں۔ ان کے ہوائی جہاز پیچھا کیا گیا۔ اور فلسطین میں ان کو گرفتار کر کے جنگ کے دوران میں یوگنڈا میں نظر بند کیا گیا۔

جنگ کے بعد جب اوسا برما واپس ہوئے تو اونگ سان کی فسطائی دشمن عوامی لیگ کافی زور دار ہو چکی تھی۔ اونگ سان کے برسر اقتدار ہونے کے بعد دونوں لیڈروں میں میل ہو گیا لیکن ۹ جولائی کو برمی اسمبلی کے ہال میں اونگ سان اور چھ وزرا کو قتل کر دیا گیا جس کے بعد پولیس نے اوسا کو اس کے گھر کافی لڑائی کے بعد مع ان کے حامیوں کے گرفتار کر لیا۔ اور ان کو مقدمہ چلا کر پھانسی کی سزا دی گئی۔

اوسا پھانسی پر جاتے وقت مسکرا رہا تھا۔ وہ ایک عبادت گاہ کی طرف ادب سے جھکا۔ اور دعا کی۔ اس نے اپنے آخری پیغام میں کہا "تمام برمی لیڈروں کو میرا سلام پہنچا دیجئے۔" اور وہ آخر تک خوش تھا۔

پانچ دوسرے اشخاص کو بھی جن کے اوسا کے ساتھ سزا دی گئی تھی پھانسی پر لٹکائے گئے۔ دو وزرا اور بہت سے افسران کے سامنے یہ کارروائی دو گھنٹے تک عمل میں آئی۔ برمی مذہبی رہنماؤں نے آخری رسوم جمعرات ہی کو ادا کر دی تھیں۔

فلسطین میں برطانی انتداب کے خاتمہ کا اعلان

یروشلم ۱۰ مئی۔ فلسطین میں برطانیہ کی تیس سالہ حکم برداری کے ختم ہونے میں صرف اٹھ دن اور رہ گئے ہیں۔ اس موقعہ پر سر الن کنگھم حیفہ میں ایک سرکاری تقریب کر کے برطانیہ کی طرف سے انتداب کے خاتمے کا اعلان کریں گے۔

سر الن کنگھم یروشلم سے پانچ میل کارندیہ کے ہوائی اڈے پر ایک مسلح موٹر کار میں پہونچیں گے۔ جہاں سے وہ ایک برطانی جہاز میں بیٹھ کر ۱۶ مئی تک برطانیہ روانہ ہو جائیں گے۔

برطانی انتداب کے خاتمہ پر فلسطین کی حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی غرض سے نیرہ اراکین کا ایک یہودی قومی بورڈ پہلے سے تیار بیٹھا ہے۔

فلسطین کی برطانی حکومت میں جو یہودی ملازم ہیں۔ انھیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر برقرار رہیں۔

مہاتما گاندھی کے قاتلوں کی سماعت

نئی دہلی ۸ مئی۔ حکومت ہند کے آج کے گزٹ میں شائع ہونے والے ایک حکم کے مطابق صوبہ دہلی میں ایک خاص عدالت فوجداری قائم کی گئی ہے جس کے اسپیشل جج مسٹر آتما چرن ہیں جو فی الحال کانپور کے ڈسٹرکٹ اور سشن جج ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ عدالت ان لوگوں کے مقدمے کی سماعت کے لئے بنائی گئی ہے جو مہاتما گاندھی کے قتل کے سلسلہ میں ماخوذ ہیں۔

کانگریس تمام ضمنی انتخابات لڑے گی

لکھنؤ ۱۰ مئی۔ یوپی کانگریس پارٹی نے اپنی میٹنگ میں جو اتوار کو ہوئی تھی۔ یوپی اسمبلی اور کونسل کے ضمنی انتخابات میں لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو سوشلسٹوں کے استعفا دینے کے بعد خالی ہوئی ہیں۔ امیدواروں کا آخری انتخاب ۲۰ مئی کو ہوگا۔ اور ضلع کانگریس کمیٹی بورڈ سے ناموں کی سفارش کرے گی۔ ضمنی انتخابات جون کے آخر ہفتہ میں ہوں گے۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں کانگریس کمیٹیوں کے کنٹرول کے لئے اضلاع میں بورڈ قائم کرنے کے متعلق بھی گفتگو ہوئی اور یہ طے ہوا کہ ضلع کی مجلس عاملہ کنٹرول بورڈ کا کام انجام دے۔ ہر ڈسٹرکٹ بورڈ کی چار سیٹوں میں سے دو سیٹیں عورتوں کو اور ایک سیٹ اقوام کو دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ یوپی صوبائی کانگریس کمیٹی عورتوں کی ذیلی کمیٹی کی سکریٹری مس شکیلہ بادھیا سے کہا گیا ہے کہ وہ خواتین امیدواروں کے لئے اپنی صلاح دیں۔

نہرو نے فوجی مستقر اور شفاخانہ کا معائنہ کیا

سری نگر ۱۰ مئی آج صبح پنڈت جواہر لال نہرو نے شیخ عبداللہ کے ساتھ فوجی مستقر اور شفاخانہ کا معائنہ کیا۔ فوجی مستقر پر ساتویں لائٹ کیولری کے دستوں نے پنڈت نہرو کو سلامی دی۔ یہ فوج کشمیر کی لڑائی میں شروع سے حصہ لے رہی ہے۔

پنڈت نہرو نے رسالدار بھرت سنگھ کو آئی او ایم فرسٹ کلاس کا تمغہ دیا۔ یہ تمغہ انھیں جنگ میں دلیری دکھانے کے انعام میں ملا ہے۔ رسالدار بھرت سنگھ بڑے نڈر بہادر اور پرجوش سپاہی ہیں۔ کشمیر کی لڑائی میں بھی انھوں نے

یوپی راشن کی پابندیوں سے آزاد

لکھنؤ ۱۰ مئی کی شب سے تمام صوبہ یوپی میں راشن بندی ختم ہو جائے گی۔ محکمہ راشننگ اور سپلائی کے ۱۰۰۰ ملازمین غلہ کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ پر نظر رکھیں گے۔ اور غلہ کے سرکاری ستر ہزار ٹن کے اسٹاک کی ذمہ داری لیں گے۔ یہ اسٹاک اس غرض سے محفوظ کر لیا گیا ہے کہ اگر حکومت کو از سر نو راشن شروع کرنے کی ضرورت ہو تو یہ رزرو اسٹاک مدد کرے۔

گذشتہ فروری میں حکومت یوپی نے صوبہ کی جملہ آبادی ساٹھ لاکھ میں سے ۴۵ لاکھ کو خوراک بہم پہنچانے کی ذمہ داری سے ایک حد تک بریت حاصل کر لی تھی۔ اب اس بقیہ ۱۵ لاکھ کو بھی بازاروں میں فراہمی غلہ کے نجی انتظامات کرنا ہوں گے۔

اپنے ماتحتوں کو ہمت دلا کر بہت سی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

اس موقع پر میجر جنرل کلونت سنگھ میجر جنرل تھمیا اور فوج اور ہوائیہ کے دوسرے اعلیٰ افسر موجود تھے۔

فوجی مستقر سے پنڈت نہرو فوجی شفاخانہ گئے وہاں انھوں نے زخمی اور بیمار سپاہیوں کو دیکھا۔ اور ان سے بات چیت کی۔

بارش کے باوجود ہر جگہ عوام میں پنڈت نہرو کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

نہرو کیلئے سرینگر کی سجاوٹ

سری نگر۔ کشمیر کا زخم خوردہ اور جنگ زدہ دار الحکومت پنڈت جواہر لال نہرو کا خیر مقدم کرنے کے لئے سجایا گیا۔ ہر طرف رنگ برنگی جھنڈیاں پرچم اور برقیں لگائی گئی ہیں آٹھ میل لمبی سڑک پر جا بجا پھاٹک لگائے گئے ہیں۔ چنار کے درختوں اور کھلے ہوئے سبزہ زاروں میں بجلی کے روشن قمقمے نظر آتے ہیں۔

ریاست جموں اور کشمیر میں ہر جگہ نیم فوجی جماعتیں قواعد کر رہی ہیں عورتوں کا حفاظتی دستہ اور بچوں کی ٹولیاں کندھوں پر بندوق کو مشعلیں بنائے گشت کر رہی ہیں۔ ہر مکان عمارت پارک اور کشتی کے سرخ جھنڈوں پر روشن قمقمے بڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

کشمیر کے خوشنما چہرے پر حملہ آوروں نے بڑے گہرے اور بدنما زخم لگائے ہیں۔ لیکن کشمیری اس جنگ میں کامیابی کا یقین رکھتے ہیں۔ اور صدیوں کی غلامی کے بعد اس صحیح آزادی پر بہت خوش نظر آتے ہیں۔ وہ اپنی اس مسرت کا اظہار گیتوں اور ناچ کے ذریعے کر رہے ہیں۔ ہر جگہ عام جلسے ہو رہے ہیں اور جلوس نکالے جا رہے ہیں۔

متعدد مواضعات پر رضاکاروں کے حملے

نئی دہلی ۹ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ ۱۹ اپریل کو تقریباً دو سو رضاکاروں اور نظام پولیس اور فوج کے لوگوں نے ریاست حیدرآباد کے ضلع نلگونڈہ کے ایک گاؤں نرسم ہوڑم پر حملہ کیا۔ ان لوگوں کی گولیوں سے بارہ دیہاتی زخمی ہوئے کئی مکان جلا دئے گئے۔ زخمی لوگ اس وقت منگلا کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

نلگونڈہ ضلع کے جن دو سو مواضعات پر رضاکاروں نے حال ہی میں حملہ کیا ہے۔ یا جن کو جلایا ہے ان میں پونگوڑے سندے پلی۔ ایکے پلی یوندلاوا۔ پراڈبیلی۔ نکلاپلی یرسنی گوڈم۔ غانی۔ جاہ نیو رکوندارام مونگوڈے پینیس دورے شامل ہیں۔

یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ۱۱ اپریل کو موضع دہنوال پر جو صوبہ متوسط اور ریاست کی سرحد پر واقع ہے ایک روہیلا ساہوکار کے قتل کا بدلا لینے کے لئے ۹ آدمیوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ کئی مکان لوٹے گئے اور کئی عورتوں کی بے عزتی کی گئی۔

اجمیر کے زائرین کے نام

نئی دہلی ۱۱ مئی۔ خواجہ صاحب اجمیری کے سالانہ عرس میں آنے والے زائرین کے نام ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل خیر اندیشی پیغام بھیجا ہے۔ "حکومت ہند اور میرے لئے یہ امر باعث اطمینان ہے کہ خواجہ صاحب اجمیری کی درگاہ میں سالانہ عرس حسب معمول ہو رہا ہے۔ میں اس عرس میں شرکت کرنا چاہتا تھا لیکن میری مصروفیتیں اس کی اجازت نہیں دیتیں میری دعائیں زائرین کے ساتھ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ عرس بخیر و خوبی ختم ہوگا۔ حکومت ہند خاص طور پر یہ چاہتی ہے کہ خواجہ صاحب کی درگاہ کا تحفظ کیا جائے۔ اور اس کی روایات کو برقرار رکھا جائے۔"

زائرین کے روبرو پنڈت نہرو کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اجمیر کا عرس کل شروع ہو رہا ہے۔ عرس میں شرکت کے لئے ہزاروں آدمی آئے ہیں۔ مزید زائرین کے آنے کی امید ہے۔

دیہی ترقی اور بنجر آراضی کے مسودہ ہائے قانون کی منظوری

لکھنؤ ۱۰ مئی۔ آج یوپی کونسل نے کمایوں نیا آباد بنجر آراضی کا مسودہ قانون اور یوپی کی دیہی ترقی حصول آراضی کا مسودہ قانون منظور کر لیا۔ لنچ کے بعد ایوان میں دیہی ترقی کے مسودہ قانون پر دفعہ بدفعہ بحث شروع ہوئی مائی تیر کوٹ نے دفعہ ۲ کی شق دفعہ ۶ و ۳ میں جس میں کسی مقصد کے لئے حصول آراضی کا اختیار حکومت کو دیا گیا ہے۔ ترمیم پیش کی۔

وزیر ترقیات نے ترمیم کی مخالفت کی اور وہ واپس لے لی گئی۔ بیگم اعزاز رسول نے دفعہ ۱۲ میں ترمیم پیش کی جس میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ حصول آراضی کے افسر کے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کا اختیار حکومت کے بجائے کسی عدالت کو ہونا چاہئیے۔ انھوں نے دفعہ ۱۲ سے۔ اگر وہ مطمئن ہو جائے کہ ایک فریق کے ساتھ سخت نا انصافی کی گئی ہے۔ کے الفاظ کا اخراج بھی چاہا۔

انھوں نے کہا کہ اپنے انتظامی افسروں کے خلاف حکومت کا خود ہی اپیل سننا فرد کے بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ اپیل سننے کا اختیار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہونا چاہئیے۔ کسی کی شکایات کی تلافی کا موقع نہ دینا بہت ہی خطرناک اصول ہے۔ ممکن ہے کچھ افسران حکومت کے اصولوں کی پیروی کریں۔ لیکن ہر افسر سے ایسی توقع رکھنا غلط ہے۔

وزیر ترقی نے جواب دیتے ہوئے کہا مسودہ قانون میں معاوضہ افسروں کے فیصلوں کے خلاف اپیل کے لئے ایک دفعہ موجود ہے۔ یہ مسودہ قانون محض وقتی ہے۔ اس لئے کوئی مخصوص انتظام کرنا بلاضرورت پیچیدگی کا باعث ہوگا۔

مسٹر احسان الرحمن قدوائی (آزاد) نے ترمیم کو مناسب اور حق بجانب خیال کرتے ہوئے اس کی حمایت کی۔ اور کہا کہ سو معاملات میں سے تقریباً ننانوے میں معاوضہ افسروں کے فیصلے کے خلاف اپیل کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اس لئے ایک معاملہ کے لئے مدعی کو عدالت میں جانے کا موقعہ دینا چاہئیے۔

بیگم اعزاز رسول نے اپنی ترمیم پر زور دیا لیکن اسے تقسیم ایوان کے بغیر مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد مسودہ قانون منظور کر لیا گیا۔ اور ایوان غیر معین مدت کے لئے ملتوی ہوگیا۔

بھوپال کی نئی وزارت کا حلف وفاداری

بھوپال ۱۰ مئی۔ آج بھوپال کی نئی عارضی حکومت نے حلف وفاداری لیا بھوپال ہائیکورٹ کے چیف جج مسٹر سلام الدین خاں نے وزراء کو وفاداری رازداری اور عہدہ کا حلف دیا۔

نئی کابینہ میں مندرجہ ذیل اشخاص شامل ہیں۔

۱۔ راجہ اودھ نرائن بسریا وزیر اعظم و وزیر پولیس نے محکمہ قانون۔ اطلاعات اور مذہبیات۔

۲۔ پنڈت چترنرائن مالویہ بھوپال پرجامنڈل نائب وزیر اعظم وزیر تجارت، صنعت وحرفت محنت ورسد

۳۔ کرنل نواب زادہ رشید الظفر خاں آزاد وزیر تعلیم ولوکل سیلف گورنمنٹ۔

۴۔ مسٹر کے ایف حیدر وزیر مالیات

۵۔ رائے لالہ ملک راج بھوپال سیاسی کانفرنس وزیر تعمیرات عامہ آبپاشی اور رسل ورسائل۔

۶۔ مسٹر محمود حسین بھوپال پرجامنڈل وزیر مال۔

۷۔ سید ظہور ہاشمی بھوپال پرجامنڈل۔ وزیر صنعت صحت واسپتال وجیل۔

۸۔ مسٹر کامتا پرشاد بھوپال پرجامنڈل۔ زراعت جنگلات اور مچھلیوں کی پرورش۔

۹۔ سیٹھ برتاب مل بھوپال کی سیاسی کانفرنس۔ دیہی ترقی وتعمیر۔

دولت مشترکہ کی کانفرنس

کراچی۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں برطانی دولت مشترکہ کے نمائندگان متفقہ کے اس اجلاس میں شریک ہوں گے جو موسم خزاں میں بمقام لندن منعقد ہوگا۔ یہ اپنی قسم کے سب سے بڑا اجتماع ہوگا۔

حفاظتی کونسل میں ہندوستانی نمائندے کا ظفر اللہ کو جواب

لیک سکس ۸ مئی۔ حفاظتی کونسل کے کل کے اجلاس میں حفاظتی کونسل میں ہندوستانی وفد کے سرگروہ مسٹر ایم کے ولوڈی نے ہندوستان کے خلاف پاکستان کے نسل کشی کے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا "اگر ہم ہندوستان سے مسلمانوں کو ختم کرنے کا منصوبہ تیار کرتے تو چار کروڑ مسلمانوں کا ختم کر دینا کوئی مشکل کام نہ تھا۔

"میں پوچھتا ہوں کہ اگر ہندوستان میں مسلمانوں کو ختم کرنے کی سازش کی جاتی تو ہزاروں مسلمان پاکستان سے یہاں واپس کیوں آئے جب کہ ایک غیر مسلم پاکستان واپس جانے پر تیار نہیں"

حیدرآباد میں رضاکاروں کا گشت

حیدرآباد ۸ مئی۔ کل رضاکار دستوں نے شہر کی سڑکوں پر گشت کیا اور آخر میں یہاں شریعت گاہ کے میدان میں مجتمع ہوگئے۔ ان کا یہ اجتماع اتنا بڑا تھا جتنا بڑا اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔

یہ زبردست مظاہرہ کیوں کیا گیا اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔ البتہ اتحاد المسلمین کے حلقوں میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ یہ ایک ویسی ہی فوجی مشق تھی جیسی کہ عموماً ہوا کرتی ہے۔

صبح اول وقت سے مسلح رضاکاروں کے دستے اکٹھا ہو کر شہر میں گشت کرتے ہوئے دیکھے جا رہے تھے جن کے ساتھ ڈھول اور فوجی ساز وسامان بھی تھا۔

ہر دستے کے آگے آگے ایک قوی ہیکل والنٹیر آصف جاہی جھنڈا بلند کئے ہوئے تھا۔

رضاکاروں کا گشت اور ان کے اجتماع میں عرب بھی نمایاں حیثیت سے نظر آ رہے تھے۔ جو اپنا قومی لباس پہنے تھے ان کے علاوہ کالی قمیض والے غیر مسلح والنٹیر بھی اجتماع میں شریک تھے

جنتا پارٹی صوبائی جماعت بنائی جائے گی۔

لکھنؤ ۸ مئی۔ یوپی اسمبلی کی جنتا پارٹی کو صوبائی جماعت میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اور آئندہ سے یہ پارٹی ایک غیر فرقہ وارانہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے میدان میں آئے گی۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

حسن سمیعی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 46 NO. 21 | Cawnpore. Saturday 22nd MAY 1948 | کانپور شنبہ ۲۲ مئی ۱۹۴۸ء مطابق ۱۴ رجب المرجب ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۶ نمبر ۲۱

ادبیات

گاندھی

(از جناب اقبال احمد خاں۔ سہیل)

وہ حدیث روح پیام جاں جسے ہم نے سن کر بھلا دیا
وہ حریم غیب کا ارمغاں جسے پا کے ہم نے گنوا دیا

وہی ملک و ملت جاں بلب جسے اس نے آب بقا دیا
اسی ناسپاس نے ہائے اب اسے جام مرگ پلا دیا

ہمیں جس نے فتح دلائی تھی اسے خاک و خوں میں ملا دیا
ہمیں جس نے راہ دکھائی تھی اسے راستے سے ہٹا دیا

اسے اتباع مسیح نے وہ عجیب دست شفا دیا
جو گرے تھے ان کو اٹھا دیا جو مرے تھے ان کو جلا دیا

جو اٹھا تھا شعلۂ شور و شر اسے اپنے خوں سے بجھا دیا
جو پڑا تھا پردہ نگاہوں پر اسے آپ اٹھ کے اٹھا دیا

وہ خمیدہ قد خم ماہ نو وہ نظر فروز خنک سی ضو
وہ نگاہ برق عمل کی رو کہ دلوں کو جس نے ہلا دیا

وہ فروغ بخش ہر انجمن کہ زمانے بھر میں تھا ضو فگن
وہ چراغ بزم گہ وطن، کسی تیرہ دل نے بجھا دیا

وہ کتاب صلح کا سر ورق کہ مٹائی کش مکش فرق
وہ قتیل خنجر صبر و حق کہ وطن پہ خود کو مٹا دیا

وہ بدھ اور کرشن کا جانشیں ہمہ تن عمل ہمہ تن یقیں
وہ تبسم سحر آفریں کہ چمن لبوں سے کھلا دیا

وہ برنگ آئینہ صاف دل وہ فروغ فطرت آب و گل
کہ جہاد نفس نے متقل اسے اور حسن جلا دیا

وہ جلال شیوۂ سادگی، وہ جمال صورت زندگی
وہ زلال چشمۂ آگہی کہ زمانے بھر کو جگا دیا

وہ شرارہ برق حیات کا، وہ ستارا راہ نجات کا
وہ منارۂ عزم و ثبات کا جسے فتنہ ساز نے ڈھا دیا

اثر اس کا اب ہے وسیع تر کہ ہر ایک دل میں ہے اسکا گھر
یہ سمجھ کے خوش نہ ہوں فتنہ گر کہ اسے پیام فنا دیا

تری شان کون گھٹا سکے اسے خود خدا نے بڑھا دیا
کہ تجھے بقائے دوام دی، تجھے منصب شہدا دیا

تری خامشی وہ زبان تھی کہ دلوں کو جوش نوا دیا
تن فاقہ کش میں وہ جان تھی کہ حصار کبر ہلا دیا

وطن عزیز کو شان دی اسے قید غم سے چھڑا دیا
رہ اتحاد میں جان دی جو کہا وہ کر کے دکھا دیا

جنھیں زیر کر نہ سکا ستم، ہوئے صید سلسلۂ کرم
تری نیکیوں نے تری قسم سر خود سری کو جھکا دیا

یہ عروس کشور ہند تھی، ہمہ بے کسی ہمہ بے دلی
اسے تو نے غازۂ خرمی ترے خون نے رنگ حنا دیا

تجھے مندروں نے صدائیں دیں کہ ترے کرم سے اماں ملی
تجھے مسجدوں نے دعائیں دیں کہ تباہیوں سے بچا دیا

بکمال پیروی علی، یہ فراخ حوصلگی تری
کہ خود اپنے دشمن جاں کو بھی دی ارمغان دعا دیا

تجھے بے کسی نے سپاہ دی تجھے مشکلات نے راہ دی
تجھے بجلیوں نے پناہ دی تجھے تلخیوں نے مزا دیا

یہی دھرم ہے یہی اصل دیں کہ ہو قول سچ تو عمل حسین
حق و اہل حق پہ رہے یقین یہ پیام سب کو سنا دیا

ہمہ روشنی تری ذات تھی ہمہ سوز، تیری حیات تھی
تری روح شمع تھی گل ہوئی ترے تن کو پھول بنا دیا

ترا فیض دہر میں عام ہو، یہ غبار اٹھ کے غمام ہو
تری خاک تیرا پیام ہو، یہ سمجھ کے اس کو بہا دیا

دنیائے اسلام

جافہ اور یروشلم کے قریب گھمسان کی لڑائی

کئی یہودی ہوائی جہاز عربوں کے قبضہ میں

تل ابیب ۔ ۱۸ مئی۔ ایک مصری اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ مصری فوجیں مکد کی یہودی بستی پر حملے کر کے سامان جنگ اور رسد کو جلا رہی ہیں۔ تل ابیب میں تیل کے کارخانوں پر بم کے ذریعہ آگ لگا دی گئی جس سے خوفناک شعلے بھڑک رہے ہیں۔ اعلانیہ میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ عربوں نے کئی یہودی ہوائی جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جافہ اور یروشلم کے باب دمشق پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

یروشلم میں ایک ہزار تین سو محصور یہودیوں کو چھڑانے کے لئے ہنگامہ نے آج سے جنگ شروع کر دی۔ اب یہ امید بھی ختم ہو رہی ہے کہ یروشلم کے مقدس مقامات کو میدان جنگ بننے سے محفوظ رکھا جائیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ یہودی فوجیں بکتر بند موٹروں کے ساتھ عربوں کی آتش باری کا سامنا کرتے ہوئے باب الوحد کی طرف چل پڑی ہیں لیکن ایک طرف تو یہ پندرہ ہزار عرب یروشلم کی چار دیواری میں یہودیوں کو گھیرے ہیں۔ دوسری طرف چار دیواری کے باہر یہودی فوجیں ان عربوں کا محاصرہ کئے ہیں۔ لیکن عربوں نے پورے شہر کے چاروں طرف گھیرا ڈال کر ان یہودیوں کا بیرونی دنیا سے تعلق ختم کر دیا ہے۔

اقوام متحدہ کے سہ رکنی عارضی صلح کمیشن کے ممبر صلیب احمر کے اشخاص کے ساتھ ساتھ ناکام گفت و شنید کا سلسلہ دوبارہ جاری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ یہودی التوائے جنگ کی ترمیم شدہ تجویز کو تسلیم کر لینے پر راضی ہو گئے ہیں۔ اس تجویز کے مطابق صلیب احمر کی طرف سے یروشلم کو غیر جانب دار قرار دے دیا جائیگا لیکن عربی فوجیں یہ کہہ رہی ہیں کہ جب تک ان کے جنرل انیسر کمانڈنگ شاہ عبد اللہ اس تجویز کو منظور نہ کریں وہ جنگ نہیں روک سکتے۔

شرق اردن کے دار الحکومت عمان کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ عارضی صلح کمیشن کے ایک رکن نے جو بلجیم کے قونصل جنرل بھی ہیں عارضی صلح کی جو شرائط پیش کی تھیں انھیں شاہ عبد اللہ نے مسترد کر دیا [illegible] اور یہ مطالبہ کیا ہے کہ یہودی عربی فوجوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ اور جن علاقوں پر یہودی فوجوں کا قبضہ ہو چکا ہے انھیں واپس کر دیں۔

امریکہ کی ایک تجویز پر غور کرنے کی غرض سے حفاظتی کونسل کا ایک جلسہ آج پھر منعقد ہوگا۔ اس تجویز میں کہا گیا ہے کہ فلسطین کی جنگ بین اقوامی امن کے لئے خطرہ بن رہی ہے۔ اس لئے طرفین لڑائی موقوف کر دیں۔ کل رات روس نے بھی جو اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر چکا ہے حفاظتی کونسل سے کہا ہے کہ جنگ فوراً موقوف کرائی جائے۔ مختلف محاذوں سے جو خبریں آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آج رات تل ابیب میں فضائی حملے کی گھنٹی بجی جس کے بعد ایک ہوائی جہاز اس قدیم شہر کے اوپر پرواز کرتا ہوا گذر گیا لیکن ایک بم بھی نہ گرایا گیا۔ دوبارہ مصری ہوائی جہازوں نے حملہ کر کے چار بم برباری کی اور ایک بم باری تو آدھ گھنٹہ تک ہوتی رہی معلوم ہوا ہے کہ ایک بم ایک اسپتال پر بھی گرا جس سے تین اشخاص ہلاک ہو گئے جس میں ایک تیماردار بھی شامل ہے۔ یہودیوں نے کہا ہے کہ عربوں کی اس بمباری کے خلاف اقوام متحدہ سے احتجاج کریں گے۔ ایک مصری اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ مصری فوجوں نے دن بھر [illegible] سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اور یہودیوں کا صفایا کرتی رہیں۔ مصری ہوائی جہاز مکد کی یہودی بستی پر دو بار حملے کر کے رسد کے مرکزوں اور بکتر بند موٹروں کو نذر آتش کر رہے ہیں۔

تل ابیب پر حملے کے دوران میں تیل کے کارخانوں پر بھی بم گرے جس سے ہر طرف آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ ایک دوسرے حملے میں یہودیوں کے کئی ہوائی جہاز مار گرائے گئے۔ یہودیوں کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ جافہ اور یروشلم کے باب دمشق کے قریب گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ شہر کے یہودی علاقہ پر کل پھر زبردست حملہ کیا گیا۔ ہنگانا فوجیں بالکل اور سارا میں اپنے مورچے مضبوط کر رہی ہیں۔ اور یروشلم میں بھی یہودیوں کی جنگی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی مصالحتی کمیٹی اور فلسطینی عارضی صلح کمیشن کے صدر آج عمان روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ شاہ عبد اللہ والی شرق اردن سے اس الزام کے متعلق گفتگو کریں گے، کہ عربی فوجیں آرمینی اسقف اعظم کے علاقے کو اپنا جنگی مرکز بنا کر یہودی علاقے پر حملے کر رہی ہیں۔

یہودی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ آرمینی اسقف اعظم نے کل یہودی رابطہ افسر کو اطلاع دی ہے کہ احتجاج کے باوجود مسلح عربوں فوجیں اسقف اعظم کے علاقے میں زبردستی دوڑ آئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی محاذ پر یہودی بستی کستر پر حملے کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دو اور یہودی بستیوں پر بھی بمباری کی جا چکی ہے۔ یہودی یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے دریائے اردن کے پل اڑا دئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سنیچر کے دن عربی فوجوں نے نہرم کے برقی آبی اسٹیشن پر حملہ کیا۔ اور اسے لوٹ کر تباہ کر ڈالا ہے۔ اس اسٹیشن سے فلسطین کے اکثر و بیشتر حصوں میں برقی قوت فراہم کی جاتی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ اس وقت اس اسٹیشن میں جو چالیس غیر مسلح یہودیوں کے باقی بچ گئے ہیں۔ شاہ عبد اللہ سے ان کے تحفظ کا بھی یقین حاصل کیا جائے گا۔ یہودی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے مختلف مقامات پر تقریباً چھ سو یہودی تارکین وطن اتر چکے ہیں۔ قاہرہ کے قریب ایک ہوائی اڈہ کے طیارہ شکن توپ نے ایک مصری ہوائی جہاز کو اشتباہ میں نشانہ بنایا کہ ریڈیو کے ذریعہ دریافت کئے جانے پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ آخر اس ہوائی جہاز کو ایک ریگستان میں مجبوراً اترنا پڑا۔

باقی صفحہ ۳ کالم ۵ پر

کانپور

جلد ۲ کانپور شنبہ ۲۲ مئی ۱۹۴۸ء نمبر ۲۱

روسی امریکی گفت و شنید کی تجویز پر امریکی تبصرے

امریکی اخبارات میں بڈل اسمتھ اور مسٹر مولوٹوف کی خط وکتابت اور بعد میں مسٹر جارج مارشل اور صدر ٹرومین کے جاری کردہ بیانات پر وسیع پیمانے پر تبصرے کئے جا رہے ہیں جن میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انتظار کر کے یہ دیکھا جائے کہ روس اپنی امن پسندیوں کے اعلان کا ثبوت عمل سے بھی چاہتا ہے یا نہیں۔

مقالات افتتاحی میں اس بات پر زور دیا گیا کہ امریکی عوام کو امید ہے کہ اس کے ساتھ ہی ساتھ بہت سے اخبارات نے روس کے پروپیگنڈے کے خوب اور اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے بھی تنبیہ کیا۔

بعض اخباروں نے خیال ظاہر کیا کہ امریکی اور روسی نمایندوں کی کانفرنس کی کامیابی کی امید میں مبہم ہونے کے باوجود ضرور ہونی چاہیئے کیونکہ اس سے نقصان تو کسی طرح کا ممکن ہی نہیں ہے۔ بعض اخباروں نے بڈل اسمتھ اور مولوٹوف کی خط وکتابت پر محکمہ خارجہ کے رویہ پر نکتہ چینی کی کیونکہ اس سے روس کے پروپیگنڈا کی کرنے والوں کو واقعات کو ایک نئے سرے سے مطالعہ کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ دوسروں نے معاملات کے دور پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ملک جہاں آمریت ہے۔ دوسرے ملکوں کی صحیح رائے کے متعلق حقیقت کو مسخ کر کے شروع ہی میں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

بالٹیمور سن نے لکھا ہے کہ ماسکو میں ہمارے سفیر نے مالوٹوف سے جو کچھ کہا ہے وہ موجودہ پالیسی بنانے کے بعد ہماری حکومت کے ہر ذمہ دار ترجمان نے بھی کہا ہے پروپیگنڈے کے لئے اس کو مسخ کرنے سے اس کی حقیقت نہیں بدل سکتی۔

کلیولینڈ پلین ڈیلر نے لکھا سب سے پہلے تو روس کو غیر کمیونسٹ دنیا کے خلاف نظریاتی جنگ [illegible] چاہیئے۔ دوسرے روس کو ایٹمی اسلحہ پر کنٹرول کرنے کے لئے ایک موثر پروگرام پر سمجھوتہ کرنا چاہیئے جس کی رو سے متحدہ اقوام کا کوئی ادارہ ایٹمی کارخانوں کا معائنہ کر سکے۔ تیسرے خلاف ورزیوں کے سلسلے میں کئے جانے والے واقعات کے خلاف حق تنسیخ استعمال نہ کیا جائے۔

پٹسبرگ پوسٹ گزٹ۔ امریکی عوام روس اور امریکہ کے خاص خاص اختلافات طے کرنے کے لئے دونوں ملکوں کی گفت و شنید کا خیر مقدم کریں گے۔

نیویارک ٹائمز۔ جب تک روس ان سمجھوتوں کا احترام نہیں کرے گا جو اس سے پہلے کئے جا چکے ہیں۔ اس وقت تک نئے سمجھوتے اور نئی گفت و شنید کا نہ کوئی فائدہ ہے۔ اور نہ حقیقی امن کی کوئی امید کی جا سکتی ہے اس کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ یہ ان سمجھوتوں سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

اٹلانٹک کے منشور کے مطابق روس نے علاقائی یا دوسری طرح کی توسیع سے باز رہنے کا عہد کیا تھا۔ اس کا تقاضا ہے کہ روس اپنی توسیعی پالیسی سے کنارہ کش ہو جائے۔ اور مشرقی یورپ کی قوموں کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کر دے۔

ماسکو، طہران اور مالٹا کے سمجھوتوں کے مطابق روس نے آزاد انتخابات کے ذریعے آزاد کردہ یورپ میں جمہوریت مسلط کرنے سے باز رہے اور لوگوں کو یہ طے کرنے دے کہ وہ کیسی حکومت کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں۔

پوٹسڈیم کے سمجھوتے کے مطابق روس نے عہد کیا تھا کہ وہ جرمنی کو معاشی وحدت سمجھیگا۔ اس کے پاس اتنے ذرائع رہنے دیگا کہ وہ غیر ملکی ادارے کے بغیر زندہ رہ سکے اور تمام علاقائی مسائل کا حل صلح نامہ کی تیاری پر چھوڑ دے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ روس جرمنی کو اپنے رنگ میں رنگنے اور روسی حلقے کو لوٹنے کی کوششیں چھوڑ دے۔ چین اور یونان میں خانہ جنگی کو کرنے والوں کو شہ نہ دے متحدہ اقوام کے فیصلے پر عمل درآمد کے لئے قوت کے استعمال کی دھمکی نہ دے۔ اور متحدہ اقوام کے فیصلوں کی پابندی کرے۔

سینٹ لوئی پوسٹ ڈسپیچ نے لکھا ہے کہ برے تجربات کے پیش نظر ماسکو کی پیش کش پر بہت زیادہ سنجیدگی سے غور کرنا ناممکن ہے خواہ ایسا کرنے کی کتنی ہی کوشش کی جائے پھر بھی ممکن ہے کہ اس سے مارشل اسٹالن اور مسٹر مولوٹوف کو یہ معلوم ہو جائے کہ امریکہ اپنی غیر ملکی پالیسی پر سختی سے کاربند ہے۔ اور یہ کہ صدارتی سیاست یا معاشی کساد بازاری ہمیں اس راستے [سے] نہیں ہٹا سکتی۔

[illegible] نے لکھا کہ اگر روس کے دلکش اور خوش آیند [illegible] سے مسحور ہو کر امریکہ اور باقی دنیا جھکتے رہتے تو یہ روس کی بہت بڑی فتح ہوگی۔ امریکی [illegible] نے یہ بات پہلے ہی سے صاف کر دی ہے کہ [illegible] اس بات کا امکان تسلیم کرتی ہے۔ ہمیں میل ملاپ کا دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے لیکن ہمیں امن کے متعلق روس کے کسی قول کو اس وقت تک تسلیم نہ کرنا چاہیئے۔ جب تک قطعی طور پر اس کا ثبوت عمل سے نہ دیا جائے۔

[illegible] ہیرلڈ ٹربیون۔ ان اخباروں میں سے بعض نے لکھا ہے کہ صدر ٹرومین اور مسٹر جارج مارشل کے بیانات کافی نہیں ہیں۔

اس نے لکھا کہ روس اپنی پالیسی ترک یا تبدیل کرنے پر غور کرے نہ کرے امریکہ کا راستہ صاف ہے یورپی بحالی کے پروگرام اور دوسرے وسائل سے مغربی جمہوریتوں کو مضبوط بنانے کی پالیسی پر مسلسل عمل کرتے رہنا ضروری ہے۔ اس میں کسی طرح کی تساہلی نہ ہونا چاہیئے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر روس کی طرف سے اس بات کا اظہار کیا جائے کہ وہ جنگ نہیں چاہتا تو اس کا سرگرمی سے خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ امریکی پالیسی کا مقصد امن ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے روس سے سمجھوتہ کیا جائے۔ اس کے لئے ہر امکانی راستہ کھلا ہونا چاہیئے۔

برطانی نمایندے کا اعتراض

لیک سکسس۔ سر الگزنڈر برطانی نمایندے نے آج رات حفاظتی کونسل میں کہا کہ حفاظتی کونسل کے حدود اختیار سے یہ بات ظاہر ہے کہ وہ یہ غور کر سکے کہ فلسطین میں کون زیادتی کر رہا ہے۔ اس لئے برطانیہ اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ ۳۹ کے ماتحت کسی کارروائی کی تائید نہیں کر سکتا۔ اس دفعہ کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے ذریعہ حفاظتی کونسل یہ غور کر سکیگی کہ واقعی امن کو خطرہ ہے یا نہیں

کی گئی تو یہ کیسے پتہ چلایا جائے گا کہ فوجیں کہاں کہاں پہونچ چکی ہیں جہاں پر انھیں قرارداد کے مطابق فوراً رک جانا چاہئے۔ انھوں نے کہا کہ قرارداد ممکن ہے قابل تعریف ہو لیکن قابل عمل ہرگز نہیں۔

سر الگزنڈر نے کہا کہ ہمیں اس بات پر اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ فلسطین کی اس وقت قانونی حیثیت کیا ہے۔

سر الگزنڈر نے امریکی تجویز میں جو ترمیم پیش کرنی چاہی تھی۔ اس میں بات کا زیادہ زور دیا گیا تھا کہ انتداب کے ختم ہونے کے بعد فلسطین کی قانونی حیثیت کو واضح کیا جائے۔ اس کے بعد دونوں فریق سے جنگ روکنے کو کہا جائے لیکن عارضی مصالحت کے کمیشن کو یروشلم میں امن قایم کرنے کی طرف پہلے توجہ کرنی چاہیئے۔

مسٹر وارن آسٹن نے برطانی ترمیم کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ منشور کے مطابق کونسل کا فرض ہے امن کے لئے ہر خطرہ کو روکنے کے لئے کوشش کرے۔ خواہ وہ بین اقوامی ہو یا نہ ہو۔

سر الگزنڈر نے حفاظتی کونسل سے دریافت کیا کہ کیا وہ فلسطین کی تعریف کرے۔ اور پوزیشن کو واضح کر کے اس کے جغرافیائی حدود بنائے۔

ایم فرند وان لیجم نے برطانیہ کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین کے مسئلہ کو منشور کی دفعہ ۴۰ کے ماتحت حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو سمجھوتے سے متعلق ہے انھوں نے کہا کہ میں برطانیہ کی تجویز کی موافقت میں ووٹ دونگا

ایم وان نے کہا کہ ہمیں اس سلسلہ میں دفعات سات سے کام نہ لینا چاہیئے جس کا تعلق معاشی امداد سے ہے۔ انھوں نے کہا کیا ہم اس غلطی کو دہرانا چاہتے ہیں۔ جو لیگ آف نیشن نے اتھوپیا کے معاملہ میں کی تھی۔

انھوں نے کہا کہ ہماری سب سے بڑی غلطی یہ ہوگی کہ ہم ایسی دھمکیاں دیں جن کو ہم عملی جامہ نہ پہنا سکیں۔

برطانی نمایندے سر الگزنڈر نے اس پر اصرار کیا کہ منشور کی دفعہ ۳۹ کا تعلق جھگڑوں سے ہے جن سے بین اقوامی امن کو خطرہ ہو اگرچہ بین اقوامی کا لفظ اس جگہ نہیں استعمال کیا گیا ہے لیکن سیاق وسباق سے سوائے اس کے اور کوئی مفہوم نہیں نکلتا۔

انھوں نے کہا کہ برطانیہ کو دفعہ ۳۹ کے استعمال کرنے پر سخت اعتراض ہے خصوصاً اس منزل پر سر الگزنڈر نے کہا کہ قانونی طور پر نہ تو یہ طے کر دینا صحیح ہوگا کہ یہودی ریاست کا قیام جائز ہے۔ اور نہ یہ کہ پورے فلسطین پر عرب ریاست قایم ہونی چاہیئے۔ اگر ہماری توجہ عرب ریاستوں کی پیش قدمی کی طرف مبذول کرائی جائے تو ہمیں جافہ پر یہودیوں کے حملے کے متعلق بھی غور کرنا ہوگا۔

انھوں نے کہا کہ ہمیں۔ اس راستے پر نہ چلنا چاہیئے۔ جس کے متعلق یہ نہ معلوم کہ وہ ہمیں کہاں لے جائے گا اس وقت ہمارے لئے سب سے مناسب اقدام یہ ہوگا کہ ہم مصالحتی کمیشن سے یہ کہیں کہ وہ اپنی توجہ پہلے یروشلم میں قیام امن کی طرف مبذول کرے۔

عرب ممالک کو اسلحہ

لندن۔ برطانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے آج ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اگر اقوام متحدہ نے کوئی پابندی عائد کرنے کا فیصلہ نہ کیا تو برطانیہ معاہدے کے مطابق وہ مالی امداد جو اس نے شرق اردن کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بدستور جاری رکھیگا۔ اسی طرح معاہدے کے مطابق شرق اردن۔ مصر اور عراق کو بھی اسلحہ بھیجے جاتے رہیں گے۔

برطانی ترجمان سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا برطانیہ فلسطین میں جنگ جاری ہونے کے بعد بھی شرق اردن۔ مصر اور عراق کے ساتھ موجودہ معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے اسلحہ فراہم کرتا رہے گا۔

برطانی ترجمان نے جواب میں کہا کہ اگر کوئی خاص رکاوٹ ادارہ اقوام متحدہ کی جانب سے نہ پیدا کی گئی تو معاہدے کی پابندی نہ کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

اس نے بتایا کہ شرق اردن کو بیس لاکھ پونڈ سالانہ امداد دینے کا فیصلہ پارلیمنٹ نے کیا تھا۔ اور یہ مالی امداد اپریل ۱۹۴۹ء تک جاری رہے گی۔ برطانیہ اس فیصلے کے مطابق مجبور ہے کہ کم از کم اس تاریخ تک امداد جاری رکھے۔

اپنا کانپور

شہر میں لازمی تعلیم

یوپی گورنمنٹ نے یکم جولائی ۱۹۴۸ء سے کانپور میونسپل بورڈ کو کل شہر میں لازمی تعلیم جاری کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ اور اس کے لئے ۲۴۹۰۵ روپے سالانہ کی مستقل امداد اور ۲۲۳۸ روپیہ غیر مستقل امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی پہلی میٹنگ سری جگ بہادر سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا۔ سری بینی سنگھ آگنہا نے ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے کانگریس کے وقار کو قایم رکھنے کی ممبران بورڈ سے اپیل کی۔ سری رام سروپ گپتا نے نئے ممبران کو مبارکباد دی۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ سری جگ بہادر سنگھ چیرمین نے ممبران سے دلی اشتراک عمل کی اپیل کی۔ بورڈ نے شریمتی برج رانی دیبی شریمتی بھولا ہتی دیوی سری رام ادھار تیاگی اور سردار ہیرا سنگھ کو بورڈ کا ممبر کوآپٹ کیا۔

تعمیری کام کی کانفرنس

۳۰ اور ۳۱ مئی کو یوپی کی تعمیری کام کی کانفرنس کا اجلاس کانپور میں سٹی کانگریس کمیٹی کی نگرانی میں ہو رہا ہے جس کا افتتاح سری آچاریہ جے بی کرپلانی کریں گے جس میں تقریباً پانچسو نمایندوں کے شرکت کی امید کی جاتی ہے۔

اس کانفرنس کے مجلس استقبالیہ کے چیرمین ڈاکٹر مراری لال ہیں۔

بچوں کو معیاری تعلیم

سٹی کانگریس کمیٹی کے سیوا اصلاح محکمہ نے جس کے روح رواں منشی بھگوتی پرشاد ہیں ایک تختی کمیٹی بنائی ہے جس کا مقصد صوبہ میں بچوں کی تعلیم کے لئے ایک معیاری اسکیم تیار کرنا ہے کیونکہ ملک کے مستقبل کا دارومدار بچوں ہی پر ہے۔

بوائلر انسپکٹر معطل

گورنمنٹ نے مسٹر مشتاق علی بوائلر انسپکٹر کانپور کو اس لئے معطل کر دیا ہے کہ انھوں نے ایک ملازمت کے سلسلہ میں جو فارم بھرا تھا اس میں پبلک سروس کمیشن کو اپنی قابلیت اور تنخواہ وغیرہ کے متعلق غلط اطلاعات لکھی تھیں۔

اسٹوڈنٹ یونین

کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے جنرل سکریٹری مسٹر جگدیو سنگھ کو خفیہ پولیس نے قانون تحفظ عامہ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے۔

سودیشی نمائش

سودیشی نمائش کے اندر داخل ہونے پر جو دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی تھی وہ اب ہٹالی گئی ہے۔

پولیس افسران کی کانفرنس

ہمیر پور اور جالون کے سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کانپور کے تمام پولیس افسران کی ایک کانفرنس ۱۶ مئی کو کانپور کوتوالی میں ہوئی جس میں مندرجہ بالا اضلاع میں جرایم کی بڑھتی ہوئی تعداد اور اس کے انسداد کے متعلق اشتراک عمل پر غور کیا گیا۔

پٹیل نگر اسکیم منسوخ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے پٹیل نگر اسکیم منسوخ کر دیا ہے۔ یہ اسکیم ڈیولپمنٹ بورڈ کے قواعد ضوابط اور اس کے ماسٹر پلین کے خلاف تھی۔

آتشزدگی

موضع نانک پور میں آتشزدگی کی وجہ سے ۴۴ گھر تودۂ خاک بن گئے۔ ایک آدمی جل گیا۔ اور تقریباً ایک سو آدمی خانماں برباد ہو گئے کچھ جانور بھی ضائع ہوئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

کسان کانفرنس

سوشلسٹ پارٹی نے کانپور میں کسان کانفرنس کرنا طے کیا ہے۔ جس میں ارونا آصف علی کی شرکت کی امید کی جاتی ہے۔

مکانات کے لئے درخواستیں

مسٹر ہادی حسن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے بنگلہ پر ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے دن تک مکانات کے حصول کے متعلق درخواستیں وصول کریں گے۔ اور سماعت کی تاریخ مقرر کریں گے۔ مکانات کے متعلق عذر داریاں عدالت میں بدھ اور جمعہ کو ۱۱ بجے وصول کریں گے۔ اور یہ درخواستیں عدالت میں حاکم کے سامنے خود پیش کی جائیں گی۔

قدوائی صاحب

آنریبل مسٹر رفیع احمد صاحب قدوائی منسٹر کمیونی کیشن گورنمنٹ ہند کلکتہ سے دہلی جاتے ہوئے ایک گھنٹہ کے لئے کانپور ٹھہرے اور مقامی کانگریسی لیڈران سے صوبہ کے سیاسی حالات پر تبادلہ خیال کیا۔

مالوی جی کی یادگار

مالوی جی کی یادگار میں ہندو یونیورسٹی کی امداد کے لئے ایک اپیل ہندو یونیورسٹی نے شائع کی ہے جس پر تمام ملک کے سربرآوردہ ممبران کے دستخط ہیں۔ پبلک کو اس فنڈ میں امداد کرنا چاہیئے۔

ہوائی جہاز کا حادثہ

۲۰ مئی کو ہندوستانی ہوائی کمپنی کے ایک جہاز نے ہوائی اڈے سے جب پرواز کی تو وہ ایک عمارت سے ٹکرا گیا جس کے باعث اس میں آگ لگ گئی اور اس کا پائیلٹ اس حادثہ کی وجہ سے مرگیا۔

کے کمیشن نے ایک بحری تار میں جو حفاظتی کونسل کے کل کے جلاس میں پڑھا گیا۔ اور یہ کہا تھا کہ فلسطین کے عرب علاقوں پر عربوں کا قبضہ ناگزیر ہے۔

بحری تار میں کہا گیا ہے کہ یہودی منطقہ پر بھی عربوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ اسے صرف مضبوط ترین سفارتی یا فوجی کارروائی سے روکا جا سکتا ہے۔

موسیو ڈیسلی تارانسکی یوکرین نے کہا کہ شرق اردن کی فوجوں کی کارروائی کا ذمہ دار برطانیہ ہے۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ سر الگزنڈر کیڈوگان ایک طرف تو فلسطین میں جنگ روکنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور دوسری طرف برطانی حکومت کے ایک فریق کی امداد کے لئے ہر امکانی کارروائی کر رہی ہے۔ اس نے فلسطین پر اپنی گرفت باقی رکھنے پر طریقہ بدل دیا ہے۔ آپ اسے حکم برداری کہیں یا کچھ اور لیکن برطانی اثر باقی ہے۔

التوائے جنگ کمیشن کی طرف سے بحری تار اس کے صدر مسٹر جین نو نمایندہ بلجیم نے بھیجا تھا۔

انھوں نے لکھا۔ میں نے دوشنبہ کی صبح کو عمان میں سلطان عبداللہ سے ملاقات کی اور فلسطین میں ان کی فوجوں کی پیش قدمی پر حفاظتی کونسل کی فکرمندی کا ذکر کیا۔

اس کے جواب میں انھوں نے یہودی کے خلاف ایک لمبی چوڑی تقریر کر دیا۔ اور اس کی یقین دہانی نہیں کی کہ فوجی کارروائی ختم کر دی جائے گی۔

عرب اعلیٰ کمیٹی کے ایک ترجمان نے کہا کہ فلسطین کے عربوں یعنی وہاں کے باشندوں کی غالب اکثریت کو صیہونیوں نے مجبور کر دیا کہ وہ امن وامان کے خیال سے اردگرد کے عرب ممالک سے مدد کی درخواست کریں۔

قدیم یروشلم پر عربوں کا قبضہ

لندن۔ یہودیوں نے تسلیم کیا ہے کہ فلسطین کے مشرق اور جنوب میں عربوں کا زور بڑھ رہا ہے۔ قدیم یروشلم کے یہودیوں کو عرب کمان دار نے الٹی میٹم دیا تھا کہ وہ یا تو سپر ڈال دیں ورنہ انھیں کچل دیا جائے گا۔ الٹی میٹم کی میعاد آج سہ پہر کو ختم ہو گئی۔

عرب قدیم شہر کے محاصرہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہودی جبل صیہون کے قریب مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش ہے کہ محاصرہ پوری طرح نہ ہو سکے۔

عربوں کا دعویٰ ہے کہ شہر کے یہودیوں کے محلہ کے اسی فی صدی حصہ پر ان کا قبضہ ہے۔

[illegible]

یہودی ریاست کو تسلیم کرنے میں روس کی غرض

لندن ۔ ۱۷ مئی ۔ ڈاکٹر کا سیاسی نامہ نگار رقم طراز ہے کہ برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہودی ریاست اسرائیل کو روس نے تسلیم کر کے امریکا کو بھرمات دے دینے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے کہ امریکہ نے تو اس نوزائیدہ ریاست کو عارضی طور پر تسلیم کر لیا ہے لیکن روس نے ایک قدم آگے بڑھا کر اسے قانونی حیثیت سے پوری طرح مان لیا ہے۔

جس عنوان سے اس ریاست کو روس نے تسلیم کیا ہے ۔ وہ اگرچہ اس کے اعلان سے پوری طرح واضح نہیں ہے لیکن چونکہ اس میں کسی شرط کا بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے اس لئے لندن میں خیال کیا جاتا ہے کہ روس اپنے آپ کو امریکہ سے زیادہ اس ریاست کا ہمدرد ثابت کرنا چاہتا ہے۔

یہاں بھی یہ امید کی جا رہی ہے کہ روس کے اس اقدام کے بعد پولینڈ اور مشرقی یورپ کی بہت سی دوسری حکومتیں بھی یہودی ریاست کو تسلیم کر لیں گی۔

آج رات گئے تک برطانوی محکمہ خارجہ یہ کہتا رہا ہے کہ اسے اب تک یہودی ریاست کے وزیر خارجہ موشے شرتوک کی ایسی کوئی تحریک موصول نہیں ہوئی ہے جس میں اسے تسلیم کر لینے کی خواہش برطانیہ سے کی گئی ہو ۔ اور اس کا بھی کسی طرح یقین نہیں کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ مشروط یا غیر مشروط کسی طریقہ سے بھی یہودی ریاست کو مان لے گی۔

جنگ میں طوالت کا امکان

سیاسی حلقوں میں یہ بھی سمجھا جا رہا ہے کہ ایسی حالت میں جب کہ اس ریاست کو دنیا کی دو بڑی قوتوں نے تسلیم کر لیا ہے مشرق وسطیٰ پر اس کا یہ اثر پڑے گا کہ ممکن ہے کہ فلسطین کی جنگ طوالت پکڑ جائے۔

لندن میں لوگ اس کا یقین نہیں کرتے کہ اگر حفاظتی کونسل نے جیسا کہ امریکہ کی تحریک ہے فلسطین کی جنگ آزما فریقین کو لڑائی روک دینے کا مشورہ دیتے ہوئے تجویز منظور کر دی تو وہ موثر بھی ہوگی۔ اس لئے کہ شرق اردن اور یہودیوں کی نئی ریاست ابھی تک ادارہ اقوام متحدہ کی ممبر نہیں ہیں اور ایسی صورت میں وہ اس کے لئے مجبور نہ ہوں گی کہ اس قرارداد کی پابندی کریں۔

اس کے علاوہ روس اور امریکہ دونوں تقسیم فلسطین کی تجویز کی برابر حمایت کرتے رہیں گے۔

ممکن ہے کہ وہ اس نئی حکومت کو مادی امداد بھی دیں۔

مسٹر اسٹالن کے بیان میں کوئی متعین تجویز نہیں

واشنگٹن ۔ ۱۸ مئی ۔ امریکہ کے سرکاری افسران آج اس رائے کا اظہار کر رہے ہیں کہ کل رات مارشل اسٹالن مسٹر ولیس کے خط کے جواب میں جو بیان دیا ہے ۔ اس سے باہمی گفت و شنید کی توقعات اور بھی کم ہو گئی ہیں ان کا کہنا ہے کہ مارشل اسٹالن نے اپنے بیان میں گفت و شنید کے لئے کوئی خاص تجویز نہیں پیش کی ہے اس لئے کسی کانفرنس کے کوئی معنی نہیں کیونکہ امریکی وزیر خارجہ جارج مارشل ہمیشہ اس بات پر اصرار کرتے رہے ہیں کہ کسی باہمی گفت و شنید کی جا سکے۔

امریکہ کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ مارشل اسٹالن کے اس بیان اور روسی وزیر خارجہ کے گذشتہ ہفتے والے بیان میں کوئی خاص فرق نہیں ۔ مسٹر اسٹالن پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک افسر نے کہا کہ مسٹر اسٹالن کو جاننا چاہیئے کہ مسٹر ولیس پہلے ٹرومین کی کابینہ کے ممبر تھے لیکن انھوں نے کابینہ سے صرف اس بنا پر استعفا دیدیا تھا کہ روس کے متعلق پالیسی کے بارے میں ان سے اور کابینہ سے غیر معمولی اختلاف تھا ۔ اور اس اختلاف کے بارے میں صدر ٹرومین نے اپنی نیویارک والی تقریر میں واضح کر دیا تھا کہ وہ اختلافات اب تک باقی ہے ۔ مسٹر ہنری ولیس نے مارشل اسٹالن کے جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک ریڈیائی ملاقات میں کہا کہ مسٹر اسٹالن کا یہ بیان امریکہ کو مصالحتی گفتگو کے لئے ایک واضح اور حقیقی دعوت کے مترادف ہے ۔ اگر اس دعوت کے نتیجہ میں کوئی گفت و شنید شروع ہوئی تو مجھے خوشی ہوگی کہ میں اس کا ذریعہ بنا ۔ اور عالمی امن کو قائم رکھنے کے لئے ایک موقع فراہم کر سکا ۔

اسٹالن کو مسٹر ولیس کی تجاویز منظور

ماسکو ۔ ۱۷ مئی ۔ گذشتہ رات مارشل اسٹالن نے ان شرائط کو منظور کر لیا جو جمہوریہ امریکہ کی صدارت کے تیسرے امیدوار مسٹر ہنری ولیس نے اپنی ایک کھلی چٹھی میں درج کئے ہیں ۔ اور جن کو روس اور امریکہ کے درمیان گفتگوئے مصالحت کی بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے اس چٹھی کے جواب میں مارشل اسٹالن نے کہا ہے کہ یہ کھلی چٹھی اس اعتبار سے بہت ہی اہمیت رکھتی ہے ۔ کہ وہ نہ صرف ایک اعلان پر مشتمل ہے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر ایک اور قدم اٹھایا گیا ہے ۔ اور وہ یہ کہ اس چٹھی میں ایک ٹھوس پروگرام بتایا گیا ہے جس پر عمل کر کے وہ اختلافات دور ہو سکتے ہیں ۔ جو امریکہ اور روس کے درمیان پیدا ہو گئے ہیں ۔

مارشل اسٹالن نے جواب ماسکو ریڈیو سے بھی نشر کیا ہے اور مسٹر ولیس کے شرطوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کوئی لیڈر جو بین اقوامی امن کا خواہاں ہے ایسا نہیں ہو سکتا جو اس پروگرام کو نظر انداز کر دے ۔

مسٹر ولیس کی تجاویز میں مندرجہ ذیل باتیں بھی تھیں

۱۔ تخفیف اسلحہ ۔ ۲۔ ایٹمی ہتھیار کے استعمال کو روکنا ۳۔ جاپان اور جرمنی سے صلح نامے ۔ ۴۔ ان ملکوں میں جو ادارہ اقوام متحدہ کے رکن ہیں ۔ فوجی مرکزوں کے قیام کی ممانعت ۔ ۵۔ تمام ملکوں میں شہری حقوق ۔

مارشل اسٹالن نے کہا کہ امریکہ کا بیان مورخہ ۴ مئی اور روس کی طرف سے اس کا جواب مورخہ ۹ مئی دونوں ناکافی تھے ۔ اس لئے کہ ان میں محض گفت و شنید شروع کئے جانے کی اظہار تھا ۔

اہم دستاویز :۔

انھوں نے مسٹر ولیس کے اس خط کے زمانہ حاضرہ کی اہم دستاویز میں شمار کرتے ہوئے کہا کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسٹر ولیس کے خط میں بلا استثنیٰ وہ سب باتیں آ گئی ہیں ۔ جو امریکہ اور روس کے درمیان وجہ اختلاف ہیں جو امریکہ اور روس کے درمیان اختلاف کا سبب بنی ہوئی ہیں ۔ ٹھوس اور معقول پروگرام پیش کر دیا ہے ۔

امن عالم کا خواہاں کوئی بھی مدبر ایسا نہیں ہو سکتا جو مسٹر ولیس کے اس پروگرام کو ٹھکرا دے ۔ اور یقیناً اسے کروڑوں انسانوں کی تائید حاصل ہوگی ۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ حکومت امریکہ نے حکومت روس سے گفتگو کرنے کے لئے اس پروگرام کو بطور بنیاد تسلیم کر لیا ہے ۔ یا نہیں

لیکن جہاں تک حکومت روس کا سوال ہے ۔ وہ یہ ضرور سمجھتی ہے کہ مسٹر ولیس کی تجویزیں اس قابل ہیں کہ انھیں روس اور امریکہ اپنے باہمی اختلافات کو دور کرنے کے لئے بنیاد قرار دے سکتی ہیں ۔ روس کا خیال ہے کہ معاشی نظاموں اور اصولوں کے اختلاف کے باوجود امریکہ و روس کے نزاعات کے دور کرنے کے لئے ان نظاموں اور اصولوں کو ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو زندہ رکھنا ضروری ہے اس کے علاوہ اس کی ضرورت اس لئے بھی ہے تاکہ امن عالم باقی رہ سکے ۔

اسٹالن نے یہ خط ۱۷ مئی کو لکھا ہے ۔

دو سو کانگریسیون کے نام کارروائی

لکھنؤ ، ۱۷ مئی ۔ چھ ضلع کانگریس کمیٹیوں نے تقریباً دو سو ایسے کانگریسیوں کے نام صوبہ کانگریس کمیٹی کو ضابطے کی کارروائی کے لئے بھیجے ہیں جنھوں نے پچھلے ڈسٹرکٹ بورڈ کے

فلسطین کی جنگ کو بند کرنے کے لئے فوری اقدام

لیک سکسس ۔ ۱۸ مئی ۔ کل رات روس نے حفاظتی کونسل میں فلسطین میں قیام امن کی امریکی قرارداد کی تائید کی قرارداد میں بہت سے سوال اٹھائے گئے ہیں جن کا جواب عرب اور یہودیوں سے مانگا گیا ہے۔

کئی اراکین نے امریکی تجویز پر غور کرنے کے لئے مہلت طلب کی مگر روسی نمائندے موسیو گرومائیکو نے کہا کہ کونسل کو اس سلسلہ میں فوری اقدام کی ضرورت ہے ۔

ڈاکٹر السفاندو کولمبیا نے کہا اس میں شک نہیں ہے کہ کونسل کوئی براہ راست اقدام کرے گی ۔

محمود بے فوزی مصر نے امریکی تجویز کا مطالعہ کرنے کی مہلت طلب کی ۔

فارس الخوری ۔ شام ۔ نے کہا کہ امریکہ اس طرح یہ چاہتا ہے کہ کونسل اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرے ۔ سوال یہ ہے کہ کیا فلسطین کا نقض امن ایک عالمی مسئلہ ہے ؟

کیا فلسطین میں تین ریاستیں ہیں یا ایک ۔ کیا اسرائیلی حکومت کا اعلان عالمی قانون کے ماتحت درست ہے ۔

امریکی قرارداد میں بتایا گیا ہے کہ :۔

فلسطین کے متعلق حفاظتی کونسل کی گذشتہ تجاویز پر عمل نہیں کیا گیا ۔ اور وہاں لڑائی جاری ہے جس سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہے ۔ اس لئے حفاظتی کونسل تمام ملکوں کو حکم دیتی ہے کہ فلسطین میں اختتام جنگ کے احکامات نافذ کر دیں ۔ اور اس قرارداد کی منظوری کے ۳۶ گھنٹے کے اندر فوجوں کی جارحانہ کارروائیاں رکو لیں ۔

حفاظتی کونسل نے جو ۲۳ اپریل کو مصالحتی کمیشن بنایا تھا اس کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ حفاظتی کونسل کو ان احکامات کی پابندی کے متعلق اپنی رپورٹ دے ۔

اگر کونسل اس قرارداد کو منظور کرے گی تو اسے فلسطین اور آس پاس کی ریاستوں کی معاشی ناکہ بندی کرنے کا حق حاصل ہو جائے گا ۔ اور اس طرح کامیابی نہ ہوئی تو فوجی اقدام سے بھی باک نہ ہوگا ۔

سوالات

امریکی مندوب مسٹر وارن آسٹن نے کہا "ہمیں فلسطین کے متعلق مزید معلومات کی ضرورت ہے ۔ اس لئے الف ۔ مصر سعودی عرب ۔ شرق اردن عراق ، لبنان ۔ شام ۔ لبنان سے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب مانگے ہیں ۔

۱۔ کیا تمہاری جو فوجیں فلسطین میں لڑ رہی ہیں ۔ انھیں حکومت کی تائید حاصل ہے ۔

۲۔ اگر ایسا ہے تو یہ فوجیں کہاں ہیں کس کی کمان میں ہیں ۔ اور ان کا مقصد کیا ہے ۔

۳۔ کس بنیاد پر اس کا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان فوجوں کو فلسطین میں ہونا کا اختیار ہے ۔

۴۔ فلسطین کے عرب علاقوں میں سیاسی معاملات کا ذمہ دار کون ہے ۔

۵۔ کیا ان علاقوں میں جو سیاسی معاملات کا ذمہ دار ہے ۔ وہ یہودیوں سے مصالحت کی کوشش کر رہا ہے ۔

۶۔ مصالحت کے شرائط کیا ہیں ۔

۷۔ ب ۔ عرب مجلس اعلیٰ سے مندرجہ ذیل سوال پوچھے جائیں ۔

۱۔ کیا مجلس کے ہاتھ میں فلسطین کے عرب علاقوں کا انتظام ہے ؟

۲۔ حکومت کی طرف سے انتظام اور قیام امن عامہ کے لئے کیا صورتیں اختیار کی گئی ہیں ۔

۳ ۔ کیا فلسطین کے عربوں نے بیرونی امداد طلب کی ہے ؟۔

۴۔ اگر امداد طلب کی ہے تو کس سے اور کس مقصد کے لئے ۔ ۵ ۔ کیا حفاظتی کونسل کے مصالحتی کمیشن سے گفت و شنید کرنے کے لئے مجلس نے کوئی نمائندہ مقرر کیا ہے ۔

ج ۔ اسرائیلی حکومت سے مندرجہ ذیل سوالات کئے جائیں ۔

۱۔ فلسطین کا کونسا علاقہ حکومت کے قبضہ میں ہے ؟

۲۔ کیا اس علاقہ کے علاوہ یہود فوجیں دوسری جگہ پر بھی ہیں ؟

۳۔ اگر ایسا ہے تو اس کا جواز کیا ہے ۔

۴۔ کیا عرب ذمہ داروں سے مفاہمت اور عارضی صلح کے لئے گفتگو جاری ہے ۔

۵ ۔ کیا مصالحتی کمیشن سے گفت و شنید کرنے کے لئے

اسرائیلی ریاست کے پہلے صدر

تل ابیب ۔ ۱۷ مئی ۔ کل رات تجربہ کار صیہونی ڈاکٹر حی ویزمین اسرائیلی ریاست کی عارضی کونسل کے صدر منتخب ہو گئے ۔

۱۳ ممبروں کی عارضی کونسل کے پہلے اجلاس میں اسرائیلی حکومت کے وزیر عدل نے کونسل کی صدارت کے لئے ڈاکٹر ویزمین کا نام پیش کیا جس کی یہودی وزیر اعظم مسٹر بن گورین نے تائید کی ۔

ڈاکٹر ویزمین نے جو اب ۷۴ برس کے ہو چکے ہیں ۔ دنیا کی بڑی شخصیتوں کو صیہونی نظریات کا حامی بنایا ہے اور ان ہی کی کوششوں سے ۱۹۱۷ء کے اعلان بالفور میں فلسطینی یہودیوں کے لئے ایک قومی وطن کے قیام کا ذکر آیا ہے ۔

۱۹۱۸ء میں ڈاکٹر ویزمین صیہونی کمیشن کے صدر بن کر فلسطین گئے تھے ۔ تاکہ فوجی حکام اور فلسطینی یہودیوں میں رابطہ کا کام دیں ۔ اس صیہونی کمیشن کو برطانیہ نے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا تھا ۔

چینی قانون ساز کا صدارتی انتخاب

نانکن ۔ ۱۶ مئی ۔ چین کی پہلی قانون ساز جماعت یوان کا کل اجلاس ہو رہا ہے تاکہ اس کے صدر اور نائب صدر کا انتخاب کیا جائے ۔ یہ انتخاب کومن تانگ کی طاقت کا جو کہ فرماں روا سیاسی جماعت ہے آزمائش ہوگا ۔ گذشتہ مہینہ میں یہ جماعت قومی اسمبلی کے نائب صدر کے انتخاب میں ہار چکی ہے ۔

کومن تانگ نے نائب صدر کی جگہ کے لئے ڈاکٹر چن ٹی فو کو جو کہ اس پارٹی کی مرکزی کمیٹی یعنی انتہا پسند داہنے بازو کے سرگروہ ہیں ۔ اس نامزدگی کے خلاف کومن تانگ کے تین سو ممبر ایک ہو گئے ہیں ۔ اور انھوں نے طے کیا ہے کہ ان کو ووٹ نہ دیں گے ۔

لارڈ ماؤنٹ کا نظام کے نام خط

حیدر آباد دکن ۔ ہندوستان کے گورنر جنرل کے صحافتی مشیر مسٹر کیمبل جانسن نے کل ایک مخصوص ملاقات میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا ایک خط نظام حیدر آباد کو دیا ۔

باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اپنے خط میں نظام سے دہلی آنے پر اصرار کیا ہے ۔

مسٹر جانسن ۔ کل جنھوں نے نظام سے تقریباً ایک گھنٹہ تک ملاقات کی ۔ اگلے اڑتالیس گھنٹہ میں دہلی واپس جائیں گے ۔

حیدر آباد کے وزیر اعظم میر لائق علی نے مسٹر جانسن کی اپنی سرکاری قیامگاہ شاہ منزل میں آج ایک پرتکلف دعوت دی ۔ دعوت میں حکومت نظام کے تمام وزراء سرکاری حکام اور مقامی لیڈر شریک تھے ۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیمبل جانسن جو حیدر آباد کی صورت حال کو معلوم کرنا چاہتے ہیں اور چند لیڈروں سے اس سلسلہ میں گفتگو کر چکے ہیں ۔ کل نل گونڈہ جا رہے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی واپسی پر حیدر آباد کی مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈروں سے ملیں گے ۔ اور ان کے خیالات معلوم کرنے کی کوشش کریں گے ۔

مسٹر کے ایم منشی آج بنگلور روانہ ہو گئے ہیں ۔ وہ مسٹر جانسن سے ملنے کے لئے حیدر آباد میں رک گئے تھے ۔

سوراج بھون کے متعلق تجویز

الہ آباد ۔ ۱۵ مئی ۔ خیال ہے کہ بعض کانگریسی لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو اور سوراج بھون ٹرسٹ کے اراکین کے سامنے یہ تجویز پیش کرنے والے ہیں کہ سوراج بھون میں گاندھی جی کے بتائے ہوئے تعمیری کاموں کے لئے ایک

(بقیہ صفحہ اول کا مضمون)

گولے کی آواز سے آس پاس کی بستیوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ۔ قاہرہ میں یہ سمجھا جانے لگا کہ یہودیوں نے بم باری بھی شروع کر دی ہے ۔ ایک دوسری اطلاع میں یہ بتایا گیا ہے کہ مصری فوجیں اور ہوائی جہاز یہودیوں پر بم باری کر رہے ہیں بہرحال دھماکے کی آواز نے سب کو پریشان کر دیا کچھ لوگ اپنے گھروں سے نکل پڑے اور کچھ واقعہ کے معلوم کرنے کی غرض سے ہوائی اڈے کی طرف دوڑ گئے ۔

آج جنگ کے چوتھے دن مختلف محاذوں کا نقشہ یہ ہو رہا ہے ۔

مصری فوجیں ۔ کل مجدل پر قبضہ کر لینے کے بعد سے جنوبی ساحلی علاقے میں مصری فوجوں کی پیش قدمی کے متعلق ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی ہے ۔ مجدل جس پر عربوں کا قبضہ ہو چکا ہے ۔ غازہ سے تیرہ میل اور تل ابیب سے ۳۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔

قاہرہ سے جو غیر مصدقہ خبریں آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصری فوجوں نے یروشلم کی شاہراہ پر شہما پر قبضہ کر لیا ہے تازہ ترین خبروں میں کہا گیا ہے کہ طول طویل محاذ پر عربوں کی سرگرمیاں جاری ہیں ۔

شرق اردن اور عراقی فوجیں ۔ شرق اردن کی عرب فوجوں نے وسطی فلسطین کے مقامات پر بلا مزاحمت قبضہ کر لینے کے بعد کوہ صدی میں اپنے مورچے قائم کر لئے ہیں جہاں سے یروشلم اور تل ابیب دونوں نظر آتے ہیں ۔

معلوم ہوا ہے کہ تل ابیب کے چاروں طرف ۵۰ ہزار یہودی فوج جمع ہو چکی ہے ۔ عرب یروشلم میں ایک ہزار تین سو یہودیوں کو ابھی تک گھیرے ہیں ۔ کل عربی طیاروں نے شہر کے یہودی علاقے پر بمباری کی اور آج نئے یروشلم کے مرکزی مقامات پر بم برسائے جس کے نتیجہ میں یہودیوں کو ہلاک اور ۵۳ زخمی ہوئے ۔ عرب مجلس اعلیٰ کے لیڈر مفتی فلسطین کے اس بیان کی لدا ہوائی اڈے کے قریبی شہر رملہ پر عربوں نے قبضہ کر لیا ہے ۔ ابھی دوسرے ذرائع سے تصدیق نہیں ہوئی ہے ۔

عراقی فوجوں نے جو اس ہفتہ دریائے اردن کو عبور کر چکی ہیں ۔ کہا ہے کہ انھوں نے دریائے گیلیلی کے جنوب میں یہودی بستی قشر پر قبضہ کر لیا ہے ۔

ہنگامی خبروں میں کہا گیا ہے کہ یہودی فوجوں نے عرب بندرگاہ رملہ پر قبضہ کر لیا ہے جنوب میں لبنانی فوجوں کی معرکہ آرائی کے متعلق ابھی تک کوئی خبر آئی ہے ۔

شمالی مشرقی محاذ

شامی فوجیں مزید پیش قدمی نہیں کر رہی ہیں ۔ بلکہ شامی طیارے طبریس اور گیلیلی کے علاقہ کی یہودی بستیوں پر فضائی حملے کر رہے ہیں ۔ ایک شامی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ شامی اور عراقی فوجوں میں ہم آہنگی اور باہمی کمک بخوبی پیدا ہو چکی ہے ۔

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شرق اردن کی عرب فوجیں کوہ جودی پر مورچہ قائم کرنے کے بعد مصری فوجوں سے ملنے کی منتظر کھڑی ہیں ۔ جو جنوب سے آگے بڑھتی چلی آ رہی ہیں ۔ مصری فوجوں کے متعلق یہ خبر تو پہلے ہی آ چکی ہے کہ وہ تل ابیب سے صرف ۲۵ میل کے فاصلے پر پہونچ چکی ہیں ۔ اور بہت ہی معمولی طور پر ان کی مزاحمت کی جا رہی ہے

رات کو یہودی فوجوں نے باب جافہ پر جسے عربوں نے روک رکھا ہے ہوئے ہیں ۔ زبردست حملہ کیا ۔ اور عربوں کے دفاعی خط کو توڑ کر اندر داخل ہو جانا چاہا ۔

عراق کی ملکہ نرس کی حیثیت سے

بغداد ۔ ۱۶ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ ملکہ نفیسہ نے عراق ہلال احمر سوسائٹی کے تحت شرق اردن کے اسپتالوں میں عرب زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں ۔ ملکہ نے نرس کے فرائض کے لئے بھی اپنے آپ کو پیش کیا ہے ۔

حکومت ہند کا فلمی شعبہ

لکھنؤ ۔ ۱۷ مئی ۔ حکومت ہند نے ایک اعلانیہ میں بتایا ہے کہ معلومات بہم پہونچانے اور خبروں کی فلمیں تیار کرنے والے

انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کا پہلا اجلاس

بمبئی، ۱۶ مئی، انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کے پہلے اجلاس میں افتتاح کرتے ہوئے صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے مزدوروں سے اس بات کی اپیل کی کہ ملک کے مفاد کی خاطر اپنی تمام تر کوششیں پیداوار کے بڑھانے میں صرف کریں۔ انھوں نے آجروں سے کہا کہ وہ مزدوروں کو ان کے حقوق سے محروم نہ کریں۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے انڈین نیشنل کانگریس کو اس کی گذشتہ ایک سال کی عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے اپنے دستور میں جو اعلیٰ نظریہ لکھا ہے اسے پرامن ذرائع سے پورا ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ادارہ کے شاندار مستقبل کی امید ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک پرامن سماجی ترقی میں مزدوروں کا ایک اہم حصہ ہوگا۔

آخر میں انھوں نے کہا کہ آجرین پر بھی فرض عائد ہوتا ہے اور ان کی برادری کو چاہیئے کہ وہ اس فرض کو پورا کرائے۔ مختلف صنعتیں معاشی طور پر ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ اس لئے اگر صنعتی دنیا میں اگر کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو اس کا مزدوروں پر اثر ہوتا ہے۔ اس لئے مزدوروں اور انڈین نیشنل کانگریس کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی سرگرمیوں کا مجموعی طور پر مزدوروں اور صنعت کے مختلف شعبوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

مجھے مزدوروں کی ذہانت اور ان کی حب الوطنی پر اعتماد ہے۔ اس لئے اگر ان کے سامنے واقعات اصلی رنگ میں پیش کئے جائیں تو مجھے امید ہے کہ وہ اپنے حقوق کے ساتھ فرائض کو بھی محسوس کریں گے۔

مشرق وسطی کے ملکوں کو اسلحہ بھیجنے کا مسئلہ

واشنگٹن۔ ۱۵ مئی۔ امریکی حکومت کے ایک ذمہ دار رکن نے بتایا ہے کہ صدر ٹرومین مشرق وسطی کے جس میں یہودیوں کی نئی حکومت اسرائیل بھی شامل ہے۔ ملکوں کو اسلحہ اور گولہ بارود بھیجنے پر جو پابندی ہے اُسے ختم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ وہ نئی حکومت کے ساتھ سفیروں کے تبادلے کے مسئلہ پر بھی غور کر رہے ہیں۔

امریکہ نے یہودی ریاست کو کیوں تسلیم کیا

واشنگٹن ۱۵ مئی۔ امریکہ نے یہودیوں کی اسرائیلی ریاست کو تسلیم کر لیا ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ امریکہ نے ملک کی اندرونی سیاست کے پیش نظر ایسا کیا ہے۔

صدر ٹرومین نے سال کے شروع میں تقسیم فلسطین کی جو مخالفت کی تھی اس کا اثر ان کی ڈیماکریٹک پارٹی پر بُرا تھا۔ اور آئندہ انتخابات میں پارٹی کے ناکام رہنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ ٹرومین نے اس حالیہ اعلان کے ذریعہ اس اندیشہ کو دور کر دیا ہے۔

لندن اور واشنگٹن کے سیاسی حلقوں کا یہ خیال بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ امریکہ اس طرح روس سے ایک قدم آگے رہنا چاہتا ہے۔

فلسطین کو شام کی مالی امداد

دمشق۔ ۱۶ مئی۔ شام کی پارلیمنٹ نے فلسطین کے عربوں کی مالی امداد کے لئے مزید ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر (شام کا سکہ) منظور کئے ہیں۔

امریکہ کی ترکی کی جنگی امداد

استنبول۔ امریکہ کا ۱۲ ہزار ٹن کا جہاز بیمانی ترکی کی ہوائی فوج کے لئے اٹھارہ جہاز لے کر استنبول پہنچا۔ ترکی کے امدادی پروگرام کے تحت جو جہاز بھیجے گئے ہیں ان میں آب دوز کشتی پر حملہ کرنے والے ہوائی جہاز اور جنگی جہاز شامل ہیں۔

بیمانی دوسرا امریکی جہاز ہے جس سے ترکی کو جنگی ہوائی جہاز بھیجے گئے ہیں۔ امریکہ کا تیسرا جہاز جنگی سامانوں سے لدا پھندا ۱۰ جون کو ترکی پہنچے گا۔ ترکی کو چار آب دوز کشتیاں موصول ہو چکی ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کا خاتمہ

[illegible] ہے کہ حکومت نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو بذریعہ تار یہ احکام بھیجے ہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹیاں ختم کر دی جائیں۔

یوپی میں محکمہ راشننگ کا خاتمہ

لکھنؤ۔ ۱۵ مئی۔ یوپی میں محکمہ راشننگ کے آخری کوچ کا نقارہ بج چکا ہے۔ حکومت نے اپنی تمام غذائی ذمہ داریوں کو ختم کر دیا ہے۔ اور اب صرف وہ ہنگامی ضرورتوں کے ذخائر جمع کرے گی۔

محکمہ راشننگ کے ختم ہو جانے سے ۱۶ ہزار آدمی بیکار ہو جائیں گے۔ فی الحال ذخائر کی نگرانی کے لئے ان میں سے ۱۰ فیصدی آدمیوں کی ملازمت برقرار رہے گی۔

حکومت ارادہ ایک لاکھ ٹن گیہوں اور چاول کا ذخیرہ رکھنے کا تھا۔ مگر اس کے پاس اس وقت ۶۰ ہزار ٹن ہے۔ باہر سے آئے ہوئے گیہوں میں سے حکومت ہند یوپی کو ۱۵ ہزار ٹن گیہوں دے گی۔

آئندہ فصل ربیع تک ذخائر برقرار رکھے جائیں گے۔ حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ حکومت نے تمام غذائی ذمہ داری کو ختم کر دیا ہے۔ اور صورت حال پر کڑی نگاہ رکھے گی۔ اور غلہ کی ناجائز نقل و حمل کو روکے گی۔ کم پیداوار کے علاقہ میں غلہ فراہم کرنے کے لئے ذخیرے ضروری ہیں۔

ماہرین کے نزدیک غلہ کی گرانی کا اصل سبب کسانوں کی ذخیرہ اندوزی کی بڑھتی ہوئی عادت ہے ایک اور وجہ عام اشیاء ضروری کا بڑھا ہوا نرخ ہے کسی ایک چیز کی قیمت کم نہیں ہو سکتی۔

صوبہ میں ۱۹۴۳ء میں راشننگ شروع ہوئی تھی۔

جواہر لال کو دس لاکھ کی تھیلی

کوئمبٹور۔ ۱۶ مئی۔ کوئمبٹور کے مل مالکوں اور سوت کے تاجروں کی طرف سے گاندھی قومی یادگار فنڈ کے لئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ان کی آمد پر دس لاکھ روپیہ کی تھیلی پیش کی جائے گی۔

نیوز پرنٹ کی قیمت مقرر

نئی دہلی۔ ۱۵ مئی۔ حکومت ہند نے نیوز پرنٹ کی بڑھتی ہوئی قیمت میں اضافہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو اعلان کل مرکزی گزٹ میں شائع کیا ہے۔ اس میں نیوز پرنٹ کی ٹھیکہ قیمتیں حسب ذیل مقرر کی ہیں۔

	قیمت فی پونڈ
الف۔ نیوز پرنٹ ریل	
ایسے شہر میں جہاں کے بندرگاہ پر چنگی لی گئی ہو	۶/
دوسرے کسی مقام پر	۶/ ۶ پائی
ب۔ نیوز پرنٹ تختوں میں ایسے شہر میں جہاں کے بندرگاہ پر چنگی لی گئی ہو	۷/
دوسرے کسی شہر میں	۷/ ۶ پائی
ج۔ ردی نیوز پرنٹ جس میں ریل کے ٹکڑے اور کترن شامل ہو	۴/ فی پونڈ

اگر الف اور ب مدوں میں دکھایا ہوا نیوز پرنٹ یورپ کے کسی حصہ سے منگایا ہو تو اس کی قیمت میں ۱/ فی پونڈ اور اضافہ ہو جائے گا۔

اوسا کا آخری پیغام بیوی کے نام

رنگون۔ ۱۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پھانسی کے تختہ پر لٹکنے سے پہلے اوسا نے اپنی بیوی اور بیٹی کے نام آخری خط میں لکھا تھا کہ وہ ان کے لئے کافی روپیہ چھوڑ کر مر رہے ہیں اس لئے وہ خوش رہیں۔ اور عیش و عشرت سے زندگی بسر کریں۔ اس کے علاوہ اس خط میں انکیں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ وہ خیرات دینے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اور بودھ مت کے اصولوں کے مطابق نیک کام کریں۔

اس کے علاوہ اوسا نے مرنے سے پہلے برطانی سابق گورنر سر ڈرمن اسمتھ کے نام ایک بحری تار میں ان کا ان کی بیوی کا اور تمام دوسرے دوستوں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے ان کی جان بچانے کے لئے کوشش کی۔ لندن میں ایک جاپانی اوسانگ گوئی کے نام ایک بحری تار میں انھوں نے لکھا تھا کہ وہ شاہ جارج کے آنکھوں کے ڈاکٹر کو ان کا الوداعی پیغام پہنچا دیں۔ لندن میں انھوں نے اسی ڈاکٹر سے علاج کروایا تھا۔

سرکاری ملازمین اور گاندھی فنڈ

سمپورنانندجی پر دو آنے جرمانہ

بنارس۔ ۱۶ مئی۔ وزیر تعلیم بابو سمپورنانند جی جو ناگری پرچارنی سبھا کے منتخب صدر ہیں۔ ان پر پانچ آنے کا جرمانہ اس لئے کیا گیا ہے کہ انھوں نے کل ناگری پرچارنی سبھا کے سالانہ جلسہ میں اپنی تقریر میں انگریزی کے پانچ الفاظ استعمال کئے تھے۔

ناگری پرچارنی سبھا نے یہ طے کیا ہے کہ اس کے ممبروں میں سے جو بھی انگریزی لفظ استعمال کرے گا۔ اس پر فی لفظ ایک آنہ کے حساب سے جرمانہ کیا جائیگا۔

ڈاکٹر خان کے معاملہ پر نظر ثانی

لکھنؤ۔ ۱۷ مئی۔ لکھنؤ یونیورسٹی کی اگزیکیٹو کونسل کے حالیہ جلسہ میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا کہ میڈیکل کالج لکھنؤ کے پروفیسر علم تشریح ڈاکٹر ایم اے خان کے معاملہ پر دوبارہ غور کے لئے ایک ثالثی بورڈ مقرر کیا جائے۔ ڈاکٹر خان کی ملازمت حال میں کونسل کے ایک فیصلہ کے مطابق ختم کر دی گئی تھی لیکن یہ معاملہ گورنر صوبہ مسز نائیڈو کے پاس جو یونیورسٹی کی چانسلر بھی ہیں۔ پہونچایا گیا انھوں نے اس معاملہ کو نظر ثانی کے لئے کونسل میں بھیجا چونکہ کونسل کے جلسہ میں اس مسئلہ پر اتفاق رائے نہ ہو سکا اس لئے یہ معاملہ وائس چانسلر آچاریہ نریندر دیو کے سپرد کر دیا گیا کہ وہ اس بارے میں گورنر صاحبہ سے تبادلہ خیال کریں۔

ہندستانی اور فرانسیسی حکومت میں سمجھوتہ

پانڈی چری۔ ۱۷ مئی۔ باوثوق ذریعہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں فرانسیسی مقبوضات کے مستقبل کے بارے میں ہندوستان اور فرانس کی حکومتوں کے درمیان ایک آخری فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو سمجھوتہ ہوا ہے اسکا عنقریب اعلان کیا جائیگا۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۱۲ سنہ ۱۹۴۸ء

بعدالت جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور

جگ جیون لال ولد شیو نرائن قوم برہمن ساکن دیو نگر شہر کانپور۔ مدعی

بنام ہنی رام ولد لکشمی پرشاد قوم برہمن ساکن مکان نمبر ۱۰۴/۳ سیسہ مئو شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 272/ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر ونیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ مئی سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

سمخ اور اس کے قلعوں پر شامی فوجوں کا قبضہ

ابیب ۱۹ مئی - شامی حکومت کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ شامی فوجوں نے دریائے گیلی کے جنوبی شہر سمخ اور اس کے اطراف کے قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

آج شامی فوجوں نے عراقی محاذ پر ایک یہودی ہوائی جہاز کو مار گرایا۔ اسرائیلی ریڈیو نے کہا کہ تل ابیب پر عربی ہوائی جہازوں نے کل پانچ بار بم باری کی۔ اس حملے میں ۴۱ یہودی ہلاک اور ۶۵ زخمی ہوئے۔ دو عربی ہوائی جہازوں نے موٹروں کے ایک ڈبے پر بھی خطرناک بم باری کی۔ جنوبی مشرقی غازہ میں مصری توپ خانہ فیرم پر بم برسا رہا ہے۔

شرق اردن کی فوجوں کے داخلے کے بعد سے یروشلم کی تنگ گلیوں میں یہودی اور عربی فوجوں کے درمیان دست بدست جنگ جاری ہے۔

پاکستان اسمبلی کے رکن صرف پاکستانی بن سکیں گے

کراچی - ۱۸ مئی - پاکستانی دستور ساز اسمبلی نے آج شام کو ایک سرکاری تجویز منظور کر لی کہ دستور ساز اسمبلی کے رکن کو یا پاکستان میں مستقل سکونت اختیار کر لینی چاہیئے یا وہ پاکستان کے علاوہ کسی اور ریاست کا وفادار نہ ہو۔ اگر کسی معاملہ میں کسی طرح کا کوئی شک ہوگا تو آخری فیصلہ اسمبلی کے صدر کریں گے۔

کانگریس اور ہریجن ممبروں کی ترمیمیں مسترد کر دی گئیں۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر ایچ سہروردی نے کہا کہ میں تصور نہیں کر سکتا کہ پاکستانی حکومت ایسا اقدام بھی کرے گی جس سے میری طرح کے آدمیوں کی کوئی گنجائش باقی نہ پہنچے گی۔

وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے حزب مخالف کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ تحریک کا مقصد کسی شخص کو انتقامی سزا دینا نہیں ہے۔ اور مسٹر سہروردی کو ایسا خیال اپنے دل میں سے نکال دینا چاہیئے۔ مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ لیکن مسٹر سہروردی بیک وقت دو کشتیوں پر سوار نہیں ہو سکتے۔

مسٹر سہروردی نے پاکستانی دستور ساز اسمبلی کی رکنیت کے لئے پیرزادہ عبدالستار کی ترمیم پر جس میں رکنیت کے شرائط معین کئے گئے تھے۔ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں اس تجویز کو ماننے سے انکار کرتا ہوں۔ کہ قوانین میں ترمیم پاکستانی دستور ساز اسمبلی سے میرے آدمیوں کے نکالنے کے لئے جاری کی جا رہی ہے۔

میں اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ایسی ریاست جو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست ہونے کی دعویدار ہے جس کا دعویٰ ہے کہ اس کے حدود میں انصاف اور رواداری کا دور دورہ ہے۔ اپنے مقننہ کے نظام اپنے جماعتی نظم و ضبط اور اپنی حکومت کی باگ اس طرح موڑے گی کہ ایسے شخص کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے جس کا جرم صرف اتنا ہے کہ حکومت پاکستان کی توجہ اس کی ذمہ داریوں کی طرف مبذول کراتا اور انڈین یونین کے ساتھ بہتر تعلقات پیدا کرتا ہے۔

اننت ناگ میں شیخ عبداللہ کی تقریر

سری نگر ۱۹ مئی۔ کل اننت ناگ میں ایک بڑے مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ وزیر اعظم جموں و کشمیر نے کہا کہ سترہ سالہ سخت جدوجہد اور مختلف کٹھن منزلیں طے کرنے کے بعد ہماری کشتی ساحل کے قریب آ گئی ہے۔ یہ اس کا آخری منزل ہے۔ لیکن سب سے زیادہ نازک اور سخت۔ مجھے امید ہے کہ ہم اس محنت اور جان فشانی سے حاصل کی ہوئی آزادی کو اپنی قوت سے برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔

مسٹر جناح پاکستان اور ایران کی وحدت چاہتے ہیں

طہران ۱۸ مئی۔ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر محمد علی جناح نے مشورہ دیا ہے کہ عالم اسلام میں پاکستان اور ایران ایک با اقتدار وحدت بن جائیں۔ اس کا اظہار ایران کے ایک مقبول اخبار کیہان کے ایڈیٹر نے کیا ہے جو ایران کے صحافتی وفد کے رکن کی حیثیت سے کراچی آئے تھے۔

ایڈیٹر نے کہا کہ ایران اور پاکستان کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے مسٹر محمد علی جناح نے ہم سے کہا۔ دو کروڑ آبادی کی ایک نئی ریاست وجود میں آ گئی ہے۔ ہندوستان میں یہ ایرانی نسل اور مذہب کی قوم مادر وطن سے غیر ملکیوں کے جدا ہو گئی تھی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ایک ہو جائیں۔ ہماری آزادی آپ کی آزادی کا جزو ہے۔ وہ اسلامی ملکوں کی جو آزادی کے دلدادہ ہیں۔ اور جن کی ہر چیز مشترک ہے۔ ایک با اقتدار وحدت بن جانا چاہیئے۔

شاہ عبداللہ کی فوج نے یروشلم پر قبضہ کر لیا

لندن ۱۸ مئی۔ شرق اردن کی وزارت دفاع نے آج رات کو اعلان کیا ہے کہ شاہ عبداللہ کی عرب فوج یروشلم میں داخل ہو گئی ہیں۔

ایک اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ فوج قدیم شہر میں داخل ہو گئی ہے۔ اور اس نے یہودیوں کے صدر دفتر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں تیرہ سو یہودی کوئی چودہ دن میں محاصرہ گیر عرب فوجوں سے لڑ رہے ہیں۔ اس فوج کے دوسرے دستے یروشلم سے شمال کی طرف بڑھ گئے ہیں۔ اور انھوں نے بلند مقامات پر اپنا توپ خانہ قائم کر دیا ہے۔

یروشلم کی مسجد پر گولہ گرا

لیک سکسس۔ ۱۸ مئی۔ شرق اردن کے شاہ عبداللہ کا جو بحری تار آج ادارہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل ایم ٹرگوے لائی کے نام آیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ کل پرانے شہر یروشلم کی مسجد کے صحن میں توپ کا ایک گولہ گرا ہے۔

تار میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے کل یروشلم کے پرانے شہر کے خلاف جو جارحانہ کارروائی کی اس میں توپ کا ایک گولہ مسجد کے صحن میں اس گنبد کے سامنے آ کر گرا جو مقدس پہاڑی پر بنا ہوا ہے۔ ہم اس واقعہ کی آپ کو اطلاع دیتے ہیں۔ اور اس پر احتجاج کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس گولے سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

شری۔ اور شریمتی کا استعمال کیا جائے

میرٹھ - ۱۸ مئی۔ حکومت یوپی نے یہ ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ سرکاری دفتروں سے سرکاری ملازمین کے نام جو خطوط یا کاغذات جائیں ان سب میں ناموں سے پہلے مسٹر بابو پنڈت مولوی مسز مسماۃ اور مس وغیرہ کی

یہودی ریاست کو تسلیم کرنا قانونی حیثیت سے ناجائز

لیک سکسس ۱۹ مئی۔ حفاظتی کونسل میں کل امریکہ کی اس تجویز پر دوبارہ مباحثہ شروع ہوا کہ فلسطین کے عربوں اور یہودیوں کو ایک سوال نامہ بھیجا ہے جس میں ان سے دریافت کیا جائے کہ جنگ میں وہ کیا اور کس طرح کا حصہ لے رہے ہیں۔

فارس الخوری شام نے کہا کہ نام نہاد یہودی ریاست کے غیر قانونی قیام کو امریکہ نے تسلیم کر لیا لیکن یہ اقدام قانونی حیثیت سے ناجائز نہیں ہے۔

یہ سوال کرتے ہوئے کہ کیا امریکی نمائندے نام نہاد یہودی ریاست تسلیم کرنے کے سلسلہ میں اپنی حکومت کے اقدام کو حق بجانب ثابت کر سکتے ہیں۔ فارس الخوری نے کہا کہ وہ اس فاش غلطی کو حق بجانب ثابت نہیں کر سکتے تو میں اس معاملہ کو بین الاقوامی عدالت کے سامنے پیش کرنے پر تیار ہوں۔

انھوں نے کہا کہ امریکہ یہودیوں کو کس طرح واقعی حاکم اختیار تسلیم کر سکتا ہے۔ ریاست کے قیام کا اعلان جھجکے کیا گیا۔ اور امریکہ نے اسے دو ہی منٹ کے بعد تسلیم کر لیا۔ کیا بین الاقوامی قانون کے مطابق کسی حکومت کے واقعی صاحب اختیار ہونے کی جو تعریف کی گئی اس کا اس پر اطلاق ہو سکتا ہے۔

فارس کو جواب دیتے ہوئے مسٹر وارن آسٹن نے کہا کہ میں اس بات کو تسلیم ہی نہیں کر سکتا کہ دنیا میں کوئی ایسی بھی عدالت ہے جو اسرائیلی حکومت کو امریکہ کی طرف سے تسلیم کرنے کے قانون کے مطابق ہونے یا نہ ہونے کے متعلق بھی کوئی فیصلہ کر سکتی ہے۔

نامناسب طریق کار

لبنانی نمائندے ڈاکٹر چارلس ملک نے کہا امریکہ اگر اپنے اقتدار اعلیٰ پر کسی طرح کے شک کو قابل اعتراض سمجھتا ہے تو سوال نامہ میں یہ دریافت کرنا بھی اتنا ہی نامناسب ہوگا جتنا کہ فلسطین کے سلسلے میں عرب حکومتوں نے آپس میں کوئی سمجھوتہ کر لیا ہے یا نہیں۔

محمود بے فوزی مصر نے سوالات کے پورے مفہوم پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ان سب میں انتہائی جانب داری کو دخل دیا گیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ مثال کے طور پر اس میں عارضی اسرائیلی حکومت کا ذکر کیا گیا لیکن میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نام نہاد حکومت ہے کیا چیز؟

سر الیگزنڈر کیڈوگان برطانیہ نے کہا کہ مجھے ہدایت دی گئی ہے کہ عارضی حکومت اسرائیلی کے بجائے فلسطین کے یہودیوں ذمہ داروں استعمال کیا جائے۔

یہودی ایجنسی کے نمائندے میجر ایون نے کہا کہ سوال نامہ کے الفاظ کا مطلب یہودی ریاست کو تسلیم کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ بلکہ فلسطین کی موجودہ واحد صاحب اختیار یعنی عارضی حکومت اسرائیلی سے معلومات فراہم کرنے کی درخواست کرنا مقصود ہے۔

طہران: آج یہاں سرکاری حیثیت سے اعلان ہوا ہے کہ ایران اس پر رضا مند ہو گیا ہے کہ پاکستان کے سابق وزیر غضنفر علی خان کو حکومت پاکستان اپنا سفیر بنا کر ایران بھیج سکتی ہے۔

مصری فوجوں کی اسرائیلی دارسلطنت کی طرف پیش قدمی

قاہرہ ۱۵ مئی۔ مصری فوجیں عربوں کے شہر غازہ سے بڑھ کر نئی اسرائیلی ریاست کے دارالحکومت تل ابیب سے صرف ایک تہائی راہ کے فاصلے پر رہ گئی ہیں۔ کل رات مصر کے وزیر اعظم اور فوجی گورنر نقراشی پاشا نے اعلان کیا کہ غازہ پر عرب فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر شاہراہوں اور ریلوں کا مرکز ہے۔ اور اڑتیس ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔

انھوں نے کہا کہ مصری فوجوں کی اس تیز رفتاری پیش قدمی سے ہمارے توقعات بڑھ گئے ہیں۔

مشرق میں شاہ عبداللہ والی شرق اردن کی فوجیں دریائے اردن کو عبور کرنے کے بعد جریکو میں داخل ہو گئی ہیں۔

اسرائیلی فوج ہگانا کے جنوب کے سرحدی علاقوں میں جارحانہ کارروائیاں کر رہی ہیں جہاں اس نے لبنانی فوجوں کا مقابلہ کر کے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ایک مصری اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب پر چوتھے فضائی حملے کے وقت مصری آتش بار طیاروں نے تل ابیب کے ایک قریبی ہوائی اڈے پر براہ راست بمباری کی۔ اعلانیہ میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ تل ابیب سے بارہ میل شمال میں ایک مصری طیارے کو جبراً زمین پر اترنا پڑا۔

یہودیوں کا یہ کہنا ہے کہ انھوں نے تل ابیب کے پاس ایک طیارے کو گرا کر اس کے ہوا باز کو گرفتار کر لیا۔ اور دوسرے کو ایسا بیکار کر دیا کہ اس کا اڈے تک جانا محال ہے۔

غازہ پر قبضہ کا اعلان کرتے ہوئے مصری اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ مصری فوجوں نے شہر سے دس میل کے فاصلہ پر ایک بستی میں جنگ کی اور ہمیں اپنے تحفظ کے لئے بستی پر بمباری کرنا پڑی جس کے نتیجہ میں بستی کی بستی شعلوں کی نذر ہو گئی۔ وہاں سے آگے بڑھ کر مصری فوجوں نے غازہ پر قبضہ کر لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں نے تمام سابق برطانی حفاظتی علاقوں اور شاہراہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن تل ابیب کی شاہ راہ ابھی تک ان کے ہاتھ نہیں آئی ہے۔

کل رات عراقی حکومت کے ایک اعلانیہ میں اعلان کیا گیا کہ عراقی فوجیں فلسطین میں داخل ہو کر عرب فوجوں سے اشتراک عمل کر رہی ہیں۔

یہودی دہشت انگیز ادارے ارگن زائی لوی کے صدر نے کل اعلان کیا ہے کہ اب اس ادارے کو ختم کیا جا رہا ہے۔

اسٹرن گینگ نے بھی اسرائیلی ریاست میں ضم ہو جانے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ وہ ملک کے باقی حصوں کو غیر ملکی حکومت سے چھڑانے کی جد و جہد کرتی رہے گی۔

کل رات اسرائیلی حکومت کی خبروں میں یہ بتایا گیا تھا کہ امریکہ اور گوٹے مالا کی طرح سویڈن اور نیوزی لینڈ بھی نئی اسرائیلی ریاست کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن آج صبح سویڈن کے دفتر خارجہ کی طرف سے اس خبر کی تردید کر دی گئی ہے۔

فلسطین کی جنگ کے متعلق غور و خوض کرنے کی غرض سے کل حفاظتی کونسل کا ایک مخصوص اجلاس منعقد ہوا لیکن کوئی فیصلہ کئے بغیر اسے پیر کی شام تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

ہگانا کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ ملاکیہ کے محاذ پر کل عربوں اور یہودیوں میں جو معرکہ ہوا اس میں کم سے کم دو سو عرب مارے گئے۔ اور یہودیوں نے لبنانی فوجوں سے مقابلہ کر کے اس گاؤں پر قبضہ کر لیا۔

ہندوستانی سرحد پر حملوں کا زور

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں ہندستان کی سرحد پر رضاکاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں پر بڑی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

حکومت ہند نے حکومت نظام سے اس طرف توجہ دلائی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ رضاکار جس طرح سرحدی علاقے کے باشندوں کی جان و مال کو نقصان پہونچا رہے ہیں۔ اسے زیادہ دنوں تک برداشت نہ کیا جا سکیگا۔

ان رضاکاروں کی تعداد میں جس تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انھیں حکومت نظام کی سرپرستی ضرور حاصل ہے۔

نیشنل کانفرنس کے ارکین کی تعداد

سری نگر۔ ۱۶ مئی۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ پوری ریاست میں ۴۸ء میں نیشنل کانفرنس کی تعداد چھ لاکھ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پوری آبادی کا ساتواں حصہ نیشنل کانفرنس کا ممبر ہے۔

شام جنگ فلسطین میں کیوں شریک ہوا

دمشق۔ ۱۶ مئی۔ شامی وزیر اعظم جمال مردم بے نے تمام غیر ملکی سفیروں کو باخبر کر دیا ہے کہ فلسطین کی جنگ میں شام کیوں شریک ہوا ہے۔ شامی وزیر اعظم نے یہ کارروائی عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس کے بعد کی۔

ان سفیروں کو جو تحریر بھیجی گئی ہیں۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ عرب لیگ کی سات ریاستیں جو فوجی اقدامات کر رہی ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ فلسطین میں امن و امان قائم ہو کر وہاں ایک متحدہ فلسطین ریاست قائم کی جائے۔

اس فلسطینی ریاست کے تمام باشندوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ تمام اقلیتوں کے تحفظ کا ذمہ لیا جائے گا۔ اور تمام مقدس مقامات کو پابندیوں سے آزاد رکھا جائے گا۔

تحریر میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ فوجی اقدامات اس لئے ناگزیر ہو گئے کہ عربوں کو یہودی چڑھائی کی دھمکی دے چکے تھے۔

چنانچہ تشویشناک صورت حال دیکھ کر عربوں کو فوجی کارروائیاں شروع کرنی پڑیں۔ فلسطین میں جونہی امن و امان قائم ہو گیا۔ یہ فوجی کارروائیاں روک دی جائینگی۔

انھوں نے کہا کہ فلسطین کی جنگ میں عرب انفرادی طور پر شریک نہیں ہیں۔

سر حبیب اللہ کا انتقال

مدراس۔ ۱۶ مئی۔ کل رات کراچی میں سر محمد حبیب اللہ کا انتقال ہو گیا۔ وہ وائسرائے کونسل کے سابق ممبر جنوبی افریقہ میں ایجنٹ جنرل اور ٹراونکور کے دیوان بھی رہ چکے ہیں۔

سر حبیب اللہ نے ستر برس کی عمر میں انتقال کیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کا مسودہ قانون منظور

لکھنؤ۔ یوپی ڈسٹرکٹ بورڈ (ترمیم ثانی) کے مسودہ قانون پر (جس کو صوبائی ایوان نے منظور کر دیا تھا) گورنر کی منظوری بھی حاصل ہو گئی ہے۔

عربوں سے ہمدردی

بٹاویہ۔ ۱۶ مئی۔ انڈونیشیا کے مسلم نوجوانوں کی تحریک نے عرب لیگ کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں عربوں سے جنگ فلسطین کے متعلق اظہار ہمدردی کیا گیا ہے۔

امید کی گئی ہے کہ اس مقدس جنگ میں عربوں کو فتح ہوگی۔ ایک خبر کے مطابق اس تحریک نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں پر عربوں کی حمایت کے لئے زور دے گی۔

ڈیرہ ایکسپریس کا حادثہ

کلکتہ۔ ۱۶ مئی۔ ۱۹ اپ ڈیرہ ایکسپرس کے حادثہ کے متعلق جو کل دہن باد سے نو میل کے فاصلہ پر پیش آیا تھا۔ ریلوے رابطہ افسر نے ایک بیان شائع کیا ہے جس کے متعلق اب مرنے والوں کی تعداد ۳۰ تک پہنچ چکی ہے۔ ملبہ کے نیچے سے جو لاشیں برآمد کی گئی تھیں ان میں سے دو زخمی اسپتال میں جا کر مر گئے۔ مرنے والوں کے نام عبدالکریم ننکو ولد اصغر حسین اور سورج ناتھ ولد گا تھا ہیں مرنے والے دوسرے ۲۰ آدمیوں کو شناخت نہیں کیا جا سکا۔ زخمیوں کی تعداد ۱۰۱ ہے جن میں سے ۲۸ دہن باد کے سول اسپتال اور ریلوے اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان میں سے ۱۹ آدمی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ بقیہ کے معمولی زخم آئے ہیں۔

یو۔ پی کانگریس کمیٹی کے صدر کا انتخاب

مسٹر رفیع احمد قدوائی امیدوار

لکھنؤ۔ اتوار۔ اب ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات ختم ہو چکے ہیں۔ اور کانگریس کارکن اس طرف سے فارغ ہو کر صوبائی کانگریس کمیٹی کے صدر کے انتخاب کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

اس کے لئے مسٹر رفیع احمد قدوائی کا نام سب سے پہلے پیش کر دیا گیا ہے۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی کو اور گروہوں کے علاوہ سابق کسان مزدور پرجا پارٹی کی تائید حاصل ہے، یہ پارٹی اس وقت ختم کر دی گئی تھی جب سے کانگریس کے اندر کسی پارٹی کے باقی رکھنے کی اجازت نہ رہی تھی۔

دوسرا گروہ جس کی قیادت مسٹر سی۔ بی گپتا کر رہے ہیں۔ اس نے مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن سے صدارت کے لئے کھڑے ہونے کی درخواست کی تھی لیکن انھوں نے ابھی تک اس کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں اس وقت صوبائی کانگریس کی صدارت قبول کر سکتا ہوں جب مجھے متفقہ طور پر منتخب کیا جائے۔

کانگریس سے سوشلسٹوں کی علیحدگی کے موقع پر مسٹر رفیع احمد قدوائی نے جو بیان دیا تھا ایک ممبر نے اس پر اعتراض کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک ممبر نے دستوری اسمبلی کی ممبری کانگریس پارٹی کی مجلس انتظامیہ کے اجلاس میں بھی اسی قسم کا اعتراض کیا تھا۔ لیکن اکثر و بیشتر ممبروں نے اس بیان کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ "ہمارے خیالات بھی یہی ہیں"

۲۰ مئی کو لکھنؤ میں یوپی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کا جلسہ منعقد ہونے والا ہے۔ صوبے کی کانگریس اس کا انتظار کر رہی ہے۔ سوشلسٹوں کے استعفے سے یوپی اسمبلی میں جو نشستیں خالی ہو گئی ہیں۔ ان کے ضمنی انتخابات کے لئے اس جلسہ میں کانگریسی امیدوار چنے جائیں گے۔ دوسری طرف مسٹر تروکی شنگھ نے پارلیمنٹری بورڈ کے صدر پنت جی سے درخواست کی ہے کہ بورڈ کے اجلاس کی تاریخ ۱۳ جون کے بعد رکھی جائے۔ اس عرصہ میں کانگریس کمیٹیوں کے عارضی انتخابات عمل میں آئیں گے۔ اور نیا پارلیمنٹری بورڈ قائم کیا جائے گا۔

اگر یہ درخواست منظور نہ کی گئی تو پھر اس کا فیصلہ کرنے کی غرض سے یوپی کانگریس کا ایک جلسہ طلب کیا جائیگا۔ جو لوگ اس خیال کے حامی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سوشلسٹوں کو انتخابی مہم کی تیاریوں کے لئے مزید موقع دیا جائے۔

حکومت عدن کی احتیاطی تدابیر

عدن، ۱۷ مئی۔ عدن کے باشندے فلسطین کے عربوں کی مدد کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ یہاں کے لوگ شاہ عبداللہ کو عربوں کی آزادی کا علمبردار سمجھتے ہیں حکومت عدن احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ تاکہ کسی طرح کا فساد نہ ہونے پائے۔

عراقی فوج کا بجلی گھروں پر قبضہ

بغداد۔ ۱۶ مئی۔ عراقی وزیر دفاع کے اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ مشین گنوں سے مسلح عراقی دستے نے دریائے اردن کو عبور کر کے رتھربرگ کے بجلی گھروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ عراقی ہوائیہ اس دستہ کی مدد کے لئے موجود ہے۔

the ... Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

VOL. 46 NO. 22	Cawnpore. Saturday 29th MAY 1948	کانپور شنبہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۲۱ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۶ نمبر ۲۲

ادبیات

جو تم ہوتے تو اپنی زندگی کتنی حسین ہوتی

(از جناب شہیر گوریائی (بمبئی))

جو تم ہوتے تو اپنی زندگی کتنی حسین ہوتی — یہی غمگین دنیا رشکِ فردوس بریں ہوتی
تمنا تھی کہ پائے ناز پر ان کے جبیں ہوتی — حصولِ بندگی اک سجدہ اہلِ یقیں ہوتی
اگر سجدہ کی دنیا حاصلِ حسن و یقیں ہوتی — جہاں بھی میں جبیں رکھتا وہ کعبہ کی زمیں ہوتی
مزے آتے نیاز و ناز میں شکوے گلے ہوتے — ادا ہوتی حیا ہوتی نگاہِ شرمگیں ہوتی
مرے ہر کام سے ہوتی عیاں کیفیتِ سجدہ — مری ہر لغزشِ پا بے نیازِ کفر و دیں ہوتی
گذرتا کھیلتا ہنستا متاعِ زندگی لے کر — نہ کوئی چھوڑتا دنیا اگر ایسی کہیں ہوتی
ادھر گستاخ دستِ شوق کی بیتابیاں ہوتیں — ادھر ناز و ادا شرم و حیا ہوتی نہیں ہوتی
الٰہی کیسی بستی ہے یہ کیسی تیری دنیا ہے — جہاں قدرِ محبت آدمی ہو کر نہیں ہوتی
سکھا دیتے تجھے رسمِ وفا اے سنگدل اب تک — اگر جنسِ وفا نام خدا ملتی کہیں ہوتی

محبت پھول بن جاتی شہیر اپنی زمانے میں
اگر رنگِ وفا بوئے وفا ایسی کہیں ہوتی

سازِ رگِ جان

(از خطیبۂ ہند اختر صاحبہ)

رازِ ادائے زلفِ پریشاں نہ پوچھئے — ہے چاک کس لئے یہ گریباں نہ پوچھئے
جوشِ جنوں شوق فراواں نہ پوچھئے — بوئے لطیفِ گیسوئے پیچاں نہ پوچھئے
آنکھوں میں ہوں بہارِ گلستاں لئے ہوئے — رعنائیِ خیال کا عنوان نہ پوچھئے
رگ رگ سے آشکار ہے سوزِ درونِ قلب — کیا چیز ہے مرا غمِ پنہاں نہ پوچھئے
شرحِ تغافلِ نگہِ یار کیا کروں؟ — خاموش کیوں ہے تارِ رگِ جاں نہ پوچھئے
درکار اور پھر ہے کوئی قلبِ ناتواں — ہر لحظہ جنبشِ صفِ مژگاں نہ پوچھئے

حیوانیت کی روح بھی ہے جس پہ خندہ زن
اختر اب اس زمانے کا انساں نہ پوچھئے

دنیائے اسلام

فلسطین میں جنگ ختم کر دینے کیلئے حفاظتی کونسل کا حکم

لیک سکسس ۲۳ مئی۔ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل نے کل رات کو فلسطین میں جنگ ختم کرنے کا ایک حکم منظور کیا! جس کا نفاذ کل چار بجے سہ پہر برطانی وقت ہندستانی وقت سے ساڑھے نو بجے شب سے ہوگا۔ اس سے پہلے کونسل نے امریکہ کی ایک تجویز مسترد کر دی کہ فلسطین میں بین اقوامی امن و امان کے لئے خطرہ موجود ہے۔

التواء جنگ کی حکم کی تجویز میں صرف شام نے رائے دہندگی میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ امریکی تجویز کی حمایت میں صرف امریکہ روس یوکرین فرانس اور کولمبیا نے ووٹ دئے۔ باقی اراکین نے رائے دہندگی سے گریز کیا۔ امریکی تجویز میں جو مسترد کر دی گئی کہا گیا تھا کہ متحدہ اقوام کو فلسطین کی صورت حال امن کے لئے خطرہ کا باعث سمجھنا چاہیئے۔ اور منشور کی دفعہ ۳۹ کا اطلاق ہونا چاہئے۔ اس تجویز کا مطلب یہ تھا کہ فلسطین کے سلسلہ میں متحدہ اقوام فوجی اور معاشی کارروائیاں کر سکتی ہے۔ برطانی نمائندے نے اس دفعہ کے اطلاق کی تجویز سے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو بشرطیکہ ہم سب طاقت استعمال کرنے اور فلسطین میں اپنی مسلح افواج بھیجنے کے لئے تیار ہوں۔

انھوں نے سوال کیا کہ یہ فوجیں اس سے زیادہ کیا حاصل کر سکیں گی۔ جو پچھلے پچیس برسوں میں ہماری فوجوں نے حاصل کیا؟

گفت و شنید سے انکار۔ کونسل کا اجلاس شروع ہونے پر چار عرب ریاستوں نے جو اس وقت فلسطین میں جنگ کر رہی ہے۔ اعلان کیا کہ جب تک اسرائیلی حکومت باقی ہے سیاسی سمجھوتے کے لئے کوئی گفت و شنید نہیں کی جا سکتی۔ اسی اثنار میں یہودی ایجنسی کے ایک ترجمان نے کہا کہ یہودی ذمہ داران یروشلم اور فلسطین کے مقامات مقدسہ میں فوری اور غیر مشروط عارضی التواء جنگ پر راضی ہو جائیں گے۔ دونوں بیانات کونسل کے ایک سوالنامے کے جواب میں دئے گئے تھے جس میں فلسطین کی فوجی کارروائیوں کے متعلق معلومات دریافت کی گئی تھی۔

چار عرب ریاستوں مصر۔ عراق۔ شام اور لبنان نے ایک ہی طرح کے جواب دئے انھوں نے کہا کہ ان کارروائیوں کے فلسطین کے عرب اکثریت اور یہودی اکثریت رکھنے والے علاقوں میں کسی طرح کے امتیاز کے بغیر کی جا رہی ہیں۔ کیوں کہ وہ فلسطین کو واحد ریاست سمجھتے ہیں۔ ان کی فوجی کارروائی صیہونی تشدد پسند دستوں کی مسلح شورش کے خلاف ہے محمود فوزی بے مصر نے کہا کہ اس سلسلہ میں مصر کا یہ مقصد ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن قایم کر کے پوری دنیا میں امن قایم رکھا جائے۔

مصر کو اس بات پر بہت افسوس ہے کہ متحدہ اقوام نے اس معاملہ کو طے کرنے میں بے چارگی کا ثبوت دیا ہے۔ میری حکومت کے سامنے صرف نظریے نہیں۔ بلکہ واقعات ہیں اس کے امکانات کا احساس رکھتے ہوئے وہ متحدہ اقوام کے اصولوں اور مقاصد کے مطابق کارروائی کر رہی ہے۔ اور وہ دنیا کے اپنے حلقہ اثر میں امن و انصاف کا دور دورہ چاہتی ہے۔

یروشلم کے یہودی اب ہتھیار ڈالنے ہی والے ہیں

لندن ۲۳ مئی۔ یروشلم میں محصور ایک ہزار یہودیوں نے جو آخر دم تک مقابلہ کر رہے ہیں۔ ریڈیو کے ذریعہ فوری امداد کی درخواست کی ہے۔ یہودی اب ہتھیار ڈالنے ہی والے ہیں۔ بشرطیکہ انھیں قدیم شہر کے باہر سے امداد نہ مل جائے عرب لیگ کے سکریٹری عزام پاشا نے آج رات کو یہ اعلان کیا ہے کہ مصر اور شرق اردن کی فوجیں محصور یروشلم سے دو میل شمال میں ایک دوسرے سے مل گئی ہیں۔

انھوں نے بتایا کہ اب یروشلم کا فتح ہو جانا یقینی ہو گیا ہے۔

مسئلہ فلسطین پر برطانی امریکی تعلقات خراب ہونیکا اندیشہ

لندن ۲۳ مئی۔ لندن میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اگر امریکہ نے فلسطین کو آلات حرب بھیجنے کا پابندی اٹھالیں تو اس سے برطانی امریکی تعلقات کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس سے اس بات کا بھی احتمال ہے کہ فلسطین کی جنگ تیز تر ہو کر اور طول پکڑ جائے گی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانی وزیر خارجہ مسٹر آرنسٹ بے ون نے امریکی سفیر مسٹر لوئس ڈگلس سے کہا ہے کہ ضروری ہے کہ امریکہ اور برطانیہ فلسطین کے مسئلہ پہ ایک دوسرے سے اختلاف نہ کریں۔ برطانیہ کا مصمم ارادہ ہے کہ وہ فلسطین میں عارضی صلح کو مضبوط بنیادوں پر قایم کرے۔ برطانیہ کے یہودیوں کے اداروں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ عرب ریاستوں کو اسلحہ اور مالی امداد نہ دے۔ اور اسرائیلی ریاست کو تسلیم کرے۔

فلسطین کے سمندر میں مقناطیسی سرنگین

قاہرہ ۲۳ مئی۔ آج یہاں وزارت ذمہ دارانہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ مصری بحریہ نے فلسطین کے سمندر میں مقناطیسی سرنگین بچھانے کا کام مکمل کر لیا ہے۔ مصر غیر ملکی جہازوں کو پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ فلسطین کے سمندر کو خطرناک سمجھنا چاہئے۔

ہفتہ وار صداقت کانپور
جلد ۲۶ کانپور شنبہ ۲۹ مئی ۱۹۴۸ء نمبر ۲۲

مہاتما گاندھی کے قاتلوں کا مقدمہ

نئی دہلی ۲۷ مئی ۔ مہاتما گاندھی کے مبینہ قاتل ناتھورام ونائک گوڈسے مسٹر وی ڈی ساورکر اور سات دوسرے ملزموں کا مقدمہ آج لال قلعہ میں اسپیشل جج مسٹر آتما چرن کی عدالت میں شروع ہوا۔

طریق کار کے مبادیات کے متعلق دو گھنٹہ تک مباحثہ کے بعد جج نے مقدمہ کی سماعت ۱۴ جون تک ملتوی کر دی جس کے بعد سماعت روزانہ ہوگی۔

عدالت کا ایک مختصر اجلاس ۳ جون کو بھی ہوگا جب مناسب کاغذات اور دوسرے دستاویزات داخل کئے جائیں گے ۔ اور ملزمین کو موقع دیا جائے گا کہ اگر وہ چاہیں تو غذرات داخل کریں آج کی سماعت استغاثہ کی طرف سے الزامات کے خلاصہ اور جج کے یہ دریافت کرنے پر محدود رہی کہ صفائی کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں ۔

سات ملزموں نے کہا کہ وہ اپنی صفائی کے انتظامات خود کریں گے ۔ اور دو نے کہا کہ وہ کوئی وکیل نہیں کرنا چاہتے ہیں ۔

مقدمہ کی سماعت شروع ہونے پر مسٹر ال بی بھوپاٹکر اور مسٹر پی بنرجی مسٹر وی ڈی ساورکر کی طرف سے درخواست کی کہ مقدمہ دو مہینہ کے لئے ملتوی کیا جائے ۔ انھوں نے یہ درخواست کہ فرد جرم عاید کرنے سے پہلے ابتدائی تحقیقاتی سماعت یا سشن سپرد کرنے کی کارروائی ضروری ہے ۔

جج مقدمہ ۱۴ جون تک ملتوی کرنے راضی ہو گئے۔ اور وعدہ کیا کہ وہ وکیل صفائی کو الزامات کا خلاصہ کرائیں گے ۔

عدالت نے دوسرا اعتراض ناجایز قرار دیدیا مقدمہ قانون تحفظ عامہ بمبئی ۱۹۴۷ء کے مطابق جیسا کہ اسے صوبائی دہلی میں نافذ کیا گیا ہے ہو رہا ہے ۔

اس قانون کی رو سے سشن سپرد کرنے کی کارروائی ضروری نہیں ہے ۔ اور وہ مقدمہ کی اسی طرح سماعت کر سکتے ہیں ۔ گویا کہ مقدمہ کی سماعت سشن کی عدالت میں باقاعدہ ہو رہی ہے ۔

ذمہ داران نے عدالت کے لئے سخت حفاظتی انتظامات کئے تھے ۔ اور لال قلعہ کے تمام راستوں پر پہرہ تھا ۔ بمبئی پولیس کا بھی ایک دستہ پہرہ پر تھا ۔ اس کے علاوہ عدالت کا احاطہ کانٹے دار تار اور مسلح محافظوں سے گھرا ہوا تھا ۔ ٹائپ رائٹروں اور کیمروں کو اچھی طرح دیکھا بھالا گیا آج تماشبین ایک نہیں تھا ۔ سو سے زیادہ اخباری نمایندے فلم لینے والوں اور اخباری فوٹوگرافروں کو اندر جانے کی اجازت تھی ۔

کمرہ عدالت ایک سو فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا مستطیل ہال ہے جو اس عمارت کی دوسری منزل میں ہے اس سے پہلے لال قلعہ کی فوج پولیس کے صدر دفتر کے لئے استعمال کیا جاتا تھا ۔

دس بجنے سے چند منٹ پہلے ملزمان عدالت میں لائے گئے کٹہرے میں سب سے پہلے گاندھی جی کے مبینہ قاتل ناتھورام گوڈسے بیٹھا ۔ وہ ایک حقیر دبلا پتلا آدمی ہے اور ایک سفید قمیص پہنے ہوا تھا ۔ اس کے بعد نرائن دتاریہ تھا جس کے بعد بقیہ ملزمان تھے ۔ جو مندرجہ ذیل سے بیٹھے تھے ۔ وشنو رام کرشن کارکرے ۔ ڈگمبر رام چندر باڈگے ۔ مدن لال جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ برلا ہاؤس میں اس نے بم پھینکا تھا ۔ گوپال ونائک گوڈسے شنکر کستیا ونائک دامودر ساورکر ڈی ایس پارچورے ملزمان تین قطاروں میں بیٹھے تھے ۔

مسٹر ساورکر کے وکیل مسٹر بھوپٹکار نے درخواست کی کہ ان کا موکل کمزور ہے اس لئے اس کو ایک گدے دار نشست دی جائے ۔ یہ درخواست منظور کر لی گئی ۔

کارروائی شروع ہونے سے پہلے فلم والوں اور فوٹو گرافروں کو تصویریں لینے کی اجازت دے دی گئی اور دس منٹ تک تصویریں لینے کے بعد فوٹوگرافر چلے گئے ۔

سرکار کی طرف سے بمبئی کے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر سی ۔ کے دفتری نے الزامات کی ایک خلاصہ فہرست پیش کی ۔ ان الزامات میں قتل کی سازش ۔ امداد قتل ۔ ناجائز اسلحہ اور آتشگیر مادہ کی ملکیت شامل ہے ۔ ان الزامات پر عدالت غور کرے گی ۔ اور ۱۴ جون کو باقاعدہ تنقیحیں قایم کی جائیں گی ۔

مسٹر دفتری کے ساتھ مسٹر این کے پٹی گارا مسٹر ایم جی دیو بارکر رائے بہادر جوالا پرشاد پنجاب اور دہلی کے پنڈت ٹھاکر داس بھی کام کر رہے ہیں ۔ بمبئی کے ڈپٹی کمشنر مسٹر جے سی ناگروالا جو خاص تحقیقاتی افسر تھے ۔ عدالت میں موجود تھے ۔

اس کے بعد جج نے ملزمین سے پوچھا کہ انھوں نے صفائی کا کیا انتظام کیا ہے ۔ اور کیا وہ یہ پسند کریں گے کہ عدالت ان کی صفائی کا انتظام کرے ۔ ناتھورام گوڈسے اور چھ دوسرے ملزمان نے کہا کہ وہ اپنی صفائی کا انتظام مسٹر بھوپاٹکر کے ذریعہ کریں گے ۔ گوڈسے نے یہ کہا کہ غالبًا وہ اپنی صفائی کے لئے الگ وکیل بھی کریں ۔ ڈی آر ۔ باڈگے اور مدن لال نے وکیل کرنے سے انکار کر دیا مدن لال تین مرتبہ مائیکروفون تک گیا ۔ تاکہ کوئی بیان دے ۔ پہلے اس نے کہا کہ وہ جج کو خفیہ طور پر بیانات دینا چاہتا ہے ۔ جج نے اس سے کہا کہ وہ رجسٹرار کو بیان دے ۔ جو جج کے پاس بھیج دیا جائے گا ۔ مدن لال نے بیان دینے کی تیسری کوشش کی لیکن جج نے کہا کہ ۱۴ جون کو مقدمہ کی سماعت کے دن اس کو بیان دینے کا موقعہ دیا جائے گا ۔ کارکرے اور باڈگے نے کہا کہ وہ صرف مرہٹی زبان جانتے ہیں ۔ اور شنکر کستیا نے کہا کہ وہ صرف تلنگو جانتا ہے ۔ جب ان سے سوالات کئے گئے تو مسٹر بھوپاٹکر نے مرہٹی میں اور ایک اخبار نویس تلنگو میں ترجمہ کر کے ملزمین کو بتایا ۔

صفائی کے وکلا میں مسٹر ال بی بھوپاٹکر مسٹر پی بنرجی مسٹر جمنا داس مہتا ۔ مسٹر گنپت رائے اور مسٹر انعام اللہ تھے ۔

مسٹر ساورکر بغور کارروائی دیکھ رہے تھے ۔ اور ناتھورام گوڈسے سنجیدہ تھا ۔ سوائے ان کے بقیہ ملزمان خوش نظر آ رہے تھے ۔

آج کی کارروائی ابتدائی اور رسمی تھی جس میں جج سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس مقدمہ کو مخصوص قانون کے ماتحت کرے ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مقدمہ میں تقریبًا ڈھائی سو گواہ سرکاری گزارے جائیں گے ۔ عدالت ۳ جون تک ملتوی ہوگی ۔ ۳ جون کو ایک دن کے لئے رسمی طور پر عدالت ہوگی ۔ اس کے بعد ۱۴ جون کو مقدمہ باقاعدہ شروع ہوگا ۔

یہ ہیں ملزم

ناتھورام گوڈسے وغیرہ کے مقدمے کی سماعت لال قلعہ میں ہو رہی ہے ۔ جو ۱۷ ویں صدی عیسوی میں تعمیر ہوا تھا یہ قلعہ دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے ۔ اور یہاں سے وہ مقام صرف چند سو گز کے فاصلہ پر ہے جہاں مہاتما گاندھی کی لاش جلائی گئی تھی ۔ لال قلعہ کو مغل شہنشاہ شاہجہان نے بنوایا تھا ۔ اور اس کے اندر بہت سی تاریخی عمارتیں ہیں ۔ لیکن اس مقدمہ کی سماعت ایک ایسی عمارت میں ہو رہی ہے جو انگریز سپاہیوں کے لئے بنوائی گئی تھی ۔

دو سال پہلے آزاد ہند فوج کے مقدمہ کی سماعت بھی اسی قلعہ میں ہوئی تھی ۔ لیکن ایک دوسری عمارت میں ۔

جو مخصوص عدالت مقدمہ کی سماعت کرے گی اس کی تشکیل قانون کے تحفظ بمبئی کے تحت ہوئی ہے ۔ اور مسٹر آتما چرن پر مشتمل ہے جو آئی سی ایس کے ایک سینئر افسر ہیں ۔ اور جو تا حال کانپور کے ڈسٹرکٹ اور سشن جج تھے ۔

مہاتما گاندھی کے مبینہ قاتل ناتھورام ونائک گوڈسے نے جوں ہی قریب سے مہاتما گاندھی پر ریوالور سے تین گولیاں چلائی تھیں اُسے برلا ہاؤس میں گرفتار کر لیا گیا تھا ۔

گوڈسے کی عمر ۳۷ سال ہے ۔ اور اس نے خیاطی کا ڈپلومہ حاصل کیا ہے ۔ اور اس نے تھوڑے دن درزی کی دوکان بھی چلائی ہے ۱۹۳۷ء میں اس کو مسٹر ساورکر کی قربت ہوئی اور وہ ذاتی سکریٹری کی حیثیت سے اس نے مہا سبھا کے اس لیڈر کے ساتھ ملک بھر کا دورہ کیا پہلے وہ راشٹریہ سیوک سنگھ کا ممبر تھا ۔ ۱۹۴۴ء میں اس نے پونہ سے اگرانی نام کا ایک مرہٹی اخبار جاری کیا ۔ اور اس کے بند ہونے کے بعد ایک دوسرے اخبار ہندو راشٹریہ کا ایڈیٹر ہو گیا ۔

نرائن دتاریا آپٹے ۔

جس کی عمر ۳۴ سال ہے ۔ بی ایس سی اور بی ٹی پاس ہے ۔ وہ پہلے احمد نگر میں اسکول ٹیچر تھا ۔ احمد نگر میں اس نے ایک رائفل کلب کھولا تھا ۔

وشنو رام چندر کارکرے ۔

جس کی عمر ۳۴ سال ہے ۔ احمد نگر کا باشندہ ہے ۔ جہاں وہ ایک ایسٹران کا مالک تھا ۔

ڈگامبر رام چندر باڈگے ۔

جس کی عمر ۳۷ سال ہے ۔ پونا میں اس کا ایک اسٹور تھا جس میں خنجر قسم کے ایسے اسلحہ فروخت ہوتے تھے جن کے لئے لائسنس کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

مدن لال ۔

جس کی عمر ۲۲ سال ہے ۔ مہاتما گاندھی کے قتل سے چند روز قبل اس مقام سے جہاں مہاتما عبادتی جلسے منعقد کرتے تھے ۔ پچاس گز کے فاصلہ پر ایک بم پھٹا تھا ۔ مدن لال کو اس بم کے پھٹنے کے بعد ہی گرفتار کر لیا گیا تھا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گرفتاری کے بعد اس کی تلاشی لی گئی تو اس کے پاس ایک دستی بم نکلا ۔

شنکر کستیا ۔

جس کی عمر ۲۷ سال ہے ۔ اور وہ ناتھورام گوڈسے کا چھوٹا بھائی ہے پچھلی جنگ میں وہ ہندوستانی فوج میں بھرتی ہو گیا تھا ۔

ونائک دامودر ساورکر ۔

جس کی عمر ۶۵ سال ہے ۔ اور وہ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سابق صدر ہیں ۔ ان کی نوجوانی کی زندگی بڑی سنسنی خیز رہی ہے

اس معافی کو منظور نہیں کیا گیا اور ان کو ضمانت پر رہا نہیں کیا گیا تو انھوں نے وزیر اعظم یو پی کو ایک خط معہ اپنے استعفے کے بھیجکر یہ درخواست کی ہے کہ ان کو معاف کر کے رہا کیا جائے ۔

سمراٹ اشوک

سمراٹ اشوک ایک عظیم الشان تاریخی تصویر ہے جو لاکھوں روپیہ کے صرفہ سے تیار کی گئی ہے اس تصویر کی نمائش شہر کے مشہور سینما ہاؤس نشاط ٹاکیز میں ۲۸ مئی کو ہوگی منتظمان نے اس کا پریس شو ۲۸ مئی ۱۰ بجے دن کو دیا ۔ تصویر بہت پسند کی گئی ہے ۔

رحبی شریف

رحبی شریف کا انتظام اب جمعیتہ علماء کی نگرانی میں آ گیا ہے ۔ اور اس نے طے کیا ہے کہ ۷ جون کی رات کو پریڈ گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا جائے جس میں مولانا حسین احمد صاحب مدنی ۔ مولانا طیب میاں صاحب ۔

آئینہ کانپور

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۲۲ مئی ۶ بجے شام کو بہاری نواس میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ بابو گوپی ناتھ سنگھ کی صدارت میں ہوئی ۔

ایسوسی ایشن کا نیا کانسٹی ٹیوشن (دستور) بحث و مباحثہ کے بعد متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا ۔ اس کے بعد ایک رزولیوشن اس مفہوم کا پیش کیا گیا کہ نئے دستور پر فورًا عمل درآمد کیا جائے ۔ اور اس کے ماتحت عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب کیا جائے ۔ اور اسی رزولیوشن میں عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کے نام بھی پیش کئے گئے

بعض ممبران نے پہلے اس رزولیوشن کے پیش کرنے کی اس بنا پر مخالفت کی کہ ایجنڈا میں انتخاب کا ذکر نہیں ہے ۔ اس کے بعد یہ اعتراض کیا کہ یہ دراصل دو رزولیوشن ہیں ۔ اور الگ الگ پیش ہونا چاہئے ۔

پریسیڈنٹ صاحب نے اس کے جوابات دئے اور بالآخر دستور کے فوری عمل درآمد اور عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کے انتخاب کا رزولیوشن پیش ہوا ۔ اور زبردست اکثریت کے ساتھ رزولیوشن منظور ہوا ۔ اس کے بعد ۱۱ حضرات بطور پروٹسٹ اٹھ کر چلے آئے ۔

نئے سال کے لئے دوبارہ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ پریسیڈنٹ مسٹر بال کشن مہیشوری جنرل سکریٹری اور ٹریزرر خواجہ عبدالسلام کو منتخب کیا گیا ۔

اس کے بعد ایک کمیٹی اس لئے بنائی گئی کہ وہ آیندہ لوگوں کے درخواستوں پر غور کریں کہ آیا ان کو ممبر ایسوسی ایشن کا ہونا چاہئے یا نہیں ۔ اور اس کے فیصلے کے بعد ان کو ممبر بنایا جائے ۔ پریسیڈنٹ کے شکریہ کے بعد میٹنگ ختم ہوئی ۔

۲۴ مئی کو مسٹر ایس ان گھوش نے اس انتخاب کو ناجائز قرار دینے اور منتخب حضرات کو اپنے عہدہ کے کام سے باز رکھنے اور پرانے عہدہ داران کو بدستور قایم رکھنے کے لئے سٹی منصف کی عدالت میں ایک درخواست دی ہے ۔ منصف صاحب نے اس درخواست کو عارضی طور پر منظور کر کے مسٹر گوپی ناتھ سنگھ پریسیڈنٹ و مسٹر بال کشن مہیشوری جنرل سکریٹری اور دیگر ۱۹ عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کو حکم دیا ہے کہ وہ تا فیصلہ ایسوسی ایشن کا کوئی کام نہ کریں ۔ اور اس کی سماعت کی تاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۴۸ء مقرر کی ہے ۔

میونسپل بورڈ

۲۲ مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی ۔ جس میں یہ طے ہوا کہ نابالغ لڑکوں کو رکشا چلانے کی ممانعت کر دی جائے اور رکشا کا انتظام سائیکل ٹیکس محکمہ کے سپرد کر دیا جائے ۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ کسی یادگار کا نام موجودہ حالات میں تبدیل نہ کیا جائے ۔ آدھے گھنٹہ کے بحث و مباحثہ کے بعد بورڈ نے گذشتہ جلسہ کی کارروائی میں ایک ترمیم پاس کر دی ۔ اصل رزولیوشن میں بورڈ کے ریونیو افسر کی جگہ منظور ہوئی تھی ۔ ترمیم کے مطابق یہ اندراج غلط تھا ۔

تعمیری کارکنان کی کانفرنس

۳۰ مئی کو سری اچاریہ جے بی کرپلانی دہلی میل سے کانپور تشریف لا رہے ہیں ۔ اور کانفرنس کی صدارت کریں گے ۔ یہ کانفرنس ڈی اے وی کالج کے گراؤنڈ میں شام کو ۶ بجے ہوگی ۔

سوتی مل کے ڈائرکٹر پر جرمانہ

فیکٹری ایکٹ ۱۹۴۸ء کے ماتحت جے کے سوتی ملز کے ڈائرکٹر مسٹر سوہن لال سنگھانیا اور مینیجر مسٹر وی پی نتن کو فیکٹری ایکٹ کے بعض احکام کی خلاف ورزی میں ایک ایک سو روپیہ کی سزا دی گئی ہے ۔ مل کے بعض دوسرے ملازمین کو بھی ۵۰ روپیہ سے لے کر ۱۲۵ روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی گئی ہے ۔

کرنٹ کا استعمال

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے ۲۴ مئی کے ایک پریس نوٹ میں کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ڈائرکٹ کرنٹ استعمال کرنے والے لوگ ۶ بجے شام اور ۱۰ بجے کے درمیان صنعتی مقاصد کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں ۔ حالانکہ ۲ مارچ ۱۹۴۸ء کو صنعتی مقاصد کے استعمال کرنے کے لئے ممانعت کر دی گئی ہے ۔

چونکہ ڈائرکٹ کرنٹ کے پلانٹ سے شہر کے مرکزی علاقہ کو بجلی مہیا کی جاتی ہے اس لئے زیادہ بوجھ پڑنے سے پلانٹ کے بیکار ہو جانے کا خطرہ ہے ۔

لہذا اگر آیندہ کوئی شخص ایسا کریگا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی ۔

رکشا دل کو کامیاب بنایا جائے

۲۵ مئی کو ممتاز کانگریسیوں کا ایک جلسہ ایس ہادی حسن اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوا ۔ جلسہ میں رکشا دل کو شہر میں ہر دلعزیز اور مستحکم بنانے کے طریقوں اور تدابیر پر غور کیا گیا ۔ اور یہ طے ہوا کہ رکشا دل کو کامیاب بنانے کے لئے شہر میں ایک مہم شروع کی جائے ۔ اور ہر طبقے کے لوگوں سے والنٹیر بننے کی اپیل کی جائے ۔

رضا بابو کا انتقال

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کی سید محمد رضا عرف رضا بابو کا ۲۵ مئی کی شام کو ۶۵ سال کی عمر میں یکایک قلب کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم کانپور میونسپل بورڈ کے ۲۵ سال ممبر اور عرصہ تک آنریری مجسٹریٹ رہے ۔

ہم کو اس سانحہ میں ان کے بھائی سید محمد اسمعیل صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے ۔

دو کمیونسٹ لیڈر گرفتار

مسٹر سنت سنگھ یوسف چند دنوں سے روپوش تھے ۔ پولیس کو اطلاع ملی کہ وہ مسٹر ٹی کے چترویدی وکیل کے بنگلہ تلک نگر میں موجود ہیں ۔ نواب گنج پولیس نے ۲۸ مئی کو صبح کو مسٹر چترویدی کے بنگلہ سے مسٹر یوسف کو گرفتار کر لیا اور مسٹر ٹی کے چترویدی کو بھی گرفتار کر لیا ۔ کیونکہ ان کے بنگلہ کی تلاشی لینے پر دو درجن کارتوس ان کے یہاں سے نکلے ۔

لیبر کمشنر کا تبادلہ

مسٹر جے جانسٹن آئی سی ایس لیبر کمشنر یو پی ۳۱ کو اپنے عہدہ کا چارج مسٹر کلدیپ نرائن ڈپٹی سکریٹری لیبر ڈپارٹمنٹ یو پی گورنمنٹ کو سپرد کر دیں گے ۔ اور اسی دن وہ انگلینڈ جانے کے لئے روانہ ہو جائیں گے ۔

ڈاکٹر کاٹجو

ڈاکٹر کے ان کاٹجو گورنر اڑیسہ ۲۶ مئی کو کانپور تشریف لائے اور ۲۷ مئی کو پھول باغ میں کانگریس سیوا دل اور خواتین کے ٹریننگ کیمپ کا معائنہ کیا ۔ اور خواتین رضا کاروں نے آپ کو گارڈ آف آنر دیا ۔

۲۶ مئی کی رات کو ڈاکٹر برجندر سروپ ایم ال سی نے کاٹجو صاحب کو ڈنر دیا جس میں معززین شہر اور حکام نے شرکت کی ۔

شراب کی ۱۷۳ بوتلوں کی برآمدگی

۲۸ مئی کی صبح کو مسرس بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی کے دفتر کے گودام اور کمپنی کے سیل انچارج کے مکان سے ولایتی شراب کی ۱۷۳ بوتلیں برآمد ہوئیں ۔

سیلس انچارج مسٹر ردمیلی اور آفس سپرنٹنڈنٹ مسٹر میکنڈو اکسائز ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ۔ اور بعد کو ان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ۔

سٹی منصف گرفتار

۲۸ مئی کی صبح کو مسٹر انوار الحسن منصف شہر کانپور کو رشوت لینے کے جرم میں گرفتار کیا گیا اور ان کو ضمانت پر رہا کرنے سے انکار کر دیا گیا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر انوار نے رام آسرے اور جواہر سے دو سو روپیہ کہ ان کے مقدمہ میں جو ان کی عدالت میں چل رہا تھا اس میں مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔

رام آسرے نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے شکایت کی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نوٹوں کے نمبر نوٹ کر کے رام آسرے کو دئے اور وہ نوٹ لے کر منصف صاحب کو دینے کے لئے گیا ۔

مسٹر بی پی سنگھ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر اشوانی کمار مجسٹریٹ درجہ اول اس کی نگرانی کر رہے تھے ۔ یہ دونوں حکام منصف صاحب کے کمرے میں داخل ہوئے اور منصف صاحب کے پاس یہ نوٹ برآمد کر لئے ۔

کہا جاتا ہے کہ مسٹر انوار الحسن نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اقبال جرم کر کے معافی مانگی لیکن جب

گاندھی قومی فنڈ کے چندہ کی رفتار تیز تر کیجائے

مسوری، ۲۵ مئی۔ کل دوپہر کو تعمیل وزیر دس کانگریسی لیڈروں اور ممتاز تاجروں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں گاندھی قومی میموریل فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کے کام کو آگے بڑھانے کے سوال پر غور کیا گیا۔

اس جلسہ میں صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد وزیر اعظم جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ ہندوستانی ہائی کمشنر متعینہ مسٹر مینن نیڈت گوونند بلبھ پنت اچاریہ کرپلانی اور کل ہند کانگریس کے جنرل سکریٹری اچاریہ جگل کشور اور دوسرے ممتاز تاجر اور کانگریسی لیڈر بھی شریک تھے۔ یہ جلسہ بنگلے میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو سردار پٹیل نے طلب کیا تھا۔

جلسہ میں شرکت کی غرض سے آئے ہوئے گاندھی قومی میموریل فنڈ کے جنرل سکریٹری اچاریہ کرپلانی نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ گاندھی میموریل فنڈ کی رفتار تیز تر کی جائے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اگر عوام سے مناسب طور پر درخواست کی جائے تو وہ چندہ ضرور دیں گے۔

میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اگر تاجروں نے اپنا فرض ادا کر دیا تو پھر عوام بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں گے۔

دو گھنٹے کے اجلاس کے بعد کانفرنس کل کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

اخباری نمائندوں کا خیال ہے کہ آج کے اجلاس میں ممتاز تاجروں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو چندہ کی رفتار کو تیز کرے گی۔

یہ بھی خیال کیا جا رہا ہے کہ کل کے اجلاس میں مختلف صنعتی اداروں کے چندہ کی مجموعی رقم پانچ لاکھ روپیہ مقرر کی جائے گی۔

توقع کی جاتی ہے کہ گاندھی میموریل فنڈ میں سارے ملک سے تقریباً پچاس کروڑ کا چندہ جمع کیا جائے گا بعد کی ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ گاندھی قومی میموریل فنڈ ٹرسٹ عنقریب قائم کر دیا جائیگا۔

صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اس کانفرنس کے مقصد کی وضاحت کی انہوں نے کہا کہ اس فنڈ کی رقم ان مقاصد میں صرف کی جائے گی جو گاندھی جی کو محبوب تھے۔ اور ایسے کاموں میں لگائی جائے گی جن کی گاندھی جی اسوقت زندہ ہوتے تو وہ منظوری دیتے۔ صدر کانگریس نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی کی خدمات انسانیت کی بہتری کے لئے وقف تھیں۔ اس لئے اس فنڈ کی ایک ایک پائی بھی اسی اعلیٰ مقصد میں صرف ہونا چاہیئے۔

انھوں نے کہا میں تجارت پیشہ افراد سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں مسٹر جی ڈی برلا مسٹر کستور بھائی لال بھائی۔ مسٹر کے ان دلال مسٹر چیتر دیدی مسٹر کمل نائن بجاج لالہ سری رام مسٹر کے دی جالان مسٹر پدم پت سنگھانیا۔ اور مسٹر رام چندر گپتا نے بھی تقریریں کیں۔

بنگال کے ایک نمایندے نے اپنی تقریر کے دوران میں صدر کانگریس سے دریافت کیا کہ کل ہند کانگریس گاندھی قومی میموریل فنڈ میں پاکستانی باشندوں کا بھی چندہ قبول کیا جائے گا۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اس کے جواب میں کہا کہ چندہ کی وصولیابی کے لئے پاکستان میں کسی ادارے کا قایم کرنا اس وقت غیر ممکن ہو گیا ہے۔ لیکن اگر اس فنڈ میں کسی نے چندہ دیا تو وہ اسے بخوشی قبول کریں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ بعض نمایندوں نے یہ مسئلہ بھی اٹھایا کہ چندہ کی وصولیابی میں عز دبے ضابطگی کی خبریں بھی سنی گئی ہیں۔

لیکن ڈاکٹر راجندر پرشاد اور سردار پٹیل نے یہ بات صاف کر دی کہ اس سلسلہ میں کسی جبر کو دخل نہیں ہے بلکہ عوام کو اپنی مرضی اور خوشی سے چندہ دینا چاہیئے۔

لکھنؤ کو معیاری شہر بنانے کے لئے پانچ سالہ سکیم

لکھنؤ۔ ۲۵ مئی۔ شہر کا نقشہ تیار کرنے والے ماہرین نے لکھنؤ کا ایک نیا خاکہ تیار کیا ہے جس کو حکومت یوپی نے بھی منظور کر لیا ہے۔

دریائے گومتی کے دونوں طرف سایہ دار دلکشا سڑکیں ہوں گی اور بنارسی باغ میں ایک مصنوعی جھیل بنائی جائے گی۔ مجوزہ خاکہ کے مطابق شہر بنانے میں پچاس کروڑ روپیہ اور پانچ سال کا وقت لگے گا۔

اس اسکیم کو تیار کرنے کے لئے مسٹر ایس این چکرورتی چیف انجینیر سڑک و عمارات اور ان کے اسسٹنٹ مسٹر کے این مصرا چھ مہینے کام کیا ہے۔ مسٹر مصرا نے شہروں کے خاکہ تیار کرنے کے متعلق آٹھ ماہ امریکہ اور یورپ میں مطالعہ کیا ہے۔ موجودہ اسکیم کے مطابق کام شروع ہو گیا ہے۔ اور جب یہ مکمل ہو جائیگا اس وقت لکھنؤ ہندوستان کا بہت ہی خوبصورت شہروں سے ہوگا۔

اس اسکیم کی کچھ اہم چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

شہر کو حلقہ میں لیتی ہوئی سڑکیں بنائی جائیں گی ایک مغرب میں ہوگی جو لکھنؤ، کانپور اور لکھنؤ ہردوئی روڈ کو ملائے گی۔ دوسری مشرق میں ہوگی۔ جو لکھنؤ کانپور اور لکھنؤ فیض آباد کو ملائے گی۔ اور تیسری سڑک لکھنؤ فیض آباد اور لکھنؤ سیتاپور روڈ کو ملائے گی۔ گومتی پر بنارسی باغ کے قریب ایک نیا پل بنایا جائے گا۔ گومتی کے دونوں طرف کشادہ سایہ دار سڑکیں ہوں گی اور سڑکوں و دریا کے کنارے خالی آراضی پر تفریح کے لئے مقامات بنائے جائیں گے۔ بنارسی باغ کے قریب شہر غازی الدین حیدر کے آخری کو ایک مصنوعی جھیل میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اور بنارسی باغ کو بھی بہتر بنایا جائے گا۔ کیونکہ سب سے زیادہ عوام کو اس جگہ سے دلچسپی ہے۔ اور تقریباً چار ہزار آدمی یومیہ یہاں آتے ہیں۔

اس اسکیم کے مطابق شہر مندرجہ ذیل منطقوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

حکومت کا منطقہ۔ دلکشا بندریا باغ کا حصہ اور کونسل ہاؤس کے اطراف۔ اس علاقے میں صرف حکومت کے عملے کے مکانات اور دفاتر ہوں گے۔

ریلوے کا منطقہ۔ چار باغ۔ عالم باغ اور بندریا باغ کا ایک حصہ ریلوے میں کام کرنے والوں کے لئے اس علاقہ میں بستیاں تعمیر کی جائیں گی۔

صنعتی منطقہ۔ تال کٹورہ کا علاقہ اور ای آئی ریلوے کی خاص لائن اور کانپور کے درمیان کا علاقہ۔

آبادی کا علاقہ۔ شہر کا شمالی حصہ جس میں ماہ نگر اور چاند گنج اور سعادت گنج کے آگے کے علاقے بھی شامل ہوں گے۔

تعلیمی منطقہ۔ یونیورسٹی فیض آباد روڈ اور گومتی سے گھرا ہوا علاقہ لکھنؤ یونیورسٹی کو دے دیا جائے گا۔

برف خانہ اور قندھاری بازار کے علاقوں کو حکومت نے لے لیا ہے۔ اور ان کو ملبہ سے پاک کر دیا جائیگا۔

قندھاری بازار میں کئی منزل کی عمارت حکومت کے دفاتر کے لئے بنائی جائے گی۔ اور برف خانہ میں ان سرکاری ملازمان کے رہنے کے لئے مکانات بنائے جائیں گے جو پانچسو سے کم تنخواہ پاتے ہیں۔

شہر میں کچھ خود کفیل علاقے بسانے کی بھی اسکیم ہے۔ ان میں کے ہر علاقے میں تقریباً دس ہزار کی آبادی ہوگی۔ اور اس آبادی کا اپنا اسپتال اسکول اور تفریح گاہیں ہوں گی۔ اور آبادی گنجان نہ کی جائے گی۔ اس اسکیم کے ذریعہ تقریباً ایک لاکھ ساٹھ ہزار اشخاص کو جائے رہائش مل جائے گی جو ابھی تک لکھنؤ سے باہر جا کر رہتے ہیں۔

ترکی اپنی آزادی ہر قیمت پر برقرار رکھے گا

انقرہ۔ ۲۴ مئی۔ ترکی کے وزیر خارجہ موسیو نشاطی صادق نے جمہوری عوامی پارٹی کے ایک جلسہ میں کہا کہ دنیا کی قومیں چوکنی ہو رہی ہیں۔ اور سب سے زیادہ رجائی شخص بھی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا دور آنے والا ہے جس میں موجودہ افراتفری نہیں ہوگی۔ مغربی یورپ میں اشتراک کے لئے حال کی کوششوں پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اس سے پہلے غیر جانبدار رہ کر اپنی جان بچانا چاہتی تھیں۔ اب سب میں اپنا فائدہ نظر آتا ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں شریک ہو جائیں۔

اس سلسلہ میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ۱۔ برطانیہ اس پر راضی ہو گیا ہے کہ وہ الگ تھلگ نہ رہے۔ اور اب وہ براعظم کے ملکوں کے ساتھ ہے۔ ۲۔ امریکہ کو یقین ہو گیا ہے کہ اٹلانٹک کی مدافعت مشرقی بحر روم میں شروع ہوتی ہے۔ تحفظ امن کے لئے ترکی مدافعتی وسائل میں اضافہ کے لئے امریکی امداد جاری ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ امداد بدستور جاری رہے گی۔ ہمارے ہم وطن اس کا شکریہ آمیز خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہم امن چاہتے ہیں لیکن اپنی آزادی اور خود مختاری کی قیمت پر کوئی سودا نہ کیا جائے گا۔

ترک وزیر خارجہ نے کہا کہ روس سے امریکہ حال کی درخواست سے یہ بات دوبارہ ثابت ہو گئی کہ امن ممکن نہیں ہے۔ امریکی حکومت نے ترکی کو یقین دلایا ہے کہ اس سے یہ مطلب نہ نکالا چاہیئے کہ امریکہ کی بحرۂ روم اور مشرق وسطیٰ کی سیاسی میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ ترکی اپنے محدود ذرائع کا نصف دفاع پر صرف کر رہا ہے۔ اور یہی آزادی اور خود مختاری کی بہترین یقین دہانی ہے فلسطین کے سلسلہ میں موسیو صادق نے کہا کہ ہماری دلی تمنا اور امید ہے کہ مزید کشت و خون اور بدنظمی اور عدم تحفظ کے ایک مستقل عنصر کی استقامت کے بغیر ایک پائدار حل معلوم کیا جا سکے گا جس سے عربوں کو ان کے حقوق مل جائیں گے۔

صوبائی کانگرس کمیٹیوں کی موثر رکنیت کا طریقہ کار

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے مستقل سکریٹری صادق علی ایک بیان میں بتاتے ہیں۔ بعض صوبائی کانگرس کمیٹیوں نے موثر رکنیت کے فارم بھرنے اور داخل کرنے کے لئے ایک تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اور یہ ہدایت کی ہے کہ تاریخ مقررہ کے اندر رکنیت کے فارم پر دستخط کرنے والے اراکین ہی انتخاب میں حصہ لے سکیں گے۔

اس ہدایت سے دشواریاں پیدا ہونے اور ناانصافی کا اندیشہ ہے۔ کوئی رکن بھی جلسہ ہونے تک فارم پر دستخط کر دیگا۔ اس کے فارم کو درست سمجھا جائے گا۔ اور اسے انتخاب میں حصہ لینے کا حق ہوگا۔

بعض ریاستیں صوبوں میں شامل ہو گئی ہیں۔ اب وہ صوبائی کانگرس کمیٹی کے تحت آ گئی ہیں۔ صوبائی کانگرس کمیٹیوں میں ان ریاستوں کو معقول نمایندگی دینے کے لئے یہ طے ہوا ہے کہ ریاستوں کی پرجا منڈل کو جو اب ضلع کانگرس کمیٹی کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔ اس کا اختیار دیا گیا ہے کہ ایک لاکھ کی آبادی پر ایک مندوب کا انتخاب کر سکیں۔ ان مندوبین کا انتخاب ۱۳ جون تک ہو جانا چاہیئے۔ یہ تاکہ صوبائی کانگرس کمیٹی اس جلسہ میں شرکت کر سکیں جو ۱۳ جون کو ہوگا۔

مغربی پنجاب سے آئے ہوئے اراکین کو مشرقی پنجاب کی کمیٹیوں میں شامل ہو جانے کی اجازت کے باعث مختلف کمیٹیوں میں اراکین کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اس لئے مشرقی پنجاب کی کانگرس کمیٹیوں میں کوئی جگہ اب پر کی جائے گی۔

مغربی پنجاب میں جو لوگ شہری کانگرس کمیٹیوں کے رکن تھے وہ اب مشرقی پنجاب کی جن تحصیلوں میں آ گئے ہیں۔ ان کی تحصیل کانگرس کمیٹیوں کے رکن ہو جائیں گے۔

یوپی لیگ کے صدر اور سکریٹری کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکین

لکھنؤ ۲۴ مئی۔ صوبائی مسلم لیگ کی کونسل کا ایک غیر معمولی جلسہ فرنگی محل لکھنؤ میں ۳۰ مئی کو کونسل کے ممبران کے دستخطوں سے طلب کیا گیا ہے۔ جلسہ میں صوبائی مسلم لیگ کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ مسلم لیگ کے کونسل کے ممبران کی اکثریت اس جلسہ میں مسلم لیگ کو ختم کرنے کی تجویز پیش کرے گی۔ اور خیال یہ ہے کہ یہ تجویز منظور ہو جائے گی۔ اس جلسہ کی اہمیت ایک اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ جلسہ میں صوبائی مسلم لیگ کے صدر مسٹر رضوان اللہ ممبر اسمبلی اور سکریٹری نواب تمکش احسن کے خلاف عدم اعتماد کا تحریک پیش کی جائے گی۔ لیگ کونسل کے اکثر ممبران کی رائے یہ ہے کہ صوبہ مسلم لیگ کی کونسل کوئی جلسہ نہ طلب کرکے لیگ لیڈروں نے بڑی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ بدلے ہوئے حالات میں لیگ کو قایم رکھنے کی ایک ہی وجہ ہو سکتی تھی۔ اور وہ یہ کہ اس کے نام پر ناجائز سیاسی فائدہ اٹھایا جائے۔

گاندھی جی کے متعلق کتاب کی مقبولیت

بنارس۔ ۲۴ مئی۔ گاندھی جی کے متعلق تصنیفات کا جو سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے جس میں مہاتما گاندھی کی تقاریر و تصنیفات ہیں۔ اس کی پہلی کتاب ۲۲ مئی کو کاشی ودیاپیٹھ سے شائع ہوئی۔ اور فوراً ہی دوسرے اڈیشن کے لئے پریس بھیجی گئی کیونکہ پہلا اڈیشن اشاعت سے پہلے فروخت ہو گیا۔

اس سلسلہ کا مقصد عوام کو گاندھی جی کے خیالات سے روشناس کرانا ہے۔

اقوام متحدہ تاجروں کے روپ میں

نیویارک ۲۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ جواہرات کی تجارت شروع کرنے والا ہے۔

وہ چیزیں جو بیچی جائیں گی ان میں سونا چاندی جواہرات وغیرہ کے علاوہ عمدہ چینی اور شیشے کے برتن بھی شامل ہیں۔ یہ وہ چیزیں جو نازیوں نے یورپ سے لوٹ کر جرمنی اور آسٹریا میں جمع کی تھیں۔ اور امریکی فوجوں نے انھیں برآمد کیا تھا۔

ان کے بیچنے سے جو روپیہ ملیگا وہ ان لوگوں پر صرف کیا جائے گا۔ جو جنگ کے باعث بے وطن ہو گئے ہیں۔

صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کے فیصلوں پر بے اطمینانی

لکھنؤ ۲۴ مئی بابو ترلوکی سنگھ سکریٹری یوپی کسان کانگرس نے صوبائی کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ اور کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے حالیہ فیصلہ کے خلاف بطور احتجاج صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد کو ایک تار بھیجا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔

صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کی از سر نو تشکیل کے لئے صوبائی کانگرس کمیٹی کے ۵۰ اراکین نے مجلس عاملہ سے صوبائی کانگرس کا جلسہ طلب کرنے کی درخواست کی تھی مجلس عاملہ نے اس درخواست کو نامنظور کر دیا ہے مجلس کے اس غیر قانونی طرز عمل سے بڑی نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آپ براہ کرم مداخلت کیجئے۔ اور صوبائی کانگرس کو جلسہ طلب کرنے کی ہدایت کر دیجئے۔ نیز پارلیمنٹری بورڈ کو یہ ہدایت بھی دے دیجئے۔ کہ وہ اسمبلی کے ضمنی انتخابات کے لئے کانگرس امیدواروں کی نامزدگی کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہ کرے۔

جوناگڑھ کیلئے اگزیکٹو کونسل کا قیام

نئی دہلی ۔ ۲۶ مئی۔ حکومت ہند کی وزارت نے آج ایک اعلانیہ ذریعہ ریاست جوناگڑھ کے لئے ایک اگزیکٹو کونسل کے قیام کا اعلان کیا ہے۔

رضاکاروں اور ریاستی پولیس کے مظالم جاری ہیں

بمبئی۔ ۲۵ مئی۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ریاست حیدر آباد کی پولیس فوج اور رضاکاروں کے مظالم کی اطلاعات برابر آ رہی ہیں۔ یہ واقعات ان مقامات پر پیش آتے ہیں جو یا تو ہندوستان کے حدود میں ہیں یا ریاست حیدر آباد اور صوبہ بمبئی کی سرحد پر۔

پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲ مئی کی رات کو حیدر آباد کے غنڈوں نے ضلع ناسک کے دو دیہاتوں پر سنگ باری کی

۱۱ مئی کی رات کو ضلع بیجاپور کے ایک گاؤں ناگر ہالی میں دس رضاکار گھس آئے اور باشندوں کو گولی چلائی اس سے پہلے ۸ مئی کو اس ضلع کے حدود میں آکر ۲ رضاکاروں نے مارا تھا۔ اور انھیں لوٹ لیا تھا۔ اس میں ہندوستانی یونین کا ایک شہری بھی تھا۔

۱۵ مئی کو بیجاپور کے ایک گاؤں میں ۲۰ رضاکار اور ان کے ہمراہ دس آدمی خاکی وردی پہنے ہوئے آئے اور پٹیل پر بندوق سے گولی چلائی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہ زخمی نہیں ہوا تب انھوں نے گاؤں میں آگ لگا دی اور ۱۸ آدمیوں کو اغوا کر لے گئے۔

۶ مئی کو ناسک پولیس نے ۵ آدمیوں کو جاسوسی کرتے ہوئے پکڑا ان میں سے ایک آدمی اورنگ آباد کی مجلس کا صدر ہے۔ ۳ رضاکار ہیں۔ اور ایک پونہ کا باشندہ

بیجاپور کے ضلع میں بگلر کے پولیس پٹیل نے ایک آدمی پر جاسوسی کا شبہ کیا۔

مشرقی خاندیش کی پولیس نے ۹ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جن میں سے ۵ رضاکار ہیں یہ لوگ جاسوسی کرتے تھے۔

دھرواڑ کی پولیس نے تالی کٹ میں ایک آدمی کو جاسوسی کرتے ہوئے پکڑا۔

یت نور کے باشندوں نے رضاکاروں اور ریاستی فوج اور پولیس کے ڈر سے اپنا گاؤں چھوڑ دیا ہے۔ اب یہ لوگ ضلع بیجاپور کے دیہاتوں میں آ گئے ہیں۔ حکومت نظام کے احکامات کے مطابق ریاست کے ضلع کوپ بال کے سرحدی دیہاتوں کے باشندوں نے اپنے گاؤں چھوڑ دئے ہیں۔ اور وہ ضلع دھرواڑ میں آ گئے ہیں۔

مشرقی خاندیش کے ضلع کے دیہاتوں سے جو آدمی ہو کر گذرتے ہیں انھیں بھائیل ودی کے ریاستی محصولاتی افسر پریشان کرتے ہیں یہ اطلاع ملی ہے کہ ریاستی کانگرس کے ایک کارکن کے سات عزیز جو ریاست کے حدود میں رہتے تھے عثمان آباد کے مجسٹریٹ کی ایما پر گولی سے اڑا دئے گئے۔ عثمان آباد کے مجسٹریٹ قاسم رضوی کے ایجنٹ ہیں۔

عرب یروشلم کا چپہ چپہ غنیموں سے صاف کر رہے ہیں

یروشلم۔ ۲۵ مئی۔ رائٹر کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ عربوں کے بڑے لشکر کے قوی ہیکل جوان پرانے یروشلم کی گز گز بھر زمین کو یہودی جانباز دستوں کے سپاہیوں سے صاف کرنے میں مصروف ہیں۔ یہودی سپاہی سردابوں اور شہر تباہ شدہ علاقوں میں موت اور زندگی کی لڑائی میں مصروف ہیں۔

پنڈت پنت بھوالی جائیں گے

نینی تال۔ ۲۵ مئی۔ وزیر اعظم یوپی پنڈت گووند بلبھ پنت ۲۷ مئی کو وزیر رسل و رسائل حافظ ابراہیم کے ہمراہ بھوالی بھیم تال اور ہلدوانی جائیں گے۔

پشاور کی منڈی میں آگ

پشاور۔ ۲۴ مئی۔ گذشتہ رات غلہ کی منڈی کے قریب آگ لگ گئی جس کی وجہ سے ۱۲ دکانیں نذر آتش ہو گئیں۔

مہاتما جی کے قاتل کا مقدمہ

نئی دہلی ۲۵ مئی۔ مہاتما گاندھی کے قاتل ان وی گوڈسے۔ مسٹر ساورکر اور قتل سے تعلق رکھنے والے دوسرے لوگوں کے مقدمہ کی سماعت ۲۷ مئی سے لال قلعہ میں شروع ہو جائے گی۔ یہ سماعت مسٹر آتما چرن کی عدالت میں ہوگی۔ جو اس غرض کے لئے خاص طور سے مقرر کئے گئے ہیں۔ پہلے مجرموں کے خلاف فرد قایم کی جائے گی۔ اور اس کے بعد عدالت روزانہ کی سماعت کے لئے کوئی تاریخ مقرر کرے گی۔

خاتمہ جنگ کے ماننے سے عربوں کا انکار

بغداد۔ ۲۴ مئی۔ آج یہاں سرکاری طور پر کہا گیا ہے کہ عرب فوجیں فلسطین میں جنگ جاری رکھیں گی۔ اور یہودی فوجوں کی صرف غیر مشروط سپر اندازی تسلیم کریں گے۔ خاتمہ جنگ کے لئے حفاظتی کونسل کے حکم کی کوئی پروا نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ بغداد میں عارضی التوا جنگ کے لئے حفاظتی کونسل کی درخواست کو مان لینے کے یہ معنی لئے جاتے ہیں کہ اس سے عرب فوجوں کی پیش قدمی میں تاخیر ہوگی۔ اور یہودیوں کو از سر نو تنظیم اور بیرونی فوجی امداد حاصل کرنے کا وقت مل جائے گا۔

شامی ہوائی جہازوں نے دغانہ اور کنارت کی یہود بستیوں پر حملہ کیا۔ ہگانا کے صدر مقام کو نشانہ بنایا دشمنوں کے ایک کارروان پر توپ کے گولے پھینک کر اسے منتشر کر دیا گیا۔ دغانہ کے شمال و مشرق ہمارے گشتی دستوں اور غنیم کے دستوں میں مڈبھیڑ ہوئی۔

تل ابیب پر آج دو عرب ہوائی جہازوں نے بم باری کی فلسطین میں جنگ روک دینے کے متعلق مصر میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ مصری مبصرین کا خیال تھا کہ عرب اس درخواست کو رد کر دیں گے اور تل ابیب بھی خیال تھا کہ عرب جنگ بند کر دیں گے۔

بغداد میں عراقی حکومت نے جنگ پر لامحدود رقم صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

فلسطین میں عربوں کی بے تربیت فوج کے کمان دار فوزی القوقجی نے دمشق میں عرب کے اعلیٰ فوجی افسران سے گفتگو کی۔

یروشلم میں ادارہ اقوام متحدہ کی پیش کردہ جنگ روک دینے کی درخواست جا بجا آذار ریڈیو سے سنائی دی مگر اس کا کوئی عملی اثر نہ ہوا۔ اور عرب بدستور چھوٹی توپوں بموں اور بندوقوں سے شہر پر بے دردی سے حملے کرتے رہے۔

عربوں نے جنگ کو تیز تر کر دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر نئے شہر کے ایک لاکھ یہودیوں کو آب و غذا نہ ملی تو وہ ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔

عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا کے اعلان کے فوراً بعد ہی یہودیوں نے عارضی طور پر جنگ روک دینے کی درخواست پر عمل کرنے کا اعلان کر دیا۔ عزام پاشا نے اپنے اعلان میں بتایا تھا کہ مصری فوج اور عربوں کا بڑا لشکر مختلف سمتوں سے بڑھتے بڑھتے ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔ اور یروشلم کا مکمل طور پر فتح ہو جانا یقینی ہے۔

عمان میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ عبداللہ کو کل خوشخبری سنائی جائے گی۔

شرق اردن کے بڑے لشکر نے جس علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے لئے شاہ عبداللہ نے ابراہیم پاشا کو گورنر مقرر کیا ہے۔ وہ کل عمان سے یروشلم روانہ ہو گئے ہیں۔

دمشق کی ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ شام کے وزیر دفاع احمد شرتی نے کل استعفا دیدیا ہے۔ اور جمیل مردم بے (وزیر اعظم) نے عارضی طور پر اس محکمہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

عراق کے ایجنٹ جنرل صالح سعید کے ہمراہ بہت جلد بغداد سے روانہ ہونے والے ہیں۔ ادارہ اقوام متحدہ نے مسٹر ہرالڈ یونس کو یروشلم کا کمشنر مقرر کیا ہے۔ وہ کل نیویارک سے ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن آئے ہیں وہ یہاں سے مصر جائیں گے اور وہاں پہونچ کر ادارہ اقوام متحدہ کے مقرر کردہ ثالث کاؤنٹ فلوک برناڈوٹ سے ملیں گے۔

عربوں کے صدر مقام عمان سے ایک اطلاع آئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ شاہ عبداللہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ کسی عارضی صلح خصوصاً حفاظتی کونسل کی طرف سے پیش کی ہوئی کو منظور نہ کریں گے۔

انھوں نے عربوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی روایتی جرات کا ثبوت دیں۔ لیکن یہ بھی کہا ہے کہ یہود عورتوں اور بچوں کو محفوظ رکھیں۔

الاہرام کے مطابق مصری وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ حفاظتی کونسل کے جنگ بند کر دینے کا حکم کیا حکم خدا ہے ہم صرف یہودیوں سے ہی نہیں بلکہ عالمی اداروں اور اثرات کے خلاف بھی سب کر رہے ہیں۔

مصر میں ہندوستانی سفیر ڈاکٹر سید حسین نے قاہرہ میں کہا ہے۔ ہندوستانی حکومت اور عوام عربوں کے ساتھ ہیں۔

ہندوستانی دونوں رسم الخط سیکھیں

نوساری۔ ۱۵ مئی۔ ہندوستانی سیکھنے والے طالب علموں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے بمبئی کے وزیر داخلہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے کہا کہ ہندوستانی کو ملک کی قومی زبان کی حیثیت سے بڑھتے وقت اردو اور دیوناگری دونوں رسم الخطوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ ہندوستانی اختیار کرتے وقت فرقہ واریت کو دخل نہ دینا چاہیئے۔ اور کسی کی اندھی تقلید کرنا چاہیئے۔ بلکہ خود ایک ایسی قومی زبان کی ضرورت کو محسوس کرنی چاہیئے جس کو ملک کی اکثریت بولتی ہوں۔

بعض لوگوں نے اردو رسم الخط کو سیکھنا چھوڑ دیا ہے اور ہندوستان میں بری طرح سنسکرت ٹھونسنے لگے ہیں۔ مجھے ان لوگوں کی روش پسند نہیں میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ اب تو فرقہ واریت کو رد کیجئے جس نے آزادی کے بعد سخت تباہی پھیلائی ہے۔ آپ نے اس بات پر طلبا کو مبارکباد دی کہ انھوں نے دونوں رسم الخط اختیار کئے۔

دس کروڑ ڈالر قرض

لندن ۲۵ مئی۔ امریکہ نے سب سے پہلے اسرائیلی حکومت کو تسلیم کیا تھا آج اسی نے یہودیوں کی اس نو تشکیل حکومت کو جسے اپنے زندگی قایم رکھنے کے لئے عربوں سے لڑتے گیارہ دن ہو گئے ہیں) عارضی طور پر ۱۰ کروڑ ڈالر قرض دینا منظور کیا ہے۔

رائٹر کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ برطانوی محکمہ امور خارجہ میں کل رات سرکاری طور پر اس کی تصدیق ہوگئی کہ یہودی ایجنسی نے فلسطین میں جنگ روک دینے کا تصفیہ کر لیا ہے۔ لیکن ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ حفاظتی کونسل نے عارضی التوا جنگ کی جو درخواست کی تھی۔ اس کے متعلق یہودیوں کا خیال ہے کہ۔

باخبر مبصروں کا خیال ہے کہ یہودیوں کے لئے جنگ روک دینے کی درخواست کی عملی تکمیل عربوں کے مقابلہ میں دو وجوہ سے آسان ہے۔

۱۔ یہودیوں کی مشترکہ کمان اس کے متعلق فیصلہ کر کے لڑنے والوں کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے ہدایات بھیج سکتی ہے۔ عربوں کی فوجیں مختلف کمان داروں کے تحت میں ہیں۔

۲۔ چونکہ عربوں نے جنگ شروع میں یروشلم میں خاص طور سے فتح حاصل کی ہے۔ اس لئے یہودیوں کے لیڈر فوجی اسباب کی بنا پر بھی جنگ روک دینے کی درخواست پر عمل کرنے کو تیار ہیں۔

گوڈسے کو دہلی لایا گیا

بمبئی۔ ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کے مبینہ قاتل ناتھورام ونایک گوڈسے کو پولیس کی حراست میں ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی لایا گیا۔

ہندوستان میں موٹر بنانے کے کارخانے

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اور دو سال تک غیر ملکوں سے موٹریں منگواتی رہے گی۔ امید ہے کہ اس کے بعد ہندوستان میں بھی مکمل طور پر موٹریں تیار ہونا شروع ہو جائیں گی برطانوی اور دوسری غیر ملکی کمپنیوں کو اس سلسلے میں اپنے کارخانے ہندوستان میں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

حیدرآباد کے متعلق نہرو کا پٹیل سے تبادلہ خیال

مسوری ۲۴ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو یہاں آئے۔ اور انھوں نے فوراً ہی سردار ولبھ بھائی پٹیل سے ملاقات کی۔

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو اور محکمہ ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی مینن کے مسوری جاکر سردار پٹیل سے تبادلہ خیال معاملہ حیدرآباد پر گفتگو کرنے کی وجہ سے اس مسئلہ کا مرکز نقل دہلی سے مسوری منتقل ہو گیا ہے۔

میر لائق علی ابھی دہلی میں ہی ہیں۔ اور مسوری کی گفتگو سے باخبر ہونے کے منتظر ہیں۔ جو پنڈت نہرو کی واپسی تک یہاں ٹھہریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں سردار بلدیو سنگھ وزیر دفاع بھی آج مسوری گئے ہیں۔

حیدرآباد کو اس کا پورا احساس ہے کہ وہ ہندوستان کا غم بن کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور پنڈت نہرو یہ چاہتی ہیں کہ حیدرآباد سے گفت و شنید کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جائے اور مفاہمت کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔

اسی لئے بظاہر ہند و حیدرآباد کی گفت و شنید کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد از سر نو ایک مرتبہ پھر آپس میں سمجھوتے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمینوں کی تنخواہ

لکھنؤ۔ ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے چیرمینوں کو تنخواہ اور الاؤنس دینے کے مسئلہ پر لوکل سلف گورنمنٹ کی قائمہ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ انھیں کوئی مستقل تنخواہ نہ دی جائے بلکہ اس کے ایک مقررہ الاؤنس اور جیب کا ردی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سفارش کو صوبائی حکومت نے منظور کر لیا ہے۔ اس بارے میں بورڈ کے چیرمینوں کی یہ توقع کہ انھیں مستقل تنخواہ ملتی رہے گی پوری نہیں ہوں گی۔

ترکی کیلئے چار امریکی آبدوز کشتیاں

انقرہ ۲۴ مئی۔ امریکہ نے چار آبدوز کشتیاں ترکی بحریہ کو دی ہیں کشتیوں کے چلانے والے ملاح امریکی اور ترک دونوں تھے۔ اور نیو لندن سے وہ ۲۰ اپریل کو روانہ ہو کر ۱۱ مئی کو سمرنا پہنچی ہیں۔

کشمیری مسلمان مسٹر جناح کو شکست دینے کیلئے بے چین ہیں

امرتسر ۲۴ مئی۔ فرقہ وارانہ فسادات کے بعد منگل کی رات کو مسلمانوں نے پہلی بار جلیانوالہ باغ میں ایک جلسہ عام میں شرکت کی۔ خواجہ غلام محمد نے جو امرتسر سے آنے والے کشمیری تاجروں کے وفد کے رکن ہیں۔ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر پر قبائلیوں کے حملے نے صاف طور پر ثابت کر دیا کہ حکومت پاکستان ہماری دشمن ہے۔

پنجاب کانگریس کے سابق صدر ڈاکٹر ستیہ پال اور مسٹر کیدار ناتھ رکن اسمبلی نے بھی جلسہ میں تقریریں کیں اور وفد کو اطمینان دلایا کہ امرتسر ہر طرح سے ان کی مدد کرے گا۔

یہ وفد دورہ کے بعد واپس جا رہا ہے۔ اس کے بعد ایک بڑا وفد آئیگا۔ جو کشمیر اور مشرقی پنجاب کے درمیان دورہ کرے گا۔ اس سے پہلے ہند و کالج کے طلبا اور عملہ نے وفد کا پر جوش استقبال کیا تھا۔

جواب میں وفد کے لیڈر خواجہ غلام محمد نے کہا کہ کشمیری مسلمان پاکستانی مسلمانوں سے مختلف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دو ایک فی صدی کو چھوڑ کر کشمیر کی پوری مسلم آبادی مملکت ہند کے ساتھ ہے۔ وہ اس دن کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں جب وہ عام استصواب رائے میں مسٹر جناح کو شکست دیں گے۔

چین کے نئے وزیر اعظم

نانکنگ۔ ۲۴ مئی۔ چین کی مجلس قانون ساز ایوان نے ڈاکٹر ونگ دن کو آج چین کا وزیر اعظم منتخب کر لیا۔ اس انتخاب میں ڈاکٹر ونگ کو جو چینی وزارت کمیشن کے صدر بھی ہیں۔ بھاری اکثریت سے کامیابی ہوئی۔ یعنی ان کی حمایت میں چار سو نواسی ووٹ اور مخالفت میں صرف چورانوے ووٹ دئے گئے۔

چینی مجلس یوان کے تین گھنٹے کے اجلاس کے بعد مجلس کے صدر ڈاکٹر سن فو نے خفیہ رائے دہی کے نتیجے کا اعلان کیا۔

اس رمضہ میں ایوان کے سامنے جنرل چیانگ کائی شک کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا جاتا رہا جس میں انھوں نے وزیر اعظم کی تقرری کی تصدیق کی سفارش کی تھی۔ اپنے اس پیغام میں جنرل چیانگ کائی شک نے یہ بھی لکھا تھا کہ ڈاکٹر ونگ بین الاقوامی شہرت کے عالم ہیں اور ملکی و غیر ملکی حالات سے بخوبی واقف ہیں۔

مرکزی مجلس قائمہ کیومن تانگ نے آج ایک غیر معمولی اجلاس میں قومی فنانشل کمیشن کے صدر ڈاکٹر ونگ دن کو متفقہ طور پر چین کا نیا وزیر اعظم نامزد کیا تھا۔

ڈاکٹر ونگ کی یہ نامزدگی تصدیق کی غرض سے آج چینی مجلس قانون ساز یوآن میں بھی پیش کر دی گئی۔

چین کی عارضی کابینہ کے وزیر اعظم جنرل چیانگ جن نے ۱۹ مئی کو جنرل چیانگ کائی شک کو ایک خط لکھا تھا۔ کہ وہ اپنی خرابی صحت کی بنا پر وزارت عظمیٰ کا عہدہ نہیں سنبھال سکتے ہیں۔

جنرل سمٹس کی نگاہ میں عالمی امن کا حل

کیپ ٹاؤن۔ دولت مشترکہ برطانیہ کے ایک تجربہ کار سیاست دان اور مدبر جنرل اسمٹس نے بتایا ہے کہ دنیا میں اب تک حکمرانی برطانوی دولت مشترکہ کو اتحاد کا دشمن کو ارتکاب سے باز رکھیگا۔ برطانوی دولت مشترکہ کو جنگ کے بعد کے بدلے ہوئے حالات میں اپنی مناسب جگہ بنانا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا نے انسانی فطرت کے مقابلہ میں تیزی سے ترقی کی ہے۔ دنیا ایک محور پر آنا نہیں چاہتی کیمونسٹوں کا خوف مجہول ہی نہیں وہ جارحانہ اقدام بھی کرتے ہیں۔

عرب ریاستوں نے جنگ ختم کرنے کے حکم کو نامنظور کر دیا

۲۹ مئی۔ لندن۔ آج لیک سکسس میں بیں معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ عرب کی ریاستوں نے ادارہ اقوام متحدہ کے جنگ روک دینے کے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا جس کی مدت آج ۵ بجے تک تھی۔ ان ملکوں کے جواب بھی وہی ہیں۔ جو جنگ روک دینے کے حکم پر سعودی عرب دیا تھا۔ سعودی عرب نے اس کا جواب دیتے ہوئے حسب ذیل شرائط پیش کی تھیں۔

۱۔ جنگ ختم کرنے کی شرائط میں یہودیوں کی سیاسی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے بھی کوئی دفعہ ضرور شامل ہو۔

۲۔ ادارہ اقوام متحدہ یہ ذمہ داری لے کہ یہودیوں کی تعداد اور ان کی فوجی طاقت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔

مصر نے جنگ روکنے کا حکم مسترد کر دیا

قاہرہ ۲۶ مئی۔ ادارہ اقوام متحدہ نے فلسطین میں جنگ ختم کرنے کا جو حکم دیا تھا مصر نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ یہ اطلاع مصر کے ممتاز عربی اخبار الاہرام میں شائع ہوئی ہے۔ مصر نے حفاظتی کونسل کو جو جواب بھیجا ہے۔ اخبار نے اس کا پورا متن شائع کیا ہے۔

اخبار کے شائع کردہ متن کے مطابق مصر نے جنگ روک دینے کا حکم مسترد کر دیا ہے اور اس فیصلے کو اس بنا پر صحیح ٹھہرایا ہے کہ مصری فوجیں فلسطین میں امن و امان قایم کرنے کے لئے خالص انسانی نقطۂ نگاہ سے داخل ہوئی ہیں۔ مصر ایمانداری سے اس امر کا خواہش مند ہے کہ وہ جنگ روک دینے کے حکم کو منظور کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے فلسطین میں امن قایم ہو جاتا لیکن اس وقت جنگ روک دینے سے صرف اتنا ہی ہوگا کہ صیہونی مسلح دستوں کو اپنی طاقت بڑھانے اور مزید مہاجرین کو لانے کا موقع مل جائیگا۔

پرانے یروشلم پر عربوں کا قبضہ۔ نیویارک۔ ۲۸ مئی۔ سرکاری طور پر شرق اردن نے اعلان کیا ہے کہ یروشلم کے پرانے شہر کے یہودی گوارڈ نے شرق اردن کی فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔

جولائی سے از سر نو کپڑے کے کنٹرول کی امید

نینی تال۔ ۲۶ مئی۔ مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند از سر نو کپڑے پر کنٹرول لگانا چاہتی ہے۔ یہ نیا کنٹرول (اواخر جون میں عاید کیا جائے گا۔

دوبارہ کنٹرول عائد کرنے سے پیشتر رسد کے صوبائی وزراء کا ایک جلسہ دہلی میں ہوگا جس میں کپڑے کی صورت حال کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس دوران میں حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں سے بعض عارضی تجاویز اور مشورے طلب کئے ہیں۔

مل مالک کپڑے کی قیمتوں کو کم کرنے سے عاجز رہے اور حکومت کو اس کا یقین ہو گیا ہے کہ صارفوں کا مفاد مل مالکوں کے ہاتھ میں محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے حکومت ہند ایک ایسا انتظامی بورڈ بنانا چاہتی ہے جس میں زیادہ سے زیادہ مفادات کو نمایندگی دی جائے گی۔ اور یہ بورڈ کپڑے کی پیداوار اس کی تقسیم اور قیمتوں پر تعین کا انتظام کرے گا۔

حکومت ۵۰ کروڑ حصوں کے سرمایہ سے ایک کارپوریشن قایم کرنا چاہتی ہے جس کی ۵۱ فی صدی حصے حکومت خود خریدے گی۔ ملوں سے یہ کارپوریشن تمام کپڑا خرید لیا کرے گی۔ اور ان اپنی دوکانوں پر عوام کے خریدنے کے لئے بھیج دیا کرے گی۔ جو تمام ملک میں کھولی جائیں گی۔ اس طرح ایک تو دلالوں کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ اور دوسرے کپڑے چور بازار میں داخل نہ ہو سکیگا۔

یو پی کے وزیر رسد مسٹر سی بی گپتا نے تمام ضلع مجسٹریٹوں کو یہ حکم بھیج دیا ہے کہ وہ ابھی راشننگ آفس کی عمارتوں کو خالی نہ کریں۔ اور کچھ نہ کچھ عملہ بھی باقی رکھیں۔

مسٹر چیٹی لندن روانہ ہو گئے

بمبئی۔ ۲۷ مئی۔ حکومت ہند کے وزیر مالیات مسٹر شنمکھم چیٹی جو اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق گفت و شنید کرنے والے ہندوستانی وفد کے لیڈر ہیں۔ بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو گئے۔ ان کے ہمراہ ریزرو بنک کے گورنر مسٹر سوامی ناتھن اور دستور ساز اسمبلی کے ممبر مسٹر کرشنا مورتی بھی ہیں۔

نہرو کابینہ میں موہن لال سکسینہ کی شمولیت

نئی دہلی۔ ممکن ہے کہ موہن لال سکسینہ جلد ہی مرکزی کابینہ میں لے لئے جائیں۔ اور قلمدان سنبھال لیں۔ مسٹر کے سی نیوگی جن کے تحت پہلے یہ شعبہ تھا اب تجارت کے وزیر ہیں۔

حکومت یو پی دریائی راستوں کو استعمال کرے گی

لکھنؤ۔ ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ نقل و حمل کی دشواریوں کو ختم کرنے کے لئے حکومت یو پی کی وزارت امور عامہ نے صوبہ کے دریاؤں کو پہلی مرتبہ دریائی راستوں کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

وزارت مذکور نے ۳ لاکھ بیس ہزار کی اگن ابورٹ خریدی ہیں۔ برسات کے ختم ہونے کے بعد ہی یہ گنگا میں چلائی جائے گی۔ اور ان سے مرزاپور سے بنارس تک سڑک کی تعمیر کا سامان پہونچانے کا کام لیا جائے گا۔ تاکہ حکومت کا سڑکوں کی تعمیر کا پروگرام جلد از جلد پورا ہو جائے۔

دونوں مملکتوں میں سمجھوتہ

کراچی ۲۵ مئی۔ دونوں مملکتوں کے درمیان فردی اشیا کے آمد و رفت کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ہندوستان اور پاکستان میں جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس نے آج اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ اس کا اعلان حکومت پاکستان کے کابینی سکریٹریٹ کے جاری کردہ ایک اعلانیہ میں کیا گیا ہے۔ تمام نکات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ لیکن دونوں حکومتوں کی طرف سے ابھی اس پر مہر تصدیق ثبت ہونا باقی ہے۔

صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات

لکھنؤ۔ ۲۶ مئی۔ باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ حکومت یو پی نے صوبائی اسمبلی کی ۴ نشستوں کے ضمنی انتخابات کے لئے تاریخوں کا تعین کر دیا ہے۔ ۸ جون کو پرچہ جات نامزدگی داخل کئے جائیں گے۔ اور ۱۹ جون کو ووٹ پڑیں گے۔ یہ ضمنی انتخابات ۲ سوشلسٹوں اور ۲ دوسرے کانگریسیوں مسٹر تیاگی اور مسٹر اجیت پرشاد جین کے استعفوں کی بنا پر ہو رہے ہیں۔

روس اور اسرائیلی ریاست میں سفارتی تعلقات

ماسکو ۲۶ مئی۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی طاس نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کی نئی ریاست اور روس میں سفارتی وفود کا تبادلہ ہوگا۔

ایجنسی نے اپنے اعلان میں بتایا ہے کہ اسرائیلی ریاست کے وزیر خارجہ موسیٰ شرطاق کی درخواست پر موسیو مولوٹوف سفارتی وفود کے تبادلہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

ہندستانی حیدرآبادی بحران شدت اختیار کرتا جا رہا ہے

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ ہندوستانی حیدرآبادی بحران شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور باخبر حلقوں کے متعلق جو خبریں اور حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے سنگین نتائج کا امکان پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند کے مفاہمت پسند رویہ کو نظام کے مشیر اس کی کمزوری سمجھنے لگے ہیں۔

ریاست کے حال کے واقعات کے پیش نظر حیدرآباد کے وزیر اعظم میر لائق علی خان کی دہلی میں آمد اور گفت و شنید فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔

دہلی کے ذمہ دار حلقے اس حقیقت کو پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتے ہیں کہ صورت حال یقیناً سنگین ہے اور اگر جلد ہی مفاہمت نہ ہوئی اور تمام مسائل حل نہ کئے گئے تو واقعات سے مجبور ہو کر جو سرحدی حادثات رضاکاروں کی متشددانہ کارروائیاں لوٹ مار گاڑیوں کو روک کر ان پر حملے اور دوسرے حادثات پر مشتمل ہیں حکومت ہند مناسب کارروائی کرے گی۔

یہاں کے ذمہ داران ۲۲ مئی کو گنگاپور میں بمبئی جانے والے مدراس میل پر تازہ ترین حملہ کو فکرمندی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کے پاس یہ سمجھنے کے لئے کافی ثبوت موجود ہیں کہ حملے کی تیاری پہلے سے کر لی گئی اور نظام پولیس نے چشم پوشی سے کام لیا۔

ہندوستانی فوج کے ایک برطانی افسر نے بیان سے جو اسی گاڑی سے سفر کر رہا تھا۔ دوسرے مسافروں کے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے جو انھوں نے بمبئی میں دیا ہے ریاستی پولیس کے ایک افسر نے جو مسلح تھا۔ اور پلیٹ فارم پر موجود تھا حملہ آوروں کو روکنے کے لئے کچھ نہیں کیا۔ حیدرآباد پولیس کے دوسرے آدمی بھی کھڑے حملہ کو دیکھتے رہے۔

اس سے پہلے

معلوم ہوا ہے کہ یہ حملہ ایک فوجی مال گاڑی پر حملہ کے اوپر ہوا ہے جو حال میں رائچور میں کیا گیا تھا معلوم ہوا ہے کہ ایک مال گاڑی پر فوجی سامان آوادی (مدراس) سے پونا بھیجا جا رہا تھا۔ اور ہندوستانی فوج کے آدھے درجن محافظ اس کی محافظت کر رہے تھے۔ تین محافظ رائچور کے اسٹیشن پر پانی لینے کے لئے اترے ان پر ریاست کے متعدد مسلح اور باوردی آدمی جھپٹ پڑے اور انھیں گرفتار کر لیا گیا۔ گاڑی آگے نہیں جا سکی اور گنتاکل واپس آ گئی۔

گاڑیوں پر مذکورہ بالا اور دوسرے حملے اور ہندستان کے نقل و حمل کے خاص سلسلہ میں مداخلت کو حکومت بہت اہمیت دے رہی ہے۔ اور اس طرح کی دھمکیوں کو روکنے کے لئے مناسب کارروائی کر رہی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم اسی سلسلہ میں گفتگو کریں گے۔

اسی دوران میں مدراس اور بمبئی کے درمیان گاڑیوں کا سلسلہ جو عارضی ہے بند کر دیا گیا تھا شروع کر دیا گیا ہے خطرناک علاقوں میں فوجی محافظ مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اور جو لوگ جھگڑا کریں گے۔ انھیں گولی مار دی جائے گی۔

میر لائق علی نے آج وزارت ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی مینن سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اور اس کے بعد وزیر اعظم پنڈت نہرو سے بھی ملے۔

توقع کی جاتی ہے کہ وہ گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے بھی ملاقات کریں گے۔ جو دو یا تین روز میں دہلی واپس آ رہے ہیں۔

غریبوں کی امداد کیلئے جائداد وقف

بمبئی۔ ۲۳ مئی۔ بمبئی کے وزیر اعظم مسٹر کھیر نے اپنی ۲۱ ہزار روپیہ سالانہ کی جائداد غریبوں کی امداد کے لئے وقف کر دی ہے۔

برطانی امریکی ایٹمی سمجھوتہ ختم ہو گیا

لندن ۲۲ مئی۔ ڈیلی اکسپریس کے سائنسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ چوں کہ امریکہ اب نئے ایٹمی تجربے کر رہا ہے۔ اس لئے برطانیہ اور امریکہ کا وہ سمجھوتہ ختم ہو گیا ہے جس کی رو سے دونوں ملک ایٹمی اطلاعات کا تبادلہ کیا کرتے تھے۔

اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ بحر الکاہل میں انی ووٹوک اٹول کے ایٹمی تجربوں کے وقت کوئی برطانی شاہد موجود نہیں تھا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ برطانیہ کو اس کی امید نہیں کہ ان دھماکوں کے متعلق اسے اطلاعات فراہم کی جائیں گی۔ اس ڈر سے کہ کہیں ان تجربوں کا راز افشا نہ ہو جائے۔ امریکہ نے ان چند فوجیوں اور سائینس دانوں کو ان تجربات میں شریک کیا تھا۔

امریکی سوالنامہ پر عرب و یہودیوں کے جوابات

لیک سکسس۔ ۲۲ مئی۔ کل ادارہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل نے امریکہ کے سوال نامہ کے متعلق جس میں فلسطین میں فوجی کارروائیوں کی بابتہ پوچھا گیا تھا۔ عربوں اور یہودیوں کے بیانات سنے۔

ادارہ متحدہ اقوام کے منشور کی دفعہ ۳۹ کے ماتحت جنگ فلسطین کو امن میں خلل اندازی تسلیم کرنے کے لئے امریکہ نے جو تجویز پیش کی تھی۔ اس کو حفاظتی کونسل نے ووٹ کے لئے انھیں پیش کیا۔

کونسل نے منگل کو امریکہ کا سوال نامہ اپنے جلسہ میں بحث کے لئے لیا تھا۔ مصر، عراق اور شام اور لبنان کے نمائندوں نے کونسل کو اپنے جوابات صبح دئے۔ سب جواب ایک ہی طرح کے تھے۔ یہودی ریاست کے قیام پر اعتراض کیا گیا تھا کہ یہودیوں سے اس وقت تک کوئی مفاہمت نہیں کی جا سکتی جب تک وہ ایک علیحدہ ریاست چاہتے ہیں۔ اور عرب فوجیں صرف اس لئے فلسطین میں داخل ہوئی ہیں کہ وہ عرب اکثریت کا ملک ہے۔ اور یہودیوں نے سرحدیں الگ کرنا شروع کر دی ہیں۔

مسٹر آبری ایبان نے یہودی ایجنسی کی طرف سے جواب دیتے ہوئے اسرائیلی حکومت کے قیام کو حق بجانب ٹھہرایا اور کہا کہ یہودی اسرائیلی حکومت کے باہر صرف دفاعی اقدام کر رہے ہیں۔

عرب اور یہودی دونوں مفاہمت پر دشلم اور مقدس مقامات کے لئے خواہش ظاہر کی۔

امریکہ کا عرب ممالک کو انتباہ

واشنگٹن۔ ۲۲ مئی۔ امریکہ نے عرب ممالک میں اپنے تمام نمائندوں کو ہدایات دی ہیں کہ وہ عرب حکومتوں کو امریکیوں کے ساتھ نسل و رنگ یا عقیدہ کی بنا پر امتیازی برتاؤ کرنے کے لئے انتباہ کرنے کی تیاری کریں۔

بیروت کے امریکی سفیر کو جو ہدایات بھیجی گئی ہیں۔ ان میں امریکی جہازی کمپ سے چالیس امریکیوں کی منتقلی اور لبنان میں ان کی نظر بندی پر احتجاج کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ہدایات میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ اگر حکومت لبنان نے ان امریکیوں کو رہا نہ کیا یا مزید امریکیوں کو صرف اس لئے نظر بند کیا کہ وہ یہودی ہیں تو امریکی سفیر حکومت لبنان کو مطلع کر دے کہ تمام امریکی جن کے پاس امریکی پاسپورٹ ہیں۔ حکومت امریکہ کے تحفظ کے حقدار ہیں۔

سابق مہاراجہ الور دیرہ دون میں

دیرہ دون۔ ۲۲ مئی۔ الور کے سابق مہاراجہ سر تیج سنگھ ۲۰ مئی کو دہلی سے حراست میں یہاں لائے گئے۔ یہاں انھیں ڈھولی وال کے ایک مکان میں رکھا گیا ہے۔ اور مکان پر سخت پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر مہتا کی تقرری کا اعلان

بڑودہ۔ ۲۳ مئی۔ ریاست بڑودہ کے محکمہ اطلاعات کے ایک اعلانیہ میں بیان کیا گیا ہے مہاراجہ بڑودہ نے ریاست کے دیوان مسٹر ایس اے مدہالکر کو یکم جون سے سبکدوش ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ اور اسی تاریخ سے ڈاکٹر مہتا ان کی جگہ پر کام کریں گے۔ اعلانیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر جیوراج مہتا نے نئی وزارت کی تنظیم کے لئے بھی کہا گیا ہے۔

ریاست حیدرآباد میں مدراس میل پر رضاکاروں کا حملہ

بمبئی۔ مدراس سے بمبئی جانے والی میل ٹرین پر ریاست حیدرآباد کے علاقے میں ۲۲ مئی کو اسٹیشن گنگاپور [illegible] ہوا چیف ٹریفک مینیجر جی آئی پی ریلوے [illegible] جاری کیا ہے اس میں بتایا گیا [illegible] نو مسافر زخمی ہوئے اور بائیس آدمی [illegible] اور دو بچے شامل ہیں لاپتہ ہیں۔ سات [illegible] ہولاپور کے اسپتال میں روک کیا گیا۔ دو زخمیوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔

بمبئی مدراس ایکسپریس جو ایک بجکر ۴ منٹ پر بمبئی سے چھوٹنے والی تھی۔ اس کی روانگی منسوخ کر دی گئی ہے سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ مدراس میل کے متعلق جو بمبئی سے ۹ بجکر [illegible] منٹ پر چھوٹنے والا تھا اب تک کوئی احکام جاری نہیں کئے گئے ہیں۔

بمبئی مدراس میل جو گنگاپور کے حملے کے بعد مدراس کے لئے روانہ ہونے والی پہلی مسافر ٹرین تھی۔ گذشتہ رات کو پونا میں روک لی گئی۔

مدراس مرہٹہ ریلوے کے افسروں نے مدراس میں آج صبح یہ خبر پاتے ہی فوراً بمبئی جانے والی تمام ٹرینوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

چشم دید بیان۔

گنگاپور اسٹیشن کے واقعہ کا دو اشخاص نے آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے ایک کا نام کرولا تھا اور دوسرے کا مسٹر وی اے کرشنا مورتی ہے۔ دونوں نے بتایا کہ حملہ بہت زبردست تھا۔ اسٹیشن پر نظام پولیس کے جو سپاہی تھے۔ انھوں نے نہ تو حملہ آوروں کو روکا اور نہ مسافروں کو کوئی مدد دی۔

کرولا کا بیان ہے کہ جب ۴ بجے شام کو ریل اسٹیشن پر پہنچی تو دو آدمیوں نے جو ایک دو اسٹیشن پہلے ریل پر چڑھ آئے تھے ایک مسلح گروہ کو اشارہ کیا جو پلیٹ فارم پر موجود تھا۔ یکا یک ستارہ آدمی وردی پہنے اور تلواریں اور [illegible] کے قریب والے ڈبوں پر ٹوٹ پڑے انھوں [illegible] سے باہر کھینچ لیا اور انھیں مارا پیٹا۔ [illegible] مردوں سے نقدی کا مطالبہ [illegible]

ان [illegible] ب آگئی ہے۔ آدھے گھنٹے [illegible] دی کا جائزہ لیا ہوگا۔ کہ ایک مسلمان آدمی [illegible] اور حملہ آوروں سے منتشر ہو جانے کو کہا حملہ آور منتشر ہو گئے اور بقیہ گاڑی محفوظ رہی۔

مسافروں نے بدلے کی کوشش نہیں کی نہیں تو ہنگامہ اور بڑھ جاتا۔ کیونکہ حملہ آور سب کچھ کرنے کو تیار رہتے اسٹیشن سے باہر سو یا اس سے کچھ زائد مسلح آدمی تیار کھڑے تھے۔

ریل کو کئی بار چلانے کی کوشش کی گئی مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ آخر کار جب گاڑی روانہ ہوئی آدھ میل کے بعد اسے روک کر ان عورتوں اور بچوں کو بٹھا لیا گیا۔ جو پٹری کی راہ بھاگ رہے تھے۔

جب گاڑی شولاپور پہنچی تو مجروحین کی مرہم پٹی کی گئی اور جن لوگوں کو زیادہ چوٹیں آئی تھیں انھیں اسپتال بھیج دیا گیا۔ بعد کو معلوم ہوا ہے کہ مسافروں میں سے پانچ عورتیں کم ہیں۔ مسٹر کرشنا مورتی نے بتایا کہ رضاکاروں نے مسلمان مسافروں سے اترنے اور ٹھہرنے کی ہدایت کی۔ اور آگے جانے سے منع کیا۔

جو عورتیں یہاں پہنچی ہیں انھوں نے بتایا کہ دیگر زیورات کے علاوہ جو وہ پہنے ہوئے تھیں ان کے منگل سوتر بھی چھین لئے

Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

استن سمجھی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۷/- ۶/-
ششماہی ۴/- ۳/۹
سہ ماہی ۲/- ۲/-
فی پرچہ ۲
دو آنہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

VOL. 46 NO. 23 — Cawnpore. Saturday 5th JUNE 1948

کانپور شنبہ ۵ جون ۱۹۴۸ء مطابق ۲۸ رجب المرجب ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۶ نمبر ۲۳

ادبیات

تجدید وفا

(از جناب مسعود اختر جمال صاحب)

نغمۂ ہوش سے پھر دل مرا گھبرا ہی گیا — آج پھر تیری محبت کا خیال آ ہی گیا

پھر وہی ابر گہر بار تمناؤں کا — کیف و مستی دلِ رنجور پہ برسا ہی گیا

تھی جو پیمانۂ ہستی میں نظر سے مستور — دیدۂ شوق، مئے ناب وہ چھلکا ہی گیا

غم دوراں سے ذرا ہوش تو آیا تھا مگر — پھر تری مست نگاہوں کا نشہ چھا ہی گیا

شورش زیست سے کچھ دل نے سکوں پایا تھا — پھر تری یاد کا عالم مجھے تڑپا ہی گیا

دل کو بہلایا چھلکتے ہوئے جاموں سے بہت — پر ترے رس بھرے ہونٹوں کا خیال آ ہی گیا

کھو دیا تھا دلِ بے ہوش نے تجھ کو لیکن — پھر تصور ترے دامن کی ہوا پا ہی گیا

دل سے ہر چند فراموش کیا تیرا خیال — ہائے! پھر لب پہ مگر نام ترا آ ہی گیا

موت آجائے مجھے کاش یہ ممکن ہی نہیں

میں بھلا دوں ترا احساس یہ ممکن ہی نہیں

حدیث گرامی

(از جناب عقیل ہاشمی حیدرآبادی)

نگاہیں سلامی، محبت پیامی — مجھے تم سے ہے دعوئ ہم کلامی

تو جانِ تمنا۔ تو ایمان الفت — غلط ہے مرا شکوۂ ناتمامی

کلیمی سے برتر، عبادت سے برتر — وہ شیریں مقالی، وہ رنگیں کلامی

مبارک مبارک، سلامت سلامت — تری برتری اور مری نیک نامی

مکمل محبت سراپا محبت — وہ فطرت کہ جس میں نہیں کوئی خامی

تری گفتگو اک کلام مقدس — مری داستاں اک حدیثِ گرامی

عقیل حزیں کو بھی رحمت میں لے لے

کہ شاہی سے بہتر ہے تیری غلامی

دنیائے اسلام

عراقی فوجیں یہودی دار الحکومت سے صرف ۵ میل دور

لندن۔ بغداد کے ایک اعلانیہ کے مطابق عراقی فوج ایک اسرائیلی دار الحکومت تل ابیب سے ۵ میل سے بھی کم فاصلہ پر رہ گئی ہے۔ جو اس وقت تولہ کی مسمار بستی سے بھاگنے والے یہودیوں کے تعاقب میں جنوب کی طرف شہر کی جانب بڑھ رہی ہیں۔

قبرص سے موصول ہونے والی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں کا کہنا ہے کہ شرق اردن کی فوجیں یہودی دار الحکومت تل ابیب کے تیرہ میل شمال میں لدہ اور رملہ میں داخل ہوگئی ہیں اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ عرب فوجی کمانڈروں نے سلطان عبد اللہ سے ملاقات کے بعد کہا ہے کہ یروشلم پر قبضہ یقینی ہے۔ تربیت یافتہ فوجوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اور اب خندقی توپوں سے اس پر زور و شور سے گولہ باری کی جا رہی ہے۔

انھیں ذرائع نے عربوں کے ایک اعلانیہ کے حوالے سے کہا کہ شامیوں نے شمالی فلسطین میں ہرودی اطلاکیہ اور نہاریہ کی یہودی بستیوں پر بھی بمباری کی ہے۔ لدہ اور رملہ پر قبضہ سے عرب لشکر اور غیر تربیت یافتہ فوجوں کا اتصال اور زیادہ مضبوط ہوگیا ہے کیونکہ ان دونوں شہروں میں عرب آباد ہیں۔ مصر کی قومی دفاع کی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ غازہ کے شمال میں اسدود پر قبضہ ہوگیا ہے۔ یہودی مدافعین نے زبردست مقابلہ کیا۔ شمال میں عراقی فوجیں پندرہ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل شمال میں کل یہودیوں نے حملے شروع کئے ہیں۔ ایک یہودی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ جوابی حملہ کر کے لبنانی فوج کے ملاکیہ کے کیمپ پر قبضہ کر لیا گیا۔ شامی سرحد کی دو چوکیوں پر بھی حملہ کی خبر ملی ہے۔

یروشلم کا محاذ۔ یروشلم کے نئے شہر کے دروازہ پر یہودی ابھی تک اپنی جگہ پر جمع ہوئے ہیں۔ عربوں نے تھکے ہوئے مدافعین پر جو غذا اور پانی کی کمی محسوس کر رہے ہیں۔ خندقی توپوں کے گولوں کی بارش کی۔ یہودیوں کا دعوی ہے کہ نئے شہر میں آگ لگانے کے لئے عرب فاسفورس کے بم استعمال کر رہے ہیں۔ تل ابیب جانے والی سڑک پر۔ جو یہودیوں کی شہ رگ ہے۔ عرب مورچوں نے یہودیوں کو امداد پہونچانے کی تمام کوششیں بیکار کر دیں۔ تازہ ترین اطلاعات میں تل ابیب کی سڑک پر مقدس شہر کے پندرہ میل مغرب میں لاترون کے مقام پر گھمسان کی لڑائی کی خبر ملی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہودیوں نے جنگ میں زرہ بند فوجی دستوں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ ایک یہودی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ تل ابیب کے قریب بیت تقوی کے درمیان شمال میں راس العین کے پانی اور پرچڑھانے کے اسٹیشن کو جہاں سے پانی کم یروشلم بھیجا جاتا ہے۔ ایک زبردست عراقی فوج سے چھین لیا ہے۔ ہگانہ کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی محاذ پر یہودیوں کی بری اور ہوائی فوج نے حملے کئے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مصر کے بڑے بڑے اجتماعات پر حملہ کیا گیا۔ اور راسدود کے قریب یہودی ہوائی جہازوں نے براہ راست ضربیں لگائیں۔ ایک یہودی ہوائی جہاز لاپتہ ہے۔

اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ صبح اسدود میں بندوقوں سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ ہگانا کے اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ دشمن کے ہوائی جہازوں نے تل ابیب کے جنوب میں لاہاذت کے شہر پر حملہ کیا۔ جہاں صرف یہودی آباد ہیں۔ انھوں نے نبلوس جنین اور تل کرم کے عرب مثلث کے شمالی کونے پر عرب بستی ظلفربن پر جو یہودی کے قبضہ میں ہے۔ اور بحیرۂ گلیلی کے مشرق ساحلی پر یہودی بستی کے کنارے موشالا پر بھی حملے کئے۔ ہگانا کے اعلانیہ میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ یہودی فوجوں نے وادی اردن کی سرحد پر تل القصار کے دشمنوں کے اجتماع پر گولہ باری کی۔ جولم پر عربوں کے قبضہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے عراقی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ دشمن اسلحہ گولہ بارود اور اپنے آدمی بستی میں چھوڑ کر بھاگ گئے! اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ ایک دوسرے عراقی دستہ نے عفولہ کے پانچ میل جنوب میں زاریان کی بستی پر حملہ کیا اور دشمن کو مجبور کر دیا کہ وہ دہشت زدہ ہو کر بہت سی توپیں گولہ بارود اور ہلاک ہونے والوں کو چھوڑ کر بھاگ جائیں۔

قاہرہ سے اعلان کیا گیا کہ مصری ہوائی فوج نے تل ابیب کے بارہ میل جنوب مشرق میں رہاونے کے علاقہ پر حملہ کیا اور دس زرہ بند موٹروں کو توڑ ڈالا۔ قاہرہ سے یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ مصری حکومت کو فلسطین میں خاتمہ جنگ کے لئے حفاظتی کونسل کا حکم سرکاری طور پر موصول ہوا ہے جس کی رو سے کل ساڑھے گیارہ بجے (برطانی وقت) سے جنگ کو عارضی طور پر ملتوی کر دینا چاہیے مصری وزیر خارجہ احمد کشفا بہ کشفا تبادلہ خیال کے لئے آج شرق اردن کے دار الحکومت عمان کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ قاہرہ سے معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی برطانیہ کے مجوزہ حفاظتی کونسل پر حکم غالباً عمان میں غور و فکر کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے لئے متحدہ اقوام کے ثالث کاونٹ فوک برناڈٹ نے جو سویڈن ریڈ کراس کے عہدے دار اعلیٰ ہیں۔ حفاظتی کونسل کے حکم پر جو سینچر کو لیک سکسس میں منظور کیا گیا تھا عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا سے گفتگو کی۔ یروشلم کے محاذ پر دو برطانی افسر لڑ رہے ہیں میجر ربتاک اور عرب لشکر کی تیسری رجمنٹ کے میجر بنوبیز یروشلم کے محاذ کے ایک حصہ کی کمان کر رہے ہیں۔

محاذ جنگ سے۔ — رائٹر کے نامہ نگار نے جنگ فلسطین کے مختلف محاذوں کے متعلق جو ہفتہ شروع ہوا ہے۔ حسب ذیل خبریں دی ہیں۔ جنوبی محاذ۔ مصریوں نے دعوی کیا ہے کہ انھوں نے اسرائیلی دار الحکومت تل ابیب کے اٹھائیس میل جنوب میں اسدود کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

ہفتہ وار

قند

کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۵ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۳

یوپی میں سماجی سیوا کی ٹریننگ

قومی تعمیر کی یہ اہم اسکیم آنریبل شری سمپورنانند جی وزیر تعلیم یوپی کی تیار کی ہوئی ہے چنانچہ اس کا اعتراف آنریبل رفیع احمد قدوائی نے بھی سماجی سیوا کے تربیتی کیمپ فیض آباد کے طالب علموں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ان الفاظ میں کیا ہے۔

"صوبے کے ہر بہی خواہ کو شری سمپورنانند کا شکر گذار ہونا چاہیئے جنھوں نے قومی تعمیر کی یہ اسکیم تیار کی ہے"۔

اس طرح کی ایک اسکیم شروع کرنے کا منصوبہ آنریبل وزیر صوبہ متحدہ نے ۱۹۳۸ء میں ہی تیار کیا تھا۔ لیکن ان کے منصوبے کو اب سے چند ماہ قبل جامہ پہنایا جا سکا جبکہ منصوبے کے ۰۰ ۲ گریجویٹ نوجوانوں کے پہلے جتھے نے کیمپ میں شرکت کی جو حال ہی میں قایم ہوا ہے۔ حکومت نے طے کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۴۹ء کے بعد سے اس شخص کو سرکاری ملازمت نہیں دی جائیگی جس کے پاس سماجی سیوا کی سند نہ ہو۔

سماجی سیوا کی تعلیم کی مدت ۹ ماہ ہے اس میں دو مہینے وہ بھی شامل ہیں جن میں تعلیم پانے والوں کو صرف دیہاتوں میں سماجی کام کرنا پڑیں گے۔ اس اسکیم کے اغراض و مقاصد کے دو پہلو ہیں تعلیم پانیوالوں کو مکمل فوجی تعلیم دی جاتی ہے کہ ان کے اندر ڈسپلن اتحاد، قوت اور اپنے افسروں کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہو۔ دوسرا پہلو سماجی کام کی تعلیم ہے۔ انھیں سماجی کام کی جو تعلیم دی جاتی ہے حقیقتاً وہ کیمپ کی ساری تعلیم کی روح ہے۔ امید ہے کہ اس کے ان دونوں پہلوؤں کے پیش نظر تعلیم پاکر ایسے نوجوان نکلیں گے جن پر آیندہ ہمارے سماج کا دارومدار ہوگا۔

آزادی کے حصول کے بعد ہی ہمیں صوبے کے نوجوانوں کو اسطرح کی تعلیم دینے کی ضرورت کا احساس شدت سے ہونے لگا تھا۔ ہمارے دیہاتوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے دیہات کے رہنے والے حفظان صحت کے بنیادی اصولوں سے ناواقف ہیں وہ جاہل ہیں صوبے کے اندرونی حصوں میں پانی کی نکاس بے حد خراب ہے جس کا نتیجہ وبائی امراض کی شکل میں نمودار ہوتا رہتا ہے۔ سڑکیں گندگی اور خراب حالت میں ہیں۔ گھریلو صنعتیں غیر منظم ہیں۔ زراعت میں آبپاشی سے خاطر خواہ اور زیادہ کام نہیں لیا جاتا۔ اور عوام کے اندر اشتراک عمل کا جذبہ مفقود ہے۔ مذکورہ بالا اور اسی طرح کی اور دوسری خامیوں کو جو ہمارے عوام میں پائی جاتی ہیں۔ دور کرنے کا اہم فریضہ ان نوجوانوں کے سپرد کیا گیا ہے جو ان کیمپوں سے تعلیم حاصل کرکے نکلیں گے۔ وہ دیہاتوں میں بے لوث رضاکارکنوں کی حیثیت سے جائیں گے۔ اور نائٹ اسکول قایم کرکے دیہاتوں کے سیدھے سادے لوگوں کو تعلیم دیں گے۔ یہ لوگ دیہات کے باشندوں میں حفظان صحت اور صاف ستھرا رہنے کی ضرورت کا احساس پیدا کریں گے اور ادنیٰ سے ادنیٰ بھی کام کرنے میں نہ جھجکیں گے۔ یہ بے غرض سیوا سماج کرنے والے دیہاتوں میں سائنس کے اصول پر نالیاں اور گاؤں والوں کو آب پاشی کے ذرائع کا صحیح اور پورا استعمال بتائیں گے۔ وہ دیہات کے باشندوں میں اشتراک عمل اور ڈسپلن کا جذبہ پیدا کریں گے۔ بہ حیثیت مجموعی تربیتی کیمپوں میں تعلیم پانے والوں کے فرائض بہت اہم ہیں۔ لیکن امید ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوں گے۔ اور سماج کو ایک نئی اور بہتر شکل دینے کے لئے صوبے کی نگاہیں ان لوگوں کی جانب لگی رہی ہیں۔ ان تمام کاموں کی بنیاد جنھیں ان تربیت پانے والے انجام دیں گے سماجی تعمیر کے اس نظریے پر ہے جو گاندھی جی کا تھا۔

سماجی سیوا کی تعلیم پانے والوں کا پہلا تربیتی کیمپ فیض آباد میں کھولا گیا تھا۔ اور آج کل یہ کیمپ الموڑہ منتقل ہوگیا ہے۔ فیض آباد میں کیمپ کی زندگی کا معمول جس پر بڑی حد تک الموڑے میں بھی عمل کیا جا رہا ہے۔ یہ تھا کہ تمام طالب علم صاف ستھرے اور سلیقے کے کپڑوں میں علی الصباح جسمانی ورزش کے لئے میدان میں جمع ہوتے۔ آدھ گھنٹے کی ورزش کے بعد ایک وقفہ ہوتا ہے جس میں یہ لوگ ناشتہ کے لئے جاتے اور اس کے بعد ڈرل شروع ہو جاتی ہے۔ جو ۹ بجے تک ہوتی ہے اس کے بعد دو گھنٹے تک یہ لوگ صوبے کے مشہور و معروف لوگوں کے لکچروں میں شریک ہوتے جو فلسفہ سماجی معاشیات تاریخ اور اسی طرح کے دوسرے مضامین پر ہوتے تھے۔ دوپہر کے کھانے سے قبل انھیں جتھوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ یہ مختلف جتھے سواری بندوق سے نشانہ بازی اور لاٹھی چلانے وغیرہ کی تعلیم پاتے۔ دوپہر کے قبل یہ لوگ نہر پر جمع ہو کر تیراکی کی مشق کرتے اور دوپہر کے کھانے کے بعد یہ تھوڑا آرام کرتے اور شام کو جتھے بنا کر کھیل کود میں مشغول ہو جاتے ہیں آٹھ بجے رات کا کھانا ہوتا ہے۔ اور پابندی کے ساتھ دس بجے روشنی گل کرنے کا بگل ہوتا ہے۔

تعلیم کے زمانے میں خالی اوقات میں یہ نوجوان قرب و جوار کے دیہاتوں میں جاتے ہیں۔ بچوں کو جمع کرتے ہیں۔ بالغوں کو حفظان صحت اور صفائی وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کیمپ کے طالب علم نالیوں کو بہتر بنانے امداد باہمی طور پر زراعت کے طریقے سکھانے اور پنچایتوں کے فوائد بتانے میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ کیمپوں کے احاطوں میں ملازموں کو بھی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ اور بچوں کے لئے کھیل کا انتظام کیا جاتا ہے۔ قرب و جوار کے دیہاتوں کے لئے یہ بہت زیادہ مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اور اس طرح ان کی کوششوں اور دلچسپیوں سے ان دیہاتوں میں نمایاں تبدیلی کے آثار دکھائی دینے لگے ہیں۔

تعلیم پانے والوں سماجی سیوا کی ایک انجمن بھی قایم کی ہے۔ اس انجمن کے ممبر صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو خالی اوقات میں دیہات کے رہنے والوں کی خدمت کا عہد کرتے ہیں۔ کافی تعداد میں لوگ اس انجمن کے ممبر ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے فرائض کی ادائیگی میں بڑے اہتمام سے کام لیتے ہیں۔

سماجی سیوا کے کام کے علاوہ کیمپ کے طالب علموں کو اپنے مخصوص تفریحی مشاغل کو ترقی دینے کے پورے پورے مواقع بھی حاصل ہیں۔ کیمپ کے اندر صحافت اور اشاعت کے شعبے موجود ہیں۔ اور امید ہے کہ بہت جلد وہ اپنا ایک رسالہ قومی سیوا نکالنا شروع کر دیں گے۔ فوٹوگرافی کا بھی ایک شعبہ ہے جہاں ہر طرح کی سہولتیں انھیں مہیا ہیں۔ طالب علموں نے چند بہت خوبصورت اشتہارات تیار کئے ہیں۔ جو کمرہ اشاعت میں آویزاں ہیں۔ پھلوں کی تحفظ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور بہت سے طالب علم اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

نے نہایت عمدہ طریقے پر سلامی دی۔ صرف دیڑھ مہینہ کی تعلیم کے بعد طالب علموں نے اس موقعہ پر سلامی میں جس تنظیم اور سلیقہ مندی کا مظاہرہ کیا وہ مظاہرہ کیا وہ باعث مسرت تھا۔

کیمپ کے اندر تمام انتظامات تعلیم حاصل کرنے والے خود کرتے ہیں۔ باورچی خانے انھیں کی نگرانی میں ہیں اور بارکوں کو صاف ستھری رکھتے ہیں بارکوں کے اندر ان لوگوں نے دیواروں پر باپو اور دوسروں کے زرین اقوال نہایت خوبصورتی کے ساتھ کھود دیے ہیں۔ ٹکنیکل شعبے کا انتظام بھی بہت طالب علم کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ کیمپ میں تعلیم پانے والوں کا مستقبل شاندار ہے۔ آیندہ ہمارا نظم و نسق انھیں کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ لوگ وہ ہوں گے جو مہاتما گاندھی کے اصولوں کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچائیں گے۔

سماجی تعلیم کا مقصد

نئی دہلی۔ یکم جون۔ اس سال دہلی میں یکم جولائی سے بنیادی تعلیم کی اسکیم پر عمل شروع ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ سماجی تعلیم کی شروعات کی جائے گی جس کا مقصد لوگوں میں شہریت کا احساس ہے۔ اور سماجی استحکام پیدا کرنا ہے۔

اس امر کا انکشاف حکومت ہند کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے گذشتہ شام ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

مولانا آزاد نے اس اسکیم کی جزئیات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ امید ہے کہ آیندہ دو سال میں یہ اسکیم پورے صوبہ دہلی میں نافذ ہو جائے گی۔ ابتداءً یکم جولائی سے سماجی تعلیم کے ۵۰ نئے مدرسے کھلیں گے۔ اور ان کے ساتھ ہی ساتھ موجودہ ۱۵۰ اسکولوں میں عام تعلیم کے ساتھ ساتھ سماجی تعلیم بھی شامل کر دی جائے گی۔

وزیر تعلیم نے بتایا کہ دہلی میں اسکیم کی نوعیت ایک تجربہ کی سی ہوگی۔ اور یہاں جو تجربات حاصل ہوں گے ان کو مدنظر رکھ کر آیندہ سال اپریل سے اس اسکیم کو دوسرے صوبوں میں بھی نافذ کرنے کی تجویز پر بھی غور کیا جائیگا۔

مولانا آزاد نے سماجی تعلیم کی تعریف اس طرح کی کہ یہ ایک ایسا نصاب تعلیم ہے جس کے ذریعہ سے لوگوں میں شہریت کے احساس کو ترقی دی جاتی ہے۔ اور سماجی تعلقات کو مستحکم کیا جاتا ہے۔

ایشیائی معاشی کمیشن میں

اٹکمنڈ۔ یکم جون۔ ادارہ متحدہ اقوام کے ایشیائی معاشی کمیشن کے تیسرے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم نے کہا "جتنی جلدی اس بات کا احساس کر لیا جائے کہ ایشیا کے ہر ملک کو آزاد ہونا چاہیئے اور اپنی اہلیت کے مطابق آزادی سے اپنی ترقی کی راہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اتنا ہی بہتر ہے۔

یہ بات یقینی ہے کہ ایشیا کے اس حصہ میں کبھی امن نہ ہوگا۔ جہاں ایک ملک دوسرے ملک پر طاقت سے حاوی ہونے کی کوشش کریگا۔ اور مجھے افسوس ہے کہ ایشیاء کے کچھ حصوں میں اس قسم کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہ بات صرف نامناسب ہی نہیں۔ بلکہ دوراندیشی کے بھی خلاف ہے۔

ایشیا کے ممالک دوسرے ملکوں سے مشینوں اور ذرائع پیداوار کی امداد کا خیر مقدم کریں گے بشرطیکہ اس کے ذریعہ سے ایک ملک دوسرے ملک پر معاشی اقتدار حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔

حیدرآباد اور حکومت ہند

نئی دہلی۔ حکومت ہند اور حیدرآباد میں گفت و شنید کا جو سلسلہ جاری ہے اتوار کو اس میں اہم تبدیلیاں کی توقع ہے۔ اسی لئے کہ اسی دن نظام کے مشیر سر والٹر مونکٹن کے ساتھ حیدرآبادی وفد دہلی واپس آئیگا۔ نواب زین یار جنگ حیدرآبادی ایجنٹ جنرل مقیم دہلی اپنی حکومت کی فوری طلبی پر حیدرآباد روانہ ہو گئے۔ تاکہ حکومت ہند کے کم سے کم مطالبات کا جواب دیا جا رہا ہے۔

حیدرآباد کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴

مسٹر کشن چند آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اپنے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ حیدرآباد ریاست سے آنے والے مسلمان شہر و ضلع کے مسلمانوں میں پروپیگنڈا کرکے ان میں ہندوستانی یونین سے نفرت پیدا کر رہے ہیں۔ لہٰذا بغرض احتیاط یہ حکم دیا جاتا ہے کہ جو مسلمان حیدرآباد سے آویں وہ اپنے نزدیکی تھانے یا ڈی آئی ایس آفس میں اطلاع دے کر مستند ہوٹل یا سرائے میں قیام کریں۔ اطلاع کے ساتھ پورا پتہ اور دیگر تفصیلات لکھیں۔ یہ حکم دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت دیا جاتا ہے جو آج کی تاریخ سے دو ماہ تک نافذ رہیگا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک دوسرے پریس نوٹ میں حیدرآباد جانے والے مسلمانوں پر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت حیدرآباد جانے سے پہلے سٹی مجسٹریٹ کانپور سے پرمٹ حاصل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اور یہ حکم دو ماہ تک نافذ رہیگا۔

ان دونوں احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں پر قانونی کارروائی کی جائیگی۔

سٹی منصف معطل

مسٹر انوار الحسن سٹی منصف کانپور جو رشوت لینے کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے ان کو گورنمنٹ نے ۲۸ مئی سے معطل کر دیا ہے۔

مسٹر ایچ۔ پی سنہا ڈسٹرکٹ و سیشن جج کانپور نے ۱۵، ۱۵ ہزار کی دو ضمانتیں اور ۱۵ ہزار کا ذاتی مچلکہ لیکر چھوڑنے کا حکم دیدیا ہے۔ لیکن آج تک [illegible] ضمانت اور مچلکے نہ داخل ہونے کی وجہ سے مسٹر انوار الحسن جیل ہی میں ہیں معلوم ہوا ہے کہ مسٹر انوار الحسن نے ضمانتوں [illegible] کی درخواست ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں پیش کی ہے۔

پانی کے بچانے کا ہفتہ

مسٹر بی [illegible] ایم ال اے ایگزیکٹو افسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ جنھوں نے حال ہی میں ایگزیکٹو افسری کا چارج لیا ہے۔ کافی محنت سے کام کر رہے ہیں۔

پبلک پانی کو جس قدر بے دردی کے ساتھ بہا کر ضائع کرتی ہے اس سے جو تکالیف پہونچتی ہے اس کا اندازہ شاید ان کو نہیں ہوتا۔ اس احساس کے پیدا کرنے کے لئے مسٹر ورما کے مشورہ سے ڈیولپمنٹ بورڈ نے پانی کے بچانے کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ۶ جون سے ۱۲ جون تک منایا جائے گا۔ اور اس مدت میں پانی کی بربادی کے روکنے اور اس کے صحیح استعمال کے متعلق عملی مشورہ دیا جائیگا اور ریڈیو کے ذریعہ اس ہفتہ کی کارروائی براڈکاسٹ کی جائے گی جس میں پانی کے بربادی کے نقصانات اور پانی کے صحیح استعمال کے طریقے بیان کئے جائیں گے۔ تاکہ پبلک کو صحیح طور پر اس کا علم ہو جائے کہ ان کی ذرا سی کاہلی اور غفلت سے ان کے دوسرے بھائیوں کو کس قدر تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔

۶ جون ۸ بجے رات کو آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن لکھنؤ سے مسٹر ہری شنکر دویارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ ایک تقریر اسی ہفتہ کے سلسلہ میں براڈکاسٹ کریں گے امید ہے پبلک اس کو سننے کی کوشش کریگی۔

کامریڈ چترویدی ضمانت پر رہا

مسٹر ٹی کے چترویدی وکیل اور مقامی کمیونسٹ لیڈر جو اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے کہ ان کے یہاں مسٹر ایس ایس یوسف روپوش تھے۔ اور کچھ کارتوس بھی ان کے بنگلے سے نکلے تھے۔ ان کو دس دس ہزار کی دو ضمانتیں دینے پر رہا کر دیا گیا ہے۔

سٹی کانگریس کمیٹی کے انتخابات

۵ جون کو سٹی کانگریس کمیٹی کے عہدہ داران کا انتخاب ہوگا۔ سری شیونرائن ٹنڈن اور مسٹر حمید خان پریسیڈنٹ اور جنرل سکریٹری اس دفعہ ان عہدوں کے امیدوار نہیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں عہدوں کے لئے تقریباً ایک درجن حضرات امیدوار ہیں۔ اور روز و شب کنویسنگ کر رہے ہیں۔ اس الکشن سے اہل شہر کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔

رہا شدہ قیدیوں کی امدادی انجمن

یوپی کے رہا شدہ قیدیوں کی امدادی انجمن (ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ سوسائٹی) نے جیل خانوں میں کتب خانوں کی اصلاح کی ایک اسکیم تیار کی ہے اس کے مطابق ہر ایک جیل خانہ کم سے کم ڈھائی سو روپیہ کی کتابیں خریدے گا خریدی جانے والی کتابوں کی ایک فہرست تیار ہو رہی ہے۔ یہ کتابیں ایسی ہوں گی جو قیدیوں کے ذہنی اخلاق میں انقلاب پیدا کر دیں۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جو اس کے ہر پہلو پر غور کرے گی۔

کپڑے کے دام کم ہو رہے ہیں

موٹے کپڑے کے دام برابر گر رہے ہیں مثلاً مارکین جس کے کنٹرول کے دام ۸ تھے وہ ایک روپیہ چار آنہ گز کے حساب سے فروخت ہو رہی تھی اب اس کے دام گیارہ و بارہ آنہ تک آ گئے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ دس آنہ تک آ جائیں گے لیکن اچھے اور باریک کپڑے کے دام ابتک نہیں کم ہوئے ہیں۔

کپڑے کے مل مالکوں اور تاجروں کو چاہیئے کہ اس کے دام بھی کم کریں ورنہ گورنمنٹ مجبور ہوگی کہ وہ کو آپریٹو سوسائٹی کی اسکیم کو نافذ کرے۔

کپڑے کا کنٹرول نہ کیا جائے

کانپور کپڑا کمیٹی نے ایک میموریل بھیجکر سنٹر گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ کپڑے کا کنٹرول دوبارہ نہ کیا جائے۔ اس سے پبلک اور گورنمنٹ دونوں کو نقصان پہونچے گا۔

ہمارے خیال میں یہ اس وقت ممکن ہے کہ جب مل مالکان اور تاجر نفع خوری کے جذبہ کو کم کرکے پبلک کے مفاد کا بھی [illegible]

کانپور کلکٹری کے خزانچی

کہا جاتا ہے کہ کانپور کلکٹری کے خزانچی کے ساتھ دوسرے دو آدمی اس جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں کہ وہ سرکاری افیون فروخت کرتے ہیں۔ خریداری کے لئے نوٹ نشان کرکے بھیجے گئے تھے۔ ان پاس سے ایک سیر افیون بھی برآمد ہوئی ہے۔

راشن کا محکمہ

راشن کے محکمہ کے ۱۳ سو ملازمان میں سے صرف دو سو ملازمان کو اس ماہ کے آخر تک کے لئے روک لیا گیا ہے۔ باقی گیارہ سو آدمی بیکار ہو گئے ہیں۔

وائرلس کی گرفتاری

کرنیل گنج کے حلقہ میں پولیس نے ایک مکان کی تلاشی لے کر وائرلیس یعنی بے تار کا آلہ چالو حالت میں گرفتار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں تین آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

پناہ گزینوں کے لئے اسکیم

یوپی گورنمنٹ نے پناہ گزینوں کے لئے انڈسٹریل کوآپریٹو اسکیم جاری کی ہے جس کے ذریعہ ان لوگوں کو کاروبار کرنے کی آسانی دی جائے گی

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے طے کیا ہے کہ گنگا پور میں پناہ گزینوں کی ایک بستی آباد کی جائے۔ [illegible] ایک سو ایکڑ زمین دینا طے ہوا ہے۔

لکشمی کاٹن ملس

لکشمی کاٹن [illegible] بتایا گیا۔ کوئی بنیاد نہیں ہے کہ بورڈ نے مزدوروں [illegible] کے لئے مل کے منتظمان تیار ہیں۔ البتہ منتظمان مل اپنی مرضی سے دوبارہ رکھنے کا حق ضرور رکھتے ہیں۔

ڈیڑھ سو کارتوس

میاں محمد لطیف پروپرائٹر ایسٹرن بیٹری جو آج کل اپنے صاحبزادہ کے شادی کے سلسلہ میں لاہور گئے ہوئے ہیں ان کا ایک موٹر گیرج توپ خانہ بازار میں ہے اور جو بالکل غیر محفوظ ہے۔ ۲ جون کی صبح کو اس موٹر گیرج کی تلاشی پولیس نے لی اور موٹر کی گدی کے نیچے سے ۱۵۲ کارتوس برآمد کئے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے مسٹر غلام دستگیر جو کہ ایسٹرن بیٹری کے ملازم ہیں ان کو گرفتار کرکے ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

قتل میں ایک کانگریسی گرفتار

اکبرپور پولیس نے منڈلی کانگریس کمیٹی کے سابق پریسیڈنٹ پنڈت منالال دوبے کو ایک مقامی

تعمیری کام کرنے والوں کو سیاست سے علیحدہ ہونے کا مشورہ

کارکنوں کی کانفرنس میں اچاریہ کرپلانی کا خطبہ صدارت

"کانگریس کا مقصد ہمیشہ عوام کی خدمت رہا ہے"

کان پور ۔ ۳۰ مئی ۔ "اگر تعمیری کام مہاتما گاندھی کی ذہنیت کے ماتحت کرنا ہے تو موجودہ حالات میں ایسے کام کرنے والوں کی ضرورت ہے جن میں تبلیغی جوش موجود ہو ۔ ایسی جماعت کو فی الحال سیاست سے بالکل الگ رہ کر اپنے کو تعمیری کام کو منظم کرنے کے لئے وقف کر دینا چاہیئے ۔"

آج اچاریہ کرپلانی سابق صدر کانگریس نے یو پی کے تعمیری کارکنوں کی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کہے ۔ انھوں نے کہا اگر ہمیں کانگریس کے تعمیری کام کا فلسفہ و سیاست سمجھنا ہے تو اس کے لئے کانگریس کے ابتداء سے ارتقاء کا مطالعہ ضروری ہے ۔ کانگریس کا مقصد شروع ہی سے عوام کی خدمت تھا ۔ تقسیم بنگال کا مسئلہ پیدا ہونے کے بعد سے کانگریس نے سوراج حاصل کرنے کی کوشش کی جس کا مقصد غیر ملکی حکومت سے نجات اور اس کی جگہ پر عوام کی حکومت کا قیام تھا ۔ اور ہندوستانی سیاست میں مہاتما گاندھی کے حصہ لینے کے بعد سوراج کا نظریہ زیادہ وسیع ہو گیا ۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے اچاریہ کرپلانی نے کہا گاندھی جی نے ہندوستان آنے کے بعد پہلے تو اپنی سرگرمیوں کو صرف اصلاحی اور تعلیمی مسائل تک محدود رکھا لیکن جلد ہی انھوں نے محسوس کیا کہ ان باتوں کے حصول کے لئے بھی سیاسی طاقت کی ضرورت ہے ۔ کیوں کہ غیر ملکی طاقت مشکلات پیدا کرتی ہے ۔ گاندھی جی اخلاقی سماجی معاشی اور سیاسی انقلاب ایک ساتھ چاہتے تھے ۔ ان کا خیال تھا کہ ہماری غلامی کی سب سے بڑی وجہ ہم میں قومی کردار کی کمی ہے ۔ اور وہ محض سیاسی مظاہروں سے نہیں حاصل کی جا سکتی ۔ قومی کردار کا سدھار پر امن سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ اخلاقی ۔ سماجی اور معاشی اصلاح کی اسکیموں ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے ۔ اسی لئے انھوں نے عدم تشدد [illegible] انقلابی تحریک یعنی ستیہ گرہ [illegible] تعمیری کام [illegible] پیش کی اور کہا کہ جب تک [illegible] تعمیری [illegible] نہیں کیا جائے گا [illegible] ستیہ گرہ کامیاب [illegible] [illegible] کرپلانی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا [illegible] پاکیزگی اور اس کے کردار کی تعمیر [illegible] نقطہ نظر سے شروع کیا جانا چاہیئے ۔ چرخہ ۔ گاؤں سدہار ۔ فرقہ وارانہ اتحاد ۔ چھوت چھات کا خاتمہ ۔ شراب بندی ان سب کاموں کا مقصد انسانوں کے اندر ایک اعلیٰ کردار پیدا کرنے جس کے ذریعہ بڑا سے کام انجام دیا جا سکے ۔

گاندھی جی نے ایک بزرگ ہستی کی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دے کر قوم کا ایک کردار بنانے کی کوشش کی ۔ اور اس اعلیٰ کردار کے ذریعہ انقلابی کام انجام دئے ۔ اگر ہمیں آزاد ہندوستان میں اہنسا اور بے لوٹ کھسوٹ کا سماجی نظام قایم کرنا ہے تو ہمیں گاندھی جی کے بتائے ہوئے طرز عمل پر تعمیری کام کو خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ کرنا ہوگا ۔

اچاریہ کرپلانی نے کہا کہ عالمی جنگ کے بعد بین اقوامی حالات سے مجبور ہو کر برطانیہ ہندوستان چھوڑنے پر تیار ہو گیا ۔ اور ہم آزاد ہو گئے لیکن اس آزادی کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی تقسیم بھی آئی ۔ اور تقسیم اتنی تیزی کے ساتھ عمل میں لائی گئی کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا جس کے نتیجہ میں بہت سے پیچیدہ مسائل اٹھ کھڑے ہوئے جن کو ابھی تک اچھی طرح سلجھایا نہیں جا سکا ہے ۔ ہمارے لیڈر ابھی تک ان سیاسی مسائل کے سلجھانے میں الجھے ہوئے ہیں ۔ اور وہ تعمیری کاموں کی طرف کوئی توجہ نہیں کر سکے ہیں ۔

اعتقاد کی کمی ۔

لیکن اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ ان کے اندر تعمیری پروگرام پر وہ عقیدہ نہیں پایا جاتا جو گاندھی جی نے پیدا کرنے کی کوشش کی تھی ۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی خود ایسا پروگرام نہیں جو ملک کے سامنے پیش کریں ۔ اور اس کی طرف اسے لے جا سکیں ۔ اس وقت عوام ایک بے چینی کے عالم میں ہیں ۔ غذا ۔ کپڑا رہائش تعلیم طبی امداد جو جسمانی زندگی کے لئے ضروری چیزیں ہیں جن کا کال ہو رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی حکومت کی طرح ہماری قومی حکومت بھی صرف پولیس کے فرایض انجام دینے ہی تک محدود ہے ۔ جن کا کام صرف تب ہم امن اور ٹیکس کی وصولی رہ گیا ہے ۔ یہ بات

اور مرکزی حکومتیں سیاسی مسائل میں پھنسی ہوئی ہیں ۔ رہی کانگریس اس کی بھی تمام سرگرمیاں انتخابات کے لڑنے اور جگہیں حاصل کرنے تک محدود ہو گئی ہیں ۔ اس طرح تعمیری کام کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جا سکی ہے ۔

اچاریہ کرپلانی نے کہا کہ اگر ہمیں کوئی تعمیری کام کرنا ہے تو ہمیں اسی اسپرٹ اور اسی جذبہ سے کرنا چاہیئے ۔ جس کی گاندھی جی تبلیغ کرتے رہے ہیں ۔ اس کے لئے پر جوش سر فروش مخلص کارکنوں کی ضرورت ہوگی ۔ جو خالص نقطہ سے کام میں لگ جائیں ۔ اور سیاست سے بالکل الگ رہیں ۔ اس وقت یہ کام بڑے پیمانہ پر شکل سے شروع کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے لئے وقت کی ضرورت ہوگی ۔ لیکن صوبوں میں فی الحال کام کو شروع کیا جائے ۔ اور جب [illegible] ایک ایسا ادارہ قایم ہو جائے تو ان صوبائی اداروں میں ربط پیدا کرنے کے لئے مرکزی ادارہ اور [illegible] قایم کیا جا سکتا ہے ۔ ایسے لوگ جو پورے خلوص اور جفا کشی سے کام کرنا چاہیں گے وہ ایک کمیٹی بنا لیں گے ۔ یہ لوگ سیاست میں اس حد تک حصہ لے سکیں گے کہ ان کے حصہ لینے سے تعمیری کام میں آسانیاں پیدا ہوں گی ۔ مقامی بورڈ میں ممبر ہو سکتے ہیں ۔ وہ اسمبلی میں بھی جا سکتے ہیں ۔ حکومت کی ذمہ داریاں بھی سنبھال سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ اس کا مقصد تعمیری کام کو آگے بڑھانا ہو ۔ لیکن یہ لوگ سیاست میں حصہ انفرادی حیثیت سے لیں گے ۔ اس کا تعلق ادارہ سے بالکل نہ ہوگا ۔ اور نہ اس کے لئے ادارہ کے نام کو استعمال کر سکیں گے ۔

یو پی میں لوک سیوا سنگھ قایم کیا جائے گا

تعمیری کارکنوں کی کانفرنس میں قرارداد منظور

کان پور ۳۰ مئی ۔ آج رات کو یو پی کے تعمیری کارکنان کے کانفرنس کے کھلے اجلاس میں پنڈت گووند بلبھ پنت نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی جس کی اچاریہ جگل کشور نے تائید کی ۔ اور وہ بالاتفاق منظور ہو گئی ۔ یو پی کے تعمیری کارکناں کی یہ کانفرنس ملک کے انتہائی نازک لمحات میں ہو رہی ہے ۔ ہندوستان نے سالہا سال کی جدوجہد اور قربانی کے بعد مہاتما گاندھی کی قیادت میں آزادی حاصل کی یہ آزادی محض سیاسی ہے ۔ اور ہمارے سماجی و معاشی مسائل کا کوئی حل نہیں ہوا ہے ۔ گاندھی جی نے آزادی کی جدوجہد کے زمانہ میں ہمارے سامنے ایک مکمل تعمیری پروگرام رکھا جس کا مطلب صرف سیاسی سوراج کا حصول یا قومی آزادی ہی نہ تھا بلکہ ایک نئے سماجی نظام کا قیام بھی تھا جس کی بنیاد مساوات اور انصاف پر تھی ۔ گاندھی جی کا یہ اہم پروگرام پورا نہ ہو سکا ۔ اس اسکیم کو پورا کرنے کے لئے گاندھی جی نے اپنے قتل سے چند ہی دن پہلے لوک سیوک سنگھ قایم کرنے کا خیال کیا تھا ۔

تجویز میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ تعمیری کارکنوں کی اس کانفرنس کا عقیدہ ہے کہ اس پروگرام پر عمل کرنے کی سخت ضرورت ہے ۔ صرف اپنی حاصل شدہ آزادی کو بچانے کے لئے ہی اس پر عمل ضروری نہیں ہے بلکہ ایسی بے طبقہ کی سوسائٹی کے قیام کے لئے بھی ضروری ہے ۔ جس میں سماجی اور معاشی جمہوریت ہو ۔ اور جہاں کوئی کسی سے غلط فائدہ نہ اٹھا سکے ۔ یہ صرف عدم تشدد حق کی پیروی اور پاکیزہ ذرائع سے حاصل ہو سکتا ہے جس کے لئے ہر شخص کو اپنی ضروریات زندگی میں خود کفالتی ہونا ضروری ہے ۔ اسی کے ذریعہ ہر شخص نشو و نما پا سکتا ہے ۔ اور قوم دنیا کے امن و امان میں امداد کر سکتی ہے ۔

صوبہ کے عوام میں قومی تعمیر کے پروگرام میں حصہ لینے کا جذبہ موجود ہے ۔ اس جذبہ کو مد نظر رکھ کر صوبہ میں تعمیری کام کو منظم کرنے کے لئے یہ کانفرنس طے کرتی ہے کہ لوک سیوک سنگھ بنایا جائے ۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ سیوک سنگھ کو جس جذبہ کے ماتحت بنایا جا رہا ہے ۔ اس کا لحاظ کرتے ہوئے یہ جماعت کانگریس اور حکومت کو قومی تعمیری کے کام میں مدد دے گی ۔ اپنے کام میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے سیوک سنگھ صوبہ کے تمام تعمیری مرکزوں کو متحد کرنے کی کوشش کرے ۔

سنگھ ایک مقامی کمیٹی مقرر کرے گا جو اس کی طرف سے کام کرے گی ۔ ایسا دستور قواعد بنائے گی جو گاندھی جی کو سنگھ کے لئے بنانا چاہتے تھے ۔ اور سنگھ کی مالیات کا بھی انتظام کرے گی ۔ صوبہ کے وزیر اعظم اور صدر صوبہ کانگریس کمیٹی کو اس کمیٹی کا ممبر ہونے کی دعوت دی جائیگی ۔

کانفرنس کو امید ہے کہ عوام صوبہ کانگریس کمیٹی اور حکومت لوک سیوک سنگھ کے ساتھ اشتراک کرے گی اور اس کو امداد دے گی ۔

پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا حالاں کہ ہم کو آزادی مل گئی ہے لیکن ہم جمہوریت کے صحیح اصولوں پر حامل نہیں ہیں اچھے اوصاف اپنے کو مضبوط بنانا اور ایک دوسرے کی مدد کرنا ہی رام راج کی بنیاد ہے جو مہاتما گاندھی کا نصب العین تھا ۔ گاندھی جی تعمیری پروگرام اس لئے حامی تھے تاکہ ہم خود اپنی کفالت کر سکیں ۔ تعمیری پروگرام سے گاندھی جی کا مقصد یہ تھا کہ ہماری سماجی برائیاں دور ہو جائیں ۔ اور ہم پستی سے نکل سکیں ۔ ذات پات چھوت چھات اور غریبی حقیقی سوراج کے حصول میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں ۔

تعمیری پروگرام کو اختیار کر کے اور اس کا پرچار ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں کر کے ہی ایک ایسی مضبوط قوم بنا سکتے ہیں ۔ حصول آزادی کے بعد ہم کو پاکیزہ خیالات کے ساتھ اپنے پیروں پر کھڑا ہونا ہوگا ۔ ہمیں لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا سیکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ اسی طرح ہم ایک جمہوری سماج کی بنیاد مساوات و اخوت پر ہو بنا سکتے ہیں ۔ دنیا کی تاریخ میں ایسا سماج جس کی بنا اہنسا پر ہو بے مثال ہے ۔ یہ ایک ایسا سماج ہے جس میں چھوٹے سے چھوٹا انسان مساوی مواقع رکھتا ہے ۔ عدم تشدد ایک ایسا ہتھیار ہے ۔ جو کہ ہم کو مضبوط بنا سکتا ہے ۔ کوئی قوم ہم کو ذلیل نظر سے نہیں دیکھ سکتی اگر ہم مہاتما گاندھی کی بتائی ہوئی اہنسا پر عمل کریں ۔

آخر میں پنڈت پنت نے کہا کانگریس نے تعمیری پروگرام کی طرف اچھی طرح توجہ نہیں کی جس کا مقصد انفرادی پاکیزگی ہے ۔ اور اس کا سیاست سے دور کا تعلق نہیں ہے ۔ تعمیری کام کا مقصد سب کو مساوی معیار پر لانا مساوی مواقع فراہم کرنا ہے ۔ یہ حق و عدم تشدد کا پیغام ہے ملک کے ہر کونے تک پہونچانا چاہیئے ۔ ہم اس میدان میں ایسے آدمی چاہتے ہیں جو واقعی اس کام کو کرنا چاہتے ہوں ۔ تاکہ وہ ایک متحدہ محاذ بنا کر دنیا کی قوموں کو اپنی مضبوطی کا ثبوت دے سکیں ۔ مہاتما گاندھی نے ہمیں خوش حالی کا راستہ دکھایا ہے ۔

کانفرنس نے ملک میں کپڑے کی قلت کے بارے میں ایک قرارداد منظور کی یہ قرارداد یو پی اسمبلی کے اسپیکر شری پرشوتم داس ٹنڈن نے پیش کی اس کی تائید شری دھیرن مجمدار نے کی ۔

یہ کانفرنس ملک میں کپڑے کی قلت کو انتہائی فکر مندی سے دیکھتی ہے اس قلت کو دور کرنے کا سب سے آسان اور سب سے سریع طریقہ دیہاتوں میں کپڑوں کے کاتنے اور بننے کا رواج دینا ہے ۔ اس سے کانفرنس کا بھی ایک مقصد پورا ہوگا ۔

اس کانفرنس کو امید ہے کہ میونسپلٹیاں ڈسٹرکٹ بورڈ اور گرام پنچایت ہاتھ کے کتے اور ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑے کو ترقی دینے میں ہر ممکن مدد دیں گی ۔

اس کانفرنس کی یہ بھی تجویز کی لوکل باڈیز کے تحت جتنے اسکول ہیں ۔ ان میں کاتنے کو لازمی کر دیا جائے اور طالب علموں و استادوں سے کھادی استعمال کرنے کی تلقین کی جائے ۔

کپڑے پر از سر نو کنٹرول ہونے کا امکان

نئی دہلی ۔ ۳۰ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے تمام صوبائی حکومتوں کو مطلع کیا ہے کہ اگر جون تک کپڑے کی حالت کچھ سدھری نہیں تو حکومت کوئی نہ کوئی عملی قدم ضرور اٹھائے گی ۔ تاکہ صارفین کو مناسب دام پر کپڑا مل سکے ۔ ممکن ہے کہ پھر کنٹرول عائد کر دیا جائے ۔ اور ملوں کے کپڑے کے سارے ذخائر پر حکومت قبضہ کر لے ۔

معلوم ہوا ہے کہ اس معاملے میں صوبے کے وزراء اعظم کی رائے معلوم کرنے کے لئے ان کی ایک کانفرنس طلب کی جائے گی ۔

کاغذ کی موجودگی

اندازہ ہے کہ اس وقت ملک میں کاغذ کے ۱۵ کارخانے ہر سال گیارہ لاکھ ٹن کاغذ تیار کرتے ہیں ۔ اور باہر سے ۱۹۴۷ء میں ایک لاکھ ۵۴ ہزار ٹن کاغذ اور گدے منگایا گیا ۔ برطانیہ میں ڈیڑھ سو پونڈ کناڈا میں پونے دو سو پونڈ اور امریکہ میں تین سو پونڈ کاغذ فی آدمی خرچ ہوتا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان میں ایک عشاریہ چار پونڈ کاغذ فی آدمی خرچ ہوتا ہے ۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ہندوستان میں سستے کاغذ کی بہت مقدار کی ضرورت ہوگی ۔ اور یہ بھی لکڑی ہی سے تیار ہوتا ہے ۔

چوڑے پتوں کی نرم لکڑی سے اخباری کاغذ بنانے کے تجربات بھی ہو رہے ہیں ۔

ایک تجویز یہ بھی ہے کہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں نوجوانوں کو کاغذ اور لکڑی کے گودے سے متعلق صنعتوں کی اعلیٰ تربیت دینے کا باقاعدہ انتظام کیا جائے فی الحال ہر سال پندرہ طلبا کو تربیت کی آسانیاں دی جائیں گی ۔ لیکن بعد میں یہ انتظام وسیع کر دیا جائے گا ۔

بروسلز میں ۳۲ ملکوں کی کانفرنس

بروسلز ۔ ۳۰ مئی ادب اور دیگر فنون لطیفہ کے نمونوں اور شاہ کاروں کے تحفظ کے لئے ۵ جون کو یہاں ۳۲ ملکوں کی جو کانفرنس ہونے والی ہے ۔ اس میں ہندوستانی بھی شامل ہوگا ۔ یہ کانفرنس تمام ملکوں کے کاپی رائٹ کے قوانین کو ہم آہنگ اور یکساں بنانا چاہتی ہے ۔

سیوادل کے اجتماع میں مسز کرپلانی کی تقریر

کانپور ۔ ۳۰ مئی ۔ مسز کرپلانی نے پھول باغ میں کانگریس سیوادل کے رضا کاروں کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہری کانگریس سیوادل نے ایک ماہ کے اندر جو حیرت انگیز ترقی کی ہے ۔ وہ قابل صد ستائش ہے ۔ یہ بڑی مسرت افزا بات ہے کہ نوجوان عورتیں ایک ایسے ادارے میں شریک ہو رہے ہیں ۔ جو نہ صرف جسمانی بلکہ سماجی اور تمدنی تربیت دیتا ہے ۔

مسز کرپلانی نے کہا کہ ہم کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم کو آزادی بہت مصیبتوں کے بعد ملی ہے ۔ اور اسے ہمیں ہر قیمت پر باقی رکھنا ہے ۔ آزادی سے ایک قوم کے ہر شعبہ میں تبدیلی ہو جاتی ہے ۔ ترکی جو ایک عرصہ تک مصیبت اٹھاتا رہا ۔ مصطفیٰ پاشا کی قیادت میں ایک بہت بڑا انقلاب ہوا ۔ چین کے باشندے جمہوریت کے مستحکم اصولوں کی بنیاد پر ایک عظیم الشان قوم بننے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اسی طرح ہم کو آزادی کے بعد اپنے میں تبدیلیاں کرنا چاہیئے ۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے ملک کے باشندوں میں ایک نئی روح پھونکیں تاکہ ہم اپنا مقصد عزیز پورا کر سکیں ۔

مسز کرپلانی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ وہ دروازے جو غیر ملکی اقتدار کے وجہ سے اب تک بند تھے ۔ اب کھل گئے ہیں ۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو جنگ و امن کے تمام فنون کی تعلیم دیں ۔

اپنا سلسلہ کلام ختم کرتے ہوئے مسز کرپلانی نے کہا ہمیں اپنی نوجوان عورتوں اور مردوں کو کیمپ کی سخت زندگی کے ذریعہ تربیت دینی ہے ۔ ہم کو اصولوں پر جو مہاتما گاندھی نے بتائے ہیں ۔ ایک عظیم الشان قوم کی تعمیر کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے ۔

مسٹر گنگا سہائے چوبے جنھوں نے پہلے تقریر کی تھی ادارہ کے مقصد کو بیان کیا اور کہا کہ کیمپ ایک ماہ پہلے شروع کیا گیا تھا اس دوران میں ڈھائی ہزار رضا کار بھرتی ہو چکے ہیں ۔ انھوں نے کہا کہ اگرچہ ادارہ میں بہت سے لوگ شریک ہو چکے ہیں ۔ لیکن مزدوروں اور طالب علموں کی طرف سے اس کی تائید نہیں ہو رہی ہے ۔

ہندوستانی ملکی زبان ہو

بمبئی ۔ ۲۹ مئی ۔ سوشلسٹ پارٹی کی نیشنل اکزیکیوٹو نے اس ہفتہ اپنے بلگام کے جلسہ میں لسانی صوبوں کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے ۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ صوبوں کی تشکیل میں لسانی بنیاد پر زور دینا چاہیئے ۔ بشرطیکہ ان کی معاشی حالت اور جغرافیائی سالمیت کا لحاظ رکھا جائے لسانی صوبوں اور مرکز میں بیگانگی کا احساس نہ پیدا ہونے کے لئے انھیں ایک ملکی زبان کو ہندوستانی ہونا چاہیئے ۔ اس مسئلہ کو دوسرے مسائل کی طرح باقاعدگی اور معقول طریقہ سے طے کرنا چاہیئے ۔

ابھی کاغذ کا کنٹرول ختم نہ ہوگا

نئی دہلی ۔ ۳۰ مئی ۔ حکومت ہند کا خیال ہے کہ ابھی کاغذ کے کنٹرول ختم کرنے کا وقت نہیں آیا ہے ۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ

"چیزوں پر سے دھیرے دھیرے کنٹرول ختم کر دینے کی پالیسی کے پیش نظر حکومت کچھ دنوں سے اس پر غور کر رہی ہے کہ کاغذ کا کنٹرول ختم کر دینا چاہیئے یا نہیں ممکنہ نتائج کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کاغذ کے کنٹرول ختم کر دینے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے ۔

دیسی کاغذ کے قیمتوں میں ترمیم ہونے کے بعد سے کاغذ کے کارخانے قیمتوں کے از سر نو تعین پر زور دے رہے ہیں ۔ یہ معاملہ درآمدی محصول بورڈ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے ۔ اس دوران میں کاغذ میں ایک آنہ فی پونڈ کا اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ نئی قیمتوں کے احکام جاری کئے جا رہے ہیں ۔ یہ یکم جون سے نافذ ہو جائیں گے ۔

دفتی اور موٹے قسم کے کاغذوں کی قیمت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا ۔

معاشی کمیشن میں پنڈت نہرو کا خطبہ

اوٹا کمنڈ ۔ ۲۹ مئی ۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ ایشیا اور مشرق بعید کے معاشی کمیشن میں پنڈت جواہر لال نہرو جو خطبہ ہندوستانی اور انگریزی میں دیں گے وہ تحریری نہیں زبانی ہوگا ۔

ملک میں صرف ایک اسکاوٹ ایسوسی ایشن ہو

نئی دہلی۔ ۳۰ مئی۔ بوائے اسکاوٹ ایسوسی ایشن اور ہندوستان اسکاوٹ ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے متفقہ طور پر اس بات پر پسندیدگی کا اظہار کیا کہ وہ اپنے کو بین اقوامی ادارے میں شامل کر دیں۔ ادارے بالکل غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ بنیاد پر چلائیں اس رضامندی کی تصدیق ابھی ان کی قومی مجلس سے ہونی باقی ہے۔

یہ فیصلہ انڈین بوائے اسکاوٹ ایسوسی ایشن اور ہندوستان اسکاوٹ ایسوسی ایشن کے ایک مشترکہ جلسہ میں ہوا۔ اس جلسہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ان دونوں اداروں کے تین تین ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جس کے چیرمین ڈاکٹر تاراچند تعلیمی مشیر حکومت ہند ہوں گے۔ اور گورنر جنرل کے ڈپٹی پرائیوٹ سکریٹری کمانڈر جی ایچ نکلس اس کی تفصیلات مرتب کرنے میں امداد کریں گے۔ اس کمیٹی کا جلسہ ۱۱ جون کو ہونا قرار پایا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم نے ان دونوں اداروں کو مشترکہ جلسہ کی صدارت کی۔ انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ محکمہ تعلیم کا چارج لینے کے بعد ہی سے وہ اسے محسوس کر رہے تھے کہ دو اداروں کا ایک ساتھ جاری رہنا جن کا مقصد ایک ہو غیر ضروری ہے اس سے قبل ان دونوں اداروں کے وجود میں آنے کے جو بھی اسباب ہوں لیکن ہندوستان کے نئے ڈھانچے میں ان کا الگ الگ وجود غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس سے متعلق لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے بھی وہ گفتگو کر چکے ہیں۔

انھوں نے بتایا کہ لارڈ بیٹن نہ صرف یہ کہ وہ ان دونوں اداروں کو ایک کرنے کے موافق تھے۔ بلکہ اس کام کے انجام دینے میں پوری امداد کے لئے تیار تھے۔

وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا کہ اس سلسلہ میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے جو امداد اور مشورہ دیا ہے۔ اس کا ہمیں مشکور ہونا چاہیئے۔ ان کے مشوروں سے ہمیں کافی فائدہ پہونچا۔

مولانا آزاد نے پھر دونوں اداروں کے ایک ہونے پر زور دیا۔ اور کہا ان کے ایک ہونے کے بعد مشترکہ ادارہ کو بین اقوامی ادارہ سے متعلق ہونا چاہیئے۔ اور غالباً اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اس ادارہ کو تمام سیاسی اور فرقہ وارانہ جھگڑوں سے الگ رہنا چاہیئے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی پریشانی

جوہانسبرگ۔ جنوبی افریقہ میں مقیم ہندوستانیوں نے قوم پروروں کی انتخابی کامیابی کی خبر خوف و رنج کے جذبات کے ساتھ۔ اس خوف و رنج کی وجہ وہ بیانات ہیں جو گذشتہ چند مہینوں میں قوم پروروں نے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی پوزیشن کے بارے میں دیا تھا۔

گذشتہ رات کو نٹال اور ٹرانسوال کے سیتہ گرہیوں کا جلسہ ڈربن میں ہوا۔ اس جلسہ میں قوم پروروں کی کامیابی سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ اس پر غور کیا گیا۔

قوم پروروں نے اپنی انتخابی تقریروں میں اس بات کا اکثر مطالبہ کیا کہ جنوبی افریقہ میں مقیم ہندوستانیوں کو ہندوستان واپس بھیج دیا جائے۔ ان کے نزدیک جنوبی افریقہ کے ہندوستانی مسئلہ کا یہی ایک حل ہے۔

شہنشاہ جاپان دست بردار نہیں ہوں گے

ٹوکیو۔ جاپان کے شاہی محل کے ایک بڑے افسر نے غیر ملکی اخبارات میں اس شائع شدہ خبر کی تصدیق کہ شہنشاہ جاپان تخت سے دست بردار ہونے والے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ اگرچہ اس قسم کے مسائل پر بحث کرنا سرکاری منصب میں داخل نہیں ہے۔ پھر بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شہنشاہ جاپان نے جاپان کی تعمیر نو کے لئے اپنا اثر استعمال کرنے کا عزم کر لیا ہے۔

باجلاس جناب شری ...... صاحب بہادر جج خفیفہ سیول جج اعظم گڈھ

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ

(آرڈر ۹۔ قاعدہ ۱۳)

بعدالت خفیفہ سول جج صاحب بہادر اعظم گڈھ

مقدمہ نمبر ۱۴۲ بابت سنہ ۱۹۴۷ء

متفرقہ نمبر ۱۵ بابت سنہ ۱۹۴۸ء

منکی بھر مدعا علیہ سائل

بنام ترینی سنگھ مدعی فریقثانی

بنام ترینی سنگھ ولد سیتارام سنگھ پاس چوکی مینرا پرگنہ دیوگاؤں حال وارد نپڈریا امراری ڈاکخانہ نپڈریا ضلع بلاس پور سی پی۔ C. P.

ہرگاہ مدعا علیہ مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء جو مقدمہ مذکور الصدر میں صادر ہو چکی ہے پیش کی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۱۷ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۸ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کریں۔ کہ نام بردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کی جاوے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم اودیا شنکر سنہا منصرم

مہر عدالت عدالت خفیفہ سول جج اعظم گڈھ

جنرل آرتھر کے واپس جانے کی وجہ

واشنگٹن۔ صدر ٹرومین نے بتایا ہے کہ یوم فتح جاپان کے بعد میں کئی دفعہ جنرل میک آرتھر کو امریکہ بلا چکا ہوں مگر انھوں نے ہر مرتبہ اس لئے واپس آنے سے انکار کیا کہ انھیں ابھی اپنے فرائض پورے کرنا باقی ہیں۔

ہندوستان نے حکومت اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا

نئی دہلی ۲۳ مئی۔ حکومت ہند کے محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان سے پوچھا گیا کہ آیا ہندوستان کے سفیر متعینہ مصر ڈاکٹر سید حسین نے جو بیان دیا ہے کہ حکومت ہند ہر طرح عربوں کے حق میں ہے حکومت ہند کی پالیسی کا آئینہ دار ہے۔ ترجمان نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر سید حسین کے متعلق اخباروں میں غلط خبریں شائع ہوئی تھیں۔ اس لیے اس بیان کے صحیح ہونے کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ حکومت ہند کی پالیسی یہ ہے کہ وہ فلسطین کے حالات کا مطالعہ کرے۔ حکومت اسرائیل کے وزیر خارجہ موسیو موشی شرطاق نے حکومت ہند کو بھی اسرائیلی حکومت کے تسلیم کرنے کے لئے لکھا ہے لیکن بین الاقوامی سیاسی رواج کے مطابق جواب نہیں بھیجا گیا۔ کیونکہ جواب دینے کے معنی ہی حکومت اسرائیل کو تسلیم کرنا ہوتا۔

کوئی حکومت مضبوطی اور استقلال کے بعد ہی تسلیم کی جا سکتی ہے۔ اور حکومت اسرائیل کے لئے بھی یہی شرط ہے ترجمان نے کہا کہ ہندوستان کو فلسطین کے مسئلہ سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

کشمیر کمیشن کی پہلی نشست

لیک سکسس۔ ۲۸ مئی۔ ادارہ اقوام متحدہ کے مقرر کردہ کشمیر کمیشن نے اپنی رپورٹ ایک بے ضابطہ نشست میں آج یہ فیصلہ کیا کہ کمیشن کا پہلا اجلاس باضابطہ جلسہ ۱۵ جون کو جنیوا میں ہوگا۔

مجوزہ نشست میں کمیشن کی ترتیب و تنظیم پر غور کیا جائے گا۔ کشمیر کمیشن میں چیکوسلاواکیہ ارجنٹائن بلجیم کولمبیا اور امریکہ کے مندوبین شامل ہیں جنیوا سے کمیشن جس قدر ممکن ہوگا ہندوستان کے لئے روانہ ہوگا۔

اب تک حسب ذیل ملکوں نے کشمیر کمیشن میں اپنے مندوب کے نام کا اعلان کیا ہے۔ ارجنٹائن چیکوسلاواکیہ۔ بلجیم اور کولمبیا۔ جلدی دنوں میں امریکہ کے مندوب کا نام کا اعلان کر دیا جائیگا۔

کشمیر کے دفتری عملہ میں فی الحال ایک پرسنل سکریٹری ایک نائب پرسنل سکریٹری اور اسسٹنٹ سکریٹری۔ قانونی افسر۔ صحافتی مشیر۔ ایک ترجمان چار ٹائپسٹ ہوں گے۔

صنعتی سمجھوتہ پر عمل کرنے کے لئے غور

لکھنؤ۔ ۲۸ مئی۔ تین پارٹیوں کی ایک کانفرنس میں جس میں صنعتی سمجھوتہ کو عملی جامہ پہنانے کے طریقوں پر غور کیا گیا۔ مسٹر سمپورنانند وزیر محنت کی صدارت میں ہوئی۔ اس کانفرنس میں حکومت کارخانہ داروں اور مزدوروں کے نمائندوں نے حصہ لیا۔

معقول تنخواہ۔ منافع میں مزدوروں کا حصہ محنت کی کمیٹیوں اور مفاہمتی بورڈوں کا قیام اور جائے رہائش وغیرہ کے مسائل پر بحث ہوئی۔ کانفرنس نے پہلے کہا کہ معقول تنخواہ اور منافع میں حصہ پابند یو۔ پی کے مزدوروں کی تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کا انتظار کرنا چاہیئے۔

حکومت یو پی کی تجویز مزدوروں کے لئے پانچ سال کے اندر اندر دو لاکھ کوارٹر بنانے کی ہے۔ اس پر بھی غور کیا گیا۔ کانفرنس نے یہ طے کیا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو مزدوروں کی تخفیف اور ان کے دوسرے مسائل پر غور کرے۔

سمن بنابر قرارداد امور تنقیح طلب و نوٹس بنابر اطلاع ولی نابالغ

(آرڈر ۵ ق ۱ ودھ)

بعدالت سیول جج الہ آباد

نمبر مقدمہ ۲۱ سنہ ۱۹۴۷ء

۱۔ مساۃ رفیع النسا بی بی بیوہ ۲۔ مساۃ زبیدہ بی بی بیوہ نعمت اللہ دختر خلیل الدین ساکن منگاؤں پرگنہ چائل ضلع الہ آباد

۳۔ مساۃ حامدہ النسا بی بی زوجہ امتیاز الدین دختر خلیل الدین ساکن موضع محی الدین پور بھرتیہ پرگنہ چائل ضلع الہ آباد۔ مدعیان

بنام مساۃ فصیح النسا بی بی وغیرہ مدعا علیہ

بنام ۱۔ مساۃ فصیح النسا بی بی بیوہ ۲۔ جمیل احمد پسر ۳۔ قطب احمد عرف بچن عمر ۱۳ سال پسر ۴۔ مساۃ ذاکرہ خاتون عرف سگن عمر ۱۵ سال دختر نابالغان بولایت جمیل احمد برادر حقیقی۔ خلیل الدین قوم شیخ ساکن ردھی پرگنہ چائل ضلع الہ آباد

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ترکہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ جولائی سنہ ۱۹۴۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو حالات مقدمہ سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں۔ جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ ہذا آپ کے خلاف یکطرفہ مسموع اور فیصل ہوگا۔ و نیز قطب احمد عرف بچن و مساۃ ذاکرہ خاتون عرف سگن نابالغان مدعا علیہم پسر و دختر خلیل الدین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مدعی نے درخواست گزرانی ہے کہ آپ لوگوں کا ایک ولی مقرر فرمایا جاوے لہذا آپ کو و جمیل احمد مذکور ولی کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کوئی عذر نسبت مقرر کئے جانے ولی دوران مقدمہ کے ہو تو وہ بھی تاریخ معینہ تک پیش کر دو۔ اگر عذر نہ ہوگا تو یہ سمجھا جائیگا کہ آپ نابالغان کو کوئی عذر جمیل احمد کے ولی بنائے جانے میں نہیں ہے اور جمیل احمد کو کوئی اعتراض قطب احمد و ذاکرہ خاتون کے ولی بننے میں ہے۔ آج بتاریخ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم ایس ایم احمد

منصرم عدالت سول جج الہ آباد مہر عدالت

مسلم لیگ یو. پی سیاسی جماعت باقی نہیں رہی

لکھنؤ ۳۱ مئی۔ یو پی مسلم لیگ کونسل کے ایک جلسہ میں جو خاص طور پر طلب کیا گیا تھا۔ کہ مسلم لیگ کی کارروائیاں صرف سماجی اور ثقافتی کاموں تک رہیں گی۔ جلسہ کی صدارت مسٹر ظہیر الحسنین لاری نے کی۔ کونسل نے یو پی مسلم لیگ پارٹی کے اس فیصلہ کو منظور کرلیا کہ پارٹی ختم کردی جائے۔ کونسل نے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کو بھی ختم کردینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ کونسل نے مسٹر رضوی احمد کو صوبہ لیگ کی صدارت اور نواب شمس الحسن کو سکریٹری کے عہدہ سے ہٹا دیا کیوں کہ وہ پاکستان چلے گئے ہیں۔ اور انھوں نے صوبہ کے مسلمانوں کو تاریکی میں چھوڑ دیا ہے۔ ان کی جگہ مسٹر لاری اور مسٹر اعزاز رسول سکریٹری منتخب ہوئے۔

کونسل نے ایک اور قرارداد منظور کی جس میں کہا گیا کہ انڈین یونین مسلم لیگ کا مدراس کا جلسہ غیر آئینی تھا۔ اور مسلم لیگ کی شاخیں اس کے فیصلہ کی پابند نہیں ہیں۔ کونسل نے مسٹر محمد اسمٰعیل سے درخواست کی، کہ وہ انڈین مسلم لیگ کونسل کا جلسہ فوراً ہی کسی مرکزی مقام پر طلب کیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مسلم لیگ کے ممبر مناسب موقع پر خود ہی جلسہ طلب کریں گے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ کونسل نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کے مفاد کی نگہداشت کے لئے صرف ایک ادارہ ہونا چاہیئے۔

یو پی مسلم لیگ کے صدر کو اختیار دیا گیا کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری اقدام اٹھائیں۔ جلسہ میں کونسل کے ایک سو ساٹھ اراکین میں سے تیس اراکین نے شرکت کی۔ باقی ماندہ اراکین سے بھی تقریباً پچاس لیگ سے مستعفی ہوچکے ہیں اور اتنے ہی پاکستان جاچکے ہیں۔

ایک مہینے تک التوا رجنگ

لندن ۲ جون۔ عربوں اور یہودیوں نے جنگ کے التوا کے لئے حفاظتی کونسل کا حکم منظور کرلیا ہے اور فلسطین میں ایک مہینے تک التوا رجنگ کے لئے آج وہ لیک سکسس میں اپنے شرائط پیش کریں گے۔

فریقین فلسطین کے وقت کے حساب سے کل تین بجے صبح برطانی وقت گیارہ بجے شب سے جنگ ختم کردینے پر راضی ہوگئے۔

حفاظتی کونسل کی مقررکردہ میعاد سے (جو کل رات کو ختم ہونے والی تھی) چند گھنٹے پہلے لیک سکسس میں عمان سے عرب لیگ کے لیڈروں کے پاس سے اور نیو یارک کی یہودی ایجنسی کے توسل سے تل ابیب سے یہودی ذمے داران کی منظوری کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

یہودیوں نے اگرچہ کل رات کو خاتمہ جنگ کا حکم دے دیا تھا لیکن عرب حکومتوں نے آج ایک بیان میں جو قاہرہ سے جاری کیا گیا ہے۔ اعلان کیا کہ خاتمہ جنگ کے شرائط کی منظوری تک عرب جنگ جاری رکھیں گے۔

کشمیر کے مسلمان پناہ گزین

جموں یکم جون۔ اب جب کہ صوبہ جموں میں حالات ٹھیک ہوگئے ہیں۔ تو ان مسلمانوں نے بھی جو اگست کے بعد والے ہنگاموں سے متاثر ہوکر پاکستان بھاگ گئے تھے اپنے اپنے گھروں کو واپس آنا شروع کردیا ہے۔ ایسے مسلمانوں کا ایک جتھا کل جموں پہنچا ہے۔

۶ سال سے کم عمر کے بچوں کی تعلیم

نینی تال ۲ جون۔ آج تعلیمی مشاورتی کمیٹی کے سامنے وزیر تعلیم بابو سمپورنانند نے یو پی میں تعلیم کی توسیع اور ترقی کی اسکیم کا انکشاف کیا۔ حکومت صوبہ میں ۳ سال سے لے کر ۶ سال تک کے بچوں کی تعلیم کا انتظام کرنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے وظائف دے کر لوگوں کو باہر بھیجا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بہت کم مدت میں صوبہ کے اندر عام تعلیم کا رواج ہوجائے۔

انھوں نے بتایا کہ اسی غرض سے یہ طے کیا گیا ہے کہ ۵ سال تک ہر سال ۴۰۰۰ ابتدائی اسکول کھولے جائیں۔ اسی طرح ثانوی تعلیم کی بھی ازسرنو تنظیم کی جا رہی ہے۔ ہندستانی اور اینگلو ہندوستانی اسکولوں میں موجودہ فرق کو ختم کردیا جائے گا۔

جولائی سے ثانوی تعلیم کے مدرسوں کی تربیت کے انتظام میں بھی نمایاں تبدیلیاں کی جارہی ہیں۔ لکھنؤ، کانپور، بنارس، آگرہ، بریلی، میرٹھ، فیض آباد، مرادآباد، گورکھپور، جھانسی کے اسکولوں میں درجہ نہم میں فوجی تعلیم ضروری قرار دی جائے گی۔

دوسرے سال نویں درجہ سے لے کر بارہویں درجہ تک فوجی تعلیم جبری کردی جائے گی۔

پنڈت نہرو انگلینڈ روانہ ہوگئے

نئی دہلی ۳۱ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان آج انگلینڈ کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز کو مبٹور روانہ ہوگئے۔ وہ اٹکامنڈ میں ادارہ اقوام متحدہ کے معاشی کمشن کے تیسرے اجلاس کا افتتاح کریں گے۔

یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخابات

لکھنؤ ۳۱ مئی۔ یوپی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے صوبہ اسمبلی کی سولہ خالی نشستوں اور ایک صوبہ کونسل کی نشست کے لئے اپنے امیدوار نامزد کردیئے ہیں۔ ان ناموں کی منظوری کے لئے کاغذات مرکزی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کو بھیجے گئے ہیں۔

ابھی ضلع گورکھپور جنوب مغرب اور ضلع سیتاپور جنوب کے لئے امیدواروں کا فیصلہ نہیں ہوسکا ہے بقیہ امیدواروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

مسٹر دین دیال شاستری۔ سہارنپور، ہردوار، دہرہ دون۔ مظفر نگر۔ مسٹر رام کرپال بلندشہر ہاپڑ میرٹھ۔ خورجہ اور نگینہ۔ بابو رگھوداس فیض آباد بہرائچ، سیتاپور۔ مسٹر شانتی پرکاش دہرہ دون مسٹر نواب سنگھ چوہان علی گڈھ پورب۔ مسٹر شیو کمار شاہجہانپور پچھم۔ مسٹر وشوناتھ رائے شرما غازی پور پورب مسٹر سرجو رام اعظم گڈھ پچھم۔ ڈاکٹر جی کے جیتلی فیض آباد پورب مسٹر ودیا دھر باجپئی سلطان پور پچھم مسٹر رام بلی مشرا سلطان پور پورب۔ مسٹر جنیدر بھان سرن سنگھ گونڈہ دکھن۔ مسٹر بھگوتی پرشاد شکلا پرتاب گڈھ پچھم۔ مسٹر محمد ناظم دسلطان پور مسلم ہردوئی، رکھیم پور کی کونسل کی نشست کے لئے مسٹر موہن لال ورما کو نامزد کیا گیا ہے۔

پنڈت نہرو کا حیدرآباد جانے سے انکار

حیدرآباد دکن ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے حکومت نظام کی دعوت کو نامنظور کردیا۔ جو ان سے انگلینڈ سے واپسی پر حیدرآباد آنے کے لئے کی گئی تھی۔

اسی دریان میں حکومت نظام نے حکومت ہند کو مخصوص کاغذات بھیجے ہیں۔ جن میں حکومت کی تازہ ترین تجویز کے متعلق ذکر کیا گیا ہے تفصیلات کو معلوم نہیں ہوسکے لیکن سرکاری حلقہ اس بات کی تردید کرتے ہیں۔ کہ حکومت نظام نے حکومت ہند کی تجاویز کو مسترد کردیا ہے۔ اور اب گفتگو ختم ہوجائے گی۔

سید قاسم رضوی صدر مجلس اتحاد المسلمین نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ حیدرآباد میں فوراً ہی ذمہ دار حکومت کے قیام، عام رائے دہی اور حیدرآباد کو الحاق کے ذریعہ پابند کرنے کے مطالبات مخالف ہیں۔ اور رہیں گے۔

حاجیوں کے جہاز پر پاکستان کی پابندی

نئی دہلی ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے مغل لائن سے کہا ہے کہ وہ حج کے لئے اپنے تمام جہاز ماہ رمضان سے پہلے بند رکھے۔ کیونکہ کرایہ میں بہت اضافہ ہوگیا ہے۔

لیکن حکومت ہند اس حکم کو مناسب نہیں سمجھتی کیوں کہ اس کو یقین ہے کہ جہازوں کی کمپنیاں مسلمان زائرین سے غلط فائدہ نہیں اٹھا رہی ہیں۔

مغل لائن اور سندھیا لائن دونوں نے اپنے کرایہ میں اضافہ کردیا ہے اس سلسلے میں حکومت ہند کا کہنا ہے کہ وہ کرایہ میں اضافہ کے متعلق کسی قانونی کارروائی کا حق نہیں رکھتی اور کمپنیوں نے اخلاقاً ان سے کرایہ کے اضافے کے متعلق رائے لے لی تھی۔

گیہوں اور کپڑا سستے داموں میں

آگرہ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی نے مقررہ نرخوں پر گیہوں اور کپڑا خریدنے کا فیصلہ کیا ہے خریدا ہوا گیہوں اور کپڑا عوام کے ہاتھ کنٹرول قیمت پر بیچ دیا جائے گا۔

پولیٹیکل ایجنٹ کا قتل

پشاور۔ یکم جون۔ جنوبی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ مسٹر بی ڈنکس کو کل سہ پہر کو مقام ٹانک پر ساٹھ میل مقام ارادگاہی پر قتل کردیا گیا۔ وہاں وہ دورے پر گئے تھے۔ ان کے ساتھ دو محافظ تھے وہ زخمی کردئے گئے۔

قاتل کو جو غالباً محسودی قبیلے کا تھا۔ ایک محافظ نے گولی ماردی۔

صوبہ سرحد کی حکومت نے ایک اعلانیہ جاری کیا ہے اس میں اس قتل کو تسلیم کیا ہے۔

حکومت امریکہ کو دھمکی

دمشق، ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت شام نے ایک اعلانیہ میں امریکہ کو یہ دھمکی دی ہے کہ اگر وہ فلسطین کے معاملہ پر اسی طرح اقوام متحدہ پر دباؤ ڈالتا رہا۔ تو اس کو شام میں تیل کی جو مراعات حاصل ہیں وہ بند کردی جائیں گی۔

مسٹر ایس این آغا رخصت پر

لکھنؤ ۳۱ مئی۔ مسٹر ایس این آغا سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ یکم جون سے ایک ماہ کی رخصت پر جارہے ہیں اور ان کی جگہ قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پولیس کی حیثیت سے مسٹر سید صدر الاسلام سپرنٹنڈنٹ پولیس دوم لکھنؤ کام کریں گے۔

مہاتما گاندھی کے قتل کے سلسلہ میں ۱۲ اشخاص ماخوذ

نئی دہلی ۳۰ مئی. گاندھی جی کے قتل کے سلسلہ میں جمعرات کے دن عدالت جو ملزم پیش کئے گئے تھے. ان کے علاوہ فرد جرم میں تین اور ملزم ہیں. جو ابھی تک گرفتار نہیں کئے جا سکے ہیں. ان کے نام یہ ہیں. ۱. گنگا دھر. ۲. گنگا دھر جیڈ ے. ۳. موریا دیو شرما.

فرد جرم میں یہ ظاہر کیا گیا ہے ان ملزموں کے علاوہ جو عدالت میں پیش کئے گئے ہیں. تین مفرور اور کچھ نامعلوم لوگوں نے جرم کا ارتکاب کیا ہے. وہ ملزم جنھیں عدالت میں پیش کیا گیا ہے. وہ یہ ہیں. ۱. ناتھورام ونایک گوڈسے. ۲. نرائن دتاتریا آپٹے. ۳. وشنو کرشن کارکرے. ۴. ڈگمبر رام چندر بیجے. ۵. مدن لال کشوری لال. ۶. شنکر کشتیا. ۷. گوپال ونایک گوڈسے. ۸. ونایک مودر ساورکر. ۹. دتاتریا سدا شیو.

فرد جرم کے الفاظ یہ ہیں.

ملزم نمبر ایک سے نو تک نے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء اور ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء دہلی بمبئی اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں آپس میں طے کیا اور سازش کی. ان کے ساتھ تین مفرور اور کچھ نامعلوم لوگ بھی شریک تھے جنھوں نے غیر قانونی کام کئے اور دوسروں کو ایسے کام کرنے پر آمادہ کیا. انھوں نے موہن داس کرم چند گاندھی جو مہاتما گاندھی کے نام سے مشہور ہیں ان کے قتل کے لئے اپنے قبضہ میں آتشگیر مادہ اسلحہ چھرا، بارود اور دوسری پھٹنے والی چیزیں رکھیں. ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیں نیز اپنی نگرانی میں رکھا. اس کے بعد وہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۰ اکے ماتحت جرم کے مرتکب ہوئے جس میں دفعہ ۳۰۲ بھی شامل ہے. اس کے علاوہ وہ آتشگیر مادہ ایکٹ ۱۹۰۸ء کی دفعات ۳، ۴، ۵ اور ۶ اور ہندوستانی اسلحہ ایکٹ گیارہ ۱۸۷۸ء کی دفعات ۱۹ (ب) اور (ت) کے بھی مرتکب ہوئے.

اسی قتل کی سازش کے سلسلہ میں ملزم نمبر ا سے نمبر ۷ تک نے ۱۰ جنوری اور ۲۰ جنوری کے درمیان ناجائز اسلحہ اور آتشگیر مادہ اور پھٹنے والا سامان بم اپنے پاس رکھا. اور یہ سامان انھوں نے ایک ناجائز مقصد کے لئے رکھا. اور اس جرم میں انھوں نے ایک دوسرے کی امداد کی.

مدن لال ملزم ۵ نے اس سازش کے سلسلہ میں ۲۰ جنوری کو دہلی میں برلا ہاؤس میں بم پھینکا جس سے لوگوں کی جان خطرہ میں پڑنے اور مال کے نقصان کا امکان پیدا ہو گیا تھا. اس طرح آتش گیر مادہ ایکٹ کی دفعہ ۲ کے جرم کا مرتکب ہوا.

ملزم نمبر ا - ۴ - ۶ اور ۷ نے ملزم ۵ کی ارتکاب جرم میں اعانت کی اس طرح وہ بھی دفعہ ۳ کے جرم کے مرتکب ہوئے.

ملزم نمبر ایک سے ۷ تک ۱۵ جنوری ۲۰ جنوری کے درمیان دہلی میں ناجائز اسلحہ لائے اور اس سلسلہ میں انھوں نے ایک دوسرے کی امداد کی.

ملزمان نمبر ایک سے ۸ تک ۱۲ جنوری اور ۲۰ جنوری کے درمیان دہلی اور بمبئی میں ان لوگوں نے ۲۰ جنوری کو دہلی میں موہن داس کرم چند گاندھی کے قتل کی کوشش میں ایک دوسرے کی اعانت کی اس طرح وہ دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند کے ماتحت جرم کے مرتکب ہوئے.

اسی سازش کے سلسلہ میں ملزم نمبر ایک سے ۱۲ تک ۱۲ جنوری سے ۲۸ جنوری تک کے درمیان میں ایک پستول اور دوسرا سامان لانے میں ایک دوسرے کی امداد کی.

ملزمان ۱ و ۲ اور ۳ نے ۳۰ جنوری کو اپنے پاس پستول رکھا. اور ملزمان ۴، ۵، ۶ اور ۹ نے ان کی امداد کی.

۳۰ جنوری کو ملزم نمبر ا نے موہن داس کرم چند گاندھی پر ارادتاً یا جان بوجھ کر قتل کرنے کی غرض سے گولی چلائی اور انھیں مار ڈالا اس طرح وہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۰۲ کے جرم کا مرتکب ہوا جس میں ۱۰۹ بھی شامل ہے.

ملزمان ۲، ۶، ۷، ۸ اور ۹ نے قتل کے ارتکاب میں اعانت کی. اس لئے وہ بھی دفعہ ۳۰۲ کے مرتکب ہوئے جس میں ۱۰۹ بھی شامل ہے.

حکومت ہند حالات کا مطالعہ کر رہی ہے

نئی دہلی ۲۹ مئی. جنوبی افریقہ کی نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر ملان کامیابی کے سے یہاں سے ہندوستانی کچھ پریشان نظر آ رہے ہیں.

اگرچہ ابھی مستند ذرائع سے وہاں کے ردعمل کا کوئی علم نہیں ہو سکا ہے لیکن نیشنلسٹ پارٹی کے انتخابی منشور کے مطابق اس کا رویہ ہندوستانیوں کے خلاف ہونا چاہیئے.

حکومت ہند جنوبی افریقہ کے حالات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے. یہاں کے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اگرچہ نیشنلسٹ پارٹی کا انتخابی منشور کھلا ہوا ہندوستانیوں کے خلاف تھا. لیکن یہ ضروری نہیں کہ حکومت کی ذمہ داریاں ہاتھ میں لینے کے بعد اس پر عمل کیا جا سکے خصوصیت کے ساتھ ایسی صورت میں جب کہ نیشنلسٹ پارٹی کو صرف ۶ ممبران کی اکثریت حاصل ہے.

پارٹی کی جانب سے ہندوستانیوں کی علاحدگی اور ان کو ملک سے نکال بھگانے کے جو اعلانات کئے گئے ہیں. ان کی اہمیت انتخابی چالوں سے زیادہ نہیں ہے اس سلسلے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۲۶ء جب جنوبی ہند میں نیشنلسٹ پارٹی جنرل ہرزوگ کی قیادت میں برسر اقتدار تھی تو ہندوستانیوں اور حکومت کے درمیان کیپ ٹاؤن کا معاہدہ ہوا تھا. جسے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا منشور اعظم کہا جاتا ہے.

اسی طرح ۱۹۳۲ء میں ہندوستانی نمایندے اور نیشنلسٹ پارٹی کے ایک ممبر نے جنوبی افریقی حکومت کے نمایندے کی حیثیت سے کیپ ٹاؤن پر نظر ثانی کے لئے گفت و شنید کی اور دونوں نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ دونوں حکومتیں اشتراک عمل سے کام لیں گی. تاکہ یونین کے ہندوستانی باشندے کے مفاد کی باہمی طور پر نگرانی کی جا سکے.

یہ صحیح ہے کہ جنرل اسمٹس کی حکومت اعتدال پسندی اور رواداری کا دعوی کرتی تھی لیکن عمل میں بھی وہ غیر منصفانہ اور امتیازی رویہ رکھتی تھی.

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال بر توحق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

احسن سیسمی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ۶/۰
ششماہی ہے ۳/۸
سہ ماہی ۲/۰
فی پرچہ دو آنہ ۲/

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

VOL. 46 NO. 24 | Cawnpore. Saturday 12th JUNE 1948

کانپور شنبہ ۱۲ / جون ۱۹۴۸ء مطابق ۳ / شعبان المعظم ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۶ نمبر ۲۴

ادبیات

جذباتِ صدیقی

(از جناب مسٹر حبیب احمد صدیقی صاحب اڈیشنل ڈپٹی کمشنر لکھنؤ)

اس نظامِ ماہ و انجم کو کہاں سمجھا تھا میں
آسماں کو اک حجابِ درمیاں سمجھا تھا میں

وہ سوائے شعلہ خوش رنگ کچھ بھی تو نہ تھا
جسن تبسم کو بہارِ جاوداں سمجھا تھا میں

آشنا جب تک تھا اس کی نگاہ لطف سے
وارداتِ قلب کو حسنِ بیاں سمجھا تھا میں

اللہ اللہ بندۂ الفت کی یہ خود بینیاں
حسن کو بھی ایک جزوِ داستاں سمجھا تھا میں

وہ تو نکلا کبر و خود بینی کا رنگیں بت کدہ
کاسۂ سر جس کو وقفِ آستاں سمجھا تھا میں

وہ بھی کچھ ایامِ نادانی کے گزرے ہیں کہ جب
موسمِ بے برگ و بے گل کو خزاں سمجھا تھا میں

اب تو جو شئے ہے مری نظروں میں ہے ناپائدار
یاد ایامیکہ غم کو جاوداں سمجھا تھا میں

آرزؤں کی فراوانی کا وہ عالم نہیں
دیکھنا کچھ دل فریبی جہاں تو کم نہیں

کیا مسرت کا بھروسہ اعتبارِ غم نہیں
دیدہ گریاں بھی مدت ہو گئی پرنم نہیں

تجھ سے تو شکوہ نہیں بے اعتنائی کا مگر
یہ ندامت ہے کہ اب وہ کاوشِ پیہم نہیں

کچھ دنوں سے درد میں لذت نہیں پاتا ہے دل
اب کسی کی یاد بھی شاید شریکِ غم نہیں

ہر ادا میں ہر اشارے میں پیامِ شوق ہے
حسن کے مبہم اشارے اتنے تو مبہم نہیں

وسعتیں تکمیلِ الفت کیلئے معدوم ہیں
یہ نظامِ زندگی اچھا ہوا محکم نہیں

اے نگاہِ دلبری اب کیوں ہے سعیِ التفات
کیا ابھی شیرازۂ ایمان و دل برہم نہیں

دنیائے اسلام

قاہرہ میں عرب نمائندوں کی التوائے جنگ پر طویل گفتگو

قاہرہ ۔ ۸ جون اقوام متحدہ کے ثالثی کاؤنٹ برناڈوٹ کی پیش کردہ چار ہفتہ کی التوائے جنگ کی تجویز کو یہودیوں نے کل رات منظور کر لیا ہے۔ آج اس تجویز کا جواب تیار کرنے کے لئے عرب لیگ کے ساتوں ملکوں کے نمائندے ۱۲ گھنٹہ تک قاہرہ میں گفت و شنید کرتے رہے۔ کل کاؤنٹ برناڈوٹ کو عربوں کی طرف سے جواب دیا جائیگا۔ رائٹر کے ایک دمشق سے آئے ہوئے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ التوائے جنگ کے راستہ میں سب سے بڑی دقت یروشلم کے نئے شہر میں ایک لاکھ محصور یہودیوں کو غذا پہونچانے کا مسئلہ تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مسئلہ پر مفاہمت ہوگئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہودیوں کو غذا تو فراہم کر دی جائے گی مگر انھیں کمک بھیجنے کا انتظام نہ کیا جائیگا۔

خیال ہے کہ بڑی قوتوں کے عربوں پر زور ڈالنے کی وجہ سے التوائے جنگ کے امکانات قوی تر ہو گئے ہیں۔ کل رات یہودیوں نے ہلال احمر کی طرف سے فراہمی غذا کی جو پیشکش کی گئی تھی اسے منظور کر لیا۔ اور یہ مطالبہ ترک کر دیا کہ انھیں تل ابیب سے یروشلم تک آنے کا راستہ دیا جائے۔ دوسرا اہم مسئلہ جو عربوں کے زیر بحث آیا وہ یہودیوں کا یہ مطالبہ ہے کہ فوجی منتظمین کو فلسطین میں آنے کی اجازت دی جائے۔ ریک سکسس کے یہودیوں کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری موسیو ٹرائی گیف لی نے کل حکومت اسرائیل کو ایک خط لکھا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ نوجوان یہودی منتقلین کو فوج میں داخل ہونے سے باز رکھا جائے۔

قبرس میں برطانیہ نے یہ پابندی عائد کر دی ہے کہ صحت مند یہودی فلسطین نہ بھیجے جائیں۔ ۲۴ ہزار یہودی اس پابندی کے خلاف کل سے بھوک ہڑتال کر رہے ہیں۔ انھوں نے احتجاجاً اپنی بھوک ہڑتال آج بھی جاری رکھی۔ لندن میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ موسیو گرومائیکو کی اس تجویز کی مخالفت کرے گا۔ کہ التوائے جنگ کے زمانہ میں فلسطین میں روسی مبصرین اور شاہدین بھیجے جائیں۔ برطانیہ کا خیال ہے کہ مبصرین انھیں ملکوں کے ہونا چاہئے۔ جن کے اراکین کمیشن میں ہیں۔ یعنی امریکہ۔ بلجیم۔ اور فرانس کے۔

فلسطین کے مفتی اعظم نے دنیا بھر کے یہودیوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے معبدوں میں یروشلم کے پرانے شہر کے معبد کی تباہی پر اپنے خداؤں سے معافی مانگیں۔ اور استغفار کریں۔ ڈاکٹر ہرزاگ نے بتایا ہے کہ ۲۸ مئی کو یہودیوں کی سپر اندازی کے بعد اب تک تقریباً ۲۰ معبد تباہ کئے جا چکے ہیں۔ اور بہت سی چیزوں کا متبرک نام و نشان بھی باقی نہیں ہے۔ ان معبدوں کے لئے یہودی مرتے دم تک لڑتے رہیں گے۔

فلسطینی محاذ کا تازہ نقشہ

لندن ۔ ۸ جون ۔ عربوں اور یہودیوں کی فتوحات کی جو خبریں آرہی ہیں ان کے مطابق فلسطین کے محاذ کا تازہ ترین نقشہ یہ ہے۔ جنوبی محاذ ۔ شامی ہوائی جہازوں نے پانچ بستیوں پر بم باری کی جن میں محاربہ کا علاقہ بھی شامل ہے۔ شالی عکہ کے ساحلی علاقوں میں عراقی فوجیں گشتی کارروائیاں جاری رکھے ہیں۔

وسطی محاذ ۔ کوہ سیپس پر سے یہودی فوجوں نے یروشلم یونیورسٹی اور اسپتال کے قریب، عربی فوجی مرکزوں پر چھوٹی توپوں سے گولہ باری کی۔ عربوں نے بھی اس کا جواب گولہ باری سے دیا۔ جنوبی محاذ۔ مصری فوجوں نے ریحوۃ پر جو تل ابیب سے پندرہ میل کے فاصلے پر واقع ہے بم باری کی۔

ٹرکی اسکولوں میں دوبارہ مذہبی تعلیم

انقرہ ۔ ۹ جون ۔ ترکی میں سپریم کونسل اور سرکاری پارٹی کے پارلیمنٹری گروہ کے درمیان اسکولوں میں مذہبی تعلیم کا انتظام کرنے کے متعلق ایک سال سے بحث جاری تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کمال اتاترک کے زمانہ میں ٹرکی کے سرکاری اسکولوں میں مذہبی تعلیم ممنوع قرار دے دی گئی تھی۔ موجودہ فیصلہ کے مطابق ٹرکی کے ابتدائی اسکولوں میں طالب علموں کو اپنی مرضی سے مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی آزادی ہوگی۔ اس کے علاوہ محکمہ تعلیم کی نگرانی میں اماموں کی تربیت کا انتظام کیا جائے گا۔ اور استنبول اور انقرہ کی یونیورسٹیوں میں دینیات کی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔ اس طرح ٹرکی میں مذہبی تعلیم کو نئے سرے سے سرکاری مدد حاصل ہو گئی ہے۔

عوامی پارٹی نے مذہبی تعلیم کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس پر بعض حلقے نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ مذہبی تعلیم کے لئے سرکاری امداد ان اصولوں کے خلاف ہے۔ جن پر کمال اتاترک نے ٹرکی کی حکومت کی بنیا رکھی تھی۔ اس کے برعکس بعض لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ عام عبادت کے لئے عربی زبان استعمال کی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعمالِ نو تو حق عزم مستقل ہی ہے | زمان پہ بھی ہی ہر جو ہر جلیس ہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۴

فلسطین میں امن قایم ہوگیا

لندن۔ ۱۱ جون۔ رات بھر کی آخری جنگ کے بعد جس میں عرب مورچوں پر یہودی فوج کے حملے پسپا کئے جاتے رہے۔ آج سے فلسطین کی مقدس سرزمین پر امن وامان کا پھر دور دورہ ہوگیا۔ شرق اردن کی راجدھانی عمان میں عرب فوج کے صدر مقام میں التوائے جنگ کی جو پہلی خبر پہونچی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ فلسطینی محاذ پر جنگ بالکل موقوف ہے۔

قدیم شہر یروشلم سے ایک ٹیلیفون کے پیغام میں کہا گیا ہے کہ رات کو کئی بار طرفین میں چھوٹی توپیں چلیں لیکن آج صبح سے ہر طرف امن وسکون چھا گیا ہے۔

گرین وچ وقت کے حساب سے آج ۶ بجے صبح عرب اور یہودی فوجوں نے اپنے اپنے ہتھیار رکھ کر فلسطین میں ایک ماہ کی عارضی صلح کا آغاز کردیا۔ جس کی تجویز حفاظتی کونسل کی ۲۹ مئی والی قرارداد میں پیش کی گئی تھی۔

تمام محاذوں کے کمانڈروں کے ہاتھوں میں اقوام متحدہ کے ثالث کاونٹ برناڈٹ کے وہ بحری تار نظر آتے تھے جن میں عارضی صلح کے شروع ہونے کے وقت اور اس کے انتظامات درج تھے۔ عارضی صلح کی یہ تجویز بدھ کے دن عرب اور یہودی دونوں بغیر شرط طور پر منظور کرچکے ہیں۔

کاونٹ کے فوجی مبصر کار جن میں تین ملکی عارضی صلح کمیشن کے امریکی اور فرانسیسی اور بلجیمی نمایندے بھی شامل ہیں۔ اور پانچ سوڈانی افسروں کو عربوں اور یہودیوں کی نگرانی کے فرائض سپرد کردئے گئے ہیں۔ جو یہ دیکھتے رہیں گے کہ طرفین التوائے جنگ کی پابندی کررہے ہیں۔ اور اسلحہ اور یہودیوں کی منتقلی کے متعلق جو شرطیں مقرر کی گئی ہیں۔ انھیں پورا کیا جارہا ہے۔

عربوں کی شرط۔ عرب لیگ کے جنرل سکریٹری عزام پاشا نے کل قاہرہ میں کاونٹ برناڈٹ سے کہا ہے کہ عرب اس عارضی صلح کو صرف اسی وقت تک قایم رکھیں گے۔ جب تک یہودی عارضی صلح کے احکام کی خلاف ورزی نہ کریں گے۔

الحاسکے دن وہ ساحل فلسطین سے ۱۲ میل دور رہودس کے جزیرے میں جاکر وہاں اپنے صدر دفتر کے قیام کے لئے جگہ کا انتخاب کریں گے۔ کاونٹ برناڈٹ کو امید ہے کہ وہ اس جزیرے میں صلح کانفرنس کرکے ارض مقدس میں مستقل امن وامان قایم کردیں گے۔

فلسطینی مورچوں سے جنگ کی جو آخری خبریں آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ التوائے جنگ کے وقت اپنے مورچوں کو وسیع کرنے کی غرض سے طرفین نے زبردست فوجیں میدان میں اتار دی ہیں۔

ایک مصری اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ ایک بستی پر مصریوں کے قبضہ میں آچکی تھی۔ یہودیوں نے حملہ کیا اس جنگ میں مصری فوجوں نے تین سو یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اعلانیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یروشلم رملہ شاہ راہ کی دو بستیوں میں مصری فوجیں داخل ہوگئی ہیں اور مصری ہوائیہ نے تل ابیب کے علاقہ میں پٹرول کے ذخیروں پر بم برسائے ہیں۔

یہودی یہ کہہ رہے ہیں کہ تل ابیب یروشلم کی شاہ راہ پر قبضہ کرلینے کے لئے لطرون کے اطراف میں جو جنگ جاری ہے۔ اس میں یہودیوں نے گذر کے مقام پر قبضہ کرلیا ہے۔

حکومت شام کے اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ وادی اردن اور جنین کے علاقے میں شامی فوجوں نے شمال کی طرف چار یہودی بستیوں پر قبضہ کرلیا۔

وسطی محاذ میں عراقی فوجوں نے یہودیوں کو بھاری نقصان پہونچایا ہے۔

التوائے جنگ کے وقت فلسطین کے محاذوں کا تازہ ترین نقشہ یہ تھا۔

شمالی محاذ۔ شامی فوجوں کی گشتی سرگرمیاں

وسطی محاذ۔ یہودیوں کے داخلے اور تخلیہ کے بعد عربوں کا اہم فوجی مرکز۔ جنین اب ایک ایسا علاقہ بن گیا ہے جس پر کسی کا قبضہ نہیں۔ عراقی فوجوں نے جنین سے سولہ میل شمال مغرب میں الجنم پر قبضہ کرلیا ہے۔ مصری فوجیں ہبرون کی طرف پیش قدمی کررہی ہیں۔ یہ شہر یروشلم سے ۱۲ میل جنوب میں واقع ہے۔ جنوبی محاذ پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

خود مختار حیدرآباد خطرناک ہے

نینی تال۔ ۱۱ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے آج ایک عام جلسے میں ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی جس میں انھوں نے حیدرآباد کشمیر، ہندوستان وپاکستان کے مسائل۔ ہندوستان کی موجودہ حالت اور یوپی کانگریس کی سیاست کا تذکرہ کیا۔

پنڈت نہرو نے کہا۔ خود مختار حیدرآباد ہندوستان کے لئے خطرناک ہے ہندوستان سے حیدرآباد کے الحاق کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم حیدرآباد کو عزت وقار کی جگہ دے رہے ہیں۔ اور ملک کی آزادی میں اس کو حصہ دار بنا رہے ہیں۔ حیدرآباد نے ابھی تک دوسری ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ چلنے سے انکار کیا ہے۔ اور اس کی آبادی ابھی تک شخصی اور جاگیردارانہ حکومت کے ماتحت ہے حکومت ہند کے حیدرآباد کے انتظام میں دخل دینا نہیں چاہتی لیکن وہ یہ بھی نہیں گوارا کرسکتی کہ کوئی غیر ملکی طاقت یا ایجنسی حیدرآباد میں اپنا اقتدار جمائے۔ کیوں کہ ایسا اقدام ہندوستان کے تحفظ کے لئے خطرناک ہوگا۔

نہرو کا لیاقت علی کو جواب

نئی دہلی۔ ۱۱ جون۔ اعلان جنگ کے علاوہ پاکستان نے حملہ آوروں کی ہر طرح سے مدد کی ہے۔ اور حکومت نے صرف امن کو برقرار رکھنے کے لئے بے مثال ضبط سے کام لیا ہے۔ اور اب اپنی پڑوسی ریاست کے ساتھ حتی الامکان دوستانہ رویہ قایم رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن مسٹر لیاقت علی خاں نے جس قسم کا بیان کل دیا ہے۔ اس مقصد میں ناکامیابی کے سوا کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

یہ الفاظ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند نے مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم کے اس بیان کا جواب دیتے ہوئے کہے جو انھوں نے پنڈت نہرو کے کیبل والے خط پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا تھا۔

آئینۂ کانپور

رجبی شریف کا جلسہ

رجبی شریف کے جلسے امسال جمعیۃ العلما کانپور کی نگرانی میں ہوئے ۶، ۷ و ۸ جون (۲۷، ۲۸، ۲۹ رجب) کو برنڈ گراونڈ کے میدان میں نہایت شان وشوکت کیساتھ ہوئے اور ۸ جون کو جمعیۃ العلما کا جلسہ ہوا جس میں مولانا ابوالوفا شاہجہانپوری مولانا ابوالقاسم شاہجہانپوری مولانا یونس خالدی مولانا شاہد فاخری الہ آبادی اور شاعر انقلاب جناب انور صابری نے تینوں دن تقریریں فرمائیں۔ مولانا حفظ الرحمن پارلیمنٹری سکریٹری یوپی گورنمنٹ صرف اول روز تقریر فرماکر تشریف لے گئے۔

ہمارا خیال ہمیشہ سے ہے کہ مذہبی جلسوں کو سیاسیات سے علیحدہ رہنا چاہئے۔ لیکن افسوس ہے کہ مقررین اس قیود کی پابندی نہیں کرتے اور اپنے زور بیان میں وہ باتیں کہہ جاتے ہیں جو کہ حالات اور واقعات کے موافق نہیں ہوتیں۔ چنانچہ اس جلسہ میں کہا جاتا ہے کہ ایک دو تقریریں ایسی ہوئیں جن کو غیر مدبرانہ اور غیر ذمہ دارانہ سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ان تقریروں کی جو رپورٹیں مقامی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ اس نے شہر کے پرسکون فضا میں ایک قسم کا ہیجان پیدا ہوگیا ہے۔ کانگریس کے نئے پریسیڈنٹ پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے ایک موقع پر ان غیر ذمہ دارانہ تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے اہل شہر کو پرسکون اور پرامن رہنے کی اپیل کی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت شہر کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات نہایت بہتر ہیں۔ اور اگر باہر کے کسی مولوی صاحب نے تشریف لاکر کوئی بات غیر ذمہ دارانہ کہی ہے تو اس سے شہر کے مسلمانوں کا تعلق نہیں اور اس سے کسی قسم کا کوئی اثر قبول کرنا غلطی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر موجودہ برادرانہ تعلقات کو زائد سے زائد پرخلوص بناکر اپنا فرض ادا کریں گے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۸ جون کو مسوری دو ہفتہ کے لئے گئے ہیں۔ اور اپنا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج مسٹر ہادی حسن اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دے گئے ہیں۔

سٹی کانگریس کمیٹی

۵ جون کو سٹی کانگریس کمیٹی کے عہدہ داران کا انتخاب کیا گیا اس الکشن میں جس پست ذہنیت کا اظہار کیا گیا ہے وہ قابل افسوس اور شہر کے سیاست کے لئے نقصان کا باعث ہیں جس کی ہم امید نہیں کرتے تھے۔

بہرحال آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب انتہائی کشمکش کے بعد ہوا ہے۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ (پریسیڈنٹ) ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم ایل اے۔ شری شیو نرائن ٹنڈن۔ پنڈت گنگا سہائے چوبے ایم ال اے۔ شری مکند چرن نگم وکیل اور لالہ سوم نرائن (وائس پریسیڈنٹ)

پنڈت جگیشور ترویدی۔ رام نرائن جوہری۔ (سکریٹریان)

سری کرشن اگروال (ٹریزرر)

انتظامات وتحفظ شہر

۱۰ جون سے شہر میں نائٹ اسکیم جاری کردی گئی ہے۔ عوام میں اعتماد قایم کرنے اور ہندو مسلم فساد کی افواہوں کو سدباب کرنے کے لئے حکام نے شہر میں نہایت عمدہ انتظام کیا ہے۔ پولیس کا پہرہ اہم مقامات پر کردیا گیا ہے۔ مسلح فوج گشت کررہی ہے مجسٹریٹ صاحبان مختلف مقامات پر تعینات کردئے گئے ہیں۔ اور افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

دفعہ ۱۴۴

۷ جون سے ایک ماہ کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے شہر میں امن وامان وحفاظت کے خیال سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی ہے۔

پانچ آدمیوں سے زیادہ جمع ہونا۔ جلسہ کرنا جلوس نکالنا۔ قواعد ڈرل کرنا۔ منادی کرنا۔ جوشیلے اشتہار تقسیم کرنا۔ اسلحہ جات لیکر چلنا۔ پاکستان ریڈیو سننا وغیرہ وغیرہ کی ممانعت کردی ہے۔ انسپکٹر پولیس اور اس سے بڑے عہدہ داروں کو تلاشی لینے کا اختیار دیدیا گیا ہے۔

پانی بچانے کا ہفتہ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے پریسیڈنٹ شری ہری شنکر دویارتھی نے پانی بچانے کے ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے ۶ جون کو لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ ہم کانپور کے باشندوں میں یہ خواہش پیدا کریں کہ پانی قومی سرمایہ ہے۔ اور اس کا خرچ ضرورتاً ہی کیا جائے۔ اور پانی کو بلا ضرورت بہنے دینا یا ضائع کرنا موجودہ حالت میں ایک سوشل جرم ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

۸ جون کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کا ایک فوری جلسہ سری ہری شنکر دویارتھی پریسیڈنٹ بورڈ کی صدارت ہوا۔

لینڈ ڈسپوزل اور ریفارم کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا تھا کہ ممبروں کو چاہئے کہ وہ براہ راست کسی بورڈ کے افسر سے کوئی کام نہ کرائیں۔ بلکہ پریسیڈنٹ بورڈ ایگزیکٹو افسر ہی کے ذریعہ سے کام کرائیں۔ اور بورڈ کے اسٹاف کو چاہئے کہ وہ اپنے مفاد کے لئے کسی ممبر سے کوئی درخواست نہ کرے۔

اس رزولیوشن پر کافی بحث رہی۔ مسٹر اما شنکر مہروترا نے اس رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کمیٹی کو ایسا رزولیوشن پاس کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ دیگر ممبران نے بھی رزولیوشن کے الفاظ پر اعتراض کیا۔

پریسیڈنٹ صاحب نے ممبران بورڈ اور اسٹاف کے ممبران سے اپیل کی کہ وہ ذمہ داری کو سمجھ کر کام کریں۔

پریسیڈنٹ صاحب نے مکانات [illegible] میں بتلایا کہ ایک کمیٹی بنائی [illegible] کے سامان دیا جائے۔ اور [illegible] چونا۔ سیمنٹ۔ لوہا وغیرہ سب چیزیں مکان بنانے کے لئے دی جاویں۔ کیونکہ ایک چیز ملنے اور دوسری نہ ملنے سے بلاوجہ نقصان ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ جولائی سے بورڈ تعمیری کام شروع کررہا ہے۔ پراونشل گورنمنٹ شہر میں پناہ گزینوں کے لئے تقریباً بارہ سو کوارٹر بنانے جارہی ہے جو کام ڈیولپمنٹ بورڈ کے سپرد کیا جائے گا۔ آپ نے مال گاڑیوں کے متعلق کہا کہ صوبہ کی گورنمنٹ کی طرف سے مرکزی گورنمنٹ کو لکھا گیا ہے کہ وہ مال گاڑیوں کی تعداد بڑھا دے۔

گرفتاریاں

۵ جون کی صبح کو پولیس نے شہر سے ۱۵ اشخاص کو قانون تحفظ عامہ کے ماتحت گرفتار کیا ہے جس میں اڈیشنل اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز یوپی مسٹر فیاض علی (جو اسٹور کے انچارج ہیں) ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس مسٹر علی بہادر اور کلکٹری کے ریٹائرڈ پیشکار مسٹر نور الحسن بھی شامل ہیں۔

ان لوگوں پر الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ یہ لوگ حیدرآباد اور پاکستان کے حق میں پروپیگنڈا کرتے ہیں۔

درخواست نامنظور

مسٹر انوار الحسن سٹی منصف کانپور نے جو درخواست ڈسٹرکٹ وسشن جج کی عدالت میں ضمانتوں کے کم کرنے کے لئے دی تھی وہ ڈسٹرکٹ جج نے نامنظور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ضمانت میں تخفیف کی گئی تو سائل عدالت کی گرفت سے باہر کے علاقہ میں چلا جائے گا۔

پناہ گزینوں کو تنبیہ

مقامی حکام نے پناہ گزینوں کو زبردستی مکانات پر قبضہ کرنے کی وجہ سے سخت تنبیہ کی ہے کہ ان کو کہا گیا ہے کہ آیندہ ایسا کرنے پر ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔ اس قسم کے واقعات ہیلٹ نگر میں ہوئے ہیں۔ کہ بعض پناہ گزینوں کے مکانات کے قفل توڑ کر دوسروں نے قبضہ کرلیا۔ لہٰذا وہ مکانات ان سے خالی کراکر پہلے پناہ گزین کو دلوا دئے گئے ہیں۔

کمشنر صاحب

مسٹر حسن ظہیر کمشنر الہ آباد ڈویژن ۱۰ جون کو کانپور تشریف لائے اور حکام سے ملاقات کی۔ اور مقدمات کی زیادتی اور جلد فیصلہ کرنے کے سلسلہ میں غور کیا گیا معلوم ہوا ہے کہ شہر میں حکام کی تعداد کے بڑھانے اور گواہوں کی خوراک بڑھانے کی سفارش کی گئی ہے۔

ڈپٹی ڈائرکٹر انفارمیشن

مسٹر دہرد مالویہ ڈپٹی ڈائرکٹر انفارمیشن انفیسر نے کانپور تشریف لاکر اور مسٹر ایس۔ بی۔ ال بھاٹیہ پبلسٹی افسر کے ساتھ مل کر شہر میں مختلف مقامات پر لاؤڈ اسپیکر لگانے کی مہم پر غور کیا۔

بادشاہ سلامت کی سالگرہ

۱۰ جون کو بادشاہ سلامت کی سالگرہ امن کے ساتھ منائی گئی۔ چونکہ اس کے خلاف مظاہرہ کا خوف تھا۔ اس لئے انتظامات کافی کئے گئے تھے۔ لہٰذا وہ اب ہٹالئے گئے ہیں۔

ایٹ ہوم

۱۰ جون ۶ بجے شام کو کنال روڈ پر کیرانہ مرچنٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے سٹی کانگریس کمیٹی کے نئے پریسیڈنٹ پنڈت رگھبر دیال بھٹ کو پارٹی دی گئی۔ سری پال کرشن مہیشوری سکریٹری ایسوسی ایشن نے ایک اڈریس پڑھا جس میں بھٹ جی کی خدمات کی تعریف کی گئی تھی اور کانگریس کے ساتھ اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا اس کے جواب میں بھٹ جی نے ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا۔ اور اہل شہر سے پورے تعاون کی اپیل کی۔

فارورڈ بلاک

مسٹر تشمبھر ناتھ ترپاٹھی نے صوبہ میں فارورڈ بلاک کی پارٹی کے اجتماع کرنے کے لئے ایک پراونشل ہیڈ کوارٹر قایم کیا ہے۔ جو فارورڈ کے جدید آئین کے مطابق انتخابات کرائے گا۔

سیل ٹیکس کمشنر

مسٹر دی ال سپرو سیل ٹیکس کمشنر یوپی ۱۱ جون کو کانپور تشریف لائے۔ اور مسٹر ایس بی ان بھاٹیا ٹیکس آفیسر کانپور کے بنگلہ پر کانپور کے ممتاز تاجروں اور چیمبر آف کامرس نمایندوں سے یوپی سیل ٹیکس ایکٹ کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔

[illegible] کانگریس کمیٹی

۱۱ جون کی شام کو [illegible] کا ایک جلسہ ہوا جس میں آیندہ سال کے لئے پنڈت [illegible] سنگھ اوستھی (پریسیڈنٹ) پنڈت رام دولارا [illegible] (جنرل سکریٹری) [illegible] منتخب کئے گئے۔

میٹر لگانے کی اسکیم

پانی کے بچانے کے ہفتہ کے سلسلہ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ خانگی استعمال کے علاوہ سب پانی کے کنکشنوں پر میٹر لگایا جائے۔

حکومت نظام شاید رائے طلبی کا مطالبہ منظور کر لے

حیدرآباد کی طرف سے متبادل تجاویز

حیدرآباد دکن ۶ جون ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اگر ہندوستان اور حیدرآباد کے موجودہ تعطل دور کرنے کی کوششیں ناکامیاب رہیں تو حکومت حیدرآباد حکومت ہند کے رائے طلبی کے متبادل مطالبہ کو منظور کر لے گی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دہلی میں حیدرآباد کا جو وفد آیا ہوا ہے ۔ اس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر حکومت ہند اپنی پیش کردہ تجویزوں میں حکومت نظام ترمیں منظور نہیں کرتی تو یہ پیش کش دی جائے ۔ نظام کی طرف سے جو تجویزیں پیش کی گئی ہیں۔ اگر حکومت ہند نے ان کو منظور کر لیا تو وفد کو یہ اختیار ہے کہ وہ فوری طور پر آخری سمجھوتہ کے لئے گفت وشنید کرے۔

حیدرآباد نے جو تجویزیں پیش کیں ہیں وہ یہ ہیں ۔

۱ ۔ حکومت ہند کے مطالبہ کے مطابق حکومت نظام تین محکموں یعنی مالیات ۔ امور خارجہ اور مواصلات سے دست بردار ہونے کو تیار ہے لیکن یہ اس پر تیار نہیں کہ اگر ریاست نے اپنے قوانین میں تبدیلی نہ کی یا اسی قسم کے نئے قوانین نافذ نہ کئے تو مملکت ہند ان تینوں چیزوں کے متعلق جو قوانین بنائے گی وہ خود بخود یوں ہی ریاست میں نافذ کر دئے جائیں گے۔

۲ ۔ حکومت نظام کی مجلس قانون ساز کو اس کا اختیار ہوگا کہ اگر وہ مملکت ہند کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کو ریاستی مفاد کے منافی پائے تو اُسے مسترد کر دے۔

۳ ۔ جہاں تک اندرونی اصلاحات کا تعلق ہے حکومت نظام پر زور اور کھلے الفاظ میں یہ کہنا چاہتی ہے کہ ریاست کے اندرونی معاملات کو معاہدہ کی گفتگو میں شامل نہ کیا جائیگا لیکن باہمی مفاہمت کے اظہار کے پیش نظر حکومت نظام یہ یقین دلانا چاہتی ہے کہ ریاست کے دونوں بڑے فرقوں کا مجلس قانون ساز اور دستور ساز اسمبلی میں مساوات اور توازن قایم رکھا جائے گا۔

اگر حکومت ہند نے ریاست کی ان تجاویز کو نہ مانا تو ریاست حکومت ہند کی رائے طلبی کی متبادل تجویز کو مان لے گی۔ اگر ایسا ہوا تو حکومت نظام موجودہ عارضی سمجھوتہ کی تجویز توسیع کا مطالبہ کریں گے کیونکہ موجودہ سمجھوتہ نومبر میں ختم ہونے والا ہے۔ اور اس وقت تک رائے طلبی کے انتظامات مکمل ہونا ممکن نہیں ہے۔

ریاست میں نمائندہ حکومت کے فوری قیام پر زور

نئی دہلی ۔ ۶ جون ۔ حیدرآباد کے مسئلہ پر حکومت ہند سے گفتگو کا سلسلہ شروع کرنے کے لئے حیدرآباد کا وفد آج دوپہر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ حیدرآباد سے دہلی روانہ ہوا ۔ یہ وفد مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ہے ۔

۱ ۔ حیدرآباد کے وزیر اعظم میر لائق علی ۔

۲ ۔ نظام کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن ۔

۳ ۔ حیدرآباد کے نائب وزیر اعظم مسٹر پی وی ریڈی

۴ ۔ حیدرآباد کابینہ کے وزیر مسٹر عبدالروف

یہ وفد شام [illegible] دہلی پہنچا ۔ میر لائق علی نے نظام پیلس میں ۵ بجے شام کو حکومت ہند کے محکمہ ریاست کے سکریٹری مسٹر مینن سے ملاقات کی ۔

حیدرآباد کا وفد آخری اور تصفیہ کن گفتگو کے لئے دہلی آیا ہے ۔ مبصرین میں اس کے نتائج پر اختلاف ہے ۔ کہتے ہیں کہ موجودہ گفتگو مسئلہ حیدرآباد میں ایک اہم موثر حیثیت رکھتی ہے ۔

حیدرآباد کے وزیر اعظم میر لائق علی نے مسٹر وی پی مینن سے ملاقات کی ۔ میر لائق علی کے ملاقات کرنے کے بعد مسٹر مینن لارڈ ماونٹ بیٹن سے ملنے گئے میر لائق علی نے پنڈت نہرو سے بھی رات کو ملاقات کی ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد کا وفد اس مرتبہ سمجھوتہ کرنے کے لئے پورے اختیارات لے کر آیا ہے ۔ حکومت ہند نے اس پر زور دیا تھا کہ وفد کو ایسے اختیارات کے ساتھ آنا چاہیئے کہ آخری سمجھوتہ کے لئے مکمل گفتگو کر سکے اس سے پہلے جو وفد آئے انھیں سمجھوتہ کے متعلق کلی اختیارات حاصل نہ تھے ۔ اس لئے تاخیر ہوتی رہی ۔

جہاں تک موجودہ تجویزوں کا تعلق ہے ۔ حکومت ہند نے ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی ریاست میں ذمہ دار حکومت کے فوری قیام پر زور دیا ہے ۔ الحاق اور دفاع اور مواصلات اور امور خارجہ کی حیثیت ثانوی ہے ۔

حیدرآباد کے عوام کی اکثریت اپنے حقوق کے استعمال کے ذریعہ نمائندہ اور ذمہ دار حکومت کے قیام کی طالب ہے اس ضمن میں ریاست کی بعض مروجہ خاص باتوں پر حکومت ہند کی نظر ہے وہ حکمران اقلیت کے عارضی پاسنگ پر راضی ہے لیکن آخر کار مخلوط انتخاب اور متوازن نمائندگی چاہتا ہے ۔ تجویز یہ ہے کہ پہلے عارضی حکومت قایم کی جائے ۔ اور اس سے کہا جائے کہ وہ مخلوط انتخاب کی بنیاد پر وہ ایک دستور ساز اسمبلی بنائے ۔ یہ دستور ساز اسمبلی دستور بننے تک ریاست کی مجلس قانون ساز کا کام بھی انجام دے ۔

امید کی جاتی ہے کہ حیدرآباد کا وفد بدھ تک یہاں قیام کرے گا ۔ وفد کی دہلی روانگی سے پہلے حیدرآباد کی مجلس وزرا میں مشورہ ہوا ۔

کہا جاتا ہے کہ دو باتوں پر مباحثہ ہوا ۔ یعنی تین اہم محکموں پر مملکت ہند اور ریاست کے متبادل قوانین اور عارضی حکومت سے کہ مجلس قانون ساز اور دستور ساز اسمبلی میں دونوں فرقوں کی مساوات اور توازن ۔

آج صبح کو سر والٹر مانکٹن اور میر لائق علی دونوں نے نظام سے ملاقات کی ۔

رضوی حکومت ہند سے سمجھوتے پر تیار

حیدرآباد ۔ ۶ جون ۔ ہم حکومت ہند سے ایک ایسا سمجھوتہ کرنے پر تیار ہیں جس سے حیدرآباد کی آزادی میں کوئی فرق نہ آئے ۔ اور اس کی موجودہ خود مختار حیثیت کو کوئی نقصان نہ پہونچے ۔ یہ الفاظ سید قاسم رضوی نے یکم جاہ روڈ پر "یوم رضاکار" کے سلسلے میں ایک اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے کہے ۔

انھوں نے کہا ہم ہر ایسے سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہیں جس کی بنیاد اس سودا در اس ہاتھ سے لو، پر پر ہو ۔ اگر وہ اپنے طاقت در قلم کے استعمال سے ہماری آزادی چھین لینے پر آمادہ ہیں تو ہم بھی اپنے قلم کے طاقت سے اپنی آزادی کی پوری حفاظت کریں گے ۔ اگر وہ اپنی تلوار سے ہمیں اپنی آزادی اور خود مختاری کے استعمال سے روک دینا چاہتے ہیں تو ہم بھی اپنی آزادی کے بچاؤ میں مرجانے اور ہر ممکن قربانی دینے کا تہیہ کر چکے ہیں ۔

فوجی ذخائر کی تقسیم کے کاغذات غائب

نئی دہلی ۔ ۵ جون ۔ فوجی افسر کپتان بی ایس سیٹھ نے پولیس کو اطلاع دی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں فوجی ذخیروں کی تقسیم سے متعلق کاغذات عجیب وغریب طور پر غائب ہو گئے ہیں ۔

فوجی افسر نے پولیس کو بتایا ہے کہ ۲ جون کو وہ بمبئی سے بذریعہ ہوائی جہاز دہلی آ رہے تھے ۔ دہلی کے ہوائی اڈے پر جب وہ اترے تو انھوں نے دیکھا کہ کاغذات کا بنڈل اور ان کا سامان غائب ہے ۔

پولیس تفتیش کر رہی ہے ۔

ریاست جیسلمیر کے نئے دیوان

جے پور ۔ ۵ جون ۔ اجمیر مارواڑ کے اسسٹنٹ کمشنر ٹھاکر انکار سنگھ کو ریاست جیسلمیر کا دیوان مقرر کیا گیا ہے ۔

دفاع امور خارجہ اور رسل ورسائل کو سپرد کرنے کا مطالبہ

حیدرآباد کے متعلق حکومت ہند کی تجاویز

حیدرآباد دکن ۔ ۶ جون ایسوسی ایٹڈ پریس کا مخصوص نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت ہند نے جو تجاویز حیدرآباد کو بھیجی ہیں ۔ ان میں حیدرآباد کے دفاع امور خارجہ اور رسل و رسائل کے محکمہ جات کو ریاست کے انتظام سے نکال کر اپنے ماتحت لانے کے لئے کہا گیا ہے ۔

حکومت ہند نے یہ کم سے کم مطالبات میر لائق علی وزیر اعظم حیدرآباد کو پچھلے مہینہ دے تھے ۔ تاکہ وہ نظام اور حکومت نظام کا جواب ان کی بابت معلوم کر سکے ۔

ان شرائط کے علاوہ حکومت ہند کی یہ بھی تجویز ہے کہ نظام کی فوجی طاقت میں بیس ہزار سپاہیوں تک محدود کر دی جائے ۔ اور حکومت ہند کی نگرانی اس پر لازمی ہو ۔ اور تمام نیم فوجی جماعتیں ختم کر دی جائیں ۔ ہنگامی صورتوں میں حکومت ہند کی فوجیں حیدرآباد میں بلائی جائیں ۔

اندرونی معاملات کے متعلق بھی تجاویز ہیں ۔ چنانچہ ایک عارضی کابینہ کے قیام کے لئے کہا گیا ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم کی تعداد برابر ہوگی ۔ لیکن جو دستوری اسمبلی بنائی جائے گی اس میں غیر مسلموں کی تعداد ساٹھ فی صدی اور مسلمانوں کی تعداد ۴۰ فیصدی ہوگی ۔ اور یہی نسبت ملازمتوں میں رکھی جائے گی جس کی تکمیل سنہ ۱۹۵۴ء تک رفتہ رفتہ ہوگی ۔

حکومت ہند ریاست حیدرآباد سے دفاع امور خارجہ اور رسل ورسائل کے معاملات میں ایک مستقل سمجھوتہ مندرجہ ذیل شرائط پر کرنا چاہتی ہے ۔

۱ ۔ دفاع کے معاملہ میں حیدرآباد ان قوانین پر عمل کرے گا ۔ جو انڈین یونین میں نافذ ہیں ۔ اور جن کو ہندوستان کی پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً منظور کرتی رہے گی ۔ یہ کارروائی ریاست حیدرآباد کے قوانین کے ذریعہ ہوگی ۔

۲ ۔ ایسا نہ ہوا تو حکومت ہند کو یہ اختیار ہوگا کہ حیدرآباد میں اپنے قوانین براہ راست نافذ کرے ۔

۳ ۔ اگر ایسا حیدرآباد اسمبلی ان قوانین میں ترمیم کرے تو وہ کالعدم سمجھی جائے ۔ اور اس کی جگہ پر ان قوانین کے مناسب اجزار رکھے جائیں جو ہندوستان میں رائج ہیں ۔

حیدرآباد کی فوجی طاقت بیس ہزار تک محدود کرنے کی تجویز ہے ۔ اور تمام غیر فوجی جماعتوں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ حکومت ہند حکومت حیدرآباد کی فوج کو اسلحہ فراہم کرے گی ۔ یہ کارروائی برطانی ہند کے فوجی کمیشن سنہ ۱۹۳۹ء کے سفارشات کے ماتحت ہوگی ۔ حکومت ہند کو یہ حق ہوگا کہ وہ حیدرآباد کے فوج کے متعلق اعداد وشمار مانگ سکے ۔ اور ہنگامی حالات میں حیدرآباد میں اپنی فوجیں بھیج سکے ۔ جن کے اخراجات وہ حیدرآباد کو برائے نام دے گی ۔

حیدرآباد کے امور خارجہ پر حکومت ہند کو پورا اختیار ہوگا ۔

حیدرآباد کو اپنے تجارتی ایجنٹ دوسرے ممالک میں رکھنے کا اختیار ہوگا ۔ لیکن تجارتی معاملات بھی حکومت ہند کی ہی نگرانی میں ہوں گے ۔ اور حیدرآباد و ہندوستان کے درمیان تجارتی سمجھوتہ کے لئے علاوہ مفاہمت و معاہدے ہوں گے ۔

رسل ورسائل کے معاملات ۱۵ اگست سے پہلے کی طرح بدستور رہیں گے ۔ ان تجاویز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ریاست کے اندرونی معاملات کے لئے جو بنیادی دستور بنایا جائے اس میں غیر مسلموں کی نمائندگی ساٹھ فی صدی سے کم نہ ہونا چاہیئے ۔ اور فی الحال نظام کو ایک عارضی کابینہ بنانا چاہیئے جس میں مسلم و غیر مسلم نمائندے دونوں پچاس فی صدی ہوں ۔

ریاست کے مسلمانوں کو بعض تمدنی اور مذہبی تحفظات دئے جائیں گے ۔ اور نظام کو اس بات کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہوگا کہ مذہبی معاملات کیا ہیں ۔

حیدرآباد ڈاک خانہ کی بین اقوامی انجمن بین اقوامی غذائی ادارہ اور بین اقوامی زر فنڈ کا رکن بن سکتا ہے ۔ تجاویز میں جو شرائط رکھی گئی ہیں ۔ ان کی منظوری اور ان پر عمل درآمد کے بعد حیدرآبادی مجلس قانون ساز کو پانچ سال تک انھیں ختم کرنے یا ترمیم کرنے کا اختیار نہ ہوگا ۔

حکومت پوری طرح تیار ہے
عوام کو گھبرانا نہ چاہیئے

نئی دہلی ۔ ۵ جون ۔ دہلی کے چیف کمشنر نے ایک اپیل شائع کی ہے ۔ اس میں انھوں نے عوام سے درخواست کی ہے کہ وہ ان افواہوں پر بالکل دھیان نہ دیں جن کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ ۱۵ جون تک سخت ہنگامے کا خطرہ ہے ۔

اپیل میں کہا گیا ہے کہ کچھ دنوں سے دہلی میں یہ افواہیں اڑ رہی ہیں کہ ۱۵ جون تک سخت فساد ہوگا جس سے مختلف فرقے کے لوگ پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں ۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی خبر مشہور کی جا رہی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں جنگ شروع ہی ہونے والی ہے ۔ حکومت یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اس قسم کی تمام خبریں بالکل بے بنیاد ہیں ۔ اور ان کی کوئی اصلیت نہیں ہے ۔ حکومت نے تمام حضرات کے مقابلہ کے لئے پوری تیاریاں کر لی ہیں ۔ اور وہ عوام کو یقین دلاتی ہے کہ انھیں گھبراہٹ یا پریشانی کی کوئی وجہ نہیں حکومت کی جانب سے احکام جاری کر دئے گئے ہیں کہ پولیس ان لوگوں کے خلاف فوری اور سخت اقدام کرے جو اس قسم کی افواہیں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ حکومت عوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ بھی اس سلسلہ میں اس کی امداد کریں ۔ اور اگر کسی شخص کو ایسی خبریں مشہور کرتے پائیں تو اس کی اطلاع اپنے قریب کے پولیس تھانہ میں کر دیں ۔

حکومت اس سلسلہ میں جلد ہی ایک مہم شروع کرنے والی ہے جس میں سرکاری اور غیر سرکاری سبھی شرکت کریں گے ۔ عوام سے اپیل ہے کہ وہ اس مہم کا خیر مقدم کریں ۔ اور قیام امن میں ہر طرح حکومت کی مدد کریں ۔ حکومت گاندھی جی کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے اور اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرے گی جس کے لئے گاندھی جی نے اپنی جان قربان کر دی ۔

۱۱ جون کو ’یوم فلسطین‘

نئی دہلی ۶ جون ۔ کل ہند جمعیتہ علمار کے ناظم اعلیٰ نے اپنی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ ۱۱ جون سنہ ۱۹۴۸ء کو تمام ملک میں یوم فلسطین منایا جائے اور جمعہ کی نماز کے بعد خاص طور پر دعا مانگی جائے ۔

ایشیائی کانفرنس کا دوسرا اجلاس

ٹکنگ ۔ ۵ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ اپریل سنہ ۱۹۴۹ء میں بین ایشیائی کانفرنس کا اجلاس ہانکو (چین) میں منعقد کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

اس سلسلہ میں یہاں چین کے ۔ ہندوستان اور فلپائن کے نمائندوں میں بات چیت ہو رہی ہے ۔

ڈپٹی کلکٹری کے امتحان کا نتیجہ

لکھنؤ ۲ جون ۔ ستمبر سنہ ۴۷ء کے امتحان کے مقابلہ کے نتیجہ میں گورنر نے یوپی سول (اگزیکیٹو) سول سروس کے لئے حسب ذیل امیدواروں کی تقرری منظور کی ہے ۔ بشرطیکہ وہ طبی معائنہ میں کامیاب ثابت ہوں ۔ امیدوار جیسے جیسے اور جب جب جگہیں ہوتی جائیں گی ۔ ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور کئے جائیں گے ۔

سری برج بہیر شرن داس (ایم اے)
شری اعظم علی ایم اے ۔ ایل ایل ۔ بی ۔
شری مہندر سنگھ ایم ۔ اے
شری فرحت علی ۔ ایم اے
شری انکار سنگھ ایم اے ۔
شری پربھات چندر مصر ایم اے ایل ایل بی
شری مہندی حسن رضوی ایم اے ایل ایل بی
شری دہرجتی پرشاد باگچی ایم اے ایل ایل بی
شری امیہ بھوشن بی اے ایل ایل بی
شری راج کرشن منوچا ایم اے ایل ایل بی
شری جتیندر ناتھ گپتا ایم ایس ۔ سی
سری سریش چندر رکسٹ ایم اے ایل ایل بی
سری ریش چندر جین ایم اے
سری پریم چند سریواستو ایم اے
سری کملا کوشیونت رانا ناڈے ۔ ایم اے
سری رام چندر ٹنکرو ایم اے ایل ایل بی
سری موہن چندر جوشی ایم اے ۔
سری چندر کمار ورما ایم اے
سری بنواری لال ایم ایس سی
سری مادھے کرشن گپتا ایم اے ایل ایل بی
سری بجے بہاری ماتھر بی ایس سی
سری ستیہ دیو اگنی ہوتری ایم اے
سری عبدالحمید خاں ۔ ایم اے ۔
سری مرلی شیام منوہر ایم اے ایل ایل بی
سری بلونت سنگھ بی ۔ اے
سری محمد فائق علی خاں ایم اے ۔
سری اننگ پال ایم اے ۔
سری میوارام ایم اے
سری رتن سنگھ کین بی اے
سری برہم دیو بی اے ۔

مہاتما گاندھی کے قتل کا مقدمہ

نئی دہلی ۔ موجودہ اندازہ کے مطابق مہاتما گاندھی کے قتل کے مقدمہ کا سماعت کے لئے جو مخصوص عدالت گوڈسے اور اس کے ساتھ دوسرے آٹھ ملزموں کے لئے مقرر کی گئی ہے ۔ وہ مسلسل چار ماہ میں اپنا کام ختم کر سکی گے ۔

۱۴ جون کو جب جج کی طرف سے فرد جرم لگائی جائے گی اور اسے عدالت میں پڑھا جائے گا ۔ تو استغاثہ کا وکیل مقدمہ کا افتتاح کریگا خیال ہے کہ وہ ابتدائی رپورٹ کے پڑھنے میں چھ گھنٹے صرف کریگا ۔

معلوم ہوا ہے کہ استغاثہ کی طرف سے تیس شہادتیں پیش کی جائیں گی ۔ جن میں حکومت کے ڈیڈ ابھی شامل ہیں ۔ استغاثہ کے گواہوں کو اپنے بیانات دینے میں آٹھ دن لگیں گے ۔

تمام ملزمین جو اب تک بمبئی پولیس کی نگرانی میں تھے سنٹرل جیل منتقل کر دئے گئے ہیں ۔

عازمین حج کے لئے

نئی دہلی ۔ ۵ جون ۔ ۵ جون کے گزٹ آف انڈیا میں یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ بمبئی سے سمندری جہاز پر روانہ ہونے والے عازمین حج کو ٹکٹ واپسی کے لئے حسب ذیل رقم جمع کرنا ہوگی ۔

۱۱ یا ۱۰ دس سال سے بڑے آدمیوں کے لئے ۱۹۵ روپے ۱۴ آنے ادا کرنے ہوں گے ۔

۱۰ سال سے چھوٹے آدمیوں کو ۹۷ روپے ۵ آنے ادا کرنا ہوں گے ۔

الہ آباد جرنلسٹ عازم امریکہ

الہ آباد ۔ مسٹر رام راجندر ناتھ گپتا ایک مقامی جرنلسٹ اور الہ آباد جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے نائب صدر ۱۰ جون کو امریکہ جا رہے ہیں ۔ جہاں وہ آزاد طور پر صحافت کریں گے ۔

اتحاد المسلمین کو ہندستان سے حیدرآباد کا الحاق منظور نہیں

حیدرآباد۔ دکن ۔ ۵ جون۔ کل مجلس اتحاد المسلمین کی مشاورتی کونسل نے طے کیا کہ وہ کسی حالت میں بھی ریاست حیدرآباد کے انڈین یونین سے الحاق کے لئے تیار نہ ہوگی۔ مجلس حکومت ہند اور حیدرآباد کے درمیان کسی سیاسی ایسے سمجھوتہ کو بھی تسلیم نہ کرے گی۔ جو حیدرآباد کے سیاسی ۔معاشی اور سماجی مفاد کے خلاف ہو۔ مجلس نے مندرجہ ذیل بالاتفاق منظور کیں جن میں کہا گیا تھا کہ ”مجلس یہ بات کبھی برداشت نہ کرسکیگی کہ ہندستان حیدرآباد کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ اور اگر حیدرآباد کے باشندوں میں کوئی اختلاف ہے تو وہ آپس میں طے ہونا چاہیئے“

کونسل نے مسٹر قاسم رضوی صدر مجلس اتحاد المسلمین کو یہ اختیار دیا کہ آئندہ حالات کی روشنی میں بلا کونسل کا جلسہ بلائے ہوئے وہ خود کارروائی کرسکتے ہیں۔

اس سے قبل کونسل نے ہندستان اور حیدرآباد کے تعلقات میں جو تعطل ہے اس پر غور کیا۔

وہ دن دور نہیں جب مشرقی بنگال ہندیونین کا جزو ہوگا

نئی دہلی ۔ ۴ جون۔ پروفیسر عبدالمجید خان نے مشرقی پاکستان سے حسین شہید سہروردی کے اخراج کے بارے میں حسب ذیل بیان جاری کیا ہے،

مسٹر سہروردی جیسے پکے اور راسخ العقیدہ جدائی پسند انسان پر یہ الزام لگانا کہ وہ مشرقی اور مغربی بنگال کو پھر سے ملانے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ مشرقی بنگال انڈین یونین میں ضم ہوجائے ۔ درحقیقت ایک تکلیف دہ طنزیہ ہے ۔لیکن اگر یہ الزام سچا ہے تو صرف پھر صاف طور پر کہنا پڑے گا کہ یہ مثل بھی بالکل درست ہے ۔ کہ عقیل و فہیم انسان کچھ سیکھنے کے لئے زندہ رہتے ہیں۔ اس دنیا میں سوائے فسطائیوں کے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو ذہنی اعتبار سے نہ بدلتا ہو۔

مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کو معاشی حیثیت سے تباہ کن حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور برابر یہ حقیقت ان کے ذہن نشین ہوتی چلی جا رہی ہے کہ یہ مصیبتیں ان کے سر مذہب کے نام پر منڈھی گئی ہیں اور یہ ملک کی تقسیم نے انھیں بالکل تباہ و برباد کر ڈالا ہے ۔بنیادی حیثیت سے دیکھیئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مشرقی اور مغربی بنگال کے باشندے ایک مشترکہ ترکہ کے مالک ہیں ۔ ان کی زبان بھی مشترک ہے۔ اور تہذیب و معاشرت بھی ایسی صورت میں ان کے مفاد و اغراض بھی مشترک ہیں ۔ نیز ناظم الدین اور ان کے خیال کے لوگوں کو یہ تاریخی حقیقت یاد رکھنا چاہیئے کہ پولینڈ کی تقسیم چار مرتبہ ہوئیں۔ لیکن آج وہ پھر غیر منقسم اور متحد نظر آ رہا ہے۔ اسی طرح اگرچہ اس اس وقت بنگال دو حصوں میں بٹ گیا ہے لیکن زیادہ مدت نہیں گذرے گی کہ وہ پھر ایک ہوجائے گا۔ اور مشرقی بنگال ترقی پذیر انڈین یونین کا ایک جزو ولاینفک بن جائیگا۔

وہ مذموم سیاسی بےضابطگیاں جو فرقہ وارانہ جوش اور زہریلے پروپیگنڈے کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہیں. معاشی اور معاشرتی قوتوں کے بے پناہ دہارے کے سامنے نہ رک سکیں گی۔ سمندر کی طاقت و موجوں کے زور کو ان پر لکڑی کے لٹھے ڈال کر نہیں کم کیا جاسکتا ۔پاکستانی لیڈروں کو جو اس وقت پریشانیوں سے گھرے ہوئے ہیں ۔مرحوم ڈاکٹر اقبال کے ان غیر فانی الفاظ کو فراموش نہ کردینا چاہیئے کہ ملک کی تقسیم ہندستان کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً تباہی و بربادی کا سبب ہوگی ۔

سہروردی کا بیان

ڈھاکہ ۔مسٹر سہروردی سابق وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کی حکومت نے ریڈیو پر میری نظربندی کی وجہ بتاتے ہوئے یہ کہا کہ میں مشرقی بنگال کے اندر

ہر قسم کی مخالفانہ سرگرمیاں جاری رکھنا چاہتا تھا۔ چاہے ان میں مشرقی بنگال کے مفاد کا بھی خیال نہ ہو۔ مسٹر سہروردی نے کہا کہ میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے جھوٹ اور بہتان کہوں گا۔ اور اسے حکومت کی رسوائی کا باعث سمجھتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ اپنے دعوے کی سچائی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اور میرا خیال ہے کہ مشرقی بنگال کے سیاسی مفاد کے مطابق ہی میرا رویہ رہا ہے۔ میں صرف فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا پرچار کرتا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کا یہ الزام اس قدر بے بنیاد اور لایعنی ہے کہ جس سے حکومت کی گھبراہٹ کے علاوہ اور کوئی بات ظاہر نہیں ہوتی اس میں حکومت سے ہمدردی کے سوا اور کیا کرسکتا ہوں۔

چیرمین میونسپل بورڈ لکھنؤ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم

لکھنؤ۔ ۵ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے میونسپلیٹیز ایکٹ کی دفعہ ۳۴ کے تحت ایک حکم جاری کیا ہے کہ جس کی رو سے میونسپل بورڈ لکھنؤ کو بورڈ کی قرارداد نمبر ۲۴ منظور کردہ ۲ جون کو عمل میں نہ لانے اور مسٹر ایس کے بھدوری سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کو انکے کام پر لوٹنے کی اجازت نہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

حکم میں کہا گیا ہے کہ ”چونکہ مسٹر ایس کے بھدوری سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس لکھنؤ نے لکھنؤ میونسپلٹی میں پانی کی فراہمی کا انتظام کرنے میں سخت بد انتظامی اور نا اہلی کا ثبوت دیا ہے اس لئے وہ مجبوراً عوام کے مفاد کے پیش نظر مسٹر بھدوری کو نوٹس سے پہلے چھٹی دینا پڑی۔ تاکہ پانی کی فراہمی کا انتظام بہتر ہوسکے ۔ اور عوام کی جائز شکایات کا ازالہ ہوسکے۔

لکھنؤ میونسپل بورڈ نے ۲ جون کو جو خاص قرارداد نمبر ۲۴ منظور کی ہے۔ اور جس میں مسٹر بھدوری کی چھٹی منسوخ کرکے انھیں دوبارہ کام پر بلایا گیا ہے اس کا نتیجہ میری رائے میں پھر اسی بد انتظامی کی شکل میں ظاہر ہوگا ۔ اور اس طرح عوام کے مفاد کو نقصان پہنچنے کے ساتھ انسانی جانیں بھی خطرہ میں پڑجائیں گی۔

اس لئے میں ان اختیارات کے ماتحت جو میونسپلیٹیز ایکٹ کی دفعہ ۳۴ کی رو سے مجھے حاصل ہیں ۔ یہ حکم دیتا ہوں ۔کہ ۔ (۱) لکھنؤ میونسپل بورڈ اپنی خاص قرارداد نمبر ۲۴ پر جو ۲ جون ۱۹۴۸ء کو منظور کی گئی ہے عمل نہ کرے۔

۲ ۔چیرمین میونسپل بورڈ لکھنؤ مسٹر ایس کے بھدوری کو سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس لکھنؤ کی حیثیت سے اس وقت تک کام پر نہ بلائیں جب تک اس معاملہ میں حکومت آخری احکام نافذ نہ کردے۔

لنکا میں ہندوستانیوں کے آباد ہونے کا مسودہ

کولمبو۔ ۴ جون۔ ایک پریس کانفرنس میں حکومت لنکا کے چیف وہپ مسٹر ای اے گون سنگھے نے اعلان کیا ہے کہ لنکا اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کی گفتگو کے مطابق لنکا کی کابینہ نے انڈین یونین بل (ہندستان کے آبادکار مسودہ) منظور کرلیا ہے ۔مسٹر سنگھے نے یہ بھی بتایا کہ منتقلی کا مسودہ قانون جس کی رو سے لنکا میں غیر ممالک کے لوگوں کے داخلہ اور آباد ہونے پر قیود لگادی جائیں گی تاکہ لنکا کے باشندوں کے مفاد کا تحفظ ہو کابینہ کے زیر غور ہے۔

صوبہ یوپی کے مجوزہ نام

نینی تال ۔ ۵ جون۔ صوبائی حکومت یوپی کے سامنے صوبہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے بیس نام پیش کئے گئے ہیں ۔جن کو مختلف اشخاص اور اداروں نے بھیجا ہے ۔

یوپی کونسل نے پچھلے ستمبر کے اجلاس میں ایک غیر سرکاری تجویز منظور کی گئی تھی جس میں صوبہ یوپی کا کوئی مناسب نام رکھنے کی سفارش کی گئی تھی۔

مجوزہ نام مندرجہ ذیل ہیں۔

آریہ ورت پردیش اودھ ۔ بھارت کھنڈ ۔ برج کوشل برہما ورت پرانت ۔ بھاگیرت پردیش ۔برہما دیش ۔ برہما ورت ۔ ہندوستان ہمالہ ۔کوشلا ۔ کرشن کشل صوبہ مدھیہ دیش ۔نشرن دیش ۔ نوہند ۔ رام کرشن صوبہ رام کرشن پردیش شری رام کرشن صوبہ اوربالا تر کھنڈ ۔

ترقی کی رابطہ کانفرنس ملتوی

لکھنؤ۔ ۵ جون ۔ترقی کی رابطہ کانفرنس جو ۱۰ جون کو نینی تال میں ہونے والی تھی ۔ملتوی کردی گئی ہے ۔اب یہ کانفرنس کونسل ہاؤس لکھنؤ میں ۱۵ جون ۱۱ بجے دن منعقد ہوگی ۔

کپڑا کنٹرول بورڈ کے خاتمہ کا اعلان

نئی دہلی ۔ ۵ جون۔ کپڑا کنٹرول بورڈ اور اس کی متعلقہ کمیٹیوں کے خاتمہ کا اعلان حکومت کی جانب ایک تجویز کے ذریعہ کیا گیا ۔جو آج کے گورنمنٹ گزٹ میں شائع ہوئی ہے ۔لیکن اسی کے ساتھ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ تین کمیٹیاں بنائے گی ۔ جو کپڑا کنٹرولر کو روزمرہ کے ان معاملات میں مشورہ دیں گی ۔جو اس کے فرائض سے متعلق ہوسکتے ہیں ۔

۱ ۔پہلی کمیٹی ان سوتی کپڑوں کے نرخ کا تعین کرے گی جو حکومت کو درکار ہوں گے ۔ اور سوتی کپڑے کے سامان کے ٹھیکے دینے میں مدد دے گی ۔

۲ ۔ دوسری کمیٹی ۔ کپاس سے تعلق رکھنے والوں کے مسائل میں مشورہ دے گی ۔

۳ ۔ تیسری کمیٹی درآمد اور ملوں کے ذخیرہ کی تقسیم کے بارہ میں مشورہ دے گی ۔

منصف دیوریا کے خلاف تحقیقات

دیوریا ۔ ۵ جون۔ بار ایسوسی ایشن دیوریا نے مسٹر نورالعین منصف دیوریا کے خلاف کچھ شکایات کی ہیں جن کی تحقیقات ہائیکورٹ الہ آباد ضلع گورکھپور کے ڈسٹرکٹ جج کے ذریعہ کرا رہا ہے ۔یہ تحقیقات ۴ جون کو گورکھپور میں ... والی تھی منصف کا تبادلہ اعظم گڑھ کردیا گیا ہے

غیر معین مدت کے لئے ملتوی

مغربی بنگال اور اڑیسہ کے گورنر

کٹک ۔ ۸ جون ۔ یہاں قطعی طور پر یہ پتہ چلا ہے کہ ۲۰ جون کو اڑیسہ کے موجودہ گورنر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو مسٹر سی راجگوپال آچاریہ کی جگہ پر مغربی بنگال کے گورنر کی جگہ لیں گے۔ خیال ہے کہ ڈاکٹر کاٹجو ۲۰ جون کو کلکتہ روانہ ہوجائیں گے۔

باوثوق ذرائع سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ڈاکٹر کاٹجو کی جگہ پر آصف علی اڑیسہ کے گورنر ہوں گے ۔ اور ۲۰ جون کی رات کو وہ یہاں پہونچ جائیں گے۔

ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑے کی برآمد بند

نئی دہلی ۔ ۸ جون ۔ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑے کی برآمد کے لئے نئی درخواستیں نہیں لی جائیں گی۔ البتہ موجودہ ذخائر اس سے مستثنیٰ ہیں ۳۱ جولائی کو تمام لائسنس ختم ہوجائیں گے ۔ اور ان کو دوبارہ جاری نہیں کیا جائے گا۔

دہلی میں حفاظتی تدابیر

نئی دہلی ۸ جون ۔شہر میں فتنہ و فساد کی جو بے بنیاد افواہیں گرم ہیں ۔ان کے پیش نظر مقامی حکام وسیع پیمانہ پر حفاظتی کارروائیاں کر رہے ہیں ۔

دہلی کے عوام میں اعتماد و اطمینان پیدا کرنے کی غرض سے ۱۰ اور ۱۵ جون کو فوجی گشت کیا جائے گا جس میں مقامی پولیس اور ہر قسم کی فوج حصہ لے گی ۔

آج شام کو غنڈوں کی گرفتاریاں پھر عمل میں آئیں اب تک ایک سو دس غنڈے زیر حراست لئے جاچکے ہیں ۔

حافظ ابراہیم اور کیشو دیو مالویہ

نینی تال ۔ ۸ جون ۔ باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل و رسائل اور مسٹر کیشو دیو مالویہ وزیر ترقیات نے جو اس ہفتہ سرکاری کام سے امریکہ جارہے ... اپنی روانگی ...

حیدرآباد سے حکومت ہند کی گفت و شنید پھر ناکام رہی

وفد مزید ہدایات کیلئے واپس جا رہا ہے

نئی دہلی۔ ۹؍ جون۔ آج شام محکمہ ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی مینن نے اخبار نویسوں کو تبلایا ہے کہ حیدرآبادی وفد سے گفت و شنید کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اب وفد مزید ہدایات کے لئے حیدرآباد واپس جا رہا ہے۔ مسٹر مینن نے اس کا بھی انکشاف کیا کہ سرحدی حادثوں کو روکنے کے لئے سرحدی علاقوں کی فوج اور پولیس کو آج اس بات کے احکام دے دئے گئے ہیں کہ وہ مجرموں کا تعاقب کریں۔ خواہ ایسا کرنے میں انھیں حیدرآباد کے علاقے میں داخل ہونا پڑے۔

مسٹر مینن نے کہا کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو کے حکم پر میں نے یہ احکام فوج کے نام جاری کر دئے ہیں۔ اور اس کی اطلاع میر لائق علی کو بھی دے دی گئی ہے۔

مسٹر مینن نے یہ بتلانے سے انکار کر دیا کہ آج حیدرآبادی وفد سے کیا گفت و شنید ہوئی۔ لیکن انھوں نے یہ تبلایا کہ حیدرآبادی وفد کی طرف سے بعض نئی تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ جو حکومت ہند کے لئے ناقابل قبول تھیں۔ حکومت ہند مطالبات الحاق اور ذمہ دار حکومت کے قیام پر زور دے رہی ہے۔

حکومت کا اعلانیہ۔

ہندوستان اور حیدرآباد کی گفت و شنید کے متعلق حکومت ہند کے ایک صحافتی اعلانیہ میں کہا گیا ہے۔

حکومت ہند کے نمائندوں اور حیدرآباد کے وفد کی گفت و شنید آج ختم ہو گئی۔ حیدرآباد کے وفد پر یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ دفاع امور خارجہ اور رسل و رسائل کے محکموں کا ہندوستان کو سپرد کرنا اور ذمہ دار حکومت کا قیام فریقین میں سمجھوتہ کے لئے ضروری ہے۔ اگر اس بات کو منظور کر لیا گیا۔ تو ان مقاصد کے حصول کے لئے قابل اطمینان عارضی سمجھوتہ کیا جا سکتا ہے۔ تاہم ہر حالت میں یہ ضروری ہے کہ امن و تحفظ قائم کیا جائے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ نجی فوجوں مثلاً رضاکاروں کی جماعت کو ختم کیا جائے۔ اور عوام کے نمائندوں پر مشتمل عارضی حکومت قائم کی جائے۔ حکومت ہند سرحدی حادثوں اور ہندوستانی علاقوں میں مداخلت کرنے کو بڑی اہمیت دیتی ہے۔ اس لئے اس نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ آئندہ سے اس کی فوج اور پولیس حیدرآباد میں حملہ آوروں کا تعاقب کرے گی۔ اور نقصانات کا پورا طلب کریگی

عربوں اور یہودیوں نے ثالث کے شرائط تسلیم کر لئے

لندن۔ ۹؍ جون۔ فلسطین میں اقوام متحدہ کے ثالث کاؤنٹ نادوٹ نے صلح کی جو تجاویز پیش کی تھیں ان کے بارے میں عربوں اور یہودیوں نے اپنے جوابات بھیج دئے ہیں۔ عرب لیگ سیاسی کمیٹی کے عمان کے نمائندے نے بتایا کہ عربوں نے کاؤنٹ برناڈوٹ کی شرائط تسلیم کر لی ہیں۔

اسرائیلی ریاست کے صدر ڈاکٹر ویزمن نے آج پیرس میں ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ ہم صلح [illegible] کے لئے تیار ہیں۔

امید ہے کہ اس سلسلے میں دونوں طرف سے جلد ہی سرکاری بیان جاری ہوں گے۔

عربوں نے وقت ختم ہونے سے ۹۰ منٹ پہلے جواب بھیج دیا۔ اسرائیلی حکومت نے اپنا جواب تل ابیب میں اقوام متحدہ کے نمائندہ کے حوالہ کر دیا۔ تاکہ وہ قاہرہ روانہ کر دیا جائے۔

اب جب کہ کاؤنٹ برناڈوٹ کو جانبین کے جوابات مل گئے وہ شام کے ۷ بجے تک دونوں پارٹیوں کو ایک دوسرے کے جواب سے آگاہ کر دیں گے۔ تاکہ جمعہ کے دن صبح ۷ بجے تک تمام محاذوں پر جنگ بند کر دینے کا انتظام کیا جا سکے۔

قاہرہ میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اگرچہ کاؤنٹ نے اپنی شرائط صلح کا جواب صرف ہاں یا نہیں میں مانگا ہے۔ لیکن پھر بھی عرب ابھی بعض نکات کی تشریح چاہیں گے۔

عربوں کے جواب دینے سے کچھ ہی قبل عراق کے وزیر اعظم صالح جابر نے جو اب اپنے وزیر خارجہ کے مشیر ہیں۔ کاؤنٹ برناڈوٹ سے ملاقات کی۔ صلح کی راہ میں جو خاص رکاوٹ تھی۔ یعنی یہودیوں کا یہ مطالبہ کہ وطن کی پوری آزادی ہو۔ اور یروشلم کے ایک لاکھ محصور یہودیوں کو راستہ دیا جائے۔ اس کے بارے میں کاؤنٹ برناڈوٹ کی تجاویز پر مفاہمت پر مبنی ہیں۔

وقت مقررہ سے چند گھنٹے قبل آج مصری ہوائی جہازوں نے تل ابیب پر بم باری کی۔ یہودی ہوائی جہازوں نے بھی گذشتہ رات یروشلم میں عربوں کے توپ خانہ پر بم گرائے۔ ایک یہودی اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ آج مسلح دستوں نے یروشلم کے ضلع مسراہ میں گھیرا توڑنے کی کوششیں کی۔ اسدود کے قریب یہودیوں کے گھیرے کو توڑنے کے لئے جو حملے کئے گئے وہ سب پسپا کر دئے گئے۔

ترکی کابینہ مستعفی

استنبول۔ ۹؍ جون۔ ام حسن ساکا جنھوں نے نو ماہ کی وزارت عظمیٰ کے بعد کل استعفیٰ دیا ہے۔ ان سے آج نئی وزارت بنانے کی درخواست کی گئی ہے۔

ان کی پہلی وزارت کو اس وجہ سے شکست ہوئی وہ معاشی اور مالیاتی کامیابیاں حاصل نہ کر سکیں۔ گذشتہ جنوری میں جب وزارت کی طرف سے جمہوری حزب مخالف کی سخت مخالفت کے باوجود بجٹ منظور کر لیا گیا۔ تو اس سلسلہ میں اس پر سخت نکتہ چینی کی گئی تھی۔

وزارت کے تین وزیر کم بھی ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک وزیر بیمار تھا ایک مر گیا۔ اور تیسرے نے استعفاء دے دیا۔

ام حسن ساکا جو جولائی ۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں جمہور پسندوں کی جیت کے وزیر خارجہ مقرر ہو گئے تھے۔ گذشتہ ستمبر میں وزیر اعظم بنائے گئے تھے۔

جواہر لال سرائے کوڈی جائینگے

نئی دہلی۔ ۹؍ جون۔ وزیر اعظم جواہر لال نہرو الکٹرو کیمیکل انسٹی ٹیوٹ کا سنگ بنیاد رکھنے کی غرض سے ۲۵؍ جولائی کو سرائے کوڈی ضلع رام ناد جائیں گے۔

وہ ۲۴؍ جولائی ۱۹۴۸ء کو مدراس پہونچیں گے جہاں سے سرائے کوڈی جائیں گے۔

حیدرآباد ریاست میں رائے طلبی پر تیار

نئی دہلی۔ ۹؍ جون۔ حکومت نظام کے ایک سرکاری ترجمان نے آج رات کو بتایا کہ حکومت ہند نے جو تین متبادل تجاویز پیش کی تھیں ان پر غور کرنے کے بعد حیدرآباد نے اس تجویز پر رضا کا اظہار کیا ہے۔ کہ ریاست کی آزادی اور ہندوستان سے الحاق کے مسئلہ پر عوام کی مرضی معلوم کرنے کے لئے رائے طلبی کی جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت ہند نے جو نئی تجویز پیش کی وہ یہ تھی کہ رائے طلبی کا انتظام ہونے تک حیدرآباد ہندوستان سے الحاق کرے۔ اور ریاست میں ذمہ دار حکومت قائم کرے۔ حیدرآبادی وفد نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا۔

جہاں تک حکومت ہند کے اس مطالبہ کا تعلق ہے۔ کہ وہ مذکورہ بالا بنیادوں کے علاوہ درمیانی مدت کے لئے دوسرے انتظامات کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

حیدرآباد کے وفد نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ وہ اس پر رضامند نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہہ دیا ہے کہ اس سلسلہ میں آخری فیصلہ کا انحصار نظام پر ہوگا۔

ترجمان نے آگے چل کر کہا ہے کہ حیدرآباد کی حکومت نے حکومت ہند کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے کہ جہاں تک سرحدی جھگڑوں کا تعلق ہے۔ دونوں پارٹیوں کو اس معاہدہ پر عمل کرنا چاہیئے جو ۱۵ اگست سے پہلے جاری تھا۔ اور جس کی رو سے دونوں حملہ آوروں کے تعاقب میں ایک دوسرے کے حدود میں داخل ہو سکتے تھے۔

حیدرآبادی کل صبح حیدرآباد واپس جا رہا ہے۔

الحاق کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ میر لائق علی کا بیان

نئی دہلی۔ ۹؍ جون۔ میر لائق علی وزیر اعظم حیدرآباد نے آج رات اخبار نویسوں سے گفتگو میں کہا کہ حیدرآباد کے انڈین یونین میں شامل ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ جہاں تک ذمہ دار حکومت کے قیام کا تعلق ہے۔ وہ حیدرآباد کا اندرونی مسئلہ ہے۔ اور اس کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔ حیدرآباد کسی باہر کے طاقت کے احکام کی پابندی نہیں کر سکتا۔

میر لائق علی نے موجودہ گفت و شنید کے متعلق کوئی بات کرنے سے انکار کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس وقت ہمارے سامنے بہت سی تجاویز ہیں اور ہم حکومت ہند سے ان کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ اگر کوئی اور صورت نہ نکلی تو عام رائے طلبی کے ذریعہ معلوم کیا جائے گا کہ حیدرآباد کے باشندے آزاد رہنا پسند کرتے ہیں۔ یا ہندوستان میں شامل ہونا۔

میر لائق علی نے کہا کہ حکومت آزاد رائے طلبی کے لئے پوری کوشش کرے گی۔ وہ اس کے لئے بھی رضامند ہو سکتی ہے کہ کسی بیرونی غیر جانبدار طاقت کے ماتحت رائے طلبی کی جائے۔

انھوں نے کہا کہ اگرچہ موجودہ گفتگو غلط فہمیوں کو دور کرنے کی غرض سے کی جا رہی ہے لیکن اگر معاہدے کی توسیع یا کوئی نئے معاہدے کی تجویز سامنے آئے گی تو اس پر بھی غور کیا جائیگا۔

صوبائی کانگریس کے صدر کا انتخاب

نینی تال۔ ۱۳؍ جون کو لکھنؤ میں صوبائی کانگریس کے صدر کا جو انتخاب ہونے والا ہے۔ اس کے بارے میں یہاں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ باخبر حلقوں کے بیان کے مطابق اس وقت میدان میں صرف ۲ امیدوار بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور مسٹر رفیع احمد قدوائی ہیں۔ چونکہ دونوں انتظامی اور دستوری اعتبار سے اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ اس لئے یہ معاملہ کانگریس اعلیٰ کمان کے سپرد کر دیا گیا تھا۔

ایک باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ کمان کے نزدیک دونوں کا اپنے اپنے نام واپس لینا بہتر ہے۔ پتہ چلا ہے کہ دونوں میں سے کسی نے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی نہیں کی ہے۔ خیال ہے کہ ۱۱ جون کو پنڈت جواہر لال نہرو جب ایک دن کے لئے یہاں آئیں گے۔ تو ان سے معاملہ کو سلجھانے اور ایسا حل نکالنے میں مدد لی جائے۔ جو دونوں کو قابل قبول ہو۔

کشمیر کمیشن کا دائرہ عمل وسیع کرنے پر حکومت ہند کا احتجاج

نئی دہلی ۵ جون. وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے حفاظتی کونسل کے صدر کے نام ایک تحریر بھیجی ہے جس میں کشمیر کمیشن کا دائرہ عمل وسیع کرنے کے خلاف پر زور احتجاج کیا گیا ہے. انھوں نے کہا ہے کہ حکومت ہند اس پر رضامند نہیں ہے۔

وزیراعظم نے لکھا. حکومت ہند کے اعتراضات پر جب تک حسب دل خواہ کارروائی نہیں کی جاتی اس کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا کہ کمیشن مسئلہ کشمیر پر حفاظتی کونسل کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دے.

کمیشن اگر ہندوستان آنے والا ہے تو ہم پہلے ہی سے جان لینا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کس نکتہ یا کن نکات پر مشاورت کرنا چاہتا ہے.

حفاظتی کونسل کے صدر نام وزیراعظم اور وزیر خارجہ کی تحریر کا پورا متن حسب ذیل ہے.

ہندوستانی. پاکستانی نزاع پر حفاظتی کونسل کی ۳ جون کی قرارداد کا متن حکومت ہند نے ابھی دیکھا ہے. قرارداد میں متحدہ اقوام کے کمیشن کو جو کونسل کی ۲۱ اپریل کی قرارداد کے مطابق مقرر کیا گیا ہے ہدایت کی گئی ہے کہ جب وہ مناسب سمجھے تو ان معاملات کا بھی مشاہدہ کر کے کونسل کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے جن کا ذکر پاکستان کے وزیر خارجہ نے اپنے ۱۵ جنوری کے خط میں کیا تھا.

کشمیر کے مسئلہ کے علاوہ یہ امور ۱. جوناگڈھ ۲. نسل کشی اور ۳. ہندوستانی پاکستانی سمجھوتے سے متعلق ہیں.

ان تین معاملات کے متعلق حکومت ہند کی طرف سے بار بار کہا جا چکا ہے. کہ ان سے بین اقوامی امن کو خطرہ نہیں ہے. وہ کونسل کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں اور ہندوستان کے خلاف آخری وہ الزامات یعنی نسل کشی اور سمجھوتہ پر عمل درآمد میں کوتاہی بے بنیاد ہیں.

حکومت ہند کو تعجب ہے کہ اس کی طرف سے پیش کئے جانے والے واقعات اور دلائل کے باوجود کونسل نے اس بات کو مناسب سمجھا کہ وہ کمیشن کو ہدایت کرے کہ جب وہ مناسب سمجھے تو ان معاملات کا مشاہدہ کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے.

حکومت کمیشن کی کارروائیوں کا دائرہ عمل وسیع کرنے کے خلاف پر زور احتجاج کرتی ہے. اور صاف صاف کہہ دینا چاہتی ہے کہ وہ اس پر راضی نہیں ہے

حفاظتی کونسل کے نام مسٹر دلودی کی، ہی کی تحریر میں جو حکومت ہند کی طرف سے بھیجی گئی تھی. حکومت نے کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کی ۲۱ اپریل کی قرارداد پر اپنے اعتراضات کا اعادہ کیا تھا. اور کہا تھا کہ ان اعتراضات کے باوجود اگر کونسل اپنی قرارداد کے مطابق کمیشن قایم کرنے کا فیصلہ کرے گی تو حکومت ہند کو اس کے ساتھ مشاورت میں مسرت ہوگی.

حکومت ہند اپنے آپ کو اس سے آگے نہ بڑھنے پر مجبور پاتی ہے. دوسرے الفاظ میں جب تک حکومت ہند کے اعتراضات پر حسب لخواہ کارروائی نہیں کی جاتی اس کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کمیشن کشمیر کے متعلق قرارداد کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دے.

حکومت ہند پہلے ہی سے جان لینا چاہتی ہے کہ کمیشن اگر ہندوستان آیا تو وہ کس نکتہ یا کن نکات پر اس سے مشاورت کرنا چاہے گا.

صوبہ برار کے علاقوں پر مسلح رضاکاروں کے حملے

ناگپور. ۴ جون. یہاں جو تازہ ترین خبریں موصول ہوئی ہیں. ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلح رضاکاروں نے حیدرآباد کی سرحد سے نکل کر انڈین یونین کے صوبہ برار پر حملے کئے.

۳۰ مئی کو حکومت نظام کے موضع بل سوانگی کے ۲۶ مسلح رضاکار موضع تراو کہید ضلع بلڈانا میں گھس آئے. اور ایک ہوائی فیر کیا. دیہاتیوں کو دیکھ کر رکا پھر حیدرآباد کی سرحد میں جا چھپے دو گھنٹے کے بعد حملہ آور پھر ۶۰ اور رضاکاروں کو لے کر آئے. اب ادہر ادہر کے مواضعات کے دیہاتی بھی مقابلہ کے لئے جمع ہو گئے تھے چنانچہ حملہ آور ہوائی فائر کرنے کے بعد تیزی سے بیرائی بیرون بھاگ گئے. اس اثنا میں مسلح پولیس کا ایک دستہ موقع پر پہونچ گیا. اور ہندوستانی علاقہ پر حملوں کا سلسلہ رک گیا.

معلوم ہوا ہے کہ سی پی کی حکومت نے ان حملوں کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے. اور حکومت نظام سے پر زور احتجاج کیا ہے.

موضع جانو ضلع بلڈانا کے کچھ باشندے ایک مسلح رضاکار کو گرفتار کیا ہے. جو بھری بندوق لئے ایک جھاڑی میں چھپا بیٹھا تھا. اس رضاکار کو پولیس کے حوالہ کر دیا گیا ہے. اس کے خلاف ناجائز اسلحہ رکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا.

معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی پی نے ان حملوں کے خلاف حکومت حیدرآباد سے سخت احتجاج کیا ہے.

پاکستان کھلم کھلا جنگ کر رہا ہے

نئی دہلی. ۴ جون. کشمیر میں عام طور پر یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ اب ہندوستانی فوجوں کو قبائلیوں سے نہیں جنگ کرنی پڑ رہی ہے بلکہ پاکستانی فوجیں کھلم کھلا ہماری فوجوں کے بڑھاؤ کو روک رہی ہیں.

یہ وہ تاثرات ہیں جن کا اظہار پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے کشمیر کے دورے کے بعد واپس دہلی آنے پر کیا. پنڈت کنزرو نے کہا کہ ہندوستانی فوجوں کا جوش و خروش قابل تعریف ہے. انھیں یہ دھن لگی ہوئی ہے کہ وہ کشمیر کا چپہ چپہ دشمنوں سے صاف کر کے رہیں گے. انھیں اس سلسلہ میں بڑی تکلیفیں برداشت کرنا اور مصیبتیں جھیلنا پڑتی ہیں.

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

۶۷۸
ـــــ
۴۸ ء

عدالت جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب بہادر منصف کنندہ مقام پرتاپگڈھ

مقدمہ نمبری ۵۲ سنہ ۱۹۴۷ء

مقبول حسین وغیرہ مدعی

نھنے خان وغیرہ مدعا علیہ

بنام نھنے خاں ولد اکبر خاں قوم پٹھان ساکن موضع جودہی پرگنہ مانکپور تحصیل کنندہ ضلع پرتاب گڈھ
مسماۃ چھٹن بیوہ محی الدین ساکن کنندہ اور حال مقیم موضع کالاکانکر پرگنہ مانکپور تحصیل کنندہ ضلع پرتابگڈھ
مسماۃ رابعہ بیگم زوجہ امام علی محلہ کرنیل گنج شہر کانپور
مسماۃ رابعہ بیگم نابالغہ دختر محی الدین ضامن علی نابالغ ولد محی الدین بولایت مسماۃ چھٹن مادر خود ساکنان حال مقیم کالاکانکر پرگنہ مانکپور تحصیل کنندہ ضلع پرتابگڈھ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے. لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ ماہ جولائی ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی مدعی مذکور کی کرو. اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو.

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بعدم حاضری آپ کے غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا.

آج بتاریخ ۲۹ ماہ مئی ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا.

بحکم منصرم عدالت منصفی کنندہ مقام پرتابگڈھ
(مہر عدالت)

طہران. ۹ جون. توقع کی جا رہی ہے کہ محمد ابراہیم حکیمی کی وزارت آج مستعفی ہو جائیگی. کل رات رات کے اجلاس میں حکیمی کی وزارت کی موافقت میں ۴۸ ووٹ دئے گئے. لیکن مجلس کے ۵۳ اراکین نے اپنی رائے کا اظہار نہ کیا

پالیوال نے استعفا دیدیا

نینی تال. ۵ جون. ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے وزیر مالیات و اطلاعات اور یوپی کسان مزدور پرجا پارٹی کے لیڈر پنڈت کرشن دت پالیوال نے پنڈت پنت وزیراعظم یوپی کو اپنے استعفے کے بارے میں لکھا ہے. پنڈت پنت اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ مسٹر پالیوال کو ان فرائض سے سبکدوش کر دیا جائے گا. اس بارے میں ایک دو دن میں ایک سرکاری اعلانیہ بھی جاری کر دیا جائے گا.

مسٹر پالیوال پہلی جون کو کابینہ کے جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے نینی تال آئے تھے. اسی دن یہ خبر گرم تھی. کہ وہ خرابی صحت کی وجہ سے استعفا دینے والے ہیں. کل شام کو مسٹر پالیوال نے وزیراعظم کو اپنے استعفے کے متعلق ایک تحریر بھیجی اور آدھی رات کو وزیراعظم کا یہ جواب آ گیا کہ انھیں مسٹر پالیوال کا استعفا منظور کرنے میں کوئی عذر نہیں.

آٹھ مہینہ پہلے جب یوپی کابینہ میں توسیع ہوئی تھی تو مسٹر کیشو دیو مالویہ مسٹر لال بہادر ساشتری اور مسٹر پی سی گپتا کے ساتھ مسٹر پالیوال کو بھی کابینہ میں شامل کیا گیا تھا.

آج صبح مسٹر پالیوال لکھنؤ کے راستہ سے آگرہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں. لکھنؤ میں وہ اپنے عہدہ کا چارج دیں گے.

اجلاس جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب بہادر منصف کنندہ مقام پرتاب گڈھ.

۶۷۸
ـــــ
۴۸ ء

اطلاعنامہ بنام مدعا علیہ نابالغ و ولی

بعدالت جناب منصف صاحب کنندہ مقام پرتابگڈھ

نمبر مقدمہ ۵۲ سنہ ۱۹۴۷ء

مقبول حسین [illegible] مدعی

نھنے خاں وغیرہ [illegible]

بنام. مسماۃ [illegible] نابالغہ و [illegible]

[illegible]

کنندہ ضلع پرتابگڈھ مدعا علیہ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان [illegible]

گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک [illegible] مقرر کیا جاوے. لہذا آپ نابالغ کا اور آپ مسماۃ چھٹن مادر خود کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۹ جولائی ۱۹۴۸ء کے اندر درخواست اس عدالت میں نسبت آپ کو یا مسماۃ چھٹن مادر خود نابالغان کے کسی دوست کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جانے کی نہ گذرانو گے تو عدالت کسی اور کو نابالغ مذکور کا ولی بغرض مقدمہ کے مقرر کرے گی.

آج بتاریخ ۲۹ ماہ مئی ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا.

بحکم منصرم منصفی کنندہ مقام پرتاب گڈھ
(مہر عدالت)

امریکہ ترکی کو برابر فوجی سامان دے رہا ہے

استنبول. ۳ جون. سات ہزار ٹن وزن کے باربردار امریکی جہاز نے کل یہاں ساحل پر بھاری ٹینک اور توپیں اتاریں یہ سامان انے اپنے امدادی پروگرام کے تحت بھیجا ہے. گذشتہ ہفتہ ۳ جہاز دس ہزار ٹن فوجی سامان اور گولہ بارود لے کر آئے تھے. اور ایک اور جہاز جلد ہی مزید بھاری ٹینکیں لے کر آئیو الاہی. ترکی کو امدادی پروگرام کے تحت آبدوز کشتیاں اور جنگی ہوائی جہاز اس سے پہلے مل چکے ہیں.

ESTD. 1925

The SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲؍

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 46
NO. 25

Cawnpore. Saturday
12th JUNE 1948

کانپور شنبہ ۱۹ ؍ جون سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۱۰ ؍ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۶
نمبر ۲۵

ادبیات

حُسنِ عمل

(از حضرت شہیر گورپائی صاحب از بمبئی)

مذاقِ عشق میں اپنے جو ہر [illegible] نظر پیدا
جا رس [illegible] اسی مٹی سے ہوں لعل و گہر پیدا

نہ جانے زندگی کتنے منازل سے گذرتی ہے
جب اِن آنکھوں میں ہوتا ہے کہیں ذوق نظر پیدا

نہ جیتے زیست کے میدان میں جبتک موت سے بازی
نہیں ہوتی ہے شانِ زندگی اے بے خبر پیدا

مذاقِ جستجو پیدا تو کر کیا شے نہیں ملتی
کہ اہلِ ذوق ہی کرتے ہیں دریا سے گہر پیدا

خدائی کی تمنا میں نہ بن فرعونِ بے ساماں
شعورِ بندگی پہلے تو کر اے بے خبر پیدا

وہ گوہر بن کہ ہر اہلِ نظر میں جسکی قیمت ہو
جو پسنے پر بھی چشمِ کور میں کر دے بصر پیدا

جمالِ یار پر صدقے دو عالم زندگی کیا ہے
طلب یوسف کی کرتی ہے زلیخا کی نظر پیدا

بنا کیوں انتظارِ خضر میں بیٹھا ہے منزل پر
کریگا ذوقِ الفت خود ہزاروں راہبر پیدا

یہ حسن و عشق ہی دیر و حرم مخلوق و خالق ہیں
وہی کعبہ ہے تو جس دلمیں کرے اپنا گھر پیدا

چلے آئیں وہ دل تھامے ابھی اے جذبۂ الفت
مگر کرلے تو اپنی آہ میں کوئی اثر پیدا

شہیری کو بھی یارب شاعرِ رنگیں بیاں کر دے
جو تو چاہے تو ہوں اس بے ہنر میں سو ہنر پیدا

دنیائے اسلام

عرب فوجوں نے دوبارہ جنگ شروع کرنیکا الٹی میٹم دیدیا

شامی وزیر اعظم مردم بے کا بیان

دمشق ۱۳ ؍ جون ۔ شامی وزیر اعظم جمال مردم بے نے اعلان کیا ہے کہ اگر یہودیوں نے عارضی صلح کے احکام کی پوری طرح پابندی نہ کی تو ہر محاذ پر جنگ شروع کر دیں گے ۔ اس الٹی میٹم میں کہا گیا ہے کہ اگر آج دو بجے دن (مقامی وقت) تک یہودیوں نے صلح برقرار نہ رکھی تو پھر عرب فوجیں میدان جنگ میں اتار دی جائیں گی ۔ التوائے جنگ کے اڑتالیس گھنٹے بعد عربوں کا یہ الٹی میٹم اقوام متحدہ کے ثالث ۔ کاونٹ فوک برناڈٹ کے حوالے کر دیا گیا ۔ الٹی میٹم ملتے ہی کاونٹ بذریعہ ہوائی جہاز تل ابیب روانہ ہو گئے ۔ جہاں انھوں نے اسرائیلی وزیر خارجہ ۔ موسی شرطاق سے گفتگو کی ۔ اسرائیلی وزیر خارجہ سے گفتگو کے بعد کاونٹ برناڈٹ ترکی کے یونانی جزیرے رہوڈس کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ جہاں وہ اپنا مستقل صدر دفتر قایم کریں گے ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کاونٹ نے حفاظتی کونسل کے نام ایک رپوٹ بھیجی ہے جس میں عارضی صلح کی صورت حال کو عربوں کے حق میں بہت موافق لکھا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ کاونٹ نے التوائے جنگ کی خلاف ورزی کا الزام یہودیوں ہی کے سر عائد کیا ہے ۔ کاونٹ برناڈٹ نے اخباری نمایندوں سے کہا ۔ التوائے جنگ کی جو خلاف ورزیاں کی گئی ہیں میرے پاس ان کی تفصیل موجود ہے ۔ لیکن اسے ابھی شایع نہیں کیا گیا ہے میں دوسری جماعت کو صفائی اور وضاحت کا موقع دئے بغیر اپنے فیصلہ کا اظہار کرنا نہیں چاہتا ۔

یہودیوں کا حملہ ۔ شام کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ رات کے وقت یہودیوں نے لبنانی محاذ پر حملہ کیا ۔ اور ایک شامی سپاہی کو مار ڈالا ۔ کل یہودی حکومت عربوں کے خلاف چار الزامات عائد کر چکی ہے ۔ کہ جنوبی فلسطین جھیل طربہ کے علاقہ میں عربی فوجیں التوائے جنگ کی خلاف ورزی کر رہی ہیں ۔ آج یہودیوں کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کی خلاف ورزی کے بعد اپنے دفاع کے لئے اب یہودی فوجیں بھی تیار کھڑی ہیں ۔

دو امریکی افسروں نے جو یہودیوں کے الزامات کی تحقیقات کو ۔ جھیل طربہ گئے تھے ۔ بتایا ہے کہ عارضی صلح کے چند گھنٹے بعد کل دوپہر تک تمام جنگ موقوف ہو چکی تھی ۔ اور ہر طرف امن و سکون چھا گیا تھا ۔

انگریزوں کا تخلیہ ۔ حیفہ میں آج ایک کشتی جہاز آیا ہے حیفہ سے برطانی فوجوں کی منتقلی کی غرض سے یہ مقام برطانی آفیسر کمانڈنگ کا صدر دفتر بنا دیا گیا تھا ۔ کل رات ایک ہزار برطانی فوجی بندسعید روانہ ہو چکے ہیں ۔

عارضی صلح کی خلاف ورزی کی تحقیقات

لندن ۱۳ ؍ جون ۔ اقوام متحدہ کے ثالث کاونٹ برناڈٹ آج دمشق سے جنوبی بحر روم کے جزیرے رہوڈس روانہ ہو گئے ۔ جہاں وہ اپنا مستقل دفتر قایم کریں گے ۔ کل رات کاونٹ نے بتایا کہ ان کے تمام ۶۲ مبصرین اڑتالیس گھنٹے کے اندر اپنے فرایض انجام دینا شروع کر دیں گے ۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ عارضی صلح کی ابتدائی منزلوں میں خلاف ورزی کے معمولی واقعات پیش آنے کی توقع ہے ۔

یہودی اور شامی فوجوں کے اس جوابی الزامات کی تحقیقات کے لئے کہ بحر گلیلی کے اطراف میں اب بھی جنگ جاری ہے ۔ کاونٹ برناڈٹ کے مشاہدین روانہ ہو گئے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ کاونٹ نے دمشق پہونچ کر عرب اور یہودیوں کے نمایندوں سے گفتگو کی اور شام کے اس الزام کی تحقیقات کے لئے کہ یہودی عارضی صلح کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ۔ ایک سوڈانی کرنل کو شامی محاذ پر روانہ کیا ہے ۔ یہودیوں کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ عرب عارضی صلح کے احکام کی اب تک چار خلاف ورزیاں کر چکے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ۔

۱ ۔ حولہ جھیل کے جنوبی علاقے میں شامی فوجیں حملے کر رہی ہیں ۔ اور بالائی گلیلی کے مشرقی علاقے کے یہودی بستیوں پر شامی ہوائی جہاز دن بمباری میں مصروف ہیں ۔ ۲ ۔ جھیل طربہ کے وسطی علاقے میرا پر برابر حملے کئے جا رہے ہیں ۔ ۳ ۔ جھیل طربہ کے مشرقی ساحل پر عربوں کے زبردست حملے جاری ہیں ۔ ۴ ۔ حولہ جھیل کے جنوبی مقام نقرہ پر شامی فوجیں توپوں اور ہوائی جہازوں سے حملہ کر رہی ہیں ۔

اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ عربوں نے عارضی صلح کے احکام کی اب تک جتنی خلاف ورزیاں کی ہیں ۔ تل ابیب میں اقوام متحدہ کے مبصرین کو ان سب کی اطلاع دی جا چکی ہے ۔ اور یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ جہاں جہاں یہ خلاف ورزیاں جاری ہیں ۔ وہاں فوراً مشاہدین روانہ کئے جائیں ۔ مصر کی راجدھانی سے جو خبریں آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب ریاستیں جو کاونٹ برناڈٹ سے گفت و شنید کرنے کے لئے ایک مشترکہ وفد تشکیل کر رہی ہیں ۔ اپنے عملوں کو قاہرہ روانہ کر رہی ہیں ۔

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۱۹ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۵

ہند حیدرآباد گفتگو کے خاتمہ پر نہرو کا بیان

نئی دہلی ۱۸ جون۔ آج رات صحافتی کانفرنس میں ہند حیدرآباد کے متعلق وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہم پر امن سمجھوتہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں لیکن اب مزید گفت و شنید کی گنجائش نہیں۔ نظام کو اختیار ہے وہ جب چاہیں ہماری پیش کی ہوئی تجاویز کو منظور کر سکتے ہیں ہم انھیں واپس نہیں لے رہے ہیں۔ لیکن ہم کسی کا انتظار کرنے کے لئے تیار نہیں ہم کو جو کرنا ہے ہم اسے فوراً شروع کر دیں گے۔

کل رات نظام کی جانب سے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے نام ایک تار آیا۔ جو تقریباً سو اقتباس پر مشتمل تھا اس میں کہا تھا کہ کابینہ کے فیصلہ کرتے ہوئے ہیں معاہدے کے نظر ثانی کئے ہوئے مسودے کو جو وزیر اعظم میر لائق علی حیدرآباد لائے تھے منظور کرنے سے معذور ہوں اگرچہ اس تار کے آنے کے بعد سمجھوتہ کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔ لیکن لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے کہا کہ وہ ایک بار پھر کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے تعلقات کی بنا پر نظام کو سمجھانا چاہتے ہیں۔ کہ معاہدے کی نامنظوری کے کیا اثرات ہوں گے۔ وہ رات ۱۲ بجے ہوائی جہاز کے ذریعہ حیدرآباد روانہ ہو گئے۔

اس کے بعد خیال تھا کہ سہ پہر تک سر مانکٹن نظام کی منظوری کے متعلق کوئی اطلاع بھیجیں گے لیکن شام کو پنڈت جواہر لال کو جو اطلاع ملی اس میں صرف گفت و شنید کو جاری رکھنے کے لئے درخواست کی گئی تھی۔

اس اطلاع کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی صحافتی کانفرنس میں کہا کہ حکومت ہند حیدرآباد کے معاملہ پر پر امن سمجھوتہ کے دروازے کو کبھی بند نہ کرے گی ہم نے نظام کے سامنے جو تجاویز رکھی ہیں۔ وہ ہم واپس نہ لیں گے۔ ان کا جب جی چاہے وہ انھیں قبول کر سکتے ہیں لیکن اسی کے ساتھ ساتھ پنڈت نہرو نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم کسی کا انتظار نہ کریں گے۔ اور جو کرنا چاہتے ہیں فوراً شروع کر دیں گے۔

انھوں نے کہا کہ ہم اس درمیان میں معاشی ناکہ بندی کو اور سخت کر دیں گے۔ اور ضروری دفاعی اقدامات بھی کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ ہم زیادہ سے زیادہ جہاں تک جا سکتے تھے ہم نے اپنی تجاویز کے ذریعہ جانے کی کوشش کی اب ان تجاویز میں کسی تبدیلی کی گنجائش نظر نہیں آتی۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ مجھے ان تجاویز کی نامنظوری سے نہ تو کوئی پریشانی ہے اور نہ غصہ اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ ہماری کوششیں بیکار گئیں لیکن اب ہم اس کے متعلق حیدرآباد کے نمائندہ سے مزید گفتگو نہیں کرنا چاہتے لیکن اگر نظام چاہیں تو اب بھی اس پر دستخط کر سکتے ہیں ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔

وزیر اعظم نے بتایا کہ انھیں آج شام حیدرآباد سے یہ اطلاع ملی ہے کہ نظام گفتگو جاری رکھنے کے لئے خواہش مند ہیں لیکن پنڈت نہرو نے کہا کہ اب گفت و شنید کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور یہ بات ان کو اچھی طرح واضح کر دی گئی ہے۔ انھوں نے اس سلسلہ میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی کوششوں کا شکریہ ادا کیا جو انھوں نے ہند حیدرآباد [illegible] پر امن سمجھوتہ کے متعلق کی تھیں۔

انھوں نے اس پروپیگنڈے کی سخت تردید کی جو قاسم رضوی کی جانب سے حکومت ہند کے خلاف کیا جا رہا ہے انھوں نے کہا کہ حکومت ہند حیدرآباد کے مسلمانوں کو نہ ختم کرنا چاہتی ہے اور نہ انھیں نقصان پہنچانے کی خواہش مند ہے۔ بلکہ انھیں وہ حاصل ہوں گے جو اور دوسروں کو۔ انھوں نے کہا کہ اگر حیدرآباد ہندوستان میں شامل ہوگا تو وہ ہندوستانی یونین کا برابر کا حصہ دار ہوگا۔ لیکن اگر کوئی مناقشہ ہو تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ وہ نتیجہ غالباً موجودہ حکومت کے لئے بہتر نہ ہوگا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس وقت کسی معاہدہ کی پابندی نہ ہوگی۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے جو صحافتی کانفرنس میں کچھ دیر سے آئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ سر والٹر مانکٹن آج شام کو حیدرآباد سے واپس آ جائیں گے۔ یہ تو نہیں ہے کہ ان کے آنے کے بعد کوئی خاص بات پیش آ جائے گی لیکن میں نے خیال کیا کہ ان کا انتظار کرنا نامناسب ہوگا۔ تاکہ اخبار والے تازہ ترین اطلاع حاصل کر لیں انھوں نے سمجھوتہ اور فرمان کے مسودوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فی الحال ان کی اہمیت صرف تاریخی ہے لیکن ان سے عوام کو معلوم ہو سکیگا کہ حکومت ہند اور حکومت حیدرآباد کو دستخط کرنا تھا فرمان نظام کی جانب سے جاری کیا جانے والا تھا۔

جہاں تک حکومت ہند کا تعلق ہے۔ فرمان کافی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے ایک طرح سے وہ سمجھوتے کا مسودہ کا حصہ بن گیا۔

ان دونوں دستاویزوں کی تشریح کرنے کے بعد وزیر اعظم نے کہا کہ گفت و شنید کے دوران میں یہ آخری دستاویز تھی۔ ان دستاویز کے علاوہ تجویز تھی۔ کہ میں حکومت حیدرآباد کے نام ایک خط لکھوں گا۔ تاکہ ایک یا دو نکات کی تشریح ہو سکے۔ مثال کے طور پر ان میں یہ بات شامل ہے کہ حکومت ہند پوری پوری کوشش کرے گی کہ ہر طرح کا سامان آزادی سے حیدرآباد جائے۔ اور حکومت ہند حیدرآباد کی معاشی ترقی کے لئے مشترکہ طور پر تعاون کرے گی اور یہ کہ حکومت ہند کی پالیسی یہ نہیں ہے کہ نئے سمجھوتہ پر عمل درآمد میں حیدرآباد کے خلاف کوئی تعصب برتا جائے۔

اس سلسلہ میں تجارتی تعلقات اور بین اقوامی اداروں مثلاً غذائی ادارہ میں نمائندگی کا بھی سوال پیدا ہوا۔ حکومت ہند نے کہا کہ ان معاملات میں ان میں دوسرے امور میں علاحدہ کر کے غور نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ان کے مختلف فیصلہ اداروں کے دستور اور ان کے ساتھ حکومت ہند کے تعلقات کو مدنظر رکھنے کے بعد ہی کہا جا سکتا تھا۔ لیکن ہم ان امور پر بعد میں غور کرنے کے لئے تیار تھے۔ درحقیقت یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ کیونکہ سمجھوتے کے بعد ہمارا ارادہ ہرگز نہیں تھا کہ ہم حیدرآباد کے ساتھ کسی طرح کا تعصب کرتے۔

پچھلے دس دنوں میں ہندوستان اور حیدرآباد کے درمیان مختلف تجاویز پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اور آخرکار وہ دونوں دستاویزیں تیار ہو گئیں جنھیں اشاعت کے لئے دے دیا گیا ہے۔ اس دوران میں حیدرآباد کے نمائندوں نے نظام سے کم از کم دو بار ملاقات کی جو تجاویز کو یہاں سے کسی نہ کسی شکل میں لے کر جاتے تھے۔ اور ہمارا خیال تھا کہ نظام کے نمائندے یہاں ان تجاویز سے متفق تھے۔ میں نے درحقیقت ان کے سامنے یہ بات اسی وقت واضح کر دی تھی کہ جب وہ پچھلی بار آئے تھے کہ بار بار آنے کی تکلیف کرنا اس وقت تک بیکار ہے جب تک وہ ان تجاویز کی بنیاد تسلیم نہیں کرتے۔ یا انھیں سمجھوتہ کرنے کا اختیار نہیں ہے گفتگو درحقیقت اسی بنیاد پر ہوئی تھی۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ان تجاویز کی خاص خاص باتوں کو نظام کے نمائندے نے یہاں منظور کر لیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ جب انھوں نے کہا کہ ہم اس پر نظام سے مشورہ کرنے جا رہے ہیں۔ تو ہمارا خیال ہوا کہ اب اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ لیکن اس گفت و شنید میں ایک دشواری یہ ہے کہ ہمارا سابقہ ایسے لوگوں سے ہے جو صاف صاف ہاں یا نہیں ہے کہ تازہ ترین سمجھوتے کو حکومت حیدرآباد یا نظام نے منظور نہیں کیا۔

انھوں نے یہ نہیں کہا کہ گفت و شنید ختم ہو گئی بلکہ ایک تار میں جو مجھے ایک گھنٹہ ہوا ملا تھا۔ انھوں نے کہا کہ وہ گفت و شنید جاری رکھنا چاہیں گے۔ صرف وہ موجودہ مسودہ پر راضی نہیں ہیں جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ ہم نے پچھلے چند مہینے تک اس مسئلہ پر کافی غور و خوض کیا ہے ہم پر اعتراض کئے گئے ہیں۔ اور ایک حد تک کہا گیا کہ حکومت ہند حیدرآباد کے معاملہ میں کمزوری دکھلا رہی ہے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے بہت زیادہ ڈھیل دے دی ہے۔ جہاں تک ہندوستانی رائے کا تعلق ہے اس رائے میں قریب قریب کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کہ ہم کچھ ڈھیلے ڈھالے رہے ہیں۔

حکومت ہند کے طرز عمل کی طویل تشریح کرنا میرا کام نہیں ہے لیکن اب اس سلسلہ میں حکومت ہند نے جو کچھ کیا ہے اس پر قائم رہوں گا۔ اور میرے خیال میں یہ دونوں اعتراضات حق بجانب نہیں ہیں۔ اور نہ ان کی بنیاد کافی اعداد و شمار یا اس فعل کے احساس پر ہے جو زمانہ ماضی میں کیا گیا تھا۔ ہم اس سے پہلے صاف صاف کہہ چکے ہیں کہ حیدرآباد کے متعلق ہمارے طرز عمل کی بنیاد کہ اپنی جائے وقوع کی وجہ سے وہ آزاد نہیں ہو سکتا اور ہندوستان اسے ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا خواہ کچھ بھی اس کا سبب جذباتی نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد جغرافیہ اور ان عملی اسباب پر ہے جن کی وجہ سے برابر کشمکش رہتی ہے۔

میں داخلی خود مختاری کا ذکر نہیں کر رہا ہوں۔ کیونکہ تمام صوبوں ریاستوں اور ریاستوں کی یونینوں کو داخلی خود مختاری حاصل ہے لیکن حیدرآباد اگر واقعی آزاد رہنا چاہتا ہے۔ تو اسے انڈین یونین کا حصہ بن جانا پڑے گا۔ تاکہ اسے وہی حاصل ہوں جو دوسرے صوبوں ریاستوں کو حاصل ہیں اس لئے یہاں سوال حیدرآباد کو دبانے کا نہیں ہے۔ نہ یہاں کوئی ہندو مسلم سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ برابر حقوق کے ساتھ مشترک شرکت کا سوال ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگر حیدرآباد کی آزادی اور الحاق کو نظر انداز کر دیا جائے تو اقتدار اعلیٰ کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اور ہندوستان کے لئے اقتدار اعلیٰ کے معنی وہ سب اختیارات ہوں گے جو الحاق سے اس کو حاصل ہوتے لیکن ریاست حیدرآباد اس میں حصہ دار نہ ہوگی حالانکہ الحاق سے حیدرآباد کو اپنا اور ہندوستان دونوں کا مستقبل بنانے میں کافی حصہ ملتا اس لئے دو باتیں ہمارے سامنے ہیں الحاق یا اقتدار اعلیٰ میں جھگڑا دبانے کی کوشش کروں گا لیکن ہندوستان اقتدار اعلیٰ کو نافذ کرتا ہے کیونکہ اس کا کام تمام ریاستوں پر برا اثر پڑے گا۔ اس لئے اقتدار اعلیٰ کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اب اگر کچھ سوال ہے تو الحاق کا لیکن حکومت ہند زبردستی اور دباؤ ڈال کر اس حیدرآباد کو مجبور کرنا نہیں چاہتی کہ حالات مجبور کریں اور ان میں تیزی پیدا ہو جائے لیکن یہ ہندوستان کی پالیسی کے خلاف ہے۔ کہ وہ زبردستی الحاق کی کوشش کرے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ دباؤ ضرور ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان نے حیدرآباد کے اندر اسلحہ و سامان کی فراہمی بند کر دی کیونکہ اسے معلوم ہوا کہ حیدرآباد مستقل و غیر مستقل فوجیں تیار کر رہا ہے۔ اور ان کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے لیکن حیدرآباد کو کچھ وجوہ سے کامیابی نہیں ہوئی

رضا کاروں کا عروج

وزیر اعظم نے کہا فوج کو اس قدر تیزی سے بڑھانے کی کیا وجہ؟ حیدرآباد کو کس سے لڑنا ہے بظاہر یہ کارروائی ہندوستان ہی کے خلاف ہو سکتی ہے اس کے بعد رضا کاروں کا عروج انھوں نے اپنے چھاپے صرف حیدرآباد کے اندر ہی تک محدود نہیں رکھے بلکہ سرحد اور سرحد کے پار بھی حملے کئے اور یہ حملے دن بدن خطرناک ہوتے گئے۔ کمیونسٹوں اور دوسرے گروہوں نے اس کا جواب دیا۔ اور ریاست حیدرآباد کے خلاف جارحانہ کارروائیاں کیں۔ رضا کاروں کو حکومت نظام کا ایک بازو سمجھنا چاہئے۔ اور نظام موجودہ کونسل پر یا تو رضا کار یا اتحاد المسلمین حاوی ہے۔ اس لئے حکومت ہند کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اسلحہ کی درآمد کی اجازت دیتی اور وہ اس میں کافی کامیاب ہوئی۔ حکومت ہند نے اشیا کا نقل و حمل بھی روک دیا ہے۔ جو جنگ کے لئے استعمال ہو سکتی تھیں لیکن اس اقدام کا مقصد الحاق کے لئے دباؤ ڈالنا نہیں تھا۔ صرف حکومت ہند

بات خود ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستان ایک باعزت سمجھوتہ کا طالب تھا۔ اور خیال کرتا تھا کہ وہ پر امن طریقہ پر ہو جائیگا۔

پنڈت نہرو نے رضا کاروں اور اتحاد المسلمین کے لیڈروں کی تقاریر کی مذمت کی اور کہا کہ جماعتوں کے ایسے ذمہ دار لیڈروں کے لئے جن کا تعلق حکومت سے ہو ایسی تقریریں کرنا نامناسب نہیں ہے۔

انھوں نے مسٹر قاسم رضوی کی اس تقریر کا حوالہ دیا جس میں مسٹر رضوی نے کہا ہے کہ رضا کار دہلی جا کر لال قلعہ پر قبضہ کر لیں گے۔ اور اگر ہم حیدرآباد فوج لیکر جائیں تو وہ تمام ہندوؤں کو مار ڈالیں گے پنڈت نہرو نے کہا کہ حکومت کو تمام فوجی دبین اقوامی آئین سے اس بات کا حق تھا کہ ایسی تقاریر اور فوجی تیاریوں کے خلاف کارروائی کرے۔ جو اس کی سرحد پر ہو رہی ہوں لیکن ایسا ہم نے کبھی نہیں کیا چاہے کہ بہت سے لوگوں نے مو پائی حکومتیں جن کو نقصان پہنچا تھا ہم سے ناراض بھی ہو گئیں۔ ہم کو امن سمجھوتہ کی امید تھی ہم اس وجہ سے نہیں ڈر سکتے کہ حیدرآباد میں کچھ لوگ غلط باتیں کر رہے ہیں۔ ان کی تمام باتوں کے باوجود حیدرآباد کو ہم ہندوستان کا ایک حصہ سمجھتے ہیں اور ہم وہاں کے ہندو مسلمانوں کو ہندوستانیوں کے سوا کچھ نہیں سمجھتے ہم کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے جس سے حیدرآباد اور وہاں کے باشندوں پر مصیبت آن پڑے فوجی کارروائی آسان تھی اور مناسب بھی۔ لیکن اس سے عوام کے مصائب میں اضافہ ہوتا۔ ہم ہر ہنگامی حادثہ کے لئے تیار تھے۔ مگر جھگڑا نہیں کرنا چاہتے تھے۔

باعزت سمجھوتہ —

پنڈت نہرو نے کہا جب تک سمجھوتہ کی کوئی امید ہے ہماری موجودہ پالیسی بالکل مناسب ہے۔ میں نے صاف طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت ہندوستانیوں کی حفاظت کا کرے گی [illegible] کا خیال رکھیں گے۔ کیونکہ یہی مہاتما [illegible] لیڈر کی یہی پالیسی تھی۔

حیدرآباد نے ہمارے شرائط منظور کئے ہیں لیکن معاہدہ گفتگو جاری رکھنا چاہتا ہے۔ ہمارے لئے یہ شرائط کی حد ہے ان میں کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر حیدرآباد اب بھی ان کو تسلیم کرنا چاہتا ہے تو ایسا کر سکتا ہے۔ حالات برابر بدل رہے ہیں۔ اور ذمہ دار حکومت کی حیثیت سے ہمیں ان کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ہم کسی طرح عجلت سے کام نہیں لینا چاہتے ہیں لیکن ان شرائط میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اس طرح سے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان و حیدرآباد میں ابھی تعلقات منقطع نہیں ہوئے ہیں۔ اور ہماری طرف سے ایسا ہونے کا کوئی سوال نہیں ہے نظام کے نمائندے ہمارے شرائط پر راضی ہو گئے تھے لیکن حیدرآباد میں لوگوں نے فضول اعتراضات کئے اور ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو انھوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں کئے تھے۔

ہم لوگوں نے سمجھوتہ کی انتہائی کوشش کی اور اس میں ناکامیابی سے ناامیدی بھی ہوئی۔ حیدرآباد کے ذمہ داران کا رویہ ایسا ہے جیسے وہ دنیا سے بالکل الگ رہتے ہوں۔ مجھے اس کا بے حد رنج ہے۔ لیکن مجھے ذرا بھی پریشانی نہیں ہے حیدرآباد اگر مصالحت چاہتا ہے تو وہ موجودہ شرائط پر دستخط کر سکتا ہے۔ اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے۔

پنڈت نہرو نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی اس سلسلہ میں تعریف کی اور کہا کہ انھوں نے اور تمام متعلقہ لوگوں نے سمجھوتہ کے لئے انتہائی کوشش کی۔

فرمان کے مسودے کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ اس میں چار شرائط یعنی عام رائے دہی۔ ذمہ دار حکومت کے اصول کو ماننا۔ اور اس پر عمل کرنا۔ بے حد اہم تھا۔ حکومت ہند سوائے جمہوری آزادی کے اصول کے کسی ریاست سے دوسرا سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔ اور اس بات کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ جب سب ریاستوں میں ذمہ دار حکومت ہو تو حیدرآباد دیر ہویں یا چودہویں صدی کی حالت میں رہے سوال یہ تھا کہ تبدیلی پر امن طریقہ پر ہو یا وسیع پیمانہ پر بد امنی کے ساتھ حکومت حیدرآباد کو سمجھنا چاہئے کہ یہ تبدیلی لابدی ہے۔ اور عمل کرنا چاہئے حکومت ہند نے حیدرآباد کو یہ مشورہ دیا کہ وہ عوام کے لیڈروں سے دستوری اسمبلی بننے سے پہلے عارضی سمجھوتہ کریں حکومت ہند نے اس بارے میں کوئی دباؤ نہیں ڈالا لیکن اس بات پر زور دیا کہ عوام ہی کے فیصلے کے مطابق جمہوری حکومت بننا چاہئے۔

پانی کی بچت

مسٹر ہری شنکر دویا تھی۔ پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی تحریک پر جو ۶ جون سے ۱۲ جون تک پانی بچانے کا ہفتہ منایا گیا اس کو خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی یعنی کہ اس کی بدولت بیس لاکھ گیلن روزانہ پانی کی بچت ہوئی۔ دو ہزار پیٹیوں ڈھائی ہزار واشروں اور ڈھائی سو پائپوں کی مرمت ہوئی ہے۔

قرضہ نامنظور

کانپور میونسپل بورڈ نے اپنے ملازمان کو انٹریم ریلیف دینے کے لئے گورنمنٹ سے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ قرض مانگا تھا جسکو گورنمنٹ نے نامنظور کر دیا ہے۔

مومن کانفرنس سے بے تعلقی

کانپور سٹی کانگریس کمیٹی نے مومن کانفرنس کے پانچویں اجلاس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس کی رائے میں ملک کا نقصان ہوگا۔ اگر کانگریس کمیونل تحریکات میں حصہ لے گی۔

مومن کانفرنس

مومن کانفرنس کا پانچواں سالانہ اجلاس ۱۹ اور ۲۰ جون کو ۹ بجے رات سے حلیم مسلم انٹر کالج میں ہوگا۔

سوشلسٹ لیڈر

۱۵ جون کو ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اور اچاریہ نریندر دیو کانپور تشریف لائے۔ صبح ۹ بجے ایک پریس کانفرنس میں اچاریہ نریندر دیو نے تقریر کی شام کو ۷ بجے پھول باغ میں ڈاکٹر لوہیا نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ کانگریس اور سوشلسٹ پارٹی کا پروگرام جداگانہ ہے حیدرآباد کے سلسلہ میں آپ نے گورنمنٹ کی پالیسی کو کمزور بتلایا۔ زمینداری کو ختم کرنے کی پالیسی پر نکتہ چینی کی۔

ہسپتال

گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ آیندہ سے ہیلٹ ہسپتال لالہ لاجپت رائے ہسپتال کے نام سے موسوم [illegible]

[illegible] اس۔

حافظ محمد ہاشم صاحب

محمد ہاشم صاحب [illegible] کے بعد تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ انا للہ [illegible]

بینی مادھو مصرا کا انتقال

۱۵ جون کو پنڈت بینی مادھو مصرا وکیل و میونسپل کمشنر نے انتقال فرمایا آپ کے اعزاز میں میونسپل بورڈ میں تعطیل کر دی گئی ہے

میونسپل بورڈ

۱۰ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی پنڈت بینی مادھو مصرا وکیل اور سید محمد رضا کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد میٹنگ ملتوی کر دیگئی۔ جلسہ ۲۰ جون کو ہوگا جس میں میونسپل بورڈ کے سالانہ رپورٹ پر غور ہوگا

سول لبرٹی

سول لبرٹی قائم کی گئی ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر ایم ال گجرال (پریسیڈنٹ) مسز راجہ رام مہرا۔ ایس پی مہرہ۔ بی آر کندرا (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر جے دیو گپتا (جنرل سکریٹری) ٹی۔ ان سریواستوا۔ ٹی بی چترویدی اُنکار سنگھ ودیارتھی۔ (جوائنٹ سکریٹریان) دیوندر سروپ (خزانچی) اور ۱۸ ممبران کی ایک اگزیکیوٹیو کمیٹی بنائی گئی ہے۔

موہن لال گوتم

۱۰ جون کو سری موہن لال گوتم کنوینر یو پی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کانپور تشریف لائے۔ اور کانگریسی کارکنوں سے الکشن کے سلسلے میں تبادلہ خیالات کیا۔

سری گووند سہائے

۱۰ جون کو سری گووند سہائے۔ پارلیمنٹری سکریٹری کانپور تشریف لائے اور شہر میں پناہ گزینوں کے انتظامات کا معائنہ کیا۔

میونسپل یونین

کم تنخواہ پانے والے میونسپل ملازمان نے ایک اسٹرائک کمیٹی بنا دی ہے۔ اور طے کیا ہے کہ اگر بورڈ کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہوا تو جولائی کے پہلے ہفتہ میں یونین کے نو سو ملازمان ہڑتال کر دیں گے۔

گاندھی فنڈ

۱۸ جون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر ڈاکٹر مراری لال کی صدارت میں گاندھی میموریل فنڈ کا جلسہ ہوا۔ اور ایک سو ممبران چندہ وصول کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اس وقت تک ۵ لاکھ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔

خان عبدالغفار خان کو تین سال قید سخت کی سزا

پشاور ۱۶ جون۔ خان عبدالغفار خان کو آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوہاٹ نے سرحد کے قانون جرائم کی دفعہ چالیس کے تحت تین سال قید سخت کی سزا دی۔

خان عبدالغفار خان کے لڑکے خان عبدالولی خان تحصیل سوابی ضلع مردان سے اسمبلی کے نمائندے خان عبدالعزیز خان اور خان محمد ایوب خان رکن اسمبلی (بنوں) کو بھی کل ہی گرفتار کر لیا گیا تھا۔

خان عبدالغفار خان کو کل بہادر خیل ضلع کوہاٹ میں بنوں جاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جہاں سے وہ کار کے ذریعہ بندیدو شاہ لے جائے گئے تھے۔

خان عبدالغفار خان کو ریاست کے خلاف بغاوت کے الزام میں سزا دی گئی ہے۔ قانون جرائم کی دفعہ ۴۰ میں تین سال قید سخت کی سزا اکم سے کم ہے۔

یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو ذمہ دار ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خان عبدالغفار خان کو مغربی پنجاب کے جیل بھیجنے سے پہلے کوہاٹ ڈپٹی کمشنر نے عدالت کر کے ان پر مقدمہ چلایا اور بغاوت کا الزام لگانے کے بعد تین سال قید سخت کی سزا دی۔

ان کے دو اور ساتھی بھی جو ان کے ساتھ بنوں گئے تھے۔ گرفتار کر لئے گئے۔ وہ دونوں کوہاٹ جیل میں رکھے گئے ہیں۔

صوبے کی حالت ابھی تک پرسکون ہے۔

صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ صوبائی حکومت ہر طرح کی ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے اور کسی شخص نے اگر سر اٹھایا اس کے ساتھ بہت سختی کا برتاؤ کیا جائے گا۔

حکومت کا اعلانیہ۔

بادشاہ خان کی گرفتاری کے متعلق حکومت سرحد کی طرف سے حسب ذیل اعلانیہ شائع کیا گیا ہے۔

گذشتہ نو ماہ تک سرحد کے سابق کانگریسی لیڈر خان عبدالغفار خان کی سرگرمیاں دیکھتے ہوئے کے بعد حکومت سرحد نے آخر انھیں گرفتار کر لیا۔

ان کی گرفتاری اس وقت عمل [illegible] جب وہ ضلع کوہاٹ سے بنوں جا رہے تھے۔ ان کا یہ سفر اس غرض سے تھا کہ سرحد [illegible] ہنگاموں میں مزید شدت پیدا کرنے کے لئے فقیر ایپی کے ایجنٹوں سے صلاح [illegible]

حراست کے بعد انھیں مغربی پنجاب کی ایک جیل میں بند کر دیا گیا ہے۔ اعلانیہ میں کہا گیا ہے۔

ہندوستان کی تقسیم کانگریس اور لیگ دونوں نے باہمی رضامندی سے منظور کی تھی۔ لیکن خان عبدالغفار خان نے اسے برداشت نہ کر کے پاکستان کے قیام کی مخالفت شروع کر دی۔

انھوں نے اپنی پیروی کرنے والوں کو ہدایت کی کہ وہ نہ تو ۱۵ اگست کو یوم آزادی کی تقریبوں میں حصہ لیں اور نہ نئی ریاست پاکستان کا حلف وفاداری اٹھائیں۔ چنانچہ پاکستان سے وفادار نہ رہنے کی وجہ سے ان کے بھائی کی وزارت جہاں دونوں قایم تھی۔ گورنر جنرل کے حکم سے برطرف کر دی گئی۔ خود خان عبدالغفار خان کی پارٹی کے بعض ممبروں میں اختلاف تھا۔ چنانچہ سردار یاب کے مقام پر پارٹی کے ایک جلسہ میں خان عبدالغفار خان سے کہا گیا کہ وہ پاکستان کے قیام کو ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کر لیں لیکن انھیں یہ توقع تھی کہ پاکستان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے وہ جو بھی تحریک جاری کریں گے اس کے لئے انھیں مالی اور دوسری قسم کی امداد ملتی رہے گی۔

خان عبدالغفار خان کا یہ کھیل دیکھ کر بہت سے مخلص خدائی خدمت گار جو واقعی عوام کے بہی خواہ تھے ان کی پارٹی سے الگ ہو گئے۔

عوامی پارٹی کی تشکیل۔

نام نہاد عوامی پارٹی کی تشکیل اور تمام برانے کانگریسی عناصر کو پاکستان میں ایک مرکز پر جمع کر کے خان عبدالغفار خان نے اپنی سرگرمیوں کا انتہا یا دوا میدان اور بڑھا لیا۔ گذشتہ میں جب خان عبدالغفار خان کراچی جا کر صوبہ سرحد واپس آئے تو صوبہ میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کا ایک واضح منصوبہ بھی اپنے ساتھ لائے۔ تاکہ وہاں فساد اٹھ کھڑا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہندوستان کی فوجیں بھی سرحد کی طرف چل پڑیں جس کی پہلے ہی توقع تھی۔ اور اعلان بھی کیا جا چکا تھا۔

گرہی حبیب اللہ پر بم کے بعد خان عبدالغفار خان کی سرگرمیوں میں اور اضافہ ہوگیا۔ انھوں نے گاؤں گاؤں دورہ کر کے عوام کو یہ سمجھانا شروع کیا۔ پاکستان مٹی کا گھروندا ہے۔ جسے ایک وار میں توڑ کر پھینکا جا سکتا ہے۔ آخر مئی کے بعد سے انھوں نے جتنی تقریریں کیں۔ ان سب میں نہ صرف یہ کہ وہ حکومت کے نظم و نسق کی مذمت کرتے رہے۔ بلکہ ملک کی جائز طور پر قائم شدہ حکومت کے خلاف عوام کو عملی طور پر ابھارتے اور بھڑکاتے بھی رہے۔ ان کی تقریروں کے اقتباسات کو پڑھ کر جو اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب اس بات میں کسی شخص کو شبہ نہیں رہ جاتا کہ ان باغیانہ سرگرمیوں کی روک تھام کا اس سے بہتر وقت نہیں تھا۔

اعلانیہ کے آخر میں کہا گیا ہے کہ۔

حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کے عوام کی قانون پسند غالب اکثریت کا اصرار ہے کہ خان عبدالغفار خان اور ان کے کارکنوں کے خلاف کارروائی کی جائے جو پاکستان میں نقص کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت نے جو ڈھیل ڈال رکھی ہے اس پر سخت نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔

صوبائی حکومت غیر مبہم اور غیر مشکوک طور پر یہ بات واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اگر کسی غلط کار شخص نے قانون اور ضبط و نظم کی خلاف ورزی کرنا چاہی تو اس کے ساتھ سخت کارروائی کی جائے گی۔

صوبائی حکومت کے ہاتھ میں تمام ضروری طاقتیں [illegible]ت شہر وہ فسادات کو سختی سے دبانے میں ذرا بھی [illegible] کام نہ لے گی۔

سنگھ والوں کی سرگرمیوں کی نگرانی کی جا رہی ہے

[illegible] ۱۶ جون۔ آج ایک صحافتی ملاقات میں وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت نے صوبہ کانگریس کے انتخابات اور صوبائی سیاسیات کے متعلق اخباری نمائندوں کو متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ صوبہ کانگریس کے انتخابات کے سلسلہ میں جو گتھیاں پڑ گئی ہیں۔ وہ یقیناً سلجھ جائیں گی۔ اور انھوں نے یہ بھی خیال ظاہر کیا کہ ہر وہ شخص کانگریس سے دلچسپی ہے اس کی خواہش ہے کہ معقول حل نکل آئے۔

جب ان کی توجہ راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات کی طرف دلائی گئی تو انھوں نے کہا کہ انھیں ایسی اطلاع ملی ہے کہ وہ سرگرمیاں آئی نہیں ہیں۔ بہر حال وہ جماعت خلاف قانون بن چکی ہے۔ ذمہ دار حکام اس کی سرگرمیوں پر پوری نظر رکھیں گے۔ اور ہماری حکومت ان کی پوری نگرانی کر رہی ہے۔ اخباری نمائندوں نے راشٹر سنگھ کی کارکنان کی رہائیوں کے سلسلہ میں ہائیکورٹ میں درخواستوں اور ہائی کورٹ کے فیصلہ کی طرف بھی توجہ دلائی تو انھوں نے کہا کہ ایسی درخواستیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی بے احتیاطیوں اور ان کے احکام گرفتاری میں نقلی فرائض کا نتیجہ تھیں جس وقت ان کی گرفتاریاں ہو رہی تھیں بہت بڑی تعداد میں وارنٹ نکالے گئے تھے۔ اور ان احکام میں لفظی نقائص رہ گئے تھے لیکن اب احکام جاری کر دئے گئے ہیں کہ آئندہ وارنٹ گرفتاری کے احکام ایسے نقائص نہ ہوں۔

کمیونسٹوں کے متعلق متعدد سوالات کے جواب میں انھوں نے کہا کہ کمیونسٹ پارٹی کے لوگ ہماری صنعتی زندگی کو تہ و بالا کرنے کا سازشیں کر رہے تھے۔ شہروں میں مزدوروں میں اور صنعتی طبقوں میں ہڑتالیں کرا کے پیداوار کو روکنا چاہتے تھے لیکن جب سے حکومت نے کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ حالات درست ہو گئے ہیں اور جب سے ان کے لیڈران اور کارکنان روپوش ہو گئے ہیں۔ فضا اور بھی اچھی ہو گئی ہے۔

ایک اخباری نمائندہ نے وزیر اعظم سے مسٹر بھر دواج کی موت اور اس کی تحقیقات کے سلسلہ میں چند سوالات کئے۔ وزیر اعظم نے کہا ہم سب کو مسٹر بھردواج کی موت پر انتہائی رنج ہے وہ عرصہ سے بیمار تھے۔ اور ایسے بیمار تھے کہ ان کا بچنا ناممکن تھا لیکن ہمارے سر پر ان کی موت کا الزام آنا تھا آیا اور ایک مجسٹریٹ کی غلطی سے ایسا ہوا۔

جب وزیر اعظم سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا وہ اپنی کابینہ میں کسی وزیر کا اضافہ کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اور جو محکمے ایک استعفی سے خالی ہوئے ہیں۔ وہ میرے پاس ہیں۔ آئندہ کیا ہوگا کہا نہیں جا سکتا نظامت اطلاعات کے ڈائرکٹر کی تقرری کے سلسلہ میں انھوں نے کہا کہ پبلک سروس کمیشن نے ڈائرکٹر اطلاعات کے عہدہ کے لئے ایک نام کی سفارش کی تھی لیکن وہ تنخواہ امیدوار کو ناقابل قبول ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ زیر غور ہے۔

شیخ عبداللہ دہلی آرہے ہیں

نئی دہلی۔ ۱۶ جون۔ جموں اور کشمیر کے وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کے متعلق حکومت سے صلاح و مشورہ کرنے کی غرض سے ۱۷ جون کو دہلی آنے والے ہیں۔

کشمیر کمیشن کے دائرہ عمل کو بڑھا دئے جانے کے متعلق ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے احتجاج کا حفاظتی کونسل کے صدر کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے۔ شیخ عبداللہ اس جواب کی بنا پر حکومت ہند سے گفتگو کریں گے۔

کشمیر کمیشن جس کا ابتدائی اجلاس اس وقت جینوا میں ہو رہا ہے۔ جولائی کے پہلے ہفتہ تک ہندوستان پہونچ گا۔

وزیر اعظم ہند کے نئے پرائیوٹ سکریٹری

نئی دہلی ۱۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر دی آر آنگر کے بجائے ماسکو کے ہندوستانی سفارت خانے کے مشیر اور مختار وزیر مسٹر اے دی پائی وزیر اعظم ہند کے خاص پرائیوٹ سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔

قومی جھنڈے کے استعمال پر پابندی

نئی دہلی ۱۲۰ جون۔ وزارت داخلہ کی جانب سے ایک اعلانیہ شائع ہوا ہے جس میں ہندوستان کے قومی جھنڈے کے استعمال کے متعلق قواعد بنائے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ قومی جھنڈے کو بے جا طور پر نہ استعمال کریں۔

ان قواعد کے مطابق قومی جھنڈا تمام اہم سرکاری عمارتوں پر لہرایا جائے گا۔ مثلاً ہائیکورٹ۔ سکرٹریٹ کمشنری۔ کلکٹری جیل ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپل بورڈ۔ مرکزی اور صوبائی وزیروں کی قیام گاہیں۔

ان کے علاوہ بیرونی ممالک اور ریاستوں میں ہندوستانی نمائندوں چیف کمشنروں گورنروں اور گورنر جنرل ریاستوں کے حکمران اور راج پرمکھ بدستور اپنے مخصوص جھنڈے استعمال کریں گے۔

فوج۔ بحریہ اور ہوائیہ قومی جھنڈا ان قواعد کے مطابق استعمال کرے گی۔ جو اس کے لئے تبلک جائیں گے۔

موٹر پر جھنڈا لگانے کی اجازت صرف صوبائی اور مرکزی وزیروں چیف کمشنروں۔ بیرونی ممالک اور ریاستوں میں ہندوستانی نمائندوں ریاستی حکمرانوں اور راج پرمکھ ہوگی۔

مخصوص موقعوں پر مثلاً یوم آزادی قومی ہفتہ ۲۶ جنوری اور مہاتما گاندھی کا یوم پیدائش عام طور پر قومی پرچم لہرایا جا سکیگا۔

حکومت ہند کو پتہ چلا ہے کہ لوگ اشتہارات میں قومی جھنڈے کو استعمال کرتے ہیں۔ حالاں کہ ٹریڈ مارک دفعہ ۹۹ میں قومی جھنڈا کو تجارتی کام میں استعمال کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

حکومت ہند کو امید ہے کہ عوام اس معاملہ میں حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کریں۔ اور قومی جھنڈے کے وقار کو برقرار رکھنے میں اس امداد کریں گے۔

ابتدائی تعلیم مادری زبان میں، ثانوی میں اردو لازمی

کلکتہ ۱۲ جون۔ پاکستان کے تعلیمی مشاورتی بورڈ نے یہ سفارش کی ہے کہ ثانوی تعلیم کی منزل سے تمام پاکستان میں اردو ایک لازمی مضمون کی صورت میں پڑھائی جائے گی۔

اس بات کا انکشاف آج پروفیسر بلرج کمار چکرورتی نے کیا ہے جو پاکستان کے تعلیمی مشاورتی بورڈ کے واحد رکن ہیں۔

بورڈ کا جلسہ گذشتہ ہفتہ کراچی میں ہوا تھا۔ بورڈ کی بہت سی تجویزوں میں پاکستان کی تعلیمی پالیسی کا اظہار کیا گیا تھا۔

پروفیسر چکرورتی بورڈ کی تجاویز کی طرف عوام کی توجہ دلاتے ہوئے کہتے ہیں۔ "پاکستان کی پہلی تعلیمی کانفرنس کے اس تصفیہ کی بورڈ نے توثیق کی ہے کہ پاکستان میں تعلیم کی بنیاد۔ عالمی اخوت۔ اخوت جمہوریت۔ رواداری اور عدل و انصاف کے اسلامی اصولوں پر رکھی جائے۔

بورڈ نے دوران مباحثہ میں بتایا کہ دوسرے مذاہب میں بھی ایسے نصب العین موجود ہیں۔

ایک اور قرارداد میں بورڈ نے یہ سفارش کی ہے کہ تمام امدادی اسکولوں میں مختلف مذاہب کے طلبا کے لئے مذہبی تعلیم کو ضروری قرار دیا جائے۔ بشرطیکہ طالب علموں کے سرپرست اس کا مطالبہ کریں۔ اور ایک خاص مذہب کے ماننے والوں کو لڑکوں کی تعداد خاصی ہو۔

یہ تجویز پیچھے کی طرف ایک قدم ہے۔ لیکن اس میں اچھائی یہ ہے کہ غیر مسلم سرپرستوں کو فیصلہ کا اختیار رہے۔

بورڈ نے سفارش کی ہے کہ اس مد پر جو کچھ صرف ہو حکومت اس کا بار برداشت کرے۔

موجودہ تعلیمی نصاب میں اردو اور انگریزی کی حیثیت پر بڑی گرما گرم بحث ہوئی۔ اور آخر میں یہ طے ہوا کہ ابتدائی تعلیم کے دوران میں بچہ کو صرف اس کی مادری زبان سکھائی جائے لیکن ثانوی تعلیم میں اردو کو لازمی قرار دیا جائے۔ میں نے کہا کہ کم از کم غیر مسلم طلبا کے لئے اردو کو ایک اختیاری مضمون رکھا جائے۔ مشرقی بنگال کے عبدالرحمن خاں اور ڈاکٹر قدرت خدا کو میری رائے سے ہمدردی تھی۔ ڈاکٹر ہاشم (وائس چانسلر ڈھاکہ یونیورسٹی) نے اس کی مخالفت کی اور میری رائے مسترد قرار پائی۔

جہاں تک ثانوی مدارج اور یونیورسٹی میں انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانے کے سوالوں کو اس وقت تک ملتوی رکھنے کا فیصلہ کیا گیا جب تک پاکستان کی یونیورسٹیوں کا بورڈ اس پر اپنی رائے نہ دے دے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مشرقی بنگال کی سرکاری زبان بنگلی رہے۔ اور اس میں تعلیم دی جائے۔

گو بورڈ کی یہ تمام تجویزیں مشاورتی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن ان کو پاکستان کی مرکزی حکومت کی تائید حاصل ہے صوبوں کو ان تجاویز میں ترمیم و تنسیخ کا اختیار ہوگا کیوں کہ تعلیم ایک صوبائی شعبہ ہے۔

مشرقی بنگال ہی اس ضمن میں آخری فیصلہ کر سکتا۔ میں نے اردو کو لازمی مضمون قرار دینے کی اس لئے مخالفت کی تھی

۱۔ کہ نصاب میں سات دوسرے مضمونوں کے ساتھ اردو کی شمولیت سے طلبا پر بار پڑے گا۔

۲۔ اس طرح اقلیتوں کے سر زبردستی تمدنی روایات منڈھ دی جائیں گی۔ اگر اردو کو اختیاری مضمون رکھا جاتا تب بھی طلبا ضروریاً اردو سیکھتے۔

میری رائے کی صحت کا فیصلہ عوام کر سکتے ہیں۔ بورڈ کی تجویز یہ ہے کہ اردو کو ملکی زبان بنایا جائے۔

ٹرومین کے دوبارہ صدر منتخب ہونے کی امید کم ہے

واشنگٹن ۱۲ جون۔ رائٹر کا خصوصی نامہ نگار بحری تار کے ذریعہ اطلاع دیتا ہے کہ صدر ٹرومین کے انتخابی دورے کا آخری ہفتہ شروع ہو رہا ہے۔ دورے کی کامیابی اور ناکامیابی پر لوگوں کی مختلف رائے ہے۔

سیاسی مبصرین میں سے اکثر کی رائے ہے۔ کہ صدر ٹرومین کے دوبارہ منتخب ہونے کی امید بہت کم ہے۔ انھوں نے اپنی مختلف تقریروں کو عوام کو یہ سمجھانے کی امید بہت کم ہے۔ انھوں نے اپنی مختلف تقریروں میں عوام کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ وہ کیوں صدر ہونا چاہتے ہیں۔

جمہوری اخباروں کی رائے ہے کہ ان کا یہ دورہ بہت ناکام رہا۔ جو جلسہ اس سلسلے میں کئے گئے ان میں بہت کم لوگوں نے حصہ لیا۔ مقامی لیڈر بھی اس سے بے اطمینانی کا اظہار کر رہے ہیں۔

باخبر نامہ نگاروں کا خیال ہے کہ صدر ٹرومین نے اپنی تقریروں میں اپنے نکتہ چینوں کا معقول جواب دے ہیں۔

ایک غیر جانبدار شاہد اتنا ضرور کہہ سکتا ہے کہ صدر ٹرومین کو اپنے اس دورے میں جتنی کامیابی کی امید تھی اتنی کامیابی انھیں حاصل نہیں ہوئی۔

صنعتی پالیسی کے متعلق بل

نئی دہلی۔ ۱۳ جون۔ گذشتہ اپریل میں پنڈت نہرو نے حکومت ہند کی صنعتی پالیسی کے متعلق جو اعلان کیا تھا اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت کی طرف سے یونین پارلیمنٹ کے اگلے اجلاس میں تین بل پیش کئے جائیں گے۔

ان کا تعلق پبلک کارپوریشن۔ صنعتوں کو قومی ملکیت قرار دینے اور غیر ملکی سرمایہ پر کنٹرول کرنے سے ہے۔

یہ بل منظور ہو جانے سے حکومت ہند ملک کی موجودہ صنعتوں کا نقشہ بدل سکے گی۔ دس سال کے بعد اس پالیسی پر نظر ثانی کی جائے گی۔

فلسطین میں ثالث کی طرف سے قیام امن کی کوشش

لندن ۱۴ جون۔ آج جب کہ موجودہ عارضی صلح کے قیام اور عربوں کے آئندہ اقدام کے متعلق عرب لیگ کے اجلاس میں غور و خوض ہو رہا تھا اقوام متحدہ کے ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ اپنے صدر مقام جزیرہ رہوڈس سے قاہرہ پہونچے۔ وہ آج ہی شام کو مصری وزیر خارجہ میں عرب وزرائے اعظم سے ملاقات کریں گے۔ اور مصری حکومت نے یہودیوں کے خلاف نقض امن کی جو الزامی تحریر پیش کی ہے۔ اس پر بھی غور کریں گے۔

سیاسی مبصرین کا یقین ہے کہ فلسطین میں قیام امن کی گفت و شنید میں جو چیز سب سے زیادہ رکاوٹ ڈالے گی وہ اسرائیلی ریاست کا مسئلہ ہے۔ اس لئے کہ عرب ریاستیں کسی یہودی ریاست کا وجود تسلیم کرنے سے قطعاً انکار کر رہی ہیں۔

معتبر مصری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قیام امن کی گفت و شنید میں عرب یہ مطالبہ پیش کریں گے کہ سوئس ریاست کے نمونے پر فلسطین کو خود مختار منطقوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور یہودیوں کو اپنے معینہ علاقے میں داخلی آزادی دی جائے۔

عربوں کی تجویز ہے کہ عربی اور یہودی منطقوں کی ایک مرکزی اسمبلی قایم ہو جس میں طرفین کے نمائندے شامل ہوں۔ لیکن اکثریت عربوں ہی کو حاصل ہو۔

مسٹر صادق علی مستعفی ہو گئے

احمد آباد۔ ۱۴ جون۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل ہند کانگریس کمیٹی کے آفس سکریٹری مسٹر صادق علی مستعفی ہو گئے ہیں۔ یوپی لوک سنگھ کے جنرل سکریٹری کا عہدہ قبول کر لیا ہے جون کے آخری ہفتہ میں مسٹر صادق علی یوپی کے مختلف اضلاع کا دورہ کریں گے۔

دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ملتوی

نئی دہلی۔ ۱۵ جون۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا جو اجلاس جولائی کے وسط میں ہونے والا تھا۔ وہ اب ۱۸ اکتوبر تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں ۱۹ جون کو دہلی آرہے ہیں

کراچی ۲۰ جون۔ امید کی جاتی ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان ہند پاکستان کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے ۱۹ جون یا ۲۰ جون کو دہلی جائیں گے۔

پناہ گزینوں کے مسئلہ کو اجتماعی حیثیت سے حل کرنے کی ضرورت

لکھنؤ ۱۴ جون۔ آج شام کو ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر امداد و بحالی مسٹر موہن لال سکسینہ نے کہا کہ فرداً فرداً پناہ گزینوں کی مشکلات کو دور کرنے کے بجائے میں اسے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کہ اجتماعی طور پر ان کی فلاح و بہبودی کی کوشش کی جائے حکومت ہند نے ان کو جو قرض دینا منظور کیا ہے وہ ان کو فرداً فرداً دینے کے بجائے یہ بہتر ہوگا کہ اجتماعی طور پر ان کی کو آپریٹیو سوسائٹیوں کو دیا جائے جس میں دس پندرہ یا اس سے کم و بیش آدمی شریک ہوں یہ کو آپریٹیو سوسائٹیاں ہر طرح کی ہو سکتی ہیں صنعتی بھی تجارتی بھی اور زراعتی بھی۔

مسٹر سکسینہ نے کہا کہ مجھ پر جو زبردست ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ وہ میں نے بڑی ہچکچاہٹ کے بعد صرف اس لئے قبول کی ہے کہ پاکستان سے آئے ہوئے لاکھوں خانماں برباد اور تباہ حال پناہ گزینوں کی کچھ خدمت کر سکوں۔ اس وقت میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں ان لوگوں کو زندگی میں دوبارہ کامیاب دیکھنے اور مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے اس کو پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔

عہدہ سنبھالنے کے بعد سے میں نے کئی پناہ گزین کیمپوں کو دیکھا ہے۔ مجھے پناہ گزینوں کی خستہ حالی اور درماندگی کا اعتراف ہے۔ اور میں ان کو اس حالت سے جلد از جلد نکالنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن پناہ گزینوں سے بھی مجھے یہ کہنا ہے کہ ان کے اشتراک عمل کے بغیر پوری کامیابی نہیں ہو سکتی۔

مسٹر سکسینہ نے کہا کہ میں پناہ گزینوں کو ملک کے لئے بوجھ نہیں بلکہ طاقت کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔ اور ان سے میری درخواست ہے کہ وہ اب ماضی کو دیکھنے کے بجائے حال اور مستقبل پر نگاہ رکھیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنی مصیبت کو زیادہ شاندار مستقبل کی تعمیر کا ایک موقعہ خیال کریں۔ اور یہاں نئے راولپنڈی اور نئے کراچی اور نئے لاہور تعمیر کریں۔

ان کو اپنے آپ کو پرانے سماج میں کھپانے کی کوشش کرنے کے بجائے اس نئے سماج کا بہتر و بننے کی کوشش کرنا چاہیئے جس کی تعمیر کے لئے ہم سب کوشش کر رہے ہیں۔

بعض لوگ ہندوستان کی تعمیر سے بہت مایوس نظر آتے ہیں انھیں ہندوستان کے ایک تہائی حصہ کو کھونے کے ساتھ ساتھ اس سے بھی زیادہ علاقہ ان علاقوں کی شکل میں حاصل کر لیا ہے۔ جو ہندوستان میں شامل ہو گئی ہیں۔ اس وسیع ہندوستان میں ہم تمام پناہ گزینوں کو کھپا سکتے ہیں لیکن پناہ گزین نے صرف بڑے بڑے شہروں میں آباد ہونے کی کوشش کی تو ہماری کوششیں یقیناً ناکام ہوں گی۔ پناہ گزینوں کو چاہیے کہ وہ چھوٹے اور بڑے تمام شہروں میں منتشر ہو جائیں۔ اور اس طرح چھوٹے شہروں کو بڑا اور بڑے شہروں کو اور زیادہ بڑا بنائیں۔

موہن لال سکسینہ نے کہا کہ ہر جگہ مقامی آبادی اور پناہ گزینوں کے تعلقات دن بدن خراب ہو رہے ہیں۔ پناہ گزینوں نے مقامی تاجروں کی دکانوں کے سامنے اپنی دکانیں لگائی ہیں اس سے ان میں غصہ اور بیزاری کے جذبات پیدا ہونا ضروری ہے۔ اس ناخوشگواری کو دور کرنے کے لئے ہمیں پناہ گزینوں کو ایسی جگہوں پر سے ہٹانا ہوگا۔ اور ان کے لئے نئے بازار کو آپریٹیو اسٹور اور چلتے پھرتے اسٹالوں کا انتظام کرنا ہوگا۔ پناہ گزینوں سے میری درخواست ہے کہ جب تک یہ انتظامات نہیں ہوتے ہیں۔ وہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے مقامی آبادی کے دل میں ان کے لئے کوئی جگہ نہ باقی رہے۔

انھوں نے کہا کہ پناہ گزینوں کے لئے رہائشی مکانات مہیا کرنے کا مسئلہ بھی بڑا اہم ہے۔ اس مقصد کے لئے ہر وہ مکان حاصل کیا جائے گا۔ جو خالی پڑا ہے۔ یا جو مالک مکان کی ضرورت سے زیادہ ہے خواہ وہ مسلمانوں کا ہو یا کسی اور کا۔

وزیر امداد و بحالی نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پناہ گزینوں کو جو سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ ان میں حکومت ان لوگوں کو ترجیح دے گی۔ جو پہلے آئے ہیں لیکن اس کا مطلب نہیں کہ بعد میں آنے والوں کے لئے حکومت کچھ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اگر بعد میں آنے والوں میں کوئی شخص سے ایسا ہے جو خود اپنی مدد کرنے کے قابل نہیں تو اس کو یقیناً دوسروں پر ترجیح دی جائے گی۔

ایک اور سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ جو مسلمان پاکستان جا کر وہاں سے واپس آ رہے ہیں۔ حکومت انھیں بھی دوبارہ آباد کرنے میں ہر ممکن امداد پہنچائے گی۔ لیکن ان کی باری پاکستان سے آنے پناہ گزینوں کے بعد ہی آئے گی۔ البتہ ان مسلمانوں کو جو فسادات کی وجہ سے نقصان اٹھا چکے ہیں۔ اور اب بھی ہندوستان ہی میں مقیم ہیں۔ وہ تمام مراعات حاصل ہوں گی جو پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کو حاصل ہیں۔

موہن سکسینہ نے یہ بھی کہا کہ وہ پاکستان سے آنے والے تباہ حال لوگوں کے لئے پناہ گزین کو اچھا نہیں سمجھتے۔ ان کے لئے "سیاسی مصیبت زدہ" یا اس قسم کا کوئی دوسرا نام ہونا چاہیئے۔

فلسطین میں تمام مورچوں پر پہلی بار مکمل امن

لندن ۱۴ جون۔ اقوام متحدہ کے ثالث کاؤنٹ برناڈٹ نے آج یونانی جزیرہ رہوڈس پہونچ کر اپنا مستقل صدر دفتر قائم کر لیا۔

اس جزیرہ میں بیٹھ کر وہ فلسطین میں مستقل اور پائدار امن قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔

تل ابیب کے ایک اسرائیلی اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ جنگی سرگرمیوں کے آغاز کے بعد آج پہلی بار فلسطین کے تمام مورچوں پر امن و سکون قائم ہوا ہے۔

التوائے جنگ کے احکام پر عمل درآمد کی نگرانی کی غرض سے چھ گشتی جہاز تین امریکی اور دو فرانسیسی اور ایک بلجیمی۔ فلسطینی دریاؤں میں گشت کر رہے ہیں۔

کاؤنٹ برناڈٹ کل قاہرہ میں عربی نمائندوں سے گفتگو کریں گے۔ اور پھر یہودی نمائندوں سے گفتگو کرنے تل ابیب جائیں گے۔

پٹھان دوسروں کا آلۂ کار نہ بنیں

پونا ۱۴ جون۔ تین افغانی سرداروں سردار عبد حفیظ اللہ خاں سردار عنایت اللہ خاں اور سردار حبیب اللہ خاں اور سید محمد یعقوب خاں نے افغانیوں اور افغان حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک کے حالات پر غور کریں جن میں افغانی حیدرآباد و کشمیر کے مسئلے میں شامل ہیں۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ مذہب کے نام پر مسلمانوں کو آلۂ کار بنانے سے افغانی حکومت کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ ہمسایہ ملکوں سے اس کے دوستانہ تعلقات قائم رہ سکتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ پٹھان کشمیر اور حیدرآباد کے معاملات میں آلۂ کار بننے کے بجائے خود اپنے ملک کے لئے جد و جہد کریں۔ پٹھانوں اور افغانیوں کو جن کے مفاد بالکل ایک طرح کے ہیں دوسری قوموں کے معاملات میں دخل نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ متحد ہو کر اپنے قبضہ سے نکلے ہوئے علاقوں کی بازیابی کے لئے جد و جہد کرنا اور پٹھانستان کے قیام کی کوشش کرنا چاہیئے۔

وزیر اعظم ہندوستان کی مستقل رہائش گاہ

نئی دہلی ۱۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کمانڈر انچیف کی موجودہ کوٹھی ہندوستان کے وزیر اعظم کی مستقل رہائش گاہ ہوگی۔ اس لئے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان جولائی کے پہلے ہفتہ میں ۱۷ یارک روڈ سے منتقل ہو کر کمانڈر ان چیف کی کوٹھی پہونچ جائیں گے۔

کشمیر کمیشن کے نمائندوں کی آمد

جنیوا ۱۴ جون۔ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کے نمائندے آج سے جنیوا میں آنا شروع ہو گئے۔ کل سے کمیشن کا جلسہ شروع ہونے والا ہے۔

کمیشن کا سب سے پہلا فرض ہے کہ وہ ہندوستان اور پاکستان سے کشمیر میں جنگ روکنے امن قائم کرنے اور رائے طلبی کرانے کے متعلق گفت و شنید کرے۔

کمیشن جنیوا میں غالباً دو ہفتے رہیگا۔ وہ اس درمیان کمیشن کے چیرمین کا انتخاب کرے گا اور طریقہ کار کے متعلق بھی طے کرے گا۔ ان باتوں کو طے کرنے کے بعد وہ ہندوستان روانہ ہوگا۔

آج سہ پہر تک کمیشن کے نمائندوں میں سے صرف برازیل اور امریکی سفیر کلارک ہڈل جنیوا پہونچے ہیں۔ اور نمائندے شام تک آنے والے ہیں۔

چیکو سلاویکیا اور کولمبیا کے نمائندوں کی کل تک آنے کی امید کی جاتی ہے۔

کشمیر کمیشن کے امریکی رکن جنیوا کو

نیو یارک ۱۴ جون۔ امریکی سفیر متعینہ برازیل کی سرکردگی میں اقوام متحدہ کے عملے کے آٹھ اشخاص کل بذریعہ ہوائی جہاز لاگارڈیا سے پیرس روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں سے وہ جنیوا روانہ ہو جائیں گے۔ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کے اراکین جنیوا میں جمع ہو رہے ہیں۔

کشمیر میں رائے طلبی کے انتظامات کرنے کی غرض سے اقوام متحدہ کا یہ کمیشن یکم جولائی کو کراچی روانہ ہوگا۔ اس رائے طلبی کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ کشمیر ہندوستان میں شامل ہو یا پاکستان میں۔

سرینگر میں شیخ عبد اللہ کی تقریر

سرینگر ۱۳ جون۔ "ہم ایک طرف تو بربادی کی قوتوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف سخت معاشی جنگ میں مصروف ہیں" یہ الفاظ شیخ عبد اللہ وزیر اعظم کشمیر نے جمعہ کے روز ایک خیر مقدم کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔

انھوں نے کہا کہ معاشی ناکہ بندی سے عوام کا بڑا نقصان ہو رہا ہے لیکن مجھے اس بات پر بھروسہ ہے کہ میری حکومت اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے گی جب تک کہ ایسے تمام مسئلے عوام کے حسب اطمینان حل نہیں ہو جاتے۔

خان قلات مسٹر جناح کی امداد حاصل کرینگے

کراچی۔ کراچی کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ابھی ریاست قلات میں ایسے عناصر موجود ہیں۔ جو پاکستان کے وفادار نہیں ہیں۔ یہ غدار لوگ پاکستان گورنمنٹ کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ریاست قلات کی نیشنل پارٹی خصوصیت سے معاندانہ سرگرمیوں کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ خان قلات اپنی ریاست کے [illegible]

پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے قائد اعظم سے ملاقات کر کے مدد کے لئے درخواست کریں گے۔

مسلم لیگ کی صدارت قبول کیجیے

قاسم رضوی کے نام علامہ مشرقی کا تار

حیدرآباد ۱۴ جون۔ خاکسار تحریک کے سابق لیڈر علامہ مشرقی نے قاسم رضوی کے نام حسب ذیل تار روانہ کیا ہے۔

"مجھے ہندوستانی اور پاکستانی مسلمانوں کے کئی درجن تار اور خطوط ملے ہیں جن میں لکھا گیا ہے کہ اس نازک دور میں آپ مسلم لیگ کی صدارت قبول کر لیں۔ اگر آپ اس وقت اسلام کو بچانے کے لئے کمر بستہ ہو گئے تو ہندوستان کے ستم رسیدہ مسلمان اطمینان کی سانس لیں گے۔ اور آپ کی قیادت میں ہزاروں انسان جان دینے پر تیار ہو جائیں گے۔

آپ سے ملنے کی غرض سے ایک وفد بذریعہ ہوائی جہاز حیدرآباد آ رہا ہے مجھے امید ہے کہ آپ اس سے ملاقات کریں گے اور مسلمانوں کی درخواست مسترد نہ کریں گے۔

پاکستانی سفیر کی شاہ فاروق سے ملاقات

قاہرہ ۱۳ جون مصر میں پاکستان کے پہلے سفیر حاجی عبد الستار سیٹھ کو شاہ فاروق نے کل سہ پہر کو شرف باریابی بخشا۔ پچھلے ہفتہ پاکستانی سفیر کی آمد کے بعد سے شاہ فاروق نے ان سے دوسری ملاقات ہے۔

پاکستانی سفیر نے اپنے اسناد قاہرہ پہونچنے کے دوسرے روز پیش کئے تھے۔

دستور اردو اور ہندی میں

نئی دہلی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری آچاریہ جگل کشور نے بتایا ہے ہندی اور اردو میں کانگریس کے نئے دستور کی کاپیاں ایک [illegible] سکیں گی۔

[illegible] سال بمبئی میں چھپوائی گئی ہیں۔

افغانستان سرحدی علاقوں کا طالب نہیں

کراچی ۔ ۱۲ جون ۔ افغانی سفیر متعینہ پاکستان سردار شاہ ولی اللہ خان نے کل ایک استقبالی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں افغانی حکومت کے نمائندہ کی حیثیت سے پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ افغانستان پاکستان کے کسی سرحدی علاقہ کا مطالبہ نہیں کرتا ہے ۔ اس سلسلہ میں اگر اس کا کوئی مطالبہ تھا تو بھی اس نے اسے پاکستان کے حق میں واپس لے لیا ہے ۔

یہ استقبالیہ جلسہ پاکستان کے علیگڈھ اولڈ بوائے ایسوسی ایشن کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا ۔

سردار شاہ ولی اللہ خاں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ۔ اس سلسلہ میں جو خبریں اخباروں میں شائع ہو چکی ہیں ۔ یا جو آئندہ شائع ہوں انھیں قابل توجہ نہ سمجھنا چاہیئے ۔

افغان سفیر نے پاکستان کے قیام پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا کہ سارے عالم کے مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں ۔

اس لئے افغانستان اور پاکستان میں بھی دوستانہ اور برادرانہ رشتہ قایم ہو چکا ہے ۔

افغانستان پاکستان کا صدر دروازہ ہے ۔ اور پاکستان کا مضبوط محافظ ۔

افغانستان اور پاکستان دونوں تمام عالم اسلامی سے اشتراک کرتے رہیں گے ۔

کراچی کی علیحدگی کی تحریک ملتوی

کراچی ۔ ۱۶ جون ۔ سندھ اسمبلی کی لوک پارٹی کی مجلس عمل نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ کراچی کی علیحدگی کے خلاف جو تحریک شروع ہونے والی تھی ۔ وہ وزیر اعظم پاکستان کے اس دعا ہے کی بنا پر ملتوی کر دی گئی ہے کہ حکومت پاکستان موجودہ گفت و شنید کے ختم ہونے تک کراچی کا نظم و نسق اپنے ذمہ لینے کی کوئی کارروائی نہیں کرے گی ۔

مغربی نیپال امریکی فرم کو پٹہ پر دے دیا گیا

بنارس ۱۵ جون ۔ نیپال کے مشہور کارکن مسٹر ٹی آر گمی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے باوثوق سے معلوم ہوا ہے کہ نیپال کے نئے وزیر اعظم نے پورے مغربی نیپال کو امریکہ کی ایک فرم کو پٹہ پر دے دیا ہے ۔

پاکستان کے لئے آئین

کراچی ۔ ۱۵ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے مشہور علما وہاں کے لئے اسلامی آئین تیار کر رہے ہیں ۔ یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچنے والا ہے ۔ اس پر نظر ثانی بھی کی جائے گی ۔ پتہ چلا ہے کہ یہ آئین مسلسل بحث و مباحثہ کا نتیجہ ہے ۔

غرض سے تھا کہ سرحدی ہنگاموں میں مزید شدت کرنے کے لئے فقیر ایپی کے ایجنٹوں سے صلاح حراست کے بعد ...

اعلان عام

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے فرم " حاجی محمد سمیع حافظ احمد اللہ تاجران چرم تیج باغ کانپور میں جناب حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم ولد مولوی غربت اللہ صاحب مرحوم ساکن ڈپٹی کا پڑاؤ کانپور ورکنگ پارٹنر تھے ۔ حافظ صاحب موصوف کا عرصہ ہوا انتقال ہو گیا ۔ اور بجائے ان کے شیخ خلیل اللہ صاحب بی اے خلف حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم بحیثیت ورکنگ پارٹنر فرم ہذا میں کام کر رہے ہیں ۔ المرقوم ۱۴ جون ۱۹۴۸ء

المشتہر
(حاجی) محمد شفیع و محمد رفیع و محمد سمیع مالکان فرم حاجی محمد سمیع حافظ احمد اللہ
تیج باغ کانپور

مزدوروں کی آزادی کی مخالفت کا الزام گیارہ قوموں کے خلاف

لیک سکسس ۔ ۱۵ جون ۔ آج ٹریڈ یونین کے عالمی فیڈریشن نے ادارہ اقوام متحدہ کی معاشی اور سماجی کونسل کے سامنے ایک یادداشت پیش کی جس میں گیارہ ایسے ممالک کی فہرست تھی جن پر مزدوروں کی آزادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا الزام ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ کونسل کا آئندہ اجلاس جو جنیوا میں ہونے والا ہے ۔ اس میں ان الزامات کی تحقیقات کی جائے ۔ اس فہرست میں برما ۔ ہندوستان اور ایران کے ممالک بھی شامل ہیں ۔

یادداشت میں تفصیلی طور پر ان تمام پابندیوں اور رکاوٹوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ جو مزدوروں اور ان کے اداروں پر عائد کی جاتی ہیں ۔ دوسری قومیں جن کا نام اس فہرست میں ہے ۔ ارجنٹائن ۔ برازیل ۔ چلی ۔ مصر ۔ یونان ۔ جنوبی افریقہ ۔ اسپین اور پرتگال ہیں ۔

حکومت ہند کا وفد مصر کو

نئی دہلی ۔ ۱۴ جون ۔ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ لمبے ریشہ کی روئی خریدنے کے لئے ایک وفد مصر بھیجے گی جس کے تبادلے میں وہ جوٹ اور چائے دے گی ۔

وفد کی قیادت مسٹر کستور بھائی لال کریں گے ۔ ہندستانی جوٹ مل انجمن کے مسٹر این ایل کنوریا ۔ بمبئی مل مالکوں کی انجمن کے مسٹر جے پی پٹیل اور کلکتہ کی چائے کے باغات کی انجمن کے مسٹر دیپ گھوش وفد کے ممبران ہیں ۔ بمبئی کے ٹکسٹائل کمشنر مسٹر ٹی پی بھارت اس کے سکریٹری ہوں گے ۔ ۱۲ جون کو وفد بمبئی سے قاہرہ جائیگا ۔

عبداللہ یہودیوں کو معاف کر دینگے

اگر وہ متحدہ قومیت مان لیں

عمان ۔ ١٣ / جون ۔ شاہ عبداللہ نے آج رات ایک اعلان میں کہا کہ اگر فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کی ایک متحدہ قوم بن جائے تو شرق اردن کے لوگوں کو اس میں شرکت پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

انھوں نے کہا کہ عرب لڑائی بند پر اس لئے راضی ہوگئے کہ ہم دنیا کو دکھانا چاہتے تھے کہ ہماری قوم خون خرابہ پسند نہیں کرتی۔ ہم فلسطین کی جنگ میں اس لئے شامل ہوئے تھے کہ وہاں امن وامان کو بحال کر دیں۔ اور فلسطین کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہم یہودیوں کے ساتھ گفت وشنید کرنے والے ہیں

اگر یہودی فلسطین کی واحد عرب قوم میں شریک ہو جائیں تو ہم انھیں شہریت کے پورے حقوق بلکہ ان کے علاقوں میں خود مختار حکومت بھی دینے کو تیار ہیں۔ ہم ان کے ان تمام جرائم کو بھی معاف کر دیں گے جو انھوں نے جنگ کے دوران میں عرب عورتوں اور بچوں کے خلاف کئے ہیں۔

سر والٹر مانکٹن کا نیا فارمولا

حیدر آباد ۔ ١٢ / جون ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سر والٹر مانکٹن کے دہلی مشن کا مقصد ہند اور حیدر آباد گفت وشنید کو نئے سرے سے اس بنیاد پر شروع کرنا ہے کہ دفاع امور خارجہ اور رسل ورسائل حکومت ہند کے سپرد کر دئے جائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ سر مانکٹن نے اس وقت جو فارمولا تیار کیا ہے اس میں اس رکاوٹ کے لئے ایک حل تلاش کیا گیا ہے جس کی بنا پر گفت وشنید ختم کرنا پڑی تھی وہ رکاوٹ یہ تھی کہ حکومت ہند نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اگر ریاستی اسمبلی مجوزہ قانون نہ منظور کرے تو حکومت ہند کا منظور کیا ہوا قانون نافذ سمجھا جائے گا۔

سر مانکٹن نے اس کا یہ حل تلاش کیا ہے کہ نظام کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ اگر ریاستی اسمبلی وہ قانون نا منظور کرے تو نظام عارضی حکم کے طور پر حکومت ہند کا منظور کیا ہوا قانون نافذ کر دیں عملی طور پر ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس لئے انھیں امید ہے کہ حکومت ہند اس کے لئے تیار ہو جائے گی۔ کہ اس کے بدلے میں انھیں امید ہے کہ حکومت کا کام شروع کرنے کی غرض سے اسمبلی میں ہندو مسلم برابری پر راضی ہو جائے گی۔ اگر ایسا ہو گیا پھر رائے طلبی کا کوئی معاملہ نہ پیدا ہوگا۔ اور تفصیلات کے لئے گفت وشنید شروع ہو جائے گی۔

میر لائق علی وزارت سے مستعفی

حیدر آباد ١١ / جون ۔ مدراس کے مشہور اخبار ہندو کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ حیدر آباد میں افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ ریاست حیدر آباد کے وزیر اعظم میر لائق علی حکومت ہند سے گفت وشنید کر دینے کے بعد واپس لوٹتے ہی وزارت سے استعفیٰ دیدیں گے۔ حیدر آباد کے کانگریسی حلقوں کا خیال ہے کہ حیدر آباد گفت وشنید کے ناکام ہونے کے بعد میر لائق علی کو وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر رہنا مناسب نہیں ہوگا۔

اس کے ساتھ ساتھ اگر ہند وحیدر آباد سمجھوتہ کی موجودہ گفت وشنید کامیاب ہوگئی تب بھی ممکن ہے کہ میر لائق علی نظام سے کہہ دیں کہ پاکستان میں ان کا جو تجارتی کاروبار پھیلا ہوا ہے اس کے لئے انھیں کراچی جانے کی ضرورت ہے۔ میر لائق علی نے جب وزارت عظمیٰ کا عہدہ قبول کیا تھا تب کہا تھا کہ "نظام کے حکم کی خاطر میں نے یہ عہدہ میں نے ملی اور تجارتی نقصان اٹھا کر قبول کر لیا ہے۔

متحدہ اقوام سے لنکا کی درخواست

لیک سکسس ۔ ١٣ جون ۔ حفاظتی کونسل نے ادارہ متحدہ اقوام کی ممبری کے لئے لنکا کی درخواست اس کمیٹی کے سپرد کر دی ہے جو نئے ممبروں کی شمولیت پر غور کرتی ہے۔ اگر لنکا کی درخواست منظور کر لی گئی تو وہ اس ادارہ کا نواں رکن ہوگا۔

قاسم رضوی کا وجود ہندوستان کیلئے خطرہ ۔ مولانا حفظ الرحمن کا بیان

نئی دہلی ۔ ١٣ / جون جمعیت علماء ہند کے سکریٹری مولانا حفظ الرحمن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حیدر آبادی لیڈر قاسم رضوی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں کہ ہندوستان کے مسلمان اس طوفان بے تمیزی میں ان کا ساتھ دیں گے۔ اور اپنے ملک کے مفاد کے خلاف کوئی قدم اٹھائیں گے۔

مولانا نے اپنے بیان میں کہا حیدر آباد کے مسئلے کے متعلق جمعیۃ العلماء کا خیال بالکل واضح ہے ہم متعدد بار صاف طور پر کہہ چکے ہیں کہ حیدر آباد ہندوستانی یونین میں شامل رہ کر ہی اپنا مناسب مقام حاصل کر سکتا ہے اس لئے کہ جغرافیائی حالات اور سیاسی رجحانات کا یہی تقاضا ہے۔

کوئی ایسا سمجھوتہ جس کی رو سے حیدر آباد کو ہندوستان یونین میں اس کا صحیح مقام حاصل ہو سکے صرف باہمی مفاہمت اور خیر اندیشی کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے لیکن قاسم رضوی کی زہریلی تقریریں اس مسئلہ کو دن بدن پیچیدہ اور ناقابل حل بنائے دیتی ہیں۔ قاسم رضوی نظام اور حیدر آباد کے ناداں دوست اور اس براعظم کے امن کے لئے خطرہ ثابت ہو رہے ہیں۔

مسٹر سمپورنانند سین فرانسسکو روانہ

کلکتہ ۔ ١٢ / جون ۔ وزیر تعلیم ومحنت مسٹر سمپورنانند جو بین اقوامی لیبر کانفرنس میں ہندوستان وفد کی قیادت کریں گے کل رات میں فرانسسکو روانہ ہوگئے ان کے ساتھ ساتھ اڑیسہ کے وزیر محنت مسٹر نتیا نند اقانون گو اور مسٹر دیوی سین بین اقوامی ٹریڈ یونین کانگریس کی بنگال شاخ کے سکریٹری کمبنیت مشیر گئے ہیں۔

حیدر آباد کی ٹرینوں کے ٹکٹ بند

جبل پور ۔ ١٣ / جون ۔ ہوشنگ آباد ضلع مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق ہوشنگ آباد کے ضلع میں تمام اسٹیشنوں سے حیدر آباد جانے والی تمام ٹرینوں کے ٹکٹ تا حکم ثانی بند کر دے گئے ہیں۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔/۶
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/۱
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 46 NO. 26 | Cawnpore. Saturday 26th JUNE 1948

کانپور شنبہ ۲۶ جون ۱۹۴۸ء مطابق ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۶ نمبر ۲۶

دنیائے اسلام

عربوں اور یہودیوں کی گول میز کانفرنس کی امید نہیں

لندن ۔ ۱۹ جون ۔ کاؤنٹ فوک برناڈٹ ادارہ اقوام متحدہ کے فلسطینی ثالث نے بتایا کہ ہوڈس میں امن کے لئے کوئی گول میز کانفرنس نہ ہوگی ۔ یہ بیان کل انھوں نے تل ابیب سے رہوڈس پہنچنے کے بعد دیا ہے ۔ کاؤنٹ نے کہا کہ عرب اور یہودی نمایندے جو رہوڈس آرہے ہیں ۔ وہ مندوب نہیں بلکہ ماہرین ہوں گے ۔ اور ان کو فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہ ہوگا ۔ اور وہ ایسی اطلاعات بہم پہونچائیں گے جن پر مفاہمت کی بنیادیں قائم کی جاسکیں ۔

کاؤنٹ برناڈٹ نے جو تل ابیب سے حال ہی میں یہودی لیڈروں سے گفتگو کر کے واپس ہوئے ہیں ۔ کہا کہ ابھی امن کی توقع کرنا قبل از وقت ہوگا ۔ تل ابیب چھوڑنے سے پہلے انھوں نے بتایا کہ سوائے چند چھوٹے حادثات کے فلسطین میں جنگ بند ہے ۔ لندن کے سفارتی مشاہدین کا خیال ہے کہ کاؤنٹ فوک برناڈٹ نے عرب اور اسرائیلی حکومت کی پوری طرح نمایندگی کرنے والے وفود کو گول میز کانفرنس کے لئے جمع کرنے کا منصوبہ کم از کم عارضی طور پر ترک کر دیا ہے ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کاؤنٹ باڈٹ نے رہوڈس میں عربوں اور اسرائیلی حکومت کے صرف ماہرین سے تبادلہ خیال کا فیصلہ اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ اسرائیلی ریاست کے نمایندوں سے برابری کے درجہ پر ملاقات کرنے کے لئے کسی طرح بھی تیار نہیں ہیں ۔ کیونکہ عرب یہودی ریاست کے وجود ہی کے خلاف ہیں ۔

شام کے وزیر اعظم ریاض الصلح نے قاہرہ سے واپسی پر بتایا کہ عرب سیاسی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ فلسطین کے مسئلہ میں عربوں کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہ ہونا چاہیئے ۔ اور انھوں نے تقسیم فلسطین یا یہودی ریاست کی کسی تجویز کو مسترد کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے ۔ انھوں نے کہا ہے کہ عرب یہودیوں کے ساتھ کسی گول میز کانفرنس میں شرکت کرنا نہیں چاہتے لیکن وہ اپنے ماہرین رہوڈس نہیں بھیجیں گے ۔ اگر مفاہمت نہ ہو سکے تو عرب سمجھوتہ کی توسیع نہیں چاہتے ہیں ۔ بلکہ جنگ پھر شروع کر دینا چاہتے ہیں ۔

یونان اور ٹرکی کی امداد پر ٹرومین کی رپورٹ

واشنگٹن ۔ ۱۸ جون ۔ صدر ٹرومین نے آج کانگریس میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یونان اور ترکی کو امداد کا پروگرام براہ راست یا بالواسطہ مشرقی بحیرہ روم میں کمیونسٹوں کے استبداد کو روکنے کے سلسلہ میں مفید ثابت ہو رہا ہے ۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فوجی کارروائیاں ابھی ویسی ہی اہم ہیں ۔ اس لئے مسلح جتھے برابر حملہ کر رہے ہیں ۔ تمام تعمیری کوششوں کو نقصان پہونچا رہے ہیں ۔ حال میں یونانی قومی فوج کو جو کامیابی ہوئی اس سے کافی حوصلہ افزائی ہوئی ۔ اور امید کی جاتی ہے کہ دفاعی فوج کے قیام کے بعد یونان کی حالت کافی اطمینان بخش ہو جائے گی ۔

یونان کو امریکہ جو فوجی امداد دے رہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یونان کی آزادی کو برقرار رکھنے کا خواہشمند ہے ۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یونان کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے برابر کوشش کی جارہی ہے ۔ لیکن ابھی تک حالت قابل اطمینان نہیں ہوئی ہے ۔ افراط زر سرمایہ کی ذخیرہ اندوزی اور پناہ گزین کے بار بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ رپورٹ میں یونان اور ترکی کے حالات کی یکسانیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ یہ دونوں بحیرہ روم پر واقع ہیں ۔ اور ان دونوں کی سرحدیں ایسے ممالک سے ملی ہوئی ہیں جہاں کمیونسٹوں کا اقتدار ہے ۔ دونوں کو دھمکیاں سہنی پڑتی ہیں ۔ دونوں کو اپنی آزادی کے خاتمہ کا خطرہ روسی انتداب کی بنا پر لگا رہتا ہے ۔ ان دھمکیوں کی ہی بنا پر امریکہ کے لئے فوجی امداد کا دینا ضروری ہے ۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ترکی کو جو فوجی امداد دی جارہی ہے ۔ اسے دفاعی کاموں میں فوری طور پر لگایا جارہا ہے ۔ ترکی کی خود اعتمادی اور چست و چالاک فوج کا اس علاقہ پر اچھا پڑ رہا ہے ۔

رپورٹ میں اس کا یقین دلایا گیا ہے کہ امریکہ کی جانب فنی اور مالی امداد صرف دنیا کے امن کو برقرار رکھنے کی غرض سے دی جارہی ہے ۔

ترکی کے ساحلی علاقے کو جنگی منطقہ قرار دینے کا منصوبہ

لندن ۔ ۲۰ جون ۔ ترکی کے فوجی محکمہ خفیہ کے افسر اعلیٰ کرنل ترکمان برطانی جنگی محکمے کے نمایندوں سے گفتگو کرنے کی غرض سے آج یہاں پہونچے ۔ کرنل ترکمان کی یہ گفتگو اس مسئلہ پر ہوگی کہ بحر روم کے ترکی ساحلی علاقے کو جنگی منطقہ بنا دیا جائے ۔ اور اسے امریکی کمان کے ماتحت رکھا جائے ۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ اس منصوبہ پر حال ہی میں امریکی فوجی حکام اور یورپ اور مشرق وسطیٰ کے فوجی محکموں کے افسران میں فرانک فرٹ کے مقام پر گفتگو ہو چکی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکی فوجی کمانڈر اور ترکی کے فوجی عملے کے چیف جنرل صالح عمر ناک میں پھر گفتگو ہوگی ۔ جنرل صالح دو دوسرے افسروں کے ساتھ امریکی منطقہ پہونچ چکے ہیں ۔

ادبیات

حشر جذبات

(از حضرت مولانا ثاقب کانپوری)

میں عشق و محبت میں پشیماں نہیں ہوتا
مجھ پر کسی بے درد کا احساں نہیں ہوتا

ہوتا ہے محبت میں وہی روح غم عشق
جو درد کہ منت کش درماں نہیں ہوتا

کس طرح بہار آ کے گزرتی ہے قفس میں
دامن پہ اگر رنگ گلستاں نہیں ہوتا

یاد آتا ہے وہ عشق و جوانی کا زمانہ
جب ضعف سے ہاتھوں میں گریباں نہیں ہوتا

کس طرح دلاؤں اسے الفت کا یقیں میں
صورت سے مری رنگ نمایاں نہیں ہوتا

کیا اسکو سمجھتا ہوں ترے عشق کا حاصل
کیوں مجھ سے ترے درد کا درماں نہیں ہوتا

کس طرح ہوا کرتا ہے آغاز محبت
نظارہ اگر شوق کا عنواں نہیں ہوتا

کیا کیجیے اس سے گلۂ جور محبت
جو عشق کی حسرت پہ پشیماں نہیں ہوتا

ہے دل کے لئے وجہ تسلی وہی ثاقب
جو مرحلہ سخت کہ آساں نہیں ہوتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جانا پر تو حق عزم مستقل پیدا ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صدائے وقت
کانپور

جلد ۴۶ | کانپور شنبہ ۲۶ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۶

سوشلزم ہندستان اور کانگریس

لکھنؤ۔ ۲۲ جون۔ کانگریس وہ جماعت ہے جو ملک میں تیس سال سے بڑی بڑی خدمات انجام دے رہی ہے۔ اور جس نے ملک کو غلامی سے نجات دلائی ہے۔ اور اتنا بڑا انقلاب کیا ہے۔ ایسی جماعت دور دزمیں ختم نہیں ہو سکتی ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ کانگریس ختم ہوگئی ہے۔ وہ غلط بات کہتے ہیں۔

آج پنڈت جواہر لال نہرو نے امین الدولہ پارک میں ایک بہت بڑے جلسے کو جس میں ۵۰ ہزار کا مجمع تھا خطاب کرکے مذکورہ بالا الفاظ کہے۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس پر اور کانگریس حکومت پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں وہ مسئلوں کو الگ الگ کرکے اور ایک ایک کرکے دیکھتے ہیں۔ اگر وہ تمام مسائل کو مالے کی طرح آپس میں جوڑ کر دیکھیں کہ ایک مسئلے کا دوسرے پر کیا اثر پڑتا ہے۔ تو وہ آج جو اعتراض کرتے ہیں۔ وہ نہ کریں۔

جواہر لال نے سوشلسٹ پارٹی پر اعتراض کیا کہ وہ لوگ غیر ذمے دار باتیں کرتے ہیں اور ایسے اعتراض اور وعدے کرتے ہیں جیسے معمولی پارٹیاں الکشن جیتنے کے لئے کرتی ہیں۔

جواہر لال جی نے کہا کہ سوشلسٹ آج حکومت کی موجودہ اقتصادی پالیسی پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن اس پالیسی کے ڈھالنے میں ان کا بھی ہاتھ ہے۔ ہوا یہ تھا کہ کانگریس نے ملک کا اقتصادی نقشہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ جس کے اراکین میں سوشلسٹ نیتا بھی تھے۔ اور اس کمیٹی نے جو نقشہ تیار کیا اس میں ان لوگوں کی رائے بھی تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ نقشہ سو فیصدی ان کی رائے سے نہیں بنا تھا لیکن اس میں دوسروں نے جو تبدیلیاں کی تھیں وہ معمولی تھیں۔ حکومت ہند کو جب اپنا اقتصادی نقشہ بنانا ہوا تو اس نے اس نقشہ سے مدد لی اور اور اس کو بہت بڑی حد تک اپنا لیا۔ اس نے مکمل طور پر نہیں اپنایا اس کی وجہ یہ ہے کہ کانگریس تو مستقبل میں دور تک دیکھ سکتی ہے۔ اور مستقبل کو پیش نظر رکھ کر نقشہ بنا سکتی ہے لیکن حکومت کو اس کا عملی رخ بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ اور مستقبل کے بہ نسبت اس کے حال پر زیادہ توجہ دینا ہوتی ہے۔ اس طرح آج جو حکومت ہند نے اقتصادی نقشہ بنایا ہے۔ وہ سوشلسٹ نیتاؤں کی رائے سے زیادہ دور نہیں ہے لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ جب دیکھتا ہوں کہ وہی لوگ آج اس نقشہ سے بنیادی اختلاف کا اظہار کرتے ہیں۔

کانگریس سوشلزم لا سکتی ہے۔

لوگ جانتے ہیں کہ میں سوشلزم کے اصولوں کا بہت بڑا حامی ہوں۔ اور آج بھی اپنے کو سوشلسٹ سمجھتا ہوں۔ ہاں میرا تعلق سوشلسٹ پارٹی سے نہیں ہے۔ میرا خیال ہے بلکہ یقین ہے کہ اگر ہندوستان میں کوئی جماعت سوشلزم کا راج قایم کر سکتی ہے تو وہ کانگریس ہے کانگریس کے اصولوں اور وعدوں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ملک کو اس طرح کھینچ لے جائے۔

سوشلسٹ پارٹی آج سوشلزم کا راج نہیں قایم کر سکتی ہے اس کو اس کام میں زمانہ لگے گا۔ کیونکہ آج یہ امر ضروری نہیں ہے کہ صرف سوشلسٹ جماعت ترقی کرے اور اس کی معاصر اور مخالف جماعتیں ترقی نہ کریں۔ بلکہ اس بات کا کافی امکان ہے کہ معاصر جماعتیں اور اس کی مخالف جماعتیں یعنی سرمایہ دار جماعت بھی زور پکڑ جائے۔ اور پھر سوشلسٹ جماعت کو ان کا سخت مقابلہ کرنا پڑے اور ہو سکتا ہے کہ اس مقابلے میں دوسری کوئی جماعت غالب آجائے اور اگر سوشلسٹ جماعت کو پورے طور پر برسر اقتدار آتے آتے اور مخالف جماعتوں کو زیر و زبر کرتے کرتے بیس پچیس سال کا عرصہ لگ جائے گا۔ اس کے بعد جاکر وہ سوشلزم کے پروگرام کو عمل میں لانے کی اہل ہوگی۔

سوشلزم کا عملی جامہ۔

سوشلزم کو محض قانون کے ذریعہ نہیں رائج کیا جا سکتا ہے۔ وہ ایک زبردست نظام اور ڈھانچا ہے جسے محنت اور مشقت سے بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ روس تیس سال سے اپنے ملک کو سوشلسٹ بنا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک اس نے کوششیں تکمیل کو نہیں پہونچی ہیں ہم بھی ملک میں سوشلزم راج قایم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ چند روز میں قایم نہیں کیا جا سکتا اگر حکومت اس کو قانون سے رائج کرنا چاہے اور اس کے لئے قانون پاس کر دے تو ایک ایک نفا تو ضرور بن جائے گی۔ اور موجودہ ڈھانچہ بھی ٹوٹ جائے گا لیکن دوسرا ڈھانچہ سوشلسٹ ڈھانچہ بنانے میں لاکھ عجلت و محنت کی جائے پھر بھی وقت درکار ہوگا۔ کم سے کم ۷ سال لگیں گے۔ اتنے زمانے کے لئے پیداواری مشینری رکی پڑی رہے گی۔ کیونکہ سرمایہ داری نظام ٹوٹ چکا ہے۔ اور کوئی دوسرا نظام اس کی جگہ لینے فوراً آیا نہ ہوگا پیداوار کی یہ کمی یہاں کے باشندوں کو کنگالی اور محتاجی میں مبتلا کر دے گی جس کا اثر نہ جانے کیا ہو۔

سوشلزم ایک عملی چیز ہے جو کرنے اور بنانے سے تیار ہوتی ہے۔ اور بنانے کے لیے بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ہم اس وقت ان ہی دشواریوں کا سامنا کر رہے ہیں۔

جواہر لال جی نے کہا کہ اگر سوشلسٹ ہماری پوری پالسی نیز ہماری تمام دشواریوں پر نظر رکھیں تو پھر وہ ویسی باتیں نہ کریں۔ جیسی آج کرتے ہیں آج تو وہ ایک مسئلے کو لے لیتے ہیں اور اس کو دوسرے سے الگ کرکے اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ طریقہ پارٹی بازی کا طریقہ ہے۔ اور بہت افسوسناک ہے۔

اسکول اور کالج کے بچے ایسا کرتے ہیں۔ کہ ایک مسئلے کو لے لیتے ہیں۔ اور اس پر ہاں یا نہیں میں فیصلہ کر دیتے ہیں۔ لیکن سنجیدہ لوگوں کو ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ ان کو تمام مسائل کو سمیٹ کر اور ان کے عمل اور رد عمل کو دیکھ کر کوئی اعتراض کرنا چاہیئے۔ یا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

دنیا کی تبدیلی۔

اب ہندوستان آزاد ہو گیا ہے۔ اس کے مسائل بدل گئے ہیں۔ اور وہ ہم سے نئے نقشۂ عمل کے طلبگار ہیں۔ لیکن ہم ابھی تک معاملات کو پرانی نگاہ سے اور روشنی میں دیکھتے ہیں۔ یہ ہماری سخت غلطی ہے۔ ہم کو اب زمانے کے ساتھ اپنی نگاہ بھی بدلنا چاہیئے۔ عملی پہلو اور عملی دشواریوں کو سامنے رکھنا چاہیئے۔

عملی دشواریاں۔

جواہر لال جی نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کے بعد ایک دم سے ہم کو جن طوفانی حالات کا اور دو وزنی مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ شاید ہی کسی نئی حکومت کو کرنا پڑا ہو پنجاب کے فسادات اور ہنگامے ساٹھ ستر لاکھ انسانوں کا ادھر سے ادھر آنا اور اتنے ہی انسانوں کا یہاں سے جانا ایسے حالات کا اگر پرانی اور جمی ہوئی حکومت کو سامنا پڑتا تو اس کی کامیابی بھی مشکوک تھی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ختم ہو جاتی۔ ہماری حکومت ایک تو بالکل نئی تھی۔ اور دوسرے افسر شاہی کی مشینری جو اسے ملی تھی۔ وہ پرانی تھی۔ اس طرح اس کے لئے ایک قدم قدم پر رکاوٹیں تھیں لیکن پھر بھی اس نے کا سامنا کیا۔ اور اب بھی کر رہی ہے۔ جو لاکھوں پناہ گزین بے کار اور بے روزگار ہو کر آئے ہیں۔ ان کو بسانے اور ان کو برسر روزگار کرنے کی دشواریوں کا سامنا کر رہی ہے۔ یہ مسائل بہت وزنی مسائل ہیں۔ اور بہت توجہ چاہتے ہیں۔

کشمیر۔ جواہر لال جی نے کشمیر اور حیدر آباد کے مسائل پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کشمیر کے بارے میں کہا کہ یہ مسئلہ بھی اچانک ہمارے سامنے آگیا تھا۔ اور ہم کو بہت جلد اس کے بارے میں فیصلہ کرنا تھا اگر ہم آٹھ دس گھنٹے تذبذب میں گذار دیتے تو کشمیر کا خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن میں خوش ہوں کہ ہم نے فیصلہ کیا۔ اور بہترین فیصلہ کیا۔

کشمیر میں ہماری فوجیں ان دشواریوں کو دیکھتے ہوئے جن کا انھیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے مثلاً بے انتہا سرد دشوار گذار راستے۔ رسد رسانی کی دشواریاں وغیرہ بہت بہادری سے لڑ رہی ہیں۔ اور دھیرے دھیرے کشمیر پر قبضہ کرتی جاتی ہیں۔ حالانکہ مقابلہ صرف قبائلیوں سے نہیں ہے اگر صرف ان ہی سے ہوتا تو بھی مسئلہ آسان تھا کیونکہ برطانوی حکومت کے زمانے میں قبائلیوں کو قابو میں رکھنے کے لئے بہت بڑی فوج کی ضرورت ہوتی تھی۔ آج کل پاکستان پوری طرح ان کی مدد کر رہا ہے۔

جواہر لال جی نے شیخ عبد اللہ کی حکومت اور اس کی غیر فرقہ پروری کے بارے میں کہا کہ شیخ عبد اللہ وہاں شیر کشمیر کہلاتے ہیں۔ اور وہاں کے عوام کا نعرہ ہے۔ شیر کشمیر کا ارشاد۔ ہندو مسلم سکھ اتحاد

حیدر آباد۔

جواہر لال جی نے کہا کہ حیدر آباد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہاں فوج کشی کر دو۔ کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں لیکن فوج کشی بالکل آخری حربہ ہوتا ہے۔ ہم کو فوج کشی کرنے سے پہلے یہ بھی سوچ لینا ہے کہ اس کا اثر حیدر آبادی عوام پر جو در اصل ہندوستانی ہیں۔ اور ہمارے بھائی ہیں کیا پڑے گا۔ اور یہ کہ جنگ ختم ہونے کے بعد کون سے مسائل اٹھ کھڑے ہوں گے۔ در اصل ہماری یہ غلطی ہے کہ ہم آج کل ہر بات کا حل فوج کو سمجھتے ہیں۔

حیدر آباد ہندوستان کے بیچ میں اس سے ہر طرف سے گھرا ہوا ایک ٹاپو ہے۔ نہ اس کی کسی سمندر تک رسائی ہے۔ اور نہ وہ کسی ملک سے ہندوستان سے ہٹ کر سیاسی تعلقات قایم کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ جائے گا کہاں۔؟ سوائے ہندوستان کے مل جانے سے اور اس کے لئے کیا راستہ ہے۔

جنگ عالم کا سامنا۔

جواہر لال جی نے بین اقوامی حالات کا نزاکت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آج ہر طرف ہنگامہ ہے۔ اور ایسی اضطرابی حالت ہے کہ کسی وقت بھی جنگ عالم گیر چھڑ سکتی ہے۔ ایسی حالت میں ہمارا کیا فرض ہے؟ کیا یہ فرض نہیں ہے کہ ہم ہندوستان کو ایسا رکھیں کہ اگر جنگ چھڑ جائے۔ تو وہ کمزور اور بے دست و پا نہ ہو؟ بلکہ مضبوط اور متحد ہو۔ اور حالات کا مقابلہ کرنے کا اہل ہو۔ ہمارے خیال میں سب سے مقدم فرض یہی ہے اور اس فرض کی ادائی کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں ذہنی یکسوئی ہو۔ چھوٹے موٹے مسائل دوسرے نمبر ہیں۔ اور ہندوستان کی مضبوطی کا مسئلہ ان سب پر مقدم ہے لیکن آج کل وہ مسائل سب پر مقدم کیے جا رہے ہیں جو دوسرے نمبر پر آتے ہیں اور جو ہندوستان کو بہتر متحد بنانے کی طرف نہیں۔ بلکہ ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی طرف لے جاتے ہیں مثلاً فرقہ واریت ہے۔ جو فرقوں کو ملانے کے بجائے ان میں جدائی پیدا کرتی ہے۔ یا صوبہ واریت ہے جو ہندوستان کو ذہنی طور پر ٹکڑوں میں بانٹتی ہے۔

آخر میں جواہر لال جی نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ سوچ سمجھ کر رائے قایم کریں۔ نعروں، دعووں اور غلط اعتراضوں کے طوفان میں نہ بہہ جائیں۔

ص اس موقع پر سوشلسٹ حضرات نے آپ کا استقبال کیا۔ اور ڈاکٹر ایم ایل گجرال نے لوگوں کی خاطر مدارات چار وغیرہ سے کی۔

سڑکوں پر گائیں

یو۔پی گورنمنٹ کے متوجہ کرنے پر کانپور میونسپل بورڈ نے ایک خاص اسٹاف رکھ کر ان گایوں کے پکڑ کر کانجی ہاؤس بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ جو سڑکوں پر پھر کر لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث ہوتی ہیں۔ کانجی ہاؤس کا خرچہ گایوں کے مالکان سے وصول کیا جائے گا۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۰ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی۔ مسٹر رام دیو مردلیا نے ایک رزولیوشن میں بورڈ کے انتظام کی سخت مذمت کی۔ اور گورنمنٹ سے بورڈ کے معاملات و جانچ اور مختلف محکمہ جات میں اصلاحات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کی درخواست کی مسٹر سمیع نے اور مسٹر مترا نے اس ریزولیوشن کی تائید کی۔ اور مشورہ دیا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو سرکاری جانچ کے لئے مواد تیار کرے۔ مسٹر ایس ایم بشیر نے اس رزولیوشن کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ ممبران کو استعفی دیدینا چاہیئے۔ اگر وہ خود اپنی مذمت کا رزولیوشن پاس کرتے ہیں۔ بالآخر اس ترمیم کے ساتھ رزولیوشن منظور ہوا کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو اپنی رپورٹ بورڈ کے سامنے پیش کرے۔ جو بعد کو گورنمنٹ کے پاس بھیجدی جاوے۔ اس کمیٹی میں چیرمین صاحب مسٹر مترا۔ مسٹر سمیع۔ پنڈت برہمانند مصر شامل ہیں۔ بورڈ نے طے کیا ہے کہ ملازمان کو دی ہوئی ترقیاں قایم رکھی جاویں۔ اگرچہ اس کے لئے گورنمنٹ نے قرضہ دینا نامنظور کر دیا ہے۔

۲۵ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک دوسری میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی۔ بورڈ نے تین مسلمان ملازمان جو کہ پہلے ملازمت سے مستعفی ہو چکے تھے ان کو دوبارہ ملازم رکھنے کی تجویز پر بطور پروٹسٹ چار ممبران بورڈ مسرس وید نرائن باجپئی۔ منوہر لال کنودیا۔ مہادیو پرشاد۔ اور ڈوتی چنار نے واک آوٹ کیا۔

بورڈ نے یو پی گورنمنٹ کی لازمی تعلیمی اسکیم کو منظور کیا۔ اور خرچ کرنا بھی طے کیا۔ اس اسکیم کے ماتحت اور ۱۵ اسکول شہر میں کھولے جائیں گے۔

نواب گنج میں ایک نارمل ٹریننگ اسکول بھی کھولا جائے گا۔

سرے پی گکر چیرمین الہ آباد میونسپل بورڈ کے انتقال پر ایک ماتمی رزولیوشن منظور کیا گیا۔

برمی ڈیلی گیشن

۲۴ جون کی شام کو برمی ڈیلی گیشن جس کے لیڈر حکومت برما کے وزیر انصاف آنریبل یو۔ با۔ گیان ہیں جس میں سکریٹری محکمہ انصاف ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف جیل بھی شامل ہیں۔ ڈیلی گیشن میں کل سات ممبران ہیں جنمیں دو لیڈر بھی شامل ہیں۔ آگرہ سے کانپور آیا۔ اور اسٹیشن پر کانگریس کے ممتاز لیڈران اور حکام شہر نے استقبال کیا۔ اور اس کے بعد سرکٹ ہاؤس آئے جہاں وہ گورنمنٹ کے مہمان ہیں۔

برما کے متعلق جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ کہنا مکمل طور پر درست نہیں ہے کہ برما نے روس کے ساتھ اشتراک طے کیا ہے۔ بخلاف اس کے وہ تمام بڑی طاقتوں سے جس میں امریکہ اور انگلینڈ بھی شامل ہیں تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ ڈیلی گیشن کے آمد کا خاص مقصد ہندوستان کی جیل انڈسٹریز کے حالات معلوم کرنا ہیں۔ ۲۵ جون کو کانپور جیل، کوپر ایلن۔ لال املی۔ سودیشی کاٹن ملس۔ ہارنس فیکٹری اور سی او ڈی کا حکام شہر کے ساتھ معائنہ کیا۔ ڈیلی گیشن کا پروگرام کانپور میں چار روز ٹھہرنے کا تھا لیکن وہ ۲۶ جون کو کانپور سے بنارس چلا جائے گا ڈیلی گیشن کے لیڈر ۲۵ جون کی صبح ہی کو رنگون روانہ ہو گئے۔

وکٹوریہ ملس

وکٹوریہ ملس کے ورکرس نے اسٹرائک کی دھمکی دی ہے۔ اگر ان کو بونس نہیں دیا جائیگا۔ تو وہ ہڑتال کریں گے۔ اس کی رپورٹ گورنمنٹ کو بھیجی جا چکی ہے۔ حکام بھی مکمل طور پر اس کے انتظامات کے لئے تیار ہیں۔

بس سروس

یو پی گورنمنٹ نے ڈہائی لاکھ روپیہ بس سروس کے سلسلہ میں دیا ہے۔ ڈیولپمنٹ بورڈ اس روپیہ کو ان حصوں کی خریداری پر صرف کریگا جس کے بعد بس سروس ڈیولپ منٹ کے مکمل قبضہ میں آجائے گی۔ اور مسرس تندا کمپنی کا ٹھیکہ ختم ہو جائے گا بس سروس کے کل معاملہ پر ایک کمیٹی غور کر رہی ہے۔ ڈیولپ منٹ بورڈ کے پانچ لاکھ روپیہ

گئے ہوئے ہیں۔ اور ۲۵ فی صدی حصہ ہیں

رہائی

مسٹر انوار الحسن منصف جو رشوت لینے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے۔ وہ ۱۹ جون کو مسٹر حسن رشید جہاں اور مسٹر افضل حسین کی ضمانتیں ۱۷، ۱۷ ہزار دینے پر رہا کر دئے گئے ہیں۔

حیدر آباد کی حمایت

حیدر آباد کی حمایت کرنے کے الزام میں کچھ مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس بہت قابل اعتراض لٹریچر تصاویر اور نقشے ملے ہیں جس میں ہندوستان کے اوپر پاکستانی جھنڈا لہرایا گیا ہے۔ ان میں میاں احمد اللہ ہیڈ محرر عدالت سب ڈویژنل افسر کانپور بھی شامل ہیں۔

اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر

مسٹر نہال چند اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کانپور ریلوے اسٹرائک کے منظم کرنے کی کوشش کے الزام میں گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ تلاشی میں کمیونسٹ لٹریچر اور قابل اعتراض کاغذات ملے ہیں۔

ایس بی سی اے

مسٹر ڈی ایس ورما پٹیائرڈ ڈپٹی آفیسر ہیڈ پوسٹ آفس کانپور جو ۱۹۴۸ء میں انسپکٹر ایس بی سی اے مقرر ہوئے تھے ان کی قابل تحسین خدمات کے صلہ میں حکام نے ان کو چیف انسپکٹر کی جگہ مقرر کرکے ان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ مسٹر ورما پوسٹ آفس کی ملازمت میں بھی بہت کامیاب اور ہر دلعزیز رہے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اس جگہ پر اپنی خدمات نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیں گے۔ مسٹر ورما کو ۲۱ جون کی صبح کو ڈاکٹر ڈسین کے دواخانہ کے سامنے (مال روڈ پر) ۳۴ روپیہ کے نوٹ پڑے ہوئے ملے تھے جو انھوں نے تھانہ چھاؤنی میں جمع کر دئے ہیں جن صاحب کے یہ روپیہ ہوں وہ اطمینان دلاکر تھانہ سے اپنے روپیہ لے سکتے ہیں۔

کپڑے کی ضبطی اور گرفتاری

جنرل گنج کا ایک کپڑے کے تاجر بکسوں میں کپڑا بھر کر اور بکسوں پر صابن لکھ کر پاکستان بھیج رہا تھا جس کو پولیس نے گرفتار کرکے تمام بکسوں کو جس میں کہ کپڑا تھا ضبط کر لیا ہے۔

کانگریس پریڈ وارڈ

جے ہند کہا کہ ... پریڈ کانگریس وارڈ کے ... [illegible] ... نٹ بی پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے ۲۱ ... شہر کے تقریباً تمام ممتاز کانگریسی لیڈران اور ... حاضرین کی خاطر فالودہ سے کی گئی۔

سری پرکاش نرائن

جے ۲۲ ... نرائن اور مسٹر ... علی لکھنؤ جاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے کانپور اسٹیشن پر ٹھہرے۔ ص

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

۱۔ ناچ گھر بہانہ روڈ میں ایک زچہ گھر کے لئے دو منزلہ عمارت بنانے کے واسطے مہر بند ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں جس کی لاگت کا تخمینہ ۵۱۷۷۷ روپیہ ہے جس کے لئے ہر ٹینڈر بھیجنے والے کو ۱۰۳۶ روپیہ نقد جمع کرنا ہوں گے۔

۲۔ ٹینڈر ۱۷ جولائی ۱۹۴۸ء کے ایک بجے دن تک ذیل کے دستخط کنندہ وصول کریں گے اور اس وقت مقررہ کے بعد کوئی ٹنڈر وصول نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ ہر ٹینڈر کے ساتھ ضمانت کی رقم جو نقد میونسپل خزانہ میں جمع کی گئی ہو اس کی اصل رسید ٹینڈر کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔ بلا اس زر ضمانت کے رسید کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹنڈر بورڈ کے مقررہ ٹنڈر فارم پر ہونا چاہیئے جو ۱۷ جولائی ۱۹۴۸ء کے ایک بجے دن تک خریدے جا سکتے ہیں جس کی دو کاپیوں کی ایک سٹ کی قیمت سات روپیہ ہوگی۔ ٹنڈر فارم خریدنے کے بعد واپس نہیں کئے جائیں گے۔

اس کے متعلق دیگر معلومات میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے کسی کام کے دن معلوم کی جا سکتی ہیں۔

دستخط محمد حبیب اللہ
بی۔ اے۔ ایل ایل بی
ایگزیکٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

پٹیل نگر۔ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ نے پبلک کو آگاہ کیا ہے کہ پٹیل نگر ہاؤسنگ اسکیم کا تعلق ڈیولپ منٹ بورڈ سے نہیں ہے۔ اور اس لئے جو لوگ اس اسکیم کے تحت زمین خریدیں گے۔ ان کو شدید نقصانات برداشت کرنا ہوں گے۔

ہندوستان اپنی تمام دشواریوں کے باوجود بہتر ہوگا

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا الوداعی پیغام

نئی دہلی ۲۰ جون۔ ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے آج رات کو آل انڈیا ریڈیو سے ایک الوداعی پیغام نشر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کو دنیا میں ایک بلند جگہ حاصل کرنا اور عالمی سیاسی حالات میں ایک اہم حصہ لینا ہے۔ اس کے سامنے ایک درخشاں تاریخ ہے۔ اس کے سامنے بہت سے اہم مسائل ہیں جو ہر ملک کو آزادی حاصل کرنے کے بعد شروع شروع میں پیش آتے ہیں لیکن ہندوستان کے لئے یہ وقت طلب ہو گئے ہیں کیونکہ ایسے ایسے وقت آزادی نصیب ہوئی ہے جب تمام دنیا انتہائی دشواریوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ پھر ہندوستان میں دنیا کے ۱/۵ آدمی آباد ہیں۔

لیکن مجھے اُمید ہے کہ یہ ان مشکلات سے عہدہ برا ہو جاوے گا۔ اور ان مسائل کو حل کرے گا۔

انھوں نے کہا "جب مجھ سے پہلی مرتبہ بحریہ کو چھوڑ کر ہندوستان کا آخری وائسرائے بننے کی خواہش کی گئی تو مجھے خوف سا معلوم ہوا تھا لیکن ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۶ء تک جنوب مشرقی ایشیا میں جنگ کے دوران میں کام کرنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں حالات کی نزاکت کو کچھ کچھ سمجھ سکوں گا۔ اور اقتدار کے منتقلی کے بوجھ کو اٹھا سکوں گا۔ لیکن ہندوستان آکر عہدہ سنبھالنے پر مجھے یہ کام اور بھی مشکل معلوم ہوا۔ ان سیاہ بادلوں میں امید کی ایک کرن بھی تھی۔ اور یہ ان لوگوں کا عزم راسخ تھا جن کے میں ساتھ میں کام کرتا تھا جنھوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ انھیں ایک حقیقت پسندانہ حل ڈھونڈ نکالنا ہے۔ اب ذمہ داریوں کا زبردست پہاڑ باہمی اعتماد اور یکانگت سے پگھلنے لگا۔

میں ان جذبات کا اظہار نہیں کر سکتا جو ہندوستان کے پہلے آئینی گورنر جنرل ہونے کی دعوت کے وقت میرے دل میں اُٹھے تھے میں نے جون تک کے لئے اس عبوری دور کا کام کرنا قبول کر لیا۔ میں جانتا ہوں کہ ہندوستان میں اب زیادہ عرصہ تک مفید ثابت نہ ہو سکوں گا۔ اور آزادی کے بعد اسے جو حق ملا ہے۔ اس کے بموجب میری جگہ پر کسی ہندوستانی کو آنا چاہئے مجھے بڑی خوشی ہے کہ اس جگہ پر میرے دوست راجہ جی آ رہے ہیں کیونکہ اس جگہ کے لئے ان سے بڑھ کر کوئی دوسرا مستحق نہیں"

مجھے اور میرے خاندان والوں کو اس کا فخر ہے کہ انھیں ۱۵ مہینے ہندوستان میں رہنے کا موقعہ ملا۔

وسائل کے لحاظ سے ہندوستان ایک امیر ملک ہے اس کی زمین معدنیات سے بھری ہے۔ اس کے دریاؤں سے برقِ آبی کی زبردست قوت پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس کے کروڑوں آدمیوں میں اس کی سب سے بڑی قوت چھپی ہوئی ہے۔ یہ صرف انسانی قوت کے مظہر نہیں۔ ان کے ہاتھ دست کار ہیں۔

ہندوستانیوں کی طبیعت ایجاد پسند ہے اگر ان کی صلاحیتوں کو ٹھیک راستوں پر لگایا جائے تو یہ اپنے ملک ہی کے لئے نہیں دنیا بھر کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

لیکن ہندوستان کا سب سے بڑا اثاثہ اس کے عوام کا کردار ہے۔ میں نے کئی موقعوں پر لاکھوں ہندوستانیوں کو ایک جا دیکھا ہے۔ اور ان کی آپس کی ایک دوسرے کے دوستی کو محسوس کیا ہے۔

آپ کا مسودہ آئین آزادی اور انسانی حقوق کی اہم دستاویزوں میں سے ہے۔ گوئٹے نے لکھا ہے کہ وہی دراصل آزادی کا مستحق ہے جو اپنی روزانہ کی زندگی میں اس کو برتے آپ کے آئین میں جو بڑے بڑے بلند آشناک اصول مندرج ہیں۔ آپ اس پر عمل پیرا ہوں گے۔

میں اس نشریہ کو اپنی چند ذاتی باتوں پر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے دوران قیام ہند میں ہندوستان کے ہر صوبے اور ریاست کا دورہ کیا ہے۔ میرا خیر مقدم ہر جگہ لوگوں نے بڑی خندہ پیشانی اور محبت سے کیا ہے میری بیوی نے سماجی خدمات انجام دیے ہیں خصوصاً پناہ گزین اور اغوا شدہ عورتوں کے درمیان انھوں نے بہت کام کیا ہے۔ انھیں سرکاری اور غیر سرکاری طور پر اپنے اس میں جو مدد ملی اس سے وہ بہت خوش ہیں۔ اور اس اخلاق کی بھی معترف ہیں جو اس سلسلہ میں لوگوں نے ان کے ساتھ برتا۔"

"ہم دونوں جہاں کہیں بھی ہوں گے۔ ہمیشہ فخر یہ اس دوستی اور محبت کو یاد کریں گے۔ جس کا اظہار ہندوستان میں ہر جگہ ہر قسم کے لوگوں نے کیا۔ ہم ہندوستان سے محبت کرتے رہیں گے۔ اور اس کے مستقبل میں ذاتی طور پر دلچسپی لیتے رہیں گے۔

ماؤنٹ بیٹن کی روانگی کے وقت خلوص و تپاک کا اظہار

نئی دہلی ۲۱ جون آخری باشندے کی حیثیت سے پندرہ ماہ تک گورنر جنرل کے ممتاز عہدہ رہنے کے بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن لیڈی ماؤنٹ بیٹن اور پامیلا ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو گئے۔ دہلی کے باشندوں نے لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن کو اس پرخلوص طور پر رخصت کیا جس کی مثال نہیں سکتی ایسے خلوص و تپاک کا اظہار کسی دوسرے گورنر جنرل کی روانگی کے وقت نہیں کیا گیا تھا۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی روانگی کا اعلان پہلے سے کیا جا چکا تھا چنانچہ سات بجے صبح تک گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے کشادہ صحن الوداع کہنے والوں سے بھر گیا تھا۔

سوا سات بجے لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن اور ان کی صاحبزادی پامیلا دربار کے کمرے کے سامنے سے نمودار ہوئے۔ ان کے پیچھے نامزد گورنر جنرل مسٹر راج گوپال آچاری اور وزیر اعظم جواہر لال نہرو بھی ساتھ تھے

گورنمنٹ ہاؤس کی سرخ مخمل پوش سیڑھیوں سے اتر کر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے گورکھا رائفل، مرکزی محفوظ پولیس کی سلامی لی۔ اس موقعہ پر پہلے تو فوجی باجے نے "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" گایا اور ٹیگور کا گیت "جن گن من" سنایا۔

ایک طرف تو لارڈ ماؤنٹ بیٹن سلامی لے رہے تھے۔ دوسری طرف ان کی اہلیہ لیڈی بیٹن سیڑھیوں کے پاس کھڑی راجا جی اور جواہر لال نہرو سے ہنس بول رہی تھیں۔ اور آس پاس کے لوگوں کو پہچان کر ان سے گرمجوشی سے ہاتھ ملا رہی تھیں۔

لارڈ اور لیڈی کی اپنے عملے سے رخصت کا منظر بڑا موثر تھا۔ ان دونوں نے گورنمنٹ ہاؤس کے عملے کے دوسرے اراکین اور چپراسیوں تک سے گرمجوشی سے ہاتھ ملائے۔

ہندوستان کے گورنر جنرل اور ان کی اہلیہ پر جنھوں نے اس ملک کی اس خلوص سے خدمت کی تھی۔ الوداعی نظریں ڈالنے کے بعد ہر شخص بے تاب نظر آتا تھا۔ اور گورنمنٹ ہاؤس کے آس پاس کے مکانات ہر جھروکہ اور دریچہ روانگی کا منظر دیکھنے والوں سے بھرا پڑا تھا۔

گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے وسیع صحن میں تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ اور گورنر جنرل کے مشہور محافظ اپنی زرق برق پوشاکوں میں ملبوس مجمع کو باترتیب رکھنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ ان کے ساتھ پولیس اور فوج بھی دیکھ بھال میں لگی تھی۔

روانگی۔

سلامی لینے کے بعد لارڈ اور ماؤنٹ بیٹن۔ لیڈی ماؤنٹ بیٹن اور پامیلا ماؤنٹ جلوس کے ساتھ صدر دروازہ تک گئے۔ جب وہ مجمع کے درمیان گذر رہے تھے ساری فضا تالیوں سے گونج رہی تھی۔ لارڈ اور لیڈی نے بھی ان تالیوں کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیا۔

مسٹر راجگوپال اچاری کی دارالحکومت میں آمد

پرخلوص اور پرشکوہ خیر مقدمی تقریب

نئی دہلی ۲۰ جون۔ ہندوستان کے نامزد گورنر جنرل مسٹر چکرورتی راجگوپال آچاری آج سہ پہر کو یہاں کلکتہ سے ایک مخصوص ہوائی جہاز کے ذریعہ سے آئے۔ ان کے جہاز آنے سے کچھ منٹ قبل کچھ ترشح ہو گیا تھا۔ اس سے دہلی میں نسبتاً گرمی کچھ کم ہو گئی۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ کے کلکتہ سے آتے وقت ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو گورنر مغربی بنگال اور دوسرے بڑے سرکاری فوجی اور غیر فوجی افسروں نے الوداع کہی۔ صوبائی کانگریس کے صدر مسٹر سریندر موہن گھوش بھی انھیں الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔

نامزد گورنر جنرل کا ہوائی جہاز ٹھیک ۴ بجے پالم کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ مسٹر راج گوپال اچاری مسکراتے اور سلام کرتے ہوئے جہاز سے اترے۔ گورنر جنرل کے فوجی سکریٹری کرنل ڈی ایچ کری نے ان کا خیر مقدم کیا۔

پھر پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان جہاز کے پاس آئے۔ اور انھوں نے مسٹر راجگوپال اچاری سے ہاتھ ملایا۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے دستوری اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد ہندوستان کے کمان دار اعلیٰ جنرل بوچر اور ہوائیہ بحریہ کے اعلیٰ ترین افسران کا تعرف کرایا۔

فوجی بینڈ بجنا شروع ہوا۔ اور نامزد گورنر جنرل کو ہندوستانی فوج ہوائیہ بحریہ کے دستوں نے سلامی دی سلامی لینے کے بعد نامزد گورنر جنرل گورنمنٹ ہاؤس روانہ ہو گئے گورنمنٹ میں صدر دروازے کے برآمدے میں اتر کر مسٹر راجگوپال آچاری نے ۲/۵ گورکھا رائفل اور سنٹرل ریزرو پولیس کے دستوں سے سلامی لی۔ ۲/۶ گورکھا رائفل کا بینڈ بج رہا تھا۔

مسٹر راجگوپال اچاری اس کے بعد ان سیڑھیوں پر چڑھے جن کے دونوں طرف گورنر جنرل کے باڈی گارڈ کے آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ دربار ہال تک جانے والی ان سیڑھیوں میں سب سے آخری سیڑھی پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن پامیلا ماؤنٹ بیٹن اور پنڈت جواہر لال نہرو کھڑے ہوئے تھے۔ جب راجگوپال آچاری سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئے تو لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے خاص ہندوستانی وضع ہاتھ جوڑ کر انھیں سلام کیا۔ اس کے بعد لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے ان سے ہاتھ ملایا۔ اور سفر کے آرام سے کٹنے کا حال دریافت کیا۔

پنڈت نہرو نے بھی مسٹر راجگوپال اچاری کو سلام کیا اس کے بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن ان کا شانہ پکڑ کر گورنر جنرل کی اقامت گاہ کی طرف لے چلے جو عمارت کے شمالی حصہ میں ہے آج تک کبھی اتنے تماشائیوں نے اس تقریب کو نہ دیکھا تھا۔

رفتہ رفتہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور مسٹر راج گوپال آچاری "بال روم" (رقص گاہ) میں داخل ہوگئے اور تھوڑے وقفہ کے بعد اندر کے کمروں میں چلے گئے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

نئی دہلی ۲۱ جون معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ یکم و دوم جون کو دہلی میں ہو رہا ہے اس میں ایک طویل فرد کارروائی پیش کی جائیگی۔

اس جلسہ میں کانگریس کے آئندہ اجلاس کی تاریخ طے ہوگی۔ وہ جھگڑا چکایا جائیگا جو مغربی بنگال کمیٹی کے عہدہ داران کے انتخاب کے سلسلہ میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ ریاست کی جن کانگریس کمیٹیوں کو صوبائی کمیٹی کی حیثیت حاصل نہیں ہیں۔ ان کی حیثیت کا تعین کیا جائے گا۔

کمیٹی میں یہ سوال بھی درپیش ہوگا کہ کیا سلہٹ کے اس حصہ کے لئے جو آسام میں شامل کیا گیا ہے۔ ایک علاحدہ صوبائی کانگریس کمیٹی بنائی جائے۔

ورکنگ کمیٹی کے کچھ اراکین فرد کارروائی کا تعین اور اس کی ترتیب دینے کے لئے ۳۰ جون کو جلسہ کریں گے۔

ہم ذہنی طور پر ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں

لیڈی ماؤنٹ بیٹن کا رخصتی پیغام ہندوستان کے نام

نئی دہلی ۲۰ جون۔ ہزایکسیلینسی کاؤنٹس ماؤنٹ بیٹن نے آل انڈیا ریڈیو دہلی سے تقریر کرتے ہوئے کہا "حالاں کہ جسمانی طور پر میں اور میرے شوہر اور پامیلا (لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی صاحبزادی) ہندوستان کو چھوڑ رہے ہیں لیکن ذہنی طور پر ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے اور آپ کو ہمیشہ ہمارا خلوص اور دعائیں حاصل ہوں گی۔

انھوں نے کہا میری رخصتی کے وقت ہندوستانی عوام کے نام میرا یہ پیغام ذاتی اور غیر رسمی ہے کیونکہ گذشتہ تاریخی مدت میں میری دوستی کی بنیادیں بھی ذاتی ہی تھی۔ شروع ہی سے یہاں کے لوگوں کا رویہ میرے ساتھ مخلصانہ رہا اور جلد ہی آپ نے میرے اوپر بھروسہ بھی کر لیا۔ آپ نے مجھ کو میرے شوہر اور میری لڑکی کو دوست اور ساتھی سمجھا جس کے لئے ہم بہت شکر گذار ہیں۔

اس نازک زمانہ میں ہندوستان کی خدمت کرنا ہمارے لئے قابل فخر بات ہے مجھے آپ کے رنج و خوشی امید اور ناامیدیوں میں حصہ لینے کا فخر حاصل ہے۔ اور سب سے زیادہ میں نے اس بات کی قدر کی ہے کہ آپ نے مجھ کو اپنا سمجھا۔ میں نے آپ کے ساتھ آزادی کے حصول کے اعلیٰ کارنامہ کی مسرتوں میں شرکت کی ہے اور ان تمام کارگذاریوں میں شریک رہی ہوں۔ جو آزادی کے بعد ہندوستان نے دکھلائی ہیں۔

میں نے گاندھی جی کے قتل کے الم ناک موقع پر بھی آپ کے ساتھ تھی۔ اور میرے دل کو اتنا صدمہ پہنچا ہے جتنا کہ آپ کو۔ اس کے علاوہ میں نے وہ زبردست المیہ فسادات پنجاب بھی دیکھا ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور اس تمام زمانہ حالات میں میں آپ کی ہمت۔ فرض شناسی اور صبر کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ میں نے طبی خبر سگالی۔ اور نرسوں کے کام کو دیکھا ہے۔ اور ان کے کام پر فخر ہے۔ میں نے اس ملک کے مستقبل کے بنانے والوں کو ان تھک کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

آزادی کی ذمہ داریاں۔

لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے کہا۔ اس شک نہیں کہ آزادی کے حقوق کے ساتھ زبردست ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں اور نئے ہندوستان کے سامنے ایک طبی تعلیمی اور سماجی نظام بنانے کا ایک زبردست کام درپیش ہے۔ آپ کے شاندار لیڈر (پنڈت نہرو) اور ان کے ساتھی اس کے لئے امکانی کوشش کر رہے ہیں۔

میں آپ کی بہت سی باتوں کے لئے شکر گذار ہوں آپ نے اعلیٰ ہمتی بے غرض خلوص اور سچی خدمت کی مثال قائم کی ہے۔ اور مجھے اپنی شاندار تہذیب کی ایک جھلک دیکھنے کا موقع دیا ہے۔ آپ نے اخلاق و مہمان نوازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور آپ کا ملک کافی خوب صورت ہے۔

آپ آج ماضی اور مستقبل کے درمیان کھڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے مسائل بہت نازک ہیں لیکن یہی حال پوری دنیا کا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ ترقی و انصاف کے راستے پر ثابت قدم رہیں گے۔ آپ پر یاس و ناامیدی بھی طاری ہوتی رہے گی۔ لیکن یہ عبوری دور ہے اور میں جانتی ہوں کہ آپ ان پر ضرور فتح حاصل کریں گے۔

اس آخری دور میں ہر فرقہ و ملت کے لوگ میرے پاس آئے۔ اور پیغامات و تحفہ جات بھیجے ہیں جن

چیکوسلاوکیہ کی تقریب میں ہندوستانی نمائندہ

نئی دہلی ۲۰ جون۔ ایک صحافتی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چیکوسلاوکیہ کی حکومت نے ...
لالہ دیش بندھو گپتا اور مسٹر ...
شریک ہونے کے لئے مدعو کیا ...
جولائی تک پراہا میں ہو رہی ...

ماؤنٹ بیٹن کو ...

نئی دہلی۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن ...
بہار مسلم کہادی کے نئے ہوئے ...
صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر ...
... پہنچایا ہے۔

پناہ گزینوں سماجی کارکنوں ...
تحفے ہیں۔ ان کی تہ دل سے ...
حالاں کہ جسمانی طور پر ...
ہیں لیکن ذہنی طور پر ہم ...
درمیان دوستی کا ایک اٹل ...
ٹوٹ نہیں سکتا۔ اور ...
لابدی ہے۔ اس لئے میں ...
کے لئے خدا حافظ کہتی ہوں ...

آصف علی ...

نئی دہلی ۲۱ جون۔ آج ...
نے ڈاکٹر کیلاش ناتھ ...
سنبھالا ...
پٹنہ ہائیکورٹ کے ...
وفاداری اٹھوایا۔ مسٹر آصف ...
کرنے سے پہلے بلند آواز ...
کے گورنر جنرل ہری کو ...
نے شرکت کی۔ تقریب ...
چیف سکریٹری نے ...
گورنر جنرل ہند کی طرف ...
بنائے جانے کا اعلان ...
مسٹر آصف علی سے کہا ...
فرداً فرداً ہاتھ ملایا ...
جس کرے میں یہ تقریب ...
نہرو کی تصویریں لگی ہوئی ...
کلکتہ کے ریڈیو ...
اڑیسہ عوام کے نام ...

حیدر آباد ...

پر ...

حیدر آباد دکن۔ ۲۱ ...
آرڈی ننس میں ...
چھ ماہ کی توسیع کا ...
میں تمام لین دین ...
استعمال کرنا لازمی ...
غیر ملکی سکہ کو ...
کی حالت کو حکومت ...
دوسرے شخص کے ...
قرار دیدیا گیا ہے

روس برلن ...

برلن ۲۱ جون ...
اطلاع دی گئی ہے ...
کمان داروں کے ...
بدھ کو برلن میں ...

گورنر جنرل مسٹر راج گوپال اچاریہ نے عہدہ سنبھال لیا

فرقہ پرستی اور تنگ نظری ختم کرنے کی اپیل

نئی دہلی۔ ۲۱ جون۔ گورنمنٹ ہاؤس کے دربار ہال میں آج ۱۰ بجے دن کو مسٹر چکرورتی راج گوپال اچاریہ نے گورنر جنرل کے عہدہ کا حلف اٹھایا۔ اس عہدہ پر ان کے تقرر کا اعلان توپ داغ کر کیا گیا۔ اور بینڈ نے ”خدا بادشاہ کو سلامت رکھے“ اور ”جانا گانا“ کی دھن بجائی۔

اس کے بعد گورنر جنرل کا پرچم جس کی نیلی زمین پر ایک دائرے میں سی۔ آر اور اس کے اوپر اشوک کے تین شیروں کے سر تھے کھولا گیا۔ اور سلامی کے لئے ۱۰ ضرب توپیں سر کی گئیں۔

راجہ جی نے حلف وفاداری لینے کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا۔

ہندوستان کی اس پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی کہ ہندوستان کا ہر باشندہ بلا امتیاز رنگ فرقہ دولت خوشی اور فخر کی زندگی بسر کر سکے کسی پر بھی کسی خاص فرقہ کا فرد ہونے کی وجہ سے پابندی نہ ہوگی۔

انھوں نے کہا کہ ہندوستان میں خاندانی حکومت یا طاقت کے زور سے اقتدار قایم کرنے کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ کوئی مذہبی نسلی یا جغرافیائی امتیاز رکھنے والا فرقہ صرف طاقت سے بلا دوسرے فرقوں کے اشتراک اور آپس کے تعلقات کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تمام مذہبی اور جغرافیائی تفرقہ کو ختم کر دیا جائے۔ اور ہر فرقہ کے اہمیت رکھنے والے لوگ ملک کے مفاد کے لئے مل کر کام کریں۔ فرقوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے میں وسعت پیدا کریں اور اپنے کو تنگ نظری کی چار دیواری میں بند نہ کریں۔

راجہ جی نے کہا کہ میں اس تقریب میں شرکت کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی شرکت نے اس تقریب میں محض رسمی ہونے سے بلند کر کے اس کو انسانی اخوت اور اشتراک کے معیار تک پہونچا دیا ہی تاریخی اعتبار سے یہ تقریب بہت اہم ہے۔ کیونکہ پہلی مرتبہ ایک ہندوستانی وزیر اعظم ہندوستان اور اس کی مرضی کے مطابق ملک کا افسر مقرر ہوا ہے۔ اور جو عزت مجھے اس طرح دی گئی ہے۔ اس کا میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ مجھے امید ہے کہ میں ہر موقعہ پر اپنے عمل سے اس اعتبار کے قابل اپنے کو ثابت کر سکوں گا۔ جو آپ نے اوپر کیا ہے۔

مجھ سے پہلے گورنر جنرل نے اپنے زمانے میں جس خلوص اور جوش سے کام کیا ہے۔ اور اپنی مثال آپ ہے۔ اور غیر ملکی ہونے کے باوجود انھوں نے بالکل اپنوں کی طرح کام کیا۔ میں ان کے بعد آیا ہوں لیکن مجھے امید ہے کہ میرے متعلق آپ مناسب طریقہ پر اندازہ لگائیں۔ کیونکہ میں سیاست و جنگ میں بمقابلہ پہلے گورنر کے ناتجربہ کار ہوں۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا مقصد اپنے عوام کو خوش رکھنا۔ اور ملک کی نامی کو قایم رکھنا ہے۔ یہ ایک ایسا جذبہ ہے۔ جو عوام کو متحد کر سکتا ہے۔ ان کو تجربہ کار کی شرافت حاصل ہے۔ خدا ان کو اپنا دلی مقصد حاصل کرنے میں کامیاب کرے۔

فرقہ وارانہ فرق کو دور کرنے کے متعلق ہندوستان کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے گورنر جنرل نے کہا۔ آئینی طور پر آپ اس کو جو چاہیں کہیں۔ لیکن اصل یہ ہے کہ آج ہندوستان کا من میں ابتری پیدا ہونے کی سب سے بڑی وجہ آپس کی تباہ کن جنگ ہے جو انتہائی حماقت ہے۔ ہماری سیاسی تقسیم کے ساتھ ہماری معاشیات میں تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اور مجھے بہت شک ہے کہ ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ ہمارا کام ایک دوسرے کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اور ہم چاہے جو کچھ کریں۔ لیکن ہمارا آپس کا مضبوط رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا۔ آپس میں لڑائی کرنا حماقت ہے۔ جو ہماری خوبصورت زمین کو تکالیف و رنج سے بھر رہا ہے۔ ہمیں دعا کرنا چاہیئے کہ ہم عقل سے کام لے سکیں۔ اور ہم نیک خیال پیدا ہوں۔ جو ہم کو حماقت اور برائی کے گڈھے میں گرنے سے بچائیں۔

مجھے دنیا کے تمام حصوں سے دعائیہ پیغامات ملے ہیں۔ خدا کرے یہ مجھے غلطیاں کرنے سے بچائیں۔ اور مجھے اس بڑے عہدے پر رہ کر عوام کی خدمت کا موقع دیں۔

فرانسیسی اسمبلی میں جھگڑا

پیرس۔ کل فرانسیسی قومی اسمبلی میں نائبین غصہ میں ایک دوسرے سے الجھ کر دست و گریبان ہو گئے۔ اور ایوان میں ۲۰ منٹ تک کارروائی موقوف رہی۔

حکومت کی طرف سے کلرمانٹ فرنڈ کی ٹائر فیکٹری کی ہڑتال کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر داخلہ نے اس سلسلہ میں ایک تیار شدہ بیان پڑھا تو ایک رکن نے بیچ میں مداخلت کی۔ ایک پرانے اور تجربہ کار کمیونسٹ رکن نے چلا کر کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اس پر ۶ کمیونسٹ اور ۶ نائبین ایک دوسرے سے الجھ پڑے اور اجلاس موقوف ہو گیا۔

وزیر داخلہ نے بتایا کہ ۶۶ مظاہرین اسپتال میں ہیں اور پولیس کے ۲۷۵ آدمی مجروح ہوئے۔

امریکہ میں بے گھروں کو لبایا جائیگا

واشنگٹن۔ ایوان نمائندگان نے کل ایک بل منظور کیا ہے جس کے بموجب آئندہ دو سال میں یورپ کے ۲ لاکھ ۵ ہزار بے گھروں کو امریکہ میں لبایا جائیگا۔

راجہ جی سے بہتر انتخاب ناممکن تھا

لندن ۱۹ جون۔ پیر کے روز لندن ہندوستان کے نئے گورنر جنرل ہز اکسیلنسی شری چکرورتی راجگوپال اچاری کو عقیدت پیش کرے گا اور ارل ماونٹ بیٹن کی واپسی پر ان کا خیر مقدم کرے گا جنھیں آزاد ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان خوش گوار تعلقات پیدا کرنے کی بنا پر ہر دو ملک میں ایک ممتاز حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

راجہ جی سے جن کو یہاں کے لوگ ہندوستان کے دوست کی حیثیت سے عام طور سے جانتے ہیں۔ اور عزت کرتے ہیں۔ بہتر ہندوستان کو ارل ماونٹ بیٹن کا کوئی جانشین نہیں مل سکتا تھا۔

ان کی تقرری سے ان لوگوں کو حقیقی خوشی ہوئی ہے جو ان کو ہندوستان کے ایک بہت بڑے مدبر اور دستوری ماہر کی حیثیت سے جانتے ہیں۔

لارڈ ماونٹ بیٹن نے برطانیہ کے ہندوستان چھوڑنے کی مقررہ تاریخ سے ۹ ماہ قبل ہی سارا منصوبہ پورا کر دیا۔ اگرچہ انھوں نے ہندوستان کی خواہش پر پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے عہدہ سنبھال لیا تھا۔ لیکن انھوں نے ہمیشہ اپنی یہی خواہش ظاہر کی کہ جس قدر جلد ممکن ہو کسی ہندوستانی کو اس عہدہ پر فائز کیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ وہ انگلستان کے شاہی بحریہ کی ملازمت پر واپس آنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے والد کی طرح فرسٹ لارڈ بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔

فوجوں کے اعلیٰ ترین افسر کے نام

نئی دہلی۔ ۲۰ جون۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ فوج کے تینوں شعبوں کے اعلیٰ ترین افسران کے نام بدل دیئے جائیں۔

۱۵ اگست سے پہلے بحری بری اور ہوائی فوج کے تینوں شعبوں کے ہندوستان کے کمانڈر انچیف کے ماتحت ہوتے تھے۔ اس تاریخ کے ہر شعبہ کے اعلیٰ ترین افسر کو آزاد درجہ دے دیا گیا۔ اور ان کے عہدوں کے نام بالترتیب فلیگ آفیسر کمانڈنگ رائل انڈین نیوی کمانڈر انچیف انڈین آرمی اور ایر مارشل کمانڈنگ رائل انڈین ایر فورس رکھے گئے ہیں۔

یکسانیت کے خیال سے حکومت نے اب ان عہدوں کے نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے چنانچہ آئندہ ان کے نام چیف آف نیول اسٹاف و کمانڈر انچیف رائل انڈین نیوی چیف آف آرمی اسٹاف و کمانڈر انچیف انڈین آرمی اور چیف آف ایر اسٹاف و کمانڈر انچیف رائل انڈین ایر فورس ہوں گے۔

گووند سہائے کو مارنے کی کوشش

گونڈہ ۱۹ جون۔ آج کرنیل گنج میں یوپی کے وزیر اعظم کے پارلیمنٹری سکریٹری شری گووند سہائے نے انتخابی مہم کے سلسلہ میں ایک تقریر کی۔

کہا جاتا ہے کہ شری گووند سہائے جونہی تقریر کر کے شہ نشین سے نیچے اترے۔ ایک ہندو نوجوان جو حال ہی میں جیل سے چھوٹ کر آیا ہے (اور جو راشٹریہ سیوک سنگھ میں کام کر چکا ہے) نے شہ نشین پر چڑھ کر کانگریسی لیڈروں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے حملہ کرنے کے لئے خنجر بھی کھینچ لیا تھا۔ مگر یہ ہتھیار اس کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔ اور اسے دفعہ ۳۰۷ اقدام قتل تعزیرات ہند کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

گونڈہ کے ضلع بھر میں ایک مہینے بھر کے لئے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نافذ کر دی گئی ہے۔ جانبین کو ایک ہی مقام پر بیک وقت جلسہ کرنے کی ممانعت ہے اور ہتھیاروں کو شارع عام پر لے کر چلنا ممنوع

سات لاکھ روپے سے زیادہ صرف کئے

پٹنہ ۲۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار نے تقریباً تیس ہزار مسلمان پناہ گزینوں پر جو سنہ ۴۶ کے فساد کی وجہ سے عارضی ترک وطن کے بعد بہار واپس آئے ہیں دسمبر سنہ ۴۷ تک ۷،۳۲،۶۹۶ روپے صرف کئے ہیں۔

مشترکہ ہائیکورٹ کے چیف جج

نینی تال۔ ۱۹ جون۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس بی ملک کو مشترکہ ہائی کورٹ اور چیف کورٹ کا چیف جج بنایا جائیگا۔

ہائی کورٹ اور چیف کورٹ کو ملانے کے سلسلہ میں بعض ابتدائی امور پر گفتگو کرنے کے لئے ۲۰ جون کو محکمہ عدل کے سکریٹری اور مسٹر ملک نینی تال آرہے ہیں

یوپی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں دونوں عدالتوں کو ملانے کی تجویز منظور ہو چکی ہے۔

بحر الکاہل کے جزیروں کا انتظ...

لیک سکسس۔ ۱۹ جون۔ کل حفاظتی کونسل میں بحر الکاہل کے ان جزیروں کی قبضہ گیری کے متعلق اختلاف ر... کا اظہار ہوا ہے۔ جو پہلے جاپانی انتداب میں تھے۔ ا... بر دفاعی اہمیت کے پیش نظر جنگ کے بعد امریکہ... قبضہ کر لیا تھا۔

روس گرومائیکو چاہتے تھے کہ یہ جزیرے حفاظتی... کے زیر انتظام کر دیے جائیں لیکن کونسل کے بیشتر ارا... یہ خیال تھا کہ انہیں تولیتی کونسل کے ماتحت رکھا ج...

اس مسئلہ پر بحث و مباحثہ اور غور و فکر کے... کونسلوں کی کمیٹیوں کے جلسے ہوں گے۔

چندر نگر اسمبلی کا انتخاب آخر جولائی میں

چندر نگر۔ جمہوریہ کے کمشنر نے چندر کی انتظامیہ... اور نوآبادیوں کے انسپکٹر سے مشورہ کے بعد چندر نگ... اسمبلی کے انتخابات کی تاریخ کے لئے ۲۵ جولائی... کی ہے۔

چار دیگر نوآبادیوں میں اگلے اکتوبر میں انتخا... ہوں گے۔

امریکہ میں ہندوستان کے ن...

نئی دہلی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظ... منظوری کے بعد حکومت ہند نے سر بی راما راؤ کو ام... ہندوستان کا سفیر مقرر کیا ہے۔

سر راما راؤ جو ٹوکیو میں ہندوستان رابطہ مش... صدر تھے۔ اپنا نیا عہدہ سنبھالنے سے قبل... ضروری صلاح مشورے کے لئے ہندوستان آئیں...

مہاتما گاندھی کے قاتلوں کیخلاف فرد جرم پیش کردیگئی

نئی دہلی۔ ۲۲ جون۔ آج لال قلعہ میں مسٹر آتما چرن کی مخصوص عدالت میں مہاتما گاندھی کے مبینہ قاتل ناتھو رام گوڈسے اور دوسرے سات آدمیوں کا مقدمہ شروع ہوا۔ عدالت جمنے کے بعد ملزمین کی صفائی کے تمام وکیل موجود تھے۔ مقدمہ دس بجے شروع ہوا۔ مقدمہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے مرکزی حکومت کے وزیر مسٹر این وی گیڈگل اور محکمہ امور خارجہ کے سکریٹری مسٹر آر این بنرجی بھی آئے تھے۔

جج نے فرد جرم پہلے یوں پڑھی۔

مہاتما گاندھی کے قتل کا مقدمہ سرکار بنام ناتھورام ونایک گوڈسے اور دیگر آٹھ اشخاص۔

میں آتما چرن آئی سی ایس لال قلعہ دہلی کی مخصوص [illegible] راجہ جی آرہے ہیں [illegible] گوڈسے عمر ۳۰ سال [illegible] چندر کارکرے [illegible] بڑھ کو کوئی دوسرا [illegible] نہیں" مجھے اور [illegible] خاندان والوں کو اس کا [illegible] ۳۰ سال [illegible] مہینے ۱۵ مہینے ہندوستان میں [illegible] در ساورکر [illegible] دساں کے لحاظ [illegible] ہے [illegible] آپٹے وشنو رام چندر کارکرے۔ مدن لال شنکر کستیا گوپال ونایک گوڈسے دی ڈی ساورکر اور دتاتریہ سداشیو پرچورے نے دسمبر ۱۹۴۷ء اور جنوری ۱۹۴۸ء کے درمیان پونا۔ بمبئی دہلی اور دوسرے مقامات پر جمع ہو کر یہ طے کیا اور اپنے درمیان اور ڈگامبر رام چندر باڈگے (جس کو معافی دی گئی ہے) گنگادھر جادو۔ اور سوریا دیو شرما جو دیگر اشخاص نامعلوم کے ساتھ مفرور ہیں۔ سازش کی کہ مہاتما گاندھی کو قتل کیا جائے۔ اور ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء کو دہلی میں اس سازش اور سمجھوتے کے مطابق تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۰ ب بشمول دفعہ ۳۰۲ ایک جرم کیا جس پر عدالت میں مقدمہ چلایا جاسکتا ہے۔

ا۔ یہ کہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۸ء اور ۲۰ جنوری کے درمیان جو سازش اور ساز باز ہوئی تھی۔ اس کے مطابق ناتھورام گوڈسے نرائن آپٹے۔ وشنو چندر کارکرے۔ مدن لال۔ شنکر کستیا اور گوپال ونایک گوڈسے نے ڈگامبر باڈگے کی مدد سے بلا لیسنس دہلی میں ناجائز اسلحہ یعنی دو پستول اور کارتوسوں کی درآمد کرکے ہندوستانی قانون اسلحہ کی دفعہ ۱۰ کی خلاف ورزی کی۔ یہ جرم ہندوستانی قانون اسلحہ کی دفعہ ۱۹ بشمول دفعہ ۱۹ اور دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند قابل تعزیر ہے۔ اور عدالت کو اس پر مقدمہ چلانے کا اختیار ہے۔

سوئم یہ کہ دہلی میں تم نے محولہ بالا جرم کے ارتکاب میں ایک دوسرے کی مدد کی۔ اور اس طرح ایک ایسا جرم کیا جو ہندوستانی قانون اسلحہ کی دفعہ ۹ بشمول دفعہ ۱۱۴ کے تحت لائق تعزیر ہے۔ اور عدالت کو اس میں اختیار سماعت ہے۔

یہ کہ سازش اور ساز باز کے مطابق ۱۰ اور ۲۰ جنوری کے درمیان دہلی میں ناتھورام گوڈسے نرائن آپٹے وشنو کارکرے۔ مدن لال شنکر کستیا اور گوپال ونایک گوڈسے نے ڈگامبر باڈگے کے ساتھ ا۔ اپنے قبضہ میں آتش گیر مادہ یعنی بندوق کی ٹوپی اور پانچ دستی بم گولے اور فیتہ رکھا جس کا مقصد دوسرے کی زندگی کو صدمہ پہنچانا تھا۔ اور اس طرح ایک جرم کیا جو آتشگیر مادوں کے قانون دفعہ ۴ میں لائق سزا ہے۔ اور عدالت میں قابل سماعت ہے۔

۲۔ محولہ بالا جرم کے ارتکاب میں ایک دوسرے کی اعانت کرکے ایسا جرم کیا جو دفعہ ۴ آتش گیر مادہ کا قانون بشمول دفعہ ۶ قابل تعزیر اور عدالت کے قابل سماعت ہے۔

ب۔ ا۔ ایک ناجائز مقصد کے لئے تمہارے قبضہ میں آتشگیر مادہ تھا۔ اور اس طرح تم نے ایک ایسا جرم کیا جو آتشگیر مادہ کے قانون دفعہ ۵ کے تحت قابل سزا اور لائق سماعت عدالت ہے۔

۲۔ محولہ بالا جرم کے ارتکاب میں ایک دوسرے کی اعانت کی اور اس طرح ایک ایسا کام کیا جو دفعہ ۵ آتشگیر مادوں کا قانون بشمول دفعہ ۶ قانون ہذا کے تحت لائق سزا اور قابل سماعت عدالت ہے۔

چوتھے یہ کہ متذکرہ بالا سازش اور ساز باز کے مطابق ۲۰ جنوری کو برلا ہاؤس دہلی میں تم

ا۔ مدن لال نے ناجائز طور پر ایک خراب مقصد کے لئے اس آتش گیر مادہ سے ایک دھماکا پیدا کیا جو تمہارے پاس تھا۔ دھماکا کی نوعیت جان و مال کے نقصان کا باعث ہوسکتی تھی۔ اس طرح تم نے ایسا جرم کیا جو آتشگیر مادوں کے قانون کی دفعہ ۳ کے تحت لائق سزا اور قابل عدالت کے سماعت ہے۔

۲۔ ناتھورام گوڈسے نرائن آپٹے وشنو کارکرے شنکر کستیا گوپال ونایک گوڈسے نے ڈگامبر باڈگے کے ساتھ مدن لال کی محولہ بالا جرم کے ارتکاب میں اعانت کی اور اسطرح ایک ایسا جرم کیا جو آتشگیر مادوں کے قانون دفعہ ۳ بشمول دفعہ ۶ کے تحت لائق سزا اور قابل سماعت ہے۔

یہ کہ متذکرہ سازش اور ساز باز کے مطابق ۲۰ جنوری کو برلا ہاؤس دہلی میں ناتھورام گوڈسے نرائن آپٹے وشنو کارکرے مدن لال شنکر کستیا گوپال ونایک گوڈسے اور دی ڈی ساورکر نے ڈگامبر باڈگے کے ساتھ ارتکاب جرم یعنی مہاتما گاندھی کے قتل میں ایک دوسرے کی اعانت کی قتل عمد کی سزا پھانسی یا عبور دریائے شور ہے لیکن یہ جرم اعانت کی وجہ سے ظہور پذیر نہیں ہوا اس لئے ایک ایسا جرم کیا جو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۱۵ بشمول دفعہ ۳۰۲ لائق تعزیر اور قابل سماعت ہے چھٹے متذکرہ سازش اور ساز باز کے تحت ۲۸ جنوری اور ۳۰ جنوری کے درمیان الف۔ ا۔ ناتھورام ونایک گوڈسے اور نرائن آپٹے بغیر لائسنس کے گوالیار سے دہلی ناجائز طور پر اسلحہ یعنی پستول نمبر ۶۶۸۹۴ اور کارتوس لائے۔ اور اسطرح قانون اسلحہ ہند کی دفعہ ۶ کی خلاف ورزی کرکے دفعہ ۱۹ لائق تعزیر ہوئے۔ یہ جرم لائق سماعت عدالت ہے

۲۔ ناتھورام گوڈسے نرائن آپٹے دتاتریہ پرچورے محولہ بالا جرم کے ارتکاب میں ایک دوسرے کی اعانت کرکے قانون اسلحہ ہند کی دفعہ ۱۹ بشمول دفعہ ۱۱۴ کے تحت لائق تعزیر ہوئے۔ عدالت کو اس جرم پر مقدمہ چلانے کا حق ہے۔

ب۔ ناتھورام گوڈسے کے قبضہ میں اسلحہ یعنی پستول اور کارتوس قانون اسلحہ ہند کی دفعہ ۱۴ اور ۵ کے خلاف تھے۔ اس لئے تم نے ایسا جرم کیا جو دفعہ ۱۹ قانون اسلحہ ہند کے تحت لائق سزا اور قابل سماعت ہے۔

۲۔ نرائن آپٹے اور وشنو کارکرے دہلی میں محولہ بالا جرم کے ارتکاب جرم میں ایک دوسرے کی اعانت کرکے قانون اسلحہ ہند دفعہ ۱۱۴ لائق سزا ہوئے۔ عدالت کو اس جرم پر مقدمہ چلانے کا اختیار ہے۔ ساتویں یہ کہ متذکرہ سازش اور ساز باز کے مطابق ۳۰ جنوری کو برلا ہاؤس دہلی میں الف۔ ا۔ ناتھورام گوڈسے نے مہاتما گاندھی کا قتل عمد کیا۔ اور اس طرح ایک ایسا جرم کیا۔ جو دفعہ ۳۰۲ لائق تعزیر اور قابل سماعت عدالت ہے۔

۲۔ نرائن آپٹے اور وشنو کارکرے نے محولہ بالا جرم کے ارتکاب میں ناتھورام گوڈسے کی اعانت کی۔ یہ جرم زیر دفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۱۱۴ لائق سزا اور قابل سماعت عدالت ہے۔

۳۔ مدن لال شنکر کستیا گوپال ونایک گوڈسے دی ڈی ساورکر اور دتاتریہ پرچورے کے ساتھ محولہ بالا جرم کے ارتکاب میں ناتھورام گوڈسے کی اعانت کی۔ اور اس طرح ایک ایسا جرم کیا جو زیر دفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند لائق سزا اور قابل سماعت ہے۔

چونکہ ملزم باڈگے کو سرکار کی طرف سے معافی دی جاچکی ہے۔ اس لئے اسے ملزمین کے کٹہرے سے ہٹا دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ باڈگے کو معافی مل گئی ہے لیکن اس کے باوجود اسے دوران مقدمہ میں جب تک مناسب سمجھا جائے گا۔ زیر حراست رکھا جائے گا۔

فرد جرم کا مرہٹی اور تلگو زبان میں ترجمہ کرکے مسٹر لوارکر اور مسٹر بھٹی کمل امانے ملزم کارکرے اور ملزم شنکر کو سنایا۔ اس کے بعد جج نے ہر ہر ملزم سے فرداً فرداً دریافت کیا کہ کیا اسے جرم کا اقبال ہے۔

تمام ملزموں نے اپنے آپ کو بیقصور بتایا۔ اور مطالبہ کیا کہ ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ ملزم مدن لال نے عدالت سے اتنی درخواست اور کی کہ وہ ایک بیان بھی دینا چاہتا ہے۔

عدالت کی اجازت سے مدن لال نے حسب ذیل بیان دیا ہے۔

مجھے ان تمام الزاموں سے انکار ہے۔ جو میرے اوپر لگائے گئے ہیں مجھے یہ بھی تسلیم نہیں کہ کبھی کوئی سازش اس غرض سے کی گئی تھی۔ کہ مہاتما گاندھی کو کوئی گزند پہنچایا جائے۔ اور نہ میں کبھی ایسی سازش میں کبھی شریک تھا۔

مقدمہ ۲۴ جون تک ملتوی

نئی دہلی۔ ۲۲ جون۔ مہاتما گاندھی کے قتل کے مقدمہ کی سماعت ۲۴ جون تک کے لئے ملتوی ہوگئی۔

جج اور دوسرے ملزمین ۲۴ جون کو برلا ہاؤس جائیں گے۔ جہاں مہاتما گاندھی قتل کئے گئے تھے۔ برلا ہاؤس میں پولیس کا سخت پہرہ ہوگا جس کا انتظام مسٹر آتما چرن خود کریں گے۔

ڈپٹی کلکٹروں کی تربیت کیلئے حکومت یوپی کا منصوبہ

لکھنؤ ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی صوبہ کے امیدوار ڈپٹی کلکٹروں کی تربیت کے لئے ایک اسکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے خیال ہے کہ یہ اسکول دسمبر کھل جائے گا۔

فی الحال صوبہ کے سول سروس میں داخل ہونے والوں کی تربیت کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سپرد کردیا گیا ہے۔ آئندہ سے ان لوگوں کو اس اسکول میں بھی کچھ عرصہ تک تربیت حاصل کرنا پڑے گی۔

وہ معاہدے کی تجاویز

جو نظام کے سامنے پیش کی گئیں تھیں

نئی دہلی ۱۷ جون۔ ہندوستان اور حیدر آباد کی حکومتوں کے نمایندوں نے دونوں حکومتوں کے درمیانی تعلقات کے متعلق سمجھوتہ کا جو سودہ کیا تھا اسے نظام نے منظور نہیں کیا۔ سمجھوتے کے شرائط اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سمجھوتے پر دستخط کے بعد نظام کی طرف سے جاری کئے جانے والے فرمان کے سودہ کی تفصیل پنڈت جواہر لال نہرو نے آج شام کو ایک صحافتی کانفرنس میں بتائی۔

۱۔ حکومت نظام اس بات پر راضی ہے کہ وہ حکومت ہند کی درخواست پر ایسے امور کے لئے جن کا ذکر منسلکہ فہرست میں ہے حکومت ہند کے قانون سے مماثلت رکھنے والا قانون بنائے گی۔

۲۔ اگر نظام کی حکومت مناسب وقت کے اندر مطلوبہ قانون نہ کرے تو نظام خود اپنے اختیارات سے ضروری آرڈی ننس جاری کر دیں گے۔

۳۔ تو آبادیاتی حکومت اس بات پر راضی ہے کہ وہ حیدر آبادی فوج کی زیادہ سے زیادہ تعداد بیس ہزار منظور کرے۔ ان کے لئے ١٩٣٩ء کی ہندوستانی ریاستی افواج کی اسکیم کے شرائط کا مناسب انتظام تغیر و تبدل کے ساتھ اطلاق ہوگا۔ اور حکومت ہند اس شرائط کے مطابق اسلحہ، گولہ بارود آلات فراہم کرے گا۔

حکومت ہند کو وقتاً فوقتاً معائنہ کا حق ہوگا۔ اور نظام کی حکومت بھی معائنہ کے لئے آسانیاں فراہم کرے گی۔ اور حکومت ہند وقتاً فوقتاً جو معلومات اور حسابات معلوم کرے گی۔ انھیں فراہم کیا جائے گا۔

۴۔ حکومت نظام رسمی اور گھریلو تنظیموں کے علاوہ اپنی غیر تربیت یافتہ فوج آٹھ ہزار تک محدود رکھنے پر تیار ہے۔ حکومت حیدر آباد اس بات پر راضی ہے کہ فوجی نوعیت کی تمام دوسری جماعتیں توڑ دی جائیں گی۔

رضاکاروں کو تین مہینے کے اندر ختم کر دینے کے لئے بتدریج اقدامات کئے جائیں گے۔ رضاکاروں کے اجتماعات پریڈ اور مظاہروں کو فوراً روک دیا جائیگا۔

۵۔ یہ طے ہوا ہے کہ حکومت ہند اپنی مسلح فوجیں حیدر آباد میں نہیں ٹھہرائے گا۔ لیکن ہنگامی صورت میں حکومت ہند کی خواہش ہے کہ وہ اپنی فوجیں حیدر آباد میں اس وقت تک ٹھہرائے جب تک وہ ہنگامی حالت باقی رہے جس کا اعلان دفعہ ۲، اگورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۳۵ کے ماتحت ہندوستان میں کیا گیا ہو۔

ایسی صورت میں حکومت ہند حیدر آباد دکن کی عمارتوں فوجیں ٹھہرانے اور دوسری خدمات کا معاوضہ دینے کے لئے تیار رہوگی۔

۷۔ ہنگامی صورت میں جب ہندوستان کی فوجیں حیدر آباد میں مقیم ہوں گی وہ ڈومینین کے پاس اس قانون کے پاس ماتحت ہوں گی جو ہندوستان میں مسلح فوجوں پر نافذ ہوگا۔

یہ طے ہوا ہے کہ حیدر آباد کے بیرونی تعلقات تمام بیرونی ممالک سے ہندوستان کے ذریعہ ہوں گے لیکن حیدر آباد کو معاشی، مالیاتی اور تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے آزادی ہوگی کہ وہ بیرونی ممالک میں تجارتی ایجنسیاں قائم کر سکے مگر یہ ایجنسیاں حکومت ہند کی عام نگرانی اور اس کے اشتراک عمل سے کام کریں گی۔ حیدر آباد کسی ملک سے سیاسی تعلقات نہ رکھیگا۔

۸۔ اوپر کی دفعات کی پابندی کے بعد طے ہوا ہے کہ مشترکہ معاملات کے موجودہ انتظامات بدستور قایم رہیں گے۔ اور دونوں حکومتوں ان پر عمل درآمد کرینگی۔

موجودہ معاہدہ ۲۹ نومبر کو ختم نہ ہوجائیگا۔ جیسا کہ ۲۹ نومبر کے عارضی معاہدہ کی دفعہ ۵ میں دیا ہوا تھا۔

فہرست الف اور ب۔ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ تمام مسلح فوجیں جو حیدر آباد کے اندر یا باہر بھرتی کی جائیں یا رکھی جائیں۔ ۲۔ سلسلہ بحریہ فوج اور ہوائیہ ۳۔ اسلحہ آتشیں آلات چھرا بارود۔

امور خارجہ

۱۔ دوسرے ممالک کے معاہدے اور صلحنامے کرنا اور تحویل مجرمین۔ ۲۔ لوگوں کا داخلہ۔ ۳۔ ہجرت نہ اس میں ان لوگوں کا داخلہ بھی شامل ہے جو حیدر آباد کے باشندے نہیں ہیں۔

رسل و رسائل۔

۱۔ ڈاک تار جس میں ٹیلی فون، لاسلکی نشری سامان اور اسی قسم کے دوسرے ذرائع رسل و رسائل۔

۲۔ ریاست میں حکومت ہند کی ریلیں۔

۳۔ حکومت نظام کی ریلوں کا حفاظت کے سلسلہ میں انتظام زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کرایہ کی شرحیں اسٹیشن اور خدمات، عارضی اخراجات آنے جانے والی چیزوں کا تبادلہ۔ ریلوے کے انتظامات کی ذمہ داری۔ سامان اور مسافروں کے لے جانے کے سلسلہ میں ریاست میں دوسری ریلوں کا نظام حفاظت اور مسافروں اور سامان کے لے جانے کی ذمہ داری کے متعلق۔

۴۔ ہوائی جہاز اور ہوائی سفر کے قواعد ہوائی سفر اور ہوائی اڈوں کا انتظام ہوائی سفر کرنے والوں اور ہوائی جہاز کے ذریعہ جانے والے سامان کی حفاظت کی اور ذمہ داری۔

زرعی آمدنی پر ٹیکس لگانے کی تجویز

لکھنؤ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی نے ڈھائی ہزار روپیہ سالانہ سے زائد کی زرعی آمدنی پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ ٹیکس اس زمین کے کرایہ لگان یا آمدنی پر لیا جائیگا جو زرعی اغراض کے لئے استعمال کی جائے۔ اور اس عمارت کی آمدنی پر بھی لیا جائے گا جس پر یا لگان یا کرایہ وصول کرنے کا شخص ملکیت اور قبضہ رکھتا ہو

اس ٹیکس سے صرف وہ لوگ مستثنیٰ ہوں گے۔ جو ۵۰ ایکڑ سے زیادہ آراضی کی کاشت نہ کرتے ہوں۔ اور جن کی کوئی دوسری زرعی آمدنی نہ ہو۔ خیراتی اور مذہبی اوقاف بھی مستثنیٰ رہیں گے۔ آمدنی کا وہ جزو بھی ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا جائے گا۔ جو مفاد عام کے کسی کام مثلاً دوا علاج تعلیم غریبوں کی امداد وغیرہ پر صرف کرنے کے لئے الگ کر دیا گیا ہو۔ ٹیکس کے لئے ہندو مشترکہ خاندان کو ایک یونٹ سمجھا جائے گا۔ لیکن اتری دھن والی جائداد ٹیکس سے مستثنیٰ کر دی جائے گی۔

ٹیکس کی شرح۔

ٹیکس کی یہ شرح تجویز کی گئی ہے۔

پوری زرعی آمدنی کے پہلے ڈیڑھ ہزار روپیہ پر کوئی ٹیکس نہیں ہوگا۔

اس کے بعد ساڑھے تین ہزار کی آمدنی تک دو آنہ فی روپیہ اس کے بعد پانچ ہزار کی آمدنی تک ساڑھے تین آنہ فی روپیہ اور بقیہ آمدنی پر پانچ آنہ فی روپیہ اس کے ساتھ شرط یہ ہوگی کہ ڈھائی ہزار روپیہ سالانہ تک کی زرعی آمدنی پر کوئی زرعی ٹیکس نہیں لیا جائیگا۔ ایک دوسری شرط یہ رکھی گئی ہے کہ ڈھائی ہزار سے اوپر کی جتنی آمدنی ہوگی۔ اس کا ٹیکس آمدنی کے نصف حصہ سے زیادہ نہیں ہوگا۔

امداد باہمی انجمنوں کی کل زرعی آمدنی پر پچیس ہزار روپیہ تک کوئی ٹیکس نہیں لیا جائیگا۔ اور بقیہ آمدنی پر ایک آنہ فی روپیہ کی شرح سے ہوگی۔

زرعی انکم ٹیکس میں زائد (سپر ٹیکس) بھی شامل ہوگا۔ اور اس کی شرح یہ تجویز کی گئی ہے۔

کل آمدنی کے پہلے پچیس ہزار روپیہ پر کچھ نہیں۔

اس کے بعد کے پانچ ہزار پر پانچ پیسے فی روپیہ۔

اس کے بعد دس ہزار روپیہ ڈیڑھ آنہ فی روپیہ۔

اس کے بعد دس ہزار روپیہ دو آنہ فی روپیہ

اس کے بعد بیس ہزار روپیہ پر ڈھائی آنہ روپیہ

اس کے بعد دس ہزار روپیہ تین آنہ فی روپیہ

اس کے بعد پندرہ ہزار روپیہ ساڑھے تین آنہ روپیہ

اس کے بعد پندرہ ہزار روپیہ پر چار آنہ فی روپیہ۔

اس کے بعد پندرہ ہزار پر ساڑھے چار آنہ روپیہ

ہندوستانی کابینہ کا پیغام لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے نام

نئی دہلی ۲۰ جون۔ ذیل میں اس خط کا متن دیا جاتا ہے جو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے گورنر جنرل لارڈ بیٹن کو ۱۸ جون کو لکھا تھا۔

مائی ڈیر لارڈ ماونٹ بیٹن۔

آج صبح کابینہ کے جلسہ میں مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں ذیل کا پیغام کابینہ کی جانب سے آپ کے پاس روانہ کروں۔ یہ خوشگوار فرض میں خوشی سے ادا کر رہا ہوں۔

میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پیغام محض ایک رسمی پیغام نہیں ہے۔ جو ایسے موقعوں پر دیا جاتا ہے بلکہ یہ ہمارے قومی جذبات اور دلی رنج کا اظہار ہے۔ جو ہم آپ کی روانگی پر محسوس کر رہے ہیں۔

آپ کا مخلص جواہر لال نہرو

پیغام:

یہ زمانہ ہندوستان کے لئے ایک بڑی تبدیلی اور اسی کے ساتھ ساتھ کافی دشواریوں کا زمانہ تھا۔ وہ لوگ جن کے اوپر یہاں کی حکومت چلانے کی ذمہ داری تھی، ان کے اوپر ایک زبردست بار تھا۔ لارڈ ماونٹ بیٹن نے بہ حیثیت دستوری گورنر جنرل کے اپنے فرائض پوری طرح انجام دئے۔ اور ہر طریقہ پر مسائل کو طے کرنے اور ہمارے بار کو ہلکا کرنے میں مدد دی۔

ان کا عہد ہندوستان کی تاریخ میں ایک یادگار عہد ہے۔ اور ہندوستان کے لوگ انھیں ہمیشہ محبت اور احترام سے یاد کریں گے۔ انھوں نے آزاد ہندوستان کی تعمیر میں ہماری امداد کی۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے میں اپنی تمام اہلیتوں اور صلاحیتوں کو کام میں لائے۔

کابینہ کو یقین ہے کہ اس دوری کے باوجود جو یہاں سے روانگی کے بعد پیدا جائے گی۔ دوستی کا وہ رشتہ جو ایک مشترکہ مقصد میں اشتراک عمل سے پیدا ہوگیا ہے وہ اسی طرح باقی رہے گا۔ کابینہ لارڈ ماونٹ بیٹن اور لیڈی بیٹن کی خدمت میں ان کے روشن مستقبل کے لئے دلی دعائیں پیش کرتی ہے۔

لارڈ ماونٹ بیٹن کا جواب

میں آپ کے خط مورخہ ۱۸ جون کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس میں آپ نے ہماری روانگی کے متعلق کابینہ کا پیغام پیش کیا ہے۔

میں نے کبھی خیال نہیں کیا تھا کہ کبھی کابینہ کی کوئی قرارداد بھی جذباتی طور پر مجھے متاثر کرسکے [illegible] میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں آپ کی کابینہ کے بھیجے ہوئے پیغام سے واقعی طور پر دلی تاثر محسوس کر رہا ہوں۔

میں خاص طور پر پیغام کے اس حصے سے متاثر ہوا ہوں جس میں میری بیوی کی خدمات کو سراہا گیا ہے۔ اور خراج تحسین پیش کی گئی ہے۔ یہ ہماری خاندانی یادگاروں میں گران قدر اضافہ ہوگا۔ اور ہم اسے بڑے خلوص سے محفوظ رکھیں گے۔

میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ اگر آپ میری جانب سے اپنی کابینہ کو میرا شکریہ پہونچا دیں۔ اور انھیں مطلع کریں کہ ایسے نازک دور میں آپ نے مجھے اشتراک عمل کا موقع دے کر میری حوصلہ افزائی کی۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ مستقبل میں ہندوستان امکانی ترقی کر سکے۔

آپ کا مخلص

ماونٹ بیٹن آف برما

آسٹریلیا کے برآمدی گیہوں

ملبورن۔ کل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آسٹریلیا نے اپنے برآمد کرنے والے گیہوں کی قیمت کو ۲۰ پنس فی بوشل سے گھٹا کر ۱۸ پنس فی بوشل کر دیا ہے۔

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO.
A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے
۴۰۶

احسن مجمی

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۷ر -/۱۲
ششماہی ۴ر 3/8
سہ ماہی ۲ر -/2
فی پرچہ دو آنہ
۲ر

ایڈیٹر
خولجہ
عبد السلام

VOL. 47 NO. 27	Cawnpore. Saturday 3rd JULY 1948	کانپور شنبہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۲۴ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۷ نمبر ۲۷

ادبیات

مہاتما گاندھی

(از جناب سرور وتش عسکری طباطبائی لکھنوی)

بول بالا ہے مرا عشق کے افسانے میں
دھوم مسجد میں ہے۔ چرچا ہے صنمخانے میں

اپنی فطرت کی برائی ہے حقیقی ابلیس
میں نہ آیا کبھی ابلیس کے بہکانے میں

وہ مئے مہر و وفا نشہ ہے جس کا ابدی
روح اس مئے کی کھنچ آئی مرے پیمانے میں

خون ناحق سے مرے۔ خون ضعیفی سے مرے
پھوٹ نکلیں گی بہاریں مرے ویرانے میں

ہاں نہ گھبراؤ۔ سب آئینگے یہیں پھر پھر کر
نال قوموں کی گڑی ہے مرے میخانے میں

خلق۔ ایثار۔ مساوات۔ محبت۔ انصاف
ایسے ٹکڑے ہیں بہت سے مرے افسانے میں

خوش ہوں اس زندگی درد و محن سے اپنی
کہ کٹی خدمت انسان بجا لانے میں

شکر صد شکر ہوا فخر شہادت بھی نصیب!
اسی سرخی کی کمی تھی مرے افسانے میں!

دنیائے اسلام

عرب فلسطین میں مزید التوائے جنگ کو تیار نہیں

لندن۔ ۲۲ جون۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبد الرحمن عزام پاشا نے آج دمشق میں ایک سیاسی فوجی کانفرنس میں بعد کہا کہ عرب حکومتیں اس پر ہرگز تیار نہ ہونگی کہ چار ہفتے کے التوائے جنگ کو جسے آج تیرھواں دن ہے۔ مزید توسیع کر دی جائے عرب التوائے جنگ پر بالکل تیار نہ تھے لیکن انھوں نے اسے صرف اس وجہ سے قبول کر لیا کہ ان پر جنگ جو اور متشدد ہونے کا الزام عائد نہ ہو سکے۔ التوائے جنگ کی شرطوں کی خلاف ورزی پر یہودیوں کے خلاف احتجاج کا سلسلہ جاری رکھنا بالکل بیکار سی چیز ہے۔ اس کے بعد عزام پاشا قاہرہ سے آج اپنے ہیڈکوارٹر عمان کو روانہ ہو گئے انھوں نے قاہرہ میں رہ کر دو دن تک شاہ فاروق سے گفتگو کی۔ قاہرہ سے روانگی سے قبل شاہ عبد اللہ فلسطین کے مسئلہ میں مصر کی قیادت کو تسلیم کیا۔ اور کہا کہ میں شاہ فاروق کا پورا پورا مؤید اور ہم خیال ہوں فلسطین کے بارے میں عرب کبھی کسی ایسے حل کو منظور نہ کریں گے جس کی وجہ سے فلسطین میں عربوں کے اقتدار پر اثر نہ پڑتا ہو۔ یا صیہونی حکومت کے قیام کا امکان پیدا ہوتا ہو۔

دمشق کے مقام پر عزام پاشا نے جو بیان دیا تھا اس میں یہ بھی کہا تھا کہ عربوں نے یہ بالکل طے کر لیا ہے کہ وہ یہودیوں کی بے روک ٹوک بحری قزاقی کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ عرب یہ نہیں چاہتے کہ وہ یہودیوں کی خلاف ورزی کو حیلہ قرار دے کر خود بھی التوائے جنگ کی شرطوں کی خلاف ورزی کرنے لگیں۔ بلکہ اس کے بجائے وہ انفرادی طور پر ان کے ہر حملہ کا جواب دیں گے۔ انھوں نے آگے چل کر کہا کہ میں عرب ممالک کے دار السلطنتوں کا دورہ کر رہا ہوں۔ تاکہ فوجی سول کران پر اس ضرورت کو واضح کر دوں کہ آئندہ یہودیوں کی طرف سے جو خلاف ورزیاں کی جائیں ان کا تیزی سے جواب دیا جائے یہی ایک طریقہ ہے جس سے یہودیوں کو عقل آ سکتی ہے کل رات گئے تک تل ابیب کے مقام پر ایک صحافتی کانفرنس میں عرب لیگ لیڈر نے اس ہنگامہ کو جو ارگن اور ہگانا والوں کے درمیان ہوا تھا۔ ایک ایسا مضحکہ خیز کام بتایا جسے بہت اچھی طرح انجام دیا گیا ہو۔

یہودی وزیر خارجہ موسیٰ شرطاق نے کہا کہ اسرائیلی حکومت کو داخلی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت سیاسی اور نراجی فوج کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ادارہ اقوام متحدہ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے ثالث کاونٹ فاک برناڈوٹ جو ارگن اور ہگانا والوں کے باہمی تصادم کی تحقیقات کے لئے تل ابیب آنے والے تھے آج نہیں پہونچے۔ رہوڈس سے اطلاع آئی ہے کہ برناڈوٹ نے طے کیا ہے کہ وہ رہوڈس میں رہ کر اس مشاہدے کی رپورٹ کا انتظار کریں گے۔ جو انھوں نے حالات کا اندازہ کرنے تل ابیب بھیجا ہے۔

شاہ عبد اللہ سلطان ابن سعود سے ملنے جا رہے ہیں

یروشلم فلسطین میں ایک ماہ کی عارضی صلح کے قیام کو پندرہ دن گذر چکے ہیں۔ اور اب یروشلم میں مایوسی پیدا ہو چلی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا ۹ جولائی سے پھر جنگ چھڑ جائیگی؟ اس خیال کے ساتھ غذا پانی اور بجلی کی قلت کا تصور بھی وابستہ ہے۔ اس لئے کہ اس وقت یروشلم میں جو کچھ تھوڑی بہت آسانیاں ہیں جنگ چھڑنے پر ختم ہو جائیں گی۔ امریکی حکام کی نگرانی میں ایندھن اور غذا سے بھری ہوئی لاریاں روزانہ یروشلم پہونچ رہی ہیں۔ اگرچہ شہر کی غذائی صورت حال ابھی اعتدال پر نہیں آئی ہے لیکن یہاں کے باشندوں کو تقریباً دو ماہ کے بعد پہلی بار تازہ ترکاریاں وغیرہ کھانے کو مل رہی ہیں۔ بجلی گھروں کے لئے ایندھن فراہم کیا جا رہا ہے لیکن ابھی کارخانوں کو شاید فراہم نہ ہو سکے۔ یروشلم کے برخلاف تل ابیب میں بڑی حد تک سکون و اطمینان پیدا ہے۔ جہاں کے باشندے پچھلے دنوں مختلف یہودی فرقوں کے اختلافات میں الجھے ہوئے تھے۔ بہرحال یروشلم کی بہ نسبت تل ابیب میں عربوں سے دوبارہ جنگ کا امکان کم پایا جاتا ہے اس لئے کہ عام طور پر یہاں یہ سمجھا جا رہا ہے کہ عرب اب کبھی سر نہیں اٹھا سکتے۔

ثالث کی رپورٹ۔ لیک سکسس سے آئی ہوئی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے ثالث برناڈوٹ ٹرک نے حفاظتی کونسل کے صدر کے نام اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ مصری آتش باروں نے اقوام متحدہ کے جن ہوائی جہازوں پر حملہ کیا تھا۔ اس پر انھوں نے حکومت مصر سے سخت احتجاج کیا ہے۔ رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ ۲۲ جون کو حکومت مصر کو لکھا گیا کہ غذا کے قافلوں کو یہودیوں کی بستیوں میں جانے کا راستہ دیدے۔ اس لئے کہ یہودیوں کو بھوکا مارنا گویا عربوں کو جنگی حیثیت سے تقویت پہنچانا ہے لیکن حکومت مصر نے اس بات کو منظور نہ کیا۔ بلکہ یہ کہا کہ ان غذائی قافلوں کی روانگی منسوخ کر دی جائے لیکن ان قافلوں کو روانہ کر دیا گیا۔

اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں پر اس وقت حملہ کیا گیا جبکہ وہ ایک یہودی بستی میں اتر رہے تھے۔

اسرائیلی حکومت کا بیان۔ کل اسرائیلی حکومت کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ مصریوں کی طرف سے عارضی صلح کی خلاف ورزی کے بعد اقوام متحدہ کے مشاہدین مصری کمان ڈران چیف کے زیر کمان علاقے سے واپس بلائے جا رہے ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جمعہ کو مصری حکومت نے عارضی صلح کے احکام کی خلاف ورزی کی اور غذا کے ایک قافلے کو یہودی بستی میں داخل ہونے سے روکا عبد اللہ کی روانگی۔ کل رات شاہ عبد اللہ کیس عرب کی سلامی لیتے ہوئے دار الحکومت عمان سے ریاض روانہ ہو گئے جہاں وہ شاہ ابن سعود سے ملاقات کر کے فلسطین کے متعلق ان سے اہم گفتگو کریں گے۔ شاہ عبد اللہ اس سے قبل ایک بیان میں اس خیال کو پھر دہرا چکے ہیں کہ جب تک یہودی ریاست کا خاتمہ نہ کر دیا جائے گا اس وقت تک عرب جنگ سے باز نہ آئیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جالِ بزنو حق عزم ستیز ہے | زبان بھی ہے ہر جوہر دلبری

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۴۷ | کانپور شنبہ ۳ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۷

مسٹر چرچل کی تقریر پر سردار پٹیل کا انتباہ

نئی دہلی ۲۹ جون۔ نائب وزیراعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آج دہرہ دون سے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں مسٹر چرچل کی اس تقریر پر اظہار خیال ہے جو انھوں نے دارالعوام میں حیدرآباد کے متعلق کی تھی اور کہا ہے کہ ملک میں ملک معظم کی حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر اس کی یہ خواہش ہے کہ ہندوستان برطانیہ سے دوستانہ تعلقات قائم رکھے تو اُسے اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ کوئی شخص ہندوستان کے متعلق اس قسم کی معاندانہ اور زہریلی باتیں نہ کرے۔ اور برطانی مدبرین ہمارے ملک کے بارے میں شائستہ طریقہ پر گفتگو کر سکیں۔

انھوں نے کہا کہ اگر نظام حکومت کے اس پرانے تصور کو ترک کر دیتے جس میں ایک متشددانہ اقلیت کے ذریعہ چنے ہوئے لوگ حکومت کرتے ہیں۔ اور جمہوری طریقہ کو اختیار کر کے عوام کی ان خواہشات کو منظور کرتے جو ان کے چنے ہوئے نمائندوں کے ذریعہ ظاہر کردی جائیں تو حیدرآباد کا مسئلہ پرامن طریقہ پر حل کیا جا سکتا تھا۔ انھیں جغرافیائی، معاشی اور ان دوسرے عناصر کو ماننا چاہئے تھا۔ جو حیدرآباد اور ہندوستان کے تعلقات کے سلسلہ میں اثر انداز ہوتے ہیں۔

اب اگر نظام کو کسی زحمت کا سامنا کرنا پڑے تو اس کی ذمہ داری ہندوستانی یونین پر نہیں بلکہ کسی اور پر ہوگی۔

سردار پٹیل نے کہا کہ مسٹر چرچل حزب مخالف کے لیڈر اور زمانہ جنگ کے وزیراعظم۔ شاہی القاب سے شہنشاہ ہند نکل جانے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے حسب عادت بے تکے پن سے ہندوستان کے خلاف زہر اگلنے لگے۔ مسٹر چرچل جب کابینہ میں تھے۔ اور اب جب کہ وہ حزب مخالف کے لیڈر ہیں۔ ہر زمانہ میں ان کا رویہ ہندوستان کے متعلق تباہ کن رہا ہے۔ انھوں نے ہر موقع پر اپنی مداخلت سے ہندوستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ اور اگر غور کیا جائے تو نہ صرف ہندوستان کو بلکہ خود اپنے ملک کو نقصان پہونچانا چاہا۔

مسٹر چرچل ایک بے شرم سامراجی ہیں اور جب کہ سامراج اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے۔ وہ ایک ضدی آمر کی طرح اسی پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور تخیل اور ذہانت سے کوئی کام نہیں لیتے ہیں۔ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان دوستی قائم کرنے کی بہت سی کوششیں اس لئے ناکام رہیں کہ مسٹر چرچل نے واقعات کا سامنا کرنے سے انکار کیا۔ اور انہیں اپنے مفید مطلب بنا کر پیش کرنے کی ناکام کوشش کی۔

یہ سب کو معلوم ہے کہ کرپس کی پیش کش کے موقعہ پر گفت وشنید صرف انہی کی وجہ سے کامیاب نہ ہوسکی۔ انھیں کی ذات سے مسٹر روز ولیٹ کی وہ کوششیں جو انھوں نے جنگ کے موقعہ پر ہندوستان کے جائز حقوق مان کر اس کا دلی اشتراک عمل حاصل کرنے کے لئے کی تھیں۔ ناکامیاب رہیں۔ اسی لارڈ ویول کے زمانہ میں شملہ کانفرنس کی ناکامی کا باعث آپ ہی کی ذات بابرکات تھی اگر ان کوششوں میں سے کوئی کوشش بھی کامیاب ہوجاتی تو ہندوستان اور برطانی ہندوستانی تعلقات دونوں کی تاریخ اب سے بالکل مختلف ہوتی ممکن ہے کہ ہم تقسیم اور اس کی لائی ہوئی مصیبت سے بچ جاتے۔ یہ تو کہئے برطانیہ کی خوش قسمتی اور وہاں کے رائے دہندوں کی دانشمندی سے مسٹر چرچل کی حکومت عین اس وقت ختم ہوئی جبکہ جام لبریز ہوچکا تھا۔ اور اس کے چھلکنے میں کوئی کسر باقی نہ رہ گئی تھی اس کے بعد لیبر حکومت آئی اور برطانی مدبرین میں سے ایک سب سے زیادہ عقلمند شخص لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ایک بہادرانہ اور دانشمندانہ اقدام کر کے پوری فضا کو تبدیل کر دیا۔ اور دوستی اور خلوص کو از سر نو بنیاد ڈالی۔ اور اس نے اس مسموم فضا کو جو چرچل کی حکومت نے پیدا کر دی تھی۔ تقریباً ختم کردی لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسٹر چرچل ابھی تک اپنے پرانے مرض ہند دشمنی میں مبتلا ہیں۔ اور اس خوشگوار فضا کو جو پیدا کی گئی ہے۔ اسے ختم کر دینے پر تلے ہوئے ہیں۔

ان باتوں کے پیش نظر میں ملک معظم کی حکومت کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ہندوستان اور برطانیہ عظمیٰ میں دوستانہ تعلقات استوار رکھنا چاہتی ہے تو اسے اسی کے زہریلے اور ناپاک حملے نہ کئے جائیں۔ اور یہ کہ برطانی سیاست دان اور دوسرے اشخاص ہندوستان سے دوستی اور اخلاق کے لب ولہجہ میں گفتگو کر سکیں۔ اس تعصب وجہالت کی جڑیں سالہا سال سے اتنی مضبوط ہوچکی ہیں۔ کہ اب اسے دور کرنا بعض اشخاص کے لئے بڑا دشوار ہوگا۔ لیکن اگر آئندہ کے لئے کسی افسوسناک واقعہ کا سدباب کرنا ہے تو اس تعصب کو اکھاڑ پھینکنا ہوگا۔

مسٹر چرچل نے حکومت ہند اور اس کے عوام پر کتنے شر انگیز اور بس بھرے حملے کئے ہیں۔ اس کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ گذشتہ سال جولائی میں برطانی پارلیمنٹ میں ہندوستان کی آزادی کا قانون منظور کر کے تمام پارٹیوں نے جو ذمہ داری لی ہے۔ مسٹر چرچل اس ذمہ داری کو لغو ٹھہراتے ہیں۔ ہم تو پہلے ہی سمجھ چکے ہیں کہ اگر ہندوستان کے لئے آزادی کی آخری اور قطعی منظوری کو کسی پارٹی کا مسئلہ بنا دیا گیا تو ہماری دشواریاں کئی گنا بڑھ جائیں گی۔ ہم ہندوستان اور برطانیہ دونوں کے ان خود غرض عناصر کو خوب سمجھ چکے ہیں جن کو ہندوستان کا ترک کر دینا بڑا ہی دشوار اور شاق گذرا ہے۔ چنانچہ اس نیت سے عملی طور پر ہندوستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ وسیع پیمانہ پر ہنگامے اور فساد اٹھائے جا رہے ہیں۔ اور اس وقت بھی جبکہ ہندوستان میں برطانیہ کی شخصی حکومت قائم ہورہی تھی۔ مسٹر چرچل کے کارندے اپنی تخریبی کارروائیوں اور تہذیب کی غارت گری میں مصروف تھے۔

مسٹر چرچل ایک ذمہ دار اور دیانت دار شخص ہیں۔ اور اس سمجھوتہ کی شرائط کے پابند رہیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی اب بالکل ظاہر ہے کہ وہ ہندوستان کو ایک آزاد وخود مختار ملک نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

بیرونی معاملات کی بحث میں مسٹر بٹلر کا حیدرآباد کے متعلق بیجا حوالہ یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ قدامت پسندوں کا ایک گروہ ہندوستان کی سو بختوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

مسٹر چرچل کی پارلیمنٹ میں تقریر اور اس کے بعد قدامت پسندوں کے مظاہرے میں ان کا بیان یہ بتاتے ہیں کہ برطانی عوام کو برطانیہ کے وفادار اتحادی (حیدرآباد) کے موافق اور ہندوستان کے خلاف ابھارنا چاہتے ہیں۔ میں ان کوششوں کے خلاف برطانی عوام کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد کا مسئلہ پرامن طریقے پر طے ہوسکتا ہے۔ اگر نظام یہ قدامت پسند خیال چھوڑ دیں۔ کہ وہ ایک فوجی اقلیت کی مدد سے حکومت کر سکتے ہیں۔ اور جمہوری طریقوں کے مطابق عوام کے منتخب شدہ نمایندوں کی رائے پر عمل کریں۔ اس کے علاوہ نظام حیدرآباد۔ ہندوستان کے تعلقات کے سلسلہ میں جغرافیائی معاشی اور دوسرے لازمی تعلقات کا بھی

صوبائی کانگریس کونسل کا جلسہ

لکھنؤ ۳۰ جون۔ آج صوبہ کانگریس کی کونسل کا جلسہ صوبہ کانگریس کمیٹی کے دفتر میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن قائم مقام صدر کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں پنڈت جواہر لال نہرو خاص طور پر شریک ہوئے تھے۔ پنڈت گووند بلبھ پنت پنڈت کیشو دیو مالویہ مسٹر لال بہادر شاستری مسٹر سی بی گپتا پنڈت بال کرشن شرما سید مظفر حسین وغیرہ شریک ہوئے یہ معلوم ہوا ہے کہ کونسل کا ایجنڈا طویل نہ تھا۔ بلکہ کونسل کے سامنے صرف ایک ہی اہم سوال تھا۔ اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور مسٹر رفیع احمد قدوائی کا صدارت کے سلسلہ میں مقابلہ اس سلسلہ میں آج خاص طور پر پنڈت جواہر لال نہرو دہلی سے لکھنؤ تشریف لائے تھے جلسہ گیارہ بجے شروع ہوا۔ اور پونے ۳ گھنٹہ تک جاری رہا لیکن یہ معلوم نہیں ہوا کہ فیصلہ کیا ہوا لیکن جلسہ کے ختم ہونے کے بعد تمام لوگ اس طرح خوش خوش باہر آرہے تھے جیسے انھوں نے کسی اہم مسئلہ کا حل تلاش کر لیا ہے۔ سب سے پہلے پنڈت پنت باہر نکلے۔ اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو جو بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی پیٹھ کو سہارا دئے ہوئے انھیں باہر لائے۔ ان لوگوں نے صدارت کے انتخابی مسئلے کے سلسلہ میں کچھ نہیں بتایا۔ پنڈت پنت نے صرف یہ کہا کہ ۴ جولائی کو بہر حال صوبہ کانگریس کا جلسہ تو ہوگا۔ مسٹر لال بہادر شاستری نے کہا کہ ہم لوگ ہر مسئلہ کو خوبصورتی سے طے کرتے ہیں۔

مسٹر رفیع احمد کے حامیوں کا خیال ہے کہ مسٹر رفیع احمد قدوائی صوبہ کانگریس کی صدارت کے امیدوار اب بھی ہیں۔ اور رہیں گے۔ ان کے نام کی واپسی کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ خیال کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی آمد سے اس مسئلہ کو سلجھانے میں کوئی مدد ملی یا یہ کہ اس کا کوئی دوسرا حل تلاش ہوسکا۔ غلط ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کونسل کے جلسہ میں سیاسی حالات پر کچھ تبصرہ کیا اور دنیا کے حال کے ساتھ یہاں کے صورت حال بھی لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس بات کی اپیل کی کہ وہ اپنے معاملات کو عمدگی سے سلجھائیں۔ اس لئے اب یہ یقین کیا جاتا ہے کہ صدارت کے سلسلہ میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور مسٹر رفیع احمد قدوائی کے درمیان مقابلہ ہوگا۔

فلسطین برطانی قبضہ سے آزاد

حیفہ ۳۰ جون۔ آج حیفہ کی بندرگاہ سے برطانیہ کا آخری فوجی کارروان روانہ ہوگیا۔ اور ایک چوتھائی صدی کے بعد فلسطین کی سرزمین برطانیہ کے قبضہ سے آزاد ہوگئی۔

حیفہ اب اقوام متحدہ کے شاہدین کی نگرانی میں یہودیوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

گذشتہ دوشنبہ کو جو دو برطانی ٹینک چرا لئے گئے ہیں۔ وہ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ برطانی آتش بار طیارے ان کی سراغ رسانی میں سرگرداں ہیں۔

صلح کے لئے اقوام متحدہ کے ثالث کی پیش کردہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے عرب مجلس اعلیٰ کی سیاسی کمیٹی کا ایک اجلاس آج قاہرہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

دوسری طرف تل ابیب میں یہودی بھی ان تجاویز پر غور کر رہے ہیں۔ شاہ عبداللہ سلطان ابن سعود سے ملنے کے بعد آج بغداد پہونچ رہے ہیں۔

ابن سعود اور شاہ عبداللہ

قاہرہ ۳۰ جون۔ ۲۵ سال کے بعد کل شاہ عبداللہ اور شاہ ابن سعود کے درمیان ریاض کے مقام پر ایک تاریخی ملاقات ہوئی۔ گفتگو کے بعد عرب لیگ کی جانب سے دونوں کا جو مشترکہ بیان شائع کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ان کے درمیان مکمل اتفاق پایا جاتا ہے خصوصیت کے ساتھ فلسطین کے بارے میں۔

انھوں نے اپنے بارے میں کہا کہ ہم عرب لیگ کے تمام فیصلوں کو جو لیگ کے منشور کے مطابق کئے جائیں گے پوری تائید کریں گے خصوصیت کے ساتھ فلسطین کے بارے میں جو فیصلے ہوں گے۔ ان کی تائید ہمارا فرض ہوگا۔ ہم فلسطین میں عربوں کی مکمل آزادی اور خودمختاری قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم عرب لیگ اور اس کی سیاسی کمیٹی پر پورا اعتماد کرتے ہیں۔

اگر عرب لیگ کو مجبوراً جنگ کرنا پڑی تو وہ جنگ عربوں کے بنیادی مفاد۔ وقار، آزادی اور امن کی غرض سے ہوگی

ہم سے دست بردار نہ ہوئے تو بہت سخت مقابلہ

آئینہ کانپور

بجلی کے نرخ میں اضافہ

۲۹ جون کو انڈسٹریل فریڈ اور دوسرے ممتاز حضرات کا ایک جلسہ جس میں تقریباً ۸۰ حضرات شریک تھے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مسٹر صدیق حسن سکریٹری پی ڈبلیو ڈی نے کی۔ مسٹر صدیق حسن نے کہا کہ کانپور الکٹرک سپلائی انڈرٹیکنگ کا خرچ ۱۰۸ لاکھ روپیہ اور آمدنی ۷۰ لاکھ روپیہ ہے یعنی ۳۸ لاکھ روپیہ نقصان ہورہا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جلسے میں یہ طے ہوا کہ بجلی کے استعمال کرنے والے کو ۳ ماہ کا نوٹس دیا جائے اور اس میعاد کے ختم ہونے پر بجلی کی قیمت میں ۵۰ یا ۷۰ فیصدی کا اضافہ کیا جائے۔

ٹیکنیکل پہلوؤں پر مزید غور کیا جائے گا۔

ہنگامہ سے پہلے ۴۲ لاکھ سالانہ کا منافع حصہ داروں کو دیا جاتا تھا لیکن انتظام کی تبدیلی کے ساتھ ہی بجائے نفع ہونے کے ۳۸ لاکھ کا نقصان ہے۔ جو کافی فکرمندی کی بات ہے اور آگے چل کر یہ غور کرنا ہوگا کہ انڈسٹری لمیٹڈ فرموں کے ہاتھ میں کچھ ہے یا گورنمنٹ کے پاس کیونکہ الکٹرک کمپنی کا تجربہ کافی پریشانی کا باعث ہے۔

بندر نکالنے کی اسکیم

کانپور میونسپل بورڈ میں اس وقت شہر سے بندروں کے نکالنے کے مسئلہ پر خاص توجہ دی جارہی ہے۔ بندر پکڑنے والے باہر سے بلائے جا رہے ہیں۔ ریلوے سے باہر بھیجنے کے لئے ویگن مانگے جا رہے ہیں۔

گایوں کے پکڑنے کا مسئلہ

جو لوگ گائے پال کر ان کو سڑکوں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی وجہ سے پبلک کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں یوپی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق کانپور میونسپل بورڈ نے گایوں کے پکڑ کر کانجی ہاؤس بھیجنے کے لئے ایک اسٹاف بھی رکھا ہے۔ اس گرفتاری کے سلسلہ میں پبلک اور جانوروں کے پکڑنے والوں میں خفیف سی مارپیٹ بھی ہوئی جس میں پکڑنے والے زخمی ہوئے۔ اور پبلک کے ۱۲ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس

ریاست حیدرآباد

بمبئی ۲۹ جون۔ حکومت ہند کے وزیر رسل ورسائل مسٹر رفیع احمد قدوائی نے آج ایک صحافتی کانفرنس میں اس بات کی تصدیق کی کہ ریاست حیدرآباد کے علاقہ سے گذرنے والے تمام ہوائی جہازوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ کسی غرض سے بھی حیدرآباد کے کسی ہوائی اڈے پر نہ اتریں۔ وزیر رسل ورسائل نے اس اقدام کی کوئی وجہ نہیں بتائی ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی نے اپنی صحافتی کانفرنس جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حیدرآباد سے تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ اور اس کے منقطع کرنے کا کوئی خیال نہیں ہے ریلیں بھی حیدرآباد سے گذر رہی ہیں۔ لیکن ان کی آمد ورفت میں کمی ضرور کر دی گئی ہے۔ اور مسافر گاڑیوں کے ساتھ مسلح پولیس اور فوج کو تعینات کر دیا جاتا ہے۔

نظام کے ایک ارب کے تمسکات

نئی دہلی۔ یکم جولائی۔ آج حکومت ہند نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کی رو سے نظام کے ۹۰ کروڑ سے ۱۰۰ کروڑ روپیہ تک کے ان تمسکات کی منتقلی جو حکومت ہند کے پاس ہیں۔ روک دی گئی ہے۔ حکومت نظام کو سود ملتا رہے گا۔ لیکن اگر وہ ان تمسکات کو منتقل کرنا چاہیں گے تو حکومت ہند کی منظوری کے بغیر ایسا نہ کر سکیں گے۔

اس آرڈیننس کا نفاذ ان ۲۰ کروڑ کے تمسکات پر بھی ہوگا جو نظام کی حکومت پاکستان کو دے چکی ہے۔ یہ تمسکات اب بھی حکومت ہند کے قبضہ میں ہیں۔

پراونشل کانگریس

یوپی پراونشل کانگریس کی صدارت کا انتخاب ۴ جولائی کو لکھنؤ میں ہوگا۔ سری پرشوتم داس ٹنڈن اور مسٹر رفیع احمد قدوائی دونوں اس وقت تک امیدوار ہیں۔

سلسلہ میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کانپور میونسپل بورڈ اطلاع دیتے ہیں کہ یہ خبر بے بنیاد ہے کہ جانوروں کے پکڑنے کا کام کلکٹر صاحب نے بند کر دیا ہے۔ کام بدستور جاری ہے۔ میونسپل بورڈ گرفتار شدہ جانوروں کے لئے چراگاہوں کا انتظام بھی کر رہی ہے۔ تاکہ جانوروں کو کھانے کی تکلیف نہ ہونے پاوے۔ میونسپل بورڈ نے کتوں کے مارنے اور گرفتار کرنے کا بھی انتظام کیا ہے۔

سیل ٹیکس

بابو دبی سنگھ بھارگو اسیوٹنٹ کمشنر اطلاع دیتے ہیں کہ اسکولوں کی کاپیاں، سائنس کا سامان، کھیل کود کے سامان، کسرت کی چیزیں اور نقشے وغیرہ سیل ٹیکس سے آزاد رکھے جادیں کیونکہ یہ چیزیں طالب علموں سے تعلق رکھتی ہیں۔

وکٹوریہ مل میں ہڑتال

۲۵ جون کو وکٹوریہ مل میں ہڑتال ہوئی تھی جس کی وجہ سے منتظمان مل نے کارخانہ بند کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ہڑتال کمیونسٹوں نے بونس کے مطالبہ پر کرائی ہے۔ مل مالکان اس ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ بلا کسی نوٹس کے کیگئی ہے۔ بونس کی تقسیم کا معاملہ ثالثی میں ہے اور اداؤ کا معاملہ پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔

مل نے بعض ملازمان کو علیحدہ کرنے کا نوٹس دیا تھا اس پر بھی گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔

مل یونین

موتی مل یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی نے لیبر جانچ کمیٹی کی غیرمعمولی تساہلی کی پالیسی پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ گورنمنٹ کا محکمہ لیبر کی کارروائی مزدوروں کے خلاف ہے جو کانگریس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اور گورنمنٹ سے جلد بورڈ [illegible] کرنے کی اپیل کی ہے اور مزدوروں کے رہائشی مسئلے کے حل کرنے کا حکم [illegible] مطالبہ کیا ہے اور وکٹوریہ مل کی ہڑتال سے اپنی بے تعلقی [illegible]

یوپی چیمبر آف کامرس

[illegible] پرسنجت پروفٹ [illegible] نقصان دہ بتایا ہے۔

ناٹک کی سلور جبلی

۲۱ [illegible] ہوٹل دی کشمیر مال روڈ میں سردار سورن سنگھ دکش چند سیگل پر وپرائٹر پربھات ٹاکیز نے پربھات ٹاکیز میں ناٹک نامی تصویر کے ۲۵ ہفتے پورے کرتے یعنی سلور جوبلی منانے کی خوشی میں شہر کے حکام، کانگریسی لیڈران اور دیگر ممتاز حضرات کو ایک شاندار فروٹ پارٹی دی۔

ایٹ ہوم

مسٹر نول کشور بھرتیا منیجنگ ڈائرکٹر فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی نے مسٹر ایم اے عزیز انصاری سپرنٹنڈنٹ آف انشورنس گورنمنٹ ہند کی تشریف آوری کے سلسلہ میں ۲۹ جون کو شام کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

فیس میں اضافہ

کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے سکریٹری نے ڈگری کالجوں اور ہائی اسکولوں میں فیس بڑھانے کی پالیسی کی سخت مذمت کی ہے۔

ڈپٹی ٹاؤن راشننگ افیسر گرفتار

مسٹر کے پی ورما ڈپٹی ٹاؤن راشننگ افیسر کو گرفتار کر کے پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ آپ پر دفتر کی بعض فائلوں کے خرد برد کرنے کا الزام ہے۔

ادارہ ادب عالیہ

۴ جولائی ۲ بجے دن کو ادب عالیہ کا ایک مشاعرہ جناب مسٹر حبیب احمد صدیقی ڈپٹی ڈائرکٹر تعلیمات لکھنؤ کی صدارت میں جناب حافظ محمد صدیق صاحب کے بنگلہ پر منعقد ہوگا۔

روشنی عالم کا داخلہ ممنوع

ریاست رامپور سے ایک رسالہ پندرہ روزہ روشنی عالم شائع ہوتا ہے جس کا صوبہ متحدہ میں داخلہ گورنر صوبہ نے ممنوع قرار دیدیا ہے۔

اسمبلی کے ضمنی انتخابات

یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخابات ہوئے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً ہر نشست پر سوشلسٹ امیدوار کانگریسی کے امیدواروں سے ہار جائیں گے۔

کانپور میں بارش کی کمی

کانپور میں اب تک صرف ایک دن (۲۹ جون) ایک ہلکی سی بارش ہوئی۔ بلا بارش کے اہل شہر سخت پریشان

[illegible]

معلوم ہوا ہے کہ لاہور سے ایک نیا ماہنامہ جاری ہوا ہے جس کا ایک مستقل عنوان "طنز و مزاح" ہے۔ اس میں لاہور کے روزناموں کے ایک طنز نگار حاجی لق لق کی شان میں اس بات پر ریڈیو والوں سے خفا کی ہیں کہ ان کا پروگرام نہیں ہوتا ہے۔ کچھ مذاق اڑایا گیا ہے تمام ان دو دو ڈانٹ نقروں پر ٹوٹی ہے۔
اگر سب حاجی صاحب کی تعریف نہ کریں تو ہم حاجی صاحب کی خدمت میں ایک بوتل پیش کریں گے۔ اور اگر ہمارا کہنا صحیح ثابت ہوا تو ریڈیو والوں کو "بلیک اینڈ وائٹ" کرنی ہوگی۔

شاید وہ دن دور نہیں جب کہ پاکستان میں جوتی چھاؤں کے مذاق میں شراب کی بوتلیں چلیں گی۔

بیادر اسٹیشن پر ایک زبردست ڈراما ۱۳ جون کو دیکھنے میں آیا۔ ایک شخص اسٹیشن پر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کے خلاف ایک عدالتی ڈگری تھی اور اس کی رو سے اسے یہ حق حاصل تھا کہ وہ جس چیز کو چاہے اپنی رقم وصول کرنے کے لئے قرق کرلے۔
قرقی والے صاحب اسٹیشن پر نظریں دوڑا رہے تھے کہ میں کس چیز کا انتخاب کروں۔ کہ اتنے میں دہلی احمد آباد میل اسٹیشن پر آگیا۔ قرقی والے صاحب نے کہا کہ میں میل پر قبضہ کرتا ہوں۔
اسٹیشن ماسٹر نے کہا کہ آپ میل پر قبضہ نہ کیجئے۔ کوئی اور دوسری چیز منتخب کرلیجئے جس سے کہ آپ کی رقم وصول ہو سکے۔
لیکن قرقی والے صاحب اس پر کسی طرح راضی نہ ہوئے اور انھوں نے کہا کہ "میں میل پر قبضہ کرتا ہوں اور تم یا کوئی ریلوے افسر اگر اس قبضے کی راہ میں رکاوٹ ڈالے گا۔ تو از روئے قانون مجرم قرار پائے گا۔"
اسٹیشن نے کہا کہ میل تو اس ریلوے کی ملکیت نہیں ہے البتہ انجن ہے۔ سو اس پر آپ کا قبضہ تسلیم۔ آپ اسے فی الفور اسے باہر اسٹیشن سے لے جائیں۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو ریلوے کے آمد و رفت میں خلل ڈالنے کے الزام مجرم قرار پائیں گے۔ یہ سن کر قرقی والے صاحب سٹ پٹا گئے۔
اسٹیشن ماسٹر نے ان پر میل ٹرین روکنے کے الزام میں مقدمہ دائر کر دیا۔

شکسپیر نے شائی لاک کا جو قصہ لکھا تھا وہ امر معلوم ہوتا ہے۔
شائی لاک نے ایک شخص کو اس شرط پر قرض دیا تھا کہ اگر مقروض وقت پر روپیہ نہ ادا کرے گا تو شائی لاک اس کے بدن سے جس جگہ سے چاہے گا آدھ سیر گوشت کاٹ لیگا۔
مقروض نے روپیہ ادا نہیں کیا۔ اور شائی لاک نے گوشت کے لئے دعویٰ کیا۔ شائی لاک کو دگنا تگنا روپیہ دینے کو کہا گیا۔ خوشامد و آمد کی گئی۔ پر وہ روپیہ لینے پر تیار نہیں ہوا۔
آخر مقروض کے وکیل نے کہا تم گوشت کاٹ لو۔ لیکن خون نہ نکلنے پائے لیکن خون نہ نکلنے پائے۔ کیونکہ دستاویز میں کہیں نہیں لکھا ہے اور نہ گوشت کم اور زیادہ ہو؟
نہ اس سے مقروض کو تکلیف ہو کیونکہ دستاویز میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔
(قومی آواز)

آئی اے ایس میں خواتین کا تقرر کا امکان

نئی دہلی۔ ۲۵ جون۔ حکومت ہند عنقریب ایک اعلان شائع کرنے والی ہے جس کی رو سے انڈین ایڈمنسٹریٹو اور پولس سروس میں خواتین لی جا سکیں گی۔

ادب لطیف

نغمۂ بیخودی

برجموہن ناتھ کاچر لکھنوی

میرے ساتھی! میرے گھڑے لبریز ہیں۔ منزل دور، راہ پرپیچ اور سنسان ہے۔ اُف کتنی طویل راہ! آہ! میں اس کشتی والے کی بانسری سن کر خود فراموش اور ہوش رفتہ ہو گئی تھی۔ ——— ہائے یہ مجھے کیا ہو گیا تھا؟؟
رات کی سیاہ پرچھائیاں، بھوتوں کے مانند رفتہ رفتہ زمین پر چھا رہی ہے۔ آہ! ذرا سننا تو! یہ کیا سفید پرندوں کی آواز ہے؟ ——— اور وہ یہ کیا الو کی چیخ سنائی دے رہی ہے۔ اس وقت سب کچھ تاریک ہے۔ مسافروں کے سہارے کے لئے چاند کی ٹھنڈی ٹھنڈی اوس میں ڈوبی ہوئی کرنیں بھی نہیں ہیں۔
اور راستہ سنسان اور تاریک ہے۔
اور اس تاریکی میں سانپ کا بھی کھٹکا ہے بھگوان میں تو جیسے مر جاؤں گی۔ میرا بھائی دل میں نہ جانے کیا سوچتا ہوگا کہ کہاں رہ گئی؟ اور میری ماں جب انتظار کرتے کرتے تھک کر سسکیاں بھر کر کہتی ہوں گی کہ ہے پرماتما جمنا کس قدر بڑھی ہوئی ہے۔ تو ہی میری بیٹی کو سلامتی سے پہنچا دے۔
میرے ساتھی! جمنا کا پانی دیوانہ وار چڑھ رہا ہے رات کی تاریکی میں کبھی سیاہ پرندے کے پھیلے ہوئے پروں کی دراز ہو رہی ہے قرائن و آثار تو یہی ہیں ——— اگر طوفان آہی گیا تو میں کیا کروں گی۔ ——— کیوں کر بچوں گی۔ اس کے تھپیڑوں سے۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کی چمک میرے دل میں کو ہلا دے گی۔
میرے بھگوان! مجھے اس طوفان سے بچا۔
میرے پیروں کو صحیح راستے پر لگا دے۔ مجھے منزل تک پہونچنے کی توفیق دے ورنہ میں جل بھون گی۔
(شریمتی سروجنی نائیڈو کی نظم کا آزاد ترجمہ)

مشرقی بنگال میں اقلیتوں کی نمائندگی

ڈھاکہ، ۲۰ رجون۔ حکومت مشرقی بنگال کے ایک اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے سب رجسٹرار کی ملازمتوں میں غیر مسلموں کو ۳۱ فیصدی سے زیادہ جگہیں دی ہیں۔ سب رجسٹراری کے لئے ۳۲ آدمی منتخب کئے گئے ہیں جن میں سے دس غیر مسلم ہیں۔
اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ یہ اقدام حکومت کے اس فیصلہ کے مطابق ہے جو اقلیتوں کے لئے تیس فی صدی ملازمتیں مخصوص کرنے کی بابت کیا گیا ہے۔ اعلانیہ میں یہ امید ظاہر کی گئی تھی کہ اب وہ غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ جو اخبارات کے ذریعہ پھیلائی جا رہی ہے کہ حکومت مغربی بنگال نے غیر مسلموں کی بابت جو وعدے کئے تھے ان پر عمل نہیں کر رہی ہے۔

مدراس میں اردو کا علاقہ

مدراس۔ ۲۶ جون۔ حکومت مدراس نے اپنے اس فیصلہ کے متعلق کہ ان مسلم علاقوں (تعلیمی) کو جن ذریعہ تعلیم اُردو ہے آیندہ سے اُردو کا علاقہ کہا جائیگا۔
اردو کا علاقہ ختم کردیا ہے جس میں مدراس۔ چنگل پٹ اور جنوبی ارکاٹ کے اضلاع شامل ہیں چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق راماند کا مسلم علاقہ توڑ دیا گیا ہے۔ اور اسے عام علاقہ میں شامل کیا گیا ہے۔

امریکہ اور اسرائیلی حکومت میں سفیروں کا تبادلہ

دمشق۔ ۲۰ جون۔ شامی وزیر اعظم۔ وزیر خارجہ اور عرب لیگ کونسل کے صدر جمیل مردم نے کہا کہ صدر ٹرومین کے منگل کے اعلان کے مطابق امریکہ اور اسرائیلی عارضی حکومت کے درمیان سفارتی مشن کے تبادلہ

عالم نسواں

لینن اور آزادی نسواں

روس کے اکتوبر کے اشتراکی انقلاب عظیم نے سیاسی اور اقتصادی زندگی میں عورتوں کو مساوی حقوق دیئے۔ سوویٹ حکومت نے اپنے قیام کے بعد چند ہی مہینوں میں ان تمام قوانین کو ختم کر دیا۔ جو عورتوں کو محکوم بنا کر سماجی زندگی میں ان کی تذلیل کا باعث ہوتے تھے لینن نے کہا روسی جمہوریت نے عملی طور پہاں تمام قوانین کو ایک قلم موقوف کر دیا۔ جو عورتوں کے مساوی حقوق کو پامال کرتے تھے۔
اور خود ہی قانون کی نظروں میں انھیں برابری کا درجہ دیدیا۔ لیکن لینن یہ سمجھتے کہ قانونی طور پر عورتوں کی مکمل آزادی تسلیم کر لینے کا پہلا ہی قدم ہے۔ اور دوسرا نہایت اہم کام یہ تھا کہ زمینوں اور صنعتوں کی ذاتی ملکیت کو ختم کیا جائے تاکہ عورتوں کو حقیقی آزادی کا ضروری اقتصادی ماحول پیدا ہو سکے۔
عورتوں کی حقیقی آزادی کی اقتصادی بنیاد دین تو اشتراکی اصولوں کے مطابق سوویت یونین کی پوری قومیت معیشت کی از سر نو تعمیر اور اشتراکی مزدوروں اور قومی ملکیت کی بنیاد ہر بڑی بڑی صنعتوں اور پنچایتی کھیتوں کے قیام پر منحصر ہوتی ہیں۔ ذرائع پیداوار کے قومی ملکیت میں جانے کے بعد ہی عورتیں اس قابل ہوئیں کہ وہ سماج کی آزاد اور برابر کی رکن ۔۔۔ بن کر رہیں اور کام کریں۔
لینن اور اسٹالن نے اشتراکی تعمیر کی کامیابی کی خاص شرائط میں عورتوں کا عملی طور پر کافی بڑی تعداد میں حصہ لینے کو بڑی اہمیت دی ہے سوویٹ حکومت نے تمام ملک میں جو کام شروع کر رکھا ہے جب اس میں لاکھوں اور کروڑوں عورتیں حصہ لیں گی تب ہی روس میں سوویت نظام حکومت اس مضبوطی سے قایم ہوگا کہ پھر کوئی بیرونی یا اندرونی دشمن سوویت جمہوریت کو نقصان نہیں پہونچا سکیگا " لینن۔
مردوں کے ساتھ برابری کے پورے حقوق حاصل کرنے اور عورتوں کی مکمل آزادی کے لئے لینن اسے نہایت اہم تصور کرتے تھے کہ عورتیں سماجی زندگی میں عملی طور پر حصہ لیں۔ انھوں نے کہا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ سماجی معیشت ہو اور عورتیں پیداوار کے عام کاموں میں حصہ لیں اسی صورت میں عورتوں کو وہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے جو مردوں کو حاصل ہے۔
سوویت اقتدار کے قایم ہونے کے بعد ابتدائی زمانہ ہی سے لینن نے صنعتوں کو چلانے اور حکومت کے فرائض انجام دینے کے لئے عورتوں کو زیادہ سے زیادہ کام پر لگانے کے سوال کو اٹھایا۔
اشتراکی تعمیر کے زبردست کام کو پورا کرنے کے لئے ملک میں کام کرنے والی ہر طاقت کا استعمال کرنا لازمی تھا۔ اس سلسلہ میں جوزف اسٹالن نے سوویت سوسائٹی کی اقتصادی سماجی اور سیاسی زندگی میں کام کرنے والی عورتوں کے مسئلہ کو اٹھایا۔ اور اس کی تشریح کی۔
عوام کے رہنماؤں لینن اور اسٹالن نے عورتوں کے سیاسی شعور کو ترقی دینے پر خاص توجہ دی اور سیاسی اور معاشی ترقی کے کاموں میں ان کی ہر کامیابی کو دیکھا اور بتایا کہ یہ نئے سماج میں عورت کی زبردست اہمیت کا ثبوت ہیں۔ عورتوں کو آزادی اور برابری کے حقوق ملنے کے بعد لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی تخلیقی قوتیں جو اب تک مردہ پڑی تھیں۔ وہ ابھر نے لگیں۔ سوویت حکومت کے تیس برسوں کے تجربے اس کی سب سے بڑی نظیر ہیں اشتراکی سماج کی موافق فضا میں عورتوں کی تمام تر روحانی قوتوں نے نشو و نما پائیں۔ اس کی قوت ارادی۔ مستقل مزاجی اور حب الوطنی اس کی قوت اور قابلیت اب اتنی زبردست قوت بن گئی ہیں کہ تاریخ میں اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ آزادی حاصل کرنے اور کام کرنے اور تخلیقی قوتوں میں حصہ لینے میں سوشلسٹ عورتوں نے زبردست اقدام کیا ہے۔

پر عربوں نے مناسب احتجاج کیا ہے۔

بچوں کی دنیا

ننھی منی کہانیاں

(از مسٹر محمود جاوید صاحب)

بچو! تم نے بڑی بڑی کہانیاں تو بہت پڑھی ہوں گی آؤ آج تمھیں ایسی ننھی منی کہانیاں سناؤں جیسے ننھے منے تم ہو۔
ایک دن کچھ لوگ بچوں کو لے کر بارش کے لئے دعا مانگنے کو چلے۔
ایک شخص نے پوچھا، بچوں کو کہاں لے جاتے ہو۔
وہ بولے۔ "دعا مانگنے۔ بچوں کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے" وہ آدمی بولا "اگر لڑکوں کی زیادہ دعا مقبول ہوتی تو ایک ماسٹر بھی زندہ نہ رہتا۔"

دو آدمی ناچ دیکھنے گئے ایک تھا اندھا اور دوسرا بہرا۔ رات بھر تماشہ دیکھ کر صبح کو واپس آرہے تھے راستہ میں ایک آدمی نے پوچھا "بھائی! ناچ کیسا تھا۔"
اندھے نے کہا،
آج صرف گانا ہوا۔ ناچ کل ہوگا۔

ایک صرف نام کا شاعر ایک اخبار کے ایڈیٹر کے پاس گیا اور بولا "ابھی تک آپ نے میری نظم نہیں چھاپی۔"
ایڈیٹر نے کہا۔ "اس دن تو کہہ دیا تھا کہ آپ کی نظم نہیں چھپے گی۔"
شاعر بولا۔ لیکن میری بیوی تو کہتی ہے کہ نظم تو بہت اچھی ہے۔"
ایڈیٹر نے کہا۔ تو اپنی بیوی سے کہئے وہی چھاپ دیگی۔
شاعر جھینپ کر خاموش ہو گیا۔

ایک دن ایک اسکول ماسٹر نے چھوٹے بچے سے پوچھا۔ "مدن! تم نے انگریزی کے سارے حروف یاد کرلئے؟"
بچے نے کہا "جی ہاں یاد کرلئے"
ماسٹر نے پوچھا A کے بعد کون سا حرف آتا ہے۔
بچے نے کہا A کے بعد تو سبھی حرف آتے ہیں۔ ماسٹر صاحب مسکرا دئے۔ لیکن ننھا مدن ماسٹر صاحب کی بات بالکل نہ سمجھا۔

ایک ماسٹر صاحب نے ایک لڑکے سے کہا "اس بات کے تین ثبوت دو کہ زمین گول ہے۔"
لڑکا بولا۔ "آپ کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ اور کتاب میں لکھا ہے۔"
ماسٹر صاحب ہنس پڑے لڑکا منہ دیکھنے لگا۔

ایک لاکھ ٹن غلہ محفوظ ہے

نئی دہلی۔ ۲۶ جون۔ محکمہ زراعت حکومت ہند کے معاشی مشیر نے ہندوستان کی تازہ ترین غذائی صورت حال کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ۱۹۴۳ء کے بعد سے پہلی مرتبہ حکومت ہند ایک لاکھ ٹن سے زیادہ کا غلہ محفوظ کر سکی ہے۔ انھوں نے اس بات کی بھی توقع ظاہر کی ہے کہ اس سال کے دوران میں غلہ کی اس مقدار مزید اضافہ ہو جائیگا۔

فقیر ایپی فوج تیار کر رہے ہیں

پشاور۔ ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے ایجنٹ قبائل میں پٹھانستان کے حق میں زبردست ایجی ٹیشن کر رہے ہیں ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ آزاد پٹھانستان کا مطالبہ کریں معلوم ہوا ہے کہ فقیر ایپی زبردست لشکر تیار کر رہا ہے۔ اس کے پیرو قبائلیوں کو یہ بتاتے ہیں کہ کشمیر پر حملہ بند کردیں۔ اور متحد ہو کر پاکستان سے پٹھانستان کا مطالبہ کریں۔

کشمیر کمیشن ۵ جولائی کو دہلی پہونچیگا

نئی دہلی۔ اطلاع ملی ہے کہ متحدہ اقوام کا کشمیر کمیشن ۵ جولائی کو یہاں پہنچے گا۔

پردۂ فلم

آجکل کی فلمیں

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ فلم نہ صرف آرٹ ہے۔ بلکہ ایک مفید ترین انڈسٹری بھی ہے۔ ہندوستان میں اس انڈسٹری کو تیسرا درجہ حاصل ہے۔ اور لاکھوں آدمی اس انڈسٹری کے ذریعہ معاشی حالت درست کرتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کی نشو و نما کے لئے رزق پیدا کرتے ہیں لیکن یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے فلم پروڈیوسروں نے اس انڈسٹری کو محض تفریح کا ذریعہ اور زرکشی کا واحد راستہ سمجھ رکھا ہے وہ اپنی خود غرضی کے تحت اس انڈسٹری کو ملک و قوم کے لئے مفید بنانا نہیں چاہتے۔
ناقص کہانی اور مخرب اخلاق گانوں سے تصویر کو مرتب کرکے پبلک کے مذاق سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرتے ہیں جو قوم کی صلاحیتوں کو زائل کرنے کے مترادف ہیں۔ پبلک کے سامنے جس قسم کے رومان پردہ سیمیں پر پیش کئے جاتے ہیں اس میں ان کی زندگی کے حقائق نہیں ہوتے۔ بلکہ محض جذبات شہوانی کو اپیل کرنے والے خرافات ہوتے ہیں جس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر بداخلاقی آوارگی اور نفس پرستی کی ترویج ہوتی ہے۔
لہٰذا فلم ساز کمپنیوں کا فرض ہے کہ وہ تصویروں کی تیاری کے وقت محض روپیہ کمانے کا جذبہ نہ رکھیں بلکہ اپنے ملک اور ملک کی اصلاح کو پیش نظر رکھیں ممکن ہے کہ اسی طرح سے ان کے جیبوں میں روپیہ اس افراط سے نہ پہونچ سکے لیکن بالآخر وہ نقصان میں نہیں رہ سکتے۔ اور جب لوگوں کو خراب فلمیں مارکیٹ میں نہ ملیں گی تو بالآخر وہ اچھی فلموں کے دیکھنے کے عادی ہو جائیں گے۔

میواتیوں کو دوبارہ بسانا ہے

نئی دہلی۔ ۲۶ جون۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ کل اور آج دہلی میں مشترکہ آبادکاری بورڈ کا جلسہ ہوا جس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ میواتیوں کو ہندوستان میں دوبارہ بسانے کی ذمہ داری حکومت ہند پر ہے۔
اس جلسہ میں حکومت ہند کے وزیر مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے صدارت کی۔
حکومت ہند یہ چاہتی ہے کہ ان میواتیوں کو دوبارہ ضلع گوڑگاؤں الور اور بھرت پور کی ریاستوں میں بسائے۔ مشرقی پنجاب اور ریاستوں کے محکمہ بحالی و آبادکاری کے نمائندوں کی ایک تفتیشی کمیٹی جلد ہی مقرر کی جائے گی۔ یہ کمیٹی اپنی رپورٹ میں بتائے گی کہ متاثرہ علاقہ میں میواتیوں کی صورت حال کیا ہے۔ اور ان کے متعلق کیا اقدام کیا جانا مناسب ہوگا۔ یہ رپورٹ اگلے دو تین روز ہفتہ کے بعد حکومت کو پیش کردی جائے گی۔
اس جلسہ میں مشرقی پنجاب میں ہریجنوں کو زمین دینے کا بھی سوال سامنے آیا جلسہ میں بتایا کہ پاکستان سے آئے ہوئے ۲ ہزار ہریجن خاندان کو مشرقی پنجاب میں ۶۰ ہزار ایکڑ زمین دی جا چکی ہے۔

سندھ سے کراچی کی علیحدگی کا مسئلہ

کراچی، ۲۶ جون۔ سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا ایک جلسہ ۲ جولائی کو کراچی میں اس غرض سے طلب کیا گیا ہے کہ تاکہ اس صورت حال پر غور کیا جائے جو پارٹی مذکور کے ذکر کو مسٹر جناح کے اس مشورے دینے کے بعد پیدا ہوگئی ہے۔ کہ وہ اس اسکیم کو منظور کرلیں کراچی کو سندھ سے الگ کر کے ایک ایسا علاقہ بنا دیا جائے جو براہ راست مرکز کے زیر انتظام ہو اور جو پاکستان کا مستقل دار السلطنت بن سکے۔
اس جلسے کے طلب کرنے کا فیصلہ سندھ کے وزیر اعظم پیر الٰہی بخش نے کیا ہے جو گذشتہ رات ہی ماڑی پور سے کراچی واپس آئے ہیں۔ اور جنھیں واپسی پر بتایا گیا کہ کراچی کے متعلق قائد اعظم مسٹر جناح نے اس زیارت کے مقام پر طلب کیا گفتگو کی جو ان سے زیارت کے مقام پر ہوا تھا۔

ہند کانگریس کمیٹی کے نئے سکریٹری

نئی دہلی، معلوم ہوا ہے کہ کل ہند کانگریس کے مستقل سکریٹری مسٹر صادق علی کے اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے پر مسٹر پی سی

زندگی کا سفر اس قدر تھکا دینے والا ہوتا ہے۔ کہ آدمی جب اپنی منزل پر پہونچتا ہے تو اس کی سانس ٹوٹ جاتی ہے۔

جب کوئی شخص اپنی جائداد اپنی بیوی کے نام پر لکھ دے تو سمجھنا چاہیئے کہ شادی کے کاروبار میں خسارہ ہوا۔

جبتک آدمی اپنے بدخواہوں کا خیرخواہ نہ ہو اس کی نیکی کمال کو نہیں پہونچ سکتی۔

محبت کا اولین ثبوت محبوب کی اطاعت ہے۔

گناہ گاروں پر مہربانی کرنا اپنے آپ کو ان گناہوں میں شریک کرنا ہے۔

میں نے اُسے سگرٹ دیا۔ اور وہ پلنگ پر ہی بیٹھ گئی۔ اور میرا بھی ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھالیا۔

— یار مجھے اولاد نہیں ہوتا۔ کیا بات ہے معلوم نہیں میں حیران رہ گیا۔ یہ بے باک عورت ایسی باتیں کررہی ہے۔ جسے دوسری عورت بیان ہی نہیں کرسکتی۔ اور کوشش کرے تو شرم کے مارے پانی پانی ہو جائے۔

میں نے کہا۔۔۔۔ بات تو بالکل صاف ہے۔ جب تمہارا شوہر ہی مرگیا ہے تو تمہیں اولاد کیسے پیدا ہوسکتی ہے

میں نے کہا۔ ،،، بات تو بالکل صاف ہے جب تمہارا شوہر ہی مرگیا ہے۔ تو تمہیں اولاد کیسی پیدا ہوسکتی ہے۔

ٹھیک ہے ارشد میاں۔ اس نے سنجیدگی سے کہا۔ شوہر تو ایک لڑکی پیدا ہونے پر مرگیا۔ لیکن پھر میں نے کوشش تو ناکام رہا۔ اولاد پیدا کرنے میں۔ ایک ڈاکٹر نے مجھ سے کہا کہ جھولے پر کرتب دکھانے سے اور بدن الٹا سیدھا کرنے سے تمہارا جسم خراب ہوگیا ہے۔ اب تم کو بچہ نہیں ہوگا۔ لیکن ارشد میاں یہ سب

باپ۔ میں اتنی دیر سے چلا رہا ہوں۔ لیکن تم خاموش بیٹھے ہو۔ میری بات کا جواب نہیں دیتے۔"

بچہ:۔ مجھ سے کل ماسٹر صاحب نے کہا تھا کہ بڑوں کی بات کا جواب نہ دینا چاہیئے۔ اسی لئے میں خاموش تھا۔"

بیٹا۔ اباجان میں نے سنا ہے کہ اگلے مہینہ سے ڈاک خانہ کے ٹکٹوں کی قیمت بڑھ جائے گی۔

باپ:۔ تو کیا حرج ہے تم ابھی سے دس پندرہ روپیہ کے ٹکٹ خرید کر رکھ لو۔

ماں۔ بیٹے! تم روتے کیوں ہو۔

بچہ۔ اماں میری اکنی غائب ہوگئی۔

ماں بیٹا! اکنی کیا ہوئی؟ کیا کہیں پھینک آئے۔"

بچہ۔ نہیں اماں جان میں آج ابا سے دونی مانگنے والا تھا لیکن جلدی میں اکنی مانگ بیٹھا اور وہ مجھے دے کر دفتر چلے گئے۔

باتیں جھوٹ سمجھتا ہوں۔ دراصل ابھی تک مجھے۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔ پھر کیسے بچہ پیدا ہو۔

اس کی عریاں باتوں سے میرا جی گھبرانے لگا اور میں سوچنے لگا کہ معلوم نہیں آج اسے کیا ہوگیا ہے۔ جو ایسی باتیں کررہی ہے۔ میں نے بات کا رخ بدلدیا۔ میرا لڑکی دو ایک دن میں آنیوالا ہے بہت خوبصورت ہے۔

اب تو میں اور گھبرایا۔ اور جھوٹ موٹ کی جمائیاں لینے لگا کہ وہ جلدے اور میں سو جاؤں کس نے کہا۔ ارشد میاں کیا تم مرد ہو۔۔۔۔۔ یہ کہتے کہتے اس کی آنکھوں میں شفق کی سرخی دوڑنے لگی۔ ۔ ایں ،، ،، میں نے بدحواسی سے کہا۔ مجھے بچہ کی بہت آرزو ہی یہ کہہ کر وہ شرما گئی۔

دودھ دینے والی مکھی

مکھیوں میں ایک ایسی بھی مکھی ہے جو دودھ دیتی ہے یہ مکھی سبز رنگ کی ہوتی ہے چیونٹیاں اس سبز مکھی کو دودھ کی غرض سے رکھ لیتی ہیں جس طرح کہ آپ گائے پال لیتے ہیں۔ چیونٹیاں اس مکھی کی بڑی خدمت کرتی ہیں۔ اور اس کا دودھ خوب مزے لے کر پیتی ہیں۔

سترہ سو میل لانبی دیوار

دیوار چین جو دنیا کی سب سے لانبی اور چوڑی دیوار ہے اسے چینی ماہرین جنگ پی ہوانگ نے بنوائی تھی۔ یہ حضرت عیسٰی سے دو صدی قبل گذرا ہے۔ تاتاریوں سے اور شمال میں آباد ہونے والی قوموں سے بچنے کے لئے یہ دیوار بنائی گئی تھی۔

یہ دیوار سترہ سو میل لانبی ہے۔ اس کی تعمیر دس میں مکمل ہوئی۔ لاکھوں مزدور اس کی خاطر موت کے گھاٹ اترے لیکن تیاری کے بعد یہ دیوار ناکارہ ثابت ہوئی۔ کیونکہ یہ حملہ آوروں کو روکنے میں کامیاب نہ ہوسکی۔"

ا ب وہ مجھے ایک دلچسپ عورت معلوم ہو رہی تھی۔ جب وہ مردوں کی طرح باتیں کرتی تھی۔ تو مجھے ایک دلچسپ اور بہت لطف آتا۔ کبھی کبھی ہنسی آجاتی۔ اس پر وہ بگڑ جاتی۔

ارشد میاں تم کیوں ہنستے ہو میری باتوں پر بلاوجہ ایسا اگر تم نے کیا تو تم سے بات نہیں کروں گا۔ بالکل نہیں۔ "نہیں کروں گا۔ ۔۔ ہی ہی ہی ۔۔ ایسا کہو نہیں۔ کروں گی۔۔۔ تم عورت ہو۔

۔۔۔۔۔ عورت ہو۔۔۔۔۔ میں پہلے عورت تھا میرے ایک لڑکی پیدا ہوا۔ اور وہ آجکل میری نانی کے پاس ہے۔ اس کے بعد مجھے اور کوئی اولاد نہیں ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے بچہ ہو لیکن جب بچہ ہی نہیں ہوتا تو عورت کس کام کا۔ اور وہ عورت ہنسنے لگی اس کی آواز میں کچھ آدمیوں کی طرح پختگی تھی۔ لیکن پھر بھی صاف ظاہر ہوجاتا تھا کہ ایک عورت ہنس رہی ہے۔ میں نے پوچھا " تمہارا شوہر کہاں ہے۔ اور وہ کیا کرتا ہے۔

"۔۔۔ میرا شوہر تو آٹھ سال ہوا مرگیا۔ وہ سرکس میں کام کرتا تھا۔ اور میں بھی سرکس میں تھا۔

۔۔۔ کیا۔۔۔ میں بھی سرکس میں کام کرتا تھا۔ میرا شوہر شیروں کا کام کرتا تھا۔ اور ڈانس اور جھولے کا کام کرتا تھا۔ سرکس میں شیروں کا کام ہورہا تھا۔ ایک شیر بہت غصہ میں تھا۔ اور ضد پہ اڑا ہوا تھا۔ اس پر ہنٹر کوڑے برس رہے تھے۔ وہ غضبناک ہوتا جارہا تھا۔ آخر اس نے جھپٹ کر میرے آدمی پہ چھلانگ لگائی۔ اور اس کے کھوپڑی چبا ڈالی۔

وہ خاموش ہوگئی۔ لیکن اس کے سخت چہرے پر کوئی علامت رنج افسوس کی نہیں تھی۔ میں نے اظہار غم کیا۔ ہائے کتنا دکھ ہوا ہوگا۔ نہیں اچھا پھر؟

پھر کیا ہوا۔۔۔ کچھ مہینوں کے بعد کمپنی کا دیوالہ نکل گیا۔ اور سرکس بند ہوگئی۔ اور میں جب سے یہاں ہوں

۔۔۔ تم نے دوسری شادی نہیں کی۔۔۔۔؟

دوسری شادی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔؟

"اور ہاں۔۔۔۔ آج تم ڈریم لینڈ ٹاکیز ضرور جاؤ وہاں ایک فلم درشٹی شو دکھائی جارہی ہے جس میں سرکس کے بہت سے کام بتلائے گئے ہیں۔ لیکن وہ نہیں گئی۔ شوق تو اسے بہت تھا۔ لیکن ڈریم لینڈ میں سب انگریز سپاہی آتے تھے اور وہ ان سپاہیوں سے ڈرتی تھی۔ میں نے جب اس سے کہا تم اس لئے نہیں گئیں کہ تم عورت ہو۔ اور تمہیں محسوس ہوگیا کہ میں عورت ہوں۔ تو وہ چڑھ گئی۔ اور ناراض ہوکر چل دی۔ لیکن اس کی یہ خفگی صرف تھوڑی دیر کے لئے ہوتی تھی۔

ایک دن رات کو جب میں سونے کی تیاری کررہا تھا۔ تو وہ آئی۔ اور کہنے لگی کہ۔۔۔۔ ارشد میاں میرے سگرٹ ختم ہوگئے ہیں، ایک سگرٹ تو دو۔۔۔۔ میں

سرکس اُومن

(ازجناب جاوید لطیفی صاحب)

وہ عورت تھی۔ لیکن ایک مرد کی طرح رہنا سہنا پسند کرتی تھی۔ اور رہتی بھی تھی، وہ مردوں کی طرح۔ وہ کالر والا قمیض پہنتی اس پر ایک خوبصورت واسکوٹ اور پیروں میں بجائے ساری یا لنگے کے سفید پائجامہ یا شلوار پہنتی کبھی کبھی چست پاجامہ ہی پہن لیتی تھی جب وہ سڑکوں پر چلتی تو اس کے منہ میں سگرٹ ہوتا۔ اور بڑے مزے سے وہ اس کے کش لگاتی چلتی۔ ہاں بال اس نے نہیں کٹوائے تھے۔ پیٹھ پر ہمیشہ اس کی چوٹی لہراتی رہتی تھی۔ اس کی عمر بھی آدھی ہوچکی تھی

میں جب اس محلہ میں رہنے آیا تو اس کے گھر سے لگا ہوا ہی ایک کمرہ مجھے کرایہ پر مل گیا۔ میں اس شہر میں انڈوں اور مرغیوں کا بیوپار کرنے آیا تھا چینی بہنوں کے لئے "یہ مرغیاں اور انڈے ملٹری کے ٹھیکدار مجھ سے خریدتے تھے جب میں نے پہلی مرتبہ اسے دیکھا تو بہت حیران ہوا۔ وہ مردوں کی طرح بات چیت کررہی تھی۔ "ابے اے چھوکرا مجھے ایک چاء لادے۔ میں اس وقت سینما جارہا ہوں۔ جلدی جا بے۔۔۔۔"

اور جب میں اپنے کمرے کو قفل لگا کر باہر جارہا تھا تو وہ میری طرف گھور گھور کر دیکھ رہی تھی عجیب بے باک عورت ہے میں نے دل ہی دل میں کہا اور سمجھ لیا کہ ضرور یہ کوئی آوارہ اور بدمعاش قسم کی عورتوں میں سے ایک ہے۔ دیکھو تو کتنی ڈھٹائی سے دیکھ رہی ہے۔ میری طرف۔۔۔۔ پھر میں نے گھبرا کر قفل کی کنجی جیب میں رکھ لی اور قدم آگے بڑھا دیا۔

"اجی خانصاحب آداب عرض ہے۔۔۔۔۔" اس نے کہا۔ " اب میں کیا جواب دوں بس اسی سوچ میں پڑ گیا۔ اور رک کر گھبرا اس کی طرف گھبرائی ہوئی نظروں سے کہا۔ ۔ مجھے میں نے صرف اتنا کہا۔ اور کہتا بھی کیا!

خانصاحب آپ کے پڑوس میں رہتا ہوں۔ دیکھیے اسی کمرے میں آپ کا نام۔۔۔۔۔۔؟

میں نے کہا۔۔۔۔۔ ارشد۔۔۔۔؟

۔۔۔۔۔ اور آپ کا دہندا۔۔۔ یعنی کہ۔۔۔ خیر وہ دیکھو لڑکا چائے لے آیا۔ میں چائے پی کر سینما جارہا ہوں۔ آپ تو ابھی کئی دن یہاں رہیں گے سینما سے واپس آکر آپ سے باتیں کروں گا۔ آپ کون ہیں۔ کیا ہیں۔ وغیرہ آیئے نا چائے حاضر ہے"

"جی نہیں شکریہ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔ آپ پیجیئے۔۔۔۔ کہہ کر میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے بڑھ گیا۔ یہ عجیب گلے پڑ عورت ہے۔ ضرور کوئی ٹھگ معلوم ہوتی ہے اور اگر ایسا ہی ہے میں یہ کمرہ فوراً چھوڑ دوں گا یہ سوچتا ہوا میں کام پر چلا آیا۔

چند ہی دنوں میں وہ مجھ سے ایسی ہی بے تکلف ہوگئی جیسی اوروں سے تھی۔ صبح ہوتے ہی وہ چلاتی۔ ارشد میاں کب تک سوؤگے۔ یار اٹھو۔ دیکھو میں کب سے جاگ رہا ہوں۔ اور اس وقت تک دروازہ پیٹتی رہی جب کہ میں بستر سے اٹھ کر دروازہ کھول کر اس کے سامنے آنکھیں ملتا ہوا کھڑا نہ ہو جاؤں۔ وہ مجھے دیکھتی اور ہنستی ہوئی اپنے کمرے میں چلی جاتی۔

اب میں اس کی فطرت سے واقف ہوتا چلا جارہا تھا۔ مردوں کا لباس پہنا ان کی طرح سگرٹ پینا اور باتیں کرنا یہ اس کی عادت ہوگئی تھی۔ ایسی عادت جو شاید وہ کبھی نہ چھوڑ سکتی تھی۔ بلکہ اس سے جھوٹ ہی نہ سکتی تھی ۳

مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے

حیدرآباد ۲۴ جون۔ اتحاد المسلمین کے صدر مسٹر قاسم رضوی نے انڈین یونین کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے! اور مجھ تنگ نہ کیجئے۔ اور نہ کسی قسم کی نصیحت کیجئے۔ آگے چل کر انھوں نے کہا کہ حیدرآباد کے باشندے سب کچھ جانتے ہیں۔ اور وہ اپنے مسائل خود حل کر سکتے ہیں۔

قاسم رضوی کے کہنے کے مطابق وہاں دو پارٹیاں ہیں جو دھمکیاں دے رہی ہیں کہ حیدرآباد کو انڈین یونین میں شامل ہونا چاہیئے۔

آخر میں مسٹر رضوی نے کہا کہ ایک پارٹی وہ ہے جو انڈین یونین سے نکال دئے جانے کی دھمکی کی تحت ایسے بیانات دے رہی ہے۔ ان کی حالت قابل رحم ہے۔ دوسری پارٹی ان اشخاص پر مشتمل ہے۔ جو صرف چلائے جا رہی ہے۔ اس پارٹی کی مجھے مطلق پرواہ نہیں۔

راجاجی اور نظام میں پیغامات کا تبادلہ

حیدرآباد۔ ۲۵ جون۔ نظام کے ایک اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان یونین کی گورنر جنرلی کی حیثیت سے مسٹر راجگوپال کے عہدہ سنبھالنے کے بعد نظام اور راجہ جی میں حسب ذیل پیغامات کا تبادلہ ہوا۔

نظام کا تہنیت نامہ۔

"ہندوستان کے گورنر جنرل کا عہدہ سنبھالنے پر میری تہنیت قبول کیجئے مجھے یقین ہے کہ آپ کے دور حکومت میں ہندوستان کے حالات سدھر جائیں گے اور امن و امان کا دور دورہ ہو جائے گا۔ اس لئے کہ آپ ہمیشہ سے صلح کن اور صلح جو مشہور ہیں۔

گورنر جنرل کا جواب

"میں آپ کے جذبات تحسین اور خیر اندیشی کا ممنون ہوں میں جھوٹ اور نااتفاقی سے نفرت کرتا ہوں اور رکھتا ہوں خدا ہمیں امن و خوشحالی کی راہ پر لگا دے"

کشمیر میں ہر قسم کی جاگیرداری اور علاقہ داری کا خاتمہ

سری نگر ۲۴ جون۔ حکومت کشمیر کی طرف سے ایک بیان میں شائع ہوا ہے۔ جس میں ان اقدامات کی تفصیل دی گئی ہے۔ جو شیخ عبداللہ کی حکومت عوام کی بہتری کے لئے اٹھا رہی ہے۔

گو حکومت دشمن سے لڑ رہی ہے اور ہزاروں پناہ گزینوں کی امداد و بحالی کے کام میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن اس نے ہر قسم کی سماجی جاگیرداری کا خاتمہ کر دیا ہے۔ خاتمہ جاگیرداری سے حکومت کو ۹ لاکھ روپیہ کا فائدہ ہوگا۔

پاکستان کے جدید نوٹ قانونی زر نہیں

لکھنؤ ۲۶ جون۔ یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے پاکستان (مانیٹری سسٹم اینڈ ریزرو بنک) آرڈر ۱۹۴۸ء کے حصہ دوم کی دفعہ ۵ (۲) کے مطابق ریزرو بنک آف انڈیا نے جدید ترین موجودہ نوٹوں کے ۲ روپے ۵ روپے اور دس روپے اور ۱۰۰ روپے کے نوٹ پاکستان میں جاری کر رہا ہے۔ ان نوٹوں پر انگریزی اور اردو میں حکومت پاکستان کے الفاظ چھپے ہوئے ہیں جن نوٹوں پر مذکورہ الفاظ چھپے ہیں وہ ہندوستان میں قانونی زر (لیگل ٹنڈر) نہیں ہیں۔ اور ریزرو بنک اپنے ہندوستان کے دفتروں شاخوں اور ایجنسیوں میں قبول نہیں کرے گا۔

حکومت پاکستان کے ایک روپیہ کے نوٹ جو حکومت ہند کے پاکستان کے ایک روپے کے نوٹ کے نمونے کے مطابق ہیں اور جن پر انگریزی اور اردو میں حکومت پاکستان کے الفاظ چھپے ہیں۔ اور تمام پاکستانی سکے بھی جو پاکستان میں یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے جاری ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں قانونی زر نہیں ہیں۔ اور انہیں قبول نہ کرنا چاہیئے۔

ماسکو میں اسرائیلی حکومت کا ایلچی

تل ابیب۔ ۲۶ جون۔ اسرائیلی حکومت نے آج ماسکو ریڈیو کی اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ مسز گولڈا مائرسن کو ماسکو حکومت اسرائیلی کا ایلچی مقرر کیا گیا ہے۔

مسز گولڈا نے جو پچاس برس کی ہو چکی ہیں ۱۴ مئی کو نئی اسرائیلی حکومت کے قیام کے اعلان پر دستخط کئے تھے۔ وہ عالمی صیہونی کونسل کی رکن ہیں۔

وہ پچھلے ۲۷ سال سے فلسطین میں ساکن ہیں اور زراعتی کاموں میں مصروف ہیں۔

سوڈان کے متعلق مصری قرطاس ابیض

قاہرہ۔ سوڈان کے حالات سے معلوم کرنے کے مقصد سے مصری حکومت نے سوڈان کے دستوری اصلاحات کے متعلق ایک قرطاس ابیض شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے

نئے مصری سفارت خانے

قاہرہ ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مصری جلدی آسٹریلیا وٹیکن ارجنٹائن ہندوستان پاکستان اور انڈونیشیا میں اپنے سفارت خانے قائم کرنے والا ہے بعرض اور پرتگال بھی مصر اپنے قونصل خانے قائم کر رہا ہے۔

بم پھینکنے والے تصویر کشی کے بہانے داخل ہوئے تھے

لال قلعہ دہلی ۳۰ جولائی۔ مسٹر آتما چرن کی مخصوص عدالت میں گاندھی جی کے قاتلوں کے مقدمہ کے دوران میں صفائی کے وکیلوں کے سرگروہ مسٹر بھوپاٹکر نے ایک عرضداشت کے ذریعہ جج کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی کہ ایک مقامی اخبار کے نامہ نگار نے آج کے پرچے میں ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جن سے صفائی کے وکیلوں کے ساتھ عدالت کی بھی توہین ہوتی ہے۔ انھوں نے اپیل کی کہ کارروائی قلم بند کرنے والے نامہ نگاروں کو مخصوص ہدایات کر دی جائیں۔

وسطی جاپان میں زلزلے

ٹوکیو۔ ۲۸ جون۔ آج دوپہر کو وسطی جاپان میں زلزلے کے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس زلزلے سے ایک ہزار اشخاص ہلاک اور ہزاروں مکانات مسمار ہو گئے ہیں۔

زلزلوں کے جھٹکوں کے بعد سمندر سے ایسی طوفانی لہریں اٹھیں کہ وسطی جاپان کے کئی شہر تہ آب ہو گئے۔ مقتولین اور مجروحین کا فی الحال جو اندازہ لگایا جا سکا ہے۔ اس کے مطابق ایک ہزار اشخاص ہلاک اور ایک لاکھ خانماں برباد ہو چکے ہیں۔ اس وقت تک ٹوکیو میں جو خبریں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حادثے میں کم از کم دو مسافر گاڑیاں بھی تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔

کشمیر کمیشن کے متعلق مشورہ

سری نگر ۲۸ جون۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو ان کے دو کابینی رفقاء اور حکومت ہند کے دوسرے افسروں نے کل کشمیر کے تازہ ترین فوجی اور اندرونی صورت حال پر وزیر اعظم شیخ عبداللہ اور مہاراجہ کشمیر سے گفتگو کی۔

وزیر اعظم کل صبح ایک مخصوص ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی سے یہاں آئے تھے۔ ان کے ساتھ وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ اور وزیر زراعت مسٹر گوپال سوامی آئنگر سکریٹری دفاع مسٹر ایچ ایم پٹیل وزیر اعظم کے خاص پرائیوٹ سکریٹری مسٹر اے وی پائی۔ میجر جنرل کلونت سنگھ نائب ہوائی مارشل کرجی امریکوڈ وڈ ہر سنگھ ان کے ساتھ تھے۔ بعد میں ریاستوں کی وزارت کے سکریٹری مسٹر وی پی منن بھی پہونچ گئے۔

وزیر اعظم کا استقبال ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ مہاراجہ کشمیر لفٹننٹ جنرل کے ایم کریپا۔ فوجی کمان دار مغربی کمان اور بخشی غلام محمد نے کیا۔

سری نگر پہونچتے ہی وہ موٹر سے مہاراجہ کے مہمان خانے گئے جہاں وہ تین گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ کانفرنس سہ پہر میں پھر شروع ہوئی۔ اور ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

پنڈت نہرو اور ان کے رفقاء ڈچگام بھی گئے جو سری نگر سے پندرہ میل پر واقع ہے۔

ہندو یونیورسٹی کے حدود میں اسلحہ برآمد

بنارس۔ ۲۸ جون۔ آج پولیس نے بنارس ہندو یونیورسٹی میں راشٹریہ سیوک سنگھ سے کھیل کے میدان کے قریب ہی ایک کھیت سے ۲ اسٹین گن۔ اسٹن گن کے ۴۰۰ کارتوس۔ رائفل کے ۲۰۰ کارتوس اور ریوالور کے ۴۸ کارتوس برآمد کئے۔

فلسطین کے متعلق کاونٹ برنا ڈوٹ کی تجاویز

لندن۔ ۲۸ جون۔ کاونٹ فوک برناڈوٹ اقوام متحدہ کے فلسطین میں ثالث نے یہودی اور عرب لیڈروں کو فلسطین میں سمجھوتہ کے متعلق اپنی خفیہ تجاویز روانہ کر دی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ تجاویز لیڈروں کو آج رات پہونچ جائیں گی۔ کاونٹ فوک نے یہ ہدایت کی ہے کہ جب تک عرب اور یہودی لیڈروں کی رائے ان تجاویز کے متعلق نہ معلوم ہو جائے۔ اس وقت ان کا انکشاف نہ کیا جائے۔

شامی وزیر اعظم کل قاہرہ روانہ ہوں گے۔ وہاں عرب لیگ کمیٹی ان تجاویز پر غور کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان تجاویز سے فلسطین کی عدم تقسیم کے مطالبہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

ہیرالال گاندھی کا انتقال

بمبئی۔ ۲۸ جون۔ مسٹر ہیرالال گاندھی مہاتما گاندھی کے سب سے بڑے لڑکے کا ۱۹ جون کو بمبئی میں انتقال ہو گیا۔ یہ کچھ عرصہ سے بمبئی چلے آئے تھے اور یہیں رہنے لگے تھے۔ ان کا انتقال ٹی بی اسپتال میں ہوا۔ ان کی عمر ساٹھ سال تھی۔ ان کے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔

لندن میں ہنگامی حالات کا اعلان

لندن۔ ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی حکومت نے ملک معظم کو مشورہ دیا ہے کہ گودی کی ہڑتال کی صورت حال کے پیش نظر لندن میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا جائے۔

برلن کی صورت حال تیسری جنگ کا پیش خیمہ تو ...

لندن۔ ۲۷ جون۔ برلن کے منقسم حصوں میں برطانی اور روسی فوجیں اپنے اپنے مورچوں پر مشین گنیں لگائے ایک دوسرے کے سامنے تیار کھڑی ہیں۔ اور دنیا بھر کی حکومتیں یہ غور کر رہی ہیں کہ یہ صورت حال کہیں تیسری جنگ کا پیش خیمہ تو نہیں؟

برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ نے کھلے لفظوں میں اس کا اعلان کر دیا ہے کہ وہ برلن میں رہیں گے۔ لیکن روس نے اتحادیوں کے برلن والے حصہ کا حصار کرنے کی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ تاکہ اتحادیوں کا برلن میں رہنا دشوار ہو جائے۔

رضاکاروں اور سرحدی دیہاتیوں میں تصادم

ناگپور۔ ۲۸ جون۔ صوبہ متوسط کے مختلف اضلاع سے ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حیدرآباد کے پروپیگنڈے کے لئے صوبہ بھر میں ایک جال پھیلا ہوا ہے۔

حیدرآباد کی سرحد پر ضلع چاندا میں ایک شخص رام چندراؤ کو گرفتار کیا گیا ہے جو سرحد پر حیدرآباد کے لئے کام کر رہا تھا جس کے متعلق اس کے پاس کاغذات اور ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر برآمد ہوا ہے۔

ناگپور سے ایک سو میل مشرق میں راجخان گاؤں میں تین مسلمانوں کو حیدرآباد کا پروپیگنڈا کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے۔ برار کے ضلع اکولہ میں بھی ایک مسلمان گرفتاری اسی سلسلہ میں عمل میں آئی ہے۔ کل رات کو ناگپور کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دو مسلمانوں کو نظام کے ایجنٹ ہونے کے شبہ میں گرفتار کر لیا ہے۔

جوتے کی قیمت پانچ کروڑ ڈالر

شنگھائی۔ ۲۸ جون۔ چین کے مقامی کارخانوں میں بنے ہوئے ایک جوڑ جوتے کی قیمت دس گیارہ دن پہلے سترہ لاکھ ڈالر تھی لیکن افراط زر اس دوران میں اس حد تک پہونچ گیا ہے کہ کل اس کی قیمت ۵ کروڑ ہو گئی۔

قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چیزیں اوہا دھند خریدنے کا زور اب کم ہونے لگا ہے کیوں کہ پچھلے چار دن میں تیزی سے چڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکنے کے لئے پولیس نے غیر ملکی سکے کی چور بازاری روکنے کے لئے وسیع پیمانے پر دھاوے کئے اور تلاشیاں لیں۔

پاکستان کے سرکاری بینک کا افتتاح

کراچی۔ ۲۷ جون۔ حکومت پاکستان کی طرف سے یکم جولائی سنہ کی عام تعطیلات کا اعلان کیا گیا ہے۔

یکم جولائی کو پاکستان کا سرکاری بینک ریزرو بینک آف انڈیا کے تمام فرائض پاکستان میں انجام دینے لگے گا۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح پاکستان کے سرکاری بنک کا افتتاح کریں گے۔

مصری وزیر خارجہ مستعفی

قاہرہ۔ ۲۸ جون۔ اس خبر کی سرکاری طور پر تصدیق ہو گئی ہے کہ مصری وزیر خارجہ احمد خشابہ پاشا کل مستعفی ہو گئے۔

پاکستان کی سرحد پر ۴۸ اونٹ گرفتار

بمبئی۔ ۲۸ جون۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ سوتی کپڑے سے لدے ہوئے ۴۸ اونٹ پاکستان کے علاقہ میں داخل ہوتے ہوئے پکڑے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کپڑے کے تاجر اور منافع خور بڑی سرگرمی سے ناجائز طریقہ پر کپڑا برآمد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کافی منافع

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزمِ مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲؍

ایڈیٹر
خولجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 28 | Cawnpore. Saturday 10th JULY 1948 | کانپور شنبہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۷ نمبر ۲۸

ادبیات

جذباتِ شہیر

(از جناب شہیر گوریانی صاحب بمبئی)

اپنی ہستی راز دارِ کن فکاں سمجھا تھا میں
عشق تیرا حاصلِ کون و مکاں سمجھا تھا میں

تھی مری تخلیق ہی تیری محبت کا ظہور
ذرے ذرے میں ترا راز نہاں سمجھا تھا میں

نام کو دو تھے مگر تھا ایک ہی دونو کا راز
خاک کے پتلے میں تم کو روح و جاں سمجھا تھا میں

میں تو سمجھا تھا کہ دوگے ساتھ میرا عمر بھر
چھوڑ دوگے راہ میں ایسا کہاں سمجھا تھا میں

ایک ہچکی نے کیا برہم فریب کائنات
ہائے اس دنیا کو رنگیں داستاں سمجھا تھا میں

مہرباں تم نے بھی چھوڑا کیا خطا آخر ہوئی
منزلِ ہستی کا تم کو راز داں سمجھا تھا میں

تم کرم کرتے کبھی یہ دل میں حسرت رہ گئی،
تم کو جان آفریں اے جانِ جاں سمجھا تھا میں

گردشِ تقدیر نے کیا گل کھلائے دیکھئے
وہ بنے دشمن جنھیں آرامِ جاں سمجھا تھا میں

اک فریب رنگ و بو کے ماسوا کچھ بھی نہ تھا
اپنے قبضہ میں زمین و آسماں سمجھا تھا میں

دولت دارین تھی اُسکی محبت اے شہیر
ہر نفس کو اک حیاتِ جاوداں سمجھا تھا میں

دنیائے اسلام

فلسطین میں التواء جنگ کی میعاد میں توسیع کا امکان

قاہرہ ۳ جولائی عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے آج اپنے خفیہ اجلاس میں متحدہ اقوام کے ثالث کاونٹ فوک برناڈوٹ کی ان تجاویز کے جواب کا آخری مسودہ تیار کیا جو انھوں نے فلسطین میں التواء جنگ کی میعاد کے بعد (جو دن میں ختم ہو رہی ہے) امن قایم رکھنے کے لئے تیار کی تھی ہیں۔ اجلاس کے فوراً ہی بعد جو دو گھنٹہ تک جاری رہا تھا عرب لیگ کا جواب اقوام متحدہ کے ثالث کے پاس ان کے ہوٹل میں بھیج دیا گیا۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبد الرحمان عزام پاشا نے کہا اب کاؤنٹ کو آج رات کو عرب وزرا اعظم سے ملاقات کرنے سے پہلے مسودہ پر غور کرنے کا وقت مل جائیگا اس کے ساتھ ہی ساتھ انھوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ عرب وزرا اعظم نے کاؤنٹ سے ملاقات کے بعد اگر ضروری سمجھا تو سیاسی کمیٹی کا اجلاس ممکن ہے دوبارہ بھی ہو۔

زیادہ تر یہی خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ عربوں کا جواب قریب قریب انکار کے مرادف ہے۔ حالانکہ ممکن ہے کہ انکار سفارتی اصلاحات کے ذریعہ کیا جائے۔ اور مزید گفت و شنید کا دروازہ کھلا رہے۔ کاؤنٹ برناڈوٹ آج ہی صبح قاہرہ آئے ہیں۔ وہ عرب وزرا اعظم اور عزام پاشا سے گفتگو کریں گے۔ باخبر عرب حلقوں میں خیال ظاہر کیا گیا کہ وہ کاونٹ سے کہیں گے کہ ان کا پروگرام "تقسیم کی دوسری شکل" ہے جس سے یہودی ریاست کا وجود قایم ہو جائیگا۔ اور جسے عربوں نے عرصہ ہوا مباحثہ کی بنیاد کے طور پر بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جواب میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ ثالث پر امن سمجھوتے کے لئے نئی تجویزیں پیش کریں گے۔ عرب حلقوں میں اس امکان کو بھی مسترد نہیں کیا گیا۔ کہ آج رات کے جلسہ میں عرب لیگ جوابی تجویزیں بھی تیار کریں گے۔

میعاد میں توسیع۔ عام طور پر یہ خیال تقویت حاصل کرتا جا رہا ہے کہ کاونٹ برناڈوٹ کو اگر نئی تجویزیں پیش کرنے یا جوابی تجاویز پر غور و خوض کرنے کے لئے مزید وقت کی ضرورت ہوئی تو ممکن ہے کہ التواء جنگ کی میعاد میں جو شروع میں چار ہفتہ مقرر کی گئی تھی کچھ دنوں غالباً مزید سات دن کی توسیع کر دی جائے گی۔ کاونٹ نے کل کہا کہ اگر عربوں اور یہودیوں نے ان کی تجویز منظور نہیں کی وہ میعاد میں توسیع کرانے کی کوشش کریں گے۔ عرب لیڈر کسی قسم کا خطرہ مول لینا پسند کرتے اور وہ جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں جو ممکن ہے آیندہ ہفتہ شروع ہو جائے۔

عراقی چیف آف اسٹاف اور فلسطین میں عربوں کی متحد فوج کے سپہ سالار جنرل نور الدین محمود آج قاہرہ آئے اور عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے سامنے فوجی صورت حال کا خاکہ پیش کیا۔ یہودی پناہ گزینوں نے جہاز پان یارک اور پان کریسنٹ آج قبرص کی گودی فاماگستا میں داخل ہو گئے جہاں سے وہ نظر بندوں کے کیمپ کے چار ہزار دو سو یہودی فلسطین لے جائیں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ کل تمام کو وہ اپنا سفر شروع کر دیں گے۔

فلسطین میں قیام امن کی تجاویز عربوں نے نامنظور کر دیں

لندن ۳ جولائی۔ ایک ہفتہ کی عارضی صلح ایک ہفتہ قبل گذشتہ رات عرب لیگ نے وہ تجاویز مسترد کر دیں جو کاونٹ برناڈوٹ نے فلسطین میں قیام امن کے لئے پیش کی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ کاونٹ جن کی تجاویز پر دو شنبہ سے عرب اور یہودی غور کر رہے ہیں۔ اچانک یروشلم سے بذریعہ ہوائی جہاز ہوڈس روانہ ہو گئے ان کی اس اچانک روانگی کے متعلق یہ افواہ گرم ہے کہ عرب لیگ کے جنرل سکریٹری عزام پاشا نے جنھوں نے ایک پریس کانفرنس میں عرب لیگ کی نامنظوری کا اعلان کیا ہے۔ ایک بہت ضروری پیغام برناڈوٹ کو بھیجا تھا۔

عزام پاشا نے بتایا کہ کاونٹ برناڈوٹ جب قاہرہ پہنچ جائیں گے تو عرب لیگ ثالث کی تجاویز کے متعلق سرکاری طور پر اپنا جواب دیدے گی۔ ادارہ متحدہ اقوام کے سکریٹری جنرل موسیو ٹرگوے لی نے لیک سکسس میں اخباری نمایندوں کو بتلایا کہ اگر عارضی سمجھوتہ کی مدت کے اندر فلسطین میں کوئی مفاہمت نہ ہو سکی تو ان کو سمجھوتہ کی مدت میں توسیع کی امید ہے۔ انھوں نے کہا کہ حفاظتی کونسل میں توسیع کا سوال پیش کرنا فلسطین کے مسئلہ کے ثالث کاونٹ کا کام ہے۔

قاہرہ جانے سے پہلے برکاؤنٹ برناڈوٹ نے یروشلم کی ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ انھوں نے ابھی توسیع کے لئے تجویز نہیں پیش کی ہے۔ کیوں کہ اس سے عربوں اور یہودیوں کی رائے معلوم کرنا ضروری ہے۔ یہودی قبرص سے اپنے متعلقین فلسطین لانے کے لئے انتہائی کوشش اور تیزی کے ساتھ کام کر رہے ہیں حتی کہ اس کام کے لئے موٹر کشتیاں بھی استعمال کی جا رہی ہیں۔

شاہ عبداللہ لندن جائیں گے

عمان ۳ جولائی شرق اردن کے والئی شاہ عبداللہ سلطان ابن سعود والی حجاز سے ملنے کے بعد آج صبح بغداد سے واپس آگئے معلوم ہوا ہے کہ شاہ عبداللہ بہت جلد لندن اور برطانیہ بھی جانے والے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرنورِ حق عزمِ مستقل پر ہے | زمانہ پہ بھی ہری ہر جو ہر جو لہیں ہے

صدائے وقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۸

اڈیٹوریل نوٹ

آہ! بریگیڈیر عثمان

"میں تو مر رہا ہوں پر آپ لوگ ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹیئے گا" یہ تھے وہ الفاظ جس کے بعد بریگیڈیر عثمان نے اپنی جان عزیز ملک کے نذر کر دی۔ ایسے بہادر سپاہی کا حکومت ہند پر احترام فرض تھا۔ اور حق تو یہ ہے کہ اس نے اپنا یہ فرض پوری طرح ادا کیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ۔

ان کی موت نے ہم سے ایک ایسے شخص کو جدا کر دیا جو ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر رہا تھا۔"

شیخ عبداللہ نے کہا ہے کہ۔

جب تک دنیا میں کشمیر باقی رہے گا۔ بریگیڈیر عثمان کو بھی حیات جاوید حاصل رہے گی"

حکومت ہند نے مرحوم کا جنازہ پوری شان اور احترام سے اٹھایا۔ وزیر اعظم سے کر تمام حکومت ہند کا فران نے شرکت کی۔ نماز جنازہ مولانا ابو الکلام آزاد نے پڑھائی۔

بریگیڈیر عثمان کے کارنامے ایسے ہیں جو صفحہ تاریخ پر ہمیشہ روشن رہیں گے۔ اور سرفروشوں کے لئے شمع ہدایت بنیں گے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے۔
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مہاسبھا کا مستقبل

مہاتما گاندھی کی شہادت کے بعد ملک میں ہندو مہاسبھا کے خلاف جو غصہ اور نفرت کا جذبہ پھیل گیا تھا۔ اس نے اس جماعت کو سیاسی میدان سے بھاگنے اور گمنامی کی چادر میں اپنا منہ چھپانے کے لئے مجبور کر دیا تھا۔ لیکن اس کے جنرل سکریٹری مسٹر پرہری نے جو حال میں بیان دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روپوشی کا سبب ندامت نہیں بلکہ خوف کا جذبہ تھا۔ اور یہ سوچ کر کہ اب ملک کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔ فرقہ پرستوں نے پھر سر اٹھانا شروع کیا ہے۔ چنانچہ مسٹر پرہری کہتے ہیں کہ اگر مہاسبھا نے سیاست سے کنارہ کشی کے اس فیصلہ کو جو اس نے مہاتما گاندھی کے شہادت کے بعد کیا تھا۔ برقرار رکھا تو اس کے وہ آدمی جو سیاسی کام کرنا چاہتے ہیں۔ ایک نئی جماعت بنائیں گے۔

مہاسبھا کے سکریٹری کا یہ بیان قوم پرستوں کے لئے ایک چیلنج ہے۔ دراصل ان کو اس بیان کے دینے کی ہمت اس سے ہوئی کہ قوم پرستوں نے اپنے کام کو اچھی طرح انجام نہیں دیا۔ اور اپنی صفوں میں انتشار پیدا کر لیا۔

لہذا فرقہ پرستوں کو دبانے کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ کانگریس زیادہ مستعدی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنا فرض ادا کرے۔

ضمنی انتخاب پر تبصرہ

یوپی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے کنوینر مسٹر موہن لال گوتم نے ایک پریس کانفرنس میں یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ۔

یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں کامیاب رہ کر اور اپنے مخالفوں کو شکست دے کر ہم نے کانگریس اور ملک کو انتشار سے بچا لیا۔

اب اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ایک پروگرام تیار کر کے عوام میں کام کریں۔ کانگریس نے اپنے اعلیٰ نظریات کو فراموش کر دیا ہے۔ اس لئے ہمیں نئے پروگرام کے بنانے کی ضرورت ہے جو ہمارے کارکنوں میں جوش پیدا کر سکے اور نئے اراکین کے لئے کشش کا سامان فراہم کر سکے۔

کشمیر اور ہندوستان

۷ جولائی کو پٹھان کوٹ سے ۳ میل دور "سرنا کے" مقام پر ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پٹھان کوٹ جموں روڈ کا افتتاح کیا۔ یہ پہلی سڑک ہے جو ہندوستان کو کشمیر سے ملاتی ہے۔ پنڈت نہرو نے اس سڑک کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ :-

"دراصل یہ سڑک دو قوموں کے دلوں کو ملانے کا ایک راستہ ہے"۔

اس افتتاح کی تقریب میں ۲۵ ہزار سے زیادہ آدمیوں نے شرکت کی۔ افتتاح کے بعد ۱۶ جیپ کار اور ۴ موٹر کار کا ایک کارروان پہلی مرتبہ اس سڑک پر جموں کی طرف روانہ ہوا۔ سب سے آگے کی جیپ میں پنڈت نہرو بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کارروان کے روانہ ہونے سے پہلے پنڈت نہرو نے کہا کہ۔

"اس کارروان کے ذریعہ ہم کشمیر کے باشندوں سے ایک نیا تعلق پیدا کر رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ تعلق دائمی ہوگا۔

سڑک پر ۴ میل ایک گھنٹہ میں طے کرنے کے بعد مادھو پور میں پنڈت نہرو نے ایک نقرئی مقراض سے دریائے راوی پر بنے ہوئے پل کا جو ۲۰ سونٹ لمبا ہے افتتاح کیا۔

ریاستی وہائٹ پیپر

ہندوستان کی آزادی کے بعد دیسی ریاستوں میں جو غیر معمولی تبدیلی ہوئی ہے۔ وہ دو قسم کی ہے۔ ایک یہ کہ مختلف چھوٹی ریاستیں ایسی وحدتوں میں شامل ہو گئیں جو اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکتی ہیں۔ دوسرے وہاں جمہوری طرز پر ذمہ دار حکومتیں قایم ہو گئی ہیں۔

یہ پرامن انقلاب اس وجہ سے ہوا ہے کہ وہاں کی رعایا بیدار تھی۔ اور وہاں کے محب وطن حکمرانوں نے بدلے ہوئے حالات کا ساتھ دیا۔ اور عوام کی خواہش پوری کی۔

یہ الفاظ اس وہائٹ پیپر میں کہے گئے ہیں۔ جو محکمہ ریاست کی سالگرہ کے موقعہ پر دیسی ریاستوں کے متعلق ۹ جولائی کو شائع کیا گیا ہے۔

اسی وہائٹ پیپر میں دیسی ریاستوں کے متعلق حکومت ہند کی پالیسی کی وضاحت کی گئی ہے اور جو کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں حیدرآباد، کشمیر اور جوناگڈھ کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ انڈین یونین میں دیسی ریاستوں کے الحاق سے حکومت ہند اور ریاستوں میں ایک نیا اور زیادہ مستحکم رشتہ قایم ہو گیا ہے۔ جس نے ریاستوں کو اور مرکزی حکومت کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ اس عظیم الشان تبدیلی کا بار اچھی طرح سنبھال سکیں۔

فلسطین میں پھر جنگ

اقوام متحدہ کے ثالث نے لکھا ہے کہ ۸ جولائی کو فلسطین کی عارضی التوائے جنگ کی مدت ختم ہو گئی اور مزید التوا کے لئے عرب راضی نہیں ہوئے۔ جنیوا کی اطلاع ہے کہ اسرائیلی حکومت نے اقوام متحدہ کو اطلاع دی ہے کہ جنوبی فلسطین میں لڑائی شروع ہو گئی ہے۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۲ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کی معمولی میٹنگ بابو دوارکا پرشاد ٹنگہ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی۔ پنڈت وید نرائن باجپئی نے گایوں کے پکڑنے والے میونسپل عملہ کے سخت برتاؤ کی شکایت کی۔ اور تجویز پیش کی کہ گایوں کی حفاظت کے لئے بورڈ خود چرواہے نوکر رکھے چیرمین صاحب نے یقین دلایا کہ گایوں کے ساتھ سختی روا نہ رکھی جائے گی۔

بورڈ نے سڑکوں کی مرمت کے لئے ڈویلپمنٹ بورڈ کو ۵۰ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ ریونیو افسر کے اختیارات طے کرنے کے معاملہ پر ڈھائی گھنٹہ بحث و مباحثہ رہا۔ بحث کے دوران میں دو ممبران نے چیرمین صاحب کے طرز عمل کے خلاف اظہار ناراضی کیا جبکہ چیرمین صاحب نے اپنے خاص اختیارات سے بولنے سے روک دیا تھا۔ بالآخر بحث میں زیادہ تلخی دیکھ کر چیرمین صاحب نے بحث ملتوی کر دی۔

حاجی محمد سمیع ایک کمیٹی بنا کر تقرر کرنا چاہتے تھے اور مسٹر سکسینہ دیا پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ تقرر کرانے کے حق میں تھے۔ مسٹر نیر اس تقرر کے اس لئے خلاف تھے کہ کسی افسر کو اعلیٰ عہدہ پر پہونچانے کے لئے ایک نئی جگہ پیدا کرنا بالکل نامناسب ہے۔ اس لئے آپ نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ اس تقرر کی تائید کی۔ حاجی سمیع نے بحث ملتوی کرنے کے لئے چیرمین صاحب کے حکم کو نامناسب قرار دیا۔ اور کہا کہ اس قدر بحث و تجویزوں کے بعد معاملہ ملتوی نہ ہونا چاہیئے۔

بورڈ نے ہریجن کوارٹر کی تعمیرات کے لئے ۵ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ بجلی کے شرح کے اضافہ کے سلسلہ میں طے ہوا ہے کہ بجلی کے حسابات کی جانچ کر کے دیکھا جائے کہ کہاں خرچ میں کمی کی جائے۔

سٹی کانگریس کمیٹی

۲ جون کو سٹی کانگریس کمیٹی کی ایگزیکیوٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی صدارت میں ہوئی جس میں الکٹرک کمپنی کے منیجر مسٹر گپتا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر کشن چند بھی شریک ہوئے۔ میٹنگ میں الکٹرک کمپنی کے انتظامات پر سخت نکتہ چینی کی گئی۔ پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ بجلی کے نرخ کے بڑھنے سے متوسط درجہ کے لوگوں پر بار پڑے گا۔ دوسرے ممبران نے الکٹرک کمپنی کے بدانتظامی کی شکایت کی۔ اور کہا کہ بلوں کے پہونچنے میں بڑی دیر ہوتی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ابھی تک کمپنی کو فائدہ ہوتا تھا۔ اب سرکاری انتظام میں آ جانے سے کیوں نقصان شروع ہو گیا ہے۔

مسٹر گپتا منیجر الکٹرک کمپنی نے بتلایا کہ تنخواہوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے ۳۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے۔

کانگریس کمیٹی نے کہا کہ اس کمپنی کی آمدنی و اخراجات کی پوری طرح جانچ کی جائے۔

سیوا دل کی پریڈ

پراونشیل رکشا دل کی پریڈ کانپور ڈسٹرکٹ برانچ سے سکشن کی جس میں ۱۰۷ افراد شامل تھے ختم ہو گئی ہے۔ اس موقعہ پر پھول باغ میں ایک پریڈ ہوئی جس میں مسٹر جگت پرشاد راوت پارلیمنٹری سکریٹری کا بیان پڑھا گیا اور انسپکٹر جنرل پولیس کا لکچر ہوا۔

لازمی تعلیمات کے انتظامات

میونسپل حدود کے اندر لازمی تعلیم کے جاری کرنے کے لئے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔

اس سلسلہ میں کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے بچوں اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کا شمار ۱۵، ۱۶، ۱۷ جولائی کو کل شہر میں ہوگا۔ لوگوں کو چاہیئے کہ بورڈ کے عملہ کو اس سلسلہ میں امداد کریں۔

میونسپل بورڈ کا ضمنی انتخاب

پنڈت بینی مادھو مصرا وکیل کے انتقال سے میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۱۹ میں جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل حضرات امیدوار ہیں۔

مسز پنڈت بینی مادھو باجپئی (ایڈیٹر ویر بھارت) چھکو لال تیواری۔ چندر کا پرشاد تیواری۔ گورے پرشاد چترویدی۔ شیام منوہر ترویدی۔ اور ان۔ چند جین۔

۲۴ لاکھ کا قرضہ

یوپی گورنمنٹ نے کانپور ڈویلپمنٹ بورڈ کو ۲۴ لاکھ روپیہ کا قرضہ اس غرض سے دیا ہے کہ وہ اس روپیہ سے پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کے آباد کرنے کا انتظام کرے۔

حیدرآبادی جاسوس گرفتار

رسم بابو پورہ میں سردار مہندر سنگھ کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ حیدرآباد کے رضاکاروں کے لیڈر قاسم رضوی کو کانپور کے اخباروں کے اقتباس اور کانپور کی خبریں خفیہ طور پر بھیجتا تھا۔

ایک افسوسناک واقعہ

ستی۔ کانگریس ڈائیریکٹر گروپ کے کپتان رام سنگھ اپنے بہنوئی کے یہاں گئے تھے موقع کا تقاضا میں وہ اپنا ریوالور دکھا رہے تھے جو بھرا ہوا تھا اس کے چل جانے سے ان کے بہنوئی اور بھانجہ زخمی ہو گئے۔ بہنوئی کی حالت خراب ہے۔

سیمنٹ

گورنمنٹ ہند نے صوبہ متحدہ کے لئے ۸۲۰۰ ٹن ماہانہ سیمنٹ دینا طے کیا ہے۔ گورنمنٹ کے محکموں اور پبلک کے درمیان تقسیم کا تناسب ۷۱ اور ۲۹ فی صدی رہیگا۔ پراونشیل آئرن و اسٹیل کنٹرولر یوپی سیمنٹ کا بھی انتظام دیکھیں گے۔

کابلیوں کی رجسٹری

کانپور کے ۵۸ کابلیوں کو رجسٹری کرانے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ ان میں ۳۷ بلا اطلاع چلے گئے کچھ پاس پورٹ لے کر گئے ہیں۔ باقی لوگوں سے جانے کی تاریخ دریافت کی گئی ہے۔ مقررہ میعاد کے بعد ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

روانگی

شریمتی ٹوکلتورا بہرتیا منیجنگ ڈائرکٹر فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ ۸ جولائی کو ہوائی جہاز کے ذریعہ کلکتہ سے ملایا۔ امریکہ اور یورپ کی سیاحت کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ رنگون سنگاپور کی سیر کرتے ہوئے ۲۲ جولائی کو سن فرانسسکو پہونچیں گے۔ ایک ماہ امریکہ میں رہ کر لندن جائیں گے۔ وہاں سے پیرس اور انٹورپ جائیں گے۔ آپ بطور ڈیلیگیٹ انٹرنیشنل یونین آف میرائن انشورنس کی میٹنگ میں بھی شریک ہوں گے۔ اور اکتوبر ۱۹۴۸ء میں ہندوستان واپس آئیں گے۔

اسکولی کاپیوں کی قیمت

کاغذ کی کمی اور گرانی کی وجہ سے گورنمنٹ نے اجازت دیدی ہے کہ ۹۶ صفحہ کی کاپی کی قیمت ۳ فی کاپی کے حساب سے رکھی جائے۔

مہتروں کی امداد

حکومت ہند نے لوکل بورڈ ور کے مہتر ملازموں کو پانچ روپیہ ماہانہ ترقی دینے کے لئے لوکل بورڈ کی امداد کی ہے۔

ایٹ ہوم

ڈاکٹر ہر چندر سروپ ایم ایس سی کے صاحبزادہ مسٹر دیویندر سروپ ایم اے کی شادی مس دیا رانی دختر رام کشور مرحوم (ایڈوکیٹ اور وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی) کے ساتھ ۳۰ جون کو دہلی میں ہوئی۔ اس خوشی میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے ۵ جولائی ۱۹۴۸ء ۶½ بجے شام کو ایک شاندار ایٹ ہوم معززین شہر کو دیا۔

میونسپل بورڈ میں غبن

کانپور میونسپل بورڈ نے مسٹر دوارکا ناتھ شو ٹیکس انسپکٹر اور گیا پرشاد شوکل ٹیکس کلرک کے ذمہ تقریباً دو ہزار روپیہ کا غبن اڈیٹر نے پکڑا ہے۔ لہذا ان دونوں ملازموں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔

وکٹوریہ مل کی ہڑتال

وکٹوریہ مل کے مزدوروں اور مل مالکان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ۱۲ جولائی سے مل میں کام چالو ہو جائیگا

لطیف گرلس اسکول

مس دھرم جیت سنگھ ہیڈ مسٹریس میاں لطیف گرلس اسکول اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے اسکول سے ۱۲ لڑکیاں ہائی اسکول کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں جن میں سے ۱۰ لڑکیاں پاس ہو گئی ہیں۔

ایک فرسٹ ڈویژن (جس کو ریاضی میں امتیاز ملا ہے)

۸ سکنڈ ڈویژن اور ایک تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں

اس طرح اسکول کا نتیجہ ۸۳ فی صدی رہا ہے۔

کانسٹبل گرفتار

ہربنس محال چوکی کے تین کانسٹبل رام اوتار۔ رام ساگر اور محمد اختر اس جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں کہ انھوں نے ہیڈ کانسٹبل نثار احمد سے اپنی ڈیوٹی کا تبادلہ چاہا تھا۔ اور تبادلہ نہ کرنے پر ہیڈ کانسٹبل کو پیٹا۔

سنیٹری ٹریننگ کالج

یوپی گورنمنٹ کی منظوری کے بعد کانپور کے حکام اور ممبران اسمبلی اور کونسل نے ایک میٹنگ کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانپور سے وار فنڈ کے سلسلہ میں جو رقم جمع ہوئی ہے۔ اس رقم سے کانپور میں ایک سنیٹری انسپکٹر ٹریننگ کالج قایم کیا جائے۔ اس قسم کا کالج ابھی تک صرف کلکتہ میں قایم ہے۔

نرسوں کی ٹریننگ

کانپور میں نرسوں کی ٹریننگ کے لئے بھی کالج اگست ۱۹۴۸ء میں کھل رہا ہے فی الحال اس کے لئے ٹی بی وارڈ کی عمارت کا ایک حصہ لینا طے کیا گیا ہے۔

جانچ کمیٹی کی سفارش

یوپی پے جانچ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ غیر تربیت یافتہ مزدوروں کو کم سے کم ۳۰ روپیہ ماہوار معمولی کاریگر کو ۴۰ روپیہ ماہوار اور ہوشیار کاریگر کو ۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دینے کی سفارش کی ہے۔ لڑکوں کو کم سے کم ۲۵ روپیہ ماہوار اور صنعتی اور کاروباری کارکنوں کو یکساں اسکیل پر تنخواہ دینے کی سفارش کی ہے۔

مدرسہ تکمیل العلوم کانپور

۲۳ شعبان کو بعد نماز جمعہ مسجد احاطہ کمال خاں میں مدرسہ تکمیل العلوم کا ایک جلسہ ہوا جس میں کامیاب طلبا کی دستار بندی ہوئی۔ اور اسناد دی گئیں۔ اس موقعہ پر شہر کے ہر طبقہ کے لوگ موجود تھے۔

اس مدرسہ کے صدر مدرس علامہ سعید احمد محدث ہیں جو علم و فن میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ اس موقع پر ایک سعید ریٹائرڈ گریجویٹ کھڑے ہوئے اور انھوں نے فرمایا کہ میں باوجودیکہ ایم اے اور ال ال بی وکیل اور بڈھا ہوں۔ لیکن میں نے مدرسہ تکمیل العلوم کا نصاب و طریقہ تعلیم و طرز تفہیم ایسا عمدہ و مفید پایا کہ میں اس مدرسہ کا طالب علم ہوں۔ اور آج کل اس بڑھاپے میں بھی اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ روساء کی بے توجہی اور گرانی کی وجہ سے عربی مدارس تقریباً معطل ہو چکے ہیں۔ اور کانپور علم دین سے خالی ہوتا جاتا ہے۔ لہذا مسلمانان کانپور کو اپنے عربی مدارس کی طرف توجہ دے کر ان کو فنا ہونے سے بچانے کی ضرورت ہے۔

ماہ رمضان میں زکوٰۃ اور عطیات نکالتے وقت مدرسہ تکمیل العلوم کا خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔

ماہ رمضان

ما[illegible] ۹ جولائی بروز [illegible]

بارش نہ ہونے کی وجہ [illegible]

اوقات افطار و [illegible]

اوقات افطار [illegible]

۹ جولائی		یکم رمضان		افطار ۷ بجکر ۱۰ منٹ		سحر ۳ بجکر ۳۲ منٹ	
۱۰	،،	۲	،،	،،	،،	،،	،،
۱۱	،،	۳	،،	،،	،،	،،	۳۴
۱۲	،،	۴	،،	،،	،،	،،	،،
۱۳	،،	۵	،،	،،	،،	،،	۳۵
۱۴	،،	۶	،،	،،	،،	،،	،،
۱۵	،،	۷	،،	،،	۹	،،	۳۶
۱۶	،،	۸	،،	،،	،،	،،	،،
۱۷	،،	۹	،،	،،	،،	،،	،،
۱۸	،،	۱۰	،،	،،	،،	،،	۳۷

فارورڈ بلاک

کانپور فارورڈ بلاک کے پریسیڈنٹ و سکریٹری مسٹر کرشن چندر آریا اور مسٹر نانک کمار مکرجی نے کانگریس کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

الگن ملس

یوپی گورنمنٹ نے الگن ملس کے تنازعہ کے ثالث کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء تک اپنا فیصلہ دیدیں۔

رتھ جاترا کا جلوس

۸ اور ۹ جولائی کو رتھ جاترا کا جلوس بڑی شان و شوکت کے ساتھ جنرل گنج سے اٹھ کر مول گنج مرافہ مشن روڈ ہوتا ہوا گذرا۔ پولیس اور حکام کے انتظامات معقول تھے۔

اسموک انسپکٹر گرفتار

مسٹر ایس بی ماتھر اسموک انسپکٹر پچاس روپیہ رشوت لینے کے جرم میں گرفتار ہوئے تھے۔ اور پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیے گئے۔

بابا رگھو داس

بابا رگھو داس فیض آباد سے نئے منتخب شدہ اسمبلی کے ممبر کانپور آئے اور کانگریس کمیٹی نے آپ کا استقبال کیا۔ بابا رگھو داس نے اس موقع پر ایک تقریر بھی کی۔

مہاسبھا

مسٹر اتوسوس لہری جنرل سکریٹری ہندو مہاسبھا نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہ کل ہند مہاسبھا کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ اگست کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ بڑے رنج سے اس کا اظہار کیا ہے کہ اب تو ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے رہنے سے یہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں ہاتھ پیروں میں زنگ نہ لگ جائے۔ (برسات کے موسم میں یہ اندیشہ کچھ زیادہ خلاف بھی نہیں ہے)

اس لئے اب سبھا کو پھر ہاتھ پیر چلانے کی مشق کرنا چاہئیے لیکن چونکہ حالات بالکل بدل گئے ہیں۔ اس لئے پینترا بھی نیا ہونا چاہئیے۔

انھوں نے کہا ہے کہ سبھا کی مجلس انتظامیہ کے ہونے والے اجلاس میں اس پینترے کا تعین ہونا ضروری ہے اگر یہ فیصلہ ہو کہ اب مہاسبھا کو صرف تعلیمی، مذہبی اور تمدنی ہی کاموں تک اپنی سرگرمیاں محدود رکھنا چاہئیے۔ تو پھر ان سورماؤں کو جن کا بدن بغیر سیاسی زور آزمائی کے ٹوٹا کرتا ہے۔ اور جب تک انتخابی اکھاڑے میں وہ ووٹ نہ لگالیں اس وقت تک ان کی طبیعت کی گرانی دور ہی نہیں ہوتی۔ اس کا موقع دیا جائے کہ وہ چولا بدل کر کوئی نئی سیاسی منڈلی قایم کرلیں۔ کیوں کہ مسٹر اسوتوش لہری کے نزدیک اب کانگریس میں نہ تو سکتی ہے۔ اور نہ اس میں سنگٹھن ہی باقی رہا ہے۔ اس لئے دیش کی سیوا کے واسطے ان جیسے سورماؤں کی سخت ضرورت ہے۔ جو جنگ آزادی کے زمانہ میں صرف اس لئے دودھ بالائی کھاتے ڈنڈ پیلتے اور مگدر ہلاتے رہے ہیں۔ تاکہ آزادی کے بعد پوری قوت سے دیش کی سیوا کام کرسکیں۔

ان سورماؤں سے باادب درخواست ہے کہ وہ دیش کی سیوا کے لئے بجائے اپنی ہی سیوا میں لگے رہیں اور یہی سب سے بڑی دیش کی سیوا ہوگی۔

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسمان کیوں ہو

عرب جنگ شروع کردینگے

عمان ۳ جولائی۔ شرق اردن کے سلطان عبداللہ نے آج بیان (اعلان) کیا کہ عربوں نے فلسطین میں امن کے لئے متحدہ اقوام کے ثالث کاونٹ فوک برناڈوٹ کی تجویز مسترد کردی ہے۔ اور اب عرب جنگ شروع کرنے جا رہے ہیں۔ اور اب وہ اپنے اسلحہ پر بھروسہ کریں گے ہم فلسطین میں یا تو عرفانی عظمت حاصل کریں گے یا باعزت شہادت۔

روس اور مغربی طاقتوں کے اختلافات

برلن۔ ۳ جولائی۔ روس نے برلن کی چار طاقتی حکومت کو ختم کردیا ہے۔ مغربی اتحادیوں نے اپنے منطقہ میں جرمن وزراء اعظم کو ہدایت کی ہے کہ وہ دو مہینے کے اندر دستور ساز اسمبلی بنالیں۔ خود جرمنوں کے ہاتھ میں بااقتدار حکومت دینے کی طرف یہ پہلا بڑا قدم ہے

روسیوں نے اعلان کردیا ہے کہ جو انتظامیہ برلن کے لئے تھی اب اس کا وجود ہی نہیں رہا ہے۔ ان دو اہم واقعات کے رونما ہونے سے مشرق اور مغرب کے اختلافات اور نمایاں ہوگئے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہاز کے بیڑے کے بیڑے برلن کے محصور منطقہ میں سامان غذا پہنچا رہے ہیں۔ برما کی جنگ کے بعد اب تک اتنی کثیر تعداد میں ہوائی جہازوں نے سامان جنگ غذا کے لئے کبھی پرواز نہ کی تھی۔

چار ارب ڈالر کے چینی امریکی معاہدہ پر دستخط

نانکنگ۔ ۳ جولائی۔ آج نانکنگ میں مارشل منصوبہ کے تحت ۴ ارب ڈالر کے اس دوطرفہ معاہدہ پر دستخط ہوگئے جو چین اور امریکہ میں ہوا ہے۔

ادب لطیف

مقدس آگ

(از جناب مسٹر رفیع احمد صاحب۔ کلکتوی)

شرر بن کر رہتی ہے انسان کے دل میں
وہ ہے نور مطلق کی آنکھوں کا تارا

جب انسان کی نئی نئی تخلیق ہوئی تھی اور وہ فردوس میں رہا کرتا۔ اس وقت صنف نازک سے ناآشنا تھا۔ فردوس میں اُسے تمام نعمتیں حاصل تھیں پھر بھی اس کا دل بجھا بجھا سا رہتا۔ .... کیوں؟ سبب خود بھی نہ جانتا تھا۔

ایک دن ایک فرشتہ نے درگاہ خداوندی میں اس مسجود ملائک سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اجازت مل گئی اور وہ قدرت کی اس انوکھی مخلوق سے جسے اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے ملنے آیا۔ بات ہی بات میں اس نے انسان کو اس کی بے کیفی اور بجھا بجھا سا دل کا علاج بتا دیا چنانچہ اس کے رخصت ہوتے ہی انسان دربار یزدی میں گویا ہوا۔ "خداوندا! مجھے ایک جیون ساتھی عنایت کر۔"

انسان کی درخواست منظور ہوگئی اور قدرت نے تبسم، حسن، حجاب، شباب، شوق، وفا، نزاکت، معصومیت، راز، نیاز، سوز و ساز، صدق، صبر، تڑپ، بیکسی، خودفراموشی، شوریدہ سری، شر انگیزی، نرمی، گرمی، چتک، مٹک، عشوے، غمزے، ناز، ادا، بیوفائی، سنگدلی، حیلہ، حسد، ضد اور مکر کی آمیزش سے ایک خاکی پتلا بنایا۔ —— اس میں جان ڈالی گئی "عورت" نام پڑا۔

انسان اپنے اس عجیب و غریب ساتھی کو دیکھتے ہی ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ خوشی میں آپے سے باہر ہو گیا بے اختیاری میں "نور" گلے لگانا چاہا ..... ٹھہر جا او بے ادب۔ قدرت نے ایک ڈانٹ بتائی۔ انسان سہم گیا۔ فرشتے تھرا اٹھے۔

ایک فرشتے کو حکم ہوا کہ ان دونوں کے جگر چاک کردے فرشتہ سمجھا انسان اور اس کے ساتھی پر عتاب ہوا۔ ایسی حسین پیاری مخلوق .... وہ متاسف ہوا۔ سفارش کرنے کا جی چاہا۔ لیکن تخلیق انسانی سے پہلے ہی تمام فرشتوں کو ان کلمۃ ما لا تعلمون۔ کہہ کر دخل در معقولات سے منع کردیا گیا تھا۔ لہذا چاروناچار حکم ربانی کی تعمیل کرنی ہی پڑی۔ چند دقیقہ کے بعد ایک "مقدس آگ" جو عرش معلی کے پاس ہی سلگائی گئی تھی دونوں کے چاک جگر میں ڈالی گئی۔ دونوں فوراً جی اٹھے۔

انھیں جنت سے نکال کر فرش زمین پر ڈال دیا گیا۔

ایک مدت تک فرشتے اس مقدس آگ کی حقیقت سے واقف نہ ہوسکے۔ سب کے سب متعجب تھے۔ الٰہی وہ آگ کیا تھا۔۔؟ آخر ایک دن عرش کے مقرب فرشتے نے ہمت کرکے پوچھ ہی لیا۔

"عشق" جسے انسان پیار سے "محبت" بھی کہتا ہے۔ دربار ایزدی سے جواب ملا۔

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

بہار میں زمینداری کا خاتمہ

رانچی ۳ جولائی۔ بہار میں زمینداری کے خاتمہ کے متعلق سب کام اسکیم کے مطابق ہو رہا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار ۱۵ ستمبر تک تمام زمینداریاں اپنے قبضہ میں لے لے گی۔

دنیا کا سب سے بڑا ہوائی اڈہ

نیویارک۔ یکم جولائی۔ آج سرکاری طور پر آئیڈل وائلڈ میں نیویارک کے بین اقوامی ہوائی اڈے کا جو دنیا کا سب سے بڑا ہوائی اڈہ ہے۔ افتتاح کیا گیا۔

اس ہوائی اڈہ کا رقبہ ۰۰ ۹۰ ایکڑ ہے۔

عالم نسواں

خواتین مصر

(از وحیدہ عزیزہ صاحبہ)

عورت کی زندگی میں جتنا تغیر مصر میں ہوا ہے اتنا کسی اور اسلامی ملک میں نہیں ہوا مصری لڑکیوں کی معاشرت میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہوچکا ہے۔ اور آج وادی نیل میں جو امکانات نظر آتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی باگ ڈور عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔

مصر میں آزادی نسواں کا خیال سب سے پہلے انقلاب ترکی ۱۹۰۸ء کے زمانہ میں پیدا ہوا اس انقلاب کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشرق قریب کے تمام ممالک میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی اور مصر میں ایک قومی تحریک کا آغاز ہوا۔ عورتوں نے انسانی حب الوطنی کا ثبوت دیتے ہوئے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور رفتہ رفتہ ان کی شنوائی ہونے لگی مصر میں جو سیاسی ہنگامہ برپا ہوا اس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ عورتوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اور ہر مظاہرے میں شامل رہیں اور مردوں کے دوش بدوش مصر کی آزادی کے لئے قربانیاں کرتی رہیں ان مصروفیات نے ان کی زندگی پر اثر ڈالا۔ لہذا آہستہ آہستہ ان کے حقوق تسلیم کئے جانے لگے ۱۹۱۹ء میں وفد پارٹی کی طرح عورتوں نے بھی ایک وفد قائم کیا جس کا اصل مقصد تو حصول آزادی تھا۔ لیکن اس کے دیکھا دیکھی ملک میں بہت سی انجمنیں قایم ہوگئیں جن کا نصب العین حقوق نسواں تھا۔

زنانہ وفد کی قیادت میڈیم صوفیہ زاغلول پاشا نے کی آپ مرحوم سعد زاغلول کی اہلیہ ہیں آپ کی پرخلوص ہمدردی اور بے پناہ جرات نے سب کے دلوں اپنی طرف راغب کرلیا۔ یہاں تک کہ آپ کی پرجوش تقریریں سننے کے لئے مصر کی تمام عورتیں بیتاب رہتی تھیں۔

الغرض میڈم زاغلول نے مصر میں انقلابی صورت پیدا کردی۔ اور جنگ عظیم سے پہلے "فرقہ اناث جدید" قائم کیا۔ جس کے ارکان کی تعداد تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں تک پہونچ گئی۔ اس جماعت کا مقصد قومی خدمات اور ملکی بہبودی تھا جسے مختلف شعبوں میں تقسیم کردیا گیا مثلاً تعلیم شہری سیاست۔ حفظان صحت وغیرہ اس کے علاوہ قاہرہ میں کئی درسگاہیں۔ قایم کیں تجارتی اسکول کھولے شفاخانے اور کلب قایم کئے۔

صوفیہ خانم کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس تھا۔ انھوں نے اپنے مکان کو زنانہ وفد کے صدر دفتر میں تبدیل کردیا یہاں وہ سیاسی مسائل پر عورتوں سے آزادانہ بحث کرتی تھیں اور اپنی سہیلیوں کو شہر کے ایک ایک گھر میں بھیجتیں تاکہ اس کا پیغام ہر جگہ پہنچا دیا جائے۔

جھاڑو (بقیہ صفحہ ۴)

شاہد۔ عابد۔ اور رقیہ جلدی آؤ اور دوڑ کر آؤ آج ہم سب مل کر اپنا کمرہ صاف کریں گے۔

بچے اپنے بستر سے نکل آئے اور اس نے کمرہ صاف کرنا شروع کردیا سب سے پہلے تصاویر کو جھاڑا۔ ان کا جالا صاف کیا پھوکی مکڑیاں فرش پر گرکر پیروں میں کچل گئیں۔ ان کے بنائے ہوئے باریک تار جھاڑو کی سینکوں پر لپٹ گئے جیسے کسی شیر کی مونچھوں پر شکار کا خون لگ جاتا ہے۔ شاہد عابد اور رقیہ سب فرش پر دوڑ رہے تھے۔ اور بھوکی مکڑیاں ان کے پیروں میں کچلی جارہی تھیں۔ پھر وہ فرش درست کرنے لگی ایک کونہ اس نے تھام لیا۔ باقی تینوں کونے بچوں نے سنبھال لئے دو تین جھٹکوں میں فرش کی ساری سلوٹیں نکل گئیں۔ اور وہ آسمان کی طرح ہموار ہوگیا۔ سنگار میز بھی چمکنے لگی سگرٹ کے ٹکڑے کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے جھاڑو کے آگے دوڑنے لگے۔ اور اس نے سب کو ایک کونہ میں اکٹھا کرکے باہر پھینک دیا۔ کمرہ صاف ہوگیا اس کی بیماری دور ہوگئی۔ شاہد نے سنگار میز پر زور سے ہاتھ مارا اور جھاڑو کو غور سے دیکھتے ہوئے چیخا۔

"انقلاب زندہ باد"۔ عابد اور رقیہ نے بھی اس کی آواز میں آواز ملائی اور وہ مسکرا کر سر میں کنگھی کرنے لگی

بچوں کی دنیا

لالچ کی سزا

کسی زمانے میں ایک فقیر رہتا تھا جس کے پھٹے پرانے کپڑے اس بات کا پتہ دیتے تھے کہ اسے بہت کم بھیک ملتی ہے۔ ایک دن وہ بھیک مانگتا گلی گلی پھر رہا تھا کہ ایک لکھپتی سیٹھ کی دکان پر آیا جس کا منشی کچھ لکھ رہا تھا۔ سیٹھ کا عالیشان مکان دکان کے بازو ہی تھا۔ اور باہر ایک شاندار موٹر کھڑی تھی۔ فقیر نے سوال کیا سیٹھ جی بہت بھوکا ہوں۔ .... منشی جی نے قلم روک کر غصہ سے دیکھا اور کہا۔ اس وقت نہیں پھر کبھی آنا۔ یہ کہہ کر وہ پھر لکھنے میں مشغول ہوگیا۔

اس وقت سیٹھ صاحب مکان سے باہر نکل آئے اور اپنا بھاری پیٹ سنبھالتے ہوئے جیسے ہی موٹر میں بیٹھے موٹر فرائے بھرتی ہوئی چلی گئی۔ اور فقیر مایوس ہوکر ایک طرف چل پڑا

اس نے زیر لب کہنا شروع کیا۔ اگر مجھے .... اس امیر سیٹھ کی دولت کا تھوڑا سا حصہ مل جائے تو میں صبر و شکر سے زندگی گزاروں۔

وہ ایک سنسان راستہ پر آگیا تھا۔ جو جنگل کی طرف جاتا تھا جنگل کے بعض اونچے نیچے درخت اور پہاڑیاں اسے نظر آرہی تھیں فقیر نے ایک گہری سانس لے کر پہاڑ کی طرف دیکھا۔ وہ ٹھٹک گیا۔ کیونکہ عجیب و غریب آدمی جس کی ٹوپی میں ایک سفید پر لگا ہوا تھا۔ جلد جلد قدم بڑھائے اس کی طرف آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی زرنی تھیلی تھی۔ اس شخص نے فقیر کے نزدیک آکر کہا۔ "مجھے دولت کا فرشتہ کہتے ہیں میں مصیبت زدوں کی مدد کرتا ہوں ابھی ابھی تم نے کہا تھا اگر تمہیں کچھ روپیہ مل جائے تو تم ہنسی خوشی اور صبر سے زندگی بسر کروگے؟"

اس کے بعد دولت کے فرشتے نے اسے اپنے ساتھ آنے کے لئے کہا۔ چنانچہ فقیر اس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھ کر فرشتے نے کہا۔ "ہاں اب کہو کہ اگر میں تمہیں کچھ روپیہ دے دوں تو تم صبر و شکر کی زندگی گزاروگے؟"

فقیر نے جواب دیا "ہاں"! "اچھا تم اپنی جھولی پھیلاؤ" یہ کہہ کر دولت کے فرشتے نے اپنی تھیلی کھولی اور فقیر کی جھولی میں روپے ڈالنے شروع کئے فقیر انتہائی خوشی کی نظروں سے روپیہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ "کتنے کافی ہیں" دولت کے فرشتے نے پوچھا۔ "جھولی پرانی ہے۔ اگر پھٹ جائے اور روپے زمین پر گر جائیں تو وہ غائب ہو جائیں گے"! لیکن فقیر کہتا رہا اور ڈالو۔ چنانچہ دولت کا فرشتہ روپے ڈالتا ہی رہا۔ اور وہ فقیر ...... لالچی فقیر یہی کہتا رہا کہ اور ڈالو۔ یہاں تک جھولی پھٹ گئی اور سارے چمکدار سکے جھن جھناتے ہوئے زمین پر گر گئے فقیر نے گھبرا کر دونوں ہاتھ زمین پر ڈالے دونوں ہاتھ میں زمین پر ڈالے مگر وہاں مٹی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اپنے چاروں طرف دیکھا مگر دولت کے فرشتے کا پتہ نہ چلا وہ ہاتھ ملتا ہی رہ گیا۔ اب بھی وہ گلی گلی کوچہ کوچہ بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ لیکن اُسے کچھ نہیں ملتا۔

بچو! دیکھا تم نے فقیر کو لالچ کی کیسی سزا ملی۔

شیر شاہ کے مقبرہ کے گنبد میں رخنہ

پٹنہ۔ چار سو سال کے موسم طوفان و حوادث برداشت کرنے کے بعد شیر شاہ سوری کے مقبرہ کا گنبد ٹپکنے لگا ہے۔ یہ گنبد دنیا کے بڑے گنبدوں میں دوسرے نمبر کا سمجھا جاتا ہے۔ اور سہسرام ضلع شاہ آباد بہار میں ہے۔ اس کا پتھر بہترین ہے۔ اور پٹھان طرز تعمیر کا بہت اچھا نمونہ سمجھا جاتا ہے یہ اپنے دور میں بہترین فن ہے۔ اور مقبرہ کے فرش سے ۱۰۶ فیٹ بلند ہے سطح زمین سے چوٹی تک اس کی بلندی ڈیڑھ سو فٹ ہے۔

حکومت اس کی مرمت کا انتظام کررہی ہے۔

فلمی اداکاروں کے بدلے ہوئے نام

فلمی نام	اصلی نام
ڈبلیو زیڈ احمد	وحید الدین ضیاء الدین احمد
اشوک کمار	کمد لال گنگولی
مظہر خان	نصاحت اللہ خان
آر۔ واسطی	ریاست علی
این۔ چارلی	نور محمد
انل کمار	انجم
جینت	زکریا خان
سریش	محمد نسیم
دیوان شرر	آتمانند
ایم ڈی۔ کنور	مظہر الدین
دلیپ کمار	یوسف خان
ڈبلیو۔ ایم خان	وزیر محمد
ایم اے۔ خان	عطا محمد
ہمالیہ والا	افضال
اے آر کاردار	عبدالرشید کاردار
اے۔ ایم۔ کمار	علی میر
امر	نظر محی الدین
جی این بٹ	غلام نبی
الماس	مینشور ناتھ کول
ستیش	پرتھوی راج
سندریکر	یوسف
ہریش	عبداللطیف
جی آر پریمی	گینت رائے
اے شاہ	عبداللہ شاہ
ایس یوسفی	سمیع اللہ
ڈی این مدھوک	دینا ناتھ
الناصر	اسفندیار
ارون	گلشن سنگھ
سہگل	کندن لال
سوشل کمار	اصغر
دیپک	دھرم دیو آشا
کیلاش	سلیم یوسف
غوری	نذیر احمد
شہزادایاز	محمد شریف

کمیونسٹ استادوں کی برطرفی

مدراس ۳ جولائی۔ مدراس کی حکومت نے یہ حکم دے دیا ہے کہ مالابار کے بعض اسکول میں جو استاد کلاس روم میں کمیونسٹوں کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ انھیں فوراً برطرف کردیا جائے۔

اس قسم کے استادوں کی تنخواہیں روک لینے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔

کیا نظام تخت سے دست بردار ہوجائیں گے؟

لندن ۳ جولائی۔ حکومت ہند نے ریاست حیدرآباد کے تمسکات روک دینے کے لئے جو آرڈیننس جاری کیا ہے اور اس طرح کے جو دوسرے جو سخت اقدامات ریاست کے خلاف اٹھائے جارہے ہیں۔ ان کے نتیجہ کے متعلق لندن میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔

حکومت نظام نے جو منصوبے باندھ رکھے ہیں ان کے متعلق بھی کئی قسم کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ ان میں سے ایک افواہ جس کی خوب اشاعت دی گئی ہے کہ نظام پاکستان کی گدی پر بیٹھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے تازہ افواہ جو لندن میں اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کہ نظام اپنے بیٹے پرنس آف برار کے حق میں دست بردار ہوکر ترکی جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ لندن کے حیدرآباد کے سرکاری حلقوں کے مطابق یہ افواہ بھی دوسری افواہوں کی طرح غلط اور بے بنیاد ہے۔

اقوال زریں

عوام کی نظر میں ایک مرتبہ اعتبار کھو کر پھر اس کا قایم کرنا مشکل ہے۔

ثروت خود کو بڑی مشکل سے بھولتی ہے خصوصاً جب دوسروں کے سامنے اس کی تحقیر کی جائے۔

نفس پر قابو رکھنے والے لوگ بڑی مشکل سے پھسلتے ہیں۔ مگر جب ایک بار پھسل گئے تو پھر کسی طرح سے نہیں سنبھل سکتے۔

دنیا میں ایسے کتنے مرد عورت کے جوڑے ہیں کہ اگر انھیں دوبارہ انتخاب کی آزادی دیدی جائے تو اپنے پہلے انتخاب پر قانع رہیں۔

اپنا غم جان گسل ہوتا ہے اور قوم کا غم یاس انگیز اپنے غم پر ہم روتے ہیں۔ قومی غم پر متردد ہو جاتے ہیں۔

حقیقی عزت و وقار کے لئے جائداد کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے ایثار نفسی اور خدمت کافی ہے۔

کشمیر کی لڑائی میں بریگیڈیر عثمان ہلاک

نئی دہلی۔ ۴ جولائی۔ آج رات کو محکمہ دفاع کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں افسوس کے ساتھ اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ بریگیڈیر محمد عثمان کشمیر کی لڑائی میں مارے گئے کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی کمان بریگیڈیر عثمان کے ہاتھ میں تھی۔ آج شام کو ہوائی جہاز کے ذریعہ بریگیڈیر

موج تبسم

مسز سمتھ۔ تم نے تو سمور کا کوٹ خرید لیا میرا خیال ہے کہ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ اس کے لئے میرے پاس دام نہیں ہیں۔

مسز جونیز۔ قسمت کی بات ہے۔ میرا شوہر سرکاری ڈیوٹی انجام دے رہا تھا۔ جب اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی اس کا معاوضہ سو پونڈ ملا۔ اسی میں سے یہ کوٹ خریدا گیا ہے۔

سینما میں ایک بڑے زور کا سین ہو رہا تھا سب ناظرین محو تماشا تھے۔ اور ایک لیڈی صاحبہ تو ہمہ تن چشم تماشا تھیں۔ یکایک ہیرو نے ہیروئن کے منہ پر تھپڑ مارا اور ناظرین تو سکتہ کے عالم میں خاموش رہے۔ لیکن لیڈی صاحبہ کی چھوٹی لڑکی نے کہا کہ ماں۔ اس نے تمہاری طرح پلٹ کر تھپڑ کیوں نہیں مارا۔

عثمان کی لاش نئی دہلی لائی گئی

ہوائی اڈہ پر وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ۔ جنرل کریاپا اور جنرل سنت سنگھ کرنل مصرا۔ اور دوسرے اعلیٰ فوجی افسروں نے فوجی تعظیم و تکریم کے ساتھ اس کو ہوائی جہاز سے اتروایا۔

پورے فوجی اعزاز کے ساتھ لاش کل سات بجے شام کو دفن کی جائے گی۔

مسٹر روئیکار کانگریس سے مستعفی

ناگپور۔ معلوم ہوا ہے کہ مزدوروں کے لیڈر اور سی پی اسمبلی کے رکن مسٹر آر۔ ایس۔ روئیکار نے کانگریس سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

دلچسپ معلومات

ایک معمولی صحت کے انسان کا دل دن بھر میں ایک لاکھ بار حرکت کرتا ہے۔

تین گھنٹے دماغی محنت کرنا یا سارا دن جسمانی محنت کرنا برابر ہے۔

انسان نیند نہ آنے سے دس دن میں۔ پانی نہ ملنے سے ایک ہفتہ میں اور ہوا نہ ملنے سے پانچ منٹ میں مرجاتا ہے۔

سورج کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی سے چھ لاکھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔

بجلی ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل فی سکنڈ کی رفتار سے دوڑتی ہے۔

کلکتہ کے چڑیا گھر میں دو کچھوے اس وقت ایسے ہیں جن کی عمر اس وقت ۱۱۰ سال کے لگ بھگ پہونچ چکی ہے۔

سانپ بغیر کچھ کھائے بے کئی ماہ تک زندہ رہ سکتا ہے

چین کی آبادی کا ۸۰ فیصدی حصہ ناخواندہ ہے۔

شہد کے چھتے کے ایک مربع فٹ ٹکڑے میں ۹۰۰۰ سوراخ ہوتے ہیں۔

افسانہ

جھاڑو

(از جناب کوثر چاندپوری)

اس نے ایک انگڑائی لے کر خمار آلود نگاہوں سے کمرے کو دیکھا۔ جگہ جگہ سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑے کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے پڑے ہوئے تھے۔ فرش میں بے شمار سلوٹیں تھیں۔ سنگار میز دھول میں اٹی ہوئی تھی۔ اور دیوار پر لٹکی ہوئی تصاویر کے گرد مکڑی کا جالا لگا ہوا تھا کہیں کہیں اس کے باریک تاروں میں سوکھی ہوئی مکھیاں الجھی ہوئی تھیں۔ . . . یہ کمرہ وہ سوچنے لگی ایک بیمار اور زوال پذیر ملک کی طرح ہے جس میں مختلف قومیں آباد ہوں۔ کمزور بے ہمت اور غلام قومیں۔ جن کے ناکارہ افراد سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑوں۔ کاغذوں کے پرزے اور بادام کے چھلکوں کی طرح سارے ملک میں پھیلے پڑے ہوں۔ اور ملک ان کی وجہ سے گندہ اور خراب ہو چکا ہو۔ اس کے نظام میں جگہ جگہ سلوٹیں پڑ گئی ہوں۔ اور بھوکی مکڑیوں کا جالا سامراج کی طرح ہر طرف پھیل گیا ہو . . . . . . سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑے . . . . . . خاندار ماضی کی چند جلی بجھی یادگاریں! اور بادام کے چھلکے۔ یعنی ٹھکرائی ہوئی کھوپڑیاں۔ جو عقل اور دماغ سے محروم ہو چکی ہوں۔ میز کی دھول اور تصاویر پر لگے ہوئے جالے قوم کے دل و دماغ پر چھایا ہوا ادبار . . . سچ مچ یہ کمرہ ایک بیمار اور زوال پذیر ملک کی طرح ہے۔ اور اس میں رہنے والے انسان؟ . . . کسی طرح سگرٹ کے ٹکڑوں کاغذ کے پرزوں بادام کے چھلکوں سے مختلف نہیں ہیں۔ وہ بھوک۔ فاقہ کی آگ میں جل چکے ہیں۔ جیسے کسی سفید فام انسان نے سگرٹ پی کر ان کے ٹکڑے پھینک دیتے ہوں اور ہر جلا ہوا ٹکڑا آہستہ آہستہ کہہ رہا ہو میں کمرہ میں رہنے والوں کے تمدن کی ایک نامکمل سی تاریخ ہوں وہ بازار سے مجھے خریدتے ہیں۔ اور سگرٹ سے جلے ہوئے کمرے میں بہت سے جلے ہوئے ٹکڑے جمع کر دیتے ہیں۔ میرا دھواں کمرے کی مختصر سی فضا میں چند سیاہ لکیریں بنا کر ہوا میں گھل مل جاتا ہے۔ جیسے چھوٹی سی کنکر سمندر میں لہروں کے بے شمار چکر بنا کر پانی کی تہ میں غائب ہو جاتی ہے۔ اور کاغذ کے پرزے اس نے نیند سے بوجھل آنکھوں کو چھوٹے چھوٹے پرزوں پر جاتے ہوئے کہا اور یہ! . . . . یہ اس کے سوا کیا کہیں گے کہ اس کمرے میں رہنے والے جاہل تھے ان میں علم کا ذوق نہ تھا۔ وہ ہمیں پڑھنے کی جگہ پھاڑ دیا کرتے تھے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے انھوں نے ایک سالنامہ محض اس لئے پھاڑ کر پھینک دیا تھا کہ اس کے بعض مضامین انہیں پسند نہ تھے۔ اس میں قوم کے ایک مشہور مفکر کا طول طویل مقالہ تھا اور اس میں کچھ ایسی باتیں بھی تھیں جو ان کے خیال میں درست نہ تھیں۔ وہ ملک میں اختلاف کی ایک گیس بھر دینا چاہتے تھے جسمیں ہر وقت اُبال آتا رہے۔ جلے بن بن کر پھوٹتے رہیں۔ اور یہی ان کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔ جو اخبار یا رسالہ اس کے خلاف لکھے وہ پھاڑ ڈالا جائے جلا دیا جائے۔ اس کے پرزے پرزے کر دئے جائیں جب ہی تو کمرے میں ہر طرف کاغذ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں۔

ریت . . . . صلح . . . . پیام امن اور نہ معلوم کون کون سے اخبار اور مشہور مفکروں کے طول طویل مقالے جن میں ملک کی بہتری کے لئے دوستی اور صلح کا پیام دیا گیا تھا۔ پھاڑ ڈالے گئے۔ اور بادام کے چھلکے ان بے عقلوں کی خالی کھوپڑیاں ہیں جو اس کمرے میں رہتے ہیں اور مشہور مفکروں کے مقالات کو پھاڑ کر پھینک دیا کرتے ہیں۔ بغیر پڑھے اور بغیر سوچ سمجھے۔ وہ اپنے دماغ کے سارے راستے بند کر کے کمرے میں پڑے ہیں۔ روشنی کی کوئی کرن ان کے حواس کو جگمگانے نہیں پاتی۔ ہر شخص اسی وقت تک عقلمند ہے جب تک اس کا دماغ روشنی سے خالی ہو اور وہ دوسروں کی روشن دماغی سے اپنی اندھیری کھوپڑی کو بچاتا رہے سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑے کاغذ کے ٹکڑے۔ بادام کے چھلکے۔ سنگار میز کی دھول اور تصاویر کے جالے۔ یہ سب ایک عام تاریکی اور اندھیرے کے نشانات ہی تو ہیں۔ اور سچ مچ یہ کمرہ ایک بیمار اور زوال پذیر ملک کی طرح ہے۔ جہاں سفید فام انسان سگرٹ سے سگرٹ جلا کر بہت سے ٹکڑے جمع کر دیتے ہیں . . . . قدیم تمدن کی تاریخیں پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ اور بادام کا سارا مغز ان کے ناشتہ کی نذر ہو جاتا ہے۔ اور سلوٹیں پڑا ہوا فرش ملک کا فرسودہ اور ناکارہ نظام ہے جس میں جگہ جگہ طبقاتی سلوٹیں نظر آ رہی ہیں۔ امیر غریب امیر حاکم محکوم اور نیچ اونچ کی سلوٹیں۔ یہی سلوٹیں کمرے کے فرش ابھر آتی ہیں۔ اور جالا تو بے عملی کی سب سے بڑی نشانی ہے۔ جالا ایک قسم کا سکون ہے جو کمرے میں رہنے والوں کی روح سے حرکت جنبش اور اضطراب کم ہوتے ہی تصاویر کے گرد پھیلنے لگتا ہے اور بھوکی مکڑیاں اپنے بنے ہوئے باریک تاروں پر گھومنے لگتی ہیں۔ وہ اپنا بڑا پیٹ [illegible] ٹانگوں کے درمیان لٹکائے جالوں کے تا[illegible] اور کبھی کبھی مکھیوں کی بھنبھناہٹ نیند [illegible] اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہیں۔ موت کی یہ [illegible] کی تڑپ سے اس وقت تک پیدا ہو[illegible] ظالم اور حریص روح اس پر [illegible] سے گذر کر دل کے پردوں پر گذرنے لگتی [illegible] آنکھیں کسی بھنبھناتی ہوئی مکھی کو د[illegible] مکڑی کے جالے میں پھنسی ہوئی اپنے پر ہلا[illegible] ٹانگوں پر لٹکا ہوا بڑا سا پیٹ جلدی اسے [illegible] اسی وقت ایک مکھی اڑتی ہوئی آئی اور جالے میں پھنس کر بھنبھنانے لگی۔ بھن بھن ـــ بھن! اس نے کہا مکڑی اس غریب کو کھا جائے گی۔ اور اس کا سامراجی جالا لرزنے لرزتے ساکن ہو جائے گا۔ مکڑی کا پیٹ بھر جائے گا۔ مگر جالے کے باریک تار لرز لرز کر ساکن ہوتے رہیں گے۔ اور اس کی ساری ذمہ داری کمرے میں رہنے والوں پر ہوگی جو دن رات سگرٹ کے ٹکڑے کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے جمع کرتے رہتے ہیں مکڑی نے اپنی لمبی ٹانگوں سے جالے کے باریک تاروں پر دوڑنا شروع کر دیا۔ اور مکھی کو اپنے سامراجی تاروں میں جکڑ لیا۔ بھنبھناہٹ دور تک پھیلے ہوئے جالوں میں غائب ہو گئی۔ جیسے صبح کے وقت دریا کی کوئی کمزور سی موج پانی کی پھیلی ہوئی چادر پر رینگتے ہوئے ڈوب جاتی ہے۔ ساحل کے سینہ کو گدگدانے سے پہلے ہی اس کی حرکت سمندر کے سکوت میں جذب ہو جاتی ہے . . . . . سامراج! وہ سوچنے لگی کمرے میں رہنے والے بے عمل انسانوں ہی کی غفلت پیدا ہوتا ہے۔ کمرے میں رہنے والے سکون اور نیند کے خوگر ہوتے ہیں ۵

۴ فرش میں سلوٹیں پڑ جاتی ہیں چیزیں دھول سے اٹ جاتی ہیں۔ اور تصاویر پر جالا لگ جاتا ہے۔ بھوکی مکڑیاں اپنا پیٹ بھرنے کے لئے باریک تار بننے لگتی ہیں۔ اور اس میں مکھیاں پھنستی رہتی ہیں۔ ان کی بھنبھناہٹ صبح سے شام تک کمرے میں گونجتی ہے۔ مگر مکڑیاں بھوکی رہتی ہیں۔ ان کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا . . . . سامراج بھی تو چند بھوکی مکڑیوں کا بنایا ہوا جال ہے۔ جس ملک میں یہ جال بنا دیا جاتا ہے وہاں کے غریب بے عمل اور کمزور انسان مکھیوں کی طرح اسمیں پھنس کر چیخنے چلانے لگتے ہیں۔ اور ان کی چیخ و پکار مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح ملک کی ساکن اور منجمد فضا میں پھیلتے پھیلتے غائب ہو جاتی ہے۔ اور سامراجی ملک اس کمرہ کی طرح ہیں جس میں جگہ جگہ سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑے کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے پڑے ہوں۔ فرش میں سلوٹیں ہوں۔ اس میں رہنے والے بے عمل ہوں۔ میری طرح ـــ اور ان کی طرح اور ہم دونوں کے بے تمیز بچوں کی طرح۔ کمرے میں کبھی بھی جھاڑو نہ دی جاتی ہو۔ میزیں دھول میں اٹی رہتی ہوں۔ اور تصاویر پر جالے لپٹے رہتے ہوں۔ کمرے میں رہنے والے بے عمل انسان ہی سامراج بناتے ہیں۔ ان کی کمزوری سے نظام فرسودہ ہو جاتا ہے۔ اس میں سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔ اور پھر یہ سب چیزیں مل کر بہت بڑا پھیلا ہوا جال بن جاتی ہیں۔ بس پھر یہی مکڑی کی بھوکی مکڑیاں دوڑنا شروع کر دیتی ہیں۔ جن کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ یہی سامراج ہے۔ اس کو شہنشاہیت کہتے ہیں۔ کمرے میں رہنے والے بے عمل انسان ہی سامراج اور شہنشاہیت کے بانی ہیں۔ یہی اس کی تخلیق کرتے ہیں۔

اس کی آنکھوں سے نیند کی سرخی ـــ افق پر چھائی ہوئی شفق کی طرح غائب ہو گئی وہ چاروں طرف دیکھنے لگی قریب ہی ایک کونے میں جھاڑو کی بہت سی سینکیں بکھری پڑی تھیں۔ جھاڑو کی باریک رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس کی سینکیں بکھر گئی تھیں۔ وہ اٹھی اور دوڑ کر جھاڑو کی ساری سینکوں کو سمیٹ لیا۔ پھر انہیں اکٹھا کر کے ایک مضبوط رسی سے باندھ لیا۔ اور زور سے چیخی ـــ شاید ـــ عابد اور رضیہ جلدی آؤ۔ دوڑ کر آؤ۔ آج ہم سب مل کر کمرہ صاف کریں گے۔ سگرٹ کے ٹکڑے کاغذ کے پرزے۔ اور بادام کے چھلکے جھاڑ کر پھینک دیں گے۔ اور فرش کی سلوٹیں نکال دیں گے۔ ہمارے کمرے کا فرش آسمان کی طرح ہموار ہو جائے گا۔

(باقی صفحہ ۳ کالم ۳ پر)

بریگیڈیر عثمان کے حالات زندگی

۱۹۳۲ء میں سندھرسٹ کالج سے کپتان حاصل کرنے کے بعد لکھنؤ میں انھوں نے کمرونی دستہ میں رہ کر کچھ دن خدمات انجام دیں. اس کے بعد وہ ہندمیں شریک ہو کر لڑائی کا تجربہ حاصل کیا. انھوں نے ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۱ء تک جے بلوچ رجمنٹ میں کام کیا پھر لشبا در ایبلا کے اسٹاف کپتان کی حیثیت سے پشاور چلے گئے.

گذشتہ جنگ عظیم میں انھوں نے عراق اور برما میں فوجی خدمات انجام دیں. پائی فورس میں وہ اسٹاف کپتان رہے. اس کے بعد وہ کرمان شاہ ایریا میں ڈی آے اور کوارٹر ماسٹر جنرل کے عہدہ پر ممتاز ہوئے. برما میں ساتویں انڈین ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر میں وہ اے اے اور کوارٹر ماسٹر جنرل رہے. اس کے بعد انھیں بلوچ رجمنٹ کی کمان سپرد کر دی گئی.

اس کے بعد وہ دوسری ہوائی ڈویژن میں تعینات کئے گئے. اور انھوں نے برطانیہ جاکر پیراشوٹ کی ٹریننگ حاصل کی وہاں سے واپسی پر انھیں ایک پیراشوٹ بریگیڈیر کی کمان سپرد کی گئی.

بریگیڈیر عثمان نے پنجاب کے فسادات کے دوران میں قابل تعریف کام انجام دئے.

ملتان میں جہاں وہ ایک ہندوستانی بریگیڈیر کے کمانڈر تھے. محمد عثمان نے ہزاروں غیر مسلم پناہ گزینوں کو خطرہ سے نکالا. اور ان کی جان بچائی. انھوں نے گرداسپور میں بھی خدمات انجام دی ہیں.

صوبہ جموں کے سب سے زیادہ خطرناک علاقہ میں کام کرتے ہوئے بریگیڈیر عثمان نے جو ایک مخلوط فوج کے کمانڈر تھے. موضع کوٹ پر جو نوشیرہ سے ساڑھے تین میل دور حملہ آوروں کے مورچوں کے درمیان واقع تھا. قبضہ کر لینے کے لئے نقشہ جنگ تیار کیا.

انھوں نے دشمن کے تمام جوابی حملوں کو جو شدت کے ساتھ اور لگاتار ہو رہے تھے پسپا کر دیا. اور ۱۶ فروری کو بڑی لڑائی میں انیس سو حملہ آوروں کو ٹھکانے لگا دیا.

عوام کو انھوں نے اس طرح منظم کر دیا تھا کہ وہ بالکل بے خوف اور نڈر بن گئے تھے. بریگیڈیر عثمان کی ہی خدمات تھیں جن کی بنا پر وہ عوام میں مقبول بن گئے. اور لوگ ان سے محبت کرنے لگے.

ان کی گرفتاری کے لئے آزاد کشمیر حکومت نے ۵۰ ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا تھا.

مہاسبھا سیاست سے الگ نہیں رہ سکتی

نئی دہلی. ہندو مہاسبھا کے جنرل سکریٹری مسٹر اسوتوش لہری نے اعلان کیا ہے کہ کل ہند ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا اجلاس اگست کے پہلے ہفتہ میں ہوگا.

مسٹر لہری نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ مہاسبھا کی موجودہ مسلسل بے عملی اور ملک کے بدلے ہوئے حالات کے بعد کسی متعین راہ عمل کے نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی بے صبری بڑھتی جا رہی ہے.

ظاہر ہے کہ ہندو مہاسبھا والے اپنے سیاسی مستقبل کے متعلق مدت غیر معینہ کے لئے فیصلہ ملتوی نہیں کر سکتے. اور انھیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ ملک کی خدمت کا بہترین طریقہ کیا ہو سکتا ہے. یا تو سیاسی کارروائی سے موجودہ علاحدگی کو ختم کیا جائے اور مہاسبھا اپنی سیاسی کارروائیاں اپنے پروگرام میں ضروری ترمیم و تنقیح کے بعد شروع کر دے گی اور یہ التوا اگر جاری رہا اور مہاسبھا صرف سماجی اور ثقافتی ادارہ رہنے پر فیصلہ کرے تو ممکن ہے وہ لوگ جو ملک کی خدمت کی خدمت سیاسی میدان میں کرنے کے لئے بیتاب ہیں ایک نئی سیاسی جماعت قائم کر دیں. اور ان سیاسی جماعتوں کی امداد حاصل کی جائے جو قومی تعمیر کے لئے عوام کو سماجی. معاشی تعلیمی اور ثقافتی حیثیت سے از سر نو قوت پہنچانے کے لئے مشترکہ پروگرام پر عمل کرنا چاہتی ہیں.

مسٹر لہری آگے چل کر کہتے ہیں کہ آخری فیصلہ کچھ بھی ہو میں محسوس کرتا ہوں کہ اپنی پالیسی نئی نہج پر بنانے میں ابھی کچھ اور وقت لگیگا. یہ بات تو صاف ہے کہ اب ہم ماضی کی طرف نہیں جا سکتے. اور نہ اپنی پرانی پالیسی پر اڑے رہ سکتے ہیں حصول آزادی نے صوبوں میں اور ان کے ساتھ ہی ساتھ الحاق کرنے اور ضم ہونے والی ریاستوں میں بہت زیادہ اہمیت رکھنے والی نئی قوتیں پیدا کر دی ہیں.

کانگریس کو پورے ملک کی واحد کل اختیاری جماعت بنانے کے لئے اس کے لیڈروں کی زبردست کوششوں کے باوجود وہ تیزی سے انتشار کی طرف بڑھ رہی ہے. آج وہ سیاسی پس منظر باقی نہیں رہا جس نے برطانی حکومت کے زمانہ میں مہاسبھا کو ایک بہت اہم جماعت بنا دیا تھا. ملک کی تقسیم کے بعد ہندو مسلم اتحاد پر زور دینے میں کوئی حقیقت باقی نہیں رہی. اور آج قومی وحدت تمام بین اقوامی مسائل سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے.

ان حالات میں مہاسبھا کو اپنی پالیسی میں بہت بڑی تبدیلی کرنی ہوگی. اور اپنی منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے ایک نیا راستہ اختیار کرنا ہوگا. لیکن یہ وقت آخری فیصلہ کرنے کے لئے ابھی تک موزوں نہیں ہے.

یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے نتائج

لکھنؤ. اتوار. بابو راگھو داس جو یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں سیتاپور. فیض آباد بہرائچ کے شہری حلقہ سے سوشلسٹ امیدوار آچاریہ نریندر دیو کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے تھے. ۵۰۸۰ء۴ ووٹ کے مقابلہ میں ۹۳۹۲ ووٹوں سے جیت گئے.

دوسرے حلقوں سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں.

گونڈا. مسٹر چندر بھان سرن سنگھ کانگریس نے ایشور سرن سوشلسٹ کو ۷، ۲,۹۳ ووٹ کے مقابلہ ۳۸۴ء۶ سے شکست دی.

دیرہ دون. مسٹر شانتی پرشاد کانگریسی نے مسٹر گووندرام بھٹ سوشلسٹ کو ۵۴۵ ووٹ کے مقابلہ میں ۴۰۰ء سے شکست دی. مسٹر بھٹ کی ضمانت ضبط ہو گئی.

شاہجہانپور. مسٹر شیو اکمار کانگریس نے مسٹر دامودر داس سوشلسٹ کو ۸۰۰ء۳ ووٹ کے مقابلہ میں ۵۰۰ء۷ سے شکست دی.

سلطان پور. مسٹر دیا پر باجپئی کانگریس نے مسٹر دنکیشور سنگھ سوشلسٹ اور مسٹر رام نرائن مصر آزاد کو شکست دی.

شاہجہانپور. مسٹر دین دیال شاستری کانگریس شاہجہانپور ہردوار دہرہ دون عام شہری حلقہ میں مسٹر چندر رانی سوشلسٹ کو ۷۹۴ ووٹ کے مقابلہ میں ۵۴۳۶ ووٹ سے شکست دی. سوشلسٹ امیدوار کی ضمانت ضبط ہو گئی.

محکمہ تعمیرات عامہ کا افسر گرفتار

نینی تال. ۴ جون. نینی تال کے سٹی مجسٹریٹ نے محکمہ تعمیرات عامہ کے ایک افسر کو ایک ٹھیکہ دار سے رشوت لینے کے جرم میں ۴ جون کی شام کو گرفتار کر لیا. ذات لے افسر مذکور کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے.

والیان ریاست کے لئے ذاتی اخراجات کی رقم

نئی دہلی. ۵ جولائی. معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے والیان ریاست کے ذاتی اخراجات کے تعین کے لئے حسب ذیل خاکہ بنایا ہے.

پہلے ایک لاکھ کی آمدنی پر پندرہ فیصدی اس کے بعد پانچ لاکھ کی آمدنی پر دس فیصدی اور پانچ لاکھ سے زیادہ کی آمدنی پر ۷½ فیصدی کے حساب سے اخراجات کی رقم کا تعین.

اس فارمولے پر عمل درآمد کے بعد کسی والی ملک کو دس لاکھ سے زیادہ کی رقم ذاتی اخراجات کے طور پر نہ ملے گی لیکن مہاراجہ گوالیار اور مہاراجہ اندور کو خاص مراعات دی گئی ہیں. اس لئے کہ یہ ریاستیں مدھ یونین کی تشکیل کے پہلے معاشی طور پر خود اپنے پیروں کھڑی کی تھیں.

حیدرآباد سے رقوم کی منتقلی پر پابندی

حیدرآباد. ۲ جولائی. آج ریاست حیدرآباد کے بیرونی تبادلہ زر کے آرڈیننس کا نفاذ کر دیا گیا ہے جس کی رو سے ریاست کے باہر تجارت اور اس کی دوسری ضروریات کے علاوہ روپیہ کی منتقلی پر پابندی لگا دی گئی ہے.

حکومت نظام کے ایک اعلانیہ میں حکومت ہند کے اس ایک طرفہ اقدام پر اعتراض کیا گیا ہے جس کے مطابق نظام حکومت حیدرآباد اور ریاست کے تمسکات کے تبادلہ پر پابندی لگا دی گئی ہے. اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ ان حالات میں حکومت حیدرآباد آرڈیننس کے نفاذ پر مجبور تھی.

اعلانیہ میں اسباب سے انکار کیا گیا ہے کہ حکومت ہند کے تمسکات کو اسلحہ خریدنے کے لئے بیچا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ حیدرآباد میں مالیت فروخت کر دینے کے متعلق جو پروپیگنڈا کیا گیا تھا. اس کی وجہ سے ہندوستانی کرنسی کا مطالبہ بڑھ گیا. اور بیس کروڑ روپیہ کے حکومت ہند کے تمسکات عوام کی مانگ پر بیچنا پڑے. جواب بتیس کروڑ تک پہنچ گئے.

دو سال کے اندر ہندی سیکھ لو

بمبئی. معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کی حکومت نے تمام گزیٹڈ افسروں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اگلے دو سال میں ہندی سیکھ لیں.

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے یہ بات بہت واضح طور پر کہہ دی ہے کہ جو افسر مقررہ امتحان پاس نہیں کریں گے. ان کی تنخواہوں کا اضافہ روک دیا جائے گا.

کپڑے پر دوبارہ کنٹرول

کٹک. اڑیسہ کی صوبائی کانگریس کمیٹی نے ایک تجویز کے ذریعہ حکومت ہند سے کپڑے پر دوبارہ کنٹرول کر دینے کی درخواست کی ہے.

تجویز میں کل ہند کانگریس کمیٹی سے بھی یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ حکومت ہند سے کپڑے پر کنٹرول کرنے کی سفارش کرے کیونکہ قیمتیں تین چار گنا بڑھ گئی ہیں.

برطانی قدامت پسند نظام کی مدد پر

لندن. مسٹر چرچل نے اپنی گذشتہ تقریر میں نظام کے ساتھ جس ہمدردی کا اظہار کیا تھا. اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدامت پسند یہ مسئلہ دارالعوام میں فرد پیش کریں گے حیدرآباد سے ہمدردی رکھنے والے حلقوں نے مسٹر انتھنی ایڈن اور مسٹر برینڈن بریکین سے ملاقات کی ہے تاکہ حیدرآباد کا مسئلہ دارالعوام میں اٹھایا جائے.

معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ کو دارالعوام میں اٹھانے کے سلسلہ میں ہندوستان کے قانون آزادی کا بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے، سرکاری اراکین میں اس سے پریشانی پیدا ہو گئی ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ حیدرآباد کا مسئلہ حکومت کے خلاف عام تحریک کا جزو ہے.

ٹنڈن جی یوپی کانگریس کے صدر بلامقابلہ منتخب
صدارت کیلئے رفیع صاحب کی ڈرامائی تجویز !

لکھنؤ ۵ ، جولائی۔ صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدارت کے لئے جو کشمکش کئی مہینوں سے جاری تھی۔ وہ آج اپنے عروج پر پہونچنے کے بعد انتہائی ڈرامائی طریقہ پر ختم ہوئی۔ آج عین صدارت کی نامزدگی کے وقت بابو پرشوتم داس ٹنڈن کے مقابل مسٹر رفیع احمد قدوائی نے ٹنڈن جی کا نام صدارت کے لئے تجویز کیا۔ اور اچاریہ جگل کشور نے اس کی تائید کی جس کے بعد ٹنڈن جی بلا مقابلہ یوپی کانگریس کمیٹی کے صدر منتخب ہوگئے۔

آج رات کو جلسہ کافی انتظار کے بعد ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ صدر کے انتخاب کی لمبی کارروائی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر شخص کا خیال تھا کہ شاید دو بجے رات تک انتخاب کا خاتمہ ہو۔ اور نتیجہ کا اعلان بھی آج نہ ہوسکے۔

جلسہ کے شروع میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے بریگیڈیر عثمان کی موت پر ایک تعزیتی تجویز پیش کی جس کو جلسہ نے کھڑے ہوکر خاموشی کے ساتھ سنا۔

اس کے بعد صوبہ عدالت کے لئے جو تین نام پیش ہوئے تھے اس میں لوگوں کو پروفیسر این کے منن کے نام پر اعتراض تھا کہ وہ ہندی نہیں جانتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام عدالت کے لئے مناسب نہیں ہے۔ صدر کی درخواست پر مسٹر کیشو دیو مالویہ نے جلسہ کو بتلایا کہ پروفیسر مین ہندی سمجھ اور بول سکتے ہیں۔

لیکن لکھ نہیں سکتے۔ اس واسطے ان کو صوبہ عدالت میں رکھنے میں کوئی ہرج نہیں ہے لیکن کام کی زیادتی کی وجہ سے پانچ ممبروں کی عدالت ہونا چاہیے۔ اس تجویز کو جلسہ نے منظور کر لیا۔ ابھی تک صوبہ عدالت کے لئے تین نام مسٹر چند بھال ایم ال سی مسٹر مہابر پرشاد سریواستو پلیڈر اور پروفیسر ڈی کے این منن (لکھنؤ یونیورسٹی میں)

اس کے بعد بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے صدر کے انتخاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کا نام بھی اس عہدہ کے لئے پیش ہوا۔ اس لئے موجودہ جلسہ کی صدارت اگر پنڈت گوبند بلبھ پنت کریں تو بہتر ہے۔ یہ تجویز منظور ہوگئی اور پنڈت پنت صدر کی جگہ آئے۔

اس کے بعد مسٹر رفیع احمد قدوائی نے تقریر کرتے ہوئے ان تمام حالات کی وضاحت کی جن کی بنا پر وہ انتخاب میں مقابلہ کر رہے تھے۔

انھوں نے کہا کل پنڈت گوبند بلبھ پنت نے جو تجویز پیش کی تھی وہ دراصل میری تجویز تھی۔ لوگوں نے جلسے سے جاکر مجھ سے کہا کہ آپ نے پنت جی کی تجویز پر اپنی رضامندی کا اظہار کیوں کیا۔ اس سے آپ کے انتخاب کے امکانات کم ہوگئے۔ آج میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان تمام باتوں کی وضاحت کردوں۔ صوبہ میں کچھ حالات ایسے رونما ہورہے تھے جن سے ابتری پیدا ہوتی جاتی تھی۔ حکومت کے افسران غیر ذمہ دارانہ کارروائیاں کر رہے تھے جس سے کانگریس ہی بدنامی ہورہی تھی۔ میں نے ان باتوں کی طرف اپنے صوبہ کے وزیر اعظم اور صدر کانگریس کی توجہ دلائی۔ اور خیال کیا کہ اگر میں صوبہ کانگریس کا صدر ہوجاؤں تو غالباً ان خرابیوں کو دور کرسکوں۔ اور کانگریس کے معیار کو بلند کرنے میں کامیاب ہوں لیکن جب یہ پنڈت جواہر لال نہرو کو معلوم ہوئی تو انھوں نے مجھے مرکزی حکومت سے الگ ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے علاوہ صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے بھی مجھے مرکز چھوڑنے سے منع کیا لیکن صوبہ میں یہ خبر مشہور ہوچکی تھی کہ میرا اثر کم ہوگیا ہے اور میرے صوبہ میں حامی کم رہ گئے ہیں۔ میں اپنی طاقت کا اندازہ بھی کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے مقابلہ کرنا بہتر سمجھا۔ ۳ جولائی کو جب میں لکھنؤ پہونچا تو میں اپنی پوزیشن کافی مضبوط پائی۔ اس کے بعد کئی مرتبہ مجھے پنت جی کے مکان پر ٹنڈن جی سے بات چیت ہوئی۔ میں نے ایک ایسی تجویز پیش کی جس سے ٹنڈن جی صدر منتخب ہوجاتے لیکن ٹنڈن جی نے اپنی معذوری ظاہر کی۔ میں نے دوسری تجویز پیش کی جو پنت جی نے کل آپ کے سامنے پیش کی۔ اور یہ طے ہوگیا کہ اس کو صیغہ راز میں رکھا جائے لیکن کل میں ٹنڈن جی کا نام خود صدارت کے لئے پیش کردوں گا۔

اچاریہ جگل کشور نے مسٹر رفیع احمد قدوائی کی تجویز کی تائید کی اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن بلامقابلہ صدر منتخب ہوئے۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت نے ایک مختصر تقریر میں مسٹر رفیع احمد قدوائی کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کو بلند خیالی کے لئے مبارکباد دی۔

انھوں نے کہا کہ صوبہ کے لئے ایسا ہی اتحاد و اتفاق فائدہ مند ہوسکتا ہے۔ اور ان کی خواہش ہے کہ جو لوگ کانگریس سے الگ ہوچکے ہیں۔ وہ بھی واپس آئیں اور ساتھ کام کریں۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت پنت نے کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے ہم کو ایسا صدر ملا۔ ٹنڈن جی تیاگ تپسیا کی آپ اپنی مثال ہیں وہ تن من دھن سے ہمیشہ کانگریس کے معیار اور عزت کو بلند رکھیں گے۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے نئے صدر کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے پرانے دوست مسٹر رفیع احمد قدوائی کا شکریہ ادا کروں۔ مجھے یقین تھا کہ اگر اس بات پر زور دیا گیا تو رفیع صاحب میری مخالفت نہ کریں گے۔ میں نے انتخاب سے الگ رہنا چاہا۔ لیکن لوگوں کا اصرار بڑھتا گیا۔ اس لئے مجھے مجبوراً صدارت کے لئے کھڑا ہونا پڑا۔ میں نے تمام ممبروں کا تکلیف کے لئے شکر گذار ہوں۔

سوشلسٹ پارٹی کا ذکر کرتے ہوئے ٹنڈن جی نے کہا "میں ہمیشہ سے کانگریس کے اندر پارٹیوں کا مخالف رہا ہوں سنہ ۱۹۴۴ میں میں نے ہی تجویز پیش کی تھی کہ کانگریس میں بہت سی پارٹیاں نہ ہونا چاہیں۔ میں آپ سب لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ سب مل کر کام کریں گے۔"

لکھنؤ۔ ۴ ، جولائی۔ آج صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر کا انتخاب پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی کی تجویز کے مطابق ملتوی کر دیا گیا۔ پنڈت پنت نے یہ امید ظاہر کی کہ شاید کل تک صدر کے موجودہ انتخابی مقابلہ میں سمجھوتہ کی کوئی صورت نکل آئے۔

اس تجویز کے مطابق صوبہ کانگریس کونسل کے پانچ اکیس ممبران پر مشتمل ہوگی۔ اس لئے بقیہ سولہ ممبران کے لئے نام لے لئے گئے ہیں۔ جن کا انتخاب کل ہوگا اس کے علاوہ بھی اور کوئی شخص صدر ہوسکتا ہے۔

بریگیڈیر عثمان کی تجہیز و تدفین

نئی دہلی۔ ۵ ، جون۔ آج رات کو ساڑھے آٹھ بجے اوکھلا میں ڈاکٹر انصاری مرحوم کی تربت کے متصل بریگیڈیر محمد عثمان کی لاش دفن کی گئی ان کا پھولوں سے لدا ہوا تابوت قبرستان تک لایا گیا۔ ہندو سکھ مسلمان تابوت کے شامیانے کی چوبیں پکڑے ہوئے تھے۔

جب موٹروں کا کاروان جامعہ ملیہ کے پاس پہنچا تو لوگ اتر پڑے۔ اور ایک پیدل جلوس ترتیب دیا گیا۔ آگے آگے تابوت تھا۔ اور تابوت کے پیچھے گورنر جنرل راجگوپال اچاری۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو شیخ عبداللہ (وزیر اعظم کشمیر) وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ ہوائیہ بحریہ اور فوج کے کمان دار اعلیٰ مختلف ملکوں کے علیٰ افسران موجود تھے کابینہ کے بقیہ وزراء عقب جلوس میں تھے۔

جب جنازہ کا جلوس بریگیڈیر عثمان کا تابوت لے کر چلا تو دورویہ صف بستہ دستوں نے سلامی دی قبرستان پہونچ کر مولانا ابوالکلام آزاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جب لاش قبر میں اتاری جانے لگی تو توپیں سر کی گئیں۔ اور ماتمی بگل کی فضا گونجی۔

بریگیڈیر عثمان کے جنازہ کا جلوس دہلی چھاؤنی کے فوجی اسپتال سے ۴ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہوا۔ اور ساؤتھ بلاک سکریٹریٹ تک آیا۔ یہاں گورنر جنرل کے ایک نمائندے وزیر اعظم وزراء کابینہ اور اعلیٰ سرکاری افسر جلوس میں شامل ہوئے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر کانگریس نے بھی جنازے کے جلوس میں شرکت کی۔

یہاں جنازے کے جلوس کو از سر نو مرتب کیا گیا۔ گورنر جنرل کے باڈی گارڈ اور دہلی گورکھا رائفل کے دستے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے۔ خاص سوگواروں میں بریگیڈیر عثمان کے اعزا دوست اور ہوائیہ بحریہ اور فوج کے افسران تھے۔

ساؤتھ بلاک سے جنازہ کا جلوس کناٹ پلیس آیا۔ کناٹ پلیس سے کوئنس وے۔ کنگس وے۔ انڈیا گیٹ ہوتا ہوا جامعہ ملیہ کی طرف اوکھلا روانہ ہوگیا۔

ترکی امریکی معاہدہ پر دستخط

انقرہ۔ ۵ ، جولائی۔ امداد ترکی اور امریکہ میں قرض کا جو دوطرفی معاہدہ ہوا ہے۔ ترکی وزیر خارجہ نجم الدین الصدر اور ترکی میں امریکی سفیر مسٹر اڈون کی ولسن نے آج اس پر دستخط کر دئے۔

سونا اور چاندی لانے کی ممانعت

کراچی۔ ۳ ، جولائی۔ غیرملکی تبادلہ زر اب اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی زیر نگرانی کر دیا گیا ہے۔

غیرملکی تبادلہ زر کے تحت ریزرو بنک آف انڈیا کو جو اختیارات حاصل تھے وہ تمام اختیارات اسٹیٹ بنک آف پاکستان کو بھی حاصل رہیں گے۔

اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ غیرملکی تبادلہ زر کے قانون کے ماتحت دفعات کا اطلاق تحریر شدہ مستثنیات کے علاوہ ہندوستان اور ہندوستانی ریاستوں سے لین دین پر بھی ہوگا۔ اس لئے حکومت پاکستان اور حکومت ہند دونوں یہ نہیں چاہتی کہ ان دونوں ملکوں میں لین دین کے سلسلہ میں پابندیاں عائد کی جائیں۔

البتہ ہندوستان اور ریاستوں میں سونا اور چاندی لے جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ لیکن جواہرات اور دوسرے قیمتی پتھروں کے لے جانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

ضمنی انتخاب میں کانگریس کی کامیابیاں

لکھنؤ ۲ ، جولائی۔ میرٹھ ہاپڑ کے شہری حلقہ سے یوپی اسمبلی کے انتخابات میں کانگریسی امیدوار مسٹر رام گوپال سنگھ کے منتخب ہوجانے کا اعلان ہوگیا ہے۔ انھوں نے اپنے حریف سوشلسٹ امیدوار راگھوکل تلک کو ۲۱۳۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۳۹۲۶ ووٹوں سے ہرادیا۔

پرتاب گڈھ کے مغربی دیہی حلقہ میں مسٹر بھگوتی پرشاد شکلا کانگریسی نے سوشلسٹ امیدوار مسٹر ہرش چندر کو ۹۱۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۰۱۵ ووٹوں سے شکست دی۔

الجماعت کا یوپی میں داخلہ بند

لکھنؤ۔ ۶ ، جولائی۔ تحفظ عامہ کے مدنظر اور عوام کے امن و امان اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لئے صوبائی حکومت نے کراچی کے ہفتہ وار اردو رسالہ الجماعت کا داخلہ صوبہ متحدہ میں بند کر دیا ہے۔

ESTD 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سیمابی

صداقت ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/۱
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/۱
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 47. NO. 29 — Cawnpore. Saturday 17th JULY 1948

کانپور شنبہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۷، نمبر ۲۹

ادبیات

فرمودات صدر

از جناب خان بہادر سید صدر الاسلام خانصاحب صدر، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ

جناب صدر نے بہت عرصہ کے بعد اپنا تازہ کلام صداقت کے لئے عنایت فرمایا ہے جو ہدیہ ناظرین ہے۔
جناب صدر کا شمار کہنہ مشق بزرگ شاعروں میں ہے جن کے کلام میں خیالات کی رنگینی، شوخی، بلندی، زبان کی سلاست اور شگفتگی بدرجہ اتم موجود ہے۔
جناب صدر کی یہ چھوٹی بحر کی غزل سہل الممتنع کی بہترین مثال ہے۔ کس قدر سادہ روزمرہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ شاعری نہیں واقعی کسی سے بات چیت ہو رہی ہے۔
ناظرین پڑھیں اور لطف اندوز ہوں۔ —— ایڈیٹر

درد کہتا ہے لا دوا ہیں ہم
عشق کہتا ہے خود شفا ہیں ہم

آپ سچے سہی بگڑتے کیوں
جائیے خیر بے وفا ہیں ہم

شان معبود پر نہ کیوں ہوں نثار
بت بھی کہنے لگے خدا ہیں ہم

امتحاں لے کے روئے آخر
اب وہ سمجھے کہ با وفا ہیں ہم

لیکے دل یوں بھی کوئی کہتا ہے
جائیے آپ سے خفا ہیں ہم

آئے دنیا میں اور مر بھی گئے
پھر بھی سمجھے نہ کچھ کہ کیا ہیں ہم

مختصر اپنی یہ حقیقت ہے
راز سر بستہ فنا ہیں ہم

صدر یہ آج میکدے میں کہاں
تم تو کہتے تھے پارسا ہیں ہم

دنیائے اسلام

لبنان کے پہاڑوں میں عرب ریاستوں کا ہنگامی جلسہ

دمشق ۱۲ جولائی۔ عرب لیگ کی سات ریاستوں کی سیاسی کمیٹی کا ایک ہنگامی جلسہ کل لبنان کی پہاڑوں میں ہو رہا ہے جس میں ادارہ اقوام متحدہ کے ثالث موصوف کاونٹ برناڈوٹ کی التوائے جنگ کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔
کاونٹ برناڈوٹ بذریعہ ہوائی جہاز دوں لیک سکسس روانہ ہو چکے ہیں تاکہ وہ حفاظتی کونسل کے سامنے فلسطین میں امن کی کوششوں کی بابت اپنی رپورٹ پیش کر سکیں جنیوا میں انھوں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ابھی تک ان کو عرب ریاستوں کے انفرادی جواب کا انتظار ہے حالانکہ عرب لیگ نے ان کی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔
فلسطین میں جنگ کے شروعات کے باوجود حفاظتی کونسل کاونٹ برناڈوٹ کا انتظار کر رہی ہے تاکہ وہ ایک فوری جلسہ بلا کر فلسطین میں امن کی آخری کوشش کر سکے چونکہ یہودیوں نے جنگ بند رکھنے کی مدت میں دس دن کی توسیع کی تجویز کو منظور کر لیا تھا۔ اس لئے کونسل کو کافی امیدیں ہیں معلوم ہوا ہے کہ برطانی حکومت بھی اس بات پر زور دے رہی ہے کہ عرب ریاستیں جنگ جاری رکھنے کے فیصلہ میں تبدیلی کر دیں ایک برطانی ترجمان نے پورے یقین کے ساتھ کہا کہ عرب سمجھوتے کی توسیع کے لئے تیار ہو جائیں گے خیال کیا جاتا ہے کہ مصر اور شام جنگ جاری رکھنا چاہتے ہیں مصر یہ ڈر رہا ہے کہ کہیں شرق اردن کے شاہ عبداللہ عرب دنیا میں اپنا سکہ نہ جمالیں لیکن عربوں کی سیاسی کمیٹی کے جلسہ کے بعد ان کی پوزیشن جلد ہی واضح ہو جائیگی۔
لندن ۱۱ جولائی آج فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان پہلی مرتبہ نزارتھ کے شہر کے چاروں طرف زبردست جنگ ہو رہی تھی۔ یہ شہر حضرت عیسیٰ کی پیدائش گاہ ہے۔ اسرائیلی فوجوں نے پولیس کے تھانہ اور نگارٹ کے قلعہ پر جو نزارتھ کے باہر ہے بم باری کی۔ کل رات تک یہودیوں نے نزارتھ پر حملہ نہیں کیا تھا لیکن اب یہ اہم ہو گیا ہے کیوں کہ تین ہزار عرب یہاں سے حیفہ کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور نزارتھ کے جنوب میں مشرق کو جانے والی سڑک تقریباً بند کر دی گئی ہے۔
لندن ۱۱ جولائی فلسطین کی زمینی اور ہوائی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ وسطی اور شمالی محاذ جنگ پر طرفین اپنی فتح مندیوں کا دعوی کر رہے ہیں کاونٹ برناڈوٹ کی دس روزہ غیر مشروط صلح کی تجویز یہودیوں نے منظور کر لی ہے۔ اس سے امن قائم ہو جانے کی امیدوں میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ گو عزام پاشا جنرل سکریٹری عرب لیگ نے یہ بیان دیا ہے کہ توسیع میعاد صلح کا کوئی سوال ہی نہیں اٹھتا پھر بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عرب ممالک ابھی اس مسئلہ پر ایک رائے نہیں ہیں۔
لیک سکسس روانہ ہوتے ہوئے کاونٹ برناڈوٹ فلسطینی ثالث نے کہا، مجھے اب تک عرب ریاستوں کے جواب ملنے کی امید ہے۔ اسرائیلی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ یہودیوں نے دس روزہ غیر مشروط صلح کے اصولوں کو مان لیا ہے حکومت اس سلسلہ میں بہت جلد احکامات جاری کرنے والی ہے کل رات قاہرہ میں معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ نے فلسطین کے لئے عارضی اور غیر فوجی قیام کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ یہ حکومت عارضی طور پر احمد حلمی پاشا کے ماتحت ہوگی ان کے علاوہ انتظامیہ میں نو وزیر ہوں گے۔ یہ حکومت امور عامہ اور دیگر اندرونی غیر سیاسی معاملات کی نگرانی کرے گی۔ پیچیدہ سیاسی سوالات اس کے زیر نظر نہ ہوں گے۔ عرب سیاسی کمیٹی چاہتی ہے کہ جو ایک مرکزی حکومت قائم ہو اس میں تمام فرقوں کو متناسب نمائندگی دی جائے۔ عارضی حکومت دستوری اصول کے انتخاب کے لئے انتخابی قوانین وضع کرے گی۔
قاہرہ ۱۰ جولائی کل رات یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے فلسطین میں ایک عارضی حکومت کے قیام کی تجویز کو منظور کر دیا ہے اس تجویز کے مطابق فلسطین میں ایک ایسی حکومت قائم ہوگی جس میں وہاں کے تمام باشندوں کو ان کی آبادی کے مطابق نمائندگی دی جائے گی۔ یہ عارضی حکومت دستوری اسمبلی کی تشکیل کے لئے انتخابی قانون بھی بنائے گی۔ دستوری اسمبلی کے لئے بنیادی اصول یہ ہوں گے۔
۱۔ فلسطین کی حکومت خود مختار جمہوری واحد مرکزی حکومت۔ ۲۔ عبادت کی آزادی۔ مقدس شہر کی حفاظت اور بلا امتیاز مذہب و ملت انسانی حقوق کا احترام۔ ۴۔ مذہبی جماعتوں کو تعلیمی اداروں کے قیام کا حق حاصل ہوگا۔ ۴۔ جہاں یہودیوں کی اکثریت ہوگی وہاں اضلاع کی سرکاری زبان عبرانی ہوگی۔ ۵۔ اسمبلی میں عرب اور یہودیوں کی نمائندگی آبادی کے اعتبار سے ہوگی۔ ۶۔ تعلیم صحت سماجی معاملات میں شہریوں کی زیادہ سے زیادہ حقوق دیے جائیں گے۔ ۷۔ اقلیت کے حقوق کی تحفظ کی دفعہ میں کوئی تبدیلی بغیر اس اقلیت کی مرضی کے نہ ہوں گے۔
لیک سکسس۔ نیو یارک ۱۴ جولائی۔ آج آخر برطانیہ اور امریکہ نے یہ طے کر لیا کہ فلسطین کی جنگ ختم ہو جانا چاہئے اب اگر کوئی ملک عارضی صلح کی شرائط تسلیم نہ کرے گا تو وہ حفاظتی کونسل کے فیصلے کی خلاف ورزی کے تمام نتائج کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔
حفاظتی کونسل کے اکثر و بیشتر مندوبین اس بارے میں ہم خیال ہیں کہ اس مرتبہ التوائے جنگ کے حکم کے علاوہ کونسل کو کوئی سخت قدم بھی اٹھانا چاہیے۔

...ین

...رفہ بر ریاست ہیٹیل نے
...استوں کی ہم یونین
...ریاستوں کے عوام سے
...بیں اختلافات اور

...کی یہ آخری یونین تشکیل
...پاکستان میں ملی ہوئی
...پور نقلہ . نابھا جنید
...شامل ہیں جن کو سلامی
...ار مرجہ میل اور آبادی

...ردار پٹیل نے کہا اب ان
...دہراتے جاتے ہیں کوئی
...ل صاف ہو چکی ہے .
...کے ذریعہ حل کرنے کے لئے
...اس نے کمزوری دکھائی
...حکومت ہند حیدرآباد

...سب سے بڑا وفادار ساتھی
...کردہ ہے .
...گیا ہے اور وہ الحاق ہے
...سے سمجھوتہ کا کوئی امکان نہیں
...کی جو دوسرے والیان ریاست
...بہتری کے خواہاں رہیں
...نے باہر سے مدد حاصل
...ی پر اصرار جاری رکھا تو
...جو پالیسی اختیار کرے گی
...جا سکتا .

...مسٹر شن مکھم چیٹی نے ۱۵
...اسٹرلنگ فاضلات کے
...سمجھوتے کی تفصیلات کا

...کی باتیں اب ہمیشہ کے
...ہندوستان نے برطانیہ کے
...قیمت ادا کر دی ہے . اور
...پنشن ادا کی جا رہی ہے .

...میں ہندوستان کو فاضلات
...ب تیرہ کروڑ روپیہ ادا کریگا
...ڑھ کروڑ پونڈ ہیں جسے کسی

...ذیل ہیں .
...طے پایا ہے کہ ہندوستان
...مرکز قائم ہیں ان سب کی
...دس کروڑ پونڈ ایک
...ادا کی جائے گی .
...جب الاؤنس ہیں ان کا سالانہ
...یا آٹھ کروڑ روپیہ کے
...دو کروڑ بہتر لاکھ پچاس ہزار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفتہ وار ... اندرا ... کانپور

۱۷ جولائی ۱۹۴۸ء — نمبر ۲۹

ایڈیٹوریل نوٹ

پاؤنڈ (ایک ارب ستانوے کروڑ روپیہ) دے کر ہر سال کم ہونے والا ایک ایسا سالیانہ خرید لیا جائے جو اس سال ترسٹھ لاکھ پاؤنڈ سے شروع ہو کر رفتہ رفتہ کم ہوتا ہوا ساٹھ سال میں صفر رہ جائے .

صوبوں کے بارے کے متعلق یہ طے پایا ہے کہ اس مد میں دو کروڑ دو لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ (۲۷ کروڑ روپیہ) ادا کئے جائیں .

اسٹرلنگ فاضلات کی بقیہ رقم کے بارے میں تین سال کے لئے ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے . اس عرصہ میں برطانیہ فاضلات میں سے آٹھ کروڑ پونڈ کی رقم دیگا اور اس میں آٹھ کروڑ پونڈ کی وہ رقم ملا دی جائیگی جو اس سے پہلے ہندوستان کو دی گئی تھی لیکن اس نے صرف نہیں کی . اس طرح تین سال میں ہندوستان کو سولہ کروڑ پونڈ (۲۱۳ کروڑ روپیہ) مل جائیں گے . اس عرصہ میں وہ اپنی برآمد تجارت سے جو بیرونی زر حاصل کرے گا وہ اس کے علاوہ ہوگا .

غلہ اور کپڑے کی گرانی

غذائی صورت حال روز بروز نازک تر ہوتی جا رہی ہے کنٹرول اور راشننگ کے خاتمہ سے جو امیدیں تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں اس لئے حکومت ہند اور صوبائی حکومتیں دوبارہ کنٹرول شروع کرنے پر غور کر رہی ہیں .

مرکزی حکومت نے راشن بندی ختم کرنیکا فیصلہ اس لئے کیا تھا کہ راشن بندی ایک غیر قدرتی چیز ہے . اور اس سے بازار میں استقلال کی کیفیت پیدا ہونا ناممکن تھا . اور کسانوں اور بیوپاریوں کی انسانیت اور شرافت پر بھروسہ کرتے تھے . انھیں امید تھی کہ کنٹرول اور راشن بندی ختم ہو جانے پر عارضی گرانی کے بعد بازار میں سپلائی کے اصول کام کرنے لگیں گے اور قیمتیں مناسب حد تک گر جائیں گی .

راشن بندی کے خاتمہ سے لے کر اب تک کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ پہلے تو قیمتیں چڑھ گئیں . لیکن تھوڑے دنوں کے بعد وہ گرنے لگیں اپریل کے وسط سے پھر بھاؤ بڑھنے لگا یہاں تک کہ آج گیہوں کا نرخ ۲۰ روپیہ سے ۲۵ روپیہ من تک ہے .

سبب پیداوار کی کمی نہیں ہے لیکن ہم کو اس پر غور کرنا ہے کہ پیداوار میں اضافہ کے باوجود قیمتوں میں اضافہ کیوں ہوا ہے . ؟ اور اس سلسلہ میں ہم کو اناج کی منڈیوں کا جائزہ لینا ہوگا . ان میں جتنا غلہ آنا چاہیے اتنا نہیں آ رہا ہے اور جو آ رہا ہے وہ بڑی منڈیوں سے نکل کر چھوٹے بازاروں میں آنے کے بجائے گوداموں میں پہنچ جاتا ہے . اس سماج دشمن کارروائی کا کوئی توڑ نہیں کیا جا سکا اور اسی لئے فصل کٹنے کے بعد اناج کا بھاؤ گرنے کے بجائے چڑھ گیا .

کسانوں کے غلہ روک لینے اور اسے مہنگے داموں پر فروخت کرنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ان کی ضروریات کی چیزیں خاص کر کپڑا بہت مہنگا ہو گیا ہے اور برابر مہنگا ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے کسانوں کو بازار کے حال پر بھروسہ نہیں رہا ہے لیکن ان سب کارروائیوں سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ منافع بازی اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف اخلاقی اور قانونی حربوں سے ایک زوردار مہم شروع کی جائے . اور کسانوں میں اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کی جائے . اس کی ذمہ داری حکومت پر اور اس سے زیادہ کانگریسی رہنماؤں پر ہے . ان دونوں کو دسویں غلہ اسکیم کے تجربے سے ڈرنا نہیں چاہیے اگر کانگریسی کارکن جو کسانوں میں کام کرتے رہے ہیں ان کو سمجھائیں کہ غلہ بازار میں لانا ان کا اخلاقی فریضہ ہے . اور اگر حکومت ضروریات زندگی کی دوسری چیزوں کے دام گرا دے اور ذخیرہ اندوزی کے دروازوں پر کڑا پہرا بٹھا دے تو غلہ بازار میں آنے لگیگا .

جتنی تکلیف دہ گیہوں اور چاول کی گرانی ہے اگر اس سے زیادہ نہیں تو کم سے کم اتنی ہی تکلیف دہ کپڑے کی گرانی ہے حکومت ہند کپڑے کی قیمت پیداوار اور تقسیم کے کنٹرول پر کئی مہینوں سے سوچ بچار کر رہی ہے لیکن ہر مہینے اس کا فیصلہ اگلے مہینہ کے لئے ٹل جاتا ہے . اور تاجروں کی منافع خوری روکنے کے لئے کوئی موثر اقدام نہیں کیا جاتا . اس لئے جس وقت تک کپڑے کی قیمتیں نہیں کم ہوں گی . اس وقت تک غلہ کی قیمتیں بھی کم ہونا مشکل ہیں . لہٰذا حکومت کو غلہ اور کپڑے پر ایک ساتھ توجہ دینے کی ضرورت ہے .

کشمیر کمیشن کی رپورٹ

معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ سلجھانے کے لئے اتحادی قوموں کا جو کمیشن یہاں آیا ہوا ہے . وہ ماہ اکتوبر کے وسط میں اپنی پہلی رپورٹ حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کریگا . اور حفاظتی کونسل یہ رپورٹ پیرس میں منعقد ہونے والے اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرے گی .

امید کی جاتی ہے کہ دہلی میں کمیشن کا کام پندرہ دنوں کے اندر اندر ختم ہو جائیگا . اس کے بعد کمیشن کے ممبران پاکستان جائیں گے اور وہاں دو ہفتے ٹھہریں گے وہاں سے کمیشن کشمیر روانہ ہو جائیگا .

بیان کیا جاتا ہے کہ کشمیر میں کمیشن شیخ عبداللہ کی حکومت اور نام نہاد آزاد کشمیر حکومت دونوں کے نمائندوں سے حالات دریافت کریں گے کمیشن سے تعلق رکھنے والے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ کمیشن دونوں میں سے کسی بھی حکومت کو قانونی اور جائز سمجھ کر اس کے نمائندوں سے بات چیت نہیں کر سکتا . کیوں کہ اتحادی قوموں کی انجمن نے ان میں سے کسی بھی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ہے .

کشمیر کے حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد کمیشن کے ممبران ہندوستان یا پاکستان آ جائیں گے . اور دونوں ڈومنین حکومتوں کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت شروع کریں گے .

خیال کیا جاتا ہے کہ کمیشن کے پانچوں نمائندے جنگی محاذوں کا بھی معائنہ کریں گے .

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ امریکی نمائندہ کے فوجی مشیر میجر اسمتھ جموں و کشمیر میں فوجی کارروائی کے متعلق رپورٹ تیار کر کے کمیشن کے سامنے پیش کریں گے .

مزدور تحقیقاتی رپورٹ

یوپی حکومت نے مزدوروں کی حالات کی تحقیقات کے لئے ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی . جس کے اراکین ۵ تھے . اس کے صدر شری باکھلے مقرر ہوئے تھے لیکن ان کی بیماری کی وجہ سے کمیٹی نے شری آر . ایس نمبکار کی صدارت میں جو کہ مزدوروں کے نمائندے تھے کام کیا . مزدوروں کے نمائندے شری ارجن اروڑا اور ان کی غیر موجودگی میں شری راجہ رام شاستری تھے ! اور مل مالکوں کے نمائندے شری ایچ جی مصرا تھے . ان سب نے مل کر باتفاق رائے ایک رپورٹ تیار کی ہے .

اس کمیٹی کی تحقیقات کے حدود یہ تھے . باقاعدہ اور بے قاعدہ ملوں اور کارخانوں منظم اور غیر منظم کاروبار خواہ موسمی ہوں یا مستقل ان میں کام کرنے والوں مزدوروں کی رہائش اور مزدوری کی حالت مزدور مفاد عامہ کے ان کاموں کا جائزہ جو مزدوروں کی آبادیوں میں صوبائی حکومت مقامی حکومت اور مل مالکوں کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں . مزدور کتنے مقروض ہیں . اور اس کی ادائی کیسے ہو سکتی ہے ؟ رہائش کی کیا حالت ہے کس طرح مزدوروں کو نفع کا ساجھے دار بنایا جا سکتا ہے ؟ کیا مزدور کو انتظامیہ میں شریک کیا جا سکتا ہے ؟ کیا انتظام کیا جائے . جو مزدوروں کی شکایتیں جلد سے جلد دور کی جا سکیں . ان حدود میں کم سے کم مزدوری کا مسئلہ بھی شامل تھا جو بہت پیچیدہ مسئلہ تھا اور جس پر کمیٹی نے کافی توجہ دی ہے . اور کافی تحقیقات کی ہے . اور معقول بحث کے بعد اپنی سفارشات پیش کی ہیں .

مزدور تحقیقاتی کمیٹی نے ایک رپورٹ ۶۱۲ صفحات کی شائع کی ہے . اور اس کو جلد اول کا حصہ اول قرار دیا ہے . اس میں مزدوری . گرانی الاؤنس اور بونس پر بحث کی گئی ہے . غالباً دوسری چیزوں پر دوسرے حصے اور پھر دوسری جلد میں بحث کی جائیگی . کمیٹی کو جن باتوں پر غور کرنے کا فیصلہ کرنا تھا . ان میں سب سے اہم یہی چیزیں تھیں . جو اس رپورٹ میں آ گئی ہیں .

کمیٹی نے کانپور لکھنؤ . گورکھپور کی ملوں اور کارخانوں کا خود جا کر جائزہ لیا اور وہاں کے مزدوروں کی شہادت لی اس کی ۵۹ نشستیں کانپور میں ہوئیں . اور ۳ لکھنؤ میں حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد کمیٹی نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ مل مالکوں کو مجبور کرے کہ وہ بنیادی مزدوری پر ۱۲½ فیصدی کا فی الفور اضافہ کر دیں .

رپورٹ میں مزدوروں کو چار قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے . اور ان کی مزدوریاں ۳۰ روپیہ ، ۴۰ روپیہ ، ۵۰ اور ۷۵ روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہیں . نوجوان لڑکوں اور عورتوں کو مردوں کے برابر مزدوری ملیگی نفع میں بھی مزدوروں کو ساجھا دیا گیا ہے . اور اس کے لئے یہ اصول رکھا گیا ہے کہ کمپنی اپنے حصہ داروں کو جو نفع دیگی اس میں سے ہر ایک فیصدی نفع پر بونس کے طور پر مزدوروں کو دو دن کی بنیادی تنخواہ ملیگی . اور جو مزدور بھی ۶۰ دن کام کر چکا ہے اس بونس کا مستحق ہوگا نجی کمپنیوں کے نفع کا ۲۵ فیصدی حصہ مزدوروں پر تقسیم کیا جائیگا .

رپورٹ میں کلرکوں کا بھی تنخواہ کا تعین کیا گیا ہے . مڈل تک پڑھے ہوئے کلرکوں کی تنخواہ ۴۰ سے ۸۰ تک . دوسرے درجہ کے کلرکوں کی تنخواہ ۵۵ سے ۲۵۰ تک . اس ترقی کے لئے تین جگہ لیاقت کی قید گریجویٹ کلرک اور اسٹینو گرافر کی تنخواہ ۷۵ روپیہ ماہوار سے شروع ہوگی .

آئینہ کانپور

یوپی میں غلہ کا کنٹرول

خبر رساں ایجنسی کے ذریعہ ۱۳ جولائی کو یہ اطلاع ملی تھی کہ یوپی کے وزیر غذا مسٹر چندر بھان گپتا نے یکم اگست سے یوپی کے پانچ شہروں یعنی لکھنؤ ، کانپور ، الٰہ آباد آگرہ اور بنارس میں ایک سو روپیہ سے کم آمدنی والوں کیلئے گیہوں اور چاول کی راشن بندی شروع کرنیکا فیصلہ کیا ہے .

لیکن دوسرے دن مسٹر گپتا نے اس اطلاع کی تردید کر دی ہے مگر اس تردید کا اثر صرف راشن بندی کی جاری کرنے کی تاریخ پر پڑتا ہے کیونکہ گپتا جی نے اپنے بیان میں یہ تسلیم کر لیا ہے کہ انھوں نے حکومت یوپی کو جو تجویزیں بھیجی ہیں وہ اس خبر میں بیان کی ہوئی اسکیم کے مطابق ہیں .

راشن بندی کے اجراء میں رکاوٹ صرف اس وجہ سے ہو سکتی ہے کہ حکومت یوپی حکومت ہند سے مدد کی طلب گار ہے . اور علاوہ اس کے حکومت ہند کے اجازت کی بھی ضرورت ہے .

غلہ اور کپڑے کی قلت کی وجہ چاہے حقیقی ہو یا مصنوعی راشن بندی ناگزیر ہے سوائے اس حالت کے جب کسی دوسری کارروائی سے اس قلت کو ختم کر دیا جائے اس دوسری کارروائی کی صورت صرف ایک ہو سکتی ہے . اور وہ یہ کہ ذخیرہ اندوزوں کے ساتھ نہایت سختی کی جائے اور وہ اس حد تک کہ ان کے لئے ذخیرہ اندوزی کو ناممکن بنا دیا جائے . بلا اس کے ان لالچی ذخیرہ اندوزوں کی لالچ کو ختم کرنا بہت دشوار ہے .

اس گرانی سے پبلک جس قدر پریشان ہے . اس کو دیکھتے ہوئے حکومت کو سب سے پہلے اس طرف توجہ دینا چاہیئے .

میونسپل بورڈ

۱۶ جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں میونسپل بورڈ میں تقریباً ۸ ہزار ۹ سو روپیہ کے غبن کی اطلاع دی پنڈت دیا شنکر باجپئی نے کہا کہ چنگی محکمہ میں بھی کچھ غبن ہوئی ہے چیرمین صاحب نے کہا کہ اسکی بھی جانچ ہو رہی ہے تعلیمی اداروں مسجدوں اور مندروں سے ایک سو گز کے فاصلہ پر سینما ہاؤس یا یہ ادارے نہ بنانے کے بائی لاز کانپور میونسپل بورڈ نے بنائے تھے ان کو کمشنر صاحب نے منظور کر لیا ہے .

دس ہزار بندر

کانپور میونسپل بورڈ نے طے کیا ہے کہ دس ہزار بندر شہر سے پکڑ کر ریل کے ذریعہ کہیری کے جنگلوں میں بھیجے جاویں جس کے لئے ویگن کا انتظام کیا جا رہا ہے . اگر یہ اسکیم کامیاب ہوگئی تو بندروں کی مصیبت سے اہل شہر نجات پا جائیں گے .

میونسپل الکشن

خیال کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے میونسپل بورڈ میں اس مضمون کا ایک خط بھیجا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے انتخابات آیندہ سال تک کے لئے ملتوی کر دئے جائیں . جس پر بورڈ میں غور ہوگا .

موٹر ڈرائیوروں کی اسٹرائک

کانپور میونسپلٹی کی کوڑے کی لاریوں کے ڈرائیوروں نے یہ نوٹس دیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات نہ منظور کئے گئے تو ۲۱ جولائی سے اسٹرائک اور بھوک ہڑتال کر دیں گے .

مکانات کی تعمیر کیلئے سامان

یوپی گورنمنٹ نے مکانات کی شدید قلت کو محسوس کرتے ہوئے مکانات کی تعمیر کی ہمت افزائی کے لئے ضلع تعمیر کمیٹیاں بنائی ہیں . یہ کمیٹیاں مکانات کی تعمیر کے لئے لوہا سیمنٹ . اور دوسری چیزوں کی تقسیم کی ذمہ دار رہیں گی . ان چیزوں کے لئے تمام درخواستیں سکریٹری ضلع تعمیر کمیٹی کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے نام بھیجی جاہیں .

اگست ستمبر کی مدت کے لئے درخواستیں جولائی تک چھپے ہوئے فارموں پر بھیجنا چاہئیں اور اگست کے پہلے ہفتہ میں پرمٹ جاری کر دئے جاویں گے .

سیٹھ دامودر سروپ

۱۱ جولائی کو سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر سیٹھ دامودر سروپ کانپور تشریف لائے . اور شام کو پارٹی کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا .

حال کے ڈسٹرکٹ بورڈ اور یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں سوشلسٹوں کی ناکامیابی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ ان انتخابات کی وجہ سے پارٹی کو ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اسے عوام تک سوشلسٹ پیغام پہونچانے کو موقع مل گیا .

فارورڈ بلاک

یوپی کی صوبائی فارورڈ بلاک کی پارٹی کا ایک جلسہ کانپور میں ۱۷ ، ۱۸ جولائی کو ہوگا . اس کی صدارت آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس نائب صدر مسٹر کے ان جاگ کیلے کریں گے . عام اجلاس ۱۷ ، ۱۸ جولائی کو پھول باغ میں ۵ بجے شام کو ہوگا .

ہوائی جہاز کا حادثہ

۱۶ جولائی کی صبح کو ہندوستانی ہوائی افسر (پیلٹ) مسٹر ڈی . ان بھارگو ہوائی جہاز سے چکیری کے ہوائی اڈے پر اترتے ہوئے جہاز کے گر جانے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے . مسٹر بھارگو ۱۱ ستمبر ۱۹۲۷ء کو لکشمی واڑی ضلع احمد نگر میں پیدا ہوئے تھے .

افتتاح

۱۵ جولائی کو ۶ بجے شام کو پھول باغ میں آنریبل لال بہادر شاستری منسٹر پولیس نے یوپی کے لیبر ڈپارٹمنٹ کے مزدوروں کے مرکزوں کے آرگنائزروں کے تین ہفتہ کی ٹریننگ کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ قومی تعمیر کے کام کرنے والوں میں اسکاؤٹنگ اور انتظام خود اعتمادی کی صفات پر ہونا نہایت ضروری ہے . اس کے بعد بابو رام رتن گپتا نے حاضرین کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا .

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب شری اختر حسین منصف شرقی ہردوئی .
بعدالت دیوانی منصفی شرقی ہردوئی مقام ہردوئی .

اجراء ڈگری — مقدمہ نمبر ۱۲۵ — ۱۹۴۸ء

مساۃ عباسی بیگم — ڈگریدارنیہ
بنام مساۃ ذاکیہ بیگم — مدیونہ

بنام مساۃ ذاکیہ بیگم بیوہ فیاض حسین قوم شیخ ساکن شہر کانپور محلہ چمن گنج بمکان مولوی سراج الدین صاحب وکیل

ہرگاہ مسمی عباسی بیگم نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ کارروائی دخل جاری ہووے .

لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو ، تو وقت ۱۰ بجے بتاریخ ۲۶ ماہ جولائی ۱۹۴۸ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھایئے . اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی .

بتاریخ ۱۴ ماہ جولائی ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا .

مہر عدالت

بحکم اے کے پرکاش منصرم
عدالت منصفی شرقی ہردوئی .

سبدِ گل

شراب

مدراس کے وزیر اعظم مسٹر او پی راما سوامی ریڈیر نے ایک صحافتی ملاقات میں یہ بتایا کہ مدراس اسمبلی میں جلد ہی ایک قرارداد پیش کی جانے والی ہے جس میں ایک ایسا قانون بنائے جانے کی درخواست کی جائے گی جس کے ذریعہ شراب بندی کی خلاف ورزی کرنے والے علاقوں پر اجتماعی جرمانہ عاید کیا جا سکے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس قانون کو بہت پہلے بن جانا چاہئے تھا، لیکن چند اسباب کی بنا پر اب تک ایسا نہ کیا جا سکا۔

ہماری رائے ہے کہ جہاں اتنی دیر ہوئی وہاں کچھ دن اور سہی لیکن برکھا رت میں جب لوگ بے پئے جھومتے ہیں۔ اس قانون کا نافذ کرنا نہ صرف بد ذوقی بلکہ خلاف مصلحت اور خلاف انصاف بھی ہوگا۔ پولیس والے ہر اس باذوق شخص کو جو موسم بہار کی اٹکھیلیاں کرتی ہوئی ہوا کا لطف لینے کے لئے باہر نکلے گا۔ یہ کہہ کر فوراً گرفتار کر لیں گے ؎

ہے ہوا میں شراب کی تاثیر
بادہ نوشی ہے بادہ پیمائی

اور اس طرح دو چار شاعر صفت بے گناہوں کی غیر شاعرانہ اور نا منصفانہ گرفتاری کے بعد

"دیئے ایک اور پکڑے سب جائیں"

والے قانون کے ماتحت اجتماعی جرمانہ لگا دیا جائے گا۔ جس کا غم غلط کرنے کے لئے لوگ پھر پینے پلانے پر آمادہ ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ کسی کی زلف دراز کی طرح بڑھتا اور پر پیچ ہوتا جائے گا۔ اور آخر کار انسانی قانون کو قدرتی قانون اور موسم کے تقاضوں کے سامنے شکست قبول ہی کرنا پڑے گی۔

اس لئے دور اندیشی کے معنی ہیں کہ حکومت مدراس فی الحال اس قانون کو ملتوی رکھے اور اس کے لئے مناسب موسم کا انتظار کرے۔

نیپال کے وزیر اعظم کا اعزاز

نئی دہلی ۱۳ جولائی۔ نیپال کے کمانڈر ان چیف اور وزیر اعظم ہز ہائینس سر شمشیر جنگ بہادر رانا کو ۳۰ اپریل سے ہندوستانی فوج کی گورکھا رجمنٹوں کا اعزازی کرنل بنایا گیا ہے۔

۱۶ سالہ لڑکی اور ڈاکوؤں میں مقابلہ

جھانسی ۱۳ جولائی۔ یہاں جو اطلاعات پہنچی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ موضع مادھورا میں ایک ۱۶ سالہ لڑکی تین گھنٹے تک ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتی رہی۔

کہا جاتا ہے کہ رات کو جب گھر کے دوسرے تمام لوگ ایک شادی میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اور وہ گھر میں تنہا تھی۔ تو ڈاکوؤں نے مکان پر حملہ کیا۔

پہلے لڑکی نے گاؤں والوں کو مدد پر بلانا چاہا لیکن جب اس میں ناکام ہوئی تو پھر بندوق لے کر مکان کے ایک اہم کونہ میں بیٹھ گئی۔ اور اس طرح پولیس کے پہنچنے تک ۳ گھنٹہ کے لئے ڈاکو کو روکے رہی۔

اس درمیان میں وہ کبھی کبھی بندوق بھی چلاتی رہی۔

کشمیر کے ایک پناہ گزین کی درد بھری کہانی

سری نگر۔ حملہ آوروں کے ہاتھوں کشمیر میں جو آتش زنی لوٹ مار اور اغوا کی وارداتیں ہوئیں۔ ان کی ہولناکی اور شدت کا اندازہ اس بیان سے کیا جا سکتا ہے کہ موضع کھنا واقع اوری کے ایک رئیس راجہ شاہ زمان خان نے دیا ہے۔ جو پہلے عیش و آرام کی شاہانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور اب سری نگر میں ایک پناہ گزین کی حیثیت سے مقیم ہیں۔ راجہ نے کہا کہ پاکستان کے فوجی دستوں نے جب میرے گاؤں پر حملہ کیا تو میرا اسباب مال و متاع بھی لوٹ لیا۔

ادبِ لطیف

مجھے خاموش رہنے دو

پھولوں کی نکہت سے فضا کو معطر ہونے دو۔ باد صبا کو غنچوں سے اٹکھیلیاں کرنے دو۔ ناشگفتہ گلوں کو شگفتہ ہونے دو۔ حسین ستاروں کو چمکنے دو۔ چاند کو اپنی پوری رعنائیوں اور شادابیوں سے جلوہ ریز ہونے دو۔ بلبل، قوس قزح کو مسکرانے دو لیکن ——— آہ! میرا دل سرد ہے مجھے خاموش رہنے دو۔

مجھے فرصت نہیں ہے داستان غم سنانے کی دم نزع پروانے پر ماتم کناں ہونے کی عندلیب کے نغمہ زار سننے کی۔ مجھے اپنے تصورات سے ہم آغوش رہنے دو۔

ہنگامۂ شور و شر ہے تو کیا؟ نوحۂ غم ہے تو کیا؟ نغمہ شادی ہے تو کیا؟ مسرت و انبساط کے پیمانے ہیں تو کیا؟ مجھے خلوت میں خاموش رہنے دو۔ مجھے خاموش رہنے دو۔

آہ! مجھے کیا! آفتاب کی ضیا باریوں سے، ماہتاب کی ضو فشانی سے، فرشتوں کی مسکراہٹ اور غنچوں کے تبسم سے، سمندر کی وسعت اور کوہساروں کی رفعت سے مجھے کسی کی یادیں تصور کوش رہنے دو۔

مجھے خاموش رہنے دو۔

بہار اسمبلی کی کارروائی ہندی میں

پٹنہ ۱۱ جولائی۔ بہار اسمبلی میں اب جو سوالات کئے جائیں گے۔ وہ انگریزی کے بجائے صرف ہندی میں ہوا کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض ممبروں نے جو سوال انگریزی میں بھیجے تھے وہ اسمبلی کے دفتر نے واپس کر دیے ہیں۔ اور درخواست کی ہے کہ ان کو ہندی میں بھیجا جائے۔

پاکستان جودھپور سے ریلوے لائن خرید لے گا

کراچی ۱۲ جولائی۔ حکومت پاکستان عنقریب جودھپور ریلوے لائن سے ۳۱۸ میل کا وہ حصہ جو سندھ واقع ہے پچاس لاکھ روپیہ خرید لے گی۔ اس رقم میں گاڑیاں اور دوسرے ضرور سامان کی قیمت بھی شامل ہے۔

ہندوستانی چائے کے تبادلہ میں روسی گیہوں

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت غذا ہندوستان نے روس سے ایک معاہدہ کیا ہے جس کی رو سے ہند چائے کے تبادلہ میں روس سے ۵۰ ہزار ٹن گیہوں حاصل کرے گا۔ جو بات چیت شروع سال سے ماسکو میں ہو رہی تھی وہ کل طے ہو گئی۔ خیال ہے کہ روسی جہاز گیہوں لے کر ہندوستان آئیں گے۔ اور واپسی میں چائے جائیگی۔

بلا لائسنس پھیری اور پٹی والے ہٹا دئے جائیں گے

لکھنؤ ۱۲ جولائی۔ اب یہ فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ لکھنؤ کے اہم بازاروں سے بلا لائسنس پھیری والوں اور اسٹال والوں کو ہٹا دیا جائے گا۔

لکھنؤ میونسپل بورڈ کے چیرمین نے اس سلسلہ میں حکومت سے مشورہ طلب کیا تھا۔ اب ڈپٹی کمشنر کے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ عین موقعہ پر ملزم کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اس مقصد کے لئے حکومت نے بورڈ کو ایک خاص مجسٹریٹ کی خدمات دے دی ہیں۔

۸ لاکھ چینی ڈالر ایک امریکی ڈالر میں

شنگھائی۔ آج چینی ڈالر کی قیمت اور زیادہ گر گئی ہے۔ کل کے بھاؤ کے بہ نسبت آج اسکی قیمت میں مزید ۱۰ لاکھ امریکی ڈالر کا اضافہ ہو گیا۔ اور اب ایک امریکی ڈالر اٹھاون لاکھ چینی ڈالر کے کو بک رہا ہے۔

چینی ڈالر کی قیمت گر جانے سے مرافہ پر بھی بہت زیادہ اثر پڑا ہے۔

عالمِ نسواں

بہتان

ہم عورتوں میں ایک یہ عادت نہایت ہی خراب ہے کہ کسی پر الزام اور بہتان لگانے سے نہیں ڈرتیں بلکہ اس قسم کی باتوں میں انتہائی دلچسپی لیتی ہیں۔ غریب بیوہ کتنا ہی پارسائی اور نیکی کا جامہ پہن لے۔ مگر نکتہ چین نظریں اور بدگمان دل ہمیشہ مشکوک ہی رہیں گے۔ اور اس کا معمولی اور بالکل سادہ لباس بھی آنکھوں میں کھٹکے گا۔ ایک کہے گی اوئی بواہ ہیں تو بیوہ مگر سر میں چمیلی ہی کا تیل ڈالتی ہیں۔" دوسری بولے گی بیوی کا تو نام ہے مگر ہیں بڑی زندہ دل شیطان کے کان بہرے منہ سے نکلی کوٹھوں چڑھی ہم نے تو بہت کچھ سن رکھا ہے۔ تیسری گھر کا کام چھوڑ کر کہے گی نہایت دلچسپی سے دریافت کریں گی بھئین قسم ہے ذرا بتاؤ تو تم نے کیا سنا ہے؟ غرض ایک ہستی کو بدنام کرنے سے خاص لطف حاصل ہوتا ہے۔ اس زندگی سے تنگ آ کر مظلوم بیوہ نے اپنی زندگی پر موت کو ترجیح دی تھی اور شوہر کے ساتھ خود بھی فنا کا جام اپنے ہاتھوں خوشی سے پی لیتی تھی۔ بیوہ کا سر تاج اٹھ جاتا ہے وہ بے وال بے وارث ہو جاتی ہے اس وجہ سے وہ گویا بیکس ہستی مستحق ہے کہ اس پر دل کھول کر الزام لگائے جائیں۔ اور بدنام کیا جائے۔ لیکن انتہا تو یہ ہے کہ بھولی بھالی معصوم لڑکیوں اور شوہر والی عورتوں کو بھی الزام دینے اور بہتان لگانے سے نہیں چوکتیں کوئی بھاوج اگر دیور کے ساتھ محبت اور خاطر داری کے ساتھ پیش آتی ہے تو یہ ایک ناقابل معافی جرم ہے۔ اور پھر دل سے پیدا کر کے ایسے ایسے بے سر و پا اور من گھڑت بہتان لگائے جاتے ہیں جن کو ایک شریف اور حق پسند دل سننا ہی گوارا نہیں کر سکتا۔ جاہلیت اور مذہبیت سے دوری نے ہماری معاشرتی زندگی ایسی خراب کر دی ہے کہ ایک ماں کو سوتیلے بیٹے کے ساتھ اور سالی کو بہنوئی کے ساتھ اور چچی کو بھتیجے کے ساتھ مامی کو بھانجے کے ساتھ بدنام کرنے سے اور الزام لگانے سے نہیں جھجکتیں اور بلا تکلف جو دل میں آیا وہ منہ سے نکال دیتی ہیں بعض وقت ان لغو باتوں کا اثر بہت برا پڑ جاتا ہے۔ اور ایک بے گناہ کی زندگی ہمیشہ کے لئے تباہ اور برباد ہو جاتی ہے میرا چشم دید ایک واقعہ ہے کہ ایک لڑکی اپنے والدین کے ساتھ باہر پردیس میں رہا کرتی تھی اور اعلےٰ درجہ کی مضمون نگار اور شاعرہ تھی جب یہ لوگ مدت کے بعد اپنے وطن واپس لوٹے جاہل اور کوتہ اندیش نظروں کو پڑھی لڑکی نہ بھائی غریب کو اس طرح بدنام کیا اور ایسی لگائی بجھائی شروع کی کہ برسوں کا لگا ہوا رشتہ ٹوٹ گیا عقلمندوں کے نزدیک ایسی اچھی لڑکی کے لئے بر کی کیا کمی ہو سکتی ہے۔ مگر اتنا بدنام کیا کہ انتہا ہو گئی۔ اور بے حد کوشش کے باوجود بھی لڑکی کو اچھا بر نہ ملا۔ ماں باپ سن رہے تھے دیکھ رہے تھے مگر کیا کر سکتے تھے۔ مارنے کا ہاتھ پکڑا جا سکتا ہے۔ مگر بولنے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔ غرض انجام یہ ہوا کہ مظلوم لڑکی دنیا سے ناشاد، نامراد رخصت ہو گئی۔

خداوند کریم نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ بغیر دیکھے کسی پر بہتان مت لگاؤ۔ یہ بڑے گناہ کی بات ہے۔

میری بہنو! ڈرو اور کبھی ایسی بات زبان سے نہ نکالو جس کو تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا سنی سنائی باتوں پر ہرگز یقین نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اخلاقی فرض تو یہ ہے کہ جو لوگ ایسی بیہودہ باتیں کرتے ہیں۔ ان کو بھی سختی کے ساتھ منع کر دینا چاہئے کہ ایسی کمینہ باتیں اور فضول بکواس ہم سننا نہیں چاہتے۔

ایک بھائی اگر ایک بھائی کا عیب چھپاتا ہے تو قیامت میں ہم اس کے چھپا دیں گے۔" قرآن حدیث اور اسوۂ حسنہ کو ہم نے چھوڑ دیا ہے گھر گھر میں تعلیم کا چرچا ہے کتابیں اخبار اور رسالے بھی پڑھے جاتے ہیں۔ مگر مذہبی اور اخلاقی حیثیت سے ہماری حالت جاہلوں سے زیادہ خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ اور توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر شعبہ کو قرآن کی روشنی میں سنواریں۔

بچوں کی دنیا

شیر کی زندگی

(از جناب عبد الوہاب صاحب بریلوی)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سوداگر نے اپنے لڑکے کو کچھ مال تجارت خریدنے کے لئے کسی دوسرے شہر کو روانہ کیا۔ اور کہہ دیا کہ بیٹا خدا پر بھروسہ رکھنا۔ وہ ہر حالت میں رزق دینے والا ہے۔ انسان کا فرض کوشش کرنا ہے۔ اور اس کو بہتر کرنا خدا کے ہاتھ میں ہے سوداگر کا لڑکا یہ سنکر سفر پر روانہ ہو گیا۔ چلتے چلتے ایک دن راستہ میں اس کو رات ہو گئی۔ کوئی گاؤں پاس نظر نہ آیا۔ اس لئے اس کو مجبوراً جنگل ہی میں ٹھہرنا پڑا۔ کیونکہ سنسان جنگل تھا۔ اور رات کا وقت تھا۔ اس لئے اس کو رات بھر نیند نہ آئی۔ اور وہ جاگتا رہا۔ اس نے دیکھا کہ تھوڑے فاصلہ پر ایک بیمار لومڑی پڑی ہوئی ہے۔ اور اتنی بیمار ہے کہ چل پھر نہیں سکتی۔ اس کو دیکھ کر سوداگر کے لڑکے نے سوچا کہ یہ لومڑی اتنی سخت بیمار ہے کہ چلا بھی نہیں جاتا۔ یہ کس طرح شکار کرتی اور اپنا پیٹ بھرتی ہوگی۔ اور اسے بستر پر دل میں افسوس کرنے لگا کہ یہ اگر ایسے ہی پڑی رہی اور کھانے کو نہ ملا تو مر جائیگی۔ وہ سوچ کر چپ ہو رہا تھوڑی دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ ایک شیر کی آواز آئی سوداگر کا لڑکا شیر کی آواز سن کر ایک طرف چھپ گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ شیر نے ایک تازہ شکار مارا ہے۔ اور وہ اپنے منہ میں لئے ہوئے جا رہا ہے تھوڑی دور چلکر وہ ٹھہر گیا۔ اس نے اپنے شکار میں سے تھوڑا بہت کھایا۔ اور ایک طرف کو چل دیا جب وہ دور نکل گیا۔ تو سوداگر کا بیٹا اپنی جگہ پر آیا۔ اور دیکھا کہ شیر نے اپنا باقی شکار اس بیمار لومڑی سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ بیمار لومڑی گھسٹتی گھسٹتی آ رہی ہے تھوڑی دیر میں اس کے پاس پہنچ گئی۔ اسمیں سے پیٹ بھر کر کھا لیا۔ اور پھر اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گئی سوداگر کا لڑکا خدا کی قدرت پر حیران ہوا اور دل میں کہا کہ جب خدا نے ہر حالت میں رزق دینے کا وعدہ کیا ہے تو پھر میں کیوں کام کروں یہ سوچ کر گھر چلنے کا ارادہ کیا۔ اور صبح کو گھر کی طرف روانہ ہو گیا جب گھر پہنچا تو اپنے باپ سے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اور کہا کہ جب خدا ہر حالت میں رزق دیتا ہے۔ تو پھر میں کیوں کام کروں اور دوسرے ملکوں سے مال خرید کر لاؤں۔

یہ سنکر اس کے باپ نے جواب دیا کہ بیٹا یہ بات تو ٹھیک ہے کہ خدا ہر حالت میں رزق دیتا ہے۔ مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ تو لومڑی کی طرح دوسروں کے شکار پر گزارا کرے بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ تو شیر کی طرح رہے جو خود شکار کرتا ہے اور دوسروں کو کھلاتا ہے۔ یہ سنکر سوداگر کا بیٹا بہت شرمندہ ہوا۔ اور پھر مال تجارت خریدنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور پھر کبھی ایسی بات بھول کر بھی زبان پر نہ لایا۔

پیارے بچو! اسی طرح تم کو بھی لازم ہے کہ لومڑی کی طرح کسی کی کمائی پر نہ پڑے رہو۔ بلکہ شیر کی طرح خود اتنا کماؤ کہ خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اپاہجوں اور محتاجوں کی امداد کرو۔ اور ایسا کرنے کے اپنے باپ دادا اور اپنے خاندان کا نام دنیا میں ہمیشہ کے لئے روشن کرو۔

جاپان کے شاہی خاندان کا خرچ

ٹوکیو ۱۲ جولائی۔ آج اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ آٹھ افراد پر مشتمل جاپان کے شاہی خاندان کے اخراجات ۱۹۴۹ء کے لئے ایک کرور پانچ لاکھ ین منظور کئے گئے ہیں۔ کھانے کے اخراجات کے لئے دو لاکھ بیتالیس ہزار ین کی جو رقم منظور ہو چکی ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔

پردۂ فلم

بچوں کیلئے فلمیں

(از رضیہ کاظمی صاحبہ)

یہ مضمون مسٹر میری فیلڈ کے ایک طویل مضمون کا خلاصہ ہے۔ مسٹر میری فیلڈ عرصہ سے بچوں کے لئے تفریحی فلمیں بنا رہے ہیں۔

جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی فلمیں فلم سازوں نے اب تک کوئی تعلیمی تصویر نہیں بنائی۔ تو احساس کمتری ہمارے ذہن میں نشتر سے چبھونے لگتا ہے۔ ——— اور نہ ہماری صنعت فلمسازی کی تاریخ میں بچوں کے لئے کوئی تفریحی فلم بنائی گئی۔ ہمارے ہدایت کاروں نے آج تک شاید اس بات پر غور نہیں کیا کہ ہر عمر کے تقاضے اور ذہنی مطالبے جداگانہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فلمیں ہندوستان میں تعمیر کا ذریعہ نہ بن سکیں۔ ... ہمارے بچے فلموں کے ذریعہ جو غیر صحت مند اثرات قبول کرتے ہیں۔ وہ ان کے مستقبل پر اپنے گہرے سیاہ سائے ڈالتے ہیں۔ اور ذہنی طور پر گرتی ہوئی قوم اور گر جاتی ہے۔ کیا آپ نے ہندوستان کے شہروں کی سڑکوں پر معصوم بچوں کو گاتے ہوئے نہیں سنا۔ "دو پاپی۔ جینا کا دیکھو ابھار" ——— اور کیا آپ کی گردن شرم سے نہیں جھک جاتی

انگلستان اور امریکہ میں بچوں کے لئے جو تفریحی اور تعلیمی تصویریں بنائی گئی ہیں۔ وہ بچوں کی نفسیات کے تمام گوشوں کو بے نقاب کرتی ہیں۔ ماہرین نفسیات اور بچوں کے کلب کے منتظموں کا کہنا ہے کہ آٹھ سال سے کر گیارہ سال تک کے بچے ان تصویروں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جو سیر و سفر اور سیاحت کے متعلق ہوتی ہیں۔ اسی لئے انگریزی اور امریکی تصویروں میں ان عناصر کی تخلیق پوری محنت اور مہارت کے ساتھ کی جاتی ہے۔ اگر بچوں کی زندگی کے کسی واقعہ کو پردہ سیمیں پر پیش کیا جاتا ہے تو بچے بہت ہی خوش ہوتے ہیں۔ اور ان کی روح کی تمام محویت فلم میں ڈوب کر رہ جاتی ہے۔

یہ ننھے بچے جنھیں فلموں کی دنیا میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ دراصل فلموں کے بہت اچھے نقاد ہوتے ہیں۔ ان کے لئے جو فلمیں بنائی جائیں۔ ان میں s p u h e s o c کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ ——— بچے کھیل کی کہانی پر بڑی توجہ سے غور کرتے ہیں اسی لئے ان کی فلموں میں کہانی میں بڑا ربط ہونا چاہئے۔ اور کوئی ایسا ٹکڑا نہیں ہونا چاہئے جس کے غلط اثرات بچوں کے ذہن پر مرتسم ہوں۔ اور کہانی کے ارتقا میں منطقی طور پر کوئی کمزوری نہ ہونی چاہئے ... بچے لمبے لمبے مکالمے اور فلم کے درمیان طول طویل گفتگو کبھی پسند نہیں کر سکتے۔ ان کو اس وقت بڑی مسرت اور ذہنی خوشی ہوتی ہے جب ان جیسے بچے پردۂ سیمیں پر اچھلتے کودتے ناچتے گاتے۔ ہنستے اور کھیلتے ہوئے آتے ہیں۔ ... ہم تو ایسے اداکاروں اور اداکاراؤں کو پردہ پر دیکھنا چاہتے ہیں جن کے چہرے کے نقوش جذبات عکاسی کرتے ہوں۔ لیکن بچوں کی فلموں میں اداکاروں اور اداکاراؤں کی کوئی اہمیت نہیں۔ ... اسکول کے ننھے ننھے خوبصورت تیز اور چست بچے اور بچیاں نگار خانوں میں ایسی ریلوں کی تخلیق کر سکتی ہیں۔ جو ان جیسے دوسرے بچوں کی آنکھوں میں چمک پیدا کریں۔

مشہور کہانیاں اور لطیفوں سے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی فلموں اور ریلوں کے لئے مواد حاصل کیا جا سکتا ہے اور ان کے مستقبل اور کردار کو سنوارا جا سکتا ہے۔

ان فلموں کے ذریعہ استاد بچوں میں تعلیمی ذوق پیدا کر سکتے ہیں۔ اور ان کی معلومات میں اضافہ کر سکتے ہیں

امریکہ اور برطانیہ میں بچوں کے لئے تفریحی فلمیں بنانے والے ہمیشہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تجرباتی منازل سے گزر رہے ہیں۔ اسی لئے اپنی فلموں سے خود ہی مطمئن ہو کر خوش نہیں ہو جاتے ہیں بلکہ ماسٹروں اور بچوں کے اداروں کلبوں کے منتظموں کی مدد سے بچوں کے نفسیاتی تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ معلوم کرتے ہیں کہ ان فلموں، ریلوں اور کارٹونوں کا بچوں پر کیا رد عمل ہوتا ہے۔

بابا راگھو داس کابینہ میں لئے جائیں گے

بنارس ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بابا راگھو داس کو جنھوں نے اچاریہ نریندر دیو کو یوپی اسمبلی کے حالیہ ضمنی انتخاب میں شکست دی ہے۔ یوپی وزارت میں مسٹر پالیوال کی جگہ دیا جائیگا۔

اقوال زریں

وہ زندگی پیدا کرو جس میں تغیر نہیں

وہ تونگری حاصل کرو جس کو فنا نہیں

بری عادتوں سے نحوست پیدا ہوتی ہے۔

صداقت کل مخلوق کا ضمیر ہے۔ اس لئے صادق بنو

محنت دولت کا داہنا ہاتھ ہے۔

مصیبت کے وقت دوست کی دوستی کا تجربہ ہوتا ہے

عدل برائیوں کو روکتا ہے۔

آدمی جب تک اپنی عقل کا دوسروں کی عقل سے موازنہ نہ کرے اپنی عقل کا نقص نہیں معلوم کرتا۔

انسان اپنے اعلیٰ اخلاق سے اس آدمی کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو رات بھر عبادت کرتا ہے۔ اور دن بھر روزہ رکھتا ہے

گناہ وہ چیز ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس بات کو گوارا نہ کرو کہ لوگ اس سے آگاہ ہو جائیں۔

جو آدمی غصہ پر قادر ہوتے ہوئے اس کو برداشت کرتا ہے اس کے دل کو خدا نور ایمان سے بھر دیتا ہے خدا اس بندے کو پسند کرتا ہے جو ایماندار ہو اور کسی جائز ہنر سے روزی حاصل کرتا ہو۔ م

موج تبسم

ایک شخص بھاگا جا رہا تھا کہ راستہ میں اسے ایک دوست مل گیا جس نے دریافت کیا کہ۔
" کیا کہیں لڑائی ہوگئی ہے۔
" ہوئی تو نہیں مگر میں ایک لڑائی سے بچنے کے لئے جا رہا ہوں۔
" کیا مطلب۔ ؟
" کل دفتر کے منیجر نے کہا تھا کہ اگر تم دیر سے آئے تو تمہارا سر توڑ دوں گا۔

والدہ۔ کیا تم نے حلوائی سے کہا تھا کہ کل اس نے دودھ کے ساتھ ملائی نہیں دی"
بچہ۔ جی ہاں! اس نے کہا تھا کہ کل اس نے برتن میں اتنا دودھ ڈال دیا تھا۔ کہ ملائی کے لئے جگہ ہی نہ بچ سکی۔

بچہ گھر آیا تو اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ اور منہ سے خون نکل رہا تھا۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر والد بولا۔
کیا آج پھر تم رمیش کے ساتھ کھیلے ہو۔ تمہیں کئی بار منع کیا ہے۔
بچہ (روتے ہوئے) کیا میری شکل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ میں کھیل کر آیا ہوں۔

م مصیبتیں سچی خوشی کا پیش خیمہ ہیں۔ اس لئے خندہ پیشانی سے انھیں صبر و شکر سے برداشت کرنا چاہئیے

عورت ماں ہو سکتی ہے۔ بہن ہو سکتی ہے بیٹی ہو سکتی ہے اور بیوی ہو سکتی ہے۔ مگر کنیز نہیں ہو سکتی۔

دلچسپ معلومات

انگریزی زبان میں حرف ای E سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

لندن میں دریائے ٹامز کے نیچے کی سرنگ ۱۲ میل ۴۰ گز لمبی ہے۔

صرف ہالینڈ میں دس ہزار پن چکیاں چل رہی ہیں۔

فاتح فرانس نپولین بونا پارٹ بنفشہ کے پھول کو پسند کرتا تھا۔

اس بات کے آثار نمایاں ہیں کہ اب ہم اینٹ پتھر کے مکانات کی بجائے پلائی وڈ اور روئی کے گھر بنا کر اس میں رہیں گے۔ یہ موجودہ جنگ کی پیداوار ہے۔

سنگترے کا پودا ڈیڑھ سو سال تک پھل دے سکتا ہے۔

عورت جس قدر خود نمائی اور اپنی تعریف کی دلدادہ ہے اور دوسری کسی چیز کی نہیں۔

افسانہ

شعلے کی لپک

از جناب پروفیسر خالد حسن قادری ایم۔ اے

یہ ڈاکٹری کا پیشہ بھی بڑا ہی عجیب ہے۔ خدا بچائے۔ اس سے نہ دن کو چین نہ رات کو آرام کہتے ہیں موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اسی طرح مریض کا بھی وقت نہیں بلائے ناگہانی کی طرح بغیر اطلاع آدھمکتے ہیں۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ جس کے گناہوں کی سزا دنیا میں ہوتی ہے اللہ میاں اس کو ڈاکٹر بنا دیتے ہیں۔ بھلا سوچئے تو کہ سڑتے ہوئے زخم۔ خون و پیپ بہتے ہوئے پھوڑے بھنکتی ہوئی مکھیاں، چیر پھاڑ، چیخیں، آہیں، سسکیاں گو یہ ہیں کہ سب بے بیانے لگے ہوئے ہیں۔ اپنے کام میں۔ پھر بھی نہیں بعض اوقات ایسے عجیب واقعات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کہ تھوڑی دیر کے لئے ہمیں اپنا تمام علم، تمام تجربہ اور تمام آلات آلات ایک طرف رکھ دینے پڑتے ہیں۔ مجھے اپنی عمر کا ایک واقعہ کبھی نہ بھول سکتا ہوں۔

سردیوں کی رات تھی۔ میں دو بجے کے قریب ایک کیس دیکھ کر لوٹا تھا سونے کی تیاری کرتے کرتے تین بج گئے۔ ابھی مشکل سے کوئی دو ایک گھنٹہ سویا ہوں گا کہ کسی نے گھنٹی بجا دی۔ سردی، تھکن پھر نیند کا خمار کسی طرح اٹھنے کو طبیعت نہ چاہتی تھی۔ مگر گھنٹی تھی کہ برابر بجے چلی جا رہی تھی مجبوراً اٹھ کر باہر گیا۔

ایک مریض باہر سے آیا ہوا معلوم ہوتا تھا لباس سے تمول نمایاں تھا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ اور آنکھوں سے کرب نمایاں تھا۔ دایاں ہاتھ ایک پٹی سے لٹکا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کو کوئی شدید تکلیف ہے۔ کافی ضبط کے باوجود بھی اس کے منہ سے دبی ہوئی آہ نکل ہی جاتی تھی۔

میں نے نشست گاہ میں بٹھا کر مرض کے متعلق پوچھا۔

" میرے داہنے ہاتھ میں شدید تکلیف ہے اسی کی وجہ سے میں تقریباً ایک ہفتہ تک ذرا بھی نہیں سو سکا ہوں، مجھے پتہ نہیں کہ کیا ہے۔ شاید کوئی سخت قسم کی بیماری ہو پہلے جب تکلیف شروع ہوئی تھی تو میں نے زیادہ پرواہ نہیں کی لیکن اب کچھ دنوں سے اتنی شدید تکلیف ہے کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ یہ کہتے کہتے اس کے منہ سے کرب میں ڈوبی ہوئی ایک آہ نکل گئی۔ اس قدر شدید تکلیف ہے کہ اب ایک لمحہ بھی مجھ سے ضبط نہیں ہو سکتا میں اپنے گاؤں سے چل کر اس وقت صرف آپ کے پاس آیا ہوں۔ خدا کے لئے اس کا کچھ علاج کیجئے آپریشن یا اور کچھ، جو کچھ بھی ہو لیکن اب میری حالت ناقابل برداشت ہے۔ اگر اب ایک گھنٹہ بھی اور اس درد کو گذر کر تو میں یقینی مر جاؤں گا۔

ڈاکٹر صاحب خدا کے لئے ...... وہ بے حد جوانمردی سے درد کو برداشت کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود تکلیف کی شدت سے اس کے ہونٹ خمیدہ ہو کر ایک دوسرے سے پیوست ہو گئے

" شاید آپریشن کی ضرورت نہ پڑے" میں نے اطمینان دلانے کے لئے کہا۔

" نہیں ڈاکٹر صاحب" اس نے اصرار کرتے ہوئے کہا میں آپ کے پاس صرف اسی واسطے آیا ہوں کہ اس حصہ کو کاٹ کر بالکل الگ کر دیا جائے۔ اس کے سوا کچھ ہو بھی نہیں سکتا۔ مجھے جانکنی کے عذاب کا ایک ایک لمحہ بار رہا ہے۔ اس نے بہت آہستہ سے الٹے ہاتھ کی مدد سے پٹی میں سے ہاتھ نکالتے ہوئے کہا۔ اگر آپ کو میرے ہاتھ پر کوئی زخم یا کوئی نشان نظر نہ آئے تو آپ تعجب نہ کریں۔ میرا کیس بہت غیر معمولی ہے

" آپ مطمئن رہیں۔ میرا پیشہ ہی یہی ہے اب کوئی چیز مجھے تعجب خیز نہیں معلوم ہوتی" میں کہا لیکن ہاتھ دیکھنے کے بعد واقعی میں حیرت زدہ رہ گیا۔ وہاں کچھ بھی تو نہ تھا۔ نہ کوئی زخم، نہ کوئی سوجن نہ نشان۔ اچھا خاصہ تندرست ہاتھ تھا۔ لیکن درد کی شدت۔ کرب کے آثار، اس کے خمیدہ ہونٹ اور پھر جس انداز سے وہ بائیں ہاتھ سے سہارا دئے ہوئے تھا۔ ان سب سے یہ معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی مرض میں نہیں بلکہ کسی شدید عذاب میں مبتلا ہے۔

" آپ کو کس جگہ تکلیف معلوم ہوتی ہے۔"

" یہاں" اس نے بازو پر گول نشان بناتے ہوئے کہا لیکن جیسے میں نے ہی اپنی انگلی سے وہ جگہ چھوئی اس نے ایکدم ہاتھ جھٹک دیا۔

" کچھ تکلیف محسوس ہوئی۔

" بہت سخت"۔

" جب میں نے چھوا تھا تو آپ کو کچھ درد محسوس ہوا۔ وہ کچھ جواب دیتا لیکن اس کی آنکھوں کے تیرتے ہوئے آنسوؤں نے اس کی تکلیف کا اظہار کر دیا۔ یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے۔ " مجھے تو کچھ نظر آتا نہیں"

مجھے بھی کچھ نظر نہیں آتا لیکن تکلیف پہلے سے بھی زیادہ ہے لیکن یوں زندہ رہنے سے زیادہ بہتر ہے کہ آپ زہر کے چند قطرے دے دیں۔

" نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے" میں نے اسے تسکین دینے کے لئے کہا اور پھر آلات سے بغور معائنہ کیا۔ اس کا ٹمپریچر لیا۔ نبض دیکھی لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

کھال بالکل ٹھیک ہے۔ رگوں میں کوئی خرابی نہیں ذرا بھی سوجن یا اور کوئی بات نہیں آپ کے دوسرے ہاتھ کی طرح یہ بھی بالکل ٹھیک ہے۔

" میرا خیال ہے کہ اس جگہ پر ذرا زیادہ سرخی ہے۔"

" کہاں"

" یہ دیکھئے" اس نے اپنے ہاتھ پر ایک گول نشان بناتے ہوئے کہا۔ "یہاں"

میں نے اس کی طرف بغور دیکھا مجھے شبہ ہونے لگا کہ کہیں یہ پاگل نہ ہو جو محافظوں کی لاپرواہی سے نکل بھاگا ہو"

" آپ کو کچھ دن شہر میں قیام کرنا ہوگا۔ اس سے مجھے امید ہے کہ میں کچھ مدد کر سکوں گا۔"

" کچھ دن" اس نے شاید میرا مطلب سمجھ لیا۔ میں ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتا۔ ڈاکٹر صاحب م مجھے آپ پاگل نہ سمجھئے۔ اور نہ میں کسی وہم میں مبتلا ہوں۔ آپ صرف اتنا کیجئے کہ اس جگہ کو ہڈی تک خوب گہرا کاٹ دیجئے۔"

" یہ میں نہیں کر سکتا" اب مجھے اس کے پاگل پن میں کوئی شبہ نہ تھا۔

" کیوں"

" اس لئے کہ آپ کے ہاتھ کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی اچھا اور تندرست ہے جیسے میرا اپنا ہاتھ

" آپ شاید یہ خیال کر رہے ہیں کہ میں پاگل ہوں یا آپ کو دھوکہ دے رہا ہوں" یہ کہہ کر اس نے اپنی الٹی جیب میں سے نوٹوں کی گڈی نکال کر میز پر ڈالدی۔ " میری جان پر بن رہی ہے۔ اور آپ کو یقین نہیں آتا۔ اگر فیس کا خیال ہے تو یہ بڑے ہیں روپے اس کے علاوہ اگر آپ اور کچھ بھی چاہیں گے تو میں حاضر کر دوں گا۔

" اگر آپ ساری دنیا کی دولت بھی مجھے دے ڈالیں تب بھی آپریشن نہیں کر سکتا۔

" آخر کیوں"

" اس لئے کہ کسی اچھے خاصہ حصہ کو کاٹ ڈالنا اصول کے خلاف ہے۔ تمام دنیا آپ کو احمق سمجھے گی! اور مجھے برا بھلا کہیگی کہ میں نے آپ کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اس سے میری پریکٹس پر بھی اثر پڑے گا۔ لوگ کہیں گے کہ میں یہ تک نہ معلوم کر سکا کہ ہاتھ بالکل اچھا ہے۔ یا کوئی زخم ہے۔

" بہت بہتر" اس نے ایک فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ میں خود آپریشن کروں گا۔ آپ اتنی مہربانی کریں کہ صرف زخم کو دیکھتے رہیں۔ باقی کام میں خود کر لوں گا۔"

" یہ کہہ کر اس نے اپنا کوٹ اتارا آستین اوپر چڑھائی جیب سے اپنا چاقو نکالا۔ اور قبل اس کے کہ میں کچھ کہہ سکوں نشان کے قریب ہاتھ میں شگاف دے دیا۔"

" ارے —— ٹھہرو ——" میں ڈرا کہ کہیں کوئی رگ وغیرہ نہ کٹ جائے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ آپریشن کے لیے اس قدر مستعد ہیں۔ اگر واقعی آپ یہ چاہتے ہیں تو ٹھہرئے میں کئے دیتا ہوں۔"

میں نے آپریشن کا سامان تیار کیا جب آپریشن کرنے لگا تو اس سے کہا کہ آپ اپنا منہ دوسری طرف کر لیجئے۔

" نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں میں آپ کو بتاتا رہوں گا کہ کہاں تک کاٹا جائے۔ اس سے آپ کو بھی آسانی رہے گی۔

اس نے واقعی کمال ہمت سے آپریشن کرایا۔ اس کی ہدایتوں سے بھی کافی مدد ملی جب آپریشن ختم ہوا تو ایک اطمینان کا سانس لیا۔ جیسے اس کی جان کسی عذاب سے چھوٹ گئی۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

برطانیہ میں ہندوستان کے خلاف حیدر آباد کی سازش

لندن۔ ۱۰ / جولائی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سر والٹر مانکٹن نے لکھنؤ کے انگریزی اخبار پائنیر کے ایڈیٹر بریگیڈیر ڈلیمڈ نگ کو ایک سکس روانہ کیا ہے۔ تاکہ وہ اس کا پتہ لگائیں کہ آیا ادارہ متحدہ اقوام کے اراکین میں سے کوئی حیدر آباد کی آزادی کا حامی ہے حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے سر مانکٹن ہندوستان اور حیدر آباد کے تعطل پر ایک یادنامہ تیار کر رہے ہیں نظام کے ایجنٹ جنرل میر نواب جنگ چیکوسلاوکیا، ہالینڈ امریکہ اور برطانیہ سے بڑی بوکھلاہٹ کے ساتھ اسلحہ خریدنے میں کوشش میں سرگرداں ہیں۔ بعض ایسے اسباب ہیں جن کی بنا پر یقین کیا جاتا ہے کہ حیدر آباد کے ایجنٹوں نے بعض قدامت پسند اخبارات کو انڈین یونین کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے خاصہ روپیہ دیا ہے یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ انڈین یونین کے خلاف ایک سازش موجود ہے جس میں بعض طاقتیں شریک ہیں برطانیہ کی قدامت پسند پارٹی اس سازش میں پیش پیش ہے۔ اور پھر حکومت تذبذب کی حالت میں خاموش بیٹھی ہے کہ ساتھ دے یا نہ دے۔

ٹنڈن جی نے اسپیکری سے استعفا دیدیا

الہ آباد معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے یوپی اسمبلی کی اسپیکری کے عہدہ سے استعفا دے دیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ٹنڈن جی نے یہ استعفا اپنے صدارتی انتخاب سے چند دن پہلے ہی وزیر اعظم پنت جی کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ پنت جی ابھی اس پر غور کر رہے تھے۔

اس سوال پر کہ آپ نے کس وجہ سے استعفا دیا ہے۔ ٹنڈن جی نے اخباری نمائیدے سے کہا "میں تو ایک عرصہ سے اسپیکری کے عہدہ سے استعفا دینے کا ارادہ کر رہا تھا۔ اب صوبائی کانگریس کمیٹی کا صدر منتخب ہو جانے کے بعد تو میں اور بھی مجبور ہو گیا۔

چیف کورٹ اور ہائیکورٹ کا انضمام

نینی تال۔ مجھے معتبر اور باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ حکومت ہند نے الہ آباد ہائیکورٹ اور اودھ چیف کورٹ لکھنؤ کو ایک دوسرے سے ملانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ موجودہ انتظامات کے مطابق نئے مخلوط ہائیکورٹ کا افتتاح الہ آباد میں ۲۶ جولائی کو ہوگا۔

حیدرآباد طبی سامان بھیجنے کی اجازت

نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کسی کو حیدرآباد طبی سامان بھیجنے سے نہ روکے گی لیکن یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ ایسے ہوائی جہاز جو طبی سامان لیکر حیدرآباد جائیں گے۔ عام قاعدوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اور ان کو ہندوستان میں کسی ہوائی اڈے پر اتر کر اپنا معائنہ کرانا ہوگا۔

شعلے کی لپک (بقیہ صفحہ ۶)

خطوں نے اسی طرح بانده کر دراز میں بند کر دئے۔ مجھے معلوم تھا کہ اگر میں شام کو نہ گیا تو وہ فوراً واپس آجائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مغرب سے پہلے ہی وہ واپس آگئی۔

"اتنی جلدی آگئیں۔ تم توکل کے وعدہ پر گئی تھیں۔"

"واہ — آپ تو آئے نہیں۔ آپ کے بغیر میں کیسے رہ سکتی تھی۔"

"ہوں تم ایسی۔ میں نے دلمیں کہا۔

میں نے اس پر بالکل بھی ظاہر نہ ہونے دیا۔ کہ کوئی خاص بات اس کے پیچھے ہوئی ہے۔ رات کو کھانے کے بعد ہم دونوں باتیں کر رہے تھے۔ پھر اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔ میں نے اس دوران میں ایک ترکیب سوچ لی تھی۔ ایسا معصوم چہرہ ایسے گناہ کا پردہ دار ہو سکتا ہے۔ مجھے رہ رہ کر یہی خیال آرہا تھا شکسپیر نے شاید ٹھیک ہی کہا ہے "ایسا کوئی علم نہیں جسے ہم انسان کے چہرہ سے اس کے ارادوں کا پتہ چلا سکیں"۔

میں بارہ بجے کے قریب اس کے کمرہ میں داخل ہوا۔ وہ بے خبر سو رہی تھی میں نے اپنا داہنا ہاتھ اس کے گلے پر رکھا اور پوری قوت سے دبایا۔ ایک لمحہ کے لئے اس نے آنکھیں کھولیں۔ مجھے متحیر نگاہوں سے دیکھا۔ اور پھر بند کر لیں۔ گویا کوئی سہانا خواب دیکھ رہی ہے۔ اس نے ذرا بھی بچنے کی یا چلانے کی کوشش نہیں کی۔ ایک ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ وہ ہر بندش سے آزاد ہو گئی۔ ہاں اس کے منہ سے خون کا قطرہ نکلا اور میرے ہاتھ پر گر پڑا جو میں نے صبح کو دیکھا۔ میں قصبہ میں رہتا ہوں۔ میری اپنی جاگیر ہے۔ پھر ہماری محبت ایسی ضرب المثل تھی کہ کوئی کچھ شک کر ہی نہ سکتا تھا۔ اس لئے مجھے ذرا بھی پریشانی نہ ہوئی میرے ضمیر نے مجھے ذرا بھی ملامت نہ کی۔

میں نے ظلم ضرور کیا مگر وہ اسی کی مستحق تھی۔ مجھے کسی قسم کا خوف کوئی خلش اور پریشانی نہ تھی۔ شاید ہی کسی دوسرے شخص نے اس قدر آسانی اور اطمینان سے قتل کیا ہو۔

شام کو اس کی سہیلی تقلدارنی آئیں۔ میں نے قصداً انہیں دیر میں اطلاع کی تھی۔ اس غیر متوقع خبر سے وہ بہت ہی پریشان سی تھیں۔ انھیں کسی عنوان یقین ہی نہ آتا تھا۔ وہ بے حد مغموم تھیں۔ مگر ساتھ ہی ان کے چہرہ پر ایک عجیب پریشان کیفیت طاری تھی۔ دیر تک مجھے تسلیاں دیتی رہیں۔ میں ان کی گفتگو کچھ توجہ سے سن نہیں رہا تھا کیونکہ مجھے کسی کی تسلی کی ضرورت نہیں تھی۔ آخر وہ میرے قریب کی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ اور کچھ متوحش آواز اور رازدارانہ انداز میں بولیں۔

آپ سے میں ایک راز کہنا چاہتی ہوں بشرطیکہ آپ اس کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

پھر بولیں۔ "آپ میرے اور مرحومہ کے تعلقات سے واقف ہی ہیں۔ میں نے ان کو خطوں کا ایک بنڈل بطور امانت رکھنے کے لئے دیا تھا وہ خط اس قسم کے تھے کہ میں انھیں پاس رکھ نہیں سکتی تھی۔"

مجھے اپنے تمام جسم میں خون جمتا ہوا معلوم ہوا لیکن میں نے ضبط سے کام لیا۔ اور پوچھا۔

"کس قسم کے تھے وہ خط۔

میرے اس سوال پر وہ گھبرا سی گئیں۔

"آپ کی بیوی میری بہت ہی عزیز دوست تھیں اتنی شریف اور ایسی اچھی عورت میں نے آجتک نہیں دیکھی انھوں نے مجھ سے کبھی یہ نہیں پوچھا کہ وہ خط کس قسم کے تھے۔ بلکہ خط لیتے وقت خود ہی یہ بھی کہہ دیا تھا کہ میں کبھی ان کو دیکھوں گی بھی نہیں۔"

"انھوں نے آپ کے خط کہاں رکھے تھے۔

"وہ یہ کہتی تھیں کہ سینے کی میز کے دراز میں انھوں نے تالہ میں بند کر دئے ہیں۔ آپ انھیں بآسانی پہچان سکتے ہیں۔ گلابی ربن سے بندھے ہوئے تیس خط ہیں۔

میں ان کو کمرہ میں لے گیا۔ دروازہ کھول کر بنڈل نکالا اور ان کو دیتے ہوئے کہا۔ "یہ ہیں آپ کے خط۔؟"

انھوں نے جلدی سے وہ خط میرے ہاتھ سے گویا جھپٹ لئے میں نے نظریں ان کے سامنے نہ اٹھا سکا ممکن ہے وہ کچھ دیکھتیں۔ وہ خط لیتے ہی چلی گئیں۔

اس کے انتقال کے ٹھیک ایک ہفتہ بعد میرے ہاتھ میں جس جگہ وہ قطرہ گلگوں گرا تھا نہایت سخت درد شروع ہوا۔ باقی کا حال آپ جانتے ہی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب کچھ سوائے وہم کے کچھ بھی نہیں لیکن یہ میری جلد بازی۔ میرے ظلم کی سزا ہے۔ میں اسی کا مستحق تھا۔ بلکہ اس سے زیادہ کا لیکن اب میں زندہ رہنا نہیں چاہتا میں اسی کے پاس جا رہا ہوں یقینی وہ مجھے معاف کر دیگی۔ اور پھر مجھ سے اسی طرح محبت کرنے لگے گی۔

میں آپکا بیحد مشکور ہوں ڈاکٹر صاحب! آپ کو بھی اس سلسلہ میں کافی زحمت اٹھانا پڑی۔

پناہ گزینوں کیلئے ۱۲۰۰ مکانات

لکھنؤ۔ جمعہ۔ پناہ گزینوں کو آباد کرنے کے لئے شہر کے مغربی حصہ میں امپروومنٹ ٹرسٹ عنقریب ایک ہزار دو سو کوارٹر اور چار سو عارضی مکانات تعمیر کریگا۔ یہ مکانات جن میں دور جدید کی تمام سہولیتیں ہونگی معمولی کرایہ پر پناہ گزینوں کو دئے جائیں گے۔

یوپی اسمبلی کا اجلاس ستمبر میں

نینی تال۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی اسمبلی کا آئندہ اجلاس ستمبر کی کسی تاریخ میں منعقد ہوگا۔

شعلے کی لپک (بقیہ صفحہ ۴)

"اب تو کوئی تکلیف نہیں۔"

"بالکل نہیں" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔ "آپریشن کے دوران میں جو تھوڑی بہت تکلیف ہوئی وہ بھی مجھے خوشگوار معلوم ہوئی۔ ذرا خون نکل جانے دیجئے۔ اس سے میری روح کو سکون ہوتا ہے۔"

زخم پر پٹی باندھنے کے بعد وہ کافی خوش اور مطمئن معلوم ہوتا تھا معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جو دیر پہلے گلے میں ہاتھ لٹکائے یہاں بیٹھا تھا اس نے اپنے الٹے ہاتھ سے میرا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ کا بہت مشکور ہوں آپ نے مجھے اس جانکنی کے عذاب سے نجات دلائی۔ میں کئی مرتبہ اس کو ہوٹل بھی دیکھنے گیا۔ وہ قریب کے قصبہ کا ایک معزز تعلقہ دار تھا۔ بہت سنجیدہ اور معقول آدمی تھا۔

ابھی چار ہفتے ہی گذرے ہوں گے کہ ایک صبح کو وہ پھر آیا اس کا ہاتھ پہلے کی طرح لٹکا ہوا تھا اور اسی جگہ جہاں آپریشن ہوا تھا اس کو پھر وہی شدید تکلیف تھی۔ اس کا چہرہ موم کی طرح زردی مائل سفید ہو رہا تھا۔ وہ آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور بغیر کچھ کہے ہوئے آہستہ سے سیدھا ہاتھ نکال کر میری طرف بڑھا دیا۔

خدا خیر کرے۔ اب کیا ہوا اس کو۔

آپ نے شگاف زیادہ گہرا زیادہ نہیں دیا تھا۔ اب تکلیف پھر ہونے لگی۔ اور پہلے سے کہیں زیادہ شدید ہے۔

میں نے شروع میں کافی برداشت کیا۔ کیوں کہ آپ کو اس قدر جلد تکلیف نہ دینا چاہتا تھا لیکن اب یہ ناقابل برداشت ہوگئی ہے۔ مہربانی کر کے اب دیر نہ کیجئے۔

میں نے پھر بغور اس کے ہاتھ کو دیکھا۔ زخم بالکل بھر گیا تھا نئی کھال بھی آگئی تھی۔ کوئی رگ بھی خراب نہ تھی نبض بھی ٹھیک تھی۔

"میں نے آج تک اس قسم کا مریض دیکھا نہ سنا۔ لیکن سوائے آپریشن کے بھی کوئی چارہ کار نہ تھا آپریشن پہلے کی طرح بہت کامیاب ہوا۔ آپریشن کے بعد اس کا درد بھی جاتا رہا۔ اور چہرہ پر اطمینان کی جھلک نظر آنے لگی لیکن جب وہ رخصت ہونے لگا تو اس کے چہرہ پر اداسی کا دھند لکا چھایا ہوا تھا۔ پہلے کی طرح وہ باوجود کے کوشش کے بھی نہ مسکرا سکا۔

"ممکن ہے کہ ایک آدھ مہینے میں پھر آپ کو تکلیف دینا پڑے"

اس نے غم آگیں لہجہ میں کہا۔

"ارے اب آپ اس کا خیال بھی نہ کیجئے"۔

نہیں یہ یقینی بات ہے۔ اس کے مطمئن انداز میں ایک خاص اثر تھا۔ "اچھا اب اجازت"۔

میں کئی دوستوں سے اس کا تذکرہ کیا سب کو تعجب ہوا لیکن میری طرح کوئی بھی اس کی معقول وجہ نہ بتا سکا اور اس کے سوا کہا بھی کیا جا سکتا تھا کہ یہ سب اس کے کسی زبردست وہم اور قوت متخیلہ کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

ایک مہینہ بھی گذر گیا اور چند ہفتے گذر گئے مگر اس مرتبہ وہ نہ آیا میں نے شکر کیا کہ اب کے اس کے وہم نے درد کی شکل اختیار نہ کی۔ ایک دن اس کا مجھے خط ملا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کھولا کہ شاید کوئی تازہ مصیبت ہو۔

ڈاکٹر صاحب تسلیم!

آپ کو میری بیماری سے تعجب ضرور ہوا ہوگا۔ میں اب آپ کو کسی شک و شبہ میں نہیں رکھنا چاہتا۔ اور نہ اس راز کو قبر میں ہی لے جانا چاہتا ہوں۔ اس مرتبہ تیسری دفعہ یہ تکلیف ہوئی ہے اب اس سلسلہ میں میں نہ کوئی علاج پسند کرتا ہوں اور نہ دوا۔ یہ جلن آگ اور شعلوں کی سی لپک اب بالکل ناقابل برداشت ہے۔ میں نے ایک جلتا ہوا انگارہ اس جگہ پر رکھ لیا ہے کہ شاید کچھ تسکین ہو جائے۔ اور بڑی مشکل سے یہ خط لکھنے بیٹھا ہوں۔

میری شادی کو مشکل سے ایک سال ہوا ہوگا راحت کے دن کس قدر جلد گذر جاتے ہیں۔ اس کا اندازہ مجھے پہلے نہ تھا۔ اگر میں یہ کہوں کہ میری بیوی چٹکتی ہوئی شاخ گل کی طرح نازک اور چنبیلی کی نیم واکلی کی طرح خوبصورت تھی۔ تو آپ شاید مبالغہ سمجھیں گے۔ لیکن گاؤں بھر میں ایسی محو صنعت اور بلند کردار کی کوئی دوسری لڑکی نہ تھی مسرت کے لمحات ماضی کے دھندلکے میں گھل مل رہے تھے۔ ہر صبح پہلے سے زیادہ شگفتہ اور خوشگوار معلوم ہوتی۔ شام کو وہ روز میرے ساتھ قریب کی پہاڑی تک ٹہلنے جاتی۔ صبح کو ہم اپنے پائیں باغ میں چہل قدمی کرتے۔ ہمارے قریب ہی ایک دوسرے تعلقدار رہتے ہیں! ان کی بیوی سے اس کا بہت دوستانہ تھا۔ شادی سے پہلے وہ اکثر ان کے یہاں جاتی اور مہینوں وہ رہتی لیکن اب شادی کے بعد وہ بلاتے بلاتے تھک جاتیں مگر وہ نہ جاتیں اور اگر جاتی بھی تو چند گھنٹوں کے لئے ان تعلقدار سے بالکل عزیزوں کے سے تعلقات ہیں۔ پردہ کے تو آپ جانتے ہیں ہم قایل نہیں اکثر وہ خود بھی اس سے ملنے آجاتیں اور اس کی بے مروتی اور بے رخی کی شکایت کرتیں۔

دوسرے ہماری اس والہانہ محبت کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے۔ اس کی یوسف دامنی اور معصوم نگاہی اس کی بڑی بڑی آنکھوں سے نمایاں تھی ہم عورتوں کو ناقص العقل کہتے ہیں۔ مگر حقیقت میں ہم خود ان سے زیادہ ہوتے ہیں مجھے نہ معلوم کیوں یہ احساس ہونے لگا کہ یہ سب دھوکہ ہے اس کا یہ والہانہ عشق اس کے یہ گرم بوسے۔ اس کی یہ زلیخائی یہ سب کچھ ایک رنگین فریب کے سوا کچھ بھی نہیں۔

واقعی۔ ڈاکٹر ہم کس قدر بے وقوف ہوتے ہیں۔

وہ سیونگ مشین والی میز ہمیشہ بند رکھتی تھی۔ اس نے اس کی چابی کہیں رکھی اور نہ اسکو کبھی کھلا ہوا چھوڑا۔ مجھے نہ معلوم کیوں وہم سوار ہو گیا کہ اسمیں کوئی راز ہے جسے وہ مجھ سے چھپائے رکھنا چاہتی ہے مجھے اسکی معصومیت پر اب ذرا بھی یقین نہ تھا۔

ایک دن تعلقدار کی بیوی اس سے ملنے آئیں۔ اور بڑی مشکل سے اس کو اس بات پر راضی کیا کہ اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم دن وہ ان کے ساتھ گھر پر رہ لے۔ چلتے وقت مجھ سے بھی شام کو آنے کا وعدہ لے گئیں۔

گاڑی مشکل سے احاطہ کے باہر نکلی ہوگی۔ کہ میں نے دراز میں کنجیاں لگانا شروع کیں۔ دیر کے بعد آخر ایک کنجی لگ گئی۔ میں نے ایک قیدی کی طرح دراز کو باہر کھینچ لیا تھا۔ ہر شخص بیک نظر معلوم کر سکتا تھا کہ وہ کس قسم کے خط ہوں گے۔ گلابی ربن سے بندھے ہوئے خطوں کو میں نے بغیر سوچے ہوئے کہ یہ کتنا بڑا اخلاقی جرم ہے پڑھنا شروع کر دیا۔

یہ میری زندگی کا سب سے زیادہ منحوس لمحہ تھا۔ ان خطوں میں کیا تھا — ؟ وہی سب کچھ جو ایسے خطوں میں ہو سکتا ہے ...... یہ انتہائی جذباتی خطوط تھے میرے ایک دوست نے لکھے تھے طرح طرح کی ترکیبیں تھیں۔ کن کن اوقات پر اس کو دعوت دی تھی۔ شوہروں کو احمق بنانے اور مطمئن رکھنے کی کیا کیا ترکیبیں بتائی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک ہماری شادی کے بعد کا تھا۔ اور میں اب تک اپنے آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت سمجھتا رہا — ؟ میں خود اپنی کیفیت اور جذبات بیان نہیں کر سکتا۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

The SAD..G..I Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن بمبئی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۔/۶
ششماہی 3/8
سہ ماہی ۲/۔
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 47 NO. 30 | Cawnpore. Saturday 24th JULY 1948

کانپور شنبہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۸ء مطابق ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۷ نمبر ۳۰

ادبیات

کیف تغزل

ذیل میں دو مشہور شعراء حضرات جگر مرادآبادی اور جناب بہزاد لکھنوی کی ہمطرح غزلیں پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین کرام یہ معلوم کر سکیں کہ ایک ہی قافیہ میں دونوں شعراء کرام نے کس طرح طبع آزمائی کی ہے۔ ایڈیٹر

حضرت جگر مرادآبادی

منتظر کچھ رند تھے جبکے وہ جام آ ہی گیا
باش اے گردوں کہ وقت انتقام آ ہی گیا

اول اول ہر قدم پر تھیں ہزاروں منزلیں
آخر آخر اک مقام بے مقام آ ہی گیا

صحبت رنداں سے واعظ کچھ نہ حاصل کر سکا
بہکا بہکا سا مگر طرز کلام آ ہی گیا

شوق نے ہر چند صدہا تفرقے ڈالے مگر
زندگی کو اس در دنا تمام آ ہی گیا

ہر نگہ پر بندشیں اک اک نفس کی پرسشیں
ہوشیار اے عشق وہ نازک مقام آ ہی گیا

اللہ اللہ یہ مرے ترک طلب کی وسعتیں
رفتہ رفتہ سامنے حسن تمام آ ہی گیا

بے جگر سونا پڑا تھا مدتوں سے میکدہ
پھر وہ دریا نوش رند تشنہ کام آ ہی گیا

حضرت بہزاد لکھنوی

میکدہ میں مجھ تک آخر دور جام آ ہی گیا
میرا رنگ بے نیازی میرے کام آ ہی گیا

یہ کمال ہوش ہے یا بیخودی رہ روی
جو مراد زندگی ہے وہ مقام آ ہی گیا

بزم میں کچھ اس ادا سے وہ مخاطب ہو گئے
بے زبانوں کو بھی انداز کلام آ ہی گیا

اپنی منزل پا کے بھی آوارۂ منزل ہوں میں
اے نمود صبح تجھ میں رنگ شام آ ہی گیا

اک تصور کی بدولت اسطرح ہوں مطمئن
جیسے میرے پاس وہ محشر خرام آ ہی گیا

خشک دامانی کا شکوہ کر رہی تھی بے بسی
ایک تارہ ٹوٹ کر بالائے بام آ ہی گیا

ہائے اے بہزاد وہ کرتے ہیں ترک وفا
آخرش میری وفا پر اتہام آ ہی گیا

دنیائے اسلام

فلسطین میں التوائے جنگ کے باوجود جنگ جاری

حیفہ ۱۹ جولائی۔ اگرچہ اقوام متحدہ کی صلح کے تحت فلسطین آج سے سرکاری طور پر امن و امان کا مسکن ہے لیکن عملی طور پر بہت سی جگہ جنگ ہو رہی ہے۔ بالخصوص شمال میں جہاں عرب اور یہود ایک دوسرے کے خلاف "جنگ بند کرو" کے حکم کی خلاف ورزی کا الزام لگا رہے ہیں۔ دمشق میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ شام کے وزیر خارجہ نے کاونٹ برناڈوٹ کو ایک احتجاجی تار روانہ کیا ہے۔ عربوں کا کہنا ہے کہ یہودیوں نے رات کے وقت تمام محاذوں پر حملہ کر کے صلح کے حکم کی خلاف ورزی کی یہودیوں کے صدر مقام سے اعلان کیا گیا کہ ان کی فوجوں کو شامی اور عراقی حملوں کا جواب دینے کے لئے لڑنا پڑا۔ یہودیوں نے جنھوں نے صلح کی تجویز جمعہ کو منظور کر لی تھی۔ کاونٹ برناڈوٹ سے کہا کہ ان کی فوجوں کو جنگ روکنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ اسی قسم کے احکام عرب فوجوں کو دئے گئے ہیں لیکن عرب لیگ نے فوری کانفرنس کرنے کے بعد اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹیری ترگیف لی کو رات کے وقت تار دیا کہ انھوں نے صلح کو ذیل کے شرائط پر منظور کیا ہے۔

یہودیوں کی فلسطین میں آمد روکی جائے۔ تین لاکھ عرب پناہ گزینوں کو ان کے وطن واپس بلایا جائے۔ اور صلح کی ایک مدت مقرر کر دی جائے۔ رائٹر کے سفارتی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ برطانیہ نے شرق اردن کو ۲ لاکھ سالانہ رقم سہ ماہی قسط دینے سے انکار کر دیا ہے۔ برطانیہ کے عرب ملکوں کے مکمل جواب کا انتظار ہے جو انھوں نے نئی صلح کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کو دیا ہے۔ برطانیہ مشرق وسطی کو اسلحے بھیجنے کی پابندی کو ابھی اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ قبرص کے فوجی عمر کے یہودی نوجوانوں کی نقل و حرکت پر بھی پابندی ہے۔

عربوں کی رضامندی

لندن۔ ۱۹ جولائی۔ لبنان میں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے چند مستثنیات کے ساتھ فلسطین میں التوائے جنگ کی تجویز کو منظور کر چکے ہیں۔ یہودی پہلے ہی اس تجویز کو منظور کر چکے ہیں۔ ادارہ متحدہ اقوام کے ثالث کے صدر مقام رہوڈس کے ایک بحری تار میں وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا نے بھی مصر کی منظوری کی اطلاع دی ہے اور شرق اردن نے بھی التوائے جنگ کی تجویز کو مان لیا ہے۔ عراق کی منظوری کا انتظار ہے۔ حفاظتی کونسل نے عارضی صلح کی جو تجویز پیش کی تھی۔ اس کو مصر نے منظور کر لیا جس کی اطلاع مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے ادارہ اقوام متحدہ کے ثالث کے صدر مقام رہوڈس کو بذریعہ بحری تار دے دی ہے۔ شرق اردن کی منظوری کی تصدیق بھی ایک بحری تار سے ہو گئی ہے جو ثالث کے صدر مقام بھیجی گئی ہے۔ عراق کی منظوری کا ابھی انتظار ہے۔

جنگ تین دن میں ختم کر دینے کا حکم

لیک سکس ۱۶ جولائی۔ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل نے کل رات کو عربوں اور یہودیوں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ تین دن کے اندر فلسطین کی جنگ ختم کر دی جائے۔ کونسل نے امریکہ کی یہ قرارداد منظور کر لی کہ فلسطین کی صورت حال سے امن کو خطرہ ہے۔ اور اس پر منشور کی دفعہ ۳۹ کا اطلاق ہوتا ہے۔

امریکی قرارداد میں جنگ دوبارہ شروع کرنے کا ذمہ دار عربوں کو ٹھہرایا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ فوری اہمیت کی وجہ سے قرارداد کی ۲۴ گھنٹے کے اندر یروشلم میں خاص طور پر جنگ کسی شرط کے بغیر ختم کر دی جائے۔ خاتمہ جنگ کے حکم کے چند ہی گھنٹے کے اندر متحدہ اقوام نے فلسطین میں التوا، جنگ کے مزید مشاہدین کے لئے درخواست کی۔ مشاہدین کے لئے درخواست متحدہ اقوام کے جنرل سکرٹری نے امریکہ فرانس۔ اور بلجیم سے کی ہے جنھوں نے یہ کارروائی فلسطین میں خاتمہ جنگ کا حکم جاری کئے جانے کے بعد کی ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ توقع کی جاتی ہے کہ ہر ملک سو مشاہدین فراہم کرے گا۔

کونسل نے پوری امریکی تجویز چند ترمیموں کے بعد ایک مقابلہ میں سات ووٹ سے منظور کی تھی۔ روس۔ یوکرین۔ اور ارجنٹائنا نے رائے دہندگی میں حصہ نہیں لیا۔ تجویز کا وہ حصہ جس میں فلسطین کی صورت حال کو امن کے لئے خطرہ قرار دیا گیا تھا۔ ایک کے مقابلہ آٹھ ووٹ سے منظور کیا گیا۔ دو ارکین نے رائے دہندگی سے گریز کیا۔ خاتمہ جنگ کی تجویز ایک کے مقابلہ میں نو ووٹ سے منظور کی گئی ایک رکن رائے دہندگی سے علیحدہ رہا۔ شام نے تجویز کی مخالفت کی۔ اور ارجنٹائن نے رائے دہندگی میں حصہ لیا۔ شام نے امریکی تجویز کے اس حصہ کی بھی مخالفت کی جس میں فلسطین کی صورت حال کو امن کے لئے خطرہ بتلایا گیا ہے۔ چین اور ارجنٹائن نے اس حصہ کے لئے رائے دہندگی میں حصہ نہیں لیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال ہر نو حق عزم مستقل ہر نہ ہے | [illegible]

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۰

کراچی اور حیدر آباد کے درمیان پرواز

آسٹریلوی ہوا باز اور زمانہ جنگ میں برطانوی شاہی ہوائی دستے کے سابق کمانڈر مسٹر سڈنی کاٹن ۱۹ جولائی کو کھلم کھلا حکومت ہند کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بلا اجازت اپنا ہوائی جہاز کراچی سے حیدر آباد ہندوستانی علاقہ پر پرواز کر کے لے گئے۔ مسٹر کاٹن کے بیان کے مطابق اس پرواز کا مقصد ناکہ بندی توڑنا تھا۔

مسٹر سڈنی کاٹن نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ مجھے وکلا سے یہ مشورہ ملا ہے کہ شکاگو کے ہوائی معاہدہ کی دفعہ ۵ کے مطابق کوئی جہاز کسی ملک پر سے بغیر وہاں اترے ہوئے گزر سکتا ہے۔ اور اس نے یہ کہا کہ اگر میں یہ بات ثابت کر سکوں تو ہوائی جہاز آسانی سے حیدر آباد آسکیں گے۔ اور ناکہ بندی ٹوٹ جائے گی۔

کاٹن کا ہوائی جہاز چار انجن والا لنکاسٹر ہے۔ اور اس پہ شناخت کے حروف (جی۔ اے۔ ایچ۔ جی ڈی) لکھے ہوئے ہیں جو ۱۹ جولائی کو ۶ بجکر ۰ منٹ پر حکیم پیٹ کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ اس پر ہوائی اسٹاف کے پانچ آدمی تھے جو برطانوی معلوم ہوتے تھے۔ اور ایک متحرک تصویر لینے والا فوٹو گرافر اور امریکی ایجنسی کا رپورٹر بھی ساتھ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس جہاز پر چار ٹن طبی سامان قیمتی کیمیاوی اشیاء اور ادویہ تھیں۔

مسٹر کاٹن نے کہا کہ میں نے حکومت ہند سے اپنے عملہ کے تحفظ کے لئے کہا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس لئے براہ راست پرواز کی تاکہ بار بار ناکہ بندی نہ کیا جاسکے۔

مسٹر کاٹن نے کہا کہ میں کوئنس لینڈ (آسٹریلیا) کا سرمایہ دار ہوں اور فروری ۱۹۴۷ء میں کراچی آیا تھا۔ اور وہاں ایک جوٹ مل قایم کرنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس کراچی میں چار لنکاسٹر ہوائی جہاز اور دو مکان بھی ہیں۔

حکومت نظام کے ایک ترجمان نے مسٹر کاٹن کے ہوائی جہاز کے حیدر آباد کے پہونچنے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نظام جہاز کی پرواز کے متعلق کوئی ذمہ داری نہیں لینا چاہتی لیکن ڈیڑھ ٹن طبی سامان کی فراہمی ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔ مسٹر سڈنی نے حکومت ہند سے ڈیڑھ ٹن طبی سامان حیدر آباد لے جانے کے لئے اجازت مانگی تھی۔ حکومت ہند نے تمام قیود کی پابندی کی شرط لگاتے ہوئے اجازت دیدی تھی۔ حکومت پاکستان نے بھی مسٹر کاٹن کو اطلاع دے دی تھی کہ حکومت ہند کی استدعا کے مطابق اس کو پاکستان کے ہوائی اڈے سے اڑ کر ہندوستانی علاقہ سے گذرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ مسٹر کاٹن نے پاکستان کے حکم امتناعی کے خلاف چیف کورٹ میں ایک درخواست دی کہ شکاگو کے ہوائی معاہدہ کے خلاف کسی پرمیشن کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان کو مداخلت سے باز رکھا جائے۔ چیف کورٹ نے حکومت پاکستان کو نوٹس دیا کہ وہ اس کی وجہ بتائے کہ اس کے حکم امتناعی کو کیوں نہ منسوخ کیا جائے۔ ۱۹ جولائی کو مسٹر کاٹن کو اس مقدمہ میں کورٹ فیس لگانا چاہیے تھی۔ لیکن کورٹ فیس نہ لگانے کی وجہ سے عدالت کے پیشکار نے حکم دیا کہ جب تک کورٹ فیس نہ ادا ہوگی۔ اس وقت تک مقدمہ کی سماعت نہیں ہوسکتی۔

حکومت ہند نے حکومت آسٹریلیا کو تمام واقعات کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مسٹر سڈنی کاٹن نے پاکستان سے حیدر آباد تک پرواز کر کے حکومت ہند کی ہدایت کو پس پشت ڈال کر غیر قومی بین الاقوامی قاعدوں کی خلاف ورزی کی ہے۔

حکومت ہند نے ایک پریس کمیونک میں کہا ہے کہ مسٹر کاٹن نے ہندوستانی مملکت میں کہیں ٹھہرے بغیر کراچی سے سیدھے حیدر آباد تک جو پرواز کیا ہے۔ وہ معاہدہ شکاگو ہی کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ بلکہ ہوائی آمد و رفت کے ان قوانین و قواعد کے برخلاف ہے جو اس وقت ہندوستان میں نافذ ہیں۔

معاہدہ شکاگو کی دفعہ ۵ میں بغیر رکے براہ راست پرواز کی اجازت ضرور ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس ملک کو بھی جس پر سے کوئی ہوائی جہاز اڑ کر گذرنا چاہتا ہے۔ اسے بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے اپنے قلم رو میں اپنی مملکت میں کہیں اترنے کو ضروری قرار دے۔ اس دفعہ کے ماتحت حکومت ہند نے یہ حکم جاری کر دیا تھا کہ جو ہوائی جہاز بھی مغرب کی طرف سے آئے اس کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ بمبئی، احمد آباد یا دہلی میں سے کسی جگہ ٹھہرے۔

جب مسٹر سڈنی کاٹن نے پہلی مرتبہ حکومت ہند کو لکھا کہ میں کراچی سے طبی سامان حیدر آباد پہونچانا چاہتا ہوں لہذا مجھے پرواز کی اجازت دی جائے۔ تو یہ جواب دیا گیا تھا کہ حکومت ہند کو پرواز پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کو اپنا ہوائی جہاز بمبئی میں اتار کر اور کسٹم کے افسران سے سرٹیفکٹ لے کر آگے بڑھنا چاہیے۔ لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور اس طرح انھوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی جو حکومت ہند نے معاہدہ شکاگو کی دفعہ ۵ کے مطابق جاری کیا تھا۔

مسٹر سڈنی کاٹن کا حکومت ہند کی ہدایت کو پس پشت ڈال کر کراچی سے حیدر آباد تک براہ راست پرواز کرنے سے یہ افواہیں صحیح ثابت ہوتی جاتی ہیں کہ حیدر آباد میں اسلحہ جات خفیہ طور پر منگوانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ہمارے خیال میں حیدر آباد اور کراچی کے تعلقات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ چنانچہ اس کا بین ثبوت تھا کہ حیدر آباد نے ہندوستانی تمسکات کراچی کے ہاتھ فروخت کر دیئے۔ اور جب اس پر اعتراض کیا گیا تو یہ یقین دلایا گیا کہ تمسکات بھنائے نہیں جائیں گے۔ لیکن مسٹر سڈنی کاٹن کے کراچی سے حیدر آباد تک کے سفر نے پاکستان کی بالواسطہ شرکت یا کم از کم دیدہ و دانستہ چشم پوشی کو ثابت کر دیا۔

مسٹر سڈنی کاٹن کے طرز عمل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس ہوائی جہاز میں طبی سامان کے علاوہ اور کچھ بھی تھا۔ نئی دہلی کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ یہ پرواز اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو پچھلے چار ہفتہ سے جاری ہے۔

حکومت نظام کے ترجمان کا یہ بیان بھی یقین کے قابل نہیں ہے کہ حیدر آباد کے سرکاری حکام کو اس پرواز کے متعلق پہلے سے کوئی اطلاع نہ تھی۔ اور یہ کہ حیدر آبادی حکومت اس پرواز کے متعلق کوئی ذمہ داری نہیں لینا چاہتی۔ یہ صفائی شاید اس لئے پیش کی جارہی ہے کہ حیدر آباد پر بین الاقوامی قواعد کی خلاف ورزی ×

× کا الزام نہ لگایا جاسکے۔ اور طبی سامان کے بہانے اسلحہ جات کی فراہمی کو جاری رکھا جاسکے۔ اس لئے کہ ہندوستان اور حیدر آباد کے درمیان جو عارضی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی رو سے حیدر آباد کو باہر سے براہ راست اسلحہ جات منگانے کی اجازت نہیں ہے۔ اور ویسے بھی کوئی دوسرا ملک حیدر آباد کو خوش کرنے کے لئے ہندوستان کو خفا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ برطانوی پارلیمنٹ میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا جاچکا ہے کہ کوئی برطانوی ہوا باز اسلحہ لیکر حیدر آباد نہیں جائیگا۔

اسی طرح کناڈا کی حکومت نے بھی پانچ کروڑ روپیہ کے اسلحہ کا آرڈر جو حکومت حیدر آباد نے دیا تھا۔ منسوخ کرا دیا ہے۔ اور جو ہوا باز نجی طور پر اسلحہ لے کر حیدر آباد جارہے ہیں۔ انھیں ہندوستان پہونچنے سے پہلے ہی روک دیا۔

بیرونی حکومتوں کے اس رویہ کے باوجود بیرونی اسلحہ ساز اور ہوا باز اپنی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور کراچی میں انھوں نے اپنا اڈا بنا رکھا ہے۔ شاید حکومت نظام کو یہ امید ہے کہ وہ اپنی دولت سے حکومت ہند کی ناکہ بندی کو ناکامیاب بنا دیں گے۔ غالباً حکومت ہند کے محتاط رویہ سے حکومت نظام کو اس کی فوجی طاقت کے متعلق غلط فہمی ہوگئی ہے۔ ایک ذمہ دار حکومت اس کے سوا کوئی دوسرا رویہ نہیں اختیار کر سکتی تو وہ حیدر آباد کے اس چیلنج کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتی۔

جن ملکوں کے باشندے ہوائی جہاز اور کارخانے حیدر آباد کو اسلحہ فراہم کرنے کی سازش میں شریک ہیں۔ ان کو حکومت ہند نے مطلع کر دیا ہے کہ حیدر آباد نے انسانی ہمدردی کے خیال سے دی جانے والی رعایت سے جو ناجایز فائدہ اٹھایا ہے۔ اس کے بعد وہ اب کسی مزید رعایت کا مستحق نہیں ہے۔

اب حکومت ہند کو کراچی سے حیدر آباد تک کے راستہ پر کافی نگرانی رکھنی پڑے گی۔ اگر کسی ہوائی جہاز نے اس نگرانی کے ماتحت جاری کئے ہوئے احکامات کی خلاف ورزی کی اور اس کے نتیجہ میں کوئی ناخوشگوار صورت پیدا ہوئی تو اس کی ذمہ داری حکومت ہند پر نہیں بلکہ اس ہوائی جہاز کو چلانے والے اس کو بھیجنے والے اور اس کے بلانے والے پر ہوگی۔

حکومت حیدر آباد کا موجودہ طرز عمل بہت مشکوک ہے ورنہ وہ حیدر آباد آنے والے جہازوں کو یہ ہدایت کر دیتی کہ ہندوستان کی ہدایت کے بعد وہ حیدر آباد میں داخل ہوں۔

نظام دوسروں کے بہکانے میں آگئے ہیں۔ اور انھوں نے اپنے رویہ میں اصلاح نہ کی تو مشورہ دینے والوں کا تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ تو نظام کی دولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن خود نظام کو اس کے نقصانات برداشت کرنا ہوں گے

آئینہ کانپور

سیوا سماج منشی بھگوتی پرشاد کانگریسی کے بہت پرانے اور سنجیدہ کام کرنے والے ہیں۔ اور آجکل وہ کانگریس کی طرف سے سیوا سماج یعنی محلوں میں کمیٹیاں بنا کر ہندو مسلم اتحاد، چھوت چھات، تعلیم، صحت و صفائی، سماجی اور سیاسی شعور پیدا کرنے کی کوشش میں معروف ہیں۔ چنانچہ انھوں نے توپ خانہ بازار کے ایک چھوٹے سے حلقہ میں اس محلہ کے ہر طبقہ کے لوگوں کو بلا کر دو تین جلسے کئے۔ اور گذشتہ اتوار کو ایک کمیٹی بنا دی جس کے پریسیڈنٹ پنڈت گنگا سہائے چوبے اور وائس پریسیڈنٹ خواجہ عبدالسلام و ماسٹر محمد حفیظ جنرل سکریٹری پنڈت بہاری لال شرما۔ اور خزانچی میاں محمد لطیف منتخب کئے گئے ہیں۔

ممبران انتظامیہ میں شیخ وحید احمد۔ بابو محمد حنیف شیخ یوسف علی حکیم خواجہ عبدالشکور۔ مسٹر احسان الحق۔ (جوائنٹ سکریٹری) شیخ عبدالرشید۔ خواجہ عبدالوحید مسٹر بجل وغیرہ ہیں۔

میونسپل بورڈ مسٹر ایس ایم عسکری سینئر گورنمنٹ آڈیٹر آجکل کانپور میونسپل بورڈ کے اکاؤنٹ کو جانچ رہے ہیں۔ اور انھوں نے ٹیکس کے ڈپارٹمنٹ میں ۶ ہزار روپیہ کی غبن نکالی ہے جس کی وجہ سے ایک ٹیکس انسپکٹر اور ایک ٹیکس کلرک گرفتار ہیں۔ مزید تحقیقات سے بہت سے جعلی کاغذات اور میونسپل افسران کے جعلی دستخط پکڑے گئے ہیں۔ روپیہ اڑانے کے لئے جعلی چالان ملے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک سازش ہے اور جس میں تقریباً نصف درجن ملازمان شریک معلوم ہوتے ہیں۔

انسپکٹر معطل مسٹر سعید احمد پولیس انسپکٹر جن کا تبادلہ کانپور سے الہ آباد ہوا تھا معطل کر کے کانپور لائے گئے ہیں تاکہ محکمہ کی طرف سے جانچ میں جوابدہی کریں۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ حیدر آباد کی جد وجہد میں نظام کے ایجنٹوں کی امداد کرتے تھے۔

اسٹوڈنٹ کانفرنس آگرہ یونیورسٹی کے طلبا کی ایک کانفرنس اگست کے تیسرے ہفتہ میں ہوگی جس میں بڑھی ہوئی فیس لازمی فوجی تعلیم وغیرہ جیسے مسئلوں پر غور کیا جائیگا۔

حیدر آبادی دو گرفتار مسٹر محمد جلیل کو کرنیل گنج کی پولیس نے قانون تحفظ عامہ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے۔

الزام یہ ہے کہ وہ لال املی کے مزدوروں سے حیدر آباد کے حق میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے روپیہ جمع کر رہے تھے۔

۱۸ سال کے بعد گریجویٹ سری چھیل بہاری کٹک جو کہ کانپور کے مشہور کانگریسی لیڈر ہیں۔ انھوں نے امسال ۱۸ سال کے بعد آگرہ یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا ہے۔ آپ نے پہلی مرتبہ ۱۹۳۰ء میں امتحان دیا تھا۔ اس کے بعد کانگریس کی تحریک کی وجہ سے امتحان میں شریک نہ ہوسکے۔

مٹی کا تیل سپلائی انسپکٹر اطلاع دیتے ہیں کہ شہر کی ہر ایک مٹی کے تیل کی دوکان پر ۳۱ جولائی تک روزانہ دو ٹین مٹی کے تیل کے فروخت کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور کلکٹر گنج کے تیل کے ایجنٹ بھی پھٹکر فروخت کریں گے۔

مسٹر رمضان علی مرحوم

(از سری نرائن پرشاد اروڑا)

سرجیت رمضان علی کی پیدائش ضلع سلطان پور کی تحصیل مسافر خانہ کے موبا پانڈے کا پروا نامی موضع میں ایک معمولی کسان کے گھر ۱۸۹۸ء میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد کا نام محمد غلام خان تھا آپ کا نام تجب خان تھا لیکن اپنے ایک مزدور کارکن کی حیثیت سے رمضان علی کے نام سے شہرت پائی۔ آپ نے صرف مڈل تک ہندی اردو میں تعلیم پائی تھی آپ کے تین بھائی اور ایک بہن تھی آپ کے ایک خاص رشتہ دار پلٹن میں حولدار تھے انھیں کی کوشش سے آپ بھی پلٹن میں بھرتی ہو گئے تھے مضبوط جسم اور قابلیت کی وجہ سے آپ تھوڑے ہی دنوں میں حولدار ہو گئے

اپنے سیاسی خیالات کی وجہ سے آپ جلد ہی پلٹن سے استعفا دے کر گھر واپس چلے آئے۔ لیکن زندگی کی ضروریات کے لئے نوکری کی تلاش میں آپ ۱۹۱۶ء میں کانپور آئے اپنے ہم وطن محمد رضا خاں کے پاس جا کر اپنی ملازمت کی خواہش ظاہر کی۔ اور ان کے ذریعہ آپ کو کوپر الین کمپنی میں ایک نوکری مل گئی۔ اس زمانہ میں آپ کی عمر ۲۶ سال کی تھی۔ مل مزدور کی حیثیت سے کام کرنے سے مزدوروں کی زندگی کا اصلی علم ہو گیا ۱۹۱۹ء میں جب کانپور میں ۵۰ ہزار مل مزدوروں نے عام ہڑتال کی تھی۔ اس وقت کی ہڑتال کے خاص کارکنوں میں رمضان علی بھی تھے۔ اسی قصور میں آپ کو مل سے نکال دیا گیا۔ یہاں سے آپ کی زندگی ایک مزدور کارکن کی حیثیت سے شروع ہوئی۔ اس ہڑتال میں آپ کی ملاقات ڈاکٹر مراری لال اور حسرت موہانی صاحبان سے ہوئی۔

ان تینوں کی کوششوں سے سرکار صوبہ کو درمیان میں پڑ کر سمجھوتہ کرانا پڑا۔ ہڑتال ختم ہونے کے بعد ڈاکٹر صاحب اور مسٹر رمضان علی نے مزدوروں میں اپنی انجمن قایم کرنے کا پروپیگنڈا کیا۔ اور جلد ہی گوالٹولی میں ایک مزدور مزدور سبھا قایم ہوگئی۔ اور ہزاروں ممبر بن گئے مزدور سبھا کے کام کرنے والے کچھ دنوں میں بٹ گئے لیکن رمضان علی آخر دم تک کام کرتے رہے ۱۹۲۱ء میں آپ کی بیوی نے انتقال فرمایا۔ اس لئے سات اور چار سال سلیم و سدن لڑکوں کی پرورش کا بھی بار آپ کے کندھوں پر آپڑا۔ چار بجے اٹھ کر اپنے بچوں کے لئے کھانا پکانا اور کھلا اور کھا کر مزدوروں سے پہلے ہی ملوں کے پھاٹک پر لال جھنڈا لے کر پہونچ جانا یہ آپ کا روزمرہ کا کام تھا۔

آپ روز ہی کسی نہ کسی مل کے پھاٹک پر صبح یا شام مزدوروں کو ان کے فائدہ کی باتیں بتلایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ کا کل وقت مزدور سبھا کے کام میں گذرتا تھا کچھ دنوں تک اس کا کچھ معاوضہ بھی مزدوروں کی طرف سے ملتا رہا۔ جو ان کی زندگی کے لئے ناکافی تھا پھر بھی وہ تن من کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہے۔ آپ کے کمل گھر اور دکھ درد مل کے حکام کا مقابلہ کیا اور مزدوروں کو مزدور سبھا میں لائے۔ اور مل مالکان کی کوششیں بیکار رہیں۔ کانپور کے علاوہ آپ نے ہاتھرس میں مزدوروں کا کام کیا اور ایک یونین قایم کرائی۔ اور وہاں کے حاکموں کا مقابلہ کیا۔ حکام اور انگریز مل مالکوں کا آپ نے کئی دفعہ مقابلہ کیا۔ اور ان کو شکست دی۔

۱۹۲۴ء میں جب کانپور کے کاٹن مل کی ہڑتال کے سلسلہ میں پولیس نے مزدوروں پر گولی چلائی اسوقت سری رمضان علی نے زخمیوں کی خدمت کرنے اور مزدوروں کو امداد پہونچانے میں بے مثال کام کیا تھا۔

کانپور کانگریس کمیٹی اور کانپور مزدور سبھا میں ہمیشہ اتحاد رہنے کا سبب یہ تھا کہ ڈاکٹر مراری لال اور سری گنیش شنکر ودیارتھی۔ مزدور سبھا کے بھی روح رواں تھے۔ اور کانگریس کمیٹی ہمیشہ مزدور سبھا کی امداد کرتی رہی۔ رمضان علی نے مزدور سبھا کے اندر مزدور سیوا سمتی بھی قایم کی تھی۔ جو ہمیشہ اور خاص کر ہڑتالیوں میں بلا کسی بھید بھاؤ کے مزدوروں کی خدمت کرتی تھی۔ اور سیاسی واقف کاری بھی کراتی تھی میلوں میں بھی کام کرتی تھی۔

مل مالکوں نے رمضان علی کو لالچ میں پھنسانے کی کوشش کی جب ان کو کامیابی نہ ہوئی تو انھوں نے ۱۹۲۵ء میں آپ پر ایک سیاسی مقدمہ قایم کرا دیا۔ ضمانت پر رہائی اور مقدمہ کی پیروی سب کچھ ہوئی۔ اپیل بھی ہوئی لیکن ۹ مہینہ کی سزا اور ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ سے آپ نہ بچ سکے۔ ۵ ماہ کانپور اور الہ آباد میں قید رہنے کے بعد ہائیکورٹ سے آپ ۵ ماہ بعد رہا ہوئے۔ اور ۱۹۲۵ء کی کانپور کانگریس کے موقعہ پر آپ کا دھوم دھام سے

۴

استقبال کیا گیا۔ ڈاکٹر مراری اسوقت کانگریس کمیٹی میونسپل بورڈ اور مزدور سبھا کے پریسیڈنٹ تھے۔ آپ نے صوبہ کی گورنمنٹ سے مزدور سبھا کو زمین دلوائی۔ لالہ لاجپت رائے مرحوم نے اس کا سنگ بنیاد رکھا اور عمارت کے لئے ۵۰۰ روپیہ دیا۔ اور کام کرنے کے لئے ۱۹۲۶ء میں ہری ہر ناتھ شاستری کو بھیجا۔

آپ بڑے ملنسار اور سادہ لوح تھے۔ آپ نے جنا بھوج کا رواج دیا تھا جس میں اچھوت اور مسلمان سب شریک ہوتے تھے۔ ۱۵ جولائی ۱۹۴۸ء کو سری رمضان علی بخار و دست کی بیماری میں مبتلا ہوئے۔ ڈاکٹر مراری لال نے اپنے دواخانہ میں رکھ کر ان کا علاج کیا۔ ۱۷ جولائی ۱۹۴۸ء کو آپ نے انتقال کیا۔

موت کی تب نہ ٹلی دن نہ قضا کے بدلے
سیکڑوں نسخے طبیبوں نے دوا کے بدلے

آپ کے جنازہ میں ہندو مسلمان، مزدور، کانگریس مین، ڈاکٹر برادران اور شہر کے سب لیڈران شریک ہوئے تھے عیدگاہ میں آپ دفن کئے گئے اسی دن مزدوروں کا ایک جلسہ ہوا۔ اور ماتم منایا گیا۔ رمضان علی کی قومی یادگار اب تک قایم نہ ہوسکی۔ مزدور سبھا کے جنم داتا کی یادگار مزدور سبھا میں قایم ہونا چاہیے۔ اور ان کے نام کا پتھر گوالٹولی کی سڑک پر لگنا چاہیے

وطن پر مرنے والوں کا کوئی نشان ضرور ہونا چاہیے۔

بابو ہریش چندر کا انتقال یہ خبر بڑے افسوس و رنج سے سنی جائے گی کہ بابو ہریش چندر سریواستو مصری باڑا کانپور ۸۳ برس کی عمر میں ۱۸ جولائی کو وفات پا گئے۔ آپ ہندو مسلمان دونوں قوموں میں بڑے ہر دلعزیز تھے۔

۳

سبدِ گل

مشرقی پنجاب سے ایک بارات چلی. بڑے بڑے ترے دار عل کے صافے براتیوں کے سر پر. ریشمی نہمتیں ٹانگوں میں گلے میں بنارسی دوپٹے پڑے ہوئے. پالکی پر کئی ریشمی تھان آراستگی کے لئے۔ نہ صرف براتی اس شان سے تھے. بلکہ باجے والے بھی. باجے والوں کے صافے تو براتیوں سے بھی بازی لے گئے تھے. ان کے صافے کیا تھے سر پر تربوز اوندھے ہوئے تھے. باجے والوں کی ڈھولین تک. دلہن بنی ہوئی تھیں. کمان کی کمر تک میں کڑھی ہوئی ململ کے دوپٹے بندھے تھے جس کے بیچ بیچ میں سرخ شال باف کی گرہیں بندھی تھیں.

سرحد کی پولیس اس رنگ برنگی اور شاندار بارات کو حیران رہ گئی پولیس والوں نے براتیں تو بہتری دیکھی تھیں. راجاؤں اور نوابوں کی بارات ساہوکاروں اور سیٹھوں کی برات. لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والوں کی برات پر ایسی برات جو چھوٹی تھی. لیکن قیمتی کپڑوں سے بے حد موٹی تھی. اس نے پہلی بار دیکھی تھی۔

مشرقی پنجاب سے یہ برات مغربی پنجاب جاری تھی پولیس نے پوچھا. " کیا اب بھی دونوں ملکوں میں ایسی دھوم دھام کی شادی ہوتی ہے ؟ " ہاں ہوتی کیوں نہیں " کیا لاٹھی مارے سے پانی جدا ہو جاتا ہے ." پولیس نے جانے کی اجازت دے دی. برات نے دھوم دھام سے سرحد پار کی.

صبح کچھ لوگ لنگوٹی باندھے ننگ دھڑنگ مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب واپس آتے ہوئے نظر پڑے پولیس والوں کے ان کے چہرے کچھ جانے پہچانے نظر آئے لیکن وہ ننگے بیچارے سلام کر کے گذر گئے. پھر ذرا دیر میں چند لوگ ایک نئی فینس کندھے پر رکھے ہوئے آتے نظر آئے فینس کو دیکھ کر پولیس والے پھر کھٹکے. اب جو چہروں پر غور کرتے ہیں تو سب رات کی برات کے براتی تھے، اور وہ برات محض اس لئے سجائی گئی تھی تاکہ کپڑے کو جس کا پاکستان لے جانا ممنوع ہے. وہاں پہنچا دے. اس کی فینس کی اندر بھی غالباً دلہن کی جگہ کپڑے کے تھان تھے.

مشرقی اور مغربی پنجاب کے باشندوں نے ممنوع اشیاء کو ادھر سے ادھر کرنے اور اس طرح پر پیسہ کمانے میں بہت ترقی کر لی ہے. یہ لوگ فرقہ وارانہ تعصب سے بالکل پاک وصاف ہیں. یہاں سکھ ہندو اور مسلم پاکستانی اور غیر پاکستانی. اکالی دل اور نیشنل گارڈ سب بھائی بھائی ہیں کیوں کہ سب بزرگ پیسے کے قدرتاً پجاری ہیں .

ایک ٹرک مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب جایا کرتی تھی. سرحد کی پولیس نے خیال کیا کہ جب یہ جاتی ہے تو اس کے ٹائر کچھ پچکے رہتے ہیں. اور جب آتی ہے. تو وہ خوب موٹے تازے ہوتے ہیں. اس کا کیا راز ہے ؟ اس نے ایک بار جاتی ہوئی ٹرک کے ٹائر کھلوائے تو عجیب حقیقت کھلی. اس کے اندر ململ کے تھان بھرے ہوئے تھے.

پہلا ہندوستانی روسی معاہدہ

نئی دہلی. پہلے ہندوستانی روسی غذائی معاہدہ پر آج نئی دہلی میں دستخط ہو گئے. اس معاہدہ کی رو سے ہندوستان کو پچاس ہزار ٹن ایک ٹن ۲۸ من کا گیہوں دے گا. اور اس کے بدلے میں ہندوستان اس کو جائے دیگا توقع یہ ہے کہ ستمبر کے آخر تک یہ تمام گیہوں روسی جہازوں میں ہندوستان پہنچ جائے گا.

چینی مصنف من یو تنگ کا عہدہ

پیرس. مشہور چینی مصنف من یو تنگ کو اقوام متحدہ کے شعبہ ادب و آرٹ کا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے. اور وہ بہت جلد امریکہ سے پیرس پہنچ کر اس عہدے کا چارج لینے والے ہیں.

ادبِ لطیف

گُل کی یاد

از جناب برجموہن ناتھ کاچرو

بہار آئی ـــــ گلستان رشک فردوس بن گئے آفتاب بلند ہو کر درختوں کو زرکار بنا رہا تھا. ہنوز شبنم سے لبریز اٹھا چشموں کی روانی میں تیزی پیدا ہونے لگی. بوئے گل نے مشام جان کو پیغام مسرت دیا. بلبل آئی پیارے گل. پیارے گل چلاتی جب عروس چمن گل نے آواز محبت سنی تو شرما کر آنکھیں بند کر لیں. بلبل شاخ گل پر آبیٹھی. اور چہک چہک نغموں کے پھول برسانے لگی نسیم سحر کا خوشگوار جھونکا آیا. دوشیزہ بہار کو ایک جنبش خفی ہوئی. اور ایک ادائے دلستاں کے ساتھ وہ مسکرا دی. بلبل خوش مسرت میں اپنے ہونٹ گل کی پنکھڑیوں کے قریب لائی. کبھی جھکی. کبھی ہٹی، کبھی ڈال کر بیٹھ کر پیارا سرور آمیز اور بلند آہنگ گیت گاتی ہوئی، سبک پروازی کے ساتھ گل کے چاروں طرف چکر لگاتی جیسے جیسے دن ڈھل رہا تھا. اس کے دل پر حزن وملال چھا رہا تھا. اس کی پرواز دھیمی ہو رہی تھی. دن گذر گیا . . . .

آفتاب ڈوب رہا تھا. مگر وہ اپنا راگ گائے جاتی تھی. انتہائی محویت اور وارفتگی سے مست ہو کر تمام رنج والآلام کو بھول جانے کے لئے.

بہار کا آخری مگر عطر بیز جھونکا آیا. گل کو دوبارہ جنبش خفی ہوئی. اور اس کی ارغوانی پنکھڑیاں جو رنج وغم سے مرجھا گئی ہیں. ایک ایک کر کے زمین پر بکھر گئیں ـــــ بلبل بیتاب ہو گئی.

" ہائے گل " ہائے گل چلانے لگی.

گل فنا ہو گیا تھا. مگر اس کی یاد باقی تھی.

م عمل آجائیے.

بہنوں سے.

آپ میں سے جو اسکول جاتی جاتی ہیں. واقعی بڑی خوش قسمت ہیں مجھے امید ہے کہ آپ سب کو اسکول کی زندگی اچھی معلوم ہوتی ہوگی. جو کچھ کتابوں میں لکھا ہے صرف اسی پر اکتفا نہ کیجئے. آپ کے پاس وقت بہت کم ہے. آپ کو جس قدر جلد ممکن ہو عام معلومات حاصل کرنا چاہیئے.

آپ اسکول میں مختلف خیالات کی سہیلیوں سے ملتی ہیں. آپ ان کے طرز عمل کو غور سے دیکھ سکتی ہیں. آپ کو ان میں جو اب اچھی نظر آئے. اختیار کر لیجئے. اسکول ہی میں کردار کی تشکیل عمل میں آتی ہے. اور آپ کو مضبوط اور شریفانہ کردار پیدا کرنا ہے.

آپ کو یہ بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے. کہ آپ اور بہن تعلیم یافتہ ہیں. آپ کو اپنے اثر ورسوخ سے اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ بھی اپنی لڑکیوں کو اسکول بھیجیں.

آپ اس سے اچھی طرح واقف ہیں کہ تعلیم نسواں کے معاملہ ہم کس قدر پیچھے ہیں.

کیا یہ تعلیم یافتہ خواتین کا فرض اولین نہیں کہ وہ حتی المقدور اس مایوس کن حالت کو سدھارنے کی سعی فرمائیں.

یو پی کی جیلیں ہندوستان میں

سب سے بہتر

لکھنؤ. برما کے وزیر عدل وانصاف مسٹر اوباگیان کا خیال ہے کہ ہندوستان میں یو پی کی جیلیں سب سے بہتر ہیں.

آگرہ کی سنٹرل جیل کا دورہ کرنے کے بعد مسٹر اوبا نے جو برمی وفد کے ساتھ وہاں گئے تھے کہا.

" یہ ان تمام جیلوں میں سے سب سے بہتر جیل جو ہم نے ہندوستان میں دیکھی ہیں. ضبط ونظم اور صفائی کے انتظامات سے ہم بہت متاثر ہوتے ہیں.

قالین کی صنعت کی بھی وفد نے بہت تعریف کی

عالمِ نسواں

عورتوں کی تعلیم

(از پر دین رشدی بھوپالی)

والدین سے.

آپ میں سے بہت حضرات کا یہ غلط نظریہ ہے کہ لڑکیوں کے پڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں. آپ خیال کرتے ہیں کہ انہیں پڑھانا مفت میں روپیہ اور وقت ضائع کرنا ہے. حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے. لڑکی کے لئے تعلیم اتنی ہی ضروری ہے جتنی لڑکوں کے لئے لڑکی کو گھر میں اچھی بیٹی اور اپنے شوہر کی فرماں بردار اور مددگار شریک حیات ہونا چاہیئے.

اس کے بعد تربیت اطفال کا کام اس پر عائد ہوتا ہے اگر وہ اچھی تعلیم یافتہ نہیں ہے تو پھر آپ ہی بتایئے کہ کس طرح وہ اپنے فرض کو خوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہے. یہ تعلیم اور اچھی تربیت ہی کا فقدان ہے کہ ہماری لڑکیاں غیبت اور حسد کی عادت میں مبتلا ہو جاتی ہیں اسکول کی زندگی سے کردار کی تشکیل ہوتی ہے. یہاں لڑکیوں کو ہر قسم کی طالبات سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے. اور ان میں بلند نظری اور وسیع الخیالی پیدا ہوتی ہے.

بہرحال اسکول کی زندگی سے برائی تو کچھ نہیں بلکہ اچھائی ہی اچھائی ہوتی ہے. اگر لڑکیاں غلط راستہ خیال کرتی ہیں تو اس کی وجہ وہ خراب اور ناقص تربیت ہے جو انھیں گھر پر دی جاتی ہے. نہ کہ اسکول کی تعلیم تعلیم کے معاملہ میں قدامت پسندی سے حاصل ؟ آپ کا یہ فرض ہے کہ اپنی لڑکیوں کو بہترین زیور عطا کریں اور وہ بہترین زیور تعلیم ہے. اور اس سے انہیں محروم نہیں رکھنا چاہیئے.

بھائیوں سے

آپ کے والد قدامت پسند اور تغافل کیش ہیں آپ کی بہنیں بے قرار ہیں. مگر مجبور ولاچار ہیں. اس لئے یہ آپ کا کام ہے کہ آگے بڑھیں. اور صنف نازک کی تعلیم کے لئے تن من. دھن سے کوشش کریں. آپ اپنے والدین کو والدین کو تعلیم نسواں کی اہمیت اور اس کی ضرورت سے آگاہ کیجئے. اور انھیں اس کی ترغیب دیجئے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو اسکول بھیجیں.

ہو سکتا ہے کہ ان کی مالی حالت اچھی نہ ہو. مگر مجھے یقین ہے کہ اگر آپ کوشش کریں تو سب کچھ ہو سکتا ہے. جو روپیہ زیورات قیمتی لباسوں اور تقریبات میں ضائع ہوتا ہے. اس کو دانشمندی کے ساتھ تعلیم پر خرچ کیا جا سکتا ہے. یہ آپ جیسے نوجوان ہی ہیں. جو اس معاملہ میں دلچسپی لے سکتے ہیں. اس کو اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ جب تک عورتوں کی تعلیم سے غفلت برتی جاتی رہے گی. آپ ترقی کا قدم آگے نہیں بڑھا سکتے. کیا آپ یہ نہیں چاہتے کہ آپ کی بہنیں بھی تعلیم یافتہ ہوں ؟ کیا آپ یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ کے گھروں کی دیکھ بھال پڑھی لکھی عورتیں کریں. ؟ کیا آپ کو یہ منظور نہیں کہ تعلیم یافتہ شریکات حیات آپ کا ہاتھ بٹائے میں جانتی ہوں کہ آپ ضرور ایسا چاہتے ہیں. تساہلی کے لبادہ کو اتار کر آج ہی تعلیم یافتہ لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے میدان م

بچوں کی دنیا

اخلاق کی طاقت

(از جناب سید حسین صاحب)

" تلوار میں طاقت ہے. توپ میں طاقت ہے. انسان کے بازوؤں میں طاقت ہے لیکن جتنی طاقت انسان کے اخلاق کے اندر ہے اتنی طاقت دنیا کے کسی کسی چیز میں نہیں ہے. توپوں کو ہارتے دیکھا گیا ہے. توپیں تلواریں بیکار ہو جاتی ہیں لیکن اخلاق کی قوت کبھی اپنے حملے میں ناکام نہیں رہتی.

اس میں شک نہیں کہ تلواروں سے بھی دشمن کو ہرایا جا سکتا ہے لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہزاروں لاکھوں انسانوں کا خون بہہ جائے. لیکن جو لوگ اپنے اخلاق سے کسی ملک کو فتح کرتے ہیں. وہ بغیر ایک قطرہ خون بہائے ہوئے اپنے دشمن کو مغلوب کر لیتے ہیں.

الپتگین ایک ترکی غلام تھا جو اپنے کمالات کی وجہ سے اتنا بڑا آدمی ہوا کہ آج اس کو غزنوی خاندان کا بانی کہا جاتا ہے بعض کتابوں میں اس کے غزنین فتح کرنے کا قصہ یوں لکھا گیا ہے.

الپتگین شہر غزنی کے باہر فوج لئے ہوئے پڑا تھا. لیکن شہر والوں نے شہر کا دروازہ اس طرح بند رکھا تھا کہ کسی طرح کھولنے کے لئے تیار نہ تھے. الپتگین نے کئی دن تک فوج کی نمائش کی لیکن شہر والوں پر فوج کا کوئی اثر نہ ہوا. وہ برابر اپنے ارادہ پر قائم رہے. اور الپتگین ناکام شہر کے باہر ڈیرے ڈالے پڑا رہا. کئی دن کے بعد جب الپتگین نے دیکھا کہ اب توپ و تلوار سے شہر والے قبضہ میں نہیں آئیں گے تو اس نے نیا طریقہ اختیار کیا. اور عدل وانصاف سے لوگوں کو مانوس کرنے لگا. یہ طریقہ بہت کامیاب ہوا. ایک دن الپتگین نے دیکھا کہ کچھ سوار بہت سے مرغ لیکر چلے آرہے ہیں. اس نے فوراً سواروں کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے یہ مرغ قیمت دے کر خریدے ہیں. یا زبردستی چھین لائے ہو سواروں نے کہا کہ ہم یہ قیمت دے کر لائے ہیں. بادشاہ کو سواروں کی بات پر اعتبار نہ آیا. اس نے گاؤں کے مکھیا کو بلا کر پوچھا کہ میرے سوار تمھارے گاؤں سے جو مرغ لائے ہیں وہ قیمت دیکر لائے ہیں. یا زبردستی چھین کر لائے ہیں. پہلے تو مکھیا سچ کہتے ہوئے ڈرا لیکن پھر اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ حضور یہ آپ کے سوار روز جاتے ہیں اور زبردستی چھین کر لاتے ہیں. الپتگین نے فوراً حکم دیا کہ یہ سوار چور ہیں انھیں قتل کر دیا جائے. مصاحبوں نے منت سماجت کی حضور یہ حکم بہت سخت ہے قتل کا حکم واپس لے لیجئے. اتنے چھوٹے گناہ پر قتل کا حکم صادر کرنا مصلحت کے خلاف ہے. اس سے فوج میں بڑی ابتری پھیل جائے گی. الپتگین نے کہا اچھا ان کے کانوں میں چھید کئے جائیں اور ان چھیدوں میں مرغ لٹکائے جائیں. اس طرح ان کو تمام فوج میں گھمایا گیا تاکہ سب لوگ جان جائیں کہ چوری کی سزا یہ دی جاتی ہے.

اس حکم کا غزنین کے باشندوں پر اس قدر اثر ہوا کہ انھوں نے شہر کے دروازے کھول دئے اور اعلان کر دیا کہ ایسے اخلاق والے بادشاہ کو ہم اپنے دروازے سے م

م واپس نہیں کریں گے. بلکہ اس کو اپنا بادشاہ بنائینگے الپتگین نے بغیر ایک قطرہ خون بہائے ہوئے شہر پر قبضہ کر لیا. اور شہر والوں نے نہایت ہی مسرت وخوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا. غور کرو کہ ایک انصاف ایک اخلاق. ایک نیکی نے وہ کام کر دکھایا جس کے کرنے سے فوج عاجز تھی.

مسلمانوں کا اصلی جوہر یہی تھا. اسی اخلاق کی قوت سے انھوں نے دنیا کو اپنا غلام بنا لیا تھا. اور آج اسی چیز کے نہ ہونے سے وہ دنیا کے غلام ہیں. ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کے لئے عیسائی دعا کرتے تھے خدا مسلمانوں کا سایہ ہمیشہ ہمارے سر پر رکھے. کاش قوم کے نونہال اپنے اندر اخلاق کی طاقت پیدا کریں. جو ہمارے آباؤ اجداد میں موجود تھی.

[illegible]

اہل طرز [illegible]

(از جناب سعادت

ہندوستانی فلموں کی بے جانی [illegible]
ہمارے یہاں اہل طرز یعنی اسٹا[illegible]
افسانہ نگاری اور شعر گوئی کے [illegible]
جو آداب کے جملہ لوازمات میں [illegible]
ہی ایک شاعر اور دوسرے شاعر [illegible]
کھینچتا ہے، اور اسٹائل ہی افسا[illegible]
نویس کے مقابلہ میں ایک جد[illegible]
طرح فلموں کے ڈائرکٹر کے لئے ا[illegible]
ڈائرکٹروں کا اپنا اپنا اسٹائل [illegible]
ایک آہنگ نیتے بن کر رہ جا[illegible]
ہندوستانی فلم ایک [illegible]
ہیں انہیں سے گنتی کے چند فلم [illegible]
کا اسٹائل نظر آتا ہے. یعنی اسٹا[illegible]
کے بارے میں کچھ جان سکتے ہیں [illegible]
ایک ہی طریقے سے جوڑی ہوئی [illegible]
چیزیں نظر آتی ہیں. ان کے مثا[illegible]
ہو سکتے ہیں کہ ہیکاب کی مانگ [illegible]
پکڑ کر اپنے سیلولائڈ کے اوپر [illegible]
نہ وہ خود سمجھ سکے اور نہ پبلک [illegible]
ہندوستان میں سکیریو [illegible]
تاسف ہے ان میں سے بعض [illegible]
جو ڈائرکٹر یہ فلم تیار کرتے ہیں [illegible]
وہ اسٹوری کو سامنے رکھ کر [illegible]
شاٹ میں کیمرہ رکھنے کا حکم [illegible]
کو ہیروئن کے چہرہ کے قریب [illegible]
اپ کی اہمیت قطعی طور پر معلو[illegible]
نام نہاد ادیبوں کے مترادف [illegible]
ہیں. اور جنھیں الفاظ کی نشست [illegible]
نہیں ہوگا. ارنسٹ لیوبٹ کا [illegible]
پیرائے تو آپ اسیں ٹھوس [illegible]
اشیاء کے موزوں ومناسب [illegible]
الرنٹ کیولیشٹ پروے پر [illegible]
اور پھول میں ہیروئن کو تیز [illegible]
آپ کو فوراً معلوم ہو جائیگا [illegible]
دل دھڑک رہا ہے. جو نیچر کی [illegible]
طرح ایک فال مڑا ہیم کی حقیق[illegible]
سکتی. اس جواز میں اور بہت [illegible]
ہالی ووڈ کے ہر ڈائرکٹر کا قریب [illegible]
اور یہی ان کی کامیابی کا راز ہے [illegible]
ڈائرکٹروں کا فقدان ہے. ا[illegible]
ہیں جنھیں صاحب طرز کہا جا[illegible]
رام، دیوکی بوس کی مثالیت [illegible]
ڈائرکٹروں پر امتیاز بخشتی ہے [illegible]
راج رانی میرا. پورن [illegible]
ودیاپتی میں آپ دیوکی بوس [illegible]
کو سلولائیڈ کے ہر انچ میں دیکھ [illegible]
یکجہتی ہے. اور اسی وجہ سے وہ [illegible]

مضراب محبت بقیہ صفحہ ۴ ۔ اٹا پڑا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جب سے یہ گئی [illegible]
گئی، اپنے سنگھار کے کمرے میں گئی تو سنگھار میز پر خاک کی تہ چڑھی ہوئی ہے. جگہ جگہ بلی [illegible]
ہوتا ہے کہ بلی خوب میز پر پھری ہے. گھر کی یہ حالت دیکھ کر مہر کا حساس دل دھڑکنے لگا. [illegible]
میاؤں کی آواز آئی. اس نے مڑ کر دیکھا تو اسکی ایرانی بلی (شمہ) دوڑی دوڑی آ کر اس کے [illegible]
اٹھا کر چمٹا لیا. بلی گود سے کود کر سونے والے کمرے میں میاؤں میاؤں کرتی دوڑی. مہر بھی پیار [illegible]
پیچھے دوڑی مہر اور کمروں کے برعکس اسکو صاف صاف ستھرا دیکھ کر تعجب کرنے لگی. اتنے میں [illegible]
سونے پر پڑی دیکھتی کیا ہے. مہر حیرت زدہ ہو کر منیر کو دیکھتی ہے. منیر جھوٹ موٹ کسی [illegible]
مہر. کھسیانی ہو کر. یہ کیا مذاق ہے مجھے دھوکے سے بلایا ہے. منیر دہنس کر، آپ خود ہی [illegible]
مہر جی ہاں کنجیاں میرے پاس آسمان سے ٹپک پڑی ہوں گی. منیر. تو کیا کنجیوں پر لکھا [illegible]
مہر میں تو اپنی بلی لینے آئی ہوں. خیال تھا کہ بیچاری بھوکی مر رہی ہو گی.
منیر. نہیں جناب آپ کے بعد یہی میرے دل کا بہلاوہ تھی. البتہ میں ضرور بھوکا مر رہا ہو[illegible]
مہر. پشیمان سی ہو کر. میں رہنے کے ارادے سے نہیں آئی ہوں.
منیر. دھونے سے اٹھتے ہوئے مہر کا ہاتھ محبت سے پکڑ کر شرمندگی کے لہجہ میں) میں آپ [illegible]

اقوال زریں

ی پر مت ہنسو ممکن ہے وہ تم سے بہتر ہو

زندگی وقت سے بنتی ہے. اس لئے وقت کی قدر کرو

ارا بہترین زیور ہماری یادداشت ہے.

قوم کی خدمت بہترین عبادت ہے.

دو غریب دوست بن سکتے ہیں. مگر دو امیروں میں
ا مشکل ہے.

محبت ایک ایسی نعمت ہے جس کے ذریعہ انسان کی رسائی
خدا تک ہوسکتی ہے.

جس چیز کا علم نہ ہو اس کا ذکر نہ کرو.

انسان کی سچی خوشی عورت کی محبت میں پوشیدہ ہے.

زمانہ کے فرائض ادا نہیں کرنے والا آدمی کوئی کام
ر نہیں کرسکتا.

قناعت ہر حال میں بہتر ہے.

محنت مرد کا زیور ہے.

دشمن سے نیکی کرنا جواں مردی کا کام ہے.

موج تبسم

لڑکا. (ماں سے) اماں جان صحت کو ٹھیک رکھنے کے لئے کیا احتیاط ضروری ہے.
ماں. باسی چیزیں نہ کھانی چاہئیں.
لڑکا. تو لائیے وہ پھر وہ مٹھائی دے دیجئے جو ابا جان نے لاکر رکھی ہے. ورنہ کل تک باسی ہو جائیگی

ایک شخص. دوسرے شخص سے. تم کیلے کھا کر اس کے چھلکے بازار میں کیوں پھینک رہے ہو.؟
دوسرا شخص. کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں ہڈی جوڑنے کا کام کرتا ہوں.

وکیل. ایک عورت سے. جو بطور گواہ پیش ہوئی. کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے؟
عورت. نہیں! لیکن میں نا امید نہیں ہوں ابھی میری عمر صرف چالیس سال کی ہے.

مجسٹریٹ. گواہ سے. تم جانتے ہو خدا کے یہاں جھوٹ کی کیا سزا ہے؟
گواہ. ہاں! سرکار جہنم میں بھیجدیا جاؤنگا.
مجسٹریٹ. اور اگر تم سچ بولے تو؟
گواہ. ہاں سرکار! مقدمہ ہار جاؤں گا.

ڈاکٹر. یہ دوا کھا کر تم پھر سے جوان ہو جاؤ گے.
مریض. تو اس صورت میں میری پنشن مزید بیس سال کے لئے ملتوی ہو جائیگی.

عجیب معلومات

پہلی گھڑی ۱۴۹۰ء میں پیٹر ہیل نے بنائی جو امریکہ جرمنی کے مشہور شہر نیورمبرگ کا باشندہ تھا.

برطانیہ ہر سال تمام دنیا کی چائے کی پیداوار کا نصف خرید لیتی ہے.

پہلی گنی انگلینڈ میں چارلس دوم کے عہد میں ڈھالی گئی تھی.

نپولین کے دماغ کا وزن ساڑھے اڑسٹھ اونس تھا

عام طور پر مرد کے دماغ کا وزن ساڑھے انچاس اور عورت کے دماغ کا وزن ۴۴ اونس ہوتا ہے.

سب سے پہلے سورج گہن ۲۱۶۵ قبل مسیح ہوا تھا. اور چین میں نظر آیا تھا.

جب ایک تجربہ کار کھلاڑی بلیرڈ کے گیند کو زور سے مارتا ہے تو اس کی رفتار تقریباً ۲۲ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے.

اب تک ٹارزن نام کی ۲۳ فلمیں بن چکی ہیں.

افسانہ

مضراب محبت

از رفیقہ خاتون دہلے ←

منیر مہر کو بیاہ کر اپنی کوٹھی میں لے آیا. بڑی چاہ اور بڑے ارمان سے یہ رشتہ ہوا تھا. باہمی محبت ایسی کہ ایک دوسرے کے پروانہ وار تھے. مگر حالات سازگار نہ رہ سکے. دیکھتے ہی دیکھتے رنگ کچھ سے کچھ ہوگیا. وہ باہمی محبت کی گرمی دن بدن سرد پڑنے لگی. ایک طرف منیر کچھ لاپرواہ سا نظر آتا تو دوسری طرف مہر بھی کچھ کھنچی کھنچی نظر آتی. آخر دو سال بھی پورے بھی گذرنے نہ پائے کہ یہ گل کھل کر رہا.

منیر (چائے کی پیالی منیز پر غصہ سے پٹختے ہوئے بولا) آپ بھی بڑی عجیب عورت ہیں. روزانہ جھک جھک کرنے بیٹھ جاتی ہیں.

مہر (تنک کر) جی ہاں میں عجیب ہوں آپ بڑے سیدھے ہیں..... اوہ میں تو روزانہ جھک جھک کرنے بیٹھ جاتی ہوں اور آپ میرے ساتھ بڑی ٹھنڈی سیلک سے پیش آ رہے ہیں (روتی ہوکر) نہ معلوم کس گھڑی سے میں اس گھر میں آئی تھی. کیا میری قسمت میں جلنا بھننا ہی بدا تھا.

منیر (تیز آواز میں) بس بس اب منہ بنانے کی ضرورت نہیں قصور میرا ہی ہے. اگر مجھے پہلے سے خبر ہوتی کہ آپ ایسے جھاڑ کانٹا ہیں تو یہ نوبت ہی کیوں آتی.

(مہر کھسیانی ہوکر) قصور آپ کا نہیں بلکہ میرا ہی ہے. مجھے بھی معلوم نہ تھا جناب ایسے لاپرواہ اور ایسے شوقین ہیں کہ رات کے بارہ بارہ ایک ایک بجے بلیرڈ کے منیز کے صدقے ہوکر تھکے ماندے نیند میں مخمور گھر میں گھسنے کے عادی ہیں....... میں کمبخت آدھی رات تک چھ بچوں کی ماں، نیازی (خادمہ) کو قصے کہانیاں گھڑ گھڑ کر سنانے کے لئے اس گھر میں آئی ہوں...... میں ہوئی نہ چوکی دار ہوگئی. آدھی رات گذرے تک آپ کے آنے کی آہٹ پر کان لگائے بیٹھی رہوں. آپ آئیں تو سیدھے منہ بات بھی نہ کریں. یہ میری قسمت کا لکھا پورا ہو رہا ہے. اور کیا ہے.

منیر جھنجھلا کر. مجھے معاف کیجئے میں آپ کا غلام نہیں نہ آپ کا قیدی بن کر رہ سکتا ہوں.

مہر (جل کر) جی ہاں آپ سچ فرماتے ہیں میرا بھی یہی خیال ہے. وہ تو یہ شکر ہے کہ میرے والدین بھوکے ننگے نہیں ورنہ.......

منیر. (طیش سے تلملا کر، ورنہ) ورنہ کچھ نہیں ایسا ہی تو دیر نہ کیجئے بسم اللہ فرمائیے. مہر کرسی سے فوراً کھڑی ہوئی. ابھی کمرے سے باہر نہ نکلنے پائی تھی کہ منیر کی آواز اس کے کانوں میں گونج گئی. "اب یہاں تشریف نہ لائیگا.

مہر کے دماغ میں منیر کے الفاظ تیر بے خطا کی طرح پیوست ہوگئے. وہ جہاں تھی وہیں کی وہیں ساکت کھڑی رہ گئی. قریب تھا کہ وہ چکرا کر گر پڑی اس کا بدن سرد پڑ گیا. اس کی آنکھوں میں یکایک آنسو بھر آئے مگر وہ متانت سے پی گئی. اس نے اپنے آپ کو سنبھالا منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے. بڑی مشکل سے اس نے کھوئے ہوئے حواسوں کو جمع کرکے آہستہ سے جواب دیا. "بہتر ہے".

منیر کے چہرے کا رنگ دفعتاً اس جواب سے اڑ گیا. وہ کرسی پر کسمسایا اور کھنکارا جیسے گلا صاف کرکے وہ کچھ کہنا چاہتا ہے. مگر نہ معلوم کیوں اسکی آواز نہ نکلی جیسے اسکا حلق یکایک سوکھ گیا. وہ کرسی پر سے اٹھا مگر پھر بیٹھ گیا. اسکی پیشانی عرق آلود ہوگئی اس نے منیز کی طرف گھورتے ہوئے سگرٹ کا ایک لمبا کش کھینچا اور کسی گہرے سوچ میں چلا گیا.

مہر لڑکھڑاتی ہوئی کمرے سے نکلی اسکو ایک ایک پاؤں لاکھ لاکھ من کا معلوم ہوتا تھا. قدم بڑھاتی پر نہ بڑھتا. بمشکل کوٹھی کے دروازہ پر پہنچی. نیازی مہر کو اسطرح گذرتے دیکھ پایا دوڑی آئی صورت دیکھتے ہی ہکا بکا رہ گئی بولی.

دلہن بیگم میرے منہ میں خاک کیا آج آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہے. مہر. (اپنے کھوئے ہوئے حواس اور سہمی آواز میں آہستہ سے کہا) ہاں میں اماں جان کے یہاں جارہی ہوں تم جاکر تانگہ لادو.

نیازی حیران ہوکر کیوں بیگم اپنے ہی موٹر میں کیوں نہیں جاتیں.

مہر نہیں تانگے ہی میں جاؤں گی.

آج مہر کو میکے آئے چوتھا روز ہے. خدا جانے کیوں وہی آراستہ کوٹھی جس میں وہ پل کر جوان ہوئی تھی. اب اسے سنسان اور اجاڑ معلوم ہوتی ہے. وہ یہ دیکھ کر اور بھی حیران ہے کہ اس کی شفیق ماں جو اس کے آنے سے نہال ہو جاتی تھی خلاف معمول اس دفعہ نہایت اداس اور کچھ کھوئی سی ہیں آج آئے آئے چار دن ہوگئے. اس عرصہ میں اسکی والدہ شاید ہی کوئی ضروری بات اس سے کی ہو. اس کے والد اسکو دیکھ کر نہایت خوش ہوتے طرح طرح کی چیزیں لاکر دیتے ہنستے بولتے اور مہر کی باتیں سن کر مسرور ہوتے تھے. اس دفعہ خلاف عادت خاموش غمگین اور متفکر سے ہیں. اسکی پرانی خادمہ کریما جس نے اسے چھٹپن سے پالا ہے. یا ہر وقت واری صدقے جایا کرتی تھی ننھی بیگم کہہ کہہ کر جان کہا جاتی تھی. اب نہ جانے کیوں اداس ہے. مہر بیگم چار روز اس غمگین ماحول میں رہ کر وحشت زدہ سی ہوگئی تھی اس کے لب خشک تھے چہرہ زردی مائل ہو چلا تھا. وہ خود اداس تھی. آج چوتھا روز تھا کہ اس کی آنکھ مطلق نہ جھپکی تھی. وہ بن بن کر لیٹتی مگر نیند نہ آتی. وہ کہتی نہ معلوم میری آنکھوں کی نیند کیا ہوئی. اس نے اس حالت سے تنگ آکر اپنے دل سے کہا "چل قصور تیرا ہی ہے" یکایک اس کے کانوں میں کسی کی بھرائی ہوئی آواز گونج گئی. "اب یہاں تشریف نہ لائیگا. کوئی اس کے اندر سے بولا." میں آپ کے ساتھ نہ جاسکوں گی،" اسکا دل دکھ گیا. اس کے رخساروں پر دو آنسو بہہ نکلے

مغرب کی نماز کا وقت قریب تھا. اس نے وضو کیا نماز کے لئے کھڑی ہوئی. سجدے میں گئی تو دل بھر آیا. آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی. دو ہچکیاں بندھ گئیں. بار الہا مجھ بندی پر رحم فر دیر تک سجدے میں پڑی رہی. رونے سے اس کی دل کی بھڑاس نکلی تو دل ہلکا ہوا. نماز سے فارغ ہوئی تو کھانا چنا گیا اس نے بھی دو چار لقمے اگل نگل کر کھائے. ہاتھ دھو کلی کر پلنگ پر جا لیٹی ایک کتاب اٹھاتی دو چار سطریں پڑھ کر رکھ دیتی دوسری اٹھاتی الٹی پلٹتی رکھ دیتی کسی کتاب میں دل نہ لگتا. اسی اثناء ۴

۵ میں اچانک اس کے کانوں میں ایک جانی پہچانی آواز آئی. آداب بیگم.

آؤ آؤ. اچھی ہو.

جی ہاں بیگم آپ کی پرورش ہے.

یو تو کیسے آئیں خیریت تو ہے.

جی آہاں بیگم. دلہن کو دیکھنے آئی ہوں.

وہ اندر کے کمرے میں ہیں. وہیں چلی جاؤ.

مہر اٹھ کر پلنگ پر بیٹھ گئی. اس کا دل دھڑکنے لگا. بلایا ہوگا. اس کے مغموم چہرے پر سرخی دوڑنے لگی.

دلہن بیگم آداب.

مہر. نیازی بیٹھو کیسے آئیں.

نیازی. دلہن بیگم منیر میاں تو اللہ رکھے آج شام کی گاڑی سے اپنے دوستوں کے ساتھ کلکتہ سوار ہوگئے چلتے ہوئے مجھے کنجیاں دے گئے تھے کہ دلہن کو دے آنا. یہ لیجئے.

مہر کنجیاں نیازی سے لیتے ہوئے کسی گہری فکر میں چلی گئی.

نیازی تھوڑی دیر بعد اٹھتے ہوئے. اچھا دلہن جاتی ہوں

مہر چونک کر. نہیں بیٹھو کھانا کھا کر جانا. مہر نے کریما کو آواز دی. کھانا منگایا. نیازی کھانے میں مشغول تھی. اور مہر اپنے دل میں کچھ فیصلہ کر رہی تھی. نیازی جب سارا دستر صاف کر چکی تو ایک گلاس پانی پیکر ڈکار لی. دسترخوان لپیٹ کر کریما کے حوالہ کیا ہاتھ دھوئے کلی کی اور دعائیں دیتی ہوئی پھر مہر کے پاس آبیٹھی. مہر نے اتنے میں پان بنا کر دیا. پان کلے میں دبا کر نیازی نے کہا اچھا دلہن بیگم اب تو جاؤں.

مہر دارا انجوب سی ہوکر. میں بھی چل رہی ہوں. بلی کی لاڈلی دہ بچاری بھوکی مر رہی ہوگی. تم جاکر تانگہ لے آؤ.

نیازی (معنی خیز تبسم زیر لب کرکے) ہاں دلہن بیگم نگوڑی چار دن سے ساری کوٹھی میں میاؤں میاؤں کرتی پھرتی ہے میں ابھی تانگہ لائے دیتی ہوں.

مہر اپنی والدہ کے پاس آکر بیٹھی تھوڑی دیر بیٹھ کر آہستہ سے بولی. اماں جان میں جارہی ہوں.

مہر کی والدہ. بیٹی رات کو جاؤگی. خیریت تو ہے.

مہر. جی ہاں وہ کلکتہ گئے ہوئے ہیں.

مہر کی والدہ. تو پھر تم اکیلی.

مہر. بات کاٹ کر. جی ہاں کوئی ہرج نہیں.

مہر کی والدہ اچھا بیٹی خدا حافظ میں صبح کریما کو بھیجوں گی اپنی خیریت اس کے ہاتھ کہلا بھیجنا.

مہر. جی بہت اچھا.

گھنٹہ گھر میں ٹن ٹن دس بجے. مہر کا تانگہ کوٹھی کے دروازہ پر جا لگا. مہر نے کوٹھی کے دروازے کی طرف قدم بڑھا کر نیازی یہ کہہ کر اپنے کوارٹر کی طرف مڑ کر گئی. بیگم بچوں کو اکیلا چھوڑ کر گئی تھی. رو تے ہوں گے آپ چلیں میں ابھی گھر میں جھانک کر آتی ہوں." مہر نے بجلی روشن کی. کمرے کا قفل کھولا. اندر داخل ہوئی تو دیکھا تمام کمرہ خاک میں

(باقی صفحہ ۳ کالم ۴ پر)

اسٹرلنگ فاضلات کے سمجھوتہ کے نکات

لندن ۱۶ جولائی. برطانیہ اور ہندوستان میں اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق جس سمجھوتہ کا آج اعلان کیا گیا ہے. اس کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں. ۱. بارہ مہینے یعنی ۳۰ جولائی ۱۹۴۹ء تک ہندوستان کے نمبر ا کے حساب سے کوئی رقم نمبر ۲ کے حساب میں منتقل نہ کی جائےگی. ۲. نمبر ۲ کے حساب میں سے دو سال کے اندر زیادہ سے زیادہ چار کروڑ اسٹرلنگ فاضلات نمبر ا کے حساب میں منتقل کئے جاسکتے ہیں. لیکن نمبر ا میں چھ کروڑ اسٹرلنگ سے رقم کم ہونے پر نمبر ۲ کے حساب سے کوئی منتقلی نہیں کی جاسکتی ہے. ۳. بارہ مہینے میں جن کی مدت ۳۰ جولائی ۴۹ء تک ہے ہندوستان مرکزی ریزرو سے ڈیڑھ کروڑ پونڈ کی قیمت سے زیادہ سکوں میں نہیں لے سکتا.

۴. اگلے دو برسوں کے لئے جو رقم لی جائے گی اس کے متعلق بعد کو گفتگو ہوگی.

۵. ہندوستان غیر منقسم شدہ ملک کے دفاعی ذخیرہ اور مقررہ اثاثہ کے لئے دس کروڑ پونڈ ادا کرے گا. یہ ہندوستان اور پاکستان دونوں کے لئے پوری رقم کی ادائیگی ہوگی.

۶. انڈین ڈومنین کی برطانی ملازمین کی پنشن کے متعلق جو ذمہ داریاں ہیں ان کی رقم ۱۲۵ ۵ ۶ ۷ ۱۴۱ پونڈ اور صوبوں میں برطانی ملازمین کے لئے ۱۶۳۴۱ ۵ ۱۰ ۲ پونڈ رکھی گئی ہے.

۷. برطانیہ ردی غیر فولادی دھاتیں اور پلائی ووڈ کی درآمد میں ہندوستان کو مدد دیگا

مہاتما گاندھی کیساتھ نہرو اور سہروردی کے قتل کا منصوبہ

لال قلعہ ۔ دہلی ۔ ۲۰ جولائی ۔ آج گاندھی جی کے قتل کے مقدمہ میں ڈگمبر باڈگے سرکاری گواہ نے دوران بیان میں اس تعجب خیز امر کا انکشاف کیا کہ نہ صرف مہاتما گاندھی ہی کو قتل کرنے کا سامان نہیں کیا گیا تھا ۔ بلکہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر حسین شہید سہروردی کو بھی مار ڈالنے کی منصوبہ کیا گیا تھا ۔

باڈگے نے بتایا آپٹے نے ۱۵ جنوری کو مجھ سے اسبات کا اظہار کیا تھا کہ تیا ساورکر نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ مہاتما گاندھی ۔ پنڈت نہرو اور مسٹر سہروردی کو ختم کردیا جائے ۔ اور یہ کام اس کے سپرد ہوا ہے ۔

آپٹے نے مجھ سے اپنے ہمراہ دہلی چلنے کو بھی کہا تھا ۔ اور میرے اخراجات سفر برداشت کرنے کو تیار تھا "عدالت کی کارروائی ختم ہونے کے بعد ڈاکٹر پرچورے کے وکیل مسٹر انعام دار نے عدالت کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ باڈگے کے بیان دیتے وقت بھی پولیس کے دو آدمی آنیہ بندی کی طرف بیٹھے تھے ۔ اور سپیشل پولیس کے دو آدمی بکر باڈگے کے پیچھے کھڑے رہے جج نے مسٹر انعام دار سے کہا آپ اس کے متعلق ایک باقاعدہ درخواست دیں ۔ سرکاری گواہ کا بیان کل جاری رہے گا ۔

کنگ جارج کے نام نظام کا خط

لندن ۔ ۱۷ جولائی ۔ حیدرآباد سے ڈیلی میل کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ معتبر ذرائع سے خیال کیا جاتا ہے کہ نظام نے شاہ جارج کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں انھوں نے ہندوستان کے ساتھ تعلقات کے متعلق اپنا نقطہ واضح کیا ہے ۔ اس کے علاوہ انھوں نے بادشاہ کو حکومت ہند کی ناکہ بندی سے ریاست میں پیدا ہونے والے اندرونی حالات سے آگاہ کیا ہے ۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ نظام نے حکومت برطانیہ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے ۔

سرکاری حلقوں نے اس خبر کو غلط قرار دیا ہے ۔ کہ نظام حیدرآباد جلدی لندن آئیں گے ۔ وہ گذشتہ دس سال کے عرصہ میں ریاست سے باہر نہیں گئے ۔ اور اس وقت باہر جانے کا ارادہ نہیں رکھتے ۔

نیپال کے وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف ہز ہائینس سر موہن شمشیر جنگ کو رانا کو ہندوستانی فوج میں لفٹننٹ جنرل کا اعزازی عہدہ دیا گیا ہے ۔

کانپور میونسپلٹی

کوڑا کرکٹ لیجانے والی لاریوں کے ڈرائیوروں کی جگہ کے لئے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں ۔ تنخواہ کا گریڈ ۔ ۴۵ ۔ ۲ ۔ ۶۵ روپیہ ہے ۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ سے منظور شدہ نرخ کے مطابق مہنگائی الاونس بھی ملیگا ۔

درخواست میں لیاقت کا ذکر ہونا چاہیئے اور درخواست کے ساتھ سارٹیفکیٹ بھی شامل ہونا چاہیئے ۔

درخواستیں ذیل کے دستخط کرنے والے کو ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۸ء تک پہونچ جانا چاہئیں ۔

دستخط آر ۔ ڈی ۔ بھارگوا
ایڈیشنل میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ
میونسپل بورڈ ۔ کانپور

इत्तिला नामा बनाम रेस्पांडेन्ट मुश्ता-इर इत्तिला उस तारीख़ को जो अदख़ाल वकालत नामा अपील के लिये मुकर्रर की जावे

आर्डर ४१, क़ायदा १४

बअदालत जनाब जज ख़फ़ीफ़ा ज़ि. कान पुर अपील नं० ५०/४८

मोती लाल बश्याम बिहारी धोबी चटाई मुहाल

बनाम मु. राज वती ज़ौजे ओंकारनाथ ब्राम्हन साकिन मौज़ा अहिरी पुर परगना भरथना ज़िला इटावा

रेस्पान्डेन्ट

अपील बनाराज़ी डिगरी अदालत अडीसनल मुंसफी मुक़ाम कान पुर बतारीख़ १७ माह ११ सन् १९४७ ई. बनाम मु. राज वती बेवा ओंकारनाथ क़ौम ब्राम्हन साकिन मौज़ा अहिरीपुर परगना भरथना ज़िला इटावा

मुत्तिला हो कि अपील बनाराज़ी डिगरी अडीशनल मुंसिफ इस मुक़द्दमा में ने पेश किया और इस अदालत में दर्ज रजिस्टर हुआ और इस अदालत ने तारीख़ ५-८-४८ ई. वास्ते वकालत नामा इस अपील के मुकर्रर की है। अगर आप ख़ुद या आप का वकील या कोई और शख़्स जो का-नूनन आप की तरफ़ से अपील हाज़ा में जवाब व सवाल करने का मजाज़ हो हाज़िर न आयगा तो उस की समाअत और तजवीज़ आप की ग़ैर हाज़िरी में की जायगी !

आज बतारीख़ १५ माह ७ सन् १९४८ ई. मेरे दस्तख़त और मुहर अदालत से जारी किया गया।

बहुकुम मुनसरिम अदालत

मुहर अदालत

نظام کا پیامبر نیپال میں

ناکسول ۔ ۱۲ جولائی ۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں نظام کا پیغامبر کھٹمنڈو پہونچا تھا ۔ لیکن مہاراجہ نیپال نے اس سے ملنے سے انکار کردیا ۔

حکومت نیپال کے ایک افسر نے اس ایجنٹ کو مشورہ دیا کہ وہ باضابطہ طور پر حکومت ہند سے اجازت لیکر مہاراجہ سے ملنے کے لئے آئے ۔ اور اس وقت فوراً نیپال سے چلا جائے ۔

پروفیسر بھنسالی نے برت توڑدیا

ناگپور ۔ ۲۱ جولائی ۔ پروفیسر بھنسالی نے آج گیارہ بجے دن کو اپنا برت توڑدیا ۔ یہ اطلاع ناگپور صوبائی کانگریس کمیٹی کے دفتر میں وارد ہا سے بذریعہ ٹیلیفون ملی ہے ۔

ستیش چندر بوس کا انتقال

کلکتہ ۲۱ جولائی ۔ آج صبح نیتا جی سبھاش چندر بوس کے سب سے بڑے بھائی سری ستیش چندر بوس کا انتقال ہوگیا ۔

سری ستیش چندر بوس مغربی بنگال کی مجلس قانون ساز کے رکن تھے ۔

جنوبی کوریا نے صدر منتخب کرلیا

کوریا ۔ ۲۱ جولائی ۔ امریکہ کے زیر قبضہ جنوبی کوریا کی قومی اسمبلی نے آج ڈاکٹر سائنگ مین ری کو جمہوریہ کا صدر منتخب کیا ہے ۔ جو ایک ۷۳ سالہ کمیونسٹ دشمن نیشنلسٹ ہیں ۔ اور ۲۶ سال امریکہ میں رہ چکے ہیں ۔

ریاستی یونین کے نظم و نسق کا نظام

نئی دہلی ۱۸ جولائی۔ وزارت ریاست کے ساتھ راج پرمکھوں اور ان کے وزراء اعظم کی دو روزہ کانفرنس آج ختم ہو گئی لیکن ان میں سے بعض لوگ اپنی اپنی ریاستوں کے مسائل کے متعلق گفتگو کے لئے وزارت ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی منن سے کل فرداً فرداً بھی ملاقات کریں گے۔

وزیر ریاست سردار پٹیل نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کے سامنے خاص کام یونینوں میں نظم و نسق کے ایک بالکل ہی نئے نظام کے قیام کے ذرائع پر غور و خوض کرنا تھا جو بہت سی ریاستوں کو ملانے اور جمہوریت کے قیام کے بعد ضروری ہو گیا ہے۔

عام طور پر اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ یونین کی حکومت کے نظام کے لئے ایک مرکزی سکریٹریٹ آزاد عدلیہ آزاد آڈیٹر جنرل ریونیو بورڈ جو مالگذاری کے معاملات میں اپیل کی اعلیٰ ترین عدالت ہو۔ اور آزاد پبلک سروس کمیشن کا ہونا ضروری ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ طے پایا کہ یونین کی حکومتوں میں موجودہ ملازمتوں کو ملا دینا چاہیئے۔ اور لوگوں کو موجودہ عملہ سے منتخب کر کے اور باہر سے بھرتی کر کے نظم و نسق کا ایک عمدہ نظام قائم کرنا ہے۔

ملازمتوں کو ملانے اور ان کی از سر نو تنظیم کے لئے ایک مختص کمیٹی کا قیام کا فیصلہ کیا گیا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں وزارت ریاست اس بات پر تیار ہو گئی ہے کہ وہ ماہرین کی ایک جماعت تیار کرے گی۔ ماہرین یونینوں میں جائیں گے۔ اور دیکھیں گے کہ کہاں کتنی ترقی ہوئی۔ اس کے بعد ہر یونین کی حکومت کے تجربوں کو یکجا کر کے ان سے عام نتائج اخذ کریں گے۔ اور ایک موزوں انتظامی نظام کے جلد از جلد قیام کے سلسلہ میں یونینوں کو مشورہ دیں گے۔ اور ان کی امداد کریں گے۔

مختلف یونینوں کی وزارتوں اور ان کے راج پرمکھوں کے درمیان روزمرہ کے کاروبار اور تعلقات کے سلسلہ میں بعض عام اصولوں کے متعلق بھی فیصلہ کیا گیا۔ نجاتی ریاستوں کے حکمرانوں کی حیثیت اور یونین کے نظم و نسق کی عام پالیسی پر بھی تبادلہ خیال کے بعد اتفاق رائے کیا گیا۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا مسئلہ

نیویارک ۱۷ جولائی۔ ہندوستانی حکومت نے متحدہ اقوام سے درخواست کی ہے کہ جنوبی افریقہ کی یونین کے ہندوستانیوں کے ساتھ سلوک کے مسئلہ پر دوبارہ اور اسے فوری اہمیت رکھنے والا معاملہ سمجھ کر غور و خوض کیا جائے۔ استدعا کی گئی ہے کہ یہ معاملہ جنرل اسمبلی کے اس اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے جو ستمبر کے مہینہ میں پیرس میں ہونیوالا ہے۔

متحدہ اقوام میں ہندوستان کے مستقل نمائندے مسٹر پی پلے نے متحدہ اقوام کے سکریٹری جنرل موسیو ٹرگیف لی کے نام ایک خط میں الزام لگایا ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے ساتھ سلوک کی نوعیت بھی تک منشور کے ان اصولوں اور مقاصد کی سنگین خلاف ورزی ہے جو متحدہ اقوام کی بنیاد ہیں۔

تمام سرکاری ملازمتوں کے دروازے عورتوں پر کھول دئے گئے

نئی دہلی ۱۷ جولائی۔ ہندوستان کی سرکاری ملازمت میں جن میں انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس اور انڈین یونین پولیس سروس میں بھی شامل ہیں۔ عورتیں ملازمت کر سکیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ صوبائی وزراء اعظم اور نائب وزیر اعظم سردار پٹیل کی آج شام کی کانفرنس میں کیا گیا ہے۔

نظام جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں

مدراس ۱۸ جولائی۔ ریاست حیدرآباد اور بالخصوص شہر حیدرآباد سے جو باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نظام انڈین یونین سے جنگ کرنے کی عظیم الشان تیاریاں کر رہی ہے۔ آدمی کی تیاریاں اور پرانے قلعوں کو مضبوط کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت جنگ کے لئے ہر طرح سے آمادہ ہے۔

تجارتی اشیاء کی آمد و رفت میں آسانی

نئی دہلی ۱۷ جولائی۔ نئی دہلی ریلوے اسٹیشن کی آمد و رفت میں جو مشکلات ہیں وہ ۱۹ جولائی سے رفع ہو جائیں گی جب کہ تقریباً ۶ میل نئی لمبی پٹری بچھائی جائے گی۔ اور اڑتالیس چوراہوں کا باقاعدہ استعمال شروع ہو جائیگا۔

نئی پٹری بچھ جانے کی وجہ سے غلہ سوختنی پٹرول کپڑا اور دیگر تجارتی اشیاء کے لئے بمبئی مشرقی پنجاب دہلی اور یوپی سے آنے جانے میں آسانی ہو جائے گی۔ اس اسکیم پر مشرقی پنجاب ریلوے کے ۲۳ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

پاکستان سے آنیوالوں کیلئے اجازت نامے

کراچی ۱۷ جولائی۔ ہندوستان ہائی کمشنر متعینہ پاکستان نے ایک بیان میں ہندوستان میں داخلہ کے لئے اجازت نامے کے حصول کی بابت بتایا ہے جو حکومت ہند کے اس حکم کے مطابق ہے جس میں مغربی پاکستان سے ہندوستان میں مسلمانوں کے داخلہ کے لئے اجازت نامہ کی شرط رکھی گئی ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے۔ "دو طرح کے اجازت نامے ہوں گے۔ ایک تو عارضی مدت کے لئے دوسرے ہندوستان میں مستقل آباد ہونے کے لئے دوسرے قسم کے درخواستوں میں کچھ تاخیر ہوگی۔ کیوں کہ پاکستان کے ہندوستانی دفتر کو اس صوبہ یا ریاست سے بحالی کے انتظامات کے متعلق دریافت کرنے میں وقت لگیگا جس کے لئے درخواست دی گئی ہے۔ یہ شرط درخواست دہندہ کی سہولت کے لئے رکھی گئی ہے۔

امریکہ سے تمام تجارتی خط و کتابت

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ نیویارک میں ہند کے قونصل جنرل کا دفتر ۶ مئی ۱۹۴۸ء سے کھل چکا ہے۔ اور شری آر آر سکسینہ قونصل جنرل مقرر کر دئے گئے ہیں۔ نیویارک میں جو کام ہند سرکار کا ٹریڈ کمشنر سرانجام دیتا تھا۔ وہ اب قونصل جنرل کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

اس لئے امریکہ کے ساتھ تمام تجارتی خط و کتابت اب ہند سرکار کے ٹریڈ کمشنر کے بجائے ہند کے قونصل جنرل ۶۳۰ ففتھ ایونیو نیویارک کے نام بھیجی جائیں۔

Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

VOL. 47 NO. 31 | Cawnpore. Saturday 31st JULY 1948

کانپور شنبہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء مطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۷ نمبر ۳۱

ادبیات

"ہم تم"

(از جناب سرور عسکری طبا طبائی لکھنوی)

کسی حسین فسانے کا باب ہیں ہم تم
کہ حسن و عشق کا رنگین خواب ہیں ہم تم

بکارِ عشق و محبت خراب ہیں ہم تم
ہزار شکر کہ یوں کامیاب ہیں ہم تم

وفا و حسن میں اپنا جواب ہیں ہم تم
دُرِ یگانہ و لعلِ خوش آب ہیں ہم تم

ضیائے جنکی سہانی ہیں صبح و شامِ حیات
وہ نو فروز مۂ و آفتاب ہیں ہم تم

خلوصِ عشق کے تپتے ہوئے زمانے میں
وفا سرشت محبت مآب ہیں ہم تم

اگرچہ جذبۂ بیتاب و شوقِ بیحد سے
جنوں پناہ ہیں طوفاں حباب ہیں ہم تم

ہزار شکر ہوس پیشگی کی دنیا میں
امینِ عصمتِ عہدِ شباب ہیں ہم تم

لڑی ہوئی ہیں نگاہیں نگاہ والوں کی
ہزارہا کھلی آنکھوں کا خواب ہیں ہم تم

نفس نفس کو سنوارا ہے حسن و الفت سے
نظر نظر میں جبھی انتخاب ہیں ہم تم

ہمیں میں روح کھنچ آئی ہے عصرِ حاضر کی
نگاہِ اہلِ نظر کا شباب ہیں ہم تم

ہزار جنسِ گرانمایہ دید کے قابل
مگر خدا کی قسم لاجواب ہیں ہم تم

ہمارے نغموں سے نغمگی ستاروں میں
عجب مغنیٔ آتش رباب ہیں ہم تم

ہماری سانسوں سے ہے جزر و مد زمانے میں
نقیبِ ہمہمۂ انقلاب ہیں ہم تم

بہارِ خون شہیداں فروغِ صبحِ وطن
کوئی نقاب ہو زیرِ نقاب ہیں ہم تم

ستارے رگ گئے پر جل گئے فرشتوں کے
ہنوز گرمِ سفر ہم رکاب ہیں ہم تم

ہماری خاک کو ہے نورِ عرش سے پیوند
امینِ سلسلۂ بوترابؑ ہیں ہم تم

دنیائے اسلام

یروشلم کو غیر فوجی علاقہ بنانے کی کوشش

رہوڈس ۲۳ جولائی. فلسطین میں متحدہ اقوام کے مقرر کئے ہوئے ثالث کاونٹ برناڈٹ کل لبنان کے دارالحکومت بیروت جا رہے ہیں جہاں وہ یروشلم کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے کے متعلق عربوں سے گفتگو کریں گے. ممکن ہے اس کے بعد یہودیوں سے بات چیت کرنے کے لئے وہ حیفہ جائیں. کاونٹ کو بیروت آنے کی دعوت لبنان کے صدر بشر الخوری اور عرب لیگ کے جنرل سکریٹری عزام پاشا نے دی ہے. شام کے دارالحکومت دمشق سے آنے والی کل کی اطلاعات میں عزام پاشا کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ صہونیت کے خلاف جنگ دیر یا سویر پھر شروع ہو جائیگی. اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ عربوں کے مطالبات پوری طرح سے تسلیم نہ کر لیں گے.

شام نے یہودیوں کی طرف سے عارضی صلح کی شرائط کی خلاف ورزی پر متحدہ اقوام سے سرکاری طور پر احتجاج کیا ہے. کل رات کو شام کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ یہودیوں کے ایک دستے نے جس کے ساتھ توپ خانہ بھی تھا. بدھ کی رات کو شمال مشرقی فلسطین میں شامی مورچوں پر حملہ کیا. جسے پسپا کر دیا گیا اور ۱۴ یہودی کھیت رہے.

حیفہ کے تیل کے کارخانوں پر یہودیوں کا قبضہ

حیفہ ۲۴ جولائی. برطانی قونصل جنرل نے آج یہودی عمال حکومت سے اسبات پر احتجاج کیا ہے کہ انھوں نے حیفہ میں تیل صاف کرنے والے کارخانوں اور اس پائپ لائن پر قبضہ کر لیا ہے جو حیفہ پر آکر ختم ہوتی ہے. حالانکہ یہ دونوں چیزیں خالص برطانی ملکیت ہیں.

قونصل جنرل نے بتایا کہ یہ احتجاج برطانی حکومت عراق پٹرولیم کمپنی کنسوٹی ڈے ٹڈر ریفائی نے ریز لمیٹڈ کی طرف سے کیا گیا ہے اس کے علاوہ ان دونوں کمپنیوں کے مشیر قانون مسٹر دیٹرن اسپنڈر نے جو برطانیہ کے ایک بڑے وکیل ہیں. یہودیوں سے گفت و شنید بھی شروع کر دی ہے. اس سے پہلے یہودیوں نے تل ابیب میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہم غیر مصفیٰ تیل کا تمام ذخیرہ قیمت دے کر لینا چاہتے ہیں. جسے ہم نے کسی نہج سے بھی ابھی تک سرکاری ضروریات کے لئے ضبط نہیں کیا ہے. یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اسرائیلی حکومت کے پاس تیل کی ایک محدود مقدار رہ گئی ہے.

کہا جاتا ہے کہ برطانیہ نے اپنے احتجاج نامہ میں یہودیوں کے اس فعل کو عاقبت نااندیشی پر محمول کیا ہے. اور کہا ہے کہ نتیجتاً اس سے خود یہودیوں کے مفاد کو نقصان پہونچ سکتا ہے. یہودیوں کی طرف سے ابھی تک اس طرح کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے. برطانیہ کے خیال میں یہودیوں کے اس فعل سے یہودیوں اور عربوں کے درمیان کسی مستحکم معاہدے کے احکامات کو بھی گزند پہونچے گا. اس لئے کہ مٹی کا تمام تیل حیفہ عرب ممالک سے آتا ہے. اور یہ ممالک اس تیل کو روک لیں گے. اور حیفہ نہ جانے دیں گے مصالحت ہو جانے کی صورت میں تیل کی کمپنیاں اس کے لئے آزاد ہوں گی کہ وہ اسرائیلی حکومت کے ہاتھ تیل فروخت کر سکیں اور اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ ان کے ہاتھ تیل بیچنے سے انکار کر دیں.

فلسطین کے سمجھوتہ کے جنگی بیڑے میں اضافہ

نیویارک ۲۳ جولائی. فلسطین کے التواء جنگ کے سلسلہ میں جو جنگی بیڑہ متحدہ اقوام کی طرف سے دیا گیا ہے. اس میں دو اور تباہ کن جہازوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے. تین سو مشاہدین التواء جنگ کے سلسلہ میں مامور کئے گئے ہیں اور وہ اسبات کی نگرانی کریں گے. کہ شرائط کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی ہے. نیز فلسطین کے بڑے بڑے شہر اور عرب ریاستوں کی دارالحکومت ٹیلی فون کے ذریعہ سے ملا دئے گئے ہیں.

فلسطین کا مسئلہ بین الاقوامی عدالت میں پیش کیا جائیگا

لیک سکسس ۲۸ جولائی. حفاظتی کونسل میں کل رات شامی نمایندے کی اس تجویز کی برطانیہ نے تائید کی کہ برطانی انتداب کے خاتمہ کے بعد فلسطین کی حیثیت کے متعلق بین الاقوامی عدالت سے قانونی مشاورتی رائے مانگی جائے. روس امریکہ اور کناڈا نے اس تجویز کی مخالفت کی. شامی نمایندے فارس بے الخوری نے کہا کہ میں نے حفاظتی کونسل سے درخواست کی تھی کہ وہ بتائے کہ فلسطین ایک ریاست ہے. یا دو لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا. اگر یہ معاملہ عدالت کے سپرد نہ کیا گیا تو یہ ہمیشہ خلاف اخلاق اور خلاف انصاف رہیگا.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل پر ہے | زمانہ بھی کبھی ہو جو تیرے جلیس ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۴۷ | کانپور شنبہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۱

دارالعوام میں اٹیلی کا چرچل کو جواب

لندن۔ ۳۰ جولائی۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی اور حزب مخالف کے لیڈر مسٹر ونسٹن چرچل میں حیدر آباد کے مسئلہ پر دارالعوام میں دو گھنٹہ تک گرما گرم مباحثہ رہا۔ یہ گرما گرمی مباحثہ کے دوران میں اپنی انتہا کو پہنچ گئی وزیر اعظم برطانیہ نے مسٹر چرچل پر یہ الزام لگایا کہ عام طور سے وہ پہلے ہی سے یہ رائے قایم کر لیتے ہیں۔ وہ غلط ہوتی ہے۔ مسٹر چرچل نے اس الزام کا بھپر کر جواب دیا اور کہا کہ وہ اس الزام کی صفائی پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس قسم کی شرمناک بات ہرگز نہیں کہنی چاہیئے تھی مسٹر چرچل کے ساتھیوں اور ہمدردوں نے پورے زور شور کے ساتھ یہ مطالبہ کیا کہ مسٹر اٹیلی اپنا الزام واپس لیں لیکن وزیر اعظم اپنی بات پر اڑے رہے اور کہا کہ مسٹر چرچل اس معاملہ میں ہمیشہ تصویر کا ایک ہی رخ دیکھتے ہیں۔

یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ جب بھی مسٹر چرچل ہندوستانی معاملات پر بولے تو انھوں نے ہندوستان کی مخالف اور متضاد جماعتوں کو ایک نقطہ پر جمع کرنے اور ہندوستان و پاکستان یا بقیہ دولت مشترکہ میں قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔

مسٹر اٹیلی نے کہا کہ حزب مخالف کے دوسرے لیڈروں کا نقطہ نظر ان سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ وہ ایسے قدامت پرستوں کو جانتے ہیں جن کو ہندوستان کے حالات سے بخوبی واقفیت ہے اور وہ سب کے سب ایک چیز پر متفق ہیں۔ اور وہ چیز یہ ہے کہ مسٹر چرچل ہندوستان کے معاملات میں اپنی ٹانگ کیوں اڑاتے ہیں۔

سیاسی مشاہدین کا خیال ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر چرچل میں کبھی بھی ایسی نوک جھونک نہیں ہوئی تھی۔ مسٹر چرچل نے حکومت برطانیہ پر حیدر آباد کے ساتھ اس وعدہ شکنی کا الزام لگایا کہ دونوں مملکتوں کو اختیارات منتقل ہو جانے کے بعد اسے آزادی کا اعلان کرنے کا حق ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ وزرا کا ذاتی فرض ہے کہ جس ریاست کو وہ آزاد اور مطلق العنان بنائیں اسے تباہی و بربادی سے بچائیں۔ اور تشدد اور بھوک کی نذر نہ ہونے دیں میں وزیر اعظم سے پرزور سفارش کروں گا کہ وہ حیدر آباد کو اپنا معاملہ ادارہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے میں مدد دیں۔ حیدر آباد میں ادارہ اقوام متحدہ کے زیر سرپرستی رائے طلبی ہونا چاہیئے۔

مسٹر اٹیلی نے کہا کہ حکومت نے وعدہ شکنی نہیں کی۔ حکومت کو یا نئی آزادی حاصل کی ہوئی ڈومنین کے معاملات میں مداخلت کا حق نہیں ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد ہندوستانی ریاستوں کی مطلق العنانی ختم ہوگئی جہاں تک رائے طلبی کا تعلق ہے حکومت ہند بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ایک غیر جانبدار ادارہ کی زیر سرپرستی اس کے لئے تیار ہے مباحثہ شروع ہونے سے پیشتر صدر ایوان نے مسٹر اٹیلی کی اس رائے سے موافقت نہیں کی کہ بحث کا دائرہ محدود ہونا چاہیئے۔

حکومت کا چار سو ملوں کے ذخیرہ پر قبضہ

نئی دہلی۔ ۳۰ جولائی۔ حکومت ہند نے تقریباً چار سو ملوں کے کپڑے کے ذخیرہ پر حکومتی قبضہ کے احکامات جاری کر دئے ہیں ضبط شدہ کپڑے پر قیمتیں چھاپنے کی تجویز ہے یہ قیمتیں ٹیرف بورڈ کی سفارشات کے مطابق مقرر کی جائیں گی لیکن حکومت جب تک ٹیرف بورڈ کی رپورٹ پر کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی اس وقت ان کپڑوں کے لئے خاص قیمتیں مقرر کی جائیں گی۔

حکومت ہند کے وزیر رسد و صنعت نے حکومت کی نئی کپڑا پالیسی کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اس میں صوبائی اور ریاستی حکومتوں کو اسکیم پر عمل کرنے کے سلسلہ میں اختیارات دئے گئے ہیں۔

تھوک فروشوں کے پاس کپڑے کا جو ذخیرہ موجود ہے وہ ۳۱ اکتوبر تک فروخت ہو جانا چاہیئے۔

مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ... قیمت پر تھوک اور خوردہ فروشوں سے کپڑا طلب کر سکیں۔

آئینہ کانپور

یوم آزادی سٹی کانگریس کمیٹی نے ۱۵ اگست کو یوم آزادی منانے کی اہل شہر سے اپیل کرتے ہوئے مکانوں اور دوکانوں کو قومی جھنڈوں مہاتما گاندھی اور گنیش شنکر ودیارتھی کی تصویروں سے سجانے کی درخواست کی ہے۔

دفعہ ۱۴۴ ۲۹ جولائی سے ایک ماہ کے لئے کانپور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ بلا اجازت جلوس نکالنے جلسہ کرنے وغیرہ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ شہر میں بالکل امن وامان ہے لیکن بخیال احتیاط دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا ہے۔

امپیریل ٹاکیز خاک سیاہ سنیچر ۲۴ جولائی کی رات کو ۲-۳ بجے رات کے درمیان امپیریل ٹاکیز میں آگ لگی اور تقریباً ۴ بجے رات کو اس کا علم ہوا۔ فائر بریگیڈ پہونچنے سے پہلے ہی فرنیچر اور سنیما ہال کی چھتیں وغیرہ جل کر خاک سیاہ ہو گئیں سنیما ہال کے آگے کا اور کا روکیبن جلنے سے بچ گیا۔ اور اس وجہ سے مشین اور تصویر کے پرنٹ کو نقصان نہیں پہونچا فرنیچر اور سلوکیس وغیرہ کل سامان مالک بلڈنگ کے بجائے مالک سنیما کا تھا۔ کافی نقصان ہوا ہے۔ اور اس طرح کی آتش زدگی تعجب انگیز اور شاید خود آپ اپنی مثال ہے۔

ایک مل مالک کا انتقال ۲۵ جولائی کو مسرس بہاری لال رامچرن فرم کے مالک کانپور اور نگ آباد و بمبئی کے مشہور تاجر لالہ رام رتن گپتا کے چچا لالہ رامچرن لال گپتا نے ۶۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ارتھی کے ساتھ شہر کے تمام سربرآوردہ حضرات شریک تھے ہم کو رام رتن گپتا جی کیساتھ پوری ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ مرحوم کی روح کو شانتی نصیب ہو۔

مسز بلوان سنگھ کا انتقال ۲۸ جولائی کو پروفیسر بلوان سنگھ کامرس ڈپارٹمنٹ ڈی اے وی کالج کی بیوی کا ایک طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ ایک دن کے لئے کالج بند کر دیا گیا۔ ہم کو اس حادثہ میں پروفیسر بلوان سنگھ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحومہ کی روح کو شانتی نصیب کرے۔

تعلیمی ٹرسٹ ۱۹۴۲ء میں ضلع کانپور سے برطانوی گورنمنٹ نے ۱۸ لاکھ ۲۲ ہزار روپیہ مجموعی جرمانہ سے وصول کیا تھا۔ اب حکومت نے اس رقم کو ضلع کے مختلف مواضعات میں ٹکنیکل تعلیم پر صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے! اس کے لئے ایک اسٹری تعلیمی ٹرسٹ بنایا گیا ہے اس کے پریسیڈنٹ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم اور سکریٹری سردار ہنی سنگھ پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی منتخب ہوئے ہیں۔

مہاتما گاندھی کی تصویر کا افتتاح ۲۸ جولائی کو برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹیڈ کے دفتر میں سر ارتھر انسکپ منیجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن نے مہاتما گاندھی کی تصویر کو بے نقاب کیا۔ یورپین ممبران نے پھول، مالا چڑھایا۔ جلسہ کا آغاز قومی گیت اور رگھوپتی رگھو راجہ رام" کے بھجن سے شروع اور ختم ہوا۔

طالب علموں کا پروٹسٹ ۲۷ جولائی کو طالب علموں کا ایک جلسہ تلک ہال میں ہوا جس میں فیس کے اضافہ کو نا منصفانہ اور تکلیف دہ بتایا گیا ہے! اور اس کے خلاف جدوجہد کرنا طے ہوا۔ اور ایک یونیورسٹی اسٹوڈنٹ کانفرنس آخری کارروائی کی حیثیت سے منعقد کرنا طے کیا گیا۔

وزارت کا حق کہا جاتا ہے کہ اگست کے پہلے ہفتہ میں یوپی کیبنٹ کا جو جلسہ ہوگا اس میں مسٹر پالیوال کے استعفیٰ سے خالی ہوئی جگہ پر دوسرے وزیر کے منتخب ہونے کے مسئلہ پر غور ہوگا۔

کانپور کانگریس کمیٹی کا عرصہ سے یہ حق بجانب مطالبہ ہے کہ یوپی کیبنٹ میں ایک وزیر کانپور کا بھی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی کہا جاتا ہے کہ کانپور سٹی کانگریس کمیٹی اس کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

ہمارے خیال میں یوپی کیبنٹ کو اس مطالبہ کو ضرور منظور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مطالبہ نہایت حق بجانب ہے۔

دعوت مسٹر وحید احمد میونسپل کمشنر نے ۲۱ رمضان (۲۹ جولائی) کو بسلسلہ فاتحہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے دوستوں کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔

جعلی ضمانتیں غلط ضمانتیں داخل کرنے کے جرم میں متعدد گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ ان میں مسٹر مٹھن لال وکیل مسٹر ابراہیم علی کلرک اور شیو بالک و عبد الشکور چپراسیان اور کانپور سٹی تحصیلدار کے اہلمد بابو ہوری لال۔ متھرا پرشاد وکیل اور کچہری کے پان کے ٹھیکہ دار مان مہاراج دفعہ ۲۰۵ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

گرفتاری محلہ انور گنج کے سید ظہور الحسن حیدر آباد اور پاکستان کے پروپیگنڈا کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

کانسٹبل گرفتار جوہی چوکی کے پولیس کانسٹبل کو ۱۱ روپیہ رشوت لینے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ امین الدین ہیڈ کانسٹبل کو آرڈیننس کے ماتحت جیل بھیج دیا گیا ہے۔

شاندار عطیہ حافظ محمد صدیق صاحب نے حلیم مسلم ہائی اسکول کو بیس ہزار کا شاندار عطیہ عنایت فرمایا ہے۔

مہا ودیالیہ سیٹھ پریاگ مہا ودیالیہ سیٹھ کی ایک شاخ ہریجن اسکول گوالٹولی میں کھولی گئی ہے۔ پڑھائی کا وقت ۵ ½ بجے سے ۷ ½ بجے شام تک روزانہ دو گھنٹہ ہوگا۔

ایک سہ منزلہ مکان گر گیا ۲۹ جولائی کو شتر نجی محال میں ایک سہ منزلہ مکان گر گیا جس میں پانچ آدمی دب گئے۔ اس میں سے ایک آدمی کی حالت خراب کہی جاتی ہے۔

ٹرک کا حادثہ کانپور اٹاوہ روڈ پر ایک ٹرک ایک گڈھے میں گر گئی جس سے تین شخصوں کی موت واقع ہوئی۔ اور تین دوسرے آدمی سخت زخمی ہوئے ٹرک کے مالک سردار سنتوکھ سنگھ بھی مقتولین میں سے ہیں۔

سبد گل

ایک وکیل صاحب باوجود وکیل ہونے کے کافی معقول آدمی تھے۔ اور بجائے دوسروں کو بیوقوف بنانے کے اپنی جیبوں پر ہنسنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنے کمرے میں ایک بڑی سی تصویر ٹانگ رکھی تھی۔ اس تصویر میں ایک گائے بنی ہوئی تھی جسے ایک شخص دم پکڑے اپنی طرف گھسیٹ رہا تھا اور دوسرا شخص گردن میں بندھی ہوئی رسی پکڑے اپنی طرف گھسیٹ رہا تھا۔ اور وکیل صاحب کالا گاؤن پہنے بڑی مستعدی سے جلدی جلدی دودھ دوہ رہے تھے۔ اور اس کشمکش سے گائے کی جان پر بنی ہوئی تھی۔

جب وکیل صاحب سے لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کا کیا مقصد ہے۔ تو انھوں نے کہا کہ ایک قانون داں کی سب سے بڑی قابلیت یہ ہے کہ وہ دوسروں کے جھگڑوں کو طے کرنے کے بجائے اس میں ایسی قانونی الجھنیں پیدا کر دے کہ مدعی اور مدعا علیہ کو یہ ہوش ہی نہ رہے کہ گھر کی گرہستی کہاں کھسکتی چلی جا رہی ہے۔ وہ رسہ کشی میں مشغول رہیں۔ اور یہ دولت کھینچتے رہیں۔

اس تصویر کا جیتا جاگتا نمونہ اگر آپ دیکھنا چاہیں تو آپ کو اپنے دماغ پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لندن کے ہفتہ وار اخبار نیوز ریویو نے ہندوستان اور حیدرآباد کے مسئلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ سر والٹر مانکٹن نظام کے پرانے قانونی مشیر آجکل بڑی مستعدی سے حیدرآباد کے مقدمہ کو اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے لئے ایک توجہ نامہ تیار کر رہے ہیں۔ یہ توجہ نامہ تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہے معلوم ہوا ہے کہ سر مانکٹن نظام کی پریشانیوں اور اپنے دیرینہ تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے ایثار سے کام لے رہے ہیں۔ اور صرف دو سو گنی یومیہ محنتانہ لے کر آصفیہ خاندان پر ایک ایسا احسان کر رہے ہیں جس سے ... شاید وہ اس لائق بھی نہ رہیں کہ ان کا شکریہ ادا کر سکیں۔ پچھلے سال ان کی دوڑ دھوپ کے سلسلہ میں نظام اپنے قانونی محسن کی خدمت میں چھتیس لاکھ کی حقیر رقم پیش کر چکے ہیں۔

سر مانکٹن کے جونیر مددگار وکیلوں سے معلوم ہوا ہے کہ سر مانکٹن کا قول ہے کہ حیدرآباد کے مقدمہ میں ان کی جیت یقینی ہے۔

جہاں تک ان کی جیت کا تعلق ہے۔ اس کا تو ان سے زیادہ ہمیں یقین ہے۔ اس لئے کہ مال غنیمت ابھی سے ان کی جیب میں پہونچنا شروع ہو گیا ہے۔ اب رہا حیدرآباد، اس کا حشر وہی ہوگا جو اس تصویر میں گائے کا حال دکھایا گیا ہے۔

ادب لطیف

شام فراق

(از جناب افتخار احمد صاحب حسین آبادی)

نسرین ۔۔۔۔۔

زندگی کے دن بڑے اداس ہوتے ہیں جیسے ہریالی کے بعد دھان کی سوکھی ہوئی ڈنٹھلیں۔ ابھی ابھی تمہارا پہلا خط ملا۔ سینے کی ٹھنڈی آغوش میں کتنی سوئی ہوئی چنگاریاں جاگ اٹھیں، جیسے کسی نے بجھتے ہوئے شعلوں کو ہوا دیدی۔ مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ چار سو میل کی دوری کے باوجود تم مجھ سے اتنا قریب ہو کہ تمہاری گرم گرم سانسیں میرے پھیلے ہوئے بازوؤں سے بے ساختہ ٹکرا رہی ہیں۔

...... میرے لاشعور کی گہرائیوں میں ہزاروں دبے ہوئے تصورات پھر سے کسمسانے لگے۔ تمہاری بڑی بڑی ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں میرے سامنے آگئیں تمہاری لانبی لانبی شرابی پلکوں پر آنسوؤں کے ننھے ننھے قطرات جھلملا رہے تھے۔ تمہارے لالہ رنگ رخساروں کی شادابی پر اداسی کا دھواں منڈلا رہا تھا۔ اور جب میں نے تمہاری ٹھنڈی پیشانی پر ایک دہکتا ہوا وداعی بوسہ ثبت کیا کہ تو جیسے تمہاری آنکھوں کی بندھی ہوئی باڑھ ٹوٹ گئی۔ آنسوؤں کی دو جمنائیں پھوٹ نکلیں تم نے نگاہیں اوپر اٹھائیں۔ اف تمہاری نگاہوں میں کتنی حسرتناک تڑپ رہی تھی جیسے کہ اندر سے میرا کلیجہ سلگنے لگا ہو۔ مجھ سے ضبط نہ ہو سکا میں نے آگے بڑھ کر تمہارے عارضوں پر ڈھلکے ہوئے آنسوؤں کو اپنے اپنے سینے کی دہک داب میں جذب کر لیا۔ تمہاری سہمی ہوئی آنکھیں ایک ایک بار پھر میرے چہرے کی طرف اٹھ گئیں۔ نگاہیں متصادم ہوئیں ان کا ٹکراؤ کچھ لمحوں کے لئے فضا میں ٹھہر رہا۔ اور پھر ایک ادائے دلنواز کے ساتھ تمہاری بڑی بڑی سیاہ پلکیں جھک کر زمین بوس ہو گئیں۔ تمہارا سارا بدن برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ تمہارا فردوسی آنچل بر انتہائے خیال کے عالم میں سر سے ڈھلک کر بھیا دی شانوں پر کانپ رہا تھا۔ تمہارے پاؤں تھرتھرا رہے تھے آنکھوں میں غنودگی کی کیفیت طاری تھی۔ جیسے ہلکی شراب پلا دی گئی ہو۔ تم کو شاید کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ تم اپنے سہارے کھڑی بھی نہ رہ سکیں۔ بیٹھ کے دیوار سے ٹیک لگا لی۔ تمہارے چہرے سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے تم کچھ کہنا چاہتی تھیں لیکن الفاظ شاید گلے میں اٹک رہے تھے۔

میری گاڑی کا وقت نزدیک آ چکا تھا۔ میں نے جھک کر ایک آخری پیار لیا۔ میں نے کہا اچھا خدا حافظ .... میں دروازہ کی طرف مڑ چکا تھا تم بہ مشکل کہہ سکیں خدا حافظ ....

اور پھر تمہاری آنکھوں سے آنسوؤں کے دو قطرے عارضوں کی اداس سطح پر بڑی نرمی کے ساتھ آہستہ آہستہ پھیل گئے۔

عالم نسواں

روس کی عورت

روس میں عورتوں کو ان حقوق پر عمل کرنے کا جو انھیں قانون کی طرف سے ملے ہیں۔ پورا حق حاصل ہے۔ سوویٹ یونین میں قومی اقتصادیات کے جتنے ادارے قایم کئے گئے ہیں۔ ان کی ہر ہر شاخ میں روسی روسی عورتیں کثرت سے کام کرتی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ دس سال کے اندر اندر روس میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد بیس لاکھ سے نوے لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔

بہت سے ایسے کام جو صدیوں سے صرف مردوں ہی کے لئے مناسب سمجھے جاتے تھے۔ اب ان کو عورتوں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ انقلاب سے پہلے عورتوں کو ریلوے ملازمت کی اجازت نہ تھی لیکن اب تیس ہزار سے زیادہ عورتیں ریلوے میں کام کر رہی ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو بہت اہم پوزیشن حاصل ہے چنانچہ ان سے ایک ہزار تو اسٹیشن ماسٹر ہیں۔ ۲۵ ہزار چار سو اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اور قریب دو ہزار کے ریلوے انجنیر اور متفرق کام کرنے والی ہیں۔ وہ روسی عورت جو اپنے کام میں غیر معمولی قابلیت کا اظہار کرتی ہے۔ اسے کسی بڑے روسی کارخانہ کے منیجر بننے کا بھی موقع ملتا ہے۔ سوویٹ روس کی عورتیں انجنیر، ہوا باز بھی ہیں۔ ڈاکٹر اور سائنس داں بھی۔ وہاں کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جہاں عورت کام نہ کرتی ہو۔ صرف روس میں ایک لاکھ عورتیں ایسی ہیں جو بڑے بڑے کارخانوں میں انجنیر کا کام انجام دیتی ہیں بر خلاف اس کے اور تمام ممالک میں اس قسم کی عورتوں کی تعداد صرف دس ہزار ہے۔

تیس سال قبل روس میں صرف دو ہزار عورتیں ڈاکٹری کا کام کرتی تھیں لیکن اس وقت وہاں دو لاکھ بتیس ہزار ڈاکٹر موجود ہیں جن میں آدھی سے زیادہ تعداد عورتوں کی ہے۔

یہاں کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے تقریباً بارہ لاکھ طلبا میں ۴۳ فیصدی عورتیں ہیں۔ اور اسی طرح تعلیمی اور بعض دوسرے اداروں میں عورتوں کا نمبر بڑھا ہوا ہے۔ روسی عورت کھیل کود میں بھی بڑے جوش اور انہماک کے ساتھ حصہ لیتی ہے۔ پچاس ہزار سے بھی زیادہ نوجوان عورتوں نے گذشتہ سال ورزش کا امتحان پاس کیا اور اسکے عوض میں انھوں نے جی ٹی او۔ یعنی ملک کی خدمت و حفاظت کا روسی نشان، حاصل کیا۔

نہرو کے ہاتھوں تحقیقاتی ادارہ کا سنگ بنیاد

کرائے کوڈی۔ مدراس ۲۵ جولائی۔ آج صبح پنڈت جواہرلال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے یہاں برقی کیمیادی تحقیقاتی ادارہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے۔ حکومت ہند کے اس ادارہ کا اعلان کیا کہ وہ سائنس کے ذریعہ ہندوستان کی غریبی کو دور کر کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنا چاہتی ہے۔

یہ ادارہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا ہے اور ہندوستان کی صنعتی ترقی میں ایک یادگار حیثیت رکھتا ہے خصوصاً کیمیادی تحقیقات کے میدان میں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ "کسی قوم کی عظمت کا اندازہ اس کی فوجی طاقت اور اسی طرح کی دوسری چیزوں سے نہیں بلکہ وہاں کے خوشحال مطمئن اور تخلیقی ذہنیت رکھنے والے عوام سے ہوتا ہے۔

بچوں کی دنیا

میرا وطن

(از جناب شفقت رضوی صاحب)

یہ سرزمین جہاں میں پیدا ہوا اور اپنے والدین والدین کی آغوش شفقت میں پروان چڑھا مجھے بیحد عزیز ہے جہاں صبح کی میرے لئے ہمیشہ ایک نئی خوشی اور کامیابی کا پیغام لاتی ہے جب میں اپنے بستر سے اٹھتا ہوں تو یہ خیال میرے دل میں سب سے پہلے پیدا ہوتا ہے کہ مجھے دنیا میں سب سے زیادہ محبت جس سے ہو سکتی ہے۔ وہ میرا وطن ہے۔ میرا وطن! میں اس کے لئے عمل کے میدان میں اپنے کو معروف کر دیتا۔ اور چاہتا ہوں کہ اس کی رونق — شان و شوکت بڑھتی رہے۔ بڑھتی ہی رہے۔ اور اتنی بڑھے کہ دنیا کا کوئی مقام اس کی برابری نہ کر سکے جب دنیا والے کہتے ہیں کہ امریکہ ایک بہت امیر ملک ہے۔ وہاں کے لوگ بہت آرام سے زندگی گزارتے ہیں۔ روس سب سے اچھا ملک ہے۔ اور وہاں والے مسرت سے بھرے ہوئے دن اور رات بسر کرتے ہیں۔ سوئزر لینڈ خوشنما پہاڑیوں میں واقع ہے۔ اور ایسے اچھے معلوم ہوتے ہیں کہ سب کا یہی دل چاہتا ہے ان میں گھومتے رہیں پھرتے رہیں تو میں اپنے ہی وطن کو ان سب سے اچھا سمجھتا ہوں۔ امریکہ کے لوگ امیر ہو کر روس کے لوگ خوشحال رہ کر سوئزر لینڈ کے لوگ ان وادیوں میں رہ کر بھی اتنی خوشی ہرگز نہیں محسوس کرتے ہوں گے جتنی خوشی مجھے اپنے اس ملک میں رہ کر حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ یہ میرا وطن ہے۔ وطن! پیارا وطن!!

یہاں کے لوگ امیر نہیں ہیں لیکن ایسے تو ہیں کہ ایک کے غم میں دوسرا شریک ہوتا ہے۔ یہاں کے لوگ مطمئن نہیں ہیں۔ مگر یہ کبھی نہیں بھولتے کہ ہمدردی کس کا نام ہے۔ مجھے اپنے وطن والوں کی دوستی اور ہمدردی پر فخر ہے اس لئے میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔

دنیا میں یہ سب میرا دوست ہے۔ میں اس کے لئے اپنا سب کچھ لٹا سکتا ہوں۔ اگر وقت پڑے تو اپنی دولت سے۔ اپنی طاقت سے اور اپنے خون سے اس کی مدد کروں گا۔ وطن کے سب لوگوں کو چاہئیے کہ وہ بھی یہی خیال کریں۔ اور ایک زبان ہو کر کہیں

پیارا وطن زندہ باد

کھلے بند شراب پینے والے گرفتار

دہرہ دون۔ شہر کے داروغہ آبکاری نے مختلف محلوں کے سات آدمیوں کو گرفتار کیا۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ کھلے بند دیسی شراب پی رہے تھے۔ یہ بات حکومت یوپی کے حکم کے مطابق جرم ہے۔

پردۂ فلم

مہاتما پکچرز

کے جھنڈے کے نیچے ڈائرکٹر شیخ نے ایک اور افسانہ فلم بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ وہاب پروڈکشنز کے فلم سہناز میں ایک قومی ترانہ شامل کیا گیا ہے۔ ڈائرکٹر شیخ نے مہاتما گاندھی سے عقیدت کے سلسلے میں اس ترانے کے ایک مصرعہ پر افسانہ تیار کرا کے سلولائیڈ میں اتارنے کی تیاری کر لی ہے۔

چونکہ اس قومی ترانہ میں باپو جی کی روح جھلکتی ہے۔ اس لئے مہاتما پکچرز کے لئے ارباب بست گیر شہرت حاصل کرے گا۔

ڈائرکٹر شیخ نے اپنی تمام تر توجہات کو اپنے نئے کارنامے کی تکمیل پر مبذول کر دی ہے۔

ہندوستان آرٹ پروڈکشنز کی نئی تصویر

بسنت کے روپ میں نہایت تیزی کے ساتھ اندرپوری اسٹوڈیو میں اپنے تکمیلی مراحل طے کر رہا ہے۔

اداکاری کے لئے یعقوب۔ منور سلطانہ نذو اور بے بی زبیدہ کی قیمتی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔

فارنگ پروڈکشنز

کی نئی تصویر "ایک عورت" مکمل ہو کر کرہ تدوین سے نکلنے کے لئے بے چین ہو رہی ہے۔ تصویر کا نام بیحد دلچسپ ہے۔ اور امید ہے کہ تصویر کمپنی معیار کے مطابق ہوگی۔ اداکاران میں رمولا، سندر، ہیرالال وغیرہ کا نام دیکھا جا رہا ہے۔ جو تصویر کی اچھائی کے لئے بہت حد تک قابل اطمینان ہے۔

قلات کے وزیر اعظم برخاست

کراچی۔ ۲۳ جولائی۔ ریاست قلات کے حکمران نے ریاست کے وزیر اعظم مسٹر ڈی وائی فل آئی سی ایس کو برخاست کر دیا ہے۔

مسٹر فل آسٹریلیا کے رہنے والے ہیں۔ اور اس سے پہلے کوئٹہ میں پولیٹکل ایجنٹ تھے۔ قلات کے حکمران نے ان کو پاکستانی حکومت کی ہدایت پر برخاست کیا ہے۔

گاندھی یادگار فنڈ میں ۴۶ لاکھ روپیہ

نئی دہلی۔ گاندھی یادگار قومی یادگار فنڈ کمیٹی کا آج ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل لیڈروں نے شرکت کی۔

جواہرلال نہرو۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد سردار پٹیل مسٹر جے رام داس دولت رام۔ مسٹر جگ جیون رام اور اچاریہ کرپلانی۔

سیوک سنگھ کی آراضی ضبط

ناگپور۔ سی پی کی حکومت نے ۸۰ ایکڑ زمین سیوک سنگھ سے لے لی ہے۔ یہ زمین واردھا گنج میں ہے۔ اور سیوک سنگھ کی ملکیت ہے۔

ناگپور۔ سی پی اور برار کی سرکاری زبان ہندی ہوگی۔ اور حکومت کے کاروبار میں اسے آہستہ آہستہ انگریزی کی جگہ دی جائے گی

ذیل میں پانچ سالہ بلاسود انعامی بونڈ ۱۹۴۹ء کے سلسلہ میں نویں ششماہی میں انعام جیتنے والوں کی فہرست عام اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ یہ قرعہ اندازی بمبئی میں مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۴۸ء کو کی گئی تھی۔

۱۰۰ روپیہ کی نوعیت کے

رقم انعام	انعام جیتنے والے بونڈوں کے نمبر			
	سیریز اے	سیریز بی	سیریز سی	سیریز ڈی
۵۰۰۰۰ روپیہ	۰۱۷۲۰۴	۰۵۴۴۳۶	۰۸۲۷۹۹	۰۷۷۵۶۸
۲۰۰۰۰ ،،	۰۹۹۲۸۴	۰۰۲۲۸۳	۰۰۰۶۴۵	۰۳۷۹۳۵
۲۰۰۰۰ ،،	۰۱۲۹۸۴	۰۳۵۸۵۲	۰۲۵۳۹۶	۰۵۳۵۸۲
۵۰۰۰ ،،	۰۵۹۱۷۳	۰۱۱۳۵۵	۰۹۶۹۲۴	۰۷۱۵۶۴
۵۰۰۰ ،،	۰۱۰۰۹۴	۰۰۹۳۷۹	۰۳۵۱۴۱	۰۰۳۶۳۹

۱۰ روپیہ کی نوعیت کے

انعام حاصل کرنے والے بونڈوں کے نمبر

رقم انعام	سیریز اے اے	سیریز اے بی	سیریز اے سی	سیریز اے ڈی	سیریز اے ای	سیریز اے ایف	سیریز اے جی	سیریز اے ایچ	سیریز اے جے	سیریز اے کے	سیریز اے ایل	سیریز اے ایم	سیریز اے این
۲۵۰۰ روپیہ	۰۳۱۹۰۵	۰۱۵۲۸۴	۰۱۰۸۶۸	۰۳۳۳۱۹	۰۱۵۲۲۶	۰۸۳۱۶۵	۰۸۵۲۱۲	۰۱۶۹۸۷	۰۰۱۵۴۶	۰۲۴۲۹۱	۰۷۶۲۳۱	۰۶۷۹۸۷	۰۴۷۳۵۰
۱۲۵۰ ،،	۰۹۰۲۹۶	۰۲۱۴۸۱	۰۲۴۳۷۱	۰۴۲۹۶۵	۰۹۱۵۴۰	۰۲۲۴۴۹	۰۸۲۹۲۸	۰۳۸۹۷۰	۰۳۲۶۷۶	۰۴۲۸۶۹	۰۶۳۰۵۷	۰۴۷۸۳۸	۰۱۱۲۷۱
۱۲۵۰ ،،	۰۶۰۱۴۴	۰۱۴۹۲۷	۰۷۷۰۹۱	۰۳۶۶۷۶	۰۱۲۱۸۳	۰۷۶۸۴۹	۰۵۶۲۳۸	۰۵۵۷۳۹	۰۶۶۶۵۰	۰۱۰۳۸۴	۰۷۲۲۵۲	۰۴۶۳۲۴	۰۵۸۵۰۰
۵۰۰ ،،	۰۰۷۴۶۶	۰۱۲۳۰۲	۰۲۹۶۸۴	۰۶۳۳۵۳	۰۳۴۲۶۷	۰۷۱۰۸۹	۰۴۹۵۸۹	۰۸۳۲۰۷	۰۰۹۱۶۲	۰۷۹۶۳۶	۰۰۴۹۱۵	۰۷۱۰۰۲	۰۲۰۵۳۵
۵۰۰ ،،	۰۷۲۹۱۲	۰۰۰۷۲۵	۰۵۲۵۹۸	۰۹۸۹۳۹	۰۰۶۳۸۴	۰۶۸۰۴۷	۰۴۴۲۸۲	۰۵۵۸۲۷	۰۰۱۶۰۶	۰۵۶۰۲۷	۰۴۶۲۹۳	۰۷۷۵۳۴	۰۲۵۱۰۵
۵۰۰ ،،	۰۱۶۸۸۶	۰۰۴۵۹۰	۰۰۷۹۲۱	۰۴۷۲۳۳	۰۴۷۰۳۶	۰۴۳۴۹۷	۰۸۰۰۷۰	۰۳۷۳۰۰	۰۳۶۹۰۷	۰۲۲۰۴۰	۰۴۷۲۹۰	۰۲۱۳۰۴	۰۷۴۱۲۶
۵۰۰ ،،	۰۲۲۷۲۳	۰۸۱۳۸۶	۰۷۴۱۵۹	۰۶۲۱۹۰	۰۶۱۸۵۶	۰۱۲۴۰۴	۰۰۲۰۰۸	۰۷۶۱۸۰	۰۰۷۳۱۱	۰۹۳۷۵۵	۰۵۹۹۶۹	۰۱۱۱۵۱	۰۲۱۱۸۸
۵۰۰ ،،	۰۱۱۸۴۶	۰۹۸۳۶۸	۰۹۳۸۷۶	۰۳۵۹۷۱	۰۴۶۷۵۴	۰۳۹۵۷۵	۰۷۵۲۳۵	۰۸۲۰۸۸	۰۷۰۱۳۴	۰۹۹۳۰۶	۰۶۳۶۷۰	۰۲۹۶۸۱	۰۴۰۴۶۳
۲۵۰ ،،	۰۶۲۰۰۰	۰۴۳۱۳۳	۰۳۹۴۶۵	۰۱۶۴۷۶	۰۹۹۰۶۰	۰۲۵۲۸۳	۰۰۹۵۴۴	۰۱۹۳۰۹	۰۳۳۷۶۶	۰۸۴۴۷۷	۰۰۰۳۹۱	۰۸۲۰۴۸	۰۵۷۶۴۸
۲۵۰ ،،	۰۶۲۶۸۲	۰۰۶۹۲۱	۰۲۸۹۸۴	۰۶۰۳۵۲	۰۴۹۹۲۸	۰۶۴۷۶۹	۰۹۱۹۸۷	۰۳۶۲۰۹	۰۰۴۲۲۵	۰۰۸۹۲۷	۰۷۰۷۹۸	۰۶۸۰۱۷	۰۷۷۹۰۴
۲۵۰ ،،	۰۳۳۳۳۰	۰۱۴۴۴۳	۰۵۴۰۳۰	۰۲۶۲۳۴	۰۵۴۰۸۸	۰۴۶۶۷۸	۰۶۱۴۵۲	۰۵۹۷۶۳	۰۰۰۸۰۷	۰۱۵۰۹۸	۰۱۵۷۴۲	۰۳۹۲۰۱	۰۲۷۰۲۴
۲۵۰ ،،	۰۴۴۸۲۷	۰۳۱۷۱۶	۰۶۷۵۸۲	۰۱۵۱۹۷	۰۱۲۶۳۴	۰۱۹۲۸۳	۰۲۰۸۴۲	۰۰۰۷۷۴	۰۸۷۰۴۱	۰۰۳۱۶۹	۰۲۲۶۵۳	۰۳۳۲۶۶	۰۲۴۲۶۳
۲۵۰ ،،	۰۴۸۸۵۶	۰۴۱۱۵۸	۰۱۲۱۳۸	۰۶۰۱۷۸	۰۸۷۸۰۹	۰۱۲۹۵۹	۰۸۴۵۵۸	۰۱۱۰۲۹	۰۰۲۰۲۹	۰۲۲۵۳۳	۰۳۸۲۶۳	۰۲۸۰۱۸	۰۳۴۲۸۹
۲۵۰ ،،	۰۸۲۳۲۵	۰۷۱۶۹۸	۰۷۷۴۱۳	۰۶۳۱۸۶	۰۳۴۸۸۶	۰۳۸۷۰۱	۰۰۷۴۷۲	۰۶۰۱۱۹	۰۸۸۱۲۴	۰۵۸۴۹۹	۰۶۵۳۶۴	۰۱۱۷۰۰	۰۰۹۸۷۱
۲۵۰ ،،	۰۲۲۲۶۰	۱۹۹۰۳۸	۰۶۲۲۰۹	۰۱۹۵۹۷	۰۱۹۷۷۷	۰۴۱۱۵۲	۰۲۹۲۲۷	۰۰۱۰۳۶	۰۳۸۵۴۹	۰۳۹۱۳۱	۰۶۳۳۸۶	۰۶۱۳۱۷	۰۴۲۴۶۳
۲۵۰ ،،	۰۳۲۷۳۱	۰۵۲۷۴۸	۰۹۵۷۰۴	۰۶۱۵۲۶	۰۳۱۳۶۷	۰۶۶۴۰۲	۰۴۹۳۳۵	۰۲۵۶۲۵	۰۷۶۳۹۷	۰۲۷۱۴۵	۰۰۲۸۵۷	۰۳۴۸۰۰	۰۶۷۱۹۱
۲۵۰ ،،	۰۲۹۴۴۸	۰۴۲۶۱۲	۰۳۴۷۱۰	۰۸۴۸۶۴	۰۵۷۳۴۴	۰۷۹۲۶۳	۰۳۲۴۸۲	۰۰۸۴۷۰	۰۵۲۸۹۰	۰۳۱۰۸۳	۰۹۰۶۳۷	۰۸۳۵۶۰	۰۶۲۴۱۶
۲۵۰ ،،	۰۸۷۴۰۸	۰۲۱۶۴۰	۰۳۶۷۳۵	۰۵۵۵۸۰	۰۳۰۳۵۰	۰۸۱۰۰۶	۰۱۴۱۴۳	۰۱۴۲۳۱	۰۲۰۴۸۶	۰۵۹۱۳۴	۰۷۹۴۹۹	۰۴۸۲۴۳	۰۷۶۴۳۹

پچھلی قرعہ اندازیوں میں حاصل کئے گئے انعامات کی فہرست جن کی طلب ۱۵ جولائی ۱۹۴۸ء تک نہیں ہوئی

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جولائی ۱۹۴۴ء پہلی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۷۰۰۹۸ اے اے	۲۵۰
		۰۸۶۱۶۰ اے اے	۲۵۰
		۰۶۲۹۱۱ اے سی	۲۵۰
۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء دوسری قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۷۹۷۳۸ اے بی	۱۲۵۰
		۰۲۷۶۲۷ اے سی	۲۵۰۰
		۰۶۴۳۹۶ اے سی	۵۰۰
		۰۱۳۴۲۸ اے ای	۵۰۰
		۰۰۲۱۴۸ اے ایف	۲۵۰
		۰۵۷۶۴۲ اے جی	۲۵۰
		۰۷۸۴۹۷ اے ایچ	۲۵۰
		۰۹۱۶۰۵ اے جے	۲۵۰
		۰۰۹۸۳۸ اے جے	۲۵۰
۱۳ جولائی ۱۹۴۵ء تیسری قرعہ اندازی	۱۰۰ روپے	۰۲۰۹۴۷ سی	۲۰۰۰۰
	۱۰ روپیہ	۰۴۳۱۷۹ اے بی	۵۰۰
		۰۵۷۱۹۹ اے بی	۲۵۰
		۰۱۱۲۳۴ اے سی	۱۲۵۰
		۰۰۶۲۰۰ اے ڈی	۲۵۰
		۰۷۵۳۷۷ اے ایف	۲۵۰
		۰۹۶۸۹۵ اے ایف	۲۵۰
		۰۰۲۱۰۸ اے ایف	۲۵۰
		۰۶۱۳۰۵ اے جے	۵۰۰
		۰۷۷۴۱۱ اے جے	۲۵۰
		۰۷۰۰۶۵ اے کے	۵۰۰
		۰۵۷۸۲۶ اے ایل	۲۵۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء چوتھی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۵۷۱۷۱ اے بی	۵۰۰
		۰۰۳۵۷ اے بی	۵۰۰
		۰۰۸۱۰۸ اے بی	۲۵۰
		۰۷۰۷۳۹ اے بی	۲۵۰
		۰۶۵۲۰۵ اے سی	۲۵۰۰
		۰۱۸۴۰۶ اے سی	۲۵۰
		۰۴۱۳۰۹ اے سی	۲۵۰
		۰۷۳۶۳۴ اے ای	۲۵۰
		۰۷۲۹۰۹ اے ایف	۲۵۰
		۰۱۲۶۲۶ اے کے	۱۲۵۰
		۰۰۲۶۰۱ اے ایل	۲۵۰۰
		۰۸۲۰۸۹ اے ایل	۵۰۰
		۰۶۱۳۶۰ اے ایل	۲۵۰
		۰۷۳۹۵۵ اے ایل	۲۵۰
		۰۰۶۰۹۰ اے ایم	۵۰۰
		۰۳۰۱۴۵ اے این	۲۵۰
۱۵ جولائی ۱۹۴۶ء پانچویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۴۷۹۹۸ اے بی	۲۵۰
		۰۰۶۸۹۴ اے سی	۲۵۰۰
		۰۷۱۱۵۸ اے ڈی	۲۵۰
		۰۷۲۶۲۱ اے ای	۲۵۰۰
		۰۶۹۶۷۷ اے ایف	۱۲۵۰
		۰۸۳۴۰۵ اے ایف	۲۵۰
		۰۲۱۶۶۰ اے ایف	۲۵۰
		۰۱۳۰۸۹ اے ایف	۲۵۰
		۰۶۰۰۳۳ اے جی	۲۵۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جولائی ۱۹۴۶ء پانچویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۴۸۱۱۸ اے جی	۲۵۰
		۰۱۸۵۸۰ اے ایچ	۱۲۵۰
		۰۱۹۱۴۵ اے ایچ	۲۵۰
		۰۵۹۴۷۶ اے جے	۵۰۰
		۰۴۱۹۶۴ اے جے	۵۰۰
		۰۴۵۸۵۲ اے جے	۲۵۰
		۰۲۹۵۲۴ اے جے	۲۵۰
		۰۷۶۹۸۸ اے جے	۲۵۰
		۰۶۹۶۴۱ اے کے	۵۰۰
		۰۲۲۵۲۱ اے ایل	۲۵۰
		۰۹۷۱۲۰ اے ایل	۲۵۰
		۰۳۵۱۰۹ اے ایم	۵۰۰
		۰۹۲۵۱۱ اے ایم	۲۵۰
		۰۳۸۱۴۶ اے ایم	۲۵۰
		۰۸۷۴۸۳ اے ایم	۲۵۰
		۰۱۸۶۵۶ اے این	۵۰۰
۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء چھٹی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۶۳۵۱۲ اے اے	۱۲۵۰
		۰۷۴۱۰۰ اے اے	۵۰۰
		۰۴۹۸۶۰ اے اے	۲۵۰
		۰۵۵۹۴۷ اے اے	۲۵۰
		۰۲۶۵۱۱ اے بی	۱۲۵۰
		۰۲۴۵۶۲ اے بی	۲۵۰
		۰۲۳۶۹۳ اے سی	۲۵۰۰
		۰۹۱۱۰۱ اے سی	۵۰۰
		۰۵۳۸۲۸ اے سی	۲۵۰
		۰۵۴۲۷۶ اے ڈی	۲۵۰

(بقیہ صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

صوبائی کانگریس کی نئی کونسل

لکھنؤ۔ ۲۱ جولائی۔ صوبائی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے رٹرننگ افسر کی رپورٹ کے مطابق حسب ذیل لوگوں کے نام صوبائی کونسل کی ممبری کے لئے شائع کئے ہیں۔

مسٹر لال بہادر شاستری (۲۸۰) شریمتی سوچیتا کرپلانی ۲۷۳۔ مسٹر موہن لال گوتم ۲۶۱۔ مسٹر سمپورنا نند ۲۵۶ مسٹر شمبھو دیال ترپاٹھی مسٹر مظفر حسین ۲۴۸۔ بابا راگھو داس ۲۴۲۔ مسٹر کیشو دیو مالویہ ۲۴۱۔ مسٹر بال کرشن شرما ۲۴۰۔ مسٹر چندر بھان گپتا ۲۳۷۔ مسٹر بال کرشن کیکر ۲۳۴۔ مسٹر گووند سہائے ۲۲۸۔ مسٹر ترلوکی سنگھ ۲۲۶۔ مسٹر پھول سنگھ ۲۱۶ مسٹر کملا پتی ترپاٹھی ۲۱۰۔ اور مسٹر اجیت پرشاد جین ۲۰۸۔

صوبائی کانگریس کے پارلیمنٹری بورڈ کے ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

مسٹر گووند بلبھ پنت ۳۰۳، مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن ۲۷۰۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی ۲۴۹۔ مسٹر موہن لال گوتم ۲۴۲۔ مسٹر مظفر حسین ۲۲۳۔ مسٹر چندر بھان گپتا ۲۱۹۔ اور مسٹر شری کرشن دت پالیوال ۲۰۰۔

صوبائی کانگریس کمیٹی کی کونسل کے لئے ۷۷ امیدوار تھے ان میں سے مذکورہ بالا ۱۶ ممبر منتخب کئے۔

صوبائی کانگریس کمیٹی کی کونسل کے ۲۱ ممبر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ۱۶ کے نام اوپر دئے جا چکے ہیں۔ بقیہ ۵ ممبروں میں صوبائی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن اور چار نائب صدر مسٹر گووند بلبھ پنت مسٹر رفیع احمد قدوائی پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا حفظ الرحمن ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ صوبائی کانگریس کی نئی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ۲ اگست تک ہوگی جس میں سکریٹریوں کا انتخاب ہوگا۔

باخبر حلقوں میں تین سکریٹریوں کی جگہ کے لئے مسٹر موہن لال گوتم مسٹر اجیت پرشاد جین۔ مسٹر ترلوکی سنگھ مسٹر مظفر حسین اور سریمتی سوچیتا کرپلانی کے نام لئے جا رہے ہیں۔

پیرس میں ہمارے سفیر مرزا اسمعیل کا انتخاب

نئی دہلی۔ ۲۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سر مرزا اسمعیل کو پیرس میں حکومت ہند کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ وہ ستمبر میں اقوام متحدہ کے اجلاس سے قبل ہی اپنا عہدہ سنبھال لیں گے۔

بمبئی کے سنیماؤں میں سگرٹ نوشی کی ممانعت

بمبئی ۲۱ جولائی۔ پولیس کمشنر بمبئی نے شہر کے سینما ہالوں کے اندر صحت عامہ اور شائستگی کے پیش نظر سگرٹ یا بیڑی پینے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والا مستوجب سزا ہوگا۔

یہ حکم قانون تفریحات بمبئی ۴۴ء کی دفعات ۲۴۹ اور ۲۶۹ کے تحت نافذ کیا گیا ہے۔

پاکستان کی شرکت کا ثبوت

نئی دہلی۔ ۲۴ جولائی۔ آج صبح کشمیر کمیشن کے تحتی کمیشن نے قیادت ڈاکٹر الفرڈ لوزانو (کولمبیا) کر رہے ہیں۔ ہندوستانی فوج کے صدر مقام کا دورہ کیا۔ اور تقریباً دو گھنٹہ تک ان اسلحہ جات اور کاغذات کا معائنہ کیا جو کشمیر کی جنگ میں ہندوستانی فوج نے دشمن سے حاصل کئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سامان کمیشن کے ممبروں کو حکومت ہند نے اسباب کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے دکھلایا ہے۔ کہ پاکستان بھی کشمیر کی جنگ میں حصہ لے رہا ہے۔

ادارہ متحدہ اقوام کے کشمیر کمیشن نے فریقین سے کشمیر کے حالات کے متعلق معلومات حاصل کر لی ہیں اور اب وہ کوشش کر رہا ہے کہ حفاظتی کونسل کی تجویز کے مطابق سب سے پہلے کشمیر میں امن اور نظام قائم ہو جائے کونسل نے تجویز میں سب سے پہلے جنگ بند کرنے کی شرط رکھی ہے

پچھلی قرعہ اندازیوں میں حاصل کئے گئے انعامات کی فہرست جنکی طلب ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۸ء تک نہیں ہوئی

تاریخ قرعہ اندازی	غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل: نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۷ء چھٹی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۴۷۷۶۷ اے ڈی	۲۵۰
		۰۳۴۹۸۳ اے ڈی	۲۵۰
		۰۰۲۰۳۹ اے ای	۲۵۰
		۰۵۸۶۳۴ اے جی	۵۰۰
		۰۲۶۴۵۰ اے جی	۲۵۰
		۰۳۴۷۹۲ اے جی	۲۵۰
		۰۶۸۴۱۳ اے جی	۲۵۰
		۰۹۱۷۷۱ اے ایچ	۱۲۵۰
		۰۴۱۹۶۳ اے ایچ	۵۰۰
		۰۴۴۹۰۶ اے ایچ	۲۵۰
		۰۴۴۸۸۹ اے ایچ	۲۵۰
		۰۸۹۴۶۳ اے جے	۱۲۵۰
		۰۷۶۹۴۰ اے جے	۵۰۰
		۰۳۴۴۷۵ اے جے	۲۵۰
		۰۹۰۵۳۱ اے کے	۱۲۵۰
		۰۶۶۵۷۶ اے کے	۲۵۰
		۰۷۴۸۴۵ اے ایل	۱۲۵۰
		۰۹۴۷۶۹ اے ایل	۲۵۰
		۰۱۷۸۰۱ اے ایم	۱۲۵۰
		۰۱۸۷۲۲ اے ایم	۵۰۰
۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۷ء ساتویں قرعہ اندازی	۱۰۰ روپے	۰۲۷۱۹۶ بی	۲۰۰۰۰
		۰۴۷۰۲۱ سی	۵۰۰۰۰
		۰۹۸۶۸۳ سی	۵۰۰۰
		۰۹۴۰۳۷ ڈی	۲۰۰۰۰
	۱۰ روپے	۰۵۹۸۰۷ اے اے	۱۲۵۰
		۰۲۰۰۲۵ اے اے	۱۲۵۰
		۰۴۷۷۲۸ اے اے	۵۰۰
		۰۰۰۷۵۸ اے اے	۲۵۰
		۰۰۰۳۳۹ اے اے	۲۵۰
		۰۷۷۵۱۶ اے اے	۲۵۰
		۰۵۶۳۸۳ اے بی	۲۵۰
		۰۲۰۸۱۵ اے بی	۲۵۰
		۰۶۱۱۵۸ اے بی	۲۵۰
		۰۴۱۳۱۳ اے بی	۲۵۰
		۰۰۳۹۱۱ اے بی	۲۵۰
		۰۱۸۳۲۹ اے سی	۵۰۰
		۰۰۷۹۷۱ اے سی	۵۰۰
		۰۷۵۴۲۲ اے سی	۵۰۰
		۰۸۰۱۱۲ اے سی	۲۵۰
		۰۲۰۲۴۴ اے سی	۲۵۰
		۰۳۲۳۱۹ اے سی	۲۵۰
		۰۴۷۸۰۵ اے ڈی	۲۵۰۰
		۰۲۹۵۶۱ اے ڈی	۵۰۰
		۰۹۷۱۱۷ اے ڈی	۵۰۰
		۰۲۹۱۷۳ اے ڈی	۲۵۰
		۰۳۴۱۳۱ اے ڈی	۲۵۰
		۰۶۰۸۶۵ اے ڈی	۲۵۰
		۰۸۲۷۲۶ اے ای	۱۲۵۰
		۰۲۰۹۰۴ اے ای	۵۰۰
		۰۸۹۹۰۸ اے ای	۲۵۰
		۰۰۷۰۱۵ اے ای	۲۵۰
		۰۱۳۱۰۷ اے ایف	۵۰۰
		۰۱۴۰۶۸ اے ایف	۵۰۰
		۰۵۰۷۶۹ اے ایف	۲۵۰
		۰۱۲۹۳۱ اے ایف	۲۵۰
		۰۶۶۰۶۷ اے ایف	۲۵۰
		۰۳۸۶۰۰ اے جی	۵۰۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل: تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۷ء ساتویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۲۳۶۱۳ اے ایچ	۵۰۰
		۰۶۶۵۰۵ اے ایچ	۲۵۰
		۰۵۹۳۴۹ اے جے	۱۲۵۰
		۰۵۸۹۹۸ اے جے	۵۰۰
		۰۷۵۴۴۳ اے جے	۲۵۰
		۰۹۱۵۷۳ اے جے	۲۵۰
		۰۶۲۷۲۵ اے کے	۱۲۵۰
		۰۳۴۷۷۹ اے کے	۵۰۰
		۰۳۴۸۸۰ اے کے	۲۵۰
		۰۷۸۵۴۱ اے کے	۲۵۰
		۰۸۴۷۷۰ اے کے	۲۵۰
		۰۸۷۶۱۱ اے ایل	۱۲۵۰
		۰۱۷۳۴۸ اے ایل	۲۵۰
		۰۶۶۹۲۹ اے ایم	۱۲۵۰
		۰۶۲۲۸۵ اے ایم	۵۰۰
		۰۹۲۲۳۹ اے ایم	۵۰۰
		۰۸۷۵۴۲ اے ایم	۵۰۰
		۰۱۶۲۶۳ اے ایم	۲۵۰
		۰۵۰۵۱۷ اے ایم	۲۵۰
		۰۳۷۰۴۹ اے این	۱۲۵۰
		۰۹۴۰۹۰ اے این	۲۵۰
		۰۶۴۸۷۰ اے این	۲۵۰
		۰۲۵۱۳۴ اے این	۲۵۰
۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء آٹھویں قرعہ اندازی	۱۰۰ روپے	۰۸۷۰۶۳ اے	۵۰۰۰۰
		۰۷۱۰۷۰ بی	۲۰۰۰۰
		۰۳۸۲۹۴ سی	۲۰۰۰۰
		۰۴۵۰۸۰ سی	۲۰۰۰۰
		۰۵۰۳۷۹ ڈی	۲۰۰۰۰
	۱۰ روپیہ	۰۲۸۹۸۰ اے اے	۱۲۵۰
		۰۱۶۹۳۴ اے اے	۲۵۰
		۰۳۶۴۰۷ اے اے	۲۵۰
		۰۲۸۶۵۲ اے اے	۲۵۰
		۰۰۴۵۷۷ اے بی	۲۵۰۰
		۰۷۰۳۱۱ اے بی	۱۲۵۰
		۰۴۲۷۰۹ اے بی	۵۰۰
		۰۰۵۴۴۱ اے بی	۵۰۰
		۰۸۴۵۰۴ اے بی	۵۰۰
		۰۶۵۲۰۴ اے بی	۵۰۰
		۰۵۹۹۳۰ اے بی	۲۵۰
		۰۸۸۳۰۱ اے بی	۲۵۰
		۰۰۳۱۴۱ اے سی	۱۲۵۰
		۰۵۷۳۵۰ اے سی	۵۰۰
		۰۸۶۴۹۸ اے سی	۲۵۰
		۰۵۴۴۳۴ اے ڈی	۱۲۵۰
		۰۵۴۴۳۶ اے ڈی	۵۰۰
		۰۲۹۱۱۶ اے ڈی	۲۵۰
		۰۵۳۶۱۱ اے ڈی	۲۵۰
		۰۴۸۸۰۵ اے ڈی	۲۵۰
		۰۲۷۴۱۹ اے ڈی	۲۵۰
		۰۸۰۲۸۸ اے ای	۲۵۰
		۰۱۳۱۶۲ اے ای	۲۵۰
		۰۴۶۵۲۲ اے ایف	۱۲۵۰
		۰۰۲۳۸۲ اے ایف	۵۰۰
		۰۰۰۶۸۴ اے ایف	۵۰۰
		۰۵۱۱۴۷ اے ایف	۵۰۰
		۰۹۰۹۶۱ اے ایف	۲۵۰
		۰۴۰۱۱۸ اے ایف	۲۵۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل: تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء آٹھویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۳۳۴۰۱ اے ایف	۲۵۰
		۰۸۶۰۲۰ اے ایف	۲۵۰
		۰۹۷۹۱۸ اے ایف	۲۵۰
		۰۶۶۵۲۲ اے ایف	۲۵۰
		۰۶۸۰۰۹ اے جی	۲۵۰۰
		۰۷۷۲۴۵ اے جی	۱۲۵۰
		۰۵۴۹۷۶ اے جی	۵۰۰
		۰۸۴۳۴۰ اے جی	۵۰۰
		۰۸۳۳۱۹ اے جی	۵۰۰
		۰۴۰۸۱۳ اے جی	۲۵۰
		۰۸۲۷۶۱ اے جی	۲۵۰
		۰۸۶۴۱۳ اے جی	۲۵۰
		۰۵۷۸۶۴ اے ایچ	۲۵۰۰
		۰۸۵۹۹۹ اے ایچ	۵۰۰
		۰۶۱۶۴۷ اے ایچ	۲۵۰
		۰۴۳۷۶۲ اے ایچ	۲۵۰
		۰۲۲۵۰۷ اے ایچ	۲۵۰
		۰۷۱۲۰۷ اے جے	۵۰۰
		۰۳۹۷۸۸ اے جے	۵۰۰
		۰۶۶۶۴۷ اے جے	۵۰۰
		۰۷۳۵۰۳ اے جے	۲۵۰
		۰۲۰۰۲۳ اے جے	۲۵۰
		۰۲۲۶۶۴ اے جے	۲۵۰
		۰۸۰۱۶۹ اے جے	۲۵۰
		۰۵۵۰۴۶ اے جے	۲۵۰
		۰۹۰۹۹۹ اے کے	۲۵۰۰
		۰۴۶۳۸۷ اے کے	۱۲۵۰
		۰۸۲۱۷۲ اے کے	۱۲۵۰
		۰۱۵۷۱۷ اے کے	۲۵۰
		۰۰۷۸۴۸ اے کے	۲۵۰
		۰۰۸۱۲۱ اے کے	۲۵۰
		۰۱۳۴۸۰ اے ایل	۱۲۵۰
		۰۷۴۳۲۳ اے ایل	۵۰۰
		۰۱۲۹۱۶ اے ایل	۵۰۰
		۰۰۶۸۰۱ اے ایل	۲۵۰
		۰۹۳۴۵۴ اے ایل	۲۵۰
		۰۰۸۰۷۳ اے ایل	۲۵۰
		۰۶۷۶۴۸ اے ایل	۲۵۰
		۰۲۵۴۳۱ اے ایل	۲۵۰
		۰۰۳۹۸۱ اے ایم	۱۲۵۰
		۰۴۵۸۴۱ اے ایم	۱۲۵۰
		۰۶۳۳۲۷ اے ایم	۵۰۰
		۰۹۴۰۶۵ اے ایم	۵۰۰
		۰۴۶۹۶۵ اے ایم	۲۵۰
		۰۵۹۶۱۵ اے ایم	۲۵۰
		۰۵۰۲۵۷ اے ایم	۲۵۰
		۰۵۳۹۱۶ اے ایم	۲۵۰
		۰۲۵۸۳۱ اے ایم	۲۵۰
		۰۴۴۳۲۸ اے ایم	۲۵۰
		۰۸۸۲۷۱ اے ایم	۲۵۰
		۰۳۶۵۱۰ اے این	۱۲۵۰
		۰۳۹۴۹۹ اے این	۵۰۰
		۰۷۶۵۷۹ اے این	۵۰۰
		۰۹۴۴۱۷ اے این	۲۵۰
		۰۰۸۰۷۱ اے این	۲۵۰

حکومت ہند کے وزارت فائنینس نے شائع کیا

مرکزی سکریٹریٹ کی از سر نو تنظیم

نئی دہلی ۔ ۲۹ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ان گوپال سوامی آئینگر جنھیں مرکزی سکریٹریٹ کی تنظیم کا کام سپرد کیا گیا تھا وہ پوری مستعدی کے ساتھ ایک ایسی اسکیم تیار کر رہے ہیں جس کے ذریعہ سکریٹریٹ کو معیاری بنایا جا سکیگا۔ تاکہ وہ جدید آزاد ہندوستان کی ضروریات کو خوش اسلوبی اور آسانی سے پورا کر سکے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر آئینگر نے اپنی اسکیم کا جو نقشہ پیش کیا ہے ۔ اسے عام طور پر کابینہ نے بھی پسند کیا ہے اس اسکیم میں کابینہ کی کارروائی کی بھی تنظیم شامل ہے۔ اور غالباً دہیں سے تنظیم کے کام کا آغاز کیا جائے گا۔

حیدرآباد کے صلح کے پیامبر دہلی میں

نئی دہلی ۔ ۲۸ جولائی ۔ میسور اور حیدرآباد کے سابق وزیر اعظم سر مرزا اسمعیل آج نظام کی طرف سے صلح کا مشن لے کر بنگلور سے بعد دوپہر یہاں پہونچ گئے ۔ وہ گورنمنٹ ہاؤس میں قیام کریں گے انھوں نے ایک اخباری نمائندہ کو بتایا کہ وہ نظام کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل سے ملاقات کریں گے ۔ اس سلسلہ میں انھوں نے مزید کسی بات کا انکشاف کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔

ہو کے سرگرم جاننگر با جپئی اور مسٹر دلو ڈی نے شرکت کی

حیدرآباد کے مسئلہ کو حل کرنیکی کوشش

مدراس ۔ ۲۸ جولائی ۔ سر مرزا اسمعیل سابق وزیر اعظم حیدرآباد کل بنگلور سے یہاں پہونچے اور آج یہاں سے دہلی کے لئے روانہ ہو گئے ۔

سر مرزا اسمعیل نے کہا کہ میں اس مسئلہ کو حل کرنے کی ہر طرح کوشش کروں گا ۔ لیکن انھوں نے اسباب کے بتانے سے انکار کیا کہ وہ اپنے ساتھ کوئی نئی تجویز لئے جا رہے ہیں ۔ یا وہ اس مسئلہ کے متعلق کس طرز پر گفت و شنید شروع کریں گے ۔

کمیونزم ہمارے تہذیبی ماحول کے منافی ہے

لندن ۔ ۲۸ جولائی ۔ یوپی کے وزیر محنت و تعلیمات شری سمپورنانند نے برطانیہ ہالینڈ اور فرانس پر یہ الزام لگایا ہے کہ ان ملکوں نے اپنی ایشیائی نوآبادیات کو نہ چھوڑنے کا جو رویہ اختیار کیا ہے ۔ اس کی وجہ سے ایشیا میں کمیونزم کے پھیلنے کے مواقع پیدا ہو گئے ہیں ۔ سان فرانسسکو میں عالمی مزدور ادارہ کی جو کانفرنس ہوئی تھی ۔ اس میں سری سمپورنانند نے ہندوستانی وفد کے سرگروہ کی حیثیت سے شرکت کی تھی ۔

انھوں نے کہا کہ "کانفرنس کی کامیابی کا انحصار اسباب پر ہے کہ مختلف ملکوں کے مندوبین اپنے ملک واپس جا کر کانفرنس میں طے شدہ باتوں پر کس طرح عمل کرتے ہیں ۔

کمیونزم پر اعتراض کرتے ہوئے شری سمپورنانند نے کہا ، ہم نے ہندوستان کے جس تہذیبی ماحول میں پرورش پائی ہے کمیونزم اس کے بالکل منافی ہے ۔ یہ ایشیا کی تہذیب سے بھی میل نہیں رکھتا ۔ پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کمیونزم ہماری نظروں کے سامنے پھل پھول رہا ہے

کشمیر کمیشن دہلی سے کراچی

نئی دہلی ۔ ۲۹ جولائی ۔ کراچی جانے سے پہلے کشمیر کمیشن کا یہاں آج آخری جلسہ ہوا ۔ اس جلسہ میں ہندوستان کا

عوام کی پریشانی پر وزیر اعظم کی ہمدردی

لکھنؤ ۲۴ جولائی۔ آج وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت نے اخباری نمایندوں سے ایک غیر رسمی ملاقات کے دوران میں بتایا کہ غلہ کی گرانی اور چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ کے باعث عوام کی پریشانی سے ان کو بڑی ہمدردی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جس وقت راشننگ تھی تو لوگ اس کے خلاف تھے۔ اور جب کبھی موقعہ ہوتا تھا ہمیشہ راشننگ کے خلاف ہی کہا جاتا تھا۔ مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے عوام کمزور نہیں ہیں۔ انھوں نے غلہ اور کپڑا کی گرانی کا کافی مقابلہ کیا ہے۔ اور وہ اس کی ہمت رکھتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آج نمایندگان اخبار سے دوستانہ طور پر مل رہا ہوں اور آیندہ بھی ملنا چاہتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ ان سے مشورہ بھی کر دوں وزیر اعظم نے گرانی اور قیمتوں کے اضافہ کے سلسلہ میں اخباری نمایندوں کے تاثرات معلوم کئے۔ اس کے بعد انھوں نے کہا کہ وہ اس مہینہ کے آخر تک اس مسئلہ کا قطعی فیصلہ کر دیں گے۔ وزیر اعظم کے خیالات سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اسباب پر غور کر رہے ہیں کہ مکمل راشننگ کی جائے۔ یا جزوی غلہ کی سستی دوکانوں کا انتظام کیا جائے۔ بہرحال انھوں نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ عوام کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے اس مہینہ میں قطعی فیصلہ کریں گے۔

وقت آنے پر حیدرآباد میں فوجی اقدامات کئے جائیں گے

مدراس ۲۵ جولائی۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج شام یہاں ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ ہم جب اور جس وقت ضروری سمجھیں گے۔ ریاست حیدرآباد کے خلاف فوجی اقدام شروع کر دیں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے حیدرآباد کی موجودہ حکومت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ لیٹرے عناصر پر مشتمل ہے۔ اور حیدرآباد کے لئے اس وقت سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ ہندوستان سے مکمل الحاق کر لے۔

انھوں نے کہا کہ حیدرآباد کے متعلق جنگ کی بات کرنا مضحکہ خیز ہے۔ جنگ ہوتی ہے دو آزاد اور برابر کے ملکوں کے درمیان حیدرآباد کے مقابلہ میں جنگ کا لفظ استعمال کرنا اس کی اہمیت کو بڑھانا ہے۔ ہاں اگر ضرورت ہوئی تو اس کے خلاف فوجی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ میں ان تیاریوں اور اقدامات کو ظاہر کرنا نہیں چاہتا لیکن میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت حیدرآباد کے حالات سے پوری طرح باخبر اور اس کے لئے تیار ہے پہلا موقع تھا کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس سلسلہ میں سخت لہجہ اختیار کیا تھا۔ انھوں نے سرکاری ملازموں اور عام باشندوں کو سخت آگاہی دی اور کہا کہ وہ لوگ جو حیدرآباد کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں گے۔ اور ہندوستانی حکومت کے خلاف مخالفانہ رویہ اختیار کریں گے۔ ان کے خلاف سخت ترین کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اور ہم اپنی پوری قوت سے ایسے عناصر کو دبانے کی کوشش کریں گے۔

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک مرتبہ پھر ہندوستان کے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ایک غیر مذہبی اور غیر فرقہ وارانہ مشترک حکومت قائم کریگا۔

انھوں نے مسلمانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اس ذہنی اور روحانی کش مکش کو اچھی طرح محسوس کرتا ہوں جس میں اس وقت مسلمان مبتلا ہیں۔ اور میں ان کی امداد کا خواہاں ہوں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ یہ ایک احمقانہ فعل ہے کہ ان کی وفاداری پر شبہ کیا جائے ایسے حالات پیدا کرنا چاہئیں کہ جن میں وفاداری پروان چڑھتی اور بڑھتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ مجھے تعجب ہے کہ مدراس میں ابھی کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جو پرانی مسلم لیگ کی روایات کو برقرار رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ اور بعض ایسے اخبارات ہیں جو فرقہ وارانہ باتوں کی اشاعت سے خاص طور پر دلچسپی رکھتے ہیں۔ انھیں جن سنگھ پر اعتراض کیا ہے۔ یہ ہندوستان کی کھلی توہین اور اس کے لئے چیلنج ہے کہ لوگ ابھی مسلم لیگ کی روایات کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی مسلمان ایسا کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ پاکستان چلا جائے ایسے عناصر کی ایسی جگہ کوئی گنجائش نہیں ہے جہاں ہم ایک غیر مذہبی اور مشترکہ قومیت کی بنیاد ڈالنا چاہتے ہیں۔

کشمیر اور متحدہ اقوام کا کمیشن

کشمیر اور متحدہ اقوام کے کمیشن کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان اپنے مقدمہ کی بنیاد جھوٹ، افترا اور دھوکے پر رکھ رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان کو اس قسم کا الزام ایک پڑوسی ملک ہی پر نہیں بلکہ ان لوگوں پر لگانے کا افسوس ہے۔ جو تقسیم ہند کے باوجود بھی ہندوستانی ہیں۔ انھوں نے اسباب کی تردید کی کہ ہندستان پاکستان کو اس لئے ختم کرنا چاہتا ہے کہ پھر سے وہ ہندوستان میں شامل ہو جائے۔

انھوں نے کہا۔ میں تقسیم کو تسلیم کرنے والوں میں ایک فریق کی حیثیت رکھتا ہوں۔ اگر آج پاکستان پھر ہندوستان میں شامل ہو جائے تو میں نہ مانوں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ پاکستان سماجی اور معاشی طریقہ پر ترقی کرے لیکن اگر پاکستان ختم ہوتا ہے تو ہندوستان کچھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسے اپنے مسائل خود ہی حل کرنا ہیں۔ اور وہ ان میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔

گورنر مدراس لیڈی نائی۔ اور کابینہ کے ممبر جلسہ میں موجود تھے۔ مسٹر کامراج نارڈ صدر تامل ناڈ صوبہ کانگریس نے شرکت کی۔

امریکہ کی صدارت کیلئے ہنری والیز

فلیڈلفیا۔ ۲۴ جولائی۔ آج مسٹر ہنری ویلز کی نئی ترقی پسند پارٹی نے اپنے ایک اجتماع میں انھیں امریکہ کی صدارت کے لئے منتخب کیا ہے۔ نائب صدارت کے لئے مسٹر ٹیلر نامزد کئے گئے ہیں۔

ہندوستانی فوج پر رضاکاروں کا پہلا حملہ

نئی دہلی۔ ۲۵ جولائی۔ وزارت دفاع نے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ کل جب ہندوستانی فوجیں شولاپور سے بارسی کی طرف جو حیدرآباد کی مملکت سے گھرا ہوا ہندوستانی علاقہ ہے۔ امدادی کام کے لئے سلسلہ میں بڑھ رہی ہے۔ تو حیدرآباد کے علاقہ میں موضع نانج میں رضاکاروں اور پٹھانوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ ہندوستانی فوجوں کا اس حملہ میں جانی نقصان ہوا ہے۔ لیکن اس کے بعد جوابی حملہ میں موضع کو گھیر لیا گیا۔ اس حملہ میں پچیس آدمی ہلاک کر دئے گئے۔ اور بقیہ لوگوں کو بھگا دیا گیا۔ ۲۰۳ کے رائفل اور بندوقیں چھین لی گئیں۔

اب صورت حال قابو میں ہے۔ اور ہماری فوجوں کی کارروائی مکمل طور پر کامیاب رہی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہندوستانی فوجوں کے علم فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں رضاکاروں کا یہ پہلا حملہ ہے۔

بارسی حیدرآباد کی مملکت سے گھرا ہوا علاقہ جس کا اعلانیہ میں ذکر کیا گیا ہے شولاپور کے شمال میں واقع ہے۔ جہاں سے انڈین یونین کی ایک سڑک حیدرآباد کے ایک چھوٹے سے علاقہ سے گذر کر باسی تک جاتی ہے۔

ہماری جس فوج پر رضاکاروں اور پٹھانوں نے حملہ کیا تھا۔ وہ نانج کے موضع میں چھپ گئے تھے۔

راجہ سرا ودھ نرائن بسریا موجودہ وزیر اعظم اور عارضی حکومت میں نواب صاحب کے نمایندے اپنے عہدے سے ریاست میں ذمہ دار حکومت کے قیام سے پہلے ہی دست بردار ہو جائیں گے۔

بھوپال کی وزارت میں تبدیلی کا امکان

بھوپال ۲۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب بھوپال وزیر اعظم کے عہدہ میں تبدیلی پر غور کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ اب یہ عہدہ پرجا منڈل کے لیڈر اور نائب وزیر اعظم چتاتو نرائن مالویہ کے سپرد کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ وزارت کی تبدیلی کی صورت کے

کلکتہ سے اگرتلا تک براہ راست پرواز

کراچی۔ ۲۴ جولائی۔ بعض ہندوستانی ہوائی جہازوں کی کمپنیوں کے ہوائی جہازوں کی کلکتہ سے براہ راست اگرتلا تک (تری پورا ریاست) پرواز کی طرف حکومت پاکستان نے ہند کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ حکومت پاکستان نے کہا ہے کہ بعض ہوائی جہاز ڈھاکہ یا چاٹگام میں ادائیگی محصول کے لئے نیچے اترتے ہیں۔

ہندوستان کے نئے امریکہ کے نئے سفیر

واشنگٹن۔ آج محکمہ خارجہ میں مسٹر لوئی ہندوستان نے ہندوستان کے نئے امریکی سفیر کی حیثیت سے حلف وفاداری کی رسم انجام دی

کانگریسی حکومت کے کاموں میں مداخلت نہ کریں

نئی دہلی۔ ۲۴ جولائی۔ صدر کانگریس ڈاکٹر راجیندر پرشاد نے کانگریس کمیٹیوں کے نام ہدایت نامہ جاری کیا ہے کہ وہ اپنے صوبے کے روزمرہ کے کاموں میں مداخلت نہ کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ ہدایت نامہ متعدد صوبائی حکومتوں کی اس شکایت کی بنا پر جاری کیا گیا ہے کہ بعض اوقات سرکاری کام انجام پانے میں کانگریسیوں کی مداخلت سے رکاوٹ پڑتی ہے۔

صدر کانگریس کی گشتی میں کہا گیا ہے کہ کانگریسیوں کی تعمیری تجاویز کا کل ہند کانگریس کمیٹی خیر مقدم کرے گی۔ اور وہ ان تجاویز کو باضابطہ طور پر حکام کے پاس روانہ کر دے گی۔ کسی کانگریسی کو حکام کے کام میں مداخلت یا اس میں رکاوٹ نہ ڈالنی چاہیے۔

بنارس اور علیگڑھ یونیورسٹی

نئی دہلی۔ ۲۴ جولائی۔ ۹ اگست سے ہندوستانی پارلیمنٹ کا جو اجلاس شروع ہونے والا ہے اس میں ہندو یونیورسٹی بنارس اور علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے ناموں کو تبدیل کرنے کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کیا جانے والا ہے۔ اور ہندو اور مسلم کو نکال کر صرف بنارس یونیورسٹی اور علی گڈھ یونیورسٹی رہنے دیا جائے گا۔ اسی طرح امپیریل لائبریری کلکتہ کو ہندوستانی لائبریری کلکتہ کر دیا جائے گا۔

صوبائی کانگریس کمیٹی کا جلسہ ۵ اگست کو

لکھنؤ۔ ۲۳ جولائی۔ یو پی صوبائی کانگریس کمیٹی کی نئی منتخبہ کونسل کا ایک جلسہ ۵ اگست کو صوبہ کانگریس کے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے طلب کیا ہے۔ ایجنڈا میں پارلیمنٹری بورڈ اور کونسل کے عہدہ داروں کا انتخاب بھی شامل ہے۔

اودھ چیف کورٹ اور الہ آباد ہائی کورٹ ملا دئے گئے

نئی دہلی۔ ۲۳ جولائی۔ حکومت ہند کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ الہ آباد ہائیکورٹ اور اودھ چیف کورٹ کو ملا کر ۲۶ جولائی کو الہ آباد میں ایک نئے ہائیکورٹ کا افتتاح کیا جائیگا۔

الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اور اودھ چیف کورٹ کے چیف جج اور الہ آباد ہائیکورٹ کے دوسرے جج اپنی تقرری کے لحاظ سے چیف جج مقرر کئے جائیں گے۔ نئے ہائیکورٹ اور علاقہ واری عدالتوں کے اجلاس الہ آباد میں ہوا کریں گے۔ اودھ کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کی غرض سے صرف لکھنؤ میں اجلاس کریں گے۔

پچاس نئے ڈپٹی کلکٹر مقرر ہونگے!

الہ آباد۔ ۲۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے پچاس نئے ڈپٹی کلکٹروں کو مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ تقرر ایک مقابلہ کے امتحان کے ذریعہ ہوگا۔ یہ امتحان ستمبر میں ہونے والا ہے۔

ESTD 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

(احسن سہسوانی)

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/۰
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/۰
فی پرچہ دو آنہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 47 NO. 32 | Cawnpore. Saturday 7th AGUST 1948

کانپور شنبہ ۷ اگست ۱۹۴۸ء مطابق ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۷ نمبر ۳۲

ادبیات

ذرا یہ عید سے پہلے خدا سے کہہ دینا

(از جناب شہیر گورپانی صاحب۔ بمبئی)

ہلالِ عید۔ ذرا جا کے عید سے پہلے — مرا پیام یہ میرے خدا سے کہہ دینا
یہ کہنا قادرِ مطلق ہے تو سمیع و بصیر — مگر اثر نہیں ہوتا دعا سے کہہ دینا
ترے خزانہ میں کوئی کمی نہیں مولا — تو بخل کیوں ہے یہ ناز و ادا سے کہہ دینا
تری نگاہ میں بندے بھی سب برابر ہیں — ذرا یہ بات بھی حاجت روا سے کہہ دینا
ستم ہے اسپہ میں مغموم اور جہاں مسرور — اس انتہا کو مری ابتدا سے کہہ دینا

یہ مانتا ہوں گنہگار ہوں سعید نہیں
مگر ہوں اُمت سے خیر الوریٰ سے کہہ دینا

تجھے ہر ایک غفور الرحیم کہتا ہے — کرم ہے کام ترا ابتدا سے کہہ دینا
کہیں نہ تجھ سے اگر ہم تو پھر کہیں کس سے — کوئی خدا بھی نہیں ہے خدا سے کہہ دینا
ہو جس کا تجھ سا خدا پھر وہ غیر سے مانگے — نہ ہوگا یہ تو ترے بینوا سے کہہ دینا
کریم ہے تو غریبوں کی آبرو رکھ لے — درِ قبول کے پردے اٹھا کے کہہ دینا
لگائے بیٹھا ہے رحمت سے آسرا کہنا — نہ وہ سنے تو رسولِ خدا سے کہہ دینا

حضور کا جو کرم ہو تو عید ہو جائے
شہیر کو بھی مسرت کی دید ہو جائے

پیامِ عید

ہلالِ عید تجھے جب وہ دیکھنے آئیں — تو اُن سے تو مرا اتنا پیام کہہ دینا

دنیائے اسلام

فلسطین کے ثالث عرب اور یہودی لیڈروں سے ملیں گے

رہوڈس یکم اگست۔ فلسطین کے لئے متحدہ اقوام کے ثالث کاؤنٹ برناڈٹ۔ عمان۔ یروشلم اسکندریہ اور حیفہ تل ابیب کے چھ دن کے دورہ پر روانہ ہوں گے جہاں وہ عرب اور یہودی ذمہ داران سے یروشلم کو غیر فوجی بنانے اور پناہ گزینوں کے مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کریں گے۔ فلسطین میں متحدہ اقوام کے رکن مسٹر رالف جے لیج لیک سکسس جا رہے ہیں جہاں وہ التوائے جنگ کی نگرانی کے لئے مشاہدین اور دیگر ضروری سامان جلد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ابھی تک امریکہ کے ایک سو پچیس میں سے چالیس مشاہدین اور پندرہ میں سے چار بار برداری کے ہوائی جہاز آئے ہیں۔ کاؤنٹ برناڈٹ نے کل رات کو کہا کہ مشاہدین اور سامان کی کمی کی وجہ سے التوائے جنگ کی نگرانی دشوار ہوگئی ہے۔

کاؤنٹ نے کہا کہ پانچ برطانوی ہوائی جہاز جن کے کام کرنے والے بھی انگریز ہی ہوں گے۔ ہوائی نگرانی کے لئے استعمال کئے جائیں گے لیکن وہ فلسطین میں پرواز نہیں کریں گے۔ متحدہ اقوام کے سماجی امور کے محکمہ کے ڈائرکٹر سر ایف سائلنٹ نے جو فلسطین کے پناہ گزینوں کا مسئلہ طے کرنے کے لئے آج جنیوا سے رہوڈس آئے ہیں۔ کہا کہ میرے خیال میں عرب پناہ گزینوں کی تعداد دس لاکھ ہے۔ کاؤنٹ برناڈٹ نے جو سویڈنی ریڈکراس کے صدر ہیں۔ اس امید کا اظہار کیا کہ وہ بین اقوامی ریڈکراس کی کانفرنس کی شرکت کے لئے اسٹاک ہوم جانے والے ہیں جو ۱۰ اگست سے ہونے والی ہے انھوں نے کہا کہ میں اپنا کام روک نہیں رہا ہوں بیں ثالث کی حیثیت کام جاری رکھوں گا۔ اور روزانہ کے حالات معلوم کرتا رہوں گا۔ اور اگر رہوڈس آنا ضروری ہوا تو بیں دو دن میں یہاں واپس آسکتا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ مجھے اس کی زیادہ امید نہیں ہے کہ فی الحال عرب یا یہودی لیڈر رہوڈس آئیں گے لیکن بہت ممکن ہے کہ وہ بعد میں آجائیں۔

کاؤنٹ برناڈٹ نے کہا کہ عملہ اور سامان کی آمد میں تاخیر کا سبب یہ ہے کہ یونان کے ڈاک و تار کے ملازمین کی ہڑتال کی وجہ سے تار بھیجنے میں دشواری ہو رہی ہے انھوں نے بلجیم سے آٹھ ہوائی جہازوں اور ڈیڑھ سو کاروں کی درخواست کی تھی لیکن ان میں سے ایک بھی نہیں ملا ڈیڑھ سو جیپ کاروں میں صرف تیس ملی ہیں۔ انھوں نے بلجیم کے اٹھاون مشاہدین مانگے تھے لیکن صرف ۱۸ آئے ہیں۔ فرانس کے ایک سو پچیس مشاہدین میں سے پچاس نے اپنی آمد کی اطلاع دی ہے۔

یہودی عرب پناہ گزینوں کی واپسی کے خلاف ہیں

لندن: ۲ اگست۔ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کا برطانیہ کی درخواست پر آج لیک سکسس میں ایک خاص جلسہ ان پانچ [illegible] کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے ہو رہا تھا جو ۲۶ جولائی کو یروشلم میں گرفتار ہوئے تھے! اور جن پر یہودی اب جاسوسی کے الزام میں مقدمہ چلا رہے ہیں۔ کونسل میں ان یہودیوں کے حال زار پر بھی غور ہوگا جو بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور ان تین لاکھ یہودیوں کے معاملہ پر بھی جن کو فلسطین کی جنگ نے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا ہے خیال ہے کہ برطانوی نمائندہ سر الگزنڈر کیڈ وگن کہیں کہ یہ معاملہ نہایت اہم ہے اور اس سے بین اقوامی امن و تحفظ پر اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔

متحدہ اقوام کے مقرر کردہ ثالث کاؤنٹ برناڈٹ کل شرق اردن کے پایہ تخت عمان آئے ہیں۔ اور آج پھر عربوں کے معاملہ اور یروشلم کو غیر فوجی بنانے کے منصوبہ پر شاہ عبداللہ سے گفتگو کر رہے ہیں۔ کاؤنٹ برناڈٹ نے جو عربوں اور یہودیوں کے صدر مقاموں کا چھ دن کا دورہ کر رہے ہیں۔ نامہ نگاروں کو بتایا کہ عربوں اور یہودیوں نے یروشلم کو غیر فوجی بنانے کے اصول کو مان لیا ہے انھوں نے کہا کہ میں اس بات پر تلا ہوا ہوں کہ غریب بے خانماں پناہ گزینوں کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کیا جائے خیال کیا جاتا ہے کہ اسرائیلی نمائندے لیک سکسس میں برطانوی نمائندے کے بیان کے جواب میں برطانیہ پر یہ الزام عائد کریں گے کہ اس نے قبرص میں کئی ہزار یہودی پناہ گزینوں کو روک رکھا ہے۔

یہودی عرب پناہ گزینوں کے فوراً اپنے وطن واپس بلائے جانے کے فوجی۔ سیاسی۔ اور معاشی وجوہ کی بنا پر خلاف ہیں۔ اس کا اظہار اسرائیل کے وزیر خارجہ موسیو موسیٰ شرطاق نے کیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ضرور ہے کہ عربوں کو واپس بلا یا جائے لیکن جب کہ عرب ریاستیں [illegible] جنگ شروع کرنے کی دھمکیاں دے رہی ہوں جافہ اور حیفہ جیسے اہم فوجی مرکزوں میں عربوں کی بڑی تعداد کو [illegible]

بنصر اللہ و فتح قریب

جمال پرستی قوم کی موت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہفتہ وار صدا کانپور

جلد ۴ ۔ کانپور شنبہ ۷ اگست ۱۹۴۸ء ۔ نمبر ۳۲

مارشل اسٹالن سے مغربی ایلچیوں کی ملاقات

ماسکو ۳ اگست آج معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تینوں مغربی طاقتوں کے ایلچیوں نے مارشل اسٹالن سے دو گھنٹے کی ملاقات کے بعد یہاں سے اپنی حکومت کو جو رپورٹ کل رات کو بھیجی ہیں ان کے جواب میں اب وہ اپنی حکومتوں کی ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں۔ روسی وزیر اعظم سے برطانیہ، فرانس، اور امریکہ کے ایلچیوں کی ملاقات کریملین میں مقامی وقت کے حساب سے ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک رہی۔ جرمنی کے مسئلہ پر بڑھتے ہوئے اختلافات کے سلسلہ میں چار طاقتی گفتگو کی طرف یہ پہلا بڑا اقدام تھا۔ کریملین سے رخصت ہوتے ہوئے مسٹر فرینک رابرٹ برطانیہ سفیر والٹر بیڈیل اسمتھ امریکہ، اور سفیر واٹس چیٹیگو فرانس نے رازداری کا وہ پردہ ہٹانے سے انکار کر دیا۔ جو ان کے ارادوں پر پڑا ہوا ہے۔ لیکن اتنا ضرور کھلے کہ انھوں نے اپنی حکومتوں کو فوراً ہی رپورٹ روانہ کر دی ہیں۔

وہ بظاہر خوش خوش امریکی سفارت خانہ میں چلے گئے جہاں کریملین جانے سے تین گھنٹہ پہلے بھی ان کی یہاں تک خفیہ بیٹھک ہوئی تھی۔ سفارت خانہ میں برطانی وزیر مسٹر جاخرے ہیرسن اور امریکی چارج ڈی ایرس مسٹر نوائے جاہلز بھی ان سے جا ملے۔

مارشل اسٹیلن سے یہ ملاقات ماسکو میں ایلچیوں کے پہنچنے کے پانچ روز بعد اور روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف کے نہایت تعجیل کے ساتھ ماسکو واپس آنے کے دو دن بعد ہوئی ہے خبر آئی تھی کہ تینوں مغربی نمائندے جب موسیو مولوٹوف سے پہلی بار ملنے گئے تھے۔ اس وقت وہ شہر میں موجود نہیں تھے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کریملین میں مارشل اسٹالن سے جو ملاقات ہوئی اس میں موسیو مولوٹوف اور جرمنی میں روس کے کمانڈر انچیف مارشل لیلی سوکولوسکی بھی موجود تھے۔ رائٹر کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ لندن کے مشاہدین کے قول کے مطابق مارشل اسٹالن کے ایلچیوں کا خیر مقدم کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ روس بین الاقوامی صورت حال پر از سر نو چار طاقتی گفت و شنید کا خواہشمند ہے۔

برطانی دفتر خارجہ بالکل خاموش ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ مغربی ایلچیوں نے موسیو مولوٹوف سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ مارشل اسٹالن سے کیا کہیں گے۔ موسیو مولوٹوف نے مارشل اسٹالن سے یہ باتیں ضرور بتائی ہوں گی۔ اور مارشل اسٹالن نے یہ ضرور محسوس کیا ہوگا کہ ایلچیوں کی تجویزیں گفتگو کی بنیاد بن سکتی ہیں۔

لندن کے مشاہدین کا خیال ہے کہ نئی چار طاقتی گفت و شنید کے اعلان سے پہلے خوب مول تول ہوگا اور مباحثہ میں بڑی ضد سے کام لیا جائے گا پھر بھی ماسکو میں جتنی کامیابی ہو چکی ہے۔ اس کو حوصلہ افزا سمجھا جا رہا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ مغربی طاقتیں اس چار طاقتی گفتگو پر تبھی تیار ہوں گی جب ان کو یہ اطمینان ہو جائے گا کہ برلن میں ان کی پوزیشن پر کوئی آنچ نہیں آئے گی اور چاروں حکومتیں صدق دل سے سمجھوتہ کی کوشش کریں گی، اور گفتگو کو محض مباحثہ کے نکتے نکالنے میں نہیں صرف کریں گی۔

ایجنڈے کی تفصیلات اور مغربی جرمنی اور برلن کے درمیان ذرائع رسل و رسائل کی بحالی کے متعلق پہلے ابتدائی باتیں طے ہو جائیں گی۔ یہاں خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً ان دونوں باتوں کا ذکر ماسکو کی گفتگو میں آیا ہوگا۔

محسوس کیا جاتا ہے کہ ان باتوں کا تصفیہ ہو جائیگا۔ کیونکہ چاروں بڑی طاقتوں میں سے کوئی بھی اس بحرانی صورت حال کو پر امن طور پر حل کرنے کی اس رہی سہی آخری امید کو ختم کرنے کی ذمہ داری لینے کے لئے نہیں تیار ہوگا۔

حیدرآباد کے قضیہ کی داستان

معلوم ہوا ہے کہ وزارت ریاست ہند اس ہفتہ کے آخر میں حیدرآباد پر ایک وہائٹ پیپر شائع کرنے والی ہے خیال ہے کہ دستاویز میں ہندستان اور حیدرآباد کی گفت و شنید اور موجودہ تعطل کے متعلق داستان درج ہوگی۔ دستاویز میں سابق گورنر جنرل لارڈ ماونٹ بےٹن کا آخری ٹیلیگرام بھی شامل ہوگا جس میں انھوں نے نظام کو مشورہ دیا تھا کہ ہندوستان سے الحاق کر لیں لیکن معلوم نہیں کہ حکومت نظام کی جو خط و کتابت حال ہی میں حکومت برطانیہ اور حکومت ہند سے ہوئی ہے۔ وہ بھی اس دستاویز میں شامل کی جائے گی یا نہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ خط و کتابت جو پارلیمنٹ میں حیدرآباد پر مباحثہ ہونے سے پہلے ہوئی تھی۔ تین خطوط پر مشتمل ہے۔ پہلا خط نظام نے برطانی وزیر اعظم کو بھیجا تھا جس میں انھوں نے وزیر اعظم سے درخواست کی تھی کہ ان کے اور حکومت ہند کے قضیہ میں مداخلت کریں۔ نیز ملک معظم کی حکومت سے التجا کی گئی تھی کہ حیدرآباد کو آزاد آبادی کا درجہ عطا کیا جائے۔

دوسرا خط برطانی وزیر اعظم کا نظام کو جواب ہے جو انھوں نے حکومت ہند کی وساطت سے بھیجا تھا۔ اور جس میں کہا جاتا ہے کہ مسٹر اٹیلی نے اس معاملہ میں مداخلت کرنے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا ہے۔ اور نظام کو پند و مشورہ دیا ہے کہ ہندوستان سے الحاق کر لیں اور ریاست میں ذمہ دار حکومت قائم کریں جس کے قواعد و ضوابط اور درجہ کے متعلق تفصیلات بعد میں حکومت ہند کے ساتھ گفت و شنید کے ذریعہ طے ہو سکتے ہیں۔

تیسرا خط وہ ہے جو مسٹر اٹیلی نے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو لکھا ہے پنڈت نہرو نے اس خط کا جواب دیا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے پارلیمنٹ کے مجوزہ مباحثہ کی موزونیت پر اظہار رائے کیا ہے۔ یہ مباحثہ اس کے بعد ہو بھی چکا ہے۔

پاکستان کی دو رخی پالیسی

پانیر کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع ہے کہ دہلی میں ہر شخص کشمیر کی جنگ میں پاکستان کی شرکت کا اعتراف اور وزیر اعظم اٹیلی کا نظام اور حکومت پاکستان کو جواب پر گفتگو کرتا نظر آ رہا ہے۔

باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اس درمیان وزیر اعظم اٹیلی، نظام اور وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان کافی خط و کتابت ہوئی معلوم ہوا ہے وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر اٹیلی کے رویہ کو پسند کیا ہے۔

جہاں تک حیدرآباد کا تعلق ہے حکومت ہند کا خیال ہے کہ باہری طاقتیں حیدرآباد کو بہکائے ہوئے ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ پاکستان حیدرآباد کو ہندوستان سے مقابلہ کے لئے اکسا رہا ہے۔ رہا کشمیر کا معاملہ وہ حیدرآباد کے مسئلہ سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے کہ پاکستان نے کشمیر کی جنگ میں اپنی شرکت کا اقرار کر لیا ہے۔ تو پھر کسی مزید تحقیقات کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی اس لئے کہ کشمیر کمیشن ابھی کو معلوم کرنے آیا تھا کہ ہندوستان نے پاکستان پر جنگ میں شرکت کا جو الزام لگایا تھا وہ صحیح ہے یا غلط اس کے علاوہ اب دوسرا سوال ہوتا ہے کہ اگر پاکستان ہندوستان کے خلاف جنگ کر رہا ہے تو پھر اس کا یہ رویہ کہاں تک صحیح ہے کہ وہ تجارتی اور دوسرے معاملات کے متعلق دوستانہ سمجھوتے ہندوستان سے کر رہا ہے۔ اگر پاکستان، ہندوستان سے کھلم کھلا جنگ کر رہا ہے اور حیدرآباد کو بھی ہندوستان کے خلاف جنگ پر آمادہ کر رہا ہے تو پھر ان دوستانہ سمجھوتوں کے کیا معنی؟ اور حکومت ہند اس رویہ کو کب تک برداشت کر سکتی ہے؟ معلوم ہوا ہے کہ کابینہ کے بعض ممبران اس کے متعلق بہت سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔

ریلوے بورڈ کا اعلان

حکومت ہند کے ریلوے بورڈ نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں اس تنازعہ پر روشنی ڈالی ہے جو جودھپور ریلوے سندھ سکشن پر حکومت پاکستان سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

حکومت جودھپور وزیر ہند کے معاہدہ کرنے کے مطابق سندھ سکشن ریلوے کا غیر منقسم ہندوستان میں بندوبست کرتی تھی۔ اب تقسیم کے بعد سندھ سکشن پاکستان کا حصہ ہو گیا ہے معاہدہ میں یہ شرط تھی کہ وزیر ہند بارہ مہینے کے نوٹس پر اس سکشن کا بندوبست اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ پاکستانی نمائندے کے ایما پر یہ نوٹس گذشتہ سال جولائی میں دیا گیا تھا۔ بعد کو حکومت پاکستان نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس ریلوے سکشن کو وہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء سے پہلے اپنے قبضہ میں کر لے۔

۲۶ جولائی کو جودھپور ریلوے کے جنرل منیجر نے جودھپور سے حیدرآباد سندھ جانے والی کچھ گاڑیوں میں کمی کر دی کیونکہ اجازت نامہ حاصل کر کے ہندوستان کی سرحد میں داخل ہونے کی وجہ سے اتنے مسافر نہ ملتے تھے کہ یہ گاڑیاں قائم رکھی جائیں۔ اس پر پاکستان نے نہ صرف جودھپور آنے والی گاڑیوں کو روک لیا۔ بلکہ اس اسپیشل ٹرین کو بھی روک جو سندھ سے ہندو پناہ گزین کو ہندوستان لا رہی تھی۔ اور سندھ سکشن کا معائنہ کرنے کے لئے پاکستان ریلوے کا مخصوص عملہ بھیجا۔ ان لوگوں نے میرپور خاص کے اسٹیشن اور کنٹرول آفس پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ اور حکومت جودھپور کا جو ریلوے عملہ تھا۔ اس کو ہٹا کر اپنا عملہ مقرر کر دیا اور حکومت جودھپور کے ریلوے عملہ کو پاکستان میں روک لیا۔ انھوں نے ۱۶ لاکھ کا سامان اپنے قبضہ میں کر لیا اور جودھپور کو کوئی ادائگی اب تک نہیں کی۔

مسٹر زبیری نے کراچی میں اس کے متعلق ایک صحافتی کانفرنس میں یہ بیان دیا تھا کہ ۵۰ لاکھ روپیہ امپریل بنیک جودھپور میں ان چیزوں کی ادائگی کے لئے جمع کر دیا گیا تھا لیکن یہ بیانات غلط ہے۔

اب تمام گاڑیاں بند پڑی ہوئی ہیں۔ اس کی کوئی ضمانت نہیں دی جاتی کہ اگر کوئی گاڑی حدود پاکستان میں جائیگی تو اس پر قبضہ نہیں کیا جائیگا حکومت ہند بار بار یہ ضمانت دے رہی ہے کہ اگر پاکستان معاہدہ کے مطابق رقم ادا کر دیتا ہے تو پاکستان کو جودھپور تمام ذخائر منتقل کر دے گا۔

کانگریس انتخابات

صوبہ کی کانگریس کمیٹی نے کانپور کلکٹر گنج وارڈ کے انتخابات کو ناجائز قرار دیدیا ہے۔ آیندہ الکشن تک وارڈ کے کام کو دیکھنے کے لئے سری ہر بھگوان کو سٹی کانگریس کمیٹی نے مقرر کیا ہے۔

خبر ہے کہ گنگا مندی، گمٹی، اور نواب گنج وارڈ کمیٹیوں کے انتخابات جو کہ ۸ اگست کو ہونے تھے وہ ملتوی کر دئے گئے ہیں۔

خبر ہے کہ سٹی کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ اور جنرل سکریٹری کے خلاف صوبہ داری کانگریس کمیٹی میں شکایت دائر کی گئی ہیں

ہندوستانی برادری

۳ اگست کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ سری پری پورنا نند ورما کی صدارت میں مسٹر محمد حبیب اللہ کے بنگلہ پر ہوئی جس میں یہ طے ہوا کہ ایک کلچرل کانفرنس بلائی جائے جس میں تمام مذاہب کے اتحاد کا پروپیگنڈا کیا جائے میٹنگ میں حافظ محمد ابراہیم صاحب کا ایک خط پیش ہوا کہ جس میں مختلف مذاہب میں کام کرنے والوں کے نام طلب کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر ایس این گپتا نے ملک محمد جائسی ہندی شاعر کی زندگی پر ایک عالمانہ مضمون پڑھا۔ غازیپور کے ایم ایل اے سری شری راجی اور غازیپور کے ایک جرنلسٹ سری سری کرشن جی جم...

آئینہ کانپور

عید مبارک

ماہ رمضان المبارک قریب الاختتام ہے اور اگر ۲۹ کا چاند ہوا تو سنیچر ورنہ اتوار کو عید ہوگی اور نماز عیدگاہ میں ٹھیک ۱۰ بجے ہوگی۔ ہم اپنے تمام ناظرین اور مسلمانوں کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عید ایٹ ہوم

کانگریس سیوا سماج کمیٹی حلقہ توپ خانہ بازار کی طرف سے عید کی خوشی میں کمیٹی کی طرف سے محلہ کے ہر طبقہ اور شہر کے معززین کو ایک شاندار ایٹ ہوم پی ان ایس ڈی بھون میں عید کے دوسرے دن (اتوار یا سوموار) دیا جائے گا۔

تلک جینتی

یکم اگست کو آنجہانی لوکمانیہ تلک کی برسی کے سلسلہ میں شام کو تلک ہال میں ایک جلسہ ہوا اور لوکمانیہ تلک کی زندگی پر متعدد مقررین نے روشنی ڈالی۔

لٹیروں کا گروہ

چلتی گاڑیوں میں اور ریلوے گوداموں سے مال چرانے والے ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جس میں ۶۰ آدمی بتائے جاتے ہیں ساس میں سے اس وقت تک پولیس نے ۵ آدمی گرفتار کر لئے ہیں جس میں ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس بی بی سی آئی ریلوے گودام کے دو کلرک اور واچ اینڈ وارڈ محکمہ کے ۱۲ آدمی ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۳۱ جولائی کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ سری جنگ بہادر چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا جس میں مختلف سب کمیٹیوں کا انتخاب ہوا۔ ہر کمیٹی میں ۸ ممبر بورڈ کے اور ۴ ممبر باہر سے لئے گئے ہیں ہری رام داس دولا دے مصرا سینیر وائس چیرمین اور سری مرلید کھو کوریل جونیئر وائس چیرمین منتخب ہوئے ہیں۔

جعلی ضمانتیں

جعلی ضمانتیں داخل کرنے والوں کے گروہ کی مزید تفتیش کے سلسلہ میں ایک اور وکیل ایک اہلمد اور دو دوسرے آدمیوں کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ یہ لوگ ملزمان سے کثیر رقم لے کر جعلی ضمانتوں پر ان کو رہا کرا دیتے تھے۔ اس وقت تک دو وکیل دو اہلمد دو چپراسی اور بعض دوسرے لوگ گرفتار ہو چکے ہیں۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۱۶ —— دفعہ ۲۷

پھکڑی عرف فقیرے ۔ مدعی

بنام اکبر علی وغیرہ مدعا علیہ

پھکڑی عرف فقیرے ولد بھگوا ندین قوم کائیتھ ساکن قصبہ دیوہا پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعی

بنام ۱۔ اکبر علی ولد سخاوت علی ۲۔ باور علی ولد رجب علی۔ ۳۔ حیدر علی ولد رجب علی۔ ۴۔ محمد علی ولد واحد علی۔ ۵۔ نصرت علی ولد واحد علی ۶۔ انور علی ولد واحد علی اقوام مسلمان ساکنان قصبہ دیوہا پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔ مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ ماہ اگست ۱۹۴۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

۱۶ سو مزدوروں کو نوٹس

جے کے جوٹ مل کے ۱۶ سو مزدوروں کو جواب دے دیا گیا ہے کیونکہ کچا سامان نہیں مل رہا ہے اور کوئی کام نہیں ہے لیکن مزدور یہ کہتے ہیں کہ یہ بہانہ ہے۔ کچا سامان فروخت کر دیا گیا ہے۔ لیبر کمشنر اس معاملہ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔

اسٹوڈنٹ ہڑتال

۵ اگست کو اسکولوں کے لڑکوں نے اضافہ فیس کے پروٹسٹ میں ہڑتال کی۔

یوم آزادی

سری شنکر داد دیو جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کانپور تشریف لا کر ۱۵ اگست کو یوم آزادی شریک ہونا منظور فرما لیا ہے۔ پروگرام میں پربھات پھیری۔ کانگریس والنٹیروں کا اجتماع قومی جھنڈے پھیرانے لڑکوں میں مٹھائی تقسیم کرنا شامل ہے۔ اس موقعہ پر روشنی بوجہ مہاتما گاندھی کے ماتم کے نہیں کی جائے گی۔

پٹرول چوری

بلا پرمٹ کے ۵ ڈرم پٹرول لیجاتے ہوئے ایک موٹر نیا گنج میں پولیس کانسٹبل نے گرفتار کی لیکن گاڑی والوں نے کانسٹبل کو گاڑی کے اندر گھسیٹ کر موٹر چلا دی یہی موٹر مول گنج میں پھر پولیس نے روکی اور گرفتار کانسٹبل نے شور مچایا اور موٹر گرفتار کر لیا گیا۔ موٹر کے ڈرائیور اور دوسرے شخصوں پر پٹرول کی چوری اور پولیس کانسٹبل کے اغواء کا مقدمہ چلایا جائے گا۔

اسمبلی کے انتخابات

شاہ عزیز احمد الکشن آفیسر کان پور نے ایک پریس نوٹ میں پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ ووٹر لسٹ کی تیاری میں سرکاری آدمیوں کی امداد کریں۔ یو پی لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخاب کی ووٹر لسٹ تیار ہو رہی ہے۔ سرکاری ملازم گھوم گھوم کر جانچ کریں گے۔ ۲۰ سال تک عمر کے مرد اور عورت ووٹر بن سکتے ہیں۔

ثالثی منظور کر لی

گورنمنٹ صوبہ نے جے کے کاٹن مل کے جھگڑے کے ثالثی منظور کر لی ہے۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۸ء کو فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

इत्तिलानाम बनाम रेसपान्डेन्ट मशअर इत्तिला तारीख मुक़र्ररह समाअत अपील बअदालत श्री सिवील जज महोदय मु० सुलतान पुर

दीवानी मुक़द्दमा अपील न० ७३ सन् १९४८ ई० मुरली धर सिंह वग़ैरह अपीलन्ट बनाम राम नरेश सिंह वग़ैरह, रेसपान्डेन्ट अपील बनाराज़ी फ़ैसला अदालत मुनसफ़ी शुमाली मुकाम सुलतान पुर मुवर्रखा ५ माह अप्रैल सन् १९४८ ई० बनाम लाल बहादुर सिंह वल्द राम नरेश सिंह साकिन मौज़ा जंजर परगना अन्नेद मऊ - - - - - जि० सुलतान पुर बासदेव तेवारी वल्द बल्लू तेवारी साकिन मौज़ा कटरा चुन्पू पुर परगना अन्नेद मऊ जि० सुलतान पुर मुत्तिला हो कि अपील बनाराज़ी डिग्री मज़कूर इस मुक़द्दमा में मुसम्मी अपीलान्ट ने पेश किया और वह इस अदालत में दर्ज रजिस्टर हुआ और अदालत ने तारीख़ १८ माह अगस्त सन् १९४८ ई० वास्ते समाअत इस अपील के मुक़र्रर की है। और अगर ख़ुद आप या आप के वकील या कोई और शख़्स जो क़ानूनन आप की तरफ़ से अपील हाज़ा में जवाब व सवाल करने का मिजाज़ हो हाज़िर न आयेगा तो उसकी समाअत और तजवीज़ आप की ग़ैर हाज़री में एक तरफ़ा की जायगी आज बतारीख़ १९ जुलाई सन् १९४८ ई० मेरे दस्तख़त और मुहर अदालत से जारी किया गया!

बहुकुम मुनसरिम अदालत सिविल जजी सुलतान पुर

मु० अदालत

سبدِ گل

حکومت یو۔پی نے ایک کمیٹی اس غرض سے بنائی ہے کہ تاکہ وہ فارسی قانونی اور انتظامی اصطلاحوں کی جگہ سنسکرت کی اصطلاحیں وضع کرے۔ اس کمیٹی سرگروہ پروفیسر وہرم دیر ہیں۔ جو اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ قدیم سنسکرت ادب کی ورق گردانی میں معروف ہیں۔ سمرتیوں اور کوٹلیا کی ارتھ شاستر کا خاص طور سے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ ایک معاصر نے خبر دی ہے کہ۔

پروفیسر ویر کا خیال ہے کہ فارسی اور دوسری آریائی زبانوں کے الفاظ بھی سنسکرت ہی سے لئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ وکیل کو لیجئے یہ لفظ ویری سے لیا گیا ہے۔ اسی طرح کلام اور بالکل سنسکرت الفاظ ہیں۔ پروفیسر دہرم دیر کا خیال ہے کہ فارسی زبان مشکل اس لئے نظر آتی ہے کہ اس میں عربی کی آمیزش ہو گئی ہے۔ اگر عربی کو فارسی سے الگ کر دیا جائے تو فارسی بھی ہندی یا بنگالی کی طرح سنسکرت کی ایک ورنیکلر بن جائے گی۔

پروفیسر صاحب نے عربی الفاظ کی غربت کو بہت تگڑی دلیل سے ثابت کر دیا ہے۔ اور اس لئے ہم بھی یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اگر عربی الفاظ کی فارسی زبان میں آمیزش نہ ہوتی تو آج فارسی کی جان بخشی ضرور ہو جاتی لیکن ہاں ایک بات ہے پروفیسر صاحب نے فارسی کے جو دو لفظ وکیل اور کلام مثال میں پیش کئے ہیں۔ وہ دونوں کے دونوں عربی کے الفاظ ہیں۔

ایک پاکستانی معاصر نے پاکستان میں مہاجرین کی حالت بیان کی ہے۔

"رمضان شریف کی آمد پر مہاجرین کو کھانڈ اور تیل ملنے کی امید تھی لیکن جب وقت آیا تو ان کو شکم پری کے لئے اناج تک نہیں ملا۔ غلہ کی گرانی و کمیابی انتہا تک پہونچ گئی ہے۔ اور بیچارے پناہ گزین جو اس قدر مہنگا غلہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے دیہات میں گداگروں کی طرح دربدر بھٹکتے پھرتے ہیں کہ کہیں اناج مل جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ زمینداروں کے پاس اناج نہیں، اناج کے تو بڑے بڑے اسٹاک موجود ہیں لیکن وہ روپیہ کے دو سیر سے کم پر بیچنے کو تیار نہیں ان حالات میں مہاجرین کی حالت بہت نازک ہے۔"

ایک دوسرے پاکستانی معاصر نے یہ خبر فرحت اثر سنائی ہے ایک بہت دلچسپ تقریب لاہور کے دو مقامی مہاجروں (یعنی وہ مقامی مسلمان جنھوں نے اپنے کسی عزیز وزیر یا سرکاری افسر کی عنایت سے مہاجرین کی جائدادیں اپنے نام الاٹ کرائی ہیں) نے منائی۔ انھوں نے بہت دھوم دھام سے گڑیا گڈے کا بیاہ رچایا۔ ایک مولوی کو بلا کر شریعت کے مطابق نکاح کی رسم ادا کی گئی۔ رضائے دولہا دولہن کے بجائے ان کے مالکوں سے حاصل کی گئی۔ یہ تقریب ماڈل ٹاؤن میں ہوئی۔ بڑے بڑے افسر اور رئیس اس میں شامل ہوئے۔ دعوتیں ہوئیں۔ ناچ مجرا ہوا۔ چند گھنٹے ہاؤ ہو کے ساتھ کٹ گئے۔ آخر مہمان والدین کو مبارکباد اور "جوڑے" کو درازی عمر کی دعا دے کر رخصت ہو گئے۔

۳۔ ٹھیکہ پر بیچنے والی تمام دوکانیں صوبائی حکومت کی جانب سے مقرر کی ہوئی قیمتوں سے زائد قیمت پر نہ بیچ سکیں گی۔ مرکزی حکومت زائد سے زائد قیمت کا ایک معیار مقرر کر دے گی۔

۸۔ مرکزی صوبائی ریاستی حکومتوں کو دوکانداروں کے کپڑے کو مناسب قیمت پر خرید لینے اور ضبط کر لینے کا اختیار ہوگا۔ یہ اختیار اس لئے دیا گیا ہے تاکہ ذخیرہ اندوزی وغیرہ کی روک تھام ہو سکے۔ ۹۔ اگرچہ اس کنٹرول اسکیم پر عمل درآمد کی ساری ذمہ داری صوبائی اور ریاستی حکومتوں پر ہوگی لیکن مرکزی حکومت اس کے لئے ایک عملہ بھی مقرر کرنے والی ہے۔ مرکزی حکومت کو اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا اختیار دے جائیں گے۔ ۱۰۔ یہ ظاہر ہے کہ ملوں سے سرکاری قیمت پڑا ہوا کپڑا بازار میں آنے تک کچھ وقت لگیگا۔ اس درمیان وہ کپڑا جو تھوک اور خوردہ فروشوں کے پاس ہے ۱ے ۵و ۳۱ اکتوبر تک فروخت کر سکتے ہیں۔

ادبِ لطیف

انتم یاترہ

(از جناب چتین کمار صحت اگر لاہور)

مجھے اب جانا ہے — یہاں سے دور — ایک نئی نگری کو۔۔۔۔ اپنے پیتم سے ملنے کے لئے۔ میرے نینوں میں ان کی انی سندرچھبی۔۔۔۔ اور من میں آشاؤں کا ایک اتھاہ سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ کاش کسی کے مدھ بھرے بول سننے کو دیاکل ہیں۔۔۔ اور وہاں۔۔۔۔ انھیں آپ بیتی سنانے کے لئے بیقرار ہو رہی ہے

گھر کے سامنے۔۔۔۔ پیپل کے پیڑ کے نیچے۔۔۔۔ چار کہار میری ڈولی لئے کھڑے ہیں۔۔۔۔ ہی تو نے جا ہیں گے مجھ کو۔۔۔۔ یہاں سے دور۔۔۔۔ ایک نئی نگری کو! مگر تم سب خاموش کیوں ہو۔۔۔۔ کچھ بولو تو سہی۔۔۔۔ اچھا! نہ بولو۔ لیکن تمہاری سسکیوں کی آواز تو سن رہی ہوں میں۔۔۔۔ شاید سوگ منا رہے ہو تم۔۔۔۔ میرے بچھڑنے کا۔۔۔۔ مگر غیر جگہ تھوڑے ہی جا رہی ہوں۔ وہ تو میرا اپنا گھر ہے۔۔۔۔ میرے پیتم کا گھر۔

آج خوشی کا دن ہے۔۔۔۔ تمھیں بھی تو منگل منانا چاہیئے۔۔۔۔ تمہاری بھی اپنے اصلی گھر جا رہی ہے۔۔۔۔ مگر ہاں ذرا جلدی کرو۔ ان کے ملنے کا سنجھ اوسر بیتا جا رہا ہے۔ وہ میری راہ دیکھ رہے ہوں گے اور ماں! تم کس طرف بیٹھی ہو۔۔۔۔ میری مانگ میں سندھور ڈالو نہ۔۔۔۔ مجھے اشیرباد نہ دوگی۔ کیا؟ مجھے سندر زیوروں اور بھڑکیلے لباس سے اچھی طرح سجا دو۔ مجھے پیتم کے گھر جانا ہے۔۔۔۔ اس شبھ دن کا تو راہ دیکھ رہی تھی میں کئی برسوں سے۔ اور آج ان سے مل کر ایک ہونے جا رہی ہوں۔۔۔۔ ایک شریہ ایک پران

زندگی کی دوڑ (بقیہ صفحہ ۳)۔

جلد آیئے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ ابا جان کسی کام سے لکھنؤ گئے ہیں۔"

میں نے دیکھا شاید اس بندھن سے میں آزادی نہیں پا سکتا۔ جلدی جلدی کپڑے پہنے اور ملازم کے ساتھ چل دیا۔

میں نے دیکھا وہ اطمینان سے بستر پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کی سوکھی ہوئی لٹیں رخساروں پر لہرا رہی تھیں۔ مجھے دیکھ کر اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دیکھا معمولی سا بخار تھا۔ میں نے رخساروں سے لٹیں ہٹا دیں۔ وہ میری طرف بے مقصد دیکھنے لگی۔

میں نے کہا کیا ہوا ہے نجمیں۔

کل رات جب آپ یہاں سے گئے تب ہی سے یہاں درد ہوتا ہے۔ ہلکا سا ادھر۔ اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ سینے کے بائیں طرف رکھے۔

"ڈاکٹر بلاؤں"

جی نہیں۔ "ڈاکٹر کو طلب کیا ہے"

"پھر؟"

"بس آپ یہیں میرے پاس بیٹھیں رہیں۔ مجھے سکون ہوگا۔" میں کرسی کھینچکر اس کے قریب بیٹھ گیا میں صبح سے شام تک بیٹھا تھا۔ شام ہو گئی اور رات بھیگ چلی۔ رات کو بھی۔۔۔ نجمہ کی حالت کافی اطمینان بخش ہو چکی تھی۔ وہ میٹھی نیند سو رہی تھی۔ آدھی رات کو گھر روانہ ہوا۔ میرے دماغ میں ہزاروں خیالات گردش کر رہے تھے۔ سڑک پر دو چار کتے۔ بڑی زور سے چلا چلا کر پرسکون فضا کو چیلنج دے رہے تھے۔

اس رات مجھے نیند نہ آئی جیسے کوئی سوئیاں چبھو رہا تھا صبح میں نے طے کیا کہ اگر مجھے جینا ہے تو یہ شہر چھوڑنا پڑے گا۔ مجھے تنہائی اور خلوت پسند زندگی سے عشق تھا۔ ممکن ہے کہ خلوت پسند زندگی خشک و بے مزا ہو۔ لیکن اسمیں خودکشی کی خواہش نہیں ہوتی۔

میں نے نوکر کو سامان باندھنے کی ہدایت کی اور سوچا کہ ایک بار نجمہ سے مل لوں۔ دیکھا تو اس کی حالت بہت اچھی تھی۔ وہ باغ میں لیٹی تھی۔

عالمِ نسواں

عورت اور پردہ

(محترمہ طاہرہ بانو ادیب عالم)

عہد وحشت کے بعد انسان کی زندگی ارتقاء اور تہذیب کی جانب تیز رفتاری سے بڑھنے لگی انسان نے اپنے لئے نئے نئے انکشافات کئے اور اپنی زندگی کو زیادہ آرام دہ اور مہذب بنانے کے لئے رسم و رواج کی داغ بیل ڈالی تمدن کی تہذیب و تمدن سیاسی و معاشی اصلاح پہلوؤں پر غور کیا جانے لگا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ابتدائی دور کا انسان عام جانوروں کی طرح ننگا رہتا تھا۔ برہنگی میں جب اس نے سخت قسم کے عیوب پائے تو اسے پہلے اپنی پوشاک کا خیال ہوا اور اپنے جسم کو ڈھانپا اس لباس یا جسمانی پردے نے از خود کئی اصلاحات کیں چنانچہ عہد وحشت سے آج تک کتنے عہد گذرے لیکن انسان اپنے جسمانی پردے کے بارے میں برابر غور و فکر کے ساتھ تبدیلیاں کرتا رہا۔

انسان کی جی طاقت کے پروان چڑھتے چڑھتے ہزاروں ہمصر شکل ہدایات اور درس تدریس اپنے نورانی ہاتھوں میں لئے ہوئے آئے اور انھوں نے وقتاً فوقتاً انقلابی نظام پیش کئے۔ اور پرانے اصول نئے اصول کو جگہ دینے لگے۔ اس ذہنی اور روحانی انقلاب نے جو مذہب کے نام پر ہوا۔ بیشتر اصلاحات پیش کیں عورت بھی برابر مذہب کا مرکز بنی رہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر جو اسلامی قوانین میں عورتوں کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اتنا سخت اور جارحانہ نہیں جتنا کہ ہندوستان میں موجود ہے۔ بلکہ خاص قسم کی ضرورتوں پر مسلمان عورتوں نے مردوں کے لئے میدان جنگ میں وہی خدمات تقدس اور صفائی قلب کے ساتھ انجام دیں جو آج یورپ اور امریکہ کی ایک سے سترا کہ عورتیں کر رہی ہیں۔

(باقی آئندہ)

میں نے پوچھا "کیوں اچھی ہو"

اس نے کہا۔ جی ہاں اچھی ہوں۔

پھر اس نے ایک کرسی پر مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"میں یہ شہر چھوڑ رہا ہوں۔ میں نے کہا۔

وہ چونکی۔

"شہر چھوڑ رہے ہیں"

"ہاں"

"کیوں"

کیونکہ مجھے جینا ہے۔

"جینا ہے کیا مطلب"

مجھے بے کیف دوڑ پسند ہے۔

"تو"

یہاں کی میری زندگی میں آجکل طوفان آیا ہوا ہے۔ اس سے آزادی حاصل کرنے کے لئے شہر چھوڑ رہا ہوں۔

"اس طوفان کا سبب"

"تم"

وہ چونکی اور مایوسانہ لہجے میں بولی "اُف" اس کی آنکھیں گئیں۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد بولی لیکن آپنے یہ بھی سوچا کہ مجھ پر کیا گذرے گی۔

"نہیں"

میں آپ کو کیوں کر روک سکتی ہوں" اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے لیکن میں نے محسوس کیا کہ یہ آنسو میری زندگی کی دوڑ کو نہیں روک سکتے۔

کئی سال ہوئے حسن اتفاق سے نجمہ کو مغل سرائے اسٹیشن پر دیکھا اور مشکل پہچان سکا۔ اس کا وہ چہرہ یا خوبصورت بدن بالکل بھدا ہو چکا تھا۔ وہ ضرورت سے زیادہ فربہ اندام ہو چکی تھی۔ بازوؤں کا گوشت ڈھیلا پڑ چکا تھا۔ اس کی نشیلی آنکھیں نہ جانے کہاں غائب ہو چکی تھیں۔ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا جس کی آنکھوں پر چشمہ لگا ہوا تھا تین بچے تھے۔ ایک گود میں کوئی سال بھر کا۔ اور دو اس کے موٹے جسم سے چپکے ہوئے امی امی کر رہے تھے۔

یہ منظر دیکھ کر مجھے یہ محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے دل پر ضرب کاری لگائی۔ یہ بھی تو انسان کی ایک کمزوری ہے

بچوں کی دنیا

استقلال

(از سعیدہ قیصرہ صاحبہ)

خداوند کریم نے اس لفظ "استقلال" میں جو جادو بھر دیا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ اس کو اپنی زندگی کے تلج کا اصول بنا لیا جائے۔ یہی وہ عزم محکم کی بغیر متزلزل یافتہ صورت تھی۔ زنازک سے نازک لمحوں پر یہی لوگوں نے اسی جوہر بے بدل کی بدولت کامرانی حاصل کی۔ آیئے دیکھئے اس پہاڑی سلسلہ کے دامن میں جو چٹیل میدان ہے کچھ خیمے نظر آ رہے ہیں چلئے دیکھیں وہاں کیا ہو رہا ہے۔ ارے تو یہ کیسے لوگ ہیں۔ کہ اس ریگستانی مقام میں جہاں سب کے سب تباہ حال ہو گئے ہیں۔ اپنے ایک ساتھی کی تلاش میں ہیں تاکہ اسکو ختم کر دیں۔ آخر کیوں؟ چلو اس پہرہ دار سے پوچھیں کیوں بھئی جوان تم بتا سکتے ہو کہ یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس قدر برگشتہ خاطر کیوں ہیں؟ اور ان کے یہاں ٹھہرنے کا مقصد کیا ہے۔

پہرہ دار۔ سنو بھائیو یہ فوج نپولین بوناپارٹ شہنشاہ فرانس کی ہے۔ اس نے قریب قریب سارے یورپ پر قبضہ کر لیا ہے لیکن اس کی ہوس ملک گیری کو چین نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ مارے مارے پھرتے پھرتے تنگ آ گئے ہیں۔ اور آگے نہ بڑھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس فیصلہ سے شہنشاہ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ دیکھئے آج ہماری قسمتوں کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اتنا کہتے ہی پہرہ دار نے شاہی خیمہ کی طرف ایک نظر ڈالی جہاں لوگوں میں ایک شور برپا تھا ہم بھی آگے بڑھے دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تاجدار بغیر کسی سہارا اور ساتھی کے اپنے خیمہ سے نکل آیا۔ اور اپنے سینے کے بٹن کھولکر اور اپنی فوج سے مخاطب ہو کر کہا کہ میرے بہادر و اور فرانس کے جانباز و! میں نے تم کو اچھے اچھے میدانوں میں لڑنے کا حکم دیا تم نے تعمیل کی۔ مگر آج افسوس ہے اس کے بعد شہنشاہ تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گیا اور آسمان کی جانب ٹکٹکی لگا دی۔ اور دفعتہً دو قدم آگے بڑھا۔ اور جوش سے کہنے لگا کہ تم وہی تھے جو اپنے ہمسایوں کی بندوقوں سے اپنے گھروں میں کانپ جایا کرتے تھے۔ آگے بڑھنے تو بڑی بات ہے خود اپنے ملک کی حفاظت تم سے نہ ہو سکتی تھی۔ وہ انسان ہی کیا جو اپنے ملک کی آزادی کی حفاظت نہ کر سکے۔ قدرت نے مجھ کو وسیلہ بنا کر تمہارے جوش کو دار آج وہ وقت لایا ہے کہ بڑھو اور بڑھ کر چار دانگ عالم میں میرے ملک نہیں بلکہ ہم سب کے عزیز ملک فرانس کا نقارہ بجا دو پہاڑ کی ایک ایک چوٹی اور درخت کی ایک ایک ٹہنی پر اس کی عظمت و جلال کے جھنڈے گاڑ دو میں تم سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں تمہاری کثرت سے گھبرا کر نہیں کہ میرے لئے اگر نہیں بڑھتے تو اپنی قوم اور اپنے ملک کی عزت کے لئے آگے بڑھو۔ ورنہ یہیں سے لوٹ جاؤ مگر نہیں تم ایسے نہیں جا سکتے۔ ساری فوج واپس ہو جائے اور ہر سپاہی کی گولی کا ہدف میرا سینہ ہو۔ اس کے بعد تم کو اجازت ہے جہاں چاہو جاؤ۔ اتنا کہا اور گردن جھکا لی۔ فوجی افسروں اور سپاہیوں کی آنکھوں میں آنسو ٹپکنے لگے۔ اور سب نے جوش میں آ کر آواز لگائی کہ شہنشاہ نپولین زندہ باد۔ فرانس پائندہ باد افسروں نے شہنشاہ کے آگے تلواریں سونت کر قسمیں کھائیں کہ شہنشاہ اگر حکم دیگا تو ہم سمندروں میں بھی بے کھٹکے کود جائیں گے۔

میرے عزیز! یہ تھا وہ استقلال کہ جس کی وجہ سے نہ صرف نپولین کو اپنے ارادوں میں کامیابی ہوئی بلکہ فرانس دیگر ملکوں پر بازی لے گیا۔

---

۲ ہے۔۔۔۔ اور وہ سب۔۔۔۔

بستر پر۔ انقلاب۔۔۔۔

زندگی کی دوڑ۔

پردۂ فلم

فلمی دنیا میں آنے سے پہلے

چندر موہن ——— گیٹ کیپر

پی۔ ایچ ڈیسائی ——— وکیل

ایچ۔ بیرکاش ——— محکمہ پولیس

راما سنکل ——— پولیس افسر

کرن دیوان ——— ایڈیٹر

واسطی ——— گورنمنٹ ملازم

ہرلیس ——— پرانی موٹروں کی تجارت

سوشیلا رانی ——— پرائیوٹ سکریٹری

راگنی ——— طوائف

چندو لال شاہ ——— اسٹاک ایکسچینج کا ممبر

چرتی لال ——— عراق کے محکمہ ملٹری میں

کے۔ بی لال ——— کاربوں کے منیجر

جاگیردار ——— ماسٹر

ایم۔ صادق ——— کلرک

مرزا مشرف ——— اسسٹنٹ ایڈیٹر

کے این سنگھ ——— بزنس مین

مظہر خان ——— سب انسپکٹر پولیس

روپ کے شوری ——— گورنمنٹ ملازم

لالہ یعقوب ——— بزنس مین

وکمنالا ——— استانی

نوشاد علی ——— میوزک ٹیچر

غلام حیدر ——— دندان ساز

مجنوں ——— قلی

بدری پرشاد ——— ہارمونیم ماسٹر

شاہ نواز ——— محکمہ جیل میں

غوری ——— ریاست کالے ڈیسی

یعقوب ——— موٹر انجینیر

چارلی ——— کوئلہ کا بزنس

بابو راؤ پہلوان ——— سرکس میں نوکر

درگا موٹا ——— پریس مین

لڈن ——— تھیٹریکل کمپنی میں ایکٹر

پہاڑی سانیال ——— پرائیوٹ سکریٹری

کپڑے کی قیمت اور تقسیم کے متعلق اعلان

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ وزارت صنعت اور رسد جانب سے ذیل کا اعلانیہ کپڑے کے متعلق نئی پالیسی کے بارے میں شائع کیا گیا ہے

موجودہ صورت میں عوام کپڑے کے سلسلہ میں کافی غیر مطمئن نظر آتے ہیں حکومت کے نزدیک اس بے اطمینانی کا سب سے بڑا سبب کپڑوں کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہے۔ اس لئے حکومت ضروری سمجھتی ہے کہ ان پر جلد از جلد قابو حاصل کیا جائے۔

اس مقصد کے لئے کپڑے کی مشاورتی کمیٹی سے حکومت نے مشورہ طلب کیا اس کمیٹی میں تمام مفاد کے لوگوں کو نمائندگی حاصل ہے حکومت نے تمام صوبائی اور ریاستی وزراء اعظم سے اس سلسلہ میں گفتگو کی آخر میں وہ اس نتیجہ پر پہونچی کہ پیداوار اور قیمتوں دونوں پر پوری کنٹرول کے لئے حسب ذیل تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔

۱۔ یہ دیکھنے کے لئے ملوں کی پیداوار میں کمی نہ ہونے پائے اور وہ اپنی اہلیت بھر پیدا کریں۔ ایک عملہ مقرر کیا جائے۔ اس کی نگرانی کرے۔ ۲۔ ملوں سے کپڑے اور سوت کی تیاری کے بعد ان کی قیمت مقرر کر دے گی۔ ٹیرف بورڈ جسے مناسب قیمتوں کے تعین کا کام سپرد کیا گیا ہے اس کی رپورٹ پیش ہونے سے پہلے حکومت عارضی طور پر قیمتیں مقرر کر دے گی۔ ۳۔ ملوں کے موجودہ ذخیروں کو ضبط کر کے ان پر یہ قیمتیں ڈال دی جائیں گی ۴۔ یہ کپڑا صوبوں اور ریاستوں کو ان کے کوٹے کے مطابق صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے جانب سے نامزد کئے ہوئے تھوک فروشوں کے ذریعہ دیا جائے گا۔ ۵۔ صوبائی اور ریاستی حکومتیں اس کپڑے میں سے کچھ کپڑا مناسب داموں والی دوکانوں پر خود حکومت کی جانب سے فروخت کریں گی۔ لیکن فی الحال ان دوکانوں سے کم تنخواہ والے ہی لوگ خرید سکیں گے۔ ۶۔ بقیہ کپڑا امداد باہمی کی کوآپریٹو سوسائٹیوں اور تاجروں کے ذریعہ فروخت ہوگا۔ لیکن یہ سفارش کی گئی ہے کہ ان دوکانداروں کے لے لائسنس کی قید لگا دیں ۳

اقوال زریں

ضمیر کی آواز کو ٹھکرانے والے ہمیشہ ٹھوکریں کھاتے ہیں

سب سے زیادہ مفلس وہ ہے جس کے اعمال صالح نہ ہوں

علم و ادب ایک پاکیزہ روشنی ہے جس سے انسان کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔

نیک وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ بھلائی اور ہمدردی کرے۔

بے محل گفتگو متانت اور دانشمندی کے خلاف ہے۔

علم انسان کے لئے ایک بیش بہا خزانہ اور عمل اس کی کنجی ہے۔

بہادر وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پا سکے۔

زندگی ایک پھول ہے تو نیکی اس کا پھل۔

اپنے عیب کو پہچانو دوسروں پر نظر نہ کرو۔

جو جیسا کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے۔

حقیقت وہ ہے جو اپنی اصلیت کو نہ بھولے۔

خوشامد کرنے والا ذلیل اور سننے والا جاہل ہے۔

موج تبسم

مجسٹریٹ۔ یہ جعلی نوٹ تم نے بنائے ہیں۔
ملزم۔ جی جناب
مجسٹریٹ۔ کس طرح
ملزم۔ جناب یہ راز کی بات بغیر فیس لئے نہیں بتائی جاتی ہے۔

مجسٹریٹ۔ تم نے سیٹھ صاحب کی بے عزتی کی۔ اور ان کو برا کہا۔
ملزم۔ جی ہاں۔
مجسٹریٹ۔ کیوں۔
ملزم۔ اس لئے کہ سیٹھ صاحب کی مالی حالت اچھی ہے۔ دیکھوں قوت برداشت کیسی ہے۔

پولیس سب انسپکٹر۔ (سپاہی سے) تم نے چور کو کیوں نہیں پکڑا۔
سپاہی۔ جناب وہ ایک کمرے میں گھس گیا تھا جس کے باہر لکھا ہوا تھا "بغیر اجازت اندر آنا منع ہے"

بچہ۔ ابا دنیا میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو ہمیشہ چلتی رہتی ہے۔
باپ۔ کیوں نہیں۔ تمہاری ماں کی زبان ہی کو لیلو

آزادی کے دن نہ روشنی

نہ آتش بازی

کراچی۔ ۳۱ جولائی۔ تقریب یوم آزادی کمیٹی نے اپنے ایک جلسہ میں جو کراچی کارپوریشن میں ہوا تھا۔ یہ فیصلہ کیا کہ پناہ گزینوں کے لئے پاکستان یوم آزادی نو آبادی کی تعمیر کے لئے دو لاکھ روپے محفوظ کر دئے جائیں۔ کمیٹی نے یہ بھی طے کیا ہے۔ ایک لاکھ قیمت کپڑا پناہ گزینوں میں مفت تقسیم کیا جائے۔ کمیٹی نے یوم آزادی کی تقریب کے لئے اب تک چالیس ہزار روپے جمع کئے ہیں۔ کمیٹی کا ارادہ ہے کہ وہ ساڑھے تین لاکھ ص۴ اس سلسلہ میں جمع کرے۔

کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ یوم آزادی کے موقع پر چراغان نہ کیا جائے۔ اور نہ آتشبازی چھوڑی جائے۔ اس طرح جو رقم بچے اس کو پناہ گزینوں کے لئے نو آبادی بنانے اور کپڑا خریدنے میں صرف کیا جائے۔

دلچسپ معلومات

خرگوش پیدا ہونے کے بعد دس تک اندھے اور بہرے رہتے ہیں۔ اور ان میں حرکت کرنے کی بھی صلاحیت نہیں رہتی۔

انگلستان پارلیمان کے گھنٹہ گھر کی گھڑی مع اپنی مشین اور گھنٹوں کے ۲۲۰۰۰ پاونڈ قیمتی ہے

دق کا پہلا اسپتال ایک سکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر نے ۶۰ سال پہلے اڈنبرا میں کھولا تھا۔

شترمرغ کا انڈا تقریباً ۲۰ سیر وزنی ہوتا ہے۔

دنیا کا سب سے لمبا دریا شمالی امریکہ کا مسوری اور مس سپی ہے جو ۴۵۰۰ میل ہے۔

انگلستان میں اسوقت مجموعی طور پر ۵۲ ہزار میل لمبی ریلوے لائن ہے۔ اس کے پاس بیس ہزار انجن ہیں۔ چالیس ہزار مسافروں کی بوگیاں ہیں۔ اور بارہ لاکھ مال گاڑیوں کے ڈبے ہیں۔

زندگی کی دوڑ

(از جناب ناظر انصاری)

لمبی تنگ سڑک بل کھاتی ہوئی نہ جانے کہاں تک گئی تھی لیکن یہ یقینی ہے کہ انجام اور خاتمہ ہر چیز کا ہوتا ہے ہمارا بھی ہوگا۔ پھر زندگی میں خشک اور بے کیف سی تنگ تاریک جگہ ہے۔ یا پھر یہ بحث فضول سی محسوس ہوتی ہے۔

اکثر لوگ زندگی سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن اکثر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے نزدیک زندگی محض تقدیر کی ایک شکل ہے جس کا بوجھ ڈھونا ان کے بس کی بات نہیں انھیں دنیا سے نفرت ہے۔ وہ اپنے آپ کو مجبوری اور بے بسی کے غار میں مقید پاتے ہیں۔ زندگی کی صعوبتیں انہیں گھیرے رہتی ہیں۔ انسانی زندگی ایک عجیب یاس و امید میں گھری رہتی ہے۔ اسوقت وہ حقیقتاً زندگی سے بیزار سا معلوم ہوتا ہے۔ اس صورت میں زندگی کا ارتقا ناممکن سا ہو جاتا ہے۔ اور انسان سوچتا ہے یہ دنیا کیا ہے جرص و ہوا مکر و فریب سختیاں مصائب لگن۔ چاہ تدبیر و تدبر ۔ ۔ ۔ اور بہت کچھ انسان کبھی کبھی ان گتھیوں میں الجھ جاتا ہے اور سے سانس لینا بھی دشوار سا معلوم ہوتا ہے۔ تب اسے مجبور ہو کر ماننا پڑے گا کہ زندگی ۔ ۔ ۔ جیون ایک ہار ہے۔

میں اس روز شام کو چھت پر کرسی ڈالے پڑا تھا۔ دور افق کے قریب بادل آپس میں آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ آفتاب کی آخری کرنوں نے انھیں جیسے سنہری جال میں محیط کر رکھا تھا۔ جیسے ایک حد بنیادی ہو جس کے باہر جانا ان کے لئے ناممکن سا کر دیا گیا ہو۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک انسان دوسرے انسان کو شکار کرنا چاہتے ہیں۔

تعجب ہے کہ انسان نوع انسان کا شکاری ہے اور یہ شکار الیشور کے نام پر ہوتا ہے۔ اور خدا کے نام پر کیا جاتا ہے۔ اور پھر ایک دوسرے کے سامنے جھکنا ہی پڑتا ہے۔ بے بس ہو کر میں خیالات کے اتھاہ سمندر میں تھا کہ نوکر نے آ کر کہا۔

"احمد میاں آئے ہیں"

"بھیجدو" میں نے کہا۔

احمد ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں زندگی سے عشق ہوتا ہے۔ وہ جو زندگی کی آخری ساعت میں بھی موت کا تخیل پسند نہیں کرتے۔ جیسے امر ہوں۔ زندہ جاوید بن گئے ہوں۔ لیکن انجام تو ہر چیز کا ہوتا ہے۔

"اخاہ جناب یہاں ہیں" احمد نے چھت پر آتے ہوئے کہا

"جی ہاں۔ کہئے خیریت تو ہے" میں نے ایک کرسی اس کی طرف سرکاتے ہوئے پوچھا۔

وہ پریشان ہو کر بولا۔

"کیا منحوس سوال کرتے ہیں۔ آپ۔ خدا مجھے تندرست رکھے۔ لیکن اپنی تو کہئے! یوں منحوسوں کی شکل بنائے کیوں پڑے ہیں۔

میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

اس نے کہا "چلتے ہو" ذرا سینما دیکھ آئیں۔ میں نے کہا میری خواہش نہیں ہے۔ تم ہو آؤ۔

وہ تو اس جواب کے لئے پہلے ہی تیار تھا۔ بولا میں نے سوال ضرور کیا تھا لیکن اسکا مطلب یہ نہ تھا کہ میں تمہاری مرضی کے مطابق کام کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ میری باہیں کھینچنے لگا۔

سینما ختم ہونے کے بعد اس نے ایک لڑکی سے میرا تعارف کرایا۔ وہ ہمارے پڑوس کے کسی مکان میں رہتی تھی۔ لڑکی خوبصورت تھی نام تھا نجمہ لیکن مجھے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اور سچ پوچھئے تو مجھے موہ۔ مایا۔ چاہت عشق عاشقی سے نفرت سی ہے۔ لڑکیوں سے میری شناسائی نہ تھی۔ اور نہ میں یہ چاہتا تھا کہ خدا مجھ پر مہربانی کرے۔ لیکن انسانی خواہش کی تکمیل ہی کب ہوتی ہے۔ دنیا میں وہی ہوتا ہے جو انسان نہیں چاہتا۔ اور جس سے گریز کرتا ہے اسی دلدل میں پھنس جاتا ہے بری طرح۔

آپ کے دوست بڑے خشک معلوم ہوتے ہیں۔ احمد بھائی" نجمہ میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔ میں نے محسوس کیا جیسے میں اس کی مسکراہٹ میں الجھا جا رہا ہوں لیکن جلدی میں نے اپنے آپ کو سنبھالا۔

"ایسے میں یہ خود کو نہ جانے کیا سمجھتے ہیں۔ دنیا سے بالکل جداگانہ ہے۔ ان کی روش ایسے آدمی تم نے کم دیکھے ہونگے نجو۔"

یہ کہانیاں کیسے لکھتے ہیں۔ یہی میری سمجھ میں نہیں آتا۔ بالکل خشک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ! نجمہ کہہ رہی تھی۔

"تم نے ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہی کب ہے دنیا بھر کا رونا نہ کچھ ہنسی نہ مذاق۔ جیسے زندگی کا مطلب ہے سسکنا۔ انسان کو زندگی اس لئے تھوڑے ہی دی گئی ہے۔ کہ یہاں آئے خود روئے اور دنیا کو رلا کر کمبخت ایک دن چل بسے۔ پھر اس لمبی زندگی سے فائدہ؟ صرف دوڑ۔ پریشانی۔ بدبختی۔ نہ آرام نہ لطف۔ کیوں صاحب۔

" احمد مجھ سے مخاطب ہوا۔

میں نے کہا۔ "احمد جس چیز کو نہیں سمجھتے اس کے موضوع ص۴ پر فضول بحث کیوں کر رہے ہو۔ میرا اپنا ایک نصب العین ہے۔ ایک نظریہ ہے۔ تمہاری رائے میں ہو سکتا ہے کہ غلط راستہ پر چل رہا ہوں لیکن سب لوگ ایک ہی خیال اور نصب العین نہیں رکھتے۔ اور نہ ضروری ہے۔

نجمہ میرے بیان سے متاثر ہو کر بولی۔

آپ کی زندگی غم و الم کا شکار بنی ہوئی ہے۔ شاید آپ کے ہے ہی نہیں کوئی"

یہ درست ہے کہ میرا کوئی ناطے رشتے دار نہیں ہے اور نہ میں ان بندھنوں میں گرفتار ہونا مناسب سمجھتا ہوں۔ نہ مجھے ان سے محبت ہے۔ ایک بات اور کہہ دوں میں آپ کے اس خیال سے متفق نہیں ہوں۔ کہ دکھی آدمی ہی جذبات رکھتا ہے۔

وہ کچھ نہ بولی اس کا گھر نزدیک آ گیا تھا۔ اس نے کہا کل میں آپ کو چاء پر مدعو کرتی ہوں آئیں گے نا آپ؟ اور وہ مسکرائی۔

میں نے کہا دیکھئے کوشش کروں گا۔ پختہ طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔

وہ تحکمانہ لہجہ میں محبت سے بولی۔ "دیکھئے آپ کو آنا ہوگا۔ میں جو کہتی ہوں"

دل سے آواز آئی کہہ دوں ضرور آؤں گا لیکن میں سنبھل گیا۔ عورت کے سامنے میں کبھی نہ جھکا تھا۔ پھر آج یہ کمزوری۔ محسوس ہوا جیسے سبھی کو جھکنا پڑتا ہے۔ تو کیا مردوں کی یہ سب سے بڑی ہار نہیں ہے۔ نجمہ کی طرف میں جھک رہا تھا۔ میں نے کہا دیکھئے"۔

وہ اپنی نرم اور نازک انگلیوں سے اپنے گلابی دوپٹے کو پیچ دے رہی تھی۔ اس نے اپنی صراحی گردن ذرا داہنی سمت جھکائی۔ سلام کیا پھر مسکرائی۔ اور سامنے کے بنگلے میں چلی گئی۔

"احمد نے کہا چلو"

اس روز میں نے اپنے آپ پر قابو پانے کی بہت کوشش کی کہ نجمہ کے گھر نہ جاؤں۔ لیکن نہ معلوم کونسی طاقت مجھے وہاں کھینچ کر لے گئی۔ یہ بھی انسان کی شکست ہے۔ زبردست شکست کبھی کبھی وہ اپنے خیالات اور اپنی تجویزوں کو بروئے کار لانے کے لئے کمزور اور بے بس ہو جاتا ہے۔ اس روز گیا اور پھر اکثر روزانہ جاتا رہا۔

لیکن آج میں سوچ رہا ہوں کہ جیسے میں اپنے آدرش اپنے نصب العین کی اونچی چوٹی سے گر رہا ہوں۔ مجھ سے نامناسب حرکت جو سرزد ہوئی ہے۔ پاگل اور دیوانہ بنانے والی حرکت ہے کسی نشے کی رو میں بہہ گیا ہوں۔ جہاں عقل و فہم و فراست کی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے آج طے کر لیا کہ پھر کبھی نجمہ کے گھر نہیں جاؤں گا۔ لیکن اس کا ملازم میرے نام ایک رقعہ لایا لکھا تھا۔

(باقی صفحہ ۳ کالم ۳ کے نیچے)

نظام کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں

حیدرآباد دکن۔ ۳ اگست آج سہ پہر دہلی میں حیدرآباد کے ایجنٹ نواب زین یار جنگ بہادر ایک مخصوص ہوائی جہاز سے دہلی روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل زین یار جنگ نے نظام سے ملاقات کی۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ دو ایک دن میں حیدرآباد واپس آ جائیں گے۔

اس کے متعلق کوئی سرکاری اطلاع نہیں ہے کہ کل شب اور آج نواب زین یار جنگ اور نظام میں کیا گفتگو ہوئی لیکن یہ یقین کرنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہند حیدرآباد کے تعلقات کے متعلق نظام کے رویہ میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ تاہم یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ نواب زین یار جنگ بہادر کی نظام سے ملاقات کا تعلق دہلی میں سر مرزا اسمٰعیل کی آمد سے ہے۔ جو وہاں ہند حیدرآباد کے مسئلہ کے حل کے سلسلہ میں مقیم ہیں۔

امن کمیٹی طلاق محل وارڈ کانپور

۲۴ جولائی ۱۹۴۸ء کو طلاق محل وارڈ کے باشندگان کے ہندو سندھی اور مسلمان بھائیوں نے ایک امن کمیٹی قائم کی ہے۔ تاکہ طلاق محل وارڈ کے جملہ باشندگان آپس میں میل جول اور پریم سے رہیں اور ہر وقت آپس میں ہمدردی کرتے رہیں۔ اگر کبھی کوئی بات معمولی سی ہو جاوے تو اس کو فوراً آپس میں امن کمیٹی کے ذمہ داران ختم کر کے صلح و آشتی اور پریم کو قائم رکھیں۔

جس کے لئے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

اسمائے گرامی ممبران و عہدیداران

پریسیڈنٹ مسٹر گومن مل سندھی۔ سکریٹری۔ مسٹر حشمت علی صاحب۔ وائس پریسیڈنٹ۔ سید مسعود حسین صاحب۔ جوائنٹ سکریٹری مسٹر لالہ رام بھروسے چکی والے۔ خزانچی۔ لالہ رام بھروسے چکی والے

فیض عام اسکول میں قرآن پاک کی تعلیم

یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ فیض عام اسکول میں حافظہ۔ ناظرہ اور قرأت کلام پاک کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ اسکول ان بچوں کی جو قرآن پاک کی تعلیم محض ناداری اور غربت کی وجہ سے حاصل نہیں کر سکتے۔ خوشی کے ساتھ امداد کرے گا۔

لہذا ایسے حضرات اس قدیم مدرسہ کو نہ بھولیں آئیں اور قرآن پاک کی تعلیم حاصل کریں۔

ہم حلیم کالج اور محمد علی اسکول کے ارباب اہتمام سے گذارش کرتے ہیں کہ ان کے یہاں جو بچے محض قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں برائے کرم فیض عام اسکول سے خدمت لیں۔ یہ اسکول ہر ممکن خدمت کرنے کے لئے تیار ہے۔

نیاز مندان

گرو محمد رفیق۔ صدر فیض عام ایسوسی ایشن
اکبر علی صدیقی۔ ہیڈ ماسٹر فیض عام ہائی اسکول۔

لسانی صوبوں

لسانی صوبوں میں قیام کے اصول کو تسلیم کر دیا گیا ہے تو پنجابی بولنے والے کیلئے۔ اس پر عمل نہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ انہوں نے صدر کانگریس راجندر پرشاد کو اس بارے میں لکھا ہے۔

مہاسبھا سیاسی سرگرمیاں

پونا ۲ اگست۔ مہاراشٹر ہندو مہاسبھا نے کل اپنے ایک جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی جس میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو شروع کر دے۔

گریز کی پہاڑی پر قبضہ

نئی دہلی۔ ۲ اگست۔ گریز کی علاقہ میں ہندستانی فوج کے سپاہیوں نے ایک اہم پہاڑی کو دشمنوں سے چھین لیا ہے۔ اس پر قبضہ کے دوران میں وہ ہمارے اڈوں کی پریشانی کا باعث تھے۔ پہاڑی کو چھوڑ کر بھاگ جانے سے پہلے دشمن نے سخت مقابلہ کیا۔ اور گریز کے شمال مغرب علاقہ سے اس نے ہمارے گشتی فوجیوں پر گولیاں برسائیں۔ لیکن ان کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

آئرلینڈ کی تقسیم کا مسئلہ

ڈبلن۔ ۳ اگست یقین کیا جاتا ہے کہ برطانی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اور آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر جان کوسٹلو میں آئرلینڈ کی تقسیم کے مسئلہ پر غیر رسمی طور پر گفتگو ہوئی ہے۔

اس نوٹس کے ذریعہ کانپور واٹر ورکس میں بالو کوڈ ہونے۔ بچانے اور فلٹروں میں بھرنے کے واسطے مہربند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں

مہربند ٹنڈر انجانب کے دفتر میں زیادہ سے زیادہ ۲۰ اگست ۱۹۴۸ء تک پہونچ جانا چاہئیں۔ ٹینڈر کے فارم سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کے دفتر سے دو روپیہ قیمت میں کام کے دنوں میں دفتر کے اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

آر۔ ان۔ ٹنڈن
بی ایس سی۔ انجینئرنگ اے۔ ایم۔ آئی۔ ای
سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کانپور

ماسٹر تارا سنگھ کا مطالبہ

نئی دہلی۔ ۲ اگست۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے آج ایک صحافتی کانفرنس میں پنجابی زبان بولنے والے صوبہ کی تشکیل پر زور دیا انہوں نے کہا جب

امریکی۔ برطانی۔ فرانسیسی نمائندوں کی ملاقات

ماسکو یکم اگست۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس کے نمائندوں نے پھر روسی وزیر خارجہ مولوٹوف سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ملاقاتیں اس غرض سے ہوئی ہیں کہ برلن کے سلسلہ میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی اس اہمیت کو جو مغربی یورپ کی حکومتیں محسوس کر رہی ہیں۔ اسے واضح کیا جائے اور مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اعلیٰ وزارتوں کی کوئی کانفرنس جلد بلائی جائے۔

سوشلسٹ ریاستی کانگریس سے بھی الگ ہو جائیں

شملہ اگست۔ پٹیالہ یونین سوشلسٹ پارٹی کے دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کی جنرل کونسل نے جس کا اجلاس حال ہی میں بیکانیر میں ہوا تھا۔ یہ طے کیا ہے کہ تمام سوشلسٹوں کو ریاستی کانگریس پرجا پریشد اور پرجا منڈل کی ابتدائی ممبری سے مستعفی ہو جانا چاہئے۔

مرزا اسمٰعیل سفارت قبول نہ کرینگے

نئی دہلی۔ ۳۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سر مرزا اسمٰعیل کو حکومت ہند کی طرف سے فرانس میں ہندستان کی سفارت کا جو عہدہ پیش کیا گیا تھا۔ اس کے قبول کرنے سے انہوں نے اس بنا پر انکار کر دیا ہے کہ وہ فرانسیسی زبان سے ناواقف ہیں۔

برلن کے روسی منطقہ کا جداگانہ نظم و نسق

برلن۔ ۳۱ جولائی۔ مغربی مبصرین کو یقین ہے کہ برلن کے روسی حکام جرمنی کے دارالحکومت کے روسی منطقہ کے لئے بالکل جداگانہ نظم و نسق جاری کرنے کی تیاریوں میں لگے ہیں۔

ہندوستان اور مغربی پاکستان کی ریلیں بند

کراچی۔ ۳۱ جولائی۔ پاکستانی محکمہ رسل و رسائل کے سکریٹری مسٹر ایم اے زبیری نے آج ایک کانفرنس میں بتایا کہ جودھپور ریاستی ریلوے نے سندھ اور جودھپور کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت منسوخ کر دی ہے جس کی وجہ سے ہندستان اور مغربی پاکستان کے درمیان تمام ریلیں بند ہو گئی ہیں۔

لداخ میں شدید لڑائی ہو رہی ہے

سری نگر۔ یکم اگست۔ سو برس کے مسلسل امن و سکون کے بعد آج کل پھر لداخ کے برف پوش پہاڑوں اور اونچی وادیوں میں خون ریز لڑائی ہو رہی ہے معاہدہ امرت سر ۱۸۴۶ء کے بعد ہی یہ علاقہ حملہ آوروں اور مہاراجہ گلاب سنگھ کی فوج کے سرکش عناصر سے بالکل پاک و صاف کر دیا گیا تھا۔ اور جب سے اب تک زندگی بالکل پرسکون گذر رہی تھی لیکن امسال لداخ کی فضا کو پاکستانیوں نے خراب کر دیا ہے۔ اور گلگت کے راستہ سے اس علاقہ سے داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پاکستان ریڈکراس سوسائٹی کے ۳ یونٹ

کراچی۔ یکم اگست۔ پاکستان ریڈکراس سوسائٹی کے تین ایمبولنس یونٹ آج کل کشمیر کے محاذ پر آزاد کشمیر کی فوجوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

غضنفر علی کا عہدہ شہاب الدین کے سپرد

کراچی ۳۱ جولائی۔ مسٹر غضنفر علی خان کے ایران میں پاکستانی سفیر مقرر ہو جانے کی وجہ سے حکومت پاکستان کے محکمہ مہاجرین کا جو قلمدان وزارت خالی ہوا تھا۔ وہ عارضی طور پر وزیر داخلہ شہاب الدین کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

ملایا میں کمیونسٹ فوج کی بھرتی

سنگاپور۔ ۲ اگست۔ امید کی جاتی ہے کہ ملایا کی کمیونسٹ آزادی پسند قومی فوج کی بھرتی ان بنیادوں پر ایک مہینے کے اندر شروع ہو جائے گی جن بنیادوں پر زمانہ جنگ میں جاپانیوں کے خلاف فوجوں کی بھرتی کی گئی تھی۔

سو روپے تک آمدنی والوں کیلئے سستے غلہ کی دوکانیں

کپڑا صرف حکومت کی مقرر کی ہوئی قیمت پر فروخت کیا جائے گا

وزیر اعظم گووند بلبھ پنت کا نشری اعلان

لکھنؤ۔ ہم نے طے کیا ہے کہ جن شہروں کی آبادی ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہے وہاں سستا غلہ مہیا کرنے کے لئے دوکانیں کھولی جائیں یہ سستی دوکانیں ان مقامات میں بھی کھولی جائیں گی جہاں ہمیشہ غلہ کی کمی محسوس ہوتی رہتی ہے جن لوگوں کی آمدنی سو روپیہ ماہانہ یا اس سے کم ہے انہیں ان دوکانوں سے روزانہ فی کس ۳ چھٹانک گیہوں یا چار چھٹانک ملوان آٹا ملیگا۔

اس اسکیم کے تحت پناہ گزین آجائیں گے۔ اور جو لوگ مزدور انجمنوں کے رکن ہیں انھیں بھی اس اسکیم سے فائدہ پہونچے گا۔

آج یوپی کے وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت نے لکھنؤ سے ایک نشری تقریر میں جو صوبائی حکومت کی غلہ اور کپڑے کی پالیسی پر اعلان مندرجہ بالا الفاظ میں کیا۔

کپڑے کے متعلق انھوں نے کہا تمام ملیں حکومت ہند کی مقرر کی ہوئی قیمتوں پر کپڑا فروخت کریں گی۔ اور صرف لائسنس یافتہ کپڑا تاجروں کو کپڑا بیچنے کی اجازت ہوگی۔

لکھنؤ۔ انھوں نے کہا۔ جو غلہ سستی دوکانوں سے ملیگا اس کا نرخ فی روپیہ حسب ذیل ہوگا۔

۱۵ اگست ۱۹۴۸ء سے گیہوں ۲ سیر ۴ چھٹانک ملوان آٹا ۳ سیر۔ یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء سے گیہوں ۲ سیر ۸ چھٹانک ملوان آٹا ۳ سیر ۵ چھٹانک۔ یکم دسمبر سے ۲ سیر ۱۲ ملوان آٹا ۳ سیر ۱۰ چھٹانک۔

گیہوں کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے اس لئے یہ سستی دوکانیں خاص طور پر گیہوں مہیا کرنے کے لئے مہیا کی جاری ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ تقسیم کا انتظام بہت سیدھا سادا رہا ہو ہم چاہتے تھے کہ اس انتظام میں سرکاری ملازمین کا ہاتھ نہ ہو کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ یہ کام ہو سکتا تھا۔ ہم کوشش کریں گے کہ جہاں تک ممکن ہو کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ یہ کام انجام پائے اس لئے ہم عوام کے بہی خواہ شہریوں سے اپیل کریں گے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں تقسیم کنندہ کوآپریٹو سوسائٹیاں قایم کریں۔ حکومت انھیں گیہوں اور آٹا مہیا کرے گی۔ اور اسکی تقسیم سوسائٹی کے اراکین کی خواہش کے مطابق عمل میں آئے گی۔

کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین کو بھی بڑی دشواریاں اٹھانا پڑ رہی ہیں انھیں بھی اس اسکیم کے تحت لایا جائیگا۔ اس کام شروع کرنے کے لئے بہت سے ابتدائی کام کرنا ہوں گے۔ ہم کوآپریٹو سوسائٹیاں ۱۵ اگست تک قایم کر لینے کی کوشش کریں گے ہمیں امید ہے کہ پہلی ستمبر تک ہم مندرجہ ذیل شہروں میں غلہ کی تقسیم کا یہ طریقہ رائج کر سکیں گے۔

کانپور۔ الہ آباد۔ بنارس۔ آگرہ۔ لکھنؤ۔ دہرہ دون سہارنپور میرٹھ۔ علی گڑھ۔ متھرا۔ بریلی۔ مراد آباد شاہجہانپور۔ گورکھپور جھانسی۔ مرزاپور۔ فیض آباد۔ نینی تال۔ مسوری۔ الموڑہ۔ رانی کھیت۔ لینس ڈاؤن رڑکی۔ ہم رفتہ رفتہ گیہوں کی قیمت کو گھٹائیں گے۔ تاکہ یکم دسمبر تک یہ ۲ سیر ۱۲ چھٹانک تک ملنے لگے ہم صوبہ کے اندر غلہ کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی لگانا نہ چاہتے حکومت ہند نے ہم کو اختیار دیا ہے کہ ہم غلہ کے ذخیروں کو معقول قیمت ادا کر کے اپنے قبضہ میں کرلیں۔ ہم اس اختیار کو استعمال میں لائیں گے اب اس لئے جو لوگ ذخیرہ اندوزی کرینگے اس میں انھیں کا نقصان ہے۔

کپڑے کی قیمت۔

جیسا کہ پہلے اشارہ کر چکا ہوں غلہ کی غیر معمولی قیمت کے ساتھ کپڑا کی قیمت بھی بے حد اضافہ ہو گیا ہے۔ جب کپڑے پر سے کنٹرول اٹھایا گیا تو کپڑے کی صنعت کے مالکوں نے حکومت کو یقین دلایا کہ کپڑے کی قیمت میں کنٹرول اٹھنے سے اضافہ نہیں ہوگا لیکن یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔ اور قیمت روز بروز بڑھتی گئی اس لئے اب یہ طے کیا گیا ہے کہ کپڑے پر کنٹرول کیا جائے۔ شہر اور دیہات میں رہنے والے لوگوں کی تکالیف دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کپڑے کی قیمت کم کی جائے۔ اس خیال کے پیش نظر یہ طے کیا گیا ہے کہ اب سے تمام ملیں کپڑے اور سوت کو حکومت ہند کی مقرر کی ہوئی قیمتوں پر فروخت کریں۔ کپڑوں کو عام طور سے ہر شخص فروخت نہیں کر سکیگا۔ صرف لائسنس رکھنے والے تاجر ہی اسے فروخت کریں گے۔

حکومت ہند نے تمام ملوں کے کپڑے اور سوت کے ذخائر پر قبضہ کر لیا ہے۔ تمام کپڑوں پر حکومت کی مقرر کردہ شرح کے مطابق قیمتیں لکھی ہوں گی۔ یہ شرح ابھی تک معین نہیں ہوئی ہے۔ لیکن خیال ہے کہ یہ قیمت ان قیمتوں سے ایک تہائی زیادہ ہوں گی جو کنٹرول کے زمانہ میں تھیں۔ اور ان قیمتوں سے قطعی نصف ہوں گی جو آجکل کپڑے کے تاجر لے رہے ہیں۔ ملوں میں کپڑا ضبط کر لینے کے علاوہ ہم کو تھوک فروش تاجران پارچہ کے ذخیروں کو بھی ضبط کرنے کا بھی حق ہے۔ ان ذخیروں کے بھی ضبط کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ کیا یہ امید کرنا غلط ہوگا کہ کپڑے کے خوردہ فروش اور تھوک فروش کپڑوں کی مناسب قیمت لیں گے اگر انھوں نے ایسا کیا تو وہ ان کا ذخیرہ ضبط کر لیا جائیگا۔ اور انھیں حکومت کی مقرر کردہ شرح کے مطابق اس کی قیمت دے دی جائے گی۔

وزیر اعظم نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں نے ان تدابیر کو بتایا ہے جو ہم لوگ ضروریات زندگی مہیا کرنے کے سلسلہ میں اختیار کر رہے ہیں۔ ہم نے جو قدم اٹھایا ہے۔ اس سے غلہ کی فروخت اور نقل و حرکت پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن کپڑے پر پڑتا ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس کنٹرول کا فائدہ ایک اوسط درجہ کے شہری کو پہونچے تو ہمیں مساوی تقسیم کے لئے کچھ قاعدے بنانا پڑیں گے۔

ہماری مصیبت کا ایک بڑا سبب غیر محتاط لوگوں کی دشمن حرکات ہیں۔ نفع خوری۔ چور بازاری۔ اور ذخیرہ اندوزی بہت سے لوگوں کی تکلیف کا باعث ہے۔ ان برائیوں کو ہمیں دور کرنا ہے۔ کپڑے کے بنانے اور بیچنے والوں کو انتباہ دیا جا چکا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ان دونوں کے علاوہ ایک تیسری جماعت بھی ہے۔ اندا ہر اچھے آدمی کو اس کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے۔ قانون کے نزدیک صرف بیچنے والا نہیں بلکہ خریدنے والا بھی مجرم ہے۔ کوئی عوامی حکومت اس قسم کی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتی اختیار کی انھیں اس کی سزا دی جائیگی۔ پیدا کرنے والوں کو میں یقین دلاتا ہوں کہ انھیں ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ معقول اور منافع نہ ملے گا۔ لیکن انھیں اپنا غلہ تاجروں غلہ کو دینے میں تکلف نہیں کرنا چاہیئے۔

موجودہ صورت حال۔

پنڈت پنت نے اپنی تقریر کے شروع میں کپڑا اور غلہ کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے غلہ اور کپڑا زندگی کی اہم ضروریات میں سے ہیں کوئی بھی ان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ہم برابر اس کی کوشش میں مصروف رہے ہیں کہ عوام کو غلہ اور کپڑے کی تکلیفیں نہ برداشت کرنا پڑیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے صوبہ میں کوئی بھی بھوکا یا ننگا رہے۔

غلہ کی صورت حال بری نہیں۔ ہم اس سے سال غلہ پیدا کرنے والوں سے جو غلہ حاصل نہیں کیا۔ اس لئے غلہ یا تو کاشتکاروں کے پاس ہوگا۔ یا غلہ کے بیوپاریوں کے پاس۔ تمام غلوں پر پہلے کنٹرول تھا۔ مگر کاشتکاروں اور بیوپاریوں کو اس سے شکایت تھی۔ صارفین بھی اس سے مطمئن نہ تھے اس لئے وہ سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ وسط اپریل تک کاشتکار، بیوپاری اور صارفین مطمئن رہے لیکن ربیع کی فصل کٹتے ہی غلہ کی ذخیرہ اندوزی شروع ہوگی۔ اور غلہ کی قیمتیں خصوصاً گیہوں کی قیمت چڑھتی گئی۔ اور اب اس کی قیمت ۲۰، ۲۲ روپے من ہے۔

ہمیں صورت حال کا حل تلاش کرنا ہے لیکن ہم تجارت یا خرید و فروخت میں کوئی دخل دینا نہیں چاہتے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ غریبوں کو معقول نرخ پر گیہوں ملے۔ اور اس کی چڑھتی ہوئی قیمت مناسب سطح پر آجائے۔

مصنوعی بارش کا انتظام

بمبئی۔ ۳۰ جولائی۔ کیا ہندوستان میں بھی اسی طرح بادلوں کو اپنی مرضی کا تابع کر سکیگا جس طرح سے روس نے کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی آب پاشی بورڈ کی تحقیقاتی کمیٹی کے جلسہ میں جو ۲ اگست سے ۷ اگست تک شملہ میں ہو رہا ہے۔ اس سوال پر غور کیا جائے گا۔

چونکہ ہندیونین کے بہت سے علاقوں کی آبپاشی اور روزمرہ کے استعمال کے لئے بارش ہی کے پانی پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے اس لئے تحقیقاتی کمیٹی اس امکان پر غور کرے گی۔ روس اور دوسری جگہوں پر جو تجربات کئے گئے ہیں۔ ان کی روشنی میں ہندوستان بھی خشک علاقوں میں مصنوعی بارش برسانے والی مشینری سے مسلح کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

EST^D 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال بہ توحق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 33 | Cawnpore. Saturday 14th AUGUST 1948 | کانپور شنبہ ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء مطابق ۸ شوال المکرم ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۷ نمبر ۳۳

ادبیات

"تیر و نشتر"

(از جناب عیاںؔ "حیدری" کانپوری)

اک حقیقت کہ ابھی عالم تعبیر میں ہے
روح بھی دل بھی جگر بھی صف نخچیر میں ہے

لذت حسرت تعمیر غنیمت سمجھو
مرگ بیچارگی عشق بھی ناکام سے ہے

کس سے اس دہر میں ہو عقدہ کشائی کی امید
میں گلہ مند توجہ تھا کہ نظریں اٹھیں

با ہمہ شان تغافل نہیں ممکن تجھ میں
زندگی کو نہ کہو صورت معنی نشاط

حسن ہر رنگ و ادا عشق کی تقدیر میں ہے
ہائے کیا ناوک پنہاں تری تقریر میں ہے

ورنہ بربادی تعمیر بھی تعمیر میں ہے
ایک ایسی بھی تڑپ سینۂ نخچیر میں ہے

یاں تو جس پاؤں کو دیکھا وہی زنجیر میں ہے
دیکھا تاثیر دعا پہلوئے تدبیر میں ہے

ایک بیگانہ ادا جو تری تصویر میں ہے
زندگی خود ہی ابھی عالم تعمیر میں ہے

کوشش چارہ گری فعل عبث ہے کہ عیاںؔ
مجھ کو معلوم ہے جو کچھ مری تقدیر میں ہے

ندرت خیال

(از جناب ندرتؔ کانپوری)

اگر میں عشق میں آمادۂ تشریح غم ہوتا
جفا ممکن نہ ہوتی، تو تغافل کم سے کم ہوتا

مذاق بندگی مستغنئ دیر و حرم ہوتا
علاج چارہ گر سے اک سکوں تو ہو گیا لیکن

معاذ اللہ، کنج عافیت میں دل کی بیتابی!
نگاہ التفات یار۔ تیرا شکریہ لیکن

مری آنکھیں تو نم ہوتیں ترا دامن بھی نم ہوتا
انھیں ذوق ستم ہوتا۔ تو مجھ پر بھی کرم ہوتا

جبین شوق ہوتی، یار کا نقش قدم ہوتا
توجہ تم جو کرتے۔ درد شاید اور کم ہوتا

نہ جانے کیا گذر جاتی۔ اگر احساس غم ہوتا
کرم کا لطف بھی جب تھا کہ تا حد ستم ہوتا

حقیقت بتکدے کی پوچھ لیتے ہم بھی زاہد سے
یہ کافر بھی اگر ندرتؔ پرستار صنم ہوتا

دنیائے اسلام

اسرائیلی حکومت سے گفتگو کا مطلب اسے تسلیم کر لینا ہو گا

اسکندریہ ۹ اگست۔ عرب لیڈر آج اسرائیلی حکومت کے اس دعوت نامے پر غور کر رہے ہیں جو صلح کی گفت و شنید کے لئے عرب ریاستوں کو دیا گیا ہے۔ رمضان کے بعد تین دن کی تعطیل کے باعث جو کل رات سے شروع ہوئی ہے دو شنبہ سے پہلے رائے کا باضابطہ اظہار ناممکن ہے۔ مصری وزیر اعظم نقراشی پاشا قاہرہ میں متحدہ اقوام کے ثالث کاونٹ برنا ڈوٹ سے ملاقات کرنے کے بعد اور یہودی دعوت نامے کے علم سے پہلے ہی کل رات کو قاہرہ واپس گئے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ عزام پاشا اور عرب لیڈروں میں تبادلہ خیال کے بغیر کسی فیصلہ کا امکان نہیں ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اسرائیلی حکومت کے وزیر اعظم شرطاق کے کل کے دعوت نامے پر غور و خوض کے بعد ایک مشترکہ پالیسی بنانے یا عرب حکمرانوں کا جلسہ ہو گا۔ اپنے تبصروں میں احتیاط سے کام لیتے ہوئے سرکاری حلقوں نے یاد دلایا کہ عرب ریاستوں نے سخت ترین یہودیوں کے ساتھ براہ راست گفت و شنید نہیں کی یہودی تجویز منظور کرنے کا مطلب درحقیقت عرب ریاستوں کی طرف سے اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر لینا ہو گا۔ عرب ریاستوں نے ابھی تک برابر اس بات پر اصرار کیا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ حل کرنے کے لئے یہودی ریاست قایم کرنے کا خیال ترک کرنا ضروری ہے۔

عربوں کی امداد۔ لیک سکسس سے رائٹر کی ایک اطلاع کے مطابق کاونٹ برنا ڈوٹ نے عارضی حکومت اسرائیل سے کہا ہے کہ فلسطین میں عربوں کی ان کے وطن کی واپسی پر اس کے اعتراضات کے باوجود وہ ان کی امداد کے لئے ایک منصوبہ تیار کر رہے ہیں۔ کاونٹ برنا ڈوٹ نے مسٹر طارق سے کہا ہے کہ ۱۔ عربوں کی صرف ایک محدود تعداد کو ان کے وطن خصوصاً حیفہ اور جافہ جانے دیا جائیگا لیکن یہودی مقبوضہ علاقوں میں تمام عربوں کو ان کے وطن واپس جانے کا حق محفوظ رہیگا۔

۲۔ تحفظ کے متعلق یہودیوں کے خطرے دور کرنے کے لئے فوجی عمر والے اور دوسرے لوگوں کے درمیان فرق بھی کیا جائیگا۔

۳۔ بحالی کے لئے ثالث کو اختیار ہو گا کہ وہ مناسب بین اقوامی اداروں کی امداد حاصل کر سکیں۔ حکومت اسرائیل کے جواب میں کہا گیا ہے کہ تحفظ کے خیال سے وہ ان عربوں کی واپسی کی اجازت نہیں دے سکتی کیونکہ اس سے التواء جنگ کی نوعیت پر خراب اثر پڑے گا۔ کاونٹ برنا ڈوٹ نے متحدہ اقوام کے سامنے رپورٹ دی کہ اس جواب کے باوجود اور التواء جنگ کا مطلب پیش نظر رکھ کر میری رائے ہے کہ پناہ گزینوں کے اس حق کو منظور کرنا چاہیئے۔ کہ جلد از جلد جب بھی قابل عمل ہو وہ اپنے وطن واپس چلے جائیں۔ عراق کے دار الحکومت بغداد سے رائٹر کی کل کی خبر میں کہا گیا ہے کہ فلسطین کے پانچہزار پناہ گزینوں میں سے تین سو وہاں پہونچ گئے ہیں۔

یروشلم کو غیر مسلح بنا دینے کی تجویز

رہوڈس ۹ اگست۔ کاونٹ فاک برنا ڈوٹ نے ادارہ اقوام متحدہ کو جو تازہ رپورٹ بھیجی ہے اس میں لکھا ہے کہ یہودیوں اور عربوں کے عارضی صلح کے زمانہ میں فلسطین کی صورت حال پر قابو پانے کے لئے سب سے بہتر ترکیب یہ ہے کہ یروشلم کو غیر مسلح کر دیا جائے۔ یہ رپورٹ انھوں نے عمان۔ یروشلم۔ اسکندریہ تل ابیب اور حیفہ کا دورہ کرنے کے بعد بھیجی ہے۔ انھوں نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ چونکہ عربوں اور یہودیوں میں کشیدگی موجود ہے اور ایک کو دوسرے پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے اس کا اندیشہ ہے کہ کہیں جلد ہی جنگ نہ چھڑ جائے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ عارضی التواء جنگ کے زمانہ میں مناسب دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ التوائے جنگ کے زمانہ کے حالات کا مشاہدہ کرتے رہنے کے لئے جن لوگوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ ان میں آدھے سے بھی کم فلسطین آئے ہیں۔

عمان ۹ اگست۔ شرق اردن کے بادشاہ عبد اللہ نے رائٹر کے نامہ نگار سے اپنے اس خیال کا اعادہ کیا کہ جب تک عرب پناہ گزین کا مسئلہ طے نہیں ہو جاتا اس وقت تک یہودیوں کے ساتھ مصالحت کی کوئی گفتگو نہیں ہو سکتی ہے۔

تل ابیب ۵ اگست۔ اسرائیلی حکومت کے وزیر خارجہ ڈاکٹر طارق نے ادارہ اقوام متحدہ کے ثالث برنا ڈوٹ تین گھنٹے طویل گفتگو کے اختتام پر ان سے کہا کہ میں اسرائیلی حکومت کی طرف سے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ عرب حکومتوں کو اسرائیلی عارضی حکومت سے امن کی گفتگو کرنے کی دعوت دیدیں۔

اس ملاقات کے بعد کاونٹ برنا ڈوٹ حیفہ روانہ ہو گئے جہاں سے وہ اپنے صدر مقام چلے جائیں گے۔ ثالث نے سویڈن میں ہونے والی ریڈ کراس کانفرنس میں شریک ہونے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اور پھر یروشلم پھر کو واپس آ جائیں گے۔

اگست ۱۹۴۸ء نمبر ۳۳

…وریل نوٹ

مسٹر جوگی نے مسودہ قانون پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ بالکل اسی قسم کا ہے جیسے ۱۹۴۰ء میں جنگ کے سلسلہ میں ایک مسودہ قانون منظور کیا گیا تھا۔

شاہزادہ برار کا استعفیٰ

معلوم ہوا ہے کہ شاہزادہ برار نے حیدرآبادی فوجوں کے کمانڈر انچیف کے عہدے سے استعفا دیدیا ہے۔ ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ شاہزادہ برار کا یہ استعفیٰ حیدرآباد کے نظم و نسق کے متعلق کسی اختلاف کا نتیجہ ہے یا اس وجہ سے ہے کہ انھیں کوئی اعلیٰ سیاسی عہدہ دیا جا رہا ہے۔

شاہزادہ برار، ریاستی فوجوں کے کمانڈر ان چیف اور جنرل النیڈ روس کے کمانڈر ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ نظام کے دوسرے صاحبزادے شاہزادہ معظم جاہ بہادر نے حیدرآباد امپرومنٹ ٹرسٹ کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ حیدرآباد کی سپہ سالاری سے شاہزادہ برار کے استعفیٰ اور شاہزادہ معظم جاہ کے استعفےٰ کا سبب نظم و نسق کے ساتھ ان کے اختلافات اور ان کے ساتھ با اقتدار پارٹی کا غیر معاون رویہ ہے۔

ہندوستانی و امریکی معیار تعلیم میں بہت فرق

بنارس۔ ۱۰ اگست بنارس کی ایک ادبی انجمن میں تقریر کرتے ہوئے یوپی کے وزیر تعلیم مسٹر سمپورنانند نے کہا کہ امریکہ میں بہت سے ہندوستانی طالب علم دقتوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہ بغیر کسی منصوبہ اور معلومات کے غیر ملکی تعلیم کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔ وزیر تعلیم حال ہی میں فرانسسکو سے واپس آئے ہیں۔ امریکی زندگی کے تاثرات بیان کر رہے تھے۔ بابو سمپورنانند نے کہا کہ یوپی ایک کے ایک اسکالر امریکہ میں عام حالات کو دور کرنے کے امریکی طریقہ کا پچھلے دو مہینے ۳ سے مطالعہ کر رہے تھے۔ اب ان کو معلوم ہوا کہ دونوں ملکوں کے تعلیمی معیار میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے گورنمنٹ اسکالر اب امریکہ ٹھہرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ بابو سمپورنانند نے کہا کہ ہندوستانی طالب علم کو جو اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ جانا چاہتے ہیں اور صوبائی و مرکزی حکومتوں …

नोटिस

प्रातः काल ६ बजे से सायंकाल ६ बजे तक न्यूनतम मासिक शुल्क पर डेवलपमेन्ट बोर्ड के कर्मचारियों की साइकिलों की रखवाली के लिये मुहर बन्द टेन्डर मांगे जाते हैं जो की मंगल वार ता: २४ अगस्त ४८ को ४ बजे सायंकाल तक लिये जायें गे ठेकेदार को ५००) की नक़द जमानत देनी होगी। बोर्ड के कर्मचारियों के अतिरिक्त अन्य किसी व्यक्ति की साइकिल पर एक आना प्रति साइ-किल प्रति वार किराया के लेने का ठेकेदार को अधिकार होगा। ठेका एक वर्ष के लिये होगा और दफ्तर की छुट्टियों के दिनों में रखवाली की आवश्यकता नहीं होगी।

बी. एन. वर्मा एम. एल. ए.
इक्ज़ीक्यूटिव आफीसर
डेवलपमेन्ट बोर्ड
कानपुर

آئینۂ کانپور

یوم آزادی کا پروگرام

کانپور میں یوم آزادی نہایت سادگی کے ساتھ منائی جائیگی۔ اور صرف مکانات اور دوکانوں میں قومی جھنڈے لگائے جائیں گے۔

پروگرام حسب ذیل ہے کہ:

۱۴ و ۱۵ اگست کی رات کو ۱۲ بجے مسجدوں اور مندروں میں دعائیں مانگی جائیں گی۔

۴½ بجے صبح محلوں میں پربھات پھیریاں۔ ۷½ بجے صبح پھول باغ میں پولیس اور ملٹری کی پریڈ۔ ۱۰ بجے دن کو شردھانند پارک میں جھنڈا لہرایا جائے گا۔ ۱۲½ بجے دن کو اسکولوں اور کالجوں میں جھنڈا لہرایا جائیگا۔ ۲ بجے تلک ہال سے جلوس اٹھنے کی تیاری ۳ بجے دن کو شردھانند پارک سے جلوس اٹھیگا۔ ۶ بجے شام کو پھول باغ میں عام جلسہ ہوگا جس میں آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیراعظم یوپی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری سری آچاریہ تنکر دیو کی تقریریں ہوں گی۔

قومی جھنڈا

سری بی بی سنگھ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک پریس نوٹ میں کہتے ہیں کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء کے یوم آزادی کے جشن میں قومی جھنڈے کے استعمال پر کوئی ممانعت نہیں ہے۔ قومی جھنڈے کو ہر شخص اپنے مکانوں اور دوکانوں پر لگا سکتا ہے۔

گیہوں کا راشن

۱۰ اگست ۱۹۴۸ء سے گیہوں کا راشن شروع ہو گیا ہے۔ اور تمام سرکاری ملازمان کو بلا تنخواہ کی قید کے راشن کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ایک سو روپیہ ماہوار سے کم تنخواہ پانے والے حضرات بھی راشن میں شامل ہیں۔ دونوں کو روزانہ ۳ چھٹانک کے حساب سے گیہوں دیا جائیگا۔

مزدوروں کے مسائل

یوپی گورنمنٹ نے جان اینڈ کمپنی آگرہ اور اس کے ملازمان کے درمیان جھگڑے میں سری ایم احسان مصالحتی افسر آگرہ اور ثالث کی سفارش کو منظور کر لیا ہے۔

کوارٹر یا ہاؤس الاونس دئے جانے کا مطالبہ منظور نہیں ہوا۔ کلرکوں کو مہنگائی الاونس دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ مزدوروں اور کلرکوں کی بھرتی کے لئے قاعدہ بنانا منظور کیا گیا ہے چھٹی کا مطالبہ نامنظور کر دیا گیا ہے۔ تبدیلی کے متعلق قواعد بنانے کا مطالبہ نامنظور کیا گیا ہے۔ دور رہنے والے کام کرنے والے والوں کو سواری الاونس دینا نامنظور ہوا ہے۔ کلرکوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو پانچ دن کی تعطیل دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ باقی مطالبات نامنظور کر دئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ یوپی نے کانپور اولین مل (لال املی) اور اس کے ملازمان کے درمیان جھگڑے میں سری بیر دال ثالثی افسر کا دیا ہوا فیصلہ منظور کر لیا ہے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۴۸ء سے مہنگائی الاونس دینے کی سفارش کی گئی ہے پراویڈنٹ فنڈ کے قواعد میں ترمیم اور مکان کے کرایہ کے مطالبات کو نامنظور کر دیا ہے لڑکوں کو راشن دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ اور تین ہفتہ تک مسلسل اپنے کام کے علاوہ دوسری بڑی جگہ کام کرنے کے لئے بڑی جگہ کا پانچواں حصہ دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

سوختہ آشرم

سری منظر علی سوختہ نے جو ایک مشہور کانگریسی کارکن ہیں۔ انھوں نے ہندوستان اور پاکستان دونوں کو ملانے کے لئے ایک اسکیم تیار کی ہے جس کی بنیاد سچائی اور عدم تشدد پر ہے۔ اور جو غیر سیاسی جماعت رہے گی۔

اسی سلسلہ میں ۱۵ اگست ۱۱ بجے دن کو سوختہ آشرم میں سب لوگ جمع ہوکر یوم آزادی منائیں گے۔

چوک وارڈ کانگریس کمیٹی

اس ہفتہ شہر کے وارڈ کانگریس کمیٹیوں کے عہدہ داروں کا انتخاب ہوا ہے جس میں کافی اودھم بازی مچائی گئی ہے۔ لیکن چوک وارڈ سب سے بازی لے گیا۔ اور دو جگہ میٹنگ ہوئی۔ اور ہر ایک میٹنگ نے علیحدہ علیحدہ عہدہ داروں کا انتخاب کیا۔ لہٰذا سٹی کانگریس کمیٹی نے جدید عہدہ داروں کو کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اور انتخاب کا جھگڑا کانگریس کی صوبہ کے …

عدالت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

سیوا سماج کا ایٹ ہوم

کانگریس سیوا سماج توپ خانہ بازار کانپور کی طرف سے عید کے دن ۱۰ اگست ۵ بجے شام کو پی ان ایس ڈی بھون میں سب فرقوں کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا جس میں ہندو مسلمان عیسائی سکھ ہریجن اور شہر کے نمایاں حضرات و حکام سب ہی نے شرکت کی۔ ڈاکٹر مراری لال اور منشی بھگوتی پرشاد پنڈت گنگا سہائے چوبے پروفیسر خواجہ عبدالمجید اور قاضی احمد حسین صاحبان نے اس موقع پر تقریریں کیں جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

مارکل کانفرنس

۲۸ و ۲۹ اگست کو کملا کلب کانپور میں یوپی پراونشیل میڈیکل کانفرنس کا ۱۳واں اجلاس منعقد ہوگا۔ کانفرنس کا افتتاح مسز سروجنی نائیڈو گورنر صوبہ کریں گی۔ پنڈت گووند بلبھ پنت نمائش کا افتتاح کریں گے۔ سری سی بی گپتا سائنس سکشن کا افتتاح کریں گے۔

ایر انڈیا چیمبر آف کامرس

مسٹر آر تفر النکیب منیجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن ایر انڈیا چیمبر آف کامرس کے پریسیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔ کیونکہ مسٹر ایچ سی کرائس ڈائرکٹر بیگ سدرلینڈ ولایت جا رہے ہیں جو اس سال کے لئے پریسیڈنٹ تھے۔

ہری ہر ناتھ شاستری

سری ہری ہر ناتھ شاستری ممبر انڈین ڈیلی گیشن انٹرنیشنل لیبر کانفرنس یورپین سیاحت سے ۲۶ اگست کو ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔

اسٹوڈنٹ لیڈروں پر مقدمہ

۵ اگست کو اسکولوں کی فیس کے اضافہ کے پروٹسٹ میں ہڑتال منائی گئی تھی۔ اور دفعہ ۱۴۴ کو توڑ کر جلوس نکالا گیا۔ اور جلسہ کیا گیا تھا اس سلسلہ میں طالب علموں کے ۷ لیڈروں کو گرفتار کیا گیا تھا اب ان کا مقدمہ ۱۸ اگست کو ہوگا۔

کمشنر الہ آباد ڈویژن

کمشنر الہ آباد ڈویژن سری سید حسن ظہیر صاحب کانپور تشریف لائے تھے۔ آپ نے حکام اور لوکل بورڈ والوں کے افسران سے تبادلہ خیالات بھی کیا۔

ڈولپمنٹ بورڈ

کانپور ڈولپمنٹ بورڈ کی میٹنگ سری ہری شنکر ودیارتھی کی صدارت میں ۱۴ اگست کو ہوگی۔

چیلڈرن ایسوسی ایشن

چیلڈرن ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں آئندہ سال کے لئے مسٹر کے ڈی بیر کے پریسیڈنٹ مسٹر ادم ناتھ رستوگی جنرل سکریٹری سری دیوی مصدی خزانچی منتخب ہوئے ہیں۔

گرفتاریاں

مسٹر آفاق حسین جوہر ایڈیٹر میثر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ الزام ہے کہ ان کے پاس سے ہندوستان کے خلاف لٹریچر نکلا ہے۔ مسٹر ودیا بھوشن وکیل غلط شناخت کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں جس شخص کی شناخت کی گئی تھی۔ اس نام کا شخص ۳ برس پہلے مر چکا تھا۔

گرہ کٹ

سری ایس بھاٹیہ سٹی مجسٹریٹ جبکہ وہ ایک سینما ہاؤس میں تماشہ دیکھنے جا رہے تھے ان کی جیب سے کسی گرہ کٹ نے ان کا بٹوہ نکال لیا۔ جس میں ۶۵ روپیہ اور چند پٹرول کے کوپن تھے۔

ایک کانسٹبل اسباب لیکر فرار

ایک مسافر اسٹیشن پر ایک پولیس کانسٹبل کو اپنا اسباب سپرد کر کے کھانا کھانے چلا گیا۔ واپس آنے پر پولیس کانسٹبل مع اسباب کے غائب تھا۔ فوراً رپورٹ کرنے پر پولیس کانسٹبل مع اسباب کے دوسرے پلیٹ فارم پر پکڑ لیا گیا۔

۲۰۵۶ کو روزگار ملا

کانپور میں جولائی کے مہینہ میں ۲۰۵۶ افراد کو روزگار سے لگایا گیا ہے اس تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ جون میں روزگار پانے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں ۱۴۶ کا اضافہ ہوا ہے۔

ایک کرور کا کپڑا واپس

حکومت یوپی نے ایک کرور روپیہ کا کپڑا جو کمیشن ایجنٹوں کے پاس تھا اس شرط پر اس کو واپس کر دیا ہے کہ وہ محصول بورڈ کے مقررہ شدہ قیمتوں پر یہ کپڑا فروخت کریں گے۔

ڈاکٹر جواہر لال یورپ کو

ڈاکٹر جواہر لال رستوگی ایم ایل اے معہ اپنی بیوی اور بیٹی ڈاکٹر مس چندرا کانت رستوگی اور اپنی بہو مسز راجندر رستوگی کے ۵ اگست کی رات کو کانپور سے دہلی روانہ ہو گئے۔ اور ۷ اگست کو دہلی سے ہوائی جہاز کے ذریعہ انگلستان روانہ ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کے دو صاحبزادے ڈاکٹر راجندر رستوگی اور ڈاکٹر سریندر رستوگی پہلے ہی سے انگلستان میں موجود ہیں ڈاکٹر صاحب معہ اپنے خاندان کے یورپ و امریکہ کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔

کانپور اسٹیشن پر ڈاکٹر صاحب کو ان کے دوستوں کے ایک بڑے مجمع نے ان کو الوداع کہا۔ اور کامیاب سفر کی دعا کی۔

عید الفطر

۱۰ اگست کو کانپور میں عید الفطر ہوئی بارش کی وجہ سے عیدگاہ کے بجائے مسجدوں میں زیادہ مجمع تھا۔

حسب المعمول ڈاکٹر عبدالصمد کے یہاں شام کو ۶ بجے اجتماع ہوا جس میں ہر طبقہ کے ہندو مسلمان دوستوں نے ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کیا۔

عید کا جشن اتحاد

بروز عید ۵ بجے شام بمقام طلاق محل بصدارت جناب ڈاکٹر مراری لال صاحب ایک جلسہ جشن عید اتحاد منایا گیا جس میں ہندو مسلم سندھی سب ہی فرقے شامل ہوئے۔ ہر فرقہ کے نمائندہ نے اپنی جانب سے پیام تہنیت پیش کیا۔ اور وطن کو مضبوط بنانے اور باہمی خوشگوار زندگی گذارنے کے لئے ایک قومی نظریہ پر عمل کر کے بھائی چارہ بڑھانے پر زور دیا عطر پان سگرٹ سے تواضع کی گئی۔ اور ایک دوسرے سے گلے ملے۔

رشوت لینے پر دو ملازم برطرف

سری ایل ایل ورما ایم ایل اے ایگزیکٹو افسر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ اپنے ۱۳ اگست کے ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ۔

سری گنگا پرشاد معرا نزول کلکٹر کو رشوت لینے کے الزام میں اور سری منا لال نزول کلرک کو رشوت کی رقم میں حصہ لینے کے الزام میں آج ان دونوں کو ملازمتوں سے برطرف کر دیا گیا ہے جس کسی شخص کو ان دونوں اشخاص نے پریشان کیا ہو وہ مہربانی کر کے براہ راست مجھ کو لکھیں تاکہ پوری تحقیقات کی جا سکے۔

ایک سو روپیہ انعام

سردار سورن سنگھ مالک پربھات ٹاکیز کے مکان میں چوری

میرے گھر کا نوکر مسمی رام دیال قوم کہار ساکن ضلع اٹاوہ جو کہ گھر میں کھانا پکانے وغیرہ کا کام کرتا تھا۔ ۷ اگست ۱۹۴۸ء سنیچر کے دن گھر سے نقد ۲۵۵ روپیہ اور سونے کے دو زیور کل ۱۷۰۵ روپیہ کا سامان لے کر بھاگ گیا ہے۔ تفصیل سامان حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد ۲۵۵ روپیہ ۲۔ پکے سونے کا ایک جوڑ اکٹرا ٹھوس (وزن ۸ تولہ)

۳۔ ایک گلے کا ہار (وزن ۲ ½ تولہ)

رام دیال کا حلیہ۔ رنگ کالا۔ قد منجھولا۔ بدن پتلا۔ آنکھیں چھوٹی۔ بال انگریزی۔ کٹ چوٹی لانبی۔

اس کو پکڑنے والے کو سفر خرچ کے علاوہ ایک سو روپیہ انعام دیا جاوے گا۔

المشتہر:۔ سردار سورن سنگھ پربھات ٹاکیز کانپور

پھول اور کانٹے

کہتے ہیں کہ ایک کہار ایک لالہ جی کے یہاں ملازمت کرنے کی غرض سے گیا لالہ جی نے اس سے پوچھا کہ تو کوئی ایسی ویسی چیز تو نہیں کھاتا کہار نے کہا نہیں لالہ جی. نہیں کوئی ایسی ویسی چیز نہیں کھاتا. ہاں پیاز تو ضرور کبھی کبھی کھا لیوں ہوں

لالہ جی خیر پیاز کھانے میں تو کچھ ہانی نہیں. پر اور کچھ تو نہیں کھاتا.

کہار. نہیں لالہ جی. پیاز بھی کوئی روز تو کھاتا نہیں ہوں جب کبھی ماس مل جائے ہے تب تھوڑی بہت ضرور کھا لیوں ہوں.

لالہ جی. ارے بھائی تو ماس بھی کھا دے ہے.

کہار. رام رام کرو. لالہ جی میں کوئی روز ماس تھوڑا ہی کھاؤں ہوں جب کبھی دارو ہاتھ لگ جائے ہے تو ذرا سا کھا لیوں ہوں.

لالہ جی. ارے بھیا تو کیا تو دارو بھی پیے ہے.

کہار. نہیں لالہ جی دارو کو روز تھوڑا ہی پیوں ہوں جب کبھی کوئی جوئے میں کچھ ہاتھ لگ جائے. تو ذرا سی چکھ لیوں ہوں.

لالہ جی. تیرا ناس ہو تو جوا بھی کھیلے ہے.

کہار. جوا کوئی روز تھوڑا ہی کھیلوں ہوں لالہ جی جب کبھی چوری میں کچھ مل جائے. تو دو چار داؤں لگا دوہوں.

دیکھا آپ نے اس ذرا سی پیاز کھانے والے کہار میں کیسے گن بھرے ہوئے تھے. پاکستان بھی اس کہار سے کم نہیں معلوم ہوتا آپ نے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ پاکستان نے اب یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ مئی کے مہینے پاکستانی فوجیں کشمیر میں جنگ کر رہی ہیں. چلو ایسی ہوا کبھی نہ کبھی ... تھا ہی.

... جو یہ خبر پڑھ کے بولے.

آپ کو یہ تو یاد رہا کہ سر ظفر اللہ خاں نے لیک سکسس میں کس شد و مد کے ساتھ اس حقیقت سے صاف انکار کیا تھا کہ پاکستان کی فوجیں کشمیر میں لڑ رہی ہیں. مگر آپ نے یہ نہیں سوچا کہ وہاں سے کشمیر ہے کتنی دور کسے معلوم تھا کہ اصل حقیقت ہے کیا. ہاں اب معاملہ ذرا بدل گیا ہے. یو این او کا کمیشن خود سر پہ آ بیٹھا اب سوائے اس کے چارہ کیا تھا کہ پیاز کھانے کا اقرار کر لیا جائے. ممکن ہے آگے چل کر سلسلہ وار گوشت اور شراب اور جوئے اور چوری سب ہی کی نوبت آ جائے اور رفتہ رفتہ خود ہی سارا بھانڈا پھوڑنا پڑے. اور اس امر کا اقرار کرنا پڑے کہ کشمیر کی جنگ کا تمام تر پاکستان ہی لڑ رہا ہے. اور وہی سرحدی لٹیروں کو مسلح کر کے اپنے فوجی افسروں کے ہمراہ بھیجتا رہا ہے. پاکستان آخر کار کہار تو ہے نہیں کہ شروع ہی میں سارے اوصاف کا اقرار کر لیتا. (قومی آواز)

مدراس اسمبلی میں مہاتما گاندھی کی تصویر

مدراس. ۹ اگست ہز اکسیلینسی مسٹر راجگوپال آچاری گورنر جنرل ہندوستان ۲۳ اگست کو مدراس اسمبلی میں مہاتما گاندھی کی قد آدم تصویر کی نقاب کشائی کریں گے.

برلن کے مسئلہ پر گفتگو طویل ہوگی

لندن. ۱۰ اگست. آج لندن کے باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی طاقتیں برلن کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو ابتدائی کوشش کر رہی ہیں تاکہ چار طاقتوں کی کانفرنس ہو سکے. اس میں ان کو مشکلات پیش آ رہی ہیں اور ماسکو میں جو گفتگو روسی لیڈر دیتے ہے ہو رہی ہیں. اس کے جلد ختم ہونے کی امید نہیں.

کلکتہ میں ٹیگور کی برسی

کلکتہ. ۸ اگست. کل سینٹ پال میں شاعر اعظم رابندر

ادب لطیف

پی کہاں

(از اکرم صاحب الہ آبادی)

بوڑھے آم کی ڈالی پر بیٹھا ہوا پپیہا بولا .... اُف کتنا درد تھا. اس پی کہاں میں وہ بے اختیار دل پکڑ رہ گئی. نرگسی آنکھوں میں برقی باروں کی طرح چھلکتے ہوئے آنسو گل گونہ رخساروں پر ڈھلک کر بہنے لگے .... اس کا پی کہاں. اس ہجر و فراق کی تاریک راہوں میں بھٹکتا چھوڑ کر کہیں چلا گیا تھا .... وہاں جہاں فرقت نصیب راگنی کے درد میں ڈوبی ہوئی. والہانہ نہ پہونچ سکے.

وہاں جہاں اس کے خون کے آنسو میں غلطاں آہیں اس کے "پی کہاں" کے جزنوں کو نہ چھو سکیں. اس کی زندگی اسی قدر تاریک ہوئی تھی جیسے برسات کی اندھیری رات اس نے اپنے جیون میں صرف ایک بار پریم کیا. اپنے پی سے لیکن وہ بھی اس کے ارمان بھرے دل کو ٹھکرا کر کہیں دور جا چکا تھا. وہ اس کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی. پپیہے کا بے ہنگم سوز ہر بار اس کے دکھی دل میں ایک ہوک اٹھا دیتا تھا جس سے وہ دیر تک انگاروں پر لوٹتی رہتی اس کی زندگی اتنی ہی خاموش اور اداس ہو چکی تھی جیسے ایک پتھر کا بت مگر وہ جی رہی تھی اپنے پی کے لئے صرف ایک امید پر. اسے یقین تھا کہ ایک نہ دن اس کا پریتم ضرور آئے گا. اور اسی لئے وہ آم کے بوڑھے درخت کے سایہ میں بیٹھ کر پی کہاں کے درد انگیز راگ میں اپنے من کے تار ملا دیتی. ایک ایسا پرسوز نغمہ اس کی روح کی گہرائیوں میں تیرنے لگتا. جو ہوس انتظار کے سہارے اُسے مرمر کے جینے پر مجبور کر رہا ہو.

***** شریف گھرانوں کے ان اعلیٰ تعلیم یافتہ مردوں کی فہرست بھی شائع کر دی جائے جو طعنوں میں نام کر کے ... اپنے باپ دادا کا نام روشن کر رہے ہیں. تاکہ دنیا فیصلہ کر سکے کہ موجودہ تعلیم کے مضر اثرات مردوں کی پاک فطرت زیادہ قبول کر رہی ہے. یا عورتوں کی ناپاک فطرت.

حیدرآباد کے مسئلہ میں مزید ... خود کشی ہوگی

نئی دہلی ۱۰ اگست. سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان نے آج حیدرآباد کے متعلق ایوان پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا الحاق اور ذمہ دار حکومت کے سوا کوئی دوسرا حل نہیں ہے.

ایسا الحاق جو حیدرآباد کو دفاع. رسل و رسائل اور امور خارجہ کے مسائل میں تمام ہندوستان کی پالیسی سے ہم آہنگ کرے گا. اور حیدرآباد کی اندرونی خود مختاری کو بھی برقرار رکھے گا. اس میں کوئی رعایت نہیں ہو سکتی کیوں کہ رعایت کے معنی خود کشی ہوں گے.

حکومت ہند کا رویہ اس مسئلہ میں صاف ہے. ایسا آزاد حیدرآباد جو اپنی پالیسی پر چلے. ہندوستان کی ترقی خوش حالی ہی کے ذریعہ نہیں بلکہ ہندوستان کی ہستی کے لئے خطرناک ہے.

رضاکاروں کے مظالم کا حوالہ دیتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا ہم لوگ حالات کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں. اور ہر امکانی حادثہ کے لئے مکمل طور پر تیار ہیں.

قائد اعظم جشن آزادی میں شریک نہ ہوں گے

کراچی ۹ اگست. گورنر جنرل پاکستان کی رہائش گاہ سے ایک صحافتی اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قائد اعظم کو انتہائی افسوس ہے کہ قیام پاکستان کی پہلی سالگرہ اور مکمل آزادی کی تقاریب میں وہ شرکت سے معذور ہیں.

ٹاگور کی سوویں برسی کے موقع پر ایک جلسہ منعقد ... خواجہ ... چشتی ...

عالم نسواں

عورتیں پیدائشی گنہگار ہیں

(مس برعکماری صاحبہ بی اے)

میں چند روز کیلئے نینی تال جا رہی تھی بریلی جنکشن کے بک اسٹال پر ایک رسالہ نظر آیا. نام اچھا تھا ٹائٹل بھی خوبصورت وقت گذارنے کے لئے خرید لیا کمپارٹمنٹ میں بیٹھ کر ورق گردانی شروع کی. تو بہت افسوس ہوا. حیرت کے ساتھ رسالہ ترقی پسند! ... ہوا تھا. خدا بہتر کانے والے عریاں ... ایڈیٹر صاحب کے الفاظ کے مطابق ہونے والی بیوی کے نام خطوط اور سلمہ رکانہ کے نام ہدایات قسم کی نظمیں فلمی ایکٹرسوں کی شان میں بھانڈوں کی طرح قصیدہ خوانی اور ان کے نام شرمناک جھوٹے سچے خطوط ایسا ہوتا ہے کہ رسالہ ایڈیٹر کو ہندوستان کے مقدس اخلاق اور ہندوستان کی مقدس روایات کو دور سے بھی نسبت نہیں اس کی نظر میں شرم و حیا جہالت کا دوسرا نام ہے اور وہ ان چیزوں کو ترقی و تہذیب سمجھتا ہے جنھیں ہم ہندوستان کے باشندے صاف لفظوں میں بے شرمی بے حیائی اور آوارگی سمجھتے ہیں لیکن اس رسالہ میں ترقی پسند ایڈیٹر نے شرافت اور پاکبازی کے پرچارک بن کر ایک مضمون تعلیم نسواں کی مخالفت میں شائع کیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تعلیم لڑکیوں کے لئے سخت مضر ہے. لڑکیاں زیادہ پڑھ لکھ کر مغربی تہذیب ... بن جاتی ہیں اور سینما ... پارٹیوں اور کلبوں میں جا کر اپنے بزرگوں کی عزت برباد کرتی ... اور فلم ایکٹرسیں بن جاتی ہیں.

مجھے یہ اس اخلاقی کمزوری کا اعتراف کرنا چاہیے کہ میں جذبات سے مغلوب ہو گئی میں نے غصے سے رسالہ پھاڑ کر چلتی ٹرین سے باہر پھینک دیا.

میں یہ عقیدہ تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں کہ مرد پیدائشی نیک ہے. اور عورت پیدائشی گنہگار ہے. دونوں ایک ہی نوع سے تعلق رکھتے ہیں. اور دونوں کی سرشت یکساں ہے. مرد شیطان کنس. ابو جہل بن سکتا ہے اور عورت سیتا ساوتری اور رابعہ بن سکتی ہے. بلکہ میں تو یہاں تک کہتی ہوں کہ عورت کی فطرت مرد سے کہیں زیادہ نیک پاک ہوتی ہے آج دنیا میں خون کی ندیاں عورتیں نہیں مرد بہا رہے ہیں. آج کمزوروں کی آزادی عورتیں نہیں بے انصاف مرد سلب کر رہے ہیں. آج لوٹ مار کشت و خون بد معاشی کوکین فروشی اور تمام ... ٹھیکہ داری عورتوں کے نہیں مردوں کے قبضہ میں ہے آج گندی سے گندی کتابیں اور رسائل عورتیں نہیں بے شرم مرد علی الاعلان فروخت کرتے ہیں. آج بے غریب بھائیوں کو ننگا بھوکا رکھنے کے لئے عورتیں نہیں بے ایمان مرد بلیک مارکیٹنگ کر رہے ہیں آج ہمارے اخلاق کو تباہ کرنے والی فلمیں عورتیں نہیں مرد بنا رہے ہیں. اور آج ایک شہر کی لونڈیا" اور "دیکھو بہار جیسے لتھڑے جیسے شرمناک گانے لکھنے کی سعادت عورتوں کے نہیں مردوں کے حصہ میں آئی ہے لیکن مردوں کی دنیا کا انصاف یہ ہے کہ اگر کروڑوں عورتوں میں ایک عورت کچھ لکھ دے تو ساری دنیا اسے آبرو باختہ کہہ کر لعن و طعن کرے لیکن اگر عریاں افسانے اور فحش گانے لکھنے والوں کی ان گنت مردانہ فوج میں غیر ضروری اضافہ کرنے کے لئے ایک اور مردانی ماں کے ایک مقدس حصہ جسم اور حصول رزق کے پہلے ذریعہ کو گدرانار کی طرح اچھالتا. اور لٹو کی طرح نچاتا ہوا آ جائے تو لوگ اس پر تحسین و ستائش کے پھول برسا کر اسے شاعر انقلاب حضرت .... کہتے ہیں.

حیف ہے مردوں کے انصاف پر کہ وہ ان عالم آشکارا باتوں کی طرف آنکھیں بند کر کے یہی کہتے ہیں کہ مرد نیک ہے فرشتہ ہے مقدس ہے اور اسے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا پورا حق ہے لیکن عورت کی فطرت نجس اور ناپاک ہے. اُسے گھروں کی چار دیواری کے اندر قید رکھو اس پر تعلیم کے ... پڑھ لکھ کر ... فلم ایکٹرس بن جائے گی. میں تعلیم نسواں کے مخالفین کو چیلنج کرتی ہوں کہ شریف گھرانوں کی ان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندو مسلم عورتوں کے نام شائع کر دیں جو فلم ایکٹرسوں کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہی ہیں میں دعوے کے ساتھ کہتی ہوں کہ ہندوستان میں ایسی عورتوں کی تعداد ایک درجن بھی نہ ہوگی. ساتھ ہی *****

علمی دنیا

علم کی حقیقت

(از نصرت جہاں صاحبہ)

بچو آؤ ہم تم کو چند ایسی باتیں بتلائیں جن کو تم سمجھ نہ سکنے کے سبب ایک بہت بڑی اور مصیبت کی بات سمجھ رہے ہو. سنو تم سے بعض کے والدین لوہار بڑھئی وغیرہ بھی ہوں گے جن صاحب کے گھر میں لوہا روزانہ کام ہوتا ہو گا ہر ہے کہ اس گھر کے لڑکے کے لئے ایک کیلا یا صندوقچی بنا دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے برعکس اس کے کہ ایک بڑھئی کے لڑکے کا کام ... جیسے بہت پہلے زمانہ میں ہم ہی انسانوں نے سوچ سمجھ کر یہ چاہا کہ کوئی ایسی چیز ایجاد کریں جس سے ایک کام جس کو لوگ اگر چھوڑ بھی دیں تو محفوظ رہے لکھنے پڑھنے کا طریقہ ایجاد کیا. یعنی ... کی ... لکیروں کے چند نام رکھ دئے جیسے ایک سیدھی لکیر کا نام الف اور اسی طرح ب دونوں کو ملا لفظ اب بنا لیا یہ سمجھو کہ تم پیدا ہوتے ہی تمہارے ماں باپ نے انسانوں میں تمہاری شناخت کرنے کے لئے تمہارا راشد نام رکھا جیسے ہی تمہارے کہنے میں تمہارے متعلق گفتگو ہوئی. ہر شخص تم کو راشد کے نام سے یاد کرے گا وہی صورت یہ الفاظ اختیار کر گئے ان الفاظ کو توڑ جوڑ کر لوگ اپنے مقاصد بیان کرنے علمی تجربات محفوظ رکھنے اور دور دراز مقامات پر خط و کتابت کرنے لگے. اس کو علم یعنی کسی چیز کی اصلیت کو جاننے کا خطاب دیا گیا لیکن معلمین نے کبھی یا لاپرواہی سے لڑکے اس علم یعنی تحریر و تقریر کو ایک مصیبت سمجھنے لگ گئے ذرا غور تو کرو الف اور ب کی تختی کے ذریعہ لکھنا اور پڑھنا اور اس وسیلے سے ایسی چیزوں کا معلوم کرنا جن کا ہم کو علم نہیں ہے. کونسی بڑی بات ہے اور وہ کون احمق ہوگا جو گذرے ہوئے واقعات معلوم کرنا نہ چاہتا ہو سمجھ لو کہ تم نے کوئی اچھی کہانی سنی اور اب اپنے بھائی کو سنانا چاہتے ہو تو کیا یہ حماقت نہ ہوگی کہ محض کہانی سنانے کے لئے وہاں جاؤ اگر تم لکھنا پڑھنا سیکھ گئے ہو تو ایک خط پوری کہانی دو چار آنے کے صرف سے بھیج سکتے ہو لیکن دوسری زبانوں کے سمجھنے میں ذرا مشکل ہوگی جیسے تمہاری زبان اردو ہے اسی طرح کسی کی ہندی تلگی. انگریزی اور ان کے لکھنے کا طریقہ بھی الگ الگ ہے. ذرا سی محنت اور عقل سے یہ مشکل بھی دور ہو سکتی ہے. اگر تم کو اپنی زبان کے سوائے دوسری زبانیں نہ ... تو تم دوسری زبان کے تجربات نہیں سمجھ سکو گے. مثلاً تمہارا شوق ہے کہ ڈاکٹر بنو تم صحیح معنی میں ڈاکٹر جب ہی ہو سکتے ہو جبکہ جملہ قوموں کی زبانیں نہ جانتے ہو ... داں ہو. اور اس علم کے جاننے والے ہیں. ان کے پاس جا کر خود اپنے ہاتھ سے تجربہ نہ کر لو تمہارے اسکول کا کورس میٹرک ہے تمہارے لکھنے پڑھنے اور عقل سنوارنے کے ہے. اس کے بعد سمجھو کہ تم نے ڈاکٹری کے شعبہ میں شریک ہو گئے اس وقت اگر تمہارے استاد نے تم کو یہ بتلایا کہ انسان کے جسم میں دوران خون اس کی زندگی کا ضامن ہوتا ہے تو تم مکان میں جا کر اس کے بعد کا حصہ پڑھو گے. اور سوچو گے کہ رگوں میں پانی خون کے بجائے اگر بھر دیا جائے تو انسان زندہ کیوں نہیں رہ سکتا. اور اسی تجربہ کی خاطر ہزاروں کا مال کھانا پینا چھوڑ کر تم ہر اس مقام پر جاؤ گے جہاں اس فن کی کتابیں یا اس علم کے جاننے والے ہوں گے. یہی شوق تھا کہ دنیا آج کہاں سے کہاں آ گئی. پہلے تیر و تلوار کی لڑائی تھی پھر عقلمند لوگوں نے سوچ کر بندوق توپ وغیرہ کی ایجاد کی. یہ ایسا ہی کہ بنڈی بنانے والے نے غور کیا کہ بیلوں کے بجائے کوئی ایسی چیز کیوں نہ لگائی جائے جو خود بخود اور زیادہ تیزی سے چلنے لگے. چنانچہ ریل بنی اور انجن لگایا گیا.

بہر حال یہ خوب سمجھ لو کہ علم حاصل کرنا پتھر اٹھانا نہیں بلکہ ایک ایسی دوربین ہے کہ جس کے تم پتھروں سے ہیرے جواہرات پرکھ سکتے ہو. اور کمال جب ہے کہ تم بھی جس طرح بنڈی بنانے والے نے ریل بنالی اس سے اچھی ایجاد کر دکھاؤ تاکہ آنے والا زمانہ تم کو نام نیک سے یاد کرے.

لاہور ۱۰ اگست. حکومت پاکستان نے احراری لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو پاکستان سے خطرناک ... دیدی.

محشر دہلوی کی "انسانیت"

پروڈیوسر رائٹر محشر دہلوی نے گل رعنا پروڈکشن لمیٹڈ کی اولین اخلاقی تصویر "انسانیت" کی کاغذی تیاریاں مکمل کر لی ہیں.

ٹیکنیکل اسٹاف اور اداکاروں کا انتخاب تقریباً ہو چکا ہے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محشر دہلوی انسانیت میں چند نئے حسین ترین چہرے پیش کرنے کی جد و جہد میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں. اگست میں انسانیت کی مسلسل فلم بندی کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا. اور مہورت کے وقت ہی تمام اسٹاف کے نام کا اعلان بھی.

بقیہ ایک بیوی کا اعتراف گناہ

چنانچہ اندر داخل ہوتے ہی میں ہچکچائی یہ دیکھ کر میرا شوہر ٹھٹھک گیا. اور گرجدار آواز میں بولا.

بس تمہاری حقیقت معلوم ہو گئی بہتر تو یہ ہے کہ تم واپس جاؤ تم شکار نہیں کر سکتیں. میں اس طعنہ کو برداشت نہ کر سکی جل کر بولی. آپ بیا تو بلا کچھ کئے ہوئے کیسے واپس چلے جائیں گے. یہ کہہ کر میں جھونپڑی میں داخل ہوئی.

ہم نہ معلوم کتنی دیر تک انتظار میں تاک لگائے بیٹھے رہے سنسان جنگل میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی متحرک چیز کا ادھر گذر بعید از قیاس ہے میں نے بیزار ہو کر اپنے شوہر سے پوچھا انہیں یقین ہے کہ لومڑی اس طرف سے گذرتی ہے وہ چڑھ گیا جھنجھلا کر کہا. چپکے بیٹھی رہو مجھے بالکل یقین ہے میں اس کے بعد چپ ہو گئی. نہ معلوم کب تک چپ بیٹھی رہی اور غالباً میں اونگھنے لگی تھی کہ دفعتاً میرے شوہر نے زور سے چٹکی لی اور اشارہ کرتے ہوئے بتایا. دیکھو وہاں کوئی آتے دکھائی دیتا ہے وہ درخت کے نیچے.

میں نے دیکھنے کی کوشش کی مگر کاسے مجھے کچھ نہ دکھائی دیا مگر میرا شوہر آہستہ آہستہ اپنی بندوق درست کر رہا تھا مگر اس کی نظر میرے چہرے پر گڑی ہوئی تھی. میں نے اپنی بندوق اٹھائی. اور اندازے پر جس جگہ حرکت ہو رہی تھی وہاں گولی چلانے کا ارادہ کر لیا. مگر دفعتاً سہمے ٹھٹکی ہوئی جھاڑی میں ایک شخص نمودار ہوتا دکھائی دیا جو ایسا معلوم ہوتا تھا کسی سے چھپ کر فرار ہو رہا ہے.

تعجب اور پریشانی میں میرے منہ سے ایک چیخ نکل گئی مگر قبل اس کے کہ میں گھوم کر دیکھوں میرے بالکل قریب سے گولی چلی اور میں نے اس شخص کو گھائل ہو کر زمین پر گرتے دیکھا میں خوف زدہ تھی. میرے منہ سے بے ساختہ چیخیں نکلنے لگیں. مگر فوراً ایک طاقتور ہاتھ کی مضبوط گرفت نے میری گردن کو جکڑ لیا. یہ میرا شوہر تھا. اس نے مجھے زمین پر دے مارا اور پھر اٹھا لیا. وہ غصے سے بالکل دیوانہ ہو گیا تھا مجھے اٹھا کر بے تحاشا گھر سے پہلے شخص کی طرف پھینکا. اور اس کی لاش پر مجھے دے مارا. اس کی خونخواری صاف بتلا رہی تھی کہ مجھے بھی قتل کر دینا چاہتا ہے. مجھے یقین ہو گیا کہ میری موت کی گھڑی آن پہنچی. اس نے مجھے ٹھوکر مارنے کے لئے پیر اٹھایا مگر قبل اس کے کہ وہ میرے مارے کسی نے اس کو آلیا. اور چشم زدن میں وہ زمین پر تھا میرے تعجب اور حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ میری ملازمہ تار کی طرح اس سے لپٹی ہوئی ہے. غیظ و غضب میں اس کو نوچ رہی ہے. ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی کھال تک جسم سے علیحدہ کر دے گی. میرا طاقتور شوہر اس کے جوش و خروش سے بے بس ہو کر دبا پڑا تھا. مگر کسی خیال سے فوراً اس نے میرے شوہر کو چھوڑ دیا. اور بے تحاشا لاش سے لپٹ گئی خون سے لتھڑی ہوئی لاش اور دیوانہ وار اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ پیوست کر دئے. یہ لاش میرے شوہر کے محبوب نوکر کی تھی. وہی سخت گیر اور طاقتور نوجوان جو اپنے آقا کی وفاداری کا عہد کر چکا تھا. اور میری ملازمہ کے دام محبت میں گرفتار ہو کر اپنے سنگین آقا کی گولی کا نشانہ بنا تھا.

اس دوران میں میرا شوہر اٹھ بیٹھا اس نے میری طرف گھور کر ... کیا. اپنی غلطی کو سمجھ گیا اور میرے قدموں

اقوالِ زریں

پھول کی طرح حسین اور نازک اور معطر بنو پتھر کی طرح سخت اور گونگے نہ بنو۔

صبر کی آواز پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا ہے۔

علم حاصل کرنے کا منشا یہ ہے کہ نیک و بد میں شناخت کریں۔

برے آدمی سے نفرت نہ کرو وہ تو رحم کے قابل ہے

ہار اور جیت زندگی کی تصویر کے دو رُخ ہیں۔

دوسرے کو ہمیشہ معاف کرو۔ مگر اپنے دل کو کبھی معاف نہ کرو۔

زندگی امید کے نازک قدموں پر رقص کرتی ہے۔

بے رحمی اور سخت دلی دل کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے۔

ایک آدمی کی سقاوت دوسروں کے ساتھ ہزاروں کو رلاتی ہے۔

بے رحمی کا بہت بڑا اثر یہ ہے کہ اس کا تماشہ دیکھنے والے بے رحم ہو جاتے ہیں۔

ہمت بچے بہت منکرین۔ بچہ نہیں دل کو چین ہنس یا

بچپن سے جوانی کا حال اس طرح کھل جاتا ہے جیسے صبح سے دن کا۔

بچوں کی تربیت میں ان کے بڑھاپے کا خیال رکھو!

موجِ تبسم

دوست۔ آجکل تمہارے گذارہ کی کیا صورت ہے۔
مخاطب۔ فرنیچر بیچ رہا ہوں۔
دوست۔ کاروبار کیسا چل رہا ہے۔
مخاطب۔ فرنیچر تو میں اپنا ہی بیچ رہا ہوں۔

ماسٹر۔ احمد! تم جغرافیہ کیوں یاد نہیں کرتے۔
احمد۔ جناب اس لئے کہ سنتا ہوں آجکل دنیا کے ملکوں کی سرحدیں ہر لمحہ بدلتی رہتی ہیں۔

ماں۔ سلیم تم کیوں رو رہے ہو۔
سلیم۔ ماسٹر صاحب عرصہ سے بیمار تھے۔ اور......
ماں۔ کیا وہ مر گئے۔
سلیم۔ نہیں سنا ہے کہ وہ اچھے ہو رہے ہیں۔

شوہر۔ تم میکے پہنچتے ہی مجھے تار دے دینا۔
بیوی۔ کتنے روپوں کے لئے۔

بیٹا۔ ابا ہم اسکول نہیں جائیں گے۔
باپ۔ کیوں۔
بیٹا۔ ماسٹر صاحب پاگل ہو گیا ہے پرسوں کہہ رہا تھا کہ چار اور ایک پانچ ہوتے ہیں۔

بیوی۔ شادی کے بعد زن و شو عشق و محبت کیوں نہیں کرتے۔
شوہر۔ عشق و محبت تو بدستور کرتے ہیں۔ مگر آپس میں نہیں دوسروں کے ساتھ۔

ثبوت کے ستر گواہ پیش ہو چکے ہیں

نئی دہلی۔ گاندھی جی کے مبینہ قاتل گوڈسے کے مقدمہ میں مسٹر آتما چرن اسپیشل مجسٹریٹ کے سامنے اب تک ستر ثبوت کے گواہ پیش ہو چکے ہیں۔ اور ابھی دو سو گواہوں کے نام اور درج ہیں۔

دلچسپ معلومات

اکبر کی توپ

اکبر بادشاہ کے زمانے میں مختلف قسم کی توپیں ایجاد ہوئیں۔ ان میں ایک توپ ایسی تھی کہ چوڑیوں کی حلقے کی طرح الگ الگ ہو جاتی تھی ضرورت کے وقت ان حلقوں کو ملا دیتے تو توپ بن جاتی تھی۔ ایک توپ سترہ نال کی تھی لیکن سب نالیں ایک ہی ساتھ سر ہوتی تھیں۔ توپیں ایسی تھیں جن کو ایک ہزار بیل اور چار ہاتھی مل کر کھینچتے تھے بعض توپیں ایسی تھیں جن کو صرف ایک ہاتھی اٹھا کر لے جا سکتا تھا۔ اور بعض کو ایک آدمی اٹھا کر دوڑ سکتا تھا۔ اکبر کے زمانہ میں ایک کل کی چکی تھی جو پانی اور ہوا وغیرہ کے زور سے نہیں بلکہ خود بخود چلتی تھی۔ اکبر کو چوگان بازی کا شوق تھا۔ اس لئے ایسی گیندیں ایجاد کی گئیں جو شعلے کی طرح نظر آتیں۔ تاکہ اندھیری راتوں میں چوگان کھیلا جا سکے۔

---

(۲) بھی کوئی چھپ کر آتا ہے۔ اور کمرے کا طواف کرتا ہے۔

میں نے اس واقعہ کو اپنے شوہر سے بیان کیا اس نے میری طرف گھور کر دیکھا۔ اور جواب دیا۔

کوئی بات نہیں اس میں کچھ نہیں یہ پہرہ دار ہے جو راتوں کو گھومتا ہے۔

ایک رات کھانے سے فراغت پاتے ہی میرے شوہر نے جو نہایت مسرور اور بشاش نظر آتا تھا۔ نہایت ہی خوشی کے لہجہ میں کہا۔ "کیا تم شکار کھیلنا پسند کرو گی۔ ایک لومڑی روزانہ چکر کاٹتی ہے۔ تاکہ میری مرغیاں ہڑپ کر جائے ہمیں صرف دو گھنٹے صرف کرنا ہوں گے۔

میں سخت متعجب ہوئی مجھے بڑا تامل اور پس و پیش ہوا مگر میرا شوہر مسلسل میری طرف متوقع نگاہوں سے گھورتا رہا۔ اور میں نے جواب دیا۔

کیوں نہیں "ضرور میرے دوست۔

مجھے یہاں یہ بتا دینا چاہیئے کہ میں نہ صرف مردوں کے شکار میں مشاق تھی۔ بلکہ بھیڑیے اور خونخوار ترین درندوں کو بڑی مہارت سے گولی کا نشانہ بنا سکتی تھی۔ اسی لئے یہ بالکل فطری تھا کہ اس مہم کو اس نے میرے سپرد کیا۔ مگر میرا شوہر اس کے بعد بہت پریشان ہونے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی خیال سے گھبرا رہا ہے۔ اور ساری شام اس نے بے چینی سے گذار دی۔ رات کو دفعتہً اس نے دس بجے کہا۔

کیا تم تیار ہو۔"

یہ سوال کر کے میری بندوق لینے چلا گیا اور میں کھڑی ہو گئی۔ "بندوق میں گولی بھر دوں یا ہرن مارنے والے کارتوس۔ میں نے پوچھا۔ اس نے کچھ تعجب کا اظہار کیا۔ مگر فوراً جواب دیا۔ معمولی کارتوس کافی ہوں گے۔ اور پھر تم کو تو اپنے حواس اور اپنے اعصاب پر بڑا گھمنڈ ہے یقیناً معمولی کارتوس سے کام چل جائیگا۔

میں کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ "لومڑی کے شکار میں حواس اور حاضر دماغی کی کیا ضرورت"۔ میں نے کہا "ہم اس طرح باتیں کرتے ہوئے باہر آ چکے تھے۔ ہم نے پارک کو طے کر لیا۔ رات خاموش اور پر سکون تھی۔ چاندنی کی مدھم روشنی پر ہیبت اور وسیع مکان پر پڑ رہی تھی۔ ہم تالاب کے قریب آئے۔ جہاں کی خاموشی اور سکون عجیب سماں پیدا کر رہا تھا۔

میرا شوہر خاموش تھا۔ اس کے چہرے پر عزم تھا۔ اس کی نگاہیں ہر چہار جانب جستجو میں لگی ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنی پوری توجہ اپنی پوری کوشش سے ڈھونڈ رہا ہے۔ وہ سر سے لے کر پیر تک مجسم تلاش معلوم ہوتا تھا۔

ہم بہت جلد تالاب کے کنارے پہنچ گئے ہم آہستہ آہستہ جھونپڑی کے قریب پہنچے۔ جہاں بیٹھ کر نشانہ اندازی کرنا تھی۔ میرا شوہر کا اور قدرے تامل کے بعد مجھے اندر داخل ہونے کے لئے کہا میرے دل میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہو رہے تھے۔ پھر میں کیا سمجھ رہی تھی

(باقی صفحہ ۳ کالم ۵ کے نیچے)

افسانہ

ایک بیوی کا اعترافِ گناہ

میرے دوست! تم نے میری زندگی کے اہم ترین واقعہ کو دہرانے کے لئے کہا ہے۔ میں اب بہت بوڑھی ہو چکی ہوں میرا اب کوئی زندہ نہیں عزیز رشتہ دار۔ اولاد کسی کا ٹھکانا نہیں۔ اسی لئے میں نہایت آزادی سے اعتراف گناہ کر سکتی ہوں۔ مگر تم وعدہ کرو کہ میرا نام ہرگز ظاہر نہ کرو گے۔

اب جبکہ میرا حسن رخصت ہو چکا ہے میں کہہ سکتی ہوں کہ ایام شباب میں بھی نہایت خوبصورت تھی۔ محبت میری روح کے لئے وہی اہمیت رکھتی تھی جو سانس جسم کے لئے محبت کے بغیر میں زندگی کو بے کار اور لاحاصل سمجھتی تھی۔ میری تمنا رہتی تھی کہ کوئی ہمیشہ میرے دام الفت میں گرفتار رہے جب تک میرا تصور کسی بے چین دل کی دھڑکن نہ ہوتا میں اپنے وجود کو بیکار سمجھتی۔ میں نے عورتوں کو یہ سنا ہے کہ اپنے دل کی پوری گہرائیوں اور ساری توانائیوں کے ساتھ کوئی شخص صرف ایک ہی مرتبہ زندگی میں محبت کرتا ہے۔ مگر میں بار بار اس قسم کے جذبات میں مبتلا ہوئی ہوں۔ میرا دل کچھ ایسی بے پناہ محبت میں گرفتار ہو چکا ہے۔ کہ ہر ہر مرتبہ میں یہ سمجھی کہ یہ جذبہ زندگی بھر میرے لوح قلب پر مرتسم ہے۔ لیکن جس طرح کوئلہ ختم ہو جانے ہی آگ ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ احساس محبت بھی ختم ہو جاتا ہے۔

آج میں تم کو اپنا پہلا واقعہ سناؤں گی۔ میں اس میں بالکل معصوم تھی۔ نادانستہ گرفتار ہوئی۔ مگر اس کے بعد دوسرے واقعات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

میں نے ایک متمول شخص سے شادی کی تھی۔ یہ ایک قدیم خاندان کا رکن تھا۔ مگر مجھے اس سے مطلق محبت نہ تھی۔ میرے نزدیک سچی محبت کے ساتھ آزادی و خود مختاری بھی ضروری ہے۔ جو محبت جبراً نافذ کی جاتی ہو قانون اس کی توثیق کرتا ہو۔ اور قاضی کی توجہ کا محتاج ہو کیا ہم اس کو محبت کہہ سکتے ہیں۔

میرا شوہر دراز قامت وجیہ اور اپنے اخلاق اور عادات کے اعتبار سے نہایت اچھا آدمی تھا۔ مگر اس میں ذہانت کی کمی تھی۔ وہ ہر ایک بات اس طرح کہتا جیسے وہی قطعی طور پر درست ہے۔

اس کو اپنی رائے ظاہر کرنے میں مطلق تامل نہ ہوتا۔ اور وہ یہ سوچے بغیر کہ اس کے کسی معاملے کے متعلق مختلف زاویہ نگاہ بھی ہو سکتا ہے۔ بکتا چلا جاتا۔ ایسا کرتے ہوئے اسے کسی کی دل شکنی اور تکلیف کا بھی لحاظ نہ ہوتا۔ ہم جس مکان میں رہتے تھے۔ وہ بیرون شہر ایک سنسان دیہات میں واقع تھا۔ یہ ایک وسیع اور کشادہ اور بالکل خاموش مکان تھا جس کے چاروں طرف بڑے بڑے اونچے درخت اپنی پوری ہیبت و جبروت سے کھڑے ہوئے تھے۔ مکان کے آس پاس میرے شوہر نے خوبصورت چمن بندی بھی کروائی تھی۔ ہری بھری گھاس کے تختے اور ان کے درمیان ایک چھوٹا سا تالاب تھا جہاں بطوں کا شکار کیا جاتا۔

معمولی ملازمین کے علاوہ دو اور ملازم بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ایک میرے شوہر کا نوجوان ملازم جو ایک سخت گیر شخص تھا مگر عمر بھر کے لئے خود کو اپنے آقا کے لئے وقف کر چکا تھا۔ دوسری میری ملازمہ تھی۔ جو مجھ سے وابستہ تھی جسے میں اسپین سے پانچ سال قبل لے آئی تھی۔

موسم بہار شروع ہو رہا تھا۔ شکار کے لئے بے شمار پارٹیاں اور دعوتیں شروع ہو چکی تھیں کبھی ہم اپنے قرب و جوار کی جاگیروں میں مدعو کئے جاتے کبھی خود ہمارے یہاں جشن منائے جاتے ان دعوتوں میں ایک نوجوان نواب زادہ میری نظروں میں بہت نمایاں ہوتا گیا۔ وہ ہمارے ہاں اکثر آنے جانے لگا۔ مگر تھوڑے دن بعد اس کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ اور میں نے اس کو کچھ زیادہ محسوس بھی نہ کیا۔ اس خیال کو تقریباً فراموش کر ڈالا۔ مگر میرے شوہر کے جذبات اس دور میں میری طرف سے سرد پڑتے گئے۔ اس کی محبت میں فرق معلوم ہونے لگا۔

ایسا معلوم ہوتا کہ وہ کوئی رائے قائم کئے ہوئے ہے۔ وہ شکی ہو گیا ہے چنانچہ اس نے مجھ سے اظہار محبت بھی کرنا چھوڑ دیا۔ اور میرے ہونٹ اس کے ہونٹوں کے مس سے محروم ہو گئے۔

گو وہ میرے کمرے میں شاذ ہی آتا مگر اس کے باوجود میں نے اصرار کیا کہ میرا کمرہ علیحدہ کر دیا جائے۔ تاکہ میں اپنی مرضی کے مطابق جس طرح چاہوں رہوں۔ اور جن دنوں میں اسپین دور دیر ہی تھی۔ میں نے راتوں کو ایک عجیب و غریب بات محسوس کی کبھی کے قدموں کی آواز میرے کمرے کے بالکل قریب تک آتی۔ اور چند منٹ بعد ایسا معلوم ہوتا کہ چلنے والا لوٹ رہا ہے۔ کوئی میرے کمرے کے گرد ٹہل رہا ہے۔ کمرے کی ایک کھڑکی بیرونی جانب بھی کھلتی۔ جہاں چمن تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ اس طرف (۲)

مسلمانانِ ہند کو پنڈت جواہر لال نہرو کا پیغام

نئی دہلی ۶ اگست پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے عید کے موقع پر جمعیۃ العلماء ہند کے نمائندہ اخبار الجمعیۃ کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے۔ "عید کے موقع پر میں ہندوستان کے مسلمانوں کو مبارکباد دیتا ہوں عید خوشی کا دن ہے لیکن اس سال جو غم و مصائب ہم سب پر پڑے ہیں۔ ان پر نظر رکھتے ہوئے خوشی منانا مشکل ہے۔ پھر بھی عید کے دن ہمارے لئے یہ بات ضروری کہ ہمارے ذہن ہر قسم کے کینہ و بغض سے پاک ہوں۔ اور ہم ملک کی خدمت کے لئے اپنے کو وقف کر سکیں۔ ملک کی خدمت کے معنی عوام کی خدمت ہے۔ جو لوگ صرف چھوٹے مقاصد۔ یا کسی خاص گروہ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ناکامیاب رہیں گے۔ کیوں کہ تمام چھوٹے مقاصد اور گروہ آخر میں ہندوستان کے مفاد اور عوام کے مربوط ہیں۔

"ہندوستان صرف اسی وقت ترقی کر سکتا ہے جب کہ تمام مذاہب کے لوگ مل کر مشترکہ مقاصد کے لئے کام کریں اسی لئے ہمیں وہ سبق یاد رکھنا چاہیئے۔ جو مہاتما گاندھی نے ہمیں سکھایا ہے۔ اور وہ سبق فرقہ وارانہ مفاہمت رواداری۔ اور مشترکہ کوششوں کے لئے تھا۔

جنرل اسمبلی کے اجلاس کیلئے

ہندوستان کا وفد

نئی دہلی۔ ۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ستمبر کے مہینہ میں پیرس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا جو اجلاس ہونے والا ہے۔ اس لئے حکومت ہند نے اپنے وفد کا انتخاب کر لیا ہے۔ یہ وفد جس کی قیادت مسز وجے لکشمی پنڈت کریں گی حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہوگا۔

جام صاحب نوانگر۔ راج پرمکھ سوراشٹر یونین مسٹر جے آر ڈی ٹاٹا مسٹر ایم سی سیتلواڈ سر بی شیوا راؤ اور محکمہ رابطہ دولت مشترکہ کے سکریٹری مسٹر سی ایس جھا متبادل نمائندوں کا ابھی انتخاب نہیں کیا گیا۔

بجلی کی صنعت قومی ملکیت

نئی دہلی۔ ۱۰ اگست آج بھی ہندوستانی پارلیمنٹ میں این وی گاڈگل کے اس مسودہ قانون پر بحث جاری رہی جو انھوں نے بجلی کی پیداوار اور فراہمی کو قومی ملکیت قرار دینے کے متعلق پیش کیا ہے۔

مسٹر کے سنتانم نے مسودہ قانون کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی آئندہ کرکے لئے یہ مسودہ قانون کافی ہے۔ یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ اس صنعت کو مکمل طور پر قومی ملکیت قرار دینے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اس سے زیادہ آگے بڑھنا حکومت کے لئے ناممکن تھا۔ اس صنعت کے انتظام کے لئے بورڈوں کا قیام قومی ملکیت کی مخالفت میں نہیں ہے۔ کیوں کہ بورڈ کے ممبران کو صوبائی حکومتیں مقرر کریں گی۔ اور پالیسی کے معاملہ میں بورڈوں کو ہدایات بھی دیں گی۔ درحقیقت ان بورڈوں کا قیام اور انتظام کی بہتری کا باعث ہوگا۔

جودھپور پر پاکستان کا قرضہ

کراچی ۵ اگست۔ حکومت پاکستان کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ ریاست جودھپور نے سندھ حلقے کی آمدنی ۵ اگست ۴۷ء سے پاکستان کو ادا نہیں کی ہے حالاں کہ معاہدہ کے شرائط کے مطابق یہ آمدنی ہر مہینہ بے باق ہوتی رہنا چاہیئے۔ اس بنا پر حکومت پاکستان کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ ریاستی ریلوے کے حصہ پر قبضہ کر لے جو پاکستان کے اندر واقع ہے۔

اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ ۳۱ جولائی ۴۸ء تک کی کل آمدنی تخمینہ ۲۸ لاکھ روپیہ ہوتی ہے جس کا ادا نہ کرنا معاہدہ کی صریحی خلاف ورزی ہے۔ حکومت پاکستان اپنے قانونی حق کے مطابق جودھپور ریاستی ریلوے کے حصے پر اسی وقت قبضہ کر لینے کی مجاز تھی جبکہ حکومت جودھپور ماہ بماہ آمدنی کی ادائیگی نہیں کر رہی تھی۔

پاکستان نے ڈیڑھ کروڑ کی ریلوے

لائن خرید لی

کلکتہ۔ ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے ۲

امریکہ ہندوستان کی ہر وقت اور ہر مناسب مدد کرے گا

واشنگٹن۔ ۶ اگست امریکہ میں ہندوستان کے نئے سفیر سر بی راما راؤ نے کل وہائٹ ہاؤس میں صدر ٹرومین کے سامنے اسناد پیش کئے۔ سر راما راؤ نے امریکہ کا پر خلوص اور دلی شکریہ ادا کیا جس نے ہندوستان کی طویل جنگ آزادی میں اس کی اخلاقی اعانت اور خود مختاری کے پہلے سال میں اس کی دشواریوں کے وقت اس کی ہمت افزائی کی تھی۔ صدر ٹرومین نے اپنے جواب میں کہا کہ ہندوستان کے سفیر کی حیثیت سے آپ کا اسناد قبول کرنا میری حقیقی مسرت کا باعث ہے۔ اور امریکہ میں آپ کو خوش آمدید کہنے پر مجھے خوشی ہے۔

مہاتما گاندھی کے ماتم کرنے میں امریکہ کے عوام اور یہاں کی حکومت دنیا بھر کے باشندوں اور حکومت کے ساتھ شریک تھی۔

جناب سفیر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ حکومت ان میں نہیں تھی جنھیں خود مختاری کی ذمہ داریوں سے ہندوستان کے عہدہ برا ہونے پر یا اس بات پر شک تھا کہ وہ جمہوری نظام حکومت کے ماتحت اور جمہوری اصولوں کے مطابق کام کر کے اپنے مسائل پر قابو پا سکیں گے۔ میں خلوص کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ ہندوستان کے مسائل ایسے ہیں کہ انھیں صرف جمہوری اسلوب سے حل کیا جا سکتا ہے۔

مہاراشٹر کو لسانی صوبہ قرار دینے

کی تجویز

بمبئی۔ ۶ اگست بمبئی اسمبلی کے ان اراکین کا جو مہاراشٹر سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ کل ایک جلسہ منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں ایک کمیٹی کی تشکیل کی گئی ہے جو دستوری اسمبلی کے مقرر کردہ لسانی صوبائی کمیشن کے سامنے مہاراشٹر کو ایک الگ لسانی صوبہ قرار دیا جانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

انتقال جائداد کے آرڈیننس

میں توسیع

نئی دہلی۔ ۶ اگست آج کا ایک صحافتی اعلانیہ مظہر ہے کہ انتقال جائداد کے آرڈیننس ۱۹۴۸ بابت ۱۹۴۸ء کی میعاد جس کی رو سے ٹیکسوں کی ادائیگی کے قبل جائدادوں کی رجسٹری پر بعض پابندیاں عائد کی گئی تھیں آج ختم ہونے والا تھا۔ لیکن گورنر جنرل نے اس کی میعاد میں پھر توسیع کر دی ہے۔

حیدرآباد سے انگریزوں کے تخلیہ

کی اسکیم

نئی دہلی۔ ۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ ریاست حیدرآباد سے چار سو انگریزوں کے تخلیہ کی اسکیم بالکل تیار ہے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو انھیں فوراً واپس بلا لیا جائے گا۔ چار سو کی اس تعداد میں کچھ امریکی۔ کناڈوی اور پولستانی بھی شامل ہیں۔

اگرچہ اس کا امکان ہے کہ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو حیدرآباد سے جانا نہ چاہتے ہوں گے۔ لیکن جو اسکیم بنائی گئی ہے۔ اس میں مکمل تخلیہ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ہندوستان کو آزاد جمہوریہ بنانیکا مطالبہ

کلکتہ۔ ۹ اگست۔ کل شام بنگال کے مصیبت زدوں کی دو روزہ کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعہ دستور ساز اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ہندوستان کو ایک آزاد اور با اقتدار جمہوریہ بنانے کا اعلان کر دے۔

اس قرارداد میں جو نیتا جی سبھاش بوس کی آزاد ہند حکومت کے ایک وزیر سری دیو ناتھ داس نے پیش کیا تھا۔ یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ صوبوں کی لسانی اور تمدنی بنیاد پر از سر نو تقسیم کیا جائے۔ جس میں تمام دیسی ریاستیں بھی شامل کی جائیں

ملک کی معاشیات کو افراط زر

سے خطرہ

بمبئی۔ ۶ اگست۔ بمبئی یونیورسٹی میں معاشیات کے اسکول کے ڈائرکٹر پروفیسر ان سی وکیل نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ اگر افراط زر کے مسئلہ کا فوری حل تلاش نہ کیا گیا اور اس مسئلہ کو سب سے اہم نہ سمجھا گیا۔ تو ملک کی معاشیات کا ڈھانچہ بگڑ کر رہ جائے گا۔

کشمیر کی جنگ میں پاکستانی فوج کی شرکت

نئی دہلی ۹ اگست۔ ہندوستانی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر آر کے سدھوا کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند کے پاس جو شہادتیں اور ثبوت موجود ہیں۔ ان کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے بہت سے مسلح باشندے اور پاکستانی فوج کے بہت سے دستے کشمیر و جموں کی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ ایسے دستوں اور لوگوں کی تعداد کافی ہے۔ لیکن ان کی صحیح تعداد بتانا ٹھیک نہیں ہے۔

اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کو ہر قسم کی سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ کشمیر کمیشن کو فرید کوٹ میں رہنے کی جگہ دی گئی ہے۔

ہندوستانی مسلمان اپنے ہی ملک کا ساتھ دیں گے

مدراس۔ ۵ اگست ہندوستانی یونین کے مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسماعیل نے عید کے موقعہ پر اپنے ایک تہنیتی پیغام میں ہندوستانی مسلمانوں کے فیصلے کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ "خواہ کشمیر کا مسئلہ ہو یا حیدرآباد کا معاملہ۔ یا کوئی مسئلہ ہندوستانی مسلمان اپنی ریاست اور اپنے دوسرے وطنی بھائیوں کا ساتھ دیتے رہیں گے۔ میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے امکان بھر ہر لحاظ سے ملک کی ترقی کی کوشش کرتے رہیں۔

مانا ودر اور منگرول کا انتظام۔

جوناگڈھ۔ ۸ اگست ویسٹ سوراشٹر کے نائب وزیر اعظم مسٹر بلونت رائے نے مانا ودر اور منگرول کی ریاستوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

سرکاری خزانہ میں چوری

ہردوئی۔ ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ۳ اگست کو دفتر کے اوقات میں سرکاری خزانہ سے پر اسرار طور پر دس ہزار کے نوٹ غائب کر دیئے گئے۔

اگر پاکستان نے مجبور کیا تو ہم سخت اقدام کیلئے تیار ہیں

نئی دہلی ۔ ۹ر اگست آج شام وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے گاندھی گراونڈ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی جانب سے کشمیر کی جنگ میں شرکت کے اعتراف کے معنی یہ ہیں کہ اقوام متحدہ میں اس کا مقدمہ بالکل کمزور ہوگیا اور اس کی تمام دلیلیں اور صفائی بیکار گئی ۔

انھوں نے کہا کہ شرکت کے اعتراف کے نتائج بہت زیادہ اہم ہیں ۔ ہندوستانی فوج سے پاکستانی فوج کھلم کھلا مقابلہ بہت خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے ۔ ہم لاکھوں آدمیوں کو مصیبت میں ڈالنا نہیں چاہتے لیکن اگر پاکستان نے ہمیں مجبور کیا تو ہم ضرور سخت اقدام کے لئے تیار ہو جائیں گے ۔ انھوں نے حیدر آباد کے متعلق کہا کہ اس کے لئے سوائے الحاق کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے ۔

ریزرو بنک کے منافع میں پاکستان کا حصہ

کراچی ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کو تقریبا پندرہ کروڑ کا اس منافع میں سے اس کے حصہ کے طور پر ملیں گے جو بنک آف انڈیا کو گذشتہ سال ہوا تھا ۔ کہا جاتا ہے کہ رقم اعلان شدہ منافع کی تقریبا پندرہ فیصدی ہے ۔

تاجروں کو مناسب قیمت پر کپڑا فروخت کرنے کی اجازت

لکھنؤ ۔ ۹ر اگست ۔ مسٹر چندر بھان گپتا وزیر رسد نے آج ایک صحافتی ملاقات میں کہا ہم ضبط کئے ہوئے کپڑے کو تھوک فروشوں کو اس امید پر دے رہے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے یہ کپڑا مناسب قیمت پر فروخت کریں گے ۔ اور اپنی نیک نیتی کا ثبوت دیں گے ۔

انھوں نے کہا کہ اگرچہ ہمارا پچھلا تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے ۔ لیکن ہم ایک مرتبہ پھر کنٹرول ہونے سے قبل والے عرصہ میں ایک اور موقع فراہم کر رہے ہیں ۔ کہ وہ اپنی اخلاقی اور سماجی ذمہ داری محسوس کریں اور کپڑا مناسب قیمت پر فروخت کر کے مسئلہ کو حل کرنے میں امداد دیں ۔

وزیر رسد مسٹر سی بی گپتا نے کہا کہ جب سے کپڑے کی ضبطی کا حکم جاری کیا گیا ہے ۔ اس وقت سے تمام ضلعوں میں برابر درخواستیں آ رہی ہیں کہ اس کے بیچنے کی اجازت دے دی جائے ۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس نے یہ کپڑا ہمیشہ کے لئے ضبط نہیں کیا ہے ۔ بلکہ اس نے ضلع مجسٹریٹوں کو یہ ہدایت کر دی تھی کہ کپڑے کے ذخیرہ کا اندراج کرنے کے بعد اسے تاجروں کو فروخت کرنے کی اجازت دے دی جائے اور ان سے کہہ دیا جائے کہ وہ کپڑا بغیر رسید کے فروخت نہ کریں ۔ اور اس پر قیمت کو درج کریں ۔

مسٹر گپتا نے یہ بھی بتایا کہ ضلع مجسٹریٹوں کو یہ ہدایت بھی کی گئی تھی کہ تھوک فروشوں کی بیجک کا بھی معائنہ کیا جائے ۔ اور اس حساب کو دیکھیں جس میں مل سے کپڑا خریدنے کے اخراجات ہوں ۔ یہ سب تدبیریں اس لئے کی گئی تھیں تاکہ کپڑا چور بازار میں نہ چلا جائے ۔ اور مناسب قیمت پر فروخت کیا جائے ۔

مسٹر گپتا نے تاجروں کو آگاہی دیتے ہوئے کہا کہ جب ہم راشن بندی کریں گے تو اس وقت ہم صرف ان تاجروں ہی کو کپڑا کی فروخت کا اجازت نامہ دیں گے جو نیک نیت ہوں گے قیمت کم کرنے میں ہماری امداد کریں گے ۔ اور ہماری ہدایات پر پوری طرح عمل کریں گے ۔

انھوں نے کہا کہ بیجک کے دیکھنے کے بعد حکومت کو اسباب کا صحیح اندازہ ہو جائیگا کہ درمیانی آدمی کتنا ہی فائدہ حاصل کر رہے ہیں ۔ آئندہ جب ہم کپڑے کی فروخت کے اجازت نامے راشن بندی کے سلسلے میں جاری کئے جائیں گے ۔ اس وقت انھیں تاجروں کا لحاظ کیا جائے گا ۔ جو نفع خوری کی کوشش نہ کریں گے ۔

انھوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ ضلع افسروں نے ضروری کارروائی مکمل کر دی ہے اس لئے اب ہدایات کے مطابق کپڑا فروخت کرنے کی اجازت دیدینی چاہیئے ۔

وزیر رسد نے آخر میں کہا کہ حکومت مہر کے طریقہ کے متعلق ابھی غور کر رہی ہے ۔ اور امید ہے کہ وہ جلد اپنے فیصلہ سے عوام کو مطلع کرے گی ۔

پاکستان نے دو تباہ کن جہاز خریدے

لندن ۔ ۵ر اگست پاکستان ۔ دو برطانی تباہ کن جنگی جہاز خرید رہا ہے ۔ خریداری کے متعلق گفت و شنید مکمل ہو چکی ہے خیال ہے کہ اس سال کے آخر تک یہ جہاز پاکستان کے بحریہ کے سپرد کر دئے جائیں گے ۔

اس کے علاوہ پاکستان اور بھی جنگی جہاز خریدنے کی کوشش کر رہا ہے ۔

کراچی سے ہندوستان آنیوالے مسلمانوں کی کثرت

نئی دہلی ۔ ۶ر اگست ۔ کراچی سے ہندوستان کے ہائی کمشنر نے جو اطلاعات حکومت ہند کو بھیجی ہیں ۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہائی کمشنر کے دفتر میں تقریبا آٹھ سو سے ایک ہزار تک اجازت ناموں کی درخواستیں آتی ہیں ۔ یہ درخواستیں ایسے مسلمانوں کی ہوتی ہیں جو کراچی سے ہند آنا چاہتے ہیں ۔

بین اقوامی یونیورسٹی کانفرنس کا ہندوستانی صدر

پٹنہ ۴ر اگست ۔ آمدہ اطلاعات کے مطابق سر چندر لشور پرشاد سنگھ وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی کو یونسکو اقوام متحدہ کے سماجی اور معاشی ادارے کا بین اقوامی یونیورسٹی کانفرنس کا نائب صدر منتخب کیا ہے

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ یو پی میونسپلٹیز ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۲۳۸ (۲) جے (اے) (ڈی) کے ماتحت پرائیوٹ مہتروں کے ذریعہ صفائی کرنے اور پاخانوں اور نالیوں وغیرہ کی صفائی کی فیس کا اسکیل طے کرنے کے لئے انتظام کے لئے قاعدہ کو باقاعدہ کرنے کے لئے بورڈ نے بائی لاز بنانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ لہذا اس نوٹس کے مشتہر ہونے کے ۱۵ دن کے اندر مندرجہ ذیل دستخط کرنے والے کے پاس اثر ہونے والے یا اثر پڑنے کی امید رکھنے والے کسی بھی شخص کے ذریعہ جو کوئی بھی اعتراض وصول ہوں گے ان پر بورڈ غور کریگا ۔

بائی لاز

۱ ۔ نالیوں کو ملا کر ہر پاخانہ صاف کرنے کے لئے ہر ایک مہتر یا مہترانی کو دو روپیہ ہر ماہ یا چار آنہ فی شخص ہر ماہ کی شرح سے ان میں سے جو زیادہ ہو وہ دینا ہوگا ۔ ایک خاص حصہ مکان میں رہنے والے خاندان کا سرپرست باقاعدہ ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا ۔

۲ ۔ پاخانے جانے کے لئے ڈھکن کے ساتھ بالٹیاں پرائیوٹ مہتر کو خریدنا ہوں گی ۔ اور بالٹیاں (ڈبنیس) پاخانوں میں رکھنے کے لئے مکان میں رہنے والوں کو خریدنا ہوں گی میونسپل بورڈ اپنے انتظام کے ماتحت اس طرح کی بالٹیوں کا اسٹاک فروخت کے لئے رکھیگا ۔ کسی بھی حالت میں پاخانہ کھلی بالٹیوں یا ڈبوں میں نہ لے جایا جائے گا ۔

۳ ۔ میڈیکل افیسر آف ہیلتھ جیسی ہدایت کریں گے اسی کے مطابق پاخانہ ڈپو میں پھینکا جایا کریگا یا گاڑی میں جمع کیا جائے گا ۔

۴ ۔ ہر خاندان کا خاص مالک جو ایک مکان پر قابض ہے اس کی نالیوں اور پاخانوں کی صفائی دھولائی کے لئے پانی اور صفائی کی ادویات روزانہ مہیا کریگا ۔

۵ ۔ مہتروں کی غفلت کرنے پر خاندان کا سرپرست اور ماہانہ ادائیگی ٹھیک ٹھیک ادا کرنے پر مہتر میڈیکل افیسر آف ہیلتھ سے شکایت کریں گے ۔ اگر کوئی شخص شکایت نہ کرے گا اور پاخانہ ٹٹی سے بہتا ہوا پایا جائیگا ۔ تو مہتر اور مکان میں رہنے والے شخص دونوں پر مقدمہ قائم کیا جا دیگا ۔

۶ ۔ پرائیوٹ مہتر صبح ۹ بجے تک اور شام کو ۵ بجے تک روزانہ دو مرتبہ ٹٹی صاف کرے گا ۔

۷ ۔ ۱۶ سال سے ۵۰ سال تک کی عمر کے مہتر یہ کام کر سکتے ہیں عمر میں کم یا اس سے زیادہ والے شخص یہ کام نہ کریں گے جب تک کہ میڈیکل افیسر آف ہیلتھ انہیں خاص طور پر مستثنیٰ نہ کر دیں گے ۔

۸ ۔ نابدانوں کے سائز کے مطابق نابدانوں کو روز خالی کرنے کے لئے یا میونسپل نالیوں یا ڈپو میں گرانے کے لئے پرائیوٹ مہتروں کو اجرت دو روپیہ (۳۰ گیلن یا اس سے کم کے لئے) ۳ روپیہ (۵۰ گیلن یا اس سے کم کے لئے) ۴ روپیہ (۵۰ گیلن سے اوپر کے لئے) دئے جائیں گے ۔

سزا

ایکٹ کی دفعہ ۲۹۹ (۱) کے ماتحت بورڈ اپنے اختیارات کو کام میں لانے کے لئے یہ ہدایت دیتا ہے کہ جو شخص مذکورہ بائی لاز کی خلاف ورزی کرے گا ۔ ان کو پچاس روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے ۔ متواتر دہی قصور کرنے پر ہر روز ۵ روپیہ تک کے حساب سے پہلے دن سزا یاب ہونے کے بعد سے روزانہ جرمانہ ہوگا ۔

ایگزیکٹو افیسر ۔ میونسپل بورڈ کانپور

Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ
/۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 34	Cawnpore. Saturday 21th AUGUST 1948	کانپور شنبہ ۲۱ اگست ۱۹۴۸ء مطابق ۱۵ شوال المکرم ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۷ نمبر ۳۴

ادبیات

ڈبڈبائی انکھڑیاں

(از حضرت سروش عسکری طباطبائی لکھنوی)

عین خاموشی سے پیدا تھی فغاں کل رات کو
ضبط کی الٹی ہوئی تھیں ہچکیاں کل رات کو
انجم ویرویں پہ اشکِ بیکسی کا تھا قیاس
بیڑی زنجیر تھی پائے بیابان گرد کی
درد و غم لشکر بہ لشکر رنج و حرماں صف بہ صف
جیسے اک پل میں الٹ دیگا بساطِ کائنات
ایک دکھتی رگ تھی ساری ہستیٔ ناپائدار
ایک آنسو شرق سے تا غرب تھا چھایا ہوا
طائرِ بے بال و پر تھی زندگیِ بے ثبات
خون کا فوارہ چھٹتا تھا نگاہِ یاس سے

بن گیا تھا درد آپ اپنی زباں کل رات کو
صبر کے ہونٹوں پہ کھنچ آئی تھی جاں کل رات کو
چاند پر تھا چشمِ حسرت کا گماں کل رات کو
ناتوانی تھی جنوں کی پاسباں کل رات کو
بیکسی تھی کارواں در کارواں کل رات کو
اس طرح مچلا تھا دردِ رائگاں کل رات کو
اک تپکتا آبلہ تھا کل جہاں کل رات کو
ایک نالہ تھا زمیں تا آسماں کل رات کو
صیدِ بے وقعت تھی مرگِ ناگہاں کل رات کو
دل کی گہرائی سے اٹھتا تھا دھواں کل رات کو

ڈوبنے والا تھا "لنگر" سفینہ عمر کا!
"ڈبڈبا" آئی تھیں وہ مست انکھڑیاں کل رات کو

یہ داغِ دل ترے رخ کا جواب ہو نہ سکا
ہزار بار زمانے نے کروٹیں بدلیں!
کہو تو چھیڑ کے چھالوں کو کیا ملا آخر
وہ چشم مست کچھ ایسی جھکی جھکی سی رہی
نظر نظر میں سما کر رہے بہر صورت
دمِ وداع یہ مجبوریاں محبت کی
شفق نکھر کے بھی تیرا جمال بن نہ سکی
زمین پہ جام بھی ٹوٹے فلک پہ اختر بھی

چراغ لاکھ جلا آفتاب ہو نہ سکا
مری وفا میں کوئی انقلاب ہو نہ سکا
لہو میں ڈوب کے کانٹا گلاب ہو نہ سکا
بقدرِ حوصلہ کوئی خراب ہو نہ سکا
حجاب کر نہ سکے یا حجاب ہو نہ سکا
سلام کا بھی کسی کے جواب ہو نہ سکا
چمن سنور کے بھی تیرا شباب ہو نہ سکا
شکستِ شیشۂ دل کا جواب ہو نہ سکا

بہت لطیف تھا طرزِ شکستِ دل بھی مگر
شکستِ عہد کا تیرے جواب ہو نہ سکا

دنیائے اسلام

فلسطین میں عارضی صلح کی مدت کا تعین کیا جائے

لیک سکسس ۲۰ اگست۔ حکومت اسرائیل نے اپنے نمایندے کے ذریعہ کہلوایا ہے کہ حفاظتی کونسل کو عارضی صلح اور التوائے جنگ کی مدت معین کر دینا چاہیے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو یہودی اپنے عمل کے ذریعہ خود ہی اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنے کے لئے آزاد ہیں کل رات حفاظتی کونسل نے جب اسرائیلی نمایندے مسٹر ابری ابان کی اس پر بحث و مباحثہ ہو رہا تھا کہ یہودیوں کو یروشلم کے اس پانی گھر پر قبضہ کرنے کی اجازت دے دینی چاہیئے۔ جو ہے تو متذکرہ بالا بیغ میں تھا۔ بجرد کو عربوں کی بغیر تربیت فوج نے دو دن پہلے اڑا دیا تھا۔ اسرائیلی نمایندے نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ لطرون کے پانی گھر کی مرمت کے لئے اقوام متحدہ سامان فراہم کرنے حفاظتی کونسل میں اس مسئلہ پر بحث کا یہ نتیجہ نکلا کہ ادارہ نے اپنے ثالث کو جو اپنے وطن سویڈن جا رہے ہیں۔ یہ بحری تار بھیجا ہے کہ صلیب احمر کانفرنس کی جائے۔ اور یہودیوں کو جو پانی کی دقت ہے۔ اسے ختم کر کے انھیں کافی پانی دیا جائے۔ حکومت اسرائیل نے کہا ہے کہ لطرون کا واقعہ ایک ضرورت کو واضح کر دیتا ہے۔ کہ عارضی صلح کو اسرائیل اور عرب کے درمیان امن میں تبدیل ہونا چاہیئے۔ حکومت اسرائیل زیادہ دنوں تک عارضی صلح قایم نہیں رکھ سکتی۔ کیوں کہ اس طرح اس پر جنگی اخراجات کا بار پڑ رہا ہے۔ اور ملک میں کسی قسم کی ترقی ممکن نہیں ہے پھر یہ طریقہ حکومت اسرائیل کو ایک عالمی نگرانی کے ماتحت رکھے ہوئے ہے۔

فارس بے الخوری نے کہا۔ پانی گھر کی تباہی کی ذمہ داری خود یہودیوں پر ہے۔ کیوں کہ یہ لوگ یروشلم کو غیر فوجی بنانے کے حق میں نہ تھے۔ ۵۰ لاکھ عرب پناہ گزین کا مسئلہ بہت اہم ہے برطانیہ نے قبرص میں جن یہودیوں کو روک رکھا ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کی عمر فوج میں بھرتی ہونے کے قابل ہے۔ اگر انھیں فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت دے دی گئی تھی تو اس یہودیوں کا پلہ بھاری ہو جائیگا۔ اور عارضی صلح کے حالات اور خراب ہو جائیں گے۔

برطانی نمایندے سر الگزنڈر کاڈگن نے روسیوں کی اسبات کی تردید کی کہ قبرص میں یہودیوں کے ساتھ سختی کی جا رہی ہے انھوں نے کہا۔ ہم نے یہودیوں کو قبرص میں انگریزوں نے روک رکھا ہے۔ اس سے بیس گنا زیادہ عرب یہودیوں کے ہاتھوں پناہ گزین بنے ہوئے ہیں۔ سر مذکور نے اس پالیسی کو سراہا جو برطانیہ یہودیوں کے ساتھ روا رکھ رہی ہے۔

کاونٹ برناڈوٹ نے کل رات اسٹاک ہالم میں کہا۔ "میں پر امید ہوں کہ اگر فلسطین میں چھ ہفتہ اور عارضی صلح باقی رہے تو پھر فلسطین کی لڑائی ہی ختم ہو جائے گی۔ مجھے ذرہ برابر شک نہیں کہ فریقین میں سے کوئی بھی جنگ نہیں چاہتا۔ کاونٹ نوک کو یاد دلایا کہ جب آپ ثالث مقرر ہوئے تھے تو آپ نے کہا تھا کہ سمجھوتہ کے امکانات ایک فیصدی ہیں۔ اور اب انھوں نے ہنستے ہوئے جواب دیا اب یہ دو فیصدی ہیں۔"

فلسطین کو شاہ عبداللہ کے سپرد کر دینے کی تجویز

یروشلم۔ ۱۲ اگست۔ آج ایک روسی اہل قلم نے سرکاری اخبار "روسیا" میں لکھا ہے کہ متحدہ اقوام کے ثالث کاونٹ برناڈوٹ نے فلسطین کے متعلق ایک نیا حل پیش کیا ہے۔ جس کے مطابق فلسطین کو برطانیہ کے پٹھو شاہ عبداللہ کے حوالے کر دینے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس مضمون نگار نے آگے چل کر کہا ہے کہ فلسطین کے قضیہ میں نزاکت اس وجہ سے پیدا ہو گئی کہ برطانیہ نے ایک طرف اپنی مذبذب پالیسی سے عربوں کو تشدد پر اتر آنے کا موقع دیا۔ اور دوسری طرف متحدہ اقوام نے یہ چاہا کہ جنرل اسمبلی کا فیصلہ بدل جائے۔ اس خیال سے کہ مٹی کے تیل سے متعلق تمام رعایتیں ان کے ہاتھ میں رہیں۔ امریکہ اور برطانیہ نے فلسطین میں لڑائی کے شعلوں کو بھڑکانے کی کوشش کی اور وہ اب بھی خاموش نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ در پردہ سرگرم عمل دکھائی دیتے ہیں۔ ان حالات کی روشنی میں اگر نظر ڈالی جائے۔ تو فلسطین کے متعلق امریکی پالیسی میں برابر تبدیلیاں ہوتی دکھائی دیں گی۔

ثالث کی تجویز عربوں کو منظور

رہوڈس۔ ۱۲ اگست۔ آج رات بتایا گیا ہے کہ عربوں نے اقوام متحدہ کے ثالث کاونٹ فوک برناڈٹ کی تجویز منظور کر لی۔ تجویز یہ تھی کہ ۸ بجے شام سے یروشلم میں دونوں جانب سے فائر تک بند کر دی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں کے جواب کا ابھی تک انتظار ہے۔

کاونٹ برناڈوٹ نے کہا کہ دونوں فریق اس تجویز کو منظور کر لیں تو ہیجانی کیفیت میں کچھ سکون پیدا ہو جائے۔

ہفتہ وار قند
کانپور
جلد ۔ کانپور شنبہ ۲۱ اگست ۱۹۴۸ء نمبر ۳۴

یوم آزادی کے پیغامات

یوم آزادی کی پہلی سالگرہ ۱۵ اگست کے موقع پر سری راجگوپال اچاری گورنر جنرل، پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم، سردار پٹیل نائب وزیر اعظم اور پنڈت گوبند بلب پنت وزیر اعظم یوپی کے پیغامات درج ذیل ہیں۔ علاوہ ان کے لارڈ ماؤنٹ بٹین۔ لیڈی ماؤنٹ بٹین سر اسٹیفورڈ کرپس اور دنیا کے ہر گوشہ سے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔

راجگوپال اچاری

۱۵ اگست ۱۹۴۸ء کے دن آزادی کا پورا ایک سال ختم ہوتا ہے۔ اس سال ہمیں زبردست اور غیر متوقع مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اب تو ہم ان کے اسباب معلوم کر سکتے ہیں لیکن واقعات سے پہلے دور اندیشی سے کام لینا کچھ اور معنی رکھتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری حکومت اور عوام کو ایسے حالات سے وابستہ ہونا پڑا جن کے لئے وہ تیار نہ تھے لیکن بین الاقوامی شہرت کے بعد مبصرین کا مقصد کسی کو خوش کرنا نہیں تھا۔ یہ رائے ہے کہ ہماری حکومت اور قومی رہنماؤں نے ان کا مقابلہ کرنے میں جس اہلیت کا ثبوت دیا وہ کوئی معمولی اہمیت نہ تھی۔ قوم کڑی آزمائشوں سے گذر کر ہی مضبوط ہو سکتی ہے۔ ورنہ وہ ترقی نہیں کر سکتی۔ ہماری سب سے بڑی بدقسمتی گاندھی جی کی موت تھی جو اس وقت واقع ہوئی جب کہ ہمیں ان کی روحانی اور مربیانہ رہنمائی کی ضرورت تھی۔ اس کے بعد ہم لوگوں پر جو ان کے پیچھے رہ گئے ہیں یہ ذمہ داری آ پڑی ہے کہ ہم اپنی لیاقت کے مطابق عمل کریں۔ گاندھی جی نے تمام مقدس کتابوں کے اصول کے نچوڑ کو روزمرہ کی دنیاوی زندگی میں داخل کر دیا تھا۔ اور اب اگر ہم سرکاری یا انفرادی حیثیت سے ان کی تعلیمات کو روزمرہ کے کاموں سے جدا کر دیں اور ان کی خواہشات کے برعکس ان کی تعلیمات پر عمل کئے بغیر صرف ان کی یادگار اور تعلیمات کا احترام کریں اور اس طرح ان کے سکھائے ہوئے بلند اخلاق و ضبط نفس اور سیاست کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دیں تو بلاشبہ ہمارا احترام ریاکاری سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اس لئے جب ہم اپنے معاملات سلجھانے لگیں تو شک و شکل کے ہر موقع پر ہمیں اس انداز سے سوچنا چاہیئے کہ اگر ہم ان کے پاس صلاح و مشورہ کے لئے جاتے تو وہ کس طرح سوچتے۔ ہمیں ایسے کام کرنا چاہیئے جیسے کہ وہ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اور ہمیں دیکھ رہے ہیں۔

جس طرح طویل کشمکش سے ہم گذر چکے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمارے خیالات میں لچک کی کمی اور نئی صورت حال میں ذرائع و وسائل سے پورا فائدہ اٹھانے میں ہچکچاہٹ کا احساس غیر متوقع نہیں لیکن ہمیں تعمیری نگاہ سے سوچنا چاہیئے اور اپنی ساری اہلیت اور ذرائع کو قومی کاموں کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر گذشتہ تاریخ کا مطالعہ محض تفریح کے خیال سے نہیں کرتے تو ہم پر روشن ہو جائیگا۔ کہ نفرت اور اس کے زیر اثر تیار ہونے والے منصوبوں میں سوائے غدر کے کچھ نہیں ملتا۔ اس لئے ہمارا پہلا فرض ہے کہ نفرت سے پیدا ہونے والے غدر سے بچاؤ کریں۔

دوسری چیز جس کا ہمیں احساس ہونا چاہیئے۔ یہ ہے کہ آزادی صرف ایک موقع ہے اور ہم ملک کی حقیقی عظمت کو اجاگر اور کھوئے ہوئے وقعت کی تلافی صرف اس طرح کر سکتے ہیں کہ زندگی میں راست بازی اور تعمیری کاموں میں محنت کشی سے کام کریں۔

ملک ہر شخص سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے کام کو پوری طاقت سے سرانجام دے اور آگے بڑھے۔ اور ہر شخص میں تعاون اور شہری اسپرٹ موجزن ہو۔

جواہر لال نہرو

۱۵ اگست کا دن آیا۔ اور ہم نے تقسیم ہند کے صدمہ کے باوجود اپنی کامیابی پر خوشیاں منائیں۔ ہم نے آزادی کے چمکتے ہوئے سورج کی طرف دیکھا۔ اور جو مواقع آزادی کے ساتھ آئے ہیں ان سے امیدیں باندھیں۔ سورج تو نکلا لیکن وہ گہرے بادلوں میں چھپا رہا۔ اور ہمارے حصہ میں دھیمی اور مدہم روشنی ہی آئی۔ صبح کا یہ دھندلکا بڑا طویل ہو گیا ہے۔ اور دن کی روشنی ہی کا ابھی تک انتظار ہے۔ آزاد سیاسی فیصلے کرنے نئے آئین بنانے اور اس سے بھی زیادہ اہم چیز اقتصادی پالیسی طے کرنے کی ابھی تک نوبت نہیں آسکی۔ یہ چیزیں تو دل اور دماغ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور اگر دماغ میں تنگی پیدا ہو جائے۔ اور وہ گدلا جائے اور دل میں نفرت اور تلخی پیدا ہو جائے تو آزادی کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

۱۵ اگست کا دن آیا ہے۔ اور جو کچھ بھی ہو اس کے باوجود ہمارے لئے اہم دن ہے۔ اس سال میں کافی کامیابیاں ہوئی ہیں۔ اور ہم نے اپنے طویل سفر کا کافی فاصلہ طے کر لیا ہے۔ لیکن اس سال ہمیں صدموں سے بھی دوچار ہونا پڑا ہے۔ انسانی وقار کو دھکا لگا ہے۔ اور انسانیت کی روح اس کی بلندی سے جو ہندوستان کا طرہ امتیاز تھی نیچے گر گئی۔ راشٹرپتا کے قتل سے شیطنت اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ اور ہم نے اس سال بدی کو سربلند ہوتے دیکھا ہمارے لئے اس سے زیادہ رنجدہ سانحہ اور کون ہو سکتا ہے۔

ہم اس دن کو اس طرح منا رہے ہیں جس طرح اسے منانا چاہیئے لیکن ہماری خوشیوں کو تیخی اور فرسودہ بے لطفی کا روپ نہیں اختیار کرنا چاہیئے اس دن ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیئے۔ اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے آپ کو وقف کر دینے کا از سر نو عہد کرنا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے اب تک کیا کیا ہے۔ بلکہ یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم نے کیا کچھ نہیں کیا۔ اور کون سے کام غلط طریقہ پر سرانجام دئے۔ ہمیں ان لاکھوں شرنارتھیوں کو یاد کرنا چاہیئے جنھوں نے اپنا سب کچھ کھو دیا۔ اور جو اب تک خانماں برباد ہیں۔ ہمیں کروڑوں ہندوستانیوں کا تصور کرنا چاہیئے جو ابھی تک تکلیف اٹھا رہے ہیں جو ہماری طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جو صبر کے ساتھ اپنی دکھ بھری زندگی کے سنورنے کا انتظار کر رہے ہیں ہمیں ہندوستان کے ان عظیم الشان وسائل کا بھی خیال کرنا چاہیئے جن سے اگر صحیح طریقہ پر کام لیا گیا تو ہندوستان کا پورا نقشہ بدل جائے گا۔ اور وہ ایک عظیم الشان اور خوشحال ملک بن جائیگا۔ اس عظیم الشان کام کے لئے ہمیں بھی اپنی ساری قوت کو وقف کر دینا ہے لیکن ان سب چیزوں سے بلند ایک اور چیز ہے۔ اور وہ یہ کہ مہاتما گاندھی نے جو سبق ہمیں سکھایا ہے۔ اور جو آدرش ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ وہ ہمارے پیش نظر رہنا چاہیئے۔ اگر ہم نے اس سبق کو اور ان آدرشوں کو فراموش کر دیا تو ہم اپنے مقصد اور اپنے ملک سے غداری کریں گے چنانچہ ہم اپنی آزادی کی اس سالگرہ پر از سر نو آزاد ہندوستان کے بلند مقاصد اور آدرشوں کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ ہم اس کام کے قابل بن سکیں۔ جے ہند۔

سردار پٹیل

آج آزادی کی پہلی سالگرہ کا دن ہماری ترقی کی ایک منزل ہے۔ اور ہم آج حالات کا جائزہ لے سکتے ہیں ہمارے سامنے وہ خوشی کا دن آتا ہے۔ جب پچھلے سال آج ہی ہم آزاد ہوئے تھے اس کے بعد ہی المناک حوادث شروع ہو گئے۔ پچھے حال پناہ گزینوں کے لاتعداد قافلے، اندرون ملک میں ہماری ہستی کے لئے خطرہ کشمیر کی حسین وادی پر ایک پڑوسی ملک کے حملہ آوروں کے وحشیانہ مظالم حیدر آباد کی سرحد پر رضاکاروں کی لوٹ مار اور دوسرے اہم و مشکل مسائل تھے جن سے ہمیں آزادی کے پہلے ہی سال دوچار ہونا پڑا۔

اس تمام ہنگامے اور انتشار کے بعد لوگوں نے پہلے ہی سوچ رکھا تھا۔ اور ہم کو اپنے ملک کے اندر ہی اپنے ہموطنوں سے معاملہ چکانا تھا جو ہماری راہ میں روڑے اٹکاتے تھے۔ اور ہم پر دور و نزدیک سے جو حملے ہو رہے تھے ان کو روکنا تھا پھر بھی ہمارے عوام کی متحدہ حمایت پر جوش کارکنوں کی محنت اور غیر ملکی دوستوں کی پرخلوص امداد نے ہماری آزادی کی بنیادوں کو خطرہ سے بچایا ہم جھمیلوں میں پھنس جانے کی وجہ سے اپنے معاشی اور سماجی مسائل کی طرف توجہ نہ دے سکے۔

ہندوستان کی تاریخ میں تقریباً ایک ہزار برس کے بعد یہ دن آیا کہ اس کے زیادہ تر حصے متحد ہو سکیں۔ اب اس کی مضبوطی اور از سر نو تنظیم کی کارروائی بھی تیزی سے ہونا چاہیئے۔ ہمیں اپنے معاشی مسائل کے لئے ہمت ارادہ اشتراک اور خیرسگالی سے کام لینا چاہیئے۔ اور غیر ممالک سے جو روابط ہم نے قائم کئے ہیں۔ ان کو خلوص اور دوستی سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے۔ اپنے خانگی معاملات میں ہمیں غیر مذہبی معیار برقرار رکھتے ہوئے رواداری، خلوص اور خیرسگالی کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے ہم میں سے ہر شخص کو اپنے پڑوسیوں اور ملک سے وفاداری کی ذمہ داری محسوس کرنا چاہیئے۔ ہندوستان میں منقسم وفاداری کی کوئی گنجائش نہیں ہے ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ہر شہری سے مکمل اشتراک اور اندرونی و بیرونی مسائل کے حل کرنے کے لئے مطالبہ کرے۔

اس لئے ہمیں آزادی کا دوسرا سال ان فرائض کے لئے وقف کر دینا چاہیئے جو مادر وطن کے لئے ہر فرزند قوم کے اوپر عائد ہوتے ہیں۔ اور ہر شخص کو اس کے عزت و وقار کے اضافہ اور حفاظت کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ کسی شخص کے ذہن میں اس سے زیادہ بلند خیال نہیں آ سکتا۔ اور نہ کوئی اس سے بہتر کام ہو سکتا ہے۔

پنت جی کا پیغام

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کا دن نہ صرف ہمارے ملک بلکہ دنیا کی تاریخ میں سنہرے حرفوں میں لکھا جائیگا۔ اس دن ہمارے قدیم ملک اور اس کے کروڑوں باشندوں کو جو صدیوں سے بیرونی حکمرانوں کے بیرون تلے روندے جا رہے تھے۔ نئی زندگی ملی۔ اس دن ہم نے شایان شان طریقہ پر طلوع آزادی کا جشن منایا۔ آج ہم اس دن کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں جب ہمارے ملک میں آزادی کا آفتاب طلوع ہوا تھا۔ ان بارہ مہینوں میں بہت سی دشواریوں اور آزمائشوں اور ہنگاموں کا سامنا رہا ہے۔ آزاد ہندوستان کے وجود میں آتے ہی اسے جن مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ بہت اہم تھے۔ اور روزانہ اسے جن آزمائشوں میں مبتلا ہونا پڑا۔ وہ بھی اسی قدر پریشان کن تھیں۔ لاکھوں آدمی صحیح معنوں میں بے گھر بار ہو گئے خونریزی، غارتگری اور تاراجی کے امڈتے ہوئے سیلاب نے متمدن زندگی کی بنیاد ہلا ڈالی۔ ہمارے قومی رہنماؤں کی قیادت میں ہمارے عوام نے دانشمندی ہمت استقلال اور ضبط کیساتھ اس خطرہ کا مقابلہ کیا۔

ہمارے راشٹرپتا نے ہماری رہبری کے لئے ایک دوامی ضابطہ چھوڑا ہے۔ اور ہمیں ان کی کبھی نہ مٹنے والی تعلیمات کو یاد رکھنا ہے۔ تاکہ ہماری ثقافتی اور روحانی میراث میں اضافہ ہو سکے۔ آئیے ہم اپنی آزادی کی اس پہلی سالگرہ کے موقع پر امریکہ کے اعلان آزادی کے آخری الفاظ میں دہرا دیں "آزادی کے مقصد کے لئے ہم اپنی جانیں اپنی دولت اور اپنی متبرک عزت و آبرو دینے کا عہد کرتے ہیں"

بے عنوانیوں کی تحقیقات

کانگریس وارڈ کمیٹیوں کے انتخابات کی بے عنوانیوں کو تحقیقات کے لئے سری ظفر حسین سکریٹری پراونشل کانگریس کمیٹی ۱۹ اگست کو کانپور تشریف لائے۔ اور اس کی تحقیقات کی۔

بجلی کا نرخ نہ بڑھایا جائے

سکریٹری الیکٹرس ایسوسی ایشن آف ناردرن انڈیا نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ بجلی کی شرح اس وقت تک نہ بڑھائی جائے جب تک کہ اس کمیٹی کی رپورٹ نہ شائع کی جائے۔

بھوک ہڑتال

سری ایس ایس یوسف کمیونسٹ لیڈر نے ۲۶ اگست سے بھوک ہڑتال کر کے جان تک دینے کا فیصلہ کیا ہے نینی جیل سے تبادلہ اور سیاسی قیدیوں ...

آئینہ کانپور

جشن یوم آزادی

۱۵ اگست کو کانپور میں یوم آزادی کی پہلی سالگرہ نہایت سنجیدگی اور متانت کیساتھ منائی گئی لیکن گذشتہ یوم آزادی جیسا لاکھوں آدمیوں کا جلوس اور دکانوں کی سجاوٹ وغیرہ کی کڑی کمی تھی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس خوشی کے ساتھ مہاتما گاندھی کا غم بھی شامل تھا ۱۴ و ۱۵ اگست کی رات بندوقوں کی سلامی اور مندروں کے گھنٹوں کی آواز یوم آزادی کی یاد کو تازہ کر رہے تھے۔

۱۵ اگست کو پانچ بجے صبح پربھات پھیریاں کی چہل پہل رہی۔ گانوں کی آوازیں ہزاروں گلوں سے نکل کر آسمان میں گونج اٹھیں۔ ۸ بجے صبح پھول باغ میں جھنڈے کی سلامی ہوئی۔ پولیس اور فوج نے بھی سلامی دی اور مارچ کیا جس کو ہزاروں انسانوں نے دیکھا جس کے لئے معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس کے بعد شہر کے تمام انسٹیٹیوشنوں یعنی تلک نگر دھا نند پارک۔ کانگریس وارڈوں گورنمنٹ دفاتر جیل لوکل بورڈوں اسکول و کالج اور تجارتی انجمنوں وغیرہ میں جھنڈے لہرائے گئے۔

ترودھا نند پارک میں سری شنکر راؤ جی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اس رسم کو ادا کیا۔ اس کے بعد ملک ہال میں ایک نہایت موزوں تقریب کا اس کے بعد سری منشی علی سوختہ کے آشرم گنگا گھاٹ میں شنکر راؤ جی نے اس رسم کو ادا کیا۔ یہاں سری سوختہ جی ڈاکٹر مرادی لال اور سری شنکر راؤ جی نے تقریریں کیں۔ یہ تقریریں سوختہ جی کے اسکیم کے ماتحت تھیں کہ ہندوستان اور پاکستان ایک کرو۔

۳ بجے ترودھا نند پارک سے جلوس اٹھا۔ جو سپتال روڈ پریڈ کلکٹر گنج۔ مال روڈ ہوتا ہوا پھول باغ پہونچا جلوس میں نہرو گورنمنٹ زندہ باد۔ مہاتما گاندھی امر ہیں۔ اور پانچویں کالم کو گولی مار دو کے نعرے بڑے جوش و خروش کے ساتھ لگ رہے تھے جلوس میں وارڈ کمیٹیوں رکشا دل کے والنٹیر بہت زیادہ تھے عورتوں نے بہت کافی تعداد میں حصہ لیا۔

سری کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سری ادھکار سنگھ سپرنٹنڈنٹ پولیس گھوڑے پر سوار جلوس کے ساتھ تھے۔ اور تمام حکام اور پولیس افسران جلوس کے ساتھ تھے کانگریسی لیڈر بھی جیپ کار اور گھوڑے سواری پر جلوس کی رہنمائی کر رہے تھے ۶ بجے شام کو پھول باغ میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں آنریبل گوبند بلب پنت وزیر اعظم یوپی نے تشریف لا کر تقریر کی۔ آپ نے آزادی کی سالگرہ پر پبلک کو مبارکباد دی۔ اور گورنمنٹ کے ساتھ ان کے پختہ عقیدت کا شکریہ ادا کیا۔ اور سال بھر کے واقعات پر ریویو کیا۔ اور آخر میں آپ نے کہا کہ اگرچہ باپو زندہ نہیں ہیں لیکن ان کی تعلیم رہنمائی کی مشعل کو روشن رکھیگی۔ اس کے بعد سری شنکر راؤ جی نے نہایت عمدہ تقریر کی جس کو اہل کانپور عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ کیونکہ عرصہ سے انھوں نے ایسی صاف اور سچی تقریر نہیں سنی تھی۔

میونسپل بورڈ میں صبح کے وقت جھنڈے کو سلامی دی گئی اور اسکاؤٹ لڑکوں اور لڑکیوں نے قومی گیت گایا اور کسرت اور ورزش وغیرہ دکھائی گئی۔

ڈیولپمنٹ بورڈ میں جھنڈے کے لہرانے کی رسم کو سری شنکر راؤ جی نے ادا کیا۔ نیز انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کے افسران اور عملہ نے جھنڈے کے لہرانے کی رسم کو ادا کیا۔ اور قومی گیت گائے گئے۔

سٹی کانگریس کمیٹی

۱۵ اگست کو سٹی کانگریس کمیٹی کی ایک میٹنگ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کی صدارت میں ہوئی کلکٹر گنج وارڈ کے انتخاب کو ناجائز قرار دینے کی وجہ سے جو تین جگہیں خالی ہوئی تھیں۔ ان پر سری گوپی ناتھ سنگھ، بدری بشال ترپاٹھی اور سری روپ ناتھ شکل کا انتخاب کیا گیا۔ اس انتخاب کے خلاف سری حمید خاں مع دیگر ۱۱ ممبران کے جلسہ سے واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔

کمیٹی نے نئی ایگزیکٹو کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا۔ مسٹر رگھوبر دیال بھٹ (پریسیڈنٹ) بال کرشن شرما شیو نرائن ٹنڈن۔ واسدیو مشرا (سکریٹری) مکند چرن نگم۔ پیارے لال اگروال۔ تارا دتی اگروال گوپی ناتھ سنگھ۔ سری رام بھنساکر۔ رام سنگھ۔ شنکر لال اوسے۔ موہن لال اوستھی۔ راجیشور شرما۔ دیو پت کرشن بہاری اوستھی، مسٹر شمبھوناتھ اور ہر بھگوان سری واستو آڈیٹنگ سکریٹری منتخب کئے گئے ہیں کمیٹیوں کے کام مقرر کرنے کے لئے پریسیڈنٹ وسکریٹری گوپی ناتھ سنگھ اور سری رام بھنساکر پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ہے مسٹر گوکرن ناتھ شکل اور بدھ سین کو تین سال کے لئے کانگریس سے علیحدہ کرنے کے لئے سفارش کی گئی ہے کیونکہ ان پر کانگریس کے خلاف کام کرنے کا جرم ثابت ہوا ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

۱۴ اگست کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ سری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ بورڈ کی صدارت میں ہوئی۔ پریسیڈنٹ صاحب نے یہ خوشخبری دی کہ بورڈ نے پناہ گزینوں کے لئے ۱۲ سو کوارٹرس بنانے کا کام شروع کر دیا ہے جس کے لئے گورنمنٹ نے ۲۴ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ بورڈ نے عام لوگوں کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک ہزار پلاٹ سو روپیہ سے کم آمدنی والوں کے لئے اور چار سو پلاٹ تین سو روپیہ تک تنخواہ پانے والوں کے لئے دینا تجویز کیا ہے۔ اور جس کا کام شروع کر دیا گیا ہے آپ نے پانی کی سپلائی کی ترقی کو بتایا اور سڑکوں کی جلد درستی کا وعدہ کیا۔ سامان نہ ہونے کی وجہ سے میڈیکل کالج کی عمارت کو فی الحال بنانا ناممکن بتایا۔ بورڈ نے ملازمان کو ترقی دینا کہا۔ گھو سرائے اسکیم کے پلاٹوں کی قیمت ایک ہزار روپیہ فی پلاٹ مقرر کی۔ اور یہ طے کیا کہ جن لوگوں کے مکان لئے جا دیں۔ اور ہریجنوں کو یہ پلاٹ ایک ہزار کے بجائے ۷۵۰ روپیہ میں دئے جا دیں۔

میونسپل بورڈ

۱۸ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بورڈ کے وائس چیرمین سری ایس سی مترا کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں انٹی ٹی بی ایسوسی ایشن کی ۲۰ ہزار کی مستقل امداد اور ۲۰ ہزار کی یک مشت امداد دینے کا معاملہ بحث کے بعد آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا کیونکہ بورڈ کے خیال میں اس کے انتظامات قابل اعتبار نہیں ہیں۔ اور اسی وجہ سے گورنمنٹ نے بھی ڈیولپمنٹ بورڈ کو فی الحال زمین دینے سے روک دیا ہے۔ ادنیٰ درجہ کے ملازمان کو عارضی امداد دینے کے معاملہ میں آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔

بورڈ نے ۱۵ جدید اسکول قائم کئے ہیں جس کے لئے ۶۹ ٹیچر مقرر ہوئے ہیں۔

سالار کا داخلہ ممنوع

یوپی گورنمنٹ نے کراچی سے نکلنے والے اردو ہفتہ وار اخبار سالار کا یوپی میں داخلہ کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔ اس اخبار کو یوپی میں نہ کوئی شخص منگا سکتا ہے۔ نہ لا سکتا ہے۔ اور نہ رکھ سکتا ہے۔

میڈیکل انچارج معطل

ڈاکٹر بی این شرما میڈیکل افیسر انچارج انٹی ٹی بی کلینک کو سری کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن نے معطل کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے خلاف بدعنوانی کے چارج ہیں جو ڈاکٹر جواہر لال اور سول سرجن کی کمیٹی نے لگائے ہیں۔

ایٹ ہوم

گنیش راج بنتک ودیالیہ کی طرف سے ۱۶ اگست ۴ بجے شام کو پھول باغ میں یوم آزادی کی یادگار میں ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔

دو سو خوانچہ والوں کا چالان

پولیس نے پبلک سڑکوں پر دوکان لگانے کے الزام میں دو سو خوانچہ والوں کا چالان کیا ہے۔

سرم جیوی اخبار

یوپی گورنمنٹ کے لیبر آفس سے ایک سہ روزہ ہندی اخبار "سرم جیوی" جاری کیا گیا ہے جس میں مزدوروں کے مسائل پر بحث ہوگی۔

پنڈت بالکرشن شرما

پنڈت بالکرشن شرما ممبر پارلیمنٹ ہند گورنمنٹ ہند کی طرف سے اسپیکرس کانفرنس لندن میں شریک ہونے کے لئے انگلستان جا رہے ہیں

کلکٹری چپراسیوں کا مطالبہ

کلکٹری کے چپراسیوں نے تنخواہ اور مہنگائی کے الاؤنس میں اضافہ کرنے اور کام کے گھنٹوں کے مقرر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

صداقت کانپور ۳۱ اگست ۱۹۴۸ء

انڈین یونین کے مسلمان ابھی چودھری خلیق الزماں صاحب کو بھولے نہ ہوں گے۔ لکھنؤ کے مسلمان تو شاید ان کو کبھی نہ بھولیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اپنے بھگوڑے لیڈر کی صورت پھر رہی ہوگی۔ اور کانوں میں صدا آ رہی ہوگی۔

چودھری صاحب ابھی ذرا بھی بدلے نہیں ہیں۔ بالکل ویسی ہی ہستی ہیں۔ اور ویسی ہی باتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ آج وہ پاکستانیوں کے اس حملے کا کہ پاکستان میں شرعی نظام قایم ہونا چاہیئے۔ بڑے بانکے پیترو‌ں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

بعض علما یہ زور دے رہے ہیں کہ اگر پاکستان کی بنیاد شریعت پر قایم نہ کی گئی تو اسے پریشانیوں میں مبتلا ہونا پڑے گا۔

چودھری صاحب اس وار کو کس خوبصورتی سے خالی دیتے ہیں۔ وہ کراچی میں ایک تقریر میں اس کا جواب یوں دیتے ہیں۔

"میرا پختہ عقیدہ یہ ہے کہ اگر مسلمانان پاکستان اپنی سیاسیات میں روحانی عنصر شامل نہ کریں گے۔ تو ملت کا شیرازہ منتشر ہو جائے گا۔

شریعت کے مقابل کے بلے میں انھوں نے دنیاوی حکومت نہیں بلکہ روحانیت کی حکومت رکھ دی اب کس کی ہمت ہے جو کچھ کہہ سکے۔ اگر کوئی کہے کہ تم غلط کہتے ہو تو چودھری صاحب فوراً گھما کر اسے یہ فوراً فتویٰ مار دیں گے۔

غضب خدا کا یہ غضب روحانیت کا منکر ہے۔ یعنی حضرت معین الدین اجمیری کا منکر ہے حضرت علی کا منکر ہے۔ بلکہ آں حضرت کا منکر ہے لعنت ہے اس لعین پر

روحانیت کا لفظ ایسا جامع واقع ہوا ہے کہ اس میں تمام رندانہ حرکات ایسی آسانی سے چھپ جاتی ہیں جیسے کڑک مرغی کے نیچے انڈے۔

معاصر احسان نے پاکستان کے جشنوں کے بارے میں بہت واویلا کی ہے۔ ان میں سے ایک جشن تو خاص دارالخلافت پاکستان کے کراچی کلب گھر میں ہوا تھا جس میں مقابلہ حسن بھی ہوا۔ اور ایک جادو فریب اینگلو انڈین کو مس پاکستان ۱۹۴۸ء کا خطاب دیا گیا۔

اس جشن کی صدارت گورنر غلام حسین ہدایت اللہ صاحب نے کی تھی۔ اور اس موقع پر وہ سب کچھ ہوا۔ جو جام وسبو کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

رامپور میں دستور ساز اسمبلی کا افتتاح

رام پور۔ ۱۸ اگست۔ کل نواب رام پور نے جدید مجلس قانون ساز کی رسم افتتاح کرتے ہوئے کہا یہ مناسب ہوگا کہ اس وقت ہم میں سے ہر شخص اپنے دل کو ٹٹولے۔ اور نیک ارادوں کے ساتھ اس راستے کو تجویز کرے جس پر چل کر ریاست اور انڈین یونین کی بہترین خدمت کر سکتا ہے۔

نواب رام پور نے کہا کہ بہ حیثیت مجلس قانون ساز کے اراکین کا یہ فرض ہے کہ ان اشخاص کی جن کے وہ نمائندہ ہیں۔ اپنے طرز عمل سے رضامندی حاصل کریں۔ ان کا نصب العین رامپور کے عوام کی خدمت اور ان کی بھلائی ہونا چاہیئے۔ بلاشبہ وہ اپنے طریقہ کار کی لنسبت قواعد وضع کریں گے۔ اور ان کے وضع کرنے میں جمہوری ایوانوں کا عام نمونہ اختیار کریں گے لیکن اس سے بہت زیادہ اہم ان رواجوں اور روایات کا قایم کرنا ہے۔ جن کی تعمیر اتحاد، خلوص اور صحیح سمجھوتہ کی فضا میں عمل میں آئی ہے۔

مدراس کے نامزد گورنر

مدراس ۱۸ اگست۔ مدراس کے نامزد گورنر ہز ہائینس مہاراجہ بھاؤنگر جو، ستمبر کو اپنے عہدہ کا چارج لینے والے ہیں۔ غالباً اس مہینے کے آخر تک مدراس پہنچ جائیں

ادب لطیف

بڑھے چلو

شب تاریک کے سیاہ سایے زمین پر گزر رہے تھے۔

کوہ الپائن کے ایک گاؤں میں سے۔ روئی کے گالوں کے مانند سفید برف میں سے ایک نوجوان جھنڈا لئے ہوئے گذرا۔

جس پر عجیب و غریب حروف میں لکھا تھا۔

بڑھے چلو۔

اس کے افسردہ پیشانی کے نیچے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ ایک تیغ کے مانند جو ایک دم تڑپ کر میان سے نکلے۔

اور ایک نقرئی قرنا کی آواز کی مانند۔

اس نامعلوم زبان کے الفاظ گونجے۔

بڑھے چلو۔

خوشی سے بھرپور گھروں میں اسے روشنی دیکھی گھروں میں آگ جل رہی تھی۔ نہایت گرم اور چمکدار اور عین اس کے سر پر برف کے تودے چمک رہے تھے۔

اور اس کے ہونٹوں میں سے آہ ایک نکلی۔

بڑھے چلو۔

بوڑھے آدمی نے کہا۔

"اس درے کو عبور کرنے کی کوشش نہ کرنا۔

طوفان سر پر ہے۔ مگر تاریکی میں چھپا ہوا ہے۔ اور یہ گرجتا ہوا بادل۔

بہت بڑا ہے۔ اور قطرات آبی سے پر ہے۔

اور نہایت ہی زور سے جوابی انداز میں وہ قرنا کی آواز گونجی۔

بڑھے چلو۔

دوشیزہ بولی۔ ٹھہر جاؤ مسافر۔

اپنے تھکے ہوئے سر کو

میرے سینہ پر آرام لینے دو۔

مگر اس کی چمکدار نیلی آنکھوں میں۔

آنسو کا ایک قطرہ اٹک کر رہ گیا۔

سرد آہ اس کے منہ سے نکلی جیسے کہتی ہو۔

بڑھے چلو۔

بید مجنوں کی لمبی اور مڑی تڑی شاخوں سے ہوشیار رہنا۔

اور پگھلتے ہوئے برف کے تودوں سے

پہاڑ پر سے لڑھکتے ہوئے پتھروں سے

ان سب چیزوں سے ہوشیار رہنا۔

اور یہ کسان کا آخری الوداعی پیغام اور سلام تھا۔

دور پہاڑ کی چوٹی پر سے۔

ایک آواز نے جواب دیا۔

بڑھے چلو

صبح صادق کے وقت

سینٹ برنارڈ کے مقدس راہبوں نے آسمان کی طرف منہ کر کے۔

ایام گذشتہ کی طرح اپنی دعا دہرائی۔

فضا میں لرزش ہوئی۔ اور ایک آواز چیخی۔

بڑھے چلو۔

اپنے وفادار کتے کے ساتھ ایک مسافر آدھا برف میں دبا ہوا پایا گیا۔

اس کا ہاتھ یخ کے مانند سرد تھا۔

اس نے جھنڈے کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

اور اس پر عجیب و غریب حرفوں میں لکھا ہوا تھا۔ بڑھے چلو

بڑھے چلو۔

شام کے وقت جبکہ آسمان خونیں شفق میں رنگا ہوا تھا۔ برف میں ایک نوجوان بالکل سرد اور بے جان لیٹا ہوا تھا۔

اس کا چہرہ خوبصورت بھی تھا۔ اور پر نور بھی۔

دور صاف شفاف آسمان میں سے

جیسے کوئی ستارہ ٹوٹ کر فضا میں منتشر ہو جائے۔

عالم نسواں

کیا عورت حقیر ہے؟

عورت کا کام ہے آنسو پوچھنا۔ دکھ درد بٹانا۔ دکھے ہوئے دلوں کو تسلی دینا۔ دوسرے کے درد میں شریک ہونا۔ نقصان اور رنج برداشت کرنا۔ اپنا سب بہتر سرمایہ دوسرے کی راہ میں قربان کر ڈالنا۔ دوسروں کی برائیاں بھولتے ہوئے ان کو معاف کرنا۔ ان کے لئے رحمت بننا۔ ناامید نہ ہونا گھبرا کر پیچھے نہ ہٹنا مسکرانا پیار کرنا وغیرہ وغیرہ...... یہ سب عورت کے لئے اس سے زیادہ شاندار اور مکمل زندگی کیا ہو سکتی ہے۔ عورت اس سے زیادہ اور نیک کام کیا کر سکتی ہے۔ مرد چاہے کتنا ہی برا کیوں نہ ہو۔ اس کے متعلق یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ عورت سے برا نہیں ہو سکتا۔ جس نے اسے بتایا۔ عورت کی گود میں پل کر ہی آدمی بڑا ہوتا ہے۔ عورت ہی کی گود میں بڑی قوتیں پرورش پاتی ہیں۔ پھر بھلا وہ ہستی لائق صد احترام کیوں نہ ہو۔ جوانی کی تخلیق کا باعث ہے۔ مردوں کا فرض ہے کہ وہ عورت کا احترام کریں عورتوں کی جنس سے بغض نہیں رکھتا اور نہ تمام عورتوں سے ہمدردی۔ صنف نازک اور صنف قوی دونوں میں ہر طرح کے لوگ ہیں۔ سب پر ایک ہی قسم کا اطلاق ہوتا ہے۔

نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

کوئی کہتا ہے کہ عورت کو مرد پر فضیلت ہے اس لئے عوام کا احترام لازمی ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ مرد کی خدمت کے لئے عورت پیدا کی گئی ہے۔ لیکن حقیقت میں مرد اور عورت دونوں اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے سے بالکل آزاد ہیں۔

بچوں کی دنیا

ہمارا ہندوستان

آدمی جس جگہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جہاں رہتا سہتا ہے۔ اس جگہ سے محبت ضرور پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اپنے گھر سے محبت ہوتی ہے۔ اور اپنے گاؤں سے اپنے ضلع سے۔ اور اپنے صوبہ سے۔ اور اسی طرح اپنے دیس سے اور اپنے ملک کو اپنا دیس اور اپنا ملک کہنے میں مزا آتا ہے۔ اس محبت کا مزہ اس وقت آتا ہے جب دوسرے گاؤں دوسرے ضلع دوسرے صوبہ اور دوسرے ملک کے لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ کہیں اپنے اور بیگانے کا فرق کہیں بولی اور زبان کا فرق۔ کہیں لباس اور پہناوے کا فرق اور کہیں نسل رنگ اور روپ کا فرق ایسی سب باتیں ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں دیس دیس اور ملک ملک ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ نہیں تو کوئی ہندوستانی ہو یا چینی جرمن ہو یا انگریز عرب ہو یا ترک کوئی جاپانی ہو یا روسی سبھی اللہ کے بندے اور آدم کی اولاد ہیں اور ایک دوسرے کے بھائی۔

ہر ملک کے رہنے والے اور بسنے والے اپنے اپنے ملکوں کے نام سے دنیا میں جانے اور بوجھے جاتے ہیں۔ ہم جس ملک میں رہتے ہیں۔ اس کا نام ہندوستان ہے۔ اور اس لئے ہم لوگ ہندوستانی کہلاتے ہیں۔ چاہے کوئی ہندو یا مسلمان سکھ ہو یا عیسائی مگر ہیں سب ہندوستانی اور ہندوستان ہی ہم سب لوگوں کا دیس اور وطن ہے۔ یوں تو سبھی کو اپنا ملک اور دیس پیارا معلوم ہوتا ہے۔ اور سب اپنے اپنے ملک کی تعریف اور بڑائی کیا کرتے ہیں لیکن ہمارا ملک بعض باتوں میں سچ مچ اتنا بڑا ہے کہ دنیا کے سب لوگ اس کو مانتے ہیں۔

پردۂ فلم

کاجل

رتن پکچرز کی تیار کی ہوئی ایک اچھی تصویر ہے تصویر کا موضوع اگرچہ شراب اور اس کے تباہ کن نتایج سے متعلق ہے۔ کہانی کا لب لباب یہ ہے کہ شکل داس اپنے لخت جگر کار سیہ کو اکلوتا ہونے کی وجہ سے علم و تربیت سے لایق بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتا۔ لیکن اس کے لاڈ اور پیار نے ایسے آنا شوخ اور بدتمیز بنا دیا تھا کہ اسے اپنی روش کی بالکل خبر نہ رہی۔ اور شراب کی رٹ نے اس کے دل اور دماغ میں تمام جراثیم پھیلا دئے۔ نتیجہ کے طور پر اس میں وہ تمام برائیاں آ گئیں جو ایک مکمل شرابی کے لئے ضروری تھیں۔

تصویر نہ صرف افسانوی اعتبار سے بلکہ تربیت کے لحاظ سے بھی بلند ہے۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ ڈائرکٹر نے عوام کو تباہ کن برائیوں سے بچانے کے لئے وہ تمام سامان اس تصویر میں اکٹھا کر دیا ہے جو اب تک ہندوستانی تصویروں میں مشکل سے نظر آتے ہیں۔

بعض ایسے نفسیاتی پہلو اس میں مل رہے ہیں۔ جو سمجھے جا سکتے ہیں لیکن بیان نہیں کئے جا سکتے۔ جہاں تک اداکاری کا تعلق ہے۔ بالترتیب گوپ ثریا۔ واسطی اور جینت پوری تصویر پر چھائے ہوئے ہیں۔ آخری حصے میں گگو بھی لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہے جسے اس کے رقص پہ محمول کیا جا سکتا ہے۔ مکالمے خوب چست ہیں۔ ثریا کا جوان بیوی اور بوڑھی ماں کا کردار خوب ہے۔ گوپ شاید زندگی بھر میں اسی کاجل کے ذریعہ اپنا حوصلہ نکال رہا ہے۔ واسطی ایک شرابی کے روپ میں اچھا رہا۔ غرض تصویر ہر اعتبار سے بہتر ہے۔

اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ایک مدت کے بعد ایسی تصویر دیکھنے میں آئی ہے جسے بار بار دیکھنے میں بھی جی نہیں گھبراتا۔

بقیہ کیا میں دیوانہ ہوں

دوڑیئے۔ بی بابوجی۔ بی۔ بابوجی۔

سب عورتیں چلی گئیں۔ میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا مگر کچھ رنجیدہ طبیعت نہ لگی۔ --- بے چینی سی پیدا ہو گئی آخر جگدیش کی والدہ اور جگدیش سے اجازت لے کر چلا آیا۔ لیکن اب چلنا دوبھر تھا جیسے ٹانگیں تھک گئی ہوں۔ اب ٹانگوں سے زیادہ دماغ چلنے لگا۔ راستہ کے گڑھے اور آنے جانے والے آدمی موٹر تانگے اور بائسکلیں سب نظروں سے پنہاں تھیں۔ صرف کرانتی نظر آ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ چلتا تھا۔ اور کرانتی کو دیکھتا جاتا تھا۔

یہ سلسلہ کئی دن۔ کئی مہینہ تک رہا۔ میں کھویا کھویا رہنے لگا۔ پاگل سا ہو گیا۔ --- بنگال کے فاقہ زدوں کے لئے امداد مانگنے والوں کی تلاش کرتے کرتے جوتے پھٹ گئے۔ کپڑے میلے ہو گئے جسم میں بو آنے لگی۔ سر کے بال نیقروں کی طرح گرد میں اٹ گئے لیکن وہ جتھا نہ ملا۔ جس میں کرانتی تھی۔ --- کرانتی۔ یعنی --- انقلاب۔ میرے جیون میں کرانتی آ گئی۔ میری زندگی میں انقلاب آ گیا ---"

راستوں کا ناپنا اب بھی جاری تھا۔ مگر یوں ہی نہیں کرانتی کی تلاش میں۔ --- گلی دیکھے گلیوں کا گشت لگایا۔ کوچے چھان مارے --- مگر کرانتی نہ ملی ---

میں نے شہر چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ نہ صرف فیصلہ بلکہ اسے عملی جامہ پہنا دیا۔ دیہات میں چلا آیا۔ لیکن طبیعت نہ لگی۔ بیمار رہنے لگا صحت خراب ہونے لگی۔ دوستوں کا خیال ہوا کہ کہیں دق نہ ہو جائے۔ مگر وہ تو پہلے ہی ہو چکی تھی۔ اب تو اس کا انجام باقی تھا۔ اس لئے میں نے اور بھی کوشش کی۔ اور چوتھے روز شہر جانے لگا۔ کرانتی کی تلاش میں --- پیدل نہیں۔ تانگہ پر --- یہ میرا اصول ہو گیا ---

ایک دن میں جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک لڑکی آتی کی دوسری منزل سے گھنگھروؤں کے بجنے اور --- "تیرے چھوٹے سے من میں چھوٹی سی دنیا رے۔" کے گانے کی ہلکی سی آواز آ رہی تھی۔ جیسے استانی کسی چھوٹی سی لڑکی کو ناچنا سکھا رہی ہو۔ جلد ہی آواز بلند ہو گئی۔ اور پھر دوسری آواز آنے لگی۔ "بھوکوں کو بچالو بھوکوں کو بچالو! دیش کی نیا پار لگالو۔ پار لگالو!" میرے دماغ میں تلاطم سا پیدا ہو گیا۔ میں بے ساختہ چلانے لگا کہ کرانتی کرانتی تیری آواز ہے گانا بند ہو گیا کسی نے دوسری منزل میں سے اپنی باریک آواز میں کہا دیکھنا بیٹیا --- کون ہے گنتو!

بچہ نے جھانک کر دیکھا اور یہ کہتے ہوئے بابوجی ہیں بتی! بچے اتر آئی۔ میں نے تانگہ سے کود کر فوراً اسے گود میں اٹھا لیا۔ اور دیوانوں کی طرح اس کے پیار لینے لگا۔ کتنی ہی دیر تک اسے اپنی گود میں بھینچے رکھا کرانتی کی ماں اوپر کھڑی دیکھتی رہی۔ مگر میں نے دیوانگی میں کچھ پرواہ نہ کی کرانتی کے برابر بوسے لیتے رہا۔ بالکل اس طرح جیسے کوئی گم ہو جانے والے بچے کو مل جانے پر چومتا ہے --- اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ تانگہ ہے اور تانگہ میں پھر بہت تیز دوڑنے والا لیکن پھر خوف سے --- اور یہ سوچ کر رہ گیا کہ "اسے کون مانے گا۔ کون کہیگا کہ یہ میری بچی ہے۔ کسی کو کیا خبر ---؟"

میں دل مسوس کر واپس چلا گیا۔ اور پھر میں نے یہی مناسب سمجھا کہ گھر سے یہ گاہے گاہے کرانتی کو دیکھ جایا کروں تاکہ تسکین دل ہو۔

اس کے بعد میں نے کئی چکر لگائے۔ مگر کرانتی نہ ملی بہت بہت دیر تک مکان کے پاس کھڑا رہا۔ مگر اس کی آواز سنائی نہ دی میں پریشان ہو کر لوٹ آیا۔ اور پھر بڑی حالت ہو گئی۔ آہستہ آہستہ بیمار ہو گیا چہرہ ہلدی سے کھیلنے لگا۔ کچھ ہی روز میں ہڈیوں میں ڈھانچہ بن کر رہ گیا۔ لیکن کرانتی کی پیاری صورت نہیں بھولا اس کو دیکھنے کے لئے دل تڑپنے لگا۔ جیسے اب کوئی آرزو ہی

مگر ہمت نہ ہوئی۔ آخری وقت اس راز کو یوں کھولا جائے جسے ساری عمر جس کی وجہ سے ہمارے جسموں میں گھن لگ گیا۔ اور ہم ہمیشہ کے لئے مریض بن گئے۔ مگر راز راز نہ رہا حقیقت کو نہیں چھپایا جا سکتا۔ پیتل کی چیز پر ملمع کیا جا سکتا ہے مگر سونے پر نہیں۔ ... رسوائی ہو گئی تو کیا ہم کوئی گناہ تھوڑا ہی کیا ہے؟ کیا محبت کرنا گناہ ہے؟ چند لمحوں کے لئے نہیں ہمیشہ کے لئے ...... زندگی بھر کے لئے ......؟ میں نے یہ سوچ کر تانگہ تیار کرایا اور بیٹھ کر چل دیا ... مکان کے نیچے پہنچ کر پھر ٹھٹھکا ... باوجود کوشش کے میرے گلے سے آواز نہ نکلی۔ میں سوچنے لگا کیا واپس چلا جاؤں

"اچانک اوپر سے آواز آئی ممی"، اور پھر ایک ایسی آواز آئی۔ جیسے کوئی دھڑام سے گر پڑا ہو۔ مجھ سے نہ رہا گیا۔ فوراً اوپر پہنچ کر دیکھا کہ کرانتی کی ماں بے ہوش زمین پر پڑی تڑپ رہی تھی۔ تم نے لوگوں کے کہنے کا خیال کیا۔ کیا تم بھی اب یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے کوئی پاپ کیا۔ ؟ میں نے طویل جدائی برداشت کی۔ لیکن کسی سہارے پر۔ گنتو میرے پاس تھی مگر اب تو وہ سہارا بھی نہ رہا۔ ڈائن چیچک اسے نگل گئی ... اب تم اسے کبھی نہ دیکھ سکو گے۔ گنتو ... میری گنتو ... منی ... منی کہہ کر وہ پاگلوں کی طرح چلائی۔ اور پھر رونے لگی ...... نہ جانے کیوں میرا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ مجھے بیتے ہوئے دن یاد آ رہے تھے۔ میں غیر ارادی طور پر ان کے پاس پہونچا اور انھیں ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ انھوں نے کہا پا - ا - ا - ن ی میں غسل خانہ کی طرف دوڑا اسی وقت دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ گھر کے مالک اندر آئے اور مجھے دیکھ کر بولے "اوہ آپ" میں نے غمزدہ لہجہ میں کہا۔ جی ہاں" وہ رونے لگے۔ اور روتے ہوئے کرانتی کی بی کی طرف اشارہ کر کے بولے "انھیں بہت رنج ہے۔ صدمہ کی وجہ سے غشی کے دورے آنے لگے ہیں۔ بیہوشی میں منی منی پکارا کرتی ہے اور جب سے انھیں یہ علم ہوا ہے کہ کسی پردیسی نے ہاتھ دیکھنے والے کسی برہمن کے کہنے سے جھوٹا پانی کرانتی کو پلا دیا تھا۔ تب سے انھیں برہمنوں سے بڑی نفرت ہو گئی ہے اکثر رات کو سوتے سوتے بڑبڑانے لگتی ہیں۔ اور دن میں برہمن کو دیکھتے ہی خوف سے دروازے

اقوال زریں

آسودگی کے وقت دوستوں کی کثرت ہوتی ہے لیکن تنگی کے وقت سب الگ ہو جاتے ہیں۔

محنت کرو۔ محنت سرخروئی کا زینہ ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت میں قوم کی تعمیر کا کام مضمر ہے۔

غرض مند دوست بے غرض دشمن سے زیادہ خطرناک بن جاتا ہے۔

ہمیشہ اپنے سچے دوستوں سے مشورہ کرو۔

کسی کو تکلیف پہنچا کر اپنا دل خوش نہ کرو۔

وہی انسان کامیاب ہو سکتا ہے جو اپنی نیکی اور دوسرے کی بدی بھول جائے۔

تین چیزیں پائیدار نہیں۔ مال بے تجارت۔ علم بے بحث۔ ملک بے سیاست۔

دشمن اگر معمولی بھی ہو تو اسے حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔

شاعر عالم خیال میں وہ دیکھ سکتا ہے جو دوسرے لوگ کھلی آنکھوں سے بھی نہیں دیکھ سکتے۔

مہربانی انسان کے لئے دروازہ کھولتی ہے۔ اور محبت اسے اندر پہنچا دیتی ہے۔

سزا دینے کا حق اسی کو حاصل ہے جو محبت کرتا ہے۔

محبت ہم کو انسانیت کے سانچے میں ڈھالتی ہے۔

اعتقاد میں تنقید کی گنجائش نہیں۔

موج تبسم

ماسٹر۔ کیوں بے، کتابیں کیوں نہیں لایا۔
موہن۔ بھول گیا ماسٹر صاحب
ماسٹر۔ تو خود آنا نہیں بھولا۔
موہن۔ بھول تو گیا تھا۔ مگر ماں نے یاد کرا دیا۔

باپ۔ بیٹا آج تمہارے کس مضمون کا امتحان ہے؟
بیٹا۔ تاریخ کا۔
باپ۔ اچھا تو یہ بتاؤ کہ ٹیپو سلطان، بہادر شاہ اور شیر افگن کون تھے۔
بیٹا۔ بہادر شاہ ٹیپو سلطان کے بیٹے تھے۔ اور ان کے پاس شیر افگن نام کا ایک شیر تھا۔

جیلر۔ معاف کرنا۔ میں نے غلطی سے تمہیں ایک ہفتہ زیادہ قید میں رکھا۔
قیدی۔ کوئی بات نہیں آئندہ ایک ہفتہ پہلے رہا کر دینا۔

ماں۔ بیٹا مٹھائی کے ڈبہ کو ہاتھ نہ لگانا۔ اس میں بھوت ہے۔
بیٹا۔ تو ماں، پھر جب ڈبے سے مٹھائی غائب ہو جاتی ہے تو آپ بھوت کو کیوں نہیں مارتیں جو مجھے مارتی ہیں۔

للو۔ دیکھئے کلو میاں آپ کا لڑکا بڑا شریر ہے۔ وہ بہت بری بری گالیاں دیتا ہے۔
کلو۔ ارے بھئی! ابھی تو بچہ ہے جب بڑا ہو جائیگا تو اچھی اچھی گالیاں دیگا۔

فقیر۔ خدا کے نام پر ایک ٹکڑا دیدو بابا۔
ملازمہ۔ اندر سے۔ بی بی گھر میں نہیں ہیں۔
فقیر۔ مجھے روٹی کا ٹکڑا چاہیئے۔ بی بی نہیں۔

عورت جب تک خود ہی بربادی پر مائل نہ ہو جائے اسے کوئی برباد نہیں کر سکتا۔

عجیب معلومات

دریا میں بازار

ہمایوں بادشاہ کے زمانے میں بہت دلچسپ چیزیں دیکھنے میں آتی تھیں۔ ایک عجیب و غریب بات یہ تھی کہ دریا میں بازار لگتا تھا کشتیوں میں دوکانیں اس سلیقہ سے سجائی جاتی تھیں کہ بالکل بازار کا سا سماں معلوم ہوتا تھا۔ ہمایوں نے فیروز آباد دہلی سے آگرہ کا سفر دریا کے راستے سے کیا تو اسی قسم کا سجا سجایا بازار دریائے جمنا میں ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ ہر شخص جو سامان چاہتا تھا یہاں سے خرید سکتا تھا۔ شاہی باغبانوں نے ہمایوں کے حکم سے پانی پر ایک باغ بھی لگایا تھا۔

حوض کا کمرہ

اکبر کے زمانے میں بہت سی چیزیں ایجاد ہوئیں اس کے دربار کا حکیم علی طبیب مشہور اور ریاضی داں تھا۔ اس نے ایک عجیب غریب حوض بنایا۔ اس حوض سے لگا ہوا ایک حجرہ تھا۔ اس میں دو بارہ آدمی بیٹھ سکتے تھے۔ یہ حجرہ فرش کے آراستہ تھا۔ یہاں کھانا بھی تیار ملتا تھا۔ اس حجرے کا راستہ حوض کے پانی کے اندر تھا۔ لیکن کچھ اس طرح بنایا گیا تھا کہ حوض کا پانی حجرے کے اندر نہیں آ سکتا تھا۔ اسی قسم کا حوض لاہور اور جہانگیر ان کی سیر کیا کرتے تھے۔

گھر میں بھی دفتر کا کام

ملازمت سے ختم کئے ایک بہت بڑے سرکاری افسر کو کافی مدت ہو چکی تھی۔ اور اخبار ہاتھ میں لئے وہ میز پر پڑے اونگھ رہے تھے۔ اتنے میں آپ نے آواز دی "ایک پیالہ اور چائے لاؤ۔"

چائے؟ ان کی بیگم نے ذرا ترش لہجے میں کہا۔ "وقت تو دیکھئے آج آپ کو دفتر نہیں جانا۔"

اس پر آپ چونکے اور کہا "ارے لاحول ولا قوۃ میں سمجھا تھا کہ میں دفتر میں بیٹھا ہوں۔"

افسانہ

کیا میں دیوانہ ہوں؟

مسٹر گپتا شرما

لوگ مجھے پاگل کہتے ہیں پاگل ——— ہیں پاگل..... کیا سنوگے میری بات؟

پاگل کی بات ———!

راستہ ناپنا میرا کام ہے۔ دن بھر چلنا رات کو چلنا صبح چلنا ——— شام چلنا... کسی کے حکم سے نہیں ——— اپنے آپ فرض سمجھ کر!

اس طرح میں نہ جانے کتنی بار لیڈیز پارک کی طرف گیا ہوں۔ مگر ایسی چہل پہل کبھی نہیں دیکھی جتنی ان دو تین دن میں دیکھنے میں آئی۔ اور آخری دن تو کچھ عجیب ہی رونق تھی صدر دروازہ اوپر سے نیچے تک مختلف موٹوؤں سے لدا پڑا تھا۔ کاغذی چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں جو تمام پارک پر جال کی طرح بچھائی گئی تھیں۔ تیز ہوا سے جھر رر ——— جھر ر ر ر کی آواز پیدا کر رہی تھی جس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گیتوں کے ساتھ ساتھ ستار کے تار بھی چھیڑے جا رہے ہیں۔ راہ گیر حقوق نسواں کے نعروں کو پڑھ کر ٹھٹکتے۔ اور زیر لب کہتے ہوئے گذر جاتے...... یہ سب بکواس ہے "عورت کے حقوق کیسے۔"؟

لڑکیاں جوق در جوق اپنی اپنی ہجولیوں کے ساتھ ہر اس نوجوان کا مذاق اڑاتی ہوئی لیڈیز پارک کی طرف چلی جا رہی تھیں۔ جو سائیکل ہوتے ہوئے بھی لڑکیوں کے نزدیک پیدل چل رہے ہیں۔ اور سوچ رہے تھے کہ کوئی لڑکی ان کی طرف دیکھ لے۔

لیڈیز پارک میں کسی مرد کا گذر نہیں... عورتوں کی کانفرنس تھی..... اس لئے لڑکوں نے اپنی اپنی راہ لی۔ کچھ نیک طینت دو بالی کے خیال سے دروازے پر جا کھڑے ہوئے۔ اور چار کے گھنٹے کا انتظار کرنے لگے۔ اگر کسی نے کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی تو یہ کہہ کر ٹال دیا..... میری بہن گئی ہوئی ہے۔ کیا پتہ..... ان کی بھی کوئی بہن ہو۔

میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ میرا کام راستہ ناپنا ہے..... چلنا..... دن بھر چلنا..... دم لینے کے لئے کہیں ٹھہرنا اور پھر چلنا۔ جیسے لمبے سفر کا مسافر کچھ دیکھا اور چل دیا....... چلتے چلتے ایک صاحب مل گئے۔ بولے۔

"غنی کہاں جا رہے ہو۔"

"کہیں نہیں" میں نے کہا۔

"تو پھر آؤ گھر چلو۔ تمہیں اماں یاد کر رہی ہیں۔ کتنی ہی مرتبہ کہا کہ غنی کو لانا۔"

"بے گھر ہوں..... ملتا بھی کیسے۔"

"گھر بنا لو!" جگدیش نے کہا۔

ہاں تلاش میں ہوں۔

میں کوئی پلاٹ دلوا دوں گا۔ جگدیش نے فوراً کہا۔

پلاٹ ———؟ کیا پلاٹ سے گھر بنتے ہیں۔ ——— میں نے کہا۔

"اور ———؟" جگدیش نے تعجب خیز لہجہ میں پوچھا جگدیش کا مکان آ گیا تھا۔

میں نے کہا۔

چلو چھوڑو بھی ان باتوں کو۔ بن جائیگا گھر..... تم ٹھنڈا پانی پلاؤ۔

پانی پینے کے بعد میں جگدیش کی اماں جی سے باتیں کرنے بیٹھ گیا۔ بہت دن میں گیا تھا اس لئے وہ ناراض تھیں۔ مگر میرے کھانا کھانے سے وہ خوش ہو گئیں۔ اور پھر انھوں نے سوالات کی جھڑی لگا دی..... ایسے ہی سوالات جیسے ماں اکثر کیا کرتی ہیں...... میں نے جواب دیئے مگر انھیں تسلی کہاں..... میرا ہی تصور بناتی رہیں.. پانچ بج گئے وہ مجھ سے کہہ رہی تھیں۔ وعدہ کرو کہ اب اکیلا نہ آؤں گا۔

میں جواب دینے ہی والا تھا کہ لڑکیوں اور عورتوں کا جمگھٹ نعرے لگاتا ہوا آ پہونچا جس میں جوان ادھیڑ بوڑھیاں اور بچیاں بھی شامل تھیں۔ سب کے ہاتھوں میں سگرٹوں کے گول گول ڈبے تھے۔ جیسے کانفرنس نے عورتوں کے لئے سگرٹ پینا لازمی قرار دے دیا ہو۔ لیکن بعد میں پتہ لگا کہ وہ بنگال کی فاقہ کش بہنوں کے لئے جمع کر رہی ہیں۔ اور سورج غروب ہونے سے پیشتر انھیں کام ختم کر لینا ہے۔ اور یہ ٹھیک بھی تھا۔ سورج غروب ہونے کے بعد کہیں بھی جانے اور کچھ بھی کرنے کی آزادی مردوں کو ہے ——— وہی تو سماج کے قانون بنانے والے ہیں۔ سب کتابیں انہی کی لکھی ہوئی ہیں۔ مردوں سے ڈرنا۔ دہشت کھانا۔ خائف ہونا۔ بزدلی نہیں ہے۔ عورت کے لئے ضروری ہے۔ یہی تو منو مہاراج کا قول ہے۔

گلی گلی اور محلے محلے میں گھوم کر چندہ جمع کرتی پھر رہی ہیں۔ جیسے اب انھیں مردوں پر یقین نہ رہا ہو۔ ——— کون جانے کیا بات ہے۔ ان میں کیوں یہ فرض شناسی آتی جا رہی ہے۔ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اور یہ بچی کس تندہی ۴

۴ سے چندہ جمع کر رہی ہیں۔ یہ بچی اس انداز سے سوال کر رہی تھی۔ کہ میرے آنسو نکل آئے۔

میں نے فوراً اس کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور پھر گود میں بٹھا کر "تمہارا نام کیا ہے۔"

کرانتی۔

کرانتی۔ میں نے تعجب سے پوچھا۔

"ہاں" اس نے معصومانہ انداز سے جواب دیا۔ اور میرے چہرے کو دیکھنے لگی جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو! کس کی لڑکی ہو۔؟ میں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے پوچھا

بابو جی کی۔ اس نے کہا۔

بابو جی تو ہم بھی ہیں! میں نے اس کی ٹھوڑی کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

ہاں! کہہ کر اس نے ڈبہ والا ننھا سا ہاتھ میرے سامنے کر دیا۔ اور پھر بولی تو۔ لاؤ!

کیا ———؟ میں نے کہا۔

"چندہ" اس نے کہا اور پھر ایک آواز آئی۔

"کرانتی بیٹا چلو۔"

کرانتی نے جواب دیا۔ "چندہ لے لوں۔ اور مجھ سے بولی لاؤ۔ بابو جی۔"

میں نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈال کر جو کچھ تھا سب نکال لیا لیکن ڈبہ میں نہیں ڈالا۔ کیونکہ مجھے خیال تھا کہ وہ چندہ لیتے ہی چلی جائے گی۔ میں نے مٹھی بند کر کے اس کے سامنے کر دی۔ اور کہا۔ اچھا اسے کھول لو۔ چھوٹی سی بچی تمام طاقت لگا کر اسے کھولنے میں جٹ گئی۔

اس کی ماں نے پھر آواز دی۔ کرانتی نے مجھ پر غصہ ظاہر کرتے ہوئے جھٹکا دے کر میری مٹھی چھوڑ دی۔ اور پھر بد دلی کے لہجہ میں اپنی ماں سے یوں گویا ہوئی۔ "بی بابو جی چندا نہیں دیتے۔"

نہ جانے کیوں میں تڑپ سا گیا۔ میں نے فوراً اس کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور مٹھی کھولتے ہوئے کہا۔ نہیں بیٹا لو کرانتی نے فوراً سب پیسے لے کر ڈبہ میں رکھ کر اور پھر میری گود میں سے اتر کر اپنی ماں کی طرف یہ چلاتے ہوئے

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳۔ ۴ کے نیچے)

یو پی کے تیس شہروں میں راشننگ

لکھنؤ ۱۸ اگست۔ حکومت یو پی نے گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یو پی کے مندرجہ ذیل شہروں میں عنقریب ہی راشننگ شروع کر دی جائے گی۔

یہ شہر حسب ذیل ہیں۔ دہرہ دون۔ شاہجہانپور بلیا۔ مرزاپور۔ مئو آگرہ۔ اعظم گڈھ۔ دیور یا گورکھپور فیض آباد۔ بریلی۔ جھانسی۔ میرٹھ سہارنپور رڑکی مراد آباد۔ متھرا الہ آباد۔ علیگڑھ بنارس۔ کانپور لکھنؤ۔ نینی تال۔ لینس ڈاؤن پور۔ رانی کھیت المورہ ہردوار۔ منصوری۔

سرخ پوشوں پر فائرنگ

انبالہ ۱۸ اگست۔ ٹریبون کے نامہ نگار مقیم پشاور کی اطلاع کے مطابق پاکستانی پولیس نے چرسدہ کے مقام پر سرخ پوشوں کے اجتماع پر ۱۰ اگست کو جو فائرنگ کی تھی۔ اس کے نتیجے میں تین سو افراد ہلاک اور چار پانچ سو کے قریب زخمی ہوئے۔

نامہ نگار کا کہنا ہے کہ مجمع کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے دستی بم بھی استعمال کئے۔ چرسدہ سرخ پوشوں کا صدر مقام ہے۔

نامہ نگار نے مزید کہا ہے کہ اس حادثے کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ جس کی بدولت پولیس کو فائرنگ کرنا پڑی۔

فرقہ وارانہ سیاست کو ختم کرنے کے لئے تدابیر

نئی دہلی ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو مشورہ دیاہے کہ وہ فرقہ وارانہ جماعتوں کی ان سرگرمیوں کو جو سماجی مذہبی اور تعلیمی حیثیت نہ رکھتی ہوں ان کو روکنے کے لئے حسب ذیل تدابیر اختیار کی جائیں۔

ا۔ حکومت ،سرکاری افسران اور دوسرے غیر سرکاری ادارے فرقہ وارانہ جماعتوں کی جانب سے پیش کئے ہوئے کسی ایسے معاملہ کی طرف کوئی توجہ نہ کریں جو سیاسی حیثیت رکھتا ہو۔

۲۔ فرقہ وارانہ جماعتوں کے لیڈروں کو کسی ایسے معاملہ کے بارے میں جو سیاست سے تعلق رکھتا ہو کسی نمایندگی کا موقع نہ دیا جائے۔

۳۔ کوئی وزیر یا سرکاری افسر فرقہ وارانہ وفدوں سے ملاقات نہ کرے۔ ۴۔ حکومت کی جانب سے کوئی ایسی مالی امداد ایسے فرقہ وارانہ اداروں کو نہ دی جائے جو سیاست میں حصہ لیتے ہوں۔

حکومت کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں فی الحال کوئی قانون بنانا اس لئے دشوار ہے کہ سماجی تمدنی ۔ اور تعلیمی اور سیاسی سرگرمیوں میں فرق کرنا ذرا دشوار ہے اس کے علاوہ نئے دستور میں بنیادی حقوق کے سلسلہ میں ممکن ہے کہ بعض سیاسی سرگرمیوں کا بھی حق

۵ فرقہ وارانہ جماعتوں کو دیا جائے مثلاً کسی فرقہ کو یہ محسوس ہو کہ کسی مخصوص مقام پر اس کے بنیادی حقوق کو مارا جارہا ہے ۔اور وہ ان کے پورا کرنے کی غرض سے کوئی منظم احتجاج کرنا چاہے تو یہ اقدام بالکل جائز ہوگا۔

گورنمنٹ ہاؤس بمبئی کے مصارف

بمبئی ۔ اسبات کا انکشاف کیا گیا ہے کہ مہاراج سنگھ نے بمبئی کی گورنری کا عہدہ سنبھالاہے گورنمنٹ ہاؤس کے اخراجات میں چار لاکھ سالانہ کے مصارف کم کر دئے گئے ہیں۔

اخباری صنعت کی تحقیقاتی کمیٹی

لکھنؤ ۔ ۱۸ اگست ۔ اخباری صنعت کی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنے اجلاس میں حسب ذیل اشخاص کی گواہیاں قلم بند کیں۔

مسٹر شی چندر بھٹاچاریہ پرتاب کانپور ۔ مسٹر حیات اللہ انصاری ایڈیٹر قومی آواز ۔ مسٹر اننویا پرشاد سکینہ نیشنل ہیرالڈ ۔ مسٹر اشوک جی ایڈیٹر سوتنتر بھارت لکھنؤ ۔ کمیٹی کا اجلاس جمعہ کے دن ۱۱ بجے پھر ہوگا۔

سرخ پوش جماعت کے سیکریٹری سالار گرفتار

پشاور ۔ ۱۷ اگست کل سردار امین جان خان ایم ایل اے کو سرحد تحفظ امن عامہ ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

حیدرآباد کا معاملہ اور اقوام متحدہ

حیدرآباد دکن ۔ ۱۹ اگست ۔ آج شام یہاں ایک صحافتی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ حکومت نظام ہندوستان و حیدرآباد کے تنازعہ کو ادارہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش کر رہی ہے ۔ صحافتی اعلانیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ اس فیصلہ سے وزیر اعظم میر لائق نے پنڈت جواہر لال نہرو کو مطلع کر دیا ہے۔ صحافتی اعلانیہ میں یہ نہیں بتلایا گیا کہ اس معاملہ کو کون سی حکومت پیش کرے گی۔

حیدرآباد کے وزیر اعظم نے پنڈت جواہر لال کو لکھا ہے کہ ہندوستان اور حیدرآباد کی صورت حال نازک اور امن کے لئے ایک ناگزیر خطرہ بن گئی ہے ۔اس لئے حیدرآباد نے اقوام متحدہ سے رجوع کرنے اور اس کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ تنازع کو ختم کیا جاسکے ۔ اور ہندوستان اور حیدرآباد میں پائدار دوستانہ تعلقات قائم ہوسکیں۔

حکومت حیدرآباد نے ہندوستان پر عارضی سمجھوتہ کی خلاف ورزی معاشی ناکہ بندی کے ذریعہ حیدرآباد پر بے جا دباؤ مالیاتی پابندیاں حیدرآباد کے سرحدی علاقوں حملوں کی حوصلہ افزائی اور قبضہ کرنے کے الزامات ہیں۔

قانون مردم شماری ریاستوں میں بھی نافذ ہوگا

نئی دہلی ۱۸ اگست آج ہند پارلیمنٹ میں ڈاکٹر امبیدکر کا پیش کردہ عدالتی کارروائی کے تواتر کا بل ہندوستانی رجسٹریشن بل اور ہندوستانی اور ازدواجی مقدمات کا بل منظور ہوا۔

سردار پٹیل نے مردم شماری کے متعلق جو بل پیش کیا تھا۔ وہ بھی منظور ہوگیا۔ ڈاکٹر جان متھائی نے جو ریلوے ایکٹ کا ترمیمی بل پیش کیا تھا۔ ایوان نے اسے منتخبہ کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ اور یہ ہدایت کی کہ ۲۴ اگست سے پہلے اپنی رپورٹ دے ۔ آج سردار پٹیل نے ایوان میں اسبات کا اظہار کیا کہ ہندوستان کے قومی ترانے کے متعلق پنڈت نہرو ۲۵ اگست کو ایک بیان دیں گے۔

مرکزی ریشم بورڈ کا بل

نئی دہلی ۱۷ اگست آج ہندوستانی پارلیمنٹ نے ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے اس مسودہ قانون کو ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کر دیا جو مرکز کے زیر نگرانی کچے ریشم کی صنعت کو ترقی دینے اور اس مقصد کے لئے ایک مرکزی ریشم بورڈ کے قیام کے متعلق ہے۔

انڈونیشیا پر تاج ہالینڈ کا اقتدار

ہیگ ۔ ۱۸ اگست ۔ ہالینڈ کی نئی حکومت انڈونیشیا میں ریاست ہائے متحدہ قائم کرکے اسے ہالینڈ کے ساتھ ایک یونین میں منسلک کرنا چاہتی ہے ۔کل سرکاری طور پر اس کا اعلان کر دیا گیا۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

ٹنڈر نوٹس

مہر بند ٹنڈر آئیٹم شرح سے بورڈ کے اسٹنڈرڈ فارم پر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹنڈر فارم بورڈ کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر ۳۱ اگست ۱۹۴۸ء کے ۴ بجے دن تک لئے جائیں گے۔

نمبر	کام کا نام	لاگت کا تخمینہ	پیشگی رقم	زر ضمانت	قیمت ٹنڈر فارم	مدت کام پورا کرنے کی
۱	پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے دفتر اور کرزن پارک کے پاس کچہری روڈ سے ملنے والی سڑک پر ۹" انچ سیور اور ۳" انچ سی آئی پائپ لگانے اور بنانے کے لئے	۲۰۵۶۱ روپیہ	۲۰۶ روپیہ	۵ فیصدی	۲ روپیہ	تین مہینے
۲	انور گنج پولیس اسٹیشن کو بنانے کے لئے	۲۹۱۳۸۵ روپیہ	۲۹۱۳ روپیہ	″	۱۰ روپیہ	۶ مہینے
۳	فیکٹری ایریا میں جے ۔ کے آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ کے سامنے ریلوے کراسنگ تک ۵۰ فٹ روڈ پر دوبارہ بنانے کے لئے	۳۰۰۰۰ روپیہ	۳۰۰ روپیہ	″	۲ روپیہ	۴ مہینے
۴	ناچ گھر ہاؤسنگ اسکیم میں صفائی کا کام کرنے والوں کیلئے کوارٹر بنانے کے واسطے	۱۵۱۷۴۸ روپیہ	۱۵۱۷ روپیہ	″	۱۰ روپیہ	۶ مہینے
۵	بلاک نمبر ۲ سے ۵ تک شمول پیرم پور ووڈکرس کوارٹرس کے شیڈس کے کھلے ہوئے حصوں کو بند کرنے کے لئے	۱۴۰۹۴ روپیہ	۱۴۱ روپیہ	″	۲ روپیہ	۲ مہینے
۶	ڈیولپمنٹ بورڈ کی سڑکوں کی سطح کو فی ۱۰۰ مربع فٹ میں ۳۵ پونڈ اسفالٹ کے حساب سے پہلی مرتبہ پوتائی اور چھانسی گٹی ½ انچ سے ¾ انچ تک ۵ کیوبک فٹ کے حساب سے معہ گڈھوں کی مرمت کے لئے	۳۸۳۲۵ روپیہ	۳۸۳ روپیہ	″	۲ روپیہ	۴ مہینے

بورڈ بغیر کوئی وجہ بتائے مذکورہ بالا ٹنڈروں میں سے کسی یا تمام ٹنڈروں کو نامنظور کرنے کا اختیار رزرو رکھتا ہے۔ سوبھا رام سپرنٹنڈنٹ انجینیر (برائے پریسیڈنٹ) کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

اقبال لائبریری کانپور

مسٹر مصطفیٰ حسین نیر نے شہر کے علم دوست اور ادب نواز حضرات کو ۹ اگست کو اقبال لائبریری میں ایک عید ایٹ ہوم دیا جس میں ایک مختصر مشاعرہ بھی منعقد ہوا جسب ذیل حضرات نے علاوہ دیگر حضرات کے شرکت فرمائی۔

آفتاب احمد صاحب سول اینڈ سشن جج جوہر۔ محمد احسن صاحب کاظمی جج خفیفہ کانپور۔ بابو کرشن سہائے وحشی کانپوری۔ بابو بھگوتی سہائے۔ سید محمد عارف صاحب فاطمی وکیل۔ پنڈت برہمانند مصرا چیرمین تعلیمی کمیٹی میونسپل بورڈ کانپور۔ نشور صاحب واحدی۔ شارق صاحب ایرایانی۔ ندرت کانپوری۔ پیام و نداق صاحب وغیرہ۔

یہ پرتکلف دعوت اور بزم ادب تقریباً ۳ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اسی سلسلہ میں زیر صدارت بابو کرشن سہائے وحشی ایک عارضی کمیٹی اس غرض سے تشکیل کی گئی کہ اقبال لائبریری کے انتظامات جو اکثر ذمہ داران ادارہ کے باہر چلے جانے غیر مطمئن حالات میں تھے ان کو صحیح اور مضبوط کیا جائے۔ ادارہ کو پبلک کے تئے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ثابت کرنے کی غرض سے یہ طے پایا کہ دستور العمل پر نظر ثانی کر کے ادارہ کو رجسٹرڈ کرا دیا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ممبر سازی کر کے عہدیداروں کا باضابطہ انتخاب ماہ اکتوبر میں عمل لایا جائے۔ اس کمیٹی کے کنوینر مسٹر مصطفیٰ حسین نیر مقرر کئے گئے۔

انچارج لائبریری۔ سید رسالت حسین

کشمیر کمیشن نے خاتمہ جنگ کے لئے اپنی تجویز پیش کردی

نئی دہلی ۱۴ اگست۔ متحدہ اقوام کشمیر کمیشن نے آج شام کو دہلی اور کراچی میں بیک وقت اپنی سفارشیں پیش کر دیں کہ ہر حکومت کو خاتمہ جنگ کا حکم دے دینا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ انھیں التوائے جنگ کے لئے بعض اصول بھی تسلیم کر لینے چاہئیں جس کے بعد کمیشن سے مشورہ کر کے یہ طے کیا جائے کہ رائے طلبی کن حالات میں کی جائے۔ اقوام متحدہ کشمیر کمیشن نے حسب ذیل اعلانیہ جاری کیا ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کے لئے متحدہ اقوام کے کمیشن نے سنیچر کی شام کو ریاست جموں و کشمیر میں خاتمہ جنگ کے لئے ایک تجویز پیش کی ہے۔

تجویز کراچی اور نئی دہلی میں چھ بجے شام کو بیک وقت پیش کی گئی۔

تجویز کمیشن کے صدر ڈاکٹر الفریڈ دلوزید کولمبیا نے کراچی میں پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کے سامنے اور کمیشن کے نائب صدر ڈاکٹر جوزف کوربل نے نئی دہلی میں وزیر اعظم اور وزیر خارجہ پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے پیش کی۔

مسودہ کی تیاری۔

کمیشن نے تجویز کا مسودہ تیار کرنے کا کام جمعہ کو رات گئے مکمل کیا۔ اور اب اُسے دونوں حکومتوں کے غور و خوض اور سمجھوتے کے لئے پیش کر دیا ہے۔

کمیشن نے سفارش کی ہے کہ ہندوستان و پاکستان کی حکومتیں خاتمہ جنگ کا حکم دیدیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بعض اصول بھی تسلیم کر لیں جو التوا، جنگ کے سمجھوتے کے بنیاد ہوں جس کے بعد کمیشن سے مشورہ کر کے ان مناسب اور منصفانہ شرائط کا تعین کیا جائے جن سے ریاست جموں اور کشمیر کے عوام اپنی رائے کا آزادی سے اظہار کر سکیں۔

اس ذیلی براعظم میں آنے کے بعد کمیشن نے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو اپنی رائے ظاہر کرنے کا بہت کافی موقع دیا ہے اور اس نے ہندوستانی اور پاکستانی سپہ سالاروں سے بھی مشورہ کیا۔

یوم آزادی کے موقعہ پر قائد اعظم کا پیغام ملت کے نام

کراچی ۱۴ اگست۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح نے قوم کے نام یوم آزادی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل پیغام دیا ہے۔

پاکستان کے شہریو! آج ہم آزادی کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں۔ ایک سال ہوا پاکستان کے عوام کو اختیارات منتقل ہوئے تھے۔ اور حکومت پاکستان نے نئے آئین کے مطابق ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ ہم نے سال بھر تک جرات۔ عزم و استقلال اور تخلیقی قوت سے کام لیا۔ اور ہم نے جو کامیابی حاصل کی تعجب خیز ہے۔ ہم نے دشمن کے حملوں سے خود کو محفوظ رکھا اور اندرونی طور پر تعمیری کام کیا۔ ہم نے اپنی تعمیر اور بہتری کا جو کام کیا وہ ہمارے دوستوں کی توقعات سے کہیں زیادہ نکلا۔ میں آپ سب کو اپنے وزیر اعظم اور وزرا کو دستوری اسمبلی کے اراکین کو قانون ساز اسمبلی کے ممبروں کو مختلف محکموں کے افسروں کو فوج کے سپاہیوں اور افسروں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ اس مختصر مدت میں آپ نے بہت کچھ کر لیا۔ ہمارے پہلے سال کے پروگرام پر عمل کرنے میں پاکستان کے عوام نے ہماری مدد کی۔

لیکن یہ کافی نہیں۔ یاد رکھیئے پاکستان آج ایک جیتی جاگتی حقیقت بن چکا ہے۔ کہ اس کی مثال دنیا کے تاریخ میں ڈھونڈے نہیں ملتی۔ اگر ہم نے پاکستان کی بے لاگ خلوص اور بے غرضی سے خدمت کی تو یہ یونہی ترقی کرتا رہیگا۔ مجھے اپنی قوم پر پورا اعتماد ہے اور یقین ہے کہ دیرینہ اسلامی تاریخ کی عظمت اور روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ہم موقع محل کے مطابق کام کریں گے۔ پناہ گزینوں کی داستان غم سے آپ سب آشنا ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے ان مصیبت زدہ اور خانماں برباد بھائیوں کے لئے جو کچھ کیا جانا چاہیئے۔ وہ نہیں ہو سکا لیکن پاکستان کے باشندوں نے جس اخوت اور ہمت کا ثبوت دیا۔ اور حکومت نے ناقابل برداشت مشکلات کو جس طرح سہا وہ قابل تعریف ہے۔

The ... Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ /۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 35 | Cawnpore. Saturday 28th AUGUST 1948

کانپور شنبہ ۲۸ اگست ۱۹۴۸ء مطابق ۲۲ شوال المکرم ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۷ نمبر ۳۵

ادبیات

حشر جذبات

از حضرت ثاقب کانپوری

جہان عشق میں یہ انقلاب کیا کم ہے
قرار ہو کہ نہ ہو اضطراب کیا کم ہے

شعاع حسن سے رنگیں نقاب کیا کم ہے
کہ تیرے لطف سے تیرا عتاب کیا کم ہے

سمجھ نہ عشق میں آزار اس ودیعت غم کو
دل خراب بحال خراب کیا کم ہے

سکون دل کا تو مژدہ کسی کو اور سنا
تیرے خیال میں یہ پیچ و تاب کیا کم ہے

ہے آشیاں میں بھی بے چارگی کا اک عالم
نہیں قفس، تو قفس کا یہ خواب کیا کم ہے

وہ جس نے جادۂ الفت میں جان تک دیدی
کسی کی راہ میں وہ کامیاب کیا کم ہے

یہی ہے عشق میں وجہ سرور کیف و نشاط
حسین آنکھوں میں یہ رنگ خواب کیا کم ہے

کروں میں اپنی تباہی کا اس سے کیا شکوہ
ہجوم غم میں وہ چشم پر آب کیا کم ہے

نہیں ہے ہجر میں نظارۂ جمال اگر
کنار آب و شب ماہ تاب کیا کم ہے

حیات عشق تھی تابندہ جس سے اے ثاقب
یہ سوچتا ہوں کہ وہ اضطراب کیا کم ہے

دنیائے اسلام

عرب ممالک غیر ملکی سرمایہ کو تیل کے مراعات نہ دینگے

دمشق ۲۲ اگست. باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا جلسہ جلد ہی ہونیوالا ہے جس میں عرب لیگ کی پچھلی چار سالہ پالیسی پر غور کیا جائے گا. یہ کمیٹی لیگ کونسل سے سفارش کرے گی کہ پیرس میں ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ستمبر میں ہو رہا ہے. اس میں اس کا کیا رویہ ہونا چاہیئے. عوام میں جو ناراضگی عرب لیگ کی موجودہ پالیسی کی بابت پھیل رہی ہے. اور فلسطین کے مسئلہ میں جو غلطیاں ہوگئیں ہیں. دور کرنے کا مطالبہ سے متاثر ہو کر عرب حکومتیں آنے والے طوفان کو روکنے کی پوری طاقتیں جمع کر رہی ہیں. بعد کو یہ معلوم ہوا کہ عرب نمایندوں نے بالاتفاق یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ غیر ملکی سرمایہ کو تیل کے نئے ذرائع سے فائدہ اٹھانے کے لئے مراعات نہ دیں گے. اور نہ تو بحر روم تک اپنے ملک سے تیل کے نل لیجانے کی اجازت دیں گے. اس تجویز نے وہ بنیادی معاشی ہتھیار تیار کیا ہے جو عرب حکومت اسرائیل کے امریکی و برطانی حمایتوں کے خلاف استعمال کریں گے. کہا جاتا ہے کہ مصر نے جنوبی فلسطین سے اپنی فوجیں ہٹانے کی وجہ سے شاہ عبد اللہ کو یہ بتائی ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ غیر ملکی ادارے تیل کے ذرائع سے ناجائز فائدہ اٹھائیں.

اسرائیلی حکومت کی اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست

لیک سکسس. ۲۱ اگست. آج ایک برطانی ترجمان نے یہاں اعلان کیا کہ "موجودہ حالات کے پیش نظر حکومت برطانیہ یہودی ریاست نے ادارہ اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے جو درخواست دی ہے. اس کی تائید نہیں کر سکتی."

حکومت برطانیہ نے یہ جواب اسرائیلی حکومت کے نمایندے کی اس اپیل کے سلسلہ میں دیا ہے. جو اس نے حفاظتی کونسل کے گیارہ ممبروں سے ووٹ دینے کے لئے کی ہے یہ اپیل رکنیت کی درخواست دینے پر چوبیس گھنٹہ کے بعد کی گئی. ایک امریکی ترجمان نے کہا کہ امریکہ اسرائیلی حکومت کے حق میں ووٹ دیگا. روس اور یوکرین بھی شاید موافقت میں رائے دیں گے لیکن شام یقینا مخالفت کرے گا. فرانس چین. کناڈا. کولمبیا. اور ارجنٹائن کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا.

اسرائیلی حکومت کی رکنیت کا مسئلہ حفاظتی کونسل کے اس اجلاس میں طے ہوگا. جو پیرس میں ہونے والا ہے. درخواست کی منظوری کے لیے سات ووٹوں کی ضرورت ہوگی جن میں پانچ بڑوں کے ووٹ بھی شامل ہوں گے. جنرل اسمبلی میں ووٹ لینے سے پہلے درخواست رکنیت کونسل میں منظور کی جاتی ہے.

فلسطین کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے پیرس اجلاس میں حل ہوگا

حیفہ. ۲۳ اگست. فلسطینی ثالث کاونٹ فوک برناڈوٹ کے چیف آف اسٹاف میجر جنرل لیگ لینڈ اسٹرام نے کل رات کو بیان کہا ہے کہ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی کا جو اجلاس ۲۱ ستمبر کو پیرس میں ہو رہا ہے. اس سے توقع ہے کہ فلسطین کے مسئلہ کو حل کرے گا. اس اجلاس میں کاونٹ برناڈوٹ کی تجاویز پیش ہوں گی. اس وقت تک فلسطین کی لڑائی بند رہے گی. جنرل لنڈاسٹارم نے کہا کہ فلسطین میں متحدہ اقوام کے التوائے جنگ کمیشن کی نگرانی میں روز بروز بہتر ہوتی جا رہی ہے. اور حکومت شرق اردن سے سمجھوتہ کے ہونے کے بعد روزانہ کم سے کم رسد کا ایک قافلہ یروشلم آئے گا. اور ایک یروشلم سے جائے گا.

جنگ ملتوی ہونے کے ۵ ہفتہ بعد تک صرف پانچ قافلہ بلا روک ٹوک بڑی سڑک سے یروشلم پہنچے تھے. عرب لشکر کے صدر دفتر سے کل رات کو اعلان ہوا ہے کہ ہنگانا اور یہودی دہشت پسند جماعت کا ڈویژنل کمانڈر یم ہیلیرن اور اس کا نائب شالم سریلے اس لڑائی میں مار ڈالے گئے جو ۱۷ اور ۱۸ اگست کو یروشلم کے جلسہ احمر کے مرکز کے لئے تھی.

شرق اردن اور عراق کے انضمام کے متعلق گفت و شنید

عمان ۲۳ اگست. آج شب کو یہاں معلوم ہوا ہے کہ وہ گفتگو کچھ آگے بڑھی ہے جو عراق اور شرق اردن کے انضمام کے متعلق ہر دو ممالک میں سیاسی اور فوجی اعلیٰ حکام میں ہو رہی ہے. عراقی وزیر اعظم نے اس خبر کی آج تردید کی کہ ان کی حکومت نے انضمام کی یہ شرط رکھی ہے کہ شرق اردن ان برطانی افسروں سے جو عرب میں فوج میں ملازم ہیں. طویل رخصت یا استعفیٰ دینے کی درخواست کریں. انھوں نے اس خبر کی بھی تردید کی کہ اگر برطانیہ نے مالی امداد بند کر دی تو حکومت عراق عرب فوج کے اخراجات کے لئے دس لاکھ پونڈ دے گی. عرب فوج کے صدر مقام نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہنگانا کمانڈر اور ان کے نائب ۱۷، ۱۸ کی درمیانی شب کو یروشلم کی جنگ میں کام آئے.

جاہل پر ترقی حرام — زبان پر کبھی بربری

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۵ — کانپور شنبہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۴۸ء — نمبر ۳۵

دس صنعتیں فیس ادا کرنے سے مستثنیٰ قرار دیدی گئیں
یو پی بکری ٹیکس پر نظر ثانی

لکھنؤ۔ ۲۵ اگست۔ جس اعلان کے ذریعہ مختلف اشیاء پر ایک پوائنٹ پر بکری ٹیکس عاید کیا گیا تھا۔ اس کے جاری ہونے اور سیلس ٹیکس ایکٹ کے ماتحت مسودہ قواعد کی اشاعت کے بعد سے حکومت کو بہت سی عرضداشتیں اور مختلف انجمنوں اور افراد سے تجاویز موصول ہوئی ہیں حکومت نے ان تمام عرض داشتوں اور تجاویز پر غور کیا ہے۔ اور اپنے فیصلوں کا اعلان گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت مورخہ ۲۶ اگست میں کیا ہے۔

۲۔ تعلقی صورت حال کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

الف۔ ایک پوائنٹ پر بکری ٹیکس کی اب صرف دو شرحیں ہوں گی یعنی یہ کہ چھ پائی فی روپیہ اور تین پائی فی روپیہ۔ مندرجہ ذیل اشیاء پر تین پائی فی روپیہ کی شرح سے ایک پوائنٹ پر بکری ٹیکس لگایا جائیگا۔ شکر۔ کھانے پینے کی اشیاء (اس میں وہ تیل شامل نہ ہوں گے) جو انسانوں یا جانوروں کے ذریعے کولہو پر کر نکالے گئے ہوں) پکا ہوا چمڑا۔ بیڑیاں۔ اور ڈیزل آئیل۔

مندرجہ ذیل اشیاء پر چھ پائی فی روپیہ کی شرح سے ٹیکس لگایا جائے گا۔ مل کا بنا ہوا سوت۔ مل کا بنا ہوا کپڑا۔ اونی چیزیں۔ (قالینوں کے علاوہ) اور بننے کا اون۔ ہر طرح کے موزے۔ جوٹ سے بنا ہوا ہر قسم کا مال جس میں ٹاٹ کے بورے دگنی بیگز اور اور جوٹ یا سن کے بنے ہوئے موٹے کپڑے شامل ہوں گے۔ سمنٹ۔ چمڑا۔ کھرمچ۔ کریب یا ربڑ کی بنی ہوئی چیزیں۔ رنگنے کا مصالحہ۔ رنگ اور ان کے مرکبات ہر طرح کی کیمیاوی اشیاء۔ ماب۔ صابن۔ ہر قسم کے تیل جس میں کھانے کے استعمال میں لائے جانے والے تیل شامل نہ ہوں گے لیکن ونا سپتی تیل شامل ہوں گے شیشہ چوڑیاں کانہ ٹیکاب اور ٹوائیلیٹ کے سامان آتشیں اسلحہ اور بارود۔ مٹی یا چینی کے برتن۔ چھری چانٹا اور پورسی لین کے بنے ہوئے برتن سگریٹس۔ اور پائپ کا تمباکو سگار س۔ پینٹ۔ اور وارنشیں۔ اور رنگنے والوں کے سامان۔ شیشے کے برتن۔ ریشم روئی اور سنی کے سوت۔ مصنوعی ریشم سوتی اور سنی کے کپڑے بیلٹ اور عطریات بنے ہوئے کاک فوٹو گرافک اور کیمرے۔ پروجیکٹر اور اس کے لاد جو سنیما فلمس۔ پلیٹیں۔ کاغذ۔ اسٹیشنری جس کو اس سلسلہ میں استعمال کرنا پڑے۔ ریڈیو اور گراموفونس۔ لاسلکی پیغامات حاصل کرنے والے آلات۔ سامان اور اس کے ضروری حصے جس میں بجلی کے تمام دیلوز ایکیو مولٹر ایمپلی فائرس اور لاؤڈ اسپیکرز شامل ہوں گے۔ جو لاسلکی پیغامات حاصل کرنے کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے مخصوص طور پر نہیں بنائے گئے ہیں۔ دیفریجرس اور ایرکنڈیشنگ پلانٹس۔ موٹر گاڑیاں جس میں کاریں موٹر ٹیکسی کاریں۔ موٹر سائیکلیں اور سائیکل کمبی نیشن، موٹر اسکوٹرس۔ موٹر بیس موٹر اونی بسیں۔ موٹر وان۔ موٹر لاریاں چیسس موٹر گاڑیاں، موٹر گاڑیوں کے ضروری پرزے ایسی اشیاء بیٹری کو استعمال کرتے ہوئے) جو موٹر گاڑیوں میں پرزوں یا لوازمات کے علاوہ بہ استعمال کی جاتی

لیکن ان میں وہ اشیاء نہیں شامل ہیں جو موٹر گاڑیوں میں پرزوں اور لوازمات کے علاوہ دوسرے مقصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

ب۔ تاجروں کو اب اپنے ایسے مال کے اسٹاک کے نقشے نہیں پیش کرنا پڑینگے جس پر ایک پوائنٹ پر بکری ٹیکس عاید ہوتا ہو۔ اور ان کے پاس اس سے قبل اسٹاک میں تھا۔ ایسے سامان کے لئے سامان تیار کرنے والے یا درآمد کرنے والے یا مال کو تقسیم کرنے والے کے علاوہ جیسی صورت ہو کوئی تاجر ٹیکس نہ دیگا۔

ج۔ حسب ذیل اشیاء کی بکاسی ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی۔ نمک۔ غلے۔ دودھ۔ گڑ۔ صنعتی کاموں کے لئے بجلی جس وہ بجلی بھی شامل ہے۔ جو سڑکوں کی روشنی اور واٹر ورکس کے لئے میونسپل بورڈ کو اور ڈومنین گورنمنٹ یا فیڈرل ریلوے چلانے والی کسی ریلوے کمپنی کو فیڈرل ریلوے بنانے۔ دیکھ بھال کرنے اور چلانے کے لئے سپلائی کی جائے۔ کتابیں۔ رسالے اخبارات موٹر اسپرٹ جس کی تشریح یو پی سیلز آف موٹر اسپرٹ ایکٹ سنہ ۱۹۳۹ء میں کی گئی ہے۔ تمام غذائی اجناس اور دالیں آٹا۔ میدہ سوجی اور چوکر گوشت مچھلی جو سکھائی اور ڈبوں میں بند نہ ہو۔ ترکاریاں اور تازے پھل۔ کھانے کے تیل جو انسانوں اور جانوروں کے ذریعہ کولہو میں پیرے گئے ہوں۔ گھی لیکن اس میں ویجیٹیبل گھی یا بناسپتی شامل نہیں۔ دودھ کی بنی ہوئی چیزیں۔ مثلاً چھینا دہی کھوا۔ مکھن اور کریم۔ لیکن مٹھائیاں اور وہ چیزیں جو سربمہر ڈبوں میں فروخت ہوں۔ ان میں شامل نہیں ہیں۔ لکڑی کا کوئلہ اور ایندھن کی لکڑی تمباکو کے بغیر بنے ہوئے یا خشک کئے ہوئے پتے کاغذ اور اخباری کاغذ۔ نرٹی لا پہنرس موٹا سپلی۔ للکھ کی بتی ہاتھ سے بنے ہوئے لیکن کپڑے۔ ہر قسم کے کپڑے جن میں اونی اور ریشمی کپڑا شامل ہے۔ جو صوبہ متحدہ میں کرگھے سے تیار کیا گیا ہو۔ ہاتھ کا کتا ہوا سوت کوئلہ اور سافٹ کوک زرعی آلات۔ گھوڑیاں کھنڈ سازی شکر۔ مٹی کا تیل۔ تمام غیر فولادی دھاتیں صندل کی لکڑی کا تیل۔ مویشیوں کا چارہ جس میں کھلی وغیرہ شامل ہے۔ پارو بن یا ردیکروسین) زرعی یا باغوں کی پیداوار جسے تاجر نے خود پیدا کیا ہو یا وہ ایسی زمین کی پیداوار ہو جس میں اس کا کوئی حصہ ہو۔ پولٹری یا ڈیری فارموں کے پرندوں یا جانوروں کی پیداوار ہو جسے وہ خود پالتا ہو۔

مغربی بنگال کا احتجاج

مغربی بنگال کے ایک اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ اس حکومت کا ایک چھوٹا جہاز پام فرٹ نامی جو مرشد آباد کے ضلع میں مقیم تھا۔ مقام جار دوم ردیا میں جو کہ دریائے پدما میں واقع ہے خشکی میں پھنس گیا۔ اور اس کو پھر تیرانے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ تب جہاز پر پولیس کا ایک دستہ حفاظت کے لئے تعینات کر دیا گیا۔ اور پھر ایک امادی سردے پر کلکتہ سے اس غرض سے بھیجا گیا کہ پام فرٹ کو خشکی سے نکالا جائے۔

سروے پر ۲۳ اگست کو لال گوگھاٹ پر پہنچا اور اس نے ایک اسٹیمر آوا کو اس کام میں استعمال کرنے کے لئے ساتھ لیا۔ اسی وقت ایک پولیس کی پارٹی لال گولا سے پام فرٹ کی طرف اس غرض سے روانہ ہوئی تھی تاکہ جو پارٹی اس پر تعینات تھی۔ اس کی ڈیوٹی بدلی جائے چونکہ اسٹیمر آوا وہاں جا رہا تھا اس لئے وہ پارٹی اس پر سوار ہو گئی محکمہ محصول میں کام کرنے والا ایک سب انسپکٹر بھی لال گولا سے سردے پر سوار ہو گیا۔ جب آوا دریا میں ایک ایسی جگہ پر پہنچا جو اسٹیمر کی عام گذرگاہ اور راجشاہی ساحل کے مقام پرم تولی کے سامنے واقع ہے۔ تو پاکستان کا ایک چھوٹا جہاز پاکستان کی مسلح پولیس کے دستے کو لے کر آ پہونچا اور اس نے آوا کو روک لیا۔ پھر اسے پرم تولی لے گیا۔ آوا کے آدمیوں نے اپنا دفاع نہیں کیا۔

پھر پاکستانی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولس آگئے اور آوا کو راجشاہی لے گئے۔ وہاں مغربی بنگال کو پولیس پارٹی کو جسے پہلے نہتا کر لیا تھا۔ نظربند کر دیا گیا۔

جہاز سردے پر کو کلکتہ واپسی کی اجازت دے دی گئی۔ مغربی بنگال کی حکومت نے مشرقی بنگال کی حکومت سے اس کی اس حرکت کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ اور نظربندوں کی رہائی کی خواہش کی ہے۔

ہندوستان و پاکستان میں سمجھوتہ

گورنمنٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند و پاکستان کے درمیان منتقلین کی جائداد منقولہ کے بیچنے اور منتقل کرنے کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے سمجھوتہ کی رو سے دونوں حکومتوں کا ایک مشترکہ ادارہ قایم کیا جائے گا جس کا کام مندرجہ ذیل ہوگا۔

۱۔ منتقلین کی جائداد منقولہ کے متعلق انتظام منتقلین کے جائداد کے نگراں کو جو درخواستیں دی جائیں۔ ان میں امداد کرنا۔ حفاظت کے لئے پولیس کا انتظام اور نقل و حمل کے ذرائع میں آسانیاں بہم پہونچانا۔

۲۔ نقل و حرکت میں ریل و ٹرک کے ذریعہ آسانیاں فراہم کرنا۔

۳۔ منتقلین کے سامان کی منتقلی اور فروخت میں جو دشواریاں پیش آئیں ان کے متعلق شکایتیں سننا۔ اور دشواریوں کو دور کرنا یہ سمجھوتہ مندرجہ ذیل علاقوں پر نافذ ہوگا۔

پاکستان میں۔ مغربی پنجاب۔ سندھ۔ صوبہ سرحد۔ بلوچستان۔ اور ریاست بہاولپور وخیرپور

ہندوستان میں۔ مشرقی پنجاب۔ دہلی وہ ریاستیں جو پہلے مشرقی پنجاب کی ریاستیں کہلاتی تھیں۔ بیکانیر۔ اجمیر میواڑ۔ متسیا یونین۔ راجستھان سوراشٹر یونین جے پور جودھپور۔ اور یوپی کے مغربی اضلاع۔ جس میں کم از کم دہرہ دون۔ میرٹھ سہارنپور۔ اور مظفر نگر شامل ہوں گے۔

ہیضہ کا انسداد

۲۶ اگست۔ کانپور میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔ جس کے روک تھام کے لئے میونسپلٹی نے مفت ٹیکہ لگانے کا انتظام کیا ہے۔

بورڈ نے ۸ لاریاں کوڑا ڈھونے کے لئے خریدی ہیں

ووٹر لسٹ

کانپور میونسپل بورڈ نے اطلاع دی ہے کہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۸ء تک جن لوگوں پر ٹیکس باقی رہیگا۔ ان کے نام ووٹروں کی فہرست سے کاٹ دئے جائیں گے۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا اپنا ٹیکس اس معیاد کے اندر اندر ادا کردیں۔

کمشنروں و لوکل بورڈوں کو ہدایت

یوپی گورنمنٹ کے لوکل سلف گورنمنٹ کے انڈر سکریٹری نے اپنے ایک گشتی مراسلہ میں تمام کمشنروں کو یہ ہدایت کی ہے کہ جب تک تنخواہ کمیٹی کی سفارشات پر حکومت یوپی فیصلہ نہ کرے اس وقت تک مقامی اداروں میں نہ کوئی جگہ نکالی جائے اور نہ کسی پرانی جگہ کو ختم کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مقامی اداروں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے ملازمین کو صاف صاف بتا دیں کہ ان کو جو وقتی مراعات دی گئی ہیں۔ وہ بھی ابھی مستقل نہیں ہیں۔

ملازمت کیلئے ہدایت

حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ پاکستان کے مقامی اداروں کے سابق ملازمین کو صوبوں کے مقامی اداروں میں ملازمت دینے کی کوشش کی جائے۔ اور ان کو دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں ترجیح دینا چاہیئے۔ اور ان کے تجربہ اور سابق ملازمت کے لحاظ سے ان کی تنخواہ مقرر کرنا چاہیئے۔

ایک سب انسپکٹر کی گرفتاری

۲۳ اگست کو سری ایس۔ بی۔ ال بھاٹیا سٹی مجسٹریٹ کانپور نے ایک رپورٹ لکھوائی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر صمصام علی پولیس انسپکٹر بیسہ منو کے متعلق مجھے یہ اطلاع دی گئی کہ وہ ایک معاملہ میں رشوت مانگ رہے ہیں لہذا میں نے اپنے دستخطی نوٹ شکایت کرنے والے کو دئے اور اسی وقت جبکہ وہ انسپکٹر کو نوٹ دے رہا تھا میں (سٹی مجسٹریٹ) اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ان کے مکان پر پہونچ گئے لیکن سب انسپکٹر پولیس نے دروازہ بند کر لیا۔ جب دروازہ توڑ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کی گئی تو سب انسپکٹر نے ریوالور سے حملہ کرنے کی کوشش کی مگر ریوالور چل نہ سکا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جھپٹ کر ریوالور چھین لیا ان پر اقدام قتل۔ سرکاری ملازم پر حملہ اور رشوت لینے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

ممتاز کارخانہ دار گرفتار

۲۲ اگست کی شام کو سی آئی ڈی کی مخصوص پولیس نے کانپور کے ایک کارخانہ دار سیٹھ رادھا کرشن کے قتل کے سلسلہ میں کئی آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جن میں جے کے ورکشاپ کے منیجر مسٹر مدن لال سنگھانیا۔ جے کے کاٹن ملس کے جنرل منیجر مسٹر ہنومان پرشاد پنساریہ۔ مسٹر گوپی ناتھ شرما انجنیئر اور مسٹر رام اوتار بھی شامل ہیں۔

اس سلسلہ میں پولیس نے ایک اکہ والے کو بھی گرفتار کیا ہے۔ یکہ پر پولیس نے قبضہ کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قتل کے سلسلہ میں یہ اکہ استعمال کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے گرفتار شدہ لوگوں میں سے بعض نے اقبالی بیان دیا ہے۔

یاد ہوگا کہ گذشتہ مہینے میں سیٹھ رادھا کشن جب رات کو اپنی بیوی اور بچوں کے ہمراہ جب کار پر اپنے گھر جا رہے تھے تو راستہ میں مسکرا ابٹ ریلوے کے پھاٹک کے قریب ہی کار کو اچانک روک کر سیٹھ کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ پولیس جب کسی کا پتہ نہ چلا سکی تو حکومت نے تحقیقات سی آئی ڈی کے مخصوص برانچ کے سپرد کر دی۔

ڈیکل کانفرنس

۱۳ ویں یوپی پراونشل میڈیکل کانفرنس ۲۹ و ۳۰ اگست کو کملا کلب میں ہوگی اور اس کے ساتھ ایک نمائش بھی ہوگی۔ ہز اکسیلنسی گورنر یوپی اور وزیر اعظم یوپی دونوں حضرات کانفرنس اور نمائش کا بالترتیب افتتاح کریں گے۔

۲۹ اگست ۵ بجے شام کو ایک ایٹ ہوم بھی دیا جا رہا ہے۔

گاندھی فنڈ

سٹی کانگریس کمیٹی نے ستمبر کے پہلے ہفتہ میں گاندھی میموریل فنڈ کا ہفتہ منانا طے کیا ہے جس میں چندہ جمع کیا جائے گا۔

دوبارہ انتخاب

چوک اور مہیشوری محال وارڈوں کا دوبارہ انتخاب ۲۷ اگست کو تلک ہال میں ہوا۔

ایک طالب علم گرفتار

مسٹر سری پال سکسینہ طالب علم ڈی اے وی کالج ریوالور اور خنجر رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

کپڑے کا کنٹرول

بمبئی۔ اور احمد آباد سے یوپی میں کپڑا منگانے کے لئے کانپور میں ایک سو آدمی مقرر کئے گئے ہیں۔ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء تک ۳۵ ہزار کپڑے کی گانٹھیں آجائیں گی۔ ۳۱ اکتوبر سے کپڑے کا کنٹرول ہوگا۔ اور اس کے بعد یہ تقسیم کیا جائے گا۔

۴۲

बहुक्म श्री रूप चन्द्र जी द्वितीय सिविल जज कान पुर

सम्मन वास्ते करार दाद उमूरतनक़ीह

तलब (आर्डर ५ क़ायदा १व२)

नम्बर मुकद्दमा ४५४ सन् १६४८ई.

(मुंसफी शहर कानपुर)

अदालत सिविल जज दोयम कानपुर

कानपुर फाईनसस लिमिटेड कानपुर बज़रिये लाला मन्नी लाल नेवटिया साकिन सतरंजी मुहाल कानपुर

बनाम १- मुन्ने बाबू वल्द शकूरुद्दीन साकिन मुहल्ला परेड शहर कान पुर

२- जहूर अहमद वल्द मिया जान खाँ कौम मुसलमान साकिन कोपर गंज शहर कान पुर

हरगाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत वापसी मोटर के दायर की है लिहाजा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख २१ माह सितम्बर सन् १६४८ ई. बवक्त १०½ बजे दिन के असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करार वाकई वाक़िफ़ किया गया हो और कुल उमूरात अहम मुतअल्लिक़ा मुक़द्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख़्स हो कि जो जवाब ऐसे सवालात को दे सके हाज़िर हों और जवाब दही दावा की करें और आप को लाज़िम कि उसी रोज़ जुमला दस्तावेज़ात पेश करें जिन पर आप बताईद अपनी जवाबदही के इस्तदलाल करना चाहते हों

आप को इत्तिला दी जाती है कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुकद्दमा बग़ैर हाज़री आप के मसमूअ और फ़ैसल होगा !

बसब्त मेरे दस्तख़त और मुहर अदालत के आज बतारीख २८ अगस्त सन १६४८ ई जारी किया गया

बाई आर्डर बिन्देश्वरी प्रसाद

मुंसरिम दोयम सिविल जजी कान पुर

:मुहर अदालत.

سبد گل

قدیم لیگی بلکہ کنزلیگی معاصر خلافت اپنے مقالہ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے کہ "آزادی کے بعد ہندوستان کے چار کروڑ باقی ماندہ مسلمانوں کے ذہن و دماغ میں ایک بڑا انقلاب رونما ہونا شروع ہو گیا ہے۔ جس کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے انھوں نے محسوس کر لیا ہے کہ ان کا پاکستان کی حمایت کرنا ایک غلطی تھی جس کی وجہ سے ان کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

آگے چل کر معاصر خلافت لکھتا ہے۔ پاکستان کے لیڈروں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے تحفظ عزت کے جو وعدے کئے تھے وہ ان کو ذرہ برابر بھی پورا نہ کر سکے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے یہ بھی محسوس کر لیا ہے کہ پاکستان ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو ہندوستان سے بے درپے بول نے کران کے خلاف پروپیگنڈا کر کے ہمارے لئے اور مشکلات ہی پیدا کر رہا ہے۔

"جوگی کا بن ہم نے لیا یار کی خاطر،" مگر وہ یار کیسا ہے؟ حسین مہ جبیں؟ غمزہ و ادا کا مالک؟ نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ صرف خصوصیت یہ ہے کہ جس پر عاشق صادق وارفتہ ہے۔ وہ یہ کہ معشوق سر سے پاؤں تک سونے سے لپا ہوا ہے۔ بلکہ وہ مجسم سونا ہے اور آپ جانئے سونے سے زیادہ حسین شے اور کیا ہو سکتی ہے۔

معاصر بندے ماترم کا بیان ہے کہ وہ لوگ جن کے خلاف انکم ٹیکس کے مقدمات مسٹر کلم چیٹی نے واپس لئے ہیں۔ وہ یہ حضرات ہیں۔ ۱۔ برلا برادرس کلکتہ۔ ۲۔ کستورا بھائی لال بھائی بمبئی۔ ۳۔ دال چند ہیرا لال بمبئی۔ ۴۔ جی ڈی نائیڈو اینڈ سنز کوئمٹور۔ کیا ان پیکر ناز نینوں کا حسن اسباب ہیں اور صرف اسباب میں نہیں ہے کہ وہ سرتاپا سونا ہیں؟ اور کیا شان شکم کے ان پر فریفتہ ہونے کی اور بھی کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ حق ہے کہ اسی حسن کے کارن ان کی یہ نوبت آگئی۔

حیدرآباد کو اقوام متحدہ سے رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں

نیویارک۔ ۲۵ اگست۔ اقوام متحدہ کے ہندوستانی نمائندے نے کہا کہ حیدرآباد کو اس قسم کا کوئی حق نہیں کہ وہ الحاق کے جھگڑے کو اقوام متحدہ کے سامنے پیش کر سکے۔

جہاں تک حیدرآباد کے بیرونی معاملات اور دفاع کا تعلق ہے۔ اس کی ذمہ داری اب بھی نئی دہلی کی حکومت پر ہے جیسی کہ برطانی اقتدار کے زمانہ میں تھی اس لئے حیدرآباد کسی مسئلہ کے متعلق براہ راست اقوام متحدہ کو کسی طرح رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

کشمیر میں خاتمہ جنگ کی نگرانی

لیک سکس۔ ۲۵ اگست۔ کشمیر کمیشن کی درخواست پر ادارہ اقوام متحدہ کشمیر میں خاتمہ جنگ کی نگرانی کے لئے ۴۰ فوجی مبصر مقرر کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ مسٹر ٹریگوی لی نے آج اخبارات کو بتایا کہ اقوام متحدہ بعض منصوبوں پر غور کر رہا ہے لیکن ابھی کوئی جلدی نہیں کی جا رہی ہے کیوں کہ معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن کو خاتمہ جنگ کا سمجھوتہ کرانے میں کچھ دشواریاں پیش آ رہی ہیں انھوں نے بتایا کہ ان ۴۰ فوجی مبصرین کے علاوہ کمیشن نے ایک فوجی مشیر بھی مانگا تھا لیکن ابھی تک اقوام متحدہ نے اس کام کے لئے کسی شخص کو منتخب نہیں کیا ہے۔

حکومت پاکستان سے مزید گفتگو کی ضرورت

نئی دہلی ۲۵ اگست۔ کشمیر کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ سنیچر کے دن ۲۸ اگست کو کراچی روانہ ہو جائیگا۔ اور پاکستانی حکومت سے "جنگ روکو" کی تجویز پر مزید گفتگو کرے گا۔

اس وقفہ میں کمیشن نے حکومت ہند سے بھی بات چیت کرے گا۔

آج صبح کشمیر کمیشن کا جلسہ دو گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد سہ پہر کے لئے ملتوی ہو گیا۔

ادب لطیف

احساس لطیف

آج تمہارا محبت نامہ ملا جس سے تسکین بھی ہوئی تسلی بھی دکھ بھی ہوا اور ملال بھی۔!

تمہارا خط کیا تھا مسرت و خوشی یا پند و نصیحت کی مجسم تصویر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم کہتے ہو خوش رہنے کی کوشش کرو۔ تو خوش رہ سکوگے۔

کاش تم نے ماضی کی دھندلی روشنی میں میری پامالی کی مٹی مٹی بے چین کر دی۔

ہاں تو تمہارا نظریہ ہے کہ خوش رہنے کی کوشش کروں تو خوش رہ سکوں گا۔

دوست خوش رہنے کی کوشش ہی کیوں کروں کس لئے کس کے لئے۔

جانتے نہیں میری سوگوار زندگی کا شائبہ اور میری زندگی کے ہر پہلو کی جھکتی ہوئی راہیں خوفناک اور بھیانک ہو چکی ہیں۔ میرے فلسفہ زندگی کے ہر صفحہ پر سیاہ دھبوں کی ملی جلی ہوئی مختلف چھینٹیں پڑ چکی ہیں۔ میری زندگی کو چمن کے حسین پودوں کی وہ بدنصیب کلیاں تصور کر لو جو کہ پھول ہو جانے کی تمنائیں برباد ہو گئی ہوں۔ اور مرجھا کر بے معنی سے چیز۔

تم کہا کرتے ہو کہ میں فلسفہ و سیاست اور عشق و محبت کی تاریک دنیا میں کھویا جا رہا ہوں۔

کیوں نہ کھو جاؤں جمیل!

تمہیں بتاؤ آخر زندگی کی طویل اور خطرناک زندگی کی مسافت معمولی بات تو نہیں۔

تم نے دریافت کیا ہے حسرت و مایوسی سے مسرت کو کیا لگاؤ۔

سنو جمیل۔ مسرت اس لئے ہوئی کہ تم نے مجھے خوش رہنے کا پیغام بھیجا ہے۔ بالکل انوکھا پیام!

حسرت و مایوسی کی وجہ سے کہ تم نے مجھ سے دور رہ کر میرے جذبات اور احساسات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا۔!

نہیں جمیل میری زندگی کے اتھاہ سمندر میں مجھے ڈوب جانے دو۔ مجھے کھو جانے دو۔ اپنے تخیلات کی حسین وادیوں میں مجھے اب خوف نہیں اپنی بربادی کا۔ لیکن اس بھیانک تصور سے ڈرتا بھی ہوں۔ اے دوست۔

مدراس میں ہندی کے خلاف مظاہرہ

مدراس۔ ۲۴ اگست کل رات کارپوریشن ہال میں گورنر جنرل کو سپاسنامہ پیش کرنے کے وقت ہندی کے جن مخالفین نے مظاہرہ کیا تھا۔ ان میں ۵۶ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔

ان اشخاص کے خلاف قانون شہری پولیس کی دفعہ ۷۵ کے تحت جرم عائد کر دی گئی ہے۔

عالم نسواں

میاں بیوی کی تکرار

(از مس بلقیس فاطمہ مظفر پوری)

جہاں تک ازدواجی شکررنجیوں کا تعلق ہے یہ ناگزیر ہیں کیوں کہ اس کے اسباب وعلل اتنے غیر متوقع اور ناگہانی طور پر رونما ہوتے ہیں کہ کبھی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اتنی ذراسی بات اس قدر اہم ہو جائے گی۔ اکثر حالات میں شکررنجیاں لطف انگیز ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات بہت ہولناک ثابت ہوتی ہیں۔ میاں بیوی کا مستقبل جہنم بن جاتا ہے۔ مگر ذراسی سنجیدگی اور دوراندیشی شکررنجی کی پیدا کردہ ہولناکیوں کا سد باب کر سکتی ہے۔ زن وشو کو ایک دوسرے سے کا مزاج شناس ہونا چاہیئے اور وضعداری اور برداشت سے کام لینا چاہیئے۔ مگر آئے دن کی شکررنجی نہ صرف تکلیف دہ اور روح فرسا ہوتی ہے۔ اس کا اثر گھریلو ماحول پڑوس اولاد کی تربیت پر بھی پڑتا ہے۔ گاہے ماہے کی شکررنجی سے یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ محبت کی روانی میں ایک ہلکی سی رکاوٹ پیدا ہو جانے کے بعد پھر جو روانی پیدا ہوتی ہے۔ اس میں زیادہ زور اور تازگی آجاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں شکررنجیوں کی تلقین کر رہی ہوں بلکہ یہ شکررنجیاں تو خود رو پودوں کی مانند اگتی اور مٹتی رہتی ہیں۔ نہ سوچ کر شکررنجی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور نہ ہی اس کا مداوا ہو سکتا ہے۔ کم از کم میں نے آج تک ایسے زن و شو نہ دیکھے جن کے مابین کبھی شکررنجی نہ ہوئی ہو۔

آیئے اب ہم ازدواجی شکررنجیوں کا نفسیاتی تجزیہ کر کے ان کے روزمرہ کے اسباب وعلل کی گنتی تو ناممکن ہے جیسا کہ میں پہلے ہی عرض کر چکی ہوں کہ یہ بالکل غیر متوقع اور ناگہانی طور پر سامنے آجاتا ہے۔ پھر بھی شکررنجیوں کی اقسام مقرر کرنے کے بعد ہمیں بحث کرنے میں آسانی ہوگی۔ اس وقت میرے ذہن میں پانچ قسمیں ہیں۔ ۱۔ جبلی ۲۔ معاشرتی ۳۔ اصولی اور طبعی ۴۔ غیر شعوری ۵۔ تقابلی یوں تو اس کی بیسیوں قسمیں متعین ہو سکتی ہیں۔ مگر ان تمام قسموں پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کرنے کے لئے سینکڑوں صفحات کی کتاب لکھنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ چند بہت ہی نمایاں اور عام اقسام ہیں۔

بچوں کی دنیا

انصاف کا نتیجہ

(از مسٹر بیم لسنڈ و چکرورتی۔)

کسی ملک میں ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ بہت انصاف پسند تھا۔ ایک مرتبہ وہ رعایا کی حالت جاننے کے لئے بھیس بدل کر گاؤں میں گھوم رہا تھا۔ اس نے چار آدمیوں کو سڑک پر جاتے دیکھا۔ بادشاہ سمجھ گیا کہ وہ چاروں چور ہیں۔ ان کے نزدیک جاکر بادشاہ نے کہا۔ بھائیو! تم لوگ مجھے اپنا ساتھی سمجھو۔ چلو ہم لوگ اپنی قسمت آزمائیں۔

چوروں نے کہا۔ اچھی بات ہے۔ لیکن پہلے ہم لوگ یہ دیکھ لیں کہ ہم میں سے کون سردار بننے کے لائق ہے۔ سردار وہی بنایا جائیگا جو سب سے اچھا کام جانتا ہوگا۔

بادشاہ نے یہ بات مان لی۔ ایک چور نے کہا۔ میں ہر جانور کی بولی سمجھ سکتا ہوں۔

دوسرے چور نے کہا۔ میری کلائی اتنی مضبوط ہے کہ میں اونچی سے اونچی چھت پر رسی پھینک کر چڑھ سکتا ہوں۔

تیسرا چور۔ میرے بازوؤں میں اتنی قوت ہے کہ میں مضبوط سے مضبوط دیوار کو توڑ کر مکان میں جا سکتا ہوں

چوتھا بولا۔ میری نظر اتنی تیز ہے کہ میں کسی کو اندھیرے میں دیکھ کر دن کو پہچان سکتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا۔ میں اپنا سر ہلا دوں تو جس کو چاہوں اس کو فوراً مار ڈالا جائے۔

یہ سنکر چاروں نے بادشاہ کو اپنا سردار بنا لیا۔ اس کے بعد سب مل کر بادشاہ ہی کے محل میں چوری کرنے چلے محل کے پاس پہنچے تو ایک کتا بھونکنے لگا۔ چور جانوروں کی بولی سمجھتا تھا۔ وہ بولا۔ بھائی کتا کہتا ہے۔ "ایک بادشاہ چار چور۔" یہ سنکر سب لوگ ہنسنے لگے کسی نے اس کی بات پر یقین نہیں کیا۔

جس چور کی کلائی میں رسی پھینکنے کی قوت تھی اس نے محل کی چھت پر رسی پھینکی۔ اور اس کے سہارے سب لوگ اندر چلے گئے۔

جس کے بازوؤں میں بہت طاقت تھی۔ اس نے خزانے کی دیوار توڑ دی اور سب چوروں نے مال لے کر آپس میں بانٹ لیا۔ بادشاہ کو بھی حصہ ملا۔ بادشاہ نے چوروں کا پتہ پوچھا۔ انھوں نے سردار سمجھ کر بتلا دیا۔

دوسرے دن سلطنت میں یہ بات پھیل گئی کہ چوروں نے بادشاہ کا خزانہ خالی کر دیا۔ بادشاہ نے کوتوال کو بلا کر چوروں کا پتہ بتادیا۔ اور انھیں پکڑ کر حاکم کے پاس انصاف کے لئے بھیجنے کو کہا۔

کوتوال چوروں کو پکڑ کر منصف کے پاس لے گیا چوروں نے اپنا قصور مان لیا۔ منصف نے انھیں موت کی سزا کا حکم سنا دیا۔ پھر چور بادشاہ کے پاس لائے گئے جس چور کی نظر بہت تیز تھی۔ اس نے دیکھتے ہی بادشاہ کو پہچان لیا۔ اور کہا۔ وہ تو اب سر ہلانے کی دیر ہے۔ یہ سنکر سب چور ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ بادشاہ زور سے ہنس پڑا۔ اس نے چوروں کو اپنے متعلق بتلا کر انھیں نصیحت کی اور دھمکی دے کر چھوڑ دیا۔ چوروں پر اس کا بڑا اثر پڑا۔ اور اسی دن سے ان لوگوں نے چوری کرنا چھوڑ دیا۔

فلم

ہندوستان کی تقسیم کا فلم انڈسٹری

پرواشو

ہندوستان کے بٹوارے کا دونوں نئی ڈومینینوں کی فلمی صنعت کو بہت برا اثر پڑا ہے تقسیم سے بیشتر ہندوستان میں فلمسازی کے تین بڑے مرکز تھے بمبئی۔ کلکتہ لاہور۔ اب لاہور پاکستان میں آجانے کے بعد ہندوستان میں صرف بمبئی اور کلکتہ ہی ایسے دو شہر ہیں جو ہندوستانی زبان میں فلمیں تیار ہوتی ہیں۔ مدراس بھی فلمیں تیار کرنے کا ایک بڑا مرکز ہے لیکن وہاں کے فلمسازوں نے آج تک ہندوستانی فلمیں تیار کرنے کی طرف توجہ نہیں دی وہاں پر صرف تامل اور تلیگو زبان میں فلمیں تیار ہوتی ہیں اور وہ صرف جنوبی ہند میں دکھائی جاتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ کی فلمی صنعت میں جمود پیدا ہو چکا ہے۔ بیشتر مسلمان اداکار اور فنکار پاکستان چلے گئے ہیں۔ گذشتہ کئی ماہ سے کسی نئی فلم کمپنی کے جاری ہونے یا کسی نئی فلم کی تیاری کا اعلان نہیں ہوا۔ ابھی تک کافی تعداد میں بمبئی میں ایسی تیار شدہ فلمیں پڑی ہیں جس کے لئے ڈسٹری بیوٹرز نہیں ملتے۔ فلم انڈسٹری میں بیکاری بہت بڑھ رہی ہے۔ ابھی حالات کو معمول پر آجانے کے لئے کافی عرصہ درکار ہوگا۔

ہندوستان کی تقسیم سے بیشتر لاہور میں پانچ فلم اسٹوڈیو تھے۔ یہ سب بند پڑے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں پنچولی کا اسٹوڈیو مسٹر دلسکھ پنچولی کو واپس ملا ہے لیکن ابھی تک اس میں فلمسازوں کا کام شروع نہیں ہوا۔ لاہور میں فنکاروں کی بہت کمی ہے۔ اور ہندوستان سے کوئی فنکار لاہور جانے کو تیار نہیں اس لئے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ لاہور کب فلمسازی کا دوبارہ مرکز بن سکیگا۔ پاکستان میں عرصہ دراز تک ہندوستان میں تیار کی ہوئی فلموں کی نمائش کرنی پڑے گی

۵ ستمبر سے ورکنگ کمیٹی کے جلسے

نئی دہلی۔ ۲۴ اگست۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے جلسے ۵ ستمبر سے دہلی میں شروع ہوں گے۔ اور وقت و جگہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

بقیہ آتم ہتھیا

شکار کو دبوچ دیا۔ وہ ہر چند مچلی۔ تڑپی۔ قوی بازوؤں کی مضبوط گرفت سے آزادی پانے کی جد و جہد کی تاہم شاہین کا چنگل سخت سے سخت تر ہوتا گیا۔ اور اسے چار و ناچار شکست قبول کرنا پڑی۔

جدید تعلق نے مصنوعی حجابات دور کر دیئے طالب و مطلوب ایک جان دو قالب کا مصداق بن کر اپنے پرائے کی شماتت سے بے نیاز ہو گئے سکون جذبات کی کوششوں کے سوا کوئی خیال دامنگیر نہ رہا۔ شدہ شدہ یہ راز گھر کی بھیجی کے گوش گذار ہوا۔ بیرونی شکار کو تو وہ نظر انداز کرتی رہی تھیں۔ لیکن گھر کی خادمہ سے رنگ رلیوں کو برداشت نہ کر سکیں متعدد رہبرانہ اندازی کیں میں نے ان کے جلہ ہنگاموں کو ناالتفاتیوں کی عمیق قبر میں دفن کر دیا۔ اور بھاگوتی بدستور میرے گھر بھاگ کی دیوی بنی رہی۔

اس ڈرامہ کو جاری ہوئے عرصہ گذر گیا۔ ایک دن بدمزگی کے باعث قبل از وقت مکان آنا پڑا۔ گمان تھا کہ بھاگوتی کاموں میں مشغول ہوگی۔ وہ خلاف امید بنگلے سے غائب تھی۔ اس کے متعلقہ کام بنگلے کے اندر موجود تھے۔ بازار کی ضروریات پوری کرنے کو دوسرے خادم مقرر تھے۔ اس کا کوئی رشتہ دار یا ذات برادری والا بھی شہر میں موجود نہ تھا جہاں جانے کا احتمال ہوتا۔ اسی فکر میں غلطاں لائبریری روم میں آبیٹھا۔ لائبریری کا مغربی دریچہ شکل جی کے بنگلے کی طرف کھلتا تھا۔ ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کے خیال سے وہ ہمیشہ کھلا ہی رہتا تھا۔ اسکی سلاخوں کے درمیانی حصہ سے شکل جی کا بنگلہ صاف نظر آتا تھا۔ تقریباً ایک ساعت گذرنے پر بھاگوتی ان کے بنگلے سے برآمد ہو کر ادھر آتی نظر پڑی۔ میں نے آواز دے کر بلایا۔ وہ آئی۔ اسکا چہرہ بدستور بھولا پن ظاہر کر رہا تھا۔ میں نے تندی سے شکل جی کے یہاں جانے کا دریافت کیا۔ اس نے سادگی سے بتایا کہ شکل جی کی بیوی نے اردکی بریاں بنانے کو بلایا تھا۔

بات ٹل گئی۔ لیکن دل میں چور رہ گیا۔ شکل جی کے آوار مخفی نہ تھے۔ ایک مرتبہ سینما دیکھ کر واپس آیا تو رات بھیگ چلی تھی۔ دونوں بتیاں گل اور سکوت مسلط تھا۔ میں خواب گاہ کی طرف بڑھا ان کی بیداری کا سبب دریافت کرنے کو دبے پاؤں کھڑکی کے قریب پہونچا دراز میں نظر گڑو کے دیکھا تو تن بدن میں آگ لگ گئی اُف میرے من مندر کی دیوی ان کے تنگ آغوش میں مچل رہی تھی۔ اس کی ناگن جیسی سیاہ لٹیں چہرے اور دوش پر بکھری تھیں غیظ و غضب نے مجھے دیوانہ کر دیا۔ ہونٹ چباتا خواب گاہ آکر اسکی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔

تھوڑا وقفہ گذرنے پر آہٹ محسوس ہوئی میں نے بھاگوتی کہہ کر آواز دی۔ وہ میرے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس کی صورت پر مردنی کے آثار دیکھ کر سارا غصہ ہرن ہو گیا گھبرا کر ڈاکٹر کو فون کیا۔ وہ ایک آن میں گلاس فیلو رہ چکے تھے۔ دوڑ آئے۔ واقعہ سنکر مضروبہ کا معائنہ کیا پھر صاف لفظوں میں رائے کا اظہار کیا کہ ضرب کی شدت سے پتہ پھٹ چکا ہے۔ اور چند منٹوں میں موت واقع ہو جائے گی غل و شور نے سب پر راز افشا کر دیا۔ تاہم شر سے محفوظ رہنے کی خاطر جرم کا اخفا ناگزیر تھا سوچ کر کے لاش کو بورے میں بند کیا۔ اور موٹر میں لاد کر شہر سے میلوں دور راتوں رات دریا برد کر دیا۔

شکل جی بھی حادثہ سے باخبر تھے۔ وہ ہمہ تن قانونی ثبوت فراہم کرنے میں منہمک ہو گئے۔ تلاش و جستجو کے بعد دریا سے ہڈیاں اور کپڑے برآمد کئے گئے عینی گواہوں کو تلاش کیا گیا۔ ڈاکٹروں کی رپورٹیں لی گئیں۔ اور گورنمنٹ سے میری گرفتاری کا وارنٹ حاصل کیا گیا۔

میں قتل کے الزام میں ماخوذ ہوا۔ مقدمہ چلا پانی کی طرح روپیہ بہانے پر بھی پہلی اور دوسری عدالتوں سے پھانسی کی سزا تجویز ہو چکی۔ تیسری عدالت نے جرم تسلیم کرتے ہوئے ازراہ ترحم جان بخشی فرمائی۔ پھر پریوی کونسل اپیل بھیجی گئی اور بے انتہا کدوکاوش سے بے جرمی کا سارٹیفکیٹ ملا۔ دوران مقدمہ کی چڑھی ہوئی تنخواہ عدالتی مصارف اور منصب ملنے کا فیصلہ ہوا۔

بظاہر عزت برقرار رہی لیکن سب سے گراں بہا چیز یعنی ہم پیشہ ان مصارف سے تنگ ہو کر پر لوک سدھار گئی بھگوتی کے پیار کو پہونچی جائداد کا بیشتر حصہ تباہ ہو گیا۔ اور ضمیر کی سرزنش شروع ہو گئی۔ عدالت نے بے قصور مانا مگر دل گنہ گار کہتا ہے۔ اس لئے ایسے عالم میں منتقل ہو رہا ہوں جہاں روح کو خلش محسوس نہ ہوگا ہیں۔ نہ جھگڑے ہوں ہی سکون ہو۔ یہ ہیں وہ اسباب وعلل جن کی وجہ سے خودکشی کا حادثہ وقوع پذیر ہوا ہے۔

مرنے والا۔ ایم این۔ جوشی

اقوال زریں

سب سے قیمتی مال علم ہے۔
سب سے بڑا نفع محبت ہے۔
سب سے اعلیٰ خوشی قناعت ہے۔
سستی غم کا پیغام ہے۔
چوری جھوٹ کا پیش خیمہ ہے۔
ایک گھنٹہ کی آزادی دوامی غلامی سے بہتر ہے۔
تقدیر تدبیر کرنے والوں کا ضرور ساتھ دیتی ہے۔
خدا اس کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی آپ مدد کرے۔
زندگی وقت سے بنتی ہے۔ اس لئے وقت کی قدر کرو
عاقبت میں اعمال نیک کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا۔
مادی قوت قوم کے ارادوں پر غالب نہیں آ سکتی۔
خیرات دنیا مال و دولت میں اضافہ کرتا ہے۔
تم جتنا بدی سے دور رہوگے اتنا ہی خدا تمہارے نزدیک رہیگا۔
نیکنامی وہ شاندار لباس ہے۔ جو کبھی پرانا نہیں ہوتا۔
صبر وہ تلخی ہے جو بعد میں لذت شیریں رکھتی ہے۔
عقلمند وہ ہے جو مصیبت میں ہمت نہ ہارے۔
اللہ بیجا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔
گناہ کا ارتکاب رزق سے محروم کر دیتا ہے۔
جس چیز کو اپنے لئے اچھا سمجھو وہی دوسروں کے بھی
روح کی طرح محبت بھی ایک شعلہ الوہیت ہے۔
ان رازوں کو جاننے کی کوشش نہ کرو۔ خدا سے جو تعلق رکھتی ہیں۔

موج تبسم

پہلا شخص۔ کیا دنیا میں بیوقوفوں کی آبادی زیادہ ہے
دوسرا شخص۔ معلوم نہیں لیکن تمہیں بیوقوفوں کی کیا پڑی ہے۔؟ کیا اکیلے دل گھبراتا ہے۔

ڈاکٹر۔ (بیمار بچہ کی ماں سے) بچہ کا پاؤں خراب ہو چکا ہے۔ اسے کاٹنا ہی پڑے گا۔
ماں۔ تو پھر میں اس کے جوتے کو کیا کرونگی

عاشق۔ ہماری محبت کا انجام کیا ہوگا۔
محبوبہ۔ اطمینان سے۔ یہی جو سب کی محبت کا ہوتا ہے۔
عاشق۔ خوش ہو کر۔ گویا۔ شادی
محبوبہ۔ چلا کر۔ ہاں۔ تم اپنے گھر اور میں اپنے گھر

ٹیلیفون پر۔ ہیلو۔ ہیلو۔
دوسری جانب سے۔ فرمائیے کون صاحب ہیں۔
آواز۔ صاحب نہیں صاحبہ ہیں۔
جواب۔ خیر خیر۔ فرمائیے کیا کام ہے۔ آپ کو۔
آواز۔ قدرے لڑکھڑا کر۔ مجھے ان سے کام ہے۔
جواب۔ ترشی سے۔ یہ وہ نہیں بلکہ ان کی وہ بول رہی ہے۔

میاں۔ بیوی مجھے افسوس ہے کہ تم کو اچھے شوہر کی قدر نہیں۔
بیوی۔ یہ تم نے کیسے کہا۔ اگر مجھے اچھا شوہر ملتا تو میں اس کی ضرور قدر کرتی۔

افراط زر کی روک تھام

نئی دہلی، ۲۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند پارلیمنٹ میں افراط زر کی روک تھام کے متعلق واضح پالیسی کا اعلان سے قبل ملک کے ممتاز اہل صنعت سے ۲۹ اگست کو ان کا نقطہ نظر معلوم کرے گی۔

یاد رہنا چاہیئے کہ اس سلسلہ میں حکومت مزدوروں کے لیڈروں اور ماہرین اقتصادیات سے صلاح و مشورہ کر چکی ہے۔ اور ان لوگوں نے اپنی سفارشات حکومت کو پیش کر دی ہے۔ ۲۵ اگست کو اہل صنعت سے مشورہ کرنے کے بعد حکومت جنگ سے قبل کے معاشی توازن کو قایم رکھنے کی کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرے گی۔

عجیب معلومات

ریڈیو ۱۸۹۶ء میں اطالوی جیونی مارکونی نے ایجاد کیا۔
سائیکل ۱۸۱۸ء میں فرانس کے رہنے والے پالامار نے ایجاد کیا۔
پستول ۱۸۳۵ء میں کولٹ نامی امریکن نے ایجاد کیا
ٹیلیفون ۱۸۷۶ء میں گراہم بل نے ایجاد کیا۔
موٹر ۱۶۱۹ء میں رمزی و لڈ گوبر نے ایجاد کیا۔
سینے کی مشین ۱۸۳۰ء میں ہتی مونیر فرانسسی نے ایجاد کیا۔
وائرلیس ۱۸۹۶ء میں مارکونی نے ایجاد کیا۔
فوٹوگرافی ۱۸۳۵ء ڈاگر فرانسی نے ایجاد کیا۔
انجن (ریل گاڑی) ۱۸۳۵ء میں اسٹیفن سن نے ایجاد کیا
سینما ۱۸۹۳ء میں الیسی سٹ مین امریکن نے ایجاد کیا تھا۔
مقیاس الموسم ۱۶۴۳ء میں توری سیلی اٹالین نے ایجاد کیا۔
مقیاس الحرارت ۱۷۲۰ء میں فارن ہیٹ نے ایجاد کیا۔
دیاسلائی ۱۸۳۰ء میں سوریا فرانس نے ایجاد کیا۔
فونٹن پن ۱۸۶۷ء میں واٹرمین نامی امریکن نے ایجاد کیا
سیفٹی ریزر ۱۹۰۱ء میں گیلاٹ نے ایجاد کیا۔
سماع الصدر ۱۸۱۶ء میں لائی فرانسی نے ایجاد کیا۔
گھڑی سب سے پہلے خلیفہ اول ہارون رشید کے زمانہ میں مسلمانوں نے ایجاد کی۔

---

۴ سسر جی جاہ و تمول کے علاوہ گورنمنٹ میں کافی رسوخ کے مالک تھے۔ ان کے بیٹے تو کئی تھے۔ دختر صرف ایک ہی تھی۔ وہ اسے جی جان سے پیار کرتے تھے۔ بیاہ کے موقعہ پر اتنا دان جہیز دیا تھا کہ ان کی برادری کسی لڑکی کو نہ ملا تھا۔ دان جہیز کے سلسلہ میں کچھ چاکر بھی ساتھ کر دیئے تھے۔ ان میں بھاگوتی کہاری بھی تھی۔ نوخیز۔ دقبول صورت گندمی رنگ۔ بیضاوی چہرہ۔ گول بدن۔ بوٹا قد ہنس مکھ اور چنچل۔ ہمہ وقت نوشگفتہ کلیوں کی طرح کھل کھلاتی رہتی۔ جوانی تھی کہ پھوٹ پڑی تھی مستانہ انداز سے چلتی تو دھرتی کے سینے سے پانی ابل پڑتا۔ اس کا فسوں انگیز شباب چپکے چپکے مجھے مسحور کرنے میں مصروف تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کہربا ہے اور کاہ ہوں کہ بے اختیارانہ اس کی جانب کھنچا جا رہا ہوں۔

ایک روز فضا ابر آلود تھی۔ تیز ترشح کے ساتھ گرج اور چمک ژالہ باری کا پیغام سنا رہی تھی۔ دسمبر کا آخری ہفتہ اور سردی کی شدت تھی۔ سرد ہوا کے تیز تیز جھونکے رگوں میں خون منجمد کر رہے تھے۔ برقی دانش وان بھی ان بے پناہ حملوں کی تاب نہ لاتے ہوئے سپر انداختہ ہو چکے تھے۔ ایسے وقت میں آتش سیال کے بغیر بسر ناممکن تھی۔ میں نے فنکلی جی کو بلوایا کہ وہ ہم مشرب مل کر موسمی برودت کو غرق مے آب کرنے میں ساعی ہوں۔ سوئے اتفاق کی وہ بنگلے میں موجود نہ تھے مجھے تن تنہا لائبریری روم میں جاڑے کی مدافعت کرنا پڑی۔

ہنوز دو ہی ساغر خالی کئے تھے۔ کہ بھاگوتی حسن و جوانی کا جادو جگاتی کبک دری کے انداز سے لائبریری میں داخل ہوئی۔ یوں تو اکثر خادم فریب شباب دجال دعوت جنوں پیش کرتا رہا تھا۔ مگر اسوقت سرخ سوسی کے لہنگے اور دھانی چندری میں وہ سچ مچ سوارگ کی اپسرا دکھائی دے رہی تھی۔ گدرایا جوبن۔ چنچل ادائیں بانکا ٹھان۔ ارے توبہ! انگ انگ سے جوانی کا رس یوں ابل رہا تھا جیسے برکھا رت میں پہاڑی جھرنے پھوٹ بہتے ہیں۔

انصاف شرط ہے۔ ایک رند مے آشام اتنے نازک دور میں جبکہ ابر گہر بار مرد ادبیر لٹا رہا ہو۔ بجلی کسی برق پیکر نازنین کی صاعقہ باز نگاہوں کی مانند سیاہ بادلوں کی تہوں سے جلوہ ریز ہو اور ایک فتنہ انگیز و نوخیز دوشیزہ جام دمینا کی موجودگی میں ایمان شکنی کرنے کو پیش نگاہ ہو جائے تو کیسے جذبات پر قابو رکھ سکتا ہے۔

مجھے یاد نہیں اس نے کیا پیغام دیا۔ اتنا خیال پڑتا ہے کہ کبوتر کو دیکھ کر باز جس طرح تیز اور نکیلے پنجے کھول کر جھپٹتا ہے۔ میں نے صوفہ سے اچھل کر اپنے

(باقی صفحہ ۳ کالم ۲، ۳ پر)

آتم ہتھیا

از جناب مرزا فدا علی خنجر لکھنوی

مسٹر جوشی کے بنگلے میں پولیس کا ہجوم تھا۔ بنگلے کے رہنے والے سراسیمہ و پریشان بیٹھے یا کھڑے تھے۔ نوخیز شیلا اداس اور مغموم داروغہ جی کے سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ اس کے پتا مسٹر جوشی نے جو گورنر کے سکریٹری تھے غیر معمولی حالات کی بنا پر خودکشی کر لی تھی۔ ان کی خودکشی کی اطلاع ہوتے ہی پولیس نے بنگلے پر دھاوا بول دیا۔ کونے کونے کی تلاشی لی گئی۔ بوڑھے بلے۔ مرد عورت کوئی بھی سوالات کی چاندماری سے محفوظ نہ رہا۔ اس تفتیش کے نتیجے میں مسٹر جوشی کی میز کی دراز سے دو سربند لفافہ برآمد ہوئے جو شیلا اور پولیس کے لئے تھے۔ ان کا مضمون پڑھے بغیر خودکشی کی علت معلوم کرنا دشوار تھا۔

مسٹر جوشی کی لاش ان کی خوابگاہ میں بجنسہ موجود تھی چند کانسٹبل اس کی حفاظت و نگرانی پر تعینات تھے۔ اور کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہ تھی۔ تمام رشتہ داروں کو اطلاع دی گئی تھی بعض عزیز آ گئے تھے۔ بقیہ کا انتظار تھا۔ ایک ساعت گذرنے پر خاندان کے کل افراد جمع ہو گئے۔ تو داروغہ جی نے ایک لفافہ مس شیلا کی جانب بڑھاتے ہوئے خواہش کی کہ وہ حاضرین کو اس کے مضمون سے مطلع کرے۔

شیلا نے لفافہ کھول کر پڑھنا چاہا۔ لیکن غموں کی شدت سے آواز گلوگیر ہو گئی۔ ناچار اس نے داروغہ جی کو واپس کرتے ہوئے استدعا کی کہ وہی تحریر پڑھ کر سنا دیں۔ تو السبب ہے۔

داروغہ جی نے تحریر لیکر پڑھنا شروع کی۔ لفافہ پر مرقوم تھا۔ "شیلا کے نام" عبارت یہ تھی "شیلا بیٹی۔ میں تم سے وداع ہو کر تمہاری سرگباشی ماتا کے پاس جا رہا ہوں دھرتی نے میرا بوجھ سنبھالنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ معصیت کی زندگی ختم کرتے ہوئے پرلوک کا رخ کیا جائے۔ مجھے دکھ ہے کہ بہت برا پتا ثابت ہوا۔ زندگی کی چاہ میں کچھ اور جینے کی تمنا کرنا تم پر ظلم ہے۔ گذشتہ زندگی ہی میں کیا کم پاپ کئے ہیں۔ کہ اور پاپوں کا امکان کروں؟

مجھے معلوم ہے کہ تم نادان ہو۔ ناتجربہ کار ہو۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ دنیا برائیوں کا گہوارہ ہے۔ قدم قدم پر تمہارے لئے مشکلیں پیدا ہوں گی۔ لیکن تمہارے ماتا کے وہ مقدس جوہر نسوانی جو فطرت نے تمہاری ذات کو ودیعت کئے ہیں خطروں میں تمہاری اعانت کریں گے۔ ہمارے دلوں سے نکلی ہوئی دعائیں بھی معاونت کو موجود رہیں گی۔ یہ تصور تسلی بخش ہے۔ اور مرتے وقت میرا طائر روح کامل سکون سے جسم کا پنجرہ خالی کریگا۔

آنے والے دور میں تم کسی کی دست نگر نہ ہوگی تمہارے لئے کافی جائداد ہے۔ اس کی آمدنی سے بہ آسانی زندگی کا سفر جاری رکھ سکوگی۔ کنبے کے نیک افراد سے بھی مدد ملے گی۔ وہ وقتاً فوقتاً نیک و بد سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ سب سے زیادہ تمہاری نانی عزیز رکھیں گی میری موت کے بعد ننہال چلی جانا۔ وہاں ہر طرح کا آرام ملیگا۔ آخر میں یہ کہنا بھی ناگزیر ہے کہ میرا سوگ حد کے اندر رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ زیادہ دکھ میں وہ فرائض محو ہو جائیں جو تم پر عائد ہو گئے ہیں۔ بیٹی! شیلا۔ دھرتی دکھ سکھ کا سنگم ہے

دھوپ چھاؤں کی طرح دونوں کیفیتیں طاری ہوا کرتی ہیں۔ سکھ کا بھوگ آسان اور دکھ کا سہل مشکل ہے۔ جس نے مصیبتوں پر صبر کیا وہی بھتا کی ندی سے پار ہوا۔ مجھے تو کبھی نہ بھی فرماتا کل کے بدلے آج ہی جیون تیاگ دیا تو کونسی برائی ہوگئی! اگر میری آخری باتیں مان لوں گی تو میری روح شانت ہو جائے گی۔ تمہارا پتا۔

سننے والوں کے لئے یہ تحریر مرثیہ تھی۔ ان کی آنکھیں ساون بھادوں کے مانند جل تھل بہنے لگیں لیکن داروغہ جی مطمئن نہ ہو سکے کیونکہ خودکشی کے واقعہ پر بقدر ضرورت روشنی نہ پڑ سکی۔ اب لے دے کے دوسری تحریر پر امیدوں کا حصر ہو گیا۔ حاضرین کے تقاضوں سے مجبور ہو کر داروغہ جی نے فالتو لوگوں کو کمرے سے ہٹ جانے کا حکم دیا دل تو کسی کا نہ چاہتا تھا مگر پولیس کے احکام کی تعمیل ناگزیر تھی۔

غیر ضروری افراد کے ہٹ جانے پر داروغہ جی نے لفافہ اٹھایا سرنامہ پر تحریر تھا۔ "پولیس کے نام" لفافہ چاک کرنے کے بعد عبارت پڑھنا شروع کی۔ "میں ایم این جوشی ۵ جنوری کی شب کو ساڑھے دس بجے سم قاتل پی کر خودکشی کا مرتکب ہوتا ہوں اور پولیس کی آگاہی کے واسطے تحریر چھوڑتا ہوں کہ شبہ میں بے گناہ تکلیف و مصیبت کا شکار نہ ہوں۔

میں نے یہ زہر ڈاکٹروں کو دھوکہ دے کر مختلف اوقات میں جمع کیا تھا۔ مجھے پچھلی زندگی کے گناہوں کی خلش مجبور کرتی تھی۔ کہ جلد سے جلد جیون جنجال سے آزاد ہو کر ایسے عالم میں منتقل ہو جاؤں جہاں ضمیر کی سرزنش نہ ہو۔ یہی جذبہ خودکشی کا موجب ہوا۔

میری تباہ کاریوں کا افسانہ طویل ہے۔ اس کی پوری تشریح تو ممکن نہیں بقدر ضرورت بیان کروں گا۔ کہ پولیس کو خودکشی کے حقیقی اسباب کا علم حاصل ہو سکے۔

آئی سی ایس کرنے کے بعد میرا تقرر سکریٹریٹ میں پرائیوٹ سکریٹری کے عہدے پر ہوا۔ اس سلسلے میں مجھے شہر کی سکونت اختیار کرنا پڑی جو بنگلہ قیام کے واسطے منتخب کیا اس کے گراؤنڈ میں ایک بنگلہ اور بھی تھا۔ دونوں کے لئے آمد و رفت کا راستہ ایک تھی۔ میرے بنگلے سے دوسرے بنگلے کا فاصلہ تقریباً پندرہ بیس گز تھا۔ اس بنگلے میں خفیہ کے افسر اعلیٰ فروکش تھے ہمسایہ ہونے کے باعث ہم دونوں کے تعلقات دوستانہ بلکہ برادرانہ ہو گئے تھے۔ ان کا نام تو بہت بڑا تھا عموماً فنکلا جی کہلاتے تھے۔ جوان جہان رنگین طبیعت آدمی تھے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کے علاوہ گھر میں بھی شراب کا شغل جاری رکھتے تھے۔ مجھے یورپ کے دوران قیام میں آب آتشیں کا چسکا پڑ چکا تھا۔ اکثر و بیشتر ہم دونوں فراغت سے سبکدوش ہو کر گھنٹوں گپ لڑاتے اور جام چڑھانے کی صحبتیں گرم رکھتے تھے۔ درمیانی تکلف ختم ہو کر یگانگت یہ یہ عالم تھا کہ دیکھنے والے ہمیں ایک تخم کے افراد سمجھنے لگے تھے۔

ہمارے بیاہ ہو چکے تھے استریاں ساتھ تھیں لیکن جوانی کا جوش دولت و فراغت کا نشہ اور بڑے بڑے عہدوں کی ترنگ باہر بھی تنکا کھیلنے کی ترغیب دیتی۔ اور ہم دونوں ادھر ادھر بھی تسکین جذبات کے موقعے نکال لیتے ہماری بیویاں ان سیاہ کاریوں کے حالات سے بے خبر نہ تھیں۔ لیکن ان کا [illegible] بغاوت سے مانع تھا۔

میری دھرم پتنی زمیندار خاندان سے متعلق تھیں ۴

مسلم لیگ کی پالیسی مسلمانوں کیلئے تباہ کن تھی

لیگی ممبران اسمبلی سے استعفیٰ کا مطالبہ

یوپی کی اتحاد ترقی کی کمیٹی کی صدارت کرتے ہوئے پنڈت سندر لال نے ہندوستان کے سیاسی رکنوں کی اخلاقی کمزوریوں پر اظہار افسوس کیا۔ انھوں نے اس بات پر افسوس کیا کہ ملک میں کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے کارکنوں کی اکثریت ایماندار ہو۔

ہندو مسلم نفاق کی تاریخ بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اگر کانگریس سچے قوم پرور کی طرح کام کرتا تو مسلم لیگ اتنی طاقت ور کبھی نہ ہوتی کہ وہ ہندوستان تقسیم کرائے۔

انھوں نے حکومت یوپی کی زبان کی پالیسی پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس اس مسئلہ میں اپنے اصول سے ہٹ گئی ہے لیکن مسلمان اس کی شکایت نہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ملک کی تقسیم کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

جلسہ نے مسٹر عبدالغفار کی تحریک پر ایک تجویز منظور کی جس میں کچھ فرقہ وارانہ جماعتوں کی از سر نو تنظیم اور کچھ حلقوں کی اس کوشش پر کہ کشمیر اور حیدر آباد کے مسئلہ کو ہندو مسلم مسئلہ بنا دیا۔ اظہار افسوس کیا گیا تھا۔ تجویز میں اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی تھی کہ پاکستان کے جاسوس ہندوستانی مسلمانوں کی وفاداری کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ اور اتحاد ترقی کے ممبروں سے اپیل کی کہ وہ فرقہ وارانہ جماعتوں کے پروپیگنڈہ اور تخریبی کارروائیوں کو ختم کرنے کے لئے ایک مہم شروع کریں۔

اس تجویز میں مرکزی حکومت کی ان کوششوں کی تعریف کی گئی جو اس نے فرقہ وارانہ جماعتوں کو روکنے کے لئے کی ہیں لیکن یہ بھی کہا گیا کہ فرقہ واریت کو ختم کرنے کے لئے یہ اقدام کافی نہیں ہے۔ تجویز میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ان تمام سیاسی جماعتوں کو غیر قانونی قرار دے دیا جائے جو فرقہ وارانہ نفرت پھیلاتی ہیں۔

تجویز میں ان تمام ممبران اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا جو مسلم لیگ کے ٹکٹ سے آئے ہیں۔ کہ وہ اسمبلی سے استعفیٰ دیدیں کیونکہ ان کی پالیسی بے حد مضرت رساں ثابت ہوئی اور مسلمانوں کا بھروسہ ان ممبران پر سے جاتا رہا۔

مسٹر بھگوتی چرن بیاس نے ایک تجویز پیش کی جس میں قاسم رضوی اور چند دوسرے لوگوں کی ان کوششوں پر اظہار ملامت کیا گیا تھا جو ہندوستانی مسلمانوں کو قاسم رضوی کی سرگرمیوں کی بنا پر بدنام کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ تجویز میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ حیدر آباد کے جاسوسوں کو تلاش کرنے میں حکومت ہند کی مدد کریں۔

ایک دوسری تجویز کے ذریعہ کمیٹی نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ کثیر تعداد میں رکشا دل اور ہوم گارڈ میں حصہ لیں۔ اور اس کے لئے ۵ ممبروں کی ایک کمیٹی بن گئی تاکہ وہ حکومت سے بات چیت کر سکے۔

فرقہ تحقیقاتی کمیٹی کے نئے سکریٹری

لکھنؤ۔ ۲۳ اگست حکومت نے شری جے کے پانڈے کی جگہ شری امیر رضا کو فرقہ تحقیقاتی کمیٹی کا سکریٹری مقرر کیا ہے۔ شری جے کے پانڈے اب کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے کام کریں گے۔

شری امیر رضا خاتمہ زمینداری کمیٹی کے سکریٹری کی حیثیت سے بھی بدستور اپنے فرائض انجام دیں گے۔

فرقہ تحقیقاتی کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ جس وقت ضرورت محسوس ہو وہ کمیٹی میں مزید ممبران شامل کرے۔

یونیورسیٹیوں کے فرقہ وارانہ نام

بنارس۔ ۲۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بعض یونیورسیٹیوں کے فرقہ وارانہ رنگ اور ناموں کو ختم کرنے کے لئے یونیورسٹی ایکٹ میں ترمیم کے لئے ابھی کچھ عرصہ تک مجوزہ مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش نہ کیا جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بنارس ہندو یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر پنڈت گووند مالویہ نے جو آج کل دہلی میں ہیں اس مسئلہ پر کابینہ کے ممبران سے گفت و شنید کی ہے۔ اور اسی سے کابینہ کو یہ فیصلہ کرنے میں مدد ملی ہے۔

حیدر آبادی ایجنٹ جنرل

نئی دہلی، ۲۴ اگست۔ حیدر آبادی ایجنٹ جنرل متعینہ دہلی مسٹر اے ایم اے رضوی اور سابق جنرل لائق علی جنگ نظام کی طلبی پر ایک مخصوص ہوائی جہاز کے ذریعہ حیدر آباد روانہ ہو گئے۔

کپڑے کی قیمتیں محصولاتی بورڈ کے مشورہ سے مقرر ہونگی

نئی دہلی ۲۴ اگست۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں سوالات کے وقت وزیر صنعت و رسد ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے بتایا کہ اب حکومت کپڑے کی قیمت محصولاتی بورڈ کے مشورہ سے مقرر کرے گی۔ حکومت تمام متعلقہ اداروں سے اس کی بات چیت اور رائے لے گی لیکن آخری فیصلہ کا حق حکومت ہی کو ہوگا۔

سردار پٹیل کو مہاراجہ بڑودہ کا یادنامہ

بڑودا۔ ۲۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ بڑودہ نے حکومت ہند کے وزیر داخلہ سردار پٹیل کو ۲۵ صفحہ کا ایک یادنامہ پیش کیا ہے جس میں ان تمام اعتراض کا جواب موجود ہے جو ریاستی اسمبلی میں ان پر کئے گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ نے صاف الفاظ میں بتایا ہے کہ مجھے عارضی حکومت میں وزیروں کے اضافہ پر اس لئے اعتراض ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ریاست کا نظم و نسق سات کے بجائے پانچ وزیروں سے چل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ میرا خیال ہے کہ دیوان کی تنخواہ دو ہزار اور نائب دیوان کی تنخواہ سات سو پچاس ہونا چاہیئے۔

समन बिनाबर इनफ़िसाल मुकद्दमा

आर्डर ५ कायदा १ व ५)

नम्बर मुकद्दमा १९३ सन् १९४८

बअदालत जज खफ़ीफ़ा कान पुर

जिला कान पुर

मालिक सिंह वल्द बुध सिंह सिख साकिन लाटूस रोड कानपुर मुद्दई

बनाम गंगाई वल्द नन्हू २ धुन्नू वल्द कम्थई पासी साकिनान जुही लल्लू जमादार का हाता, कान पुर मुदाअलेह

हरगाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत १६७ के दायर की है लिहाजा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख २९ माह ८ सन् १९४८ ई. बवक़्त १० बजे दिन के असालतन या मारफ़त वकील के जो मुकद्दमे के हालात से बाक़ई वाक़िफ़ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुताल्लिके मुकद्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाज़िर हों और जवाब देही दावा की करें। और हरगाह वही तारीख जो आप इज़हार के लिये मुकर्रर है वास्ते इनफ़िसाल क तई मुकद्दमा की तजवीज़ हुई है पस आप को लाज़िम है कि उसी रोज़ अपने जुमला गवाहों को जिनकी शहादत पर ब नीज़ तमाम दस्तावेज़ात को जिन पर आप अपनी जवाब दही के ताईद में इस्तदलाल करना चाहते हों पेश करें आप को इत्तला दी जाती है कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुकद्दमा बग़ैर हाज़री आप के मसमूअ और फ़ैसल होगा।

बसबत मेरे दस्तख़त और मुहर अदालत के आज बतारीख १४ माह ८ सन् १९४८ ई. जारी किया गया

दस्तख़त हाकिम

मुहर अदालत

नोटिस तारीख़ मुक़र्ररा निस्बत तसफ़िया शरायत

इश्तहार नीलाम

(आर्डर २१, क़ायदा ६६)

बअदालत प. गंगा सिंह जी चौहान असिस्टेन्ट कलेकटर दर्जा दोयम

बअदालत श्रीमान तहसीलदार साहब मुकाम बिल्होर जिला कान पुर

नम्बर मुकद्दमा 64 एक्ट २५१ बाबत सन् १९४८ ई

ट्रेस्ट श्रीमती नारायन देवी बसर-बराहकारी बाबू नरेन्दर जीत सिंह जमीदार मौज़ा महाराज पुर मुहाल विश्वम्भर नाथ परगना बिल्होर मुद्दई

बनाम- शिवशंकर वग़ैरह मुदाअलैह

बनाम शिवशंकर वल्द चन्द्रिका प्रसाद नाबालिग बविलायत रघुबर दयाल चचा व रघुबर दयाल वल्द रामधनी व गौरी शंकर वल्द जगमोहन व मु: जसोदा कुँवर बेवा राम अधार अकवाम बृहमरा साकिनान राम नगर मजरा वगरोधी परगना कान पुर काश्तकारान मौरूसी मौज़ा महराज पुर मुहाल विश्वम्भर नाथ प. बिल्होर

चूँकि बमुकद्दमा मुन्दर्जा उनवान ट्रस्ट श्रीमती नारायनी देवी डिगरीदार ने वास्ते नीलाम काश्त के दरख्वास्त गुज़रानी है लिहाज़ा आप को इत्तिला दी जाती है कि बतारीख ३० माह अगस्त सन् १९४८ ई. वास्ते तै करने शरायत इश्तहार नीलाम के मुकर्रर हुई है।

आज बतारीख १७ माह अगस्त सन् १९४८ ई. मेरे दस्तख़त और मुहर अदालत के जारी किया गया

दस्तख़त हाकिम

मुहर आ:

ہندوستانی اکاڈمی کا نیا نام۔ ہندی اکاڈمی ہوگا

الہ آباد۔ ۲۲ اگست۔ یوپی ہندوستانی اکاڈمی کا جلسہ آج شام کو مسٹر کملا کانت ورما کی صدارت میں ہوا جس میں طے پایا کہ ہندوستانی اکاڈمی کا نام بدل کر یوپی ہندی اکاڈمی رکھا جائے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جلسہ ساڑھے تین بجے کملا کانت ورما کی صدارت میں شروع ہوا۔ صدر صاحب نے ممبروں کو خوش آمدید کہا۔ وہ خطوط سنائے جو ان کو حکومت کی طرف سے ادھر ایک سال کے اندر وصول ہوئے تھے۔ اور اپنی اور وزیر تعلیم کی گفتگو کا خلاصہ بیان کیا۔ ہندوستانی اکاڈمی کا پس منظر یہ ہے کہ وہ سرکاری اکاڈمی ہے اور تقریباً بیس سال سے قایم ہے۔ اس کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ اردو اور ہندی کو ترقی دے کر کسی طرح ان کا سنگم تیار کرے۔ اور ہندوستانی زبان بنائے۔ اس اکاڈمی کے ممبروں کو مسٹر ورما نے پڑھ کر سنایا کہ اس جلسے میں مسٹر ورما نے حکومت یوپی کا ایک خط سنایا جس میں صراحتاً یہ کہا گیا تھا کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ اب اس اکاڈمی کا نام صرف ہندی تک محدود رکھا جائے۔

بل بھدر مسرجی نے ایک تجویز حکومت کی تجویز کی تائید میں پیش کی جس میں انھوں نے کہا کہ اس اکاڈمی کا نام ہندی اکاڈمی کر دیا جائے۔ اور یہ صرف ہندی کی ترقی کے لئے کام کرے۔ اور اس وقت جو اس کا اردو کام پھیلا ہوا ہے بعض لوگوں سے کتابیں لکھوائی جا رہی ہیں۔ بعض کتابیں زیر طبع ہیں۔ اس کو جلد سے جلد ختم کرانے کی صورتیں نکالی جائیں۔ اس اکاڈمی کو نیا روپ دیجئے اور اردو کا کام سمیٹنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔

حیات اللہ انصاری صاحب نے ایک ترمیم پیش کی جس کا حاصل یہ تھا کہ اکاڈمی جس طرح اردو اور ہندی دونوں میں کام کرتی آئی ہے۔ اسی طرح کرتی رہے۔ انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور حکومت دونوں اسبات کو تسلیم کرتی آئی ہیں اور اب بھی تسلیم کرتی ہیں کہ اقلیت کی زبان اور کلچر کی حفاظت کی جائے گی۔ اور اسے مٹنے سے بچایا جائے گا۔ ان دونوں کا رویہ ان چیزوں کی طرف اعانت کا رہا ہے نہ کہ بے رخی یا مخالفت کا۔ اردو بہر حال اس صوبہ کی ایک اہم زبان ہے جس نے یہاں ترقی کی ہے۔ اور اس کی ترقی میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے حصہ لیا ہے۔ ایسی اہم زبان کی حکومت کی سرپرستی نہ ملنا حکومت کے اصولوں کے قطعی طور پر منافی ہے ایسی صورت میں کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہندوستانی اکاڈمی سے اردو کا خارج کر دی جائے۔

پروفیسر مسعود حسن رضوی نے اس ترمیم کی تائید کی آل احمد سرور صاحب نے کہا کہ اکاڈمی نے اردو کے سلسلے میں کچھ کام کیا ہے۔ اور وہ کام معمولی نہیں ہے۔ اس لئے اسے ایسی روایات کو ختم نہ کرنا چاہیئے۔ پروفیسر سید احمد صدیقی نے یاد دلایا کہ کس طرح بیس سال سے اردو ہندی کے ادیب ساتھ ساتھ کام کرتے آئے ہیں۔ اس بات کا تقاضا ہے کہ ان کا کچھ حصہ اکاڈمی میں ضرور رکھا جائے۔

پروفیسر ضامن علی صاحب نے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ حکومت نے ادہر جلدی جلدی جو نئے احکام بھیجے ہیں۔ ان کو یکجا کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ اردو کو اکاڈمی سے بالکل خارج کر دیا جائے۔

سوامی کوسیان نے اس ترمیم کی مخالفت میں کہا کہ یہ سرکاری ادارہ ہے اس لئے اس کو سرکاری زبان کی ترقی کے لئے کام کرنا ہے۔

مہلیش پرشاد صاحب نے کہا کہ اگر شروع میں اردو والے دیوناگری رسم خط کی مخالفت نہ کرتے تو شاید آج یہ صورت پیدا نہ ہوتی۔

حیات اللہ انصاری نے جواب میں کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ اردو کے کچھ غلط مبلغوں نے معاملات کو بگاڑا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہندی والے اس کا انتقام لیں غلطی کے جواب میں غلطی کرنے سے غلطی ختم نہیں ہو جاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں تو ہندی ادب کا دل دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کتنا بڑا ہے۔ میں کہتا ہوں اردو اس صوبے کی تیس فیصدی نہیں صرف تین فی صدی باشندوں کی زبان ہے لیکن ہے تو وہ یہاں کی زبان۔ کیا ہندی ادب کے دل میں اتنی بڑائی بھی نہیں ہے کہ وہ اس چھوٹی بہن کو جینے دے؟ کلچر کا پھیلنا بہت بڑی ہتھیار ہے۔ اگر ہندی ادب نے آج یہ ہتھیار دیا کل جب اس کے ادیبوں کو ہوش آئیگا۔ تو ان کو شرمندگی ہوگی۔

حیات اللہ انصاری صاحب کی ترمیم کو ۸ ووٹ ملے اصل تجویز کو ۱۳۔ ترمیم گر گئی۔ ہندی ادیب واتسائن نے ترمیم کے حق میں ووٹ دیا۔

اس کے بعد پھر اجلاس بلا کسی خاص مباحثے کے چلتا رہا۔ نام کے مسئلے پر ہندی اکاڈمی اور یوپی اکاڈمی دو نام پیش کئے گئے۔ پہلا غلبہ رائے سے منظور ہو گیا۔ اکاڈمی کا نیا روپ دینے اور اس کا اردو کا کام سمیٹنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی۔

صوبائی کانگریس کمیٹی کے سکریٹریان

لکھنؤ۔ ۲۳ اگست۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن صدر صوبہ کانگریس کمیٹی نے آج ان بقیہ تین سکریٹریان کے نام کا اعلان کر دیا جو صوبائی کانگریس کمیٹی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ سکریٹریوں کی پوری فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ مسٹر موہن لال گوتم جنرل سکریٹری۔ ۲۔ مسٹر پھول سنگھ سکریٹری۔ ۳۔ مسٹر مظفر حسین۔ سکریٹری۔

نواب منظور جنگ اور میر اختر علی کی گرفتاری

نئی دہلی۔ ۲۳ اگست۔ نواب منظور جنگ اور میر اختر علی جنھوں نے حال ہی میں ایک بیان شائع کیا تھا جس میں نظام سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ ہندوستان سے الحاق قبول کر لیں۔ اور حیدرآباد میں ذمہ دار حکومت قایم کر دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انھیں اتوار کے دن حیدرآباد حفاظتی قانون کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کے علاوہ اور دوسر دستخط کرنے والوں کی پنشن بند کرنے کا بھی حکم جاری کیا گیا ہے۔

ان اخبارات کے مسلمان ایڈیٹروں کے نام دھمکی کے خطوط بھی آئے ہیں جو اتحاد المسلمین کی کارروائیوں کے خلاف لکھتے ہیں۔

مسٹر ڈیسائی نے پٹیل کو قتل کی سازش کی اطلاع دیدی گئی تھی

لال قلعہ دہلی ۲۳ اگست۔ آج مخصوص عدالت کے سامنے جو مہاتما گاندھی کے بینہ قاتل ناتھو رام گوڈسے اور دوسرے ملزمین کے مقدمہ کی سماعت کر رہی ہے بمبئی کے وزیر امور خارجہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ انھوں نے ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل کو ۲۲ جنوری کو مہاتما گاندھی کے قتل کی سازش کے متعلق اطلاع دے دی تھی۔

مرارجی ڈیسائی نے بتایا کہ انھیں ۲۱ جنوری ۱۹۴۸ء کو پروفیسر جین نے مہاتما گاندھی کے قتل کی سازش سے آگاہ کیا تھا۔ انھوں نے فوراً ہی کارکرے کو گرفتار کرنے مسٹر ساورکر کی نقل و حرکت پر کڑی نگرانی رکھنے اور دوسرے ملزمین کا پتہ چلانے کا حکم دے دیا تھا۔

مرارجی ڈیسائی ۲۲ جنوری کو احمد آباد میں سردار پٹیل سے ملے تھے اور انھیں خود قتل کی سازش کی اطلاع دی تھی۔

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۶۱ سنہ ۱۹۴۸ء

عدالت جناب سیول جج اول کانپور

فرم چندر سکیھر چندر بھال واقع کلکٹر گنج کانپور بذریعہ پنڈت چندر بھال عمر تخمیناً ۶۰ سال ولد پنڈت رام کشن قوم برہمن ساکن کلکٹر گنج کانپور یکے از مالکان و رجسٹرڈ پارٹنر فرم مذکور۔ مدعی۔

بنام۔ پنڈت شیو دولارے شکل عمر تخمیناً ۷۰ سال (۲) بشمبھو ناتھ عمر ۴۰ سال (۳) کیلاش ناتھ عمر ۴۰ سال ساکنان موضع حفیظ آباد پرگنہ بانگر مئو تحصیل صفی پور ضلع اناؤ۔ مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ بنام ایک نالش بابت -/8/487 Rs 16 کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

مہر عدالت

عدالت سول جج اول۔ کانپور

یوپی تحقیقاتی کمیٹی

لکھنؤ ۲۵ اگست۔ چونکہ صوبہ کے چند اہم مزدوروں اور مالکوں کے اداروں نے درخواست کی ہے کہ ہذا یوپی لیبر تحقیقاتی کمیٹی نے لیبر ڈویلپمنٹ (؟) سوالنامہ کے جواب دینے کی تاریخ ۳۰ ستمبر تک بڑھا دی ہے۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

احسن سہسوانی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ /۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 36 | Cawnpore. Saturday 4th SEPTEMBER 1948 | کانپور شنبہ ۴ ستمبر ۱۹۴۸ء مطابق ۲۹ شوال المکرم ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۷ نمبر ۳۶

ادبیات

جذباتِ حمید

(از حضرت خواجہ حمید الدین حمید لکھنوی)

عشق میں جب سے مبتلا ہم ہیں
یہ سمجھتے نہیں کہ کیا ہم ہیں

ہوش رہتا نہیں سر و پا کا
ایسے دیوانۂ ادا ہم ہیں

شمع کہتی ہے روز روشن سے
تیرے آثار پر فنا ہم ہیں

ساتھ والو چلو نہ تیز قدم
دیکھتے ہو شکستہ پا ہم ہیں

تو بھی صیاد سو نہیں سکتا
آنکھ جھپکی تری ہوا ہم ہیں

ظلم ہی منزل محبت ہے
کس لئے شاکیِ جفا ہم ہیں

ہے تڑپنے کی دیر اے صیاد
ٹوٹتے ہی قفس رہا ہم ہیں

امتحان تیرے ہاتھ ہے عزت
باوفا ہیں کہ بیوفا ہم ہیں

عشق کہتا ہے چارہ گر سے حمید
بے خبر درد لا دوا ہم ہیں

دنیائے اسلام

عربوں کی طرف سے باون مرتبہ صلح کی خلاف ورزی

یروشلم ۔ ۲۷ اگست ۔ آج یہودیوں نے الزام لگایا ہے کہ گذشتہ ۳ دن میں عربوں نے یروشلم میں باون مرتبہ عارضی صلح کی خلاف ورزی کی ہے۔ یروشلم کے فوجی کمانڈر ڈاکٹر برناڈاٹ جوزف نے عارضی صلح کے کمیشن کے قونصلر مسٹر جے مکڈانلڈ کو یہ اعداد و شمار پیش کئے ہیں۔ ڈاکٹر جوزف نے بتلایا ہے کہ عربوں نے پرانے شہر کے دیوار کے جنوب میں وادی کے دونوں طرف یہودیوں کی پوزیشن پر فائرنگ کی ۔ انھوں نے اسبات کا بھی دعویٰ کیا ہے کہ اجتماعی حملوں کے علاوہ چھوٹی توپوں اور کمین گاہوں سے چھپ کر بھی حملے کئے گئے ۔

اسرائیلی حکومت کے ایک فوجی اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ شب کے وقت عربوں نے یروشلم کے مختلف یہودی اضلاع میں ۲ پونڈ والی توپوں سے فائرنگ کی ۔ اتلاف جان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے ۔

فلسطین میں بے چینی کے نئے آثار

لندن ۔ ۲۹ اگست ۔ مشرق وسطیٰ سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ فلسطین میں خونریزی کے نئے آثار پائے جاتے ہیں ۔ تل ابیب سے جو افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں ان میں یہ کہا جاتا ہے کہ شرق اردن کے شیر جیفرق میں وسیع پیمانہ پر جنگی تیاری کی جا رہی ہے ۔ اور عراق کے وزیر اعظم عربوں کی افواج کا ایک کمانڈر مقرر کئے جانے کے سلسلہ میں مصری وزیر اعظم سے صلاح و مشورے کرنے کے لئے قاہرہ پہنچ گئے ہیں ۔ یروشلم میں عرب کمانڈر نے ادارہ اقوام متحدہ کے ایک سینئر نگہداشت کرنے والے کو بتایا ہے کہ یہودی پرانے شہر کے مقدس مقامات پر جو گولیاں برسا رہے ہیں ۔ ان کا مقصد عربوں کو مشتعل کرنا ہے تاکہ وہ سمجھوتہ کی خلاف ورزی کریں ۔ اور اس سے دہشت پسندوں کو حفاظتی کونسل میں عربوں کے خلاف الزام تراشنے کا موقع مل جائے گا ۔

آگے چل کر اس کمانڈر نے یہودیوں کو انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر انھوں نے عربوں کو سمجھوتہ کی خلاف ورزی پر مجبور کیا تو وہ یروشلم کے ایک لاکھ یہودیوں کو شہر سے نکال دیں گے ۔ معلوم ہوا ہے کہ دمشق میں شام کی حکومت نے حفاظتی کونسل کے ثالث برناڈاٹ کو ایک درخواست بھیجی ہے جسمیں یہودیوں کے ہوائی اور بحری آمد و رفت کے خلاف زبردست احتجاج کیا ہے ۔ اس اثنا میں یہودی بڑے اشتیاق سے اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ سمجھوتہ کی جو خلاف ورزی انھوں نے کی ہے ۔ ادارہ اقوام متحدہ پر اس کا کیا اثر ہوا اس کے علاوہ انھوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ کئی عرب علاقوں نے براہ راست انھیں صلح کا پیغام بھیجا ہے ۔

کہا جاتا ہے کہ یہودیوں اور عربوں کے درمیان خفیہ گفت و شنید ہو رہی ہے اور اس گفت و شنید میں شرق اردن کا نام کھلے طور پر لیا جاتا ہے لیکن غیر جانبدار حلقے اس کی صداقت کو تسلیم نہیں کرتے ۔ اور نہ ہی وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ شرق اردن زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہے ۔

یروشلم کا بجلی گھر تہس نہس کر دیا گیا

لندن ۔ ۳۰ اگست ۔ عمان سے آج یہ اطلاع آئی ہے کہ یروشلم کا بجلی کا گھر جو اقوام متحدہ کے صلح کمیشن کی نگرانی میں کام کر رہا تھا تہس نہس کر دیا گیا ۔ اس کی تباہی کی ذمہ داری عرب بے قاعدہ فوج پر ڈالی جا رہی ہے ۔ فلسطینی ثالث کاؤنٹ برناڈاٹ کے صدر مقام رہوڈس میں صلح کے مشاہدین نے بتایا کہ حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے ۔ تل ابیب میں آج ایک سرکاری بیروت ریڈیو اسٹیشن کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا گیا کہ عرب کے مدبروں نے یہودیوں کے ساتھ براہ راست گفت و شنید کر کے فلسطینی جنگ کا ایک معقول حل تلاش کر لیا ہے ۔ اس قسم کے خیال کے پہلی بار سرکاری طور پر اظہار کیا گیا ہے ۔ لبنان کے تبصرہ نگار نے کہا کہ اگر عرب لیڈروں نے مغربی اثر کے بغیر یہودیوں سے گفت و شنید کر کے کچھ فیصلہ کر لیا تو وہ اپنی قوم کے ساتھ غداری نہیں کریں گے ۔ بلکہ اس کے برعکس فلسطینی عرب کی زندگیاں بچا لیں گے اور ان کے حقوق ان کو دلوا دیں گے ۔

۲ ۔ ایک اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ یہ نشریہ واقعیت کی ایک علامت ہے ۔ اور اس نے مشرق وسطیٰ کی حالت کی بہتری میں مدد دے گا ۔ عرب اور یہود دونوں حلقوں نے آج اس کی تردید کی ہے ۔ کہ براہ راست گفت و شنید شروع ہو گئی ہے ۔ اسرائیلی حکومت نے صرف یہ اعلان کیا تھا کہ وہ گفت و شنید شروع کرنا چاہتی ہے ۔

بنصر اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل پر ہے | زبان پہ بھی ہے ہمہ تیز جو دلیل پہ ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۴ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۶

یوپی کے سیلاب کی ہیبت ناک شکل

گنگا اور رام گنگا کی سیلاب کی لائی ہوئی تباہ کاریوں نے ہمارے صوبہ کے لئے بڑی تشویش ناک صورت پیدا کر دی۔ اس سیلاب سے کانپور اوناؤ۔ الہ آباد مراد آباد بریلی بنارس بلیا سیتاپور کے مواضعات متاثر ہوئے ہیں۔

یہ سیلاب اس وقت صوبہ پر ایک عذاب الٰہی کے طور پر نازل ہوا ہے جس نے کروروں انسانوں کو تباہی میں مبتلا اور لاکھوں انسانوں کو بے خانماں کر دیا ہے۔ انسانی جانوں کا تو نقصان کم ہوا ہے لیکن مویشیوں کا بہت کافی نقصان ہوا ہے۔ اور فصلوں کا نقصان تو سارے صوبہ کے لئے ناقابل برداشت نقصان ہے۔

اناج کے نقصان کو بھی بہت زیادہ اس لئے بتایا جا رہا ہے کہ اس طرف کاشتکاروں کا یہ رویہ ہو گیا تھا کہ وہ پیداوار کی بڑی تعداد خود اپنے لئے اتھار کھتا تھا۔

مویشیوں فصلوں اور اناج ان تینوں کا یکجا نقصان سارے صوبہ کے کروروں باشندوں کے لئے ایک خوفناک اور ہیبتناک شکل سامنے لاتا ہے۔

اس تباہی کی بدولت خوراک کی تکالیف میں جو اضافہ ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔

حکومت تو اپنی تمام طاقت خوراک کے دشواریوں کو دور کرنے میں صرف کرے ہی گی لیکن اس وقت صوبہ کے کروروں انسانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے سب سے زیادہ جن کی امداد کی ضرورت ہے وہ خود کاشتکار اور مہاجن ہیں۔

اب بھی اندازہ کیا جاتا ہے کہ کاشتکاروں کے پاس کھیتوں میں کافی سے زیادہ اناج محفوظ ہے اور وہ محض گراں بیچنے کی لالچ میں اس کو نہیں نکالتے ہیں

اسی طرح مہاجنوں نے کروروں روپیہ کا غلہ سستا لے کر بھر لیا ہے۔ اور وہ بھی نفع اٹھانے کے خیال میں اس کو محفوظ کئے ہوئے ہیں۔

اگر یہ دونوں طبقے حکومت کے ساتھ کو اپریشن کریں تو حکومت بڑی خوبی کے ساتھ صوبہ کے کروروں انسانوں کی غذائی تکالیف کو بڑی حد تک دور کر سکتی ہے۔

ان دونوں طبقوں کی انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنا اناج کھیتوں اور گوداموں سے نکال کر بازار میں لے آئیں۔ اور خلق خدا کو بھوک کی مصیبت سے نجات دلائیں۔

اور اگر انھوں نے اس نازک موقع پر بھی انسانیت سے کام نہیں لیا۔ بلکہ نفع خوری کی تدابیر اور گراں سے گراں نرخ پر اناج فروخت کرنے کی فکر میں لگے رہے تو اس صورت میں ہمارے صوبہ کے کروروں انسان سخت مصائب میں مبتلا ہو جائینگے

اگر کاشتکار اور مہاجنوں نے لالچ میں آکر حکومت کے ساتھ تعاون نہ کیا اور نفع خوری کی فکر میں رہے تو اس صورت میں حکومت آسانی کے ساتھ صوبہ کے غذائی پریشانیوں کو دور نہیں کر سکے گی۔

اور ہمارا خیال ہے کہ حکومت کو کسی نہ کسی قسم کے سخت گیر پالیسی اختیار کرنا ہوگی۔ اور وہ اسی سخت گیر پالیسی کے لئے حق بجانب ہوگی۔ کیوں کہ کروروں انسانوں کو غذائی تکالیف سے نجات دلانے کے لئے اس کے پاس اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔

لیکن ہم کاشتکاروں اور مہاجنوں کے انسانیت کے اعلیٰ جذبات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس تباہی و بربادی سے بھی فائدہ اٹھانے کی نہ سوچیں بلکہ وہ تمام اناج کو بازار میں لے آئیں۔ اور معمولی نفع سے فروخت کر کے دین و دنیا دونوں کو حاصل کریں۔ اسوقت اگر انھوں نے انسانیت کے جذبات سے متاثر ہو کر نفع خوری کے خیال کو ترک کر دیا تو خدا بھی ان کی امداد کرے گا۔

۴ نے بیٹیل نگر میں قطعات زمین خریدنے والوں کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان کو بتایا ہے کہ بیٹیل نگر کی اسکیم کو سرکاری امداد و تائید حاصل نہیں ہے۔ یہ صرف چند لوگوں کی اسکیم ہے اس لئے جو لوگ مکانات یا دوکانات بنانے کے لئے اس اسکیم کے ماتحت اراضی خریدیں گے وہ سخت نقصان میں رہیں گے۔

قیدیوں کی سوسائٹیوں کو امداد یوپی گورنمنٹ نے صوبے کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ قیدیوں کی امدادی سوسائٹیوں کو امداد دے سکتے ہیں۔ اول درجہ کے بورڈ ۵۰۰ روپیہ اور دوسرے درجہ کے بورڈ تین سو روپیہ سالانہ تک امداد دے سکتے ہیں۔

ایٹ ہوم ۲۰ اگست کو مسٹر بالکرشن مہیشوری آف ذزانہ دیہ بھارت نے مسٹر مہتاب چند پریسیڈنٹ آف ورکنگ جرنلسٹ یونین کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

ثالث کا فیصلہ منظور بلاک بنانے والے کارخانہ اور کلاتھ پرنٹنگ فرم کے مزدوروں اور مالکان فرم کے درمیان جو جھگڑا تھا۔ اور اس مسئلہ کو ثالثی میں دینے کے بعد ثالثوں نے جو فیصلہ کیا ہے اسکو گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے اس فیصلہ میں یہ ہے کہ دو مہینے تک کوئی مزدور ہڑتال نہ کرے گا۔ نہ کارخانہ دار کسی ملازم کو علیحدہ کر سکیگا۔

۳۳ لاکھ سیل ٹیکس معلوم ہوا ہے کہ کانپور کے ڈیڑھ سو فرموں نے ۱۸ اگست ۱۹۴۸ء تک ۳۳ لاکھ روپیہ سیل ٹیکس کے سلسلہ میں ادا کیا ہے۔

شاستری جی کی واپسی مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری ڈیلیگیٹ انٹرنیشنل لیبر کانفرنس امریکہ اور یورپ کے سفر سے واپس آگئے ہیں۔ اسٹیشن پر مقامی کانگریسی حضرات نے آپ کا استقبال کیا۔

کانگریس کے انتخابات پریسیڈنٹ پراونشیل کانگریس کمیٹی کے ہدایت کے مطابق چوک مہیشوری محال اور کلکٹر گنج وارڈ کے انتخابات دوبارہ ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ الکشن میں دونوں پارٹیوں نے دل کھول کر جو چاہا وہ کیا۔

کانپور بس سروس کانپور بس سروس کے ڈائرکٹروں نے ایک جلسہ کا نپور بس سروس کو قومی بنانے کی گورنمنٹ سے اپیل کی ہے۔

ورکنگ جرنلسٹ یونین ورکنگ جرنلسٹ یونین کے ایک جلسہ میں مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔ مسٹر مہتاب چند (پریسیڈنٹ) مسٹر سی ڈی چند دلا x اور جے دیو گپتا (وائس پریسیڈنٹ) مسٹر دیندر اسروپ (جنرل سکریٹری) مسٹر تربھون ناتھ سریواستو (سکریٹری) مسٹر گوپی کرشن تواری (خزانچی)

آئینۂ کانپور

کانپور اور اوناؤ ضلعوں کے تین سو گاؤں تہ آب

تقریباً بیس ہزار آدمی بے گھر ہو گئے

گنگا اور رام گنگا کے سیلاب کی وجہ سے کانپور اناؤ۔ الہ آباد۔ بنارس۔ مراد آباد۔ بریلی بلیا سیتاپور کے مواضعات کہ تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ اور لاکھوں انسان بے گھر ہو گئے۔ مویشیوں اور انسانی جانوں کا بھی کافی نقصان ہوا ہے۔ غلہ اور فصل کی تباہی و بربادی کا نقصان بھی ناقابل تلافی نقصان کہا جا سکتا ہے۔

۲۹، ۳۰، اور ۳۱ اگست کی تاریخیں بھی کانپور کے لئے بڑی خوفناک تاریخیں تھیں دریا کے ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ کانپور اور اوناؤ ضلعوں کے تقریباً تین سو گاؤں تہ آب تھے۔ اور ہر وقت یہ خطرہ لاحق تھا کہ کانپور کا پاور ہاؤس نہ بیکار ہو جائے۔ خود کانپور میں پرمٹ کے علاقہ میں تمام مکانات میں اور گلیوں میں پانی بھر گیا تھا۔ پورانے کانپور میں کرنل جانے کی سڑک تہ آب تھی۔

۱۹۲۴ء میں ۳۶۷ انچ ۹ انچ پانی کی باڑھ کا اندازہ تھا۔ اس دفعہ بھی تقریباً اسی سطح پر باڑھ کی رفتار آگئی تھی اور یہ خوف تھا کہ شاید اس سے زیادہ باڑھ آجائے۔ اور کانپور کا پاور ہاؤس۔ واٹر ورکس اور دریج بالکل بیکار ہو جائے۔ اور ان کے اثر انداز ہونے کے بعد جو نقصانات ہو سکتے تھے۔ اس سے ہر شہری لرزہ براندام تھا۔

مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان حالات کو محسوس کر کے کشتیوں کے ساتھ ساتھ تمام دستیاب ہونے والے ذرائع نقل و حمل چھولداریوں۔ گیس کے ہنڈوں کو امدادی کام کے لئے سرکاری قبضہ میں لے لیا مسٹر ورما ٹاؤن راشننگ افیسر کو راشن مٹی کے تیل وغیرہ کے انتظامات سپرد کر دئے۔ ٹرکیں اور پٹرول کا انتظام بھی ان ہی کے سپرد کر دیا گیا۔

مسٹر کشن چند نے فوراً ہی ڈیولپ منٹ بورڈ کے چیرمین سری ہری شنکر ودیارتھی وایگزیکٹو افیسر مسٹر بی۔ ان ورما میونسپل بورڈ کے چیرمین بابو دوارکا پرشاد سنگھ اور ایگزیکٹو افیسر محمد حبیب اللہ سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور سب کے کو اپریشن سے شہر کو خطرہ سے بچا لیا گیا۔

پرمٹ کے لوگوں کو منتقل کر کے ڈی اے وی کالج میونسپل گرلس کالج اور دھرم شالوں وغیرہ کیا گیا۔

انتظامات کی سب سے بڑی خوبی یہ رہی کہ شہر کے دریج کو کوئی نقصان نہیں پہونچنے پایا۔ ورنہ شہر میں جو تباہی و بربادی آتی وہ نہ صرف ناقابل برداشت ہوتی بلکہ ایک قیامت برپا ہو جاتی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بہ نظر احتیاط دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم جاری کر کے گنگا کے پل اور پرمٹ کی پولیس چوکی کے چار فرلانگ کے اندر پانچ آدمیوں سے زیادہ کے اجتماع کی ممانعت کر دی تھی۔ تاکہ محض تماشے کے لئے ہجوم نہ ہونے پائے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسٹر کشن چند نے اپنی فطری وورا ندیشی اور ڈیولپ منٹ بورڈ و میونسپل بورڈ کے چیرمینوں اور ایگزیکٹو افسروں کی امداد سے سارے شہر کو خطرہ سے بچا لیا۔

کانپور اور اناؤ ضلعوں کے تقریباً تین سو مواضعات پانی میں ڈوب گئے ہیں۔ اور ان کے تقریباً دس ہزار رہنے والے بے گھر ہو گئے ہیں۔

کانپور سے لکھنؤ جانے والی سڑک کی پہلی پلیا کو نقصان پہونچ گیا ہے جس کی وجہ سے آمد و رفت بند ہو گئی تھی۔ لیکن پی ڈبلو ڈی کا محکمہ نہایت جانفشانی سے کام کر رہا ہے جس کی وجہ امید کیجاتی ہے کہ آج ہی کل میں آمد و رفت پھر شروع ہو جائے گی

کانپور سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر کانپور سے لکھنؤ جانے والی ریلوے لائن کے لئے ایک پلیا کو نقصان پہونچ جانے کی وجہ سے بڑا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کیونکہ پانی پٹری سے ایک فٹ نیچے ہوگا۔ گاڑیوں کی آمد و رفت رات کے وقت بالکل بند کر دی گئی ہے اور دن کو بھی ٹرین بڑی احتیاط کے ساتھ جاتی ہے۔ پلیا کے قریب پہونچ کر ٹرین سے انجن کاٹ کر بطور پیلیٹ کے جاتا ہے۔ اور پھر واپس آکر ٹرین لے جاتا ہے۔

سیلاب زدہ مواضعات کے بے شمار مویشی جن میں سے زیادہ تر مردہ تھے پل کی طرف بہتے ہوئے آئے ان میں سے کچھ کو بچا لیا گیا۔ باقی کو تیز دھارا بہا لے گیا۔

کشتیوں اور موٹر کشتیوں میں جو امدادی جتھے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر رہے تھے انھوں نے بہت سے ایسے لوگوں کو نجات دلائی جو پناہ لینے کے لئے درختوں پر چڑھ گئے تھے۔ جان بچانے کے کام میں مدد دینے کے لئے ریلوے پل سے گنگا میں تیز قسم کی روشنی بھی ڈالی گئی تھی جس سے کافی امداد ملی۔

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم اور آنریبل حکم سنگھ وزیر مال نے بھی کانپور تشریف لا کر ان حالات کا معائنہ فرمایا۔

موٹر کشتیوں کے ذریعہ سیلاب زدہ علاقوں کی آبادی کو چنا۔ نمک مٹی کا تیل اور دیگر ضروریات زندگی کا انتظام حکومت کی طرف سے کیا گیا ہے۔

مسٹر کشن چند مصیبت زدہ لوگوں کے لئے چندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کانگریس کے تمام لیڈران اور کارکن اور دیگر سوسائٹیاں اپنے اپنے شامیانے لگائے ہوئے ہیں۔ اور اپنی حسب لیاقت مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر رہی ہیں۔

گنگا پار مصیبت زدہ لوگوں کو چھولداریوں وغیرہ میں رکھا گیا ہے۔ اور کانگریس کے ذریعہ ان سب مصیبت زدہ لوگوں کو آٹا دال یا پوریاں وغیرہ برابر تقسیم ہو رہی ہیں۔ ۲ ستمبر کو پانی بہت کم ہو گیا ہے اور کوئی خطرہ نہیں رہا۔ خدا نے بڑا فضل کیا اور شہر کو تمام خطرات سے محفوظ رکھا۔ اب صرف مالدار حضرات کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ان کو چاہیئے کہ وہ دل کھول کر مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کریں۔ کیونکہ اس سے بہتر ان کو دولت خرچ کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔

میڈیکل کانفرنس ۲۹، ۳۰ اگست کو کملا کلب کانپور میں پراونشیل میڈیکل کانفرنس کا ۱۳واں اجلاس ڈاکٹر اٹل کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں صوبہ کے تقریباً ۵۰۰ ڈاکٹروں نے شرکت کی۔

میڈیکل کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مسز سروجنی نائیڈو گورنر یوپی نے ڈاکٹروں کے پیشہ کی تعریف کی۔ اور کہا کہ وہ علم عقل اور تجربہ کی نمائندگی کرنے والے ہیں انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر کے لئے سب سے بڑی قابلیت یہ ہے کہ اس میں انسانیت کی خدمت کا جذبہ ہو اور اس مقدس اور بلند پایہ پیشہ کا استعمال صرف ذاتی مفاد کے لئے نہ ہو۔

مسز نائیڈو نے ڈاکٹروں کے مجمع سے اپیل کی کہ وہ ملک کی صحت وصفائی کی طرف توجہ دیں عورتوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں نرسوں میں بھرتی ہونے کی ترغیب دیں کیونکہ ہندوستان کے اسپتالوں کی حالت بے حد خراب ہے۔ وہاں گنجایش کم اور سامان کی قلت ہے۔ اور جب تک ڈاکٹروں اور نرسوں کی تعداد نہ بڑھے گی۔ اس وقت تک حالات درست نہیں ہو سکتے۔

ڈاکٹر اٹل نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ موجودہ طبی نظام کی جگہ پردیسی نظام لانا سخت نقصان دہ ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو وہ تمام وبائیں اور بیماریاں جو قدیم زمانہ میں پھیلی ہوئی تھیں پھر ملک پر مسلط ہو جائیں گی۔

انھوں نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ جس طبی نظام سے تمام یورپ امریکا۔ کناڈا۔ آسٹریلیا۔ اور نیوزی لینڈ متاثر ہوئے ہمارے دل میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کو سائنٹفک لائن پر اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملا ہے۔

انھوں نے ڈاکٹروں کے سامنے ملک کی صحت کے لئے مختلف تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ سے زیادہ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔

آنریبل سی بی گپتا منسٹر ہیلتھ اینڈ سپلائی سے طبی کانفرنس کے سائنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہم لوگ نازک اور واقعات سے پر دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمارا دور نازک اس لئے ہے کہ ہم پر اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری پڑی ہے۔ یہ دور واقعات سے پر اس لئے ہے کہ ہم کو اپنی خواہش اور تمنا کے مطابق ہندوستان کو تشکیل کرنے کے مواقع ملیں گے۔

مسٹر گپتا نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹروں کو اس بڑے صوبے کی ترقی و تعمیر میں ہاتھ بٹانا ہے۔ جس میں قدرت نے ان کو کام کرنے کا موقع دیا ہے

ڈاکٹر ایم ڈی نرونا چیرمین مجلس استقبالیہ نے مہمانوں اور ڈیلیگیٹوں کا خیر مقدم کرنے کے بعد آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم سری اے جی کھیر وزیر لوکل سلف گورنمنٹ ڈاکٹر بی سی رائے ڈاکٹر جیراج وغیرہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے

۲۹ اگست کو تقریباً چار سو اشخاص کو ایک شاندار ایٹ ہوم بھی دیا گیا

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ نے ضلع میں اسکول۔ لائبریری۔ اسپتال اور پبلک مفاد کی عمارتیں بنانے کے لئے گورنمنٹ سے ۸ لاکھ روپیہ قرض مانگا ہے۔

یوپی گورنمنٹ نے یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء سے مالگذاری کا ڈسٹرکٹ بورڈ کا حصہ ۵ فیصدی سے بڑھا کر ۹ ۱/۴ فیصدی کر دیا ہے۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کی معمولی میٹنگ ۴ ستمبر ۲ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں ہوگی جس میں کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے لئے ممبران کی نامزدگی کے امیدواروں کا اعلان کیا جائے گا۔ اور ان میں سے ۳ ممبران کا انتخاب کیا جائے گا۔ کیونکہ موجودہ ممبران کی میعاد ختم ہو گئی ہے۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے مسٹر مارگن کے بجائے کانپور میونسپل بورڈ کے سابق چیرمین رائے بہادر مسٹر بی۔ پی سریواستو کو کانپور میونسپل بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے۔

بیٹیل نگر اسکیم کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے اگزیکٹو افسر بی ان ورما ایم ایل اے

سنتے ہیں کہ ایک چور کسی مولانا کے گھر میں چوری کرنے گیا۔ مولانا کی آنکھ کھل گئی۔ اور چور کو دیکھ کر لگے وہ فریاد کرنے۔ دوڑو۔ دوڑو۔ چور۔ چور مکان کچھ ایسی جگہ واقع تھا کہ محلے بھر کو خبر ہوگئی اور سب دوڑ پڑے۔

چور نے دیکھا کہ ٹانگیں مدد نہیں کرسکتی ہیں۔ اس لئے اس نے چالاکی سے کام لیا۔ فوراً مولانا کا عمامہ اپنے سر پہ باندھا کر مصلے پر بیٹھ گیا۔ اور لگا چلانے۔ ہائے کمبخت تونے تو تہجد تک نہ پڑھنے دی۔ تماشائی چور۔۔۔۔ بھائیو وہ دیکھو وہ پلنگ کے پاس کھڑا ہے۔

اندھیرا تھا اس وجہ سے لوگوں نے عمامہ کو علم کی علامت سمجھ کر بچارے مولانا کو تاکا۔ اور ان پر پل پڑے۔ چور نے مہلت پائی یہ جا وہ جا۔

محلے والوں کی اندھی ہمدردی سے کسی نہ کسی طرح مولانا نے مہلت پاکر اپنی صفائی پیش کی۔ اور بعد کو محلہ والوں کو یہ سبق دیا کہ جو شخص بھی عمامہ پہن لے وہ عالم نہیں بن جاتا ہے چور بھی عمامہ پہن سکتا ہے۔

افسوس کہ یہ زرین سبق ہم کو آج تک نہیں ملا کفر گر لیگی مولاناؤں نے اندھیرے سے فائدہ اٹھاکر قوم پہ در علما کی طرف اشارہ کرکے پکار دیا تھا چور چور۔ اور پھر خود موقع پاکر پاکستان بھاگ گئے اب وہ وہاں بھی یہی کرتب دکھا رہے ہیں۔

مسٹر لیتی کالے نے جو ایک اچھی پبلک کارکن ہیں ایک جلسے میں عورتوں کو مشورہ دیا کہ ان کو پبلک کارکنوں سے شادی نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کا حلقۂ احباب بہت بڑا ہوتا ہے۔ ان کا گھر مہمان خانہ بنا رہتا ہے۔ اور ان کی بیوی بچاری کی زندگی سرائے بن جاتی ہے۔

یہ مشورہ سنکر ایک بیگم صاحبہ نے پوچھا۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ مردوں کو پبلک میں کام کرنے والی عورتوں سے شادی کرنا چاہئیے یا نہیں۔

جلسہ میں اس پر قہقہہ پڑا مسز کالے کچھ جواب نہ دے سکیں۔

ہماری رائے میں یہ سوال اگر کیا جاسکتا ہے تو مسٹر کالے سے مسز کالے بچاری کے پاس اس کا جواب کہاں۔

وزیر اعظم پیرس نہ جائیں گے

نئی دہلی، ۲۹ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی کے ستمبر والے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے پیرس نہیں جائیں گے۔

اس سے پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ وزیر اعظم دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے لندن جائیں گے۔ اور وہاں سے پیرس جاکر اپنے مختصر اثنائے قیام میں متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی میں ہندوستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

قبل اس کے کہ ہندوستانی وفد پیرس روانہ ہو۔ ہندوستان کی لیڈر مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر اعظم سے ملنے اور وزارت امور خارجہ اور ہندوستانی وفد کے دوسرے اراکین سے مشورہ کرنے کے لئے دہلی طلب کی گئی ہیں۔

مسز پنڈت ستمبر کے پہلے ہفتہ میں دہلی پہونچ جائیں گی۔ وفد کے دوسرے اراکین بھی اس وقت دہلی میں موجود ہیں گے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق ہندوستانی وفد ۱۴ ستمبر کو ہوائی جہاز سے پیرس روانہ ہو جائے گا۔

سے لندن اور نگمبرگ روانہ ہوگئے۔

ادب لطیف

قلب شکستہ

(مترجمہ وزیر صحرائی)

نامہ اعمال سیاہ تھا۔

رحمت کے فرشتوں نے حقارت سے منہ پھیر لیا۔ عذاب کے فرشتے آتشیں طوق و سلاسل لیکر۔ خیر مقدم کے لئے آگے بڑھے۔

آتش جہنم کے شعلے بھڑک اٹھے۔

ہل من مزید کے شور سے فضا لرز گئی۔

اس کا نامہ اعمال سیاہ تھا۔ زندگی میں کسی کار خیر کی توفیق نصیب نہ ہوئی تھی۔

نفسی نفسی کی گرم بازاری۔

کون کس کی مدد کرتا ہے۔

یگانہ کی بیگانگی۔ شرمندہ وفا کی بے وفائی۔

وہی اعضائے جسم بداعمالیوں کے شاہد تھے جنھوں نے زندگی ہی میں بداعمالیوں ہی کے ذریعہ تاب و توانائی حاصل کی تھی۔

جہنم کے خوفناک دھوئیں میں امید کا جھلملاتا ستارہ ڈوب گیا۔

تاریکی۔ مایوسی و نامرادی کی بھیانک تاریکی عذاب کے فرشتے اسے کشاں کشاں دوزخ کی طرف لے چلے۔

وہ چلایا ——

میرے جسم کا جہنم کا ایندھن نہ بناؤ اسمیں ایک جنس گرانمایہ پوشیدہ ہے۔

عذاب کے فرشتوں نے حقارت آمیز قہقہہ لگایا۔

"اس سیاہ کار کے پاس جنس گرانمایہ؟"

قدرت نے پوچھا "تیرے پاس کیا چیز ہے۔"

وہ سربسجود ہوکر بولا۔ ٹوٹا ہوا دل۔

بے نیازی کی آغوش میں سونے والی شان رحمت بیدار ہوئی۔

پردۂ غیب سے آواز آئی "میرا بندہ سچ کہتا ہے ہمیں سب سے زیادہ ٹوٹا ہوا دل عزیز ہے۔ اسے مغفرت کا مژدہ سنادو۔"

دوزخ کے شعلے سرد ہوگئے عذاب کے فرشتے ہٹ گئے ——!

رحمت کے فرشتوں نے قلب شکستہ کے احترام میں سر جھکایا۔

کشمیر میں پاکستان کی چار ڈویژن

سرینگر، ۲۹ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ کشمیر اور جموں کے محاذ پہ پاکستانی فوج کی چار ڈویژن لڑ رہی ہیں۔ اس میں سے دو ڈویژن پاکستان کے منظم اور تربیت یافتہ سپاہیوں کی ہیں۔ اور بقیہ غیر تربیت یافتہ سپاہیوں کی۔

بہت سے پہچانے ہوئے انگریز افسران دشمن کی ان فوجوں کی سرکردگی کررہے ہیں۔

افغانی باشندوں کی مراجعت وطن

نئی دہلی۔ حکومت ہند کے ایک ترجمان نے آج اس خبر کی تردید کی کہ ہندوستان میں عارضی طور پر رہنے والے افغانوں سے یکم ستمبر تک افغانستان واپس جانے کیلئے کہا گیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ صرف ان افغانوں سے جن کی قابل اعتراض سرگرمیاں صوبائی حکومتوں میں علم میں ہیں۔ یکم ستمبر تک ہندوستان سے چلے جانے کے لئے کہا گیا ہے۔

ان افغانوں سے مارچ ۱۹۴۸ء تک چلے جانے کے لئے کہا گیا تھا لیکن افغانی حکومت کی درخواست کی بنا پر یہ مدت ستمبر کے آخر تک بڑھا دی گئی ہے۔

ڈالمیا لکسمبرگ روانہ ہوگئے۔

نئی دہلی۔ ہندوستان کے مشہور کارخانہ دار سیٹھ ڈالمیا راحد عالمی حکومت کے مسائل کا مطالعہ کرنے کے لئے ہوائی جہاز

عالم نسواں

میاں بیوی کی تکرار

گذشتہ سے پیوستہ

۱۔ جنسی بعض زن و شو ایسے پائے جاتے ہیں جو جنسی اعتبار سے ایک دوسرے سے مطمئن نہیں ہوتے یا تو مرد کے لئے عورت میں جنسی کشش مفقود نہ ہوا احساس برتری محسوس کرتا ہے۔ اور فریق ثانی کو نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے۔ بات بات میں نکتہ چینی اور عیب جوئی کی جاتی ہے طنز کے تیز تیز نشتر چلائے جاتے ہیں۔ اختلاف پیدا ہوتے ہیں جھگڑے ہوتے ہیں۔ تلخ فضیتی ہوتی ہے۔ اور اسطرح آئے دن ایک نیا جھگڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ یہ جھگڑا تو ساری زندگی روبہ مصالحت نہیں ہوتا اس شکر رنجی کی ایک مستقل وجہ یہ ہوتی ہے وہ ظاہر ہے لیکن چونکہ ان جذبات کا مظاہرہ براہ راست نہیں کیا جاسکتا اس تنجار کے آثار کے لئے مختلف وسائل اور طریقے اختیار کئے جاتے ہیں ان شکر رنجیوں کا سدباب تقریباً ناممکن ہے۔ گربہ کشتن روز اول یا پہلی والی مثل پر اگر شادی سے پہلے ہی عمل کیا جائے تو یہ امکان ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ معاشرتی۔ اس تحت کی شکر رنجی بہت عارضی اور غیر اہم ہوتی ہے۔ بعض اوقات پر لطف بھی ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق محض گھریلو معاملات اور خانگی نظام سے ہوتا ہے۔ اور اسمیں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ فرض کیجئے کہ بیوی کے میکے سے خبر آئی کہ اماں کو بخار آگیا ہے۔ بیوی صاحبہ ماشاء اللہ چند بچوں کی ماں ہیں ان کے علاوہ بچوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں یا کہ بچے ان کے بغیر سنبھلتے ہی نہیں لیکن آپ ہیں کہ اصیل مرغ کی طرح ایک ٹانگ بنی میکے جانے پر اڑی ہوئی ہیں ظاہر ہے کہ کوئی شوہر اپنے گھریلو نظام کی نزاکت کے ماتحت بیوی کو ایسے معمولی حالات میں میکہ نہیں بھیج سکتا چنانچہ بیگم صاحبہ چند روز منہ پھلائے پھلائے رہتی ہیں اور اکھڑی اکھڑی باتیں کرتی ہیں سمجھدار شوہر ایسی باتوں سے خراب اثر نہ لینے کے بجائے دل ہی دل میں لطف اندوز ہوتا ہے۔ اور اس کی دلجوئی کی تدبیریں کرتا ہے۔ اس کے جذبات اور تاثرات کو محسوس کرکے دلچسپ اور تفریحی انداز گفتگو سے اس کی کبیدگی کا ازالہ کرتا ہے۔ اور اس طرح کی شکر رنجی غیر محسوس طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر کوئی بدمزاج شوہر ہو اور اس کی بیوی بھی ذرا تند مزاج ہو اور کسی وجہ سے اس میں برہمی پیدا ہو چکی ہو تو وہ احمق شوہر اپنی فوقیت و برتری کا سکہ جمانے کے لئے بیوی کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے۔ تیز اور تند لہجہ استعمال کرتا ہے۔ اگر عورت کھانا پکانا بند کردیتی ہے۔ تو مرد برتن اور چولھا توڑ پھوڑ کر وحشی اور درندوں کی طرح چنگھاڑتا ہے گالیاں دیتا ہے بچوں کو پیٹتا ہے مٹھیاں بھینچتا ہے۔ دانت پیستا ہے۔ اور طرح طرح سے اپنی وحشت اور بربریت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ عورت یا تو خائف ہوکر سر تسلیم خم کردیتی ہے۔ یا کہیں جو حوصلہ اور ہمت والی ہوئی تو اینٹ کا جواب پتھر سے دیتی ہے۔ بہر حال موخر الذکر دونوں صورتیں ازدواجی زندگی کے لئے مضر اثر ہیں۔ (باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ ۶ تخلیق نغمہ

یہ سنکر اس پیکر نور نے مجھ سے کہا کہ ہائے ظالم تونے یہ کیا کیا۔ جاگتا تھا تو مدہوش ہوکر دنیا ہوتا۔ مگر یہ کیا کہ ہماری روحانی زندگی کی لطافتوں کو دنیا دخیال میں لاکر انہیں نغمہ بنایا اور اس کے حسین چہرے سے پردے اٹھا دئے۔

تیری زبان میرے حسن کے راز کو دنیا کے سامنے کھول کر دکھا دے گی۔ جا آج سے تیرے نغمہ اور تیرے حسن میں کوئی دلچسپی ہوگا۔ اس پیکر نور نے یہ کہہ کر دل پہ ہاتھ رکھا۔ اور ہمیشہ کے لئے چلی گئی دوست یہ زخم ہے

بچوں کی دنیا

حضرت عمر فاروق

حضرت عمرؓ رسول خدا صلعم کے دوسرے خلیفہ ہوئے ہیں۔ مزاج کے تیکھے اور بہت بےلاگ آدمی تھے۔ سچی بات کہنے میں بڑے بڑوں سے نہ چوکتے۔ کسی سے نہ ڈرتے۔

حضرت عمر کے زمانے میں اسلامی حکومت کا رقبہ ۲۲۵۱۰۳۰ یعنی کوئی ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر تھا اتنے بڑے ملک کا انتظام اور رکھ رکھاؤ آسان نہ تھا۔ مگر آپ نے پورے ملک کو اپنے قابو میں رکھا۔ سختی کی جگہ سختی۔ نرمی اور فیاضی کی جگہ نرمی اور فیاضی سے کام لیا۔ ایک موقع پر فرمایا۔ خدا کی قسم۔ خدا کے بارے میں میرا دل نرم ہوتا ہے۔ تو جھاگ سے بھی نرم ہوجاتے ہیں۔ اور سخت ہوتا ہے تو پتھر سے زیادہ سخت ہوجاتا ہے۔ پوری سلطنت کو ۱۲۰۱۱ صوبوں میں بانٹ کر وہاں کے علیحدہ علیحدہ محکموں کے حاکم یا نگراں مقرر کئے اور پورے صوبے کا ایک بڑا حاکم رکھا جسے والی کہتے تھے۔ ہر صوبے کی مردم شماری کرائی۔ ہر ضلع میں عدالتیں قایم کیں۔ اور حاکموں کی معقول تنخواہیں مقرر کی۔ تاکہ معاملے مقدمے میں پورا انصاف برتیں۔ اور خود بےلاگ رہیں۔ پرجا کے سکھ چین کی خاطر پولیس کا محکمہ قایم کیا مجرموں کے لئے جیل خانے بنوائے۔ بیت المال (اسلامی خزانہ) قایم کیا۔ آمدنی کے لئے مناسب تدبیریں کیں۔ اور مختلف ذریعے پیدا کئے۔ بیت المال کی حفاظت اور نگرانی بھی اس طرح کی جاتی کہ ایک پیسہ اور ایک دانہ ادھر سے ادھر نہ ہونے پاتا۔ ایک دفعہ خود حضرت عمر کو دوا کے لئے شہد کی ضرورت ہوئی۔ کہیں اور سے نہ ملا تو مسلمانوں سے اجازت لے کر بیت المال سے تھوڑا سا شہد لیا۔

اتنی بڑی سلطنت کی حفاظت کے لئے فوج بھی زبردست چاہئے۔ آپ نے ایک ایک کو فوجی بنا دیا۔ اس طرح کہ ہر جگہ بڑے بڑے رجسٹر کھولے گئے۔ اور ان میں کیا بچہ کیا جوان سب کے نام لکھے گئے۔ اور سب کی تنخواہیں مقرر کردیں۔ عورتوں اور بچوں تک کے وظیفے جاری ہوگئے۔ اس طرح تمام ملک کا بچہ بچہ پیدائش کے دن سے اسلامی فوج کا سپاہی تھا۔ اور وقت پر خوشی خوشی جوش اور سچائی سے اپنی جان لڑانے کو تیار رہتا تھا۔

بڑے بڑے ملک فتح کرنے اور لوگوں پر حکومت کرنے سے زیادہ مشکل ملک والوں یا رعایا کی خدمت ہے۔ حضرت عمر نے جو جو ملک سر کئے وہاں لوگوں کے سکھ چین کے لئے بھی بہت سے کام کئے۔ رات دن بس یہی فکر لگی رہتی کہ ایسا تو نہیں کوئی بے آرام ہو۔ اسی لئے رات میں بھیس بدل کر نکلا کرتے اور دور دور نکل جاتے۔ ایک رات مدینے سے کوئی تین میل پرے دیکھا کہ ایک بی بی اپنے بھوکے بچوں کو بہلانے کو بس پانی سے بھری ہانڈی چولہے پر چڑھائے ہوئے ہیں۔ اور بچے جب بھوک سے بے چین ہوتے ہیں تو انھیں دم دلاسا دیتی ہیں۔ کہ بس کھانا اب تیار ہوا ہی چاہتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے جب سچی بات معلوم کی تو اسی دم واپس آئے۔ بیت المال سے کھانے پینے کا سامان خود اپنی پیٹھ پر لاد کے چلے غلام

اس نازنین ہاتھ اور اشرفی کی خونی یادگار ہے ہیں اس امید پر زندہ ہوں اور ستار بجایا کرتا ہوں کہ میرے نغمے اس اچھے نہ ہونے والے زخم کو اچھا کرہی لیں گے۔ اب تم دنیا والوں کو اختیار ہے کہ اس زخم کو نہ کھلنے والا طلسم سمجھو حسن کی یاد میں اپنے ساتھ لئے پھرتا ہوں۔

---

۴ بنائے۔ اور وہاں بہت شاندار عمارتیں بنائی گئیں۔

پردۂ فلم

سہراب مودی

سہراب مودی نے نہ تو اپنے گھر کی اقتصادی حالت کو ٹھیک کرنے کے لئے صنعت تصویر سازی میں شرکت کی اور نہ گھر سے بھاگ کر بمبئی پہونچے۔ بلکہ ان کے خاندان کے ماحول نے ان کے رجحانات تصویر سازی کو تقویت دی۔

سہراب مودی ۲ ستمبر ۱۸۹۷ء کو پارسیوں کے ایک ایک خوش حال اور ممتاز خاندان میں پیدا ہوئے۔ خاندان کا ماحول تاجرانہ تھا۔ اسی لئے سترہ سال کی عمر میں تعلیم کو چھوڑ کر انہیں تجارت سے ہم آغوش ہونا پڑا۔ اور اس طرح وہ خاندان کی روپیہ کمانے کی مشین کا ایک پرزہ بن گئے۔ سہراب مودی نے ۱۹۱۴ء میں نیو ہائی اسکول بمبئی سے میٹرک پاس کرکے زندگی کا رخ ہی بدل دیا۔۔۔۔ نوجوان طالب علم اسکول سے نکل کر دکان پر بیٹھ گیا۔

ہندوستان میں فلموں سے پہلے تھیٹر اور ناٹک کا زمانہ تھا۔ اور یہ ناٹک کمپنیاں پورے طور پر پارسیوں کے ہاتھ میں تھیں۔۔۔ جب ناٹک کی جگہ سینما نے لی تو ہوش مند پارسیوں نے زمانہ کا ساتھ دیتے ہوئے اس میدان کو اپنانے کی کوشش کی۔ انہیں پارسیوں میں سہراب مودی کے بھائی بھی تھے اور سہراب مودی نے ان کے گشتی سینما موونگ سینما میں شرکت کرکے اپنے فلمی کردار کی ابتدا کی۔ فلمی کیرئر سے پہلے وہ ایک ناٹک کمپنی کے نگراں تھے۔

پھر سہراب مودی اسٹیج فلم کمپنی سے منسلک ہوگئے یہ وہ زمانہ تھا کہ ناٹک کی جگہ فلم لے رہی تھی مگر تھیٹر کے اثرات ابھی عوام کے ذہن پر پوری طرح نقش تھے۔ اور عوام کا مذاق ناٹک کے معیار سے قریب تر تھا۔ احسن لکھنوی اور انڈین شکسپیر آغا حشر کے ڈرامے عوام سے خراج تحسین حاصل کر رہے تھے۔ شکسپیر کے ڈراموں کے مسخ شدہ ترجموں کی بڑی قدر تھی۔ اسی ماحول میں خون کا خون کے نام سے سہراب مودی کے ہملٹ کو پردۂ سیمیں پر پیش کرکے لوگوں کو روشناس کرایا۔ اور شکسپیر ہندوستانی ناٹک کے اسٹیج سے پردۂ سیمیں پر آگیا۔ اسی کمپنی میں سہراب مودی نے صید ہوس اور آتما ترنگ دو کھیل بنائے۔

۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۷ء کا زمانہ ہندوستان کی تاریخ میں فلمی ادبی، سیاسی غرض کہ ہر پہلو سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارے ادب میں ترقی پسند تحریک کی ابتدا ہوئی۔ اور فلمی دنیا میں سہراب مودی نے منروا موی ٹون قایم کیا۔ جیلر۔ پکار۔ طلاق۔ بھروسہ۔ سکندر۔ اور پرتھوی ولبھ کی تخلیق نے جہاں سہراب مودی کو غیر فانی فن کاروں کی گیلری میں جگہ دیدی وہاں ہندوستانی تصویر سازی کا رخ بدل گیا۔ پرکھ اور ایک دن کا سلطان سہراب مودی کی دوسری تصویریں ہیں۔ سہراب مودی حیرت انگیز تنوع کا مالک ہے۔ ہندوستان کے بہترین ہدایت کاروں میں سے ایک ہے۔ کئی تصویروں میں اس نے اداکاری کی انتہائی بلندیوں کو چھو لیا ہے۔

نے عرض کی۔ امیر المومنین! یہ میں لئے لیتا ہوں۔ فرمایا مگر قیامت میں تو تم میرا بوجھ نہیں لاد سکو گے۔ غرض اسی طرح لدے پھندے پہنچے۔ کھانا پکانے میں ان بی بی کو مدد دی جب بچوں کو کھانا کھاتے دیکھ لیا۔ تو خوش خوش واپس آئے۔ دوسرے دن ان سب کا وظیفہ جاری کیا۔

لوگوں کو کھیتی باڑی کا خاص شوق دلایا۔ عام منادی کردی کہ جہاں جہاں بے کار زمینیں پڑی ہیں۔ انھیں جو لوگ کھیتی کے لئے تیار کریں گے وہی لوگ ان زمینوں کے مالک ہوں گے۔ کھیتوں کے سینچنے کے لئے نہریں کھدوائیں۔ اور جابجا بڑے بڑے تالاب تیار کرائے۔ ہر جگہ سرکاری عہدہ داروں حاکموں اور سرداروں وغیرہ کے رہنے کے لئے سرکاری مکانات بنائے گئے۔ پل۔ سڑکیں۔ مسجدیں اور مسافر خانے بنوائے۔ فوج کے لئے قلعے۔ چھاؤنیاں اور سپاہیوں کے لئے بارکیں بنائی گئیں۔ تعلیمات کا محکمہ قائم کیا اور ملک میں سرکاری مدرسوں کا جال پھیلا دیا بعض بالکل نئے شہر بھی بہت خوبصورت ۴

اقوال زریں

پوشیدہ خزانے اتنے قیمتی نہیں ہوتے جتناکہ پوشیدہ محبت۔

محبت نام ہے اپنی خوشی کو دوسرے کی خوشی پر نثار کرنے کا۔ اعتقاد میں تنقید کی گنجائش نہیں۔

عورت جب تک خود ہی بربادی پر مائل نہ ہو اسے کوئی برباد نہیں کر سکتا۔

مذہب دل کی تسکین کے لئے ہے۔ دیکھلانے کے لئے نہیں۔

فرمانبردار اولاد۔ خدمت گذار عورت اور وفادار دوست دنیاوی راحت ہیں۔

دانا دشمن جاہل دوست سے بہتر ہے۔

سوا سو سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی

لکھنؤ۔ ۳۰ اگست۔ حکومت یو پی اس وقت ۱۲۸ سرکاری ملازموں کے مقدمات طے کر رہی ہے جن میں سے گیارہ گزیٹیڈ افسر ہیں۔ یہ افسران رشوت اور بددیانتی کے الزام میں ماخوذ ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ۵۴ افسران پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ اور نیز کے مقدمے انتظامی عدالت کے سپرد کر دئے گئے ہیں۔ پچیس کے خلاف شعبہ کیطرف سے کارروائی کی جارہی ہے۔ ۵۴ افسران کی تحقیقات ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے۔ گذشتہ دو سالوں میں پونے چار سو مقدمات کی تحقیقات کی گئی ہے۔

افراط زر کی پالیسی

نئی دہلی۔ ۲۹ اگست۔ امید کی جاتی ہے کہ حکومت ہند افراط زر اور بڑھتی ہوئی قیمتوں کے متعلق ایک واضح پالیسی کا اعلان ستمبر کے مہینے میں ہند پارلیمنٹ میں کرے گی۔

موج تبسم

ایک شخص نے اپنے لڑکے سے ہدایت کی ہے کہ کسی بات کو کہنے سے قبل پانچ منٹ سوچ لیا کرو اتفاق سے اس شخص کے کوٹ میں آگ لگ گئی لڑکا کھڑا دیکھتا رہا جب پانچ منٹ ہو گئے تو اس نے اپنے باپ سے کہا ابا آپ کا کوٹ پانچ منٹ سے جل رہا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ مجھے پہلے کیوں نہیں کہا۔

لڑکے نے جواب دیا۔ آپ ہی نے تو کہا ہے کہ کہنے سے قبل پانچ منٹ سوچ لیا کرو۔

ماسٹر نے ایک لڑکے کی فضول گوئی سے تنگ آکر اس کے باپ کو شکایتی خط لکھ کر بھیجا۔ لڑکے کے باپ نے جواب میں لکھا کہ شاید آپ کو اس کی ماں سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔

ایک طالب علم کو کچھ روپیوں کی ضرورت پڑی اس نے اپنی تمام کتابوں کو بیچ کر باپ کو خط لکھ بھیجا۔ ابا جان خوش ہو جیئے اب میں لٹریچر کے ذریعہ اپنا گذارہ کر رہا ہوں۔

دو دوست کہیں جا رہے تھے راستہ میں دریا پڑا ایک نے دوسرے سے پوچھا اگر دریا میں آگ لگ جائے تو یہ مچھلیاں کیا کریں گی؟

دوسرے نے جواب دیا درخت پر چڑھ جائینگی۔

استاد۔ جانتے ہو سارس ایک ٹانگ پر کیوں کھڑا رہتا ہے۔

شاگرد۔ جی ہاں! اگر دوسری ٹانگ اٹھائے تو گر پڑے۔

دلچسپ معلومات

دنیا کی سب سے بڑی سرنگ نیویارک کے قریب ہے اس کی لمبائی ساڑھے آٹھ سو میل ہے۔

پوری دنیا میں روزانہ مرنے والوں کی تعداد ۹ لاکھ ہے۔

میکسیکو میں سب سے زیادہ چاندی پائی جاتی ہے

تین ماہ کی عمر تک بچہ روتے وقت آنسو نہیں بہا سکتا۔

جگنو کی چمک آندھی اور طوفان سے کچھ دیر پہلے بڑھ جاتی ہے۔

امریکہ میں عورتیں تجارتی اغراض سے اپنا دودھ بیچتی ہیں۔

فرانسسکو (افریقہ) میں ایک ایسا پھل پیدا ہوتا ہے جس میں مختلف قسم کے پانچ ذائقے ہوتے ہیں۔

انگلستان میں اخبارات کی روزانہ ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ کاپیاں چھپتی ہیں۔

اگر سورج غروب ہوتے وقت آسمان لال ہو تو اگلا دن بالکل صاف رہے گا۔

اگر سورج غروب ہوتے وقت آسمان زردی مائل ہو تو اگلے دن مینہ برسیگا۔

اگر صبح کو کہر ہو اور آسمان بالکل نیلا ہو تو یہ دن اور دنوں سے زیادہ گرم ہوگا۔

اگر صبح سویرے بادل ہوں لیکن آہستہ آہستہ چھٹ رہے ہوں تو موسم معتدل ہوگا۔

اگر دور کی چیزیں پہلے سے زیادہ صاف نظر آئیں تو سمجھنا چاہیئے کہ تھوڑی دیر میں بارش ہوگی۔

افسانہ

تخلیق نغمہ

جناب شاہ غیاث حیدرآبادی

بہت دن ہوئے ہم عظیم آباد پٹنہ میں رہتے تھے شہر کے شور و غل سے دور ہمارا گھر دریا کے کنارے تھا۔ جب کبھی دریا میں طغیانی آتی تو موجیں ہماری دیواروں سے اٹکھیلیاں کرتی تھیں۔

میں ہمیشہ سے تنہائی پسند واقع ہوا ہوں اس لئے ایک مدت گذر جانے کے بعد بھی وہاں مجھے کوئی دوست نہ مل سکا۔ یا میں خود کسی کا دوست بن نہ سکا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں خود ہی چاہتا تھا کہ میری تنہا زندگی میں کوئی مخل نہ ہو۔

میرا اگر کوئی دلچسپ مشغلہ تھا تو یہ کہ میں پہروں بیٹھا اس اضطراری کیفیت کا مطالعہ کرتا رہوں جب وہ ایک دوسرے سے دیوانہ وار ملنے کی کوشش کرتی تھیں کبھی کبھی تو میرا انہماک اتنا بڑھ جاتا کہ یہ جل پریاں بر سطح آب پر ناچتی دکھائی دیتیں۔ اور میری روح ان گنگا جمنی پریوں کے ساتھ مل کر رقصاں ہو جاتی۔ اور میں خیالات کی رو میں بہہ کر نہ جانے کہاں سے کہاں پہونچ جاتا۔ اور اس وقت اپنے سہانے خواب میں جاگتا جب مجھے جھنجوڑ کر یہ کہتا۔

اٹھو بھو بھی۔

ادھر چاندنی پھیلی دوسری ہوتی تھی کہ دریا میں کشتیاں بجرے چھوڑ جاتے اور رئیس خوش فکرے تفریح کو نکلے کہیں سے طبلہ اور سارنگی کی آواز آتی۔ اور کہیں سے ستار کی دل خوش کن صداؤں کو برماتی۔ کہیں بیت کے رسیاں سب سے الگ تھلگ بیت کے گیت الاپتے سنائی دیتے۔ کالی رات کا منظر بھی کم دلفریب نہ ہوتا جب سیاہ آسمان پر ستارے چمکتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے کوئی نازنین تاروں ٹکی اوڑھنی اوڑھے ہوئے لیٹی ہے۔ اور دھیرے دھیرے سانس لے رہی ہے۔ بارش کے دن تھے مینہ برس کر تھم چکا تھا چاندنی بکھری ہوئی تھی جیسے بیلہ چمیلی پھولی ہو۔ دریا بھرے کٹورے کی طرح چھلک رہا تھا میں تنہا بیٹھا تھا کہ میرے کانوں میں یکایک آواز آئی کہ جیسے ستار بج رہا ہو جس کا ہر بول ایک جھنکار تھی اور ہر جھنکار تیر و نشتر معلوم ہوتا تھا۔ کہ غم کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سیلاب ہے جو ساری دنیا کو بہالے جائیگا میں بیتاب ہو گیا۔ کہ دیکھوں کون ہے۔ جو اس طرح دکھ بھرا نغمہ سپواؤں کو سنا رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے مکان سے دور دریا کے کنارے ایک شخص بیٹھا ستار بجا رہا تھا۔ میں کھڑا ہو کر اس کو دیکھنے لگا جب وہ بجاتے بجاتے تھک گیا تو ستار بغل میں دبا کر ایک طرف کو چلا گیا۔ میری نظریں اس وقت تک اس کا پیچھا کرتی رہیں جب تک کہ وہ تاریکیوں میں جا کر گم نہ ہو گیا۔ دوسرے دن وہ آیا۔ لیکن اس وقت جب چاند غروب ہونے کو تھا۔ اور ملاحوں کے گیت بیر کرنے والوں کا ہجوم بالکل ختم ہو گیا تھا۔ وہ اسی طرح بیٹھ کر ستار بجانے لگا۔ اب روز کا معمول تھا کہ دیر کر کے آتا۔ اور گھنٹوں تنہا بیٹھ کر ستار بجایا کرتا۔

لیکن کالی راتوں جلدی آتا اور دیر تک ستار بجاتا رہتا میری ساری دلچسپیاں اس سے وابستہ ہو گئیں تھیں۔ ایک دن میں نے سوچا چلوں اور چل کر ستار پاس سے سنوں۔ میں قریب جا کر بیٹھ گیا۔ اور وہ آنکھیں بند کئے ستار بجاتا رہا گیروے کپڑے بال پریشان گورا چٹا رنگ۔ لیکن ان وحشت ناکیوں کے پیچھے سے ماضی کا حسن جاگ رہا تھا۔

آنکھیں بند تھیں آنسو قطار در قطار بڑے بڑے پپوٹوں سے نکل کر گھنی داڑھی میں جذب ہو رہے تھے جب وہ تھک گیا تو اس نے آنکھیں کھولیں مجھے غصہ کی نگاہ سے دیکھا۔ بغل میں ستار دبا کر چلا گیا۔

پھر جب وہ آیا تو بہت دیر کر کے اور ہمارے گھر سے بہت دور بیٹھا۔ اب کے جو اس نے مجھے اپنے نزدیک پایا تو بڑی بڑی آنکھیں نکال کر کہنے لگا کہ آخر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ کیوں تم نے میرا پیچھا لیا ہے پھر ایکبارگی ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے بھڑکتے ہوئے شعلوں پر بہت سا پانی ڈال دیا ہو بابا آہ بیکو کہنے لگا تم دنیا والے مجھے مار کر ہی چھوڑو گے۔ اس کے یہ دو تین جملے میرے دل میں کانٹے کی طرح کھپ گئے۔ میں نے کہا بابا تم بہت دکھی معلوم ہوتے ہو۔ میں تم سے کچھ نہیں چاہتا میں ان دنیا والوں میں نہیں جو تمہارے درپے ہیں۔ میں تمہارا ستار سننے چلا آتا ہوں ہو سکتا ہے کہ جہاں آج تک دنیا تمہیں دھوکہ دیتے آئی ہے۔ میں تمہارے کسی کام آسکوں پھر سب یکساں نہیں ہوتے۔

اس اسکا غصہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔ میں نے کہا بابا تم وعدہ کرو کہ جب تک یہاں رہو گے مجھے ستار سنایا کرو گے۔ بڑی منتوں کے بعد آخر وہ اسبات پر راضی ہو گیا۔

چاندنی راتوں میں وہ اس وقت آتا جب دنیا میٹھی نیند کے مزے لینے لگی لیکن کالی راتوں میں وہ جلد آجاتا اور گھنٹوں ستار سنایا کرتا۔ اس طرح ایک مدت گذر گئی۔ ایک دن میں اور وہ کشتی میں سوار ہو کر دریا کی تفریح کو نکلے وہ ستار بجا رہا تھا۔ آنکھوں سے آنسو کے تار بندھے ہوئے تھے۔ اس نے دوستی کی ابتدا ہی میں وعدہ کرا لیا تھا کہ میں اس کی بابت کبھی کچھ نہ پوچھوں گا۔ بجاتے بجاتے ایک وقت وہ ستار رکھ کر کراہنے لگا۔ جیسے کوئی انتہائی تکلیف میں ہو۔ اور تھوڑی بعد پھر وہ بجانے لگا جب وہ بجا چکا تو میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا بابا کیا کبھی آپ نے کسی سے محبت کی ہے۔ اس نے آنکھیں بند رکھیں اور جواب دیا ہاں کیا تھا۔ اور گلے کے بٹن کھول دئے۔

میری جرات بڑھی جرات کیا بڑھی دل بیقرار ہو گیا۔ میں نے کہا کچھ ہرج نہ ہو تو بتایئے کہ آپ نے یہ حال کیوں بنا رکھا ہے۔ اس کے آنکھیں کھول دیں۔

تم نے مجھ سے کیا پوچھا۔ میں نے اپنا سوال دہرایا اور جو جواب ملا وہ بھی کیا تم نے خراب سن لو۔

میں یہ تو نہیں کہتا کہ میرا باپ کوئی لکھ پتی تھا۔ مگر وہ اتنی دولت اپنے پیچھے ضرور چھوڑ گیا تھا کہ میں اور میری ماں گزار تے تو ساری عمر آرام سے گذار سکتے۔ لیکن جب کسی کو دولت بے فکری اور جوانی یکجا میسر آجاتی ہیں۔ تو اسے کہیں کا نہیں رکھتیں۔

والد کے انتقال کے بعد میری حالت اس پرندے کی طرح ہو گئی۔ جو مدت تک قید رہ کر آزاد ہوا اور فضا میں اڑتا پھرے مے پیو اور خوش رہو۔ پر کاربند ہو گیا دن رات محفلیں گرم رہنے لگیں جوانی کی سوزشیں ایسی معاذ اللہ ہر نصیحت پر جی چاہتا تھا کہ میں اپنی روش بدلوں۔ لیکن کب تک دن ایسا آیا جب زمانہ نے مجھے بتلایا کہ تو مفلس ترین انسان ہے۔ شمع کے گل ہوتے ہی پروانوں کا ہجوم غائب ہو گیا۔ میری بیداری بعد از خرابی تھی۔ یا یوں کہیئے۔ . . . . .

ایک روز تلاش معاش میں میں سارا دن سرگرداں رہا۔ لیکن کہیں کوئی زندگی کا سہارا نہ مل سکا۔ گھر لوٹا ماں بیمار تھیں اس روز میرے پاس اتنا بھی نہ تھا کہ دوا لا سکوں آخر اسی شب میری ماں تمام دنیاوی بندھنوں سے آزاد ہو گئیں۔ اور میں اس وسیع دنیا میں اکیلا رہ گیا۔ کاش میرا کلیجہ پھٹ جاتا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اس صدمہ سے میرا دل دنیا کی طرف سے بالکل پھر گیا۔ اور میں شہر چھوڑ کر بہت دور جنگل میں جھونپڑی بنا کر سادھوؤں کی سی زندگی بسر کرنے لگا ستار پر ہاتھ رکھ کر اس نے کہا کہ اس تنہائی میں میرا یہی مونس و غمخوار تھا جب مجھے اپنی پچھلی زندگی کی یادستاتی اور غم آکر گھیر لیتے تو میں ستار بجانے لگتا۔ اور اس وقت بجایا کرتا جب تک میری انگلیاں ساتھ دیتیں۔

ایک دن میں اپنی کٹیا کے سامنے بیٹھا ستار بجا رہا تھا تو جب ستار بجا چکا تو میری نظریں دریا کی کھیلتی ہوئی موجوں پر پڑیں۔ کیا دیکھتا ہوں ایک خوبصورت ہاتھ پانی سے نکل آیا ہے۔ اور اس کی انگلیوں میں ایک اشرفی دبی ہے یقین مانو بہت دیر تک ستار بجانا بھول گیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ خواب کی دنیا میرے سامنے ہے۔ نہ یہ جی چاہتا ہے کہ اس پر یقین کریں نہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ اس سے انکار کریں جیسے ایک طلسم میرے سر پر سوار ہو گیا ہو میں اس خواب کی دنیا سے جاگتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اشرفی رکھی ہے۔ اشرفی تو میں نے اٹھالی لیکن ہاتھ کا نظر آنا اور غائب ہونا خوف اور حیرت کا ایک راز بنا رہا۔

میرے دوست تم شاید یقین نہ کرو لیکن میں پھر کہوں گا کہ یہ ہاتھ ایک نہیں دو تین بار میرے سامنے آیا اور مجھے اشرفی دیتا رہا۔

اس بے باکی نتیجہ عجیب و غریب طریقہ سے ظاہر ہوا۔ معلوم ایسا ہوتا تھا جیسے کہ مجھ خاکی اور غیر مادی حسن میں کچھ ایسا ربط ہو گیا ہے جسے محبت اور وصل کے پاک نام سے یاد کریں تو بیجا نہ ہوگا۔ اشرفی میری شان کی زندگی بڑھاتی۔ اور نازنین پیکر میری مادیت کو ایک پر اسرار حیرت میں مبتلا کرتی۔ یہ بھی ایک عجیب عالم تھا۔ نہ خواب نہ بیداری لیکن سب کچھ۔

میرے اس زخم کی تفصیل یہ ہے جب مجھے اور دنیا کو شعور ہو چلا کہ میرے نغموں سے پر اسرار روحانی قوت کو پیکر نورانی بنا کر میرے آغوش میں دیدیا ہے اور میں ایک طلسمی اسیر کی طرح عجیب و غریب زندگی بسر کر رہا ہوں تو یہی شیوہ زندگی اس پیکر نوری کو مجھ سے خفا ہونے اور جدا ہونے کا باعث ہوا۔

ایک دن جب کہ میرے ہاتھ میں مضراب تھی اور میں ستار کے تاروں پر روح کے نغمے لہرا رہا تھا۔ اور اپنے سرمدی گیت سنا رہا تھا جس میں محبت کا اقرار تھا۔

(باقی صفحہ ۳ کالم ۳ کے نیچے)

کپڑے کی نئی اسکیم کا مقصد چور بازاری کا خاتمہ

بمبئی۔ ۲۶ اگست۔ بمبئی کے وزیر رسد مسٹر دنکر راؤ ڈیسائی نے بیان کیا ہے کہ صوبہ میں کپڑے کی تقسیم اور کنٹرول کی جو نئی اسکیم بنائی جا رہی ہے۔ اس کا خاص مقصد یہ ہوگا کہ کپڑے کا چور بازار نہ پنپنے پائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بمبئی نے اسی خیال سے کپڑے کا کوٹا شہروں میں فی کس ۲۴ گز اور باقی صوبہ میں فی کس ۱۸ گز رکھا ہے بمبئی جیسے کپڑا تیار کرنے والے صوبے میں اگر اس سے کم کوٹا کیا جاتا تو اس سے بے اطمینانی پھیل جاتی۔ اور چور بازاری شروع ہو جاتی۔

یہ بیان کرنے کے بعد کہ مرکزی حکومت کے کپڑے کی قیمت اور صوبوں کا کوٹہ مقرر کرتے ہی حکومت اپنی اسکیم کا اعلان کر دے گی۔

مسٹر ڈیسائی نے کہا کہ ،، حکومت اس بات کا خاص خیال رکھے گی کہ موٹے اور اوسط درجے کے کپڑے میں کارخانہ سے باہر کی شرح پر جو منافع لیا جاتا ہے اس کو خاصا کم کیا جائے۔ اور صوبے میں جا بجا قیمتوں میں کوئی فرق نہ ہو۔ بیچ کے منافع کھانے والوں کی تعداد کم سے کم کر دی جائے گی۔ تاکہ چور بازاری کے امکانات کم ہو جائیں۔ کپڑا تیار کرنے والے علاقہ کے لئے صرف ایک تھوک فروش ایجنسی ہوگی۔ اور ایک ایجنسی ہر ہر ضلع کے لئے ہوگی۔ خوردہ فروش دوکانوں کی تعداد میں بھی کمی کی جائے گی۔

فیکٹریوں کا مسودہ قانون منظور

نئی دہلی۔ ۲۸ اگست آج فیکٹریوں کے مسودہ قانون پر غور و خوض کرنے کے بعد ڈومنین پارلیمنٹ نے اس کی دوسری اور تیسری خواندگی منظور کر لی۔

مسودہ قانون پر تقریر کرتے ہوئے وزیر محنت مسٹر جگ جیون رام نے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ ہندوستان کی مزدور تحریک سے غیر مزدور طبقہ کی قیادت کو ختم کر دیں گے۔ وزیر محنت نے مباحثہ کے دوران میں کانگریس کمیٹی کے کام پر جو نکتہ چینی کی گئی تھی اس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ میں مزدوروں کو ان کے پیروں پر کھڑا کرنا چاہتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ وہ باہری لیڈروں کے ہمیشہ محتاج رہیں۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ان کی قیادت کو ختم کر کے دم لوں گا۔

برطانیہ کی ٹریڈ یونین تحریک کا لیڈر یا کسی کارخانہ میں کام کرتا ہے یا اس میں کام کر چکا ہے۔ لیکن اس ملک کے مزدور یہ دعویٰ کس طرح کر سکتے ہیں کہ وہ مزدور طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسٹر جگ جیون رام نے کہا ہمارے ملک کی ٹریڈ یونین تحریک مثال کے طور پر برطانیہ کی ٹریڈ یونین کی تحریک سے بالکل مختلف ہے۔

جرمنی کی دوسری جمہوریہ کا قیام

فرنیک فرٹ۔ ۳۰ اگست۔ ہٹلر کے اعلان جنگ کے نویں سال بعد جس نے جرمنی کی حکومت کو تباہ کر دیا تھا بدھ کو جرمنی کی دوسری جمہوریہ پھر جنم لیگی۔ اور اسی دن دریائے رائن کنارے بان میں اسمبلی قائم کی جائے گی۔ جو جمہوریہ کی بنیاد قائم ہوگی۔

پہلی جمہوریہ کی تخلیق مشہور جرمن مصنفیں گوئٹے اور شیلر کے جائے پیدائش ویمر میں ہوئی تھی۔ اور دوسری جمہوریہ لوڈوگ دان بیتھوون کی جائے پیدائش بن بنائی جا رہی ہے۔ پہلی جمہوریہ کی طرح موجودہ حکومت بھی تباہ شدہ اور شکست خوردہ ماحول میں ایک خاموش شہر میں بنائی جا رہی ہے۔ اور اسکو بجائے کسی فوجی اقتدار والے شہر سے مربوط کرنے کے جرمن ادب سے متعلق کیا جا رہا ہے۔

حیدرآبادی ایجنٹ جنرل کی واپسی

نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل مسٹر ایس ایم اے رضوی اور نواب زین یار جنگ آج حیدرآباد سے دہلی واپس آ گئے۔

مسٹر رضوی نے بتایا کہ وہ معمولی صلاح و مشورہ کے لئے طلب کئے گئے تھے۔

پبلک سروس کمیشن کا تحقیقاتی ادارہ

الہ آباد۔ ۲۸ اگست یو پی کے پبلک سروس کمیشن کی جانب سے انتظامی حالات کی تحقیقات کے لئے ایک ادارہ کھولا جا رہا ہے۔ جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہوگا۔

یہ ادارہ انتظامی معاملات کی تحقیقات کارکردگی اور کفایت شعاری کے نقطہ نظر سے کرے گا۔ یہ ادارہ انتظام کے سیاسی پہلو سے کوئی تعلق نہیں رکھے گا۔ اور جن معاملات کے متعلق حکومت فیصلہ کرے گی۔ ان کو اچھی طرح سے کم وقت اور کم خرچ میں انجام دینے کی طرف توجہ کرے گا۔

چونکہ اس ادارہ کا تعلق پبلک سروس کمیشن سے ہوگا اس لئے اس کا اصلی کام انتظامی مسائل سے متعلق ہوگا۔

اس سلسلہ میں لکھنؤ یونیورسٹی شعبہ سیاسیات کے ریڈر مسٹر ڈی کے سین ایم اے (آکسفورڈ) کا تقرر اس ادارہ کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے کیا جا رہا ہے۔

اس ادارہ کی ایک مشاورتی کمیٹی ہوگی۔ جن میں پبلک سروس کمیشن کے ممبروں کے علاوہ حسب ذیل لوگ ہوں گے۔

اچاریہ نریندر دیو۔ ڈاکٹر رام پرشاد ترپاٹھی۔ پروفیسر ایم کے سدھانت۔ مسٹر ایم جلاتی ماؤ مسٹر ٹی سوامی ناتھن۔ مسٹر ایس این جھا۔ مسٹر بھگوان سہائے۔ مسٹر ٹی بی بھلا۔ اور لفٹنٹ کرنل موہن لال

اس مشاورتی کمیٹی کا پہلا جلسہ ستمبر کی ۱۵ تاریخ تک ہوگا جس میں پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین مسٹر ڈی بی ناتھ سریواستو تفصیل کے ساتھ اس ادارہ کا مقاصد اور دوسری باتوں پر روشنی ڈالیں گے۔

جرمنی سے مشینیں بہ آسانی مل سکتی ہیں

نئی دہلی۔ ۲۹ اگست۔ ہندوستان کے تجارتی وفد نے جرمنی کے امریکی اور برطانی منطقوں کے ارباب حل و عقد سے گفت و شنید کرنے کے بعد جو رپورٹ تیار کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ حالانکہ جنگ سے پہلے جرمنی کی جو صنعتی صلاحیت تھی اب بھی اس کا صرف ایک قلیل حصہ باقی ہے لیکن وہاں کے کارخانوں میں جو آرڈر بک کئے گئے ہیں۔ ان کی اتنی بھرمار نہیں ہے جتنی دوسرے ملکوں میں ہے۔ اور اگر آرڈر فوراً ہی دے دئے گئے تو ہندوستان کو جن اشیاء اور صنعتی ذخائر کی شدید ضرورت ہے وہ دوسرے ملکوں کی نسبت جرمنی سے زیادہ آسانی کے ساتھ حاصل ہو سکتے ہیں۔

حیدرآباد کیلئے منی آرڈر بند

لندن۔ ۳۰ اگست۔ کل ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ برطانی ڈاک خانوں نے منی آرڈر اور محکمہ ڈاک سے بھیجی جانے والی تمام رقوم حیدرآباد بھیجنا بند کر دیا ہے۔

سول سروس کے رکن برخاست

لکھنؤ۔ ۲۹ اگست۔ حکومت یو پی نے سول سروس کے رکن مسٹر عشرت حسین کو یکم ستمبر سے برخاست کر دیا ہے۔

سرکاری احکام کی رو سے اردو میں تعلیم پانے کا حق

لکھنؤ ۳۰ اگست مسٹر سید اعزاز رسول ایم ایل اے جنرل سکریٹری صوبہ مسلم لیگ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ گذشتہ ماہ مئی میں جب اسکول کے لئے نیا نصاب تعلیم شائع ہوا تو یہ محسوس ہوا کہ اس کی رو سے پہلے درجہ سے آٹھویں تک اردو کی تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔ مسٹر ظہیر الحسین لاری نے اس کے متعلق ایک بیان دیا۔ اور اس کے متعلق خط و کتابت کی نیز ہندوستانی پارلیمنٹ میں سوالات کے نوٹس دے۔ ان کارروائیوں کا نتیجہ یہ جو کچھ نکلا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔ پی نے اپنے خط میں ۳ اگست کو مسٹر لاری کو لکھا کہ جہاں کہیں بھی مطالبہ ہو ہندی کے بجائے اردو بطور زبان پڑہائی جائیگی اور دیگر مضامین بھی اردو کے ذریعہ پڑہائے جائیں گے۔ اور حکومت کے حکم مورخہ ۱۵ جولائی کا یہی مقصد ہے۔ بیسک اسکولوں میں درجہ ایک تا ۵ کا نصاب تعلیم اب گورنمنٹ کے اس حکم کے تحت سمجھنا چاہئیے۔ جو طالب علم درجہ پنجم تک ہندی کے ذریعہ تعلیم حاصل نہیں کرتا اس کو درجہ پنجم کے خاتمہ پر ایک ذیلی مگر ابتدائی نوعیت کا امتحان ہندی میں پاس کرنا ہوگا۔ اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ جونیر ہائی اسکولوں میں ابتدا تا آخر اردو بطور اختیاری مضمون پڑہائی جائے تاکہ جو لڑکے پانچویں درجہ کے بعد بھی اردو پڑہنا چاہتے ہوں ان کو اس کا موقع حاصل رہے۔ نویں اور بارہویں جماعت میں اردو بطور اختیاری مضمون لیا جاسکتا ہے۔ اور ہائی اسکول کے طلبا ۱۹۵۰ء میں امتحان دیں گے۔ ان کو اختیار ہوگا کہ پرچوں کے جوابات ہندی یا اردو میں دیں۔

بیان میں آگے کہا گیا ہے کہ حکومت نے ایک تجویز منظور کی ہے۔ جو مرکزی سرکاری گزٹ مورخہ ۱۴ اگست میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کا نچوڑ یہ ہے کہ یہ اصول ابتدائی مراحل میں بچہ کی تعلیم اس کی مادری زبان کے ذریعہ دی جائے حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ اس کے نزدیک ملک کے بہترین مفاد میں مذکورہ بالا پالیسی تمام صوبائی اور ریاستی حکومتوں کو اختیار کرنا چاہئیے۔

یہ مسئلہ کہ درجہ پنجم کے آخر میں اردو داں طلبا ہندی میں ایک ابتدائی قسم کا امتحان پاس کریں۔ نظر ثانی کا محتاج ہے۔

مسٹر لاری نے تجویز کیا ہے کہ یہ شرط اڑا دی جائے اور ہندی بطور لازمی صرف درجہ ششم سے پڑہائی جائے مرکزی حکومت کے وزیر تعلیم نے اس کے جواز کا اعتراف کیا ہے گر صوبائی حکومت کی جانب سے کوئی آخری جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

بیان میں بتایا گیا ہے کہ اصول تو مان لیا گیا ہے لیکن اہم سوال اس پر عمل درآمد کا ہے۔ اس کا دارو مدار اردو داں طبقہ پر ہے۔ جہاں کہیں اس کے خلاف کیا جا رہا ہو یا جس اسکول میں بھی اردو اور اردو کے ذریعہ پڑہائی کا انتظام نہ ہو سرپرستوں کو چاہئیے کہ وہ ہیڈ ماسٹر سے تحریری مطالبہ کریں۔ اور وزیر تعلیم کو مطلع کریں۔ بیان میں ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ کے ممبران سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ دیکھیں کہ ان کے ماتحت مدارس میں وزیر اعظم کی تحریر کے مطابق عمل کیا جاتا ہے اور کوئی ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ توجہ نہ دے تو اس کو وزیر اعظم اور وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کے علم میں لائیں۔ اور مسٹر لاری کو ہلٹن روڈ الہ آباد کے پتہ پر مطلع کریں۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ اردو سے دلچسپی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اردو داں طبقہ ہندی سے بے نیازی برتے۔ اس کا جاننا اور پڑھنا ہمارا شہری فرض ہے۔ اس کے پروان چڑہانے میں سب نے حصہ لیا ہے۔ بچوں کو چھٹے درجہ سے اس کی تعلیم پوری دلچسپی سے حاصل کرنی چاہئیے۔ چھٹے درجہ میں ایک طالب علم انگریزی یا اردو لے سکتا ہے۔ جو طلبا آئندہ سائنس پڑہنا چاہتے ہیں۔ وہ انگریزی لیں۔ اور اردو بطور زائد اختیاری مضمون پڑھیں۔ بقیہ طلبا کو بجائے انگریزی اردو پڑہنا چاہئیے۔ کیوں کہ ان کے لئے انگریزی آئندہ کار آمد ثابت نہ ہوگی۔

یو۔ پی زراعتی بورڈ

لکھنؤ۔ ۳۰ اگست الہ آباد یونیورسٹی کے شعبہ نباتات کے لیکچرر ڈاکٹر ایس رنجن کو یو پی کے زراعتی بورڈ کا چیرمین مقرر کیا گیا ہے۔ بورڈ کا جلسہ کونسل ہال میں وزیر زراعت کی صدارت میں ہوا۔

ترکی پاکستان کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے

نیویارک۔ ۳۰ اگست مشہور اخبار نیویارک ٹائمز میں سری نگر کی ایک اطلاع شائع کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سری نگر میں ہندوستان کے فوجی حلقوں کو یہ یقین ہے کہ ترکی پاکستان کو امریکی اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ اس اطلاع کے مطابق ہندوستانی فوج کا محکمہ سراغرسانی اس بات پر حیران ہے کہ دشمن کہاں سے اتنا گولہ بارود حاصل کر رہا ہے جس کو وہ کشمیر کے محاذوں پر اتنی آزادی بلکہ افراط سے خرچ رہا ہے۔

ہندوستانی افسر یہ بات زور دے کر کہتے ہیں کہ دشمن نے کشمیر کی جنگ میں ہلکے اور درمیانے درجے کے توپ خانے کے جتنے گولے استعمال کئے ہیں وہ اس کے کل سے بھی زیادہ ہوتے ہیں جو فوجی ذخیروں کی تقسیم کے وقت پاکستان کے حصہ میں آئے تھے۔

ایک ہندوستانی افسر کے بیان کے مطابق یہ عام ہے کہ جب ہندوستان اور پاکستان کے توپ خانوں کی جنگ ہوتی ہے۔ تو پاکستان کی جانب سے ہندوستان کے ہر گولہ کے جواب میں دس گولے پھینکے جاتے ہیں۔

میونسپلٹی کے ۲۷ ملازم برطرف

لکھنؤ ۳۰ اگست لکھنؤ میونسپل بورڈ کے عملہ سے ایسے لوگوں کو نکالا جا رہا ہے جو ہندی نہیں جانتے۔ ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ اگست کو ہندی امتحان لئے گئے جن میں عملہ کے دو سو آدمیوں نے امتحان دیا۔ ان میں سے جو ۲۷ آدمی فیل ہوئے ان کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ ہندی سیکھنے کے لئے تین مہینہ کی جو مہلت دی گئی تھی اس میں چیرمین نے بورڈ کی قرارداد کے بموجب چھ ماہ کر دی تھی۔ وہ ۳۱ جولائی کو ختم ہو گئی تھی۔

بڑودہ میں کامل ذمہ دار حکومت کا قیام

بڑودہ۔ ۲۹ اگست۔ مہاراجہ بڑودہ نے ایک اعلان کے ذریعہ جو گزٹ کے ایک غیر معمولی شمارہ میں شائع ہوا ہے ریاست میں کامل ذمہ دار حکومت کے قیام کا حکم دے دیا ہے۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نیا آئین بنانے کے لئے جو دستور ساز اسمبلی منتخب ہو کر آئے گی۔ اسے ریاست کے لئے اپنے حسب منشاء ہر معاملہ میں مناسب اور ضروری قانون بنانے کا حق ہوگا۔

جب تک نیا آئین نافذ نہ ہوگا۔ اس وقت تک ایک انتظامی کونسل کام کرے گی جو ایک دیوان اور دوسرے اراکین پر مشتمل ہوگی جن کا تقرر مہاراجہ دیوان کے مشورہ سے کرے گا۔ ریاست کا تمام نظم و نسق اس انتظامی کونسل کے ہاتھ میں ہوگا۔ حکومت بڑودہ ایکٹ میں اس لحاظ سے مناسب ترمیم و تنسیخ کر دے گی۔

اعلان میں ایک کونسل آف اسٹیٹ کے قیام کا بھی ذکر ہے جو ہز ہائینس مہارانی شانتا دیوی۔ دیوان اور وزیر عدل پر مشتمل ہوگی۔ مہاراجہ کی عدم موجودگی میں ان کے تمام فرائض اور اختیارات پر اس کا تصرف ہوگا۔

مسٹر چرچل ہندوستان کے دورہ پر

لندن۔ ۳۱ اگست مسٹر ونسٹن چرچل کے عملہ نے کہا کہ ان کو اس بات کا کوئی علم نہیں کہ مسٹر چرچل تمام دنیا کا دورہ کرنے والے ہیں جس میں ہندوستان بھی شامل ہوگا۔

یہ اظہار رائے ایک اخباری رپورٹ پر تھا جس میں کہا گیا تھا کہ مسٹر چرچل یہ دورہ موسم بہار میں کریں گے۔ اور وہ ہندوستان کے دورہ کے زمانہ میں تاج محل کی تصویر بھی بنائیں گے۔

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام ... پرنٹر خواجہ عبدالوحید انتظامی پریس کانپور

ESTD 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے — جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

جلد ۴۷ نمبر ۳۷ | کانپور شنبہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء مطابق ۶ ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ

VOL. 47 NO. 37 | Cawnpore. Saturday 11th SEPTEMBER 1948

ادبیات

آئینۂ مستقبل

(از جوان سندیلوی)

ہمعصر نقاش کلکتہ کے شکریہ کے ساتھ یہ نظم ہدیہ ناظرین ہے۔ ۔ ایڈیٹر

سیاست کی کہانی پھر چھڑی ہے بادہ خواروں میں — للک پھر جنگ کی پیدا ہوئی غفلت شعاروں میں
نظر آئینگی پھر لاشوں پہ لاشیں کوہساروں میں — خدا کا خوف اب باقی نہیں ہے میگساروں میں

ستم گاری کا پھر قایم نیا عنوان ہوتا ہے
سُنا پھر جنگ عالمگیر کا سامان ہوتا ہے

نفاق باہمی نے اس طرح الٹا ہے میخانہ — جنوں کی دھن میں ساقی تک نظر آتا ہے دیوانہ
سیاسی کجروی کا یوں بیاں ہوتا ہے افسانہ — کہاں میکش صراحی سے الجھ پڑتا ہے پیمانہ

دم تقریر کچھ اس طرح کے پہلو نکلتے ہیں
سلاطینِ زمن اپنی جگہ تیور بدلتے ہیں

سنبھل ساقی کہ پھر رندوں میں جھگڑا ہونیوالا ہے — جنونِ خودسری کا سب کو سودا ہونیوالا ہے
سر میخانہ بھی خونیں تماشا ہونے والا ہے — خدا معلوم تھوڑی دیر میں کیا ہونے والا ہے

نہ روکا تو نے تو دریا بہیگا خونِ حسرت کا
عداوت خاتمہ کر دے گی آپس کی محبت کا

اثر خونیں جنوں کا ہو چکا پھر بادہ خواروں پر — ترانے پھر الاپے جائیں گے دامن کے تاروں پر
خزاں منڈلا رہی ہے پھر جہاں کے لالہ زاروں پر — تباہی کی حکومت ہونیوالی ہے بہاروں پر

ذرا سی بات پر آپس میں چل جانے کا خطرہ ہے
میانِ میکدہ دنیا بدل جانے کا خطرہ ہے

یہی کج بحثیوں کا اب مآل کار ہوتا ہے — گلے کٹوا کے آپسمیں اجل کی نیند سونا ہے
خود اپنے ہاتھ سے منجدھار میں کشتی ڈبونا ہے — اگر رونا ہے ہم کو تو اسی غفلت کا رونا ہے

بدل کر بھیس سیلاب فنا کا رات آئے گی
لہو عالم میں برساتی ہوئی برسات آئے گی

خزاں کو امتحان لینا ہے پھر رنگیں بہاروں کا — یہی مطلب ہے در پردہ سیاست کے اشاروں کا
خدا حافظ پھلے پھولے چمن اور لالہ زاروں کا — تماشا دیکھنا ہوگا ابھی جنگی شراروں کا

ستم کی کوندتی بجلی گرے گی یوں زمانے پر
گمان آتشکدہ کا ہوگا پانی کے خزانے پر

غضب ہے آئینہ میں اور سیاست بے حجاب آئے — قیامت ہے کہ ظالم لیکے ظالم کا جواب آئے
یہ عالم ہو تو پھر کسطرح ان آنکھوں میں خواب آئے — ستم ہے سامنے قاتل کے قاتل بے نقاب آئے

چلے گی چوٹ آپسمیں تو کس کو کون روکے گا
اسی کی شامت آجائیگی جو دونوں کو ٹوکے گا

اجل بھی بیکسوں پر ظلم ڈھا کر مسکرائے گی — جہاں کے ذرہ ذرہ سے صدا ماتم کی آئے گی
ہماری بیکسی پر بیکسی آنسو بہائے گی — فضائے امن کی کشتی الٹ کر ڈوب جائیگی

کرے گا ناخدائی کون طوفانی سمندر میں
ہزاروں کشتیاں ڈوبینگی آب تیغ و خنجر میں

سیاست قومیت سے بدلی ایسا انقلاب آیا — اسی کافر حسینہ پر دل خانہ خراب آیا
زمانے کی اجل بنکر ستمگر پر شباب آیا — اُدھر پیغام آزادی اِدھر آنکھوں میں خواب آیا

زمانہ کو ملا کھولا ہوا تلوار کا پانی!
سیاست لے گئی خود امن کے گلزار کا پانی

پسند آئی ہزاروں سرخیوں میں موت کی سرخی — گراں مایہ رواداری اٹھا کر طاق پر رکھدی
گلے ملنے کے بدلے جنگ کرنے پر کمر کس لی — ڈبو دی الغرض منجدھار میں کشتی شرافت کی

محبت آجکل دنیا میں عنقا ہوتی جاتی ہے
عداوت قطرۂ شبنم سے دریا ہوتی جاتی ہے

نفاقِ باہمی مٹ جائے ساحل ہاتھ آجائے — تمنا جس کی رکھتے ہیں وہ منزل ہاتھ آجائے
ابھی کھویا ہوا سرمایۂ دل ہاتھ آجائے — ہماری کوشش پیہم کا حاصل ہاتھ آجائے

گئے سونے کے دن اب خواب سے بیدار ہو جاؤ
جواں آپس میں ملنے کے لئے تیار ہو جاؤ

دنیائے اسلام

فلسطین میں جنگ کی آگ پھر بھڑک اٹھی

یروشلم ۔ ۸ ستمبر آج یروشلم کی پرسکون صبح کی فضا میں گولیوں کی آواز اور توپوں کی گرج گونج اٹھی یہودیوں اور عربوں نے ایک دوسرے پر آتشیں اسلحہ کے ذریعہ آگ برسائی۔ عارضی صلح کے بعد اب تک اس مقدس شہر میں ایسی زبردست گولہ باری نہ ہوئی تھی۔ عمان سے عرب لشکر کی جانب سے ایک اعلانیہ جاری ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ یہودیوں نے کوہ ابالوتر بیت جافہ اور سربحر کے ضلعوں میں عرب مورچوں پر گولہ باری کر کے عارضی صلح کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہودیوں کی اس گولہ باری میں عرب لشکر کا ایک سپاہی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ عربوں کی غیر منظم فوج کے دو آدمی بھی زخمی ہوئے۔ اسرائیلی اعلانیہ میں عارضی صلح کی خلاف ورزی کا الزام عربوں کے سر تھوپا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہودیوں نے اس وقت عرب مورچوں پر گولہ باری کی جب عرب لشکر کی طرف سے بم باری کرکے پہل کی گئی۔ یہودی اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ عرب یروشلم کے جنوبی حصہ میں وسیع پیمانہ پر جارحانہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

فلسطین کے پناہ گزین کے متعلق عزام پاشا کا اعلان

قاہرہ ۸ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے فلسطین کے ثالث کاؤنٹ برناڈٹ اور عزام پاشا میں فلسطین کے پناہ گزینوں کے متعلق گفت و شنید کے بعد عام سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ عزام پاشا نے اسکا اعلان عرب سیاسی کمیٹی کے دوسرے اجلاس سے قبل کیا ہے۔

اجمالی نرقی وقی عزم مستقل برہے

زبان پر بھی ہی ہر جز حیلیں ۶

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۷

سکندرآباد میں ہندوستانی فوج رکھنے کا مطالبہ

عام خواہش اور جذبات کے عین مطابق وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ۷ ستمبر کو مسئلہ حیدرآباد پر پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ گورنر جنرل راجگوپال آچاری نے حال ہی میں نظام کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سکندرآباد میں ہندوستانی فوجوں کو حسب سابق مقیم رہنے دیا جائے لیکن نظام نے اس کا یہ جواب دیا کہ چونکہ حیدرآباد کے حالات اعتدال پر ہیں۔ اس لئے کسی فوج کے قیام کی ضرورت نہیں۔

وزیراعظم نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ نظام کا یہ جواب اس حقیقت کے بالکل خلاف ہے جو سب پر روشن ہو چکی ہے۔ اب ہم نے نظام سے آخری بار اور کہہ دیا ہے کہ رضاکاروں کی جماعت فوراً غیر قانونی قرار دی جائے۔ اور گورنر جنرل کی تجویز کے مطابق ہماری فوجوں کو سکندرآباد واپس آنے کی اجازت دی جائے۔ ان فوجوں کی تعداد اس قدر ہوگی جتنی کہ ہم ریاست حیدرآباد میں ضبط و نظم اور امن و امان کے قیام کے لئے ضروری سمجھیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اب حیدرآباد کا داخلی تحفظ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ پہلے کی طرح ہماری فوجیں سکندرآباد میں تعینات نہ ہوں۔ حکومت ہند نے اپنی فوجوں کو اس سال کے شروع ہی میں سکندرآباد سے واپس بلایا تھا۔ جب جواہر لال نہرو نے کھڑے ہو کر کہا کہ اب وہ مسئلہ حیدرآباد پر ایک بیان دیں گے۔ یہ سن کر پارلیمنٹ کا سارا ایوان تالیوں سے گونج اٹھا۔

وزیراعظم نے اپنے بیان میں کہا کہ حکومت ہند تقریباً ایک سال سے حیدرآباد سے سمجھوتہ کی پرخلوص کوشش کر رہی ہے۔ انہیں کوششوں کے نتیجہ میں ایک سال کے لئے حیدرآباد سے عارضی سمجھوتہ ہوا ہے ہمیں امید تھی کہ اس کے بعد کوئی مستقل سمجھوتہ بھی ہو جائیگا لیکن اس قطعی اور مستقل سمجھوتہ کی بنیاد پر صرف یہی ہو سکتی ہے کہ حیدرآباد میں ایک ذمہ دار حکومت قایم ہو۔ اور ہندوستانی یونین سے اس کا الحاق کر دیا جائے۔ اس الحاق کے معنی یہ ہیں کہ دوسری خود مختار وحدتوں کی طرح حیدرآباد بھی ہندوستانی یونین کی ایک خود مختار وحدت بن جائے گا۔ اور اسے بھی وہ تمام اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گے جو دوسری خود مختار وحدتوں کو حاصل ہے۔ ہم تو حیدرآباد سے صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ ہندوستانی یونین کی باوقار برادری میں وہ بھی شامل ہو جائے۔ ہندوستان کی ریاستوں اور صوبوں میں عوامی ذمہ دار حکومت کا قیام ہمارا شروع سے مقصد رہا اور خوشی کی بات ہے کہ ہم اپنے اس مقصد کو حیدرآباد کے سوا تقریباً ہر جگہ پورا کر چکے ہیں۔ اس نئے دور میں یہ بات ناممکن نہیں ہے کہ ہندوستان کی کسی وسطی ریاست کے عوام ذمہ دار حکومت کی تشکیل کے حق سے محروم رکھے جائیں۔

ریاست حیدرآباد، چاروں طرف سے ہندوستانی علاقوں سے گھری ہوئی ہے۔ تاریخی اور ثقافتی اعتبار سے تو وہ ہندوستان کا جزو بن ہی چکی ہے جغرافیائی اور معاشی اعتبار سے بھی ہندوستان کے ساتھ اس کی وابستگی مسلّم ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

الحاق کے علاوہ اگر حکومت حیدرآباد نے ہندوستان سے کسی دوسری طرح سے کوئی تعلق قایم کیا تو پھر یہ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھیں گی۔ اور آپس میں تنازعہ کا ہر وقت اندیشہ باقی رہے گا۔ آزادی صرف اعلان آزادی سے تسلیم نہیں کر لی جاتی۔ بلکہ اس سلسلہ میں دوسرے آزاد ممالک سے بھی تعلقات قایم کرنا پڑتے ہیں۔ اور ان ممالک سے اپنی آزادی تسلیم کرانا پڑتی ہے حکومت ہند ہرگز اس بات پر راضی نہیں کہ حیدرآباد دوسرے ممالک سے آزاد تعلقات قایم کر کے ہندوستان کا تحفظ خطرہ میں ڈالے تاریخی حیثیت سے بھی حیدرآباد کبھی آزاد نہیں رہا۔ اور موجودہ حالات میں اس کی آزادی ناممکن ہو گئی ہے۔

لیکن اس کے باوجود ہم اپنے اس قول پر بھی قایم ہیں۔ کہ حیدرآباد کے مستقبل کو اس کے عوام کی آزادانہ رائے کے مطابق طے کیا جائے۔

سمجھوتہ کے لئے ہماری پیہم کوششیں آخر بدقسمتی سے ناکامی پر ختم ہو گئی۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ دراصل حیدرآباد میں کچھ ایسے تخریبی عناصر موجود ہیں۔ جو ہندوستان سے کسی حالت میں بھی سمجھوتہ نہیں ہونے دینا چاہتے ہیں۔ یہ عناصر وہاں کی حکومت پر چھا گئے ہیں۔

حیدرآباد کو ہر طرح جنگ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے حکومت کے تمام ذرائع کام میں لائے جا رہے ہیں۔ ریاستی فوج بڑھا دی گئی ہے۔ اور بے ضابطہ فوج کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ باہر سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی ناجائز طور پر برابر حاصل کیا جا رہا ہے۔ بغرض یہ تمام سرگرمیاں جن میں بعض ممتاز غیر ملکی اشخاص بھی حصہ لے رہے ہیں جاری ہیں۔ ہندوستان کے سوا دنیا کا کوئی ملک اپنے قلب میں ان جنگی طیاریوں کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا لیکن حکومت ہند نے بڑے ضبط و صبر سے کام لیکر محض اس امید پر گفت و شنید جاری رکھی کہ شاید سمجھوتہ کی کوئی راہ نکل آئے۔

حکومت ہند نے حیدرآباد کے خلاف اب تک صرف یہ کارروائی کی ہے کہ حتی الامکان ریاست میں جنگ کی درآمد روک دی ہے۔

حیدرآباد میں نجی فوجیں بڑھتی ہی جا رہی ہیں جن میں رضاکار سب سے پیش پیش ہو رہے ہیں۔ یہ فوجیں ہندوستانی سرحد پر اپنی جارحانہ سرگرمیاں جاری رکھے ہیں۔

رضاکاروں کے مخالفوں کے ساتھ خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم جس تشدد اور دہشت انگیزی سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس سے ہندوستانی سرحد کے علاقوں کے لئے سخت خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ اور وہاں اس کے مضر اثرات پڑ رہے ہیں۔ حیدرآبادی فوجوں اور رضاکاروں کی جنگی سرگرمیوں کی چند مثالیں پیش کرتے ہوئے وزیراعظم نے بتایا کہ رسل و رسائل کو مسدود کر دیئے۔ گاڑیاں روک لیں۔ اور سرحدی علاقوں کے باشندوں پر ظلم و تشدد کے واقعات ان فوجوں کا مشغلہ بن گئے ہیں۔ اور لوٹ مار آتش زنی اور اغوا رضاکاروں کا کھیل ہو گیا ہے۔

کل ہی جو خبریں ملی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی سرحد پر حیدرآبادی فوجوں اور رضاکاروں نے بکتر بند موٹروں سے ہندوستانی فوج سے مقابلہ کیا لیکن آخر انہیں پسپا کر دیا گیا۔ اس جنگ میں ایک بکتر بند موٹر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور ایک افسر اور ۸ فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جب سے یہ سرگرمیاں شروع ہوئی ہیں۔ اس وقت سے ریاست کے ستر گاؤں پر حملے کئے جا چکے ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سو چھاپے ہماری سرحد کے اندر ہو چکے ہیں۔ ان حملہ آوروں کے ہاتھوں سیکڑوں اشخاص زخمی اور ہلاک ہو چکے ہیں۔ عورتیں بے عزت اور اغوا کی جا چکی ہیں۔ بارہ ٹرینوں پر حملے کئے جا چکے ہیں اور ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ کا سامان لوٹا جا چکا ہے۔ اور ہزاروں اشخاص ریاست سے بھاگ کر ہندوستانی علاقوں میں پناہ لے چکے ہیں۔

نا قابل برداشت۔

قطع نظر اس کے کہ حیدرآبادی رعایا کا جان و مال غیر محفوظ ہو رہا ہے حیدرآبادی فوج اور رضاکاروں کی یہ سرگرمیاں جاری رہیں۔

آپ خود غور کیجئے کہ ان حالات میں ہندوستان کی سابق حکومت کیا اقدام کرتی۔ ہم پہلے تو بہت امید افزا تھے۔ کہ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ لیکن اب اس کی امید بالکل ختم ہو چکی ہے۔ اور صرف سرحدی مقامات کا امن خطرہ میں نہیں پڑا ہے بلکہ سارے ہندوستان میں نقص امن کا سخت اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

حیدرآباد کے مسئلہ میں ہم نے اپنے صبر و ضبط سے کام لیا کہ خود ہم پر اعتراضات ہونے لگے لیکن ہم نے ہمیشہ یہی کوشش رکھی کہ اصول کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اور جہاں تک ہو سکے کوئی نزاع پیدا نہ ہونے دیں۔ بلکہ ہر موقع پر پرامن ذرائع اور طریقے اختیار کریں۔ اس لئے کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ بدیسی سامراج سے نجات کے بعد ہم نے جو عہد کئے ہیں۔ اور جو قومی معیار قایم کئے ہیں۔ ان کی خلاف ورزی کریں لیکن ہم حقائق سے چشم پوشی نہیں کر سکتے۔ ہمیں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہیں۔ اور سب سے پہلے حیدرآباد میں جان مال، عزت آبرو کا تحفظ کر کے اسے موجودہ دہشت انگیزی سے بچانا ہے۔ اس کے بعد دوسرے مسائل پر بھی توجہ دی جائے گی۔

حیدرآبادی حکومت کہہ چکی ہے کہ وہ نہ تو اس دہشت انگیزی کو خاتمہ کرنا چاہتی ہے۔ اور نہ اسے کچلنے کی طاقت ہی رکھتی ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے مسئلے کو فرقہ وارانہ مسئلہ بنا کر جذبات سے کھیلا جا رہا ہے لیکن یہ ہمارا شیوہ نہیں۔ میں ہر مذہب و ملت کے افراد سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ کو فرقہ داری نقطۂ نظر سے نہیں بلکہ حقیقی اور بنیادی نقطۂ نظر سے دیکھیں۔

ہم ہر مذہب و ملت کے افراد کے تحفظ کے لئے سکندرآباد میں اپنی فوجیں بھیج دینا چاہتے ہیں۔ اور اس مسئلہ پر زیادہ زور دینا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرحدی حادثوں کے سلسلہ میں پولیس کی جو کارروائیاں کی جائیں گی وہ صاف اور واضح صورت میں ہوں گی۔

حیدرآباد سے عوام کا تخلیہ بھی برابر جاری ہے۔ اور اب تک سیکڑوں اشخاص سی پی پہونچ چکے ہیں۔ گذشتہ چند ماہ کے اندر کئی ہزار اشخاص حیدرآباد سے ہندوستان منتقل ہو چکے ہیں لیکن میں ان تخلیہ کنندوں کو مشورہ دوں گا کہ وہ حیدرآباد یا ہندوستان کے کسی سرحدی مقام سے منتقل نہ ہوں۔ میں ملک کے عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ موجودہ سخت حالات میں ہراساں اور کمزور نہ پڑیں۔ بلکہ ہمت استقلال سے کام لیں۔

اس سلسلہ میں میں اپنی حکومت کی طرف سے بھی ملک کے عوام کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہر صورت حال میں نہ صرف ضبط و نظم اور دلجمعی سے کام کریں گے۔ بلکہ ان بنیادی اصول اور سچی کو بھی یاد رکھیں گے جس کی مہاتما گاندھی ہمیں تعلیم دے گئے ہیں۔

ہم جائے۔ اور گاندھی میموریل فنڈ اور سیلاب کے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے پانچ پانچ سو روپیہ کی امداد دینا طے کیا گیا۔

ملیریا کی احتیاط

کانپور میونسپل بورڈ نے ملیریا کے روکنے کے لئے کافی احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں۔ ۶ ہزار آدمیوں کو ٹیکہ لگایا گیا۔ دریا کے کناروں۔ بنگلوں پاور ہاؤس اور سیوریج پمپ اسٹیشن کی صفائی کی گئی۔ اور سیلاب کے مصیبت زدہ لوگوں کو دوائیں تقسیم کی گئیں۔

اناؤ میں سیلاب کی تباہی

مسٹر جے او۔ ان شوکل ڈپٹی کمشنر اناؤ نے بتلایا ہے کہ اناؤ کے ضلع میں گنگا کے سیلاب سے ۹۰۳ مواضعات کے ڈیڑھ لاکھ آدمیوں کو مالی نقصانات ہوئے ہیں۔ ۲۲ ہزار مکانات گر گئے ہیں۔ تمام فصل ضائع ہو گئی ہے۔

کالجوں کی فیس کا مسئلہ

یوپی اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ لکھنؤ میں ۱۸، ۱۹ ستمبر کو ایک جلسہ کر کے پچاس فیصدی فیس کم کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔

قیدیوں کی امدادی کمیٹی

ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پرزنرز ایڈ سوسائٹی (قیدیوں کی امدادی کمیٹی) کی ایک میٹنگ سری سید ہادی حسن اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوئی جس میں یہ طے ہوا کہ ہر ہفتہ جیل میں قیدیوں کو اخلاقی اور مذہبی مضامین پر لکچر دیا جایا کرے۔ اور تقریر کرانے کے لئے شہر کے معززین کو مدعو

جمنا کا سیلابی حملہ

گنگا کا پانی رفتہ رفتہ گھٹ رہا ہے لیکن یکم ستمبر کو دریائے جمنا میں سیلاب آ جانے کی وجہ سے ضلع کانپور کے تقریباً بیس نشیبی گاؤں میں پانی پہونچ گیا ہے بھوگنی پور اور چار گھاٹ کے درمیان مغل روڈ کٹ گئی ہے۔

کانپور میں دریائے جمنا میں پانی ۱۱ فٹ اونچا ہو گیا ہے۔ موسیٰ نگر۔ چار گھاٹ اور کالپی و بھوگنی پور کے درمیانی علاقہ میں تقریباً پچاس میل سیلاب کے زیر آب ہیں موسیٰ نگر اور چار گھاٹ کے درمیان دس میل تک مغل روڈ اور ۵ تین میل کے بعد چالیس میل تک کانپور کالپی روڈ تہ آب ہے۔

کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سرحدی ضلع اٹاوہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے کہہ کر یہ انتظام کرایا ہے کہ وہ کشتیاں بھیجیں اور لوگوں کو منتقلی میں امداد دیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے خود امدادی کام بڑے زور کے ساتھ شروع کر دیا ہے اور متاثرہ آبادی کو منتقل کر دیا ہے۔ اور تقریباً ایک ہزار مویشی کو خطرہ سے بچا لیا گیا ہے۔ اور غلہ کو بھی نقصان نہیں پہونچنے دیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی فوری مستعدی نے جمنا کے سیلاب سے ضلع کانپور کے متاثرہ علاقہ کو کسی قسم کا انسانی جان، مویشی اور غلہ کا نقصان نہیں ہونے دیا۔

گنگا کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر کے یہ دیکھا گیا ہے کہ اگرچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور دیگر حکام اور کانگریسی کارکنوں کی کوششوں سے کوئی اتلاف جان نہیں ہونے پایا لیکن غلہ۔ مکانات اور دوسرے املاک کا سخت نقصان ہوا ہے۔ تقریباً بیس گاؤں اور تقریباً چالیس مزرعوں میں گنگا کے سیلاب کا اثر پڑا ہے۔ ابھی تک ایک ہزار کے قریب مکانات گر چکے ہیں۔ اور کچھ گر رہے ہیں۔ اور تقریباً ایک ہزار آدمی بے گھر ہو گئے ہیں۔ ان کی تمام ملکیت اور غلہ وغیرہ نذر سیلاب ہو گیا ہے۔ اور تقریباً دس ہزار آدمیوں اور دس ہزار مویشیوں کو منتقل کیا گیا ہے۔ اور تقریباً پچاس ہزار من غلہ کو بھی بچایا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ خریف کی فصل کو بھی بے انتہا نقصان پہونچا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے جمنا کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر کے بتایا ہے کہ ۱۴ گاؤں کی آبادی کو کالپی اور کانپور کو منتقل کیا گیا ہے۔ اور جمنا کے دونوں کناروں پر امدادی کیمپ کھول دیئے گئے ہیں۔ اور ان دیہاتوں کا غلہ اور مویشی بھی صحیح و سلامت منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ کانپور میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں امدادی جلسے ہوئے جن میں کانگریسی کارکنوں اور اہل شہر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ یقین دلایا کہ ان کی ہر قسم کی امداد مصیبت زدوں کے لئے حاضر ہے۔

کلیان پور میں اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری بی ایم سیٹھ اور کانگریس پریسیڈنٹ سری بینی سنگھ کی کوششوں سے ایک جلسہ ہوا جس میں مصیبت زدہ لوگوں کو بچانے اور ان کی امداد کرنے کے لئے ایک جلسہ ہوا۔ اور اس کے لئے انتظامات کئے گئے۔ اڈیشنل مجسٹریٹ صاحب نے بتلایا کہ ہر پانچ آدمیوں میں ایک سرکی کا پال اور سات چبوترہ بنانے کے لئے دیئے جائیں گے جس میں وہ عارضی طور پر قیام کریں گے۔

گنگا اور جمنا کے سیلاب زدہ علاقوں کے کنوؤں کے صاف کرانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور یہاں کی آبادی کو بیماریوں سے بچانے والی دوائیں دی جا رہی ہیں۔

گورنر یوپی کا دورہ

۸ ستمبر کو یوپی کی گورنر سریمتی سروجنی نیڈو نے ضلع کانپور اور اناؤ کے سیلاب زدہ علاقوں کو دیکھنے کے لئے دوپہر کو اناؤ پہونچیں اور اس کے بعد اناؤ اور کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ساتھ اناؤ اور کانپور کی سڑک پر امدادی مرکزوں کا معائنہ کیا۔ اور موٹر بوٹ کے ذریعہ گنگا کے کناروں کے سیلاب زدہ علاقے کو دیکھا۔

آپ نے پرمٹ اور نواب گنج کے امدادی مرکزوں کو بھی دیکھا۔ آپ نے امدادی کاموں کو پسند کیا۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کے صبر و شکر کی تعریف کی۔

بیس کانگریسیوں کا بیان

بیس کانگریسیوں نے جس میں اسٹوڈنٹس ورکر، ٹریڈ یونین والے اور مقامی شہری شامل ہیں۔ ایک بیان میں فرقہ داری جماعتوں کے بارے میں حکومت کی کمزور پالیسی کی مذمت کی ہے۔

بیان دینے والوں نے جن میں سری پیاسدیو مصر جنرل سکریٹری شہر کانگریس کمیٹی۔ سری گنگا سہائے چوبے ایم ایل اے۔ سری رام دولارے ترویدی سری حامد خاں سری گجپت رائے سکسینہ اور سری جگدیش شرما وغیرہ شامل ہیں۔ فرقہ داری جماعتوں مسلم لیگ ہندو مہاسبھا اور اکالی پارٹی کی فرقہ داری نوعیت کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلم لیگ آج بھی اچھی خاصی زندہ جماعت ہے۔ وہ آج کسی معاملے پر مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کی حیثیت سے گفتگو کرنے سے باز نہیں رہتی ہے۔ اس نے حیدرآباد اور پاکستان کی حمایت میں سرگرمیاں رکھنے والے مرکز کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔

کٹر فرقہ پرستوں کی بدنام فرقہ وارانہ اور فسطائی جماعت راشٹریہ سیوک سنگھ نے اپنا پرفریب پروپیگنڈا اب تک ختم نہیں کیا ہے۔ اور اس کے تمام بڑے بڑے عہدیدار رہا کر دیئے گئے ہیں۔ ان تمام نفرت انگیز پروپیگنڈا اور الجھنوں کے باوجود بھی اس جماعت کا ہٹلر گول واسکر اپنے کو جیل خانے سے باہر پا رہا ہے سنگھ کے تمام نوجی عہدیدار آج بھی اسی طرح مصروف عمل ہیں جس طرح پہلے تھے۔ وہ آج اس کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں راشٹریہ سیوک سنگھ کو قانونی جماعت قرار دے دیا جائے۔

ہندو مہاسبھا رجعت پسندی اور قوم دشمنی کے گذشتہ کارناموں کے باوجود سیاسی سرگرمیوں کو دوبارہ شروع کرنے کا قصد کر رہی ہے۔

مشرقی پنجاب میں ماسٹر تارا سنگھ چیخ چلا رہے ہیں کہ ایک تقسیم شدہ صوبے کو مزید علاقوں میں تقسیم کیا جائے۔ یہ انتہائی احمقانہ بات ہوگی۔ کہ کانگریس حکومت شتر مرغ کی طرح ان شگوفوں سے جو آگے چل کر خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہیں۔ اپنی آنکھیں بند کر لے۔ اور اپنی نامناسب دلجمعی کی بدولت ان طاقتوں کو پنپنے اور بڑھنے دے۔ جو امن۔ جمہوریت اور آزاد غیر مذہبی حکومت کے قیام کے لئے خطرہ ہیں۔

ہم حکومت کے حالیہ حکم کی پرزور تائید کرتے ہیں جس کے ذریعہ اس نے فرقہ داری جماعتوں کی حوصلہ شکنی کی کوشش کی ہے۔ مگر ہمارے خیال میں یہ ایک کمزور اور بے بس اقدام ہے۔

ڈیولپمنٹ کے لئے نمائندے

۱۰ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ میں کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے لئے ۳ ممبروں کا انتخاب ہوا۔ اس کے لئے ۱۶ ممبروں نے نامزدگی کرائی تھی جس میں دو ممبران نے اپنے نام واپس لے لئے اور اس طرح ۱۴ ممبران کے درمیان الکشن ہوا جس میں سے مندرجہ ذیل تین حضرات کامیاب ہوئے۔

۱۔ پنڈت وید نرائن باجپئی

۲۔ پنڈت برہمانند مصرا

۳۔ سری رام ربو مرولیا۔

میونسپل ضمنی انتخابات

کانپور میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۱۹ کی جو غیر مسلم جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس کا جلد انتخاب ہونے والا ہے۔ اس جگہ کے لئے پنڈت بینی مادھو باجپئی امیدوار ہیں۔

کانگریس الکشن کی اپیل

کلکٹر گنج وارڈ کانگریس کمیٹی کے انتخاب کی اپیل کی سماعت پراونشیل کانگریس کمیٹی کی عدالت لکھنؤ میں ہوئی۔ اور جعلی ووٹوں کی فہرست داخل کی گئی۔ آئندہ پیشی کی تاریخ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۴۸ء مقرر ہوئی ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایک میٹنگ سری جنگ بہادر چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں یہ طے ہوا کہ سری پرشوتم داس ٹنڈن پریسیڈنٹ صوبہ کانگریس کمیٹی کو اڈریس پیش

الوداعی ایٹ ہوم - سید ہادی حسن صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کا تبادلہ میرٹھ ڈویژن کے اڈیشنل کمشنر کی حیثیت سے ہوا ہے۔ اور آپ ۱۴ ستمبر کو کانپور سے تشریف لے جا کر وہاں کی اڈیشنل کمشنری کا چارج لیں گے۔ آپ کے وسیع احباب کی طرف سے آپ کو دعوتیں دی جا رہی ہیں۔ ۶ ستمبر کو کرزن پارک میں آپ کو ایک شاندار ایٹ ہوم بھی دیا گیا۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو معززین شہر نے شرکت کی۔

گرفتاری - بابو خاں صاحب برادر دلدار خاں صاحب سود اگر چرم کے مکان کی تلاشی لینے پر ایک ریوالور ایک رائفل دو بندوقیں ۳۰ کارتوس اور ہندوستانی یونین کے خلاف لٹریچر بھی برآمد ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ اسلحہ جات بلا لائسنس ہیں۔ اور بابو خاں صاحب گرفتار کر لئے گئے۔

سیٹھ صاحبوں کی آپ نے کبھی باتیں سنی ہیں؟ وہ جو بات بھی کرتے ہیں۔ وہ ہزاروں سے شروع ہوکر لاکھوں تک پہونچ جاتی ہے۔ وہ سڑک بن جائے چاہے ہزاروں صرف ہوجائیں۔ وہ مکان بن جائے چاہے لاکھوں خرچ ہوجائیں۔ یہ مقدمہ جیت جائے چاہے ۵۰ لاکھ بلکہ ایک کروڑ صرف ہوجائے۔

ایسے ہی ایک سیٹھ ہیں علامہ مشرقی وہ دولت کے سیٹھ کم ہیں آدمیوں کے زیادہ فلاں جگہ ۱۰ ہزار خاکسار پہونچ جائیں۔ فلاں جگہ ۵۰ ہزار خاکسار پہونچ جائیں۔ فلاں جگہ ایک لاکھ خاکسار پہنچ جائیں۔ آخر میں تو یہ علامہ ۴۔۵ لاکھ کی باتیں کرنے لگے تھے۔

لیکن اتنی بلندی ان کے ہوائی قلعوں کے لئے ان کے ہوائی ہونے پر بھی بہت ثابت ہوئی۔ انھوں نے دہلی میں ۳ لاکھ یا شاید ۵ لاکھ خاکسار بلائے تھے۔ جب وہاں پانچ ہزار بھی نہ پہونچے تو ساری عمارت اڑاڑا دھم ہوگئی۔

اب علامہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کے بجائے ہزاروں لاکھوں میلوں کی بات کرتے ہیں۔

چنانچہ انھوں نے پاکستان میں ایک کوٹھی میں ٹھہر کر مرغنیات کو پیٹ میں پہنچاکر آرام کرسی پر لیٹ کر ایک تر بتر اسکیم تیار کرلی ہے۔ وہ اسکیم یہ ہے کہ اجمیر دہلی اور فلاں مقام برما سیام ہونولولو ٹمبکٹو اور کیا کیا ان سب پر قبضہ کر لیا جائے۔

بھئی کیسے قبضہ کیا جائے؟ کیا صورت ہے؟ ہٹلر باوجود اتنی طاقت رکھنے کے روس پر قبضہ نہ کرسکا۔ تم ساری دنیا پر کیسے قبضہ کرلوگے۔ کچھ سوچا ہے کچھ غور کیا ہے۔ ان فاصلوں کو ناپا ہے۔

اگر علامہ ایسے سوالوں پر غور کرنے لگیں تو پھر علامہ ہی کیوں رہیں۔ یہ بھی ایک ہوائی قلعہ ہے بنا دیا۔ کسی کا اجارہ؟ زبان تو اپنی ہے۔ جو چاہے اس سے صادر کردو۔

ابھی چند روز کی بات ہے کہ علامہ قاسم رضوی کو مسلم لیگ کی صدارت پیش کر رہے تھے۔ بھلا کوئی پوچھے کہ آپ مسلم لیگ کی صدارت پیش کرنے والے کون؟ خود آپ کی لیگ میں کیا جگہ ہے اگر قاسم رضوی نے صدارت قبول بھی کرلی تو وہ ہندوستان گھسنے کب پائیں گے۔ اگر پاکستان صدارت کرنے جائیں تو بھلا خلیق الزماں صاحب ان کو وہاں رہنے دیں گے۔؟

لیکن یہ بھی ایک ہوائی قلعہ تھا۔ علامہ کی شان میں سوائے اس کے اور کیا عرض کیا جائے۔

بابوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

مسز پنڈت کو ایٹ ہوم

نئی دہلی۔ ۸ ستمبر۔ آج شام کو ہندوستانی پارلیمنٹ کی کانگریس پارٹی کے اراکین نے ماسکو کی ہندوستانی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت کو ایک عصرانہ دیا۔

اس موقع پر مسز پنڈت نے اپنی تقریر میں بتایا کہ غیر ممالک میں ہندوستان سفارت خانوں کا کام کس طرح ہوتا ہے۔ ماسکو کا ہندوستانی سفارت خانہ جو خدمات انجام دے رہا ہے۔ انھوں نے خاص سے ان خدمات کا بھی تذکرہ کیا۔

بنارس کے قریب گاڑی کا حادثہ

بنارس، ۸ ستمبر۔ بنارس سے چار میل کے فاصلہ پر مانڈو گنج اور غازی پور کے اسٹیشنوں کے درمیان کل رات کو بنارس کی طرف آنے والی ۵۹ سون پور بنارس پسنجر اودھ تی ریلوے کو حادثہ پیش آگیا جس سے تین ڈبے الٹ گئے۔ اور پانچ پٹری سے اتر گئے۔

درہ لڈی گالی پر ہمارا قبضہ

سری نگر۔ ۶ ستمبر چھ گھنٹے کی مسلسل جنگ کے بعد ہماری فوجوں نے دشمن سے درہ لڈی گالی چھین لیا۔ دشمن جو کچھ دنوں سے اس اہم جگہ پر دانت لگائے ہوئے

محو خیال

ہوش و خرد سے بیگانہ۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر
شاہراہ زندگی سے بے خبر۔ ناآشنا!
وہ محو خیال ہے۔
عالم آب و گل کی رنگینیاں دوسروں کو مبارک
ہوں اس کے لئے کوئی کشش نہیں
زمانہ کی نیرنگیاں دوسروں کے لئے وجہ
انبساط ہی اس کے لئے بے معنی ہیں۔
وہ محو خیال ہے۔
قید و کشش جہات سے آزاد۔
تعینات کی حد سے بہت دور
امتیاز مکان و زماں سے بے نیاز۔
وہ ہر جگہ ہے اور کہیں نہیں ہے۔
وہ ہر رنگ میں ہے۔ اور کسی رنگ میں نہیں
ہے۔!
وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور کچھ نہیں دیکھتا ہے۔
اسے ایک ہی کی جستجو ہے۔
اس کی نظریں ایک ہی کو ڈھونڈھتی ہے وہ
ہر شکل میں ایک ہی جلوہ دیکھتا ہے۔
وہ محو خیال ہے۔

۴ دوسروں کا بھلا دیکھا وہ جل مرے جب کسی کی غیبت اور برائی سنتے ہیں تو ایسے خوش ہوتے ہیں کہ گویا ان کے ہاتھ قارون کا خزانہ لگ گیا وہ نفس پرست۔ غضبناک۔ حریص۔ مغرور بے رحم اور شریر ہوتے ہیں۔ اور ان کے دل میں سارے گناہوں کا گھر ہوتا ہے۔ جو ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کے ساتھ وہ برائی کرتے ہیں جھوٹ ہی ان کا کھانا اور جھوٹ ہی ان کا پینا ہے۔ بوروں کی طرح بولنے میں میٹھے۔ مگر دل میں ایسے سخت کہ بڑے موٹے سانپ کو نگل جائیں۔ اور ڈکار تک نہ لیں۔ وہ اوروں کو تکلیف دیتے ہیں ہمسایہ کا مال و زر ہڑپ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور دوسروں کی غیبت کرتے ہیں۔

ایسے آدمیوں کو یوں سمجھو کہ وہ شیطان بصورت انسان ہیں۔ لالچ ہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ نفس پرستی اور کھانے پینے میں جانوروں سے کم نہیں ہوتے جب اوروں کی مصیبت سنتے ہیں تو ایسے خوش ہوتے ہیں کہ گویا انھیں کہیں کی سلطنت مل گئی ان کو سوائے اپنے مطلب کے کچھ اور نہیں جیسے آپ برے ہیں ویسے ہی اوروں کو برا بنانا چاہتے ہیں۔ نیک صحبتوں سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔

ایسے برے آدمی دنیا میں ہزاروں ہیں۔ مختصر یہ کہ آدمی اپنی خود غرضی اور نفس پروری میں ایسے اندھے ہوتے ہیں کہ ان کو عاقبت کا کچھ خیال نہیں رہتا۔ یہ سارے کام غفلت اور جہالت سے ہوتے ہیں۔ نیک انسان چاند اور سورج کی طرح طلوع ہوکر سکھ اور آرام پہونچاتے ہیں۔ دنیا میں کوئی ثواب اس سے زیادہ نہیں کہ اوروں کو سکھ دیا جائے۔ اور کوئی گناہ و عذاب اس کے برابر نہیں کہ اوروں کو دکھ پہنچایا جائے۔ نیک آدمی پرائے دکھ سے ایسے گھلتے ہیں جیسے کہ مکھن گرمی سے آپ گھلتا ہے جو سب کا بھلا کرتا ہے۔ وہ دکھ کیسے پا سکتا ہے۔ جو سونا پاس رکھتا ہے وہ مفلس کیونکر ہو سکتا ہے۔

تھا کل رات کو پورے طور پر مسلح فوج کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ ہماری فوجوں نے چھ گھنٹہ مقابلہ کے بعد دشمن کو صبح ۵ بجے تک پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا۔ دشمن نے دو سو مختلف ساخت کے گولے پھینکے اور پانچ گھنٹہ کی شدید جنگ کے بعد پیچھے ہٹ گیا۔ لڈی گالی ایک پہاڑی جو کہ پیر کنتھی کے پاس اوڑی کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔

میاں بیوی کی تکرار

گذشتہ سے پیوستہ

دوسری مثال یوں سمجھ لیجئے کہ میاں صاحب تھکے ہارے دفتر سے تشریف لائے بیگم صاحبہ چھوٹتے ہی قرطی اور ہار۔ زیورات۔ ساڑھیوں یا بنیئے وغیرہ کا دکھڑا لے کر بیٹھ گئیں۔ حالانکہ اس ستم ظریف بیوی کو یہ سمجھنا چاہئیے کہ بے چارہ شوہر اس کے لئے خون پسینہ ایک کرتا ہے۔ اپنی ضروریات اور اخراجات کی ذمہ داریوں کا اس کو بھی احساس ہے پھر یہ کوئی وقت ہے جھگڑے اور بدمزگی پیدا کرنے کا۔ پہلے تو یہ چاہئیے کہ ایک دل نواز تبسم سے شوہر کا خیر مقدم کرکے اس کے منہ ہاتھ دھلائے۔ دو ایک ہنسی مذاق اور دل بہلادے کی باتیں کرے اور تازہ تازہ ناشتہ لسی یا چائے سے اس کو نوازے اس کے بعد باتوں ہی باتوں میں سنجیدگی کے ساتھ دکھڑے کی باتیں چھیڑے۔ پھر انداز گفتگو ہمدردی اور تعاون کا ہو نہ کہ سرکشی اور بیزاری کا۔ اگر بدقسمتی سے شوہر کی اقتصادی حالت قابل اطمینان نہیں ہے تو ہر وقت افلاس اور تکلیف کا ذکر کرکے اس کو صدمہ نہیں پہنچانا چاہئیے۔ بلکہ بہت سی مصیبتوں کو نظر انداز کرکے اس کے احساس کو ٹھیس لگنے سے بچانا چاہئیے۔ تاکہ اس کے حوصلہ اور عزم میں بالیدگی اور قوت پیدا ہو۔ اکثر و بیشتر ایسے ہی گھر دیکھنے میں آتے ہیں۔ جو ان خوبیوں سے محروم ہیں۔ اور ایک عجیب اندوہناک ماحول کا سامنا ہوتا ہے۔

اسی طرح اور بھی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ جو شکر رنجیوں کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ اور فریقین میں سے کوئی ایک بھی ہوشمند ہو تو ان شکر رنجیوں کا اثر دیرپا نہیں ہوتا۔ ورنہ یہ شکر رنجیاں جڑ پکڑتے پکڑتے ایک دن مضر ثابت ہوتی ہیں۔

۳۔ اصولی اور طبعی بعض شکر رنجیوں کا موجب اصولی اور طبعی اختلاف ہوتا ہے۔ یہ اختلاف ازدواجی زندگی میں بنیادی نقص کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری سماج میں اکثر و بیشتر شادیاں ان دیکھی ہوئی ہیں عورت اور مرد کے طبعی رجحان اور میلان کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ یہ اختلاف ان میل شادی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور اس اختلاف سے جو شکر رنجیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ قابل اصلاح نہیں ہوتیں مثلاً ایک متشرع اور قدامت پسند کے گلے میں ایک نئی روشنی کی چنچل عورت باندھ دی جائے۔ یا ایک سیدھی سادی کم سخن اور محتاط طبع لڑکی کسی اوٹ اور ایکٹرس پسند نوجوان کے سرمنڈھ دی جائے۔ ایک شاعرہ اور ادیبہ عورت کسی مارواڑی قسم کے مرد کے قدموں میں رکھدی جائے۔ کسی آرائش و زیبائش کے دلدادہ نفیس طبع مرد کو کسی بھدی گنوار اور الہڑ عورت سے منسلک کردیا جائے۔ کسی موسیقی مصوری اور شاعری سے ذوق رکھنے والی لڑکی کو کسی انجینئر یا کسی محکمے کے کمرشیل منیجر سے بیاہ دیا جائے۔ کسی نوخیز اور چنچل دوشیزہ کو کسی بھدے خدوخال والے بوڑھے کے حوالے کردیا جائے۔ ایسی تمام صورتوں میں جو شکر رنجیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ طبعی اور اصولی اختلاف کا حاصل ہیں۔ اور ان کا مداوا ممکن نہیں۔

۴۔ غیر شعوری طور سے جو شکر رنجیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ غیر شعوری ہوتی ہیں یعنی میاں بیوی کو پہلے سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس بات سے کوئی شکر رنجی پیدا ہوسکتی ہے۔ مگر بات سے بات کچھ ایسی نکل جاتی ہے کہ شکر رنجی پیدا ہو ہی جاتی ہے۔ اور کچھ دیر تک فریقین کو اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ ایسی کوئی بات ہوگئی ہے۔ مثال کے طور پر ذیل کا مکالمہ ملاحظہ فرمائیے۔ کہ کس تدریج کے ساتھ شکر رنجی کا پہلو نکل آتا ہے۔

(باقی آئندہ)

برے بھلے آدمیوں کی پہچان

نیک آدمی اپنے دشمنوں کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جو چندن کلہاڑی کے ساتھ کرتا ہے کلہاڑی اسے کاٹتی ہے مگر وہ اس کی دھار کو خوشبودار کردیتا ہے اسی لئے چندن کو عزت حاصل ہے۔ کہ دیوتاؤں کے سر پر جگہ پاتا ہے۔ اور کلہاڑی کی یہ درگت ہوئی کہ اس کا منہ آگ میں تپاکر ہتوڑوں سے پیٹا جاتا ہے بھلے آدمی سادہ مزاج رہتے ہیں۔ اور جو کچھ خدا نے دیا ہے اس پر راضی و قانع رہتے ہیں۔ دنیا کی خواہشوں سے آزاد ہوتے ہیں ہر حال میں خوش رہتے ہیں۔ اور فیاضی کی کان ہوتے ہیں سب کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آتے ہیں کسی سے دشمنی نہیں رکھتے مغرور اور دنیا کے طالب نہیں ہوتے حرص و طمع کی ہوا نہیں لگتی۔ بغض و کینہ کا سایہ ان پر نہیں پڑتا غریبوں پر مہربانی کرتے ہیں اپنی تعظیم کی پروا نہیں کرتے مگر خود اوروں کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔ فروتنی ان کا شیوہ ہے۔ کسی سے ایسی بات نہیں کہتے جو اس کو بری معلوم ہو وہ اپنے قول و فعل میں سچے ہوتے ہیں۔ کوئی ان کی ہجو کرے یا مدح انھیں کچھ پرواہ نہیں ان کو تو خدا پرستی اور انسان کے ساتھ بھلائی کرنے کی لو لگی ہوتی ہے۔ بلاشبہ ایسے ہی آدمی کو خدا رسیدہ کہنا چاہیئے۔

اب تم برے آدمیوں کا بھی کچھ ذکر سنو کبھی تم بھول کر بھی ان کی صحبت میں نہ بیٹھو ان سے تم کو ہمیشہ تکلیف ہی حاصل ہوگی۔ ان کے دل میں وہ سوزش حسد ہوتی ہے۔ کہ جہاں انھوں نے ۴

پیار کی جیت

فیمس پکچرز لمیٹڈ کی رومانی تصویر پیار کی جیت ڈی ڈی کیشب کی تخلیق ہے۔ جسے اوپی دت نے ڈائرکٹ کیا ہے۔ اور موسیقی حسن لال اور بھگت رام کی ہے بمبئی میں ریلز کی گئی ہے۔ پیار کی جیت کے اداکاروں میں ثریا نے منورما۔ رحمان اور راج مہرہ کے ہمراہ اپنے کمال اداکاری کا مظاہرہ کرتی ہے۔ ان کے علاوہ گوپ السٹوہر گجو گیانی لیلا مصرا وغیرہ کے بھی کارنامے قابل ذکر ہیں۔

ہوا سویرا

جیون کلا چتر کی اولین تصویر ہوا سویرا جس پر سیٹھ ہیرا لال نے لاکھوں روپیہ صرف کیا ہے۔ اور جسے ہندوستان کے گورنر جنرل راجہ جی نیز وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بے حد پسند کیا گیا ہے۔ بمبئی میں ریلز کردیا گیا ہے۔ ہوا سویرا کا افسانہ فخر ہندوستان نیتاجی کے انقلابی پیغامات کی تخلیق ہے جسے ڈائرکٹر کل بھوشن نے سلولائڈ میں سمویا ہے افسانہ مکالمے اور گانے بھگوتی پرشاد کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ اور میوزک گیان دت کا ہے۔ اداکاروں میں پیرو بین تارا۔ پریم کانت دار کاشمیری ہیرا سامنت آمنہ بائی وغیرہ کے نام ہے۔

چندر شیکھر

پائینر پکچرز کی تیار کی ہوئی تصویر چندر شیکھر جسے ملک کے ماہر ترین ہدایت کار دیوکی بوس نے فلمایا ہے۔ اداکاروں میں کانن اشوک کمار بھارتی دیوی کے نام شامل ہیں

پرائی آگ

گریٹ انڈیا پکچرز کی اولین پیش کش پرائی آگ جسے نجم الحسن نقوی نے فلمایا ہے بمبئی میں دکھائی جارہی ہے۔ منور سلطانہ الیاس مدھو بالا جیون اے شاہ خاص اداکار ہیں

"گھن"

بقیہ صفحہ ۴۔

"کیا بات ہے آپا"۔

ایک دن ان کو گلاب کی جھاڑی کی طرف لے جاکر میں نے اور شاہدہ نے رازداری سے پوچھا۔ کیا بتاؤں یہ قسمت دیکھو کیا دکھاتی ہے۔ آپا نے ماتھے سے ہاتھ لگاکر کہا۔ اور انتہائی حیرانی سے میں نے پوچھا۔ "خیر تو ہے"۔

میرا عقد ہو رہا ہے نزہت۔

شاہدہ اور میں خدا جانے کیوں سہم گئے۔ اور پھر ان سے کوئی سوال نہیں کیا۔

دوسرے ہفتہ آپا نے ملازمت سے سبکدوشی حاصل کرلی اور ازدواجی زندگی گذارنے لگیں۔ یا یوں سمجھئے کہ زندگی میں گھن لگنے لگا۔ بہت دن بعد سلمی آپا کو ایک تقریب میں دیکھا۔ ان کی صحت میں انقلاب آگیا تھا۔ میرے دل میں جھٹکا سا لگا۔ اور دوڑ کر ان سے لپٹ گئی اور خیریت دریافت کی۔ بڑی دیر تک وہ سینہ پر ہاتھ رکھ کر کھانستی رہیں۔ اور پھر بولیں۔

شوہر کی رنگیں مزاجیوں اور بے پروائیوں نے صحت میں گھن لگا دیا ہے۔ اور اب جبکہ ہڈیوں کا پنجر ہوکر رہ گئی تو وہ ذرا سا سہارا بھی ختم ہوگیا یعنی وہ چلے گئے ان کا قصور نہیں نزہت یہ میری قسمت ہے۔ صحت نے جواب دیدیا اب تو ملازمت کے قابل بھی نہیں ہوں۔ اور وہ میرا ہاتھ پکڑ کر سب کی نظروں سے دور ایک برآمدے کی طرف لے جاکر بولیں۔

نزہت پیاری بچی ہو۔ عورتیں بہت ترقی کر رہی ہیں تم بھی کالج میں تعلیم پا رہی ہو خدا کے فضل سے ہزاروں لڑکیاں تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن تمہیں یہ معلوم ہے نزہت کہ ہندوستان میں ۸۰ فیصدی عورتیں دق سے مرتی ہیں۔ یہ کیوں شاید تم میں سے کوئی اسباب پر غور نہ کرسکا۔ عورت ہنوز خوردہ فریب ہے۔ اور نہ جانے کب تک رہے۔

بی اے کی ڈگری اور ایک خوبصورت کلاس فیلو پاکر پانے کو شاہد وہ تمام مدارج حیات مقاصد تعلیم حاصل کرلیتی ہیں تم میں سے کوئی ایسی نہیں جس نے اصلاحی قدم اٹھایا ہو۔ میں سچ کہتی ہوں نزہت جب تک یہ زندیاں گوئیوں سے نہ اڑائی جائیں گی ہم ایسی عورتیں لاکھوں اسی طرح گھن لگ لگ کر مرتی رہیں گی۔

آہ .... یہ زندیاں ...... یہ مرد ... یہ عیاشیاں ..... عورتوں کے کلیجے کو گھن بن بن کر چاٹ رہی ہیں سمجھیں نزہت۔

میں حیرت سے سلمی آپا کی صورت دیکھتی رہ گئی .....

اس دن سے پھر سلمی آپا کو دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ اور میں کالج کی رنگینیوں میں گم ہوکر بہت کچھ بھول چکی تھی لیکن آج صفیہ آپا اور سلمی آپا کی روحیں میرے جذبات مشتعل کرگئیں۔ اور میں نے عہد کرلیا کہ زندگی بھر شادی نہیں کروں گی۔

دوسرے دن مسٹر عارف اور شارق اپنی اپنی تمنائیں لے کر میں نے ان کا استقبال کیا۔ شارق بچپن کے منگیتر تھے۔ اور عارف میرا پسندیدہ انتخاب لیکن میں نے اب دونوں میں سے ایک کی بھی نہیں ہوسکتی۔ یہ میرا اٹل فیصلہ تھا۔

چائے پیتے وقت

شارق اور عارف مجھے عیاشانہ نگاہوں سے تک رہے تھے۔ میں نے صاف صاف اپنا فیصلہ سنادیا کیونکہ آخر وہ بھی تو گھن تھے۔ عورت کے جسم کو کھوکھلا کردینے والے ....

وہ اپنا سا منہ لے کر چلے گئے .... اور میں اب ڈاکٹری پڑھنے جارہی ہوں۔

خدا کرے کہ میں اپنی مدقوق بہنوں کے سینہ سے زہریلے جراثیم نکال سکوں۔

مدراس کے نئے گورنر کا حلف وفاداری

مدراس، ۷ ستمبر۔ مہاراجہ بھاؤ نگر سر کرشنا کمار سنگھ جی نے آج صبح گورنر مدراس کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھاکر اپنے عہدے کا چارج لیا۔ حلف کی رسم راجہ جی ہال میں منعقد ہوئی۔ جو پہلے گورنمنٹ کا ضیافتی ہال تھا۔ اس رسم کی ادائیگی کے وقت نمایاں افراد کی کثیر تعداد موجود تھی۔

اقوال زریں

انسان کی سب سے بڑی شکست عورت کی نفرت ہے!

کسی کو تکلیف دے کر اپنا دل خوش نہ کرو۔

زیادہ گفتگو ہر چند کہ وہ اچھی کیوں نہ ہو۔ پاگل پن ہے۔

بات دیر تک سوچو پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔

راست گوئی زیور انسانیت ہے۔ اور ذریعہ نجات بھی

لکھے ہوئے الفاظ رہ جاتے ہیں اور بولے ہوئے فنا ہو جاتے ہیں۔

دروغ گوئی انسان کو دوسروں کی نگاہوں میں بے عزت کر دیتی ہے۔

قسمت اپنا ہاتھ صرف دلیر آدمی کے ہاتھ میں دیتی ہے

تعصب انسان کی ایک بدترین خصلت ہے جو اس کو تباہ کر دیتا ہے۔

احسان ایک قید ہے جو لوہے کی بیڑیوں سے زیادہ سخت ہے۔

عقلمند صبر کرتا ہے۔ اور بیوقوف انتقام پر تل جاتا ہے۔

اگر دنیا میں آرام سے رہنا چاہتے ہو تھوڑے احسان کا بدلہ بہت زیادہ دو۔

علم اقبال اور سعادت مندی کی ماں ہے۔

موج تبسم

خریدار۔ بھائی تم نے تو کہا تھا کہ ان کوئلوں سے تمہارے خرچ میں کمی آ جائے گی۔ مگر یہ کوئلے تو جلتے ہی نہیں۔
دوکاندار۔ واہ صاحب! اس سے زیادہ اور کیا بچت ہو سکتی ہے۔

مجسٹریٹ۔ تم نے اس کی جیب سے کس طرح روپے نکالے۔
ملزم۔ اس کی فیس دو روپیہ ہیں جناب۔

ماں۔ کیوں رے آج اسکول نہیں گیا۔
بیٹا۔ میری سائیکل ٹوٹ گئی۔
ماں۔ تو تو نے شام ہی کو اسے بنوا کیوں نہ لیا۔
بیٹا۔ آج اسکول جو جانا پڑتا۔

ماسٹر۔ مثال دو کہ چیزیں حرارت سے پھیلتی ہیں
شاگرد۔ اس کا سب سے آسان ثبوت یہ ہے کہ سردیوں میں ہماری چھٹیاں کم ہوتی ہیں۔ اور گرمیوں میں زیادہ۔

دبلا آدمی۔ بھئی دھکے کیوں دیتے ہو۔
موٹا آدمی۔ دھکے کہاں دیتا ہوں میں تو سانس لے رہا ہوں۔

زبیر۔ کیا آپ کو میرا چیک ملا۔
احمد۔ ہاں دو بار ملا۔ ایک بار تو آپ نے بھیجا۔ اور دوسری بار اسی کو بینک کا چپراسی واپس دے گیا۔

وہ علم جو صرف اپنے لئے فائدہ حاصل کیا جائے۔ بیکار ہے۔

خوش خلقی روزمرہ کی زندگی کو خوشگوار بناتی ہے۔

دلچسپ معلومات

روس میں پانچ ہزار ایسے ابتدائی اسکول ہیں۔ جہاں تین لاکھ دودھ پیتے بچے سائنٹیفک طریقے سے پالے جاتے ہیں۔

آدمی کے بدن میں تقریباً سوا گیلن خالص اور عمدہ خون ہوتا ہے۔

سورج اور زمین کا درمیانی فاصلہ ۹ کروڑ اور ۱۳۰ میل ہے۔

آواز کی رفتار ایک ہزار ایک سو چالیس فٹ کی فٹ سکنڈ ہے۔ اور روشنی کی رفتار ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل فی سکنڈ ہے۔

ایک ٹن کوئلے سے دس ہزار مکعب فٹ گیس نکلتی ہے۔

پہلے پہل روشنی کے میناروں کی چوٹی پر کوئلے اور لکڑی جلا کر انہیں روشن کیا جاتا تھا۔

جسم انسانی کی سب سے چھوٹی ہڈی کان میں ہوتی ہے

افسانہ

گھن

از سعیدہ بانو صاحبہ ہاشمیہ

بیگم صاحب! گیہوں میں تو گھن لگا ہوا ہے! رحیمن نے گیہوں پھٹکتے پھٹکتے سوپ ہاتھ سے رکھ کر کہا اور مٹھی بھر گیہوں ہتھیلی پر رکھ کر مسلنے لگی۔ اور پھونک کر بھوسہ اڑاتے بولی۔
دیکھیے بیوی جی! بالکل کھوکھلا ہیں۔
امی جان کسی گہرے تفکر میں ہاتھ میں تھالی میں چھالیا لئے ہوئے گاؤ تکیہ سے ٹکی بڑی دیر سے بیٹھی تھیں۔ رحیمن نے ان کے الجھے ہوئے خیالات کا شیرازہ بکھیر دیا۔ کسی قدر غضبناک تیوروں سے اسے گھورتے ہوئے بولیں۔
اے اللہ ماری تجھے یہی دکھڑے رہتے ہیں۔ میں کیا کروں اس نمک حرام کلوا کی جان کو کوس جو آنکھیں بند کر کے سڑا گلا سامان اٹھا لاتا ہے۔
کلوا منہ سے بیڑی نکال کر کھنکھتے ہوئے بولا۔
بی بی جی! میرا کیا قصور خدا سمجھے ان موٹے موٹے راشن انسپکٹروں کو جو نئے گیہوں کے بورے تو اپنے تہہ خانوں میں بند کر لیتے ہیں۔ اور گھنا مال.... مال کے بچے! تیری آنکھیں کیا پھوٹ جاتی ہیں امی نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ چاہے آدھی مٹی ملی ہو۔ یا گھن لگا ہو......
میں اس وقت ٹائمز کا مطالعہ کر رہی تھی لیکن رحیمن اور امی جان کی باتوں نے جیسے میرے دماغ کو بھی گھن لگا دیا۔ جھنجلا کر اخبار میز پر پٹکا۔ اور سوچنے لگی یہ گھن آخر ہے کیا بلا۔
صفیہ آپا کو گھن لگا۔ سلمہ استانی کو گھن کھا گیا! او آج معلوم ہوا کہ گیہوں کے بھی گھن لگتا ہے۔
میں نے تخت پر امی کے پاس بیٹھتے ہوئے سوال کیا امی جان یہ گھن کیا ہوتا ہے جسے دیکھو گھن لگ جاتا ہے۔
امی میری معصومیت پر مسکرا کر فرمانے لگیں خیر سے اگلے مہینہ میں بیسویں سال گرہ پڑے گی۔ مگر آج تک تجھے یہ نہیں معلوم کہ گھن کسے کہتے ہیں۔
ادی رحیمن ذرا چھوٹی بیوی کو گھن لا کر دکھا تو رحیمن ایک ہاتھ سے اپنے میلے کرتے کی گرد جھاڑتے ہوئے لپکتی ہوئی آئی۔ اور جوں سے مشابہ موٹے موٹے کالے کیڑے تخت کی اجلی چاندنی پر رکھتے ہوئے بولی......
اسے کہتے ہیں گھن،
چھی چھی......... میں نے کراہت سے کہا ہٹاؤ ان کو میرے نہ لگ جائیں۔ اور اپنا دوپٹہ جھاڑتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔ اور بہت سے بھولے ہوئے واقعات یاد آنے لگے۔ آہ صفیہ آپا......! ان کو بھی تو گھن لگ گیا تھا... فرسٹ ایر کا امتحان دے کر جب میں گھر واپس آئی تو امی نے میری صورت دیکھتے ہی کہا۔
تیری صفیہ آپا تبدیل آب و ہوا کے لئے اور علاج کے لئے آئی ہوئی ہیں۔
کتنی مجھے خوشی ہوئی تھی۔ اور پھر میں تیز تیز قدم رکھتی سیدھی ان کے کمرے میں پہونچی۔ اور ایک منٹ کے اندر میری ساری مسرتوں پر اوس پڑ گئی۔ آپا مسہری پر لیٹی ہوئی تھیں۔ سفید ساری میں ان کے جسم کی رنگت میں مل کر رہ گئی تھی۔ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ۔ سنگ مرمر کا ایک نازک سا مجسمہ.... میرا دل کتر تھرانے لگا۔ یہ کوئی ہوا اللہ یہ وہی صفیہ آپا ہیں جنھیں سب انار کلی کہتے تھے۔ وہ ان کے سرخ سرخ کشمیری سیب جیسے گال... کس نے چوس لیا۔ ان کے جسم کا خون۔"
کیسی ہو صفیہ آپا۔
ان کے نرم و نازک ہاتھ میں نے بڑے پیار سے سہلاتے ہوئے پوچھا۔
اس وقت ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن.... گھوں گھوں۔ کھی کھی..... وہ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کھانسنے لگیں۔ اور دیوار کی طرف کروٹ لے لی آنسو بہنے لگے۔ کھانسی کے ساتھ ساتھ ہچکیاں آنے لگی تھیں۔ پھر انھوں نے تھوکنا چاہا۔ میں نے جلدی سے اگالدان سامنے کر دیا۔ اور ذرا سی دیر میں کھانسنے کی مسلسل جھٹکوں کے ساتھ اگالدان خون سے بھر گیا۔ میرے کلیجے کے ٹکڑے اڑنے لگے..... آہ میری صفیہ آپا میں نے ناحق اس وقت حال پوچھ کر تکلیف دی تھی۔
ہماری خالہ جان (صفیہ آپا کی والدہ) امی سے کہہ رہی تھیں........"
بہن شادی ہوتے ہی بچی کو گھن لگ گیا.... گھن اف کس قدر خراب چیز ہے۔ یہ میرا جسم اس وقت بھی لرزنے لگا۔
صفیہ آپا کے جسم کو کھوکھلا کر دینے والا زہریلا گھن چپکے چپکے ڈسنے والا ناگ اس کا شوہر تھا۔ مگر وہ ایثار و وفا کی دیوی مرتے دم تک حرف شکایت زبان پر نہ لائی۔
مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے آپا کی روح اس وقت کمرے میں موجود ہے۔ اور سفید لباس میں وہ نورانی پیکر مجھ سے التجا کر رہا ہے کہ "نزہت" ان دق کے جراثیم پہونچانے والے کیڑوں سے انتقام لو۔ یہ گھن ہیں گھن عورت کے جسم کو کھوکھلا کر دینے والے.......
صفیہ آپا کی یاد میں دو موٹے موٹے آنسو آنکھوں سے ڈھلک کر رخسار پر آ گئے۔ ویسے ہی کلو نے دو عدد لفافے میز پر رکھے۔ اور تعجب سے میرا منہ دیکھتا ہوا چپ چاپ چلا گیا.........!
نزہت!
کل ساڑھے چار بجے والی ٹرین سے حاضر ہو رہا ہوں۔ کامیابی کی مبارکباد پیش کر کے اپنی مسرتوں میں چار چاند لگانے..... سمجھ گئیں آپ۔ فقط آپ کا عارف
یہ میرے کلاس فیلو مسٹر عارف کا خط تھا۔ اور دوسرا لفافہ....؟ یہ تھا.... شارق صاحب کا جو بچپن سے میری زندگی میں بچپن ہی سے دخیل بنے ہوئے تھے کتنی ہی بار امی سے سنا تھا کہ یہ میرے منگیتر ہونے ہیں کتنی لغو سی بات تھی۔
منگیتر۔ چہ خوش۔
نہ جانے کیوں ان کا لفافہ چاک کرتے وقت ہاتھ تھرتھرا گیا۔ لکھا تھا۔
بہار زندگی نزہت۔ خوش رہو۔ بی اے میں جو نمایاں کامیابی تم نے حاصل کی ہے اس کی مبارکباد کس طرح پیش کروں۔ سراپا خوشی بنا جا رہا ہوں کل حاضر خدمت ہوں گا۔ چچی جان کو آداب۔
صرف آپ کا شارق
معلوم ہوا ہزاروں گھن جسم پر رینگنے لگے۔ میں نے جلدی سے دونوں لفافے میز کی دراز میں رکھ دئے، اور ایک لحظ خیال میں ڈوب کر رہ گئی۔
کلو نے میری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر نہ جانے کیا امی جان سے میرے لئے کہہ دیا۔ وہ گھبرائی سی آئیں۔ اور پیار سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔"
میری بچی اتنی اداس کیوں ہو۔ اور پاس والی کرسی پر بیٹھ کر غور سے میری صورت دیکھنے لگیں۔
اکثر صفیہ آپا کا خیال آ جاتا ہے۔ تو مجھے انتہائی صدمہ پہونچتا ہے۔ امی۔!
میں نے صاف گوئی سے عرض کیا۔
اللہ کی مرضی۔ اس کی قسمت ہی خراب تھی بیٹی۔! ٹھنڈی سانس بھر کر اماں نے فرمایا۔
خوب۔! میں نے کسی قدر جھنجلا کر کہا.... تو گویا صفیہ آپا کی بربادی کا تمام تر الزام ان ہی کی قسمت پر ہے.........
امی نے کہا۔ کل شارق آ رہا ہے۔
میں نے سر جھکا لیا۔
"خدا کرے تمہارے سہرے کی بھی بہار دیکھ لوں۔"
جیسے ہی ان کے منہ سے یہ جملے ادا ہوئے ہی میں نے چونک کر ان کی صورت دیکھی شادی کے نام سے میری

۴ آنکھیں نفرت کا اظہار کرنے لگیں۔
امی بھی غضب کی قیافہ شناس تھیں نظروں ہی سے بھانپ گئیں اور فرمایا۔ "میری زندگی کا اعتبار نہیں بیٹیا۔! اس دنیا میں میرا سوائے تمہارے کون ہے۔ نہ باپ کا سایہ نہ اللہ نے کوئی بھائی دیا ہے۔ اپنے گھر کی ہو جاؤ گی۔ تو میری پیٹھ قبر سے لگ جائے گی۔ سچ جانو بیٹی اب میں چند روز کی ہوں۔
اللہ بخشے تمہارے باپ کو ان کی بے مہریوں نے جوانی ہی میں صحت میں گھن لگانا شروع کر دیا تھا۔
گھن ہیں میں نے وحشیانہ انداز سے گھور کر کہا۔
وہ تعجب سے میرا منہ دیکھنے لگیں۔ اور کیڑے و گھن میرے دماغ میں رینگنے لگے۔ پاگلوں کی طرح میں نے چیخ کر کہا۔
رحم میری امی رحم۔ للّٰہ امی اس وقت آپ میرے پاس سے چلی جائیں۔ میرا دماغ خراب ہو رہا ہے۔
وہ پریشان اور بدحواس ہو کر چلی گئیں۔ اور دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر میں خوب روئی۔
ہاں ابا بھی ایک گھن تھے۔ جو امی کے دل کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر گئے۔ لیکن غریب عورتیں ہمیشہ اپنی قسمت ہی کو اپنی بربادی کا الزام دے کر صبر کرتی آئی ہیں۔ میں جب دسویں درجہ میں تھی اور چھٹیوں کے بعد پہلی بار اسکول پہونچی تو میری شوخ اور شریر سہیلی حنا دوڑی ہوئی آئی۔ اور کہا۔
"نزہت آج ایک بڑی اچھی سی نئی استانی آئی ہیں۔" کیا بہت خوبصورت ہیں۔
میں نے مہمل سا سوال کیا۔
ہاں بے انتہا حسین وہ مجھے کھینچتی ہوئی کلاس تک لے گئی میں نے سرسری طور سے ان کا جائزہ لیا حسین تو خیر نہ تھیں لیکن جاذب نظر ضرور تھیں کھلتا ہوا رنگ بڑی بڑی آنکھیں کشادہ پیشانی لانبے لانبے بال کسا ہوا جسم گدار ہاتھ پاؤں۔ بیس اکیس سال کی عمر سے کر پاؤں تک سفید لباس میں حوروں جیسی پاکیزگی۔ اور نور ان پر برس رہا تھا۔ چند روز بعد وہ ہم لوگوں سے اس قدر ہل مل گئیں کہ جیسے برسوں سے جان پہچان ہو۔
ان کا نام تھا سلمیٰ بیگم شادی ہو چکی تھی لیکن بقول عورتوں کے قسمت کی خراب تھیں۔ سہاگ زیادہ دن برقرار رہ نہ سکا۔ اور اب یہ بیوہ تھیں۔
استانی، شاگردی کا امتیاز ہٹا کر ہم لوگ ان کے دوست بن گئے تھے۔ وہ ہم سب کی محبوب سلمیٰ آپا تھیں ابھی ان کو ٹیچری کرتے ہوئے مشکل سے چھ ماہ ہوئے ہوں گے کہ ان کی وہ شگفتگی رفتہ رفتہ کسی فکر میں تبدیل ہونے لگیں۔

(باقی صفحہ ۳ کالم ۴-۵ کے نیچے)

بنارس اور مشرقی اضلاع میں سیلاب کی تباہکاری جاری

بنارس۔ ۸ ستمبر۔ پچھلے چوبیس گھنٹے میں دریائے گنگا کے پانی کی سطح بنارس میں ایک فٹ اور بلند ہوگئی۔ آج سہ پہر کو پانی کی سطح ۲۳۵ ، ۱۴۱ فیٹ تھی۔ شہر کے مختلف علاقوں میں آج پانی اور بڑھ گیا۔ اور اب لکشا، دشاشمید اور ادزنگ آباد کے چوراہوں پر تین فیٹ پانی ہے۔ بنگالی ٹولہ اور دشاشمید وغیرہ کے علاقوں میں پانی دروازوں کے اوپر پہونچ گیا ہے۔ اور بعض جگہ پر لوگوں نے اپنی جانیں اوپر کی منزل سے کود کر بچائی۔

کشمیر کے متعلق بیان

نئی دہلی۔ ۷ ستمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندوستانی پارلیمنٹ میں کشمیر کے متعلق آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ایک عرصہ دراز تک انکار کرنے کے بعد پاکستان نے کشمیر میں اپنی فوج کی موجودگی کا اعتراف کرلیا ہے اس اعتراف سے پاکستان وہ مقدمہ ہار گیا جو اس نے جھوٹ اور فریب کی بنا پر حفاظتی کونسل میں کچھ روز قبل جیتا تھا۔ پہلی حقیقت تو یہ ہے کہ پاکستان ہندوستان کی سرزمین پر جارحانہ کارروائی سے کام لے رہا ہے۔ دوسری حقیقت یہ ہے کہ اس عسکری کارروائی اور سرگرمی کے اعتراف سے مدتوں گریز اور اجتناب کیا جاتا رہا۔ تیسری اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ پاکستان کے ہاتھ بھی کشمیر کے قتل و خون میں رنگے ہوئے ہیں۔ اگر ہم کشمیر کی جنگ میں پاکستان کی شرکت کو جارحانہ کارروائی کہیں اور اس کے سوا اور کچھ بھی کیا سکتے ہیں۔ تو پھر اس سے چند نتائج بھی برآمد ہوتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ستم ظریفی ملاحظہ فرمایئے کہ ہندوستان نے تو کشمیر کمیشن کی التوائے جنگ سے متعلق تجاویز کو منظور کرلیا لیکن ایک ایسے ملک نے ان کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ جو خود اپنے اعتراف کے مطابق جارحانہ کارروائی کا مرتکب ہے یا اس نے التوائے جنگ کے لئے ایسی شرطیں پیش کی ہیں جن سے انکار لازم آتا ہے۔

کمیشن اور دونوں حکومتوں کی

خط و کتابت

کراچی ۶ ستمبر۔ آج ادارہ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن نے وہ خط و کتابت جو کمیشن اور ہندوستان پاکستان کی حکومتوں کے درمیان جنگ بند کرنے کے متعلق ہوئی تھی شائع کردی ہے۔

کشمیر کمیشن نے ہندوستان و پاکستان کو اپنی تجاویز ۱۳ اگست کو بھیجی تھیں جن کا جواب دونوں حکومتوں نے دیا ہے۔ حکومت ہند نے تجویز کو منظور کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ امن کا خواہاں ہے۔ اور ادارہ متحدہ اقوام کے اصول و وقار کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔

حکومت پاکستان نے مشروط طریقہ پر تجویز کو منظور کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر حکومت ہند وہ تمام دفعات مان لے جو کمیشن نے حکومت پاکستان کے سامنے رکھی تھیں اور ۲۱ اپریل کو حفاظتی کونسل نے جو تجویز منظور کی تھی جس میں الحاق کے لئے غیر جانبدار رائے دہی کے لئے کہا گیا تھا۔ اس کے اصول کو بھی منظور کرے۔ تو حکومت پاکستان کو جنگ بند کرنے کی تجویز منظور ہے۔

نوآبادی کا بل منظور

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ ہندوستانی پارلیمنٹ نے آج تارکین وطن کا از سر نو آبادی (حصول اراضی) بل منظور کیا۔ اجمیر میواڑ اور دہلی کی ترقی اراضی اور مرکزی ریشم بورڈ کے بل بھی ایوان نے منظور کئے۔

ریاست میں ہندوستانی فوجیں رکھنے سے حکومت نظام کا انکار

حیدر آباد۔ دکن۔ حکومت ہند کو ریاست کے داخلی نظم و نسق میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا۔ اور عارضی معاہدے کی رو سے وہ اس کی مجاز نہیں کہ اپنی فوجیں سکندر آباد بھیجے یا انہیں وہاں رکھے۔

مذکورہ بالا الفاظ میں حیدر آباد کی مجلس قانون ساز میں نائب وزیر اعظم اور ایوان کے لیڈر مسٹر پنگل وینکٹ راما ریڈی نے حکومت نظام کی طرف سے پنڈت نہرو کو اس بیان کا جواب دیا جو انھوں نے ہندوستانی پارلیمنٹ میں منگل کے دن دیا تھا۔

انھوں نے مزید کہا کہ ”میں صاف صاف الفاظ میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت نے عارضی معاہدے کی سب سے اہم دفعہ کی خلاف ورزی یا کسی قسم کی جارحانہ کارروائی کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے قدرتی نتائج کی ذمہ داری پورے طور پر ان کے اوپر ہوگی۔

جمعیتہ العلما کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ:- نئی دہلی۔ جمعیتہ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۲۲ ستمبر کو ۹ بجے دن جمعیتہ علما کے صدر دفتر گلی قاسم جان میں ہوگا۔

کانگریس کا سالانہ اجلاس جے پور میں

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ کانگریس کا آئندہ سالانہ اجلاس ۱۸ اور ۱۹ دسمبر کو جے پور میں منعقد ہوگا۔

آج صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد کی صدارت میں ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ کھلے اجلاس سے دو دن پہلے ۱۶، ۱۷ کو کل ہند کانگریس کمیٹی کے اجلاس منعقد ہوں۔

نوآبادیاتی طاقتیں ہندوستانی تجاویز

کی مخالفت کریں گی

جنیوا۔ ۵ ستمبر۔ دنیا کی آٹھ نوآبادیاتی طاقتیں برطانیہ بلجیم امریکہ۔ فرانس آسٹریلیا ڈنمارک ہالینڈ اور نیوزی لینڈ ان تجاویز کی مخالفت کرنے میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گی جن کا مقصد دنیا کی ۴۷ نوآبادیوں میں ادارہ اقوام متحدہ کے اثر کو بڑھانا ہے۔

دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ختم

نئی دہلی۔ ۷ ستمبر۔ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس آج وزیر مالیات کے محصولیاتی ایکٹ ترمیمی بل منظور کرنے اور وزیر غذا کے اجمیر میواڑ آراضی بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دینے کے بعد ختم ہوگیا۔ گلوب کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس اب ۲۵ اکتوبر کے بجائے ۴ نومبر سے شروع ہوگا۔

سونے چاندی پر بکری ٹیکس

لکھنؤ۔ ۸ ستمبر۔ حکومت یوپی نے ایک پریس نوٹ شائع کیا جس میں کہا گیا ہے کہ صوبہ متحدہ میں بکری ٹیکس کے نفاذ پر حکومت سے سونے چاندی اور سکوں کی تجارت کرنے والوں نے مستثنیٰ ہونے کی درخواست دی تھی جس پر حکومت نے اس شرط کے ساتھ رضا مندی کا اظہار کیا تھا۔ کہ فیس کی شکل میں سونے چاندی کی تجارت کرنے والے ۲۵ لاکھ کی مجموعی رقم ادا کریں۔ صرافہ منڈل نے اس پیشکش کو منظور کیا۔ لیکن اسے عملی جامہ نہ پہنا سکا چنانچہ حکومت نے اپنی پیشکش واپس لے لی ہے۔

اس لئے سونے چاندی کے سکوں اور زیورات کا کاروبار کرنے والے صوبہ متحدہ بکری ٹیکس ایکٹ

قواعد اور ان کے تحت شائع شدہ اعلانوں کے شرائط کی پابندی حسب معمول کریں۔ اور بغیر تاخیر فیس یا ٹیکس جیسی بھی صورت ہو فوراً داخل کردیں۔

ضابطہ فوجداری کے ترمیمی قانون

کی منظوری

لکھنؤ۔ ۶ ستمبر۔ ضابطہ فوجداری کا یوپی ترمیمی مسودہ قانون جس کو یوپی اسمبلی نے منظور کیا تھا اس پر گورنر جنرل نے بھی منظوری دیدی ہے۔

تنخواہ کمیشن کی سفارشات پر عمل

نئی دہلی۔ ۵ ستمبر انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کی مجلس عاملہ نے جو آج مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری کی صدارت میں یہاں ہوئی ایک تجویز کے ذریعہ حکومت ہند سے درخواست کی ہے۔ وہ تنخواہ کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں جو مسائل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ان پر غور کرنے اور انھیں فوری اور اطمینان بخش طور پر حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر کرے

لاہور میں دو رسالے بند کر دیگے

لاہور۔ ۱۲ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے سویرا نقوش اور ادب لطیف کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت چھ ماہ کے لئے بند کردیا ہے۔

کسان کانگریس کی تنظیم نو

لکھنؤ ۵ ستمبر آج یوپی کسان کانگریس کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ مسٹر ایس کے ڈی پالیوال کے زیر صدارت منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں یہ طے کیا گیا کہ کسان کانگریس کے کام کی اضلاع میں پھر سے تنظیم کی جائے۔

عارضی طور پر مجلس عاملہ کے مندرجہ ذیل عہدہ داران مقرر ہوئے۔

۱۔ مسٹر ایس کے ڈی پالیوال صدر ۲۔ مسٹر اجیت پرشاد جین۔ ۳۔ مسٹر شبن لال سکسینہ نائب صدر ۴۔ مسٹر ترلوکی سنگھ۔ جنرل سکریٹری۔ ۵۔ مسٹر رام کمار شاستری ۶۔ مسٹر جے بھوج شرما۔ سکریٹری۔ ۷۔ مسٹر جینتھر جوہری (خازن) جلسہ میں یہ بھی طے ہوا کہ کسان کانگریس کی صوبائی کانفرنس کا آئندہ اجلاس نومبر میں ہو۔

تین ہزار حاجی مایوس لوٹ

رہے ہیں

بمبئی۔ ۵ ستمبر۔ پورٹ حج کمیٹی بمبئی کے اگزیکٹو افسر نے ایک بیان میں بیان بتایا ہے کہ حاجیوں کے لئے کسی مزید جہاز کے بندوبست ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے جس کے نتیجے میں تقریباً ۳ ہزار زائرین کو جنھوں نے درخواستیں نہیں دی تھیں اور وہ بمبئی پہونچ چکے ہیں۔ مایوسی کے عالم میں گھر لوٹنا ہوگا۔ حاجیوں کو صاف طور پر مطلع کردیا گیا تھا کہ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے پہلے سے درخواستیں نہیں دی ہیں جگہ ملنا ممکن نہ ہوگا۔

ملکہ جولیانہ کی تخت نشینی کی رسم

اسٹرڈم۔ ۴ ستمبر۔ ملکہ ولہلمنا نیدرلینڈ کے تخت سے ۵۰ برس حکومت کرنے کے بعد دست بردار ہوگئیں۔

آج سہ پہر کو ملکہ ولہلمنا کے تخت سے ہونے کے بعد نیدرلینڈ کی شہزادی بن گئی ہیں محل کے بام پر اپنی صاحبزادی اور داماد شہزادہ برنہارڈ کے ساتھ جلوہ گر ہوئیں۔ ملکہ ولہلمنا نے تخت سے دست برداری کے ایکٹ پر دستخط کئے۔ اس کے بعد جولیانہ اور ان کے شوہر نے دستخط کئے۔ اس کے بعد کابینہ کے چودہ ممبروں اسٹیٹ کونسل کے صدر دو ایوانوں کے صدر، انڈونیشیا کے تین مندوب نے دستخط کئے۔

چیف جسٹس لکھنؤ میں عدالت کرینگے

الہ آباد۔ ۴ ستمبر الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر بی ملک جسٹس واچو کی معیت میں ۱۹ ستمبر کو لکھنؤ جائیں گے۔ وہ وہاں دو ہفتہ قیام کریں گے۔ اور وہاں کے ججوں کے ساتھ مل کر اپنی عدالت کریں گے۔

فیض آباد کے ایک کالج کے پرنسپل گرفتار

فیض آباد۔ ۴ ستمبر۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کے کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے ایک مقامی انٹر کالج کے پرنسپل اور پانچ آدمیوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۵ ستمبر کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ آج ڈھائی بجے سردار ولبھ بھائی پٹیل کی قیامگاہ پر ہوا۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے صدارت کی جلسہ میں کانگریس کی تنظیم اور نظم و نسق کے معاملات پر تبادلہ خیالات ہوا۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے نئے صدر کے طریق انتخاب پر بھی غور کیا جو نومبر میں ہونے والا ہے۔

ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو سردار ولبھ بھائی پٹیل مولانا ابوالکلام آزاد مسٹر رفیع احمد قدوائی پنڈت گووند بلبھ پنت ڈاکٹر پٹابھی سیتا رامیہ۔ ڈاکٹر پرفلا چندر گھوش مسٹر شنکر راؤ۔ مسز سوچیتا کرپلانی مسٹر الیس کے پاٹل۔ اچاریہ جگل کشور پروفیسر این جی رنگا۔ اور سردار پرتاب سنگھ۔

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آج کی نشست میں کانگریسیوں اور کانگریس کمیٹیوں میں نظم و نسق پیدا کرنے کے متعلق قواعد و ضوابط میں چند نہایت اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اب سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے کسی رکن کے خلاف صرف ورکنگ کمیٹی تادیبی کارروائی کر سکتی ہے۔ صوبائی کانگریس کمیٹی کو صرف صوبائی کمیٹی یا ماتحت کمیٹی کے ممبر کے خلاف کارروائی کرنے کا حق ہوگا۔

کہا جاتا ہے کہ کانگریس کی منتخبہ کمیٹوں کی رکنیت پر بھی بحث و تمحیص ہوئی۔ کمیٹی نے یہ طے کیا کہ کوئی سرکاری ملازم کانگریس کی کسی منتخبہ کمیٹی کا ممبر نہیں ہو سکتا ہے۔

ایک گاؤں سے دشمن کا صفایا

سرینگر۔ ۳ ستمبر۔ محاذ سے آئی ہوئی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہندوستانی فوج کے اگلے دستوں نے چکوٹھی کے جنوب میں ایک گاؤں کو دشمن سے پاک کر لیا ہے۔ دشمن اس گاؤں سے برین گن کے کارتوسوں کے کئی بکس رائفل کے کارتوسوں کی بیس باڑہیں اور پروپیگنڈے کے اشتہارات جو درختوں پر تھے چھوڑ کر بھاگا ہے۔

مسز پنڈت دہلی پہنچ گئیں

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ ہندوستانی سفیر مقیم ماسکو مسز وجے لکشمی پنڈت گیارہ بجے دن کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہنچ گئیں۔

مسز پنڈت پیرس میں ہونے والی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہندوستانی وفد کی قیادت کے لئے روانہ ہونے سے پہلے ہندوستان کی وزارت خارجہ سے ضروری صلاح و مشورہ کرنا چاہتی ہیں۔

مانچسٹر کانفرنس میں شرکت

نئی دہلی۔ ۴ ستمبر دہلی یونیورسٹی اور ہندو کالج کے ریاضی کے پروفیسران بی آر سیٹھ کل اپلائیڈ مکنکس کی بین الاقوامی کانفرنس جو مانچسٹر میں منعقد ہو رہی ہے میں شمولیت کے برطانیہ جائیں گے۔ ڈاکٹر سیٹھ پچھلے دنوں مکنیکس کے ایوان یونیورسٹی امریکا کے آنریری سکریٹری مقرر کئے گئے تھے۔

وزیر اعظم حیدرآباد کا بیان

حیدرآباد دکن۔ ۴ ستمبر آج ریاستی مجلس قانون ساز میں تقریر کرتے ہوئے حیدرآباد کے وزیر اعظم میر لائق علی نے کہا۔ اگر ادارہ اقوام متحدہ نے بالفرض حیدرآباد کا مطالبہ کو ٹھکرا دیا تب بھی ہم حیدرآباد کی آزادی کے دعوے سے دست بردار نہ ہوں گے۔

ریاست کے دو وزیروں کے حالیہ استعفا کے متعلق انھوں نے کہا۔ یہ بیرونی اثرات کا نتیجہ معلوم ہوتے ہیں۔ کابینہ اس وقت تین جگہیں خالی تھیں ان میں سے دو پر ہوگئی ہیں مسٹر شنکر راؤ پبیکر کو وزیر زراعت اور آبکاری بنایا گیا ہے۔ اور مسٹر گودند راؤ کو وزیر تجارت اور صنعت۔

انھوں نے کہا ہم نے یہ معاملہ ادارہ اقوام متحدہ میں اس لئے پیش کیا ہے کہ تاکہ یہ ادارہ اس مسئلہ کا کوئی پرامن حل ڈھونڈ نکالے۔ یہ اقدام خونریزی روکنے کے لئے کیا گیا ہے ہم بہت غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں انسانوں کا خون بہانے اور ان کی زندگی ضائع کرنے کو روکنے کے لئے ہر اقدام مناسب ہوگا۔

گذشتہ چار مہینوں کا جائزہ لیتے ہوئے انھوں نے کہا۔ "اس آزمایش کے حیدرآباد پہلے سے زیادہ پر امید طاقت ور اور پر اعتماد ہو گیا ہے اب ہم اخلاقی اور مادی طور پر پہلے سے زیادہ منظم ہو گئے ہیں۔ ہمیں مستقبل روشن نظر آتا ہے۔"

میر لائق علی نے اعلان کیا کہ ادارہ اقوام متحدہ میں جو حیدرآبادی وفد جائیگا وہ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوگا۔

۱۔ نواب معین نواز جنگ وزیر خارجہ، سرگروہ

۲۔ مسٹر سری پت راؤ ریاستی مجلس قانون ساز کے صدر۔

۳۔ مسٹر شیام سندر اچھوت دکن اسمبلی۔

۴۔ مسٹر ظہیر احمد سکریٹری امور خارجہ

حیدرآباد کے وزیر اعظم نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "ہندوستان چاہے ہم پر ظلم توڑے پریشان کرے یا وہ اپنی فوجوں کے ساتھ ہم پر چڑھ دوڑے لیکن ہم اپنے مطالبہ اور اپنے نصب العین سے کو تجاوز نہ کریں گے۔ ہمیں آزاد رہنے کا پورا پورا حق ہے۔ ہم اپنی آزادی کو کسی قیمت پر چھوڑنے کو تیار نہیں۔

دستوری اسمبلی کے قیام کے کام کو تذکرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا۔ ان تجاویز کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ کام ہو جائے گا۔ ان تجاویز کے ذریعہ بالغ رائے دہی کی بنیاد کو وسیع تر کر دیا جائے گا۔ اور نمائندگی میں مساوات کے اصول برتے جائیں گے۔

دستور کا سرکاری ہندی ترجمہ

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ آج صبح یہاں ہندوستان کی مجوزہ دستور ساز کا ہندی ترجمہ شائع کر دیا گیا ۲۰۴ صفحات کا یہ ترجمہ ایک کمیٹی نے تیار کیا ہے جسے دستور ساز اسمبلی کے صدر نے مقرر کیا تھا۔ اس کمیٹی میں سی پی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر گھنشیام داس گپتا۔ ڈاکٹر راگھو ویر مسٹر ہری بھاؤ اپدھیائے مسٹر کملاپتی ترپاٹھی اور ڈاکٹر نگیندر تھے جب یہاں اکتوبر میں دستور ساز اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا۔ تو ایک قرارداد پیش کی جائے گی جس کے ذریعہ دستور ساز اسمبلی کو مشورہ دیا جائیگا کہ وہ اس ترجمہ کو بھی انگریزی کے دستور کے ساتھ منظور کرے۔ اس سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ دو زبانوں میں دستور کو منظور کرنے سے دونوں مسودے قانونی حیثیت اختیار کر لیں گے۔ اور آگے چل کر اگر مرکزی حکومت چاہے گی تو انگریزی کے مسودہ کی جگہ ہندی کے مسودہ کو دے گی۔

مدراس میں گاؤ کشی کی ممانعت

مدراس ۴ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت صوبہ کے طول و عرض میں گاؤ کشی ممنوع قرار دئے جانے کے سلسلہ میں اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے پر غور کر رہی ہے

کشمیر میں برطانی افسر جنگ لڑ رہے ہیں

سرینگر ۵ ستمبر۔ الیسوسی ایٹیڈ پریس کا نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ ۲۲ اگست کو ہندوستانی گشتی فوج نے ایک شخص کو قید کیا ہے جس کے بیان سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اوری اور چکوٹھی کے علاقوں میں ہندوستانی فوج کے خلاف برطانیہ کے اعلیٰ افسر جنگ کر رہے ہیں۔ اس بیان سے اس سے قبل کی اس خبر کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ اوری اور چکوٹھی کے حالیہ حملوں کا منصوبہ برطانی افسروں نے بنایا تھا۔

روس اور برطانیہ میں نیا معاہدہ

لندن۔ ۳ ستمبر۔ برطانوی تجارتی بورڈ کے نمائندہ اور برطانیہ میں مقیم روس سفیر موسیو زاروبن کے مابین برطانیہ اور روس میں نئے تجارتی معاہدہ پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔

ہندوستان اور چین میں معاہدہ

نئی دہلی ۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور چین میں ہوائی آمد و رفت کے سلسلہ میں ایک عارضی معاہدہ طے ہوا ہے۔ جو بعد میں اس سال کے خاتمہ پر مستقل کر دیا جائے گا۔

حیدرآباد کے آزاد مواضعات کا یوم آزادی

بجواڑہ ۴ ستمبر۔ گانو گیا د جمہوریہ نے جو نظام کے چھ اضلاع پر مشتمل ہے ۲ ستمبر کو اپنی آزادی کی پہلی تقریب منائی۔

ایک سال پہلے ان مواضعات نے اپنی آزادی کا اعلان کیا تھا۔ اور خود اپنا پنچایت راج قایم کر لیا تھا۔ اس راج کا نام گانو گیا د جمہوریہ ہے۔ اس کے صدر مسٹر جے ترلا ستیا رامیہ ہیں۔

ریاستی کانگریس لیڈر مسٹر اچاری کی صدارت میں یوم آزادی منانے کے لئے ایک عام جلسہ ہوا جس میں کانگریس کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس سے قبل انڈین یونین کا جھنڈا لہرایا گیا تھا۔

ملایا کے کمیونسٹوں کا سیامی گاؤں پر قبضہ

کوالمپور۔ بنکاک کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ۵۰ مسلح کمیونسٹوں نے ملایا کی سرحد پار کر کے سیام کے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس علاقہ کو پولیس کی کمک روانہ کی گئی ہے۔ چھاپہ ماروں نے گاؤں کے مکھیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور سلسلہ رسل و رسائل کاٹ دیا ہے۔

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام پرنٹر خواجہ عبدالوحید انتظامی پریس کانپور

ESTD 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

احسن سیمبی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 47 NO. 38 | Cawnpore. Saturday 18th SEPTEMBER 1948

کانپور شنبہ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۸ء مطابق ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۷ نمبر ۳۸

ادبیات

یادِ دوست

(از حضرت شہیر صاحب گوریانی بمبئی)

کسطرح جیتا ہوں یادِ دوست میں ہمدم نہ پوچھ
پوچھتا ہے بے خبر ہنگامہ ہستی کا راز
اپنے ہی ہاتھوں لٹادی ہے متاعِ کائنات
میرے اشکوں سے ہوئی تخلیقِ شبنم اور گہر
وہ شراب و شعر میں ڈوبا ہوا ان کا شباب

دیدنی ہے ہر نفس میں اک نیا عالم نہ پوچھ
ہوں وہی بے خانماں آدم سے تا ایندم نہ پوچھ
یہ مری آسودگی عشق کیف و کم نہ پوچھ
داغِ دل مہر و مہ و انجم ہیں اے ہمدم نہ پوچھ
نشۂ الفت سے میرے کیف کا عالم نہ پوچھ

ہر نفس ہے عشق کا رازِ حیات جاوداں
ہر قدم ہے حسن کا ناکامیٔ پیہم نہ پوچھ

میرے پیمانِ وفا پر اُس نے کی ترکِ وفا
عشق میں جور و ستم ہیں رشکِ صد لطف و کرم
خود ہی ذوقِ عشق میں مٹ جائیگا احساسِ درد

حسن برہم دیکھ رازِ عشق نامحرم نہ پوچھ
کام تسلیم و رضا سے رکھ مزاجِ غم نہ پوچھ
چارہ گر للہ زخمِ دل کا تو مرہم نہ پوچھ

ہو نہیں سکتی اب اُن ہاتھوں سے تجدیدِ ان
مٹ رہا ہوں آپ ہی بن بن کے نقشِ غم نہ پوچھ

یہ بہار و باغ یہ آرائشِ جام و شراب
داغِ دل میرے بنیں گے تیرے دامن کی بہا

تو نہیں بے کیف ہے یہ محفلِ عالم نہ پوچھ
لالہ و گل دیکھ رازِ شعلہ و شبنم نہ پوچھ

یاد سے تیری کبھی غافل نہیں رہتا شہیرؔ
ہر نفس ہے زندگی کا آہ وقفِ غم نہ پوچھ

دنیائے اسلام

حیدرآباد کو عربوں کی تائید حاصل نہیں

قاہرہ ۱۱ ستمبر۔ آج رات ہندوستانی سفیر ڈاکٹر سید حسین نے اس خبر کی تردید کی کہ عرب ممالک ہندوستان و حیدرآباد کے مسئلہ میں حیدرآباد کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ قاہرہ اور دوسرے عرب دار السلطنتوں میں حیدرآباد کی موافقت میں بڑے پیمانہ پر پروپیگنڈا برابر جاری ہے۔ اس پروپیگنڈا کا مقصد یہ ہے کہ حیدرآباد کا مسئلہ بھی اس عام پروپیگنڈہ میں شامل کر دیا جائے۔ جو پاکستان کی طرف سے کشمیر کے سلسلہ میں کیا جا رہا ہے۔ ایک خاص بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ عرب بادشاہوں اور سربرآوردہ سیاستدانوں سے ایسے بیانات منسوب کئے جاتے ہیں۔ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہوتی۔ اور جو جانچ کرنے پر بالکل بے بنیاد ثابت ہوتے ہیں۔ قاہرہ دمشق۔ اور بغداد میں ایسے اشخاص کا کافی تعداد میں پتہ چل رہا ہے کہ جو خود کو حیدرآباد کا ایجنٹ یا نمائندہ بتاتے ہیں۔ ان اشخاص کا کام انڈین یونین کے خلاف شدت سے پروپیگنڈا کرنا ہے۔ پروپیگنڈا موثر بنانے کے لئے عربوں سے مذہب کے نام پر یہ بتلاتے ہوئے اپیل کی جاتی ہے کہ حیدرآباد ایک مسلم ریاست ہے۔ لیکن عام طور پر اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ کہ حیدرآباد کی ۸۵ فیصدی آبادی غیر مسلم ہے۔

رائٹر کے نامہ نگار کی ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر سید حسین نے بتایا کہ اس ہفتہ حیدرآباد کا پروپیگنڈہ قاہرہ اور دوسرے عرب دار السلطنتوں میں بڑے شد و مد سے کیا جا رہا ہے۔

عرب لیگ حیدرآباد کی آزادی کو تسلیم نہیں کرے گی

قاہرہ ۱۱ ستمبر۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا نے آج اس بات سے انکار کیا کہ لیگ حیدرآباد کی آزادی کو تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

عرب لیگ نے ہند حیدرآباد قضیہ میں پڑنے کی خواہش نہیں کی

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ ڈاکٹر سید حسین نے جو مصر میں ہندوستان کے سفیر ہیں آج ان خبروں کی تردید کی کہ عرب لیگ نے ہندوستان اور حیدرآباد کے قضیہ میں ثالث کی حیثیت سے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

ڈاکٹر سید حسین نے جو اسکندریہ میں عرب لیگ کے لیڈروں سے گفتگو کر کے ابھی واپس آئے ہیں۔ کہا کہ مجھے اس گفتگو کے نتائج کی بڑی خوشی ہے۔ کیونکہ اس گفتگو سے اس مشکل زمانہ میں معاملات صاف ہو گئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی امداد کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ میں اس گفتگو کی مفصل رپورٹ اپنی حکومت کے پاس روانہ کر دونگا۔

انھوں نے کہا کہ پاکستان وزیر مالیات مسٹر غلام محمد کے پچھلے ہفتہ مصر آنے کے بعد اور اسکندریہ میں میری گفتگو کے سلسلہ میں مصری اخبارات میں حیدرآباد کے متعلق جو بعض خبریں شائع ہوئی ہیں۔ وہ متضاد اور بالکل گمراہ کن ہیں۔ انھوں نے اس خبر کی تردید کی کہ لبنان کے وزیر اعظم مسٹر ریاض الصلح نے کہا کہ عرب لیگ کی ریاستوں نے حیدرآباد سے ہندوستانی فوج کی فوری واپسی کا مطالبہ یا خواہش کی ہے۔

انھوں نے کہا کہ اسکندریہ میں ان موجودہ اہم مسائل پر گفتگو ہوئی جن سے ہم دونوں کا مفاد وابستہ ہے۔ یہاں عربوں کے اخبارات نے حیدرآباد کو بہت جگہ دی ہے۔ اور بعض اداریوں میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عرب لیگ فوراً مداخلت کرے۔

عرب لیگ کے پاس بھی فوج ہے

اسکندریہ ۱۳ ستمبر۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبد الرحمن عزام پاشا نے کہا کہ عرب لیگ کے پاس فلسطین میں خود اپنی نجات دہندہ فوج موجود ہے۔

اس فوج میں یوگوسلاویہ، سوڈان، مراکش۔ یمن۔ اور فلسطین کے باشندے ہیں۔ یہ فوج مصر کے سوا اور کسی فوج سے کمتر نہیں ہے جب آئے گا تو یہی فوج فلسطین کی نجات دہندہ فوج ثابت ہوگی۔

مصر۔ ہند حیدرآباد کے معاملہ میں نہ پڑے گا

قاہرہ۔ قاہرہ کے ہندوستانی سفارت خانے کے ایک صحافتی بیان دیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس امر کی سرکاری طور پر کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ مصر ہندوستان اور حیدرآباد کے معاملہ میں دخل دیکر اسے ٹکرانے کی کوشش کریگا۔ یہ معاملہ قطعی طور پر اندرونی حیثیت رکھتا ہے۔

ہماری فوجوں کا ریاست حیدرآباد میں داخلہ

ہمناآباد، سوریاپیٹ اور نگ آباد پر قبضہ

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ دہلی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ریاست حیدرآباد میں ہندوستان کی فوجیں تین جانب سے آج صبح چار بجے داخل ہوگئیں۔ یہ فوجیں ریاست حیدرآباد میں شمال کی جانب صوبہ سی پی میں چاندا سے مغرب میں شولاپور سے اور جنوب مشرق میں بجواڑہ سے داخل ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ جنوبی سرحد پر مقامی سرگرمیاں ابھی شروع کردی گئی ہیں۔

ہندوستانی فوجیں میجر جنرل راجندر سنگھ جنرل افیسر کمانڈنگ جنوبی کمان کے زیر کمان بڑھ رہی ہیں۔ انھوں نے پچھلی عالمی جنگ میں ریگستان کی لڑائی میں امتیازی تمغہ حاصل کیا تھا۔

میجر جنرل راجندر سنگھ نے اخباری نمایندوں کو بتایا کہ ابھی تک جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ "باوجود مقابلہ کے ابھی تک ہم کو کامیابی ہو رہی ہے"۔ انھوں نے حیدرآباد کے عوام کو ایک اعلان کے ذریعہ بتایا ہے کہ یہ اقدام رضاکار تحریک کو ختم کرنے اور ریاست حیدرآباد کے اندر اور ملحقہ سرحدی علاقوں میں امن و امان قایم کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

ہماری فوجیں آج کئی جانب سے ریاست حیدرآباد کے حدود میں داخل ہوگئیں۔ ۱۲ گھنٹہ سے کم کی مدت میں ان فوجوں نے ریاست کے کئی اہم مقامات پر قبضہ کرلیا ہے۔ دو ایک جگہ کے علاوہ کہیں بھی ہماری فوجوں کو زبردست مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔ ہماری پیش قدمی جاری ہے۔ اور فوجی منصوبے کے مطابق ہم نے اپنی پہلی منزل طے کرلی ہے۔

ہماری فوجیں جن میں ہر قسم کے فوجی دستے شامل ہیں سکندرآباد کا رخ کئے تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ رضاکاروں کو ختم کرکے عوام کو مطمئن کرنا اور امن قایم رکھنے کے لئے سکندرآباد میں اپنی فوجوں کو متمکن کردینا ہماری اس مہم کا مقصد ہے۔

بجواڑہ کی طرف سے پیش قدمی شروع ہونے کے دو گھنٹہ کے اندر ہماری فوج اور پولیس کے آدمی حیدرآباد کے پچاس میل اندر پہونچ گئے۔ اور سہ پہر تک بیس میل کا مزید فاصلہ طے کرکے سوریہ پیٹ جا پہونچے۔

معین نواز جنگ لندن پہونچ گئے

لندن ۱۴ ستمبر۔ حیدرآباد کے وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ آج رات کو کراچی سے آکر لندن کے ہوائی اڈہ پر اترے۔ وہ کل متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی میں شریک ہونے کے لئے پیرس جائیں گے۔

ہمناآباد، سوریاپیٹ اور کھمامٹ پر قبضہ

نئی دہلی ۱۵ ستمبر۔ تازہ سرکاری اطلاعات کے مطابق ہندوستانی فوجوں نے زبردست مدافعت کے بعد سکندرآباد سے نوے میل مغرب ہمناآباد اور سکندرآباد سے پچپن میل جنوب مشرق میں سوریاپیٹ پر قبضہ کرلیا۔ یہاں سے جو تازہ خبریں آئی ہیں ان سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی فوجیں جو ہمناآباد سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ ان کا رضاکار اور ریاستی فوجیں جنھوں نے سڑک کے دونوں طرف گڈھے کھود دئے ہیں۔ زبردست مقابلہ کر رہی ہیں۔

آج سہ پہر تقریباً ایک ہزار رضاکاروں نے جو کلیانا کے شمال میں جو راجہور سے دس میل شمال مغرب میں ہے آئے تھے۔ ہندوستانی فوجوں کے سلسلہ رسل و رسائل کو منقطع کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی یہ کوشش ناکام کردی گئی۔

حیدرآباد کے دوسرے سب سے بڑے شہر اورنگ آباد پر قبضہ

نئی دہلی۔ ۱۵ ستمبر۔ یہاں موصول ہونے والی سرکاری اطلاعات کے مطابق ہندوستانی فوجوں نے حیدرآباد کے دوسرے سب سے بڑے شہر اورنگ آباد پر قبضہ کرلیا ہے۔ جو ریاست کے شمال مغربی حصہ میں واقع ہے۔ اورنگ آباد نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ اس سے پہلے ہندوستانی فوجی کمانڈر نے اورنگ آباد کے صوبے دار کی یہ درخواست مسترد کردی تھی کہ ہتھیار ڈالنے کے شرائط پیش کئے جائیں۔

شولاپور سکندرآباد روڈ پر بڑھنے والے ہندوستانی دستے ہمناآباد کے مضافات میں پہونچ گئے ہیں۔ جو راجہ سور سے تقریباً دس میل مشرق میں واقع ہے۔ اور جس پر قبضہ کا کل اعلان کیا گیا تھا۔

تازہ ترین سرکاری اطلاعات کے مطابق حیدرآباد میں ہندوستانی فوجوں کی پیش قدمی ہر محاذ پر جاری ہے۔ مقابلہ کا زور کم ہوگیا ہے۔ حالاں کہ جنوبی علاقہ میں ہوسپیٹھ کے قریب رضاکاروں اور ریاستی فوجوں نے ہندوستانی ہراول فوجوں پر مل کر حملہ کیا مخالفوں نے اسٹین گنوں اور خندقیں توپیں استعمال کیں لیکن انھیں پسپا کردیا گیا۔

دوسرے شہروں کی طرح اورنگ آباد کے باشندوں نے بھی ہندوستانی فوجوں کا پرجوش خیر مقدم کیا اب یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اورنگ آباد کے شمال میں دولت آباد نے جس پر ہندوستانی فوجوں نے کل دوپہر میں قبضہ کیا تھا۔ زیادہ مقابلہ کے بغیر ہتھیار ڈال دئے تھے۔ اورنگ آباد کی طرح یہاں کے مقامی ذمہ داران نے بھی فوجی کمانڈر سے ملاقات کرکے اس سے شہر کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی درخواست کی۔ شہر میں جان و مال کا کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

دولت آباد کے شہریوں نے جن میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں ہندوستا[illegible] بے حد پرتپاک خیر مقدم کیا۔

ہیں۔ اور جنھوں نے ریاست میں تباہی پھیلایا ہے۔

جنرل راجندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستانی فوج رحم کا مشن ہے۔ حکومت ہند نے یہ کام بدرجہ مجبوری اپنے ذمہ لیا ہے۔ کیوں کہ وہ ریاست اور اس کی سرحد پر ہنگامہ کو برداشت نہیں کرسکتی تھی۔

سبکدوش فوجیوں کو بلایا جاسکتا ہے

نئی دہلی۔ ۱۴ ستمبر۔ ہندوستان کے گورنر جنرل نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کے ذریعہ ان لوگوں کو جو ہندوستان کی بری فوج میں یا تو عارضی کام کر رہے ہیں۔ یا اس سے سبکدوش ہوچکے ہیں، ملک اور قوم کی پھر خدمت کرنے کا موقعہ مل سکے۔

حیدرآباد میں بلیک آوٹ

حیدرآباد دکن ۱۴ ستمبر۔ حیدرآباد ریڈیو نے یہ کہتے ہوئے کہ "ہر طرح کی افتاد پیش آسکتی ہے۔ عوام کو بتلایا کہ اگر ہوائی جہاز نظر آئیں تو کیا حفاظتی تدابیر اختیار کئے جائیں۔ [illegible] کہا گیا ہے کہ بلیک آوٹ کی [illegible] پر فوراً عملدرآمد شروع ہوجانا چاہئے۔

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کورٹ کی میٹنگ

علی گڈھ۔ ۱۳ ستمبر۔ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کورٹ کا ایک مخصوص جلسہ ۱۰ اکتوبر کو طلب کیا جا رہا ہے جس میں چانسلر یونیورسٹی کے خزانچی کا انتخاب ہوگا۔

تحفظ عامہ آرڈیننس کا نفاذ

نئی دہلی ۱۵ ستمبر۔ ہندوستان کے گورنر جنرل نے آج ایک پبلک سیفٹی آرڈی ننس نافذ کردیا ہے جس کے رو سے حکومت ہند کو یہ اختیار حاصل ہے کہ چاہے تو ملک بھر میں پھر قانون دفاع ہند کا نفاذ اسی طرح کرسکتی ہے جس طرح پچھلی جنگ عظیم کے دنوں میں کیا تھا۔

حیدرآباد سے امریکنوں کا تخلیہ مکمل

واشنگٹن کل امریکی سفارت خانہ کے ہندوستانی وزارت ریاست کو اطلاع دی ہے کہ حیدرآباد سے امریکی باشندوں [illegible]

فوجی اقدا[illegible]

پونا ۱۵ ستمبر۔ جنوبی کمان کے جنرل افیسر کمانڈنگ چیف میجر جنرل راجندر سنگھ نے آج شام ریاست حیدرآباد میں پولیس کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حقیقتاً ہندوستانی فوج بڑی خوش اسلوبی سے جنگ کر رہی ہے۔ تاہم انھوں نے یہ تبلانے سے انکار کیا کہ ہندوستانی فوجیں سکندرآباد کب تک پہونچیں گی۔

جنرل راجندر سنگھ جی نے آگے چل کر کہا کہ سکندرآباد پہونچنے پر ہندوستانی فوجیں ریاست میں امن و امان قایم کرنے کے لئے جو ان کا بنیادی مقصد ہے۔ مختلف سمتوں میں پھیل جاویں گی۔

انھوں نے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں ریاست کے افسران اور باشندوں کے اشتراک عمل کا خیر مقدم کریں گے۔ ہندوستانی فوجوں سے صرف ان لوگوں کو گھبرانا چاہئے۔ جو ان تمام باتوں کے ذمہ دار

سکندرآباد سے ۶۵ میل پر

نئی دہلی ۱۴ ستمبر۔ آج جنوبی کمان کے صدر مقام سے جو اعلانیہ شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ شولاپور سکندرآباد سڑک پر تیزی سے بڑھتے ہوئے ہندوستانی فوجیں راجہور تک پہونچ گئی ہیں اب سکندرآباد پہونچنے کے لئے تقریباً آدھی مسافت اور طے کرنا ہے۔ راجہور شولاپور سے ۷۵ میل اور سکندرآباد سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

بجواڑہ کی طرف سے جو ہندوستانی فوجیں پیش قدمی کر رہی تھیں وہ سوریاپیٹ تک آگئی ہیں۔ جہاں سے سکندرآباد صرف ۶۵ میل رہ گیا ہے۔

اعلانیہ میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ شولاپور حیدرآباد سڑک پر پیش قدمی میں بہت سے رضاکار اور ریاستی فوج کے سپاہیوں نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ ان میں کئی افسر بھی شامل ہیں اسلحہ اور گولہ بارود کے علاوہ ہم نے دو ۲۵ پونڈ کا گولہ پھینکنے والی توپوں پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔

اورنگ آباد کے محاذ پر ہماری فوجوں نے دو آباد کو فتح کرلیا ہے۔ یہاں ایک زبردست قدیم قلعہ ہے۔ یہ مقام اورنگ آباد سے ۸ میل شمال و مغرب میں ہے۔

جالنا اورنگ آباد سے ۴۰ میل مشرق میں سڑک اور ریل کا اہم جنکشن ہے۔ ہماری فوجوں نے آج اس پر ایک بجکر ۵۴ منٹ پر دن میں قبضہ کرلیا جنوب میں دریائے تنگ بھدرا پر کوپل اور تنگ بھدرا کے مقامات پر جو پل ہیں۔ ان پر ہماری فوجوں نے پوری طرح قبضہ کرلیا ہے۔

۴ باشندوں کا تخلیہ مکمل ہوگیا ہے حیدرآباد سے تقریباً ۴۴ امریکی تھے جو تبلیغی کام کرتے تھے۔ یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ کتنے امریکی باشندوں کا تخلیہ ہوا۔

قیام امن و تحفظ عامہ، ہماری فوجوں کے داخلہ کا مقصد

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ ہندوستانی فوج نے آج صبح ۴ بجے سکندرآباد کی جانب سہ پہر طرفہ پیش قدمی شروع کردی ہے۔ لفٹنٹ جنرل مہاراج سری راجندر سنگھ جی جنرل افیسر کمانڈنگ ان چیف جنوبی کمان ایک مخصوص حکم نامے میں بتاتے ہیں۔

"ریاست حیدرآباد (جس پر نظام حکومت کرتے ہیں) میں انتشار اور بدنظمی پائی جاتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حکومت کو کوئی اختیار ہی نہیں ہے۔ ہر طرف ایسی طوائف الملوکی ہے جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے"

"ریاست کی ہندو اکثریت اور ہر فرقہ کے وہ لوگ جو قانون کا احترام کرتے ہیں۔ بڑی لاچاری اور خوف کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

تمام ہنگامہ ایک غیر حیدرآبادی قاسم رضوی اور ان کے پرجوش پیروکاروں کا برپا کیا ہوا ہے۔ ان لوگوں کے پیش نظر ریاست یا اس کے حکمران کے مفاد کا نہیں۔"

"قاسم رضوی کے پیروؤں نے جن کی مدد ریاستی پولیس نے بھی کی صرف اپنے علاقہ میں قتل و غارت آتش زنی لوٹ مار اور عصمت دری پر اکتفا نہ کی۔ بلکہ سرحد حیدرآباد کے پار ہندوستانی حدود میں بھی گھس آئے"

"ہماری جمہوری حکومت نے ہر پرامن صلح جو اور معقول طریقے سے معاملہ کو سلجھانا چاہا۔ اور نظام اور ان کے مشیر کاروں پر یہ واضح کردیا کہ انسانیت کے اصولوں معاہدوں اور وعدوں کو اس طرح ٹھکرائے جاتے زیادہ دنوں تک دیکھا نہیں جاسکتا لیکن یہ تمام طریقہ کار ہماے عبث ثابت ہوئے"

"ہماری سیدھی سادی، فیضانہ اور صبر آزما کوششوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ہم کمزور ہیں۔ اور ریاست کے اندر مظالم بڑھتے رہے۔

اس لئے ہماری حکومت نے طے کیا ہے کہ۔ ریاست حیدرآباد میں امن و امان قایم کیا جائے اور ایسے حالات پیدا کئے جائیں جس سے عوام کے جان و مال کا تحفظ ہوسکے۔ یہ کام ان فوجوں سے لیا جائے گا جو میرے زیر کمان ہیں۔

قیام امن کے لئے ابتدائی اقدام کے طور پر اور اسے اپنا فریضہ سمجھ کر حکومت ہند نے آخر یہ فیصلہ کیا ہے کہ سکندرآباد کی ہندوستانی یارکوٹ ٹریل گڑھی اور بلدرم میں ہندوستانی فوجیں مقیم کی جائیں۔

آپ کو ریاست کے پرامن عوام کی زندگی کو پرامن و خوشحال بنانے کے لئے ریاست حیدرآباد میں مارچ کرنا ہے۔ اور اپنے ہتھیاروں سے ہر طرح مزاحمت کا منہ توڑ جواب دینا ہے۔

آپ کو اپنی حکومت کے اس حکم پر عمل پیرا ہونے کہا ہے کہ بلا تفریق مذہب و ملت تمام قانون دوست اور امن پسند اشخاص کا تحفظ کیا جائے۔

مجھے پورا یقین ہے کہ آپ جرات و بہادری اور شریفانہ برتاؤ کا ثبوت دے کر ہندوستانی فوجوں کی شاندار روایات برقرار رکھیں گے اور اسی طرح دنیا کی نگاہ میں اپنی حکومت اور سپاہیوں کا وقار دو چند کردیں گے۔

حکومت ہند نے ریاست حیدرآباد کے مقبوضہ علاقوں

حکومت ہند نے ریاست حیدرآباد کے مقبوضہ علاقوں کے نظم و نسق کے لئے انتظامات مکمل کرلئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے آس پاس کے صوبوں یعنی مدراس بمبئی اور سی پی کے سرکاری افسروں کو بلایا جا رہا ہے۔

ملک میں سنگین ہنگامی حالات

اعلان

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ گورنر جنرل نے قانون حکومت ہند کی دفعہ ۱۰۲ کی رو سے ملک میں "سنگین ہنگامی حالت" کا اعلان کردیا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ "قانون حکومت ہند کی دفعہ ۱۰۲ کے مطابق میں چکرورتی راجگوپال اچاریہ گورنر جنرل ہند اسباب کا اطمینان کرنے کے بعد کہ ہندوستان کے تحفظ کو اندرونی ہنگاموں کا فوری خطرہ ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ کہتا ہوں سنگین ہنگامی حالت پیدا ہوگئی ہے جس کے پیش نظر اندرونی ہنگاموں سے ملک کے تحفظ کے لئے خطرہ موجود ہے۔

صرف حفظ ماتقدم کے طور پر

نئی دہلی۔ ۱۳ ستمبر ملک میں سنگین ہنگامی حالت کے وجود کے متعلق گورنر جنرل کے آج کے اعلان کو صرف حفظ ماتقدم کہا جا رہا ہے۔ اور اس کا اعلان صرف اس وجہ سے کیا گیا ہے تاکہ حکومت ہند کو حیدرآباد کی صورت حال اور اس کے امکانی نتایج کا مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔

بتلایا جاتا ہے کہ حکومت ہند کی دفعہ ۱۰۲ کے مطابق دو طرح کی ہنگامی حالتیں پیدا ہوسکتی ہیں پہلی صورت جنگ میں اور دوسری سنگین اندرونی ہنگاموں کی حالت میں پیدا ہوسکتی ہے۔

اعلان میں حالت جنگ کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ صرف سنگین ہنگامی حالت کے وجود کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کی حفاظت کو اندرونی ہنگاموں سے اندیشے کا اظہار کیا گیا ہے۔

اعلان کے بنا پر گورنر جنرل کو صوبائی معاملات میں بھی قانون سازی کے مکمل اختیارات حاصل ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کل بعض اہم امور کے سلسلے میں چند آرڈی ننس جاری کئے جائیں گے۔

وزارت دفاع کا اعلانیہ

نئی دہلی۔ ۱۳ ستمبر۔ ریاست حیدرآباد میں ہندوستانی فوجوں کے داخلے کے متعلق حسب ذیل اعلانیہ شائع کیا گیا ہے۔

"حکومت حیدرآباد کے اس انکار کے بعد کہ رضاکاروں کی جماعت کو غیر قانونی نہیں قرار دیا جائیگا قیام امن کے لئے اور سکندرآباد میں ہندوستانی فوجوں کی واپسی کی سہولتیں بہم نہ پہونچائی جائیں گی۔ ہندوستانی فوجیں آج چار بجے صبح ریاست حیدرآباد میں داخل ہوگئیں۔

حیدرآباد فوج کے انگریز افسر مستعفی

نئی دہلی ۱۳ ستمبر آج رات کو یہاں معلوم ہوا ہے کہ حیدرآبادی ریاستی فوج کے انگریز افسروں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

دہلی کے برطانی ہائی کمشنر کے دفتر میں ابھی تک اس کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ لیکن وہاں خبر آئی ہے کہ افسروں نے ہائی کمشنر کا یہ مشورہ منظور کرلیا ہے کہ ہندوستان اور حیدرآباد کے درمیان جنگ شروع ہوجانے پر انھیں ریاستی فوج سے علیحدہ ہوجانا چاہئے خیال کیا جاتا ہے کہ حیدرآبادی ریاستی فوج میں دس انگریز افسر ہیں۔

مدراس ۱۳ تقریباً ۸۰ رضاکار اور حیدرآباد کے فوجی افسر گرفتار ہوئے۔ اور ان کو نظر بند کردیا گیا۔

حیدرآباد اور ٹیلی فون اور تار

بمبئی۔ ۱۳ ستمبر۔ بجواڑہ اور حیدرآباد کے درمیان ٹیلی فون کا جو سلسلہ تھا وہ آج حیدرآباد کی جانب سے ۵ بجے شام منقطع کردیا گیا ہے۔

حیدرآباد اور بمبئی کے درمیان ٹیلیفون لائن ۱۱ بجے دن ہی میں کاٹ دی گئی تھی۔ اس طرح حیدرآباد سے براہ راست گفتگو کرنے کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ اب حیدرآباد اور ہندوستان کے مختلف حصوں کے درمیان تار کا سلسلہ بھی باقی نہیں رہا۔

معلوم ہوا ہے کہ سکندرآباد میں ہندوستان کے زیر انتظام جو تار گھر تھا۔ اس کو بند کردیا گیا ہے۔ ریاستی پولیس کا اس پر پہرہ ہے اور اس دفتر کے تمام ملازمین کو نظر بند کردیا گیا ہے۔

حیدرآباد کے مقبوضہ علاقوں کا نظم و نسق

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ

قائد اعظم جناح کی تجہیز و تدفین فوجی اعزاز کے ساتھ

کراچی ۱۲ ستمبر۔ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کا کراچی میں سنیچر ۱۱ ستمبر کو بجکر ۲۰ منٹ پر شب میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ ایک سرکاری اعلامیہ آج گورنمنٹ ہاؤس سے اس کے بارے میں شائع ہوا ہے۔ اس سے پہلے جو سرکاری اعلان ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جناح صاحب اور مس فاطمہ جناح دونوں کوئٹہ سے کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ جو سنیچر کو ساڑھے ۸ بجے شب کو نکلا تھا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کو سپرد خاک آج شام کو بجے عید گاہ کے میدان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قائد اعظم کا جنازہ ٹھیک تین بجے سہ پہر کو گورنمنٹ ہاؤس کے دروازے سے نکلا جو توپ کھینچنے والی گاڑی پر رکھا ہوا تھا۔ اور جسے شاہی پاکستانی فوج کے بحری سپاہی کھینچ رہے تھے۔ ایک بیکراں ہجوم پیچھے پیچھے تھا۔

جلوس کے سب سے آگے سول پولیس کے پچاس آدمی تھے جس کے بعد شاہی پاکستانی بحری فوج، بری فوج کے پچاس پچاس آدمی اور گورنر جنرل کے باڈی گارڈ تھے۔

آج صبح اول وقت سے غمگین اور سوگوار لوگ جوق در جوق پاکستان کے گورنر جنرل کے مکان پر جو بھورے رنگ کا بنا ہوا ہے چلے آرہے تھے تاکہ وہ اس عمارت پر ایک نظر ڈال لیں جس میں ان کا محبوب قائد رہتا تھا۔

گورنر جنرل کا نیلا جھنڈا پہلی مرتبہ آج سے ایک سال ۲۶ دن پہلے اس عمارت پر لہرایا گیا تھا جو آج سرنگوں دکھائی دے رہا تھا بہت سے آدمی اپنے حزن و ملال کو ضبط نہ کر سکے۔ اور ان کی آنکھوں سے آنسو نہ بہنے لگے۔

گورنر جنرل کے مکان کے پھاٹکوں پر پولیس وغیرہ نے مجمع کو روکنے کے لئے بڑی محنت سے کام لیا جو اپنے مرحوم قائد کو دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔ لوگ ایک مرتبہ بے ترتیبی کے عالم میں پہرہ داروں کے برابر سے ہو کر آگے بڑھ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن بعد میں انھیں دو قطاروں میں کھڑا کیا گیا جن میں ہر ایک ایک ایک میل لمبی تھی، قائد اعظم کی لاش بڑی شان و شوکت کے ساتھ ایک برساتی میں رکھی گئی۔ تاکہ لوگ آخری بار انھیں دیکھ سکیں۔

اسلامی ممالک کے سفرا اور ایلچی بھی گورنر جنرل کے مکان پر پہونچے تاکہ عقیدت کا اظہار کر سکیں۔ قائد اعظم کا جنازہ ایک تابوت میں رکھا ہوا تھا۔ جس پر ایک سفید چادر پڑی تھی۔ جو پھولوں سے اور ہاروں سے ڈھکی تھی تابوت کے چاروں طرف لوبان سلگ رہا تھا۔ مردوں اور عورتوں کی قطاریں قائد اعظم کا آخری دیدار کرتی ہوئی گزر رہی تھیں۔ ہزاروں آدمیوں کا سیلاب امنڈا ہوا گورنر جنرل کے مکان تک ہر گلی کوچہ سے چلا جا رہا تھا۔ پہرہ دار پولیس کا کام بڑھ گیا تھا جب لوگوں کا ہجوم بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ دیوار پھاند جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

۲ بجے دن تک تقریباً دو لاکھ آدمی قائد اعظم کا آخری دیدار کر چکے تھے۔ اندازاً ہیں اتنے ہی ان کے جنازہ کو دیکھ کر غش کھا گئے۔

ان کے تابوت کے قریب دو حافظ بیٹھے مسلسل قرآن شریف کی تلاوت کر رہے ہیں مس فاطمہ جناح جو ایک سفید ساری پہنے ہوئے ہیں صبح سے اب تک برابر رونے جا رہی ہیں۔ اور روتے روتے ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں ہیں۔ انھیں قائد اعظم کی صاحبزادی مسز نویل واڈیا جو آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی سے یہاں پہنچ گئی ہیں مس فاطمہ جناح کو دلاسہ دینے میں مشغول ہیں۔

اسی طرح قائد اعظم کے بھتیجے مسٹر محمد علی ولی اور ان کی بیوی بھی مس فاطمہ جناح کو تسلی تشفی دے رہی ہیں۔

پاکستان میں قائد اعظم کا سوگ

کراچی ۱۲ ستمبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ قائد اعظم جناح کا سوگ پاکستان میں چالیس دن منایا جائے گا سوگ کی یہ مدت ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو ختم ہوگی۔

جب تک کوئی آئندہ ہدایت نہ ملے جھنڈے سرنگوں رکھے جائیں گے۔

پاکستان کے غم میں ہندوستان بھی شریک ہے

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ حکومت ہند کے آج کے ایک غیر معمولی گزٹ میں کہا گیا ہے۔

حکومت ہند نے قائد اعظم جناح کی موت کو گذشتہ رات بڑے افسوس کے ساتھ سنا۔ ان کے احترام میں یہ حکم نافذ کر دیا گیا ہے کہ تمام سرکاری عمارتوں اور دفاعی اداروں پر آج جھنڈے سرنگوں رکھے جائیں۔

راجہ جی کا پیغام

ہندوستان کے گورنر جنرل سی راجگوپال اچاریہ نے حسب ذیل پیغام مس فاطمہ جناح کو بھیجا ہے۔

عزیز بہن!

میں اپنی طرف سے اور نیز اپنی قوم اور اپنی حکومت کی طرف سے آپ کے ساتھ اور ایک آپ کی قوم کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں، خدا کرے ہندوستان اور پاکستان کی عورتوں مردوں کے دل و دماغ میں اس اہم موقع پر نمایاں تبدیلی پیدا ہو سکے۔ اور ہم سب اس دور ابتلا سے کامیابی کے ساتھ گذر سکیں۔

گورنر جنرل نے دوسرا پیغام پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کو بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس اہم موقعہ پر میں اپنی۔ اپنی قوم اور اپنی حکومت کی طرف سے آپ کو آپ کی قوم کو اور آپ کی حکومت کو دلی ہمدردی پیش کرتا ہوں خدا ہمیں اتنی طاقت دے کہ ہم اپنی ہر مصیبت پر اچھے عنوان سے کام لے کر نپٹ سکیں۔

نہرو جی کا پیغام

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل پیغام وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کو روانہ کیا ہے۔

میں اپنی اور اپنے رفقاء کار اور اپنے ملک کے باشندوں کی طرف سے پاکستان کی حکومت اور اس کے باشندوں کے ساتھ مخلصانہ جذبہ کے ماتحت اس نقصان پر ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں جو پاکستان قائد اعظم جناح کے انتقال سے پہنچا ہے۔ مہربانی کر کے مس فاطمہ جناح کو ہماری طرف سے تعزیت پہنچا دیجئے۔

گورنر جنرل کے سکریٹری مسٹر شیولال اور فوجی سکریٹری جرنل چبڑجی پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان کے پاس گئے اور قائد اعظم کے انتقال پر انھیں گورنر جنرل مسٹر سی [illegible] جاری [illegible] سے تعزیت پیش کی۔

ریاستوں میں مسٹر جناح کا [illegible]

حیدر آباد ۱۲ ستمبر۔ ریاست [illegible] جناح کی وفات کی خبر بجلی کے ساتھ [illegible] آج کا دن یوم غم قرار دیا گیا ہے۔ ریاستی جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے۔ سرکاری اور غیر سرکاری [illegible] اور دوکانیں بند رہیں۔ بہت سے مسلمان روتے دیکھے گئے۔ شام کو مکہ مسجد میں خاص طور پر جو قرآن خوانی ہونے والی ہے۔ اس میں [illegible] شرکت کریں گے۔

مسٹر کے ایم منشی کی سرکاری قیام گاہ پر ہندوستان کا جو ترنگا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ وہ جھکا دیا گیا۔

ڈاکٹر سید عبد اللطیف نے جو پہلے پہل نظریہ پاکستان پیش کیا تھا۔ دنیائے اسلام کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ سمجھ دار فرد اچانک اٹھ گیا۔

بھوپال۔ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کے سوگ میں آج تمام دفاتر۔ عدالتیں تعلیمی ادارے اور کارخانے بند رہے۔ شہر میں ہڑتال رہی اور سرکاری عمارتوں کے جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے۔

نواب صاحب بھوپال نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں انھوں نے پاکستان اور دنیائے اسلام کے اس ناقابل تلافی نقصان پر گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ نواب صاحب نے مس فاطمہ جناح کو بھی تعزیتی پیغام روانہ کیا ہے۔

بڑودہ۔ مسٹر جناح کے سوگ میں ریاستی جھنڈا سرنگوں کر دیا گیا۔

پاکستان کے نئے گورنر جنرل

کراچی ۱۲ ستمبر۔ پاکستانی کابینہ کا جلسہ سنیچر کو آدھی رات سے پہلے عجلت میں طلب کیا گیا تھا۔ اور ۵ بجے صبح تک ہوتا رہا۔ اس کا اجلاس دن میں پھر ہوا اور اس مسئلہ پر غور کیا گیا کہ پاکستان کا گورنر جنرل کون ہو؟

پاکستانی کابینہ نے مشرقی بنگال کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کو مسٹر جناح کی جگہ پاکستان کا گورنر جنرل بنانے کے لئے منتخب کیا ہے۔

خواجہ ناظم الدین تقریباً پانچ بجے شام کو گورنر جنرل کے خاص ہوائی جہاز میں کراچی پہنچے اور مسٹر جناح کے جنازے میں شرکت کی۔

اب یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کافی عرصے سے بیمار تھے۔ اور ۱۵ اگست کو بہت زیادہ کمزور ہو چکے تھے اسی وجہ سے وہ پاکستان کی پہلی سالگرہ کے جشن میں بھی شرکت نہیں کر سکے۔ ان کی آواز اتنی دھیمی ہو چکی تھی کہ پاکستان ریڈیو کے لئے اس کا ریکارڈ بھی تیار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تین دن سے مسٹر جناح کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔ اور اسی وقت انھیں کراچی لانے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ لیکن ان کا وقت آچکا تھا۔

قائد اعظم کے انتقال پر عالمگیر اظہار غم

کراچی ۱۳ ستمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کے نام ہندوستان اور بیرونی ممالک سے جن سربرآوردہ لوگوں نے تعزیتی پیغامات روانہ کئے ان کے تفصیلی نام حسب ذیل ہیں۔

ممالک غیر کے لیڈر اور وزرا، آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر جے۔ بی چیفلے۔ صدر جمہوریہ انڈونیشیا ڈاکٹر عبد الرحیم سوکارنو لندن کی جامع مسجد میں کے امام مولانا ایم اے باجوا ہندو پاکستان کے اتحادی محاذ کی مجلس عاملہ اور لندن کی سوشلسٹ سوسائٹی کے ممبر مسٹر جمال حق کناڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ وزیر اعظم برما تھاکن نو سلطان مراکش کے سفیر مقیم فرانس اور پیرس کی جامع مسجد کے ناظم قادر بن شابت جنوبی ایشیا میں برطانی کمشنر جنرل مسٹر مالکم میکڈانلڈ ملایا فیڈریشن کے قائم مقام ہائی کمشنر سرایلیگ نیو بولٹ گورنر سنگاپور [illegible]

ایم دوھا۔ لوحکومت کینڈا جنرل [illegible] وزیر اعظم مسٹر ڈی الی [illegible] نائب برطانی لارڈ چانسلر [illegible] برطانوی حکومت کے سابق [illegible]

ہندوستان میں مسٹر جناح کا ماتم

نئی دہلی مسٹر جناح کے انتقال کی خبر ہندوستان کے دار الحکومت میں سخت رنج و افسوس اور خاموشی کے ساتھ سنی گئی۔ انتقال کی خبر شہر میں دو بجے رات کے بعد پہونچی۔ اور مقامی اخباروں نے اس کی خبر صفحہ اول پر سیاہ جدول کے ساتھ شائع کی۔ شہر والے صبح سو کر اٹھے تو اخبار والے مسٹر جناح کے انتقال کی خبر کا اعلان کر کے اخبار فروخت کر رہے تھے۔

گورنر جنرل وزیر اعظم مرکزی سکریٹریٹ اور غیر ملکی سفارت خانوں میں جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے۔ اور راجہ جی نے شام کو ہونے والا ایک خیر مقدمی جلسہ ملتوی کر دیا۔

ایسا معلوم ہوا ہے کہ ان کے انتقال کی خبر پر کسی حلقہ میں حیرت کا اظہار نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ان کی شدید علالت کی خبر کئی ہفتے سے گرم تھی۔

بہت سے غیر ملکی سفیروں اور ان کے نمائندوں نے ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر سے ملاقات کر کے مسٹر جناح کی موت پر اظہار تعزیت کیا۔

ہائی کمشنر سے ملاقات کرنے والوں میں دلندیزی سفیر مسٹر لیمنگ۔ سوئزرلینڈ کے غیر معمولی نمائندے اور وزیر مختار مسٹر آرمن ڈانکر۔ اطالی نائب سفیر ڈاکٹر وکٹر ولمبوئی دہلی میں انڈونیشی جمہوریہ کے نمائندے برطانیہ کے قائم مقام ہائی کمشنر مسٹر [illegible] نئی دہلی میں حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل افغان سفارت خانے کے پہلے سکریٹری مسٹر قاری ہیتی سفارت خانے کے اخباری سفیر مسٹر بدر الدین حیا اور ہندوستانی سفارت خانے کے تجارتی سکریٹری ڈاکٹر بی سادیجی بھی شامل تھے۔

کے صدر مسٹر جے ایچ ہٹن۔ ہندوستان اور پاکستان کے لیڈر [illegible] صدر مسٹر ابن بہوشکر۔ آزاد کشمیر حکومت [illegible] محمد ابراہیم خان۔ وزیر اعظم حیدر آباد [illegible] مشرقی بنگال سر فیڈرک بورن۔ گورنر سندھ [illegible] ہدایت اللہ پاکستان میں انگلو انڈین [illegible] کے بانی اور صدر مسٹر ای گبن۔ نظام [illegible] کے وزیر پیل ڈرانسل سردار عبد الرب [illegible] بوائے اسکاؤٹ عارضی کمشنر مسٹر اسد [illegible] سفیر مقیم کراچی اور بیگم مغربی پنجاب [illegible] سردار عبد الرب نشتر اور سردار عبد الحمید [illegible] کے گورنر وزیر اعظم اور دیگر وزرا [illegible] مسٹر ہوتو یا اے ڈوشل دولت مشترکہ [illegible] ایچ ایس سٹفن ہندوستانی پارٹی [illegible] سمپورن سنگھ اقوام متحدہ کی کانفرنس [illegible] وفد کے ڈپٹی لیڈر مسٹر نور الامین پاکستان [illegible] کے صدر مسٹر سرش چندر داس گپتا [illegible] مسٹر عبد الرحمن صدیقی سر عبد الحلیم غزنوی [illegible] اعظم آسام سر محمد سعد اللہ مشرقی بنگال [illegible] مخالف کے قائد مسٹر بسنت کمار داس [illegible] صوبہ مسلم لیگ مولانا اکرم خاں بسنتی [illegible] پارلیمنٹ کے سکریٹری اسپیکر مسٹر ڈی [illegible] داخلہ مدراس ڈاکٹر سبارائن۔ [illegible] خان بہادر محمد ظریف خان۔ وزیر اعظم [illegible] خاں۔ نواب صاحب چھتاری اور حکومت [illegible] تجارتی کمشنر۔

اداروں کی تعزیت۔ حکومت مشرقی [illegible] اور بہار کی صوبائی مسلم لیگ کی مجلس [illegible] کانگریس کی مجلس انتظامیہ اور آل انڈیا [illegible]

گورنر جنرل کا حلف [illegible]

کراچی ۱۴ ستمبر۔ آج سہ پہر کو ۱۰ بجے [illegible] لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر عبد [illegible] ہال میں پاکستان میں نئے قائم مقام گورنر [illegible] ناظم الدین سے عہدہ کا حلف لیا۔ [illegible] گورنر جنرل کا نیلا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور [illegible] دی گئی۔

یہ تقریب بہت سادگی سے منائی گئی [illegible] کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں [illegible] غلام حسین ہدایت اللہ اور حکومت پاکستان [illegible] وزرا انجمن اور اعلیٰ سفارتی افسران [illegible] اس سلسلہ میں حکومت پاکستان [illegible] سے جو اعلانیہ جاری ہوا ہے [illegible] کے وزیر اعظم کے مشورہ سے ملک [illegible] کی اس جگہ پر قائم مقام گورنر جنرل [illegible] محمد علی جناح کی وفات کی وجہ سے [illegible]

شیخ عبد اللہ کا پیغام [illegible]

ظہیر آباد کے اہم ریلوے جنکشن پر قبضہ

سکندر آباد و ۶۳ میل کے فاصلہ پر

پونا ۱۶ ستمبر۔ ہندوستانی فوجیں جو شولاپور سے سکندر آباد کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ انھوں نے سکندر آباد سے ۶۳ میل کے فاصلہ پر ظہیر آباد پر ریاست کی باقاعدہ اور بے قاعدہ فوجوں کی زبردست مزاحمت کے بعد آج ایک بجے دن کو قبضہ کر لیا ہے۔ ریاست کی یہ فوجیں جدید ترین اسلحہ سے لیس تھیں

مذکورہ بالا اعلان آج جنوبی کمان کے صدر دفتر سے شائع کیا گیا ہے۔ آگے چل کر اعلان میں کہا گیا ہے کہ۔ ہماری فوجوں کی مدد ہندوستانی ہوائیہ کے جہازوں نے بھی کی جب سے حیدر آباد کے علاقہ میں ہندوستانی فوجیں امن و امان قایم کرنے کے لئے داخل ہوئی ہیں۔ سرحد پر بالکل امن ہے۔ اور ہندوستانی علاقہ میں پناہ گزینوں کی آمد رک گئی ہے۔

اعلان میں بجاوڑہ کے علاقہ میں کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے جہاں کل ہماری فوجوں نے سوریا پیٹ پر جو سکندر آباد سے ۸۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے قبضہ کر لیا ہے۔

آج پونے ۸ بجے جنوبی کمان کے دفتر سے جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس کا مضمون حسب ذیل ہے۔

ہندوستانی فوجیں جو شولاپور سکندر آباد روڈ پر بڑھ رہی ہیں۔ انھوں نے گذشتہ چوبیس گھنٹہ میں تیس میل طے کر لیا ہے۔ ظہیر آباد (اہم ریل اور روڈ جنکشن) جو سکندر آباد سے ۶۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے آج ایک بجے دن کو باقاعدہ اور بے قاعدہ ریاستی فوجوں کی زبردست مزاحمت کے بعد قبضہ کر لیا گیا ہے یہ فوجیں جدید ترین اسلحہ سے لیس تھیں"۔

ہوش پیٹھ کے علاقہ میں میر آباد کے ریلوے اسٹیشن کو دشمنوں سے خالی کرا لیا گیا ہے۔ ہماری فوجوں نے جن علاقوں کو صاف کرایا ہے۔ وہاں اسلحہ و بارود کا زبردست ذخیرہ بھی ہاتھ آیا ہے۔ اس ذخیرہ میں رائفلیں اسٹن گن۔ برن گن۔ خندقی توپیں انجینئرنگ اور سگنل کے اسٹور بھی شامل ہیں۔

اورنگ آباد کے ہوائی اڈہ کو حیدر آباد کی فوجوں نے تخلیہ سے قبل بری طرح تباہ کر دیا تھا۔ اب انجینیروں اور مقامی باشندوں کی مدد سے جو فوج سے اشتراک عمل کر رہے ہیں۔ ہوائی اڈہ کی مرمت کرائی جا رہی ہے ہندوستانی ہوائیہ کے ہوائی جہازوں نے ہماری فوج کو مدد پہونچائی اور حیدر آباد کے وسیع علاقہ میں اشتہارات پھینکے۔

جس وقت سے ہندوستانی فوجیں حیدر آباد میں داخل ہوئی ہیں۔ سرحد پرامن ہے اور انڈین یونین کے علاقہ میں پناہ گزینوں کی آمد رک گئی ہے۔

ایک اور اہم مقام پر قبضہ

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ محاذ جنگ سے جو تازہ اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی فوجیں مشرق اور شمالی مغربی علاقوں میں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔

مشرق میں بجاوزہ کے دستے سوریا پیٹ کے پانچ میل مغرب میں زبردست مزاحمت کے بعد نکریکل پہونچ گئے ہیں۔

شولاپور کے علاقہ میں ہماری فوجوں نے باتور پر جو عثمان آباد کے چالیس میل شمال مغرب میں ہے۔ قبضہ کر لیا ہے۔

ان مقامات میں گولا بارود کا ایک بہت بڑا ذخیرہ بھی ملا ہے۔

حفاظتی کونسل میں حیدر آباد کا مسئلہ

نئی دہلی۔ ۱۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے حفاظتی کونسل میں حیدر آباد کے متعلق اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرنے کے لئے سر راما سوامی مدالیار کا انتخاب کیا ہے۔

حیدر آباد کے محاذ پر ہمارے کمانڈر

پونا ۱۶ ستمبر۔ حیدر آباد میں ہماری فوجوں کے مندرجہ ذیل کمانڈر ہیں۔

شولاپور کا محاذ۔ میجر جنرل این چودھری۔
شولاپور کے شمال میں بمبئی کا محاذ۔ میجر جنرل برار۔
مدراس کا محاذ۔ میجر جنرل اے رودرا۔
سی۔ پی اور برار کا محاذ۔ بریگیڈیر شیورات سنگھ
ہوائیہ کے نائب مارشل مکرجی ہوائی سرگرمیوں کے کمانڈر

ڈاک تار اور ٹیلیفون پر پابندیاں

نئی دہلی۔ ۱۶ ستمبر۔ تحفظ عامہ ۱۹۴۸ء کے آرڈیننس دفعہ ۳ کے تحت حکومت ہند نے طے کیا ہے کہ وہ لاسلکی تار اور ٹیلی فون پر کنٹرول رکھیگی۔ اور ان کی جانچ کرے گی۔ ان قاعدوں کے ماتحت ڈاک کے علاوہ کسی اور خط و کتابت کے لے جانے والے کی بھی تلاشی لی جا سکتی ہے یا اس کو اس قسم کے خطوط لے جانے سے منع کیا جا سکتا ہے۔ اس میں ضرورت کے وقت غیر سرکاری ہوائی جہازوں پر قبضہ کے متعلق بھی شرائط ہیں۔

آرڈیننس کی رو سے ہر ایسے تار کو جو علامتی نشان میں لکھا ہو روکا جا سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ تار دن کے اس حصہ کو بھی سنسر کیا جا سکتا ہے۔ جو قابل اعتراض ہوں۔

اطالوی نوآبادیات کا مسئلہ

پیرس۔ چار طاقتوں کے نمائندوں کی کانفرنس نے سابق اطالوی نوآبادیات کے مستقبل پر بحث کرنے کے بعد اپنے ...

... آخری ... (حاشیہ پر عمودی تحریر: ناقابل خواندگی)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۳۲۳
بعدالت جناب تحصیلدار صاحب۔ مقام تحصیل بکہرا بان ضلع کانپور۔

کلو سنگھ ولد رام راج سنگھ قوم ٹھاکر ساکن ہنس پور مزرعہ موضع دیور ہٹ پرگنہ بھوگنی پور — مدعی

بنام بہاری سنگھ ولد داجاگر سنگھ وبنی رام سنگھ و رامیشور سنگھ پسران کلو سنگھ و گردہاری سنگھ و بھور سنگھ پسران بدری سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع دیور ہٹ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل بکہرا بان اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجیے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ ستمبر ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

حفاظتی کونسل میں حیدر آباد کا مسئلہ۔ پیرس۔ ... حفاظتی کونسل کا اجلاس ہندوستان کے خلاف حیدر آباد کی شکایت پر ... یہ طے ہوا ہے کہ فریقین کو ... کونسل ...

مشرقی پاکستان کے نئے وزیر اعظم

ڈھاکہ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے مشرقی بنگال کے وزیر اعظم کی حیثیت سے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھایا۔ ان کا تقرر خواجہ ناظم الدین کی جگہ پر ہوا ہے۔ جو پاکستان کے گورنر جنرل مقرر کئے گئے ہیں

پٹھانستان کی تحریک میں تازہ روح

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ تین افغان شہزادوں سردار حفیظ اللہ خان سردار عنایت اللہ خاں اور سردار حبیب اللہ خاں نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ سابق شاہ امان اللہ خان کے بھائی شہزادہ امین جان جو ابھی کچھ دنوں پہلے تک رنگون اور اس کے بعد ڈاکمنڈ میں نظر بند تھے اب قبائلی علاقہ میں پہونچ گئے ہیں ان کی آمد سے پٹھانستان کی تحریک میں ایک تازہ روح دوڑ گئی ہے۔ اس لئے کہ اب اس قومی تحریک کے دو رہنما ہوگئے ہیں۔ ایک وہ خود اور دوسرے فقیرایپی۔

ان افغان شہزادوں نے قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد کے پٹھانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ خان عبدالغفار خاں ڈاکٹر خان صاحب اور خان عبدالصمد خاں جیسے لیڈر جنھوں نے پٹھانوں کی سرزمین کو آزاد کرانے کے لئے برطانیہ سے جنگ آزادی لڑی تھی اس وقت پاکستان کے جیلوں میں بند ہیں۔ اگر پاکستان کی بنیاد حق و انصاف پر ہوتی اور اس کی نظر میں جمہوریت کے اصول کا کچھ بھی احترام ہے تو وہ اسے دل و جان سے عزیز رکھتا اور ان اصولوں کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ لیکن پاکستان نے جو اسلامی ممالک کے جذبات کو اپنا آلہ کار بنا رہا ہے۔ دوسری ہی راہ اختیار کی ہے۔ اور افغانستان کو بھی ایک حد تک دھوکہ دینے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ بہر حال پٹھان، پیر مانکی شریف اور گل خاں جیسے پاکستانی کارندوں کا آلہ کار ہرگز نہ بنیں گے۔ پٹھان پاکستان کے غلام بن کر کبھی نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ہم پٹھانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ شہزادہ امین جان اور فقیرایپی کے مشترکہ جھنڈے کے نیچے جمع ہوکر آزاد پٹھانستان کے قیام کی جد و جہد شروع کریں۔

آخر میں ہم یہ بھی اپیل کرتے ہیں کہ ہمیں اس وقت کشمیر اور حیدرآباد کے مسئلہ میں پڑنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ خود ہمارے گھر میں آگ لگی ہے۔

راشننگ اور قیمت پر کنٹرول

لکھنؤ۔ ۱۱ ستمبر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پورے انڈین یونین میں غلہ کی دوبارہ راشننگ شروع کر دی جائے گی۔ اور قیمت پر کنٹرول لگا دیا جائے گا۔ اس کی فوری ضرورت سیلاب کی تباہ کن بارش سے فصلوں کو نقصان اور جزوی راشننگ کے باوجود قیمتوں میں مسلسل اضافہ کی وجہ سے پیش آگئی ہے۔ حکومت اپنے مواعید کو پورا کرنے کے لئے فراہمی غلہ کی اجارہ داری ضروری سمجھتی ہے حالت ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ اور جلد ہی کوئی فیصلہ کرلینا ضروری ہے۔ اسلئے حکومت ہند کی طلب کی ہوئی غذائی وزرا کی کانفرنس اب مقررہ تاریخ سے ایک ہفتہ پہلے یعنی ۱۱ اور ۱۸ ستمبر کو ہوگی۔

حیدرآباد کی درخواست اقوام متحدہ کے سپرد

پیرس۔ ۱۱ ستمبر۔ لندن میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل میر نواز جنگ اور ریاست مذکور کے شعبہ خارجہ کے سکریٹری جنرل مسٹر ظہیر احمد نے آج حیدرآباد کی دو درخواست اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں دے دی جس میں ادارہ مذکور سے حیدرآباد کے الحاق کے مسئلہ میں دخل اندازی کی درخواست کی گئی ہے۔

حیدرآباد کی درخواست میں کہا گیا ہے کہ اس نزاع سے دنیا کے امن و امان کو نقصان پہونچنے کا سخت خطرہ ہے۔

کشمیر کمیشن کی ۲۲ ستمبر تک واپسی

نئی دہلی۔ ۱۱ ستمبر۔ آج اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن نے اپنے ایک جلسہ میں یہ طے کیا کہ ۲۲ یا ۲۵ ستمبر تک یورپ روانہ ہو جائے گا۔ کمیشن اقوام متحدہ کے موجودہ اجلاس میں جو پیرس میں ہو رہا ہے حفاظتی کونسل کو اپنی عارضی رپورٹ دے گا۔

کمیشن نے اپنے جلسہ میں بہت سے اندرونی انتظامی مسائل پر تبادلہ خیال کیا خیال ہے کہ کمیشن کے نمائندوں کی ایک ٹولی چند ہی دنوں میں مشرقی اور مغربی کشمیر جائے گی۔

لکھنؤ کے نئے سینما گھروں کے [illegible]

لکھنؤ۔ ۱۱ ستمبر۔ حکومت یوپی کے احکام کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لکھنؤ کے [illegible] کی تعمیر کے سلسلے میں تحقیقات شروع کردی ہے۔ رادکسی۔ بسنت۔ رتن اور منروا جو تعمیر ہو چکے ہیں [illegible] منور بخش اور دوسرے سینما گھر جو تعمیر ہو رہے ہیں ان سب کے مالکوں کو [illegible] وہ ذمہ داران حکومت کو بتائیں کہ انھوں نے ان فلک بوس عمارتوں کے لئے سمنٹ لوہا اور دوسرا تعمیری سامان کن ذرائع سے حاصل کیا ہے۔ انھیں یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ سیمنٹ لوہا۔ اور دیگر تعمیری سامان کے جو ذخیرے فی الحال ان کے قبضے میں ہیں اس کی تفصیل افسروں کو بتائیں۔ حکومت نے ان کاغذات پر قبضہ کرلیا ہے۔ جو سینما گھروں کی تعمیر سے متعلق ہیں۔

۵۲ لاکھ ۳۵ ہزار کی امداد

لکھنؤ۔ ۱۰ ستمبر حکومت یوپی نے صوبہ کے ۲۵ ضلعوں کو جو سیلاب کا شکار ہوئے ہیں۔ امداد کے طور پر ۲۳۵۰۰۰ روپیہ دئے ہیں۔ بلیا کو ۳۵ ہزار اناؤ کو ۳۰ ہزار الہ آباد کو ۲۰½ ہزار۔ غازی پور کو [illegible] اور گورکھپور کو ۱۲½ ہزار روپیہ دیا گیا ہے [illegible] کے لئے بیج خریدنے [illegible] دیگرہ کے بیج ان علاقوں کے باشندوں میں تقسیم کریں گے۔ جو سیلاب زدہ ہیں۔ محکمہ حیوانات کی طرف سے ضلع افسروں کو یہ ہدایت کی گئی [illegible] فراہم کریں۔ اور جانوروں کی وبا کی روک تھام کا انتظام کریں۔

یوپی کنٹرول آف سپلائز ایکٹ میں [illegible]

[illegible]

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۔/۶
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۔/۲
فی پرچہ دو آنہ ۔/۲/۔

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 47 NO. 39 | Cawnpore. Saturday 25th SEPTEMBER 1948

کانپور شنبہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۸ء مطابق ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ

جلد ۴۷ نمبر ۳۹

ادبیات

رقاصہ

لڑکھڑاتی مسکراتی جھومتی گاتی ہوئی !!
آگئی اسٹیج پر اک شکل بل کھاتی ہوئی !

ملکۂ حسن و ترنم جلوۂ قلب و نگاہ
منزل شہرت کی راہرو حرص کی گم کردہ راہ

مالشِ غازہ سے چہرہ پر ہوس کارانہ جوش
ہر ادا عصیاں بدامن ہر نظر عشوہ فروش

سر بسر عریانیٔ جذبات میں کھوئی ہوئی
شوق غلبہ سے کچھ جاگی تو کچھ سوئی ہوئی

دعوت حسن و ادا اپنے پرائے کے لئے
نیم عریاں جسم خالی ہے کرائے کیلئے

نوجوانوں کی امیدیں چاہنے والوں کی آس
پیکرِ شاداب سے چپکے ہوئے رنگین لباس

موٹریں، ہیرے، جواہر، کوٹھیاں سرمایہ دار
رات بھر کی زندگانی اور اتنے غمگسار

ڈگمگا جاتی ہے عصمت اس طرح بنتی ہے یہ
دوسروں کی آرزو کیواسطے [illegible] ہے یہ

جتنا ظاہر خوشنما اتنا ہی باطن [illegible]
عصمتِ تاریک [illegible] سایہ میں اک روشن گناہ

دیکھ کر یہ اوج نسواں فخر سے ہے اونچا سر
الحذر اے ہند کی تہذیب حاضر الحذر

بنت حوا فاحشہ کے شہرتی کردار ہیں
عصمتِ اصناف نازک اور بھرے بازار ہیں

پیٹ لے منھ اپنا خود اپنے ہی ہاتھوں سے سماج
معصیت عورت کی صورت میں نظر آتی ہے آج

"مجاہد"

دنیائے اسلام

فلسطین میں اقوام متحدہ کے ثالث کاؤنٹ برناڈٹ کا قتل

لندن ۱۸ ستمبر یروشلم میں اقوام متحدہ کے ۵۳ سالہ ثالث کاؤنٹ برناڈٹ کو کل رات گولی چلا کر ہلاک کر دیا گیا۔ امریکی قونصل جنرل مقیم یروشلم نے بتایا کہ ثالث کے قاتل غالباً یہودی دہشت انگیز جماعت کے اشخاص ہیں۔ کاؤنٹ برناڈٹ کیساتھ اقوام متحدہ کے کرنل سیرٹ بھی مارے گئے ہیں۔ امریکی قونصل جنرل نے قتل کی روداد بتاتے ہوئے کہا کہ یروشلم کے یہودی محلہ قطامن سے کاؤنٹ برناڈٹ اپنے رفقاء کار کیساتھ گذر رہے تھے کہ چار اشخاص ایک جیپ میں سوار ان کے قریب سے گذرے ان میں سے دو اشخاص جیپ سے کود کر کاؤنٹ برناڈٹ کی موٹر کی طرف لپکے لیکن ایک شخص کو ایک امریکی حفاظتی افسر نے پکڑنا چاہا جس کے نتیجہ میں وہ خود بھی زخمی ہو گیا۔ دوسرے شخص نے کاؤنٹ برناڈٹ کے موٹر کے ساتھ ہو کر ان پر اور ان کے ساتھی کے سر پر پہونچ کر گولیاں چلا دیں۔ یہ جیپ کسی نہ کسی طرح بچ نکلا ہے لیکن قونصل جنرل کی تفصیل سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ آیا یہ چاروں اشخاص بھی اس میں بیٹھ کر فرار ہو گئے یا نہیں۔

فلسطین میں لڑائی کے پھر بھڑک اٹھنے کا اندیشہ

لندن ۲۰ ستمبر رائٹر جو خبریں تار متواتر مل رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کاؤنٹ برناڈٹ کے قتل کی خبر سے دنیا کے مختلف حصوں سے عجیب سراسیمگی اور غم و ماتم کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لندن کے مبصرین کا خیال ہے کہ فلسطین کے ثالث کے قتل ہو جانے سے فلسطین میں صلح کے امکانات کم تر ہو گئے ہیں۔ اب یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ اب عارضی صلح کی خلاف ورزی کا عرب اور یہود ایک دوسرے پر زیادہ سے زیادہ الزام رکھیں گے۔ جا بجا تصادم اور جھڑپیں ہوں گی۔ اور جانبین ایک دوسرے کی گولیوں کا جواب دیں گے۔ لندن کے مشہور اخباروں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ فلسطین میں ان عناصر کی سرکوبی ضروری ہے۔ جو برناڈٹ کے قتل کا باعث ہوئے اگر فلسطین پھر جنگ کی دلدل میں پھنس گیا تو برناڈٹ کے کئے ہوئے میں پانی پھر جائے گا۔ اور اس کی جان کی قربانی کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ لشکر عرب کے کمانڈر بریگیڈیر گلب پاشا نے برطانیہ سے شرق اردن واپس آتے ہوئے کہا ”برناڈٹ بہترین آدمی تھے۔ انھوں نے جو کچھ کیا اس کا مقصد قیام امن تھا۔“

جب امریکہ کے صدر ٹرومین اپنے انتخابی دورے کے سلسلہ میں ڈینور پہونچے تو ۳ لاکھ آدمیوں نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا لیکن جب انھوں نے کاؤنٹ برناڈٹ کے قتل کا تذکرہ کیا تو سب کو بڑا صدمہ ہوا۔ خود صدر ٹرومین اس اچانک قتل سے دل ملول ہیں۔

نیویارک - مقامی اخباروں نے موٹے موٹے اور جلی الفاظ میں کاؤنٹ برناڈٹ کے قتل کی خبر شائع کی ہے۔ امریکی صدارت کے امیدوار گورنر ٹامس ڈیوی نے قتل کی بڑی مذمت کی۔ اور اسے ایک وحشیانہ فعل قرار دیا۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل نے کہا۔ کہ کاؤنٹ برناڈٹ کی پوری زندگی بنی نوع انسان کے لئے وقف تھی اس لئے دنیا بھر کو ان کے ختم ہو جانے کا بہت افسوس ہے۔

پیرس - فرانس کے ایوان بالا میں جمعہ کی رات کو کاؤنٹ برناڈٹ کے قتل پر ایک تعزیتی تجویز منظور کی گئی۔ موسیو مارس شومان نے برناڈٹ کے قتل کو گاندھی جی کے قتل کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔

قاہرہ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبد الرحمن عزام پاشا نے اس سانحہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ تاریخ میں ان کا نام سویڈن کے ایک ایسے زبردست شہری کی حیثیت سے لکھا جائے گا جس نے ارض مقدس میں قیام امن کے لئے اپنی جان تک دیدی۔ مصر کے وزیر خارجہ نے ایک اعلانیہ میں بتایا ہے کہ کاؤنٹ برناڈٹ کے قتل کے حادثہ نے ہمارے دماغ کو بیکار کر دیا ہے۔ ہمیں اس قابل نفرت امر پر بہت افسوس ہے۔

کنبرا - آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اس حادثہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ یہ ثالث ادارہ اقوام متحدہ کا ایک خادم تھا۔ اس لئے اس پر جو قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اس کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ غرض یہ کہ دنیا بھر میں برناڈٹ کے قتل پر غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ دنیا بھر میں اقوام متحدہ کے جو دفاتر ہیں۔ ان پر جھنڈے بھی جھکا دئے گئے ہیں۔ عرب سیاست دانوں اور اخبار نویسوں نے جو کاؤنٹ برناڈٹ سے واقف تھے اپنے بیانات اور اخباروں میں انھیں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ عراق کے ایک ہفتہ وار اخبار اخبار الیوم نے اس سانحہ قتل پر لکھا ہے ”یہ قتل ایک تازہ ترین ثبوت ہے اس نراج اور بدنظمی کا جو جرائم پیشہ یہودیوں کے گروہوں میں عام چیز ہے۔“

فرانس کے ایک اخبار پاپولیر نے لکھا ہے کاؤنٹ اور کرنل سیرٹ جو برناڈٹ کے ساتھ قتل کر دئے گئے تھے پہلے شہری ہیں جنھوں نے عالمی قیام امن کے لئے اپنی جانیں دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال بر تو حق عزم مستقل ہر ہے | زبان پہ کبھی حرف جو سیرِ صلاحیت ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲ | کانپور شنبہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۹

حکومت پاکستان نے کشمیر میں خاتمۂ جنگ کو ناممکن بنا دیا

متحدہ اقوام کے کشمیر کمیشن نے جو ۲۲ ستمبر کو کراچی سے جنیوا کے لئے روانہ ہو گیا ہے حکومت پاکستان کے نام ایک خط میں اس بات پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے کہ حکومت پاکستان نے کمیشن کی ۱۳ اگست کی "خاتمۂ جنگ" کی تجویز کو منظور کرنے میں ایسی شرائط پیش کر دیں کہ تجویز ناقابل عمل ہو گی۔

کمیشن نے یہ بھی لکھا کہ شرائط لگا کر حکومت پاکستان نے کشمیر میں فوری خاتمۂ جنگ اور ریاست کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے دونوں حکومتوں اور کمیشن کے درمیان گفت و شنید کے آغاز کو ناممکن بنا دیا ہے۔

کمیشن نے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت پاکستان اپنی پوزیشن پر نظر ثانی کرکے اس کی خاتمۂ جنگ کی تجویز منظور کر لے گا۔

کمیشن کے خط پر ۱۹ ستمبر کی تاریخ ہے اور اس پر کمیشن کے صدر مسٹر ہڈل (امریکہ) کے دستخط ہیں۔ یہ خط پاکستانی وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کے نام حکومت پاکستان کے ۲ ستمبر کے خط کے جواب میں بھیجا گیا ہے۔

پاکستان کے اس نکتہ کا جواب دیتے ہوئے آزاد کشمیر کی فوجوں کا سیاسی کنٹرول آزاد کشمیر کی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ان کے لئے خاتمۂ جنگ کا حکم وہی دے سکتی ہے کشمیر کمیشن نے لکھا کہ کمیشن نے اسے اور پاکستانی فوج کے نمائندے نے بار بار کہا ہے کہ آزاد کشمیر کی فوجوں کا مجموعی کنٹرول پاکستانی اعلیٰ کمان کے ہاتھ میں ہے۔

پاکستان کے دوسرے اور تیسرے نکتہ کے جواب میں جن کا تعلق معاملہ کے سیاسی پہلو سے ہے۔ اور اس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں حکومت آزاد کشمیر کی شرکت ضروری ہے کمیشن نے لکھا ہے کہ اس نے آزاد کشمیر کی تحریک کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔

پانچویں نکتہ کا آخری جملہ کا جواب دیتے ہوئے کمیشن نے لکھا کہ حفاظتی کونسل میں تجویز پیش کرنے والے کی انفرادی تشریح بجائے خود تجویز کا جزو نہیں ہے اس لئے کمیشن اس کا پابند بھی نہیں ہو سکتا۔

آگے چل کر کمیشن نے لکھا کہ وہ اسباب سے اتفاق کرتا ہے کہ وہ التوائے جنگ کی میعاد کم سے کم رکھنا چاہتا ہے اور کمیشن کی تجویز کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آزاد کشمیر کی فوجوں کو غیر مسلح اور برطرف کر دیا جائے۔

حکومت پاکستان نے اپنے ساتویں نکتہ میں لکھا تھا کہ وہ اس بات کو پہلے سے مانے لیتی ہے کہ رائے طلبی کے وقت جموں اور کشمیر میں ایسے حالات پیدا کر دئے جائیں کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں کی حیثیت برابر ہو جائے۔ آٹھویں میں کشمیر میں ہندوستانی فوج کی موجودگی کو آزادانہ رائے طلبی کے لئے مضر کہا گیا تھا۔ اور نویں میں نئی اور آزادانہ رائے طلبی کے لئے ضروری شرائط کے متعلق حکومت ہند کی منظوری پہلے سے حاصل کر لینے پر زور دیا گیا تھا۔

ان سب کے جواب میں کمیشن نے لکھا ہے کہ یہ تمام باتیں پیش کرنا فی الحال مناسب نہیں ہے۔ نویں نکتہ کے جواب میں کمیشن نے اس بات پر زور دیا کہ اس کی تجویز کے مقاصد اور شرائط میں حکومت پاکستان کے خدمات کے ذریعہ آزاد کشمیر کی فوجوں اور نمائندوں کا اشتراک حاصل کرنے کے لئے کافی اسباب موجود ہیں۔ کمیشن نے اپنا خط ختم کرتے ہوئے لکھا کہ کمیشن نے اپنی تجویز پیش کرنے کے بعد ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں سے درخواست کی تھی کہ وہ اس دستاویز کو مجموعی حیثیت سے منظور کریں اس کا ارادہ یہ تھا کہ تجویز کے پہلے دو حصوں (جن میں خاتمۂ جنگ کے بعد دونوں حکومتوں اور کمیشن کے نمائندوں کے جلسوں میں (جو بعد کو ہوں گے) طے کی جائیں گی لیکن کمیشن کو افسوس ہے کہ حکومت پاکستان تجویز کو ایسی شرطوں کے بغیر منظور نہیں کر سکتا جو اصل تجویز کے دائرہ سے باہر نکل جاتی ہیں پھر بھی کمیشن کے امید ہے کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے گی۔ اور ۱۳ اگست کی تجویز منظور کر لے گی۔

دنیا کو امن اور صلح کی ضرورت ہے

ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس پیرس کے پیلیس ڈی شیلیو میں ۲۱ ستمبر کو شروع ہوا۔ ۵۸ قوموں نے اس میں شرکت کی۔ اور کے سامنے دنیا بھر کے ۷۰ مسائل ہیں جن میں فلسطین کا قضیہ بھی شامل ہے۔

ایوان کی نشستوں پر تمام ممالک کے ملکوں نے وفد کے اراکین حروف تہجی کے حساب سے بیٹھے گئے ہیں، پاکستان کے وفد کے سرگروہ سر محمد ظفر اللہ خاں اپنے رفقا کے ساتھ دوسری قطار میں بیٹھے۔

ہندوستانی وفد کو پیچھے کی قطار میں جگہ ملی تھی مگر مسز وجے لکشمی پنڈت کو ایک ایسی نمایاں جگہ پر نشست ملی تھی جہاں سے وہ ایوان کی ہر جگہ کو بخوبی دیکھ سکتی تھیں ارجنٹائن کے وزیر خارجہ نے عارضی صدر کی حیثیت سے اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا "میں آپ حضرات سے صلح کا طالب ہوں۔ انسانوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہم اس طرح زندگی بسر نہیں کر سکتے کہ ایک لڑائی کے بعد دوسری لڑائی کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ دنیا کو ترقی کے لئے اتحاد و امن اور صلح کی ضرورت ہے ہم سب کو مل جل کر اپنے پیچیدہ مسائل کا مشترکہ حل ڈھونڈھنا ہے انسانیت کو کام کرنے کے لئے امن کی ضرورت ہے۔ ہم کو یہ بات واضح کر دینا چاہئے کہ جنرل اسمبلی باہمی یگانگت اور عالمی قیام امن کے لئے ایک ادارہ ہے۔

صدر فرانس موسیو ونسنٹ اوریول نے بھی اپنی استقبالیہ خطبہ میں عالمی امن کی تلقین کی۔ اور کہا کہ عالمی امن کے قیام کا دارومدار ادارہ اقوام متحدہ کی قوت پر ہے"۔

ڈاکٹر ایورٹ اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے ۴۳ آدمیوں نے ان کی تائید اور ۲۰ نے مخالفت میں رائے دی۔ اس کے بعد چھ خاص کمیٹیوں کے صدر کا انتخاب کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہے۔

۱۔ معاشی اور مالیاتی کمیٹی۔ سینیٹر ہرنان سنتاکروز دار امریکہ میں چلی کے سفیر۔

۲۔ سماجی کمیٹی۔ ڈاکٹر چارلس ملک (لبنان)

۳۔ تولیتی کمیٹی۔ مسٹر نصر اسد انتظام (ایران)

۴۔ انتظامیہ اور بجٹ کی کمیٹی۔ مسٹر واناولگرس سوئزرلینڈ میں کناڈا کے نمائندے۔)

۵۔ قانونی کمیٹی۔ ڈاکٹر ریکارڈو و الفرو (نپاما)

۶۔ سیاسی کمیٹی۔ موسیو پال ہنری اسپاک (بلجیم)

اس کمیٹی کی اہمیت بہت ہے۔ موسیو اسپاک کا نام اس کمیٹی کی صدارت کے لئے برطانیہ نے پیش کیا تھا۔ ان کی موافقت میں ۴۸ ووٹ آئے روس نے پولینڈ کے ڈاکٹر آسکر لانج کا نام اس کمیٹی کی صدارت کے لئے پیش کیا لیکن صرف سات ملکوں نے ان کی تائید کی۔

نظام کے مستقبل کا فیصلہ

حیدرآباد ریاستی کانگریس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ نے جو ۲۲ ستمبر کو دہلی پہونچے ہیں۔ آج وزیر اعظم جواہر لال نہرو، نائب وزیر اعظم سردار پٹیل سے ملاقات کرکے انھیں حیدرآباد کی موجودہ صورت حالات سے باخبر کیا۔

سوامی رامانند یہاں اتوار تک ٹھہریں گے۔ توقع ہے کہ وہ سنیچر کو گورنر جنرل راجگوپال اچاریہ سے بھی ملاقات کریں گے۔

انھوں نے حیدرآباد کی کانگریس مجلس عمل کے اراکین کو طلب کیا ہے کہ وہ دہلی آکر ان سے گفتگو کریں چنانچہ کل ایک بجے دن کو مجلس عمل کا اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ مجلس عمل کے صدر مسٹر وی جی ہند دا اور دوسرے اراکین آج شام تک دہلی پہونچ جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے نظم و نسق کا مسئلہ حکومت ہند پر چھوڑ کر مجلس عمل صرف وہاں کی سیاسی صورت حال پر غور و خوض کرے گی۔ اور پورے سوچ بچار کے بعد ریاست میں عارضی کابینہ کی تشکیل ہندوستانی ڈومنین سے ریاست کے تعلق دستوری اسمبلی کا طریق انتخاب اور دوسرے متعلقہ مسائل پر اپنی تجاویز پیش کرے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ نظام نے جو مشاورتی کمیٹی قائم کی ہے وہ اب کمیٹی کی حیثیت سے باقی نہیں رہی ہے۔ چنانچہ حیدرآبادی کانگریسی لیڈر اس کے بجائے کسی دوسری کمیٹی کی تشکیل پر بھی غور کرنے والے ہیں۔ شاید ابھی یہ سوال مجلس عمل میں پیش نہ ہو گا کہ آیا نظام کو حکمراں باقی رکھا جائے یا ان سے سبکدوشی کی درخواست کی جائے۔

اس سلسلہ میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ چونکہ ریاست کی دستوری اسمبلی رائے طلبی عامہ کے معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اس لئے نظام کی برقراری یا سبکدوشی کا مسئلہ اسی پر چھوڑ دیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ ریاستی کانگریس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ نے جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل سے آج جو ملاقات کی ہے وہ ابتدائی نوعیت کی ملاقات کہی جا سکتی ہے جس میں حیدرآباد کی عام صورت حال اور اس کی آئندہ حکومت کی تشکیل کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی ہے۔

غلہ اور کپڑے کا کنٹرول

حکومت ہند کے موجودہ معاشی نازک حالات پر قابو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ اقدام کرنے والی ہے کہ ضروری اشیاء پر پھر کنٹرول عائد کر دے۔ آہستہ آہستہ کنٹرول کو بڑھا کر اسکیم پر عمل شروع کیا جائے گا۔ ہر صوبہ رفتہ رفتہ کنٹرول کے حلقہ کو وسیع کرتا جائے گا۔ اور اسی [illegible] صوبی کی رفتار میں تیزی پیدا کی جائے [illegible]

جہاں تک قیمتوں [illegible]

میں حکومت کا خیال [illegible]

کر دے گی۔ وہ قیمت [illegible]

اس کے بعد مرکزی [illegible]

کو اسی نسبت پر [illegible] خریدیں گی۔ باقی [illegible]

کریں گی۔ مگر [illegible]

ہوئے غلہ کے [illegible]

کی ہوئی اشیا [illegible]

نہ مل سکے [illegible]

[illegible]

کپڑے کے کنٹرول میں اضافہ [illegible]

حکومت کا خیال ہے کہ اگر غلہ اور کپڑے کی قیمتوں پر کنٹرول کے ذریعہ قابو حاصل کر لیا گیا تو اور چیزوں کی قیمتیں خود بخود کم ہو جائیں گی۔

راجن بابو آئندہ سال بھی کانگریس

معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کی صدارت کے انتخاب کے لئے اب تک چار امیدواروں کے نام تجویز کئے جا چکے ہیں یہ امیدوار بابو پرشوتم داس ٹنڈن، ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ

۴۔ مسٹر شنکر راؤ دیو اور ڈاکٹر پرفلا چندر گھوش ہیں۔ اس خیال سے کہ ابھی ملک کے سامنے کچھ دنوں تک اور دشواریاں رہیں گی۔ پنڈت جواہر لال نہرو، سردار پٹیل اور کانگریس کے ہائی کمان کے دوسرے اراکین کی یہ خواہش ہے کہ کانگریس کی صدارت پر ابھی ڈاکٹر راجندر پرشاد ہی قائم رہیں۔ اس لئے ڈاکٹر راجندر پرشاد کو اگلے دور کے لئے بھی صدارت کو قبول کرنے پر رضامند کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حالانکہ وہ اپنی خرابی صحت کے بنا پر اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر ڈاکٹر راجندر پرشاد کو اس پر راضی ہونا پڑا تو پھر اس کی کوشش کی جائے گی دوسرے امیدوار اپنا اپنا نام واپس لے لیں۔ تاکہ راجندر بابو بلا مقابلہ کامیاب ہو سکیں۔

آئینۂ کانپور

کانپور بورڈ کی تعریف

الہ آباد ڈویژن کے کمشنر نے کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ انتظامی رپورٹ بابت ۴۸-۱۹۴۷ء پر ریویو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ پبلک آرام کا خیال رکھتا ہے۔

بورڈ کے مالی مسئلہ کی بابت بھی اطمینان ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بورڈ کی آمدنی میں ترقی ہوئی ہے لیکن بورڈ کو چاہئے کہ معمولی حالات آنے تک اسی طرح آمدنی میں اضافہ قائم رکھے۔

حال کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی اور ہاؤس ٹیکس سے کانپور میں تقریباً ۲ لاکھ روپیہ اور چونگی کے رقبہ سے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کا فائدہ ہوا ہے۔

ٹیکس کے محکمہ میں جو غبن ہوا ہے اس کے متعلق کمشنر صاحب نے لکھا ہے کہ بورڈ کو اس قسم کے واقعات کو روکنے کی فوری کوشش کرنا چاہئے۔

کانپور میونسپل بورڈ پر چیرمین صاحب کا ریویو

۱۸ ستمبر ۵ بجے شام کو نوجیون کے دفتر میں کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے پریس کانفرنس میں کانپور میونسپل بورڈ پر ریویو کرتے ہوئے تبلایا (ایک ٹائپ شدہ بیان بھی دیا) کہ میونسپل ملازمان میں بڑھتی ہوئی ناقابلیت اور بداعمالی کو مد نظر رکھ کر بورڈ کے معاملات کے جانچ کرنے کے لئے ایک افیسر کو بھیجنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی گئی تھی۔ آپ نے کہا کہ میں نے گورنمنٹ کے پاس ایک رپورٹ بھیجی ہے اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے تحقیقات کے لئے احکام جاری کر دئے ہیں۔

آپ نے بورڈ کے ممبران کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ ۱۵ سال سے ہر بورڈ کا معیار روبہ تنزل ہوتا رہا ہے ممبران مختلف ملازمان کے مفاد اور ترقی پر دھیان دیتے رہتے ہیں اور چیرمین کو عدم اعتماد کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں۔ جس سے بورڈ کے انتظامات کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور ممبران پبلک مطالبات کی طرف دھیان نہیں دیتے ہیں۔ پبلک آرام اور سہولتوں کا انتظام عملی حیثیت سے نہیں کے برابر رہا ہے جس سے بورڈ نے اپنی ناقابلیت اور غیر متحرک کا خطاب حاصل کیا ہے۔

چیرمین صاحب نے بورڈ کے مالی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بورڈ کی مالی حالت اس وقت بہت اچھی نہیں ہے۔ یہ بورڈ صوبہ کا امیر بورڈ تھا۔ پھر بھی ہمارا بجٹ نقصان کا بجٹ نہیں ہے لیکن موجودہ سال کی آمدنی میں تقریباً دس لاکھ روپیہ کے اضافہ کے امید کی جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ بورڈ کی آمدنی کا بڑا حصہ تنخواہوں پر اور بہت کم پبلک مفاد پر بہت کم خرچ ہوتا ہے۔

لوڈ انکوائری

معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے کانپور [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور [illegible]

[illegible]

تھے لیکن ایک ضمانت دار نے [illegible] لی تھی۔ اس لئے پھر جیل بھیج دئے [illegible] ستمبر کو مسٹر انور احسن صاحب وکیل ایڈوکیٹ نے ۱۵ ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کر دی ہے لہذا آپ کو رہا کر دیا گیا۔

سنسنی خیز روز روشن [illegible]

۲۳ ستمبر کو ۱۲ بجے دن کو جواہر پارک سیسامئو کے نزدیک مسٹر چنی لال شاہ کے مکان پر ۸ مسلح ڈاکو پڑا۔ ڈاکو ریوالوروں اور قرولیوں سے مسلح تھے انھوں نے عورتوں کو ریوالور سے دھمکا کر ان کو ایک کمرہ میں بند کرکے تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ کا سامان جس میں ساڑھے گیارہ ہزار نقد اور باقی کے زیورات تھے لے کر چل دئے۔

شام کو جب مالک مکان مل سے واپس آیا تو اس کو اپنے لٹ جانے کا حال معلوم ہوا۔ اور اس نے فوراً پولیس میں رپورٹ لکھوائی، پولیس تحقیقات

میں مصروف ہے۔

ڈاکٹر شرما برخاست

ڈاکٹر بی۔ این۔ شرما ڈیکل سپرنٹنڈنٹ ٹی۔ بی کلینک گاندھی نگر کانپور پہلے بعض بدعنوانیوں کی وجہ سے معطل کئے گئے تھے۔ اب ان کو برخاست کر دیا گیا ہے۔

گاندھی فنڈ

کانپور سٹی کانگریس کمیٹی نے مہاتما گاندھی فنڈ میں کانپور سے ایک کروڑ روپیہ چندہ وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ نے مہاتما گاندھی فنڈ میں ۲ لاکھ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کانپور سے ایک کروڑ ...

ٹنڈر نوٹس

اکتوبر ۱۹۴۸ء سے تین ماہ کی مدت کیلئے تقریباً ۸۱ میونسپل جانوروں کے واسطے ہرے چارے (کربی) روزانہ ایک بیرنی جانور کے حساب سے سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

ہرے چارہ (کربی) ہمارے گوداموں کے بارکوں میں دینا ہوگا۔ اور چارہ (کربی) کی مقدار ضرورت کے مطابق بڑھائی اور گھٹائی بھی جا سکتی ہے۔

ہرے چارہ کا نرخ فی من کے حساب سے لکھنا چاہئے جس میں تولنے اور جانچ کرنے کی اخراجات بھی شامل ہونا چاہئے۔

ٹنڈر مقررہ ٹنڈر فارموں پر ہونا چاہئے۔ یہ ٹنڈر فارم فارم کیپر سے ایک روپیہ فی سٹ (دو کاپیوں کا سٹ) کے حساب سے ۲۷ ستمبر ۱۹۴۸ء کے ۳ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ہرا چارہ (کربی) تولنے کے بعد اسٹاک میں رکھا جائے گا۔

[illegible] دن کے اندر ہرے [illegible]

[illegible] منظور نہ کیا ہوا [illegible] خرچ سے [illegible]

اگرمینٹ [illegible]

جس کا ٹنڈر منظور ہوگا اس کو منظوری کی خبر کے ملنے پر چار دن کے اندر اگریمنٹ پر دستخط کرنا ہوں گے۔

ٹنڈر مہر بند لفافہ کے اندر ہونا چاہئے۔ اور لفافہ کے اوپر یہ لکھا ہونا چاہئے۔ "مویشیوں کیلئے ہرے چارہ کی سپلائی کے ٹنڈر" یہ ٹنڈر نیچے کے دستخط کرنے والے دفتر میں ۲۷ ستمبر ۱۹۴۸ء کے ۴ بجے تک وصول کریں گے۔

دستخط۔ کے پرشاد

میڈیکل افیسر آف ہیلتھ۔ میونسپل بورڈ کانپور

ہمیں فرقہ واریت کو قریب نہ آنے دینا چاہیئے

ہماری فوجوں کا رویہ قابل رشک تھا

قوم کو نہرو کا خراج تحسین!

نئی دہلی۔ ۱۸ ستمبر۔ وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج رات اپنی نشری تقریر میں اسباب پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری فوجوں نے صلح کے سپاہیوں کی طرح پوری رواداری ضبط اور وقار کا ثبوت دیا۔ انھوں نے اس پر اظہار مسرت کیا کہ مسلم اور غیر مسلم تمام لوگوں نے نظم و ضبط کے قایم رکھنے کی اپیل پر مکمل طرح پر عمل کیا۔

پنڈت نہرو نے زور دیتے ہوئے کہا کہ آیندہ بھی ہمیں یہی رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور طے کرلینا چاہیے کہ ہم کبھی بھی فرقہ واریت کے قریب نہ جائیں۔ اسی کے ساتھ انھوں نے پاکستان سے اپیل کی کہ وہاں کے باشندے ابھی تک ہمارے ہم وطن تھے۔ اور اب بھی وہ ہم سے بہت قریب ہیں۔ انھیں چاہیئے کہ وہ تمام شبہات اور خوف کو اپنے دلوں سے نکال کر امن و صلح کے کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اتنی دیر میں بھی صحیح راستہ اختیار کرنے پر مبارکباد دی انھوں نے یقین دلایا کہ حیدرآباد کے مستقبل کا فیصلہ وہاں کے باشندے کریں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے حیدرآباد کے متعلق تقریر میں کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ ان پانچ دنوں میں حالات کس تیزی کے ساتھ تبدیل ہوئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری حکومت نے حیدرآباد کے سلسلہ میں جو اقدام کیا تھا۔ اس کا مقصد پورا ہوگیا ہماری فوجیں سکندرآباد پہونچ گئیں۔ رضاکاروں کی جو جماعت چند دنوں سے ہنگامے برپا کئے ہوئے تھی غیر قانونی قرار دے دی گئی۔ اور انھیں ختم کیا جارہا ہے۔

لیکن اب ہمارے سامنے دوسرے مسائل آگئے ہیں۔ اور ہم ان کا حل دانشمندی اور دوراندیشی سے کریں گے۔ اور اپنے سامنے ہندوستان کے باشندوں کا مفاد جس میں حیدرآباد کے باشندے بھی شامل ہیں رکھیں گے۔

یہ بالکل قدرتی بات ہے کہ ہم جنگ کے جلد خاتمہ پر خوشی کا اظہار کریں۔ ہم بارہا اس کا اظہار کرچکے ہیں کہ ہم جنگ سے نفرت کرتے ہیں۔ اور ہم کسی کے خلاف ہتھیار اسی وقت اٹھاتے ہیں جب اور کوئی دوسری صورت باقی ہی نہیں رہتی۔ آپ کو تمام حالات کا علم ہے کہ ہم نے کس مجبوری کے عالم میں یہ اسلام کیا تھا لیکن ہمیں خوشی ہے کہ وہ دور جلد ختم ہوگیا۔ اور صلح و آشتی کی لہر پیدا ہوگئی۔

جس عظیم الشان طریقہ پر ہماری فوج کے افسروں اور سپاہیوں نے اس کام کو سچے دل سے سپاہیوں کی طرح خوبی جرات اور استقلال کے ساتھ اور شرافت کے تمام اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے کر دکھایا ہے اس کی ہم سب کو خوشی ہے مجھے ان پچھلے چھ دنوں میں اسباب سے سب سے زیادہ خوشی ہوئی کہ ہندو مسلمان دونوں نے بہتری ضبط و نظم کی دعوت پر شاندار طریقہ سے لبیک کہا۔ اور یہ ہمارے اتحاد کی علامت ہے مستقبل کی بہت اچھی ابتداء ہے۔ اور قابل تعریف بات بھی۔ [illegible] اس ملک میں تمام طول و عرض میں ایک بھی فرقہ وارانہ ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ اسباب کے لئے میں دل سے مشکور ہوں۔ میں حیدرآباد کے لوگوں کو بھی مبارکباد دوں گا کہ انھوں نے ان آزمائش کے دنوں میں امن قایم رکھا۔ اور مقصد امن کے حصول میں معاون ہوئے۔ بہت سے لوگ ہیں آنے والے خطرات سے متنبہ کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ فرقہ وارانہ ہنگامے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اگر فرقہ وارانہ فساد ہوتے تو ہمارے ملک کے نام کو بٹا لگ جاتا لیکن عوام نے ان غیب دانوں کے وسوسوں کو غلط ثابت کردیا۔ اور دنیا کو دکھا دیا کہ اگر کوئی نازک وقت پڑے تو وہ بہت۔ شرافت اور سکون کے ساتھ اس کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

آیئے اس مثال کو مستقبل کے لیے مشعل راہ بنائیے اور یہ عہد کیجئے کہ فرقہ وارانہ اختلاف کا آج سے کبھی نام بھی نہیں آنے پائے گا۔ ہمیں ان چھوٹے نظریوں اور ان خبیث خدبات کو جنھوں نے ان اختلافات کو پیدا کیا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا چاہیئے اور متحد ہندوستان کی مستحکم بنیاد رکھ دینا چاہتے جس سے ہم کب سے مشقت کر رہے ہیں۔ اور جس میں ہر باشندے کو خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہو مساوی حقوق اور مواقع حاصل ہوں گے۔

آج ہم خوش ہیں اور بجا طور پر خوش ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ کوئی عظیم الشان قوم مصیبت ہو یا کامرانی اپنا دماغی توازن نہیں کھوتی۔ ہم نے بہت سی مصیبتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اور بہت نہیں ہاری ہے۔ اور ان پر فتح بھی پا چکے ہیں۔ اسی طرح ہمیں فتح کے نشہ میں بھی بدمست نہیں ہونا چاہیئے۔

اس موقعہ پر ہم اپنے پاکستانی بھائیوں سے بھی امن و اتحاد کی اپیل کرتے ہیں جو کل تک ہمارے ہم وطن تھے۔ اور اب بھی ہم سے بہت قریب ہیں۔ کہ وہ اپنے دلوں سے خوف اور شبہات کو دور کرکے ان اتحاد کے کاموں میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

میں حیدرآباد کے مسلم اور غیر مسلم تمام باشندوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ ایک افسوسناک بات تھی کہ ہمیں حیدرآباد کے خلاف اقدام کرنا پڑا لیکن خوشی کی بات ہے کہ وہ صورت حال جلد ہی ختم ہوگئی۔

حیدرآباد پر حکومت کرنے والے غلط راستہ پر چل رہے تھے جس کی وجہ سے یہ افسوسناک صورت پیدا ہوگئی ہمیں خوشی ہے کہ نظام نے یہ محسوس کرلیا کہ انھوں نے یہ راستہ اختیار کرنے میں غلطی کی تھی۔ اور ان کی غلط رہنمائی کی گئی تھی۔ اب انھوں نے دانشمندی سے کام لے کر صحیح راستہ اختیار کرلیا۔

اتنی دیر کے باوجود وہ صحیح راستہ اختیار کرنے پر قابل مبارکباد ہیں۔ اگر وہ کچھ پہلے یہ راہ اختیار کرلیتے تو بہت سی پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچ سکتے تھے۔

لیکن میں اس وقت گذشتہ باتوں میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص بھی اپنے دل میں بدگمانی باقی رکھے ہم صاف طور پر اس کا اظہار کرچکے ہیں کہ حیدرآباد کے مستقبل کا فیصلہ وہاں کے باشندے کریں گے۔ اور ہم ان کے خلاف کبھی بھی نہ کریں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ تمدنی [illegible] اور روایاتی طور پر [illegible] تعلقات گہرے [illegible]۔ اور آیندہ بھی گہرے تعلقات باقی رہیں گے۔

فی الحال وہاں نظم و نسق ہمارے فوجی کمانڈر کے سپرد ہوگا۔ اس لئے معمولی حالات پیدا ہونے میں کافی عرصہ لگیگا۔ انھیں ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ وہاں روزمرہ کی زندگی میں کم از کم مداخلت ہونے دیں اس پر عمل شہروں اور دیہاتوں ہر جگہ ہونا چاہیئے۔ اور جب حالات درست ہوجائیں گے۔ تو دوسرے انتظامات شروع کئے جائیں گے۔ اس کے بعد دستوری اسمبلی کے لئے انتخاب کی کارروائی کی جائے گی جو حیدرآباد کے دستور کو تیار کرے گی۔

میں ایک مرتبہ پھر دہراتا ہوں کہ ہم حیدرآباد کو غیر نہیں سمجھتے۔ وہاں کے ہندو مسلم تمام باشندے ہمارے بھائی بند ہیں اور وہ ہندوستان کے عظیم الشان ورثہ کے برابر کے حصہ دار ہیں۔

مسٹر منشی اور سر مرزا میں مشورہ

بنگلور۔ ۲۰ ستمبر کل جیسے ہی خبر رساں ایجنسی کے ذرایع اپنی حالت پر عود کر آئے۔ ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مقیم حیدرآباد کے ایم منشی اور سر مرزا اسمعیل کے درمیان ٹیلیفون سے کچھ مشورے ہوئے۔ امید کی جاتی ہے کہ جونہی سر مرزا اسمعیل کو دعوت نامہ ملیگا۔ اور آمد و رفت مکمل جائیگی وہ حیدرآباد پہونچ جائیں گے۔

حیدرآباد میں فوجی نظم و نسق قایم کر دیا گیا

لائق علی کی وزارت نظر بند۔ قاسم رضوی کی گرفتاری

ریاستی فوجوں نے باقاعدہ اطاعت قبول کرلی

سکندرآباد۔ ۱۸ ستمبر۔ حیدرآباد کے فوجی کمانڈر میجر جنرل العیدروس نے شولاپور حیدرآباد روڈ کے پانچویں میل پر آج ساڑھے چار بجے شام ہندوستانی کی پہلی مسلح ڈویژن کے کمانڈر میجر جنرل جے این چودھری کے سامنے باقاعدہ اطاعت قبول کرلی۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نامہ نگار اپنے پہلے تار کے ذریعہ مطلع کرتا ہے کہ:۔

جنرل چودھری پوری حیدرآباد ریاست کے فوجی گورنر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ پوری ریاست میں فوجی نظم و نسق قائم کر دیا گیا ہے۔ رضاکاروں کے لیڈر سید قاسم رضوی کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے گئے ہیں۔

آج صبح حیدرآباد میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی نے ہز ایگزالٹیڈ ہائینس نظام سے ملاقات کی۔ اور انھیں حکومت ہند کے اس فیصلے سے مطلع کیا کہ باقاعدہ اطاعت کے قبول کرلینے کے بعد ہندوستانی فوج کے کمانڈر فوجی حکمران کی حیثیت سے حیدرآباد کا نظم و نسق سنبھال لیں گے۔

میر لائق علی کی وزارت کے جملہ وزراء کو گھروں میں قید کردیا گیا ہے۔ ۷ بجے شام سے صبح ۵ بجے تک حیدرآباد اور سکندرآباد میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ نجی اسلحہ کو سپرد کرنے کے لئے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ رضاکاروں نے اپنی وردیاں جلادی ہیں اور اپنے اسلحہ چھوڑ دیئے ہیں۔ اور اب وہ سادہ کپڑوں میں گھوم رہے ہیں۔

اطاعت کی رسم کی ادائیگی کے بعد چودھری اور میجر جنرل العیدروس ایک کار میں بیٹھ کر ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی کے پاس حیدرآباد چلے گئے اس موقعہ پر مسٹر منشی کے ایم سکریٹری مسٹر کے ایم راجو آئی سی ایس موجود تھے۔

پرجوش خیر مقدم

جس وقت یکے بادیگرے ٹینک حیدرآباد میں داخل ہوئے اور انڈین یونین کے جھنڈے کو جو ایجنٹ جنرل کے مکان پر لہرا رہا تھا۔ بندوقوں نے جھک کر سلامی دی تو عوام نے جو دورویہ قطاروں میں جھنڈے لئے کھڑے تھے پرجوش نعرہ ہائے تحسین پیش کیا۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نامہ نگار سے میجر جنرل چودہری نے کہا کہ ہندوستانی فوجوں اور نظام کی فوجوں میں کافی جنگ ہوئی لیکن ہندوستانی فوجیں زیادہ بہتر طریقہ سے لڑیں اور دشمن پر غلبہ حاصل کرلیا۔

شاندار فتح

حیدرآباد ریاستی کانگریس کے صدر سوامی راما نند تیرتھ نے جو رہائی کے بعد سے مسٹر منشی کے یہاں مقیم ہیں فتح کو شاندار بتلاتے ہوئے مستقبل کے سیاسی حالات پر تبصرہ کرنے سے انکار کیا۔ کیونکہ ان کے خیال میں ایک حکومت نے دوسری حکومت کی اطاعت قبول کی ہے۔

تاہم انھوں نے حیدرآباد کے عوام کی طرف سے اس فتح پر اظہار مسرت کیا انھوں نے کہا کہ میری صرف یہ خواہش ہے کہ ریاست حیدرآباد میں جمہوریت قایم ہوجائے۔

صحافتی اعلانیہ

آج پونا سے جنوبی کمان کے دفتر صدر سے اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی فوجیں آج ساڑھے چار بجے شام کو سات ماہ کے بعد سکندرآباد میں دوبارہ داخل ہوگئیں۔ ہندوستانی فوجوں کے کمانڈر میجر جے این چودھری کا سکندرآباد سے ۵ میل کے فاصلہ پر حیدرآباد کی فوجوں کے کمانڈر انچیف میجر العیدروس نے استقبال کیا۔ اور نظام کی جانب سے حیدرآباد کی فوجوں کی اطاعت قبول کرنے کی پیشکش کی۔

اس کے بعد میجر جنرل چودھری کو جنرل العیدروس ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی کی قیام گاہ پر لے گئے۔

جنرل راجندر سنگھ کا فوج کے نام پیغام

پونا۔ ۱۸ ستمبر آج جنوبی کمان کے جنرل آفیسر کمانڈر انچیف نے اپنی ان فوجوں کو جو حیدرآباد کے دارالحکومت میں داخل ہوگئی ہیں۔ ایک خاص حکم بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ان کا کام ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔

انھوں نے کہا کہ "آپ کو حیدرآباد میں امن و امان قایم کرنے اور وہاں کے لاکھوں ہندو اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے داخلہ کا حکم دیا گیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ ذاتی قربانیوں کا خیال نہ کرتے ہوئے آپ انتظام میں غیر فوجی افسران کی مدد کرتے رہیں گے۔

اس مخصوص حکم کی تلاش میں یہ کہا گیا ہے۔

میری کمان میں جو فوجیں تھیں وہ حیدرآباد میں ۱۳ ستمبر کو داخل ہوئیں۔ اور دارالحکومت میں پہونچ گئیں مجھے اس کے اظہار سے بےحد خوشی ہوتی ہے۔ کہ آپ نے اپنے فرائض بڑی خوبی سے انجام دیے۔ آپ کو ایک مشکل اور نازک کام سپرد کیا گیا تھا آپ نے اپنے فرائض کو باضابطگی وفاداری اور خلوص سے شاندار طریقہ پر انجام دیا۔ اور ہندوستانی فوج کی بہترین روایات کو قایم رکھا مرحبا۔ میں آپ پر فخر کرتا ہوں۔

لیکن ابھی آپ کا کام ختم نہیں ہوا ہے۔ آپ کو حیدرآباد میں لاکھوں مسلم و غیر مسلم کے لئے یکساں طور پر امن و امان قایم کرانے کے لئے بھیجا گیا ہے مجھے امید ہے کہ آپ غیر فوجی انتظامات کو اس کے انتظام میں خلوص کے ساتھ مدد دیتے رہیں گے۔ ممکن ہے کہ میں کچھ دنوں تک آپ سب سے نہ مل سکوں لیکن میں آپ کے کام کا بغور مطالعہ کرتا رہوں گا۔

پچھلی جنگ میں جنرل چودھری کا کارنامہ

آج جنرل چودہری کے حیدرآباد میں فاتحانہ داخلہ پر ہمارا دھیان ۱۹۴۵ء کے اس واقعہ کی طرف جاتا ہے جس کی وجہ سے محض اتفاقاً وہ رنگون میں سب سے پہلے نہیں داخل ہوسکتے تھے۔

جاپانیوں سے جنگ کا آخری زمانہ تھا۔ رنگون پر قبضہ ہونے والا ہی تھا۔ اور ہندوستان کی فوج تیزی سے رنگون کی طرف بڑھ رہی تھی جنرل چودہری اس وقت صرف فوج میں کرنل تھے۔ جنرل چودہری کے ٹینکوں کا دستہ رنگون کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن رنگون سے ستر میل شمال میں جاپانیوں کو بھاگنے پر روکنے کے لئے ایک پل تباہ کر دیا گیا تھا۔ اور قبل اس کے کہ پل پر سے جنرل چودہری کا دستہ گذرے پل گر گیا۔ اور جنرل چودہری نے رنگون کے ہتھیار ڈالنے اور سمندر سے اتحادی فوجوں کے اترنے کی خبر لاسلکی سے سنی۔ چند گھنٹے بعد پل کی مرمت ہوگئی اور وہ لوگ رنگون روانہ ہوگئے۔

جنرل چودہری ہندوستان کے فوج کے سب سے کم عمر جنرل ہیں۔ اور ان کو حیدرآباد فوجی گورنر مقرر کیا جاتا ہے۔

حکومت ہند آپ کے پیغام پر پوری توجہ سے غور کریگی

نئی دہلی۔ ۱۸ ستمبر۔ گورنر جنرل ہندوستان نے ذیل کا تار آج نظام کے نام روانہ کیا ہے۔

"میں آپ کے اس پیغام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ معاملہ جلد ختم ہوگیا۔ میں آپ کے اس افسوس میں شریک ہوں کہ آپ کی حکومت نے مناسب موقعہ پر صحیح راستہ اختیار نہیں کیا۔ اور مسائل میں پیچیدگی پیدا کردی۔ ہماری حکومت آپ کے پیغام اور آپ کے نشریہ پر بڑی توجہ سے کام کر رہی ہے۔

یہ تار گورنر جنرل نے نظام کے پاس اس پیغام کے جواب میں روانہ کیا ہے۔ جو انھوں نے کل ہندوستانی ایجنٹ جنرل ہندوستان کو روانہ کیا ہے جو انھوں نے نظام کے ایجنٹ وہ حسب ذیل ہے۔

"میری حکومت نے استعفا پیش کر دیا ہے۔ اور مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں سیاسی حالات پر قابو حاصل کروں۔ اس کے جواب میں میں نے حکومت کو لکھا تھا کہ یہ ذمہ داری بہت بے وقت میرے سپرد کی جارہی ہے اور اس وقت میرے حالات پر قابو پانا سخت دشوار ہے بہرحال میں اپنی فوجوں کو جنگ روک دینے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اور اسی کے ساتھ رضاکاروں کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا ہے۔ اور ہندوستانی فوجوں کو سکندرآباد اور بولارم میں رہنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

قاسم رضوی کو باہر بھیج دیا گیا

حیدرآباد۔ ۲۰ ستمبر۔ حیدرآباد کے فوجی گورنر میجر جنرل جے این چودہری نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمایندے سے بتایا کہ رضاکاروں کے لیڈر سید قاسم رضوی کو حیدرآبادی فوج نے اتوار کے دن گرفتار کیا تھا۔ گرفتاری کے بعد اس نے انھیں ہندوستانی فوج کے سپرد کردیا۔ اور پھر وہ حیدرآباد کے باہر روانہ کر دئے گئے۔

میجر جنرل چودہری نے اس بات کے بتانے سے انکار کردیا کہ قاسم رضوی کو کہاں بھیجا گیا ہے لیکن انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ چونکہ ان کی یہ دیرینہ تمنا تھی کہ وہ لال قلعہ جائیں اس لئے غالباً ان کی یہ خواہش مزدوری کی جائے اور وہ کار دہلی لائے جائیں۔

انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت تک مختلف قسم کے ہتھیار جن میں تلوار بھالے۔ اور ٹوپی دار بندوق بھی شامل ہیں۔ دس ہزار کے قریب رضاکاروں سے چھینے گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک گھروں کی تلاشیاں نہیں لی گئی ہیں۔

فوجی گورنر کے وفادار رہو

حیدرآباد۔ ۲۰ ستمبر۔ ریاست حیدرآباد کے فوجی گورنر میجر جنرل جے این چودہری نے آج دکن ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے نظام کا ایک فرمان پڑھ کر سنایا جس میں انھوں نے اپنی رعایا سے کہا ہے کہ وہ فوجی گورنر کی وفادار رہے۔ اور وہ جو احکام بھی نافذ کریں ان کی مکمل وفاداری کے ساتھ پابندی کریں۔

ہندوستان کے تدبر کا امتحان

بنگلور۔ نظام حیدرآباد نے اپنے اقدام سے جس دور اندیشی اور جرات کا اظہار کیا ہے۔ اس پر سر مرزا اسماعیل نے اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ہندوستان کے تدبر کے امتحان کا وقت ہے حکومت ہند جس فراخدلی کا سلوک حیدرآباد کے ساتھ کررہی ہے۔ اتنی ہی زیادہ دنیا کی نظر میں وہ بلند اور وقیع ہوجائے گی۔

حیدرآباد کیخلاف فوجی اقدام ناگزیر تھا

مسلمانوں کے تمام طبقوں کو مولانا آزاد کی مبارکباد

حیدرآباد ۱۹ ستمبر۔ حکومت ہند کے وزیر تعلیم مولانا آزاد نے اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے ہندوستانی مسلمانوں کے تمام طبقوں کو اس رویہ پر مبارکباد دی ہے۔ جس کا مظاہرہ انھوں نے جنگ حیدرآباد کے موقعہ پر کیا ہے۔

مولانا صاحب اپنے اس بیان میں کہتے ہیں کہ "گذشتہ ہجرت سال کے زمانہ میں میں نے حیدرآباد کے متعلق ایک بیان جاری کیا تھا جس میں مجلس اتحاد المسلمین کے لیڈروں کو متنبہ کیا تھا کہ اگر تم نے یہ سمجھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کا کوئی طبقہ تمہاری فرقہ وارانہ روش کی تائید کرے گا۔ تو یہ تمہاری غلطی ہوگی میں نے اس وقت یہ بھی کہا تھا کہ ہندوستان کے مسلمان اس رویہ کے دل سے موید ہیں جو انڈین یونین کی حکومت نے اس سلسلہ میں اختیار کیا ہے۔ میرے اس نقطہ نظر کی تائید ان واقعات سے ہوتی ہے جو گذشتہ ہفتہ رونما ہوئے ہیں۔ اور جنھوں نے اس پروپیگنڈے کو باطل ثابت کر دیا ہے۔ جو حیدرآباد کے بعض خود غرض لوگ کر رہے تھے۔ حیدرآباد کے ان پر خود غلط لوگوں نے فرضی بہادری کے دعوؤں اور بے کار کی گیدڑ بھبکیوں سے کام لے کر دنیا کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس طریقہ سے انھوں نے اپنے آپ ہی کو دھوکے میں مبتلا کیا۔

میرا دل بالکل مطمئن ہے کہ انڈین یونین میں نے حیدرآباد کے مسئلہ میں جو کارروائی کی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا چارہ کار ہی نہ تھا۔ اگر اس کی ذرا سی بھی امید ہوتی کہ گفت و شنید سے یہ گتھی حل ہو جائے گی۔ تو پہلا شخص میں ہوتا جو اس امر پر اصرار کرتا کہ ابھی فوجی کارروائی ملتوی رکھی جائے لیکن حالات کی رفتار کو دیکھ کر مجھے یقین ہو چکا تھا کہ حیدرآباد میں جو لوگ اس وقت برسر اقتدار ہیں وہ درحقیقت گفت و شنید کی طرف مائل ہی نہیں ہیں۔ ان کی غیر مدبرانہ اور ناعاقبت اندیشانہ پالیسی نے ایک ایسی صورت حال پیدا کر دی تھی کہ مزید تاخیر خطرناک ہوتی اور حالات ایسی منزل پر پہونچ گئے تھے۔ کہ اقدام کرنے کا فیصلہ جتنی جلدی بھی کیا جاتا حیدرآباد اور حیدرآباد کے باہر لوگوں کی بھلائی اور امن و سکون کے لئے اتنا ہی زیادہ بہتر ہوتا۔

میں ہندوستانی مسلمانوں کے ہر طبقہ کو اس رویہ پر مبارکباد دئے بغیر نہیں رہ سکتا جو انھوں نے اس موقع پر اختیار کیا۔ انھوں نے انڈین یونین کی آواز پر جو لبیک کہی اس نے اندرون و بیرون ملک میں بہت ہی اچھا اثر ڈالا ہے۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ انڈین یونین میں ان کا مستقبل بالکل محفوظ ہے۔ یہ افواہیں پھیلا کر فضا کو بہت مکدر بنا دیا تھا۔ کہ حیدرآباد کے ایجنٹ انڈین یونین کام کر رہے ہیں۔ ہر طرف کی خود غرض پارٹیاں یہ پروپیگنڈا کر رہی تھیں کہ اگر حکومت ہند نے حیدرآباد کے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو ہندوستان کے مسلمان اندر اور باہر کے اثرات بہت قریب تر ہو جائیں گے حیدرآباد کی فوجی تیاریوں اور اس کے ان ہتھیاروں کے متعلق جو اسے غیر ممالک سے حاصل ہوئے غلط اور مبالغہ آمیز اطلاعیں دی گئیں۔ ان تمام غلط خبروں اور افواہوں کا طلسم باطل کرنے کے لئے جو انڈین یونین کے دشمنوں نے پھیلائی تھیں۔ ایک ہفتہ کی مدت کافی تھی:

حیدرآباد کے خلاف جو اقدام کیا گیا اس نے دنیا پر واضح کر دیا کہ ہندوستان کی مسلح فوجیں کتنی زیادہ منظم و منضبط ہیں حیدرآباد کی سرحد میں داخل ہونے کے بعد انھوں نے وہاں کے باشندوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا۔ اس نے یہ بات بھی ثابت کر دی کہ وہ ضبط و نظم اور اخلاقی بلندی کے اعتبار سے کس اونچی منزل پر پہونچی ہوئی ہے۔ چار دن کی جنگ کے دوران میں ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں آیا جو حیدرآباد کے رہنے والوں کے کسی طبقہ کی شکایت کا سبب ہوتا ہو۔"

بعض لوگ کہا کرتے تھے کہ یورپی افسروں کے چلے جانے کے بعد ہندوستان کی فوجوں کا نظم بگڑ جائیگا لیکن حیدرآباد کے خلاف جو فوجی اقدام کیا گیا۔ اس نے اسپیاث کو اچھی طرح غلط ثابت کر دیا کہ اور اس کا ثبوت بہم پہونچا دیا کہ ہندوستانی فوجیں اپنے ہندوستانی افسروں کے ماتحت آج بھی ویسی ہی ہیں جیسی یورپی افسروں کے ماتحت تھیں۔

جو لوگ حیدرآباد کے حالات کا مطالعہ کرتے رہے ہیں وہ اس پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ نظام دکن نے جو فیصلہ اب کیا وہ چند دن پہلے ہی کیوں نہ کر لیا۔ بہرحال دیر سویر کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے ہر شخص اس پر مطمئن ہے کہ نظام نے اس بات کو محسوس کر لیا کہ ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار ہی نہ تھا۔ تمام دنیا بہت جلد اس نتیجہ پر پہونچ جائے گی کہ انڈین یونین کا فیصلہ عدل و انصاف صفائی اور اعتدال پسندی پر مبنی تھا۔ ہند کے ہر حصہ سے مسلمان انجمنوں کی طرف سے تہنیت اور مبارکباد کے پیغامات چلے آ رہے ہیں۔ حکومت کو مسلمانوں کی یہ روش پسند ہے۔ اور وہ انہیں یقین دلاتی ہے کہ ان کے اس وفادارانہ رویہ کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔

حیدرآباد میں امن و امان کے قیام میں وقت لگیگا

سکندرآباد ۱۹ ستمبر۔ جنوبی کمان کے جنرل کمانڈنگ افسر لفٹنٹ جنرل راجندر سنگھ نے آج ایک اخباری نمائندے سے کہا کہ حیدرآباد کے خلاف پولیس کارروائی کے سلسلہ میں ہندوستانی فوج کی ۵ پانچ بٹالین کام کر رہی تھیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ تمام ریاستی فوجوں نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ اور امید پائی جاتی ہے کہ حالات جلدی سدھر جائیں گے لیکن پھر بھی کچھ وقت ضرور لگیگا۔

لفٹنٹ جنرل راجندر سنگھ نے یہ بھی بتایا کہ دیہاتوں اور گاؤں میں رضاکار اب بھی کارروائی سے باز نہیں آ رہے ہیں لیکن امید ہے کہ جب وہ یہ سمجھ لیں گے کہ ان کی یہ کارروائیاں فضول ہیں تو خود ہی باز آ جائیں گے۔

انھوں نے بتلایا کہ رضاکاروں نے سب سے بڑا شولاپور سے ۳۳ میل کے فاصلہ پر مقابلہ کیا۔ اس کے بعد انھوں نے تقریباً ایک ہزار دو سو سنگین بہادر کے قریب شولاپور حیدرآباد روڈ پر بچھائیں لیکن انھیں تمام کوششوں میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔

جنرل راجندر سنگھ نے کہا کہ حیدرآباد کی فوج میں کوئی فوجی افسر نہ تھا۔ سات برطانی افسروں نے جنگ شروع ہوتے وقت استعفیٰ دے دیا تھا۔ ایک برطانی افسر لفٹنٹ سور اس اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب کہ وہ شولاپور سے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔

انھوں نے [illegible] سلسلہ میں جو رضاکار گرفتار کئے گئے ہیں۔ [illegible] معمولی مجرم [illegible] میں شامل [illegible]

جنرل را[illegible] تھا [illegible] کیسا برتاؤ کیا جائے۔

[illegible] انھیں [illegible] رکھتی ہیں۔ اس کا تعلق فوج سے نہیں ہے ہم ان کی [illegible] ایک حکمران کے کریں گے۔

[illegible] نے کہا کہ [illegible] آئے ہوں لیکن اس وقت سے ہندوستانی فوجیں سکندرآباد میں داخل ہوئی ہیں۔ اس قسم کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ صبح سے شام تک کا کرفیو سکندرآباد اور حیدرآباد میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس قسم کا کوئی واقعہ پیش نہ آ سکے۔

معلوم ہوا ہے کہ آج ۵ بجے جنرل راجندر سنگھ نے کنگ کوٹھی میں نظام سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کی کوئی سیاسی اہمیت نہ تھی۔ بلکہ اس کی حیثیت محض ایک اخلاقی تھی۔

اس کے بعد جنرل راجندر سنگھ پونا روانہ ہو گئے۔

اسلحہ اور پروپیگنڈے پر لائق علی کی فضول خرچی

سکندرآباد۔ ۱۹ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کا نمائندہ لکھتا ہے کہ حیدرآباد کے منتظم اعلیٰ مسٹر ڈی ایس باکھلے کے سامنے سب سے زیادہ اہم سوال حیدرآباد کے مالیات کا تحفظ اور استحکام ہے۔

حکومت نظام کے مالیاتی سکریٹری مسٹر ایل ایم گیتا جو ایک عرصہ سے رخصت پر ریاست سے باہر تھے واپس آ گئے ہیں۔ اور کل سے انھوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

انھوں نے اخباری نمائندے سے کہا کہ میر لائق علی کی وزارت نے ریاست کے روپے کو بڑی بے پروائی سے صرف کیا۔ اس نے بے شمار روپیہ اسلحہ کی فراہمی اور بیرونی پروپیگنڈہ پر صرف کیا۔ اور اس مد کا نام خفیہ اخراجات رکھا گیا۔

پونا کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند حیدرآباد کا انتظام فی الحال اپنے ہی ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہے لیکن موجودہ عملہ کے اشتراک عمل کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

حیدرآباد کے ۱۶ اضلاع کے کلکٹر اور منتظم اعلیٰ کا تقرر حکومت ہند کی جانب سے ہوگا۔

"کہا گیا ہے کہ چار دن کی لڑائی میں ہندوستان کے فوجی دستوں کے دس سپاہی ہلاک ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ ریاستی فوج کے مقتولین کی تعداد ۶۰۰ بتائی گئی ہے۔ لیکن اس کے مجروحین کی تعداد کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ساڑھے آٹھ ہزار رضاکار اس لڑائی ہر کام میں آئے۔ اور ایک ہزار گرفتار ہوئے۔

ایک فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ نظام بالکل آزاد اور اپنے محل میں موجود ہیں۔ ان کے فرار کر جانے کی افواہ قطعاً بے بنیاد ہیں۔

قیدی ہر جگہ نظر بند کئے جاسکینگے

نئی دہلی۔ ۱۹ ستمبر۔ حکومت ہند نے ایک گزٹ میں جو آج شائع ہوا ہے ان قواعد کو شائع کیا ہے۔ جو انھیں تحفظ امن عامہ آرڈیننس ۱۹۴۸ء کی دفعہ ۳ کی رو سے تشکیل کے اختیارات حاصل ہوئے ہیں۔

ان قواعد کے مطابق وہ لوگ جو حیدرآباد کے سلسلہ میں کسی فوجی یا غیر فوجی۔ مرکزی۔ صوبائی۔ یا ریاستی افسر کے ذریعہ ان قواعد کے بننے سے پہلے یا بعد میں گرفتار کئے گئے ہوں گے وہ کسی صوبے یا ریاست میں جو قانون تحفظ امن عامہ کے ماتحت ہوگی لائے جاسکیں گے۔ اور نظر بند کئے جاسکیں گے۔

شہزادہ برار کا اظہار اطمینان

سکندرآباد۔ ۱۹ ستمبر۔ شہزادہ برار کے امور خانگی کے منتظم نواب صدر یار جنگ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کو شہزادہ مذکور کی طرف سے کہا کہ خیالات و تصورات کا جو نیا دھارا ہماری ریاست میں بہنا شروع ہوا ہے۔ وہ طرفین کے جذبہ خیرسگالی کا ایک بڑا ثبوت ہے۔ اس کی تمنا ہمیں بہت پہلے سے تھی لیکن افسوس ہے کہ بدقسمتی سے اس میں تاخیر ہو گئی۔ ہمیں امید ہے کہ یہ نیا دور حیدرآباد اور انڈین یونین کے درمیان جذبہ خیر اندیشی اور امن برادری کے لئے راستہ کھول دے گا۔

نظام کی فوج کو غیر مسلح نہ کیا جائیگا

نئی دہلی۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ نظام کی فوج کو ابھی غیر مسلح نہیں کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ریاستی فوج میں تخفیف کا مسئلہ پالیسی سے تعلق رکھتا ہے۔

قاسم رضوی گرفتار

سکندرآباد۔ ۱۹ ستمبر۔ حیدرآبادی فوج نے آج رضاکاروں کے لیڈر قاسم رضوی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

میجر جنرل العیدروس نے لفٹنٹ جنرل راجندر سنگھ کو سکندرآباد پہونچنے پر اس کی خبر بہم پہونچائی کہ سید قاسم رضوی کو میجر جنرل چودھری کے احکام کے مطابق گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قاسم رضوی کو فوجی حراست میں رکھا گیا ہے۔

حیدرآباد کے مستقبل کا فیصلہ

حیدرآباد۔ دکن۔ ۱۹ ستمبر۔ حیدرآباد کے آئندہ نظم و نسق کے مسائل پر اس کانفرنس میں بحث ہوگی جو ۲۰ ستمبر کو وزیراعظم جواہر لال نہرو۔ نائب وزیراعظم سردار پٹیل۔ اور ہندوستانی ایجنٹ جنرل کے ایم منشی کے درمیان نئی دہلی میں ہونے والی ہے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار خصوصی کا یہ اطلاع دیتے ہوئے اتنا بتایا کہ ہے کہ اس کانفرنس میں جنوبی کمان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ انچیف لفٹنٹ جنرل راجندر سنگھ جی بھی شریک ہوں گے جنھوں نے حیدرآباد کی مہم سر کی ہے۔

حیدرآباد کی جنگ میں طرفین کا جانی نقصان

سکندرآباد۔ ۱۹ ستمبر۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا

حیدرآباد کے شہریوں کیساتھ منصفانہ برتاؤ کیا جائے گا

حیدرآباد ۱۸ ستمبر۔ آج رات کو حیدرآباد کے فوجی گورنر میجر جنرل جے این چودھری نے ریاست حیدرآباد ریڈیو اسٹیشن پر نشر کرتے ہوئے حیدرآباد کے لوگوں کو پچھلے ہنگامی ہفتہ میں ضابطہ کے ساتھ پرسکون رہنے پر مبارکباد دی۔ اور ان کو یقین دلایا کہ ہندوستانی فوجیں کے ساتھ ان کے مفاد کو نقصان نہیں پہونچے گا۔

انھوں نے کہا کہ تمام امن پسند شہریوں کے ساتھ خواہ وہ ہندو یا مسلمان عیسائی ہوں یا سکھ ان کی حکومت منصفانہ برتاؤ کرے گی۔ اور ان کو کوئی خوف نہ ہونا چاہیئے۔

جنرل چودھری نے اعلان کیا ہے کہ حیدرآباد کے فوجی کمانڈر جنرل العیدروس سے کہا گیا ہے کہ ہندوستانی فوج کے قبضہ لینے تک وہ حیدرآباد اور سکندرآباد کا انتظام کریں۔

۲۶ ستمبر کو شکرگذاری کا دن منایا جائے

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ گورنر جنرل ہندوستان مسٹر سی راجگوپال اچاری نے ملک کے باشندوں سے اپیل کی کہ خواہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں وہ اگلے اتوار یعنی ۲۶ ستمبر یوم شکرگذاری منائیں۔ اور اپنے عقیدہ اور طریقہ کے مطابق گرجا گھروں مسجدوں مندروں اور دیگر معبدوں میں عبادت کریں۔ تاکہ ہم لوگ اپنی شکرگذاری کے جذبات کے طالب ہوں گورنر جنرل نے کہا کہ حیدرآباد میں ہماری کامیابی کی خبر سارے ملک میں خوشی کے ساتھ سنی گئی۔

نظم تہنیت برائے سرکار ہندوستان بسلسلہ فتح حیدرآباد

(از جناب حاجی محمد قمر الدین صاحب قمر میونسپل کمشنر ٹپکا پور۔ کانپور)

چشم عبرت دیکھ انجام غرور و افتخار
جنگ یہ تاریخ عالم میں رہیگی یادگار

لاکھ سمجھایا نہ سمجھا دشمن ہوش و حواس
سامنے آکر رہا خود رائیوں کا اقتباس

وہ غرور آمیز تقریریں وہ تخئیل فضول
آسماں سے جیسے اترے ہیں ابھی لیکر اصول

مان لینے کا بھی جو عنواں تھا مانا نہیں
جنگ کا انجام کیا ہوتا ہے یہ جانا نہیں

تھی جواہر لال نہرو کی بھلائی پر نگاہ
انکی فہمائش پہ خود ہیں انکی تقریریں گواہ

سر سے اونچا ہو چلا پانی تو مجبوری ہوئی
جو مقدر میں لکھی تھی بات وہ پوری ہوئی

دم زدن میں خود سروں کے سر کو نیچا کر دیا
انڈین فوجوں نے جاتے ہی صفایا کر دیا

انکا وہ تیزی سے بڑھنا اور وہ جوش کارزار
ہر قدم پر ہو رہی تھی فتح و نصرت خود نثار

انکیں تھے وہ تجربہ کار اور بہادر صف شکن
قابل صد ناز ہے ہندوستانی یونین

اب خدارا ڈرانہ اٹکے کوئی ان کی راہ میں
ہو ترقی روز و شب نہرو کے عز و جاہ میں

اتنی جلدی کامیابی کا جو افسانہ سنا
یہ قمرؔ اقبال ہے نہرو کا۔ بلبھ پنت کا

کراچی ۔ ۲۱ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ قانون تحفظ عامہ شدہ کے ماتحت مشہور کمیونسٹ لیڈر کنور محمد اشرف کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بٹاویہ ۔ ۲۱ ستمبر۔ انڈونیشیا کے سابق سوشلسٹ وزیراعظم ڈاکٹر امیر اشرف الدین جاوا میں کمیونسٹوں کی نئی جمہوریہ کے وزیراعظم مقرر کئے گئے ہیں۔ نئی

نظام محض دستوری حکمران کی حیثیت سے باقی رکھے جائیں گے

سکندرآباد ۔ ۲۲ ستمبر۔ آجکل حیدرآباد اور سکندرآباد کے سیاسی حلقوں میں زیادہ تر اس مسئلہ پر گفتگو رہتی ہے کہ نظام کی کیا حیثیت ہوگی۔ باخبر حلقوں کے نزدیک وہی صورت ممکن [illegible] یہ کہ نظام بدلے ہوئے حالات کے مطابق اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور ریاستوں کے حکمرانوں کی طرح محض دستوری حکمران رہنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اپنی حیثیت اور [illegible] کے لحاظ سے جیب خاص کی مقررہ رقم پر قناعت کریں یا پھر اپنے سب سے بڑے لڑکے شہزادہ برار کے حق میں دست بردار ہو جائیں۔ جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ترقی پسند خیال کے آدمی ہیں۔ اور سیاسی حالات کو ناگوار ی کی نظر سے نہیں دیکھتے ہیں۔

جمہوریہ کے صدر مسٹر موسی ہیں۔ ان کی عمر ۵۰ سال ہے۔ اور وہ تقریباً ایک ماہ قبل ماسکو سے واپس آئے تھے۔

حیدرآباد کے مستقبل کا فیصلہ عوام کریں گے!

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ نائب وزیراعظم سردار پٹیل نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حیدرآباد میں ہمارا پہلا کام امن و امان قایم کرنا ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے۔ یہ دور اور انزدیک کے دوست اور بہی خواہ مجھے تجاویز بھیج رہے ہیں۔ کہ حیدرآباد کے مسئلہ کو کسطرح حل کر سکے وہاں نئے نظم و نسق کی تشکیل دی جائے۔ میں ان سب لوگوں کو بتلانا چاہتا ہوں کہ جب تک معتدل حالات پیدا نہیں ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ ضروری تبدیلیاں نہ کی جائیں گی جن کی امن و امان کے قیام کے لئے ضرورت نہ ہوگی۔

ہمارا اصلی کام یعنی حیدرآباد کی ازسر نو تشکیل اور بحالی اس وقت شروع ہوگا جب حیدرآبادی عوام اور سرکاری ملازموں کی توجہ امن و امان کے قیام سے ہٹ کر تعمیری کاموں کے کرنے کی طرف مبذول ہوگی ہمیں امید ہے کہ اس عبوری دور کو معتدل دور میں بدلنے کے لئے عوام ہمارا ساتھ دیں گے۔ اس وقت ہر شخص کے اطمینان کے لئے صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ حیدرآباد کے مستقبل کا فیصلہ عوام کریں گے۔

ریاست کے خزانہ کا بیجا استعمال

نئی دہلی۔ ۲۰ ستمبر ایک ذمہ دار کے بیان کے مطابق حیدرآباد کے ٹیکس دہندوں نے کثیر روپیہ کا رضاکاروں کو خرچ کر دینے اور غیر ممالک میں میر لائق علی نے ہندوستان دشمن پروپیگنڈے پر جو بے تحاشہ روپیہ خرچ کیا ہے ان کی تحقیقات کے لئے عنقریب ایک تحقیقاتی کمیٹی قایم کی جائے گی۔

ابھی تک حیدرآباد کے مستقبل کے متعلق کوئی واضح بات نہیں معلوم ہو سکی ہے لیکن عام طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ سوشلسٹوں کے اس مطالبہ کی کہ نظام کو گدی سے اتار دیا جائے حکومت ہند نے تائید نہیں کر رہی ہے۔ تاہم یہ کہا جا رہا ہے کہ نظام سے کہا جائیگا کہ وہ بغیر کسی شرط کے انڈین یونین سے الحاق کر لیں۔ اور دوسری ریاستوں کی حکمرانوں کی طرح ریاست کے دستوری حکمران رہنے پر قناعت کریں۔ نظام کی نجی دولت کو ہاتھ نہیں لگایا جائے گا لیکن ریاست کے خزانہ سے ان کو ایک مقررہ رقم کے علاوہ اور کچھ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔ صرف خاص کی رقم انھیں اسی بنیاد پر کیا جائے گا جس بنیاد پر [illegible] ریاستوں کے حکمران کا کیا جا چکا ہے۔

سالگرہ کے تہنیتی پیغامات کا شکریہ

[illegible] ۲۱ ستمبر یوپی کے وزیراعظم پنڈت گووند

پنت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے اپنی ۶۱ ویں سالگرہ کے موقع پر تہنیت و مبارکباد کے بہت سے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ میں ہر پیغام کا الگ الگ جواب نہیں دے سکتا اس لئے میں اخبارات کے ذریعہ ان تمام دوستوں رفقاء اور اداروں کے نمائندوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنھوں نے پیغامات بھیجے ہیں۔

کانگریس کی صدارت کے لئے ٹنڈن جی کا نام

لکھنؤ ۱۹ ستمبر۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندے سے صحافتی ملاقات کے دوران میں کہا کہ آج کے اخبارات میں بمبئی کے حوالے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کانگریس کے آیندہ اجلاس کی صدارت کے لئے ان کا نام بھی پیش کیا گیا ہے۔ کہا کہ انھیں اسکا کوئی علم نہیں ہے۔

ہندوستانی اکاڈمی سے اردو خارج نہیں کیجائے گی

لکھنؤ، ۱۴ ستمبر۔ ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد کے نئے اور سابق ممبران کا ایک وفد ۱۲ ستمبر کو چار بجے وزیر تعلیم مسٹر سمپورنانند سے اس سلسلے میں ملا کہ ہندوستانی اکاڈمی کے دائرہ عمل سے اردو زبان کو خارج کرنے کی اس تجویز جو اکاڈمی کے حالیہ اجلاس نے منظور کی ہے۔ تبادلہ خیال کرے۔ اس وفد میں مسٹر حیات اللہ انصاری کی قیادت میں وزیر تعلیم سے ملا حسب ذیل حضرات تھے۔ پنڈت کشن پرشاد کول، پروفیسر مسعود حسین رضوی، پروفیسر آل احمد سرور، مولانا نیاز فتحپوری، پنڈت آنند نرائن ملا، اور پروفیسر حامد اللہ افسر میرٹھی تھے۔

اکاڈیمی کی نئی تجویز

۲۲ اگست کو ہندوستانی اکاڈمی کے جلسے میں حکومت کی یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ اب جب کہ ہندی سرکاری زبان بن چکی ہے۔ ہندوستانی اکاڈمی کے دائرہ عمل کو ہندی زبان تک محدود کر کے اس کا نام ہندی اکاڈمی کر دیا جائے۔

وفد کے ترجمان مسٹر حیات اللہ انصاری نے وزیر تعلیم کے سامنے اس تجویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے اپنی اس تقریر کا حوالہ دیا جو انھوں نے اکاڈمی کے حالیہ جلسہ میں تجویز زیر بحث پر ترمیم پیش کرتے ہوئے کی تھی۔

کانگرس اور اس کی دو زبان

انھوں نے کہا تھا کہ "یہ صحیح ہے کہ ہندی صوبے کی راج بھاشا ہو گئی ہے۔ مگر اس سے اردو کی اہمیت کم نہیں ہوتی جہاں تک کانگرس اور کانگرس کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا تعلق ہے۔ انھوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ اردو زبان کی ترقی نہیں چاہتی ہیں۔ ٹنڈن جی نے ہمیشہ یہی کہا کہ انھیں اردو کی ترقی سے دشمنی نہیں ہے۔ سمپورنانند جی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ اردو کی ترقی کے مخالف ہیں۔

سمپورنانند (بیچ میں) جی ہاں! میں نے کبھی اردو کی مخالفت نہیں چاہی۔"

ہندی ساہتیہ سمیلن ہندی کا سب سے بڑا ادارہ ہے مگر اس نے یہ کبھی نہیں کہا کہ اسے اردو کی ترقی سے بیر ہے۔

غیر فرقہ پرور زبان

تقریر میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اگرچہ اردو زبان اقلیت کی زبان ہے۔ مگر یہ اقلیت غیر فرقہ وارانہ اقلیت ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوستان بھر میں اردو کے جو بڑے بڑے اخبارات نکلتے ہیں۔ وہ ایک آدھ کے علاوہ سب ہندوؤں کے ہیں۔ اس کے علاوہ اردو زبان کی ترقی میں ہندوؤں کا اتنا ہی ہاتھ ہے جتنا دوسرے فرقوں کا۔ اس لئے اس "لسانی اقلیت" کو فرقہ وارانہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ملک کی تقسیم کا اثر

ہندوستان کی تقسیم سے کہا جاتا ہے کہ ملک کی لسانی پالیسی پر اثر پڑتا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حیات اللہ انصاری نے کہا تھا کہ "میرے ہاتھ میں اکاڈمی کا جو دستور العمل ہے اس پر یو پی لکھا ہوا ہے۔ ملک کی تقسیم سے یو پی پر کیا اثر پڑتا ہے جس سے صوبے کی لسانی پالیسی پر تبدیلی ضروری ہو۔ نہ تو یو پی کا کوئی حصہ پاکستان میں شامل ہو گیا ہے۔ نہ اس کی آبادی میں کوئی ایسی تبدیلی ہوئی ہے۔ اور جو تبدیلی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جو چند لاکھ سکھ اور پنجابی یہاں چلے آئے ہیں جو اردو زبان ہی لکھتے اور پڑھتے ہیں۔

نیز ملک کی تقسیم سے جو نقصان ہوا اور جو لاکھوں انسان مارے گئے۔ اس سے کہیں زیادہ بری بات کلچر کی ہتیا ہے جس کے لئے ہندوستانی اکاڈمی کو مجبور کیا جا رہا ہے۔

ہندی کا دل

اس وقت تو اردو زبان ہندی ادب کا دل دیکھنا چاہتی ہے۔ کہ وہ کتنا بڑا ہے۔ کیا وہ اپنی ایک بہن کو جینے کا بھی موقع نہیں دے سکتی ہے۔

وزیر تعلیم سے

مسٹر انصاری نے وزیر تعلیم سے کہا۔ میں ایک قومی سیوک کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ اردو ادب ایک قومی سرمایہ ہے۔ اور اس کو ترقی دینے کی ذمہ داری قومی حکومت پر ہے۔ آج نفرت کے طوفان میں خواہ کچھ کہا جائے لیکن آگے چل کر ہماری قوم میر و غالب پر فخر کرے گی۔ اور ان کو دوسری قوموں کے سامنے پیش کرے گی۔

ہندی شاعر بچن اگر آنی دور جا کر عمر خیام سے متاثر ہو سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہندی شاعر آگے چل کر میر و غالب کی خوشہ چینی نہ کریں۔ اردو زبان کا ایسا بڑا قومی سرمایہ اگر ہم نے ضائع کر دیا تو اس سے ہندی ادب اور قوم پر سخت الزام آئے گا۔

سمپورنانند کا جواب

مسٹر سمپورنانند نے وفد کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی اکاڈمی کا ایک خاص جلسہ بلایا جائیگا جس میں میں خود شرکت کروں گا۔ اور آپ لوگ بھی تشریف لائیے اس جلسے میں اکاڈمی کے مستقبل پر غور کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا میں نے امریکہ سے روانہ ہونے سے دو دن قبل ایک ایسے ادارے کا معائنہ کیا تھا جس میں ایسے لوگوں کی تعلیم کے لئے کتابیں چھاپی جاتی ہیں۔ جو پرائیوٹ طور پر علوم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوستانی اکاڈمی کے بارے میں میری یہی اسکیم ہے کہ اس سے ایسی ہی آسان اور سستی کتابیں شائع ہوں۔ جو پرائیوٹ طور پر علوم حاصل کرنے والوں کے لئے مفید ہوں۔ اور چونکہ صوبے میں ایک ایسی اقلیت موجود ہے۔ جو اردو زبان ہی جانتی ہے۔ اور بہت سے ایسے بھی ہیں جنھوں نے شروع سے اردو میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اس لئے ان لوگوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستانی اکاڈمی ان لوگوں کے لئے بھی اردو میں کتابیں تیار کرائے گی۔

ہندوستانی اکاڈمی کا نام

سمپورنانند جی نے اکاڈمی کے نام کے بارے میں کہا۔ نام کا تعلق اکاڈمی کے کاموں سے ہوگا جیسے اس کے کام ہوں گے۔ ویسا ہی نام ہوگا۔ آئندہ جلسے میں اکاڈمی کے فرائض کا جو خاکہ تیار کیا جائے گا۔ اسی کے مطابق اس کا نام بھی ہوگا۔ انھوں نے کہا۔ بہر حال اکاڈمی کے دائرہ عمل سے اردو کو خارج کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے۔

حیدرآباد کی تنظیم و تعمیر کا مشکل کام

حیدرآباد، ۱۰ ستمبر۔ جو ہندوستانی منتظمین ریاست حیدرآباد میں قیام امن کے لئے اور رضاکاروں کے ہاتھوں لٹی ہوئی بستیوں کی آبادکاری کے لئے گئے ہیں۔ انھیں بہت سے پیچیدہ مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

ریاست حیدرآباد میں سترہ ضلع اور ۱۰۵ تعلقے ہیں مجموعی طور پر ان میں ۲۲۵۰۰ مواضعات ہیں ریاست ۸۲۶۹۸ مربع میل پر مشتمل ہے ۸۰۰۰ مربع میل نظام کی ذاتی ملکیت ہے۔ نظام کی اس ذاتی زمین کی آمدنی ۳ کروڑ روپیہ سالانہ ہے۔ اس کے علاوہ وہ ریاست کی آمدنی میں سے ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ لیتے ہیں۔

ریاست کی سرکاری زبان اردو ہے۔ جو صرف ۳ فیصدی آبادی کی زبان ہے۔ سرکاری کاروبار اردو میں ہوتا ہے لیکن مواضعات کے کاغذات آراضی مقامی زبانوں میں لکھے جاتے ہیں۔ یہ زبانیں تلنگو، کناری اور مرہٹی ہیں۔ ابتدائی مدارس کے علاوہ ذریعہ تعلیم اردو ہے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق عام محکموں میں ۷۵ فیصدی اور پولیس اور فوج میں ۹۵ فیصدی مسلمان ہیں۔ گذشتہ چند مہینوں میں ۵ لاکھ مسلمان باہر سے آ کر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ ریاست میں سب سے زیادہ شرارت انگیز عنصر عربوں کا ہے۔ ان کی تعداد ۱۵ ہزار ہے۔ یہ لوگ چاؤش کہلاتے ہیں۔ پٹھانوں اور روہیلوں کی تعداد ۵ ہزار ہے۔ پولیس فوج اور دوسرے محکموں خصوصاً مال کی نو تنظیمی کا کام فوری توجہ کا محتاج ہے۔

حیدرآباد کی درآمدی اور برآمدی تجارت بہت ہے۔ گذشتہ ۵ سال کا اوسط ۳۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہے۔

حیدرآباد کا غذائی مسئلہ بھی پریشانی کا باعث ہوگا۔ یہاں چاول۔ اور گیہوں کی کمی ہے۔ گو گیہوں اور دالیں کافی ہوتی ہیں۔

ایک ہزار دو سو رضاکار ہلاک ساڑھے چار سو گرفتار

[illegible] ستمبر۔ [illegible] کے ایک صحافتی اعلان میں بتایا گیا ہے [illegible] امن و امان قائم کرنے کے لئے حیدرآباد میں ہندوستانی فوجوں کی پیش [illegible] وقت جدید اسلحہ مثلاً چھوٹے بم اور خود بخود چلنے والے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر رضاکاروں کی اچھی خاصی تعداد نے ہماری مزاحمت کی تھی۔ یہ مزاحمت مغرب میں شولا پور اور مشرق میں بجواڑہ کے مقام پر زیادہ شدید تھی۔ جہاں خود دار وردی پوش رضاکار ہماری فوجوں کے مقابلہ پر اتر آئے تھے۔ لیکن ہماری فوجوں نے نلدرگ۔ اورنگ آباد ہمارشاہ سوریہ پیٹ، ہمارٹ اور دوسرے مقامات پر رضاکاروں کو منہ توڑ جواب دے کر انھیں پسپا کر دیا۔

رضاکاروں نے ان ہندوستانی فوجوں پر جو ہوش بیٹھ۔ گڑگ ریلوے اور تنگا اور بجاوا اور کرنول کے پلوں پر قبضہ کر چکی تھیں کئی بے اثر حملے کئے۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس جنگ میں تقریباً ایک ہزار دو سو رضاکار ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے چار سو رضاکار اب تک گرفتار ہو چکے ہیں۔ یہ افواہ صحیح نہیں ہے کہ ہزاروں رضاکار مارے گئے ہیں۔

حیدرآباد کے مسئلہ پر بحث ملتوی

پیرس، ۲۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل نے آج فیصلہ کیا کہ ہند و حیدرآباد کے مسئلہ پر بحث کی جائے گی سر الگزنڈر چیرمین حفاظتی کونسل نے کہا کہ انھیں سرکاری طور پر انھیں ابھی تبدیلیوں کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ انھوں نے حیدرآباد کے نمائندے سے بیان دینے کے لئے کہا۔

حیدرآبادی نمائندے نے کہا کہ ابھی تک ہمارے پاس سرکاری طور پر کوئی بات نہیں آئی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نواب نے نمائندوں کا اعلان کر دیا ہے اور ہندوستانی فوجیں حیدرآباد میں [illegible] گئی [illegible] بہتر ہوگا کہ بحث [illegible]

ESTD 1926

the SADAQ : Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

(احسن سیسی)

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲/-

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 40	Cawnpore. Saturday 2nd OCTOBER 1948	کانپور شنبہ ۲ / اکتوبر ۱۹۴۸ء مطابق ۲۷ / ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۷ نمبر ۴۰

ادبیات

خود سے بھی تیری محبت کو چھپا رکھتا ہوں میں

(از جناب سروش عسکری لکھنوی)

کس قدر نکھرا ہوا ذوقِ بلا رکھتا ہوں میں
شام ہی سے شمعِ غمخانہ بجھا رکھتا ہوں میں

ڈر گیا ہوں ابنِ آدم کے حسد سے اس قدر
خود سے بھی تیری محبت کو چھپا رکھتا ہون میں

لاکھ کاموں میں ترے غم کی پرستش کے لئے
زندگی سے روز کچھ لمحے چرا رکھتا ہوں میں

آج بھی ترکِ تعلق تشنۂ تکمیل ہے
آج بھی تیرے ستم کا آسرا رکھتا ہوں میں!

کچھ نہ دینا ہی مجھے دینا ہے قصہ مختصر!
حوصلہ حدِ عنایت سے سوا رکھتا ہوں میں

یہ کہاں یارا ہے جو تیری تمنا کر سکوں
خود کو اپنی آرزو میں مبتلا رکھتا ہوں میں!

کب چلا آئے کہیں سے غیرتِ یوسف کوئی
دیدہ و دل کے کواڑوں کو کھلا رکھتا ہوں میں

ناز جس کے خود اٹھاتے ہیں حسینانِ جہان
دل ہی پہلو میں وہ کافر ماجرا رکھتا ہوں میں

دیکھئے بر آئے کب وہ حسرتِ فردا سروش
زندگی کی ہر خوشی جس پر اٹھا رکھتا ہوں میں

دنیائے اسلام

فلسطین کی حکومت کے قیام کا اعلان

دمشق۔ ۲۲ / ستمبر۔ عرب اعلیٰ کمیٹی نے آج غازہ میں فلسطین کی صورت اور حکومت کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ اس حکومت کے وزیر اعظم احمد علی حلمی پاشا مقرر ہوئے ہیں۔

پیرس ۲۳ / ستمبر۔ برطانی وزیر حکومت مسٹر ہکٹر میک نل نے آج متحدہ اقوام کی انتظامی کمیٹی میں جو جنرل اسمبلی کا ایجنڈا طے کر رہی ہے کہا کہ میری رائے میں فلسطین کا معاملہ طے کرنے کے لئے ایک مخصوص کمیٹی بنا دی جائے۔

پیرس ۲۲ / ستمبر۔ فلسطین میں صلح کے قیام کے لئے کاونٹ برناڈٹ نے جو تجویز پیش کی ہے۔ اس کو فرانسیسی کابینہ نے منظور کر لیا ہے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل نے بھی کل کاونٹ برناڈٹ کی تجویز کی غیر مشروط تائید کی تھی۔

پیرس ۲۲ / ستمبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل کی اس اپیل کی کہ عرب، یہودی اور اقوام متحدہ کاونٹ برناڈٹ کی فلسطینی رپورٹ کو منظور کر کے شامی نمائندہ فارس بے الخوری نے مسترد کر دیا ہے۔ انھوں نے رائٹر کے نامہ نگار سے کہا، عرب ایسی رپورٹ کو جس میں ان کے جائز مطالبات کو منظور نہیں کیا گیا ہے۔ منظور نہیں کر سکتے ہیں۔ اس رپورٹ میں صرف یہودیوں کے مطالبات پر غور کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ سے فلسطین کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اور عرب اپنا نقطہ نظر تبدیل نہیں کریں گے۔

عرب اور یہودی حکومتوں سے ثالث کی درخواست

حیفہ ۲۲ / ستمبر۔ آج اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ فلسطین کے قایم مقام ثالث نے مشرق اردن اسرائیلی اور عرب فوجوں سے درخواست کی ہے کہ وہ التوائے جنگ کے حکم کی پابندی کرتے ہوئے ہر محاذ پر جنگ روک دیں۔

فلسطینی ثالث کے اس پیغام میں یہود اور عرب حکومتوں اور ان کے فوجی افسران سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ جارحانہ کارروائیاں روک دیں۔ تاکہ فلسطین میں وہی صورت حال پیدا ہو سکے جو دوسری عارضی صلح کے بعد تھی۔ ان حکومتوں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنے فوجی افسران کو التوائے جنگ کا فوری حکم دیں۔ ثالث کے اس پیغام میں کہا گیا ہے کہ فلسطین کی صورت حال کی نزاکت اتنی ظاہر ہے کہ اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ فلسطینی قایم مقام ثالث کی اس اپیل کی یہ خبر متعدد محاذوں خصوصاً یروشلم میں اس وقت پہونچی جب وہاں جنگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

فلسطین کے عربوں کی دوسرے عرب ممالک سے فوجی امداد کی اپیل

عمان، ۲۰ / ستمبر۔ فلسطین کی عرب عارضی حکومت کے وزیر خارجہ جمال الحسینی نے بتایا کہ فلسطین کی نئی حکومت نے پہلا کام یہ کیا ہے کہ اس نے تمام عرب ممالک سے فوجیں دینے کی درخواست کی ہے تاکہ یہودیوں کے خلاف قانون مسلح گروہوں کو ختم کیا جا سکے۔ انھوں نے کہا کہ اس طرح سے بین الاقوامی پر بھی عرب فوجوں کی فلسطین میں موجودگی جایز ہو جائے۔ اور اس سے وہ گتھی بھی سلجھ جائیگی جو غالباً کونسل کے اس مطالبہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ عرب ممالک اپنی فوجیں فلسطین سے واپس بلالیں۔

عراق کے وزیر اعظم جو قاہرہ جانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ شاہ عبدہ سے اس بات کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے۔ کہ عارضی حکومت ان علاقوں کو کنٹرول کرے یا جو شاہ عبداللہ کی فوج نے فتح کئے ہیں۔ منگل کو جنوبی فلسطین کے شہر غازہ میں فلسطین کی قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں عوامی اداروں کے اسی افراد کو عارضی قومی اسمبلی بنانے کی دعوت دی ہے۔

عراق کو فلسطینی ثالث کی تجاویز منظور نہیں

پیرس ۲۵ / ستمبر اقوام متحدہ کے عراقی وفد سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں کا خیال ہے کہ عراق فلسطین کے متعلق کاونٹ برناڈٹ کی تجاویز مسترد کر دیگا۔ اور اقوام متحدہ میں اس کی مخالفت کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ عراقی حکومت ہر اس دوسری تجویز کی بھی مخالفت کرے گا جس میں فلسطین میں عربوں کے مکمل حقوق تسلیم نہ کئے جائیں گے۔ آج ایک عراقی ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ عراقی حکومت فلسطین میں یہودیوں ریاست کے قیام کی مخالفت کر چکی ہے۔ اور اسی طرح آیندہ بھی کرتی رہے گی۔ عراقی ترجمان نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگر اقوام متحدہ نے کاونٹ برناڈٹ کی تجاویز منظور کرلیں تو عرب فلسطین کی آزادی کے لئے دوبارہ جنگ شروع کریں گے۔ انھوں نے کہا ہمیں بغداد سے مخصوص ہدایات آئی ہیں کہ ہم عراقی وفد کاونٹ برناڈٹ کی تجاویز کی سخت مخالفت کریں۔ اس لئے کہ عراقی فوجیں ان نامنصفانہ تجاویز کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں۔

پیرس - ۲۸ / ستمبر۔ کل عراقی وفد کے لیڈر سید نجیب رضی نے کہا کہ عرب ممالک کے سب وفد کاونٹ برناڈٹ کے منصوبہ کی مخالفت کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ عرب ممالک اور عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کی ہدایات کے مطابق ہر عرب وفد ہر اس تجویز کی مخالفت کرے گا۔ جس میں فلسطین ایک آزاد عرب ریاست کی شرط نہ رکھی گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۴	کانپور شنبہ ۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۴

کشمیر کے انڈین یونین میں رہنے کا فیصلہ

کشمیر کے وزیراعظم شیخ عبداللہ نے ۲۹ ستمبر کو ہندوستان کے عوام کو دکشمیر اور ہندوستان کے ان رجعت پسند عناصر کے خلاف انتباہ دیا ہے۔ جو کشمیر کے معاملہ میں ہندوستان کی پالیسی کے خلاف شکست خوردگی اور مایوسی کا جذبہ پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شیخ عبداللہ نے جو یہاں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کر رہے تھے۔ اعلان کیا کہ کشمیر کے اس عزم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے کہ وہ ہندوستان کے ساتھ رہ کر فرقہ داریت اور رجعت پسند عناصر کے خلاف جنگ کرے۔ انھوں نے کہا مجھے ریاست کی سیاسی فتح کا یقین ہے۔ مہاراجہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ نے کہا کہ کشمیر کے عوام نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مہاراجہ کی عمل داری قائم رہے لیکن وہ حکومت نہ کریں۔

انھوں نے کہا کہ عوام اور حکمران کی جنگ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ آخر الذکر کے ہاتھ میں ذرا بھی اختیارات باقی رہیں گے۔

شیخ عبداللہ نے کہا کہ ملک میں بڑی قوت سے یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ یہ بات ہندوستان کے مفاد کے مطابق نہ ہوگی، اگر وہ کشمیر میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہونچائے جس کو پورا کرنا اس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ جو لوگ یہ معاندانہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں ہندوستان اور کشمیر دونوں کے مفاد کے ساتھ غداری کر رہے ہیں۔ ان پروپیگنڈا بازوں کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ کشمیر ایک ایسی ریاست ہے۔ جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور ہندوستان کو مسلمانوں کا سہارا نہ لینا چاہیے۔ یہ دلیل بالکل لغو اور بے ہودہ ہے۔

آگے چل کر انھوں نے کہا کہ کشمیر والوں نے قطعی طور پر یہ طے کر لیا ہے کہ وہ اپنی قسمت کو انڈین یونین کی قسمت کے ساتھ منسلک کر دیں۔ وہ اس خیال کے مخالف ہیں کہ کشمیر میں مذہبی حکومت قائم ہو۔ اسی طرح انھوں نے دو قومی نظریہ کی بھی پوری پوری مخالفت کی ہے۔

شیخ عبداللہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ واریت سے ان کا اختلاف اس وجہ سے نہیں ہے کہ ان پر کوئی بیرونی دباؤ پڑا ہے۔ بلکہ ہندوستان کے ساتھ رہنے کا سبب یہ ہے کہ وہ صحیح طور پر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہندوستان کی سیاسیات بالکل درست ہے۔ اگر کشمیر والے پاکستان کے نظریہ کے شیدا ہوتے تو وہ حملہ آوروں سے لڑنے کے بجائے ان کا خیر مقدم کرتے۔ آخر ایسا کرنے کی انہیں کیا چیز مانع تھیں۔

یہ فرض نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ہر ہندوستانی قوم پرور ہے۔ مسٹر جناح کی فرقہ وارانہ تعلیمات کا ردعمل یہ ہوا کہ ہندوستان میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا جو ایک مذہبی اور فسطائی حکومت کے بنانے کے خواب دیکھنے لگا۔ کشمیر آج ہندوستان والوں کے ساتھ اس لئے کہ انڈین یونین کی حدود کے اندر موجود رہ کر وہ ان فرقہ پرستوں کے اس خیال کو باطل قرار دیدے۔

معاشی آزادی کی فوقیت۔

وزیراعظم کشمیر نے کہا کہ حال ہی میں ریاست کشمیر میں سیاسی شعور پیدا ہو گیا ہے۔ اور لوگ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ بغیر معاشی آزادی کے سیاسی آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

اس زمانہ میں جبکہ ہندوستانی فوجیں کشمیر میں فوجی فتح حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ حکومت ہند مجھ سے یہ توقع رکھتی ہے کہ میں کشمیر میں سیاسی لڑائیاں سر کروں۔ لیکن یہ لڑائیاں اس وقت تک سر نہیں کر سکتا جب تک کہ میں کشمیر کے عوام کو سرمایہ داروں کی لوٹ کھسوٹ سے آزادی نہ دلا دوں۔"

اس مقصد کو حاصل کرنے اور اس پروگرام کو چلانے کے لئے جس کا میری پارٹی نے بیڑہ اٹھایا ہے میری حکومت نے کچھ معاشی اصلاحات جاری کئے ہیں اس سلسلہ میں جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان پر فرقہ پرستی کا رنگ چڑھایا جا رہا ہے۔ اور حکومت کشمیر کی پالیسی کو غلط عنوان سے پیش کیا جا رہا ہے۔

اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے شیخ عبداللہ نے کہا کہ حکومت کشمیر نے جاگیرداری کے طریقہ کو ختم کر دیا ہے۔ اور زمین جوتنے بونے والوں کا حصہ پیداوار میں دونا زیادہ مقرر کر دیا ہے۔ ان باتوں پر انڈین یونین کی خود غرض پارٹیاں یہ اعتراض کر رہی ہیں کہ ان طریقوں سے شیخ عبداللہ کی حکومت نے اقلیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

اگر ان اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان اصلاحات کا اثر غیر مسلموں سے زیادہ مسلمانوں پر پڑا ہے۔ ریاست کے جاگیرداروں میں مسلمان جاگیرداروں کی تعداد دو تہائی سے زیادہ ہے۔ اسی طرح حکومت کی دوسری اصلاح سے مسلمانوں کے چھ سو خاندان متاثر ہوئے ہیں۔ اور جن ہندو اور سکھ خاندانوں پر اس کا اثر پڑا ہے۔ ان کی تعداد صرف دو سو ہے۔

سیاسی محاذ پر فتح حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ میری حکومت عوام کا اعتماد حاصل کرے۔ چنانچہ یہ اقدامات اسی غرض کے ماتحت کئے گئے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کے بعض طبقے میری حکومت کے ان اقدامات کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہندوستان اور کشمیر کے درمیان غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ ہم ہندوستان کی عزت کو کھلونا نہیں بنائیں گے۔ ہم نے ہندوستان کے ساتھ رہنا پسند کیا ہے۔ اور ہم اپنی پسند پر قائم رہیں گے۔

مہاراجہ کشمیر کی حیثیت کے بارے میں شیخ عبداللہ نے کہا کہ مہاراجہ کی موجودگی ہندوستان اور کشمیر کے رجعت پسندوں کی ہمت افزائی کا سبب بنی ہوئی ہے۔ مہاراجہ اقتدار چھوڑنے پر خوشی سے تیار نہیں ہیں۔ جیسا کہ انھوں نے تجویز کیا ہے کہ ان کی حاکمانہ حیثیت پر مذہبی نقطہ نظر سے غور نہیں کیا جا سکتا۔ کشمیر کے باشندوں نے یہ مضبوط ارادہ کر لیا ہے کہ وہ مہاراجہ کو برسر اقتدار نہیں رہنے دیں گے۔ بلکہ ان کی وہی حیثیت ہوگی جو ایک جمہوری حکومت کے آئینی رئیس کی ہوتی ہے۔ وہ تائید جو مہاراجہ کو ہندوستان سے ملے گی وہ خطرناک ان دوستانہ جذبات پر پانی پھیر دے گی جو کشمیریوں کے دل میں ہندوستان کی طرف سے موجود ہیں۔

شیخ عبداللہ نے کہا کہ ہندوستان کے لوگوں نے برطانوی حکومت سے اپنی آزادی حاصل کر لی۔ کون وجہ ہے کہ ہم جاگیردارانہ نظام سے آزادی حاصل نہ کریں۔

حیدرآباد کا نظم و نسق

حیدرآباد کے نظم و نسق کے متعلق تمام گفت و شنید عملی طور پر ۳۰ ستمبر کو نئی دہلی میں ختم ہو گئی ہے۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ نظام کے مستقبل اور مستقبل کی سیاسی تبدیلیوں کے بارے میں ابھی کوئی اعلان نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات قطعی طور پر طے کر دی گئی ہے کہ آیندہ پانچ یا چھ ہفتے تک میجر جنرل چودھری کے تحت موجودہ نظم و نسق قائم رہے گا۔ اس عرصہ میں خاص کام یہ کیا جائے گا کہ ریاست میں معتدل حالات پیدا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ تمام حلقوں میں یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ فوجی نظم و نسق جمہوری اصولوں کے خلاف ہے اس لئے ریاست کے اندر اور باہر غیر سرکاری افراد پر مشتمل ایک عارضی حکومت جلد سے جلد قائم کی جائے۔ جو عوام کے تمام طبقوں میں اعتماد پیدا کر سکے۔

ایجنڈا سے خارج کرنیکی تحریک

یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی کونسل کے آیندہ اجلاس میں کناڈا یہ تجویز پیش کرے گا کہ حیدرآباد کے مسئلے کو ایجنڈے سے خارج کر دیا جائے۔

اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس تجویز کی تائید چینی نمائندے کی جانب سے ہوگی۔ کناڈا اور چین دونوں کے نمائندوں کو امید ہے کہ روسی نمائندے مسٹر جکیب مالک بھی اس کی تائید میں تقریر کریں گے۔ حالانکہ اب روسی نمائندے نے اس سلسلہ میں بالکل غیر جانبدار رویہ رکھا ہے۔

۴۔ دوبارہ چیرمینی کے فرائض ادا کرنے پر راضی کر لیا۔ اور بورڈ کی کارروائی شروع ہوئی۔

مسٹر ایس سی مترا نے کہا کہ ممبران کا رویہ بورڈ کے وقار و عزت کے لئے توہین آمیز ہے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے آزاد ملک کے شہریوں کی طرح مناسب رویہ رکھنے کی اپیل کی۔

ٹی بی کلینک کے متعلق مسٹر مردیا نے کلینک میں میونسپل بورڈ کی امداد کے صرفہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کے لئے رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ کلینک کے انتظامات بہت خراب ہیں۔ رشوت، غبن، بداعمالی اور دھوکہ بازی کا وہاں دور دورہ ہے۔

کمیٹی کی جو رپورٹ ہے وہ کافی نہیں ہے۔ آپ نے سکریٹری پر سخت الزامات لگائے۔ مسٹر نیر نے کمیٹی کے تقرر کی مخالفت کی مسٹر مترا نے تائید کرتے ہوئے اس ریمارکوں کو نامناسب بتلایا۔ اور ذمہ داری کے ساتھ الزامات لگانے کی درخواست کی چیرمین صاحب نے فرمایا کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا جائے اور ان کو خود تحقیقات کی کمیٹی بنانے سے اتفاق نہیں ہے

بورڈ نے مسٹر بھارگوا کی اس تجویز کو منظور کر لیا کہ کلینک کی انتظامیہ کمیٹی میں بورڈ کے قائمقام ممبران کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اس مسئلہ پر بحث ختم ہونے سے پہلے جلسہ ختم ہو گیا۔ آیندہ بورڈ کے جلسہ میں یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء) مسٹر مردیا کے رزولیوشن پر بحث ہوگی۔

تبادلہ۔ مولوی آفتاب احمد صاحب سول و سشن جج کانپور و مولوی سید محمد احسن کاظمی جج خفیفہ کانپور کا تبادلہ بحیثیت سول و سشن جج اٹاوہ اور مظفرنگر کو ہوا ہے۔ اور آپ نے یکم اکتوبر کو چارج بھی دیدیا۔ اور ۳ اکتوبر کو کانپور سے تشریف لے جا رہے ہیں دونوں صاحبان بار ایسوسی ایشن اور عوام میں کافی ہر دل عزیز رہے ہیں۔ آپ کو متعدد ایٹ ہوم اور ڈنر دے جا رہے ہیں۔

۲۷ ستمبر ۸½ بجے رات کو دیلور یو میں بھی اہل شہر کی طرف سے ایک شاندار ڈنر دیا گیا۔

ریلوے مجسٹریٹ بلا ٹکٹ

۲۷ ستمبر کو ایک اسپیشل مجسٹریٹ مسٹر ایم ایس لال معہ اپنے بال بچوں کو بلا ٹکٹ سفر کر رہے تھے۔ ٹی ٹی آئی نے ٹونڈلہ سے کانپور اسٹیشن ماسٹر کو اس بے ضابطگی کی اطلاع دی کانپور پہونچنے پر اسٹیشن ماسٹر اور ڈپٹی کلکٹر استقبال کے لئے موجود تھے۔ ٹکٹ مانگنے پر مجسٹریٹ صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ ٹکٹ کے دام معہ جرمانہ کے ادا کر دیں گے۔

آئینہ کانپور

ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کا جلسہ

۲۸ ستمبر کو ہارکورٹ بٹلر اور ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے اساتذہ اور طلبا کے سامنے یوپی کے وزیراعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "اس وقت اضافہ مصنوعات کی ضرورت ہے اگر ہم قوم کی مجموعی بہتری اور خوش حالی کے طالب ہیں تو ہمیں بہتر چیزیں زیادہ مقدار میں بنانا چاہیئے"

پنڈت پنت نے سائنسی تحقیقات پر زور دیتے ہوئے کہا تہذیب کا دار و مدار اس پر ہے کہ آدمی فطرت پر فتح پائے۔ اور عقل اور مادے پر غالب آئے۔ محکمہ صنعت و حرفت کے ڈائرکٹر مسٹر گھوشال کی رپورٹ سے اور جو کچھ میں نے خود اس ادارہ کی تجربہ گاہوں میں دیکھا۔ مجھے اس کا یقین ہو گیا کہ یہ ادارہ ہماری صنعتوں کی ترقی میں بڑی مدد دے رہا ہے۔ اور انسانی ضرورتوں کو بڑی حد تک پوری کر رہا ہے۔

انھوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا حکومت کا یہ مقصد ہے کہ ملک کے ہر مرد عورت بچہ کے پاس کھانے اور پہننے کے لئے کافی چیزیں ہوں مجھے امید ہے کہ آیندہ کے منظم شدہ سماج میں مکمل مساوات ہوگی۔ لیکن ہر شخص خوش حال دیکھنے کا سنہرا خواب اسی وقت شرمندہ تعبیر ہوگا جب ہماری کوششیں صنعتی اداروں کی سرگرمیاں اور مل مالکوں اور کارخانہ والوں کی سعی ہم آہنگ ہوگی۔

پنڈت پنت نے یہ امید ظاہر کرتے ہوئے کہ فتح حیدرآباد کے بعد اب حکومت کو فرقہ وارانہ فسادات سے دوچار نہ ہونا پڑے گا۔ اور ملک میں اتحاد اور خیراندیشی کی فضا پیدا ہو جائیگی کہا: اب حکومت کی توجہ پورے طور پر مزدوروں کا معیار زندگی بلند کرنے اور صنعتی و حرفتی ترقی پر صرف ہوگی وہ سائنسی تحقیقات اور انجینئرنگ پر زور دے گی۔

گاندھی جینتی

۲۸ ستمبر ۶ بجے شام کو تلک ہال میں گاندھی جینتی ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم نے کہا کہ ذات پات چھوت چھات اور افلاس ہمارے ملک کی ترقی میں حائل ہیں۔ اور ہماری قومیں پریشانیوں کا باعث ہیں۔ مہاتما گاندھی نے اپنے ایثار، قربانی محبت اور جرأت سے ان سماجی خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی اور ان اصولوں کی تلقین کی جو ہمیں خودکفیل بنا دیتے۔ انہیں مقاصد کو پورا کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض عین ہے۔ ملک کے بیشتر لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ قومی تعمیر کے کاموں میں حصہ لیں۔ یہ کام اس وقت بخوبی انجام پا سکتا ہے جب پست طبقہ کو اونچا کرنے کے لئے اسی بے غرضی اور بے لوثی سے کام کیا جائے۔ جو گاندھی جی کا اصول تھا۔ عوام میں یک جہتی اور اتحاد کی بھی سخت ضرورت ہے انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ گاندھی یادگار فنڈ میں جی کھول کر چندہ دیا جائے۔ کیونکہ ملک کی تمام ترقی انھیں کی قربانیوں اور ایثار کا نتیجہ ہے۔

کانپور میونسپل بورڈ

۲۴ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں ہوا۔

ڈاکٹر سندر لال نگم سابق میونسپل کمشنر کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کرنے اور حیدرآباد کی پولیس کارروائی میں کامیابی پر گورنمنٹ کو مبارکباد دینے کے بعد بورڈ کی کارروائی شروع کی گئی۔

سب سے پہلے پنڈت دیونرائن باجپئی حال کی پریس کانفرنس میں چیرمین صاحب کے بیان کے خلاف پروٹسٹ کیا جس میں ممبران بورڈ پر الزام لگائے گئے تھے دوسرے ممبران نے بھی باجپئی جی کی تائید کی چیرمین صاحب نے کہا کہ انھوں نے کوئی ایسا بیان نہیں دیا ہے اور انھوں نے اسکی تردید بھی کر دی ہے۔

اس کے بعد ایک نوڈ انسپکٹر کا معاملہ پیش ہوا جس نے کسی دوکاندار کو ایک رسید دی تھی لیکن اپنی رسید کی کتاب میں مشکوک اندراج کیا تھا مسٹر کندویا نے اس کے خلاف فوری کارروائی نہ کرنے پر میڈیکل افیسر آف ہیلتھ پر نکتہ چینی کی اس پر مسٹر نیر نے کہا کہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ جس پر بورڈ کا زیادہ وقت خرچ کیا جائے۔ میڈیکل افسر صاحب سے لکھ کر اس معاملہ پر معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس پر مسٹر کندویا اور مسٹر نیر میں نہایت گرماگرم بحث شروع ہو گئی اور تقریباً ایک درجن ممبران نے ایک ساتھ تقریریں کرنا شروع کر دیا جس سے جلسہ میں ایک طوفان بپا ہو گیا چیرمین صاحب کی انتہائی کوشش کے باوجود جب یہ بدنظمی ختم نہیں ہوئی تو مجبوراً چیرمین صاحب نے صدارتی کرسی خالی کر دی۔ اور وائس چیرمین صاحب سے کہا کہ وہ صدارت کا کام سنبھالیں لیکن اس کے بعد بدنظمی ختم ہوئی۔ اور ممبران نے چیرمین صاحب کو

سمن بنام مدعاعلیہ بنابر حاضری صالتًا

بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳)

بعدالت خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۱۰۱۹ بابت ۱۹۴۸ء

برہم سیوک ولد سیتلا پرشاد برہمن ساکن ہٹیہ بازار شہر کانپور — مدعی

بنام۔ نبی بخش — مدعاعلیہ

بنام نبی بخش رنگ ساز ٹرنک مرچنٹ ساکن مانک چوک شہر جھانسی۔ — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت 683/12 کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں [illegible] ہوں۔ اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جواب [illegible] واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ بس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بتاریخ مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبوت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

عدالت جج خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

نوٹس تاریخ مقررہ لنسبت تصفیہ شرائط

اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱، قاعدہ ۶۰)

بعدالت جناب جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ نمبر اجراء ۱۰۷۵ سنہ ۱۹۴۶ء

متفرقہ نمبر ۰ سنہ ۱۹۴۸ء

صاحب کلکٹر صاحب بہادر کانپور ساکن کانپور انچارج کورٹ آف وارڈس — مدعی

بنام۔ گنگا دین وغیرہ — مدعاعلیہ

بنام۔ بالکرام ولد گنگا دین قوم اہیر ساکن موضع کوہنی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور۔ — مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان صاحب کلکٹر صاحب ڈگری دار نے واسطے نیلام مال متفرقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۹ ماہ ستمبر ۱۹۴۸ء بثبوت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

عدالت جج خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

جھنڈے کا دن۔ ۳۰ ستمبر کو سارے ہندوستان میں جھنڈے کا دن منایا گیا ہے جس کیلئے پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار

ہندوستان کی سیاست زہریلے خیالات سے پاک ہوگئی

نہرو کے خیالات میں حیدرآباد کے اقدام سے پاکستان کو بھی فائدہ پہونچیگا

نئی دہلی۔ ۲۶ ستمبر۔ لاجپت رائے میونسپل مارکیٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کل شام کو پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے کہا کہ ”حیدرآباد میں پولیس کی کارروائی نے صرف ہندوستان ہی کی سیاست کو زہریلے خیالات سے پاک نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس سے پاکستان اور ساری دنیا کو بھی پہنچا ہے۔

”ہم نے بہت دن تک انتظار کیا کہ او حیدرآباد کے مسئلہ کو پرامن طریقہ پر طے کرنے کی کوشش کی لیکن جب ہر طرح ناکام رہے تو ہم کو مجبوراً عملی قدم اٹھانا پڑا۔ جس کو ملک کے تمام فرقوں نے سراہا ہے۔ اور میں ان سب کو خصوصاً مسلمانوں کو اس کے لئے مبارکباد دیتا ہوں۔

اس کے بعد پنڈت نہرو نے فرقہ وارانہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ سال ہمیں اتنی شدید بدامنی سے دوچار ہونا پڑا تھا جس نے تمام ملک کی فضا کو زہریلا بنا دیا تھا۔ زہر جسم کو کمزور کر دیتا ہے۔ اور اس فرقہ وارانہ زہر نے بھی ہمارے ملک کو کمزور کر دیا تھا۔ لیکن ملک کافی طاقتور تھا۔ اس کے پاس ذرائع کی بھی کمی نہ تھی جو قوت کا سبب ہوتے ہیں۔ ہم نے اس فرقہ وارانہ زہر کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن یہ زہر بتدریج وقت کے ساتھ ساتھ زائل ہو سکتا تھا جب ہندوستان کی طرح کا کوئی ملک اس قسم کی خطرناک بیماری میں مبتلا ہو جائے تو اس کے صحت یاب ہونے میں اچھا خاصا وقت لگیگا جب ہم نے اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کی تو دوسری مشکلات پیدا ہو کر ہمارے سامنے آگئیں۔ اگرچہ اب وہ زہر دور ہو گیا ہے لیکن یہ یقین کرنا کہ وہ زہر کلی طور پر زائل ہو گیا ہے بالکل غلط ہے۔

ہم نے اس حصہ جسم پر عمل جراحی کیا ہے جس میں زہر کا اثر پھیلا ہوا تھا۔ اور شکر ہے کہ ملک کی عام فضا پر اس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

ہم نے حیدرآباد کے مقابلہ میں جو قدم اٹھایا اس پر دنیا میں ہمارے خلاف بڑی لے دے کی گئی۔ ہمیں اس پر سخت ملامت کی گئی کہ ہم نے گاندھی جی کے اصولوں پر عمل نہیں کیا ہمیں یہ محسوس کر کے خوشی ہوتی ہے کہ دوسرے ملکوں میں گاندھی جی کے اصولوں کو پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ہم اپنی کمزوری سے گاندھی جی کے اصولوں پر عمل کرنے سے قاصر رہے ہوں۔

حیدرآباد کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ دوسرے ملکوں کے باشندوں کی تمنا تھی کہ ہندوستان میں خونریزی ہو لیکن اس عرصہ میں ایک معمولی سا حادثہ بھی رونما نہیں ہوا۔ اور ملک بھر میں امن و امان قایم رہا۔ میں جانتا ہوں کہ اس ملک میں فرشتے نہیں بستے لیکن مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ حیدرآباد میں ہم جو قدم اٹھانے پر مجبور ہوئے تھے۔ اسے تمام ملک والوں نے خواہ وہ ہندو ہوں یا سکھ یا مسلمان پسند کیا اور قدر کی نظروں سے دیکھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زہر پھیل رہا ہے اور اسے روکنے کی ضرورت ہے۔ کوئی ذمہ دار حکومت ایسے اہم معاملات میں آسانی کے ساتھ فیصلہ نہیں کر سکتی۔ ہم جانتے تھے کہ ہم پر یہ الزام لگایا جا رہا تھا کہ ہم کمزوری سے کام لے رہے ہیں۔ ہم یہ بھی [illegible] ہیں کہ غیر ملکی ہوا باز تمام [illegible] قوانین و [illegible] کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حیدرآباد میں ہتھیار پہونچا رہے تھے لیکن ہم سب ان حالات کی رفتار کو خاموشی سے دیکھتے رہے۔ صرف اس لئے کہ ہم اس سبق کو آسانی سے نہیں بھلا سکتے تھے جو ہمیں گاندھی جی نے دیا تھا۔ آخر کار جب ہم نے یہ دیکھا کہ اب کوئی چارہ کار باقی نہیں رہ گیا ہے۔ ہم نے اپنے ملک کے وقار کو ملحوظ کرتے ہوئے بالکل ایک نئے طریقے سے اس گتھی کو سلجھانے کا فیصلہ کیا۔

ہمارا یہ اقدام توقعات سے بھی زیادہ کامیاب ثابت ہوا جس کے لئے تمام ہندوستانی خصوصاً ہندوستان کے مسلمان میری پرخلوص مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ فضا بڑی تیزی سے بدل گئی ہے اور کروڑوں آدمیوں کے دماغ سے خوف دہراس دور ہو گیا ہے۔

پنڈت نہرو نے پاکستانی اخباروں کی ان خبروں کا بھی ذکر کیا جن میں ہندوستان کے اندر خونریزی اور فرقہ وارانہ فسادات کا الزام لگایا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس قسم کی خبروں کی اشاعت سے ایک خوفزدہ قوم کی ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ہندوستان نے اس قسم کے خوف وہراس کو بہت بڑی حد تک دور کر دیا ہے اگر ہم متحد ہو جائیں اور ایک دوسرے کے دوش بدوش چلیں تو پھر خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ ہی باقی نہیں رہتی میں محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے اس اقدام سے جو ہم نے حیدرآباد میں کیا ہے۔ پاکستان کو بہت صدمہ ہوا ہے لیکن اس کے حق میں ہمارا یہ اقدام بہت مفید ہے اس لئے کہ اگر ہندوستان میں امن و خوشحالی باقی رہے تو فطرتاً اس کا اثر پاکستان پر بھی اچھا پڑے گا۔ پاکستان کو جیسے ہی یہ یقین ہو جائیگا کہ ہم اس پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تو اس کے باشندوں میں اطمینان اور اعتماد قایم رہیگا حیدرآباد کے واقعہ نے نہ صرف ہندوستان اور پاکستان کو فائدہ پہونچایا ہے۔ بلکہ پوری دنیا کو بھی۔

آخر میں جواہر لال جی نے کہا کہ اگر گذشتہ عہد میں ہندوستان کو اپنی دولت پر بلند درجہ حاصل تھا تو آج گاندھی جی کی وجہ سے اس کا مرتبہ پہلے سے بھی زیادہ بلند ہو گیا ہے۔ اگر جسمانی حیثیت سے گاندھی جی ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں لیکن ان کی روشنی باقی ہے جو ہمارے لئے تاریکی میں مشعل کا کام دے سکتی ہے۔

میونسپل مارکیٹ کا نام جو، لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے تقریباً دو ہزار پناہ گزین دکانداروں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ پنجاب کے مشہور لیڈر لالہ لاجپت رائے کے نام پر رکھا گیا ہے۔

بتدریج کنٹرول کا فیصلہ

نئی دہلی۔ ۲۴ ستمبر۔ حکومت ہند کے وزیر غذا مسٹر جے رام داس و دولت رام نے ایک صحافتی کانفرنس میں اعلان کیا کہ حکومت ہند ہر قسم کے غلہ کے حصول قیمتوں اور اس کی تقسیم پر دوبارہ بتدریج کنٹرول کرے گی۔

حکومت کا مقصد یہ ہے کہ مرکز کے رابطہ و نگرانی کے ذریعہ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک حصول غلہ کی اجارہ داری اور راشن بندی کی کسی نہ کسی حد تک وہی صورت حال پیدا ہو جائے جو دسمبر ۱۹۴۷ء میں تھی۔

حصول غلہ اور راشن بندی کے سلسلہ میں ۱۹۵۰ء میں یکساں معیار قائم کرنے کے لئے جن مزید اقدامات کی ضرورت پڑے گی۔ ان پر جولائی ۱۹۴۹ء میں غور و خوض کیا جائے گا۔

حیدرآباد میں فتح پر مبارکباد کے تار

نئی دہلی۔ ۲۴ ستمبر۔ حیدرآباد کی نزاع [illegible] جانے اور حیدرآباد [illegible] کی تدبیریں [illegible] کارروائی پر گورنر جنرل مسٹر سی راجگوپال آچاریہ کو بے شمار تار موصول ہوئے ہیں جن میں خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔

گورنر جنرل نے ان تمام افراد اور انجمنوں کا شکریہ ادا کیا ہے جنھوں نے ایسے پیغامات بھیج کر ملک میں اتحاد و یکجہتی کو تقویت دینے کی کوشش کی ہے۔

رضاکاروں کی بیخکنی کا کام جاری ہے

نئی دہلی۔ ۲۴ ستمبر۔ جنوبی کمان کے ہیڈ کوارٹر سے آج شام کو جو اعلانیہ جاری ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی فوجیں کل دن کے دو بجے گلبرگہ میں داخل ہوئیں۔ اور شہر اور مضافات شہر کو رضاکاروں سے پاک و صاف کرنے کا کام شروع کیا۔ گلبرگہ میں ہماری فوجوں کے داخلہ کے بعد یہ امن حالات کے عود کر آنے کی سب سے بڑی علامت

حیدرآباد میں ہماری پالیسی حق اور انصاف پر مبنی تھی!

جامع مسجد دہلی میں مولانا آزاد کی تقریر

نئی دہلی۔ ۲۶ ستمبر۔ آج سہ پہر کو دہلی کے ہزاروں مسلمانوں نے جامع مسجد میں جمع ہو کر یوم شکر منایا۔ اور عصر کی نماز کے بعد ایک جلسہ عام ہوا جس میں مولانا ابوالکلام آزاد نے تقریر کی۔

مولانا نے آج اسباب کا انکشاف کیا کہ انھوں نے خود نظام کو تین خط بھیجے تھے پچھلی بار جون میں حیدرآبادی وزیر اعظم میر لائق علی جب دہلی آئے تھے تو مولانا نے ان سے دو گھنٹہ تک گفتگو کی تھی۔ اور انھیں قائل کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔

مولانا آزاد نے اپنی تقریر میں کہا۔ میں آج خدا کے اس مقدس گھر میں اعلان کرتا ہوں کہ میری حکومت نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی وجہ سے اُسے خدا یا انسان کے سامنے شرمسار ہونا پڑے حیدرآباد اور ہندوستان میں اس کی کارروائی کی بنیاد حق اور انصاف کے اصولوں پر تھی۔ اور اس کی نیت کسی طرح بھی خراب نہیں تھی۔

صراط مستقیم۔

آج ہم یہاں سجدۂ شکر ادا کرنے جمع ہوئے ہیں۔ خدا کا راستہ امن، سلامتی، باہمی اعتماد اور ذمہ داری کا راستہ ہے۔ بدقسمتی سے ہم اپنے راستہ سے ہٹ گئے تھے اپنے دشمن سے جنگ کرنے کے بجائے ہم باہمی جدال و قتال میں پھنسے ہوئے تھے۔ ملک نفرت بغاوت اور انتقام کا گہوارہ بن گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آج ہم صراط مستقیم پر ہیں۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مولانا نے کہا کہ ریاست گفت و شنید کے بعد جب باہمی سمجھوتہ اور مفاہمت کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئیں تو میری حکومت نے ”پولیس کارروائی“ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور صرف وہاں کی بدنظمی کو ختم کرنے کے لئے حیدرآباد کے نمائندوں کے ساتھ نو مہینے کی طویل گفت و شنید میں ہے۔

میں حیدرآباد کے سلسلہ میں ہندوستان کے خلاف شر انگیز پروپگنڈے سے بے خبر نہیں ہوں۔ ان کے جو جی میں آئے کہیں لیکن میں ان سے بتلا دینا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں ہماری کارروائی کے پس پردہ کوئی سازش نہیں تھی۔ ہم نے یہاں تک کہا کہ ایسے شرائط پیش کئے جن سے ہندوستان کا نقصان تھا۔ اور اسی سے ہندوستان کی نیک نیتی ثابت ہو جاتی ہے۔

مولانا نے تبلایا کہ حکومت ہند نے کوشش کی تھی کہ نظام کے تمام معقول مطالبات کو حتی الامکان مان لیا جائے۔ ان کے تمام شکوک اور شبہات دور کر دئے جائیں لیکن حکومت ہند کی ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا گیا۔ ہماری خواہش واقعی یہ تھی کہ ریاست سے سمجھوتہ ہو جائے۔ تمام گفت و شنید کے عینی شاہد کی حیثیت سے میں اس اجتماع اور تمام باقی لوگوں سے کہہ سکتا ہوں کہ لائق علی اور ان کے رفقا نے انتہائی مفید شرائط کو ٹھکرا دیا۔

وزیر تعلیم نے کہا کہ ریاستی نمایندوں کے ساتھ گفت و شنید کے دوران میں اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت ہند نے انتہائی رواداری صبر و تحمل اور فراخدلی کا ثبوت دیا تھا لیکن صورت حال اس حد تک ابتر ہو چکی تھی کہ ”پولیس کارروائی“ کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں رہ گیا تھا۔

مولانا آزاد نے حاضرین کی توجہ فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے مہاتما گاندھی کی شہادت کی طرف مبذول کرائی اور کہا کہ مجھے یقین ہے کہ حیدرآباد کے فرقہ وارانہ زہر کو اگر بروقت نہ ختم کیا جاتا تو وہ باقی ہندوستان میں پھیل جاتا۔ اور ہر ہندوستانی خصوصاً اس ملک کے مسلمانوں کا وجود خطرے میں پڑ جاتا۔

ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہماری دوا کارگر ثابت ہوئی حیدرآباد کا مسئلہ امن و امان کے ساتھ حل کر لیا گیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ہندوستانی اس بات کا متمنی تھا کہ حیدرآباد کا معاملہ جلد طے ہو جائے۔

یہ ہے کہ گلبرگہ اور رائچور کے درمیان ریل گاڑیاں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ اس [illegible] شمالی حصہ کو [illegible] جی آئی پی ریلوے بہت جلد اپنے زیر انتظام لے آئے گا۔

النند کو بھی جو گلبرگہ سے شمال و مغرب میں ۲۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور رضاکاروں کا مضبوط اڈہ تھا۔ ہماری فوجوں نے رضاکاروں سے صاف کر دیا ہے۔

اختتام جنگ کے بعد شمالی کشمیر کا انتظام اور دفاع؟

نہرو اور صدر کشمیر کمیشن کی خط و کتابت

نئی دہلی۔ ۲۴ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ادارہ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن سے ایک خط میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر میں اختتام جنگ پر اس کو ہستانی علاقہ کا انتظام جو ریاست جموں اور کشمیر کے شمال میں ہے جموں اور کشمیر کی حکومت کو دیا جائے۔ اور اس کی دفاع کا کام حکومت ہند کے سپرد ہو۔ یہ انکشاف اس مراسلت کے ذریعہ ہوا ہے کہ جو کمیشن نے اخباروں میں اشاعت کے لئے دی ہے۔

پنڈت جواہر لال نے کمیشن کے صدر کو ۲۰ اگست کو مندرجہ ذیل خط لکھا تھا۔

اکسی لینسی!

آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۷ اگست کو کمیشن سے ملاقات کے دوران میں میں نے ان کم آباد کوہستانی علاقوں کے متعلق مفصل گفتگو کی تھی۔ جو ریاست جموں اور کشمیر کے شمال میں واقع ہیں۔ ان علاقوں پر ریاست جموں و کشمیر کے اقتدار میں چنداں فرق نہیں آیا ہے۔ بجز اس کے کہ بدوش دشمن نے بعض مقامات پر ہنگامہ برپا کر رہا ہے۔ اور سکاردو پر پاکستانی فوج کے غیر منظم سپاہیوں نے قبضہ کر لیا ہے کمیشن کی تجویز میں جس پر آپ نے ۱۱ اگست کی ملاقات میں توثیق کی تھی اس علاقہ کے انتظام اور دفاع کا کام کوئی تذکرہ نہیں ہے ہماری خواہش ہے کہ پاکستانی فوج اور غیر منظم سپاہیوں کے اس علاقہ سے ہٹ جانے کے بعد اس علاقہ کا انتظام حسب سابق حکومت جموں اور کشمیر کے تحت ہو۔ اور اس کا دفاع کا بندوبست ہمارے ہاتھ میں ہو۔ (ہم صرف گلگٹ کو اس سے الگ کر سکتے ہیں۔)

ہمیں اس کا اختیار ہوگا کہ اس علاقہ میں منتخب مقامات پر اپنی حفاظتی فوج رکھیں۔ تاکہ اس سے دوہرے کام لئے جا سکیں۔ ایک تو یہ کہ قبائلیوں کو نہ گھسنے دیا جائے اور دوسرے یہ کہ ان تجارتی راستوں کی حفاظت کی جائے جو ریاست میں وسط ایشیا سے آتے ہیں۔

(دستخط جواہر لال نہرو)

(وزیر اعظم ہند)

پنڈت نہرو کے ۲۰ اگست کے خط میں جواب میں صدر کمیشن نے انھیں جو خط لکھا وہ حسب ذیل ہے۔

اکسیلنسی!

”مجھے آپ کا ۲۰ اگست ۱۹۴۸ء کا خط ملا جس میں آپ نے ریاست جموں اور کشمیر کے شمال کے کم آباد کوہستانی علاقہ کا ذکر کیا ہے۔ کمیشن کی خواہش کے مطابق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کے مخصوص حالات کے تحت کمیشن نے اپنی ۱۳ اگست کی تجویز میں اس مسئلہ کے فوجی پہلو پر خاص طور پر کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن کمیشن کا خیال ہے کہ اس تجویز کو بروئے کار لاتے وقت آپ کے اس سوال کا خیال رکھا جائیگا۔ جو آپ نے اپنے خط میں اٹھایا ہے۔

اکسی لینسی میں آپ کو اس کا یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے نقطۂ نظر کا پورا خیال رکھا جائے گا۔

دستخط (جوزف کاربل صدر کمیشن)

کیپ ٹاؤن۔ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ نے ۴۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۶۳ ووٹوں سے نئے ایشیائی قانون ترمیمی بل کی دوسری خواندگی منظور کر لی۔ اس قانون کے متعلق وزیر داخلہ نے تبلایا ہے کہ یہ ہندوستانیوں کی ذہنیں واپسی کی طرف پہلا قدم ہے۔

حیدرآباد کے نظم و نسق میں بہت کم تبدیلیوں کا امکان

سکندرآباد۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد کے غیر فوجی نظم و نسق کے ذریعہ جس کا اعلان فوجی حکومت سے بہت قریبی ربط اور تعلق رہیگا۔ موجودہ حکومتی نظام میں کم سے کم تبدیلیاں کی جائیں گی۔ بلکہ موجودہ عملے کو ہی برقرار رکھ کر اس کی کارکردگی کافی بڑھا دی جائیگی۔

خیال ہے کہ ریاست کے موجودہ قوانین کو اس وقت تک تبدیل اور ہندوستانی یونین کے قوانین کو اس وقت تک نافذ نہ کیا جائے گا جب تک کہ مقامی قوانین کسی خاص صورت حال کے لئے ناکافی ثابت نہ ہو جائیں۔ اردو سرکاری زبان ریاست کی برقرار رہے گی۔ اور حسب معمول جمعہ چھٹی اور اتوار کو کام کا دن سمجھا جائیگا۔

توقع ہے کہ غیر فوجی نظم و نسق کے افسر اعلیٰ کا کام اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک کہ وہ عوام کو اپنی مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع بہم پہونچانے کے لئے ساری ریاست میں عام انتخاب کی تیاری نہ کرا دے یقین کیا جاتا ہے کہ اس کام کی تکمیل میں چھ ماہ صرف ہوں گے۔

فوجی حکومت۔ ایک طرف تو حیدرآباد کے آیندہ نظم و نسق کے متعلق نئی دہلی میں غور و خوض ہو رہا ہے اور دوسری طرف بعض باخبر حلقے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ میجر جنرل چودہری کی فوجی حکومت ابھی وقت تک جاری رکھی جائے جب تک کہ ریاست کے حالات پوری طرح اعتدال پر نہ آجائیں اس سلسلہ میں یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ رضاکار اور کمیونسٹوں کی طرح کے تخریبی اور اراجی عناصر ریاست کے اندرونی علاقوں میں ابھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔

اس کے علاوہ چونکہ ریاست کی ملازمتوں پر ایک عرصہ سے رضاکار چھائے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کا صفایا کرنے میں بھی کچھ عرصہ لگیگا۔ لہٰذا ان حالات کے پیش نظر فی الحال حیدرآباد میں کوئی غیر فوجی نظم و نسق نہ ہونا چاہیئے۔

اس کے علاوہ ایک سرکاری ترجمان نے نظام کی معزولی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ انھوں نے اس چیز کی بھی مذمت کی کہ حکومت ہند نے حیدرآباد میں جو انتظامی اقدام کیا تھا اسے حیدرآباد پر فوجی قبضہ کہا جا رہا ہے۔

حکومت ہند کا شکریہ

مسلمانوں کو مبارکباد

نئی دہلی ۲۵ ستمبر حیدرآبادی ریاستی کانگریس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ نے حیدرآباد کے مسئلہ میں ہندوستان کی کامیابی پر ”یوم شکر“ کے سلسلہ میں حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

گورنر جنرل جناب راجگوپال اچاری کی خواہش کے مطابق آج ۲۶ ستمبر ہم یوم شکر منا رہے ہیں۔ یہ ہمارے ملک کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ حیدرآباد کے مسئلہ میں جس فتنہ و فساد اور خطرہ کا اندیشہ تھا۔ وہ اس سے بالکل محفوظ رہا۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ہمارا ملک جنگ اور اس کے تمام مضر نتائج سے بھی بچ گیا۔ [illegible] کے لئے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا ہے۔

آخر میں میں ہندوستانی مسلمانوں کو پرخلوص مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنی ہوش کو کام نہ دھرا۔ بلکہ ہندوستان کی غیر مذہبی حکومت کا ہر طرح ساتھ دیا۔

۴۶ ملکوں کے معاشی لیڈروں کی کانفرنس

واشنگٹن۔ چھیالیس ملکوں کے معاشی اور مالیاتی لیڈروں کی جو کانفرنس واشنگٹن میں ۲۷ ستمبر کو ہونے والی ہے اس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ کانفرنس بین الاقوامی بنک اور عالمی زر فنڈ کے تیسرے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا مقصد ترقی اور تعمیر نو ہے۔

حیدرآباد کی مہم کے دوران میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی ایک معجزہ تھی

یوم شکریہ کے موقع پر جامع مسجد دہلی میں راجاجی کی تقریر

ہمارے سامنے ایک روشن مستقبل ہے

دہلی۔ ۲۴ ستمبر جامع مسجد دہلی میں آج شام کو یوم شکر کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے۔ ہندوستان کے گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاری نے کہا۔ "حیدرآباد میں غنڈوں نے نظام کو جن کارروائیوں پر مجبور کیا وہ اگر جاری رہتی تو ہندوستان کے امن کے لئے خطرہ بن جاتیں اور اس سے عالمی امن بھی معرض خطر میں آجاتا۔

انھوں نے کہا حیدرآباد کے سلسلہ میں ہم پر جارحانہ اقدام اور تشدد کا جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ حفاظتی کونسل کو حیدرآبادی عوام کا خیال نہ آیا اسے صرف نظام کی تنہا ذات کی فکر تھی۔

حیدرآباد کی مہم کے دوران میں عوام میں سکون رہا انھوں نے کسی جوش۔ جذبہ یا جنون کا اظہار نہیں کیا۔ یہ ایک ایسا اثر آفریں معجزہ ہے جو گاندھی جی کے کلکتہ کے معجزے سے بڑھ جاتا ہے۔ اس سے باہمی اعتماد اور یگانگت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔

مسٹر راجگوپال آچاری نے کہا ہم آج یہاں خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ عبادت گاہ میں ہم کو صفائی قلب کے ساتھ داخل ہونا چاہیئے ہمیں کسی امید اور لالچ کے ماتحت کسی مسجد یا مندر میں جاکر خدا کی مدد نہ طلب کرنا چاہیئے۔

جھوٹے الزامات۔

ہم پر جارحانہ اقدام کرنے اور جنگ کی تبلیغ کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ یہ الزام غلط ہے۔ اس کی بنیاد تعصب اور لاعلمی پر مبنی ہے۔ جو لوگ ہندوستان پر الزام لگاتے ہیں۔ وہ حیدرآباد کے جغرافیہ سے واقف نہیں وہ وہاں کے باشندوں کی ضرورتوں ان کی خواہشات اور وہاں کے حالیہ واقعات سے باخبر نہیں۔ ہم پر الزام رکھنے والوں کا خیال ہے کہ برطانی قانون دانوں کے نظریہ کے مطابق برطانی اقتدار ختم ہوجانے کے بعد حیدرآباد کی حیثیت ایک دم بدل گئی۔ اور اس نے ایک الگ ملک اور قوم کی صورت اختیار کرلی۔ یہ بات مضحکہ خیز ہے۔ فرض کیجئے کہ کسی کا باپ یکبارگی مرجاتا ہے تو کیا اس کے مرتے ہی اس کا نابالغ لڑکا یکایک بالغ تو ہو نہیں جاتا۔ برطانی اقتدار ختم ہوجانے سے حیدرآباد۔ ہندوستان سے الگ نہیں ہوجاتا اور یہ نہ اسطرح کوئی ایسا مطلق العنان ملک بن جاتا ہے جس کو ادارہ اقوام متحدہ ہندوستان سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔

حیدرآباد اور دوسری بڑی ریاستوں سے برطانی اقتدار نہ تو ان ریاستوں کے مطالبہ پر اور نہ ان کے فائدہ کے لئے ختم کیا گیا۔ تاج نے ان ریاستوں سے جو معاہدے کئے تھے۔ وہ ہندوستان کے ہاتھوں میں اقتدار اعلیٰ کے آجانے سے خود بخود ختم ہوگئے۔ اس لئے برطانی اقتدار کے ہٹ جانے سے ریاستیں مطلق العنان نہیں ہوجاتیں۔ جو ریاستیں کبھی بھی مطلق العنان نہ تھیں یا جو کبھی مطلق العنان نہیں ہوسکتیں وہ بھلا چند برطانی معاہدوں کے ٹوٹ جانے سے کس طرح خود مختار بن سکتیں ہیں۔ اگر حیدرآباد کے باشندے ایک الگ قوم ہوتے تو اور انھیں اپنی سعی کرنے کا موقعہ ملتا تو نظام کبھی کے ختم ہوگئے ہوتے اور حیدرآباد کا عوام کے نمائندے ہندوستانی پارلیمنٹ میں جگہ پاتے حفاظتی کونسل نظام کی شان و شوکت باقی رکھنا چاہتی ہے۔ اس کو ان کی بڑی فکر تھی۔ اس لئے حفاظتی کونسل نے ریاست کی اصطلاح پر بحث مباحثہ کیا۔ اس کو صرف نظام کی ذات واحد کی فکر تھی حیدرآباد کے عوام کی پریشانی کا اُسے کوئی احساس نہ تھا۔ اور نہ اس کا لحاظ تھا۔ کہ حیدرآباد دہلی کے امن وحفاظت کے لئے خطرہ بن گیا ہے۔

اگر اس ریاست نے اپنی ریاستی حیثیت تسلیم کرانے کے لئے ادارہ اقوام متحدہ کو درخواست دی ہوتی تو ہندوستان اس کی مخالفت کرنے میں حق بجانب ہوتا۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تک حیدرآباد کا حکمران برطانی ہند کے زیر اقتدار تھا۔ اس تاریخ کے بعد حیدرآباد نے ہندوستان سے ایک عارضی معاہدہ کرلیا۔ اور اس طرح اہم مسائل کے متعلق پچھلی شرائط جوں کی توں رہیں نظام کے چاہے جو بھی دعوے یا خواہش رہی ہوں حیدرآباد کو فی الحقیقت اب تک ایک دن کے لئے بھی اقتدار اعلیٰ اور مطلق العنانی حاصل نہ تھی۔

نقض امن یا قیام امن۔

حفاظتی کونسل حیدرآباد کے مسئلہ پر کوئی کارروائی صرف اس وقت کرسکتی ہے جب وہ اقدام جو ہندوستان نے حیدرآباد میں قیام امن کے لئے عالمی نقض امن کا باعث ہوں۔ واقعات نے اس کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ ہندوستان کے تمام فرقوں ان کارروائیوں پر جو حکومت جو ہند نے حیدرآباد میں کیں جس خاطر جمعی کا اظہار کیا وہ اس کا ثبوت ہے کہ یہ اقدام نقض امن کا باعث نہیں ہوا۔ حیدرآباد کے غنڈوں نے نظام کو جس راستہ پر چلنے کے لئے مجبور کیا۔ وہ ہندوستان کے امن کے لئے خطرے سے خالی نہ تھا۔ اگر حکومت ہند اسکو یوں ہی چلنے دیتی تو اس کے اثرات ہندوستان پر بہت برے پڑتے۔ اور عالمی امن بھی خطرے میں آجاتا۔

حکومت ہند نے بار بار اس کا اظہار کیا ہے کہ جلد از جلد حیدرآباد کے عوام کو خود اپنی حکومت قائم کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ یہ ریاست چاروں طرف سے ہندوستان سے گھری ہوئی ہے۔ ریاست کے باشندے آس پاس کے ہندوستانی علاقہ سے گہرے اور قریبی تعلقات رکھتے ہیں۔ اس لئے حیدرآباد کے عوام حکومت ہند سے تعلقات قائم کرنے ہیں۔ جو کچھ چاہیں گے اس کے مرکز کو بخوبی علم ہے۔ اس ناگزیر صورت حال اور عوام کی خواہشات میں کوئی تناقض نہ ہوگا۔ یہ بات بہت اچھی ہے کہ حیدرآباد کے عوام کو الگ قومیت کا کوئی احساس نہیں۔

یہ محض خوش خیالی ہے کہ سلبیت میں بھی قوت تعمیر مضمر ہوتی ہے۔ اگر برطانی انتقال اقتدار سے بعض معاہدے ختم ہوگئے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہندوستان سے ریاست کے جو سماجی اخلاقی یا مادی سلسلے تھے۔ وہ بھی منقطع ہوگئے۔ ہندوستان میں امن و مسرت کے قوانین تو وہی ہیں ہم ہندوستان کے جسم سے ایک ٹکڑا کاٹ کر قانونی منتر اور جادو کے زور سے اُسے زندگی نہیں دے سکتے۔

دو معجزے

آج سے بارہ مہینے پہلے کلکتہ میں گاندھی جی نے ایک معجزہ دکھایا تھا مجھے اس کا عینی شاہد ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس سال ہندوستان کے گورنر جنرل کو ایک اور معجزہ دیکھنے کا فخر حاصل ہو رہا ہے۔ اور یہ معجزہ ہندوستان کے عوام نے دکھایا ہے کہ حیدرآباد کی مہم کے دوران میں وہ پرسکون رہے۔ اور انھوں نے اپنے جوش و جذبہ کو دبائے رکھا۔ [illegible] غرض میں کہیں ایک فرقہ وارانہ فساد بھی نہ ہوا جس سے حکومت کی توجہ مہم سے ہٹ جاتی۔ اور اس کا کام پیچیدہ ہوجاتا۔ صرف خدا کی مہربانی سے یہ سب ہوا ہے۔ مجھے یہ امید ہے کہ یہ معجزہ بے دینوں اور ملحدوں کو بھی خدا کا قائل بنا دے گا۔

حیدرآباد کی اس مہم میں ہر شخص نے ہمارا ساتھ دیا۔ افواہ تراش بھی منہ لپیٹے بیٹھے رہے۔ یہ معجزہ میں نے ۱۹۴۸ء میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یہ معجزہ ہمارے لئے اس معجزہ سے زیادہ اثر آفریں ہے جو گاندھی جی نے دکھایا تھا،،

ہمارا مہاتما! ہم سے چھین لیا گیا لیکن جن لوگوں نے ۱۹۴۸ء کا یہ معجزہ دیکھا وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کیونکہ یہ عوام ہیں۔ ہندوستانی مملکت کے شہری ہیں ہمارے آگے ایک روشن مستقبل ہے۔

اس کامیابی پر وزراء، فوجی جرنلوں، سپاہیوں اور شہریوں سب کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے لیکن دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی مرضی سے ہوتا ہے۔

گو ہم نے بہت بڑا کام کیا ہے لیکن امر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب خدا نے کیا ہے ہمیں غرور نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ عجز کے ساتھ خود کو ان عنایات کے لائق بنانا چاہیئے۔ جس کی اس نے ہم پر بارش کی ہے۔

ہم کو اپنا قلب باہمی محبت اور اعتماد سے لبریز رکھنا چاہیئے حیدرآباد نے ایک ایسے دور کا آغاز کیا ہے۔ جس میں ہندو مسلمان اور سکھ سب وفادار رہیں گے۔ اور ایک دوسرے پر اعتماد کریں گے۔ خدا کرے یہ اعتماد اور بڑھے۔ اور سایہ دار درخت کی طرح اس کی جڑیں زیادہ گہری اور اس کی شاخیں زیادہ گھنی ہو جائیں ۱۹۴۸ء میں امید کا پودا پروان چڑھا ہے آیئے اس گراں قدر پودے کی پرورش کریں۔ یہی ہماری زندگی ہے۔ اور ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ۔"

کپڑے کی زائد پیداوار اور بہتر تقسیم کا انتظام ضروری

بمبئی۔ ۲۵ ستمبر حکومت ہند کے وزیر صنعت و رسد ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے صوبائی اور ریاستی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ اچھے کپڑے کے حصول پر زور نہ دیں بلکہ اس وقت انھیں جس قسم کا کپڑا حاصل ہوسکے اسی کو بہتر طور پر صرف کرنے کا بندوبست کریں یہ کانفرنس ملک میں کپڑے کی صنعت کی صورت حال پر غور وخوض کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی تھی۔

ڈاکٹر مکرجی نے ان حکومتوں سے یہ بھی درخواست کی کہ وہ کارخانوں سے کپڑا اٹھوا کر تقسیم کی غرض سے ایجنٹوں کے حوالے کریں۔

وزیر صنعت و رسد نے اسباب کی مذمت کی کہ مختلف مرکزوں میں تقسیم کے لئے کپڑے کا جو کوٹا منظور کیا گیا تھا۔ صوبائی اور ریاستی نمائندوں نے اس مال کے اٹھانے کے لئے بر وقت کافی انتظام نہ کیا۔

انھوں نے کہا کہ حکومت ہند کپڑے کی تجارت میں بد دیانتی کی روک تھام کے لئے صوبائی حکومتوں کو کافی اختیارات دینے پر تیار ہے لیکن اگر تقسیم کا کوئی معقول انتظام نہ کیا گیا تو ان اختیارات کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں صوبوں اور ریاستوں کے لیے کپڑے کے کوٹے کی منظوری کا مسئلہ بھی پیش ہوا چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند ان کے لئے زائد کوٹا مقرر کرے گی۔ اور کوٹے کے تعین کے وقت شہری اور دیہی علاقوں کی آبادی کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔

سفارشات

کپڑے کی صنعت کے متعلق جو مشاورتی بورڈ مقرر ہوا ہے اس کا بھی ایک جلسہ منعقد ہوا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ بورڈ نے سفارش کی ہے کہ کپڑے کی پیداوار میں تیزی اور اضافہ اور اس کی تقسیم کو بہتر بنانے کے لئے صوبائی ریاستی حکومتوں کو مخصوص اختیارات دینا چاہیئے۔ مشاورتی بورڈ کی یہ سفارشات ابتدائی غور و خوض کی غرض سے کپڑے کی کل ہند کانفرنس کے سامنے پیش کردی گئیں۔ یہ کل ہند کانفرنس دو کمیٹیوں میں بٹ گئی ہے۔ ایک کمیٹی فیصلوں کا نفاذ کرے گی۔ اور دوسری کمیٹی طریق کار مقرر کرے گی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کو دوسری باتوں پر ترجیح دی جارہی ہے۔ کہ کپڑے کی معقول پیداوار میں جو چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ اسے فوراً دور کیا جائے۔ یعنی یہ کہ زائد پیداوار کے علاقوں سے تقسیم کے علاقوں میں کپڑے کی منتقلی میں جو سست رفتاری اور ناقص طریق کار اختیار کیا جاتا ہے وہ ختم کردیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس وقت کے اجلاس میں جو فیصلہ کیا جائیگا۔ دوپہر کے اجلاس میں اسے قطعی طور پر منظور کرلیا جائیگا۔ اور پھر شام تک وزیر صنعت و رسد حکومت ہند کی پالیسی کا اعلان کردیں گے۔

پاکستان میں داخلہ پر پابندیاں

کراچی۔ ۲۵ ستمبر۔ مسٹر ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے پاکستان میں داخلہ پر کنٹرول کے آرڈیننس کا نفاذ کردیا ہے جس کے مطابق ہندوستان سے پاکستان آنے والے اشخاص کے داخلہ پر کنٹرول رکھا جائے گا۔

یہ آرڈیننس پورے پاکستان کے لئے ہے۔ اور اس کا نفاذ مرکزی حکومت کی تعین کردہ تاریخوں میں مختلف علاقوں میں ہوگا۔ آرڈیننس میں کہا گیا ہے کہ کوئی شخص سوائے ان لوگوں کے جن کو آرڈیننس نے مستثنیٰ کیا ہے پاکستان میں داخل نہ ہوسکیگا جب تک اس کے پاس اجازت نامہ نہ ہو خواہ وہ ہندوستان کا باشندہ ہو یا پاکستان کا۔

اگر کوئی شخص ہندوستان یا پاکستان کا باشندہ نہیں ہے تو اسے اجازت نامہ کے بجائے پاسپورٹ لینا پڑیگا۔

اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور ایک سال تک کی سزا یا دونوں ہوسکتی ہیں۔ آرڈیننس میں گرفتاری اور حدود سے اخراج کے اختیارات بھی دئے گئے ہیں۔

حق تنسیخ کے متعلق روس کی تجویز مسترد

پیرس۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے آج ۶ کے مقابلہ میں ۴۷ ووٹ سے روس کی یہ تجویز مسترد کردی کہ حق تنسیخ کے استعمال کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل نہ کیا جائے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا مسئلہ

پیرس ۲۸ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل آسمبلی نے یونین کے مندوب مسٹر ایرک لو کے احتجاج کے باوجود فیصلہ کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں ... برتاؤ کی شکایت کو اپنی فرد کارروائی میں غور و خوض کرنے کے لئے رکھے۔ مسٹر لو نے اعلان کیا کہ یہ معاملہ جنوبی افریقہ کا داخلی مسئلہ ہے۔ انھوں نے اس سلسلہ میں دفعہ ۲ پیراگراف ۷ کا حوالہ دیا جس میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ رکن ریاست کے داخلی معاملہ میں مداخلت نہیں کر سکتا ہے۔

صدر ڈاکٹر ہربرٹ ایوٹ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس معاملہ پر سیاسی کمیٹی میں بھی غور کیا جائے گا اس کے بعد اس فیصلہ کو جنوبی افریقہ کے وفد نے منظور کر لیا۔

برما کے حشر کا خطرہ بنگال میں

کلکتہ ۲۷ ستمبر۔ کل صوبائی اسمبلی میں وزیر داخلہ مسٹر کرن شنکر رائے نے ان اختیارات کو حق بجانب ٹھہرایا جو مغربی بنگال حفاظتی (ترمیمی) بل کے ذریعہ حکومت کو ملے ہیں۔ انھوں نے کہا برما جیسی صورت بنگال میں آرہی ہے اور اس کے سدباب کے لئے سخت اقدام کی ضرورت ہے۔

روس اقوام متحدہ سے علیحدہ نہ ہوگا

لندن ۲۸ ستمبر۔ آج لندن ڈیلی ہیرلڈ نے اقوام متحدہ کے روسی نمایندے موسیو وائشنسکی کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ روس اقوام متحدہ سے الگ نہ ہوگا۔ اخبار کا بیان ہے کہ موسیو وائشنسکی نے پیرس کے روسی سفیر سفارتخانہ میں لندن کے ایک باتصویر ہفتہ وار کے نامہ نگار کو مندرجہ بالا بیان دیا۔

موسیو وائشنسکی نے نامہ نگار کو انگریزی میں بتلایا کہ ہم اقوام متحدہ سے کنارہ کشی اختیار نہ کریں گے۔ ہم اقوام متحدہ میں رہ کر دنیا کے دوسرے عوام کے ساتھ مل جل کر کام کریں گے۔

جنرل اسمبلی میں چیکوسلاویکیا کے نمایندے کی تقریر

پیرس ۲۷ ستمبر۔ چیکوسلاویکیہ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر والڈمیر کلےمنٹیس نے آج شب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کہا کہ برطانی وزیر خارجہ کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کر سکتا ہوں کہ بین اقوامی اشتراک عمل قایم کرنے کے لیے علاقائی نظام قایم کیا جائے۔

انھوں نے کہا کہ اس قسم کا اعلان اقوام متحدہ کی دستاویز کے اصولوں کو خیرباد کہنے کے مرادف ہے۔

عرب ہوائی جہاز یہودیوں نے گرایا تھا

اسرائیلی ترجمان کا اعتراف

تل ابیب ۲۸ ستمبر۔ آج ایک اسرائیلی ترجمان نے یہ بات تسلیم کی کہ پچھلے ہفتہ جس عرب ہوائی جہاز کو مار گرا دیا گیا تھا جس میں دو برطانوی نامہ نگار بھی ہلاک ہوئے تھے۔

یہودیوں کے ہوائی جہاز نے تباہ کیا تھا۔ لیکن مار گرانے سے پہلے عرب ہوائی جہاز سے دو مرتبہ نیچے اترنے کے لئے کہا گیا ایک یہودی جنگی ہوائی جہاز نے اپنی گشت میں عرب جہاز کو دیکھا اور اس کو اترنے کے لئے اشارے کئے۔ لیکن اس نے اشاروں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵) ۱۹۴۸ء

نمبر مقدمہ ۲۹۰۹ سنہ ۱۹۴۸ء

بعدالت جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور

میسرس آئی ڈیل کیمیل ورکس لمیٹڈ کمپنی واقعہ رام کرشن نگر 95/... ین روڈ کانپور ذریعہ مسٹر ... سریواستو ولد ... لال سری واستو قوم کایستھ ساکن رام کرشن نگر شہر کانپور

میسرس ڈی۔ پی لیدر ورکس — مدعا علیہ

میسرس ڈی۔ پی لیدر ورکس بیگم وارا اناؤ ذریعہ نند لال مکرجی ولد نامعلوم قوم بنگالی برہمن ساکن احاطہ ڈی پی لیدر ورکس نگر وارا اناؤ منیجر۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 6/3/15/4 کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

(مہر عدالت)

عدالت جج خفیفہ کانپور

اوٹاوہ۔ حکومت امریکہ سے مالیاتی گفتگو کرنے کی غرض سے سر اسٹیفورڈ کرپس اور وزیر مالیات مسٹر ڈگلس دوٹ ہوائی جہاز سے واشنگٹن روانہ ہو گئے۔

ریاستوں میں ہندوستانی پالیسی کا اعتراف

نیویارک ۲۴ ستمبر۔ نیویارک ہیرلڈ نے اپنے کل کے افتتاحیہ میں کہا ہے۔ ہندوستان کا عام ریکارڈ داؤ سینکڑوں ریاستوں کے ساتھ اس کا رویہ بہت شاندار رہا جو قابل تعریف ہے۔ ان جاگیروارانہ یادگاروں کو ہندوستان کا جز بنانے کے لئے ہندوستان نے مفاہمتی گفتگو کی اور ننانوے فیصدی مناسب سمجھوتے کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس طرح سے اس نے کروڑوں آدمیوں کے لئے غیر معمولی تیزی کے ساتھ بہتر حکومت بنائی جس میں اس کو ایک گولی بھی نہیں چلانا پڑی۔

اس مقابلہ میں جس کا عنوان ہندوستان میں امن تھا۔ کہا گیا تھا۔ ہندوستان پاکستان میں وہ ہمت افزا واقعات حال ہی میں ہوئے ہیں۔ اول تو حیدرآباد کے مسئلہ پر کوئی فرقہ وارانہ قتل و غارت نہیں ہوا۔ یہ ہندو اور مسلم لیڈروں کے لئے قابل تعریف بات ہے کیوں کہ عوام میں اشتعال تھا۔ لیکن لیڈروں نے بیانات دینے سے پرہیز کر کے اور پالیسی کو صحیح طریقہ پر نباہ کر عوام کو مصیبت سے بچا لیا۔ دوسری خوشی کی بات یہ ہے کہ نظام نے ہندوستان سے الحاق پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اسلحہ کا استعمال چاہے جتنا افسوسناک ہو لیکن موجودہ حالت بہت ہی اطمینان بخش ہے۔

نظام کے متعلق دستوری اسمبلی طے کریگی

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ حیدرآباد ریاستی کانگریس کے لیڈروں کا جو جلسہ دہلی میں ہوا اس میں اسبات پر بھی غور کیا گیا کہ آیا وہ مقصد جس کے لئے ریاستی کانگریس کا قیام عمل میں آیا تھا۔ کوئی تبدیلی کی جائے۔

اب تک جو مقصد متعین کیا گیا تھا وہ تھا نظام کے ماتحت ذمہ دار حکومت کا حصول۔

دنیا اگر دو مخالف گروہوں میں منقسم رہی تو جنگ ناگزیر ہے

نسلی امتیاز مٹانے کیلئے جنرل اسمبلی میں مسز پنڈت کی تقریر

پیرس ۲۵ ستمبر۔ ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ہندوستانی وفد کی لیڈر مسز وجے لکشمی پنڈت نے آج بحث میں حصہ لیتے ہوئے تمام دنیا میں قیام امن، تخفیف اسلحہ اور نوآبادیات کے طریقہ کو ختم کرنے کی اپیل کی۔ پانچ بڑی طاقتوں کے درمیان گھٹتی ہوئی یکجہتی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مسز پنڈت نے رواداری اور اعتدال کی درخواست کی۔

انھوں نے کہا کہ ہندوستان کو یقین ہے کہ اگر دنیا دو گروہوں میں منقسم رہی تو جنگ ناگزیر ہے۔ اور اسی واسطے ہندوستان قیام امن کے لئے کسی گروہ میں شامل نہیں ہو رہا ہے نسلی امتیاز کے متعلق ایک واضح حوالہ دیتے ہوئے جس کا اشارہ صاف طور پر جنوبی افریقہ کی طرف تھا۔ (حالانکہ انھوں نے کسی ملک کا نام نہیں لیا) مسز پنڈت نے کہا کہ ہندوستان اس قسم کے کسی امتیاز کو نہیں برداشت کرے گا جس میں انسانی شخصیت کی توہین ہو۔ انھوں نے اسمبلی سے درخواست کی کہ وہ نسلی امتیاز کے گھن کو تباہ کرنے کی طرف پوری توجہ کرے۔

کشمیر کے مسئلہ میں جس کے متعلق کشمیر کمیشن ایک رپورٹ جلد ہی پیش کرنے والا ہے انھوں نے کہا کہ تمام متعلقہ اشخاص کے لئے یہی بہتر ہوگا کہ وہ کچھ نہ کچھ کہیں۔ اور امیدیں کی توقع کریں کہ اس رپورٹ کا نتیجہ تعجیل کے ساتھ قیام امن ہوگا۔

حیدرآباد کی شکایت پر جس کو نظام نے واپس لے لیا ہے لیکن ابھی قاعدہ کے مطابق وہ حفاظتی کونسل میں موجود ہے مسز پنڈت نے کہا کہ ہندوستان کو عام بدنظمی اور فرقہ وارانہ جھگڑوں کا خاص طور پر احساس ہے۔ اور اس کو معلوم ہے کہ اگر حیدرآباد کی طرح فوراً فلسطین برما اور دوسری جگہوں پر بھی ایسے ہی مسائل ختم ہو جائیں تو دنیا پہلے سے کہیں زیادہ خوشگوار ہو جائے گی۔

اپنے بھائی پنڈت جواہر لال نہرو کے ایک نشریہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسز پنڈت نے کہا کہ حیدرآباد میں حالات درست ہونے کے بعد بہت جلد دستور ساز اسمبلی بنائے جائیگی۔ اور انتخابات بالکل اسی طرح ہوں گے۔ جیسے کہ برطانیہ یا انگلستان میں ہوں گے۔

انھوں نے انڈونیشیا۔ ملایا اور چینی ہند کے عوام سے اظہار ہمدردی کیا۔ اور کہا کہ میں امید کرتی ہوں کہ فرانسیسی حکومت اور عوام اپنی روایاتی وسیع النظری کو برقرار رکھتے ہوئے وائٹ نام کو خود مختار حکومت قایم کرنے کا موقع دیں گے۔

نظام کی دانشمندی سے ترقی کے

نئے دور کا آغاز

نئی دہلی ۲۴ ستمبر۔ نواب چھتاری نے آج ایک بیان میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ نظام نے اس نازک موقعہ پر جنگ کو موقوف کرنے کا فیصلہ کر کے بڑی دانشمندی، حوصلے اور وسعت نظر کا ثبوت دیا ہے جس کے لئے وہ تعریف و تہنیت کے مستحق ہیں۔

انھوں نے اپنے بیان میں یہ امید ظاہر کی ہے کہ نظام کے اس فیصلہ سے حیدرآباد میں ترقی و خوشحالی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

ہندوستانیوں کیساتھ برا برتاؤ

جنرل اسمبلی میں مسئلہ کا التوا

پیرس۔ ۲۵ ستمبر۔ کل ادارہ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی نے بلا اختلاف رائے جنوبی افریقہ کی اس درخواست کو منظور کر لیا کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ برے برتاؤ کی جو شکایت ہندوستان نے کی ہے اس کے فیصلے کو فی الحال ملتوی کر دیا جائے۔

حیدرآباد کی شکایت کی واپسی کا اعلان

پیرس ۲۳ ستمبر۔ نظام حیدرآباد نے ایک بحری تار کے ذریعہ اقوام متحدہ کو براہ راست اطلاع دی ہے کہ انھوں نے ہندوستان کے خلاف حیدرآباد کی شکایت واپس لے لی ہے۔

آج رات پیرس میں اعلان کیا گیا۔ نظام نے اپنے بحری تار میں لکھا ہے کہ نواب معین نواز جنگ کی سرکردگی میں جو حیدرآبادی وفد روانہ کیا گیا تھا اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ اور اب اسے میری یا میری ریاست کی نمائندگی کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

یو پی وزارت میں غذائی حالت پر غور

رضاکاروں اور لائق علی کابینہ نے مجھے بے بس بنا دیا تھا

نظام حیدرآباد کی نشری تقریر

حیدرآباد۔ ۲۳ ستمبر۔ آج رات نظام نے حیدرآباد ریڈیو اسٹیشن سے ایک بیان نشر کر کے اعلان کیا ہے کہ میر لائق علی کابینہ نے جو وفد بیرونی ممالک کو روانہ کئے تھے۔ ان سب کو ختم کر دیا گیا ہے۔

نظام نے اپنے نشریہ میں کہا ہے میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ غرض مندوں کے پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوں۔

زندگی بھر میں نظام کا یہ دوسرا نشریہ ہے جب میں انھوں نے اسلامی ممالک کے لیڈروں اور دوستوں سے خطاب کرتے ہوئے دنیا کے سامنے حیدرآباد کی صحیح صورت حال پیش کی ہے۔

انھوں نے رضاکاروں کی دہشت انگیزی اور لائق علی کابینہ کی آٹھ ماہ کی حکومت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت ان پر مسلط کر دی گئی تھی جس نے انھیں بالکل بے بس بنا رکھا تھا۔

نظام نے کہا کہ رضاکاروں کی جماعت نے رضوی کی قیادت میں ہٹلر کے طریقے اختیار کئے ریاست حیدرآباد پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور سماج کے تمام طبقوں میں خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان اگر ان کے سامنے سر اطاعت خم کرنے سے انکار کیا تو ان کو خوف زدہ کیا۔ ان کو وسیع پیمانہ پر لوٹا اور ان کے گھروں میں آگ لگائی خصوصیت کے ساتھ اس جماعت کی تشدد انگیزیوں کا شکار زیادہ تر ہندو بنے۔ رضاکاروں نے مجھے پوری طرح بے بس کر دیا تھا۔

نظام نے یہ بھی کہا کہ اس دہشت انگیز جماعت کی خواہش تھی کہ حیدرآباد میں اسلامی حکومت قایم کر دی جائے جس میں صرف مسلمانوں ہی کو شہری حقوق حاصل ہوں لیکن حیدرآباد میں جہاں کہ ۸۶ فیصدی آبادی ہندو۔ اسلامی حکومت قایم نہیں ہو سکتی۔

نظام نے بتلایا کہ اگرچہ میری خواہش تھی کہ میں ہندوستان کے ساتھ باعزت سمجھوتہ کر لوں لیکن اس جماعت نے مجھے اس پر مجبور کیا کہ میں حکومت کی پیشکشوں کو ٹھکرا دوں۔ جب شہر حیدرآباد سے ہندوستانی فوجیں صرف چالیس میل فاصلہ پر رہ گئیں تو رضاکار مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

نظام نے آخر میں کہا کہ جن پرجوش لوگوں کو باہر سے لاکر ریاست میں بے لگام چھوڑ دیا گیا تھا وہ اب بھی قانون سے باہر ہیں۔ میں حیدرآباد کے باشندوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ امن کے قیام کے کام میں فوجی گورنر کو مدد دیں جس کے ہاتھ میں اس وقت

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 41 | Cawnpore. Saturday 9th OCTOBER 1948

کانپور شنبہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء مطابق ۵ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ — جلد ۴۷ نمبر ۴۱

ادبیات

شباب کی باتیں

(از جناب حضرت شہیر صاحب گوریائی)

کچھ نہ پوچھو شباب کی باتیں
اب تو گویا ہیں خواب کی باتیں

شیخ ابتک شباب کے غم میں
کر رہا ہے خضاب کی باتیں!

اب کہاں شوخیاں وہ پہلی سی
اب کہاں وہ شباب کی باتیں

میری رنگینیٔ گناہ میں بھی
ہیں ہزاروں ثواب کی باتیں

رات بھر ماہتاب نے مجھ سے
کیں مرے آفتاب کی باتیں

اُنکی رنگیں نقاب نے کہہ دیں
اُن کے رنگیں شباب کی باتیں

کہہ دیا آج اُن سے سب میں نے
دل خانہ خراب کی باتیں

رات دن میکدے میں ہوتی ہیں
میرے مست شباب کی باتیں

عمر بھر کبھی نہ بھولوں گا!
یہ فضیلت مآب کی باتیں

لے گئے وہ شہیر صبر و سکون
رہ گئیں اضطراب کی باتیں

دنیائے اسلام

اسلامی ممالک کے نام نظام کا نشریہ

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ نظام حیدرآباد نے حال ہی میں اسلامی ممالک کے نام ایک تقریر نشر کی ہے۔ وہ تفصیل کے ساتھ دی جاتی ہے۔ " اسلامی ممالک کے دوستو! اور رہنماؤ۔ میر لائق علی کی وزارت نے جو چند وفود بھیجے تھے۔ وہ اپنے آپ کو حیدرآباد کے نمایندے ظاہر کر رہے ہیں۔ اور انھوں نے ہندوستان کے خلاف مہم جاری کر رکھی ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہند نے میری آزادی بحال کر دی ہے۔ تاکہ میں آصفی خاندان کی روایات کو برقرار رکھ سکوں اور حیدرآباد کے بہترین مفادات کے مدنظر ریاست کے دشمنوں کی سرکوبی کر سکوں۔ چنانچہ دنیا کے سامنے آج میں اصلی واقعات پیش کر رہا ہوں۔ ایک مختصر کے گروہ نے حیدرآباد کے بہترین مفادات کے خلاف ایک عسکری جماعت منظم کر لی تھی۔ گذشتہ نومبر میں انھوں نے میرے وزیر اعظم نواب چھتاری کی قیام گاہ کا محاصرہ کر لیا۔ نواب موصوف اور اپنے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن کے تدبر پر مجھے کامل اطمینان ہے لیکن اس تشدد آمیز کارروائی سے انھوں نے نواب چھتاری اور میرے دوسرے قابل اعتماد وزراء کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔ اور مجھ پر لائق علی کی وزارت ٹھونس دی گئی۔ اس گروہ کا سرغنہ قاسم رضوی تھا۔ ان لوگوں نے ملک کی خدمت میں کوئی حصہ نہ لیا تھا لیکن جرمنی کی طرح ہٹلری طریقوں پر کاربند ہو کر انھوں نے ریاست پر قبضہ کر لیا۔ اور جن ہندوؤں اور مسلمانوں نے ان کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا انھیں بلا امتیاز مذہب وملت دہشت کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ خصوصیت سے ہندوؤں کے درمیان وسیع پیمانے پر لوٹ اور آتشزنی کے مرتکب ہوئے۔ اور مجھے بے دست و پا کر دیا۔

کچھ عرصہ سے میری خواہش تھی کہ ہندوستان کے ساتھ باعزت سمجھوتہ کر لوں جس کے لئے ہندوستان رضامند تھا۔ لیکن یہ گروہ حیدرآباد کو ایسی اسلامی ریاست بنانے کا متمنی تھا جس میں صرف مسلمانوں کو شہری حقوق حاصل ہوں۔ اور مجھے حکومت ہند کی اس پیشکش کو ٹھکرانے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس نے سمجھوتہ کے غرض سے کئی بار کی تھی۔

میں مسلمان ہوں اور مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے لیکن مجھے علم ہے کہ حیدرآباد ہندوستان سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ میرے آباؤ اجداد نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی امتیاز روا نہیں رکھا تھا۔ اور دونوں فرقوں کے سیاسی مجلسی اور مذہبی تعلقات ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے کہیں خوشگوار تھے۔ یہ اس پالیسی کا نتیجہ تھا جس پر میرے آباؤ اجداد میں عرصہ دراز سے کاربند تھے۔ آٹھ ماہ کے دوران میں رضاکاروں کی اعانت سے یہ گروہ برسر اقتدار تھا۔ اور انھوں نے انتہائی فرقہ دارانہ نفرت کی فضا پیدا کر دی تھی۔ اور بدقسمتی میں اپنی پوزیشن کی وجہ سے اسے روکنے سے بے بس تھا۔ لیکن نازک خطرہ کے موقعہ پر جو ان کا پیدا کردہ تھا اس گروہ نے ہمت چھوڑ دی۔ اور جب ہندی فوجیں حیدرآباد سے تقریباً ۰ میل کے فاصلہ پر تھیں تو وزارت نے استعفیٰ پیش کر کے صورت حال کا حتی الامکان مقابلہ کرنے کا کام مجھے سونپ دیا۔

میرے گرد پیش میرے پرانے اور قابل اعتماد مسلم افسران ہیں جنھوں نے ہر عہدے میں ریاست کی تعمیرات میں دل وجان سے خدمات انجام دی ہیں۔ مجھے ہند یونین سے کوئی خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اور مجھے علم ہے کہ ہند یونین ایک غیر مذہبی جمہوری حکومت ہے اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حیدرآباد جس کی آبادی ۸۶ فیصدی ہندوؤں پر مشتمل ہے کبھی اسلامی ریاست نہیں بن سکتا۔ اس دوران میں ہزارہا متعصب لوگوں کو میری دولت اور لوٹ مار کا لالچ دے کر باہر سے لایا گیا تھا جنھیں ریاست میں آزادی دے دی گئی تھی۔ اور وہ ابھی تک قابو میں نہیں آ سکے۔ ہندی فوجوں کے قابل تقلید رویہ اور ضبط و نظم کی وجہ سے حیدرآباد کا شہر تباہی سے بچ گیا۔ اس وقت نظم و نسق فوجی گورنر کے ہاتھ میں ہے۔ اور میں نے اپنی رعایا کو انھیں پورا تعاون دینے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ وہ ہندی فوج کے جنرل کے این چودھری ہیں۔

میں نے لائق علی کی وزارت کی طرف سے بھیجے ہوئے تمام وفود کو برطرفی کے احکام صادر کر دئے ہیں۔ اور دنیا کے مسلمانوں کو میں آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ خود غرضوں کے پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوں۔

مشرق قریب و مشرق وسطیٰ کی متحدہ تحریک

پیرس ۲ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب کے وفود میں مشترکہ محاذ بنانے کی بابت جو ابتدائی گفتگو ہونے والی ہے۔ اس میں افغانستان بھی حصہ لے گا۔ دوسرے ممالک جو اس میں حصہ لے رہے ہیں وہ عرب ترکی اور یونان ہیں۔ اس تحریک کے پیچھے مسلم ممالک کی یہ خواہش ہے کہ حفاظتی کونسل میں شام کی جگہ خالی ہونے کے بعد ایک ہی ملک کو منتخب کرنے کے لئے متحدہ کارروائی کی جائے۔ عرب ممالک کے سامنے دو امیدوار مصر اور ترکی ہیں لیکن ابھی فیصلہ نہیں ہوا کہ کس مشرق وسطیٰ کی حمایت حاصل ہوگی۔ اگر کوئی متفقہ فیصلہ ہوگیا تو اس کا اثر فلسطین کی بحث پر پڑے گا۔ اس گروہ کے پاس بارہ ووٹ ہیں۔ اور جنرل اسمبلی پر فیصلوں پر کافی اثر انداز ہو سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۱۴	کانپور شنبہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۴

زمینداروں کو ایک ارب ۷۳ کروڑ

خاتمہ زمینداری کمیٹی یوپی نے سفارش کی ہے کہ تقریباً ایک ارب ۷۳ کروڑ روپیہ بطور معاوضہ ادا کر کے آراضی کے تمام درمیانی حقوق کا خاتمہ کر دیا جائے اس نے حقوق اراضی کے ایک نئے نظام کی تجویز پیش کی ہے جس کا مقصد کاشتکار میں سماجی تحفظ کا احساس اور بہتر کاشت کا جذبہ پیدا کرنا ہے آراضی کا نظم و نسق اور مالگزاری کی وصولی گرام سماج کے ہاتھ میں ہوگی۔

کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر گرام سماج کو جمہوری بنیاد پر از سر نو منظم کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا قدیم دیہی جمہوریہ پھر زندہ ہو۔ اور امداد باہمی کی سرگرمیاں تیزی سے ترقی کریں۔

خاتمہ زمینداری کمیٹی نے جو اعداد و شمار فراہم کئے ہیں۔ ان کے مطابق صوبہ میں زمینداروں کی کل تعداد ۲۰۱۶۷۸۳ ہے ان میں سے سترہ لاکھ سے زیادہ زمینداروں کی جو ۲۵ روپے یا اس سے کم مالگذاری ادا کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ معاوضہ ملیگا وہ زمیندار جو ۲۵ روپے سے زیادہ مالگذاری نہیں دیتے ہیں۔ اور جن کی تعداد تقریباً ۲۰ لاکھ ہے۔ انھیں ۲۵ سے ۷½ گنا تک ملیگا۔ مقابلتاً کم معاوضہ کا اطلاق صرف بڑے بڑے زمینداروں پر ہوگا جن کی تعداد تقریباً ۳۰ ہزار ہے۔

چونکہ چھوٹے زمینداروں کو زیادہ تر آمدنی ان کی نجی کاشت کی آراضی سے ہوتی ہے جو ان کے پاس باقی رہیگی۔ اور مزید برآں انھیں معقول معاوضہ بھی ملیگا اس لئے ان کی موجودہ آمدنی میں نمایاں کمی نہ ہوگی۔ بخلاف جن زمینداروں کو پہلے کے مقابلہ میں کافی کم آمدنی اور حیثیت سے خود کو ہم آہنگ بنانا پڑیگا۔

ایک مشترکہ ہندو خاندان کو جو باپ اور لڑکوں پر مشتمل ہوگا ایک یونٹ سمجھا جائیگا لیکن اس صورت میں کہ بھائی اور دوسرے لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں۔ اور باپ فوت ہو چکا ہے ان میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ مالک سمجھا جائے گا۔

۱۸۵۷ء کی تحریک کو فرو کرنے میں مدد دینے کے لئے جو جائدادیں دی گئی تھیں۔ ان کے سلسلہ میں کمیٹی نے کسی قسم کے امتیاز کی سفارش نہیں کی ہے کمیٹی کو اس امر کا احساس ہے کہ اس طرح کی کسی تجویز کو منظور کرنے میں ناقابل عمل دشواریاں ہیں۔ اور یہ کہ جو غلطی تقریباً ایک سو سال پیشتر کی گئی ہو اس کی اصلاح اب ناممکن ہے۔

جہاں تک معاوضہ کی ادائیگی کے طریقہ کا تعلق ہے کمیٹی کے نزدیک اس طرح کی نقد ادائیگی سے خواہ وہ تمام زمینداروں کو کیجائے یا صرف چھوٹے زمینداروں کو افراط زر کا اندیشہ ہے اس لئے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ جو زمیندار دو ہزار روپیہ تک مالگذاری ادا کرتے ہیں۔ انھیں قابل خرید و فروخت تمسکات کی شکل میں معاوضہ دیا جائے۔

دو ہزار سے زائد مالگذاری ادا کرنے والے جن زمینداروں کو تمسکات دئے جائیں ان کی نصف رقم قابل خرید و فروخت ہونا چاہیئے بشرطیکہ قابل خرید و فروخت رقم اس معاوضہ سے کم نہ ہو جو دو ہزار روپے مالگذاری پر دیا جائیگا۔ باقی کسی کو اپرٹو نیٹ میں بطور میعادی امانت رکھا جائیگا۔ زمینداروں کے مفاد کے تحفظ کے لئے حکومت کو اصل اور ساتھ ہی ساتھ کم سے کم شرح یعنی ۲½ فیصدی کا ضامن ہونا چاہیئے اگر زمیندار اپنی رقوم کو واقعی کسی کارآمد مقصد میں لگانا چاہتے ہیں تو انھیں بینکوں سے اپنی رقوم کلکٹر کی منظوری سے برآمد کرنے کا استحقاق ہوگا۔

جہاں تک نابالغوں اور بیواؤں کا تعلق ہے۔ تمسک کی جملہ رقم بجز کلکٹر کے احکامات کے تحت ناقابل فروخت ہونا چاہیئے۔ حکومت جو تمسکات جاری کریگی ان پر خواہ وہ قابل خرید و فروخت ہوں یا ناقابل خرید و فروخت ۲½ فیصدی سود ملنا چاہیئے۔ جو ششماہی قسطوں میں واجب الادا ہوگا۔

معاوضہ کی تشخیص اور تقسیم کا کام اور حقیقت کے جھگڑوں کا تصفیہ معاوضہ افیسران کریں گے جو مخصوص اسی غرض سے مقرر کئے جائیں گے۔ معاوضہ افیسران کے فیصلوں کی اپیل ایک مخصوص جج کے یہاں ہوگی۔ اور اپیل ثانی صرف نکات قانون کی بنا پر ایک مخصوص عدالت کے یہاں ہوگی۔ جو تین ممبروں پر مشتمل ہوگی جن میں سے ایک ممبر لیاقتوں کا حامل ہوگا۔ جو ہائیکورٹ کا جج مقرر ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ انتظامی عملہ پر مجموعی اخراجات ہوں گے ان کا اندازہ ۲۵۰ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

کمیٹی نے زراعت کو مشینی صنعت بنانے کی مخالفت کی ہے کیوں کہ

۱۔ جو اعداد و شمار دستیاب ہوئے ہیں۔ ان کے پیش نظر آراضی سے زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

۲۔ اس کی وجہ سے طبقہ مزارعین کا ایک بڑا حصہ بے کار ہو جائے گا اور بیروزگاری کا مسئلہ زیادہ بڑھ جائے گا۔ ۳۔ ہمارے پاس اہم وسائل اور ایندھن کی کمی ہے۔ اگرچہ کمیٹی بڑے پیمانہ پر مشینی صنعت کی حامی نہیں ہے۔ لیکن اس کے خیال میں تجربہ کے لئے اور پرتی زمینوں کی آبادکاری کے لئے کچھ ایسے فارم جن میں مشینوں سے کام کیا جائے گا۔ ضروری ہوں گے کمیٹی کے حقوق آراضی کے نئے اسکیم کی سفارش کی ہے اس کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول یہ کہ گرام سماج کو ایک لامرکزی زرعی اقتصادی تنظیم میں بعض اہم فرائض سپرد کئے جائیں کمیٹی نے گرام سماج کے فرائض کی حسب ذیل تشریح کی ہے۔

۱۔ گاؤں کی تمام زمین پر مشترکہ ملکیت۔

۲۔ بحیثیت مجموعی معاوضہ کے مالگذاری کا تعین۔ ۳۔ انفرادی آراضیات پر مالگذاری کے تعین کا اختیار۔ ۴۔ ۵ فیصدی کمیشن پر مالگذاری کی وصولیابی۔ ۵۔ آبادی، ریاستوں پرتی زمینوں جنگلوں، تالابوں عام کنوؤں چراگاہوں اور بازاروں کی مشترکہ ملکیت اور ان کا انتظام سائر کی آمدنی کے تمام وسائل پر گرام سماج کو اختیار حاصل ہوگا۔

۶۔ گرام سماج زرعی ترقی امداد باہمی مالیات اور کاشتکاری کی اسکیموں کے واسطے ایجنسی کی حیثیت سے کام کرے گا۔ مکانات کے وہ مواقع جن پر غیر مشترکہ قبضہ ہو نجی کنوئیں اور آراضیات اور آبادی کے درخت موجودہ مالکوں کی ملکیت میں بدستور پرتی جنگلات وغیرہ کے موجودہ حقوق استعمال بدستور باقی رہیں گے۔

اگر ایسی زمینوں پر جن کے استعمال کا حق ملکیت پبلک کو حاصل ہو مثلاً کھلیان اور چراگاہیں وغیرہ گذشتہ دو برس کے اندر قبضہ مخالفانہ کر لیا گیا ہے تو گرام سماج کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ قبضہ کرنے والوں کو ان سے بیدخل کر دے۔ ایسی اراضی جو ٹھیکہ داروں کی نجی کاشت اور مرتہن کے قبضہ میں ہو۔ زمینداروں کو واپس ہو جائے گی۔ اگر وہ ٹھیکہ یا رہن سے قبل زمیندار کی سیر یا کاشت رہی ہو لیکن جہاں ایک معمولی پٹہ کو ٹھیکہ کی صورت میں دیدی گئی ہو وہاں ٹھیکہ داری درحقیقت کاشتکار تصور کیا جائیگا اور اسے وہی حقوق حاصل ہوں گے جو دوسرے کاشتکاروں کو ہوں گے۔ اراضی کے ان چھوٹے چھوٹے رقبوں کے علاوہ جن میں قانون قبضہ آراضی کی دفعہ ۴۳ کے ماتحت موروثی حقوق نہیں پیدا ہوتے مثلاً وہ آراضیات جو حکومت یا لوکل باڈیز کی ملکیت میں تغیر پذیر اور ناقابل اعتبار کاشت کے قطعات اور فوج کے کیمپ کی زمین وغیرہ بقیہ آراضیات کے لئے صوبہ بھر میں یکساں حقوق آراضی ہوں گے۔ تمام کاشتکاروں کو یکساں حقوق حاصل ہوں گے۔ کھیوٹ میں ان کے نام بحیثیت حصہ داران کی حیثیت سے درج کئے جائیں گے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ یکم اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر انسی مترا سینئر وائس چیرمین کی صدارت میں ہوا جس میں ٹی۔ بی کلینک کے سلسلہ میں ایک تحقیقاتی کمیٹی کے متعلق گیرو دیا کے رزولیوشن پر دو گھنٹہ کی بحث ہونے کے بعد یہ تجویز بورڈ نے منظور نہیں کی۔

۱۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو بورڈ کا جلسہ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا اور ٹی بی کلینک کے معاملہ پر بحث شروع ہوئی لیکن انتظامات اور کی تجویز اور سکریٹری کیخلاف الزامات زیر بحث آئے کافی بحث و مباحثہ کے بعد بھی اس مسئلہ کا فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور آئندہ جلسہ میں پھر اس پر بحث ہوگی۔ بورڈ میں دو پارٹیاں ہیں۔ ایک پارٹی سکریٹری ایسوسی ایشن کی تعریف اور مسٹر مردولیا کے بیان پر افسوس کا اظہار کرنا چاہتی ہے۔ اور دوسری پارٹی جو اقلیت میں ہے۔ وہ مسٹر مردولیا کی تائید کر رہی ہے۔

چیرمین نے مسٹر مردولیا کے خلاف رزولیوشن لینے سے انکار کر دیا۔ اور مسٹر مہرا کی تعریف اور امداد کے جاری کرنیکا رزولیوشن منظور ہونے کے لئے تیار تھے۔ اس درمیان میں بورڈ کا وقت ختم ہو گیا اور بحث آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ اس ٹی بی کلینک کے مسئلہ سے پہلے ایجنڈے کے کچھ مسائل طے ہو چکے تھے جس میں کچھ دوا خانوں کی امداد اور لڑکوں و لڑکیوں کے وظیفہ کے لئے ۴۰۰ روپیہ منظور ہوا تھا۔ ملازمان کی ترقی کی بابت رزولیوشن رپورٹ کے لئے اگزیکٹیو افیسر کے سپرد ہوا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ ۴ اکتوبر کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ سری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانپور امنی بس سروس کو اپنے انتظام میں لے لے اور امنی بس سروس کے منیجنگ ایجنٹس سے اس کے لینے کے شرائط طے کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پانچ حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

مسرس گوپی ناتھ سنگھ، بینی سنگھ اوستھی۔ آنا شنکر مہروترا، سید احمد حسن، پنڈت برہما نند مصرا

گاندھی نیشنل فنڈ گاندھی نیشنل میموریل فنڈ کے سلسلہ میں ۲۶ ستمبر ۱۹۴۸ء سے ۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء تک ۵۲۴۴ روپیہ ۱۳ آنہ ۱۰ پائی وصول ہوا ہے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے حکام ضلع کو ہدایت کی ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرگرمیوں کی سختی کے ساتھ نگرانی کی جائے۔

کپڑا فروخت کرنیکی مہلت یوپی گورنمنٹ نے کپڑے کے دوکانداروں اور کاروبار کرنے والوں کو مطلع کیا ہے کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء تک بلا لائسنس کے کپڑ فروخت کیا جا سکتا ہے اس کے بعد لائسنس لینے کی ضرورت ہوگی۔ لہذا کپڑے تیار کرنے والے اور فروخت کرنیوالوں کے پاس اگست ۱۹۴۸ء سے پہلے کا جاری شدہ کپڑا اپنے پاس نہ رکھنا چاہیئے اور ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء تک اس کو فروخت کر دینا چاہیئے۔

طوائفوں کیلئے ممنوعہ رقبہ یوپی گورنمنٹ نے حکام ضلع کو ہدایت کی ہے کہ جون ۱۹۴۲ء میں جو رقبہ جات طوائفوں کے لئے ممنوع قرار دئے گئے تھے اس کی پابندی سختی کے ساتھ لوگوں کرانا چاہیئے۔ اور اسکی خلاف ورزی کرنے پر میونسپل ایکٹ کے ماتحت قانونی کارروائی کی جائے ممنوعہ رقبہ جات حسب ذیل ہیں۔

سول لائنس۔ مال روڈ۔ نواب گنج، سرکی محال۔ اور گنج وہ طوائفیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جن کے مکانات ذاتی ہیں۔

اندھوں کی تعلیم گاہ راشٹریہ اندھا ودیالیہ کے نام سے کانپور میں ایک تعلیم گاہ کام کر رہی ہے جہاں اندھوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ ان کے مطالعہ کے لئے امریکہ اور انگلستان سے رسالے اور اخبارات آتے ہیں جن کے حروف ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جن کو وہ خود پڑھ سکتے ہیں۔ دوسرے اخبارات ماسٹر صاحبان پڑھ کر سناتے ہیں۔

یہ تعلیم گاہ بڑی مفید اور کارآمد ہے۔ اور اس کی امداد کی اشد ضرورت ہے۔

بالک سنگھ کا سالانہ جلسہ ۱۶، ۱۷ اکتوبر کو برجندر سروپ پارک میں اکھل بالک سنگھ کی پراونشل کی برانچ کا سالانہ جلسہ آنریبل سری کیشو دیو مالویہ کی صدارت میں ہوگا۔ جس میں بچوں کی نمائش بھی ہوگی۔ اور بچوں کو انعامات د

مٹھائی بھی تقسیم کی جائے گی۔

گنیش راجنیتک ودیالہ اکبرپور اور جھنجھک میں گنیش راجنیتک ودیالہ کانپور کی برانچیں قایم کر دی گئی ہیں جہاں والنٹیروں کو سیاسی لکچر دئے جاتے ہیں۔

بیوس کمپنی واپس یوپی گورنمنٹ نے بیوس کمپنی کو ان کے منتظمان سے لیکر اپنے قبضہ میں کر لیا تھا۔ اب گورنمنٹ نے اس حکم کو واپس لیکر بیوس کمپنی کو ان کے مالکان کے قبضہ میں دیدینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اناج اور کپڑے کی تقسیم شہر میں اناج اور کپڑے کے راشن کے انتظام کے لئے ۴۰ سوسائیٹیاں بنانا تجویز ہوا ہے جو اناج اور کپڑا تقسیم کرے گی۔ اس میں سے ۴ سوسائیٹیاں بن چکی ہیں جن میں سے تین کی رجسٹری بھی ہو چکی ہے۔

بلڈنگ سوسائٹی کانپور میں کوآپریٹیو بلڈنگ سوسائٹی قایم ہوئی ہے جو مکانات بناکر ضرورت مندوں کو کرایہ پر دے گی۔ اور دس سال کے بعد یہ مکانات ان کرایہ داروں کے ہوں گے۔ شرط یہ ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دس سال تک اسکو ادا کریں۔ یہ مکانات ایک سو روپیہ ماہوار سے لے کر ۶ سو روپیہ ماہوار تک کی آمدنی والوں کے لئے ہوں گے۔

بینی سنگھ کو حادثہ ۶ اکتوبر کو پنڈت بینی سنگھ اوستھی پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی چکیری سے اپنے دو ساتھیوں کے جب کار سے آ رہے تھے۔ کہ جب ایک ٹرک سے ٹکرا کر ایک گڑھے میں گر گئی۔ ڈرائیور فوراً مر گیا۔ دونوں ساتھی کافی زخمی ہوئے لیکن شکر ہے کہ بینی سنگھ جی کو بہت کم چوٹ آئی ہے۔ آپ ارسلا ہاسپیٹل اسپتال کے اسپشل وارڈ میں داخل ہیں۔

چیف انجینیر منتقل کر دئے گئے ۸ اکتوبر کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ سری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں سری وی بی مہتہ ٹاؤن پلینر اور چیف انجینیر کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو اپنے عہدہ پر مستقل کر دیا گیا بشرطیکہ جاریہ چیف اکاؤنٹنٹ کو بھی مستقل کر دیا گیا پبلک ریلیشن افیسر کا عہدہ تخفیف کرنے کا معاملہ پریسیڈنٹ کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا یہ سب فیصلے کرتے وقت صرف ممبران بورڈ تھے اور غیر ممبر کوئی نہ تھا۔ بورڈ نے یہ بھی منظور کر لیا کہ پبر کمشنر جب باہر ہوں تو ان کا قایم مقام ان کے بجائے شریک ہو لیکن اس کو ووٹ کا حق نہ ہوگا۔

ادب عالیہ کا مشاعرہ ادب عالیہ کا مشاعرہ ۱۰ اکتوبر ۲ بجے دن کو بابو برناب صاحب ایڈوکیٹ چمن گنج کے دولتکدے پر ہوگا۔

ایٹ ہوم سری گوپی ناتھ سنگھ مشہور کانگریسی لیڈر کو یوپی گورنمنٹ نے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کا ممبر مقرر کیا ہے۔ اس اعزاز میں سری کاشتا پرشاد اگروال نے ۳ اکتوبر ۵ بجے شام کو ڈیلو پیو [illegible] شاندار ایٹ ہوم دیا۔

بورڈ کا نیا انتخاب میونسپل بورڈ کی [illegible] بندی کی وجہ سے حکومت بورڈ [illegible] وجہ سے یہ خیال کیا جا رہا ہے [illegible] پانچ چھ مہینے کے اندر میں ہو جائیگا۔

بقر عید بقر عید (عید الضحیٰ) ۱۰ ذی الحجہ ۱۰ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان یہ عظیم الشان ایثار کا فریضہ اعلیٰ جذبات پر نظر رکھتے ہوئے ادا کریں گے۔ اور اپنے ہموطنوں کے جذبات کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ اور کوئی بات ایسی نہ ہونے دینگے کہ دوسروں کے قلوب کو تکلیف ہو۔ کیونکہ ایک مذہبی فریضہ کے ادا کرنے میں دوسروں کے جذبات کو ٹھیس لگانے کا اگر خفیف سا بھی خیال آ جائے تو پھر وہ فریضہ فریضہ نہیں رہتا۔ دنبے، بکری اور بھیڑ ہی صرف لیے [illegible]

[illegible] کوئی ثبوت پیش کرنا چاہتے ہو تو بتاریخ مذکور عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۵ ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم سول جج اول کانپور — مہر عدالت

آہ سلیم ناطقی! نہایت افسوس کے ساتھ ہم نے یہ خبر سنی کہ مولانا سلیم ناطقی نے ۴ اکتوبر سنیچر کے دن علی الصباح ۵ بجے انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم تقریباً ۳ ماہ سے ٹی بی جیسے منحوس مرض میں مبتلا تھے۔ بہترین معالجوں کے باوجود آپ صحت یاب نہ ہو سکے مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ ایک شادی شدہ لڑکی اور ۳ خورد سال بچے اور ایک ہی بہن چھوڑے ہیں۔

مرحوم کی عمر تقریباً پچاس سال ہوگی ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں آپ کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

مولانا سلیم ناطقی کرائسٹ چرچ اسکول میں پرشین ٹیچر تھے۔ اور شاعری میں حکیم ناطق لکھنوی کے شاگرد تھے۔ آپ کا شمار کانپور کے شعراء میں استادوں میں تھا۔ آپ کا اس دور کے اچھے کہنے والوں میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کے موت سے کانپور میں ایک ایسے شاعر کی کمی ہوگئی ہے جس کا پورا ہونا مشکل ہے۔

کانپور میں شعر و شاعری کا جو چرچا آج نظر آ رہا ہے اس میں بہت کچھ کوششیں مرحوم کی شامل تھیں۔ جامعہ ادبیہ نے شہر میں جس طرح کی صاف ستھرے شاعروں کی بنیاد ڈالی وہ بڑی حد تک آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

مرحوم نہایت خلیق اور منکسر المزاج اور آپ کا طرز نہایت مرنجاں مرنج تھا آپ کے وفات سے آپ کے وسیع حلقہ احباب کو سخت تکلیف اور صدمہ ہوگا مرحوم کا سویم ۱۱ اکتوبر سوموار کے دن صبح ہوگا۔

[illegible] اکتوبر جو قربانی کے لئے افضل اور بہتر سمجھے جاتے ہیں۔

[illegible]

بنام سوامی چرن ولد رگھو بیر [illegible] رام پرکاش بخش پرکاش آئین آباد سری رام روڈ لکھنؤ

چونکہ سماۃ رام پیاری نے اس عدالت میں درخواست گذارنی ہے کہ نالش مفلسانہ بموجب آرڈر ۳۳ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء بنام مکٹ بہاری لال وغیرہ دائر کرنے کی اجازت دی جائے اور عدالت کے نزدیک درخواست نامنظور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور چونکہ تاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء واسطے پیشی اس ثبوت کے جس کو سائل تائید افلاس کے گزرانا چاہے نیز واسطے سماعت ثبوت بہ تردید مفلسی سائل کے مقرر ہوئی ہے۔ لہذا بموجب قاعدہ ۶ آرڈر ۳۳ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم بہ تردید مفلسی سائل کے کوئی

سندھ کل

آج کل شیخ عبداللہ پر پاکستان میں خوب خوب تبرے بازی ہو رہی ہے۔ غدار عبداللہ تو معمولی لفظ ہے۔ اس کا استعمال اب تو کوئی خاص بات ہی نہیں۔ پاکستانی تصنیفات کا ذوق ان خطابوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

سری عبداللہ۔ پنڈت عبداللہ۔ بے ایمان عبداللہ بنا سپتی بشر۔ شیر قالین۔ روباہ عبداللہ سیٹھ تیلی عبداللہ کو کہاں تک گنائے۔ لیکن یہ جذباتی زور یہ جذباتی طوفان تو یہ بتاتا ہے کہ شاید شیخ عبداللہ کی فوجوں نے پاکستانی فوجوں کے ساتھ کافی گستاخیاں کی ہیں۔ جب ہی تو یہ کوستے کاٹتے ہیں۔

ایک پاکستانی معاصر نے ایک کارٹون بنایا ہے ایک ہندوستانی ایک ہاکر کو جو ڈان بیچ رہا ہے۔ انگوٹھا دکھا دیا ہے۔ اور اب وہ گھوم کر ہندوستانی اخبارات خرید رہا ہے۔ ان میں سے ایک اخبار ہے بکواس اور دوسرا گپ۔ وغیرہ وغیرہ۔ ڈان اپنے ساتھ ایسا برتاؤ دیکھ کر بھوں بھوں رو رہا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈان اتنا بڑا اخبار ہے کہ لوگ بکواس اور گپ کو بھی اس پر ترجیح دیتے ہیں اور اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ ڈان پر چوٹ کاری لگی۔

اس لاہوری پاکستانی مہاجری اخبار کے ہم مشکور ہیں جس نے یہ کارٹون شائع کیا۔ کیوں کہ یہ تو دراصل ہم کو شائع کرنا چاہئے تھا۔

امن کا نوبل پرائز

اسٹاک ہام۔ ۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نوبل کمیٹی کے نمائندوں نے آج بیان باتفاق آرا اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ امسال امن کا نوبل پرائز مرحوم کاؤنٹ برناڈٹ کو دیا جائے۔

سندھ کے نئے گورنر!

کراچی۔ ۵ اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر دین محمد کو سندھ کا گورنر مقرر کیا گیا ہے مسٹر دین محمد لاہور ہائیکورٹ کے سابق جج ہیں۔

نظام اور چودھری کی یکجائی تصویر

سکندر آباد۔ ۵ اکتوبر نظام حیدر آباد نے جو فوٹو کھچوانا کچھ زیادہ پسند نہیں کرتے۔ آج ایک تصویر کش کی درخواست پر حیدر آباد کے فوجی گورنر جنرل میجر چودھری کے ہمراہ ایک جاتی فوٹو کھچوایا۔

برطانی کمیونسٹ پارٹی کا انتباہ

لندن ۴ اکتوبر۔ برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی نے حکومت کو انتباہ دیا ہے کہ اگر ملک کو روس کے خلاف جنگ میں جھونکا گیا تو اسے زبردست عام ہڑتال کا سامنا کرنا ہوگا۔

گذشتہ شب شیفلڈ میں تقریر کرتے ہوئے پارٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر ہری پولٹ نے کہا۔ اگر ان پاگل انسانوں نے جنگ چھیڑ دی تو ہم ایک ایسی عام ہڑتال منظم کریں گے جو اس ملک میں اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔

ہم اس حکومت کا تختہ الٹ دیں گے جو ہمیں جنگ کے راستے پر لے جانے کی کوشش کرے گی۔

یوپی نشہ بندی کے پروگرام کو نہ چھوڑیگا

لکھنؤ۔ ۵ اکتوبر۔ کل ایک صحافتی ملاقات میں یوپی کے وزیر آبکاری مسٹر گردھاری لال نے اس تجویز کی مخالفت کی جسے اخبارات امرا کیساتھ پیش کر رہے ہیں۔ اور جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو مصنوعی افراط زر کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے نشہ بندی کے پروگرام کو ملتوی کر دینا چاہیئے۔

ادب لطیف

تم مجھے یاد آتے ہو

کوہستان میں جب پروردہ سرور نغمے کائنات کو جذب ترنم کر دیتے ہیں۔ اور دنیا کوہسار ہمہ موسیقی کے کیف انگیز ترانوں سے گونج اٹھتی ہے تو۔

تم مجھے یاد آتے ہو۔ یہاں تک کہ دفور جذبات سے بیخود ہو جاتا ہوں۔ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں دل لرزنے لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اور لبوں کو حرکت ہوتی ہے۔

ایک خفیف سی حرکت۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوہسار کا ذرہ ذرہ تمہاری یاد میں وجد کر رہا ہے۔

لب دریا جب امواج کی کشمکش ناز و نیاز کے خوشنما مناظر پیش کر کے جذبات کو متلاطم کر دیتی ہے۔ اور مچھلیاں لب آب پر تڑپ تڑپ کر بیقراریوں کا ثبوت دیتی ہیں تو۔۔۔۔۔۔

تم مجھے یاد آتے ہو۔ اور گھنٹوں یاد آتے ہو۔ ہر طرف سے یاد یاد کی صدائیں آتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شادی کا شور سنگریزوں کی چیخ و پکار اور دریا کا مد و جزر سب تمہاری ہی یاد میں مشغول ہیں

چمنستان کی پر کیف فضا میں جب بلبل کی بے قراریاں پھولوں کی خاموشیوں کو اپنی ترنم ریزیوں سے پاش پاش کر دینا چاہتی ہیں۔ اور آفتاب پر دوشی سبزہ دلدادگان کو رونا سکھاتا ہے تو۔

تم مجھے یاد آتے ہو۔ یہاں تک کہ ذرہ چمن کی کائنات مجھے تمہاری یاد میں مست و بیخود دکھائی دیتی ہے غنچہ غنچہ پتہ پتہ تمہاری یاد میں خاموش نظر آتا ہے۔

ساون کی سرور انگیز ہوائیں جب تازگی روح کا باعث ہوتی ہیں۔ اور کوئل کی دلکش کوک جذبات کو برانگیختہ کر دیتی ہے تو۔

تم مجھے یاد آتے ہو۔

بدن میں کپکپی اور دل میں ایک نہ کم ہونے والی سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے بیخودی میں پہروں یاد کرتا ہوں اور گرد کا سبزہ تمہاری یاد میں جھومتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

کوئل تمہاری یاد میں تھرتھراتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں تم مجھے یاد آتے ہو!"

غلام حسین ہدایت اللہ کا انتقال

کراچی ۴ اکتوبر۔ آج ۴ بجے شام کو سندھ کے گورنر شیخ غلام حسین ہدایت اللہ کا گورنمنٹ ہاؤس میں انتقال ہو گیا۔ سندھ کے گورنر مسٹر غلام حسین اللہ ہدایت اللہ جن کا ۴ بجے شام کو انتقال ہو گیا۔ ۳۰ ستمبر سے قلب کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ کل صبح ان کا جنازہ اٹھے گا۔ وہ عیدگاہ میدان میں دفن کئے جائیں گے۔

شیخ غلام حسین ہدایت اللہ کی عمر انتقال کے وقت ۶۹ سال کی تھی۔ انھوں نے اپنی سیاسی زندگی حیدر آباد سندھ حیدر آباد میونسپلٹی کمیٹی کے نائب صدر کی حیثیت سے شروع کی۔ پاکستان کے قیام کے بعد وہ اپنے صوبہ کے پہلے گورنر مقرر کئے گئے وہ سندھ کے چند کامیاب ترین سیاست دان تھے۔

۱۹۳۷ء میں صوبائی خود مختاری کے بعد وہ سندھ کے سب سے پہلے وزیر اعظم تھے ۱۹۴۷ء میں انھوں نے گورنری کا عہدہ سنبھالا۔ وہ کٹر قسم کے مسلم لیگی تھے۔ اور انھوں نے پاکستان کے قیام میں بہت نمایاں حصہ لیا تھا۔ قائد اعظم کی خواہش کے مطابق انھوں نے سر اور کے سی ایس آئی کے خطاب واپس کر دئے تھے۔

شیخ غلام حسین ہدایت اللہ کے انتقال کی وجہ سے سندھ کے تمام دفاتر ۵ اور ۶ اکتوبر کو بند رہیں گے۔ اور ان کا ماتم سرکاری حد پر چودہ روز تک منایا جائے گا۔

عالم نسواں

خواتین شعر و سخن کے میدان میں

(از محترمہ اختر قریشی بی اے۔ بی ٹی)

ہندوستان میں بادشاہوں کی علم دوستی اور قدردانی کے زیر سایہ ادب کی ہر صنف خصوصاً شاعری خوب پھل پھول رہی تھی۔ خواتین پر علم کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اور چونکہ ہر گھر میں علم کے چرچے تھے۔ لہذا وہ تعلیم یافتہ خواتین اور شہزادیوں کا جن کا رجحان شاعری کی جانب ہوتا تھا۔ میدان سخن میں خوب طبع آزمائی کرتی تھیں۔

شہنشاہ جہانگیر کی بیگم نورجہاں ایک مشہور شاعرہ تھی۔ اس کے بلند تخیل اور پاکیزگی کلام کو دیکھ کر بڑے بڑے عالموں کو حیرت ہوتی تھی۔ اکثر مناسب موقعوں پر فی البدیہہ شعر اس برجستگی سے پڑھتی کہ جہانگیر بھی حیرت میں رہ جاتا۔ نورجہاں کے علاوہ جہانگیر کی دوسری بیگمات مثلاً حیات النساء زینت النساء اور آرام جان بیگم بھی شاعری کرتی تھیں۔ ان کا کلام اکثر فارسی میں ہوتا تھا۔

شاہجہاں کی بیٹی جہان آرا بیگم جن کو بادشاہ بہت عزیز رکھتے تھے۔ اپنے وقت کی مشہور شاعرہ تھیں۔ ان کے شیریں بیان کی چست عبارت انداز بیان اور خوبصورت الفاظ اس بلا کے دلکش ہوتے تھے کہ سن کر تعجب ہوتا تھا۔ قدرتی طور پر شاعری کا شوق اور طبیعت موزوں پائی تھی۔

روشن اختر محمد شاہ رنگیلے کی ملکہ قدسیہ بیگم کو بھی شاعری کا از حد شوق تھا۔ اردو میں طبع آزمائی کی ہے بزعمائی تخلص کرتی تھیں۔ ان کے اکثر اشعار اب بھی خاص و عام زبان پر ہیں۔ مثلاً۔

ہم جانے تھے آنکھ لگی دل کو سکھ ہوا۔
کمبخت ایسی آنکھ لگی اور دکھ ہوا۔

شہنشاہ اورنگ زیب کی چہیتی بیٹی زیب النساء بھی بڑی مشہور شاعرہ گذری ہیں۔ آپ کا تخلص مخفی تھا۔ عالمگیر کی دختر بادشاہ بیگم کو بھی تخیلات کی بلندی اور موزوں طبیعت خدا نے عطا کی تھی سخت سے سخت زمین پر بھی شعر اس قدر برجستگی اور عمدگی سے کہتی کہ حیرت ہوتی تھی۔

ان شاعرات کے علاوہ دہلی کی ایک مشہور خاتون حسینی بیگم امراؤ بھی میدان سخن میں طبع آزمائی کرتی تھیں۔ ان کے شعر مشہور ہیں۔

باغ عالم چھوڑ انا تھا اگر اپنوں سے
پہلے ہی سبزہ بیگانہ بنایا ہوتا۔
اور جو منظور نہ تھی خانہ نشینی میری
تو مجھے ساکن ویرانہ بنایا ہوتا۔

لکھنؤ کی امیر بیگم۔ اور بیگم رامپوری بہو بیگم وغیرہ مشہور شاعرات گذری ہیں۔

البتہ ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا ضروری ہے کہ بعض خواتین کے کلام میں ابھی بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے گو کہ انھوں نے اپنی طرف سے بہت کوشش کی ہے کہ اردو کا پورا حق خدمت ادا کر دیا۔

دوسری خامی جو ہمیں دور جدید کی شاعری میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ خواتین ہر قسم کی شاعری نہیں کرتیں۔ اس کی تمام تر ذمہ داری مردوں پر عائد ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ خواتین کی شاعری کو پسند نہیں کرتے۔ اور انہیں شاعری کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر دیتے ہیں تو بہ مشکل ابھی کہ وہ خدا سب کا داتا ہے اور اور ایک ہے۔ یا نہر پر چل رہی ہے پن چکی۔ اس قسم کی چیزیں کہیں۔ یا تو مذہبی رنگ لئے ہوں۔ یا گھر کی چیزوں سے متعلق مردوں کی ایک ایسی زبردستی ہے جس کی کوئی توجیہ پیش نہیں کی جا سکتی۔

خیر یہ کہنا کہ سمجھ میں آ سکتا ہے کہ عورتیں بالکل شاعری نہ کیا کریں۔ بلکہ بعض لوگ اسے صنف نازک کی توہین و تحقیر سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا سمجھ میں نہیں آتا کہ خواتین شاعری تو کیا کریں۔ لیکن خاص حدود کے اندر تخیل کی دنیا میں حد بندی ایک نہایت ہی نا۔۔۔

بچوں کی دنیا

اندھا لڑکا

ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ کوئی سو برس پہلے کی ولایت کے ایک شہر گلاسکو میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جارج میتھن۔ ابھی وہ اٹھارہ مہینہ کا تھا کہ اس کی آنکھیں خراب ہونے لگیں۔ اس کی ماں کو بہت فکر ہوئی۔ ڈاکٹروں نے بہت علاج کیا۔ مگر آنکھوں کی طرف سے برابر پریشانی رہی۔

رفتہ رفتہ اسے کم دکھائی دینے لگا وہ عینک کی مدد سے پڑھ لیتا تھا۔ لیکن زیادہ دیر تک کوئی چیز اچھی طرح نہ دیکھ سکتا تھا۔ اسکول میں اس کے استادوں نے اس کو کھڑکی کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی تاکہ روشنی میں اچھی طرح لکھ پڑھ سکے۔

آنکھوں کی تکلیف کوئی ایسی ویسی تکلیف تو نہیں ہوتی مگر جارج بہت شوقین لڑکا تھا۔ اس تکلیف کے باوجود خوب جی لگا کر پڑھتا اول درجہ میں ہمیشہ آتا۔ انگریزی تو اس کی مادری زبان ہی تھی۔ اس کے علاوہ اس نے جرمن۔ فرنچ۔ لیٹن اور یونانی زبانیں بھی سیکھ لیں

جارج کے خاندان کے لوگ گرمیوں کی چھٹیاں سمندر کے کنارے گذارتے تھے۔ یہاں جارج جہازوں کے آنے جانے کا تماشا دیکھ کر خوش ہوتا۔ ان پر لکھے ہوئے حروف بہت غور سے پڑھتا۔ اس طرح وہ اپنی آنکھوں کی بینائی کا اندازہ لگاتا رہتا تھا کبھی کبھی اسے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی کہ اس کی آنکھوں کی روشنی بڑھ رہی ہے۔

اس کے لکھنے پڑھنے کا زمانہ زیادہ تر دوسروں کے رحم و کرم پر گذرا۔ اسکول اور کالج کے سبق اس کے سامنے دہرائے جاتا۔ حافظہ ایسا اچھا تھا کہ تھوڑی دیر میں اپنے تمام سبق حرف بہ حرف دہرا دیتا۔ گیارہ سال کی عمر میں وہ گلاسگو کالج میں داخل ہوا۔ کالج کی چار سال کی مدت میں اس نے انگریزی جغرافیہ اور تاریخ میں بہت سے انعام حاصل کئے اور پندرہ سال کی عمر میں میٹرک پاس کر لیا۔

اس زمانے میں اس کی آنکھوں کی روشنی برابر کم ہوتی رہی۔ آخر ۱۸ سال کی عمر میں وہ بالکل اندھا ہو گیا۔ یہ زمانہ اس کے لئے بہت رنج دہ تھا مگر اس نے ہمت نہ ہاری اور پڑھنے لکھنے کا سلسلہ برابر جاری رہا۔

---

۴ مناسب بات ہے۔ اس لئے ہمیں کرنا چاہئے۔ کہ وہ ہر صنف سخن پر طبع آزمائی کریں۔ صرف ایک نہیں دور جدید اور قدیم کی شاعری کا موازنہ اگر ہم کریں تو قدیم کلام میں ہمیں ایک ایسی پختگی نظر آتی ہے۔ کہ جو موجودہ کلام میں نہیں۔

وجہ یہ ہے کہ اس تاریک دور سے جبکہ عورت پر ظلم کے دروازے بند رہے خواتین کچھ ہی عرصہ ہوا بیدار ہوئی ہیں جس طرح ایک عرصہ کی نیند کے بعد اعصاب پوری طرح بیدار نہیں ہوتے۔ بلکہ رفتہ رفتہ اپنا کام شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح خواتین کی شاعری بھی اپنے اولین مدارج طے کر رہی ہے موجودہ زمانہ میں ہمیں شاعرہ بہنوں کی سخت ضرورت ہے! ایسی بہنیں جو اپنی قوم کی ترجمان ہوں۔ جن کے نغمات نہ صرف ہمیں مسرور کر سکیں بلکہ ان کا کلام قوم کے لئے بیداری کا پیغام ہو۔

شاعری اخلاقیات کا جامہ پہن کر بہت کم عرصہ میں وہ تعلیم دے سکتی ہے۔ جو صدیوں کی چیخ و پکار میں بھی ممکن نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شاعری روپ بدل کر زندگی کے ہر شعبہ میں آئی اور اپنے نغمات سے دل کو موم بنانی ہے۔ ہماری شاعرہ خاتون بھی ذرا سی کوشش کے بعد شاعری سے جو تنا کام لینا چاہیں لے سکتی ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

گلشن شاعر بہار بوستان پردہ پوش
منظر خوبی جہاں کا لالہ زار شاعری۔

یونیورسٹی تعلیم

فلمی اداکاروں کے عطیات

بمبئی کے فلمی کارکن جہاں عیاشی اور عیش پرستی پر اکثر پیسہ برباد کر کے روپیہ صرف کرتے ہیں۔ وہاں یہ اطلاع باعث مسرت ہے کہ بنگالی اداکار اپنا سرمایہ قومی کاموں میں صرف کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ چترنجن سیوا اسدن کے زچہ خانہ کو کانن بالا نے ۵۰ ہزار اور امر ملک نیز بھارتی نے ۲۵، ۵۰ ہزار کے عطیے دئے ہیں۔ کانن نے مزید امداد کا بھی وعدہ کیا ہے۔

بمبئی یونیورسٹی کو قائد اعظم کا عطیہ

کراچی ۴ اکتوبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے بمبئی یونیورسٹی کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ اور بمبئی کے ایک کالج کے لئے جس سے ان کا تعلق رہا ہے ۲۵ ہزار روپیہ چھوڑا ہے۔ مسٹر جناح نے اپنا وصیت نامہ ۱۹۳۹ء میں لکھا تھا۔ اور ان کی موت تک بہت کم لوگوں کو اس کے وجود کا علم تھا۔ وصیت نامے میں پاکستان کے قیام کے بعد پاکستان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

قائد اعظم کی ہمشیرہ مس فاطمہ جناح تا حیات ۲ ہزار روپیہ ماہانہ اور مرحوم کی بیٹی مسز واڈیا کو تا حیات ایک ہزار روپیہ ماہانہ ملتا رہے گا۔

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ قائد اعظم جناح کی املاک جن میں نقد روپیہ اور جائداد بھی شامل ہیں کی قیمت ۵۰ لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔

علیگڑھ یونیورسٹی۔ لاہور کے ایک کالج اور پشاور کے ایک کالج میں تقسیم کی گئی ہے۔ ان کے بمبئی کے مکان کو فروخت کر دیا جائیگا اس مکان کو حکومت بمبئی ان کے اجازت سے اپنے استعمال میں لے آئی تھی۔

وہ ہر درجہ میں اول آتا تھا۔ کالج کے ڈراموں اور تقریروں میں اس نے غیر معمولی شہرت حاصل کر لی۔ بی اے میں اس کا خاص مضمون فلسفہ تھا۔ امتحان میں وہ اول نمبر کامیاب ہوا پھر ایم اے بھی کر لیا۔ ۱۸۶۹ء میں اسے مذہبی علم پڑھنے کا شوق ہوا۔ اور ۹ سال کے بعد اس نے ڈاکٹر آف ڈی ٹی کی ڈگری لی۔ اور اسے اپنا مذہب پھیلانے کی بھی اجازت مل گئی۔

گلاسکو میں برنارڈ ایک مشہور پادری تھا۔ جارج اس کا مددگار پادری بنا دیا گیا۔ وہ ہمیشہ بڑے بڑے جلسوں میں تقریریں کرتا۔ اس کے وعظ کہنے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ لوگ اس کے اندھے پن کو مشکل ہی سے تاڑ سکتے تھے۔

اس کے حافظے کی تعریف تم پڑھ چکے ہو۔ اکثر تقریر کے بعد لوگ اس سے ملنے آتے جارج انہیں صرف ان کی آواز سے پہچان لیتا اور ان کا نام لیکر ان سے بات چیت کرتا۔ ایک روز ایک شخص اس کے پاس آیا۔ اسے وہ اپنی بینائی کے زمانہ میں دیکھ چکا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب شاید آپ مجھے بھول چکے ہوں گے۔ جارج فوراً بول اٹھا میں آپ کو جانتا ہوں آپ مسکن ناش ہیں۔

جارج نے اچھی اچھی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ اس نے ایک کتاب میری آرزو لکھی۔ اس کی شہرت اور مانگ اس قدر ہوئی کہ تمام جلدیں تھوڑے دنوں میں ختم ہو گئیں۔ یہ کتاب کئی بار چھپی اور بک گئی۔ اس کتاب کے علاوہ اس نے اور کئی کتابیں لکھیں۔ اس کی تقریروں کی طرح یہ کتابیں بھی لوگوں کے لئے امرت کا کام دیتی تھیں۔ اور دنیا کے تمام حصوں سے اس کے پاس مبارکباد کے خطوط آتے تھے۔ جارج انسانوں کا سچا خادم تھا۔ وہ ہر کام لوگوں کی بھلائی کی نیت سے کرتا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کی تقریریں اور اس کی کتابیں خلوص ہمدردی اور جوش کا نمونہ تھیں۔ بہت سے نامراد اور مصیبت زدہ لوگوں کی زندگی ان کتابوں کے پڑھنے سے سنبھل گئی۔

جارج ۴۶ سال تک زندہ رہا۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ لوگوں کی خدمت میں گذرا۔ وہ روزانہ ناشتے کے بعد خط لکھواتا۔ اس کے بعد جرمن اور فرنچ کتابیں سنتا۔ پھر اپنے سکریٹری سے کچھ مضمون لکھوا کر اخباروں کو بھجواتا اس نے اپنی زندگی میں کوئی کام ادھورا نہ چھوڑا۔ اسی لئے زندگی کے ہر حصے میں کامیاب اور سرخرو رہا۔

۲۸ اگست ۱۹۰۶ء میں جارج اس دنیا سے رخصت ہوا۔ اس کی قبر گلاسکو میں ہے۔ اس کے رشتہ دار دوں

اقوال زریں

جس عشق کا تعلق صرف حسن سے ہے وہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا۔

جس محبت کا تعلق دل سے ہے۔ وہ شوق کی ہزاروں صورتوں میں نمودار ہوتی ہے۔ لیکن اس میں جس قدر بناوٹ سے کام لیا جائے گا اسی قدر اس کا غیر حقیقی ہونا خود بخود ثابت ہوتا جائیگا۔

جب حسن تقریر کرنے لگتا ہے کہ بڑے بڑے فصیح مقرر بھی گونگے ہو جاتے ہیں۔

محبت کے بغیر زندگی اس نیستاں کے مانند ہے جو کنارہ دریا پر پرورش پاتا ہے۔ لیکن موسیقی سے مبرا ہوتا ہے۔

حد درجہ کی شیرینی محبت میں جس وقت اپنا خاصہ بدلتی ہے۔ تو وہ نہایت تلخ اور مہلک صورت اختیار کر لیتی ہے۔

عورت کی محبت مردوں کو فرشتوں میں تبدیل کر سکتی ہے۔

نفس پرستی اور محبت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

موج تبسم

جب ایک شخص فوج میں بھرتی ہونے لگا تو اس سے دریافت کیا گیا۔ تمہارا وارث کون ہے۔ جسے تمہاری تنخواہ دی جائے۔

"کوئی نہیں"۔

مگر تم تو شادی شدہ ہو۔

مگر میری بیوی ہمیشہ مجھے خرچ دیتی ہے۔ اسے میری تنخواہ کی ضرورت نہیں۔

فلم ڈائرکٹر۔ دیکھو مسٹر تمہیں اب سہ منزلہ مکان کی ایک کھڑکی سے چھلانگ لگانی ہے۔

ایکٹر۔ اگر میں مر گیا۔

ڈائرکٹر۔ کوئی بات نہیں یہ اس فلم کا آخری سین ہے۔

دو آدمی عرصہ پچاس سال سے بزنس میں شریک تھے۔ جب ان میں سے ایک مرنے لگا تو دوسرے سے بولا۔ "دوست مجھے افسوس ہے کہ میں نے ساری عمر تمہیں لاکھوں روپیہ کا نقصان پہنچایا ہے اور مرتے وقت اس کی ندامت ہو رہی ہے۔

دوسرا بولا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے ہی تمہیں زہر دیا ہے۔

دلچسپ معلومات

سنگترہ کا پودا تقریباً ڈیڑھ سو سال تک پھل دیتا ہے۔

شہد کے چھتہ کے ایک مربع فٹ میں نو ہزار سوراخ ہوتے ہیں۔

لندن میں ڈھائی لاکھ موٹریں چلتی ہیں۔

سمندر کی لہریں تقریباً ۴۲ فٹ اونچی اٹھتی ہیں۔

اگر سات چھٹانک مکڑی کا جالا جمع کیا جائے تو اس کی لمبائی سے کرہ ارض کی گولائی لپیٹ دی جا سکتی ہے۔

سوئیٹزرلینڈ ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں چور بازار نہیں ہے۔

لندن میں روزانہ تین لاکھ آدمی بس سے سفر کرتے ہیں۔

کل دنیا میں چاندی کی سالانہ پیداوار چوبیس کروڑ پچاس لاکھ اونس ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ مچھلیاں گرین لینڈ میں پکڑی جاتی ہیں۔

زمین سے سب سے قریب ترین سیارہ مریخ ہے۔

دنیا میں سب سے پرانا درخت شمالی امریکہ میں ہے جس کی عمر ۵۲۵ سال ہے۔

دہلی سے واشنگٹن ایک گھنٹہ میں

لندن ۴ اکتوبر۔ برطانی شہری پرواز کے سب سے بڑے منصوبہ بند مسٹر بٹرجی کا خیال ہے کہ آیندہ ایسے راکٹ ہوائی جہاز تیار ہو سکیں گے۔ جو دنیا کے کسی دو دارالحکومتوں کا درمیانی فاصلہ صرف ایک گھنٹہ میں طے کر لیں گے۔ مسٹر میفیلڈ برطانیہ کے شہری پرواز کے محکمہ میں طویل مدتی منصوبہ کے شعبہ کے مہتمم اعلیٰ ہیں۔ لیکن ان کی یہ گفتگو بالکل نجی تھی۔

افسانہ

غریب کی دنیا

از جناب محی الدین صاحب عرفان الہ آبادی

عمر میں آج پہلی بار اس نے رکشا چلائی تھی۔ وہ غریب تھا بے حد غریب۔ ایک بوڑھی ماں کی آنکھوں کا نور۔ بڑھاپے کا سہارا۔ اس کی ایک کمسن اور معصوم بہن بھی تھی لیکن اس کا باپ اسی وقت مر چکا تھا جب وہ چھ سال کا تھا۔

بڑی بڑی دقتوں سے بھیک مانگ مانگ کر محنت مزدوری کر کے بیوہ ماں نے اسے پالا تھا لیکن اب وہ اب ضعیف ہو چکی تھی محنت مزدوری سے لاچار اس کی آنکھوں سے بھی کم دکھائی دینے لگا تھا۔ اور اسی لئے اکثر انہیں فقر و فاقہ کا شکار ہونا پڑتا تھا۔

اس وقت لادھو کی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ آیندہ مصیبتوں کے خیال نے اسے مجبور کر دیا کہ کہیں ملازمت تلاش کرے۔ وہ ایک دن گھر سے نکلا شہر کا چپہ چپہ چھان مارا دفتروں کے دروازے پر ناک رگڑی مغرور رئیسوں کے سامنے ہاتھ جوڑے۔

ٹھیکہ داروں کی خوشامد کی۔ لیکن وائے بدنصیبی کے کہیں سے بھی اسے سوائے ایک نہیں اور ڈانٹ کے کوئی جواب نہ ملا۔ پیٹ کا مارا۔ اسی طرح تین دن تک بھٹکتا رہا۔ گھر میں اس کی ماں اور بہن کامیابی کی دعائیں مانگتی رہیں لیکن قسمت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں دور مصیبت کی خوفناک آنکھیں ابھی تک گھور رہی تھیں۔

چند صلاح کاروں نے اسے صلاح دی کہ ایک بار وہ کسی رکشا کی دوکان والے کی خوشامد کر کے اسے رکشا چلانے پر نوکر رکھ لے۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور رکشا والے نے اس پر رحم کھا کر اسے ایک رکشا کرایہ پر چلانے کو دیدی وہ اس دن بہت مسرور تھا۔ کہ اسے کام مل گیا ہے۔ یہ خوشخبری اس نے اپنی ماں کو بھی سنا دی۔

فرط مسرت سے بوڑھی ماں کے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ متشکر نگاہوں سے اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اور بہتیں دی۔

دوسرے دن صبح سے وہ رکشا لے کر ریلوے اسٹیشن پہونچ گیا اور باہر ایک طرف کھڑا ہو کر سواری کا انتظار کرنے لگا۔ دوسرے رکشا اور یکہ والے اپنے اس نئے اور کمسن رقیب کو سرخ و سفید آنکھوں سے گھور رہے تھے۔

بابو جی رکشا چاہیئے۔ اس نے ایک مسافر کو اس طرف آتے دیکھ کر کہا۔

کیا لے گا چوک تک کا۔ . . . . اس نے پوچھا۔

جو آپ کی مرضی ہو دے دیجئے گا۔ مسافر کو یہ بات بہت پسند آئی۔ اور وہ اس کی رکشا پر بیٹھ گیا۔ دوسرے رکشا والے اسے بلاتے رہے۔

لادھو رکشا لے چلا۔ آج سے قبل اس نے یہ چیز کبھی چلائی نہ تھی۔ ایک ایک پیڈل پر وہ اپنی پوری قوت صرف کر رہا تھا۔ لیکن پیسے ملنے کی امید نے اس کے دل میں ایک سرور آمیز حوصلہ بھر دیا تھا۔

آخر وہ چوک پہونچ گیا۔ مسافر نے اتر کر ایک چونی اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔ اس نے متشکر لہجہ میں مسافر کو سلام کیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔

وہ بہت خوش تھا چونی پا کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے بہت بڑی دولت مل گئی ہے۔

اس کی باچھیں کھلی جا رہی تھیں وہ آہستہ آہستہ گنگناتا ہوا۔ سڑک پر چلنے لگا۔

"او رکشا والے" کسی نے پشت سے آواز دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا کوئی راہ گیر اسے بلا رہا تھا۔

آیا بابو جی کہتا ہوا وہ واپس پلٹ پڑا۔

گنگا کے پل چلوگے۔ اس نے پوچھا۔

کیوں نہ چلوں گا۔ لادھو نے جواب دیا۔

اچھا کیا لوگے۔ راہگیر نے پھر سوال کیا۔

جو آپ کی مرضی ہو دے دیجیئے لادھو نے کہا۔ راہگیر اس کی رکشا پر بیٹھ گیا۔ لادھو نے چلانا شروع کیا لیکن اب وہ کافی تھک چکا تھا۔ بڑی دقت سے وہ پیڈل مار رہا تھا۔

ابے ذرا تیز چل۔ اس سے تیز تو میں پیدل ہی چل سکتا ہوں . . . . . . سواری نے ڈانٹ کر کہا۔

اچھا بابو جی۔ "دبی زبان سے کہتا ہوا وہ قدرے تیز چلنے لگا کچھ دیر میں اس کی سانس پھول گئی۔ اور پاؤں بھاری سے بھاری ہو گئے لیکن پھر بھی وہ چلتا رہا۔ دارا گنج سے گزرنے کے بعد گنگا کے ساحل کی طرف ڈھال شروع ہوتا ہے۔ وہاں پہونچ کر اس نے رکشا کو احتیاطاً بہت دھیما کر دیا۔

ابے اتار پر بھی تیز چلتے نہیں بنتا۔ سواری نے ڈانٹا۔ لادھو نے بریک چھوڑ دے۔ رکشا موٹر کی طرح لڑھکنے لگی۔ اتار کے اختتام پر موڑ تھا۔ اور موڑ کے بعد موڑ پل تھا۔ رکشا کے پہیئے پتلے تھے اور بہت کمزور مگر پھر بھی وہ بہت تیزی سے لڑھک رہے تھے۔

بریک لگاؤ۔ رکشا والے سواری چیخی۔ !

موڑ بالکل قریب تھا۔ لادھو نے گھبرا کر پورا بریک دبا کر رکشا کو موڑ دیا۔ رکشا بڑی زور کے ساتھ الٹا تین چار کلائیں کھائیں۔ غریب لادھو بری طرح زخمی ہو کر ایک طرف جا گرا۔ اور سواری کے کم چوٹیں آئیں۔ لیکن قبل اس کے کہ لادھو لڑکھڑا ہوتا اٹھے سوار راہ گیر نے پاؤں سے جوتا اتار کر اپنا سارا غصہ لادھو پر اتارنا شروع کیا۔

ہائے رام مرا۔ بابو جی دیا کرو۔ مجھے نہ مارو۔ وہ چیختا رہا۔ لیکن اس کے سر اور جسم پر جوتے لات برستے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ادھ مرا ہو کر بیہوش ہو گیا۔ اس وقت بے رحم نے اپنا ہاتھ روکا۔

بدمعاش رکشا الٹ دی۔ میرا تمام پاؤں چھل گیا۔ بدتمیز کہیں کا۔ کہتا ہوا راہ گیر ایک طرف چل دیا۔ چاروں طرف پبلک کا ہجوم تھا۔ لیکن کسی نے اس سے باز پرس نہ کی۔ اور نہ ہی غریب لادھو کو بچایا۔ ۴۴

۴۴ ہاں آپس میں چہ میگوئیاں سب کرتے رہے کچھ دیر بعد جب لادھو کو ہوش آیا۔ تو لوگ جا چکے تھے۔ ایک طرف اس کا رکشا کباڑی کا ڈھیر بنا پڑا تھا۔ لادھو کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ اسے اپنے زخموں کی اتنی پرواہ نہ تھی جتنا کے رکشا کے نقصان اور مالک کی خفگی۔ لنگڑاتا ہوا وہ آہستہ آہستہ چورا ہے تک یکہ لے کر کے اپنی ٹوٹی ہوئی رکشا کو اس پر رکھ کر مالک کے پاس چل دیا۔

صبح سے جس قدر اس نے پیسے کمائے تھے وہ یکے والے کے حوالے کر دیئے۔

رکشا کی یہ حالت دیکھتے ہی مالک کی آنکھیں غصہ سے لال ہو گئیں۔

بدمعاش میرا سو روپیہ کا نقصان کر دیا۔ تو نے کہہ کر اس نے للو ہو کو مارنا شروع کیا۔ وہ پہلے ہی زخموں سے چور چور تھا۔ اس ہنٹر کی مار کو برداشت نہ کر سکا۔ اور ہائے بھگوان کا نعرہ مار کر بیہوش ہو گیا۔

سو روپے کا نقصان معمولی نقصان نہ تھا جو رکشا کا مالک معاف کر سکتا۔ اس نے لادھو کو سزا کرا دی۔ ایک سال کی سزا لادھو نے اندھیرا چھا گیا۔ اسے اپنی بوڑھی اور بھوکی ماں اور چھوٹی معصوم بہن یاد آئی۔ اس کا دماغ یہ صدمہ برداشت نہ کر سکا۔ وہ پاگل سا ہو گیا۔

ایک سال قید خانے کی چہار دیواری میں دن رات سخت مشقت کرتے اور طرح طرح کی خفگیاں سہتے اس نے بڑی دقت سے گزارا۔ اور ایک سال کے بعد جب وہ جیل سے رہا ہو کر اپنے گھر پہونچا تو محلہ والوں سے معلوم ہوا کہ اس کی ماں اسی کے غم میں مر چکی ہے۔ اور کمسن بہن بھوک کی مارے موت کی نذر ہو چکی۔

اف اسے ساری دنیا گھومتی نظر آنے لگی۔ وہ بالکل پاگل ہو گیا: آج تک لوگ اسے پاگل سمجھتے ہیں۔ لیکن افسوس کبھی کسی نے یہ نہ سوچا کہ وہ پاگل کیوں ہوا۔

کراچی۔ ۵ اکتوبر نواب بھوپال مکہ معظمہ جاتے ہوئے ۹ اکتوبر کو یہاں پہونچ رہے ہیں۔ وہ یہاں سے تیس گھنٹہ قیام کریں گے۔

مسئلہ جرمنی پر وزراء خارجہ کونسل میں غور

پیرس ۔ ۶ اکتوبر ۔ آج حفاظتی کونسل میں امریکہ کے نمائندے ڈاکٹر فلپ جیسپ نے کہا۔ اگر روس برلن کی ناکہ بندی ختم کردے تو ہم جرمنی کے معاملہ میں وزراء خارجہ کی کونسل میں غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔
امید کے برخلاف جب حفاظتی کونسل میں برلن کی صورت حال کا معاملہ بحث و مباحثہ کے لئے پیش ہوا۔ تو روسی وفد کے سرگروہ موسیو انیڈری ویشنسکی موجود تھے۔

تجربہ کار مبصرین کو یہ یقین نہیں آتا کہ کونسل کے مباحثہ میں روسی وفد کے اراکین یوں ہی خاموش بیٹھے یہ الزام سنا کریں گے کہ عالمی نقض امن کا خطرہ کا باعث روس ہے۔

روس کے حلیف یوکرین مندوب موسیو منوسکی نے بھی کل کے جلسہ میں یہ کہا تھا کہ اگر مسئلہ برلن حفاظتی کونسل میں زیر بحث لایا گیا تو وہ شرکت نہ کریں گے۔ آج اس لئے موسیو منوسکی کی جگہ یوکرین کا ایک اور مندوب حاضر تھا۔

نیشنل کانفرنس کا اجتماع

سری نگر ۔ ۶ اکتوبر ۔ جموں اور کشمیر نیشنل کانفرنس کے کارکنوں مجلس عاملہ اور جنرل کونسل کے اراکین کا ایک اجتماع ۱۱ اکتوبر کو سری نگر میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع دو روز تک رہے گا۔ اور ریاست کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے تقریباً ۳ سو مندوب اس میں شرکت کریں گے۔

پنڈت نہرو آج رات لندن پہونچ جائیں گے

لندن ۶ اکتوبر ۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں جو دوشنبہ کو شروع ہونے والی ہے شرکت کے لئے آج رات کو دس بجے لندن پہونچ جائیں گے۔

یہاں پہونچنے کے فوراً بعد ہی وہ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر کلیمنٹ اٹیلی سے ملاقات کریں گے۔

امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو اور مسٹر اٹیلی کی ملاقات برطانی وزیر اعظم کی سرکاری اقامت گاہ اڈاؤننگ اسٹریٹ میں ہوگی۔

پنڈت نہرو ہندوستان واپس آنے سے پہلے کچھ دن لارڈ ماونٹ بیٹن کے ساتھ ان کے دیہاتی مکان ہمپ شائر میں بسر کریں گے جو ہمپ شائر مغربی انگلستان میں ہے۔

ہندوستان کی آزادی اور برطانی انتقال اقتدار کے بعد پنڈت نہرو پہلی مرتبہ لندن آرہے ہیں۔ ان کا یہاں پر تپاک خیر مقدم کیا جائے گا۔

وہ آج ۱۰ بجے رات کو یہاں پہونچ جائیں گے۔ ہوائی اڈہ پر محکمہ امور دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر فلپ نوبل بیکر اور وزیر اعظم کے پرائیوٹ سکریٹری برطانیہ کی طرف سے ان کا خیر مقدم کریں گے۔ لندن میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مینن اپنے رفقاء کار کے ساتھ استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر موجود ہوں گے۔

پنڈت نہرو نے مسٹر کرشنا مینن کو لکھ بھیجا ہے کہ وہ ہوائی اڈے پر اپنے خیر مقدم کا ہندوستانیوں کا اجتماع نہیں چاہتے ۔ ہندوستانی ہائی کمشنر کے شعبہ رابطہ عامہ سے ایک اطلاع نامہ جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ہوائی اڈہ پر پنڈت نہرو کا کاری طور پر خیر مقدم کرنے کے لئے کوئی انتظام نہ کیا جائیگا۔ کیونکہ ہوائی اڈے کے منتظمین کو اس سے دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

انڈمن میں پناہ گزین بسائے جائیں گے؟

کلکتہ ۔ ۶ اکتوبر ۔ مغربی بنگال کی حکومت نے جزائر انڈمن میں ایک تحقیقاتی جماعت بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا کام انڈمان میں ان پناہ گزینوں کے بسنے کے امکانات کے متعلق تحقیقات کرنا ہے جو مشرقی بنگال سے مغربی بنگال میں آئے ہوئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مغربی بنگال کے وزیر امداد بحالی مسٹر نکونی بہاری اس جماعت کے سرگروہ ہوں گے۔ جو جنگلات ، زراعت ، اور فراش ماہی کے محکموں کے افسروں سے اور بنگال کے قومی ایوان تجارت کے ایک رکن پر مشتمل ہوگی۔

یہ جماعت اس مہینے کے آخر میں بذریعہ اسٹیمر روانہ ہوجائے گی۔

ریاستی عوام سر مرزا اسمٰعیل کی مخالف

سکندرآباد ۔ ۴ اکتوبر ۔ غیر سرکاری حلقوں میں سر مرزا اسمٰعیل کے حیدرآباد آنے کی سخت مخالفت کی جارہی ہے۔

حیدرآباد کی ریاستی کانگریس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کوئی غیر ملکی چاہے اس کی حیثیت کچھ ہو اس کو مجاز نہیں کہ وہ حیدرآباد کی حکمت عملی اس کے عوام کے معاملات اور اس کے آئندہ کے آئینی نظام میں دخل دے۔ سر مرزا اسمٰعیل کو ریاستی عوام کے جمہوری نصب العین کے راستے میں حائل نہ ہونا چاہیئے۔

ہندوستانی مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے

مدراس ۔ ۶ اکتوبر ۔ مدراس کے سابق گورنر سر محمد عثمان نے پاکستانی اخبارات کی ان خبروں پر کہ ہندوستانی یونین میں مسلمانوں سے برا برتاؤ کیا جارہا ہے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس خبریں بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔

سر عثمان نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی یونین کے مسلمانوں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ یونین کے مختلف فرقوں میں مکمل اتحاد ہے۔

کانگریس اجلاس کے سلسلہ میں مشورہ

جے پور ۔ ۵ اکتوبر ۔ کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر مسٹر گوکل بھائی بھٹ اور سکریٹری مسٹر سدھ راج ڈہڈا آج صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد سے ملنے پلانی روانہ ہوگئے خیال ہے کہ یہ لوگ کانگریس کے اگلے اجلاس کے انتظامات اور دیگر معاملات کے بارے میں صدر کانگریس سے گفتگو کریں گے۔

نظام ریلوے کے جنرل منیجر معطل

حیدرآباد ۶ اکتوبر ۔ فوجی گورنر میجر جنرل چودہری نے نظام اسٹیٹ کے ریلوے بورڈ کے مالیاتی مشیر مسٹر برکت علی اور ریلوے کے جنرل منیجر مسٹر محمد عالم کو معطل کردیا ہے ان دونوں پر یہ الزام عاید کیا گیا ہے کہ انھوں نے قاسم رضوی سے ساز باز کی تھی کہ ہندوستانی فوجوں کی پیش قدمی روکنے کے لئے ریل کے بعض پل اڑا دیے جائیں گے۔

راجن بابو نے نام واپس لے لیا

پلانی (ریاست جے پور) ۵ اکتوبر صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کانگریس کے جے پور میں ہونے والے اجلاس کی صدارت کی امیدواری سے اپنا نام واپس لے لیا ہے ۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری کو نام کی واپسی کی اطلاع ایک باضابطہ خط کے ذریعہ کردی گئی ہے۔

پنڈت نہرو قاہرہ کے ہوائی اڈہ پر
عزام پاشا اور سید حسین سے ملاقات

قاہرہ ۶ اکتوبر ۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو آج عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا سے فاروقی ہوائی اڈہ پر آدھ گھنٹہ تک گفتگو کی۔ پنڈت جواہر لال نہرو لندن جاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے ہوائی جہاز سے یہاں اترے تھے۔

قاہرہ کے فاروقی ہوائی اڈہ پر پنڈت جواہر لال نہرو سے ملنے کے لئے عزام پاشا کے علاوہ ہند سفیر ڈاکٹر سید حسین بھی موجود تھے۔

یوپی ۔ پنڈت نہرو نے عزام پاشا سے دوران گفتگو میں کہا دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس تبادلہ خیالات کے لئے طلب کی گئی ہے ۔ گو جنوبی مشرقی ایشیا میں کمیونسٹوں کا زور بڑھ رہا ہے ۔ مگر اس مسئلہ پر صرف اس حالت میں اس وقت غور ہوگا جب یہ اٹھایا جائے گا۔

پنڈت نہرو نے عزام پاشا سے کہا کہ میں برنا ڈوٹ کے اس منصوبہ اور حل پر ابھی کافی غور و خوض نہیں کیا ہے جو انھوں نے فلسطین کے لئے تجویز کیا ہے لیکن ہند فلسطین میں بھی ایسی وفاقی حکومت کا طرفدار ہے جس کے اجوا با اختیار رہیں گے۔

پنڈت نہرو سے پوچھا گیا کہ عالمی سیاسی صورت حال کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ تو انھوں نے کہا " دنیا بھر کے ماہرین سیاست ایک ہیجان میں مبتلا ہیں ۔ اس لئے صحت خیال ممکن نہیں۔

مشکل یہ آن پڑی ہے کہ اس وقت ہمارے سامنے بہت سے اہم مسائل ہیں ۔ اس لئے کسی امر کے متعلق کوئی طویل مدتی منصوبہ نہیں بتایا جا سکتا۔ اس کے باوجود ہندوستان نے اپنے ملک کے پندرہ بڑے دریاؤں کو صنعتی کاموں میں لانے کے منصوبے بنائے جائیں۔

انھوں نے کہا کہ " میں ابھی قطعی طور پر یہ نہیں بتلا سکتا کہ ادارہ اقوام متحدہ میں کوئی تقریر کروں گا یا نہیں۔

لنکا کے وزیر اعظم مسٹر ڈی ایس سینانائک نے کہا " میں دولت مشترکہ کے ملکوں کے وزراء اعظموں کی کانفرنس میں شرکت کرنے جا رہا ہوں ۔ میں اس بات پر زور دوں گا کہ میرا ملک ادارہ اقوام متحدہ کا رکن ہوجائے۔"

حیدرآباد تک دو سو مرتبہ پرواز کی

حیدرآباد ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نامہ نگار خصوصی کو یہاں یہ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیائی ہوا باز سڈنی کاٹن نے جو بین اقوام قوانین پرواز کی خلاف ورزی کررہے تھے ۔ بغیر کہیں ٹھہرے راستہ میں رکے بغیر کراچی سے حیدرآباد تک پرواز کرتا تھا وہ چار دفعہ نہیں بلکہ دو سو مرتبہ سے زیادہ حیدرآباد کے پھیرے لگائے تھے ۔ اور اس طرح حیدرآبادی فوج اور رضاکاروں کے لئے ایک سو ٹن سے زیادہ اسلحہ اور گولی بارود پہونچائی تھی۔

سڈنی کاٹن نے اپنا صدر دفتر پاکستان کے دار الحکومت کراچی میں بنا رکھا تھا ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے چار لنکاسٹر ہوائی جہاز اور تقریباً تیس ہوا باز تھے ۔ یہ عملہ تمامتر برطانی امریکی اور یوروپی ہوا بازوں پر مشتمل تھا۔

سڈنی کاٹن کے ہوائی عملہ کو اتنی زیادہ تنخواہیں ملتی تھیں جتنی دنیا میں کسی ہوائی عملہ کو نہیں ملتیں ۔ ان کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک ہوا باز کو اوسطاً ایک گھنٹہ کی اڑان کا تقریباً دو ہزار روپیہ ملتا تھا۔

روسی نمائندے کی عدم شرکت

پیرس ۔ ۵ اکتوبر ۔ آج پیرس میں حفاظتی کونسل کے اس فیصلہ پر کہ برلن کا مسئلہ ان کے ایجنڈے میں شامل کرلیا جائے گا ۔ روسی نائب وزیر خارجہ موسیو انیڈری نے کہا کہ حفاظتی کونسل میں برلن کے مسئلہ پر بحث کے وقت روسی نمائندہ کارروائی میں حصہ نہیں لے گا۔

اس اعلان کے بعد موسیو انیڈری نے اپنے کاغذات اٹھا کر اپنے چمڑے کے کیس میں رکھے اور جلسہ کے باہر چلے گئے ۔ یوکرین کے مندوب موسیو نے بھی کہا کہ ان کا وفد بھی برلن کے مسئلہ پر بحث میں حصہ نہ لے گا۔

کونسل آخر میں کل تک کے لئے ملتوی ہوگئی۔

یوپی میں بکری ٹیکس

لکھنؤ ۔ ۵ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی کو بکری ٹیکس سے اب تک جو آمدنی ہوئی ہے ۔ وہ ایک کروڑ روپے سے تجاوز کرچکی ہے۔

بکری ٹیکس اس خسارہ کو پورا کرنے کے لئے لگا کرتا ہے ۔ جو آبکاری کے محصول میں نشہ بندی کی وجہ سے صوبے کے بجٹ میں ہوا ہے ۔ ایک کروڑ روپیہ کا بیشتر حصہ یکم اپریل سے ختم جون تک کا بکری ٹیکس ہے۔

ہندوستان کا پاکستان پر حملہ کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں ہے

گاندھی جینتی کے موقع پر پنڈت نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۔ ۳ اکتوبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل شام کو گاندھی جینتی کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے متحدہ اقوام پر ہندوستان کے اعتماد کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ اس کی کمزوریوں کے باوجود ہمیں متحدہ اقوام سے یہ امید رکھنی چاہیئے کہ عالمی امن کے لئے ہماری آرزوں کو وہی پورا کرے گا۔ اور جب میں پیرس جاؤں گا تو یہ پیغام اقوام عالم کے نمایندوں تک پہونچا دوں گا۔

ہم متحدہ اقوام کا احترام کرتے ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے کہ دنیا کی دوسری قومیں بھی یہی کریں کیونکہ اس ادارے کی بنیاد ایک بہت بڑے اصول پر ہے میں لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس پر نکتہ چینی نہ کریں۔ بلکہ اسے مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستانی اخباروں اور سیاسی لیڈروں کے اس الزام کی پرزور الفاظ میں تردید کی کہ ہندوستان ان کے ملک کے خلاف جارحانہ کارروائی کی نیت سے رکھتا ہے۔ میں صاف صاف الفاظ میں اور قطعی طور پر کہتا ہوں کہ ہندوستان کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ پاکستان پر حملہ کرے۔

گاندھی جی کے نقش قدم زندگی کے ہر راستے پر درخشاں ہیں

نئی دہلی ۳ اکتوبر۔ مولانا آزاد نے کل شام کو گاندھی جینتی کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ رسمی خراج تحسین پیش کر کے گاندھی جی کی سمادھی پر پھول چڑھا کر ان کی عزت افزائی کر رہے ہیں۔ تو آپ غلطی کر رہے ہیں گاندھی جی کے نقش قدم زندگی کے ہر راستے پر درخشاں ہیں۔ اگر ہم اس فلسفہ پر خلوص اور دیانتداری کے ساتھ اعتقاد رکھتے ہیں جس کی وہ عمر بھر تعلیم دیتے رہے تو آج ہمیں اپنے دل ٹٹول کر یہ اندازہ لگانا چاہیئے کہ ہم نے اس عظیم المرتبت رہنما کی تعلیم پر کہاں تک عمل کیا ہے۔

مولانا ابو الکلام آزاد نے پرجوش نعرہ ہائے تحسین کے درمیان کہا کہ دہلی کی بہت سی مسجدیں جنہیں مندروں میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ یا جن پر پناہ گزینوں نے قبضہ کر لیا تھا مسلمانوں کو واپس دلا دی گئی ہیں۔ اور باقی مسجدوں کو بھی جلد از جلد جب بھی قابل ہوگا مسلمانوں کو واپس کر دیا جائے گا۔

مولانا نے حاضرین کو یاد دلایا کہ حصول آزادی کے بعد اپنے وطن اور ہموطنوں کی طرف سے ان کے اوپر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ اگر آزادی سے عوام مستفیض نہ ہوں تو ایسی آزادی سے فائدہ ہی کیا۔ آزادی سے صرف ہمارے ہاتھوں اور پیروں کی زنجیریں کٹ گئی ہیں۔ اور اب ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ اپنے ملک کے لئے کچھ کر سکیں۔

گاندھی جی نے ملک اور عوام کی زندگی کے ہر شعبہ پر اثر ڈالا ہے۔ اور امید ہے کہ ان کے تیار کئے ہوئے تعمیری پروگرام پر عمل کرنے میں اس سے بھی زیادہ جوش و خروش دکھایا جائیگا۔ جس کا ہم نے اپنی آزادی کی جدوجہد میں مظاہرہ کیا ہے۔

مولانا نے اسبات پر اظہار مسرت کیا کہ نفرت اور انتقام کا وہ جذبہ ہندوستان میں باقی نہیں رہا جس کے خلاف جنگ کرتے ہوئے گاندھی جی نے اپنی جان دی تھی۔ باہمی اتحاد، دوستی اور امن کے اس نئے دور کے لئے ہم گاندھی جی کی قربانیوں کے مرہون منت ہیں۔

مسٹر زیان کا انتقال ۔ نئی دہلی ۔ بمبئی کارپوریشن کی کانگریس پارٹی کے لیڈر مسٹر کے ایف زیان کا آج میڈنس ہوٹل میں انتقال ہوگیا۔ مسٹر زیان کل ہی یہاں ہونچے تھے۔

گاندھی جینتی کی تقریب میں سردار پٹیل کا اعلان

نئی دہلی یکم اکتوبر۔ آج شام کو گاندھی جینتی کے سلسلہ میں پالم میں ہندوستانی ہوائیہ کے افسروں کو مخاطب کرتے ہوئے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے اعلان کیا کہ اختلافات کو ختم کرنے کے لئے مہاتما گاندھی ثالثی کے اصول پر کو مانتے تھے۔ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے تو آج دنیا میں کوئی ہنگامہ نہ ہو۔

سردار پٹیل نے ادارہ اقوام متحدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ دنیا میں امن اور اتحاد کی بنیاد قایم رکھنے کے لئے قایم کیا گیا تھا۔ لیکن اس کے ممبر اپنے آپس کے اختلاف دور کرنے میں ناکام رہے۔ حفاظتی کونسل نے اب تک ایک مسئلہ بھی خواہ وہ فلسطین کا ہو یا کوئی اور مسئلہ حل نہیں کیا اس کو "غیر حفاظتی کونسل" کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔ جو امن عالم کو نقصان پہونچا رہی ہے۔

سردار پٹیل نے پرزور الفاظ میں کہا کہ ادارہ اقوام متحدہ کوئی کام بھی انجام نہ دے گا۔ انھوں نے کشمیر کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے جس کو ہندوستان نے جلد فیصلہ کرانے کے لئے حفاظتی کونسل کے سپرد کیا تھا کہا ۔۔ اگر حفاظتی کونسل ہمیں اس کو فت سے نجات دے دے تو اس کام کو بھی کم سے کم خطرہ مول لئے ہوئے۔ (جیسا کہ ہم حیدر آباد میں کر چکے ہیں) ختم کر دیں گے۔

تخفیف اسلحہ کا ذکر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا گاندھی جی تخفیف اسلحہ کے نظریہ کو مانتے تھے۔ اس سے گاندھی جی کا یہ مطلب کبھی نہ تھا کہ عوام بزدل ہو جائیں۔ آج کے بین اقوامی حالات کے پیش نظر ہم کو ضرورت بھر اپنے کو مسلح کرنے میں کمی نہ کرنا چاہیئے۔

قوم کے باپ کو وزیر اعظم یو۔پی کا خراج عقیدت

لکھنؤ یکم اکتوبر۔ مہاتما گاندھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی جس کی تاریخ ہزاروں برس پرانی ہے ان کے مقابلہ میں کوئی انسان نہیں گذرا ہے انھوں نے ہماری قوم کے چالیس کروڑ انسانوں کو بیدار کر کے ان میں نئی روح پھونک دی۔

آج شام یو پی کے وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت صدر نے قوم کے باپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے۔ مذکورہ بالا الفاظ کہے۔

پنڈت پنت نے کہا مہاتما گاندھی نے دنیا کے سب سے بڑے سامراج کو ایک غیر مسلح قوم کے ذریعہ شکست دی۔ جس کی دنیا کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ انھوں نے مختلف فرقوں کا امتیاز ختم کر کے ہماری مادری زبان کو مقبول کیا۔ وہ ہماری قوم کے صرف سیاسی معلم نہ تھے بلکہ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں ہمارے استاد تھے۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی نمایندگی ختم

کیپ ٹاؤن ۔ ۳۰ ستمبر۔ آج جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں ایشیائی قوانین بل کی تیسری خواندگی بھی ختم ہوگئی۔ اس بل کا مقصد یونین اسمبلی میں ہندوستانیوں کی نمایندگی کو ختم کرنا ہے۔

حال ہی میں ڈاکٹر ڈینیل ملان جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم نے اسبات کا اظہار کیا تھا کہ موجودہ بل کا مقصد ۱۹۴۶ء کے قانون کے اس حصہ کو ختم کر دینا ہے۔ جس نے ہندوستانیوں کو یونین اسمبلی سینٹ اور نٹال کونسل میں نمایندگی کا حق دیا تھا۔ یہ حکومت کی اس پالیسی کا ایک جزو ہے۔ جو نسلوں کو الگ کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

نواب اسمٰعیل کی جگہ ڈاکٹر محمود

علیگڑھ ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر نواب محمد اسمٰعیل خرابی صحت کی بنا پر اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے والے ہیں۔ ڈاکٹر سید محمود جنھوں نے صوبہ بہار کی کابینہ سے استعفا دے دیا ہے۔ کو اس جگہ پر مقرر کئے جانے کی امید کی جاتی ہے۔

اخوت بڑھایئے۔ نفرت کو ختم کیجئے

نئی دہلی ۲ اکتوبر۔ ہندوستان کے گورنر جنرل مسٹر راج گوپال اچاری نے گاندھی جینتی کے موقع پر حسب ذیل پیغام دیا ہے۔

"جنم دن اور تقاریب منانے کے کی بجا کثرت کی وجہ سے ممکن ہے کہ ہم اپنے اندر کوئی روحانی طاقت بڑھائے۔ بغیر محض رسمی خراج عقیدت پیش کرنے پر اکتفا کریں۔ اس میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ایک ہی طرح کا عمل کس طرح صحیح یا غیر نسلی بخش یا سرے سے غلط ہو سکتا ہے۔

گاندھی جینتی کی تقریب منانا محض ایک خود پسندانہ اور بے سود فعل سے بھی بدتر ہو سکتا ہے۔ اور اپنے آپ کو پھر سے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مخلصانہ طور پر وقف کرنے کا ایک سچا طریقہ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں اندھے یقین اور اعتماد کے ماتحت گاندھی جی کی اہمیت ایک معلم اور خدا رسیدہ انسان کی حیثیت سے کم کر کے ان کو اوتار نہیں بنا لینا چاہتے۔

جب تک ہم میں انتقام کے جذبہ کو غالب آنے کا موقع دیتے رہیں گے۔ ہم گاندھی جی کی اس تعلیم کے خلاف عمل کرتے رہیں گے۔ جو وہ عمر بھر ہمیں دیتے رہے ہمیں کمزور نہیں طاقتور بننا چاہیئے لیکن نفرت کے بدلے حقارت کرنا بے وقوفی ہے۔ اور اگر ہم مخلص ہیں تو اخوت غالب آجائے گی۔ اور حقارت پر فتح حاصل کرے گی۔ یہی ان کی تعلیم تھی۔ ہمیں یا تو اسے اپنا لینا چاہیئے۔ یا ترک کر دینا چاہیئے۔ لیکن ہمیں ان کی تعلیم کو عملی طور پر قبول کئے بغیر ان کے نام اور تصویر کی پرستش نہیں کرنی چاہیئے۔

ہمیں اس شاہ راہ سے جس پر وہ ہمیں چلانا چاہتے تھے خواہ کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔ ہمیں اپنی نظر ہمیشہ اسی راہ پر جمائے رکھنی اور اپنی منزل پر پہنچنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ افراد انجمنوں اور حکومتوں سب کو یکساں طور پر یہی مطمح نظر اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ آزاد ہندوستان صرف اسی طرح دنیا میں ترقی اپنے شایان شان حصہ لے سکتا ہے۔

ممالک غیر میں ہندستانی سرمایہ

نئی دہلی۔ یکم اکتوبر۔ ریزرو بنک آف انڈیا حکومت ہند کی طرف سے ممالک غیر میں ہندوستان کے لگے ہوئے سرمایہ کے متعلق اعداد و شمار جمع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ممالک غیر میں ہندوستان کا کتنا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ نیز اس کا تخمینہ لگانا بھی مقصود ہے کہ ہندوستان میں ممالک غیر کا جو روپیہ لگا ہوا ہے اس کا کس قدر سود ہندوستان ادا کرتا ہے۔ یا ہندوستان کو وصول ہوتا ہے۔

بھاولپور کی سرحد کے انتظامات

کراچی یکم اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان ریاست بھاولپور کی اس سرحد کا جائزہ لے رہی ہے۔ جو ملکرت ہندوستان سے ملتا ہے۔ حکومت پاکستان چاہتی ہے کہ اس سرحد کے دفاعی انتظامات کی باقاعدہ از سر نو تنظیم کی جائے۔

کانگریس کی صدارت کے امیدوار

نئی دہلی ۔ ۴ اکتوبر۔ کل ہند کانگریس کے جنرل سکریٹری اچاریہ نریندر دیو جگل کشور نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس کی آیندہ صدارت کے لئے ڈاکٹر راجندر پرشاد ڈاکٹر پٹابھی سیتارمیہ اچاریہ کرپلانی ڈاکٹر پرفلا چندر گھوش بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور مسٹر شنکر راؤ دیو کے نام باضابطہ طور پر تجویز کئے گئے ہیں۔

ESTD 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جال بہ توحق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲ آنہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 42 | Cawnpore. Saturday 16TH OCTOBER 1948 | کانپور شنبہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء مطابق ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۷ھ | جلد ۴۷ نمبر ۴۲

ادبیات

ناخن تدبیر اس گتھی کو سلجھائینگے کیا

(از حضرت سروش عسکری طباطبائی لکھنوی)

وہ تسلّی دے کے دل کو اور تڑپائیں گے کیا
اُوس کے چھینٹوں سے خون کے داغ دُھل جائینگے کیا!

ہائے پہلی چھیڑ مضرابِ نگاہِ ناز کی
اسطرح اب زندگی کے تار تھرائیں گے کیا

ذوقِ محرومی بھی دہوکا شوقِ حاصل بھی فریب
کچھ نہیں ہے جب تو پھر کھوئینگے کیا پائیں گے کیا

ابتداء و انتہا معلوم، ہستی خود فریب!
ناخنِ تدبیر اس گتھی کو سلجھائیں گے کیا

اک اک انجام ہے بنیادِ صد آغازِ نو
کشمکش سے زندگی کی کوئی چھٹ جائینگے کیا

ہم ہیں اور وابستگیِ زُلفِ احساس و خیال
اپنے ہی دامِ بلا سے آپ گھبرائیں گے کیا

بھاگ کر مسجد سے میخانے میں ڈھونڈھی ہے پناہ
حضرتِ ناصح یہاں بھی میرا سر کھائیں گے کیا

ہم خطاوارِ محبت، ہم گنہگارِ وجود!
ہم نہیں تو وہ بھری محفل میں شرمائینگے کیا

ان کی پر معنی خموشی ہی نے سب کچھ کہدیا
اب وہ فرمانے پہ آئینگے تو فرمائیں گے کیا

شعر سے اصلاحِ قومی کی توقع ہے فضول
نغمہائے زندگی مردوں کو چونکائینگے کیا

دنیائے سیاست

فلسطین کی نو تشکیل عرب حکومت کو ختم کر دیجائے

عمان۔ ۹ اکتوبر شرق اردن کے والی شاہ عبداللہ نے آج ایک بیان میں فلسطین کو نو تشکیل عرب حکومت کے خاتمے کا مطالبہ کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتہ کے آخر جنوبی فلسطین غازہ میں اس عرب حکومت کا دستور منظور بھی کیا جا چکا ہے۔ شاہ عبداللہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس عرب حکومت کو اگر آزادانہ طور پر تشکیل کیا جاتا اور یروشلم کو اس کا دارالحکومت قرار دیا جاتا تو اسے تسلیم بھی کیا جا سکتا تھا۔ مصری اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ اس تسلیم حکومت کو دستور کے مطابق یروشلم کو ریاست کا دارالحکومت اور غازہ کو عارضی دارالحکومت قرار دیا گیا ہے۔

وقتی مخالفت۔ فلسطینی حکومت کے وزیر خارجہ جمال حسینی نے آج ایک بیان میں اس خیال کا اظہار کیا کہ شاہ عبداللہ فلسطینی عرب حکومت کی محض وقتی طور پر مخالفت کر رہے ہیں: اور جب پوری صورت حال واضح ہو جائے گی، تو وہ اسے تسلیم کر لینے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کریں گے۔ انھوں نے اپنا بیان جاری جاری رکھتے ہوئے کہا۔ بہرحال عرب لیگ کے سات عرب ممبر ممالک میں سے ایک کے یہ مخالفانہ رویہ کیسی حالت میں بھی ہمیں اپنے کام میں تکمیل سے باز نہیں رکھتا۔ مصری وزیر اعظم نقراشی پاشا نے آج کابینہ کے اجلاس کے بعد اخباری نمایندوں کو بتایا کہ حکومت مصر نے نو تشکیل فلسطینی عرب حکومت کو عملی طور پر تسلیم کر لیا ہے۔

روس اور افغانستان کا نیا معاہدہ

ماسکو یکم اکتوبر۔ روس اور افغانستان [illegible] سرحدوں کے متعلق ایک نئے معاہدے پر ازبکستان کے صدر مقام تاشقند میں دستخط کئے۔ یہ معاہدہ ۱۵ اس [illegible] دونوں ملکوں کے درمیان سرحدوں کے تعین کے متعلق ہوا تھا۔

پیرس۔ آج پریس کانفرنس میں ایک ایرانی [illegible] اقوام متحدہ میں مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کا جو بلاک قائم ہے ایران اس میں شامل ہو گیا ہے۔ ایرانی [illegible] بلاک میں بھی شامل نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر بھی قبل از وقت ہے کہ اقوام متحدہ کے عرب ممالک یونان۔ ترکی پا [illegible] اور افغانستان کے ساتھ مل کر اپنا ایک الگ بلاک قائم کرنا چاہتے ہیں۔

عمان۔ یہاں آج عرب فوج کی طرف سے جو بیان شائع کیا گیا ہے اس میں یہودیوں پر پھر صلح کی دفعات کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے۔ عارضی صلح کی دفعات کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ یروشلم سے نیبلس جانے والی سڑک پر پچھلے دو دن سے آنے جانے والوں پر کمین گاہوں سے گولیاں چلائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے آمد و رفت میں برابر خلل پڑتا ہے۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گزشتہ رات باب دمشق اور باب نو کے درمیان بغرض جانب دارانہ حلقہ کے قریب جو بم پھٹے ان سے عربوں کی دو عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

بغداد۔ اشارے کے نامہ نگار خصوصی نے یہ اطلاع دی ہے کہ عراق کے سابق وزیر اعظم جب مکہ مکرمہ تشریف لیجائیں گے تو آپ شاہ ابن سعود کو جواہرات سے جڑی ہوئی سونے کی ایک تلوار پیش کریں گے۔ یہ تلوار شاہ ایران کا تحفہ ہے۔

ترکی۔ استنبول سے معلوم ہوا ہے کہ آج سے باسفورس کے قریب بحر اسود میں ترکی کی بحری اور ہوائی فوج کی مشترکہ نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔

اس فوجی نقل و حرکت کی نگرانی ترکی کے لئے امریکی امدادی مشن کے لیڈر اور بعض فوجی ماتحت حکام کر رہے ہیں۔

دمشق۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ افواہیں گشت لگا رہی ہیں کہ برطانیہ شام اور لبنان کے ساتھ دفاعی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔

اس مسئلہ پر تبصرے کرتے ہوئے اخبار برادہ نے لکھا ہے کہ اقوام متحدہ میں ایک برطانی نمایندے نے اس سوال پر عرب نمایندوں کے ساتھ پیرس میں گفتگو بھی کی ہے۔

تل ابیب۔ کل رات اسرائیلی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ جنوبی فلسطین میں نغب کی تین یہودی بستیوں پر مصری ہوائی جہازوں نے بم باری کی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ تیسرے پہر کو مصری توپ خانہ نے پلنج اور یہودی بستیوں پر گولے برسائے۔

ایک سرکاری بیان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تیل کی کمپنیاں اسرائیلی حکومت کو اس کی ضرورت کے مطابق مصفی مٹی کا تیل فراہم پر رضامند ہو گئی ہیں۔ اس معاہدہ کے باوجود اسرائیلی حکومت دوسرے ذرائع سے بھی تیل حاصل کر سکے گی۔ معاہدہ میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر فلسطین میں پھر جنگ چھڑ گئی تو وہ تیل دینا بند کر دیں گی۔

لندن۔ ۱۱ اکتوبر۔ روس اور ایران کی سرحد پر جو زلزلہ آیا تھا۔ اس میں روسی ترکستان کے بہت سے ہلاک ہوئے تھے۔ اور تقریباً ۲ ہزار آدمیوں کو ہوائی جہاز سے محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا تھا۔

زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے | جمال یہ تو حق عزم مستقل پیدا ہے

صدائے وقت
کانپور

جلد ۴۲ | کانپور شنبہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۲

یو پی میں زمینداری کا خاتمہ

یوپی اسمبلی نے زمینداری ختم کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی تھی اس نے اپنی رپورٹ مرتب کرلی ہے۔ اور جو سفارشات زمینداری کے ختم کرنے کے لئے شائع ہوئی ہیں۔ اس کو دیکھ کر ہم ممبران کمیٹی کی کوششوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنھوں نے کافی محنت اور غور و فکر کے بعد خاتمہ زمینداری ایک ایسی اسکیم پیش کی ہے جس میں پیدا ہونے والے تمام خطرات اور دشواریوں کو بڑی خوبی سے حل کیا گیا ہے۔ دراصل خاتمہ زمینداری ایک ایسا آپریشن ہے۔ جو کسانوں کو فائدہ پہونچانے کے ساتھ ساتھ زمینداروں کو بھی فائدہ پہونچائیگا۔ کسانوں کا فائدہ تو ظاہر ہے کہ وہ اپنی زمینوں کے مستقل مالک بن جائیں گے۔ اور پھر اس کو ترقی دینا ان کے مفاد کے عین مطابق ہوگا۔

زمینداروں کا نقصان اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ زمینداروں کو وہ تمام سیر اور خود کاشت خواہ اس کا رقبہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو جس کی وہ واقعتاً کاشت کرتے ہیں دیدی جائے گی۔ باغات بھی ان کی ملکیت میں رہیں گے۔ چھوٹے زمینداروں کی تعداد تقریباً ۱۳ لاکھ ہے جن پر بالکل اثر نہیں پڑے گا۔ اوسط درجے کے زمیندار چند ہزار ہیں اور بڑے زمیندار جن کی مالگذاری دس ہزار روپیہ سے زائد ہے۔ صرف ۳۹۰ ہے جن کو نقصان ضرور پہونچیگا۔ لیکن سارے ملک کے مفاد کے مقابلہ میں ایک چھوٹے سے طبقہ کے نقصان کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ اور اس طبقہ کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ سارے ملک کے مفاد کے مقابلہ میں اپنے مفاد کو قربان کردے۔ اور زمینداری کے بدولت جو کاہلی ان میں پیدا ہوگئی تھی۔ اس کو دور کرکے ملک کی صنعت و حرفت میں حصہ لے اور اپنی آمدنی اور حقیقت کو بھی بڑھائے۔

خاتمہ زمینداری کی رپورٹ کے مطابق یوپی گورنمنٹ کو ایک ارب ۳۷ کروڑ روپیہ بطور معاوضہ کے زمینداروں کو دینا ہوگا جس سے تمام درمیانی حقوق کا خاتمہ ہوجائیگا۔ اور اس سے ایک نئے نظام اراضی کی بنیاد پڑے گی جس کا مقصد کاشتکاروں میں سماجی تحفظ کا احساس اور بہتر کاشت کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔

ایک ارب ۳۷ کروڑ جیسی بڑی رقم کی بہ یک وقت ادائیگی کوئی معمولی بات نہیں لیکن کمیٹی نے ادائیگی کا جو طریقہ بتایا ہے۔ اس میں نہ صرف مرکز سے امداد کی کوئی ضرورت نہیں پیش آئی گی۔ بلکہ خود صوبائی حکومت پر بھی اس کا بار نہیں پڑے گا۔ خاتمہ زمینداری کے بعد براہ راست لگان وصول کرنے کے سلسلہ میں فائدہ ہوگا۔ دو ہزار یا دو ہزار روپیہ سے کم سالانہ مال گذاری والے تمام زمینداروں کو ان کے معاوضہ میں کل رقم کا قابل فروخت تمسکات ہیں۔ ادا کی جائے گی۔ اور جو اپنی ضروریات کے مطابق فروخت کئے جاسکیں گے لیکن دو ہزار سے زائد مال گذاری ادا کرنے والے زمینداروں کے نصف تمسکات قابل فروخت ہوں گے۔ ناقابل خرید و فروخت تمسکات کوآپریٹو بنک میں جمع رہیں گے اور حکومت اس پر ۲½ فیصدی سود دے گی۔

نابالغوں اور بیواؤں کے تمسکات ناقابل فروخت ہوں گے سوائے اس کے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت حاصل کرلی جائے تمام تمسکات چاہے وہ قابل فروخت ہوں یا ناقابل فروخت یوپی گورنمنٹ اس پر ۲½ فیصدی ادا کرے گی۔ خاتمہ زمینداری پر ایک پریس کانفرنس میں خود وزیر اعظم صاحب نے بیان دیا ہے اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

وزیر اعظم نے اپنے بیان کے شروع میں خاتمہ زمینداری کمیٹی کے ممبران کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں تمام ممبران کا صرف ان کی محنت اور تکلیف ہی کے لئے مشکور نہیں ہوں بلکہ انھوں نے اس مسئلہ میں جو رویہ اختیار کیا۔ وہ بھی قابل تعریف تھا۔ چونکہ اس مسئلہ میں بہت سی اختلافی اور نزاعی پیچیدگیاں تھیں۔ اس لئے رپورٹ تیار ہونے میں دیر ہوئی۔

پنڈت پنت نے اس سلسلہ میں مسٹر اے این جھا اور مسٹر امیر رضا سکریٹری وزارت مال کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ "اس کمیٹی میں ہر خیال کے لوگ شامل تھے ایسے مختلف خیال لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنا اور رپورٹ تیار کرنا ذرا مشکل کام تھا کمیٹی کے ممبران میں ہر طبقہ کے نمایندے تھے اور تقریباً تمام متعلقہ طبقوں کے مفاد کا رپورٹ میں خیال رکھا گیا ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ کمیٹی کی سفارشات کو کافی اہمیت دی جائے گی اور ان پر غور کرکے معقول اعتراضات کئے جائیں گے جن کا مقصد محض اعتراض نہ ہوگا۔ بلکہ عملی اصلاح ہوگی۔ میں اس کانفرنس میں کمیٹی کے نمایندے کی حیثیت سے اظہار رائے کررہا ہوں حکومت کی طرف کوئی بات نہیں کہہ رہا ہوں کیوں کہ یہ رپورٹ ابھی شائع ہوئی ہے۔ اور حکومت کو اس پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا ہے۔ ہم لوگ اس رپورٹ پر ہر طرح کا عملی اعتراض فراخدلی اور خوشی کے ساتھ سننے کو تیار ہیں لیکن ہمیں اس کی اہمیت کو نہیں بھولنا چاہئے۔ کیوں کہ اس کے اوپر صوبہ کے مستقبل اور اس کی معاشی حالت کا دارمدار ہے کہ ہم آپ کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ ہم تجویز اور مشورہ پر خلوص کے ساتھ غور کریں گے۔"

"میں خوش ہوں کہ یہ رپورٹ ملک کی آزادی کے بعد شائع ہوئی ہے اور موجودہ تبدیلی کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ زمیندار برطانیہ کی تخلیق تھے اور اس کی حکومت کے خاتمہ کے ساتھ زمینداروں کا خاتمہ بھی قدرتی تھا۔ آج ہم لوگ جو کچھ کررہے ہیں۔ وہ ہماری تاریخی روایات کے عین مطابق ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کے قایم ہونے تک اراضی کسان کی ملکیت ہوتی تھی اور کوئی درمیانی آدمی نہیں ہوتا تھا سرکاری مالگذاری جمع کرنے کے لئے ایک یا دو یا تین سال کے لئے عارضی طور پر ٹھیکہ دار مقرر کردئے جاتے تھے جن کو پانچ فیصدی یا کچھ ایسے ہی کمیشن دیا جاتا تھا غیر ملکی حکومت کے قیام کے بعد بھی کچھ دن یہی نظام رہا۔ اس سے یہ فائدہ تھا کہ کوئی شخص کسانوں سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ لیکن چونکہ حکومت برطانیہ کا براہ راست تعلق کسان اور عوام سے نہیں تھا۔ اس لئے انھوں نے زمینداروں کو زیادہ اختیارات دیدئے اور کمیشن میں اضافہ کردیا جس نے رفتہ رفتہ زمینداری کی شکل اختیار کرلی۔ پرانے زمانے میں کسان اور حکومت کے درمیان کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔ اور ہر گاؤں اپنی جگہ پر ایک جمہوری یونٹ" تھا ہم دیہات کے بلند درجہ کسانی کی آزادی کو پھر واپس دے رہے ہیں ہم نے اس مسئلہ کو صرف حل ہی نہیں کیا ہے۔ بلکہ معاملہ کی گہرائیوں تک پہنچنے کی بھی کوشش کی ہے ہمیں یہ خوشی ہے کہ ہم نے اس نظام کو ختم کردیا ہے جو غیر ملکیوں نے ہم پر مسلط کردیا تھا۔ اور آج کسان پھر اپنی قدیم ملکیت واپس پارہی ہے۔"

کشمیر نیشنل کانفرنس

۱۳ اکتوبر کو جموں اور کشمیر نیشنل کانفرنس نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ ریاست کو مستقل طور پر ہندوستان میں شامل کردیا جائے۔ کانفرنس کا یہ اجلاس خاص طور پر الحاق کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا۔ کانفرنس نے مجلس عاملہ کی قرارداد کی بھی توثیق کی اور اس کی شہادت کی پوری تائید کی

الحاق کی قرارداد نیشنل کانفرنس کے جنرل سکریٹری مولانا محمد سعید نے پیش کی۔ اور بیس مندوبین نے اس پر تقریریں کیں جس کے بعد اس پر رائے شماری کی۔ اور مندوبین نے آزاد کشمیر زندہ باد، جواہر لال زندہ باد شیر کشمیر زندہ باد کے نعروں میں اسے متفقہ طور پر منظور کیا۔

قرارداد کی منظوری کے بعد مندوبین آپس میں بغلگیر ہوئے۔ اگرچہ کشمیر میں امن عوام قبل ہی فیصلہ الحاق کا کرچکے ہیں لیکن آج ریاست کے مختلف حصوں کے تین سو مندوبین کا یہ متفقہ فیصلہ ایک قطعی عوامی فیصلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

کانفرنس میں تقریباً تمام مندوبین نے کہا کہ ریاست جموں اور کشمیر کا مستقبل پاکستان کے ساتھ نہیں ہندوستان کے ساتھ وابستہ ہے انھوں نے ریاست میں پاکستان کی جارحانہ کارروائیوں پر بھی اپنی برہمی کا اظہار کیا جس سے کشمیری عوام کو ناقابل بیان مصائب کا شکار ہونا پڑ رہا ہے۔

دو سو الفاظ پر مشتمل الحاق کی قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ الحاق کے ہر پہلو پر بخوبی غور و خوض کرنے کے بعد کانفرنس اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے عوام کا مستقبل کسی طرح بھی پاکستان سے بھی وابستہ نہیں کیا جاسکتا نیا کشمیر عوام کو نسل و مذہب ذات پات اور معاشی عدم مساوات سے بلند و بالا رکھنا چاہتا ہے۔ وہ سماجی تقسیم کی تخریبی اور غرض پسندوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ عوام کی فلاح و بیداری کا یہ انقلابی پروگرام ایسے ماحول میں بروئے کار نہیں لایا جاسکتا جہاں نفرت تنگ نظری اور قدامت پسندانہ مطلق العنانی کا دور دورہ ہو۔ گذشتہ تجربہ سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ عوام کے مصائب کا علاج اور ان کی ترقی کا راز کسی مذہبی تقسیم میں نہیں بلکہ قومی سرمایہ اور پیداوار کو قومی بنانے کے بعد بلا تفریق مذہب و ملت اس کی مساوی تقسیم میں مضمر ہے۔ اس لئے کشمیری عوام کے مستقبل کو پاکستان سے جس کا وجود ہی دو قومی نظریہ پر قایم ہے۔ وابستہ کردینا مناسب نہیں ہے۔

دولت مشترکہ کانفرنس

۱۱ اکتوبر کو لندن میں وزرائے اعظم کانفرنس کا افتتاحی اجلاس ایسی فضا میں ہوا جس کو بے حد دوستانہ اور مخلصانہ بیان کیا گیا ہے اور جس کا اظہار ان مختصر تقریروں سے ہوتا ہے جو بہت سے لیڈروں نے اس موقع پر کیں۔ جلسہ میں برطانی کابینہ کے متعدد وزیر بھی موجود تھے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ مجھے اس اجلاس کا مدت سے انتظار تھا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اس قسم کی کانفرنس میں آزاد ہندوستان کا نمایندہ آیا ہے۔ وزیر اعظم نہرو نے کہا کہ دنیا کے کسی ملک کے مسائل باقی دنیا کے مسائل سے الگ نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ ہندوستان دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کا آرزومند ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں دوستانہ اشتراک عمل کی اس فضا سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور اس کو منطقی بحث سے زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔

مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ آج یہاں پچاس ساٹھ کروڑ انسانوں کے نمایندے ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں ان کی آپس میں دوستی اور اشتراک عمل سے دولت مشترکہ کے امن خوشحالی میں بہت زیادہ مدد مل سکتی ہے۔ پاکستان دولت مشترکہ کے دوسرے اراکین سے آزادانہ اور اس سے زیادہ قریبی اشتراک عمل کا خواہش مند ہے۔

جنوبی افریقہ کے وزیر معدنیات و امور معاشی مسٹر ایرک لوئے ڈاکٹر ڈینل نے کا یہ ذاتی پیغام سنایا کہ انھیں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ وہ نئی حکومت کے زبردست مسائل اور اپنی مصروفیات کی وجہ سے کانفرنس میں نہیں شریک ہوسکے۔

انھوں نے کہا کہ یونین اور دولت مشترکہ کے دیگر ملکوں میں جو مفادات مشترک ہیں۔ ان میں یورپ کی اور بین الاقوامی صورت حال بھی ہے جس میں مغربی یونین کا مسئلہ شامل ہے۔ مسٹر ڈی ایس ناٹک وزیر اعظم لنکا نے اپنی اس امید کا اظہار کیا کہ دولت مشترکہ کے ممالک صرف اپنا خیال نہیں رکھیں گے۔ بلکہ دولت مشترکہ کے ملکوں سے اپنے تعلق کا خیال بھی رکھا کریں گے۔

مسٹر ہربرٹ ایوٹ وزیر خارجہ اسٹریلیا نے کہا مجھے یقین ہے کہ اس کانفرنس سے دولت مشترکہ اور برطانیہ میں اور زیادہ مفاہمت پیدا ہوگی۔ اور اس کا فائدہ دولت مشترکہ کو ہی نہیں بلکہ اقوام عالم کو بھی پہونچے گا۔

مسٹر پیٹر فریزر وزیر اعظم آسٹریلیا نے یہ امید ظاہر کی کہ اس کانفرنس سے دولت مشترکہ ملکوں میں اور زیادہ قربت پیدا ہوجائے۔

آئینہ کانپور

دسہرہ اور بقر عید

امسال دسہرہ اور بقرعید ساتھ ساتھ پڑے۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کانپور کے ہندو اور مسلمان دونوں نے ان تہواروں کو نہایت میل جول اور محبت و پریم کے ساتھ منایا۔ اور عرصہ دراز کے بعد یہ میل جول نظر آیا۔ جس کے لئے ہندو مسلمان دونوں مبارکباد کے مستحق ہیں۔ حکام اور پولیس کے انتظامات بھی قابل تعریف تھے۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ صوبہ بھر میں دونوں تہوار نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ منائے گئے اور کہیں سے بھی کوئی تکلیف دہ خبر نہیں آئی جس کے لئے سارے صوبہ کے لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اسکول کا افتتاح

۱۴ اکتوبر ۳ بجے دن کو شری گوبند سہائے پارلیمنٹری سکریٹری سری گاندھی سمارک ودیالہ (جونیر ہائی اسکول) برہم پوروہ کا افتتاح کریں گے۔ یہ اسکول شرنارتھی بچوں کے لئے کھولا جارہا ہے۔

بورڈ کا ضمنی الکشن

کانپور میونسپل بورڈ نے میونسپل وارڈ نمبر ۱۹ کے انتخاب کے لئے ۲۶ نومبر ۴۸ء کی تاریخ مقرر کی ہے۔ یہ جگہ پنڈت بینی مادھو مصرا کی وفات کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

ڈاک خانہ کے ملازمین کا جلسہ

۱۷ اکتوبر کو ڈاک خانہ کے ملازمان کا ایک جلسہ بڑے ڈاک خانہ میں ہوگا جس میں آل انڈیا کمیٹی کے رزولیوشن کی توضیح کی جائے گی اور دیگر مسائل پر غور ہوگا

جوٹ مل

جے۔ کے جوٹ مل ۲۰ اکتوبر تک بند رہیگا۔ کیونکہ جوٹ کا انتظام ابھی تک خاطر خواہ نہیں ہوا ہے۔ مل کے چالو ہونے کی اطلاع بعد کو شائع ہوگی۔

پروٹسٹ

ایک درجن سے زائد تجارتی اداروں نے بجلی کی شرح کے اضافہ کے خلاف پروٹسٹ میں اضافہ شرح پر غور کرنے والی کمیٹی کے پاس عرضداشت بھیجی ہے۔

انکم ٹیکس کی تحقیقات

انکم ٹیکس کے حکام دھوکہ دینے والے سوداگران کی جانچ پڑتال کررہے ہیں۔ ریلوے کے حساب کی جانچ ہورہی ہے۔ بنکوں سے بھی ۲۵ ہزار سے زیادہ روپیہ رکھنے والوں کی فہرست مانگی گئی ہے۔

۱۲ سو کوارٹر

۱۲ سو کوارٹر پناہ گزینوں کے لئے ۲۴ لاکھ روپیہ کے لاگت سے بنانے کی اسکیم مکمل ہوگئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ تیس ہزار آدمیوں کے لئے مارچ ۱۹۴۹ء تک کوارٹر ڈیولپ منٹ بورڈ تیار کرادے گی۔

واپسی

یورپ اور امریکہ کے سفر کرنے کے بعد سردار اندر سنگھ انجنیر ٹاک ورکس کانپور واپس آگئے ہیں۔

نشہ بندی

ماہ ستمبر ۱۹۴۸ء میں ضلع کانپور میں ناجائز کشید شراب کے پانچ گانجہ بھنگ کے ۹۴ افیون کے ۱۷، مدک کے ۷، ۵۹ مقدمے قائم ہوئے۔ ۱۲½ من گیلن شراب ایک من ۸ سیر گانجہ ۳ سیر بھنگ سات سیر افیون اور آدھا سیر چرس گرفتار ہوئی ہیں۔

سگرٹ نوشی

معلوم ہوا ہے کہ کانپور میں روزانہ ۸۱ ہزار ۲۲ سو ۵۰ روپیہ قیمت کی سگریٹ ڈیبری خرچ ہوتی ہے۔ اور ۴۰ ہزار ۶۲۵ روپیہ قیمت کے روزانہ پان خرچ ہوتے ہیں۔

توپخانہ بازار سیوا سماج

۱۳ اکتوبر کو دسہرہ کے سلسلہ میں سٹی کانگریس کمیٹی کے سوشل سکشن (سیوا سماج) کی برانچ توپخانہ بازار سیوا سماج کی طرف سے مختلف اقوام کے سربرآوردہ حضرات کو ایک ایٹ ہوم دیا گیا جس میں مسز گنگا سہائے چوبے پنڈت رگھبر دیال بھٹ ڈاکٹر مراری لال۔ نراین پرشاد اروڑا گوپی ناتھ سنگھ۔ جاگیشور دیال ترویدی۔ سید احمد حسن اور خواجہ عبدالسلام نے باہمی تعلقات کے خوشگواری کی تقریریں کیں آخر میں منشی بھگوتی پرشاد نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

دسہرہ پارٹی

۱۴ اکتوبر ۵ بجے شام کو نئی بستی کی رام لیلا کے سلسلہ میں کملا نہرو پارک میں وہاں کے باشندوں نے معززین شہر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ اس ایٹ ہوم کے خاص رکن سری دیبی سنگھ بہار گوا تھے۔

لکھنؤ میونسپل بورڈ معطل

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ میونسپل بورڈ کو معطل کردیا جائے گا۔ اس ہفتہ اس سلسلہ میں احکام جاری ہونے والا ہیں۔ اگست میں بورڈ کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ وجہ بتائے کہ لکھنؤ میونسپل بورڈ کو میونسپل ایکٹ کی دفعات ۳۰ کے تحت کیوں نہ معطل کیا جائے۔ لکھنؤ میونسپل بورڈ پر حسب ذیل الزامات ہیں۔ پانی کی فراہمی میں بے قاعدگی۔ شہر کو صاف و ستھرا رکھنے میں ناکامی۔ پارٹی بندی فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کوتاہی عوام کی بہبودی میں سست اور جانبدارانہ انداز اختیار کرنا اور بورڈ کے مالیات میں زبردست بد انتظامی۔ بورڈ کی معطلی کے بعد حکومت یوپی کا کوئی افسر نظم و نسق کے لئے مقرر کیا جائیگا۔

کانگریس کی صدارت

کانگریس کی صدارت کا انتخاب ۲۴ اکتوبر کو ہوگا۔ اس عہدہ کے لئے چھ امیدوار تھے جن میں سے چار نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں۔ اور اب مقابلہ صرف دو امیدواروں کے درمیان رہ گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ اور دوسرے بابو پرشوتم داس ٹنڈن

کانگریس کے جنرل سکریٹری اچاریہ جگل کشور نے آج شام کو حسب ذیل اعلانیہ جاری کیا ہے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد، اچاریہ کرپلانی سری شنکر راؤ دیو اور ڈاکٹر پرفلا چندر گھوش نے کانگریس کی صدارت کے انتخاب سے امیدواری کی حیثیت سے اپنے نام واپس لے لئے ہیں۔ اور اب صرف دو امیدوار ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن مقابلہ کے میدان میں باقی رہ گئے ہیں۔

اتوار کے دن ۲۴ اکتوبر کو انتخاب ہوگا۔ ووٹ خفیہ طور پر پڑیں گے۔ اور صوبائی کانگریس کمیٹیوں کے صدر ٹرننگ افسروں کے فرائض انجام [illegible] کے جلسہ میں ہوگا۔ اور ۲۵ اکتوبر کو سہ پہر کے پانچ بجے تک بہر حال ووٹوں کے گننے کا کام ختم کردیا جائیگا۔

اس دفتر کو ٹرننگ افسران نتیجہ کی اطلاع بذریعہ تار دیں گے۔ اس کے علاوہ وہ رجسٹر خط یا کسی محفوظ نامہ بر کے ذریعہ بھی یہ اطلاع بھیجیں گے۔ سربمہر لفافہ کے اندر موجودہ نمایندوں کی فہرست پڑے ہوئے ووٹوں کی تعداد اور اگر اعتراضات ہوں تو وہ اعتراضات بھی بھیجی جائیں گے۔

تخفیف اسلحہ کی تجویز مسترد

امریکہ نے روس کی اس تجویز کو کہ پانچ بڑی طاقتیں اپنی فوجوں میں ایک تہائی تخفیف کردیں اور ایٹم بم کو ممنوع قرار دے دیں۔ مسترد کردیا۔

امریکی مندوب مسٹر فریڈرک ایچ اسبرن نے گیارہ قوموں کی مخصوص تحتی کمیٹی کے سامنے جس کو کل تخفیف اسلحہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ تقریر کرتے [illegible] ہے کیوں کہ یہ ایک ایسے ملک کی طرف سے پیش کی گئی ہے جس کی بابت کوئی شخص بھی یہ نہیں معلوم کرسکتا کہ اس نے اپنی فوجی طاقت میں کتنی تخفیف کی ہے۔"

مسٹر اسبرن نے کہا میں روس سے جو دنیا کی سب سے بڑی رجعت پسند حکومت ہے۔ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس کو محسوس نہیں کرتا کہ جنرل اسمبلی کے سامنے امن کے نام پر اس قسم کی تجویز پیش کرنا دیدہ دلیری نہیں ہے۔

مسٹر اسبرن کی تقریر کے بعد تحتی کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہوگیا۔ کل کے جلسہ میں فرانس چین سلاو ممالک اور پولینڈ کے مندوبین تقریریں کریں گے۔

سیدھی بات

جنوبی ہند سے ایک خبر آئی ہے کہ وہاں کسی موضع میں ایک غریب گڈریے نے کسی شخص کے پالتو کتے کو کاٹ کھایا۔ کتے کے مالک نے گڈریے پر نالش کر دی گڈریے نے عدالت میں یہ بیان دیا کہ اگر میں کتے کے نہ کاٹ کھاتا تو کتا مجھے کاٹ کھاتا۔

عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے شخص کے کتے کو کاٹ کھائے۔ اس بنا پر عدالت نے گڈریے کو سزا دیدی۔

رجب سے پردہ دنیا میں حضرت انسان اور کتے وجود میں آئے ہیں۔ کتا انسان کو برابر کاٹ رہا ہے۔ نہ جانے کتنے انسانوں کو کاٹ چکا ہے اور ابھی تک باز نہیں آیا ہے اب جو خدا خدا کر کے ایک ایسا سورما پیدا ہوا جو الٹا کتے کو کاٹ کھائے سو اس کو بھی عدالت نے سزا دیدی۔

ہائے رے ناخدا شناسی۔!!

مشہور صحافی سردار دیوان سنگھ مفتون نے اپنے علم کے زور سے پتہ چلایا ہے کہ علامہ مشرقی اور قاسم رضوی دونوں کے ستارے بہت ملتے جلتے ہیں۔ یوں دیکھئے۔

علامہ مشرقی اور قاسم رضوی دونوں نے بہت کم عرصہ میں لاکھوں مسلمانوں کو خاکسار اور رضا کار بنالیا تھا۔

دونوں کی گرفتاری کے موقعہ پر ان کے پیرو کثیر تعداد میں مارے گئے اور گرفتار ہوئے۔

دونوں لالچی اور عیش پسند واقع ہوئے ہیں۔ علامہ جیل میں ... زردہ پلاؤ اور مرغ کا مطالبہ کرتے تھے۔

اور رضوی صاحب نے بہت سی چائے اور بہت سی سگریٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ دونوں نے بہت سے مسلمانوں کو نقصان پہونچایا ہے۔

ہمارے خیال میں ابھی بہت سے ستارے ملانے کو رہ گئے ہیں۔

ا۔ دونوں ... باتیں کرتے تھے۔ ہزاروں اور لاکھوں ... لاکھوں رضا کار وہاں پہونچ جائیں گے۔ لاکھوں خاکسار بمبئی پہونچ رہے ہیں۔ لاکھوں رضا کار، لاکھوں خاکسار، لاکھوں لاکھوں، کروروں، اربوں یہ ان دونوں کا تکیہ کلام تھا۔

۲۔ دونوں کے پیرو کار کا قافیہ ایک ہے۔ رضا کار، خاکسار۔

قاسم رضوی نے اپنی گرفتاری پر کہا تھا کہ میں نے ایک داؤں لگایا تھا۔ ہار گیا۔ ... علامہ مشرقی نے خاکسار کی تحریک پر کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ تحریک اس زور سے نہیں چلی جیسا میں چاہتا تھا۔ اس لئے قصہ ختم۔

جب دونوں کے ستارے اتنے ملتے ہوئے ہیں کہ ہم ان میں سے کسی ایک کو قاسم مشرقی اور دوسرے کو علامہ رضوی کہہ سکتے ہیں۔ (قومی آواز)

مسٹر سرت چندر بوس روم پہونچ گئے

روم۔ ۱۱ اکتوبر۔ ہندوستان کے مشہور سیاست داں مسٹر سرت چندر بوس گذشتہ رات بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی سے یہاں پہونچے ہیں وہ یورپ کا دورہ کرنے آئے ہیں۔

مسٹر شعیب اللہ کا قاتل گرفتار

حیدرآباد ۱۱ اکتوبر۔ رضا کاروں کے مخالف ... روزنامہ امروز کے ایڈیٹر مسٹر شعیب اللہ کے قاتل کو گرفتار کرنے میں حیدرآباد کی پولیس کامیاب ہوگئی ہے۔ اس قتل کے سلسلہ میں مزید تفتیش کی جارہی ہے۔

حیدرآبادی ایجنٹ جنرل کا دفتر ختم

حیدرآباد دکن ۱۱ اکتوبر۔ حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل مقیم دہلی مسٹر ایس ایم اے رضوی اپنا دہلی کا دفتر ختم کر کے حیدرآباد واپس آگئے ہیں۔

ادب لطیف

شکست

حسن و محبت سے بیزار اک فلسفی۔
محبت کے رنگین فلسفہ پر خیال آرائی کر رہا تھا۔
ایک ساکلی مسکرائی۔
اور پھول بن گئی۔
فلسفی نے اضطراب کی نظروں سے دیکھا۔ اور بیچارہ کیا اس نے اپنے کانپتے ہوئے لب پھول کی نازک پنکھڑیوں پر رکھ دیئے ....
اور پھر ...... وہ چونک اٹھا ...... آہ میں تو فلسفی ہوں
میرے نظریات ..... میرا فلسفہ اے معبود اور ایک طوفان
اشک آگیں آنکھوں سے بہہ نکلا۔
آہ شکست خوردہ فلسفی ؟ ....
کیا تم ......! ...... اسے زندگی کہتے ہو ؟ جو تمناؤں کا ایک مجموعہ ہو۔
ایک داستان ناتمام۔
خواں رسیدہ
تم اسے زندگی کہتے ہو۔
تم زندگی ہو۔
زندگی کا لطیف ترین سکون۔
تم جوان رہے ہو تم ہی سب کچھ ہو۔
میں کچھ نہیں ہوں مجھے زندگی نہ کہو۔
اے دوست
دل کی بستیاں ہیں ... کا۔
زندگی کا نام ... دیا ...

عالم نسواں

عورت کے روشن پہلو

جس مکان میں عورت نہیں سمجھو کہ اس مکان میں شگفتگی، بشاشت اور مسرت کا گذر نہیں۔ (ڈامس ہل)

دنیا بھر میں کوئی لال کوئی ہیرا اتنا بیش بہا نہیں ہوتا جتنی ایک پاک باز عفت مآب عورت اور بالخصوص جب کہ وہ حسین ہے۔ (رینالڈ)

عورت دنیا کی زینت۔ ملکوں کی آبادی۔ اور قوموں کی عزت ہے۔ (حالی)

اگر دنیا میں عورت نہ ہوتی تو مسرت کا لفظ کسی زبان کی لغت میں نہ مل سکتا مسرت عورت ہی کے دم سے ہے۔

عورت عفت اور مسرت کا سرچشمہ ہے۔

عورت کے جذبات محبت اس قدر عمیق ہوتے ہیں کہ ان کی تہہ تک پہنچنا ناممکن ہے۔ مبارک ہیں وہ ہستیاں جو ان جذبات کی ان پر لطف گہرائیوں میں کھو جائیں۔

جو شخص کسی عورت سے محبت کرتا ہے وہ دنیا میں جنت کے مزے لوٹتا ہے بشرطیکہ اس کی محبت نفسانیت سے ملوث نہ ہو محبت جنت ہے۔ اور جنت محبت۔

عورت خلقت کا سرتاج ہے۔

عورت کا قدم موسیقی اور اس کی آواز گیت۔

برلن کے تنازعہ کی ذمہ داری روس پر

لندن۔ ۱۱ اکتوبر۔ آج برطانیہ نے جرمنی میں چار طاقتی کنٹرول کے خاتمہ اور برلن کے بحران کی تمام تر ذمہ داری روس کی انتہا پسندی پر ڈالی ہے۔

اس سلسلے میں برطانی دفتر خارجہ کی جانب سے ۶۰ صفحہ کا وائٹ پیپر شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ برلن کی موجودہ صورت حال نتیجہ ہے روس کی اس انتہا پسندی کا جس کے باعث چاروں طاقتیں جرمنی میں کسی مشترکہ پالیسی اختیار کرنے پر متفق نہ ہوسکیں۔

پنڈت نہرو کی سالگرہ کی تیاریاں

لکھنؤ۔ ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی سالگرہ منانے کے سلسلہ میں یوپی کے مختلف مقامات پر شاندار تیاریاں کی جارہی ہیں۔

چاندنی کا بقیہ

ہم ملے تھے ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر جہاں یہ دونوں گاڑیاں بدلتا تھیں اور ہماری راہیں الگ الگ تھیں ... اور چاندنی! اتنا سب کچھ ہونے پر بھی سمجھنے پر بھی محبت کو کبھی نہ فنا ہونے والی چیز سمجھتا رہا۔ بہت ہی مضبوط جڑ ہوتی ہے اسکی۔ لاکھ کوشش کرنے پر بھی اس کی یاد دل سے نہ بھلا سکا۔ آجکل دنیا نے اس کا نام پریم رکھا ہے۔ یہ لبالب کیف آگیں پیالہ جو دو کے ہونٹوں کے لئے لبریز کیا گیا ہے۔ اسے میں کہتا ہوں نفسانیت ...... پریم کی تشریح اس قدر آسان نہیں جس قدر کہ پریمی بننا آسان ہے۔ کہتے کہتے شرد کے چہرے پر سیاہی چھاگئی۔ بس چاندنی ابھی سمجھ پایا ہوں میں پریم کا مطلب۔

چاندنی خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کی درد بھری آنکھوں سے مسلسل آنسو نکل رہے تھے۔ بظاہر آنسو تھے۔ لیکن حقیقتاً اس کے دل کا تمام خون آنسوؤں کے ذریعہ رواں تھا۔ ... بے بسی یا آنسو بہانے کے سوا اور کر بھی کیا سکتی تھی۔ وہ اپنے پی کو یہ بتا دینا چاہتی ہے کہ وہ اپنے سوامی کے لئے سب کچھ کر سکتی ہے۔ وہ سچ مچ جوگن بن کر اس کے بدلے کر سکتی ہے آج تک اس نے یہی سنا تھا کہ مرد اور عورت کی خاصیت ایک ہوتی ہے۔ یہ فطرتاً دھوکہ باز اور ... واقع ہوا ہے۔ آج اسے اپنی پتی کی حالت دیکھ کر یقین ہوگیا کہ عورت بھی پیچ اور ملیچھ ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے سکھ شانتی کے لئے ان کی شان میں ہر دے کے تارو توڑ سکتی ہے۔ اسے ترس آگیا۔ اپنے شرد کی بے بسی پر۔ وہ جیون کو حقیر اور آوارہ سمجھنے لگی۔ کہ کس طرح وہ

شرد نہ بدل سکا۔ وہ اسی طرح اداس اور پریشان نظر آتا ایسا نظر آتا جیسے اس کے جیون میں کچھ بھی اپنا پن نہیں ہے۔ کتنے دن ہوگئے شادی کے۔ مگر وہ ایک ہی بار چاندنی کے ساتھ لطف انگیز ہوسکا تھا۔ وہ اپنی اجڑی دنیا میں اس طرح کھو چکا تھا۔ کہ اسے یہ بھی سادھ نہ رہی کہ چاندنی جو اس کی آس لگائے بیٹھی ہے اس کی کیا حالت ہو سکتی ہے؟ ہر پتنی کے لئے سماج نے ایک قانون بنا رکھا ہے جس پر چلنا اور اسکا قایم رکھنا ضروری ہے۔ مگر بیچارہ شرد یہ بھی نہ کرسکا۔ شاید جیوتی اب بھی اس کے دل میں بسی تھی۔

اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا شرد سگرٹ پر سگرٹ پھونک رہا تھا اسکا چہرہ قبر کی مانند سفید تھا۔ وہ رہ رہ کر اپنے بالوں کو نوچنے لگتا تھا۔ پاگلوں کی سی حالت میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔ رہ رہ کر ڈاکٹر کی آواز کانوں میں گونج اٹھتی۔ مسٹر شرد زچہ کی حالت بہت خراب ہے۔ تمام کوششیں بیکار ہو رہی ہیں۔ بچہ ابھی تک پیٹ میں زندہ ہے۔ بتایئے آپ کس کو چاہتے ہیں۔ آپ زچہ یا بچہ کو ؟

شرد پاگل ہو اٹھا اس نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ وہ کچھ نہ سوچ سکا اس کے دل میں ایک طوفان برپا تھا۔ چاندنی — بچہ — چاندنی۔ آخر دونوں میں سے کس کا انتخاب کرے۔ چاندنی نردوش۔ بچہ معصوم۔

دونوں نردوش۔ پاپی وہی ہے کس کو چنے ؟

شاید اس نئے کھلونے سے وہ اپنا جی بہلا کر زندگی کا آخری سفر پورا کر سکے۔ مگر چاندنی — نردوش۔ چاندنی وہ چلا اٹھا۔ ڈاکٹر! میں چاندنی کو چاہتا

بچوں کی دنیا

بہرا لڑکا

اس لڑکے کا نام جان کیٹو تھا۔ یہ ۱۸۰۲ء کو پلائی متھ میں پیدا ہوا۔ پلائی متھ ہندوستان کے جنوب میں ایک شہر ہے جان کا باپ جہاں راج تھا۔ مزاج کا بہت اکھڑ کسی سے نہیں بنتی تھی کام بہت کم ملتا تھا۔ جان جب بڑا ہوا تو پڑھنے بٹھادیا گیا۔ انگلستان کوئی ہمارے ملک کیطرح تو ہے نہیں۔ وہاں راج اور مزدور کے لڑکے بھی پڑھتے ہیں۔ مگر جان کو باپ کی مفلسی کی وجہ سے کسی مدرسے میں لگاتار چند مہینے بھی پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ دس سال کی عمر میں تو پڑھائی کا سلسلہ ختم ہی کرنا پڑا۔ اور وہ باپ کی مدد کیلئے محنت مزدوری کرنے لگا۔ دس برس کی عمر ہی کیا ہے جاما سر پر پتھر لاد کر سیڑھی پر چڑھتا ہوتو اس کے ننھے ننھے پاؤں لڑکھڑا جاتے۔ دو ہی برس میں وہ ایک آدمی کے پاس نوکر ہوگیا۔ ایک دن وہ بڑا سا پتھر سر پر اٹھائے سیڑھی پر چڑھ رہا تھا کہ پیر پھسل گیا۔ اور کوئی ۳۵ فٹ نیچے گرا گرتے ہی بیہوش ہوگیا اور منہ سے لہو بہنے لگا۔ تمام مزدور آس پاس جمع ہوگئے۔ یہ حالت دیکھی تو اٹھا کر اس کے گھر لے گئے۔

دو ہفتے وہ چارپائی پر بے سدھ پڑا رہا۔ ایک دن ہوش آیا تو اٹھنے کی کوشش کی مگر ناطاقتی اور کمزوری کے سبب نہ اٹھ سکا۔ ناچار چارپائی پر پڑے پڑے کتاب دیکھتا تھا تھوڑے دنوں بعد اچھا ہوگیا۔ مگر بہرا ہوگیا تھا۔ کان بالکل بٹ ہوگئے تھے کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ جان کو اس کا جتنا بھی صدمہ ہو کم تھا بہت کچھ دوا دارو کی گئی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ جان سمجھتا تھا کہ اب وہ دنیا میں کوئی کام نہیں کر سکتا مگر اس نے ہمت نہیں ہاری کتابیں پڑھنے کا شوق اسے شروع سے تھا۔ اب اس نے اسے اپنا مستقل مشغلہ بنا لیا۔ باپ کو مدد کرنے کی خاطر اس نے نقاشی بھی سیکھی۔ مگر اس سے آمدنی کچھ زیادہ نہیں بڑھی۔ آخر ماں باپ نے اسے محتاج خانے میں بھیج دیا۔ وہاں اسے جوتوں کی تجارت کے طریقے سکھائے جاتے تھے۔ ۱۵ سال کی عمر میں وہ ایک شخص باڈون کا شاگرد ہوگیا۔ باڈون بہت سخت آدمی تھا۔ اس سے صبح ۶ بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک کام کرواتا تھا۔ اس زمانے میں بھی جان نے مطالعے کا شغل کسی نہ کسی طرح جاری رکھا۔ حالاں کہ صبح سے شام تک ۱۶ گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا۔

تھوڑے دنوں کے بعد مسٹر گروز کے دل میں روس۔ ایران کوہ قاف اور یورپ کے دیگر ملکوں کی سیر کا شوق پیدا ہوا۔ وہ اپنے ساتھ جان کو بھی لے گیا بس یہیں سے جان کی زندگی میں ایک خاص تبدیلی یا انقلاب شروع ہوتا ہے۔ کوئی چار سال تک ان دونوں نے ملکوں ملکوں کی سیر کی جان جہاں بھی جاتا وہاں کی ہر ہر چیز اور ہر ہر بات کو غور سے دیکھتا۔ ۱۸۳۳ء میں یہ دونوں انگلستان واپس آئے۔ جان نے یہاں کے ایک رسالے پنی میگزین میں مسافر کا حصہ کے عنوان سے مسلسل مضمون لکھے۔ ان میں اس نے یورپ اور ایشیا کے ملکوں کے رہنے سہنے کے طریقوں رسم و رواج مذہب تہذیب پر پوری روشنی ڈالی۔ اس نے طے کر لیا کہ فلسطین پر دلچسپ مضمون لکھیگا۔ تاکہ لوگوں میں انجیل پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ اس نے انجیل بھی چھپوائی۔ اور تصویروں کے ساتھ۔ یہ ایک نئی بات تھی اور اس سے لوگوں میں انجیل سے دلچسپی بہت بڑھ گئی۔ اس کی یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔

۱۸۴۲ء میں اس نے بائبل کی تفسیر یا شرح لکھی اسے وہ اپنی زندگی کا سب سے اہم مقصد سمجھا جاتا تھا۔ اس کی یہ کتاب سب سے زیادہ مقبول ہوئی۔ اور لوگ جان کو اپنے ملک کا بہت بڑا عالم سمجھنے لگے۔ جان کی شہرت دور دور ملکوں تک پہنچ گئی۔ لوگ اسے بہت عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتے۔ اور انگلستان کا بہت بڑا عالم سمجھنے لگے۔ جان اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع کرنا پسند

خواہش مند رہتے تھے مگر اس کام کے لئے اس کے پاس بالکل وقت نہیں تھا جان نے شادی بھی کی تھی کئی بچے بھی ہوئے ان بچوں کو وہ بہت چاہتا تھا۔ کتابوں سے اسے کافی آمدنی ہو جاتی تھی اس کے گھر کی زندگی آرام سے گذرتی تھی پھر بھی روپے پیسے کی طرف سے کبھی کبھی کافی پریشانی اٹھانا پڑتی تھی۔ آخر اس کے وطن کے لوگوں نے پانسو پونڈ سالانہ اس کی پنشن مقرر کر دی۔ یہ اس زمانے میں بہت اچھی جاتی تھی۔

۱۸۵۵ء میں اس کی تندرستی خراب ہوگئی وہ علاج کے لئے جرمنی گیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا تین سال بیمار رہنے کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ اور لوگوں کے لئے ایک بہترین مثال قائم کر گیا جو لوگ اپنے خیالات بلند رکھتے ہیں مشکلوں کی پرواہ نہیں کرتے مصیبتوں کے وقت ہمت نہیں ہارتے اور مستقل مزاجی کیساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہتے

پردۂ فلم

لکھنؤ میں ایک نیا فلمی ادارہ

تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ یوپی کے مغربی اضلاع کے چند با ثروت اور متمول حضرات نے لکھنؤ میں گاندھی کلا مندر کے نام سے ایک فلمی ادارہ قائم کیا ہے۔ اس کے رجسٹریشن کے جملہ انتظامات پایہ تکمیل کو پہونچ گئے ہیں۔ اس ادارہ کے روح رواں مسٹر کنور بہادر سکینہ ناداں لکھنوی نے چند تجربہ کار افراد کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ اور اپنی پہلی فلم کے لئے کاغذی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ پروڈکشن کا کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے۔

جھانسی کی رانی

سوراشٹر پکچرز راجکوٹ نے اپنی پہلی تصویر "جھانسی کی رانی" کی فلمبندی شروع کر دی ہے۔ اس فلم کے بیرونی مناظر کی شوٹنگ جھانسی۔ دہلی کا لال قلعہ اور کلکتہ کے تاریخی مقامات پر ہوئی ہے۔ اس فلم میں رانی جھانسی کا بہادرانہ کارنامہ دکھایا گیا ہے۔ اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں رانی جھانسی نے جو حصہ لیا تھا۔ وہ اس تصویر میں خوبی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ رانی جھانسی کا پارٹ ادا کرنے کے لئے کلکتہ کی مشہور ایکٹریس سیتا دیوی کا انتخاب ہوا ہے۔ جو منروا تھیٹر کلکتہ کی سٹیج پر گذشتہ ایک سال سے تاریخی ڈرامہ جھانسی کی رانی میں ہیروئن کا پارٹ ادا کر رہی ہے مشہور ایکٹر بپن گپتا بھی اس فلم میں نمایاں پارٹ ادا کر رہا ہے۔ اس تصویر کے ہدایت کاری کے فرائض شری پران لال جانی ادا کر رہے ہیں۔ موسیقی کے انچارج سلیتی دت گپتا ہیں۔

فلم ریت محل

اے ایم بھانجی پروڈکشن بمبئی کی اصلاحی تصویر "ریت محل" کو مسٹر بھانجی بڑے اعلیٰ پیمانہ پر پیش کر رہے ہیں۔ ہدایت کاری کے اہم فرائض فلمی دنیا کے مشہور فلم ایڈیٹر مسٹر بی ایم چوہان انجام دے رہے ہیں گانے اور مکالمے ملک کے نوجوان ترقی پسند ادیب و شاعر مسٹر حامد حیدرآبادی نے تحریر کئے ہیں۔ موسیقی ملک کے مشہور میوزک ڈائرکٹر مسٹر شیام بابو کے ذمے ہے۔ جو اس سے قبل کئی کامیاب فلموں کی میوزک دے کر خراج تحسین ادا کر چکے ہیں۔ اداکاروں میں شوخ و چنچل اداکارہ سدھا را دھا نوب صورت ہیرو الطاف۔ دھوکر۔ نہال۔ موسیقار درانی ایچ سرکار اور ملک کی مایہ ناز ممثلہ خورشید جونیر تمثیل نگاری کے اعلیٰ جوہر پیش کر رہے ہیں۔

ریت محل نصف سے زیادہ تیار ہوچکی ہے۔ اور بہت جلد نمائش کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

نواب اسماعیل خاں استعفا نہیں دینگے

علیگڑھ ۱۰ اکتوبر۔ مسلم یونیورسٹی کے محکمہ اطلاعات کے ایک افسر نے اعلان کیا ہے کہ بعض اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ نواب محمد اسماعیل خان وائس چانسلر خرابی صحت کی بنا پر اپنے استعفے دے رہے ہیں۔ یہ اطلاع بے بنیاد ہے۔ نواب صاحب کی صحت بہتر ہے۔

امریکی جدید ترین اسلحہ سے تجربہ

لندن۔ بحرہ روم میں چار دن متواتر امریکی افواج جدید ترین اسلحہ نے وسیع پیمانہ پر مصنوعی جنگ لڑیں گی۔ یہ مشق شروع ہے۔

اقوالِ زرّیں

ہاتھ سے نکل جانے والی چیز پر افسوس کرنا لاحاصل ہے۔

دولت اس کی نہیں ہوتی جو حاصل کرتا ہے بلکہ اس کی ہوتی ہے جو سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

کسی جاہل کے ہاتھ میں کتاب دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا اندھے کے ہاتھ میں آئینہ دینا۔

پہاڑ سے گر کر آدمی اٹھ سکتا ہے۔ نظروں سے گرا ہوا کبھی نہیں اٹھ سکتا۔

اسمبلی کا اجلاس ۱۸ اکتوبر سے

لکھنؤ۔ خیال ہے کہ جب یوپی اسمبلی کا سرمائی اجلاس ۱۸ اکتوبر سے شروع ہوگا تو اسمبلی فرد کارروائی میں بہت سے بل شامل ہوں گے۔ یہ بل اگرچہ تعداد میں زیادہ ہیں لیکن ان پر زیادہ بحث نہیں ہوگی۔

گذشتہ اجلاس کے نا تمام بلوں کے علاوہ ان میں صوبائی سطح پولیس بل پنچایتی راج کا ترمیمی بل حصول آراضی بل، فراہمی کی نگرانی کا بل ضابطہ فوجداری کا بل پر بحث ہوگی۔

اس مرتبہ زرعی انکم ٹیکس بل بھی پیش ہوگا خیال ہے کہ اس بل پر کچھ بحث ہوگی۔ اور زمینداروں کی پارٹی اس کی منظوری میں روڑے اٹکائے گی۔ اس اجلاس میں غالباً میونسپلٹی ترمیم بل پیش کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ سلیکٹ کمیٹی

موجِ تبسم

مجسٹریٹ۔ تم پر جرم ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے تم رہا کئے جاتے ہو۔

ملزم۔ لیکن پولیس والوں نے تو مجھے دو ہفتہ قید میں رکھا اس کے معاوضہ میں کیا میں کوئی چھوٹا موٹا جرم کر سکتا ہوں۔

ایک بزرگ ہمیشہ عورتوں کی خوبصورتی کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مجمع میں آپ عورتوں کی تعریف کر رہے تھے کہ ایک عورت نے جس کی ناک مڑی ہوئی تھی۔ دیکھا اور پوچھا۔

کیوں جناب کیا میں بھی خوبصورت عورت کی مستحق ہوں؟

بزرگ نے۔ خاتون حور تو آپ ہی ہیں۔ آور آسمان ہی سے زمین پر نازل ہوتی ہیں یہ اور یہ بات ہے کہ آپ ہیں پر ناک کے بل تشریف لائیں۔

مجسٹریٹ تم بھیک مانگتے ہو۔ بھیک مانگنا جرم ہے تم بہت کام چور ہو۔ اتنے موٹے تازے ہو کر بھیک مانگتے ہو

ملزم۔ حضور میں محنت سے پیٹ پالتا ہوں۔ جب کام نہ ملے تو کیا کروں۔

مجسٹریٹ۔ سارجنٹ ملزم کے ہاتھ دیکھ کر بتاؤ سخت ہیں۔ یا نرم۔

سارجنٹ۔ حضور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے محنت کا کوئی کام نہیں کیا ہے۔ اس کے ہاتھ بالکل ہمیشہ سے ہیں۔

دلچسپ معلومات

عرب لیگ کے ممالک

نام ملک	آبادی
فرانسیسی مراکش	۶۰۰۰۰۰۰
اسپینی مراکش	۸۰۰۰۰۰
الجیریا	۷۵۰۰۰۰۰
ٹیونس	۲۵۰۰۰۰۰
لیبیا	۷۵۰۰۰۰
مصر	۱۵۰۰۰۰۰۰
سعودی	۵۰۰۰۰۰۰
عراق	۳۰۰۰۰۰۰
یمن	۲۵۰۰۰۰۰۰
شام	۱۷۰۰۰۰۰
لبنان	۹۰۰۰۰۰
فلسطین	۱۵۰۰۰۰۰
شرق اردن	۳۰۰۰۰۰
کویت	۵۰۰۰۰۰
جزائر البحرین	۱۳۰۰۰۰
قطار	۱۵۰۰۰
عمان	۵۰۰۰۰۰
عدن	۵۰۰۰۰
موجودہ	۴۸۹۴۵۵۳

بلونے ابھی اپنا غور وخوض ختم نہیں کیا ہے۔ ایوان سے درخواست کی جائے گا کہ رپورٹ پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع کرے۔

آئینہ ادب

چاندنی

سنگدل سماج کی تباہ کاریاں کا دردناک فسانہ

(از مسٹر سومتر کمار دیپک۔ بی۔ اے)

چاندنی جب نئی نویلی دلہن کی شکل میں سسرال آئی تو دیکھنے والی عورتوں کا تانتا سا بندھ گیا۔ الھڑ لڑکیوں اور بہوؤں کو کون کہے بڑی بوڑھی عورتیں تک بہو دیکھنے کے لئے بے چین تھیں۔ دن بھر رونمائی کی رسم نہایت شد و مد سے جاری رہی بیچاری بہو گھونگھٹ کاڑھے دبی دبائی قالین پر بیٹھی بیٹھی کچھ اکتا سی گئی تھی۔ کوئی بڑھیا آتی اور دونوں ہاتھوں سے گھونگھٹ ادپر اٹھا کر اسے بغور دیکھتی بہو کے جمال افزا اور سحر آفریں حسن سے آنکھیں متحیر اور عطر کی بوئے خوش سے شام جان معطر ہو جاتے۔ اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جمع کر یوں کہنے لگتی۔

بہو تو روپ اور گنوں کی کھان ہے۔ بھگوان نے جیسے سونے میں سہاگہ ملا دیا ہے۔ چاندنی اور شرد کی جوڑی سچ مچ اندر اور اپسرا کی جوڑی ہے۔ پھر بلائیں لیتی اور عالمگیر گرانی کے باعث ساڑی اور بلاوز کا کپڑا نہ میسر ہونے کا رونا روتے ہوئے روپے دو روپے کے دو چار بدقسمت اور بے ڈھنگے نوٹ دیتے ہوئے کہتی۔

لو بہو یہ منہ دکھائی۔ ایشور کرے یہ جگل جوڑی سلامت رہے پھلے پھولے اگلے سال ہی پالنا جھولے۔ دیکھو! نئی نویلی دلہن یہ سن کر شرما جاتی۔ رخسار لال ہو اٹھتے آنکھیں جھک جاتیں۔ اور وہ سکڑ کر گٹھری بن جاتی جیسے کسی نے چھوئی موئی کے پودے کو چھو لیا۔

لڑکیاں دلہن کو گھیرے بیٹھی رہتی وہ چاہتی تھی کہ کسی طرح ان بڑھیوں کا جھمیلا ختم ہو کیونکہ ان کے رہتے ہوئے ہنسی مذاق میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ وہ بھابھی سے چہل کرنا چاہتی تھی۔ ایک دوشیزہ ایک نہایت خوش رنگ مخمل پر سلمہ ستارے سے کاڑھا ہوا طوطا لیکر آئی۔ اور کہا بھابھی دیکھو میرا یہ طوطا کتنا اچھا ہے۔ پاس نہ جانا ورنہ چونچ مار دے گا۔ آخر تمہاری ناک بھی تو طوطے کی سی ہے۔ یہ کہہ کر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

رات کے نو بجے تک یہی ہوتا رہا۔ سہاگ رات کے لئے کمرہ بہتر طور پر آراستہ کیا گیا۔ کمرے کا کونا کونا جگمگا رہا تھا۔ چاروں طرف ایک عجیب تازگی اور مستی چھائی تھی۔ کچھ چنچل دوشیزائیں چاندنی کو دروازے تک پہنچانے آئیں۔ ایک بیٹھی چٹکی لیتے ہوئے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ نئی نویلی دلہن کے کان میں...... سہاگ رات مبارک ہو کہتے ہوئے پائلوں کی جھنجھناہٹ میں رخصت ہوئیں۔

دن بیتنے لگے۔ چاندنی نے دیکھا کہ شرد اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتا۔ وہ ہر وقت کسی گہرے فکر میں ڈوبا رہتا ہے۔ ناشتہ ٹیبل پر پڑا ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ چائے شربت بن جاتی ہے اور جب اسے چائے کی یاد دلاتی ہے تو وہ ایک ہی سانس میں پورا پیالہ خالی کر جاتا ہے۔ افسانہ نگار ہوتے ہوئے بھی وہ کہانی نہیں لکھ پاتا۔ لکھتا بھی ہے تو لکھ کر پھاڑ ڈالتا ہے۔ رات کو جب سب سو جاتے ہیں تو لیمپ جلا کر کچھ لکھتا رہتا ہے لیکن صبح تمام کمرے بھر میں کاغذ کے ٹکڑے بکھرے دکھائی پڑتے ہیں۔ وہ سمجھ نہ سکی۔ یہ سب کچھ۔ پھر چاندنی اکثر سوچا کرتی: "ابھی نئی شادی ہوئی جاری ہے۔ آج تک کوئی بات چیت نہیں [illegible] جواب مل جاتا ہے ورنہ وہ بھی نہیں۔ دن بھر وہ ہیں اور ان کا کمرہ۔ مانا کہ انھیں تنہائی بہت پسند ہے۔ پس کیا میں یہ ان کو بالکل پسند نہیں۔ کیا میں ان کے من کی رانی نہیں بن سکتی؟ اور تب اسے معلوم ہوتا کہ اس کی زندگی بالکل روکھی پھیکی ہے۔ یہی سوچتے سوچتے اس کی راتیں بیت جاتیں۔

شرد کو کبھی یہ سوچنے کا موقع ہی نہ ملتا تھا۔ وہ کچھ کھویا کھویا سا رہتا، کچھ کھویا سا رہتا۔ اور جب کبھی وہ چاندنی کی طرف دیکھتا تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے۔ اس کی نگاہیں پکار پکار کر کہتی۔ چاندنی میں دل سے مجبور ہوں...... مجبور ہی نہیں...... بہت مجبور ہوں۔ مجبوری سمجھ کر مجھے معاف کر دو۔ میں تمہیں اپنا نہ بنا سکا۔ یہی میرا قصور ہے۔ مگر چاندنی میں نردوش ہوں! بالکل نردوش

دونوں ایک دوسرے سے کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن ایک دوسرے کا منہ تاک کر رہ جاتے۔

ایک رات چاندنی نے ہمت کر کے شرد سے کہا۔ ناتھ آپ کچھ دنوں کے لئے باہر گھوم آئیے۔ شاید آپ کی طبیعت بہل جائے کہتے کہتے اس کا گلا بھر آیا۔

شرد نے چاندنی کو اپنی آغوش میں لیا بجلی کی سی روشنی شرد نے دیکھا چاندنی کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے ہیں اب وہ خود کو نہ روک سکا۔ دفور جذبات سے اس نے چاندنی کے رخساروں پر بے تحاشا پیار کی مہریں ثبت کر دیں۔ چاندنی اس کی آغوش میں اسی طرح ڈھیلی پڑی رہی جیسے وہ زندگی کے اس لمبے چوڑے سفر سے تھک کر آرام کر رہی ہو بہت دیر تک خاموش رہنے کے بعد وہ بول اٹھا......

چاندنی میری طرف دیکھو۔ میں جانتا ہوں کہ میں تمہیں سکھی نہ بنا سکا۔ پر کیا میں سکھی ہوں۔ میرے دکھ کا شاید تم نہ اندازہ لگا سکو میں تڑپ رہا ہوں محض تمہارا منہ دیکھ کر۔ میں جانتا ہوں کہ میں تمہیں وہ سب نہ دے سکا جس کے رنگین سپنے تم نے کبھی دیکھے ہوں گے۔ مگر چاندنی میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں رکھ سکوں۔ میں تمہیں ہمیشہ سکھی اور مسکراتا دیکھنا چاہتا ہوں چاندنی...... اور اس کا گلا بھر آیا۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ پھر بولا۔

چاندنی! تم کہو گے شرد عجیب شخص ہے۔ مگر دیکھتی ہو اس لیمپ پر گرتے ہوئے پتنگے دوڑ دوڑ کر قربان ہو رہے ہیں۔ بہت دنوں سے میں اسی الجھن میں گرفتار ہوں لیمپ شمع ہے اور یہ پتنگے پروانے۔ محبوب۔ محبوبہ... پتنگے اپنی محبوبہ پر نثار ہو رہے ہیں لیکن محبوبہ بدستور ہنس رہی ہے۔ اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں۔ اتنے دنوں سے میں یہی سوچ رہا ہوں کہ ایسا کیوں ہے؟ چاندنی کیا تم نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے؟ ان پتنگوں کا نثار ہونا یہ روز روز کی عظیم الشان قربانی آخر کیوں؟ شاید یہ جان سوز نظارے دیکھ دیکھ کر میں بھی ایسا ہی پتنگا بننا چاہتا ہوں۔ میں کیا سمجھوں محبت کا راز لیکن میں تمہیں وہ شمع نہیں بننے دوں گا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تم جیسی خوبصورت چاندنی سچ مچ چاندنی بن کر میری تاریک دنیا میں نور افشاں رہے۔ اسی طرح ہمیشہ جگمگاتی رہے۔

یہی میری تمنا ہے چاندنی! مجھے معاف کر دو چاندنی! میں کسی طرح بھی تمہارے قابل نہ تھا۔ واقعی میں نے تم پر بہت ظلم کیا مگر اب میں تمہارے نازک دل کو اور زیادہ ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا آج تمہیں وہ سب بتا دینا چاہتا ہوں جسے میں نے اتنی مدت سے اپنے دل میں چھپا رکھا ہے جس نے میرے دل میں ایک ہاہاکار مچا رکھا ہے جس کی یاد آتے ہی میرے دل میں ایک کسک...... ایک درد...... ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ چاندنی! پہلے میں نے کبھی تمہاری طرح سکھی جیون کا خواب دیکھا تھا۔ مگر وہ خواب تمہارے خواب کی طرح ادھورا رہ گیا۔ اور میں پاگل ہو اٹھا ہوں... شمع اور پروانے کی کہانی لکھتے لکھتے...... شمع اور پروانے... مجھے کیا معلوم تھا کہ کہانی میری زندگی خود بھی ایک کہانی بن جائے گی۔ لوگ کہانی پڑھ کر مجھے سراہتے ہیں۔ مگر کیا کوئی میری لکھی ہوئی کہانیوں کا درد سمجھ سکا ہے انھیں کیا معلوم ان کہانیوں کے ایک ایک [illegible] کتنا درد چھپا ہے۔ وہ بس طوفان کو کیا سمجھیں

[illegible] زیادہ [illegible] بول اٹھی وہ......

بس کرو ناتھ! نہیں چاندنی مجھے ناتھ نہ کہو۔ میں انسان نہیں۔ [illegible] ہوں جس نے تمہارے سکھی جیون کو برباد کر ڈالا آج مجھے وہ سب کچھ کہہ لینے دو۔ ورنہ شاید پھر ایسا موقع نہ مل سکے۔ میری بے چین طبیعت کو شاید اسی سے کچھ شانتی مل جائے۔"

"جانتی ہو اس نے اپنے بیاہ سے پہلے مجھ سے کیا کہا تھا شرد! ہندو لڑکیوں کا آنے والا جیون ان کے ماتا پتا کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ان سے بغاوت کرنا سماج کی آنکھوں سے گرنا ہے۔ اور یہ سن کر میں نے اپنا ماتھا ٹھونک لیا۔ آہ! کیسے معلوم ہے کہ انسانی زندگی کی یہ لیلا اس کے پریم کا ناٹک میری سمجھ میں اس وقت آیا جب میں تھکے ماندے مسافر کی طرح اپنی منزل پر پہنچنے کے لئے بیتاب تھا۔ تاہم میں نے اسے سمجھایا

۴

کر دیا۔ آخر اس کا بیاہ ہو گیا۔ میں اپنے دل کو قسم قسم کے بہلاوے دے دے کر جھوٹی تسکین کا اہتمام کرتا رہا۔ ناتا رہا۔ سماج کی نظر سے گرا۔ دنیا کی نگاہ میں آوارہ سمجھا گیا۔ ماں باپ نے مجھے خاندان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا سمجھا اور میں یہ سب محض اس امید پر برداشت کرتا رہا۔ کہ شاید کبھی وہ میری حالت پر ترس کھا کر اپنی اس خوفناک غلطی کو سمجھ سکے۔ مگر عورت۔ یہ اتفاقات کی خطائیں اڑنے والا پرندہ۔ یہ کتاب جو سر بستہ کامی، الم اور غم کے ابواب سے ملی ہے۔ جسے دنیا میں آج تک کوئی بھی تمام و کمال طور پر نہیں پڑھ سکا۔ جو موت سے زیادہ سنگدل اور دوزخ سے زیادہ عذاب آفریں ہے۔ وہ کیونکر سمجھتی کیونکہ محبت اور پریم کو محض بازی گر کا تماشہ اور کھیل سمجھا تھا۔ اور آخر ایک دن... ایک دن صرف تین شبدوں کا سہارا دے کر وہ مجھے تنہا چھوڑ کر چلی ہی۔ کہا تھا۔ اس نے شرد! زندگی میں...... صبر... قرار...... چین ڈھونڈنے کی کوشش کرو۔ میں تمہیں دنیا کی نگاہ میں اونچا دیکھنا چاہتی ہوں۔ اسی لئے تمہیں چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ ایک نئی دنیا بسانے۔ شرد! تم نے مجھے محبت کا سبق پڑھایا میرے گرد اپنے پیار و محبت کی بیلیں لپیٹ دی ہیں آج آخری بار تم سے محبت کی بھیک مانگ کر کہتی ہوں کہ مجھ مت بھولنا۔ پھر اس کی مانگ میں کسی نے سہاگ کا سیندور بھرا۔ جانتی ہو چاندنی! وہ سہاگ کا سیندور نہیں تھا۔ بلکہ میرے زبان دل کا خون تھا۔ پلک مارتے ہی دنیا منقلب ہوگئی۔ یہ سب کچھ بھی دیکھا مجھے ذرا بھی سوچنے کا موقع نہ ملا کہ کیا کر ڈالا۔ یہ تروانی جیوتی نے؟——

ایک دن وہ مجھ سے ملی کہنے لگی۔ شرد! میں بہت سکھی ہوں مگر میرا یہ سکھ اور میری یہ عزت تمہارے ہی ہاتھ ہے"۔ میں اس کا مفہوم سمجھ گیا۔ اور اسی دن ترک سکونت پر مجبور ہوا۔ کتنا چھوٹا دل تھا اس کا۔ اور اب مجھے معلوم ہوا کہ اب شاید اسے مجھ پر وشواس بھی نہیں رہا۔ اس کے بعد مجھ سے آج تک ملاقات نہیں ہوئی۔

کیا جیوتی حقیقت میں مجھ سے پیار کرتی تھی؟ اس کی ہی ہوئی بات میں باوجود کوشش کے بھی آج تک نہیں بھلا سکا۔ میں آشا کروں شرد! کہ تم مجھے بھول گئے نہیں۔ مگر جانے دو چاندنی! میں نے تمہیں صرف اتنا بتایا ہے کہ جتنا میں اس زندگی میں کبھی نہیں بھول سکتا ہم دونوں کس طرح ملے یہ سمجھ لو چاندنی اس میری بھول تھی جس نے مجھ میں دل کو شکوہ و شکایت میں راحت اور سکون نصیب ہوتا ہے

(باقی صفحہ ۳ کالم ۳-۴ پر)

میر نواز جنگ سے حساب فہمی کا مطالبہ

حیدرآباد دکن ۔ ۱۱ اکتوبر ۔ نواب میر نواز جنگ سے جواب تک لندن میں حیدرآباد کے ایجنٹ تھے ۔ اور اب ان کو اس عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا ہے ۔ کہ وہ اس رقم کا حساب پیش کریں ۔ جو انھوں نے حیدرآباد کے لندن والے فنڈ سے خرچ کی ہے ۔ یہ رقم دس لاکھ پونڈ ہے

جنرل چودھری میرے پرانے دوست ہیں

حیدرآباد ۱۱ اکتوبر ۔ گذشتہ رات شاہزادہ برار نے حیدرآباد کے فوجی گورنر میجر جنرل جے این چودھری کے اعزاز میں ایک دعوت دی ہے ۔

میجر جنرل چودھری کا جام صحت پیتے ہوئے شاہزادہ برار نے کہا کہ آپ میں سے اکثر یہ جانتے ہیں کہ مسٹر چودھری میرے پرانے دوست ہیں ۔ ایک زمانہ وہ اور میں دونوں ایک ہی رجمنٹ یعنی ساتویں کیولری میں کام کرتے تھے ۔ یہ واقعہ ہے کہ ہندوستانی فوج میں میرے شامل ہونے کا سبب وہی بنے تھے اور مجھے فخر ہے کہ میں آج تک ہندوستانی فوج میں اپنے عہدہ پر باقی ہوں ۔

چند سال ہوئے وہ سکندرآباد میں تعینات تھے ۔ تو انھوں نے اپنے اخلاق اپنی ذاتی وجاہت اور اپنے نیک کردار کے باعث دوستوں کا ایک وسیع حلقہ پیدا کر لیا تھا ۔ اور حیدرآباد کی خوش قسمتی ہے کہ میجر جنرل چودھری کے ہاتھوں حیدرآباد میں امن وامان پھر بحال ہو گیا ۔ اور انھیں یہاں کا فوجی گورنر بننے کا موقع ملا ۔ جو حیدرآباد سے اچھی طرح واقف ہیں اور جن کے دل میں اہل حیدرآباد کے لئے بھی بہت بڑی جگہ موجود ہے ۔ میری دعا ہے کہ اور مجھے امید ہے کہ اس دعا میں آپ بھی میرے ہمنوا ہوں گے ۔ کہ جنرل چودھری کو خدا تندرست رکھے اور انھیں کامیاب حکمران بنائے ۔

روس کی فوجی طاقت

نیویارک ۱۱ اکتوبر ۔ نیویارک ٹائمس کے نامہ نگار مقیم واشنگٹن کا کہنا ہے کہ روس اور اس کے حلیف ملکوں کی فوجی طاقت کا تخمینہ ۵۲ لاکھ سپاہیوں کے قریب اور امریکہ اور مغربی یورپ کی مجموعی طاقت کا تخمینہ ۴۴ لاکھ ہے ۔

قوم پروروں کے خلاف سازش؟ راجا محمود آباد کے محل میں؟

علیگڑھ سے نکلنے والا ہفتہ وار اخبار نیا ہندوستان ۸ اکتوبر کو اپنے افتتاحیہ میں لکھتا ہے ۔

"ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب نے لکھنؤ جا کر نواب (یعنی نواب اسمٰعیل خان صاحب نے لکھنؤ جا کر راجہ صاحب محمود آباد کے محل میں پرانے لیگی ساتھیوں کی ایک میٹنگ کی اور اسمیں یونیورسٹی کو مرکز بنا کر مختلف پینترون کے ساتھ حکومت اور عوام پر چھا جانے کی اسکیم بنائی جس کا نچوڑ یہ ہے کہ دینیات اور دوسری اہم جگہوں پر سابق لیگی علماء اور کارکنوں کو لا کر رکھا جائے ۔ اور نیشنلسٹ مسلمانوں کو

اول تو آنے ہی نہ دیا جائے ۔ اور آ بھی گئے ہوں تو عارضی طور پر جگہ دی جائے ۔ اور کوئی نہ کوئی قانونی بہانہ بنا کر علیحدہ کر دیا جائے ۔ چنانچہ اس اسکیم پر کچھ تو عمل پہلے ہی سے شروع کر دیا گیا ہے ۔ اور کچھ پر عنقریب ہونیوالا ہے ۔

سردار پٹیل ایل ۔ ایل ۔ ڈی

ناگپور ۔ ۱۱ اکتوبر ۔ ناگپور یونیورسٹی نے ہندوستان کے نائب صدر وزیر اعظم سردار پٹیل کو اپنے ۲۱ اکتوبر کے کنووکیشن کے موقع پر ایل ایل ڈی کی اعزازی ڈگری عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ ۲۱ اکتوبر کو سردار پٹیل کی ۷۴ ویں سالگرہ ہے ۔

دہلی کی ساڑھے تین سو مسجدیں واپس

نئی دہلی ۔ ۱۳ اکتوبر ۔ مہاتما گاندھی کی خواہش اور ان کو ان سات شرطوں کے مطابق جس کو پورا کرنے کے وعدے کے بعد گذشتہ جنوری میں انھوں نے اپنا تاریخی برت توڑا تھا ساڑھے تین سو سے زائد مسجدوں کو جن پر پناہ گزینوں نے قبضہ کر لیا تھا ۔ یا جنھیں مندروں اور گردواروں میں تبدیل کر دیا تھا واپس کر دیا گیا ہے ۔ تقریباً سو مسجدوں کو واپس کرنے کا کام کرنے کا جاری ہے ۔ امید ہے کہ اگلے ماہ تک یہ مسجدیں بھی واپس کر دی جائیں گی ۔

مسجدیں جو واپس کی گئی ہیں ۔ انھیں سنی مجلس وقف کو جس کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین ہیں ۔ واپس کر دیا گیا ہے ۔ اور ان محلوں کی مسجدوں کو جہاں مسلمان نہیں ہیں ۔ دیوار چن کر محفوظ کر دیا گیا ہے ۔

بمبئی ۔ ۱۳ اکتوبر ۔ بندرگاہ کے مزدوروں نے پچھلے ۴۸ گھنٹے سے جو ہڑتال کر رکھی تھی ۔ اس کے ختم کرنے کا فیصلہ آج رات کر دیا گیا ہے ۔

مذاہب کا احترام اور رسوم میں رواداری

لکھنؤ ۔ ۱۰ اکتوبر ۔ ہز ایکسیلنسی سروجنی نائیڈو گورنر یوپی نے دسہرا اور بقر عید کے دو بڑے مذہبی تہوار پر جو تقریباً ساتھ ہی ساتھ پڑ رہے ہیں ۔ اپنے تمام ہم وطنوں کو چاہے وہ ہندوستان کے اندر ہوں یا اس کے حدود کے باہر محبت اور مبارکباد کا پیغام دیا ہے ۔

انھوں نے امید اور یقین ظاہر کیا کہ چھوٹے یا بڑے کسی فرقے کا کوئی شخص کسی بات یا حرکت سے ان دونوں جماعتوں کے مقدس تہواروں کے جو صدیوں سے انسانی تاریخ کے بنیادی جزو بنے ہوئے ہیں ۔ تقدس اور رسوم پر کوئی آنچ نہ آنے دیں گے ۔ اور تمام ہندوستانی چاہے وہ کسی مذہب کے ماننے والے ہوں ہندوستان کی غیر فانی روایات کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کریں گے ۔ وہ روایات یہ ہیں کہ تمام مذہبوں کا احترام کیا جائے ۔ اور ان تاریخی تہواروں کے رسوم میں وسیع القلبی کے ساتھ وہ رواداری برتی جائے جو ان کے منانے والوں کی مذہبی کتابوں نے سکھائی ہے ۔

نہرو اور مسز پنڈت کے تفریحی مشاغل

ریڈنگ ۔ ۹ اکتوبر ۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل دو گھنٹے تک گھوڑے پر سوار ہو کر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے دیہاتی علاقہ میں سیاحت کی ۔ پنڈت نہرو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ہمراہ یہ ہفتہ گزار رہے ہیں ۔ لارڈ اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن کی صاحبزادی لیڈی پملا بھی اس علاقہ کے دورہ میں پنڈت نہرو کے ساتھ تھیں ۔

آج پنڈت نہرو اور ان کی بہن مسز پنڈت جیپ کار میں قصبے پر ہجوم کو تنگ راستوں سے ہو کر ریڈنگ کا تاریخی گرجا دیکھنے گئے ۔ یہ جیپ جو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو جنگ کے زمانے میں ملی تھی ۔ اس کو لیڈی ماؤنٹ بیٹن چلا رہی تھیں ۔

وزیر اعظم پنڈت نہرو کے لئے قابل یادگار آخری انگریز وائسرائے ہند کا وہ جھنڈا تھا جو لارڈ ماؤنٹ بیٹن اپنے ہمراہ ہندوستان سے لائے تھے ۔ اور اب وہ گرجا گھر کی عمارت پر لہرا رہا ہے ۔

کشمیر میں ہماری فوجی حالت

شملہ ۔ ۹ اکتوبر ۔ وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے آج شام اخباری نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ کشمیر میں ہندوستانی فوج کی حالت بہت قابل اطمینان ہے ۔ انھوں نے پاکستان کے غلط پروپیگنڈے کی تردید کی ۔

لندن ۔ ۱۴ اکتوبر ۔ فرینڈز سوسائٹی نے برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ اٹیمک اسلحہ تیار کرنے اور استعمال پر پابندی لگائی جائے ۔

حیدرآباد کی فوج صرف دس ہزار

نظام آزاد نہیں۔ ان کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

حیدرآباد ۸ اکتوبر۔ حیدرآباد کے فوجی گورنر جنرل میجر جنرل چودھری نے ایک پریس کانفرنس سے جس میں تقریباً ایک سو آدمی مقامی اور غیر ملکی اخبار نویس شریک ہوئے تھے خطاب کرتے ہوئے غیر ملکی اخباروں کے اس پروپیگنڈے کا تذکرہ کیا کہ نظام آزاد نہیں ہیں۔ اور کہا کہ یہ پروپیگنڈا بالکل بے بنیاد ہے۔

حیدرآبادی فوج کا تذکرہ کرتے ہوئے میجر جنرل چودھری نے کہا کہ اس میں چالیس فیصدی تخفیف کی جا رہی ہے بلکہ اس کی تعداد صرف اتنی رہ جائے جس کے اخراجات کا بار ریاست برداشت کر سکے تخفیف کے بعد حیدرآبادی فوج کی تعداد باقاعدہ اور بے قاعدہ دونوں قسم کے فوجیوں کو ملا کر تقریباً دس ہزار رہ جائے گی۔

انھوں نے کہا کہ میں نے نظام کو کبھی اپنے پاس نہیں بلایا۔ اس کے برعکس میں جب بھی ان سے ملنا چاہتا ہوں تو پہلے ان سے محل میں جانے کی اجازت لیتا ہوں پرانی روایات کے مطابق جن کاغذات پر ان کے دستخط یا منظوری لینا ہوتی ہے وہ ان کو پیش کئے جاتے ہیں اور جو تجویز ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے اس کو وہ کبھی منظور کرتے ہیں اور کبھی نہیں بھی کرتے۔ ابھی اس روز انھوں نے ایک تجویز کو نامنظور کر دیا۔

جنرل چودھری نے کہا کہ ہم نے اس معاملہ میں ہٹ دھرمی سے کام نہیں لیا ہے اور حیدرآباد کے مخصوص حالات اور اس حقیقت کا لحاظ رکھا ہے۔ ریاست کے بہت سے لوگوں کا بجز سپہ گری کے اور کوئی پیشہ ہی نہیں ہے۔

انھوں نے کہا کہ اس بات کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے کہ فوج کو برطرف کرنے کے لئے ایک مدت درکار ہوگی۔ اور برطرف کئے ہوئے سپاہیوں کو بحال کرنے کے لئے اسکیمیں تیار کی جا رہی ہیں۔

بے قاعدہ عرب فوج کی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے جنرل چودھری نے کہا کہ عرب میں کچھ سردار ہیں جو والیٔ حیدرآباد کا دم بھرتے ہیں۔ پہلے ان ہی عرب سرداروں کی ریاست سے عربوں کو دس سال کے لئے بھرتی کیا جاتا تھا۔ ایک تہائی چھوڑ کر جو سال ہا سال سے حیدرآباد میں رہ رہے ہیں۔ اور جنھوں نے مقامی عورتوں سے شادیاں کر لی ہیں۔ اور عملی حیثیت سے حیدرآبادی بن گئے ہیں۔ باقی عربوں کو واپس جانا پڑے گا۔

حیدرآباد یورپی اور دوسرے غیر ملکی لوگ ملازم ہیں۔ ان کے متعلق جنرل چودھری نے کہا کہ جو لوگ پنشن کے مستحق ہوگئے ہیں۔ ان کو فوراً ہٹا دیا جائیگا۔ دوسرے لوگوں کے معاملہ پر غور ہو رہا ہے۔

انھوں نے کہا کہ حیدرآبادی فوج کے ایک پٹھان دستہ کو بھی برطرف کر دیا گیا ہے۔

صدر ٹرومین کا اعلان

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ آج شب صدر ٹرومین نے اعلان کیا ہے کہ میں نے چیف جسٹس ونسن کو ماسکو بھیجنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ صدر کی طرف سے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل کے مشورہ پر کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ وفد بھیجنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ سویٹ لیڈروں کو ایٹمی مسئلہ کے بارے میں امریکی عوام کے احساسات بتلاؤں۔

قومی زبان کی تشکیل تک انگریزی

ذریعہ تعلیم رہیگی

دہرہ دون۔ ۱۰ اکتوبر۔ گورنر جنرل مسٹر چکرورتی راج گوپال اچاریہ نے کل دہرہ دون اسکول کے افتتاح کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"انگریزی زبان اسی وقت تک ذریعہ تعلیم رہے گی جب تک کہ ملک میں کوئی قومی زبان جاری نہ ہو جائے بلکہ اس کے بعد بھی کافی عرصہ تک ہمیں ملے جلے الفاظ استعمال کرنا پڑیں گے۔ اس کے علاوہ مدرسین کو بھی یہ اختیار دینا پڑے گا کہ وہ طلبا کے سامنے اپنے خیالات کی ترجمانی انگریزی ہی میں کریں۔

لکھنؤ۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی کی ٹرانسپورٹ کمشنر...

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

(احسن سمبھلی)

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

VOL. 47 NO. 43	Cawnpore. Saturday 23-rd OCTOBER 1948	کانپور شنبہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء مطابق ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ	جلد ۴۷ نمبر ۴۳

ادبیات

مجھ کو تری تلاش ہے

(از جناب نشاط امروہوی)

پہلی سی اب سحر نہیں پہلی سی اب شام ہے
قلب حزیں ہے مضطرب روح بھی تشنہ کام ہے

کوئی نہیں ہے روبرو کوئی نہ ہمکلام ہے
کاش! مجھے بتا بھی دے تیرا کہاں مقام ہے

مجھ کو ہے جستجو تری مجھ کو تری تلاش ہے

ساقی ابر خم بدوش۔ جام بکف ہیں بجلیاں
جھوم رہی ہیں مستیاں رقص کناں ہیں شوخیاں

میکدہ فضا میں ہیں لپٹی ہوئی گلابیاں
مطرب فصل گل کی وہ ہلکی صدائے پی کہاں

مجھ کو ہے جستجو تری مجھ کو تری تلاش ہے

آج دفور شوق میں پھولوں کی جھک گئی جبیں
گلکدہ شباب کا ہے وہی منظر حسیں

گویا بہشت بن گئی صحن چمن کی سرزمیں
سارا جہاں ہے سامنے تیرا کہیں پتہ نہیں

مجھ کو ہے جستجو تری مجھ کو تری تلاش ہے

چھٹکی ہوئی چاندنی عارض ماہتاب سے
مستی چھلک رہی ہے پھر موج شراب ناب سے

فرصت یک نظر نہیں کشمکش شباب سے
دل کو نجات ہی نہیں عالم اضطراب سے

مجھ کو ہے جستجو تری مجھ کو تری تلاش ہے

مانا فروغ ہو گیا عشق کی مشکلات میں
حسن ستم ہے محو خواب گوشۂ التفات میں

موت پڑی ہوئی ہے خود کشمکش حیات میں
چین نہیں ہے نام کو عرصۂ کائنات میں

مجھ کو ہے جستجو تری مجھ کو تری تلاش ہے

دنیائے اسلام

عرب اور یہودی نمائندوں کو معاملہ پیش کرنے کا اختیار

پیرس ۱۵ اکتوبر۔ آج متحدہ اقوام کی سیاسی کمیٹی میں فلسطین کا اہم مسئلہ اٹھا لیکن پتہ یہ چلا کہ تفصیلی مباحثہ میں کسی ملک کا نمائندہ بھی حصہ لینے کے لئے تیار نہیں ہے کمیٹی کے صدر موسیو پال ہنری اسپاک نے کہا کہ یہ تو مشکل معلوم ہوتا ہے یہ تو ہر شخص کا اظہار تھا اس مسئلہ کو اہم سمجھتے ہوئے اس پر زیر بحث لایا جائے لیکن اب کوئی ممبر اس پر بولنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ انھوں نے یہ وعدہ کر کے اس جلسہ کو ختم کر دیا کہ میں کل صبح اس کا انتظام کروں گا۔ کہ عرب اور یہودی نمائندے اپنا اپنا معاملہ جلسہ میں پیش کر سکیں۔ اسرئیلی حکومت کے نمائندہ کپتان اوبے ایس ایبن نے استدعا کی تھی کہ اسرئیلی حکومت کے وزیر خارجہ موسی شرطاق کو اجازت دی جائے کہ وہ خود آ کر اپنا بیان دے سکیں۔ اور یہ بتا سکیں کہ انھوں نے ثالث کی رپورٹ کی سفارشات کو کیوں نہیں منظور کیا۔ کپتان ایبن نے اسبات پر احتجاج کیا کہ بعض لوگ سیاسی اغراض کے باعث کاونٹ برناڈٹ کی موت سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اسرئیلی حکومت کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔

جب کوئی مقرر مباحثہ جاری رکھنے پر تیار نہ ہوا تو یوکرین کے نمائندہ نے کہا کہ بہترین طریقہ کار یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے ان فریقوں کے نقطۂ نظر کو معلوم کر لیا جائے جو اس مسئلہ سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ہمیں ایسا کافی مواد مل جائے گا کہ ہم اس مسئلہ پر بہتر طریقہ کار سے بحث کر سکیں۔ برطانی وزیر مسٹر ہیکٹر میکلین نے یوکرین کے نمائندہ کے خیال سے اتفاق کیا۔ انھوں نے مسٹر موسے شرطاق سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے باوجود اتنا فرور کہا کہ مباحثہ کو جاری رکھنے کے لئے ایک نظام نامہ بنا دینا چاہیئے لبنان کے نمائندہ نے ایک تحریک پیش کی۔ اسپر زور دیا کہ کمیٹی کو پہلے کاونٹ برناڈٹ کے قتل کے مسئلہ پر بحث کرنا چاہیئے موسیو اسپاک نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا۔

ڈاکٹر رالف بنچ نے جو کہ اس وقت قائمقام ثالث ہیں حفاظتی کونسل کی اس دھمکی کی تکرار کی کہ اگر یہودیوں یا عربوں سے کسی نے صلح کی خلاف ورزی کی تو جواب جنگی اقدامات سے دیا جا سکتا ہے موجودہ صلح کی جگہ کسی چیز کو جو زیادہ پائیدار حفاظتی ہو آ جانا چاہیئے خواہ یہ چیز مستقل خاتمہ جنگ ہو یا صلحنامہ یا سمجھوتہ ہو ڈاکٹر رالف نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ اگر فلسطین میں پھر لڑائی چھڑ گئی تو اس سے پورے مشرق قریب کے امن کو بلکہ دنیا کے امن کو جو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ وہ معمولی نہ ہوگا۔ بلکہ بہت زیادہ ہوگا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ میرے خیال میں جو چیزیں سب سے اہم ہیں پہلی چیز تو یہ کہ اسبات کا کسطرح معقول اطمینان ہو جانا چاہیئے کہ دونوں جماعتوں میں سے اب کوئی اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے لڑائی نہ شروع کرے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جنرل اسمبلی نے بنیادی طور پر یہ رائے قائم کی ہے کہ وہاں امن قائم رکھنے کے لئے یہ صورتیں اختیار کی جائیں۔

۱۔ یہودی ریاست قائم کر دی جائے جس کے حدود کی ذمہ داری بین اقوامی طاقت پر ہوگی۔ ۲۔ یروشلم کی پوزیشن یہ واقعی ایک بہت ہی پیچیدہ مسئلہ ہے۔ ۳۔ عربوں کے قبضے کے علاقے کی حیثیت کا تعین۔ ۴۔ ان لوگوں کے حقوق کی حفاظت جو دونوں علاقوں میں بسے ہوئے ہیں۔ ۵۔ عرب پناہ گزینوں کا دوبارہ بسانا۔ ۶۔ اقوام متحدہ نے فلسطین کے معاملہ میں جو دخل دیا ہے اس کو اس وقت تک برقرار رکھا جائے جب تک کہ اس مسئلے کے تمام اہم رخ نہ حل ہو جائیں میرے خیال میں فلسطین کے مستقبل کے لئے اب کسی اور تجویز کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اگر آگے آئیگی تو نامناسب ہوگی۔

عراق فلسطین کی عرب حکومت کو تسلیم نہیں کریگا

قاہرہ ۱۰ اکتوبر عرب ممالک کی دارالحکومتوں میں شدید سیاسی سرگرمیوں کے باوجود عرب لیگ کی رکن ریاستوں کی طرف سے فلسطین کی نئی عرب حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ ابھی تک نہیں کیا جا سکا ہے عراقی وزیر اعظم مزاحم الباچہ چی نے عمان جانے سے قبل اخباری نامہ نگاروں سے کہا کہ فلسطین کی عرب حکومت کو تسلیم کرنے کا مسئلہ کا فیصلہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اس جلسہ میں کیا جائیگا۔ جو اسی ماہ میں کسی تاریخ کو منعقد ہوگا۔

انھوں نے کہا کہ عراق فلسطین کی عرب حکومت کو نہیں تسلیم کرے گی۔ عراقی وزیر اعظم کی حاجی امین الحسینی مفتی یروشلم سے جن کی صدارت میں ۲۲ ستمبر کو غازہ میں فلسطین کی عرب حکومت کی تشکیل ہوئی تھی طویل گفتگو ہوئی۔

شرق اردن کے شاہ عبداللہ نے پچھلے دوشنبہ کو یہ اعلان کیا تھا کہ وہ غازہ کی عرب حکومت کو تسلیم نہیں کریں گے۔

عراق کیلئے امریکی مشین

بغداد ۱۸ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ عراق کے ڈائرکٹر جنرل اقتصادیات کے امریکہ جانے جانے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ عراق کے لئے نئی مشینیں دے ان میں سے ایک تیل صاف کرنے کی مشین ہوگی جو ۲۳۶۰۰۰۰ گیلن سالانہ تیل پیدا کرے گی۔ وہ عراق کے وسیع صنعتی ترقی کے لئے بعض امریکی کارخانوں سے بھی گفت و شنید کرے گی عراق میں ایک اسفالٹ فیکٹری قائم کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

بفضل الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار قند کانپور

جلد ۴۷ | کانپور شنبہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۳

کانگریس کے صدر کا انتخاب

کانگریس کی صدارت کے دونوں حریف امیدوار ڈاکٹر پٹابھی سیتہ رمیہ اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن کے حامی پچھلے چند روز سے بہت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اور خیال ہے کہ الکشن میں جو اتوار کو ہو رہا ہے۔ بڑا سخت مقابلہ ہوگا۔

ہندوستان کے آزاد ہونے کے بعد کانگریس کی صدارت کا یہ پہلا الکشن ہے۔ جے پور اجلاس کے تقریباً تین ہزار تین سو ڈیلی گیٹ اس الکشن میں حصہ لیں گے۔ ان میں سے تقریباً سات ڈیلی گیٹ ریاستوں کے ہیں کہا جاتا ہے کہ جب یہ کوششیں رائیگاں گئیں کہ صدر کا بلا مقابلہ انتخاب ہو جائے تو صوبہ کے جو لیڈر اعلیٰ کمان سے مشورہ کرنے گئے تھے ان سے اعلیٰ کمان نے کہا کہ اس معاملہ میں وہ بالکل غیر جانبدار ہیں۔ اور ڈیلی گیٹ اپنی پسند کا فیصلہ کرنے کے لئے آزاد ہیں۔

دو یرسل دڑ ہاکل مسٹر رفیع احمد قدوائی نے جو ورکنگ کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ ایک ملاقات میں کہا کہ پنڈت نہرو انگلینڈ روانہ ہونے سے پہلے صدر کے انتخاب کے متعلق سردار پٹیل سے گفتگو کی تھی۔ دونوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ انہیں کسی امیدوار کی حمایت نہیں کرنا چاہیئے اور غیر جانبدار رہنا چاہیئے۔

مسٹر قدوائی نے کہا کہ ۲۴ ستمبر کو مجھے مطلع کیا گیا کہ ایک امیدوار کے حامی یہ افواہ اڑا رہے ہیں کہ ان کے امیدوار کو سردار پٹیل کی حمایت حاصل ہے۔ میں نے پنڈت نہرو کو اس بات کی طرف توجہ دلائی اور یہ رائے دی کہ پنڈت نہرو اور سردار پٹیل دونوں کو ایک بیان دے دین جس میں وہ الکشن کے متعلق اپنے رویہ کی وضاحت کر دیں۔ پنڈت نہرو نے اس مسئلہ پر دوبارہ سردار پٹیل سے گفتگو کی۔ سردار پٹیل نے اپنی حمایت یا مخالفت کی خبر کو غلط بتایا۔ دونوں لیڈروں نے طے کیا کہ کوئی بیان نہ جاری کیا جائے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بیان کی تاویل کی جائے کہ کسی امیدوار کی حمایت کی جا رہی ہے پنڈت نہرو یا سردار پٹیل کے پاس جو بھی گیا۔ اس سے ان لوگوں نے اپنا رویہ صاف صاف بتا دیا۔ اور یہ کہنا غلط ہے کہ انھیں دو میں سے کسی امیدوار کے منتخب ہونے سے دلچسپی ہے۔

اس سلسلہ میں یوپی سے دو اپیلیں شائع ہوئی ہیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

مسٹر ٹھاکر پرشاد سکسینہ ممبر صوبائی کانگریس کمیٹی نے کانگریس کی صدارت کے بارے میں حسب ذیل بیان دیا ہے۔ — اب جبکہ پاکستان قائم ہو چکا ہے ہندو مسلم اتحاد کو ہر قیمت پر قائم رکھنا چاہیئے۔ اس منزل پر کانگریس کی پالیسی میں کسی تبدیلی سے فائدہ کے بجائے نقصان پہونچ جائیگا۔ اگر اس وقت مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کا انتخاب ہوگا تو اس کے معنی کانگریس کی پالیسی میں تبدیلی کے ہوں گے اس کے علاوہ جب اچاریہ کرپلانی کی کوئی نہیں سنی اور انہیں استعفیٰ دینا پڑا۔ اس لئے یہی مناسب ہے کہ موجودہ قیادت کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ جس طرح چاہے ملک کی رہبری کرے۔

اس لئے میں ممبروں سے درخواست کروں گا کہ وہ ڈاکٹر پٹابھی سیتہ رمیہ کے حق میں ووٹ دیں۔ اور اس طرح کانگریس اور مہاتما جی کی روایات اور پالیسی کو قائم رکھیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے ووٹ کے استعمال میں صوبہ پرستی کو دخل نہ دیں۔

یوپی آسمبلی کے گیارہ ممبروں نے جن میں مسٹر جمن سنگھ پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر الگو رائے شاستری مسٹر موہن لال گوتم بھی شامل ہیں حسب ذیل بیان کانگریس کے صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں شائع کیا ہے۔

دو روز کے اندر اندر کانگریس کے صدر کا انتخاب ہو جائے گا۔ چونکہ ڈاکٹر پٹابھی سیتہ رمیہ اور ان کے ہم رد ووں نے اس سلسلہ میں پروپگنڈہ شروع کر دیا ہے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنی رائے کا اعلان کر دیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ملک کی بھلائی کس کے انتخاب میں ہے۔ ملک کے تقسیم ہو جانے کے بعد جو مسائل ہمارے سامنے ہیں۔ انھیں کوئی ایسا ہی شخص حل کر سکتا ہے۔ جو ٹنڈن جی کی طرح واضح تصور رکھتا ہو۔ اور عزم راسخ کا مالک ہو۔ ٹنڈن جی کا یہ خیال درست ہے کہ قومیت کا ناتا سیاست سے ہی نہیں تمدن سے بھی ہے۔

اسی بنا پر ہم سارے ملک کے مندوبین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ٹنڈن جی کے حق میں اپنا ووٹ دیں۔

کشمیر کمیشن نے رپورٹ مرتب کر لی

معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن نے کشمیر کے بارے میں ہندوستان پاکستان کے تنازعہ پر حفاظتی کونسل کے لئے عارضی رپورٹ کا ساٹھ صفحہ کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔

یہ رپورٹ اس تین ماہ کی تفتیش کے بعد مرتب کی گئی ہے جو کمیشن نے ہندستان پاکستان اور کشمیر میں اپنے قیام کے دوران میں کی تھی۔

کولمبیا کے نمائندہ ڈاکٹر الفریڈو زو نے یہ رپورٹ مرتب کی تھی جس پر جنیوا میں کمیشن [illegible] اراکین [illegible]

[illegible] موجودہ مسودہ میں صرف کمیشن کی کارگذاری کا تفصیلی ذکر ہے۔ اور حفاظتی کونسل سے کوئی سفارش نہیں کی گئی ہے۔

کل رات کمیشن کے اراکین نے اپنے منصوبہ میں بھی معمولی ترمیم پر غور کیا جس کے حساب سے انھیں اس ہفتہ کے آخر میں پیرس جانا تھا جہاں حفاظتی کونسل کو آئندہ ہفتہ کے آخر میں پیش کرنے کے لئے رپورٹ کا آخری مسودہ تیار کرنا تھا۔

جنیوا میں آخری مسودہ تیار کرنے کے لئے کمیشن غالباً دو ہفتے اور رکے گا۔ مشاہدین کو حیرت ہوئی جب پروگرام تبدیلی کے لئے کمیشن نے سوائے اس کے کہ کوئی وجہ نہیں بتائی کہ پیرس میں ہوٹل کی رہائش کا فقدان ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیشن کے مندوب آخری مسودہ کو شروع کرنے کے پہلے پیرس میں ہندوستان اور پاکستان کے لیڈروں سے مشورہ کریں گے۔ جو اقوام متحدہ کے اجتماع کے لئے وہاں آئے ہوئے ہیں۔

✗ پولیس نے ڈیرا ڈور میں گرفتار کر لیا ہی سب لوٹ کا مال بھی برآمد ہوا ہے۔ گنگا سہائے مشہور شراب بیچنے والے کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ بہت سی شراب کی بوتلیں بھی برآمد ہوئی ہیں — اناؤ ضلع کے ڈاکو رام کمار کو پولیس نے گرفتار کیا ہی۔ اس کے پاس سے ایک ریوالور اور ایک درجن کارتوس نکلے ہیں۔

"میری کہانی"

سیٹھ جگت نرائن اور وراڈسٹری بیوٹرس دہلی کی مشہور تصویر میری کہانی کانپور کے الپائن اور نگار سینما میں ایک ساتھ ۲۲ اکتوبر کو ریلیز ہو رہی ہے اس تصویر کا افتتاح الپائن سینما میں کانپور سٹی کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ رگھبر دیال بھٹ کریں گے جس میں معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہی کہ یہ تصویر اسٹوری، اعلیٰ اداکاری اور گانوں کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ ایک فیملی کے چھوٹے بڑے سب ساتھ ملکر دیکھ سکتے ہیں۔

پربھات ٹاکیز — ہم کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ پربھات ٹاکیز کا بعض ٹکنیکل گراؤنڈ کی وجہ سے ۲۱ اکتوبر سے لیسنس درست معطل کر دیا گیا ہی۔ جس کی وجہ سے پربھات ٹاکیز بند ہو گیا ہے ٹکنیکل گراؤنڈ پر ٹاکیز کا بند کر دینا جس سے مالک ٹاکیز اور گورنمنٹ دونو کا نقصان ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اصلاح یا سزا کی کوئی اور صورت بھی ہو سکتی تھی۔

پانڈیچری میں

بیان موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ہندوستان کے جنوب مغربی ساحل کی فرانسیسی مقبوضہ بستی ماہی کی فرانسیسی حکومت کو بے دست و پا کر دیا گیا ہی۔ اور وہاں کے نظم و نسق کے باشندوں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تلچری سے جو ماہی سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک خبر کے مطابق ۲۱ اکتوبر کی رات کو ایک مجمع نے سڑکوں پر گشت کر کے دفاتر اور عمارتوں پر حملہ کر دیا۔ کاغذات اور فرنیچر کو باہر نکال کر آگ لگا دی ہے۔

انڈونیشیا کے باغیوں کے خلاف مہم

انڈونیشی جمہوریہ کے صدر سوکارنو نے تبادیا ۲۲ اکتوبر سے اعلان کیا کہ کمیونسٹ باغیوں کے خلاف جمہوری حکومت کی مہم قریب قریب مکمل ہو گئی ہے۔ اور کمیونسٹوں کے آخری مورچہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے ڈاکٹر سوکارنو نے یہ بھی کہا کہ اب کمیونسٹوں کے صرف بکھرے ہوئے گروہ باقی رہ گئے ہیں۔ ایک وقت اندازہ لگایا جاتا ہی کہ باغیوں کی تعداد پندرہ ہزار رہے

ص برکمشنر نے جے کے جوٹ مل کو ۲۰ اکتوبر تک بند رہنے کی اجازت دیدی ہی اور جلد مل کھولنے کی ہدایت کی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ مل ۳ نومبر سے چالو ہو جائیگی۔

جے کے کاٹن مل کانپور اور اس کے ملازمان کے تنازعہ میں ثالث کا فیصلہ حکومت نے منظور کر لیا ہی۔ اس فیصلہ کو دونوں کو چھ ماہ تک ماننا پڑیگا جس کی توسیع بعد کو اور ہو سکیگی۔ اس کے مطابق دو ماہ تک نہ کوئی ملازم علیحدہ کیا جائے گا اور نہ رکھا جائے گا۔

جے کے جوٹ مل کی تخفیف کے لئے لیبر کمشنر نے فیصلہ کیا ہے کہ سی شفٹ میں ۱۱۶ آدمی تخفیف کر دئے جائیں جو دوسرے شفٹوں سے آئے ہیں۔ ان کو واپس کر دیا جائے۔ اور ان کے قائمقاموں کو علیحدہ کر دیا جائے ان کی اپیلوں پر لیبر کمشنر غور کریں گے۔ اور آئندہ بھرتی پر بہتر آدمیوں کا خیال رکھا جائے گا۔

جمعیۃ العلماء

بقرعید کے موقعہ پر جمعیۃ العلماء نے خدمت خلق کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شہر کے مختلف مرکزی مقامات نئی سڑک، عیدگاہ، چمن گنج ہیرامن کا پوروہ وغیرہ میں کیمپ لگائے تھے۔ اور ضرورت مندوں کو ہر قسم کی امداد دی۔

کالستھانہ روڈ سیوا سماج

عید اور دسہرہ کے موقع پر کالستھانہ روڈ سیوا سماج کی طرف سے ہر طبقہ کے لوگ جمع ہوئے۔ اور آپس میں ملے جلے! اس موقع پر منشی بھگوتی پرشاد سکریٹری سیوا سماج کانگریس نے سیوا سماج کے مقصد اور بقرعید دسہرہ کے تہواروں کی حقیقت پر مفصل روشنی ڈالی۔

بال سماج

آنریبل سری کیشو دیو مالویہ منسٹر انڈسٹریز نے ۱۷ اکتوبر کو کانپور تشریف لا کر بال سماج کے بچوں کے موسیقی کے پروگرام میں حصہ لیا۔ اور آپ نے نہایت خوش ہو کر کہا کہ کانپور کے لحاظ سے ان بچوں کی تعداد پانچ سو سے کم نہ ہونا چاہیئے۔ اور بال سماج کو امداد دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔ اس موقعہ پر شہر کے معززین موجود تھے پروگرام کے بعد ایٹ ہوم بھی دیا گیا۔

شاندار ڈنر

۲۳ اکتوبر ۸ بجے رات کو میاں محمد لطیف مالک ایسٹرن ٹینری اپنے صاحبزادگان محمد سلیم اور محمد نسیم سلمہم کی شادی کی خوشی میں اپنے دوستوں اور شہر کے معززین کو ایک شاندار ڈنر دے رہے ہیں۔

ادب عالیہ کا مشاعرہ

ادب عالیہ کا ایک مشاعرہ ۳۱ اکتوبر اتوار کے دن ۲ بجے مسٹر بشیر احمد صاحب انکم ٹیکس افسر کے بنگلہ پر ہوگا۔

جرائم پیشہ گرفتار

✗ حول چند اور بابو لال مشہور ڈاکوؤں کو

آئینہ کانپور

شرنارتھی بچوں کے اسکول کا افتتاح

رم پوروہ کی پناہ گزین بستی میں وزیر اعظم یوپی کے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر گوبند سہائے نے گاندھی یادگار شرنارتھی اسکول کی رسم افتتاح ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ درحقیقت اصل ہندوستان یہی صوبہ ہے۔ اور یہاں جو صوبائی یا فرقہ وارانہ تحریک شروع کی جائیگی وہ تمام ملک پر اثر انداز ہوگی۔

انھوں نے کہا کہ پناہ گزینوں کا مسئلہ بڑا خطرناک اور اہم تھا۔ اس سلسلہ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے پناہ گزینوں کو مدد پہونچانے میں ہر ممکن کوشش سے کام کیا ہے جس کی وجہ سے وہ اب اتنا خطرناک نہیں رہا ہے جتنا کہ پہلے تھا۔ یہ مسئلہ اب خطرناک منزل سے گذر چکا ہے۔ پنجاب کے بلووں سے ہمیں یہ سبق ملا ہے کہ جبر و تشدد اور ظلم و بربریت خود ظالم کے گلے کا ہار بن کر رہ جاتی ہے! دوسروں کے لئے کنواں کھودنے والا خود اس کنوئیں میں گر پڑتا ہے جن حالات کا مقابلہ ہم آج سے نو مہینے پہلے کر رہے تھے۔ ان کا مقابلہ آج خود پاکستان کو کرنا پڑ رہا ہے۔

سکھوں سے مخاطب ہو کر مسٹر سہائے نے کہا کہ انھیں فرقہ پرست کی چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے جو پنجاب کے خونچکاں حادثات کے ذمہ دار ہیں یہی لوگ تھے جو ایک طرف مسلم لیگ کی مذمت کیا کرتے تھے اور دوسری طرف اپنی فرقہ پرست کاموں کے اعتبار سے وہ مسٹر جناح کو بھی مات کر رہے تھے۔

یوپی سکھ کانفرنس الہ آباد کا تذکرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ تحفظ نشست کا مطالبہ سکھوں کے شایان شان نہیں ہے تحفظات تو غیر ترقی یافتہ فرقوں کے لئے ہوتے ہیں سکھ تو ایک بہادر فرقہ ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ فرقہ پرست لیڈر آج بھی عام سکھوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ یوپی کے سکھ عقل و ہوش سے کام لیں گے اور فرقہ پرست لیڈروں کے جال میں نہ پھنسیں گے۔

مسٹر سہائے نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جنگ کی خواہش کرنا قوم کو کمزور کرنے کے مترادف ہے جنگ کا دیو آجکل اس جگہ کی تلاش میں ہے جہاں میں تیسری جنگ عظیم کا ڈراما کھیلا جائے۔ ہماری بیوقوفی ہوگی اگر ہم جنگ کے اس دیو کو اپنے ملک میں آنے دیں ہمیں جنگ پر نہیں بلکہ قیام امن کی ضرورت پر زور دینا چاہیئے تاکہ ہم اپنے فطری وسائل و ذرائع سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ اور قوم کی زندگی بہتر حالت سے بسر ہو سکے۔

راشٹریہ سنگھ پر سے پابندی نہ ہٹائی جائے

قسطائیت دشمن انجمن کے سکریٹری مسٹر رام تن شکلا اور جگدیش شرما نے یہ معلوم کر کے حکومت ہند راشٹریہ سیوک سنگھ پر سے پابندی ہٹا رہی ہے اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے حکومت ہند کے محکمہ داخلہ اور صوبائی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ انھیں ان مواعید کو یاد رکھنا چاہیئے، جو انھوں نے گاندھی جی سے کئے تھے! اور جن میں یہ ذمہ داری لی تھی کہ وہ ملک سے فرقہ پرستی اور سرمایہ داری کا قلع قمع کر دے گی۔

اس بیان میں کانگریسیوں ارکان اسمبلی اور عوام کے سمجھدار طبقہ سے یہ بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس خطرہ کا مقابلہ کریں۔

مسٹر باگلا جنیوا کو

رائے بہادر لالہ لا منشور پرشاد باگلا کو حکومت ہند نے اس ڈپوٹیشن کا ممبر منتخب کیا ہے جو ۲۷ اکتوبر کو جنیوا میں ہونے والے بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے دوسرے اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہا ہی۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر باگلا کانفرنس کے بعد ساری دنیا کا دورہ کریں گے اس سلسلہ میں ۱۷ اکتوبر کو دیلوریو میں ہل شہر کی طرف سے مسٹر باگلا کو ایک ایٹ ہوم بھی دیا گیا۔

کپڑے کی گرانی کی ذمہ داری

گذشتہ ہفتہ کانپور کے کانگریس میں سربرآوردہ کپڑے کے تاجروں نے مقامی کپڑا کمیٹی اور اسمبلی و کونسل کے ممبران کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کنٹرول کے دوبارہ جاری ہونے پر جن مشکلات کا سامنا ہوگا ان کا تذکرہ کیا! ان لوگوں نے کہا کہ گذشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ کنٹرول سے پبلک کو جو تکلیف ہوگی وہ تو ظاہر ہے لیکن اس کے نتیجہ میں کپڑے کے تاجر بالکل مٹ جائیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی کانپور سے کپڑے کا مارکٹ بھی مٹ جائیگا۔ جو کانپور کے لئے ایک ناقابل برداشت بات ہوگی۔ گورنمنٹ کے پاس کپڑے کی تقسیم کی کوئی اسکیم نہ تھی جسے تاجران کپڑا استعمال کرتے اس لئے انھوں نے مناسب سمجھا کہ اسمبلی اور کونسل کے ممبران و پبلک کے نمایندوں کے سامنے تقسیم کی اسکیم اور دوبارہ کنٹرول جاری کرنے کے نقصانات ان کے سامنے رکھیں تاکہ وہ کپڑے کے سوداگران کی وکالت کر کے کپڑے کے کاروبار کو تباہی سے بچالیں۔

کنٹرول کے ہٹانے کے بعد جو گرانی ہوئی ہے اس پر ریویو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اونچی قیمتوں کے اصلی ذمہ دار اشخاص (مل مالکان) کو گورنمنٹ کا اعتماد حاصل رہا۔ مل مالکان نے سوداگروں کو غیر معمولی اونچے داموں پر کپڑا دیا۔ سوداگران قیمتوں کو گرانا چاہتے تھے لیکن ان کو مجبور کر دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خریداروں کو کپڑا بہت زیادہ گراں ملا اور کاروباریوں کو برائے نام نفع ملا۔

کپڑا کمیٹی نے جو بیان شائع کیا ہے اسمیں لکھا ہے کہ "ہماری پختہ رائے ہے کہ اگر کپڑے کی تیاری پر کنٹرول رکھا جاتا اور قیمتیں مقرر کر کے ان پر سختی سے عملدرآمد کرانے کی تدابیر اختیار کی جاتیں اور آزاد تجارت کی اجازت دی جاتی۔ اور گورنمنٹ کے ملازمان تجارتی سہولتیں دیتے تو کپڑے کی قیمتوں کا کم ہونا یقینی تھا۔ آخر میں گورنمنٹ کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ "گورنمنٹ کو مشاورتی بورڈ قائم کرنا چاہیئے جس میں کاروبار کرنے والوں کی انجمنوں کے قائمقام اور کچھ افسران شامل ہوں جن کے ذریعہ کل کنٹرول کی تدابیر کی کاروائی عمل میں لائی جائے! اور جن کو کنٹرول کی تدابیر پر نظر ثانی اور تبدیلی یا ترمیم اور نوٹیفکیشن جاری کرنے کے اختیارات دئے جائیں۔

راجہ جی سردار پٹیل مولانا آزاد

پنڈت جواہر لال نہرو کے یوم پیدائش کے منانے کے سلسلہ میں سٹی کانگریس کمیٹی نے سری راج گوپال اچاریہ۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مولانا ابو الکلام آزاد کو ۱۴ نومبر کو کانپور آنے کی دعوت دی ہی۔

ڈفرن اسپتال

معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے کانپور کے ڈفرن اسپتال (زنانہ اسپتال) کو یکم اپریل سنہ ۱۹۴۹ء سے صوبائی ملکیت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

ٹی۔ بی ایسوسی ایشن

۲۲ اکتوبر کو ہز ایکسلنسی ہیلتھ اور میڈیکل سروس کے ڈائرکٹر کانپور تشریف لائے۔ اور انھوں نے انٹی ٹی۔ بی ایسوسی ایشن کے معاملات کے تحقیقات کے لئے ڈاکٹر بی۔ ان شرما سابق سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر ایس پی مہرہ سکریٹری ایسوسی ایشن کے بیانات لئے اور واپس چلے گئے۔

سیوا دل

سٹی کانگریس کمیٹی نے سیوا دل کی ٹریننگ کا کام شروع کر دیا ہے۔ جو شام کو دو گھنٹہ کے لئے شردھانند پارک میں ہوتا ہے۔

طوائفوں کو ہٹانے کا فیصلہ

یوپی گورنمنٹ نے کانپور کی گنجان آبادیوں سے طوائفوں کے ہٹائے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ پولیس ان مقامات کی فہرست تیار کر رہی ہی فہرست کی تیاری کے بعد مکانات کے مالکان کو مکان خالی کرانے کا حکم دیا جائے گا۔

نمبکار مرحوم

آر۔ ایس۔ نمبکار پریسیڈنٹ لیبر جانچ کمیٹی کا انتقال ۱۴ اکتوبر کو لکھنؤ میں ہوا تھا۔ سری سوامی ناتھن سکریٹری گورنمنٹ یوپی لیبر ڈپارٹمنٹ ان کے پھول کانپور لائے تھے جو مذہبی رسوم کے ساتھ گنگا جی میں بہائے گئے اس موقعہ پر کانپور کے مل مالکان۔ مزدور لیڈران محکمہ لیبر کے افسران سب ہی موجود تھے۔

لیبر کے متعلق فیصلے

گورنر صوبہ نے انڈسٹریل ایپلائمنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۴۶ء سے صوبہ کے تمام ویکسین شوگر فیکٹریوں کو اس ایکٹ کی پابندیوں سے آزاد کر دیا ہے۔ ص

سبد گل

معاصر تیج دہلی نے اپنے ہفتہ وار اڈیشن کے سرورق پر چند بہت دلچسپ تصویریں دی ہیں اور ان کا عنوان ہے "ہمیں بہت کچھ سیکھنا ہے۔" ہم آزاد ہوگئے ہیں۔ مگر ۲۰۰ سال کی غلامی نے ہمارے اندر ایسی کمزوریاں کوٹ کوٹ کر بھر دی ہیں جو آزاد ملک کے باشندوں کے شایان شان نہیں لیکن ہم غیر ارادی طور پر ان کا شکار ہو رہے ہیں۔

پہلی تصویر اخبار کا بک اسٹال چاروں طرف آدمی کھڑے اخبار پڑھ رہے ہیں۔
اسی کے نیچے لکھا ہے۔
اسٹال پر اخبار رکھے ہیں بس ایک دعوت عام۔ بغیر پوچھے اخبار اخبار اٹھا کر پڑھے جا رہے ہیں کئی حضرت تو بس دھونی رما کر بیٹھ گئے اور تمام اخبار پڑھ ڈالے کئی ایک نے اخبار لے گھنٹوں ہی کھڑے کھڑے گزار دیے اسٹال والا بھی کہے تو کس کو،"

دو تصویریں ریل کے ڈبے کی ہیں۔ پہلی تصویر میں ایک صاحب زور شور سے ڈبے میں داخل ہو رہے ہیں اور دوسری میں انھوں نے داخل ہونے کے بعد دروازے اور کھڑکیاں بند کر لی ہیں۔ باہر سے مسافروں کو اندر نہیں آنے دیتے ہیں۔ اس تصویر کے نیچے لکھا ہے۔
یہ صاحب بڑی منت سماجت کے بعد گاڑی میں سوار ہوئے گاڑی میں داخل ہو کر انھوں نے اطمینان کا سانس لیا اور ایک سیٹ پر بلا شرکت غیرے قبضہ جما لیا اس کے بعد حکم دیا کہ بھئی گاڑی کی سب کھڑکیاں اور دروازے بند کر دو نخواہ مخواہ بھیڑ ہو جائے گی۔ اور سونے کیلئے جگہ نہ رہیگی۔ باہر عورت اور دوسرے لوگ پریشان کھڑے ہیں عورت لاکھ منتیں کر رہی ہے لیکن وہ صاحب ٹس سے مس نہیں ہوئے آواز دی۔ "مائی آگے جاؤ" کتنے ڈبے خالی پڑے ہیں اسی کو کیوں چمٹ رہی ہو۔
سونے کے لئے ضرور جگہ ہونا چاہیے۔ دوسروں کو پاؤں دان ہی پر کیوں نہ سفر کرنا پڑے۔

بس کے سامنے دھینگا مشتی ہو رہی ہے۔ اور ہر ایک پہلے گھسنا چاہتا ہے۔ اس کے نیچے یہ لکھا ہے۔ "بس آئی سب لائن میں کھڑے تھے ایک صاحب کو کیا سوجھی لائن توڑ کر بھاگے چڑھنے۔ بس پھر بھیڑ چال شروع دروازے پر خوب گتھم گتھا ہو رہی ہے۔ اندر کے آدمی اندر باہر کے باہر دھینگا مشتی میں مصروف ہیں۔

گلی سے ایک صاحب سوٹ پہنے گزر رہے ہیں۔ کہ ان پر بہت سا کوڑا کرکٹ آ گرا ہے۔
شری متی جی نے گھر میں جھاڑو دی اور آؤ دیکھا نہ تاؤ دے مارا کھڑکی کے نیچے۔ یہ صاحب آفس کو جا رہے تھے۔ اور آگئے دیوی جی کی صفائی کے لپیٹ میں نئے کوٹ کا ستیاناس ہو گیا۔ مگر دیوی جی بھی ٹھیک تھیں انھوں نے بھی بھلے مانس کو دیکھ کر کوڑا پھینکا تھا۔

ایک صاحب ایک دیوار کے سامنے اکڑوں بیٹھے پیشاب کرنے میں مصروف ہیں۔
" یہ صاحب اشرف المخلوقات ہونے کا دعوی کرتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ نہ ان میں کسی کے جذبات لطیف کو ٹھیس پہونچانے کا غم نہ اپنے شہریت کے فرایض کا اور نہ قوانین صحت کا عورتیں پاس سے گزرتی ہیں تو گذرا کریں بس انھوں نے تو جہاں چاہا بیٹھ گئے جانوروں کی طرح"

ایک صاحب جھک کر اپنے ہینیٹ کو حسرت سے دیکھ رہے ہیں۔
ان صاحب کو دس بجے انٹرویو کے لئے حاضر ہونا ہے۔ ولیمن ایک امید ہے۔ بنے سنورے جا رہے ہیں پاس سے بس گزری اندر بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے چھپاک سے باہر تھوک دیا ساری ہینیٹ دھبوں سے پٹ گئی کوئی آزاد دیش کے لوگوں کی غلامی ذہنیت کو کوسے ڈک تک۔"
اگر ہم اور سارے سب معاصر اسیطرح ہنستے ہنستے رلیا کریں تو فائدہ ضرور ہو۔

ادب لطیف

شام بیکسی

بیکسی کی شام! کس قدر خوفناک اور بھیانک ہے۔
ارمانوں اور خواہشوں سے دل کی دنیا ....
... آباد رہتی ہے۔
جب امید کا ستارا ہمیشہ کیلئے غروب ہو جائے۔
جب زندگی کے مطلع پر روشنی کی خفیف ترین کرن بھی باقی نہ رہے۔
اور ہر طرف تاریکی ہو۔
ارمان مٹ جاتے ہیں۔
خواہشیں معدوم ہو جاتی ہیں۔
دل کی دنیا سونی ہو جاتی ہے۔
ہر طرف مایوسی کا اندھیرا ہو جاتا ہے۔
زندگی کے مسافر کو راستہ نہیں ملتا۔
اور .... وہ ...!
بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔
اُف ....!
بیکسی کی شام کس قدر خوفناک ہے۔

حیدرآباد کے مختلف محکموں کے نئے افسران

حیدرآباد۔ ۱۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت حیدرآباد کے چیف سکریٹری کے نئے عہدہ کو مسٹر ایل سی جین منتخب کئے گئے ہیں۔ ان کا آمد تک نواب بہادر اشفاق احمد قایم مقام چیف سکریٹری کی حیثیت سے کام کرتے رہیں گے۔ حکومت حیدرآباد نے مختلف محکموں کے لئے ۵ اسکریٹری مقرر کئے گئے ہیں۔
مسٹر ایل این گپتا سکریٹری مالیات، مسٹر حبیب الرحمن سکریٹری محکمہ تجارت، مسٹر سجاد مرزا سکریٹری تعلیم، مسٹر نقوی بلگرامی سکریٹری مواصلات۔ اپنی جگہوں پر بدستور باقی رہینگے
ان کے علاوہ نواب قدرت نواز جنگ سکریٹری محکمہ جنگ۔ مسٹر ٹی۔ ایم چیتانی سکریٹری محکمہ ریلوے اور مسٹر بھوکما رلال دیگر فوجی ملازمتوں کے محکمہ کے سکریٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

بقیہ ہو سکتی ہے۔ یقیناً عورت تعلیم، ادب صنعت عدالت حکومت جنگ مختصر یہ کہ پوری زندگی میں اپنا علیحدہ حلقہ قایم کر کے ملک کی ہر وہ خدمت کر سکتی ہے جو مرد سے ممکن ہے۔
ترقی میں رکاوٹ کی آڑ کر کے مذہب کے مسئلہ حجاب پر اعتراض کرنا بالکل حماقت و بیہودگی ہے عورتوں کے الگ کالج کھولے جا سکتے ہیں جن میں عورتیں اور لڑکیاں اور مردوں کی مداخلت کے بغیر تمام قسم کے علوم کی تعلیم دے سکتی ہیں ان کی عدالتیں عورتوں کے مقدمات کے لئے قایم کی جا سکتی ہیں۔ صنعت وحرفت کے الگ مراکز جاری کر کے وہ ملک کو ہر طرح کا سامان زندگی مہیا کر سکتی ہیں۔ وہ اپنی الگ فوجیں کوریں۔ ڈویژن ومحاذ بنا کر مردوں کے دوش بدوش دشمن کے مقابلہ میں لڑ سکتی ہیں۔
بعض حضرات دیہاتی مردوں کے کام کی وسعت ان کی اقتصادی کمزوری اور کارکنوں کی نسبت کمی کے پیش نظر شہروں میں تو نہیں البتہ دیہات میں پردہ کے مخالف ہیں۔ مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ چادر کی وہ ٹ نبناہے زمین آخر بیڑیاں عورت کے ہاتھ میں پڑ جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے وہ اپنے قبیلہ کی کسی قسم کی معاونت سے معذور ہو جاتی ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ بیا یہ لوگوں کے سامنے صرف وہ ترقی ہے جو یورپ نے عورت کو ننگا کر کے حاصل کی ہے وہ اسی کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ ہماری عورتیں کپڑے تک بھی پھاڑ ڈالیں۔
بدقسمتی سے ان کے سامنے دنیا کے مسلمانوں دیگر مسلمان ملک کی ایسی ترقی کی مثال موجود نہیں جو اس نے عورت کو اس کی نسائیت قایم رکھتے ہوئے حاصل کی۔

عالم نسواں

پردہ!

(از محمد حسین۔ مولوی۔ فاضل۔ فاضل دیوبند)
مرد و عورت کے صنفی عوائف کا جمالیاتی ممتاز تنوع و تفاوت دو ایسی زبردست طاقتیں ہیں جن کی وجہ سے ایک کا دوسرے کیطرف والہانہ رجحان لازمی اور قطعی ہے۔ زمانہ ماضی کا وہ عشق جس نے ایک رومانی حیثیت اختیار کر لی ہے یہی تشکل و رجحان تھا۔ ان جنسی میلانات اور حسن وجمال کے مقناطیسی کشش کے پیش نظر ناممکن سا نظر آتا ہے کہ شہوانی تحریکات پر نگاہیں مشاہدہ کریں۔ لیکن دل نہ مچلیں۔ قابسی کے اس شعر میں صرف شاعری کا زور نہیں دکھایا گیا۔ بلکہ انسانی صفات کی نفسیاتی تشریح کی گئی ہے۔
یہ ناگزیر لگاؤ جب تک کہ صرف لگاؤ ہے۔ شاید معافی کے قابل ہو سکے لیکن جن تصریحات سے دل متاثر ہوا لانا ہمارے ہاتھ پاؤں بھی جلد ان سے اثر لیں گے۔ اور یوں ایک غیر اختیاری فعل ایک اختیاری لیکن ناگوار صورت اختیار کرے گا جس کے بعد دنیا میں اخلاقی بحران پیدا ہو جانا یقینی اور حتمی ہے۔ لہذا اگر یہ صحیح ہے کہ انسانیت صرف اخلاق کا نام ہے۔ اور پاکیزہ سیرت ہی انسان کا جوہر ہے تو اس کے قیام کے لئے ہمیں ہر وہ بندش قبول کرنے پڑیں گے جو اس باب میں ضروری ہوں گے اور ہر آزادانہ روش سے احتراز واجب ہو گا جس سے ہم سیرکر کے نہایت گندے اور غلط گڑھے میں جا گریں۔ اب دنیا کو شاید کوئی دیوانہ ہی یہ مشورہ دے گا کہ وہ ہندوستان یونانی دواخانہ کی تیار کردہ ایسی گولیاں کھائے جس سے اس کی تمام مخصوص قوتیں ہمیشہ کے لئے سلب ہو جائیں۔ اور دنیا ایک قبرستان میں تبدیل ہو جائے اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو کیا پھر وہ مرد اپنے چہروں پر نقاب ڈال لیں۔ اور برقعے پہن لیں؟
یقیناً میں یہی رائے دیتا اگر صنف نازک مجھے یہ ضمانت دیتے کہ وہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ اسی سے ہمہ گیری سے ان تمام فرایض کو سرانجام دے دیں گی۔ جو مردوں کے پردہ نشین ہو جانے کی وجہ سے ان پر مزید عود کر آئیں گے۔
مرد وعورت میں جہاں اور بہت سے امتیازات ہیں جن کی وجہ سے وہ دو الگ الگ صنفیں شمار کی جاتی ہیں وہاں ایک مایہ الامتیاز یہ بھی ہے کہ مرد اپنی مخصوص فطرت میں سپاہی واقعہ ہوا ہے۔ وہ زیادہ تر فاعلانہ۔ اور عالمانہ روح رکھتا ہے اور عورت کی خلقت بیش مال جمالیات ہے جس کی خصوصیات تقاعد اور تعیش ہے۔ تاریخ عالم کے رزمی کارنامے اور بزمی افسانے اس کے شاہد ناطق ہیں۔
اس لئے ضروری ہے کہ دنیائے حسن وجمال کا یہ چاند ہمیشہ کے لئے محجوب و مکشوف کر دیا جائے۔ تاکہ انسانی کریکٹر ہمارے جنسی رجحانات کے بحر تلاطم میں غرق ہو کر نہ رہ جائے۔
مجھے انتہائی تعجب ہوتا ہے کہ آج بھی جب کہ حسن کو حسین تر بنانے کے لئے مختلف چیزیں معلوم کر لی گئی ہیں جنھوں نے ہزاروں قیس اور لیلائیں دنیا کے ہر بڑے شہر کے بازاروں اور سڑکوں میں پیدا کئے اور ان کا فرادانی کو مسلمان الو گردوں کو دفاشعار بنانے کے لئے عدالتوں تک پہنچائے ہیں کئی حضرات ہیں جو لیڈیں کو لفافوں میں دیکھنے کے بجائے آج کے فانہ زادوں میں تمہیز بکیف مشاہدہ کرنے کے متمنی ہیں۔ وہ بذات خود شریف ہیں اور کسی پر جمال کے رخ پر نقاب کو زہد شکن نہیں سمجھتے لیکن انھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا کی اکثریت ایسی نہیں اور نہ ہی ان کے اعتقادات ایسے ہیں بلکہ وہ ان بزرگوں کے حسن ظن کے خلاف ذاتی تجربے بھی رکھتے ہیں۔
باقی رہا یہ سوال کہ اس طرح ہم ایک بہت بڑی بکار آمد قوت کو جو ہمارے لئے نہایت مفید ہے۔ اور جس سے ہم زندگی کا کاروان کا ایک دن طے کر سکتے ہیں۔ بالکل بیکار اور ضائع کر دیں گے۔ تو یہ سرے سے ہی سے غلط اور آخر وہ کونسی کمی ہے جو عورتوں کی ہر قسم کی تربیت کے لئے الگ درسگاہیں قایم کر دینے کے باوجود رہ جاتی ہیں اور جو صرف ان کے بارے میں، برہنہ اختلاطی سے پوری

ص ۴ ہو۔ اور خود ان کا ذہن یورپ کے پروپگنڈہ سے اس حد تک مرعوب ہو چکا ہو اور وہ اپنے طور پر اس کو سمجھ میں نہیں لا سکتا۔ کہ عورت پردہ میں رہتے ہوئے بھی ہماری ہر طرح کی مدد کر سکتی ہے جس طرح سے ننگا

بچوں کی دنیا

لنگڑا لڑکا

انگلستان میں ایک جگہ ہے اسٹافورڈ شائر بہت دنوں کی بات ہے۔ کوئی دو سو برس پہلے کی۔ یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اپنے ماں باپ کی یہ تیرہویں اولاد تھا۔ ولایت کے لوگوں میں ایک خاص وہم ہے۔ تیرہ کے عدد کو بہت منحوس سمجھتے ہیں۔ لوگ اس بچے کو بھی منحوس سمجھتے تھے۔ ماں باپ نے اس کا نام جوشیا رکھا۔
جوشیا کچھ بڑا ہوا تو ماں نے بچوں کے مدرسے میں داخل کروا دیا۔ یہاں پڑھ چکا تو نیوکاسل کے مدرسے بھیج دیا گیا۔ یہ جگہ اس کے گھر سے کوئی ساڑھے تین میل دور تھی۔ جوشیا تعلیم کے شوق میں بلاغانہ اتنی دور آتا جاتا تھا۔
جوشیا کو ڈرائنگ سے قدرتی لگاؤ تھا۔ وہ کاغذ کے بہت عمدہ عمدہ پھول بنانے لگا اس کے علاوہ جہازوں کی فوج اور لڑائی کے میدان میں کی بہت اچھی اچھی تصویریں بنا لیتا تھا۔ اس ہنر کی وجہ سے اپنے ساتھیوں بلکہ تمام مدرسے میں مشہور اور ہر دلعزیز ہو گیا۔ مگر استاد اس کے اس شوق کو پسند نہ کرتے تھے۔ اس کے کئی اور بھی اچھے اچھے مشغلے تھے۔ مثلاً پتھر، سیپیاں اور مورتیاں جمع کرنا اس کا کمرہ گویا ایک چھوٹا موٹا عجائب خانہ تھا۔
جوشیا ابھی نو برس کا تھا۔ کہ اس کا باپ مر گیا اب گھر کا خرچ چلنا مشکل ہو گیا۔ مجبوراً اس ۹ برس کی جان کو لکھنا پڑھنا چھوڑ کر ایک کارخانہ میں نوکری کرنا پڑی۔ پھر وہ اور دوسرے کارخانہ میں چلا گیا۔ یہاں اس کارخانے میں اس کا بھائی افسر تھا۔ یہ جگہ انگلستان میں چینی کے برتنوں کے لئے مشہور ہے۔ جوشیا کو یہ خیال رہ رہ کے ستاتا تھا کہ وہ ان پڑھ رہ گیا۔ اس زمانے میں انگلستان میں آج کل کی طرح تعلیم کا رواج نہیں تھا۔ اس کا گھر کا گھر ان پڑھ تھا۔
جب وہ گیارہ سال کا تھا تو انگلستان میں چیچک کی وبا پھیلی۔ جوشیا بھی اس مرض کا شکار ہوا۔ خدا خدا کر کے اچھا تو ہو گیا۔ مگر ایک پیر بیکار ہو گیا۔ چہرہ بھی بدنما ہو گیا۔ ۱۴ سال کی عمر میں اسی کارخانے میں وہ اپنے بھائی سے کام سیکھنے لگا۔ اپنا کام وہ بہت محبت سے کرتا جوئے اور شراب سے اُسے بہت نفرت تھی۔ کارخانے میں ایسے لوگوں کی کمی نہ تھی مگر یہ ان سب سے الگ تھلگ رہتا بس اپنے کام سے کام رکھتا۔ برتن بنانے کے ہنر میں جوشیا نے نئی نئی باتیں پیدا کیں ان پر طرح طرح کے نئے نئے نقش ونگار بناتا۔ اس کے کام اس کی وجہ سے کارخانے کا مال بہت بکنے لگا۔ اور کارخانے والوں کی تجارت چمک گئی۔ مگر اس کے بڑے بھائی کو اس کی یہ جدتیں پسند نہ آئیں۔ اور اسے کارخانے سے الگ کر دیا۔ جوشیا اب دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا۔ اُسے اپنے شوق کے مطابق کے چیزیں بنانے کی پوری آزادی تھی آمدنی بھی خوب ہوتی تھی۔ مگر اس کے ساتھی نیت کے اچھے نہ تھے۔ اور وہ بیچارا ہمیشہ گھاٹے میں رہتا تھا۔ آخر وہ ان سے بھی الگ ہو گیا۔
۲۹ سال کی عمر میں خود اس نے برتنوں کی تجارت شروع کی۔ روپیہ اس کے پاس بہت کم تھا پھر بھی وہ بہت خوش تھا خوشی اس بات کی کہ آزادی کے ساتھ اپنی خواہش کے مطابق کاروبار کرے گا۔ اس زمانے میں پاؤں کے درد نے اُسے پریشان کیا کبھی کبھی تو اسے میز پر پاؤں رکھ کر کام کرنا پڑتا تھا۔ ایک بار کسی اوزار سے پاؤں میں سخت چوٹ آگئی۔ اور زخم پڑ گیا مہینوں بستر پر پڑا رہا۔ مگر یہ زمانہ بھی اس نے بیکار نہیں کھویا۔ کتابیں پڑھتا تھا۔ یا اپنے کام کے بارے میں نئے نئے خاکوں پر غور کرتا رہتا۔ اس نے طے کر لیا تھا کہ برتن بنانے کے فن میں کمال حاصل کر کے رہیگا۔
اچھا ہونے کے بعد اس نے پہلے سے بھی زیادہ محنت اور شوق کے ساتھ کام شروع کر دیا نقش ونگار کے ساتھ ساتھ اب وہ برتنوں پر رنگ بھی چڑھانے لگا۔ اس طرح کے رنگے ہوئے برتن دوسرے ملکوں سے آتے تھے سادہ بہت مہنگے پڑتے تھے۔ یہاں کے یہ برتن ظاہر ہے کہ باہر کے مال سے سستے پڑتے تھے۔ اس لئے ان کی مانگ بہت بڑھ گئی۔ آہستہ آہستہ تمام تاجر اس قسم کا مال اسی سے خریدنے لگے۔
جوشیا ایک لڑکی سارہ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ سارہ کا باپ اس کا رشتہ دار ہی تھا۔ مگر بہت دولت مند تھا۔ وہ اس رشتے پر رضامند نہ ہوا۔ جوشیا اس بات سے بہت اُداس رہتا ایک دن سارہ کا خط اسے ملا۔ اسمیں لکھا تھا کہ سوائے جوشیا کے اور کسی سے شادی نہ کرے گی۔ اس خط سے اس کی مُردہ امیدوں میں نئی جان پڑ گئی۔ اور وہ پہلے سے زیادہ جوش اور ولولے سے کام کرنے لگا۔
اب جوشیا کی تجارت دن بدن ترقی کر رہی تھی۔ کارخانے میں کاریگر بہت بڑھ گئے وہ اپنے کاریگروں کو نئی نئی ایجادیں بتاتا تھا۔ کاریگر اکثر اس کے انوکھے خیالات سے اکتا جاتے۔ مگر جوشیا کا شوق اور امنگیں دیکھ کر ان میں بھی تازہ جوش پیدا ہو جاتا۔ اور اس کی ہدایتوں کے مطابق کام کرنے لگتے۔ آخر ایک دن ایسا آیا کہ وہ چینی کے برتن بنانے کا فن کا سب سے بڑا ماہر سمجھا جانے لگا۔
۳۴ سال کی عمر میں اس کی شادی سارہ سے ہو گئی۔ یوں سمجھو کہ مدتوں کی آرزو پوری ہوئی۔ شادی کے ۴ سال بعد پیر کا درد بہت بڑھ گیا۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ ٹانگ کاٹ دی جائے اس زمانے میں بیہوشی کی دوا تو ایجاد ہوئی نہ تھی اور ہوش وحواس کی حالت میں ٹانگ جیسی چیز کاٹنے میں جو تکلیف ہو سکتی ہے اس کا اندازہ تم بھی نہیں کر سکتے۔ مگر جواں مرد جوشیا نے اُف تک نہ کی شہر کے بڑے بڑے لوگ یہاں تک کہ ملکہ اور بادشاہ بھی اس کی مزاج پرسی کو آئے۔ اور اس کی جوانمردی پر اسے مبارکباد دی۔
آخری عمر میں جوشیا نے اٹروریا کے نام سے ایک گاؤں بسایا۔ اور میاں بیوی وہیں اپنی بیٹی سینا کے ساتھ رہنے لگے۔
سائنس داں چارلس ڈارون کی ماں یہی سینا ہے۔

پردۂ فلم

اندھوں کی دنیا۔

پروڈیوسر دی شانتا رام کی نئی پیش کش
"اندھوں کی دنیا" کامیابی سے ریلیز ہو چکی ہے۔ اس فلم کی ڈائرکشن نامور کیرکٹر ایکٹر کیتو رائے دانے نے انجام دی ہے۔ اداکاروں میں پردۂ سیمیں کی ساحرہ منور سلطانہ متوالا شاعر کا مشہور موسیقار من موہن کرشنا اور پیلا چٹنیس کے نام قابل ذکر ہیں۔
"اندھوں کی دنیا" میں ایسے نوجوانوں کے احساسات کی موثر کہانی پیش کی گئی ہے۔ جو بزرگوں کے ذہنی اندھے پن کی بدولت ایک ایسی تاریک وادی میں اپنی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دئے جاتے ہیں۔ جہاں سچائی کی ایک کرن بھی نہیں پہونچ سکتی۔

ہیر رانجھا۔

پرستان پکچرز کی رومان انگیز پیش کش۔ "ہیر رانجھا" جس میں فلمی دنیا کے نامور ستارے ممتاز شانتی۔ شری ناتھ مجنوں غلام محمد۔ گلاب اور روپ کمل اداکاری کرتے ہیں۔ ریلیز ہو گئی ہے۔
مشہور ولی نے "ہیر رانجھا" کی کہانی کو پردۂ سیمیں پر پیش کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اور انھوں نے ہی اس کی ڈائرکشن کے فرایض سرانجام دئے ہیں۔

حیدرآباد کی دستوری اسمبلی

مدراس۔ ۱۹ اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے کہ حیدرآباد کی دستوری اسمبلی کا جلسہ آیندہ جون ۴۹ء میں ہوگا۔ اس جلسہ میں یہ اہم ترین سوال حل کیا جائے گا۔ کہ ریاست حیدرآباد کو بدستور قایم رکھا جائے اور نظام یا ان کے صاحبزادے کو اس کا حکمران بنا دیا جائے۔ یا حیدرآباد کی ریاستی حیثیت کو ختم کر دیا جائے۔

اوراقِ زرّین

ارشادِ رسول

میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے۔

۱۔ ظاہر و باطن میں خدا سے ڈروں۔

۲۔ غصہ اور خوشی کی حالت میں جادۂ انصاف پر کاربند ہوں۔

۳۔ محتاجی اور تونگری میں میانہ روی اختیار کروں۔

۴۔ جو میرے ساتھ صلہ رحمی کا تعلق قطع کر دے میں اس سے صلہ رحمی قایم رکھوں۔

۵۔ جو میری حق تلفی کرے۔ اسے میں عطا کر دوں

۶۔ جو مجھ پر ظلم کرے اُسے معاف کر دوں۔

۷۔ میری خاموشی فکر ہو۔

۸۔ میرا بولنا خدا کا ذکر ہو۔

۹۔ میری نظر عبرت کے لئے ہو۔ اور میں اچھی باتوں کا حکم کروں۔

حیدرآباد۔ ۱۸ اکتوبر۔ سوامی راما نند تیرتھ صدر حیدرآباد کانگریس کو ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر حیدرآباد کے باشندوں کی طرف سے پانچ لاکھ روپیہ کی ایک تھیلی پیش کی جانے والی ہے۔

موجِ تبسم

قومی لیڈر نے اپنے لیکچر کے آغاز میں کہا۔

"زر تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔"

اور جب لیکچر ختم کرنے کو تھا تو حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

افسوس ہمارا ملک روز بروز مفلس ہوتا جا رہا ہے۔

حاضرین میں سے ایک شخص بول اٹھا۔

جناب والا۔ یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔

لیڈر۔ کون سی بات

شخص۔ یہی کہ ہمارا ملک روز بروز مفلس ہوتا جا رہا ہے۔

لیڈر۔ یہ کس طرح۔

شخص۔ آپ ہی نے تو اپنے لیکچر کے شروع میں کہا تھا کہ "زر تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔"

بیٹا۔ ماں سے۔ آج میں اسکول نہیں جاؤں گا۔

ماں۔ کیوں بیٹا کیا بات ہے۔؟

بیٹا۔ کل مجھے بخار ہو گیا تھا۔

ماں۔ لیکن آج تو تمہاری طبیعت اچھی ہے۔

بیٹا۔ آج طبیعت اچھی ہے لیکن کل بخار تو اسکول ہی میں تھا۔

استاد نے پوچھا۔

پرمیلا کیا ایک بات بتاؤ گی۔

پرمیلا۔ جی ہاں۔ پوچھیے۔

استاد۔ تم شادی کس سے کرو گی۔

پرمیلا۔ پرمود ہی سے۔

استاد۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے۔

پرمیلا۔ اس میں حیرانگی کس بات کی ہے۔

استاد۔ یہی کہ تمہیں میرا نام کس طرح معلوم ہوا۔

دلچسپ معلومات

عہدِ حاضرہ کا قارون

آپ کو شاید یقین نہ آئے لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس وقت امریکہ کے پاس ۲۲ ارب ڈالر کا سونا لوہے اور کنکریٹ کے تہہ خانوں میں محفوظ ہے۔ ان تہہ خانوں کی چھتیں ایسی بنائی گئی ہیں کہ ان پر بم کا اثر بھی نہیں ہو سکتا اور ان کے آہنی دروازے بائیس بائیس ٹن وزن کے ہیں۔۔۔۔۔!

اگر یہ قارونی دولت تمام دنیا میں تقسیم کر دی جائے تو کیا ہو اسے کوئی نہیں جان سکتا لیکن امریکہ اس دولت کے صرف کے متعلق اپنا ایک خاص خیال رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ دنیا کو ایک بار اس وقت سے زیادہ نقصان اقتصادی خطرہ میں پڑنا ہے اور اس وقت امریکہ کے اس دولت کے ذریعہ افراط زر کا غذی مقابلہ کرے گا۔

۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۶ء تک کامل تیرہ سال امریکہ نے اتنی زبردست خریداری سونے کی ہے کہ دنیا میں جتنا سونا اسے مل سکا وہ زیادہ سے زیادہ قیمت دے کر لے لیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کناڈا۔ افریقہ، آسٹریلیا اور چین کی معدنوں سے جتنا سونا نکالا جا سکتا تھا۔ وہ نکالا جانے لگا۔ اور امریکہ نے اس کو مول لے کر اپنے تہہ خانوں میں بھر دیا ہے۔

یہ سونا ایک سائز کی اینٹوں میں ڈھال لیا گیا ہے۔ ہر اینٹ کا وزن ۲۷ پونڈ تقریباً تیرہ سیر اور قیمت تین ہزار پونڈ تقریباً ۴۰ ہزار روپیہ ہے۔ سونے کا بہت بڑا ذخیرہ فورٹ ناکس میں ہے جہاں یہ اینٹیں چودہ تہہ خانوں میں محفوظ ہیں۔ اور ہر تہہ خانہ کی حفاظت کے لئے علاوہ زبردست فوجی پہرے کے برقی لو۔ اشک آور گیس اور خطرے سے خبردار کرنے کے آلات لگائے گئے ہیں

اگر یہ کہا جائے کہ امریکہ نے سونا اس لئے جمع کیا ہے کہ وہ بہت قیمتی دھات ہے تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ ۲۵ دھاتیں اور ہیں جو سونے سے زیادہ قیمتی ہیں۔ مثلاً ندھیم ہی کو لے لیجئے کہ ایک اونس ڈھائی تولہ مقدار ایک ٹن ۲۸ من سونے سے زیادہ قیمتی ہے اصل سبب یہ ہے کہ سونے کو ساری دنیا میں دولت کا منڈی کا معیار قرار دیدیا گیا ہے۔ اور دنیا کی دولت پر اسی کا اتار چڑھاؤ کا اثر پڑتا ہے۔

۴

سلمیٰ تھوڑی دور جا کر ایک پارک کی طرف مڑ گئی۔ لہٰذا آپ بھی اس موڑ پر پہنچے تو اسی سمت مڑ گئے۔ اور اب آپ نے یہ کوشش شروع کر دی کہ یہ فاصلہ کم ہو جائے چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں یہ فاصلہ سلمیٰ سے صرف تین چار قدم پیچھے رہ گئے ہوں گے کہ چلتے چلتے یکایک سلمیٰ کا پیر پھسل گیا۔ اور وہ ایک جھٹکے کے ساتھ گر گئی۔ یہ افتاد گویا ان حضرت کے لئے بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ قسم کی افتاد تھی۔ لہٰذا آپ نے جھپٹ کر سلمیٰ کو اٹھایا۔ اور جب دیکھا کہ وہ بہت ہی بے چین ہے۔ تو بلا تکلف زمین پر بیٹھ کر اس کو اپنے زانو پہ لٹا لیا۔ شکر ہے کہ یہ جگہ پارک کا وہ گنجان حصہ تھی جہاں سوائے جھاڑیوں کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ لہٰذا آپ اس طرف عام لوگ آتے ہی نہ تھے۔ دوسرے یہ تو ایک ایسا ناگہانی واقعہ تھا خواہ وہ کسی چوراہے پر ہوتا۔ بہرحال اس کے نتائج یہ ہوتے ہوئے جواب ہوئے۔

(باقی آئندہ)

افسانہ

احمق اداکار

"عشق با حماقت" نامی مزاحیہ فلم کا ڈائرکشن دیتے دیتے یکایک ڈائرکٹر جہانگیر نے ایک گرجدار آواز کے ساتھ شوٹنگ بند کرنے کا حکم دیا اور عاشق کا پارٹ ادا کرنے والے ایکٹر سہراب کو بلا کر کہا کہ نہایت ترش لہجہ میں۔ تم نے اس فلم کو دو کوڑی کا نہیں رکھا تم اسقدر احمق ہو کہ تم سے حماقت کی اداکاری بھی نہیں ہو سکتی ہے۔

سہراب نے مری ہوئی آواز میں کہا میں تو احمق ثابت ہونے کی امکانی کوشش کر رہا ہوں۔ مگر۔۔۔۔۔

ڈائرکٹر جہانگیر نے ڈانٹ کر کہا۔ مگر وگر کچھ نہیں ہم تم سے کام نہیں لے سکتے جس قدر بھی یہ فلم بن چکا ہے۔ وہ گویا بیکار ہو گیا۔ ہم اس کی شوٹنگ از سرنو کریں گے۔ اور تمہاری جگہ کے لئے کوئی دوسرا آدمی آئیگا۔ تم اپنا حساب کر کے جا سکتے ہو۔

اس فلم کی ہیروئن سلمیٰ اب تک خاموش کھڑی تھی لیکن اب وہ بھی آگے بڑھی اور ایک ادائے دلبری کے ساتھ مسکرا کر اس نے کہا۔ "آپ خواہ کسی کو بلائیں مگر جو بات آپ چاہتے ہیں وہ اداکاری میں پیدا نہیں ہو سکتی

ڈائرکٹر نے تعجب سے کہا کیا مطلب ہے تمہارا یعنی ایک بیوقوف عاشق کی اداکاری ممکن ہی نہیں۔

سلمیٰ نے دنبال کہا کر کہا "ممکن کیوں نہیں ہے مگر آپ نقل کو اصل بنانا چاہتے ہیں۔ یہی ناممکن ہے۔

ڈائرکٹر نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا بے تک اداکاری اسی کا نام ہے کہ نقل بھی اصل معلوم ہو کیا تم نہیں دیکھ رہی تھیں کہ جب سہراب ٹھنڈی سانس بھر رہا تو معلوم ہوتا تھا کہ اس کو یا تو دمہ کا عارضہ ہے یا منہ سے فٹ بال میں ہوا بھر رہا ہے جب ایسی معمولی بات ان سے پوری نہ ہوئی تو اور کیا امید کی جائے ہم ان سے کام لیکر فلم غارت نہیں کریں گے۔

سلمیٰ نے ہنس کر کہا آپ احمق کی اداکاری کے لئے یوں ہی ڈائرکشن دیتے رہے اور ایکٹروں کو زبردستی احمق بناتے رہے تو یہ فلم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ڈائرکٹر نے چیں بجبیں ہو کر کہا میں اپنی ڈائرکٹری کی عمر میں اس قسم کی باتیں پہلی مرتبہ سن رہا ہوں۔ اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔

سلمیٰ نے ڈائرکٹر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا میں بتاؤں آپ کو یہ فلم کیوں کر آپ کو تیار کرنا چاہئے۔

ڈائرکٹر نے ناک بھوں چڑھا کر کہا۔ میں تو گویا گدھا ہی ہوں۔ اچھا بتلایئے آپ کیا بتاتی ہیں۔

سلمیٰ۔ اس کی ترکیب صرف یہ ہے کہ نہ اس ڈرامہ کا فلم بنے اور نہ آپ ڈائرکشن دیں۔ اور نہ کوئی ہیرو اداکاری کے جوہر دکھائے۔

ڈائرکٹر۔ بات کاٹ کر۔ میں اسوقت مذاق کرنے کے لئے نہیں کھڑا ہوں۔ اور اگر تم نے اس گستاخانہ طرز کو نہیں بدلا تو تم کو بھی نگار خانہ خالی کر دینا پڑے گا۔

سلمیٰ نے جلدی سے کہا۔ سنئے تو سہی پوری بات آپ خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہیں۔ میں بالکل سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں۔ ہاں تو آپ صرف کیمرہ مین کو حکم دیجئے کہ وہ میرے ساتھ رہیں اور جہاں میں اشارہ کروں بس وہیں پر شوٹنگ شروع کر دیں پھر دیکھئے کہ میں آپ کو فلم کے لئے کس قدر لاجواب احمق دیتی ہوں۔ دراصل اصلی قسم کے احمق بنائے نہیں جا سکتے بلکہ بنے بنائے ملتے ہیں۔ البتہ جستجو شرط ہے۔ بہرحال میرا یہ ذمہ ہے کہ اگر آپ اس فلم کو ناقص قرار دیں گے تو تمام نقائص میرے ذمہ واجب الادا ہوگا۔

ڈائرکٹر جہانگیر کے چہرہ کا رنگ بدل گیا لیکن چونکہ وہ بے ساختہ تایئد کرنا اپنی ڈائرکٹری کے وقار کے خلاف سمجھتا تھا۔ لہٰذا صرف اسی قدر کہا۔ "بہت بہتر ہے لیجائیے کیمرہ مین کو اپنے ہمراہ ایک تجربہ یہ بھی سہی۔

جس وقت سلمیٰ اپنے غارت گر حسن کو لئے زریں لباس سے جھمکاتی ہوئی رسٹوران میں پہنچی وہاں ہر ہر میزوں کے گرد کرسیوں پر مختلف ٹولیاں جمع تھیں بھانت بھانت کے انسان نظر آ رہے تھے کو سلمیٰ کے رسٹوران میں داخل ہوتے ہی تقریباً سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئی تھیں۔ مگر وہ ہر طرف دیکھتی ہوئی ایک خالی میز کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور بوائے کو چائے لانے کو حکم دیا۔ سلمیٰ کے میز کے قریب ہی ایک میز پر ایک ادھیڑ عمر کے بزرگوار تشریف فرما تھے جو بظاہر اودھ کے باشندے معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے آپ کے جسم پر وہی شیرتی انگرکھا تھا جو لکھنؤ کے چوک میں اکثر موسم گرما کی راتوں میں نظر آ جاتا ہے۔ سر پر وہی واجد علی شاہی دو پلی چنی ہوئی ٹوپی تھی۔ اور چوڑی دار پائجامہ اس شاہی زمانے کے شوق کا تکمیل دے رہا تھا۔ یہ حضرت بھی چائے کی پیالی سامنے رکھے ہوئے تھے۔ مگر جس وقت سے سلمیٰ رسٹوران میں داخل ہوئی تھی انھوں نے اپنی پیالی سے کوئی گھونٹ نہ پیا تھا۔ بلکہ ان کو اسکا بھی خیال نہ تھا کہ چائے ٹھنڈی ہو کر شربت بن چکی ہے وہ حضرت دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر سلمیٰ کو اس بری طرح گھورنے میں مصروف تھے کہ پلک تک جھپکانے میں کفائت شعاری سے کام لے رہے تھے ادھر سلمیٰ کا حال کہ وہ بھی گو ان کی طرف براہ راست نہیں دیکھ رہی تھی۔ مگر ان کے علاوہ باقی تمام رسٹوران بے خبر تھی اور کبھی دیکھتی تھی تو ترچھی نظروں سے اسی طرف دیکھتی جس طرف یہ حضرت اسٹیچو بنے بیٹھے تھے۔ سلمیٰ نے اپنی چائے ختم کی اور بار بار ایک آواز میں بوائے کو اسطرح آواز دی کہ وہ کمزور اور دھیمی آواز بجائے بوائے کے ان کے حضرت تک پہنچ کر رہ گئی۔ لہٰذا ان حضرت نے درامانہ آواز میں بوائے کو پکارا۔ اور جب وہ آیا گیا تو سلمیٰ کی طرف اشارہ کر دیا کہ آپ بلا رہی ہیں سلمیٰ نے آپ کے اس عنایت کے جواب میں تبسم زیرلب کے ساتھ کہا "شکریہ"

آپ نے رشیہ خطمی ہوتے ہوئے فرمایا۔ "نہیں اس میں شکریہ کی کون سی بات ہے۔ آپ خواہ مخواہ محجوب بناتی ہیں۔ سلمیٰ نے سوائے ہنس دینے کے کوئی جواب نہ دیا۔ اور بل ادا کر کے ان حضرت کی طرف دیکھ کر رسٹوران کے باہر چلی گئی۔

سلمیٰ کے جاتے ہی آپ نے ٹھنڈی سانسیں اور چائے سے بھری پیالی کی قیمت ادا کی۔ اور لپکتے ہوئے رسٹوران سے باہر آ گئے۔ یہاں دیکھا تو سلمیٰ کوئی پانچ ہی قدم بڑھی تھی۔ لہٰذا آپ بھی ایک فاصلہ کو قائم رکھتے ہوئے اس کے نقش قدم پر چلنے لگے۔

---

۳۱ مارچ تک افغانی ہندوستان خالی کر دیں

نئی دہلی۔ ۱۸ اکتوبر۔ ان افغانیوں کو جو کہ حکومت ہندوستان میں رکھنا مناسب نہیں سمجھتی قیام کیلئے مزید چھ ماہ کی مہلت دیدی گئی ہے یعنی اب وہ یہاں ۳۱ مارچ ۱۹۴۹ء تک ٹھہر سکتے ہیں حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ملک میں زیادہ تر افغانی لین دین کرتے ہیں۔ اور وہ ابھی اپنے کو سمیٹ نہیں سکے ہیں۔

اس سلسلہ میں یاد ہوگا کہ سب سے پہلے حکومت ہند نے یہ حکم جاری کیا تھا کہ وہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک اس ملک کو بالکل خالی کر دیں لیکن اس مدت میں چھ ماہ کی توسیع ۳۰ ستمبر تک کر دی گئی ... [illegible]

فوجی گورنر کے کابینہ کے اختیارات

حیدرآباد ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی گورنر کی کابینہ کو بھی وہی حقوق و اختیارات حاصل ہوں گے جو نظام کی سابق وزارت کو حاصل تھے۔

اس صورت میں جبکہ کابینہ کے ممبر سابق حکومت کے کسی حکم کو منسوخ کرنا چاہیں گے تو وہ اپنے قطعی فیصلہ سے پہلے اس مسئلہ کو حیدرآباد کے غیر فوجی افسر اعلیٰ سے پیش کریں گے۔

ہائی کمشنروں کی پوزیشن کے بلند کرنے کے متعلق غور کرکے رپورٹ پیش کرنے کا فیصلہ ہوا۔

راشٹریہ سنگھ ہندوراج قایم کرنا چاہتا تھا۔

لکھنؤ۔ ۱۹ اکتوبر۔ آج یوپی اسمبلی میں سوالات اور جوابات کے وقت مولانا جمال الدین عبد الوہاب کے ایک بیان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل لال بہادر شاستری وزیر داخلہ نے بتایا کہ اس صوبہ میں ۲۵ اگست سے ۲۵ سنہ ۴۸ تک قانون تحفظ امن عامہ کے ماتحت ۱۶۴۶ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ان میں سے ۹۴۶۳ ممبران راشٹریہ سنگھ کے ۸۸۹ ممبران مسلم لیگ اور نیشنل گارڈ کے اور ۶۳ خاکساروں کے ممبران شامل ہیں وزیر موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ ۲۵ اگست سنہ ۴۸ تک راشٹریہ سنگھ کے ممبران ۲۵۰۰ اور مسلم لیگ و نیشنل گارڈ کے ممبران ۸۸۷ اور ۱۶۱ خاکسار کو حکومت نے رہا کر دیا۔ آنریبل وزیر نے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ۱۸۱ سرکاری ملازمین کو حکومت کے خلاف قانونی سرگرمیوں میں حصہ و مشتبہ ہونے کی وجہ سے برخاست کیا گیا۔ اور ۲۳۸ کو معطل کیا گیا۔ ان میں سے ۲۶۲ کا تعلق راشٹریہ سنگھ سے تھا۔ اور ۹ مسلم نیشنل گارڈ سے تعلق رکھتے تھے۔ ۲۱ حکومت کے مخالف تھے۔ ۷۴ ملازمین پاکستان چلے گئے۔

آنریبل وزیر داخلہ مسٹر لال بہادر شاستری نے پنڈت شمبھو دیال ترپاٹھی کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ راشٹریہ سنگھ کو غیر قانونی قرار دئے جانے سے پہلے اس نے لوگوں سے ایک قسم کا خفیہ استصواب رائے کیا تھا جس میں یہ سوال کئے گئے تھے کہ کیا ملک کی تقسیم کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کو اہم نوکریوں اور پولیس کے محکمہ میں رکھا جائے۔ اور کیا حملے کی صورت میں وہ لوگ ہندوستان کا ساتھ دیں گے یا نہیں۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان آبادی کا تبادلہ کیسے ہونا چاہئے۔ ہندوستان کو کیا ہتھیار عام طور پر دئے جائیں۔ اس سلسلہ کے کاغذات رڑکی اور مراد آباد میں دستیاب ہوئے۔ رڑکی میں ۶۱ اور مراد آباد میں ۶۱ پرچے ایسے ملے جن پر سرکاری افسران کے دستخط تھے۔ سرکاری عہدہ داران کے خلاف مناسب کارروائیاں کی گئیں۔ اور یہ بتانا عوام کے لئے مناسب نہیں کہ کیا کارروائی کی گئی۔ رڑکی میں راشٹریہ سیوک سنگھ سے تعلق رکھنے والے لوگ کے گھروں سے تلاشی کے سلسلہ میں جو کاغذات ملے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سیوک سنگھ کے موئدین ہندوستان میں ہندوراج قایم کرنا چاہتے تھے۔

دول مشترکہ کانفرنس کا فیصلہ

لندن۔ ۱۹ اکتوبر۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ بین اقوامی اور معاشی معاملات کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی بنائے گی۔

کانفرنس نے اسبات کو بھی اصولی طور پر مان لیا ہے کہ نوآبادیات کے ہائی کمشنروں کی پوزیشن پہلے سے زیادہ اونچی مان لی جائے۔

دو دن کے ابتدائی اجلاس کے بعد ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ کل صبح کے جلسہ میں مسٹر سنٹ کناڈا کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور دول مشترکہ کے ممالک کے باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ بین اقوامی اور معاشی تعلقات کے متعلق خاص طور پر غور کیا گیا۔ جس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ تاکہ وہ حالات پر غور کرکے رپورٹ دے

لکھنؤ میونسپل بورڈ معطل

لکھنؤ۔ ۱۸ اکتوبر۔ لکھنؤ میونسپل بورڈ کو معطل کر دینے کے احکام میونسپل بورڈ کے پاس روانہ کر دئے گئے ہیں۔ اور آئندہ سنیچر کو سرکاری گزٹ میں بھی لکھنؤ میونسپلٹی کی معطلی کے متعلق شائع ہو جائے گی۔ بورڈ کے منتظم لکھنؤ کے سابق سٹی مجسٹریٹ مسٹر بی ڈی ساوال مقرر ہوں گے۔ جو اپنے عہدہ کا چارج جلد ہی لیں گے۔

یو۔ پی کونسل کا اجلاس

لکھنؤ۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۶۲ کے عطا کردہ اختیارات کو برتتے ہوئے ہز ایکسیلینسی گورنر نے یوپی لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۴ نومبر کو دن کے ۱۱ بجے کونسل ہاؤس میں طلب کیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی

ٹینڈر نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ ہیرامن پوروہ گرلس اسکول کی عمارت میں پاخانہ۔ پیشاب خانہ اور چوکیداروں کے کوارٹرس بنانے مرمت پلاسٹر اور سلیب وغیرہ کی مرمت کرنے کے لئے مہر بند ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں جسکی لاگت کا تخمینہ ۶۹۲۶ روپیہ ہے ہر ایک ٹینڈر دینے والے کو ۱۳۹ روپیہ نقد بطور ضمانت (ارنسٹ منی) جمع کرنا ہوگا۔

ٹنڈر بورڈ کے مقررہ فارم پر ہونا چاہیئے جس کی دو کاپیوں کے ایک سٹ کی قیمت دو روپیہ ہے۔ اور جو بورڈ کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں ٹنڈر ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء کے ۳ ½ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ دفتر کے اوقات میں میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے کام کی تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔

محمد حبیب اللہ
ایگزیکٹو افسر۔ میونسپل بورڈ۔ کان پور

صوبائی کانگریس کمیٹی کا جلسہ

لکھنؤ۔ صوبائی کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر موہن لال گوتم نے حسب ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی ہدایت کے مطابق کانگریس کے سالانہ اجلاس میں یوپی سے جو مندوبین جائیں گے ان کا ایک جلسہ لکھنؤ میں ۲۴ اکتوبر کو ۱۲ بجے چھتر منزل میں ہوگا۔ اس جلسہ میں کانگریس کے سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے دو امیدواروں سے ایک کو منتخب کیا جائے گا۔ صدر کے انتخاب کے بعد یہ جلسہ یوپی صوبائی کانگریس کمیٹی کے ایک باقاعدہ جلسہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ جلسہ کے لئے دعوت نامے بھیجدئے گئے ہیں۔

یو۔ پی اسمبلی کا سرمائی اجلاس شروع

لکھنؤ۔ ۱۸ اکتوبر۔ آج یو پی اسمبلی کا اجلاس آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو پی اسمبلی کی زیر صدارت میں شروع ہوا۔ اور سب سے پہلے آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو پی نے ایوان میں قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کی تعزیت کی تجویز پیش کی اور اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے انھوں نے مسٹر جناح کی زندگی پر ایک تبصرہ بھی کیا۔ اور کہا کہ جب اخباروں کے ذریعہ ایک صبح کو ان کے انتقال کی خبر ملی تو ہمیں رنج ہوا۔ مسٹر جناح دراصل ہندوستان کے رہنے والے تھے۔ اور اگرچہ وہ ہمارے ملک کے نہیں رہے تھے۔ پھر بھی انھوں نے اس ملک کی سیاست میں کافی حصہ لیا تھا۔ ایک زمانہ میں وہ کانگریس میں تھے اور دوسرے رہنماؤں کے دوش بدوش کام کرتے تھے۔

لیکن کچھ عرصہ گذرا وہ کانگریس سے جدا ہو کر مسلمانوں کے ایک ٹکڑے کے ساتھ (مسلم لیگ) کام کرنے لگے۔ وہ خود مسلم لیگ کے بنانے والوں میں تھے۔ انھوں نے ملک کی تاریخ کو بنایا بھی۔ مگر اب جبکہ وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان پر نکتہ چینی نہیں کرنا چاہیئے وہ دنیا کے ایک بڑے آدمی تھے۔ اور بڑے ہمت والے تھے ہم سب اظہار رنج کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا انھیں شانتی دے۔

آنریبل وزیراعظم پنڈت گوبند بلبھ پنتھ نے ایوان میں ایک تجویز حیدرآباد میں ہندوستانی فوجوں کی کامیابی پر پیش کی جس میں انھوں نے کہا کہ ہم حیدرآباد میں کامیابی کے سلسلہ میں حکومت ہند اور ہندستانی فوج کے سپہ سالار کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں.....!

مسٹر ظہیر الحسنین لاری لیڈر جنتا پارٹی نے اپنی تقریر میں آنریبل وزیراعظم کی پیش کردہ تجویز کی تائید کی۔ اور کہا مجھے حیدرآباد میں کامیابی سے بڑی خوشی ہوئی ہے قبل اس کے کہ یہ زخم ناسور بنے ختم ہو گیا۔ حیدرآباد کا وجود ہی مرکز سے بے وفائی کا باعث رہا ہے۔ اور اس نے اپنی تاریخ کو دوبارہ دہرانا چاہا تھا جب برطانیہ اور ٹیپو سلطان سے جنگ ہوئی تھی تو بھی نظام ہی حائل ہوئے تھے اور اب بھی انھوں نے اپنی پرانی تاریخ کو دہرایا تھا۔ آپ نے کہا کہ اس موقعہ پر مجھ سے کچھ لوگوں نے مسلمانوں سے اپیل کرنے کی خواہش کی تھی۔ لیکن میں سمجھتا تھا کہ جو جذبہ میرے دل میں ہے۔ وہی اور مسلمانوں کے دل میں بھی تھا۔ اس لئے ان سے کسی اپیل کی ضرورت نہ تھی۔ اور یہ بات سامنے بھی آگئی آپ نے کہا کہ ہر مسلمان اپنے کو اس ملک کا رہنے والا سمجھتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس کے وہی حقوق وہی ذمہ داریاں ہیں۔ آپ نے اس موقعہ پر یہ بھی کہا کہ اب جو لوگ مسلمانوں کی طرف سے شک رکھتے تھے۔ اور جن کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اب انھیں رہا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ مسلمانوں کے متعلق جو کچھ اب تک سمجھا گیا تھا غلط سمجھا گیا تھا۔ اور جب کبھی موقعہ آئیگا۔ تو مسلمان اپنے اس جذبہ کو اور بھی سچا ثابت کریں گے۔

مولانا حسرت موہانی نے اس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ حکومت ہند کو مبارکباد دینا قبل از وقت ہے۔ آپ نے کہا کہ جب تک کہ ملک میں سوشلسٹ جمہوریہ نہیں ہوگی ہے۔ اس وقت تک حکومت کو مبارکباد دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

نواب یوسف نے تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا مسئلہ حل ہو گیا۔ اور ہندو اور مسلمان دونوں خطرات سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ وزیراعظم پنڈت پنت کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے اس موقع پر کافی اچھے انتظامات کئے تھے۔ اور پاکستان کے لئے ایک سبق ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ معاملات کو صلح اور سمجھوتہ سے درست کرے۔

راجہ ساجد حسین کٹوارہ نے زمیندار پارٹی کی طرف سے تجویز کی تائید کی۔ اور کہا کہ اب قاسم رضوی کو ان کی خواہش کے مطابق دہلی کے لال قلعہ میں پہونچا یا جانا چاہیئے۔

مسٹر ای فلپس کرسچین پارٹی کی طرف سے تجویز کی تائید کی۔ اس کے بعد تالیوں کی گونج میں ایوان نے تجویز منظور کر دی۔

حفاظتی کونسل کا حکم

آج حفاظتی کونسل کا پیرس کا ایک اہم جلسہ ہوا جس میں عربوں اور یہودیوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ نغب کے علاقہ میں بجلد از جلد جنگ بند کر دیں۔ کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعہ عربوں اور یہودیوں کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ ان علاقوں کا تخلیہ کر دیں جو ان کے پاس جنگ کے آغاز کے وقت نہیں تھے۔

حیدرآباد میں عنقریب عارضی حکومت کا قیام

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ حیدرآباد میں عنقریب ایک عارضی حکومت کا قیام عمل میں آنے والا ہے۔ یہ نئی حکومت دستوری اسمبلی کی تشکیل کے لئے ضروری انتظامات کرے گی اور نمائندہ اور ذمہ دار حکومت کے قیام تک موجودہ انتظامات کی تنظیمی میں مصروف رہے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ عارضی حکومت کی تشکیل کے لئے نظام جلد ہی ایک فرمان جاری کریں گے خیال کیا جاتا ہے کہ اس عارضی حکومت میں فوجی گورنر میجر جنرل چودھری نواب زین یار جنگ بہادر راجہ دھونڈی راج مسٹر ڈی ایس باکھلے غیر فوجی منتظم، مسٹر ڈی آر پردھان اور مسٹر اے این شاہ ہوں گے۔

ہندوستانی حاجیوں کی تعداد ۱۶ ہزار

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ ایک صحافتی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس سال ہندوستان یونین سے سولہ ہزار سے بھی زیادہ حاجی آداب حج کے لئے مکہ گئے ہیں جن میں نواب اور بیگم نواب بھوپال بھی شامل ہیں۔

تخفیف اسلحہ کی طرف پہلا قدم

پیرس، ۱۸ اکتوبر۔ اقوام متحدہ میں غیر مسلح کرنے کا پہلا عملی قدم اٹھایا گیا ہے۔ اور ہر شخص کو اس اقدام پر افسوس ہے۔

پیلے ڈی شیلے میں جہاں اقوام متحدہ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ایک دیوار پر یہ اشتہار چسپاں تھا۔

"سوڈان کے ایک نمائندے کو بدقسمتی کے سب سے بڑے ہتھیار یعنی اس کے فاؤنٹین پن سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ ایک مقدس جگہ ہے۔ جہاں چوری اور ڈاکہ کو ناپاک تصور کیا جاتا ہے۔

"یہ ان اصحاب کی رائے ہے جن میں سے ایک نے اس قیمتی چیز پر ہاتھ صاف کیا ہے۔ براہ مہربانی قلم سوڈانی نمائندے کو کمرہ نمبر ۲۰۹ میں لنچ کے وقت واپس کر دیا جائے۔

چور بازاری کرنے والوں کو سزائے موت

پیرس۔ ۱۸ اکتوبر۔ فرانسیسی وزراء کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ چور بازاری کرنے والوں کے لئے سزائے موت کا قانون منظور کیا جائے۔

دولت مشترکہ کی کانفرنس میں مشرق وسطی کے مسائل پر غور

لندن، ۱۹ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے دولت مشترکہ کی کانفرنس میں جو ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں آج پھر شروع ہوئی مغربی یونین کی معاشی اور دوسری قسم کی پالیسی کے متعلق ایک طویل تقریر کی آج کا سارا دن مغربی دنیا کے سوالات پر غور و خوض پر صرف کیا جائے گا۔ ان سوالات میں مارشل منصوبہ بھی شامل تھا مشرق قریب اور مشرق وسطی کے مسائل پر بھی بحث و تمحیص ہوئی۔ مغربی دنیا کے مسائل پر بحث مسٹر سینٹ لارنسٹ کی آمد تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ جو کناڈا کے وزیراعظم مسٹر میکنزی کے بجائے مذکورہ ملک کی نمائندگی کر رہے ہیں آج کی کانفرنس میں دیگر وزراء نے بھی شرکت کی۔

"خارجہ پالیسی کے ایک مسئلہ پر کانفرنس میں بحث ہو چکی ہے۔ اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ قطب جنوبی کے علاقہ کے آٹھ ملکوں کے ایک کمیشن کے تحت دے چکے ہیں۔ یہ علاقے برطانی نوآبادیاں ہیں لیکن ان پر ارجنٹائن اور چلی بھی دعوی کرتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ برطانی حکومت اقوام متحدہ کے اس منصوبہ پر ہمدردی کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ اب تک سرکاری طور پر یہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کے نمائندے مجموعی طور پر اس تجویز کی موافقت کر رہے ہیں۔

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام، پرنٹر خواجہ عبدالوحید انتظامی پریس کانپور

ESTD 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

احسن

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲ آنہ
-/۲/-

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 47 NO. 44 | Cawnpore. Saturday 30Th OCTOBER 1948

جلد ۴۷ نمبر ۴۴ | کانپور شنبہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ

ادبیات

سامنے چھلکا کیا آب بقا کل رات کو

(از جناب جمال جمالی صاحب)

کس قدر تھا مہرباں میرا خدا کل رات کو
بے وفا نے کر لیا عہد وفا کل رات کو

آپ آئے تھے شب مہتاب بن کر میرے گھر
جگمگا اٹھا تھا بخت نارسا کل رات کو

تھا مجھے فرقت کا شکوہ اُن کو مجبوری کا غم
دیر تک ہوتا رہا باہم گلا کل رات کو

منزل ہوش و خرد سے دُور جا پہنچا تھا میں
چھُٹ گیا تھا دامن صبر و رضا کل رات کو

مُسکراتے ہی لے ہے غارت گر ہوش و حواس
وہ لب لعلیں وہ چشم سرمہ سا کل رات کو

کشمکش تھی اک عجب جذبات حسن و عشق میں
ہو گیا تھا درد میرا لا دوا کل رات کو

بیکسی پر میری اور وارفتگی شوق پر
مسکراتا ہی رہا کافر ادا کل رات کو

مختصر یہ ہے کہ مجھ پر چھا گیا تھا رعب حُسن!
میرے ہونٹوں تک نہ آیا مدعا کل رات کو

سُن کے روداد غم فرقت نہ بولے چُپ رہے
کیسے بھولے بن گئے، نام خدا کل رات کو

میں نے دیکھے اُن نشیلی انکھڑیوں میں اشک غم
سامنے چھلکا کیا آب بقا کل رات کو!

میں نہ بھولوں گا جمالی وہ سرور کیف شب
کچھ نرالا ہی رہا رنگ فضا کل رات کو

دنیائے اسلام

شمالی فلسطین میں عربونکی فتح

لندن ۲۴ اکتوبر۔ کل ایک اسرائیلی ترجمان نے عربوں کے اس دعویٰ کی تصدیق کی کہ عربوں کو شمالی فلسطین میں فتح ہوئی ہے۔ اس نے بیان کیا کہ عرب آزادی کی فوج اور لبنان کی نوجوں نے لبنان کے علاقہ میں ایک سڑک پر قبضہ کر لیا جو اس سے پہلے یہودیوں نے لبنان سے چھین لی تھی کل رات کو عربوں کے اعلانیہ میں دمشق سے بتایا گیا کہ منارا کی نو آبادی میں ڈہائی سو یہودی مارے گئے۔ اور ان کو ہر محاذ پر شکست ہوئی۔ یہودی ہر قسم کے اسلحہ اور سامان جنگ توڑ پھوڑ کر بھاگ گئے۔

اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ اب حالات میں بالکل جمود ہے۔ رائٹر کے نامہ نگار نے یروشلم سے اطلاع دی ہے کہ عربوں نے شام سے صبح تک کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ سرکاری طور پر اس کی وجہ رات میں چوریوں کا انسداد بتائی گئی۔ لیکن غیر سرکاری طور پر یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ یہ کارروائی ان حادثوں کو کم کرنے کے لئے کی گئی جو یہودیوں کی جوابی گولہ باری سے ہوتے ہیں۔

جنوبی فلسطین میں نغب کے علاقہ میں سوائے چند حادثوں کے خاموشی رہی۔ ان حادثات کی جانچ ادارہ متحدہ اقوام کے مشاہدین کر رہے ہیں۔ لیکن جنگ بند کرنے کے حکم کی پابندی دونوں فریق کر رہے ہیں۔ اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ بیت اہم اور یروشلم لدہ کی سڑک پر کوئی غلط کارروائی نہیں کی گئی۔ حالانکہ اس علاقے سے ریلوے پر قبضہ کے لئے جنگ کی خبریں برابر آرہی ہیں۔ یروشلم اور ریلوے سے چھ میل کے فاصلہ پر بطیر کا مقام کچھ زمانے سے یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔ غیر مصدقہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ یروشلم سے دو میل کے فاصلہ پر بیت الصفا پر یہودی حملہ کر رہے ہیں۔

سیاسی کمیٹی میں عرب مشاہد کی شمولیت کی درخواست

پیرس ۲۲ اکتوبر۔ ادارہ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے آج فلسطین کے مسئلہ پر کو پھر ملتوی کر دیا۔ بحث کو ملتوی کرنے کے لئے ایران کی تجویز سولہ ووٹوں کے مقابلہ میں انیس سے منظور ہو گئی چودہ ممالک غیر جانبدار رہے۔

یہ التوا ایک گھنٹہ عرب اعلیٰ کمیٹی کی اس درخواست پر بحث کے بعد ہوا کہ سیاسی کمیٹی میں ان کا ایک نمائندہ بلا اختیار ووٹ شامل کر لیا جائے۔ پچھلے ہفتہ حکومت اسرائیل اور شرق اردن کے مشاہدین کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ روس اور یوکرین نے کہا کہ وہ عرب اعلیٰ کمیٹی کے نمائندے کو شرکت کی دعوت دینے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ فلسطین کی عارضی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے شریک نہ ہو۔

ریاض الصلح بے لبنان نے کہا کہ مشاہدین فلسطین کی عارضی حکومت کی بھی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس حکومت کو لبنان شام اور عراق نے تسلیم کر لیا ہے۔ حکومت اسرائیل کو جسے ادارہ اقوام متحدہ کے زیادہ تر ممالک نے نہیں مانا ہے۔ اس کا بھی ایک نمائندہ کمیٹی میں لیا گیا ہے۔ فارس الخوری بے شام نے کہا کہ اسرائیل کی عارضی حکومت ایک نقاب ہے۔ کیونکہ ابھی تک اس کو بہت سی حکومتوں نے نہیں مانا ہے۔ اسی طرح فلسطین کی عرب حکومت بھی لقب ہے! ور اس کو حکومت ماننا ضروری نہیں ہے۔

گوالٹ ملا کے وزیر خارجہ نے فلسطین کی عرب حکومت کی نمائندگی کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر عرب اعلیٰ کمیٹی اپنے کو ایک رضا کار ادارہ کی حیثیت سے پیش کرے تو ہم اس کو شامل کر لیتے لیکن جب وہ ایک ایسی حکومت کی نمائندگی کرتی ہے جس کے پاس نہ تو کوئی علاقہ ہے اور نہ کوئی حکومت اس کو تسلیم کرتی ہے۔ تو ہم اس کی درخواست کیسے منظور کر سکتے ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ موسیٰ نوری اسفندیاری نے تجویز پیش کی کہ جلسہ ایک ہفتہ کے لئے مسائل پر غور کرنے کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

ڈاکٹر آسکر لینگ پولینڈ نے التوا کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ سیاسی چال محض امریکہ کی صدارت کے الکشن کے لئے چل رہی ہے جو آخر نومبر تک ہونے والا ہے۔ آسٹریلیا نے بھی التوا کی مخالفت کی لیکن ایران کی تجویز التوا منظور ہو گئی۔

حفاظتی کونسل میں فلسطین پر غور

پیرس ۲۴ اکتوبر۔ منگل کی صبح کو فلسطین کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ مصری حکومت نے حفاظتی کونسل کے صدر کے نام ایک خط میں اس اجلاس کی درخواست کی تھی۔ خط میں لکھا گیا تھا کہ حفاظتی کونسل نے عارضی صلح کا حکم جو جاری کیا ہے۔ یہودی اس کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

قومی اخبار
کانپور

جلد ۷ | کانپور شنبہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۴

راشٹریہ سیوک سنگھ

مسلم لیگ اور راشٹریہ سیوک سنگھ نے ملک میں جس قدر فرقہ وارانہ جذبات اور زہر پھیلایا اور اس سے ملک کو جو نقصانات ہوئے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے مہاتما گاندھی جیسی عزیز جان انھیں جذبات کے نظر ہو گئی اب ملک میں مزید زہر اور فرقہ وارانہ جذبات پھیلانے کی نہ قطعی گنجائش ہے اور نہ اسکو برداشت کیا جا سکتا ہے۔ یہ معلوم کرکے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کو دوبارہ قانونی اور جائز قرار دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہر ایک محب وطن کو تکلیف ہوئی ہے۔ چنانچہ کانپور سٹی کانگریس کمیٹی کے چند ممبران نے اس خطرہ کو محسوس کرکے کانگریس کمیٹی میں ایک رزولیوشن رکھا ہے جس پر غور کیا جائے گا۔ ہم ان ممبران کی بروقت فرض شناسی پر ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ یہ رزولیوشن اتفاق رائے سے منظور کیا جائیگا۔ رزولیوشن حسب ذیل ہے۔

کانپور کی سٹی کانگریس کمیٹی اس بات پر اپنی فکرمندی کا اظہار کرتی ہے کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے لیڈر اور والنٹیر کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح ان کی انجمن کو پھر جائز قرار دیا دے دیا جائے۔

مہاتما گاندھی کی وفات سے پہلے راشٹریہ سیوک سنگھ برابر ہر تیا اور کردہ پروپیگنڈا کانگریس اور مہاتما گاندھی کے خلاف کرتا رہا۔ اس نے تشدد کی تلقین کی ہے۔ فرقہ وارانہ منافرت پھیلائی ہے اور پنڈت جواہر لال کے خلاف معاندانہ جذبات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے ایسا ماحول پیدا کر دیا گیا جس نے مہاتما گاندھی جیسے بزرگ انسان کے قتل کو آسان اور ممکن بنا دیا۔ قانونی حیثیت سے راشٹریہ سیوک سنگھ خواہ گاندھی جی کے قتل کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے یا نہ ٹھہرایا جائے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان کے قتل کے لئے زمین اس سنگھ ہی نے ہموار کی تھی۔ اور یہ فوجی جماعت ہی اس عظیم جرم کے ارتکاب کی ذمہ دار ہے۔

کمیٹی راشٹریہ سیوک سنگھ کے اس بیان کو کہ وہ ایک غیر سیاسی جماعت ہے بالکل غلط ... اور مبالغہ آمیز خیال کرتی ہے۔ سنگھ کے طریقہ کار اور اس کے لیڈروں اور رضاکاروں کی سرگرمیوں کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد کمیٹی اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ ایک فسطائی نظام ہے ... عنان قیادت سٹریہ داروں راجاؤں اور ... میں رہی ہے۔ اور اس لئے وہ جمہوریت کا عوام کی لوٹ کھسوٹ کرنیوالوں کا فسطائی طرح چاہتا ہے۔

کمیٹی کو یہ بھی یقین ہے کہ ہندو کلچر کے تحفظ کا نعرہ بلند کرنے سے اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ مذہب پرست ہندوؤں اور جذباتی نوجوانوں کو اپنے جنگل میں پھانس لے۔ اور ان کی توجہ کو معاشی اور سماجی ترقی کی طرف سے ہٹا دے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ سیوک سنگھ کا طریقہ کار سراپا فسطائی اور ہندو دشمن ہے۔ فرقہ وارانہ تنفر اور عناد تعصب و تشدد تنگ نظرانہ و تشددانہ قوم پرستی عقلی مباحثات سے مخالفت فسطائی قوم پرستی کا نظریہ غیر روادار تشدد پسندی جمہوری انتخابات سے نفرت خفیہ تحریکات، کورانہ تقلید، بطلان باتوں کو ہندو کلچر سے کیا واسطہ ہے۔ یہ تو ہٹلر اور مسولینی۔ قاسم رضوی۔ اور جناح کی فسطائیت کے اجزا ہیں۔

کمیٹی کے نقطہ نظر سے ہندو کلچر جس کی علامت اشوک چکر کی شکل میں قومی جھنڈے کے اندر دکھائی گئی ہے دنیا کو یہ پیغام دیتا ہے کہ ہمیں بنی نوع انسان سے محبت کرنا اور قربانی۔ نفس کشی عدم تشدد۔ یک جہتی مساوات اور وسعت قلبی سے کام لینا چاہیئے۔ ایسی صورت میں یہ کمیٹی ہندوؤں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں۔ بلکہ مہاتما گاندھی کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلیں۔

کمیٹی سیوک سنگھ کے لیڈروں اور اس کے اخباروں کے اس طریقہ کی مذمت کرتی ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کا نام لیکر غلط طور پر فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ حالانکہ وہ فرقہ وارانہ اتحاد کا مخالف ہے جس کی عزت گاندھی جی عمر بھر کرتے رہے ہی نہیں بلکہ وہ معاشی اور سماجی اور سیاسی اتحاد لامرکزیت اور عالمگیر محبت کا بھی دشمن ہے۔ سنگھ کا یہ اوچھا پن ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کے نام کو اپنے پروپیگنڈے کے لئے لیتا رہتا ہے۔

سنگھ کے لئے یہ بھی مذموم ہے کہ وہ یہ دعوی کرتا ہے کہ کمیونسٹوں کے خطرے کا مقابلہ کانگریس نہیں بلکہ صرف سنگھ ہی کر سکتا ہے۔ کمیٹی اس بات کو واضح کر دینا چاہتی ہے کہ کانگریس کمیونزم کے معاشی اصولوں کی مخالف نہیں ہے۔ بلکہ اس کی مخالفت بالکل سیاسی حیثیت سے ہے کانگریسی حکومتیں بھی عوام کی تائید کے بھروسہ پر اتنی قوت رکھتی ہیں کہ وہ کمیونسٹوں کے غیر قوم پرورانہ رویہ کا مقابلہ کر سکیں۔

سنگھ کے ایک اخبار نے پنڈت جواہر لال نہرو کو دھمکی دی ہے کہ اگر کانگریسی اخبارات سنگھ کے خلاف اسی طرح پروپیگنڈہ کرتے رہے تو سنگھ کے والنٹیروں کا صبر کا پیمانہ چھلک جائیگا اور وہ اپنے پر قابو نہ رکھ سکیں گے کمیٹی اس وحشیانہ دھمکی کی طرف حکومت کی ... یہ اپیل ... رویہ ... کی فطری ... جمہوری حقوق کے ... زمانہ میں جب سیوک سنگھ خلاف قانون ... قرار دی جا چکی ہے۔ تو اس قدر آپے سے باہر ہو رہی ہے۔ اگر کہیں اس پر سے پابندی اٹھالی گئی۔ تو وہ کسی جمہوریت پسند اخبار کو نہ نکلنے دیگا۔

کمیٹی طالب علموں، مزدوروں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس جماعت کا مقابلہ کرنے کے لئے مضبوط محاذ قایم کریں تاکہ وہ سازش شروع ہی میں ختم کی جا سکے جو عوام کے خلاف سنگھ نے کی ہے۔

کمیٹی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو متنبہ کر دینا چاہتی ہے کہ اگر انھوں نے اس وعدہ کا لحاظ نہیں کیا جو افراد قوم اور گاندھی جی سے کیا گیا تھا اور اس جماعت کو پھر قانونی حیثیت دے دی گئی اور اس کی بیخ کنی کے لئے کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ تو جمہوریت کا خاتمہ ہو جائے گا جس کی ذمہ داری ان حکومتوں پر ہوگی۔ اور ملک عرصہ تک خونخوار فسطائیت پسندوں کے جنگل میں پھنسا رہے گا۔ جس کا نتیجہ خانہ جنگی اور اندرونی بدامنی ہوگی۔

ڈاکٹر پٹابھی کی کامیابی

انڈین نیشنل کانگریس کے جے پور کے اجلاس کے لئے ڈاکٹر پٹابھی سیتارمیہ پریسیڈنٹ منتخب ہو گئے۔ آپ کے مقابلہ میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو ۱۱۹۹ اور ٹنڈن جی کو ۱۰۰۴ ووٹ ملے یعنی ۱۹۵ ووٹ ڈاکٹر صاحب کو زیادہ ملے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد وغیرہ کی خواہش یہ تھی کہ یہ انتخاب بلا مقابلہ ہو کیونکہ عام طور پر سوائے سوبھاش بابو کے دوسرے الکشن کے) کانگریس پریسیڈنٹ بلا مقابلہ ہی منتخب ہوتا ہے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ یہ اتفاق کی بات ہے

زندگی کے دائروں کا ایک مجموعہ ہے اسے آنکھ کی پتلی کی طرح گھٹایا بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ دائرے بالکل اسی طرح کے ہیں جیسے پانی میں پتھر ڈالنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہیں سے خاندان۔ خاندان سے گاؤں گاؤں سے ضلع، ضلع سے صوبہ اور صوبہ سے ملک کے دائرے بنتے ہیں اور پھر عالمی فیڈریشن کا خیال پھوٹتا ہے جس کا خواب شاعر اور پیغمبر دیکھ چکے ہیں۔ انسان کی بلندی کے لئے حق کی تلوار اور عدم تشدد کی سپر سے بڑھ کر کوئی آلات نہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے مدراس کی ہندوستانی پرچار سبھا کے ایک خیر مقدمی جلسے میں "قومی زبان ہندوستانی کو پھیلانے کی ضرورت پر زور دیا کیونکہ یہ کانگریس کے تعمیری پروگرام کا ایک اہم پہلو ہے۔"

ڈاکٹر صاحب نے مدراس کے ایک دوسرے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "کانگریس کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ ایک طرف تصور پرست عوام اور دوسری طرف عملی انتظامیہ میں توازن قایم رکھے اور کسی پلے کو اوپر نیچے نہ ہونے دے۔

اگر کانگریس روزانہ کے انتظامات میں دخل انداز ہوگی تو جمہوریت ختم ہو جائے گی۔ وزرا مجلس قانون ساز اور کانگریس سب کی اپنی ذمہ داریاں ہیں اور سب کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ ملک میں جمہوریت ٹھیک سے چل رہی ہے ان سب میں باہمی اشتراک اور ہم آہنگی ہونی چاہیئے۔" "وزرا کو اپنا انتظامی کام بہت مستعدی اور غیر جانبداری سے کرنا چاہیئے مجلس قانون ساز خصوصاً حزب مخالف کو انتظامات پر کڑی نگرانی رکھنا چاہیئے۔ اور جب کبھی حکومت راہ راست سے ادھر ادھر بھٹکے اس کو ٹھیک راستہ پر لگانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ کانگریس انسانی دماغوں کا ایک گنجینہ ہے اگر حکومت یا مجلس قانون ساز کوئی زبردست ٹھوکر کھائے یا اس میں کوئی بڑی خرابی پیدا ہو جائے تو کانگریس کو اسے گرنے سے بچانا اور خرابی سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔" "کانگریس میں اور جمہوریت میں چولی دامن کا ساتھ ہے ہمیں جمہوریت کو صحیح معنوں میں سمجھنا ہے۔ ابھی ذمہ دار اور خود مختار حکومت کی روایات ہمارے ملک میں قایم نہیں ہوئی ہے۔ ذمہ دار حکومت کو صدیوں کی روایات چاہیئے جو صرف انگلستان میں بن چکی ہیں۔ اگر ہم مجلس قانون ساز میں ایک دوسرے سے لڑنا اور اس کے باہر ایک دوسرے کو گلے لگانا نہیں جانتے تو ہم خود مختار اور ذمہ دار حکومت کے اہل نہیں۔" "مجھے امید ہے کہ کانگریس کے دوست اور اس کے کارکن جمہوریت کا نیا معیار کانگریس میں پیدا کریں گے۔

دارالعوام میں مسٹر چرچل

۲۸ اکتوبر کو برطانوی دارالعوام میں برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل نے بادشاہ کی تقریر پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے۔ کہا "اگر ہندوستان اپنے تعلقات تاج برطانیہ سے قایم نہیں رکھتا اور برطانوی دولت مشترکہ کا جزو نہیں بنتا یا اسطرح کا کوئی معاہدہ نہیں کرتا جیسا کہ ہم اتحاد کیلئے غیر ممالک سے کرتے ہیں تو سوائے ادارہ متحدہ اقوام کے ممبر کی حیثیت سے اپنے فرایض ادا کرنے کے ہمیں ان کو کسی بیرونی حملہ سے بچانے کے لئے ذمہ داری نہیں لینا چاہیئے۔

"اس کے علاوہ ہمیں غیر ممالک کے لئے کسی معاہدہ کے ذریعہ ایسی ذمہ داریاں نہیں لینا چاہیئے جن کو ہم موثر نہ بنا سکیں ایسے معاملات میں ہمیں اپنی ذمہ داریوں اور یورپ نیز اپنے ملک سے متعلق خطرات کا خیال رکھنا چاہیئے جو ہماری آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے معاہدہ یا ادارہ اقوام متحدہ کا ذریعہ استعمال کئے بغیر ہمارا کسی ایسے ملک کے لئے ذمہ داری قبول کرنا جو ہم سے آئینی یا کسی دوسری طرح کوئی تعلق نہ رکھتا ہو۔ بلا کسی معاوضہ کے قوم کے اوپر ناقابل برداشت بوجھ ڈالنا ہے۔

مسٹر چرچل نے مزدور حکومت کے اس اقدام پر سخت اعتراض کیا کہ دولت مشترکہ کے نظریہ سے برٹانیہ کا لفظ کیوں نکال دیا گیا۔

اسٹالن کا بیان

موسیو جوزف اسٹالن وزیر اعظم روس نے ۲۸ اکتوبر کو کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" کے ایک انٹرویو میں بتلایا "میرا عقیدہ ہے کہ امن کی طاقتیں جنگ کو روکنے میں کامیاب ہونگی پچھلی جنگ کی ہولناکیوں کو ابھی تک عوام نے فراموش نہیں کیا ہے امن کی سماجی طاقتیں ابھی اتنی طاقت ور ہیں کہ وہ چرچل کے شاگردوں کا مقابلہ کر سکیں جو حالات پر حاوی ہو کر ان کو ایک نئی جنگ کی طرف لے جانا چاہتی ہیں۔

۳ ہزار سے زائد آمدنی پر زرعی ٹیکس

یوپی اسمبلی کا اجلاس ۲۸ اکتوبر کو بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر کی صدارت میں شروع ہوا۔ ایوان نے آج

(ص)

زرعی انکم ٹیکس بل پر غور کیا جسے آنریبل وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنتھ نے پیش کیا تھا اور جسے ایک منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا منتخبہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی جو ایوان کے سامنے رکھدی گئی جو طویل بحث اور ترمیموں خانگیوں اور بعض لفظی ترمیموں کے بعد منظور کر لیا گیا۔

اس بل کا مقصد یہ ہے کہ جس کی سال گذشتہ کی زرعی آمدنی تین ہزار سے زاید ہو اور یہ آمدنی کسی سوسایٹی کسی ٹرسٹ یا مختلف افراد کی کسی جماعت ہی کی کیوں نہ ہو اس پر ٹیکس عاید کیا جائیگا لیکن اس شخص پر یہ ٹیکس عاید نہیں ہوگا جو پچاس ایکڑ تک سے کاشت کرتا ہوں۔ اس کی شرح کے سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ ۵۳ سو تک ایک آنہ روپیہ دوسرے دس ہزار پر ڈیڑھ آنہ فی روپیہ اس کے بعد کے دس ہزار پر تین آنہ فی روپیہ ٹیکس عاید ہوگا۔ سوپر ٹیکس کی شرح اس شرح کی نصف ہے جو شرح حکومت ہند کی انکم ٹیکس کے سلسلہ میں ہے:

میونسپل بورڈ

۲۸ اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ سینئر وائس چیرمین مسٹر ایس اے ایس مترا کی صدارت میں ہوا۔ ممبران نے انجینئرنگ محکمہ کے خلاف شکایتیں کیں اور کہا کہ اسکول کی عمارتیں اور سڑکیں وغیرہ بہت خراب ہیں اور یہ محکمہ کوئی کام نہیں کر رہا ہے۔

ٹی بی کلینک کی بحث کا اسطرح خاتمہ ہوا کہ مسٹر مرولیا نے یہ اقرار کر لیا کہ انھوں نے سکریٹری کے خلاف غبن کے الفاظ نہیں استعمال کئے اور ٹی بی کلینک کو جو امداد دیجاتی ہے اسکو جاری رکھے اور مسٹر مہرا سکریٹری اینٹی ٹیوشن کی خدمات کی تعریف کا رزولیوشن منظور کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ سوسائٹی (رہا شدہ قیدیوں کی امدادی انجمن) کو ایک ہزار روپیہ سالانہ کے بجائے دو ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور ہوا۔ ارسلا ہارسمین وڈفرن اسپتال کا انتظام صوبہ کی گورنمنٹ کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بورڈ کے عملہ کی تنخواہ کے متعلق تنخواہ کمیشن کی سفارشات منظور کرنے سے پہلے سلف گورنمنٹ کی کمیٹیوں سے رائے طلب کئے جانے کا گورنمنٹ کو بورڈ نے مسودہ دیا ہے۔

کانپور جیل خانہ کے پاس کشتیوں کا ایک اسٹیشن بنانے اور کشتیوں والوں سے دس روپیہ سالانہ لائسنس لینے کا بورڈ نے فیصلہ کیا ۲۹ اکتوبر کو جو بورڈ کا جلسہ ہونے والا تھا۔ اور چونکہ اس دن دفعن بترس تھا۔ اس لئے کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا

کپڑا کمیٹی

۲۶ اکتوبر کو لالہ کملول بزاز کی صدارت میں کپڑا کمیٹی کا ایک عام جلسہ ہوا۔ جنہوں نے کپڑے پر کنٹرول کا حکم جاری ہونے کی تاریخ سے اسوقت تک کپڑا کمیٹی کی سب کارروائیوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ حکومت نے بار بار سہولتیں دینے کا وعدہ کرنیکے باوجود بھی کوئی انتظام نہیں کیا اور کپڑے کی اسقدر گرانی کی ذمہ داری ہم پر نہیں بلکہ مل مالکان پر پڑتی ہے دوسری طرف حکومت نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ کنٹرول کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسکی ضرورت ہے کہ ملوں کی پیداوار اور دینے کے طریقہ پر نظر رکھی جائے اور متعدد رزولیوشن منظور کئے گئے جس میں کنٹرول ہونے کے نقصانات بتلائے گئے۔ اور ۳۱ اکتوبر تک کنٹرول نہ لگائے جانے کے دلائل پر زور دیا گیا۔ کیونکہ گرمی کا کپڑا صوبہ میں کروروں روپیہ کا ہے۔ اکیلے کانپور میں ۲ کروڑ کا کپڑا ایسا ہے جو فروخت نہیں ہو سکتا۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کنٹرول سے ملک کو فائدہ نہیں ہے بلکہ نقصان ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ تجارتی طبقہ کے ساتھ انصاف ہوگا۔ اور ۳۱ اکتوبر کی تاریخ کے بعد جو کنٹرول لگنے والا ہے، وہ بڑھا دیا جائیگی۔

اسٹاک ختم کرنیکی مہلت

معلوم ہوا ہے کہ کپڑے کے اسٹاک کو ختم کرنے کی تاریخ ۳۱ اکتوبر کی بجائے ...

اب گورنمنٹ نے ۳۰ نومبر کی ہے۔

میونسپل الکشن اور کانگریس

سٹی کانگریس کمیٹی کانپور نے کانپور میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۱۹ کے الکشن میں کسی کانگریسی کو امیدوار ہونے کی مانعت کی ہے۔ اور جن لوگوں نے نامزدگی کرائی ہو ان کو اپنا نام واپس لے لینا چاہیئے۔ کیونکہ کانگریس ذاتی حیثیت سے الکشن میں حصہ لینے کے خلاف ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امیدواروں میں سے سات امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں لیکن اب بھی نصف سے زیادہ امیدوار ہیں۔

سری پرکاش جی

سری پرکاش جی ہائی کمشنر ہندوستان (جن کا تقرر پاکستان میں ہے) آج کل ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ آپ ۲۶ اکتوبر کو کانپور تشریف لائے۔ یہاں کانگریس مینوں اور شہر کے معززین سے آپ نے ملاقات کی۔ اور لالہ رام رتن گپتا اور سر پدم پت سنگھانیا نے آپ کو بالترتیب ڈنر دیا۔

بھرتیا جی کی واپسی

سری ونکشور بھرتیا مینجنگ ڈائرکٹر فری انڈیا جنرل انشورنش کمپنی لمیٹڈ امریکہ وغیرہ کے ۴ ماہ کے سفر کے بعد ۲۵ اکتوبر کو کانپور تشریف لے آئے۔ اور ہوائی اڈے پر آپکے دوستوں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ بھرتیا جی نے ۲۹ اکتوبر کو صبح اپنے بنگلہ پر ہون اور پراتھنا کی جس میں آپکے کافی اشخاص اس موقع پر موجود تھے۔

نمک کا کنٹرول

مسٹر ایس سی ورما ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور ایک پریس نوٹ میں کہتے ہیں کہ کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یوپی نمک کے کنٹرول شکلہ کے ماتحت پورے کانپور کے ضلع سے نمک کا باہر جانا بند کر دیا ہے۔ ۱۔ اس حکم کے ماتحت کوئی شخص کھیوڑا نمک کے علاوہ بلا لیسنس کے نہیں بھیج سکتا۔ ۲۔ امپورٹر جو کہ باہر سے نمک منگواتے ہیں ان کو امپورٹ لیسنس کے لئے درخواست دینا چاہیئے۔ ۳۔ بغیر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کے دستخطوں کے بغیر ریلوے حکام کوئی مال نہیں دیگی۔ ۴۔ کوئی شخص بھی اگر بلا لیسنس نمک بھیجے یا لائیگا اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی۔

منیجنگ ڈائرکٹر پر جرمانہ

مسٹر بی آئی نندا منیجنگ ڈائرکٹر ... بی آئی نندا پر سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے چھ سو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔ کیونکہ انھوں نے فیکٹری ایکٹ کی خلاف ورزی کی تھی کمیٹی کے منیجر پر بھی پانچ روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

دس لاکھ کا عطیہ

برٹش انڈیا کارپوریشن نے گاندھی میموریل فنڈ میں خود ۶ لاکھ اور اس کے دوسرے ملوں نے ۴ لاکھ کل دس لاکھ روپیہ دیا ہے۔

ہندوستانی زبان کا کنونشن

۱۔ ہندوستانی زبان کا کنونشن ۳۰ اور ۳۱ اکتوبر کو گنگا پرشاد میموریل ہال لکھنؤ میں ہوگا۔ ۲۔ پہلے دن کا جلسہ ۲½ بجے دن سے شروع ہوگا۔ اور دوسرے دن ایک بجے سے۔ ۳۰ اکتوبر کے اجلاس کی صدر پنڈت سندر لال جی اور ۳۱ کو سید سلیمان ندوی صدارت کریں گے۔

منافع کی تقسیم پر پابندی

حکومت ہند نے افراط زر کا مقابلہ کرنے کے لئے اہم اقدامات کرنے کے سلسلہ میں ۲۱ اکتوبر کو ایک آرڈی ننس کی رو سے رسدی منافع کو تقسیم کرنے پر عارضی طور پر پابندیاں لگا دی ہیں۔ یہ آرڈی ننس عنقریب مجلس قانون ساز کے بجٹ کے اجلاس میں قانونی شکل میں آ جائے گا۔ یہ اسکیم دو سال تک نافذ رہے گی ...

سردار پٹیل

(ازجناب پنڈت دیا شنکر مصرا۔ سوریہ۔ سکریٹری ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی فتحپور)

ہر طرف بھارت میں کیسا نام ہے سردار کا
دیش کا اس نے کیا ہے اسطرح جھنڈا بلند
خدمت پیہم ہمیشہ کام ہے سردار کا
لائے اسکی سب کو آتی ہے اسی سے تو پسند

(۲)

دیش کی سیوا ہی اس کا ہر گھڑی اک کام ہے
اپنی قربانی سے دنیا بھر میں وہ مشہور ہے
یوں ملے تکلیف تو تکلیف بھی آرام ہے
کام کی اسکو لگن ہے۔ اس کا یہ دستور ہے

(۳)

اپنی شہرت کے لئے باتیں کبھی کرتا نہیں
اچھے اچھے اس کا لوہا مانتے ہیں آجکل
دوست کیا دشمن سے بھی گھاتیں کبھی کرتا نہیں
لوگ اسٹالن کی صورت جانتے ہیں آجکل

(۴)

پاؤں آگے رکھ کے وہ پیچھے کبھی رکھتا نہیں
آگ ہو تو کود جائے دل میں کچھ ڈرتا نہیں
بہتے دریا کی طرح رکنا کبھی سیکھا نہیں
آسمان کے سامنے جھکنا کبھی سیکھا نہیں

رُوحانیت کا درس

جب معدہ نعمت خانہ بن جاتا ہے تو اور تجوریوں کا تو مذ بھول جاتا ہے تو دماغ میں فردوس ، اور بیکنٹھ فرود آبستے ہیں . کوچ پر مزے سے لیٹے ہیں . معدے میں مٹھائیاں کھٹائیاں انگڑائیاں لے رہی ہیں . تجوریوں میں پیسے انڈے بچے دے رہے ہیں . کانوں میں رسیلے گلوں کی صدائیں آرہی ہیں . ہونٹوں پر برگ گل کی چھاپ کی مہک ہے . رگوں میں لال پری گدگدی کر رہی ہے . بھلا بتایئے ایسے وقت میں جو انسان انسان رہ جائے بھلا وہ انسان کہلانے کا مستحق ہے .

یہ وہ عالم ہے جب لیٹے لیٹے لوگ رشی اور درویش یوگی ، سنیاسی ، پیغمبر ، اوتار ، اور خدا معلوم کیا کیا . بن جایا کرتے ہیں عجب عالم ہوتا ہے وہ

خبر ہے کہ ہمارے ندائے عالم سیٹھ رام کرشن ڈالمیا جو اتحاد عالم کے لئے بہت بے چین رہتے ہیں . اور جو محض اسی غرض سے امریکا تشریف لے گئے ہیں آجکل وہاں روحانیت کا درس لے رہے ہیں .

اب دو ہفتوں کے بعد جب وہ ہندوستان تشریف لائیں گے تو صرف سادے سیٹھ رام کرشن ڈالمیا نہ ہوں گے . بلکہ یہ ہوں گے .

سیٹھ رام کرشن ڈالمیا سنیاسی (امریکا) یوگی (لندن) ، راجرشی (گلوسکو) ، مہرشی (دیبایا) ، صوفی (برلن) ، مہنت (ہائی وڈ) وغیرہ وغیرہ .

اب وہ چاہیں تو ان چیزوں کا تھوک بیوپار کریں چاہیں ٹھیکہ بیچیں . اور چاہیں تو سب اپنی تجوری میں رکھ لیں .

برطانی وزیر اعظم کی دنیا کے عوام اور حکومتوں سے اپیل

لندن ۲۵ اکتوبر . کل رات برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر کلیمنٹ ایٹلی نے ادارہ اقوام متحدہ کے منشور کی تیسری سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ نے اس بات کا عزم کر لیا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کو قایم رہنا چاہیئے . اور اس کو کام کرنا چاہیئے . دنیا کے عوام اور حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ اس ادارہ کے کام میں مدد کریں . ہر ملک میں اسبات کی خواہش ہونا ہے کہ وہ دوسرے ممالک کے نظریوں کو سمجھے اور اسبات کو محسوس کرے کہ اسی کا نظریہ ہمیشہ ٹھیک نہیں ہو سکتا . اور اسی کی بات ہر مرتبہ مانی جاسکتی ہے صرف سمجھوتہ اور اشتراک ہی سے مسائل حل ہو سکتے ہیں . برطانیہ نے ہمیشہ اس خواہش کا مظاہرہ کیا ہے کیونکہ اس نے یہ پکا ارادہ کر لیا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کام کرتا رہے گا ادارہ اقوام متحدہ اقوام کو آج سب سے زیادہ ہماری حمایت کی ضرورت ہے . اور سب سے زیادہ مدد اس کو برطانیہ اور دوسرے ممالک کی باخبر اور معقول عوامی رائے سے مل سکتی ہے .

اس لئے دنیا کے عوام کو واقعات اور موجودہ مسائل کے متعلق علم ہونا چاہیئے . ہم امن قایم کرنے کے اہم کام کو تکمیل تک پہنچانے سے کبھی نہیں تھکیں گے .

آج ادارہ متحدہ اقوام کے اجلاس میں صرف اختلافات کے اظہار کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں . ان اختلافات کا طے کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے بہت سی قوموں میں مختلف قسم کے اختلاف ہیں . اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ سمجھوتہ کی راہیں تلاش کی جائیں .

اس لئے یہ بہتر رہے کہ ہم ابھی ان مشکلات کا سامنا کر لیں . اور اس کے بعد ایک اعتماد کی فضا میں اپنے ادارہ کو مضبوط بنائیں .

زندگی

(از جناب فہیم الہ آبادی)

بگولے کی زد میں آیا ہوا کا غذ فضاؤں میں اڑتا ہوا آسمان کی طرف جا رہا تھا . وہ پکارا . . . . . "

" زندگی بلندی کا دوسرا نام ہے "

فضاؤں میں سکون ہوا . اور کاغذ اڑتے اڑتے زمین پر آ رہا

ذرات نے کروٹ لی اور پوچھا . . . . .

پستی اور بلندی کی کشمکش کو کیا کہیئے .

بھونرے نے اپنے ہونٹ گلاب کی پنکھڑیاں سے پیوست کر دئے .

اور بھنبھنایا . . . . "

زندگی ایک ابدی تشنگی کا دوسرا نام ہے .

بلبل نے درخت کی شاخ پر سے چہکتے ہوئے کہا .

نہیں نہیں . بالکل نہیں . زندگی ایک مسلسل دکھ ہے چاند نے اپنے نورانی چہرے کی شکنیں درست کرتے ہوئے کہا . . . .

زندگی بار بار گھٹ کر بڑھ جانے اور بڑھ کر گھٹ جانے کا نام ہے' . اونگھتے ستاروں کی محفل سے ایک آواز آئی

" زندگی ایک عارضی مدہوشی ہے "

شبنم کے قطرے نے گلاب کی پتیوں پر لڑھکتے ہوئے کہا .

" زندگی اس قطرے کے مانند ہے جو ارغوانی ساغر سے چھلک کر قدموں پر گرے . اور خاکی ذرات میں جذب ہو کر رہ جائے .

نیلگوں نے اپنا چکر پیدا کرتے ہوئے کہا . . . . ،

کہ زندگی اپنے مرکز کے گرد اگرد گردش کا نام ہے .

سرسبز گھاس کی آغوش میں بہتی ہوئی ندی نے کہا . . . . ،

زندگی پیہم سفر ہے . "

نسیم سحر نے کہا . . . . . . زندگی شبنم کے اس قطرے سے اٹکھیلیاں کرنا ہے جو سبز پتے پر انگڑائیاں لے رہا ہو .

دل نے دھڑکتے ہوئے کہا . . . . . چند دھڑکنوں کا نام ہے زندگی .

بتسم نے سرد آہ بھری اور بولا . . . . .

زندگی . . . . زندگی آنسوؤں کے نہ تھمنے والی جھڑی کا نام ہے .

سانپ نے مالی کی پنڈلیوں میں کاٹتے ہوئے کہا .

" زندگی دشمن کو موت کی آغوش میں ابدی نیند سلا دینے کا نام ہے .

عاشق نے در محبوب پر دم توڑتے ہوئے کہا .

زندگی محبوب کی مرضی میں اپنی مرضی کو حل کر دینے کا نام ہے "

دولت مشترکہ کانفرنس مفید ثابت ہوگی

ملک معظم کو یقین

لندن ۲۵ اکتوبر . آج ملک معظم جارج ششم نے پارلیمنٹ کے اجلاس کو برخاست کرتے ہوئے کہا . لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس ہوئی ہے مجھے یقین ہے کہ اس کے نتائج بہت اچھے نکلیں گے .

دولت مشترکہ کے جو نمایندے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے تھے میں نے ان کا خیر مقدم کیا . میری حکومت اور دولت مشترکہ کے لیڈروں کے درمیان ذاتی طور پر جو تبادلہ خیال ہوا ہے وہ مفید ثابت ہوگا .

مجھے خوشی ہے کہ دولت مشترکہ کی کانفرنس کے سلسلہ میں وزرائے اعظم کے علاوہ دولت مشترکہ کے ملکوں کے دوسرے معزز حضرات بھی آگئے تھے .

افغان سرداروں کی پٹھانوں سے اپیل

پونا ۲۵ اکتوبر . آج یہاں چار افغان سرداروں سردار حفیظ اللہ خان ، سردار عنایت اللہ خان . اور مسٹر یعقوب خان نے اخبارات کو ایک بیان اشاعت کے لئے بھیجا ہے جس میں پٹھانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ فقرا پی کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں .

میں کیسا شوہر پسند کرتی ہوں

انگریزی رسالہ لوسیفر نے عرصہ ہوا یورپین عورتوں اور لڑکیوں سے سوال کیا تھا کہ انھیں کیسا شوہر پسند ہے . اس کے جواب میں رسالہ مذکور کو ڈیڑھ ہزار کے قریب جوابات ہوئے اور ان کی اشاعت کا سلسلہ کئی ماہ تک لوسیفر میں جاری رہا . ذیل میں چند دلچسپ جوابات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے . تاکہ ہندوستانیوں کو مغرب کی لڑکیوں کے رجحانات کا اندازہ ہو سکے .

مس این کے سی عمر ۱۸ سال غیر شادی شدہ پیشہ ایک کارخانہ کی ملازمت تحریر کرتی ہیں .

میں اس وقت ایک فیکٹری میں ملازم ہوں . اور مجھے تنخواہ بھی قلیل ملتی ہے لیکن میں اس روشن مستقبل کا خواب دیکھتی ہوں . جب میں اگر کسی فیکٹری کی نہیں تو کسی دوسری فیکٹری کی مالکہ ہوں گی مجھے ایسا شوہر چاہیے جو میری اس خواب کی تعبیر بن جائے .

مس ایچ . پی عمر ۳۰ سال شوہر سے طلاق حاصل کر لی پیشہ ایک زنانہ اسکول میں استانی لکھتی ہیں .

میں ایک ایسا شوہر پسند کرتی ہوں . جو مجھے پدر بزرگوار یا سنڈے اسکول کا پادری بنکر نصیحت نہ کرے . بلکہ میرا دوست اور ہم راز ہونے کے ساتھ ہی ساتھ ہمنوا ہو .

مس پی کے سی عمر ۲۰ سال ایک اسٹور میں ملازم لکھتی ہیں . " اس سوال کا جواب کچھ بھی مشکل نہیں شوہر وہی اچھا ہے جس کا بیوی کے متعلق نصب العین یہ ہو . اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

مسز این . بیوہ عمر ۴۲ سال اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرتی ہیں .

مجھے ہمیشہ ایسے شوہر کی تلاش رہی جو عورت کے جسم سے لذت تلاش کرنے کے بجائے موسیقی اور شعریت تلاش کرے . میں نے دو مرتبہ ایسا شوہر تلاش کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی . اب میں نے تیسری شادی کا ارادہ ترک کر دیا ہے . جو موسیقی اور شاعری کا قدر داں بنتا ہے لیکن اسے ان چیزوں کی ہوا بھی نہیں لگی .

مس ایم ٹی . ڈبلو عمر ۲۲ سال کا ارشاد ہے . میرے شوہر کا قد اتنا لمبا ہے کہ جب میں اس کے ساتھ سیر کرنے کے لئے نکلتی ہوں تو لوگ ازراہ مذاق مجھے اس کی واسکوٹ کہتے ہیں . مجھے ایسا شوہر پسند ہے جو مجھ سے قد میں صرف ڈیڑھ دو انچ لمبا ہو .

مسز جیرالڈ عمر ۵۰ سال لکھتی ہیں کہ . کاش مجھ سے یہ سوال تیس سال پیشتر دریافت کیا ہوتا . کہ میں کیسا شوہر پسند کرتی ہوں . اب سوائے اس کے کیا جواب دوں کہ مجھے اپنا ہی شوہر پسند ہے .

مس ایل ڈی آر عمر ۲۲ سال تحریر فرماتی ہیں . بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے . کوئی بھی عورت صرف ایسے شوہر کو پسند کر سکتی ہے . جو دنیا کی تمام برائیوں میں مبتلا اور انتہائی بدصورت ہونے کے باوجود مند ہو . عورت کو شوہر سے نہیں اس کی دولت سے محبت ہوتی ہے .

جئے پور کانگریس کی نمائش

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر خیال کیا جاتا ہے کہ جے پور کانگریس اجلاس کی نمائش کے دوکانداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ نمائش میں کھادی پہن کر آئیں .

والنٹیروں کو کھادی پہننے کے علاوہ کھانا کھانے کے لئے اپنے ساتھ ایک ایک تھالی اور لوٹا بھی لانا ہے .

ہمت کے پھل

چمار کا لڑکا

انگلستان میں ایک گاؤں ہے ڈمبی شائر وہیں اب سے کوئی ۸۰ سال پہلے کا ذکر ہے . وہاں ایک چمار کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا . ماں باپ نے اس کا نام ہنری جونز رکھا .

اس لڑکے کے ماں باپ بہت غریب تھے اس کا دادا ایک باغ میں کام کرتا تھا . اور بے چارے کو کل چار شلنگ فی ہفتہ مزدوری ملتی تھی . ان کا گھر بھی بہت چھوٹا تھا بس دو چھوٹی کوٹھریاں کوئی سوا تین تین گز لمبی . انھیں میں گھر گرستی کا سامان تھا اور انھی میں سات آدمیوں کا کنبہ رہتا تھا . اور ہاں ایک کوٹھری میں ہنری نے جوتے سینے کی دوکان بھی لگا رکھی تھی . جگہ کی تنگی کا یہ حال تھا . کہ کھانے وقت ہنری کو مشکل سے جگہ ملتی تھی کبھی تو اسے کھڑے کھڑے کھانا پڑتا تھا . بچوں کی چیخ پکار گاہکوں کی بحث تکرار کے سبب گھر میں ہر وقت بلڑ سا مچا رہتا تھا . ہنری کے باپ کی آمدنی ۲۰ شلنگ فی ہفتہ تھی . بہت آپ ہی معمولی اور سادہ کھانا کھاتے تھے . پھر بھی گھر کا خرچ مشکل سے چلتا تھا . ان مشکلوں پر بھی یہ خاندان ہنسی خوشی کے دن گذارتا تھا . سچ ہے غریب غریب آدمی پریٹ کھاکر بھی خوش رہ سکتا ہے .

ہنری کچھ بڑا ہوا تو گاؤں کے مدرسے میں بھیج دیا گیا . اس مدرسے کا استاد بہت جلاد تھا . ہاتھ میں ہر وقت بید رہتا تھا . اور ذرا سی غلطی پر بری طرح مارتا تھا . گرمیوں میں یہ مدرسہ بند رہتا تھا . اس زمانے میں مدرسے کے بچے کھیتوں میں مزدوری کرتے وہاں انھیں کھیتوں میں شلغم نکالنے اور صاف کرنے کا کام دیا جاتا ہنری بھی اپنے بڑے بھائی کے ساتھ کھیتوں پر جاتا اسوقت اس کی عمر ساڑھے پانچ برس تھی . بچوں کے لئے یہ بہت محنت کا کام تھا . کبھی کبھی تو یہ ننھا ہنری اس قدر تھک جاتا کہ بڑے لڑکے اسے اٹھا کر لاتے . آخر چاچو آکر ہنری نے کھیتوں میں جانا چھوڑ دیا . اور گھر میں اپنے باپ کی مدد کرنے لگا . باپ کو جوتے سیتے ہوئے دیکھتا اور خود بھی سیتا تھوڑے ہی دنوں میں اس کام میں بہت ہوشیار ہو گیا کبھی کبھی تو اس کے باپ کو اس کام میں مشورہ دیتا وہ اس کام کو خوب جی سے سیکھتا تھا . اور چاہتا تھا کہ اس میں ماہر ہو جائے اور ساری دنیا میں شہرت حاصل کرے .

بارہ سال کی عمر میں اس نے پڑھنا لکھنا ختم کر دیا اور پورے وقت اپنے باپ کا ہاتھ بٹانے لگا . اس کی ماں کو چمار کا پیشہ ناپسند تھا . وہ چاہتی تھی ہنری باغبانی کرے یا لہار مگر ہنری کے باپ کو اس سے اختلاف تھا غرض دو آدمیوں نے مل کر محنت کی تو کام اچھا چلنے لگا . آہستہ آہستہ ہنری کے باپ نے اچھی دوکان کھول لی .

اسی زمانے میں اس کا ایک دوست ٹام گاؤں کے مدرسے میں استاد بن کر آیا . دونا کے میل ملاقات سے دونوں میں اور بھی گہری دوستی ہوگئی . ٹام نے ایک دن اُسے آگے پڑھنے اور اسکول میں داخل ہونے کا مشورہ دیا . خود ہنری کے دل میں بھی یہی خواہش تھی مگر سوال خرچ کا تھا . اس کے ماں باپ تو بالکل مجبور تھے بس یہ سوال سامنے آتے ہی وہ دل مسوس کر رہ جاتا تھا . مگر پڑھنے کی خواہش اس کے دل میں برابر بڑھتی رہی . اور اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ چاہے کچھ بھی ہو پڑھے گا ضرور آخر کسی نہ کسی طرح وہ ایک ساٹھ نمبر میں داخل ہو گیا . تین دن مدرسے جاتا باقی دن باپ کا کام سنبھالتا . اس زمانے میں ایک سالانہ امتحان ہوتا تھا کوئن اسکالر شپ جو لڑکا یہ امتحان پاس کر لیتا اُسے بیانگر کے استادوں کے مدرسے میں بھیج دیا جاتا تھا . ہنری رات دن محنت کر کے امتحان میں بیٹھا . اور اول آیا . اس کے بعد وہ دو سال تک بیرڈ کالج میں پڑھتا رہا . یہاں کے امتحان میں بھی وہ سب سے اول رہا . ۱۹ سال کی عمر میں اُسے برن مان کے مدرسے میں پڑھانے کی جگہ ملی . اس کام میں اُسے بہت کامیابی ہوئی . اور بہت جلد وہ ایک

دیویکا رانی

پردہ فلم کی حسین ترین ساحرہ جس نے محبت اور عیش پرستی کی خاطر آرٹ کو قربان کر کے کچھ روز قبل خانگی زندگی اختیار کر لی تھی . آجکل بیوگی کے عالم میں بیماری کے دن گزار رہی ہے . دیویکا رانی بنگال کے معزز ترین گھرانے کی لڑکی ہے جسے رابندر ناتھ ٹیگور کی نواسی ہونے کا فخر حاصل ہے .

جن دنوں یہ حسینہ یورپ میں مقیم تھی . آنجہانی ہمنسو رائے بھی یورپ گئے ہوئے تھے . ہندوستان میں انھوں نے دو خاموش تصویریں انارکلی اور گوتم بدھ تیار کر کے نمایاں شہرت حاصل کر لی تھی . چنانچہ جب ان کی دیویکا رانی سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے اسکی معیت میں ایک تصویر انگریزی زبان میں تیار کرنے کا فیصلہ کیا . تصویر کی تیاری کے ساتھ ہی ساتھ دیویکا رانی بھی ان سے قریب ہوتی گئی . بالآخر دونوں کی شادی ہوگئی .

شادی کے بعد ہمنسو رائے اور مسز ہمنسو رائے دیویکا رانی اپنی انگریزی زبان کی تصویر کرما . عرف ناگن کی راگنی لے کر ہندوستان آئے . اس تصویر نے سنجیدہ حلقوں میں ایک خاص کامیابی حاصل کی اور اسکے نتیجہ میں بمبئی ٹاکیز قایم ہوئی جس کی متعدد تصاویر میں دیویکا رانی نے نہایت کامیاب کردار انجام دئے .

ہمنسو رائے کے انتقال کے بعد دیویکا رانی کے متعلق اکثر رومانی روایتیں سنی گئیں . بالآخر وہ وقت آیا کہ موصوفہ نے روس کے ایک بین الاقوامی شہرت کے مالک بوڑھے مصور سے شادی کر لی . اور آرٹ کی زندگی کو قربان کر دیا .

لیکن ان کا یہ دوبارہ حاصل کیا ہوا سہاگ بھی زیادہ دن برقرار نہ رہ سکا . اور وہ ایک مرتبہ پھر بیوہ ہوگئیں .

آجکل علیل ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کو دق کی شکایت ہے جس کی وجہ ان کے بے حساب سگرٹ نوشی اور شراب ہے . مسٹر کیشپ نے ان کی ایک تصویر کی کانٹ چھانٹ کر کے ایک نئی تصویر اپنائے تیار کی ہے . جو عنقریب پردہ فلم پر پیش کی جائے گی .

---

۵ - اچھا استاد مشہور ہو گیا . ۲۳ سال کی عمر میں اس نے گلاسکو یونیورسٹی سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا . ان پے درپے کامیابیوں کا ہمت بہت بڑھ گئی تھی گلاسکو یونیورسٹی میں اس کی زندگی اچھی گذری . طرح طرح کی مشکلوں نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا . سب سے اہم سوال خرچ کا تھا . کبھی تو وہ اتنا ناامید ہو جاتا کہ آگے پڑھنے کا خیال چھوڑ دیتا . آخر قدرت کی مدد کی . اس زمانے میں کلارک فیلوشپ کا امتحان ہونے والا تھا . اس امتحان میں پاس ہونے والوں کو سرکاری وظیفہ دیا جاتا تھا . ہنری بھی اپنے استاد کی ہدایت پر امتحان میں شریک ہوا . اور کامیاب ہو گیا . اب اُسے چار سال کے لئے ۲۲۵ پونڈ سالانہ وظیفہ ملنے لگا .

اپنی عمر کی بتیسویں سال بیانگر کالج کا پروفیسر بنایا گیا . اس کے بعد سینٹ اینڈرز یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر ہوا . یہاں اس نے تین سال تک بہت خوش اسلوبی کے ساتھ کام کیا . تین سال کے بعد گلاسکو یونیورسٹی میں فلسفہ اخلاق کا پروفیسر مقرر ہوا . اس زمانے میں یہ بہت علمی اعزاز کی جگہ تھی . اور بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی تھی . ہنری ۱۸ برس تک اس یونیورسٹی میں اپنے طالب علموں کو فلسفہ اخلاق کی تعلیم دیتا رہا . پچھلی بڑی لڑائی ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء میں اس نے اپنے ملک و قوم کی بڑی خدمت کی . آخر ۱۹۲۲ء میں ۷۰ سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوا .

بلند ہمتی . اور صبر و استقلال کی بدولت ایک چمار کا لڑکا بھی پروفیسر بن سکتا ہے .

انڈونیشیا کے عام انتخابات دسمبر میں

بٹاویہ . ۲۴ اکتوبر . جمہوری خبر رساں ایجنسی عنترہ نے اطلاع دی ہے کہ اگر جمہوریہ کے ارباب حل و عقد نے انتخابات کے سلسلہ میں تمام انتظامات پورے کر لئے تو انڈونیشیا جمہوری میں دسمبر میں عام انتخاب ہوگا . "

اقوال زریں

ضمیر کی آواز کو ٹھکرانے والے ہمیشہ ٹھوکریں کھاتے ہیں

سب سے زیادہ مفلس وہ ہے جس کے اعمال صالح نہ ہوں

علم و ادب ایک پاکیزہ روشنی ہے جس سے انسان کے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔

نیک وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور ہمدردی کرے۔

بے محل گفتگو متانت اور دانشمندی کے خلاف ہے۔

علم انسان کے لئے ایک بے بہا خزانہ اور عمل اس کی کنجی ہے۔

بہادر وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پا سکے۔

زندگی ایک پھول ہے تو نیکی اس کا پھل

اپنے عیب کو پہچانو۔ دوسروں پر نظر نہ کرو۔

جو جیسا کرتا ہے۔ ویسا ہی پاتا ہے۔

موج تبسم

پہلا نوجوان۔ درزی نے میرے والد کو لکھا ہے کہ آئندہ وہ میرا کوئی سوٹ نہیں بنائے گا۔ تاوقتیکہ گزشتہ حساب بے باق نہ کر دیا جائے۔

دوسرا نوجوان۔ پھر تمہارے والد نے کیا کہا۔

کچھ نہیں درزی کو شکریہ کا خط لکھ دیا۔

حجام۔ میں نے آپ کو بالکل نہیں پہچانا۔ معاف کیجئے گا۔

گاہک۔ پہچانتے کیسے سال بھر باہر رہا اور اتفاق سے کسی حجام نے میرے چہرے کو زخمی نہیں کیا۔

سہیلی۔ دیکھو کیسی عجیب بات ہے کہ چوروں نے ہمارے چاندی کے برتنوں کو ہاتھ نہیں لگایا۔

— انھیں اصلی اور نقلی کی پہچان ہوگی۔

زندگی کا سفر اس وقت تھکا دینے والا ہوتا ہے کہ آدمی جب اپنی منزل پر پہونچتا ہے۔ تو اس کا سانس ٹوٹ جاتی ہے۔

جب کوئی شخص اپنی جائداد اپنی بیوی کے نام پر لکھدے تو سمجھنا چاہیے۔ کہ شادی کے کاروبار میں خسارہ ہوا۔

عجیب معلومات

حیوانات کی عمر کا اوسط

خرگوش کی عمر ساٹھ سال ہوتی ہے۔
سانپ کی عمر دس سال ہوتی ہے۔
بلبل کی عمر بارہ سال ہوتی ہے۔
مینڈک کی عمر چالیس سال ہوتی ہے۔
عقاب کی عمر تیس سال ہوتی ہے۔
اونٹ کی عمر پینتیس سال ہوتی ہے۔
شیر کی عمر پچاس سال ہوتی ہے۔
ریچھ کی عمر پچاس سال ہوتی ہے۔
طوطا کی عمر ۱۲ سال ہوتی ہے۔
مگرمچھ کی عمر پچاس سال ہوتی ہے۔
وہیل کی عمر سو سال ہوتی ہے۔
ہاتھی کی عمر سو سال ہوتی ہے۔
مکڑی کی عمر دو سال ہوتی ہے۔
ملکہ شہد کی مکھی عمر ۵ سال ہوتی ہے۔
عام شہد کی مکھی کی عمر چھ ہفتہ کی ہوتی ہے۔
چیونٹی کی عمر پندرہ سال ہوتی ہے۔
کچھوے کی عمر ڈیڑھ سو سال ہوتی ہے۔
گھوڑے کی عمر ساٹھ سال ہوتی ہے۔

افسانہ

احمق اداکار

(گزشتہ سے پیوستہ)

سلمیٰ نے اپنے پیر کو تھوڑی دیر تک ملا اور سکون ہو گیا تو وہ فوراً ان حضرت کے زانو سے اٹھ کر الگ ہو گئی اور مسکرا کر اپنا آنچل درست کرتے ہوئے کہا۔

آپ کی اس مہربانی کا شکریہ۔" اس میں مہربانی کی کونسی بات ہے۔ یہ بتایئے خدانخواستہ چوٹ زیادہ ہو تو نہیں آئی۔ مسکراتے ہوئے سلمیٰ نے کہا۔ جی نہیں میرے تو چوٹ نہیں آئی مگر مجھ کو سنبھالنے کی کوشش میں آپ کو تو چوٹ نہیں آئی۔

آپ نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا کہ "میری چوٹ کے متعلق آپ کیوں دریافت کرتی ہیں۔ میری چوٹ ایسی نہیں جو دکھائی جاسکے۔ سلمیٰ نے بھولے پن سے پوچھا۔ اگر دکھائی نہیں جاسکتی تو کم سے کم بتا ہی دیجئے کیا خدانخواستہ بہت ہی شدید ہے۔

آپ نے حسرت بھری نظروں سے سلمیٰ کو دیکھا۔ کچھ کہنا چاہا پھر رکے اور دل کی گہرائیوں سے ایک ٹھنڈی سانس بھرنے کے بعد کہا۔ "نہیں میری چوٹ دکھائی بھی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ آپ دیکھنا چاہیں۔ اسکے متعلق سب کچھ بتایا جاسکتا ہے بشرطیکہ آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اس چوٹ کا علاج بھی ممکن ہے بشرطیکہ آپ چارہ گری کریں مگر میں جانتا ہوں کہ آپ کا کام چارہ گری نہیں ہے بلکہ بیمار بنانا ہے آپ زندگی نہیں بخش سکتیں بلکہ موت کو عطا کر سکتی ہیں لہذا کیا کیجئے گا میری چوٹ کے متعلق پوچھ کر۔

سلمیٰ نے گھبرا کر کہنا شروع کیا۔ میرے محسن! اگر آپ کو میری وجہ سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو میں معذرت خواہ ہوں مگر یقین جانئے کہ میں نے دانستہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی ہے آپ فرمایئے کہ آپ کو کیا تکلیف ہے میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ اور اپنے محسن کو تکلیف سے بچانے کی انتہائی کوشش کروں گی۔

ان حضرت نے ذرا خوش ہو کر کہا۔ "کیا واقعی مجھ کو تکلیف سے بچانے کی کوشش کروگی۔

سلمیٰ نے فوراً کہا۔ آپ یقین جانئے کہ ہر ممکن کوشش کروں گی۔ ان حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے فدویانہ انداز سے پوچھا "بائی آپ کا نام۔"

سلمیٰ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ میرا نام سلمیٰ ہے اور میں بمبئی میں حصول تعلیم کے لئے آئی ہوں یہاں ایک مکان لیا ہے جس میں تنہا رہتی ہوں اور اپنے تعلیمی مشاغل میں مصروف رہتی ہوں۔ اور اب آپ اپنی تعریف فرمایئے۔

ان حضرت نے کہا کہ "میرا نام اکبر مرزا ہے۔ اور لکھنؤ وطن ہے محض تفریحاً لکھنؤ سے آیا ہوا ہوں اور اپنے ایک عزیز کے یہاں نل بازار اسٹریٹ پر ٹھہرا ہوا ہوں۔ اب تک میں بالکل اچھا تھا بمبئی کی تفریح سے لطف اٹھا رہا تھا۔ مگر آج آپ نے مجھ کو کہیں کا نہ رکھا۔ کیا واقعی میں آپ میرے درد کی دوا دیں گی۔

"نہ" سلمیٰ نے سادگی سے جواب دیا۔ نہ میں حکیم۔ نہ ڈاکٹر بھلا درد کی دوا کیا دوں گی البتہ کسی ڈاکٹر سے لا دوں گی آپ بتایئے تو سہی آپ کا کیا حال ہے۔

اکبر مرزا نے اپنے چہرے سے اپنی دلی کیفیات نمایاں کر کے کہنا شروع کیا۔ "میں آج سے پہلے درد سے واقف نہ تھا۔ غم سے بالکل بے خبر تھا مجھ کو معلوم نہیں تھا کہ انسان کو نظروں ہی نظروں میں کیوں کر پامال کیا جاسکتا ہے اور ایک انسان کی زندگی میں محض چند ساعتیں کیوں کر انقلاب عظیم پیدا کر دیتی ہیں۔ مگر آہ! آج میں نے سب کچھ دیکھ لیا اور سب آپ نے دکھا دیا۔ اب میری زندگی آپ پر منحصر ہے۔ اور میں آپ ہی کے لطف و کرم پر زندہ رہ سکتا ہوں۔ ورنہ جو کیفیت مجھ پر طاری ہے وہی میری موت بن کر رہیگی۔ اور میں آپ ہی کے قدموں پر اپنی جان دیدوں گا۔

سلمیٰ نے گھبرا کر کہا۔ "آپ خواہ مخواہ ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔ آخر کچھ کہئے تو سہی۔ اکبر مرزا نے ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ تھرائی ہوئی آواز میں کہنا شروع کیا۔

میں کہتا ہوں۔ مگر، دیکھو پھر نہ کہنا کہ تم نے کیوں کہا۔ اور یہ بھی خوب سمجھ لو کہ اب میری قسمت کا فیصلہ صرف تمہارے "ہاں" اور "نہیں" پر ہے۔ بہرحال میں اپنی قسمت کے فیصلے سے بے خبر ہو کر تم سے صرف یہ کہتا ہوں کہ مجھ کو تم سے محبت ہے۔"

سلمیٰ نے وحشتناک چہرہ بنا کر کہا "محبت"۔ اکبر مرزا نے آنسو ٹپکاتے ہوئے جواب دیا۔ ہاں میں گنہگار محبت ہوں اور اگر محبت کوئی جرم ہے تو میں حاضر ہوں مجھ کو سزا دو اور مجھ کو میری سزا کو پہنچاؤ۔

سلمیٰ نے بے رخی کے ساتھ کہا مگر میں نے آپ کے متعلق ایسی پست رائے قایم نہیں کی تھی افسوس کہ آپ مجھ کو میری توقع کے خلاف ثابت ہوئے۔ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں مجھ کو جانے کی اجازت دیجئے۔ سلمیٰ نے اٹھتے ہی اکبر نے اس کے قدموں پر سر رکھ دیا۔ اور اسطرح رونا شروع کیا کہ مجبوراً سلمیٰ نے اس کا سر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "ارے واہ! بیکار اپنی کیوں دیتے ہو اپنے ہوش میں آؤ۔ اور اس دیوانگی کو چھوڑ کر میرے مکان چلو۔ اکبر مرزا آنسو پونچھتے ہوئے اور سسکیاں بھرتے ہوئے سلمیٰ کے ساتھ ہو لئے۔

سلمیٰ نے اپنے مکان پر جا کر نہایت پر تکلف قسم کی چائے پلائی اور ادھر ادھر کی باتوں سے ان کا دل بہلاتی رہی۔ مگر اکبر اسی طرح بیٹھا رہا۔ گویا دنیا سے بیزار ہے پھر بھی اس کو سلمیٰ کی اس توجہ سے بہت کم امیدیں تھیں۔ ورنہ وہ اگر پارک ہی میں اس کی محبت کو جوتی مار کر چلی ہوتی تو اس کا کوئی کیا کر لیتا۔ چائے وغیرہ سے فارغ ہو کر سلمیٰ نے خود ہی کہا۔

اکبر صاحب! مجھے سخت افسوس ہے اور ندامت ہے کہ میری وجہ سے آپ کو یہ تکلیف ہوئی۔ مگر میں آپ سے کیا عرض کروں کہ مجھ کو شاید دنیا کے کسی اور لفظ سے تنفر نہیں ہے۔ جس قدر محبت سے ہے۔ میں محبت کو ہوسناکی کا وہ درجہ سمجھتی ہوں جہاں پہنچکر انسان وحشی جانور بن جاتا ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ بھی خدانخواستہ ایسے ہی ہیں لیکن مجھ کو یہ اندیشہ ضرور ہے کہ کہیں محبت آپ کو بھی نصیب دشمنان ایسا ہی نہ بنا دے۔ اکبر نے بات کاٹ کر کہا۔

نہیں نہیں آپ خدا کے لئے مجھ کو وحشی جانور سمجھیں۔ مگر جانور ہی بنا کر مجھ کو اپنا بنا لیجئے۔ آپ کو مجھ سے تنفر ہے۔ اور بالکل ٹھیک ہے محبت کو بدنام کرنے والے ہوسناکوں نے محبت کو اسطرح بدنام کیا ہے کہ آج دنیا میں محبت کا وجود ہی نہیں ہے۔ مگر آہ! میں کیوں کر آپ کو بتاؤں کہ میں ان ہوسناکوں میں نہیں ہوں۔ اور میں آپ کو کیوں کر یقین دلاؤں کہ مجھ کو آپ سے واقعی محبت ہے۔

سلمیٰ نے ذرا طنز سے کہا۔

مجھ کو یقین ہے کہ آپ کو محبت ضرور ہے۔ مگر ایسی ہی محبت ہے کہ آپ اس کا یقین دلانا چاہتے ہیں۔ خود بخود یقین نہیں ہو سکتا آپ اس محبت کی صداقت جتا رہے ہیں۔ اور بغیر صداقت جتائے ہوئے اس کی صداقت روشن نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ محبت ان تمام تکلفات سے بے نیاز ہے اس کو ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اس کے لئے یقین لانے یا انکار کرنے کی کوئی حاجت ہے۔

اکبر نے لاجواب ہو کر کہا۔

اس کا مطلب اس کے سوائے اور کیا ہے کہ آپ کو میری محبت کا یقین نہیں ہے خیر نہ کیجئے یقین اور اب میں یقین دلاؤں گا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ آپ کو اب میرے اس جذبۂ حقیقی کا وقت یقین آئے گا جب میں اس دنیا نہ ہونگا۔

سلمیٰ نے کہا۔

"خیر خدا نہ کرے کہ وہ وقت آئے۔ اور خدا کرے کہ مجھ کو اس سے پہلے محبت میں صداقت نظر آجائے۔ بہرحال میں یہ ضرور کہوں گی کہ اگر واقعی آپ کے دل میں میرے لئے محبت ہے تو آپ کو اس کی وکالت کی ضرورت نہیں آپ خاموش رہئے محبت خود متوجہ کرے گی۔

اکبر نے جز بز ہو کر کہا۔

"میں مجبور ہوں آپ کو دل نہیں دکھا سکتا۔ اگر اپنی پسلیاں چیر کر دکھا سکتا تو یقین جانئے کہ آپ کو دل میں اپنی تصویر کے اور کچھ نہ ملتا۔

سلمیٰ نے ایک طعن آمیز تبسم کے ساتھ کہا "آپ دل چیر کر نہیں دکھا سکتے۔ کیوں آخر اس میں کونسی مجبوری ہے؟ (ص)

(ص) اگر آپ واقعی مجھ سے محبت کرتے ہیں تو محبت کی صداقت کا ثبوت پیش کرنے میں تامل کیوں ہے

اکبر۔ "یعنی میرا دل میرے سینے سے باہر دیکھنا چاہتی ہو۔ اچھا تو میں اپنی صداقت کا یہ ثبوت پیش کرنے کو تیار ہوں۔

سلمیٰ نے فوراً اٹھ کر ایک چمکدار خنجر اٹھایا اور اکبر کو دیتے ہوئے کہا۔

"لیجئے! مگر دیکھئے محبت کا نام نہ ڈبویئے گا۔

اکبر نے تھرتھراتے ہوئے ہاتھوں میں خنجر لے کر لرزتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی سچ مچ دل نکال لوں۔ ؟"

سلمیٰ نے لاپروائی سے کہا۔

"اور نہیں تو کیا میں مذاق کر رہی ہوں۔

اکبر نے سلمیٰ کی طرف غور سے دیکھا۔ اور چہرہ پر تبسم پیدا کر کے کہا کہ "کیوں خواہ مخواہ مذاق کرتی ہو۔

سلمیٰ نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"اچھا تو گویا آپ اتنی دیر سے محبت کا مذاق اڑا رہے تھے۔ اور اگر آپ کی محبت سنجیدہ تھی تو میں آپ سے سچ کہتی ہوں یا تو اپنا دل نکال کر دکھلایئے ورنہ میں آخری مرتبہ کہتی ہوں کہ آئندہ سے محبت کا لفظ میرے سامنے اپنی زبان سے نہ نکلے گا۔

اکبر نے یہ سنتے ہی آنکھیں بند کر کے اپنے [illegible] بھینچ لئے اور خنجر کو فضا میں بلند کر کے زور سے آہ سلمیٰ کا نعرہ بلند کیا۔ اور پھر یکایک خود ہی آنکھیں کھول کر خنجر والا ہاتھ گرا لیا۔ سلمیٰ یہ تماشہ مسکرا مسکرا کر دیکھ رہی تھی اس نے فوراً نہایت شرارت کے ساتھ کہا۔

واہ رے عاشق جانباز! کیا کہنا اس جانبازی کا۔ !"

اکبر نے نہایت جوش کے ساتھ کہا۔

"اچھا تو دیکھو رخصت"۔

یہ کہہ کر پھر خنجر فضا میں بلند کر دیا۔ اور اپنے انگرکھے کا بند کھول کر اس طرح کانپنا شروع کر دیا۔ کہ گویا ارادتاً خنجر لے کر رقص فرما رہے ہیں پہلے تو خنجر آپ کے لرزتے ہوئے ہاتھوں میں کانپتا رہا۔ اور آخرکار چھوٹ کر گر گیا اور خود اکبر صاحب منہ لٹکا کر بیٹھ گئے۔ سلمیٰ نے ہنسی سے بے تاب ہو کر کہا۔

"میرے شہید محبت! خدا آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ واقعی آپ نے جو کہا تھا کر دکھایا۔ اور محبت کو اپنے خون سے سرخرو کر دیا۔ مگر براہ کرم آپ شرمندہ نہ ہوں البتہ آئندہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ محبت بچوں کا کھیل نہیں ہے۔

اکبر نے شرم سے جھکی ہوئی گردن ایک جوش کے ساتھ اٹھائی۔ اور سلمیٰ کے تحقیر آمیز تبسم کو دیکھ کر اس کا چہرہ تمتما اٹھا اور اس نے ڈپٹ کر کہا۔

خیر اچھا آپ کی اس ہمدردی اور نصیحتوں کا شکریہ اب تم بھی دیکھ لو کہ محبت کس کو کہتے ہیں۔

دیکھ اسطرح مرجاتے ہیں مرنے والے۔

سلمیٰ نے فوراً کہا۔

"ہاں مرنے والے مرتو ضرور جاتے ہیں اور روز مرتے رہتے ہیں مگر جنازہ اٹھتے ہوئے کم دیکھا ہے۔

اکبر نے سلمیٰ کو جواب دئے بغیر اس کھڑکی کا رخ کیا۔ جو سہ منزلہ سے سڑک کی طرف کھلتی تھی۔ اور وہاں پہنچکر نیچے جھانک کر دیکھا۔ کچھ ارادہ کیا کچھ جھجکے اور آخر ایک پیر لٹکا کر سلمیٰ سے کہا "

تو پھر کیا کہتی ہو کود پڑوں۔

سلمیٰ نے بپھرتے ہوئے کہا۔ میں کیا جانوں آپ کو اختیار ہے۔"

اکبر نے کہا۔ اچھا تو میں کودتا ہوں۔ پھر"

سلمیٰ نے کچھ سوچا اور فوراً [illegible] پر پہنچ کر وہ یکایک چیخ اٹھی۔ ٹھہرو! ٹھہرو!

اکبر نے دوسرا پیر [illegible] کہا۔

نہیں اب [illegible] محبت کی [illegible]

سلمیٰ نے دوڑ کر اکبر کا بازو پکڑ لیا جس کے وہ پہلے ہی منتظر تھے۔ اور اس کے بعد ان کو کھڑکی سے ہٹا کر صوفے پر بٹھا دیا اور کہا۔

اکبر مجھے معاف کرنا کہ میں نے مذاق کو اس قدر سنجیدہ صورت دیدی مجھ کو تمہاری محبت کا یقین ہے۔ مگر تم مجھ کو ہمیشہ کے لئے اپنی کنیز بنانے سے قبل کم از کم دو روز تو دو کہ میں غور کر سکوں۔

اب اکبر کی جان میں جان آئی۔ اور اس نے سلمیٰ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا "اچھا تو دو روز کے بعد یعنی پرسوں تم میری قسمت کا فیصلہ سناؤگی۔

سلمیٰ نے کہا "ہاں پرسوں شام کو اچھا اکبر اب مجھ کو اجازت دو کہ کل میں سبق کے لئے مطالعہ کر دوں۔

اکبر سلمیٰ سے رخصت ہو کر چلا گیا۔ اور سلمیٰ اس کو پہنچانے کے بعد دروازہ بند کر کے ہنسی کے مارے بل کھاتی ہوئی واپس آگئی۔

تیسرے دن بجائے شام کے سہ پہر کے وقت اکبر مرزا سلمیٰ کے مکان پر آموجود ہوئے سلمیٰ نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا۔ اور نہایت پر تکلف چائے پلائی لیکن اس تمام وقفہ میں اکبر نے صورت سوال بنے رہے۔ کہ کب سلمیٰ ان کی محبت قبول کرنے کا اعلان کرے۔ آخر جب نہ رہا گیا تو انھوں نے خود ہی ڈرتے ڈرتے کہا۔

"تو اب میں اپنی قسمت کو اچھا سمجھوں یا برا۔

سلمیٰ نے ہنس کر کہا "میں نہیں سمجھی" اکبر نے بھی ہنس کر کہا "آخر آپ نے غور کر لیا ہوگا۔ میں تو آج اپنی قسمت کا فیصلہ سننے آیا ہوں۔

سلمیٰ نے کہا "آخر ایسی کیا جلدی ہے چلئے پہلے آپ کو ایک تماشا دکھاؤں۔ ایک فلم تیار ہو رہا ہے "عشق یا حماقت" آج اس کے دو ریل اسٹوڈیو میں دکھائے جائیں گے میں نے خاص طور پر آپ کے اور اپنے لئے اجازت حاصل کر لی ہے۔ وہاں سے واپسی پر پھر باتیں ہوں گی۔ مگر آپ اطمینان رکھئے فیصلہ آپ ہی کے حق میں ہوا ہے۔

فلم شروع ہوتے ہی اکبر نے پہلے تو بڑی زور سے کہا کہ اُرے" پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے بعد عالم استعجاب میں کرسی سے نصف کے قریب کھڑے ہو گئے۔ اور آخرکار جب ان کی حیرت بڑھ گئی تو سلمیٰ کا شانہ جھنجھوڑ کر کہا۔ اس میں وہ شخص تو بالکل میری شکل و صورت کا ہے۔ اور وہ عورت بالکل تمہاری جیسی ہے اور داستان بھی وہی ہے اور واقعہ بھی بالکل وہی ہے سلمیٰ نے لاپرواہی سے کہا ہوگا بھی تمہاری تو ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ اکبر نے کہا یعنی واللہ وہ دیکھو تم پارک میں گری ہو۔ اور وہ دیکھو میں نے تمہارا سر زانو پہ رکھ لیا ہے۔ تم کو یقین ہی نہیں آتا۔ یہ یقیناً میں ہوں اور وہ یقیناً تم ہی ہو۔ دیکھو تو سہی وہ میں نے کھڑکی سے پیر نکالا۔ اور میں گرنا چاہتا ہوں۔ وہ تم آگئیں مجھ کو روک رہی ہو۔ تم لاکھ کہو یہ ہمارا تمہارا ہی واقعہ ہے۔

فلم ختم ہوا اور اب روشنی میں سلمیٰ نے دیکھا تو اکبر کے چہرے پر حیرت و استعجاب کے تمام رنگ اسطرح موجود تھے کہ وہ حماقت مجسم نظر آتے تھے۔ سلمیٰ کو بیساختہ ہنسی آگئی۔ مگر اکبر تو دریائے حیرت میں غرق تھے۔ کہ ڈاکٹر جہانگیر نے آکر کہا۔ "میں آپ کی اس نفس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے فلم کو کامیاب بنایا واقعہ تو یہ ہے کہ جو ایکٹنگ آپ نے پیش کی ہے وہ کسی اچھے سے اچھے ایکٹر سے بھی ممکن نہ تھی۔

اکبر نے یکے بعد دیگرے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ڈاکٹر جہانگیر اور سلمیٰ کو دیکھنا شروع کیا آخرکار سلمیٰ نے اکبر کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "تم کو اگر مجھ سے سچ مچ محبت نہ ہوتی تو تم میری اس فلم کو اس عمدگی سے کیونکر تیار کرتے۔ بہرحال میں تم کو تمام قصہ ابھی سناتی ہوں۔ اور اس کے بعد تم جانو کہ اس فلم کمپنی میں ملازمت کرنا پسند کروگے یا نہیں" یہ کہہ کر سلمیٰ نے اسٹوڈیو سے لے کر اب تک کا تمام قصہ من و عن سنا دیا۔ اور آخر میں صرف یہ کہا۔ "تم کو محبت ہے تو میری قربت کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ اس فلم کی تکمیل تک یا مستقل طور پر ملازمت کر لو۔ اکبر مرزا نے سب سن کر اس طلسم حیرت کو سمجھا اور اب آپ بھی ہنستے ہو کہا۔ "دیکھئے خدا بھی روزی پہنچانے کے لئے کیا کیا بہانے نکالتا ہے میں تلاش معاش میں سرگرداں یہاں آیا۔ اب دیکھئے یہ ملازمت ہیں خود ہی مل گئی۔ واہ رے تیری شان۔ !

ٹہری میں کانگریس کی تنظیم کا مسئلہ

لکھنؤ ۲۵ اکتوبر۔ ریاست ٹہری پرجامنڈل کا ایک وفد کل یوپی کانگریس کمیٹی کے صدر سے ملنے والا ہے۔ جو اس ریاست میں کانگریس کے تنظیمی مسائل پر تبادلہ خیالات کرے گا۔

ٹہری پرجامنڈل الحاقی پارٹی کا بھی ایک وفد کانگریس کمیٹی کے صدر سے ملاقات کرے گا۔

حیدرآباد ٹیلی فون سسٹم کی توسیع

حیدرآباد دکن ۲۵ اکتوبر۔ حیدرآباد کی فوجی حکومت نے ریاست کے ٹیلی فون سسٹم کی جس پر ضرورت سے زیادہ بار ہے۔ توسیع کے لئے ایک ۹ لاکھ روپیہ کی اسکیم منظور کی ہے۔ فوجی گورنر میجر جنرل چودھری نے جو ریلوے کو چھوڑ کر باقی ذرائع رسل و رسائل کے انچارج ہیں اس اسکیم پر خود توجہ دے رہے ہیں۔ اور انھوں نے حکم دیا ہے کہ تفصیلات مرتب کرنے میں ماہروں کا مشورہ طلب کیا جائے۔

کراچی - ۲۵ اکتوبر۔ سندھ کے وزیر مال میر غلام علی خان نے حکومت سندھ کو ایک رپورٹ پیش کی ہے جس میں سفارش کی ہے کہ سندھ میں آئندہ سال سے مسکرات کی بالکل ہی ممانعت کردی جائے۔

پہنچے ہوئے کہ ان کا تبادلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہرہ دون کی حیثیت سے کردیا گیا تھا۔

روس کا تجویز ماننے سے انکار

پیرس۔ ۲۵ اکتوبر۔ برطانی مندوب سر الگزینڈر نے آج حفاظتی کونسل میں کہا کہ برطانیہ برلن کے متعلق غیر جانب دار ملکوں کی تجویز ماننے کے لئے تیار ہے۔ اور اسے امید ہے کہ اب یہ معاملہ طے ہوجائیگا۔

فرانس اور امریکہ نے بھی اس تجویز کو مان لیا۔ روسی مندوب موسیو ویشنسکی نے کہا میں اپنے حق تنسیخ سے کام لوں گا۔

ریاست کے نمایندوں کی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۶ اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے کہ ریاستی یونینوں کے راج پرمکھ اور محکمہ ریاست کے افسران اعلیٰ کی آیندہ مہینے ایک کانفرنس ہوگی جس میں ریاستی فوجوں کے مستقبل اور اجتماعی دفاع کی ایک اسکیم بنائی جائے گی۔

چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے صوبوں میں ضم ہوجانے اور بڑی ریاستوں کے یونین بن جانے سے محکمہ ریاست کے کاموں میں ایک منزل طے ہوگئی ہے اب دوسرا قدم ایک مضبوط انتظامی مشین کا قائم کرنا ہے۔ اس میں کچھ دقت صرف ہوگا۔ کیوں کہ ایک مزید نیا انتظامی ڈھانچہ تیار کرنے کے لئے بڑی محنت اور تربیت یافتہ عملہ کی ضرورت ہے۔

جزائر ولندیز کا نیا نام

نئی دہلی۔ ۲۵ اکتوبر۔ ولندیزی سفیر مقیم دہلی نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے کہ ۲۰ ستمبر کو مملکت ولندیز کا جو نیا دستور منظور ہوا ہے۔ اس کے روسے شرق الہند کے ولندیزی جزائر کا نام انڈونیشیا اور کراکو کا نام ولندیزی انٹلس ہوگا۔

حیدرآباد کی نئی مردم شماری!

حیدرآباد ۲۵ اکتوبر۔ آج یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے ترمیم شدہ بجٹ میں دو لاکھ روپیہ کی رقم مردم شماری کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ جو حیدرآباد کی دستور ساز اسمبلی کی تشکیل سے پہلے کی جائے گی۔

ماہی میں مکمل طور پر امن ہوجانے کے بعد یہ جہاز واپس بلالیا جائے گا۔ یہ جنگی جہاز کسی دباؤ یا انتقامی کارروائی کے لئے نہیں بھیجا گیا تھا۔

چونکہ ماہی پانڈیچری کے سلسلہ تار کے متعلق صحافتی اعلانیہ ۔۔ اطلاعاتی افسر نے جاری کیا تھا۔ اس لئے اس میں جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کی تحقیقات کراؤنگا۔

ہم حملہ آوروں کو نکال کر دم لیں گے

سری نگر ۲۶ اکتوبر۔ ہماری حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ جب تک ہمارے علاقوں سے آخری حملہ آور بھی نہ نکال دیا جائے گا اس وقت تک ہم جنگ کرتے رہیں گے۔

وادی کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل کے ایس تھمیا نے آج ہندوستان اور حملہ آوروں میں ریاست جموں اور کشمیر کی جنگ کی پہلی سال گرہ کے موقع پر ایک آرڈر آف دی ڈے میں مذکورہ بالا الفاظ کہے۔

آزاد قوموں کی دولت مشترکہ

لندن ۲۷ اکتوبر۔ آج ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بی بی سی سے ایک ریکارڈ شدہ تقریر میں نوآبادیوں کی حیثیت میں تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے امید ہے کہ یہ تبدیلی جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی تاکہ اقوام متحدہ کی دولت مشترکہ صحیح معنوں میں آزاد قوموں کی دولت مشترکہ بن سکے۔

دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے متعلق وزیر اعظم نے کہا۔ "ہم سب ہر ایک بات پر متفق نہیں تھے۔ لیکن یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ہم میں نہ صرف مقاصد پر بلکہ ان کے حصول کے طریق کار پر بھی زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے تھا۔

منتخب صدر دہلی آرہے ہیں

نئی دہلی۔ ۲۶ اکتوبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کے منتخب صدر ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ ۲۰ اکتوبر کو مدراس سے چل کر یہاں ولنگڈن کے ہوائی اڈہ پر اتریں گے۔

پاکستان اب ہندوستان سے شکر نہ خریدیگا

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے یہ طے کرلیا ہے کہ وہ حکومت ہند سے شکر کے لئے آیندہ کوئی آرڈر نہ دیگا۔ اس لئے کہ انڈین یونین میں شکر کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دوسرے ملکوں سے پاکستان اس قیمت کی بہ نسبت جو ہندوستان میں ہے نصف قیمت پر شکر خرید سکتا ہے۔ حکومت برازیل کو شکر کے لئے پہلے ہی آرڈر دیا جاچکا ہے۔ اور امید ہے کہ عنقریب وہاں سے شکر کی کھیپ پاکستان پہنچ جائے گی۔

میونسپل بورڈ کا نیا انتظام!

لکھنؤ ۲۶ اکتوبر۔ لکھنؤ میونسپلٹی کے نئے منتظم مسٹر بی ڈی سنوال نے آج بورڈ کے چیرمین مسٹر پرتھوی ناتھ بجاز گوا سے میونسپلٹی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیلیا۔ اور بورڈ کی معطلی کے حکم کے مطابق چیرمین کو اپنا عہدہ خالی کردینا پڑا۔

مسٹر سنوال ایک آئی سی ایس افسر ہیں۔ اور تین سال تک لکھنؤ میں سٹی مجسٹریٹ رہ چکے ہیں۔ دس

ماہی میں جنگی جہاز انتقامی کارروائی کیلئے نہ تھا

پانڈیچری۔ ۲۷ اکتوبر۔ حکومت فرانس حکومت ہند اور فرانسیسی ہند کے عوام کے درمیان نمایندوں کی ایک سہ جماعتی کانفرنس ہوگی۔ اس کانفرنس میں ہندوستان کے فرانسیسی مقبوضات کے مستقبل کے متعلق فیصلہ کیا جائیگا۔

موسیو سلاجنی نے اپنے بیان میں بتایا کہ فرانسیسی ہند کی نمایندہ اسمبلی اپنے نومبر کے اجلاس میں ایک قرارداد سہ جماعتی کانفرنس کے متعلق منظور کرے گی۔

فرانسیسی مقبوضات میں میونسپل انتخاب کا تذکرہ کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ اس میں چاہے جو بھی طریقہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس کا چاہے جو بھی نتیجہ نکلا ہو یہ انتخابات قطعاً غیر اہم ہیں۔ ہماری حکومت حکومت ہند سے بہت خوشگوار اور معقول فضا میں گفتگو شروع کی ہے۔

موسیو لاجنی نے اپنے بیان میں کہا کہ چند مقامات پر بعض اتفاقات کو چھوڑ کر عام طور پر انتخابات کا مرحلہ ٹھیک طور سے ختم ہوگیا۔ میں نے بعض شکایات سنی ہیں اور انھیں قلم بند کرلیا ہے۔ اس قسم کی شکایات انتخاب میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ انتخابی عدالتیں ان شکایتوں کے متعلق فیصلہ کریں گی۔

میونسپل انتخابات میں اس لئے عجلت کی گئی کہ تاکہ دہلی میں اہم مذاکرات پر جلسے شروع ہو سکیں۔ اگر انتخابات کے لئے غیر اہم جانب دار مشاہدین بھیجنے پر اصرار کیا جاتا تو فرانسیسی ہند کی حکومت کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ اگر یہ معلوم ہوا کہ ماہی کے ہنگامے میں ہندوستانی باشندوں کا ہاتھ تھا۔ تو یہ ایک افسوسناک انکشاف ہوگا۔

"ایک جنگی جہاز ماہی بھیجا گیا تھا تاکہ تجربہ کے آدمی ماہی میں سرکاری ملازمین کی محافظت کرسکیں۔

ہندوستان و پاکستان میں دوستی اور خیراندیشی ضروری ہے

لکھنؤ ۲۳ اکتوبر۔ پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش نے آج شام کو کونسل ہاؤس میں کانگریس اسمبلی پارٹی کے ایک جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نبغض و عناد کے تمام آثار ختم کر دینے کی اپیل کی۔ انھوں نے کہا کہ قومی تعمیر کے لئے اپنے ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی غرض سے دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ دوستی اور خیراندیشی ضروری ہے۔ ہندوؤں کو پاکستان سے لانے میں ساڑھے بائیس کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے۔ اور چودہ ارب کی جائداد ہندو پاکستان ہی میں چھوڑ آئے ہیں۔ اور پاکستان سے ہندوستان کے تعلقات اگر بہتر ہو گئے تو سب نہ سہی تو اس کا کوئی حصہ ضرور واپس مل سکتا ہے۔

سندھ کے چودہ لاکھ غیر مسلموں میں سے اس وقت تک بارہ لاکھ غیر مسلم سندھ چھوڑ چکے ہیں۔ اور اب مشرقی بنگال سے ہندوؤں کی آمد کا تانتا بندھا ہے۔

مسٹر سری پرکاش نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اگرچہ ہندوستان کی معاشیات کی بنیاد متحدہ ہندوستان پر قائم ہے لیکن اب ہمیں ہنسی خوشی تقسیم منظور کر کے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس ملک کے پھر ایک ہو جانے کے امکانات بہت کم ہیں۔ خود کو منقسم ہندوستان کی معاشیات کے متعلق بنا لینا چاہیئے۔

مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ حکومت یوپی نے صوبہ میں امن و امان قایم رکھا۔ اور خصوصاً مسلم اقلیت میں اعتماد پیدا کرا دیا۔ میں بنارس میں حکومت کے چند تعمیری منصوبے دیکھ کر آیا ہوں۔ اور ان خدمات پر صوبہ کی وزارت کو ہر طرح قابل ستائش سمجھتا ہوں۔

مسٹر سری پرکاش نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان برادران وطن اور ہمسایہ پاکستان کے ساتھ صحیح طرز عمل اختیار کرنے کے حقیقی اصول وہی ہیں جو گاندھی جی کا مقصد زندگی تھے ان اصولوں کو ہمیشہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔

جلسہ کی صدارت وزیر اعظم پنت جی نے کی انھوں نے اپنی تقریر میں مسٹر سری پرکاش کی خدمات کی اعتراف کیا۔

سوشلسٹ پارٹی نظام میں تبدیلی

جبلپور ۲۴ اکتوبر۔ آج یہاں ہندوستان کی سوشلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ اس کی ترکیب اور اس کے نظام میں ایسی بنیادی تبدیلی کر دی جائے کہ وہ حقیقی معنی میں عوام کی پارٹی بن سکے۔

سوشلسٹ لیڈروں کا یہ جلسہ آج صبح اس غرض سے منعقد کیا گیا تھا کہ تاکہ اس کے نظام کی بنیادوں کو اتنا وسیع کر دیا کہ وہ ان کی ممبری کے تحت میں کسانوں کی منظم مزدور یونینیں اور پیشہ وروں کی انجمنیں آسکیں۔

یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ سوشلسٹوں کا نظام برطانیہ کی لیبر پارٹی کی بنیادوں پر قایم کیا جائے۔ جو ٹریڈ یونینوں سے قوت حاصل کرتی ہے۔ سوشلسٹ پارٹی کو وسیع بنانے اور اس کے اثر و نفوذ میں اضافہ کرنے کی غرض سے جو اسکیم بنائی گئی ہے۔ ملک کی تمام سوشلسٹ پارٹیوں میں گشت کے لئے بھیج دی جائے گی۔

یہاں ایک عام خیال یہ ہے کہ سوشلسٹ پارٹی کو جمہوریت کے سانچے میں ڈھالنے کی صرف یہی ایک طریقہ ہے

حیدرآبادی فوج میں تخفیف یکم نومبر سے

حیدرآباد۔ ۲۴ اکتوبر۔ آج یہاں ذمہ دارانہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ ریاست حیدرآباد کی فوج کو قبل از جنگ سطح پر لانے کے لئے پہلا قدم یکم نومبر کو اٹھایا جائے گا۔ اور اس میں دو ہزار آدمیوں کی تخفیف کر دی جائے گی۔

پناہ گزینوں کی امداد کے لئے صوبائی کمیٹی

لکھنؤ ۲۳ اکتوبر۔ حکومت یوپی نے مسز سوچیتا کرپلانی ایم ایل اے کی صدارت میں ایک صوبائی کمیٹی صوبہ میں غیر مسلم پناہ گزین عورتوں کی امداد بحالی کی مختلف سرگرمیوں کی موثر نگرانی اور اس میں مناسب طور پر رابطہ پیدا کرنے کی غرض سے مقرر کی ہے۔ یہ ایک صلاح کار مشاورتی اور نگرانی کرنے والی جماعت ہوگی۔ اور پناہ گزین عورتوں کی بحالی سے متعلق سب اسکیمیں بنانے اور سرگرمیوں میں رابطہ پیدا کرانے میں حکومت کو مدد دے گی۔ یہ کمیٹی پناہ گزین عورتوں کی بحالی سے متعلق مسائل کو حکومت کے علم میں لائے گی۔ اور اس سلسلہ میں ایک مربوط پالیسی بنانے میں عام طور سے مدد دے گی کمیٹی کے ہر ممبر کو ایک مخصوص حلقہ سپرد ہوگا جس میں وہ حکومت کے فیصلوں کے مطابق امداد اور بحالی کے کام کی تنظیم اور نگرانی کرے گا۔

مسز سوچیتا کرپلانی ایم ایل اے ڈائرکٹر۔ صدر مسز برجا۔ برجی نیاگرہ الہ آباد۔ مسز شکنتلا گوکل مسز دھنو کماری بھارگوا۔ مسز تارا اگروال مہیلا کانگریس کمیٹی کانپور مسز کے سی بھٹناگر مسز سجن دیوی بھنوت ایم ایل۔ اے۔ بنارس۔ مسز ہردیوی ملکانی۔ اور مسز پرکاش وتی سود ایم ایل اے۔

مسٹر ایچ ڈی پردھان اسسٹنٹ پناہ گزین کمشنر امداد جو حکومت کے ہیڈ کوارٹر میں۔ اور مس اوشا آنند لیڈی رابطہ افسر یوپی علی الترتیب سکریٹری اور اسسٹنٹ سکریٹری کی حیثیت سے کام کریں گے۔

نواب معین نواز جنگ کی روانگی

کراچی۔ نواب معین نواب جنگ جنھیں لائق علی کی حکومت نے حیدرآباد سے اپنے وفد کا لیڈر بنا کر ادارہ اقوام متحدہ میں بھیجا تھا۔ آج صبح اول وقت یہاں سے پیرس روانہ ہو گئے ہیں۔

لکھنؤ میونسپل بورڈ ۲۵ اکتوبر سے ایک سال کے لئے معطل

لکھنؤ۔ ۲۲ اکتوبر۔ حکومت یوپی نے ۲۵ اکتوبر سے لکھنؤ میونسپل بورڈ کو ایک سال کے لئے معطل کر دیا ہے۔ اسی سلسلہ میں حکومت کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے۔ کچھ عرصہ سے لکھنؤ میونسپل بورڈ کا نظم و نسق برابر خراب ہوتا جا رہا ہے۔ اور حکومت کو اسکی بدانتظامی پر کافی تشویش رہی ہے بسنہ ۱۹۴۱ء میں حکومت نے لکھنؤ میونسپلٹی کے معاملات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جس کی رپورٹ سے یہ پتہ چلا کہ میونسپلٹی تقریباً ہر شعبہ کے نظم و نسق میں بدانتظامی اور شدید بے عنوانیں پائی جاتی ہیں پچھلے بورڈوں نے اس میں کوئی خاص اصلاح نہیں کی۔ موجودہ بورڈ بھی کچھ بہتر نہیں ثابت ہوا ہے۔

گورنر نے بورڈ کے جواب پر کافی توجہ کی ہے۔ اور ان پر یہ بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ بورڈ نے اپنے آئینی حقوق کی انجام دہی میں مسلسل کوتاہی کی ہے۔ اور یہ کہ موجودہ بورڈ سے جو اپنا کافی وقت جماعتی جھگڑوں پر صرف کرتا ہے۔ کسی اصلاح کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اس لئے ہز ایکسلینسی گورنر نے بورڈ کو ۲۵ اکتوبر سے بورڈ کو ایک سال کے لئے معطل کر دیا ہے۔ یوپی کی میونسپلیٹیوں کے قانون کی دفعہ ۳۱ الف کے تحت جبری اور بورڈ کے تمام ممبر اس تاریخ کو اپنے عہدوں سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ اور معطلی کے دوران میں بورڈ کے تمام اختیارات برتنے اور فرائض انجام دینے کے لئے ایک منتظم مقرر کیا جائے گا جب تک منتظم اپنا عہدہ نہیں سنبھالتا بورڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے چارج میں رہے گا۔

سنہ ۱۹۴۹ء سے ریلوں کا نیا کرایہ

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ سنہ ۱۹۴۹ء کی ابتدا سے ہندوستانی ریلوں میں نئی درجہ بندی ہونے والی ہے۔ اور شرح کرایہ اور مسافروں کے اسباب کا جو وزن مقرر کیا جانے والا ہے مسٹر کے سنتھانم نے آج اپنی ہفتہ داری صحافتی کانفرنس میں اسکی تفصیلات کا اظہار کیا ہے۔

ہندوستانی ریلوں کے موجودہ پہلے اور دوسرے درجے کے بجائے ایک "اعلی درجہ" جاری ہوگا۔ شرح کرایہ فی میل ۲۴ پائی کے حساب سے مقرر ہوگی۔ اور ہر پورے ٹکٹ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ پچاس سیر تک اسباب بلا کرایہ لے جانے کی اجازت ہوگی۔

میل اور ایکسپریس ٹرینوں میں مجوزہ انٹر کلاس کے سفر کا کرایہ نو پائی فی میل کے حساب سے پڑے گا۔ لیکن دوسری گاڑیوں کے انٹر کلاس کا کرایہ ۸، پائی فی میل کے حساب سے لگایا جائے گا۔ ان دونوں طرح کے سفر میں ہر بالغ مسافر اپنے ساتھ ۳۰ سیر اسباب لے جا سکیگا۔

موجودہ تیسرے درجے کے بجائے "ادنی درجہ" جاری ہوگا اس کا کرایہ میل اور ایکسپرس میں سفر کرنے کی صورت میں ۵ پائی فی میل اور دوسری ٹرینوں میں چار پائی فی میل کے حساب سے لیا جائے گا۔ اس درجہ کا مسافر دونوں صورتوں میں اپنے ساتھ پچیس سیر اسباب لے جا سکیگا۔ وزیر حکومت مسٹر سنتھانم نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ ارادہ یہ ہے کہ نئے انٹر کلاس میں مسافروں کے سونے کی بھی گنجایش نکالی جائے۔ لیکن اس قاعدے پر اس وقت تک عمل درآمد دشوار ہے جب تک تمام اور موجودہ انٹر درجوں کے بجائے نئے انٹر کلاس نہ بن جائیں۔

پنڈت نہرو کی واپسی!

نئی دہلی۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اپنے موجودہ پروگرام کے مطابق ۶ نومبر کو ہندوستان واپس آجائیں گے۔

سوامی رامانند تیرتھ لکھنؤ آرہے ہیں

لکھنؤ ۲۳ اکتوبر حیدرآباد ریاستی کانگریس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ یکم نومبر کو دہلی سے لکھنؤ آرہے ہیں۔ ان کی آمد تیرتھ کی تاسیس کی تقریبات کے سلسلہ میں ہے وہ ۲ نومبر کو گنگا پرشاد میموریل ہال میں تقریر کریں گے۔

بڑی طاقتیں اختلاف ختم کریں

پیرس ۲۳ اکتوبر۔ ادارہ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے آج نعرہ ہائے تحسین کے ساتھ میکسیکو کی اپیل منظور کر لی کہ بڑی طاقتوں کو اپنے اختلافات ختم کر دینا چاہیئے۔

ادارہ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں ۵۸ ملکوں کے نمایندے شامل ہیں۔ ادارہ اقوام متحدہ کی تین سالہ عمر میں اس سے زیادہ پرجوش منظر اب تک دیکھنے میں نہ آیا تھا

پنڈت نہرو کی غیر رسمی صحافتی کانفرنس

لندن ۲۲ اکتوبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو آج ایک غیر رسمی صحافتی کانفرنس میں دنیا کے ہر حصے سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ سو صحافت نویسوں اور اخباری نمایندوں کے سوالات کے جوابات دینے پڑے ہیں۔

پنڈت نہرو کی درخواست پر صحافت نویسوں سے کہا گیا کہ یہ کوئی باقاعدہ صحافتی کانفرنس نہیں ہے بلکہ ایک غیر رسمی اجتماع ہے۔ پنڈت نہرو نے ہندوستان و دولت مشترکہ کشمیر اور جنوبی افریقہ کے مسائل کے متعلق سوالات کے جواب دئے۔

ہم ہندوستان کے مستقبل سے پر امید ہیں

لندن ۲۲ اکتوبر۔ پنڈت نہرو نے کل رات لندن کے ایک ڈنر میں جو ان کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ وہ ہندوستان کے

ESTD 1925 ...e J.. H Al C ...pore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

احسن نسیمی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

قیمت
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ۔/۲
فی پرچہ دو آنہ ۲/

صدائے وقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 47 NO. 45 | Cawnpore. Saturday 6th NOVEMBER 1948 | کانپور شنبہ ۶ نومبر ۱۹۴۸ء مطابق ۳ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ | جلد ۴۷ نمبر ۴۵

ادبیات

حضرت حسین علیہ السلام

(از زہرۂ سخن، سیدہ اختر صاحبہ بنگلور)

لقب ہے جسکا امیر صراطِ دیں وہ حسینؑ
وہ جسکو کہتے ہیں آئینہ یقیں وہ حسینؑ

وہ جسنے نخوتِ باطل کے منہ کو پھیر دیا
وہ جسنے رکھدیا شمشیر لا الہ پہ گلا

وہ جسکو شاہ شہیدانِ عشق کہتے ہیں
وہ جسکو حاصل بستانِ عشق کہتے ہیں

وہ جسکو کہتی ہے دنیا حسینؑ ابنِ علیؑ!
وہ جسکے دم سے کھلی گلشنِ رضا کی کلی!

وہ جسکے غم کا ہر اک اشک ہے دُرِ نایاب
وہ جسکی تابشِ ہستی کا مل سکا نہ جواب

وہ جس کے حسن عقیدت کا آج ماتم ہے
وہ جسکی یاد سے آباد سینۂ غم ہے

اسی کے در کا ہے اک ذرۂ لقیں اختر
زہے نصیب کہ ہے اک کنیزِ دیں اختر

معرکۂ کربلا

(از زہرۂ سخن سیدہ اختر صاحبہ۔ بنگلور)

جنگ حسینؑ و یزید بختگیٔ لا الٰہ!
معرکۂ کربلا دین خدا کی بقا!

قتل ہوے جب حسینؑ آنے لگی یہ صدا
سر کو اٹھا میری جاں ہوگیا سجدہ ادا

خاکِ رہِ کربلا خونِ شہیداں سے پوچھ
موت ہے وہ زندگی جس کی نہیں انتہا

غرق نہ ہو پائے گی آہ وہ کشتی کبھی!
سبطِ پیمبر بنا جس کے لئے ناخدا!

تیرے ہر اک ذرّے میں خون ہے اسلام کا
تجھ پہ ہزاروں سلام خاکِ رہِ کربلا!

رن کو چلے جب حسینؑ آئی یہ آواز ہیں
تیرے محافظ رسولؑ تیرا نگہبان خدا

دیکھ نظامِ جہاں ہونے لگا منقلب!
ابتو خدارا خموش! اخترِ آتش نوا

دنیائے سیاست

مسئلہ فلسطین کے امکانی التواء پر شامی وزیر اعظم کا تبصرہ

پیرس۔ ۳۰ اکتوبر متحدہ اقوام میں فلسطین کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے التواء پر تبصرہ کرتے ہوئے شامی وزیر اعظم جمیل مردم بے نے کہا کہ متحدہ اقوام پر عربوں کو اعتماد نہیں رہا ہے۔ اور اب وہ اپنے حقوق برقرار رکھنے کے لئے خود اپنے اوپر بھروسہ کریں گے۔

شامی وزیر اعظم نے یہ بھی بیان کیا کہ اسی وقت جب یہودیوں نے تل ابیب سے دعویٰ کیا ہے کہ یہودیوں نے جنوبی فلسطین میں صحرائے نغیب کی جنگ میں مصریوں کو مکمل شکست دیدی ہے۔ شامی وزیر خارجہ محی الدین برازی نے اخباری نمایندوں کو بتایا کہ فی الحال عرب دفاعی جنگ کرتے رہیں گے اور یہ انتظار کرتے رہیں گے کہ حفاظتی کونسل یہودیوں کی چڑھائی کی روک تھام کے لئے کوئی قطعی اقدام کرتی ہے یا نہیں۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ میں یہ منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے کہ اگر ۱۰ دسمبر کو جنرل اسمبلی کا اجلاس ختم ہو جائے تو پھر فلسطین کا مسئلہ ملتوی کر دیا جائے۔

نغیب کی فتح صحرائے نغیب کی فتح کا اعلان کرتے ہوئے یہودیوں کی حکومت نے کہا ہے کہ سات دن کی اس جنگ میں مصری محاذ درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ یہودی طیاروں نے مصری فوجوں پر بری طرح بمباری کی۔ اور مصری جہاز شاہ فاروق غرق کر دیا گیا۔ اب صحرائے نغیب کے زیادہ تر حصے پر یہودی فوجیں قابض ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بمباری کے علاوہ اس جنگ میں ڈیڑھ ہزار اور دو ہزار عرب ہلاک زخمی یا گرفتار ہوئے ہیں۔

مصر کا اندرونی تحفظ وزیر اعظم مصر کا اقدام

قاہرہ۔ ۳۰ اکتوبر۔ وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا نے فوجی گورنر جنرل کی حیثیت سے ایک فرمان کے ذریعہ مسلم ادارہ اخوت کی بند سعید اور اسماعیلیہ کی شاخوں کو ختم کر دیا ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ یہ کارروائی ملک کے اندرونی تحفظ کے لئے کی گئی ہے اس جماعت کے رہنما حسن البناہ کا دعویٰ ہے کہ پانچ لاکھ مصری ان کے پیرو ہیں۔ فرمان کے ذریعہ دونوں شاخوں کے ممبروں کو جلسے کرنے اور جلوس وغیرہ نکالنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

فلسطین میں یہودیوں کے حملے جاری ہیں

یروشلم۔ ۳۰ اکتوبر۔ شام کے وقت شائع ہونے والے عبرانی اخبار دور تی رشو لایم نے ایک غیر جانبدار ذریعہ کے حوالہ سے کل خبر دی کہ یروشلم کے ۲۵ میل جنوب میں عربوں کے بڑے شہر عربوں کی عرب فوجوں نے ہتھیار ڈال دئے ہیں اس خبر سے یروشلم میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے لیکن اسکی تصدیق نہ تو عبرانی فوج کر سکی ہے۔ اور نہ متحدہ اقوام کے نمایندے۔ متحدہ اقوام کے ایک ترجمان نے بیان کیا ہے کہ کل رات کو حیفہ میں متحدہ اقوام کے مشاہدین کی بھیجی ہوئی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ شمالی فلسطین میں یہودی فوجیں عکہ کے پندرہ میل شمال مشرق میں لبنانی علاقہ کی طرف عرب صفوں پر حملہ کر رہی ہیں۔

ترجمان نے کہا کہ خبروں سے معلوم ہوا کہ ترجیحہ اور ترشیحہ پر بری حملوں سے پہلے ہوائی حملے بھی کئے گئے۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ اسرائیلی ہوائی جہازوں سے گرائے ہوئے اشتہاروں میں کہا گیا ہے کہ موجودہ کارروائی پورے فلسطین کو آزاد کرانے کے لئے کی جا رہی ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ حملے جنگ کی سرحد کے مشرق میں دو دن پہلے چند مقامات پر عربوں کے قبضہ کا انتقام لینے کے لئے کئے گئے تھے۔

عرب و یہودیوں کو مجبور کرنے کا سوال

پیرس۔ فرانس اور روس کی مخالفت کی وجہ سے برطانیہ اور چین کی یہ تجویز کامیاب نہیں ہو سکی کہ حفاظتی کونسل فوراً ہی یہ دھمکی دینے کا فیصلہ کرے کہ فلسطین پر [illegible] پابندیاں عائد کر دی جائینگی کونسل نے اس کے بجائے پانچ قوموں کی ایک ذیلی کمیٹی بنائی جائے جو دونوں مطالبوں [illegible] کا راستہ نکالنے کی کوشش کرے۔ برطانیہ اور چین کا مطالبہ [illegible] جنوبی فلسطین [illegible] کے میدان جنگ میں دونوں فریقوں کو اس پر مجبور کیا جائیگا کہ وہ اپنی اپنی فوجیں عارضی التواء جنگ سے پہلے کے مورچوں [illegible] لیں۔ دوسری طرف روس اور اسرائیل کا مطالبہ یہ ہے کہ عرب اور یہودی فوراً سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید شروع کر دیں [illegible] کونسل نے اس قسم کا مسودہ قانون تیار کر لیا ہے۔

ہفتہ وار
قند
کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ ۶ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۵

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں نہرو کی تقریر

وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ جاجکل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے چیرمین ہیں ان کی دعوت قبول کرلی اور جنرل اسمبلی میں ایک تقریر کے لئے تیار ہوگئے۔ جواہر لال نہرو اسمبلی کے سنہرے ہال میں صدر کی نشست سے چند ہی فیٹ نیچے سونے کی ایک کرسی پر عین وسط میں بیٹھے تھے ایوان اراکین سے پُر تھا اور سب کو ہندوستانی لیڈر کی تقریر کا انتظار تھا۔

آخر ایوان کا پرسکوت سکون اسمبلی کے صدر ڈاکٹر اوات نے یوں توڑا "مجھے ہندوستان کے وزیراعظم سے یہ درخواست کرتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ وہ جنرل اسمبلی کے اراکین کو خطاب کریں گے جس کے بعد سارا ایوان تالیوں کی پرجوش صدا سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد جواہر لال نہرو نے ڈائس پر جاکر اپنی صاف اور پختہ آواز میں تقریر شروع کی تمام حاضرین کے کان ان کی تقریر پر لگے تھے اور بیچ بیچ میں نعرہ ہائے تحسین بلند ہوتے جاتے تھے۔

اس موقعہ پر جبکہ امریکہ کے صدارتی انتخاب کی وجہ سے اقوام متحدہ کے صدر دفاتر میں کافی مشغولیت تھی ہندوستان کے وزیراعظم کی تقریر سننے کے لئے اسمبلی کے تمام اراکین کی موجودگی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے میکسکو کی جانب سے پیش کی ہوئی قرارداد کے بعد جنرل اسمبلی میں تقریر کی۔ اس قرارداد میں بڑی طاقتوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اختلاف کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں! اور ہم جانتے ہیں کہ ہم چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے ہم سب کے سب یہاں ایک بڑے مقصد کی نمایندگی کرتے ہیں اور اس بڑے مقصد کی بنا پر ہم میں بھی ایک غیر معمولی عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم لوگوں کا مقصد واضح ہے لیکن بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ ہم تفصیلات میں اس طرح الجھ جاتے ہیں کہ مقصد سامنے سے ہٹ جاتا ہے اور تفصیلات کی اہمیت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ میرا تعلق اس ملک سے ہے جس نے اپنی آزادی کے لئے ایک عرصہ تک پرامن طریقہ پر جدوجہد کی اور اسے حاصل کیا ہمارے سب سے بڑے رہنما مہاتما گاندھی نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اچھے مقصد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے حاصل کرنے کے لئے اچھے ذرائع بھی استعمال کئے جائیں۔ اگر ہمارے دل و دماغ پر جنگ کا بھوت سوار ہوگا تو اس کا بڑا امکان ہے کہ ہم اپنے بڑے مقصد سے ہٹ جائیں اور اسے حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔

ہم کو یہ اہم حقیقت نظر انداز نہ کرنا چاہئے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور ارفع مقاصد بھی اس وقت تک عملی جامہ نہیں پہن سکتے۔ جب تک کہ ہماری آنکھوں اور ہمارے دلوں سے جذبات کا پردہ نہ ہٹ جائے اس لئے چند لمحات کے لئے اس بات پر غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم نے اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا ہے۔ صرف مقاصد پر زور دینے سے کام نہیں چلتا۔ اس اسمبلی کا وجود دو جنگوں اور ان جنگوں کے نتائج کا رہین منت ہے ان دو ہیبت ناک اور تباہ کن جنگوں سے ہم نے کیا سبق سیکھا سب سے پہلا سبق تو ہم نے یہ سیکھا ہے کہ دنیا میں امن حقارت اور تشدد کے بل بوتے پر قائم نہیں کیا جاسکتا۔ امن اور حقارت میں بعد المشرقین ہے۔

نہ صرف ان دونوں جنگوں جنھوں نے انسانیت کو مسخ کر دیا ہے بلکہ تاریخ سے بھی ہم کو یہی سبق ملتا ہے کہ تشدد اور نفرت سے تشدد اور نفرت ہی پیدا ہوتی ہے۔ ہم تشدد اور نفرت کے ایک چکر میں گرفتار ہوگئے ہیں۔ صرف خطابت اور آتش بیانی ہی آپ کو اس چکر سے نجات دلا سکتی ہے۔ اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لئے آپ کو کچھ اور طریقے اختیار کرنا ہوں گے۔

اگر آپ اس چکر میں گرفتار ہے تو اس سے صرف کائنات اور کائنات میں بسنے والے ہی تباہ نہیں ہوں گے بلکہ وہ مقاصد بھی [illegible] جو ان افراد اور قوموں کے بے

عزیز ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم لوگ کون راستہ اختیار کریں یہ ضرور ہے کہ موجودہ نفرت تعصب اور ایک دوسرے سے خوف کو دلوں سے نکال دینا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن اس کو کیا کیجئے کہ جب تک ہم ان برائیوں سے اپنے دل و دماغ کو پاک کریں گے۔ ہم اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہم ایشیا والوں کو یورپی تہذیب سے ابھی خاصی دلچسپی ہے اور ہم اس کا پاس و لحاظ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھ کو یہ بھی کہنے کی اجازت دیجئے کہ دنیا صرف یورپ تک محدود نہیں ہے۔

آپ خود اپنے مسائل کو بھی حل کر سکتے ہیں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کے سارے مسائل یورپ ہی کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں بالخصوص ایشیا میں بھی کچھ ایسے خطے ہیں جنھوں نے اگرچہ پہلے دنیا کے معاملات میں کچھ حصہ نہیں لیا تھا لیکن جو آج خواب غفلت سے بیدار ہو چکے ہیں۔ ان خطوں کے باشندوں میں زندگی کے آثار پیدا ہو چکے ہیں اور وہ اب یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ انھیں نظرانداز کر دیا جائے ان پر صرف ایک اچٹتی سی نگاہ ڈالی جائے۔

آج کا ایشیا کل کے ایشیا سے بہت کچھ مختلف ہے آج اس کو دنیا کے معاملات میں کچھ دخل ہے کل اس کا دخل اور بھی بڑھ جائیگا بعض کے علاقے اب بھی آزاد نہیں ہیں ایشیا میں جو کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کے بعد بھی اگر کوئی ملک نو آبادی کے نظریہ کا قائل اور عامل ہو تو اس پر تعجب کا اظہار کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

مجھے آپ سے یہ کہنے میں ذرا سا بھی تکلیف محسوس نہیں کرتا کہ ایشیا میں ہر قسم کے نو آبادی نظر بندی کی سخت اور شدید مخالفت کی جائے گی ہم ایشیا والوں نے نو آبادی اور شہنشاہیت کے ہاتھوں بہت کچھ اٹھایا ہے۔ اس لئے اب ہم نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہم ہر ملک کی آزادی کی دل و جان سے تائید کریں گے۔ ہمارے پڑوسی ملکوں میں آزادی کی جو تحریکیں چل رہی ہیں ان کو ہمدردی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ہر وہ ملک خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ان ملکوں کی آزادی کے حصول میں حارج ہوتا ہے وہ دنیا کے امن کے آپ کاری ضرب لگاتا ہے۔

نسلی عدم مساوات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا مجھے تعجب ہے کہ جنرل اسمبلی میں اب تک جو کچھ کہا گیا ہے اس کے باوجود منشور کے چند اہم اصولوں کی مقبولیت اور صحت میں اب بھی بعض لوگ شبہ کرتے ہیں۔

اب دنیا کا کوئی ملک نسلی امتیازات کو پسند نہیں کرتا نہ وہ اسے ایک لمحہ کے لئے گوارا کر سکتا۔ یہ لعنت صرف اس جگہ اگر کی جا سکتی ہے جہاں کچھ عرصہ کے لئے ایک زبردست طاقت موجود ہے۔

اگر نسلی امتیازات اور عام عدم مساوات کو ہم ختم نہیں کر سکتے تو اس کے صاف معنی ہیں کہ ہم نفاق و شقاق کا بیج بو رہے ہیں۔ افریقہ اور دنیا کے بعض ملکوں میں نسلی امتیازات کی لعنت یورپ کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ یورپ کے اہل علم اور اہل فکر کے سامنے اس اہم مسئلہ کی مکمل تصویر نہیں ہوتی تو مجھ اندیشہ ہے کہ خود ان کے مسائل بھی بہ طریق احسن حل نہ ہو سکیں گے۔ یہ بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ آج بھی جب کہ دنیا پیٹ کے کھانے اور تن کے کپڑے کے لئے ناقابل رحم حالت تک ترس رہی ہے۔ ہم اپنی ساری قوت اور سارا علم سیاسی مسائل کے حل کرنے کے صرف کر رہے ہیں۔ اگر جنرل اسمبلی کو سیاسی مسائل کے حل کرنے سے کبھی اتنی فرصت ملی کہ وہ [illegible] دنیا کے غذا جیسے اہم مسائل پر اپنی توجہ کے چند لمحات صرف کر سکے تو

کی صورتیں نکالنی پڑیں گی لیکن اپنے کو محفوظ کرنے میں بھی ہماری نیت بخیر ہونا چاہیئے۔ دوسروں کو نشانہ ملامت بنانا بہت آسان ہے۔ سچ پوچھئے تو ایشیا یورپ اور امریکہ کے باشندے ایک لحاظ سے خطاوار ہیں ہم سب دغادار ہیں۔ خواہ ہمارا تعلق صنف نازک سے ہو۔ صنف غیر نازک سے ہم سب خطاوار ہیں اگر ہم یہ سب نفسیاتی نکتہ ذہن میں رکھ کر اپنی جدوجہد کی کوشش کریں۔ تو غالباً خوف و دہشت کا بھوت ہمارے سر سے اتر جائے گا۔

اگر ہم اس بات کو سچے دل سے مانتے ہیں جیسا کہ میں مانتا ہوں کہ آیندہ پچاس سو برس میں دنیا تیسری جنگ عظیم سے دو چار نہیں ہوگی تو ہمارے دل خوف و دہشت سے معمور کیوں ہیں؟

آئیے ہم آپ کو ہر قسم کے تشدد کا مقابلہ کرنے کے لئے اچھی طرح منظم کریں۔ تاکہ کوئی کم عقل اور ناعاقبت اندیش قوم یا فرقہ اس قسم کی مجنونانہ حرکت نہ کر سکے اقوام متحدہ اسی غرض سے عالم وجود میں لایا گیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر قسم شخص کو اپنے حال اور اپنے قول سے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ تشدد کا شدید دشمن ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ ہم میں سے بعض لوگ اس چیز کو اپنے مباحثہ اور تقریروں میں نظرانداز کر جاتے ہیں۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اپنی خطابت اپنی علمیت اور اپنی طاقت گویائی کا اپنی تقریر کے ذریعہ ثبوت دے لیکن ایسا کرنے میں وہ مقصد فوت ہو جاتا ہے جس کے لئے ہم لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور تقریریں کرتے ہیں مجھے اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ یہ اسمبلی ہمارے مشکل مسائل کا کوئی حل نہ نکالیگی میں مستقبل کی طرف سے خائف نہیں ہوں اگرچہ ہندوستان فوجی اور عسکری نقطۂ نظر سے کسی امتیاز اور اہمیت کا حامل نہیں ہے لیکن میں دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اس کی فوج اس کے جہازوں اور اس کے ایٹم بم سے خوفزدہ نہیں ہوں۔ اسلحہ کی طاقت کے علاوہ ایک اور طاقت بھی ہے۔ میں نے اپنی مربی سے ایک یہی سبق سیکھا ہے۔ ہم نے ایک عظیم الشان ملک اور ایک طاقتور حکومت کا بلا کسی طاقت اور اسلحہ کا مقابلہ کیا۔ ہم نے دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں اپنی جنگ آزادی زیادہ پرامن طریقہ سے جیتی ہے۔

اس غیر معمولی اور محیر العقول کامیابی کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے سارے دوران جنگ میں کبھی بھی برائی کے سامنے اپنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ اور کبھی ہولناک سے ہولناک نتائج سے خوفزدہ ہوئے۔

میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس سبق سے ساری دنیا کے معاملات سے نبٹا جا سکتا ہے لیکن اس سبق کی تہ میں جو اصول کارفرما ہے اس سے دنیا کے دکھ ختم کرنے میں ضرور مدد لینی چاہیئے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ ۲۲ کروڑ انسانوں کی نمایندگی کرتے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ایک سال کی مدت آزادی ختم کرنے کے بعد ہندوستان چاہتا ہے کہ "تعمیر نو" کا کام نہایت تیزی سے اور برق رفتاری سے کرے اس کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ دنیا کی بھلائی اور عالم کے امن کے لئے ایک زبردست طاقت بن جائے۔

پنڈت نہرو نے کہا ہم نے یہ عزم کر لیا ہے کہ ہم ہر ملک کے تشدد کا نہایت بامردی اور جاں بازی کے ساتھ مقابلہ کریں گے لیکن یہ میرا ذاتی خیال ہے کہ ہندوستان ملکہ دنیا کے مسائل کے حل کرنے میں تشدد اور جبر ہمارے کچھ بہت اچھے رفیق ثابت نہیں ہوں گے۔

ص

میونسپل بورڈ

۵ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ بابو وشار کا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی۔ بورڈ نے میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کی مجتاج خانہ کی بنائی ہوئی اسکیم کو منظور کر لیا جس پر ۲ لاکھ روپیہ عمارت اور سامان اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔

ملازمان کی تنخواہ کی ترقی کی بابت بورڈ نے کہا کہ چیرمین اور ایگزیکٹو افسر بورڈ میں ایک رپورٹ پیش کریں۔ بورڈ نے ۱۱ ٹرکوں اور بٹیریوں کی خریداری منظور کی اس کے علاوہ ایجنڈے کے ایک سو آئٹم منظور کئے گئے مسٹر مہالال کا تعلیمی کمیٹی سے استعفیٰ منظور کیا گیا۔ چور بازاری کرنے والوں کو بورڈ کی ممبری سے علیحدہ کر دینے کا رزولیوشن آیندہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔

ایک سرکس کو ایک سو روپیہ پر پریڈ گراونڈ کی زمین دینا منظور کیا گیا چیرمین صاحب نے آیندہ بورڈ کی کارروائی ہندی میں چھپوانے کا یقین دلایا جو ابھی تک انگریزی میں چھپتی ہے۔

میمورنڈم

ہمیں افسوس ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین اور ممبران کے تعلقات اب اس حد تک خراب ہوگئے ہیں کہ پنڈت گنگا نرائن مصرا اور دیگر ممبران بورڈ نے دستخط کا ایک میمورنڈم یوپی گورنمنٹ کو بھیجکر بورڈ کے چیرمین صاحب کو علیحدہ کرنے کی درخواست کی ہے! اور چیرمین صاحب کے خلاف متعدد الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان الزامات کی صحت یا غلطی کا فیصلہ تو اس وقت ہوگا جبکہ گورنمنٹ اسکی تحقیقات کرنا ضروری سمجھیگی لیکن یہ شہر کی بدقسمتی ہے کہ کانپور میں عام طور پر چیرمین اور ممبران کے درمیان تعلقات اچھے نہیں رہتے ہیں! اور جس کی وجہ سے بورڈ شہر کی کوئی خدمت نہیں انجام دیسکتی۔ اس کا واحد علاج یہ ہے کہ جلد سے جلد نیا الکشن کیا جائے۔

ملازمان بورڈ

یوپی گورنمنٹ نے کانپور میونسپل بورڈ کو لکھا ہے کہ جو مسلم ملازمان ۱۹۴۷ء کے فسادات کے سلسلہ میں غیر حاضری کی وجہ سے برخاست ہوئے تھے وہ دوبارہ ملازم رکھے جاسکتے ہیں لیکن جو پاکستان جاکر واپس آئے ہیں ان کا ملازمت میں کوئی حق نہیں ہے۔

نہرو ڈے

۱۴ نومبر کو پنڈت جواہر لال نہرو وزیراعظم انڈین یونین کے یوم

ص

میکسکو کی قرارداد کی تعریف کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے دنیا کی عظیم المرتبت طاقتوں سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنے اختلافات کو یکسر نظرانداز کردیں! اور دائمی امن و سلامتی کے لئے اپنی امداد اور قوت صرف کریں۔ پنڈت نہرو کہا کہ اگر جنرل اسمبلی نے میکسکو کی قرارداد پر عمل کیا تو اس سے دنیا میں امن قائم کرنے میں مدد ملیگی اور وہ مشکل مسائل بھی اس سے حل ہو سکیں گے جن سے آج ہم دوچار ہیں۔

ہندوستان کے وزیراعظم نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ کوئی دانشمند شخص یہ تصور نہیں کر سکتا کہ ہمارے مسائل صرف اس لئے حل ہو جائیں گے کہ ہم آیندہ نیکی پر کاربند ہوں گے لیکن ہاں اگر ہم نے اپنے مسائل پر قوت تشدد اور ناراضگی کو بالائے طاق رکھ کر غور کیا تو ان کی شدت کم ہو جائے گی۔ اور غالباً اس کا کوئی نہ کوئی حل بھی نکل آئے گا۔ اگر ہم اپنی کوشش میں بہ فرض محال کامیاب بھی نہیں ہوئے تو کم از کم خوف و دہشت کی کیفیت کم ہو جائے گی۔ اور خوف و دہشت کی یہ کمی دنیا کے مسائل کے حل ڈھونڈھ لگانے کی طرف پہلا قدم موثر ہوگا۔

پیدائش منانے کی سٹی کانگریس کمیٹی زبردست تیاریاں کر رہی ہے۔

کلچرل کانفرنس

کانپور ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ سری پری پورنا نند ورما کی صدارت میں ۳ نومبر کو ہوئی جس میں یہ طے کیا گیا کہ یہ کانفرنس ۱۳ نومبر کو کی جائے جس میں حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر یوپی گورنمنٹ اور دوسرے لیڈروں کی شرکت کی امید کی جاتی ہے۔

جیل خانہ میں جلسہ

۱۳ اکتوبر ۳ ½ بجے دن کو ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ سوسائٹی کی طرف سے جیل خانہ میں قیدیوں کی اصلاح کے لئے ایک جلسہ ہوا جسکی صدارت سری کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کی۔ پہلے تمام قیدیوں نے دعا اور قومی ترانہ گائے اس کے بعد سری پری پورنا نند ورما اور سری گوپی ناتھ سنگھ نے قیدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے تقریریں کیں جس میں ان کو اچھے شہری بننے کی ترغیب دی تقریریں بہت موثر ہوئیں آخر میں کشن چند جی نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مہر لگانیکی مشین

ہیڈ پوسٹ آفس کانپور میں ایک مشین لگائی گئی ہے جو ایک منٹ میں ایک ہزار مہر لگاتی ہے۔

اخبار نویسی کی تعلیم

ڈی اے وی کالج کے وائس پرنسپل سری سارد اپرشاد سکسینہ نے آگرہ یونیورسٹی کے ہونے والے جلسہ میں اس مطلب کا ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ یونیورسٹی میں اخبار نویسی کی تعلیم کے لئے ایک کلاس کھولا جائے۔ اور یہ تعلیم انگریزی اور ہندی دونوں میں دیجاوے۔

کاغذ کا لیسنس

اسسٹنٹ سپلائی افسر نے ایک پریس نوٹ میں لکھا ہے کہ کاغذ کے سب خردہ فروشوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اپنے لیسنس بدلوانے کے لئے خواہ اسکی ڈپلیکیٹ کی کاپی اور ضروری نام ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء تک سپلائی آفس کانپور کے دفتر میں پہونچ جانا چاہیئے۔

میونسپل وارڈ نمبر ۱۹

سٹی کانگریس کمیٹی کانپور نے طے کیا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۱۹ کے الکشن میں کوئی کانگریسی حصہ نہ لے۔ اور جو الکشن میں حصہ لیگا اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

دیوالی

امسال دیوالی کے تہوار میں کوئی خاص چہل پہل نہ تھی۔ دھن تیرس میں برتنوں وغیرہ کے خریداری میں بہت کمی رہی البتہ قمار بازی کا ضرور زور تھا۔ پولیس نے ۷ جگہ چھاپہ مار کر تلاشی لی اور ۲۱ لوگوں کو جوا کھیلنے میں گرفتار کیا۔

ٹکسٹائل مل کا فیصلہ

کانپور ٹکسٹائل مل لمیٹڈ کانپور اور اس کے مزدوروں کے درمیان تنازعہ کا فیصلہ ثالث نے کر دیا اور اس کے خلاف مذکورہ طرف سے اپیل دائر کی گئی اور ڈسٹرکٹ جج نے اس اپیل کو خارج کر دیا۔ اور فیصلہ بحال رکھا۔ یہ فیصلہ ۶ ماہ تک مالک مل اور مزدوروں پر نافذ رہیگا۔

ایٹ ہوم

۲ نومبر کی شام کو پروفیسر سید نواب حسین صاحب نے اپنے بنگلہ پر پروفیسر سی ڈی ٹھاکر ایم اے پروفیسر کرنال کالج الہ آباد یونیورسٹی کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

ہری ہر ناتھ شاستری جی

۲ نومبر کی شام کو پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری ایم ایل سی کے اعزاز میں گوالٹولی کے باشندوں نے بڑے پیمانہ پر ایک ایٹ ہوم دیا جس میں شاستری جی نے امریکہ کے مزدوروں کے حالات پر تفصیل کے ساتھ بیان کئے۔

اندھے لڑکے سینما میں

سکریٹری صاحب انڈھا ودیالیہ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ منجمنٹ ناکیز کے مالک صاحب نے ...

ہندوستانی نظریہ حیات ہے، محض زبان نہیں

ہندوستانی کے کنونشن میں پنڈت سندر لال کا خطبہ صدارت

لکھنؤ، ۳۰ اکتوبر۔ ہندوستانی کا مسئلہ محض زبان کا مسئلہ نہیں ہندوستانی دراصل ایک نظریہ حیات ہے جس کے سانچے میں ہماری زبان، کلچر اور تہذیب کو ڈھلنا ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو ڈاکٹر سندر لال نے ہندوستانی زبان کے کنونشن کی صدارت کرتے ہوئے حاضرین سے کہے۔

انھوں نے کہا سنسکرت آمیز ہندی کا رجحان اصل میں مسلم لیگ اور پاکستان کا ردعمل ہے اور مسلم لیگ یا پاکستان ہندوؤں کی غلطی کا ردعمل ہے مسلمانوں سے پرزور الفاظ میں درخواست کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ "آپ لوگ خود ہندی سیکھیے اور اپنے بچوں کو سکھایئے۔ اور کوشش کیجئے کہ آپ کے بچے ہندی کے امتحان میں ٹنڈن جی اور سمپورنا نند جی کے بچوں سے زیادہ نمبر حاصل کریں۔

آج گنگا پرشاد میموریل ہال میں ہندوستانی زبان کا کنونشن پنڈت سندر لال کی صدارت میں ہوا۔ باہر سے آئے ہوئے دو سو کے قریب مندوبین اور مجلس استقبالیہ کے ممبران کے علاوہ مخصوص مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ ڈائس پر شاعر انقلاب جوش ملیح آبادی، پروفیسر مسعود حسن رضوی، مولانا حسرت موہانی، نیاز فتحپوری، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور سید ساجد حسین کٹولوہ بیٹھے ہوئے تھے بیگم حبیب اللہ ایم ایل اے بسنراد مانہرو، حاجرہ بیگم، عبدالمجید خواجہ، پنڈت آنند نرائن ملا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ — جلسہ کا آغاز گاندھی جی کے ایک مضمون سے ہوا جو انھوں نے ہریجن اخبار میں ہندوستانی زبان کے بارے میں لکھا تھا۔

صدر مجلس استقبالیہ پنڈت کشن پرشاد کول کے صدارتی خطبہ صدارت کے بعد صدر منتخب پنڈت سندر لال جی نے پراثر انداز میں اپنی تقریر شروع کی۔ انھوں نے سب سے پہلے حاضرین سے اس امر کی معذرت چاہی کہ وہ پیروں کی تکلیف کی وجہ سے زیادہ دیر کھڑے نہیں رہ سکتے ہیں اسلئے انہیں بیٹھ کر تقریر کرنا پڑ رہی ہے۔

سیاہ جھنڈوں کے ساتھ مظاہرہ کرنے والوں کا حوالہ دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ "مجھے کوئی شکایت نہیں ہے ہاں اس کا افسوس ہے کہ وہ اس جلسے میں موجود نہیں ہیں اور ان تک میری باتیں نہ پہنچ سکیں گی۔ انھوں نے بحیثیت صدر کے رضاکاروں کو ہدایت کی کہ کسی آنے والے کو خواہ وہ کسی خیال کا ہو اندر آنے سے نہ روکیں خیالات کا اختلاف الگ چیز ہے۔ انھوں نے کہا کہ "میں تو چاہتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے لئے وہ لوگ میری باتوں پر دھیان دیں جو ہندوستانی کے مخالف ہیں۔

اپنی سیاسی زندگی کا حوالہ دیتے ہوئے انھوں نے کہا۔ اس عرصے میں بارہا سیاہ جھنڈوں سے میرا استقبال کیا گیا۔ مجھے لاٹھی اور ڈنڈوں سے بھی سابقہ پڑا۔ اور گزشتہ سال جب میں گاندھی جی کے حکم سے ان کے پیغام کی تبلیغ کے لئے پاکستان گیا تھا تو ایک ۱۸ سالہ مسلمان بچے نے چھری سے مجھ پر وار کرنا چاہا مگر محض خدا کی مہربانی سے میری جان بچ گئی۔

ہندی اردو، ہندوستانی جھگڑے پر اظہار خیال کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ جھگڑا کوئی دنیا سے نرالا نہیں ہے۔ "تمام زندہ ملکوں میں ایسے اختلافات اٹھتے ہیں۔ اور انہیں حل کیا جاتا ہے مجھے ان مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے جو اس جھگڑے کو ایک آفت اور مصیبت سمجھ رہے ہیں۔ اختلاف رائے انھوں نے کہا خصوصاً اس زمانے میں جبکہ ہمارا ملک ایک بالکل نئی منزل میں قدم رکھ رہا ہے۔ قدرتی چیز ہے۔ یہ کوئی مصیبت یا بلا نہیں ہے جس سے ڈر کر یا سہم کر ہم اپنے فرض کو بھلا دیں۔

اختلاف کی جڑ

ہندی اردو کے اختلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایک ہندو جس وقت "ضرورت" کی جگہ "آوشکتا" کہتا ہے تو اس کا ضمیر اسے یقین دلاتا ہے کہ اس نے دھرم کا کوئی کام کیا ہے۔ یا وہ ایشور دیوتا سے کچھ قریب ہو گیا ہے۔ اسی طرح جب کوئی مسلمان ضرورت کی آوشکتا بولتا ہے تو اس کو خیال ہوتا ہے کہ اس نے کوئی کفر کی بات کی ہے انھوں نے کہا یہ بیماری ہے جو ہندو و مسلمان دونوں کو لاحق ہو گئی ہے اور دونوں کی بیماریوں کا عمل اور ردعمل ایک دوسرے پر ہو رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ گاندھی جی سے میں نے بھی کہا تھا جس کا جواب گاندھی جی نے یہ جواب دیا (اس جگہ پنڈت جی کی آواز بھرا گئی اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگے) انھوں نے کہا غلطیوں سے کوئی بشر محفوظ نہیں ہے۔ جو بچہ ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہے خواہ وہ ولی ہو یا مہاتما یا پیغمبر معصوم نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ انھوں نے بھرائی آواز میں کہا بڑائی یہ ہے کہ آدمی اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ گاندھی جی نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا، "یہ بیماری تو میرے اندر بھی پائی جاتی ہے۔ مگر تم دیکھو گے کہ میں اسکو نکال پھینکوں گا۔ پنڈت جی آنسو پونچھتے ہوئے کہا اس کے بعد وہ آٹھ مہینے زندہ رہے۔ اور پھر ہر وقت اسکی کوشش کرتے رہے کہ یہ بیماری ان سے دور ہو جائے۔

سندر لال جی نے کہا ہندو اور مسلمان دونوں نے زبان کو مذہبی بنا رکھا ہے حالانکہ کوئی زبان مذہبی نہیں ہے۔ اور نہ کوئی زبان کسی دوسری زبان کے مقابلے میں زیادہ پاک ہے۔

قرآن شریف کی آیتوں کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ تقریباً ۸ آیتیں اس قسم کی ہیں۔ جہاں یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا لیکن یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ عربی زبان اس لئے منتخب کی گئی کہ وہ زیادہ پاک زبان تھی۔ اس کے برخلاف یہی کہا گیا کہ چونکہ جو ایک مرکزی مقام ہے۔ اس کی زبان عربی ہے۔ لہٰذا قرآن کو عربی میں اتارا گیا۔

مسلمانوں کو یاد دلاتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وہ وقت یاد کیجئے جب آپ ہندوؤں کی زبان کے بارے میں کہا کرتے تھے۔ کہ "بوئے کچوری می آید" اب کچھ دنوں بوئے کچوری سونگھنے سے آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ کوئی زبان مذہبی نہیں ہے۔ مسلمانوں کی ہزاروں علمی کتابیں جنھیں کیڑے کھا رہے ہیں۔ آج غیر مسلمان کی سعی سے محفوظ ہیں جس کا نام نولکشور ہے۔

پنڈت جی نے کہا کہ میرا مقصود کسی زبان کی توہین کرنا نہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ ہر ایک زبان کو ایک ہی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ تنگ نظری سے پاکستان کا مطالبہ دراصل نتیجہ تھا۔ اگر کانگریس دل صاف رکھتی تو مسلم لیگ پیدا ہی نہ ہوتی۔ مسلم لیگ کے زہر کو زہر سے مارنے کی کوشش میں ملک تقسیم ہو گیا۔ اور اب پاکستان بننے کا غصہ ہے۔ یا اسکی جھینپ مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لوگوں کو اپنی کمزوریوں کو دور کرنا چاہیئے۔ پاکستان میں ہندوؤں کے ساتھ اور مسلمانوں کے ساتھ یہاں زیادتی ہوئی لیکن اس کے باوجود میں مسلمانوں سے کہوں گا کہ وہ اتنی ہندی سیکھیں کہ ٹنڈن جی اور سمپورنا نند سے بھی اچھی ہندی جان لیں۔ مہاتما جی کے ایک مقولہ کو بتلاتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ وہ ہندوستانی کے سچے حامی تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک پرچہ جسے وہ ہندی اور اردو دو حرف میں نکالتے تھے۔ مہاتما جی نے کہا، جب تک میں زندہ ہوں۔ دونوں لکھاوٹوں کو چھپتا رہوں گا۔ آپ نے پنڈت کیشو دیو مالویہ کے اس واقعہ کا بھی تذکرہ کیا جب کہ انھوں نے مہاتما جی سے کمپوسٹ کھاد کے سلسلہ میں پیغام مانگا تو مہاتما جی نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آپ کے یہاں اردو کا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ تو میرا بھی بائیکاٹ ہے۔ پنڈت جی نے آسمبلی دستور کے دستو کے ترجمہ کا بھی تذکرہ کیا اور بتایا کہ انھوں نے اس کام اپنے ہاتھ میں مہاتما جی کے کہنے سے لیا تھا اور دستور کا ترجمہ اسی زبان میں کیا ہے کہ جسے ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے انھوں نے کہا کہ خدا کے یہاں زبان کے مسئلہ کو سامنے رکھ کر کوئی پرسش نہ ہوگی بلکہ وہاں تو دل چیر کر دیکھیں گے تمام زبانیں ایک دوسرے سے تعلق رکھتی ہیں کسی کو تکلیف دینے کے لئے اپنی ناک نہیں کٹوانا چاہیئے اس سے بڑی خرابی پیدا ہوگی جب کوئی سمجھ نہ سکیگا تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ آپ نے کہا کہ ایک نہیں ہزاروں محاورے اور اصلاحات ایسی ہیں جو ہندو اور مسلمان روزانہ بولتے ہیں۔ پھر اس کی جگہ زبردستی دوسرے نئے الفاظ گڑھنے سے کیا فائدہ۔

آپ نے کہا کہ انسان کی شہری زندگی ایک ہونا چاہیئے۔ اور ہندوستانی تو ایک طریقہ ہے۔ یہ ایک زندگی ہے میل ملاپ کا طریقہ ہے اسکے واسطے پوری جدوجہد جاری رکھنا چاہیئے۔

اس کے بعد کنونشن میں آئے ہوئے لوگوں کے پیغامات پڑھے گئے جنھیں ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو، ڈاکٹر ایس سنہا، مسٹر کرشنا شاہ، مولانا آزاد، نواب صاحب چھتاری وغیرہ کے تھے۔

ہندوستانی زبان کو فروغ دینا ہر محب وطن کا فرض

لکھنؤ ۳۱ اکتوبر۔ آج ڈھائی بجے ہندوستانی زبان کے کنونشن کی دوسری نشست گنگا پرشاد میموریل ہال میں ۳ بجے علامہ سید سلیمان ندوی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ آج کے کنونشن میں کئی بیرونی نمایندے بھی جن میں خواجہ احمد عباس اور ستیارام شکل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کانفرنس نے مندرجہ ذیل دو قراردادیں باتفاق آراء منظور کیں۔

ہندوستانی زبان کا یہ کنونشن جس میں ہندی اور اردو کے لکھنے والے اکٹھا ہیں۔ اچھی طرح سوچ سمجھ کر اور پورے زور کے ساتھ یہ بات کہنا چاہتا ہے کہ ہندوستانی ہی وہ بھاشا ہے جس کو ہند کے ہر کونے میں لوگ سمجھتے اور بولتے ہیں۔ اور جو بہت آسانی سے پھیلائی اور بڑھائی جا سکتی ہے۔ یہ وہ سرل اور میٹھی زبان ہے جو اتری ہند میں آپس کے بیوہار اور کاروبار میں برتی جاتی ہے اور جس میں سنسکرت کے کٹھن شبدوں اور عربی یا فارسی کے بوجھل لفظوں کی بھرمار نہیں ہوتی مہاتما گاندھی نے اپنے جیون کا بڑا حصہ اسی بھاشا کے پھیلاؤ اور اسی کو قومی زبان بنانے کی کوشش میں بتا دیا۔ اور ہندوستانی پرچار سبھا بنا کر وہ ہمارے سامنے کام کرنے کا ایک پروگرام بھی رکھ گئے ہمارے دیس میں کروڑوں آدمی ایسے ہیں جو مہاتما گاندھی کو راشٹر پتا مانتے ہیں۔ اور جو ان کے بنائے ہوئے راستوں پر چلنے ہی میں ہند کا کلیان سمجھتے ہیں۔ یہ کنونشن ان سب لوگوں کو یہ دھیان دلانا چاہتا ہے کہ راشٹر بھاشا کی گتھی کو سلجھانا ان کا پہلا کام ہونا چاہیئے اس لئے کہ دیس کے ایکتا اور دیش کی ترقی اسی طرح ہو سکتی ہے۔ اور اگر اس سوال کو ہم نے مہاتما گاندھی کے بتائے ہوئے ڈھنگ سے طے کر لیا تو بہت سے دوسرے جھگڑوں کو بھی آسانی سے مٹ سکتے ہیں۔ ہندوستانی کے بارے میں مہاتما جی نے یہ بھی بتایا کہ اس کو ناگری اور فارسی دونوں لکھاوٹوں میں لکھا جانا چاہیئے اور کسی ایک لکھاوٹ کو سرکاری کاروبار سے الگ نہیں کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنا بے انصافی ہے۔ مہاتما جی کو یہ آشا تھی کہ دونوں لکھاوٹوں میں سے جو آسان ہوگی آگے چل کر لوگ اس کو اپنا لیں گے یہ کنونشن مہاتما جی کی اس بات کو پوری طرح مانتا ہے اور آجکل کی حالت میں اسی کو سب سے اچھا راستہ سمجھتا ہے۔

ان باتوں کو سامنے رکھ کر یہ کنونشن انڈین نیشنل کانگریس اور ہند کی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے سب ممبروں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ راشٹر بھاشا کے بارے میں مہاتما گاندھی کے بتلائے ہوئے راستے کو نہ چھوڑیں۔ اور دونوں لکھاوٹوں میں لکھی جانا والی ہندوستانی کو سارے ہند کی قومی زبان بنانے میں اپنا پورا زور لگا دیں۔

ہندوستانی زبان کا یہ کنونشن طے کرتا ہے کہ کنونشن کی کھلی سبھا میں پاس کئے ہوئے رزولیوشن اور میمورنڈم کو کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے پریسیڈنٹ کے پاس لے جانے اور ان سے اپیل کرنے کے لئے ایک ڈیپوٹیشن بھیجا جائے جس میں نیچے لکھے ہوئے لوگ شامل ہوں۔

۱۔ پنڈت سندر لال صدر ہندوستانی زبان کنونشن۔ مولانا سلیمان ندوی سبھاپتی۔ پنڈت کشن بال کول صدر استقبالیہ۔ ڈاکٹر ذاکر حسین۔ مولانا حفظ الرحمن۔ قاضی محمد عبدالغفار۔ سید مسعود حسن رضوی ادیب۔

اس ڈیپوٹیشن کے لیڈر پنڈت سندر لال ہوں گے اور ان کو اس کا اختیار ہوگا کہ اگر چاہیں تو اور لوگوں کو اپنے ساتھ لے لیں۔ اور جن لوگوں کو ملنا چاہیں۔ ان سے ملیں۔

اس سے قبل مہاتما گاندھی کی شہادت پر صدر کی طرف سے حسب ذیل قرارداد پیش کی گئی جسے جلسہ نے کھڑے ہو کر پاس کیا۔ "ہندوستانی زبان کا یہ کنونشن اس بات پر بہت دکھی ہے کہ مہاتما گاندھی جو ہندوستان کی آزادی کے جنم داتا اور کھیون ہار تھے اس کے کھیون ہار تھے شہید کر دئے گئے مہاتما جی ہندوستانی کے سب سے بڑے پرچارک تھے۔ اور ان کی یہ پرتگیا تھی کہ میں تو ہمیشہ یہی کہتا ہوں رہوں گا کہ ہندوستان کی راشٹر بھاشا ہندوستانی ہے۔ ہم کو یقین ہے کہ مہاتما گاندھی کا یہ مشن پورا ہو کر رہیگا۔

پہلی قرارداد کو پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالعلیم نے کہا کہ اس قرارداد کو پیش کرنے سے قبل میں آپ لوگوں سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستانی کی ٹٹی نہیں ہے جس کی آڑ میں ہم لوگ شکار کھیلنا چاہتے ہیں۔ ہندوستانی وہ عام بول چال ہے جس کو ملک کا ہر آدمی سمجھتا ہے۔ اگر آپ اس بات کا یقین رکھتے ہیں۔ تو ہمارا ساتھ دیجئے۔ ورنہ زبان کے مسئلہ کو فرقہ وارانہ رنگ دیکر ملک کی موجودہ فضا کو اور زیادہ خراب نہ کیجئے۔ اس کے بعد قرارداد کی تائید کرتے ہوئے خواجہ احمد عباس نے بتلایا کہ میں نے سارے ملک کی سیاحت کی ہے مجھے تو یاد نہیں پڑتا کہ کہیں بھی ہندوستانی بولنے کے باعث مجھے زحمت اٹھانا پڑی ہے۔ انھوں نے اس سلسلہ میں اپنے کشمیر کے جنگی محاذ کا دورہ کیا حال بتلاتے ہوئے کہا کہ اس محاذ پر علم طور پر ہندوستانی کے تمام صوبے کے باشندے لڑ رہے ہیں۔ وہ اپنے صوبوں میں تامل بولتے ہیں بنگالی بولتے ہیں تیلگو بولتے ہیں پنجابی بولتے ہیں لیکن وہ سب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو وہ آپس میں ہندوستانی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ خواجہ احمد عباس نے کہا کہ دراصل ہمارا ملک ہی عجیب و غریب ہے۔ اس کی مختلف مثالیں دینے کے بعد انھوں نے حکومت سے پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں اور ہندوستان کے ہندوستانی بولنے والے ملک کی قومی زبان ہندوستانی ہندی اور فارسی رسم الخط میں ہونی چاہیئے۔

شکل جی کی تقریر

اس کے بعد ستیارام شکل نے ایک قرارداد پیش کی جس کی بابت انھوں نے حاضرین سے کہا کہ میرا منشا اس قرارداد کے پیش کرنے کا یہ نہیں ہے کہ آپ اسکی تائید کریں بلکہ میں آپ کے سامنے ایک دعوت کی حیثیت سے اسے پیش کر رہا ہوں میری رائے ہے کہ جو لوگ ابھی ہندی نہیں جانتے ہیں انہیں حکومت ہندی سیکھنے کے لئے کم از کم تین سال کی مہلت دے۔ تاکہ اس عرصہ میں یہ لوگ ہندی سیکھ لیں۔ اور اس عرصہ میں سرکاری زبان بدستور اردو اور انگریزی رہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ مرکزی کی زبان ٹنڈن جی کی ہندی ہونا چاہیئے۔ ان صوبوں کی پنڈت سندر لال کی ہندوستانی۔

چونکہ انھوں نے اپنی قرارداد پیش کیا ہے اور رائے شماری کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ اس لئے قرارداد پر رائے شماری نہیں کی گئی۔

ہندوستانی کیا؟

حیات اللہ انصاری نے قرارداد کی مزید تائید کی۔ انھوں نے کہا کہ اردو والوں کو اس دھوکہ میں نہ رہنا چاہیئے۔ کہ ہندوستانی کے لئے مہاتما جی نے یہ فارمولا پیش کیا تھا۔

ہندوستانی۔ اردو۔ ہندی۔

گاندھی جی نے کہا کہ جب ہندوستانی پوری طرح ترقی کر جائے گی۔ تب ہندوستانی اردو اور ہندی ایک ہی زبان کے تین نام ہو جائیں گے۔

حیات اللہ نے کہا کہ گاندھی جی کے اس فارمولے کی رو سے نہ تو اردو کا نام ہندوستانی ہے اور نہ ہندی کا نام ہندوستانی ہے۔ ہندوستانی دونوں زبانوں کے بیچ میں ایک زبان ہے جس کا ڈھانچہ سنسکرت کے رائج الفاظ کو بھی اسی طرح قبول کر سکتا ہے جس طرح عربی اور فارسی کے رائج الفاظ کو۔ بہت سے سنسکرت جن کی جگہ اردو میں نہیں ہے۔ لیکن ان کو قبول کرے گی جیسے سماوک۔ (ایڈیٹر) وے تک مذنا کے قسم کے الفاظ ہیں بیس برس سے ہندی کے سینکڑوں اخبار نکلتے ہیں جن کو لاکھوں آدمی پڑھتے ہیں۔ اور روزانہ وہ ان دونوں لفظوں کو استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ لفظ رائج نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ اردو دان نے سنے ہوں لیکن اس کے باوجود یہ لفظ چالو ہیں۔ اور ہندوستانی ان کو قبول کر لیں گے۔

حیات اللہ انصاری کہا کہ ہندوستانی کی تائید کرنے کے بعد اردو کے پریمیوں اور مصنفوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری آ جاتی ہے۔ وہ یہ کہ وہ ہندوستانی بنائیں انھوں نے کہا کہ ہندی بھی ہندوستانی بنائی جا سکتی ہے۔ اگر اس میں انگریزی عربی اور فارسی کے وہ الفاظ جو رائج ہیں۔ یا مسلمانوں کے کلچر کے لئے ضروری ہیں شامل کر دئے جائیں۔ اور اس طرح اس کو بول چال سے دور نہ ہونے دیا جائے۔ تو وہ ہندوستانی بن جائیگی اس لئے اردو کے پریمیوں کو چاہیئے کہ وہ ہندی پڑھیں جس طرح اردو مسلمانوں کی اور ہندوؤں دونوں کی زبان ہے اسی طرح ہندی بھی دونوں کی زبان ہے۔ ہندی کی ترقی میں آٹھ سو مسلمان شاعروں نے حصہ لیا ہے جن میں سے عبدالرحیم خان جائسی امیر خسرو نظیر اکبرآبادی اور بہت سے صدہا سنگ میل ہیں جن کو ہندی اب کبھی بھلا نہیں بھلا سکتا ہے۔

حیات اللہ نے کہا کہ آپ لوگ اپنے بچوں کو ہندی میں مہارت پیدا کرائیے۔ اور ان کے لئے مثال قائم کرنے کو خود مہارت پیدا کیجئے۔

برطانیہ کا ہاتھ

علامہ سلیمان ندوی نے اپنی ایک گھنٹہ کی صدارتی تقریر میں اردو ہندی جھگڑے کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ جھگڑا اس سے پہلے انیسویں صدی میں اس وقت شروع ہوا جب کہ انگریزوں نے کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج قائم کر کے مولویوں اور پنڈتوں کو اس غرض سے ملازمت دی کہ وہ الگ الگ زبانوں میں نصاب کے لئے کتابیں تیار کریں۔ اس کالج کے قیام سے پہلے انھوں نے کہا پورے ملک میں ایک اور صرف ایک زبان بولی جاتی تھی۔ انگریزوں کی پیدا کی ہوئی تفریق نے ہندوؤں کے لئے یہ گنجائش پیدا کر دی کہ وہ اس وقت تک کی عام فہم اور رائج زبان میں سنسکرت کے الفاظ داخل کریں۔ اور مسلمانوں کو اس کوشش نے یہ موقعہ دیا کہ عام فہم ہندوستانی زبان میں وہ عربی اور فارسی کے زیادہ سے زیادہ سے زیادہ الفاظ شامل کر دیں بسلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے انھوں نے کہا فورٹ ولیم کالج سے پہلے جو زبان بولی یا لکھی جاتی تھی۔ اس کا نام کبھی ہندی اور کبھی ہندوستانی ہوتا تھا۔ جہاں تک لفظ اردو کا تعلق ہے۔ یہ کبھی تنہا استعمال نہ ہوتا تھا لیکن افتراق کی اس کوشش نے ایک کو ہندی اور ایک کو اردو زبان قرار دے کر قومی زبان کی راہ میں مشکلات حائل کر دیں۔

مہاتما گاندھی کا حل

علامہ ندوی نے جنگ آزادی کی تحریک پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا غالباً ۱۹۱۶ء میں جب مسز اینی بسنٹ نے اپنی مشہور تحریک ہوم رول کا آغاز کیا تو میں نے اپنے ماہوار رسالہ معارف میں زبان کے مسئلہ پر توجہ مبذول کراتے ہوئے لکھا تھا کہ ہوم رول سے پہلے ہوم لینگ وج۔ انھوں نے کہا قومی تحریک کے دوش بدوش قومی زبان کا مسئلہ بھی آگے بڑھتا رہا۔ یہاں تک کانگریس نے مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں یہ طے کیا کہ ملک کی قومی زبان عام فہم ہندوستانی ہوگی۔ جو دونوں لکھاوٹوں میں لکھی جائے گی۔

ان کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ہندوستانی زبان کو انگریزی زبان کی جگہ استعمال کرنے کے سلسلہ میں مختلف صوبوں میں کی گئی فاضل صدر نے پٹنہ یونیورسٹی کا حوالہ دیا۔ اور کہا کہ اس نے اپنے یہاں کے اساتذہ کو جب یہ ہدایت کی کہ وہ ہندوستانی کو ذریعہ تعلیم بنائیں تو اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد اور ممبروں میں میرے علاوہ ڈاکٹر تارا چند ڈاکٹر عبدالحق کالا کالیکر اور بہار کے موجودہ وزیر تعلیم وغیرہ شامل تھے۔ اس کمیٹی نے دو برس کی کوششوں میں ہندوستانی کی گرامر تیار کر لی ہے۔

راجن۔ عبدالحق۔ پیکٹ

انجمن ترقی اردو ہند کے بارے میں جس کے کارکن ہندی ساہتیہ سمیلن کے اجلاس سے جو گاندھی جی کی صدارت میں ہو رہا تھا، روٹھ کر چلے گئے تھے: فاضل مقرر نے کہا بہار میں ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ہندوستانی کمیٹی بلائی جس میں انجمن ترقی اردو کے سکریٹری ڈاکٹر عبدالحق آئے تھے۔ مہاتما گاندھی نے ایک تار کے ذریعہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کو مکمل اختیار دیدیا کہ وہ اردو والوں سے جن شرائط پر وہ راضی ہوں سمجھوتہ کر لیں چنانچہ متحدہ کوششوں سے عبدالحق راجندر پرشاد پیکٹ ہوا۔"

مسلمانوں سے ہندوستانی کی وضاحت کرتے ہوئے سید سلیمان ندوی نے کہا مولانا شاہ عبدالقادر نے تیرہویں صدی میں قرآن کا ترجمہ جس زبان میں کیا تھا۔ اگر مسلمان اختیار کریں تو وہ صحیح ہندوستانی ہے۔ انھوں نے جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح طور پر ہندوستانی زبان کا نمونہ ہے انھوں نے چند ترجمہ سناتے ہوئے جو شاہ صاحب نے کیا تھا کہا کہ شاہ صاحب کے بارے میں جو دہلی کے مشہور عالم تھے۔ یہ سوچا کہ وہ ایسی زبان میں مسلمانوں کے لئے قرآن کا ترجمہ کریں جسے مسلمان یا دہلی کے رہنے والے سمجھتے ہوں۔ انھوں نے کہا اس کے بعد ہندی اور اردو کی الگ زبانیں جو رائج ہوئیں وہ ہماری زبان نہیں۔ بلکہ انگریزوں کے بنائے ہوئے فورٹ ولیم کالج کی ساختہ پرداختہ ہیں۔

میرا یہ کہنا ہے کہ اس زبان کو اصلی زبان ماننا چاہیئے جو انگریزوں کے آنے سے پہلے اس ملک کی زبان تھی۔ انگریز چلا گیا اس کے ساتھ اس کی لائی ہوئی تمام لعنتوں کو بھی چلا جانا چاہیئے۔

ہندوستانی زبان کے اصولوں کے سلسلہ میں اپنے ایک مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی زبان کو لفظوں کی کسوٹی نہ فارسی عربی کی لغت کی کتابیں ہیں نہ ہندی اور لغت کی کتابیں اس کی کسوٹی بازار کا چلن ہے۔

اقوال زریں

تم نے کبھی شادی شدہ آدمی کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ سکون کو طوفان پر ترجیح دیتا ہے۔

جب تک آدمی اپنے بدخواہوں کا خیر خواہ نہ ہو اس کی نیکی کمال کو نہیں پہونچ سکتیں۔

محبت کا اولادین ثبوت محبوب کی اطاعت ہے۔

گنہگاروں پر مہربانی کرنا اپنے آپ کو ان کے گناہوں میں شریک کرنا ہے۔

یوپی اسمبلی کے مشکوک ممبران

بنارس۔ ۱۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی یوپی اسمبلی کے ان ممبران کی ایسی فہرست تیار کر رہی ہے جن پر پبلک یا پرائیوٹ طور پر رشوت ستانی کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور جن کی مالی حالت انتخاب کے بعد بہت اچھی ہو گئی ہے خفیہ محکموں کو ان ممبران کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے کا کے لئے ہدایت کی گئی ہے۔

سات ملکوں کا اٹلانٹک معاہدہ

پیرس ۳ر نومبر۔ پیرس میں یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ آئندہ سال کے شروع میں سات ملکوں کا ایک اٹلانٹک معاہدہ عمل ہوگا جس میں امریکہ اور کناڈا ہنولکس ملکوں کے ساتھ دفاعی سمجھوتہ کریں گے۔ اس معاہدہ کے مطابق امریکی کو بری بحری اور فضائی فوجوں کا کمانڈر بنایا جائے گا۔

کچھ تبسم

نیم۔ اگر آپ حکم دیں تو دفتر کے تمام ردی کاغذات جلا دوں۔

سیٹھ۔ ہاں جلا دو۔ کیونکہ بہت سی جگہ رکی ہوئی ہے۔ مگر جلانے سے پہلے ان کی نقلیں لے لینا۔ ممکن ہے کہ کسی کاغذ کی ضرورت پیش آ جائے۔

مجسٹریٹ۔ ملزم سے تم کتنی دفعہ پہلے اس عدالت میں آ چکے ہو۔؟

ملزم۔ سادگی سے حضور اس کا حساب کتاب آپ ہی کے پاس ہوگا۔ یہاں یہ بھی یاد نہیں کہ کتنے گھروں میں آج تک چوری کی ہے۔

پروفیسر صاحب۔ آپ کی لائبریری میں چور ہے۔
واقعی! وہ کون سی کتاب پڑھ رہا ہے۔

ایک نوجوان نے ایک لڑکی کے ساتھ کسی ہوٹل میں ملاقات کا وقت مقرر کیا۔ لیکن ذرا دیر سے پہونچا۔
ہوٹل میں پہونچتے ہی اس نے کلرک سے پوچھا کیا یہاں کوئی ایسی لڑکی آئی تھی۔ جو ایک خوبصورت نوجوان کا انتظار کر رہی تھی۔

کلرک۔ جی ہاں۔

نوجوان۔ اب وہ کہاں ہے۔

کلرک۔ آپ کے آنے سے پندرہ منٹ پہلے ایک خوبصورت نوجوان کے ساتھ چلی گئی۔

دلچسپ معلومات

۴۹۶ ق میں مشہور یونانی حکیم و فلاسفر سقراط پیدا ہوا۔

---

۴۲۹ ق۔ م حکیم سقراط کا مشہور شاگرد حکیم افلاطون پیدا ہوا تھا۔

---

۳۹۹ ق۔ م حکیم سقراط کی وفات۔

---

۳۸۴ ق۔ م حکیم ارسطو پیدا ہوا۔

---

۳۴۷ ق۔ م۔ حکیم افلاطون کی وفات

---

۳۲۲ ق۔ م۔ حکیم ارسطو کی وفات

---

۳۳۲ ق۔ م۔ مشہور بندرگاہ اسکندریہ کی بنیاد پڑی۔

---

۳۵۶ ق۔ م۔ سکندر اعظم پیدا ہوا۔

---

۳۲۶ ق۔ م سکندر اعظم کا حملہ ہندوستان پر۔

---

۳۲۳ ق۔ م سکندر اعظم گھوڑے سے گر کر مر گیا۔

۱۲۸۵ھ میں مرزا غالب کی وفات۔

۱۲۲۵ھ میں میر تقی کی وفات۔
۱۹۳۸ء میں مصطفی کمال کی وفات۔

افسانہ

"شمع"

(از جناب سومتر کمار صاحب دیپک۔ بی۔ اے)

شمع جل رہی تھی اور پروانے اور اس کے گرد منڈلا رہے تھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اپنی ہستی بھلا کر خود کو فنا کر دینا چاہتے ہیں جلنا ان کی فطرت ہے۔ روشنی کے سامنے تڑپ تڑپ کر جان دینا بھی ان کی شان ہے۔ پروانوں کی بڑھتی تعداد دیکھ کر اما نے لیمپ کی روشنی دھیمی کر دی اور کھو گئی تخیلات کی دنیا میں۔ کل اسے سسرال جانا ہوگا۔ سسرال کی یاد آتے ہی وہ بیتاب ہو اٹھی۔ پتی کا پیار۔ ساس کا دلار۔ نندوں کی چنچل و شوخ ادائیں۔ دیوروں کی عجیب باتیں۔ ان تمام کا لطف افزا تخیل ایک ایک کر کے اس کے دماغ میں گھومنے لگا۔ زندگی جوں جوں آگے بڑھتی جاتی ہے۔ ذہن نئے نئے سانچوں میں ڈھلتا جاتا ہے۔ محبت کی اس نئی وادی کے عجیب نقوش نے اس کی پرانی دلچسپیوں کے نقوش کو دھندلا بنا دیا تھا جب شراب عیش کے لبریز اور چھلکتے ہوئے جام ہونٹوں کو سامنے ہوں گے تو ٹوٹے ہوئے دل کی پرواہ کسے ہوتی ہے چھوٹے سے کنبے کی رانی کھو گئی اس چھوٹی سی دلپذیر دنیا میں۔ اس کے رنگین ہونٹوں پر مسکراہٹ ناچ اٹھی آنکھیں بند کر کے وہ اپنے پتی تصور میں کھو گئی۔

بیلا کمرے میں داخل ہو چکی تھی۔ کمرے کی دھیمی روشنی دیکھ کر پکار اٹھی وہ۔

اما دیدی۔۔۔۔۔۔ نیند آ گئی کیا۔؟

چونک کر اما نے کہا۔ نہیں تو بیلا۔

اچھا دیدی دودھ تو پی لو۔ یہ کہہ کر بیلا ایک طرف کھڑی ہو گئی۔

آ، میری رانی، نہ جانے اب کب ملاقات ہوگی۔ اما نے دھیرے سے کہا۔"

دیدی ایک بات کہوں۔۔۔ بیلا نے دھیمے سر میں پوچھا

"بول کیا بات ہے۔

دیدی۔۔۔۔ سدھیر بابو۔۔۔۔ بیلا نے ڈرتے ڈرتے کہا

بیلا اما نے چلا کر کہا۔۔۔ پھر دھیمے سر میں بولی۔ بیلا میں شادی شدہ ہوں میں اب کسی سدھیر کی بات نہیں سننا چاہتی میرا سب کچھ اب میرا شوہر ہے۔ اور اسے معلوم ہوا گویا اس کا پتی برت دھرم سدھیر کی گرم سانسوں میں فنا ہونے والا ہے

دیدی۔ روٹھی بیلا۔ ابھی کل ہی کی بات ہے سدھیر ہی سدھیر جس کو تم نے میرے دل کے سنگھاسن پر جگہ دی تھی جس کے انتظار میں آنکھیں بچھائے رہتی تھی۔ جسے اپنا دیوتا مانتی تھیں آج اسی سدھیر کے نام سے گھبراتی ہو۔ کاش تم اس کی حالت کا اندازہ لگا سکتیں۔ مگر تم نے سمجھنے کی کوشش بھی تو نہیں کی۔ اب تک ایک کھلونا سمجھ کر کھیلتی رہی ہو آج جب دوسرا کھلونا سامنے آ گیا تو اس پرانے کھلونے کو پھینک دینا چاہتی ہو بے ظلم ہے دیدی۔۔۔ سراسر ظلم۔۔۔۔۔ بیلا۔ اما نے اپنی سرخ آنکھیں اوپر اٹھائیں ان نگاہوں میں ایک خاص درد تھا۔ جو اس کی روح کو ستارہ کر رہا تھا۔ ایک طرف محبت کا سوال خود وہ کھلایا ہوا پھول۔ اور دوسری طرف فرض اور سماج کی سنہری زنجیریں جذبات اور بے بسی سے اس کی آنکھیں میں آنسو آ گئے۔ اور وہ تکیہ میں منہ چھپا کر رونے لگی۔

تو یہ تھا تمہارا پریم۔ اچھا دیدی میں جا رہی ہوں معلوم ہوتا ہے میری باتوں کا تمہارے پاس کوئی جواب نہیں۔ ہے اور بیلا سر جھکائے کمرے سے نکل گئی۔

لیکن اس میں میرا کیا دوش؟ دوش تمہارے اس سماج کا ہے جس میں دو محبت کرنے والوں کا گلا گھونٹا جاتا ہے پتھر اور کنکر کی بجائے دل کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر جگر کے خون سے جو محبت کا محل تیار کیا جاتا ہے تمہارا سنگدل سماج سب سے پہلے اسی کو چکنا چور کر کے چھین لیتا ہے۔ یہ کہہ کر اما خاموش ہو گئی۔

بہت دیر بعد اما نے سر اٹھایا۔ اب تک اسی شدت کے ساتھ دیا شمع کے ارد گرد پروانے منڈلا رہے تھے۔ مردوں کی مانند سفید چہرے کو اس نے آنچل سے پونچھا لیٹ گئی وہ سدھیر پتی۔ سدھیر۔۔۔۔ پتی۔۔۔۔ اور اما۔۔۔ بیلا کی جذبات انگیز باتیں ایک ایک کر کے اس کے دماغ میں ہلچل پیدا کرنے لگیں۔ دم گھٹنے لگا۔ سارے جسم میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی معلوم ہوئی لیکن کھڑکی کے رستے سے آنے والے ہوا کے دلپذیر جھونکوں نے اسے پھر خوشگوار فضا میں پہنچا دیا۔ کمرے کے در و دیوار سے اب بھی قدیم محبت کی دلربا باتیں سر مست نغمہ کی بازگشت کی مانند کانپتی ہوئی گوش زد ہوتی تھیں اب بھی اس چھت کے نیچے سدھیر کی محبت کی گرم گرم سانسیں محسوس ہوتی تھیں۔ وہ سوچنے لگی کس طرح سدھیر اور وہ۔۔۔۔۔ ایک لمبی ملاقات کے بعد بھی وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے چھنتی رہے۔ آج سے ایک سال پہلے کی بات ہے۔ اسے یاد آ کر دل میں کچو کے لگا رہی تھی جب سدھیر اما کے ساتھ شادی کے لئے زور دے رہا تھا اپنی طرف سے وہ اس محروم تمنا نے پوری کوشش کی تھی۔ لیکن اما اپنے انوکھے خیالات اور سماجی الجھنوں کے باعث اقدام سے جی چراتی تھی پھر اس گوہر گراں مایہ کی قدر و قیمت کا اندازہ اسے کیوں کر ہوتا؟ وقت کی رفتار کے ساتھ زود جذبات کی رو میں بہتے ہوئے جب سدھیر اما کو موہ ہو گیا تو وہ اسے کوشش کے باوجود بھی نہ توڑ سکی۔ اور اسے روز بروز احساس ہونے لگا کہ اب سدھیر دھیرے دھیرے اس کا جزو زندگی بنتا جا رہا ہے جس بندھن میں وہ بندھ چکی تھی۔ اس سے چھٹکارا پانا سہل نہ تھا۔ اسے اما بخوبی سمجھ چکی تھی اسے جانتے ہوئے بھی اما اسے یہ جتانا چاہتی تھی کہ وہ چوٹ کھائے ہوئے سانپ کی طرح پھنکارتا ہی رہے انھیں خوش فکریوں کے زیر اثر وہ اسے بتدریج غلط فہمی میں مبتلا کئے جا رہی تھی۔ جذبات کا یہ شوق اور تسلسل اس کے لئے ایک دلچسپ مشغلہ تھا۔

وہ جس نادر بہتی ہوئی رنگینیوں کے اس لطف سے محظوظ ہو رہی تھی اگرچہ اس میں بظاہر تنوع بھی تھا۔ اور شہرت بھی لیکن ان رنگینیوں کے باوجود بھی اکثر اس کی آنکھوں میں کسی تھکی ہوئی آزردگی کی جھلک بھی نظر افروز ہو جاتی تھی۔ اکثر سدھیر کو اس کا احساس بھی ہوتا تھا۔ لیکن وہ اپنی فطرت سے مجبور تھا۔ اور اما۔ وہ سدھیر کو الجھن میں پھنسائے رکھنا چاہتی تھی۔ ورنہ وہ کیوں نہ سدھیر سے ایکبار مل سکی۔ ؟ اسے جتا دیتی کہ یہ پریم نہیں، پریم کا موہ ہے محبت ہی نہیں محبت کی ڈھلتی چھایا ہے گھڑی کے پلڑوں کی مانند اس کی زندگی کے پرزے سدھیر کی کوک پر مصروف عمل ہیں جن میں وقتی ہیجان کے سوا کچھ نہیں۔ کاش! وہ اس سے مل کر سب کچھ کہہ ڈالتی۔ اور جب ایکدن وہ پہر کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں سدھیر نے شادی کے لئے زور دیا تھا۔ تو وہ ہنسی تھی کتنی عجیب غریب اور انوکھی ہنسی تھی۔ اور وہ اس ہنسی میں شکست خوردہ آزردگی چھل کپٹ اور دھوکا کے سوا کچھ نہ تھا۔ مگر شاید وہ اس کے دل کو چوٹ نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔ اور اسی لئے اس نے دھیرے کو ایک سنہری فریب میں رکھا تھا۔ اور وہ خوش تھی کہ اس نے اپنے ایمان کا بدلہ لے لیا تھا جب تک جی چاہا وہ کھلونا سمجھ کر وہ کھیلتی رہی اسے یاد آیا جب سدھیر نے کہا تھا ایکدن۔۔۔۔!

اما! میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ اسی طرح میرے سامنے بیٹھی رہا کرو مجھے تم دیکھتی رہو۔ اور میں تمہاری آنکھوں میں اپنی پرچھائیں دیکھا کروں۔ ہم تم اسی طرح اور بالکل ایک ایسی ہی چھوٹے سے مکان میں بیٹھے رہا کریں۔ میں اسی طرح کہانی لکھتا رہوں اور اپنے قلم کے ذریعہ اپنے پریم کی راگنی الاپتا رہوں۔ اور ہمارا چھوٹا سا سنسار سورگ بنجائے۔ اور ہمارے خوبصورت چھوٹے بچے۔۔۔۔۔ نرل کی طرح ننھی منی پیاری بچی۔۔۔۔۔۔ اسی دلفریب خواب میں ہماری تمہاری زندگی بیت جائے۔ نہ جانے کیوں اما کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو آنے لگے۔

اما کے پڑوس کے بنگلہ میں ایک وکیل صاحب رہا کرتے تھے ان کی لڑکی نرل بہت ہی خوبصورت تھی۔ اما اسے بہت پیار کرتی تھی۔ اکثر دن بھر اسے کھلایا کرتے۔ پیار کرتی اور اس طرح کھلاتی گویا وہ خود ہی اس کی ماں ہے۔ سدھیر کو بچوں سے بہت نفرت معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے کہ اس نے اپنی زندگی میں کسی بچہ کو گود میں لیا تھا۔ ایک بار اما کے اصرار پر سدھیر نے اسے اپنی گود میں لے لیا تھا۔ جبھی گود میں پہنچکر نرل رو پڑی بگھرا کر سدھیر نے اسے اما کی گود میں ڈال دیا۔ اما کی گود میں پہنچتے ہی وہ خاموش ہو گئی۔ اور اپنی مسکراہٹ سے اس چھوٹے سے کمرے کو رشک فردوس بنانے لگے۔ سدھیر جھنجھلا اٹھا۔ اتنے میں بیلا نے آ کر کہا۔ دیدی معلوم ہوتا ہے تم ہی اس کی ماں ہو۔

گھڑی نے دس کا گھنٹہ بجایا سدھیر کی کتابیں بار بار اس کی نگاہوں کے سامنے آ کر اسے کالج روانہ ہونے کے لئے مجبور کر رہی تھیں جن کے خشک اور فرسودہ اوراق سے اس کی طبیعت اکتا چکی تھی لیکن بیلا کے اس پر مذاق فقرے کو سن کر بول اٹھا۔ پھر کیا ہی بن جاؤ کر یہ کی ماں۔"

اما نے سدھیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ ہو تم بڑے ویسے ہو۔ "کیسے"؟ سدھیر نے ہنس کر کہا۔ اور اما وہاں سے بھاگ گئی۔

ص اما نے بھی سدھیر کی طرح سکھی جیون کا خواب دیکھا تھا۔ وہ سوچا کرتی تھی وہ بھی ماں بنے گی۔ سدھیر کے ساتھ کھیل کھیلتے کھیلتے وہ یہ بھول گئی کہ وہ عورت ذات ہے۔ اور عورت کی زندگی میں اجالا بھی کہیں کہیں اندھیرے کے روپ میں نمودار ہوتا ہے۔ اب تک اس نے اجالا ہی اجالا دیکھا تھا سفید سفید چمکدار۔ اب وہ بھی پریم کرنے لگی تھی۔ مگر کبھی کبھی اسے سدھیر کی زندگی سے نفرت معلوم ہونے لگتی۔ جب اسے یاد آیا کہ سدھیر نے نہ جانے کتنی معصوم کلیوں کو مسل دیا ہے۔ تو وہ انتقام کی آگ میں جلنے لگتی۔ شباب کا ایک سیاہ حسن و شباب کی اس لہراتی ہوئی ندی میں تلخی پیدا کر دیتا۔ وہ سوچتی مجھے انتقام لینا ہوگا۔ اپنی معصوم بہنوں کا۔ کشمکش سے اس کی آنکھوں میں گرم گرم آنسو آ جاتے لیکن سدھیر کے جذبہ محبت میں ڈوبی ہوئی روح سرد و انتہار اور سلوک کے سامنے یہ جذبہ بھی سرد پڑ جاتا۔ وہ سوچتی کہیں میرے پریم کے یہ چار تنکے بھی تتر بتر نہ ہو جائیں۔ یہی پریم اس کی زندگی کا راز ہے۔ اور اما تھوڑی سی دیر کے لئے سب کچھ بھول جاتی نفرت کی تحریک کے خلاف وہ اس جذبہ کو دبانے کی کوشش کرتی۔ پریم کی اس کشتی کو وہ دنیا کی منجدھار سے نکال کر اس پار پہنچانا چاہتی تھی۔ لیکن اسے یہ یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے بازو مضمحل ہو رہے ہیں۔ اور اب ان میں بلا کا سکت ہے۔

کسی بات پر بہت زیادہ غور کرنا بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ اما اسے بخوبی سمجھتی تھی تاہم اس سے چھٹکارا پانے میں بے بس تھی۔ سدھیر کا پریم اس کے لئے پہیلی بن چکا تھا۔ اس بدنصیب پرندکی طرح جیسے جال کے نیچے بچھے ہوئے دانے بہت دلفریب اور سہانے معلوم ہوتے ہیں۔ کاش اسے معلوم ہو جاتا کہ ان کی خوشنمائی زہر کے مترادف ہے۔ اس نے پریم کو کھیل سمجھ کر ایک عجیب الجھن مول لے لی تھی۔ لیکن وہ کیے کیا۔ اپنے دل سے جو مجبور تھی۔ اب اما اپنے آپ کو بھولتی جا رہی تھی۔ وہ بھی محبت کرنے لگی۔ اپنی نقلی جواہرات کے بیچنے والے سوداگر سے پوجا کرنے لگی تھی۔ وہ دیوی بن کر اپنے دیوتا کی۔ اسے اب سدھیر کی باتوں پر وشواش کرنا پڑا۔ اور جان بوجھ کر اس سنہری فریب سے دل بہلانا پڑا کہ سدھیر سچ مچ اس سے پریم کرتا ہے۔ وہ روز بروز جذبات کی رو میں بہنے لگی اسی طرح جس طرح سدھیر نے غوطے کھائے تھے۔ ایک خاموش نفرت تھی جو بولتی نہ تھی۔ بلکہ ہمیشہ ساتھ رہتی تھی۔ اب وہ زیادہ دیر تک یہ پریم کا ناٹک نہ کھیل سکی۔ وہ سدھیر سے انتقام نہ لے سکی۔ اسے احساس ہوا کہ شاید وہ سدھیر کی بجائے خود اپنے سے ہی انتقام لینے والی ہے۔ وہ خود کو دھتکارنے لگی۔ دشواش پریم کی پہلی سیڑھی ہے لیکن جب اس کی آنکھوں کے سامنے سدھیر کی گذشتہ زندگی کے واقعات آتے تو وہ ایک عجیب الجھن میں گرفتار ہو جاتی۔ وقت میں وہ طاقت ہے جو انسان کے ارادوں کو اپنی ایک معمولی ضرب سے چور چور کر دیتا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو انسان کو اپنی کمزوری اور بے بسی کا احساس ہوتا ہے۔ ایک دن اسے معلوم ہوا کہ اس کا بیاہ راج نگر کے کسی رئیس گھرانے میں طے پا چکا ہے۔ لڑکا سوشل اور سندر ہے۔ اما کو بھی وہ پہلی نظر میں پسند آ چکا تھا۔ والدین نے اپنی کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور انھیں کامیابی ہوئی۔ آزاد اما ازدواجی زندگی کی بیڑیوں میں جکڑی گئی۔ سدھیر نے کتنی کوشش کی تھی اسے پانے کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا کلیجہ مسوس کر رہ گیا۔ پہلے سدھیر کا خیال تھا کہ وہ اما کو بھول جائیگا۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ سکھ شانتی تو محض خواب بن چکے تھے۔ اس کے لئے اور ٹھیک اسی طرح اما نے بھی عورت ہوتے ہوئے سب کچھ خاموشی سے برداشت کیا۔ بیچاری عورت؟ لیکن اگر مرد ذات عورت کو دم بھر کے لئے بھی چھوڑ دے یا اس سے لاپرواہ ہو جائے تو عورت کی زندگی سر بسر تاریک ہو جائے۔ اور اس میں طوفان برپا ہو جائے۔ اما یہ نہ بھول سکی کہ مرد نے اپنی قربانی سے ہی عورت ذات کو ہمیشہ کے لئے اپنا احسان مند بنا لیا ہے۔

اما اپنے سسرال گئی سہاگ رات میں جب اس کے پتی نے اس کا گھونگھٹ اٹھایا تو اسے یکبارگی سدھیر کی یاد آ گئی۔ وہ خود کو نہ سنبھال سکی۔ اسکی گول گول بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے۔ سدھیر کی جذبات افروز باتیں ایک ایک کر کے اس کے دل میں کچوکے لگانے لگیں۔

غیر کو جب اپنا لوں گا تو باندھ کر رکھنے کا بھی حق حاصل ہو جائے گا۔ اما تم نے تو میری دنیا ہی بدل دی۔ میرے میں ایک طوفان برپا کر دیا۔ اب تک پریم کو محض ایک کھیل سمجھا تھا۔ لیکن جس دن سے تمہیں پایا ہے۔ میں اس کی قیمت اور اہمیت بھی سمجھ گیا۔ آج مجھے احساس ہوا کہ جدائی اور انتظار کی گھڑیاں کتنی لمبی معلوم ہوتی ہیں۔ تم میری زندگی سے کیوں کھیلنا چاہتی ہو۔ وہ کانپ اٹھی یہ سب یاد کر کے پتی نے سوچا۔ شاید ماں باپ کی یاد میں روتی ہے۔ وہ بیچارہ دلاسا دیتا رہا۔ مگر اس بیچارے کیا معلوم کہ اما اس کی رانی سچ مچ ایک کھلونا توڑ کر آئی ہے۔ شاید اس کا انتقام پورا ہو چکا تھا۔

عورت اپنی زندگی میں سکھ شانتی اور چین بھی پیدا کر سکتی ہے۔ اور یہی اما نے بھی کیا۔ وہ کامیاب بھی ہوئی۔ اس نے اپنے دل کو یہ کہہ کر تسکین دی کہ وہ سچ مچ بدلہ لینا چاہتی تھی۔ اور اب وہ سکھی تھی۔ اپنے گھر سنسار میں۔ سدھیر آندھی کی طرح اس کی زندگی سے نکل چکا تھا۔ مگر آج بیلا یہ کیا کہہ دیا؟ وہ ایک درد ایک کسک اور ایک تڑپ لئے ہوئے سسرال آئی دل درد سے بھرا ہوا تھا وہ زخم جو قریب قریب مندمل ہو چکا تھا اس میں پھر تازگی آئی۔ اور وہ غم سے نڈھال ہو گئی۔ پتی اسکی اس اچانک تبدیلی سے مغموم و پریشان تھا جس طرح لکڑی کے جسم میں سمایا ہوا گھن اندر ہی اندر لکڑی کو کھا جاتا ہے اسی طرح اما کی زندگی میں گھن لگ چکا تھا۔ وہ روز بروز گھلتی جا رہی تھی۔ ایک اندرونی گھن اسکی زندگی کے تمام رس کو چاٹتا جا رہا تھا۔ وہ بیمار پڑ گئی۔ بیلا کے خط برابر آتے تھے۔ لیکن اس میں سدھیر کے متعلق ایک لفظ بھی نہ ہوتا تھا۔ ہاں ایک مرتبہ بیلا نے لکھا سدھیر آوارہ کی طرح پھرتا رہتا ہے بے دلی سے کالج جاتا ہے۔ اور کالج کے دالان میں ادھر ادھر اکیلا بیٹھا رہتا ہے۔ کلاس میں تو اس کی صورت ہی نہیں دکھائی دیتی۔ دیدی! دوست احباب زور دیتے ہیں تو کلاس میں چلا جاتا ہے۔ ورنہ بیٹھا سوچا کرتا ہے۔ عورتوں کو وہ ناگن سمجھنے لگا ہے کہتا ہے ان کے لئے محبت ایک کھلونا ہے۔ چپ چاپ سگرٹ کا دھواں پھونکا کرتا ہے اور اب تو اسے شراب کا بھی چسکا پڑ گیا ہے۔ دیدی اگر کاش وہ افسانہ نگار نہ ہوگا۔ اور محض طالب علم ہوتا۔ تو شاید ان واقعات کو پل بھر میں بھول جاتا اسکا ذہین دماغ گذشتہ تمام واقعات میں الجھ کر انتہائی پریشانی میں مبتلا ہو چکا ہے اس پریشانی سے چھٹکارا پانے کے لئے اس نے شراب کا سہارا لیا ہے دیدی تمہاری ضد نے اس کے ناکام دل پر ایک زخم کاری لگایا۔ تم شانتی اور مسرت کی فضا میں اٹکھیلیاں کر رہی ہو لیکن اس کی زندگی تلخ ہو رہی ہے۔ میرے سمجھانے پر اس نے ایک دفعہ کہا دنیا وہ دریا ہے جس میں ہر لحظہ نئی نئی لہریں اٹھتی رہتی ہیں۔ بیلا! میں نے زندگی میں سب سے بڑی بھول کی جو پریم کیا۔ اس بھول نے میری زندگی پر اتنا گہرا اثر ڈالا ہے کہ میں تھکے ماندے مسافر کی طرح زندگی سے ہار مان چکا ہوں معلوم ہوتا ہے کہ میری زندگی کا تمام رس ضائع ہو چکا ہے۔ اور میں اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارتا کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ سب بھول کر از سر نو دنیا میں رہنے کی کوشش میں ہوں! اسی لئے شراب کا شراب کا سہارا لیا ہے۔

اسی طرح بیلا نہ جانے کیا کیا لکھا کرتی۔ اما غور سے پڑھتی اس نے سدھیر کے چھل کیا۔ اس غم میں وہ شمع سوزاں کی طرح گھلتی جا رہی تھی۔ اور وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔ بار بار اپنی بھول پر جھنجھلاتی۔ اما نے سچ مچ ایک خوفناک کھیل کھیلا تھا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکی جس تیر سے اس نے دوسرے کو نشانہ بنانا چاہا تھا۔ اسی تیر کا وہ خود نشانہ بنی۔ ایکبار پھر اما نے اپنی زندگی میں کچھ چین شانتی پیدا کی۔ اور ماں بن چکی تھی بیلا کی شادی سدھیر کے ساتھ ہو رہی ہے "ماں نے کہا تھا" بیلا کو ہر چند سمجھایا پر وہ کسی طرح نہ مانی۔ سدھیر اکثر بیمار رہا کرتا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں۔ اسے دق ہو گیا ہے۔ مگر بیلا کو کون سمجھائے۔ اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ماں باپ بے چارے رو رہے ہیں۔ اما کے کلیجے پر چھری اتر گئی۔ وہ کانپ اٹھی۔ وہ یہ شادی ہرگز نہ ہونے دے گی۔ مگر بیلا نے تو یہی کہا تھا

اسمبلی میں مباحثہ شروع

نئی دہلی۔ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں آج مسودہ پر مباحثہ شروع ہوا۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر دامودر سروپ اور مولانا حسرت موہانی نے مباحثہ ملتوی کرانے کے لئے جو ترمیمیں پیش کی تھیں۔ وہ منظور نہ ہو سکیں۔ مباحثہ دوران میں متضاد خیالات کا اظہار کیا گیا۔ اراکین نے مسودہ دستور کے بعض باتوں پر اعتراض کیا۔ اور چند اراکین نے مسودہ قانون کی تائید کی۔ اقلیت کے دو نمائندوں سردار بھوپندر سنگھ اور مسٹر فرینک نے اقلیتوں کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیتے اعتراض کیا کہ مسودہ قانون میں اسکا خیال رکھا گیا ہے۔

مغربی پنجاب کی حکومت مستعفی

لاہور۔ ۳ نومبر۔ گورنمنٹ ہاؤس سے آج ایک اعلان میں جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین نے اپنی وزارت کا استعفیٰ مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی کو دے دیا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ آج شام کو مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین ممدوٹ نے گورنر سے ملاقات کر کے اپنا استعفیٰ داخل کر دیا۔

گورنر نے استعفیٰ منظور کر لیا اور خان افتخار حسین خان سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کے گورنر جنرل کے پاس سے موصول ہونے والی ہدایتوں کے مطابق نئی وزارت بنائیں اس دوران میں ہز اکسیلنسی کی درخواست پر موجودہ وزارت حکومت کا کام جاری رکھے گی۔

تل ابیب۔ ۵ نومبر۔ ایک اسرائیلی اعلان میں کہا گیا ہے کہ مصری فوجیں جو جنوبی محاذ پر مجدل کے قریب گھری ہوئی ہیں وہ غزہ کی طرف جو پندرہ میل جنوب میں ہے بھاگ گئیں ہیں۔

امریکہ کے صدارتی انتخاب میں صدر ٹرومین کی عظیم الشان کامیابی

نیویارک۔ ۳ نومبر۔ امریکہ کی تاریخ میں صدارت کے لئے کبھی اتنا سخت مقابلہ نہیں ہوا تھا جتنا اس سال ہوا۔ اس سال ری پبلکن پارٹی کی طرف سے نیویارک کے گورنر مسٹر ڈیوی اور ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے امریکہ کے موجودہ صدر مسٹر ٹرومین امیدوار تھے۔ آخری ووٹ شماری کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ صدر ٹرومین نے اپنے مخالف ڈیوی کو ۳۰ لاکھ ووٹ سے شکست دی ہے۔

ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار مسٹر ٹرومین کی کامیابی اب یقینی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ آج آخری لاکھوں رائے دہندگان کے ووٹ کو شمار کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی تاریخ میں اس سے زیادہ سخت صدارت کا مقابلہ کبھی نہیں ہوا۔

ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدواروں کو ایوان نمائندگان اور سینٹ میں بھی اکثریت حاصل ہوئی ہے اگرچہ ان دونوں ایوانوں میں ری پبلکن پارٹی کی نمائندوں کا ۱۹۴۶ء سے غلبہ رہا ہے۔

ایک بجے (مقامی وقت) ری پبلکن پارٹی کے گورنر تھامس ڈیوی کے جیتنے کی امید صرف یہ باقی رہ گئی تھی کہ ان کو ان دو اہم ریاستوں میں اکثریت کے ساتھ ووٹ ملیں صدر ٹرومین کو جن کی کامیابی کا سیاسی مبصرین شروع ہی سے اعلان کر رہے تھے ۲۷ ریاستوں میں کثیر تعداد میں ووٹ ملے۔

ان کے مخالف گورنر ڈیوی کو صرف سترہ ریاستوں سے کثیر تعداد میں ووٹ ملے۔

اس انتخاب میں صدارت کے لئے جو تین امیدوار تھے۔ انھیں حسب ذیل ووٹ ملے۔

صدر ٹرومین	ایک کروڑ ۵۸ لاکھ
گورنر ڈیوی	ایک کروڑ ۱۹ لاکھ
ہنری ولیس	نو لاکھ پچاس ہزار

ووٹوں کے شمار کرنے کے بعد یہ اعلان کیا گیا ہے کہ صدر ٹرومین جیت گئے اور گورنر ڈیوی کو شکست اٹھانی پڑی۔ صدر ٹرومین کی کامیابی کو ڈیموکریٹک پارٹی فتح سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

ایوان نمائندگان اور سینٹ کے نمائندوں کے انتخابات کے نتیجہ میں یہ بات ظاہر ہوئی کہ صدر ٹرومین کی پارٹی دونوں ایوانوں میں اکثریت میں آگئی ہے۔

خاتمہ زمینداری کا فیصلہ اٹل ہے

لکھنؤ ۳ نومبر۔ وزیر اعظم پنڈت گووند ولبھ پنتھ نے آج ایک ملاقات میں کہا کہ خاتمہ زمینداری کے معاملہ میں ان کی حکومت کے رویہ میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوا ہے انھوں نے یہ بات اس سوال کے جواب میں کہی کہ کیا دہلی میں وزراء مالیات کی کانفرنس کا اثر خاتمہ زمینداری کے فیصلہ پر بھی پڑے گا۔

پنت جی نے کہا کہ کانفرنس نے معاوضہ کی ادائیگی ناقابل انتقال اور ناقابل فروخت تمسکات میں کرنے کی سفارش کی ہے جس کا اثر افراط زر پر نہ پڑیگا۔ اس لئے خاتمہ زمینداری کا ملتوی کرنے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا انھوں نے دستوری دشواری کے متعلق کہا کہ خاتمہ زمینداری کی تلاش اسمبلی کرے گی۔

آخر میں وزیر اعظم گووند ولبھ پنت نے کہا کہ خاتمہ زمینداری کمیٹی کی رپورٹ پر ابھی غور ہو رہا ہے اور حکومت نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ وہ خاتمہ زمینداری کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے گی۔

حیدرآباد کے عرب سعودی عرب کے باشندے نہیں

کراچی ۳ نومبر۔ پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر سید عبد الحامد الخطیب نے یونائیٹڈ پریس کے نمائندے سے کہا کہ حیدر آباد سے جو عرب اپنے وطن کئے جا رہے ہیں۔ وہ سعودی عرب کے باشندے نہیں ہیں۔ ان کا تعلق یا تو دوسرے عرب ممالک سے ہے یا وہ خود عرب حیدر آباد کے باشندے ہیں جسے انھوں نے ایک مدت سے اپنا وطن بنا لیا ہے۔

پٹری بدلنے کا الزام

مظفر پور۔ ۳ نومبر۔ کل مظفر پور ریلوے اسٹیشن پر ایک گزیٹڈ افسر کو حراست میں لے لیا گیا۔ ان کے خلاف اسٹیشن ماسٹر نے ایک تحریر میں یہ الزام لگایا تھا کہ انھوں نے پٹری بدلنے کی کوشش کی تھی۔

انھیں سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا جہاں سے ضمانت کے بعد انھیں رہا کر دیا گیا۔

مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر مستعفی

علیگڑھ۔ ۵ نومبر۔ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر نواب محمد اسماعیل مستعفی ہوگئے ہیں انھوں نے ۲ نومبر کو اپنا استعفیٰ پیش کیا تھا۔ نئے وائس چانسلر کے انتخاب کے لئے ۲۸ نومبر کو یونیورسٹی کونسل کا ایک مخصوص اجلاس طلب کیا گیا ہے۔

شنگھائی میں امریکی حلقوں کا خیال!

شنگھائی ۲ اکتوبر۔ امریکہ کے ایک اونچے حلقہ کا خیال ہے کہ اب چینی حکومت کے بچاؤ کی صرف ایک ہی صورت باقی رہ گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امریکہ بڑے پیمانہ پر فوری فوجی اور معاشی امداد اس مستعدی سے پہونچائے جیسی براہ راست جنگ کی حالت میں پہونچائی جاتی ہے۔

یہ تبصرہ اس وقت کیا گیا جب چین کے متعلق تازہ ترین خبر یہ پہونچی کہ اب چینی کمیونسٹ فوجیں تقریباً چھ لاکھ کے قریب چینی دارالسلطنت نانکنگ پہونچنے کے لئے سب سے اہم مقام پو چاؤ جو وسط چین میں ہے حملہ کے لئے جمع ہو رہی ہیں۔

امریکی حلقوں کی رائے ہے کہ چیانگ کائی شک کی حکومت باوجود اپنی کمزوریوں کے ایشیا میں کمیونزم کے سیلاب کو روکنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے اس کی امداد کی ازبس ضروری ہے۔ اگر چین پر کمیونسٹوں کا پورا تسلط ہو گیا۔ تو پھر اس کے اثرات کا بقیہ ایشیا میں روکنا ناممکن ہو جائیگا۔

ہم ہندی، ایرانی تمدن کے وارث ہیں

سری نگر۔ ۲ نومبر۔ جموں اور کشمیر کے یونیورسٹی کی رسم افتتاح ادا کرتے ہوئے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے کہا کہ کشمیر کے باشندوں نے بقیہ ہندوستان کے بھائیوں اور بہنوں کے آزادی کا ایک عظیم الشان سفر شروع کیا ہے۔

آگے چل کر شیخ عبداللہ نے کہا کہ جمہوریت اور تہذیب صرف وہ مساوات اور آزادی کی فضا میں پھل پھول سکتے ہیں آزادی سے مراد سیاسی اور معاشی پابندیوں سے آزادی ہے۔ جس نے انسان انسان میں آج فرق پیدا کر دیا ہے چونکہ ہم لوگوں نے کشمیر نو کی تخلیق کا عہد کیا ہے اس لئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تہذیب اور تعلیم کسی مخصوص طبقہ یا جماعت کی میراث خاص نہیں ہے۔

یہ اعلان کرتے ہوئے کہ کشمیر سنسکرت اور فارسی تہذیبوں کا وارث ہے شیخ عبداللہ نے کہا کہ ہمارا تمدن جماعتی تنگ نظری اور تنگ دلی سے نابلد ہے۔

سلطنت برطانیہ کا خاتمہ ضروری

برسٹل ۲ نومبر۔ برطانی وزیر خزانہ سر اسٹیفرڈ کرپس نے اپنے حلقہ انتخاب مشرقی برسٹل کے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں نے ۱۹۳۶ء میں کہا تھا کہ سلطنت برطانیہ کو ختم کر دیا جائے۔ اور اب بھی میں اسی بات پر زور دیتا ہوں ہم نے ہندوستان۔ پاکستان برما اور لنکا کو آزادی دے کر اسی مقصد کو پورا کیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ان ملکوں سے ہمارے تعلقات ختم ہو جائیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دوستی اور برابری کی بنیاد پر یہ تعلقات اور زیادہ مستحکم ہوں گے۔ اور اگر ہمارا غلبہ ان ملکوں پر رہتے تو یہ تعلقات ختم ہو جاتے۔

مسلمانوں کے لئے کوئی خطرہ نہیں

حیدرآباد۔ ۲ نومبر۔ فوجی گورنر میجر جنرل چودھری نے آج مسلمانوں کے ایک وفد کو یقین دلایا ہے کہ فوجی حکومت ریاست میں تیزی سے پرامن حالات پیدا کر رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے کوئی خوف و خطرہ کی بات نہیں ہے۔

مسلمانوں کے اس وفد نے جنرل چودھری سے ملاقات کل کی تھی۔

کمیونسٹ فوجوں کی شمالی چین

پر حملہ کی تیاریاں

نانکنگ۔ ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چین کے تقریباً دس لاکھ کمیونسٹ مرکزی چین میں جنرل سمو چیانگ کائی شک کے اقتدار پر ایک کاری ضرب لگانے کی تیاریاں کر رہے ہیں، دوسری طرف منچوریا کی فتح مند فوجیں شمالی چین میں جارحانہ حملے کے لئے خود کو مکمل کانٹے تلے لیس کر رہی ہیں۔

حکومت منچوریا میں شکست عظیم کھانے کے بعد ۸ لاکھ منتشر فوجیوں کو شمالی چین بھیج رہی ہے۔ اس کے علاوہ چھ لاکھ فوج پہلے ہی چینیوں کو ہو چاؤ بھیجا گیا ہے۔

۵ کروڑ امریکیوں نے ووٹ دئے

نیو یارک ۲ نومبر۔ امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں اکتالیسویں صدارتی انتخاب میں آج تقریباً پانچ کروڑ امریکن نے ووٹ دئے۔

یہ مقابلہ ری پبلکن پارٹی کے امیدوار گورنر تھامس ڈیوی اور جمہوریت پسند پارٹی کے امیدوار صدر ٹرومین سے ہو رہا ہے جس میں مسٹر ڈیوی کے جیت کے آثار پیدا ہیں۔

لائق علی کابینہ کے کاغذات

سکندر آباد ۲ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کل منبی لال سیٹھ سکندر آباد کے قریب بکس ملا ہے۔ جس میں لائق علی کابینہ کے کاغذات بھرے ہیں۔

امریکہ کی صدارت کیلئے انتخاب

نیو یارک ۲ نومبر۔ آج امریکہ کے باشندے اپنا ۳۳ واں صدر منتخب کرنے کے لئے ووٹ دے رہے ہیں۔ یہ الکشن سب سے زیادہ سرد اور پرسکون ہے پیش گوئیوں میں کہا گیا ہے کہ موجودہ صدر ٹرومین کو ری پبلکن پارٹی کے امیدوار اور نیویارک کے موجودہ گورنر تھامس ڈیوی شکست دینگے۔

ووٹنگ آج ۱۱ بجے صبح سے شروع ہوئی۔ اور کل سات بجے تک واشنگٹن کے بحر الکاہل والی ریاستوں میں جاری رہے گی۔ نتیجہ کی پیش گوئی آسانی سے ساڑھے تین بجے کی جائے گی۔

امید کی جاتی ہے کہ تقریباً پانچ کروڑ شہری انتخابات میں حصہ لے کر ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۳ء تک کے صدر و نائب صدر منتخب کریں گے۔

سینٹ ایوان اعلیٰ کے ایک تہائی یعنی بتیس ممبران منتخب کریں گے۔

ایوان نمائندگان کے چار سو بتیس ممبروں میں سے چار سو بتیس ممبر بھی ان ہی ووٹوں سے منتخب ہوں گے۔ بتیس ریاستوں کے گورنروں کا بھی انتخاب ہوگا۔

ٹرین الٹنے کی کوشش

مظفر۔ ۲ نومبر۔ ریلوے پولیس نے ایک گرینڈ افسر کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس افسر کے خلاف اسٹیشن ماسٹر نے یہ درخواست دی تھی کہ جس پٹڑی پر ایک ڈاؤن ٹرین گزرنے والی تھی۔ یہ افسر اس پٹری پر کا جوڑ بدل کر اسے غلط طور پر دوسری لائن سے ملا دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

ملزم مظفر پور کے سب ڈویزنل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا جس نے ضمانتی شناختی ضمانت پر ملزم کو رہا کر دیا ہے۔

ہندوستان اور جرمنی میں ٹیلیفون

کا سلسلہ

برلن۔ ۲ نومبر جنگ کی وجہ سے جرمنی ہندوستان لنکا پاکستان۔ جنوبی افریقہ آسٹریلیا کے درمیان ٹیلی فون کا جو سلسلہ ٹوٹ گیا تھا پھر جاری ہو گیا ہے۔

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام پرنٹر خواجہ عبدالوحید انتظامی پریس کانپور

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

جمال پر تو حق مزم مستقل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲ آنہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 47 NO. 46	Cawnpore. Saturday. 13th NOVEMBER 1948	کانپور شنبہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۸ء مطابق ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ	جلد ۴۷ نمبر ۴۶

ادبیات

اِنعامِ شہادت

(از جناب محمد عبد الہادی قادری صاحب ایونی فاضل ادیب الہ آباد)

جفا کی چھا گئیں کالی گھٹائیں — ستم سے کانپ کانپ اُٹھیں فضائیں
ہوا یوں جمع باطل فوج در فوج — سمندر میں ہو جیسے موج بر موج
چڑھی اتنی مے نخوت کی مستی — بڑھی کثرت مٹانے حق پرستی

رہ حق میں بہت چھوٹی جماعت — نکل آئی لئے ذوقِ شہادت
جواں کچھ، کچھ مسن تھوڑے سے بچے — وہ جن کا دیں بھی سچا، خود بھی سچے
شجاعت میں خودی میں غرق نکلے — حق و باطل میں کرنے فرق نکلے

ڈرایا پہلے تو اعدائے دیں نے — کیا پھر بند پانی اہل کیں نے
نمایش پھر ہوئی تیغ وسناں کی — بجھی تشنگی نہ کوئی امتحاں کی
ہوئی برپا قیامت پر قیامت — پیاسوں کو ملے جامِ شہادت

مگر تانے رہا وہ اپنا سینہ — جسے کہئیے اس اُمّت کا سفینہ
منور کوکبِ چرخِ سیادت — درِ یکتائے دریائے امامت
جو سردار جوانانِ جناں ہے — محبت جس کی ایماں کی بھی جاں ہے

بالآخر جان دی راہِ خدا میں — ہوئے حاضر حضورِ مصطفٰےؐ میں
ہوا ارشادِ سرکارِ رسالت — خدا سے مانگ انعامِ شہادت
سوئے شہزادہ دیکھا تشنہ نے مڑ کر — بڑھی کہتی ہوئی یہ روحِ اکبرؓ

"جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے"

دنیائے اسلام

جواہر لال نہرو کی قاہرہ میں صحافتی کانفرنس

قاہرہ ۶ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان جاتے ہوئے قاہرہ میں رک گئے۔ ایک صحافتی کانفرنس میں کہا۔ اگرچہ دنیا اس وقت ایک ایسے نازک دور سے گزر رہی ہے جس کا نتیجہ عام طور پر جنگ ہوا کرتا ہے لیکن اس کے باوجود ہر جگہ قوی امن پسند عناصر موجود ہیں۔ اس وقت اس وقت دنیا کے دو بڑے بلاک جنگ کے لئے تیار نہیں۔ اور اس میں عوام کی نجات مضمر ہے۔ دوسری طرف ادارہ اقوام متحدہ بھی ان تمام مسائل کو طے کرتا ہے۔ بلکہ کر رہا ہے جو عالمی امن کے لئے خطرہ ہو رہے ہیں لیکن عالمی مسائل اس وقت تک طے نہیں پا سکتے جب تک کہ اس مرقع میں ایشیا بھی شامل نہ ہو۔

جاوا کی صورت حال۔ جواہر لال نہرو نے تنبیہ کیا کہ اگر نو آبادیاتی حکومت نے انڈونیشیا پر مزید چڑھائی کی بہت ممکن ہے کہ ہندوستان اور ساری دنیا میں اس کا خطرناک ردعمل شروع ہو جائے۔ جاوا سے نو آبادیاتی نظام اور شہنشاہیت کو بالکل ختم ہو جانا چاہیئے۔ انھوں نے اپنی کانفرنس جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ایشیائی قوموں اور ان کے لیڈروں کو اپنے ہی وطن کی سرزمین پر یکجا ہونا اور ایک دوسرے کو سمجھنا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے تعلقات بتدریج گہرے ہوتے جائیں گے۔ اور اس طرح ہم ایشیا کے تمام اہم مسائل طے کر سکیں گے۔

جواہر لال نہرو نے آخر میں کہا کہ "ہندوستان کے مسودہ دستور میں جس کے ذریعہ ہندوستان کو ایک آزاد با اقتدار جمہوریہ قرار دیا گیا ہے۔ برطانیہ عظمیٰ اور دولت مشترکہ سے اشتراک عمل کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ کل رات محمد علی کلب قاہرہ میں مصری وزیر اعظم نقراشی پاشا نے ایک ضیافت کی جس میں جواہر لال کی خصوصی مہمان کی حیثیت سے شرکت کی۔ دعوت میں عرب لیگ کونسل کے مندوبین بھی جن کا آجکل مصری دار الحکومت میں جلسہ ہو رہا ہے شریک تھے۔ اس سے پہلے شام کو ہندوستان اور پاکستان کے وزراء اعظم کے اعزاز میں عرب لیگ کی طرف سے ایک دعوت دی گئی جس میں عرب لیگ کے جنرل سکریٹری عزام پاشا کی موجودگی میں جواہر لال نہرو اور لیاقت علی خاں بڑی گرمجوشی سے ایک دوسرے سے ملے۔

سیر اس قدر مصروفیت کے باوجود جواہر لال نہرو نے پندرہ میل کا چکر لگا کر سیر کی۔ اور ابو الہول اور اہرام مصر کو دیکھا اس علاقہ میں کھدائی کا جو کام جاری ہے جواہر لال نہرو نے اس میں خاص طور پر دلچسپی لی۔

جنوبی فلسطین میں جنگ بند کرنے کیلئے حفاظتی کونسل کی تجویز

پیرس ۰۵ نومبر۔ کل رات کو حفاظتی کونسل نے ایک تجویز کے ذریعہ عرب اور یہودیوں سے اپیل کی کہ وہ نجیب کے علاقہ میں سمجھوتہ کی پابندی کریں۔ حالانکہ روس نے پہلے اعلان کیا تھا کہ یہ تجویز بالکل ناقابل قبول ہے لیکن روسی نمائندہ غیر جانبدار رہا اور اپنا حق تنسیخ بھی اس نے نہیں استعمال کیا۔ یہ تجویز برطانیہ اور چین نے امریکہ کی حمایت سے پیش کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ نجیب کے علاقہ کے دونوں فریق جنگ سے پیشتر والی سرحدوں کو واپس جائیں۔ اور ادارہ اقوام متحدہ کے ثالث کے ذریعہ مستقل سمجھوتہ کی گفتگو کریں۔

تجویز میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ اگر فریقین نے اس پر عمل نہ کیا تو سات طاقتوں کی کمیٹی جس میں پانچ بڑی طاقتوں کے ساتھ بلجیم اور کولمبیا بھی شامل ہیں۔ اس کارروائی کے متعلق وہ رپورٹ پیش کرے گی جو ادارہ اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ ۴۱ میں ہیں۔ اس دفعہ میں جھگڑوں کے سمجھوتہ کے لئے مفاہمتی گفتگو معاشی پابندیوں اور مسلح طاقت کی مداخلت کی بھی شرط ہے۔

اصل تجویز میں معاشی پابندیوں کی شرط رکھی گئی ہے لیکن امریکی ترمیم نے دفعہ ۴۱ کے عام نفاذ کا حوالہ زیادہ بہتر سمجھا۔ حفاظتی کونسل نے برطانیہ کی اس تجویز پر کوئی ووٹ نہیں لیا کہ اس تجویز کا اطلاق گیلیلی کے ضلع پر بھی ہونا چاہیئے۔ کونسل سنیچر تک کے لئے ملتوی ہو گئی۔ رائٹر نے مصری وزارت جنگ کے اعلان کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع بھیجی ہے کہ کل یہودی فوجوں نے غازہ کے شمال میں العدل کے مقام پر مصری فوجوں پر حملہ کر دیا ہے۔ اور دو اسرائیلی ہوائی جہازوں نے العرش پر حملہ کر دیا جو مصر اور فلسطین کی سرحد پر ہے۔ ان کا جواب ہر تیار شکن توپوں سے دیا گیا۔ تل ابیب سے معلوم ہوا کہ مصری فوجیں العدل سے غازہ کی طرف پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

وزیر اعظم مصر کا بیان۔ قاہرہ ۵ نومبر کل رات کو عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے کا جلسہ تین گھنٹہ تک ہوا جس کے بعد محمود نقراشی پاشا وزیر اعظم مصر نے اخباری نمائندوں سے کہا ہم تبادلہ خیال کر کے اس بات پر متفق ہیں کہ عرب ریاستوں کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے متحدہ اقوام قدم اٹھایا جائے۔ کمیٹی کا جلسہ پھر ہونے والا ہے۔ اس سے قبل مصری وزیر اعظم وزارت جنگ کے بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ یہودیوں نے بیت الحرام میں مصریوں پر حملہ کر دیا گیا ہے جس کا جواب انھوں نے بھی منہ توڑ دیا۔ شرق اردن کے وزیر خارجہ اس بات کی تردید کی کہ وہ یہودیوں سے الگ ہو کر کوئی معاہدہ امن کرنے والے ہیں۔

پیرس میں بریگیڈیر جنرل ولیم رائے لیڈر مشاہدین ادارہ متحدہ اقوام نے عرب مندوبین کو بتایا کہ اب صلح یا براہ راست مفاہمتی گفتگو کا وقت آگیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی حکومت کو فوجی حالت پر پورا قابو ہے۔

نصر من اللہ و فتح قریب

بحال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت ہفتہ وار کانپور

جلد ۴۷	کانپور شنبہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۴۶

ہمارا ملک دنیا میں اہم کام انجام دیگا

دستور ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے لندن مذاکرات کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے اپنی تقریر میں دولت مشترکہ سے ہندوستان اور اس حکومت کے تعلق پر روشنی ڈالی اور کہا کہ اس مسئلے کو طے کرنے کا حق صرف دستور ساز اسمبلی کو ہے۔ اس امر کو میں نے دولت مشترکہ کانفرنس میں پوری طرح واضح کر دیا تھا۔

پنڈت نہرو نے اسمبلی کی منظور کی ہوئی تجویز مقاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا اسمبلی کو اس تجویز میں ترمیم کا حق ہے اس کو اس قسم کے تمام مسائل کے فیصلہ کرنے کا اختیار کلی ہے۔ خود دستوری اسمبلی نے مسودہ ساز اسمبلی کمیٹی کو یہ ہدایت کی تھی کہ اور دستوری تجویز مقاصد کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ میں نے لندن مذاکرات میں اس بات کو صاف کرنے کے بعد بتایا تھا کہ ہماری طرف سے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ہم دوسرے ملکوں سے دوستانہ تعلقات قایم رکھنا چاہتے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ہم اس وقت یہ دستور ایک آزاد مطلق العنان اور جمہوری ملک کے لئے منظور کر رہے ہیں۔ دوسرے ملکوں سے تعلقات قایم کرنے کا سوال ایوان میں کسی دوسرے موقع پر زیر بحث آسکتا ہے اس سے نہ تو دستور پر کوئی پابندی عائد ہوتی ہے اور نہ اس پر کوئی اثر پڑتا ہے۔ یہ دستور عوام کے نمایندوں نے بنایا ہے اور انھوں نے اپنے ملک کے مستقبل کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے۔ یہ ان کے خواہشات کی جھلک پائی جاتی ہے۔

پنڈت نہرو نے لسانی صوبوں اور قومی زبان کے سلسلہ میں ایوان کو مشورہ دیا کہ اس ضمن میں کسی جوش کا اظہار دوران مباحثہ نہ کیا جائے۔ صوبوں کی نو تنظیمی زبان کا مسئلہ اہم سہی مگر یہی سب کچھ نہیں تمدن جغرافیائی اور معاشی پہلو پر بھی نظر رکھنا چاہئے لیکن یہ سوال فی الحال اتنا اہم نہیں کہ اس کو فوراً یہیں طے کر لیا جائے۔ فضا میں سکون اور ماحول میں اعتدال کے بعد اسے بہ ٹھنڈے دل سے غور کرنا ہوگا — یہی دلیل کم بیش زبان کے معاملہ میں پیش کی جا سکتی ہے۔ آزاد ملک کو اپنی زبان کا کام کرنا چاہئے۔ لیکن میرا اور متعدد اراکین کا ایک بیرونی زبان میں اظہار خیال بتاتا ہے کہ ابھی کچھ خامی ہے۔ اگر ہم نے دستور کی منظوری کے سلسلہ میں زبان کا مسئلہ طے کرنے پر زور دیا تو بڑی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور دستور کی منظوری میں تاخیر کا ڈر ہے۔

زبان قوم اور فرد کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر ہمیں اس پر زیادہ غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر ہم نے مناسب غور و فکر کئے بغیر اکثریت کے ساتھ ہی اس مسئلہ کو طے کر دیا۔ اور یہ اقلیت پر گراں گزرا تو ہم جن مقاصد کے لئے اٹھے ہیں۔ وہ تشنہ تکمیل رہ جائیں گے۔ ملک میں ایسے قومی عناصر موجود ہیں۔ جو بیرونی زبان کو ملک کے تمام حصوں کے لئے ملکی زبانوں سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اگر ہم نے ان پر زبردستی کچھ ٹھونس دیا تھا تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہم اپنے مقصد سفر کی آخری منزل میں ہیں ہم نے دو سال قبل اسی ایوان میں جو تجویز منظور کی تھی۔ اس میں ہندوستانی عوام کے خواہشات کی روح تھی۔ اسی جذبے کے تحت ہم نے دستور مرتب کیا ہے ہم اپنے دستور کو تجویز مقاصد کی کسوٹی پر پرکھ کر ٹھیک کر سکتے ہیں۔ اس تجویز میں ان مبادیات کا تذکرہ ہے جن پر دستور بنایا گیا ہے اگر کسی دستور میں عوام کی زندگی اور ان کی تمناؤں کی جھلک نہیں ہوتی تو وہ بے روح اور مردہ ہوتا ہے۔ عوام کو آگے بڑھانے کے لئے اس میں بلند نصب العین ہونا چاہئے۔ ہماری تجویز مقاصد اس بات کو پورا کرتی ہے۔

مجھے اس کے اظہار میں خوشی ہوتی ہے کہ ہندوستان ایشیا اور دنیا میں مفید کام انجام دیگا۔ ہندوستان کی آزادی نے تاریخ پر اثر ڈالا ہے۔ اور ڈال رہی ہے۔ اب ایک آزاد ملک خود مختار مطلق العنان جمہوریہ ہے۔ اب ایوان پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کی آیندہ تاریخ کا فیصلہ کرے۔

آزادی اور ذمہ داری۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ آزادی کے بعد انسان میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ بغیر ذمہ داری کے آزادی کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ اس لئے ہمیں اس عظیم الشان ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے۔ جو حصول آزادی نے ہمارے کاندھوں پر ڈال دی ہے۔ ہندوستان کی آزادی کے اسباب متعدد ہیں۔ مثلاً ہماری تاریخ روایات۔ ہمارے وسائل جغرافیائی محل وقوع اور کاریگری تجربے ہوئی قوتیں یہی سب چیزیں اس کی متقاضی ہیں کہ ہندوستان میں بین الاقوامی مسائل میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سوال یہ ہے کہ ہم اسکو پسند کرتے ہیں یا نہیں یہ تو اس کی آزادی اور اس کی آیندہ پوزیشن کا لازمی نتیجہ ہے اس طرح ہمارے اوپر ایک اہم ذمہ داری عائد ہو گئی ہے۔ اور ہم اس ذمہ داری کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگر ہم نے تنگ نظری سے کام لے کر اپنے آپ کو اسی طرح معمولی معمولی اختلافات میں الجھائے رکھا تو ممکن ہے کہ ہم اپنی اس ذمہ داری کو فراموش کر بیٹھیں لیکن ہم اسے خواہ فراموش کریں یا نہ کریں یہ ذمہ داری ہمارے اوپر عائد ضرور ہوتی ہے۔

ہمیں اپنے دستور کو دوسروں بڑے ملکوں کی طرح بے لوچ نہ بنانا چاہئے اس لئے کہ وہ ملک تبدیلیوں کے عادی نہیں ہیں۔ اس زمانہ میں دنیا بد امنی سے جینی سے بھری ہوئی ہے اور ہم ایک ایسے عبوری دور سے گذر رہے ہیں جس میں حالات بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اگر آج ہم نے کوئی فیصلہ کر لیا وہ کل حالات پر مطابق نہ ہو سکے گا۔

جواہر لال نہرو نے علیحدگی پسند عناصر کو ناپسندیدہ الفاظ سے یاد کرتے ہوئے کہا کہ اس تجویز میں جو ہمارے سامنے ہے اقلیتوں کے تحفظات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اس کی ضرورت بھی ہے۔ اس لئے کہ اکثریت کا فرض ہے کہ وہ اقلیت پر جس کے دل میں خوف اور شک و شبہ جاگزین ہوتا ہے اس طرح فتح پائی جا سکے۔ اور اسے اپنا بنایا جا سکے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ پسماندہ طبقوں کی ترقی کے راستے نکالے جائیں گے۔ اور انہیں اکثریت کی سطح پر لایا جائے لیکن یہ کسی طرح صحیح نہ ہوگا اگر ہم پرانی رکاوٹوں کو باقی رکھنے کے علاوہ کئی نئی مزید رکاوٹیں پیدا کریں۔ ہم اقلیتوں کو اپنے سے زبردستی اس طرح نہیں ملا سکتے جس طرح فوجی آپس میں زبردستی ملائے جاتے ہیں اس وسیع ملک میں رہن سہن کے طریقے مختلف ہیں۔ لیکن اس اختلاف کے باوجود بھی بنیادی اتحاد پایا جاتا ہے۔ اقلیتوں کی پستی کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہئے۔ لیکن یہ صحیح نہ ہوگا کہ اس راستہ پر نہ چلا جائے جس پر ملک ماضی میں چلتا رہا ہے۔ ایوان کو وہ باتیں یاد رکھنا چاہئے جو دستور کے مسودہ کی دفعات کے بارے میں میں نے کہی ہیں۔"

جگ جیون رام لکھنؤ آئیں گے

لکھنؤ۔ ۱۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت کے وزیر محنت مسٹر جگ جیون رام لکھنؤ آرہے ہیں۔ آپ لکھنؤ ۱۹ نومبر ۱۹۴۸ء کی

سنگھ پر پابندی قائم رہے گی

حکومت ہند نے فیصلہ کر لیا ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے اوپر سے پابندی نہ ہٹائے گی سنگھ چالک مسٹر گول واکر کو جو ذیہ داخلہ سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے دہلی آئے ہوئے ہیں کہ اس جماعت کے اوپر سے پابندی اٹھالے جائے مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ فوراً ناگپور واپس چلے جائیں حکومت ہند اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے بھی مناسب کارروائی کر رہی ہے کہ مسٹر گول واکر کی طرف سے اس حکم کی تعمیل میں فرق نہ آنے پائے۔

گوڈسے کا بیان شائع کرنیکی ممانعت

حکومت یوپی نے صوبہ کے اندر گاندھی جی کے قتل کے مقدمہ کے پہلے ملزم ناتھو رام ونائک گوڈسے کے اس بیان یا اس بیان کے کسی جز کی طباعت یا اشاعت کی ممانعت کر دی ہے۔ جو اس نے دہلی میں مسٹر آتما چرن کی مخصوص عدالت میں دیا ہے۔

محرم عشرہ محرم کا اصلی دن تو جمعہ کو تھا لیکن بعد کو صحیح تاریخ معلوم ہونے کی وجہ سے سنیچر کو منایا گیا۔ تمام جلوس اور تعزیے پوری شان و شوکت اور میل ملاپ کے ساتھ اٹھے۔ پولیس وغیرہ کے انتظامات اچھے تھے۔

افتتاح جمعہ ۱۲ نومبر کو سری گووند سہائے پارلیمنٹری سکریٹری یوپی گورنمنٹ نے اوڈے ٹاکیز کانپور میں نیشنل آف یوتھ جو ایک روسی تصویر ہے اور جس میں تقریباً ہزار لڑکے اور لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ آپ نے افتتاح کیا اور تصویر کو پسند کیا اور پبلک سے تصویر دیکھنے کی اپیل کی۔ آخر میں مالک ہاؤس نے حاضرین کو ایٹ ہوم دیا۔

صحت یاب ہو گئے پنڈت گیا پرشاد شکل سنہی مشہور ہندی کے شاعر کے داماد پنڈت رام کمار مصرا بی اے ایل ایل بی دق کے جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو گئے تھے خدا کا شکر ہے کہ اب صحت یاب ہو گئے ہیں۔ اس خوشی میں سری کشور چند کپور نے ۱۱ نومبر کو کرزن پارک میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

امریکہ کی روانگی مسٹر امیش چندر رستوگی ایم اے ڈپٹی منیجنگ ڈائرکٹر لینڈ لمیٹڈ کانپور امریکہ اس غرض سے تشریف لے جا رہے ہیں کہ ہندوستان میں واپس آکر سائیکلوں کے بنانے کا کارخانہ قایم کریں۔ اس سلسلہ میں ۱۰ نومبر کو کرزن پارک میں ٹریڈرس ایسوسی ایشن کانفرنس نے ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

گورنمنٹ ہائی اسکول یوپی گورنمنٹ نے ۴ نومبر ۱۹۴۸ء سے گورنمنٹ ہائی سکنڈری اسکول میں کنٹینوئشن کلاس (سلسلہ وار) کے جاری کرنے کی تجویز کی ہے ان درجوں میں وہ لوگ تعلیم حاصل کر سکیں گے جو مالی مشکلات کی وجہ سے اپنی تعلیم ختم نہیں کر سکے ہیں اور مندرجہ ذیل مضامین سے کسی ایک میں عام تعلیم اور ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۔ چمڑے کا آرائشی کام۔ ۲۔ جلد سازی۔ ۳۔ پھلوں کی حفاظت۔ ۴۔ بک کیپنگ۔ ۵۔ کارپنٹری اور کھلونے بنانا۔ ۶۔ کاغذ بنانا۔ ۷۔ ٹوکری بنانے کا کام۔ ۸۔ لینڈری ورک۔ کپڑے دھونے کا کام۔ ۹۔ ۔۔۔ کا کام۔ ۱۰۔ سوئی کا کام اور مذکورہ بالا مضامین میں سے ایک کے علاوہ ہندی اور جنرل نالج (عام واقفیت) ضروری ہوگی۔ اسکیم کو کچھ اہمیت دینے کی غرض سے ہر ایک طالب علم سے ۸ آنہ برائے نام فیس لی جائیگی۔ ان درجوں میں تعلیم شام کو ہوگی۔ جو لوگ ان درجوں میں شریک ہونا چاہیں وہ پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکنڈری اسکول سے فوری ہدایات کے لئے درخواست کریں۔

آئینہ کانپور

نہرو ڈے ۱۴ نومبر اتوار کے دن پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم انڈین یونین کے یوم پیدائش منانے کی شہر میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سارے شہر میں جھنڈے لگائے جائیں گے۔ شہر میں سجاوٹ ہوگی۔ ۲ بجے دن کو تلک ہال سے جلوس اٹھیگا۔ اور شام کو ۵ بجے شردھانند پارک میں جلسہ ہوگا۔

الکشن وارڈ نمبر ۱۹ کانپور میونسپل بورڈ کے سلسلہ میں وارڈ نمبر ۱۹ کا الکشن ۱۹ نومبر ۱۹۴۸ء کو ہوگا۔ کانگریس ممبروں نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں اب سرکاری طور پر صرف مندرجہ ذیل چھ حضرات امیدوار باقی رہ گئے ہیں۔ مسرس محمود پرشاد۔ چھکو لال۔ دلیپ سنگھ۔ بلدیو پرشاد۔ ڈاکٹر بی میکو دیر۔ بینی مادھو باجپئی۔

میونسپل بورڈ کی مدت میں توسیع معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ کانپور میونسپل بورڈ کی مدت میں چند ماہ کی توسیع کر دیگی اور نیا الکشن اپریل ۱۹۴۹ء میں کیا جائیگا۔ میونسپلٹیوں کا نیا مسودہ قانون بالکل تیار ہے۔ جس پر اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں غور کیا جائیگا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ اسمبلی میں کانپور ڈیولپمنٹ ایکٹ کی ترمیم کا بل پیش ہوگا جس کی رو سے بورڈ کو بٹرمنٹ ٹیکس چارج کرنے کے اختیارات دئے جائیں گے۔

گاندھی میموریل فنڈ گاندھی میموریل فنڈ میں ۱۳ نومبر تک ۱۵۹۹۱۵ روپیہ جمع ہوئے ہیں اس میں مل مالکوں کی رقم شامل نہیں ہے چندہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۴۹ء ہے۔ مندرجہ بالا رقم کانپور جیسے شہر کے لئے بہت کم ہے جس کے لئے کانگریس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ فراخدلی سے اس فنڈ میں چندہ دیں۔

سیوا دل معلوم ہوا ہے کہ کانگریس سیوا دل کے تقریباً ایک سو والنٹیروں نے بعض اختلافات کی بنیاد پر استعفیٰ دے دیا ہے۔

پنچایت راج ضلع کانگریس کمیٹی نے ۱۵ نومبر سے ۳۰ نومبر تک ضلع کانپور کے مواضعات میں پنچایت راج پندرہواڑہ منانے گی جنہیں یوپی گورنمنٹ کے منظور شدہ گاؤں پنچایت ایکٹ کی تشریح اور تفصیل بیان کی جائیگی اس ایکٹ کا مقصد مواضعات کی سبھاؤں کو پنچایتوں کو عدالتوں کی شکل میں تبدیل کرنا ہے جس سے یہ پنچایتیں بہت طاقتور ہو جائیں گی۔ اس پندرہ دن میں ضلع کے آٹھ سو دیہاتوں میں ۱۲ سو سے ۱۵ سو تک جلسے کرنے کا خیال کیا جا رہا ہے۔

ٹریڈ یونین کانگریس ضلع ٹریڈ یونین کے سکریٹری مسٹر اے کے ماتھر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مزدوروں کی کچھ جماعتیں جو کمیونسٹ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس پر قبضہ کرنے کی غرض سے اسمیں شامل ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لہذا ایسی جماعتوں کے الحاق کے بارے میں ہوشیاری کی ضرورت ہے۔

ڈپٹی فوڈ کنٹرولر معطل مسٹر ایچ اے قدیر جو کچھ دنوں پہلے کانپور میں ڈپٹی فوڈ کنٹرولر تھے رشوت اور بددیانتی کے الزام میں معطل کر دئے گئے ہیں اور ان کا پچاس ہزار روپیہ جو بنک میں جمع تھا تحقیقات کے ختم ہونے تک ضبط کر لیا گیا ہے۔ مسٹر قدیر بریلی سے تحقیقات کے لئے کانپور بلائے گئے ہیں۔

راشن کا دوکاندار گرفتار کلکٹر گنج کے ایک راشن کے دوکاندار کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ غیر حقدار لوگوں کو راشن دیتا تھا۔

جانوروں کی رہائش یوپی گورنمنٹ نے لکھنؤ میں (۳ میل کے فاصلہ پر) ایک چراگاہ قایم کی ہے جہاں شہر کی دودھ نہ دینے والی گائیں اور بھینسیں دودھ دینے کے زمانہ تک رکھی جائینگی اور ۵ روپیہ ماہوار مالکان کو دینا ہوگا۔ گورنمنٹ کی یہ اسکیم دودھ کی سپلائی کی توسیع کے سلسلہ میں ایک اچھی اسکیم ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت کانپور میں بھی یہ اسکیم جلد جاری کرنے کی کوشش کریگی۔

لوٹ لیا ڈاکٹر جواہر لال ایم ایل اے کی صاحبزادی سری متی رجنی دیوی جو کنیا مہاودیالیہ کالج گوالیار کی ہندی کی پروفیسر ہیں۔ زنانہ ڈبہ میں گوالیار جا رہی تھیں کہ چار برقعہ پوش ... عورتوں نے ... زیورات ... لوٹ لیا۔

گورکھا حولدار کو پھانسی نوج کے ایک گورکھا حولدار گنگا سنگھ نے گذشتہ مئی ۱۹۴۸ء میں تین نوجیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور دو کو زخمی کیا تھا جس میں سے ایک بعد کو مر گیا تھا۔ اسکو ۱۰ نومبر کو ڈسٹرکٹ جیل کانپور میں پھانسی دے دی گئی۔

سماج سیوا کمیٹی شہر کانگریس کمیٹی کانپور
صفائی کیوں؟

(از جناب منشی بھگوتی پرشاد صاحب جنرل سکریٹری سماج سیوا کمیٹی کانپور)

شہر کانگریس کمیٹی کانپور کے تحت میں سماج سیوا کمیٹی قائم ہے جس نے اپنا پروگرام راشٹر پتا پوجیہ مہاتما گاندھی کے تبلائے ہوئے تعمیری پروگرام ہی کو اپنا پروگرام بنایا ہے۔ اس پروگرام سے فرقہ داریت اور چھوا چھوت کو دور کرنا نیز صفائی، تندرستی اور تعلیم کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔

ہمارا ملک آزاد ہے۔ ملک کے سامنے قومی تعمیر اور ترقی کے کام ہیں۔ ملک کے ہر باشندہ کا فرض ہے کہ وہ ہر کام ایسا کرے جس سے قومی تعمیر و ترقی میں امداد ملے۔

ہمارے ملک کی اوسط عمر اور ملکوں کے مقابلہ میں نصف یا اس سے بھی کم ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ باشندگان ملک کی اوسط تندرستی ٹھیک نہیں ہے۔ کمزور اور مریض آدمی کی عمر کم ہوتی ہے کمزور آدمی سخت محنت کبھی نہیں کر سکتا۔ تندرست آدمی ہی ہر محنت اور مشکل ہر کام کر سکتا ہے۔ تندرستی کے لئے جہاں اور چیزیں ضروری ہیں صفائی بھی خاص چیز ہے۔ خاص صفائی کے بارے میں کچھ باتیں نیچے لکھی جاتی ہیں۔ یوں تو یہ باتیں بالکل معمولی ہیں مگر ان پر عمل ہونے کی سخت ضرورت ہے۔ اس سے قومی و اخلاقی تعمیر کا کام ہوگا۔

جسمانی صفائی!

تندرستی کے لئے نہانا ضروری ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ تھوڑا پانی ڈال کر اس سے فراغت ہو لیا جائے۔ بلکہ یہ چاہیئے کہ جسم کو خوب مل کر نہایا جاوے جس سے جسم کا میل چھوٹ جاوے اور جسم کے مسامات کھل جاویں جن سے جسمانی خرابیاں اور پسینہ جو مسامات سے نکلتے ہیں آسانی سے نکلتے رہیں۔ اگر مسامات میل وغیرہ کی وجہ سے بند رہیں گے تو جسم سے پسینہ کے ذریعہ خرابی نکلنے والی نہیں نکل پاوے گی اور میل کی وجہ سے طرح طرح کے جلدی امراض کے پیدا ہونے کا ڈر رہیگا۔ داد وغیرہ جرمی مرض کی خوراک میل ہی ہے جس سے وہ جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ اگر جسم کی جلد صاف رہے تو ایسی بیماریاں پیدا نہ ہو سکیں گی۔ غسل کرنے کے بعد جسم کو موٹے اور صاف کپڑے سے پونچھ دینا چاہیئے۔ میل کپڑے سے نہیں خاص طور سے داد وغیرہ جرمی امراض والے کپڑے سے پرہیز کیا جاوے کیونکہ ایسے کپڑے سے بیماری کا اندیشہ رہتا ہے۔

ہر کھانا کھانے کے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھوکر صاف کر لینا چاہیئے تاکہ ہاتھوں کا میل و گرد وغیرہ صاف ہو جاوے گرد و غبار کو پیٹ میں نہیں دینا چاہیئے کیونکہ اس سے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ ہاتھ دھو جانے پر اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں رہیگا۔ اور ہاتھوں کے ذریعہ کوئی نقصان دہ چیز پیٹ میں نہیں جا سکیگی۔ کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے تاکہ ہاتھوں میں کھانے وغیرہ کی چکنی وغیرہ نہ رہے۔ اگر ہاتھوں میں چکنی رہ جاویگی تو راستہ کی گرد و غبار ہاتھوں میں چپک سکیگی۔

ہاتھوں کے ناخنوں کو بڑھنے نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ناخن بڑھیں گے تو ان میں میل وغیرہ بھر جاویگا۔ اور بڑھے ہوئے ناخنوں کی حالت میں کھانا کھانے سے ناخنوں سے کھانے میں گندگی جا سکتی ہے خاص طور پر شوربہ دار چیزوں میں ملکر جس سے تندرستی پر خراب اثر پڑ سکتا ہے۔

ننگے پیر رہنے والوں کو کھانا کھانے کے پہلے پیروں کو اچھی طرح سے صاف کر لینا چاہیئے تاکہ اگر پیروں میں اگر کوئی گندی چیز لگی ہو تو صاف ہو جاوے۔ اور کھانا کھاتے وقت گندگی نہ پہونچ سکے۔

دانت جسم کے ضروری عضو ہیں۔ دانتوں سے کھانا چبایا جا کر پیٹ میں جاتا ہے۔ اپنے دانتوں کا صاف رکھنا اشد ضروری ہے جس سے صاف کھانا پیٹ میں پہنچے۔ اگر دانت گندے ہوں گے تو جو کچھ میل وغیرہ دانتوں میں ہوگا وہ کھانے کے ساتھ پیٹ میں جاویگا جس سے تندرستی کو نقصان ہو سکتا ہے۔

کھانے کے بعد منہ اور دانتوں کو اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے تاکہ منہ میں جوٹھن نہ رہے اگر منہ میں جوٹھن رہ جاوے گی تو وہ کچھ عرصہ بعد سڑے گی اور جو دانتوں اور جسم کو نقصان ہوگی۔ اس کے علاوہ کھانے کی چکنی وغیرہ کھانے میں دانتوں میں لگ جاتی ہے اس کھانے کے بعد خوب صاف کر لینا چاہیئے اگر چکنی صاف نہ کی گئی تو آہستہ آہستہ بڑھ کر زیادہ جم جاویگا جو دانتوں و مسوڑھوں کو نقصان کرے گا۔ اور پائریا وغیرہ بیماری کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوگا جو تندرستی کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اس لئے صبح و ہر کھانے کے بعد دانتوں کو اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے جس سے کوئی بیماری پیدا نہ ہو ساتھ ہی زبان کو بھی صاف رکھا جاوے۔

ناک کو صاف کرنے کے بعد ناک و ہاتھ کو رومال و پانی سے صاف کر لینا چاہیئے تاکہ گندگی نہ رہے۔

اگر گرد و غبار میں چلنا ہو تو جسمانی عضوؤں کے صاف کرنے کے ساتھ ناک کو بھی خوب صاف کر لینا چاہیئے۔ تاکہ ناک کا گرد و غبار نکل جاوے کیونکہ ناک کے گرد و غبار سے زکام ہونے کا ڈر رہتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جسم کے جس حصہ میں گندگی رہیگی وہاں نقصان کا ڈر رہیگا۔ اس لئے سارے جسم کو صاف رکھنا چاہیئے۔ اس سے تندرستی کو مدد ملیگی۔

کپڑے کی صفائی۔

جو کپڑے پہنے جاتے ہیں وہ جسم سے ملے رہنے کی وجہ سے میلے ہوتے رہتے ہیں۔ اور باہر کے گرد و غبار بھی پڑتے رہتے ہیں جس سے کپڑوں میں گندگی آ جاتی ہے۔ خاص طور سے گرمی کے دنوں میں جو پسینہ جسم سے نکلتا ہے وہ کپڑوں میں جذب ہوتا رہتا ہے۔ اگر وہ دھوئے نہ جاویں۔ اور برابر پہنے جاتے رہیں تو کپڑوں میں میل کے علاوہ بدبو بھی آ جاویگی میلے اور بدبودار کپڑوں سے تندرستی کو نقصان پہونچنے کا ڈر رہتا ہے۔ اور صاف کپڑے تندرستی کو امداد کرتے ہیں۔ اس لئے کپڑوں کا صاف رکھنا ضروری ہے۔ کپڑے دھوبیوں سے دھلوا کر یا صابن سجی سے دھوکر صاف رکھے جاویں۔ اور اگر یہ ناممکن ہو تو کم سے کم پانی سے اچھی طرح دھوکر کپڑوں کو صاف کیا جاوے۔ کبھی کبھی ان کو ابال لیا جاوے تاکہ ان کا میل بدبو وغیرہ کم صاف ہو جاوے۔ میلے کپڑے تندرستی کو نقصان ہونچانے کے علاوہ کمزور بھی ہو جاتے ہیں جس سے نقصان بھی ہوتا ہے۔ میل بیماری کے کیڑوں کی غذا ہوتی ہے۔ چنانچہ جہاں ایسے کپڑے ہو جاتے ہیں۔ بدبو آنے لگتی ہے۔ اس لئے ہی کپڑوں کو صاف رکھنا ضروری ہے تاکہ کوئی خراب مادہ نہ پیدا ہونے پاوے۔

صاف جگہ یا جگہ کو صاف کرکے ہی بیٹھنا چاہیئے۔ تاکہ کپڑے میلے نہ ہوں۔ اور کوئی خراب چیز کپڑوں میں نہ لگے۔

مکان کی صفائی

ہر شخص کا فرض ہے کہ جس مکان میں رہے اس کو ہر وقت صاف رکھنے کی کوشش کرے۔ اور صاف کرنے سے جو کوڑا وغیرہ نکلے وہ کسی برتن میں بھر کر مکان کے کسی کونے میں رکھے اور اسے کسی چیز سے ڈھانپ دیوے۔ جس سے اس پر مکھیاں نہ بیٹھ سکیں۔ کیونکہ مکھیاں جس گندگی پر بیٹھتی ہیں اس سے گندہ و بیماری کا مادہ لے لیتی ہیں۔ اور جس کھانے وغیرہ چیز پر بیٹھتی ہیں اس پر اسے چھوڑتی ہیں۔ جس سے بیماری ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ کوڑے و گندگی جگہ پر مکھیاں انڈے بچے دیتی ہیں جس سے ان کی بہتات ترقی ہوتی ہے۔

مکان میں ہر جگہ نہیں تھوکنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ کوئی مٹی کا برتن جس میں مٹی یا چونہ پڑا رہے کسی ایک کونہ میں رکھے اسمیں تھوکے۔ اس برتن کو بھی ڈھکا رکھنا چاہیئے۔ تاکہ مکھی نہ بیٹھ سکیں۔ مکان میں ہر طرف تھوکنے سے گندگی ہو گی۔ اور مندرجہ بالا طریقہ سے گندگی نہ ہوگی۔

صفائی کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً فنائل بھی چھڑک دینا چاہیئے۔ اور کبھی کبھی گوگل۔ لوبان۔ ہون کی سامگری گھر میں سلگانا چاہیئے جس سے ہوا صاف اور خوشبودار رہے کیونکہ صاف ہوا ہی تندرستی کو فائدہ پہونچاتی ہے۔ اور گندی نقصان

پاخانہ پیشاب اور موری کی صفائی

اوپر لکھی ہوئی چیزوں کی صفائی پر ہر شخص کو دھیان دینا ضروری ہے کیونکہ ان سے گندگی اور بدبو وغیرہ پھیلتی ہے۔ جو تندرستی کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے اس لئے ان کا صاف رکھنا بہت ضروری ہے گھر کے پیشاب خانہ میں پیشاب کرنے کے بعد پانی چھوڑ دینا چاہیئے۔ تاکہ جگہ صاف ہو جاوے۔

برتن دھونے کی جگہ پر برتن دھونے کے بعد اس جگہ کو اچھی طرح صاف کر دینا چاہیئے تاکہ وہاں گندگی نہ رہے۔ گھر کی موری کو بھی صاف رکھنا چاہیئے۔ موری میں کسی قسم کا اناج یا جوٹھن نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اگر یہ چیزیں موری میں رہیں گی تو سڑیں گی اور ہوا کو خراب کر دیں گی۔ جو کہ نقصان دہ ہوگی۔ اگر موری صاف رہے گی تو کوئی بدبو وغیرہ نہیں آوے گی۔ اور ہوا بدبودار نہیں ہوگی۔

پاخانہ کو جہاں تک ممکن ہو روزانہ دھلوا دینا چاہیئے۔ پاخانہ میں پاخانہ کے لئے جو برتن رکھا جاوے وہ اس قدر بڑا ہو کہ جس سے پاخانہ اس برتن کے باہر نہ جا پاوے اگر ایسا نہ ہوا تو پاخانہ میں گندگی پھیلے گی۔ پاخانہ کا دروازہ جہاں سے پاخانہ صاف کیا جاتا ہے بالکل درست ہونا چاہیئے جس سے پاخانہ کی صفائی کے بعد دروازے ٹھیک طور سے بند ہو سکیں اور بدبودار ہوا لوگوں کو پریشان نہ کر سکے۔

اگر پاخانہ وغیرہ اچھی طرح سے صاف نہ کئے جاویں گے تو گندگی و سڑن پیدا ہوگی جس سے ہوا خراب ہوگی ساتھ ہی مکھیاں خراب بیماری کے مادہ کو وہاں سے لے جاکر کھانے وغیرہ کی چیزوں پر پہونچا دیں گی جس سے بیماری ہو کا ڈر رہیگا۔ اس لئے مندرجہ بالا چیزوں کا صاف رکھنا ضروری ہے۔ ساتھ ہی وقتاً فوقتاً فنائل و چونہ چھڑکتے رہنا چاہیئے۔ جو صفائی کی مدد کریں گے۔

سڑک و نالی کی صفائی۔

سڑک و نالی کی صفائی جہاں ضروری اور میونسپل بورڈ پر ہے۔ وہاں باشندگان شہر پر بھی بہت بڑی ہے۔ میونسپل بورڈ اپنے ملازمان کے ذریعہ دن میں زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ صفائی کرا سکتا ہے۔ باقی سارے دن کی صفائی میں امداد کرنا باشندگان شہر پر ہے۔ گھر کا کوڑا سڑک کی صفائی اور کوڑہ اٹھ جانے کے پہلے کوڑہ کی جگہ پر ڈال دینا چاہیئے۔ سڑک کی صفائی اور کوڑہ اٹھ جانے کے بعد کوئی کوڑہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ کوڑہ اٹھ جانے کے بعد کوئی کوڑہ نہیں چھوڑنا چاہیئے کوڑہ اٹھ جانے کے بعد گھر میں جو کوڑہ نکلے اسے مکان میں صفائی میں بتلائے ہوئے طریقہ سے گھر میں رکھا جاوے گھر سے اوپر سے کوئی بھی کوڑہ کسی طرح کا کوڑہ یا گندگی سڑک پر نہیں پھینکنا چاہیئے اوپر سے گندگی یا کوڑہ پھینکنا تہذیب کے خلاف ہے۔ اس کے علاوہ کسی راہ گیر پر گر سکتا ہے جس سے جھگڑا کا اندیشہ رہیگا۔ اور سڑک گندی ہوتی ہے۔ اس لئے اوپر سے پھینکنے کی کبھی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

راستہ چلتے وقت پھل کھانے والوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ پھلوں کے چھلکے سڑک پر نہ ڈالیں اس سے سڑک پر گندگی تو ہوگی ساتھ ہی کسی چلنے والے کا پیر اس پر پڑ سکتا ہے اور وہ گر کر چوٹ کھا سکتا ہے۔ اگر وہی چھلکا ایک کنارے پر ڈالا جاوے تو سڑک بھی گندگی سے بچی رہے گی۔ اور کسی کے چوٹ لگنے کا اندیشہ نہیں رہیگا اسی طرح راستہ چلتے وقت سڑک پر نہ تھوکیں۔ اور نہ ناک صاف کریں۔ بلکہ سڑک کے کنارے کی نالی میں تھوکیں اور ناک صاف کریں اگر سڑک پر تھوکا گیا اور ناک صاف کی گئی تو سڑک پر گندگی تو ہو گی ہی ساتھ ہی ننگے پیر چلنے والوں کے پیروں میں گندگی اور بیماری کے مادہ لگنے کا اندیشہ رہیگا اور وہ ان کے پیروں میں لگ کر ان کے گھروں میں جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کاغذ وغیرہ پھاڑ کر بھی سڑک پر نہیں پھینکنا چاہیئے۔

سڑک کی نالیوں پر اکثر بچے پاخانہ کیا کرتے ہیں۔ جس سے نالیاں گندی اور ہوا خراب ہوتی ہے۔ نالیوں میں پاخانہ کرنا نامناسب اور خلاف طریقہ ہے۔ بچوں کو پاخانہ ہی میں پاخانہ کرانا چاہیئے جس سے نالیاں صاف رہیں۔ سڑکوں پر جو پیشاب خانے بنے ہیں ان کو صرف پیشاب ہی کے لئے ہی استعمال کرنا چاہیئے پاخانہ کے لئے نہیں اگر باہر پاخانہ جانا ہو تو میونسپل پاخانہ ہی میں جانا چاہیئے۔ پیشاب کرتے وقت کپڑوں کو اس طرح سمیٹ لینا چاہیئے تاکہ پیشاب کرتے وقت کوئی کپڑا گندگی میں نہ چھوئے۔

مٹھائی کی دوکان خوانچہ، دودھ اور چاٹ والوں کو مناسب ہے کہ وہ اپنی دوکانوں کے ایک طرف کوڑے کے لئے برتن رکھیں جس میں کھانے پینے والے چھوٹے پتے و کلھڑ وغیرہ چھوڑیں۔ اگر کلھڑ و پتے سڑک یا نالی میں پھینکے جاویں گے تو سڑک و نالی گندی ہو کر کوڑا ہی کوڑا ہوگا۔

مٹھائی کے دوکاندار کھانے کی چیزوں کو گرد و غبار سے اور خاص طور سے مکھیوں سے بچانے کے لئے شیشے یا جالی کے اندر رکھیں۔ اور خوانچہ والوں کو بھی ایسا ہی انتظام کرنا چاہیئے۔ یا کم سے کم صاف کپڑے ڈھکے رکھنا چاہیئے۔ کپڑے سے اس طرح سے ڈھکیں کہ کپڑا کھانے والی چیزوں کو نہ چھوئے۔

کھانے کی صفائی

کھانا پکانے کی جگہ بہت صاف ستھری ہونا چاہیئے۔ ساتھ ہی کھانا کھانے و کھانے کے برتن بھی صاف ستھرے ہونا چاہیئے برتنوں کو استعمال کرنے سے پہلے صاف کپڑے سے پونچھ لینا چاہیئے۔ تاکہ برتنوں میں کوئی چیز نہ لگی رہے کھانا پکانے اور کھانا کھانے کے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح سے صاف کر لینا چاہیئے۔ بغیر ہاتھ صاف کئے کھانے کی چیزوں کو چھونا اور کھانا نہ چاہیئے۔ کھانے کو کھلا نہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ کھلے کھانوں پر مکھیاں وغیرہ کیڑے بیٹھ سکتے ہیں۔ مکھیوں سے خاص طور سے اس لئے حفاظت رکھنے کی سخت ضرورت ہے کہ مکھیاں گندی جگہوں پر بیٹھ کر گندگی اور بیماری کے مادے اپنے پنجوں کے ذریعہ لاتی ہیں۔ اور وہ جہاں بیٹھتی ہیں۔ اس کو وہاں چھوڑتی ہیں۔ اس طرح اگر وہ کھانے پر بیٹھیں گی تو اس کھانا کھانے سے نقصان ہونے کا اندیشہ رہیگا۔ ہیضہ کا کیڑا وغیرہ بیماریاں اکثر مکھیوں کے ذریعہ سے ہوتی ہیں۔

ہر کھانا تازہ کھانا چاہیئے۔ تازہ کھانا جلد ہضم ہوتا ہے۔ باسی کھانا زود ہضم نہیں ہوتا علاوہ اس کے زیادہ دیر تک رکھنے سے بیماری کے مادے کے پیدا ہونے کا ڈر رہتا ہے۔ جو نقصان دہ ہو سکتا ہے اس لئے اس کی احتیاط رکھنا چاہیئے کھانے کی طرح پانی کو بھی بند رکھنا چاہیئے جس سے اسمیں کوئی چیز نہ گر سکے۔ اور نہ کوئی بیٹھ سکے۔ پانی پینے کے پہلے پانی کو دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ پانی صاف ہے کوئی چیز تو اسمیں نہیں ہے۔ پانی کو پینے کے برتن میں لینے سے پہلے برتن کو صاف کر لینا چاہیئے۔ اگر کھانے کی طرح پانی کو بھی محفوظ رکھنے کا خیال نہ رکھا گیا اور اسے کھلا رکھا تو پانی کے ذریعہ طرح طرح کی بیماریوں کا خطرہ رہیگا۔ ہیضہ کے دنوں میں پانی کو ابال کر استعمال کرنا مفید ہوگا۔

کھٹی اور کھٹ مٹھی چیزوں کے لئے پتھر، مٹی اور کانچ کے برتن کا استعمال کرنا چاہیئے۔ پیتل یا تانبے کے برتن بغیر قلعی کے ہرگز استعمال نہ کئے جاویں۔ کیونکہ ان دھاتوں کے برتنوں میں استعمال کرنے سے نیلے تھوتھے کی طرح زہر پیدا ہو جاتا ہے قلعی کے برتن پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

پھلوں اور کچی کھانے والی چیزوں کو مثل گاجر مولی وغیرہ کے کھانے کے پہلے اس لئے خاص طور سے دھو لینا چاہیئے کہ جس سے ان سے خراب مادہ کھیت کی گندگی و مٹی وغیرہ صاف ہو جاوے۔ اسی طریقہ سے کچے ساگ کھانے والے پتوں کو بھی صاف کر لینا چاہیئے۔

سردار پٹیل کا پیغام

نئی دہلی۔ ۷ نومبر۔ ابھی آزادی کے پہلے ہی برس ہندوستان نے نفاق اور فرقہ داریت کی طاقتوں پر فتح پالی۔ اور اپنے استحکام اور بقا کے تحفظ کر لیا ہے لیکن ملک کو ابھی راہ سے ابھی ایک اور سنگ گراں ہٹانا یعنی معاشی تعمیر نو اور افراط زر کا مسئلہ حل کرنا ہے۔

یہ الفاظ جو ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے بمبئی میں اپنی سالگرہ کی تقریب میں قوم کے نام ایک ریکارڈ کئے ہوئے پیغام میں کہے۔

اس وقت جبکہ ملک ایک نازک دور سے گزر رہا ہے میں ہر شہری سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے مسائل کو حل کرنے میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔

دہلی میں فنون لطیفہ کی نمائش

نئی دہلی ۶ نومبر۔ گورنمنٹ ہاؤس میں آج گورنر جنرل مسٹر سی راجگوپال اچاری نے ہندوستانی فنون لطیفہ کی نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر بیرونی سفارتخانوں کے نمائندے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند موجود تھے۔ اس نمائش میں پانچ ہزار سال کی پرانی نمائش میں چیزیں رکھی ہیں۔ نمائش میں پتھروں کے بتوں، دھات کے مجسموں سے لیکر قلمی تصاویر تک شامل ہیں۔ بعض نادر پارچہ جات بھی نمائش میں رکھے گئے ہیں۔ نمائش میں کل ایک ہزار چیزیں اس میں موجود اور بڑا کے بہت سے نوادرات ہیں۔ قلمی تصاویر میں تمام دبستانوں کی نمائندگی کی گئی ہے۔

نمائش کو پانچ مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۱۔ پتھر کے بت۔ ۲۔ دھات کے مجسمے۔ ۳۔ قلمی تصاویر ۴۔ پارچہ جات۔ ۵۔ متفرقات۔

یہ نمائش ۷ نومبر سے ۲۱ نومبر تک کھلی رہیگی فیس داخلہ ۱ر ہے۔ طلبا اور لڑکوں کا ٹکٹ آدھا ہے۔ نمائش گورنمنٹ ہاؤس کے بیچ میں حصہ میں ہو رہی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم حکومت ہند نمائش کمیٹی کے صدر اور مسز سروجنی نائیڈو گورنر یوپی اس کی نائب صدر ہیں۔

سنگھ کے خلاف پوری طاقت سے جنگ کیجائے!

لکھنؤ۔ ۶ نومبر۔ یوپی اسمبلی کے ۱۱ ممبروں نے ایک اخباری بیان کے ذریعہ تمام جمہوریت پسندوں اور عدم تشدد پر یقین رکھنے والوں سے اپیل کی ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے خلاف پوری قوت سے جنگ کے لئے اپنے کو حرکت میں لائیں۔

بیان دینے والوں نے کہا ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کی تخریب پسندی روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ رجعت پسندانہ پالیسی میں حصہ لینے کی وجہ سے جس کی بدولت قوم کے باپ مہاتما گاندھی کی شہادت وقوع پذیر ہوئی۔ سنگھ کی جو عالمگیر مذمت کی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں اس جماعت کے افراد نے اپنی سرگرمیوں کی رفتار دھیمی کر دی تھی۔ مگر اب پھر وہ سر اٹھا رہے ہیں یہ لوگ اکیلے قوم دشمن ہی نہیں ہیں۔ لیکن ان تمام بنیادی اصول کے بھی دشمن ہیں جن پر نوتشکیل حکومت ہندوستانی نے اپنی طاقت کا انحصار کیا ہے۔

سنگھ والے آج نفرت کے گن گا رہے ہیں۔ وہ قتل و غارت گری کے لئے اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔ اس قسم کا ادارہ معاشرتی طور پر رجعت پسندانہ خیال رکھنے والوں یعنی زمینداروں اور سرمایہ داروں کی آخری پناہ گاہ ہے۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کا ہندو حکومت کا نظریہ جمہوری غیر مذہبی حکومت کے بالکل خلاف ہے۔

اس وقت فسطائیت کی بڑھتی ہوئی دھمکیوں کے خلاف عوامی جمہوریت کو اپنی طاقت اور حفاظت کرنا ضروری ہے۔ اور جو لوگ کے خلاف جمہوریت کے ہر بنیادی اصول کے خلاف جنگ آزما ہیں سخت کارروائی کرنا مخیانہ اقدام نہیں بلکہ نظریہ جمہوریت کی طرف ابتدائی اقدام ہے۔

اس ہم ان تمام لوگوں کو جو جمہوریت اور عدم تشدد کے قائل ہیں۔ دعوت دیتے ہیں کہ وہ راشٹریہ سیوک سنگھ پر بھرپور وار کرنے کے لئے اپنے کو حرکت میں لائیں۔ اس سلسلے میں ہماری تجویز ہے کہ لکھنؤ میں ایک فسطائیت دشمن کانفرنس منعقد کی جائے۔

دنیا کے سامنے ہندوستان کا نظریہ

لندن۔ ۸ نومبر ہندوستان کے وزیر اعظم نے اپنے لندن و پیرس کے دورے میں صرف دولت مشترکہ کے لیڈروں سے ہی ذاتی تعلقات نہیں پیدا کئے بلکہ وہ دنیا کے زیادہ تر مشہور سیاستدانوں سے بھی ملے جو ادارہ متحدہ اقوام کے اجلاس کے لئے پیرس میں جمع ہوئے تھے۔

ان غیر رسمی ملاقاتوں میں انھوں نے ان لیڈروں کو ہندوستان کے خیالات سے انفرادی طور پر آگاہ کیا۔ ادارہ متحدہ اقوام کا خیال ہے کہ وزیر اعظم ہندوستان نے جنرل اسمبلی کو یہ بات یاد دلا کر ایک بیش بہا خدمت انجام دی ہے۔ کہ دنیا میں صرف مغربی ہی مسائل نہیں ہیں۔ بلکہ ایشیا میں بھی دنیا کا ایک اہم حصہ ہے۔ اور دنیا کے مسائل پر غور کرتے وقت اس کو دنیا سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔

پیرس کے سفارتی حلقے اسباب سے کافی متاثر معلوم ہوتے ہیں کہ ایشیا کے ممالک ہندوستان کی طرف سماجی معاشی اور ثقافتی مسائل میں قیادت کے لئے دیکھ رہے ہیں۔ اور بعض ملک ایشیائی تعلقات کی کانفرنس کے سلسلے میں ایشیائی ممالک کے وزراء خارجہ کی پنڈت نہرو سے ملاقات نے اس خیال کو اور مضبوط کر دیا ہے۔

برطانی ماہر طبعیات کو نوبل پرائز

اسٹاک ہوم ۴ نومبر۔ برطانیہ کے ممتاز ماہر طبعیات پروفیسر بلیکیٹ کو علم طبعیات میں نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ ان کو انعام کائناتی شعاع افشانی کی تحقیق پر دیا گیا ہے۔ کیمسٹری کا نوبل پرائز پروفیسر پروفیسر ٹیلس کو دیا گیا

نواب بھوپال کی واپسی!

بھوپال ۹ نومبر ہز ہائینس نواب بھوپال ہز ہائینس شاہ دلہن صاحبہ کی معیت میں آج سہ پہر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے کے بعد بھوپال واپس آئے۔ نواب نے دوران سفر میں قاہرہ۔ اور بغداد میں مقیم رہے۔

لیکن رحم کا طالب نہیں

نئی دہلی ۸ نومبر۔ ناتھو رام ونائک گوڈسے نے اس کے اور دوسرے سات آدمیوں کے مقدمہ کی سماعت کرنے والی مخصوص عدالت کو آج ۹۳ صفحات کا ایک بیان دیا ہے جس میں اس نے اقبال کیا ہے کہ اس نے ۳۰ جنوری کو مہاتما گاندھی پر گولیاں چلائی تھیں اور کہا ہے کہ میں "نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ کوئی رحم کیا جائے میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری طرف سے کوئی شخص میرے ساتھ رحم کئے جانے کی بھیک مانگے"۔

گوڈسے نے بیان میں کہا ہے کہ ملک کی حکومت پر گاندھی جی کی سیاست اور اصولوں کا تسلط تھا۔ اور پاکستان کی تشکیل اور لاکھوں ہندوؤں کے سر جو مصیبت آئی اس کی ذمہ داری ان ہی اصولوں اور سیاسی پر ہے۔ ہندوؤں کو مسلمانوں سے نجات دلانے کا واحد مؤثر طریقہ اس کے نزدیک یہی تھا۔ کہ گاندھی جی کو اس دنیا سے ہٹا دیا جائے۔ یہ گاندھی جی پاکستان کے باپ ثابت ہوئے۔ اسی سبب سے میں نے بھارت ماتا کے فرض شناس فرزند کی حیثیت سے اپنا فرض سمجھا کہ نام نہاد قومی باپ کی زندگی کا خاتمہ کر دوں جس نے ہماری مادر وطن کے جسم کے ٹکڑے کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔

گوڈسے نے اس "انتہا پسندانہ فعل" کی پوری ذمہ داری اپنے اوپر لی۔ اور اس الزام کی تردید کی کہ اس نے اس مقصد کے لئے کسی کے ساتھ سازش کی تھی۔ اس مقدمہ میں سازش کنندوں کی حیثیت سے کئی آدمی میرے ساتھ لا کھڑے گئے ہیں میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں نے جو کچھ کیا اس میں کوئی شریک نہیں تھا۔ اور میں اپنے فعل کا تنہا ذمہ دار ہوں۔ اگر وہ لوگ میرے ساتھ لا کھڑے نہ کئے گئے ہوتے تو میری طرف سے کوئی صفائی ہی نہ دی گئی ہوتی۔ جیسا کہ اس بات سے ظاہر ہے کہ میں نے اپنے وکیل کو تاکید کی تھی کہ وہ ان گواہوں سے جرح نہ کریں جن کا تعلق ۳۰ جنوری کے واقعہ کی شہادت سے ہے۔

گوڈسے نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ "اس اقدام سے پہلے میں نے یہ پیش بینی کر لی تھی کہ اگر میں نے یہ اقدام کیا تو میرا کیا انجام ہوگا۔ لیکن اسی کے ساتھ میں یہ بھی سمجھتا تھا کہ گاندھی جی کے بعد ہندوستان کی سیاست یقینی طور پر عملی جوابی حملہ کے لائق اور مسلح فوجوں کے ذریعہ طاقت ور ہو جائے گی۔

اگر کسی شخص کا اپنے ملک سے محبت کرنا گناہ ہو سکتا ہے تو میں اس گناہ کے ارتکاب کا اقبال کرتا ہوں۔ مجھے کامل اور پختہ یقین ہے کہ اگر اس عدالت کے علاوہ کوئی اور عدالت ہے تو اس عدالت میں میرا فعل جرم نہیں قرار نہیں دیا جائے گا میرا فعل انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے تھا۔ میرا خیال ہے کہ میں نے ایک ایسے شخص پر گولیاں چلائیں جس کی پالیسی کی وجہ سے لاکھوں ہندوؤں کو تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑا۔ سچ پوچھئے تو میری خود زندگی کی شمع اس وقت گل ہو گئی جب میں نے گاندھی جی پر گولیاں چلائیں۔ اس عرصہ میں میں نے جو کچھ دیکھا اور معلوم کیا ہے مجھ کو اس سے دلی اطمینان ہو گیا ہے۔

گوڈسے نے کہا کہ مجھے گاندھی جی سے کوئی ذاتی پرخاش نہ تھی لیکن گاندھی جی کی پالیسی اور افعال خاص کر ان کی مسلمانوں کو خوش اور ہندوؤں کو نظر انداز کرنے کی پالیسی شکہ میں ملک تقسیم اور پنجاب اور ملک کے دوسرے علاقوں میں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے اس کا (گوڈسے کا) دماغی توازن بگڑ گیا تھا۔ اگر پاکستان کے قیام کے بعد بھی اس گاندھیائی حکومت نے پاکستان میں بسنے والے ہندوؤں کے مفاد کو بچانے کی کوشش کی ہوتی تو شاید اس کا ذہنی توازن نہ بگڑتا۔

میں گاندھی جی کے اصول عدم تشدد کے قطعی خلاف ہوں پھر بھی میں یہ ماننے کے لئے تیار ہوں کہ گاندھی جی نے قوم کے لئے تکالیف برداشت کی تھیں۔ اور اپنے ذاتی مفاد کے لئے کچھ نہیں کیا تھا لیکن میں احساس تکلیف کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ گاندھی جی نے ایمانداری سے عدم تشدد کی کمل شکست اور ناکامیابی کو تسلیم نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں کہ میرے دل میں موجودہ حکومت کی کوئی عزت نہیں ہے کیوں کہ اس کی پالیسی نامناسب طریقہ پر مسلمانوں کے حق میں ہے لیکن میں بہ صاف طور پر جانتا تھا کہ اس پالیسی کی وجہ گاندھی جی ہیں اب اس دباؤ کی غیر موجودگی میں صحیح طریقہ غیر مذہبی ریاست کے قیام کے امکانات ہیں۔

ناتھو رام گوڈسے نے مسلسل ۵ گھنٹہ تک اپنا بیان پڑھ کر سنایا۔ یا ہر گھنٹے کے بعد وہ کچھ آرام کرتا۔ اور پانی پیتا تھا۔ اور آرام کے وقفوں میں حلق صاف کرنے کے لئے لونگ استعمال کرتا تھا۔

" اکھنڈ بھارت امر رہے۔ اور" بندے ماترم "

یو پی میں آٹھ ریاستوں کا انضمام

لکھنؤ، ۸ نومبر۔ نامہ نگار پائنیر کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ یو پی کی سرکاری حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ مرکزی حکومت کے محکمہ ریاست کی جانب سے اس ماہ میں اس کا اعلان کی امید کی جاتی ہے کہ بندیلکھنڈ کی ۸ ریاستیں جو اس صوبے سے گھری ہیں۔ انھیں صوبہ یو پی میں ملا دیا جائے گا۔ ان آٹھ میں ریاست چرکھاری سریلا۔ سمتھر۔ دتیا۔ اور اوڑچھا ہیں۔

کون کسی کا ؟

پچکاریوں سے نکلتے ہوئے رنگین تار کتنے بھلے معلوم ہوتے تھے۔ رنگین تار ہوا میں تیر رہے تھے چاروں طرف گلال اڑ رہا تھا۔ بچوں اور بوڑھوں اور جوانوں کے دل مچل رہے تھے۔ ہر نوجوان کے دل میں کسی نہ کسی کی یاد چٹکیاں لے رہی تھی لیکن کنول کی آنکھوں سے ہولی کے دن جو پانی نکل رہا تھا۔ وہ بالکل صاف شفاف اور بے رنگ تھا۔ کنول کی بے نور آنکھوں میں گرم پانی کا سیلاب آیا اور رقص کرتا ہوا صاف و شفاف موتی بن بن کر گر گیا۔ اس کی بے نور آنکھیں اشکوں کے طوفان کو دیکھنے سے قاصر تھیں باہر کوئی جوگن گا رہی تھی۔

پریم کی دنیا سب سے نیاری
بن جا پریم پجاری جگلے .... بن جا.......

کنول کانپ اٹھا۔ اس کی پیشانی نم آلود ہو گئی پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے پیشانی پر رقص کرنے لگے۔ آنکھوں سے دو آنسو گرے۔ کوئی جوگی گا رہا تھا۔

ہولی کا دن آیا جگلے پریم کے گانے گالے
سجنی تیری باٹ میں بیٹھی جا کر گلے لگالے۔

کنول نے ایک پرزے پر لکھا۔ "ہولی کی یاد" لیکن اس کی بے نور آنکھیں نہ دیکھ سکیں اس کے تخیل نے آج سے تیس سال پہلے کا نقشہ کھینچ دیا۔

ہولی کا دن آیا۔ چاروں طرف گلال اڑ رہا تھا لیکن کنول پام کے پودے کے نیچے چترا کا انتظار کر رہا تھا نگاہیں دیر کو اٹھتی تھیں لیکن مایوس ہو کر پھر نیچے کو جھک جاتی تھیں۔ کیا سوچ رہے ہیں آپ۔

کنول چونک پڑا کچھ نہیں تم آگئیں چترا میری تو آنکھیں پک گئیں۔ بس کیا کروں اب بھی بڑی مشکل سے آئی ہوں۔ ماتا جی آنے ہی نہ دیتی تھیں چترا نے مغموم لہجے میں کہا۔ اب میں نے ان سب لوگوں کا علاج سوچ لیا ہے "کنول بولا" گیا۔ چترا نے دلربا انداز سے پوچھا۔

"ہم دونوں کی شادی" کنول نے جواب دیا۔

کنول بابو۔ "چترا کے چہرے پر مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ "ہم دونوں شادی کر کے دور بہت دور نکل جائیں گے جہاں اپنا کوئی نہ ہو مخالفت اپنے ہی کرتے ہیں بیگانے نہیں کرتے لیکن تمہارے پتا اور میری ماتا۔ ہم بالغ ہیں۔ اب قانون بھی ہمارا کچھ نہیں کر سکتا۔ کنول نے ذرو محبت سے چترا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ میری وجہ سے آپ کی زندگی تباہ ہو جائیگی۔ کنول بابو۔ چترا نے افسردگی سے کہا۔ وہ کیسے کنول بابو میں ایک ولیشیا کی لڑکی ہوں۔ اور آپ۔ چترا کی آنکھیں زمین پر گڑ گئیں۔ چترا آئندہ مجھ سے ایسی بات نہ کہنا۔

کنول نے کانپتے ہوئے چترا کے منہ پر تھپڑ مارا اس نے رخسار سرخ ہو گئے۔ پانچوں انگلیوں کے نشانات ابھر آئے۔ چترا کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

"آپ جانتے ہیں دستبردار کر دئے جائیں گے آپ کی تعلیم ہو دی وہ جائیگی زمانہ میں رسوا اور بدنام ہو جائیں گے چترا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

لیکن تم تو مل جاؤگی مجھے۔ کنول نے محبت بھرے لہجے میں کہا چترا کا چہرہ چمک اٹھا دونوں کے دلوں میں لطیف اضطراب برپا ہو گیا۔ باد صبا کے مدہوش کن جھونکوں نے دونوں کو دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا کتنی رومان انگیز تھی وہ شام جہاں چترا کی محبت تھی۔ بے لوث محبت اور اب اس کا نحیف جسم اس کی کبھی نہ ختم ہونے والی تاریک دنیا۔ اندھیری اور خوفناک دنیا اور اسکی بے نور آنکھوں میں شفاف قطرے ایک برباد جوانی کے نقشہ کو عریاں کر رہے تھے اس نے کاغذ کے ایک پرزہ پھر لکھا۔ "ہولی کی یاد۔"

لیکن اس کی بے نور آنکھیں اب بھی دیکھنے سے قاصر تھیں تخیل نے کروٹ لی اور ایک خوفناک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ اسی پام کے پودے کے نیچے آج کنول اور چترا میٹھی میٹھی باتیں کر رہے تھے خنک ہوا کے جھونکے دونوں کے جذبات میں اضطراب برپا کر رہے تھے۔

کنول۔ کنول کے پتا نے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ان کی آنکھوں سے آگ برس رہی تھی۔

کنول اور چترا کا تخیل ٹوٹ گیا۔ اب حقیقت منکشف ہو چکی تھی۔ دونوں مجسم سوال بن کر رہ گئے۔ پتا جی۔ کنول کی نظریں زمین پر گڑ گئیں

یہاں کیا کر رہے ہو۔ کچھ نہیں پتا جی۔

کیا تم کبھی اب گھر نہ آؤ گے۔ پتا جی جہاں چترا وہاں میں کنول نے جواب دیا۔ "ایک بتہ پھر سوچ لو۔ کنول کے پتا نے کہا یہ میرا مستحکم ارادہ ہے پتا جی۔ "گیا اسی سے شادی کرو گے"، کنول کے پتا جی نے چترا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جی ہاں۔ کنول نے جواب دیا۔ اس ناچنے والی چھوکری سے جس کا کام صرف اپنے حسن کو نمائش کرنا ہے اپنی نازک اداؤں سے مکر و فریب سے مست کر کے لوگوں کو لوٹنا ہے جس کا حسن صرف دولت کے لئے وقف ہے جو صرف تمہارے پیسے پر دانت دھرے بیٹھی ہے۔ کنول آنکھیں کھول۔

بس پتا جی! میں چترا کے خلاف ایک لفظ بھی سننا نہیں چاہتا۔! کنول پتا کے قوی ہیکل ہاتھ کے دھکے تاب نہ لا سکا۔ پیشانی کے بل زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا۔ اس کے سر سے خون کا سیلاب جاری ہو گیا۔ پتا جی یہ کیا کر دیا آپ نے! کنول کے پتا نے چترا کے یہ الفاظ نہ سنے کیونکہ جا چکے تھے کنول زمین پر بے ہوش پڑا تھا۔ اس کا پاک خون بہہ کر کیاری میں ننھے ننھے پودوں کو سیراب کر رہا تھا۔ انہیں سینچ رہا تھا۔ پ...... پتا جی ...... پتا جی!

کنول بڑبڑایا اور پھر بیہوش ہو گیا۔

کنول بابو...... کنول بابو!! چترا اس سے لپٹی جاتی تھی۔ آنسوؤں کی پیہم و متواتر بوچھار سے کنول کو پھر ہوش آیا۔

پتا..... پتا ..... پتا جی!

کنول بڑبڑایا۔

کنول بابو۔ پتا جی۔ پتا جی گئے۔ چترا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا۔ تم! تم... کون ہو۔

میں بدنصیب چترا ہوں، کنول بابو۔ چترا۔ لیکن تم ہو کہاں کہاں ہو۔ مجھے تو کچھ نظر نہیں آتا۔

میں آپکے سامنے ہوں چترا کو کنول کے چہرے سے خوف معلوم ہو رہا تھا۔ ! نہیں چترا تم جھوٹ بولتی ہو تم یہاں نہیں ہو۔ لیکن لیکن مجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ کنول بابو تمہاری آنکھوں کو اب کیا ہو گیا ہے۔ چترا کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

میں اندھا ہو گیا ہوں چترا! میں بالکل اندھا ہو گیا ہوں۔ کنول کی خوفناک آواز فضا میں گونج کر ملی ہو گئی۔ اب کیا ہوگا! چترا نے مغموم ہو کر کہا۔ بنیلتی جاتی رہی تو کوئی بات نہیں ہے۔ میری چترا تو میرے پاس ہے۔ اور مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ کتنی تکلیف اٹھانی پڑتی ہیں آپ کو میری وجہ سے "میں تم پر اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کر سکتا ہوں۔" آپ کتنے اچھے ہیں کنول بابو۔

چلو چترا چلیں۔

کدھر! حدھر قسمت لے جائے لیکن اس مطلبی دنیا سے دور! کنول بولا۔ کنول چترا کا ہاتھ پکڑے تھا۔ اس کے پاؤں ڈگمگا رہے تھے تیز دی کی شدت سے خون کی بوندیں پیشانی پر منجمد ہو گئی تھیں چترا کبھی کبھی کیف انگیز خواب دیکھنے لگتی لیکن کنول کے پتا کے سلوک کا خیال اس کے تخیل کو .... اس کے خواب کو ملوث کر دیتا۔ وہ ایک عالیشان مکان کے سامنے رکے جو کنول کے دوست رمیش کا گھر تھا!

کنول کو اپنا مستقبل اپنی بے نور آنکھوں سے کہیں زیادہ تاریک نظر آ رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایک اپاہج بن کر رمیش کے گھر پڑا رہے لیکن اس کے سوا اور چارہ بھی نہ تھا شاید ایسی حالت میں کنول خودکشی سے بھی دریغ نہ کرتا۔ لیکن اسے چترا کا بھی خیال تھا جو صرف اس کے لئے اپنا گھر بار سب کچھ چھوڑ چکی تھی۔ چترا نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے زہر کی شیشی اٹھائی۔ لیکن ہونٹوں تک نہ پہنچا کر رہ گئی اس کی آنکھوں میں کنول کی موہوم دھندلی سی تصویر آ گئی۔ وہ کانپ اٹھی زہر کی شیشی ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو گرے۔ اور زہر میں مل کر بے اثر ہو گئے۔ النوانی حسن کا وہ دلکش و دلآویز پیکر لمحوں میں گھل کر نحیف و لاغر ہو گیا غم و اندوہ اور رنج و کلفت کی پیہم و متواتر جھٹکوں نے اس کے شباب کو کمہلا کر دیا۔ آفتاب طلوع ہوتا۔ اور غروب ہو جاتا لیکن کنول کے لئے ہر دن شب سے زیادہ تاریک اور شب بہ شب تاریک سے زیادہ خوفناک تھی۔ لیکن دل افسردہ و پژمردہ ہونے کے باوجود فرط و انبساط سے لبریز تھا۔ بے نور آنکھیں اشکوں سے لبریز ہونے کے باوجود ایک خاص چمک رکھتی تھیں جس میں بعض اوقات چترا کی حسین و جمیلہ موہوم دھندلی تصویر رقص کیا کرتی تھی۔ چترا کا حسین و جمیلہ بشرہ جاذب نظر چہرہ۔ شباب کا دلکش و دلآویز پیکر۔ رومان انگیز

ص جوانی اور پیار و محبت کی باتیں۔ کنول کو دنیا و مافیہا سے بیخبر کر دیتی تھیں۔

حسن جوانی۔ رمیش۔ احسان بے نور آنکھیں۔ تشدد کا سلوک اور زمانہ کا فریب کاروں کا خیال دل میں ہیجان و اضطراب کا طوفان برپا کر دیتا تھا لیکن اسے رمیش پر پورا اعتماد تھا۔

کیا سوچ رہے ہیں آپ! چترا نے کنول سے پوچھا۔! میں سوچ رہا ہوں کہ ہم کب تک رمیش کے یہاں پڑے رہیں گے اس میں متفکر ہونے کی کون بات ہے کل آپریشن ہو جائے گا۔ ایک ہفتہ تک آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور رمیش بابو کا یہ احسان تو ہمارے سر رہیگا ہی۔ چترا بولی! یہ احسان نہیں بھابی یہ تو میرا فرض ہے۔ رمیش نے کہا۔

رمیش بھیا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو ہم بھوکوں مر جاتے۔ کنول بابو حسن تھا۔ شباب تھا۔ دو دل تھے۔ چترا اپنے آپ کو رمیش کی نظروں دور رہنے کی انتھک کوشش کرتی آنچل کو سر سے ایک پل کے لئے بھی جدا نہ ہونے دی۔ آنکھوں میں کبھی کاجل نہ لگاتی۔ اپنے حسین چہرے کو زیادہ سے زیادہ بدصورت بنا لیتی۔ لیکن وہ اپنے آپ کو رمیش کی جانب کھنچتا ہوا پاتی۔

آخر رمیش کی سحر چشم نے چترا کو اپنی جانب کھینچ لیا۔ چترا نے دلربا انداز سے آنکھیں جھکا کر رمیش کی مست آنکھوں کو ملتے ہوئے شباب سے آنکھ مچولی کھیلنے کی دعوت دی حسن تھا شباب تھا جذبات تھے۔ وہ دو نوجوان دل تھے۔ دعوت قبول ہوئی۔ چترا۔ رمیش نے چترا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا جی۔ چترا نے دلربا انداز سے جواب دیا۔ آج تم روز سے زیادہ حسین نظر آ رہی ہو! رمیش بولا۔ چترا کے خیال پر رنجی دوڑ گئی فرط مسرت سے ہونٹ لرزنے لگے۔ قلب میں لطیف اضطراب برپا ہو گیا قلب کی حرکت تیز ہو گئی۔ وہ سامنے بیٹھے ہیں! چترا نے کہا۔ لیکن پٹی نے اندھے کو اور اندھا بنا دیا ہے۔ رمیش بولا۔ اندھوں کے کان بہت تیز ہوتے ہیں۔ چترا نے کہا لیکن وہ بہت دور ہے۔ رمیش مسکراتے ہوئے بولا۔ ابھی تک ڈاکٹر کو بلانے نہیں گئے۔ رمیش بولا۔ کنول آہٹ کر بولا۔ ابھی جاتا ہوں۔ ذرا جوتے کے تسمے باندھ رہا تھا۔ لیکن تم اتنی دیر سے یہاں کر رہے ہو کیا؟ چترا کہاں ہے۔

کنول نے ذوق و شوق سے پٹی اتار پھینکی۔ اس کا شک یقین میں تبدیل ہو گیا۔ اب اس کی نور آنکھیں بانور ہو چکی تھیں۔ اس کی آنکھوں نے وہ نظارہ دیکھا جسکی اسے امید نہ تھی۔ چترا رمیش کی آغوش میں تھی۔ چترا! کنول نے گرج کر کہا چترا کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ وہ تو اندھا ہے۔ تم گھبراتی ہو۔ رمیش نے چترا کے کان میں کہا۔ کنول کا سر چکرا گیا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا پٹی قبل از وقت کھل جانے کی وجہ سے اس کی بانور آنکھیں پھر بے نور ہو گئیں۔

کنول آہستہ سے اٹھا اور بغیر کچھ کہے اپنی بے نور آنکھوں پر پلکیں مارتا۔ ٹٹولتا باہر نکل گیا۔ لیکن کہاں! یہ خود وہ بھی نہیں جانتا تھا لیکن اس مطلبی دنیا سے دور بہت دور نکل جانا چاہتا تھا جہاں دلیشیانہ ہو حسن نہ ہو جوانی نہ ہو۔ دوست نہ ہو احسان نہ ہو۔ جہاں ماں نہ ہو۔ باپ ہو اور ماں کی بے لوث محبت ہو۔ اور آج آئے ہولی کے دن۔ کنول ایک گدڑی میں لپٹا پڑا تھا۔ اس کا جسم اتنا نحیف ہو چکا تھا کہ آتنی سخت سردی میں باہر نکل کر بھیک مانگنے کی طاقت نہ تھی۔ اس نے بے نور آنکھوں پر پلکیں ماریں۔ اور گدڑی سے لرزتا ہوا ہاتھ باہر نکال کر ایک کاغذ کے پرزہ پر لکھا ہولی کی یاد۔ کون کسی کا!

دیکھنے کی ناکام کوشش کرنے سے پہلے اس کا خون منجمد ہو کر رہ گیا۔ اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اب وہاں ایک گدڑی تھی۔ اور برباد جوانی کی جیتی جاگتی تصویر.... یعنی لاش!

ہولی کی یاد!
ہولی کی یاد!!
کون کسی کا!

دفعہ ۳۵ کے اندر اطلاع

کانپور اربن ایریا (دیہاتی رقبہ) ڈیولپمنٹ ایکٹ ۱۹۴۵ء کے دفعہ ۳۵ کے اندر پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے ایک سو ٹرا (اصلاحی) اسکیم نمبر ۳۴ بنائی ہے جس کا نام "لکشمی پورہ کی ملنیتا نوارک"
लक्ष्मी पुरवा की मलिनता निवारक
اسکیم ہے (گندگی دور کرنے والی) اس اسکیم کے اندر رقبہ کی چوحدی اس طرح ہے۔
گرانڈ ٹرنک روڈ اور ہمیر پور روڈ نمبر ۳۶ کے چوراہے سے اوتر کی طرف ہمیر پور سڑک نمبر ۳۶ کے کنارے کنارے چل کر اس سڑک اور روڈ نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ تک۔ اس کے بعد پورب کی طرف سڑک نمبر ۱۸ کے کنارے کنارے چل کر اس سڑک اور سڑک نمبر ۲ اور ۳۱ کے ملنے کی جگہ تک۔ اس کے بعد پورب میں سڑک نمبر ۲ کے کنارے کنارے چل کر اسی سڑک اور کالون سڑک کے ملنے کی جگہ تک۔ اس کے بعد دکھن کی طرف کالون سڑک کے کنارے کنارے ہیرس گنج والے ریل کے پل سے ہو کر گرانڈ ٹرنک روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ اس کے بعد پچھم میں گرانڈ ٹرنک روڈ کے کنارے کنارے چل کر اسی سڑک اور ہمیر پور روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ جہاں سے چلے تھے۔ یعنی گرانڈ ٹرنک روڈ اور ہمیر پور روڈ سے ملنے کی جگہ تک۔

اوپر لکھی ہوئی سب سڑکیں اس اسکیم کے حدود کے اندر شامل ہیں۔ اس اسکیم کا پورا حال اور اس کے اندر آنے والی جگہوں کا نقشہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے دفتر میں کام کے دنوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس اطلاع کے شائع ہونے کی تاریخ سے ساٹھ (۶۰) دن کے اندر اسکیم کے خلاف کوئی اعتراض بورڈ کے دفتر میں آنا چاہیئے۔

دستخط دیوراج ایگزیکٹو افسر
کانپور ڈیولپمنٹ

۵ نومبر ۱۹۴۸ء

وائس چانسلر کیلئے ڈاکٹر ذاکر حسین کا نام

علی گڈھ ۸ نومبر۔ مسلم یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر نواب محمد اسمٰعیل خان کے استعفے پر غور کرنے کے لئے ۱۴ نومبر کو کورٹ کا خاص جلسہ طلب کیا گیا ہے۔

نواب اسمٰعیل نے رجسٹرار مسلم یونیورسٹی کو لکھا ہے کہ یونیورسٹی کے مفاد کے پیش نظر انھوں نے یونیورسٹی کی وائس چانسلری شپ سے مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انھوں نے وائس چانسلری کی جگہ کے لئے ڈاکٹر ذاکر حسین کا نام تجویز کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ کورٹ ان کی تجویز کو بخوشی منظور کرلے گا۔

کوئی قطعی وعدہ نہیں کیا گیا

نئی دہلی ۸ نومبر۔ دستور ساز اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے ایک خاص جلسہ میں کل پنڈت جواہر لال نہرو نے دولت مشترکہ کانفرنس کی روداد بیان کی۔ انھوں نے بتایا میں نے نجی ملاقاتوں یا کانفرنس کے اجلاس میں کسی معاملہ کے متعلق کسی قسم کا وعدہ نہیں کیا ہے۔

دستوری اسمبلی کی منظور کردہ تجویز مقاصد برقرار رہے گی اور ہندوستان کو ایک مطلق العنان جمہوریہ کہا جائے گا۔

آج کل کسی ملک کے لئے یہ اچھا نہیں کہ وہ دوسرے ملکوں سے الگ تھلگ رہے۔

ہندوستان کے نئے نوٹ

نئی دہلی۔ ۸ نومبر۔ ہندوستان کے نئے کرنسی نوٹوں کے جو نمونے تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان میں بادشاہ جارج کے سر کی جگہ اشوک کی لاٹ ہوگی۔ نئی قسم کے نوٹ ایک روپیہ والے جاری کئے جائیں گے۔ شروع میں جو نوٹ جاری کئے جائیں گے۔ وہ کاغذ پر چھاپے جائیں گے جس کا ایک حصہ پر واٹر مارک ہوتا ہے۔ اور نیلا ہی رہیگا۔ لیکن جہاں بادشاہ کی رنگین تصویر ہوتی ہے۔ وہاں پر اشوک کی لاٹ ہوگی۔ نوٹ کی پشت پر ایک روپیہ کے سکہ کی تصویر کی جگہ گلاب کے پھولوں کے گچھے کی تصویر ہوگی۔

امید کی جاتی ہے کہ نئے نوٹ ایک روپیہ کے نوٹ اگلے سال کے شروع میں جاری کر دئے جائیں گے۔ لیکن بڑی نوٹوں کو جاری کرنے میں کافی عرصہ لگیگا۔ تمام نئے نوٹوں پر ریزرو بنک کے گورنر کے دستخط کے بجائے محکمہ خزانہ کے سکریٹری کے دستخط ہوں گے۔ نئے نوٹوں کے اجراء کے بعد بھی موجودہ نوٹ باقاعدہ تصور کئے جائیں گے۔

پٹیل کا پاکستان سے زمین کا مطالبہ

کراچی ۹ نومبر۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین خواجہ شہاب الدین نے کل ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ سردار پٹیل نے حال ہی میں پاکستان سے جو مطالبہ کیا تھا کہ وہ مشرقی بنگال کے ہندو پناہ گزینوں کی بحالی کے لئے زمین دے۔ اس مسئلہ پر دسمبر کے پہلے ہفتہ میں نئی دہلی میں بین ملکی کانفرنس میں تبادلہ خیال ہوگا۔ امید ہے کہ اس کانفرنس میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں شرکت کریں گے۔

ہندوستان کے مسودہ دستور کی پہلی خواندگی ختم

نئی دہلی۔ ۹ نومبر۔ دستور ساز اسمبلی نے آج مسودہ دستور پر عام مباحثہ ختم کر دیا۔ اور دوشنبہ ۱۵ نومبر تک کے لئے برخاست ہوگئی۔ ایوان کی برخاست ہونے سے پہلے نائب صدر مسٹر ایچ سی مکرجی نے اعلان کیا کہ تین ہزار سے زائد ترمیمیں موصول ہو چکی ہیں۔ اور جو مزید ترمیمیں داخل کرنا ہوں ان کو جمعرات کو پانچ بجے شام تک وصول ہو جانا چاہیئے۔

غیر جانبدار کمیشن

پیرس ۱۰ نومبر۔ ادارہ اقوام متحدہ کی تولیتی کمیٹی میں آج ہندوستان نے اسبات پر زور دیا کہ جنوبی مغربی افریقہ میں ایک غیر جانبدار کمیشن یہ معلوم کرے کہ کیا وہاں کے باشندے تولیت کے خلاف ہیں۔ اور انضمام کے حق میں ہیں۔ جیسا کہ یونین کی حکومت نے کہا ہے۔

پاکستانی ہوائی جہاز زیر ضرب

سری نگر ۱۰ نومبر۔ ہندوستانی شاہی ہوائیہ کے ہوائی جہازوں نے چیلاس (گلگت) میں ایک پاکستانی ہوائی جہاز کا تعاقب کر کے اسے نقصان پہونچایا۔ پاکستان کا یہ ہوائی جہاز حملہ آوروں کو رسد کے لئے سامان لے جا رہا تھا۔

نسلی امتیازات کے قوانین ختم کئے جائیں

شیکاگو ۱۰ نومبر۔ حبشیوں کی قومی کونسل نے ایک دس نکاتی پروگرام منظور کیا ہے جس میں ان تمام قوانین کو ختم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ جو نسلی امتیازات سے متعلق ہیں۔ یہ پروگرام امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی کے نئے نظم ونسق کے سامنے پیش کرے گا۔

کونسل نے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ مسٹر ٹرومین کی کامیابی بہت کچھ اس امر پر منحصر ہے کہ ۴۰ لاکھ حبشیوں نے ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدواروں کو مکمل حمایت کی ہے۔

مشرقی بنگال کے پناہ گزینوں کا مسئلہ

نئی دہلی۔ ۱۰ نومبر۔ گاندھی جی کے چیلے مسٹر ستیش چندر داس گپتا نے جو مشرقی بنگال کے ہندوؤں کا کام کر رہے ہیں۔ پنڈت نہرو سردار پٹیل مولانا آزاد ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی مسٹر گوپال سوامی آئنگر اور مسٹر رفیع احمد قدوائی سے مشرقی بنگال کے پناہ گزینوں کے مسئلے پر تبادلہ خیال کیا۔

سامان عیشی کے محصول میں اضافہ

نئی دہلی۔ ۹ نومبر۔ افراط زر کو دور کرنے کے لئے حکومت ہند نے سامان عیش موٹر کار اور ٹیکسی کے درآمدی محصول کو فوراً بڑھانے کا اعلان کیا ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ سوتی کپڑے کے برآمدی محصول کو کم کرنے اور نیڈی کے برآمدی محصول کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عارضی سمجھوتے میں ۶ ماہ کی توسیع

سکندرآباد۔ ۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اور حیدرآباد کے عارضی سمجھوتے کی مدت میں کم از کم ۶ ماہ کی توسیع کر دی جائے گی۔ اس کی مدت ۲۶ نومبر کو ختم ہونے والی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ چھ ماہ کے اندر اندر حیدرآباد دستوری اسمبلی کا انتخاب ہو جائے گا۔

نوٹس

بحکم ہکنی کیرج کمیٹی تمام کرایہ کے یکے اور تانگے والوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ نیچے لکھی ہوئی جگہوں پر ٹھیک وقت پر اپنے یکوں اور تانگوں کے رنگ۔ ساز۔ گدا۔ چھتری۔ گھوڑا وغیرہ کو ٹھیک کر کے معائنہ کرائیں۔ نہیں تو قانونی کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ معائنہ کا وقت ۸ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک رہیگا۔ معائنہ ۲۹ نومبر ۱۹۴۸ء سے نیچے لکھی ہوئی جگہوں پر شروع ہوگا

نمبر	معائنہ کرنے والے کا نام	معائنہ کرنے کی جگہ	خاص جگہ	تاریخ	کیفیت
۱	ٹھاکر پرسرام سنگھ صاحب	گوالٹولی۔ پریڈ۔ نواب گنج۔ پرانا کانپور آریہ نگر۔ سروپ نگر۔	گوالٹولی	۲۹، ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء	۔
۲	محمد ظہور احمد صاحب	کرنیل گنج۔ بیکن گنج۔ طلاق محل۔ مول گنج کنگھی محال۔ پریڈ	کنگھی محال کے میدان میں	یکم و ۲ دسمبر ۱۹۴۸ء	
۳	پنڈت گنگا نرائن مصرا صاحب	ڈپٹی کا پڑاؤ۔ جوہی۔ کلیان پور۔ گٹیا جریب کی چوکی۔ افیون کی کوٹھی۔ چندر کا دیوی روڈ	چندر کا دیوی روڈ	۳ و ۴ دسمبر ۱۹۴۸ء	
۴	پنڈت وید نرائن باجپئی صاحب	ٹکاپور۔ ناج گھر۔ نشتر خانہ۔ نیا گنج کلکٹر گنج۔ سرکی محال۔ روئی گودام نہریا۔ پھول باغ۔ کنٹونمنٹ۔ رنگی پور	پھول باغ	۵ و ۶ دسمبر ۱۹۴۸ء	
۵	ٹھاکر رگھو راج سنگھ صاحب	چمن گنج۔ پریم نگر۔ سیسہ مئو	سیسہ مئو کا چوراہا	۸ و ۹ دسمبر ۱۹۴۸ء	

دستخط۔ پنڈت وید نرائن باجپئی
چیرمین ہکنی کیرج کمیٹی۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور

دنیا کے امن پسند عناصر جنگ نہیں ہونے دیں گے

برطانی امریکی جنگ فروشوں کو زک دی جائے گی

روس کے سالانہ فوجی اجتماع میں مارشل ٹموشنکو کی تقریر

ماسکو ۷ نومبر۔ مارشل سیمان ٹموشنکو نے آج ماسکو ریڈ اسکوائر میں ایک زبردست فوجی پریڈ میں سلامی لی۔ یہ پریڈ سنہ ۱۹۱۷ء کے انقلاب کی سالگرہ کی تقریب میں کی گئی تھی۔ مارشل ٹموشنکو کی عمر اس وقت ۵۳ سال کی ہے۔ وہ جنگ کے زمانہ میں کمانڈر رہ چکے ہیں انہوں نے اس فوجی اجتماع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سوویٹ یونین پر امن اور تعمیری کاموں میں معروف ہے۔ اسکی یہ کوشش ایک مستقل جمہوری امن کے لئے ہیں ہماری حکومت کی پر امن پالیسی برطانی امریکی جنگ فروشوں سے بالکل مختلف ہے۔ موخر الذکر کا انجام تباہی کے سوا اور کچھ نہ ہوگا کیونکہ ایسے سماجی عناصر روز بروز بڑھ رہے ہیں جو امن کے طالب ہیں۔ اور جو نئی جنگ کا آغاز نہ ہونے دیں گے۔

انہوں نے کہا امن کے جویا اور حامی آئے دن جنگ فروشوں کے خلاف تحریک کی اہمیت کو محسوس کر رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ سوویٹ یونین ہی قوموں کی آزادی امن اور حفاظت کی ضامن ہو سکتی ہے۔

ہماری مسلح فوجیں ہمارے عوام کی تعمیری اور پر امن مساعی کو محفوظ رکھنے کے لئے ہیں۔

مارشل ٹموشنکو نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا روسی فوج کو اپنے کارہائے نمایاں سے عہدہ برا ہونے کے علاوہ ہر وقت پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔

مارشل اسٹالن نے اس پریڈ میں شرکت نہیں کی لیکن ان کے لڑکے میجر جنرل واسیلی اسٹالن نے چار مشینوں کے بم بار ہوائی جہازوں کے ایک دستہ کی قیادت کی جس نے اس فوجی اجتماع میں حصہ لیا تھا۔

ریڈ اسکوائر میں ٹینکوں کے دستے باقاعدگی کے ساتھ ادھر ادھر گشت کرائے گئے۔ اور بینڈ پر سنگیت کے ساتھ جنگی ترانہ گائے گئے۔ ماسکو کی حفاظتی فوج کے پیچھے صف بہ صف روسی مزدور تھے ان کی صفوں کے آگے جنرل لیسمو اسٹالن کی ایک قد آدم تصویر تھی۔

جن روسی رہنماؤں نے لینن کے مقبرے کے پاس والے چبوترے سے ہو کر اس اجتماع کا نظارہ کیا۔ ان میں مسٹر مولوٹوف وزیر خارجہ روس مارشل لا کا نوئی بلمانن وزیر دفاع موسیو گانوش وزیر تعمیرات اور سوویٹ کونسل کے تین نائب صدر شامل تھے۔

ماسکو میں برطانی سفیر سر مارس پیٹرسن علالت کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ ان کی نیابت مسٹر جافرے ہیرسن نے کی۔ ڈنمارک۔ سویڈن آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور ہندوستان کے سفارت خانوں کے نمائندوں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔

چینی جمہوریہ کے صدر جنرل چیانگ کائی شک نے اس موقع پر اپنا پیغام بھیجا یہ پیغام سوویٹ یونین کے نام تھا۔ چیکوسلاویکیا کن لینڈ اور پولینڈ کے صدر نے بھی اپنے اپنے تہنیتی پیغامات بھیجے تھے۔

مارشل اسٹالن کو ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو پولینڈ کے وزیر اعظم اور شمالی کوریا کے وزیر اعظم نے مبارکباد کے پیغامات بھیجے تھے۔

صوبہ میں بجلی کا خود مختار محکمہ

لکھنؤ ۵ نومبر۔ پی ڈبلو ڈی کے ماتحت ایک خود مختار بجلی کا محکمہ قایم کرنے کی غرض سے ہائیڈرو الکٹرک برانچ کو اصل اری گیشن برانچ سے علاحدہ کرنے کے سوال کو نے جانچ پڑتال کرنے اور اس مقصد کے لئے مزدوری سفارشیں کرنے کی غرض سے حکومت یوپی نے سنٹرل الکٹرسٹی بادر کمیشن کے لئے این این آئنگر کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ صوبہ میں ہائیڈرو الکٹرک ڈولپمنٹ کی تیزی کے ساتھ ترقی کی وجہ سے یہ اقدام ضروری ہوگیا ہے۔ کمیٹی کے دوسرے ممبران حسب ذیل ہیں۔

مسٹر ایس اے گپتہ کرے۔ ممبر سنٹرل واٹر ویز اری گیشن

انیڈ نیوی گیشن کمیشن مسٹر جی سندرم چیف انجینیر مدراس مسٹر پی سی اگروال آئی سی ایس چیف انجینیر یوپی الکٹرک ورکس ڈپارٹمنٹ اری گیشن برانچ مسٹر بلبیر سنگھ چیف انجینیر پبلک ورکس اری گیشن برانچ یوپی۔ مسٹر کیتو گپتا ایم ایل اے۔ مسٹر نہال الدین ایم ایل اے۔ راجہ صاحب بہادری ایم ایل سی اور مسٹر کرشن نرائن شاستری ایم ایل اے۔

آغا خاں فلمی تجارت کیلئے

نیویارک ۵ نومبر تفریحی تجارت کی ہفتہ واری ورائٹی میگزین نے لکھا ہے کہ آغا خان فلم کی تجارت شروع کرنے والے ہیں۔

آغا خان ایک معاہدہ امریکہ میں اپنے نمائندہ کے ذریعہ ایگل لائن فلم سے کر رہے ہیں جو فلم بنانے اور تقسیم کرنے کا مشترکہ کام چھ ممالک میں کرے گی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ معاہدہ چند ہی دنوں کے اندر ہو جائیگا۔ اگرچہ ابھی تک تفصیلات نہیں معلوم ہو سکے ہیں۔ لیکن غالباً فلم ایک سنڈیکیٹ کے ذریعہ تقسیم ہوں گے جس کے صدر آغا ہوں گے۔ اس کا دفتر سوئزرلینڈ کے شہر لوزان میں ہوگا۔

اتحاد سے ملک کو مستحکم بنایئے

بمبئی ۶ نومبر۔ حیدر آباد میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی کے اعزاز میں آج شام کو ایک دعوت دی گئی۔ اس موقعہ پر کرتے ہوئے مسٹر منشی نے کہا

اب وقت اس کا ہے کہ ہندوستان کے باشندے اتحاد سے کام لے کر ملک کو مضبوط بنائیں۔ میرے پیش نظر ہمیشہ غیر منقسم اور مضبوط ہندوستان کا نصب العین رہا ہے مجھے خوشی ہے کہ خدا کی توفیق سے میں نے حیدر آباد کے روڑے کو راستے سے ہٹا دیا۔ اور اس طرح ملک کو کچھ قوت بخشی ہے۔

بیرونی ملکوں سے نیپال کے سیاسی تعلقات

نئی دہلی ۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نیپال دنیا کے مختلف ملکوں سے اور خاص کر ایشیائی ملکوں کے ساتھ سیاسی تعلقات میں توسیع کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ چین میں جلدی نیپال کا سفارت خانہ قایم کیا جائے گا۔ نئی دہلی اور لندن میں پہلے ہی نیپال کے سفارت خانے موجود ہیں۔

ملک کی آزادی سے عوام کو بھی فائدہ پہنچنا چاہیئے۔

لکھنؤ ۶ نومبر۔ ہم نے اپنے ملک کو آزاد کرانے کے لئے جدوجہد کی اور اس مقصد کو مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں حاصل کر لیا۔ اب ہمیں یہ کوشش کرنا ہے کہ آزادی کے ثمرات سے ہمارے عوام بھی لطف اندوز ہو سکیں۔

وزیر اعظم یوپی پنڈت گوبند بلبھ پنت نے آج کونسل ہاؤس میں ضلع و ترقی بورڈوں کے چیرمینوں کی کانفرنس میں افتتاح کرتے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کہے۔ وزیر ترقیات مسٹر کیشو دیو مالویہ نے اس کانفرنس کی صدارت کی۔

پنڈت پنت نے کہا ہمیں جلد از جلد گاؤں کی زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ تاکہ عوام کا معاشی تعلیمی اور ذہنی معیار بلند ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کانگریس حکومتوں نے برسر اقتدار آتے ہی ترقیات کا محکمہ قایم کیا۔ اور ضلع ترقی بورڈوں کی تشکیل کی۔

बहुकम श्रीमान सैय्यद इबाद अली साहब बहादुर मुंसिफ मैनपुरी

नोटिस तारीख मुकर्ररी मिसल (तसफिया शरायत) इश्तहार नीलाम

आर्डर २१, क़ायदा ६६)

अदालत मुंसफी मुकाम मैन पुरी जिला मैनपुरी !

मुक़द्दमा नं: 273 इजराय बाबत सन् १९४७ ई.

मुहब्बत सिंह वल्द पहलवान सिंह कौम ठाकुर साकिन मौज़ा औरन्ध परगना भोगांव जिला मैनपुरी मुद्दई डिगरीदार

बनाम डाल सिंह मुदयून

डाल सिंह उर्फ रघपाल सिंह वल्द रोहन सिंह कौम ठाकुर साकिन मौज़ा औरन्ध परगना भोगाँव जिला मैन पुरी

चूंकि बमुक़द्दमा मुन्दर्जा उनवान में मुहब्बत सिंह डिगरी दार ने वास्ते नीलाम जायदाद मकरूका के दरख्वास्त गुज़रानी है लिहाज़ा आप को इत्तला दी जाती है कि बतारीख 29 माह १२ सन् १९४८ ई. वास्ते तै करने शरायत इश्तहार नीलाम के मुकर्रर हुई है

आज बतारीख २८ माह १० सन् १९४८ ई बसब्त मेरे, दस्तखत और मुहर अदालत के जारी किया गया

बहुकम मुनसरिम मुहर अदालत

مستحکم دفاع کے لئے صنعتی ترقی

لکھنؤ ۶ نومبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر آچاریہ نریندر دیو نے یونیورسٹی کی کامرس ایسوسی ایشن کا افتتاح کرتے ہوئے ملکی دفاع کے ایک مستحکم نظام کے لئے ہندوستان کی صنعت اور تجارت کی پوری ترقی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ملک میں وسیع پیمانہ پر صنعتی نہیں بنتا اس وقت تک ملکی دفاع یا عوام کی اقتصادی خوش حالی کا کوئی بھی اطمینان بخش حل نہ تو نکل سکتا ہے۔ اور نہ کامیابی کے ساتھ چل سکتا ہے۔

ESTD. 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال بر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سبحانی

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام بی اے

VOL. 47 NO. 47 | Cawnpore. Saturday. 20th NUVEMBER 1948

کانپور شنبہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۸ء مطابق ۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ | جلد ۴۷ نمبر ۴۷

ادبیات

قرآن حکیم

(از جناب ابو الاسرار رمزی اٹاوی)

ادب سے بوسے لیتی ہے عقیدت کی فراوانی
امینِ سجدۂ عشق و وفا ہے تیری پیشانی

مسلماں دیکھ سکتا ہے جمالِ عکسِ یزدانی
ترے صفحات میں آئینۂ اسرارِ ربانی

حرارت بخشتی ہے قلب کو جلووں کی تابانی
ترے دم سے منور ہے حریمِ بزمِ روحانی

تری پاکیزہ کرنوں سے زمانے میں اجالا ہے
ترے لفظوں میں روشن ہے چراغِ نورِ عرفانی

تو وہ مشعل ہے جو روزِ ابد تک بجھ نہیں سکتی
مشیت کر رہی ہے اپنے وعدے کی نگہبانی

ترے اعجاز و حکمت کا احاطہ غیر ممکن ہے
ترے آگے سپر انداز ہے پروازِ انسانی

تجھے سجدے کئے شعرِ عرب نے معترف ہو کر
ندامت سے بساطِ عجز پر ٹپکی ہے پیشانی!

ترا نقطہ سپر، ہر دائرہ شمشیرِ مومن ہے
تری سطروں میں پاتا ہوں میں تنظیمِ مسلمانی

ترے احکام کی تعمیل سے تقدیر بنتی ہے
ترا قانون ہے سرچشمۂ بہبودِ انسانی

سکھائی ہے تری تعلیم نے مومن سپاہی کو
خدا کی بندگی کیساتھ تدبیرِ جہانبانی

تری آوازِ اقدس نے طلسمِ بتکدہ توڑا
دیا توحید کا انسانیت کو درسِ لاثانی

الوہیت فنا کی تو نے سارے دیوتاؤں کی
خدائی چھین لی مجبور اور باطل خداؤں کی

دنیائے اسلام

قاہرہ میں آتشگیر مادہ پھٹنے سے زبردست دھماکا

قاہرہ ۱۳ نومبر۔ کل صبح سویرے آتش گیر مادہ پھٹنے سے اور ایک زبردست دھماکہ ہونے کی وجہ سے اخبار کی ایک عمارت کو بڑا زبردست نقصان پہونچا۔ ابتدائی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حادثہ میں ۲ آدمی ہلاک اور ۴۳ زخمی ہوئے۔ دھماکہ کی شدت کے باعث دو دکانوں کے اگلے حصے اڑ گئے۔ اور کھڑکیاں پاش پاش ہوگئیں کئی عمارتیں زمین پر آگریں۔ اور اخبار کی عمارت میں دو چھاپے خانے تباہ ہوگئے۔ امدادی دستے موقع واردات پر پہونچ گئے ہیں۔ اور ملبہ صاف کر رہے ہیں۔ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ ملبہ میں بہت سے آدمی دب گئے ہوں گے۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس دھماکہ میں ۲۵ لاکھ پونڈ سے ۵۰ لاکھ پونڈ تک کا نقصان ہوا ہے۔

جس عمارت میں یہ دھماکہ ہوا وہ انگریزی اخبار "مصری گزٹ" اور فرانسیسی اخبار "ترقی مصر" کا دفتر ہے۔

پولیس نے ابتدائی تفتیش کے بعد معلوم کیا ہے کہ اسٹین موٹر پر جو آتشگیر مادہ تھا۔ اس کے آگ پکڑ لینے سے پیدا ہوا تھا۔

شمالی نغیب میں جنگ جاری ہے

لندن ۱۱ نومبر ایک مصری ترجمان نے گذشتہ رات قاہرہ میں کہا کہ مصریوں اور اسرائیلیوں کے درمیان فالوجا میں جو شمالی نغیب میں واقع ہے۔ اور مصر کی ایک فوجی چوکی ہے۔ ابھی تک جنگ ہو رہی ہے۔ ترجمان نے بتایا ہے کہ یہودیوں نے فالوجا میں مصری فوجوں پر حملہ کیا جس کا جواب مصریوں نے ہمت سے دیا۔ لڑائی کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

فلسطین کے قائمقام ڈاکٹر رالف بنچ نے کل حفاظتی کونسل کی سب کمیٹی کے ایک خفیہ جلسہ میں شمالی فلسطین میں التوائے جنگ کا طریقہ کار پیش کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تجویز کے مطابق نغیب کے زیادہ تر حصہ پر نہ یہودیوں کا قبضہ رہیگا۔ اور نہ عربوں کا۔

اس سلسلہ میں روس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے نمائندوں کو بلا کر ان کے نقطۂ نظر کو معلوم کیا جائے۔ لیکن برطانیہ اور فرانس اس تجویز کو قبل از وقت سمجھ رہے ہیں۔

سب سے بڑی مسلم حکومت انڈونیشیا ہے۔ پاکستان نہیں

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ مسٹر این رگھون چیکوسلاویکیہ میں ہندوستانی نامزد سفیر جو اب تک انڈونیشیا میں کونسل جنرل تھے۔ انہوں نے جمعرات کی رات کو انڈین لیبر فارم میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ پاکستان سب سے بڑی اسلامی حکومت ہے لیکن اگر یہ لڑائی آبادی کی بنا پر ہے تو انڈونیشیا سب سے بڑی اسلامی حکومت کہلانے کا مستحق ہے لیکن باوجود اس کے وہاں کے مسلمان ہیں ہندو دھرم کی اچھائیوں اور خوبیوں کو اچھی نظر سے دیکھتے اور پسند کرتے ہیں۔ وہ مسلمان ہوتے ہوئے ہندو مسلمان میں کوئی فرق نہیں کرتے ہیں۔

برطانی عربی معاہدہ کی گفت و شنید عرب سیاسی کمیٹی کا فیصلہ

دمشق۔ ۱۲ نومبر۔ شامی اخبارات نے لکھا ہے کہ قاہرہ میں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا جو جلسہ ہوا تھا اس میں طے کیا گیا ہے کہ برطانی عربی معاہدہ کے لئے گفت و شنید شروع کی جائے۔ اور امریکہ سے بھی گفتگو چھیڑی جائے۔ سیاسی کمیٹی نے یہ بھی طے کیا ہے کہ تیل کے متعلق عرب ریاستوں کی پالیسی میں یکسانیت پیدا کی جائے۔

نغیب کے علاقہ سے فریقین کی فوجیں واپس بلانے کی تجویز!

پیرس ۱۴ نومبر۔ جنوبی فلسطین میں نغیب کے علاقہ کا بیرسا کا مرکز ہے۔ فوجوں سے خالی کر دیا جائیگا۔ اور ایک مصری افسر اس کا انتظام کرے گا۔ یہ مفاہمتی تجویز فلسطین کے قائمقام ثالث ڈاکٹر رالف بنش نے تیار کی ہے۔ جو حفاظتی کونسل کی اس تجویز کے مطابق ہے جو نغیب کے علاقہ میں حال کی جنگ کو مد نظر رکھ کر منظور کی گئی ہے اس منصوبہ کے مطابق فوجیں باقاعدہ طریقہ پر واپس بلائی جائیں گی۔ اور فریقین کے درمیان ایک غیر جانبدار علاقہ ہوگا۔ منصوبہ میں کہا گیا ہے کہ اس علاقہ میں فوجی گشت کی اجازت نہ ہوگی۔ اور سمجھوتہ کی [illegible] کرنے والے ذمہ داران کی اجازت کے بغیر کوئی نقل و حرکت ممکن نہ ہوگی۔

تل ابیب [illegible] ایک اسرائیلی ترجمان نے اس خبر کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ "یہ عجیب بات ہے کہ ایک یہودی علاقہ کو ایک مصری کے انتظام میں دیدیا جائے جس پر کہ عربوں نے ادارہ اقوام متحدہ کے معاہدہ کے خلاف قبضہ کر لیا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ ڈاکٹر بنش کا یہ حکم بالکل نامناسب اور غلط ہے۔ اس حکم کے مطابق اسرائیلی فوجوں کو ۱۹ نومبر تک نغیب کے شمالی کنارے تک واپس جانا چاہیئے لیکن عربوں کے متعلق اس قسم کی نقل و حرکت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

ترجمان نے کہا کہ پورا نغیب کا علاقہ ایک ضلع ہوگا جس کا انتظام ادارہ اقوام متحدہ کے مشاہدین کریں گے اور سپاہی عربوں کا انتظام ہوگا۔

اسرائیلی کابینہ ڈاکٹر بنش کے احکام پر غور کر رہی ہے جن کو ایک خط کے ذریعہ بھیجا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

وقت ہفتہ وار صدا
کانپور

جلد ۴۷ | کانپور شنبہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۷

پنڈت جواہر نہرو

۱۹۲۱ء کی تحریک شروع کرنے کے موقع پر مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ یہ قدرتی امر ہے کہ میرا جانشین جواہر لال ہوگا۔ اس وقت شاید بہت سے لوگوں کو اس بات میں شبہ ہوا ہو کیونکہ جواہر لال جی مہاتما گاندھی کی سیاست میں تو پیروی کرتے تھے لیکن اخلاقیات اور دوسری غیر سیاسی باتوں میں ان سے کچھ دور تھے لیکن جن لوگوں نے جواہر لال جی کی وہ تقریر جو انہوں نے اقوام متحدہ کی تھی، پڑھی ہوگی۔ ان کو اس بارے میں کوئی شبہ نہیں رہا ہوگا کہ اس وقت اگر کوئی ایسی ہستی ہے تو جو گاندھی جی کی سیاست اور اخلاقیات دونوں میں نہ صرف پیروی کرتی ہے بلکہ ان کو اپنا کردار کا جزو بنا کر آگے بڑھتی ہے اور ملک کو اپنے ساتھ لیجاتی ہے تو وہ جواہر لال جی کی ہستی ہے۔

اس وقت دنیا کی سیاست میں صرف جواہر لال جی ایسے ہیں جن کے پاس ایک نیا پیغام ہے جو آنے والی جنگ کو روک سکتا ہے۔ اور دنیا میں خوشگوار طریقوں سے وہ تبدیلیاں لاسکتا ہے جن کے بغیر دنیا والوں کی اکثریت کی زندگی جہنم بن گئی ہے۔ اور جن تبدیلیوں کے بغیر جنگ کا دنیا سے خاتمہ نہیں ہو سکتا ہے یعنی ذرائع پیداوار کو سب کی ملکیت ہو جانا اور ہر شخص کے لئے کھانے پینے رہنے سہنے دوا علاج تعلیم اور آرام کا انتظام ہونا۔ اور ہر شخص کے لئے ترقی کی راہوں کا کھلا ہوا ہونا جب تک یہ تبدیلیاں نہیں ہو جاتیں ہیں عوام میں بے چینی رہے گی۔ اور سرمایہ دار حکومتیں ان بے چینیوں کو دبائیں گی۔ اس سے کشمکش پیدا ہوگی جو آخر میں بین اقوامی سیاست میں گھس کر جنگ کی شکل اختیار کرے گی مہاتما جی ثابت کر دیا تھا کہ حق اور انصاف کی جدوجہد کا بہترین طریقہ اخلاقی ہتھیار ہے۔ مہاتما جی اس تعلیم کو ہندوستان کی روح میں پیوست کر چکے ہیں۔ اور ان کے طریقے اسکے سوچنے سمجھنے کا جزو بن چکے ہیں۔ اس کی نمائندگی آج جواہر لال کرتے ہیں۔ اور یقین ہے کہ ادھر ہندوستان کی سطح پر قدرے سکون آیا، اور ادھر وہ بین الاقوامی سیاست میں ایک ذرا دن بن جائیں گے۔ اور جو انقلاب نصف صدی کی خون ریزی سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ایسا راستہ بنا دیں گے کہ وہ خوشگوار طور پر تھوڑے سے زمانے میں ہو جائے گا۔

جواہر لال جی کی ہستی نہ صرف ہمارے لئے بلکہ دنیا کے لئے اس وقت ایک نعمت ہے۔

آپ کی ۶۰ ویں سالگرہ ۱۴ نومبر کو منائی گئی ہے ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو عرصہ دراز تک زندہ و سلامت رکھے۔!

کرنے اور اس کے لیڈر کو وزیر داخلہ سے مل کر اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد کہا گیا ہے اس کے علاوہ اس سلسلہ میں تمام صوبائی حکومتوں سے بھی مشورہ لیا گیا ہے کہ اس لئے اس فیصلے کا مطلب کسی وقتی کارروائی کا بدستور جاری رکھنا نہیں بلکہ ایک مستقل پالیسی پر سختی سے کاربند رہنا ہے۔

راشٹریہ سنگھ ایک فرقہ داری ادارہ ہونے کے علاوہ ایک نجی فوج کی حیثیت سے بھی رکھتا ہے اور دستور ساز اسمبلی ان دونوں قسم کے اداروں کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کر چکی ہے۔ راشٹریہ سنگھ کے لیڈر کے کہنے دینے سے کہ وہ غیر مذہبی ریاست کا تصور مانتے ہیں۔ اور قومی جھنڈے کو قبول کرتے ہیں ان کی جماعت میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوگئی۔ اس لئے کہ حکومت ہند کو جو اطلاعات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سے تعلق رکھنے والے لوگ مختلف طریقوں سے جو کارروائیاں کر رہے ہیں۔ ان کا رجحان تو میت دشمن اور اکثر حالات میں امن کے خلاف اور تشدد آمیز ہے۔ اس کے علاوہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ ملک میں اس فضا کو دوبارہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس سے کہ ماضی میں اتنے تباہ کن نتائج برآمد ہو چکے ہیں۔

مرکزی لیبر کونسل کا اجلاس

حکومت ہند کے وزیر محنت مسٹر جگ جیون رام کی صدارت میں مرکزی لیبر مشاورتی کونسل کا تین روزہ اجلاس ۱۹ نومبر کو گیارہ بجے دن سے جنتر منزل میں شروع ہوا جس میں مختلف کارخانوں کے نمائندے شریک تھے۔

جو لوگ مزدوروں کی بھلائی اور بہبودی کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ ان سے ایک بات ضرور کہوں گا۔ اور وہ یہ کہ اگر انھیں مزدوروں کی بھلائی کی اتنی ہی فکر ہے۔ اور وہ واقعی ان کی غریبی دور کرنا چاہتے ہیں تو انھیں مزدوروں سے پہلے ان غریبوں کے پاس جانا چاہئیے۔ جو سب سے زیادہ غریب ہیں آپ کو معلوم ہوگا کہ شہروں سے کہیں زیادہ دیہات میں غریبی ہے۔ وہاں ایک مزدور کی اجرت اس معاوضہ سے کئی گنا کم ہوتی ہے جو کارخانہ کے ایک مزدور کو ملتا ہے اگر یہ لوگ سچ مچ مزدوروں کے حامی ہیں تو انھیں گاؤں کے مزدوروں کے پاس جانا چاہئیے۔ کارخانہ کے مزدوروں کے پاس کیوں آتے ہیں جن کی حالت نسبتاً بہتر ہے۔

انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ کارخانے یا ریلوے مزدوروں کے پاس سے چندے کی تھیلیاں ملتی ہیں۔ اگر قائم ہوتا ہے۔ اور دوسروں پر یہ رعب جمانے کا موقعہ ملتا ہے کہ اتنے آدمی ہمارے ساتھ ہیں اس لئے یہ لوگ مزدوروں کی ہمدردی کا دم بھرتے ہیں خود غرضی کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

مزدوروں کے بنیادی حقوق کا ذکر چھیڑتے ہوئے مسٹر جگ جیون رام نے کہا کہ آج نہیں زمانہ ہوا کراچی کانگریس کے موقعہ پر ہم نے مزدوروں کے بنیادی حقوق کو تسلیم کر لیا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ہم پر زور خواہش بھی رکھتے ہیں لیکن جو افسر ہمیں ملے ہیں۔ اور جن کے خلاف آپ سب لوگ شکایتیں کرتے ہیں۔ انہیں افسروں کے ساتھ ہمیں کام کرنا پڑ رہا ہے۔

رہ گیا سرمایہ داروں کے ہاتھ میں چلے جانیکا سوال تو میں آپ سے صاف صاف کہتا ہوں کہ جب تک مرکزی حکومت میں پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل موجود ہیں سرمایہ داری کا اثر نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ وہ بہادر ہیں جو انگریزوں کی اتنی بڑی طاقت سے لڑتے رہے ہیں کیا آج وہ سرمایہ داروں سے ڈر جائیں گے۔ اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو اپنی عقل سے ناانصافی کرتے ہیں۔

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ

حکومت ہند کی وزارت داخلہ نے جس کے نگران سردار دلبھ بھائی پٹیل ہیں۔ اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پر سے پابندی نہیں ہٹائی جائے گی یہ فیصلہ راشٹریہ سنگھ کے حامیوں کو اپنی پوری طاقت سے مظاہرہ

ٹوجو کو پھانسی کی سزا

ٹوکیو ۔ عالمی فوجی عدالت کے آسٹریلوی صدر سر ویلیم ووب نے کل ۲۵ جاپانی مجرمین جنگ کو سزا کا حکم سنایا۔ انھوں نے اپنے فیصلے میں کہا۔ شہنشاہ ہیرو ہیٹو پر بھی مقدمہ چلایا جانا چاہیئے۔

سر ویلیم ووب اور فلپائن کے جسٹس ڈلفن اور انیلنے الگ الگ اپنا فیصلہ تیار کیا تھا۔

ان ۲۵ جاپانی مجرمین جنگ کے وکلا اس فیصلے کے خلاف اپیل تیار کریں گے جنرل ٹوجو کو پھانسی کا حکم سنایا گیا دسمبر ۱۹۴۱ء میں پرل ہاربر کے جاپانی حملے سے دو مہینے پہلے جنرل ٹوجو جاپان کے وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے۔ ڈوئی ہارا کو بھی پھانسی کی سزا دی گئی۔ اور ان کے علاوہ ۵ اور جنگی مجرموں کو سزائے موت تجویز کی گئی یہ سب لوگ دوران جنگ میں بڑے بڑے فوجی اور غیر فوجی عہدوں پر مامور تھے۔ بقیہ مجرمین میں سے ۱۶ کو حبس دوام کی سزا دی گئی۔

ہندوستانی جج مسٹر جسٹس پال نے ججوں کی اکثریت کے فیصلے سے اتفاق نہیں کیا۔ ہالینڈ کے ڈاکٹر بی وی رولنگ اور فرانس کے جج مسٹر جسٹس برنارڈ نے بھی اکثریت کے فیصلے کے بعض اجزا سے اختلاف کیا۔

عالمی فوجی عدالت کے صدر سر ویلیم ووب نے فیصلہ سناتے وقت ان اختلافات کا تذکرہ نہیں کیا جو ہندوستان ہالینڈ اور فرانس کے ان ججوں نے کیا تھا۔

اسٹیمر الٹنے کا حادثہ!

بہار کی تاریخ میں اسٹیمر الٹنے کا ایک سب سے بڑا حادثہ پیش آیا ہے جس میں تقریباً ۵ سو مسافر غرقاب ہو گئے ہیں۔ یہ بد قسمت اسٹیمر ۱۸ نومبر کی صبح سون پور میلہ سے آٹھ سو جاتریوں کو لے کر رہا تھا کہ ساحل سے صرف چند فٹ کی دوری پر ایک دم الٹ گیا جس کے نتیجہ میں مویشی، گھوڑوں کے ساتھ کم سے کم ۵ سو مسافر غرقاب ہو گئے۔ پچھلے ۵۰ برس کے عرصہ میں غرقابی کا یہ سب سے بڑا حادثہ پیش آیا ہے۔

ایک شخص نے اس افسوسناک حادثہ کا آنکھوں دیکھا حال بتاتے ہوئے کہا کہ اسٹیمر ساحل سے ملنے ہی والا تھا کہ یکایک ایک طرف کو جھکا کر تین منٹ سے بھی کم وقفہ میں غرق ہو گیا۔ بہت سے مسافر چھت اور عرشہ پر تھے۔ دریا میں کود پڑے۔ اور بہتیرے تیر کر ساحل تک صحیح سلامت پہونچ گئے۔ لیکن ایسے کی تعداد دو سو زیادہ نہ ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسٹیمر میں علاوہ عملہ کے صرف تین سو مسافروں کی گنجائش تھی۔ لیکن اس پر مویشی اور گھوڑوں کے علاوہ مزید ۵ سو مسافر سفر کر رہے تھے۔ اور عرشہ اور نچلا حصہ دونوں حصے بھرے تھے۔ بلکہ بہت سے مسافر چھت پر چڑھ گئے۔ اسٹیمر جب ساحل کے قریب ہونے لگا تو دریا کا کچھ پانی نچلے حصہ میں آنے لگا۔ اور اسٹیمر خطرناک صورت سے نیچے اوپر ہونے لگا چونکہ پانی بھر رہا تھا۔ اس لئے یہ دیکھ کر کہ تمام مسافر ایک طرف سمٹ آئے۔ ان کے اس ہجوم نے اسٹیمر کا توازن بگاڑ دیا اور وہ تین منٹ سے بھی کم وقفہ میں دریا کی تہ میں بیٹھ گیا۔

تخت انگلستان کا نرینہ وارث

لندن۔ رات کو قصر بکنگھم میں تخت انگلستان کی ہونے والی ۲۲ سالہ ملکہ شاہزادی الزبتھ کے لڑکا پیدا ہوا۔ بچہ کی ولادت ۹ بجکر ۱۴ منٹ پر ہوئی یہ لڑکا شاہزادی الزبتھ کے بعد تخت انگلستان کا وارث ہوگا۔

آئینہ کانپور

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کی ۶۰ ویں سالگرہ کانپور کے باشندوں نے بھی منائی اور اس سلسلہ میں تلک ہال میں ۲ ۱/۲ بجے جلوس اٹھا۔ اور ۵ ۱/۲ بجے یہ جلوس واپس آیا۔ اور ۶ ۱/۲ بجے شام کو پنڈت دگمبر دیال بھٹ کی صدارت میں شردھانند پارک میں جلسہ ہوا۔ اس موقع پر سرجا چاریہ جوگل کشور جی بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے بھی تقریر فرمائی۔

جیل میں ریفارم

۱۴ نومبر ۱۱ بجے دن کو کانپور ڈسٹرکٹ جیل میں پنڈت جواہر لال نہرو کی ۶۰ ویں سالگرہ کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ بریزن ایڈ سوسائٹی کی طرف سے ایک میٹنگ کی۔ جس میں پنڈت دگمبر دیال بھٹ پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے تقریباً ۱۲ سو قیدیوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں کو اب آزاد ہندوستان میں اپنی اصلاح کر لینا چاہئیے۔ اور آپ نا امید ہوں اصلاح کے بعد آپ ابھی ابھی سے اچھی جگہ پر ترقی کر کے پہونچ سکتے ہیں۔ آخر میں خواجہ عبدالسلام گورنر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مسٹر موہن لال سکسینہ

پناہ گزینوں کی امداد اور بحالی کے وزیر مسٹر موہن لال سکسینہ ہندوستان کے مختلف پناہ گزینوں کے مرکزوں کا معائنہ کرنے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ آپ اسی سلسلہ میں ۱۶ نومبر کو کانپور میں تشریف لائے۔ اور آپ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مقامی کانگریسی کارکنوں کے ساتھ پریم پورہ وغیرہ کے پناہ گزینوں کے مختلف نمائندوں سے ملے۔ اور ان کی تکالیف کو غور سے سنا۔ آپ نے ان سے کہا کہ وہ حکومت سے قرض لینے کی غرض سے وہ امدادی کمیٹیاں بنائیں۔

سری سمپورنانند جی

۱۹ نومبر کو کانپور سے تقریباً ۲۵ میل کے فاصلہ پر موضع امرودھا میں ڈگری مندر کا سنگ بنیاد کی رسم ادا کرتے ہوئے سری سمپورنانند جی وزیر تعلیم یوپی نے اس قسم کی تعلیم گاہ کے قیام پر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اور لوگوں سے عوام میں تعلیم پھیلانے کے کام سے دلچسپی لینے کی درخواست کی۔ اور اس قسم کے اسکولوں کے قائم کرنے میں گورنمنٹ کی امداد کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے دیہات میں صنعتی کام کے اسکول کا معائنہ کیا۔ اور اسکول کے طالب علم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جولائی ۱۹۴۹ء میں چالیس نارمل اسکول صوبہ میں کھل جائیں گے۔ آپ نے اسکول میں ایک درخت لگایا اور لکھنؤ واپس تشریف لے گئے۔

وارڈ نمبر ۱۹ کا انتخاب

۱۶ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۱۹ کا انتخاب ہوا جس میں مسٹر جگل لال تواری کامیاب ہو گئے۔ آپ کو ۲۴۱۱ ووٹ ملے اور آپ کے مخالف امیدوار کو ۳۰۷ ووٹ ملے اس وارڈ کے ووٹروں کی تعداد تقریباً تین ہزار ہے۔

بورڈ میں غبن

کانپور میونسپل بورڈ کے سائیکل ٹیکس انسپکٹر مسٹر واحد علی کے خلاف تقریباً ایک ہزار روپیہ کا غبن نکلا ہے بورڈ کے حسابات آڈٹ کرتے ہوئے مسٹر سروش شکری سینئر گورنمنٹ آڈیٹر نے یہ غبن نکالا ہے۔ وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکا ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ ابھی تک گرفتار نہیں ہوا ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ کی اسکیم

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے سامنے گنگا کی طرف دوسری دس مربع میل زمین حاصل کر کے صنعتی بستی بسانے فیکٹریاں قائم کرنے کی اسکیم ہے۔ سرسیا گھاٹ پر ایک پل بنانے کا خیال ہے۔

میونسپل الیکشن اور کانگریس۔ کانپور میونسپل بورڈ کا آئندہ الکشن غالباً اپریل ۱۹۴۹ء میں ہوگا۔ اس لئے سٹی کانگریس کمیٹی نے اپنے پریسیڈنٹ کو اختیار دیا ہے کہ وہ میونسپل الکشن کی وہ لسٹ کی درستی اور تیاری کرنے ایک کمیٹی مقرر کر دیں اور اگر ضرورت ہو تو یہ کمیٹی وارڈوں کی از سر نو تقسیم پر بھی غور کرے گی۔

ہندستان کی سرکاری زبان صرف ہندستانی ہوسکتی ہے

عبوری دور میں انگریزی کے لئے اپیل

نئی دہلی ۔ ۱۵ نومبر ۔ دستور ساز اسمبلی کے رکن مسٹر ایم سیتہ نرائن نے جو جنوبی ہند میں پچیس برس سے زیادہ کے عرصہ سے ہندوستانی پھیلانے کا کام کر رہے ہیں زبان کے نزاع پر ایک بیان میں کہا ہے کہ ملک کے ہر طبقہ کا اشتراک عمل حاصل کرنے کا یقین پیدا کرنے کے لئے سوچ سمجھ کر کام کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے سیاسی اور ثقافتی ادارے ہم آہنگ ہو کر ترقی کر سکیں اور ہر صوبہ اپنے اندر ہندستان کی روح محسوس کرنے لگے ۔

حکومت ہند اور دستور ساز اسمبلی کی سرکاری زبان ہندی کو بنانے کے سلسلہ میں دستور ساز اسمبلی کے متعدد ممبروں کے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو جنوبی ہند میں مشترکہ زبان کی تحریک سے اس کے آغاز ہی سے وابستہ ہے ۔ اور جس نے اس کے سلسلہ میں تقریباً ۲۸ سال کام کیا ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ انگریزی کو بالکل ختم کر کے اس کی جگہ کسی ہندستانی زبان کو دینے کا وقت ابھی تک نہیں آیا ۔

ہندستانی یا ہندی کی موذونیت اسی وجہ سے تسلیم کی جاتی ہے کہ وہ بول چال کی زبان ہے ۔ اسے بہت سے بولتے ہیں ۔ اور دوسری ہندوستانی زبانوں کے مقابلہ میں سلیس اور آسان ہے لیکن اسی کے ساتھ ہی ساتھ ہندی یا ہندستانی اپنے موضوعات اور ادبی سرمایہ کے اعتبار سے بہت سی دوسری ہندستانی زبانوں کے پیچھے ہے ۔ اس کا بنیادی ڈھانچہ اور اس کی تجویز پر بنیا مغربی بنگال سے لے کر لاہور تک قریب قریب یکساں ہے اور شمالی اور وسطی ہند کے باشندے اسی روزمرہ کی بول چال میں استعمال کرتے ہیں ۔ اس کی بنیاد تو ایک ہے لیکن اس کی بنیاد پر بننے والی مختلف زبانوں کی بناوٹ تاریخی ثقافتی اور مقامی اسباب کی وجہ سے مختلف جگہ پر مختلف ہے ۔ اور اسی بنیادی بناوٹ کے باوجود ایک اسٹائل جو ہندی کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ سنسکرت کے بھاری بھرکم اور غیر مانوس الفاظ کی طرف سے مائل ہو رہا ہے ۔ اور دوسرے اسٹائل اردو میں جس کی بناوٹ بھی اسی مشترکہ بنیاد پر ہوتی ہے ۔ فارسی اور عربی کے ثقیل الفاظ کی بھرمار ہو رہی ہے ۔

اسی بنیادی ڈھانچے کو جسے ہندوستانی کہا جاتا ہے ۔ اس ملک کی عام وفاقی اور سرکاری ہونا چاہئے ۔ جس کی حمایت ہمارے قوم کے باپ اور معمار مہاتما گاندھی نے کی تھی ۔

ہندوستانی کے ہندی اور اردو اسٹائل فطری طور پر اپنے اپنے علاقوں میں محدود رہیں ۔ اور ان کو صوبائی اور اسٹائل یا ادبی طرز ادا کی حیثیت حاصل ہوگی ۔ یا وہ انگریزی بھی رہے ۔ اس وقت ہندستان کو انگریزی کے ساتھ ہی ساتھ اس ملک کی سرکاری زبان تسلیم کر لینا چاہئے ۔ موجودہ سرکاری زبان انگریزی کو بالکل ہٹا کر اس کی جگہ ہندوستانی کو رائج کرنے میں کم از کم دس یا پندرہ سال لگیں گے ۔ اس وقت تک کے لئے مرکزی حکومت کو اہل زبان عالم نمائندوں کی ایک کی ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہئے جس کے اوپر لغت تیار کر کے سرکاری اعلانیوں اور قوانین وغیرہ کا ترجمہ کر کے اور دوسری تصانیف کی اشاعت سے اس زبان کی تعمیر کی پوری ذمہ داری ہو اس سے اس طرح سے اس زبان کے الفاظ کے خزانے سے ہندوستان کے تمام باشندے مانوس ہو جائیں گے ۔

رسم خط ۔ تمام ہندوستانی زبانوں کا صوتی نظام کم و بیش ایک ہی ہے ۔ اختلاف رسم خط کا ہے ۔ ناگری کو لوگ بہت بڑی تعداد میں استعمال کرتے ہیں ۔ اور وہ آسانی سے لکھی جا سکتی ہے اس لئے پورے ہندوستان کا مشترکہ رسم خط صرف یہی کو بنایا جا سکتا ہے لیکن فارسی رسم خط اس ملک میں صدیوں سے رائج رہا ہے ۔ اور شمالی ہند کے شہروں میں رہنے والے بہت بڑے روشن خیال طبقہ سے وابستہ ہے ۔ اس لئے ہمیں اس کو اپنے وفاقی نظام سے بالکل نکال نہ دینا چاہئے ۔ ناگری رسم خط سیکھنے کے لئے تمام لوگوں کو مناسب وقت دینا چاہئے ۔ فارسی رسم خط میں دراصل کوئی نقص نہیں ہے اس میں بہت سی خوبیاں بھی ہیں ۔ مغرب قریب اور جنوب مشرق قریب کے اپنے ہمسایہ سے قریبی تعلقات قائم کرنے کے سلسلہ میں اس کی اہمیت اور صلاحیتوں سے نہ تو انکار کیا جا سکتا ہے ۔ اور نہ نظر انداز ۔

ہندستان کی سرکاری زبان کو فروغ دینے کا کام اور اس کی ذمہ داری تمام صوبوں پر مساوی طور سے ہونی چاہئے ۔ کیوں کہ وہ تمام صوبوں میں یکساں طور پر رائج ہوگی پچھلے سال سے بلکہ اس سے پہلے ہندستان کی بڑی بڑی زبان مثلاً بنگالی ۔ مرہٹی ۔ گجراتی ۔ تلیگو ۔ تامل ۔ کناڑی اڑیہ اور ملایالم اپنے اپنے علاقوں میں ترقی کر رہی ہیں اور انھوں نے اپنے ادب میں دوسری زبانوں کے بہت سے الفاظ قبول اور جذب کر لئے ہیں ۔ ان کے معیاری الفاظ متعلقہ علاقہ کے تمام حصوں میں رائج ہیں ۔ اور انھیں نظم و نسق تعلیم اور دوسری ضروریات کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

اصطلاحات ۔ ملک کی وفاقی سرکاری زبان ہندستانی کو بنانے کے بعد ایسی اصطلاحات کو رائج کرنا چاہئے جو بالکل عام ہوں تاکہ وہ تمام صوبوں کے لئے قابل قبول ہو سکیں ۔ اس طرح ہماری سرکاری زبان میں قانون ساز مرکزی نظم و نسق صوبوں اور مرکز یا صوبوں کی آپس کی خط و کتابت اور تجارت اور کاروبار کے لئے عام اور مشترک اصطلاحیں بن جائیں گے ۔ اپنا دامن مالا مال کرنے کے لئے کسی تعصب کے بغیر ہر ایسے الفاظ کو اپنا لینا چاہئے جو پورے ہندستان میں رائج ہو ۔ خواہ وہ کسی زبان کا ہو اسی کے ساتھ ہی ساتھ اسے یورپی زبانوں کے الفاظ بھی جذب کر لینا چاہئیں ۔

صوبوں کے اندیشے ۔ جنوب اور بعض مشرقی صوبوں میں اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے ۔ کہ مرکزی زبان کے متعلق فیصلہ کے بعد وہ دوسری زبانوں کے حقوق غصب کرے گی ۔ یہ اندیشہ حسب ذیل دو اسباب سے پیدا ہوتا ہے ۔

۱ ۔ ہندی کو قومی زبان بنانے کا مسلسل دعویٰ اور مطالبہ !

۲ ۔ ابھی تک یہ طے نہیں کیا گیا کہ مرکزی حکومت کا دائرہ کیا ہوگا ۔ اور کس حد تک رائج کی جائے گی ۔

پچھلے ڈیڑھ سو سال میں انگریزی نے صوبائی زبانوں کی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اور کامیاب ہوگئی ہے ۔ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اس وقت انگریزی کو کیا جگہ حاصل ہے اور صوبائی زبانوں اور مشترکہ وفاقی زبان میں کس حد تک انصاف کے ساتھ اسے جگہ دی جا سکتی ہے ۔

عام زبانوں کو اس طرح قبول نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ صوبوں اور صوبائی زبانوں کی نشو و نما کو کوئی نقصان پہونچے ۔ ہماری خواہش اسی وقت پوری ہوگی جب بلا کسی روک ٹوک کے فطری نشو و نما جاری رہے ۔ اور کسی کا حق پامال نہ کیا جائے ۔

ممکن ہے کہ ہم اپنے نظم و نسق کے حلقہ اثر اور قانونی عدالت حلقہ اختیار کو غیر مرکزی بنانا ضروری سمجھیں ۔ ایسا کرنا اس وقت آسان ہوگا جب ہم آجکل کی طرح قانون کے الفاظ کو اہمیت نہ دیں ۔ بلکہ اس کی روح کو مدنظر رکھیں ۔

ہمارا مقصد ایک مربوط قومیت کو فروغ دینا ہونا چاہئے جو دوسرے ملکوں کی قومیت سے اشتراک کے ذریعہ پیدا ہوگی ۔ اور جس طرح لسانی سیاسی معاشی اور علاقائی صوبہ پرستی جذب ہو جائے گی ۔ اس لئے ہمیں سوچ سمجھ کر قدم رکھنا چاہئے ۔ تاکہ ہر طبقہ اور ہر فرقہ میں اشتراک عمل پیدا ہو سکے ۔ اور ہمارے سیاسی اور ثقافتی اداروں کی ہم آہنگی سے نشو و نما ہو سکے ۔ اور ہر صوبہ اپنے اندر پورے ملک کی روح محسوس کر سکے ۔ اور ہندوستان تمام صوبوں کا آئینہ دار ہو ۔

چین سے امریکہ کی امداد

واشنگٹن ۔ ۱۲ نومبر ۔ معاشی اشتراک عمل کے ادارہ نے آج رات اعلان کیا ہے کہ بدھ کے دن ختم ہونے والے ہفتہ میں چین کو مارشل امداد کی اسکیم کے مطابق امریکہ سے دو کروڑ ۲۳ ہزار ڈالر مل چکے ہیں ۔

حیدرآباد کا ترمیمی بجٹ !

حیدرآباد ۱۳ نومبر ۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ ریاست حیدرآباد کا نیا ترمیمی بجٹ فوجی حکومت کے زیر غور ہے ۔ اس بجٹ کا اعلان نومبر کے ختم ہونے سے پہلے کر دیا ہے ۔

ادب لطیف

میں تمھیں یاد کرتی ہوں

جب آفتاب کی جگر سوز گرمی ختم ہو چکی ہوتی ہے ۔ تو سائے والے خوشنما درختوں کی جھومتی ہوئی ڈالیوں پر ننھے ننھے پرندے اکر چہچہانے لگتے ہیں کملائے ہوئے پھول اور ہری ہری مرجھائی ہوئی گھاس ہوا کے خوشگوار جھونکوں سے از سر نو تازگی پاکر لہرانے لگتی ہے ۔ تو میں بھی اپنے دل کی تازگی پاکر پژمردہ کلی کو شگفتہ بنانے کے لئے بن سنور کر اپنے کوٹھری کے مغربی دروازے سے باہر نکلتی ہوں راہ کی مسکراتی ہوئی کلیاں ہری ہری گھاس کے مخملیں فرش سائے کالے کالے خاموش مگر جاذب نظر پہاڑوں کی دور دراز تک پھیلی ہوئی قطاریں ان کی آغوش میں ڈوبے ہوئے آفتاب کی بے چین شعاعیں دریا کے کنارے ہیبت ناک تھپیڑے سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی زبان شام کی اس پرسکون فضا میں موسیقیت کا ولولہ چھیڑنے والے آبشار پر جوں ہی پہونچتی تھی بس نہ پوچھو ساری مسرتیں کافور ہو جاتی ہیں ۔ اور دل دماغ کا گوشہ گوشہ تمہاری یاد سے لبریز ہو اٹھتا ہے ۔

سنگھ کا سنچالک ناگپور جیل میں

ناگپور ۱۴ نومبر راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سنچالک چیف ارگنائزر مسٹر ایم ایس گولوالکر آج یہاں دہلی سے پولیس کی نگرانی میں لائے گئے ۔ ہوائی اڈے سے انھیں سیدھا ناگپور سنٹرل جیل پہونچا دیا گیا ۔ جہاں وہ نظر بند رکھے جائیں گے ۔

مدراس میں گوڈسے کے بیان کی

اشاعت ممنوع

مدراس ۱۳ نومبر ۔ حکومت مدراس نے قانون تحفظ امن عامہ کے تحت صوبے کے تمام پبلشرز پرنٹرز اور ایڈیٹروں کو منع کر دیا ہے کہ وہ اس تحریری بیان کی اشاعت نہ کریں ۔ جو ناتھورام ونایک گوڈسے نے مہاتما گاندھی کے قتل کے مقدمہ میں دیا تھا ۔

منشی کا استعفیٰ منظور

بمبئی ۔ ۱۴ نومبر ۔ حکومت ہند نے مسٹر کے ایم منشی کا استعفیٰ قبول کر لیا ہے ۔ وہ آج رات کو ۱۲ بجے اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے ۔

اس امر کا اظہار مسٹر کے ایم منشی نے آج بمبئی کے ایک جلسہ عام میں کیا ۔ جو پنڈت جواہر لال نہرو کے یوم پیدائش کے سلسلہ میں ہوا تھا ۔

کانپور والوں کو کوئی اور بھی کام ہے

کانپور ۱۴ نومبر ۔ جس شخص کو بھی میری سالگرہ کی خوشی منانا ہو وہ مجھے یہیں آکر مبارکباد دے جائے ۔ جگہ جگہ سالگرہ کی تقریب منا کر قوم کا روپیہ خواہ مخواہ خرچ کرنے سے کیا فائدہ ۔

اپنی ساٹھویں سالگرہ کے موقعہ پر ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگریس کے ۳ مقتدر کانگریسیوں کو مندرجہ بالا جواب دیا ۔

یہ لوگ پنڈت نہرو سے یہ درخواست کرنے دہلی گئے تھے کہ وہ سردار پٹیل سے اپنی سالگرہ کے موقع پر کانپور آکر جلسہ عام میں تقریر کرنے کی سفارش کریں ۔

پنڈت نہرو نے ان کی اس استدعا کا یہ جواب دیا کہ کانپور والوں کے پاس لیڈروں کو تھیلیاں دینے ان کی تقریریں کرانے سال گرہوں پر شہر کو سجانے کے علاوہ اور بھی کوئی کام ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ آئے ہیں پٹیل نہیں جا سکتے ۔ ہمارے پاس ان باتوں کے لئے وقت نہیں ہے ۔

پاکستانی گورنر جنرل کی تقرری کا اعلان

لندن ۔ ۱۳ نومبر ۔ کل رات بکنگھم پیلس سے اعلان کیا گیا ہے کہ ملکہ معظم نے پاکستان کی حکومت کی سفارش کے بعد خواجہ ناظم الدین کو پاکستان کا گورنر جنرل منظور کر لیا ہے ۔

بچوں کی دنیا

ہمت کا پھل

گویا لڑکا

انگلستان میں ایک جگہ ہے مانس فیلڈ نوٹنگھم یہاں ایک معمولی مزدور پیٹرک فلنگان کے گھر میں ایک لڑکا ہوا ۔ ماں باپ نے اس کا نام جیمز فلنگان رکھا ۔ اس کا باپ ایک آوارہ مزدور تھا بیٹا کوئلے کے ایک کارخانے میں کام کرتا تھا ۔ ۳۰ سینٹ ہفتہ وار ملتے تھے ۔ اپنے کام میں بہت ہوشیار تھا مگر شراب پینے کی بری لت پڑ گئی تھی ۔ ساری آمدنی اسی میں خرچ ہو جاتی تھی ۔ پھر وہ جب شراب پی کر بدمست ہوتا تھا تو بیوی بچوں پر بہت ظلم کرتا مارتا پیٹتا اور گھر سے نکال دیتا ۔ غرض پورا خاندان مصیبت میں مبتلا تھا ۔

جیمز فلنگان کچھ بڑا ہوا تو اس کے باپ نے اسے بھی اپنے ہی کارخانے میں نوکر رکھا دیا جیمز کے ساتھی مزدور بہت شہدے اور آوارہ تھے ان کی ہر بات سے پیار ظاہر ہوتا تھا جیمز کی آواز اچھی تھی ۔ اور رات کو کھانے کے بعد گایا کرتا تھا ۔ تمام مزدور اسے گھیرے رہتے تھے اسے انھوں نے اپنے رنگ میں رنگ لیا تھا ۔

ایک دن ایک جیمز کا ساتھی اسے شراب کی ایک بھٹی میں لے گیا ۔ اور اسے گانے پر مجبور کیا ۔ لوگوں نے اس کے گانے کو بہت پسند کیا ۔ اور اس دن بھٹی کی شراب بہت بکی ۔ اب تو بھٹی کا مالک بھی اسے بہت چاہنے لگا ۔ جیمز کے گانے زیادہ تر تھیٹروں کے ہوتے تھے جب تماشا دیکھنے جاتا تو یہ گانے یاد کر لے ۔ اور بھٹی میں آکر سنائے ۔

جیمز پادریوں کا وعظ سننے کے لئے ہر اتوار کو گرجا ضرور جاتا تھا ۔ ان وعظوں سے اس کے دل پر اچھا ہوتا تھا ۔ آخر ایک دن ایک پادری کے وعظ نے اس کی کایا پلٹ دی جیمز نے تمام برائیوں ۔ سے توبہ کی ۔ اور عہد کیا کہ زندگی بھر مخلوق کی خدمت کرے گا ۔ اس وقت اس کی عمر ۱۶ برس تھی لکھنا پڑھنا بالکل نہ جانتا تھا ۔ پر وہ اسی دن قاعدہ خرید کر لایا ۔ اور پڑھنا شروع کر دیا ۔ تھوڑی سی شد و بد ہوئی تو چھوٹی کتابیں پڑھنے لگا ۔ اب وہ دن میں کوئلے کی کان میں کام کرتا اور رات کو کتابیں پڑھتا ۔ تھوڑے دنوں لکھنا پڑھنا آ گیا ۔ اس نے حمد و نعت کی بہت سی نظمیں بھی زبانی یاد کر لیں ان نظموں کا اس پر اور بھی اچھا اثر پڑا ۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی دعا پڑھنے کے لئے اسے گرجا میں بھی بلایا جانے لگا ۔ اب تو اسے اپنی قابلیت بڑھانے کا اور بھی شوق ہوا ۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں اس نے بہت سے اچھی قابلیت حاصل کر لی ۔ اور اسے گاؤں کے مدرسوں کا نگران مقرر کر دیا گیا ۔

اس نے اپنے گاؤں میں وعظ کہنا اور بھی شروع کر دیا ۔ لوگ اس کا وعظ بہت شوق سے سنتے ۔ وہ روزانہ ۱۶ گھنٹے کام کرتا ۔ اس نے بائبل بھی خوب غور سے پڑھی ۔ اس کے صفحے کے صفحے پڑھتا چلا جاتا ۔ اور ان کا مطلب اچھی طرح سمجھتا ۔ لوگوں پر اس کی باتوں کا بہت اثر ہوتا تھا کان کے مزدور یعنی اس کے ساتھی اس کی اس حیرت میں ڈال دینے والی کایا پلٹ کو دیکھ کر دانتوں تلے انگلی دبا لیتے تھے ۔ ہوتے ہوتے اس کے وعظ کی شہرت دور دور پھیل گئی جگہ جگہ لوگ اسے وعظ کے لئے بلانے لگے ۔ ایک گاؤں کے لوگوں پر تو اس کے وعظ کا اتنا اثر ہوا کہ اس سے چھ مہینے برابر وعظ کہلواتے رہے ۔ لوگ روزانہ جوق در جوق اس کی تقریر سننے آتے تھے مجمع اتنا زیادہ ہوتا کہ جیمز کو کرسی یا منبر پر کھڑے ہو کر تقریر کرنی پڑتی ۔ جیمز نے پڑھنے لکھنے کا شغل برابر جاری رکھا ۔ اور اپنی اسی شوق اور مسلسل محنت کی بدولت پادری بنا دیا گیا جیمز نے یہاں کے گرجا میں تقریروں کا سلسلہ شروع کیا ۔ ان وعظوں نے یہاں کے لوگوں میں ایک زندگی پیدا کر دی ۔ اس کے بعد وہ بری میٹوں کا بڑا پادری مقرر کیا گیا ۔

لندن کے ٹرینٹی گرجا میں لوگ بہت کم آتے تھے ۔ بات یہ تھی کہ وہاں کے پادریوں کو اپنے کام سے دلچسپی نہیں تھی ۔ آخر جیمز کو یہاں بلایا گیا ۔ شروع شروع میں اسے کچھ ایسی کامیابی نہیں ہوئی ۔ پہلے دن وعظ میں کل ۴۰ آدمی آئے وہ بھی غریب طبقے کے ۔ بہت کچھ دوڑ دھوپ اور سوچ بچار کے بعد ایک تدبیر اس کی سمجھ آئی وہ گلی کوچوں میں وعظ کہتا پھرتا ۔ اس کا اثر لوگوں پر بہت اچھا ہوا ۔ اور اب یہ حالت ہوئی کہ جہاں پہلے چند ادنیٰ اور غریب لوگ آتے تھے ۔ وہاں اب عمارت میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی ۔ آخر عمارت کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی ۔ اس کام کے ضرورت تھی روپے کی ۔ روپے اکٹھا کرنے کے لئے اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ گاؤں گاؤں جا کر وعظ کرتا اور آخر میں چندہ جمع کرتا ۔ اس طرح اس نے کافی روپیہ جمع کر لیا ۔ اس روپے سے چند مہینوں میں عمارت بن کر تیار ہو گئی ۔ اس عمارت کا نام سنیٹ ہال رکھا گیا ۔

اب جیمز کی مذہبی قابلیت کا چرچا انگلستان کے علاوہ دوسرے ملکوں میں بھی ہونے لگا نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا والوں نے اسے اپنے یہاں آنے کی دعوت دی ان دونوں جگہوں پر اس نے وعظ بہت کامیاب کئے ۔ ان ملکوں کے لوگوں نے اسے اپنے یہاں بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا ۔

یہاں سے لوٹ کر اس نے کئی کتابیں لکھیں اس کے وعظوں کی اس کی کتابیں بھی تمام دنیا میں مقبول ہوئیں ۔

جیمز سنہ ۱۹۱۲ میں بیمار پڑا اور سنہ ۱۹۱۸ میں دنیا سے رخصت ہو گیا ۔ انگریزی پارلیمنٹ کے تمام ممبران اس کے جنازے میں شریک تھے ۔ سچ ہے بلند ہمتی اور محنت و استقلال کی بدولت ایک بازاری اور تھیٹر کے گانے والا بے علم لڑکا بھی اتنا عروج حاصل کر سکتا ہے ۔

ریڈیو فلم

روس میں ہندوستانی فلم اور رقص کی پسندیدگی

نئی دہلی ۔ ۱۵ نومبر ۔ ہندوستانی سفارتخانے کی جانب سے کلپنا فلم دیکھنے اور ادے شنکر اور املا نندی کے ناچ دیکھنے کے لئے ایک دعوت دی گئی جس میں تقریباً دو سو مہمانوں نے شرکت کی مہمانوں میں مندرجہ ذیل اصحاب بھی تھے ۔

روس کے محکمہ امور خارجہ کے جنوب مشرقی ایشیائی ڈویژن کے صدر اور روس کے محکمہ امور خارجہ کے دیگر افسر سینٹو گرافی کے ڈائرکٹر گالسینو جو ایسمو جو ایک مشہور فلم پروڈیوسر ہیں ۔ مشہور سینما ایکٹرس ماکو دا مشہور مصنف شاپورن لٹریری گزٹ کے ایڈیٹر آر کو اور غیر ملکی تجارت سے متعلق معاملات کے وزیر کمشنر ۔ غیر ملکی سفارت خانوں کے ۲۷ سفیروں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی ۔ ان میں امریکہ رومانیہ پولینڈ اٹلی نیدر لینڈ زیکو سلاویکیا ڈنمارک ایران اور افغانستان کے سفیر اور شام فن لینڈ سیام آسٹریلیا اور مصر کے سفارت کے ذمہ دار بھی شامل ہیں ۔ حاضرین ہندستانی آرٹ کی خوبی اور رنگا رنگی کی کیفیت اور بلند پایہ رقصوں کی دلکشی سے بہت محظوظ ہوئے ۔ انھوں نے فلم کی بھی تعریف کی ۔ ہر لحاظ سے یہ تقریب نمایاں طور پر کامیاب رہی ۔ اور لوگوں کے دلوں میں ہندستانی آرٹ اور تمدن کے متعلق بہتر واقفیت پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے ۔

ہندوستانی آرٹ کے چند نادر نمونے

لندن ۔ رائل اکاڈمی کے پاس ہندوستان آرٹ کے چند نادر نمونے ابھی تک اس وجہ سے موجود ہیں کہ ان کی ملکیت کے بارے میں ہندوستان اور پاکستان میں اختلاف ہے ۔ آرٹ کے ان نادر نمونوں کی برلنگٹن ہاؤس میں نمائش ہوئی تھی ۔ اب تک انھیں واپس چلا جانا چاہئے تھا لیکن اکاڈمی یہ طے نہیں کر سکی ہے کہ انھیں پاکستان بھیجے یا ہندوستان ۔ ہندستان کی تقسیم سے پہلے یہ نادر نمونے سارے ہندوستان سے جمع کئے گئے تھے ۔ چند لاہور سے بھی آئے تھے ۔

جودھپور ریلوے کے سامان کا بٹوارہ

کراچی ۔ ۱۴ نومبر ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے انجینیروں کا ایک وفد اس غرض سے جودھپور گیا ہے تاکہ جودھپور ریلوے کے ان انجنوں اور گاڑیوں کو قبضہ میں لا سکے جو پاکستان کے حصہ میں آئی ہیں ۔ امید کی جاتی ہے کہ ان انجنوں اور گاڑیوں کی منتقلی ایک ہفتہ کے اندر ہو جائے گی ۔

اقوالِ زرین

جب کوئی شخص اپنی جائداد اپنی بیوی کے نام لکھ دے تو سمجھنا چاہیے کہ شادی کے کاروبار میں خسارہ ہوا۔

ایک کام کا ماہر اپنے آپ کو ہر کام میں مشورے دینے کا اہل سمجھتا ہے۔

زندگی کا سفر اس قدر تھکا دینے والا ہے کہ آدمی جب اپنی منزل پر پہونچتا ہے۔ تو اس کا سانس ٹوٹ جاتا ہے۔

کمینوں پر مہربانی کرنا اپنے آپ کو ان کے گناہوں میں شریک کرنا ہے۔

ظالموں کو معاف کرنا ستائے دل پر ظلم کرنا ہے۔

محبت کا اولین ثبوت محبوب کی اطاعت ہے۔

نقلی نوٹ کے متعلق انتباہ

نئی دہلی ۵ نومبر وزارت مالیات کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو اسبات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہندوستان کے کئی شہروں میں نقلی نوٹ (فوٹو والے) چلائے جارہے ہیں۔

اس سلسلہ میں پبلک کی توجہ اسبات کی طرف دلائی گئی ہے کہ تعزیرات ہند کی رو سے دہ نوٹ کے نقلی فوٹو چلانے کا دستور قابل سزا ہے۔

موجِ تبسم

ملازمہ ڈرائنگ روم میں نادرا شیاء کی الماری صاف کر رہی تھی۔ اس کے ہاتھ سے چینی کا ایک گلدان گر کر ٹوٹ گیا۔ مالکہ نے غصہ سے بیتاب ہو کر کہا۔ کمبخت تو نے چار سو برس کا پرانا گلدان توڑ ڈالا۔

ملازمہ نے متحیر ہو کر جواب دیا آپ تو سینکڑوں برس کے اس پرانے گلدان کے لئے اس طرح ناراض ہوتی ہیں کہ جیسے کوئی نیا گلدان مجھ سے ٹوٹ گیا ہو۔

شوہر اخبار کے مطالعہ میں محو تھا۔ اور الکشن کی خبروں نے اس کی توجہ تمام و کمال مبذول کر رکھی تھی۔ اتنے میں بیگم صاحبہ کمرہ میں تشریف لائیں اور شوہر کے قریب بیٹھ کر بولیں چھوڑو بھی اس نگوڑے اخبار کو"

شوہر نے جواب دیا۔ چند منٹ ٹھہر جاؤ ذرا یہ خبر پڑھ لوں

بیوی نے پوچھا۔ اچھا یہ بتاؤ تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے

شوہر نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔

"بہت"

اگر میں مر جاؤں تو تمہیں کتنا رنج ہوگا۔

"بہت"

کتنے دن یاد کروگے۔

"بہت دن"

میری قبر پر تعمیر پر کتنا روپیہ صرف کروگے

"بہت روپیہ"

دوسری شادی تو نہیں کروگے۔

نہیں۔ روزانہ قبر پر فاتحہ پڑھنے آؤگے۔

شوہر نے اخبار میز پر رکھ دیا۔ اور بولا بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ قبرستان سینما کے راستہ ہی میں تو ہے۔

عجیب معلومات

دنیا کے بڑے جزیروں کا رقبہ

گرین لینڈ	۸۲۷۳۰۰	مربع میل
نیوگنی	۲۳۰۰۰۰	"
بورنیو	۲۰۹۰۰۰	"
بفن لینڈ	۲۳۷۰۰۰	"
مڈگاسکر	۲۲۸۰۰۰	"
سماترا	۱۶۰۰۰۰	"
برطانیہ کلاں	۸۴۷۸۵	"

دنیا کے بڑے سمندروں کا رقبہ وگہرائی

بحرالکاہل	رقبہ ۶۳۹۸۶۰۰۰	مربع میل
	گہرائی ۲½ میل	
بحراٹلانٹک	رقبہ ۳۰۰۰۰۰۰۰	"
	گہرائی ۲ میل	
بحرہند	رقبہ ۲۸۳۵۰۰۰۰	"
	گہرائی ۲ میل	
بحرارکٹک	رقبہ ۵۵۴۱۶۰۰	"
	گہرائی ۲ میل	

افسانہ

قسمت کی خوبی دیکھئے

بی اے کرتے ہی میں نے کئی کام کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہر جگہ ناکامی ہی ہاتھ آئی لوگوں نے اپنا فیصلہ سنا دیا کہ میں پھٹے دماغ کا ہوں۔ اور کسی کام کا نہیں بس پھر چارہ کاری کیا تھا۔ بر سرکار بننے کے لئے ایک ماہوار رسالہ کا ڈیکلریشن داخل کر دیا۔ اب روزانہ ڈاک میں سینکڑوں خطوط نظمیں اور افسانے موصول ہوتے ہیں میں کرسی ادارت پر بیٹھا۔ مضامین اور افسانوں پر اپنا قلم چلایا کرتا ہوں کسی کا سر اور کسی کا دھڑ۔ کسی کی ٹانگ اور کسی کا بازو کاٹ کر پھینکتا ہوں۔ اب تو قلم کی بھی لذت مل گئی ہے۔

ایک دن دفتر میں بیٹھا تھا قلم ہو چوس رہا تھا۔ کہ ٹیلیفون کی گھنٹی سنائی دی۔ میں نے رسیور اٹھایا کہا۔ .... ہلو!

"میں رائے صاحب نمبر سے بول رہا ہوں۔

جی فرمائیے کیا حکم ہے۔

آپ کون صاحب ہیں۔

جی میں لمبل ہوں۔

"ہاں ٹھیک ہے تو بیٹا کل تم سویرے ہی ہمارے گھر آجانا۔

"لیکن آپ کا گھر کہاں ہے؟ یہ تو میں جانتا ہی نہیں میں سوچ رہا تھا کہ پتاجی تو آج کلکتہ گئے ہوئے ہیں۔ یہ نیا باپ کہاں سے آگیا۔ .... جواب آیا!

کیا کہا۔ .. گھر نہیں جانتے۔ ارے وہی پندرہ لارنس روڈ پر۔ ضرور آنا اچھا آٹھ ہی بجے آنا میں گھر پر ہی ہونگا لیکن کام کیا۔"

میں اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ ٹیلیفون بند ہو گیا کچھ سمجھ ہی میں نہ آیا کہ رائے صاحب کو میری کیا ضرورت پڑی۔ بہت دیر تک سوچتا رہا۔ نہ کبھی ان کا نام ہی سنا تھا نہ انھیں کبھی دیکھا ہی تھا۔ شاید کوئی افسانہ دینا ہو۔ یہ سوچ کر میں اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

دوسرے دن سویرے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے کپڑے پہنے اور چل دیا۔ کوٹھی جلدی ہی مل گئی۔ نوکر نے نام پوچھا میں نے بتا دیا بل! اس نے مجھے آراستہ کرے میں بٹھا دیا ہر طرف بڑی بڑی روغنی تصویریں آویزاں تھیں۔ کمرہ نہایت آراستہ تھا۔ ایرانی قالین تھے اور خوبصورت کوچ میں نے پیچھے گھوم کر دیکھا ایک عورت اندر آئی تھی۔ نہ بہت موٹی نہ اتنی پتلی ادھیڑ عمر کی تھی۔ میں نے سوچا شاید نئی ماتاجی ہوں گی باپ نیا ملا۔ لازمی طور پر نئی ماں بھی ملیگی۔

میں نے نمستے کیا اور بیٹھ گیا۔

نمستے بیٹا۔ .. بیٹھو وہ بولی۔

جی میں رائے صاحب سے ملنے آیا ہوں۔ میری بات کاٹ کر وہ بولی۔ وہ باہر گئے ہیں آ تو۔ آجائیں گے تم اسے اپنا ہی گھر سمجھو۔ جی آپ کی ذرہ نوازی ہے۔"

"اور کام تو اچھی طرح چل رہا ہے۔ "جی ہاں اپنی طرف سے تو انتہائی کوشش کر رہا ہوں" مجھے ان افسانوں کا خیال آیا جو مہینوں کی مہینوں سے پڑے ہوئے تھے۔

"یہ تو کہنے کی ضرورت ہی نہیں وہ بولی۔ "تمہارے جیسے لائق لڑکے سے یہی امید ہوتی ہے اتنے میں ایک جوان عورت کمرے میں داخل ہوئی۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا۔ یہی کوئی بائیس سال کی ہوگی حسین تھی۔ گورا رنگ۔ اور دلربا انداز تھا مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔ اس کے انداز سے شوخی اور شرارت ٹپک رہی تھی۔ آتے ہی اس نے کہا کہ نمستے میں نے ان کو نمستے کا جواب دیا اور پھر بیٹھ گیا۔

ابھی آتی بیٹا۔ کہہ کر وہ عورت باہر چلی گئی اور وہ کافر ادا میرے پاس آکر بیٹھ گئی۔ بولی۔

کہو دیور راجہ۔ کیا رنگ ڈھنگ ہے؟

میں چونک اٹھا۔؟

جی کیا کہا۔ .....؟ میں کچھ سمجھا نہیں۔ میرے کوئی بھائی تو نہیں تھے۔ یہ بھابی کہاں سے ٹپک پڑی۔ کس بلا میں پھنس گیا۔ یہ نئے نئے رشتے کہاں سے جڑ گئے۔

ارے یہ کنواری لڑکیوں کی طرح شرما کیوں رہی ہو۔ میں تمہاری بھابی ہوں۔ بھابی سمجھے۔

میں حیران تھا کہ اگر کسی نوجوان عورت کو بھابی کہا جائے تو اس کی جبیں ناز پر شکنیں پڑجائیں گی۔ لیکن میرے کوئی بھائی نہیں اور یہ اپنے آپ مسکرا کر بھابی بن رہی ہے۔ وہ ہنس رہی تھی اور یہاں پسینہ چھوٹ رہا تھا۔ وہ مجھے شرارت سے ہلاتے ہوئے بولی۔ دیکھو مجھے یہ رونی صورت نہیں بھاتی۔ مجھ سے اب دل کی باتیں نہ چھپاؤ۔ ذرا میری طرف دیکھو ہنسو"

میں نے مسکرانے کی کوشش کی۔ آؤ باہر چلیں۔ یہ کہہ کر اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور مجھے پائیں باغ میں لے چلی۔

"دیکھئے! میں نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا مجھے بہت کام ہو۔ میں جاتا ہوں۔ "میری زندگی میں یہ پہلا ہی موقع۔ جب ایک نوجوان عورت نے اتنے قریب آکر مجھ سے باتیں کیں۔

"ہاں ہاں۔ مجھے معلوم ہے بہت کام ہے لیکن آج کچھ کام دام نہ ہوگا۔ آج تو لڈو کھاؤ۔ لڈو کا نام سنتے ہی منہ میں پانی بھر آیا چپ چاپ ساتھ ہو لیا۔ باغ میں کچھ کرسیاں پڑی تھیں مجھے ایک کرسی پر بٹھا کر وہ ایک دوسری کرسی میرے پاس گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ بولی۔

ہاں تو دیور راجہ! شادی کے بارے میں کیا خیال ہے۔

شادی .... شادی کے متعلق میں نے کبھی سوچا ہی نہ تھا۔ ماں باپ کہہ کر تھک گئے لیکن میں نے ایک نہ سنی۔ اور پھر مجھ جیسے موئے ایک لڑکی کا نباہ کیسے ہوگا۔ میری زندگی آب و گیاہ صحرائی خشک ہے۔ میری دنیا ہی انوکھی ہے۔

"بولو۔ بولتے کیوں نہیں۔

جی میں نے کہا شادی تو مجھے کرنی ہے ہی نہیں اس سوال کا مطلب۔ .... "دیکھو تم سے کہہ دیا۔ مجھ سے دل کی باتیں نہ چھپاؤ۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا میں کسی سے کہوں گی نہیں یہ کہہ کر وہ کان میرے پاس لے آئی اس کے گورے گالوں کو چومتے ہوئے آویزے جھلملا اٹھے۔ میری پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا جرات نہ ہوئی کہ رومال نکال کر پونچھ لوں۔ سانس گھٹ گھٹ کر آنے لگی۔ .. اوہ میں سمجھ گئی وہ مسکرا کر بولی۔

"خاموشی کا مطلب ہاں ہوتا ہے" اور جب میں تمہاری بھابی ہوگئی تو اب تم لوگ نہیں کر سکتے۔ لیکن میں نے گلا صاف کرکے بولنے کی کوشش کی۔

بس لیکن ویکن چھوڑو۔ چلو تمہیں کوٹھی دکھاؤں۔ یہ کہتے ہوئے وہ مجھے اندر لے چلی مجھے چپ چاپ چلے جانا پڑا۔ انکار کی جرات نہ ہوئی۔ وہ مجھے ایک ایک چیز دکھاتی ہر چیز کے متعلق تفصیل سے بتاتی۔ لیکن میں حیران تھا کہ بھگوان میں کہاں آن پھنسا۔ یہ تصویر کیسی ہیں۔ اس نے دیواروں پر آویزاں کچھ تصویروں کی طرف اشارہ کرکے مجھ سے پوچھا۔

میں نے دیکھا نہایت حسین وجاذب نظر روغنی تصویریں تھیں ایک میں آندھی کا منظر تھا۔ ایک الھڑ دوشیزہ چلی آرہی تھی۔ اس کا آنچل اڑ رہا تھا۔ گھٹا کی طرح سیاہ بال گدے گالوں کو چوم رہے تھے میں نے کہا۔ بہت اچھی ہیں۔ کسی چابکدست فنکار کی بنائی ہوئی ہیں۔ وہ اور ہنسنے لگی اور بولی "یہ تصویریں پرمیلا نے بنائی ہیں۔

میں خاموش ہو گیا۔ سوچا پرمیلا اس کی کوئی بہن ہوگی۔

پسند آئیں نہ" "جی بہت"

اچھا آؤ تمہیں اب ایک اور کمرہ دکھاؤں۔ یہ کہہ کر وہ مجھ کو گھسیٹتی بغل کے کمرہ میں لے گئی۔ کمرہ نہایت آراستہ و پیراستہ تھا۔ بہت سی تصویریں آویزاں تھیں۔ میں نے دیکھا سامنے ایک حسین لڑکی بیٹھی تصویر بنا رہی ہے۔

پرمیلا۔ یہ ہیں بل بابو۔ اس نوجوان عورت نے کہا۔ میں نے دیکھا اس لڑکی کا منہ شرم سے سرخ ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ دئے۔ میں نے کہا نمستے۔

بھابی۔ (اب بھابی ہی اس نوجوان عورت کو کہوں) مجھے پرمیلا کے پاس لے گئی۔ وہ جو تصویر بنا رہی تھی۔ وہ ایک جوان عورت کی تھی جو بناؤ سنگار کئے شاید پتی کی راہ دیکھ رہی تھی۔ تصویر ابھی مکمل نہ ہوئی تھی۔ لیکن بہت حسین تھی۔ ساری تصویر سے مسرت وانبساط کی تویریں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھیں میں تصویر دیکھنے میں اتنا محو تھا کہ میں نے جب گھوم کر دیکھا تو بھابی غائب تھی۔ میں گھبرا گیا۔ عجیب پراسرار معاملہ تھا۔ ایک کا آنا دوسرے کا جانا۔ میں نے پرمیلا سے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ کچھ آپ ہی بتائیے۔ یہ تو میری کچھ نہیں سنتی ہیں۔

ص

ص

میں نے دیکھا پرمیلا شرم سے سمٹی جا رہی ہے اس کے لبوں پر ایک لاویز شرم آلود مسکراہٹ تھی اس نے اپنا منہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔ میں عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ اتنے میں بھابی آگئی اور پھر مجھے گھسیٹ کرلے چلی۔ کیوں پسند ہے۔ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جی ہاں! بہت میں نے اس کا اشارہ تصویر کی طرف سمجھ کر جواب دیا۔ وہ ہنسنے لگی۔ اور مجھے زور سے چٹکی کاٹی۔ میں چیخ اٹھا۔ وہاں سے مجھے کر بھابی ایک اور کمرے میں پہنچی۔ سامنے میز پر نئے ٹی سیٹ میں چائے رکھی تھی پلیٹوں میں پر تکلف کھانے چنے ہوئے تھے۔ وہاں اس نے مجھے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"رائے صاحب کہاں ہیں؟ آخر میں پوچھ بیٹھا۔ ابھی آتے ہی ہوں گے لیکن اب ان کی کیا ضرورت ہے بس سب ٹھیک ہے۔ ایک چٹکی اور کاٹی۔ اور مسکراتی ہوئی وہ چلی گئی۔ کیا ٹھیک ہے۔؟ میں کچھ بھی نہ سمجھ سکا کچھ دیر بعد مسکراتی ہوئی بھابی پھر وہاں آگئی میرے پاس آتے ہی اس نے میرے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے بکھیر دیا۔ اور میرے سامنے بیٹھ کر مجھے شوق سے دیکھنے لگیں۔

"سچ سچ تم بہت اچھے ہو۔ اس نے کہا یہ پہلا ہی موقعہ تھا کہ کسی نے مجھے اچھا کہا۔ کیسے ہو تم؟ کچھ بولتے ہی نہیں۔ اب آج کے بعد پھر ایک مہینہ کے بعد ہی بولنے کا موقعہ ملیگا۔ ہاں دیکھو شادی کے بعد مجھے بھول نہ جانا۔

لیکن میں تو کہہ چکا ہوں کہ شادی .....؟

میری بات سنی ان سنی کر کے اس نے میرے کھلے میں منہ لڈو ڈال دیا۔ توبہ لڈو کیا تھا۔ ایک من کا گولہ۔ منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ کچھ حصہ میں نگل گیا۔ اور باقی میں نے میز پر ایک پلیٹ پر رکھ دیا۔ اتنے میں پہلی عورت آگئی اور بولی۔ بہورانی! پرمیلا کے پتاجی ابھی آتے ہیں جی آتے ہی ہوں گے تب تک ہم شروع کریں۔ میں سوچ میں پڑ گیا۔ بہو؟ تو بھابی اس کی بیٹی نہیں ہے۔ تو پھر پرمیلا اس کی نند .... اتنے میں پرمیلا آگئی شرماتی ہوئی سامنے کی کرسی پر بیٹھ گئی۔ میں اس کی طرف دیکھنے لگا۔ گھونگر والے بال۔ گلاب کی پنکھڑی کی طرح ہونٹ۔ بڑی بڑی لیکن بار حیا سے جھکی ہوئی آنکھیں گھنی دراز پلکیں امنڈتا شباب۔ مچلتی جوانی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے شباب وجوانی کی رعنائیاں سمٹ کر عورت بن گئی ہوں۔ چینی کتنی ڈالوں۔ بھابی پوچھ رہی تھی۔

آدھا چمچہ میں نے جواب دیا۔

بھابی نے جھٹ دس بارہ چمچے چینی ڈال دی اور کہا۔ میرے سامنے کھانے اور نمکین کی مٹھائی اور بہت سی چیزیں تھیں۔ بھابی نے کہا پہلے لڈو کھاؤ۔

میں شرم سے غرق ہو گیا۔ "نہیں نہیں رہنے دے لڈو ہی سے پیٹ بھر جائے گا۔ وہ عورت بولی۔ بھابی ہنس رہی تھی۔ میں نے آہستہ آہستہ ہاتھ بڑھا کر ایک پیسٹری لے لی۔ اور حلق کے نیچے اتار گیا۔ پھر چائے کا ایک گھونٹ پیا۔ توبہ اتنی میٹھی چائے کہ گرم شربت میں نے دیکھا۔ پرمیلا چپ چاپ چائے پی رہی تھی۔ میں بھی کسی طرح اس شربت کو حلق کے نیچے اتارنے لگا۔

کچھ کھاؤ گے یا چائے ہی پیتے رہو گے۔ اور بولیں۔ لو وہ آگئے۔ .....

پرمیلا کا منہ شرم سے اور سرخ ہو گیا۔ میں نے اٹھ کر دیکھا ایک بزرگ دروازہ سے اندر داخل ہوئے بڑی بڑی مونچھیں بارعب چہرہ شاید یہی رائے صاحب تھے۔

وہ آتے ہی بولے۔ "تو میری راہ بھی نہ دیکھی"

اب راہ دیکھنے کی کیا ضرورت ہے پتاجی۔ سب ٹھیک ہو گیا بھابی نے ہنستے ہوئے کہا۔ میں نے تپاک سے رائے صاحب کا خیر مقدم کیا۔ وہ میری طرف حیرت زدہ نظر سے دیکھنے لگے۔ "آپ۔ انھوں نے پوچھا۔

جی .... "میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف جی۔ میں نے گلا صاف کر کے جواب دیا۔ آپ مجھے بلایا تھا۔ آپ کو ....؟ نہیں میں نے آپ کو نہیں بلایا۔ جی آپ نے ٹیلی فون کیا تھا۔ میں بل ہوں۔

آپ نے کہا تھا آنا بلکہ تاکید کی تھی۔ آپ کا نام بل ہے۔ جی صاحب ہوش کی باتیں کیجئے۔ آپ کے ٹیلی فون کا نمبر کیا ہے۔ جی دو تین چار پانچ۔

لیکن میں نے تو تین چار پر فون کیا تھا۔ میں نے تو اپنے ہونے والے داماد کو بلایا تھا۔ .. ابن میں اٹک کر بولا۔ شاید آپ نے غلط نمبر پر فون کیا تھا۔ معاف کیجئے۔ میں نے آپ سے پوچھا تھا۔ ... غلط فہمی ہوئی۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ شرم وندامت سے میں گڑا جا رہا تھا۔ جی چاہتا ہے کہ اگر زمین پھٹ جائے تو دھنس جاؤں۔ میں سر جھکائے ہوئے آہستہ آہستہ رائے صاحب کے کمرہ سے باہر نکل آیا۔ وہ حیرت سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ دروازہ پر آکر جی چاہا ایک بار پھر بھابی کو اور دیکھ لوں لیکن سر نہ گھما سکا۔

ہندوستان ریاستوں کی ایک یونین ہوگا

نئی دہلی ۱۵ر نومبر۔ آج صبح دستوری اسمبلی میں مسودہ دستور پر دفعہ وار بحث شروع ہوئی سب سے پہلے مسٹر کے ٹی شاہ کی ترمیم پیش ہوئی جس میں ریاستوں کی یونین کے پہلے غیر مذہبی۔ وفاقی اور سوشلسٹ کے الفاظ بڑھانے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ یہ ترمیم تھوڑی سی بحث کے بعد نامنظور کردی گئی۔

مسٹر اننتا سیانم کی تجویز پر ان مختلف ترمیموں پر بحث فی الحال ملتوی کر دی گئی۔ جن میں انڈیا کے بجائے سر نام تجویز کئے گئے تھے۔ تاکہ وہ دستور میں بجائے انڈیا کے استعمال کئے جاسکیں اب ان ترمیموں پر اس وقت مباحثہ ہوگا۔ جب دستور کی تمہید زیر بحث آئے گی کے صدر چن لئے جائیں گے تو گاؤں کو پنچایت میں مکمل آزادی کا اعلان کریں گے۔

لٹو اپنچایت کے امیدوار گرفتار

لکھنؤ۔ ۱۵ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سری جگدمبا پرشاد کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ جگدمبا پرشاد لٹوا گاؤں کے صدر کی پنچایت کی صدارت کے امیدوار تھے اور اور انھوں نے اس سلسلہ میں ایک ہینی فسٹو شائع کیا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ جب وہ لٹوا گاؤں پنچایت

پاکستانی دستوری اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۵ ار نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی دستوری اسمبلی کا اجلاس ۱۴ر دسمبر سے شروع ہونے والا ہے۔
پہلے دن اسمبلی کا اجلاس دستور بنانے والے ادارہ کی حیثیت سے ہوگا۔ اور ادارہ کی طرف سے قائداعظم کی موت پر تعزیتی تجویز منظور کی جائے گی کیوں کہ وہ اس ادارہ کے صدر تھے۔
نئے صدر کا اجلاس بھی ہوگا جس کے سلسلہ میں خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان اور مسٹر تمیز الدین خان نائب صدر دستوری اسمبلی کے نام لئے جارہے ہیں اس کے بعد اسمبلی کا اجلاس قانون ساز کی حیثیت سے ہوگا۔

مذہب کا مقصد خیر کو اجاگر کرنا ہے

نئی دہلی۔ ۱۵ر نومبر۔ ہز اکسلینسی مسٹر چکرورتی راج گوپال اچاری نے گرو نانک کی یوم پیدائش کے موقع پر حسب ذیل پیغام بھیجا ہے۔
مذہب کا مقصد شر کو ختم اور خیر کو اجاگر کرنا ہی دنیا کے تمام ملکوں میں مذہب کا یہی مقصد سمجھا جاتا رہا ہی۔ دنیا کے تمام مذاہب ایک ہی تعلیم دیتے ہیں اگرچہ اس کی تعلیم کی ظاہری شکل میں فرق ہوتا ہے ہم کو چاہیئے کہ ہم مذہب کو نخوت اور نفرت کا ایک دوسرا ذریعہ نہ بنالیں بلکہ اس کو سچی اور صحیح انسانی ترقی کے لئے کام میں لائیں گرو نانک اب سے دو سو سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے اس عظیم الشان کام کو جاری رکھا جو رامانند اور کبیر نے ایک دوسرے کے بعد ہندوستان میں کیا تھا۔ خدا کرے کہ گرونانک کے اس یوم پیدائش پر ہمارے دل میں وسعت پیدا ہو اور ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ ہم کو اسطرح ایک دوسرے سے محبت کرنا سکھا دے جس طرح گرونانک نے ہم کو تلقین کی ہے۔

امریکہ کا رویہ ہندوستان کیلئے ہمدردانہ

بمبئی ۱۵ر نومبر۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر یوسف علی مہر نے جو تقریباً ۲۱ ہفتہ کے بعد ہندوستان امریکہ۔ برازیل۔ برطانیہ اور فرانس کے دورہ سے واپس آئے ہیں۔ ایک ملاقات میں کہا کہ امریکہ کا رویہ ہندوستان کی طرف بہت ہمدردانہ ہی لیکن امریکہ یہی سمجھتا ہے کہ ہندوستان اتنا مفرت رساں نہیں ہے۔ کہ اس کی طرف خاص توجہ کی جاسکے۔ اس کی توجہ زیادہ تر یورپ مشرق بعید میں کمیونزم کے خلاف معاشی جنگ میں حصہ لینے اور لاطینی امریکہ میں اپنی حیثیت قائم رکھنے کے لئے صرف ہو رہی ہے۔
مسٹر مہر علی نے کہا۔ انگلستان کے دوران قیام میں میں نے صنعتوں کے متعلق خاص معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی انگلستان میں قومی صنعت کافی ترقی کر رہی ہے اور ملک کافی ترقی پر ہے۔
دوسری طرف فرانس میں حالات بہت خراب ہیں کسی کام کو مناسب طریقہ پر نہیں کر پائی خصوصاً گیہوں کے پیداوار کا مسئلہ یہ فرانس کو کافی مارشل لا امدادی جارہی ہے۔

پنڈت نہرو کو خراج عقیدت اور پیغامات

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کی عمر اسٹھ سال کی ہوگئی انھوں نے اپنی ساٹھویں سالگرہ اپنی قیام گاہ پر سادہ اور خاموش طریقہ سے منائی۔

صبح کو سردار ولبھ بھائی پٹیل ہندوستانی کابینہ کے دوسرے وزرا اور دستوری اسمبلی کے ممبران پنڈت نہرو کو مبارکباد دینے کی ان کی کوٹھی پر گئے۔

پنڈت نہرو کے ساتھ ان کی صاحبزادی مسز اندرا گاندھی داماد مسٹر فیروز گاندھی اور نواسا راجیو گاندھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ مسز پنڈت کی تینوں لڑکیاں بھی موجود تھیں۔

پنڈت نہرو سے جو لوگ صبح ملنے آئے ان میں مسز سروجنی نائیڈو گورنر یوپی۔ مسٹر سی ایل تریویدی گورنر مشرقی پنجاب مسٹر گوپی چند بھارگوا۔ ڈاکٹر پی سی گھوش مسٹر ٹھکر راؤ دیو۔ مسز ہنسا مہتا۔ پنڈت امرناتھ جھا اور سیٹھ کشوری لال بھی تھے۔

راجہ جی کا پیغام۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ گورنر جنرل ہندوستان نے ایک خوبصورت گلدستہ اور پیغام بھیجا جس میں کہا گیا تھا کہ انھوں نے پنڈت جی کی آئندہ سالگرہ ہونے کے لئے دعا کرتے ہوئے "سہسرام" (خدا کے ہزار نام) پڑھے ہیں۔

علاوہ اور غیر ملکی پیغاموں کے پنڈت نہرو کو مارشل اسٹالن نے بھی مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے۔

آسٹریلیا کے قایم مقام ہائی کمشنر نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اپنے ساتھی افسران اور آسٹریلیا کے باشندوں کی طرف سے آپ کی سالگرہ کے موقع پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اس موقع پر دستوری اسمبلی کی کانگریس پارٹی نے پنڈت نہرو کے اعزاز میں شام کو ایک پارٹی دی۔ سردار پٹیل نے پنڈت نہرو کو اپنا سیاسی جانشین بنایا تھا اور دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ انھوں نے صحیح شخص کا انتخاب کیا تھا۔ پنڈت نہرو صحیح طور پر گاندھی جی کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور انھوں نے دوسری قوموں میں ہندوستان کی حیثیت بلند کردی ہے۔ سردار پٹیل نے کہا کہ وہ اور پنڈت نہرو تقریباً ۳۰ سال سے ساتھی ہیں۔ اور بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے جواب دیا کہ اگر ہمارے ہماری تحریک عدم تشدد کی نہ ہوتی تو لاکھوں آدمیوں کی جانیں جاتیں اور دوسری تحریکیں جیسے دہشت پسندی یا کوئی دوسری خفیہ تحریک اس طرح پھیل نہ سکتی اور اس کو آسانی سے دبا دیا جاتا۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ ان کا اور سردار پٹیل کا ساتھ ۳۰ سال سے بھی پرانا ہے۔ اور اگر سردار پٹیل کا پرخلوص مشورہ ان کو حاصل نہ ہوتا تو وہ حکومت کو نہ چلا سکتے۔

ہندوستان امن کی ہر کوشش کو سراہے گا

پیرس ۱۳ نومبر ہندوستانی وفد کی لیڈر مسز وجے لکشمی پنڈت نے ایوٹ لی کی اس اپیل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ بڑی طاقتیں کوشش کرکے برلن کا مسئلہ طے کرلیں۔ کہا کہ "یہ سنکر بڑا اطمینان ہوتا ہے کہ دنیا کے امن کو قایم رکھنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں ہماری طرف بھی آرزو ہوسکتی ہے کہ ہم کسی ایسے سمجھوتے سے قریب تر ہوجائیں۔ جو فردی مسائل کے حل کرنے میں اس سے زیادہ اشتراک عمل کا پیش خیمہ ہو۔

ہندوستانی وفد ہر ایسی کوشش کو سراہے گا۔ جو ہمیں امن کی طرف لے جاتی ہے۔

دفعہ ۵۳ کے اندر اطلاع

کانپور اربن ایریا (دیہاتی رقبہ) ڈیولپ منٹ بورڈ ایکٹ ۱۹۴۵ء کے دفعہ ۵۳ کے اندر پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ نے ایک موثر اور اصلاحی اسکیم نمبر ۳۴ بنائی ہے جس کا نام "لکشمی پوروہ ملنیتا نوارک

लक्ष्मी पुरवा कीमालिनता निवारक

اسکیم ہے۔ (گندگی دور کرنے والی) اس اسکیم کے اندر رقبہ کی چوہدی اس طرح ہے:-

گرانڈ ٹرنک روڈ اور ہمیرپور روڈ نمبر ۶۳ کے چوراہے سے اوتر کی طرف ہمیرپور سڑک نمبر ۶۳ کے کنارے کنارے چل کر اس سڑک اور روڈ نمبر ۱۸ کے ملنے کی جگہ تک۔ اس کے بعد پورب کی طرف سڑک نمبر ۱۸ کے کنارے کنارے چل کر اس سڑک اور سڑک نمبر ۲ اور ۳۱ کے ملنے کی جگہ تک۔ اس کے بعد پورب میں سڑک نمبر ۲ کے کنارے کنارے چل کر اسی سڑک اور کالون سڑک کے ملنے کی جگہ تک۔ اس کے بعد دکھن کی طرف کالون سڑک کے کنارے کنارے ہرسہائے گنج والے ریل کے پل سے ہوکر گرانڈ ٹرنک روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ اس کے بعد پچھم میں گرانڈ ٹرنک روڈ کے کنارے کنارے چل کر اسی سڑک اور ہمیرپور روڈ کے ملنے کی جگہ تک۔ جہاں سے چلے تھے۔ یعنی گرانڈ ٹرنک روڈ اور ہمیرپور روڈ سے ملنے کی جگہ تک۔

اوپر لکھی ہوئی سب سڑکیں اس اسکیم کے حدود کے اندر شامل ہیں۔ اس اسکیم کا پورا حال اور اس کے اندر آنے والی جگہوں کا نقشہ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے دفتر میں کام کے دنوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

اس اطلاع کے شایع ہونے کی تاریخ سے ساٹھ (۶۰) دن کے اندر اسکیم کے خلاف کوئی اعتراض بورڈ کے دفتر میں آنا چاہیئے۔

دستخط دیوراج ایگزیکٹو افسر کانپور ڈیولپ منٹ

۵ نومبر ۱۹۴۸ء

برلن کا مسئلہ حل کرنے کیلئے اپیل

پیرس ۱۳ نومبر۔ ڈاکٹر ہربرٹ ایواٹ صدر جنرل اسمبلی ادارہ متحدہ اقوام اور مسٹر ٹریگیف لی سکریٹری جنرل ادارہ متحدہ اقوام نے ایک مشترکہ اپیل کی ہے کہ جس میں موسیو اسٹالن صدر ٹرومین مسٹر اٹیلی اور موسیو کوئیل وزیر اعظم فرانس کی درخواست کی گئی ہے کہ وہ برلن کا مسئلہ جلد از جلد حل کریں۔

اس اپیل میں چار طاقتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ حفاظتی کونسل کے قایم مقام صدر موسیو برامنگلیا کی مفاہمتی تحریک کی حمایت کریں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ یہ تنازعہ ادارہ اقوام متحدہ کے اجلاس کے کام میں تاخیر کا سبب بن رہا ہے۔

کلکتہ میں محرم کے جلوس میں بلوہ

کلکتہ ۱۳ نومبر۔ ایک حادثہ کی وجہ سے محرم کے جلوس میں انتشار پیدا ہوگیا۔ اپر سرکلر روڈ پر پولیس نے بلوائیوں کے ایک مجمع پر گولی چلادی۔

جمعرات۔ لاٹھیوں بلموں اور پولیس کی گولیوں سے دو آدمی ہلاک اور تیس سے زیادہ زخمی ہوئے۔ فساد کے متعلق حکومت مغربی بنگال نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ محرم کا جلوس جمعہ کی رات کو بخیریت گذر گیا۔ اور سنیچر کے متعلق بھی یہی امید تھی لیکن جب سنیچر کو جلوس اپر سرکلر روڈ پر پہنچا تو بلوائیوں نے جلوس کو روکنا شروع ہوگیا۔ ابھی یہ بتانا مشکل ہے کہ واقعی کیا ہوا لیکن بلوائی اس معاملہ کو خراب حالت میں پہونچانے کے ذمہ دار ہیں۔ حالات نے ایسی صورت اختیار کی کہ پولیس کو آنسو گیس اور گولیوں کا استعمال کرنا پڑا۔

کلکتہ۔ مغربی بنگال کی حکومت نے قانون تحفظ عامہ مغربی بنگال کے تحت اس کی ممانعت کردی ہے کہ مہاتما گاندھی کے بینہ قاتل گوڈسے کا وہ بیان شایع نہ کیا جائے جو اس نے دوران مقدمہ دہلی میں مخصوص عدالت کے سامنے دیا تھا۔

ESTD 1925 The ... Cawnpore

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پر وقت عزم مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر ۴۰۶

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ -/۲/-

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

VOL. 47 NO. 48 | Cawnpore. Saturday 27th NOVEMBER 1948

کانپور شنبہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۸ء مطابق ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ

جلد ۴۷ نمبر ۴۸

ادبیات

"سرشکِ غم"

(از حضرت سروش عسکری طباطبائی لکھنوی)

تہِ خاک زہرہ کے پیارے ہوئے — نہاں کیسے کیسے ستارے ہوئے

ہم حق پرستی کی سر کر گئے — محبت کی بازی میں ہارے ہوئے

نبی کا گھرانا لٹا کربلا میں — پریشاں قرآں کے پارے ہوئے

وہی بعدِ اکبر بھرے خاک و خوں میں — جو گیسو تھے ماں کے سنوارے ہوئے

لڑے چاند زینب کے کن تیوروں سے — دلوں کو وفا پر ابھارے ہوئے

دمِ رخصت اصغر میں دکھیاری ماں میں — نہ معلوم کیا کیا اشارے ہوئے

چلے کربلا سے حرم سوئے کوفہ — غم و رنج و حسرت کے مارے ہوئے

ق

سناں پر کبھی، گاہ خولی کے در پر — سرِ شاہِ دیں کے نظارے ہوئے

ملا لوٹ کا سارا ساماں واپس — رہا جب مصیبت کے مارے ہوئے

ق

بہت روئی بانو جو آئے نظر — سکینہ کے بُندے اُتارے ہوئے

نہ پوچھو ملے آکے صغریٰ سے کیوں کر — سوئے دشتِ غربت سدھارے ہوئے

بنے زینتِ عرش و لوح و قلم وہ
جو موتی تھے شہ پر اُتارے ہوئے

دنیائے اسلام

عرب فلسطین کو شرق اردن کے حوالے کر دیا جائے

پیرس ۱۹۔ نومبر۔ برطانیہ نے کل تجویز پیش کی کہ عرب فلسطین کو شرق اردن کے حوالے کر دیا جائے۔ اور برناڈوٹ منصوبہ منظور کر لیا جائے جس کی رو سے نجیب عربوں کو اور مغربی گلیلی یہودیوں کو دے دیا جائے۔ اور یہودیوں کو بین اقوامی کنٹرول میں دے دیا جائے۔ برطانیہ نے متحدہ اقوام کی سیاسی کمیٹی میں ایک لمبی قرارداد پیش کی جس میں ذیل تجویزیں بھی شامل تھیں۔

۱۔ برناڈوٹ منصوبے پر عمل درآمد کے لئے تین قوموں کا مفاہمتی کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو متحدہ اقوام کے ثالث کا کام بھی کرے۔

۲۔ برناڈوٹ منصوبے کے عام توازن میں رد و بدل کئے بغیر ایک حدبندی کمیشن سرحدوں کا تعین کرے۔

۳۔ یروشلم پر متحدہ اقوام کا موثر کنٹرول۔ عربوں اور یہودیوں کو زیادہ سے زیادہ قابل عمل خود مختاری اور شہر تک فلسطین کے تمام باشندوں کی ایک کسی روک ٹوک کے بغیر رسائی۔ ۴۔ عرب پناہ گزینوں کی ان کے وطن کو واپسی جلد از جلد جب بھی ممکن ہو۔ ان کی لوٹی ضبط اور تباہ کی ہوئی جائداد کا معاوضہ۔

۵۔ حفاظتی کونسل کے نام یہ سفارش کہ سرحدوں کے تعین کے بعد ان میں کسی طرح کی تبدیلی کی کوشش۔ امن کے لئے خطرہ امن شکنی یا جارحانہ کارروائی تصور کیا جائے۔ شرقی اردن کا رقبہ ۰۰۰،۳۴ مربع میل اور اس کی آبادی تین لاکھ چالیس ہزار ہے۔ اسے برطانیہ نے ۱۹۲۳ء میں شاہ عبداللہ کے ماتحت قائم کیا تھا۔ اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر موسی شرطاق کے قول کے مطابق برناڈوٹ منصوبے سے یہودیوں کو فلسطین کے ۸ ہزار مربع میل میں سے دو ہزار سے کچھ زیادہ مربع میل ملیں گے۔

ایک برطانوی ترجمان نے اس بات پر زور دیا کہ برطانیہ نے اپنی تجویز امریکی اور فرانسیسی وفود سے اچھی طرح مشورے کے بعد تیار کی ہے۔ برناڈوٹ منصوبے کے متعلق امریکہ کا نقطۂ نظر ابھی تک مبہم ہے۔ چند ہفتے پہلے مسٹر جارج مارشل نے اس کی تائید کی تھی۔ لیکن صدر ٹرومین نے اپنی ایک انتخابی تقریر میں تقسیم کے متعلق متحدہ اقوام کی اصلی تجویز کی تائید کی تھی جس کی رو سے نجیب کا علاقہ یہودیوں کو ملنا چاہیے تھا۔

یہودیوں کی ۔۔۔ تل ابیب کی خبروں میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم داود بن گوریان نے اسرائیلی کونسل میں کل رات کو کہا کہ جنوبی فلسطین میں نجیب کی یہودی فوجیں نئی سرحدوں تک نہ ہٹیں گی۔ انہوں نے کہا کہ جو فوجیں نجیب میں ۱۴ اکتوبر کے بعد بھیجی گئی تھیں۔ انہیں پہلے ہی ہٹا لیا گیا ہے لیکن جو فوجیں وہاں اس سے پہلے موجود تھیں۔ وہ مصر کی جارحانہ کارروائیوں سے حفاظت کے لئے وہیں موجود رہیں گی۔ اقوام متحدہ نے یہودیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی فوجیں ان مقامات تک ہٹا لیں جن پر وہ ۱۴ اکتوبر کے پہلے قابض تھے۔ دمشق میں شامی وزیر خارجہ ڈاکٹر محسن برازیہ نے کہا کہ عرب یہودیوں کے ساتھ نہ تو براہ راست گفت و شنید کریں گے۔ نہ متحدہ اقوام کے توسل سے۔ انہوں نے ان خبروں کی بھی تردید کی کہ عرب لیگ برطانیہ اور امریکہ سے معاہدہ کرنے پر راضی ہو گئی ہے۔

شاہ مصر اور شاہ ایران کی اپنی رفیقہ حیات سے علیحدگی

قاہرہ ۲۰ نومبر۔ آج قاہرہ میں دو شاہی طلاقوں کا ایک وقت اعلان ہوا ہے۔ مصر کے شاہ فاروق نے ۲۷ سالہ ملکہ فریدہ سے شادی کی تھی اور شاہ موصوف کی ۲۶ سالہ بہن ملکہ فوزیہ کی شادی ایران کے بادشاہ سے ہوئی تھی۔ اب یہ دونوں رشتے ختم کر دئے گئے ہیں۔ شاہ فاروق کی عمر ۲۸ سال اور شاہ محمد رضا پہلوی کی ۲۹ سال ہے۔ شاہ فاروق اور ملکہ فریدہ باوجود اس افسوس کے جو انہیں ہے۔ ایک دوسرے سے طلاق کے ذریعہ جدا ہونا چاہتے ہیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ شاہ ایران اور ملکہ فوزیہ کے طلاق کی وجہ سے اس دوستانہ تعلقات میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جو اس وقت مصر اور ایران میں اس وقت قائم ہیں۔ ملکہ فوزیہ کی طلاق کے متعلق جو سرکاری اعلان ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ملکہ فوزیہ نے اپنے معالجین کی ہدایت کے مطابق اب سے دو سال قبل علاج اور تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے مصر کا سفر کیا تھا۔ بدقسمتی سے اب ان کے معالجین نے فیصلہ کیا ہے کہ طہران کی آب و ہوا ملکہ کے لئے موزوں نہیں ہے اور وہاں کے قیام سے ان کی صحت کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے باہمی رضامندی سے یہ طے ہوا ہے کہ شریعت کے مطابق شاہ ایران ملکہ فوزیہ سے طلاق کے ذریعہ سے علیحدہ ہو جائیں۔

شاہ فاروق کی طلاق کے متعلق عابدین محل سے جو سرکاری اعلان ہوا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ شاہ فاروق اور ملکہ فریدہ میں جو رشتہ ہے وہ باقی نہیں رہے اس لئے ہر دونوں نے یہ طے کیا ہے کہ طلاق کے ذریعہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شاہ فاروق کو ارشاد شرعی (اسلامی قانونی سند) دے دیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا شاہی طلاقوں کا اعلان علیحدہ بیانوں کی شکل میں شاہی کابینہ نے عابدین محل سے کیا ہے۔ بعد میں یہ خبر نشر کی گئی کہ اور مصر کے سہ پہر کے اخبارات میں شائع ہوئی۔

جمال پر تو حق عزم مستقل ہیں ہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

قند ہفتہ وار کانپور

جلد ۴۷ | کانپور شنبہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۸

کشمیر کمیشن کی رپورٹ

متحدہ اقوام کے کشمیر کمیشن کی رپورٹ کے پہلے حصہ میں جو امریکہ ۲۳ نومبر بیان شائع ہوا ہے انہیں ان دشواریوں پر زور دیا گیا ہے جو جموں اور کشمیر میں مجوزہ عام رائے طلبی کے سلسلہ میں نظر آتی ہیں۔

کمیشن نے ابھی کوئی قطعی رپورٹ نہیں بلکہ صرف عارضی رپورٹ پیش کی ہے۔ اور نہ اس کی کوئی سفارش کی ہے کہ کشمیر کے مسئلہ میں حفاظتی کونسل کو آیندہ کیا کرنا چاہیئے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ جنگ کشمیر میں پاکستان کی باضابطہ فوجیں لڑ رہی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کمیشن کا اولین مقصد یہ تھا کہ کسی طرح فریقین کشمیر میں جنگ روکدیں حکومت ہند نے اس تجویز کو منظور کر لیا تھا لیکن حکومت پاکستان نے اس کے منظور کرنے سے پیشتر کچھ شرطیں لگائیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فوراً جنگ نہ رک سکی۔ اور گفت و شنید کا کوئی فوری نتیجہ نہ نکل سکا۔

کمیشن نے تحقیقات کے سلسلہ میں اپنے کام کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ ہم نے جب عین موقع پر جا کر دیکھا تو صورت حال کو اس سے کہیں زیادہ مختلف پایا جس کا اندازہ حفاظتی کونسل نے اس وقت کیا تھا جب کہ کشمیر کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ ہو رہا تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ جب ہم کشمیر پہونچے تو پاکستان کی باقاعدہ فوجیں حدود کشمیر کے اندر لڑائی میں مصروف تھیں۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ کمیشن کے نقطہ نظر میں تبدیلی پیدا ہوگئی اور اس کا اثر اس طریقہ کار پر بھی پڑا جو ہم حفاظتی کونسل کی قرارداد مورخہ ۲۱ اپریل کو عامہ عمل پہنانے میں اختیار کرنا چاہتے تھے ایسی صورت میں یہ ضروری معلوم ہوا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے لئے سب سے پہلے جنگ بند کرانے کی ضرورت ہے۔

کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہمارا سب سے پہلا کام یہ تھا کہ ہم متنازعہ علاقوں میں جنگ رکوائیں چنانچہ حکومت ہند نے اس سلسلہ میں ہماری تجویز کو تمام و کمال منظور کر لیا تھا۔

لیکن حکومت پاکستان نے اس کی منظوری میں ایسی شرطیں لگائیں جو جنگ بند کرنے والی تجویز کے دائرہ سے خارج تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جنگ نہ رک سکی۔ اور کشمیر کے مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان میں گفت و شنید بھی شروع نہ ہو سکی

رپورٹ میں نہ گفتگوؤں کا حال بھی دیا گیا ہے جو کمیشن نے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں اور آزاد کشمیر کی تحریک کے نمایندوں سے کی تھیں۔

رپورٹ میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ کمیشن کو یہ امید تھی کہ حکومت پاکستان اہل قبائل اور اہل پاکستان پر یہ زور ڈالے گی کہ وہ کشمیر سے واپس چلے آئیں۔ اس کے بعد کمیشن کا ارادہ تھا کہ وہ حکومت ہند سے بھی کہے گی اب وہ اپنی فوجیں بھی رفتہ رفتہ واپس بلالے۔ اور وہاں فوج کی بس اتنی ہی مقدار رہنے دے جو شہری نظم و نسق کے سہارے کے لئے کافی ہو۔ جب یہ ہو جاتا تو حکومت ہند کو اپنے رضامند کیا جاتا تاکہ وہ کشمیر اور جموں میں ان اصولوں پر رائے طلبی کرائے جو جن کا ذکر حفاظتی کونسل نے اپنی قرارداد میں کیا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کمیشن کی روانگی سے پہلے اس کا اندازہ بھی نہ تھا کہ آزاد کشمیر کی تحریک در حقیقت ایک ایسی فوجی جماعت ہے جس نے موجودہ حکومت کے خلاف عملی طور پر بغاوت کر رکھی ہے۔ آزاد کشمیر کی جو فوجیں لڑ رہی ہیں وہ سب کی سب پاکستانی فوج کے زیر ہدایت لڑ رہی ہیں جس کا اقرار خود حکومت پاکستان نے کر لیا ہے۔ اور در حقیقت یہی ایک ایک ایسی چیز تھی جس نے کمیشن کو غیر متوقع طور پر ایک نئی صورت حال سے دوچار کر دیا۔

حفاظتی کونسل کی قرارداد کی لائنوں پر کمیشن نے یہ مناسب سمجھا کہ حکومت پاکستان سے استدعا کی جائے کہ وہ صلح پسندی سے کام لیکر اپنی فوج کو ریاست جموں اور کشمیر سے واپس بلالے۔ اور اس کا یقین رکھے کہ اس کے اس اقدام کے بعد حکومت ہند کی فوجیں بھی کشمیر کا تخلیہ کرنے لگیں گی۔

رپورٹ میں ان اصولوں پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے کہ جن پر کمیشن نے معاہدہ التوائے جنگ کے متعلق اپنی تجویزوں کی بنیاد رکھی تھی۔ اگر ان تجویزوں کو منظور کر لیا جاتا تو ہندوستان اور پاکستان میں سمجھوتہ کی صورت نکل سکتی تھی۔

اس وقت ہندوستان کے وزیر اعظم نے کمیشن کو یہ بھی لکھا کہ میں اپنے سابقہ وعدہ پر برقرار ہوں۔ اور اگر پاکستان ریاست کشمیر سے اپنی فوجیں ہٹالے تو حکومت ہند عام رائے طلبی کے مسئلہ پر غور کر سکتی ہے۔

رائے طلبی کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹ میں لکھا گیا کہ ہندوستان اس پر برابر زور دیتا رہا ہے کہ رائے طلبی کا انتظام کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ سب سے پہلے کشمیر میں جنگ بند کر دی جائے۔

کمیشن کی رپورٹ پر غور

۲۵ نومبر کو حفاظتی کونسل نے میں حیدرآباد اور کشمیر کے مسائل پر مباحثہ شروع ہوا تو ہندوستان کا ڈپٹیشن مسز وجے لکشمی پنڈت کی قیادت میں موجود تھا۔

ادارہ متحدہ اقوام کے کشمیر کمیشن کے رپورٹر مسٹر الفرڈ لوزانو کو لمبیا نے کمیشن کی گیارہ صفحہ کی رپورٹ پڑھتے ہوئے کہا کہ۔ ہندوستان پہونچکر کمیشن نے اپنے تقرر کے زمانے میں حالات بالکل مختلف پائے اس وقت پاکستانی فوج نے کشمیر کی جنگ میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔

مسٹر لوزانو نے کہا کہ کمیشن نے یہ محسوس کیا کہ مصالحتی دور کے لئے جنگ بند ہو جانا سب سے پہلی چیز ہوگی۔ تاکہ جب مستقل امن ہو جائے تو دونوں حکومتوں سے مشورہ کیا جا سکے۔ سمجھوتے کی ہر امکانی کوشش کے بعد کمیشن یورپ واپس آیا۔ تاکہ وہ عارضی رپورٹ پلش کرے جس میں کشمیر کے واقعات کا تاریخی اور تفصیلی حال دے۔ جب کمیشن نے پیرس میں پاکستان اور ہندوستان کے وفدوں سے ملاقات کی تو وہ بہت اخلاق سے ملے۔ اور جس دوستانہ طریقہ سے انھوں نے گفتگو کی دعوت کو قبول کیا۔ اس کے لئے کمیشن بہت شکر گذار ہے کمیشن نے ہندوستان اور پاکستان کو اس بات سے مطلع کر دیا ہے کہ یہ عام نظریات ہیں جن کی ذمہ داری ان پر نہیں ہے اور دونوں حکومتیں ہماری سفارشات پر غور کرنے کے لئے بعد اپنے نظریات سے مطلع کر سکتی ہیں۔ ایک مرتبہ ان کے خیالات معلوم کرنے کے بعد شائد ہم پیمان اور فیصلہ کن منتر کہ سمجھوتہ کے لئے کچھ کر سکیں۔

۲۶ نومبر کو ہندوستانی مندوب سر گرجا شنکر باجپئی نے کل حفاظتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستانی وفد کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ خان کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے انکار کیا کہ انھوں نے کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کے اقدام کو بالقابلہ بتایا ہے۔

انھوں نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ صرف یہ تھا کہ یہ اقدام فاتی نوعیت رکھتا ہے۔ اور نہ تو کوئی بڑا جارحانہ اقدام کیا گیا ہے اور نہ اس کی تیاری ہے۔

سر گرجا شنکر نے کہا۔

پاکستان کی طرح ہم بھی امن و صلح کے علمبردار ہیں۔ اور ہر اس جوابی الزام اور بیان سے احتراز کرنا چاہتے ہیں جس سے کمیشن کی سرگرمیوں پر کوئی اثر پڑ سکے۔ سر گرجا شنکر نے کہا کہ اپنے پاکستانی دوست کی طرح میں بھی کوئی ایسی بات کہنا نہیں چاہتا جو کشمیر کے مسئلہ کا تصفیہ اور بھی مشکل بنا دے۔

سر محمد ظفر اللہ خاں کے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ ہندوستان شروع ہی سے فوجی فیصلہ کرانے کے لئے تیار ہے۔ سر گرجا شنکر نے کہا کہ اس معاملہ کو طے کرنے میں امداد کے لئے حفاظتی کونسل کے خدمات حاصل کرنے کے بعد ہم نے تلوار سے فیصلہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اور نہ اب ایسی کوشش کر رہے ہیں۔

ہمیں متحدہ اقوام پر اب بھی مکمل اعتماد ہے۔ اور ہم پاکستان سے پر امن سمجھوتہ کے متمنی ہیں لیکن پاکستان اگر ہندوستانی حکومت کے فرضی حملوں کا بہانہ کرکے جوابی حملہ کرے گا تو ہم فطری طور پر متحدہ اقوام کے رکن کی حیثیت سے اپنے خاص اختیار یعنی خود اختیاری کو استعمال کریں گے۔

سر ظفر اللہ خاں نے دوبارہ کہا کہ گفت و شنید صرف اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب فوجی صورت حال وہی ہو جائے جو اس سے پہلے تھی۔ ورنہ کوئی سنگین بات پیش آئے گی جو تباہ کن ثابت ہوگی۔

سر گرجا شنکر باجپئی نے سر ظفر اللہ کو جواب دیا کہ التوائے جنگ کی تجویزیں ماننے سے ہندوستان نے نہیں پاکستان نے انکار کیا تھا۔

سر ظفر اللہ خاں نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم نے ۱۳ اگست کی التوائے جنگ کی تجویز دن کے خاص نکات منظور کر لئے ہیں لیکن بعد میں آنے والے واقعات کے سلسلہ میں غیر معینہ تجاویز کو منظور نہیں کر سکتے۔

التوائے جنگ کی تجویز کے حصہ پر اگر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو پورا معاملہ فوراً ہی طے ہو سکتا ہے۔

میں غیر مشروط خانہ جنگی پر پہلے بھی تیار تھا۔ اور اب بھی تیار ہوں۔

صدر کی تجویز پر دونوں حکومتوں سے اس اپیل کے بعد کہ ہر ایسی کارروائی سے گریز کیا جائے۔ کونسل میں حیدرآباد کے مسئلہ پر مباحثہ شروع ہوا۔

مسئلہ حیدرآباد کا مباحثہ ملتوی

۲۵ نومبر کو ادارہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں ہندوستان نے کہا کہ وہ حیدرآباد کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ گذشتہ ہفتہ پاکستان نے یہ الزام عائد کیا تھا کہ ریاست حیدرآباد کی صورت حال بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔

حفاظتی کونسل کی فرد کارروائی پر آکر جب یہ مسئلہ کونسل میں پیش ہوا۔ تو ہندوستان کے مندوب سر گرجا شنکر باجپئی اٹھ کر چلے گئے۔ وہ کشمیر کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تیار نہ تھے ان کے اٹھ کے چلے جانے کا مطلب یہ تھا کہ وہ حیدرآباد اس مسئلہ پر گفتگو نہیں چاہتے۔

صدر کونسل کو اس ضمن میں ہندوستانی وفد کی سرگروہ مسز وجے لکشمی پنڈت کا ایک خط ملا تھا مگر وہ اس کی نوعیت کو غالباً بخوبی نہ سمجھ سکے اس لئے مسز پنڈت کو اپنی جگہ سے اٹھ کر صدر کے پاس جا کر یہ بتانا پڑا کہ وہ اس مسئلہ پر مباحثہ پسند نہیں کرتیں۔

اس کے بعد کونسل میں اس بات پر تھوڑی دیر گفت گو ہوئی کہ پاکستان کے خیالات اس مسئلے کے متعلق سنے جائیں یا نہیں۔

شام کے مندوب فارس بے الخوری نے کہا کہ جب تک یہ مسئلہ کونسل کے زیر بحث رہے پاکستان کو اس میں شرکت کی اجازت نہ دینا چاہیئے۔

کولمبیا کے مندوب کی سابقہ تحریک التوا کے بموجب اس پر ووٹ لے کر اسے ملتوی کر دیا گیا۔ کونسل کے کسی آیندہ جلسہ میں اس مسئلہ پر بحث کی تاریخ مقرر ہوگی۔

میونسپل ترمیمی بل پیش

یوپی اسمبلی میں وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر آتما رام جی کھیر نے صوبہ متحدہ کی میونسپلٹیوں کا ترمیم شدہ مسودہ قانون ایوان میں پیش کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر کی۔

انگریزی حکومت نے میونسپلٹیوں کا قانون اس ڈھنگ سے بنایا تھا کہ ہمیشہ فرقوں میں لڑائی ہوتی رہے اقلیتوں کو ہتک دے کر یہ احساس ان میں پیدا کر دیا تھا کہ جب تک انگریز موجود ہیں جب ہی تک ان کے حقوق محفوظ ہیں پھر ووٹ دینے کا دوٹ حق بھی انھیں لوگوں کو دیا گیا تھا جو کچھ جائداد یا پیشہ رکھتے ہوں ہم نے اس قانون کے ذریعہ ان تمام خامیوں کو سدباب کرتے ہوئے بالغ رائے دہی پر میونسپلٹیوں کی بنیاد رکھی ہے انتخاب جداگانہ کے بجائے مخلوط انتخاب نافذ کیا ہے گو نشستوں کے تحفظ کے ساتھ نشستوں کا تحفظ عارضی ہے

جب تک فرقہ واریت کا بالکل خاتمہ نہیں ہو جاتا بعض فرقوں کے لئے نشستوں کا تحفظ ضروری رہتا ہے۔ ورنہ اکثریت ہمیشہ کامیاب ہو کر اقلیت کے فرقہ وارانہ جذبات کو بڑھانے کا باعث بنے گی مخلوط انتخاب تحفظ نشست کے ساتھ اس منزل کی طرف پہلا قدم ہی جو ہم نے مقرر کی ہے یعنی ہندو و مسلمان اور اونچ نیچ ذات کے درمیان پریم اور دوستی کا مستحکم رشتہ چیرمین کا انتخاب اب براہ راست ہوگا اس طرح اس امکان کا خاتمہ ہو جائیگا کہ دولت مند آدمی چند ممبروں کو ہموار کرکے آسانی سے چیرمین بن جاتے۔ نامزدگی کا طریقہ بھی اس قانون میں ختم کر دیا گیا ہی۔ نامزدگی کی بجائے منتخب شدہ ممبران اپنی رائے سے بعض ممبروں کا اضافہ خود کریں گے۔ جن کی تعداد ۵ بڑے شہروں میں دوسرے درجے کی میونسپلٹیوں میں ۴۔ تیسرے درجے کی میونسپلٹیوں میں ۳ ہوگی۔

میں امید کرتا ہوں کہ ان فوائد کے پیش نظر جو میں نے بیان کئے ہیں۔ ایوان اس قانون کو منظور کرے گا۔

آئینہ کانپور

بورڈوں کی میعاد بڑھ گئی معلوم ہوا ہے کہ گورنر صاحب نے صوبہ کے میونسپل بورڈوں کی میعاد ۱۵ ارچ ۱۹۴۹ء تک کے لئے بڑھا دی ہے۔ اس دوران میں نئے انتخابات ہوں گے۔

ہندوستانی برادری ۲۷ نومبر ۷ بجے شام کو کرائسٹ چرچ کالج میں ہندوستانی برادری کا ایک جلسہ حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات کی صدارت میں ہوگا جس میں شہر کے ہر طبقہ کے لوگوں کو بلایا گیا ہے۔

سری لال بہادر شاستری شری لال بہادر شاستری وزیر پولیس نے ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے طلب کئے ہوئے کارکنوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ غریب پسماندہ لوگوں کی فلاح کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنا نہیں چاہتے ان کو کانگریس میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

سٹی سوک لوکل بورڈ ۲۲ نومبر کو سری نرائن پرشاد اروڑا کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ اور شہری معاملات پر سری جی جی جوگ نے ایک تقریر کی۔ اور اس کے بعد دیگر متعدد لوگوں نے تقریریں کیں اور سری نرائن پرشاد اروڑا پریسیڈنٹ سری گجت رائے سکینہ سکریٹری اور سری رحیم بخش خزانچی مقرر ہوئے۔

وکٹوریہ مل وکٹوریہ مل کے کلرکوں اور عام اسٹاف کے یونین نے مل مالکان سے اپنی تنخواہ کی ترقی کا مطالبہ کیا ہے۔

شوگر سنڈیکیٹ کانپور گجراتی مرچنٹ ایسوسی ایشن نے انڈین شوگر سنڈیکیٹ پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ سنڈیکیٹ نے اس صنعت کو خراب حالت میں کر دیا ہے۔

احکام واپس یوپی گورنمنٹ نے سری کونکا ملسی۔ کرشنا ہائیڈرو الکٹرک پرس لمیٹڈ سری ان پورنا پرس اور سری یادبتی ہمپ سپلنگ پرس۔ شیو پور اور بنارس کے تنازعات کے متعلق اپنے ثالث کے دئے ہوئے فیصلوں کو نافذ کرنے کے احکام واپس کرلئے ہیں۔

میونسپل الکشن میونسپل بورڈ کے نئے الکشن کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اب تک ۲ لاکھ ۳۳ ہزار ۹ سو رائے دہندگان کے نام ووٹرلسٹ میں درج ہو چکے ہیں۔

ٹریڈ یونین کانگریس انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کا ہفتہ کانپور میں منایا گیا۔ اور متعدد مقامات پر جلسے ہوئے جس میں پنڈت گنگا سہائے چوبے ایم ال اے نے تقریریں کیں

دیہاتوں کی تعداد یوپی گورنمنٹ نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ یوپی میں دیہاتوں کی صحیح تعداد ایک لاکھ ۱۴ ہزار ۲ سو ۱۰ ہے۔

گنے کا سرکاری نرخ

ایک صحافتی اعلان مظہر ہے کہ اس گنے کی قیمت جو ۱۹۴۸-۴۹ء کی پیرائی کی فصل کے لئے صوبائی فیکٹریاں خریدینگی۔ حکومت یوپی نے کم سے کم ایک روپیہ دس آنے فی من مقرر کی ہے اس میں سے ڈیڑھ روپیہ تو نقد ادا کر دیا جائیگا۔ اور دو آنہ کاٹ کر کسی منظور شدہ کوآپریٹو سوسائٹی یا کسی دوسرے تسلیم شدہ ادارے میں اداکہہ کی کاشت کاروں کی طرف سے دئے جائیں گے اسطرح جو رقم بچائی جائے گی۔ وہ موجودہ گنے کے کسانوں کو ان اصولوں کے ماتحت واپس کر دی جائے گی۔ جو بعد میں معین کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ موجودہ نرخ سے اس ادکہہ پر جو فیکٹریاں خریدیں گی ۳ فی من ٹیکس لگایا جائیگا۔

زمانہ فساد کی برباد مسجدوں کی مرمت

اس فیصلہ کے مطابق جو بین مملکتی کانفرنس میں ماہ ستمبر میں ہوا تھا۔ اور جس کا منشا یہ تھا کہ ان تمام مسجدوں۔ مندروں اور مقدس مقامات کی مرمت کرائی جائے جو فرقہ وارانہ بلوؤں کے دوران میں تباہ کئے گئے ہیں۔ حکومت یوپی نے طے کیا کہ وہ ضلع سہارنپور اور گڑھوال کی ایسی مسجدوں کی مرمت کے لئے دس ہزار روپیہ دے گی۔

کانگریس ویسی نہیں رہی

ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آج صبح یوپی کے مشرقی اضلاع کے تقریباً آٹھ سو کانگریسی کارکنوں کے سامنے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے اپنے اصول و نظریات کو چھوڑ دیا ہے اور کانگریسی گاندھی جی کے بتائے ہوئے راستہ سے ہٹ گئے ہیں ہمارے اس بڑے لیڈر نے آپ کو یہ سکھایا تھا کہ آپ ہر برائی کا مقابلہ کریں۔ اور سچائی کے راستہ پر چلیں بجائے اس کے کہ کانگریسی اس راستہ پر چلتے انھوں نے آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج کانگریس ویسی نہیں رہی ہے جیسی وہ پہلے تھی میں کانگریسیوں سے کہوں گا کہ وہ اپنے دل کو ٹٹولیں اور یہ پوچھیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ کیا وہ اس صوبہ اور اس ملک کے لئے مفید ہے۔

جنوبی مغربی افریقہ ۲۶ نومبر کو ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنی ٹرسٹی کمیٹی کی یہ سفارش دو ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۳ ووٹوں سے منظور کر لی۔ کہ جنوبی افریقہ کو ادارہ متحدہ اقوام کی نگرانی میں دے دیا جائے۔ اور جنوبی افریقہ کی تولیت میں نہ رکھا جائے۔ پانچ ممبران اس مسئلہ میں غیر جانب دار رہے۔

آج کل تو بچارے چیانگ کائی شک کی حکومت کا حال بہت پتلا ہو رہا ہے۔ یہ لال جھنڈی والے ٹراز ور بکھرے ہوئے ہیں نان کنگ میں سفارت خانے کے لوگ جل تو جل تو آئی بلا کو ٹال تو کا وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ آسٹریلیا اور کناڈا کے سفیروں نے زیادہ دور اندیشی معلوم ہوتے ہیں۔ انھوں نے اپنے بال بچوں کو پہلے ہی سے ٹوکیو روانہ کر دیا ہے۔ اور خود وصیت نامہ کا مسودہ تیار کرنے میں لگ گئے تاکہ طبیعت بہلی رہے! اور بم کی آواز موت کا پیغام بن کر قبل از وقت حرکت قلب بند ہو جانے کا باعث نہ ہونے پائے۔ اور اگر خدانخواستہ لقمۂ اجل بن جائیں تو وصیت نامہ بال بچوں کے کام آئے۔

آپ نے بھی کسی تدک خانے کی اڑائے ہیں ہم نے تو سنا ہے کہ امریکہ کے لڑاکو جہاز چین کی طرف اڑنے کے لئے پر تول رہے ہیں بس تر ومین کے اشارے کی دیر ہے انہوں نے ہاں کیا اور یہ آناً فاناً پہونچ کر کمیونسٹوں کی لال جھنڈی کو نوچ کر پھینک دیں گے۔ اور پھر چیانگ کائی شک کی فوجوں کے لئے لائن کلیر ہو جائے گی۔ اور وہ بلا روک ٹوک سیٹی بجاتی ہوئی منزل مقصود پر پہونچ جائیں گی۔

خود مختار جمہوریتوں

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ دستور ساز اسمبلی نے آج مسٹر سنتھانم کی ایک ترمیم منظور کرتے ہوئے مسودہ دستور کے ابتدائی اصولوں میں ایک نئی دفعہ شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی رو سے ملک بھر میں خود مختار ادارہ کی حیثیت سے گاؤں پنچایتیں قائم کی جائیں گی۔

چکور

جب شاہ مشرق بیتروں کی بارش کرتا ہوا۔ پردہ فلک پر روپوش ہوا۔ میں نے اپنے مسکن سے باہر آیا۔ اس وقت کس بلا کی خاموشی تھی ساری دنیا میٹھی نیند کے مزے لے رہی تھی۔ اے چاند۔۔۔۔ اس وقت میں تیری تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہا تھا۔ مشتری سے تیرا پتہ پوچھا تو وہ ہنس کر خاموش ہو گئی جبین زہرہ سے تیری جائے قیام دریافت کی تو اس نے مشتبہ نظروں سے مجھے بغور دیکھا پھر زیر لب مسکرا کر نظریں جھکا لیں۔

لیکن اے قمر! میں پھر بھی ناامید نہ ہوا۔ اور تیری جستجو میں برابر سرگرداں رہا۔

یک بیک تیرے حسن کی ایک شعاع مجھ پر پڑی جس نے میری محبت کی خاموش چنگاریوں کو یک بارگی شعلہ ریز کر دیا۔ میں دیوانہ وار تیری طرف دوڑا مگر آہ میں جوں جوں تیرے قریب جاتا تھا۔ تو اتنا ہی پیچھے ہٹتا جاتا تھا۔ میں اس عالم وارفتگی میں نہ معلوم کہاں کہاں رہا۔ یہاں تک کہ میرے بازوؤں میں طاقت ہی نہ رہی۔

اے حسن کے دیوتا! میری آس نہ توڑ۔ میں پیاسا ہوں۔ تیرے درشن کا مجھے مایوس نہ کر۔ اے رات کے راجہ اپنے حسن کی شعاعوں کو حکم دے کہ وہ میرے کمزور بازوؤں میں قوت پرواز پھونک دیں تاکہ میں تجھ تک پہنچ سکوں۔

مزدوروں کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

حکومت یوپی نے منظور کر لی

لکھنؤ ۱۲ نومبر۔ یوپی مزدور تحقیقاتی کمیٹی کی پہلی رپورٹ پر حکومت یوپی نے ایک قرارداد میں بتایا ہے کہ تمام متعلقہ اسباب کے پیش نظر حکومت کے لئے یہ ممکن ہے کہ کانپور آگرہ میرٹھ، بریلی، لکھنؤ الہ آباد اور بنارس کی سوتی اور اونی کپڑے کی صنعتوں میں کام کرنے والے کو کم از کم ۳۰ روپیہ ماہوار اجرت دی جائے۔

مندرجہ مقامات کے علاوہ دوسرے مقامات کی سوتی اور اونی کپڑے کی صنعتوں میں کام کرنے والوں کو ۲۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دینا ٹھیک ہے۔ بونس کا معاملہ کل ہند بنیاد پر حکومت ہند کے پیش نظر ہے۔ اس لئے صوبائی حکومت اس کی ادائیگی کے لئے کوئی مقامی اسکیم نہیں بنا سکتی۔

ملازمت کے آجروں کی ایسوسی ایشن کے مقرر شدہ مہنگائی الاؤنس کی کمی کا خیال کرتے ہوئے حکومت نے مہنگائی الاؤنس کا ایک گوشوارہ بنایا ہے جس کی بنیاد مختلف مقامات کے اخراجات زندگی پر ہے کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے کے لئے بعض صنعتوں پر مزید بار پڑ گیا۔ اس کے پیش نظر ان صنعتوں کی حیثیت پر مزید غور کیا جائیگا اور ماہرین اسکی تحقیقات کریں گے حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کام کے لئے فوری طور پر ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو ایک اعلیٰ عدالتی افسر اور کمپنی کے حسابات کی جانچ کرنے کے لئے ایک ماہر پر مشتمل ہو اور یہ کمیٹی ایک مقررہ مدت میں کام ختم کر دے۔ حکومت برابر کام کے لئے دونوں صنفوں کے لئے برابر اجرت کے اصول کو تسلیم کرتی ہے یکساں کام کے لئے مرد اور عورت دونوں کا ایک ہی معاوضہ ملنا چاہئے۔ بالغ مزدوروں یعنی جن کی عمر ۱۵ سال سے ۱۸ سال تک کی ہے کو بھی وہی اجرت ملیگی۔ جو بڑے یعنی ۱۸ سال سے زیادہ عمر کے مزدوروں کو ملتی ہے۔ بچہ مزدور یعنی جس کی عمر ۱۵ سال سے کم ہوگی کو اس اجرت کا ⅔ حصہ ملیگا۔ جو بڑے مزدور کو ملتی ہے۔

حکومت کا ارادہ ہے کہ اس نئی شرح اجرت اور مہنگائی کے نئے الاؤنس کو یکم دسمبر سے بروئے کار لایا جائے یوپی کے صنعتی جھگڑوں کے قانون ۱۹۴۷ء دفعہ ۲ ب کے تحت حکومت ایک حکم نافذ کر کے اس پر عمل کرنے کا قصد رکھتی ہے قرارداد میں دیگر مندرجہ ذیل باتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کمیٹی کی عارضی رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد حکومت پوری طرح اس پر رضامند ہے کہ اس رپورٹ کے خاص مقصد کو پورا کیا جائے یعنی ایک معقول بنیادی اجرت کا تعین کر کے اس پر عمل کیا جائے۔

دوسری تمام صنعتوں کے لئے بڑے شہروں کے بجلی کے کارخانوں کو چھوڑ کر ۲۰ روپیہ ماہوار بنیادی اجرت مقرر کی گئی ہے ان مقامات کے لئے جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے اور دوسرے مقامات پر ان صنعتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو ۲۵ روپیہ مہینہ بنیادی اجرت ملیگی۔ جو کلرک کم از کم انٹرنس پاس ہوں گے انھیں ۵۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔

اور جن کلرکوں کی علمی قابلیت کم ہے۔ ان کے لئے ۴۰ روپیہ مہینہ کی بنیادی تنخواہ ٹھیک ہے شکر کی صنعت میں اجرت دینے کا طریقہ اس سے مختلف ہوگا۔ مسرز مارٹن برن لمیٹڈ کے بجلی کے کارخانوں کے لئے مفاہمتی بورڈ نے مخصوص سفارشات کئے ہیں۔ اس کمپنی کے بجلی کے کارخانوں جس معاوضہ کی سفارش کی گئی تھی اس پر عمل ہو رہا ہے اور یہ شرح اجرت بدستور باقی رہیگی حکومت کو امید ہے کہ بنیادی اجرت میں اضافہ سے مزدوروں کو جو فائدہ ہوگا اس کا احساس و اعتراف کیا جائے گا۔

حکومت کو یہ بھی امید ہے کہ ہر قسم کے مزدور پیداوار بڑھانے کے لئے مقدور بھر کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔

حکومت کا خیال ہے کہ مزدوروں کو مزید امداد کی بھی ضرورت ہے جب کسی مزدور کو اپنی مرضی کے خلاف بیکار رہنا پڑے تو اسے گزر اوقات کرنے کے لئے کچھ الاؤنس ملنا چاہئے حکومت کو افسوس ہے کہ اور وجوہ کے علاوہ چونکہ تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ دیگر مزدوروں کی باقاعدہ تقسیم نہیں ہوئی ہے لہٰذا ان سب کے لئے الگ الگ کم از کم بنیادی اجرت کا تعین کرنا دشوار ہے اس کے علاوہ اور بھی پیچیدگیاں اور مسائل ہیں جو ہنوز تشنہ حل ہیں اور ابھی حل طلب ہیں۔

اخراجات زندگی کے جو گوشوارے تیار ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق حکومت کو کمیٹی کی سفارشات اس بات سے اتفاق ہے کہ ان میں ایسی کوئی بڑی غلطی نہیں پھر بھی وہ سوچ رہی ہے کہ ان اعداد و شمار کی بنیادوں کو زیادہ وسیع کر دے۔

مسٹر منشی کا استعفیٰ ۱۵ نومبر سے منظور

نئی دہلی ۲۱ نومبر۔ آج جو صحافتی اعلانیہ جاری ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مقیم حیدرآباد مسٹر ایم کے منشی نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور تبدیل شدہ حالات میں حکومت ہند نے ۱۵ نومبر سے ان کے استعفیٰ کو منظور کر لیا ہے۔

مسٹر منشی نے یہ عہدہ اعزازی طور پر اس وقت قبول کیا تھا جبکہ ہندوستان اور حیدرآباد کے تعلقات نازک صورت اختیار کئے ہوئے تھے انھوں نے بہت ہی قابل قدر کام کیا اور اپنے فرائض کی انجام دہی کا خاص طور پر خیال رکھا انھوں نے حیدرآباد کے مسئلہ کو سلجھانے کے لئے ذاتی حیثیت سے بھی بہت بھاری قربانیاں کیں ہیں حکومت ہند ان کی گرانقدر خدمات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتی جو کام ان کے سپرد تھا وہ انھوں نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔

زندگی کی کامیابی

عورت کے اختیار میں

پیاری بہن۔ تم نے ازدواجی زندگی کی مخالفت میں جو کچھ بھی لکھا ہے اس سے مجھے شدید اختلاف ہے تم ابھی کمسن ہو سطحی چیزوں پر تمہاری نظر جاتی ہے سطح آب کی پرشور لہروں کو دیکھ کر تمہاری طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ لیکن تم یہ نہیں سمجھتی ہو کہ ان ہنگامہ خیز لہروں کے نیچے کیسی سکون پرور خاموشی اور کتنی انوپ شانتی ہے۔

تم چاہتی ہو کہ ہر طرف مسرت کا دور دورہ ہو خوشیاں جھولا جھول رہی ہوں غم کا کہیں گزر نہ ہو۔ لیکن بہن زندگی کے مصائب سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ وہ زندگی کامیاب نہیں جو فقط کامرانی ہو۔ وہ مسرت خوش نہیں کر سکتی جو درد و الم کی قیمت دے کر نہ خریدی گئی ہو۔۔۔۔۔!

تم نے "شادی" کو سمجھنے میں بھی بڑی غلطی کی ہے تم نے سوچا ہوگا کہ "شادی" کے لفظی معنی ہیں "مسرت" لہٰذا اس زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ناچتی ہوں گی۔ مگر یہ تمہاری بھول ہے۔ یہ مجموعہ مسرت و آلام ہے اس کے ہر پہلو پر غور کرنا چاہئے۔ سراب کو پانی سمجھ کر دوڑ کر اس طرف جاتے ہیں۔ اور جب حقیقت کھلتی ہے تو بہت زیادہ دکھ ہوتا ہے لیکن اگر پہلے ہی اس کی تلخی کو برداشت کرنے کی طاقت مہیا کر کے اور اس کو دائمی سراب تسلیم کر کے اس کی طرف جائیں تو حقیقت معلوم ہو کر اتنا افسوس نہیں ہوتا۔ توقع کے خلاف اگر کوئی مصیبت آئے تو وہ زیادہ تلخ معلوم ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ شادی کی غرض و غایت عورت و مرد کی محبت کے لئے اسٹیج تیار کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس پہلو پر غور کرنا چاہئے۔ کہ مہذب سوسائٹی میں شادی کا مقصد اقتصادی، سیاسی، سماجی۔ اور خانگی سہولتوں کو آسانی سے بہم پہونچانا ہے۔ اور مقتضائے فطرت ہے جس کی وجہ سے بقائے نسل کا سلسلہ مہذب طریقہ سے جاری ہے۔ شادی خوشیوں کے جھولے اور محبت کی پینگوں کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ان شہری زنجیروں میں جکڑ جانے کے بعد دو انسان دنیا اور سوسائٹی میں اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے خاندان کے لئے۔ اپنی قوم کے لئے اپنے ملک کے لئے حتی کہ بنی نوع آدم کے لئے ایک نمایاں جگہ پیدا کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جو اشد ضروری ہے۔ تم نے شادی کو بہت غلط سمجھا ہے اور اگر صحیح سمجھ جاتیں تو شاید یہ رونا نہ روتیں۔

علاوہ ازیں ازدواجی زندگی کی کامیابی یا ناکامی خود عورت کے ہاتھ ہے۔ کیا کام ہے جو عورت نہیں کر سکتی اس کے اندر وہ روحانی طاقت ہے جس سے مرد بیچارہ بے بہرہ ہے۔ تم نے خواہ مخواہ یہ کیوں فرض کر لیا کہ شادی کے بعد عورت مرد کے ہاتھ میں ایک کٹھ پتلی ہو کر رہ جاتی ہے جسے پورا اختیار ہے کہ خواہ وہ اسے توڑ کر پھینک دے یا اٹھا کر طاق میں رکھ دے۔

پاکستان سے آنے والوں کیلئے

کراچی ۱۹ نومبر۔ پاکستان میں ہندوستانی ہائی کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ ۲۲ نومبر دوشنبہ سے پاکستانی باشندوں کو اس وقت پرمٹ دیا جائے گا جب ان کے پاس ان کے ضلع ڈپٹی کمشنر کا یہ صداقت نامہ ہو گا کہ وہ پاکستان کے باشندے ہیں۔ اور محض عارضی طور پر ہندوستان جانا چاہتے ہیں۔

یہ صداقت نامہ پروانہ راہداری کی درخواست کے ساتھ پرمٹ آفس میں دینا ہوگا۔ حکومت پاکستان کے ملازمین اس پرمٹ سے مبرا ہیں۔

ہمت کا پھل

پلیٹو لڑکا

انگلستان میں ایک جگہ ہے۔ سالبری یہاں اوسط درجے کے گھرانے میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ہیری فیکٹ۔ یہ ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کا زمانہ تھا۔ ہیری فیکٹ کو شروع شروع میں پڑھنے لکھنے کا شوق نہ تھا۔ ہاں کھانے کھیلنے سے زیادہ رغبت تھی اسے ڈمیس اسکول میں داخل کیا گیا۔ مگر وہاں اس کا دل نہ لگتا تھا۔ اکثر اسکول سے بھاگ بھاگ آتا تھا۔ استاد بھی خوش نہ تھے۔ اور اسے کند ذہن اور کندہ ناتراش کہا کرتے تھے اس کے درجے کے لڑکوں نے تو اسے پاگل کا خطاب دے کر رکھا تھا۔ پٹو ایسا کہ خوب ڈٹ ڈٹ کر کھانا کھاتا پھر بھی بھوک کی شکایت رہتی ہیری کے ماں باپ اپنے کام کے سلسلہ میں سالبری سے کہیں دور جانے لگے۔ تو اسے اسکول کے ہوسٹل میں داخل کرتے گئے بھوک کی شکایت اسے تو یہاں بھی تھی۔ مگر ہوسٹل میں رہ کر اس کی عادتیں بدلنے لگیں۔ اب وہ پڑھنے لکھنے میں بھی ترقی کرنے لگا۔ تندرستی بھی بہت اچھی ہو گئی۔ اپنے پورے درجے میں سب سے زیادہ توی اور تندرست لڑکا وہی تھا۔ چودہ سال کی عمر میں وہ کوئن کالج میں داخل ہوا۔ یہاں پڑھائی میں اس نے اور بھی محنت کی۔ وہ تقریر بھی بہت اچھی کرنے لگا غرض کالج بھر میں وہ مستعد محنتی اور شوقین طالب علم مشہور ہو گیا۔

ہیری کی آرزو تھی کہ وہ پڑھ لکھ کر پارلیمنٹ کا ممبر بنے اور اپنے ملک کے غریب لوگوں کی خدمت کرے اس زمانے میں انگلستان کے غریبوں کا حال بہت قابل رحم تھا مزدوروں پر ظلم کیا جاتا تھا۔ اور کسان لگان کے بوجھ سے دبے ہوئے تھے ہیری کے دل پر اس ظلم اور جبر کا بہت اثر تھا۔ اور اسی ظلم کو روکنے کے لئے وہ پارلیمنٹ کا ممبر بننا چاہتا تھا۔

تعلیم کے زمانے میں غالباً زیادہ محنت کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں درد ہونے لگا۔ یہ درد ایسا بڑھا کہ پڑھنا لکھنا چھوٹ گیا۔ آخر دوا علاج سے شکایت دور ہو گئی لیکن بدقسمتی نے ابھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ ایک دن سالبری میں وہ اپنے باپ کے ساتھ شکار کو گیا جنگل میں لمبی لمبی گھاس بہت تھی۔ باپ آگے بڑھ گیا۔ پاس ہی اسے کچھ پرند نظر آئے۔ اور اس نے نشانہ لگایا۔ ہیری بھی نشانے کی زد میں آ گیا۔ مگر لمبی گھاس میں نظر نہ آتا تھا۔ یہ نشانہ چڑیوں کے لگا نہیں ہاں بیچارا ہیری ان کا شکار ہو گیا۔ اور کارتوس کی چھوٹی گولیاں اس کی آنکھوں میں گھس گئیں۔ ہیری کے تو دنیا تاریک ہو گئی تمام آرزوئیں خاک میں ملتی نظر آ رہی تھیں جیسے تیسے آنکھوں کے زخم تو ڈاکٹروں نے اچھے کر دیئے مگر ان کی روشنی ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئی۔ ہیری نہ اب لکھ سکتا تھا نہ پڑھ سکتا تھا۔ باوجود اس کے ہیری نہ تو دل برداشتہ ہوا۔ نہ اس نے ہمت ہاری دوست احباب اسے ہمدردی کے خط لکھتے تھے۔ تو انھیں وہ برابر یہی جواب دیتا تھا کہ میں اندھا نہیں ہوں ابھی دنیا میں کام کرنے کے قابل ہوں۔ اور یہ تھی بھی سچی بات۔

اس کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ لوگوں کو ان کی آواز سے پہچان لیتا تھا بعض ایسے لوگوں کو بھی وہ محض آواز سے پہچان لیتا تھا جن سے ملے ہوئے مدت گزر چکی تھی۔

وہ محض اپنی قابلیت کے بل پر باوجود اندھا ہونے کے پارلیمنٹ میں جانا چاہتا تھا۔ لوگ اسی عیب کی وجہ سے اسے پارلیمنٹ کا ممبر بنانے سے جھجکتے تھے آخر ۲۲ سال کی عمر میں اس کی یہ دلی آرزو پوری ہوئی۔

پارلیمنٹ میں اس کی یہ پہلی تقریر تو ذرا یوں ہی سی مگر رفتہ رفتہ ایسی زوردار تقریر کرنے لگا کہ لوگوں کے دل ہل جاتے تھے۔ اس کا لہجہ ایسا صاف اور اس کی دلیلیں اس قدر ٹھیک اور منصفانہ ہوتی تھیں۔ کہ مخالف گروہ سے ان کا جواب نہ بن پڑتا۔ وہ جب تک پارلیمنٹ

مجبوب پروڈکشن "انوکھی ادا" کے بعد ڈائرکٹر محبوب انداز بنانے میں شب و روز مشغول ہیں سابقہ کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے اور آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ انداز بھی عوام کے لئے ایک نئے انداز لئے جلوہ گر ہوگی۔

کیفی آرٹ پروڈکشن مشہور ادیب کیفی مراد آبادی نے اپنی انتھک کوششوں کے بعد اس فلمی ادارہ کو قائم کیا ہے ان کی پہلی تصویر کا نام "انوکھی سیوا" ہے کیفی جیسے سمجھدار اسٹوری رائٹر سے ہم اچھی کہانی اور اچھی فلم کی امید رکھتے ہیں۔

آکاش چترا ملک کے سمجھ دار ڈائرکٹر کے بی لال جنھوں نے لال حویلی اور سمراٹ اشوک پیش کی ہے اب اپنی اس ذاتی کمپنی کے لئے "لال دوپٹہ" بنا یا ہے۔ آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ پکچر کی کہانی بڑی دلچسپ ہے جس میں ان کے ڈائرکشن نے اور چار چاند لگا دئے ہیں۔

نیولائٹ فلمز ایم اینڈ ٹی اسٹوڈیو میں نیولائٹ فلمز کی "ناٹک" کی شوٹنگ بڑے زور شور سے جاری ہے۔ کہانی اور مکالمے جگنو کے شہرت یافتہ اسٹوری رائٹر علی صغیر عثمانی نے لکھی ہے اور ہدایت کاری بھی اپنے ہی ذمہ رکھی ہے میوزک مشہور ڈائرکٹر غلام محمد دے رہے ہیں۔ نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق کہانی جگنو کی طرح کالج کے متعلق ہے جس میں عورتوں کے مطالبات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا دکھایا جا رہا ہے۔ اداکاروں میں واسطی، دھولا۔ امر پھوترا لیلا، پانڈے، ضیا اور شریف کے نام قابل ذکر ہیں۔

سلور فلمز "دیور" کے بعد اس کمپنی کی نئی تصویر "تڑپ" زیر تکمیل ہے ہدایت کاری کے فرائض کمار خود ادا کر رہے ہیں۔

عمر خیام فلمز لمیٹڈ "ٹوٹے تارے" بنانے والی فلم کمپنی اپنی دوسری پیشکش "دادا" اور بڑے زور شور سے تکمیل کے مراحل طے کر رہی ہے۔ کہانی سلطان صدیقی دہلوی نے لکھی ہے ہدایت کاری نوجوان دماغ ہرشیل کے سپرد ہے۔ موسیقی شوکت حسین کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ایک نہایت کامیاب فلم ہوگی۔

گاندھی یادگار فنڈ کے چندے

بمبئی۔ ۲۴ نومبر۔ آج معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے یہ طے کیا ہے کہ گاندھی یادگار فنڈ میں جو چندہ دئے گئے ہیں وہ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

رہا غریبوں کی طرف سے لڑتا رہا۔ اسے ہندوستان سے بھی بہت ہمدردی تھی جب کبھی پارلیمنٹ میں ہندوستان کا مسئلہ چھڑتا تو وہ اتنی زور سے ہندوستانیوں کا ساتھ دیتا کہ لوگ حیران رہ جاتے۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ کے بعض ممبر اسے ہندوستانی ممبر کہنے لگے۔

۱۸۸۰ء میں ہیری پوسٹ ماسٹر جنرل بنایا گیا۔ اس وقت یہ عہدہ بہت اہم سمجھا جاتا تھا۔ اس محکمے میں نوے ہزار آدمی کام کرتے تھے۔ محکمے میں بہت سی خرابیاں تھیں۔ ہیری نے کام میں لیتے ہوئے ہی ان تمام خرابیوں کو دور کیا۔ پرانے قانون کی جگہ نئے قانون جاری کئے۔ عام لوگوں کی سہولیت کا ہر بات میں خیال رکھا اس طرح ڈاک خانے کا کام پہلے سے کہیں زیادہ بہتر طریقے پر چلنے لگا۔

ستمبر ۱۸۸۳ء میں اسے ٹائیفائڈ ہو گیا۔ ہیری کی بیماری کی خبر ہر جگہ پھیل گئی۔ لوگ اخباروں سے اس کی تندرستی کا حال پوچھتے تھے خود ملکہ وکٹوریہ اس کا حال پوچھنے کے لئے کئی بار تار بھیجتی تھیں۔ آخر خدا کر کے اسے اس بیماری سے نجات ملی۔ اچھا ہوتے ہی وہ پھر اپنے کام میں لگ گیا۔ اس محنت اور مستعدی کے ساتھ اس کی ان خدمتوں کی وجہ سے انگلستان کے کیا غریب کیا امیر سبھی دل سے عزت کرتے تھے۔ آکسفورڈ اور گلاسگو کی یونیورسٹی نے تو اسے کئی اعزازی ڈگریاں دیں۔

ٹھیک ایک سال بعد ۱۸۸۴ء میں پھر بیمار پڑا۔ یہ بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ تعزیت کے بیشمار خط اس کی بیوہ کے پاس آئے ملکہ وکٹوریہ نے بھی ایک بہت ہی درد بھرا خط لکھا۔ اس زمانے کا مشہور وزیر اعظم گلیڈ اسٹون کہتا ہے کہ کسی کی موت کی یاد انگلستان میں والوں کے دل میں اتنی زیادہ نہ ہوئی جتنی ہیری کی۔ ہیری نے لوگوں کے دلوں میں جگہ پیدا کر لی تھی۔ اگر ہیری کی آنکھیں نہ جاتی رہتی تو وہ دنیا کا سب سے بڑا آدمی ہوتا۔

حضورِ شہنشاہ کونین نے ارشاد فرمایا جانے اس کے کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہارے ورثاء فقر و فاقہ میں مبتلا ہو کر دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں بہتر ہے کہ تم انہیں غنی چھوڑ دو۔

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس بات کا عہد کرے کہ میں کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کروں گا میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اپنی ذات اور اہل و عیال کی کفالت کے لئے رزقِ حلال کمانا نماز روزہ حج زکوٰۃ کے بعد فرض ہے

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صرف اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ اس سے دنیا کی ہر چیز ڈرتی ہے۔ اور جو شخص اللہ کے سوا دوسرے لوگوں سے ڈرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ہر چیز سے ڈراتا ہے۔

ڈاکٹر تاراچند کا طالب علموں سے خطاب

کلکتہ ۲۲ نومبر۔ آگرہ یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کو خطاب کرتے ہوئے حکومت ہند کے مشیر تعلیم ڈاکٹر تاراچند نے کہا کہ ملک کے نوجوان ہمارے ملک کو جمہوریت کے لئے موزوں بنانے کا شاندار کام انجام دے سکتے ہیں اس لئے کہ ان کے دماغ تر و تازہ ہیں۔ ان کے حوصلوں میں کمی نہیں آئی ہے۔

ڈاکٹر تاراچند نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جمہوریت صرف اس وقت پنپ سکتی ہے۔ جب سماج کا ہر شخص اچھے صفات کا مالک ہو۔ صرف جمہوریت ہی ایسی فضا پیدا کر سکتی ہے جس میں انصاف خدا ترسی اور خدا شناسی پیدا ہو سکتی ہے۔ انسانی ذہن اس سے بہتر نظامِ حکومت اب تک نہیں معلوم کر سکا ہے اس میں ہر شخص کے لئے ترقی کے دروازے کھلے ہیں۔ اور ہر شخص اپنی اہلیت اور صلاحیت کے مطابق ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج طے کر سکتی ہے۔

زبان کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے مشیر تعلیم نے کہا کہ ہر وہ زبان جسے ہندوستان کا ایک طبقہ بھی بولتا ہو ہندوستانی ہے۔ لیکن ہندوستان کی عام زبان وہی ہو سکتی ہے جس کے نشوونما کی بنیاد ایسے صور و صوت پر ہو جو ملک کے بڑے سے بڑے حصے پر رائج ہو اور جس کا ڈھانچہ اپنے اندر ہمہ گیری اور عالمیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر تاراچند نے اپنا خطبہ صدارت ختم کرتے ہوئے کہا کہ اب ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم خود کو اس عظمت کا سزاوار ثابت کریں [illegible] لئے حاصل کی ہے اور ہم اپنے قول و فعل سے دنیا کو وہ تلقین دیں جس کی وہ عرصہ سے متمنی ہے۔ یعنی مسرت، امن اور حسن۔ !

ٹیلیفون کلرک

ٹیلیگراف کلرک کی بیوی فضول بکواس سے تھکے ہوئے شوہر کا دماغ پریشان کر رہی تھی۔ شوہر خاموش تھا۔ بیوی نے جھلا کر پوچھا آخر تم بولتے کیوں نہیں۔؟

میاں نے سر کھجا کر جواب دیا۔ پیاری میں سوچ رہا ہوں کہ اگر تم میکے سے مجھ کو اتنے لفظوں کا تار دیتیں تو تمہارے باپ کو ۲۷۵ روپیہ ۱۲ / صرف کرنے پڑتے۔

سنہ [illegible] ق م۔ اسکندریہ کے مشہور کتب خانے کو آگ لگا دی گئی۔

سنہ [illegible] ق م مشہور رومی ڈکٹیٹر جولیس سیزر پیدا ہوا

سنہ [illegible] ق م۔ جولیس سیزر قتل ہوا۔

سنہ [illegible] ق م۔ ملکہ کلوپٹرا نے زہر کھا کر جان دیدی۔

سنہ [illegible] عیسوی۔ ٹرکی کے دارالخلافہ قسطنطنیہ کی بنیاد پڑی

سنہ [illegible]

سنہ [illegible] [illegible] کی بنیاد پڑی

شاہ امان اللہ خان !

نئی دہلی۔ ۲۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے سابق شاہ امان اللہ خان نے شاہ ظاہر شاہ سے درخواست کی ہے کہ وہ اب اپنی بقیہ زندگی کے دن افغانستان کے شہری کی حیثیت سے کابل میں گذارنے کے خواہشمند ہیں۔ یہاں جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ نے امان اللہ خان کی درخواست منظور کر لی ہے۔ خاندان کے شہری حقوق بحال کر دیئے گئے ہیں۔

قانون ۱۹۳۵ء میں ترمیم

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ دستور ساز اسمبلی میں سردار پٹیل نے ایک بل پیش کیا جس کا مقصد قانون حکومت ہند ۱۹۳۵ء میں ترمیم کرنا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے جب دستوری اسمبلی موجودہ دستور میں ترمیم کر رہی ہے۔

مسافر

از جناب اکرم الہ آبادی

تھوڑا سا پانی پلاؤ گی مجھے۔ چھوٹی چھوٹی خاردار جھاڑیوں کے درمیان سے بل کھاتی ہوئی کچی پگڈنڈی پر چلتے ہوئے گرد آلود مسافر نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے گھنے درخت کے سائے میں کنوئیں کی مینڈھ پر سر پر پانی سے بھری ہوئی گگری اٹھاتی ہوئی حسین دیہاتی لڑکی سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ... لڑکی اپنے سنہری گھونگھٹ کی اوٹ سے مسافر کی اس ماندہ کیفیت کو بہ نگاہ حیرت دیکھنے لگی۔ پانی پلاؤ گی مجھ کو۔ مسافر نے پھر پوچھا۔ لڑکی نے چونک کر اس کے گرد آلود چہرے سے نظریں ہٹالیں۔ لو۔

اس نے [illegible] آواز میں جواب دیا [illegible]

مسافر دونوں ہاتھوں سے [illegible] کے قریب زمین پر بیٹھ گیا۔ لڑکی نے گگری سے پانی انڈیلنا شروع کیا۔ پانی کی دھار مسافر کے گلے میں اتر رہی تھی۔ اور اس کی نگاہیں سورج کی روشنی میں آئینہ کی طرح دمکتے ہوئے دوشیزہ کے رخ پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ یاد کر رہا تھا کہ آیا آج سے قبل بھی کبھی وہ حسن کی اتنی دلفریب تصویر دیکھ چکا ہے۔

حسن دیہقانی۔ اس وقت حسن فطرت کو مات کر رہا تھا۔ وہ واقعی بے حد حسین تھی۔ اس کے عضو عضو سے شباب کی مستیاں پھوٹی پڑ رہی تھیں۔ مسافر کی نظریں اس کے چہرے سے ہٹنے کا نام نہ لیتی تھیں۔ جھکی ہوئی پلکیں لڑکی نے اٹھائیں دونوں ایک دوسری کی نگاہوں میں اپنی تصویر دیکھنے لگے خدا جانے وہ کونسا سحر تھا جس نے انہیں مبہوت سا کر دیا۔ یکایک اپنی مدہوشی کا احساس کر کے وہ شرما گئی ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے نظریں جھکا لیں۔ اس گاؤں کا نام کیا ہے۔ اس نے لڑکی سے پوچھا۔ میرا آوٗد۔ وہ ترنم خیز لہجہ میں بولی اور تمہارا نام اس نے پھر پوچھا۔ "میرا"۔ شرماتے ہوئے لڑکی نے جواب دیا۔ "میرا" بڑا پیارا نام ہے۔ کہتے کہتے نہ معلوم کیوں مسافر کی آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے۔

"تم کیوں رو رہے ہو مسافر۔ لڑکی نے گھبرا کر بولی اچھی لڑکی۔ یہ نہ پوچھو۔ تم اس کو نہ سمجھ سکو گے۔ جس کا دل ٹوٹ چکا ہو۔ وہ حیرت میں پڑ گئی۔ کیا دل بھی ٹوٹا کرتا ہے۔ وہ دیر تک سوچتی رہی۔ اور مسافر اسے تکتا رہا۔ بھولی دیہاتن کی سمجھ میں دل ٹوٹنے کا مطلب نہ آیا۔ اس نے بھولے پن سے مسافر سے پوچھا۔ "اچھا تو اب کیسے جوڑو گے اسے مسافر۔ اس کی سادگی پر بیقرار سا ہو گیا۔ ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والا بھی کبھی کبھی مل جایا کرتا ہے۔ وہ بولا۔

تم کہاں سے آ رہے ہو مسافر۔

وہ۔ وہ دور اس طرف کھڑے ہوئے پہاڑوں کے پیچھے سے۔

وہاں جنگلوں میں تم کیا کرتے تھے۔ "اپنی وحشتوں کا ماتم تمہاری باتیں تو عجیب سی ہیں۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔ "خدا کرے تمہاری معصوم جوانی اس افسانہ کو نہ سمجھ سکے۔

دیہاتی دوشیزہ نہ جانے کیوں مسافر کی باتوں میں اتنی دلچسپی لے رہی تھی۔ وہ اپنی گگری کو زمین پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی پر اپنا رخ روشن رکھ کر بیٹھ گئی۔

"اچھا یہ تو بتاؤ ... تمہارا دل کیسے ٹوٹ گیا۔ اس نے حیرت سے آنکھ جھپکاتے ہوئے کہا۔

سنو گی ؟ ۔ اچھا سنو۔

اسی نام کی ایک لڑکی تھی۔ جو تمہارا نام ہے شکل و شباہت بھی اس کی بہت کچھ تم سے ملتی تھی لیکن۔ تم۔ تم بہت بھولی ہو۔ اور وہ تھی بہت شوخ۔ ہم دونوں ایک ہی گاؤں میں رہتے تھے۔ ایک دن باتوں ہی باتوں میں اس نے میرا من چھین لیا۔ میرا یقین مانو میں دن رات اس کو دیکھنے لگا۔ [illegible] میرا دل دھڑکنے لگتا میں اسے دل و جان سے چاہنے لگا۔ میرا [illegible] دن ہم نے محبت کی آغوش میں ہنستے کھیلتے گذار دئے لیکن ایک دن ایک طوفان آیا زبردست طوفان۔ مسافر کی آنکھوں میں خون چھلکنے لگا۔

چپکے چپکے ہم کو [illegible] اس نے ہنستے ہوئے لبوں پر [illegible]
مسافر اپنی تقدیر جاری رکھتے ہوئے بولا۔ اس کے رشتہ [illegible]
اور بالا بالا میرا کی زندگی کا سودا کر کے چلے گئے [illegible]
معلوم ہوا کہ اس کی شادی ہو رہی ہے۔ میرا کی [illegible]
خیال سے بیخبر ہو گئی وہ رات دن اداس رہنے [illegible]
نہ ہماری دعائیں کام آئیں اور نہ دوائیں۔ وہ اسطرح [illegible]
میری محبت بھی اسے موت کے ہاتھوں سے نہ چھین [illegible]
کے ماں باپ [illegible] سے دور رکھنے کی کوشش [illegible]
اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے اور انہیں سب کو میرا [illegible]
پڑا۔ وہ مجھ تڑپتا چھوڑ کر وہاں چلی گئی جہاں [illegible]
آواز بھی پرواز نہ کر سکے۔ مسافر کی آنکھوں سے آنسو [illegible]
چلی۔ تو کیا وہ مر گئی۔ میرا نے اداس ہو کر پوچھا۔ [illegible]
آمیز لہجے میں بولا۔ "ہاں اگنی پریہ" میرا نے حسرت [illegible]
کی روتی ہوئی آنکھوں میں جھانکا۔ اسے مسافر کے [illegible]
سے ہمدردی ہو گئی۔ ایک عجیب کشش تھی مسافر کی [illegible]
اور اداسی میں۔ میرا نے سوچا۔ کیوں نہ میں اس [illegible]
ہوئے دل کو جوڑنے کی کوشش کروں "وہ بولی [illegible]
جا رہے ہو مسافر۔

کچھ پتہ نہیں۔ کدھر جاؤں میرا۔ ایک آہ سر [illegible]
کی آواز نکلی۔ نہ جاؤ مسافر۔ اسی گاؤں میں رہو [illegible]
فضائیں تمہارے غم کو بھول جانے میں مدد دیں [illegible]
پوچھا۔ یوں ہی سمجھو مسافر۔ گردن جھکاتے ہوئے [illegible]
اچھا تو نہ جاؤں گا۔

اس کے بعد سے وہ اسی گاؤں میں رہنے لگا میرا [illegible]
میں خاص دلچسپی اکثر شام کے دھندلکے میں جب [illegible]
کی خاطر ندی کے کنارے ٹہلنے جاتا۔ میرا بیقراری [illegible]
ہوتی۔ مسافر تم آگئے۔ وہ پوچھتی۔ ہاں میرا۔ [illegible]
میرا دل اب مجھ سے کیوں بدگمان ہو چلا ہے۔ وہ [illegible]
میں نہیں سمجھی۔

میرا تم میرا ٹوٹا دل جوڑنا چاہتی ہو۔ شائد [illegible]
ہو جاؤ گی۔ "ایسا کیوں"

میرا دل اب نہ معلوم کیوں تمہارے نام پر دھڑکنے [illegible]
نہ معلوم ہی توت نہیں میرے دل سے میرے خیال [illegible]
ترکی جا رہی ہے میں سمجھتا ہوں میرا تم بہت [illegible]
رات پر چھا جاؤ گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے [illegible]
نہیں بلکہ زندہ ہے۔ کہاں ہے وہ۔ وہ گہرا کر [illegible]
میرے سامنے۔ تم۔ . . . . . !

میرا شرما کر گردن جھکالیتی اور مسافر کے خشک ہونٹ [illegible]
لگتے۔ "ایک دن جب کہ کنارے ندی [illegible]
پر دونوں بیٹھے ہوئے فطرت کی رنگینیوں سے لطف [illegible]
ہو رہے تھے۔

مسافر بولا۔ "میرا خاموش کیوں ہو آج۔

کچھ نہیں مسافر۔ سوچ رہی ہوں۔ کیا سوچ [illegible]
اس نے پوچھا۔ "یہی کہ میں اب تک تمہارے [illegible]
سکی بڑی بدنصیب ہوں میں حسرت آمیز لہجہ [illegible]
مسافر کے دل پر چوٹ لگی۔ وہ تڑپ اٹھا۔ ایسا نہ [illegible]
اپنے ارادے میں کامیاب ہو چکیں۔ مسافر اب [illegible]
ہے۔ اور میرا کیا۔ اس نے پوچھا۔

"تم ہی تو میرا ہو" کہہ کر اس نے میرا کے دونوں [illegible]
لئے مدھم سروں میں گنگناتا ہوا ندی کا پانی۔ [illegible]
رہا تھا سینہ آب پہ لہروں نے تڑپ تڑپ کر ان [illegible]
جذبات کو بھی تڑپا دیا عطر بیز ہواؤں نے کو [illegible]
میرا نے سر اپنا مسافر کے سینے پر ٹیک دیا مسافر [illegible]
سے رنگین زلف کو چھیڑتے ہوئے کہا۔ میرا میری [illegible]
تمام مسرتیں اب صرف تمہارے دامن سے وابستہ [illegible]
بھی۔ پھر انہیں ملا کر توڑ دینا۔

نہیں صاحب۔ میرا مرتے دم تک آپ تمہاری ہی [illegible]
بھروسہ کرو۔ [illegible] ایک بار سر [illegible]
چھم کر [illegible] مسافر نے جذبات [illegible]
ہو کر میرا کو سینے سے لگا لیا۔

گاؤں والوں کی نگاہوں سے چھپ چھپ کر وہ [illegible]

ٹیک سا دیا۔ مسافر کے ضبط و سکون ڈگمگائے آخر وہ بھی رو دیا۔

شہنائیوں کی آواز مسافر کے کان پھاڑے ڈال رہی تھی۔ باجے کی ہر چوٹ پر اس کے دل پر گھونسہ لگتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب جینا بیکار ہے۔ یہ دوسری ٹھوکر تھی جس نے اسے کئی منزل نیچے گرا دیا۔ وہ آہ! تاریکیوں میں بھٹکنے لگا۔ میرا کا معصوم دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ڈگمگاتا چلا۔ وہ اٹھا۔ اور ایک نامعلوم منزل کی طرف ایک غیر مختتم سفر کا عزم کر کے روانہ ہو گیا۔ اس کا دل کانپ رہا تھا۔ آنکھوں میں آنسو تھے جب کہ وقت وہ میرا کے مکان کے سامنے سے گذرنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ مکان کی بالائی منزل پر لباس عروسی پہنے میرا کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ گیندے کے زرد پھول کی طرح زرد ہو رہا تھا۔ روتے روتے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں مسافر نے نظر [illegible] ذرا بھی۔ مسافر وہ کانپتی ہوئی اونچی [illegible] اور پھر بیٹھ گئی۔ مسافر نے بیقرار ہو کر پلٹنا چاہا لیکن قسمت نے اس کے قدم تھام لئے۔ الوداعی نگاہ [illegible] اس نے میرا پر ڈالیں اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا جنگل کی گھنی جھاڑیوں میں [illegible] بن کر غائب ہو گیا۔ جنون [illegible] میرا کی [illegible] اس کا تعاقب کرتی رہی زبان خاموش سے [illegible]

ساجن واپس آ جاؤ۔ اپنی داسی کو کس پر چھوڑے جا رہے ہو۔ تم نے کبھی بھی [illegible] سکوں گی۔ ــــ لیکن مسافر نے اپنے ٹوٹے ہوئے دل کے تار بھی [illegible] اپنے [illegible] ذرات بکھیر [illegible] وہ بہت دور پہنچ گیا تھا۔ جہاں اس کے کانوں کو میرا کی آواز بھی نہ چھو سکے۔

ندی کے کنارے اس پار کوئی بنسری کی دردناک تانوں میں گا رہا تھا۔ "دل کے سب تار ہمارے ٹوٹ گئے [illegible]"

اسی ندی کے کنارے۔ اس کی پریشان نگاہوں نے چٹان پر بیٹھ کر میرا کو روتی دیکھا جس کی نرگسی آنکھیں لبریز پیمانہ کی طرح چھلک رہی تھیں۔ میرا کچھ کہنا چاہتی تھی کہ وہ بول پڑا۔ میرا میں سمجھ چکا جو تم کہنا چاہتی ہو یہی نا کہ تمہارا بیاہ ہو رہا ہے۔ ــــ آہ ــــ میرا۔ اس محبت کا بھی انجام کچھ ویسا ہی نظر آتا ہے اب کی میری باری ہے میرا کے آنسو ڈھلک پڑے۔ ـــ قیمتی موتی۔ زمین پر گرنے سے پہلے مسافر نے انھیں اپنی ہتھیلی پر روک لیا۔ "رو رہی ہو میرا۔ مایوس ہو گئیں۔ بھری ہوئی آواز میں بولا۔

نہیں ساجن۔ پران چلے جائیں۔ لیکن تمہاری یاد میرے دل سے نہیں نکل سکتی میرا اسی طرح ہمیشہ تمہاری رہے گی کہہ کر اس نے ہچکیاں لیتے ہوئے اپنا سر اس کے سینے سے

میرا یہ بھول چکی تھی کہ ایک نہ ایک دن اسے بھی کسی کی جائز ملکیت بننا ہے۔ کئی بار شاہ خاور کو انہوں نے ڈوبتے ابھرتے دیکھا۔ لیکن ایک صبح۔ خون آشام سرخی لیکر دن پیدا ہوا۔ ہوائیں گرم اور تند چلنے لگیں۔ شائد پھر کوئی طوفان آ رہا تھا۔ میرا کے مکان کے سامنے سے نکلتے وقت مسافر نے سنا۔ میرا کی شادی ہونے والی ہے۔ گاؤں کے لوگ کہہ رہے تھے۔

شادی۔ میرا موت۔ ماضی کے پریشان اوراق اس کی نگاہوں میں گھومنے لگے۔ آہ۔ خیالی محل قائم کردہ عزائم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آنکھوں سے بہہ نکلے۔

اس کے قدم ڈگمگانے لگے جبیں پر پسینہ آ گیا۔ آنکھوں سے ڈوبتے دل کو تھام کر وہ گاؤں سے دور نکل گیا۔

ریلوے فیڈریشن جنرل کونسل

[illegible]

کارگل کے مشہور تجارتی مرکز پر قبضہ

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ آج وزارت دفاع کے ایک اعلانیہ میں بتلایا گیا ہے کہ سری نگر سے پچاس میل شمال مشرق میں ہماری فوجوں کا کارگل کے مشہور تجارتی اور سپلائی وسائل کے مرکز پر قبضہ ہو گیا ہے۔

اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ دراس سے ادھر دشمن کے مورچوں کی صفائی کی مہم کا کام جاری رکھتے ہوئے ہندوستانی فوج نے ۲۳ نومبر کی صبح کو کارگل پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب کارگل دشمنوں سے صاف ہو چکا ہے۔ کارگل ایک مشہور تجارتی مرکز ہے۔ جو اس پگڈنڈی پر واقع ہے جو شمال میں سکاردو کو جاتی ہے۔ مغرب میں وہ اس اور سری نگر کی طرف اور مشرق میں لیہ کی طرف جاتی ہے۔ مئی سنہ ۴۸ء سے اس علاقہ میں دشمن کی سرگرمیاں نے شدت اختیار کر لی تھی جملہ آوروں کی ایک کافی تعداد گلگت سکاردو۔ کارگل کے راستہ سے وادی لداخ۔ دروز جیلا کے علاقہ میں داخل ہو گئی تھی جس کی وجہ سے لداخ اور کشمیر کی وادیوں کا تحفظ خطرہ میں پڑ گیا تھا۔

سہ روزہ مملکتی کانفرنس ختم

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ آج بین المملکتی کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس ختم ہو رہا ہے۔ کانفرنس کی فرد کارروائی کی ۱۸ امدات میں سے ۱۳ پر فریقین نے رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ ایک مشترکہ بیان کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ فرد کارروائی کی ایک مقرر کر دی گئی ہے۔ اس پر اس بین مملکتی کانفرنس میں غور و خوض ہوگا۔ جو کراچی میں ۲۶، ۲۷ کو ہونے والی ہے۔

ہندوستان اور پاکستان میں شدید مسلح تصادم کا اندیشہ

پیرس ۲۴ نومبر۔ آج حفاظتی کونسل نے پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کا ایک خط شائع کیا ہے جس میں انہوں نے کونسل سے اپیل کی ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان میں شدید مسلح تصادم کو روکنے کے لئے فوری اور موثر کارروائی کرے۔

اس کا الزام دیتے ہوئے کہ ہندوستانی فوج نے مغربی پاکستان پر قبضہ کرنے کے لئے بھرپور حملہ کا آغاز کر دیا ہے۔ سر محمد ظفر اللہ نے کہا کہ حکومت پاکستان پر زور الفاظ میں حفاظتی کونسل سے درخواست کرتی ہے کہ اگر اس نے فوری اقدام نہ کیا تو وہ اپنی باقاعدہ فوجوں کی کم از کم تعداد کو کشمیر میں استعمال کرنے کی پالیسی بدل دینے پر مجبور ہوگی۔ اور اپنے تمام وسائل کی مدد سے ہندوستانی فوجوں کو پیچھے اور میرپور پر قبضہ کرنے سے باز رکھیگی۔

اگر یہ صورت حال قائم رہی تو ہندوستان اور پاکستان کی باقاعدہ فوجوں میں شدید خون ریز جنگ ہوگی جس کو حکومت پاکستان اب تک ٹالتی رہی ہے۔ اس لئے اس صورت حال کے باعث اس بات کا اندیشہ ہے کہ وسیع پیمانہ پر تصادم ہوگا۔

سر ظفر اللہ نے یہ خط کشمیر کمیشن کو بھیجا ہے تاکہ وہ اسے حفاظتی کونسل میں بھیج دے۔

جاپان کے جنگی مجرموں کی سزائیں منظور

ٹوکیو ۲۴ نومبر۔ اتحادیوں کے اعلیٰ کمانڈر جنرل میک آرتھر نے آج اعلان کیا ہے کہ انہوں نے جاپان کے جملہ جنگی مجرموں کی سزا کو منظور کر لیا ہے اور امریکہ کی آٹھویں فوج کے کمانڈنگ جنرل کو سزاؤں پر عمل کرنے کے احکام دے دیے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ بین اقوامی عدالت نے جن سات جاپانی جنگی مجرموں کو موت کی سزا دی گئی ہے انہیں ہفتہ عشرہ کے اندر خفیہ طور پر پھانسی دے دی جائے گی۔

پٹا بھی سیتا رمیہ ۶۸ سال کے ہو گئے

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ کانگریس کے صدر منتخب ڈاکٹر پٹا بھی سیتا رمیہ کی آج عمر ۶۸ سال پوری ہو گئی۔

ان کی سالگرہ کے موقعہ پر انہیں مبارکباد کے پیغامات بہت بڑی تعداد میں موصول ہوئے ہیں۔

امریکی جنرل کا سرکاری فوجوں کو مشورہ

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ یہاں جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ اس بات کا امکان پایا جاتا ہے کہ حکومت امریکہ اپنے کسی بڑے جنرل کو چین بھیجے گی جو سرکاری فوجوں کو جنگی معاملات پر مشورہ دے گا۔

ہندوستان کے موجودہ دستور میں ترمیم کی ضرورت

نئی دہلی۔ ۲۲ نومبر۔ ہندستانی مجلس قانون ساز پہلی مرتبہ ہندوستان کے موجودہ دستور یعنی ۳۵ء کے ایکٹ میں ترمیم کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسی ہفتہ سردار ولبھ بھائی پٹیل ایک ترمیمی قانون پیش کریں گے جس کے رو سے ۱۔ مرکزی اور صوبائی صنعتی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیل کے سننے کے لئے ثالثی عدالتیں قایم کی جائیں گی۔ ۲۔ صوبائی گورنروں کو مدراس بہار اور بمبئی میں یہ اختیارات دئے جائیں گے کہ وہ نئے دستور کے نفاذ تک صوبائی کونسل کے ممبروں کی مدت ممبری میں توسیع کر سکیں۔ ۳۔ ریاستوں کے متعلق انتظام جو صوبوں میں ضم ہو گئی ہیں۔ ۴۔ مرکزی مجلس قانون ساز کو ایسے اختیارات دئے جائیں گے کہ وہ ہندوستان پارلیمنٹ کی منظوری شدہ صنعتی پالیسی پر عمل کر سکے۔

آخری ترمیم کے ذریعہ مرکزی حکومت کچھ صنعتوں پر مختلف قسم کے کنٹرول اور پابندیاں رکھے گی۔ فی الحال ضروری سامان کی فراہمی کے قانون ۱۹۴۶ء کے مطابق مرکز کو اونی کپڑا اسامان غذا کاغذ۔ پٹرول مشینوں کے پرزے کوئلہ فولاد اور ابرق کی تجارت پر حکومت کا کنٹرول تھا اور ان کی تقسیم بھی حکومت کی ہدایت سے ہوتی تھی لیکن اب حکومت کو اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ مرکز کو کچھ صنعتوں کی پیداوار فراہمی اور تقسیم پر کنٹرول ہونا چاہیئے تاکہ وہ تجارت پر قابو رکھ سکے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ۳۵ء کے قانون میں دفعہ ۱۲۶ الف کے نام سے ایک تحتی دفعہ کا اضافہ کرنے والی ہے جس کی رو سے گورنر جنرل جب جنگ کی وجہ سے ہندستان میں ہنگامی حالات کا اعلان کرے گا۔ تو اس وقت مرکزی حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ صوبائی حکومتوں کو ان کی انتظامی مشین کے متعلق ہدایات دے سکے۔

ہندوستان کی ضم شدہ ریاستوں کے سلسلہ میں جس ترمیم کی تجویز ہے۔ اس کی رو سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ ریاستیں جنھوں نے اپنے تمام اختیارات ہندوستان کے حوالے کر دئے ہیں اور وہ ہندوستان میں ضم ہو گئی ہیں۔ ان کے انتظام کا حق صوبوں یا چیف کمشنر کے صوبوں کو حاصل ہے۔

دوسرا جہاز "جل پربھا" آج وزیگاپٹم میں پونے گیارہ بجے دن کو سمندر میں پہلی بار اتارا گیا۔

یہ جہاز سندھیا جہاز راں کمپنی کا ہے اور اس کا وزن ۸۰ ہزار ٹن ہے۔

بمبئی میں بادوباران کے شدید طوفان کی زد میں

بمبئی۔ ۲۲ نومبر۔ آج صبح سویرے سے بمبئی بادوباران کے زبردست طوفان کی لپیٹ میں آگیا ہے شدت طوفان کی مثال ڈھونڈے نہیں ملتی۔ ہوا ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ تیز چل رہی ہے۔ شہری زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے بجلی کے کھمبے اکھڑ جانے کی وجہ سے بجلی سے کام نہیں لیا جا سکتا ٹیلی گراف کے تار بھی کئی جگہ ٹوٹے پڑے ہیں۔

بمبئی بندرگاہ پر خطرے کی گھنٹیاں بجا دی گئی ہیں۔ اور ساحل کے کنارے چلنے والے جہازوں کو روک لیا گیا ہے پیڑ اکھڑ کر سڑکوں پر ڈھیر ہو گئے جس سے سڑکیں بند پڑی ہیں۔ مضافاتی ریلوں کا سلسلہ بھی مسدود ہے شہر کی ٹریم اور بس سروس بھی رکی پڑی ہیں۔

شہر کے تقریباً سب بنک اور دفتر۔ اور تجارتی ادارے بند پڑے ہیں ان دفتروں کے عمال مواصلاتی سلسلہ کے درہم برہم ہو جانے کی وجہ سے جہاں تہاں پھنسے پڑے ہیں بمبئی کے ادارہ موسمیات نے اس ضمن میں جو اطلاعنامہ شائع کیا ہے کہ کل شام کو جو طوفان بادوباران بمبئی سے مغرب اور شمال مغرب کی طرف بحیرہ عرب کے ۲۰۰ میل کے گرد میں بپا تھا۔ اس نے صبح سویرے سے بمبئی کا رخ کیا ہے۔ ہوا کا زور شدت سے بڑھ گیا ہے اور گذشتہ ۲۴ گھنٹے سے بارش کی شدت میں بھی اضافہ ہو گیا ہے شہر بمبئی میں ۵ انچ بارش ہوئی ہے۔

سنٹرل ٹیلی گراف آفس بمبئی کے چیف سپرنٹنڈنٹ نے اعلان کیا ہے کہ بمبئی میں بادوباران کے طوفان کے آجانے کی وجہ سے تار کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اسلئے بمبئی اور ان علاقوں کے تار جو اس دفتر سے جاتے ہیں بہت پچھڑ جائیں گے۔

بادوباران کے غضبناک طوفان کا اثر بمبئی اور آس کے آس پاس کے ۲۰ میل کے علاقہ پر ہوا ہے اور یہ تمام علاقہ بقیہ دنیا سے الگ ہو کر رہ گیا ہے۔

ہوائی جہازوں کی پرواز آج اور کل ملتوی رہیگی۔ بمبئی میں ٹاٹا بجلی گھر فیل ہو گیا ہے۔ اس لئے بجلی سے چلنے والی گاڑیاں اور ٹریم بند پڑی ہیں بمبئی آنے جانے والی گاڑیاں غیر معین مدت کے لئے بند کر دی گئی ہیں۔

مسز نائیڈو آگرہ یونیورسٹی میں تقریر

آگرہ ۲۱ نومبر۔ آگرہ یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد آج گورنر یوپی مسز سروجنی نائیڈو چانسلر آگرہ یونیورسٹی کی صدارت میں ہوا۔ اور ڈاکٹر تارا چند نے خطبہ تقسیم اسناد پڑھا۔

مسز نائیڈو نے اپنی تقریر میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے کہا کہ وہ مہاتما گاندھی کی نصیحت کے مطابق شریفانہ اور اعلیٰ زندگی گزاریں۔ اور ان بلند نظریوں پر قائم رہ کر جو ہندوستان کو ایک غیر مذہبی جمہوریت ریاست بنانے کے لئے ادبکار ہیں فخر محسوس کریں۔

انھوں نے کہا۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ وسیع اور شریفانہ نقطۂ نظر پیدا کریں اور بغیر کسی اندیشہ و خوف کے راست بازی پر عمل پیرا رہیں۔

جھانسی میں خواتین کی عدالت

لکھنؤ۔ ۲۱ نومبر۔ جھانسی میں ایک خواتین کی عدالتی بنچ قایم کی گئی ہے۔ مسز گومتی ورما اور مسز سرسوتی گردیو اس بنچ کی مجسٹریٹ مقرر ہوئی ہیں۔ اور ان کو ضلع جھانسی میں مجسٹریٹ کے اختیارات دئے گئے ہیں۔

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد

علیگڈھ ۲۲ نومبر۔ ہندوستان کے گورنر جنرل مسٹر راج گوپال اچاریہ علیگڈھ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں خطبہ پڑھیں گے۔ یہ جلسہ تقسیم اسناد دسمبر میں ہوگا۔ راجہ جی کے خیر مقدم کیلئے زبردست تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

جاپانی لیڈروں کی سزا بحال

ٹوکیو ۲۲ نومبر۔ جاپان کے اتحادی نمایندوں نے آج جاپان کے پچیس لیڈروں کے جرم کو ثابت ہونے کو برقرار رکھا یہ فیصلہ بین اقوامی جنگی جرایم کی عدالت نے حال ہی میں کیا تھا۔

اختلاف رائے صرف ہندوستان کے نمایندے نے کیا۔ اور اس نے اس طرح عدالت کے ہندوستانی جج نے تائید کی۔

جنرل میک آرتھر نے کہا کہ وہ بعد میں لیکن اسی ہفتہ میں اعلان کریں گے کہ وہ کسی سزا پر نظر ثانی کریں گے یا نہیں۔

پاکستان چلے جانے والوں کی تنخواہ بند

سری نگر ۲۲ نومبر۔ حکومت نے ان سرکاری ملازموں کی پنشنیں اور چھٹی کے دوران کی تنخواہیں روک دی ہیں۔ جو پاکستان چلے گئے ہیں۔

جل پربھا کی رسم افتتاح

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ ہندوستان کا بنا ہوا۔

مہاتما گاندھی کے مقدمہ قتل کے ملزمین کے بیانات ختم

لال قلعہ۔ دہلی ۲۲ نومبر۔ مہاتما گاندھی کے ملزمین کے بیانات قلمبند ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح آج مقدمہ کی دوسری منزل بھی ختم ہو گئی۔ استغاثہ کے بڑے وکیل مسٹر سی کے دفتری یکم دسمبر سے اپنی بحث شروع کر دیں گے جس میں خیال ہے کہ ایک ہفتہ سے زیادہ لگیگا۔

ملزم وی ڈی ساورکر کی طرف سے پٹنہ ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر پی آر داس بحث کریں گے۔ اور دوسرے ملزموں کی طرف سے ان کے اپنے وکلا۔

نظام کی دولت کا اندازہ ستر کروڑ ڈھائی کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی!

بمبئی ۲۱ نومبر۔ نظام حیدر آباد جنہیں دنیا کا سب سے بڑا دولت مند انسان خیال کیا جاتا ہے تخمیناً ۳۰ کروڑ روپیہ کا نقد سونا چاندی ہیرے اور جواہرات اپنے قبضہ میں رکھتے ہیں۔ اور تقریباً اسی قیمت کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے مالک ہیں۔

حیدر آباد کے مختلف بنکوں میں تحقیقات کرنے سے پتہ چلا ہے کہ نظام کسی بنک پر اعتماد نہیں رکھتے اور اس لئے کسی بنک میں روپیہ جمع نہیں کرتے انھوں نے غیر ملکی بنکوں میں بھی کوئی رقم جمع نہیں کی ہے۔

صرف خاص کی رقم زرعی جائداد جو ریاست کے سولہ اضلاع میں پھیلی ہوئی ہے اور ذاتی جائداد کی مدوں سے انھیں سالانہ ڈھائی کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے معلوم ہوا ہے کہ لائق علی کی حکومت نے اس کی ہرچند کوشش کی کہ نظام حیدر آباد کو مسلح بنانے کے لئے اپنی دولت کا ایک حصہ خرچ کر دیں لیکن وہ کبھی اس کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ صدر ٹرومین وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل کے مشورہ اور فوجی امداد بھیجنے اور جنگ کے ذرائع اختیار کریں گے۔

شہنشاہ ہیروہیٹو پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا!

ٹوکیو۔ ۲۱ نومبر۔ بین اقوامی فوجی عدالت کے مخصوص وکیل مسٹر جوزف کی جن نے آج اسبات کا انکشاف کیا کہ ٹوٹانی روسی۔ امریکی اور چینی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شہنشاہ ہیروہیٹو کے خلاف ایک جنگی ملزم کی حیثیت سے مقابلہ نہ چلایا جائے۔

مسٹر کی نن نے جو جج سر ولیم ویب کے اس بیان کا جواب دے رہے تھے کہ شہنشاہ جاپان جنگی ملزمان کے قائدین نے کہا کہ شاہ جاپان کے خلاف جنگی ملزم کی حیثیت سے اس بنا پر مقدمہ چلایا جا سکتا تھا کہ انھوں نے کمزوری اور لاپرواہی سے کام لیا لیکن ایک بہت وسیع قسم کا مقدمہ ہوتا۔

امریکہ چین کو مزید فوجی امداد نہیں دے گا

واشنگٹن۔ ۲۱ نومبر۔ صدر ٹرومین آج تعطیل کے بعد قلعہ ریڈ سے واشنگٹن واپس آئے تو ان کے سامنے سب سے اہم مسئلہ چین کا ہوگا۔

صدر کو چین کے متعلق امریکہ کی پالیسی کو جنرل سموچیانگ کائی شیک کی حال کی ہنیتوں کی فوجی تباہی کی روشنی میں دوبارہ متعین کرنا ہوگا۔

ESTD 1925 the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

احسن سنبھلی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 47 NO. 49 | KANPUR SATARDAY 4TH DECEMBER 1948

کانپور شنبہ ۴ دسمبر ۱۹۴۸ء مطابق ۲ صفر المظفر ۱۳۶۸ھ

جلد ۴۷ نمبر ۴۹

ادبیات

امواج و تلاطم

(از جناب ندرت کانپوری)

یہ ملے ہیں رہگذر میں، تو ہیں کس خیال میں گم
وہی ہیں جو پیشتر تھے، کہ بدل گئے ہیں ہم تم

ترے لب پہ آگیا ہے، جسے دیکھ کر تبسم
یہ سکوں دل لئے ہے، وہی زندگی تلاطم

مرا حوصلہ تو یہ تھا، مری آرزو تو یہ تھی
کہ بچشم والہانہ، مجھے دیکھتے کبھی تم

مجھے یاد آرہا ہے، تری بزم کا وہ نغمہ
مجھے بھولتا نہیں ہے، ترے ساز کا ترنم

ابھی تو نہیں، تو سب کچھ مرے دل میں ولولے ہیں
ترے سامنے نہ ہوگی، مجھے جرأت تکلم

مجھے اضطراب پیارا، مجھے درد دل گوارا
مرا مدعا نہیں ہے، کسی حال میں ترحم

جو بنائے ہیں حیراں، مجھے اپنے عکس رخ سے
کہیں خود بھی ہو نہ جائیں، وہ تحیرات میں گم

یہ حرم حرم ہے لیکن، ترے سنگ در کے صدقے
کبھی جلوہ و نظر میں، نہ ہوا یہاں تصادم

مجھے ایسیں ہے تکلف، وہ ہزار طے شدہ ہے
کہ شرار و برق میں ہے، تری شوخی تبسم

مرے دل کا گوشہ گوشہ ترے نور سے ہے روشن
مجھے دعوت نظر ہے، نہ فروغ ماہ و انجم

یہ کلام خاص و رنگیں، یہ مذاق عشق ندرت
مگر ان کی انجمن میں، نہ ہوئے غزل سرا تم

دنیا کے اسرار

فلسطین کے مسئلہ پر برطانیہ و امریکہ کا اتفاق

پیرس ۲۵ نومبر۔ برطانیہ نے آج اعلان کیا ہے کہ وہ فلسطین کے متعلق امریکی نقطۂ نظر سے متفق ہے۔ اور اس بات کی موید کہ ثالثی کمیشن کو اس کا بالکل ہی پابند نہ بنا دیا جائے کہ وہ برناڈٹ کی تجویز تقسیم سے ذرا بھی انحراف نہ کرے۔ برطانی وزیر مسٹر ہکٹر میکنیل نے سیاسی کمیٹی میں کہا کہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان صلح کرا دینا کسی کمیشن کا کام نہیں ہے۔ بلکہ کوئی مافوق الفطرت قوت ہی ایسا کرانے میں کامیابی حاصل کر سکتی ہے۔ انہوں نے کچھ ترمیمیں بھی پیش کیں جن کا منشا یہ تھا کہ برطانیہ کی ابتدائی تجویزیں ادارہ اقوام متحدہ کے نقطۂ نظر کے مطابق بن جائیں لیکن انہوں نے دوسرے نمایندوں کے ان خیالات پر تنقید کی جو آسٹریلیا کی پیش کی ہوئی تجویزیں موجود ہیں۔ اور جن کا منشاء یہ ہے کہ ایک ثالثی کمیشن فلسطین اس ہدایت کے ساتھ بھیجا جائے۔ کہ وہ یہودیوں اور عربوں کو آپس میں گفت و شنید کر کے کوئی حل نکالنے پر تیار کرے۔

حکومت روس نے آج باضابطہ طور پر یہ مطالبہ پیش کیا کہ عرب لیگ کو اپنی تمام فوجیں فلسطین سے ہٹا لینا چاہیئے۔ روسی نمایندے نے یہ تجویز پیش کی کہ جنرل اسمبلی کا خیال ہے کہ فلسطین میں غیر ممالک کی فوجوں کی موجودگی یہودیوں اور عربوں کے باہمی سمجھوتے میں ایک رکاوٹ ہیں اور ان کی وجہ سے اسرائیلی حکومت اور عرب حکومت جن کے قیام کے متعلق جنرل اسمبلی اپنی قرارداد مورخہ نومبر ۱۹۴۷ء میں فیصلہ کر چکی ہے۔ کوئی ترقی نہیں کر سکتیں حفاظتی کونسل کو چاہیئے کہ وہ فلسطین میں آیندہ کوئی فوجی کارروائی نہ ہونے دے۔ اور جنگ کو روکے۔

لبنان کے وزیر اعظم ریاض الصلح نے کمیٹی میں کہا کہ آپ عربوں سے ہر بات چاہ سکتے ہیں لیکن ان سے یہ نہ کہئے کہ وہ اپنے اس فیصلہ کو بدل دیں جو انھوں نے یہودی سلطنت کے مسئلہ میں کیا ہے۔

سیاسی کمیٹی میں عرب نمایندہ کا بیان

پیرس ۲۲ نومبر۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں آج جب فلسطین پر دوبارہ مباحثہ شروع ہوا۔ تو فلسطین کے نمایندہ مسٹر ہنری کاٹن نے کہا کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کی دہشت پسندی کی پوری تفصیلات [illegible] یہودیوں کے عالمی پریس پر قبضہ کی وجہ سے حالات پیچ کر کے بیان کئے گئے ہیں۔

مسٹر کاٹن نے بتایا کہ یہودیوں کے حملے کے باعث سات اور آٹھ لاکھ کے درمیان عرب خانماں برباد ہو چکے ہیں۔ آگے چل کر انھوں نے کہا کہ معاشی طور پر تقسیم کے باعث انصاف کا خون ہو جائے گا۔ یہودیوں کے پاس کل علاقہ کا ساڑھے فیصدی ہے۔ لیکن تجویز کے ذریعہ انھیں تمام زرعی علاقہ دے دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس میں ۹۳ فیصدی علاقہ عربوں کی ملکیت ہے۔

عربوں اور یہودیوں میں سمجھوتے کا امکان پہلے سے زیادہ

پیرس ۲۷ نومبر فلسطین کے قائم مقام ثالث ڈاکٹر الف بنشے نے کل متحدہ اقوام کی سیاسی کمیٹی میں کہا کہ مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ آج عرب اور یہودی سمجھوتے کے امکانات ہیں۔ نئے ثالثی کا کام شروع ہونے سے پہلے کبھی نہیں تھے۔ ڈاکٹر بنشے نے سیاسی کمیٹی میں فلسطین پر مباحثہ میں اختتامی تقریر کرتے ہوئے کمیٹی کو متنبہ کیا کہ اسے اس امکان کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کہ عرب یہودیوں کے ساتھ گفت و شنید کے لئے انکار کرتے رہیں گے لیکن پر امن سمجھوتے کے لئے فریقین کی مکمل رضامندی ضروری نہیں ہے۔

انھوں نے عربوں سے دوبارہ اپیل کی کہ وہ یہودیوں سے براہ راست گفت و شنید کے لئے تیار ہو جائیں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ انھوں نے یہ بھی کہا کہ مجھے اس کی امید بہت زیادہ ہے۔ اسرائیلی نمایندوں نے فلسطین میں اپنی فوج کی فتوحات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دعوی کیا ہے کہ یہودی ریاست میں مغربی گلیلی اور نجیب دونوں علاقے جن کے لئے دونوں طرف سے بزور مطالبہ کیا جا رہا ہے یہودی ریاست میں شامل کئے جائیں۔

ڈاکٹر بنشے کی تقریر کے بعد کمیٹی نے زیر غور مفصل اور پیچیدہ تجاویز پر غور و خوض شروع کیا جس میں حسب ذیل تجویزیں بھی شامل تھیں

۱۔ پانچ ممبروں پر مشتمل مفاہمتی کمیشن جو ۱۹۴۷ء کے تقسیمی منصوبے کو بنیاد بنائے۔ ۲۔ علیحدہ عرب ریاست کا قیام۔ ۳۔ عرب ریاست اور اسرائیلی ریاست کے درمیان معاشی اتحاد۔ ۴۔ تولیتی کونسل کے ماتحت یروشلم کی بین الاقوامی حیثیت پولینڈ نے ایک تجویز کا اضافہ کیا جس میں تقسیم کے لئے جنرل اسمبلی کے اصلی منصوبے پر کارروائی اور برناڈٹ منصوبے کی نظر انداز کرنے کی حمایت کی گئی تھی۔ اس سے پہلے شرق اردن عراق اور عرب اعلی کمیٹی کے نمایندوں نے عربوں کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لئے نہائی تقریریں کیں عرب اعلی کمیٹی کے نمایندے مسٹر ہنری کٹان نے کہا کہ عرب حسب ذیل غیر جانبدارانہ اور جمہوری شرائط پر مفاہمت کے لئے بالکل تیار ہیں۔ ۱۔ مفاہمت عربوں اور فلسطین کے پر امن حقدار یہودیوں کے درمیان ہو۔ ۲۔ مفاہمت کسی ایسے فیصلے یا تجویز کا خیال کئے بغیر اندرونی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حق و انصاف مدنظر رکھ کر کی جائے۔ ۳۔ مشرق وسطی کے امن اور تحفظ کی ضرورتوں کو ملحوظ رکھا جائے۔

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زباں پر بھی دی ہو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار — کانپور

جلد ۷ | کانپور شنبہ ۴ دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۴۹

ایڈیٹوریل نوٹ

تقسیم فلسطین کا فیصلہ غلط

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں ہندوستانی مندوب مسٹر ایم سی ستیلوا نے تقسیم فلسطین کی بھر مخالفت کی

انھوں نے اپنی تقریر میں کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ گزشتہ سال میرے وفد نے مسئلہ فلسطین کا جو وفاقی حل پیش کیا تھا کہ عربوں اور یہودیوں کو خود مختار علاقوں کو ملا کر ایک وفاق قایم کر دیا جائے۔ کمیٹی نے اس تجویز کی کوئی تائید نہ کی حالانکہ اگر اس موقعہ پر یہ حل منظور کر لیا جاتا تو عربوں اور یہودیوں کا مقصد پورا ہو جاتا۔

ہندوستانی مندوب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ تقسیم کا فیصلہ قطعی غلط ثابت ہو چکا ہے۔

اس وقت صرف فلسطین ہی نہیں بلکہ مشرق وسطیٰ کے ایک بڑے حصے میں ایک اضطراب و طوفان پیدا ہے اور ہزاروں لاکھوں اشخاص جن میں زیادہ تر عرب شامل ہیں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

میرے وفد کا خیال ہے کہ عربوں کی منظوری حاصل کئے بغیر مسئلہ فلسطین کے متعلق کوئی حل بھی قابل اطمینان قرار نہیں پا سکتا۔ عرب تقسیم کے سخت خلاف ہیں۔ اس لئے فلسطین کی تقسیم کو اس مسئلہ کا حل سمجھنا صحیح نہیں ہے۔

حکومت ہند اور کشمیر

بیرونی معاملات کے سکریٹری جنرل سر گرجا شنکر باجپئی نے حفاظتی کونسل کو ایک خط میں لکھا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کا یہ الزام ہے کہ ہندوستان کشمیر میں زبردست جارحانہ کارروائی کے ذریعہ اس کے مستقبل کا فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔ سراسر غلط ہے۔ حالانکہ ایسی صورت میں جبکہ کشمیر میں پاکستانی فوجیں برابر لڑ رہی ہیں۔ اور مسلسل حملے کر رہی ہیں۔ ہندوستان ہر لحاظ سے حق بجانب تھا کہ وہ ایسی کارروائی کرتا لیکن وہ اب تک دفاعی کارروائی کرتا رہا ہے۔ اور وہ کسی وسیع جارحانہ کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتا۔

حقوق اور مذہبی معلومات

کہا جاتا ہے کہ دستوری اسمبلی کی کانگریس پارٹی نے اپنے ایک خاص جلسہ میں حقوق و اختیارات کے بارے میں جو مذہبی دفعہ تھی۔ اس کو بالاتفاق منظور کر لیا ہے۔ اس دفعہ حسب ذیل امور شامل ہیں۔

عقیدے کی آزادی۔ مذہب کا اقرار کرنے۔ اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کی آزادی۔ مذہبی معاملات کے انتظام میں آزادی۔ خیراتی اور مذہبی کاموں کے لئے جائداد خریدنے اور انتظام کرنے کی آزادی کسی خاص مذہب یا مذاہب کی ترقی یا بقا کے لئے ٹیکس دینے کی آزادی۔

اس دفعہ کے لئے تقریباً ڈیڑھ سو ترمیمیں پیش کی گئی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ سردار پٹیل نے جو کہ اقلیتوں کے حقوق کے مشاورتی کمیٹی کے صدر تھے۔ اس جلسے میں اس بات پر زور دیا کہ اس دفعہ کا جن جن عناصر سے تعلق تھا ان سب سے مشورہ کے بعد اس دفعہ کو مرتب کیا گیا ہے۔ اس لئے اب اس موقعہ پر اس میں کچھ ترمیم کرنا مناسب نہیں ہے۔

حیدرآباد پر غور نہ ہوگا

اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے اسرائیلی حکومت کی درخواست

برغور کرنے کی غرض سے حفاظتی کونسل کا اجلاس ۲ دسمبر کو منعقد ہوا تو اس میں شام کی یہ تجویز مسترد کر دی گئی کہ حیدرآباد کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔

اجلاس میں شامی مندوب فارس بے الخوری کے اس کہنے پر کہ حفاظتی کونسل کے قواعد و ضوابط کے مطابق حیدرآباد کے مسئلہ پر جسے کونسل نے گذشتہ اجلاس میں نامکمل چھوڑ دیا گیا تھا۔ پھر غور و خوض ہونا چاہئے۔

اقوام متحدہ کے اسسٹنٹ سکریٹری جنرل نے اس سلسلہ میں کہا کہ اگرچہ یہ بالکل صحیح ہے کہ حیدرآباد کے مسئلہ کو آئندہ اجلاس پر اٹھا رکھا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ کونسل کے گذشتہ اجلاس میں ہندوستانی نمائندے نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس کے وفد میں کوئی ایسا نمائندہ موجود نہیں ہے۔ جو اس مسئلہ پر مباحثہ میں حصہ لینے کے لئے موزوں ہو۔

فارس بے الخوری نے اس کا جواب یہ دیا کہ اگر گذشتہ اجلاس میں کوئی موزوں ہندوستانی نمائندہ موجود نہ تھا تو اس کے یہ معنی یہ نہیں ہو سکتے کہ اس بار بھی کوئی موزوں نہیں مل سکتا۔

امریکی مندوب ڈاکٹر فلپ جوزف نے اسسٹنٹ سکریٹری جنرل سے دریافت کیا کہ آیا اس اجلاس کے لئے بھی کوئی مناسب ایسا موزوں ہندوستانی نمائندہ موجود نہیں ہے۔ جو حیدرآباد کے مسئلہ پر مباحثہ میں حصہ لے سکے۔ سکریٹری جنرل نے اس کے جواب میں کہا کہ اس وقت بھی کوئی موزوں ہندوستانی نمائندہ موجود نہیں ہے۔

یہ جواب سن کر امریکی مندوب نے کہا کہ اب وہ بھی صحیح سمجھتے ہیں کہ حیدرآباد کے مسئلہ پر اس اجلاس میں بھی غور و خوض نہ کیا جائے۔

اس کے بعد کونسل کے صدر بلجیمی مندوب نے اعلان کیا کہ اس مسئلہ کو ختم کیا جاتا ہے۔

[illegible] فائر بریگیڈ آگیا۔ اور اس نے فوراً آگ پر قبضہ پا لیا۔

توہین عدالت

مقامی سول جج کی عدالت میں جس وقت ثبوت گذر رہے تھے زورا میشور اور سرجن سنگھ میں یہ گفت و شنید ہوئی کہ گواہوں کو سکھایا جاتا ہے۔ اور ایک نے دوسرے کو ایک ایک تھپڑ رسید کیا۔ دونوں کو عدالت نے عدالت کی توہین کی دفعہ ۲۲۸ کے ماتحت چار چار سو روپیہ جرمانہ کی دی گئی۔

میاں نذر مرحوم

پاکستان کے حادثہ ہوائی جہاز کے مقتولین کی فہرست میں مسٹر ایچ ایم نذر کا بھی نام شامل ہے۔ آپ حافظ محمد حلیم مرحوم کے بڑے صاحبزادے اور مسٹر ایس ایم بشیر کے بھائی تھے آپ کا کانپور کے اسپورٹ اور کھیل کے طبقہ سے خاص تعلق تھا۔ آپ کی عمر ۵۰ سال کی تھی آپ نے ایک بڑا خاندان چھوڑا ہے بشیر صاحب کلکتہ سے آنے کے بعد لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

ہم کو اس حادثہ میں آپ کے خاندان اور مسٹر بشیر کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی معمولی میٹنگ ۳ دسمبر کو ۱۱ بجے دن بابو شاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی۔ میونسپل بورڈ نے حلوائیوں پر ۰۰۰ ۱۰ اور ۴۰ روپیہ ٹیکس لگایا ہے۔ شہر کے حلوائیوں نے جلسہ کے باہر جمع ہو کر اس ٹیکس کے خلاف مظاہرہ کیا۔ بورڈ نے اس مسئلہ پر غور کیا اور [illegible] کیا کہ اس سال تو ایسا [illegible] نہیں ہو سکتی لیکن آئندہ سال [illegible] اس مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔ بجٹ کے مسئلہ پر بورڈ نے [illegible]

ایشیا کانپور

مذاہب یکجہتی اور محبت کا سبق سکھاتا ہے

ہندوستانی برادری میں حافظ محمد ابراہیم کی تقریر

۲۷ نومبر کو ۴ بجے شام کو کرائسٹ چرچ کالج میں سری پورنا نند وزیر پارلیمنٹ ہندوستانی برادری کی ایک عام میٹنگ ہوئی جس میں دو سو سے زیادہ حضرات نے شرکت کی جناب صدر اور جناب مولانا حفظ الرحمن صاحب کے تقریر کے بعد حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر یو پی نے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

مذہب ہمیشہ یکجہتی اور محبت کی تعلیم دیتا ہے رواداری ہر زمانے میں مذہب کا خاص مقصد رہا ہے۔ اگر ہم نے مذہب کے اس پہلو کو فراموش کر دیا تو کبھی بھی ہم اپنے فرض اور اس مذہب کے جس کے ہم ماننے والے ہیں مخلص نہیں ہو سکتے ہیں۔

آج مذہب کو حصولی طاقت کے ایک ذریعہ کی حیثیت سے ناجائز طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان جو اسی طریقہ کار کے ماتحت تعمیر ہوا ہے۔ ایک مسلم ریاست کی حیثیت سے ترقی نہیں کر سکتا ہے۔

انھوں نے کہا کہ غیر ملکی حکومت کے نتیجے میں جو ایک وسیع خلیج پیدا ہو گئی ہے۔ وہ صرف اسی طور پر پاٹی جا سکتی ہے کہ ہم سب متحد ہو کر ایک ہی اصول کی پیروی کریں۔ اور اپنے کو محض ایک ہندوستانی سمجھیں جس میں ذات پات اور مذہب کا کوئی دخل نہ ہو۔ ہماری زندگی ایک دوسرے سے اس حد تک وابستہ ہے کہ ہم بغیر ایک دوسرے کی مدد کی آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ ایک ہندو ایک مسلمان سے قریبی تعلقات قائم کئے بغیر صحیح معنی میں بے نیازانہ زندگی بسر نہیں کر سکتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان ایک ہندو سے بے نیازی برت کر نہیں رہ سکتا ہے۔

فرقہ وارانہ اتحاد پر زور دیتے ہوئے مقرر نے کہا۔ ہندوستان اسی وقت سربلند ہو سکتا ہے جب اس کے عوام باہم متحد ہوں۔ قدرت کی تمام نعمتیں ہمارے ملک کو حاصل ہیں اور وہ چاہتی ہیں کہ انھیں صحیح طور پر بکار لایا جائے۔ ہم ہندوستان کو بہت زیادہ بلند اور بڑا بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم صحیح راستہ پر چلتے ہیں۔ قوم کے باپ مہاتما گاندھی ہمیشہ ہمیں وہ راستہ دکھاتے رہے جو ہندوستان کو اقبال مندی اور مسرت کی منزل تک پہنچاتا ہے آج وہ ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کے نظریے ہمارے سامنے ہیں۔ ہم انھیں عمل میں لا سکتے ہیں۔ اور تاریکی سے باہر نکل سکتے ہیں ہمیں اپنے سروں کو اونچا کرنا ہے جب ہی ہندوستانی ایک شاندار اور اقبال مند قوم بن سکتی ہیں۔

حصول آزادی کے بعد ہندوستان پر بڑی بڑی ذمہ داریوں کا بار آپڑا ہے جس میں ہر فرد کو حصہ بٹانا ہے۔ یہ صرف ممتاز شخصیتوں مثلاً جواہر لال نہرو۔ یا پٹیل کا کام نہیں ہے۔ بلکہ ہر اس شخص کا فرض ہے کہ جو اپنے کو سچا ہندوستانی سمجھتا ہے ہم ملک کی جب خدمت کر سکتے ہیں جب ہم فرقہ پرستی کو جس نے کروڑوں انسانوں کو تباہ کر ڈالا ہے اپنے اندر سے نکال پھینکیں ماضی میں ہندوستان کو جو عظمت حاصل تھی وہ نتیجہ تھی ان ہندو مسلم تعلقات کا جو بہت مضبوط اور گہرے تھے اور آج بھی اگر ہم ایک ہو جائیں تو ماضی کی شاندار روایات کی تجدید کر سکتے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حافظ ابراہیم نے کہا ایک نئے کلچر کی تخلیق جو تمام طبقوں اور فرقوں کو ایک جھنڈے کے نیچے لے آئے۔ "ہندوستانی برادری" کا نصب العین ہونا چاہئے۔

ہمیں ایک ایسی زبان کی بھی تخلیق کرنا ہے جسے تمام باشندے بول سکیں۔ ہمیں ایک دوسرے کے مذہب اور نظریوں کا احترام کرنا ضروری ہے "مہاتما گاندھی"

ایک ایسا ہندوستان تعمیر کرنا چاہتے تھے جہاں تمام ہندو اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر مسجدوں کی حفاظت کریں۔ اور تمام مسلمان مندروں کی حفاظت اپنا فریضہ مذہبی قرار دیں

یہ تھا تصور گاندھی جی کی حکومت کا۔ ہم ان کے نظریوں کی پیروی کر کے ہی ایک ایسی حکومت بنا سکتے ہیں ہم ان نظریوں کو اسی وقت زندہ رکھ سکتے ہیں۔ جب ہم ان کے مطابق زندگی بسر کریں سوچیں اور عمل کریں۔

اس کے بعد شری پی پورنا نند جی نے جناب حافظ صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ ختم کیا۔ اور حاضرین کی خاطر خشک میوہ۔ چاء۔ پان سگریٹ سے کی گئی۔

میونسپل ووٹر لسٹ

بالغ رائے دہندگان کے اصول پر ووٹر لسٹ کی دوبارہ جانچ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء سے شروع ہو گئی ہے۔ ہر ۲۱ سال کے مرد اور عورت کو ووٹ دینے کا حق ہے اس لئے اس کو اپنا نام ووٹر لسٹ میں درج کرا دینا چاہیئے۔

سری لال بہادر شاستری

۲ دسمبر کو موتی باغ میں سری لال بہادر شاستری وزیر پولیس اور ٹرانسپورٹ یو۔ پی نے والنٹیروں کے کیمپ اور ڈسٹرکٹ سیوا دل بینڈ کا معائنہ کیا۔

فیس میں تخفیف

کانپور کے گرلس اسٹوڈنٹ فیڈریشن نے پچاس فیصدی فیس میں کمی کا مطالبہ گورنمنٹ سے کیا ہے۔ موجودہ فیس زمانہ جنگ سے دگنی ہے۔

ناراضی

کانپور اسٹوڈنٹ یونین نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ کمیونسٹ اخبارات جن گن اور نیا زمانہ پر یو پی گورنمنٹ پر پابندی لگانے پر سخت اظہار ناراضی کیا ہے۔

بجلی کی شرح میں اضافہ

یو پی گورنمنٹ نے اس کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے کہ جس کو بجلی کی شرح میں اضافہ کرنے پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

ماڈل موضع

کانپور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر موضع سنگھ پور میں ماڈل موضع کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے سری کیشو دیو مالویہ وزیر صنعت و حرفت یو پی نے کہا کہ اس موضع میں ایسے نمونے کے مکانات تیار کئے جائیں جو صاف ستھرے اور ہوادار ہوں اور دوسرے موضعوں کے لئے یہ موضع نمونہ ثابت ہو۔ حکومت مکانات بنانے والوں کو ہر قسم کی امداد دے گی۔

کانپور کے کپڑے کا ذخیرہ

چونکہ غیر مہر شدہ کپڑے کی فروخت کی مدت ۱۰ نومبر کو ختم ہوئی ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک حکم کے ذریعہ مل کے بنے ہوئے کپڑے کے تمام ذخیرہ کو روک دیا ہے۔ اسمیں کھلا ہوا کپڑا اور گانٹھیں دونوں شامل ہیں۔ اور جس کی قیمت تقریباً ایک کروڑ بتائی جاتی ہے۔ اس حکم سے خوردہ فروش مستثنیٰ ہیں اور وہ اپنا کپڑا حسب معمول فروخت کر سکتے ہیں۔

ناتھو رام گوڈسے کا بیان

گورنر صاحب یو پی نے مہاتما گاندھی کے قتل کے ملزم ناتھو رام گوڈسے کے دئے ہوئے بیان کی اشاعت کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔ کیونکہ اس کی اشاعت امن عامہ کے خلاف ہے۔

زرعی مزدوروں کی اجرتیں

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت یو پی کے محکمہ ہیبر کو اجازت دی ہے کہ وہ زراعتی مزدوروں کی اجرتوں کے متعلق تحقیقات کرے اس اجازت کے مطابق اس محکمہ کی طرف سے ایک سوالنامہ جاری کیا گیا ہے جس میں مزدوروں کی آمدنی۔ اس کے ذرائع متعلقین کی تعداد اور زراعتی منڈیوں کی آمدنی کے متعلق سوالات کئے گئے ہیں۔

سر جے پی سریواستوا

سر جوالا پرشاد سریواستوا اور لیڈی کیلاش سریواستوا جو تین مہینے ہوئے اپنی صحت درست کرنے کے لئے سوئزرلینڈ گئے تھے۔ ۲۹ نومبر کی رات کو کانپور تشریف لے آئے اسٹیشن پر آپ کے عزیزوں اور دوستوں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

آتشزدگی

۲ دسمبر کی رات کو ۹ بجے گلیس بازار کی ایک کتابوں کی دکان میں آگ [illegible]

کانپور میونسپلٹی

ٹینڈر

اس نوٹس کے ذریعہ میڈیکل افیسر آف ہیلتھ کے دئے ہوئے پروگرام کے مطابق سنہ ۱۹۴۸-۴۹ء کے سال میں جب تک برسات شروع نہ ہو اس مدت کے لئے کانپور میونسپلٹی رقبہ کے اندر کی سڑکوں کی چھڑکاؤ کے لئے مہر بند ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

ٹینڈر دینے والے کو میونسپل بورڈ کی طرف سے ۲ اسٹروں کے "روڈ واٹرنگ کارٹس" (چھڑکاؤ کی گاڑیاں) اور ۱۲ "ٹرن کاک مین" (پانی کھولنے والے آدمی) دئے جائیں گے۔ اور ٹینڈر دینے والے کو ۲ گاڑی بانوں اور گاڑی چلانے کے لئے ۱۲ جوڑی بیلوں کا انتظام کرنا ہوگا۔

ٹینڈر دینے والے کو بیلوں کو کھلانے کے لئے اپنی طرف سے انتظام کرنا ہوگا۔

ٹینڈر دینے والے کو گاڑی بانوں اور بیلوں کو روزانہ ۶ بجے صبح کیٹل پارک میں روڈ واٹرنگ انسپکٹر کے پاس بھیجنا ہوگا شہر میں چھڑکاؤ کے انتظام کی بابت روڈ واٹرنگ انسپکٹر کی دی ہوئی ہدایات کی تعمیل ٹینڈر دینے والے کو کرنا ہوگی۔

ٹینڈر دینے والے کو فی گاڑی فی دن کی شرح سے ریٹ لکھنا ہوگا۔

ٹینڈر دینے والے کو ماہواری بل دینا ہوگا۔ اور روڈ انسپکٹر کے سارٹیفکیٹ کے آنے کے بعد کہ بل میں درج شدہ دنوں میں سب گاڑیوں نے قابل اطمینان طریقہ پر کام کیا ہے بل کی ادائیگی کی جائے گی۔

گاڑیوں کے استعمال کرنے یا بیلوں کے چلانے میں گاڑی بانوں کی لاپرواہی کے نتیجہ میں بورڈ کو اگر کسی قسم کا کوئی نقصان اٹھانا پڑا تو اس کی ذمہ داری ٹینڈر دینے والے پر ہوگی۔

ٹینڈر دینے والا اس گاڑی کے متعلق کسی ادائیگی (پے منٹ) کا حقدار نہ ہوگا جس نے کسی خاص دن کام نہیں کیا ہوگا بیل یا گاڑی بان نہ سپلائی کرنے کی وجہ سے یا ٹینڈر دینے والے کی لاپرواہی کی وجہ سے کسی گاڑی یا گاڑیوں کا کام بند ہو جائے گا۔ تو ایک روپیہ روزانہ کے حساب سے جرمانہ وصول کیا جائیگا ایسی ناکامیابی کی حالت میں بورڈ کو کوئی دوسرا انتظام کرنے کا حق حاصل رہے گا اور اس میں بورڈ کا جو زائد صرفہ ہوگا۔ وہ ٹھیکہ دار کی واجب الادا زر ضمانت کی رقم سے وصول کر لی جائے گی۔ یہ رقم جرمانہ کی رقم سے علاوہ ہوگی۔ جو فی گاڑی فی دن ایک روپیہ کے حساب سے ہے۔ بورڈ کو یہ بھی مزید حق حاصل رہیگا کہ وہ کسی واجب الادا بقایا یا ٹھیکہ دار کے نام بورڈ میں پڑی ہوئی ضمانت کی رقم کو ٹھیکہ کو پورا نہ کرنے کے قصور میں ضبط کرے۔

جن دنوں میں پانی برسے گا۔ ان کو کام نہ کرنا ہوگا اور ان دنوں کی کوئی ادائیگی نہ جائے گی۔

ٹینڈر دینے والے کو ٹینڈر کے ساتھ ۴۸ ۲ روپیہ کی ضمانت (ارنسٹ منی) جمع کرنا ہوگی۔ اس کو ٹینڈر کی منظوری کے بعد مزید ۴۸ ۲ روپیہ کی مزید ضمانت دینا ہوگی۔ اور اپنے خرچہ سے قانون کے مطابق ٹھیکہ کی تکمیل کرنا ہوگی ٹینڈر دینے والے کی جمع کی ہوئی رقم پر کوئی سود نہیں دیا جائیگا۔ اور ٹھیکہ کے پورے ہو جانے کے بعد وہ رقم واپس کر دی جائے گی۔

کوئی ٹینڈر اس وقت تک نہیں لیا جائیگا جب تک کہ ٹینڈر دینے والا اس بات کا ثبوت نہ دکھلائے کہ اس نے میونسپل خزانہ میں ضمانت (ارنسٹ منی) جمع کر دی ہے۔

ٹینڈر ان فارموں پر ہونا چاہئے جو دو کاپیوں کے ایک سٹ میں تین روپیہ قیمت پر بورڈ کے فارم کیپر سے ملیگا یہ فارم ۳ دسمبر ۱۹۴۸ء کے ۳ بجے شام تک بورڈ کے فارم کیپر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ایک دفعہ ٹینڈر فارم خریدنے کے بعد اس کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی۔

ٹینڈر ایک بند لفافہ میں جس کے اوپر مندرجہ ذیل الفاظ ایک کونے میں لکھے ہونا چاہئے۔

"سڑکوں کے چھڑکاؤ کے ٹینڈر"

"ٹینڈر فار روڈ واٹرنگ"

یہ ٹینڈر ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کے ۴ بجے شام تک یا اس سے پہلے نیچے کے دستخط کرنے والے افسر وصول کریں گے

دستخط کے۔ پرشاد
میڈیکل افیسر آف ہیلتھ۔ میونسپل بورڈ کانپور

[illegible] سے آگ لگنے سے جل کر خاک سیاہ ہو گئی۔ اور اس سے ملی ہوئی ایک دوا کی دوکان اور دکھنیکر کو بھی کافی نقصان ہوا ہے [illegible] دوکان ۱۲ ، ۱۵۰ [illegible] [illegible]

سب رس

زمانے کو بدلتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ ابھی چند روز کی بات ہے کہ پاکستانی اخبارات کا آزاد قبائلیوں کا کلمہ پڑھتے منہ سوکھتا تھا۔ دنیا میں جتنی تعریفیں دستیاب ہوسکتی ہیں۔ انھوں نے سب سمیٹ سمٹ کو آزاد قبائلیوں کے سر تھوپ دی تھیں۔ بہادر وہ تھے۔ اسلامی مجاہد وہ تھے۔ سرفروش پاکستانی وہ تھے۔ قربانی کے نشہ میں مست وہ تھے۔ یہ وہ تھے۔ یہ وہ تھے۔ اور خدا معلوم وہ کیا کیا تھے لیکن زمانہ اب آیا ہے کہ جب اخباران کا تذکرہ تک نہیں کرتے ہیں۔ اور کرتے ہیں تو بہت پھیکے پن کے ساتھ۔

کیوں بھائی پاکستانی اخبارو! کیا راز ہے تمھاری خاموشی کا۔؟

شور ٹاپوں کا نہ آبادی نہ ویرانے میں ہے؟

خیر تو ہے؟ اسپِ تازی کیا شفا خانے میں ہے؟

بات یہ ہے کہ قبائلی کے مجاہد جہاد تو اب بھی کرتے ہیں پر پاکستانی کی سرحد کے اس پار جاکر نہیں۔ اسی پار کرتے ہیں ادہر جائیں تو ایک تو دشوار گذار راستوں کا سامنا دوسرے ہوائی جہازوں اور لمبی مار کی توپوں کا مقابلہ جان کا اندیشہ پھر مال غنیمت بھی زیادہ نہیں ملتا ہے۔

اس لئے وہ اب جو کچھ جہاد کرنا ہوتا ہے۔ سرحد کے اسی پار کر لیتے ہیں۔

ایک صاحب نے ایک خط میں سیالکوٹ اور اس کے آس پاس کے مقاموں کے کئی قصے لکھے ہیں۔ سب سے مزے کا قصہ یہ ہے کہ ایک جگہ وزیراعظم پاکستان لیاقت علی خان صاحب تشریف لے گئے۔ ان کے اعزاز میں گارڈن پارٹی دی گئی جس میں شہر کے معززین بلائے گئے جیسے ہی وزیراعظم صاحب جلسے کے اندر آئے۔ ایک نعرہ بلند ہوا۔ "پاکستان زندہ باد" نعرے کے ساتھ مہمانوں کے بجائے قبائلیوں کی ایک پلٹن لوٹ پڑی ذرا دیر میں انھوں نے ساری گارڈن پارٹی کھا پی کر برابر کردی جب وہ رخصت ہوتے ہیں تو برتنوں اور میزپوشوں کا کیا تذکرہ۔ سامان آرائش اور کچھ کرسیاں اور میزیں تک غائب تھیں۔

ایک دن ایک ہوٹل میں چھ سات قبائلی آئے۔ اور بولے "کھانا لاؤ" کھاتے کھاتے سارے ہوٹل کا کھانا ختم کردیا۔ پھر ہوٹل والے سے کہنے لگے "بابا ہم کشمیر کے جہاد پر جاتا ہے کچھ رقم لاؤ۔ اس نے ذرا پس وپیش کیا تو ایک پٹھان بولا۔ "اچھا بابا ہاتھ تو ملائے" اس کا ہاتھ لے کر اپنے ہاتھ میں لے کر جوش محبت سے جو دبایا ہے تو ہوٹل والے کی آنکھیں نکل آئیں۔

دوسرا پٹھان بولا۔

تم ہاتھ ملائے پھر اس بھائی کو تو ہم گلے بھی لگائے گا یہ خوش خبری سنتے ہی ہوٹل والے کی جان نکل گئی اس نے گڑگڑا کر کہا کہ خدا کے لئے جو کچھ پیسہ کوڑی موجود ہے۔ وہ سب لے جاؤ مگر میری جان بخش دو۔ پٹھان بولا۔

نہیں بابا۔

اب لے گا تو تمھاری خوشی سے لے گا۔ یہ بولے کہ تم خوشی خوشی دیتا ہے۔ یہ کہہ کر پٹھان نے گلے لگانے کے لئے بازو پھیلائے۔

ہوٹل والا موت آتی قریب دیکھ کر گھبرا گیا اور بولا خان ہم خوشی سے دیتا ہے۔ پوری خوشی سے جو دل میں آئے تم لے جائیے۔

تھوڑی دیر میں ہوٹل کا صفایا ہوگیا ساتھ ساتھ پٹھان چلتے چلتے محبت کی نشانی کے طور پر ہوٹل والے کے ایک کان بھی کاٹ لیا۔ (قومی آواز)

وسط جاوا میں گھمسان لڑائی

بٹاویہ۔ ۲۹؍ نومبر۔ جمہوری خبر رسان ایجنسی، عنفرہ نے یہ خبر دی ہے کہ وسط جاوا میں گڈاکگ کے شمال اور پورداوی کے مغرب میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس علاقہ میں امیر

ادب لطیف

حسن نادیدہ

اس کی بڑی بڑی بادہ ریز آنکھیں۔

گلابی چہرہ۔

کالی کالی زلفیں .... جیسے سست مست گھٹائیں

مستانہ خرامی ٹھوکر میں قیامت کا سامان۔

اشاروں میں حسن وشباب کی موجزن لہریں۔

طرز تکلم میں شیرینی۔ جذبات میں طوفان۔

ابروؤں میں ہیجان جسم میں بوئے مشک وعنبر۔ گردن رنگین ساغر۔ ہونٹ لبریز پیمانہ۔

اس ادا سے۔ اس شان سے..... جب وہ میرے سیاہ خانے میں جلوہ فگن ہوگی تو۔

میرا سیاہ خانہ بقعۂ نور بن جائے گا۔

میرے سرد جذبات۔ میرے خاموش احساسات میری مظلوم تمنائیں۔

میری خوابیدہ حسرتیں بیدار ہوجائیں گی۔

(۲)

جب وہ ایک ادائے خاص سے آئے گی۔

تو میری دنیا آباد ہوجائے گی۔

میرے سرد جذبات اور خاموش احساسات اس کے حسن کی جلوہ ریزی سے بیدار ہوجائیں گے۔

میری خوابیدہ حسرتیں بیدار ہوجائیں گی۔

میرا سیاہ خانہ روشن ہوجائیگا۔

اس کی حکمران وہ ہوگی جن کی بادہ ریز آنکھوں پر میرا سر افتخار بحو پرستش ہوجائیگا۔

(۳)

مگر یہ سب ایک خیال ہے۔

عالم بیداری میں ایک خواب ہے۔ ایسا خواب جس کی تعبیر نہ برہمن کے پاس ہے۔ نہ شیخ کے قبضہ میں۔ نادیدہ حسن..... سوائے خواب وخیال کے۔

اور ہو ہی کیا سکتا ہے۔ میں یونہی سرد جذبات میں یوں ہی برباد رہوں گا۔ وخاموش احساسات۔ یوں ہی تشنۂ تسکین رہیں گے۔ اور خوابیدہ حسرتیں! یوں ہی زخم دل پر۔ نمک پاشی کرتی رہیں گی۔ اور

...... میرا سیاہ خانہ......

کبھی بقعۂ نور نہیں بنیگا۔

"تقسیم کشمیر" کی کوئی تجویز نہیں

ڈھاکہ ۲۹؍ نومبر۔ پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان نے آج اس بات کا اظہار کیا کہ حکومت ہند اور پاکستان کے درمیان جو اہم کانفرنسیں ہوئی ان میں تقسیم کشمیر کا سوال کبھی نہیں اٹھا۔

اخباری نمائندوں نے ان سے پوچھا کہ کیا کشمیر کے مسئلہ پر کوئی بین ملکی کانفرنس بھی ہوئی تو انھوں نے جواب دیا "مجھے کسی ایسی گفت وشنید کا علم نہیں ہے"

ڈاکٹر پی سی گھوش ڈھاکہ میں

ڈھاکہ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور مغربی بنگال کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر پرفلا چندر گھوش آج کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز پہنچے ہیں آج شام وہ پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان سے ملاقات کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات میں مغربی پاکستان کی اقلیتوں کے مسئلہ پر گفت وشنید ہوگی۔

صوبہ سندھ میں داخلہ ممنوع!

کراچی۔ حکومت سندھ نے کراچی سٹی مسلم لیگ کے صدر مسٹر اے ایم قریشی پر صوبہ سندھ کے حدود میں داخل ہونے کی پابندی عائد کردی ہیں۔

یہ حکم سندھ کی کے قانون تحفظ امن عامہ دفعہ ۳ کے تحت جاری کیا گیا ہے۔ آج کراچی پولیس نے اس حکم کی اطلاع مسٹر قریشی کو دی ہے۔

ہندستان کے راجہ مہاراجاؤں نوابوں کا شوق

(از جناب پنڈت دیاشنکر مصر سوویہ سابق ایڈیٹر اخبار سونتسر نتا)

انگریزی حکومت کے وقت میں ریاستوں کی تعداد چھوٹی بڑی سب ملاکر تقریباً ۶۰۰ تھی۔ ہندستان کے بٹوارے کے بعد ۶۱ ریاستیں پاکستان میں چلی گئیں۔ اور باقی سب ہندستان میں شامل ہوگئیں۔ ہندوستان میں شامل ہوئے والی دیسی ریاستوں کے راجہ مہاراجاؤں اور نوابوں کے حقوق پہلے جیسے نہ رہے بہت کم رہ گئے ہیں۔ ان کی خودمختاری ختم ہوگئی دیسی ریاستوں میں جمہوری حکومت قایم ہوگئی ہے۔ ہندستان کے راجہ مہاراجاؤں نے رعایا کی گاڑھی کمائی اپنے عیش وعشرت میں جس طرح صرف کی ہے اور اب بھی کر رہے ہیں وہ دنیا کی تاریخ میں لاثانی ہے۔ باہری ملکوں میں بھی ان کے بارے میں تمام قصے کہے جاتے ہیں جن میں کافی حد تک سچائی ہے بیسویں صدی کے راجہ مہاراجہ تہذیب مغربی میں بس کر اپنے ڈھنگ کے ایک نرالے انسان بن گئے ان میں کئی کے شوق اور عادتوں کے قصے بڑے ہی دلچسپ ہیں..

امریکہ اور انگلینڈ میں بڑودہ کے مہاراجہ دنیا بھر کے بڑے دولت مند مانے جاتے ہیں ان کا رہن سہن عیش وعشرت اور باہری ملکوں میں دولت کا خرچ من مانی طریقہ سے سب کو ثابت کرتا ہے کہ وہ کتنے دھنی ہیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ رعایا کی دولت ریس کے گھوڑوں پر انگلینڈ کے ہوٹلوں اور عیاشی کی چیزوں پر پانی کی طرح انھوں نے خرچ کی۔ مہاراجہ کی دوسری رانی سیتا دیوی روپے کو پانی کی طرح بہانے کے لئے مشہور ہیں رعایا انھیں مہارانی کے رشتہ پر ماننے کے لئے تیار نہیں وہ پہلی رانی شانتا دیوی کو مہارانی مانتے ہیں جن کے ایک لڑکا بھی ہے جو والئی ریاست ہے مہاراجہ بڑودہ نے ولایت میں چار دنوں کے اندر ۹ لاکھ انچاس ہزار روپیہ گھوڑوں پر صرف کیا۔ ایک وقت میں کچھ گھوڑوں پر ۷ لاکھ اسی ہزار روپئے لگائے۔ برٹین کے مشہور گھوڑے ڈانٹے کے بھائی کو مہاراج نے ۲ لاکھ،، ہزار دو سو روپئے پر خریدا اس وقت مہاراجہ کے پاس ۲۳ لاکھ پچاس ہزار قیمت کے گھوڑے موجود ہیں۔ نیو مارکٹ کے پاس اصطبل قریب ۶ لاکھ پچاس ہزار روپے میں خرید لیا گیا۔ دکھن آئرلینڈ میں ایک بڑی ریاست انھوں نے خریدی جس میں گھوڑوں کی نسلیں تیار کی جائیں گی۔ سال کا زیادہ حصہ مہاراجہ ولایت میں صرف کرتے ہیں ہندوستانی کسانوں اور مزدوروں کے ذریعہ کمائی ہوئی دولت آج کروڑوں کی تعداد میں اس مہاراجہ نے بجائے اپنے ملک کے باہر لگایا ہی امریکہ کے مشہور اخبار نویس ولیم فشر حال ہی میں ہندوستان آئے تھے آپ وہاں کے لائف آور کالم اخباروں کے خاص نامہ نگار ہیں۔ یونائیٹڈ نیشن ورلڈ نام کے اخبار میں ہندستان کے راجہ مہاراجاؤں کی کہانیاں نکالی گئی ہیں۔ وہاں تعجب کیا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو جو اپنے کو ایک کٹر اور سچا سوشلسٹ کہتے ہیں۔ انھیں کے وزارت کے وقت میں دھن وان لوگ ڈھول بجا کر عوام کی دولت عیش وعشرت میں خرچ کرتے ہیں۔ اور کوئی کارروائی ان کے خلاف نہیں کی جارہی ہے۔ سی پی میں ایک ریاست ہے جس کے مہاراج اونچے قوم کے ہندو مہاجنوں کو گھوڑ دوڑ کے میدان میں دوڑایا کرتے تھے جس سے ان کی طبیعت بہلا کرتی تھی۔

ایک مہاراج نے اپنے محل کے تمام کمروں میں ایسے بٹن لگائے ہیں جن کے دبانے سے کمروں میں خوشبودار عطر کا فوارہ چھوٹتا ہے۔

ایک ان داتا ہیں جنھوں نے اپنی کھانے کی لمبی چوڑی میز بجلی کی ریل گاڑی بچھا رکھی ہے۔ اس کے ڈبوں پر دنیا کی مشہور سے مشہور شراب کی بوتلیں لگی رہتی ہیں جیسے ہی کوئی مہمان کسی ڈبے سے بوتل اٹھانے کے لئے چھوتا ہے۔ آپ سے آپ گاڑی رک جاتی ہے۔

ایک سکھ ریاست ہے اس کے دہرم کے ٹھیکہ دار کو کتوں کا بڑا شوق ہے۔ یہ پٹیالہ ریاست ہے۔ لاکھوں روپیہ طرح طرح کے کتوں پر صرف کیا جاتا ہی کوئی کتا موٹے چوہے کی طرح ہے۔ کوئی لمبی پیٹھ کا۔ اور کوئی بڑے بڑے بال کا خطرناک ایسے ہیں جنھیں دیکھنے سے ہی ڈر معلوم ہوتا ہے۔ مہاراج جب چھٹی منانے باہر نکلتے ہیں تو ایک خاص موٹر میں

ہر چیز پہلے ہی سے اوڈہ پر پہونچادی جاتی ہے۔ نوکروں کی ایک سینا ہوتی ہے جو طرح طرح کی تیاری لگاتی ہیں۔ یہاں تک کہ دربار کا بڑا تمبو بھی لگ جاتا ہے۔ خاص تنبو میں ریشمی قیمتی کمخواب کے پردے لٹکتے ہیں فرش پر خوبصورت ولائتی قالین بچھی رہتی ہے فروٹ کی کوئی چیز نہیں بھلائی جاتی یہاں تک کہ خوشبودار صابن بھی ہر جگہ رہتا ہے۔ ان سکھ مہاراجہ کو کتوں کو پالنے کا بڑا شوق ہے جب مہاراج باہر جاتے ہیں تو کتوں کے لئے اسپیشل ٹرین کا انتظام ہوتا ہے۔

ایک چھوٹی ریاست کے مہاراجہ کو نئے نئے ایجاد کا بڑا شوق تھا۔ ان کے محل کے خاص کمروں میں جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے۔ دیواروں پر خوشبودار چیزیں رکھی رہتی تھیں۔ راجہ صاحب شراب پینے کے خاص ماہر ہیں۔ صبح کا ناشتہ کرنے کے بعد سے وہ پینا شروع کرتے ہیں۔ تو رات کے سوتے وقت تک پیتے رہتے ہیں۔ بوتل اور گلاس ان کے ہاتھ سے نہیں چھوٹتے ان کا کہنا ہے کہ پہلی رانی کے لڑکا نہیں ہوتا تھا۔ صرف لڑکیاں ہوتی تھیں اس لئے انھوں نے دوسری شادی کی بلانی کے دو لڑکے پیدا ہوئے پہلی رانی نے تعصب کی وجہ سے دونوں لڑکوں کو مروا ڈالا۔ مہاراجہ کو اس کا بڑا صدمہ پہونچا انھوں نے پہلی رانی سے بول چال بند کردی۔ اس کے بعد دوسری رانی کے لڑکی ہوئی۔ مہاراج نے اپنی پہلی رانی کو ختم کرادیا۔ ڈر کی وجہ سے رانی نے اپنی لڑکی کو کسی دوسرے غریب کے لڑکے سے بدل ڈالا۔ اور یہ مشہور کردیا کہ لڑکا ہوا ہے۔ مہاراج نے اس لڑکے کو تعلیم دینا شروع کیا۔ بعد میں اس رانی کے لڑکا پیدا ہوا۔ رانی یکبارگی بیمار پڑی اور موت سے پہلے ہی اس نے مہاراج کو سچا حال بتادیا۔ کہ وہ شہزادہ اس کا اصلی لڑکا نہیں ہے۔ اور گذارش کی کہ راج گدی دوسرے ہی لڑکے کو دلوائیں۔ مہاراج نے اس معاملہ کو نئی دہلی میں انگریزی سرکار کے پاس بھجوایا کہ دوسرا لڑکا شہزادہ بنایا جائے۔ پر انگریزوں نے نہیں مانا اس پر ناامید ہوکر شرم کے وجہ سے شراب کو چوبیس گھنٹہ پینا شروع کیا جس سے وہ اپنی مصیبتوں کو بھول جائیں۔

ایک مہاراجہ کو ایک طوائف سے پریم ہوگیا۔ اس کے پیچھے دولت لٹائی گئی طوائف بے وفا نکلی مہاراجہ کو چھوڑ کر بمبئی بھاگ گئی۔ وہاں جاکر اس نے ایک سیٹھ سے تعلق کرلیا۔ مہاراج کو یہ بات برداشت نہیں ہوئی انھوں نے اپنے آدمی کو بھیج کر اس سیٹھ کو گولی سے مروایا ایک انگریز کی مدد سے طوائف کی جان کسی طرح بچ گئی۔ یہ قصہ اندور کے مرحوم مہاراجہ کا تھا۔

ہندوستان کے راجہ مہاراجہ کے زنان خانوں کے قصے بڑے عجیب ہیں کچھ مہاراجاؤں کو عورتوں کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ مرحوم مہاراجہ پٹیالہ کی ۵۲ رانیاں تھیں اور ان سے اولادوں کی تعداد ۳۵۰ تھی ہر ایک رانی کو دس ہزار روپئے اور اتنے ہی روپئے کپڑوں کے لئے الگ جوڑ کی دئے جاتے ہیں۔ یہ سب دھن رعایا پر خاص ٹیکس لگا کر وصول کیا جاتا تھا جب مہاراج کی موت ہوگئی تب ان کی بیوہ رانیوں کو ان کے میکے بھیج دیا گیا۔ لیکن ان کی اولاد کے لئے ریاست کی طرف سے دیکھ بھال کے لئے انتظام کردیا گیا۔ ان رانیوں کو دو حصوں میں خاص اور معمولی میں تقسیم کردیا گیا۔ خاص رانیوں کی دیکھ بھال گوری نرسیں کے سپرد کی گئی۔ اور معمولی رانیوں کی دیکھ بھال اینگلو انڈین نرسیں کرتی تھیں۔ خاص رانیوں کے بچوں کے آنے جانے کا صدر مقرر تھا۔ اور معمولی رانی کے بچے پچھلے دروازے سے آیا جایا کرتے تھے۔

پنجاب کے ایک سکھ ریاست کے راجہ کی عادت تھی کہ جس کسی آدمی کی خوبصورت استری دیکھتے اسے پانے کی ہر ایک تدبیر کرتے یہاں تک کہ کئی آدمیوں کو قتل کروادیا گیا کہ ان کی عورتیں مل جاویں۔

کشمیر کے مہاراج نے اپنے دیس کے انتظام سے اپنا رجحان ہی ختم کردیا تھا پیرس لندن سے ہی انھیں فرصت نہیں ملتی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کشمیر کی رعایا غریب ہوگئی اور حکومت کمزور ہوگئی۔ اور اس کی جڑیں کھوکھلی ہو چلیں

کوئی وکیل یا بیرسٹر زور سے بول دیتا تھا تو وہ چیخ اٹھتے تھے۔ دستخط کرنے کی بھی طاقت نہ تھی جس کی وجہ سے وہ انگوٹھا لگاتے تھے۔ ایک کسٹم کے افسر کے پاس سات ڈپارٹمنٹ کی ذمہ داری تھی۔ انھوں نے سات میزیں لگا رکھی تھیں جن پر باری باری سے گھوم کر وہ اپنے لئے خود سرکاری خط لکھا کرتے تھے چونکہ وہ ایک ساتھ ڈپارٹمنٹ کے انچارج تھے۔

کئی راجہ مہاراجاؤں کو ہیرے جواہرات اکٹھا کرنے کا بڑا شوق ہے ان کے پاس قیمتی جواہراتوں کو اچھی طرح رکھنے کے لئے بجلی کے نئے نئے ڈھنگ کے سیف بالٹ وغیرہ ہیں۔

نوانگر کے جام صاحب کو نہ صرف ہیرے جواہرات اکٹھا کرنے کی بیماری ہے بلکہ انھیں اپنے جسم پر لادے رہنے کا بھی شوق ہے اور وہ اپنے قیمتی جواہرات کو کسی سیف یا تجوری میں نہ رکھ کر صرف پرانے قسم کے صندوقوں میں بھر کر ہی رکھتے ہیں۔ اور اس خزانہ پر ہتھیار بند عرب کے جوان پہرہ دیتے ہیں۔

حیدرآباد کے نظام کو دنیا کا سب سے بڑا مالدار کہا جاتا ہے ان کا بھی شوق صرف قیمتی جواہرات اور سونے کی سلیاں اکٹھا کرنے کا ہے۔ نظام سے کوئی درباری ملنے جائے اور وہ نیند میں اونگھ رہے ہوں تو انھیں جگانے کے لئے دور ہی سے کھنکھنانے کا سرکاری حکم ہے۔ نظام صاحب باہر نکلتے وقت اپنے پاس پیسہ روپیہ نہیں رکھتے جب کبھی وہ گھوڑ دوڑ میں جاتے ہیں تب وہ ضرورت پڑنے پر اپنے اے ڈی سی لوگوں سے ادھار مانگ لیتے ہیں۔ اور پھر اسے واپس کرنا بھول جاتے ہیں۔ وہ اتنے کنجوس ہیں کہ صاف مکان میں نہیں رہ سکتے۔ اور نہ اچھے کپڑے ہی پہنتے ہیں۔ نظام نے ایک بار ایک مہاراج سے تین لاکھ روپیہ قرض میں لے لیا۔ اور چودہ سال تک نہیں دیا۔ بہت کہنے سننے پر دیا بھی تو پندرہ فیصدی یہ کہہ کر کاٹ لیا کہ وہ نقد واپس کر رہے تھے۔

ایک مہاراج نے اپنے ریاست میں ٹائپ رائٹر پر روک لگا رکھی ہے۔ ان کی ریاست میں ڈھونڈھنے پر بھی ایک ٹائپ رائٹر مشین نہ ملیگی۔

ایک مہاراج سب کے جنفیزج ہیں جو ریاست کی طوائفوں اور ان کے ناچنے والیوں کے محکمہ کے بھی انسپکٹر کا ہیں۔ سب سے تعجب کی باتیں راجاؤں مہاراجاؤں کے زنان خانوں میں دیکھی جاتی ہیں قیمتی محلوں میں رہتے ہیں رانی اور رکھیلیوں کی بھرمار رہتی ہی۔ یہاں تک کہ گوری رانیاں بھی رکھے ہیں۔ لاکھوں کروڑوں روپئے باہری ملکوں میں ان کی بری عادتوں میں خرچ ہوتے ہیں۔ جب رعایا اپنے سکھ اور آرام کے لئے ان سے مانگ کرتی ہے۔ سرداروں کے لئے تو یہ اس کا جواب گولیوں سے دیتے ہیں۔ راج کے انتظام اور رعایا کے آرام سے کیا مطلب۔ انھیں تو چاہیئے۔ شراب۔ خوبصورت عورتیں۔ اور خوبصورت محل۔

دیسی ریاستوں کے راجاؤں مہاراجاؤں میں کئی طرح کی تعجب کرنے والی شوق اور عادتیں ہوتی ہیں۔ جو عوام کو معلوم نہیں ان سب فضول خرچیوں ناز نخروں کے لئے دھن اور ریاست کے خزانہ سے جو کسانوں سے چوس چوس کر بھر کر رکھا جاتا ہی اب تک آنکھیں بند کرکے بے رحمی سے کیا جاتا ہی۔ لیکن سنہ ۴۷ کے ۱۵؍ اگست کے بعد جب یہ ریاستیں انڈین یونین میں شامل ہوگئیں۔ بھارت سرکار نے راجاؤں مہاراجاؤں کے جیب خرچ مقرر کردئے اب وہ چاہے اسپین گھوڑے یا طوائفوں کو نچائیں۔ اور شراب یا گنگا جل سے نہائیں۔ سب فضول خرچیاں ختم ہوجائیں گی اور اب ان کے ہوش بھی ٹھکانے آجائیں گے۔ اور امید ہے کہ دھیرے دھیرے وہ سب سیدھے اور صحیح راستہ پر آجائیں گے۔ اور اپنے کو مہاتما گاندھی کے الفاظ میں رعایا کا سچا ٹرسٹی ثابت کریں گے۔ تب ہی ان کی ہستی ہندستان میں برقرار رہ سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔!

حیدرآباد کانگریس کا سہ روزہ اجلاس شروع

حیدرآباد۔ ۳۰؍ نومبر، کل حیدرآباد کانگریس کا سہ روزہ اجلاس آج سہ پہر شروع ہوا جلسہ میں ۸۰۰ نمائندوں نے شرکت کی جن میں ۵۸ ممبر پندرہ منٹ کے لئے بطور احتجاج کے اجلاس کے باہر چلے گئے۔

انھوں نے یہ احتجاج صدر کے اس اقدام پر کیا تھا کہ اس نے ان کے اس اعتراض کو غیر قانونی دیتے ہوئے مسترد کردیا کہ حیدرآباد کانگریس کے اعلیٰ کمان کانگریس کے تمام نمائندوں کو دعوت دینے سے قاصر ہے۔

یروشلم میں صلح کی گفت وشنید کا آغاز!

جنیوا۔ کل یہاں اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ عربی

عوام کیلئے مناسب قیمت پر کپڑے کی فراہمی کا انتظام

مل کے بنے ہوئے کپڑے پر کنٹرول

نئی دہلی۔ ۳۰ نومبر کل سارے ہندوستان میں مل کے بنے ہوئے کپڑے پر کنٹرول جاری ہو جائیگا۔ اور اسی کا ساتھ بعض صوبوں میں مل کے بنے ہوئے کپڑے کی راشن بندی کے طریقوں پر تقسیم بھی شروع ہو جائے گی۔ کپڑے کی تیاری پر کنٹرول کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو مناسب قیمت پر کپڑا دستیاب ہو سکے۔

اسی سلسلہ میں کپڑے کی تقسیم کے طریقے اور نظام کو متعلقہ صوبائی حکومتوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور غیر مہر شدہ کپڑے کی فروخت کو بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

صوبائی حکومتوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ خوردہ فروشی کی قیمتیں اس طرح مقرر کریں کہ وہ مل کی مقرر کردہ پھٹکی قیمتوں سے بیس فیصدی سے زیادہ نہ ہوں۔

بعض صوبے مثلاً سی۔ پی بمبئی اور دہلی میں کل سے مل کے بنے ہوئے کپڑے کی راشن بندی شروع ہو جائے گی۔ لیکن بعض دوسرے صوبوں مثلاً مدراس وغیرہ میں فروخت کے لئے کپڑے کی تعداد پر کوئی کنٹرول عائد نہ ہوگا۔

کپڑے کی تقسیم کا طریقہ مقامی حالت و ضرورت کے مطابق اختیار کیا جائیگا۔ تعلق جہاں تک دہلی کا ہے۔ یہاں ابھی کچھ دنوں بے ضابطہ راشن بندی جاری رہیگی جس کے بعد باضابطہ راشن بندی کے انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔ سی پی اور بعض دوسرے صوبوں میں کو آپریٹو سوسائٹی کے ذریعہ کچھ کپڑا فروخت کیا جائے گا۔ مدراس میں چونکہ ہاتھ کا بنا ہوا کافی کپڑا تیار ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں کپڑے کی عام تقسیم کا طریقہ جاری ہوگا۔

حکومت ہند نے کپڑے کی پیداوار کو باقاعدہ بنانے اور کپڑے کی مختلف قسموں کے تعین کے لئے بھی کئی اصول مقرر کئے ہیں۔

ملوں میں جو سوت تیار ہوگا ان کے نمبروں کے متعلق بھی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ایک مل میں زیادہ سے زیادہ ۱۶ نمبر کا سوت تیار ہو سکے گا اس کے علاوہ کسی مل میں تولئے کوٹ کے کپڑے اور دوسرے موٹے کپڑوں کی تیاری پر دس فیصدی سے زیادہ کرگھے نہ لگا سکے گا۔

کپڑے کے تانے بانے کے متعلق بھی بعض حدیں مقرر کر دی جائیں گی اس پابندی کا مقصد یہ ہوگا کہ کپڑے کی قیمت صحیح اور مناسب طور پر مقرر کی جا سکے۔

مختلف قسم کے کپڑوں کی تیاری اور ان کی قیمتوں کے تعین کے متعلق بھی بعض کارروائیاں عمل میں لائی گئی ہیں اور پیداوار پر کنٹرول کی اسکیم کی تفصیلات پر ایک کمیٹی میں غور و خوض ہو رہا ہے۔ جو مسٹر شیو شنکر کی صدارت میں قائم کی گئی ہے۔

کپڑے کے کنٹرول کے سلسلہ میں حکومت ہند نے ایک محکمہ بھی کھول دیا ہے جو اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں سے رابطہ قائم رکھیگا۔ اور انتظامی امور کا نگران رہیگا۔

حیدرآباد کا محکمہ دفاع امور خارجہ و مواصلات

حکومت ہند کے تحت

حیدرآباد دکن۔ حکومت ہند کے محکمہ ریاست کے ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت ہند اور ریاست حیدرآباد کے درمیان جو عارضی معاہدہ ہوا تھا۔ وہ آج ختم ہو رہا ہے اور نظام نے ایک خط کے ذریعہ ریاست کے محکمہ دفاع محکمہ امور خارجہ اور محکمہ مواصلات کو حکومت ہند کے سپرد کر دیا ہے۔

آئین کے ماہرین کا خیال ہے کہ اس طرح حیدرآباد کا ہندوستان سے کلی طور پر الحاق ہو جائے گا۔ اور اس کا آخری فیصلہ ریاست کی دستوری اسمبلی کرے گی۔

اس کے چھ دن قبل جیسا کہ ایک خبر کے ذریعہ بتایا جا چکا ہے کہ نظام نے پچھلے ہفتہ حکومت ہند ایک خط لکھا ہے کہ حکومت ہند کے توسط کے سوا کسی دوسرے ذریعے سے حیدرآباد نے ۱۵ اگست کے پہلے یا بعد کوئی غیر ملکی تعلقات قایم کئے ہیں۔

رسل و رسائل اور دفاع کے متعلق بھی نظام نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ ان دونوں مملکتوں کو بھی حکومت ہند کی زیر نگرانی برقرار رہنا چاہیئے جیسا کہ اس وقت عمل درآمد ہو رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ نظام نے اپنے خط میں اس بات کے لئے بھی کوئی مدت معین نہیں کی ہے۔ کہ غیر ملکی تعلقات دفاع اور رسل و رسائل کے محکمے کب تک حکومت ہند کی زیر نگرانی رہیں گے لیکن یقین ہے کہ حکومت ہند کی یہ نگرانی اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اس کی ضرورت ختم نہ ہو لے اور ریاست کے لئے کوئی نیا دستوری نظام مرتب نہ ہو جائے اس سلسلہ میں نظام ریاست کی موجودہ مجلس قانون ساز کو جلد ہی ختم کرنے والے ہیں جس کے بعد وہ مجوزہ دستوری اسمبلی کی تشکیل کے لئے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر رائے دہندوں کی فہرستیں تیار کرنے کے لئے ایک حکم جاری کریں گے۔

پاکستانی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۲۹ نومبر۔ ایک صحافتی اعلانیہ مظہر ہے کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ۴ر دسمبر کو ۱۱ بجے دن کو شروع ہوگا۔

اعلانیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس بھی ۵ر دسمبر سے کراچی میں شروع ہوگا۔

قسمت

← نیتھنیل ہوتھورن کے ایک افسانہ کا ترجمہ

(سید اختر عالم صاحب واسطی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ)

گرمی کی موسم کی شام کے دھندلکے میں ایک دراز قدمت سانولے صورت والا مسافر جس کے چہرے پر طویل مسافت کے باعث تھکاوٹ اور خستگی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ایک چھوٹے سے دیہات میں داخل ہوا۔ اس کی ظاہری ہیئت کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ عرصہ دراز سے سفر کر رہا ہے۔ اس کے ہاتھ کی لکڑی جس کے سہارے وہ چل رہا تھا دنیا کا گوشہ گوشہ چھان چکی تھی اس کا ہیٹ جو اس کے چہرے کو دھوپ سے بچائے ہوئے تھا۔ مختلف ممالک کے سورج کی تمازت کا مقابلہ کرتے کرتے اپنا رنگ بالکل بدل چکا تھا۔ اور مسافر کا سرخ و سپید چہرہ ریگستانوں کی خاک چھانتے چھانتے بالکل سانولا ہو گیا تھا خطرناک جنگلوں اور خوفناک وادیوں میں خود کو درندوں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے مسافر کے کپڑوں کے نیچے ایک تیز دھار دار خنجر پوشیدہ تھا جس کو ضرورت پڑنے پر کئی بار اس نے استعمال بھی کیا تھا جب یہ مسافر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتا تو اپنی شکل و صورت میں وہاں کے ماحول کے مطابق بہت کچھ تبدیلی کر لیتا اس لئے یہ دنیا کا گشت کرنے والا مسافر جب اپنے آبائی دیہات میں داخل ہوا تو اس کی صورت اس قدر تبدیل ہو چکی تھی کہ اس کو کسی نے نہ پہچانا۔ اور وہ اپنے دیہات والوں کے سامنے سے اس طرح گذرنے لگا جیسے کہ بالکل اجنبی اور نووارد ہو آخر میں جب یہ مسافر ایک عورت کے قریب سے گذرا جو اس وقت شام کا کلچر سینے جا رہی تھی تو وہ عورت ایک دم چیخ پڑی۔ کرین فیلڈ تم یہاں۔

کرین فیلڈ نے اپنے بچپن کے ساتھی اگرٹن پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی۔ اور آگے بڑھ گیا۔ نہ معلوم کرین فیلڈ نے خواب دیکھا تھا نہ معلوم اسے الہام ہوا۔ بہر حال یہ بات اس کے دل میں بچپن ہی سے راسخ ہو گئی تھی۔ کہ کبھی نہ کبھی طرح ضرور آئندہ زندگی میں اسے تین خاص غیبی عطیات ملیں گے۔

پہلا عطیہ ایک خوبصورت عورت ہوگا۔ اس عورت کے گلے میں ایک لاکٹ ہوگا جس کے بیچ میں خاص اس کے سینہ پر "دل" کی شکل کا ایک ہیرا لگا ہوگا جب کبھی اس قسم کی عورت کو کرین فیلڈ پائیگا۔ تو وہ اس سے کہیگا کہ محترمہ! میرے پاس ایک وزنی دل ہے۔ کیا آپ کے اوپر اس کا بار ڈال سکتا ہوں؟ اور اگر حقیقت میں قدرت کی طرف سے وہ عورت اس کے بننے والی بیوی ہوگی۔ تو وہ فوراً دل کی شکل کے ہیرے پر ہاتھ رکھ کر کہے گی! ہاں یہ نشانی اس بات کی علامت ہے کہ میں تمہاری ہوں۔

دوسرا عطیہ جو کرین فیلڈ کو ملتا تھا۔ ایک پوشیدہ خزانہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ خزانہ ایسی جگہ مستور ہے جہاں دنیا کا کوئی متنفس نہیں پہونچ سکتا۔ اور اس خزانے کے اوپر سنگ مرمر یا درخت پر ایک ہاتھ کی شکل کھدی ہوگی۔ یا بہت کم ممکن ہے کہ یہ ہاتھ ہوا میں شعلوں کا بنا ہوا ہو۔ اس ہاتھ کی پہلی انگلی زمین کی طرف اشارہ کرتی ہوگی اور اس کے نیچے لکھا ہوگا۔ یہاں سے کھودو۔ "یہاں سے کھودنے پر بے شمار دولت ہاتھ آنے کا یکا یقین تھا۔

تیسرا عطیہ ایک بہت اعلیٰ ارفع عہدہ تھا۔ کرین فیلڈ کا خیال تھا کہ یا تو وہ کہیں کا بادشاہ بنیگا۔ یا حریت پسند جماعت کا لیڈر بن کر اسے آزاد کرائے گا۔ یا کسی نئے مذہب کی بنیاد رکھے گا اس عہدہ کے حصول کی علامت یہ ہوگی کہ تین باوقار اور معزز اشخاص اس کے آس پاس آئیں گے ان میں سے ایک انتہائی ذی شان اور بزرگ صورت ہوگا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہوگی جس کو وہ دو تین بار ہوا میں گھمائے گا۔ اور پھر اعلیٰ عہدہ ملنے کی خوشخبری سنائے گا۔

خوبصورت عورت۔ خزانہ اور بزرگ آدمی کی تلاش میں کرین فیلڈ ادھر ادھر سرگرداں پھرتا رہا۔ وہ اپنے آبائی گاؤں میں کچھ دن آرام کرنے چلا آیا تھا اس کا ارادہ تھا کہ سفر کی تھکان اتارنے کے بعد وہ دوبارہ سفر پر روانہ ہو جائیگا۔ گو اسے گاؤں کو چھوڑے ہوئے دس سال کا عرصہ ہو گیا تھا۔ لیکن اس دوران میں گاؤں میں کوئی خاص تبدیلی نہ ہوئی تھی البتہ قبرستان میں کچھ نئی قبریں بن گئی تھیں جن پر ایسے لوگوں کے نام کندہ تھے جو کسی زمانہ میں اس کے

[...] پتلی نیلی گلیوں کو پار کر کے کرین فیلڈ اپنے مکان کے صدر دروازہ پر پہونچا جب اس نے چہار دیواری کے اندر قدم رکھا تو اس کی نظر اس پیڑ پر پڑی جس کے نیچے وہ بچپن میں کھیلا تھا۔ اس کے سامنے سینما کی عکسی تصویر کی طرح اس کا سارا بچپن پھر گیا۔ وہ اپنے بچپن کے خیال میں محو پیڑ کی طرف دیکھتا رہا۔ کہ یکا یک [...] کی نظریں پتوں اور شاخوں سے ہوتی ہوئی پیڑ کے تنہ پر جا کر جم گئیں۔ وہ ایک دم خوشی سے اچھل پڑا کیونکہ اس پر ایک ہاتھ کی شکل بنی ہوئی تھی جس کے نیچے لکھا تھا یہاں سے کھودو شاید اس نے یہ نشان اس نے خود بچپن میں بنا دیا ہو لیکن تعجب کی بات ہے کہ اتنی طویل مدت گذر جانے پر بھی نشان جوں کا توں باقی رہا۔ اس نے اپنی جمی ہوئی نگاہوں کو زبردستی نشان پر سے اکھاڑ کر آگے قدم بڑھایا ہی تھا کہ سامنے کمرہ کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھی عورت نے سر باہر نکالا۔ یہ عورت کرین فیلڈ کی ماں تھی۔

کرین فیلڈ کی ماں اپنے بیٹے کو سلامت واپس دیکھ کر خوشی [...] پھولی نہ سماتی تھی۔ وہ اس کی جٹ پٹ بلائیں لے رہی تھی۔ بیٹا [...] اپنی ماں کو دیکھ کر باغ باغ ہو گیا کھانے سے فارغ ہو کر وہ آرام کرنے کے لئے بستر پر جا لیٹا تمام رات اس کے خیالات منتشر رہے۔ گھڑی گھڑی اسے عجیب و غریب خواب نظر آ رہے تھے۔ صبح کو جب اس نے آنکھیں کھولی تو اس کے چاروں طرف بہت سی عورتیں جمع تھیں جو اس کی آمد کی خبریں سن کر اسے خوش آمدید کہنے اور دنیا کے حالات معلوم کرنے کے لئے آئی تھیں۔ کرین کی آنکھیں کھولتے ہی اس پر چاروں طرف سے سوالات کی بوچھار ہونے لگی۔ وہ رسم ان عورتوں کے سوالات کا جواب ضرور دے رہا تھا لیکن اس کا خیال خوبصورت عورت خزانہ۔ بزرگ آدمی پڑا تھا نہ معلوم کب تک وہ اپنے خیالات میں مستغرق رہتا اگر باہر سڑک پر بجنے والے باجے کی آواز اس کے تخیل میں مخل نہ ہوتی آواز قریب تر ہوتی گئی۔ اور جب اس نے باہر جھانکا [...] کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی اس کی نظروں کے بالکل سامنے تین ذی شان اور بزرگ اشخاص کے قدم اس کے مکان کی طرف [...] تھے۔ اس کی ماں ان آدمیوں کی طرف دیکھ کر خوشی سے چیخ پڑی۔

کرین فیلڈ! دیکھو ہاکوڈ اور دو معزز سوار تمہارے پاس آ رہے ہیں تم ان کو ایسے ایسے عمدہ قصے سناؤ کہ ان کی طبیعت ہری ہو جائے۔ ہاکوڈ اس گاؤں کا سب سے بڑا آدمی تھا گاؤں والے معمولی کاموں میں بھی اس کا اصلاح اور مشورہ لیا کرتے تھے۔ اس کے سر پر پرانے فیشن کا تکونا ہیٹ تھا۔ اور چاندی کی موٹھ لگی ہوئی چھڑی جس کا کام بجائے ٹانگوں کے مدد کرنے کے ہوا میں رقص کرنا [...] اس کے دونوں ساتھی بھی بڑے معزز تھے۔ اور وہ اس سے دو قدم پیچھے آ رہے تھے۔ کرین فیلڈ اس وقت ایک آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اپنے مہمانوں کے استقبال کے لئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ ہاکوڈ نے اپنی چھڑی کو ہوا میں گردش کی۔ اور اپنے تکونے ہیٹ کو اتار کر پیشانی کا پسینہ پونچھتے ہوئے کرین فیلڈ سے بولا۔

"میں اور میرے دونوں ساتھی اس گاؤں کے منتخب آدمی ہیں۔ اور ہمارے ذمہ بڑی اہم خدمات ہیں ہم تین روز سے ایک نہایت باعزت عہدہ پر کرنے کے لئے ایک آدمی کی تلاش میں ہیں۔ وہ عہدہ یقیناً بادشاہوں اور نوابوں سے کم نہیں ہے اب جبکہ تم جیسا عقلمند فرزانہ اور تجربہ کار نوجوان ہمارے گاؤں میں موجود ہے تو ہمیں ادھر ادھر پھرنے کی چنداں ضرورت نہیں تم اس عہدہ پر مناسب ثابت ہوگے۔

کرین فیلڈ نے پہلی ہی نظر میں اندازہ لگا لیا تھا کہ ہاکوڈ اس آدمی سے بالکل مشابہ تھا۔ جو بچپن سے اس کے تصور میں جاگزیں تھا۔ اس نے کانپتی ہوئی آواز میں دریافت کیا۔ "جناب وہ عہدہ ہے جو بادشاہت کے برابر ہے۔

ہاکوڈ نے برجستہ کہا ڈنا کر کی موت سے ہمارے گاؤں کے اسکول میں منیجر کی جگہ خالی ہوئی ہے۔ کیا اسکول کی منیجری بادشاہت سے کم ہے۔ میں تمہاری تجویز پر غور کروں گا۔ اور تین دن کے اندر اپنے فیصلہ سے مطلع کر دوں گا۔ کرین فیلڈ نے جواب دیا۔ تمام دن اور رات معزز مہمانوں اور اپنی حالت پر غور کرتا رہا۔ دوسرے دن جب سورج جانے طلوع سے تین چار بانس اوپر چڑھ آیا۔ تو وہ اپنے کمرے سے باہر آیا۔ باغیچہ میں اس کی [...] جس پر ہاتھ بنا ہوا تھا۔ اس کی نظروں کے سامنے جواہرات کے ڈھیر ناچنے لگے۔ وہ دروازے سے گذر کر [...]

۵　　جنھیں دیکھ کر کرین فیلڈ کو ایسی خوشی حاصل ہوئی جیسی دنیا کے دور دراز علاقوں میں بہتر سے بہتر جاذب دیکھنے پر بھی نہ ہوئی تھی۔ ابھی تھوڑی ہی دور چلا ہوگا کہ ایک بچہ نکل کر اس کے قدموں پر آ کر کھیلنے لگا۔ کرین فیلڈ نے محبت سے اس بچہ کو اٹھا کر دروازہ میں اس کی ماں کے پاس پہونچا دیا۔ وہ سوچنے لگا کہ وہ دنیا کا خوش قسمت ترین انسان ہے کیونکہ ایسے ایسے بچے اس کی حفاظت میں رہیں گے۔

اتنے میں ایک عورت تیزی سے اس کی طرف آتی دکھائی دی جو قریب آتے آتے اس کی بچپن کی ساتھی اگرٹن معلوم ہونے لگی کیا آپ میرے ساتھ چل سکتے ہیں۔ میں آپ کی ہر ممکن خاطر مدارات کروں گی۔

اگرٹن نے آتے ہی سوال کیا۔ بیشتر اس سے کہ کرین فیلڈ کچھ جواب دے۔ اس کی نظر اگرٹن کے گلے میں پڑے ہوئے لاکٹ پر پڑی جس کے بالکل بیچ میں سینے کے اوپر ایک دل بنا ہوا تھا۔ اس نے اس عورت اور دل کا اپنی خیالی عورت اور دل سے مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔ اسے ایسا معلوم ہوا کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے۔ اس کے خواب کی ہو بہو زندہ تصویر تھی۔ اچھا اگرٹن یہ تو بتاؤ کیا تمہارے پاس دل ہے۔ کرین فیلڈ نے دریافت کیا۔

اگرٹن نے شرم سے نظریں جھکا کر مسکراتے ہوئے دبی آواز میں جواب دیا۔ ہاں ..... آپ میرے واسطے سمندر پار سے کیا لائے ہیں؟۔

کرین فیلڈ ایک دم خوشی سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔ بڑی مشکل سے اپنی زبان سے صرف اتنا کہا میری پیاری اگرٹن میں صرف رنج و غم میں ڈوبا ہوا ایک وزنی دل لایا ہوں۔ کیا میں اس کا بار آپ کے اوپر ڈال سکتا ہوں۔ اگرٹن نے اپنی انگلی دل پر رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ نشانی اس بات کی علامت ہے کہ میں تمہاری ہوں۔

کرین فیلڈ نے اپنے ہاتھ اس کے چاروں طرف لپیٹ کر اسے اپنی آغوش میں دبا لیا۔ اور خوشی سے پاگلوں کی طرح چلانے لگا۔ اگرٹن۔ اگرٹن تم میرے خوابوں کی ملکہ ہو تم ہی میری منتہائے نظر تھیں۔

کرین فیلڈ گھر واپس ہو چکر پیڑ کے نیچے زمین کھودنا شروع کی۔ وہاں اس کو بے شمار دولت ملی وہ حد درجہ مسرور تھا۔ کہ جن چیزوں کے لئے اسے ساری دنیا کا گشت کرنا پڑا خود اس کے دیہات میں موجود تھیں۔ وہ ایک عظیم خزانہ کا مالک تھا۔

خوبصورت اگرٹن اس کی بیوی تھی۔ اور گاؤں کے تمام بچوں پر اس کی حکومت تھی۔

یہ تھی اس کے خواب شیریں کی تعبیر!

ناگپور۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی پی عورتوں کو پولیس میں بھرتی کرنے

راجہ جی اپنی تنخواہ میں تخفیف چاہتے ہیں

بنارس۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے مشرقی اضلاع کے کانگریسی کارکنوں کے ایک جلسہ میں بتایا تھا کہ مسٹر راج گوپال اچاری گورنر جنرل ہندوستان نے کابینہ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ وہ یہ بات نہیں پسند کرتے کہ ان کی تنخواہ اور دیگر اخراجات پر بیس ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ خرچ کیا جائے۔ سردار پٹیل نے بتایا کہ اس مسئلہ پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

کل ہند غذائی کانفرنس

کلکتہ۔ کل ہند غذائی کانفرنس کے کل کے اجلاس میں حکومت ہند کے سکریٹری غذا نے اعلان کیا ہے کہ مرکزی حکومت نے خسارہ والے علاقوں کے لئے تین لاکھ اکاسی ہزار ٹن غلہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقدار میں دو لاکھ ٹن گیہوں اور اکاسی ہزار ٹن چاول ہے۔

اس کانفرنس میں مرکزی صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے تقریباً ۸۰ مندوبین نے شرکت کی۔

مدراس کیلئے اٹھاون ہزار ٹن اناج

مدراس۔ یہاں سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے مدراس کو ساڑھے اکتیس ہزار ٹن غلہ دسمبر کے لئے اور ۲۶ ہزار ٹن غلہ جنوری ۱۹۴۹ء کے لئے دیا ہے۔

صوبہ متحدہ کا میونسپل ترمیمی بل منظور

لکھنؤ ۳۰ نومبر۔ آج یوپی اسمبلی کی کارروائی کم حاضری کے ساتھ شروع ہوئی اس سیشن میں اسمبلی کے اکثر ممبران نے میونسپل ترمیمی بل پر دفعہ وار مباحثہ آج بھی جاری رہا ایوان کے سامنے بہت سی ترمیمیں پیش کی گئیں۔ مگر جلد کارروائی ختم کرنے کے شوق میں کسی خاص ترمیم پر باہم مباحثہ نہ ہوسکا بالآخر پونے چار بجے تقریباً ساڑھے کے قریب ترمیموں کو نمٹاتے ہوئے میونسپل بل منظور ہوگیا۔

حکومت ہند اور نواب بھوپال میں اختلاف نہیں

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ محکمہ ریاست کے ایک ترجمان نے آج اس خبر کی تردید کی ہے کہ محکمہ ریاست اور نواب بھوپال میں اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔

ترجمان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ حال میں بعض اخبارات محکمہ ریاست اور نواب بھوپال میں اختلافات کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اور ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ حکومت ہند نے فیصلہ کرلیا ہے کہ نواب بھوپال کو ان کی ہندوستان مخالف سرگرمیوں پر معطل کردیا جائے۔ حالانکہ یہ تمام خبریں بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اور محکمہ ریاست اور نواب بھوپال میں کوئی

اختلاف نہیں ہے۔

قانون کی اعزازی ڈگریاں

الہ آباد ۳۰ نومبر۔ آج الہ آباد یونیورسٹی نے اپنے جلسہ تقسیم اسناد میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کو قانون اور یوپی کے وزیر تعلیم بابو سمپورنانند اور اچاریہ نریندر دیو وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی کو ادب کی اعزازی ڈگریاں دیں۔

یوپی کے ایک ڈپٹی کلکٹر برطرف!

لکھنؤ۔ حکومت یوپی کے گورنمنٹ گزٹ میں ایک اطلاع چھپی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مسٹر محمد عبدالجلیل ڈپٹی کلکٹر کو ان کے عہدے سے ۳ نومبر سے برطرف کردیا گیا ہے۔ مسٹر عبدالجلیل اب تک صرف معطل تھے۔

ادارہ متحدہ اقوام میں داخلہ

پیرس۔ چھوٹی سیاسی کمیٹی نے آج کونسل سے درخواست کی ہے کہ وہ ان بارہ قوموں میں چھ قوموں کی درخواستوں پر نظر ثانی کرے۔ جو ادارہ متحدہ اقوام میں داخلہ چاہتی ہیں۔ اٹلی آئرلینڈ شرق اردن۔ آسٹریا فن لینڈ۔ پرتگال کے حق میں ووٹ دے۔

ہندوستانی زبان میں بورڈ کا ایجنڈا

سہارنپور۔ معلوم ہوا ہے کہ سہارنپور ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ سفارش کی ہے کہ بورڈ کا ایجنڈا دونوں رسم خط ناگری اور فارسی میں تقسیم ہوا کرے۔

ہر شہری اور ہر دیہاتی کو ۱۸، ۱۲ گز کپڑا

مدراس۔ کل شام مدراس کونسل میں کپڑے کی صورت حال کے مباحثہ کو ختم کرتے ہوئے صوبائی وزیر صنعت مسٹر سیتارام ریڈی نے کہا۔ حکومت ہند نے اس اصول کو مان لیا ہے کہ ملک کے دیہی علاقہ کے ہر باشندے کو ۱۲ گز اور شہری علاقہ کے ہر آدمی کو ۱۸ گز مل کا بنا ہوا کپڑا ملیگا۔

سندھ میں ڈان اور چار اخباروں کا داخلہ ممنوع

کراچی ۲۸ نومبر۔ کل شام اعلان کیا گیا ہے کہ سندھ کے قانون تحفظ امن عامہ کے تحت کراچی کے پانچ اخباروں کی اشاعت اور داخلہ حکومت سندھ نے ممنوع قرار دیدی ہے۔

یہ امتناعی حکم ۲۵ نومبر سے نافذ ہوگا۔ اور اس کی مدت تا قاعدہ چھ ماہ تک رہے گی۔

ممنوع شدہ اخباروں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ ڈان۔ ۲۔ سندھ آبزرور۔ ۳۔ یہ دونوں انگریزی اخبار ہیں۔

۳۔ جنگ۔ ۴۔ انجم۔ یہ دونوں اردو اخبار ہیں۔

۵۔ سندھ۔ سندھی اخبار ہے۔

قومی تحریکوں میں حصہ لینے والوں کیلئے

نئی دہلی۔ وہ لوگ جو قومی تحریکوں میں حصہ لینے کی وجہ سے فیڈرل پبلک سروس کمیشن یا مرکزی حکومت کے دوسرے اداروں کے تحت مرکزی ملازمتوں کے امتحانات میں نہیں شریک ہوسکے تھے۔ ان کو ان امتحانوں میں شرکت کے لئے عمر کی پابندی سے مستثنیٰ کردیا جائیگا۔

ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند نے ان امیدواروں کے لئے عمر کی قید کم کردی ہے جنھوں نے قومی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور ۱۔ یا تو ان کو امتحان کے لئے نااہل قرار دیدیا گیا تھا۔ یا سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے مقابلہ کے امتحانوں میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ ۲۔ سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے قید یا نظر بند رہے ہیں۔ اور امتحان میں نہیں بیٹھ سکے ہیں۔ اور ان تمام حضرات میں ان کی عمر امتحان میں بیٹھنے کی تھی۔

اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ امتحان کے وقت امیدوار نظر بند یا قید رہا ہو۔

ہندستان اور پاکستان کے درمیان کانفرنس

نئی دہلی۔ نئی دہلی میں ۶ دسمبر کو وزرا کی جو بین ڈومینین کانفرنس ہندستان اور پاکستان کے درمیان ہونیوالی ہے۔ اس کے اہم مسائل کا ایجنڈا تیار کرلیا گیا ہے۔

ہندوستانی دونوں رسم خط میں ملک کی قومی زبان ہو

نئی دہلی - ۲۲ نومبر - لکھنؤ میں ۳۰ اور ۳۱ اکتوبر کو جو ہندوستانی کنونشن ہوا تھا اس کی جانب سے ایک وفد دہلی آیا ہو تاکہ دستور ساز اسمبلی کے صدر سے مل کر انھیں عرضداشت گزرانے۔ اس وفد کے سرگروہ پنڈت سندرلال ہیں۔ انھوں نے ہندوستان کنونشن کی صدارت کی تھی۔ ان کے علاوہ وفد میں مولانا سلیمان ندوی پنڈت کرشن پرشاد کول۔ ڈاکٹر حلیم اور قاضی عبدالغفار بھی ہیں۔

دستور ساز اسمبلی کے صدر کی خدمت میں عرضداشت پیش کرتے ہوئے وفد کے اراکین نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستانی ہی ایک ایسی زبان ہے جو تمام ہندوستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ گاندھی جی نے ایسی ہندوستانی کی تلقین کی تھی جو سنسکرت فارسی یا عربی کے الفاظ سے بوجھل نہ ہو۔ اس لئے اس زبان کو ملک کی زبان ہونا چاہئیے۔

وفد نے صدر اسمبلی کو یاد دلایا کہ ہندوستانی دیوناگری اور فارسی رسم خط میں لکھی جائے ان دونوں رسم خطوں میں جو سادہ سہل اور آسان ہوگا بالاخر وہی آئندہ مروج ہو کر رہیگا۔

وفد کے اراکین نے کہا کسی زبان یا رسم خط کو سیاسی یا قانونی دباؤ سے ٹھونسنا بہت غیر دانش مندانہ فعل ہے۔

عرضداشت میں بتایا گیا ہے کہ حقیقت میں اردو زبان یا اردو رسم خط ہندوستان میں صرف مسلمانوں کی ملکیت نہیں ہے ہندوستانی کو سنسکرت اور عربی الفاظ سے کوئی بغض نہیں ہے۔ زبان کی ترقی کے لئے آزاد اور صاف فضا کی ضرورت ہے۔ اگر یہ میسر نہیں آتی تو زبان کی زندگی کم ہو جاتی ہے۔

اگر واقعی ہم عوام کے لئے عوامی حکومت قایم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں عوام کی زبان کو حکومت کی زبان دینا چاہیئے وفد کے اراکین نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ دستوری اسمبلی کے اراکین اس وقت ہندوستانی زبان پر زور دینگے جب زبان پر آخری فیصلہ کا وقت آئے گا۔

دستوری اسمبلی کے قائم مقام صدر نے وفد کی گفتگو بڑی توجہ سے سنی۔ اور یقین دلایا کہ وہ اس پر غور کریں گے۔ وفد نے کانگریس کے نامزد صدر مسٹر پٹابھی سیتہ رمیہ سے بھی ملاقات کی۔ انھوں نے وفد کے مقصد سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ وفد کے اراکین گورنر جنرل اور وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ملک معظم کی علالت

لندن - ۲۲ نومبر - آج پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی تمام پارٹیوں نے متفقہ طور پر ملک معظم کی علالت پر اپنی فکر مندی کا اظہار کیا۔ دارالعوام میں مسٹر اٹیلی نے ان کی علالت پر فکر مندی ظاہر کی ہے۔

چین ختم ہوا تو ایشیا بھی ختم ہوا

نان کنگ - ۲۲ نومبر - کل مادام چیانگ کائی شک نے اہل امریکہ کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کہا کہ اب چین کی صورت حال بہت نازک مرحلہ پر پہونچ گئی ہے۔

یوپی کے دیہاتوں کی صحیح تعداد

لکھنؤ - ۲۲ نومبر - حکومت یوپی نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ حال میں ایک خبر اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ یوپی میں دیہاتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ۴ ہزار ۵۲۲ ہے۔ یہ خبر غلط ہے کہ صوبہ متحدہ دیہاتوں کی صحیح تعداد ایک لاکھ ۱۲ ہزار ۱۵۲۲ ہے۔ جو گاؤں شماری پر مبنی ہے۔

بمبئی کے مصیبت زدوں کی نہرو کی امداد

نئی دہلی - ۲۹ نومبر - ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بمبئی کے مصیبت زدوں کے لئے وزیر اعظم بمبئی مسٹر بی جی کھیر کو آج دس ہزار روپیہ کی ایک چک لکھ کر دی ہے۔

سندھ میں اخبارات کا داخلہ

کراچی ۲۹ نومبر - ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے منتظم چودھری خلیق الزماں کی درخواست پر حکومت سندھ نے صوبہ سندھ میں پانچ مقامی روزانہ اخبارات کے داخلہ پر سے پابندی دور کر دی ہے۔

یہ اخبارات جن کا سندھ میں نومبر سے داخلہ ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ ڈان۔ انگریزی، اردو، اور گجراتی۔ سندھ آبزرور۔ انجم۔ جنگ، اور سندھ ہیں۔

کشمیر کے مسئلہ پر کوئی گفت گو نہیں

نئی دہلی - ۲۹ نومبر - محکمہ امور خارجہ اور رابطہ تعلقات دولت مشترکہ ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ اخبار اسٹیٹس مین کے کالموں میں کراچی کے نامہ نگار کی جو یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر دونوں مملکتوں میں کوئی گفت و شنید ہوئی ہے وہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔

ہندوستان میں با اقتدار جمہوریہ کا اعلان

نئی دہلی - ۲۹ نومبر - کانگریس کے صدر منتخب ڈاکٹر پٹابھی سیتہ رمیہ نے کل ایک جلسہ میں جو دہلی صوبہ کانگریس کمیٹی کے اہتمام مسٹر کے ایم منشی کے خیر مقدم کے لئے ہوا تھا۔ اعلان کیا کہ دستور ساز اسمبلی کا کام ۲۶ جنوری تک ختم کر لیا جائیگا اور ایک با اقتدار جمہوریہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

بیس سال پہلے اسی دن ہندوستان کی آزادی کا اعلان کیا گیا تھا۔

مسٹر منشی ساہتیہ پریشد کے صدر

نئی دہلی - ۲۹ نومبر مسٹر کے ایم منشی کو گجراتی ساہتیہ پریشد کا دوبارہ صدر منتخب کیا ہے۔

پریشد کا سالانہ اجلاس جلد ہی جوناگڈھ میں ہونیوالا ہے۔

دو اہم چوٹیوں پر قبضہ

نئی دہلی - ۲۹ نومبر - وزارت دفاع کے اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ لیہہ کے پچیس میل شمال مغرب میں دریائے شیاک وجود دریا سندھ کا معاون ہے کے قریب وادی لداخ میں بیاگ ڈانڈا اور لکھو اکی دو چوٹیاں ۲۰ نومبر کو دشمن سے چھین لی گئی ہیں۔

سوچاؤ خالی کرنے کا حکم

نیو یارک ۲۹ نومبر - نیو یارک ٹائمز ریڈیو نے آج ایک خبر نشر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ چینی حکومت کی فوجوں کو سوچاؤ چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ یہ مقام نان کنگ سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور موجودہ جنگ میں جو دار الحکومت کو سامان رسد پہنچانے کے لئے اہم ہے۔

زبان پرستوں کو منشی کا انتباہ

نئی دہلی ۲۹ نومبر - حیدرآباد میں ہندوستان کے سابق ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی نے کل ایک خیر مقدمی جلسہ میں جو دہلی میں صوبہ کانگریس کمیٹی نے ان کے اعزاز میں کیا تھا۔ ملک والوں سے اپیل کی کہ عزم و ہمت سے کام کریں۔ تاکہ ہندوستانی جمہوریہ کو طاقتور بنائیں۔ ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس سالمیت اور آزادی کو مستحکم بنائے جو دو ہزار سال بعد حاصل ہوئی ہے۔ دہلی اس ملک بلکہ پوری دنیا کا دارالحکومت کہ ہوگا۔ جہاں سے بھارتی سنسکرتی کی روشنی تمام دنیا میں پھیلے گی۔

مسٹر منشی نے ملک کو زبان پرستی کے خطرات سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ ایک بیماری ہے جس سے ملک میں سیکڑوں پاکستان بن جائیں گے۔

کانگریس کے صدر منتخب ڈاکٹر پٹابھی سیتہ رمیہ نے اعلان کیا کہ دستور سازی کا کام ۲۶ جنوری تک مکمل ہو جائے گا۔ اور ہندوستان میں ایک با اقتدار جمہوریہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

دہلی صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر رادھا رمن کے جلسہ کی صدارت کی

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی - ۲۹ نومبر - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر نے ایک نوٹس جاری کیا ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ ۱۶ دسمبر کو بوقت ۹ بجے گاندھی نگر جے پور میں کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی پہلے اجلاس کے لئے ایجنڈا تیار کرے گی اور مختلف تجویزوں پر غور کرے گی۔ اس کے بعد وہ سبجکٹ کمیٹی میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور مجلس عاملہ کی منظور شدہ تجویزوں اور دوسری تجاویز پر غور کرے گی۔

ڈاکٹر ذاکر حسین علیگڑھ یونیورسٹی کے چانسلر

علیگڑھ - ۲۸ نومبر - آج علیگڑھ یونیورسٹی کورٹ کے ایک جلسہ میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر نواب محمد اسماعیل کا استعفیٰ منظور ہو گیا۔ اور ڈاکٹر ذاکر حسین ان کی جگہ نئے وائس چانسلر مقرر کئے گئے۔ کورٹ کے جلسہ میں ۶۰ اراکین نے شرکت کی۔ یہ جلسہ ۴۵ منٹ جاری رہا۔ جلسہ کے شروع میں نواب محمد اسماعیل نے اپنے ہمدردوں خصوصاً ظہیر الحسن لاری سے یہ استدعا کہ وہ ان کے استعفیٰ واپس لینے پر اصرار نہ کریں۔ اور اس کے بعد انہوں نے ڈاکٹر ذاکر حسین کا نام وائس چانسلر کے لئے پیش کیا۔ تقریباً بارہ اراکین نے

ESTD 1925 **the SADAQAT Cawnpore**

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۶

احسن سہمی

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 50 | KANPUR SATARDAY 11th DECEMBER 1948 | کانپور شنبہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۸ء مطابق ۹ صفر المظفر ۱۳۶۸ھ | جلد ۴۷ نمبر ۵۰

ادبیات

فرموداتِ حضرت عارف

(از جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف رئیس اعظم و کلائف سپیشل مجسٹریٹ کانپور)

وعدہ ہوا کسی سے نہ پورا نباہ کا !
دیکھا اثر ستائے ہوئے دل کی آہ کا !

دونوں کا ایک حال ہے دونوں کا ایک رنگ
روزِ سیاہ نام ہے بختِ سیاہ کا .

کیا فائدہ جو غدرِ ستم بے محل ہوا
افسانہ سن تو لو مرے حالِ تباہ کا

میں جانتا ہوں آج بھی تڑپائے گا مجھے
وعدے کے ساتھ ساتھ چرانا نگاہ کا

دل اُن سے مل گیا تو زباں بھی پلٹ گئی
اُلٹا ہوا بیان ہمارے گواہ کا

کچھ کم نہیں ہے صدمۂ فرقت سے رشکِ غیر!
میں اور کیا بتاؤں سبب آہ آہ کا

رحمت کو بھول جاؤنگا واعظ مجھے نہ چھیڑ
یہ بھی تو ہے گناہ نہ کرنا گناہ کا

سو لطف ایک اُن کا تبسم جھکا کے آنکھ
سو التفات ایک چرانا نگاہ کا

عارف کا امتحان مگر ہو رہا ہے آج
چاروں طرف ہے شور خدا کی پناہ کا

دنیائے سیاست

عرب اور یہودی التوائے جنگ پر راضی ہو گئے

حیفہ یکم دسمبر. آج عربوں اور یہودیوں میں صلح کی براہ راست گفت و شنید کے نتیجہ میں یروشلم میں عرب اور یہودی کمانداروں نے ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دیے ہیں جس کی رو سے آج ۶ بجے صبح سے التوائے جنگ کا فیصلہ کیا گیا ہے. اسرائیلی حکومت کے دارالسلطنت تل ابیب سے بھی اس سمجھوتہ کا اعلان کر دیا گیا ہے. تل ابیب میں ایک فوجی ترجمان نے بتایا کہ اس سمجھوتہ پر یروشلم کے گورنمنٹ ہاؤس میں یہودی کماندار اعلیٰ موسیٰ دیان اور عرب لشکر دشرق اردن فوج کے کمانڈر عبداللہ نے دستخط کئے ہیں.

اس سمجھوتہ کی رو سے اسرائیلی فوج اور عرب لشکر کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ یروشلم کے محاذ پر خلوص کے ساتھ التوائے جنگ کی پابندی کریں اور محاذوں کے پیچھے آزادانہ آمد و رفت کا بندوبست کریں.

اسرائیلی ترجمان کے بیان کے مطابق مخالف کمانڈر اس بات پر بھی رضامند ہو گئے ہیں کہ وہ اس کی طرف سے مقدس شہر بھی قافلوں کو داخل ہونے دیں اور وہاں عبداللہ کے عملہ کو بدل دیں. آخر میں ترجمان نے بتایا کہ کمانڈر اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ دوسرے مسائل پر آئندہ جلسوں میں غور کیا جائے گا.

شاہ عبداللہ کو شاہِ فلسطین بنانے کا فیصلہ

قاہرہ ۴ر دسمبر. عربی کے ہفتہ وار اخبار اکبر الیوم نے آج لکھا ہے کہ شرق اردن کے شاہ عبداللہ کے حامیوں کی کانگریس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ شاہ عبداللہ کے پورے فلسطین کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا جائے. اس اخبار نے شاہ عبداللہ کو عرب فوجوں کے پیٹھ میں چھرا بھونکنے کا ملزم ٹھہرایا ہے. اس اخبار نے اپنے ذرائع کو راز رکھتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ اس فیصلے کی اطلاع ادارہ متحدہ اقوام کے حیفہ کے افسران کو کر دی گئی ہے. اور کانگریس نے مندرجہ ذیل باتیں طے کی ہیں.

۱. شاہ عبداللہ کے شاہ شرق اردن و فلسطین ہونے کا اعلان. ۲. نئی سلطنت کا نام "سلطنت اردن و فلسطین". ۳. شاہ عبداللہ کو فلسطین کے مسئلہ کے حل کرنے کا کام سپرد کرنا خواہ وہ جنگ سے ہو یا پر امن طریقے پر. ۴. فلسطین کی اعلیٰ کمیٹی جو مفتی فلسطین کی قیادت میں کام کر رہی ہے اس پر عدم اعتماد کا اظہار کیونکہ وہ فلسطین کے عوام کی نمائندہ نہیں ہے.

عرب فلسطین کو شرق اردن سے ملانے کی تجویز نامنظور

پیرس ۳۰ر دسمبر. متحدہ اقوام کی سیاسی کمیٹی نے آج تین افراد پر مشتمل مفاہمتی کمیشن کو جو فلسطین جائے گا مفصل ہدایات جاری کرنے کی کوشش ترک کر کے اور اس کے بجائے عربوں اور یہودیوں میں سمجھوتہ کرانے کے لئے اسے عام اختیارات دے.

اس سے پہلے آسٹریلیا نے تجویز پیش کی تھی کہ ایک ذیلی کمیٹی اس انتشار کو دور کرنے کے لئے مقرر کی جائے جو کل کی رائے دہندگی کے بعد پیدا ہو گیا ہے. اور جس کے دوران آخری تصفیہ کے لئے برطانی تجویز کی بنیادی دفعات کو نکال دیا گیا تھا.

برطانیہ کی زبردست کوششوں کے باوجود کمیٹی نے جس میں دفعہ وار رائے دہندگی ہوئی تھی عرب فلسطین کو شرق اردن سے ملا دینے کی تجویز مسترد کر دی.

یہاں کے مشاہدین کا خیال ہے کہ کمیٹی نے اب برناڈٹ منصوبے کو مسترد کر دیا جس کی رو سے جنوبی فلسطین کا نغیب کا علاقہ عربوں اور کو مغربی گلیلی یہودی کو دیا جانے والا عرب علاقوں کو شرق اردن سے ملا دیا جانے والا تھا.

اقوامِ متحدہ کے ثالث کو شاہ کا جواب!

یروشلم یکم دسمبر. آج فلسطین کے قائمقام ثالث سے شام نے کہا ہے کہ وہ یہودیوں سے صرف اس شرط پر صلح کی گفت و شنید کر سکتا ہے کہ اگر یہودی ریاست کے قیام کے خیال کو ترک کر دیں.

شام ان سات عرب ملکوں میں سے پہلا ملک ہے جس نے ۱۷ر نومبر کو اقوام متحدہ کے ثالث ڈاکٹر رالف بنچ نے اس بات کی اپیل کی تھی کہ عربوں اور یہودیوں میں فوری صلح کی بات چیت شروع کی جائے. شام نے کہا کہ وہ یہودیوں سے صلح کی گفت و شنید صرف اس شرط پر کرنے کے لئے تیار ہے. اگر وہ تمام فلسطین میں عرب ریاست کے قیام کو تسلیم کر کے یہودی ریاست کے قیام سے اپنی مخالفت کا اعلان کر دے.

"قائم مقام ثالث نے حفاظتی کونسل کی ۱۶ر نومبر والی قرارداد کی بنیاد پر عرب ملکوں سے صلح کی اپیل کی تھی. اس قرارداد میں فلسطین میں عارضی صلح قائم کرنے کا حکم دیا گیا تھا. تاکہ موجودہ عارضی صلح مستقل صلح میں تبدیل کی جا سکے. اس کے جواب میں اسرائیلی حکومت نے کہا تھا کہ وہ گفت و شنید شروع کرنے کی اس مخلصانہ امید کے ساتھ تیار ہے کہ اس کے نتیجہ میں امن و خوشگوار ہمسائے گی کے تعلقات قایم ہوں گے.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے۔

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۴۷ | کانپور شنبہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۵۰

ایڈیٹوریل نوٹ

اعلیٰ تعلیم کی تشکیل کی ضرورت

ہندوستان کے وزیر تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد نے نئی دہلی یونیورسٹی کے جلسے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ آل انڈیا بنیاد پر تعلیم کا جائزہ آخری مرتبہ سائمن کمیشن کے سلسلہ میں لیا گیا تھا۔ اور اس سے پہلے یونیورسٹی کی تعلیم کے متعلق سیڈلر کمیشن نے عارضی تحقیقات کی تھی لیکن پہلی تحقیقات زیادہ گہرائی تک نہیں جاتی جبکہ دوسری تحقیقات صرف ایک یونیورسٹی تک محدود رہی۔ اب ملک کی تقسیم میں ایک نیا باب کھلا ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اعلیٰ تعلیم کا پھر سے جائزہ لے کر اس کی تشکیل کی جائے تمام یونیورسٹیوں کے مقصد پر پھر سے غور کرنا ہوگا مجھے امید ہے کہ ان ممتاز تعلیمی ماہروں کی امداد سے جو میری دعوت پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس کام کو بہت کم وقت میں پورا کیا جائے گا۔

اس کمیشن کا بہت مختصر اجلاس ہوا۔ جس میں ابتدائی کام اور ایجنڈے پر بحث ہوئی کمیشن کا اجلاس تقریباً ایک ہفتہ تک ہوگا۔

یہ کمیشن حال ہی میں حکومت ہند نے مقرر کیا ہے۔ تاکہ وہ یونیورسٹی کی تعلیم کے موجودہ آئندہ اور تحقیقاتی کام کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کر سکے۔ اس کمیشن میں مندرجہ ذیل ممبران ہیں۔

ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن (چیرمین) ڈاکٹر تارا چند ڈاکٹر اے ایل مالیار۔ ڈاکٹر میگھ ناتھ سہا۔ ڈاکٹر ذاکر حسین ڈاکٹر کے این بھال ڈاکٹر جی اے اف ڈف وائس چانسلر ڈرہم یونیورسٹی ڈاکٹر اے ای مارگن۔ سابق چیرمین ہینٹی دی ایسوسی ایشن امریکہ۔ ڈاکٹر جے اے ٹائیگر سابق صدر فلارڈا یونیورسٹی امریکہ۔ اور پروفیسر امین کے سدھانت سکریٹری ہیں۔

ایشیا ادارہ اقوام متحدہ سے غیر مطمئن

ادارہ اقوام متحدہ میں ہندوستانی وفد کی سرگرم دہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے آج رائٹر کے ایک نمائندہ سے کہا۔ ادارہ اقوام متحدہ کے طریق کار سے ایشیا کے باشندے کچھ غیر مطمئن سے ہیں مغربی تدبر کی دو مرتبہ ناکامیابی کے بعد اب وہ نہیں چاہتے کہ اس کی تیسری ناکامی کا بھی شکار ہوں ہم ہندوستانی دنیا کے امن و آشتی کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ جب تک جنرل اسمبلی میں مختلف ملکوں کے نمائندے ذاتی معاملات کو اصولوں پر ترجیح دیتے رہیں گے۔ اس وقت تک عالمی امن و آشتی کا قیام ناممکن ہوگا۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بلند اصولوں اور عالمی مسائل پر توجہ دینے کے بجائے ہم اپنی گفتگو میں شخصیتوں پر نکتہ چینی کرنے کی پست سطح پر اتر آتے ہیں ابھی ادارہ اقوام متحدہ کی ابتدا ہے ہم اس کے معجزات کی توقع نہیں کرتے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کی نشوونما صحیح طریقہ سے ہو تاکہ آگے چل کر یہ اس دنیا کے لئے جو امید نجات قوت اور پائیداری کا خواب دیکھ رہی ہے۔ ایک بڑا سہارا بن سکے۔

انھوں نے کہا کہ ہم ان اصولوں کو پھولتا پھلتا دیکھنا چاہتے ہیں جن پر ادارہ اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ تو دنیا بھر کے سیاست دانوں کو بڑی دماغ سوزی کرنا پڑے گی۔

انھیں دنیا کے مسائل پر اس فراخ دلی سے غور کرنا ہوگا جو بلند حوصلگی کا نتیجہ ہوتی ہے۔

دنیا کی قومیں اب تک ایک خاندان کے افراد کی طرح مل جل کر رہنے کی خواہش مند معلوم نہیں ہوتیں۔ جب تک سیاست داں اپنے ذاتی مفاد کو ترک نہ کریں گے یہ احساس پیدا ہی نہ ہوگا۔

رونا تو اس کا ہے کہ کسی نے گزشتہ جنگ سے کوئی سبق نہیں لیا ہے۔ دل نہیں بدلے۔ جنگ کے بعد جو مسائل ہمارے سامنے آئے ہیں۔ وہ ابھی تک اس لئے ناقابل حل بنے ہوئے ہیں کہ انسانی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔"

"ہم چاہتے ہیں کہ دنیا بھر کے باشندوں کا معیار زندگی بلند ہو۔ اور سائنس کی ترقی ہو۔ اور یہ باتیں صرف امن کے زمانہ میں ممکن ہیں۔

مسز پنڈت نے کہا، "بعض حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے معاملہ میں ہماری دلچسپی ادارہ اقوام متحدہ میں کچھ کم ہو رہی ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے ادارہ اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری موسیو ٹرائی گف لی سے درخواست کی ہے کہ اس معاملہ میں موجودہ اجلاس ہی میں پیش کیا جائے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو آئندہ اجلاس کے شروع ہی میں یہ مسئلہ زیر بحث آئے۔"

مشترکہ امن اور برادری کی ضرورت

عالمی امور کی ہندوستانی کونسل کی پٹنہ شاخ کی طرف سے دی ہوئی ایک استقبالی تقریب میں شریمتی سروجنی نائیڈو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ایک مشترکہ امن و ترقی اور برادری کے قیام کی سخت ضرورت ہے۔

گذشتہ سال دہلی میں ایشیائی تعلقات کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے۔ مسز نائیڈو نے کہا کہ ہند نے جواب سے قبل صرف اپنے ہی مسائل کو مقدم سمجھتے تھے۔ یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ بھی دنیا کی رہنمائی کے لئے کسی دوسرے قوم سے پیچھے نہیں ہیں۔ ایشیائی تعلقات کی اس کانفرنس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ایشیائی قوموں کے دل میں اپنے مفاد کے پیش نظر اپنی منزل مقصود آپ مقرر کرنے کی تڑپ موجود ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستانی اپنی قدیم کلچر کو فراموش نہ کریں گے۔ انھیں یہ چیز نہ بھولنا چاہئے کہ ہندوستان کی روح دراصل ایشیا کی روح اور اس کا جذبہ ہے۔

امن کی تڑپ

حاضرین کو یہ بتاتے ہوئے ہندوستان امن کی تڑپ رکھتا ہے۔ مسز نائیڈو نے کہا کہ انھیں باہمی اتحاد و ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

انھوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہر شخص کے دل میں امن و ترقی اور عالمی برادری کے قیام کی ایک تڑپ ہونا چاہیئے۔ اور ہر شخص کو ایک دوسرے سے ہر شعبہ زندگی میں اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔

ہندوستان نے ایشیائی تعلقات کی کانفرنس کی تنظیم کر کے دنیا کو امن و برادری کا سبق پڑھایا۔ امن برادری کا یہ پیغام ہندوستان کے قدیم کلچر کا نچوڑ کیا جا سکتا ہے۔ مہاتما گوتم کے وطن بہار کا ذکر کرتے ہوئے مسز نائیڈو نے کہا میں سمجھتی ہوں کہ بہار کے باشندے مہاتما بودھ کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہی صحیح معنوں میں بہاری بن سکتے ہیں۔"

آئینۂ کانپور

راشٹریہ سیوک سنگھ کی تحریک کا آغاز

کانپور میں ۲۹۱ کارکنوں کی گرفتاریاں

شہر میں بلوہ کی روک تھام کی اسکیم نافذ کر دی گئی

۹ دسمبر سے تمام ملک میں راشٹریہ سیوک سنگھ نے ستیہ گرہ کی تحریک شروع کر دی ہے۔ اس کا مطالبہ ہے کہ ان پابندیوں کو اٹھا لیا جائے جو حکومت نے اس تحریک پر لگا رکھی ہیں۔

یوپی راشٹریہ سیوک سنگھ کے صوبائی سنچالک مسٹر نریندر جیت سنگھ نے بھی آج اعلان کیا کہ آج سے سنگھ کی تمام شاخیں کام کرنے لگیں گی۔ آپ نے کہا کہ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ آزادی سوسائٹی اور آزاد اظہار رائے کے بنیادی اصول ہم سے چھین لئے جائیں آپ نے یہ بھی کہا کہ یہ جماعت سوشل دیلفیر ہے۔ اور اس کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے۔ آپ اس اعلان کے بعد گرفتار کر لئے گئے۔ اس کے بعد سنگھیوں کے متعدد جتھے شہر کے مختلف حصوں میں مارچ کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔

۳۲ سنگھیوں کا ایک جتھا جلوس کی شکل میں کلکٹر صاحب کے بنگلہ کی طرف جا رہا تھا۔ جو گرفتار کر لیا گیا تقریباً ایک درجن سنگھیوں نے اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ کے سامنے مظاہرہ کیا اور گرفتار کر لیا گیا۔

اس خیال سے کہ شہر کے امن و امان کو کوئی صدمہ نہ پہونچے سری کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری اونکار سنگھ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر حکام نے تمام ممکن احتیاطی تدابیر سے کام لیا۔

شہر بھر میں بلوہ روکنے کی اسکیم کا نفاذ کر دیا ہے۔ اور ممتاز سنگھ والوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے راشٹریہ سیوک سنگھ کے کوئی ڈیڑھ سو مظاہرہ کرنے والوں کو جن میں زیادہ تر طلبا تھے۔ آج تیسرے پہر کے چار بجے تک شہر کے مختلف حصوں میں گرفتار کئے گئے۔

بہت بڑی تعداد میں پوسٹر اور اشتہارات شہر کے مختلف حصوں میں دیواروں پر چپکائے گئے۔ اور تقسیم بھی کئے گئے جن میں ان پابندیوں کی مذمت کی گئی تھی جو حکومت کی طرف سے سنگھ پر لگی ہوئی ہیں۔ اور جن میں سنگھ کے بڑے لیڈر کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

شہر کے مختلف محلوں میں مظاہرہ کرنے والے سنگھیوں کے چھوٹے چھوٹے جتھے ابھی تک گرفتار ہو رہے ہیں۔

شام کے وقت تقریباً بیس سنگھی اور گرفتار ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے ایک چھاپہ خانہ میں مقامی حکام نے تالہ ڈال کر مہر لگا دی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ سنگھ کا کچھ لٹریچر بھی پکڑا گیا ہے۔

حکام ضلع اور پولیس افسر شہر کی حالت پر برابر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

پہلے دن ۲۰ کارکن جیل میں مسٹر ایس بی ال بھاٹیا سٹی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوئے۔ جس میں سے ۱۰ سنگھیوں کو تین ماہ قید سخت اور دو سو روپیہ فی کس جرمانہ کی سزا دی گئی، جرمانہ ادا کرنے کی صورت میں مزید ۲ ماہ قید سخت کی سزا ہوگی۔ ۸ سنگھیوں پر فی کس دو سو روپیہ جرمانہ یا ڈیڑھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور دس گرفتار شدہ معافی مانگنے پر رہا کر دئے گئے۔

معاملہ ثالثی بورڈ نے طے کر دیا اور ان کی علیحدگی کسی قانون کے مطابق قرار دیا۔

ادلن مل کا معاملہ ادلن مل اور اس کے ملازمان کے جھگڑے کی ثالثی کے خلاف جو اپیل دائر کی گئی تھی گورنمنٹ نے اس میں صرف اسی قدر ترمیم کر دی ہے کہ ان کو کام کرنے والوں کو باری باری سے دن میں بھی کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

بجلی گھروں کے مزدوروں کا معاملہ آگرہ الہ آباد لکھنؤ۔ بریلی۔ بنارس۔ میرٹھ۔ متھرا۔ اور مراد آباد کے بجلی گھروں کے مزدوروں اور مالکوں کے تنازعات جانچ اور فیصلہ کے لئے پراونشل مصالحتی بورڈ کے سپرد کر دئے گئے ہیں۔

جے کے اسٹرائک ختم جے کے کاٹن مل کے دیوتاں ڈپارٹمنٹ کی ہڑتال کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا اور جو تین آدمی گرفتار ہوئے تھے۔ وہ رہا کر دئے گئے۔ چار آدمیوں کو علیحدگی کا نوٹس دیدیا گیا ہے۔ لیکن ان کو ایک ایک سال کی تنخواہ معہ مہنگائی الاؤنس کے دی جاوے گی اور اسٹرائک کے دنوں کی مزدوری بھی دی جاوے گی۔

ناپسندیدگی کا اظہار ۸ دسمبر کو ملوں کے مزدوروں کا ایک جلسہ لینن پارک میں ہوا۔ جس میں لیبر انکوائری کمیٹی کی رپورٹ پر یوپی گورنمنٹ کے رزولیوشن کو ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔

مزدوروں کو نصیحت ٹینری کے مزدوروں میں آل انڈیا ہریجن لیگ کے پریسیڈنٹ و سکریٹری نے لکچر دیتے ہوئے کہا کہ کانگریس گورنمنٹ مزدوروں اور ہریجنوں کی بڑی خیر خواہ ہے۔ آپ نے کہا کہ مہاتما گاندھی پسماندہ اقوام اور انسانیت کے لئے بڑا فائدہ پہونچانے والے تھے۔ آپ نے مزدوروں کو کانگریس کا وفادار رہنے کی نصیحت کی۔ اور گورنمنٹ کی امداد کی اپیل کی۔

یونیورسٹی کمیشن یونیورسٹی ایجوکیشن کمیٹی کمیشن دسمبر کے آخری ہفتہ میں کانپور آئے گا کمیشن نے سوالات عام ماہران تعلیم اور تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کے پاس بھیجدئے ہیں۔ ملک میں اعلیٰ ریسرچ کی حالت پر جانچ اور رپورٹ کے لئے گورنمنٹ ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔

فائر بریگیڈ کا آدمی گرفتار چوری کے معاملہ میں فائر بریگیڈ کا ایک آدمی گرفتار ہوا ہے۔ آگ بجھاتے ہوئے ایک دوکان کی ۹۰۰ روپیہ اڑا دینے کا اس پر الزام ہے۔ یہ آگ گلس یادگار کی ایک کتابوں اور دواخانہ میں لگی تھی۔

سوت کوٹے کے لئے درخواستیں فیکٹریوں کے کوٹہ سوت کے کوٹہ کے لئے ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کانپور نے ۱۰ دسمبر ۴۸ء تک درخواستیں طلب کی ہیں تمام مالکان فیکٹری ہوزری ہینڈ لوم کو درخواستیں دینا چاہیئے۔

کانگریس کی اپیل مسز تارا وتی اگروال پریسیڈنٹ ویمن سب کمیٹی شہر کانگریس کمیٹی نے ایک بیان شائع کر کے عورتوں سے ووٹ لسٹ میں اپنے نام درج کرانے کی اپیل کی ہے۔ اور نام بھیجنے کی درخواست کی ہے۔ کیونکہ پورا نام و پتہ درج ہونا ضروری ہے۔

میور مل کا معاملہ میور مل مین کلیان سنگھ اور ایچ بی مکرجی کی علیحدگی کا

ڈاکٹر سنہا کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے مسز نائیڈو نے کہا کہ وہ بہار کونسل کے ان چند لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے غیر ملکیوں کے مسائل میں اپنی غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا اور وہاں غیر معمولی عزت و وقار حاصل کیا ہے۔

اس سے پہلے مسٹر جسٹس بی پی سنہا نے ڈاکٹر سنہا کی عدم موجودگی میں جو اپنی حالیہ علالت کی وجہ سے اس تقریب میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ مسز نائیڈو کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہ صرف ایک بڑی شاعرہ اور ادیبہ ہیں۔ بلکہ ایک بڑی سیاست داں بھی ہیں۔

اس استقبالی تقریب میں جو سنہا لائبریری میں ہوئی تھی حکومت کے اعلیٰ افسران اور وزیر مالیات ڈاکٹر اے این سنہا چیف جسٹس پٹنہ ہائیکورٹ ناظم تعلیمات اور دوسرے ممتاز اشخاص شریک تھے۔

बहुकुम श्री मुहम्मद अहमद द्वितीय सिविल जज कानपुर

हुक्म बनाम कायम मुकाम कानूनी मुद्दाअलेह मुतअल्का

(आर्डर २२ कायदा ४)

नम्बर मुकद्दमा २ सन् १९४८ ई०
साहब कलक्टर साहब बहादुर कानपुर
बनाम · गुर प्रशाद वगैरह
बद्री प्रसाद वल्द गुर प्रसाद कौम वैश्य सा० नवाबगंज मुत्तसिल चुंगी घर नवाबगंज कानपुर।

हरगाह सा० कलक्टर बहादुर कानपुर मुद्दई ने एक नालिश इस अदालत में बतारीख २१ माह फरवरी सन १९४८ ई० बनाम गुर प्रसाद मुद्दाअलेह के रुजू की थी जो बाद की फौत होगया और हरगाह मुद्दई मज़कूर ने एक दरख्वास्त इस अदालत में गुज़रानी है जिस में वह लिखता है कि आप गुर प्रसाद मुतवफ्फी मज़कूर के कायम मुकाम कानूनी हैं और चाहता है कि आप बजाय उसके मुद्दाअलेह माने जायें।

लिहाजा आप को हुक्म होता है कि बतारीख ३१ माह दिसम्बर सन् १९४८ ई० वक्त १०½ बजे दिन इस अदालत में हाज़िर होकर मुकद्दमा मज़कूर की जवाबदही कीजिये और अगर आप हाज़िर न होंगे तो मुकद्दमा बगैर हाज़री आप के मसमूअ और फैसल होगा।

बस्बत मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख २२ माह २ सन् १९४८ ई० जारी किया गया।

बाई आर्डर मुकुट बिहारी लाल
मुनसरिम सिविल जजी कानपुर
(मुहर अदालत)

बहुकम श्री मुहम्मद अहमद द्वितीय सिविल जज कानपुर

सम्मन वास्ते करार दाद उमूर तनकीह तलब

(आर्डर ५ कायदा १ व ५)

मुकद्दमा नम्बर २ सन १९४८ ई०
साहब कलक्टर बहादुर कानपुर मुद्दई
बनाम गुर प्रसाद वगैरा
बद्री प्रसाद वल्द गुर प्रसाद कौम वैश्य सा० नवाबगंज मुत्तसिल चुंगी घर कानपुर।

हरगाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत इस्तकरार के दायर की है लिहाज़ा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख ३१ माह दिसम्बर सन् १९४८ ब वक्त १०½ बजे दिन के असालतन या मार्फत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और कुल उमूरात अहम मुतअल्लिका मुकद्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जो जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर हों और जवाब दही दावा की करें और आप को लाज़िम है कि उसी रोज़ जुमला दस्तावेज़ात पेश करें जिन पर आप बताईद अपनी जवाब दही के इस्तदलाल करना चाहते हों

आप को इत्तला दी जाती है कि अगर ब रोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुकद्दमा बगैर हाज़री आप के मसमूअ और फैसल होगा। मेरे दस्तखत और मुहर अदालत से आज बतारीख २५ माह नवम्बर सन् १९४८ ई० जारी किया गया

बाई आर्डर
मुकुट बिहारी लाल
मुनसरिम सिविल जजी कानपुर
(मुहर अदालत)

سبد گل

مجھے خدا سے ایک گلہ تھا وہ یہ کہ اے مالک تونے دنیا دنیا کے اسٹیج پر ہندوستان کی آزادی کا ایسا مسرت بخش ڈراما بھی دکھلایا اس کے بعد مہاتما گاندھی کی شہادت کی ایسی ٹریجڈی بھی دکھلائی لیکن کوئی ہنسانے والا کامک ابھی تک نہیں دکھلایا ہے وہ بھی ہو جائے۔

خدا نے ہماری سن لی۔ سنا ہے کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ ان پابندیوں کے خلاف جو حکومت نے اس پر لگائی ہیں ستیہ گرہ کرنے والی ہے۔ اہا ہا ہا۔ راشٹریہ سنگھ اور ستیہ گرہ!

راشٹریہ سنگھ تو مہاتما گاندھی کی تمام باتوں کی سخت مخالف ہے۔ مہاتما جی کا اہنسا۔ مہاتما جی ستیہ گرہ واہیات بات۔ لیکن اب ہی راشٹریہ سنگھ ستیہ گرہ کرے گی۔

جانتے ہیں کہ آپ راشٹریہ سنگھ ستیہ گرہ کیوں کررہی ہے؟ اس میں بہت بڑا بھید ہے۔ وہ ستیہ گرہ کرے گی یعنی اہنسا کے اصول پر چل کر اپنے کارکرتاؤں کو کرے گی جب ہندوستان بھر میں یہ طوفان پھیل جائے گا تو حکومت ہند کہار کر اس پر سے پابندیاں ہٹا نا پڑیں گی۔ اور وہ جیت جائے گی جیت کر سے گی دیکھو ہم نے ثابت کر دیا کہ نہیں کہ ستیہ گرہ اور اہنسا مہمل شے ہے۔

روشنی سے اندھیرا۔ عدم سے وجود ایک ضد سے دوسری ضد نکال لینا۔ یہ عجیب و غریب بھان متی کا تماشا۔ اگر دنیا میں کسی کو آتا ہی تو صرف راشٹریہ سنگھ کو۔ چنانچہ بہت سے ریاضت اور مشق کے بعد وہ اب ساری دنیا کو یہ کھیل دکھلانا چاہتی ہے۔

ستیہ گرہ کا ایک جز مرن برت بھی ہے وہی چیز جسے مہاتما نے مسلمانوں کے لئے استعمال کیا تھا۔ راشٹریہ سنگھ یقین ہے کہ اس مہمل شے کو بھی استعمال کر کے اس سے کامیابی حاصل کر کے اس کو ناکارہ ثابت کر دے گی۔ لیکن ہماری رائے ہے کہ اس کو اس حربے میں ذرا بھی ترمیم کر لینا چاہیئے مرن برت میں انسان بھوکوں مرجانے کا ارادہ کرتا ہے۔ راشٹریہ سویم سنگھ کے کارکرتا مرن بھوجن رکھیں یعنی اتنا کھائیں اتنا کھائیں کہ جان کے پڑ جائیں کہ حکومت یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ بھئی خدا کے لئے کھانا بند کرو ہم تمہاری بات مانے لیتے ہیں۔ (قومی آواز)

ان سے علیحدہ معاملہ چلایا گیا لکھنؤ میں ایک خان بہادر پولیس سپرنٹنڈنٹ ان سے ملے انھوں نے کہا دیکھو اشفاق! تم مسلمان ہو اور ہمیں تمہاری گرفتاری سے بہت افسوس ہے۔ رام پرشاد وغیرہ ہندو ہیں۔ ان کا ارادہ ہندو سلطنت قایم کرنے کا ہے تم پڑھے لکھے خاندانی رئیس مسلمان ہو تم کیسے ان کافروں کے چکر میں آ گئے۔ یہ سنتے ہی اشفاق اللہ خاں کی آنکھیں لال ہو گئیں۔ انھوں نے غصہ میں کہا بہت ہوا خبردار آیندہ ایسی بات نہ کہیگا اول تو پنڈت جی وغیرہ سچے ہندوستانی ہیں۔ انھیں ہندو سلطنت۔ سکھ راج یا کسی مذہبی حکومت سے سخت نفرت ہے۔ اور اگر آپ جو کہتے ہیں وہ ٹھیک بھی ہو تو بھی میں انگریزوں کی حکومت سے ہندو حکومت زیادہ پسند کروں گا۔ آپ نے جوان کو کافر بتلایا اس کے لئے میں آپ کو اس شرط پر معافی دیتا ہوں کہ آپ اسی وقت میرے سامنے سے چلے جائیں۔ بیچارے خان بہادر صاحب اپنا سا منہ لیکر وہاں سے چلے آئے مقدمہ کے دوران میں آپ بڑے مست رہے۔ پھانسی کا پورا یقین ہونے پر بھی ذرا پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور نہ رنجیدہ ہوتے تھے۔ آخر میں پانچ جرم لگا کر جس میں دو کے ماتحت پھانسی اور تین کے ماتحت کالا پانی کی سزا کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جو مدعی وہی جج پھر انصاف کی کیا امید ہو سکتی تھی۔ عدالت نے انہیں رام پرشاد کا لفٹننٹ اور ان کا دایاں ہاتھ کہا گیا تھا۔ عدالت کا فیصلہ ہو جانے کے بعد وہ فیض آباد جیل لائے گئے۔ اور وہیں پر ان کو پھانسی دی گئی جیل میں وہ کمزور ہو گئے تھے۔ ان کے دوستوں نے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ آجکل میں کھانا بہت کم کھاتا ہوں۔ اور زیادہ وقت عبادت میں

ادب لطیف

مسرت

مسرت ہماری رگ جاں سے بھی زیادہ تو قریب ہے۔ وہ ہمارے دل میں ہے۔ اور دل کے باہر بھی — ہم یہ نہیں کہتے کہ دولت..... حسن..... خوش حالی وغیرہ ہماری مسرت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے۔ مگر ان میں سے ہر شے..... اس وقت تک کوئی خوشی..... انسان کو نہیں بخش سکتی جب تک کہ وہ اس خوشی کو احساس دل سے نہ کرے۔ یا اس کی روح اسے طمانیت نہ بخشے۔

مسرت ہر جگہ مل سکتی ہے۔ یہ ادنی سی اداشنی اور معمولی سے معمولی کام دونوں سے حاصل ہو سکتی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ ہیں یہ خزانہ ایک..... غریب مزدور کی آنکھوں میں دستیاب ہو جائے۔ جو سڑک کے کنارے کھڑا..... پتھر توڑ رہا ہو۔

اور یہ بھی بہت ممکن ہے کہ..... ہمیں مسرت سے اس لکھ پتی کا چہرہ..... مایوس کر دے۔ جو مخملی گدوں پر بیٹھا امیر و کبیر..... مہمانوں..... کے ساتھ..... مصروف تکلم ہے۔

کیونکہ بیچارہ مزدور..... نئی خوشیوں..... اور نئی مسرتوں کی..... تلاش میں..... رات دن سرگرداں نہیں رہتا..... برخلاف اس کے لکھ پتی ان کے حصول میں اپنی زندگی کو تلخ کئے رہتا ہے۔

میں گذارتا ہوں۔ کم کھانے سے عبادت میں طبیعت خوب جمتی ہے جب کبھی وہ جیل کی تنہائی سے گھبراتے تھے۔ تو یہ شعر کہہ کر اپنی طبیعت بہلا لیا کرتے تھے۔

> تنہائی غربت سے مایوس نہ ہو حسرت
> کب تک نہ خبر لیں گے یاران وطن تیری

پھانسی کے ایک دن پہلے ان سے کچھ دوست ملنے گئے۔ اس دن انھیں اپنے کپڑے مل گئے تھے۔ انھوں نے ان کپڑوں کو دھویا بدن میں ابٹن لگایا۔ اور نہایا۔ اور بال صاف کئے جب وہ سج کر اپنے دوستوں سے ملنے آئے۔ تب وہ بہت خوش تھے۔ ان کے دوستوں نے کہا کہ آج تو تم بہت اچھے لگتے ہو انھوں نے ہنس کر جواب دیا کہ کل ہماری شادی ہے۔ دوسرے دن صبح ۶ بجے پھانسی دی گئی۔ پھانسی کے وقت انھوں نے اپنی خواہش ظاہر کرتے ہوئے یہ شعر کہا تھا ؎

> کچھ آرزو نہیں ہے آرزو تو یہ ہے
> رکھدے کوئی ذرا سی خاک وطن کفن میں

اس وقت وہ سب دنوں سے زیادہ خوش تھے۔ قرآن شریف کا بستہ کاندھے پر لٹکائے حاجیوں کی طرح لبیک کہتے اور کلمہ کہتے پھانسی کے تختہ کے پاس گئے تختہ کو انھوں نے بوسہ لیا اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ میرے ہاتھ انسانی خون سے کبھی نہیں رنگے میرے اوپر جو قتل کا الزام لگایا گیا وہ قطعی غلط ہے۔ خدا کے یہاں میرا انصاف ہوگا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا آخری شعر پڑھا ؎

> تنگ آ کر ہم بھی ان کے ظلم سے بیداد سے
> چلدئے سوئے عدم زندان فیض آباد سے

پھر اپنے ہاتھوں سے پھانسی کا پھندا اپنے گلے میں ڈالکر اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اشفاق اللہ خان کو جس وقت پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔ اس وقت سے ہمیشہ اپنا یہ شعر گایا کرتے تھے۔

> بزدلوں کو ہی سدا موت سے ڈرتے دیکھا
> گو کہ سوبار انھیں روز ہی مرتے دیکھا
> موت سے ویر کو ہم نے نہیں ڈرتے دیکھا
> تختۂ موت بھی کھیل ہی کرتے دیکھا
> موت اکبار جب آنا ہے تو ڈرنا کیا ہے
> ہم سدا کھیل ہی سمجھا کئے مرنا کیا ہے
> وطن ہمیشہ رہے شادکام اور آزاد
> ہمارا کیا ہے اگر ہم رہے رہے نہ رہے

بڑی آرزو اور منت کے بعد حکومت نے اشفاق اللہ کی لاش شاہجہانپور لانے کے لئے ان کے وارثوں کو دی لکھنؤ

عالم نسواں

اودھ ویمنس کانفرنس کا سالانہ اجلاس

لکھنؤ ۵ دسمبر۔ آج زنانہ پارک میں مسز انیس قدوائی کی صدارت میں اودھ وی منس کانفرنس کا سالانہ اجلاس ہوا۔ ہندو مسلمان اور سکھ خواتین پردہ دار اور بے پردہ سب نے شرکت کی۔ جلسہ ۲ بجے سے شروع ہوا اور ۵ بجے تک ہوا۔ اجلاس میں کانفرنس کی سکریٹری مسز ساوتری نگم نے سالانہ رپورٹ پڑھی جس میں انھوں نے بتایا کہ اس سال انجمن نے فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے شہر میں جابجا جلسے کئے۔ اور اب وہ اودھ کے دوسرے ضلعوں میں بھی شاخیں قایم کر رہی ہو۔

کانفرنس میں مہنگائی کے خلاف فرقہ وارانہ اتحاد جہیز دینے کی رسم کے خلاف اور ہندو کوڈ بل کی مخالفت میں اور کشمیر کی جنگ آزادی کے لئے مرنے والوں کی تعریف میں رزولیوشن منظور کئے گئے۔

مہنگائی کے خلاف رزولیوشن مسز نہرو نے پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کو جلد سے جلد مہنگائی ختم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے عوام کی زندگی اجیرن ہوتی جارہی ہے۔ چوری ڈاکے بھی اسی وجہ سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کی تائید درگا دیوی اور مسز جوہری نے کی۔ انھوں نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا کہ سب کے لئے راشننگ کی جائے۔

فرقہ وارانہ اتحاد پر ایک قرارداد مسز سلطانہ حیات انصاری صدر اودھ وی منس کانفرنس نے پیش کی۔ انھوں نے بتایا کہ ملک کے فسادوں نے لاکھوں خاندانوں کو برباد کر دیا ہے اور ہم کو یہ سبق دیدیا کہ بھلائی صرف اسی میں ہے کہ گاندھی جی کا بتایا ہوا پیام۔ امن اور شانتی کا راستہ اختیار کیا جائے۔ اس قرار کی تائید مسز شمہ رضوی اور مسز مہیش پال نے کی۔ لیڈی وزیر حسن نے بھی اس پر تقریر کی۔ انھوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی نے اتحاد کے لئے جان دی مس سلامت نے جہیز کی رسم کی مخالفت کی۔ کہا کہ ماں باپ پر یہ سخت ظلم ہے کہ ان کو کسی نہ کسی طرح لڑکی کے لئے جہیز کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ دکشنکماری نے اس کی تائید کی انھوں نے کہا کہ لڑکیوں کو چاہیئے کہ ایسے مردوں سے شادی کرنے سے انکار کر دیں جو جہیز مانگتے ہیں۔ مس چند رکانتا نے بھی اس کی تائید کی۔

مسز ساوتری نگم نے ایک رزولیوشن سے ہندو کوڈ بل کی موافقت کی اور کہا کہ اس کو ضرور منظور ہونا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کہ شری راجندر پرشاد نے ہندو کوڈ بل کی جو مخالفت کی ہے۔ اس پر استریوں کو بہت افسوس ہے۔ مسز نگم کی تائید مس سلامت نے کی۔

بیگم سلطانہ حیات اللہ نے ایک رزولیوشن کشمیر کی موجودہ جنگ کے بارے میں پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان کا کشمیر پر حملہ ملک گیری کی ہوس پر مبنی ہے۔ اور ظلم ہے۔ انھوں نے اس حملہ کے خلاف لڑنے والوں کی تعریف کی۔ اور کشمیری عورتوں کو اس بات پر مبارکباد دی کہ وہ اپنے ملک کو حملہ آوروں سے نجات دلانے کے لئے مردوں کے دوش بدوش کام کر رہی ہیں۔

اس رزولیوشن کی تائید مسز ترلوچن پال اور بیگم لبنارت حسین نے کی۔

اجلاس کی صدر مسز قدوائی نے اپنی تقریر میں فرقہ وارانہ اتحاد پر زور دیا۔ کہا کہ ملک کی نجات اسی میں ہے انھوں نے مہاتما گاندھی کی حفاظت اور شہادت کا تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ انھوں نے انسانیت کی حفاظت کے لئے جان دی۔ مسز قدوائی نے عورتوں کو ان کے فرایض کی طرف توجہ دلائی۔

اجلاس کے ختم ہونے کے بعد مینا بازار شروع ہوا جس کا افتتاح مسز وہیان چند نے کیا۔ خواتین نے بہت دلچسپی اور جوش سے سالانہ اجلاس اور مینا بازار میں حصہ لیا۔

لکھنؤ اسٹیشن پر لوگ انھیں دیکھنے آئے ان کے چہرہ پر دس گھنٹہ کے بعد بھی وہی خوبصورتی اور اطمینان ٹپک رہا تھا۔ صرف آنکھوں کے نیچے پیلا پن تھا۔ اور باقی چہرہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی سوئے ہوئے ہیں۔ مرتے وقت انھوں نے ملک کے نام ایک سندیسہ دیا تھا جس میں انھوں نے کہا تھا ۔۔ آپ کوئی بھی ہوں چاہے جس مذہب یا

کاکوری کے شہید ملک و قوم محمد اشفاق اللہ خاں

حسرت وارثی

(از جناب پنڈت دیا شنکر مصر سوریہ سابق ایڈیٹر سونترتا)

> کیا ہی لذت ہے کہ رگ رگ سے یہ آتی ہے صدا
> دم نہ لے تلوار جب تک جان حسرت میں رہے
> وطن رہے ہمیشہ شادکام اور آزاد!
> ہمارا کیا ہے اگر ہم رہے رہے نہ رہے

امر شہید محمد اشفاق اللہ خان پہلے مسلمان ہیں جنھیں ریگولیشن (انقلابی) سازش کے معاملے میں تختہ دار پر لٹکایا گیا جب سے سیاسی معاملات کی چرچا سننے میں آئی تب سے تمام بہادر پھانسی اور گولی کے شکار بن گئے لیکن کسی مسلمان کو پھانسی پانے یا گولی کھاتے نہیں دیکھا۔ یا سنا گیا۔ اس لئے لوگوں کو یقین ہو گیا تھا کہ مسلمان ریگولیشن سازش میں شامل ہونے پر پرہیز کرتے یا ڈرتے ہیں لیکن اشفاق اللہ خان نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا۔ محمد اشفاق اللہ خان بہت بلند خیال اور دل کے مضبوط انسان تھے ان ہی جیوں کے کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

> درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
> ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

وہ مسلموں اور غیر مسلموں میں کوئی فرق نہ سمجھتے تھے۔ خوش مزاجی اور زندہ دلی ان کی خاص صفت تھی۔ آپ اردو کے اچھے شاعر تھے آپ کا تخلص حسرت تھا۔ محمد اشفاق اللہ خان شاہجہانپور کے ایک رئیس پٹھان خاندان کے ایک رکن تھے۔ انھیں بچپن سے ہی گھوڑے کی سواری شکار کھیلنے اور ندی میں تیرنے کا شوق تھا۔ وہ بسا اوقات اپنے بڑے بھائی کی بندوق لے کر اپنے شہر کے ندی کھنوت کے کنارے شکار کھیلا کرتے تھے۔ اور ندی میں تیرا کرتے تھے۔ آپ بڑے ہی خوبصورت اور تندرست نوجوان تھے۔ (ان ہی کے لئے کسی شاعر نے کہا ہے) ؎

> ہوں فرشتے بھی فدا جس پہ وہ یہ انسان تھا

بچپن ہی سے ان کو وطن سے محبت تھی انھیں جنگ آزادی اور ریگولیشن کی کہانیوں کے پڑھنے میں مسرت ہوتی تھی اسی عادت کے ماتحت ان میں بھی خیالات پیدا ہو گئے۔ ان کو بڑی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کسی ریگولیشن پارٹی کے کسی ممبر سے انکی ملاقات ہو مین پوری ریگولیشن معاملہ میں پنڈت رام پرشاد مصر بسمل کے نام وارنٹ جاری ہوا۔ اور اس سلسلہ میں شاہجہانپور کے لوگ پنڈت رام پرشاد بسمل کا نام جان گئے کہ وہ شاہجہانپور کے رہنے والے ہیں۔ یہ خبر سن کر اشفاق اللہ خاں کو بڑی خوشی ہوئی جیسے آدمی کی وہ تلاش میں تھے ویسا آدمی ان ہی کے شہر میں رہتا تھا۔

جب شاہی اعلان کے ذریعہ سب سیاسی قیدی چھوڑ دئے گئے اور پنڈت رام پرشاد بسمل شاہجہانپور آئے۔ تب اشفاق اللہ خاں ان سے ملنے گئے اور ریگولیشن پارٹی کے بارے میں بات کرنے کی خواہش ظاہر کی لیکن پنڈت رام پرشاد نے ٹال دیا کیونکہ وہ ان سے واقف نہ تھے۔ لیکن پھر بھی وہ اشفاق اللہ خان کے سلوک اور گفتگو سے بہت خوش ہوئے۔ اور انھوں نے اسی وقت سے اپنے خاص دوستوں میں شامل کر لیا ریگولیشن میں شامل ہونے کے بعد اشفاق اللہ خان اس بات کی کوشش برابر کرتے رہے کہ مسلمان نوجوان بھی وطن پرست اور ریگولیشن بنیں۔ محمد اشفاق اللہ خان کے رشتہ دار ان کو کافر کہا کرتے تھے لیکن وہ اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور برابر اپنا کام دلجمعی سے کرتے رہتے تھے۔ وہ ہندو مسلم اتحاد کے بڑے زبردست حامی تھے۔ شاہجہانپور میں ایک چھوٹی سی ندی کھنوت ہے ویسے تو یہ ندی کچھ بھی نہیں ہے لیکن برسات میں بہت خطرناک شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس وقت اس کی لہریں بہت خطرناک ہو جاتی ہیں۔ اشفاق اللہ خاں اسی وقت اس میں تیرا کرتے تھے۔ ان کو یہ ندی بہت پیاری تھی۔ جب بھی وقت ملتا ندی کے کنارے جا بیٹھتے۔ شہر کی بند ہوا سے انھیں چڑ تھی جب یہ فرصت میں ہوتے تو یہ کثرت کرنے کے لئے اس ندی کے کنارے جاتے تھے۔ وہ یہ کہتے کہ کثرت اچھی ہے لیکن وہ اور بھی اچھی ہو جاتی ہے جبکہ کھلی ہوا میں کثرت کی جائے۔ بچپن سے ہی انھیں کثرت اور شکار سے لگاؤ تھا جسم ان کا خوبصورت اور تندرست تھا۔

محمد اشفاق اللہ خان کے والدین کو ان سے بڑی امیدیں تھیں لیکن وہ اپنے والدین کی امیدیں نہ پوری کر سکے بلکہ وطن کی امیدیں انھوں نے پوری کیں۔ وہ ملک کے لاکھوں غریبوں کی بات سوچتے تھے جو انگریزی حکومت اور اس کی خون چوسنی والی پالیسی سے غریب بنے تھے۔

اشفاق اللہ خان اپنے بچپن میں ہی یہ سمجھ گئے تھے کہ جب کہ انگریزوں کی حکومت یہاں قایم ہے اور وہ ہمیں لوٹ رہے ہیں۔ تب تک ملک کی غریبی کسی حالت میں دور نہیں ہو سکتی صرف غریبی ہی کی بات نہیں تھی۔ دنیا میں یہاں تک کہ ہندوستانیوں کی عزت اپنے ملک میں بھی کچھ نہ تھی۔ انگریزوں کے ہوٹلوں کلبوں میں ہندوستانیوں کا اندر آنا منع ہے۔ ایسے سائن بورڈ لگے تھے۔ آزادی حاصل کئے بغیر اس قسم کے بے عزتی سے بچنا ناممکن تھا۔ ۱۹۲۱ء کا کانگریسی اندولن بند ہو گیا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد گاندھی جی گرفتار ہو گئے۔ جو لیڈر باہر رہے۔ وہ ملک کو ایسا کوئی پروگرام نہ دے سکے جو عوام کو پسند آتا۔ اس لئے لوگ کرانت کاریوں کی طرف جھکنے لگے۔

ریگولیشن میں بڑے بڑے ہمتی لوگ تھے۔ جو جان ہتھیلی پر لے کر چلتے تھے۔ اور جو کسی مصیبت کو مصیبت نہیں سمجھتے تھے۔ شری شچیندر ناتھ سانیال یوگیش بابو۔ رام پرشاد بسمل سب نے ملکر ایک پارٹی بنائی۔ اس پارٹی کا کام انگریزوں کو زبردستی ملک سے نکال باہر کرنا تھا۔ انھوں نے اس کے لئے کئی کام اپنے سامنے رکھے۔ پارٹی کے لئے ہتھیار اکٹھے ہونے لگے پرچار گھوم گھوم کر نئے نئے جگہوں پر پارٹی کی شاخیں قایم کرنے لگے۔ پرچے بھی نکلنے لگے۔ ان سب کاموں میں پیسوں کی ضرورت پڑتی تھی۔ ریگولیشن کو پیسہ کون دے۔ ریگولیشن کے نام سے بہت سے لوگ ڈرتے تھے اس طرح ان کو عوام سے چندہ مانگنے کا راستہ بند تھا۔ اس لئے ریگولیشن کے سامنے یہ بہت بڑا پیچیدہ مسئلہ تھا پیدا ہوا کہ ریگولیشن ایسے موقع پر جس طرح اس مسئلہ کو حل کرتے ہیں اسی طرح ہندوستان کے ریگولیشن نے بھی اس مسئلہ کو حل کیا۔ اور انھوں نے سیاسی ڈکیتی کر کے روپیہ جمع کرنا طے کیا۔ ان کی پارٹی نے طے کیا کہ سرکاری خزانہ کو لوٹا جائے۔ جو خزانہ سرکاری لوٹنے کی سرکار کو چنوتی بھی دی جاتی تھی۔ کہ سیدھے یہ ہے سرکار سے ایک لڑائی تھی۔ لکھنؤ کے پاس کاکوری ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے۔ ہزاروں مسافر اس اسٹیشن سے ہو کر پورب اور پچھم کی طرف جاتے تھے پر کوئی اس پر غور نہ کرتا تھا۔ ۱۹۲۵ء کے ۹ اگست کو زنجیر کھینچ کر ۸ ڈاؤن گاڑی کو روک کر ریگولیشن نے ریل کے خزانہ کو لوٹ لیا۔ تب سے کاکوری کا نام ہر بچہ کی زبان پر ہو گیا۔ پنڈت رام پرشاد بسمل ان ریگولیشن کے لیڈر تھے۔ کاکوری اسٹیشن پر گاڑی روک کر اشفاق اللہ خان رام پرشاد بسمل۔ چندر شیکھر آزاد روشن سنگھ راجندر لاہری۔ دیوا اتر کر آئے۔ اور اپنی اپنی پستول نکال کر اپنی اپنی جگہ پر تعینات ہو گئے۔ مسافروں کو ہوشیار کر کے یہ چیتاونی دے رہے تھے کہ کوئی گاڑی سے نہ اترے ان کا مقصد صرف سرکاری خزانہ لوٹنا ہی۔ اس گاڑی میں ایک انگریز میجر بھی سفر کر رہا تھا۔ وہ اتنا ڈر گیا کہ اس نے اپنا ڈبہ کھٹ سے کھڑکی کھولا۔ پارٹی کے کسی آدمی سے جب خزانہ کا صندوق نہیں ٹوٹا تب اشفاق اللہ خان نے صندوق توڑ ڈالا اس کے لئے وہ ہتھوڑا اور لوہے کا گھن لے کر پہلے ہی گئے تھے سرکار کو یہ معلوم تھا کہ کچھ ریگولیشن اس کی جڑ اکھاڑنے میں لگے ہیں پر یہ لوگ اتنے خطرناک اور سرکار پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ یہ اسے اسی وقت معلوم ہوا تھا۔ سرکار نے ۴۰ آدمیوں کی گرفتاری کی۔ اور کچھ لوگ بھاگ گئے۔ نہیں تو اور بھی گرفتاری ہوتی ریل کا خزانہ ۹ اگست کو لوٹا گیا تھا۔ اور ۲۶ ستمبر کو سب شہروں میں ایک ساتھ ریگولیشن کی گرفتاری ہوئی ملک میں تہلکہ مچ گیا۔ انیس مہینہ کاکوری کا مقدمہ چلا کئی ساتھی ان کے مخبر ہو گئے۔ اور انھوں نے پارٹی کا راز کھول دیا جب کاکوری وارنٹ کے معاملے میں اشفاق اللہ خان پر وارنٹ جاری ہوا تھا تو وہ پولیس کی آنکھ بچا کر بھاگ نکلے۔ ان کو روس اور دوسرے ملکوں میں بھاگ جانے کی ان کے دوستوں نے صلاح دی۔ لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں سزا کے ڈر سے نہیں فرار ہوں۔ مجھے کام کا شوق ہے۔ اس لئے میں گرفتار نہیں ہوا۔ روس میں میرا کام نہیں ہے۔ میرا کام ہندوستان میں ہے میں یہیں رہوں گا۔

آخر میں ۸ ستمبر ۱۹۲۶ء کو دلی میں پکڑے گئے اسپیشل مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ وہ افغانی سفیر سے پاسپورٹ لیکر باہر بھاگ جانے والے تھے۔ آپ گرفتار کر کے لکھنؤ لائے گئے۔ شری شچیندر ناتھ بخشی کے ساتھ ان پر

---

۵ قوم کے ہوں۔ آپ ملک کے بہتری کے کام میں ایک ساتھ مدد دیجئے۔ آپ لوگ بیکار میں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ سب مذہب ایک ہیں راستے چاہے الگ الگ ہوں لیکن مقصد سب کا ایک ہی ہے۔ پھر یہ جھگڑا کیوں؟ ہم مرنے والے کاکوری کے شہیدوں کے لئے آپ لوگ ایک ہو جایئے۔ اور سب مل کر نوکر شاہی کا مقابلہ کیجئے۔ یہ سوچکر کی کروڑ ہندوستانی مسلمانوں میں میں پہلا مسلمان ہوں جو ہندوستان کی آزادی کے لئے پھانسی پر چڑھ رہا ہے۔ دل ہی دل میں اس بات پر ناز کر رہا ہوں۔ اشفاق مر کر بھی آج زندہ ہیں جس طرح ان کے آج تول زندہ ہیں۔

اقوال زریں

زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کی عمدہ بنیاد صحت ہے۔

نفس کشی کے بغیر انسان انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

روپیہ اس وقت تک کسی کام کی چیز نہیں جب تک تجربے سے اس کی قدر نہ معلوم ہو۔

خاموش رہنا اس کو لازم ہے کہ جس کی زبان کوئی عمدہ بات کرنے کے قابل نہ ہو۔

امید کرنے والے کام نہ کریں تو ان کا نا امید ہونا یقینی ہے۔

گاندھی نگر میں تیاریاں

گاندھی نگر (جے پور) ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ دو ہفتے سے ملک کے گوشے گوشے سے گاندھی نگر کی تعمیر کے لئے روزانہ تقریباً پچاس ویگن بھر کر لوہا فولاد، پانی کے نل خیمے بانس پتھر اینٹ کوئلہ اور سمینٹ آ رہا ہے۔ اس کے علاوہ کھانے کے سامان میں گیہوں چاول شکر اور گھی وغیرہ میں لایا جا رہا ہے۔ گاندھی نگر میں بی بی اور سی آئی ریلوے کے افسران نے جو اسٹیشن قایم کیا ہے، سامان سے لدے ہوئے ویگن سیدھے وہیں آ کر رکے ہیں۔ ان ویگنوں پر سے سندھی پناہ گزین مزدور جو پناہ گزین کیمپوں سے بلائے ہیں، صبح سے شام تک سامان اتارتے رہتے ہیں۔

موج تبسم

میں نے اپنے لڑکے کے ہاتھ سے ایک سیر انگور منگائے تھے لیکن لڑکا صرف پانچ پاؤ ہی لیکر پہنچا۔
جناب میری ترازو تو بالکل ٹھیک ہے۔ آپ اپنے لڑکے کو تولئے۔

اچھا تو تم اپنے دفتر میں وقت کی پابندی سے بالکل آزاد ہو۔
ہاں دس بجے سے پہلے جس وقت میں چاہوں دفتر میں پہونچ جاؤں۔ اور پانچ کے بعد جس وقت چاہوں وہاں سے چلا آؤں۔

بیٹا! آج تک ہمارے ماسٹر صاحب نے گھوڑا نہیں دیکھا۔
باپ۔ یہ کیسے۔؟
بیٹا۔ آج جب میں نے ڈرائنگ کے گھنٹے میں گھوڑا بنا کر ماسٹر صاحب کو دکھایا تو وہ سمجھ ہی نہ سکے کہ یہ کیا ہے۔

تم بہت پریشان نظر آتے ہو۔
ہاں بہت پریشان ہوں۔
کیوں۔
عینک گم ہو گئی ہے اب جب تک میری آنکھ پر عینک نہ ہو میں اسے ڈھونڈ بھی نہیں سکتا۔

شنگھائی میں امریکہ کی بحری فوج!

شنگھائی ۷ دسمبر۔ امریکہ کی بحری فوج کا ایک دستہ جو کئی سو فوجیوں پر مشتمل ہے۔ بدھ کے دن سنگٹاؤ کے بحری مرکز سے یہاں پہونچنے والا ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں!

لندن میں ۱۱ ہزار ۶ سو سڑکیں، ۲۴۳ تھیٹر اور سینما تین سو سے زیادہ ریلوے اسٹیشن ہیں۔

برطانیہ اور فرانس کے درمیان سفر کرنے کے لئے پاس کی ضرورت نہیں ہے۔

جنگ سے پہلے برطانیہ کے اخبار ۳ لاکھ ٹن کاغذ سالانہ صرف کرتے تھے۔

سدرن ریلوے لائن برطانیہ میں اتنے مسافر چلتے ہیں جتنے امریکہ کی سب ٹرینوں میں۔

لندن کے ہسپتالوں میں ستر ہزار مریضوں کے لئے انتظام ہے۔

لڑائی میں برطانیہ کے تقریباً پانچ ہزار چھاپے خانے تباہ ہو گئے۔

ڈربی ریس میں جیتنے والا پہلا گھوڑا ۱۷۸۰ء میں ڈیوڈ تھا۔

ہیروہیٹو کو تخت چھوڑ دینے کی صلاح!

ٹوکیو ۷ دسمبر۔ جاپان کے شہنشاہ ہیروہیٹو کو پہلی مرتبہ ایک تار موصول ہوا جو ایک ایسے شخص کی طرف سے بھیجا گیا ہے جو طبقہ امراء سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔

سید علی ظہیر ہندوستان آ رہے ہیں

لکھنؤ ۷ دسمبر۔ ایران میں مامور ہندوستانی سفیر سید علی ظہیر ۹ دسمبر کی سہ پہر کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی آ رہے ہیں، جہاں وہ حکومت ہند سے صلاح و مشورہ کریں گے۔

برلا ہاؤس کو حاصل کر لیا جائے

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کے رکن مسٹر امکار ناتھ نے کانگریس کے کھلے اجلاس میں پیش ہونے کے لئے اس قرارداد کا نوٹس دیا ہے کہ حکومت ہند سے درخواست کی جائے کہ وہ برلا ہاؤس کو جہاں گاندھی جی شہید ہوئے تھے حاصل کرے۔ اور پھر وہاں قوم کے باپ کے شایان شان یادگار قایم کرے۔

پبلک سروس کمیشن سے مستعفی

لکھنؤ ۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شری گوپی ناتھ سری واستوا جو ابھی تک پبلک سروس کمیشن کے چیرمین تھے۔ اور چونکہ امر ناتھ جھا اپنی جگہ پر چیرمینی پر واپس آ گئے ہیں اس لئے گوپی ناتھ سری واستو نے پبلک سروس کمیشن کی ممبری سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور مستقل آگئے

مسز وجے لکشمی پنڈت لندن میں

لندن ۷ دسمبر۔ اقوام متحدہ کے ہندوستانی وفد کی خاص مندوب مسز وجے لکشمی آج سہ پہر کو پیرس سے مل کر نارتھ ہارٹ لندن کے ہوائی اڈہ پر پہونچیں۔

ریاستی کانگریس مارکسی تعلیم پر عمل پیرا

حیدرآباد ۷ دسمبر۔ حیدرآباد ریاستی کانگریس کی عارضی کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر بی رام کشن نے ایک صحافتی کانفرنس میں حیدرآباد کی ریاستی کانگریس کی ورکنگ کمیٹی پر جس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ ہیں مارکسزم کے اصولوں پر عمل کرنے کا الزام لگایا ہے۔

مسٹر رام کشن راؤ نے کہا۔ اگر ہم خود ورکنگ کمیٹی کے صدر اور اراکین کے پچھلے دو سال کے اور حیدرآباد میں پولیس کاروائی سے قبل کے بیانات کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ وقتاً فوقتاً امرانہ طور پر ناپسندیدہ عناصر کو خارج کرنے کی بابت کہتے رہتے ہیں۔

بندیل کھنڈ جمعیۃ علماء کانفرنس

جھانسی ۷ دسمبر۔ رانی جھانسی کے قلعہ کے میدان میں بندیل کھنڈ جمعیۃ علماء کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا تلاوت قرآن پاک اور نظموں کے بعد مولانا حسین احمد مدنی نے تقریر شروع کی جس میں مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ تاریخ ہندو مسلم اتحاد اور کانگریس میں مسلمانوں کی قربانیوں کو نہایت موثر انداز میں بیان کیا گیا تھا۔

مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کی قربانیوں اور وطن کے لئے شاندار خدمات گنائیں مولانا نے پیشین گوئی کی کہ عنقریب سارے ایشیا کا ایک وفاق قایم ہوگا۔

مسٹر نثار احمد شروانی صدر کانفرنس نے نہایت پرجوش تقریر میں مسلمانوں کو مہاتما گاندھی کے نقش قدم پر چلنے اور کانگریس کو مضبوط بنانے کی اپیل کی۔

مسٹر آتا رام گوبند کھیر نے اپنی زوردار تقریر میں مسلمانوں کی شاندار خدمات اور کارنامے بیان کئے۔ اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنا کیرکٹر بلند کر کے ہندو قوم کی غلطیوں کی اصلاح کرے۔

اجلاس رات کو ۱۲ بجے ختم ہوا۔ جلسہ میں ہندو مسلم خواتین بھی بڑی تعداد میں موجود تھیں۔

مسودہ دستور میں مذہبی آزادی کی کئی دفعات منظور

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ آج دستور ساز اسمبلی میں مذہبی آزادی کے متعلق کئی دفعات منظور ہوئیں۔ ایک دفعہ میں مذہبی اور خیراتی اداروں کو قایم اور برقرار رکھنے کی کی آزادی دی گئی ہے۔ اور ان کے لئے جائداد حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اور دوسری دفعہ میں کہا گیا ہے کہ حکومت کے خرچ پر مذہبی تعلیم نہ دی جائے لیکن مذہبی اوقاف میں ایسی تعلیم پر پابندی نہ ہو۔

منصب اور سرکاری امداد ملتوی!

حیدرآباد دکن ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ فوجی حکومت نے یہ احکامات جاری کئے ہیں کہ مختلف اداروں اور انجمنوں کو تقریباً تیس لاکھ روپیہ کی جو امداد دی جاتی ہے اسے ان اداروں کے حالات کی جانچ پڑتال تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

یہ ادارے اور انجمنیں ہندوستانی یونین پاکستان عرب برطانیہ اور دوسرے مقامات پر پھیلے ہوئے ہیں اسی طرح ان اشخاص کے وظیفے بھی دوبارہ تحقیقات تک روک دئے گئے ہیں جنھیں ریاست کی خدمت کے علاوہ میں تمام منصب کے نام سے ایک معینہ رقم دیا کرتے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ پچھلے سال حیدرآبادی وزیر خزانہ نے مناصب کے ضمن میں سترہ لاکھ انیس ہزار کی رقم ادا کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ جن شہزادیوں سے نظام کے دونوں لڑکوں کے شادی ہو چکی ہے۔ ان کی ماں بھی منصب پانے والوں میں شامل ہیں۔

یونیورسٹی میں سوشلسٹ پارٹی کی جیت

لکھنؤ ۷ دسمبر۔ اس مرتبہ لکھنؤ یونیورسٹی کی پارلیمنٹ میں سوشلسٹ پارٹی برسر اقتدار آئی ہے جس کے لیڈر مسٹر دیوا کر پرکاش ناتھ سری واستو وزیر اعظم ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنی کابینہ کے ناموں کا اعلان کیا ہے۔ سوشلسٹ کابینہ میں ۱۸ اراکین کو مختلف پورٹ فیلو دئے گئے ہیں۔

زنانہ مشاعرہ اور کوی سمیلن

لکھنؤ ۷ دسمبر۔ آج اودھ خواتین کانفرنس نے اپنے ۱۰ ویں سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں نہایت دلچسپ پروگرام کا انتظام کیا ہے۔

گنگا پرشاد میموریل ہال میں شری متی سوچ دتی نہرو کے زیر صدارت ایک بہت شاندار مشاعرہ اور کوی سمیلن ہوا جس میں حسب ذیل خاتون شاعروں نے شرکت کی۔

لتری متی سومترا کماری سنہا شاما ۔ نواب قمر جہاں بیگم حنیفہ بیگم ۔ دستینی دیوی۔ کماری رام شگھ نواب تمکش آرا بیگم ۔ نواب نور جہاں بیگم۔ مس زہرا اقبال وغیرہ

فلسطین کے ثالث اور شاہ عبداللہ

عکہ (فلسطین) ۷ دسمبر۔ فلسطین کے قائم مقام ثالث ڈاکٹر رالف بنچے نے کل شرق اردن کے شاہ عبداللہ سے ملاقات کر کے فلسطین کے خاص خاص مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ آج وہ حیفہ جانے کی تیاری کر رہے ہیں

سیام کے مسلمانوں کو مساویانہ حقوق

بنکاک ۷ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سیامی پولیس کے مسلمانوں کو مساویانہ حقوق دیئے جائیں گے اور وہ پولیس میں بھرتی ہو سکیں گے۔

کشمیر کے مسئلہ میں اقوام متحدہ سے امید نہیں

حیدرآباد ۷ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر رسل و رسائل سردار عبدالرب نشتر نے جمعیۃ مہاجرین انصار کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اقوام متحدہ نے چھوٹے ملکوں کے مفاد کو نظرانداز کرنے کی پالیسی نہ چھوڑی تو اس کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو جمعیۃ اقوام کا ہو چکا ہے۔

سردار عبدالرب نشتر نے آگے چل کر کہا کہ پاکستان تو اقوام متحدہ کے رکن کی حیثیت سے اپنے فرائض پورے کر چکا ہے۔ لیکن اقوام متحدہ اپنا فرض کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اقوام متحدہ کا یہ فرض ہے کہ وہ ہندوستان سے پوچھے کہ وہ جوناگڑھ میں کیا کر چکا ہے۔ اور اب کشمیر میں کیا کر رہا ہے۔

کچھوچھہ شریف کے عرس میں بم!

لکھنؤ ۶ دسمبر۔ فیض آباد سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کچھوچھہ شریف میں عرس کے میلہ میں جہاں ہزاروں مسلمانوں کا اجتماع تھا تین مہلک قسم کے بم پھٹے جس کے نتیجہ میں ۸ افراد بری طرح گھائل ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ۸ سالہ لڑکی اسپتال میں لے جاتے ہوئے مر گئی ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے مسلمانوں نے اس واقعہ کے سلسلہ میں گورنر جنرل وزیر اعظم انڈین یونین گورنر یوپی۔ وزیر اعظم یوپی اور اعلیٰ حکام پولیس اور افسران کو تار روانہ کئے ہیں کہ اس واقعہ سے میلہ میں بڑی ابتری پیدا ہو گئی ہے۔

دستوری اسمبلی میں وزیر اعظم میسور

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ ریاست میسور کے وزیر اعظم نے آج دستوری اسمبلی کی کارروائی میں شرکت کی۔

چین کو ۳۰ کروڑ ڈالر!!

واشنگٹن ۵ دسمبر۔ مادام چیانگ کائی شک نے امریکہ سے درخواست کی ہے کہ چین کو کمیونزم سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ایسے منصوبے کی ضرورت ہے جس میں ۳ سال میں ۳۰ کروڑ ڈالر صرف ہوں گے۔

ہندوستان اور یوگوسلاویہ

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ حکومت ہند کے محکمہ امور خارجہ اور رابطہ دولت مشترکہ نے ایک پریس نوٹ میں اس کا اعلان کیا ہے کہ ہند اور یوگوسلاویہ کے درمیان دوستی کے موجودہ تعلقات ہیں انھیں مستحکم کرنے کے لئے آپس میں سفیروں کا تبادلہ ہوگا۔

ایک دیہاتی ۵ ہزار روپے انعام کا مستحق

لکھنؤ ۵ دسمبر۔ نامی ڈاکو گوبند سنگھ جس نے بہت سے قتل کئے تھے۔ اور ان متعدد ڈکیتیوں کا ذمہ دار تھا جو یوپی کے دسطی ضلع میں وقوع پذیر ہوئی تھیں کل رات کو شاہجہاں پور کے ایک دیہات میں دیہاتی کی گولی کا نشانہ بن گیا۔ اس کے ساتھ اس کا بھائی نتھنے بھی گولی سے ہلاک ہوا۔ ڈاکو کے قبضے سے ایک جاپانی رائفل ۷۰ کارتوس کے ساتھ ایک رائفل نمبری ۳۰۳، ۹۹ کارتوسوں کے ساتھ اور دو دستی بم برآمد ہوئے۔

حکومت یوپی نے گوبند سنگھ کو زندہ گرفتار کرنے یا اسے مار ڈالنے پر پانچ ہزار روپے انعام کا اعلان کیا تھا۔

کانگریس کے اجلاس ۱۹۴۹ء کے لئے دعوت

کلکتہ ۵ دسمبر۔ مغربی بنگال صوبائی کانگریس کمیٹی کے سکریٹری نے دعوت دی ہے ۱۹۴۹ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس مغربی بنگال میں منعقد کیا جائے۔

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ ہندوستان نے فلسطین کو منی آرڈر بھیجنا عارضی طور پر بند کر دیا ہے۔ ہندوستان کے منی آرڈر ابھی تک مصر کے راستے فلسطین بھیجے جاتے تھے لیکن اب مصر نے فلسطین کو منی آرڈر بھیجنا بند کر دئے ہیں۔

یکم فروری سے شہروں میں مکمل راشن بندی

نئی دہلی ۔ ۸ دسمبر۔ اس بات کے پیش نظر کہ سنہ ۴۹ء میں چاول کی مقدار میں بقدر بیس لاکھ ٹن کے اور دوسرے غلوں کی مقدار میں بقدر دس لاکھ ٹن کے کمی رہے گی ۔ ارباب حکومت نے طے کیا ہے کہ جلد سے جلد مکمل کنٹرول جاری کر دیا جائے ۔ اور فروری کے آخر تک سات کروڑ سے زیادہ شہری باشندوں کو باضابطہ طور پر راشننگ سسٹم کے تحت لے آیا جائے ۔

موجودہ پروگرام کے مطابق بمبئی میں فروری تک راشننگ مکمل ہو جائے گی ۔ مدراس میں اس سال کے آخر تک اور بہار میں فروری کے ختم تک پنجاب آسام اور بنگال کو بھی جلد از جلد راشننگ کے تحت لے آیا جائے گا ۔

یہ مسئلہ کہ دیہی علاقوں میں غلہ کے کنٹرول اور راشننگ کی کیا نوعیت ہو ۔ مختلف صوبائی حکومتوں پر چھوڑ دیا گیا ہے ۔

کوریا کمیشن کو ختم کر دیا جائے

پیرس ۔ ۸ دسمبر ۔ آج روس نے مطالبہ کیا ہے کہ کوریا کے اقوام متحدہ کمیشن کو ختم کر دیا جائے ۔ انھوں نے جنوبی کوریا کی رجعت پسند حکومت کی شدید مذمت کی جو کوریا کو تقسیم کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے ۔ مسٹر جیکب ملک نے جو روس کی قرارداد پیش کر رہے تھے ۔ کہا کہ کوریا کا مسئلہ اقوام متحدہ کے دائرہ اختیار سے باہر ہے ۔

پارلیمنٹری سکریٹری سے استعفا کا مطالبہ

لکھنؤ ۔ ۸ دسمبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر اود ے بیر سنگھ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے ۔ مسٹر اود ے بیر سنگھ یو پی کے محکمہ رسل و رسائل کے پارلیمنٹری سکریٹری ہیں ۔

استعفا طلب کرنے کے وجوہ ابھی تک صیغہ راز میں ہیں ۔ اس سلسلہ میں ایک سرکاری بیان کی امید کی جا رہی ہے ۔

دہرہ دون اکسپرس مال گاڑی سے لڑ گئی

کلکتہ ۔ ۸ دسمبر ۔ گذشتہ رات تین بجکر ۲۰ منٹ پر ایسٹ انڈین ریلوے کے بردوان اسنول سکشن پر ہوڑہ سے ۹۰ میل دور ننکن اسٹیشن پر ۱۳ ڈاؤن دہرہ دون اکسپرس ایک مال گاڑی کے پچھلے حصے سے ٹکرا گئی ۔ مال گاڑی کا گارڈ شدید طور پر زخمی ہوا ہے ۔ اور اسے اسپتال پہونچا دیا گیا ہے ۔ تھرڈ کلاس کے جو بیس مسافروں اور دہرہ دون اکسپرس کے فائرمین کو خفیف چوٹیں آئی ہیں جن موقع پر ان کی مرہم پٹی کر کے انھیں چلتا کر دیا گیا ہے ۔

چیانگ کائی شیک کا خود کشی کا ارادہ

ہانگ کانگ ۔ ۸ دسمبر ۔ ہانگ کانگ کے ایک ذمہ دار اخبار نے آج نان کنگ کی ایک خبر شائع کی ہے ۔ کہ جنرل سمو چیانگ کائی شک کے خلاف جنگ میں شکست ہوئی اور سن یات سین جنتی ری پبلک کا یادگار شہر نان کنگ ہاتھ سے نکل گیا تو میں خود کشی کر لوں گا ۔

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ مادام چیانگ کائی شک نے امریکی مدد حاصل کرنے کے لئے واشنگٹن جانے سے قبل چین کے ہوائیہ کے افسر اعلیٰ سے کہا تھا ۔ کہ وہ صدر کے تخلیہ کے لئے ہر وقت ہوائی جہاز تیار رکھیں انھوں نے افسر اعلیٰ سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر صدر جانے سے انکار کریں تو انھیں زبردستی ہوائی جہاز میں سوار کرا دیا جائے گا ۔

ملک کے مختلف حصوں میں راشٹریہ سنگھ کے کارکنوں کی گرفتاریاں

نئی دہلی ۔ ۸ دسمبر ۔ راشٹریہ سنگھ کی متوقع تحریک کے پیش نظر آج صبح اس ادارہ کے تقریباً ۲۰ کارکن یہاں گرفتار کر لئے گئے ہیں جن میں مسٹر ہنس راج گپتا ۔ مسٹر وسنت کرشن اوک صوبائی سنگھ کے آرگنائزر بھی شامل ہیں ۔ راشٹریہ سنگھ کا ہفتہ وار اخبار آرگنائزر بند کر دیا گیا اور روزنامہ ہندی بھارت درشن کے دفتر میں تالا ڈال دیا گیا ۔ مزید گرفتاریوں کی امید ہے ۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی خبر ہے کہ آج ۶ بجے شام تک دہلی میں راشٹریہ سنگھ کے ۲۲ اراکین گرفتار کئے گئے ہیں ان گرفتار ہونے والوں میں راشٹریہ سنگھ کے جنرل سکریٹری بھیا جی ڈانے بھی شامل ہیں جو آج صبح ناگپور سے یہاں پہونچے تھے ۔ اس سے قبل پولیس نے سنگھ کے دار الاشاعت بھارت پرکاشن لمیٹڈ اور اس کے پریس کو سر بہ مہر کر دیا تھا ۔

انبالہ ۔ پنجاب قانون تحفظ عامہ کے تحت راشٹریہ سویم سنگھ کے چار اراکین آج یہاں گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔

امرتسر ۔ آج شہر کے مختلف حصوں میں پولیس نے چھاپے مار کر راشٹریہ سنگھ کے چودہ اراکین کو گرفتار کیا ہے ۔

ان میں سے بعض راشٹریہ سیوک سنگھ کے کمانڈر بھی ہیں ۔

لکھنؤ ۔ ۸ دسمبر ۔ کل شری رشی رام جوڈیشل مجسٹریٹ نے آر ایس ایس کے ممبران برج نرائن سنگھ راگھو رام اور جے پرکاش کو جنھیں پرسوں سی آئی ڈی نے گرفتار کیا تھا ۔ اور جن کے قبضہ سے کافی لٹریچر خلاف قانون اور قابل اعتراض برآمد کیا تھا ۔ ضمانت پر رہا کر دیا تھا لیکن آج پولیس نے ان لوگوں کو دوبارہ گرفتار کر لیا ۔ ان کی گرفتاری قانون تحفظ عامہ کے تحت عمل میں آئی ۔ اور ان کا مقدمہ بھی جسے کل رشی رام جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں سماعت کے لئے سپرد کیا گیا تھا خود سٹی مجسٹریٹ نے اس کی سماعت جیل میں کی ۔

اقلیت کو اپنی زبان رسم خط اور تہذیب کے تحفظ کا حق

نئی دہلی ۔ آج دستور ساز اسمبلی میں اقلیتوں کے تہذیبی اور تعلیمی حقوق کے تحفظ کی دفعہ منظور ہو گئی ۔

آج ایوان کا پورا دن بنیادی حقوق کی دفعہ ۲۳ کے بحث و مباحثہ پر صرف ہوا ۔ اس دفعہ میں اقلیت کو اپنی زبان رسم خط اور تہذیب کو محفوظ رکھنے کا حق دیا گیا ہے ۔ اور کہا گیا ہے کہ سرکاری درس گاہوں میں داخلے پر اقلیتوں کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہ کیا جائے گا ۔

یو پی کانگریس کے ایک لاکھ معاون

لکھنؤ ۔ ۸ دسمبر ۔ یو پی کانگریس کمیٹی ایک مہم جاری کر کے کانگریس کے لئے تقریباً ایک لاکھ معاون بھرتی کرے گی ۔ تاکہ اس مالی خسارہ کو پورا کیا جا سکے جو ممبری کے ختم ہو جانے کے باعث کانگریس کو ہوا ہے ۔

تمام ماتحت کانگریس کمیٹیوں کے نام ایک ہدایت نامہ بھیجا گیا ہے جس میں ان سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ فارم اور رسید کی کتابیں اپنی ضرورت کے مطابق صوبائی دفتر سے منگا لیں ۔

نئے اراکین کابینہ کا حلف وفاداری

نئی دہلی ۔ ۸ دسمبر ۔ گورنر جنرل مسٹر چکرورتی راج گوپال اچاریہ نے کل صبح مسٹر رنگا چاریہ ۔ مانتھ رام چندر دیواکر اور مسٹر بال کرشن رشوا ناتھ کیسکر سے وزرا کی حیثیت سے حلف وفاداری لیا جن میں سے اول الذکر شعبہ اطلاعات و نشریات کے وزیر اور آخر الذکر محکمہ خارجہ اور رابطہ دولت مشترکہ کے نائب وزیر ہوں گے ۔

انسانی حقوق کا عالمی اعلان نامہ

پیرس ۔ ۷ دسمبر ۔ اقوام متحدہ کی سماجی کمیٹی چھ ووٹوں کے مقابلہ میں انتیس ووٹوں سے انسانی حقوق کا اعلان کر دیا ہے ۔ اس اعلان نامہ پر کمیٹی میں پچھلے دس ہفتوں سے مباحثہ ہو رہا ہے ۔

روس اور مشرقی یورپ کے ممالک نے اس اعلان نامہ کے خلاف ووٹ دئے ۔ کناڈا غیر حاضر رہا ۔ کیونکہ کناڈا میں سماجی قوانین بنانے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں کی ہے ۔ وفاقی حکومت کی نہیں ۔

اعلان نامہ کا مسودہ جو دو سال کی محنت کے بعد تیار کیا گیا ہے ۔ اس میں مندرجہ ذیل حقوق شامل ہیں ۔ آزادی اور تحفظ نقل و حرکت کی آزادی کسی ملک کو چھوڑنے کا اختیار کام کرنے کا حق ۔ جائداد خریدنے کی آزادی کھانے کپڑے رہائش طبی امداد تعلیم اور آرام کا مناسب معیار ۔

یہ اعلان نامہ رات بھر کے بحث و مباحثہ کے بعد تیار کیا گیا ہے ۔ اب یہ موجودہ جنرل اسمبلی کی توثیق کے لئے پیش ہوگا ۔

مسٹر شروانی ہندی کی تائید میں

لکھنؤ ۔ ۸ دسمبر ۔ یو پی کے وزیر زراعت مسٹر نثار احمد شروانی نے آج ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندہ سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ ہندوستان کی قومی زبان آسان ہندی دیوناگری رسم الخط میں ہونا چاہیئے ۔

انھوں نے کہا کہ زبان کے مسئلہ کو غیر مذہبی اور معقول پسندی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیئے ۔

مسٹر شروانی نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ ہندی میں سنسکرت کے بھاری بھرکم الفاظ استعمال کرنے کا رجحان پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے زبان عوام کی سمجھ سے باہر ہو جائے گی ۔

انھوں نے کہا کہ کبیر ، ملک جائسی اور عبد الرحیم خان خاناں کی زبان ہندوستان کی قومی زبان ہونا چاہیئے ۔

علی گڈھ کو بہت کچھ کرنا ہے

علیگڈھ ۔ ۸ دسمبر ۔ علیگڈھ یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین نے یونیورسٹی کے ایک جلسہ میں طلبا کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس نئی زندگی میں جو ہمارے وطن میں آہستہ آہستہ ابھر رہی ہے علی گڈھ کو بہت کچھ کرنا ہے ۔ آپ کو ہمارے خوابوں کے عظیم الشان ہندوستان کی تعمیر کا موقع ملا ہے ۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے کو اس زبردست ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کا اہل بنائیں ۔

انھوں نے طالب علموں سے پر زور اپیل کی کہ وہ ایک آزاد اور اخلاقی قوانین پر مبنی سوسائٹی کی ارتقا کے لئے مسلسل جد و جہد کریں ۔

ہر شخص کو ضمیر و مذہب کی آزادی ہوگی

نئی دہلی ۔ ۶ دسمبر ۔ آج دستوری اسمبلی نے دستور کی اس دفعہ کو منظور کر لیا جس میں ضمیر کی آزادی اور مذہب کو ماننے سے برتنے اور اس کی تبلیغ کی آزادی کو تسلیم کر لیا گیا ۔

ایک دفعہ اور بھی منظور کی گئی جو سزا سے تحفظ کے متعلق تھی ۔

دہلی میں ہندستان اور پاکستان کی کانفرنس کا آغاز

نئی دہلی ۔ ۶ دسمبر ۔ بین مملکتی کانفرنس کے آج کے پہلے اجلاس میں متعدد زیر غور معاملات پر گفتگو کرنے کے طریق کار کے متعلق فیصلہ کیا گیا ۔ کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے مسٹر غلام محمد خواجہ شہاب الدین مسٹر نور الامین اور مسٹر وتی نے اور ہندوستان کی طرف سے مسٹر گوپال سوامی آئنگر ڈاکٹر متھائی مسٹر نیوگی مسٹر شیاما پرشاد مکرجی اور مسٹر موہن لال سکسینہ نے شرکت کی ۔

آج رات کو ایک مشترکہ اعلانیہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ۔

کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ سکریٹریٹ کے نمائندوں کی مشترکہ کمیٹیاں ان مسائل پر غور کریں اور جہاں تک بھی ممکن ہو مبادیاتی معاملات طے کریں ۔ اور اپنی رپورٹ اصل کانفرنس کے سامنے پیش کریں جو اس کے بعد قطعی سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرے گی ۔ سات کمیٹیاں مقرر کی ہیں ۔

ڈاکٹر سوکارنو ہندوستان آئیں گے

بٹاویا ۔ ۶ دسمبر ۔ جمہوری خبر رسان ایجنسی انترا نے آج خبر دی ہے کہ انڈونیشی جمہوری کے صدر ڈاکٹر عبد الرحمن سوکارنو نے ہندوستان آنے کے لئے ہندوستانی وزیر اعظم جواہر لال نہرو کی دعوت قبول کر لی ہے ۔ اور وہ جلد ہی ہندوستان جائیں گے ۔

ڈاکٹر سوکارنو کے ہندوستان جانے کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کا رشتہ زیادہ مضبوط کرنا ہے ۔ اور معتبر ذرائع کے قول کے مطابق وہ دوسرے ایشیائی ملکوں میں بھی تیزی کے ساتھ دورہ کریں گے تاکہ ولندیزی ارباب حل و عقد کے ساتھ جمہوریہ کے تعلقات کے سلسلہ میں جمہوریہ کی تائید حاصل ہو ۔

حیدرآباد کی ریاستی کانگریس میں اختلافات

حیدرآباد دکن ۴ دسمبر۔ آج سہ پہر کو آل حیدرآباد کانگریس کمیٹی کی چھبیس سوشلسٹ ممبروں نے جن کے جنرل سکریٹری ماسٹر مادھو سنگھ بھی شامل ہے کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا۔ یہ استعفیٰ اس وقت دیا گیا جبکہ حیدرآباد کانگریس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ نے سوشلسٹوں کو دو تجویزیں کمیٹی کے جلسہ میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ پہلی تجویز نظام کو تخت سے اتارنے کے متعلق تھی اور دوسری حیدرآباد کی لسانی اعتبار سے تقسیم کے سلسلہ میں تھی۔

بعد کو سوشلسٹوں نے ایک اشتہار میں کہا کہ انھوں نے ریاستی کانگریس کے سوشلسٹ پالیسی اور غیر جمہوری کار روائیوں کی وجہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور ریاستی کانگریس تیزی کے ساتھ ایک پارٹی اور ایک لیڈر کی پالیسی کی طرف جارہی ہے۔ اور سوشلسٹوں کو بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے۔

سوامی رامانند تیرتھ نے مندرجہ بالا تجاویز کو پیش کرنے سے روکتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تجاویز قبل از وقت اور قومی مفاد کے خلاف ہیں۔

ریاست حیدرآباد کانگریس کے اراکین کے درمیان کئی دن سے اختلافات کی خلیج وسیع تر ہورہی ہے۔ آج تقریباً سو اختلاف رکھنے والے اراکین اس جماعت سے الگ ہوگئے ہیں۔ انھوں نے اپنی ایک الگ نئی جماعت بنالی ہے جس کا نام بھی حیدرآباد ریاستی کانگریس رکھا ہے۔

پہلے ہندستانی کماندار اعلیٰ

نئی دہلی۔ ۴ دسمبر۔ آج سرکاری طور پر لفٹنٹ جنرل کے ایم کریاپا کا ہندستانی فوجوں کے نئے کماندار اعلیٰ کے عہدہ پر تقرری کا اعلان کیا گیا ہے۔

انڈونیشیا معاہدہ کی پابندی کریگا

بٹاویہ۔ ۴ دسمبر باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشی جمہوریہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد عطا نے ہالینڈ کے سمندر پار معاملات کے وزیر مسٹر ای ایم سیسن سے کہا کہ وہ اپنے پرانے معاہدہ پر قایم ہیں۔ انھوں نے یہ یقین وزیر کے ایک خط کے جواب میں دلایا ہے۔ یہ اس معاہدہ کی بابت ہے جو ڈاکٹر محمد عطا اور ہالینڈ کے وزیر خارجہ کے درمیان ہوا تھا جس میں سمجھوتہ کے لئے مراعات ہالینڈ کو دی گئی تھیں۔

معلوم ہوا ہے کہ موجودہ گفتگو اب اہم اپنے دور پر ہے۔

سیاسی مصیبت زدوں کو معاوضہ

لکھنؤ۔ ۴ دسمبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ متحدہ کے سیاسی مصیبت زدوں کو حکومت یوپی کی طرف سے اب تک ۳۵ لاکھ روپیہ معاوضہ ملا ہے جس میں سے ۲۳ لاکھ روپیہ سال رواں میں تقسیم کئے گئے ہیں ابھی کچھ مقدمات زیر غور ہیں۔

حکومت نے چار ہزار روپے ماہوار مصیبت زدوں کے لئے بطور پنشن کے منظور کئے ہیں۔ اور مزید بیس ہزار روپے بطور امداد کے منظور کئے ہیں۔

اس قسم کا بیشتر حصہ غازی پور بلیا۔ گورکھپور اور دیوریا کو دیا گیا ہے ان اضلاع نے ۴۲ء کی تحریک میں کافی نقصان برداشت کیا تھا۔

ہوائی ڈاک کا زائد محصول

لکھنؤ ۴ دسمبر۔ اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل یوپی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یکم دسمبر سے صرف وہی خطوط کلکتہ اور شمالی بنگال اور آسام کے مقامات میں بذریعہ ہوائی جہاز بھیجے جاسکیں گے۔ جن کے لئے زائد محصول ادا کیا جائیگا۔ جن خطوط پر زائد محصول نہ ہوگا۔ انھیں ٹرین کے ذریعہ روانہ کیا جائیگا۔

مدھیہ بھارت میں بھوپال کے شامل کرانیکا مطالبہ

گوالیار ۴ دسمبر۔ مدھیہ بھارت صوبائی کانگریس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ریاست بھوپال کو مدھیہ بھارت یونین میں شامل ہوجانا چاہیئے۔

کہا جاتا ہے اس کی وجہ سے یا تو نواب بھوپال مدھیہ بھارت یونین میں شامل ہوجائیں گے۔ یا بھوپال کے کانگریسی وزراء استعفیٰ دیدیں گے۔

صوبہ کانگریس کمیٹی نے یہ بھی طے کیا کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے اس بات کی درخواست کرے گی کہ کانگریس کا اجلاس مدھیہ بھارت میں ہو۔

الہ آباد ہائیکورٹ کے ججوں کا تقرر

نئی دہلی۔ ۴ دسمبر۔ گورنر جنرل ہندوستان نے الہ آباد ہائیکورٹ میں مندرجہ ذیل تقرر کئے ہیں۔

مسٹر جسٹس ٹھاکر کی پنشن کی وجہ سے ان کی جگہ پر مسٹر جسٹس مشتر حسین قدوائی اضافی جج مستقل جج ہوں گے۔

مسٹر بٹلے کی پنشن کی وجہ سے ان کی جگہ مسٹر جسٹس ایس بی برجی اضافی جج ہوں گے۔

مسٹر جسٹس مشتاق احمد قایم مقام جج اضافی جج ہوں گے۔ اور مسٹر ایم سی ڈیسائی ڈسٹرکٹ جج بھی اضافی جج مقرر کئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر کیکر۔ نائب وزیر خارجہ

نئی دہلی۔ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے ممبر ڈاکٹر بال کرشن وی کیکر کو نائب وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ امور خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ کی وزارت سے منسلک ہوں گے۔

مسٹر دیواکر۔ وزیر نشر و اطلاعات

نئی دہلی۔ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے ممبر مسٹر آر۔ آر دیواکر وزیر حکومت مقرر کیا گیا ہے اور نشر و اشاعت کا ان کے سپرد ہوگا۔

مسٹر دیواکر ۷ دسمبر کو اپنا عہدہ سنبھال لیں گے۔

یکم جنوری سے مکمل راشننگ

لکھنؤ ۳۔ دسمبر۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی یکم جنوری سے ان شہروں میں جہاں اب تک جزوی راشن جاری تھی مکمل راشن بندی کررہی ہے اور اس کے متعلق ضروری احکام جاری ہورہے ہیں۔ حال ہی میں حکومت نے کچھ خیراتی اداروں اور سوشل اداروں میں کام کرنے والوں کو بھی جزوی راشن میں شامل کرلیا تھا لیکن اب چونکہ وہ یکم جنوری سے مکمل راشننگ کررہی ہے اس لئے اس سلسلہ کے تمام احکام کو روک لیا گیا ہے۔

شاہجہانپور ۳ دسمبر۔ مسٹر بھول سنگھ ڈپٹی کلکٹر کی تحقیقات کی بناء پر میونسپل بورڈ کے خلاف الزامات کی فہرست تیار کرلی گئی ہے۔ لیکن ڈسو

جے پرکاش اور ڈاک ملازمین کے مطالبات

بمبئی ۳ دسمبر۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن ۱۰ دسمبر کو نئی دہلی میں پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند سے ملاقات کرکے ان کے سامنے ریلوے ڈاک ملازمین یونین کے وہ مطالبات پیش کریں گے۔ جو انھوں نے حال میں ایک جلسہ میں طے کئے ہیں۔

برما سے آنیوالوں کے لئے پاسپورٹ

نئی دہلی۔ ۳ دسمبر۔ وزارت داخلہ کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری سے ان لوگوں کو جو برمی قومیت رکھتے ہیں۔ اور ہندوستان آنا چاہتے ہیں۔ پاسپورٹ لینا پڑیگا۔ ہندستان آنے کے بعد انھیں اپنے ناموں کا اندراج کراکے اس کا اور رہائش کا سرٹیفکٹ بھی لینا ہوگا۔

ایم ایل اے کے خلاف وارنٹ

لکھنؤ ۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فیض آباد کے ایک جوڈیشل مجسٹریٹ نے حال ہی میں مسٹر رام ورما ایم ایل اے کے خلاف عدالت میں گواہ کی حیثیت سے حاضر نہ ہوسکنے کے جرم میں وارنٹ گرفتاری جاری کردیا۔ مسٹر جے رام ورما لکھنؤ میں اسمبلی کے سیشن میں شرکت کررہے تھے۔

ڈکیتی کے الزام رکشا دل کے ذمہ دار گرفتار

لکھنؤ۔ ۳ دسمبر۔ فیض آباد پولیس نے ضلع کی متعدد ڈکیتیوں کے الزام میں فیض آباد پرانتی رکشا دل کے کئی آرگنائزروں اور گروپ لیڈر کو گرفتار کیا ہے کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض کو موقعہ پر گرفتار کیا گیا ہے۔

ESTD 1925

the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ -/۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 NO. 51	KANPUR SATARDAY 18TH DECEMBER 1948	کانپور شنبہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء مطابق ۱۶ صفر المظفر ۱۳۶۸ھ	جلد ۴۷ نمبر ۵۱

ادبیات

حشرِ جذبات

از حضرت علامہ ثاقب کانپوری

اُٹھ رہا ہے دل میں جوشِ گریۂ بیتابانہ آج
کہہ رہا ہے کون مجھ سے عشق کا افسانہ آج

دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہوتا ہے حشرِ زندگی
دے رہا ہے دعوتِ حسنِ نظر بت خانہ آج

یہ محبت کی کشش تھی یا ترا شوقِ نمود
آگیا پردے سے باہر حسن بیتابانہ آج

کون سی منزل ہے یارب یہ دیارِ عشق میں
ایک حد پر آگئے ہیں کعبہ و بت خانہ آج

جلوہ گاہِ ناز ہے اور اک مسلسل رقص ہے
دیکھئے کیا رنگ لائے بزم میں پروانہ آج

تا بکے ضبطِ محبت تا بکے اخفائے راز
سوچتا ہوں اُن سے کہہ دوں دل کا میں افسانہ آج

پائے ساقی کے لئے بوسے وفورِ شوق میں
میکدے میں کام آئی لغزشِ مستانہ آج

کل تلک ذروں کو دیا کرتے تھے درسِ معرفت
ہوگئے ہیں اپنی ہی ہستی سے ہم بیگانہ آج

کیا یہی انجام ہے دنیا میں ثاقب عشق کا
درسِ عبرت بن گئی خاکسترِ پروانہ آج

دنیائے اسلام

فلسطین میں صلح کرانے کیلئے مصالحتی کمیشن کا تقرر

پیرس ۱۱ دسمبر، آج شب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کے متعلق کاؤنٹ برناڈوٹ کے منصوبہ کو نامنظور کر کے اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جنرل اسمبلی نے اپنے تین ماہ کے اجلاس کو ختم کرتے ہوئے پندرہ کے مقابلہ میں پینتیس ووٹوں سے ایک قرار منظور کی جو برطانیہ کی قرارداد سے بہت کچھ ملتی ہوئی ہے لیکن اس میں تین افراد پر مشتمل ایک کمیشن کو فلسطین بھیجنے کی تجویز کو باقی رکھا گیا ہے۔

کمیشن کے اراکین۔ رات گئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ امریکا، فرانس اور ترکی کے نمائندے اس مصالحتی کمیشن کے اراکین ہوں گے۔ جو فلسطین میں امن قایم کرانے کے لئے کوشش کرے گا۔

ریڈیو پر ایرانی شہزادی کی تقریر!

نئی دہلی ۱۰ دسمبر، ایران کی شاہ زادی اشرف نے کل آل انڈیا ریڈیو سے فارسی زبان میں ایک تقریر نشر کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ ہندوستان اور ایران کے درمیان جو روابط قایم ہیں۔ آئندہ ان میں اور استحکام پیدا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ اب جبکہ ہندوستان کو آزادی حاصل ہوگئی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ جو خوشگوار اور دوستانہ تعلقات ان دونوں ملکوں کے مابین قایم ہیں آئندہ اور مستحکم اور استوار ہو جائیں گے۔ یہ معلوم کر کے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ایران اور ہندوستان کے درمیان براہ راست ہوائی سروس قایم کر کے استواری کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔

ہندوستان میں خواتین کے معیار کا ذکر کرتے ہوئے شہزادی نے کہا کہ اس ملک کی سیاسی اور معاشی زندگی کے سدھارنے میں یہاں کی عورتوں کو جو نمایاں حصہ لیا ہے اس نے ہندوستان کو مشرق کے دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں تفوق و برتری دیدی ہے۔ شہزادی اشرف نے کہا کہ اگرچہ جو ہندوستان میں میرا آنا ہوا ہے۔ اور میرے اس سفر کو کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے لیکن مجھے خوشی ہے کہ اس طرح مجھے ہندوستان کے گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے ملنے کا موقعہ مل گیا جو دنیا کی عظیم ترین شخصیتوں میں شامل ہیں۔ اور جنھوں نے اپنے ملک کی آزادی کے لئے نمایاں کام انجام دئے ہیں۔ اس کے علاوہ میں شکر گذار ہوں کہ ہندوستان میں دوستانہ انداز میں میرا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

یروشلم میں کرسمس منانے کے بارے میں معاہدہ

تل ابیب ۱۲ دسمبر، ایک اسرائیلی فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ یہودی اور عرب کمانڈروں نے آج یروشلم میں کرسمس منانے کے بارے میں گفتگو کی۔ معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک معاہدہ ہو گیا ہے جس کے مطابق یروشلم اور بیت لحم کے درمیان آزادی سے نقل و حرکت کی جاسکیگی جو عربوں کے قبضہ میں ہے۔

ایک اسرائیلی ترجمان کے مطابق یروشلم کے یہودی کمانڈر نے کہا کہ اب عرب کمانڈر لفٹننٹ کرنل عبداللہ سے آئندہ گفتگو یروشلم میں عارضی صلح کے بارے میں ہوگی اس کے بعد مستقل صلح کے متعلق گفتگو ہوگی۔ کرنل عبداللہ نے جواب دیا کہ وہ قبل اس کے کہ اس معاملہ میں رضامندی کا اظہار کریں۔ انھیں مزید ہدایات حاصل کرنی ہوگی۔ یہ گفتگو جو اقوام متحدہ کے مشاہدین کی امداد سے ہو رہی تھی اس کا سلسلہ ایک ہفتہ سے جاری ہے۔

کابل میں مقیم ہندوستانی سفیر نے افغانستان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کی

کابل ۸ دسمبر، افغانستان میں ہندوستان کے سفیر مسٹر روپ اور مسز روپ چند نے حال ہی میں افغانستان کے شمالی صوبوں کا دورہ ختم کیا ہے۔ اس دوران کے لئے افغان حکومت نے خاص انتظامات کئے تھے۔ انھوں نے مزار شریف بلخ کاندوز بلے خمری اور خان آباد کا دورہ کیا۔ ہر جگہ پر لوگوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ مزار شریف میں مسٹر روپ چند اور ان کی بیوی حضرت علی کی خانقاہ پر گئے۔ مقامی رواج کے مطابق مسٹر روپ چند نے مقبرے پر ایک خوبصورت مخملی چادر چڑھائی انھوں نے مزار اور غربا کی بہبودی کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا۔ اس کے بعد مجاور نے مسٹر روپ چند کے کہنے پر قرآن شریف کی تلاوت کی۔ اور مسٹر روپ چند اور ان کی بیوی نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہو کر بنی نوع انسان کی خوشحالی کے لئے دعا کی۔

لوگوں پر اس کا بہت اثر ہوا اور انھوں نے ہندوستانی سفیر اور ان کی بیوی کی مذہب دوستی کی بہت تعریف کی اور شکر گذاری کا اظہار کیا۔ مسٹر روپ چند اور ان کی بیوی مقبرے پر کندہ فارسی اشعار کی صناعی اور لطافت سے بہت متاثر ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۷ﻫ | کانپور شنبہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۵۱

جے پور کانگریس کا ۵۵ واں اجلاس

گاندھی نگر ۱۵ دسمبر۔ (سوا دو بجے دن۔) کل ہند کانگریس کمیٹی کا جلسہ سبجکٹ کمیٹی کے خوشنما پنڈال میں شروع ہوا۔ علاوہ ڈیلیگیٹ اور کانگریس ممبروں کے تقریباً سات ہزار اشخاص موجود تھے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد کی عدم موجودگی کے باعث سردار پٹیل نے صدارت کے فرائض انجام دئے اور ابتدائی کارروائی انکی رہنمائی میں ہوئی۔

جول سکریٹری مسٹر شنکر راؤ دیو نے گذشتہ جلسہ کی کارروائی اور سالانہ رپورٹ پیش کی اور کل ہند کانگریس کمیٹی نے حسابات کی تصدیق کی۔

اس کے بعد کل ہند کانگریس کمیٹی کا جلسہ ختم ہوا۔ اور اس نے سبجکٹ کمیٹی کی حیثیت اختیار کر لی۔ اور اجلاس کے لئے قراردادوں کے مسودے پر غور شروع ہوا۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ کو کرسی صدارت پر بیٹھنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ وہ ہمیشہ جنگ آزادی میں صف اول میں رہے ہیں۔ اب ہم آزادی حاصل کر چکے ہیں۔ اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ کانگریس کا اجلاس سب سے پہلی بار ایک ریاست میں ڈاکٹر پٹابھی کی صدارت میں ہو رہا ہے۔ جو دیسی ریاستوں کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر پٹابھی نعرہ ہائے تحسین کے درمیان صدارت کی کرسی پر بیٹھے۔

سبجکٹ کمیٹی نے کانگریس کے مقاصد والی قرارداد بلا کسی ترمیم کے متفقہ طور پر منظور کر لی۔ اس کے بعد بیرونی پالیسی والی قرارداد بھی بحث و مباحثہ کے بعد بڑی اکثریت کے ساتھ منظور ہو گئی۔

سبجکٹ کمیٹی نے سب سے پہلے مہاتما گاندھی کی موت پر انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی رزولیوشن منظور کیا۔ اس کے بعد اس نے دو اور تعزیتی رزولیوشن منظور کئے ایک میں تمام لوگوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ جنھوں نے جنگ آزادی میں اپنی جانیں قربان کیں۔ اور دوسرے رزولیوشن قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح مسٹر ایف کے نریمان اور مسٹر ہارنیمن کی موت پر اظہار افسوس کیا گیا۔

مسٹر شنکر راؤ دیو نے پیغام کے عنوان سے ایک رزولیوشن پیش کیا جس میں کانگریس کے مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔ اور کہا گیا تھا کہ اگرچہ ہندوستان نے گاندھی جی کی قیادت میں جنگ آزادی کامیابی حاصل کر لی۔ لیکن آزادی کی وہ مسرتیں جو وہ عوام کے لئے اپنے دامن میں لاتی ہیں۔ وہ حاصل نہ ہو سکیں بلکہ ان کے بجائے غم و اندوہ کا ایک سیلاب امل پڑا۔

قرارداد میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ اب ہمیں سماجی اور معاشی آزادی کے لئے جد و جہد کرنی ہے جس کے لئے مسلسل کوشش بے لوث خدمت اور تعمیری جذبہ کی ضرورت ہے۔ آخر میں کانگریس کارکنوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اسی جذبہ کے ماتحت پوری سرگرمی کے ساتھ کام کریں۔ تاکہ ہندوستان وہ اعلے مقاصد اور بلند اخلاقی حیثیت حاصل کر سکے جس کے حصول کے لئے کانگریس وجود میں آئی تھی۔

پہلی تجویز کی منظوری کے بعد مسٹر شنکر راؤ دیو نے غیر ملکی پالیسی پر تجویز پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ کانگریس کی غیر ملکی پالیسی وہی ہونی چاہئے۔ جو اس نے پہلے رہی تھی۔ تجویز میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ہندوستان کی آزادی اور جمہوریہ کے قیام کے پیش نظر دولت مشترکہ اور برطانیہ سے اس کے تعلقات کی نوعیت بھی بدلنی چاہیے۔

غیر ملکی پالیسی کے مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان دو سال سے آزاد ہے لیکن بہت سے لوگوں کی غلامانہ انداز فکر باقی ہے۔ دنیا کا کوئی ملک بالکل الگ تھلگ نہیں رہ سکتا۔ اور باہمی ترقی اور عالمی امن کے لئے دوسری قوموں سے کسی نہ کسی طرح کا سمجھوتہ ضروری ہے۔

انھوں نے کہا کہ اس بات پر زور دیا کہ یہ تجویز ہندستان میں خود مختار جمہوریہ کے اعلان کے منافی نہیں ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ اٹھارہ بیس سال میں غیر ملکی پالیسی پر کانگریس کی تجاویز کی تیاری میں ہمیشہ میرا ہاتھ رہا ہے۔ اور پچھلے دو سال سے حکومت ہند کی پوری پالیسی میرے ہاتھ میں رہی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ میری تقریر کافی اہمیت رکھتی ہے۔

غیر ملکی پالیسی بناتے وقت دنیا کے حالات کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ جو تجویز کمیٹی کے سامنے ہے۔ اس سے مجھے پورا پورا اتفاق ہے۔ اور وہ کافی غور و خوض کے بعد تیار کی گئی ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ملک کا نقشہ بدل چکا ہے ہم اب غلام نہیں ہیں۔ اور ہمیں آزاد انسانوں کی طرح سوچنا چاہئے اور غلامانہ ذہنیت کو ختم کر دینا چاہیے۔ ہندوستان اگرچہ دولت مشترکہ کا رکن ہے پھر بھی پچھلے دو سال میں کسی نے اس کی غیر ملکی پالیسی میں مداخلت نہیں کی۔

انھوں نے کہا کہ اگر آزادی کے یہ معنی ہیں کہ کوئی ملک کسی ملک دوسرے ملک کا دست نگر نہ رہے تو دنیا کا کوئی ملک آزاد نہیں ہے۔ خواہ روس اور امریکہ علیحدہ ہوں دنیا کا کوئی ملک ایک دوسرے سے الگ تھلگ یا بے تعلق نہیں رہ سکتا۔ اور ہر ملک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے فائدے اور عالمی امن کے لئے دوسرے ملکوں سے تعاون کرے۔

اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی غیر ملکی پالیسی عملی سیاست پر مبنی اور اپنے ارادوں کے مطابق ہونی چاہئے۔ دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر عدم تشدد کی باتیں کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ابھی چند ہی مہینے پہلے ہم کو خود خون بہانا پڑا تھا۔ اور ہم دنیا کو عدم تشدد کی تعلیم نہیں دے سکتے۔ ممکن ہے ایسا پاکستان کی غلطیوں کی وجہ سے ہوا ہو۔ اور ہم اپنی کارروائی میں ممکن ہے حق بجانب بھی رہے ہوں لیکن یہ تو حقیقت ہے کہ خون بہایا گیا اور حالات میں ہم دنیا کو عدم تشدد کے اخلاقیات کی تعلیم کس طرح دے سکتے ہیں۔ ہم کو کوئی قرارداد نہیں منظور کرنا چاہئے۔ جو دنیا کو غیر عملی ہونے کے باعث عجیب و غریب معلوم ہو۔ ہم نے جو موجودہ قرارداد پیش کی ہے کہ یہ ایک آزاد ملک کی حیثیت سے پیش کی ہے۔ اس کے بنانے میں کسی باہری دباؤ کا کوئی اثر نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے اسے دنیا کے حالات کے پیش نظر بنایا ہے۔ کیا آپ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم نے بحیثیت ایک آزاد ری پبلک کے دولت مشترکہ میں شرکت کی تو ہماری آزادی میں کمی آجائے گی۔ اور ہم اس سے بھی زیادہ غلام ہو جائیں گے۔ جتنے کہ ایک نوآبادیاتی ہونے کی حیثیت سے تھے۔ یہ خیال صحیح نہیں ہم ۱۹۴۶ء سے آزاد ہو چکے ہیں۔ ہمیں اب غلام بننے کا خیال نہ کرنا چاہئے (نعرہ تحسین) ہمیں اپنے آپ پر بھروسہ کرنا چاہئے کسی قوم کے لئے پیچھے مڑ کر دیکھنا مناسب نہیں تنگ نظری انسان سے خود اعتمادی کو چھین لیتی ہے ایشیا کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ اور ہندوستان اپنی جغرافیائی حیثیت کے لحاظ سے اس روشن مستقبل کے بنانے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ میں کمزوری کی بنا پر دولت مشترکہ کے سایہ میں پناہ لینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ دولت مشترکہ کے اشتراک عمل سے عالمی امن کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور دنیا کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا جا سکتا ہے۔"

انھوں نے کہا کہ قرارداد میں صرف اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں کی تائید کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں اس بات سے کوئی بحث نہیں کی گئی اقوام متحدہ موجودہ صورت میں اچھا ہے یا برا لیکن یہ تو ظاہر ہے کہ عالمی امن کے لئے ایک بین اقوامی ادارہ کا وجود لازمی ہے۔ خواہ اس کا نام اور تشکیل جو بھی ہو۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے ساتھ ہندوستان کو دولت مشترکہ اشتراک عمل کرنا ہوگا۔ لیکن قرارداد میں آئندہ کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا۔ حالات میں تبدیلی کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہے گی۔ دنیا کے حالات روزانہ تبدیل ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے آئندہ کے متعلق کوئی فیصلہ اس وقت صحیح نہ ہوگا۔

انھوں نے کہا کہ برطانیہ ایک سامراجی ملک تھا لیکن رفتہ رفتہ اس نے اپنی شہنشاہیت کو ختم کر دیا۔ اس معاملہ میں وہاں کے عوام کی ذہنیت قابل داد ہے کہ انھوں نے حالات کی تبدیلی کے ساتھ اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لی۔ اگر ہمارا ملک بھی اس معاملہ میں ان کی پیروی کرے تو وہ بڑی جلد ترقی کر سکتا ہے۔ اقوام متحدہ میں ہمارے وفد نے ایک آزاد رویہ اختیار کیا۔ یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ ری پبلک ہونے کے بعد ہم کو کوئی اس پر مجبور کرے گا کہ ہم اپنی الگ پالیسی نہ اختیار کر سکیں۔

آخر میں انھوں نے کہا کہ گذشتہ دو سال سے بیرونی پالیسی کی تمام تر ذمہ داری ان کے اوپر ہے۔ اور سفیروں نے جو باتیں کی ہیں۔ وہ سب پالیسی کے مطابق ہیں۔ ان پر الزامات بے بنیاد ہیں۔ اور ان کی ذمہ داری تمام تر ان پر عائد ہوتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ ہمارے محکمہ خارجہ کا کام رفتہ رفتہ ترقی کر رہا ہے۔ بہت سے ملکوں نے اس بات کام کی تعریف کی ہے۔ اس کے بعد قرارداد بلا کسی ترمیم کے بڑی اکثریت سے منظور کر لی گئی۔

ورکنگ کمیٹی کے جلسے اور فیصلے

گاندھی نگر جے پور۔ ۱۷ دسمبر۔ آج کانگریس ورکنگ کمیٹی کا دوسرا جلسہ "نیتا نواس" میں ڈاکٹر پٹابھی کی صدارت میں ڈیڑھ گھنٹہ ہوا۔

یونائیٹڈ پریس کا خیال ہے کہ کمیٹی نے لسانی صوبوں کی تشکیل کے کمیشن کی تمام سفارشات پر غور کرنے کے بعد ایک تحتی کمیٹی بنائی ہے۔ تاکہ وہ پورے مسئلہ کا جائزہ لے کر ورکنگ کمیٹی کے سامنے ایک معقول قرارداد پیش کرے۔ اور وہ قرارداد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے آئندہ اجلاس کے سامنے آئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے اپنے حالیہ جلسہ میں اور کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا تھا۔ لیکن اس وقت کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ چونکہ لسانی صوبوں کی تشکیل کا معاملہ ذرا پیچیدہ ہے اس لئے مجوزہ ۳ افراد پر مشتمل تحتی کمیٹی اس سوال پر از سر نو غور کرے گی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت سے کہا گیا کہ وہ تحتی کمیٹی کے تقرر کے متعلق ایک مناسب قرارداد بنائیں۔ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ کل پھر ہوگا۔ اس جلسہ میں ڈاکٹر راجندر پرشاد مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے کانگریس سے تعلق کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اور غور و خوض کرنے کے بعد کوئی آخری فیصلہ کیا جائیگا۔

اور پروفیسر ایس آر۔ دلال سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

کانگریسی ڈیلیگیٹوں میں تصادم

جے پور کانگریس سیشن جاتے ہوئے بنگال اور اناؤ کے ڈیلیگیٹوں میں کانپور سنٹرل اسٹیشن پر تصادم ہو گیا۔ اناؤ کے تقریباً ۴۰ ڈیلیگیٹوں نے اس اسپیشل ٹرین جو کلکتہ سے آرہی تھی۔ بیٹھنے کی کوشش کی۔ بنگالی ڈیلیگیٹوں نے مخالفت کی۔ اور مار پیٹ تک نوبت آگئی جس سے سات آدمی اور ایک سب انسپکٹر زخمی ہوئے۔ اور بالآخر اناؤ کے ڈیلیگیٹوں کے لئے ایک اور ڈبہ لگا کر اس قضیہ کو اسٹیشن ماسٹر نے ختم کیا۔ بعد کی خبر ہے کہ جھنجھاک اور اناوہ سے کچھ میل کے فاصلہ پر یہ ڈبہ ٹرین سے علیحدہ کر دیا گیا۔

نمک کی قیمت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مندرجہ ذیل قیمت نمک کی مقرر کی ہے۔ کلکتہ کا سمندری نمک دو من کے دو روپیہ ۹ پائی۔ تھوک میں۔ اور پھٹکر میں شہر میں نو پیسہ فی سیر۔ اور دیہات میں گیارہ پیسہ فی سیر۔ سانبھر نمک تھوک میں ۹ روپیہ ۱۱ آنہ [illegible] اور پھٹکر میں شہر میں پانچ پیسہ سیر اور دیہات میں ۲ پیسہ فی سیر۔

آئینۂ کانپور

جے پرکاش نرائن کی نکتہ چینی سوشلسٹ

کانپور ۱۵ دسمبر
لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے کانپور میں ایک پریس کانفرنس میں حکومت ہند کی اس خارجہ پالیسی پر نکتہ چینی کی جس کے ذریعہ ہندوستانی پوزیشن کو دولت مشترکہ میں شامل رکھا گیا ہے۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ پنڈت نہرو ہندوستان کو دولت مشترکہ میں شامل رکھنا چاہتے ہیں لیکن میں اس کا مخالف ہوں اور سوشلسٹ پارٹی اس کے خلاف ہے۔ ہم انگریزوں سے دوستی ضرور رکھنا چاہتے ہیں لیکن دولت مشترکہ میں شامل رہنے سے ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہماری بین اقوامی اہمیت کم ہو جائے گی۔ ان حالات میں نہ تو امریکہ اور نہ روس کوئی بھی ہمیں آزاد خیال نہ سمجھے گا۔ بلکہ یہ جانے گا کہ ہم بھی کسی ایک بلاک کے ساتھ ہیں اگر ہم دولت مشترکہ میں شامل رہے تو پھر ہم دوسرے ممالک کی آزادانہ طور پر قیادت نہ کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ دنیا کے ملکوں پر یہ واضح ہو جائے گا کہ ہماری خارجہ پالیسی پر نہ تو مختلف ہو سکتی ہے۔ اور نہ تردیدی۔

آپ نے کہا کہ ہمیں ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے جو ہماری آزادی کے شایان شان ہو ہم اس سلسلہ میں غیر جانب دار ہی رہ کر صحیح قیادت کر سکتے ہیں۔

سوشلسٹ پارٹی دولت مشترکہ میں شمولیت کے خیال کی پر امن مخالفت کرے گی لیکن ظاہر ہے کہ حکومت ہند کے رویے میں اس وقت تک کوئی تبدیلی ناممکن ہے جب تک خود عوام اپنا نقطۂ نظر نہ بدل ڈالیں۔

بین اقوامی مسائل میں ہندوستان کو ایشیا اور افریقہ کے ان تمام ممالک کی قیادت کرنا چاہیے۔ جو جمہوری سوشلزم کی بنیاد ڈال کر روسی بلاک سے مختلف۔ ایک تیسری عالمی طاقت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے آخر میں کہا کہ جس طرح داہنے بازو والوں کی صرف ایک پارٹی قائم ہے۔ اسی طرح بائیں بازو والوں کی بھی ایک ہی پارٹی ہونا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کہ بہت سی پارٹیوں کی گروہ بندی بالکل بیکار ہے۔

کثیر تعداد میں اسلحہ دستیاب

کئی ہزار روپے کی مالیت کے اسلحہ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ کانپور کے سنٹرل آرڈیننس ڈپو سے رفتہ رفتہ کر کے چوری ہوئے ہیں پولیس کے چھاپہ مارنے پر سول لائنس کے قریب این کہرے (ایک اسلحہ کا کاروبار کرنے والے) کے گھر سے بہت بڑی تعداد میں دستیاب ہوئے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک کیپٹن سی او ڈی (سنٹرل آرڈیننس ڈپو) کے پانچ ملازم اور اسلحہ کے تاجر کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔

اطلاع ملنے پر کہ اسلحہ کے تاجر نے ان اسلحہ اور گولہ باوڈر وغیرہ کی خریداری کے لئے جو سی او ڈی سے چوری ہو گئے تھے۔ ایک کیپٹن اور سی او ڈی کے بعض ملازمین سے بات کی ہے۔ مقامی پولیس نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شہر مسٹر پورا نتی اور سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر انکار سنگھ کی قیادت میں چھاپہ مارنے والی ایک جماعت تیار کی۔ جب یہ جماعت موقع پر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ کیپٹن اور سی او ڈی کے پانچ ملازمین وہاں بیٹھے ہوئے اسلحہ دکھا رہے ہیں۔ جو بیچنے کے لئے یہاں لائے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو دوران تلاشی میں علاوہ کئی ہزار کارتوس کی پیٹیوں کے ایک اسٹین گن۔ چار اسٹین گن میگزین ایک اسٹین گن میگزین چارجر امریکی ساخت کی کئی فوجی رائفلیں مختلف قسم کے کئی کارآمد ریوالور اور بندوقیں دو بہت ہلکے پستول با سفورس کے سربمہر ٹیوب اور متعدد دستی بم دستیاب ہوئے۔ پولیس کی تحقیقات جاری ہے۔ اور اس سلسلے میں مزید انکشافات کی امید ہے۔

اسسٹنٹ ٹیچرس ایسوسی ایشن

یوپی اسسٹنٹ ٹیچرس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ اجلاس ۲۵، ۲۶ دسمبر کو ڈی اے وی کالج کانپور میں منعقد ہوگا۔ مجلس استقبالیہ کی طرف سے صوبہ کے تمام اسسٹنٹ ٹیچرس کو عام دعوت دی گئی ہے۔

کانپور ڈیولپمنٹ کے چیرمین جناب ہری شنکر ودیارتھی صاحب نے مجلس استقبالیہ کا صدر ہونا منظور کر لیا ہے۔ نمائندگان و مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام ڈی اے وی کالج کانپور میں کیا گیا ہے۔

۱۲ سو مکانات

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ پرم پوروہ میں ۱۲ سو مکانات تیار کرا رہا ہے۔ جس میں چار سو مکانات تو مارچ ۱۹۴۹ء تک تیار ہو جائیں گے۔ اور ۸ سو مکانات جون ۱۹۴۹ء تک۔ یہ مکانات ۵۰ گز مربع زمین پر بنائے گئے ہیں جس میں ایک کمرہ ایک برآمدہ اور دونوں طرف ۱۰ - ۱۰ فٹ کے صحن ہیں۔ باورچی خانہ اور پاخانہ بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ مکانات متعدد بلاکوں میں بنائے گئے ہیں اور درمیان درمیان پارک بھی بنائے گئے ہیں۔ نقشہ بہت خوبصورت ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ماڈل ہاؤس شاید یوپی میں آپ اپنی نظیر ہوں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ان مکانات پر تقریباً ۳ ہزار فی مکان لاگت آئے گی اور لاگت کی اسی قیمت پر یہ مکانات غریب طبقہ کے لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دئے جاویں گے۔ اور ان سے رقم چند قسطوں میں وصول کر لی جائے گی۔ یہ ۱۲ سو غریب خود اپنے مکان کے مالک بن جائیں گے۔

بورڈ نے یہ قدم نہایت عمدہ اور قابل تعریف اٹھایا ہے جس کے لئے وہ قابل مبارکباد ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ پرم پوروہ میں اور زمینیں ہیں ان پر بھی اسی طرح مکانات تیار کر کے غریب لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دئے جاویں۔ اس طرح کانپور میں مکانات کی بہت کچھ دقتیں اور غریب بیماریوں کے نگاہوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اسی طرح کے ساتھ ساتھ اس کی بھی ضرورت ہے کہ بورڈ جلد ٹنڈالبس کے معاملہ کو ختم کر کے اس میں ترقی دے اور تقریباً دو سو بسوں کی کانپور میں ضرورت ہے۔ تاکہ پرم پوروہ اور دوسرے دور کے مقامات کے لوگوں کو آمد و رفت میں پریشانی نہ ہو۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ۱۱ دسمبر کو ہوئی۔ جس میں ۱۹۴۸-۴۹ء کا ریوائزڈ بجٹ پیش ہو کر پاس ہوا۔

آمدنی میں تقابل کو گھٹا کر ۶۳ لاکھ ۱۹ ہزار ۹۵۳ روپیہ ہے اور بجٹ بناتے وقت آمدنی کی امید ۶۱ لاکھ ۴۶ ہزار ۸۵۳ روپیہ کی جاتی تھی۔ اوپننگ بیلنس ۳ لاکھ ۸۷ ہزار ۴۷ ہے۔ اور خرچ ۶۳ لاکھ ۱۹ ہزار ۹۵۳ روپیہ کا تخمینہ ہے۔ اور کلوزنگ بیلنس ایک لاکھ ۶۵ ہزار ۶۱۷ روپیہ ہوگا۔ بورڈ نے ۵۰ ہزار ٹی۔ بی اسپتال کے بنانے کے لئے منظور کیا ہے اور پچاس ہزار روپیہ ٹرکس کے خریداری کے لئے منظور کیا ہے۔ اور ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ کالجوں اور اسکولوں کی گرانٹ میں بڑھایا ہے۔ اور ۵ ہزار روپیہ ہیلتھ افسروں اور سنیٹری انسپکٹروں کے لئے بڑھایا ہے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ

کانپور شہر اور ضلع میں اس وقت تک تقریباً ۵۰۰ راشٹریہ سیوا سنگھ کے ستیہ گرہی گرفتار ہو چکے ہیں۔ ۱۷ دسمبر کو ۱۹ گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

۱۶ دسمبر کو مادھا کشن ٹرین اکزامنر جبکہ وہ ٹرین کے اندر آر ایس ایس کے پوسٹر چپکا رہا تھا۔ گرفتار کیا گیا۔ ان کی تلاشی لینے پر ان کے پاس سے ایسے پچاس اشتہارات نکلے۔

تقریباً ۵۰ کارکن معافی مانگ کر ضمانت پر رہا ہو چکے ہیں زیادہ تر لوگوں کو تین ماہ کی قید سخت اور ۲ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے جن کی تعداد تقریباً ۳۵۰ ہے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کی تحریک اور اس کے کاغذات چھاپنے کے سلسلہ میں برہمن پریس کے مالک پنڈت للت موہن باجپئی کو ڈیڑھ سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

انجکشن

مسٹر کیلاش چندر ہجیلا پروپرائٹر شیش محل ٹاکیز اور سردار ربول سنگھ منیجنگ پاٹنر کیپٹل ٹاکیز کانپور نے کانپور میونسپل بورڈ کے اگزیکیٹو افسر کے ذریعہ کانپور میونسپل بورڈ کے خلاف ۱۶ دسمبر کو عدالت سٹی منصفی میں ایک مقدمہ دائر کیا ہے جس میں عدالت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ بورڈ کو سینما شو چلانے کی اجازت کے لئے جو ٹیکس بورڈ نے لگایا ہے۔ اس کو وصول کرنے سے روک دے اور عدالت نے عارضی طور پر یہ انجکشن جاری کر دیا ہے۔

کنزومر ایسوسی ایشن

کانپور میں ایک کنزومر ایسوسی ایشن قائم ہوئی ہے جس کے پریسیڈنٹ مسٹر ایم ایل گپتا۔ سکریٹری ہندستان کمرشیل بنک

سبد گل

ہاں! تو وہ خواب جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ دلچسپ تو ضرور ہے۔ لیکن خطرہ یہ ہے کہ اسے پہلے ہی دیکھ یاسین پڑھے جائیں اور خواہ مخواہ آپ کی سمع خراشی ہو۔ اور خواب سننے کے بعد غصہ میں آپ کے منہ میں کوئی تعبیر نکل جائے۔ خوابیدہ لوگوں کا خیال ہے کہ خواب چاہے جیسا ہو لیکن اس کی تعبیر اچھی بتانی چاہیے۔ تاکہ خواب کے برے اثرات سے بچایا جاسکے لیکن اب عقل کی دنیا بیدار ہو چکی ہے۔ اب ایسی باتوں پر دھیان دینا بیدار دنیا مغزی کے خلاف ہوگا۔ اس لئے تعبیر کا خوف کئے بغیر خواب بیان کر رہا ہوں۔

ہر صوبہ بلکہ ہر ضلع میں کچھ مقامات پر اپنی گوناگون خصوصیات کی بنا پر مشہور یا بدنام ہو جاتے ہیں۔ اور برا چھا بدنام برا کی مثل کے مطابق تمام قصے انہیں سے منسوب کر کے بیان کئے جاتے ہیں۔ ہم اپنے قصبے میں نسبت لگانے ان کے فرائض بٹنے والوں پڑ لیتے ہیں وہ اپنی مرضی کے مطابق افراد قصہ کا رشتہ جس قصبہ یا گاہوں سے چاہیں جوڑ دیں۔

جیسے آجکل بغیر قحط کے گرانی بڑھ گئی ہے۔ اور لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ اسی طرح پرانے زمانے میں ایک مرتبہ قحط کے ہاتھوں لوگ دانے دانے کو محتاج ہو رہے تھے۔ اور پیٹ بھر کر روٹی نصیب ہونا دشوار تھی۔ پیٹ کی مار سے پریشان ہو کر تین ساتھی نوکری کی تلاش میں نکلے اور غالب کے اس بھروسہ کر کے کہ سے

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہیں!

خالی ہاتھ چل پڑے چلتے چلتے شام ہو گئی تو ایک گاؤں کی مسجد میں ٹھہر گئے۔ ان کی قسمت سے کچھ دن ہوئے گاؤں کا کوئی بڑا آدمی مر گیا تھا۔ اور آج اس کی چالیسی تھی۔ ہندوستان میں زندوں سے زیادہ مردوں کے رکھ رکھاؤ کا خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے قحط کے باوجود پلاؤ قورمے کی خوشبو سے گاؤں کی فضا معطر تھی رات زیادہ آچکی تھی لیکن لوگ فاتحہ خوانی سے زیادہ بریانی کے خیال سے کروٹیں بدل رہے تھے۔

مسافروں کے کان میں بھنک پہنچ چکی تھی۔ اس لئے ان کے یہاں آنکھ معدے کی جنگ جاری تھی۔ آنکھ میں میٹھی نیند کے لئے بے چین تھی۔ اور معدہ نمکین پلاؤ کے لئے بے تاب اتنے میں کسی نے دروازہ پر دستک دی اور خوان نعمت سامنے آگیا۔ نعمت بے بہا تو تھی۔ لیکن بے شمار نہ تھی۔ اس لئے ہر شخص کی یہ خواہش تھی۔ کہ اس سے تنہا ہی فیضیاب ہو۔ جذبہ کا زور بھی تھا۔ اور بھوک کی کھرچن بھی اس لئے جھگڑا چکانے کے لئے طے یہ ہوا کہ تینوں آدمی سو رہیں۔ اور جو سب سے اچھا خواب دیکھے وہ اسے کھائے۔

سونے کے بعد جب تینوں اٹھے تو پہلے نے اپنا خواب بیان کیا کہ اس نے حضرت جبرئیل کو خواب میں دیکھا وہ اسے براق پر سوار کر کے ساتویں آسمان پر لے گئے وہاں جنت میں انواع اقسام کے پھل لگے ہوئے تھے۔ اس نے صبر سے کام لیا۔ اور کسی پھل میں ہاتھ نہیں لگایا لیکن سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچتے پہونچتے صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا اور اس نے بیر توڑنے کی کوشش کی۔ اور ہاتھ میں کانٹا لگ جانے سے آنکھ کھل گئی۔

دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے میرے دوست کو اٹھائے لے جا رہے ہیں۔ اس لئے میں بھی براق کی ٹانگ پکڑ کر لٹک گیا۔ لیکن بعد کو خیال آیا کہ اگر دوست اگر دوست کی روح قبض کی جا چکی ہے تو اسے زندگی سوائے حضرت مسیح کے اور کوئی نہیں دلوا سکتا۔ اس لئے چوتھے آسمان پر پہونچ کر میں نے براق کی ٹانگ چھوڑ دی لیکن ہاتھ چھوٹتے ہی ایک دھماکے کے ساتھ میری آنکھ کھل گئی

تیسرے نے کہا بھئی! میں تو بڑی مصیبت میں پڑ گیا۔ آنکھ لگتے ہی میں نے دیکھا کہ معلم الملکوت جناب شیطان صاحب ایک ڈنڈا لئے آرہے ہیں۔ انھوں نے مجھے مار مار کر کلو و شربوا (کھاؤ اور پیو) کا سبق پڑھانا شروع کر دیا۔ اور مجبوراً مجھے سب۔ اتنا پر دونوں ساتھی ایک ساتھ بول اٹھے کیا تم نے سب کھانا کھا لیا۔؟ ف۔ خ

ادب لطیف

ادبی چٹکیاں

(از جناب سہیل قاسمی۔ اکبر آبادی)

شمع و پروانہ

"اے سوز دروں سے پگھل کر فنا ہونے والی دلگیر شمع —"!
تجھے قسم ہے میری محبت کی۔۔۔۔
سچ بتا!
تو کیوں اس قدر بے مروت ہے !
تجھے مجھ سے محبت نہیں —!
کیوں ۔۔۔۔۔۔!
مجھے دیکھ —!
میں تیری تلاش میں سرگرداں —!
صرف تیری
تیرے زرد زرد رخساروں سے آنسو ڈھلک کر گرتے ہیں۔
اس وقت میں ہی تیرا غمگسار ہوتا ہوں۔
— اور — تیرے ساتھ اپنے کو بھی فنا کر دیتا ہوں — پھر —
اس قدر بے رخی کیوں —!
بول —
میری ماحصل زندگی —!
میری دلگیر شمع — !!
بول —!
اُف!
تو — تو سراپا زبان ہے۔
پھر —!
کیوں نہیں بولتی۔۔۔۔؟
آہ۔۔۔۔۔!
کیا مجھ سے ناراض ہے۔؟
سچ بتا
اگر تو ناراض ہے تو تجھے مناؤں —!
خود کو فنا کر کے۔
— شمع تھرتھرائی۔
اے میرے چھوٹے پرستار —
شرم کر۔۔۔۔۔ شرم کر
کیا تجھے مجھ سے محبت ہے۔؟
اصل پیار —؟
نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ہرگز نہیں
تجھے مجھ سے محبت نہیں۔
تو — تو صرف مجھے حاصل کرنا چاہتا ہے۔
تجھے تو — اف —!
کنول شہزادی سے محبت ہے۔۔۔۔
جس نے رات وعدہ کیا تھا —
تالاب پر —!
تجھ سے شادی کا —۔۔۔
اس شرط پر کہ تو اے شمع تحفہ میں دے۔
آہ —!
تو مجھے دھوکا دینا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔
یاد میں اور اور کی آنسو بہا کرتے ہیں۔
ہم سے کہتے ہیں کہ تجھ پہ سر اکرتا ہے۔
اف ۔۔۔۔۔۔!
— پھر یکایک —
پروانہ شمع سے ٹکرایا۔
اور اس کے قدموں میں لوٹنے لگا۔

ص سنگ جسم و سنگ فطرت نظر آتا ہے عورت کو صنف سخت کہا جائے۔ یا صنف قوی۔ مگر وہ صنف نازک نہیں ہے۔ وہ کیا ہے ایک معمہ ہے جس کے حل کرنے کی ہزاروں مرتبہ کوشش کی گئی مگر آجتک عمل ہوا۔ ایک منظر ہے جس کو سینکڑوں دور بینوں سے دیکھا گیا لیکن نظر نہ آیا۔ کیا آپ اب بھی عورت کو مرد سے کمزور کہتے ہیں۔

عالم نسواں

عورت کمزور نہیں ہے

لاکھوں برسوں — سے خدا ہی جانے کب سے ۔۔۔۔۔ مرد عورت ایک دوسرے مل جل کر رہتے چلے آئے ہیں۔ مگر آج تک۔۔۔ عورت کی نسبت میں نہیں کہہ سکتا۔ مرد نے البتہ عورت کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔ یہ عام خیال ہے کہ عورت مرد سے فطرتاً کمزور ہے! میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا یہ صحیح ہے؟ کہ آپ اپنی اور عورت کی زندگی کا مقابلہ کرنے کے بعد بھی اس کو کمزور پاتے ہیں۔

عورت کو صنف ناقص العقل کہیں یا کامل العقل، بےوفا یا باوفا، راست باز مانیں یا اور کچھ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر خدا کے لئے اسے "صنف نازک" نہ کہئے۔ میں اس کو نازک یا بالفاظ دیگر کمزور ماننے کے لئے تیار نہیں۔

میرے خیال میں رستم ہند بلکہ رستم دوراں بھی کسی معاوضہ پر مدت العمر میں ایک مرتبہ بھی دفع حمل کی تکلیف کو برداشت کرنے کو راضی نہیں ہو سکتا۔ اور بفرض محال اگر خدانخواستہ ہو بھی جائے تو شاید پہلی ہی مرتبہ کے بعد پھر ہمیشہ کے لئے اس راستہ پر قدم بھی نہ بڑھائے۔

روز مرہ کے تجربہ ہے کہ سو مرد کسی مکان میں جمع ہوں تو مشکل سے دو گھر پرے تک کسی شور و غل کی آواز جا سکے۔ لیکن خدانخواستہ اگر دو دو جن عورتیں کسی چہار دیواری میں اکٹھا ہو جائیں تو غالباً میلوں کان پڑی آواز نہ سنائی دے۔ بچوں کے رونے کی آوازیں بے شمار نہ کیجئے۔ مردوں کی محفل میں بولنے والے کم ہوتے ہیں۔ اور سننے والے زیادہ عورتیں مجلس میں چیخنے والی عورت زیادہ اور سننے والی عنقا! مرد ایسی خاموش صحبت کے بعد بھی کسل محسوس کرتا ہے اور عورت اس برق برق کے باوجود بھی کسی طرف سے نہیں جھکتی۔ آپ فرماد کیجئے یہ سب باتیں پرانی ہیں۔

ایک جنٹلمین سردی کے شروع ہوتے ہی سوئٹر چسٹر اور خدا ہی جانے کیا کیا ٹڑلادنے لگتا ہے۔ ٹھنڈی ہوا کا معمولی سا اثر اس کی ناک کو محکمہ نزل کا دارو غہ بنا دیتا ہے۔ مگر نئی تہذیب کی مفتون عورت ریشمی ساڑی پہن کر گھنٹوں شام کو جو پانی پر چکر لگاتی ہے۔ اور پھر بھی اس کی سرخی رخسار میں خواہ وہ قدرتی ہو یا خانہ ساز جو بھر بھی بل نہیں پڑتا۔ آپ اگر ایک ایسی باریک پوشاک زیب تن فرما کر دو ایک ایک میل کا چکر لگائیں تو دوسرے ہی دن فالج لقوہ سکتہ۔ درجہ مفاصل تو بخ در دگردہ نمونیا اور یہ بھی نہیں تو شدید نزلہ ہوئے بغیر نہ بچیں۔ اس کو کیا فرمائے گا۔ آپ کپڑا دینے کے وقت حلق میں ایک خاص کیفیت محسوس کرتے ہوں گے۔ لیکن عورت کو اگر یہ عارضہ ہو گیا تو ہر دعوت ہر شادی ہر تقریب قریب ہر صحبت بزم تقریر بن جاتی ہے۔ سوئی پرنے کرمونی پرونے تک اور انتظام خانہ داری سے کر انتظام مملکت تک ہر مسئلہ پر وہ بلا تکان اس وقت تک بول سکتی ہے۔ بول ہی نہیں اپنی دلاویز حرکات و سکنات سے تقریر میں چار چاند لگا سکتی ہے جب تک کہ سامعین پراگندہ نہ ہو جائیں۔ اس کی آواز لحظہ بہ لحظہ زیادہ سریلی ہوتی جائے گی۔ اور تقریر کے اختتام پر وہ اسی مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھے گی جس کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔ تکان عورت کے لغت میں ایک مہمل لفظ ہے مصنوعی تکان محض مرد کو یقین نزاکت دلانے کا رنگ ہے۔ اسے کوئی سمجھوتہ رکھنے والا دھوکہ نہیں ہو سکتا۔

عورت مرد سے کمزور ہے۔ یہ ایک بوسیدہ خیال ہے جس میں اصلیت کبھی ہو تو ہو لیکن اب تو نام کو بھی نہیں۔ عورت کو صنف نازک آپ اب بھی کہیں تو کہیں مگر میں نہیں کہوں گا۔ میرے خیال میں عورت تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ سخت چیز ہے۔ سنگدل تو شاعر بیچارے کہتے ہی آئے ہیں۔ مگر اب وہ ص

کانگریس کا مقصد غیر طبقہ واری جمہوری سوسائٹی کی تعمیر

کھلے اجلاس کے لئے ورکنگ کمیٹی کی قراردادیں

نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج کانگریس کے اغراض و مقاصد پر ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں ان نکات پر زور دیا ہے کہ ہندوستان کے تمام لوگوں میں اتحاد اور میل و محبت کو ترقی دینا۔ طبقاتی امتیازات کو مٹانا اور پر امن طور پر ایک بے طبقاتی جمہوری سوسائٹی کی تعمیر کرنا۔

کمیٹی نے صبح کے اجلاس میں چھ اور شام کے اجلاس میں ۳ قراردادوں کے مسودوں کو مکمل کر لیا۔ یہ قراردادیں آج پورے میں کانگریس کے سبجکٹ کمیٹی کے سامنے رکھی جائیں گی۔ اور اس کے بعد تصدیق کے لئے کانگریس کے کھلے اجلاس میں پیش کی جائیں گی۔

منظور ہونے والی قراردادوں میں حسب ذیل موضوع شامل ہیں۔

کانگریس کے اغراض و مقاصد ہندوستان کی خارجہ پالیسی تقسیم کے سبب نقصان اٹھانے والے مصیبت زدہ لوگ۔ مزدور فرقہ واریت اور جنوبی افریقہ کے ہندوستانی

اغراض و مقاصد کی قرارداد میں مہاتما گاندھی کی یاد سے بے حد عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور کانگریس کے اس مصمم ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ گاندھی جی کی تعلیم کی روشنی میں ہندوستانیوں اور بنی نوع انسان کی خدمت جاری رکھے گی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ گاندھی جی کی قیادت میں عدم تشدد کے ذریعہ سیاسی آزادی حاصل ہو چکنے کے بعد اب کانگریس کو سماجی اور معاشی آزادی کے لئے محنت کرنا ہے۔

خارجہ پالیسی۔ خارجہ پالیسی کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کانگریس اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں کی پوری طرح پابندی کرے گی۔ تمام ملکوں سے دوستی اور تعاون کے تعلقات قایم کرے گی۔ اور فوجی یا اسی قسم کے دوسرے معاہدوں کے جھگڑوں میں نہیں پڑے گی۔ جو دنیا کو مخالف گروہوں تقسیم کر کے دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں۔ اور ایشیائی قوموں کی آزادی اور ان کے بہتر دوستانہ تعلقات اور ان کی باہمی امداد کی کوششوں کے حق میں مضر پڑ سکتے ہیں۔

دولت مشترکہ۔ دولت مشترکہ کے مسئلہ پر قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کانگریس مشترکہ مفاد اور امن عالم کے حصول کی خاطر دولت مشترکہ کی آزاد قوموں کے ساتھ آزاد تعلق کے قیام کا خیر مقدم کرے گی۔

پناہ گزین۔ تیسری قرارداد پناہ گزینوں سے کانگریس کی ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے پناہ گزینوں کی بحالی اور امداد کے سلسلہ میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے جو کام کیا ہے اس کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ کانگریس نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ اس کام کی رفتار کو تیز کرنے کی ہر امکانی کوشش کی جائے گی۔

مزدور۔ مزدور مسئلہ پر جو قرارداد ہے اس میں کانگریسیوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ مزدوروں میں بڑی سرگرمی کے ساتھ کام کریں۔ اور مزدوروں کو تنبیہ کیا گیا ہے کہ اس بات سے ہوشیار رہیں کہ ملک کی بنیادی اور اہم ضروریات کو بالکل نظرانداز کر کے مزدوروں طبقہ سے تنگ نظری پر مبنی سیاسی مقاصد کے لئے غلط فائدہ اٹھانے کی منظم کوشش کی جا رہی ہے قرارداد میں مزدوروں سے پیداوار بڑھانے کی اپیل کی گئی ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی معاشی پروگرام کمیٹی نے مناسب مزدوری اور مناسب منافع کے تعین اور صنعتوں کو مزدوروں کو منافع میں حصہ دلانے کی اسکیم کے متعلق جو سفارشیں کی گئی ہیں۔ ان کو منظور کیا گیا ہے۔ اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو دعوت دی گئی ہے کہ ان سفارشات پر عمل درآمد کرانے کے لئے جلد ہی موثر کارروائی کریں۔

مہاتما گاندھی۔ اس کے بعد عظیم ترین حادثہ پیش آیا اس ہستی کا قتل جو محبت۔ شرافت مجسم تھی اور ہندوستان کی ناقابل تسخیر روح

اس طرح وہ چیز جس کے حصول کے لئے کانگریس نے مشقت کی تھی۔ اور جس کا حصول ہماری طویل جدوجہد کی معراج تھی جب حاصل ہوئی تو آزادی کی روشنی لانے کے بجائے اپنے ساتھ غم کی اندھیاری لائی۔

گاندھی جی کی یاد کی تعظیم کرتے ہوئے اور ان کی تعلیم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے ملک نے ان خوفناک بحرانوں کا سامنا کیا جن میں سب سے بڑا بحران روحانی تھا جس نے ہندوستان کے دماغ کو ماؤف کر دیا تھا۔ اور کچھ دنوں کے لئے ملک گرو کی تعلیمات کو بھلا بیٹھا تھا۔

یہ کانگریس جس کا کھلا اجلاس حصول آزادی کے سولہ مہینہ کے بعد اور اس ہستی کی رحلت کے جس نے اس کی تشکیل کی تھی۔ اور اس کو زندگی بخشی تھی تقریباً گیارہ مہینہ کے بعد ہو رہا ہے۔ اس عظیم المرتبت روح اور اس کی عظیم الشان تعلیم کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہے۔ اور عہد کرتی ہے کہ اس حیات بخش تعلیم کی روشنی میں ہندوستان اور بنی نوع انسان کی خدمت میں کرتی رہے گی۔

خارجہ پالیسی کی تجویز میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان نے ہمیشہ اپنی آزادی کی جدوجہد کے ساتھ دوسرے ممالک میں سامراجی تسلط اور نو آبادیاتی ماتحتی کے مخالفت کی ور فسطائیت وغیرہ ان تمام رجحانات کی مخالفت کی جو انسانی ذہنیت کو دبانے والے ہیں۔ آزادی کے بعد ہندوستان پر نئی ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں جن کے مطابق دوسرے ممالک سے تعلقات قایم کرنا ضروری ہے۔ کانگریس ان تعلقات کا خیر مقدم کرتی ہے جو ایک دوسرے کو سمجھنے اشتراک اور عالمی امن کے قیام میں معاون ہوں گے۔

ہندوستان کی خارجی پالیسی کو کانگریس کی پچھلے برسوں کی پالیسی کے مطابق ہونا چاہیے۔ جو عالمی امن کی ترقیوں۔ قوموں کی آزادی اور نسلی مساوات کے حق میں ہے۔ اور سامراج و آبادیاتی نظام کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ کانگریس افریقہ اور ایشیا کے عوام کی زبان آزادی کے حق میں ہے۔ جو نو آبادیاتی نظام کے ماتحت بہت سی نسلوں سے چلے آتے ہیں۔

عالمی امن و اشتراک۔ کے لئے ہندوستان نے ادارہ متحدہ اقوام میں شرکت کی ہے۔ اور کانگریس اس کے منشور پر پورے اعتماد اور عمل کے ادارہ کا اظہار کرتی ہے۔ ہندوستان کی خارجی پالیسی ہمیشہ ایسی ہونا چاہیئے جس سے دوسری قوموں سے اشتراک بڑھے۔ اور اسے ہمیشہ ایسے فوجی معاہدوں سے پرہیز کرنا چاہیئے جس سے دنیا میں پھوٹ پڑتی ہے۔ اور امن کو خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ خارجی اور معاشی پالیسی میں آزاد رہتے ہوئے ہندوستان کو ادارہ متحدہ اقوام کا ممبر رہنا چاہیئے۔ اور امن و آزادی اور جمہوریہ ہونے کی وجہ سے اور دنیا کی قوموں میں اس کے لئے صحیح جگہ حاصل کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ برطانیہ اور دولت مشترکہ کی اقوام متحدہ سے جو تعلقات تھے ان میں تبدیلی کی جائے۔ حالانکہ کانگریس اس کے حق میں ہے کہ دوسرے ممالک سے ایسے تعلقات رکھے جائیں جو ہندوستان کی آزادی رائے عمل میں نہ حارج ہوں خصوصاً ہندوستان ایشیا کے پڑوسی ممالک سے تعلق رکھنا چاہتا ہے۔ اور کانگریس امید کرتی ہے کہ قریبی تعلقات اور ایشیا کی اقوام کی آزادی کو قایم رکھا جائے گا۔ اور ان میں ترقی کی جائے گی۔

مصیبت زدگان سے ہمدردی یہ کانگریس کے بعد فساد کے سلسلہ میں تمام ستائے ہوئے لوگوں کے ساتھ خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔ پوری ہمدردی رکھتی ہے۔ اور ان کے رنج و غم میں پوری طرح شریک ہے۔

وہ اس مستعدی پر جو صوبائی اور مرکزی حکومتوں نے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد دکھائی ہے۔ انہیں مبارکباد دیتی ہے۔ اور امید کرتی ہے کہ حکومت اور عوام سب مل کر اس کام کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی کوشش کریں گے۔ خاص طور پر وہ بچوں اور نوجوانوں کو تعلیم اور دیگر آسانی فراہم کئے جانے پر زور دیتی ہے۔

فرقہ واریت۔ کانگریس ہمیشہ سے اس کی کوشاں رہی ہے کہ ایک قوم کی تشکیل کرے۔ جس میں ہر مذہب و ملت اور ہر نسل کے لوگوں کو برابر کے حقوق اور مساوی مواقع حاصل ہوں۔ اور سب لوگ ہندوستان کے شہری مل کر ملک کی ترقی میں حصہ لیں۔

اس نے ہمیشہ فرقہ واریت اور علیحدگی کی ذہنیت کی مخالفت کی لیکن حالات سے مجبور ہو کر اسے کچھ مراعات کرنی پڑی جس کی وجہ سے ہمارے ملک کی زندگی میں فرقہ واریت کے عناصر پیدا ہو گئے۔ اور کانگریس کی کوششوں کے باوجود یہ عناصر مذہب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بڑھتے ہوئے جس کے نتیجہ میں نہ صرف ملک کی تقسیم عمل میں آئی بلکہ اس کے ہاتھوں

اعلان

حکومت ہند کے

انعامی بونڈ

دسویں قرعہ اندازی کے نتائج

ذیل میں پانچ سالہ بلا سود انعامی بونڈ سنہ ۱۹۴۹ء کے سلسلہ میں دسویں ششماہی میں انعام جیتنے والوں کی فہرست عام اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ یہ قرعہ اندازی بمبئی میں مورخہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء کو کی گئی تھی۔

۱۰۰ روپیہ کی نوعیت کے

رقم انعام	انعام جیتنے والے بونڈوں کے نمبر: سیریز اے	سیریز بی	سیریز سی	سیریز ڈی
۵۰۰۰۰ روپیہ	۰۳۳۴۴۶	۰۵۲۰۱۷	۰۹۱۲۳۶	۰۳۸۰۰۶
۲۰۰۰۰ "	۰۸۱۰۹۸	۰۲۷۹۸۸	۰۸۰۴۹۱	۰۸۵۰۵۴
۲۰۰۰۰ "	۰۰۰۶۰۲	۰۱۵۵۴۶	۰۲۵۸۹۳	۰۹۳۲۲۱
۵۰۰۰ "	۰۴۷۹۱۹	۰۷۵۱۰۱	۰۴۱۳۲۷	۰۶۶۲۷۱
۵۰۰۰ "	۰۷۷۳۳۹	۰۴۳۴۰۷	۰۶۴۴۷۴	۰۷۹۱۵۵

۱۰ روپیہ کی نوعیت کے

انعام حاصل کرنے والے بونڈوں کے نمبر

رقم انعام	سیریز اے اے	سیریز اے بی	سیریز اے سی	سیریز اے ڈی	سیریز اے ای	سیریز اے الف	سیریز اے جی	سیریز اے ایچ	سیریز اے جے	سیریز اے کے	سیریز اے ایل	سیریز اے ایم	سیریز اے این
۲۵۰۰ روپیہ	۰۴۱۵۹۳	۰۹۸۸۷۸	۰۹۰۵۹۲	۰۷۳۹۳۲	۰۰۴۸۴۵	۰۴۳۲۷۱	۰۱۰۶۶۰	۰۴۰۰۵۴	۰۹۱۲۰۵	۰۵۰۵۱۶	۰۸۱۳۹۴	۰۸۸۲۸۱	۰۷۰۸۱۹
۱۲۵۰ "	۰۴۸۴۴۸	۰۷۹۲۸۹	۰۹۹۲۹۶	۰۹۸۹۴۷	۰۴۴۹۰۳	۰۷۴۱۰۶	۰۵۹۲۴۲	۰۲۱۸۸۸	۰۷۸۸۷۰	۰۶۱۷۱۷	۰۰۱۹۹۶	۰۷۸۵۹۴	۰۵۳۰۰۱
۱۲۵۰ "	۰۷۱۹۸۸	۰۵۱۸۷۹	۰۰۸۳۴۰	۰۰۱۵۹۵	۰۴۱۴۱۲	۰۰۸۱۲۷	۰۰۵۵۴۵	۰۷۰۶۲۷	۰۰۸۰۱۵	۰۴۱۹۴۸	۰۲۰۱۲۶	۰۹۰۲۳۳	۰۰۳۶۴۹
۵۰۰ "	۰۴۹۸۴۱	۰۰۹۰۸۴	۰۸۱۲۹۲	۰۴۵۹۷۷	۰۶۰۶۹۶	۰۵۵۲۱۹	۰۹۳۲۵۸	۰۶۳۶۱۳	۰۳۸۷۱۷	۰۶۹۸۲۱	۰۵۸۳۴۹	۰۶۱۸۶۴	۰۶۳۸۱۳
۵۰۰ "	۰۲۰۹۲۶	۰۰۰۴۹۲	۰۹۵۹۵۴	۰۰۲۷۹۲	۰۴۵۳۵۹	۰۰۸۴۴	۰۰۳۱۵۱	۰۶۳۸۱۰	۰۶۱۵۱۹	۰۴۱۷۷۰	۰۸۳۶۴۹	۰۶۰۲۶۳	۰۵۰۰۲۰
۵۰۰ "	۰۴۸۲۷۷	۰۲۹۱۱۰	۰۶۵۷۷۳	۰۵۴۵۱۴	۰۰۵۴۴۲	۰۴۱۸۸۱	۰۵۳۲۶۳	۰۰۵۶۴۵	۰۲۸۳۲۱	۰۵۳۳۳۳	۰۳۸۰۶۳	۰۹۸۳۲۸	۰۷۳۹۴۰
۵۰۰ "	۰۲۲۸۹۵	۰۰۳۳۲۱	۰۷۵۲۰۸	۰۷۳۴۳۶	۰۵۸۰۰۶	۰۴۳۳۹۳	۰۵۴۹۰۹	۰۴۳۶۵۷	۰۰۳۷۰۹	۰۶۹۲۰۲	۰۸۰۷۴۷	۰۷۸۳۲۶	۰۲۰۹۱۹
۵۰۰ "	۰۵۸۲۹۶	۰۲۱۰۴۵	۰۹۰۴۵۸	۰۲۵۱۴۸	۰۳۵۹۸۵	۰۳۴۸۷۰	۰۶۱۳۱۸	۰۹۴۳۹۰	۰۲۱۳۰۵	۰۸۴۷۴۵	۰۵۰۶۳۹	۰۶۰۴۷۹	۰۵۰۶۷۰
۲۵۰ "	۰۷۵۸۲۴	۰۵۰۵۹۵	۰۵۵۸۲۷	۰۱۹۹۵۰	۰۹۵۲۵۶	۰۹۸۶۴۵	۰۶۰۱۴۷	۰۳۳۷۰۱	۰۹۰۳۱۴	۰۶۸۷۴۴	۰۳۹۳۷۳	۰۰۰۶۶۱	۰۶۰۳۸۲
۲۵۰ "	۰۹۲۸۷۹	۰۷۱۹۵۶	۰۵۸۳۵۰	۰۸۵۲۰۸	۰۱۱۳۷۵	۰۸۹۳۹۰	۰۰۰۳۵۲	۰۳۰۱۴۷	۰۳۹۸۵۶	۰۶۹۴۱۵	۰۷۳۷۱۱	۰۲۰۸۱۸	۰۰۰۶۸۱
۲۵۰ "	۰۰۸۱۲۷	۰۰۱۱۱۳	۰۸۱۰۳۸	۰۹۴۶۰۶	۰۱۱۸۱۷	۰۲۵۸۶۴	۰۲۹۲۴۰	۰۸۰۷۸۰	۰۲۵۵۸۷	۰۱۳۷۳۱	۰۲۱۵۳۹	۰۹۰۳۹۸	۰۶۸۱۹۲
۲۵۰ "	۰۳۵۸۵۶	۰۹۸۰۹۳	۰۷۰۳۳۳	۰۹۲۵۰۷	۰۵۰۷۴۰	۰۱۵۹۴۵	۰۵۹۳۷۰	۰۶۰۶۹۳	۰۱۹۱۸۸	۰۲۰۶۹۸	۰۹۳۲۷۵	۰۴۰۵۰۶	۰۲۸۳۶۱
۲۵۰ "	۰۰۱۲۹۸	۰۶۸۳۷۳	۰۶۱۶۱۲	۰۹۰۶۲۸	۰۶۹۱۰۸	۰۲۵۱۵۳	۰۳۰۰۷۶	۰۶۴۸۶۸	۰۳۵۷۳۱	۰۵۹۳۴۴	۰۶۸۷۶۱	۰۴۳۵۸۶	۰۶۸۰۲۶
۲۵۰ "	۰۵۳۳۰۲	۰۱۹۲۱۷	۰۸۵۶۵۹	۰۴۴۷۲۹	۰۷۹۴۰۳	۰۰۵۵۱۵	۰۶۱۱۶۳	۰۳۸۲۱۰	۰۳۹۲۶۷	۰۴۹۶۴۵	۰۴۱۷۸۲	۰۰۱۹۰۵	۰۷۸۶۵۷
۲۵۰ "	۰۲۹۶۵۳	۰۱۲۴۸۹	۰۱۵۱۳۷	۰۵۵۰۲۶	۰۵۰۲۱۳	۰۵۴۸۴۵	۰۷۳۱۵۶	۰۰۳۸۹۷	۰۰۸۲۹۴	۰۱۱۴۲۹	۰۷۸۵۶۱	۰۵۰۷۱۰	۰۸۱۲۷۹
۲۵۰ "	۰۴۵۳۳۴	۰۴۱۲۷۱	۰۴۱۸۰۵	۰۷۴۲۱۵	۰۹۸۰۹۸	۰۳۰۱۷۱	۰۳۴۶۰۹	۰۴۳۶۴۹	۰۷۰۶۶۳	۰۸۱۰۷۹	۰۲۳۷۴۶	۰۸۰۹۵۱	۰۷۰۵۴۳
۲۵۰ "	۰۴۸۲۹۳	۰۶۹۳۴۷	۰۰۳۱۷۵	۰۲۸۳۱۲	۰۴۴۸۰۱	۰۹۸۲۴۱	۰۰۳۳۵۰	۰۷۵۵۱۸	۰۷۹۲۹۶	۰۰۴۵۷۷	۰۰۱۶۴۲	۰۸۳۳۵۶	۰۲۰۲۴۴
۲۵۰ "	۰۸۲۶۷۴	۰۵۹۴۸۸	۰۱۳۸۹۳	۰۳۳۴۷۸	۰۷۱۸۹۷	۰۰۱۶۷۷	۰۳۵۴۴۰	۰۲۵۲۳۳	۰۴۳۴۶۱	۰۰۹۱۸۲	۰۸۰۳۴۱	۰۳۸۱۹۲	۰۸۸۱۳۴

پچھلی قرعہ اندازیوں میں حاصل کئے گئے انعامات کی فہرست جن کی طلب یکم دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء تک نہیں ہوئی۔

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء پہلی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	اے اے ۰۷۰۰۹۸	۲۵۰
		اے اے ۰۸۶۱۶۰	۲۵۰
		اے سی ۰۶۲۹۱۱	۲۵۰
۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء دوسری قرعہ اندازی	۱۰ روپے	اے بی ۰۷۹۷۳۸	۱۲۵۰
		اے سی ۰۲۷۶۲۷	۲۵۰۰
		اے سی ۰۶۴۳۹۶	۵۰۰
		اے ای ۰۱۳۴۲۸	۵۰۰
		اے الف ۰۰۲۱۴۸	۲۵۰
		اے جی ۰۵۷۶۴۲	۲۵۰
		اے ایچ ۰۷۸۴۹۷	۲۵۰
		اے جے ۰۹۱۶۰۵	۲۵۰
		اے جے ۰۰۹۸۳۸	۲۵۰
۱۳ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء تیسری قرعہ اندازی	۱۰۰ روپے	سی ۰۲۰۹۴۷	۲۰۰۰۰
	۱۰ روپے	اے بی ۰۴۳۱۷۹	۵۰۰
		اے بی ۰۵۷۱۹۹	۲۵۰
		اے سی ۰۱۱۳۳۴	۱۲۵۰
		اے ڈی ۰۰۶۲۰۰	۲۵۰
		اے الف ۰۷۵۳۷۷	۲۵۰
		اے الف ۰۹۶۸۹۵	۲۵۰
		اے الف ۰۰۲۱۰۸	۲۵۰
		اے جے ۰۶۱۳۰۵	۵۰۰
		اے جے ۰۷۷۴۱۱	۲۵۰
		اے کے ۰۷۰۰۶۵	۵۰۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء چوتھی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	اے بی ۰۱۰۳۵۷	۵۰۰
		اے بی ۰۰۸۱۰۸	۲۵۰
		اے بی ۰۷۰۷۳۹	۲۵۰
		اے سی ۰۶۵۲۰۵	۲۵۰۰
		اے سی ۰۱۸۴۰۶	۲۵۰
		اے سی ۰۴۱۳۰۹	۲۵۰
		اے ای ۰۷۳۶۳۴	۲۵۰
		اے الف ۰۷۲۹۰۹	۲۵۰
		اے کے ۰۱۲۶۲۶	۱۲۵۰
		اے ایل ۰۰۲۶۰۱	۲۵۰۰
		اے ایل ۰۸۲۰۸۹	۵۰۰
		اے ایل ۰۷۳۹۵۵	۲۵۰
		اے ایم ۰۰۶۰۹۰	۵۰۰
		اے این ۰۳۰۱۴۵	۲۵۰
۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء پانچویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	اے سی ۰۰۶۸۹۴	۲۵۰۰
		اے ڈی ۰۷۱۱۵۸	۲۵۰
		اے ای ۰۷۲۶۲۱	۲۵۰۰
		اے الف ۰۶۹۶۷۷	۱۲۵۰
		اے الف ۰۸۳۴۰۵	۲۵۰
		اے الف ۰۲۱۶۶۰	۲۵۰
		اے الف ۰۱۳۰۸۹	۲۵۰
		اے جی ۰۶۰۰۳۳	۲۵۰
		اے جی ۰۴۸۱۱۸	۲۵۰
		اے ایچ ۰۱۸۵۸۰	۱۲۵۰
		اے ایچ ۰۱۹۱۴۵	۲۵۰
		اے جے ۰۴۱۹۶۴	۵۰۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
		اے جے ۰۲۹۵۲۴	۲۵۰
		اے جے ۰۷۶۹۸۸	۲۵۰
		اے کے ۰۶۹۶۴۱	۵۰۰
		اے ایل ۰۲۲۵۲۱	۲۵۰
		اے ایل ۰۹۷۱۲۰	۲۵۰
		اے ایم ۰۳۵۱۰۹	۵۰۰
		اے ایم ۰۹۲۵۱۱	۲۵۰
		اے ایم ۰۳۸۱۴۶	۲۵۰
		اے ایم ۰۸۷۴۸۳	۲۵۰
		اے این ۰۱۸۶۵۶	۵۰۰
۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۷ء چھٹی قرعہ اندازی	۱۰ روپیہ	اے اے ۰۶۳۵۱۲	۱۲۵۰
		اے اے ۰۷۴۱۰۰	۵۰۰
		اے اے ۰۴۹۸۶۰	۲۵۰
		اے اے ۰۵۵۹۴۷	۲۵۰
		اے بی ۰۲۴۵۶۲	۲۵۰
		اے سی ۰۹۱۱۰۱	۵۰۰
		اے سی ۰۵۳۸۲۸	۲۵۰
		اے ڈی ۰۵۴۲۷۹	۲۵۰
		اے ڈی ۰۴۷۷۶۷	۲۵۰
		اے ڈی ۰۳۴۹۸۳	۲۵۰
		اے ای ۰۰۲۰۳۹	۲۵۰
		اے جی ۰۵۸۶۳۴	۵۰۰
		اے جی ۰۲۶۴۵۰	۲۵۰
		اے جی ۰۶۸۴۱۳	۲۵۰
		اے ایچ ۰۹۱۷۷۱	۱۲۵۰
		اے ایچ ۰۴۱۹۷۳	۵۰۰

پچھلی قرعہ اندازیوں میں حاصل کئے گئے انعامات کی فہرست جن کی طلب یکم دسمبر ۱۹۴۸ء تک نہیں ہوئی۔

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء چھٹی قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۴۴۹۰۶ اے ایچ	۲۵۰
		۰۴۴۸۸۹ اے ایچ	۲۵۰
		۰۷۶۹۴۰ اے جے	۵۰۰
		۰۳۴۴۷۵ اے جے	۲۵۰
		۰۹۰۵۳۱ اے کے	۱۲۵۰
		۰۶۶۵۷۶ اے کے	۲۵۰
		۰۹۴۷۶۹ اے ایل	۲۵۰
		۰۱۷۸۰۱ اے ایم	۱۲۵۰
		۰۱۸۷۲۲ اے ایم	۵۰۰
۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء ساتویں قرعہ اندازی	۱۰۰ روپے	۰۲۷۱۹۶ بی	۲۰۰۰۰
		۰۴۷۰۲۱ سی	۵۰۰۰۰
		۰۹۴۰۳۷ ڈی	۲۰۰۰۰
	۱۰ روپے	۰۵۹۸۰۷ اے اے	۱۲۵۰
		۰۲۰۰۲۵ اے اے	۱۲۵۰
		۰۴۷۷۲۸ اے اے	۵۰۰
		۰۰۰۷۵۸ اے اے	۲۵۰
		۰۰۰۳۳۹ اے اے	۲۵۰
		۰۷۷۵۱۶ اے اے	۲۵۰
		۰۵۶۳۸۳ اے بی	۲۵۰
		۰۲۰۸۱۵ اے بی	۲۵۰
		۰۶۱۱۵۸ اے بی	۲۵۰
		۰۴۱۳۱۳ اے بی	۲۵۰
		۰۰۳۹۱۱ اے بی	۲۵۰
		۰۰۷۹۷۱ اے سی	۵۰۰
		۰۸۰۱۱۲ اے سی	۲۵۰
		۰۲۰۲۴۴ اے سی	۲۵۰
		۰۳۲۳۱۹ اے سی	۲۵۰
		۰۲۹۵۶۱ اے ڈی	۵۰۰
		۰۹۷۱۱۷ اے ڈی	۵۰۰
		۰۲۹۱۷۳ اے ڈی	۲۵۰
		۰۳۴۱۳۱ اے ڈی	۲۵۰
		۰۶۰۸۶۵ اے ڈی	۲۵۰
		۰۸۲۷۲۶ اے ای	۱۲۵۰
		۰۲۰۹۰۴ اے ای	۵۰۰
		۰۸۹۹۰۸ اے ای	۲۵۰
		۰۰۷۰۱۵ اے ای	۲۵۰
		۰۱۳۱۰۷ اے ایف	۵۰۰
		۰۱۴۰۶۸ اے ایف	۵۰۰
		۰۵۰۷۶۹ اے ایف	۲۵۰
		۰۱۲۹۳۱ اے ایف	۲۵۰
		۰۶۶۰۶۷ اے ایف	۲۵۰
		۰۳۸۶۰۰ اے جی	۵۰۰
		۰۶۶۵۰۵ اے ایچ	۲۵۰
		۰۵۹۳۴۹ اے جے	۱۲۵۰
		۰۵۸۹۹۸ اے جے	۵۰۰
		۰۷۵۴۴۳ اے جے	۲۵۰
		۰۹۱۵۷۳ اے جے	۲۵۰
		۰۶۲۷۲۵ اے کے	۱۲۵۰
		۰۳۴۷۷۹ اے کے	۵۰۰
		۰۳۴۸۸۰ اے کے	۲۵۰
		۰۷۸۵۴۱ اے کے	۲۵۰
		۰۶۶۹۲۹ اے ایم	۱۲۵۰
		۰۹۲۲۳۹ اے ایم	۵۰۰
		۰۸۷۵۴۲ اے ایم	۵۰۰
		۰۵۰۵۱۷ اے ایم	۲۵۰
		۰۳۷۰۴۹ اے این	۱۲۵۰
		۰۹۴۰۹۰ اے این	۲۵۰
		۰۶۴۸۷۰ اے این	۲۵۰
		۰۲۵۱۳۴ اے این	۲۵۰
۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء آٹھویں قرعہ اندازی	۱۰۰ روپے	۰۷۱۰۷۰ بی	۲۰۰۰۰
		۰۴۵۰۸۰ سی	۲۰۰۰۰
	۱۰ روپیہ	۰۲۸۹۸۰ اے اے	۱۲۵۰
		۰۱۶۹۳۴ اے اے	۲۵۰
		۰۰۴۵۷۷ اے بی	۲۵۰۰
		۰۴۲۷۰۹ اے بی	۵۰۰
		۰۰۵۴۴۱ اے بی	۵۰۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء آٹھویں قرعہ اندازی	۱۰ روپے	۰۶۵۲۰۴ اے بی	۵۰۰
		۰۰۳۱۴۱ اے سی	۱۲۵۰
		۰۸۶۴۹۸ اے سی	۲۵۰
		۰۵۴۳۴۴ اے ڈی	۱۲۵۰
		۰۵۴۴۳۶ اے ڈی	۵۰۰
		۰۲۹۱۱۶ اے ڈی	۲۵۰
		۰۳۷۴۱۹ اے ڈی	۲۵۰
		۰۸۰۲۸۸ اے ای	۲۵۰
		۰۴۶۵۲۲ اے ایف	۱۲۵۰
		۰۰۰۶۸۴ اے ایف	۵۰۰
		۰۵۱۱۴۷ اے ایف	۵۰۰
		۰۹۰۹۶۱ اے ایف	۲۵۰
		۰۳۳۴۰۱ اے ایف	۲۵۰
		۰۸۶۰۲۰ اے ایف	۲۵۰
		۰۹۷۹۱۸ اے ایف	۲۵۰
		۰۶۶۵۲۲ اے ایف	۲۵۰
		۰۶۸۰۰۹ اے جی	۲۵۰۰
		۰۷۷۲۴۵ اے جی	۱۲۵۰
		۰۸۳۳۱۹ اے جی	۵۰۰
		۰۴۰۸۱۳ اے جی	۲۵۰
		۰۸۲۷۶۱ اے جی	۲۵۰
		۰۵۷۸۶۴ اے ایچ	۲۵۰۰
		۰۴۳۷۶۲ اے ایچ	۲۵۰
		۰۲۲۵۰۷ اے ایچ	۲۵۰
		۰۷۱۲۰۷ اے جے	۵۰۰
		۰۳۹۷۸۸ اے جے	۵۰۰
		۰۷۳۵۰۳ اے جے	۲۵۰
		۰۲۲۶۶۴ اے جے	۲۵۰
		۰۸۰۱۶۹ اے جے	۲۵۰
		۰۹۰۹۹۹ اے کے	۲۵۰۰
		۰۸۲۱۷۲ اے کے	۱۲۵۰
		۰۱۵۷۱۷ اے کے	۲۵۰
		۰۰۷۸۴۸ اے کے	۲۵۰
		۰۰۸۱۳۱ اے کے	۲۵۰
		۰۱۳۴۸۰ اے ایل	۱۲۵۰
		۰۷۴۳۲۳ اے ایل	۵۰۰
		۰۱۲۹۱۶ اے ایل	۵۰۰
		۰۰۶۸۰۱ اے ایل	۲۵۰
		۰۰۸۰۷۳ اے ایل	۲۵۰
		۰۶۷۶۴۸ اے ایل	۲۵۰
		۰۲۵۴۳۱ اے ایل	۲۵۰
		۰۶۳۳۲۷ اے ایم	۵۰۰
		۰۵۰۲۵۷ اے ایم	۲۵۰
		۰۵۳۹۱۶ اے ایم	۲۵۰
		۰۲۵۸۳۱ اے ایم	۲۵۰
		۰۴۴۳۲۸ اے ایم	۲۵۰
		۰۹۴۴۱۷ اے این	۲۵۰
۱۵ جولائی ۱۹۴۸ء نویں قرعہ اندازی	۱۰۰ روپیہ	۰۱۰۰۹۴ اے	۵۰۰۰
		۰۵۴۴۳۶ بی	۵۰۰۰۰
		۰۰۲۲۸۳ بی	۲۰۰۰۰
		۰۰۰۶۴۵ سی	۲۰۰۰۰
		۰۹۶۹۲۴ سی	۵۰۰۰
		۰۵۳۵۸۲ ڈی	۲۰۰۰۰
	۱۰ روپیہ	۰۷۲۹۱۲ اے اے	۵۰۰
		۰۱۶۸۸۶ اے اے	۵۰۰
		۰۶۲۰۰۰ اے اے	۲۵۰
		۰۸۲۳۲۵ اے اے	۲۵۰
		۰۸۷۴۰۸ اے اے	۲۵۰
		۰۱۴۹۲۷ اے بی	۱۲۵۰
		۰۰۴۵۹۰ اے بی	۵۰۰
		۰۸۱۳۸۶ اے بی	۵۰۰
		۰۹۸۳۶۸ اے بی	۵۰۰
		۰۴۳۱۳۳ اے بی	۲۵۰
		۰۰۶۹۲۱ اے بی	۲۵۰
		۰۴۱۱۵۸ اے بی	۲۵۰
		۰۷۱۶۹۸ اے بی	۲۵۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
	۱۰ روپیہ	۰۴۲۶۱۲ اے بی	۲۵۰
		۰۲۴۳۷۱ اے سی	۱۲۵۰
		۰۷۷۰۹۱ اے سی	۱۲۵۰
		۰۰۷۹۲۱ اے سی	۵۰۰
		۰۷۴۱۵۹ اے سی	۵۰۰
		۰۹۳۸۷۶ اے سی	۵۰۰
		۰۳۹۴۶۵ اے سی	۲۵۰
		۰۶۷۵۸۲ اے سی	۲۵۰
		۰۱۲۱۳۸ اے سی	۲۵۰
		۰۶۲۲۰۹ اے سی	۲۵۰
		۰۹۵۷۰۴ اے سی	۲۵۰
		۰۳۶۶۷۶ اے ڈی	۱۲۵۰
		۰۶۳۳۵۳ اے ڈی	۵۰۰
		۰۴۷۲۳۳ اے ڈی	۵۰۰
		۰۱۶۴۷۶ اے ڈی	۲۵۰
		۰۲۶۲۳۴ اے ڈی	۲۵۰
		۰۱۵۱۹۷ اے ڈی	۲۵۰
		۰۶۰۱۷۸ اے ڈی	۲۵۰
		۰۸۴۸۶۴ اے ڈی	۲۵۰
		۰۰۶۳۸۴ اے ای	۵۰۰
		۰۱۲۶۳۴ اے ای	۲۵۰
		۰۱۹۷۷۷ اے ای	۲۵۰
		۰۶۸۰۴۷ اے ایف	۵۰۰
		۰۳۹۵۷۵ اے ایف	۵۰۰
		۰۶۴۷۶۹ اے ایف	۲۵۰
		۰۱۹۲۸۳ اے ایف	۲۵۰
		۰۸۱۰۰۶ اے ایف	۲۵۰
		۰۸۵۲۱۲ اے جی	۲۵۰۰
		۰۵۶۲۳۸ اے جی	۱۲۵۰
		۰۴۹۵۸۹ اے جی	۵۰۰
		۰۴۴۲۸۲ اے جی	۵۰۰
		۰۸۴۵۵۸ اے جی	۲۵۰
		۰۴۹۳۳۵ اے جی	۲۵۰
		۰۳۲۴۸۲ اے جی	۲۵۰
		۰۱۴۱۴۳ اے جی	۲۵۰
		۰۱۶۹۸۷ اے ایچ	۲۵۰۰
		۰۵۵۷۳۹ اے ایچ	۱۲۵۰
		۰۷۶۱۸۰ اے ایچ	۵۰۰
		۰۸۲۰۸۸ اے ایچ	۵۰۰
		۰۱۹۳۰۹ اے ایچ	۲۵۰
		۰۱۱۰۲۹ اے ایچ	۲۵۰
		۰۰۱۵۴۶ اے جے	۲۵۰۰
		۰۰۹۱۶۲ اے جے	۵۰۰
		۰۰۱۶۰۶ اے جے	۵۰۰
		۰۳۶۹۰۷ اے جے	۵۰۰
		۰۰۷۳۱۱ اے جے	۵۰۰
		۰۰۰۸۰۷ اے جے	۲۵۰
		۰۸۷۰۴۱ اے جے	۲۵۰
		۰۰۲۰۲۹ اے جے	۲۵۰
		۰۵۲۸۹۰ اے جے	۲۵۰
		۰۲۰۴۸۶ اے جے	۲۵۰
		۰۴۲۸۶۹ اے کے	۱۲۵۰
		۰۵۶۰۲۷ اے کے	۵۰۰
		۰۱۵۰۹۸ اے کے	۲۵۰
		۰۰۳۱۶۹ اے کے	۲۵۰
		۰۵۸۴۹۹ اے کے	۲۵۰
		۰۳۱۰۸۳ اے کے	۲۵۰
		۰۶۳۰۵۷ اے ایل	۱۲۵۰
		۰۴۷۲۹۰ اے ایل	۵۰۰
		۰۵۹۹۶۹ اے ایل	۵۰۰
		۰۶۳۶۷۰ اے ایل	۵۰۰
		۰۹۰۶۳۷ اے ایل	۲۵۰
		۰۷۷۵۳۴ اے ایم	۵۰۰
		۰۱۱۱۵۱ اے ایم	۵۰۰
		۰۲۹۶۸۱ اے ایم	۵۰۰
		۰۶۸۰۱۷ اے ایم	۲۵۰

غیر طلب شدہ بونڈوں کی تفصیل

تاریخ قرعہ اندازی	نوعیت بونڈ	انعام جیتنے والے بونڈ کا نمبر	انعام کی رقم
۱۵ جولائی ۱۹۴۸ء نویں قرعہ اندازی	۱۰ روپیہ	۰۳۹۳۰۱ اے ایم	۲۵۰
		۰۸۳۵۶۰ اے ایم	۲۵۰
		۰۴۷۳۵۰ اے این	۲۵۰۰
		۰۲۵۱۰۵ اے این	۵۰۰
		۰۲۷۰۲۴ اے این	۲۵۰
		۰۴۷۲۸۹ اے این	۲۵۰
		۰۴۲۴۶۳ اے این	۲۵۰
		۰۶۷۱۹۱ اے این	۲۵۰

حفاظتی کونسل کو سر گرجا شنکر باجپئی کا خط

پیرس ۱۳ دسمبر۔ حفاظتی کونسل کو ہندوستانی نمائندہ سر گرجا شنکر باجپئی نے ایک خط روانہ کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ حیدرآباد کے حالات معمول کے مطابق اور پر امن ہیں۔ حیدرآباد جانے والوں پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے جس طرح اور لوگ حیدرآباد جاتے ہیں اسی طرح اگر حفاظتی کونسل کا کوئی ممبر جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ہماری حکومت حیدرآباد کی بحث میں حصہ لینا غیر ضروری خیال کرتی ہے۔

سر گرجا شنکر باجپئی نے اپنے خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں آپ کی توجہ مسٹر نیڈرسٹ کے اس خط کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس اعتراض کو سر راما سوامی مدالیر نے حیدرآباد کے مسئلہ پر بحث کے وقت اٹھایا تھا۔ اسے نقصان پہنچائے بغیر ہماری حکومت آپ کو مطلع کرنا چاہتی ہے۔ کہ حیدرآباد کی حالت حسب معمول اور پر امن ہے۔ اور حیدرآباد جانے والوں پر کوئی پابندی نہیں خواہ وہ ہوائی راستہ سے سفر کرنے والوں میں ہوں یا سڑک یا ریل کے ذریعہ اگر حفاظتی کونسل کا کوئی ممبر وہاں جانا چاہتا ہو تو وہ اور دوسرے لوگوں کی طرح سے جا سکتا ہے ایسی صورت میں ہماری حکومت حیدرآباد کے مسئلہ پر بحث میں شرکت کے لئے کوئی نمائندہ بھیجنا مناسب خیال نہیں کرتی۔

سنگھ کی تحریک میں شرکت پر سخت کارروائی

لکھنؤ، ۱۴ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے یہ احکام جاری کر دئے ہیں کہ ان سرکاری ملازموں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی جو سنگھ کی تحریک کے سلسلہ میں ماخوذ ہوں گے۔ اور محکمہ کے افسران انہیں برطرف کرنے کے احکام بھی جاری کر سکیں گے۔

حکومت کی جانب سے یہ بھی ہدایت جاری کی گئی ہے کہ سرکاری دفتروں کے قریب سے جب راشٹریا سیوک سنگھ کا جلوس نکلے تو سرکاری ملازموں کو اس کے دیکھنے کے لئے اکٹھا نہ ہونا چاہیئے۔ اس طرح ان کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔

پنڈت نہرو ۲۴ نومبر کو حیدرآباد

نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ وزیر اعظم جواہر لال نہرو ۲۴ دسمبر کو حیدرآباد جا رہے ہیں۔ یہاں وہ دو روز قیام کریں گے۔ اپنے قیام کے دوران میں وہ ایک عام جلسے میں اور عثمانیہ یونیورسٹی میں تقریر کریں گے۔

وزیر اعظم نظام سے ملاقات کریں گے۔ اور مختلف فرقوں کے لیڈروں سے بھی ملیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ وزارت ریاست کے سیکریٹری مسٹر وی پی مینن بھی وزیر اعظم کے ہمراہ ہوں گے۔ ۲۶ دسمبر کی شام کو وزیر اعظم اپنی پارٹی کے ہمراہ بذریعہ ہوائی جہاز میسور روانہ ہو جائیں گے۔

شاہ عبداللہ کی بادشاہت کا اعلان

عمان ۱۱ دسمبر۔ مانٹرے آج یہاں حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر دو شنبہ کو پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا تو شاہ عبداللہ کا شرق اردن اور فلسطین کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

نوجوانوں کو پنڈت نہرو کا مشورہ

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ برلا مندر کے باہر شانتی دھرم سبھا کے جلسے میں گیتا جینتی کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ مہاتما بدھ کے فلسفہ مہاتما گاندھی کی عملی سیاست اور گیتا کی تعلیم پر موجودہ سیاسی زندگی کی ذمہ داری ہیں۔ کسی زمانہ میں ہندوستان اتنا پر عظمت تھا۔ کہ تمام ممالک اس سے فیض حاصل کرتے تھے۔ آج ہمیں اپنے ملک کی تعمیر از سر [illegible]

اقوال زریں

صبر و تحمل کی لاثانی مثال

لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ نے کسی یہودی کے پڑوس میں ایک کرایہ پر مکان لیا۔ حضرت بن دینار کا حجرہ اس یہودی کے مکان کے دروازہ تھا۔ یہودی نے دروازہ پر ایک نالا بنا رکھا تھا۔ اور ہمیشہ اس پرنالہ سے مالک بن دینار کے مکان میں نجاست پھینکا کرتا تھا جس سے اکثر آپ کی جا نماز ناپاک ہو جاتی تھی۔ مگر آپ ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیتے اور کبھی اس یہودی سے تعرض نہ کرتے۔

یہودی ایک مدت تک ایسا ہی کرتا رہا۔ اور حضرت مالک نے اس سے کچھ نہ کہا۔ ایک روز یہودی نے خود آکر کہا کہ حضرت میرے پرنالے سے آپ کو کچھ تکلیف تو نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ تکلیف تو ہے مگر میں نے ایک جھاڑو رکھ چھوڑی ہے۔ جو نجاست پرنالے سے گرتی ہے اسے جھاڑو سے جھاڑ کر دھو ڈالتا ہوں۔

یہودی نے کہا کہ آپ اس قدر تکلیف کیوں برداشت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہمارے خدا کا حکم ہے کہ جو لوگ غم کھاتے ہیں اور غصہ کو پیتے ہیں انہیں ثواب ملتا ہے۔ یہودی یہ سن کر بہت متاثر ہوا۔ اور کہا کہ آپ کا دین عجیب پسندیدہ ہے کہ آپ خدا کی دوستی کے لئے دشمن کی تکلیف دہی گوارا کرتے ہیں۔ اور ناراض نہیں ہوتے۔ یہ کہہ کر وہ اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

موج تبسم

پہلا دوست۔ یہ کس کا جنازہ ہے؟ بہت لوگ ساتھ ہیں۔

دوسرا دوست۔ ہندوستان کے مشہور فلم ایکٹر حامد کا۔

کیا وہ درحقیقت مرگیا۔

ہاں بشرطیکہ یہ کسی سینما کے شوٹنگ کے لئے تیاری نہ ہو۔

باہر سے آواز آئی۔ "مکان کی روشنی بند کرو۔" اس نے اندر سے پوچھا۔ "کیا بات ہے؟" آواز آئی "ہوائی حملے کی وارننگ" اس نے جواب دیا۔ میں اس وقت بستر سے نہیں اٹھ سکتا۔ باہر لیٹر بکس میں ڈال دو۔

گاؤں میں چوری ہوئی پولیس نے افسر تحقیقات کے لئے گیا۔

اس نے گاؤں کے مکھیا سے پوچھا۔ کیا یہاں کوئی پراسرار شخص آیا تھا۔

مکھیا نے جواب دیا۔ اور تو کوئی نہیں۔ ہاں ایک مداری آیا تھا جس نے میری پگڑی میں تین گولیاں ڈال کر غائب کر دی تھیں۔

ماسٹر نے کہا۔ "جنگل میں جب طوفان آتا ہے تو شتر مرغ اپنا سر بالوں میں دفن کر دیتا ہے۔ اور طوفان ختم ہونے کے بعد باہر نکال لیتا ہے۔

ایک بچے نے حیرت سے پوچھا۔ شتر مرغ کو یہ یاد کس طرح رہتا ہے کہ ایک اس نے اپنا سر کہاں دفن کیا تھا۔

عجیب معلومات

امریکہ میں بالدار کپڑوں کے صاف کرنے کے لئے ربڑ کا ایک نیا برش تیار کیا گیا ہے جس میں بجلی پیدا ہوتی ہے۔ اور تمام خاک کے ذرے کھنچ کھنچ کر اس کے اندر آجاتے ہیں۔ بعد کو برش دھو لیا جاتا ہے۔

جاپانی بڑی اخبار بین قوم ہے۔ وہاں ۴۳۴ روزنامے نکلتے ہیں جن کی اشاعت تقریباً دو کروڑ ہے گویا ہر خاندان ایک سے زیادہ کاپیاں اخبارون کی حاصل کرتا ہے۔

اخباروں کا اسٹاف بھی بڑا زبردست ہے۔ ٹوکیو اخبار نچی نچی میں تین ہزار سے زیادہ آدمی کام کرتے ہیں۔ اور اخبار ادسکا اشائی میں دو ہزار

جب موٹریں کارخانوں سے باہر بھیجی جاتی ہیں تو ان پر رقیق ربڑ کی ایک تہ چڑھا دی جاتی ہے تاکہ راستہ میں ان کی پالش پر خراش نہ آئے۔

شتر مرغ کا ایک انڈا مرغیوں کے ۲۰ انڈوں کی برابر ہوتا ہے۔ اور اس کے ابالنے کے لئے چالیس منٹ درکار ہوتے ہیں۔

ہیرا دنیا کی سخت ترین چیز بھی ہے آٹھ گنا زیادہ سخت ہے۔ دنیا میں صرف یہی پتھر ایسا ہی جس میں صرف ایک عنصر پایا جاتا ہے۔ اور اور جتنے قیمتی پتھر ہیں ان میں کم از کم دو عنصر ضرور شامل ہیں

دردِ دل ایک کہانی ہے

(از جناب پنڈت دیاشنکر صاحب مصر سودیہ سابق ایڈیٹر سوتنترتا)

رنگین تیلیوں کے پیچھے سنگین لئے میں گھوم چکا!!
انماد بھرے ارمان لئے دن رات خوشی سے جھوم چکا!
تیلی کے پنکھ لے نہ مجھے ارمان چاند کو چھو نہ سکا!
مانا ایمان کی بات نہیں، دردِ دل ایک کہانی ہے!

انجان دھڑکتی چھاتی پر پتلی ریکھا کھینچے جاتا
پتھر کے سوکھے ادھروں کو ادھروں سے سینچے جاتا
جب اپنی پیاس بجھانے میں ساگر کو پیاس دئے جاتا
گندے پانی کا کوپ نہیں، دردِ دل ایک روانی ہے۔

چھاتی کھولے طوفانوں میں بھی اپنی ناؤ چلاتا ہے
لہروں کو ہاتھ اٹھا اپنا اپنی ہی اور بلاتا ہے
اپنی ہی جوالا سے تمکی لہروں میں دیپ جلاتا ہے
پی جام زہر مدہوش نہیں دردِ دل ایک جوانی ہے

کیا کیا نہ ابھی تک ہے ہارا کیا کیا نہ ابھی تک ہے کھیلا
یہ چاند گواہی دیتے ہیں کیا کیا نہ ابھی تک ہے اکھیلا!
یہ ہاتھ گواہی دیتے ہیں کیا کیا نہ ابھی تک ہے جھیلا
چھالے پھوڑے گمنام نہیں دردِ دل ایک نشانی ہے

چیانگ کائی شک کا استعفا!

ہانگ کانگ ۱۴ دسمبر۔ چین کے مالیاتی حلقوں میں آج یہ خبر بہت گرم تھی کہ جنرل سمو چیانگ کائی شک نے چین کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اس خبر کے ساتھ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ چیانگ کائی شک کے جانشین صدر لی تسنگ جین ہوئے ہیں جو گوانکسی کے فوجی لیڈر رہیں۔ وہ گذشتہ موسم بہار میں ایک ایسے پلیٹ فارم سے نائب صدارت کے انتخاب میں کامیاب ہوئے تھے۔ جو سیاسی اصلاحات اور خانہ جنگی کو جلد ختم کرنے کے لئے اقدامات پر زور دیتا تھا۔ اس خبر کا ردعمل ہانگ کانگ کے بازار پر بہت تیز ہوا اور سونے کی سلاخیں بڑے پیمانہ پر بکنے لگیں۔ اس قسم کی خبریں پہلے بھی مشہور ہوئی ہیں لیکن بازار میں ان کا کبھی کوئی اثر نہیں پڑا۔

پی پنگ میں آج محصور ہو کر لڑنے والی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ کیوں کہ جنرل لن پیاؤ کی کمیونسٹ فوجیں دیوار عظیم کی طرف جھپٹ کر تیزی سے پی پنگ پر چاروں طرف سے شہر کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

شہر کے تمام پھاٹک ماوا کے بوردن اور کانٹے دار تاروں سے بند کر دئے گئے ہیں۔ جو یونیورسٹیاں مغربی مضافات میں تھیں۔ اور جن میں امریکہ کی ین پنگ یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ ان کو خالی کر دیا گیا ہے۔ اور کرفیو سختی کے ساتھ نافذ کر دیا گیا ہے۔

جنرل تو توپی کے ہیڈ کوارٹر کے ایک ترجمان نے یہ اقبال کرتے ہوئے کہ صورت حال ایک دم سے بگڑ گئی ہے۔ پی پنگ کے لوگوں نے بتایا ہے کہ پی پنگ اور ٹینٹسین دونوں کی مدافعت میں ایک ایک سپاہی جان دے دیگا۔

خبر ہے کہ کمیونسٹ فوجوں نے پی پنگ کا گھمان ریلوے کے ساتھ بڑھتے ہوئے چنگ پنگ پر قبضہ کر لیا ہے جو پنگ پی سے ۲۰ میل شمال مغرب میں ہے۔ اور اب وہ ریلوے لائن سے اور جنوب میں شاہوار کی طرف بڑھ رہی ہیں

ٹنٹ سن سے آئی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ دستے پی پنگ کے مغربی ہوائی اڈے سے محض چند میل کے فاصلہ پر ہیں۔ پی پنگ شمالی چین میں حکومت کے آخری مضبوط مقامات میں سے ہے۔

اس ہوائی اڈے کے تمام ہوائی جہاز ایک دوسرے ہوائی اڈے میں منتقل کرئے گئے ہیں۔

حکومت کے سپاہی اور پناہ گزین مغرب کی طرف سے بھاگ بھاگ کر بڑی تعداد میں پی پنگ میں داخل ہو رہے ہیں۔

کمیونسٹوں نے کیلان کی کانوں کے علاقہ پر اپنی گرفت کو مضبوط کر لیا ہے۔ اس علاقہ کو شمالی چین کے سرکاری کمانڈر ان چیف جنرل فو تسو پی نے جن کے متعلق کوئی علم نہیں ہے۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ اور ان کے کیا ارادہ ہیں۔

سرکاری خبروں میں کہا گیا ہے کہ پی پنگ سے قریب جو جنگ ہو رہی ہے۔ اس کا مرکز نانگشان ہے جو پی پنگ سے ۲۰ میل شمال مغرب میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہاں طرفین کا خاصا نقصان ہوا ہے۔

پی پنگ سے ۱۲ میل مشرق میں تنگ چاؤ کے غیر فوجیوں نے تخلیہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ کیونکہ غیر معروفہ خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شہر کے قریب لڑائی ہوئی ہے۔

کل رات ٹنٹ سن میں تخلیہ کرانے والی آٹھ ٹرینیں تانگشان سے آئی ہیں۔ جو کیلان کے علاقہ میں واقع ہے۔ ان ٹرینوں میں غیر فوجی آئے ہیں۔ پولیس کے لوگ اور تانگشان رضاکار فوج کا کچھ حصہ شامل ہے۔ حکومت اور کمیونسٹوں میں ہونے والی مصالحت کی افواہوں کی وجہ سے آج ٹنٹ سن کے بازار میں ۲۵ فیصدی قیمتیں گر گئی ہیں۔

نین کنگ سے آئی ہوئی خبروں میں کہا گیا ہے کہ سرکاری فوج کے جو حصے نین شنگ سے سو میل شمال میں سوشین کے قریب گھر گئے ہیں۔ ان کا دارو مدار زیادہ تر ہوائی جہازوں سے گرائی جانے والی غذا اور گولہ بارود پر ہے۔

ان گھری ہوئی فوج کی تعداد دو لاکھ اور ڈھائی لاکھ کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ اور پچاس سے زیادہ ہوائی جہاز ان کو رسد پہنچا رہے ہیں۔

ایک علاقہ کے اندر چار سو ٹرک ہوائی جہازوں کے اترنے کے لئے میدان تیار کرنے کی کوشش میں استعمال کئے جا رہے ہیں۔

بیرونی زبانوں کا استعمال

نئی دہلی۔ ۱۰ دسمبر۔ حکومت ہند کے محکمہ دفاع نے فوجی افسروں کو بیرونی زبانیں سکھانے کے لئے ایک اسکول کھولا ہے۔ اس اسکول میں فی الحال فرانسیسی روسی

م جرمنی فارسی عربی چینی جاپانی زبانیں سکھائی جائیں گی گو یہ اسکول خاص طور پر فوجی افسروں کے لئے ہے۔ لیکن اس میں غیر فوجی سرکاری افسروں کو بھی داخلہ کی آسانیاں دی جائیں گی۔

مسٹر ۔ ایچ بنرجی (ماہر لسانیات) جو چودہ موجودہ اور چار پرانی زبانوں سے ماہر ہیں۔ ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

ہندوستان کے صدر کا انتخاب انتخابی ادارہ کے ذریعہ ہوگا

نئی دہلی۔ ۱۳ دسمبر۔ دستور ساز اسمبلی نے آج فیصلہ کیا کہ آزاد ہندوستان کے صدر کو ایک انتخابی حلقہ منتخب کرے جس کی تشکیل حسب ذیل ہوگی۔

۱۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ممبر اور
۲ صوبائی اور ریاستی مجالس قانون ساز کے ممبر۔

اسمبلی نے پروفیسر کے ٹی شاہ کی یہ ترمیم مسترد کر دی کہ عوام کی خواہش کو بلند ترین جگہ دینے کی غرض سے صدر کو ہندوستان کے بالغ شہری منتخب کریں۔ اور ووٹ بند ڈالیں۔

اس تجویز کو منظور کرنے سے اپنی معذوری ظاہر کرتے ہوئے مسودہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر امبیدکر نے کہا کہ ایسے انتخاب کا انتظام کرنا ناممکن ہے جس میں کم از کم اٹھارہ کروڑ ۱۰ لاکھ آدمی حصہ لیں۔ کیونکہ بالغ رائے دہندگی کا اصول تسلیم کر لینے کے بعد ملک کی تقریباً آدھی آبادی کو انتخاب میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔ اور اتنے بڑے انتخاب کا انتخاب کا انتظام کرنا ناممکن ہے۔ جہاں تک ضروریات کا سوال ہے مسودہ کمیٹی کی تجویز کے مطابق بالواسطہ انتخاب مناسب ہے۔ کیونکہ ہندوستانی صدر کی طرح انتظامیہ کا افسر اعلیٰ نہیں ہوگا۔

اگر امریکی صدر سے کسی کا مقابلہ ہندوستان میں کیا جا سکتا ہے تو وہ وزیراعظم ہے۔ اور وزیراعظم کا انتخاب غالباً تمام رائے بالغان سے ہوگا۔

گاندھی نگر میں تار و ٹیلی فون کا سلسلہ

نئی دہلی۔ ۱۱ دسمبر۔ جے پور کانگریس اجلاس یعنی گاندھی نگر کا سلسلہ اب ہندوستان کے تمام اہم شہروں سے بذریعہ ٹیلی فون و تار قائم ہوگیا ہے۔

ایسا انتظام رکھا گیا ہے کہ سات اشخاص ٹیلی فون کے ذریعہ دور دراز مقامات سے ایک وقت میں گفتگو کر سکیں گے۔ اور ایک ہی وقت میں ہر جگہ تار بھیجے جا سکیں گے۔

ہندوستان اور پاکستان بین مملکتی کانفرنس کامیابی کیساتھ ختم

نئی دہلی۔ ۱۵ دسمبر۔ بین مملکتی کانفرنس جو ۶ دسمبر ۱۹۴۸ء کو شروع ہوئی تھی۔ وہ آج شام کو ختم ہوگئی۔ اس کانفرنس میں تقریباً تمام اہم معاملات پر سمجھوتہ ہوگیا۔ وہ مسائل جن پر اس کانفرنس میں غور کیا گیا وہ سیاسی معاشی اور دوسرے مختلف مسائل تھے۔

یہ کانفرنس جس کامیاب طریقہ پر ختم ہوئی ہے۔ اس سے دونوں مملکتوں کے اندر یہ جذبہ زیادہ قوی ہوگیا ہے کہ تمام اختلافی مسائل باہمی طور پر طے کر لئے جایا کریں۔ اور اس کی پوری طرح نگرانی کی جائے کہ ان پر معاہدہ کے مطابق عمل درآمد ہو رہا ہے کہ نہیں۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرگرمیوں کو کسی طرح برداشت نہیں کیا جاسکتا

گاندھی نگر۔ جے پور ۱۶ دسمبر۔ سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر شنکر راؤ دیو کی قرارداد کی حمایت میں سردار ولبھ بھائی پٹیل نے تقریر کرتے ہوئے ان اشخاص کو تنبیہ کیا جو کانگریس کے جھنڈے کے بجائے جو ایک غیر مذہبی سماج ہے کوئی دوسرا جھنڈا بلند کرنا چاہتے ہیں۔ سردار پٹیل نے راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سنگھیوں کو یہ سمجھا جا رہا ہے کہ وہ ہندو کلچر کی تبلیغ کر رہے ہیں لیکن دراصل وہ ہمارے اس قومی جھنڈے کے مقابلے میں جس کا ہر شاہ دگد احترام کرتا ہے اپنا جھنڈا لہرانا چاہتے ہیں۔ ہمارا قومی جھنڈا وہ جھنڈا ہے جس کے سایہ میں ہم بڑی بڑی قربانیاں پیش کر چکے ہیں۔ ہم اپنے اس نصب العین کو جس کی خاطر ہم نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے کسی حالت میں بھی نہیں بدل سکتے۔

یو پی کے وزیر نے اپنے لڑکے کو گرفتار کروا دیا !!

لکھنؤ، ۱۶ دسمبر۔ آج صبح وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر اے جی کھیر کے لڑکے مسٹر واسدیو کو راشٹریہ سیوک سنگھ کی تحریک میں حصہ لینے کے سلسلہ میں ان کی قیام گاہ پر گرفتار کر لیا گیا۔

اپنے لڑکے کی گرفتاری کے قبل وزیر لوکل سلف گورنمنٹ انھیں بہت کچھ سمجھا چکے تھے۔ کہ وہ سنگھ کی ستیہ گرہ میں حصہ لینے سے باز رہیں لیکن جب اس نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ تو آخر وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے اپنے لڑکے کے ارادے سے پولیس کو باخبر کر کے کہہ دیا تھا کہ ان کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے۔

وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے اپنے لڑکے کی گرفتاری کے وقت ایک بار پھر نصیحت کی کہ انھیں جو کچھ مشورہ دیا گیا ہے وہ اس پر پھر غور کریں۔ اور یہ امید ظاہر کی کہ ایک نہ ایک دن ان کی آنکھ کھل جائے گی۔ اور وہ یہ جان لیں گے کہ انھوں نے ایک غلط پارٹی میں شامل ہو کر ملک کے مفاد کو نقصان پہونچایا ہے۔

وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے یہ بھی امید ظاہر کی کہ ان کا لڑکا اس سزا سے یہ سبق لے کر آئے کہ ان تمام اشخاص کو جو ملک و قوم کی ترقی چاہتے ہیں، کانگریس کی جمہوری اور غیر جمہوری مذہبی رہنمائی حاصل کرنا چاہئے۔

آل انڈیا کانگریس کے اجلاس کا منظر

گاندھی نگر جے پور، ۱۶ دسمبر۔ آج ۲½ بجے سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس بہت سجے ہوئے پنڈال میں شروع ہوا۔ صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد کی عدم موجودگی میں سردار ولبھ بھائی پٹیل نے صدارت کی جو کانگریس کے سب سے سینیر سابق صدر ہیں۔ کارروائی کا آغاز بندے ماترم سے ہوا۔ جس کو بہت سے لوگوں نے مل کر گایا۔ پنڈال کی اندرونی آرائش تعمیری کمیٹی کے ذوق لطیف کا ثبوت دے رہی تھی۔ بہت بڑے رنگین شامیانے پر جگہ جگہ فن کے نمونے بکھرے ہوئے تھے۔ جن میں دیہاتی زندگی کے مختلف پہلو تھے۔ ڈائس کو پھولوں کے ہاروں سے خوب مرصع کیا گیا تھا۔ اور اس پر صدر اور بڑے لیڈر بیٹھے تھے۔ حصول آزادی کے بعد کانگریس کا یہ پہلا اجلاس ہے اس لئے پچھلے اجلاسوں کی نسبت اس بار اراکین کی تعداد کہیں زیادہ معلوم ہوتی تھی کم سے کم تخمینہ یہ ہے کہ آج کے اجلاس میں آل انڈیا کانگریس کے کل اراکین میں سے تقریباً ۵۰ فیصدی شریک ہوئے۔ ڈائس پر جو لیڈر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں پنڈت نہرو۔ مولانا آزاد۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ شیخ محمد عبداللہ۔ مسٹر کے ایم منشی۔ مسٹر پی سی گھوش۔ مسٹر جے رام دولت رام۔ پروفیسر رنگا چاریہ۔ جگل کشور۔ سردار پرتاب سنگھ۔ شری شنکر راؤ۔ مسٹر جگ جیون رام۔ مسٹر ٹی پرکاشم اور مسٹر ایس کے پاٹل سب سے ممتاز نظر آ رہے تھے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کو نہرو کا انتباہ !

گاندھی نگر۔ ۱۶ دسمبر۔ پنڈت نہرو نے مسٹر شنکر راؤ دیو کی کانگریس کے مقاصد والی قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے سبجکٹ کمیٹی میں کہا کہ ہندوستان کی پچھلی تاریخ ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اس کے زوال کا اصلی باعث اسی قسم کی تنگ نظری تھی جس کی تبلیغ راشٹریہ سیوک سنگھ والے کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے نوجوان جن پر آئندہ چل کر ملک کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ وہ اس قسم کی تنگ نظری میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ میرا یہ پختہ ارادہ ہے کہ ہم گاندھی جی کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں۔ اور چل کر ملک کی صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں۔

انھوں نے آخر میں کہا کہ ہم یہ بالکل واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے تمام عناصر کا ہم پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ اور انھیں سختی کے ساتھ دبانے کی کوشش کریں گے۔ خواہ ان کا تعلق کسی جماعت سے بھی ہو۔ سکھ۔ مسلمان۔ یا ہندو!

روزنامہ ”پرتاپ“ کی ضمانت ضبط

نئی دہلی۔ ۱۵ دسمبر۔ مقامی حکومت نے اردو روزنامے ”پرتاپ“ کی پانچ ہزار کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ اور اس سے اسی رقم کی ایک دوسری ضمانت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

حضور نظام کا سر ظفر اللہ کے گمراہ کن بیان پر اظہار افسوس

حیدرآباد۔ ۱۱ر دسمبر۔ سر محمد ظفر اللہ خان کے حالیہ بیان کا ذکر کرتے ہوئے جس میں انھوں نے حفاظتی کونسل سے درخواست کی ہے کہ وہ حیدرآباد کی صورت حال پر فوراً غور کرے۔ نظام حیدرآباد نے فوجی گورنر میجر جنرل چودھری کو ایک خط مندرجہ ذیل لکھا ہے۔

پیارے دوست۔ مجھے اخباروں میں یہ خبر پڑھ کر حیرت ہوئی کہ سر ظفر اللہ خان نے پھر حیدرآباد کے متعلق ایک بیان دیا ہے جس میں انھوں نے حفاظتی کونسل سے درخواست کی ہے کہ وہ حیدرآباد کی ابتر ہوتی ہوئی صورت حال پر غور کرنے کے لئے فوراً ایک جلسہ طلب کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ چند ماہ ادھر سے کہیں بہتر ہے۔ میری ریاست کی رعایا پرامن طریقہ پر رہ رہی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ گذشتہ وزارت کے آخری دور میں نظم و نسق درست کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ بلکہ وہ ریاستی مشینری کو تقویت دینے میں بھی کامیاب ہوئی ہے۔ میری رائے میں موجودہ نظم و نسق غیر جانبدار اور اہلیت رکھنے والا ہے۔ مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہے کہ فوجی حکومت کی کوششوں سے میری رعایا میں زندگی اعتدال پر آ رہی ہے۔ مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ سر ظفر اللہ خان نے اتنا گمراہ کن بیان دیا ہے۔ آپکا مخلص نظام

انڈین یونین کے صدر کو اختیارات!

نئی دہلی۔ ۱۱ر دسمبر۔ آج دستوری اسمبلی میں دستور کی دو دفعات منظور کی گئیں جن میں یہ طے کیا گیا کہ ہندوستانی یونین کا ایک صدر ہوگا جس کو انتظامیہ کے اختیارات ہوں گے جن پر وہ دستور اور قانون کے مطابق عمل کرے گا۔

ہندوستانی یونین کا صدر فوج کا اعلیٰ کمانڈر بھی ہوگا۔ اس دفعہ کے ذریعہ یہ بھی منظور کیا گیا کہ کوئی ایسا اختیار جو قانونی طور پر ریاست یا کسی حکومت کو دیا گیا ہے صدر کو منتقل نہیں کیا جائے گا۔ اور پارلیمنٹ کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ صدر کے علاوہ دوسرے ذمہ داران کو بھی اختیارات دے سکے۔

ادارہ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ختم

پیرس ۱۱ر دسمبر۔ آج ادارہ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی کا اجلاس بارہ ہفتے کے بعد ختم ہوگیا۔ اس اجلاس میں بہت کم کام ہوا۔ اور بہت سے مسائل فیصلہ کن منزل تک نہ پہنچ سکے۔

یہ اجلاس برلن کے مسئلہ کی کشیدگی کی فضا میں شروع ہوا۔ اور اس کے ختم ہونے تک یہ کشیدگی کچھ تخفیف ہوگئی لیکن اجلاس کے عملی کارنامے بہت کم ہیں۔ اس اجلاس کے خاص فیصلے یہ ہیں۔

۱۔ ایٹمی طاقت کے کمیشن کو ایک سال کی توسیع دے دی ہے۔ حالانکہ وہ بین الاقوامی کنٹرول کے مسئلہ کو بالکل حل نہیں کر سکا ہے۔ ۲۔ نسل کشی کو ختم کرنے کے لئے ایک دستاویز تیار کی گئی ہے۔ اور اب وہ ممبران کے دستخط کے لئے تیار ہے۔ اس کو بین الاقوامی قانون میں ترقی یافتہ اقدام سمجھا جاتا ہے۔ ۳۔ انسانی حقوق کا ایک منشور تیار کیا گیا ہے۔ جو دنیا کا مشہور اعلم ہے۔ ۴۔ فلسطین کے لئے ایک سمجھوتہ کمیشن قائم کیا گیا ہے۔ حالانکہ اسمبلی نے خود سمجھوتے کا مسودہ بنانے سے انکار کردیا۔ ۵۔ بلقان اور کوریا کے کمیشن کو ایک سال کی توسیع دی گئی ہے۔ حالانکہ روسی گروہ کے ممالک نے ان کی سختی سے مخالفت کی ہے۔

اطالوی نوآبادیات کا اہم معاملہ کام کی زیادتی کی وجہ سے نہیں پیش ہو سکا۔ یہ مسئلہ اس اجلاس کے دوسرے حصہ میں نیویارک میں پیش ہوگا۔

ہنگری کے نئے وزیر اعظم

بڈاپسٹ۔ ۱۰ر دسمبر۔ ہنگری میں چھوٹے زمینداروں کی بائیں بازو کی جماعت کے صدر کو ہنگری کا وزیر اعظم بنایا گیا ہے۔ ان کا نام اسٹاوان دوبی ہے۔ یہ ایک زمانہ میں معمولی سے کسان تھے۔ اب یہ لاجوز ڈینی الیس کی جگہ پر وزیر اعظم مقرر ہوئی ہیں۔

نئی کابینہ کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔

نیاز فتحپوری فلمی دنیا میں!

لکھنؤ۔ ۱۰ر دسمبر۔ ہندوستان کے مشہور اہل قلم اور ادیب رسالہ نگار کے ایڈیٹر مولانا نیاز فتحپوری فلمی دنیا میں آ رہے ہیں۔ اور جلد ہی وہ ایک فلم کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے کام شروع کردیں گے۔ اس فلم کا افسانہ مکالمہ وغیرہ نیاز فتحپوری ہی تیار کریں گے۔ اور لکھنؤ ٹاکیز لمیٹڈ کے ماتحت لکھنؤ ہی میں یہ فلم تیار کیا جائے گا۔

عرب ممالک ہندوستان کے دوست اور حامی

کلکتہ۔ ۱۰ر دسمبر۔ کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پی این بنرجی جو ہندوستانی وفد کے ایک رکن کی حیثیت سے متحدہ اقوام کے تعلیمی اور سماجی ادارے میں شریک ہوئے تھے۔ ایک صحافتی کانفرنس میں امید ظاہر کی کہ متحدہ اقوام ناکام ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کا تعلیمی اور سماجی ادارہ ناکام نہیں ہو سکتا۔

انھوں نے کہا کہ اس اجلاس کی وجہ سے مجھے مشرق وسطیٰ کے ممالک میں جانے کا موقع ملا تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب ممالک ہندوستان کے ساتھ دوستی کا جذبہ رکھتے ہیں اور ہندوستان کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ اس دوستی کو مضبوط اور خوشگوار بنائیں۔

مسٹر بنرجی نے کہا کہ عرب ممالک اور مشرق وسطیٰ لبنان شام۔ اور شرق اردن میں جہاں جہاں مجھے جانے کا موقعہ ہوا لوگ ہر معاملہ میں مذہبی نقطہ نظر کو دخل نہیں دیتے عربوں نے ہندوستانیوں کے ساتھ بے انتہا عزت کرتے ہیں۔ اور اس کی مستقبل کی عظمت سے انھیں بڑی امیدیں ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہ ہندوستان کی ہر تحریک کو بڑی دلچسپی سے دیکھتے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ پاکستان عرب ممالک اور مشرق وسطیٰ میں ہندوستان کے خلاف پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ لیکن اس کا پروپیگنڈا ہندوستان کو بدنام کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ متمدن عرب خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ہند کے نقطہ نظر کے حامی ہیں۔ اور مذہبی حکومت جیسی کہ پاکستان چاہتا ہے بیسویں صدی میں ناممکن سمجھتا ہے۔ ڈاکٹر بنرجی نے خیال ظاہر کیا کہ ان ملکوں میں ہندوستان کا پروپیگنڈا ناکافی ہے۔ ہم نے ہندوستان کو پا لیا ہے۔ اور اب ہمیں مشرق وسطیٰ کے دوستوں کو بھی لینا چاہیئے۔

سارے چین میں مارشل لا

نیویارک۔ ۱۰ر دسمبر۔ یہاں ریڈیو کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ آج جنرل سمو چیانگ کائی شک نے پورے چین میں مارشل لا کے نفاذ کا اعلان کر دیا ہے۔

یوپی بجٹ کی زائد آمدنی!

لکھنؤ۔ ۱۰ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی بجٹ کے مالیاتی سال ۴۸-۱۹۴۷ء میں ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ کی زائد آمدنی ہوئی ہے جس میں سے ایک کروڑ بیس لاکھ محکمہ مال کی بچت میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اب مال کی بچت تیرہ کروڑ روپیہ ہے۔ بقیہ زائد آمدنی نقدی کے طور پر رکھی گئی ہے۔

ڈاکٹر مہتا کو ہالینڈ کا سفیر بنا دیا گیا!

نئی دہلی۔ ۱۰ر دسمبر۔ ایک سرکاری اعلانیہ مظہر ہے کہ حکومت ہالینڈ نے ہالینڈ اور بلجیم کے سفارت کے لئے ریاست میواڑ کے سابق وزیر مالیات ڈاکٹر موہن سنگھ مہتا کو پسند کیا ہے۔

برطانیہ چین کی مدد نہ کرے گا!

لندن۔ آج برطانی پارلیمنٹ میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے بتایا کہ برطانیہ نے حکومت چین کو بتا دیا ہے کہ اپنی مالیاتی اور معاشی صورت حال کے پیش نظر وہ چینی فوجوں کی کوئی مادی مدد نہیں بہم پہونچا سکتا ہے۔

۶۰ لاکھ ایکڑ آراضی زیر کاشت

نئی دہلی۔ ۹ر دسمبر۔ مرکزی وزارت پانچسال کے اندر ساٹھ لاکھ ایکڑ غیر مزروعہ زمین کو بھاری ٹریکٹروں کے ذریعہ زیر کاشت لانے کے منصوبے پر غور کر رہی ہے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس طرح ملک کی غلہ کی پیداوار میں ۳۰ لاکھ ٹن کا اضافہ ہو جائے گا۔

پیسہ اخبار کا داخلہ بند

بمبئی۔ ۱۰ر دسمبر۔ حکومت بمبئی نے صوبہ بمبئی میں لاہور کے ایک روزنامہ پیسہ اخبار کے داخلہ اور فروخت پر پابندی لگا دی ہے۔

ESTD 1925
the SADAQAT Cawnpore

REGD. NO
A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
جمال پر قوتِ عزمِ مستقل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ -/۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 47 | NO. 52 | KANPUR SATARDAY 25th DECEMBER 1948

جلد ۴۷ نمبر ۵۲ — کانپور شنبہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۸ء مطابق ۲۳ صفر المظفر ۱۳۶۸ھ

ادبیات

فہم کی نافہمیاں

(از جناب سروش عسکری۔ طبا طبائی لکھنوی)

حلقہائے زنگ تھے گلہائے تر سمجھا تھا میں
دامِ نظارہ کو فردوسِ نظر سمجھا تھا میں

دامنِ تر دامنِ گلچیں کو شرمانے لگا
چشمِ خونابہ فشاں کو بے ہنر سمجھا تھا میں

بعدِ آشوبِ شبِ غم، مہرِ عالمتاب کو
صبح کے رخسار پر اک اشکِ تر سمجھا تھا میں

اُف شبِ مہتابِ ہجراں کی جنوں افزائیاں
چودھویں کے چاند کو داغِ جگر سمجھا تھا میں

جلوہائے مہر و ماہ و چشمکِ برق و شرار
ہو بہو تیرے اشاراتِ نظر سمجھا تھا میں

لب تک آتے آتے سو سو منزلیں کیں آہ ہیں
طاقتِ نالہ باندازِ جگر سمجھا تھا میں

وائے ناکامی کہ یاں تک بھی نہ پہنچا کامِ دل
جاں، بقدرِ التفاتِ یک نظر سمجھا تھا میں

شاہدانِ رنگ رنگ و نو بہارانِ جمال!
غنچہ و گل کو حجاباتِ نظر سمجھا تھا میں

میکدہ انداز تھی نوروزِ گلشن کی بہار
ہر کلی کو ساقیٔ زریں کمر سمجھا تھا میں

خونِ ذوقِ پائمالی ہے چمن اندر چمن
تختۂ گل کو کسی کی رہگذر سمجھا تھا میں

ایک حشرِ شور افزا، ایک طوفانِ ابد
زندگی کو داستانِ مختصر سمجھا تھا میں!

شوق کی صبر آزما وادی میں تھک کر رہ گئے
انجم و پرویں کو اپنا ہمسفر سمجھا تھا میں

آنکھ کھلتے ہی اسیرِ حسرتِ پرواز تھا!
دام کے حلقے تھے جنکو بال و پر سمجھا تھا میں

دنیائے اسلام

شاہ عبداللہ اور عرب لیگ کی پالیسی میں تصادم

قاہرہ ۱۳۔ دسمبر حکومت شرق اردن نے اس رزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا ہے کہ فلسطین کو شرق اردن میں شامل کر دیا جائے۔ ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے متعلق حکومت مصر کا ردعمل کیا ہوگا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہی عرب لیگ اور حکومت شرق اردن کی پالیسی میں تصادم ہوگا۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبدالرحمان عزام پاشا ان دنوں بیمار ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ عرب لیگ کا ردعمل عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے بعد معلوم ہو سکیگا۔ جو پیرس سے عرب نمایندوں کی واپسی کے بعد ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ قاہرہ میں مقیم شرق اردن کے نمایندے نے شاہ عبداللہ کی طرف سے مصر کے وزیر اعظم کو ایک خاص پیغام پہونچایا ہے جس میں اس امر کا یقین دلایا گیا ہے کہ فلسطین کی آزادی کے لئے حکومت شرق اردن دوسری عرب حکومتوں کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ فلسطین کی عارضی عرب حکومت کے وزراکی کونسل کے ایک جلسہ میں اس رزولیوشن پر غور کیا گیا جس میں فلسطین کو شرق اردن میں شامل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ کونسل نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ یہ رزولیوشن فلسطین کے عوام کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا۔ کونسل نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ شاہ فاروق نے یہ کہا تھا کہ ان کی فوج فلسطین کی آزادی کی جدوجہد کے لئے فلسطین میں داخل ہو رہی ہے اور اس کے بعد فلسطین کے باشندوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ دوسرے عرب ملکوں نے بھی اس پالیسی کی حمایت کی تھی۔ فلسطین کی عارضی عرب حکومت کو شرق اردن کے سوا دوسرے عرب ملکوں نے تسلیم کر لیا ہے! اعلان مذکور میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ فلسطین کے باشندے شرق اردن کی موجودہ کارروائی کو برداشت نہیں کریں گے۔ حکومت شرق اردن کی موجودہ پالیسی عرب ملکوں کے اتحاد کو نقصان پہونچانے والی اور فلسطین کے باشندوں کے ساتھ شاہ عبداللہ کے اصولوں کے منافی ہے۔ فلسطین کے کسی حصہ کو شرق اردن میں شامل کرنا تقسیم فلسطین کی اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے مترادف ہے۔ جسے عرب ملکوں نے اتفاق رائے سے نامنظور کیا تھا۔

شرق اردن کی پالیسی پر غور کے لئے عرب کونسل کا جلسہ!

قاہرہ ۱۴ دسمبر۔ امید کی جاتی ہے کہ عرب لیگ کونسل کا جلسہ جلد ہی قاہرہ میں بلایا جائے گا جس میں اس صورت حال پر غور کیا جائے گا جو عرب فلسطین کو شاہ عبداللہ کے ماتحت شرق اردن کے ساتھ ملائے جانے سے پیدا ہو گئی ہے۔ اور جس کی تصدیق شرق اردن کی پارلیمنٹ نے بھی کر دی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کونسل کا اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کے ساتھ عرب لیگ کے رویہ پر بھی غور کیا جائیگا۔ لیکن اس وقت کونسل خاص طور پر شاہ عبداللہ کے رویہ پر غور کرنے کے لئے بلائی جا رہی ہے۔ اور دوسری باتوں پر ضمنی طور پر بحث ہوگی۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ کونسل شرق اردن کی اس پالیسی کی مذمت کرے۔ اور غالبًا ایک رزولیوشن کے ذریعہ غازہ کی حکومت کو فلسطین کی تنہا ذمہ دار منتظمہ تسلیم کریگی۔

شاہ عبداللہ اور صدر اسرائیلی حکومت میں گفت و شنید!

تل ابیب۔ ۱۶ دسمبر۔ آج اس خبر پر اسرار کا پردہ پڑ گیا ہے کہ شرق اردن اور حکومت اسرائیل میں صلح کی گفت و شنید شروع ہو رہی ہے۔ یہاں ایک سرکاری ترجمان نے منگل کی اس خبر پر کہ حکومت اسرائیلی اور شرق اردن کی حکومت میں صلح کی گفت و شنید کے لئے رابطہ قایم ہو گیا ہے۔ مزید کچھ کہنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ شاہ عبداللہ اور اسرائیلی حکومت کے صدر ڈاکٹر ویزمان میں صلح کی براہ راست گفت و شنید ہو رہی ہے۔

لیکن یہاں کے مشاہدین کا خیال ہے کہ اسرائیلی حکومت کے پر احتیاط رویہ کے باوجود گفت و شنید میں مزید کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ عرب لیگ کونسل کا جلسہ جس کے متعلق خیال ہے کہ شرق اردن کے مسئلہ پر اس میں اختلاف پیدا ہو گئے ہیں۔ اگلے ہفتہ ہو رہا ہے۔

قاہرہ۔ ۱۲ دسمبر۔ مصری اخباروں نے آج قاہرہ کے سیاسی حلقوں کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر شرق اردن کے شاہ عبداللہ نے اپنے فلسطین اور شرق اردن کے بادشاہ ہونے کا اعلان کرنے پر اصرار کیا تو یہ ممکن ہے کہ عرب لیگ کوئی سخت کارروائی کرے۔ اخباروں نے عمان کی یہ خبر بھی شائع کی ہے کہ ایک عراقی وفد شاہ عبداللہ کو اس اسکیم کے ترک کرنے پر ناکام رہا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ وفد نے شاہ کو اس پر آمادہ کر لیا ہے کہ اس مسئلہ کو معرض التوا میں رہنے دیں۔

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۴۷ | کانپور شنبہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء | نمبر ۵۳

ہالینڈ کا جمہوریہ انڈونیشیا پر حملہ

ہالینڈ نے جمہوریہ انڈونیشیا پر ۱۹ دسمبر کو حملہ اور قبضہ کرکے اس بات کو واضح کردیا کہ یہ حملہ اور قبضہ جمہوریہ انڈونیشیا کے ساتھ گفت و شنید کے ناکام رہنے کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ پہلے سے غور کی ہوئی اسکیم کے ماتحت ہے۔ اور اس وجہ سے ہالینڈ مزید گفت و شنید کے لئے تیار نہیں ہوا۔ بلکہ وزیر اعظم عطا کی تجویز کو انفرادی تجویز کہہ کر مسترد کردیا۔ اور شاہی اعلان کا ذریعہ ایک عارضی حکومت کے قیام کا اعلان کرکے دوسرے دن انڈونیشیا پر حملہ کرکے اس کی راجدھانی پر قبضہ کرلیا۔ اور جمہوریہ انڈونیشیا کے وزراء اور ڈاکٹر عطا، ڈاکٹر شہریار، ڈاکٹر سوکارنو اور دیگر لیڈران کو گرفتار کرلیا۔

تمام دنیا اور خصوصاً ایشیا کے تمام ملکوں نے ہالینڈ کے اس طرز عمل کو بدترین طرز عمل سے تعبیر کیا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے سب سے پہلے پیش قدمی کرکے ۱۹ دسمبر کو کانگریس کے اختتامی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ:- "ہمیں معلوم تھا کہ اگر ڈچ حملہ کریں گے تو جمہوریہ کی راجدھانی پر قبضہ کرلیں گے۔ لیکن میں پر زور طریقہ پر کہنا چاہتا ہوں کہ ایشیائی ملکوں میں آزادی کے سیلاب کو کوئی روک نہیں سکتا۔ ڈچ حکومت کی اس پولیس کارروائی کا سنگین رد عمل ہندوستان، ایشیا اور شاید بعض دوسرے ملکوں میں ہوگا۔ ہم ڈچ حکومت کی اس کارروائی کو تسلیم نہیں کرسکتے۔ خواہ کچھ بھی ہم اپنے اصول پیش نظر رکھیں گے۔ ہماری خارجہ پالیسی یہ ہے کہ کسی بیرونی طاقت کو کسی ایشیائی ملک پر حکومت کرنے کا حق نہیں۔ اور ہم کو سوچنا ہوگا کہ موجودہ حالات میں ہم اس مسئلہ میں کیا کرسکتے ہیں۔" ہالینڈ کے خلاف عملی کارروائی سب سے پہلے انڈین یونین نے کی۔ اور اسکی تائید عرب لیگ، لنکا وغیرہ نے کی ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے

انڈین یونین -

حکومت ہند نے ۲۳ دسمبر کی رات کو ہالینڈ کے ہوائی جہازوں کے ایل ایم سروس کو ہندوستان کے اندر یا اپنے علاقہ سے ہوکر اڑنے کی حقوق کی منسوخی کا اعلان کیا ہے۔

وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت وزارت ہالینڈ نے جو فوجی اقدام انڈونیشی جمہوریہ کے خلاف کیا ہے۔ اس کے پیش نظر ہالینڈ کی فضائی لائن (کے ایل ایم سروس) کے ان حقوق کو منسوخ کیا جاتا ہے جو اس کو ہندوستان کے اندر یا ہندوستان ہوکر اڑنے کے لئے حاصل تھے۔ اس کے متعلق ہر ہندوستانی اڈے کو ہدایات دی جارہی ہیں کہ وہ کسی کے ایل ایم کے ہوائی جہاز کو نہ تو اپنے حدود سے اڑنے کی اجازت دیں اور نہ پٹرول فراہم کریں۔ اس حکم کا نفاذ آج رات کو ایک بجے سے کیا گیا ہے۔ اس اقدام کی اطلاع حکومت ہند نے ولندیزی سفیر متعینہ دہلی کو باقاعدہ کردی ہے۔

یونائیٹڈ پریس نے اطلاع دی ہے کہ نئی دہلی میں حکومت ہالینڈ کے خلاف تمام ایشیائی ممالک کو مجتمع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نئی دہلی میں انڈونیشی جمہوریہ کے نمائندہ مسٹر یوبانی روس پاکستان۔ لنکا اور سیام کے نمائندوں سے مل چکے ہیں۔ اور دوسرے ایشیائی ممالک کے نمائندوں سے بھی ملیں گے۔ جن میں ایران چین افغانستان بھی شامل ہیں۔

دوسری طرف پنڈت نہرو کی ہدایت پر حکومت ہند بھی ایشیائی ممالک سے تبادلہ خیال کررہی ہے۔ تازہ ترین حالات سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے آج مسٹر یوبانی اور مسٹر کے پی ایس منن سکریٹری وزارت خارجہ ہندوستان نے ایک دوسرے سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ دہلی اور سنگاپور کے انڈونیشی نمائندے حکومت ہند سے آج بھی گفتگو جاری رکھیں گے۔ حالانکہ حکومت ہند نے ابھی اپنے منصوبہ کا اظہار نہیں کیا ہے۔ لیکن بظاہر پنڈت نہرو کی قیادت کو ایشیا نے تسلیم کرلیا ہے۔ اور ان سے اسباب کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ انڈونیشیا کی جدوجہد میں موثر امداد دیں گے۔

پنڈت نہرو کی رہنمائی میں انڈونیشیا کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ اور عرب اسلامی ممالک اس سلسلہ میں اس کی کوششوں کی تائید کرتے ہیں۔ یہ الفاظ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل مسٹر عبدالرحمان عزام پاشا نے کل ایک بیان میں دوران میں کہے۔

عزام پاشا نے کہا کہ انڈونیشیا میں ڈچ کارروائی کی حوصلہ افزائی متحدہ اقوام کے انصاف کی اہم ضرورت سے لاپرواہی برت کر اور قوت استعمال سے کئے جانے والے قطعی فیصلہ کو تسلیم کرکے کی ہے۔

فلسطین کے سلسلہ میں متحدہ اقوام کے طرز عمل کے بعد ہالینڈ کو یقین ہوگیا کہ اپنی سامراجی ارادوں کی تکمیل کا بہترین ذریعہ قوت کے استعمال سے قطعی فیصلہ کرلینا ہے۔

انھوں نے کہا کہ متحدہ اقوام اگر اس اصول کو تسلیم کریگی تو وہ اپنے آپ کو ختم ہی کردے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ امریکہ جس نے کبھی سامراجی طاقت کی حیثیت نہیں اختیار کی اور جس نے متحدہ اقوام کی بنیاد ڈالنے میں پوری پوری کوشش کی۔ انڈونیشیا کی سنگین صورت حال کو ختم کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ ایشیائی اور عرب قومیں متحدہ اقوام کے اعلیٰ اصولوں کی ہمیشہ حامی رہی ہیں۔

نئی دہلی میں خبر ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا میں ڈچ کارروائی سے پیدا ہونے والی صورت حال کے سلسلہ میں حکومت ہند نے پچھلے تین چار دن سے ایشیا اور دولت مشترکہ کے بہت سے ملکوں سے مشورہ کررہی ہے۔

موجودہ دلچسپی کا مرکز اگرچہ متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل ہے جہاں انڈونیشیا کے مسئلہ پر غور کیا جارہا ہے اور ہندوستان کونسل کی تیزی کے ساتھ اور مناسب کارروائی کا خیر مقدم کرے گا۔

نئی دہلی میں بتلایا جاتا ہے کہ انڈونیشی جمہوریہ کو موثر امداد دینے کے سلسلہ میں ہندوستان کی دلچسپی صرف حفاظتی کونسل کی کوششوں تک محدود ہے۔ ہندوستان کے ان ملکوں سے مشورہ کو جو اس کی طرح انڈونیشیا کے واقعات سے فکرمند ہیں۔ مشترکہ طور پر مشورہ ضرورت ہندوستان کی انفرادی سرکاری کارروائی کی پیش بندی سمجھنا چاہیئے۔

عرب لیگ -

ہندوستان نے خصوصاً

یہ مخالفت کل نافذ کی گئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دوسری ڈومینیون کی حکومتوں کو اس مخالفت کی اطلاع دی گئی ہے۔

لنکا کی ہائی کمشنر مقیم برطانیہ سر الیور گونی تلیکا نے ولندیزی سفیر سے مل کر اپنی حکومت کی طرف سے حسب ذیل تحریر حوالہ کی۔

"حکومت لنکا اس خبر سے سخت فکرمند ہوئی ہے کہ ولندیزی حکومت نے انڈونیشیا میں نام نہاد پولیس کارروائی شروع کردی ہے۔ اور حکومت ہالینڈ کو یہ بتانا وہ اپنا فرض سمجھتی ہے کہ جنوبی مشرقی ایشیا میں اس اقدام سے نہایت افسوسناک نتائج برآمد ہوسکتے ہیں جس سے اسکو سخت تشویش ہے۔"

"حکومت لنکا یہ یقین ہی نہیں کرسکتی کہ حکومت ہالینڈ اور انڈونیشی جمہوریہ میں پر امن سمجھوتہ ہونا محال تھا۔ یا یہ کہ طاقت کا استعمال حق بجانب تھا۔"

آسٹریلیا -

متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل میں آسٹریلیا کے نمائندہ نے انڈونیشی جمہوریہ کے خلاف ولندیزی فوجی اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اسے اس کارروائی سے بھی برا کہا جو ہٹلر نے سنہ ۱۹۴۰ء میں ہالینڈ میں کیا تھا۔

حفاظتی کونسل کے سامنے امریکہ شام اور کولمبیا کی ایک مشترکہ تجویز تھی جس میں فوری جنگ بند کرنے اور اپنی پرانی سرحدوں پر واپس جانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ آسٹریلیا کے مسودہ نے اس میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا ہے۔

۱- سیاسی قیدی معہ صدر ڈاکٹر سوکارنو رہا کئے جائیں۔ ۲- کسی سے کوئی بدلہ نہ لیا جائے۔ ۳- ادارہ اقوام متحدہ کی خیرسگالی کمیٹی جنگ بند کرنے اور پرانی سرحدوں پر واپس جانے کے انتظام کی نگرانی کرے۔

حفاظتی کونسل کا فیصلہ

حفاظتی کونسل نے ۲۴ دسمبر کو ایک مشترکہ قرارداد جو امریکی مسودہ کی بنیاد پر تیار کی گئی تھی بسات دوٹوں سے منظور کرلی۔ اس قرارداد کے ذریعہ ولندیزی فوجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انڈونیشیا میں سمجھوتہ کے خط پر واپس چلی جائیں۔

اس قرارداد میں آسٹریلیا کی ان ترمیمات کو بھی شامل کرلیا گیا ہے جو مسودہ کے پیش کرنے کے لئے کی گئی تھیں رائے شماری کے وقت چار اراکین غیر حاضر رہے۔ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل نے آج فریقین کو حکم دیا ہے کہ وہ فوراً جنگ بند کردیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ولندیزی حکومت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ صدر سوکارنو اور دوسرے سیاسی لیڈروں کو رہا کردے۔

سخت اقدام کی دھمکی

حکومت ہند نے انڈونیشی جمہوری حکومت کے دہلی کے نمائندے ڈاکٹر سودرسنو کو یقین دلایا ہے کہ انڈونیشی جمہوریہ بندروں کے خلاف ڈچ جارحانہ کارروائیوں کو حفاظتی کونسل نہ روک سکی تو ہندوستان ان اقدامات سے بھی زیادہ سخت کارروائیوں سے بھی گریز نہ کریگا جو اسوقت تک کئے جاچکے ہیں۔

اہم مرکزوں پر ہالینڈ کا قبضہ

بٹاویہ ۲۲ دسمبر جاوا کی جنگ کا پہلا دور ختم ہوگیا۔ بٹاویہ ۲۴ دسمبر ولندیزی حکومت کے ایک صحافتی اعلان میں کہا ہے کہ ہالینڈ کی فوجوں نے جزیرہ کی تمام اہم سڑکوں اور مرکزوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ وسطی جاوا میں ہالینڈ کی فوجیں سرکرتا اور میگلانگ میں صفایا کرنے والی کارروائی کررہی ہیں۔

شمال مشرقی کے بندرگاہ رمبنگ سے فوجیں جنوب کی طرف بلورا پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھ رہی ہیں۔ اور صرف دس میل دور رہ گئی ہیں۔

پاکستان

کراچی ۲۳ دسمبر۔ وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان نے آج پاکستانی پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ ۲۴ دسمبر کو دوپہر سے پاکستان میں واحد ولندیزی فضائی کمپنی کے ایل ایم کا لائسنس منسوخ کردیا گیا ہے۔

بورڈ کے معمولی ملازمان کی ہڑتال ختم

کانپور میونسپل بورڈ کے تقریباً دو سو ملازمان جو پچاس روپیہ یا اس سے کم تنخواہ پاتے ہیں۔ انھوں نے عارضی امداد کے مطالبہ کے حسب منشا پورا نہ ہونے کی وجہ سے ۲۲ دسمبر سے ہڑتال کردی جو صرف دو روز رہ کر ختم ہوگئی۔

اس ہڑتال میں شہر کے سڑکوں پر روشنی کرنے والے بھی شامل تھے جس کی وجہ سے شہر کے سڑکوں اور گلیوں میں تاریکی رہی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بخیال حفظ ما تقدم شہر میں پولیس اور مسلح پولیس کا پہرہ لگادیا۔ اور پولیس نے جابجا شہر میں روشنی کرنے میں بھی امداد کی۔

چیرمین، ایگزیکیٹو افسر اور دیگر افسران بورڈ کے جدوجہد سے یہ ہڑتال کامیاب نہ ہوسکی۔ اور شہر کے دس چونگیوں میں روپیہ وصول کرنے کا کام تقریباً بدستور جاری رہا۔ اور تاریکی بھی مکمل نہ ہوسکی۔

ہڑتال کی خاص وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ سنہ ۱۹۴۸ء سے جو ۱۵ ہزار کی امداد دینا طے ہوا تھا وہ بجائے ۱۵ ہزار کے ۱۱ ہزار دئے جاتے ہیں۔ اور تین ہزار جو کلکٹر صاحب نے دلائی تھی اس کی عدم ادائیگی اور مزید تین ہزار کا مطالبہ تھا۔ ۲۳ دسمبر کو بورڈ کے افسران اور ہڑتالی لیڈران کے درمیان گفت و شنید ہوکر سمجھوتہ ہوگیا۔ اور بورڈ نے پانچ ہزار روپیہ ماہوار کی عارضی ترقی دینا منظور کرلیا۔ جو اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء کے بجائے جولائی سنہ ۱۹۴۸ء سے دی جائے گی۔

۲۴ دسمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہڑتال کے مسئلہ اور سمجھوتہ پر غور کرنے کے لئے ہوئی جو بحث و مباحثے کے بعد ملتوی کردیا گیا کہ سمجھوتہ کے شرائط ممبران میں گشت کرائے جائیں اور پھر اس پر غور کرنے کے بعد گورنمنٹ سے سفارش کی جائے۔

میونسپل بورڈ -

۲۱ دسمبر کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں بابو دیبی سنگھ بہادر کی تحریک پر بورڈ نے گورنمنٹ سے سفارش کی کہ کانپور میں کارپوریشن بنایا جائے۔ بورڈ نے یہ بھی رزولیوشن پاس کیا ہے کہ دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ تیز شہر میں موٹر کار، ٹرک اور لاریاں چلانے کی اجازت نہ دی جائے۔

بورڈ نے میونسپل حدود کے اندر بچوں کی تمباکو نوشی روکنے کی کارروائی کرنا طے کیا ہے۔ بورڈ نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ

سر ظفر اللہ خان نے ولندیزی فوجی اقدام کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہالینڈ نے اس اقدام سے نوآبادیاتی حکومتوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ اس نے خود اپنے اعلانات اور وعدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور اس نزاع کے متعلق کسی سمجھوتہ کے امکان کو ختم کردیا۔

حیدرآباد میں پنڈت نہرو!

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان حکیم پیٹ کے ہوائی اڈہ پر ۲۲ دسمبر ۴ بجے دن کو پہونچے۔ یہاں عوام نے ان کا شاہانہ استقبال کیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو ہوائی اڈہ سے فوجی گورنر کی قیام گاہ روانہ ہوگئے۔ جہاں وہ ان کے مہمان ہوں گے۔ پنڈت نہرو کے ہمراہ ان کی بہن مسز وجے لکشمی پنڈت بھی حیدرآباد آئی ہوئی ہیں۔

لنچ کے بعد وزیر اعظم نے ریاستی کانگریس کے اختلافات کو سمجھنے کی کوشش کی۔ انھوں نے اس سلسلہ میں ریاستی کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اراکین سے ملاقات کی۔ پنڈت نہرو کو ایک یادداشت پیش کی گئی ہے جس میں ریاست میں عارضی وزارت کے فوری قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پنڈت نہرو نے ورکنگ کمیٹی کے اراکین کے سامنے تقریر کی جس میں انھوں نے حیدرآباد کے مسئلہ کے بارے میں حکومت ہند کی رائے بتلائی۔

یوپی میں مکمل راشن بندی

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے جن شہروں میں اس وقت ادھوری راشن بندی رائج ہے اس میں ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء سے عارضی طور پر مکمل راشن بندی نافذ کردی جائے گی۔

اس وقت صرف سو روپیہ ماہوار سے کم آمدنی والوں کو راشن ملتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی تعداد ۸۰ فی

جائے۔ اور جو ممبران ایسے ہوں ان کو بورڈ سے علیحدہ کردیا جائے اور اس ایکٹ میں اس اہم مفہوم کی ترمیم کی جائے۔ بورڈ نے طے کیا ہے کہ بورڈ کے مستقل ۱۲ کمیٹیوں کے ممبران کی نامزدگی کے پرچے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء کو داخل کئے جادیں۔

کپڑے کی فروخت

پچھلے دنوں کپڑے کی فروخت روک دی گئی تھی اب اس کے فروخت کی اجازت دیدی گئی ہے۔ جو ۲۰ فیصدی حکومت کے سابق مقررہ نرخ سے زیادہ قیمت پر فروخت ہوسکیگا۔ اور سوت ۱۵ فیصدی زیادہ قیمت پر فروخت ہوسکیگا۔

اسٹوڈنٹ کانگریس

۸، ۹، اور ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء کو کانپور میں اسٹوڈنٹ کانگریس کا گیارہواں اجلاس ہوگا۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ کانگریس پریزیڈنٹ اولاً اس کا افتتاح کریں گے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد، مسز وجے لکشمی پنڈت اور مسٹر رفیع احمد قدوائی بھی شریک ہوں گے۔

کپڑے کا لائسنس

نئے لائسنس کے لئے درخواستیں دینے والوں سے جنوری سے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۴۸ء تک کی مدت کا کاروبار کا حساب مانگا گیا ہے۔ جو ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء تک راشن انسپکٹر کے دفتر واقع پرمٹ میں پہنچ جانا چاہیئے۔

ٹیچرس کانفرنس

یوپی اسسٹنٹ ٹیچرس ایسوسی ایشن کا تیرہواں سالانہ جلسہ ڈاکٹر رادھا کمال مکرجی کی صدارت میں ۲۵، ۲۶ دسمبر کو ڈی اے وی کالج میں ہوگا۔ مسٹر ہیم پت سنگھانیا اس جلسہ کا افتتاح کریں گے۔

آر، ایس، ایس

مسٹر بھاؤ راؤ دیورس پراونشیل آرگنائزر آر ایس ایس کو بنارس جیل سے کانپور جیل لایا گیا تھا۔ ان کا مقدمہ اور مسٹر نونیت جیت سنگھ کا مقدمہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا اور گواہان ثبوت کی شہادت کے بعد مقدمہ آئندہ تاریخ کے لئے ملتوی ہوگیا۔

۲۳ دسمبر کو راشٹریہ سیوک سنگھ کے سات والنٹیر ناریل بازار میں ستیہ گرہ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ اور ۴ والنٹیر اکبرپور سے لائے گئے ہیں۔

رشوت میں کلرک کی گرفتاری

مسٹر ایشوری پرشاد ٹیکنیکل کلرک پچاس روپیہ رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

فیصدی ہے۔ نئے انتظام کے تحت ہر شخص کو کنٹرول کی دوکان سے راشن مل سکیگا۔ لیکن ہوٹل والے بسکٹ والے اور اس قسم کے دوسرے کاروبار کرنے والے اپنی ضروریات کا سامان کھلے بازار سے خرید سکیں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مکمل راشن بندی کے دوران میں غذائی اجناس کا بازار کھلا رہنے سے وہ غلہ جو کہ دیہات والوں نے ذخیرہ کررکھا ہے۔ بازار میں آجائے گا۔ اور اس کا بھاؤ بھی گرجائے گا۔

اس بندوبست کو حکومت اور کاروباری طبقہ دونوں نے پسند کیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس طرح پورے صوبے میں راشن بندی نافذ کئے بغیر غذائی مسئلہ حل کیا جاسکیگا۔

چین کے نئے وزیر اعظم کا بیان

نان کنگ۔ چین کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر سن فو نے اپنی کابینہ کو پہلے اجلاس میں آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ہم کے قابل ہوں گے [illegible]

[illegible] سے صلح کی جائے۔

اس سے قبل مرکزی سیاسی کونسل نے دس نامزد ممبران کی کابینہ کے لئے منظوری دیدی۔ مبصرین کا خیال ہے کہ حکومت نے وسطی چین سے اپنی آخری فوجیں ہٹا کر نان کنگ کے محاذ پر دفاع کے لئے لائے ہیں۔ ان فوجوں کی حالت بہت بہتر بیان کی جاتی ہے۔ پیپنگ کان ریلوے کے مغرب میں جو کمیونسٹ فوج لڑرہی تھی۔ اس نے ہونان ہوپی کی سرحد کو پار کرلیا ہے۔ ٹینٹسن کے محاذ پر کمیونسٹ فوج زور کا حملہ کررہی ہے۔ اور حکومت کی فوج دفاعی مورچہ قائم کرنے ہٹ رہی ہے۔

آزاد ہندوستان میں کانگریس کا پہلا عام اجلاس!

گاندھی نگر میں دولاکھ سے زائد انسانوں کا اجتماع

گاندھی نگر ۱۸ دسمبر۔ آسمان کے صاف شفاف نیلے شامیانے تلے آج دن کے ڈھائی بجے یہاں آزاد ہندوستان میں انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا عام اجلاس شروع ہوا۔ اراولی کی پہاڑیاں ایک پرشوکت پس منظر پیش کررہی تھیں۔ مغرب جانب سے سورج کی چمکیلی کرنیں پڑرہی تھیں۔ اور شمالی اور مشرقی پہاڑی سلسلوں کے درمیان سے ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے حاضرین کو تازگی بخش رہے تھے۔

جلسہ گاہ میں حاضرین کی تعداد تقریباً دو لاکھ تھی۔ اور سینکڑوں مندوبین کل ہند کانگریس کمیٹی اور مجلس استقبالیہ کے ممبران کے علاوہ تھے۔ اس اجتماع کی ایک قابل ذکر خصوصیت بھیل قبیلے کے ہزاروں افراد کی موجودگی تھی۔ یہ لوگ راجپوتانہ کے دیہاتوں میں رہتے تھے۔ اور اپنے رنگا رنگ لباس پہن کر اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے آئے تھے۔ پنڈال میں جو لوگ موجود تھے ان کے علاوہ ہزاروں انسان ڈونگری کی پہاڑیوں پر چڑھ کر اجلاس کی کارروائی دیکھ اور سن رہے تھے۔

جلسہ کی کارروائی بندے ماترم کے گیت سے شروع ہوئی جو لڑکیوں کی ایک ٹولی نے کورس میں گایا۔ اور جس کے زندگی بخش سروں کو لاوڈ اسپیکر نے پورے پنڈال میں پھیلا دیا۔

صدارتی پلیٹ فارم پر کئی ہزار آدمی بیٹھے تھے۔ جن میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے علاوہ کل ہند کانگریس کمیٹی اور استقبالیہ کمیٹی کے بعض ممبران پانچ صوبوں کے گورنر مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے وزیر اور کئی ریاستوں کے وزیر اعظم شامل تھے۔ کشمیر کے ہیرو شیخ محمد عبداللہ کا حاضرین نے خاص طور پر خیر مقدم کیا۔

ممتاز مہمانوں میں بیرونی سفارت خانوں کے کئی نمائندے بھی تھے۔ یہ کانگریس کے اجلاس میں ایک بالکل نئی چیز تھی۔ جو بین اقوامی سیاسیات میں ہندوستان کی اہمیت پر دلالت کررہی تھی گاندھی جی کی لندن کی میزبان مس موریل لیسٹر جو مہاتما جی کی یاد کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے خاص طور سے ہندوستان آئی ہیں۔ بہت سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھیں۔

ڈائس کے اوپر مرحوم باپو کی ایک قد آدم تصویر آویزاں تھی جس میں وہ سلام کے انداز میں ہاتھ جوڑے مسکرا رہے ہیں۔ اس تصویر کے دونوں طرف تین تصویریں اور تھیں جن میں گاندھی جی کی زندگی کے یا مریں گے والی تحریک کے مختلف منظر پیش کئے گئے ہیں۔

صدر کا داخلہ

ٹھیک ڈھائی بجے صدر کا جلوس گاہ میں داخل ہوا۔ جس میں آگے آگے کانگریس کے سابق صدر اور ورکنگ کمیٹی کے ممبر تھے۔ اور پیچھے والنٹیروں اور دیس سیوا کا دل کے دستے تھے بیچ میں صدر منتخب ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ چل رہے تھے۔ ان کے داہنی طرف والنٹیروں کے جنرل آفیسر کمانڈنگ شری جے نرائن ویاس اور بائیں طرف استقبالیہ کے صدر شری گوکل بھائی بھٹ تھے۔ صدر منتخب کے داخلہ پر بینڈ نے خیر مقدمی راگ بجائے۔ جب وہ ڈائس پر آئے تو سارا پنڈال پرجوش نعروں اور تالیوں سے گونج اٹھا۔ اور جب بندے ماترم کا گانا شروع ہوا تو تمام لوگ ادب کے ساتھ خاموش کھڑے ہوگئے۔

استقبالیہ کمیٹی کے صدر کی مختصر لیکن پرمغز تقریر کے بعد کانگریس کے جنرل سکریٹری اچاریہ جگل کشور نے ہندوستان اور باہر کی ممتاز ہستیوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ سب سے پہلے سبکدوش ہونے والے صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد کا پیغام سنایا گیا جو ہندوستانی میں تھا۔

خطبہ صدارت کے بعد کرسی صدارت سے تعزیتی رزولیوشن پیش ہوئے۔ جن میں مہاتما گاندھی۔ قائد اعظم محمد علی جناح اور مسٹر کے ایف نریمان اور مسٹر بی جی ہارنی مین کی وفات پر رنج والم کا اظہار کیا گیا تھا مجمع نے ان رزولیوشنوں کو کھڑے ہو کر منظور کیا۔ ایک رزولیوشن میں ان تمام شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے جنھوں نے ملک کی آزادی کی جدوجہد میں اپنی جانیں قربان کردی ہیں۔

اس کے بعد پنڈت نہرو نے کانگریس کے پیغام کے متعلق رزولیوشن پیش کیا۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں اپنے ہم وطنوں سے گاندھی جی کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلنے اور ملک کو طاقتور بنانے کی اپیل کی کہ وہ انھوں نے تنگ نظری اور فرقہ پرستی کی مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ راشٹریہ سیوک سنگھ اور کسی ایسی جماعت کو ہرگز نہیں ابھرنے دیا جائے گا۔ جو ملک میں فرقہ پرستی کا زہر پھیلائے گی۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے پنڈت نہرو کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کا پیغام دراصل مہاتما گاندھی کا پیغام ہے اور انھیں کے پیغام پر عمل کرکے قومیں حقیقی آزادی کی منزل مقصود پر پہونچ سکتی ہیں۔

مولانا آزاد کی تائید کے بعد رزولیوشن کسی اختلاف رائے کے بغیر منظور کرلیا گیا۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت نے غیر ملکی پالیسی کے متعلق رزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کسی بلاک میں بھی نہیں شریک ہونا چاہتا۔ بلکہ تمام قوموں کے ساتھ تعاون کرنا چاہتا ہے۔

ہندوستان کا مقصد صرف اپنی آزادی کا حصول نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمام قوموں کی آزادی چاہتا ہے رزولیوشن کی تائید مسٹر ہری کشن مہتاب نے کی جس کے بعد اسے کسی اختلاف رائے کے بغیر منظور کرلیا گیا۔

ہمیں اس کا کفارہ اس طرح ادا کرنا چاہیے۔ کہ مہاتما گاندھی کا ادھورا کام پورا کرنا چاہیے۔ یادگار فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنا بھی اس کفارے کا ایک حصہ ہے۔ اس فنڈ کے لئے ایک ارب روپیہ جمع کرکے مہاتما گاندھی کا پیغام گھر گھر پہونچانا چاہیے۔

مسٹر بسنت لال نے کہا فنڈ کے لئے ایک ارب روپیہ جمع کرنا چاہیے۔

رزولیوشن کسی اختلاف رائے کے منظور کیا گیا۔

کردار کا معیار۔ مسٹر شنکر راؤ دیو نے عوامی کارکنوں کے کردار کے معیار کے متعلق رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کانگریس اور ملک کے فائدے کے لئے کانگریسی کارکنوں کے کردار کا معیار پیش کیا گیا ہے مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں آزادی کی جدوجہد کے وقت عوام کانگریس والوں کا احترام کرتے تھے۔ لیکن اب ہمیں اس خطرے کا سدباب کرنا ہے کہ اقتدار کی نیت سے فتور پیدا کردے۔ ہم اگر ان مقاصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں جنھیں مہاتما گاندھی نے پیش کیا ہے تو ہمیں اس رزولیوشن کے اصولوں پر عمل کرنا ہوگا۔

رزولیوشن کسی اختلاف رائے کے بغیر منظور کرلیا گیا دو رزولیوشن صدر کی طرف سے پیش کئے گئے جنھیں اتفاق رائے سے منظور کرلیا گیا۔ پہلا رزولیوشن لسانی صوبوں کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے صدر پنڈت نہرو اور سردار پٹیل پر مشتمل ایک کمیٹی بنانے اور دوسرا دستور میں ایک لفظی ترمیم کے متعلق تھا۔

مجلس استقبالیہ کے سکریٹری مسٹر ہیرا لال شاستری ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ اور پنڈت نہرو کی اختتامی تقریروں کے بعد اجلاس "جن من گن" پر ختم ہوا۔

کناڈا ہندوستان اور جنوبی افریقہ

لندن ۲۱ دسمبر۔ رائٹر نے آمادہ نئی دہلی اور پریٹوریا سے یہ اعلان کیا ہے کہ کناڈا ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے کمشنر کو آئندہ سے سفیر کا مرتبہ دیدیا جائیگا۔ اب تک مندرجہ بالا ممالک کے ہائی کمشنروں کی رسمی موقعوں پر غیر ملکی سفیروں سے حیثیت کم ہوتی تھی

لندن کانفرنس کے موقعہ پر دولت مشترکہ کے وزراء اعظم نے یہ طے کیا تھا کہ ہائی کمشنروں کا مرتبہ بڑھا دیا جائے۔ لیکن اس بات کا انکشاف اسوقت نہیں کیا گیا تھا جنوبی افریقہ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ یہ انتظام یکم جنوری سے عمل درآمد کیا جائے گا۔

رائٹر

انڈین نیشنل کانگریس کا ۵۵واں اجلاس ختم

تمام رزولیوشن اختلاف رائے کے بغیر منظور!!

گاندھی نگر .... جے پور .... ۱۹ دسمبر

انڈین نیشنل کانگریس کا ۵۵ واں اجلاس تمام پیش کردہ تجاویز کو منظور کرنے کے بعد رات کے نو بجے ختم ہوگیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے مجلس استقبالیہ کا ان انتظامات کے بارے میں جو اس نے کئے تھے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اس قسم کے اجلاسوں کا سلسلہ اب بند ہونا چاہیے جس میں صحیح طور پر کام کرنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔ کانگریس اجلاس ایک "میلہ" ہوجاتا ہے۔

انھوں نے مندوبین سے درخواست کی کہ وہ اپنے گھروں کو واپس جائیں تو اس تجویز کی روح کے حامل بن کر جو "پیغام" کے نام سے پیش کی گئی ہے۔ گاندھی جی کے فلک شگاف جے کاروں کے ساتھ اجلاس ختم ہوگیا۔

کانگریس نے گاندھی نگر کے اجلاس کے دوران میں ۱۶ سرکاری رزولیوشن منظور کئے جن کا تعلق ان اہم سوالات سے ہے جن سے آجکل ملک دوچار ہے۔

اس کے علاوہ کانگریس کے دستور میں بعض معمولی ترمیمیں بھی منظور کی گئیں۔

تقریباً تمام رزولیوشن بغیر کسی طویل مباحثہ کے ٹھکانے لگادئے گئے۔ ریاستوں اور تقسیم کے مصیبت زدوں کے بارے میں جو رزولیوشن پیش کئے گئے وہ صرف ایسے تھے جس پر مقررین کی کافی بڑی تعداد نے توجہ کی ان پر تقریر کرنے والوں میں وزیر اعظم اور نائب وزیر اعظم شامل ہیں۔

پبلک کارکنوں کے کردار کے معیار والا رزولیوشن جس نے سبجکٹ کمیٹی میں بہت زیادہ ہیجانی فضا کردی تھی آج عام اجلاس میں بغیر کسی بحث ومباحثہ کے منظور ہوگیا۔

پہلے اجلاس میں رزولیوشن پر مباحثہ دو بجکر ۵ منٹ پر شروع ہوا۔ مسٹر ایس کے پاٹل نے ہندوستان کے غیر ملکی مقبوضات پر رزولیوشن پیش کیا۔ جو کسی اختلاف رائے کے بغیر منظور کرلیا گیا۔ صرف ایک ترمیم کا نوٹس دیا گیا جسے صدر نے خلاف قاعدہ قرار دیدیا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے مسٹر پاٹل نے کہا کہ یہ بات انتہائی نامناسب ہے کہ ہندوستان کے تقریباً دس لاکھ باشندوں کو وہی آزادی حاصل نہیں ہے جو دوسرے چونتیس کروڑ ہندوستانیوں کو ملی ہے اور یہی وجہ ہے کہ کانگریس چاہتی ہے کہ ہندوستان کے غیر ملکی مقبوضات کو سیاسی طور پر ہندوستان میں ملا دیا جائے۔

مسٹر آر کے سدھوا نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ان مقبوضات میں عام طور پر مطالبہ کیا جارہا ہے کہ انھیں ہندوستان میں ملا دیا جائے۔ اور ہمیں چاہیے کہ ہم یہ بات ان کی حکومتوں پر چھوڑ دیں کہ وہ ایسا بہترین انداز میں کریں۔

رزولیوشن کسی اختلاف رائے کے بغیر منظور ہوگیا۔

سیٹھ گووند داس نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے متعلق رزولیوشن پیش کیا۔ انھوں نے جنوبی افریقہ کی حکومت کی مذمت کی جس نے متحدہ اقوام کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ انھوں نے وہاں کے ہندوستانیوں سے متحد رہنے اور متحدہ اقوام سے سخت کارروائی کرنے کی اپیل کی۔

احمدآباد کے مسٹر راوجی بھائی پٹیل نے جو جنوبی افریقہ میں مہاتما گاندھی کی جدوجہد میں شریک تھے۔ رزولیوشن کی تائید کی جس کے بعد وہ کسی اختلاف رائے کے بغیر منظور کرلیا گیا۔

آچاریہ جگل کشور نے انڈونیشیا کے متعلق رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان انڈونیشیا کی آزادی کا خواہاں ہے۔ اور چاہتا ہے کہ وہ ایشائی اور بین اقوامی امور میں مناسب درجہ حاصل کرے۔

مسٹر جی ایس پانڈے مہاراشٹر نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ انڈونیشیا جلد آزاد ہوجائیگا۔

رزولیوشن اتفاق رائے سے منظور کرلیا گیا۔

اس کے بعد مسٹر بلونت رائے مہتا سوراشٹر نے ریاستوں کے متعلق رزولیوشن پیش کرتے ہوئے ریاستوں کے انضمام کا خیر مقدم کیا۔ اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ جاگیردارانہ نظام کے تمام آثار اور عوام کی ترقی کی تمام رکاوٹوں کو ختم کردیا جائے گا۔ رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے مسٹر شانتی سرن رام پور نے ریاستوں کی آزادی دوست عوام کے ساتھ ہمدردی کا کانگریس کا شکریہ ادا کیا۔

مسٹر ہربنس رائے پٹیالہ نے ایک ترمیم میں کہا کہ ریاستی یونینوں میں مقبول عام وزارتیں قائم کی جائیں۔ مسٹر دونی چند کوٹانے کہا کہ ذمہ دار حکومتوں کے بغیر یونینوں کے قیام سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

مسٹر نودو رائے پٹیالہ نے کہا کہ ریاستی صوبوں کے اس وقت تک نہیں بدل سکتی جب تک ریاستوں کے برابر درجہ نہ حاصل کریں۔ انھوں نے پٹیالہ کو مشرقی پنجاب سے ملادینے کی رائے دی۔

ڈاکٹر ایس ٹی پرمار (ہماچل پردیش) نے سیاسی مصیبت زدگان کے ساتھ ریاستی حکومتوں کی عدم توجہی کی مذمت کی ڈاکٹر پرمار نے اپنی ترمیم واپس لے لی۔

مسٹر ستیہ دیو نے ہماچل پردیش کے موجودہ نظم ونسق پر اعتراض کئے بغیر مسٹر سیتارام ترویدی بنارسی نے بنارس راج کو یوپی سے ملانے پر زور دیا۔

پٹیل کا جواب۔ مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے سردار پٹیل نے اپنے ان خیالات کا اعادہ کیا۔ جن کا وہ موجودہ اجلاس میں پہلے بھی اظہار کرچکے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ کسی مقررہ نے ریاستوں میں ہونے والی تبدیلی کو محسوس نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں انھوں نے دو واقعات کا ذکر کیا انھوں نے بتایا کہ ایک بار ڈاکٹر انصاری کی صدارت کے زمانے میں ڈاکٹر انصاری نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ان کی علالت کی وجہ سے ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ساچین میں ہو جو ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ اور جہاں انصاری تبدیل آب وہوا کے لئے گئے ہوئے تھے۔ لیکن ساچین کے نواب نے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کو ممنوع قرار دیدیا

اسی طرح ٹھاکر صاحب راج کوٹ نے اپنے انگریز دیوان کے کہنے پر ایک سمجھوتے سے منحرف ہوگئے جو انھوں نے میرے ساتھ کیا تھا جس کے بعد مہاتما گاندھی نے برت رکھا تھا۔ اور اس کے بعد میں نے محسوس کیا کہ ریاستوں کیں تبدیلی کے لئے پہلی شرط انگریزوں کا ہٹنا ہے۔

اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کتنی تبدیلی پیدا ہوگئی ہے والیان ریاست کتنے ہی مغرور اور طاقتور نہ رہے ہوں لیکن انھوں نے زمانہ کو پہچانا ہے اور اس کے ساتھ چلے ہیں۔ کانگریس والوں کو والیان ریاست کی شکایت نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ اب وہ عوام کی مرضی پر چل رہے ہیں۔

رام پور کے سلسلہ میں نکتہ چینیوں کا ذکر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا کہ وہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ جس کے حکمران مسلمان ہیں۔ اور وہاں کے نواب نے اپنی ریاست کے مسلمانوں کے مخالفت کے باوجود دستاویز الحاق پر سب سے پہلے دستخط کئے۔ وہاں کے حکمران و وزارت ریاست کی ہر بات ماننے کے لئے تیار رہے کیا ان پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنا حکومت کے شایان شان ہے۔

بنارس کو یوپی سے ملانے کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے۔ سردار پٹیل نے کہا کہ ایسا گھنٹہ بھر میں کیا جاسکتا ہے لیکن اس سے وہاں کے عوام کو کیا فائدہ ہوگا حکومت نے والیان ریاست سے بعض وعدے کئے ہیں اور انھیں توڑنا دیانت داری کے منافی ہے۔ لیکن ہندوستان میں جمہوریت کے قیام کے لئے یہ ضروری ہے کہ صوبوں اور ریاستوں میں کوئی فرق نہ رہے۔

سردار پٹیل نے ہماچل پردیش کے سلسلہ میں اور راجستھان یونین کے سلسلہ میں کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دینے کے بعد کہا کہ پٹیالہ ایک سرحدی ریاست ہے اور اس کے مسائل بالکل جدا ہیں بس وہاں یا پھلگیان یونین پر کوئی وزارت اس وقت تک مسلط نہیں کرسکتا جب تک وہاں کی مختلف جماعتیں آپس میں کوئی سمجھوتہ نہ کرلیں اور انھیں عوام کا اعتماد حاصل نہ ہوجائے۔

سردار پٹیل نے کہا کہ آزادی کے پہلے پاکستان کے وجود اور ریاستوں اور متضاد مفادات کی موجودگی کی وجہ سے خطرات کا اظہار کیا جارہا تھا لیکن ایک ہی سال میں ملک میں اتحاد اور یکجہتی پیدا ہوگئی۔ اس سلسلہ میں روسا نے پوری طرح تعاون کیا ہے۔ اور ہمیں اسے تسلیم کرنا چاہیے۔ رزولیوشن پر رائے لی گئی۔ اور کسی اختلاف رائے کے بغیر منظور کرلیا گیا۔

تقسیم کے مصیبت زدہ۔ ریاستوں کے متعلق رزولیوشن کی منظوری کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور مشرقی پنجاب کے وزیر امداد وبحالی سردار پرتاب سنگھ نے تقسیم کے مصیبت زدگان کے آلام ومصائب کا مفصل حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ پناہ گزینوں کا مسئلہ بہت بڑا ہے۔ اور یہ کہنا غلط ہے کہ ان کے لئے حکومت نے کچھ نہیں کیا۔

مس مردولا سارا بھائی اور مسٹر گربیر سنگھ مہتا کی تقریروں کے بعد رزولیوشن پر رائے لی گئی اور اسے منظور کرلیا گیا۔

فرقہ پرستی۔ اس کے بعد پنڈت گووند بلبھ پنتھ نے فرقہ پرستی کے متعلق رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہر سچے کانگریسی کا فرض ہے کہ وہ وہ فرقہ وارانہ اتحاد پیدا کرے۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے ان لوگوں کو تنبیہ کیا جو ویسے ہی نعرے بلند کررہے ہیں جیسے مسلم لیگ تقسیم سے پہلے بلند کرتی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان میں دو کلچروں کا نعرہ ختم ہونا چاہیے کلچر کو مذہب سے الگ نہ کرنا ملک کے لئے مضر ہے۔ ہندی کی تحریک فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ اور یہ تحریک ملک کے مختلف عناصر میں اتحاد پیدا کردے گی۔

مسٹر اننت سیانم آئنگر نے اسبات پر افسوس کیا کہ ملک کے بعض عناصر گاندھی جی کے لئے ہوئے کام پر پانی پھیر دینا چاہتی ہے۔

سٹر جائل سنگھ نے ملک سے فرقہ پرستی کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ سردار موہن سنگھ نے کہا کہ مسلمانوں کی لسٹوں کا تحفظ تقسیم کے بعد کانگریس کی پہلی شکست ہے۔ انھوں نے سنگھ اور اکالی دل کے خلاف موثر کارروائی نہ کرنے پر حکومت کی مذمت کی۔

مسٹر ہری لال بھارگو اور مسٹر انصار ہروانی نے بھی رزولیوشن کی تائید کی جس کے بعد وہ کسی اختلاف رائے کے بغیر منظور کرلیا گیا۔

مزدور۔ حکومت ہند کے وزیر محنت مسٹر جگ جیون رام نے مزدوروں کے متعلق رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کا ایک خاص مقصد ایک بے طبقاتی سماج پیدا کرنا ہے۔ اور ایسا کرنے کے لئے مزدوروں کا معیار بلند کرنا ضروری ہے۔ کانگریس اسی کے لئے کوشاں ہے۔

رزولیوشن منظور کرلیا گیا۔

معاشی پروگرام۔ پروفیسر ان جی رنگا نے معاشی پروگرام کے متعلق رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کے بعد ملک کو بڑے منصوبوں پر عمل درآمد کے بجائے بنیادی ضرورت کی چیزیں تیار کرنے پر تمام توجہ صرف کرنی پڑی ملک کو مہاتما گاندھی کے کہنے کے مطابق گھریلو صنعتوں کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ ملک کو پیداوار بڑھانا چاہیے۔ اور حکومت کو مساویانہ تقسیم پر نظر رکھنی چاہیے۔ ملک کے معاشی نظام کی اصلاح میں صنعتوں کے مالکوں نے تعاون نہیں کیا ہے ان کا رویہ نہ بدلا تو ان کی مخالفت روکنی مشکل ہوجائے گی۔

ڈاکٹر بی سی گھوش نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ عام انسانوں کا معیار زندگی ہر قیمت پر بلند کرنا چاہیے ایسا صرف اسی وقت ممکن ہے جب حکومت کے ساتھ عوام بھی تعاون کریں۔

رزولیوشن کسی بغیر اختلاف کے منظور کیا گیا۔

گاندھی فنڈ۔

اچاریہ کرپلانی نے گاندھی قومی یادگار فنڈ کے متعلق رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی کے اصولوں پر عمل کرنے کے بجائے انھیں قتل کردیا گیا ہمیں ✗

کانگریس کا مقصد عوام کا معاشی معیار بلند کرنا ہے

کانگریس کے ۵۵ ویں اجلاس میں ڈاکٹر سیتا رمیہ کا خطبہ صدارت

گاندھی نگر جے پور ۔ ۱۸ دسمبر آج کانگریس کے ۵۵ ویں عام اجلاس میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ صدر کانگریس نے کہا ۔

دوستو! آج ہم پھر تقریباً دو سال کے وقفہ کے بعد جے پور کے تاریخی شہر میں جمع ہوئے ہیں لیکن اس مرتبہ ہم میرٹھ کی طرح کسی غیر ملکی طاقت کو چیلنج دینے نہیں آئے ہیں ۔ بلکہ اس آزادی کی تنظیم کے لئے آئے ہیں جو ہم نے ایسے نئے طریقوں سے حاصل کی جس کو ہندوستان کے رشی اور منی بھی انفرادی طور پر پرانے زمانے میں جانتے تھے ۔ اور دنیا اس سے ناواقف تھی ۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آج ہمارے قومی باپ جنھوں نے ہمیں یہ فتح دلائی تھی ہمارے درمیان جسمانی طور پر نہیں ہے ۔ لیکن اس وسیع مجمع پر ان کی روحانیت طاری ہے یہی نہیں بلکہ پورے ملک کی تعمیری سرگرمیوں اور حق و اہنسا کی راہوں پر ہدایت کے لئے یہ روحانیت محیط ہے جس سے مہاتما جی نے تمام برائی کی طاقتوں پر قابو پا لیا تھا ۔

مرنے والوں کو خراج عقیدت ۔ ہم ہندوستان کے جو فرزند اور بیٹیاں اس مختصر مدت میں کام آئی ہیں ۔ ان کے اتلاف پر ہمیں انتہائی افسوس ہے اور ہمارا یہ سب سے پہلا فرض ہے کہ ہم ان کی اس جانفشانی کے لئے انھیں خراج عقیدت پیش کریں جو انھوں نے ملک کو آزاد کرانے کے لئے کی تھی ۔

خارجی پالیسی ۔ ڈاکٹر پٹابھی نے کہا کہ ہندوستان آزاد کی جدوجہد میں مشغولیت کی وجہ سے کانگریس خارجی پالیسی کی طرف زیادہ توجہ نہیں کر سکتی ۔ پھر بھی اس قومی جدوجہد کو تمام مظلوم اور نوآبادیاتی عوام کی تحریک کا حصہ سمجھا گیا ۔ اور اسی لئے ان تمام عوام سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا جو غیر ملکی طاقتوں کے ماتحت تھے کانگریس کی پالیسی کی صرف ہندوستان ہی کے لئے سامراج دشمن نہیں تھی ۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے اس کا یہی رویہ تھا ۔ اور اسی لئے فسطائیت کے بھی خلاف ہوگئی ۔ خواہ چین میں ہو یا اسپین میں حبش اور چیکوسلاواکیہ میں ۔ کانگریس نے اپنی آزادی سامراجی اور فسطائی طاقتوں کے خلاف ہے ۔

اب ہندوستان کی آزادی کے بعد ملک کے سامنے صرف اصولی نہیں بلکہ عملی مسائل ہیں ۔ حالانکہ ہندوستان دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا لیکن باوجود تنازعات کے تمام دنیا کے مسائل ایک دوسرے سے منسلک ہیں ۔ اور ہندوستان ان سے علیحدہ نہیں رہ سکتا ۔ اب ہندوستان کو بیرونی ممالک سے تعلقات قایم کرنے کے لئے وہاں نمائندے مقرر کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس کے علاوہ غیر ممالک میں ہندوستانیوں کی جو کثیر تعداد رہتی ہے ۔ اس پر بھی ہمیں توجہ کرنا ہے ۔ اسی ہندوستان اپنے نمائندے غیر ممالک کو اور خصوصاً ادارہ متحدہ اقوام کو بھیجتا ہے اور آج ہندوستان ایشیائی سرگرمیوں اور کانفرنس کا مرکز ہوتا جاتا ہے ۔

دولت مشترکہ اور ہندوستان ۔ ہندوستان اور دولت مشترکہ برطانیہ کے تعلقات کا جہاں تک سوال ہے ۔ یہ بات صاف ہے کہ ہندوستان ایک آزاد خیال اور خود مختار جمہوریہ ہوگی ۔ اور وہ اب ڈومنین نہیں رہ سکتی برطانیہ سے ہندوستان کے تعلقات آزاد ملک کے ایسے ہو سکتے ہیں جس سے ہندوستان کی آزادی اور بین اقوامی پالیسی پر اثر نہ پڑے ۔

ملک کے اندرونی مسائل ۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ نے ملک کے اندرونی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب شہیدوں کا دور ختم ہوگیا ہے ۔ اور تعمیری کاموں کا زمانہ ہے ۔ ہزار ہا سال پرانے قومی کلچر کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کرنا ہے ۔ انھوں نے ہندوستان کے تمام باشندوں سے اپیل کی کہ وہ ملک کی از سر نو تعمیر میں مدد دیں ۔

ریاستوں کا الحاق ۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ نے ریاستوں کے موجودہ الحاق اور اتحاد کے لئے سردار پٹیل کی دور اندیشی ، سیاستدانی اور قوت فیصلہ کو سراہا اور کہا کہ اس سلسلہ میں بہت کچھ حاصل کیا جا چکا ہے ۔ پھر بھی ابھی کافی ترقی کرنا ہے ۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس کا مقصد پرانے زمانے کے جاگیردارانہ نظام کو ختم کرنا اور موجودہ زمانے کی قوم پروری کو جگہ دینا ہے ۔ اور یہ امید کرنا چاہیئے کہ اب اس بیماری کا تقریباً خاتمہ ہے ۔ انھوں نے ریاستوں کے راجاؤں کی تعریف کرتے ہوئے ان کی کارگذاریوں کا ذکر کیا ۔ جو راجاؤں نے ریاستوں کو متحد کرنے میں دکھلائی ہیں ۔

لسانی صوبے ۔ ڈاکٹر پٹابھی نے تعلیمی انتظامی اور آئینی ضروریات کا حوالہ دیتے ہوئے لسانی صوبوں کے قیام کی اہمیت بتائی ۔ انھوں نے کہا کہ برطانیہ نے ہندوستان کی قومیت کو یکساں منطقوں میں تشکیل دینے کا کبھی خیال نہیں کیا ۔ اور سوائے شمالی ہندوستان کے دوسرے صوبے تمام صوبے ایسے ٹکڑوں میں تقسیم رہے جن میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں ۔ مثلاً مدراس میں چار زبانیں استعمال ہوتی ہیں ۔ اس طرح سے مختلف قسم کے طبقوں اور اداروں مثلاً طلبا ، وکلا ، جج عدالتوں اور مجالس قانون ساز میں ہم آہنگی نہیں پیدا ہوتی ۔ اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں دقت ہوتی ہے ۔ اس کے لئے دستوری اسمبلی نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے جس کی رپورٹ غالباً اب تیار ہوگئی ہے ۔

مزدور مسئلہ ۔ مزدوروں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر سیتا رمیہ نے کہا کہ مزدور دنیا اور زندگی کی لازوال دولت ہیں ۔ کانگریس نے اپنے انتخابی مینی فسٹو میں مزدوروں کے متعلق وعدے کئے تھے احمد آباد کے مزدوروں کے ساتھ گاندھی جی کے اصولوں کے مطابق عمل کرنے سے ان اصولوں کو وسعت دینے میں ہمت افزائی ہوئی یہ اصول ناجائز فائدہ کی مخالفت اور مزدوروں کے سلسلہ میں حق و عدم تشدد کے استعمال کی حمایت میں تھے ۔ اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس بنائی گئی ہے ۔ موجودہ کانگریس کا مقصد ایک ایسی سوسائٹی بنانا ہے جو اس کے افراد کی ترقی میں کسی طرح حائل نہ ہو ۔ جو انسانی شخصیت میں اضافہ کرتی ہو اور جو ان تمام باتوں کو ختم کر سکے ۔ جو سماجی سیاسی اور معاشی ناجائز مفاد یا نابرابری سے متعلق ہوں ۔ اور طاقت کو سماج دشمن مرکز پر کسی شکل میں جمع کرتی ہوں ۔

دیہاتوں کی تنظیم و تعمیر ۔ صدر نے یہ امید ظاہر کی کہ ہندوستان کے دستور میں دیہاتوں کا خاص خیال رکھا جائے ۔ جو ہندوستان کی قومیت کا مرکز ہیں ۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ دستور نے قوم کی معاشی میں دیہات کو خاص پوزیشن دی ہے ۔

برطانی انتظام کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر سیتا رمیہ نے کہا کہ پہلے دیہاتوں کو بہت نظر انداز کیا گیا ہے ۔ اور جو کچھ بھی ترقی ہوئی وہ نجی اداروں کے ذریعہ کی گئی ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ حکومت کے پاس دیہی ترقی کے لئے بہت سی طویل مدت کی اسکیمیں ہیں ۔ لیکن دیہاتوں کے لوگوں کو اتنی مدت تک منتظر نہیں رکھا جا سکتا ۔ ان کی معاشی آزادی کے لئے فوری کام شروع ہو جانا چاہیئے ۔

صحت و غذا ۔ کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر رمیہ نے کہا کہ صحت کے مسئلہ کو ہمیشہ غیر اہم سمجھ کر ٹالا گیا ۔ لیکن اعداد و شمار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ مسئلہ صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ مویشیوں اور زرعی آراضی کے نقطۂ نظر سے بھی بہت اہم ہے ۔

ڈاکٹر پٹابھی نے اعداد و شمار کے حوالے سے بتایا کہ ہندوستان میں بچوں کی اموات کی شرح دوسرے ممالک سے کس قدر زیادہ ہے ۔

غذا کے سلسلہ میں بھی انھوں نے اعداد و شمار کے حوالہ سے ہندوستان میں اناج کی کمی کی وجوہ بتائے اور زیادہ سے زیادہ زمین کو پیداوار کے کام میں لانے اور دریاؤں کے پانی کو آبپاشی کے لئے مشورہ کیا ۔

پناہ گزینوں کا مسئلہ ۔ کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر سیتا رمیہ نے کہا کہ ان کو پناہ گزین نہیں بلکہ بے گھر کہنا چاہیئے ۔ کیونکہ یہ لوگ پناہ کی بھیک مانگنے نہیں آئے ہیں ۔ بلکہ تقسیم ہند کی منظوری کی وجہ سے ان پر یہ مصیبت آئی ہے ۔ دنیا کی تاریخ میں آج تک آبادی کی زبردست منتقلی نہیں ہوئی ہے ۔ جتنی کہ پنجاب میں ہوئی ہے ۔

انھوں نے امداد و بحالی کے سلسلہ میں حکومت کے ان اقدامات کو سراہا جو اس نے اس اچانک طوفان کو روکنے کے لئے کئے تھے اور کہا کہ مرکزی حکومت نے جو دس کروڑ روپیہ بحالی کے لئے دیا ہے ۔ اور صوبائی حکومتوں نے اس سلسلہ میں جو کام کیا ہے ۔ وہ قابل تعریف ہے لیکن سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان بے گھر لوگوں کے لئے کوئی ایسا مستقل انتظام ہو جس سے کہ وہ مطمئن ہو سکیں اس کے لئے متعدد شہر اور قصبے آباد کرنے کی ضرورت ہے ۔

سماجی انصاف ۔ ڈاکٹر پٹابھی نے کہا کہ غیر ملکی حکومت کی وجہ سے ابھی تک ہم اپنے سماجی مسائل کو کوئی اہمیت نہ دے سکے ۔ لیکن اب ہمارا فرض ہے کہ ہم پرانے اقتدار کو ختم کر کے نئے سماجی قوانین بنائیں ۔ ممکن ہے کہ موجودہ نظریہ کے مطابق سیاست اور معاشیات جو مخلوط ہیں ۔ مذہب اور سماج مسائل کو اپنے سے الگ رکھنا چاہیں ۔ اگر ایسا بھی ہو تو ہمیں چاہیئے کہ ہم ان طاقتوں کو اتنا صحت مند بنائیں کہ وہ آپس میں مل کر ایک خوشگوار اختلاط پیدا کریں ۔ سماجی انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ ہر شخص کو تحفظ کے اور ہر اس چیز کو محفوظ رکھا جائے ۔ جو عمدہ اور پائدار ہو ۔ یہاں اس بات کی ضرورت پیدا ہوتی ہے کہ ہندوستان قومیت کے ہر عنصر کی طرف علیحدہ علیحدہ توجہ کی جائے ۔ موجودہ زمانہ کا مسلمان پچھلی دو نسلوں کا ہندو ہے ۔ اگرچہ اس کے مذہبی سماجی رسوم میں ہلکا سا فرق آ گیا ہے ۔ اور اس کی آبادی کم ہے ۔ لیکن اس کے طور طریقے ۔ رہن سہن معاشی مفاد اور سیاسی بہبودی ہندوستان کے دوسرے باشندوں کے ساتھ یکساں ہیں ۔ ان کی یہ جذباتی وفاداری جلد ہی ایک ملک اور ریاست کے لئے حقیقی ہے ۔

اقلیتوں کا مسئلہ ۔ ڈاکٹر رمیہ نے کہا کہ اقلیتوں کے مسئلہ کا تعلق براہ راست ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ ہے ۔ اس میں سب سے پہلے نشستوں کے مخصوص کرنے کا سوال ہے ۔ بظاہر تو یہ اقدام مخلوط انتخاب کی طرف رہنمائی کرتا معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن یہ حقیقتاً یہ اکثریت نے اپنا بوجھ کم کرنے کے لئے کیا ہے تاکہ اس پر اقلیتوں کو نشستیں فراہم کرنے کی ذمہ داری نہ رہے ۔ لیکن جب فرقہ واریت ختم ہو جائے گی اور ہر شخص اپنے کو ملک کا مشترکہ شہری سمجھیگا ۔ اس وقت یہ سب باتیں دور ہو جائیں گی ۔

ہریجنوں کا ذکر کرتے ہوئے صدر کانگریس نے کہا کہ وہ ہندوستان کی آبادی کا پانچواں حصہ ہیں ۔ ان کو اور ان کے مسائل کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے ۔

زبان کا مسئلہ ۔ ڈاکٹر پٹابھی نے کہا کہ آزادی کے بعد ہمارے سامنے بہت سے اہم مسائل آئے ہیں ۔ ہماری ریاستی اور قومی زبان کیا ہونا چاہیئے ۔ یا دونوں کو ایک ہونا چاہیئے قومی زبان ہمیشہ وراثت اور فضا سے متاثر ہو کر قدرتی ارتقا سے بنتی ہے ۔

کانگریس نے ہمیشہ مہاتما جی کی قیادت میں ہندوستانی کو قومی زبان مانا ۔ کیونکہ اس کو عوام بولتے ہیں ۔ لیکن یہاں پر دو مشکلات پیدا ہوتی ہیں عوام ہمیشہ اپنی بولیاں الگ الگ بنا لیتے ہیں ۔ اور وہ بہت سی ہیں پھر بھی ہم شمالی ہندوستان کے بازاروں اور شہروں میں بولی جانے والی زبان سمجھتے ہیں ۔ اور عام جلسوں کی تقریروں کو بھی سمجھ لیتے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہی قومی زبان ہو جائے گی ۔ اور اسی کو ہم ہندوستانی کہتے ہیں ۔ ہمیں ایسی زبان استعمال کرنا ہے جو سنسکرت زدہ ہندی اور عربی و فارسی زدہ اردو کی درمیانی زبان ہو اور حقیقتاً ہم یہی زبان بولتے ہیں صرف ہم نام کے متعلق بے نتیجہ بحث کر رہے ہیں ۔ ہندی خالص یا مخلوط یوپی کی زبان ہو سکتی ہے ۔ لیکن وہ ہند کی قومی زبان کی حیثیت سے مسلط نہیں کی جا سکتی ہندوستان کی قومی زبان بن رہی ہے اور وہ صوبائی زبان سے مختلف ہوگی ۔

اب ریاست کی زبان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ پرانے زمانہ کی کلاسیکی زبان کو از سر نو زندہ کیا ہے جو سنسکرت کی اصلاحات سے بھری ہوئی ہو ۔ لیکن تمام ثقافتی اثرات کو نظر انداز کر کے ایک ہزار سال پیچھے واپس جانا غلط ہوگا ۔

برطانیہ نے ہندوستان چھوڑ دیا ہے لیکن اس نے ڈیڑھ سو سال میں جو اثر چھوڑا ہے ۔ وہ اب بھی موجود ہے اس میں کانٹ چھانٹ کر کے ضروری چیزوں کا استعمال کرنا چاہیئے ۔ برطانی دور سے پہلے صدیوں تک مسلم کلچر اثر انداز رہا ہے جس نے ہمارے کلچر کو زیادہ بہتر اور انتظام کو زیادہ مضبوط بنایا ۔ اور ملک کے دور کے حصوں کو نزدیک کر دیا ۔ اس نے ہمارے ملک کی زندگی اور ادب پر گہرا اثر ڈالا ۔ خاص اختلاف کلاسیکی اور بول چال کی زبان میں پیدا ہوتا ہے لیکن اس جھگڑے میں ہمیشہ بول چال کی زبان کو فتح حاصل ہوئی ہے ۔

یہ صحیح ہے کہ ہمیں اپنا قانون ریاستی زبان میں بنانا چاہیئے لیکن فی الحال ہمیں اپنے دستور کو انگریزی ہی میں منظور کرنے پر قناعت کرنا چاہیئے ۔ رفتہ رفتہ نامانوس اصلاحی زبان سمجھ میں آنے لگیگی ۔ اور قانون دستوری زبان کا وقار حاصل کرے گی ۔ لیکن اس میں عجلت کرنا بالکل ایسا ہوگا جیسے کسی کچے پھل کو زبردستی پکایا جائے ۔

ایشیائی ممالک کی آزادی ۔ کانگریس کا مقصد صرف آزادی کبھی بھی نہیں ، ہاں ہم کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ۹ اگست ۱۹۴۲ء کو بمبئی میں ہم نے ہندوستان کے چاروں طرف کے ممالک کی آزادی کا مطالبہ کیا تھا جو سامراج کے چنگل میں گرفتار تھے ۔ جنگ کے بعد برما ۔ لنکا اور ہندوستان نے آزادی حاصل کر لی ۔ وائٹ نام ملایا اور سیام کو بھی آزاد ہونا ہے ۔ اور کوریا ابھی اروس اور امریکہ کے درمیان تقسیم ہے ۔ مشرق وسطی میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان جھگڑا ہو رہا ہے جین ہمارا سب سے قریبی پڑوسی جنگ میں پھنسا ہوا ہے ۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ جلد ہی اس کے مسائل کا خاتمہ ہو جائے گا ۔ اور وہ اقوام میں اپنی صحیح جگہ حاصل کرے گا ۔ ایشیا کے ممالک میں بہت ہی قریبی تعلقات دن بدن مضبوط ہونے چاہیئں مارچ ۱۹۴۷ء میں پرانے قلعے میں بائیس اقوام کے لوگ جمع ہوئے تھے ۔ اور متعدد ایشیائی کانفرنسیں یہاں ہو چکی ہیں ۔

سمندر پار کے ہندوستانی ۔ آزاد ممالک میں ہندوستانیوں کا مسئلہ پہلے جیسا آسان نہیں رہا ہے کیوں کہ اس وقت برطانیہ فیصلہ کرنے والا تھا لیکن اب ہمیں مساوی حیثیت سے گفتگو کرنے پڑتی ہے ۔ چاہے ہمیں برما سے بات کرنا ہو یا لنکا اور پاکستان سے ۔ یہ گفتگو اخلاقی دباؤ ہو سکتی ہے لیکن ان پر کوئی دوسرا دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا ۔

خان برادران ۔ ہم اپنے یہاں کے ساتھیوں اور دو بڑے لیڈروں یعنی خان عبدالغفار خان اور ڈاکٹر خان صاحب کو نہیں بھول سکتے ۔ جو کہ پاکستان میں قید ہیں ۔ ہم نے خان برادران دونوں نے تقسیم ہند کو مانا تھا ۔ اگرچہ ہمیں پاکستان کے اندرونی مسائل میں دخل دینے کا حق نہیں ہے لیکن تمام ہندوستان کو اس برتاؤ سے رنج ہے ۔ جو ان کے اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ہو رہا ہے ۔

نیپال کے متعلق صدر کانگریس نے کہا کہ ہمارے اور اس کے تعلقات دوستانہ ہیں لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ وہاں کے نظام حکومت میں زبردست تبدیلیاں کی جائیں گی ۔

انھوں نے فرانسیسی مقبوضات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان اور فرانس میں اس کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے ۔

کانگریس ۔ حکومت اور دستوری اسمبلی ۔

اس وقت قوم کی باگ ڈور تین اداروں کے ہاتھ میں ہے ۔ جو کانگریس ۔ حکومت اور دستوری اسمبلی ہیں ۔ کانگریس نے قوم کو آزادی کے معیار تک بلند کیا ۔ اور اب آئینی طریقہ پر کانگریس کے خیالات کی نمائندگی دستوری اسمبلی کر رہی ہے لیکن وہ عارضی ادارہ ہے ۔ اس کے منظور شدہ دستور کا نفاذ حکومت ... کانگریس قوم کے لئے نظریات بناتی ہے ... نفاذ حکومت کا کام ہے ۔ اس طرح سے ... نظریات حکومت کے ذریعہ قوم تک پہنچتے ہیں ... مرکزی و صوبائی حکومتوں اور مرکزی پارلی منٹری ... درمیان مفاہمت کی ذہنیت کارفرما ہونا چاہیئے ... حکومت ہندوستان کے سب سے بڑے ادارہ ... جدوجہد کا نتیجہ ہے ۔

کانگریس حکومت کا ذہنی خزانہ ہے ۔ اور ... کے تجربوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ کانگریس ... وزراء کے درمیان توازن قایم رکھتی ہے ۔ اور ... اور وزراء کے سوچ بچار دونوں پر کنٹرول رکھ ... میں شک نہیں کہ وزراء کو خاص حالات میں ... پڑتا ہے ۔ اور ان کے پاس کام کی کثرت رہتی ...

کانگریس کا دستور ۔

کانگریس کا موجودہ دستور تمام پرانے تجربات ... جا رہا ہے ۔ اب اس کو کامیاب بنانا ہمارا کام ہے ... نے جرأت سے کام لیکر اپنے دستور میں کہہ دیا ہے ... کا ہر بالغ شخص خواہ عورت ہو یا مرد کانگریس ... ممبر ہے ۔ اور اکیس سال کا ہر شخص جو کانگریس ... پر عقیدہ رکھتا ہو ۔ کانگریس کا ممبر بن سکتا ہے ... کانگریس کا مقصد ہندوستان کے عوام کی بہبود ... ترقی ہے اور ہندوستان میں مواقع مساوات ... سماجی معاشی سیاسی حقوق کی بنا پر پرامن ... طریقہ سے ایک ایسی مشترکہ حکومت قایم کرنا ہے ... باہمی کا نتیجہ ہو کیونکہ یہی طریقہ پرانے اور نظام ... مفاہمت کا ہے ۔

کانگریس کو بین اقوامی سیاست میں حصہ ... اپنی پوزیشن مضبوط بنانا ہوگی ۔ بہت سی ایسی ... کانگریس کے ساتھ مل کر کام کر رہی تھیں ۔ اب ... الگ ہو گئی ہیں ہمارا کام کسی کو الزام دینا نہیں ... کوئی جماعت کسی ادارے کے اندر رہ کر اس کی پا... نہیں کر سکتی ۔ ہمارے سوشلسٹ دوستوں نے ... اتنا قریبی تعلق رکھنے کے باوجود عدم تشدد ... مشن سے ہماری گفتگو اور عارضی حکومت کے قیام ... اس طرح سے کانگریس کے رویہ اور طریقہ کار کی ... کاری لگی ۔ اور قدرتی طور پر کانگریس سے سوشلسٹ ... علیحدہ ہوگی ایسے عبوری دور میں اختلافات پ... ہے لیکن ان پر نامناسب زور دینے سے اختلا... بڑھتی ہے جبکہ متحد ہو کر کام کرنے سے مشترک ... اور سب گروہ اکٹھا رہتے ہیں ۔

ہندوستان کا مستقبل ۔ کیا ہم ایک لمحہ کے ... کر سکتے ہیں کہ دس سال بعد ہندوستان کیا ... برسوں میں ہم نے کافی ترقی کی ہے ۔ عورتوں ... نے مانا ہے اور آج ہمارے ملک کی خواتین ... اور سفیر ہیں ۔ اور حکومت نے پرامن اور آئینی ... جاگیردارانہ نظام کو ختم کیا ۔ وہ بہت سی اہم ... قومی بنانے کی کوشش کر رہی ہے ۔ اور مزدور ... میں بھی اصلاح کی کوشش کر رہی ہے ۔ جو ... چل رہے ہیں ۔ اس زاویہ سے کیا ہم ... اہم صنعتوں کو قومی بنانے کی توقع کریں ۔ اور ... سب کو کپڑا کھانا ۔ اور مکانات فراہم ہو سکیں ... بڑی ادبی امداد عام ہوگی جس سے عام ... پر فخر ہو سکے ۔

اسی طرح سے آپ رام راج کو برقرار ... جس کی تعریف گاندھی جی نے کی تھی ۔ عدم تشدد ... کے مقابلہ میں جب ہم دو پچھلی لڑائیوں ... دیکھتے ہیں تو ہمیں ایک خون کا سمندر ... دیتا ہے ۔ مہاتما گاندھی نے نئے اور ... اس طرح ایک جگہ کر دیا کہ اس سے لڑائی ... نہیں پیدا ہوتا ۔

خطبہ صدارت ختم کرتے ہوئے ڈ... ہماری قدیم ریاست کے مستقبل کے وارث ... بزرگ اور بڈھے ہیں ماضی کے نمائندے ہیں ... ایک دوسرے کا ہونا اسی طرح ناممکن ... کے غروب آفتاب کو آج کے طلوع میں ... زندگی نوجوانی اور بڑھاپے کا ایک ...

انڈونیشی جمہوریہ کے صدر، وزیراعظم اور لیڈران گرفتار

لندن ۲۰ دسمبر۔ انڈونیشی جمہوریہ کے دارالحکومت جوگجاکرتا پر ہالینڈ کی فوجوں نے قبضہ کرلیا ہے اور جمہوریہ کے صدر وزیراعظم معہ جمہوریہ کے لیڈران کے گرفتار ہوچکے ہیں پیرس میں حفاظتی کونسل جمہوریہ کے خلاف ہالینڈ کی جنگی کے اقدام کے متعلق غور کررہی ہے۔
ہالینڈ کے وزیرخارجہ ڈاکٹر یو۔ ڈی اسٹرکر نے ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کمیونسٹوں پر الزام لگایا کہ انھوں نے ان کی وجہ سے جمہوریہ اور ہالینڈ کے درمیان مصالحت نہ ہوسکی اور کمیونسٹ ہر طرح کے لباس میں انڈونیشیا میں موجود ہیں۔ ماسکو کی چلائی ہوئی حالیہ تحریک کو ختم کرنے کے بعد بہت سے کمیونسٹ سیاحوں کے لباس میں اب بھی موجود ہیں۔ سامراجیت کے خلاف عوامی کانگریس کے چیرمین مسٹر فنرپرا کو نے حفاظتی کونسل کو تار دیا ہے کہ وہ ہالینڈ کے فوجی اقدام کو انڈونیشیا میں روکے۔ اور صدر جمہوریہ ڈاکٹر سوئیکارنو اور دوسرے وزرار کو رہائی دلائے۔
پیرس میں انڈونیشیا کے نمایندہ نے کہا کہ حکومت ہالینڈ نے مفاہمت کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی تاکہ جمہوریہ ان کے شرائط کو منظور کرے۔

ہالینڈ کو پنڈت نہرو کی تنبیہ!

گاندھی نگر۔ ۱۹ دسمبر۔ آج رات وزیراعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگریس سشن میں تقریر کرتے ہوئے ڈچ حکومت کو انڈونیشیا میں دوبارہ جنگ چھڑ جانے کے سنگین نتائج کی آگاہی دی۔
انھوں نے کہا کہ کانگریس تہیہ کرچکی ہے کہ ایشیا سے بیرونی اقتدار کو ختم کردیا جائے۔ ڈچ حکومت کی یہ کارروائی متحدہ اقوام کے منشور کے تمام اصولوں کے خلاف ہے۔

انڈونیشیا پر اظہار رائے سے انکار

کراچی ۲۱ دسمبر۔ انڈونیشی نمایندے مسٹر ادہم نے آج پاکستانی وزیرخارجہ سر ظفراللہ خان سے بڑی دیر تک گفتگو کرکے انھیں انڈونیشیا کی موجودہ صورت حال سے باخبر کیا لیکن سر ظفراللہ خان نے یہ کہہ کر کہ انھوں نے پچھلے تین دن سے اخبارات نہیں پڑھے ہیں انڈونیشیا کی صورت حال پر اظہار خیال سے انکار کردیا تھا۔

ولندیزی اقدام کے خلاف عرب لیگ

قاہرہ۔ ۲۱ دسمبر۔ عرب لیگ نے متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل سے درخواست کی ہے کہ وہ ہالینڈ کی حکومت کو حکم دے کہ وہ انڈونیشیا میں اپنی فوجی کارروائیاں روک دے۔

حکومت لنکا کو انڈونیشیا سے ہمدردی

کولمبو۔ ۲۲ دسمبر۔ حکومت لنکا نے آج یہاں تمام اڈے اور بندرگاہ ہالینڈ کے ان ہوائی اور سمندری جہازوں کے لئے بند کردئے جو انڈونیشیا کو فوجیں اور سامان لے جاتے ہوں گے۔
یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دوسری مملکتوں کی حکومتوں کو بھی لنکا نے یہ اطلاع دی ہے کہ اس نے ولندیزی جہازوں پر مذکورہ پابندی عاید کردی ہے۔

ولندیزی جزائر کو مارشل امداد بند

واشنگٹن۔ ۲۲ دسمبر۔ امریکہ نے طے کیا ہے کہ جب تک ہالینڈ اور انڈونیشی جمہوریہ کی لڑائی کا معاملہ طے نہیں ہوجاتا اس وقت تک وہ ولندیزی جزائر شرق الہند کی مارشل امداد روکے رکھیگا۔

جارحانہ شہنشاہیت کے خلاف انڈونیشیا کی مدد

رنگون۔ ۲۲ دسمبر۔ برمی وزیراعظم تھاکن نو نے ہندوستان سے پرزور درخواست کی ہے کہ جارحانہ شہنشاہیت کے خلاف انڈونیشیا کی دلیرانہ اور حق بجانب جدوجہد میں اس کی مدد کے لئے ایشیائی ملکوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔
ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال کے نام ایک تار میں تھاکن نو نے کہا ہے کہ اس کانفرنس میں جن اقدامات کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ ان میں برما پورا پورا حصہ لیگا۔ انھوں نے ہالینڈ کے بلاسبب حملہ پر انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

مارشل اسٹالن ۶۹ سال کے

ماسکو ۲۱ دسمبر۔ مارشل اسٹالن آج ۶۹ سال کے ہوگئے۔ مارشل اسٹالن نے اپنی انہترویں سالگرہ کریملن میں خاموشی سے منائی۔ سالگرہ کے موقعہ پر توپ کی سلامی یا آتشبازی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔

چین کیلئے امریکہ کے چھوٹے ٹینک

تنگھائی۔ ۲۲ دسمبر۔ امریکی جہاز دیوانگل چینی حکومت کے لئے امریکہ سے ۴۵ چھوٹے ٹینک لے کر آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ٹینک چینی حکومت نے امریکی نجی کمپنیوں سے خریدے ہیں۔ اور وہ امریکی فوجی امداد کے پروگرام کا حصہ نہیں ہیں۔

شیخ عبداللہ سے کشمیر کمیشن کی ملاقات

نئی دہلی۔ ۲۱ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ متحدہ اقوام کے کشمیر کمیشن کے پیشرو گروہ کے رکن ڈاکٹر الفریڈ نامزد کمانڈر انچیف جنرل کریا پا سے کشمیر کی فوجی صورت حال پر آج گفتگو کی ہے۔
ڈاکٹر لوزانو اور کمیشن کے دوسرے اراکین نے کشمیر امپیریم ہوٹل میں لنچ پر کشمیر کے وزیراعظم شیخ عبداللہ سے ملاقات کی ہے۔

بنارس میونسپل بورڈ کے چیرمین برطرف

بنارس ۲۲ دسمبر۔ بنارس میونسپل بورڈ کے چیرمین مسٹر جے بی مہتا کو حکومت یوپی نے چیرمینی سے برطرف کردیا ہے۔ بنارس میونسپل بورڈ کے ممبروں نے ان کے خلاف حال ہی میں عدم اعتماد کی تجویز پاس کی تھی۔

ٹوجو کو پھانسی!

ٹوکیو۔ ۲۲ دسمبر۔ زمانہ جنگ کے جاپانی وزیراعظم ٹوجو اور ان کے چھ ساتھیوں کو جو زمانہ جنگ کے جاپانی لیڈر تھے آج پھانسی دے دی گئی۔

چین میں کابینہ بن گئی!!

نان کنگ ۲۲ دسمبر۔ کومنٹانگ مرکزی کونسل نے جو چینی سرکاری پارٹی کی پالیسی مقرر کرنے والی سب سے اعلیٰ جماعت ہے آج دوران جنگ کے لئے چین کی نئی کابینہ کو منظور کرلیا جس کی تشکیل سن فو کی صدارت میں ہوئی ہے۔ اور جسے گذشتہ رات جنرل سموچیانگ کائی شک نے بھی منظور کرلیا ہے۔

انڈونیشی جلاوطن حکومت دہلی میں!

دہلی ۲۲ دسمبر۔ انڈونیشیا میں اگر ہالینڈ کامیاب ہوگیا تو انڈونیشیا کی جمہوری حکومت ہندوستان میں قائم کی جائے گی۔ اور اس کا دفتر نئی دہلی میں ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ چند ہی دنوں کے اندر جمہوری حکومت کے مستقل نمایندے ڈاکٹر سوکارنوسنو پنڈت نہرو سے اس سلسلہ میں بات چیت کریں گے۔ اور اس ملاقات میں جمہوری حکومت کے ہندوستان میں قیام اور دیگر معاملات پر کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

سبجکٹ کمیٹی میں نہرو حکومت پر اظہار اعتماد

گاندھی نگر۔ ۱۹ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج سبجکٹ کمیٹی کے خاص طور پر بلوائے ہوئے اجلاس میں اپنی حکومت پر اعتماد کا ووٹ طلب کیا۔ یہ مسئلہ اس طرح اٹھا کہ کل کی پبلک کارکنوں کے کردار والی قرارداد میں ایک ترمیم منظور ہوئی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ پبلک کارکنوں میں کابینہ کے وزیروں کو بھی شامل کیا جائے۔ سبجکٹ کمیٹی سے درخواست کی گئی کہ اس مسئلہ پر دوبارہ بحث ہونے دے۔ اور کمیٹی ۹۵ کے مقابلہ میں ۱۱۰ ووٹ سے اس پر راضی ہو گئی۔

پنڈت نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور پنڈت گوبند بلبھ پنت نے اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ قرارداد میں کابینہ کے وزراء کے الفاظ خاص طور پر شامل کر دینے کے کیا معنی ہو جاتے ہیں۔ اور کہا کہ جب تک ہمیں ایوان کا اعتماد نہ حاصل نہ ہو ہم ایسی صورت میں جبکہ ہم کو زبردست مسائل کا سامنا ہے حکومت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ انھوں نے ایوان سے اپیل کی کہ اس پر ٹھنڈے دل سے اور جذبات کو دخل دئے بغیر غور کرے۔

ایوان نے زبردست اکثریت سے پنڈت نہرو کی یہ ترمیم منظور کر لی کہ قرارداد سے اراکین مجلس قانون ساز اور خصوصاً کابینہ کے وزراء کے الفاظ حذف کر دئے جائیں۔ ترمیم کے خلاف صرف دو آدمیوں نے ووٹ دئے۔ شروع کی ترمیم کے محرک مسٹر مہیش دت مصرا نے بھی پنڈت نہرو کی ترمیم کی موافقت میں ووٹ دیا۔ ترمیم کے بعد فقرہ کے الفاظ اب یہ ہو گئے ہیں کہ تمام کانگریسیوں کو ان تمام معاملات میں مثال قایم کر دینا چاہئیے۔ اور کردار کا ایک معیار قایم اور برقرار رکھنا چاہئے۔

آج صبح جیسے ہی سبجکٹ کمیٹی کے لوگ جمع ہوئے صدر ڈاکٹر پٹابھی سیتہ رمیہ نے کہا۔ حالانکہ کل میں اعلان کر چکا ہوں کہ سبجکٹ کمیٹی کا اب کوئی جلسہ نہیں ہوگا۔ لیکن دو مسائل کی بنا پر آج اس کا اجلاس ضروری ہو گیا ہے۔ اول پبلک کارکنوں کے کردار والی قرارداد پر دوبارہ بحث کی [illegible]

[illegible] کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ کل جو ترمیم منظور ہوئی ہے۔ اس کے معنی بہت اہم ہو جاتے ہیں اور میں ایوان کے سامنے معاملہ کے بعض ایسے پہلو رکھنا چاہتا ہوں جن کی طرف ممکن ہے ایوان کی نظر نہ گئی ہو۔ انھوں نے کہا کہ حالانکہ یہ طریقہ غلط ہے کہ میں یا کوئی اور شخص کسی ایسے مسئلہ کو دوبارہ ایوان میں پیش کرے جس پر فیصلہ ہو چکا ہو۔ لیکن جس وقت یہ ترمیم منظور ہوئی ہے اس وقت میں میرے شرکا کار ایوان میں موجود نہیں تھے۔ اور معاملہ کے بعض پہلو ایوان کے سامنے نہیں رکھے گئے ہیں۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ ایوان مجھے یہ پہلو پیش کرنے کی اجازت دے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ کھلی ہوئی بات ہے کہ عام حالات میں مثال کے طور پر کابینہ اور ورکنگ کمیٹی کے اراکین کا بھی اسی طرح فرض ہے کہ جس طرح ان لوگوں کا جو پبلک سرگرمیوں میں پیش پیش ہیں۔ ہم جب ملک یا کانگریس جیسی بڑی جماعت سے کوئی اپیل کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ اس بڑی جماعت میں اچھے برے اور لاپرواہ سب ہی قسم کے لوگ شامل ہیں۔ اس اپیل میں کسی شخص پر ملامت کرنا مقصود نہیں ہوتا لیکن گروہ جتنا ہی چھوٹا ہوتا جاتا ہے اتنی ہی اپیل کی نوعیت ملامت کی ہوتی جاتی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اگر ایوان معاملہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے تیار ہو تو میں ایوان سے درخواست کروں گا کہ مسٹر مصرا کی ترمیم کو نامنظور کر دے۔

مسٹر انگورائے شاستہ [illegible]

اس کے بعد صدر نے ووٹ لئے اور معاملہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے پنڈت نہرو کی جو قرارداد تھی وہ ۹۵ کے مقابلہ میں ۱۱۶ ووٹ سے منظور کر لی گئی ہے۔

کچھ اراکین نے اس کارروائی کے خلاف احتجاج کیا اور پوچھا کہ اس قسم کی کارروائی کی اس سے پہلے کوئی نظیر ملتی ہے۔

پنڈت نہرو نے بلند آواز سے دوبارہ کانفرنس سے خطاب کیا۔ انھوں نے کہا "مجھے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم اس ایوان میں کیا طریقہ اختیار کریں۔ جہاں تک میری حکومت کا تعلق ہے۔ وہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم کو گالیاں دی جائیں گی تو ہم کام نہیں کر سکتے۔ ایوان کی تائید ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہم زبردست مسائل سے دوچار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آپ ہماری پوری طرح حمایت کرتے ہیں یا نہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہم جہاں زمین پر کھڑے ہیں۔ وہ مضبوط بھی ہے یا نہیں۔ بہت سی تقریریں اور ترمیمیں بالکل لغو تھیں کیونکہ جن لوگوں نے تقریریں کی وہ ان مسائل کو پوری طرح سمجھتے نہیں جو ہمارے سامنے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم حکومت کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ یہ نہ تو اس ایوان کے ساتھ انصاف ہے نہ کانگریس کے ساتھ اور کابینہ کے وزراء کے ساتھ تو بالکل ہی نہیں ہے۔"

پنڈت نہرو نے کہا کہ ایوان کے کچھ لوگ صوبائی اور مرکزی حکومتوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کو ملامت کی تحریک پیش کرنے اور ان حکومتوں کو ہٹانے کا پورا حق ہے۔ لیکن ان کو براہ راست ایسی تحریک پیش کرنا چاہئیے۔ اس کے پورے اثرات کو سمجھے بغیر ملامت کو ضمنی سوال کی صورت میں پیش کرنا حکومت پبلک اور کانگریس سب کے ساتھ ناانصافی ہے۔ اگر ملامت ہی [illegible] منظور کیجئے۔ لیکن [illegible] پارٹی کے ساتھ ناانصافی ہے۔

پٹیل کی اپیل۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل نے پنڈت نہرو کے بعد تقریر کرتے ہوئے سبجکٹ کمیٹی کے ممبروں سے اپیل کی کہ وہ وزیر اعظم پر اعتماد کا اظہار کر کے ان کے ہاتھ مضبوط کریں۔ تاکہ وزیر اعظم ان زبردست مسئلوں سے جن سے کہ ملک دوچار ہو رہا ہے۔ اچھی طرح نپٹ سکیں۔

انھوں نے کہا کہ کل جب غالباً اس رزولیوشن پر بحث ہو رہی تھی۔ اس وقت استقبالیہ کمیٹی کے ممبرہم کو نمائش دکھانے لے گئے اگر ہمیں اس رزولیوشن کی خبر ہوتی تو ہم نہ جاتے۔ اور اپنا نقطہ نظر آپ کے سامنے پیش کر دیتے۔ اگرچہ فیصلہ کا دارومدار آپ ہی کی مرضی پر رہتا۔"

کل شام کو رزولیوشن کی بابت سن کر مجھے ایک دھچکا لگا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ ایک انتقامی کارروائی کی گئی ہے۔ ایوان سے رزولیوشن پر از سر نو غور کرنے کی اپیل کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا کہ اس میں وقار کا کوئی سوال نہیں ہے۔ ہم یہاں نشو و نما پسندوں کی حیثیت سے نہیں جمع ہوئے ہیں۔ اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہئیے۔ مجالس قانون ساز کے کانگریسی ممبر اپنے وزیروں کو اگر چاہیں تو الگ کر سکتے ہیں لیکن آپ کو اس رزولیوشن کے مضمرات پر ٹھنڈے دل سے غور کر لینا چاہئیے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ مرکزی کابینہ کے ممبر ملک کے سامنے کوئی مثال نہیں پیش کر رہے ہیں۔ آپ کو سوچنا چاہئیے کہ آیا اس ترمیم سے ہم کو طاقت ملیگی یا ہم کمزور ہوں گے اور آپ کو یہ بھی سوچنا چاہئیے کہ دنیا کی رائے پر اس کا کیا ردعمل ہوگا۔

اس کے بعد پنڈت نہرو نے اپنی ترمیم پیش کی اس کے بعد مسٹر ایس کے پاٹل نے تحریک کی کہ مباحثہ ختم کر دیا جائے۔ جس کو ایوان نے زبردست اکثریت نے منظور کر لیا۔

کمیٹی نے پنڈت نہرو کی پیش کردہ ترمیم کو زبردست اکثریت سے منظور کر لیا۔ اور ترمیم شدہ فقروں کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اس سے پہلے سبجکٹ کمیٹی نے کانگریس کے دستور میں بعض ترمیمیں منظور کیں۔ ترمیموں میں کمیٹی سے نیا ریاستی یونینوں کی صوبائی کانگریس کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے منظوری مانگی گئی تھی۔

سبجکٹ کمیٹی نے کھادی کی تصدیق کے لئے کسی ایجنسی کے قیام کی بھی منظوری دی۔ اور ورکنگ کمیٹی کو اس قسم کی ایجنسی قایم کرنے کا اختیار دیا۔

ایک تیسری ترمیم کے ذریعہ طے پایا کہ ابتدائی انتخابات کے حلقوں کو ایک دوسرے سے متصل ہونا چاہئیے۔

ہالینڈ کی اقوام متحدہ کو یادداشت

پیرس ۲۱ دسمبر۔ ہالینڈ نے اقوام متحدہ کو ایک یادداشت دی ہے جس میں اعلان کیا ہے کہ جن کی بنا پر اس نے انڈونیشیا میں امن و امان قایم رکھنے کی غرض سے مناسب اقدام کیا ہے یہ یادداشت اقوام متحدہ کو برہ آورده ولندیزی مندوب مسٹر جین ہیرد کی۔ مسٹر ہرمن کناڈا میں ولندیزی [illegible]

انڈونیشیا میں لڑائی روکو کی کم[illegible]

ہیگ۔ ۲۱ دسمبر۔ گذشتہ رات کمیون[illegible] کہ ہالینڈ کی فوجوں کو انڈونیشیا میں لڑا[illegible] کر دینا چاہیے۔ ایوان بالا میں آٹھ ووٹوں [illegible] اسی ووٹ سے نامنظور ہو گئی۔

سوائے کمیونسٹوں کے باقی تمام [illegible] اس بات کو تسلیم کیا کہ موجودہ حالات [illegible] نے انڈونیشیا کی جمہوریت کے خلاف جو ق[illegible] وہ بالکل ناگزیر ہے۔